یا بصیر
۷۸۶
۹۱۷
یا قدیر
سنی حنفی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب
جامع
مداری شریف
مع
تشریحات قدیری
جلد دوم

یا قدیر
٩١٧
٧٨٦
یا بصیر
جامع
مداری شریف
مع
تشریحاتِ قدیری
ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین
یا قدیر
٩١٧
٧٨٦
یا بصیر
جامع
مداری شریف
مع
تشریحاتِ قدیری

۷۸۶
۹۲

سنی حنفی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب

جامع

مداری شریف

مع

تشریحات قدیری

ہندی ترجمہ	جلد	اُردو ترجمہ
سمنانی سمان	دوم	بصیرۃ العرفان

از

امیر اہلسنت مجدد دین وملت تاریخی شاعر دربار رسالت حضور مناظر اعظم محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم

علامہ حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری مدظلہ العبیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، خطیب وامام دستولی تخت والی مسجد، مالک وایڈیٹر ندائے اہلسنت ویکلی مرادآباد شریف

ملنے کا پتہ

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا۔فون:0591*2316405
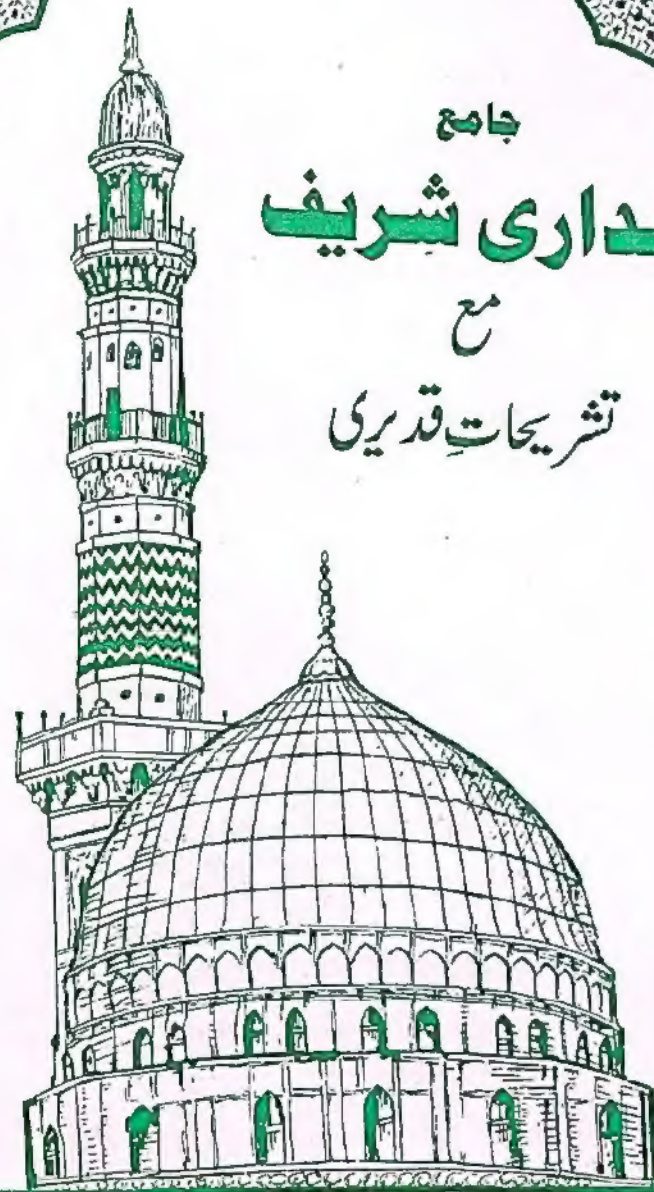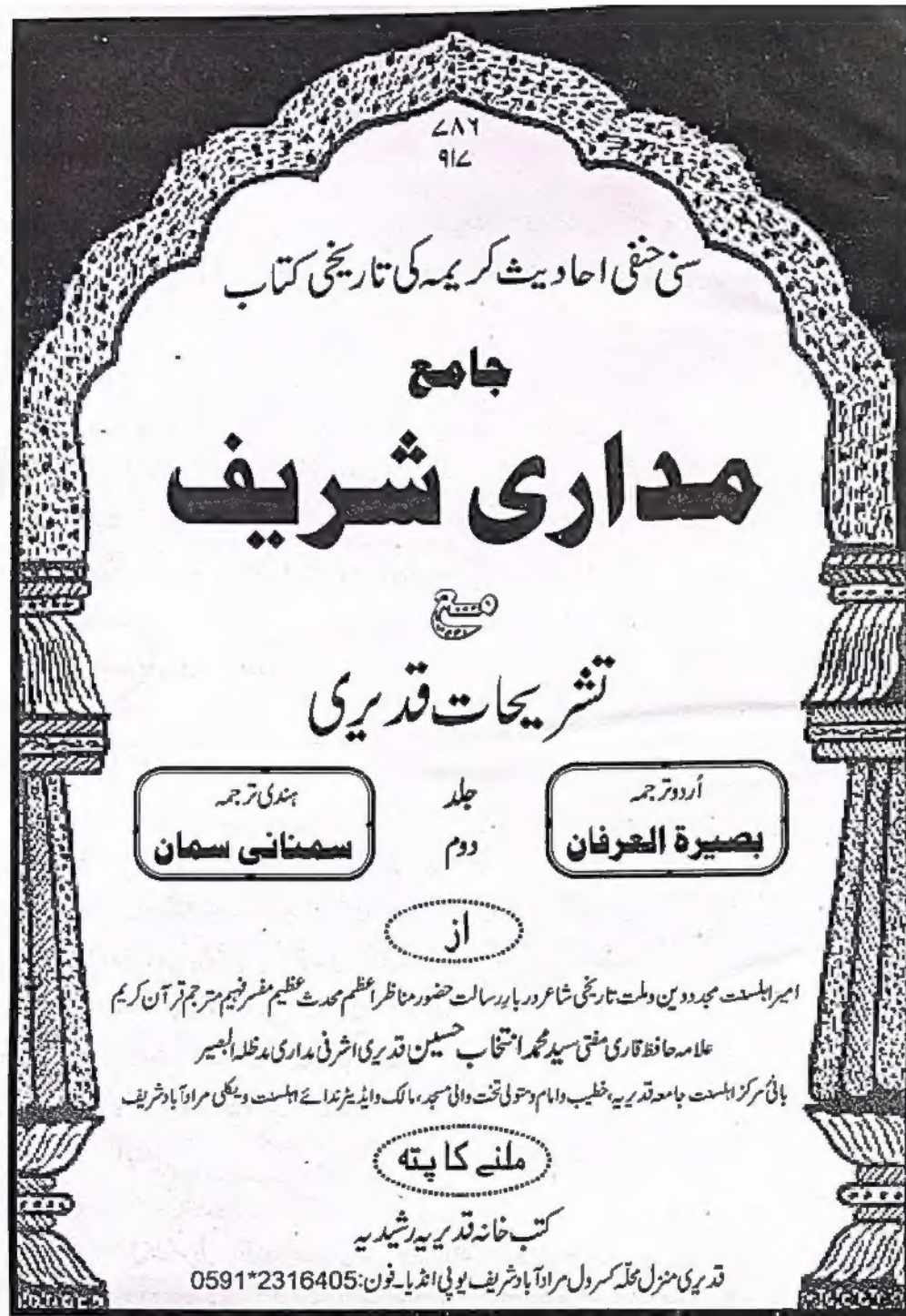
قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف

نام کتاب:

جامع مداری شریف (جلد دوم)

صاحبِ کتاب:

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت تاریخی شاعر دربار رسالت حضور مناظر اعظم محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم علامہ حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری مدظلہ العبیر بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف

تعداد:

گیارہ سو

اشاعت اول:

۱۶ ربجماد ی المدار ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۲ رمئی ۲۰۰۹ء منگل

کتابت:

قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف

طباعت:

فرید بک ڈپو، پٹودی ہاؤس دریا گنج دہلی

ھدیہ:

300/ تین سو روپے

ناشرین:

مولانا حافظ قاری الحاج سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

حافظ و قاری سید محمد احتساب حسین قدیری اشرفی مداری

قاری سید محمد کامیاب حسین قدیری اشرفی مداری

ملنے کا پتہ

مرکز اہلسنت جامعہ قدیری تخت والی مسجد محلہ کسرول مرادآباد

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

احساس قدیری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ　　نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ

تمام مدارس عربیہ میں عام طور پر جو کتب احادیث پڑھائی جاتی ہیں مثلاً: بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مشکوۃ شریف، یہ ساتوں کتابیں غیر احناف کی ہیں اور ان حضرات نے احادیث کریمہ کی ترتیب وترکیب میں اپنے اپنے مذہب کی رعایت کی ہے اور یہ ان کا حق بھی تھا۔

مشرق سے مغرب تک تمام ہی مدارس احناف میں شاذ ونادر ہی کوئی حنفی حدیث کی کتاب پڑھائی جاتی ہو، ختم ہوتا ہے تو ختم بخاری شریف، ختم مسلم شریف، ختم مشکوۃ شریف، اور یہ بات تو مشہور ہی ہے کہ قرآن کریم کے بعد بخاری شریف کا مقام ہے، حالانکہ یہ بات نہ تو قرآن کریم میں ہے اور نہ احادیث کریمہ میں۔ اب جب کوئی بخاری شریف وغیرہ میں وہ احادیث کریمہ پاتا ہے جو حنفی مسلک کے سراسر خلاف ہیں تو وہ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں خام خیالی کا شکار ہوجاتا ہے۔ آج کے زمانے میں تو وہابیوں نے اسے حربے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ رفع یدین، آمین بالجہر وغیرہ مسائل میں وہ بخاری شریف کے تڑاتڑ حوالے پیش کرتے ہیں، اس وقت سنی حنفی عوام تو کیا سنی حنفی علماء کو بھی جواب دینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج مدارس احناف کے طلبہ کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ دیگر مذاہب کی حمایت کرنے والی احادیث کریمہ تو سامنے تپائی پر موجود ہیں اور حنفی مذہب کی حمایت کرنے والی احادیث کریمہ کے بارے میں استاذ بتاتا ہے کہ فلاں کتاب جوزینت الماری ہے اس میں ہے۔ یہ ایک ایسا شارٹ ہے جو سنجیدہ طلبہ کو جھنجھوڑ کر رکھدیتا ہے اور وہ پوری زندگی حنفیت کے بارے میں تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔

فقیر قدیری نے زمانہ طالب علمی میں اس کسک اور کمی کو محسوس کیا اور اسی وقت ہی طے کرلیا تھا کہ سنی حنفی احادیث کریمہ پر مشتمل ایک تفصیلی کتاب لکھوں گا مگر حدیث شریف کی کتاب لکھنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ فقیر قدیری نے کئی بار یہ کام شروع کیا، ایک بار تو ایک پوسٹر کی شکل بنکر رہ گیا۔ زمانہ طالب علمی ہی میں ایک پوسٹر "احادیث طیبہ" کے نام سے ترتیب دیا جس میں چند احادیث کریمہ اور ان کا ترجمہ لکھا اور یہ پوسٹر پورے ملک میں تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں تقسیم ہوا، جگہ جگہ مساجد مبارکہ میں فریم کراکر لگایا گیا۔ پھر ایک بار یہ جذبہ بیدار ہوا اور حدیث شریف کی کتاب لکھنے کیلئے خود کو آمادہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے حدیث شریف کی ایک کتاب "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" وجود میں آگئی اور پوری دنیا کی مساجد اہلسنت میں پڑھی جانے لگی مگر ایک خاص جذبہ پھر بھی باقی رہا کہ ایک تفصیلی حدیث شریف کی کتاب ہو جس میں سنی حنفی احادیث کریمہ بڑی تعداد میں ہوں جو مدارس عربیہ میں داخل درس ہو کر سنی حنفی طلبہ کی تشنگی بجھاسکے اور حنفیت کا ایسا جام ہو کہ جو پئے وہ مست ہوجائے اور پھر مستانہ وار پکار اٹھے:

مسلک امام اعظم زندہ باد

چنانچہ وہ وقت بھی آ ہی گیا کہ جب ہندوستان میں اسلام کے پہلے مبلغ اعظم سیدنا حضور مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار حلبی ثم مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کرتے ہوئے مداری شریف کی جمع وتدوین، ترتیب وترکیب کا کام بتاریخ ۶ رشوال المکرم ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۰ ردسمبر ۲۰۰۳ء بروز بدھ کو شروع کردیا۔

پھر مداری شریف کو تاریخی بنانے کا خیال آیا تو اس ذات گرامی کے اسم مبارک نے رہنمائی فرمائی جسے دنیائے روحانیت میں سیدنا حضور قبلہ عالم شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے نام نامی سے جانا پہچانا جاتا ہے اور تاریخی نام نکل آیا "مداری شریف رشید باللہ" ۱۴۲۸ھ۔

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ساتھ ہی ساتھ سیدنا حضور تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمد عبد البصیر میاں عرف سرکار اللہ ہو میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت کرتے ہوئے اُردو ترجمہ ''بصیرۃ العرفان'' کا کام بھی شروع کر دیا، پھر ذہن نے دستک دی کہ اس نام کو بھی تاریخی نام بنالیا جائے اور پھر دامن حضور قبلۂ عالم میں پناہ ملی اور تاریخی نام ''بصیرۃ العرفان رشیدی'' ۱۴۲۸ھ ہو گیا۔

سیدنا حضور غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی ثم کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی نسبت کو اُجاگر کرتے ہوئے ہندی ترجمے کا نام ''سمنانی سمان'' رکھا۔ دل نے پھر انگڑائی لی کہ ہندی ترجمے ''سمنانی سمان'' کو بھی تاریخی نام بنالیا جائے تو مکنپور شریف کی مقدس دھرتی پر نگاہیں جمائیں تو شہرۂ آفاق بزرگ سیدنا حضور حکیم الامت شکوہ ملت حضرت علامہ مولانا حکیم سید ولی شکوہ میاں جعفری مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری عظیم مدد فرمائی اور ''سمنانی سمان ولی عظیم'' سے تاریخی نام نکل آیا ۱۴۲۸ھ۔

یہ ایک سچائی ہے کہ مجھے جو کچھ ملا اور جہاں سے ملا یہ سب نوازش ہے سیدنا حضور تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ ان کی عطاؤں کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے اُردو تشریحات کا نام ''تشریحات قدیری'' رکھا اور تشریحات قدیری کو تاریخی نام بنانے کیلئے مجھے نور حق کی نعمتوں سے نوازنے والے کا کرم کام آیا اور تاریخی نام ''تشریحات قدیری نور حق'' کا انعام ملا ۲۰۰۷ء۔ چار سال انتھک محنت کرتا رہا عنایت ربانی رحمت محبوب یزدانی کی موسلا دھار بارش ہوئی اور اس رحمتوں بھرے ماحول میں سنی حنفی احادیث کریمہ کی کتاب وجود میں آ گئی اور بتاریخ ۲۲؍رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۷؍اگست ۲۰۰۶ء جمعرات کو یہ تاریخی سعادت بھی نصیب ہوئی اور ''مداری شریف بصیرۃ العرفان سمنانی سمان اور تشریحات قدیری'' کا کام مکمل ہو گیا۔

۲۲؍رجب شریف یہ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وصال شریف ہے۔ اس دن حضرت امیر معاویہ کی نیاز شریف پوریوں پر ہونا چاہئے تھی مگر دشمنان صحابہ نے اس کا رخ سراج خانوادۂ نبوت سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف موڑ دیا اور سنی مسلمان اس کو یکسر بھول گئے کہ ۲۲؍رجب کو نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی پیدائش ہے اور نہ وصال شریف۔ لہٰذا ۲۲؍رجب شریف کو کونڈوں کی نیاز میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت امام جعفر صادق دونوں کا نام لیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہم صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہلبیت کے بھی غلام ہیں اور دشمنان صحابہ کا صحابہ دشمن منصوبہ موت کے گھاٹ اُتر جائے۔

تقریباً چھ ہزار احادیث کریمہ مع حوالہ جات انکا اُردو ہندی ترجمہ اور ہر حدیث شریف پر علمی عوامی تبصرہ کیا تا کہ سنی حنفی عوام زیادہ سے زیادہ مستفیض و مستفید و مستنیر ہو سکیں۔ فقیر قدیری نے شرح اور ترجمے میں عوامی زبان کو سامنے رکھا ہے کہ انہیں بات سمجھنے میں کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ آسانی سے حدیث شریف کے پیغام کو سمجھ لیں۔ مداری شریف میں ایک بہت ہی طویل مقدمہ لکھنا چاہتا تھا مگر ایک حادثہ کا شکار ہو گیا اور چالیس دن تک بستر علالت کی زینت بن گیا، نقاہت بڑھ گئی اور اعضاء تھک گئے لہٰذا اب طول طویل تو نہیں مگر ایک مختصر سا مقدمہ ضرور لکھ رہا ہوں۔

انشاء المولی القدیر یہ مقدمہ سنی حنفی مسلمانوں کو بڑی جانکاری و بیداری سے نوازے گا۔ اس مقدمے سے منکرین حدیث کے طوطے اُڑ جائیں گے اور بستان اہلسنت کا ہر طوطی چہچہانے لگے گا۔ اس مقدمے میں چار (۴) ابواب ہوں گے، پہلے باب میں اطاعت واتباع نبوی اور خاصان خدا کے نقوش قدم کو چومنے کا بیان ہوگا۔ دوسرے باب میں احادیث کریمہ کی جمع و تدوین کی مختصر تاریخ ہوگی۔ تیسرے باب میں اقسام احادیث کریمہ کا بیان ہوگا۔ چوتھے باب میں فقیر قدیری کے تعلیمی سفر کی جھلکیاں ہوں گی۔

یارب العالمین بطفیل سیدنا رحمۃ للعالمین وسیدنا مدار العالمین اس عظیم و حسین کاوش کو شرف قبول عطا فرما اور صبح قیامت تک سنیت و حنفیت کے فروغ کا ذریعہ بنا۔ فقیر قدیری اور تمام امت مسلمہ کو اس کے فیضان سے مالا مال فرما۔

ابوالانتساب　سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری
عفاعنہ البصیر
۱۲؍ربیع الاول شریف ۱۴۲۸ھ اتوار

مقدمہ

اطاعت و اتباع نبوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَحَدِ الْحَمِيْدِ الْبَدِيْعِ الْوَهَّابِ. الْبَصِيْرِ الْقَدِيْرِ التَّوَّابِ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْاَشْرَفِ الرَّشِيْدِ الْاِنْتِخَابِ. لَا نَظِيْرَ لَهٗ وَلَا مَثِيْلَ لَهٗ وَلَا مِثَالَ لَهٗ وَلَا جَوَابَ. وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْحِسَابِ. اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

(ترجمہ) اے ایمان والو! حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا اور حکومت والوں کا جو تم میں سے ہیں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۲ آیت ۵۹)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد بھی ملاحظہ فرمائیں:

حدیث شریف حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (بخاری شریف) حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (بخاری شریف) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومن امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے۔ جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ حاکم اسلام، بادشاہ یا اسکے صوبے دار یا قاضی یا سردار لشکر یا جو اور کسی کام پر مقرر ہو اسکی اطاعت لازم و ضروری ہے۔ یہ دنیاوی حکومت والے ہیں۔ اور دینی حکومت والے جیسے عالم دین مفتی شرع، مرشد کامل، فقیہ، مجتہد، اسلامی بادشاہ، و حکام پر دینی امراء کی اطاعت لازم ہو گی مگر شرط وہی ہے کہ کوئی حکم قرآن کریم و حدیث پاک کے خلاف نہ ہو۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے اگر چہ کسی قرآن کی آیت کے بظاہر خلاف ہی حکم دیں اسکے حق میں وہی نص ہے سیدنا حضرت علی کو سیدتنا فاطمہ کی موجودگی میں دوسرے نکاح کی اجازت نہ دینا حضرت خزیمہ انصاری کی ایک گواہی دو گواہوں کی برابر ہونا اور حضرات صحابہ کرام کا اکڑ کر چلنا سب اسی میں داخل ہے اس سے تقلید ائمہ کا ثبوت بھی ملتا ہے اور خلافت کا بھی۔ خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی۔ اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات پر معدوم ہے لیکن سلطنت و امامت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اسلئے ہم پر ان کی اطاعت لازم ہے۔ بعض نام نہاد مسلمان کفار و مشرکین کو بھی اولوالامر میں داخل کرتے ہیں جو کھلی بے ایمانی ہے کیونکہ اس آیت کریمہ کا تعلق ایمان والوں سے ہے اور انھیں سے فرمایا گیا کہ اولوالامر جو تم میں سے ہیں تو اب کفار و مشرکین کا کیا سوال کہ وہ اس میں داخل و شامل ہوں۔ اور اے ایمان والو اگر کسی مسئلے میں تم میں اور حکام میں اختلاف ہو جائے تو اسے قرآن و حدیث سے سلجھاؤ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ حاکموں کے حاکم اور بادشاہوں کے بادشاہ ہیں حضرات فقہاء کرام کی طرف رجوع کرنا بھی حضور انور ﷺ ہی کی طرف رجوع ہے کیونکہ حضرات فقہاء کرام بھی حضور انور ﷺ ہی کا حکم سناتے ہیں جیسے حضور انور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالم دین کی فرمانبرداری حضور انور ﷺ کی فرمانبرداری ہے ایمان کے دعوے کے ساتھ عمل ضروری ہے کہ ایمان دعویٰ ہے اعمال صالحہ اسکی دلیل ہے جو ایمان کا دعویدار ہے اور عمل کفار کے سے کرتا ہے اسکا دعویٰ ناقص و بے دلیل ہے۔ اور اگر کسی اختلافی مسئلے میں ایک نے کہا کہ شریعت کی طرف رجوع کریں دوسرے نے کہا کہ مجھے شریعت کی ضرورت نہیں یا میرا شریعت سے کام نہیں تو اسکا ایمان جاتا رہا۔ اگر چہ بعض احکام شرع نفس پر گراں ہیں جیسے زکوٰۃ و جہاد کا فرض ہونا سود کا حرام ہونا۔ لیکن انجام انکا اچھا ہے مسلم قوم سود لیکر فنا ہو گی زکوٰۃ دیکر زندہ رہے گی۔　　(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۱۳ آیت ۵۹)

ناظرین کرام: آپ کو اس آیت کریمہ اور اس کی تفسیر وفوائد سے سب کچھ معلوم ہو گیا ہوگا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام وسلاطین وامراء اعلیٰ مقام کی اطاعت وفرمانبرداری لازمی وضروری ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری قرار دیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔

(ترجمہ) جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اس نے اللہ کی اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ٢٢٠ آیت ٨٠)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد بھی ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اسپر آجکل کے نمائشی مسلمانوں گستاخوں منافقوں کی طرح اس زمانے کے نمائشی مسلمانوں منافقوں نے کہا کہ محمد یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں اللہ مان لیں جیسا کہ نصاریٰ عیسیٰ کو مانتے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور انور ﷺ کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک جو اطاعت کریگا رسول کی تو اس نے اطاعت کی ہے اللہ کی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ٢٢٠ آیت ٨٠)

پھر اطاعت نبوی سے سرشار حضرات کو مژدہ سنایا۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

(ترجمہ) اور جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی تو یہی ہیں انکے ساتھ انعام فرمایا اللہ نے جن پر نبیوں میں سے اور صدیقین میں سے اور شہداء میں سے اور صالحین میں سے اور یہی اچھے ساتھی ہیں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ٢١٨ آیت ٦٩)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول۔ سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور انور ﷺ کے عاشق صادق تھے انھیں یہ خیال آیا کہ جنت میں دیدار نبی کیسے نصیب ہوگا؟ حضور انور ﷺ اعلیٰ مقام پر ہوں گے آپکا رنگ اڑنے لگا آثار غم نمایاں ہونے لگے حضور انور ﷺ نے پوچھا کہ اے ثوبان تمہارا یہ کیا حال ہو رہا ہے دل کی کہدی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر خازن شریف، روح المعانی شریف، مدارک شریف، روح البیان شریف) بعض انصار نے عرض کیا کہ حضور ﷺ انور تو جنت میں حضرات انبیاء کرام کے ساتھ ہوں گے تو ہم صبر کیسے کریں گے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر شریف) ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف لے جاتے ہیں تو میں گھر چلا جاتا ہوں آپ کی محبت میں نہ بیوی بچے اچھے لگتے ہیں اور نہ گھر بار اچھا لگتا ہے اب سوچتا ہوں کہ جنت میں کیسے گزرے گی چونکہ آپ تو اعلیٰ مقام پر رونق افروز ہوں گے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے بعد آپکو آپکے نور نظر نے اطلاع دی کہ حضور انور ﷺ کا وصال ہو گیا تو فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے نابینا کردے تاکہ مدینہ شریف تیرے محبوب سے خالی نہ دیکھوں آپ اسی وقت نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے ساتھ ہی رکھا (تفسیر کبیر شریف)۔ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا کہ حضرات انبیاء کے مخلصین ومتبعین جنت میں انکی صحبت ودیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ حضرات انبیاء کرام وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی وحی آئے اور وہ غیب کی خبریں رکھتے بھی ہوں اور غیب کی خبریں دیتے بھی ہوں صدیقین یہ وہ جماعت ہے جو بلا دلیل تصدیق کرے توحید ورسالت کی۔ صدیقین حضرات انبیاء کرام کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر رہیں مگر اس آیت کریمہ میں حضور انور ﷺ کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہداء وہ ہیں جنھوں نے راہ خدا میں اپنی جانیں قربان کردیں۔ صالحین وہ دیندار حضرات ہیں جو حق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا کریں۔ اور ان کے احوال و

اعمال ظاہر وباطن دونوں اچھے اور پاک ہوں۔ تفسیر روح المعانی شریف میں ہے کہ نبیین سے مراد امام الانبیاء حضور انور ﷺ ہیں اور صدیقین سے مراد حضرت صدیق اکبر ہیں اور شہداء سے مراد حضرت فاروق اعظم حضرت عثمان غنی حضرت مولا علی ہیں اور صالحین سے مراد تمام صحابہ کرام ہیں۔ حضور انور ﷺ کیساتھ جنت میں رہنا ایسا ہی ہوگا کہ جیسے بادشاہ کے ساتھ اسکے خدام۔ جنت میں حضور انور ﷺ کا قرب جنت کی بڑی نعمت ہوگی۔ کوئی شخص نبی کے ساتھ رہ کر نبی کی برابر نہ ہو جائے گا۔ آقا آقا ہی رہے گا غلام غلام ہی رہے گا۔ حضرات انبیاء کرام وصدیقین عظام شہداء ذوی احترام صالحین خوش مقام یہ انعام یافتہ جماعتیں ہیں ان کی صحبت، معیت، اطاعت، فرمانبرداری کا نام ہی صراط مستقیم ہے۔ شعر

شاہ دیں کے طریقے کو اپنایئے اور وفادار صدیق بن جایئے ۔۔۔ دامن ہر شہید وولی تھامئے خلد تک بس یہی اک سڑک جائیگی

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ٢٢٠ آیت ٨٠)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہم خاکیوں کی انجمن میں جلوہ گری کا سبب یہی ہے کہ ساری مخلوق سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت واتباع کرے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

(ترجمہ) اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسلئے کہ اطاعت کی جائے اس کی اللہ کے حکم سے اور اگر وہ جب ظلم کرلیا انہوں نے جانوں پر اپنی تو آئیں وہ آپ کی بارگاہ میں پھر معافی مانگیں وہ اللہ سے اور مغفرت چاہیں انکے لئے رسول، تو پائیں گے وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحم والا (٦٤) تو اے پیارے نبی قسم ہے آپکے مالک کی نہ ایمان والے ہوں گے یہاں تک کہ فیصلہ مان لیں وہ آپ کا اس بارےمیں جو اختلاف پھوٹ پڑا انکے درمیان، پھر نہ پائیں وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی اس سے جو فیصلہ فرمایا آپنے اور مان لیں وہ ماننے کے طریقے سے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ٢١٤ آیت ٦٤-٦٥)

ان دونوں آیات کریمہ کی تفاسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

(٦٤) رسول کو دنیا میں اسلئے ہی بھیجا جاتا ہے کہ انکی اطاعت کی جائے اور انکی اطاعت وفرمانبرداری فرض ہو عام انسانوں اور نبی و رسول کا دنیا میں آنا اپنے اندر بہت بڑا فرق رکھتا ہے ہم تم مطیع ہیں اور حضور انور ﷺ مطاع ہیں جہاز میں مسافر اور کپتان دونوں سوار ہیں مسافر پار لگنے کو اور کپتان پار لگانے کو مسافر کرایہ دیکر سوار ہوتے ہیں کپتان تنخواہ لیکر سوار ہوتا ہے۔ کشتی اسلام میں ہم تم پار لگنے کو سوار ہیں اور حضور انور ﷺ ہم کو تمکو پار لگانے کے لئے سوار ہیں۔ حضور انور ﷺ کے ہر حکم وقول کی اطاعت اور ہر فعل کی اتباع کرنا چاہیے تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہوا اس نے رسالت ہی کو تسلیم نہ کیا وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ اس آیت کریمہ میں ظلم کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے نہ زبان ومکان کی ہر قسم کا مجرم ہر زمانے میں کسی قسم کا جرم کرے کہیں جرم کرے وہ آپکی بارگاہ میں آجائے اور بارگاہ کے لئے مدینہ منورہ کی بھی قید نہیں ہے بلکہ انکی طرف توجہ کرنا یہ بھی انکی بارگاہ میں حاضری ہے۔ شعر

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے ۔۔۔ سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے

اگر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو جائے تو زہے نصیب۔ حضور انور ﷺ کی بارگاہ وہ شفا خانہ ہے جسمیں ہر بیماری کی دوا ہے۔ شعر

فیض در آقا سے ہوتی ہے شفا سبکو ۔۔۔ بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں

اس بارگاہ کی تو یہ شان ہے کہ کوئی وہاں آنے والا خالی نہیں جاتا۔ شعر

بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی ۔۔۔ بھر رہی ہیں اس در سے جھولیاں زمانے کی

حضور انور ﷺ کا ہمارے پاس تشریف لانا اور ہے ہمارا حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا کچھ اور ہے سورج کا ہم پر طلوع ہونا یہ ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے ماحول کو چمکا دے ہمارا سورج کے پاس آنا یہ ہے کہ ہم آڑ ہٹا کر اسکی دھوپ میں آجائیں۔ بارگاہ الٰہی میں حضور انور ﷺ کا وسیلہ وشفاعت کار براری کا بہترین ذریعہ ہے تفسیر مدارک شریف میں ہے۔ حضور انور ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور روضۂ انور کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے جو فرمایا وہ ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے تو میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور میں آپکے حضور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے لئے میرے رب سے گناہ کی بخشش کرائیے اعرابی کی اس گزارش پر قبر انور سے ندا بصورت جواب آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسکے مقبول بندوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔ اللہ والوں کی قبر پر حاضری دینا قرآن کریم کی آیت کریمہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ شفا شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت شریف میں ایک صحابیہ نے عرض کیا حضور انور ﷺ کی قبر شریف کو کھولدیجئے تو میں۔ نے قبر شریف کو کھولا تو وہ صحابیہ رونے لگیں یہاںتک کہ انکا وصال ہوگیا۔ اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملاعلی قاری اور سیدنا حضرت علامہ احمد شہاب الدین مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اس پردے کو اٹھا دیا جو قبر نبوی پر پڑا رہتا تھا لہٰذا جب ان صحابیہ نے پردے کے ہٹنے کے بعد قبر انور کو دیکھا تو رونے لگیں اور وہیں واصل بحق ہوگئیں۔ حضور انور ﷺ کی قبر شریف پر چادر شریف تھی لہٰذا قبروں پر چادر ڈالنا اس روایت کی روشنی میں درست ہے۔ بعد وصال اللہ والوں کو لفظ یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ اللہ والے بعد وصال مدد فرماتے ہیں اور انکی دعاء سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ حضور انور ﷺ اپنی ظاہری حیات میں بھی اور پردہ فرمالینے کے بعد قیامت تک اور بعد قیامت بھی شفاعت فرمائینگے کوئی مجرم وگنہگار بغیر حضور انور ﷺ کی شفاعت کے نہیں بخشا جاسکتا۔

(٦٥) شان نزول۔ پہاڑوں سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں پانی پہونچایا جاتا ہے اس بارےمیں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھگڑا ہوگیا دونوں کے باغ ملے ہوئے تھے معاملہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں پہونچا حضور انور ﷺ نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر تم اپنے پڑوسی (انصاری) کی طرف پانی چھوڑ دو۔ یہ بات انصاری کو گراں گزری اسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپی زاد بھائی ہیں باوجودیکہ حضرت زبیر کو فیصلے میں انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اسکی قدر نہ کی تو حضور انور ﷺ نے حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مانیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔ اس سے حضور انور ﷺ کی شان معلوم ہوتی ہے حضور انور ﷺ کے تمام حکم وفیصلے ہمارے لئے واجب العمل ہیں حضور انور ﷺ کے فیصلے پر زبان طعن دراز کرنا کفر وارتداد ہے اگر کوئی مجبوراً حضور انور ﷺ کا حکم مان لے اور دل سے راضی نہ ہو وہ بھی کافر ہے۔ اس وقت اس انصاری پر کفر وارتداد کا حکم نہ لگا ہوگا کیونکہ انکا یہ واقعہ اس قانون کے نافذ ہونے سے پہلے اور آیت کریمہ نازل ہونے سے پہلے کا ہے قانون کے احکام نفاذ قانون کے بعد جاری ہوتے ہیں اب اگر کوئی مسلمان ایسا کرے گا تو مرتد ہوجائیگا۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۱۶ آیت ٦٤۔٦٥)

ساری مخلوق کو اس سے قطعاً کوئی مفر نہیں کہ وہ دربار رسالت میں سرنگوں رہے اور سدا خود کو اطاعت رسول کیلئے مستعد وتیار رکھے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

الْمُبِيْنُ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(ترجمہ) بس ہے کہنا ایمان والوں کا جب بلائیں جائیں وہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف تاکہ فیصلہ فرمادیں درمیان انکے یہ کہ کہیں گے وہ کہ سن لیا ہم نے اور حکم مان لیا ہم نے، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (۵۱) اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور رسول کی اسکے اور ڈریگا اللہ سے اور بچتے ہیں اسکی نافرمانی سے تو یہی لوگ کامیاب ہونگے (۵۲) اور قسم کھائی انہوں نے اللہ کی زور دکھاتے ہوئے قسموں میں اپنی، اگر آپ حکم فرمائینگے انکو تو ضرور نکل پڑینگے، آپ فرمائیے کہ نہ قسمیں کھاؤ، حکم ماننا ہی نیکی ہے، بیشک اللہ خوب باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو (۵۳) اے پیارے نبی آپ فرمائیے حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا پھر اگر روگردانی کردتم تو بس اس پر وہی ہے جو ذمہ داری دی گئی اور تم پر وہی ہے جو بوجھ تم لادے گئے ہو اور اگر حکم مانو تم رسول کا تو ہدایت پاجاؤ گے، اور نہیں ہے رسول پر مگر پیغام پہونچانا کھلا ہوا (۵۴) اور وعدہ فرمایا اللہ نے ان سے جو ایمان لائے تم میں سے اور اعمال کئے انہوں نے اچھے تو ضرور خلافت عطا فرمائیگا انکو زمین میں، جیسا کہ خلافت عطا فرمائی انہیں جو پہلے تھے ان سے اور جمادیگا انکے لئے دین کو انکے جسکو اللہ نے پسند فرمایا انکے لئے اور بدلے میں دیگا ان کو انکے خوف کے بعد امن، وہ عبادت کریں میری، نہ شریک کریں وہ میرے ساتھ کسی کو اور جس نے کفر کیا اس کے بعد تو وہ لوگ نافرمان ہیں (۵۵) اور قائم رکھو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور حکم مانو رسول کا تاکہ تم رحم کئے جاؤ (۵٦)

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۵۲ آیت ۵۱/۵۲/۵۳/۵۴/۵۵/۵٦)

ان چھ آیات کریمہ کی تفاسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

(۵۱) ایمان والے پر یہ ادب لازم ہے جب انھیں اللہ ورسول کی طرف بلایا جائے تو نفع ونقصان سے بے نیاز ہوکر حکم مانیں۔ اس میں دونوں جہان کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اللہ ورسول کے حکم میں عقل کو دخل نہ دو کہ اگر عقل قبول نہ کرے تو قبول نہ کرو۔ بلکہ جیسے بیمار خود کو حکیم کے سپرد کردیتا ہے ایسے ہی تم خود کو ان کے سپرد کردو۔ اگر اسپر عمل پیرا ہوگئے تو پھر دنیا وآخرت میں کامیاب ہو۔ کیونکہ ہماری آنکھیں ہماری عقل ہمارا علم جھوٹا ہوسکتا ہے مگر اللہ ورسول کی کسی بات میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں ہوسکتا۔ (۵۲) اور جو فی الفور فرمانبردار ہوجائے گزشتہ گناہوں پر شرمندہ ہوکر اللہ تعالیٰ سے ڈر کر سچی پکی توبہ کرکے برے راستوں سے ہٹ بچ کر اللہ ورسول کے راستے پر چلے تو سعادت دارین کا مستحق ہوگا۔ قابل حکیم کی دوا فائدہ کرتی ہے مریض کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ ایسے ہی اللہ ورسول کے تمام احکام ہمارے لئے فائدہ مند ہیں ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ یہ مقام افسوس ہے کہ انگریزی دوا پر تو ہم اعتماد کرتے ہیں کہ بغیر اجزاء معلوم کئے دوا استعمال کرتے ہیں۔ مگر اللہ ورسول کے احکام میں چون وچرا اور ٹال مٹول کرتے ہیں۔ شعر:

سرکار دوعالم سے پیمان وفا کرلے	یہ قصر معاصی پھر مسمار نظر آئے	(یا نبی)

(۵۳) منافقین جھوٹی قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے آپ حکم فرمائیں تو ہم گھربار چھوڑ کر جہاد میں نکل جائیں گے اور وقت آنے پر آنے بہانے کرکے کھسک جاتے تھے۔ اے پیارے نبی آپ ان منافقوں سے فرمائیے کہ جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ اور جھوٹی قسموں سے عوام کو دھوکہ نہ دو۔ مسلمانوں کی طرح سچی وفاداری کرو۔ ضرورت سے زیادہ قسمیں کھانا اور اپنا اعتماد بحال کرنا منافقوں کا طریقہ ہے مومنوں کو زیادہ قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کر دکھاتے ہیں۔ قسموں سے سچا کرنے کی جھوٹی کوشش منافقوں کی طرح نہیں کرتے۔ اللہ ورسول کی بارگاہ میں اخلاص کے ساتھ جو عمل کئے جاتے ہیں انکی قدر ہوتی ہے۔ زبانی کھکل دعووں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اللہ ورسول کے ہاں چالاکی سے کوئی کام نہ چلے گا۔ اللہ تعالیٰ ظاہر وپوشیدہ سبکو جانتا ہے۔ قیامت میں تمھارا تمام پردہ فاش فرمادے گا اور تمھاری جھوٹی قسموں کی قلعی کھولدے گا۔ (۵۴) اللہ ورسول کی مطلقاً اطاعت سچے دل سچی نیت سے کرو۔ ان کا ہر حکم بے چون وچرا

مانو۔ حضور انور ﷺ مطاع مطلق ہیں انکا ہر حکم بہر حال ماننا ضروری ہے۔ آپ کے سوا کسی بندے کی اطاعت مطلقاً لازم نہیں بلکہ جائز حکم ہی قابل اطاعت ہیں۔ ناجائز حکم ناقابل اطاعت ہیں۔ اتباع کے معنی ہیں کسی کے سے اعمال کرنا ہم اللہ تعالیٰ کی اتباع نہیں کر سکتے۔ وہ دن رات ہزاروں کو موت دیتا ہے اگر ہم ایک کو مار ڈالیں تو معصیت آجائے۔ حضور انور ﷺ کی ذمہ داری تھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچانا وہ آپ نے بدرجہ اتم پہونچا دیا۔ آپ کفار کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اگر تمام کفار کفار رہیں تو آپکا کچھ نہ بگڑے گا۔ اطاعت حضور انور ﷺ کی اطاعت پر منحصر ہے۔ صرف حضور انور ﷺ کی غلامی سے ہدایت مل سکتی ہے۔ اپنی بے ایمانی سرکشی کا خمیازہ خود کفار ہی کو بھگتنا ہوگا۔ حضور انور ﷺ تو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں اپنے فرض منصبی کو پورا فرما چکے ہیں۔ (۵۵) شان نزول۔ حضور انور ﷺ نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کرام کے قیام فرمایا۔ اور کفار و مشرکین کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر فرمایا۔ پھر بحکم الٰہی مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ اور حضرات انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز فرمایا مگر کفار قریش اسپر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلانات ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ حضرات اصحاب رسول ہر وقت خطرات و سنگین حالات میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کہ کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ بجائے کفار کے ایمان والوں کی فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزر رہے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا۔ اور ایمان والوں کو ایسا ہی غلبہ عطا فرمائے گا جیسا کہ سیدنا حضرت داؤد و سیدنا حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ مصر و شام کے جابروں کو ہلاک کرکے بنی اسرائیل کو خلافت عطا فرمائی ان ممالک پر ان کو مسلط فرمایا۔ یعنی دین اسلام کو تمام مذاہب پر غالب فرمائے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے مشرکین مٹا دئے گئے۔ مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فتح فرما دئے اور اکاسرہ کے ممالک و خزانے ان کے قبضے میں آئے۔ دنیا میں انکا رعب چھا گیا۔ اس آیت کریمہ میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر و سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم و سیدنا امیر المومنین عثمان غنی و سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علیؑ و سیدنا امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافتوں کی دلیل ہے۔ کیونکہ ان کے زمانوں میں فتوحات عظیمہ ہوئیں اور کسرہ وغیرہ ملوک کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور امن و سلامتی اور جائیداد و جاگیریں اور دین کا غلبہ حاصل ہوا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال تک ہے پھر ملک ہوگا (ابوداؤد شریف ترمذی شریف) اسکی تفصیلات یہ ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی خلافت دو برس تین ماہ۔ اور حضرت عمر فاروق اعظم کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی کی خلافت بارہ سال اور حضرت مولا علی کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن کی خلافت چھ ماہ ہوئی (تفسیر خازن شریف) یہ کل مدتیں ملا کر تیس سال مکمل ہو جاتے ہیں۔ خلافت سے مراد نیابت رسول پاک ہے۔ خلافت ظاہری و باطنی تو حضرات خلفاء راشدین کو عطا ہوئیں اور خلافت باطنی تمام حضرات اولیاء کرام کو حاصل ہے حضرات خلفاء راشدین صالحین و متقین ہیں کیونکہ خلافت دینے کا وعدہ متقیوں کو تھا۔ اور حضرات خلفاء راشدین کو دونوں ظاہری باطنی خلافتوں سے نوازا اس سے معلوم ہوا یہ کہ حضرات خلفاء راشدین اہل تھے۔ عہد صدیقی و فاروقی میں روم و فارس کے ممالک فتح ہوئے۔ اور مشرق و مغرب میں اسلام پھیل گیا۔ اور سارا ماحول امن و سلامتی سے بھر گیا۔ (۵۶) اگر تم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے مستحق بننا چاہتے ہو تو انھیں مقبول بندوں کے رنگ میں رنگ جاؤ ایمان و یقین مضبوط کرو۔ نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کا خود کو خوگر بناؤ اور غلامیٔ رسول کو اپنی زندگی کا نصب العین بناؤ۔ نماز و روزے زکوٰۃ و حج کے ساتھ حضور انور ﷺ کی اطاعت و اتباع بھی ضروری ہے۔ صرف ان اعمال پر بھروسہ کرکے حضور انور ﷺ سے بے نیاز نہ ہو جاؤ۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت مطلقاً واجب ہے۔ حضور انور ﷺ کا حکم پاک عقل و قرآن کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ اسی لئے حضور انور ﷺ نے خاتون جنت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں سیدنا حضرت مولا علی کو دوسرے نکاح سے منع فرما دیا۔ اور آپ اسکے

پابند و کاربند رہے۔ سیدنا حضرت ابوخزاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکیلے ایک گواہی دو کے برابر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمین پر اکڑ کر مت چلو حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلو (ایک خاص موقع پر) تو آج تک تمام حجاج اس مقام پر حج کے دوران اکڑ کر چلتے ہیں اور اجر و ثواب کماتے ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۸۵۴ آیت ۵۶/۵۵/۵۴/۵۳/۵۲/۵۱)

اطاعت رسول کرنے پر مژدۂ جانفزا سنایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(ترجمہ) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اسکے رسول کی، داخل فرمائے گا وہ اسکو ایسے باغات میں کہ بہتی ہیں اسکے نیچے نہریں، ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۳)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

میراث کے مسائل میں قرآن کریم کیساتھ ساتھ احادیث کریمہ قبول کی جائینگی۔ کیونکہ میراث کے کچھ احکام قرآن کریم میں مذکور ہیں اور کچھ احکام احادیث کریمہ میں مذکور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسائل میراث بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ و رسول کی معلوم ہوا کہ باقی احکام میراث حضور انور ﷺ سے پوچھ لو وہ بتا دینگے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۳)

اور جو پیارے نبی ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سے سرتابی کرے گا کہ اطاعت رسول سے انکار ہی کر بیٹھے اور کلیۃً اطاعت نبوی کا منکر ہو جائے تو پھر اس کی سزا بھی سنا دی گئی۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

(ترجمہ) اور جو نافرمانی کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی اور باہر جائے گا اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تو داخل فرمائے گا اللہ اسکو آگ میں، ہمیشہ رہنے والا ہے اس میں اور اسکے لئے سزا ہے رُسوا کرنے والی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۴)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

کل حدود سے تجاوز کرنے والا کافر ہے۔ اسلئے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہے ایمان کی حد سے نہ نکلے گا۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۴)

پیارے نبی ﷺ کے نافرمانوں کیلئے ایک وعید شدید بھی ملاحظہ فرمائیں: ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

(ترجمہ) اور نہیں جائز ہے ایمان والے کیلئے اور نہ ایمان والی کیلئے جب حکم فرمائے اللہ اور رسول اس کا، کسی کام کا، یہ کہ ہو انکے لئے کوئی اختیار کام میں انکے اپنے، اور جو نافرمانی کرے گا اللہ اور رسول کی اسکے تو بلاشبہ بہک گیا وہ گمراہی میں کھلی ہوئی۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۴ آیت ۳۶)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول۔ یہ آیت کریمہ سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش اسریہ اور انکے بھائی حضرت عبداللہ ابن جحش اور انکی والدہ حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت امیمہ حضور انور ﷺ کی پھوپی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ سیدنا حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکو حضور انور ﷺ نے آزاد فرمایا تھا اور وہ حضور انور ﷺ ہی کی خدمت میں رہتے تھے یہ زید عرب کے اعلیٰ خاندان سے تھے لیکن نوعمری میں کوئی ظالم انھیں پکڑ لایا اور غلام ظاہر کرکے مکہ مکرمہ میں بیچ گیا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید لیا اور کچھ دنوں کے بعد حضور انور ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ جب یہ ہشیار ہوئے تو ایک تجارتی سفر کے دوران اپنے وطن کے

قریب سے گزرے وہاں انکے رشتہ داروں کو پتہ لگ گیا۔ آخر حضرت زید کے والد، چچا، بھائی حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں پہونچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ زید کو معاوضہ قبول فرما کر ہمارے حوالے فرما دیجئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کسی معاوضے کی ضرورت نہیں ہے اگر زید تمھارے ساتھ جانا چاہیں تو خوشی سے لے جاؤ انھوں نے حضرت زید سے پوچھا کہ کیا ارادہ ہے؟ حضرت زید نے فرمایا کہ اب مجھے حضور انور ﷺ کی خدمت ہی میں رہنا ہے اور کہیں نہیں جانا ہے۔ کیونکہ آپ نے مجھے اتنا پیار عطا فرمایا ہے جو مجھے کہیں دوسری جگہ دنیا میں نہیں مل سکتا۔ حضور انور ﷺ نے انھیں آزاد فرما کر متبنیٰ (لے پالک، منہ بولا بیٹا) فرمالیا تمام صحابہ کرام میں یہ فخر و شرف صرف حضرت زید کو حاصل ہے کہ آپکا اسم گرامی قرآن کریم میں ہے۔ حضور انور ﷺ نے حضرت زینب کیلئے انکا پیام نکاح دیا۔ اسکو حضرت زینب اور انکے بھائی نے منظور نہیں کیا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضرت زینب اور انکے بھائی اس حکم کو سنکر راضی ہو گئے۔ حضور انور ﷺ نے حضرت زید کا نکاح حضرت زینب کیساتھ کر دیا۔ حضور انور ﷺ نے انکا دین مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (یہ ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع (ایک کوئنٹل تیس کلو کے لگ بھگ) کھجوریں دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو حضور انور ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور حضور انور ﷺ کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی مختار نہیں۔ حضور انور ﷺ کے حکم اور مشورے میں فرق ہے حکم پر سبکو سر جھکانا پڑیگا۔ مشورے کے قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہے۔ حضور انور ﷺ کے حکم ماننے میں اپنے ذاتی معاملات میں بھی مومن کو حق نہیں ہوتا اگر حضور انور ﷺ کسی کو انکی منکوحہ بیوی حرام فرما دیں تو وہ حرام ہو جائیگی جیسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ہوا۔ حضور انور ﷺ ہمارے دین و دنیا کے مالک ہیں۔ حضور انور ﷺ مومن کی جان و مال کے مالک ہیں۔ حضور انور ﷺ کا حکم ماں باپ کے حکم سے بھی اہم ہے۔ حضور انور ﷺ کا حکم پاک اللہ تعالیٰ کا حکم پاک ہے۔ اس میں تردد کرنا گمراہی ہے۔ عورت کو اپنے نفس کا اختیار ہوتا ہے کہ کسی سے اپنا نکاح کرے یا نہ کرے مگر حضور انور ﷺ کے حکم پر اسے اپنے نفس کا بھی اختیار نہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۲۵ آیت ۳۶)

پیارے نبی کی اطاعت کیساتھ ساتھ اجماع امت بھی دلیل شرعی حجت اسلامی ہے۔ ایک مومن کو جہاں اطاعت نبوی کے جذبے سے سرشار ہونا ضروری ہے وہیں کتاب و سنت کی مخالفت سے احتراز و اجتناب بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں ایسے ہی اجماع امت سے انکار بھی جائز نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔

(ترجمہ) اور جو مخالفت کرے گا رسول کی، اسکے بعد کہ ظاہر ہو چکی اسکے لئے ہدایت اور چلتا ہے وہ ایمان والوں کے راستے کے خلاف تو ہم چلائیں گے اسکو اس راہ کی طرف جس سے وہ پھر گیا ہے اور ڈالیں گے ہم اسکو جہنم میں اور بہت برا ہے ٹھکانہ واپسی کا۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۶ آیت ۱۱۵)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

یہ آیت کریمہ دلیل ہے اسکی کہ اجماع حجت ہے اسکی ممانعت جائز نہیں جیسے کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (تفسیر مدارک شریف) اور یہ بھی ثابت ہوا طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف۔ جماعت پر اللہ کی رحمت ہے۔ حدیث شریف۔ بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہو وہ دوزخی ہے۔ حدیث شریف۔ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی۔ جسکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اسپر احکام شرعیہ لازم نہیں صرف عقیدۂ توحید کافی ہے کیونکہ اس نے رسول کی مخالفت نہ کی۔ جو بے علمی میں گناہ کر بیٹھے اسپر مخالفت رسول کا گناہ نہ ہوگا مخالفت رسول جب لازم آئیگی جب دیدہ و دانستہ حضور انور ﷺ کی نافرمانی کرے مخالفت رسول عقیدے میں کفر ہے اور عمل میں فسق ہے۔ تقلید ضروری ہے کہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے اسی طرح ختم فاتحہ محفل میلاد شریف اعراس بزرگان دین یہ بھی عام مسلمانوں کے معمولات ہیں اور مسلمان اسے اچھا سمجھ کر کرتے ہیں۔ حدیث شریف: جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک بھی اچھا ہے۔ (مرقاۃ) مذہب اہلسنت و جماعت ہی حق ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۳۵ آیت ۱۱۵)

اطاعت نبوی سے سرتابی و سرکوبی کا بھیانک نتیجہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں دربار نبوی کا ادب و احترام بھی سکھایا گیا اور آپ کے مخالفین کو وارننگ بھی دی گئی۔ ارشاد رب قدیر ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ:

(ترجمہ) نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپس میں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو، بلاشبہ جانتا ہے اللہ ان کو جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے آڑ کر کے، تو چاہیئے کہ ڈریں وہ جو مخالفت کرتے ہیں حکم رسول کی، یہ کہ پہونچی انکو کوئی آفت یا پہونچے انکو عذاب الم دینے والا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۶۰ آیت ۶۳)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور سید عالم ﷺ کی طلب و پکار کو ایک دوسرے کی طلب و پکار کی طرح نہ سمجھو کہ قبول کر دیا نہ کرو ان کی طلب پر فوراً حاضر ہو جاؤ اگرچہ نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ جسکو حضور انور ﷺ طلب فرمائیں پکاریں اسپر قبول کرنا اور عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے اور ادب و احترام کے ساتھ بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہونا لازم ہوتا ہے۔ اور قریب حاضر ہونے کے لئے بھی اجازت طلب کرے اور اجازت ہی سے واپس ہو۔ ایک معنی حضرات مفسرین کرام نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ حضور انور ﷺ کو اگر ندا کرے تو آداب و تکریم و توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز سے متواضعانہ منکسرانہ لہجے میں۔ حضور انور ﷺ کو نام لیکر عام لوگوں کی طرح یا محمد کہکر خطاب نہ کیا جائے بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیے اور حضور انور ﷺ کو بھیا، ابا، چچا بشر وغیرہ کہکر نہ پکارو۔ شعر:

آپکا ذکر جس میں نہ ہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں   پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں   (یا رسول)

شان نزول: منافقین پر جمعہ کے دن مسجد میں ٹھہر کر حضور انور ﷺ کا خطبہ جمعہ سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ حضرات صحابہ کرام کی آڑ لیکر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ ان نمائشی مسلمانوں کے لئے دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا تسلط یا دل کا سخت ہو کر معرفت الٰہی سے محروم رہنا ہے یا پھر آخرت کا عذاب تو ان کے لئے تیار ہے جو ان کی چولیں ہلا کر رکھ دیگا۔ حضور انور ﷺ کی مخالفت سے دنیا کے عذاب بھی آجاتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کپلسری ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۸۶۱ آیت ۶۳)

آج دنیا میں اطاعت رسول سے انحراف کرنے والے کل کف افسوس ملیں گے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا۔ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا۔

(ترجمہ) جس دن اوندھاوئے جائیں گے چہرے انکے آگ میں تو وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور ہم نے اطاعت کی ہوتی رسول کی (۶۶) اور کہیں گے اے مالک ہمارے بیشک ہم نے حکم مانا پرکھوں کا اپنے اور بڑوں کا اپنے تو بہکا دیا انہوں نے ہم کو راستے سے (۶۷)۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴۰ آیت ۶۶/۶۷)

ان آیات کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

کفار محشر میں کہیں گے کہ اگر ہم نے اللہ و رسول کا حکم مانا ہوتا دنیا میں تو آج اس سنگین و بھیانک عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔ تمام کفار کو آخرت میں اپنے کفر پر شرمندگی و ندامت ہوگی۔ مگر وہ ندامت فائدہ مند نہ ہوگی کیونکہ توبہ و ندامت کی جگہ دنیا ہے۔ بیج بے وقت بونا

بیکار ہے اس سے پھل نہیں ملتا۔ (۶۷) اپنی قوم کے ٹھیکیداروں، سرمایہ داروں، بوڑھوں، اور اپنے گروہ کے ملاؤں کے بہکائے میں آ گئے کہ انھوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی۔ لہٰذا اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں عذاب نہ دے بلکہ ان بہکانے ورغلانے والوں کو عذاب دے۔ اس آیت کریمہ میں کفر کے ٹھیکیدار مراد ہیں جو لوگوں کو کفر کی تلقین و تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس میں حضرات اولیاء کرام بزرگان دین کو داخل کرنا کھلی بے دینی ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۱۰۴۱ آیت ۶۶/۶۷)

اطاعت نبوی سے انحراف و سرتابی کرنے والا نزع میں محشر میں کف افسوس ملے گا اور تمنا کریگا کہ کاش دنیا میں پیارے نبی ﷺ کا حکم مان لیا ہوتا تو آج ہم بھی ایمان والوں کی صف میں ہوتے اور انعامات الٰہیہ سے مستفیض ہو رہے ہوتے، ارشاد رب قدیر ہے:

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (ترجمہ) بہت تمنا کرینگے وہ جنہوں نے کفر کیا کہ کاش وہ ہوتے مسلمان۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۱۴ آیت ۲)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

یہ تمنائیں وقت نزع عذاب کے فرشتے دیکھ کر ہوں گی کہ جب کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ گمراہی میں تھے یا آخرت میں قیامت کے شدائد و مصائب تکالیف و اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر اور مسمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و نعمت کے دروازے کھلے دیکھ کر تمنائیں کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے اور انعامات الٰہیہ کے مستحق ہوتے مگر اب انکا یہ تمنا کرنا انھیں کوئی فائدہ نہ دیگا۔ اس آیت کریمہ میں کافر سے مراد تمام قسم کے کافر ہیں مشرک ہوں کہ منافق، یہودی ہوں کہ نصرانی وغیرھم۔ فقیر قدیری نے اپنی زندگی کی سب سے پہلی تقریر اسی آیت کریمہ پر کی تھی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۶۱۵ آیت ۲)

اطاعت رسول کیساتھ ساتھ اتباع نبوی لازمی و ضروری ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ۔

(ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرما دیجئے اگر محبت کرتے ہو تم اللہ سے تو میری غلامی کرو محبوب بنائے گا تم کو اللہ اور بخشدے گا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانیوالا ہے۔ (۳۱) آپ فرما دیجئے حکم مانو تم اللہ کا اور رسول کا، پھر اگر تم نے منہ موڑا تو بیشک اللہ نہیں پسند فرماتا بے ایمانوں کو (۳۲) (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۴ آیت ۳۱/۳۲)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

(۳۱) شان نزول: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور انور ﷺ قریش کے پاس ٹھہرے جنھوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انھیں سجا سجا کر انکو سجدہ کر رہے تھے حضور انور ﷺ نے فرمایا اے گروہ قریش اللہ کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا کہ ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ حضور انور ﷺ نے مشرکین مکہ سے بت پرستی کی وجہ دریافت فرمائی تو وہ بولے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں انکی پوجا کرتے ہیں۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مدینے شریف کے یہودی کہا کرتے تھے کہ ہمکو حضور انور ﷺ کی اتباع کی ضرورت نہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا محبت الٰہی کا دعویٰ حضور انور ﷺ کی غلامی کے بغیر قابل قبول نہیں۔ جو اس دعویٰ کا ثبوت دینا چاہے حضور انور ﷺ کی غلامی کرے اور حضور انور ﷺ نے بت پرستی کو منع فرمایا ہے تو بت پرستی کرنے والا حضور انور ﷺ کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے حضور انور ﷺ کے سوا اب کوئی دوسرا اللہ تعالیٰ تک نہیں پہونچا سکتا اور کسی کی اتباع مطلقاً جائز نہیں حضرات اولیاء کرام و شیوخ عظام حضور انور ﷺ تک پہونچا سکتے ہیں اور حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ تک۔ تانگہ والا ممبئی تک نہ پہونچائے گا بلکہ ریل تک پہونچائے اور ریل ممبئی تک۔ ہر ایک کی اتباع صرف جائز کاموں میں ہوگی۔ اور حضور انور ﷺ جسکا بھی حکم فرمائیں وہ

اسکے لئے جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لازم مگر اسکی اتباع ناممکن مطلقاً اتباع صرف حضور انور ﷺ ہی کی ہو سکتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی اتباع کا حکم نہ فرمایا بلکہ اطاعت کا حکم فرمایا اور حضور انور ﷺ کی اطاعت و اتباع دونوں لازم اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کی اتباع محبت والی چاہئے نہ کہ محض ظاہری یا خوف و لالچ والی۔ ایسی نمائشی اتباع تو منافقین بھی کرتے تھے۔ اسلئے اس مضمون کو محبت سے شروع فرمایا اور محبت پر ہی ختم فرمایا۔ لوگوں کا ایمان و عبادات اصلی بھی نقلی بھی۔ حضور انور ﷺ کی ذات کریمہ اصلی و نقلی ایمان و عبادت کی کسوٹی ہے۔ پھر حضور انور ﷺ کی جس درجہ کی اطاعت و اتباع ہوگی اسی درجے کی محبوبیت حاصل ہوگی۔ دینے والا ایک ہے مگر لینے والے مختلف جیسے بجلی کا پاور یکساں آتا ہے مگر جس قوت کا بلب ہوگا اسی قدر روشنی حاصل کریگا۔ اتباع رسول سے محبوب خدا اسلئے بن جائے گا کہ اس میں محبوب کی محبوب ادائیں نظر آئیں گی۔

محبوب خدا آپ کے کردار کی رفعت　　اپنائے اسے جو، وہی محبوب خدا ہے　(بانی)

اور حضور انور ﷺ کی اتباع کی برکت سے، اللہ تعالیٰ پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔ اتباع ایمان کے ساتھ مشروط ہے اگر بے ایمان صبح سے شام تک شام سے صبح تک اتباع رسول کا ڈھونگ رچائے اور دل میں رسول پاک سے کڑھن رکھے تو یہ سب کچھ لغو و باطل ہے۔

(۳۲) یہی اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور انور ﷺ کی اطاعت کے بغیر نہیں ہو سکتی حدیث شریف جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ: جو اطاعت کرے گا رسول کی تو اسنے اطاعت کی ہے اللہ کی (بصیرۃ الایمان پارہ ۵) بعض وسیلے منزل پر پہونچ کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں جیسے ریل بعض وسیلے کبھی چھوٹ نہیں سکتے۔ جیسے روشنی کے لئے چراغ حضور انور ﷺ ایسے وسیلہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہونچکر بھی حضور انور ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اپنے پیارے نبی ﷺ کا ذکر فرمایا۔ حضور انور ﷺ سے سرتابی کرنے والا کافر ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۱۳۴ آیت ۳۱/۳۲)

اتباع رسول اسلئے بھی ضروری ہے کہ پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا۔

(ترجمہ) یقیناً ہے تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نمونہ بہترین، اسکے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ سے اور روز آخرت کی اور ذکر کیا اللہ کا کثرت سے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۶ آیت ۲۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور سید عالم ﷺ کی پوری زندگی شریف تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جس میں انسانی زندگی کا کوئی گوشہ کوئی شعبہ باقی نہیں رہتا جسے بھر پور سیرابی و تابانی نہ عطا فرمائی گئی ہو۔ شعر:

صورت بھی نمونہ ہے سیرت بھی نمونہ ہے　　سرکار دو عالم کی خلقت بھی نمونہ ہے　(یا حبیب)

یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کی زندگی شریف کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا۔ شعر:

وہ شمس کو لوٹائیں اور ٹکڑے قمر کر دیں　　اس مظہر قدرت کی قدرت بھی نمونہ ہے　(انتخاب قدیری)

فنکار اپنی فنکاری اور کاریگر اپنی تمام کاریگری نمونے کی تیاری پر صرف کر دیتا ہے۔ شعر:

اللہ نے یوں کھینچا ترے حسن کا نقشہ　　" اَكْمَلْتُ کہا اور قلم چھوڑ دیا ہے" (یا رسول)

کامیاب و کامراں زندگی وہی ہے جو اس شاندار نمونے کے مطابق ہو جسے خود بنانے والے نے بہترین نمونہ فرمایا ہے۔ ہمارا جینا ہمارا مرنا ہمارا سونا ہمارا جاگنا سب اسی نمونے کے مطابق ہونا چاہیے۔ جسکی تعریف ہر خوبی والے نے فرمائی ہے۔ شعر:

خود بنانے والے سے اسکے حسن کو پوچھو　　خود بنانے والے کو جسکا حسن بھایا ہے　(انتخاب قدیری)

اگر تمام انسان اسی حسین نمونے کے سانچے میں خود کو ڈھال لیں تو یقیناً ہر انسان محبوب خدا بن جائے۔ شعر:

محبوب خدا آپ کے کردار کی رفعت　　اپنائے اسے جو، وہی محبوب خدا ہے　(یا نبی)

نمونے میں پانچ چیزیں ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ نمونہ ہر طرح مکمل بنایا جاتا ہے۔ حضور انور ﷺ کو جس زاویے سے بھی دیکھا جائے آپ کامل واکمل ہیں۔ صورت بھی آپکی کمالی ہے اور سیرت بھی آپکی کمالی ہے۔ دوسرے یہ کہ نمونہ ہر کمی ہر نقصان ہر گرد وغبار سے پاک وصاف رکھا جاتا ہے حضور انور ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے گرد معصیت غبار گناہ سے پاک وصاف رکھا آپکی پوری حیات طیبہ بے گرد وغبار ہے۔ تیسرے یہ کہ نمونہ چھپایا نہیں جاتا بلکہ اسے دکھایا جاتا ہے تاکہ بنانے والے کا کمال ظاہر ہو۔ اور لوگ اسے دیکھ کر نمونہ کا رنگ ڈھنگ اپنانے کی کوشش کریں اور ان کی سیرت کے رنگ میں رنگ جائیں۔ چوتھے یہ کہ نمونے کی تعریف کرنے والے سے نمونے کا بنانے والا خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے تمام انبیاء کرام نے حضور انور ﷺ کی تعریفیں کیں، تمام فرشتوں نے حضور انور ﷺ کی تعریفیں کی تمام صحابہ کرام واولیاء کرام وتمام مومنین نے حضور انور ﷺ کی تعریفیں کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔ شعر:

یہ کہتے ہیں جبریل کون ومکاں میں کسے میری نظروں نے دیکھا نہیں ہے　　فقط ایک ہے آمنہ کا دلار، کہیں اور کوئی انکے جیسا نہیں ہے

دھرتی کے سینے پر جتنے ایمان والے ہیں ان کا یہی کہنا ہے۔ شعر:

جہاں میں ہونے کو انجم کہ ماہتاب نہیں　　رخ حضور کا لیکن کوئی جواب نہیں　(یا نبی)

پانچویں یہ کہ اس نمونے میں عیب ونقصان نکالنے والے سے نمونے کا بنانے والا ناخوش وناراض ہوتا ہے لہٰذا جس جس نے اس نمونے میں عیب نکالا تو وہ ابوجہل ہو گیا۔ کسی کو اللہ تعالیٰ نے زنیم فرما کر اسکی پول کھول دی۔ کسی کو مردود بارگاہ فرمادیا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بے نام ونشان کردیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس نمونے کو حقارت سے دیکھنے والوں کو ذلیل ورسوا فرمادیا ان کی نسلیں ختم ہو گئیں کوئی انکا نام لینے والا چراغ جلانے والا نہ رہا۔ اس حسین وشاہکار نمونے کی خوب تعریف وتوصیف کرو ان کے کمالات بیان کرو ان کے حسن وملاحت کا چرچا کرو۔ ان کی صفات عالیہ کا اظہار کرو انھیں نہ چھپاؤ۔ ان کے محاسن بیان کرو ان میں عیب تلاش نہ کرو۔ اور ان کی اتباع وغلامی میں لگ جاؤ ان کے دین کی امداد وحمایت کرو۔ اور حضور انور ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ مصائب پر صبر کرو حضور انور ﷺ کی سنتوں اور تعلیمات پر عمل کرو۔ حضور انور ﷺ کی ذات گرامی منبع برکات مخزن حسنات معدن خیرات، مرکز ہدایات ہے ہر دم، ہر آن، ہر سانس انھیں کی ادائیں اپنائیں۔ انھیں کے چال ڈھال میں خود کو چلائیں اور ڈھالیں۔ شعر:

اللہ جسے محبوب کہے مخلوق بھی جسکو خوب کہے　　سوچو تو قدیری قدرت کے شاہکار کا عالم کیا ہوگا　(یا نبی)

اور ہر حال میں ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر خوشی میں بھی۔ رنج وغم میں بھی تنگی میں بھی خوشحالی میں بھی۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ جس مومن میں یہ تین اوصاف جمع ہو جائیں تو وہ دنیا وآخرت مین عیش میں رہتا ہے یک حضور انور ﷺ کی اتباع دوسرے ذکر اللہ کی کثرت۔ تیسرے اللہ تعالیٰ سے امید کرم۔ کیونکہ اس سے مصیبت میں صبر اور راحت میں شکر نصیب ہوتا ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۱۰۱۷ آیت ۲۱)

ناظرین کرام: اتباع کے سلسلے میں ایک جنرل خدائی قانون ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

(ترجمہ) اور پیروی کر تو راستے کی اسکے جو پہونچ گیا مجھ تک، پھر میری طرف لوٹنا ہے تمہارا تو میں بتادوں گا تم کو وہ جو تم کرتے تھے۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۹۴ آیت ۱۵ آخری حصہ)

اب اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام مخلص بندوں کی راہ چل حضور انور سید عالم ﷺ اور مخلص بندوں کی راہ کو مذہب اہلسنت وجماعت کہتے

ہیں۔ وہی دین سچا ہے جس میں اولیاء کرام ہوں آج تک اہلسنت وجماعت کے علاوہ کسی مذہب میں اولیاء نہ ہوئے۔ لہٰذا مذہب اہلسنت کی پیروی کرنی چاہیے۔ عموماً حضرات اولیاء کرام مقلد ہی ہوئے ہیں تقلید بھی حضرات اولیاء کرام کا طریقہ ہے۔ قرآن کریم واحادیث کریمہ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۹۹۵ آیت ۱۵ آخری حصہ)

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ محبوبیت کے اس اعلیٰ مقام پر فائز ہیں جہاں آپ کی زبانِ فیض ترجمان سے نکلا ہوا ایک ایک کلمہ وحی الٰہی اور قانون الٰہی کا درجہ رکھتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىۙ۔

(ترجمہ) اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے (۳) نہیں ہے وہ مگر وحی، جو کی جاتی ہے (۴) (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۱۲ آیت ۳/۴)

ان آیات کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور ﷺ کے بہکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور انور ﷺ کا بے راہ چلنا ممکن ومتصور ہی نہیں ہے کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں، آپ فنافی اللہ کے درجے میں ہیں۔ نفس کا سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے (تفسیر کبیر شریف) اور جب بندہ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادے میں فنا کر چکے تو بندہ اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اس سے خدائی کے کام سرزد ہونے لگتے ہیں کہ وہ بندہ خدائی طاقت سے کام کرتا ہے جیسے کوئلہ آگ میں فنا ہو کر آگ کا کام کرنے لگتا ہے۔ شعر

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اس بات پر گواہ　　خلاق کل کی بات ہے سرور تمہاری بات　(یا نبی)

(۴) حضور انور ﷺ نے سیدتنا ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نکاح ہم نے کرایا۔ حضور انور ﷺ نے کنکریاں پھینکیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے پھینکیں۔ حضرات صحابۂ کرام حضور انور ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے مجھ سے بیعت کی۔ حضور انور ﷺ کے تمام کام وکلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ قرآن کریم واحادیث کریمہ سب وحی الٰہی ہیں البتہ قرآن کریم ظاہری وحی ہے اور احادیث کریمہ وحی خفی ہیں۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۱۲ آیت ۳/۴)

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو ایک قانون کے بندھن میں باندھ دیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

اور جو کچھ عطا فرمائیں تم کو رسول تو لے لو تم اسکو اور وہ منع فرمائیں تم کو جس سے تو رک جاؤ اور ڈرو تم اللہ سے، بیشک اللہ سختی فرمانے والا ہے عذاب میں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷۶ آیت ۷ کا آخری حصہ)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور ﷺ جو تمہیں حکم دیں اس کی اتباع کرو کیونکہ حضور انور ﷺ کی اتباع واطاعت ہر معاملے میں واجب ہے۔ حضور انور ﷺ کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۷۷ آیت ۷ کا آخری حصہ)

مذکورہ بالا آیات کریمہ وتفاسیر مبارکہ وفوائد عالیہ کو پڑھنے کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ تمام عقائد واعمال کا سرچشمہ وبنیاد قرآن کریم واحادیث کریمہ ہیں۔ اجماع امت وقیاس کی شرعی حیثیت بھی قرآن کریم واحادیث کریمہ سے مستفاد ومستنبط ہونے پر ہے۔ قرآن کریم واحادیث کریمہ عقائد واعمال کے سلسلے میں برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ احادیث کریمہ کو مانے بغیر دعویٰ ایمان کھوکھلا ہے۔ مذکورہ بالا آیات کریمہ اور انکی تفاسیر وفوائد کے مطالعہ کے بعد یہ بات دل کی گہرائیوں میں اُتر جاتی ہے کہ ارشادات ربانی اطاعت یزدانی کے آگے سر تسلیم خم کرنا از حد ضروری ہے۔ اسی طرح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ہر فرمان پاک سر سے لگانے اور دل میں جگہ دینے کیلئے لازمی وضروری ہے۔ بنا رسول کے مانے خدا کو ماننا صرف اور صرف ایک ڈھونگ ہے جس کی نہ آج کوئی حیثیت

ہے اور نہ کل میدان قیامت میں کوئی قیمت ہوگی اور یہ ابلیسی توحید منھ پر ماردی جائے گی۔

یہ بات یوں بھی سمجھ میں آتی ہے کہ جانے کتنے احکام شرعیہ اور مسائل اسلامیہ ہیں جنکا صاف وصریح ذکر ہمیں قرآن کریم میں نہیں ملتا بلکہ انکی تصریحات وتفصیلات احادیث کریمہ میں ملتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہ حکم بار بار پڑھنے کو ملتا ہے: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (ترجمہ) قائم رکھو تم نماز کو اور ادا کرو تم زکوٰۃ کو۔ کیا دھرتی کے سینے پر کوئی ہے جو احادیث کریمہ کی مدد لئے بغیر ان احکام قرآنی پر عمل پیرا ہوسکے۔ بنا حدیث شریف کے سہارے نہ تو نماز پڑھی جاسکتی ہے اور نہ زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ نماز کتنے وقت کی ہے؟ ہر وقت کی نماز میں کتنی رکعات ہیں؟ کس کس رکعت میں کیا کیا پڑھنا ہے؟ کتنا کتنا پڑھنا ہے؟ زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی ہے؟ ان سب کا پتہ ہمیں احادیث کریمہ سے ملتا ہے۔ قرآن کریم نے تو بس سور کا گوشت حرام فرمایا ہے، کتے بلی گدھے اور سور کی کلیجی وگردے یہ قرآن کریم کے حرام کردہ نہیں ہیں بلکہ انکی حرمت احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔ اذان کے الفاظ مبارکہ قرآن کریم میں ہمیں کہیں نہیں ملتے کہ یہ کلمات نماز پنجگانہ کیلئے پکارے جائیں۔ نماز جنازہ کے بارے میں بھی ہمیں قرآن کریم میں صاف وصریح کوئی حکم نہیں ملتا حالانکہ نماز جنازہ فرض ہے اور اس کا ثبوت بھی احادیث کریمہ ہی سے ہے۔ نماز جمعہ کے خطبے کا ذکر کہیں قرآن کریم میں نہیں ملے گا اس کا ثبوت بھی احادیث کریمہ ہی سے ہے حالانکہ خطبۂ جمعہ عبادت ہے اور بلاشبہ عبادت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ایک اجمال ہے اور اسکی تفصیل احادیث کریمہ ہیں، احادیث کریمہ کو چھوڑ کر محض قرآن کریم پر عمل کرنا جنون خالص ہے۔ خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نماز پڑھو جیسے کہ تم دیکھو مجھے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اس حدیث شریف میں کتنا واضح بیان موجود ہے کہ نماز پڑھنے کیلئے سیرت رسول سے اُجالا لینا ہی پڑیگا۔ یہی وجہ ہے کہ روز اول سے لیکر آج تک تمام امت مسلمہ نے قرآن کریم کیساتھ ساتھ احادیث کریمہ کو عقائد واعمال کے بارے میں ان پر عمل پیرا ہونا لازمی وضروری یقین کیا ہے۔ یہود ونصاریٰ کے دلال نمائشی مسمان احادیث کریمہ کا انکار کرتے ہیں انکی عظمتوں سے کھلواڑ کرتے ہیں اور قسم قسم کے اعتراضات وشبہات کا اظہار کرکے اپنے خبث باطنی کا اعلان کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند مردود اعتراضات وشبہات یہود ونصاریٰ کی ناجائز اولاد کی طرف سے سننے کو ملتے ہیں آپ انہیں بھی ملاحظہ فرمائیں اور انکے مسعود ومحمود جوابات سے بھی اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں:

سوال (۱) قرآن کریم مکمل دستور حیات ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ اس قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور قرآن فہمی بہت آسان کام ہے مشکل مسئلہ نہیں ہے، تو اس صورت میں حدیث شریف کی کیا ضرورت ہے؟

جواب (۱) بیشک قرآن کریم کامل واکمل اور مکمل دستور حیات ہے مگر اس کتاب سے لینے والا بھی کامل واکمل ومکمل شخصیت کا مالک ہونا چاہئے اور وہ ذات گرامی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ دودھ سے گھی نکالنا ہر کس وناکس کا کام نہیں، سمندر سے موتی نکالنا للو پنجو کا کام نہیں بلکہ ماہر غوطہ زن وشناور کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کا یاد کرنا ذکرنا تو آسان ہے کہ بچے بھی یاد کرلیتے ہیں مگر قرآن فہمی، قرآن کریم سے مسائل واحکام کا استدلال واستنباط واستخراج ہر جمعراتی خیراتی کا کام نہیں۔ اگر یہ کام اتنا ہی آسان ہوتا تو معلم کائنات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اس کی تعلیم کیلئے نہ بھیجا جاتا بلکہ سیدھے سیدھے کتاب آجاتی کہ پڑھو اور راہ راست پر آجاؤ، بلکہ کتاب سے پہلے اور بہت پہلے کتاب کے ماسٹر کو بھیجا تاکہ وہ کتاب پڑھائے سمجھائے، اسکے اسرار ونکات اور رموز وتفصیلات سے بندگان خدا کے کے قلوب کو روشن فرمائے۔ چنانچہ جگہ جگہ قرآن کریم میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی یہ شان بیان فرمائی گئی کہ یہ لوگوں کو کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔

سوال (۲) پیارے نبی ﷺ کی حیثیت صرف قاصد وڈاکئے کی تھی کہ خدا کا پیغام اسکے بندوں کو پکڑادیا، سکھانا سمجھانا بجھانا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ رسول تو صرف رسول ہیں، فرستادہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اسکے بندوں تک پہونچانے والے ہیں۔

جواب (۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بھی ہیں معلم بھی ہیں اور مزکی بھی۔ یہ خبط محض ہے کہ وہ صرف پیغام رساں تھے اور کچھ نہ تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

(ترجمہ) اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷، آیت ۱۶۴)

اسکو اپنے ماحول میں آپ یوں سمجھ لیجئے جیسے کسی کارخانے سے کوئی مشین سپلائی کیجاتی ہے تو مشین کا استعمال سکھانے کیلئے کارخانے کی طرف سے ایک کتاب اور ایک مکینک بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ کتاب کے ذریعہ مشین چلانا سکھادے۔ اسی طرح کارخانہ قدرت کی طرف سے ہمیں جسم کی مشین عطا فرمائی گئی، اس مشین جسم کو ٹھیک ٹھاک چلانے کیلئے ہمیں ایک کتاب اور معلم بھی بخشا گیا ہے، کتاب قرآن کریم ہے اور معلم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ آپ نے اپنے ارشادات عالیہ کے ذریعہ سکی وضاحت فرمائی اور بنا آپکے قرآن کریم کو سمجھنا دشوار ہے اور مشین کا صحیح استعمال نہیں ہوسکتا۔

سوال (۳) ایک حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ میری کوئی حدیث شریف نہ لکھو اور لکھی ہو تو اسکو مٹادو۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۴)

جواب (۳) حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسکے بہت سے جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ (۱) یہ ممانعت نزول قرآن کریم کے وقت سے متعلق ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہورہا ہو تو اس وقت صرف قرآن کریم لکھو اور کچھ نہ لکھو تاکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں خلط ملط نہ ہوجائے۔ (۲) ممانعت کا حکم پہلے تھا یعنی ابتدائی زمانے میں، بعد میں جب قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں التباس کا خطرہ نہ رہا تو احادیث کریمہ لکھنے لکھانے کی اجازت دیدی گئی جیسے پہلے خواتین اسلام کو زیارت قبور سے منع فرمایا گیا کہ قبروں پر جاکر جزع فزع کریں گی، بعد میں جب یہ خطرہ ٹل گیا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خواتین کو قبور مومنین پر جانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ (۳) یہ ممانعت بھی اسلئے تھی کہ لکھنے کے بعد حفظ کرنے سے بے نیاز نہ ہوجائیں اور صرف کتاب پر بھروسہ کر بیٹھیں گے، انہیں اسلئے لکھنے سے منع فرمایا کہ انہیں حفظ کرو۔ اور جن حضرات پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یقین تھا کہ یہ لکھنے کے بعد بھی حفظ کرنے میں قطعاً سستی نہ کرینگے تو انہیں لکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۸۳)

سوال (۴) قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ رسول آیا ہے تو وہاں لفظ رسول سے مراد پیارے نبی کی ذات نہیں بلکہ رسول سے مراد خود قرآن کریم ہی ہے۔

جواب (۴) یہ بھی پیارے نبی کی اطاعت وفرمانبرداری سے گلوخلاصی کی ایک جرأت بیجا ہے اور حماقت خالصہ ہے، اس حماقت کے بھی بہت سے جوابات ہیں: (۱) اطاعت کیلئے حکم وفرمان کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان تو قرآن کریم ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان احادیث کریمہ ہیں اور اگر منکرین حدیث کی بکواس کے مطابق رسول سے مراد قرآن کریم ہے یعنی حدیث شریف مراد نہیں بلکہ قرآن کریم مراد ہے تو پھر یہ بھی ثابت کرنے کی ضرورت ہوگی کہ قرآن کریم جو بذات خود اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے اس کا بھی کوئی فرمان ہو مثلاً: اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ "قائم رکھو تم نماز کو" تو اس حکم ربانی کا بھی کوئی فرمان ہوگا جس کی فرمانبرداری سے رسول یعنی قرآن کریم کی اطاعت ہوگی کیونکہ یہ بات بالکل ہی ظاہر وباہر ہے کہ "مطاع" یعنی جسکی اطاعت کی جائے اسکے اور اسکے حکم وفرمان کے درمیان مغائرت ہوتی ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ خود ہی مطاع ہو اور خود ہی فرمان ہو۔ یاد رکھئے فرمانروا اور ہے اور فرمانبردار اور ہے۔ اگر رسول سے مراد قرآن کریم ہی ہے تو قرآن کریم کی اطاعت وفرمانبرداری کیسے کروگے۔ قرآن کریم کا وہ کونسا فرمان ہے جو قرآن کریم کا مغائر ہے اور فرمان قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم تو خود اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے اس فرمان کا فرمان کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا آیات کریمہ میں جہاں جہاں لفظ رسول آیا ہے اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے وہاں رسول پاک ہی مراد ہیں اور انکے فرمان گرامی کو حدیث پاک کہتے ہیں جس کو ماننے سے اور اس پر عمل کرنے سے اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر عمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ رسول یعنی پیارے نبی ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں الرسول کی اطاعت کا حکم آیا ہے وہاں رسول سے مراد پیارے نبی ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہی ہے۔ (۲) ان علم وعرفان سے کورے ایمان ویقین سے عاری منکرین حدیث کی بیاد وسوت بھی چلنے والی نہیں ہے۔ انکا بیڑا غرق

ہی ہوتا ہے۔قرآن کریم کی اک آیت پیش کرتا ہوں اور منکرین حدیث کی ارتھی بجی ملے گی۔ارشادِ رب قدیر ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْباً عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ

(ترجمہ) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو بے غیب کی خبریں رکھنے والا دینے والا الخلوق سے نہ پڑھے والا، پاتے ہیں وہ جن کو لکھا ہوا اپنے پاس توریت میں اور انجیل میں۔(بصیر الایمان صفحہ ۳۹۶ آیت ۱۵۷)

اس آیت کریمہ میں ایمان کی دولت سے سرشار ہونے والوں کے بارےمیں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی بھی ہے اور امی بھی اور توریت شریف اور انجیل شریف میں انکا نام نامی اسم گرامی بھی آیا ہے۔

ناظرین: اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد کیا قرآن کریم ہوسکتا ہے؟ کیا پیارے نبی ﷺ کے علاوہ کوئی اور مراد ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔اگر ان عقل کے اندھے لوگوں کی بکواس کے مطابق اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد قرآن کریم ہے تو کیا قرآن کریم نبی اور امی ہوسکتا ہے؟ اس آیت کریمہ نے منکرین حدیث شریف کی ارتھی کو آگ دکھادی کہ اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد قرآن کریم نہیں بلکہ رسول کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وقتی اور میعادی بھی نہیں ہے۔یعنی کسی خاص زمانے کیلئے نہیں ہے بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت ہمیشہ ہمیشہ کی جائیگی۔قرآن کریم میں جابجا اطاعت رسول کا حکم ہے اور یہ اطاعت کسی خاص زمانے سے مقید نہیں ہے کہ فلاں سن یا فلاں عہد میں یہ اطاعت منسوخ ہوجائے گی بلکہ ہر زمانے کی تمام مخلوقات پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت لازمی وضروری ہے اور کسی کو بھی اطاعت رسول سے مفر نہیں۔(۳) ناظرین کرام: قرآن کریم میں رسول سے مراد قرآن کریم ہے یہ فریب محض ہے اور رسول دشمنی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ان دشمنان رسول اور منکرین حدیث شریف کا ایک مرگھٹ اور بھی دیکھتے چلیں:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ آیٰاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ

(ترجمہ) بلاشبہ احسان فرمایا ہے اللہ نے ایمان والوں پر جبکہ بھیجا اللہ نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے، جو تلاوت فرماتے ہیں ان پر اسکی آیتیں اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی۔(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۴)

آپ دیکھیں کہ اس آیت میں کتنا صاف وصریح بیان ہے کہ رسول ایمان والوں میں سے ہیں۔کیا اب بھی کوئی گنجائش ہے کہ یہ کہا جائے کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ رسول آیا ہے وہاں رسول سے مراد قرآن کریم ہے؟ یہ صرف اور صرف ایک دیوانے کی بڑ ہے ایک پاگل کی بکواس ہے۔

سوال(۵) منکرین حدیث یہود ونصاریٰ کی نمک حلالی کرتے ہوئے یہ خبط بھی اُگلتے ہیں کہ: اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (ترجمہ) نہیں ہے حکم مگر اللہ ہی کا۔(بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۱۶) پھر اگر اطاعت رسول بھی فرض قرار دیجائے تو حکم صرف اللہ تعالیٰ کا نہ رہے گا بلکہ دو حکم ہوجائیں گے، ایک اللہ کا اور ایک رسول کا، تو حاکم دو ہوجائینگے اور دو حاکموں کی فرمانبرداری فرض ہوگی لہٰذا اطاعت رسول اس حکم خداوندی کے صریح خلاف ہے!۔

جواب(۵) خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔ناظرین کرام: ایک بادشاہ اپنے وزیروں حاکموں کی فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے اور دھرتی کے سینے پر ایک بھی ایسا شخص نہ ملے گا جو یہ کہے کہ اس ملک میں متعدد بادشاہ ہوگئے اور یہ وزراء وحکام بادشاہ کے شریک اور مستقل حاکم ہوگئے بلکہ وہ وزراء وحکام کے حکم کو بھی بادشاہ کا حکم مانتے ہیں۔بلاتشبیہ وتمثیل سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مطاع دوجہاں ہیں اور انکی اطاعت وفرمانبرداری کو اہل ایمان بحکم الٰہی فرض سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کا فرمان اللہ تعالیٰ ہی کا فرمان ہے۔چنانچہ ارشادِ رب قدیر ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔

(ترجمہ) جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اُسنے اللہ کی۔(بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰)

اس آیت کریمہ نے صاف وصریح انداز میں اعلان کردیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی طاعت وفرمانبرداری ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا مطیع بننا ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مطیع بننا ہی پڑیگا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حکم اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت کرنے سے دو حاکم نہیں ہوگئے بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔

سوال(۶) حدیث شریف کی جو حیثیت باور کرائی جارہی ہے اس صورت میں تو قرآن کریم احادیث کریمہ کا محتاج ہوجائے گا اور قرآن کریم کے ناقص ہونے کا تصور دامن گیر ہوگا؟

جواب(۶) اگر اللہ تعالیٰ کھوپڑی کی چولیں درست رکھے تو یہ بات یوں کہی جائے گی کہ قرآن کریم احادیث کریمہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہم قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے احادیث کریمہ کے محتاج ہیں۔اللہ تعالیٰ کی معرفت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی معرفت کے بنا ناممکن ہے، اس کا یہ مطلب تو کوئی پرلے درجے کا بیوقوف ہی نکال سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کرانے میں رسول کا محتاج ہے۔

یاد رکھئے اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کرانے میں رسول کا محتاج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کیلئے ہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی معرفت کرانے کے محتاج ہیں۔احادیث کریمہ کے بغیر ہمارے لئے قرآن کریم سمجھنا مشکل ہے اور بنا رسول پاک کی اطاعت واتباع کے دربار الٰہی تک رسائی ناممکن ہے۔

مومنو! مُصطفٰے کی اطاعت کرو

خیریت دوجہاں کی جو مطلوب ہو مومنو! مُصطفٰے کی اطاعت کرو
ایک ہو نیک ہو رب کے محبوب ہو مومنو! مُصطفٰے کی اطاعت کرو

اتباع نبی مغفرت کی سند چھوڑ دو بغض و کینہ جلن اور حسد
چاہتے ہو کہ عقبیٰ بھی ہو خوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

زندگی میں ہمیشہ رہے بندگی ، بندگی تم کو دیگی حسیں زندگی
نور قبر اور میزاں جو مطلوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

طاعت کبریا طاعت مصطفٰے ، طاعت اولیاء طاعت مصطفٰے
پھولنا پھلنا جگ میں جو مرغوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

انتخابؔ قدیری سے پیغام لو دامن مصطفٰے ، اولیاء تھام لو
اُس سے بچکے رہو جو بھی مغضوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

باب نمبر (۲)

تدوین حدیث شریف

سوال: موجودہ احادیث کریمہ کا ذخیرہ نا قابل قبول اور ہرگز قابل اعتماد نہیں چونکہ یہ تو زمانہ نبوی کے بعد اور بہت بعد معرض وجود میں آیا ہے، کیونکہ زمانہ نبوی میں کوئی حدیث شریف کی کتاب نہیں لکھی گئی بلکہ امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور عہد صحابہ میں مسند امام اعظم وجود میں بھی نہ آئی اور آپکے شاگرد رشید حضرت امام محمد نے مؤطا امام محمد اور آپکے بعد ۹۰ھ میں حضرت امام مالک پیدا ہوئے انہوں نے مؤطا امام مالک کے نام سے کتاب حدیث تدوین فرمائی اور باقی کتب حدیث تو ائمہ اربعہ کے مقلدوں کی ہیں وہ تو بہت ہی بعد کی بات ہیں جیسے بخاری و مسلم ترمذی وابن ماجہ دار قطنی وابوداؤد وغیرہا۔

جواب: یہ اعتراض جہالت کی نوازش ہے۔ ان علم وعرفان، ایمان وفیضان سے کورے لوگوں کو تاریخ کتب حدیث ہی نہیں معلوم کہ حدیث شریف کی کتب کن کن حضرات نے کب کب تصنیف وتالیف فرمائیں۔ علم وآگہی سے بل بٹانل % درس نظامی میں داخل کتابوں ہی کو حدیث شریف کی کتابیں جانتے ہیں حالانکہ زمانہ نبوی میں اور زمانہ صحابہ میں تدوین حدیث شریف کا کام بہت زور وشور سے جاری تھا۔

عہد رسالت اور عہد صحابہ میں کتب احادیث کریمہ کی تدوین

(۱) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینکڑوں احادیث کریمہ جمع فرمائیں اور اس مجموعۂ احادیث کریمہ کا نام "صادقہ" رکھا (بخاری، اصابہ، طبقات ابن سعد)

(۲) سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کا ایک مجموعہ تحریر فرمایا۔ سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کریمہ کا املا کرایا کرتے تھے، جب لوگوں کی انکے پاس بھیڑ ہونے لگی تو وہ کتاب کے اوراق لیکر آئے اور لوگوں کے روبرو رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث کریمہ ہیں جنہیں میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ سے سنکر تحریر کیا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پڑھکر سنائی بھی ہیں۔ (تفسیر العلم صفحہ ۹۶/۹۵۔ بخاری، تدریب الراوی)

(۳) سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث کریمہ کو تحریر کرانے کا اہتمام فرمایا تھا اور یہ ذخیرۂ احادیث کریمہ انکے صاحبزادے کے پاس محفوظ تھا۔ (جامع بیان العلم)

(۴) سیدنا حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کتاب میں احادیث کریمہ کو جمع فرمایا تھا اور اس کتاب کا نام ہی "کتاب سعد ابن عبادہ" تھا اور یہ کتاب کئی پشتوں تک انکے خاندان میں محفوظ رہی۔ (مسند امام احمد)

(۵) سیدنا حضرت سعد ابن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجموعۂ احادیث کریمہ مرتب فرمایا تھا۔

(٦) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دفتر کے دفتر احادیث کریمہ کے لکھے دکھوائے تھے۔ (فتح الباری)

(۷) سیدنا حضرت ہمام ابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیفہ جو سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انہیں دفتروں سے ترتیب دیا گیا ہے اب زیور طبع سے آراستہ بھی ہو گیا ہے جس کی اکثر احادیث کریمہ بخاری شریف مسلم شریف مسند امام محمد میں جوں کی توں موجود ہیں۔ سیدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے مسند کے نمبر ۳۱۲ تا نمبر ۳۱۸ جلد میں نقل فرمایا ہے۔

(۸) سیدنا حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجموعہ حدیث شریف ترتیب دیا تھا۔ (تہذیب)

(۹) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد جمع تھے اور ہم لکھ رہے تھے۔ (دارمی شریف صفحہ ٦۸)

(۱۰) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جب بازار تشریف لیجاتے تو نظر ڈالتے اپنی کتابوں پر، تاکید افرمایا راوی نے انکی کتابیں احادیث کریمہ کی تھیں۔ (الجامع الاخلاق الراوی، آداب السامع صفحہ ۱۰۰)

(۱۱) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چند صحائف مبارکہ تھے۔ طائف کے کچھ حضرات سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور انکے چند صحائف لیکر حاضر ہوئے تاکہ وہ ان حضرات کو انکی تحریری احادیث کریمہ پڑھکر سنائیں اس وقت حضرت عبداللہ ابن عباس کی بینائی مائل بہ ضعف تھی اور وہ اپنی تحریر پڑھ نہ سکے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ آپ حضرات ہی مجھے پڑھکر سنادیں آپ کا سنانا اور میرا پڑھنا برابر ہے۔ (طحاوی شریف جلد ۲ صفحہ ۳۸۴۔ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۳۸)

(۱۲) سیدنا امیر المومنین حضرت مولاعلی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بہت سی احادیث مبارکہ لکھی ہوئی تھیں جنہیں آپ تلوار کے پرتلے میں محفوظ رکھتے تھے اور لوگوں کو پڑھکر سنایا کرتے تھے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۱ صفحہ ۴)

(۱۳) یا رسول اللہ بیشک ہم سنتے ہیں آپ سے بہت سی چیزیں تو لکھ لیتے ہیں ہم انکو، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لکھ لیا کرو کوئی مضائقہ نہیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

(۱۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں اپنے عاملوں کے پاس بھیجنے کیلئے ایک کتاب لکھوائی جس کا نام "الصادقہ" تھا جس میں جانوروں کی زکوٰۃ سے متعلق احادیث کریمہ تھیں، لیکن ابھی اس کتاب کو عاملوں کے پاس بھیجنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وصال شریف ہو گیا۔ پھر جب سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصب خلافت پر رونق افروز ہوئے تو انہوں نے اس کتاب "الصادقہ" پر عمل فرمایا۔ (ابوداؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵٦۔ ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں اپنے حکم سے بہت احکام ومسائل لکھوائے اور انکو اطراف واکناف عالم میں ارسال فرمایا۔ چند حوالے بھی ملاحظہ فرمائیں اور منکرین حدیث کے علمی افلاس پر ماتم کریں اور انکی جہالت کی ارتھی کو انکی دکھائیں اور دشمنان رسول کی رسول دشمنی کی چتا کو جہنم سے پہلے جہنم کا مزہ چکھائیں:

(۱۵) جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انسانی حقوق اور مکہ مکرمہ کی حرمت کے مسائل ارشاد فرمائے، اس پر ایک یمن کے رہنے والے صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ یہ احکام لکھوا کر عنایت فرمائے جائیں۔ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا یہ احکام ابوشاہ کیلئے لکھدو۔ (بخاری شریف، ابوداؤد شریف)

(۱٦) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دیت یعنی خون بہا کے مسائل لکھوا کر بھجوائے۔ (مسلم شریف صفحہ ۴۹۵)

(۱۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے قبیلۂ جہینہ کے پاس مُردہ جانوروں کے احکام لکھوا کر بھجوائے۔ (مشکوٰۃ شریف، ابوداؤد شریف)

(۱۸) "کتاب الصدقہ" کا مضمون وہ تھا کہ جو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا جبکہ انہیں بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تھا۔ اس "کتاب الصدقہ" میں اونٹوں بکریوں اور سونے چاندی کی زکوٰۃ کے نصابوں کی تفصیلات تھیں۔ (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۹۴)

(۱۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اہل یمن کے پاس ایک مکتوب گرامی سیدنا حضرت عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بھیجا تھا جسمیں فرائض وسنن اور دیات لکھے تھے۔ (مؤطا امام مالک صفحہ ۲۳۱۔ کنز العمال شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸٦، طحاوی شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

(۲۰) سیدنا حضرت ابوبکر ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ والیٔ بحرین کو زکوٰۃ کے احکام پر مشتمل ایک صحیفہ لکھوایا تھا یہ صحیفہ دیگر امراء کو بھی بھیجا گیا تھا۔ یہ مکتوب گرامی سیدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر ابن حزم سے لیا تھا۔ (دار قطنی شریف صفحہ ۴۵۱)

(۲۱) زکوٰۃ وصول فرمانیوالے عاملین کے پاس "کتاب الصدقہ" کے علاوہ اور بھی تحریرات تھیں۔ (دار قطنی شریف)

(۲۲) سیدنا حضرت عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بناتے وقت فرائض، صدقات، دیات، طلاق، عتاق، نماز، قرآن کریم چھونے سے متعلق احکام پر مشتمل ایک تحریر لکھائی تھی۔ (مسند احمد شریف، مستدرک شریف، کنز العمال شریف)

(۲۳) سیدنا حضرت عبداللہ ابن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایک تحریر پُر تنویر تھی جس میں مُردہ جانوروں کے احکام تھے۔ (معجم صغیر طبرانی شریف)

(۲۴) اُشیم نامی مقتول کی بیوی کو اپنے مقتول شوہر پر دیت دلانے کا فرمان عالی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے لکھوایا تھا، یہ فرمان عالی سیدنا حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول کے پاس تھا۔ (ابوداؤد شریف، دارقطنی شریف)

(۲۵) ترکاریوں سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ حکم نامہ لکھوا کر سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یمن بھیجا تھا۔ (دارقطنی شریف)

(۲۶) سیدنا حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول کے پاس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ایک مکتوب گرامی تھا جس میں مندرج تھا کہ مدینہ شریف بھی مکہ شریف کی طرح حرم ہے۔ (مسند امام احمد شریف)

(۲۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کچھ احکام لکھوا کر سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیے تھے جو انکے پاس تھے۔ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۱)

(۲۸) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ آپنے جو کچھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ سے سنا ہے وہ لکھ کر بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے کچھ احادیث کریمہ لکھوا کر بھجوائیں۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۲)

(۲۹) سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بارگاہ نبوی سے اپنے وطن جانے لگے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انکو خاص طور پر ایک گرامی نامہ لکھوا کر عنایت فرمایا جسمیں نماز، روزہ، سود بیاج، شراب کے متعلق احکام تھے اور بعض دیگر احکام بھی تھے۔ (طبرانی صغیر صفحہ ۲۴۲)

(۳۰) سیدنا حضرت حسن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک حدیث شریف کی تلاش میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے حجرۂ مبارکہ میں لیگئے تو دکھائیں انہوں نے ہم کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کی بہت سی کتابیں۔ (فتح الباری جلد ا صفحہ ۱۴۸۔ جامع بیان العلوم)

اگر اسی طرح لکھا جائے تو مضمون طویل ہو جائے گا۔ یہ کہنا بکواس محض ہے کہ احادیث کریمہ قابل اعتبار و استناد نہیں ہیں چونکہ زمانہ نبوی کے بہت بعد احادیث کریمہ لکھنے لکھانے اور جمع کرنے کا کام ہوا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان ہی تمام لکھے ہوئے صحیفوں کتابوں کو یکجا کر کے مشہور کتب احادیث کریمہ ترتیب دی گئی ہیں۔ حضرات صحابۂ کرام باقاعدہ احادیث کریمہ کو حفظ فرمایا کرتے تھے۔

باب نمبر ۳

اَقسام و تعریفات حدیث شریف

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ و حضرات صحابۂ کرام و حضرات تابعین عظام کے اقوال و افعال اور تقاریر کو حدیث، خبر اور اثر کہتے ہیں۔ یہ تینوں ہم معنیٰ ہیں۔ بعض حضرات نے حدیث و اثر و خبر میں تھوڑا فرق بھی بیان فرمایا ہے:

قول: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام و حضرات تابعین عظام نے جو کچھ فرمایا۔

فعل: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام و حضرات تابعین عظام نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔

تقریر: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام و حضرات تابعین عظام کے سامنے جو کچھ کیا گیا یا کہا گیا، یا ان حضرات نے جو

کچھ سنا اس پر منع وانکار نہ فرمایا بلکہ سکوت فرمایا۔

ان نو (۹) باتوں کو حضرات محدثین کرام کی اصطلاح میں حدیث شریف، خبر پاک اور اثر مبارکہ کہتے ہیں۔ مذکورہ تعریف کی بنیاد پر حدیث پاک، اثر پاک، اور خبر مبارکہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) حدیث مرفوع: وہ حدیث و خبر و اثر ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک پہونچ جائے یعنی اس حدیث شریف میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا یا لوگوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے ایسا کیا یا ایسا کہا، تو ایسی حدیث شریف کو حدیث مرفوع کہتے ہیں۔ حدیث شریف کا مرفوع ہونا کبھی صراحتاً ہوتا ہے جیسے کسی صحابی کا یہ فرمانا کہ میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا، یا یہ کرتے دیکھا، یا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے یہ کام کیا گیا یا یہ بات کہی گئی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے منع یا انکار نہ فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرمائی۔ اور کبھی حدیث مرفوع ہونا حکماً ہوتا ہے کہ کوئی صحابی اس بات کی خبر دیں جو کتب سابقہ میں بھی نہیں اور اس خبر میں عقل کو بھی دخل نہو جسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے سنے بنا نہ جانا سکتا ہو، یا صحابی کا یہ فرمانا کہ لوگ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں ایسا کرتے تھے یا کسی صحابی کا یہ فرمانا کہ یہ سنت ہے، یہ بھی حکماً رفع ہے۔ ان تمام احادیث کریمہ کو احادیث مرفوعہ ہی کہا جائے گا۔

(۲) حدیث موقوف: وہ حدیث شریف، خبر پاک اور اثر مبارکہ ہے جو صحابی تک پہونچے یعنی اس میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ فلاں صحابی نے ایسا کیا یا ایسا کہا یا ایسا دیکھا اور سنا تو اسکو حدیث موقوف کہتے ہیں۔ صحابی وہ خوش نصیب مومن ہے جس نے ماتھے کی آنکھوں سے جمال رسول دیکھا ہو اور صحبت نبوی میسر ہوئی ہو اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوا ہو۔

(۳) حدیث مقطوع: وہ حدیث شریف، خبر پاک اور اثر مبارکہ ہے جو کسی تابعی ہی تک پہونچے یعنی اس حدیث شریف میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ فلاں تابعی نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا یا ایسا کرتے دیکھا یا ایسا کہتے سنا، اس حدیث شریف کو حدیث مقطوع کہتے ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی ائمہ اربعہ میں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ کی بائیس حضرات صحابۂ کرام سے ملاقات ہے۔ تابعی وہ خوش نصیب مومن ہے جس نے بحالت ایمان کسی صحابی کو دیکھا ہو اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوا ہو۔

ناظرین کرام: اتنا جان لینے کے بعد احادیث مبارکہ سے متعلق چند اصطلاحات بھی ذہن نشیں فرمائیں تا کہ آپکو کتاب سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۱) روایت کے معنیٰ ہیں حدیث شریف نقل کرنا۔ حدیث شریف بیان کرنا۔

(۲) راوی کے معنیٰ ہیں حدیث شریف نقل کرنے والا۔ حدیث شریف بیان کرنے والا۔

(۳) سند حدیث شریف کے معنیٰ ہیں حدیث شریف کو نقل کرنیوالے، بیان کرنیوالے، راویوں کا سلسلہ جیسے عَنْ اَبِیْ حُنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ابْنِ رَفِیْعٍ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ عام طور پر جامع مداری شریف میں سند کو چھوڑ دیا گیا ہے چونکہ اس کا عوام سے کوئی خاص تعلق نہ تھا۔ جنہیں حوالے کی ضرورت ہو وہ اصل حوالے کی طرف رجوع کریں۔ سند حدیث وہیں ذکر کی گئی ہے یا آخری راوی وہیں ذکر کیا گیا ہے جہاں راوی متن حدیث سے واضح طور پر جڑے ہوئے ہیں۔

متن حدیث شریف: جہاں پر سند ختم ہو جائے اسکے بعد کے الفاظ کو متن حدیث شریف کہا جاتا ہے۔ عام طور پر مداری شریف میں متن حدیث شریف پر قناعت کی گئی ہے۔ اس اعتبار سے کہ اصل حدیث راوی تک کس طرح پہونچی ہے اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) حدیث متواتر: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکی روایت کرنیوالے ہر زمانے میں اتنے کثیر تعداد میں ہوں کہ انکا جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً محال ہو۔

(۲) حدیث مشہور: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے راوی ہر دور میں دو سے زیادہ رہے ہوں، اس حدیث شریف کو "حدیث مستفیض" بھی کہتے ہیں۔

(۳) حدیث عزیز: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکو ہر دور میں دو راوی بیان کرتے ہیں اور پوری سند میں کہیں بھی دو راویوں سے کم نہ ہوں۔

(۴) حدیث غریب: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے سلسلہ سند میں کہیں صرف ایک راوی رہ گیا ہو۔ حدیث غریب کو خبر واحد بھی کہتے ہیں۔

وضاع الحدیث: جھوٹی حدیثیں گڑھنے والا۔ بدبخت سخت گنہگار دوزخی ہے۔
حدیث موضوع: جھوٹے آدمی کی بیان کی ہوئی حدیث جسکا حدیث رسول ہونا ثابت نہو ایسی حدیث موضوع ہے اور قطعاً غیر معتبر ہے۔ اس کو حدیث کہنا بھی مجازاً ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔
محدثین کرام: علوم حدیث شریف میں مشغول رہنے والے حضرات کو محدثین کہتے ہیں۔
مؤرخین: گزرے ہوئے زمانے کی تواریخ وحالات بیان کرنیوالوں کو مؤرخین واخباری کہا جاتا ہے۔
راویان حدیث کے احوال کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں:
(۱) صحیح لذاتہ: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے تمام راوی عادل تام الضبط ہوں اور اسکی سند متصل ہو، شذوذ نکارت ہر قسم کے عیوب ونقائص سے خالی ہو۔
(۲) صحیح لغیرہ: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے اندر صحت کے شرائط میں کچھ کمی ہو اور کثرت طرق سے اسکی تلافی ہوگئی ہو۔
(۳) حسن لذاتہ: یہ وہ حدیث شریف ہے جس کی خبر میں کچھ کمی ہو، بقیہ صحت کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں اور اسکی تلافی نہ ہوئی ہو۔
(۴) حسن لغیرہ: یہ وہ حدیث شریف ہے جس کو حدیث ضعیف کہتے ہیں جس کی کثرت طرق سے تلافی ہوگئی ہو۔
حدیث ضعیف: یہ وہ حدیث شریف ہے جس میں صحت کی تمام شرائط نہ پائی جاتی ہوں اور اس کی تلافی بھی نہ ہوئی ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:
(۱) ضعیف بضعف قریب: یعنی ضعف اتنا کم ہو کہ اعتبار کے لائق ہے مثلاً: اختلاط راوی، سوئے حفظ تدلیس کی وجہ سے ہے تو یہ حدیث ضعیف متابعات شواہد کے کام آتی ہے اور باہر سے قوت پاکر حسن لغیرہ یا صحیح لغیرہ ہوجاتی ہے۔
(۲) یہ حدیث ضعیف وہ ہے جو ضعیف بہ ضعف قوی ووہن شدید ہے جیسے وہ حدیث جو راوی کے فسق وغیرہ قوادح کے سبب متروک ہو بشرطیکہ ابھی سرحد کذب سے علیحدگی ہو۔ یہ حدیث ضعیف احکام میں لائق احتجاج نہیں ہے البتہ فضائل میں مقبول ہے۔ ہاں کثرت مخارج اور کثرت طرق سے انجبار کے بعد باتفاق مقبول ہے۔
ناظرین کرام: آجکل عام طور پر حدیث ضعیف کو بُڈھیا حدیث، ریٹائرڈ حدیث ناقابل قبول اور جھوٹی حدیث کے مفہوم میں باور کرایا جاتا ہے۔ جہاں کہیں حضرات علماء اہلسنت نے انگوٹھے چومنے، نیاز وفاتحہ یا عظمت رسول کے سلسلے میں کوئی حدیث شریف پیش کی تو وہابی ٹولے کی طرف سے ایک واویلہ مچایا جاتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کا یہ امپریشن ہوتا ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ یہ حدیث جھوٹی ہے بے اعتبار ہے اس کی کوئی اصل نہیں یہ قابل قبول نہیں۔ ہر وہابی اپنے اس پراگندہ ذہن کو ٹرپ کے اِکّے کے طور پر استعمال کرتا ہے، مگر یقین جانئے کہ حدیث ضعیف حدیث شریف ہی ہوتی ہے۔ مگر وہابیوں کی تسلی کیلئے ان کے گھر کی گواہی پیش کرتے ہیں کہ شاید حق کی طرف پلٹنے کی سعادت ملے۔ لیجئے پڑھئے گھر کا حوالہ:

حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث

ایک مرتبہ مولانا گنگوہی نے حاضرین مجلس سے کہا کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کو گلاب سے زیادہ محبت تھی، جانتے بھی ہو کیوں تھی؟ ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ گلاب جناب رسول اللہ ﷺ کے عرق مبارک سے بنا ہوا ہے۔ فرمایا 'ہاں'۔ اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ (ارواحِ ثلٰثہ صفحہ ۲۷۲)
اب حلقۂ وہابیت کو حلقۂ گمراہی سے نکل آنا چاہئے اور حدیث ضعیف کے مذاق اُڑانے سے باز آجانا چاہئے، اسی میں خیریت وعافیت ہے۔
یہ بات ذہن نشین رہے کہ حدیث ضعیف پانچ طریقوں سے قوی ہوجاتی ہے:
(۱) اگر کوئی حدیث ضعیف متعدد طریقوں سے مروی ہو اور عام طور پر حضرات محدثین کرام اس حدیث شریف کو لائق استدلال جانتے مانتے ہوں تو اس حدیث ضعیف کو صحیح لغیرہ اور حسن لغیرہ کا درجہ دیتے ہیں۔ (میزان الشریعۃ الکبریٰ)

متعدد طریقوں سے مراد یہ ہے کہ دو طریقوں سے بھی حدیث ضعیف کو قوت مل جاتی ہے۔ (تیسیر)
(۲) اگر حضرات اہل علم کسی حدیث ضعیف پر عمل فرمائیں تو انکے عمل فرمانے سے حدیث ضعیف قوی ہوجاتی ہے۔ (مرقاۃ شریف)
(۳) اگر کسی ضعیف حدیث شریف سے کسی مجتہد نے استدلال فرمایا تو انکا یہ استدلال بھی اس حدیث ضعیف کے صحت کی دلیل ہے۔ (ردالمحتار)
(۴) حضرات خاصان خدا کے عمل سے بھی حدیث ضعیف قوی ہوجاتی ہے۔ "صلوٰۃ التسبیح" جس حدیث شریف سے ثابت ہے وہ حدیث شریف بھی ضعیف ہے مگر سیدنا امام بیہقی اور سیدنا امام حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث شریف کو قوی بتایا ہے چونکہ اس حدیث شریف پر سیدنا حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ہے اور حضرت عبداللہ ابن مبارک سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید ہیں۔ (الدرر المرفوعہ)
(۵) بھی اللہ والوں کے کشف اور تجربہ سے بھی حدیث ضعیف کو قوت مل جاتی ہے۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ، شرح شفاء)
چنانچہ مولانا محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:
حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہوگیا، آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تھا یہ سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اسقدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے، آپ نے پھر سبب پوچھا، اس نے عرض کیا اپنی ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ تو اس پر آپ نے فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفے کی صحت تو مجھے حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس جوان کے مکاشفے سے ہوئی۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳۳/۳۴)
ایسے ہی ایک واقعہ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نقل فرمایا ہے:
سیدنا عارف باللہ حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور انور ﷺ کی یہ حدیث پاک پہونچی ہے کہ جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا تو وہ مغفرت کردیا جائے گا۔ میں نے اس مقدار میں کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا۔ مگر کسی کو ایصال ثواب نہ کیا تھا یہاں تک کہ میں ایک دعوت میں ایک جوان کے ساتھ شریک تھا جو مکاشفہ میں مشہور تھا تو اس نے کھانا کھاتے کھاتے رونا شروع کردیا، میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو اس جوان نے کہا کہ بذریعہ کشف میں نے دیکھا کہ میرے ماں باپ عذاب میں مبتلا ہیں۔ حضرت عربی فرماتے ہیں کہ میں نے دل ہی دل میں "ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف" کا ثواب تو جوان کے والدین کو بخش دیا تو وہ نوجوان ہنسنے لگا، میں نے جوان سے پوچھا تو اس نے کہا اب دونوں سے عذاب اٹھالیا گیا تو میں نے حدیث شریف کی صحت اس جوان کے کشف سے پہچانی اور اس جوان کے کشف کی صحت حدیث شریف سے معلوم کی۔ (شرح ملا علی قاری حنفی جلد ۲، ۲۹۹)
مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ حدیث ضعیف کی صحت مکاشفہ اور تجربے سے بھی ہوجاتی ہے۔ ان لوگوں کو درس عبرت لینا چاہئے جو حدیث ضعیف کے بارےمیں کچا خیال رکھتے ہیں اور حدیث شریف کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔
ناظرین کرام: تیجے کی فاتحے میں اسقدر کلمۂ طیبہ پڑھ کر مرنے والے کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مُردے کی مغفرت ہوجائے وہ حدیث شریف یہ ہے:
مَنْ قَالَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَجَعَلَ الثَّوَابَ لِلْمَيِّتِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ مُوْجِبًا لِلْعُقُوْبَةِ. (ملفوظات مخدوم جہانیاں جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)
(ترجمہ) جو کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھیگا اور بخشدیگا ثواب مرنے والے کو، وہ مرنے والا بخشا جائیگا اگرچہ سزا کے لائق ہی کیوں نہ ہو۔
ناظرین کرام: اب اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث شریف کی ۱۳۵ اقسام لکھ کر اس باب کو ختم کرتا ہوں۔
(۱) مرفوع: وہ حدیث شریف ہے جس کی اسناد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک پہونچے اور صحابی فرمائیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲) موقوف: وہ حدیث شریف ہے جس کی اسناد صحابی تک پہونچے جیسے راوی کہے کہ فلاں صحابی نے فرمایا۔

(۳) مقطوع: وہ حدیث ہے جس کی اسناد تابعی تک پہونچے جیسے حضور امام اعظم فرمائیں کہ فلاں صحابی نے فرمایا۔

(۴) اثر: وہ حدیث شریف ہے جو کسی طریقے سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے منقول ہو۔

(۵) خبر: وہ حدیث شریف ہے جسمیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام اور حضرات تابعین عظام سے روایت ہو اور واقعہ تاریخی ہو۔

(۶) حدیث: وہ کلام ہے جسکی روایت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام اور حضرات تابعین عظام سے ہو اور کسی عمل کا ذکر ہو۔

(۷) مرسل: وہ حدیث شریف ہے جسکی اسناد میں صحابی کا ذکر رہ جائے اور تابعی کہے کہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔

(۸) معضل: وہ حدیث شریف ہے جس کی اسناد کے درمیان میں دو یا تین راوی رہ جائیں۔

(۹) منقطع: جس کی اسناد میں چند جگہ سے ایک یا ایک سے زائد راوی رہ جائیں۔

(۱۰) مدلس: وہ حدیث شریف ہے جسکا راوی اپنے اس شیخ کا ذکر نہ کرے جس سے اس نے حدیث شریف سنی بلکہ اسکے اوپر کے راوی کا نام لے۔

(۱۱) مضطرب: وہ حدیث شریف ہے کہ جسکے متن یا اسناد میں راویوں کی کمی یا زیادتی ہو، یا آگے پیچھے ذکر ہو یا تبدیلی ہو جائے۔

(۱۲) معنعن: وہ حدیث شریف ہے جس کو صرف عن سے روایت کیا جائے۔

(۱۳) شاذ: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی غیر معروف ہو اور ثقہ راویوں کی روایت کے مخالف روایت ہو۔

(۱۴) محفوظ: وہ حدیث شریف ہے جس کے سارے راوی ثقہ ہوں مگر اسکے مقابل ثقہ حدیث ہو لیکن ترجیح اُس ثقہ حدیث کو ہو۔

(۱۵) معلل: وہ حدیث شریف ہے جسکی صحت میں بہت سے گہرے اور ہلکے اسباب اور علتیں ہوں۔

(۱۶) متابعت: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی کسی دوسرے راوی کی حدیث کی مطابقت کرے۔

(۱۷) ضعیف: وہ حدیث شریف ہے جس کے راوی میں نہ عدل ہو نہ ضبط اور صحیح حدیث کی کوئی شرط اس میں نہ ہو۔

(۱۸) متروک: وہ حدیث شریف جسکے راوی پر دنیاوی کلام میں عام جھوٹ بولنے کا اتہام لگا ہو مگر روایت حدیث میں اسکا جھوٹ ثابت نہو۔

(۱۹) مبہم: وہ حدیث شریف جسکے راوی کا نام اور اسکی ذات اسکے حالات اس کا ثقہ ہونا معلوم نہ ہو سکے۔

(۲۰) غریب: وہ حدیث شریف صحیح جس کا ایک راوی مشہور ہو۔

(۲۱) عزیز: وہ حدیث شریف صحیح جس کے دو راوی معلوم ہوں۔

(۲۲) مشہور: وہ حدیث شریف ہے جس کے بہت سے راوی معلوم ہوں۔

(۲۳) متواتر: وہ حدیث شریف ہے جس میں اتنے زیادہ راوی ہوں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک سے لیکر آجتک جن کو جھوٹا نہ کہا جاسکے۔

(۲۴) متصل: وہ حدیث شریف ہے جس کا کوئی راوی سند کے درمیان سے رہ نہ جائے۔

(۲۵) معلق: وہ حدیث شریف ہے جس کی سند کے شروع میں سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔

(۲۶) مدرج: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی اپنے یا اپنے غیر کے کلام کو صحابی یا تابعی کی طرف سے درج کردے، کسی غرض کیلئے۔

(۲۷) حسن ذاتی: وہ حدیث شریف جس کے راوی میں ضبط بالکل نہ پایا جائے۔

(۲۸) حسن لغیرہ: وہ ضعیف حدیث شریف جس کی روایت کے راستے بہت سے ہوں اور اس کا ضعف ضروری ہو۔

(۲۹) صحیح: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی مکمل عدل وضبط اور یادداشت والا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۳۰) صحیح لذاتہ: وہ حدیث شریف جس کا عدل اور ضبط کمال طور پر راوی میں موجود ہو۔

(۳۱) صحیح لغیرہ: وہ حدیث شریف جس کے راوی کا عدل وضبط کمزور ہو۔

(۳۲) مختلط: وہ حدیث شریف جس کے راوی کا حافظہ بڑھاپے یا نابینا ہونے یا اسکی کتابیں گم ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جائے۔

(۳۳) شاہد: وہ حدیث شریف جس کا راوی دو یا دو سے زیادہ راویوں کی مطابقت کرے۔

(۳۴) منکر: اگر کوئی ضعیف راوی اپنے سے بھی اضعف کے خلاف روایت کرے تو اضعف کی روایت کو منکر کہتے ہیں۔

(۳۵) معروف: ضعیف راوی کی روایت کو معروف کہتے ہیں۔

ناظرین کرام: احادیث کریمہ کی ۳۵ قسمیں ہیں اور سب کی سب احادیث ہی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک حدیث شریف کا نام صحیح ہے تو باقی ۳۴ اقسام غلط ہیں۔ حدیث شریف کی دنیا میں جب لفظ صحیح بولا جاتا ہے تو ۳۵ اقسام حدیث میں سے ایک قسم مراد ہوتی ہے۔ اسکو اچھی طرح ذہن نشیں فرمالیں۔

اَقسام کتب احادیث کریمہ

تدوین، ترکیب، ترتیب کی نوعیت کے اعتبار سے کتب حدیث شریف کی تیرہ (۱۳) قسمیں ہیں:

(۱) جامع: وہ کتاب احادیث کریمہ ہے جسمیں یہ آٹھ مضامین ہوں: عقائد، احکام، تفسیر، سیر ومغازی، آداب، مناقب، فتن، اشراط وعلامات قیامت۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مداری شریف جامع ہے کہ اس میں آٹھوں مضامین موجود ہیں۔

(۲) سنن: وہ کتاب احادیث کریمہ ہے جس میں فقہ کی ترتیب پر احکام سے متعلق احادیث کریمہ ہوں جیسے سنن مسلم شریف، سنن ابوداؤد شریف، سنن نسائی شریف، سنن ابن ماجہ شریف۔

(۳) مسند: جس کی ترتیب حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مراتب کے اعتبار سے ہو جیسے مسند امام احمد بن حنبل۔

(۴) معجم: وہ کتاب احادیث کریمہ ہے جس کی ترتیب میں حضرات اساتذۂ کرام کے مراتب کا اہتمام کیا گیا ہو۔

(۵) جزء: جس کتاب احادیث کریمہ میں ایک ہی مسئلے سے متعلق احادیث کریمہ مذکور ہوں جیسے جزء قرأت۔

(۶) مفرد: جس میں ایک ہی شیخ کی روایت کردہ احادیث کریمہ جمع ہوں۔

(۷) غریبہ: وہ کتاب احادیث کریمہ جس میں ایک ہی شاگرد کی مفردات مذکور ہوں۔

(۸) مستدرک: وہ کتاب احادیث کریمہ جسمیں اُن احادیث کریمہ کا اندراج ہو جو کسی مصنف سے رہ گئیں ہوں جیسے "حاکم مستدرک علی الشیخین"

(۹) مستخرج: وہ کتاب احادیث کریمہ جس میں کسی اور کتاب کی احادیث کریمہ کے ثبوت میں اُس کتاب کے مصنف یا شیخ یا شیخ کے شیخ کی دوسری سندوں کو بیان کیا جائے جیسے "مستخرج لابی نعیم علی البخاری"۔

(۱۰) رسالہ: جس کتاب احادیث کریمہ میں جامع کتاب کے آٹھوں مضامین میں سے مخصوص عنوانات پر احادیث کریمہ بیان کیجائیں جیسے سیدنا حضرت امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "الزہد والادب"۔

(۱۱) اربعین: جس کتاب احادیث کریمہ میں چالیس احادیث کریمہ ہوں جیسے "اربعین نودی"۔

(۱۲) امالی: جس کتاب احادیث کریمہ میں کسی شیخ کی لکھائی ہوئی احادیث کریمہ یا فوائد احادیث کریمہ ہوں جیسے "امالی امام محمد"۔

(۱۳) اطراف: وہ کتاب احادیث کریمہ جسمیں حدیث شریف کا کوئی ایسا جز بیان کیا جائے جو بقیہ حدیث شریف پر دلالت کرتا ہو۔ پھر اُس حدیث شریف کی تمام سندوں کو ذکر کیا جائے یا اسمیں کچھ مخصوص کتابوں کی سندیں بیان کیجائیں جیسے "اطراف الکتب الخمسہ لابی عباس یا اطراف المزی"۔

باب نمبر۴

فقیر قدیری کا علمی سفر

فقیر قدیری کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ صغریٰ بیگم قدیری علیہا الرحمۃ والرضوان نے بار بار بیان فرمایا کہ ۱۲ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء بروز بدھ کو عین اس وقت جبکہ فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان محلہ کی مسجد میں اذان ظہر پکار رہے تھے اور آپ کی زبان پر شہادت ثانیہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مبارک نام تھا، بس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہوئے فقیر قدیری نے اس دنیا میں قدم رکھا۔

والد ماجد اور والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ ۱۹ربیع الاول شریف ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۵۰ء کو دو سرخ بکروں پر عقیقہ مسنونہ ہوا اور اہل محلہ و اہل قرابت کی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

حضرات والدین گرامی کے حسب الارشاد ۷ارشوال المکرم ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۵۲ء بروز اتوار رسم سنت ادا کی گئی۔

۱۶ررجب المرجب ۱۳۷۲ھ مطابق یکم اپریل ۱۳۵۳ء بدھ کو نئی بستی اسکول مرادآباد شریف میں داخلہ لیا۔ اسی دوران محلے کی مسجد کے امام مولوی محمد حسین بنگالی سے ناظرہ قرآن کریم پڑھا۔

۷ارمحرم الحرام ۱۳۷۷ھ قرآن کریم حفظ کرنے کی ابتدا ہوئی اور مدرسہ شاہی میں ۴ پارے حفظ کئے، بعدہٗ مدرسہ فلاح دارین میں حفظ کیا اور اختتام حفظ ۲۳ راکتوبر ۱۹۶۱ھ کو مدرسہ امدادیہ مرادآباد شریف میں کیا اور وہیں حفظ کی دستار بندی ہوئی۔ درجۂ حفظ کے ساتھیوں میں محسن اہلسنت جناب الحاج حافظ محمد مسلم صاحب اشرفی ایکسپورٹر سالار اُور سیز کا نام قابل ذکر ہے۔

اسی دوران نعتیہ شاعری کا آغاز اور اکھاڑے میں کشتی کرنا شروع کی۔ ۲۳ راکتوبر ۱۹۶۱ء جمعرات کو بہت ہی پُر وقار اور شاندار طریقے پر تقریب ختم حفظ قرآن کریم منعقد ہوئی جس میں وعظ و میلاد شریف اور ضیافت کا اہتمام تھا۔

۱۴رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ رنومبر ۱۹۶۱ء جمعرات کو سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا اور دونوں جہان کی نعمتوں دولتوں سے سرفراز کیا گیا۔

۲۰رشوال المکرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۴ رمارچ ۱۹۶۳ء منگل کو لال مسجد میں داخلہ لیا اور فاضل ذیشان حضرت علامہ قاری شعبان علی صاحب حبابی مدظلہ العالی سے فارسی کتابیں پڑھیں۔ ۱۵رشوال المکرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۹ رفروری ۱۹۶۴ء کو جامعہ نعیمیہ مرادآباد شریف میں داخلہ لیا۔

یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ فقیر قدیری نے مستقی انجمن میں تقریر کی تو مرادآباد شریف کے مشہور صنعت کار ایکسپورٹروں کے والد گرامی جناب الحاج عابد حسین مرحوم جامعہ نعیمیہ میں موجود تھے، رات کے گیارہ بجے میں تقریر کر رہا تھا، جناب الحاج عابد حسین صاحب نے مفتی جامعہ سے کہا کہ یہ بچہ تو دیسی معلوم ہوتا ہے؟ مفتی جامعہ نے کہا کہ جناب الطاف حسین کارخانیدار کے صاحبزادے ہیں۔ جناب حاجی صاحب نے مجھے بلایا اور بڑی محبت کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپکی تقریر آئندہ جمعرات کو ہمارے غریب خانے پر ہوگی۔ چنانچہ حاجی صاحب نے اپنے مکان کو خوب آراستہ فرمایا اور جمعرات کو بعد نماز عشاء فقیر قدیری اپنے مخلص ساتھیوں کے ساتھ حاجی صاحب کے دولت خانے پر پہونچ گیا۔ قرآن خوانی نعت خوانی ہوئی اور پھر اخیر میں فقیر قدیری نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ صلوٰۃ و سلام ہوا قل شریف اور فاتحہ ہوئی۔

اخیر میں حاجی صاحب نے ایک سو روپیہ نذرانہ پیش کیا جو اس زمانے کے اعتبار سے بہت ہی خطیر رقم تھی اور صبح کو والد ماجد کے پاس آئے اور انہیں بہت ہی مبارکباد دی۔

۱۹۶۶ء میں انجمن اصلاح البیان جامعہ نعیمیہ کا صدر منتخب ہوا۔

۸ر جنوری ۱۹۶۷ء کو کرانچولی ضلع میرٹھ میں بزمانہ طالب علمی وہابی مولویوں سے وہاں کی جامع مسجد میں مناظرہ کیا اور انہیں شکست فاش دی۔

۱۹۶۷ء میں انجمن تبلیغ اہلسنت و نعیمی دار المطالعہ کا لائبریرین منتخب ہوا۔

۱۹۶۷ء میں کتبخانہ قدیریہ میرٹھ ہاؤس محلہ نئی بستی میں قائم کیا۔

۲۰ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو سیدنا تاج الشرفاء شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، حضور قبلۂ عالم قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف کے ذریعہ خلافت قدیری سے سرفراز فرمایا گیا۔

۱۰رنومبر ۱۹۶۸ء کو بزمانہ طالب علمی احادیث کریمہ پر مشتمل ایک پوسٹر "احادیث طیبہ" کے نام سے ترتیب دیا جو تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں بلا قیمت پورے ملک میں تقسیم ہوا۔

۲۸ر جون ۱۹۶۹ء کو پہلی کتاب "مسائل انتخاب" بزمانہ طالب علمی منظر عام پر آئی جو ایک لاکھ سے زیادہ چھپ کر سنی مسلمانوں کے ہاتھوں کی زینت بنی۔ اس کتاب میں ایک سلگتے ہوئے مسئلے پر سیر حاصل گفتگو کی۔ وہ مسئلہ یہ تھا کہ سنی مسلمانوں کو قبر پرست کہا جاتا تھا اور ان کا جرم یہ تھا کہ وہ قبروں کو چومتے تھے، وہابیوں نے اپنی حماقت سے اس چومنے کو پوجنے کا نام دیدیا تھا۔ فقیر قدیری نے چومنے اور پوجنے کا فرق بتایا اور قبر کو چومنے کے دلائل اپنی بساط کے مطابق خوب لکھے۔

۲۸ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو فقیر قدیری کی کتاب "منازل انتخاب" بھی بزمانہ طالب علمی منظر عام پر آئی۔ اس میں وہابی تراجم کی کمزوریاں دکھائیں، یہ کتاب بھی ایک لاکھ سے زیادہ چھپ کر منظر عام پر آئی اور سنی مسلمانوں نے اس کی خوب پزیرائی کی۔

۲۳ر نومبر ۱۹۶۹ء کو ایک گستاخ نے سرکار اللہ ہو میاں پیلی بھیتی کی عزیت کو نشانہ بناتے ہوئے ایک کتابچہ دھر گھسیٹا۔ فقیر قدیری نے قلم برداشتہ جواب لکھا "دلائل انتخاب" اور دربار اولیاء کے گستاخ کو دن میں تارے دکھادئے کہ ۳۵ سال زندہ رہا مگر دلائل انتخاب کے دلائل کا سامنا نہ کرسکا جبکہ فقیر قدیری نے جواب الجواب کا بھی اعلان کردیا تھا۔

یکم جون ۱۹۷۰ء کو چوتھی کتاب "مشاغل انتخاب" منظر عام پر آئی، اس میں تیجہ دسواں چالیسواں وغیرہ کا اثبات تھا۔ اس کتاب نے بھی ایک لاکھ سے زیادہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر سنیت کے پرچار کا کام کیا۔ ابتداءً یہ کتابیں فقیر قدیری کے جلسوں میں بلا قیمت تقسیم ہوتی تھیں جب مانگ زیادہ بڑھ گئی تو فی کتاب دس پیسے ہدیہ مقرر کیا۔ پھر جوں جوں کاغذ مہنگا ہوتا رہا قیمت میں اضافہ ہوتا رہا، کبھی پندرہ نئے پیسے فی کتاب اور کبھی تین نئے پیسے فی کتاب اور کبھی پچیس نئے پیسے فی کتاب ہدیہ ہوتا رہا۔ جو رقم کمتی وہ والد ماجد عطا فرماتے اور یہ تبلیغی مشن بہت زور و شور کیساتھ چلتا رہا۔

حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کیساتھ ایک جلسے میں خطابت کا موقع ملا، آپنے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے فارغ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی تفسیر کی جماعت کا طالب علم ہوں اور مرادآباد شریف محلہ نئی بستی کا رہنے والا ہوں۔ حافظ ملت کی للچائی ہوئی نظریں مجھ پر پڑیں اور انہوں نے مجھے اشرفیہ لیجانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ حضور حافظ ملت نے والد ماجد قبلہ سے رابطہ فرمایا، والد صاحب نے بادل ناخواستہ مبارکپور کے سفر کی اجازت دی چونکہ مرادآباد شریف میں والد ماجد کا برتن کا کارخانہ تھا اور اسکی دیکھ ریکھ بھی فقیر قدیری کے ذمہ تھی۔ ۲۳ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو رخت سفر باندھ ہی لیا اور میں مبارک پور پہونچ گیا۔ میرے پاس میرے مطالعہ کی پانچ بکس کتابیں بھی تھیں، مبارک پور میں شور مچ گیا کہ عجیب و غریب طالب علم آیا ہے جسکے ساتھ ایک پوری لائبریری ہے۔

حضور حافظ ملت نے جامعہ اشرفیہ میں امامت کی ذمہ داری مجھے عطا فرمائی۔ تمام اساتذہ کرام میری اقتداء میں نماز پڑھتے اور خوش ہوتے۔ بستی کے لوگ بھی جامعہ اشرفیہ آکر نماز پڑھنے لگے۔ فقیر قدیری کی وقت کا کھانا مرادآباد شریف سے لیکر گیا تھا۔ میرے ساتھ میرے تین ساتھی اور بھی تھے حضرت علامہ مولانا محمد صدیق صاحب قدیری خلیل آبادی، حضرت علامہ قاری محمد علاء الدین صاحب قدیری بھاگلپوری علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت علامہ مولانا عبد اللطیف صاحب التفات گنجوی۔ تینوں طلبہ مدرسہ کا کھانا بھی لیتے تھے اور میرے ساتھ بھی شریک رہتے تھے۔ لیکن مبارکپور میں پانی کی قلت اور گوشت کی خرابی کی وجہ سے میں دل برداشتہ ہوگیا۔ پندرہ دن کے بعد ہی فقیر قدیری

نے یہ فیصلہ کرلیا کہ یہاں کھانے پینے کی دشواری ہے لہٰذا مرادآباد شریف مراجعت کرلی جائے۔ چنانچہ میں نے اپنا سارا سامان باندھ لیا اور حافظ ملت قبلہ سے عرض کیا کہ میں مرادآباد شریف واپس جارہا ہوں، یہاں نہ تو گوشت اچھا ملتا ہے اور پانی کی آسائش ہے۔ حضور حافظ ملت آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اگر کوئی بات ہوتی تو میں اس کو پورا کرتا مگر یہ دونوں باتیں میری طاقت سے باہر ہیں۔ میں اجازت لیکر مرادآباد شریف واپس آگیا۔ مبارکپور میں ۱۵ یوم گزارے۔

ادھر جامعہ حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل میں میرے چچا حضرت علامہ سید اختر حسین وارثی علیہ الرحمۃ والرضوان شیخ الحدیث تھے اور بے پناہ قابل تھے، انہوں نے والد ماجد سے عرض کیا کہ آپ بھتیجے کو مجھے دیدیں میں ان کی بھرپور تعمیر کروں گا۔ دو سال مسلسل صبح کو روزانہ سنبھل جاتا اور دوپہر کو ایک بجے مرادآباد شریف واپس آتا۔

۱۸؍ستمبر ۱۹۷۰ء کو ختم بخاری شریف ہوا جس میں سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب اشرفی سنبھلی، حضرت علامہ آل حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ حافظ قاری مفتی حامد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری حبیب اشرف صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان اور دیگر بہت حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اس دوران کبھی مدرسے کا کھانا نہیں کھایا، اکثر دوپہر کا کھانا برادر طریقت شمس الاطباء حضرت الحاج حکیم محمد شکیل صاحب جعفری قدیری کے دولت سرائے اقدس ڈونگر سرائے میں کھاتا اور مرادآباد شریف چلا جاتا۔ تمام کتب تو حضرت علامہ اختر حسین وارثی سے پڑھیں مگر شرح عقائد نسفی اور سراجی حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی سے پڑھیں۔ آپ سے جب سوالات کرتا تو بڑی ہی سنجیدگی سے جوابات سے نوازتے اور بار بار فرماتے کہ اگلے مجدد آپ ہی ہونگے۔

۲؍اکتوبر ۱۹۷۰ء کو خود والد ماجد نے اپنے خرچے سے مرادآباد شریف محلہ نئی بستی میں ''جشن فراغت علوم دینیہ'' کے نام سے ایک عظیم الشان اجلاس رکھا جس میں فقیر قدیری کو دستار فضیلت سے نوازا جانا تھا، والد ماجد قبلہ نے فرمایا کہ چندے کے جلسے میں میرے بیٹے کی دستار بندی نہیں ہوگی۔ اس اجلاس میں حضرت علامہ الحاج شاہ محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ، حضرت علامہ اختر حسین صاحب وارثی، حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی، حضرت علامہ قاری حامد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی اور بھی کئی درجن حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی اپنی طرف سے عمامہ شریف لائے اور تمام ہی اکابر نے مجھے دستار فضیلت سے نوازا۔ حضرت علامہ قاری حامد حسن صاحب قبلہ نے سند فراغت سے نوازا چونکہ جامعہ حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل کے بانی و مہتمم وہی تھے۔ والد ماجد قبلہ نے تمام ہی حضرات علماء کرام کو عمامے پیش کیے، سب حضرات نے اسٹیج پر عمامے زیب سر فرمائے اور اساتذہ کرام کو شیروانیوں کے جوڑے بھی پیش کیے۔ یہ مرادآباد شریف میں تاریخی اجلاس ہوا۔ جامعہ نعیمیہ رہا تو وہاں اور سنبھل رہا تو وہاں ہمیشہ کبھی اعلیٰ درجے پاس ہوا اور کبھی اعلیٰ ممتاز پاس ہوا۔ دورۂ حدیث شریف کا امتحان لینے حضرت علامہ آل حسن اشرفی تشریف لائے اور انہوں نے بخاری شریف کا امتحان لیا۔ مجھ سے فرمایا کتاب کھولو! میں نے کتاب کھولی تو ''کتاب الجنائز'' نکلی، حضرت ممتحن صاحب نے فرمایا عبارت پڑھیے! میں نے عبارت پڑھی اور اتنا ہی پڑھا تھا کہ قُومُوا لِلْجَنَازَۃِ۔ فرمایا ترجمہ کیجئے! میں نے ترجمہ کیا کہ کھڑے ہوجاؤ جنازے کیلئے۔ ممتحن صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ جنازہ تو فاسق کا بھی ہوسکتا ہے اور فاسق کی تعظیم اس کی زندگی میں تو منع ہے اب مرنے کے بعد اس کی تعظیم کیا معنیٰ؟ میں نے بڑی تیزی سے جواب دیا کہ فاسق و فاجر کا جنازہ ہی سہی مگر اس کی تعظیم کی جائے گی اسلئے کہ وہ دیدار رسول کیلئے جارہا ہے۔ حضرت علامہ آل حسن اشرفی کھڑے ہوکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، فقیر قدیری بھی آبدیدہ ہوگیا اور ایک جذباتی کیفیت پیدا ہوگئی۔ حضرت علامہ حامد حسن قبلہ اور حضرت علامہ قاری محمد حسن صاحب قبلہ سے بھی نہ رہا گیا اور وہی جملہ ارشاد فرمایا کہ اگلے مجدد آپ ہی ہونگے۔ حضرت علامہ آل حسن قبلہ نے فرمایا کہ اس بچے کا کیا امتحان لیا جائے یہ بچہ تو بڑے تابناک مستقبل کا حامل ہے، یہ بچہ تو بہت کچھ بنے گا۔

''جشن فراغت علوم دینیہ'' کے دوسرے دن شام کو لال مسجد کے مدرسے کے مہتمم صاحب نے والد صاحب قبلہ سے لال مسجد کے مدرسے کے

تعلیمی نظام کو میرے حوالے کرنے کی گزارش کی جسے والد صاحب قبلہ نے میرے مشورے کے بعد قبول فرمالیا اور فقیر قدیری یکم دسمبر ۱۹۷۰ء اتوار کو مدرسہ لال مسجد میں اعزازی طور پر صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہوگیا اور فوراً تعلیمی اسٹاف مقرر کیا جسمیں حضرت علامہ لئیق احمد نیازی مرادآبادی، حضرت علامہ محمد صدیق صاحب قدیری خلیل آبادی، حضرت علامہ قاری محمد نور الحسن صاحب نیازی مظفرپوری میری صدارت و نیابت میں تعلیمی خدمات میں مصروف ہوگئے۔ تقریباً چالیس طلبہ کے خورد و نوش کا انتظام کیا۔ محلہ لال مسجد، باڑہ شاہ صفا، محلہ فیل خانہ، محلہ نئی بستی اور کسرول میں طلبہ کے کھانے لگائے اور لال مسجد کا مدرسہ چمکنے لگا۔ اس وقت تک مدرسہ لال مسجد میں یہ رونق نہ تھی، نہ اتنے طلبہ تھے اور نہ اتنے مدرسین۔ مگر ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی، فقیر قدیری نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کام کرنیکے حالات سازگار و استوار نہیں ہیں تو تقریباً تین ماہ بعد استعفیٰ لکھا اور اُس استعفیٰ پر تمام مدرسین نے بھی دستخط کردئے جسے لال مسجد کے مدرسے کے ذمہ دار نے بناچون وچرا منظور کرلیا۔ اُن طلبہ کو لیکر فقیر قدیری نے اپنے غریب خانے ''میرٹھ ہاؤس'' میں تعلیم و تدریس کا بندوبست کردیا چونکہ غریب خانہ کافی وسیع و عریض تھا۔ اس طرح سال پورا کردیا اور پھر مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کا منصوبہ بنایا۔

۲۱؍مارچ ۱۹۷۱ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کا قیام عمل میں آیا اور فقیر قدیری نے تخت والی مسجد کے اطراف میں جو خارج مسجد زمین تھی اس پر مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی تعلیم کا آغاز کیا اور صدر المدرسین اعزازی اور مہتمم اعزازی بنا۔ صبح سے دوپہر تک حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت کی تعلیم و تدریس کی خدمات انجام دیتا اور بعد نماز ظہر و عصر عربی فارسی کی تعلیم دیتا۔ ایک سال یوں ہی جامعہ چلا پھر ایک حافظ کو درجۂ حفظ میں مدرس رکھا، پھر حضرت علامہ محمد صدیق قدیری کو عربی درجہ میں مدرس رکھا۔

۱۸؍دسمبر ۱۹۷۱ء کو فقیر قدیری نے ''قبائل انتخاب عرف نماز میں انگوٹھے چومنا'' نام کی کتاب مکمل کی جس نے بارگاہ رسالت کے گستاخوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا، اس کتاب نے اہلسنت کو خوب مسرور کیا۔ یہ کتاب بھی ایک لاکھ سے زیادہ چھپی اور سنیت کی خدمات انجام دیں۔

۲۴؍جنوری ۱۹۷۳ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی اپنی عمارت کا سنگ بنیاد عمل میں آیا جس میں والد ماجد مرحوم نے پانچ ہزار اینٹیں دیں۔ پھر میرے محبین و مخلصین نے اہم کردار ادا کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی تین منزلہ بلڈنگ تیار ہوگئی۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی تعلیم و تعمیر ایک ساتھ چلیں اور فقیر قدیری نے دونوں خدمات انجام دیں۔ پڑھاتے پڑھاتے ذہن تیار ہوا کہ تمام درسی کتب پر حواشی لکھے جائیں اور تراجم کیے جائیں لہٰذا یہ کام بھی شروع کردیا اور آمدنامہ پر حاشیہ لکھا، پھر حاشیۂ کریما لکھا، پھر حاشیۂ گلزار دبستاں لکھا، حاشیۂ پندنامہ لکھا۔ کسی نے میرے مؤخرالذکر دونوں حاشیے غائب کردئے جس سے دل بجھ گیا اور یہ کام موقوف ہوگیا۔

۳۱؍جون ۱۹۶۹ء کو فقیر قدیری کا پہلا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب'' منظر عام پر آیا جس سے احباب کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی اور حاسدین کی آتش حسد میں اور اضافہ ہوا۔

۲؍فروری ۱۹۷۱ء کو دوسرا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب حصہ دوم'' منظر عام پر آیا۔ محبین کو مسرت تھی اور معاندین کو حیرت تھی۔ میری نعت گوئی کا امتحان لیا گیا۔ فخر غزل حضرت قمر مرادآبادی مرحوم ایک مولوی صاحب کے یہاں رونق افروز تھے، اور بھی ایک شاعر صاحب وہاں موجود تھے۔ فوراً شاعر صاحب بولے کہ لو مسئلہ حل ہوگیا، میں نے کہا کہ کیا مسئلہ حل ہوگیا؟ شاعر صاحب بولے کہ بہت دیر سے ہم اصحاب ثلثہ ایک منقبت لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر موڈ نہیں بن رہا ہے اشعار نہیں ہو پارہے ہیں۔ میں نے بھانپ لیا کہ یہ میرے امتحان کی تمہید ہے۔ میں نے کہا کہ کیا مصرع ہے؟ شاعر صاحب نے فوراً مصرع وضع کرکے دیدیا، فقیر قدیری نے برجستہ دس منٹ میں نو شعر کہدئے جو یا نبی کے صفحہ ۳۴۹ پر ہیں۔ فخر غزل نے کمر تھپکی اور فرمایا کہ بیشک مولانا صاحب آپ زود گو شاعر ہیں، آپکے آنے سے پہلے یہ گفتگو چل رہی تھی کہ تھوڑے ہی دنوں میں دوسرا نعتیہ مجموعہ آگیا جبکہ کسی سے شعر و شاعری کے سلسلے میں شرف تلمذ بھی نہیں رکھتے ہیں۔ فخر غزل مرحوم فقیر قدیری کی شاعری و دیگر صلاحیتوں سے کتنے متاثر تھے اسکا اندازہ انکی اُس تقریظ سے کیا جاسکتا ہے جو یا نبی کے صفحہ ۱۵ پر موجود ہے۔

۲۰؍جنوری ۱۹۷۳ء کو فقیر قدیری کی کتاب ''میزائل انتخاب'' منصۂ شہود پر آئی جس نے کھلے وہابیوں کو دن میں تارے دکھادئے۔ اس دوران

مناظرہ لنڈھورہ فتح کیا۔ بھگوانپور ضلع سہارنپور میں دارالعلوم گلزار صابری قائم کیا۔
۱۱رنومبر ۱۹۷۶ء کو تیسرا نعتیہ مجموعہ "شمائل انتخاب حصہ سوئم" اہلسنت کے ہاتھوں کی زینت بنا۔
۱۵رفروری ۱۹۷۷ء کو "نماز قدیری" کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی۔
۷راکتوبر ۱۹۷۷ء کو کتاب "تاریخ عید قرباں" لکھ کر ایک ضرورت دینی کو پورا کیا۔ ۲۲رجنوری ۱۹۷۷ء کو مناظرہ کمہار ضلع سیتاپور کی صدارت کی اور وہابی سورماؤں کے چھکے چھڑادئے۔
۶رمارچ ۱۹۷۷ء کو چوتھا نعتیہ مجموعہ "شمائل انتخاب حصہ چہارم" زیور طبع سے آراستہ ہوا۔
۲۲رمئی ۱۹۷۸ء کو جھریا ضلع دھنباد کے مناظروں میں سے ایک مناظر منتخب ہوا اور اس مناظرے کو بڑی ہی خوبصورتی کیساتھ فتح کیا، جسکی تفصیلات "روداد مناظرہ جھریا" مرتبہ اسد العلماء حضرت علامہ قاری محمد علاء الدین قدیری بھاگلپوری علیہ الرحمہ میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ پورے جھریا کولفیلڈ علاقے میں فتح کے جلسے ہوئے جشن منائے گئے اور "فاتح کولفیلڈ" کا خطاب ملا۔
۱۲رستمبر ۱۹۷۸ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف ایک پوسٹر لکھا "نماز کے نام پر دھوکہ" جس نے مرادآباد شریف میں ہونے والے تبلیغی اجتماع کی دھول اُڑادی۔
۱۵رستمبر ۱۹۷۸ء کو ایک پوسٹر "وہابی مفتی کا یزیدی فتویٰ" لکھا جس نے دنیائے وہابیت میں کہرام مچادیا۔ یہ پوسٹر کتاب "شہید اعظم" کے صفحہ ۷/۸/۹ر پر ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے۔
۱۶رستمبر ۱۹۷۸ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف فقیر قدیری نے مرادآباد شریف میں ایک تاریخی اجلاس منعقد کیا، مرادآباد شریف کی تاریخ میں ابھی تک اتنا بڑا مجمع دیکھنے کو نہیں ملا ہے۔ اس تاریخی عظیم الشان اجلاس میں اصلاحی جماعت کے قیام کا اعلان کیا اور اصلاحی نصاب کی تصنیف وتالیف کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۱۵ردسمبر ۱۹۷۸ء کو "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد سوم" کے نام سے ایک کتاب صلاحی نصاب کے طور پر قوم کو پیش کی جس کو اندازے سے کہیں زیادہ مقبولیت ملی اور مساجد اہلسنت میں یہ کتاب پڑھی جانے لگی اور چند سالوں میں بہت سے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔
۲۲راپریل ۱۹۷۹ء کو الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی مرادآباد شریف کیلئے سو بیگھہ زمین کا معاہدہ بیع رجسٹری کرایا۔ ۲۵راگست ۱۹۷۹ء کو الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی کی بیڈھاک کمیٹی تشکیل دی اور اس نے حلف راز ووفاداری لیا۔
یکم ستمبر ۱۹۷۹ء کو تخت والی مسجد کی تولیت تفویض ہوئی۔ ۱۵رستمبر ۱۹۷۹ء کو پہلا ریڈیو نعتیہ پروگرام ہوا۔
۲۴راکتوبر ۱۹۷۹ء کو بنالی گاؤں آسنسول میں کھلے وہابیوں سے مناظرہ بلبل بنگال حضرت علامہ محمد قمر الدین صاحب علیہ الرحمہ نے طے کیا اور اس کیلئے فقیر قدیری اور سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کو مرادآباد شریف آکر مدعو کیا اور ہر دو نے منظوری دی۔ جب ہم دونوں آسنسول اسٹیشن پہونچے تو سنی مسلمانوں کے جم غفیر نے شاندار استقبال کیا۔ ان میں وہابی بھی تھے جو یہ دیکھنے آئے تھے کہ سنی مناظرین آئے ہیں یا نہیں۔ جب انہوں نے بچشم سر دیکھ لیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دونوں شیر آگئے تو انکے طوطے اُڑ گئے کہ اب کیا ہوگا۔ چنانچہ یہ قافلہ بنالی گاؤں پہونچ گیا۔ اہلسنت نے اپنا اسٹیج سجایا مگر وہابیوں کی کوئی تیاری نہ تھی، جب رابطہ کیا گیا تو انہوں نے دوٹوک جواب دیدیا کہ ان دونوں کے علاوہ ہم ہر سنی عالم سے مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ اہلسنت نے وہابی گروپ کی بے بسی دیکھکر بہت خوش ومسرت کا اظہار کیا اور پھر مناظرہ جلسے میں بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر قدیری کو وہ جلالت وہیبت بخشی ہے کہ وہابی مناظرین نے فقیر قدیری کے سامنے آنا ہی بند کردیا۔
۲۰رجنوری ۱۹۸۰ء کو مناظرہ سیل پور ڈھکیا ضلع مرادآباد شریف طے ہوا تو فقیر قدیری اور سلطان المناظرین جمعہ کو سیل پور پہونچ گئے اور اہلسنت نے اپنا اسٹیج مناظرہ گاہ میں سجالیا مگر وہابی ندارد۔ اہلسنت کے اسٹیج سے خطابات ہو رہے تھے کہ پولس کی گاڑی آپہونچی اور انہوں

نے وہاں کے منتظمین سے کہا کہ کیسا جھگڑا ہے کیا ہو رہا ہے؟ فقیر قدیری نے تاڑ لیا اور فوراً اسٹیج سے اُٹھا اور پولس سے ملا کہ کیا بات ہے؟ ایس او نے کہا کہ یہاں کے کچھ لوگ تھانے پہونچے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے اوپر حملہ ہو گیا ہے۔ میں نے پولس سے کہا کہ یہ حملہ ہو رہا ہے یا جلسہ ہو رہا ہے؟ میں نے پولس سے پوچھا کہ کون لوگ تھانے پہونچے ہیں تو انہوں نے کچھ چیف لوگوں کے نام بتائے جنہیں سنکرسی خواص جو وہاں کے ساکن تھے انہوں نے بتایا کہ یہ تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے چیلنج مناظرہ دیا تھا۔ فقیر قدیری نے ان وہابیوں کی چیلنج مناظرہ کی تحریر پولس کو دکھائی تو پولس بھی محو حیرت رہ گئی اور ان وہابیوں کی گالیوں سے خوب تواضع کی۔ بعد میں پتہ چلا کہ انکے مولویوں نے مناظرے سے صاف انکار کردیا تھا کہ سنی مناظرین خصوصاً انتخاب قدیری کے سامنے جانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔
۲۹راگست ۱۹۸۰ء کو میں نے کتاب "خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا" لکھی اور وہ طباعت سے آراستہ ہوئی۔
۳۰راگست ۱۹۸۰ء کو کتاب "نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب" لکھی۔ ان دونوں کتابوں نے دنیائے وہابیت میں مُری پھیلادی۔
۱۸رستمبر ۱۹۸۰ء کو مرادآباد شریف میں ہونے والے فساد اور مسلمانوں پر پولس کی زیادتی کی رپورٹ جسے کتابی شکل ملی "۱۹۸۰ء کے فساد کا پہلا تفصیلی خط"۔ ۲راکتوبر ۱۹۸۰ء کو دوسرا ریڈیو پروگرام ہوا۔
۱۳راکتوبر ۱۹۸۰ء کو ۱۹۸۰ء کا فساد کا دوسرا تفصیلی خط کتابی شکل میں پیش کیا۔ کرفیو زدہ ماحول میں فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد پنجم کی تصنیف وتالیف کا کام کیا اور یہ کتاب پوری آن بان شان کیساتھ بازار اہلسنت میں آئی اور خوب سے خوب پذیرائی ہوئی۔ اس حصے میں فضائل حج وزیارت اور درود وسلام کا تفصیلی بیان ہے۔
۶رنومبر ۱۹۸۰ء کو ۱۹۸۰ء کے فساد پر تیسرا تفصیلی خط ہے جو کتابی روپ کا حامل ہے۔ اس میں بھی ۱۹۸۰ء کے فساد میں ظلم وزیادتی کی کہانی پوری دیانت کیساتھ مرقوم ہے اور یہ بھی کتابی روپ ہے۔ مرادآباد شریف میں پولس اور پی اے سی کی زیادتی اور بھیانک حالات لکھ کر اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کو بھیجے تھے۔
۱۹۸۰ء کو میں پہلی بار مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ میں بحیثیت شیخ الحدیث درس بخاری شریف دیا۔ اس میں حضرت علامہ عین الحق چشتی قدیری دمکاوی، حضرت علامہ محمد ہاشم قدیری پیلی بھیتی وغیرہما زیر درس تھے۔ سراج خانوادۂ اشرفیت حضرت علامہ سید سرفراز حسین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان بانیٔ دار العلوم فیاضیہ جودھپور کی دعوت پر دوسال پورے دار العلوم کا سالانہ امتحان لیا۔ دورۂ حدیث کے طلبہ کا بھی امتحان لیا۔ اس زمانے میں دار العلوم فیاضیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر حضرت علامہ ریاض الحسن صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان رونق افروز تھے۔
۱۹۷۸ء کے لگ بھگ دار العلوم اشاعت الاسلام جھریا میں جلسۂ ختم بخاری شریف تھا اور ختم بخاری شریف کیلئے ایک مولوی کا نام پوسٹر میں دیا گیا تھا جس کا علم سے کوئی واسطہ نہ تھا بلکہ "پدرم سلطان بود" والا معاملہ تھا، یا یوں کہئے کہ "اونچی دکان پھیکا پکوان" والا معاملہ تھا۔ جب وہ مولوی صاحب میدان میں پہونچے تو انہوں نے اپنی جگہ نہ بیٹھنے کی کوشش کی اور اپنی جگہ فقیر قدیری کو بٹھانے کی کوشش کی، میں سمجھ گیا یہ ڈھول کا پول ہے۔ آخر کار انہوں نے بھرے مجمع میں فقیر قدیری کے نام کا اعلان کردیا۔ بعد نماز ظہر ختم بخاری شریف ہونا تھا۔ فقیر قدیری نے بعد نماز ظہر عظمت حدیث شریف اور اقسام حدیث کے عنوان پر ایک تفصیلی خطاب کیا جس کی جھلک مداری شریف کے مقدمے میں دیکھی جاسکتی ہے۔ نماز عصر ادا کی گئی اور پھر ختم بخاری شریف کی محفل آراستہ ہوئی اور فقیر قدیری نے تقریباً ایک گھنٹہ بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پر تفصیلی خطاب کیا اور حدیث شریف کے لطائف ونکات بیان کئے اور ختم بخاری شریف کرایا۔ اس ختم بخاری شریف میں علاقائی علماء کرام کی تعداد تقریباً ایکسو تھی۔ ۱۹۸۰ء سے ابتک مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ میں ختم بخاری شریف فقیر قدیری کے ذریعہ ہوتا ہے جسمیں مرادآباد شریف کے عوام وخواص اور حضرات علماء اہلسنت کی اچھی خاصی تعداد ہوتی ہے۔

۲۴ر فروری ۱۹۸۱ء کو شیشہ باڑی ہاٹ مغربی بنگال میں بحیثیت مناظر پہونچا اور وہابی مناظر کو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اور جاء الحق وزھق الباطل کی جلوہ نمائی ہوئی۔ اخیر میں تین گھنٹہ مسلسل رد وہابیہ کے موضوع پر قیامت خیز خطاب کیا۔

یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء میں "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد چہارم" جسمیں فضائل رمضان وروزہ اعتکاف وشب قدر تھے زیور طبع سے آراستہ ہو کر سنیوں کی آنکھوں کا نور بنا۔

۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو فقیر قدیری کی نعتوں منقبتوں کا پانچواں حصہ منظر عام پر آیا "شمائل انتخاب حصہ پنجم" جس نے اہلسنت کو مسحور ومسرور کر دیا۔ مراد آباد شریف میں ایک فتنہ حمایت یزید کا برپا ہوا، یہ فتنہ پہلے سے بھی تھا کہ ہم یزید کو کافر نہیں کہیں گے، یزید پلید نے کچھ بھی کیا ہو لیکن ہے ہمارا بھائی۔ مگر اب اس فتنے نے کھلے وہابیوں کے اسٹیج سے سر اُبھارا اور مراد آباد شریف میں ایک کتاب چھاپی گئی جس میں یزید پلید کو امیر المومنین باور کرانے کی سعی مردود کی گئی۔ عاشقان حسینی میں کرب یقینی تھا، سب کی نگاہیں فقیر قدیری پر جمیں اور سنی مسلمانوں کے غول کے غول قدیری منزل آنے لگے کہ حضور! اس فتنے کی سرکوبی فرمائی جائے اس حق گوئی وحق نگاری کیلئے قدرت نے آپکا انتخاب فرمایا ہے۔ یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو "شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب" لکھ کر اہل ایمان کی تسکین کا سامان فراہم کیا اور اس کتاب کا اثر یہ ہوا کہ اُس یزیدی مولوی کو مراد آباد شریف چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔

یکم فروری ۱۹۸۲ء کو فقیر قدیری کا چھٹا نعتیہ منقبتی مجموعہ منصہ شہود پر آیا یہ "شمائل انتخاب چھٹا حصہ" تھا۔

یکم مئی ۱۹۸۲ء کو وہابیوں کے ایک پوسٹر کے جواب میں فقیر قدیری نے قلم برداشتہ جواب لکھا "وہابی دھرم میں جھوٹ کا مقام" اس کتاب سے وہابیوں کے دل بجھ گئے دم گھٹنے لگا۔

۳ر نومبر ۱۹۸۲ء میں فقیر قدیری نے ایک اور کتاب داغی "آئینۂ وہابیت" جس نے وہابیت کی دنیا میں ہلچل مچا دی۔

۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء میں "منازل انتخاب" اور "قبائل انتخاب" گجراتی زبان میں شائع ہوئیں اور گجرات میں وہابیت کی ارتھی سجائی۔

۱۸ر اگست ۱۹۸۳ء اتوار کو بریلی میں غیر مقلدوں وہابیوں کا چیلنج مناظرہ قبول کیا اور تفصیلی تحریری مناظرے کی منظوری دیدی اور اُسی وقت مناظرے کیلئے محلہ سرائے خام پہونچا جہاں وہابی رہتے تھے۔ اس مناظرے میں بریلی کا کوئی مولوی میرے ساتھ نہ جا سکا۔ محلہ سوداگران میں میٹنگ تھی، سب مولوی صاحبان ایک ہی بات کہتے تھے کہ ان کے گھر میں جانا انکے محلہ میں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ فقیر قدیری نے کہا کہ آپ حضرات قانون کا پالن کریں اور اس آڑ میں اپنی گیدڑ پالیسی کو پروان چڑھائیں اور میں چلا۔ بریلی کے مدرسوں کے طلبہ میرے ساتھ تھے، جب میں چلا اور میرے ساتھ طلبہ چلے اور بریلی کی عوام کو یہ پتہ چلا کہ سنی مناظر وہابیوں کے محلہ انکے گھر مناظرہ کرنے جا رہے ہیں تو بریلی کی عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر میرے ساتھ گیا اور جب سرائے خام کے وہابیوں کو یہ معلوم ہوا کہ انتخاب قدیری مناظرہ کرنے ہمارے گھر آرہا ہے تو انہوں نے اپنے اپنے گھروں کو خیر آباد کہدیا اور گھروں میں تالے ڈال کر بھگ گئے۔ جب میں پہونچا تو وہاں 'ہو' کا عالم تھا اور سرائے خام ویران ہو چکا تھا۔ انتہائی عزت وشان کیساتھ پھر لوٹ کر سوداگران آگیا، اب سارے موںوی صاحبان مبارکباد دینے لگے۔ اس کی اتنی دھاک بیٹھی کہ آج تک بریلی میں وہابی سر نہ اُٹھا سکے۔

۱۶ر جولائی ۱۹۸۳ء اجمیر شریف بیت النور میں ایک مناظرہ ہوا جسمیں ایک طرف تو حضرات سلسلۂ عالیہ مداریہ تھے اور مداری مناظر شیر بیشۂ مداریت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم جعفری مداری مکنپوری تھے جو بریلی میں اقامت پذیر ہیں۔ دو نشستوں میں سلسلۂ عالیہ مداریہ کے سوخت ہونے پر مناظرہ ہوا، مداری مناظر نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے جاری وساری ہونے پر دلائل کے انبار لگا دئے اور اپنے مخالف مناظر کے طوطے اُڑا دئے۔ تیسری نشست میں بریلی کا حمایتی مناظر بنکر حضرات مداریہ کے مقابلے میں فقیر قدیری سامنے آیا مگر مَری ہوئی چوہیوں کو کہاں تک گوبر سنگھاتا اور غبارے میں پھونک کہاں تک رہتی۔ وقت ختم ہو جانے پر یہ مناظرہ اختتام کو پہونچا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے بصارت وبصیرت سے نوازا تھا، حقیقت مجھ پر منکشف ہو چلی تھی۔ حضرات مداریہ کے خلاف یکطرفہ ذہن تیار ہوا تھا۔ جب ان

حضرات کی سنی تو معلومات میں خوبصورت اضافہ ہوا اور حضرات مداریہ کے حق ہونے کا یقین ہو چلا۔ پھر حضرات مداریہ کی ایک کتاب منظر عام پر آئی جسکا نام تھا "صاعقہ برخرمن رضویہ" اس کتاب نے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ اور حضرات مداریہ کے خلاف میں نے جو کچھ لکھا تھا یا کہا تھا اس سے باقاعدہ توبہ کی اور لوازمات توبہ ادا کئے اور یہ توبہ نامہ "ندائے اہلسنت ویکلی" جس کا فقیر قدیری مالک ومدیر ہے اس میں چھاپا اور حضور مدار پاک کے دربار میں استغاثہ اور معذرت پیش کی۔ سیدنا حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دامن کرم میں خصوصی جگہ عطا فرمائی اور اتنا نوازا اتنا نوازا جسکا بیان بھی میری طاقت سے باہر ہے۔

۱۳ر مارچ ۱۹۸۳ء کو قدیری دار العلوم سورت گجرات کیلئے زمین اپنے مرید قمر الدین قدیری مرحوم سے خریدی اور ۱۳ر مارچ کو اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اب وہ ایسی جگہ ہو گئی ہے کہ وہاں دار العلوم بنانا مصلحت کے خلاف ہے لہٰذا اسکو فروخت کر کے دوسری جگہ زمین خرید کر قدیری دار العلوم بنانا ہے۔

۲۱ر جنوری ۱۹۸۴ء کو ساتواں نعتیہ مجموعہ "شمائل انتخاب حصہ ہفتم" دلوں کی دنیا میں نور ورحمت بھرتا منظر عام پر آیا۔

۱۴ر جولائی ۱۹۸۴ء کو فقیر قدیری کی کتاب "بدعت کی حقیقت" نے دنیائے بدعت میں تہلکہ مچا دیا اور عقیدے کے بدعتیوں کی نقاب کشائی کی اور بہت ہی علمی انداز میں بدعتی عقیدے والوں کی مکروہ صورت دکھائی دینے لگی۔

۱۸ر جولائی ۱۹۸۴ء کو فقیر قدیری نے ایک کتاب "مومن ومنافق کا مکالمہ" تحریر کی جس نے اہل باطل کی دنیا میں صف ماتم بچھا دی اور دنیائے وہابیت میں ہائے ہائے سنائی دینے لگی۔

۲۱ر اگست ۱۹۸۴ء کو پھر ایک کتاب "سیف لطیفی عرف وہابیوں کا نیا دھرم" وہابیوں کی دو کتابوں کے جواب میں لکھی اور جواب کا حق ادا کر دیا۔

۲۷ر اپریل ۱۹۸۵ء کو عالمی سنی کانفرنس ممبئی کی انتظامیہ کی صدارت کی ذمہ داری اور اسٹیج کی نظامت کی ذمہ داری ملی۔ یہ کانفرنس پہلی سنی کانفرنس تھی جس میں غیر ممالک کے حضرات علماء اہلسنت نے شرکت فرمائی۔ عرب ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام سے عربی میں بات چیت فقیر قدیری کرتا تھا۔ اس موقع پر سیدنا حضور سرکار کلاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت اشرفیہ سے نوازا اور وہ تاج اشرفی جو صرف خاندان کے افراد ہی زیب سر فرماتے ہیں اگر کسی غیر خاندان والے کو یہ تاج بخشا گیا تو وہ فقیر قدیری ہی ہے، پھر یہ اشرفی تاج فقیر قدیری نے اپنے خلفاء کو بھی پہنایا۔

۲۰ر اگست ۱۹۸۵ء کو اذان ثانی کے موضوع پر کتاب لکھنا شروع کی اور میں اس مسئلے میں اُلجھ گیا اور میں نے کتاب اُٹھا کر رکھدی اور اس مسئلے میں مزید کھوج کی۔ پھر ۱۲ر اگست ۲۰۰۳ء کو "اذان ثانی کا فقہی حکم" نام سے کتاب لکھی جس نے باہر اذان ثانی کہلوانے والوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔

نومبر ۱۹۸۵ء میں شمائل انتخاب کے ساتوں حصے اور باقی کلام جو ساتوں حصوں کے برابر تھا سبکو ملا کر ساڑھے چار سو منظومات پر مشتمل مجموعۂ کلام "یا نبی" منظر عام پر آیا اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کو مراد آباد شریف میں عظیم الشان "جشن" ہوا جس میں فقیر قدیری کے تاریخی نعتیہ مجموعے "یا نبی" کا اجراء عمل میں آیا۔

۱۳ر جولائی ۱۹۸۷ء کو فقیر قدیری نے ایک کتاب تحریر کی "اے ایمان والو!" یہ ابھی زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی ہے، اب نئی سج دھج کیساتھ عنقریب آپکے ہاتھوں کی زینت ہوگی۔

یکم جون ۱۹۸۸ء کو بھوجا گاؤں بنگال میں بحیثیت مناظر پہونچا مگر وہابی مناظر میدان میں آنے کی خود میں سکت نہ پا سکے۔

۲۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو مراد آباد شریف قدیری منزل میں قدیری لیتھو پریس لگایا اور اس میں سب سے پہلا کام جشن حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف کا پوسٹر تھا جس کا سائز 46-36 تھا۔

۲۰/۲۱ نومبر ۱۹۸۸ء جشن صد سالہ سرکار اللہ ہو میاں کی نظامت کا اہم فریضہ انجام دیا۔

۱۷/اگست ۱۹۸۹ء کو فقیر قدیری نے ایک کتاب "اللہ اور اسکا رسول" تحریر کی جو اپنے موضوع پر اچھوتی ہے مگر زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی، انشاء المولی القدیر بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔

۲۷/ستمبر ۱۹۸۹ء کو مناظرۂ کلکتہ میں چھپے وہابیوں کو شرمناک شکست سے دوچار کیا اور ان چھپے رستموں کے چہرۂ مکروہ سے نقاب نوچ پھینکی جس کی تفصیلات ندائے اہلسنت میں چھپیں۔ اس مناظرے میں تمام ہی حضرات علماء و سادات کچھوچھہ شریف نے فقیر قدیری کو مناظر طے کیا۔ میرے ہمراہ حضرت علامہ نصرت الدین قدیری امروہوی علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین اشرفی سنبھلی تھے۔

۱۶/اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہفت روزہ ندائے اہلسنت مراد آباد شریف کا اجراء عمل میں آیا جس نے دنیائے سنیت میں دھوم مچادی اور یہ اٹھارہ سال سے مکمل پابندی کیساتھ نکل رہا ہے اور پورے ملک میں بلا قیمت بھیجا جاتا ہے۔ یہ دنیائے سنیت میں پہلا اخبار ہے جسکو اتنی لمبی عمر نصیب ہوئی اور اس میں کسی قسم کا کوئی چندہ یا دھندہ بھی نہیں ہے۔ فقیر قدیری ہی اس کا مالک و مدیر ہے۔

یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو پہلی مرتبہ "قدیری اشرفی مداری کیلنڈر" مارکیٹ میں آیا۔ فقیر قدیری نے اس کیلنڈر کو ہر طرح سے سنی بنایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیر کو اوپر رکھا اور عیسائیوں کے اتوار کو نیچے رکھا، اسلامی تاریخ کو جلی، اوپر، داہنی سائڈ میں رکھا اور انگریزی تاریخ کو بائیں سائڈ اور اسلامی تاریخ کے مقابلے اسکو ذرا خفی رکھا۔ اس کیلنڈر کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ اسمیں جنم اشٹمی وغیرہ نہیں رکھائے گئے۔ اٹھارہ سال سے مسلسل نئی سج دھج کیساتھ ہر سال منظر عام پر آتا ہے اور دلوں کو موہ لیتا ہے۔ غالبًا یہ پہلا کیلنڈر ہے جس میں سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانۂ پاک کا طغریٰ ہوتا ہے۔

۹/جولائی ۱۹۹۱ء کو آل انڈیا ریڈیو کی عالمی حج سروس سے تقریر نشر ہوئی جس کا موضوع تھا وابستگیٔ رسول۔

۱۴/اگست ۱۹۹۲ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ میٹھی کھاڑی سورت گجرات کا سنگ بنیاد بدست فقیر قدیری عمل میں آیا۔ اس خانقاہ کا فقیر قدیری مالک ہے اور یہ سورت کے ایک بارونق بازار میں واقع ہے، اسکی تین منزلہ عمارت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۵/دسمبر ۱۹۹۴ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ محمدی لائن قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد آندھرا پردیش کا قیام عمل میں آیا۔

۱۹/دسمبر ۱۹۹۴ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ آکاش نگر عنبر پیٹ حیدرآباد آندھرا پردیش کا قیام عمل میں آیا۔

۶/مئی ۱۹۹۲ء کو سلیا شریف ضلع گیا بہار میں مسجد اللہ ہو میاں کا سنگ بنیاد بدست فقیر قدیری بموقعۂ عرس قدیری وزیری عمل میں آیا۔

۲/مارچ مدرسہ فیضان فضل احمد محلہ چوکی حسن خاں مراد آباد شریف کی نئی عمارت میں تعلیمی افتتاح بذریعہ فقیر قدیری ہوا۔

۲۵/مئی ۱۹۹۶ء کو موضع کبلن پور ضلع ہری دوار میں بحیثیت مناظر پہونچا مگر وہابی مولویوں نے کہا کہ انتخاب قدیری کے علاوہ ہم کسی سے بھی مناظرہ کرنے کو تیار ہیں اور وہابی مولوی فقیر قدیری کے سامنے سے دُم دبا کر بھاگے۔

یکم جنوری ۱۹۹۷ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ مصطفےٰ آباد دہلی کا قیام عمل میں آیا۔

۶/جولائی ۱۹۹۷ء کو مدرسہ اہلسنت قدیریہ اشرفیہ کا افتتاحی جلسہ فقیر قدیری کی زیر صدارت ہوا۔

۲۹/نومبر ۱۹۹۷ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ رمضان پورہ مالیگاؤں کے دو پلاٹوں کی خریداری۔ فقیر قدیری اس کا مالک ہے اور عنقریب انشاء المولی القدیر اسکی تعمیر ہوگی۔

۱۴/۱۵/جون ۱۹۹۹ء کو مراد آباد شریف میں عالمی سنی اصلاحی کانفرنس کا انعقاد کیا جسمیں اصلاحی نصاب مکمل و اصلاحی جماعت کی ترقی کی راہ ہموار کی گئی۔ اس موقع پر فقیر قدیری کا تاریخی نعتیہ مجموعہ "یا حبیب" منظر عام پر آیا۔

۲۷/مارچ ۲۰۰۰ء کو ڈاک پتھر ضلع دہرہ دون اترانچل میں فقیر قدیری کا نام سنکر کہ اہلسنت کے مناظر کی حیثیت سے انتخاب قدیری آرہا ہے وہابیوں نے ہتھیار ڈالدئے اور رفو چکر ہوگئے۔

یکم مئی ۲۰۰۰ء کو میٹھی کھاڑی سورت گجرات میں عالمی سنی اصلاحی اجتماع کیا جس نے سورت کے وہابیوں کی صورت بگاڑ دی اور اہلسنت کا پرچم لہرایا۔

۱۸/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ رشیدیہ مراد آباد شریف میں عرس حضور غریب نواز و حضور سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کا انعقاد کیا جو ہر سال پوری آن بان شان کیساتھ ہوتا چلا آرہا ہے۔

۳۰/ستمبر ۲۰۰۱ء کو قرآن کریم کا اُردو ترجمہ "بصیرۃ الایمان افادۂ قادری مبینی" اور ہندی ترجمہ "اشرفی ترجمۂ آیات قرآن" مکمل کیا جس نے اپنی عظمت کا لوہا منوالیا۔

۱۷/نومبر ۲۰۰۲ء کو "تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ" کو مکمل کیا جس کی افادیت اپنے و بیگانے سبکو مسلم ہے۔

۲۰/اگست ۲۰۰۳ء کو "اذان ثانی کا فقہی حکم" نامی کتاب لکھی جس نے جوتوں میں اذان کہلوانے والوں کے خواب چکنا چور کر کے رکھدئے۔

۱۷/جنوری ۲۰۰۴ء کو یزیدی نظریات کے تار و پود بکھیرتے ہوئے فقیر قدیری نے کتاب "تعزیہ شریف کا شرعی حکم" لکھی جس سے حسینیوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملی۔

یکم اپریل ۲۰۰۵ء کو فقیر قدیری کا تیسرا تاریخی نعتیہ مجموعہ "یا رسول" منصۂ شہود پر آیا اور اس موقع پر عظیم الشان "جشن قدیری" منعقد ہوا۔

۱۲/جنوری ۲۰۰۶ء کو فقیر قدیری نے ایک اور منحوس نظریے کے پرانچے اُڑادئے کہ "مسلمانوں کی چار قومیں شریف ہیں باقی سب رذیل ہیں" اور کتاب "معیار شرافت و رذالت" لکھی، یہ کتاب کتابت کی منزل میں ہے اور عنقریب بازار سنیت کی زینت ہوگی۔ اس کتاب میں جم جم دلائل کیساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو رذیل کہنا طریقۂ کفار ہے۔

۲۳/مئی ۲۰۰۸ء کو سیدنا حضور مدار العالمین مکنپور شریف ۵۹۱ ویں عرس مبارک کے موقع پر فقیر قدیری کی معرکۃ الآراء کتاب، سنی حنفی احادیث کریمہ کا مجموعہ، ۶ ہزار احادیث کریمہ مع حوالہ جات جس کا نام "جامع مداری شریف" ہے۔ پھر انکا اُردو ہندی ترجمہ "بصیرۃ العرفان وسمنانی سمان" اور ہر حدیث شریف پر فقیر قدیری کا تبصرہ "تشریحات قدیری" کے نام سے ہے۔ انشاء المولیٰ القدیر اسکی پہلی جلد کا عرس مدار پاک میں اجراء عمل میں آئیگا اور اس کتاب کی تین جلدیں ہوں گی، ہر جلد تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر ہوگی، ان تین جلدوں کا وزن لگ بھگ بارہ (۱۲) کلو ہوگا۔

فقیر قدیری اپنی زندگی میں کبھی پوری رات نہیں سویا ہے۔ حفظ قرآن کریم کے زمانے میں رات دیر گئے تک قرآن کریم یاد کرنا، پھر درس نظامی کے زمانے میں رات کو دیر تک مطالعہ کرنا، پھر مقامی و بیرونی تقاریر و مواعظ کی وجہ سے شب بیداری اور پھر جو وقت ملا وہ تصنیف و تالیف میں گزارا۔ سفر میں عام طور پر دو مشغلے رہے ایک تو تلاوت کلام پاک یا پھر نعت و مناقب گوئی۔ میں نے اپنی زندگی کے لمحات کو بیکار نہیں ہونے دیا۔ یہ جو کچھ بھی لکھا ہے وہ بھی مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے۔ فقیر قدیری اپنی اولاد کا پیر و مرشد بھی ہے وہیں استاذ و مربی بھی ہے۔ ہندوستان میں فقیر قدیری کے شاگردوں کی بھی اک بڑی تعداد دینی خدمات میں مصروف ہے۔

اب یہی دعاء ہے کہ رب قدیر جس طرح ابھی تک زندگی دین متین کی ترویج و اشاعت اہلسنت میں گزری ہے بقیہ زندگی بھی اسی مَدّ میں گزرے، اور یہ تیرا عاصی و خاطی بندہ تیرے اور تیرے محبوب کے حضور سرخرو حاضر ہو۔ آمین

بجاہ سیدنا سید المرسلین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ابو الانتساب -

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

عفاعنہ البصیر

۱۲/ربیع الاول شریف ۱۴۲۸ھ مطابق یکم اپریل ۲۰۰۷ء اتوار

الاهداء

اس کے حضور جو ساری مخلوق کا مطاع ہے

وجہ خوشنودیٔ رب جس کا اتباع ہے

یعنی

سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین

رحمت پیارے نبی مکی مدنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یکے از آل محمدی، شہزادۂ سیدنا حضور امیر کلال

سید محمد انتخاب حسین

قدیری اشرفی مداری عفاعنہ البصیر

اعترافِ قدیری بعطاء قدیری

سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطاؤں اور نوازشوں کے قرباں جنکے ذریعہ مجھے دربار الٰہی و دربار محبوب الٰہی سے سب کچھ ملا اور مل رہا ہے اور ملتا رہے گا۔ اسی عطائے قدیری کو زندگی بھر تقسیم کیا ہے اور یہی فیضان صبح قیامت تک دربار قدیری سے تقسیم ہوتا رہے گا۔

فقیر سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری عفاعنہ البصیر

نذرِ قدیری بحضور مرشدینِ قدیری

سیدنا تاج الشرفاء شیخ العرب والعجم
شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم قطب دوراں حضور قبلۂ عالم علامہ
شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضور امام اہلسنت
شرف المشائخ حضرت علامہ مفتی الحاج شاہ
سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سرکار کلاں
کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضور حکیم الملت
ولی کامل حضرت علامہ مفتی الحاج شاہ
سید محمد ولی شکوہ میاں جعفری مداری
مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انتسابِ حسین

بھارت میں اسلام کے پہلے مبلغ سیدنا سرکارِ سرکاراں حضور مدار العالمین

سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار

حلبی ثم مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

جنہیں بارگاہِ رسالت سے خیر الناس ہونے کا تمغہ ملا ہے۔

حدیث شریف: عن عبداللہ بن بسر قال جآء اعرابی الی النبی ﷺ فقال ای الناس خیر فقال طوبیٰ لمن طال عمرہ وحسن عملہ قال یارسول اللہ ای الاعمال افضل قال ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ۔

(رواہ احمد والترمذی، مداری شریف جلد دوم حدیث نمبر ۲۲۱۹)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن بسر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے ایک دیہاتی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا کون شخص اچھا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کی خوشخبری ہے اُس کیلئے کہ طویل ہو جس کی عمر اور اچھے ہوں اسکے عمل، عرض کیا اُن دیہاتی نے یارسول اللہ اعمال میں کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ تم چھوڑ دو دنیا کو اس حال میں کہ تمہاری زبان تر ہو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں۔

حضور مدار العالمین کی ذات ستودہ صفات ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے
۵۹۶ سال کی عمر مرحمت فرمائی اور آپ نے تمام عمر عبادت وریاضت
اور تبلیغ دین میں صرف فرمائی۔ ۵۷۶ سال کھانے، پینے، نہانے، دھونے
اور لباس تبدیل کرنے کی بھی فرصت نہ ملی۔

انتخاب حُسین

۷۸۶
۹۲

قارئین جامع مداری شریف! آپ سے

مؤدبانہ گزارش

ہے کہ جب آپ جامع مداری شریف کے فیضانِ علمی وعرفانی سے مالا مال ہوں تو ہمارے والد ماجد عاشق رسول حضرت الحاج عبدالشکور قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان کیلئے ضرور ایصال ثواب فرمائیں۔

گزارش کنندگان

الحاج محمد اسماعیل، الحاج غلام غوث، الحاج غلام مصطفےٰ

پسران

عاشق رسول حضرت الحاج عبدالشکور قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان

نیو جعفر آباد، ویلکم۔ دہلی

۷۸۶　　۹۲

اہل علم سے گزارش

ناظرین کرام! جامع مداری شریف، بصیرۃ العرفان، سمنانی سمان، تشریحات قدیری کی کتابت کی تصحیح میں فقیر قدیری کیساتھ ساتھ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ حافظ قاری الحاج مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری ناظم اعلیٰ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، فخر اہلسنت حضرت مولانا حافظ قاری سید محمد مستجاب حسین قدیری اشرفی مداری نائب ناظم اعلیٰ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، سلطان المقررین حضرت علامہ حافظ قاری مفتی سلطان احمد قدیری شیخ الحدیث مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، مقرر ممتاز حضرت علامہ مولانا مفتی گلفراز احمد قدیری کشمیری مدرس عربی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، بدر اہلسنت حضرت مولانا حافظ قاری سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری منیجر کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ نے بھرپور محنت کی ہے مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کہیں کوئی کمی رہ گئی ہو تو فقیر قدیری کو مطلع فرمائیں، اسکو بشکریہ قبول کیا جائے گا اور انشاء المولیٰ القدیر آئندہ طباعت میں اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔ اگر صحت نامہ چھاپنا ضروری ہوا تو وہ بھی چھاپا جائے گا۔ نیز اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں تاکہ اگلی جلدوں میں ان کا خاطر خواہ خیال رکھا جائے۔

فقیر سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری عفاعنہ البصیر

حقائق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

فقیر قدیری نے جب سے ہوش سنبھالا تو تعمیری مزاج رہا اور حق گوئی و بیباکی طرۂ امتیاز رہا۔ کبھی کہیں کوئی دباؤ محسوس نہیں کیا۔ عزم بالجزم کی دولت گراں مایہ سے نوازا گیا۔ جو پلاننگ کی اُسے عملی جامہ پہنایا صرف اعلان وڈھنڈورے کو وطیرہ نہیں بنایا اور نہ کبھی جھوٹی تشہیر کو پسند کیا۔ جو کہا وہ کیا اور جو کیا وہ کہا۔

بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دینی تبلیغی اصلاحی منصوبہ بنایا وہ بروئے کار آیا۔ زندگی کی پہلی نثری تصنیف "دلائل انتخاب" ۱۹۶۸ء میں منظر عام پر آئی۔ یہ زندگی کی پہلی منثور تصنیف تھی۔ اپنے استاذ محترم جو منصب افتاء وشیخ الحدیث کی زینت تھے انہیں دکھائی تو انہوں نے پوری کتاب بیک محفل مطالعہ فرمائی اور فرط مسرت سے فرمایا "زندہ باد، اس میں کہیں قلم لگانے کی ضرورت نہیں ہے، یہ خوب ہے اور بہت خوب ہے"۔ اور تقریباً ہر کتاب کسی نہ کسی ضرورت شرعیہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی۔ اسی طرح زندگی کی پہلی منظوم تصنیف "شمائل انتخاب حصہ اول" جو ۱۹۶۹ء میں منصۂ شہود پر آئی۔ شعر وسخن میں بھی کسی سے رشتۂ تلمذ نہیں جوڑا، تائید یزدانی نوازش محبوب یزدانی ہی معلم ورہبر ہوتی چلی گئی اور یہ سلسلہ پوری زندگی جاری رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ فقیر قدیری نے اپنی پوری زندگی میں جی بھر کر آرام نہیں کیا۔ اسکول میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ محلے کی مسجد میں ناظرہ قرآن کریم ختم کیا اور حفظ قرآن کریم میں منہمک ہو گیا۔ حفظ قرآن کریم کے بعد مرادآبادی صنعت وحرفت کو باقاعدہ سیکھا اور پھر درس نظامی کی طرف متوجہ ہوا اور بڑی آن بان شان اور انہماک سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ پھر مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی تعمیر وتعلیم میں ایک ساتھ بھرپور کردار ادا کیا۔ صبح سے دوپہر تک درجۂ حفظ کو پڑھاتا تھا اور بعد نماز ظہر تا نماز عشاء عربی فارسی کے طلبہ کو درس دیتا تھا اور راج مستری کے ساتھ کام بھی کرتا تھا۔

دوسری طرف ابتدائی زمانہ طالب علمی ہی سے وعظ وتقریر کے پروگرام بھی کرتا تھا اور مناظرے بھی میرا مقدر تھے اور مناظروں میں فریق مخالف کو دن میں تارے دکھاتا تھا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ میں فریق مخالف کے مذہب پر بڑی حد تک عبور رکھتا تھا، مطالعہ وسیع تھا کہ کئی لائبریریاں چاٹ چکا تھا۔

جوں جوں کاروانِ حیات آگے بڑھتا گیا کام بھی بڑھتا گیا۔ ایک طرف تو ترجمۂ قرآن کریم بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معنی اور تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ۔ مداری شریف جیسی عظیم وضخیم حدیث شریف کی کتاب۔ فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جیسی اصلاح کن کتاب اور پھر نعتیہ مجموعے "یا نبی، یا حبیب، یا رسول، یا ولی" جن میں تقریباً دو ہزار دینی منظومات ہیں انکا قبول عام ہونا بڑی بات ہے۔

مزید برآں اسی دوران درس نظامی کے کہنہ ہونے کا خیال آیا کہ آج کے دور میں اس کی ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ یہ وقت کی ضرورتوں سے ہم آہنگ نہیں ہے اور عمر کا بڑا حصہ اسی میں لگ جاتا ہے لہٰذا ایک ایسا کورس ترتیب دیا جائے جو مختصر ہونے کیساتھ ساتھ بامقصد ومفید بھی ہو۔ اس ضرورت کو محسوس کیا تو پھر بستر علالت کی زینت ہوتے ہوئے بھی "درس بصیری" کے نام سے ایک نیا "مولانا کورس" تیار کیا جو تین سالہ ہوگا اور تین سال میں مولانا کی ڈگری تفویض کی جائیگی۔ چنانچہ ۲۰۰۹ء میں یہ کورس لکھنا شروع کیا اور "بصیرۃ النحو، بصیرۃ الصرف، بصیرۃ المنطق" کا کام ہو چکا ہے اور "بصیرۃ التجوید" کا کام چل رہا ہے بعدہٗ بصیرۃ الادب کا کام کیا جائے گا۔ اسکے بعد انشاء المولیٰ القدیر "انتخاب شریعت" کا کام شروع کرنا ہے یہ فقہ کی مبسوط کتاب تقریباً بیس جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ فقیر قدیری نے استقامت ڈائجسٹ کانپور کے شہادت حسین نمبر میں اس کا انکشاف بھی کیا تھا۔ تین سالہ کورس کی ترتیب اس طرح ہے۔

سال اول

بصیرۃ النحو، بصیرۃ الصرف، بصیرۃ المنطق، بصیرۃ التجوید، بصیرۃ الادب

سال دوم

بصیرۃ الایمان مع تفسیر قدیری (نصف اول) مداری شریف مع تشریحات قدیری (شروع کی ڈیڑھ جلد) انتخاب شریعت (نصف اول)

سال سوم

بصیرۃ الایمان مع تفسیر قدیری (نصف آخر)، مداری شریف مع تشریحات قدیری (اخیر ڈیڑھ جلد) انتخاب شریعت (نصف آخر)

مجھے یقین ہے کہ عام طور پر مدارس اہلسنت میں یہ "درس بصیری" داخل نصاب ہوگا اور مختصر وقت میں ہمارے ادارے اچھے ائمہ اور مولانا قوم کو دے سکیں گے۔

اس وقت مداری شریف جلد دوئم کی کتابت وتصحیح کا کام زور وشور سے چل رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تقریری وتبلیغی پروگرام بھی شباب پر ہیں، بارہ ربیع الاول شریف میں آندھرا پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش، راجستھان، بہار ویوپی کے مختلف مقامات پر تقریری تقریری پروگراموں کی بھی ہماہمی رہی اور پھر وہاں خطابت اور بیعت وارادت کی بھی ذمہ داریاں الگ رہیں۔ مگر پھر بھی دن ورات کی انتھک محنت سے جامع مداری شریف کا کام کیا جا رہا ہے۔ انشاء المولیٰ القدیر عرس سیدنا حضور مدار العالمین مکنپور شریف میں جامع مداری شریف کی دوسری جلد قارئین کے ہاتھوں کی زینت ہوگی۔

مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ جامع مداری شریف کی اہل علم وعرفان نے پذیرائی فرمائی اور اپنے بڑے ہی خوبصورت تاثرات کا اظہار فرمایا جو "آراء عالیہ" کے عنوان سے جامع مداری شریف جلد دوئم کے اخیر میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ ہم معذرت خواہ ہیں ان حضرات علماء کرام ومشائخ عظام سے جنکے تاثرات "آراء عالیہ" میں نہیں آسکے ہیں چونکہ یہ مجبوری تھی کہ کتاب کا حجم بڑھ جاتا، انشاء المولیٰ القدیر پھر کبھی انہیں بھی زینت قرطاس کیا جائے گا۔

فقیر قدیری جتنا بھی رب قدیر جل مجدہٗ کا شکر ادا کرے وہ کم ہی کم ہے کہ گرام شنوں میں ٹل رہا ہے اور ذرۂ ناچیز کو وہ گراں دکھائی دے رہا ہے۔

یہ خبر بھی احباب اہلسنت کو روحانی کیف بخشے گی کہ فقیر قدیری نے مرکز اہلسنت الجامعۃ القدیریہ مجوزہ بصیری یونیورسٹی کیلئے دلپت پور مرادآباد شریف میں تقریباً ساڑھے تیس بیگھہ زمین خرید لی ہے جسکی رجسٹری ہو چکی ہے اور کچھ ابتدائی ضروری تعمیر بھی مکمل کر لی گئی ہے۔ انشاء المولیٰ القدیر مرکز اہلسنت الجامعۃ القدیریہ مجوزہ بصیری یونیورسٹی کی تعمیر کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔

آخری تمنا

فقیر قدیری کی آخری تمنا یہ ہے کہ "سیرت پاک" کے نام سے سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین پیارے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر ایک تفصیلی کتاب لکھوں اور اس سلسلے کو دراز کرتے ہوئے سیرت حضرات صحابۂ کرام وسیرت حضرات اولیاء کرام لکھتا رہوں اور زندگی کی آخری سانس تک نعت ومنقبت گوئی کا سلسلہ جاری رہے اور در بار الٰہی ودر بار محبوب الٰہی میں سُرخرو جاؤں۔

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

عفاعنہ البصیر

۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۹ھ اتوار

﴿ بـاب ليلة القدر ترجمہ: شب قدر کا باب ﴾

(۲۰۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔(رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق تاریخوں میں۔

(۲۰۳۵) حدیث شریف: اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى الْمَنَامِ فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَئَتْ فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔(رواہ المسلم والبخاری)

ترجمہ: بیشک کچھ حضرات پیارے نبی ﷺ کے اصحاب کرام میں سے کہ دکھائی گئی انکو شب قدر خواب میں، رمضان شریف کے آخری مہینے میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری خوابیں جمع ہو گئی ہیں آخری ہفتے کے بارے میں، پھر جو تلاش کرنے والا ہو شب قدر کا تو چاہیئے کہ وہ تلاش کرے شب قدر کو آخری ہفتے میں۔

(۲۰۳۶) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِىْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِىْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِىْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔(رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تلاش کرو تم اس کو آخری عشرے میں رمضان شریف کے شب قدر کو، نو باقی رہیں، سات دن باقی رہیں، پانچ دن باقی رہیں۔

(۲۰۳۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف فرمایا پہلے عشرے میں

---

(119) शबे क़द्र का बाब

2034 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तलाश करो शबे कद्र को रमज़ान शरीफ़ के आख़िरी अशरे की ताक़ तारीखों में।

2035 हदीस शरीफः– बेशक कुछ हजरात प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाबे किराम में से कि दिखाई गयी उनको शबे कद्र ख्वाब में रमजान शरीफ़ के आखिरी महीने में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैं। देखता हूँ कि तुम्हारी खवाबें जमा हो गयी हैं आखिरी हफ्ते के बारे में। फिर जो तलाश करने वाला हो शबे कद्र का तो चाहिये कि वो तलाश करे शबे कद्र को आखिरी हफ्ते में।

2036 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि तलाश करो तुम उसको आखिरी अशरे में रमज़ान शरीफ़ के, शबे कद्र को। नौ दिन बाकी रहें, सात दिन बाकी रहें पांच दिन बाकी रहें।

2037 हदीस शरीफः– हज़रते अबू सईद खुदरी से मरवी है कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐतकाफ फ़रमाया पहले अशरे में रमजान शरीफ के फिर ऐतकाफ़ फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दरम्यिानी अशरे का तुर्की खेमे में फिर निकाला अपने सरे मुबारक को खेमे से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मैंने ऐतकाफ़ फ़रमाया पहले अशरे

(۲۰۳۴) شب قدر امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے اس امت سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ قدر کے چند معانی ہیں: (۱) اندازہ لگانا چونکہ اس رات میں اگلے سال بھر کے ہونے والے واقعات صحائف میں لکھ کر فرشتوں کو دیدیئے جاتے ہیں۔ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کو سال بھر میں مرنیوالوں کی لسٹ دیدی جاتی ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کو تقسیم رزق کی فہرست عطا فرما دی جاتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اس میں تقسیم فرما دیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا۔ (بصیرۃ الایمان ۱۲۲۰) (۲) عزت وعظمت: چونکہ یہ رات عظیم القدر ہے اس رات کی عزت وعظمت بہت زیادہ ہے۔ اس رات میں عبادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں عزت والا ہے اس لئے اسکو شب قدر کہتے ہیں کہ اس رات کے اعمال کی اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی قدر فرمائی جاتی ہے۔ (۳) تنگی: اس رات میں زمین پر اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔

شب قدر کونسی رات ہے اس میں بہت سے اقوال ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ رات مقرر نہیں ہے بلکہ سال کے کسی بھی مہینے اور کسی بھی تاریخ میں ہوسکتی ہے اور دوسرے سال کی کسی دوسرے مہینے اور دوسری تاریخ میں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ شب قدر رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ رمضان شریف کے آخری عشرے میں ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں "شب قدر" ہے۔ ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں راتوں میں۔ مگر قوی وراجح قول یہ ہے کہ ان شاء المولیٰ القدیر شب قدر رمضان شریف کی ۲۷ ویں رات ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب پیارے نبی ﷺ کے پیش نظر سابقہ امتوں کے حالات تھے تو پیارے نبی کا یہ احساس بیدار ہوا کہ میری امت کی عمریں تو مختصر ہوں گی اور دوسرے حضرات کی عمریں طول طویل تھیں انہیں عبادت کا زیادہ موقع اور عرصہ ملا ہے۔ چنانچہ حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت یوشع بن نون علیہم السلام نے اسی اسی سال عبادت وریاضت فرمائی ہے۔ حضرت صحابہ کرام نے اس پر حیرت و استعجاب کا مظاہرہ فرمایا اور دیدۂ مسرت سے پیارے نبی کو دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ناز برداریٔ رسول فرماتے ہوئے سورۂ قدر نازل فرمائی۔ سورۂ قدر کا ایک شان نزول اور بھی ہے۔

سورۂ قدر (ترجمہ) بیشک ہم نے نازل فرمایا اس قرآن کو شب قدر میں (۱) اور نہیں جانا انکل آپ نے کہ کیا ہے شب قدر (۲) شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے (۳) اترتے ہیں فرشتے اور روح الامین امیں، حکم سے مالک کے اپنے ہر کام کیلئے (۴) سلامتی ہے وہ صبح کے چمکنے تک (۵) (بصیرۃ الایمان ۱۵۶۰)

(۱) شان نزول۔ ایک مرتبہ حضور انور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شمسون اسرائیلی ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ صائم الدھر اور قائم اللیل رہا یعنی ہمیشہ دن میں روزے رکھتا راتوں کو عبادت کرتا تھا تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور ہم میں اس جیسا کون ہوسکتا ہے؟ قیامت میں وہ ہم سے افضل ہوگا تب یہ سورۂ قدر نازل ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا کہ ہم نے لوح محفوظ سے آسمان دنیا یعنی آسمان اول کے بیت العزت کی طرف یکبارگی پورا قرآن شریف شب قدر میں اتارا۔ (۲) شب قدر کی فضیلت آپ انکل، قیاس، گمان، حساب سے نہیں بلکہ بتعلیم الٰہی یقین سے جانتے ہیں کہ شب قدر برکت ورحمت والی رات ہے۔ اسکو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کرام کو سال بھر کے وظائف وخدمات پر مامور کیا جاتا ہے اس رات کی شرافت وقدر کے باعث اسکو شب قدر کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں انکی قدر کی جاتی ہے اسلئے اسکو شب قدر کہتے ہیں۔ احادیث کریمہ میں اس شب قدر کی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری شریف ومسلم شریف میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان واخلاص کیساتھ شب بیدار کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اسکے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے آدمی کو چاہیے کہ وہ اس شب مبارک میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔ سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان مبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اسکی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں۔ بعض حضرات مفسرین کرام کے نزدیک رمضان

مبارک کی ستائیسویں شب مبارکہ "شب قدر" ہے یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لفظ "لیلۃ القدر" میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ تین بار اس سورۂ مبارکہ میں آیا ہے تو ضرب دینے پر ۲۷ کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ اور انھوں نے ہی فرمایا کہ اس سورۂ مبارکہ میں تیس کلمات ہیں اور ستائیسواں کلمہ ھِیَ ہے جو شب قدر کی طرف راجع ہے (تفسیر روح البیان شریف)۔ (۳) جو شب قدر میں عبادت کریگا اسے ہزار ماہ کی عباد سے زیدہ ثواب ملیگا۔ جس تاریخ میں کوئی اعلیٰ و اہم کام ہوجائے وہ تاریخ تا قیامت افضل رہتی ہے۔ شب قدر میں ایک مرتبہ قرآن کریم نازل ہو چکا مگر یہ رات قیامت تک فضیلتوں والی ہے لہٰذا شب ولادت مصطفیٰ یا شب معراج شریف ہمیشہ افضل ہیں۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شب میلاد شریف، شب قدر سے افضل ہے کیونکہ شب قدر میں قرآن کریم نازل ہوا اور شب میلاد شریف میں خود صاحب قرآن کریم جلوہ افروز ہوئے۔ رات، دن سے افضل ہے چونکہ معراج شریف رات ہی کو ہوئی۔ دعاء کی قبولیت کی ساعت ہر آخر رات ہی میں ہوتی ہے مگر دن میں صرف جمعہ کو۔ شب قدر میں مردے سے سوال قبر اٹھالیا جاتا ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور انور ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر پاؤں تو کیا پڑھوں حضور انور ﷺ نے فرمایا یہ پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ ترجمہ۔ اے اللہ بے شک تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف فرمادے۔ یا یہ دعاء مانگی جائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ ترجمہ۔ اے اللہ بے شک میں مانگتا ہوں تجھ سے عفو و عافیت اور دین و دنیا اور آخرت میں معافی۔

(تفسیر) شب قدر کے مخفی رکھنے میں یہ راز ہے کہ بندگان خدا اسکی تلاش میں عبادت و ریاضت کا کثرت سے اہتمام کریں زیدہ سے زیادہ شب بیدار رہیں کہ کسی نہ کسی رات میں شب قدر نصیب ہوجائے۔ مزید تفصیلات کے لئے فقیر قدیری کی کتاب "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" کا فضائل شب قدر والا حصہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل امین علیہ السلام فرشتوں کے ہجوم کیساتھ زمین پر اترتے ہیں اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسکو سلام کرتے ہیں اور اسکے حق میں دعاء و استغفار کرتے ہیں۔ روح سے مراد جبریل امین ہیں یا روح محمدی ہے یا روحانی جماعتیں یا وہ فرشتہ جسکا نام روح ہے جسکی بے شمار زبانیں ہیں اور ہر زبان سے الگ الگ لغات میں حمد و ثنا کرتا ہے اور اس رات میں تمام روئے زمین کے مومنوں کیلئے دعاء مغفرت کرتا ہے۔ (۵) کہ بندہ اس رات میں تمام آفتوں، بلاؤں سے سلامتی میں رہتا ہے اور یہ رات چین و سلامتی امن و دلجمعی کی رات ہے رات بھر فرشتے ذاکرین و عابدین پر رحمت و سلامتی کی دعائیں کرتے ہیں اور یہ برکتیں رحمتیں شام سے صبح تک یونہی برستی رہتی ہیں۔ شب قدر دعاء و استغفار اور تلاوت و درود و سلام اور نمازوں میں گزارنی چاہیے۔

شب قدر کی علامات حضرات اکابر دین نے بیان فرمائی ہیں کہ یہ رت نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد اسکی صبح کو جب سورج طلوع کرتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی اس رات میں کھاری پانی میٹھ ہوجاتا ہے۔

حدیث شریف: جو سورۂ قدر پڑھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ رمضان شریف کے روزے دار اور شب قدر کے عبادت گزار کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ۱۵۶۱/۵۹)

شب قدر کو اللہ تعالیٰ نے ہم سے چھپالیا ہے تاکہ ہم اسکی تلاش میں سرگرم عمل رہیں اور تمام راتوں کو عبادت و ریاضت میں مشغول رہیں۔ یہ تلاش بھی بذات خود اک عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو شب قدر کا علم عطا فرمایا مگر اس اظہار و اعلان کی اجازت مرحمت نہ فرمائی اور اسم اعظم کی طرح اسکو بھی عام انسانوں سے صیغہ راز میں رکھا تاکہ تلاش جاری رہے اور اچھی چیز کی تلاش بھی عبادت لہٰذا شب قدر کا چھپالینا بھی رحمت اور ہمارے لئے بہتر ہے۔ اس حدیث شریف سے بھی اتنا معلوم ہوگیا کہ شب قدر ہر سال ماہ رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کو اس

پیاری رات کو تلاش کرنے کا حکم فرمایا ہے لہٰذا تلاش جاری رہنا چاہیے۔ ثواب بھی جاری رہے گا۔

(۲۰۳۵) ۲۱ سے ۲۷ تک یا ۲۳ سے ۲۹ تک آخری ہفتے میں دونوں احتمال ہیں اور اسکی تشریح و توضیح اگلی حدیث شریف سے بھی ہورہی ہے۔ مذکورہ دونوں احتمالات کی بناپر ۲۱ تا ۲۹ طاق راتوں میں تلاش مذکورہ حدیث شریف کی روشنی میں جاری رکھنا چاہیے۔

(۲۰۳۶) ایک اعتبار سے یہ راتیں ۲۱، ۲۳، ۲۵ قرار پائیں گے اور ایک اعتبار سے یہ راتیں ۲۵، ۲۷، ۲۹ قرار پائیں گی۔ نتیجتاً اس حدیث پاک کی روشنی میں بھی رمضان شریف کے آخری عشرے کی تمام طاق راتوں کو شب قدر کی تلاش جاری رکھنے کا حکم نبوی ہے۔

(۲۰۳۷) ترکی خیمہ یہ گدے یا کمبل کا چھوٹا سا گول خیمہ ہوتا ہے پیارے نبی ﷺ کیلئے مسجد نبوی شریف میں لگایا گیا تھا۔ مختلف ساجد میں اپنے لئے کوئی جگہ ایک گوشے میں خاص کرے اور وہاں چاروں طرف سے آڑ کرے جسمیں بنا اجازت کوئی نہ آسکے۔

اس وقت تک پیارے نبی ﷺ کو شب قدر کی اطلاع نہ دی گئی تھی آپ نے اپنے اجتہاد سے تلاش فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ کو پہلے سے یہ علم ضرور تھا کہ شب قدر ماہ رمضان شریف میں ہے کسی دوسرے مہینے میں نہیں۔ یہ حدیث شریف ان حضرات کے خلاف ہے جو کہتے ہیں کہ شب قدر سال بھر میں کوئی بھی رات ہوسکتی ہے۔ "آنے والا" فرشتہ تھا اور اس نے عرض کیا کہ شب قدر اگلے عشرے یعنی آخری عشرے میں ہے۔ مرضی محب یہی تھی کہ محبوب کا تمام مہینہ اعتکاف اور تلاش شب قدر میں گزرے اس لئے پہلے اطلاع نہ دی پیارے نبی ﷺ کو شب قدر کی خصوصی علامت بتائی گئی تھی جسے پیارے نبی ﷺ کو اس وقت بھلادیا گیا تاکہ امت اس رات کی تلاش میں مسلسل لگی رہے اور بھرپور اجر و ثواب سے نامہ اعمال مزین ہو۔ پھر پیارے نبی ﷺ کو شب قدر وغیرہ تمام چیزوں کا تفصیلی علم عطا ہوا۔ خود پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تو روشن ہوگئی میرے لئے ہر چیز اور میں نے پہچان لیا ہر چیز کو (مشکوٰۃ شریف ۷۲) اور ہر چیز میں شب قدر بھی داخل ہے۔ جو چیز ضروریات دین سے نہ ہو رسول اسے بھول سکتے ہیں اور اس بھول میں بہت سی حکمتیں اور بھلائیاں ہوتی ہیں۔ "بھلادی گئیں" فرما کر یہ بتاتا ہے کہ یہ بھولنا بھی ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ارشاد شب قدیر ہے: ترجمہ۔ اب ہم پڑھائیں گے آپ کو تو آپ نہ بھولیں گے مگر جسے چاہے اللہ۔ (بصیرۃ الایمان ۱۵۲۰) پیارے نبی ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ اس سال شب قدر میں بارش ہوئی اور مسجد نبوی شریف ٹپکنے لگی جس سے مسجد نبوی شریف میں پانی اور مٹی مل کر گارہ ہوجائیگا اور ہم اس گارے پر نماز ادا فرمائینگے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر سال شب قدر میں بارش ہوگی اور ہر سال ہم گارے پر نماز ادا فرمایا کرینگے۔ دوعالم کے تاجدار ﷺ کی مسجد شریف کی شان یہ تھی کہ آرسی سی کے پلر کی جگہ کھجور کے تنے تھے اور کڑیوں اور لینٹر کی جگہ کھجور کی شاخیں تھیں جن پر کھجور کے پتے ڈال دیئے گئے تھے۔ کھلے موسم میں دن میں دھوپ اور راتوں میں دودھیا چاندنی اس چھت سے چھن چھن کر آتی تھی۔ اور موسم باراں میں تو تھوڑی سی بارش بھی کام دکھا دیتی تھی اور مسجد نبوی شریف کا فرش گارے میں تبدیل ہوجاتا تھا۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں اس سال ۲۱ ویں شب، شب قدر تھی۔ کچھ نہ کچھ دلائل ہر رات کے بارےمیں موجود ہیں لیکن دلائل کی بھرمار ۲۷ ویں شب مبارکہ کے بارےمیں ہے۔ مسجد میں زمین پر پیشانی ضرور لگانا چاہئے اگر چہ زمین گیلی و تر ہو اور نماز کی حالت میں پیشانی سے مٹی نہ پونچھی جائے بلکہ لگی رہنے دیجائے۔ بعد فراغت نماز مٹی پونچھ ڈالی جائے کہ عبادت کا اثر ہے اور اسکے لگے رہنے سے ریا کا اندیشہ ہے۔

(۲۰۳۸) حضرت زر ابن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف تقریباً ڈیڑھ سو سال ہوئی۔ ابوالمنذر یہ کنیت ہے حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ اس شب بیداری سے مراد نماز تہجد ہے کیونکہ پورے سال رات بھر جاگنا شرعاً ممنوع ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اے کالی کملی میں سے جھرمٹ مارنیوالے محبوب عبادت فرمائیں آپ رات کو مگر تھوڑی۔ (بصیرالایمان ۱۴۵۶)

یہ حدیث شریف ان حضرات کی دلیل ہے جو فرماتے ہیں کہ شب قدر نہ تو رمضان کی کسی تاریخ میں مخصوص ہے نہ خود رمضان شریف سے بلکہ سال کے کسی مہینے اور کسی بھی تاریخ میں ہوسکتی ہے۔ مسئلہ۔

مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِىْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ

رمضان شریف کے، پھر اعتکاف فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے درمیانی عشرے کا ترکی خیمے میں، پھر نکالا اپنے سر مبارک کو خیمے سے

فَقَالَ اِنِّىْ اِعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اِعْتَكَفْتُ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک میں نے اعتکاف فرمایا پہلے عشرے کا کہ ڈھونڈا میں نے اس رات کو، پھر اعتکاف کیا میں نے

الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِىْ اِنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ

درمیانی عشرے کا تو میرے پاس آیا ایک آنے والا تو کہا گیا مجھ سے کہ بیشک وہ شب قدر آخری عشرے میں ہے، جس نے اعتکاف کیا تھا

مَعِىْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِىْ

میرے ساتھ، تو چاہیے کہ اعتکاف کرے آخری عشرے کا کہ دکھائی گئی ہے مجھے یہ رات، پھر میں بھلایا گیا اس رات کو، میں نے دیکھا اپنے آپکو

اَسْجُدُ فِىْ مَآءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صُبْحِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِىْ كُلِّ وِتْرٍ

کہ میں سجدہ کررہا ہوں مٹی اور پانی میں اس رات کی صبح کو تو ڈھونڈو تم اس رات کو آخری عشرے میں اور تلاش کرو تم اس رات کو ہر طاق رات میں،

قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَاىَ

حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ بارش ہوئی آسمان سے اُس رات میں اور تھی مسجد چھپر کی تو ٹپکی مسجد، تو دیکھا میری آنکھوں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور پیارے رسول کی پیاری پیشانی پر پانی اور مٹی کا اثر تھا، اکیسویں کی صبح کو۔

(۲۰۳۸) حدیث شریف: عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: حضرت زر ابن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ اِبْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

تو میں نے کہا آپکے بھائی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شب بیداری کرے سال بھر تو پائے گا شب قدر کو

का कि ढूँढा मैंने उस रात को फिर ऐतकाफ़ किया मैंने दरम्यानी अशरे का तो मेरे पास आया एक आने वाला तो कहा गया मुझसे कि वो बेशक शबे कद्र आखिरी अशरे में है जिसने ऐतकाफ किया था मेरे साथ तो चाहिये कि ऐतकाफ करे आखिरी अशरे का कि दिखाई गयी है मुझे यह रात फिर मैं भुलाया गया उस रात को, मैंने देखा अपने आप को कि मैं सजदा कर रहा हूँ मिट्टी और पानी में उस रात की सुबह को तो ढूँढो तुम उस रात को आखिरी अशरे में और तलाश करो तुम उस रात को हर ताक़ रात में, हज़रते अबू सईद खुदरी ने फ़रमाया कि बारिश हुई आसमान से उस रात में और थी मस्जिद छप्पर की तो टपकी मस्जिद तो देखा मेरी आंखों ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लंल्लाहो अलैहे वसल्लम को और प्यारे रसूल की प्यारी पेशानी पर पानी और मिट्टी का असर था इक्किसवी की सुबह को।

2038 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़र इब्ने हुबैश रजि० से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हजरत उबई इब्ने कअब से तो मैंने कहा आपके भाई हज़रते इब्ने मसऊद फ़रमाते हैं कि जो शब बेदारी करे साल भर तो पायेगा शबे कर्द को तो फ़रमाया हजरत इब्ने कआब ने रहम फ़रमाये उनपर अल्लाह तआला उन्होंने इरादा फ़रमाया कि न भरोसा कर लें लोग वरना वो जानते हैं कि शबे कद्र रमजान शरीफ़ में हैं और बेशक आखिरी अशरे में है और बेशक वो सत्ताइसवीं रात है फिर कसम खाई हजरते उबई इब्ने कअब ने बिना इंशा अल्लाह कहे कि

اگر کوئی شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ شب قدر کی صبح کو تجھے طلاق ہے تو یہ کہنے سے سال بھر کے بعد طلاق واقع ہوگی کیونکہ نکاح یقینی تھا اور شب قدر کی تعیین میں شک ہے اور شب قدر ایک سال میں یقیناً ہوتی ہے۔ اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا یقینی چیز یقینی ہی سے زائل ہوسکتی ہے۔ "نہ بھروسہ کرلیں لوگ" اگر ۲۷ ویں شب کے قول پر بھروسہ کرلینگے اور اسکی تلاش چھوڑ دینگے۔ لہٰذا اس کا اظہار واعلان نہ فرمایا تاکہ تم شب قدر کی تلاش میں لگے رہو اور ثواب بٹورتے رہو کہ اچھی چیز کی تلاش بھی اچھی ہے۔ ورنہ میرا ابھی غالب گمان جو تقریباً یقین ہے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی کہ شب قدر ۲۷ ویں رمضان شریف کی رات ہے۔ حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ فرمایا تاکہ قسم یقینی ہو اور اگر قسم انشاء اللہ کیساتھ ہوتی تو قسم منعقد نہ ہوتی۔ حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم شب قدر ستائیسویں رمضان کی شب مبارکہ ہے۔ مسائل اجتہادیہ پر قسم کھائی جاسکتی ہے مثلاً سنی حنفی مسلمان کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم آمین اونچی آواز سے پکارنا منع ہے یا اللہ تعالیٰ کی قسم رفع یدین نہ کرنا سنت ہے۔ حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اجتہاد سے جانتے ہوئے مسئلہ کی سچائی اور حقانیت پر قسم کھا رہے ہیں۔ آپکو اس درجے اپنے اجتہاد پر اعتماد ہے۔ اس حدیث شریف میں شب قدر کی یہ علامت ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اسکے سویرے کو سورج بنا شعاعوں کے سفید طلوع ہوتا ہے بعد میں شعاعیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور میں نے اس کا تجربہ کرلیا ہے کہ ستائیسویں رمضان شریف کی صبح ویسا ہوتا ہے تو یہ دلیل اجتہادی ہے۔ سیدنا حضرت امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جبریل امین اس رات میں عبادت گزاروں سے مصافحہ فرماتے ہیں اور جن سے حضرت جبریل مصافحہ فرمائیں تو وہ بہت ہی مست وگمن اور خوش ہوتا ہے اور مسرت سے اسکی آنکھوں کا ساغر چھلک جاتا ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بزرگوں نے شب قدر کی علامتوں کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس رات کھاری چشمے میٹھے ہوجاتے ہیں۔ ور درخت سجدے میں جھکتے نظر آتے ہیں

مگر یہ نظر والوں کو نظر آتے ہیں۔ ایک مرتبہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرات صحابہ کرام سے شب قدر کے بارے میں سوال فرمایا تو سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رمضان شریف کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہے خواہ سات باقی ہوں یا سات گزر گئی ہوں یعنی ۲۳ ویں یا ۲۷ ویں رات حضرت عمر فاروق اعظم نے پھر سوال فرمایا دلیل کیا ہے؟ حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان بنائے ہیں سات، زمینیں سات، ہفتہ کے دن سات، پیدائش انسانی سات اقدام سے، انسان کھاتا ہے سات اعضاء سے، سجدہ کرتا ہے سات اعضاء پر، طواف میں سات چکر ہیں، شیطان کو حج کے دوران سات کنکریاں ماری جاتی ہیں لہٰذا شب قدر میں بھی سات کا ہی عدد چاہیے حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا اے عبداللہ ابن عباس تم نے وہی چیز جان لی جو ہمارے علم میں ہے۔

(۲۰۳۹) پیارے رسول ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرے میں اعتکاف بھی فرماتے اور عموماً شب بیداری بھی۔ اسلئے بھی کہ آخری عشرے میں شب قدر ہے اور اللہ تعالیٰ کا مہمان ماہ رمضان جارہا ہے الوداع سامنے ہے جو اوقات مل جائیں غنیمت ہیں اور مہینہ کا اختتام عبادات کی کثرت کیساتھ ہو۔ بزرگوں کو بھی دیکھا ہے کہ بڑھاپے میں دنیا سے کنارہ کش ہوکر عمر کے آخری حصے میں عبادات زیادہ کیا کرتے ہیں کہ اب چلنے کا وقت ہے جو ہوسکے کرلیں ورنہ:

ارے ناداں اگر یہ زندگی بے بندگی ہوگی
تجھے مرقد میں محشر میں بڑی شرمندگی ہوگی (یانبی)

(۲۰۴۰) رمضان شریف کے آخری عشرے میں پیارے نبی ﷺ حضرات ازواج مطہرات سے قطعاً علیحدہ رہتے اعتکاف کی وجہ سے بھی اور عبادات کی کثرت کی وجہ سے بھی۔ آخری عشرے کی راتوں میں خود بھی جاگتے یعنی تلاوت قرآن کریم فرماتے نوافل ادا فرماتے، ذکر اللہ میں مشغول رہتے اور شب قدر کی تلاش فرماتے اور انہیں اعمال کا گھر والوں کو بھی حکم فرماتے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ تمام رات نہیں جاگتے تھے تو اسکی مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے تھے۔ لہٰذا ایک دو

فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا

تو فرمایا حضرت ابن کعب نے رحم فرمائے اُن پر اللہ تعالیٰ، انہوں نے ارادہ فرمایا کہ نہ بھروسہ کرلیں لوگ ورنہ وہ جانتے ہیں کہ شب قدر

رَمَضَانَ وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَإِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ

رمضان شریف میں ہے اور بیشک اخیر عشرے میں ہے اور بیشک وہ ستائیسویں رات ہے، پھر قسم کھائی حضرت اُبی ابن کعب نے بنا انشاء اللہ کہے

إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ

کہ بیشک وہ ستائیسویں رات ہے، تو میں نے کہا کس دلیل سے فرمارہے ہیں یہ بات؟ اے ابو المنذر! فرمایا حضرت اُبی ابن کعب نے کہ اُس نشانی کی وجہ سے

أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. (رواہ مسلم)

یا اُس دلیل کی وجہ سے جس کی خبر دی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک سورج طلوع ہوتا ہے اُس دن بغیر شعاع کے۔

(۲۰۳۹) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ زیادہ کوشش فرماتے تو آخری عشرے میں، اتنی کہ کوشش نہ فرماتے اسکے علاوہ میں۔

(۲۰۴۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب آتا آخری عشرہ تو کمربستہ ہوجاتے

وَأَحْيٰى لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ. (رواہ مسلم)

اور جاگتے رمضان شریف کی راتوں کو اور جگاتے اپنے اہل خانہ کو بھی۔

(۲۰۴۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا رائے ہے آپکی

إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ

اگر میں جان لوں کہ کونسی شب، شب قدر ہے تو کیا پڑھوں میں اُس شب قدر میں؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ پڑھو! یا اللہ تعالیٰ

बेशक वो सत्ताइसवीं रात है तो मैंने कहा किस दलील से फ़रमा रहे हैं यह बात "ऐ अबुल मुन्ज़र– फ़रमाया हज़रते उबई इब्ने कअब ने कि उस निशानी की वजह से या उस दलील की वजह से जिसकी खबर दी हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक सूरज तुलू होता है उस दिन बगैर शुआ के।

2039 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़्यादा कोशिश फ़रमाते तो आखिरी अशरे में इतनी कि कोशिश न फ़रमाते इसके अलावा में।

2040 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, जब आता आखिरी अशरा तो कमरबस्ता हो जाते और जागते रमज़ान शरीफ़ की रातों को और जगाते अपने अहलेखाना को भी।

2041 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह क्या राय है आपकी अगर मैं जान लूँ कि कौन सी शब शबे कद्र है तो क्या पढ़ूँ मैं उस शबे कद्र में? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह पढो – या अल्लाह तआला तु माफ़ फ़रमाने वाला है. पसंद फ़रमाता है तू माफ़ी को. तो माफ़ फ़रमा दे तू मुझको।

2042 हदीस शरीफ़:– हज़रत अबू बकरा से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह कि तलाश करो तुम उसको यानि शबे कद्र को जब नौ दिन

رات جاگنا یا دس دن جاگنا اس حدیث شریف کے منافی نہیں ہے۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ لی اس نے گویا کہ شب قدر میں عبادت کی (جامع صغیر) جس نے نماز عشاء با جماعت پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر با جماعت پڑھ لی تو گویا اس نے تمام رات عبادت کی (طبرانی شریف)

(۲۰۴۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد ہے "اگر میں جان لوں" اگر میرے لئے حجاب اٹھ جائیں اور میں شجر و حجر کو سجدہ کرتے، فرشتوں کو اترتے، شب قدر کا نور پھیلتے، روح فرشتے کو زمین پر اترتے دیکھ لوں تو معلوم ہوجائے یہ شب، شب قدر ہے تو میں اس مقدس رات میں کیا دعا مانگوں؟ بعض حضرات اولیاء کرام کبھی اپنی آنکھوں سے شب قدر دیکھ لیتے ہیں۔ مگر انہیں چھپانے کا حکم ہے کیونکہ شب قدر کو چھپانا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جو پیاری دعا تعلیم فرمائی یہ بہت ہی مختصر مگر جامع ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو معافی دے دی تو سب کچھ دیدیا۔ یہ دعا دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو جمع کرنیوالی ہے۔ حدیث شریف: نہیں مانگی بندے نے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز اس سے بہتر کہ بخشدے انکو اور عافیت دے ان کو۔ گنہگار گناہوں سے معافی مانگتے ہیں اور نکوکار نیکیاں کرکے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں کہ یا اللہ تیری بارگاہ عالیجاہ کی شایان شان عبادت نہ ہوسکی۔ تو معاف فرمانیوالا ہے معافی فرمانے کو پسند فرماتا ہے مجھے معاف فرمادے۔ حضرت عائشہ صدیقہ گناہوں سے بفضل ایزدی محفوظ ہیں پھر بھی معافی کی خواستگار ہیں یہ گناہوں کی معافی نہیں بلکہ وہ معافی ہے جس سے اپنی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی برتری ظاہر کرکے اپنے درجات و مراتب میں چار چاند لگائے جاتے ہیں۔

(۲۰۴۲) رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش جاری رکھو۔ نصیب جاگ ہی جائے گا۔

(۲۰۴۳) پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ شب قدر ہر رمضان شریف میں ہے اسکے دو مطلب ہیں۔ (۱) ہمیشہ شب قدر رمضان شریف میں ہوگی دوسرے مہینوں میں نہ ہوگی۔ (۲) ماہ رمضان شریف کے ہر حصے میں شب قدر ہوسکتی ہے آخری عشرے کیساتھ خاص نہیں کبھی اول عشرے میں کبھی دوسرے عشرے میں کبھی تیسرے عشرے میں۔ یہ حدیث شریف ان حضرات کی دلیل ہے جو فرماتے ہیں کہ شب قدر ہمیشہ رمضان شریف ہی میں ہوگی مگر کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے۔

(۲۰۴۴) حضرت عبداللہ ابن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کھیت و باغ اور مکان و کنواں مدینہ طیبہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ پورے پریوار کے ساتھ وہیں رہتے بستے تھے وہیں مسجد بنالی تھی وہیں نماز با جماعت ہوتی تھی۔ راہگیر و مسافر بھی نماز ادا کرلیتے تھے۔ انہوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ شب قدر میں عبادت در یافت کرنے کیلئے مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوجایا کروں شب قدر کی نشاندہی فرما دی جائے تاکہ تعبان کیساتھ ساتھ مکان کی برکتیں بھی سمیٹ لوں کہ شب قدر کا مقدس زمانہ ہو اور مسجد نبوی شریف کی دھرتی ہو میری جبین نیاز ہو اور ظاہری طور پر بھی قرب نبوی میسر ہو۔ یہ حدیث شریف ان حضرات کی دلیل ہے جو فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کی تیئسویں شب مبارکہ ہے۔

(۲۰۴۵) پیارے نبی ﷺ کو شب قدر کی تعیین کا علم دیا گیا اور بتانے کی اجازت بھی دی گئی اور پیارے نبی ﷺ شب قدر کی تعیین ارشاد فرمانے کیلئے تشریف بھی لائے۔ یہ جھگڑنیوالے حضرات سیدنا عبداللہ ابن ابی حدود اور سیدنا کعب ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔ جنکا جھگڑا ایک قرض کے بارےمیں تھا پیارے نبی ﷺ نے اس جھگڑے کا فیصلہ بھی کرادیا تھا کہ آدھا معاف باقی آدھا ادا کرنیکا حکم صادر فرمایا تھا۔ ان دونوں حضرات کے جھگڑے سے شب قدر کی تعیین بھلادی گئی اور اس میں یہ خیریت ہے کہ اب تم شب قدر کی تلاش کرتے رہوگے اور بھلائیاں نیکیاں کرتے رہوگے اور تمہارا نامہ اعمال نیکیوں سے مزین ہوتا رہیگا اور شب قدر پاکر شب قدر کا ثواب و برکتیں تو بہرحال مل ہی جائینگی۔ اور یہ تلاش شب قدر خود ایک عبادت ہے۔ دنیاوی جھگڑے منحوس ہوتے ہیں انکا وبال و ادبار بہت زیادہ ہے ان جھگڑوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی آتی ہوئی رحمتیں رک جاتی ہیں مگر حضرات صحابہ کرام کے دنیاوی جھگڑوں میں بھی ایک گونہ رحمت ہے کیونکہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے نور صحبت سے فیضیاب ہیں۔ اس جھگڑے کی وجہ سے

اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی)

تو معاف فرمانیوالا ہے، پسند فرماتا ہے تو معافی کو، تو معاف فرمادے تو مجھ کو۔

(۲۰۴۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْھَا

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ تلاش کرو تم اسکو

یَعْنِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ تِسْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْفِیْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْفِیْ خَمْسٍ یَّبْقَیْنَ اَوْثَلَاثٍ اَوْاٰخِرِ لَیْلَۃٍ۔ (رواہ الترمذی)

یعنی شب قدر کو جب نو دن باقی رہیں یا سات دن باقی رہیں یا پانچ دن باقی رہیں یا تین دن باقی رہیں یا آخری رات میں۔

(۲۰۴۳) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ ھِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پوچھا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ شب قدر ہر رمضان شریف میں ہے۔

(۲۰۴۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ بَادِیَۃً

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن انیس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرا ایک جنگل ہے،

اَکُوْنُ فِیْھَا وَاَنَا اُصَلِّیْ فِیْھَا بِحَمْدِاللّٰہِ فَمُرْنِیْ بِلَیْلَۃٍ اَنْزِلُھَا

میں رہتا ہوں اس میں اور میں نماز پڑھتا ہوں اس میں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، مجھے حکم فرمایئے ایسی رات کا کہ حاضر ہوجاؤں میں اس رات کو

اِلٰی ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَیْلَۃَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ قِیْلَ لِابْنِہٖ

اس مسجد نبوی شریف میں، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ حاضر ہوجایا کرو تیئسویں رات کو، پوچھا گیا حضرت عبداللہ ابن انیس کے صاحبزادے سے کہ

کَیْفَ کَانَ اَبُوْکَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ

کیا کرتے تھے آپکے والد ماجد؟ تو فرمایا صاحبزادے صاحب نے کہ داخل ہوجاتے تھے والد ماجد مسجد نبوی شریف میں جب نماز پڑھتے عصر کی،

فَلَا یَخْرُجُ مِنْہُ لِحَاجَۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّی الصُّبْحَ وَجَدَ دَآبَّتَہٗ

پھر نہ نکلتے مسجد نبوی شریف سے کسی ضرورت سے بھی، یہاں تک کہ نماز پڑھ لیتے فجر کی، پھر جب پڑھ لیتے نماز فجر تو پاتے اپنی سواری کو

बाकी रहें या सात दिन बाकी रहें या पाच दिन बाकी रहें या तीन दिन बाकी रहें या आखिरी रात में।
2043 हदीस शरीफ़:– पूछा गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से शबे कद्र के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि शबे कद्र हर रमज़ान शरीफ़ में है।
2044 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उनैस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज किया या रसूलुल्लाह मेरा एक जंगल है मैं रहता हूँ उसमें और मैं नमाज़ पढता हूँ उसमें, अल्लाह तआला का शुक्र है, मुझे हुक्म फ़रमाइये ऐसी रात का कि हाजिर हो जाऊँ मैं उस रात को इस मस्जिद नबवी शरीफ़ में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हाज़िर हो जाया करो तेईसवीं रात को, पूछा गया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उनैस के साहबजादे से कि क्या करते थे आपके वालिद माजिद? तो फरमाया साहबजादे साहब ने कि दाखिल हो जाते थे वालिद माजिद मस्जिदे नबवी शरीफ़ में जब नमाज़ पढ़ते असर की फिर न निकलते मस्जिदे नबवी शरीफ़ से किसी ज़रुरत से भी, यहाँ तक कि नमाज पढ़ लेते फजर की, फिर जब पढ़ लेते नमाज़ फजर की तो पाते अपनी सवारी को मस्जिदे नबवी शरीफ़ के दरवाजे पाक पर तो रौनक अफ़रोज़ होते सवारी पर और. तशरीफ़ ले जाते जंगल की तरफ़।
2045 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ताकि खबर दें हमको यारे नबी शबे कद्र की, तो झगडे आपस में दो शख्स मुसलमान तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मैं आया था कि खबर दूँ तुमको शबे कद्र

شب قدر نہ اٹھائی گئی بلکہ اسکا تعین اٹھالیا گیا اگر شب قدر ہی اٹھالی گئی ہوتی تو ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں تلاش کا کیا مطلب؟ تلاش وہ چیز کی جاتی ہے جو ہو مگر اسکا پتہ نہ ہو۔

(۲۰۴۶) شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کے جم غفیر کیساتھ دھرتی پر جلوہ گستر ہوتے ہیں اور ساتھ میں آنیوالی فرشتوں کی یہ جماعت کثیرہ سوائے شب قدر کے کبھی نہیں اترتی۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ میں بھی روح سے مراد روح اور حضرت جبریل ہیں جیسا کہ سورۃ قدر کی تفسیر میں مذکور ہے۔ بعض حضرات بزرگان دین نے اس جماعت عالیہ کو بچشم سر دیکھا بھی ہے۔ شب قدر میں صرف نماز ہی پڑھنا لازم نہیں بلکہ دوسری نوافل عبادات بھی کی جاسکتی ہیں جیسے تلاوت کلام پاک اور تمام اقسام کے ذکر الٰہی محفل ذکر، محفل میلاد پاک محفل وعظ شریف وغیرہم۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مرادآباد شریف میں فقیر قدیری کے زیر اہتمام ۲۷ ویں شب مبارکہ میں شبینہ ہوتا ہے نماز میں پورا قرآن کریم پڑھا جاتا ہے۔ یہ عبادات کھڑے ہوکر ہوں یا بیٹھ کر بہر صورت فرشتوں کی دعائیں مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے کیونکہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے اس وقت کہا تھا جب اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی نیابت وخلافت سے سرفراز فرمارہا تھا کہ انسان تو خونریزی فتنہ وفساد کریگا کہ فرشتو! دیکھو انسانوں میں کیسے کیسے عبادت گزار اطاعت شعار بندے ہیں جو دن کو روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کو جاگ کر محو عبادت رہتے ہیں۔ اور یہ میرے مخلص بندے ایسی عبادات کرلیتے ہیں جو دوسری مخلوق کے بس کی بات نہیں ہے۔ روزہ، جہاد، اشاعت دین شہادت وغیرہ ایسی عبادات ہیں جو صرف انسان ہی کرسکتا ہے فرشتوں سے نہیں ہوسکتیں۔ کربلا شریف کی دھرتی اسکی گواہ ہے کہ نبی زادوں نے روزہ رکھا تو روزہ بے مثال، جہاد فرمایا تو جہاد لاجواب اشاعت دین فرمائی تو وہ بے نظیر اور شہادت پائی تو انتخاب۔

اپنے لہو سے سینچ کے پیارے حسین نے
اے خاک کربلا تجھے ذیشان کردیا (یانبی)

رکوع وسجدہ عبادات مشترک ہیں مگر روزہ وجہاد، اشاعت دین وشہادت یہ عبادات انسان کیساتھ خاص ہیں۔ اسلئے ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ بے شک پیش فرمائی ہم نے امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انکار دیا انہوں نے یہ کہ اٹھائیں وہ اسکو اور ڈرنے لگے اس سے۔ اور اٹھالیا اسکو انسان نے۔ بے شک انسان بے باک نادان۔ (بصیرۃ الایمان ۱۰۴۰) اور سفر حج مبارک اور جہاد کی مشقتوں کو کیا جانیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جو اپنا کام پورا کرلے؟۔ کیا کوئی بے وقوف ہے جو اسکا مطلب یہ بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی علم نہیں ہے کہ فرشتوں سے معلوم فرمارہا ہے۔ اگر نہیں پھر یہ کیسی جہالت ہے کہ اگر پیارے نبی ﷺ کسی فرشتے یا صحابی سے کوئی بات معلوم فرمائیں تو رگ وہابیت پھڑک اٹھتی ہے کہ اگر نبی کو علم تھا تو فرشتے سے کیوں پوچھا صحابی سے کیوں پوچھا۔ یاد رکھئے کہ پوچھنا لاعلمی ہی کی دلیل نہیں ہے کہ کبھی اظہار حق اور اعلان عظمت کیلئے بھی سوال کیا جاتا ہے۔ میں انکی دعاء ضرور قبول فرماؤنگا یہ جملہ اعلان کررہا ہے کہ نماز عید کے بعد دعا ضرور مانگنی چاہیے۔ وہ وہابی عبرت پکڑیں جو دین کے گھٹانے کے چکر میں رہتے ہیں کہ نماز عید کے بعد دعا مانگنا بھی بدعت ہے۔ نماز عید کے بعد دعاء مانگنی نہیں چاہیے۔ عید کے بعد معانقے اور مصافحے کی چھٹی کے بعد نماز عید کے بعد دعا مانگنے کی بھی چھٹی ان وہابیوں نے کردی ہے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

عید کی نماز سے فارغ ہوکر جب نمازی اپنے گھر واپس ہوتا ہے تو اسکے تمام چھوٹے بڑے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ معافی وبخشش تو گنہگاروں کیلئے ہے اور گناہوں کو نیکیاں بنادینا یہ توبہ کرنیوالوں کیلئے ہے اسکی تائید اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیا اچھا عمل تو یہی ہیں کہ بدل دیگا اللہ گناہوں کو ان کے نیکیوں سے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا (بصیرۃ الایمان ۸۸۰) لیکن جو لوگ عیدگاہ جاکر نماز عید نہیں پڑھتے جیسے دیہاتی اور خواتین وغیرہا تو انکی بخشش بنا عیدگاہ جائے ہوئے ہی ہوجاتی ہے۔ یہ اسکا فضل خاص ہے اسکی عطا ہماری طلب پر موقوف نہیں ہے۔ شب قدر کے

عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَیْهَا وَلَحِقَ بِبَادِیَةٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

مسجد نبوی شریف کے دروازۂ پاک پر تو رونق افروز ہوتے سواری پر اور تشریف لیجاتے جنگل کی طرف۔

(۲۰۴۵) حدیث شریف: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ لِیُخْبِرَنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی ﷺ تاکہ خبر دیں ہم کو پیارے نبی شب قدر کی، تو جھگڑے آپس میں دو شخص مسلمان،

فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ میں آیا تھا کہ خبر دوں تمکو شب قدر کی تو جھگڑنے لگے فلاں اور فلاں تو تعیین شب قدر اُٹھالی گئی

وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رواہ البخاری)

اور ممکن ہے کہ ہو یہ تعیین شب قدر کا اُٹھالینا بہتر تمہارے لئے کہ تلاش کرو تم اس شب قدر کو نویں میں اور ساتویں میں اور پانچویں میں۔

(۲۰۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب ہوتی ہے شب قدر تو اُترتے ہیں جبریل علیہ السلام

فِیْ کَبْکَبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِهِمْ

فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں، دعاء دیتے ہر اس بندے کو جو کھڑا اور بیٹھا ذکر کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کا اور جب ہوتا ہے ان بندوں کی عید کا دن

یَعْنِیْ یَوْمُ بَاهٰی اللّٰهُ بِهِمْ مَلَائِکَتَهٗ فَقَالَ یَا مَلَائِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ

یعنی ایسا دن کہ فخر فرماتا ہے اُن بندوں کے ذریعہ اپنے فرشتوں پر، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے میرے فرشتو! کیا مزدوری ہے اُس مزدور کی

وَفّٰی عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُهٗ قَالَ

جو پورا کردے اپنا کام، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے مالک! اسکی مزدوری یہ ہے کہ پوری دیدی جائے اس کی مزدوری، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

مَلٰئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ

اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے پورا کردیا میرے فریضہ کو جو اُن پر فرض تھا، پھر نکلے ہیں اور آواز بلند کر رہے ہیں دعاء میں،

की तो झगड़ने लगे फलां और फलां तो ताईन शबे कद्र उठा ली गयी और मुमकिन है कि हो यह तअय्युने शबे कद्र का उठा लेना बेहतर तुम्हारे लिये कि तलाश करो तुम उस शबे कद्र को नवीं में और सातवीं में और पांचवीं में।

2046 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब होती है शबे कद्र तो उतरते हैं जिब्राईल अलैहिस्सलाम फरिशतों की जमात के झुरमुट में दुआ देते हैं हर उस बंदे को जो खड़ा और बैठा जिक्र कर रहा है अल्लाह तआला का और जब होता है उन बंदों की ईद का दिन यानि ऐसा दिन कि फ़ख्र फ़रमाता है उन बंदों के ज़रीये अपने फरिशतों पर, तो फ़रमाता है अल्लाह तआला ऐ मेरे फरिशतों क्या मजदूरी है उस मजदूर की जो पूरा कर दे अपना काम, फरिशते अर्ज़ करते हैं ऐ हमारे मालिक उसकी मजदूरी यह है कि पूरी दे दी जाये उसकी मज़दूरी, फ़रमाता है अल्लाह तआला ऐ मेरे फरिशतो! मेरे बंदों और मेरी बंदियों ने पूरा कर दिया मेरे फ़रीज़े को जो उन पर फ़र्ज़ था फिर निकले हैं और आवाज़ बुलंद कर रहे हैं और दुआ में मुझे कसम है अपनी इज्ज़त की और अपनी बुज़ुर्गी की और अपने करम की अपनी बुलन्दी की और अपने मरतबे के ग़ल्बे की मैं उकी दुआ जरूर कुबूल फ़रमाऊँगा फिर फ़रमाता है अल्लाह तआला कि लौट जाओ मैंने तुम्हें बख़्श दिया और मैंने बदल दिया तुम्हरी बुराइयों को खुबियों से, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि लौटते है लोग इस शान से कि बख़्श दिया गया है उनको।

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعَلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّهُمْ

مجھے قسم ہے اپنی عزت کی اور اپنی بزرگی کی اور اپنے کرم کی اپنی بلندی کی اور اپنے مرتبے کے غلبے کی میں انکی دعاء ضرور قبول فرماؤنگا،

فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ

پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور میں نے بدل دیا ہے تمہاری بُرائیوں کو خوبیوں سے، فرمایا پیارے رسول نے

فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

کہ لوٹتے ہیں لوگ اس شان سے کہ بخش دیا گیا ہے انکو۔

﴿ بَابُ الْاِعْتِکَافِ ترجمہ: اعتکاف کا باب ﴾

(۲۰۴۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ اعتکاف فرماتے تھے آخری عشرے کا رمضان شریف کے، یہاں تک کہ

تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

روح قبض فرمائی پیارے نبی کی اللہ تعالیٰ نے، پھر اعتکاف فرمایا انکی ازواج مطہرات نے انکے وصال شریف کے بعد۔

(۲۰۴۸) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدُ

ترجمہ: تھے پیارے رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی بھلائی کرنے میں لوگوں کیساتھ، اور زیادہ سخاوت فرماتے تھے

مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ کُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ

جب کہ ہوتا تھا رمضان شریف، ملتے تھے جبریل علیہ السلام پیارے نبی سے ہر شب رمضان شریف میں، دور فرماتے تھے پیارے نبی ﷺ جبریل سے

الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

قرآن کریم کا، تو جب ملتے پیارے نبی سے جبریل تو ہوتے پیارے نبی اور زیادہ سخاوت فرمانیوالے بھلائیوں کی بھیجی ہوئی ہوا سے۔

---

(120) ऐतकाफ़ का बाब

2047 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐतकाफ़ फ़रमाते थे आखिरी अशरे का रमज़ान शरीफ़ के, यहाँ तक कि रुह कब्ज़ फ़रमाई प्यारे नबी की अल्लाह तआला ने, फिर ऐतकाफ़ फ़रमाया उनकी अज़वाजे मुतहहरात ने उनके विसाल शरीफ़ के बाद।

2048 हदीस शरीफ़:– थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सबसे ज़्यादा सख़ी भलाई करने में लोगों के साथ और ज्यादा सखावत फ़रमाते थे जबकि होता था रमज़ान शरीफ़, मिलते थे जिब्राईल अलैहिस्सलाम प्यारे नबी से हर शबे रमज़ान शरीफ़ में, दौर फ़रमाते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जिब्राईल अलैहिस्सलाम से कुरआने करीम का तो जब मिलते प्यारे नबी से जिब्राईल तो होते प्यारे नबी और ज्यादा सख़ावत फ़रमाने वाले भलाईयों की भेजी हुई हवा से।

2049 हदीस शरीफ़:– दौर किया जाता था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कुरआने करीम हर साल एक मर्तबा फिर दौर किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से दो मर्तबा उस साल जिसमें विसाल शरीफ़ फरमाया और ऐतकाफ़ फ़रमाते थे प्यारे नबी हर साल एक अशरे का फिर ऐतकाफ़ फ़रमाया दो अशरों का उस साल जिसमें विसाल शरीफ़ फ़रमाया।

2050 हदीस शरीफ़:– सय्येदतना उम्मुल मोमेनीन हजरते आयशा सिद्दीका से मरवी उन्होंने फरमाया कि

(۲۰۴۹) حدیث شریف: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْاٰنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ

ترجمہ: دور کیا جاتا تھا پیارے نبی ﷺ سے قرآن کریم ہر سال ایک مرتبہ، پھر دور کیا گیا پیارے نبی ﷺ سے دو مرتبہ اُس سال

الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ۔ (رواہ البخاری)

جسمیں وصال شریف فرمایا اور اعتکاف فرماتے تھے پیارے نبی ہر سال ایک عشرے کا، پھر اعتکاف فرمایا دو عشروں کا اُس سال جسمیں وصال شریف فرمایا۔

(۲۰۵۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے

اَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ

تو قریب فرما دیتے میری طرف اپنے سر اقدس کو حالانکہ پیارے نبی مسجد ہی میں رہتے تو میں کنگھی کر دیتی پیارے نبی کے سر اقدس میں،

وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور نہیں تشریف لاتے پیارے نبی گھر میں مگر ضرورت انسانی کیلئے۔

(۲۰۵۱) حدیث شریف: إِنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عمر نے سوال کیا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں تو کہا کہ میں نے نذر مانی تھی زمانہ جاہلیت میں

إِنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہ کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد حرام میں، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ پوری کرو اپنی نذر۔

(۲۰۵۲) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے آخری عشرے میں رمضان شریف میں

فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رواہ الترمذی)

تو نہیں اعتکاف فرمایا پیارے نبی نے ایک سال، پھر جب ہوا اگلا سال تو اعتکاف فرمایا دو عشرے۔

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब ऐतकाफ़ फ़रमाते थे तो करीब फ़रमा देते थे मेरी तरफ सरे अक़्दस को हालांकि प्यारे नबी मस्जिद ही में रहते तो मैं कंधी कर देती प्यारे नबी के सरे अक्दस में और नहीं तशरीफ़ लाते प्यारे नबी घर में मगर ज़रुरते इंसानी के लिये।

2051 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमेनीन हजरते उमर ने सवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे आलीजाह में तो कहा कि मैंने नज़र मानी थी ज़मानाये जाहिलिय्यत में यह कि ऐतकाफ़ करुँगा मैं एक रात मस्जिदे हराम में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि पूरी करो अपनी नज़र।

2052 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐतकाफ़ फ़रमाते थे आखिरी अशरे में रमजान शरीफ़ के तो नहीं ऐतकाफ़ फ़रमाया प्यारे नबी ने एक साल फिर जब हुआ अगला साल तो ऐतकाफ़ फ़रमाया दो अशरे।

2053 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फ़रमाते यह कि ऐतकाफ़ फ़रमायें तो नमाज़े फजर अदा फ़रमाते फिर दाखिल होते ऐतकाफ़ गाह में।

2054 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अयादत फ़रमा लेते थे मरीज़ की हालांकि प्यारे नबी ऐतकाफ़ में होते तो गुज़रते प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम इस तरह कि न मुड़ते थे, मरीज़ का मिज़ाज पूछ लेते थे।

مزید فضائل کیلئے فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۰۴۷) اعتکاف بہ نیت عبادت مسجد میں خاص قسم کے ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ اعتکاف بڑا پرانا طریقۂ عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم اور سیدنا حضرت اسماعیل علیہما السلام سے فرمایا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اور اے پیارے نبی آپ یاد فرمایئے جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو اجتماع گاہ لوگوں کیلئے اور مقام امن۔ اور بناؤ تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ۔ اور ہم نے حکم دیا ابراہیم کو اور اسماعیل کو یہ کہ پاک کر دیں دونوں میرے گھر کو طواف کرنیوالوں کیلئے اور اعتکاف کرنیوالوں کیلئے اور رکوع کرنیوالوں کیلئے اور سجدہ کرنیوالوں کیلئے۔ (بصیرۃ الایمان ۵۴) اعتکاف تین قسم کا ہے۔ (۱) اعتکاف فرض: جیسے نذر مانا ہوا اعتکاف۔ اس میں روزہ شرط ہے اور اسکی مدت کم سے کم ایک دن رات یعنی چوبیس گھنٹے ہیں۔ (۲) اعتکاف سنت: یہ بیسویں رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک ہے اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے کہ اگر بستی میں کسی نے نہ کیا تو سب تارک سنت ہوئے اور سب سے باز پرس ہوگی اور اگر ایک نے بھی پوری بستی میں اعتکاف کر لیا تو سب بری الذمہ ہو گئے سبکی طرف سے ادا ہو گیا۔ اعتکاف سنت میں بھی روزہ شرط ہے۔ (۳) اعتکاف نفل: اس میں نہ تو روزہ شرط ہے اور نہ اس کی مدت مقرر جب مسجد شریف میں جائے تو کہے کہ میں نے اعتکاف نفل کی نیت کی جب تک مسجد میں رہوں۔ اعتکاف کرنے والا مسجد ہی میں کھائے پیئے اور سوئے ان کاموں کیلئے اگر مسجد شریف سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہیگا۔ کھانے میں یہ احتیاط بھی لازم ہوگی کہ مسجد میں آلودگی نہو۔ اعتکاف کرنیوالے کے علاوہ کسی کو مسجد شریف میں کھانے پینے سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اگر مسجد شریف میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد شریف میں جائے اور نماز پڑھے یا اور کوئی ذکر الٰہی کرے پھر مسجد شریف میں کھا پی سو سکتا ہے (رد المحتار)۔ مرد تو مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں کسی جگہ کو پاک وصاف کر کے وہاں اعتکاف کرے۔ اسے گھر کی مسجد کہتے ہیں۔ عورت کو مسجد شریف میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مرد ایسی مسجد میں اعتکاف کرے جہاں نماز پنجگانہ با جماعت ہوتی ہو۔ اعتکاف کیلئے سب سے افضل حرم شریف، بعدہٗ مسجد نبوی شریف پھر مسجد اقصیٰ شریف پھر اس مسجد شریف میں جہاں بڑی جماعت ہو۔ پیارے نبی ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرے میں ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس ہمیشگی سے تو یہ معلوم ہوا کہ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ ہے اور پیارے نبی ﷺ نے اس اعتکاف کا امت کو حکم دیا بلکہ رغبت دی تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ اعتکاف واجب نہیں ہے کیونکہ واجب ہونے کیلئے حکم فرمانا ضروری ہے۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ پورے مدینہ منورہ میں پیارے نبی ﷺ اور بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی اعتکاف فرمایا کرتے تھے تمام حضرات صحابہ کرام اعتکاف نہ فرماتے تھے۔ اگر اعتکاف واجب ہوتا تو تمام حضرات صحابہ کرام اعتکاف فرماتے۔ حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد اپنے اپنے دولت سرائے اقدس میں اعتکاف فرمایا۔ مسجد نبوی شریف میں اعتکاف نہ فرمایا۔ ایک مرتبہ ازواج مطہرات نے مسجد نبوی شریف میں اعتکاف فرمایا تھا اور برائے اعتکاف کپڑوں کے خیمے لگائے تھے تو پیارے نبی ﷺ نے وہ خیمے اکھڑوا دیئے تھے۔

(۲۰۴۸) پیارے نبی ﷺ سخی داتا ہیں یوں تو پوری حیات طیبہ سخاوت وفیاضی کی آئینہ دار ہے۔ پیارے نبی ﷺ جیسی سخاوت نہ تو کسی نے کی ہے اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفت جواد کے مظہر ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کریم یعنی سخی داتا فرمایا ہے۔ اتنا بڑا سخی داتا بنایا ہے کہ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اور جو مانگنے والا ہے تو اسکو نہ جھڑکئے۔ (بصیرۃ الایمان ۱۵۴۶) جو بھی اے پیارے نبی ﷺ آپ کے دربار پر آئے دیئے جایئے۔

گداگروں کی تو بات کیا ہے یہاں کے منگتا تو تاجور ہیں
جناب آدم سے تا قیامت کسی کو ان سے مفر نہیں ہے
جو در پہ منگتا چلا گیا ہے تو اسکے دامن کو بھر دیا ہے
قدیری دربار مصطفیٰ میں "نہیں" نہیں ہے "اگر" نہیں ہے

ماہ رمضان شریف میں بحر سخاوت میں اور بھی طغیانی ہوتی تھی۔

(۲۰۵۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ارادہ فرماتے یہ کہ اعتکاف فرمائیں تو نماز فجر ادا فرماتے

ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ۔(رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

پھر داخل ہوتے اعتکاف گاہ میں۔

(۲۰۵۴) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ عیادت فرما لیتے تھے مریض کی حالانکہ پیارے نبی معتکف ہوتے، تو گزرتے پیارے نبی ﷺ

كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔(رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

اس طرح کہ نہ مڑتے تھے، مریض کا مزاج پوچھ لیتے تھے۔

(۲۰۵۵) حدیث شریف: اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً

ترجمہ: سنت ہے معتکف کیلئے یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی اور نہ حاضری دے جنازے میں

وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرْهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ

اور نہ چھوئے بیوی کو اور نہ چمٹے بیوی کو اور نہ نکلے کسی کام کو سوائے اسکے جو ضروری ہے اسکو، اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر روزے کیساتھ

وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔(رواہ ابوداؤد)

اور نہ کرے اعتکاف مگر جماعت والی مسجد میں۔

(۲۰۵۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی جب اعتکاف فرماتے تھے تو بچھا دیا جاتا پیارے نبی کیلئے بستر شریف

اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اِسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔(رواہ ابن ماجۃ)

یا رکھی جاتی پیارے نبی کیلئے مسہری مبارکہ ستون توبہ کے پیچھے۔

2055 हदीस शरीफ़:— सुन्नत है मोतकिफ़ के लिये यह कि न अयादत करे मरीज की और न हाज़िरी दे जनाज़े में और न छुये बीवी को और न चिमटे बीवी को और न निकले किसी काम को सिवाये उसके जो ज़रुरी है उसको और नहीं होता ऐतकाफ़ मगर रोज़े के साथ और न करे ऐतकाफ़ मगर जमाअत वाली मस्जिद में।

2056 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है कि बेशक प्यारे नबी जब ऐतकाफ़ फ़रमाते थे तो बिछा दिया जाता प्यारे नबी के लिये बिस्तर शरीफ़ या रखी जाती प्यारे नबी के लिये मसहरी मुबारका सुतूने तौबा के पीछे।

2057 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मोतकिफ़ के बारे में कि ऐतकाफ़ बआज रखता है गुनाहों से और सवाब दिया जाता है तमाम नेकियों का तमाम नेकी करने वालों की तरह।

(121) कुरआने करीम के फ़ज़ाइल का बाब

2058 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेहतरीन तुम में से वो है जो सीखे कुरआने करीम और सिखाये कुरआने करीम को।

2059 हदीस शरीफ़:— हज़रते अक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हम सुफ़्फ़ा (चबूतरे) पर थे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कौन तुम में से चाहता है कि निकला करे हर दिन बुतहान जगल की तरफ़ या अक़ीक़ बाज़ार की तरफ़ तो वापस आये दो

جنت مانگنے والوں کو جنت، رحمت مانگنے والوں کو رحمت مال ومنال مانگنے والوں کو مال ومنال، فضل وکمال مانگنے والوں کو فضل وکمال، حسن وجمال مانگنے والوں کو حسن وجمال، لقائے ذوالجلال مانگنے والوں کو لقائے ذوالجلال۔ اور کمال جود ونوال یہ کہ جس نے خود رسول بے مثال سے خود انکو مانگا تو اپنا قرب ووصال تو جہ لازوال سے نوازا۔

سائل نے جو مانگا ہے واللہ وہ پایا ہے
دربار محمد یہ میں انکار نہیں دیکھا (یا نبی)

مسلمانوں کو بھی رمضان شریف میں خوب سخاوت کی جوت جگانا چاہیے کہ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کی سنت کریمہ ہے۔ ہر رمضان شریف میں حضرت جبریل پیارے نبی ﷺ سے پورے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کا ہر رمضان شریف میں دور کرنا چاہیے یہ پیارے رسول ﷺ کی پیاری سنت ہے اور حضرت جبریل امین کی بھی۔ پیارے نبی ﷺ جب ہر رمضان شریف میں جبریل امین سے دور کرتے تھے تو پیارے نبی ﷺ پہلے ہی سے پورا جانتے تھے اور حافظ قرآن تھے۔ نزول قرآن کریم تو امت پر احکام جاری کرنے کیلئے ہوا ہے۔ کیونکہ ہر رمضان شریف میں حضرت جبریل امین پیارے نبی ﷺ کا پورا قرآن کریم سن بھی رہے ہیں اور پیارے نبی ﷺ حضرت جبریل کا پورا قرآن کریم سماعت بھی فرما رہے ہیں حالانکہ نزول قرآنی کی تکمیل تو وصال شریف سے کچھ پہلے ہوئی ہے۔ یہ تلاوت قرآن کریم اور قرآن کریم کا یہ دور رمضان شریف اور خصوصیت کیساتھ اور بحالت اعتکاف ہوتا تھا اس لئے یہ حدیث شریف باب اعتکاف کی زینت بنی۔ "پیارے نبی ﷺ کی سخاوت خیر بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ تھی" اس بات کو پڑھئے اور جھومئے۔ کون نہیں جانتا کہ ہوا کی سخاوت پر عالم قائم ہے کیونکہ ہر شخص ہوا سے ہی سانس لیتا ہے ہوا ہی پر تمام جانداروں کا دارومدار ہے اگر ہوا اپنا دامن سخاوت سمیٹ لے تو تمام جاندار اپنی زندگیوں کا پورا بستر اسمیٹ لیں۔ ہوا کی فیاضیاں ہی بادلوں کو لاتی ہیں جس سے بارش ہوتی ہے کھیت ہرے بھرے ہوتے ہیں باغات پھولتے پھلتے ہیں۔ ہوا ہر جگہ موجود ہے تو جب ہوا کی یہ شان وفیضان ہے اور پیارے نبی ﷺ کی فیاضیاں اور سخاوت ہوا سے کہیں زیادہ ہیں تو پھر پیارے نبی ﷺ کے جود وکرم فضل وسخا حضور وعطا کی شان کو کوئی کیسے سمجھ سکتا ہے۔

ان کے جود وکرم کی نہیں کوئی حد بس یہ کہہ لیجئے ازازل تا ابد
ہر نئی سے نئی نعمت کبریا مصطفیٰ کے خزینے میں موجود ہے

اللہ تعالیٰ بھی کریم ہے اور پیارے رسول ﷺ بھی کریم ہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں خوب اور بہت خوب جود وکرم فرماتا ہے تو سنت الٰہیہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے پیارے نبی ﷺ بھی رمضان شریف میں اور بھی زیادہ فیاضی کے جوہر دکھاتے تھے چونکہ

خدا کی ہر صفت کے مظہر کامل محمد ہیں
خدا کی معرفت ہوگی محمد ہی کی پہچاں سے (یا نبی)

اعلان نبوت سے لیکر ہجرت کے بعد تک شروع ہی سے ہر رمضان مبارک میں حضرت جبریل امین پیارے نبی ﷺ سے ایک پارے کی دور کرنیکا شرف حاصل کرتے تھے جس سے پورے رمضان شریف میں ایک ختم قرآن کریم ہو جاتا تھا۔ اور وصال شریف کے سال دو پارے یومیہ کے حساب سے دور کیا جس سے پورے مہینے میں دو ختم قرآن کریم ہوئے۔ دو قرآن کریم کا دور ختم کرانا اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو اپنے وصال شریف کا علم تھا کہ اسی سال وصال شریف ہوگا اسی لئے خصوصی تیاری ہو رہی ہے۔ ہر شخص بڑھاپے اور مرض وفات میں خصوصیت کیساتھ سفر آخرت کا اہتمام کرے کہ دنیاوی تعلقات کم کرے اور عبادات و ریاضات کا ماحول بنائے تاکہ دنیا سے سرخرو جائے۔

(۲۰۴۹) رمضان شریف میں قرآن کریم کا دور کرنا سنت ہے گویا کہ افضل رسول سے افضل فرشتہ افضل مہینے میں افضل کلام افضل مقام میں لاکر سنتے بھی تھے اور سناتے بھی تھے۔

(۲۰۵۰) پیارے نبی ﷺ کے حجرۂ مبارکہ کا دروازہ شریف مسجد نبوی شریف میں تھا۔ پیارے نبی ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد میں جلوہ افروز رہتے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں پیارے نبی ﷺ اپنا سر اقدس حجرے شریف کے دروازہ مبارکہ میں سے اندر فرما دیتے اور حضرت عائشہ کنگھی شریف کر دیتی تھیں۔ معتکف کا اپنے جسم کا کوئی حصہ مسجد سے

(۲۰۵۷) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِی الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف کے بارے میں کہ اعتکاف باز رکھتا ہے گناہوں سے

وَيُجْزٰی لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (رواہ ابن ماجۃ)

اور ثواب دیا جاتا ہے تمام نیکیوں کا تمام نیکیاں کرنے والوں کی طرح۔

﴿ بَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ ترجمہ: قرآن کریم کے فضائل کا باب ﴾

(۲۰۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہترین تم میں وہ ہے جو سیکھے قرآن کریم کو اور سکھائے قرآن کریم کو۔

(۲۰۵۹) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ اور ہم صفہ (چبوترے) پر تھے

فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِیَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کون تم میں سے چاہتا ہے کہ نکلا کرے ہر دن بطحان جنگل کی طرف یا عقیق بازار کی طرف تو واپس آئے دو اونچی اونٹنیاں لیکر

فِیْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ

بغیر گناہ کئے بنا رشتہ توڑے، تو عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ہم سب چاہتے ہیں یہ تو فرمایا پیارے رسول نے کیوں نہ چلا جایا کرے صبح کو ہر ایک تم میں کا

اِلَی الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰہِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ

مسجد شریف کی طرف تو سیکھ لے یا تلاوت کرے دو آیات کریمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، بہتر ہے اس کیلئے دو اونٹنیوں سے اور تین آیات کریمہ

خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ (رواہ مسلم)

بہتر ہیں اس کیلئے تین اونٹنیوں سے اور چار آیات کریمہ بہتر ہیں اس کیلئے چار اونٹنیوں سے اور اسی حساب سے گنتی آیات کریمہ کی اونٹنیوں سے۔

ऊंची ऊंटनियां लेकर बगैर गुनाह किये बिना रिशता तोड़े तो अर्ज किया हमने या रसूलुल्लाह हम सब चाहते हैं यह, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्यों न चला जाया कर सुबह को हर एक तुममें का मस्जिद शरीफ़ की तरफ़ तो सीख ले या तिलावत करे दो आयाते करीमा अल्लाह तआला की किताब से, बेहतर है उसके लिये दो ऊंटनियों से और तीन आयाते करीमा बेहतर हैं उसके लिये तीन ऊंटनियों से और चार आयाते करीमा बेहतर हैं चार ऊंटनियों से और इसी हिसाब से गिनती आयाते करीमा की ऊटनियों से।

2060 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी है उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या पसंद करता है कोई तुममें का कि जब लौटे अपने घर बार की तरफ़ तो पाये अपने घर में तीन ऊंटनियां बड़ी मोटी? हमने अर्ज़ किया हाँ, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तीन आयाते करीमा पढ़ लिया करो उनको अपनी नमाज़ में तो बेहतर हैं उनके लिये तीन ऊंटनियों से जो बड़ी हों मोटी हों

2061 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि माहीरे कुरआन करीम मौअज्ज़िज़ फ़रिश्तों और मौअज्ज़म नबियों के साथ होगा और जो शख्स कुरआने करीम की तिलावत करता है और अटकता है तिलावत करने में और वो गिरां है उस तिलावत करने वालों पर तो उसके लिये डबल सवाब है।

2062 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं रश्क मगर दो

باہر نکالنا جائز ہے اسے مسجد سے نکلنا نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح حائضہ عورت کا اپنے بعض اعضا کو مسجد میں داخل کردینا جائز ہے۔ کنگھی مسجد میں نہ کرنا بہتر ہے کہ اس سے مسجد میں بال گریں گے اور اڑیں گے جو کام مسجد میں رہکر کئے یا کرائے جاسکتے ہیں ان کاموں کیلئے معتکف مسجد سے باہر نہ نکلے۔ معتکف کیلئے حاجت انسانی سے مراد چار کام ہیں: پیشاب، پاخانہ، غسل جنابت، نماز جمعہ۔ اگر اس مسجد میں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو کہ جس میں اعتکاف کر رہا ہے اور جمعہ اس پر فرض ہو۔ معتکف غسل نفل کیلئے اگر مسجد میں رہتے ہوئے کسی ٹپ وغیرہ میں اس طرح غسل کرے کہ مسجد میں مستعمل پانی نہ گرے تو مسجد ہی میں غسل کرلیا جائے غسل خانے میں نہ جائے۔

(۲۰۵۱) عام طور پر زمانہ جاہلیت' پیارے نبی ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے کے زمانے کو کہتے ہیں۔ جبکہ اہل عرب کفر و شرک کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں اوندھے پڑے تھے اور سابقہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی نورانی تعلیمات گم ہو چکی تھیں۔ مگر اس حدیث شریف میں اشاعت نبوت سے پہلے کا زمانہ مراد ہے کیونکہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ نذر قبول اسلام کے بعد کی ہے کہ آپ نے مسلمان ہونیکے بعد یہ نذر مانی تھی مگر پوری نہ فرما سکے کیونکہ کفار کی شرارت زوروں پر تھی اور سنگین خطرات محسوس کرتے ہوئے کفار حضرت عمر فاروق اعظم کو رات میں مسجد سے حرم شریف سے گزرنے نہ دیتے تھے اور آپ بھی رات کو مسجد حرم شریف میں بربنائے مصلحت برائے اعتکاف ٹھہرنا نہ چاہتے تھے۔ رات سے مراد پورے چوبیس گھنٹے ہیں یعنی دن و رات کا اعتکاف کیونکہ نذر کے اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور روزہ دن میں ہوتا ہے اور بنا روزے کے اعتکاف نہیں جیسا کہ صراحت کیساتھ حدیث شریف آرہی ہے۔ صراحت کے ہوتے ہوئے اشارے پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث شریف میں نذر پورا کرنیکا حکم بھی وجوبی ہے کیونکہ حضرت عمر فاروق اعظم نے یہ نذر قبول اسلام کے بعد مانی تھی۔ مسلمان کی نذر درست ہے۔ اگر کوئی کافر زمانہ کفر میں کسی اچھے کام کی نذر مانے پھر مسلمان ہوجائے تو اسے نذر پورا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

(۲۰۵۲) پیارے نبی ﷺ نے بلا عذر کبھی اعتکاف نہ چھوڑا اگر ایک مرتبہ اعتکاف چھوٹا بھی تو کسی معذوری و مجبوری کی وجہ سے۔ پیارے نبی ﷺ ہمیشہ رمضان شریف کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ظاہر یہ ہے کہ دو عشروں کا یہ اعتکاف گزشتہ اعتکاف کی قضا تھی اور یہ قضا پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات سے ہے ورنہ پیارے نبی ﷺ پر اعتکاف فرض نہ تھا۔ اور قضا صرف فرض و واجب کی ہوتی ہے۔ جیسے ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ کی سنت ظہر چار رکعتیں رہ گئیں تھیں تو بعد عصر انکی قضا فرمائی پھر ہمیشہ یہ رکعتیں ادا فرماتے ہی رہے وہ بھی پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے تھا۔ البتہ مؤقت نفلوں کی قضا کرلینا بہتر ہے جیسے نفل تہجد۔

(۲۰۵۳) اعتکاف سنت ہو کہ فرض بعد نماز عصر شروع کیا جائیگا۔ پیارے نبی ﷺ کا اعتکاف گاہ میں بعد نماز فجر داخلہ یہ تیاری اعتکاف کی بنا پر تھا اصل اعتکاف بعد نماز عصر شروع فرماتے۔ "اعتکاف گاہ میں" کا لفظ ہی بتارہا ہے کہ اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے تھے اعتکاف شروع نہ فرماتے تھے ورنہ عبارت یوں ہوتی کہ بعد نماز فجر اعتکاف شروع فرماتے۔ اعتکاف شروع کرنا اور چیز ہے اور اعتکاف گاہ میں داخل ہونا اور چیز ہے۔ اعتکاف گاہ سے مراد چٹائی کا وہ حجرہ ہے جو پیارے نبی ﷺ کے اعتکاف کیلئے بنایا جاتا تھا کہ چٹائی گول کرکے کھڑی کردیجاتی تھی اور گول حجرے کی شکل بن جاتی تھی۔

(۲۰۵۴) پیارے نبی ﷺ اعتکاف کی حالت میں ضرورت انسانی کیلئے مسجد نبوی شریف سے باہر تشریف لے جاتے اور اتفاقاً کوئی بیمار سر راہ مل جاتا تو چلتے چلتے مزاج پرسی فرمالیتے تو نہ ٹھہرتے اور نہ اس بیمار کی خاطر راستے سے مڑتے اگر کوئی معتکف بیمار کی مزاج پرسی کیلئے نماز ادا کرنے کی مقدار ٹھہر جائے تو اسکا اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر ایک نماز کے ادا کرنے کی مقدار سے کم ٹھہرا تو اعتکاف مکروہ ہوجائیگا۔

(۲۰۵۵) اس حدیث شریف میں سات باتیں صراحت کیساتھ ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ (۱) معتکف مریض کی مزاج پرسی کیلئے نہ تو مسجد شریف سے نکلے اور نہ مسجد کے باہر ٹھہرے گزشتہ حدیث پاک

میں چلتے چلتے مزاج پرسی مراد تھی اور اس حدیث پاک میں ٹھہر کر مزاج پرسی مراد ہے (۲) نماز جنازہ کیلئے بھی مسجد شریف سے باہر نہ جائے اگر خارج مسجد میں نماز جنازہ ہو رہی ہو کہ معتکف اندرون مسجد شریف رہنا چاہیے بلا ضرورت وضو اور غسل کے لئے بھی نہ جائے اگرچہ غسل اور وضو خانہ حدود مسجد میں ہوتے ہیں۔ (۳) معتکف اپنی بیوی کا نہ تو شہوت سے ہاتھ چھوئے (۴) نہ اسے چپٹائے اور نہ صحبت کرے۔ صحبت سے تو اعتکاف جاتا رہیگا اور بوس وکنار اور شہوت چھونے سے اگر انزال ہوگیا تو اعتکاف بھی گیا اور اگر انزال نہ ہوا تو سخت مکروہ ہوا (۵) نفلی غسل، گرمی کے غسل کیلئے بھی مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ پیشاب پاخانے، غسل جنابت کیلئے نکل سکتا ہے یہاں تک کہ جس پر جمعہ فرض نہیں جیسے عورت و دیہاتی وہ نماز جمعہ کیلئے بھی مسجد سے باہر نہیں نکل سکتا۔ (۶) بنا روزہ اعتکاف نہیں ہوتا یہ حکم اعتکاف فرض اور اعتکاف سنت کیلئے ہے کہ دونوں اعتکافوں میں روزہ شرط ہے۔ اعتکاف نفل میں نہ تو روزہ شرط ہے اور نہ وقت کی پابندی ہے یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے کہ اعتکاف فرض وسنت میں روزہ شرط ہے کہ بنا روزے اعتکاف ہوتا ہی نہیں۔ (۷) جماعت والی مسجد شریف میں اعتکاف کرے یہ حکم مردوں کیلئے ہے کہ مرد مسجد شریف ہی میں اعتکاف کرسکتا ہے عورتوں کے اعتکاف کیلئے مسجد شرط نہیں ہے وہ اپنے گھروں میں اعتکاف کریں مسجد جامع سے مراد جماعت والی مسجد ہے جہاں مؤذن و امام بھی ہوں اور نماز پنجگانہ با جماعت ہوتی ہو ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہیے۔ اگر مسجد جامع سے جامع مسجد مراد ہوں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے تو یہ حکم استحبابی ہوگا کہ عام مساجد مبارکہ کے مقابلے میں جامع مسجد میں کہ جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو اعتکاف مستحب ہے۔ اعتکاف ہر مسجد شریف میں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اور جب تم اعتکاف کر رہے ہو مسجدوں میں۔ (بصیرۃ الایمان ۷۶) سب سے افضل اعتکاف حرم کعبہ شریف یعنی مسجد حرام شریف میں ہے پھر مسجد نبوی شریف میں پھر بیت المقدس میں پھر وہاں جہاں کا امام افضل ہو پھر وہاں کہ جہاں جماعت بڑی ہوتی ہو۔

(۲۰۵۶) پیارے نبی ﷺ ہمیشہ "ستون توبہ" کے پاس اعتکاف فرمایا کرتے تھے کبھی وہاں پیارے نبی ﷺ کیلئے بستر بچھا دیا جاتا اور کبھی مسہری بچھا دی جاتی۔ معتکف مسجد میں چارپائی مسہری تخت پر سو سکتا ہے بشرطیکہ یہ پاک صاف ہوں۔ ستون توبہ: مسجد نبوی شریف کے چند ستونوں میں سے ایک ستون کا نام ہے۔ اس ستون کا نام ستون توبہ رکھے جانے کا بھی ایک سبب ہے اور وہ یہ کہ سیدنا حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک تقصیر ہوگئی تھی انہوں نے اپنے آپکو اس ستون سے بندھوا دیا تھا اور کئی روز تک بندھے رہے کئی دن بیت جانیکے بعد ان کی توبہ قبول فرمائی گئی تو پیارے نبی ﷺ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے انہیں کھول دیا اسلئے اسکا نام ستون توبہ ہے۔ اب حضرات حجاج کرام اس ستون توبہ کے پاس کھڑے ہوکر توبہ واستغفار کرتے ہیں۔

(۲۰۵۷) اعتکاف کا ایک فائدہ تو فوری ہے کہ اعتکاف معتکف کو گناہوں سے روکے رکھتا ہے کیونکہ اکثر گناہ اختلاط یعنی ملنے جلنے پر ہوتے ہیں جیسے جھوٹ، چوری، چغلی وغیرہا۔ معتکف گوشہ نشیں ہوتا ہے اور مسجد میں ٹکا رہتا ہے۔ اگر کوئی آئیگا تو اسے اعتکاف کا بھی لحاظ ہوگا اور مسجد کا بھی خیال ہوگا۔ اسلئے آنیوالا بھی بری بات نہ کرتا ہے اور نہ اس سے ہوتی ہیں۔ معتکف اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں کے کرنے سے محروم رہ گیا تھا جیسے زیارت قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مزاج پرسی، نماز جنازہ میں حاضری وغیرہا۔ ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا رہتا ہے جیسے یہ اعمال صالحہ کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ نمازی، حاجی، طالب علم دین کا بھی یہی حال ہے۔

(۲۰۵۸) فضائل، فضیلت کی جمع ہے۔ فضیلت اس خصوصی بزرگی کو کہتے ہیں جو دوسرے کو حاصل نہ ہو۔ عمومی فضائل قرآن کریم کہ پورے قرآن کریم کے فضائل یا بعض خصوصی فضائل قرآن کریم کہ یا بعض سورتوں کے فضائل یا بعض آیات کریمہ کے فضائل معہ فوائد اور تاثیرات آیات کریمہ میں حمد ونعت ومناقب فوائد اور تاثیرات ہیں وہ ذکر بھی افضل ذاکر بھی اعلیٰ اور مذکور بھی بہتر۔ مگر جن آیات کریمہ میں کفار کا ذکر ہے وہاں ذاکر اعلیٰ، ذکر افضل، مگر مذکور بدترین خلق۔ سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھنے میں پورے قرآن کریم کا ثواب ہے

کہ یہ سورۂ اخلاص حمد ونعت پر مشتمل ہے۔ اور سورۂ لہب کہ اس میں سورۂ اخلاص سے تیس حروف زیادہ ہیں اگر اس سورت کو تین سو مرتبہ بھی پڑھ لیا جائے تو بھی پورے قرآن کریم کا ثواب نہیں ملے گا۔ کعبہ معظمہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کا گھر ہے مگر رکن اسود بہت ہی اعلیٰ و بالا ہے۔ مسجد پوری کی پوری بیت اللہ ہے مگر محراب ومنبر اعلیٰ ہیں۔ اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تمام قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو یہ فرق کیسا۔ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام اور حضرات اولیاء کرام میں بھی فرق مراتب موجود ہے حالانکہ یہ سبکے سب اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ یہ رسل ہیں۔ فضیلت دی ہم نے انکے بعض کو بعض پر بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے کلام فرمایا اللہ نے۔ اور بلند فرمایا ان میں سے بعض کو درجوں۔ (بصیرۃ الایمان ۱۰۶) قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے۔ (۱) بچوں کو روزانہ ہجے کیساتھ قرآن کریم سکھانا (۲) حضرات قراء کرام کو تجوید سیکھنا، سکھانا (۳) حضرات حفاظ کرام کو قرآن کریم حفظ کرنا کرانا (۴) حضرات علماء کرام کا قرآنی احکام بذریعہ احادیث کریمہ وفقہ مبارکہ سیکھنا سکھانا (۵) حضرات صوفیاء کرام کا اسرار ورموز قرآن کریم بسلسلہ طریقت سیکھنا سکھانا، یہ سب قرآن کریم ہی کی تعلیم ہے قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا صرف تلاوت کرنے سے افضل ہے کیونکہ سمجھ کر پڑھنے میں الفاظ قرآن کریم بھی ہیں اور احکام قرآن کریم بھی۔ اور تلاوت میں صرف الفاظ قرآن کریم ہیں سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں ہے بھلائی اس عبادت میں کہ نہ ہو جسمیں سمجھ بوجھ اور نہ اس تلاوت میں خوبی جس میں غور وفکر نہو (احیاء العلوم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۸۵) کلام الٰہی تمام کلاموں میں افضل ہے۔ اسکی تعلیم تمام کاموں سے بہتر ہے۔ الفاظ قرآن کریم کا نزول پیارے نبی ﷺ کے پیارے کانوں پر ہوا اور اسرار واحکام کا نزول پیارے نبی ﷺ کے پیارے دل پر ہوا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اسلئے انہوں نے اتارا قرآن کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۶) قرآن کریم پر عمل کرنا قرآن کریم کے علم حاصل کرنیکے بعد ہے لہٰذا عالم قرآن کریم، عامل قرآن کریم سے افضل ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام عالم تھے اور حضرات ملائکہ کرام عامل۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام ان سب سے افضل رہے کہ مسجود ملائکہ بنے۔

(۲۰۵۹) "صفہ" ایک چبوترا سائے دار جو مسجد نبوی شریف سے متصل پیچھے کی جانب تھا۔ یہاں حضرات مہمانان نبوی بھی اترتے تھے اور علم حاصل کرنیوالے حضرات صحابہ وہاں مستقل رہتے تھے۔ انہیں کے نقوش قدم چومنے والوں کو "صوفیاء" کہا جاتا ہے یعنی دل کی صفائی رکھنے والے حضرات۔ ان حضرات فقراء صحابہ کرام کو اصحاب صفہ کہا جاتا ہے انکی تعداد کم وبیش ہوتی رہتی تھی کم سے کم ان کی تعداد ستر رہی اور زیادہ سے زیادہ انکی تعداد دو سو تک پہونچی۔ گویا کہ یہ پہلا دینی اسلامی مدرسہ تھا جسے پیارے نبی ﷺ نے قائم فرمایا تھا۔ جسکے طلبہ و متعلمین یہ جماعت صحابہ کرام تھی۔ اسی مدرسے کے تعلیم یافتہ سیدنا حضرت ابوہریرہ اور سیدنا حضرت عقبیٰ بن طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے علم وعمل کے پیکر کو صوفی کہا جاتا ہے مگر اب انقلاب ہے۔ "بطحان" یہ مدینے شریف کا جنگل ہے اور عقیق مدینہ شریف سے تقریباً پانچ کلومیٹر فاصلے پر ایک مقام ہے جہاں بازار لگتا ہے اور اس بازار میں جانور زیادہ فروخت ہوتے ہیں پیارے نبی ﷺ نے سوال فرما کر قیامت تک کے مسلمانوں کو رغبت دلائی باقی رہنے والی نعمتوں کی اور نفرت دلائی فنا ہو جانے والی چیزوں کی۔ حضرات اصحاب صفہ اگرچہ تارک الدنیا تھے مگر دین کی اشاعت وتبلیغ کیلئے دنیا کے حصول کو بھی عبادت ہی جانتے تھے کیونکہ دنیا بھی اگر برائے دین ہو تو وہ دنیا بھی دین ہی ہے۔ اس حدیث شریف میں پوری امت مسلمہ کو تعلیم ہے کہ دنیاوی کاروبار میں مشغول ہونے سے پہلے کچھ علم قرآن کریم حاصل کرلیا کریں۔ صبح کو تلاوت قرآن کریم کرلیا کریں کہ دن بھر کے کاموں میں برکت رہے۔ اسلئے عموماً صبح کو تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے اور جگہ جگہ دینی درس بھی ہوتا ہے کہیں ترجمۂ قرآن کریم تو کہیں دینی کتب کا درس۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ تخت والی مسجد میں صبح کو فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب کتاب پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ ایک آیت قرآنی کا سیکھنا اور اسکی تعلیم میں مشغول رہنا ایک اونٹنی

(۲۰۶۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا پسند کرتا ہے کوئی تم میں کا

اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ

کہ جب لوٹے اپنے گھر بار کی طرف تو پائے اپنے گھر میں تین اونٹنیاں بڑی موٹی؟ ہم نے عرض کیا ہاں، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ تین آیات کریمہ

یَقْرَءُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔ (رواہ مسلم)

کہ پڑھ لیا کرو انکو اپنی نماز میں تو بہتر ہیں ان کیلئے تین اونٹنیوں سے جو بڑی ہوں موٹی ہوں۔

(۲۰۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ماہر قرآن کریم معزز فرشتوں اور معظم نبیوں کے ساتھ ہوگا

وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اٹکتا ہے تلاوت کرنے میں اور وہ گراں ہے اُس تلاوت کرنیوالے پر تو اس کیلئے ڈبل ثواب ہے۔

(۲۰۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں رشک مگر دو شخصوں پر، ایک شخص تو وہ کہ عطا فرمایا اسکو اللہ تعالیٰ نے

الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا

علم قرآن کریم کہ وہ عمل پیرا ہے اس پر رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں، اور ایک شخص وہ کہ عطا فرمایا اسکو اللہ تعالیٰ نے مال

فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے، رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں۔

(۲۰۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اُس مومن کی مثال جو تلاوت کرتا ہے قرآنِ کریم ترنج پھل کی سی ہے

शख़्सों पर, एक शख़्स तो वो कि अता फ़रमाया उसको अल्लाह तआला ने इल्मे कुरआने करीम कि वो अमल करता है उस पर रात के अवक़ात और दिन के अवक़ात में, और एक शख़्स वो है कि अता फ़रमाया उसको अल्लाह तआला ने माल तो वो खर्च करता है उसमें से रात के अवकात में और दिन के अवकात में।

2063 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस मोमिन की मिसाल जो तिलावत करता है कुरआने करीम तरन्ज फल की सी है जिसकी खुशबू भी अच्छी और जिसका ज़ायका भी अच्छा और मिसाल उस मोमिन की जो कुरआने करीम की तिलावत नहीं करता छुआरे की सी है कि नहीं है उसमें खुशबू उसका ज़ायका मीठा है और मिसाल मुनाफ़िक़ की जो कुरआने करीम नहीं पढ़ता कढ़वे फल (इंदराइन) की सी है कि नहीं है उसमें कोई खुशबे और मज़ा उसका कढ़वा और मिसाल उस मुनाफिक की जो कुरआने करीम पढ़ता है रिहान घास की सी जिसकी खुशबू अच्छी और मज़ा कढ़वा है।

2064 हदीस शरीफ़:– मोमिन जो कुरआने करीम तिलावत करता है और अमल करता है उस पर तो तरन्ज फल की तरह है और वो मोमिन जो कुरआने करीम की तिलावत नहीं करता और अमल करता है उस पर, छुआरे की तरह है।

2065 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला बुलन्द फ़रमायेगा इस किताब के ज़रिये लोगों को और गिरा देगा इसी किताब की ज़रिये दूसरे लोगों को।

کے مالک بن جانے سے بہتر ہے۔ ورنہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ تو تمام دنیا سے بہتر ہے۔ یہ مثال بھی تقریب ذہن کیلئے ہے جیسے میٹھی نیند سونے والوں سے کہا جاتا ہے کہ نماز بہتر ہے نیند سے حالانکہ نماز تو ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(۲۰۶۰) قرآن کریم نور ہے اور جب نماز شریف میں پڑھا جائے تو نور علیٰ نور ہے اور حرم شریف میں بحالت نماز شریف پڑھا جائے تو پھر اسکی برکتیں بے شمار و بے حصار ہو جاتی ہیں۔ اونٹنیوں سے تو صرف دنیا کا نفع وابستہ ہے مگر آیات قرآنیہ میں تو دین و دنیا کے منافع ہیں اور باقی چیز فانی چیز سے بہتر ہے۔ اسلام میں ترک دنیا بھی منع ہے بلکہ جو دنیا دین کمانے کا ذریعہ ہو وہ بھی دین ہے۔

(۲۰۶۱) "ماہر قرآن کریم" وہ عالم قرآن کریم ہے جو الفاظ قرآن کریم معانی و مسائل قرآن کریم، اسرار و رموز قرآن کریم سے واقف ہو اور اس ماہر قرآن کریم عالم کا بڑا مرتبہ ہے کہ یہ حضرات ملائکہ کرام اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا سا کام کرتا ہے اسلئے اسکا حشر بھی انہیں مقدس جماعتوں کیساتھ ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اچھوں کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

انبیاء کا جسے بھی ساتھ ملے
ہر الم سے اسے نجات ملے (انتخاب قدیری)

کوئی کند ذہن موٹی زبان والا قرآن کریم نہ سیکھ سکے مگر کوشش میں لگا رہے کہ مرتے دم تک کوشش کیے جائے یا لکنت کے سبب مشقت و محنت سے تلاوت کرے کہ بار بار اٹکتا ہے تو ایسے اشخاص ڈبل ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ ڈبل ثواب ماہر عالم قرآن کریم کے مقابلے میں نہیں ہے یہ تو حضرات انبیاء کرام و ملائکہ عظام کیساتھ ہوگا بلکہ یہ لکنت و اٹک کیساتھ قرآن کریم پڑھنے والا اس قاری قرآن کریم کے مقابلے میں ڈبل ثواب پائیگا جو بے تکلف بے تکان بے اٹک قرآن کریم تلاوت کرتا ہے۔

(۲۰۶۲) یہاں حسد بمعنی غبطہ اور رشک ہے حسد تو نہ دنیا دار پر جائز ہے اور نہ دیندار پر۔ شیخ نجدی شیطان لعین کو سیدنا حضرت آدم علیہ السلام پر حسد انکی دینی عظمت پر ہوا تھا نہ کہ دنیاوی مال و دولت پر مگر مارا گیا۔ حسد کے معنی ہیں دوسرے کی نعمت پر جلنا کڑھنا اور اسکا زوال چاہنا اور غبطہ رشک کے معنی میں ہے دوسرے کی سی نعمت اپنے لئے بھی چاہنا۔ دینی چیزوں میں رشک جائز ہے علم قرآن کریم پر عمل پیرا عالم دین متین ہو، عامل قرآن کریم ہو، اعمال صالحہ کا خوگر ہو اور قرآنی احکام و مسائل میں تدبر و تفکر کرتا ہو انسان جس شغل میں جئے گا انشاء المولیٰ القدیر اسی شغل میں مریگا اور اسی میں پھر اٹھے گا بعض حضرات صحابہ کرام قبر میں بھی قرآن کریم تلاوت فرماتے سنے گئے۔ فقیر قدیری کے والدین کریمین علیہما الرحمت والرضوان اکثر بیان فرمایا کرتے تھے کہ فقیر قدیری اکثر راتوں کو بحالت خواب چار چار پارے تلاوت کر لیتا ہے۔

(۲۰۶۳) ایک مومن کو ہمیشہ قرآن کریم کی تلاوت میں شغف رکھنا چاہیے کیونکہ قرآن کریم میں مشغولیت بڑی عبادت ہے۔ خواہ معانی سمجھے یا نہ سمجھے۔ "ترنج" عربی پھل ہے جسکا رنگ دیدہ زیب، خوش ذائقہ، خوشبودار اور مقوی دل و معدہ ہوتا ہے۔ اس مومن قاری کی تلاوت سے ایمان والے ایمانی لذت بھی حاصل کرتے ہیں اور ثواب بھی اور خود قاری کو بھی لذت و ثواب دونوں ملتے ہیں۔ قرآن کریم بہت ہی مزے دار کلام ہے غافل مسلمان کہ اسکا ظاہر تو کوئی خاص اچھا نہیں ہے مگر باطن تو نور ایمان سے منور ہے۔

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے
سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے (یا نبی)

کافر و مشرک اور منافق کے مقابلے میں مومن غافل کی صحبت اچھی ہے کہ ایمانی باتیں تو سننے کو مل ہی جائیں گی ایمانی کلام کا تو کانوں میں رس گھولے گا یہ بھی کم بات نہیں ہے۔

بحکم مصطفیٰ صحبت اثر انداز ہوتی ہے
منافق کے قریں رہنا بھی تو اک سم قاتل ہے (یا نبی)

"اندرائن" ایک مشہور کڑوا پھل ہے جس میں کوئی بو نہیں اور سخت کڑوا ہوتا ہے منافق کے ظاہر و باطن دونوں خراب نقصان دہ ہیں بے دین جو ریاء و نمائش کے طور پر اور سنی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اگر قرآن پڑھے تو خود تو منہ کا مزہ خراب رکھتا ہے کہ کھرا ہے مگر سننے والوں کو کچھ نہ کچھ لذت آ ہی جاتی ہے جیسے ریحانہ گھاس کہ ہے تو بد مزہ مگر اسکی خوشبو سے دماغ کو کچھ نہ کچھ سرور آ ہی جاتا ہے۔

رِیۡحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعۡمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الۡمُؤۡمِنِ الَّذِیۡ لَایَقۡرَأُ الۡقُرۡاٰنَ مَثَلُ التَّمۡرَةِ لَارِیۡحَ لَهَا

جس کی خوشبو بھی اچھی اور جسکا ذائقہ بھی اچھا اور مثال اُس مومن کی جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا چھوہارے کی سی ہے کہ نہیں ہے اس میں خوشبو،

وَطَعۡمُهَا حُلۡوٌ وَمَثَلُ الۡمُنَافِقِ الَّذِیۡ لَایَقۡرَأُ الۡقُرۡاٰنَ کَمَثَلِ الۡحَنۡظَلَةِ لَیۡسَ لَهَا رِیۡحٌ وَّطَعۡمُهَا مُرٌّ

اُس کا ذائقہ میٹھا ہے، اور مثال منافق کی جو قرآنِ کریم نہیں پڑھتا کڑوے پھل (اندرائن) کی سی ہے کہ نہیں ہے اُس میں کوئی خوشبو اور مزہ اسکا کڑوا

وَمَثَلُ الۡمُنَافِقِ الَّذِیۡ یَقۡرَأُ الۡقُرۡاٰنَ مَثَلُ الرَّیۡحَانَةِ رِیۡحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعۡمُهَا مُرٌّ۔ (رواہ المسلم والبخاری)

اور مثال اُس منافق کی جو قرآنِ کریم پڑھتا ہے ریحان گھاس کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا۔

(۲۰۶۴) حدیث شریف: اَلۡمُؤۡمِنُ الَّذِیۡ یَقۡرَأُ الۡقُرۡاٰنَ وَیَعۡمَلُ بِهٖ کَالۡاُتۡرُجَّةِ وَالۡمُؤۡمِنُ الَّذِیۡ

ترجمہ: مومن جو قرآنِ کریم تلاوت کرتا ہے اور عمل کرتا ہے اس پر تو ترنج پھل کی طرح ہے، اور وہ مومن جو

لَایَقۡرَأُ الۡقُرۡاٰنَ وَیَعۡمَلُ بِهٖ کَالتَّمۡرَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

قرآنِ کریم کی تلاوت نہیں کرتا اور عمل کرتا ہے اس پر چھوہارے کی طرح ہے۔

(۲۰۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَرۡفَعُ بِهٰذَا الۡکِتَابِ اَقۡوَامًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بلند فرمائیگا اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کو

وَیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیۡنَ۔ (رواہ مسلم)

اور گرا دیگا اسی کتاب کے ذریعہ دوسرے لوگوں کو۔

(۲۰۶۶) حدیث شریف: اِنَّ اُسَیۡدَ بۡنَ حُضَیۡرٍ قَالَ بَیۡنَمَا هُوَ یَقۡرَأُ مِنَ اللَّیۡلِ سُوۡرَةَ الۡبَقَرَةِ

ترجمہ: بیشک حضرت اُسید ابن حضیر نے فرمایا اس دوران کہ حضرت اُسید تلاوت فرما رہے تھے رات کو سورہ بقر

وَفَرَسُهٗ مَرۡبُوۡطَةٌ عِنۡدَهٗ اِذَا جَالَتِ الۡفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتۡ فَقَرَأَ

اور انکا گھوڑا بندھا ہوا تھا انکے پاس، اچانک کود کے اُچھلنے لگا گھوڑا تو حضرت اُسید خاموش ہوگئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا، پھر حضرت اُسید نے سورہ بقر تلاوت فرمائی

2066 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उसैद इब्ने हुज़ैर ने फ़रमाया इस दौरान कि हजरते उसैद तिलावत फरमा रहे थे सूरा ए बकर और उनका घोड़ा बंधा हुआ था उनके पास, अचानक कूद के उछलने लगा तो हज़रत उसैद खामोश हो गये तो घोड़ा भी ठहर गया। फिर हज़रत उसैद ने सूरा ए बकर तिलावत फ़रमाई तो फिर कूदने लगा घोड़ा, फिर हजरते उसैद साकित हो गये तो घोड़ा भी साकिन हो गया फिर हज़रत उसैद ने तिलावत फ़रामाई तो फिर उछलने लगा घोड़ा हजरते उसैद ने तिलवत रोक दी और थे उनके साहबजादे हज़रत यहया करीब घोड़े से तो हज़रते उसैद डरे यह कि पहुंच जाये घोड़ा उनके साहबजादे तक और जब हटा लिया हज़रत उसैद ने अपने साहबजादे को तो उठाया अपने सरे मुबारक को आसमान की तरफ कि उस वक्त एक चीज़ अब्र की तरह है उसमें चराग जैसे हैं, फिर जब सुबह हुई तो बयान किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने पढ़ा करो ऐ इब्ने हुज़ैर, पढ़ा करो ऐ इब्ने हुज़ैर! तो हज़रते उसैद इब्ने हुज़ैर ने अर्ज़ किया कि मैं डरा या रसूलुल्लाह यह कि रौंद डाले घोड़ा मेरे बेटे यहया को और थे हज़रते यहया घोड़े से करीब तो मैं चला गया साहबजादे के पास और उठाया मैंने अपना सर आसमान की तरफ़ तो उस वक्त एक चीज अब्र की तरह थी कि उसमें चराग जैसे थे तो मैं बाहर आया यहाँ तक कि न देखा मैंने उनको, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम जानते हो कि यह क्या था? हज़रते उसैद ने अर्ज़ किया कि नहीं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि यह

جیسے وہابی نجدی قراء۔ تلاوت قرآن کریم کا اثر ظاہر و باطن دونوں پر ہوتا ہے کہ اس سے زبان، کان، دل، دماغ اور ایمان سب ہی تازگی و بالیدگی پاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تاثیرات بھی پڑھنے والے کیساتھ ساتھ بدل جاتی ہیں۔ سیدنا حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کا اثر رکھنے کیلئے زبان فرید چاہیے۔ اس حدیث شریف میں مومن و منافق کی تلاوت قرآنی میں فرق فرمایا گیا پھر جیسا مومن ویسی ہی تلاوت میں تاثیر۔ ہر تلاوت کرنیوالے سے دھوکہ نہ کھایا جائے ان میں منافق بھی ہوتے ہیں۔ سنی مسلمانوں کو منافقین سے چوکنا رہنا چاہیے جس گھر میں ترنج پھل ہوگا وہاں جنات نہیں آئیں گے (مرقاۃ شریف)۔

(۲۰۶۴) قرآن کریم کی صرف تلاوت بھی مستقل عبادت ہے اور اس پر عمل مستقل نیکی۔ محبوب کا پیغام اور وطن کا خط پڑھنے سننے میں مزہ آتا ہے یہ حدیث شریف ان لوگوں کیلئے جائے عبرت و نصیحت ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کو بیکار بتاتے ہیں اور قرآن خوانی کا مذاق اڑاتے ہیں اور بکواس کرتے ہیں کہ قرآن کریم صرف عمل کرنے کیلئے ایک قانونی کتاب ہے نہ کہ برکتوں کو سمیٹنے کیلئے تلاوت کی جائے انکے پاس اس ذہنی اپج پر کوئی دلیل تو ہوتی نہیں محض اٹکل مارتے ہیں کہ دوا کھانے سے فائدہ ہوتا ہے نسخہ پڑھنے یا دوا دیکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ ان عقل کے یتیموں کو کیا خبر کہ بعض دواؤں کا سونگھنا بھی مفید ہوتا ہے اور بعض کا محض دیکھنا بھی مفید ہوتا ہے سبزہ دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور بعض دواؤں کے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے بیمار عشق کیلئے تو ذکر محبوب سن لینا مفید دوا ہے لیموں یا قرق کے ذکر سے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ سید محمد عبدالقدیر میاں چپلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کا نقش دیکھنے سے درد سر دفع ہوجاتا ہے۔

(۲۰۶۵) جو مسلمان قرآن کو صحیح پڑھیں صحیح سمجھیں، صحیح طریقہ سے عمل کریں تو وہ دنیا و آخرت میں بلند درجات و مقامات پر فائز ہوں گے اور جو غافل رہیں یا غلط طرح سمجھیں یا اس پر غلط طور پر عمل کریں وہ دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہونگے۔ قرآن کریم سے زندگی و موت طیب ہوتی ہے۔ آج بھی قرآن کریم کے سچے تبع اور صحیح طور پر ماننے والے بڑی عزت و عظمت کے حامل ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: ترجمہ۔ اور ہم نازل فرماتے ہیں قرآن کو جو وہ شفاء اور رحمت ہے ایمان والوں کیلئے اور نہیں بڑھتا ظالموں کو مگر نقصان (بصیرۃ الایمان ۲۸۶) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو غلام تھے انکو مکہ معظمہ کا حاکم بنایا حضرات صحابہ کرام نے حاکم بنانے کی وجہ دریافت کی تو حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا یہ اگرچہ غلام ہیں مگر قرآن کریم کے ماہر عالم ہیں۔

(۲۰۶۶) غالباً سیدنا حضرت اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد نماز تہجد تلاوت قرآن کریم فرمارہے تھے۔ یہ وقت تلاوت قرآن کریم کیلئے بھی بہت ہی موزوں ہے حضرات صحابہ کرام کی سنت ہے۔ صاحبزادے کا خیال آیا تو تلاوت موقوف فرمادی کیونکہ حضورِ قلب اور سکون دل نہ رہا تھا۔ اگر بحالت نماز سانپ بچھو نظر آئے تو انہیں مار سکتا ہے تاکہ سکون دل حضور قلب میسر ہو۔ تاکہ عبادت میں کمال پیدا ہوجائے۔ مرید اپنے پیر و مرشد سے اپنے خفیہ حالات، قلبی واردات اور پوشیدہ اثرات عرض کرسکتا ہے یہ ریا میں داخل نہیں ہے بلکہ پیر و مرشد کی ہدایات پر کبھی اپنی خامیاں دور ہوجاتی ہیں اور کبھی مقامات طے ہوتے ہیں اور کبھی درجات بلند ہوجاتے ہیں۔ ان امور مخفیہ کا اظہار عوام پر نہ کرے خواص پر کرسکتا ہے خصوصاً اپنے پیر و مرشد پر۔ گھوڑا اچھلتا کودتا تھا فرشتوں کی آمد کو دیکھ کر اور ساکن ہوجاتا تھا فرشتوں کی واپسی کو دیکھکر۔ اور گھوڑے کا بدکنا ذریعہ بنا حضرت اسید کے فرشتوں کو دیکھنے کا آج اللہ تعالیٰ نے ان چشم حق نگر سے غیبی حجابات اٹھا دئے تھے۔ ایک مرتبہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تیز بارش دیکھی اور پیارے نبی ﷺ ایک انصاری صحابی کی تدفین میں شرکت کی غرض سے قبرستان تشریف لے گئے تھے۔ پیارے نبی ﷺ جب تدفین سے فارغ ہوکر دولت سرائے اقدس رونق افروز ہوئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس تیز بارش میں آپ کہاں تھے؟ اور بھیگے کیوں نہیں؟ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے سر پر کپڑا پڑا ہوا ہے حضرت عائشہ نے عرض کیا آپ کا تہبند شریف ہے۔ پیارے

فَجَالَتْ فَسَكَتْ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ

تو پھر کودنے لگا گھوڑا، پھر حضرت اُسید ساکت ہوگئے تو گھوڑا بھی ساکن ہوگیا، پھر حضرت اُسید نے تلاوت فرمائی تو پھر اُچھلنے لگا گھوڑا،

فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ

حضرت اُسید نے تلاوت روک دی اور تھے انکے صاحبزادے حضرت یحییٰ قریب گھوڑے سے، تو حضرت اُسید ڈرے یہ کہ پہونچ جائے گھوڑا انکے صاحبزادے تک

وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا

اور جب ہٹالیا حضرت اُسید نے اپنے صاحبزادے کو تو اُٹھایا اپنے سر مبارک کو آسمان کی طرف کہ اُس وقت کہ ایک چیز ابر کی طرح ہے،

أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ

اُس میں چراغ جیسے ہیں، پھر جب صبح ہوئی تو بیان کیا پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا پیارے نبی نے پڑھا کروائے ابن حضیر، پڑھا کروائے ابن حضیر!

قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ

تو حضرت اُسید ابن حضیر نے عرض کیا کہ میں ڈرا یا رسول اللہ یہ کہ روند ڈالے گھوڑا میرے بیٹے یحییٰ کو اور تھے حضرت یحییٰ گھوڑے سے قریب تو میں چلا گیا

إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ

صاحبزادے کے پاس اور اُٹھایا میں نے اپنا سر آسمان کی طرف تو اُس وقت ایک چیز ابر کی طرح تھی کہ اُس میں چراغ جیسے تھے تو میں باہر آیا

حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ

یہانتک کہ نہ دیکھا میں نے انکو، فرمایا پیارے نبی نے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا؟ حضرت اُسید نے عرض کیا کہ نہیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ فرشتے تھے

دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ (رواہ البخاری والمسلم)

جو قریب ہوئے تھے تمہاری آواز کی وجہ سے، اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو فرشتے سویرا کردیتے، دیکھتے لوگ ان فرشتوں کو کہ نہ چھپتے فرشتے لوگوں سے۔

(۲۰۶۷) حدیث شریف: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ

ترجمہ: ایک صحابی تلاوت فرمارہے تھے سورۂ کہف اور انکے پہلو میں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا مضبوط رسیوں سے

फ़रिशते थे जो करीब होते थे तुम्हारी आवाज़ की वजह से अगर तुम तिलावत करते रहते तो फरिशते सवेरा कर देते, देखते लोग उन फरिशतों को कि न छुपते फ़रिशते लोगों से।

2067 हदीस शरीफ़:– एक सहाबी तिलावत फरमा रहे थे सूरा ए कैफ़ और उनके पहलू में एक घोड़ा बंधा हुआ था मज़बूत रस्सियों से तो साया फिगन हो गया उन पर बादल तो वो बादल करीब होने लगा और करीब हो गया और उनका घोड़ा बिदकने लगा फिर जब सुबह हुई तो वो सहाबी हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो ज़िक्र किंया यह वाक्या प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि यह सकीना ए रहमत है जो उतरी कुरआन की वजह से।

2068 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद इब्ने मौअल्ला से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं नमाज़ पढ़ रहा था मस्जिद में तो बुलाया मुझे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो मैंने जवाब न दिया प्यारे नबी को फिर मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी की खिदमत में तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैं नमाज़ पढ़ रहा था, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नहीं फ़रमाया अल्लाह तआला ने "ऐ ईमान वालो! हुक्म कबूल करो तुम अल्लाह तआला का और रसूल का जब बुलायें वो तुमको उसकी तरफ़ जो ज़िंदगी दे दे तुमको" फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या न सिखा दूँ मैं तुम्हें अजीमुशशान सूरा ए कुरआन की इससे पहले कि तुम

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس جھبد شریف کی برکت سے تم نے یہ غیبی نورانی بارش دیکھ لی۔ ورنہ یہ بارش کسی کو نظر نہیں آتی۔ بہت سے بزرگان دین سر پر رومال یا دست کرم رکھ دیتے ہیں تو اسے بھی عالم غیب کا مشاہدہ کرادیتے ہیں۔ کثرت ہجوم ملائکہ آسمان پر حجاب و آڑ بن گئی اور انکے چہرے چراغوں کی طرح چمچمارہے تھے۔ نورانی اجسام لطیفہ والے بھی حجاب و آڑ بن سکتے ہیں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ آج ہم نے شیخ نجدی کو دبوچ لیا تھا اور چاہا کہ اسے مسجد نبوی شریف کے ستون سے باندھ ڈالوں تو مدینے شریف کے بچے اس سے کھیلا کرتے۔ فرشتے ذکر خیر کی محافل مبارکہ میں شریک ہوتے ہیں پیارے نبی ﷺ اگر کرم فرمائیں تو کونسا امر محال ہے۔

(۲۰۶۷) "سکینہ" فرشتوں کی ایک جماعت کا نام بھی ہے چونکہ ان فرشتوں کے اترنے سے مومنوں کے دلوں کو سکون وچین ملتا ہے یہ رحمت ہے۔ اس سے دل صاف ہوتا ہے نفس کی تاریکی جاتی رہتی ہے حضور قلب، ذوق لطیف شوق طاعت وعبادت پیدا ہوتا ہے اور یہ کبھی کبھی ابر کی صورت میں بھی ہوتی ہے۔ اسلئے اس جماعت ملائکہ کو سکینہ کہتے ہیں مومنوں پر بعض حالات اور خاص عبادات کے مواقع پر یہ فرشتے اترتے ہیں۔ ہجرت کے موقع پر غار کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو نازل فرمایا اللہ نے اپنی طرف سے سکون ان پر۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۵۲) اللہ والوں کے تبرکات سے بھی سکون قلبی نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی سکینہ فرمایا ہے چنانچہ تابوت (صندوق) سکینہ جس میں سیدنا حضرت موسیٰ سیدنا حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات عصا شریف عمامہ شریف، نعلین شریفین اور تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں تھیں اور انکے مساکن ومکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں پیارے نبی ﷺ کی اور آپکے کاشانۂ اقدس کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی کہ پیارے نبی ﷺ بحالت نماز قیام میں ہیں اور آپکے اردگرد حضرات صحابہ کرام ہیں سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصاویر مبارکہ کو دیکھا ان تمام تبرکات کے متعلق ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اس میں سامان تسکین تھا تمہارے رب کی طرف اور بچا ہوا سامان اس میں سے جسے چھوڑا ہے عزت والے موسیٰ نے اور عزت والے ہارون نے اٹھالائیں گے اسکو فرشتے۔ بے شک اس میں ضرور نشان ہے تمہارے لئے اگر ہو تم ایمان والے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴) قبور مومنین پر قرآن کریم پڑھوانا درست ہے کہ اس سے سکینہ اترتا ہے اور مُردوں کو سکون ملتا ہے اور قبور مومنین میں بزرگان دین کے تبرکات رکھنا بھی درست ہے کہ قبر میں قبر والوں کو سکون ملے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی پیارے نبی ﷺ کے ناخن مبارک، موئے مبارک، جھبد شریف رکھوائے ہیں جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ خود پیارے نبی ﷺ نے اپنی چہیتی بیٹی سیدتنا حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفن شریف میں اپنا جھبد شریف رکھا۔ فقیر قدیری نے بھی اپنے بزرگوں کے کچھ تبرکات محفوظ رکھے ہیں اور وصیت کردی ہے کہ قبر میں رکھدئے جائیں۔

(۲۰۶۸) پیارے نبی ﷺ مسجد نبوی شریف میں بر سر منبر شریف خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور مندرجہ ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمارہے تھے۔ ترجمہ۔ ہم دیکھ رہے ہیں آپکے چہرے کا اٹھنا آسمان کی طرف تو ضرور ضرور پھیردیں گے ہم آپکو اس قبلے کی طرف، پسند فرماتے ہیں آپ جس کو تو آپ پھیر دیجئے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔ اور اے مومنو! جہاں بھی رہو تم تو پھیردو اپنے چہروں کو اسکی طرف اور وہ جو اہل کتاب ہیں ضرور جانتے ہیں کہ قبلہ کا بدلنا حق ہے انکے مالک کی طرف سے۔ اور نہیں ہے اللہ بے خبر اس سے جو وہ کر رہے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۲) اور سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحیۃ المسجد نفل نماز کی نیت باندھ لی اور ایک گوشے میں نماز پڑھنے لگے حضرت ابوسعید نے پیارے نبی ﷺ کا بلاوا سن لیا مگر نماز کی مشغولیت کی وجہ سے حاضر بارگاہ نبوی نہ ہوئے۔ سلام پھیرنے کے بعد حاضر ہوئے۔ قرآن کریم میں اللہ ورسول کے بلانے سے پیارے نبی ﷺ کا بلانا مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بنا وسیلہ و واسطہ کسی کو نہیں بلاتا۔ پیارے نبی ﷺ کا بلانا اللہ تعالیٰ کا بلانا ہے۔ اگر عین حالت نماز میں پیارے نبی ﷺ کسی کو بلائیں تو بلاتاخیر اسی وقت اسی حالت میں حاضر ہوجانا واجب ہے۔ بارگاہ رسالت میں

فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْا وَتَدْنُوْا وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى

تو سایہ فگن ہوگیا ان پر بادل تو وہ بادل قریب ہونے لگا اور قریب ہوگیا اور انکا گھوڑا بدکنے لگا، پھر جب صبح ہوئی تو وہ صحابی حاضر ہوئے

النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو ذکر کیا یہ واقعہ پیارے نبی سے، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ سکینہ رحمت ہے جو اتری قرآن کی وجہ سے۔

(۲۰۶۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ

ترجمہ: حضرت ابو سعید ابن معلیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا مسجد شریف میں

فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تو بلایا مجھے پیارے نبی ﷺ نے تو میں نے جواب نہ دیا پیارے نبی کو، پھر میں حاضر ہوا پیارے نبی کی خدمت میں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا پیارے نبی نے کیا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اے ایمان والو! حکم قبول کرو تم اللہ تعالیٰ کا اور رسول کا جب بلائیں وہ تم کو

لِمَا يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

اسکی طرف جو زندگی دیدے تمکو" پھر فرمایا پیارے نبی نے کیا نہ سکھادوں میں تمہیں عظیم الشان سورت قرآن کی اس سے پہلے کہ تم نکلو مسجد شریف سے

فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ

پھر پکڑا پیارے نبی نے میرا ہاتھ، پھر جب ہم نکلنے لگے تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں سکھاؤں گا تمہیں عظیم الشان سورت قرآن کریم کی

قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ۔ (رواہ البخاری)

فرمایا پیارے نبی نے الحمد للہ رب العالمین ہے اور وہ سات آیاتِ کریمہ ہیں جو مکرر پڑھی جاتی ہیں اور عظیم الشان قرآن ہے جو عطا فرمایا گیا مجھے۔

(۲۰۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبرستان، بیشک شیطان بھاگتا ہے

निकलो मस्जिद से, फिर पकड़ा प्यारे नबी ने मेरा हाथ फिर जब हम निकलने लगे तो मैंने कहा या रसूलुल्लाह आपने फ़रमाया था कि मैं सिखाऊँगा तुम्हें अजीमुशशान सूरा ए कुरआने करीम की, फ़रमाया प्यारे नबी ने "अल्हम्दो लिल्लाहे रब्बिल आलामीन" है और वो सात आयाते करीमा हैं जो मुकर्रर पढ़ी जाती हैं और अज़ीमुश्शान कुरआन है जो अता फ़रमाया गया मुझे।

2069 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न बनाओ तुम अपने घरों को कब्रिस्तान, बेशक शैतान भागता है उस घर से कि पढ़ी जाती है जिस घर में सूरा ए बकर शरीफ़।

2070 हदीस शरीफ़:– हज़रत अबू उमामा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि पढ़ा करो कुरआने करीम इसलिये कि आयेगा कुरआने करीम रोजे क़यामत सिफारशी बनकर अपने पढने वालों का, पढ़ा करो तुम चमकदार सूरा ऐ सूरा ए बक़र शरीफ़, सूरा ए आले इमरान शरीफ़, इसलिये कि यह दोनों सरूतें आयेंगी रोजे क़यामत जैसा कि दोनों सूरा ऐं बादल के टुकड़े हों दोनों सायेबान हों या टोलियां हों परिन्दों की सफबस्ता, कि झगड़ेंगी अपने पढ़ने वालों की तरफ़ से, पढ़ा करो सूरा ए बकर शरीफ को इसलिये कि इसका पढ़ना बरकत है और इसका न पढना निदामत है और नहीं ताकत रखते इसके हासिल करने की एहले बातिल।

حاضر ہونے بلکہ جو خدمت پیارے نبی ﷺ سپرد فرمائیں اسکے بجا لانے سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ وہ نماز ہی میں رہیگا۔ اور خدمت سے فارغ ہوکر باقی نماز پوری کریگا۔ جس طرح پیارے نبی ﷺ سے خطاب اور پیارے نبی ﷺ کو سلام کرنا نماز نہیں توڑتا۔ ایسے ہی پیارے نبی ﷺ کی اطاعت شعاری فرمانبرداری خدمت گزاری نماز فاسد نہیں کرتی۔ نمازی کا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کیلئے پانی کے پاس جائے تو نماز نہیں جاتی تو پیارے نبی ﷺ تو رحمت الٰہی کا سمندر ہیں آپکے پاس آنے سے نماز کیسے جا سکتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بروقت سورۂ فاتحہ کی فضیلت نہ بتا کر حضرت ابو سعید کو منتظر بنادیا تاکہ خوب یاد رکھیں جو بات انتظار کے بعد ملتی ہے اسکی قدر ہوتی ہے اور یاد بھی رہتی ہے۔ سورۃ، قرآن کریم کا وہ حصہ ہے جسمیں مضمون مکمل ہو اور اسکا نام بھی ہو۔ تمام آسمانی کتابوں کے مضامین قرآن شریف میں ہیں۔ اور پورے قرآن کریم کے مضامین سورۂ فاتحہ میں ہیں اور پوری سورۂ فاتحہ کے مضامین بسم اللہ میں ہیں اور بسم اللہ کے مضامین اسکی ب کے نقطے میں ہیں۔ سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو اپنا وعدہ یاد تھا سورۂ فاتحہ کی فضیلت بتانا مگر ابتداءً تعلیم نہ دی تاکہ انکے شوق کا بھی پتہ چل جائے کہ انہوں نے یہ بات یاد رکھی کہ نہیں اور انکا شوق کامل ہے کہ نہیں۔ سورۂ فاتحہ بہت سی خوبیوں کی جامع ہے اس سورۂ پاک میں حمد الٰہی نعت محبوب الٰہی وعدے، وعیدے، حشر و نشر کا ذکر، محبوب و مردود بندوں کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی تعلیم۔ دین حق کی پہچان وغیرہم تمام مضامین موجود ہیں اس سورۂ پاک کا نزول دو مرتبہ ہوا ہے ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد۔ یہ سورۂ مبارکہ سات حروف سے خالی ہے۔ ث، ج، خ، ز، ش، ظ، ف۔ یہ سورۂ مبارکہ اس امت مسلمہ کی خصوصیات سے ہے کہ اس سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عطا کا خصوصیت کیساتھ ذکر فرمایا ارشاد قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بیشک دیں ہم نے آپکو سات آیات بار بار پڑھی جانیوالی اور قرآن عظمت والا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۴) قرآن کریم کی بعض سورتیں بعض سورتوں سے اعلیٰ ہیں۔

(۲۰۶۹) اپنے گھروں میں مردے دفن نہ کرو کہ یہ خصوصیت تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ہے۔ اپنے گھروں کو ذکر الٰہی سے خالی نہ رکھو جیسے کہ قبرستان ذکر الٰہی سے خالی ہوتا ہے اور ایسے گھر قبرستان ہیں جہاں ذکر الٰہی نہ ہو اور وہاں کے باشندے مردے ہیں۔ مومن مردے اپنی قبور میں ذکر الٰہی کرتے ہیں مگر زندے اسے سن نہیں پاتے۔ زندوں کو قبرستان سنسان معلوم پڑتے ہیں۔ لہٰذا اپنے گھروں کو قرآن کی تلاوت اور نمازوں سے آراستہ رکھو۔ سورۂ بقر کی تلاوت سے شیاطین کا گروگھنٹال ابلیس اس گھر سے دور رہتا ہے یا سورۂ بقر پڑھتے وقت "قرین شیطان" دور رہتا ہے۔ یہ تدبیر شیطان لعین کو دفع کرنے کی ہے نفس امارہ اس سے دفع نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے نفس امارہ کی مخالفت ہی اسکی موت ہے۔ اس لئے رمضان شریف میں شیطان بندی ہوتا ہے مگر نفس امارہ کی وجہ سے گناہوں میں ملوث ہوتے ہیں۔

(۲۰۷۰) قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرنی چاہیے قرآن کریم کی تلاوت مستقل عبادت ہے۔ معانی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں قرآن کریم گنہگاروں کی تو مغفرت کی سفارش کریگا اور نکوکاروں کے درجات کی بلندی کی سفارش کریگا۔ یہ دونوں سورتیں ایسی ہیں جیسے چاند تاروں میں جیسا قرآن کریم کی تلاوت کرنیوالے کا اخلاص ہوگا ویسا ہی قیامت میں سایہ نصیب ہوگا۔ (۱) بہت مخلص کیلئے یہ سورتیں ابر رحمت بن کر سایہ کرینگی اور روشنی بھی کرینگی۔ (۲) درمیانی اخلاص والے کیلئے سائبان اور شامیانے کی طرح (۳)۔ معمولی اخلاص والے کیلئے پرندوں کے غول کی طرح یا جس انداز کی تلاوت ہوگی ویسی ہی اسکا انجام ہوگا۔ قیامت میں یہ سورتیں ان شکلوں میں ہونگی۔ یہاں کے اعمال قیامت میں جسم ہونگے۔ یہ سورتیں اپنے پڑھنے والے کے دشمنوں سے جھگڑیں گی یا عذاب کے فرشتوں سے جھگڑ کر اسے عذاب سے چھوڑائیں گی یا اللہ تعالیٰ سے جھگڑ کر اپنے قاری کو بخشوائیں گی۔ مگر یہ جھگڑا ناز کا ہوگا مقابلہ کا نہیں۔ میدان قیامت میں ان دونوں سورتوں کے پڑھنے والے کے ثواب کی کثرت کو دیکھ کر نہ پڑھنے والے کف افسوس ملیں گے اور جنتی لوگ تمنا کرینگے کہ کاش ہم نے دنیا میں ایک سانس بھی ذکر الٰہی کے بغیر نہ لی ہوتی۔ منافقین وریاکاران سورتوں کو آسانی سے یاد نہ کرسکیں گے یا آسانی سے انکی تلاوت نہ کرسکیں گے انہیں یہ دونوں سورتیں بہت دراز معلوم ہونگی۔ اور مومنین

مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔ (رواہ مسلم)

اُس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہے جس گھر میں سورۂ بقر شریف۔

(۲۰۷۰) حدیث شریف: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ

کہ پڑھا کرو قرآن کریم اسلئے کہ آئیگا قرآن کریم روز قیامت سفارشی بنکر اپنے پڑھنے والوں کا، پڑھا کرو تم چمکدار سورتیں سورۂ بقر شریف،

وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ وَغَيَابَتَانِ

سورۂ آل عمران شریف، اسلئے کہ یہ دونوں سورتیں آئیں گی روز قیامت، جیسا کہ دونوں سورتیں بادل کے ٹکڑیں ہوں، دونوں سائبان ہوں

أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ

یا ٹولیاں ہوں پرندوں کی، صف بستہ، کہ جھگڑیں گی اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے، پڑھا کرو سورۂ بقر شریف کو اسلئے کہ اس کا پڑھنا برکت ہے

وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (رواہ مسلم)

اور اسکا نہ پڑھنا ندامت ہے اور نہیں طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنے کی اہل باطل۔

(۲۰۷۱) حدیث شریف: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

ترجمہ: حضرت نواس ابن سمعان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے، فرماتے پیارے نبی

يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ

کہ لایا جائیگا قرآن کریم روز قیامت اور قرآن کریم والے جو عمل کرتے تھے قرآن کریم پر کہ آگے آگے ہوگی سورۂ بقر شریف اور سورۂ آل عمران شریف

كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ

تو گویا وہ دونوں سفید بادل ہیں یا کالے شامیانے جنکے درمیان کچھ فاصلہ ہوگا، یا گویا کہ وہ دونوں ٹولیاں ہیں پرندوں کی، صف بستہ

2071 हदीस शरीफ़:– हज़रत निवास इब्ने समआन से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी से, फ़रमाते प्यारे नबी कि लाया जायेगा कुरआने करीम रोज़े क़यामत और कुरआने करीम वाले जो अमल करते थे कुरआने करीम पर कि आगे आगे होगी सूरा ए बकर शरीफ़ और सूरा ए आले इमरान शरीफ तो गोया वो दोनों सफेद बादल हैं या काले शामियाने जिनके दरमियान कुछ फ़ासला होगा, या गोया कि वो दोनों टोलियां हैं परिन्दों की सफबस्ता, झगड़ रही होंगी अपने पढ़ने वालों की तरफ़दारी में।

2072 हदीस शरीफ़:– हज़रत उबई इब्ने कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अबुल मुन्ज़िर (उबई-इब्ने कअब) क्या तुम जानते हो कौन सी आयते करीमा अल्लाह तआला की किताब की तुम्हारे पास शानदार है? मैंने अर्ज़ किया अल्लाह और उसके प्यारे रसूल हीं खूब जानने वाले हैं, फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ अबुल मुन्जिर! क्या तुम जानते हो कि कौन सी आयते करीमा अल्लाह तआला की किताब की तुम्हारे पास शानदार है? मैंने अर्ज़ किया "अल्लाहो लाइलाहा इल्लाहुवल हय्युल कय्यूम" हजरत उबई इब्ने कअब ने फ़रमाया कि फिर मारा हाथ प्यारे नबी ने मेरे सीने पर और फ़रमाया कि मुबारक हो तुम्हें इल्म ऐ अबुल मुन्ज़िर।

2073 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सुपुर्द फ़रमाई मुझे प्यारे रसूलुल्लाह

مخلصین پر آسان ہوگی جادوگر اپنی جادوگری کے زور سے ان سورتوں کے اثرات کو زائل نہیں کرسکتے اور ان سورتوں کے تلاوت کرنیوالوں کو نقصان نہیں پہونچا سکتے اور انکی سچائیاں اتنی ظاہر ہیں کہ انہیں جھوٹے لوگ لاکھ جتن کریں مگر جھٹلا نہیں سکتے۔

(۲۰۷۱) میدان قیامت میں قرآن کریم کی شکل وصورت ہوگی قرآن کریم کی تلاوت کرنیوالے قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنیوالے عزت وعظمت کیساتھ ایک جماعت کی شکل میں بارگاہ ایزدی میں قرآن کریم کی زیر قیادت لائے جائینگے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جس دن ہم جمع فرمائینگے سبکو رحمٰن کی بارگاہ میں مہمان بنا کر۔ اور چلائینگے مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۲۰) یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر سایہ کئے ہونگی اور ان کے سائے میں اہل محشر گرمی محشر سے محفوظ ہونگے یہ شامیانے قرآن کریم پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنیوالوں کے ساتھ چل رہے ہونگے تمام اہل محشر یہ شان دیکھ کر پہچان لیں گے کہ یہ قرآن کریم تلاوت کرنیوالوں اور قرآن کریم پر عمل کرنیوالوں کی پیاری جماعت آرہی ہے۔ جو یہ کہے کہ پیارے نبی ﷺ کو میدان محشر میں اپنے بیگانے، مومن وکافر، مخلص ومنافق کی پہچان نہ ہوگی وہ کاذب ہی بلکہ کذاب ہے۔ میدان محشر میں بھی ان دونوں سورتوں کے درمیان فاصلہ تسمیہ کا ہوگا اور یہ فاصلہ بھی بذریعہ نور ہوگا کہ ان دونوں سورتوں کے درمیان روشنی وچمک ہوگی کہ یہ دونوں سورتیں اگرچہ، بادلوں کی طرح سایہ فگن ہوں گی مگر ان بادلوں سے اندھیرا وتاریکیاں نہ برسیں گی بلکہ انوار کی برسات وبہتات ہوگی اور سارا میدان حشر جگمگائے گا اور یہ روشنی وتابندگی سورج وغیرہ کی نہ ہوگی نور الٰہی کی ہوگی ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جگمگائے گی زمین نور سے مالک کے اپنے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲۴)

(۲۰۷۲) اس وقت صرف پانچ قرآن کریم کے حفاظ تھے (۱) سیدنا حضرت اُبی ابن کعب (۲)۔ سیدنا حضرت معاذ ابن جبل (۳) زید بن ثابت (۴) سیدنا حضرت ابوزید (۵) سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۴۸) یہ تعداد بخاری شریف کی دو روایات سے جمع شدہ ہے۔ بعد میں یہ تعداد بڑھ گئی (۱)۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر (۲) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم (۳) سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین (۴) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ (۵) سیدنا حضرت عبادہ بن صامت (۶) سیدنا حضرت سعید بن عبید (۷) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص (۸) سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود (۹) سیدنا حضرت سالم بن معقل مولیٰ سیدنا حضرت ابوحذیفہ (۱۰) سیدنا حضرت طلحہ (۱۱) سیدنا حضرت سعد (۱۲) سیدنا حضرت حذیفہ (۱۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ (۱۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن سائب (۱۵) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس (۱۶) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر (۱۷) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ (۱۸) سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ (۱۹) سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ (۲۰) سیدنا حضرت مجمع ابن جاریہ (۲۱) سیدنا حضرت فضالہ ابن عبید (۲۲) سیدنا حضرت مسلمہ ابن مخلد (۲۳) سیدنا حضرت عقبہ ابن عامر (۲۴) سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری (۲۵) سیدنا حضرت ابن سعد (۲۶) سیدتنا حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ ابن حارث اور پانچ پہلے ذکر کئے گئے لہٰذا جن حضرات صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کا پتہ چل سکا انکی تعداد بتیس ہے۔ ورنہ عہد نبوی میں حفاظ صحابہ کرام کی تعداد سینکڑوں ہے۔ جنگ یمامہ جو عہد صدیقی میں واقع ہوئی اس جنگ میں ۷۰۰ سے زیادہ حفاظ کرام شہید ہوئے۔ (عینی) اس طرح عہد نبوی ہی سے حفاظ کرام موجود ہیں اور امیر الحفاظ، سید الحفاظ تو خود پیارے نبی ﷺ ہیں۔ اور اب تو دھرتی کے سینے پر لاکھوں حفاظ کرام موجود ہیں۔

مومنو! حفظ قرآں ہے نعمت بڑی
ہے حقیقت میں حافظ کی قسمت بڑی
دو جہاں میں غنی ہے وہ رب کی قسم
جسکے حصے میں آئے یہ دولت بڑی (یا حبیب)

پیارے نبی ﷺ کے سوال فرمانے پر پہلی بار تو حضرت اُبی ابن کعب خاموش رہے دوبارہ جب فرمایا تو آپ نے جواباً عرض کیا ان دو سوالوں کے درمیان پیارے نبی ﷺ نے نگاہ علم وعرفان ڈالی تو حضرت ابی ابن کعب کے سینے کو علم کا گنجینہ بنا دیا۔ اور پیارے

تَحَآجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جھگڑرہی ہوں گی اپنے پڑھنے والے کی طرف داری میں۔

(۲۰۷۲) حدیث شریف: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے ابو المنذر ! (اُبی ابن کعب) کیا تم جانتے ہو کہ کونسی آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تمہارے پاس شاندار ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکے پیارے رسول ہی خوب جاننے والے ہیں

قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فرمایا پیارے نبی نے اے ابو المنذر ! کیا تم جانتے ہو کہ کونسی آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تمہارے پاس شاندار ہے؟ میں نے عرض کیا الله لااله الاهوالحی القیوم حضرت اُبی ابن کعب نے فرمایا کہ پھر مارا ہاتھ پیارے نبی نے میرے سینے پر اور فرمایا کہ مبارک تمہیں علم اے ابو المنذر !۔

(۲۰۷۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سپرد فرمائی مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے رمضان شریف کی زکوٰۃ کی حفاظت تو آیا میرے پاس ایک آنے والا تو لپ بھرنے لگا غلے میں سے تو پکڑ لیا میں نے اسکو کہ پہونچاؤں گا میں تجھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے حضور،

قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ وَ لِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ

وہ چوٹا بولا کہ میں محتاج ہوں، اور میرے بال بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے، حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے چھوڑ دیا اسکو، پھر جب صبح کی میں نے

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اے ابوہریرہ! کیا کیا اپنے قیدی کا شب گزشتہ؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس چوٹے نے شکایت کی سخت ضرورت کی

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रमज़ान शरीफ़ की ज़कात की हिफाज़त तो आया मेरे पास एक आने वाला तो लप भरने लगा गल्ले में से तो पकड़ लिया मैंने उसको कि पहुंचाऊँगा मैं तुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हूज़ूर, वो चोट्टा बोला कि मैं मोहताज हूँ और मेरे बाल–बच्चे हैं और मुझे सख्त ज़रुरत है, हजरते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि मैंने छोड़ दिया उसको, फिर जब सुबह की मैंने तो फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अबु हरैरा! क्या किया अपने कैदी का शबे गुजिश्ता? मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह उस चोट्टे ने शिकायत की सख्त ज़रुरत की और अहलो अयाल की तो मुझे तरस आ गया उस पर तो मैंने छोड़ दिया उसको, प्यारे नबी ने फ़रमाया खबरदार! बेशक उसने झूठ बका है तुमसे और जल्द लौटेगा वो, तो मुझे यकीन हो गया कि बेशक वो जल्द वापस आयेगा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के फ़रमान के मुताबिक वो चोट्टा जल्द वापस आयेगा, तो मैं ताक में लगा रहा उस चोट्टे की फिर आया वो चोट्टा फिर लप भरने लगा गल्ले में से फिर पकड़ लिया मैंने उसको तो मैंने कहा कि जरुर पहुँचाऊँगा मैं तुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हूज़ूर, चोट्टा बोला छोड़ दीजिये आप मुझे कि मैं मोहताज हूँ और मुझपर अहलो अयाल की ज़िम्मेदारी है अब फिर न आऊँगा तो मुझे तरस आ गया उस चोट्टे पर फिर छोड़ दिया मैंने उसको फिर मैने सुबह की तो फ़रमाया मुझसे प्यारे

نبی ﷺ نے جواب پانے کے بعد اسکا انکشاف بھی فرمادیا کہ اے ابی ابن کعب تمہیں علم لدنی مبارک ہو کہ اسی لقب نے تمہارے سینے میں علوم و معارف کے سمندر انڈیل دئے۔ یہ بات بھی زیب نظر رہے کہ حضرت ابی ابن کعب نے پہلی مرتبہ سوال کے جواب میں اللہ و رسولہ اعلم کہا۔ یہی حضرات صحابہ کرام کا طرز گفتگو ہے اور ایسی طرز گفتگو اہل ایمان اہل سنت میں جاری ہے اور بے ایمان اس انداز گفتگو اور طرز خطاب کو شرک بتاتے ہیں۔ ان کی اس جہالت سے تو حضرات صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی زد میں آجائیگی اور پیارے نبی ﷺ نے بھی اس پر شرک کا فتویٰ صادر نہ فرمایا بلکہ ٹوکا تک نہیں بلکہ سکوت اجازت کے مترادف ہے تو خود پیارے رسول ﷺ بھی وہابیت کی زد پر ہونگے ؟ (معاذ اللہ تعالیٰ)

(۲۰۷۳) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے فطرے بارگاہ نبوی میں حاضر کرتے تھے تا کہ پیارے نبی ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں سے مستحقین میں تقسیم فرمادیں تا کہ آپکے مقدس ہاتھوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ جمع شدہ فطروں کی حفاظت حضرت ابوہریرہ کے سپرد تھی۔ شیاطین چوٹے بھی ہوتے ہیں اور مسکین صورت ہوتے ہیں۔ ایسے ہی چوٹا تھا جس نے ایک زبردست مفتی کا تفصیلی فتویٰ چرالیا اور مفتی صاحب کے انتقال کے ۳۵ سال بعد اسے ایک خوبصورت نام دیکر اپنے نام سے ایک کتابی شکل میں چھاپ لیا۔ فقیر قدیری کے ذریعہ اسکی چوری کھل گئی اور جب اس چوٹے کو معلوم ہوا کہ میری پول کھل چکی ہے تو وہ چوٹا مرادآباد شریف سے امروہہ بھاگا تین دن بھی زندہ نہ رہا اور اس دہاکے میں موت کا نوالہ بن گیا۔ اور بخار تو اسے مرادآباد شریف میں ہی آگیا تھا۔ چوٹے شیاطین کے شاگرد و مرید ہوتے ہیں۔ ابلیس اور اسکی ذریت غلہ، غذائیں، پھل مٹھائیاں کوئلہ وغیرھا سب کچھ کھاتے ہیں۔ حدیث شریف۔ جو بغیر بسم اللہ شریف پڑھے کھائے تو اس کھانے میں شیطان شریک ہوتا ہے لہٰذا مال وکھانے پر آیۃ الکرسی یا دوسری آیات کریمہ پڑھ کر دم کردینا چاہئیں تا کہ جن و انس اور شیاطین کی چوری سے محفوظ ہو جائے جس کھانے پر قرآن کریم کی آیات کریمہ پڑھ دی جاتی ہیں اس کھانے میں شیاطین اور اسکی ذریت شریک نہیں ہوتی۔ لہٰذا قل شریف اور فاتحہ شریف کا کھانا جو نہ کھائے اور حرام بتائے تو سمجھ لو شیخ نجدی کی ذریت ابلیس کی اولاد ہے۔ حضرات انبیاء کرام خصوصاً حضرات صحابہ عظام شیطان کو دیکھ سکتے ہیں فیض صحبت نبوی سے حجابات اٹھا لئے جاتے ہیں۔ شیطان ان خاصان خدا کی گرفت سے چھوٹ نہیں سکتا کیونکہ یہ لوگ نورانی ہیں شیطان ناری ہے نور کی طاقت و پاور نار سے زیادہ ہے شیطان بارگاہ نبوی کی حاضری سے گھبراتا اور کتراتا ہے۔ شیطان کو دیکھنا کسی انسانی شکل میں یا کسی دوسری مخلوق کی شکل میں ہوسکتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک وہ دیکھتا ہے تمکو اور اسکا کنبہ وہاں سے نہ دیکھ سکو گے تم انکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۰) اس آیت کریمہ میں عام انسانوں کا ذکر ہے اور اس حدیث شریف میں خاصان خدا کا ذکر ہے۔ شیطان جہاں ہے وہیں کاذب بھی ہے۔ کہ اس نے اپنے کو محتاج اور ضرورتمند قرار دیا اور اپنے اہل وعیال بتائے۔ نہ تو وہ محتاج و کنگال ہے تمام دفینے اور کانیں اسکی نگاہ میں ہیں سفلی عمل کرنیوالوں کو روزانہ مال پہونچاتا ہے اسے ناجائز دست غیب کہا جاتا ہے اور یہ ناجائز و حرام ہے۔ جائز دست غیب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے چوٹے کو چھوڑ دیا اسلئے کہ چوری، حاکم کے پاس کیس پہونچنے سے پہلے پہلے حق العبد رہتی ہے اور چوری کا کیس جب حاکم کے پاس پہونچ جائے تو حق اللہ بن جاتی ہے پہلی صورت میں بندہ اس سے مال چھین کر اسے چھوڑ سکتا ہے اور دوسری صورت میں بندہ معاف نہیں کرسکتا ہاتھ ہی کٹیں گے۔ یا اسلئے چھوڑ دیا کہ اگر کوئی فقیر زکوٰۃ وخیرات کے مال سے چوری کرے تو ہاتھ نہ کٹیں گے کیونکہ اس مال زکوٰۃ وخیرات میں اسکا بھی حق ہے۔ جیسے بخیل شوہر کے مال سے اپنے حق کے بقدر بیوی چوری کرے تو مجرم نہیں ہے کہ اس نے چوری نہیں کی بلکہ اس نے اپنا حق لیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ انہیں چور کو چھوڑنے کا کیا حق تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور ابھی کہنے بھی نہ پائے تھے کہ نبی غیب داں ﷺ نے خود ارشاد فرمایا کہ "بندی" کا کیا ہوا۔ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں ہے پیارے نبی ﷺ کی

وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ

اور اہل وعیال کی تو مجھے ترس آ گیا اُس پر تو میں نے چھوڑ دیا اسکو، پیارے نبی نے فرمایا خبردار! بیشک اُس نے جھوٹ بکا ہے تم سے اور جلد لوٹے گا وہ،

فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ

تو مجھے یقین ہو گیا کہ بیشک وہ جلد واپس آئیگا پیارے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ چوٹا جلد واپس آئیگا، تو میں تاک میں لگا رہا اُس چوٹے کی

فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر آیا وہ چوٹا پھر لپ بھرنے لگا غلے میں سے پھر پکڑ لیا میں نے اسکو تو میں نے کہا کہ ضرور پہونچاؤں گا میں تجھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے حضور،

قَالَ دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ

چوٹا بولا چھوڑ دیجئے آپ مجھے کہ میں محتاج ہوں اور مجھ پر اہل وعیال کی ذمہ داری ہے، اب پھر نہ آؤنگا تو مجھے ترس آ گیا اُس چوٹے پر پھر چھوڑ دیا میں نے اُسکو

فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا

پھر میں نے صبح کی تو فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے ابو ہریرہ! کیا کیا تم نے اپنے قیدی کا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شکایت کی اُس چوٹے نے

حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ

سخت ضرورت کی اور اہل وعیال کی تو ترس آ گیا مجھے اُس پر تو پھر چھوڑ دیا میں نے اسکو، فرمایا پیارے رسول نے خبردار! بیشک اُس نے جھوٹ بولا ہے تم سے

وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ

اور عنقریب پھر آئے گا وہ چوٹا، تو میں نے یقین کر لیا کہ بیشک وہ چوٹا پھر آئے گا، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ بیشک وہ عنقریب لوٹے گا،

فَرَصَدْتُّهُ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ

تو میں گھات میں لگا رہا، پھر وہ آیا پھر لپ بھرنے لگا غلے میں سے پھر بندی بنا لیا میں نے اسکو تو میں نے کہا کہ ضرور حاضر کرونگا میں تجھے

إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا آخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ

پیارے رسول اللہ ﷺ کے حضور اور یہ آخری ہے تیسری بار کہ تو کہہ جاتا ہے کہ تو واپس نہ آئیگا پھر واپس آ جاتا ہے، چوٹے نے کہا کہ آپ چھوڑ دیجئے مجھے

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अबू हुरैरा! क्या किया तुमने अपने कैदी का? मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह शिकायत की उस चोट्टे ने सख्त जरुरत की और अहलो अयाल की तो तरस आ गया मुझे उस पर तो फिर छोड़ दिया मैंने उसको, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खबरदार! बेशक उसने झूठ बोला तुमसे और अन्क़रीब फिर आयेगा वो चोट्टा, तो मैंने यकीन कर लिया कि बेशक वो चोट्टा फिर आयेगा, रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के फ़रमान के मुताबिक कि बेशक वो अन्करीब लौटेगा तो मैं घात में लगा रहा, फिर वो आया फिर लप भरने लगा गल्ले में से फिर बन्दी बना लिया मैंने उसको तो मैंने कहा कि ज़रुर हाज़िर करूँगा मैं तुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हूज़ूर और यह आखिरी है तीसरी बार कि तू कह जाता है कि तू वापस न आयेगा फिर वापस आ जाता है, चोट्टे ने कहा आप छोड़ दीजिये मुझे मैं सिखा देता हूँ आपको ऐसे कलेमात कि फायदा देगा आपको अल्लाह तआला उन कलेमात के ज़रिये, जब आप जायें अपने बिस्तर पर तो पढ़े आयतल कुर्सी "अल्लाहो लाइलाहा इल्ला हुवल हय्युल कय्युम" यहाँ तक कि खत्म तक पढ़ लें आयाते करीमा को तो हमेशा रहेगा आप पर अल्लाह तआला की जानिब से एक निगराँ और न करीब होगा आप से शैतान यहाँ तक कि आप सुबह फ़रमायें, तो मैंने उस चोट्टे को छोड़ दिया, फिर मैंने सुबह की तो फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह

نظر نظر ہے

عرش پیش نظر فرش پیش نظر بلکہ ہر شی پہ نورِ خدا کی نظر
کس کو دیکھا ہے نظروں نے سرکار کی کیمیا بن گئی مصطفیٰ کی نظر

کل کیا ہوگا یہ بھی پیارے نبی ﷺ کی نظر میں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کل پھر آئیگا۔ اور حضرت ابو ہریرہ چونکہ پیارے نبی ﷺ کو عالم غیب جانتے مانتے تھے انہیں پیارے نبی ﷺ کے فرمانے پر یقین بھی آ گیا۔ دل میں دھکڑ پکڑ نہ ہوئی کہ پتہ نہیں کہ آئیگا یا نہیں آئیگا۔ ایمان والے اپنے پیارے نبی ﷺ کے علم غیب پر یقین رکھتے ہیں۔ دوسری مرتبہ چوٹے کا یہ کہنا کہ اب نہ آؤنگا حضرت ابو ہریرہ نے اسے چوٹے کی توبہ خیال فرمایا اور اسے چھوڑ دیا اسے سچا نہ مانا کہ اسکا جھوٹا ہونا تو زبان رسالت سے ظاہر ہو چکا تھا۔ یہ رحم و کرم کی برسات اسکی توبہ کی وجہ سے ہوئی نہ کہ غریب سمجھ کر اور یوں بھی پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ کو آئندہ چھوڑنے کو منع نہ فرمایا تھا۔ تیسری بار چوٹے نے تیسرا پینترا دکھایا کہ میں آپ پر احسان کرتا ہوں آپ مجھ پر احسان فرمایئے کہ مجھے چھوڑ دیجئے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔ بستر خواہ دری و گدے کا ہو یا گھاس و خاک کا دن میں ہو رات میں شیطان قرآن شریف سے بھی واقف ہے اور آیات قرآنیہ کے احکام و اسرار و اثرات سے بھی۔ سیدنا امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان ہر دین کے ہر اچھے برے اعمال سے تفصیل کیساتھ واقف ہے اور ہر شخص کی نیت و ارادے پر مطلع ہے اسکے بغیر وہ مخلوق کو بہکا نہیں سکتا۔ جب پیکر ضلالت کے علم کا حال ہے تو پیکر ہدایت کے علم پاک کا کیا عالم ہوگا۔ دوا کی طاقت بیماری سے زیادہ ہونا ضروری ہے۔ شیطان اور اسکا کنبہ تمام انسانوں کو دیکھتا ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے جب گمراہ کرنے والا ہر گھر حاضر و ناظر تو جسکے ذمہ تمام انسانوں اور جنوں کی ہدایت اسکا تو اور بھی بڑی شان کیساتھ حاضر و ناظر ہونا اظہر من الشمس ہے۔ مگر شیخ نجدی کی ذریت جس علم کو پیارے نبی ﷺ کیلئے شرک بتاتی ہے اس علم کو اپنے جد لعین شیخ نجدی کے لئے قرآن کریم سے ثابت بتاتی ہے۔ یہ کانے دجال کی برادری میں ہونے کی علامت ہے۔ کبھی کبھی شیطان بھی سچ اگل دیتا ہے مومن کو چاہیے کہ جہاں سے علم ملے لیلے البتہ بے دین بد عقیدہ کو استاد نہ بنائے۔ حضرت ابو ہریرہ نے شیطان کو استاد نہ بنایا جیسے قابیل کو کوے نے دفن کا طریقہ سکھایا مگر کوا قابیل کا استاد نہ تھا بے دین و بد عقیدہ کی بات پر جلد اعتماد و اعتبار نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شہد میں زہر دے دے یا پیڑے میں بد عقیدگی کا سائینیڈ دیدے۔ حضرت ابو ہریرہ نے بھی شیخ نجدی کی بات کو جب گردانا جب پیارے نبی ﷺ نے قرآن کریم کے فیضان کی تصدیق فرما دی۔ آیۃ الکرسی شیطان کو بھگانے کیلئے اکسیر ہے۔ خود شیطان خبر دے گیا کہ میرے بھگانے کا بہترین ذریعہ آیۃ الکرسی ہے شیطان کو بھگانے والے پیارے رسول ﷺ نے بھی قرآنی فیضان کی تائید و تصدیق فرما دی۔ بد دین و بد عقیدہ کی سچی بات کی مسلمان تصدیق و تائید کر سکتا ہے۔ جنات کو عملیات سے قید کر لینا حق ہے اور اس حدیث سے ثابت ہے۔ آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے شروع ہو کر وھو العلی العظیم پر ختم ہے اور تیسرے پارے کے پہلے صفحہ پر ہے۔

(۲۰۷۴) آسمان میں بہت سے دروازے ہیں بعض تو وہ ہیں کھلے رہتے ہیں بعض وہ ہیں جو خاص خاص مواقع پر کھلتے ہیں لیکن ایک دروازہ وہ بھی ہے جو صرف شب معراج شریف کھلا تھا۔ آج کا یہ دروازہ پہلی بار کھلا ہے اس سے پہلے نہ کبھی یہ فرشتہ زمین پر آیا اور نہ یہ دروازہ کھلا اور یہ دروازہ اس فرشتے کیلئے بھی صرف بارگاہ رسالت میں حاضری کی خاطر کھلا ہے اس فرشتے کا پہلی مرتبہ آنا اور اس دروازے کا پہلی بار کھلنا یہ اعزاز و اکرام نبوی کے اظہار و اعلان کیلئے ہے۔ ورنہ یہ پیغام تو حضرت جبرئیل بھی پیش کر سکتے تھے یہ دونوں سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کا آخری رکوع دنیا میں سیدھے راستے کی ہدایت کرتے ہیں اور پل صراط پر روشنی۔ انکا تلاوت کرنیوالا پل صراط کو طے کریگا۔ پیارے نبی ﷺ نور ہیں پھر ان پر دو نور نازل ہوں تو پیارے نبی ﷺ نور علیٰ نور ہوئے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کے آخری رکوع کی تلاوت پر اور ہر ہر حرف پر آپکو اور آپکے صدقے اور طفیل میں آپکی پیاری امت کو خصوصی اجر و ثواب مرحمت فرمایا جائیگا۔ تلاوت کے ثواب کے علاوہ کہ وہ ثواب تو قرآن کریم کے تمام

اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ

میں سکھا دیتا ہوں آپکو ایسے کلمات کہ فائدہ دیگا آپکو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعہ، جب آپ جائیں اپنے بستر پر تو پڑھیں آیت الکرسی اللہ لاالہ

إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَفِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ

الا ھو الحی القیوم یہانتک کہ ختم تک پڑھ لیں آیت کریمہ کو تو ہمیشہ رہے گا آپ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نگراں اور نہ قریب ہوگا آپ سے

شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ

شیطان یہاں تک کہ آپ صبح فرمائیں، تو میں نے اس چوٹے کو چھوڑ دیا، پھر میں نے صبح کی تو فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا بنا

أَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا

تمہارے قیدی چوٹے کا؟ میں نے عرض کیا اُس چوٹے نے کہا کہ بیشک وہ سکھائیگا مجھے ایسے کلمات کہ فائدہ دیگا مجھے اللہ تعالیٰ اُن کلمات کے ذریعہ

قَالَ أَمَا إِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ

فرمایا پیارے رسول نے خبردار! بیشک وہ چوٹا سچ بول گیا تم سے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے، تم جانتے ہو کہ کس سے گفتگو کر رہے ہو تم تین راتوں سے؟،

قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں نے عرض کیا نہیں! فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ شیخ نجدی ہے۔

(۲۰۷۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس درمیان کہ جبریل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ

پیارے نبی ﷺ کے حضور، کہ سنی پیارے نبی نے ایک آواز اپنے اوپر سے تو بلند فرمایا اپنے سر اقدس کو، تو عرض کیا حضرت جبریل نے کہ یہ دروازہ ہے

مِنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ

آسمان کا جو کھولا گیا ہے کہ نہیں کھولا گیا کبھی سوائے آج کے، تو اُترا اُس سے ایک فرشتہ تو عرض کی حضرت جبریل نے کہ یہ ایسا فرشتہ ہے جو اُترا ہے

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या बना तुम्हारे कैदी चोट्टे का? मैंने अर्ज़ किया उस चोट्टे ने कहा बेशक वो सिखायेगा मुझे ऐसे कलेमात कि फायदा देगा मुझे अल्लाह तआला उन कलेमात के ज़रिये फ़रमाया प्यारे रसूल ने खबरदार! बेशक वो चोट्टा सच बोल गया तुमसे, हालाँकि वो झूठा है, तुम जानते हो कि किससे गुफ्तगू कर रहे हो तुम तीन रातों से? मैंने अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यह शैखे नजदी है।

2074 हदीस शरीफ़:– हजरते इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस दरमियान कि जिब्राईल अलैहिस्सलाम बैठे हुये थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हूजूर, कि सुनी प्यारे नबी ने एक आवाज़ अपने ऊपर से तो बुलन्द फ़रमाया अपने सरे अक्दस को, तो अर्ज किया हज़रते जिब्राईल ने कि यह दरवाज़ा है आसमान का जो खोला गया है कि नहीं खोला गया कभी सिवाये आज के तो उतरा उससे एक फ़रिशता तो अर्ज़ की हज़रते जिब्राईल ने कि यह ऐसा फ़रिशता है जो उतरा है जमीन की तरफ़ कि नहीं उतरा है कभी सिवाय आजके, तो उस फ़रिशते ने सलाम पेश किया फिर अर्ज़ किया कि आप खुश हों उन दो नूरों से जो दिये गये हैं आपको वो दो नूर, नहीं दिये गये हैं वो दो नूर कोई नबी आपसे पहले, सूरा ए फातिहा शरीफ़ और सूरा ए बक़र शरीफ़ की आखिरी आयाते करीमा, न पढ़ोगे आप एक हरफ़ उन दोनों का मगर दिया जायेगा आपको उसका अजरो सवाब।

2075 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दो आयाते करीमा आखिरी

حروف پر ملتا ہی ہے اور ان دونوں میں جو جو دعائیں ہیں وہ ہر دعاء قبول ومنظور ہوگی۔ دعاء کے بارے میں تفصیلی جانکاری کیلئے فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۰۷۵) یہ دو آیات کریمہ جن وانس کی شرارتوں اور دکھ درد رنج وغم میں کفایت کرتی ہیں کہ انکا پڑھنے والا ان تمام آفات و بلیات امراض ومشکلات سے محفوظ رہتا ہے اور اگر اتفاقاً ان میں سے کچھ آ بھی جائے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی اسکو دفع اور رفع فرما دیتا ہے یہ دو آیات کریمہ تمام اوراد ووظائف کی طرف سے بھی کافی ہیں اور جو ان آیات کریمہ کو نماز تہجد میں تلاوت کیا کرے تو اسکے لئے طویل تلاوت سے کافی ہیں۔ نماز تہجد میں ان آیات کریمہ کی تلاوت پہلی رکعت میں کی جانے اور دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران کی ۱۹۰ تا ۱۹۴ آیات کریمہ۔ انشاء المولی القدیر حضور قلب نصیب ہوگا اور کثرت سے فیضان میسر ہوگا۔ اگر یہ آیات کریمہ شروع رات میں بھی پڑھ لی جائیں اور نماز تہجد میں تو اور بھی خوب اور بہت خوب ہے۔

(۲۰۷۶) شروع کی دس آیات کریمہ روزانہ پابندی کیساتھ تلاوت کرنیوالا کانے دجال کے فتنہ سے محفوظ رہیگا کانا دجال قرب قیامت میں ظاہر ہوگا۔ اسکا فتنہ اتنا سخت ہوگا کہ ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو اسکے فتنے سے ڈرایا ہے اگر ان آیات کریمہ کے پڑھنے والے کے زمانے میں کانا دجال نکلا تو یہ اسکے فتنے سے محفوظ و مامون رہیگا اور اگر دجال سے تمام فتنہ گر جھوٹے فریبی بے دین وبد عقیدہ لوگ مراد ہوں تو ان آیات کریمہ کی پابندی سے تلاوت کرنیوالا ان تمام فتنہ گروں کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس دجال ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ کچھ کا اظہار ہو چکا ہے اسکی ابتدا تو مسیلمہ کذاب نے کی اور چودھویں صدی میں بھی کئی لوگ نبوت کا سرمہ لگائے بیٹھے تھے ایک نے تو باقاعدہ اعلان کر دیا اور ایک فیلڈ بناتے بناتے لقمہ اجل ہو گیا کہ "اگر بالفرض پیارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آ بھی جائے تو حضور کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہ آئے گا"۔ ایک نے خواب و بیداری میں اپنے نبوت کا سوانگ رچایا اور اپنے مرید کے خواب کو اپنی نبوت کیلئے ذریعہ الامداد بنایا۔

مگر اسکی کچھ امداد نہ ہو سکی اور وہ پھڑ کتا رہ گیا اور ہائے نبوت ہائے رسالت پکارتا موت کے منہ میں پہونچ گیا ایک نے ہاتھ پاؤں تو مارے کہ میں وہ لایا ہوں جو اگلوں سے ممکن نہ ہوا اس نے دو کی ناکامی دیکھ کر یہ کام اپنے دم چھلوں کے لئے چھوڑ دیا۔ لہٰذا اب از سر نو اس مردہ کی نبوت کی فیلڈ بنائی جا رہی ہے کہ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوا ہوتا تو ہمارا اٹھا کر نبی ہوتا دوسری طرف نئے کلمے کا مطبوعہ اعلان ہوا کہ اگر پبلک کا خوف نہ ہوتا تو میں تو یہ نیا کلمہ پڑھنا شروع کر دیتا مگر بروقت جاگ ہو گئی ہے شاید گر کے بھی خائب وخاسر ہی دنیا سے جائینگے اور نبوت کے پروگرام میں پھسڈی ہیں اور فیلیر بھی۔ پیارے نبی ﷺ کی شان خاتم النبیین یونہی جگمگاتی رہیگی۔ پہلا تو صوبہ پنجاب کا تھا اور باقی تین صوبہ اتر پردیش کے دجال تھے۔ سورۂ کہف پارہ ۱۵ میں ہے اور اس سورت میں حضرات اصحاب کہف کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر بادشاہ کے شر سے محفوظ فرمایا ان کے ذکر پر مشتمل آیات کریمہ کے پڑھنے کا بھی یہی فیضان ہوتا ہے بعض احادیث کریمہ میں تین آیات کریمہ کا تلاوت کرنا بھی آیا ہے تو تین دس میں خود ہی موجود ہیں بعض بزرگان دین سے ہر جمعہ کو سورۂ کہف کا پڑھنا منقول ہے اسلئے عام طور پر مسلمان جمعہ کو پابندی کے ساتھ پوری سورۂ کہف تلاوت کرتے ہیں۔

(۲۰۷۷) عام لوگوں کو روزمرہ دس پارے تلاوت کرنا مشکل ہوگا۔ اگر ہمت بھی کی جائے تو دو چار دن میں ہمت چھوڑ بیٹھے گا۔ پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت کہ امت کو کم محنت پر زیادہ اجرت کی بشارت سے نوازا کہ ایک بار سورۂ اخلاص پڑھنے سے دس پاروں کی تلاوت کے ثواب کی برابر ثواب ملے گا لہٰذا تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لینے سے پورے قرآن کریم پڑھنے کا ثواب مل جاتا ہے رمضان شریف میں ختم تراویح کے موقع پر سورۂ اخلاص تین بار پڑھی جاتی ہے ایسے ہی نیاز وفاتحہ قل شریف میں تمام سورتیں اور آیات کریمہ ایک ایک بار پڑھی جاتی ہیں مگر سورۂ اخلاص تین بار یہ عمل اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے قرآن کریم میں تین قسم کے مضامین ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات (۲) حقائق وواقعات (۳) احکام ومسائل۔ سورۂ اخلاص میں پہلی قسم کا پورا تفصیلی ذکر ہے اسلئے یہ سورت

اِلَـى الْاَرْضِ لَـمْ يَـنْـزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَـوْمَ فَسَـلَّـمَ فَقَـالَ اَبْشِـرْ بِـنُـوْرَيْـنِ

زمین کی طرف کہ نہیں اترا ہے کبھی سوائے آج کے، تو اس فرشتے نے سلام پیش کیا پھر عرض کیا کہ آپ خوش ہوں اُن دو نوروں سے

اُوْتِيْتَهُمَـا لَمْ يُؤْتَهُمَـا نَبِـيٌّ قَبْلَكَ فَـاتِـحَةُ الْكِتَـابِ وَ خَـوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

جو دیے گئے ہیں آپ کو وہ دو نور، نہیں دیے گئے وہ دو نور کوئی نبی آپ سے پہلے، سورۂ فاتحہ شریف اور سورۂ بقر شریف کی آخری آیات کریمہ

لَـنْ تَـقْـرَأَ بِـحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَـهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہ پڑھیں گے آپ ایک حرف ان دونوں کا مگر دیا جائے گا آپکو اسکا اجر وثواب۔

(۲۰۷۵) حدیث شریف: قَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ دو آیات کریمہ آخری سورۂ بقر شریف کی،

مَـنْ قَـرَأَبِهِـمَـا فِـيْ لَيْلَةٍ كَفَتَـاهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَـارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

جس نے تلاوت کیا ان دونوں کو رات میں تو کافی ہیں اس تلاوت کرنے والے کو۔

(۲۰۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پابندی سے پڑھے دس آیات کریمہ

مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سورۂ کہف شریف کی شروع کی تو بچ جائے گا وہ دجال سے۔

(۲۰۷۷) حدیث شریف: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا عاجز ہے کوئی تم میں کا یہ کہ پڑھے رات میں تہائی قرآن کریم؟

قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ کیسے پڑھے گا تہائی قرآن کریم؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ سورۂ اخلاص شریف برابر ہوتی ہے تہائی قرآن کریم کے۔

सूरा ए बकर शरीफ़ की, जिसने तिलावत किया इन दोनों को रात में तो काफ़ी है उस तिलावत करने वाले को।
2076 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पाबन्दी से पढ़े दस आयाते करीमा सूरा ए कैफ़ शरीफ़ की तो बच जायेगा वो दज्जाल से।
2077 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या आजिज़ है कोई तुममें का यह कि पढ़े रात में तिहाई कुरआन शरीफ़, हजराते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि कैसे पढ़ा जायेगा तिहाई कुरआन शरीफ़? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सूरा ए इख़्लास शरीफ़ बराबर होती है तिहाई कुरआन शरीफ़ के।
2078 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा एक सहाबी को सरदार बनाकर लश्कर पर और ईमामत करते थे अपने साथियों की उनकी नमाज़ों में तो ख़त्म फ़रमाते थे सूरा ए इख़्लास शरीफ़ पर तो जब लौटे सहाबा ए किराम तो उन्होंने ज़िक्र किया उसका प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि पूछो उनसे किसलिये ऐसा करते थे? तो हज़राते सहाबा ने पूछा उनसे तो उन्होंने कहा कि इसलिये कि यह सिफ़त है रहमान जल्लामजदुहू की, मैं ज़्यादा पसन्द करता हूँ यह कि पढ़ा करूँ सूरा ए इख़्लास को, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खबर दे दो उन्हें बेशक अल्लाह तआला मोहब्बत फ़रमाता है उनसे।

قرآن کریم کے تہائی کا ثواب رکھتی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی آیات کریمہ دیگر قسم کی آیات کریمہ سے افضل ہیں۔

(۲۰۷۸) امامت کا حق بادشاہ اسلام یا سردار قوم کو ہے جبکہ وہ علم شریعت رکھتے ہوں یہ صحابی فوج کے کمانڈر بھی تھے اسلئے فوج کے امام بھی رہے۔ یہ امام صاحب ہر نماز کی آخری رکعت میں اور جماعت کی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھتے حالانکہ فرض نمازوں میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ نفل نمازوں میں سورتوں کا مقرر کرلینا جائز ہے مثلاً کوئی شخص نماز تہجد میں ہمیشہ سورۂ اخلاص پڑھا کرے شاگرد کی شکایت استاد سے، مرید کی شکایت پیر سے اور امام کی شکایت سلطان اسلام سے کرسکتے ہیں۔ یہ غیبت نہیں بلکہ اصلاح ہے۔ حاکم کو فریقین کا بیان لیکر فیصلہ کرنا چاہیے۔ فتویٰ صرف ایک فریق کے بیان پر دیا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریوں والے فرشتوں میں سے ایک کا بیان سن کر فتویٰ دیدیا تھا۔ فتویٰ اور ہے فیصلہ اور ہے۔ یہ حدیث شریف فیصلے کی تعلیم کیلئے ہے۔ ان صحابی نے دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اور محب کو اپنے محبوب کا ذکر پیارا ہوتا ہی ہے اور محب، محبوب کا ذکر اکثر کرتا ہی ہے۔ اسلئے میں بھی نماز میں اور غیر نماز میں اکثر سورۂ اخلاص پڑھا کرتا ہوں ورنہ مجھے اور بھی سورتیں یاد ہیں۔ میں نماز میں سورۂ اخلاص اللہ تعالیٰ کی محبت اور سورۂ اخلاص کی محبت کی وجہ سے سورۂ اخلاص کو نماز وغیرہ میں زیادہ پڑھتا ہوں۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ اور اسکی ذات مبارکہ اور صفات عالیہ سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جانے کا زرین ذریعہ ہے۔ ایسے ہی پیارے نبی ﷺ سے محبت اطاعت اللہ تعالیٰ کی محبوب کا خوبصورت وسیلہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے پیارے نبی آپ فرمادیجئے اگر محبت کرتے ہو تم اللہ سے تو میری غلامی کرو۔ محبوب بنائے گا تم کو اللہ اور بخش دیگا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۳) محبوب خدا یا مردود بارگاہ خدا ہونا یہ ایسی چھپی ہوئی بات ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ کون ان دونوں میں سے کیا ہو کیونکہ دوسرے کو یہ کسی دلیل اور علامت سے معلوم نہیں ہوسکتا مگر پیارے نبی ﷺ کو اسکی بھی خبر ہے کہ کون محبوب خدا ہے اور کون مردود بارگاہ خدا ہے۔ محبوب ہونے کا اعلان فرما کر یہ بھی اظہار فرمادیا کہ تقویٰ پر استقامت ہے، ایمان پر خاتمہ ہے۔ قبر وحشر میں نجات ہے جنت میں داخلہ ہے۔ ایک اعلان محبوبیت میں اتنے اعلانات مضمر ہیں اور یہ سب خبریں کل سے متعلق ہیں گویا کہ کل کیا ہوگا پیارے نبی ﷺ کو کل کی بھی ہر خبر کی خبر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بشارت محبوبیت سے نواز کر گویا کہ ان صحابی کو ہمیشہ نماز میں سورۂ اخلاص پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ یہ اجازت انہیں صحابی کی خصوصیات سے ہے دوسروں کو یہ عمل بدستور آج بھی مکروہ ہے کہ فرض نماز میں ہمیشہ ایک ہی سورت پڑھے۔ اسی لئے دوسرے حضرات صحابہ کرام نے یہ مژدہ جانفزا سن کر خود کسی نے یہ عمل شروع نہ فرمایا۔

(۲۰۷۹) یہ عرض گزار صحابی سیدنا حضرت کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا جواب مختصر اور مکمل ہے کہ تم اس سورۂ اخلاص کی محبت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے پیارے بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے کی جگہ جنت ہی تو ہے۔ بعض عشاق سورۂ احزاب، سورۂ فتح سورۂ والضحیٰ سورۂ انشراح زیادہ پڑھتے ہیں اور ان سورتوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں اسلئے کہ ان مبارک سورتوں میں نعت رسول بہت ہی واضح طور پر موجود ہے انکی یہ محبت بھی محبوبیت خداوندی کے اعزاز سے نوازے جانے کا روشن سبب ہوئی اور جنتی ہونے کا زرین ذریعہ ہوگئی۔ وہ بدنصیب ونادان جو عداوت نبوی کی لعنت میں گرفتار ہوکر منقصت نبوی کے جذبے سے آلودہ ہوکر وہ سورتیں یا وہ آیات زیادہ نمازوں میں پڑھتے ہیں جو انکی ناپاک نظر میں پیارے نبی ﷺ کی منقصت رکھتی ہیں تو انکا مقام تو پہلے سے بھی اسفل السافلین طے ہے مگر اس منحوس جذبے نے مزید رجسٹری کرا دی۔ یہ تو ان گستاخوں کا خیال عام ہے ورنہ پورے قرآن کریم میں پیارے نبی ﷺ کی منقصت کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے بلکہ پورا کا پورا قرآن کریم کسی نہ کسی صورت نعت رسول پاک ﷺ ہی ہے۔

(۲۰۸۰) پناہ مانگنے کے بارےمیں جتنی بھی آیات کریمہ ہیں ان سب میں ان دونوں سورتوں کی آیات کریمہ سب سے افضل ہیں۔ تسمیہ سورت کا جز نہیں ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے تسمیہ کا ذکر نہ فرمایا

(۲۰۷۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے بھیجا ایک صحابی کو سردار بنا کر لشکر پر اور امامت کرتے تھے وہ اپنے ساتھیوں کی

فِیْ صَلٰوتِہِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اُنکی نمازوں میں تو ختم فرماتے سورۂ اخلاص شریف پر، تو جب لوٹے حضرات صحابۂ کرام تو انہوں نے ذکر کیا اس کا پیارے نبی ﷺ سے

فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَأَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّہَا صِفَۃُ

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ پوچھو ان سے کس لئے ایسا کرتے تھے؟ تو حضرات صحابۂ کرام نے پوچھا ان سے تو انہوں نے کہا کہ اسلئے کہ یہ صفت ہے

الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

رحمٰن جل مجدہٗ کی، میں زیادہ پسند کرتا ہوں یہ کہ پڑھا کروں سورۂ اخلاص کو تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ خبر دیدو انہیں بیشک اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے ان سے۔

(۲۰۷۹) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ہٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

ترجمہ: بیشک ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک میں بڑی محبت کرتا ہوں اس سورۂ اخلاص شریف سے،

قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاہَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

فرمایا پیارے رسول نے بیشک تیری محبت اس سورۂ اخلاص شریف سے داخل کریگی تجھ کو جنت میں۔

(۲۰۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَۃَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا نہ دیکھا تم نے آیاتِ کریمہ کو کہ نازل فرمائی گئی ہیں رات کو،

لَمْ یُرَ مِثْلُہُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (رواہ مسلم)

نہ دیکھی گئیں جن کی مثل کبھی سورۂ فلق شریف اور سورۂ ناس شریف۔

(۲۰۸۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب تشریف لیجاتے اپنے بستر کی طرف ہر رات تو ملاتے اپنے مبارک ہاتھوں کو

2079 हदीस शरीफ़:— बेशक एक सहाबी ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह बेशक मैं बड़ी मुहब्बत करता हूँ इस सूरा ए इख़्लास शरीफ़ से फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक तेरी मुहब्बत इस सूरा ए इख़्लास शरीफ़ से दाखिल करेगी तुझको जन्नत में।

2080 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या न देखा तुमने आयाते करीमा को कि नाज़िल फ़रमाई गयी हैं रात को, न देखी गयीं जिनकी मिस्ल कभी, सूरा ए फलक़ शरीफ़ और सूरा ए नास शरीफ़।

2081 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ ले जाते अपने बिस्तर की तरफ हर रात तो मिलाते अपने मुबारक हाथों को फिर दम फ़रमाते उन दोनों हाथों पर कि पढते उनमें सूरा ए इख़्लास शरीफ़, सूरा ए फलक़ शरीफ़ और सूरा ए नास शरीफ़ फिर फेरते अपने दोनों हाथों को जहाँ तक हो सकता अपने जिस्म पाक पर शुरु फ़रमाते प्यारे नबी अपने हाथों से अपने सरे अक्दस पर और अपने चहरा ए अनवर पर और जो सामने है प्यारे नबी का जिस्म पाक, यह अमल फ़रमाते तीन मर्तबा।

2082 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी फ़रमाया कि तीन हैं जो अर्श के नीचे होंगे रोजे क़यामत, एक कुराने करीम जो झगडेगा बन्दों की तरफ से, कुरआने करीम एक जाहिर है और एक

بلکہ لفظ قل سے ان دونوں سورتوں کی ابتداء ابتدائی پہلی وحی اقرا باسم ربك آئی تو وہاں بھی تسمیہ شروع میں نہیں ہے یہ دونوں سورتیں قرآن کریم ہیں۔ جو انہیں قرآن کریم نہ مانے وہ منکر قرآن ہو کر کافر ہے۔ اور یہ بکواس محض ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود اور سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان دونوں سورتوں کو قرآن نہیں مانا ہے یہ ان حضرات صحابہ کرام پر تہمت ہے۔ (مرقاۃ شریف)

(۲۰۸۱) یہ عمل دوپہر کو قیلولہ کے وقت نہ فرماتے۔ صرف رات میں پیارے نبی ﷺ یہ عمل فرماتے۔ بستر سے مراد خوابگاہ ہے چنانچہ سونے والا چاہے بستر پر سوئے یا خاک پر سونے سے پہلے یہ عمل کرے اس عمل سے آفات و بلیات سے حفاظت ہوتی ہے۔ دم کرتے وقت مرض کی جگہ ہاتھ رکھنا یا ہاتھ پھیرنا ثابت ہے۔

(۲۰۸۲) تین چیزوں کو بارگاہ الٰہی میں بڑا قرب حاصل ہوگا اور خاص عرش اعظم کے نیچے انہیں جگہ دیجائے گی اور انکے عاملین و عاملین کو بھی بڑی عزت و کرامت، رفعت و شرافت سے نوازا جائیگا اور انہیں بھی خاص قرب الٰہی نصیب ہوگا اور انکے یہ اعمال حسنہ ضائع نہ جائینگے قرآن کریم حجت کر کے اپنے عاملوں قاریوں کی شفاعت کریگا اور یہ جھگڑا ناز والا ہوگا مقابلہ والا نہیں۔ قرآن کریم کے بعض معانی ظاہر ہیں جو عام مسلمان سمجھ لیتا ہے بعض معانی مخفی ہیں جن تک حضرات علماء کرام کی رسائی ہے یا یہ کہ قرآن کے الفاظ کی تلاوت یہ تو ظاہر ہے اور قرآن پاک میں غور و فکر یہ باطن ہے یا احکام شرع ظاہر ہیں اور اسرار طریقت باطن ہیں۔ جیسے انسان کا جسم ظاہر ہے اور روح انسان کی باطن ہے۔ امانت سے مراد وہ حقوق خالق و مخلوق ہیں جو بندوں پر واجب ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک پیش فرمائی ہم نے امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انکار کر دیا انہوں نے کہ اٹھائیں وہ اسکو اور ڈرنے لگے اس سے اور اٹھا لیا اسکو انسان نے بے شک انسان ہے بے باک نادان (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴۰) یہاں امانت کے یہ معنی بھی کیئے گئے ہیں اور یا پھر امانت سے مراد عشق خدا اور عشق محبوب خدا ہے کہ قرآن کریم کو عشق سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ رحم سے مراد انسانوں کی آپس کی رشتہ داریاں ہیں کیونکہ ان رشتہ داریوں کا تعلق عورت کے رحم سے ہے اسلئے ان رشتہ داریوں کو رحم سے تعبیر فرمایا جاتا ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا بہت ضروری ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور دے تو رشتہ داروں کو حق انکا اور محتاج کو اور مسافر کو اور نہ کر فضول خرچی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۸) حق داروں کو انکے حقوق دینا اور حق تلفی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔ جس نے امانت داری کی اور حقوق کی ادائیگی کی یہ بھی زیر سایہ عرش قرب الٰہی کے مزے لیںگے۔ قرآن پاک کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔ امانت کا تعلق تمام لوگوں سے ہے اور صلہ رحمی کا تعلق اپنے اعزاء اقرباء سے ہے۔ کامیاب بندہ وہی ہے جو تینوں کے حقوق ادا کرے۔

(۲۰۸۳) "قرآن والے" سے مراد وہ مسلمان ہے جو ہمیشہ تلاوت قرآن کرتا ہو اور قرآنی تعلیمات پر عمل بھی کرتا ہو "قرآن والے" سے وہ شخص مراد نہیں ہے کہ قرآن کریم پڑھتا ہو اور قرآن کریم اس پر لعنت کرتا ہو کہ یہ تلاوت تو عذاب الٰہی کا باعث ہے بعض کفار و مشرکین، بدعقیدہ و منافقین بھی قرآن کریم پڑھ لیتے ہیں اور حفظ بھی کر لیتے ہیں مگر انکا مقصد اس سے قرآن کریم اور پیارے نبی ﷺ کی مخالفت کرنا ہوتا ہے۔ حدیث شریف۔ جو شخص کہ عمل کرتا ہے قرآن کریم پر تو وہ گویا کہ پڑھتا ہے ہمیشہ قرآن کریم کو اگرچہ تلاوت نہ کرتا ہو اور جس نے قرآن کریم پر عمل نہ کیا تو گویا کہ اس نے قرآن کریم پڑھا ہی نہیں اگرچہ تلاوت کرتا ہو۔ جنت کے درجات اوپر تلے ہیں۔ جس قدر مرتبہ بلند ہوگا اتنا ہی درجہ بھی اوپر ہوگا۔ جہاں قرآن کریم کا پڑھنا ختم ہوگا وہیں جنت کے درجات عالیہ کی طرف تیرا چڑھنا موقوف ہوگا۔ اور وہیں اس قاری قرآن کریم کا ٹھکانہ ہوگا۔ آہستہ آہستہ قرآن کریم پڑھنے میں فائدہ ہے کہ جنت کا اپر کلاس ملے گا۔ یا پھر اس قرب الٰہی کے مراتب میں ترقی کرنا مراد ہے کہ تلاوت کرتا جا اور میری رحمتوں سے قریب سے قریب تر ہوتا جا۔ حدیث شریف میں ہے کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کریم کے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں اور جنت کے بھی درجات اتنے ہی ہیں ہر ایک آیت پر ایک درجہ ملیگا اگر درجات جنت اس تعداد سے کم ہوں تو یہ حساب کیسے پورا ہوگا۔ جنت کے ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے

ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

پھر دم فرماتے ان دونوں ہاتھوں پر کہ پڑھتے ان میں سورۂ اخلاص شریف اور سورۂ فلق شریف اور سورۂ ناس شریف

ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ

پھر پھیرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم پاک پر شروع فرماتے پیارے نبی اپنے ہاتھوں سے اپنے سر اقدس پر

وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اپنے چہرۂ انور پر اور جو سامنے ہے پیارے نبی کا جسم پاک، یہ عمل فرماتے تین مرتبہ۔

(۲۰۸۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تین ہیں جو عرش کے نیچے ہوں گے روز قیامت

اَلْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ

ایک قرآن کریم، جو جھگڑیگا بندوں کی طرف سے، قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے، اور دوسری امانت اور تیسرا صلہ رحمی، جو پکارے گا

اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ.(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

خبردار! جس نے ملایا مجھے تو ملایگا اس کو اللہ تعالیٰ اور جس نے کاٹ دیا مجھ کو تو کاٹ دیگا اسکو اللہ تعالیٰ۔

(۲۰۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا جائے گا قرآن کریم والے سے کہ پڑھ اور چڑھ اور آہستہ آہستہ تلاوت کر

كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا.(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

جیسا کہ آہستہ آہستہ تلاوت کرتا تھا تو دنیا میں، بیشک تیرا ٹھکانا آخری آیت کریمہ کے پاس ہے کہ پڑھے گا تو اسکو۔

(۲۰۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک جو شخص کہ نہیں ہے اسکے سینے میں کچھ

बातिन है, और दूसरी अमानत और तीसरा सिलह रहमी जो पुकारेगा खबरदार! जिसने मिलाया मुझे तो मिलायेगा उसको अल्लाह तआला और जिसने काट दिया मुझको तो काट देगा अल्लाह तआला उसको।

2083 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाया जायेगा कुरआने करीम वाले से कि पढ़ और चढ़ और आहिस्ता आहिस्ता तिलावत कर जैसा कि आहिस्ता आहिस्ता तिलावत करता था दुनिया में बेशक तेरा ठिकाना आख़िरी आयाते करीमा के पास है कि पढ़ेगा तू उसको।

2084 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक जो शख्स कि नहीं है उसके सीने में कुछ कुरआने करीम से तो वीरान घर की तरह है।

2085 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाता है रब तबारक वतआला कि रोक दे जिसको कुरआने करीम मेरे दूसरे जिक्र पाक से और मुझसे मांगने से तो अता फ़रमाता हूँ उसको उससे अच्छा जो मांगने वालों को दिया गया और अल्लाह तआला के कलाम पाक की फज़ीलत तमाम कलामों पर ऐसी है जैसी अल्लाह तआला की फज़ीलत उसकी तमाम मख़लूकात पर।

2086 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ा एक हरफ़ किताबुल्लाह का तो उसके लिये उस पढ़ने के बदले एक नेकी है और एक नेकी दस नेकी की बराबर है, मैं नहीं फ़रमाता कि

جتنا زمین وآسمان کے درمیان ہے۔(مرقاۃ شریف) جنت میں کوئی عبادت نہ ہوگی سوائے تلاوت قرآن کریم کے اور یہ تلاوت لذت اور ترقی درجات کیلئے ہوگی جیسے فرشتوں کی تسبیح۔ دنیا میں تلاوت قرآن کریم کا عادی بعد موت حافظ قرآن ہو جائے گا ورنہ یہ جنتی بغیر دیکھے جنت میں پورا قرآن حفظ کیسے پڑھتا۔ بنا ترجمہ سمجھے بھی قرآن کریم کی تلاوت بہت مفید ہے۔ قرآن کریم میں غور وفکر کرنا محض تلاوت قرآن کریم سے افضل ہے کہ اس میں تلاوت کے ساتھ ساتھ تفکر وتدبر بھی ہے۔ اسی لئے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام حفاظ صحابہ سے افضل تھے کہ آپ قرآن کریم کے زبردست ماہر وعالم تھے۔ اور جنت میں بھی تمام امت میں سب سے اونچے درجے پر بھی وہی ہونگے۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ کی تعداد تو آپ نے ملاحظہ فرمائیں جنرل معلومات کے لئے ایک نقشہ بھی حاضر ہے۔ جس سے قرآن کریم کے بارے میں جنرل نالج میں بھی اضافہ ہو جائے۔

ا	۴۸۸۷۲	ع	۹۲۲۰	نقطے	۱۰۵۶۸۴
ب	۱۴۲۸	ف	۸۴۹۹	زبر	۵۳۲۴۳
ج	۳۲۷۳	ص	۲۰۱۳	زیر	۳۹۵۸۲
د	۵۶۴۲	ق	۶۸۱۳	پیش	۸۸۰۴
ہ	۱۹۰۷۰	ر	۱۱۷۹۹	مد	۱۷۷۱
و	۲۵۵۳۶	ش	۲۲۵۳	تشدید	۱۲۵۳
ز	۱۵۹۰	ت	۱۰۱۹۹	کلمات	۷۷۴۳۶
ح	۳۹۹۳	ث	۱۰۲۷۷	سورتیں	۱۱۴
ط	۱۲۷۴	خ	۱۳۱۶	رکوعات	۵۴۰
ی	۲۵۹۱۹	ذ	۴۶۹۹	آیات سجدہ	۱۴
ک	۹۵۰	ض	۱۲۰۷	اعشار کوفی	۴۴۳
ل	۳۰۴۲۳	ظ	۸۴۲	اعشار بصری	۶۲۳
م	۲۶۱۳۵	غ	۲۲۰۸	اخماس کوفی	۸۴۷
ن	۲۶۵۶۰	لا	۴۷۲۰	اخماس بصری	۱۴۳۶
س	۵۸۹۱	حروف	۳۲۲۶۰۰		

(۲۰۸۴) گھر کی رونق انسان وسامان سے ہوتی ہے اور سینے کی رونق قرآن عظیم الشان سے روحانی رونق ایمان سے۔ جسے قرآن کریم بالکل ہی یاد نہ ہو یا یہ کہ یاد تو ہو مگر کبھی اسکی تلاوت نہ کرتا ہو یا اسکے خلاف عمل کرتا ہو تو اسکا دل دل ویران ہے۔

دل کی دنیا ہے آباد، جب سے آئی تیری یاد
تو نہ جس میں جلوہ گر دل ہے بے شک وہ برباد (ایمی)

(۲۰۸۵) جو مسلمان قرآن کریم حفظ کرنے یا تلاوت کرنے، تجوید پڑھنے یا قرآن کریم کے معانی میں تدبر وتفکر میں یا مسائل دینیہ کے استنباط واستخراج میں مشغول ومعروف ہے اور اسے دیگر اذکار واوراد وادعیہ کا موقع ہی نہ ملے تو وہ ان تمام وداوراد وادعیہ کرنیوالوں سے زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہو جاتا ہے اور عطاؤں کے سحاب برسنے لگتے ہیں۔

(۲۰۸۶) لفظ الم کہنے پر تیس نیکیاں ملیں گی نہ کہ دس لفظ اللہ کہنے پر چالیس نیکیاں ملیں گی۔ قرآن کریم میں خبیث چیزوں کے بھی نام ہیں جیسے خنزیر، ابولہب، ابلیس، شیطان وغیرہم مگر ان ناموں کی تلاوت پر بھی ثواب اسی حساب سے ملے گا کہ یہ حروف یا ان کے ترجے برے نہیں بلکہ ان کے مصداق برے ہیں۔ ایک نیکی کا ثواب دس نیکی یہ ثواب کم سے کم ہے ورنہ زیادہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے جسے جتنا چاہے نوازے۔

(۲۰۸۷) دنیاوی باتیں مسجد شریف میں حرام ہیں اگرچہ جائز باتیں ہی ہوں۔ اور غیبت، جھوٹ وغیرہ حرام گفتگو تو اور بھی سخت حرام ہے دینی باتیں کرنا یعنی قرآنی باتیں کرنا احادیثی باتیں کرنا، فقہ شریف کی گفتگو کرنا بزرگان دین کے حالات بیان کرنا سننا یہ سب تو عبادات ہیں۔ حضرات اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد نبوی شریف میں رہتے تھے اور پیارے نبی ﷺ سے تمام دینی علوم سیکھتے تھے۔ سیدنا حضرت حارث سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے اگرچہ اور بھی بہت سے حضرات صحابہ کرام موجود تھے اسکی دو وجہیں ظاہر ہیں کہ حضرت حارث حضرت علی کے خادم خاص تھے دوسرے یہ کہ حضرت علی شہر علم وآگہی کے دروازہ ہیں اس حدیث شریف میں فتنہ سے مراد فتنۂ دجال ہے یا نئے نئے مذاہب اور فرق باطلہ اور مساجد میں باتیں یعنی گپیں

مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

قرآن کریم سے تو ویران گھر کی طرح ہے۔

(۲۰۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ روک دے جس کو قرآن کریم

عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ

میرے دوسرے ذکر پاک سے اور مجھ سے مانگنے سے تو عطا فرماتا ہوں اسکو اس سے اچھا جو مانگنے والوں کو دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی فضیلت

عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت اسکی تمام مخلوقات پر۔

(۲۰۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا تو اس کیلئے اس پڑھنے کے بدلے ایک نیکی ہے

وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور ایک نیکی دس نیکی کی برابر ہے، میں نہیں فرماتا کہ الم ایک حرف ہے، الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(۲۰۸۷) حدیث شریف: عَنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ

ترجمہ: حضرت حارث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گزرا مسجد میں تب لوگ ہیں کہ مشغول ہیں

فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا

دنیاوی باتوں میں تو میں حاضر ہوا امیر المومنین حضرت مولا علی کی خدمت عالی میں تو میں نے خبر دی انکو تو حضرت علی نے فرمایا کیا انہوں نے باتیں کی ہیں؟

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا

میں نے عرض کیا ہاں! فرمایا حضرت علی نے خبردار! بیشک میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں خبردار!

"अलिफ़ लाम मीम" एक हरफ़ है, अलिफ़ एक हरफ़ है और लाम एक हरफ़ है और मीम एक हरफ़ है।

2087 हदीस शरीफ़:– हज़रते हारिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं गुज़रा मस्जिद में, तब लोग हैं कि मशगूल हैं दुनयावी बातों में, तो मैं हाजिर हुआ अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली की ख़िदमत में तो मैंने ख़बर दी उनको, तो हजरते अली ने फ़रमाया क्या उन्होंने बातें की हैं? मैंने अर्ज़ किया हाँ। फ़रमाया हज़रते अली ने खबरदार! बेशक मैंने सुना है प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वो फ़रमाते हैं खबरदार बेशक अन्करीब होंगे फितने, मैंने अर्ज किया कि क्या बच निकलने का रास्ता है इन फितनों से या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि किताबुल्लाह कि इसमें खबरें हैं तुम्हारे अगलों की और तुम्हारे पिछलों की, और फैसले हैं तुम्हारे आपस के और कुरआने करीम फैसला फ़रमाने वाला है और नहीं है कोई हंसी दिल्लगी, जिस मुत्तकब्बिर ने छोड़ा कुरआने करीम को, टुकड़े उड़ा देगा उसके अल्लाह तआला और जो ढूँडेगा हिदायत को उसके गैर में तो गुमराही में छोड़ देगा उसको अल्लाह तआला और कुरआने करीम अल्लाह तआला की मजबूत रस्सी है और कुरआने करीम हिकमत वाला ज़िक्र है और कुरआने करीम सीध ी राह है और कुरआने करीम वो है कि नहीं बिगड़ते जिसकी वजह से खयालात और नहीं मुशतबा होतीं इस कुरआने करीम से दूसरी ज़ुबानें और नहीं जी भरता इस कुरआने करीम से हजरात उलमा ए किराम

اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ

بیشک عنقریب ہوں گے فتنے، میں نے عرض کیا کہ کیا بچ نکلنے کا راستہ ہے ان فتنوں سے یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ کتاب اللہ

فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ وَلَيْسَ

کہ اس میں خبریں ہیں تمہارے اگلوں کی اور تمہارے پچھلوں کی، اور فیصلے ہیں تمہارے آپس کے اور قرآن کریم فیصلہ فرمانے والا ہے اور نہیں ہے

بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ

کوئی ہنسی دل لگی، جس متکبر نے چھوڑا قرآن کریم کو، ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اسکے اللہ تعالیٰ اور جو ڈھونڈیگا ہدایت کو اسکے غیر میں تو گمراہی میں چھوڑ دیگا اسکو

اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ

اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور قرآن کریم حکمت والا ذکر ہے اور قرآن کریم سیدھی راہ ہے اور قرآن کریم وہ ہے کہ نہیں بگڑتے

بِهِ الْاَهْوَآءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلَقُ

جسکی وجہ سے خیالات اور نہیں مشتبہ ہوتی اس قرآن کریم سے دوسری زبانیں اور نہیں جی بھرتا اس قرآن کریم سے حضرات علماء کرام کا اور نہیں پرانا پڑتا قرآن کریم

عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا

کثرت ورد سے اور نہیں کم ہوتے قرآن کریم کے عجائبات، قرآن کریم وہی ہے کہ نہ رک سکے جنات جب سنا انہوں نے قرآن کریم کو یہ کہنے سے کہ

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ

"بیشک ہم نے سنا عجیب قرآن، راہ دکھاتا ہے ہدایت کی، تو ایمان لائے ہم اس پر" تو قائل ہوا قرآن کا تو وہ سچا ہے اور جس نے عمل کیا قرآن کریم پر،

اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ثواب دیا جائیگا اور جو حکم دیگا قرآن کریم کے ذریعہ تو وہ انصاف کریگا اور جو بلائیگا قرآن کریم کی طرف تو بلائیگا وہ سیدھی راہ کی طرف۔

(۲۰۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کریم اور عمل کرے اس پر جو قرآن کریم میں ہے

का और नहीं पुराना पडता कुरआने करीम कसरते विर्द से और नहीं कम होते कुरआने करीम के अजायबात, कुरआने करीम वही है कि न रुक सके जिन्नात जब सुना उन्होंने कुरआने करीम को तो यह कहने से कि बेशक हमने सुना अजीब कुरआने करीम, राह दिखता है हिदायत की, तो हम ईमान लाये उस पर तो जो क़ायल हुआ कुरआने करीम का तो वो सच्चा है और जिसने अमल किया कुरआने करीम पर, सवाब दिया जायेगा और जो हुक्म देगा कुरआने करीम के ज़रिये तो वो इंसाफ करेगा और जो बुलायेगा कुरआने करीम की तरफ़ तो बुलायेगा वो सीधी राह की तरफ़।

2088 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि पढे कुरआने करीम और अमल करे उस पर जो कुरआने करीम में है तो पहनाया जायेगा उसके वालिदैन को ताज रोजे कयामत, रौशनी उस ताज की ज़्यादा अच्छी होगी सूरज की रौशनी से, दुनिया के घरों में, अगर होता सूरज तुम्हारी दुनिया के घरों में, तो क्या ख्याल है तुम्हारा उसके मुत्तालिक जो अमल करे उस कुरआने करीम पर।

2089 हदीस शरीफ़:– हज़रते अक़्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते है प्यारे रसूल कि अगर रख दिया जाये कुरआने करीम खाल में फिर डाला जाये आग में तो नहीं जलेगा।

اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْئُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا

تو پہنایا جائے گا اس کے والدین کو تاج روز قیامت، روشنی اُس تاج کی زیادہ اچھی ہوگی سورج کی روشنی سے، دنیا کے گھروں میں،

لَوْکَانَتْ فِیْکُمْ فَمَاظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُد)

اگر ہوتا سورج تمہاری دنیا کے گھروں میں، تو کیا خیال ہے تمہارا اسکے متعلق جو عمل کرے اس قرآن کریم پر۔

(۲۰۸۹) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

لَوْجُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِھَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَااحْتَرَقَ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

کہ اگر رکھ دیا جائے قرآن کریم کھال میں پھر ڈالا جائے آگ میں تو نہیں جلے گا۔

(۲۰۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَالْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْھَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے قرآن کریم کو پھر یاد رکھے قرآن کریم کو کہ حلال جانا اسکے حلال کو

وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَشَفَّعَہٗ فِیْ عَشَرَۃٍ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ

اور حرام جانا اسکے حرام کو تو داخل فرمائے اسکو اللہ تعالیٰ جنت میں اور شفاعت قبول فرمائے گا اسکی دس کے بارے میں اسکے گھر والوں میں سے

کُلُّھُمْ قَدْوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

کہ سب کے سب ایسے ہوں گے کہ واجب ہوگئی ہوگی ان کیلئے آگ۔

(۲۰۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی ابن کعب سے کہ کیسے تم تلاوت کرتے ہو نماز میں؟

فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَااُنْزِلَتْ

تو تلاوت فرمائی حضرت اُبی ابن کعب نے سورۂ فاتحہ شریف، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم اسکی کہ میری جان ہے جسکے قبضے میں نہیں نازل ہوئی

2090 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पढ़े कुरआने करीम को फिर याद रखे कुरआने करीम को कि हलाल जाना उसके हलाल को और हराम जाना उसके हराम को तो दाखिल फ़रमाये उसको अल्लाह तआला जन्नत में और शफ़ाअत कुबूल फ़रमायेगा उसकी दस के बारे में उसके घर वालों में से कि सबके सब ऐसे होंगे कि वाजिब हो गयी होगी उनके लिये आग।

2091 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उबई इब्ने कअब से कि कैसे तुम तिलावत करते हो नमाज में? तो तिलावत फ़रमाई हजरते उबई इब्ने कअब ने सूरा ऐ फातिहा शरीफ़, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कसम उसकी कि मेरी जान है ज़िसके कब्ज़े में नहीं नाजिल हुई तौरैत शरीफ़ और न इन्जील शरीफ में और न जबूर शरीफ़ में और न कुरआने करीम में इस जैसी कोई सूरत और बेशक यह सात आयाते करीमा हैं मुकर्रर, और कुरआने करीम है कि दिया गया मैं वो।

2092 हदीस शरीफ़ - फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सीखो कुरआने करीम फिर पढ़ा करो तुम उसको इसलिये कि मिसाल कुरआने करीम की उस शख्स के लिये जिसने सीखा कुरआने करीम को और तिलावत करे और अमल करे उस पर, उस थैले की तरह है जो भरा हुआ है मुश्क से और फूट रही हो उसकी महक हर जगह और मिसाल उसकी जिसने सीखा कुरआने करीम को फिर खवाबे गफलत में पडा

جھریں ہونے لگیں تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے۔ اور فتنہ دجال رونما ہونیوالا ہے۔ فتنہ، عام مصیبت یا امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں۔ یا علی! اب ایسا کونسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ان فتنوں سے بچا جا سکے تو حضرت علی نے نسخہ کیمیا عطا فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے اور قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوا جائے۔ نیکیوں کی برکتوں سے بھی انسان بہت سی آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔ درود شریف کی کثرت زندگی و موت کے فتنوں سے مامون رکھتی ہے۔ قرآن کریم ایسی جامع کتاب ہے کہ اس میں گزشتہ اور آئندہ واقعات جنت و دوزخ کے حالات، عبادات و ریاضات، دین و دنیا کے معاملات، اور سیاسیات سب کچھ موجود ہیں اور قرآن کریم کو چھوڑ کر جو دوسری راہ چلے گا اسکی دھجیاں بکھیر دیگا اور اسے خانہ خراب کردیگا اور ایمان کی دولت سے محروم ہوجائیگا۔ قرآن کریم کو ناحق جانکر چھوڑ دینا یہ کفر ہے اور قرآن کریم کو حق جان کر اس پر عمل نہ کرنا فسق و گناہ ہے اور مجبوراً اس پر عمل نہ کرنا معذوری ہے۔ جس پر پکڑ نہیں ہے۔ اس حدیث شریف میں پہلی صورت مراد ہے۔ غیر قرآن کریم سے مراد نرے علوم عقلیہ یا کفار کی پیروی ہے۔ حدیث شریف، فقہ شریف غیر قرآن نہیں ہے کہ یہ دونوں قرآن کریم کی شروح ہیں۔ جیسے علم نحو اور علم صرف وغیرھما قرآن پاک کی تعلیم میں مدد و معاون ہیں۔ لہٰذا کوئی بدعقیدہ اس حدیث شریف کی آڑ میں احادیث کریمہ و فقہ شریف کی عظمتوں سے کھلواڑ نہیں کرسکتا۔ قرآن کریم رسی کی طرح ہے جو تمام بکھرے ہوئے انسانوں کو ایک ایمان کی رسی میں پرو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مضبوط پکڑ لو تم رسی کو اللہ کی سب ملکر اور نہ ہوا الگ الگ۔ (بصیرۃ الایمان ۱۵۴) اس آیت کریمہ میں رسی سے قرآن کریم بھی مراد ہے۔ "اللہ کی رسی" کی تفسیرات و تفصیلات ملاحظہ فرمانے کیلئے اسی آیت کریمہ کی تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کا مطالعہ فرمائیں۔ قرآن کریم حکمت والا ذکر ہے۔ ذکر کے معانی ہیں عزت، شہرت، نصیحت، تذکرہ۔ قرآن کریم میں یہ تمام صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اسی قرآن کریم کی وجہ سے اہل عرب کی دنیا بھر میں شہرت و عزت ہوئی اس میں ہر قسم کی نصیحتیں موجود ہیں۔ اور ہر قسم کے نصیحت و عبرت آموز تذکرے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ تک بندوں کو پہونچانیوالا بنا پیچ و خم کا سیدھا راستہ ہے جو اس کو چھوڑ دیگا کبھی اللہ تعالیٰ تک نہیں پہونچ سکتا۔ جو قرآن کریم سے صحیح استدلالات کریگا اسکے خیالات بگڑنے سے محفوظ رہینگے اور جو اسے صرف اپنی کھوپڑی کی لالٹین سے پڑھے گا گمراہ ہوجائیگا چنانچہ ایک مردود نے تو قرآن کریم کے مقدمے میں یہ تفہیم کرادی ہے کہ میں نے قرآن کو پڑھا اور جو مطلب میری سمجھ میں آیا وہ میں نے لکھ دیا، یا شخص کبھی اعلیٰ تو کیا ادنیٰ بھی نہیں ہے جبکہ جہنم میں اسفل ہے۔

(۲۰۸۸) جو مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہو اور اسکے احکام و مسائل پر عمل پیرا ہو اور عمل پیرا جب ہی ہو سکتا ہے جب اسے قرآنی علوم اور احکام و مسائل کی جانکاری ہوگی تو اسکے اس علم و عمل کا یہ فیضان ہوگا کہ اسکے والدین نے خواہ اسے اپنی کوشش سے پڑھایا ہو یا نہ پڑھایا ہو تو والدین کے سروں پر بھرے محشر میں نورانی تاج ہوں گے اور انکے تاجوں کے موتی ایسے روشن و تابناک ہوں گے کہ ماحول چمچما رہا ہوگا اگر سورج زمین پر ہوتا تو گھروں میں کتنا اجالا ہوتا اس سورج سے کہیں زیادہ ان تاجوں کے موتی روشنی بکھیر رہے ہوں گے۔ حافظ قرآن، قاری قرآن، عامل قرآن، عالم قرآن کے والدین کی بزرگی و کرامت کا یہ عالم ہوگا تو سوچو کہ خود قرآن کریم کے حافظ، قاری، عالم، عامل کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعتوں کی کیا شان ہوگی۔

(۲۰۸۹) قرآن کریم کے اس معجزے کا ظہور پیارے رسول ﷺ کے ظاہری زمانے تک تھا جیسا کہ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پیارے رسول ﷺ نے ایک کپڑے سے دست ہائے مبارکہ کو پونچھ لیا تھا تو وہ کپڑا آگ میں نہ جلتا تھا۔ (مثنوی شریف) حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ یہ کلام فرض و تقدیر پر ہے کہ قرآن کریم کی عظمت کا تقاضہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا تھیلہ بھی آگ میں نہ جلے جیسا کہ ارشاد رب قدیر ہے کہ ترجمہ۔ اگر نازل فرماتے ہم اس قرآن کو پہاڑ پر تو ضرور دیکھتے آپ اسکو کہ دبا جارہا ہے پاش پاش ہوا جارہا ہے خوف سے اللہ کے اور یہ مثالیں ہیں کہ ہم بیان فرماتے ہیں انکو لوگوں کیلئے تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

فِی التَّوْرٰیةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ

توریت شریف اور نہ انجیل شریف میں اور نہ زبور شریف میں اور نہ قرآن کریم میں اس جیسی کوئی سورت اور بیشک یہ سات آیاتِ کریمہ ہیں مکرر،

وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُهٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ)

اور قرآن کریم ہے کہ دیا گیا میں وہ۔

(۲۰۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سیکھو قرآن کریم پھر پڑھا کرو تم اسکو اسلئے کہ مثال قرآن کریم کی

لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِیْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ

اُس شخص کیلئے جسے سیکھا قرآن کریم کو اور یہ تلاوت کرے اور عمل کرے اس پر، اُس تھیلے کیطرح ہے جو بھرا ہوا ہے مشک سے، پھوٹ رہی ہو اسکی مہک ہر جگہ

وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَة)

اور مثال اُسکی جسے سیکھا قرآن کریم کو پھر خوابِ غفلت میں پڑا رہا تو وہ ایسا ہے کہ اُسکے سینے میں قرآن کریم ہے اُس تھیلے کیطرح جو سیل کر دیا گیا ہے مشک پر۔

(۲۰۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے تلاوت کیا سورۂ مومن شریف کو الیہ المصیر تک

وَاٰیَةَ الْكُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَاَ بِهِمَا

اور آیت الکرسی کو جب صبح کرے تو حفاظت کیا جائے گا اُن دونوں کی تلاوت کی وجہ سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے تلاوت کیا ان دونوں کو

حِیْنَ یُمْسِیْ بِهِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

جب شام کرے ان دونوں کے ساتھ یہاں تک کہ صبح کرے۔

(۲۰۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اللہ تعالی نے ایک کتاب آسمان وزمین کے پیدا ہونے سے

रहा तो ऐसा है कि उसके सीने में कुरआने करीम है उस थेले की तरह जो सील कर दिया गया है मुश्क पर
2093 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने तिलावत किया सूरा ऐ मोमिन शरीफ़ को "अलैहिल मसीर" तक और आयतल कुर्सी को जब सुबह करे तो हिफ़ाज़त किया जायेगा उन दोनों की तिलावत की वजह से यहाँ तक कि शाम करे और जिसने तिलावत किया उन दोनों को जब शाम करे उन दोनों के साथ यहाँ तक कि सुबह करे।
2094 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला ने एक किताब आसमान व ज़मीन के पैदा होने से दो हजार साल पहले नाज़िल फ़रमाई, उस किताब में से दो आयाते करीमा कि खत्म फ़रमाई इन दोनों पर सूरा ऐ बकर शरीफ़ और नहीं हो सकता कि पढ़ी जायें यह दोनों किसी घर में तीन रात कि करीब हो उस घर से शैतान।
2095 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो तिलावत किया करे तीन आयाते करीमा सूरा ए कैफ शरीफ़ के शुरु की तो बचा लिया जायेगा दज्जाल के फितने से।
2096 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक हर चीज़ का एक दिल है और कुरआने करीम का दिल सूरा ए यासीन शरीफ़ है और जो शख्स पढ़े सूरा ए यासीन शरीफ़ को तो लिखेगा

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۸۰) اور اس حدیث شریف کی سب سے قوی شرح یہ ہے کہ اس حدیث شریف میں آگ سے مراد جہنم کی آگ ہے اور کھال سے مراد مومن کا جسم ہے کہ جس مومن کے دل ودماغ میں قرآن کریم ہو اور جسم اس پر عمل پیرا ہو تو وہ مومن کبھی آتش دوزخ میں نہ جل سکے گا۔ قرآن کریم کے یہ تمام فوائد ومنافع مومنین کیلئے ہیں۔ اگر کفار ومشرکین بدعقیدہ ومنافقین پورا قرآن کریم حفظ بھی کرلیں تو بھی جہنمی ہیں اور انہیں جہنم میں جلنا ہے بے جان جسم کو کوئی دوا فائدہ نہیں دیتی۔ ایسے ہی بے ایمان کو عمل صالحہ جہنم کی آگ میں جلنے سے نہیں بچاسکتا۔

(۲۰۹۰) قرآن کو پڑھے ناظرہ یا حفظ اور اسکو یاد رکھے یعنی اسکا لحاظ پاس رکھے صرف تلاوت پر ہی قناعت نہ کرے بلکہ اسکی تعلیمات پر عمل کیا جائے اسکے بتائے ہوئے عقائد کو مانے احکام پر عمل کرے اس حکم میں حافظ باعمل اور عالم باعمل دونوں شامل ہیں۔ ایسا عاملِ قرآن کریم اول ہی سے جنت میں داخل کیا جائیگا اور اسکے رشتہ داروں میں سے دس دوزخی مسلمان کو اس عامل قرآن کی شفاعت وسفارش سے بخش دیا جائیگا۔ شفاعت بلندی درجات ہی کیلئے نہ ہوگی بلکہ معافی کیلئے بھی ہوگی اور حضرات علماء کرام اور حفاظ عظام وشہداء اسلام وغیرھم کا شفاعت فرمانا حق ہے۔ وہ کیسے بدنصیب ایمان سے کورے علم سے عاری ہیں جو پیارے نبی ﷺ کے شفاعت فرمانے کے بارےمیں چوں چوں کرتے چونچیں لڑاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو بھی پیارے رسول ﷺ کی شانِ شفاعت کا منکر ہے تو اسے اپنی بے ایمانی کے سبب اپنے محروم شفاعت ہونے کا یقین ہو گیا ہے اور وہ اپنے اس یقین کا اعلان واظہار انکار شفاعت کے ذریعہ کرتا ہے کہ انگور کھٹے ہیں۔ شفاعت کبریٰ کا سہرا پیارے رسول ﷺ کے سر ہے شفاعت صغریٰ تو پیارے نبی ﷺ کے عشاق وخدام بھی فرمائیں گے۔

(۲۰۹۱) شاگردوں، ماتحتوں کا امتحان لینا سنت ہے شاگرد کا استاد کو پڑھا ہوا سبق سنانا سنت صحابہ ہے۔ سورۂ فاتحہ کا ایک نام "ام القرآن" بھی ہے کہ یہ سورۂ فاتحہ قرآن کریم کے تمام مضامین کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جیسے ماں بچے کو اپنے پیٹ میں لئے ہوتی ہے۔ سورۂ فاتحہ کے فضائل وفوائد بے شمار ہیں اسی لئے یہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم کل یا بعض پڑھ کر ایصال ثواب کرنے کو فاتحہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں "ام القرآن" یعنی سورۂ فاتحہ شریف بھی پڑھی جاتی ہے۔

(۲۰۹۲) قرآن سیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ قرآن کریم معانی قرآن کریم، احکام قرآن کریم سب سیکھے جائیں۔ قرآن کریم کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے مختلف بستیوں میں اتنے حفاظ کرام ضرور رہیں جس سے قرآن کریم کا تواتر قائم رہے۔ اور کوئی بے دین قرآن کریم میں تبدیلی کی اول تو جسارت ہی نہ کرے اور کرے تو منہ کی کھائے۔ اگر تمام لوگ قرآن کریم کا حفظ کرنا چھوڑ دیں تو سب گنہگار ہونگے اور اگر کچھ نے حفظ کرلیا تو سبکا فرض ادا ہو گیا علم قرآن کریم کا بھی یہی حال ہے۔ بقدر جواز نماز قرآن کریم حفظ کرنا فرض عین ہے ایسے ہی بقدر ضرورت، مسائل یاد کرنا سیکھنا فرض عین ہے اور پورا عالم دین بننا فرض کفایہ ہے۔ قرآن کریم یاد کرنے، سیکھنے اور زینت طاق نہ بنادیا جائے اور اپنے حافظے پر اعتماد کرکے اسکا روزانہ پڑھنا نہ چھوڑ و ایسا نہ ہو کہ یہ دولت دل ودماغ سے نکل جائے بقدر جواز نماز، تجوید سیکھنا بھی فرض عین ہے اور پورا قاری بننا فرض کفایہ ہے۔ اعراس مبارکہ، محافل ختمات قل شریف، میلاد شریف دیگر نیاز وفاتحہ کے مواقع پر قرآن کریم پڑھا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں میں قرآن کا چرچا بھی رہے اور ارواح مومنین ومومنات کیلئے ایصال ثواب بھی ہو جائے اسی کو کہتے ہیں "آم کے آم گٹھلیوں کے دام" ایسا عالم، حافظ، قاری بافیض ہے کہ جسکا سینہ دولت قرآنی سے بھرا ہوا اور دوسرے مسلمان اس سے فائدہ اٹھا رہے ہوں اور اس پر عمل پیرا ہوکر وہ خود بھی فائدہ اٹھا رہا ہو اور جو قرآن کریم کی دولت کو اپنے سینے میں مقفل رکھے نہ تلاوت کرے اور نہ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرے تو وہ بے فیض ہے اور سینہ سیل ہے اور اسکا فیض بند ہے نہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو کوئی فائدہ ہے اور نہ وہ خود عمل کرکے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔

مصطفیٰ کی سیرت کے رنگ میں رنگ گئے ہیں جو
ان تمام لوگوں کی زندگی مہکتی ہے

بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ

دو ہزار سال پہلے نازل فرمائی، اس کتاب میں سے دو آیاتِ کریمہ کہ ختم فرمائی ان دونوں پر سورۂ بقرہ شریف اور نہیں ہو سکتا کہ پڑھی جائیں یہ دونوں

فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا الشَّیْطٰنُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

کسی گھر میں تین رات کہ قریب ہو اُس گھر سے شیطان۔

(۲۰۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو تلاوت کیا کرے تین آیاتِ کریمہ سورۂ کہف شریف کے شروع کی

عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

تو بچا لیا جائے گا دجال کے فتنے سے۔

(۲۰۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآنِ کریم کا دل سورۂ یٰس شریف ہے

وَمَنْ قَرَأَ یٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

اور جو شخص پڑھے سورۂ یٰس شریف کو تو لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے اسکے پڑھنے کی وجہ سے پورے قرآنِ کریم کے دس مرتبہ پڑھنے کا ثواب۔

(۲۰۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَرَأَ طٰهٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پڑھیں سورۂ طٰہٰ سورۂ یٰس، پیدا کرنے سے پہلے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّةٍ یَّنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهَا

آسمان و زمین کے، ایک ہزار سال پہلے، پھر جب سنا فرشتوں نے قرآنِ کریم کو تو کہا فرشتوں نے کہ خوشخبری ہے اس امت کیلئے کہ اُتریں گی یہ جس امت پر

وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا. (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

اور خوشخبری ہے ان سینوں کیلئے جو اُٹھائیں گے انکو اور خوشخبری ہے اُن زبانوں کیلئے جو تلاوت کریں گی انہیں۔

अल्लाह तआला उसके लिये उसके पढ़ने की वजह से पूरे कुरआने करीम के दस मर्तबा पढ़ने का सवाब।
2097 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला ने पढ़ीं सूरा ए ताहा और सूरा ए यासीन, पैदा करने से पहले आसमान व ज़मीन के एक हजार साल पहले, फिर जब सुना फरिशतों ने कुरआने करीम को तो कहा फरिशतों ने कि खुशखबरी है उस उम्मत के लिये कि उतरेंगी यह जिस उम्मत पर और खुशखबरी है उन सीनों के लिये जो उठायेंगे इनको और खुशखबरी है उन जुबानों के लिये जो तिलावत करेंगी इन्हें।
2098 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने तिलावत की सुरा ए दुखान की रात में तो सुबह करेगा वो सूरा ए दुखान पढ़ने वाला कि बख्शिश मांगेंगे उसके लिये सत्तर हजार फ़रिशते।
2099 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ा सूरा ए हा मीम दुखान को शबे जुमा में तो मगफरत फ़रमा दी जाती है उसकी।
2100 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फ़रमाते थे मुस्बहात को सोने से पहले, प्यारे नबी फ़रमाते हैं बेशक इन तमाम सूरतों में एक आयाते करीमा हजार आयाते करीमा से बेहतर है।
2101 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक एक सूरत

مصطفیٰ کی باتیں بھی جنکے دل میں اتری ہیں
انکے دل کی دنیا تو آج بھی مہکتی ہے (یاصیب)

(۲۰۹۳) سورۂ مومن کی ابتدائی تین آیات کریمہ (سورۂ مومن پارہ ۲۴ میں ہے) اور آیۃ الکرسی اگر صبح کو قبل نماز فجر یا بعد نماز فجر پڑھ لی جائیں تو انکا پڑھنے والا شام تک اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہیگا۔ شیطان اور جادو وغیرہ آفات و بلیات سے بھی حفاظت رہیگی اور اسی طرح بعد نماز مغرب تلاوت کر لی جائیں تو صبح تک مذکورہ تمام مشکلات و بلیات سے حفظ و امان میں رہیگا۔ بے نماز کوئی عمل یا وظیفہ اپنا اثر نہ دکھائیگا ہر وظیفے اور عمل کیلئے پابندیٔ نماز ضروری ہے۔

(۲۰۹۴) اگر اس وقت سورج ہوتا تو اس حساب سے دو ہزار سال کی مدت ہو جاتی۔ اور کتاب لکھنے سے مراد فرشتوں کو لکھنے کا حکم فرمانا ہے۔ خدام خاص کا کام گویا کہ سلطان ہی کا کام ہے۔ عام مخلوق کی تقدیریں آسمان و زمین کی پیدائش کے پچاس ہزار برس پہلے لکھی گئیں اور یہ تحریر جسکا مذکورہ حدیث شریف میں ذکر ہے دو ہزار سال پہلے رقم ہوئی یہ دو آیات کریمہ۔ آمن الرسول سے علی القوم الکافرین تک (سورۂ بقرہ پارہ ۳ میں ہیں)۔ جس گھر میں ان آیات کریمہ کی تلاوت ہو اور وہ گھر وہ جگہ شیطان کی نحوست سے پاک و صاف ہو جائے تو جس دل میں جس ذات پر یہ آیات کریمہ ہوں وہ بھی شیطان کی شیطنت سے محفوظ و مامون رہیں گے۔ ان جیسی احادیث کریمہ میں شیطان سے مراد ابلیس ہوتا ہے ورنہ قرین شیطان اور نفس امارہ تو بہر حال انسان کے ساتھ ہی رہتے ہیں ان سے وہی بندہ بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

(۲۰۹۵) دقیانوس بادشاہ کے ظلم و ستم سے اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو بچا لیا اور بادشاہ ان نیک بندوں کو دین حق سے نہ ہٹا سکا۔ سورۂ کہف میں ان اللہ والوں کا ذکر ہے اب ان کے ذکر میں بھی تاثیر ہے کہ ہر جمعہ کو یا روزانہ ان آیات کریمہ کا پڑھنے والا فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا اگر اسکی زندگی میں دجال آ جائے تو وہ بھی اسے صراط مستقیم سے نہ ہٹا سکے گا۔ اللہ والوں کے ذکر میں بھی تاثیر ہوتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم خاص ہے امت محمدیہ پر کہ پہلی یہ تاثیر پوری سورۂ کہف میں تھی پھر شروع کی دس آیات کریمہ میں اور اب شروع کی تین آیات کریمہ۔ میں یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطاؤں کے جلوے ہیں۔ (سورۂ کہف پارہ ۱۵ میں ہے)۔

(۲۰۹۶) سورۂ یٰسین میں حالات قیامت کا تفصیلی بیان ہے۔ اسکی تلاوت سے دل زندہ، ایمان تازہ روح شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔ موت کے وقت روح نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایمان کا دل ہے حالات قیامت کو ماننا اور حالات قیامت جس تفصیل سے سورۂ یٰسین میں مذکور ہیں دوسری سورتوں میں نہیں ہیں اسلئے سورۂ یٰسین کو قرآن کریم کا دل فرمایا گیا۔ پورا قرآن کریم کلام الٰہی ہی ہے مگر سورتوں کے فضائل و فوائد اور تاثیرات مختلف ہیں۔ ایک بار سورۂ یٰسین کی تلاوت دس قرآن کریم کا ثواب رکھتی ہے۔ دس قرآن کریم کا ثواب ملنا اور ہے اور قرآن کریم تلاوت کرنا اور ہے۔ اطباء فرماتے ہیں کہ ایک منقی گرم کرکے کھانے میں ایک روٹی کی طاقت ہے مگر یاد رکھئے کہ پیٹ بھرے گا روٹی کھانے سے۔ یوں ہی ختم قرآن کریم ہوگا تیس پارے تلاوت کرنے سے۔

(۲۰۹۷) اللہ تعالیٰ کا پڑھنا کس طرح کا تھا اسے اللہ و رسول جانیں ہماری عقلیں اسکو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس نے قرآن کریم کی قرآت فرمائی جو اسکی شایان شان ہے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یٰسین وطٰہٰ پیارے رسول ﷺ کے صفاتی اسمائے گرامی ہیں

یٰسین و طٰہٰ ان کو کہا ہے کتاب میں
القاب کتنے پیارے ہیں ان سے خطاب میں (یانبی)

چونکہ سورتوں کی ابتداء پیارے نبی ﷺ کے پیارے ناموں سے ہوئی ہے اسلئے یہ سورتیں بھی بہت عظمت والی ہیں۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان سورتوں کو فرشتوں کو سنایا۔ جن سورتوں میں نام رسول ﷺ ہو وہ سورتیں اللہ تعالیٰ کو بڑی پیاری ہیں۔ فرشتوں کی پیدائش زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے ہے۔ "طوبیٰ" کے دو معانی ہیں (۱) جنتی درخت (۲) خوشخبری۔ اس جنتی درخت کی شاخیں جنت کے ہر محل میں ہیں اور اسکی ان سورتوں کے حفاظ و قراء کو خصوصاً اور تمام امت محمدیہ کو عموماً کہ یہ خوشخبری ہے کہ وہ اس جنتی

(۲۰۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے تلاوت کی سورۂ دخان کی رات میں

اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ)

تو صبح کرے گا وہ سورۂ دخان پڑھنے والا کہ بخشش مانگیں گے اس کیلئے ستر ہزار فرشتے۔

(۲۰۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھا سورۂ حٰم دخان کو

فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ غُفِرَلَہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ)

شب جمعہ میں تو مغفرت فرمادی جاتی ہے اسکی۔

(۲۱۰۰) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ یَقُوْلُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے مسبحات کو سونے سے پہلے، پیارے نبی فرماتے

اِنَّ فِیْہِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ وَاَبُوْدَاؤُدْ)

بیشک ان تمام سورتوں میں ایک آیت کریمہ ہزار آیات کریمہ سے بہتر ہے۔

(۲۱۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ سُوْرَۃً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک ایک سورت قرآنِ کریم میں تیس آیات کریمہ والی ہے، شفاعت کی اُس سورت نے

لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَہٗ وَہِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیْ وَاَبُوْدَاؤُدْ وَالنَّسَائِیْ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ایک شخص کی یہاں تک کہ بخشدیا گیا اُس کو اور وہ سورت سورۂ ملک شریف ہے۔

(۲۱۰۲) حدیث شریف: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَّہُوَ لَا یَحْسِبُ

ترجمہ: لگایا کسی نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام میں سے اپنا خیمہ کسی قبر پر اور انہیں خیال نہ تھا

कुरआने करीम में तीस आयाते करीमा वाली है, शफ़ाअत की उस सूरत ने एक शख्स की कि बख़्श दिया गया उसको और वो सूरत सूरा ए मुल्क शरीफ़ है।

2102 हदीस शरीफ़:– लगाया किसी ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाबे किराम में से अपना खेमा किसी क़ब्र पर और उन्हें ख्याल न था कि वो क़ब्र है, उस वक्त उस क़ब्र में एक इंसान पढ रहा था सूरा ए मुल्क शरीफ़ यहाँ तक कि खत्म कर ली उसने सूरा ए मुल्क शरीफ़ तो वो शख्स हाज़िर हुये प्यारे नबी के दरबार में तो ख़बर दी उन्होंने प्यारे नबी को तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यह सूरा ए मुल्क शरीफ़ रोकने वाली है, सूरा ए मुल्क निजात दिलाने वाली है कि निजात देगी अपने पढ़ने वाले को अल्लाह तआला के अज़ाब से।

2103 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं सोते थे यहाँ तक कि तिलावत फ़रमाते सूरा ए सजदा शरीफ़ और सूरा ए मुल्क शरीफ़।

2104 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सूरा ए ज़िलज़ाल शरीफ़ बराबर होती है आधे कुरआने करीम के और सूरा ए इख़्लास शरीफ़ बराबर होती है तिहाई कुरआने करीम के और सूरा ए काफ़ेरुन बराबर होती है चौथाई कुरआने करीम के।

درخت کے عطائے الٰہی بوسیلۂ محبوب الٰہی مالک ہیں اور بڑے خوش نصیب ہیں (سورۂ طٰہٰ پارہ ۱۶ میں ہے)۔

(۲۰۹۸) اس دعاء سے مراد خصوصی دعاء ہے۔ ورنہ حاملین عرش پاک اور دوسرے فرشتے تو ایمان والوں کیلئے دعائیں کرتے ہی رہتے ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جو اٹھاتے ہیں عرش کو اور جو اردگرد ہیں اسکے۔ پاکی بیان کرتے ہیں وہ خوبی کے ساتھ مالک کی اپنے اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور مغفرت مانگتے ہیں ان کے لئے جو ایمان لائے۔ (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۶) سورۂ دخان کی تلاوت ملائکہ معصومین کی معصوم زبانوں سے دعائیں لینے کا زرین ذریعہ ہے۔ (سورۂ دخان پارہ ۲۵ میں ہے)۔

(۲۰۹۹) سورۂ دخان دوسری راتو میں پڑھنا تو اچھا ہے ہی کہ اسکے ذریعہ بے شمار فرشتوں کی دعائیں ملتی ہیں لیکن شب جمعہ میں اسکی تلاوت تو مژدۂ غفران دیتی ہے گویا کہ شب جمعہ میں سورۂ دخان کی تلاوت سے فرشتوں کی دعاء ملتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا انعام۔

(۲۱۰۰) مسبحات قرآن کریم کی ان سورتوں کو کہا جاتا ہے جنکے شروع میں سبحان یاسبح یا یسبح یا کا لفظ موجود ہو اور یہ سورتیں کل سات ہیں (۱) سورۂ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵ (۲) سورۂ حدید پارہ ۲۷ (۳) سورۂ حشر (۴) سورۂ صف (۵) سورۂ جمعہ (۶) سورۂ تغابن۔ یہ چاروں سورتیں پارہ ۲۸ میں ہیں (۷) سورۂ اعلیٰ پارہ ۳۰۔ یہ ساتوں سورتیں تقریباً ایک پارے کے برابر ہوں گی۔ ایک رات میں اتنا پڑھ لینا آسان ہے وہ آیت کریمہ کون سی ہے جو ایک ہزار آیات کریمہ سے بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ سورۂ حشر کی آیت ۲۱ ہے جو لو انزلنا سے شروع ہے اور یتفکرون پر ختم ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ ان مذکورہ سات سورتوں کی شروع کی آیات ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ سورۂ حدید پارہ ۲۷ کی آیت ۳ ہے ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم۔ اس آیت کریمہ کے بارے میں سیدنا حضرت شیخ عبداللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ حمد الٰہی بھی ہے اور نعت محبوب الٰہی بھی۔ (مدارج النبوۃ شریف) بعض حضرات نے فرمایا کہ ساعت جمعہ، اسم اعظم، شب قدر کی طرح اس ایک آیت کریمہ کی متعین نشاندہی کو بھی صیغۂ راز میں رکھا گیا ہے۔

(۲۱۰۱) اس حدیث شریف سے یہ بھی انکشاف ہوا کہ تسمیہ شریف سورۂ ملک کا جز نہیں ہے ورنہ سورۂ ملک کی آیات کریمہ اکتیس ہو جاتیں۔ سورۂ ملک بنا تسمیہ شریف تیس آیات کریمہ پر مشتمل ہے۔ وہ شخص سورۂ ملک کی تلاوت کا عادی تھا اور سورۂ ملک سے محبت کرتا تھا اسکے مرنے کے بعد سورۂ ملک نے اسکی سفارش و شفاعت کی تو اسکی شفاعت ہوگئی اور وہ شخص عذاب قبر سے محفوظ بھی رہا۔ عام طور سے لوگ سورۂ ملک کی تلاوت کیا کریں اور اسکی شفاعت کا یقین رکھیں۔ اس حدیث شریف سے یہ عقیدہ بھی ملا کہ عالم برزخ کی بھی ہر اک بات ہر اک واقعہ کی تفصیلی خبر ملتی بھی رہتی ہے اور خود بھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ (سورۂ ملک پارہ ۲۹ کے شروع میں ہے)۔

(۲۱۰۲) انہیں کسی ظاہری نشان نہونے کی وجہ سے پتہ نہ چل سکا کہ یہاں قبر ہے اگر انہیں پہلے پتہ چل جاتا تو ہرگز قبر پر خیمہ نہ گاڑتے کیونکہ قبر پر بیٹھنا، لیٹنا، کھڑا ہونا چلنا پھرنا سب ممنوع ہے۔ بعض مردے قبر میں وہ نیکیاں کرتے رہتے ہیں جنکی انہیں دنیا میں عادت تھی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں جس حال میں جیو گے اسی حال میں مروگے اور جس حال میں مروگے اسی حال میں اٹھوگے۔ بعض بزرگان دین اس حدیث شریف کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر سے اذان دیتے ہوئے اٹھیں گے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں انشاء المولی القدیر نعت خواں مومن بھی قبر میں نعت شریف پڑھتے ہوئے اٹھیں گے۔ اور یہی آرزو بھی ہے کہ۔

فرشتے قبر میں جب مجھ جگائیں یارسول اللہ
وہاں بھی آپ ہی کے گیت گائیں یارسول اللہ (یاحبیب)

انہیں قبر کا پتہ نہ چلا توجہ کی بات تھی۔ پھر تلاوت سن لینا یہ انکی کرامت تھی۔ ورنہ قبر کے اندر کی آواز باہر والے نہیں سنتے۔ سورۂ ملک اپنے تلاوت کرنیوالے کو زندگی میں گناہوں سے موت کے وقت برے خاتمے سے۔ مرنے کے بعد تنگی گور سے عذاب قبر سے آخرت میں دہشت اور سختی عذاب سے بچاتی ہے اور عذاب الٰہی سے چھٹکارے کا

اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَھَا فَاَتَی

کردہ قبر ہے، اُس وقت اُس قبر میں ایک انسان پڑھ رہا تھا سورۂ ملک شریف یہاں تک کہ ختم کرلی اس نے سورۂ ملک شریف، تو وہ شخص حاضر ہوئے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ

پیارے نبی ﷺ کے دربار میں، تو خبر دی انہوں نے پیارے نبی ﷺ کو تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ یہ سورۂ ملک شریف روکنے والی ہے

ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

سورۂ ملک نجات دلانے والی ہے کہ نجات دیگی اپنے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔

(۲۱۰۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ تلاوت فرماتے

الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

سورۂ سجدہ شریف اور سورۂ ملک شریف۔

(۲۱۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سورۂ زلزال شریف برابر ہوتی ہے آدھے قرآنِ کریم کے

وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔ (رواہ الترمذی)

اور سورۂ اخلاص شریف برابر ہوتی ہے تہائی قرآنِ کریم کے اور سورۂ کافرون برابر ہوتی ہے چوتھائی قرآنِ کریم کے۔

(۲۱۰۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو کہدے جس وقت صبح کرے تین مرتبہ اعوذ باللہ

السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ

السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پھر تلاوت کرے تین آیاتِ کریمہ سورۂ حشر شریف کے آخر کی تو مقرر فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس پر

2105 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है उन्होंने फ़रमाया कि जो कह दे जिस वक्त सुबह करे तीन मर्तबा "आउज़ो बिल्लाहे समीउलअलीमे मिनश्शैतानिर्रजीम" फिर तिलावत करे तीन आयाते करीमा सूरा ए हश्र शरीफ़ के आखिर की तो मुकर्रर फ़रमा देगा अल्लाह तआला उस पर सत्तर हज़ार फ़रिशते जो दुआयें देंगे उसको यहाँ तक कि शाम हो जाये, अगर मर गया वो उस दिन में तो मरेगा शहीद और जो पढ़ लेगा उनको जिस वक़्त कि शाम करे तो होगा वो भी उस दर्जे में।

2106 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जिसने पढ़ा हर रोज़ सूरा ए इख़्लास शरीफ़ को सौ मर्तबा तो मिटा दिये जायेंगे उसके गुनाह पचास साल के सिवाये उसके कि हो उस पर कर्ज़।

2107 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी जो इरादा करे यह कि सोये अपने बिस्तर पर तो सोये अपनी दाहनी करवट पर फिर पढ़े सौ मर्तबा सूरा ए इख्लास शरीफ़, जब होगा कयामत का दिन तो फ़रमायेगा उस बन्दे से परवरदिगार कि ऐ मेरे बन्दे दाखिल होजा अपने दाहनी तरफ़ से जन्नत में।

2108 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबु हुरैरा से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने समाअत फ़रमाया एक शख़्स को कि पढ़ रहा है सूरा-ए इख़्लास शरीफ़ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि वाजिब हो गयी, तो मैंने कहा क्या वाजिब हो गयी? तो फ़रमाया जन्नत वाजिब हो गयी।

مژدۂ روح افزا سنائیگی۔ سورۂ ملک کا تلاوت کرنیوالا دنیا میں بھی فائدے اور برکتیں بٹورتا رہا اور قبر میں بھی منافع سمیٹتا رہا اور حشر میں بھی گہرہائے مغفرت سے اپنے کشکول کو بھرتا رہیگا۔

(۲۱۰۳) سورۂ سجدہ پارہ ۲۱ میں ہے یہ دونوں سورتیں پیارے نبی ﷺ پابندی سے ہر روز قبل خواب تلاوت فرماتے تھے۔ یہ دونوں سورتیں رات کو سونے سے پہلے پڑھنا سنت ہیں اور اسمیں بہت فائدے ہیں۔

(۲۱۰۴) قرآن کریم میں مبداء و معاد یا معاش و میعاد ہر دو کا ذکر ہے اور اس سورۂ زلزال میں معاد کا ذکر ہے لہٰذا نصف قرآن کریم تلاوت کرنیکا ثواب ہے۔ ذکر معاد یعنی قیامت کا ذکر اور وہاں کے حالات و معاملات کا ذکر۔ قرآن کریم میں (۱) توحید و رسالت تمام عقائد اسلامیہ کا اقرار (۲) شرک و کفر اور بدعقیدگیوں سے دوری (۳) احکام شرع (۴) قصص وواقعات۔ سورۂ کافرون میں شرک سے بیزاری کا کامل طور پر ذکر ہے لہٰذا یہ قرآن کریم کا چوتھائی مضمون اس سورۂ کافرون میں ہے اسلئے اس سورۂ پاک کو اگر چار مرتبہ پڑھ لیا جائے تو پورے قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب مل جاتا ہے۔ اور جو شخص اس سورۂ کافرون کو سوتے وقت پڑھ لیا کریگا اسے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ انشاء المولیٰ القدیر۔

(۲۱۰۵) صبح دوکان زندگی کھلنے کا وقت ہے اسلئے خصوصیت کیساتھ یہ دعاء پڑھنے کی تعلیم دی گئی تاکہ دن بھر یہ مردود شیخ نجدی نہ بہکائے۔ اور عبادات سے دھیان نہ ہٹائے۔ شیطان کو مردود کہنا گالی نہیں بلکہ اسکا وصفی نام ہے ایسے ہی بارگاہ رسالت کے گستاخ کو مردود، خبیث، بے ایمان کہنا گالی نہیں بلکہ اسکا وصفی نام ہے۔ یہ شہید، شہید حکمی ہے کہ بندہ اگرچہ اپنے بستر پر سفر آخرت کرے مگر قیامت میں اسکا شمار ان شہداء کرام کی جماعت میں ہوگا جنہوں نے راہ خدا میں لڑکر جان کا نذرانہ حضور حق پیش کیا۔

(۲۱۰۶) دن و رات کے کسی بھی حصے میں پوری سورۂ اخلاص دو سو بار پڑھوائی جائے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی محفل میں پڑھ لی جائے تو مذکورہ اجر ملے گا۔ اگر عمر بھر اس مقدس عمل کی پابندی کرے تو پچاس برس کے صغیرہ گناہ معاف ہو جائینگے اور اگر اتنے گناہ نہوں تو پھر درجات بلند ہونگے کیونکہ جن اعمال صالحہ سے گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں ان اعمال صالحہ سے نکوکاروں کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ قرض یہ بندے کا حق ہے بغیر ادا کیے یا قرض خواہ کے بنا معاف کیے ساقط نہیں سکتا۔ بندوں کے تمام حقوق کا یہی حال۔

(۲۱۰۷) جس طرح قبر کا رخ ہوتا ہے اسی طرح بستر کا رخ رکھے اور جب سونیوالا سونے کے ارادے سے لیٹے تو قبلہ رخ ہو اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی داہنے گال کے نیچے رکھے سونے کا سنت طریقہ یہی ہے۔ اس طرح سورۂ اخلاص مع تسمیہ پڑھی جائے۔ قیامت میں داہنی کروٹ سونیوالے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے گن گانے والے کو بشارت ہوگی کہ تو زندگی میں میرے پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے داہنی کروٹ پر لیٹ کر سوتا تھا اسی کے انعام میں آج تو جنت کے باغات میں بھی داہنے باغ میں داخل ہو جا۔ وہ باغ تیرا مقام ہے جنتی لوگ تین قسم کے ہونگے (۱) مقربین یہ جماعت علیین والی ہے۔ (۲) ابرار۔ یہ جماعت یمین والی ہے۔ (۳) وہ گنہگار جنکی مغفرت شفاعت سے ہو چکی ہوگی یہ یسار والے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو کچھ تو ان میں سے ظلم ڈھانیوالے ہیں اپنے آپ پر۔ اور کچھ ان میں سے درمیانی چال چلنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے آگے بڑھنے والے ہیں بھلائیوں میں حکم سے اللہ کے یہی فضل ہے بہت بڑا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶۸) جنات کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل ہے۔ اور عرش کی داہنی طرف والے بائیں سمت والوں سے افضل ہیں۔

(۲۱۰۸) اعمال صالحہ جنت حاصل ہونے کے اسباب ہیں عمال نامہ نہیں ہیں کیونکہ بڑے بڑے لوگ پھسل جاتے ہیں۔ مگر اس شخص کا اس بشارت کی وجہ سے جنتی ہونا یقینی ہوگا کہ پیارے نبی ﷺ کی زبان فیض ترجمان اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

(۲۱۰۹) سورۂ اخلاص پڑھ کر فوراً سو جایا جائے پھر کوئی دنیاوی بات نہ کی جائے اور کرنا پڑ ہی جائے تو پھر سورۂ کافرون پڑھ لی جائے۔

(۲۱۱۰) جحفہ اور ابواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان دو مقامات ہیں۔ ابواء تو وہی مقام ہے جہاں سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال شریف ہوا۔ اور جحفہ شام و مصر اور مغرب والوں کا میقات ہے جہاں سے حضرات حجاج کرام احرام باندھتے ہیں اور

سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا

ستر ہزار فرشتے جو دعائیں دیں گے اس کو یہاں تک کہ شام ہوجائے اور اگر مر گیا وہ اُس دن میں تو مرے گا شہید،

وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اور جو پڑھ لے گا ان کو جس وقت کہ شام کرے تو ہوگا وہ بھی اس درجے میں۔

(۲۱۰۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس نے پڑھا ہر روز سو مرتبہ سورۂ اخلاص شریف کو

مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

تو مٹا دیے جائیں گے اس کے گناہ پچاس سال کے سوائے اسکے کہ ہو اُس پر قرض۔

(۲۱۰۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ جو ارادہ کرے یہ کہ سوئے اپنے بستر پر تو سوئے اپنی داہنی کروٹ پر، پھر پڑھے

مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

سو مرتبہ سورۂ اخلاص شریف، جب ہوگا قیامت کا دن تو فرمائیگا اُس بندے سے پروردگار کہ اے میرے بندے داخل ہوجا اپنی داہنی طرف سے جنت میں۔

(۲۱۰۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سماعت فرمایا ایک شخص کو کہ پڑھ رہا ہے سورۂ اخلاص شریف

فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)۔

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ واجب ہوگئی، تو میں نے کہا کیا واجب ہوگئی؟ تو فرمایا جنت واجب ہوگئی۔

(۲۱۰۹) حدیث شریف: عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت فروہ ابن نوفل سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے کہ بیشک انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ

2109 हदीस शरीफ़:– हजरते फरवा इब्ने नवाफिल से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिद माजिद से कि बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सिखा दीजिये मुझको कि मैं कुछ पढ लिया करूँ उसको जिस वक्त मैं दराज़ हूँ अपने बिस्तर पर तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पढ़ा करो सूरा ए काफेरुन इसलिये कि सूरा ए काफेरुन बेज़ारी है शिर्क से।

2110 हदीस शरीफ़:– हज़रते अक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस दौरान कि मैं सफ़र कर रहा था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की साथ मकामे हज़फ़ा और मकामे अववा के दरमियान अचानक छा गयी हम पर आंधी और सख़्त तारीकी तो पनाह मांग रहे थे प्यारे नबी कुल अऊज़ो बिरब्बिल फ़लक़ और कुल अऊज़ो बिरब्बिननास पढ़कर और फ़रमा रहे थे ऐ अक़्बा पनाह मांगा करो इन दोनों के ज़रिये कि नहीं पनाह मांगी किसी ने इन जैसी सूरतों से।

2111 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने खुबैब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम निकने एक रात बारिश में और सख़्त अंधेरी में कि हम तलाश कर रहे थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो हमने पा लिया प्यारे रसूल को तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया कहो! मैंने अर्ज़ किया कि क्या कहूँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सूरा ए इख़्लास शरीफ और कुल अऊज़ो बिरब्बिल फ़लक़ और कुल अऊज़ो बिरब्बिननास, जिस वक्त सुबह

عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

سکھا دیجئے مجھ کو کچھ کہ میں پڑھ لیا کروں اسکو، جس وقت میں دراز ہوں اپنے بستر پر، تو فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کرو سورۂ کافرون

فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اسلئے کہ سورۂ کافرون بیزاری ہے شرک سے۔

(۲۱۱۰) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الْجُحْفَةِ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ میں سفر کر رہا تھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم رکابی میں

وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

مقام جحفہ اور مقام ابواء کے درمیان، اچانک چھاگئی ہم پر آندھی اور سخت تاریکی تو پناہ مانگ رہے تھے پیارے نبی معوذتین پڑھ کر

وَيَقُوْلُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

اور فرما رہے تھے اے عقبہ! پناہ مانگا کرو ان دونوں کے ذریعہ کہ نہیں پناہ مانگی کسی نے ان جیسی سورتوں سے۔

(۲۱۱۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن خبیب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکلے ایک رات بارش میں اور سخت اندھیری میں

نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ

کہ ہم تلاش کر رہے تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ہم نے پالیا پیارے رسول کو تو پیارے رسول نے فرمایا کہو! میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں؟

قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

فرمایا پیارے رسول نے کہ سورۂ اخلاص شریف اور معوذتین، جس وقت صبح کرو اور جس وقت شام کرو، تین مرتبہ کا پڑھ لینا

تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کفایت کرے گا تم کو ہر چیز سے۔

करो और जिस वक्त शाम करो, तीन मर्तबा का पढ़ लेना किफायत करेगा तुमपर हर चीज से।

2112 हदीस शरीफ़:– हजरते अक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्या मैं पढ़ लिया करूँ सूरा ए हूद या सूरा ए यूसुफ, फरमाया प्यारे रसूल ने न पढ़ना तुम कुछ भी जो ज़्यादा पहुँची हुई है बारगाहे खुदा में सूरा ए फलक़ से।

2113 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़ाहिर करो तुम कुरआने करीम को और पैरवी करो तुम उसके अनोखे और निराले अहकाम की, उसके फराइज और उसकी हदूद हैं।

2114 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि कुरआने करीम की तिलावत नमाज़ में अफज़ल है कुरआने करीम की उस तिलावत से जो बैरुने नमाज हो और तिलावत कुरआने करीम की बैरुने नमाज अफ़जल है तस्बीह व तक्बीर पढ़ने से और तस्बीह व तक्बीर पढ़ना अफज़ल है खैरात करने से और खैरात करना अफज़ल है रोज़ा रखने से और रोज़ा ढाल है आग से।

2115 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तिलावत करना किसी शख्स का कुरआने करीम को बगैर कुरआने करीम देखे हज़ार दर्जा है और तिलावत करना कुरआने करीम की कुरआने करीम देखकर ज़्यादा फरमाया जाता है बिना देखे पढ़ने पर दो हज़ार दर्जे तक।

(۲۱۱۲) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں پڑھ لیا کروں سورۂ ہود یا سورۂ یوسف؟ فرمایا پیارے رسول نے نہ پڑھنا تم کچھ بھی جوزیادہ پہونچی ہوئی ہے بارگاہ خدامیں سورۂ فلق سے۔

(۲۱۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظاہر کروتم قرآن کریم کو اور پیروی کروتم اسکے انوکھے اور نرالے احکام کی، اسکے فرائض اور اسکی حدود ہیں۔

(۲۱۱۴) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قِرَأَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَأَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت نماز میں افضل ہے، قرآن کریم کی اُس تلاوت سے جو بیرونِ نماز ہو اور تلاوت کرنا قرآن کریم کی بیرونِ نماز افضل ہے تسبیح وتکبیر پڑھنے سے اور تسبیح وتکبیر پڑھنا افضل ہے خیرات کرنے سے اور خیرات کرنا افضل ہے روزے رکھنے سے اور روزہ ڈھال ہے آگ سے۔

(۲۱۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کرنا کسی شخص کا قرآن کریم کو بغیر قرآن کریم دیکھے ہزار درجے ہے اور تلاوت کرنا قرآن کریم کی قرآن کریم دیکھ کر زیادہ فرمایا جاتا ہے بنا دیکھے پڑھنے پر دو ہزار درجے تک۔

2116 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक यह दिल ज़ंग आलूद हो जाते हैं जैसा कि जंग आलूद हो जाता है लोहा जब पहुंचता है उसको पानी अर्ज़ किया गया या रसूलल्लाह इसकी सफाई क्या है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मौत को कसरत से याद करना और कुरआने करीम की तिलावत करना।

2117 हदीस शरीफ़:— अर्ज किया एक शख्स ने या रसूलल्लाह कौन सी सूरत कुरआने करीम की बहुत बड़ी है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने सूरा ए इख़्लास शरीफ़, फिर कौन सी आयाते करीमा कुरआने करीम में बहुत बड़ी है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने आयतल कुर्सी "अल्लाहो लाइलाहा इल्ला हुवल हय्युल कय्यूम" फिर अर्ज़ किया कौन सी आयाते करीमा या नबीयल्लाह? कि आप चाहते हैं यह कि पहुंचे उसकी बरकत आपको और आपकी उम्मते मरहूमा को? फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सूरा ए बक़र शरीफ़ की आखिरी आयाते करीमा, इसलिये कि यह आयाते करीमा अल्लाह तआला की रहमतों के खज़ाने हैं उसके अर्श पाक के नीचे कि अता फ़रमाये हैं अल्लाह तआला ने यह खज़ाने इस उम्मते मरहूमा को कि न छोड़ा किसी भलाई को दुनिया व आखेरत की मगर मुशतमिल है इस पर।

2118 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कुरआने करीम की सूरा ए फ़ातिहा में शिफ़ा है हर बीमारी से।

اسی مقام جحفہ کیلئے پیارے نبی ﷺ نے دعاء فرمائی تھی کہ یا اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ کی وبا جحفہ کی طرف منتقل فرمادے چنانچہ جحفہ میں بیماریاں اور بخار ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔ اگر پرندہ بھی وہاں کی فضا سے گزرے تو وہ بھی بخار بن جاتا ہے۔ جحفہ اور ابواء کے درمیان تقریباً بتیس کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ اس سفر میں کالی آندھی سے سابقہ پڑ گیا۔ تو پیارے نبی ﷺ نے معوذتین کی تلاوت فرمائی معوذتین صرف جادو کیلئے ہی نہیں دوسری آفات وبلیات کیلئے بھی تیر بہدف ہیں اگر انکا تعویذ لکھ کر ساتھ میں رکھا جائے تو بھی فیضان ملتا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ سے تعویذ کرنا جائز ہے۔ معوذتین سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو کہتے ہیں ان دونوں کی تفسیر، تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیں اور تعوذ کی تفصیلی تفسیر، تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۱۱) فارسی کے مقولہ ہے کہ "جوئندہ یابندہ" ڈھونڈنے والا پالیتا ہے۔ تلاش نبی ﷺ میں چلے پیارے نبی ﷺ کو پالیا اور پیارے نبی ﷺ کی طرف سے انعامات کی بوچھار ہونے لگی اور مذکورہ زبردست عمل حفاظت مرحمت فرمایا۔

(۲۱۱۲) جادو، ٹوٹکا، آسیب، بھوت، پریت، وباء، بلاء اور مصیبت سے بچنے کیلئے سورۂ فلق ہی کافی ہے سورۂ ہود سورۂ یوسف اتنا لمبا پڑھنے کی کیا ضرورت ہے گویا کہ اس حدیث شریف میں حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوت کی اجازت نہیں بلکہ تعوذ کے طور پر اجازت چاہ رہے ہیں۔ اور اوراد و وظائف میں شیخ کی اجازت چاہیے ورنہ ثواب تو مل جائیگا مگر اثر نہ ہوگا۔ اثر کیلئے کسی با اثر کی نظر کی ضرورت ہے۔

(۲۱۱۳) قرآن کریم کی خوب اشاعت کرو۔ یہود ونصاریٰ کی طرح اسے نہ چھپاؤ۔ فرائض سے مراد مامورات ہیں جنکے کرنیکا حکم ہے اور حدود سے مراد منہیات ہیں جنہیں نہ کرنیکا حکم فرمایا گیا ہے کہ یہ حدود وفرائض طلبہ پر مدارس میں محافل وعظ شریف ومیلاد شریف میں عوام پر قرآنی احکام بیان کئے جائیں۔ قرآن کریم کے معانی و اسرار، احکام کو ظاہر کرنے کیلئے ان علوم کا سیکھنا بھی ضروری ہے جو قرآن کریم کے صفات ظاہر کرنے میں ممد ومعاون ہوں جیسے علم نحو، علم صرف، علم لغت وبلاغت وغیرہم۔

(۲۱۱۴) نماز میں دو عبادتوں کا اجتماع ہے ایک تو نماز دوسرے تلاوت۔ نماز میں یکسوئی ہوتی ہے جو بیرون نماز میسر نہیں ہوتی نماز میں جو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے وہ غیر نماز میں نہیں ہوتا۔ اگر کسی عبادت میں دو عبادتیں جمع ہوں تو وہ عبادت افضل ہو جاتی ہے لہٰذا فاتحہ بھی افضل عبادت ہے کہ اس میں بھی دو عبادتوں کا اجتماع ہے مالی عبادت جیسے تبرک، شیرنی اور بدنی عبادت جیسے تلاوت قرآن کریم، نعت شریف، شجرہ شریف، درود وسلام اور ذکر دعاء، تسبیح وتہلیل وتکبیر قرآن کریم کے اجزاء ہیں اور تلاوت قرآن کریم میں پورا قرآن کریم ہے اور جزء سے کل افضل ہوتا ہے۔ قرآن کریم نماز میں کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر پڑھنے سے جیسے شبینے میں۔ صدقہ عبادت متعدی ہے اسکا فائدہ دوسرے کو بھی پہنچتا ہے اور روزہ عبادت لازم ہے کہ اسکا فائدہ خود روزہ رکھنے والے کو ہی پہونچتا ہے تو صدقہ روزے سے افضل ہے اسلئے کہ اسکا فائدہ دوسرے کو پہونچتا ہے اور روزہ اسلئے افضل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نہ کھانے پینے کی صفت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں اور روزہ ریا سے دور اور بہت دور ہے۔ روزے پر صدقے کی فضیلت جزوی ہے۔ کلیہ فضیلت روزے کو صدقات پر حاصل ہے۔

(۲۱۱۵) قرآن کریم کی حفظ تلاوت دوسری عبادات سے ہزار گنا زیادہ ہے اور قرآن کریم کی دیکھ کر تلاوت کرنا دوسری عبادات سے دو ہزار گنا زیادہ ہے یا حفظ پڑھنے سے دیکھ کر پڑھنا دو ہزار گنا زیادہ ہے یہاں بھی دو عبادتوں کا اجتماع اور دوسرے ایک تلاوت قرآن کریم دوسرے زیارت قرآن کریم کیونکہ قرآن کریم کا دیکھنا بھی عبادت ہے دیکھ کر تلاوت کرنے میں تفکر وتدبر کا بھی موقع مل جاتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام، حضرات تابعین عظام عام طور پر قرآن کریم تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین خلیفۂ سوئم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم دیکھ کر اتنا تلاوت فرماتے تھے کہ دو قرآن کریم بوسیدہ ہو گئے تھے چند چیزوں کا دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (۱) قرآن کریم (۲) کعبہ شریف (۳) روضہ نبوی شریف (۴) چہرۂ عالم دین (۵) والدین کے چہرے بہ نیت نیاز مندی (۶) پیارے نبی ﷺ کا چہرہ پاک دیکھنا تو

(۲۱۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ زنگ آلود ہو جاتا ہے لوہا،

اِذَا اَصَابَهُ الْمَآءُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

جب پہونچتا ہے اسکو پانی، عرض کیا گیا یارسول اللہ اسکی صفائی کیا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ موت کو کثرت سے یاد کرنا

وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيْ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

(۲۱۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ

ترجمہ: عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسی سورت قرآن کریم کی بہت بڑی ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْآنِ اَعْظَمُ قَالَ آيَتُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

سورۂ اخلاص شریف، پھر کونسی آیت کریمہ قرآن کریم میں بہت بڑی ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم

قَالَ فَاَیُّ آيَتٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

عرض کیا پھر کونسی آیت کریمہ یا نبی اللہ؟ کہ آپ چاہتے ہیں یہ کہ پہونچے اسکی برکت آپکو اور آپ کی امت مرحومہ کو، فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ

کہ سورۂ بقرہ شریف کی آخری آیات کریمہ، اسلئے کہ یہ آیاتِ کریمہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خزانے ہیں، اسکے عرش پاک کے نیچے

اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔(رَوَاهُ الدَّارِمِيْ)

کہ عطا فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ خزانے اس امت مرحومہ کو کہ نہ چھوڑا کسی بھلائی کو دنیا و آخرت کی مگر مشتمل ہے اس پر۔

(۲۱۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔(رَوَاهُ الدَّارِمِيْ وَالْبَيْهَقِيْ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن کریم کی سورۂ فاتحہ میں شفاء ہے ہر بیماری سے۔

2119 हदीस शरीफ़– अमीरुल मोमिनीन हजरते उस्मान इब्ने अफ़्फ़ान से मरवी उन्होंने फरमाया कि जिसने पढ़ीं आखिरी आयाते करीमा सूरा ए आले इमरान शरीफ़ की रात में तो लिखा जायेगा उसके लिये सवाब रात भर की इबादत का।

2120 हदीस शरीफ़:– जिसने तिलावत की सूरा ए आले इमरान शरीफ़ जुमे के दिन तो दुआये देते हैं उसको फ़रिशते रात तक।

2121 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि बेशक अल्लाह तआला ने खत्म फ़रमाया सूरा ए बकर शरीफ़ को दो आयाते करीमा पर कि अता फ़रमाया गया में दोनों आयाते करीमा के खज़ाने से जो अर्श के नीचे है तो तुम सीखो उन आयाते करीमा को और सिखाओ तुम उन आयाते करीमा को अपनी औरतों को इसलिये कि यह रहमत हैं और कुर्ब का ज़रिया हैं और दुआ हैं।

2122 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया पढ़ा करो तुम सूरा ए हूद को जुमे के दिन।

2123 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसने तिलावत की सूरा ए कैफ़ जुमे के दिन तो चमकेगा उसके लिये नूरे हिदायत व ईमान दो जुमों के दरमियान।

2124 हदीस शरीफ़:– हज़रते खालिद इब्ने मअदान से मरवी उन्होंने फ़रमाया पढ़ा करो निजात दिलाने

بڑی عبادت ہے کہ اس سے مومن صحابی بن جاتا ہے۔

(۲۱۱۶) گناہوں، دنیاوی الجھنوں میں گرفتار، یاد محبوب سے غفلت وغیرہ سے دل زنگی ہو جاتے ہیں یہ زنگ کبھی معمولی ہوتی ہے جو معمولی کوشش سے دور ہو جاتی ہے۔ اور کبھی سخت ترین ہوتی ہے کہ بہت کوشش کے بعد دور ہوتی ہے اور کبھی یہ زنگ اتنی غلیظ ہوتی ہے کہ دور ہونے کا نام نہیں لیتی ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ ہرگز نہیں، بلکہ زنگ چڑھا دیا دلوں پر ان کے اس نے جو وہ کماتے تھے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۰۶)

اپنے زنگی دلوں کی جِلا کیجئے
یادِ سرکار صبح و مسا کیجئے
ذکرِ آقا سے دل کی جِلا کیجئے
جلنے والے جلیں تو جَلا کیجئے (یانی)

اس حدیث پاک میں عام لوگوں کے دل مراد ہیں کیونکہ حضرات انبیاء کرام اور خاص حضرات اولیاء کرام کے دل زنگ آلود ہونے سے مستثنیٰ ہیں کہ ہمیشہ حفاظت الٰہی میں رہتے ہیں وہ تو خود زنگی دلوں کو صیقل فرماتے ہیں۔

کیا صیقل انوارِ حق سے دلوں کو
وہ زنگی دلوں کی جِلا بن کے آئے (یانی)

ان حضرات خاصان خدا کے قلوب ذکر موت اور تلاوت قرآن کریم سے مزید نورانیت کا سبب ہوں گے۔

ہر دن ہے تازگی فزوں ہر دن مہک فزوں
گلزارِ آمنہ کا گلِ تر بھی خوب ہے (یانی)

موت کو یاد کرنے سے دل دنیا سے الگ تھلگ ہو کر آخرت کی طرف راغب ہو کر گناہوں سے متنفر اور نیکیوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اسکے دل کی صفا ہوتی ہے۔

چراغِ نورِ ایمان و عمل تو ساتھ لیتا جا
وہاں جانا ہے جس جا پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے (یانی)

جو شخص موت کو وردِ زبان کر لیا کرے اسکو درجہ شہادت نصیب ہوگا اگرچہ طبعی موت سے دنیا سے کوچ کرے (شامی) اسلئے زیارت قبور سنت ہے اسلئے کہ اس سے اپنی موت یاد آتی ہے موت خاموش واعظ ہے۔

ارے ناداں اگر یہ زندگی بے بندگی ہوگی
تجھے مرقد میں محشر میں بڑی شرمندگی ہوگی (یانی)

قرآن کریم گویا کہ اپنے روحانی دیس کا خط ہے جو ہم پردیسیوں کو اپنے روحانی دیس کی یاد دلاتا ہے اس روحانی دیس کی یاد اس عارضی جسمانی دیس کی یاد پر غالب آجاتی ہے اور قرآن کریم بولتا بڑا واعظ ہے جو محبت رسول کا درس دیتا ہے

مرا سینہ محمد کی محبت کا مدینہ ہے
بسا طِ زندگی میری سراپا روشنی ہوگی (یانی)

(۲۱۱۷) سورۂ اخلاص میں توحید کا خالص و مکمل بیان ہے جو بہت جامع ہے یہ اپنے مضمون و موضوع کے اعتبار سے بڑی عظمتوں والی سورت ہے اور سورۂ فاتحہ بہت سے اعلیٰ و بالا مضامین کی جامع ہے یہ اپنے مضامین و موضوعات کے اعتبار سے بڑی عظمتوں والی ہے اور آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا مکمل و جامع بیان ہے۔ آیۃ الکرسی پارہ ۳ میں ہے اور اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے وھو العلی العظیم تک ہے۔ سورۂ بقر کی آخری تین آیات کریمہ جو آخری رکوع بھی ہے یہ رحمت و انوار الٰہی کا گنجینہ ہیں اور یہ خزینہ سوائے امت مسلمہ کے کسی امت سابقہ کو نہ ملا۔ یہ عظیم الشان نعمت امت محمدیہ کا مقدر ہے۔ ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید، ملکیت عامہ، غفاری، ستاری وغیرہا صفات عالیہ کا اعلیٰ و بالا بیان ہے اور جامع دعائیں بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بندے کا مانگنا بہت ہی محبوب و مطلوب ہے۔

(۲۱۱۸) سورۂ فاتحہ کا ایک نام سورۂ شفا بھی ہے اور اسکا کام شفا بھی ہے۔ اگر ایمان و یقین کے ساتھ اسکو پڑھے تو ہر بیماری خواہ ظاہری ہو کہ باطنی جسمانی ہو یا روحانی سبکے لئے تریاق و مجرب ہے اور لکھ کر آویزاں کرنا اور اسکا چاٹنا نفع بخش ہے۔ فقیر قدیری عام طور پر تمام مریضوں پر معوذتین اور سورۂ فاتحہ اور یہ وظیفہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ یا شاہ جی میاں یا اللہ ھو میاں یا سید عبد القدیر میاں مدد کرو" دم کرتا ہے بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیب الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مریضوں کو شفا ہوتی ہے بلکہ مردے زندہ ہوتے ہیں۔

(۲۱۱۹) سورۂ آل عمران پارہ ۴ میں ختم ہے۔ اسکی آخری گیارہ آیات کریمہ پورا آخری رکوع رات میں تلاوت کرنے سے تمام رات نوافل پڑھنے کا ثواب ملیگا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کریمہ کو

(۲۱۱۹) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیْ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں آخری آیات کریمہ سورۂ آل عمران شریف کی رات میں تو لکھا جائیگا اس کیلئے ثواب رات بھر کی عبادت کا۔

(۲۱۲۰) حدیث شریف: من قرأ سورۃ اٰل عمران یوم الجمعۃ صلت علیہ الملائکۃ الی اللیل۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: جس نے تلاوت کی سورۂ آل عمران شریف جمعہ کی دن تو دعائیں دیتے ہیں اسکو فرشتے رات تک۔

(۲۱۲۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ خَتَمَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ بِاٰیَتَیْنِ اُعْطِیْتُہُمَا مِنْ کَنْزِہِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْھُنَّ وَ عَلِّمُوْھُنَّ نِسَآءَکُمْ فَاِنَّھَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَاءٌ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیْ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ختم فرمایا سورۂ بقرہ شریف کو دو آیات کریمہ پر کہ عطا فرمایا گیا میں دونوں آیات کریمہ اللہ تعالیٰ کے خزانے سے جو عرش کے نیچے ہے تو تم سیکھو ان آیات کریمہ کو اور سکھاؤ تم ان آیات کریمہ کو اپنی عورتوں کو اسلئے کہ یہ رحمت ہیں اور قرب کا ذریعہ ہیں اور دعا ہیں۔

(۲۱۲۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَۃَ ھُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑھا کرو تم سورۂ ہود کو جمعہ کے دن۔

(۲۱۲۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَضَاءَ لَہُ النُّوْرُ مَابَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیْ فِیْ دَعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تلاوت کی سورۂ کہف جمعہ کے دن تو چمکے گا اس کیلئے نور ہدایت و ایمان دو جمعوں کے درمیان۔

वाली सूरत और वो सूरा ए सजदा है इसलिये कि मुझे पहुंची है यह बात कि बेशक एक शख्स कि पढ़ता था था सूरा ए सजदा को और नहीं पढ़ता था इसके अंलावा और था बहुत गुनहगार तो फैला दिये इस सूरा ए सजदा ने अपने पर उस शख्स के ऊपर और अर्ज़ किया ऐ मालिक! बख्श दे तू इसको क्योंकि कसरत से करता था मेरी तिलावत तो शफ़ाअत कबूल हुई सूरा ए सजदा की रब्ब तआल ने उस शख्स के बार में और फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि लिखो ऐ फ़रिश्तो! हर गुनाह के बदले एक नेकी और बुलन्द करो इसके दरजे और फ़रमाया हज़रते खालिद ने यह सूरा ए सजदा झगड़ेगी अपने पढ़ने वाले की तरफ़ से क़ब्र में तो कहेगी सूरा ए सजदा या अल्लाह तआला। अगर हूँ मैं तेरी किताब में से तो कबूल फ़रमा मेरी शफ़ाअत इस शख़्स के बारे में और नहीं हूँ मैं तेरी किताब में से तो मिटा दे तू मुझको अपनी किताब में से और बेशक होगी सूरा ए सजदा परिन्दे की तरह कि फैला देगी अपने परों को उस शख्स पर तो शफ़ाअत करेगी उस शख्स की तो बचा लेगी सूरा ए सजदा अपने पढ़ने वाले को अज़ाबे क़ब्र से और फ़रमाया हज़रते खालिद ने सूरा ए मुल्क के बारे में इसी तरह और हज़रते खालिद बिन मअदान नहीं रात गुज़ारते थे यहाँ तक कि तिलावत फ़रमा लेते थे इन दोनों सूरतों को और हज़रते ताऊस ने फ़रमाया कि फ़ज़ीलत रखती हैं दोनों सूरतें तमाम सूरतों पर जो कुरआने करीम में हैं साठ गुना नेकियों के साथ।

نماز تہجد کیلئے بیدار ہوتے تو تلاوت فرماتے تھے اور آسمان کے تاروں کو ملاحظہ فرماتے جاتے تھے۔

(۲۱۲۰) عام دعائیں تو فرشتوں کی عام مسلمانوں کیلئے ہوتی ہی رہتی ہیں جیسا کہ سورۂ مومن پارہ ۲۴ آیت ۷ میں ہے۔ جمعہ کے دن پوری سورۂ آل عمران پڑھنے والوں کو فرشتے خصوصی دعائیں دیتے ہیں اور یہ بڑی بات ہے۔ گزشتہ حدیث شریف صحابی سے اور یہ حدیث شریف سیدنا حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں مگر حدیث مرفوعہ کے حکم میں ہیں کیونکہ قرآن کریم کی سورتوں یا آیات کریمہ کے فضائل عقل سے معلوم نہیں ہو سکتے صرف پیارے رسول ﷺ کے فرمان عالیشان ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ سورۂ آل عمران پارہ ۳ سے شروع ہو کر پارہ ۴ کے پون پر ختم ہے۔

(۲۱۲۱) "صلوٰۃ" کے معنی رحمت بھی ہیں اور استغفار بھی اور نماز بھی ان آیات کریمہ میں بہت ہی منافع ہیں خواہ نماز میں پڑھی جائیں یا خارج نماز میں۔ یہ آیات کریمہ قرب الٰہی اور قرب محبوب الٰہی کا زرین ذریعہ ہیں اور ان آیات کریمہ میں دعائیں بھی خوب ہیں اور جامع دعاؤں کا ذخیرہ ہیں۔ عرش کے نیچے کے خزانے سے مراد رحمت الٰہی کے معنوی خزانے ہیں۔ خود بھی سیکھو اور گھر کی عورتوں کو بھی سکھاؤ کہ انکے سیکھنے سے گھر کے بچے بھی سیکھ جائیں گے کیونکہ ماں کی آغوش یہ پہلا مکتب و مدرسہ ہے۔

(۲۱۲۲) سورۂ ہود پارہ ۱۱ کے اخیر میں شروع ہو کر پارہ ۱۲ کے پون کے قریب پر ختم ہوئی ہے جمعہ کے دن سورۂ ہود کا پڑھنا برکتوں کا بڑا ذریعہ ہے۔

(۲۱۲۳) یہ چمک سورۂ کہف پڑھنے والے کے یا تو چہرے پر ہوگی یا دل میں، زندگی میں یا قبر میں یا پھر حشر میں۔ دو جمعوں کے درمیان سے مراد اتنی مدت اتنا وقت ہے جو شخص ہر جمعہ کو سورۂ کہف پڑھ لیا کرے تو ہمیشہ ہی منور رہے اور فتنۂ دجال سے بھی محفوظ رہے۔ سورۂ کہف پارہ ۱۵ کے نصف پر ہے۔

(۲۱۲۴) سورۂ سجدہ پارہ ۲۱ میں پون سے پہلے ہے۔ یہ سورت منجیہ یعنی نجات دہندہ ہے۔ جب قرآن کریم کی سورت کو نجات دہندہ کہنا درست ہے تو پیارے نبی ﷺ کو نجات دہندہ کہنا بھی درست ہے کیونکہ:

اشارا ان کا ہوا تو نجات ہو کے رہی
زباں سے انکے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی (انتخاب قدیری)

صرف اسی سورت کی تلاوت فرماتے تھے اور دیگر اوراد و وظائف سے بے نیاز تھے تو قبر میں یہ سورۂ سجدہ انکی معاون ہوگی اور اپنے گھیرے اور سائے میں لیکر عذاب قبر سے بچالے گی۔ بعض حضرات صحابہ کرام سے بھی خطاء اجتہادی ہوئی ہے مگر انہیں نہ تو فاسق کہا جاسکتا ہے اور نہ گنہگار و پاپی۔ حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کا فیض صحبت پائے ہوئے ہیں انکی بارگاہوں میں بے لگام گھوڑوں کی طرح بیٹ بیٹ کرنا بے ایمانوں کا کام ہے کسی بھی صحابی کی توہین کرنا ایمان والے کا کام نہیں۔ بادشاہ کی نوازش اور کرم ہے کہ خطا پر بھی انعام سے نواز دے تو اللہ تعالیٰ تو احکم الحاکمین ہے وہ اگر چاہے تو بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے تو یہ جھوٹ نہیں بلکہ اسکا فضل محض کرم خاص نوازش ہی نوازش ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیا اچھا عمل، تو یہی ہیں کہ بدل دیگا اللہ گناہوں کو ان کے نیکیوں سے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانیوالا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۸۰) اس حدیث شریف میں خطیہ (گناہ) سے مراد حقوق اللہ کے صغیرہ گناہ ہیں نہ حقوق العباد اور نہ حقوق اللہ کے گناہ کبیرہ۔ یہ گناہوں کا مٹ جانا کرم ہے اللہ تعالیٰ کا مگر بعض ناری عقل و علم سے عاری دین و ایمان سے کورے بکتے ہیں کہ یہ از قسم جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کو جھوٹ کا عیب لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے جھوٹے ہونے کے قائل ہو گئے۔

شیخ نجدی نے کیا کیا سمجھایا تمہیں کذب باری کا قائل بنایا تمہیں
ساحل کفر پر جا لگایا تمہیں یہ عقیدہ ہے بیشک برا، چھوڑ دو (بانی)

سورۂ سجدہ کا اللہ تعالیٰ سے یہ کہنا کہ اگر میں تیری کتاب نہیں ہوں تو مجھے مٹادے اپنی کتاب سے یہ ناز کا کہنا ہے نہ کہ شک و تردد کا۔ سورۂ سجدہ کو اللہ تعالیٰ پرندے کی صورت عطا فرمائیگا اور وہ پرندے کی طرح اپنے پڑھنے والوں کو اپنے پروں میں چھپالے گی جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں میں چھپا کر بچوں کو باہر کی تکلیفوں سے بچالیتی ہے ایسے ہی سورۂ سجدہ اپنے پڑھنے والوں کو قبروں و قیامت میں اپنے پروں میں لے لیگی جس سے اس شخص کو گرمی، وحشت، دہشت وغیرھا کچھ

(۲۱۲۴) حدیث شریف: عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُ والْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ

ترجمہ: حضرت خالد ابن معدان سے مروی انہوں نے فرمایا پڑھا کرو نجات دہندہ سورت اور وہ سورہ سجدہ ہے اسلئے کہ

بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ

مجھے پہونچی ہے یہ بات کہ بیشک ایک شخص کہ پڑھتا تھا اس سورہ سجدہ کو اور نہیں پڑھتا تھا کچھ اسکے علاوہ اور تھا بہت گنہگار تو پھیلادیئے اس سورہ سجدہ نے

جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاَتِيْ فَشَفَّعَهَا

اپنے پر اُس شخص کے اوپر اور عرض کیا اے مالک! بخش دے تو اس کو کیونکہ کثرت سے کرتا تھا میری تلاوت تو شفاعت قبول فرمائی سورہ سجدہ کی

الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اُكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً

رب تعالیٰ نے اُس شخص کے بارے میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لکھو اے فرشتو! ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی اور بلند کرو اسکے درجے

وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ

اور فرمایا حضرت خالد نے کہ یہ سورہ سجدہ جھگڑے گی اپنے پڑھنے والے کیطرف سے قبر میں تو کہے گی سورہ سجدہ یا اللہ تعالیٰ! اگر میں ہوں تیری کتاب میں سے

فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ

تو قبول فرما میری شفاعت اس شخص کے بارمیں اور اگر نہیں ہوں میں تیری کتاب میں سے تو مٹادے تو مجھ کو اپنی کتاب میں سے اور بیشک ہوگی سورہ سجدہ

كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

پرندے کی طرح کہ پھیلادے گی اپنے پروں کو اس شخص پر تو شفاعت کرے گی اس شخص کی تو بچالے گی سورہ سجدہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے

وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَ

اور فرمایا حضرت خالد نے سورہ ملک کے بارمیں اسی طرح اور حضرت خالد بن معدان نہیں رات گزارتے تھے یہاں تک کہ تلاوت فرمالیتے تھے

هُمَا وَقَالَ طَاؤُوْسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً (رواه الدارمی)

ان دونوں سورتوں کو اور حضرت طاؤس نے فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہیں دونوں سورتیں تمام سورتوں پر جو قرآن کریم میں ہیں ساٹھ گنا نیکیوں کیساتھ۔

2125 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने पढ़ी सूरा ए यासीन शरीफ़ शुरु दिन में तो पूरी हो जायेंगी उसकी तमाम हाजात।

2126 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने पढ़ी सूरा ए यासीन शरीफ़ तलाश करने के लिये खुशनूदी अल्लाह तआला की तो बख़्श दिये जायेंगे उसके लिये वो जो गुजर चेके हैं उसके गुनाहों में से तो पढा करो सूरा ए यासीन शरीफ़ को अपने मरने वालों के पास।

2127 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हर चीज के लिये एक बुलन्दी है और बेशक कुरआने करीम की बुलन्दी सूरा ए बक़र शरीफ़ है और बेशक हर चीज के लिये एक खुलासा है और बेशक कुरआने करीम का खुलासा मुफ़स्सल है।

2128 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंनू सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल हर चीज़ के लिये एक ज़ीनत है और ज़ीनते कुरआने करीम सूरा ए रहमान है।

2129 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने पढ़ी सूरा ए वाक्या हर शब में तो नहीं पहुंचेगा उसको फ़ाक़ा कभी और हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद हुक्म फ़रमाते

تشریحات قدیری

نہ پہونچ سکے گی۔ سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کے بعض خصوصی فوائد و منافع دوسری تمام قرآنی سورتوں سے ساٹھ گنا زیادہ ہیں۔

(۲۱۲۵) بعض بزرگان دین بعد نماز فجر سورۂ یٰسین تلاوت فرماتے ہیں۔ فقیر قدیری کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ صغریٰ بیگم قدیری علیہا الرحمۃ والرضوان بعد نماز فجر سورۂ یٰسین پڑھنے کی بڑی پابندی فرماتی تھیں خود فرماتی تھیں کہ ساٹھ سال سے زیادہ ہو چکے ہیں کہ بعد نماز فجر سورۂ یٰسین تلاوت کرتی ہوں۔ دفع حاجات کیلئے یہ سورت اکسیر ہے۔ فقر و فاقہ اور دیگر آفات سے نجات ملتی ہے اور آخرت میں اسکا پڑھنے والا مشکلات سے محفوظ ہوگا اسکے گناہوں کی بخشش ہوگی انشاء المولیٰ القدیر گناہ کبیرہ بھی معاف ہوں گے۔ (مرقاۃ شریف)

(۲۱۲۶) حدیث شریف آخری جملے کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جسکی جان نکل رہی ہو اور قریب الموت ہو اسکے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جائے جیسا کہ عام مسلمانوں کا معمول بھی ہے چونکہ اس سے مرنیوالی کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اور مرنیوالے سورۂ یٰسین سن کر سمجھیں اور پڑھنے والے کے حکم میں آجائیں اور سبب مغفرت ہو اور جانکنی آسان ہو جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ میت کے پاس قبل دفن یا بعد دفن سورۂ یٰسین پڑھی جائے تا کہ قبر کی مشکلات دور ہوں۔ بعض نادان مرنیوالے کے پاس سورۂ یٰسین شریف پڑھنے کو منع کرتے ہیں وہ اس حدیث شریف سے سبق لیں۔ فقیر قدیری کی والدہ ماجدہ سیدہ صغریٰ بیگم قدیری علیہا الرحمۃ والرضوان کے آخری وقت فقیر قدیری نے سورۂ یٰسین تلاوت کی پھر فقیر کے خلف اکبر عزیزی شیر اہلسنت علامہ الحاج حافظ قاری مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری سلمہ البصیر نے سورۂ یٰسین تلاوت کی پھر اشارا فرمایا کہ سورۂ یٰسین پھر پڑھو! دوبارہ پھر پڑھی تو سورۂ یٰسین کے اختتام کیساتھ ہی انکی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

(۲۱۲۷) اونٹ کا حسن اونچے کوہان سے ہے۔ مسجد شریف کا حسن اونچے میناروں سے ہے اور قرآن کریم کا حسن سورۂ بقرہ سے ہے۔ اکثر احکام شرعیہ سورۂ بقرہ میں ہیں اور اکثر آیات جہاد بھی اسی سورت میں ہیں۔ اور جہاد سے اسلام و مسلمان اور قرآن کریم کی بقا ہے۔ یہ سورت تمام سورتوں سے بڑی بھی ہے۔ سورۂ حجرات پارہ ۲۶ کے نصف کے بعد ہے۔ مفصل کے تین حصے ہیں۔ (۱) سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک طوال مفصل ہے۔ (۲) اور سورۂ طارق سے سورۂ بینہ تک اوساط مفصل ہیں۔ (۳) سورۂ زلزال سے سورۂ ناس تک قصار مفصل ہیں۔ مفصل میں اکثر ان مضامین کی تفصیل بیان فرمادی گئی ہے جو بقیہ قرآن کریم میں اجمالاً مذکور ہوئے ہیں اس لئے اسکو خلاصہ قرآن کریم فرمایا گیا ہے۔

(۲۱۲۸) سورۂ رحمٰن پارہ ۲۷ میں ہے۔ سورۂ رحمٰن کو قرآن کریم کی زینت چند وجوہ سے فرمایا گیا ہے۔ (۱) سورۂ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ وصفات عالیہ کا ذکر شریف ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر اعتقاد ایمان کی زینت ہے۔ (۲) سورۂ رحمٰن میں جنت کی روحوں، حوروں اور انکے حسن و جمال کا ذکر حسین ہے اور انکے زیورات کا ذکر جمیل ہے یہ چیزیں جنت کی زینت ہیں (۳) سورۂ رحمٰن میں ایک ہی آیت کریمہ اکتیس جگہ ارشاد ہوئی ہے جس سے اس سورت کی زینت زیادہ ہوگئی ہے (۴) سورۂ رحمٰن میں دنیا و آخرت کی نعمتوں کا بیان ہے۔ (۵) جنت میں اللہ تعالیٰ سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائیگا اہل جنت تلاوت سورۂ رحمٰن خود رحمٰن جل مجدہٗ سے سنیں گے۔ اس سے جو کیف و سرور حاصل ہوگا وہ ناقابل بیان ہے محبوب رحمٰن کے صدقے میں سنیں گے کہ رحمٰن جل مجدہٗ کی تلاوت کیسی ہوگی سننے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ سورۂ رحمٰن میں آیت کریمہ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۱ جگہ آئی ہے اور تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ میں ہر جگہ آیت کریمہ کی تفسیر الگ الگ کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں اور سورۂ رحمٰن کا مزید کیف حاصل فرمائیں۔

(۲۱۲۹) اس فاقے کے بہت سے مطالب بیان فرمائے گئے ہیں (۱) فاقہ میں بے صبری نہوگی (۲) توکل نصیب ہوگا (۳) دلی فاقہ نہ ہوگا یعنی عبادات سے غفلت نہ ہوگی (۴) فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا (۵) محتاجگی اس کو نقصان نہ پہونچا سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بعض سورتوں میں دنیاوی فوائد بھی رکھتے ہیں۔ تا کہ عام مسلمانوں کو تلاوت قرآن کریم میں رغبت ہو۔ بعض آیات کریمہ میں مختلف دنیاوی تاثیرات بھی رکھی گئی ہیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بچیوں کو سورۂ واقعہ اسلئے تلاوت کرنیکا حکم

(۲۱۲۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی سورۂ یٰس شریف

فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ۔ (رَوَاہُ الدَّارمِی)

شروع دن میں تو پوری ہو جائیں گی اسکی تمام حاجات۔

(۲۱۲۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی سورۂ یٰس شریف تلاش کرنے کیلئے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی

غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَأُوْھَا عِنْدَ مَوْتٰکُمْ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

تو بخش دیئے جائیں گے اس کیلئے وہ جو گزر چکے ہیں اسکے گناہوں میں سے تو پڑھا کرو سورۂ یٰس شریف کو اپنے مرنے والوں کے پاس۔

(۲۱۲۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ بیشک ہر چیز کیلئے ایک بلندی ہے اور بیشک

سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وان لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلِ۔ (رواہ الدارمی)

قرآن کریم کی بلندی سورۂ بقرہ شریف ہے اور بیشک ہر چیز کیلئے ایک خلاصہ ہے اور بیشک قرآن کریم کا خلاصہ مفصل ہے۔

(۲۱۲۸) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

لِکُلِّ شَیْءٍ عُرُوْسٌ وَعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

کہ ہر چیز کیلئے ایک زینت ہے اور زینت قرآن کریم سورۂ رحمٰن ہے۔

(۲۱۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھی سورۂ واقعہ ہر شب میں تو نہیں پہونچے گا اسکو

थे अपनी बेटियों को कि तिलावत किया करें सूरा ए वाक्या हर शब में।

2130 हदीस शरीफ़— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बहुत महब्बत फ़रमाते थे इस सूरा ए आला शरीफ से।

2131 हदीस शरीफ़:— हाज़िर हुये एक सहाबी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे आली में तो अर्ज किया कि सिखाइये मुझे कुरआने करीम या रसूलल्लाह। तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पढ़ा करो तीन सूरतें "अलिफ लाम रा" वाली तो अर्ज़ किया उन सहाबी ने कि बड़ी हो चुकी मेरी उम्र और सख्त हो गया मेरा दिल और मोटी हो गयी मेरी जुबान, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पढ़ा करो तीन सूरतें "हा मीम" वाली तो अर्ज़ किया उन सहाबी ने अपने पहले मकूले की तरह फिर अर्ज़ किया उन सहाबी ने या रसूलल्ला कुरआने करीम सिखाईये मुझे जामे सूरत तो पढ़ाई उनको प्यारे रसूल ने सूरा ए ज़िल्ज़ाल, यहाँ तक कि फारिग हो गये सूरा ए ज़िल्ज़ाल पढाने से तो अर्ज़ किया उन सहाबी ने कि उसकी कसम जिसने भेजा है आपको हक़ के साथ, नहीं ज़्यादा करूँगा उस पर कभी, फिर जब वापिस हुये वो सहाबी तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कामयाब हो गया यह शख्स, दो मर्तबा।

2132 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या नहीं ताकत रखता कोई तुममें का यह कि पढ़ लिया करे हजार आयाते करीमा रोजाना? हज़राते सहाबाये किराम ने अर्ज

فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَأْمُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَأْنَھَا فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

فاقہ کبھی اور حضرت عبداللہ ابن مسعود حکم فرماتے تھے اپنی بیٹیوں کو کہ تلاوت کیا کریں سورۂ واقعہ کو ہر شب میں۔

(۲۱۳۰) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ بہت محبت فرماتے تھے اس سورۂ اعلیٰ شریف سے۔

(۲۱۳۱) حدیث شریف: اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک صحابی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالی میں تو عرض کیا کہ سکھایئے مجھے قرآن کریم یا رسول اللہ!

فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ کَبُرَتْ سِنِّیْ وَاشْتَدَّ قَلْبِیْ وَغَلُظَ

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑھا کرو تین سورتیں الٓرٰ والی، تو عرض کیا ان صحابی نے کہ بڑی ہو چکی میری عمر اور سخت ہو گیا میرا دل اور موٹی ہو گئی

لِسَانِیْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ قَالَ الرَّجُلُ

زبان میری، فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑھا کرو تین سورتیں حٰمٓ والی، تو عرض کیا ان صحابی نے اپنے پہلے مقولہ کی طرح پھر عرض کیا ان صحابی نے

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَأَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰی فَرَغَ مِنْھَا

یا رسول اللہ قرآن سکھایئے مجھے، جامع سورت، تو پڑھائی انکو پیارے رسول اللہ ﷺ نے سورۂ زلزال، یہاں تک کہ فارغ ہو گئے سورۂ زلزال پڑھانے سے

فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْہِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ

تو عرض کیا ان صحابی نے کہ اس کی قسم جس نے بھیجا ہے آپکو حق کے ساتھ، نہیں زیادہ کروں گا اس پر کبھی، پھر جب واپس ہوئے وہ صحابی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ افلح الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کامیاب ہو گیا یہ شخص، دو مرتبہ۔

(۲۱۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ اٰیَۃٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا نہیں طاقت رکھتا کوئی تم میں کا یہ کہ پڑھ لیا کرے ہزار آیات کریمہ

किया कि किसको ताकत होगी यह कि पढ़े हज़ार आयाते करीमा रोज़ाना, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या नहीं ताकत रखता कोई तुममें का यह कि पढ़ा करे सूरा ए तकासुर।

2133 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जो पढ़े सूरा ए इख्लास दस मर्तबा तो बनाया जाता है उसके लिये सूरा ए इख्लास के एक मर्तबा पढ़ने की वजह से एक महल जन्नत मे, और जो पढ़े बीस मर्तबा तो बनाये जाते है उसके लिये बीस मर्तबा सूरा ए इख्लास पढ़ने की वजह से दो महल जन्नत में और जो पढ़े सूरा ए इख्लास शारीफ तीस मर्तबा तो बनाये जाते हैं उसके लिये सूरा ए इख्लास तीस मर्तबा पढ़ने की वजह से तीन महल जन्नत में तो अर्ज़ किया अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने या रसूलल्लाह! तब तो अल्लाह तआल की कसम हम बहुत कर लेंगे अपने महल्लात, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह तआला ज़्यादा वुस्अत वाला है इससे भी।

2134 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो पढ़ेगा रात में सौ आयाते करीमा तो नहीं खसूमत करेगा उस पढ़ने वाले से कुरआने करीम उस रात में और जो पढ़ेगा एक रात दो सौ आयाते करीमा तो लिखी जायेंगी उसके लिये इबादात तमाम रात की और जो पढ़ेगा एक रात में पाच सौ आयाते करीमा से एक हज़ार आयाते करीमा तक तो सुबह करेगा कि उसके लिये होंगे ढेर सवाब

فِیْ كُلِّ یَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ اٰیَةٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ

روزانہ؟ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ کس کو طاقت ہوگی یہ کہ پڑھے ہزار آیات کریمہ روزانہ، فرمایا پیارے رسول نے کیا نہیں طاقت رکھتا

اَحَدُكُمْ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

کوئی تم میں کا یہ کہ پڑھا کرے سورۂ تکاثر۔

(۲۱۳۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِیَ لَهٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو پڑھے سورۂ اخلاص دس مرتبہ تو بنایا جاتا ہے اس کیلئے

بِهَا قَصْرٌ فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِیْنَ مَرَّةً بُنِیَ لَهٗ بِهَا

سورۂ خلاص کے ایک مرتبہ پڑھنے کیوجہ سے ایک محل جنت میں، اور جو پڑھے بیس مرتبہ تو بنائے جاتے ہیں اس کیلئے بیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کیوجہ سے

قَصْرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلٰثِیْنَ مَرَّةً بُنِیَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِی الْجَنَّةِ

دو محل جنت میں اور جو پڑھے سورۂ اخلاص شریف تیس مرتبہ تو بنائے جاتے ہیں اس کیلئے سورۂ اخلاص تیس مرتبہ پڑھنے کی وجہ سے تین محل جنت میں،

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ

تو عرض کیا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے یارسول اللہ! تب تو اللہ تعالیٰ کی قسم ہم بہت کرلیں گے اپنے محلات، تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ وسعت والا ہے اس سے بھی۔

(۲۱۳۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَةَ اٰیَةٍ لَمْ یُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو پڑھیگا رات میں سو آیات کریمہ تو نہیں خصومت کریگا اس پڑھنے والے سے قرآن

تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَتَیْ اٰیَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَیْلَةٍ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ

اُس رات میں، اور جو پڑھیگا ایک رات دو سو آیات کریمہ تو لکھی جائیگی اس کیلئے عبادت تمام رات کی اور جو پڑھیگا ایک رات میں پانچسو آیات کریمہ سے

के, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि ढेर कितना होगा? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बारह हज़ार।

(122) कुरआने करीम की तिलावत के आदाब का बाब

2135 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि निगरानी रखो कुरआने करीम की, कसम उसकी मेरी जान जिसके कब्ज़े में है कि कुरआने करीम ज़्यादा निकल जाने वाला है ऊँट के अपनी रस्सी के निकल जाने से।

2136 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बुरा है उनमें से हर एक के लिये यह कि कहे मैं भूल गया आयाते करीमा को बल्कि भुला दिया गया वो, और याद करते रहो कुरआने करीम को इसलिये कि कुरआने करीम ज़्यादा निकल जाने वाला है लोंगो के सीनों से बनिस्बत चौपायों के।

2137 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मिसाल कुरआने करीम वाले की बंधे ऊँट वाले की तरह है अगर निगहबानी करेगा उसकी तो रोके रखेगा उसको और अगर छोड़ देगा उसको तो चला जायेगा।

2138 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कुरआने करीम पढ़ते रहो जब तक लगे रहें कुरआने करीम की तिलावत में तुम्हारे दिल और जब इधर उधर होने लगो तो उठ

فرماتے تا کہ تلاوت کا ثواب بھی پائیں اور فقر و فاقہ سے بھی حفاظت ہو جائے۔ دنیاوی منافع کیلئے بھی قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ البتہ ناجائز مقاصد کیلئے قرآن کریم پڑھنا یا کوئی اور عمل کرنا جرم ہے۔ پیارے نبی ﷺ قرآن کریم کی آیات کریمہ اور دوسری دعائیں بیماروں پر استعمال فرماتے تھے تا کہ مومنوں کو شفا ہو اور یہ بات بھی امت کو معلوم ہو جائے کہ قرآن کریم ایک دواء الشفا بھی ہے۔ سورۂ واقعہ پارہ ۲۷ میں ہے۔

(۲۱۳۰) سورۂ اعلیٰ پارہ ۳۰ میں ہے۔ پیارے رسول وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ تلاوت فرماتے تھے اور عام حالات میں بھی سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اس سورۂ اعلیٰ میں سیدنا حضرت موسیٰ وسیدنا حضرت ہارون علیہما السلام اور انکے صحائف شریف کا ذکر پاک ہے اور مشکلات آسان کرنے کا وعدہ بھی ہے۔

(۲۱۳۱) جن سورتوں کے شروع میں الـــر ہے وہ پانچ سورتیں ہیں۔ (۱) سورۂ یونس پارہ ۱۱ پاؤ کے بعد (۲) سورۂ ہود پارہ ۱۱ کے اخیر میں (۳) سورۂ یوسف پارہ ۱۲ کے پون سے پہلے (۴) سورۂ ابراہیم پارہ ۱۳ پون سے پہلے (۵) سورۂ حجر پارہ ۱۳ کے اخیر میں اور جن سورتوں کے شروع میں حـــم ہے وہ سات سورتیں ہیں۔ (۱) سورۂ مومن، پارہ ۲۴ کے پاؤ پر (۲) سورۂ سجدہ پارہ ۲۴ پون سے پہلے (۳) سورۂ شوریٰ پارہ ۲۵ شروع میں (۴) سورۂ زخرف پارہ ۲۵ نصف سے پہلے (۵) سورۂ دخان پارہ ۲۵ پون سے پہلے (۶) سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ پون کے بعد (۷) سورۂ احقاف پارہ ۲۶ شروع میں۔ یہ تمام بارہ سورتیں ہیں اور یہ سب کی سب طویل ہیں۔ صحابی نے عرض کیا کہ میرا بڑھاپا ہے نہ میرا دل قابو میں اور نہ زبان قابو میں۔ اتنے لمبے لمبے وظیفے پڑھنا میرے بس کی بات نہیں ہے مجھے تو کوئی مختصر وظیفہ عنایت فرما دیجئے کہ پڑھنے میں بھی مختصر و آسان ہو اور فوائد و منافع میں جامع ہو کہ بڑی بڑی سورتوں کے فضائل و فوائد اپنے اندر رکھتا ہو۔ تو پیارے نبی ﷺ نے انہیں سورۂ زلزال پارہ ۳۰ کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اجازت کے بعد وظائف کی تاثیرات بہت زیادہ ہو جاتی ہیں۔ ان صحابی نے پیارے نبی ﷺ سے سورۂ زلزال کی اجازت لی کلام کے اثر کیساتھ ساتھ زبان کی تاثیر بھی چاہیے کہ کارتوس کی پاور کیساتھ ساتھ رائفل کی قوت بھی ضروری ہے۔ صحابی کا یہ فرمانا کہ اب اور اس پر زیادہ نہ کرونگا اسکا مطلب یہ ہے کہ اب اسکے علاوہ اور کوئی وظیفہ نہ کرونگا اگرچہ تلاوت تمام قرآن کریم کی کیا کرونگا۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں اب صرف سورۂ زلزال پڑھا کرونگا اور باقی قرآن کریم نہ پڑھا کرونگا کیونکہ یہ مطلب بیان کرنا بالکل ہی غلط ہوگا کیونکہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اسکے بعد سورتیں بدل بدل کر پڑھنا بھی ضروری ہیں۔ مرشد اپنے مرید کو جو وظیفہ بتائے اس میں ہرگز کمی بیشی نہ کرے اور نہ ہی کوئی تبدیلی کرے ورنہ اسکا اثر نہ ہوگا۔ سورۂ زلزال فضائل و فوائد کے اعتبار سے بھی جامع ہے اور احکام کے لحاظ سے بھی۔ مسائل شریعت و طریقت میں بھی یہ سورۂ زلزال جامع ہے۔ اسکی آخری دو آیات کریمہ میں دو جہان جمع ہیں۔ پیارے رسول ﷺ نے ان صحابی کو کامیابی کی سند دیکر ان دو امور کا اعلان و اظہار فرمایا (۱) پیارے نبی ﷺ اسکے آئندہ کے اعمال کو جانتے ہیں (۲) پیارے نبی ﷺ انکے خاتمے بالخیر کو جانتے ہیں۔ کیونکہ کامیابی کا دارومدار ان دو امور پر ہی ہے۔

(۲۱۳۲) روزانہ ایک ہزار آیات کریمہ کا پڑھنا ایک مسئلہ ہے کہ دوسرے مسائل زندگی بھی ہیں۔ تو رحمت رسول ﷺ کا بادل منڈلانے لگے اور رحمتوں کا مینہ برسنے لگا کہ سورۂ تکاثر پڑھ لیا کرو ایک ہزار آیات کریمہ کی تلاوت کا ثواب ملے گا۔ اسکے پڑھنے اور اسمیں غور و فکر کرنے سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت ہوتی ہے۔ جس سے نفس گناہوں سے متنفر اور نیکیوں کی طرف مائل اور نیکیوں کا خوگر ہو جاتا ہے۔

(۲۱۳۳) جتنا پڑھو گے اتنا پاؤ گے دس بار سورۂ اخلاص کے حساب سے بنوائے جائیں گے جنت میں محلات اے عمر! جنت بھی وسیع ہے اور جنت کے خالق کی عطا بھی وسیع ہے اور جنت کے مالک وقاسم کی عنایت بھی وسیع ہے۔ ایمان والے سورۂ اخلاص پڑھ پڑھ کر جنت میں اپنے محل بنوائیں جنت میں یا عطا میں کوئی کمی آنیوالی نہیں ہے۔

ایمان ترا کفر کی دلدل میں پھنسے گا
سرکار کے بارے میں جو سوچا نہیں دیتے (یاحبیب)

إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رواہ الدارمی)

ایک ہزار آیات کریمہ تک تو صبح کریگا کہ اس کیلئے ہونگے ڈھیر ثواب کے، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ڈھیر کتنا ہوگا؟ تو فرمایا پیارے نبی نے بارہ ہزار۔

﴿ بَابُ آدَابِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ترجمہ: قرآنِ کریم کی تلاوت کے آداب کا باب ﴾

(۲۱۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نگرانی رکھو قرآنِ کریم کی، قسم اسکی میری جان جسکے قبضے میں ہے کہ قرآنِ کریم زیادہ نکل جانے والا ہے اونٹ کے اپنی رسی کے نکل جانے سے۔

(۲۱۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهٗ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بُرا ہے اُن میں سے ہر ایک کیلئے یہ کہ کہے میں بھول گیا آیت کریمہ کو بلکہ بھلا دیا گیا وہ، اور یاد کرتے رہو قرآنِ کریم کو اسلئے کہ قرآنِ کریم زیادہ نکل جانیوالا ہے لوگوں کے سینوں سے بہ نسبت چوپایوں کے۔

(۲۱۳۷) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مثال قرآنِ کریم والے کی بندھے اونٹ والے کی طرح ہے اگر نگہبانی کرے گا اُسکی تو روکے رکھے گا اسکو اور اگر چھوڑ دیگا اسکو تو چلا جائیگا۔

(۲۱۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قرآنِ کریم پڑھتے رہو جب تک لگے رہیں قرآنِ کریم کی تلاوت میں تمہارے دل

जाओ तुम तिलावते कुरआने करीम करने से।

2139 हदीस शरीफ़:– सवाल किया गया हजरते अनस से कि कैसा था पढ़ना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का? तो फ़रमाया हज़रते अनस ने कि प्यारे नबी की किरात थी खींच खींच कर, फिर तिलावत की हज़रते अनस ने "बिस्मिल्लाहिर्रहमा निर्रहीम" कि खींचते थे लफ्ज़ "बिस्मिल्लाह" को और खींचते थे लफ्ज़ "रहमान" को और खींचते थे लफ्ज़ "रहीम" को।

2140 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने किसी चीज़ का जितना हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने प्यारे नबी को खुश इलहानी का कुरआने करीम में बआवाज़े बुलन्द तिलावत फ़रमाते कुरआने करीम को।

2141 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हुक्म फरमाया अल्लाह तआला ने किसी चीज का जितना हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने प्यारे नबी को कि खुशआवाज़ी से पढ़ें कुरआने करीम को।

2142 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है वो हममें से कि जो न खुश इलहानी करे कुरआने करीम में।

پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو معمولی خدمت پر جنت بخش دی ہے۔ پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا کے مظہر اتم ہیں۔

(۲۱۳۴) قیامت میں قرآن کریم کی شکل وصورت ہوگی اور وہ اپنے عاملوں کی حمایت وشفاعت کریگا اور اپنے سے غافلوں کی شکایت و نکایت کریگا قرآن کریم کی دو شکایات ہونگی۔ ایک تو اسکے بارمیں جس نے قرآن کریم کی تعلیمات کے خلاف عمل کیا دوسرے وہ حافظ قرآن کریم جو پڑھ کر بھول گیا۔ اس حدیث شریف میں دوسری شکایت کا ذکر ہے جو حافظ مذکورہ تعداد میں قرآن کریم تلاوت کرلیا کریگا قرآن کریم اسکی شکایت نہ کریگا۔ عربی میں قنطار (ڈھیر) بہت مال کو کہتے ہیں۔ یہ عطاء الٰہی ہماری فہم سے وراء ہے۔

(۲۱۳۵) حضرات علماء کرام کو معانی قرآن کریم کی اور حضرات قراء عظام کو تجوید قرآن کریم کی اور حضرات حفاظ کرام قرآن کریم کے دور کی تجدید وتکرار کرتے رہیں کہ قرآن کریم سینے میں جاگزیں رہے۔ اسکی گردان اور بار بار پڑھنے سے کبھی غافل نہ ہوں۔ قرآن کریم کو یاد داشت پر بھروسہ کرکے پڑھنا نہ چھوڑا جائے ورنہ بھول جانے کا اندیشہ ہے۔ کلام الٰہی قدیم ہے اور ہم حادث ہیں ہمکو اس نعمت عظمیٰ سے نسبت ہی کیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ یہ ہمارے سینوں کو اپنی جلوہ گری کا شرف عطا فرماتا ہے اور ہمارے ذہنوں میں سما جاتا ہے۔

(۲۱۳۶) "میں بھول گیا" اس میں اپنے گناہ کا اعلان ہے اور قرآن کریم کی بے ادبی کا شائبہ ہے کہ میں نے قرآن کریم سے لاپرواہی برتی اور اسے چھوڑ دیا تو میں بھول گیا۔ قرآن کریم کو بھلانا یہ کفار کا عیب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ فرمایا اللہ نے ایسے ہی آئیں تیرے پاس آیات ہماری تو بھول گیا تھا تو ان کو اور اسی طرح آج تجھے نہ یاد کیا جائیگا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۶۲) بلکہ یوں کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلا دیا گیا۔ اس انداز کلام میں اظہار حسرت ہے کہ ہائے افسوس میں اس نعمت سے محروم کر دیا گیا ارشاد رب قدیر ہے۔ جب ہم اٹھا لیتے ہیں کسی آیت کو یا بھلا دیتے ہیں اسکو تو ہم لاتے ہیں بہتر اس سے یا اس جیسی، کیا نہیں معلوم تجھے بیشک اللہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۰) "میں بھول گیا" یہ نہ کہا جائے یہ حکم استحبابی ہے۔

(۲۱۳۷) شکاری جانور کا وطن جنگل ہے وہ تمہاری قید میں اسی وقت تک رہے گا جب تک تم اسکی نگرانی ونگہبانی کرتے رہوگے اس طرح قرآن کریم کا وطن عالم بالا ہے وہ تمہارے قلوب واذہان میں اسی وقت تک محفوظ رہے گا جب تک تم اسکی گردان ودور کرتے رہوگے۔ ورنہ یہ سونے کی چڑیا اس پنجرے سے اڑ جائے گی۔ اس لئے سیدنا حضرت علامہ شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قاضی شرع کو کچھ روز کے بعد کتب بینی کیلئے چھٹی دی جائے تاکہ علوم قرآنی کی تجدید و تکرار کرے۔ جب قرآن کریم دل ودماغ میں قیام پذیر ہوتا ہے تو پھر اسکا فیضان بھی خوب ہوتا ہے کہ استقامت بر ایمان، عرفان، رضائے رحمان ومحبوب رحمان سب میسر آجاتی ہیں۔

(۲۱۳۸) وہ خوش نصیب مسلمان جو قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں اور انہیں تلاوت قرآنی میں لذت وحضور قلب کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور کبھی کبھار کثرت تلاوت سے دل اکتانے لگتا ہے تو وہ تلاوت موقوف کردیں اور صرف اس وقت تک تلاوت کریں جب تک تلاوت میں دل لگے اور جب اکسانے والی کیفیت ختم ہوجائے تو پھر تلاوت قرآنی میں معروف ہوں مگر وہ شخص جسکا دل تلاوت قرآن کریم میں لگتا ہی نہ ہو تو وہ دل کو مجبور کرکے تلاوت قرآن کریم کرے۔ دل نہ لگنے کو عذر وبہانہ بنا کر تلاوت قرآن کریم نہ چھوڑے انشاء المولیٰ القدیر تلاوت قرآن کریم میں دل لگنے لگے گا۔

(۲۱۳۹) پیارے نبی ﷺ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر تلاوت فرماتے تھے۔ تلاوت قرآن کریم میں بھی سنت کا لحاظ رکھا جائے اور کوشاں رہے کہ ویسی ہی تلاوت کی جائے جیسا کہ پیارے نبی ﷺ تلاوت فرماتے تھے کیونکہ طریقہ تلاوت بھی پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک ہمارے ذمۂ کرم پر ہے جمع فرمانا اسکا اور پڑھانا اسکا پھر جب پڑھ چکیں ہم اسکو تو اتباع فرمائیں آپ پڑھنے کی اسکے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۷۰) پیارے نبی ﷺ تسمیہ شریف میں مد اصلی وطبعی فرماتے تھے کہ ا، و، ی کو تھوڑا کھینچ کر نہ پڑھا جائے تو یہ حروف ادا نہیں ہوتے بلکہ زبر، زیر پیش بن جاتے ہیں۔ ایک مد فرعی ہوتا ہے جسکے دو سبب ہیں (۱) ان تینوں حروف ا، و، ی کے بعد ہمزہ آجائے (۲) ان حروف کے بعد

فَـاِذَا اخْتَـلَـفْتُـمْ فَـقُـوْمُـوْا عَـنْـهُ۔ (رَوَاهُ الْبُـخَـارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور جب اِدھر اُدھر ہونے لگو تو اُٹھ جاؤ تم تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے سے۔

(۲۱۳۹) حدیث شریف: سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: سوال کیا گیا حضرت انس سے کہ کیسا تھا پڑھنا پیارے نبی ﷺ کا؟ تو فرمایا حضرت انس نے کہ پیارے نبی کی قرأت تھی کھینچ کھینچ کر، پھر تلاوت کی حضرت انس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کر کھینچتے تھے لفظ بسم اللہ کو اور کھینچتے تھے لفظ رحمٰن کو اور کھینچتے تھے لفظ رحیم کو۔

(۲۱۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا جتنا حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی کو خوش الحانی کا قرآنِ کریم میں کہ باآوازِ بلند تلاوت فرماتے قرآنِ کریم کو۔

(۲۱۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا جتنا حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھیں قرآنِ کریم کو۔

(۲۱۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے وہ ہم میں سے کہ جو نہ خوش الحانی کرے قرآنِ کریم میں۔

(۲۱۴۳) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حالانکہ پیارے نبی

2143 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्ला सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालांकि प्यारे नबी मिम्बर शरीफ़ पर जलवा अफरोज थे कि तिलावते कुरआने करीम करो मेरे सामने! मैंने अर्ज किया मैं क्या पढ़ूँ आपके सामने और आप ही पर नाजिल फ़रमाया गया है कुरआने करीम, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक मैं महबूब रखता हूँ कि मैं समाअत फ़रमाऊँ कुरआने करीम को अपने अलावा से तो तिलावत की मैंने सूरा ए निसा यहाँ तक कि पहुंचा मैं इस आयाते करीमा तक "तो कैसा हाल होगा जब हम लायेंगे हर उम्मत में से एक गवाह और हम लायेंगे आपको ऐ प्यारे नबी उन पर गवाह बनाकर" फ़रमाया प्यारे नबी ने बस अब ठहरो! फिर मैं मुत्तवज्जे हुआ प्यारे नबी की तरफ तो उस वक्त प्यारे नबी की चश्माने करम अशकों के गोहर बरसा रहीं थीं।

2144 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हजरते उबई इब्ने कअब से बेशक अल्लाह तआला ने हुक्म फ़रमाया है मुझको कि मैं तिलावत फ़रमाऊँ तुम्हारे सामने कुरआने करीम, हज़रते उबई ने अर्ज किया कि क्या अल्लाह तआला ने नाम लिया है मेरा आपके सामने? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ। अर्ज़ किया हजरते उबई ने कि मेरा जिक्र फ़रमाया गया है तमाम जहानों के मालिक की बारगाहे इज्जत पनाह में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ। तो हज़रते उबई की आंखों का सागर छलक

حرف ساکن آجائے وہ حرف ساکن خواہ مشدد ہو یا نہ ہو تو ان تینوں حروف کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے لام کا الف، میم کی یا، نون کی واؤ۔ یا جیسے دو آب یا ضاآلین یا اسر آئیل کا الف۔ ہمزہ خواہ اسی کلمہ میں ان حروف کے بعد واقع ہو جیسے السماء، السوء، جیئ یا دوسرے کلمہ میں جیسے مآ انزل، قالوآ آمنا، تشتھی انفسکم۔ حروف مدہ تین ہیں۔ ا، و، ی۔ انکے تفصیلی احکام و مسائل فقیر قدیری کی کتب "بصیرۃ التجوید و بصیرۃ الصرف و بصیرۃ الادب اور بصیرۃ النحو" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۴۰) خوش الحانی قرآن کریم کی زینت ہے جس سے قرآن کریم کا حسن اور بھی نکھر جاتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت میں صبر بھی مطلوب ہے اگر کوئی شرعی مانع نہ ہو۔ بعض نادان قل شریف میں مَاكَانَ مُحَمَّدٌ میں انگوٹھے چومنے کو منع کرتے ہیں کہ قرآن کریم جب پڑھا جائے تو خاموشی سے کان لگا کر سنا جائے مگر ان نادانوں کو یہ خبر نہیں کہ انگوٹھے چومنے سے نہ تو سماعت میں خلل آتا ہے اور نہ ہی سکوت متاثر ہوتا ہے کیونکہ چومنے میں آواز نکالنا ضروری و لازمی نہیں ہے۔ لطف یہ ہے کہ تیرہ سو سال میں کسی فقیہ نے یہ مسئلہ نہ لکھا کہ قل شریف کے موقع پر مَاكَانَ مُحَمَّدٌ میں انگوٹھے نہ چومے جائیں۔ یہ وہابیوں کی اپنی اُپج ہے اسی طرح جمعہ کی اذان ثانی جو خطبہ سے پہلے امام کے سامنے منبر شریف کے قریب مسجد میں ہوتی ہے اسمیں بھی پیارے نبی ﷺ کا نام سنکر انگوٹھے چومنا طریقہ اہلسنت ہے جسکی ممانعت کہیں وارد نہ ہوئی یہ بھی وہابیوں کی ایجاد ہے کہ اذان ثانی میں نام نبی ﷺ سن کر انگوٹھے نہ چومے جائیں۔ مسلمانان اہلسنت اچھی طرح ذہن نشیں رکھیں کہ اذان ثانی اور قل شریف کے موقع پر مَاكَانَ مُحَمَّدٌ میں پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائیں اور دل دل میں درود شریف پڑھیں اور کسی اسماعیلی کے بہکائے میں نہ آئیں۔ باقی تفصیلات "فتاویٰ قدیریہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۴۱) اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز کو پسند نہیں فرماتا جتنا کہ اپنے کلام کو خوش آوازی سے پڑھنے کو پسند فرماتا ہے۔ پھر وہ بھی پیارے نبی ﷺ کی خوش آوازی و خوش الحانی کہ آپکی تو ہر صفت بے مثال ولا جواب ہے۔

ہر روش معجزہ ہر ادا معجزہ
ہر صفت آپکی مصطفیٰ معجزہ (یا حبیب)

اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں اور پیارے نبی ﷺ کے خون کی برکت سے فقیر قدیری کو اس نعمت سے بھی خوب نوازا ہے کہ آواز بھی پھاٹ دار اور نغمگی بھی خوب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو نعمت ہے مالک کی آپ کے تو خوب چرچا کیجئے آپ اسکا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۳۶)۔

(۲۱۴۲) قرآن کریم کو خوش الحانی خوش آوازی اور لہجے کیساتھ پڑھا جائے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہماری جماعت سے اور ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔ بُری آواز والا بھی اپنی طاقت بھر عمدگی سے قرآن کریم پڑھے۔ خوش الحانی تلاوت قرآن کریم کا زیور ہے۔ اس سے تلاوت میں کشش ہوتی ہے اور دل قرآن کریم کی طرف کھنچتے ہیں۔ اور یہ خوش آوازی بھی تبلیغ کا خوبصورت ذریعہ ہے۔ عالم صرف اللہ جل مجدہٗ و رسول ﷺ کا محتاج ہے اور باقی مخلوق عالم کی حاجت مند ہے۔ قرآن کریم پڑھ کر بھیک مانگنا یا علماء کرام کا مالداروں کے دروازے پر ذلت کیساتھ چکر لگانا اور حاضری دینا ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرات علماء کرام کو کفایت بھی دے اور قناعت سے بھی نوازے آمین۔

بِجَاهِ سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ علیه الصلوٰة والتسلیم

(۲۱۴۳) قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا، سننا سنانا سب عبادت ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ قرآن کریم پڑھوانا اور سننا تعلیم و اصلاح کیلئے نہ تھا بلکہ سننے ہی کیلئے تھا۔ کیونکہ قرآن کریم کا صرف پڑھنا اور صرف سننا بھی عبادت ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا مذکورہ آیت کریمہ کو سن کر رونا چند وجوہ کی بنا پر تھا۔ (۱) ہیبت الٰہی سے (۲) مقدمات قیامت سے (۳) اپنی امت پر رحمت کی وجہ سے۔ اس آیت کریمہ کو سنکر بعض حضرات نے تو ہوش قربان کر دئے اور بعض حضرات نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا۔ قرآن کریم پڑھ کر یا سن کر رونا سنت ہے بشرطیکہ ڈرامہ نہ ہو۔ حدیث شریف۔ قرآن کریم رنج و غم لئے ہوئے آیا ہے اسلئے تم اسکی تلاوت پر رو۔ (بیہقی شریف، مرقاۃ شریف) کسی خاص شخص کو قرآن کریم سنانا بھی سنت ہے۔

عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ

منبر شریف پر جلوہ افروز تھے کہ تلاوت قرآن کریم کرو میرے سامنے! میں نے عرض کیا میں کیا پڑھوں آپکے سامنے اور آپ ہی پر نازل فرمایا گیا ہے قرآن

قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى

فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک میں محبوب رکھتا ہوں کہ میں سماعت فرماؤں قرآن کریم کو اپنے علاوہ سے تو تلاوت کی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ

اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا

پہونچا میں اس آیت کریمہ تک "تو کیسا حال ہوگا جب ہم لائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ اور ہم لائیں گے آپکو اے پیارے نبی اُن پر گواہ بنا کر"

قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ الْمُسْلِمُ)

فرمایا پیارے نبی نے بس اب ٹھہرو! پھر میں متوجہ ہوا پیارے نبی کی طرف تو اُس وقت پیارے نبی کی چشمانِ کرم اشکوں کے گہر برسا رہی تھیں۔

(۲۱۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی ابن کعب سے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے مجھ کو کہ میں تلاوت فرماؤں

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ

تمہارے سامنے قرآنِ کریم، حضرت اُبی نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے نام لیا ہے میرا آپکے سامنے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں! عرض کیا حضرت اُبی نے

وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

کہ میرا ذکر فرمایا گیا ہے تمام جہانوں کے مالک کی بارگاہ عزت پناہ میں؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں! تو حضرت اُبی کی آنکھوں کا ساغر چھلک گیا،

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ

اور ایک روایت میں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا مجھے یہ کہ میں تلاوت کروں تمہارے سامنے سورۂ بینہ شریف، تو حضرت اُبی نے عرض کیا

وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور نام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے میرا؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں! تو حضرت اُبی رونے لگے۔

गया, और एक रिवायत में है कि बेशक अल्लाह तआला ने हुक्म फ़रमाया मुझे यह कि मैं तिलावत करूँ तुम्हारे सामने सूरा ए बय्यना शरीफ़, तो हजरत उबई ने अर्ज किया और नाम लिया है अल्लाह तआला ने मेरा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ तो हज़रत उबई रोने लगे।

2145 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि सफ़र किया जाये कुरआने करीम के साथ दुश्मन की जमीन की तरफ़।

2146 हदीस शरीफ़:– मत सफ़र करो कुरआने करीम साथ लेकर इसलिये कि मुझे इत्मिनान नहीं है कि कहीं न कब्जा करे उस पर दुश्मन।

2147 हदीस शरीफ़:– हजरते सईद खुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं बैठा था जमाअत में कमजोर मुजाहिदीन की और बेशक उनमें के छुपाते थे बअज़ के ज़रिये बरहंगी को और एक क़ारी साहब तिलावत फ़रमा रहे थे हमारे सामने कि अचानक तशरीफ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो कयाम फ़रमाया प्यारे नबी ने हमारी महफ़िल में तो जब खड़े रहे प्यारे रसूल तो खामोश रहे हज़रते क़ारी साहब, प्यारे रसूल ने सलाम फ़रमाया फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या कर रहे थे तुम? हमने अर्ज़ किया कि हम सुन रहे थे जी लगाकर अल्लाह तआला की किताब को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हर खूबी

(۲۱۴۴) یہ سوال تعجب کے طور پر ہے کہ میں ایسا خوش نصیب ہوں کہ میرا نام بارگاہ ایزدی میں عزت کیساتھ لیا گیا۔ اس پر سیدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رونا انتہائی خوشی کا تھا۔ حضرت اُبی ابن کعب بڑے ہی زبردست قاری تھے۔ اے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں قرآن کریم سنائیں تاکہ یہ آپ سے سن کر قرآن کریم کی قرأت سیکھ لیں آپ اللہ تعالیٰ کے شاگرد اعلیٰ ہیں اور یہ آپکے شاگرد رشید ہوں اور ساری کائنات ان سے قرآن کریم کی قرأت سیکھے۔ سورۂ بینہ کی تلاوت میں یہ حکمت تھی کہ حضرت اُبی ابن کعب علماء یہود میں سے تھے اور اس سورت بینہ میں علماء اہل کتاب کا ذکر ہے اسکے سننے سے آپکی معلومات میں زرین اضافہ ہوگا اور ایمان کو تقویت ملیگی۔

(۲۱۴۵) ظاہر یہ ہے کہ قرآن شریف سے مراد یہی لکھا ہوا قرآن کریم ہے اور دشمن سے مراد حربی کفار ہیں اور جانے سے مراد وہ جانا ہے جسمیں کفار سے قرآن کریم کی بے حرمتی کا اندیشہ ہو۔ لہٰذا اگر لشکر اسلام قرآن کریم لیکر دارالحرب جائے یا اکیلا مسلمان کفار کی امن لیکر دارالحرب جائے یا جو مسلمان کفار کی رعایا بن کر یا انکے ملک میں رہتے ہوں انکے پاس قرآن کریم ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ ان صورتوں میں قرآن کریم کی بے حرمتی کا قوی اندیشہ نہیں ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کے پارسل کفار کے ملک میں بھیجنا یا خود کفار کے ہاتھوں قرآن پاک ہدیہ کرنا یا کفار کے خطوط میں قرآنی آیات کریمہ لکھنا یا انہیں قرآن کریم سنانا یہ سب کچھ جائز ہے کہ یہ تبلیغ ہے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل بادشاہ کو تحریر فرمایا تو اس میں قرآن کریم کی آیت کریمہ تحریر فرمائی۔ ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حفاظ کرام کو دشمن ملک میں نہ بھیجا جائے اگر یہ شہید ہوگئے تو قرآن کریم کے ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔

(۲۱۴۶) کہ کفار اس پر قبضہ کرلیں اور اسکی توہین کریں اور تمکو واپس نہ کریں اسے جلاڈالیں یا پھاڑ ڈالیں۔ قرآن کریم کتابی شکل میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں نہ تھا پھر کیوں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو دشمن ملک میں ساتھ لیکر سفر نہ کریں۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی وسیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں نے جواباً فرمایا کہ اس میں غیبی خبر ہے کہ آئندہ قرآن کریم کتابی شکل میں جمع ہوگا کیونکہ زمانہ نبوی میں قرآن کریم کتابی شکل میں نہ تھا۔

(۲۱۴۷) مہاجرین کی کمزور جماعت یہ حضرات اصحاب صفہ تھے جنکی کم سے تعداد ستر اور زیادہ سے زیادہ تعداد دوسو تک رہی ہے۔ جنہوں نے خود کو علم دین سیکھنے کے لئے وقف فرمادیا تھا۔ یہی اسلام کا پہلا مدرسہ پہلا دارالعلوم پہلی یونیورسٹی تھی جہاں علم وعرفان کے ساغر پلائے جاتے اور عالم یہ تھا۔

قطرہ مانگا تو دریا عطا کردیا
ہم نے ساقی کی دریادلی دیکھ لی (یارسول)

غربت وافلاس کا یہ عالم تھا کہ تن ڈھانکنے کیلئے پورا لباس بھی نہ تھا۔ ایک دوسرے کی آڑ لیکر ستر پوشی کرتے تھے اسی جماعت صوفیاء کے ایک عظیم الشان قاری صاحب قرآن کریم کی تلاوت میں معروف تھے باقی تمام حضرات صوفیاء کرام قرآن کریم کی سماعت میں مشغول ومصروف تھے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور خاموش کھڑے رہے۔ جب قاری صاحب نے تلاوت بند فرمادی تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام فرمایا۔ کسی دیندار کی تشریف آوری پر تلاوت بند کردینا انکے احترام کے لئے خاموش ہوجانا سنت صحابہ کرام ہے۔ بلکہ قرآن کریم بند کرکے دیندار کی تعظیم کو کھڑا ہوجانا بھی درست ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب عین نماز کی حالت میں بھی کیا ہے چنانچہ سیدنا امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر امامت کے مصلے سے پیچھے ہٹ کر مقتدی بن گئے۔ محفل قرأت میں آنیوالا بحالت تلاوت سلام وکلام نہ کرے جب تلاوت بند ہوجائے تب سلام کرے۔ اگر آتے وقت فوراً سلام کا موقع نہ ہو تو بعد میں کچھ تاخیر سے بھی آمد کا سلام کرنا جائز ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال فرمانا کہ کیا کررہے تھے تم؟ کسی نادان کی رگ نہ پھڑکے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں پوچھا؟ اس پوچھنے سے تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی کا پتہ چلتا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ سوال اگلی خوشخبری کی تمہید ہے ورنہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۱۴۵) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ سفر کیا جائے قرآنِ کریم کے ساتھ دشمن کی زمین کی طرف۔

(۲۱۴۶) حدیث شریف: لَاتُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ تَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: مت سفر کرو قرآنِ کریم ساتھ لیکر اسلئے کہ مجھے اطمینان نہیں ہے کہ کہیں نہ قبضہ کرے اس پر دشمن۔

(۲۱۴۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ

ترجمہ: حضرت سعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں بیٹھا تھا جماعت میں کمزور مجاہدین کی

وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَآءَ

اور بیشک بعض ان میں کے چھپاتے تھے بعض کے ذریعہ برہنگی کو اور ایک قاری صاحب تلاوت فرمارہے تھے ہمارے سامنے کہ اچانک تشریف لائے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ

پیارے رسول اللہ ﷺ تو قیام فرمایا پیارے نبی نے ہماری محفل میں تو جب کھڑے رہے پیارے رسول اللہ ﷺ تو خاموش رہے حضرت قاری صاحب

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَاكُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

پیارے رسول نے سلام فرمایا پھر فرمایا پیارے رسول نے کیا کر رہے تھے تم؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم سن رہے تھے جی لگا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ

تو فرمایا پیارے رسول نے ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے بنائے میری امت میں وہ افراد کہ حکم فرمایا گیا ہوں میں کہ ٹھہراؤں میں خود کو انکے ساتھ،

قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ

راوی نے فرمایا کہ تشریف فرما ہوئے پیارے رسول ہماری انجمن میں تاکہ برابر فرمادیں اپنی ذاتِ گرامی کو ہمارے درمیان، پھر اشارہ فرمایا پیارے رسول نے

بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ

اپنے دست مبارک سے کہ ایسے ہو جاؤ تو حضراتِ صحابۂ کرام نے حلقہ بنایا تو سامنے ہو گئے ان سبکے چہرے پیارے رسول کے تو فرمایا پیارے رسول نے

अल्लाह तआला के लिये है जिसने बनाये मेरी उम्मत में वो अफराद कि हुक्म फ़रमाया गया हूँ मैं कि ठहराऊँ मैं खुद को उनके साथ, रावी ने फ़रमाया कि तशरीफ़ फ़रमा हुये प्यारे रसूल हमारी अन्जुमन में ताकि बराबर फ़रमा दें अपनी जाते गिरामी को हमारे दरमियान फिर इशारा फ़रमााया प्यारे रसूल ने अपने दस्ते मुबाकर से कि ऐसे हो जाओ तो हज़राते सहाबा ए किराम ने हल्क़ा बनाया तो सामने हो गये उन सबके चेहरे प्यारे रसूल के तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बशारत हो ऐ गुरबा मुहाजिरीन की जमाअत! मुकम्मल नूर की, कयामत के दिन जाओगे तुम जन्नत में मालदार लोगों से पहले, आधे दिन, यह पूरा दिन पांच सौ साल का है।

2148 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जीनत दो कुरआने करीम को अपनी आवाज़ों से।

2149 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐसा कोई शख्स नहीं है कि पढ़े कुरआने करीम को फिर भुला दे कुरआने करीम को मगर मिलेगा वो अल्लाह तआला से क़यामत के दिन कि कोढ़ी होगा।

2150 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं समझेगा वो कुरआने करीम को जिसने पढ़ा कुरआने करीम को तीन दिन से कम में।

2151 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बुलन्द आवाज़ से

نے تو بگوش خود بھی تلاوت سماعت فرمالی تھی۔ اور ان کی حالت ملاحظہ فرمالی تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تھا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور کیا ہے یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ؟ کہا موسیٰ نے یہ چھڑی ہے میری ٹیک لگاتا ہوں میں اس پر اور میں پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کیلئے اور میرے لئے اس میں کام ہیں دوسرے بھی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۴۶) برکت قرآنی اور لذت ایمانی کیلئے قرآن کریم کی تلاوت بہترین مشغلہ ہے اور یہی شان احادیث کریمہ کی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے رسول ﷺ کی امت میں ایسے فقراء و غرباء اور مساکین پیدا فرمائے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر متوکل اور قرآن کریم کے حامل و عامل ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اے پیارے نبی ﷺ آپ ان ہی غرباء و فقراء کی خاکی انجمن میں جلوہ افروز ہوں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور پابند رکھو اپنے آپکو انکے ساتھ جو عبادت کرتے ہیں مالک کی اپنے صبح و شام چاہتے ہیں وہ رضا اللہ کی اور نہ ہٹیں آنکھیں آپکی ان سے کہ چاہنے لگو زینت دنیا کی زندگی کی اور نہ کہا مانا انکا جنکو غافل کر دیا ہم نے دل انکا یاد سے اپنی اور جس نے اتباع کی اپنی خواہش کی اور ہے کام اسکا حد سے نکلا ہوا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۰۴) پیارے نبی ﷺ آج بھی ان غرباء و فقراء اور مساکین کے سینوں میں جلوہ گستر ہیں۔

انوارِ محمد کا انمول خزینہ ہے
سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے (بابی)

اگر پیارے نبی ﷺ کو تلاش کرنا ہے تو انہیں مسکین صورت درویش صورت حضرات کے سینوں میں تلاش کرو انکے سینے رحمت و نور کے گنجینے اور مدینے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ حضرات صحابہ کرام کے درمیان اسطرح رونق افروز ہوئے کہ نہ کوئی اونچا دکھائی دیتا تھا نہ کوئی الگ تھلگ تھا، جہاں غلام تھے وہیں آقا و داتا جلوہ افروز۔ ایسا حلقہ بنالیا کہ سبکے سامنے چہرہ مصطفیٰ اور سبکے چہرے نگاہ مصطفیٰ کے سامنے۔ جیسے کہ بدر کامل ستاروں کے جھرمٹ میں۔ ہر ایمان والے کا دل قربان اس حلقہ شریف پر، یہ حلقہ حلقہ ملائکہ کرام سے افضل تھا۔ بزرگان دین کی مبارک خانقاہوں کے حلقے بھی اسی حلقے کی زین ہیں۔ حلقہ بنالینے کی صورت میں سب پر یکساں چشم کرم مصطفیٰ ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ ہٹیں آنکھیں آپکی ان سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۰۴) عام محافل مبارکہ میں حلقہ بنانا افضل ہے اور نماز و جہاد میں صف بنانا افضل ہے۔ قیامت میں فقراء مسلمین کا نور اغنیاء مسلمین سے زیادہ ہوگا کیونکہ صبر کا نور شکر کے نور سے قوی ہے جیسے سورج کا نور چاند کے نور سے قوی ہے۔ قیامت کا دن ایک ہزار سال کا ہوگا اسکا آدھا پانچسو سال ہوا۔ قیامت کا دن کفار کو پچاس ہزار سال کا لگے گا اور بعض خاص مومنین کو چار رکعت نماز کے بقدر لگے گا، مالداروں کو حساب دینے میں دیر لگے گی غریبوں کے پاس تھا ہی کیا جو حساب میں دیر لگے۔ فقراء سے صابر و متقی مراد ہیں، فقیر صابر جنتی شاکر سے افضل ہے۔ یہ گفتگو ایک درجے کے فقراء و اغنیاء میں ہے۔ ورنہ غیر صحابی فقیر غنی صحابی کے قدم کی خاک کو بھی نہیں پہونچ سکتا، اسی طرح حضرات خلفاء راشدین تک انکے ماتحت حضرات نہیں پہونچ سکتے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی، سیدنا حضرت زبیر ابن عوام وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم بہت اونچی شان والے ہیں۔ یہ حضرات بے حساب جنتی ہیں۔ نہ انکا حساب ہوگا اور نہ دیر لگے گی۔

(۲۱۴۸) خوش الحانی، خوش آوازی اور خوبصورت لہجوں میں اور غمگین آواز سے تلاوت کرو۔ ہر ہر حرف انکے مخارج سے پورے آداب کیساتھ ادا کرو۔ مگر گا گا کر قرآن کریم نہ تلاوت کیا جائے کہ اس سے مد و شد میں فرق آجائے تو یہ حرام ہے۔ اچھی آواز قرآن کریم کا زیور ہے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی محفل سے گزر ہوا جہاں ایک گویا بڑی ہی خوبصورت آواز میں گا رہا تھا آپنے فرمایا کہ اے کاش یہ آواز قرآن کریم کیلئے استعمال ہوتی۔ یہ خبر گویے کو پہونچی تو اس نے سچی توبہ کی اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود کیساتھ رہنے لگا اور صحبت صحابی اثر انداز ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے گویا بہترین قاری اور شاندار عالم ہو گیا۔ (مرقاۃ شریف)

(۲۱۴۹) قرآن کریم کا بھولنا یہ ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ یا بالکل پڑھنا ہی چھوڑ دے کہ بھول جائے بہر دو صورت یہ شخص قیامت میں کوڑھی ہو کر اٹھے گا۔ اسکا یہ کوڑھ علامت ہوگا کہ یہ اس

اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّآمِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ

کہ بشارت ہو اے غرباء مہاجرین کی جماعت! مکمل نور کی، قیامت کے دن جاؤ گے تم جنت میں مالدار لوگوں سے پہلے، آدھے دن،

وَّذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رواہ ابوداؤد)

یہ پورا دن پانچسو سال کا ہے۔

(۲۱۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ زینت دو قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے۔

(۲۱۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِیٍٔ یَّقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی شخص نہیں ہے کہ پڑھے قرآن کریم کو پھر بھلا دے قرآن کریم کو

اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَجْذَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

مگر ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن کہ کوڑھی ہوگا۔

(۲۱۵۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں سمجھے گا وہ قرآن کریم کو جس نے پڑھا قرآن کریم کو

فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

تین دن سے کم میں۔

(۲۱۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند آواز سے قرآن کریم کا پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے

وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اور ایک دم ہلکی آواز سے قرآن کریم پڑھنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

कुरआने करीम का पढने वाला ऐलानिया सदका देने वाले की तरह है और एक दम हल्की आवाज़ से कुरआने करीम पढने वाला खुफ़िया सदका देने वाले की तरह है।

2152 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं ईमान लाया कुरआने करीम पर वो जिसने हलाल जाना उसके मुहर्रमात को।

2153 हदीस शरीफ़:– हज़रजे याला इब्ने मुमलक से मरवी बेशक उन्होंने सवाल किया उम्मुल मोमिनीन हजरते उम्मे सलमा से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तिलावत के बारे में, तो हज़रत उम्मे सलमा बताने लगीं प्यारे नबी की किराअत ठहर ठहर कर अलग अलग हुरुफ़।

2154 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोक देते थे अपनी तिलावत शरीफ़ को, तिलावत फ़रमाते "अल्हमदु लिल्लाहि रब्बिल आलमीन" तो ठहर जाते, फिर तिलावत फ़रमाते "अर्रहमा निर्रहीम" फिर ठहर जाते।

2155 हदीस शरीफ़:– हजरते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जलवा अफ़रोज़ हुये हमारी अन्जुमन में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हम कुरआने करीम पढ़ रहे थे और हममें ऐराबी भी थे और अजमी भी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि पढ़े जाओ सब ठीक हो और अन्करीब आयेंगी कुछ क़ौमें जो दुरुस्त करेंगी तिलावत को ऐसे जैसे कि सीधा किया जाता है तीर को, बदला लेने में जल्दी करेंगे, बदला लेने में ताख़ीर न करेंगे।

جرم کا مجرم ہے کہ اس نے پڑھ کر قرآن کریم کو بھلا دیا۔ جس سے لوگ اسے پہچان لیں گے۔ کوڑھی کا ابتداءً پورا جسم سفید ہو جاتا ہے اور اسکے ہاتھ پاؤں میں چبھن ہوتی ہے جس سے لوگوں کو گھن ہوتی ہے۔ دھوپ میں چندھیاتا ہے اور اسکا اتم یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں گل گل کر گرنے لگتے ہیں۔ سرکار تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف سیدنا حضرت اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد کریم سیدنا حضرت سید محمد گل شاہ صاحب عرف گل بابا میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورڈھیر شریف صوبہ سرحد کے آستانۂ پاک کی مٹی جذام وکوڑھ کے مریضوں لئے اکسیر ہے۔ سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں، سیدنا تاج الشرفاء شبیہ سیدنا حضرت غوث اعظم حضرت علامہ سید محمد عبدالرشید میاں اور سیدنا تاج الفقہاء ولی الاولیاء حضرت علامہ قاضی سید محمد عبدالاحد میاں جو حضرت گل بابا میاں کی اولاد امجاد سے ہیں اور یہ مٹی اپنی ہمراہ تورڈھیر شریف سے پیلی بھیت شریف لاتے ہیں اور بلا قیمت کوڑھیوں اور جذامیوں کو عنایت فرماتے ہیں اور لاکھوں کوڑھی اور جذامی شفایاب ہو چکے ہیں۔

(۲۱۵۰) جو عام مسلمان تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کیا کریگا وہ قرأت میں جلدی کرنے کی وجہ سے نہ تو الفاظ قرآن کریم صحیح ادا کر سکے گا اور نہ سمجھ سکے گا اور نہ اسکے ظاہری معانی میں غور کر سکے گا۔ یہ حکم عام مسلمانوں کیلئے ہے۔ خواص کا حکم اور ہے۔ خود پیارے رسول ﷺ تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ چھ چھ پارے تلاوت فرما لیتے تھے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شب میں قرآن کریم ختم فرمایا۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام چند منٹ میں زبور شریف ختم فرما لیتے تھے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے کی زین کستے کستے ختم قرآن کریم فرما لیتے تھے۔ سیدنا حضرت موسیٰ سروانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن ورات میں یعنی چوبیس گھنٹے میں ستر قرآن کریم ختم فرما لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے سنگ اسود کو بوسہ دیا اور کعبہ شریف کے دروازے تک پہونچتے پہونچتے قرآن کریم ختم فرما لیا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر راتوں کو پورا قرآن کریم تلاوت فرماتے، جس جگہ آپ نے وصال شریف فرمایا اس جگہ آپنے سات ہزار قرآن کریم ختم فرمائے لہٰذا مذکورہ حدیث شریف کی بنا پر نہ تو مروجہ شبینوں کو حرام کہا جا سکتا ہے اور نہ انکو بند کرانے کا پروگرام چلایا جا سکتا ہے کہ یہ تو عوام کیلئے حکم ہے جو جلدی جلدی پڑھنے میں تلاوت کا حق ادا نہ کر سکیں گے۔ ختم قرآن کریم میں بزرگان دین کے طریقے مختلف رہے ہیں۔ بعض ایک ماہ میں ایک ختم شریف بعض ایک ہفتے میں ایک ختم شریف، بعض نے روزانہ ایک منزل قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ قرآن کریم میں سات منزلیں ہیں۔

(۱) سورۂ فاتحہ سے شروع ہوکر پارہ ۶ سورۂ نساء پر ختم ہے۔

(۲) سورۂ مائدہ پارہ ۶ سے شروع ہوکر سورۂ توبہ پارہ ۱۱ پر ختم ہے۔

(۳) پارہ ۱۱ سورۂ یونس سے شروع ہوکر سورۂ نحل پارہ ۱۴ پر ختم ہے۔

(۴) سورۂ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ سے شروع ہوکر سورۂ فرقان پارہ ۱۹ پر ختم ہے۔ (۵) سورۂ شعراء پارہ ۱۹ سے شروع ہوکر سورۂ یٰسین پارہ ۲۳ پر ختم ہے۔ (۶) سورۂ صافات پارہ ۲۳ سے شروع ہوکر سورۂ حجرات پارہ ۲۶ پر ختم ہے۔ (۷) سورۂ ق پارہ ۲۶ سے شروع ہوکر سورۂ والناس پارہ ۳۰ پر ختم ہے۔ بعض حضرات تین دن میں ختم فرماتے دس پارے یومیہ، بعض حضرات دو دن میں ختم فرماتے پندرہ پارے یومیہ۔ بعض حضرات تو ایک دن میں قرآن کریم، بعض حضرات وہ ہیں جنکا اوپر ذکر ہوا۔ فقیر قدیری اور فقیر زادگان جو حفاظ ہیں رمضان شریف میں روزانہ ایک ایک قرآن سے زیادہ تلاوت کرنے کی سعادت کا شرف رکھتے ہیں۔ فقیر قدیری کے اس معمول کو چالیس سال گزر چکے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں قرآن کریم حفظ کیا اس وقت تک یہ طریقہ رہا کہ از سورۂ فاتحہ تا سبق پورا سنانا پھر سبق پڑھنا اور حفظ قرآن کریم کے بعد کئی سال مسلسل پورا قرآن کریم روزانہ استاذ کو سنانا۔ اور پھر استاد کا تعاون کرنا دوسرے ساتھیوں کا بھی سننا۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

(۲۱۵۱) تلاوت قرآن کریم میں جہر اور سر دونوں جائز ہیں۔ جس طرح اعلانیہ اور خفیہ دونوں طرح صدقہ دینا باعث ثواب ہے مگر بعض حالات میں بلند آواز سے تلاوت کرنا افضل ہے کہ اس سے

(۲۱۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَاآمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَہٗ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ایمان لایا قرآن کریم پر وہ جس نے حلال جانا اسکے محرمات کو۔

(۲۱۵۳) حدیث شریف: عَنْ یَعْلیٰ بْنِ مَمْلَکٍ اِنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَۃَ عَنْ قِرَاۃِ النَّبِیِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت یعلیٰ ابن مملک سے مروی بیشک انہوں نے سوال کیا ام المومنین حضرت ام سلمہ سے پیارے نبی ﷺ کی تلاوت کے بارے میں

فَاِذَا ھِیَ تَنْعَتُ قِرَاۃً مُفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِی وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِی)

حضرت ام سلمہ بتانے لگیں پیارے نبی کی قرأت ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ حروف۔

(۲۱۵۴) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْطَعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ روک دیتے تھے اپنی تلاوت شریف کو، تلاوت فرماتے الحمد للہ رب العالمین

ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِی)

تو ٹھہر جاتے، پھر تلاوت فرماتے الرحمٰن الرحیم پھر ٹھہر جاتے۔

(۲۱۵۵) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جلوہ افروز ہوئے ہماری انجمن میں پیارے رسول اللہ ﷺ اور ہم

نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِیْنَا الْاَعْرَابِیُّ وَالْعَجَمِیُّ فَقَالَ اقْرَؤُا فَکُلٌّ حَسَنٌ وَسَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ

قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی بھی تھے اور عجمی بھی، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑھے جاؤ سب ٹھیک ہو اور عنقریب آئیں گی کچھ قومیں

یُقِیْمُوْنَہٗ کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ یَتَعَجَّلُوْنَہٗ وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَہٗ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْہَقِی فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

جو درست کریں گی تلاوت کو ایسے جیسے کہ سیدھا کیا جاتا ہے تیر کو، بدلہ لینے میں جلدی کریں گے، بدلہ لینے میں تاخیر نہ کریں گے۔

(۲۱۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن کریم کو عربی لہجوں میں اور عربی آوازوں میں

2156 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पढ़ो कुरआने करीम को अरबी लहजों मे और अरबी आवाज़ों में और बचो तुम अहले इश्क की रागनियों से और तौरैत व इंजील वालों के लहजों से अन्करीब आयेंगे मेरी हयाते ज़ाहिरी के बाद लोग जो गलेबाज़ी करेंगे कुरआने करीम के साथ गाने और नौहे की गलेबाज़ी की तरह और नहीं पास होगा कुरआने करीम उनके गलों से नीचे और फ़ितने मे पड़े होंगे उनके दिल और दिल उनके कि अच्छा लगेगा उनका पढ़ना।

2157 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि अच्छा पढ़ो कुरआने करीम को अपनी आवाज़ो के ज़रिये इसलिये कि अच्छी आवाज़ बढ़ाती है कुरआने करीम के हुस्न को।

2158 हदीस शरीफ़:– दरयाफ़्त किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन लोगों में ज़्यादा अच्छी आवाज़ वाला है कुरआने करीम के साथ और ज़्यादा अच्छी किराअत वाला है? फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जिसे जब तुम सुनो कि कुराने करीम पढ़ रहा है तो तुम राय क़ायम करो यह कि वो कुरआने करीम पढ़ने वाला डर रहा है अल्लाह तआला से। हज़रत ताऊस ने फ़रमाया कि हज़रते तलक़ ऐसे ही कारी थे।

2159 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ऐ कुरआने करीम वालो! न

دل بیدار ہوتا ہے دوسروں کو تلاوت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ نیند بھاگتی ہے، شیطان دفع ہوتا ہے۔ رحمان راضی ہوتا ہے۔ بعض حالات میں چپکے چپکے پڑھنا افضل ہے جبکہ تلاوت میں ریا کا اندیشہ ہو یا کسی نمازی کو تکلیف ہوتی ہو۔ یہ اختلاف احکام ان تلاوتوں میں ہے جن میں جہر یا اخفاء واجب نہو ورنہ نماز ظہر وعصر میں اخفاء اور فجر ومغرب وعشاء میں جہر واجب ہے۔

(۲۱۵۲) تلاوت قرآن کریم اسی وقت مفید ہے جبکہ قرآنی احکام پر ایمان ہو۔ ایمان کے بغیر نہ تلاوت مفید اور نہ قرآن کریم ساتھ رکھنا مفید ہے۔ اگر چہ سارے ہی محرمات کو حرام ماننا ضروری ہے مگر چونکہ قرآن کریم بہت عظمت والا ہے اسلئے خصوصیت سے اسکا ذکر فرمایا۔ حلال وحرام پر ایمان نہ لانے والا کافر ہے پھر تلاوت کا ثواب کیسے پائیگا۔ غذا ودوا زندہ کو مفید ہے نہ کہ مُردے کو۔ آج کل نادانوں کا مزاج بن گیا ہے کہ جس حلال کو چاہتے ہیں حرام کہہ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی ارتھی سجاتے ہیں۔ حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاننا ایمان کی علامت ہے۔ اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا بے ایمانوں کا طریقہ ہے۔

(۲۱۵۳) سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی قاریہ تھیں ورنہ قرأت نبی ﷺ کی نقل نہ کرسکتی تھیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے ترتیل سے ایک سورت پڑھنا بغیر ترتیل کے پورا قرآ کریم پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔ کہ زیادہ مقدار سے زیادہ حسن اچھا ہے ایک موتی ہزاروں روپے سے بہتر ہوتا ہے۔

(۲۱۵۴) وقف تین قسم کے ہیں۔ (۱) وقف کافی (۲) وقف تام (۳) وقف حسن۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر ٹھہرنا وقف تام ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر ٹھہرنا وقف کافی ہے۔ اور اَلْحَمْدُ سے شروع کرے یَوْمِ الدِّیْنِ پر ٹھہرنا وقف تام ہے۔ وقف اور سکتے میں فرق ہے۔ دونوں میں ٹھہرا تو جاتا ہے لیکن وقف میں سانس توڑ دیا جاتا ہے اور سکتے میں ٹھہرتے تو ہیں مگر سانس نہیں توڑتے۔ تینوں آیات کریمہ پر پیارے نبی ﷺ کا وقف فرمانا اسلئے تھا تا کہ معلوم ہوجائے امت کو آیات کریمہ کی تعداد اور شروعات۔ بہتر یہی ہے کہ اَلْحَمْدُ سے شروع کرکے یَوْمِ الدِّیْنِ پر وقف کرے۔

(۲۱۵۵) اس محفل قرأت میں شہری صحابہ کرام بھی تھے اور دیہات کے رہنے والے صحابہ کرام بھی۔ عربی تو ہر عرب کے رہنے والے کو کہتے ہیں اور اعرابی دیہاتیوں کو کہتے ہیں۔ عجمی بیرون عرب کے صحابہ کرام یہ بھی تھے جیسے حبشہ کے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارس کے سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روم کے سیدنا حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عجمی قراء کی قرأت عربی قراء کی طرح نہ تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب ہی تلاوت قرآن کریم کیا کریں یہ خیال نہ کریں کہ ہمارا لہجہ عربی قراء کا سا نہیں ہو سکتا لہٰذا ہم تلاوت قرآن کریم کو چھوڑ دیں۔ قرآن کریم عربی، عجمی، شہری اور دیہاتی سب کیلئے آیا ہے۔ جو لہجہ بن پڑے اس میں پڑھو۔ ہاں صحیح پڑھو۔ صحت کا اعتبار ہے نہ کہ محض لہجے کا۔ ثواب اخلاص پر ہے۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر قدیری کو سات لہجوں پر عبور حاصل ہے۔ (۱) مصری کلاں (۲) مصری خورد (۳) عربی (۴) حجازی (۵) حسینی (۶) رکبی (۷) تراویح لہجہ۔ غیب داں نبی ﷺ نے غیبی خبر دی کہ آخری زمانے میں محض ریا ونمود کیلئے قرآن کریم کا لہجہ درست کرینگے اور ثواب سے محروم رہیں گے کیونکہ نیتوں میں خلوص واخلاص نہ ہوگا بلکہ وہ واہ واہ اور دولت بٹورنے کیلئے ہوگا۔

(۲۱۵۶) اہل عرب کی تلاوت میں آواز کی عمدگی مخارج کی صحت اور تلفظ کی درستگی ہوتی ہے جو بناوٹ اور تکلف سے یکسر صاف ہوتی ہے۔ موسیقی کے قواعد سے خالی۔ قرآن کریم عربی ہے اسے عربی طریقے سے پڑھا جائے۔ لحن کہتے ہیں خوش وطرب اور آواز کی لچک ولہر کو۔ نہ تو قرآن کریم کو گیت کے نغموں کی طرح گاؤ جیسے عشاق گویے ٹھمری، دادرے گاتے ہیں اور نہ اتنے پر تکلف انداز سے پڑھو جیسے یہود ونصاریٰ اپنی اپنی کتابوں کو پڑھتے ہیں کہ عبارت ہی مسخ ہوجائے اور مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے جیسے روکو، مت جانے دو اور روکو مت، جانے دو۔ عبارت میں سوچ سمجھ کر ٹھہرنا چاہیے اسی طرح جہاں مد ہو وہاں مد کرنا چاہیے تا کہ الف الف رہے اور جہاں شد ہو وہاں شد کا لحاظ رکھا جائے تا کہ زبر زبر ہی رہے۔ غیب داں نبی ﷺ نے غیب کی خبر بھی دیدی کہ عنقریب وہ زمانہ آئیگا کہ لوگ

وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِىْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ

اور بچو تم اہل عشق کی راگنیوں سے اور توریت وانجیل والوں کے لہجوں سے، عنقریب آئیں گے میری حیات ظاہری کے بعد لوگ جو گلے بازی کریں گے

بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاۤءِ وَالنَّوْحِ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ

قرآن کریم کیساتھ، گانے اور نوحہ کی گلے بازی کی طرح اور نہیں پاس ہوگا قرآن کریم انکے گلوں سے نیچے اور فتنہ میں پڑے ہوں گے انکے دل

وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ۔(رَوَاهُ الْبَيْهَقِىْ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْن)

اور دل ان کے کہ اچھا لگے گا ان کا پڑھنا۔

(۲۱۵۷) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاۤءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔(رَوَاهُ الدَّارِمِىْ)

فرماتے ہیں پیارے رسول کہ اچھا پڑھو قرآن کریم کو اپنی آوازوں کے ذریعہ اسلئے کہ اچھی آواز بڑھاتی ہے قرآن کریم کے حسن کو۔

(۲۱۵۸) حدیث شریف: سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ

ترجمہ: دریافت کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کون لوگوں میں زیادہ اچھی آواز والا ہے قرآن کریم کیساتھ

وَاَحْسَنُ قِرَاۤءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ

اور زیادہ اچھی قرآت والا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ جسے جب تم سنو کہ قرآن کریم پڑھ رہا ہے تو تم رائے قائم کردیہ کہ وہ قرآن کریم پڑھنے والا

يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوٗسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ۔(رَوَاهُ الدَّارِمِىْ)

ڈر رہا ہے اللہ تعالیٰ سے، حضرت طاؤس نے فرمایا کہ حضرت طلق ایسے ہی قاری تھے۔

(۲۱۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَاتَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اے قرآن کریم والو! نہ تکیہ بناؤ تم قرآن کریم کو اور تلاوت کرو تم اسکی

तकिया बनाओ तुम कुरआने करीम को और तिलावत करो तो तुम उसकी जैसा के हक् है उसकी तिलावत करने का, रात के अवकात में और दिन के अवकात में और फैलाओ तुम कुरआने करीम को और खुश इलहानी से पढ़ो तुम कुरआने करीम को और गौर व फिक्र करो उसमें जो कुरआने करीम में हैं ताकि तुम फ़लाह पाओ और मत जल्दी करो उसके सवाब में कि उसका सवाब बहुत है।

(123) कुरआने करीम की मुख़्तलिफ़ किराअतों व कुरआने करीम के जमा करने का बाब

2160 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते हिशाम इब्ने हकीम इब्ने हेज़ाम से कि वो तिलावत कर रहे थे सूरा ए फुरक़ान, उसके खिलाफ़ कि जैसे मैं पढ़ता-था उसको और पढाई थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुझको यह सूरत तो करीब था मैं कि जल्द कर बैठूँ हज़रते हिशाम पर फिर मैंने मोहलत दी उनको यहाँ तक कि वो फ़ारिग हो गये फिर मैंने लपेट लिया उनको अपनी चादर में फिर लाया मैं उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह बेशक मैंने सुना इन्हें कि पढ रहे हैं सुरा ए फुरक़ान को उसके ख़िलाफ़ जो पढाई है प्यारे रसूल ने मुझे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि छोड़ दो इन्हें। पढ़ो हिशाम! तो तिलावत की हज़रते हिशाम ने वही किराअत जिसको सुना था मैंने कि वो पढ़ रहे थे

قرآن کریم راگ وسوز کے انداز میں گائیں گے۔ زبان پر قرآن کریم کے الفاظ ہونگے اور دل پر اسکا کوئی اثر نہ ہوگا۔ نہ پڑھنے والوں کے ایمان میں کوئی تازگی ہوگی اور نہ سننے والوں کے کیونکہ محض زبان سے جو نکلتا ہے وہ تو کان پر گرتا ہے اور جو ذہن ودماغ سے نکلتا ہے وہ دماغ پر گرتا ہے اور جو دل سے نکلتا ہے وہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آج آپ دیکھیں کہ جب ٹی وی، ریڈیو پر قرأة کو سنئے تو کان لطف اندوز ہوتے ہیں جب ان کی صورتیں دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ گروہ فساق کے کنگ یہی ہیں نہ شکل اسلامی اور نہ لباس اسلامی۔ اللہ تعالیٰ حسن صورت کیساتھ حسن سیرت سے بھی نوازے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۲۱۵۷) ہر شخص کی اچھی آواز اسکی اپنی آواز کے لحاظ سے ہوگی کیونکہ ایک ہی شخص اپنی آواز بری بھی نکال سکتا ہے اور کچھ اچھی بھی تو قاری کو چاہیے کہ تلاوت قرآنی میں اچھی آواز کا استعمال کرے۔ ایسا نہیں کہ جس کی آواز اچھی نہ ہو تو وہ تلاوت ہی نہ کرے۔ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سوٹی آواز سے تلاوت بھی فرماتے تھے اور اذان بھی دیتے تھے اور بارگاہ ایزدی میں وہی پیاری تھی کہ وہاں دل کی آواز سنی اور دیکھی جاتی ہے۔

فغانِ عشقِ نبی بے اثر نہیں ہوتی
اذاں بلال نہ دیں تو سحر نہیں ہوتی (ادیب مکنپوری)

جہاں تک ممکن ہو قرآن کریم کی تلاوت میں اپنی اچھی آواز نکالو تاکہ سننے والوں کا میلان قرآن کریم کی طرف ہو درون دل والی آواز جو درد دل کا پتہ دے اور خشوع وخضوع نظر آئے۔

(۲۱۵۸) اچھی آواز کا مطلب سریلی اور رسیلی آواز نہیں۔ نغمہ والی یا باریک آواز اچھا ہونے کا معیار نہیں ہے بلکہ وہ درد دل والی آواز ہے اور خوف خدا والی قرآت ہے کہ خود پڑھنے والا بھی متأثر ہو اور سامعین بھی متأثر ہوں آواز خواہ موٹی ہو یا باریک۔ بعض حضرات بزرگان دین کو دیکھا گیا ہے کہ ان کی آواز اگرچہ موٹی تھی مگر انکی تلاوت سے سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے، دل لرز جاتے تھے، آنکھیں بہہ نکلتی تھیں۔ ایسی تلاوت صحابی رسول سیدنا حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ انکی تلاوت میں خدا یاد آجاتا تھا۔

(۲۱۵۹) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر (۷۳) فرقے ہونگے اور ان میں سے بہتر (۷۲) فرقے ناری ودوزخی ہونگے اور ایک فرقہ ناجی وجنتی ہوگا اور اس فرقے کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ ایک فرقہ میرے اور میرے صحابہ کرام کے عقائد پر ہوگا۔ یہ شرف صرف اور صرف اہلسنت وجماعت کو حاصل ہے انکے عقائد وہی ہیں جو پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کرام کے ہیں۔ باقی بہتر فرقے جو پیدا ہوتے انکی اساس گندے گھناؤنے، جھوٹے و باطل عقائد پر ہوگی جیسے (۱) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (۲) نماز میں پیارے نبی ﷺ کا خیال لانا گدھے گھوڑے اور زنا کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (۳) پیارے نبی ﷺ کا علم غیب جانوروں، چوپایوں، پاگلوں، بچوں کی طرح ہے (۴) پیارے نبی ﷺ کے بعد بھی اگر کوئی نبی پھاٹ پڑے تو حضور کے خاتم النبین ہونے میں فرق نہ آئیگا۔ (۵) حضور کا علم کم ہے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ (۶) حضور کے وسعت علم کی قرآن وحدیث میں کوئی صراحت نہیں اور شیطان کے علم کی وسعت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (۷) حضور کا مرتبہ گاؤں کے چودھری جیسا ہے۔ (۸) حضور کو اپنے انجام کی خبر نہیں۔ (۹) حضور ہمارے جیسے بشر ہیں۔ (۱۰) حضور کسی چیز کے مالک ومختار نہیں۔ (۱۱) حضور مر کر مٹی میں مل گئے۔ (۱۲) نیاز و فاتحہ کرنا مشرکانہ پوجا پاٹ ہے۔ (۱۳) انکار فقہ اور توہین فقیہ۔ (۱۴) انکار حدیث اور توہین حدیث۔ (۱۵) حضور کے علم غیب کا انکار حضور کے حاضر وناظر ہونے کا انکار۔ (۱۶) حضور کے نور ہونے کا انکار۔ (۱۷) حضور کے سایہ نہ ہونے کا انکار۔ (۱۸) حضور کی شفاعت کا انکار۔ (۱۹) حضور کی آل پاک کی توہین۔ (۲۰) حضور کے اصحاب پاک کی توہین۔ (۲۱) امہات المومنین ازواج مطہرات کی توہین۔ (۲۲) میلاد شریف کو کلہیا کا جنم بتانا۔ (۲۳) گنبد خضریٰ شریف کو بڑا بت کہنا۔ (۲۴) عام مسلمانوں کو مشرک وبدعتی کہنا۔ یہ چوبیس عقائد نمونے کے طور پر باطل فرقوں کے تحریر کئے اگر سب کو شمار کرایا جائے تو ۲۴ ہزار سے زیادہ ہو جائیں مگر ان فرقوں میں بعض فرقے اتنے چالاک ہیں کہ انہوں نے ایسے خوبصورت نام رکھے ہیں کہ

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ

جیسا کہ حق ہے اسکی تلاوت کرنے کا، رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں، اور پھیلاؤ تم قرآن کریم کو اور خوش الحانی سے پڑھو تم قرآن کریم کو

وَتَدَبَّرُوْا مَافِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور غور و فکر کرو اسمیں جو قرآن کریم میں ہے تا کہ تم فلاح پاؤ اور مت جلدی کرو اسکے ثواب میں کہ اسکا ثواب بہت ہے۔

﴿ بَابُ اخْتِلَافِ الْقِرَاءَةِ وَ جَمْعِ الْقُرْآنِ ﴾

﴿ ترجمہ: قرآن کریم کی مختلف قرأتوں وقرآن کریم کے جمع کرنے کا باب ﴾

(۲۱۶۰) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت ہشام ابن حکیم ابن حزام سے

يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ

کہ وہ تلاوت کر رہے تھے سورۂ فرقان، اسکے خلاف کہ جیسے میں پڑھتا تھا اسکو اور پڑھائی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ سورت، تو قریب تھا میں

اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ

کہ جلد کر بیٹھوں حضرت ہشام پر پھر میں نے مہلت دی انکو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے، پھر میں نے لپیٹ لیا انکو اپنی چادر میں پھر لایا میں انکو

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا

پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نے سنا انہیں کہ پڑھ رہے ہیں سورۂ فرقان کو اسکے خلاف

اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ

جو پڑھائی ہے پیارے رسول نے مجھے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ چھوڑ دو انہیں! پڑھو ہشام! تو تلاوت کی حضرت ہشام نے وہی قرأت

سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ

کہ جسکو سنا تھا میں نے کہ وہ پڑھ رہے تھے، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ایسے ہی اتری ہے یہ سورت، پھر فرمایا پیارے رسول نے مجھ سے

तो फरमाया प्यारे रसूल ने कि ऐसे ही उतरी है यह सूरत फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझसे तो मैंने तिलावत की तो फरमाया प्यारे रसूल ने कि ऐसे ही उतरी है ये सूरत बेशक यह कुरआने करीम नाज़िल फ़रमाया गया है सात किराअतों पर तो तिलावत करो जोकि आसान हो तुम्हें।

2161 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना एक शख्स को कि तिलावत कर रहा है और मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तिलावत फ़रमा रहे थे उसके खिलाफ़ तो मैं लाया उस शख्स को प्यारे नबी के पास तो मैंने ख़बर दी प्यारे नबी को, तो देखी मैंने प्यारे नबी के चेहरा ए अनवर में नाराज़गी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम दोनों के दोनों ठीक हो तो मत झगड़ो आपस में इसलिये कि जो तुमसे पहले थे कि वो झगड़े तो हलाक हो गये।

2162 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबई इब्ने कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं था मस्जिद शरीफ़ में तो आये एक शख्स नमाज़ पढने लगे तो तिलावत की ऐसी किराअत में कि मैंने इन्कार किया जिसका उस शख्स पर फिर दूसरा शख्स आया तो तिलावत की उसने पहले वाले की किराअत के अलावा फिर जब हम नमाज़ पढ चुके तो हाज़िर हुये हम सबके सब प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे आलीजाह में तो मैंने अर्ज़ किया कि बेशक तिलावत की इस शख्स ने ऐसी किराअत में कि मैंने इन्कार किया जिसका उन

مسلمان دھوکے میں آجائیں اور وہ نام کہیں نہ کہیں قرآن کریم یا احادیث کریمہ میں مل جائیں اور لفظی مناسبت دکھا کر اپنے باطل فرقے کو قرآن کریم یا احادیث کریمہ یا بزرگان کی تحریرات میں دکھا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور یہ تاثر جمانے کی سعی مردود کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں یا احادیث کریمہ میں ہمارا ذکر موجود ہے۔ جیسے اہل قرآن، اہل حدیث، جماعت اسلامی وغیرہم۔ اس حدیث شریف میں ایک لفظ آیا ہے "اہل قرآن" اور اہل قرآن سے ہر وہ مسلمان مراد ہے جو قرآن کریم کو مانتا ہو اسکو پڑھتا ہو اس پر عمل پیرا ہو۔ اہل قرآن سے چکڑالوی فرقہ ہرگز ہرگز مراد نہیں۔ اسی طرح "اہل حدیث" اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ جماعت مقدسہ جو اپنی زندگی احادیث کریمہ سیکھنے سکھانے میں گزار دے یعنی محدث۔ اہل حدیث سے ہر للو پنجو مراد نہیں ہوتا آج جس جاہل کو دیکھو وہ لفظی مناسبت کے پردے میں خود کو اہل حدیث کہتا ہے، یہ بھی نرا دھوکہ ہے۔ اس حدیث شریف میں اہل قرآن سے قرآن کریم کو ماننے والے مراد ہیں نہ کہ منکرین احادیث کریمہ۔ قرآن کریم پر سر رکھ کر نہ لیٹو کہ یہ قرآن کریم کی بے ادبی ہے۔ قرآن کریم سے بے فکر نہ ہو جاؤ کہ اسکی تلاوت سے سستی برتنے لگو اور قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دو۔ قرآن کریم کی تلاوت کا حق یہ ہے کہ اسے صحیح پڑھا جائے معانی کو سمجھا جائے اور معانی کا مقصد سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے قرآن کریم رضائے الٰہی کیلئے پڑھا جائے نہ کہ صرف لوگوں کو خوش کرنے کیلئے۔ قرآن کریم پر تکیہ لگانا، قرآن کریم کی طرف پاؤں پھیلانا، قرآن کریم پر کوئی دوسری کتاب رکھنا، قرآن کریم کی طرف پیٹھ کرنا قرآن کریم کو پھینکنا سخت منع ہے۔ قرآن کریم کو چومنا، سر پر رکھنا مستحب ہے۔ قرآن کریم سے فال نکالنا حرام ہے۔

(۲۱۶۰) دین کے معاملے میں کسی کی کوئی رعایت نہیں۔ عزیز قریب ہو کہ اجنبی۔ معمولی آدمی ہو یا بڑا۔ تلاوت قرآن کریم کا احترام بڑا ہے۔ کسی بھی شخص کو دوران تلاوت قاری سے لڑنا جھگڑنا نہیں چاہیے۔ اور نہ ہی اسکی تلاوت میں رکاوٹ ڈالنا چاہیے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم کی تلاوت میں قرأت کا فرق ملاحظہ فرما کر طیش میں تو آگئے مگر تلاوت ختم ہونے کے بعد ہی انکو گرفتار فرمایا اور گرفتار کرکے دربار نبوی میں لائے تا کہ آئندہ کیلئے اسکو پڑھنے سے منع فرما دیں اور گزشتہ قصور پر سزا عنایت فرمائیں۔ حتی الامکان کسی بھی ملزم کو خود سزا نہ دیجائے بلکہ حاکم کے حوالے کیا جائے اور وہاں فیصلہ کرایا جائے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم کا یہ طیش نفس کیلئے نہ تھا بلکہ اللہ واسطے تھا اور حضرت عمر فاروق اعظم مثل استاذ کے تھے اور حضرت ہشام مثل شاگرد کے۔ اسلئے پیارے رسول ﷺ نے نہ تو حضرت عمر فاروق اعظم پر عتاب فرمایا اور نہ انہیں حضرت ہشام سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا کیونکہ والدین اولاد کو، شیخ مریدین کو اور استاد شاگردوں کو اگر غلط فہمی سے ناجائز طور پر بھی سزا دیدیں تب یہ حضرات مجرم نہ ہونگے۔ حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ قرآن کریم لغت قریش میں نازل ہوا ہے مگر عرب میں بہت سے قبائل تھے جنکی زبانیں مختلف تھیں۔ ہر قبیلے کو دوسرے قبیلے کی زبان گراں معلوم ہوتی تھی اور اپنی زبان آسان لگتی تھی اور زمانہ قبول اسلام کا نیا نیا تھا۔ اندیشہ تھا کہ دوسرے قبائل تلاوت قرآن کریم نہ چھوڑ دیں اس سے بہت سی لغات عرب میں قرآن کریم کی تلاوت کی اجازت عطا فرمائی گئی۔ اس حدیث شریف میں سات سے مراد زیادتی ہے نہ کہ سات کا عدد مگر ان اختلافات قرأت سے معانی نہ بدلنے پائیں۔ قرآن کریم کی سات قرأتیں تو متواتر ہیں اور چودہ قرأتیں شاذ ہیں متواتر قرأتوں میں تلاوت کرنا چاہیے۔ شاذ قرأتوں میں تلاوت نہ کیجائے۔ حضرت قرأ کو چاہیے کہ وہ روایت حفص کے مطابق ہی تلاوت کیا کریں تا کہ عوام میں فتنہ نہ پھیلے۔

(۲۱۶۱) پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا سبب یہ تھا کہ کہیں مسلمان بھی یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں جھگڑنے نہ لگیں اور قرآن کریم میں بھی اختلاف کرنے لگیں۔ پیارے نبی ﷺ نے دونوں کی اصلاح فرمائی کہ قرآن کریم کی قرأت مختلف طریقوں سے جائز ہے جو تم نے پڑھا وہ بھی درست تھا اور جو تم نے سنا وہ بھی درست ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن کریم کی مختلف قرأتوں کا اس وقت تک علم نہ تھا اسلئے ان قاری صاحب کو پکڑ کر بارگاہ رسالت میں حاضر کر دیا۔ پیارے نبی ﷺ نے تعلیم

فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ

تو میں نے تلاوت کی تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ایسے ہی اُتری ہے یہ سورت، بیشک یہ قرآنِ کریم نازل فرمایا گیا ہے

عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

سات قرأتوں پر تو تلاوت کرو اُس قرأت پر جو کہ آسان ہو تمہیں۔

(۲۱۶۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ایک شخص کو کہ تلاوت کر رہا ہے اور میں نے سنا پیارے نبی ﷺ

يَقْرَأُ خِلَفَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ

کو کہ تلاوت فرما رہے تھے اسکے خلاف تو میں لایا اس شخص کو پیارے نبی ﷺ کے پاس تو میں نے خبر دی پیارے نبی کو تو دیکھی میں نے پیارے نبی کے چہرۂ انور میں ناراضگی

فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ تم دونوں کے دونوں ٹھیک ہو تو مت جھگڑو آپس میں اسلئے کہ جو تم سے پہلے تھے کہ وہ جھگڑے تو ہلاک ہو گئے۔

(۲۱۶۲) حدیث شریف: عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّیْ

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں تھا مسجد شریف میں تو آئے ایک شخص نماز، پڑھنے لگے

فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰی قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ

تو تلاوت کی ایسی قرأت میں کہ میں نے انکار کیا جس کا اُس شخص پر، پھر دوسرا شخص آیا تو تلاوت کی اُس نے پہلے والے کی قرأت کے علاوہ،

فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ

پھر جب ہم نماز پڑھ چکے تو حاضر ہوئے ہم سبکے سب پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں تو میں نے عرض کیا کہ بیشک تلاوت کی اس شخص نے

قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰی قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا

ایسی قرأت میں کہ میں نے انکار کیا جسکا اُن پر اور دوسرے صاحب آئے تو انہوں نے تلاوت کی پہلے والے کی قرأت کے علاوہ تو حکم فرمایا ان دونوں کو

पर और दूसरे साहब आये तो उन्होंने तिलावत की पहले वाले की किराअत के अलावा तो हुक्म फ़रमाया उन दोनों को प्यारे नबी ने तो उन्होंने तिलावत की तो प्यारे नबी ने उनके पढने की अच्छाई बयान फ़रमाई तो पड़ गया मेरे दिल में कुछ तरद्दुद जो न हुआ था जमाना ए जाहिलिय्यत में भी, फिर जब मुलाहेजा फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि छाया हुआ है मुझ पर तरद्दुद तो दस्ते अक्दस मारा मेरे सीने पर तो हो गया मैं पसीने पसीने और गोया कि मैं देख रहा हूँ अल्लाह तआला को खौफ़ से, फरमाया प्यारे रसूल ने ऐ उबई। भेजा गया कुरआने करीम मेरी तरफ़ यह कि तिलावत फ़रमाऊँ मैं कुरआने करीम को एक किराअत पर फिर मैंने रुजू किया बारगाहे इलाही में यह कि आसानी फ़रमा दे मेरी उम्मत पर तो जवाब अता फ़रमाया मुझे दोबारा यह कि तिलावत फ़रमाऊँ मैं कुरआने करीम को दो किराअतों पर फिर मैंने रुजू किया बारगाहे इलाही की तरफ़ यह कि आसानी फ़रमा दे मेरी उम्मत पर तो जवाब अता हुआ तीसरी बार कि तिलावत फ़रमाऊँ मैं कुरआने करीम को सात किराअतों पर और ऐ प्यारे नबी! आप के लिये हर बार अर्ज़ करने के एवज़ एक खसूसी दुआ बख्शते हैं, मांग लेना तुम हमसे उसको, तो मैंने अर्ज़ किया या अल्लाह बख्श दे तू मेरी उम्मत को, या इलाही बख्श दे तू मेरी उम्मत को, और तीसरी वाली मुअख्खर कर दी मैंने उस दिन के लिये कि रागिब होगी मेरी तरफ़ कुल की कुल मखलूक यहाँ तक कि हजरते इब्राहीम अलैहिस्सलाम भी।

دی کہ انہیں صحابی کے بارےمیں اچھا گمان رکھنا چاہیے تھا اور میرے پاس نہ لانا چاہیے تھا۔ یہود نے توریت شریف کے نصاریٰ نے انجیل شریف کے بہت سے نسخے بنا دیئے اور ایک جماعت نے دوسری جماعت کے نسخے کا انکار کرکے کلامِ الٰہی کا انکار کیا اور یہ کھلا کفر ہے اور اپنے جہنم جانے کا نسخہ تیار کرلیا۔

(۲۱۶۲) یہ نماز چاشت کا واقعہ ہے جو علیحدہ علیحدہ ادا کی گئی۔ فرض نماز ہوتی تو سب ایک ساتھ ادا کرتے۔ بے اختیاری برے خیال کو وسوسہ کہتے ہیں اس پر نہ عذاب ہے نہ سزا۔ سیدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں یہ وسوسہ ہی تھا اسلئے نہ تو حضرت اُبی پر کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے اور نہ فسق کا۔ آج کا یہ خیال غیر اختیاری اتنا قوی تھا کہ اس سے پہلے زمانہ کفر میں بھی اس قسم کا اتنا سخت انکار میرے دل میں نہ آیا تھا۔ حضرت اُبی کا اس وقت کے انکار کو سخت کہنا اسلئے ہے کہ اس وقت حضرت اُبی مسلمان ہی نہ تھے اس وقت کا انکار کرنا اتنا بڑا جرم نہ تھا۔ اب مسلمان ہو چکے تھے اور مسلمان ہو کر انکار بڑا جرم ہے۔ اتنا خطرناک انکار زمانہ کفر میں بھی میرے دل میں نہ آیا تھا اس انکار کو اتنا خطرناک جاننا کمال ایمان کی دلیل ہے اور یہ ندامت بہترین عبادت ہے۔ کہ اس تردد کی وجہ سے مجھے اتنی شرمندگی ہوئی اور میرے دل میں ایسی ندامت جاگزیں ہوئی کہ ایسی ندامت کبھی کسی زمانے میں نہ ہوئی تھی۔ زمانہ کفر ہو یا زمانہ اسلام۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت اُبی کی دل کی ندامت کو جان لیا۔

وہ خطراتِ دل ہوں کہ افکارِ ذہنی
نبی پہ ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یانبی)

پیارے نبی ﷺ نے حضرت اُبی کے سینے پر ہاتھ دھرا، انکار و ندامت کو ختم فرما دیا اور حضرت اُبی ابن کعب کو اس مقام بالا پر پہونچا دیا کہ جمالِ یار نظر آنے لگا۔

جسے چاہا جنت دلا دیا جسے چاہا رب سے ملا دیا
بخدا خدا سے حضور کی تو بہت قریب کی بات ہے (یانبی)

اس وقت جو فیضان برسا ہوگا وہ ناقابل بیان ہے۔ حضرت اُبی کو پسینہ آجانا بارش فیض کی وجہ سے تھا۔ پیارے نبی ﷺ کو موسم سرما میں نزول وحی کے موقع پر پسینہ آجاتا تھا۔ قرآن کی قرأتیں سات ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ بات ہے مگر منشاء قدرت یہ ہے کہ یہ انعام کی بارش بھی پیارے نبی ﷺ کے وسیلے سے ہو جیسے پانچ نمازیں علم الٰہی میں تھیں کہ پانچ ہی رہیں گی مگر پچاس کی پانچ بھی پیارے نبی ﷺ کے وسیلے سے ہونگی تاکہ کوئی مسلمان کبھی وسیلے کا منکر نہ ہو جائے۔ مگر جہنم کا پیٹ بھی بھرنا ہے اتنی صراحتوں اور وضاحتوں کے بعد بھی نادان و بے ایمان لوگ وسیلے کے منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو خصوصیت کیساتھ تین مقبول و مستجاب دعائیں مرحمت فرمائیں۔ حالانکہ پیارے نبی ﷺ کی ہر دعاء مستجاب ہے بلکہ آپکے تو نام سے کام چلتا ہے۔

خطاءِ اجتہادی کی معافی کے لئے واللہ
بنایا ہے وسیلہ حضرت آدم نے نام انکا (یانبی)

پیارے نبی ﷺ اپنی یہ مخصوص و مقبول دعائیں اپنی اولاد کیلئے استعمال فرما لیتے مگر ان خصوصی دعاؤں کا استعمال بھی اپنی امت مرحومہ کیلئے فرمایا۔ پہلی دعا سے گناہ صغیرہ کی معافی دوسری دعا سے گناہ کبیرہ کی معافی کا ارادہ فرمایا یعنی اے خدا! میری امت کے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ بخش دے۔ اور یہ معافی و بخشش صرف گنہگار مسلمانوں کیلئے ہو سکتی ہے اسلئے اپنی امت مرحومہ کا ذکر فرمایا۔ تیسری دعا کو قیامت کیلئے موخر فرما دیا۔ اس تیسری دعا کا فائدہ سبکو پہونچے گا۔ انکی برکت سے کفار کو میدان حشر کی دشواریوں رسوائیوں سے نجات ملے گی۔ ہم گنہگاروں کو جہنم سے نجات ملیگی۔ نکوکاروں کو جنت میں بلند درجات ملیں گے۔ سب کیلئے عرضِ حاجات کا دروازہ کھلے گا۔ پیارے نبی ﷺ شفاعت کبریٰ کا دروازہ وا فرمائینگے اور بھرے محشر میں انکے نام کی دھوم مچے گی۔

محشر میں دیکھی شافعِ محشر تمہاری بات
چلتی ہے صرف ساقیٔ کوثر تمہاری بات
چلتا ہے اپنا کام تمہارے ہی نام سے
دنیا و آخرت میں ہے برتر تمہاری بات
امت کی مغفرت تو یقینی ہے یانبی
کب ٹالتا ہے خالقِ اکبر تمہاری بات (یانبی)

دعاء کا تفصیلی بیان فقیر قدیری کی کتاب "فضائل استجاب عرف

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاءَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ

پیارے نبی ﷺ نے تو انہوں نے تلاوت کی تو پیارے نبی نے انکے پڑھنے کی اچھائی بیان فرمائی تو پڑ گیا میرے دل میں کچھ تردد جو نہ ہوا تھا

فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاقَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا

زمانہ جاہلیت میں بھی، پھر جب ملاحظہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ چھایا ہوا ہے مجھ پر تردد تو دست اقدس مارا میرے سینے پر تو ہو گیا میں پسینے پسینے

وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ

اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ کو خوف سے، فرمایا پیارے رسول نے اے اُبی! بھیجا گیا قرآن کریم میری طرف یہ کہ تلاوت فرماؤں میں قرآن کریم کو

عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ

ایک قرأت پر، پھر میں نے رجوع کیا بارگاہ الٰہی میں یہ کہ آسانی فرمادے میری امت پر تو جواب عطا فرمایا مجھے دوبارہ یہ کہ تلاوت فرماؤں میں قرآن کریم کو

عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ

دو قرأتوں پر، پھر میں نے رجوع کیا بارگاہ الٰہی کی طرف یہ کہ آسانی فرمادے میری امت پر تو جواب عطا ہوا تیسری بار کہ تلاوت فرماؤں میں قرآن کریم کو

عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ

سات قرأتوں پر اور اے پیارے نبی! آپ کیلئے ہر بار عرض کرنے کے عوض ایک خصوصی دعا بخشتے ہیں، مانگ لینا تم ہم سے اسکو، تو میں نے عرض کیا یا اللہ!

اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ

بخشدے تو میری امت کو، یا الٰہی بخش دے تو میری امت کو، اور تیسری والی موخر کردی میں نے اُس دن کیلئے کہ راغب ہوگی میری طرف کُل کی کُل مخلوق

حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔

(۲۱۶۳) حدیث شریف: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرَئِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیش کیا قرآن کریم مجھ پر جبریل امین نے ایک قرأت پر تو میں نے واپس بھیجا انکو

2163 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि पेश किया कुरआने करीम मुझ पर जिब्राईले अमीन ने एक किराअत पर तो मैंने वापस भेजा उनको तो मैं अल्लाह तआला से ज़्यादा मांगता रहा तो वो ज़्यादा अता फ़रमाता था मुझको यहाँ तक कि पहुंच गया मैं सात किराअतों तक, हजरते इब्ने शहाब ने फ़रमाया कि खबर पहुंची है मुझे कि बेशक यह सातों किराअतें हकीक़त में होती है एक ही कि नहीं मुख्तलिफ़ होतीं हलाल में और न हराम में।

2164 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबई इब्ने कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुलाकात फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते जिब्राईल से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ जिब्राईल! बेशक मैं भेजा गया हूँ ऐसी जमाअत की तरफ़ जो बेपढ़ी है, बअज़ उनमें से बूढ़ियाँ हैं और बड़े बूढ़े हैं और बच्चे हैं और बच्चियाँ हैं और ऐसे लोग भी हैं जिन्होंने नहीं पढ़ी कोई किताब कभी तो हज़रते जिब्राईल ने अर्ज़ किया .या मोहम्मद! बेशक कुरआने करीम उतारा गया है सात किराअतों पर।

2165 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक हजरते जिब्राईल और हज़रते मिकाईल आये मेरी बारगाह में तो बैठ गये हजरते जिब्राईल मेरी दाहनी तरफ़ और हज़रते मिकाईल मेरी बायीं तरफ़ तो अर्ज़ किया हज़रते जिब्राईल ने कि तिलावत फ़रमाइये कुरआने करीम

اصلاحی نصاب" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۶۳) پہلی قرأت تو دربار الٰہی سے بنا مانگے عطا ہوئی اور چھ قرأتیں پیارے نبی ﷺ کی پیاری طلب پر عطا ہوئیں۔ اس میں پیارے نبی ﷺ کی شان محبوب کا ظہور صدور ہے۔ کچھ تو اللہ تعالیٰ نے بنا طلب کے بوسیلہ مصطفیٰ عطا فرمایا اور کچھ تو انہیں کی طلب پر انکے وسیلے سے عطا فرمایا۔ ان سات قرأتوں میں صرف حروف کی ہیئتوں میں فرق ہوتا ہے معانی واحکام میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ صرف اختلاف قرأت سے حکم مختلف نہیں ہوتا۔ یعنی ایک قرأت سے ایک چیز کا حلال ہونا ثابت ہو تو دوسری قرأت سے اسی چیز کا حرام ہونا ثابت ہوا ایسا نہیں ہے بلکہ ایک قرأت سے جس چیز کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے تو دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں قرأت سے بھی اس چیز کا حلال ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ قرأت میں اختلاف حروف کی ادائیگی کا ہے احکام کا نہیں۔ سیدنا امام ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی ارشاد ہے۔

(۲۱۶۴) سات قرأتوں کی حکمت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے لوگوں کو قرآن کریم کی تلاوت میں آسانی ہو اگر ایک ہی قرأت رہے گی تو کچھ لوگوں کو قرآن کریم کی تلاوت میں دشواری ہوگی۔ جس کو جو قرأت آسان ہو اس قرأت کو اختیار کرے۔

(۲۱۶۵) فرشتے بھی نورانی ہیں۔ اور پیارے نبی ﷺ بھی نور ہیں دو نورانیوں نے ایک نورانی کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا ہے۔ اور یہ مجمع نوری علیٰ نور ہو گیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں فرشتے آتے ہی رہتے ہیں۔ مختلف مقاصد کیساتھ کوئی وحی دینے۔ کوئی فیض لینے کوئی درود وسلام پڑھنے۔ ان سات قرأتوں میں سے جو بھی قرأت اختیار کرلی جائے وہ مومن کیلئے باعث شفاء ہے اور پیارے نبی ﷺ کی نبوت پر دلیل کافی ہے۔ دنیا میں شافی اور آخرت میں ثواب کیلئے کافی ہے۔ ہر قرأت کا ثواب یکساں ہے چونکہ الفاظ اور طریقہ ادائیگی میں کچھ فرق ہے معانی سب کیلئے یکساں ہیں۔

(۲۱۶۶) حضرات محدثین کرام کی اصطلاح میں "قاص" پیشہ ور بھانٹرو باز کو کہتے ہیں جو اپنے بھانٹرو میں احکام شرعیہ بیان نہ کرے صرف اشعار گا گا کر قصے کہانیاں اور لطیفے اور چٹکلے سنا سنا کر لوگوں کو خوش کرکے انکی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ اگرچہ وہ قصے قرآن کریم ہی کے ہوں مگر احکام سے خالی ہوں۔ آج کل کے بے علم لکچرر بھانٹرو باز تو ہیں مگر واعظ نہیں کہ واعظ تو نصیحت کرنے والے کو کہتے ہیں وہ نصیحت نہیں کرتا بلکہ قصے سنا سنا کر اشعار گا گا کر پیسہ مانگتا ہے، بھکاری کسی کو نصیحت نہیں کرسکتا۔ سیدنا حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ایسا ہی منظر دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر اپنے رنج وغم اور تکلیف وصدمہ کا اظہار فرمایا۔ اب تو یہ بیماری عام ہو چکی ہے کہ گانا اور گپیں جھریں سنانا عوام کو بیوقوف بنانا بھیک مانگنا خوب کمانا اور ایک شرعی حکم نہ بتانا یہ جاہل بھانٹرو بازوں نے وطیرہ بنالیا ہے۔ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے اور عالم کی تعریف یہ ہے کہ اس میں اتنا علم ہو کہ وہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے مسائل کا استدلال واستنباط کرسکے۔ آج کل تو جادوئی عالم اور جادوئی حفاظ کی بھرمار ہے۔ رات کو سویا تو جاہل تھا صبح کو اٹھا تو مولوی عالم نہیں بلکہ علامہ ہو گیا۔ زندگی بھر غیر حافظ رہا ۲۹ شعبان کو خط ملا تو جادوئی اور ڈرامائی انداز میں حافظ ہو گیا اور رمضان شریف میں قرآن کریم نماز تراویح میں سناڈالا اور پھر کبھی نہ سنایا۔ اس قسم کی جادوئی تعلیمات نے جادوئی علامہ، حفاظ پیدا کردئے۔ اللہ تعالیٰ جاہلوں کے بھانٹروں سے سنی مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین

دوران تلاوت جب آیت رحمت سے گزرے تو حصول رحمت کی دعا مانگی جائے اور جب آیت عذاب سے گزرے تو عذاب سے پناہ مانگی جائے۔ یا تلاوت سے فارغ ہوکر دعا مانگے۔ تلاوت سے فراغت پر خصوصاً ختم قرآن کریم کے مواقع پر ضرور دعائیں مانگی جائیں۔ بعض بھکاری مسجدوں میں گلی کوچوں میں تلاوت قرآن کریم کرتے پھرتے ہیں اور ہاتھ پھیلایا ہوا ہوتا ہے یہ حرام ہے کہ اس میں توہین قرآن کریم ہے۔ طلبہ سے ختم قرآن کریم کرا کے ان کو کھانا کھلانا یا کچھ نقدی دینا درست ہے۔ میرے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ معمول تھا کہ آپ بعد مغرب ایک طالب علم کو اپنے ساتھ اپنی رکابی میں کھانا کھلاتے اور پھر برفی کھلاتے اور چار آنے نقد دیا کرتے۔ اس زمانے میں چار آنے کا نمک آٹھ کلو آتا تھا۔ حضرات علماء کرام سے

فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ

تو میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ مانگتا رہا تو وہ زیادہ عطا فرماتا تھا مجھ کو یہاں تک کہ پہونچ گیا سات قراتوں تک، حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ خبر پہونچی ہے مجھے

اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

کہ بیشک یہ ساتوں قراتیں حقیقت میں ہوتی ہیں ایک ہی کہ نہیں مختلف ہوتیں حلال میں اور نہ حرام میں۔

(۲۱۶۴) حدیث شریف: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ملاقات فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل سے

فَقَالَ يَاجِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ

تو فرمایا پیارے رسول نے اے جبریل! بیشک میں بھیجا گیا ہوں ایسی جماعت کی طرف جو بے پڑھی ہے، بعض ان میں سے بوڑھیاں ہیں

وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ

اور بڑے بوڑھے ہیں اور بچے ہیں اور بچیاں ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے نہیں پڑھی کوئی کتاب کبھی، تو حضرت جبریل نے عرض کیا

يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یا محمد! بیشک قرآن کریم اُتارا گیا ہے سات قراتوں پر۔

(۲۱۶۵) حدیث شریف: قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک حضرت جبریل اور حضرت میکائیل آئے میری بارگاہ میں تو بیٹھ گئے

جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ

حضرت جبریل میری داہنی طرف اور حضرت میکائیل میری بائیں طرف تو عرض کیا حضرت جبریل نے کہ تلاوت فرمایئے قرآن کریم کو ایک قرأت پر

قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت میکائیل نے کہا یارسول اللہ اضافہ مانگئے! یہاں تک کہ پہونچ گئے پیارے نبی سات قراتوں تک تو ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

को एक किराअत पर, हज़रते मिकाईल ने कहा या रसूलुल्लाह इज़ाफ़ा मांगिये यहाँ तक कि पहुंच गये प्यारे नबी सात किराअतों तक तो हर किराअत शिफ़ा देने वाली और किफायत करने वाली है।

2166 हदीस शरीफ़:– हज़रते इमरान इब्ने हुसैन से मरवी बेशक वो गुज़रे किस्सागो पर कि तिलावत करता फिर भीख मागता तो हजरते इमरान ने "इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहे राजिऊन" पढ़ी तो फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं जिसने तिलावत किया कुरआने करीम तो चाहिये कि मागे अल्लाह तआला से उस तिलावत के ज़रीये इसलिये कि अन्करीब आयेगी ऐसी कौमें जो तिलावत करेंगी भीख मांगेंगी उस तिलावत के ज़रीये लोगों से।

2167 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख्स कि कुरआने करीम पढे कि खाये उसके ज़रीये लोगों से तो आयेगा वो क्यामत के दिन कि उसके चेहरे में हड्डियां होंगी, नहीं होगा उस पर गोश्त।

2168 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं पहचानते थे सूरतों का फ़ासला यहाँ तक कि उतरी "बिस्मिल्लाह हिर्रहमा निर्रहीम"।

2169 हदीस शरीफ़:– हज़रते अल्कमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम हमस में थे तो तिलावत फ़रमाई हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने सूरा ए यूसुफ शरीफ़ तो कहा एक शख्स ने कि ऐसे नहीं नाजिल हुई सूरा ए यूसुफ

جلسوں میں وعظ کراکے نذرانے اور سفرخرچ دیے جاتے ہیں یہ بھی درست ہے کہ وعظ بھی اللہ واسطے ہے اور یہ نذرانے و سفرخرچ بھی اللہ واسطے۔ مدارس دینیہ کے حضرات مدرسین عظام کی تنخواہیں یا خلفاء اسلام کے بھاری بھرکم وظائف اور تعویذات کی اُجرت بھی درست ہے کہ وہ علاج کی اجرت ہے نہ کہ قرآن کریم کی۔ حضرات خلفاء راشدین نے خلافت پر تنخواہ لی اور صحابی نے ایک سانپ کے کاٹے ہوئے پر سورۂ فاتحہ دم کرنے پر تیس بکریاں اجرت میں لیں اور ان بکریوں کا گوشت پیارے نبی ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔

(۲۱۶۷) جو بھکاری چند لقمے حاصل کرنے کیلئے کسی کے دروازے پر بجائے صدا لگانے کے قرآن کریم تلاوت کرے تا کہ اسے صاحب خانہ کچھ دیدے تو ایسے بھکاریوں کے چہروں پر روزِ قیامت ذلت چھائی ہوئی ہوگی کہ چہروں پر ماس کا نام تک نہ ہوگا۔ امت محمدیہ کے چھپے عیبوں کو اللہ تعالیٰ بھی چھپائے گا اور اللہ تعالیٰ کی شان ستاری کی جلوہ گری ہوگی مگر جو عیوب خود ان لوگوں نے ہی نہ چھپائے ہوں اعلانیہ کئے ہوں وہ روز قیامت بھی اعلانیہ طور پر ظاہر ہوں گے۔ اب یہ اعتراض دفع ہو گیا کہ امت محمدیہ کا عیب کیوں ظاہر فرمایا گیا جبکہ اپنے عیوب کا اظہار تو یہ خود ہی کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن کا پردہ فاش نہ فرمائے گا۔

(۲۱۶۸) تسمیہ شریف کسی سورت کا جز نہیں ہے بلکہ اسکا نزول سورتوں کے درمیان فصل و فاصلہ کرنے کیلئے ہوا ہے اسی لئے امام جہری نمازوں میں تسمیہ بلند آواز سے نہیں پڑھتا۔ جب پیارے نبی ﷺ پر پہلی وحی آئی تو تسمیہ شریف نہ اُتری کیونکہ یہ وحی پہلی وحی تھی یہاں فصل و فاصلہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور تسمیہ شریف قرآن کریم میں دوسری آیات مبارکہ کیساتھ نہیں لکھی جاتی بلکہ علیحدہ سطر میں لکھی جاتی ہے۔ سورۂ توبہ میں تسمیہ شریف نہ لکھی گئی کیونکہ تسمیہ شریف آیت رحمت ہے اور سورۂ توبہ قہر و عذاب کی سورت ہے اسلئے قہر والی سورت میں آیت رحمت مناسب نہیں ہے۔ تسمیہ شریف ہر سورت کا جز نہیں، یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۲۱۶۹) شراب پینے کی حد یعنی سزا اسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔ شرابی کے منہ سے شراب کی بدبو پائی جائے تو اس سے شراب پینے کا ثبوت ہو جائیگا۔ مجرم اپنے جرم کا اقرار کرے یا نہ کرے گواہی قائم ہو یا نہ ہو مگر یہ شرط ہے کہ بدبو یقیناً شراب ہی کی ہو، کھٹے سیب وغیرہ کی نہو۔ شراب کی بدبو پائے جانے پر یا شراب کی قے کرنے پر بھی شراب کی سزا دی جاسکتی ہے۔ نشہ والے کا ارتداد معتبر نہیں ہے کہ وہ اپنے ہوش میں نہیں ہوتا قرآن کریم کا یا اسکی تواتر قرأت یعنی طریقہ ادا کا انکار کفر ہے مگر سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شرابی کو مرتد قرار نہ دیا حالانکہ اس نے کلمۂ کفر زبان سے ادا کیا بلکہ اسے شرابی ہی قرار دیا ورنہ حضرت عبداللہ ابن مسعود یا تو اس شرابی کو قتل کراتے یا پھر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح کا حکم فرماتے۔ ایک بار سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نشہ کی حالت میں پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام سے کہہ دیا تھا کہ نہیں ہو تم مگر غلام میرے باپ کے، یہ گفتگو کفر تھی مگر انہیں کافر نہ کہا گیا کیونکہ نشہ کے حالت میں تھے۔ حضرات فقہا کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں اگر مرنیوالے سے نزع کی حالت میں کفریہ بات سنی جائے تو اس مرنیوالے مسلمان کو کافر نہ کہا جائیگا۔ اسکی نماز جنازہ بھی ہوگی اور تدفین بھی کیونکہ نزع کے عالم میں ہوش ٹھکانے نہیں رہتے جو کچھ کہہ رہا ہے بے ہوشی کے عالم میں کہہ رہا ہے۔ بعض حضرات صوفیا کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حالت سُکر میں کلمات کفر ثابت ہیں جیسے انا الحق، سبحانی ما اعظم شانی یہ تمام صوفیاء کرام معذور ہیں کہ مدہوش ہیں اور نیند کا بھی یہی حال ہے کہ اگر سوتے میں کسی کے زبان سے کلمہ کفر صادر ہو تو اس پر بھی حکم کفر جاری نہ ہوگا اور سونے کی حالت میں کلمہ کفر ادا کرنے پر وہ شخص کافر نہ ہوگا۔ "حمص" ایک شہر کا نام ہے۔

(۲۱۷۰) "یمامہ" ایک سرسبز و شاداب شہر ہے جو مدینہ منورہ سے سولہ منزل پر واقع ہے یہاں پر ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جسکا نام مسیلمۂ کذاب تھا۔ اور کافی لوگوں نے اسکی جھوٹی نبوت کو مان لیا تھا۔ ان مرتدین سے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد فرمایا۔ بہت گھمسان کا رن ہوا، بارہ سو مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا جن میں سات سو سے زائد

(۲۱۶۶) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی بیشک وہ گزرے قصہ گو پر کہ تلاوت کرتا پھر بھیک مانگتا تو حضرت عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی

ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ

پھر فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں جس نے تلاوت کیا قرآن کریم تو چاہیے کہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اُس تلاوت کے ذریعہ

فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اسلئے کہ عنقریب آئیں گی ایسی قومیں جو تلاوت کریں گی بھیک مانگیں گی اِس تلاوت کے ذریعہ لوگوں سے۔

(۲۱۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَآءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ قرآنِ کریم پڑھے کہ کھائے اسکے ذریعہ لوگوں سے تو آئے گا وہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

قیامت کے دن کہ اسکے چہرے میں ہڈیاں ہوں گی نہیں ہوگا اس پر گوشت۔

(۲۱۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں پہچانتے تھے سورتوں کا فاصلہ

حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

یہاں تک کہ اُتری بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

(۲۱۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ

ترجمہ: حضرت علقمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم حمص میں تھے تو تلاوت فرمائی حضرت عبداللہ ابن مسعود نے سورۂ یوسف شریف،

فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا

تو کہا ایک شخص نے کہ ایسے نہیں نازل ہوئی سورۂ یوسف شریف، تو فرمایا حضرت ابن مسعود نے کہ یقیناً پڑھا میں نے اس سورت کو

शरीफ़ तो फ़रमाया हज़रते इब्ने मसऊद ने कि यकीनन पढा मैंने इस सूरत को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़ाहिरी जमाना ए पाक में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ठीक पढ़ी तुमने। इस दरमियान कि वो शख्स बातें कर रहा था हज़रते इब्ने मसऊद से कि पायी उससे शराब की बदबू तो फ़रमाया हजरते इब्ने मसऊद ने कि क्या तू पीता है शराब? और झुठलाता है तू किताबे इलाही को तो मारी उसको हद।

2170 हदीस शरीफ़:— हजरते जैद इब्ने साबित से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा किसी को मेरे पास अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र सिदीके अकबर ने अहले यमामा के कत्ल के मौके पर तो वहाँ अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब उनके पास रौनक अफरोज़ थे, फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने कि हज़रते उमर आये मेरे पास तो फ़रमाने लगे कि क़त्ल में गरमा गरमी हुई यमामा के दिन कुरआने करीम के कुर्रा की और मैं डर रहा हूँ कि अगर ऐसी ही गरमा गरमी कुर्रा किराम के शहीद होने में जंगों में तो ज़ाये हो जायेगा बहुत सा कुरआने करीम बेशक मेरी राय यह है कि आप हुक्म फ़रमायें कुरआने करीम के जमा करने का, मैंने कहा हज़रते उमर फारुके आज़म से कि आप वो काम कैसे कर सकते हैं कि नहीं किया जिस काम को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तब हज़रते उमर ने कहा यह कि अल्लाह तआल की कसम अच्छा है, हज़रत उमर बार बार फ़रमाते रहे मुझसे यहाँ तक कि खोल दिया अल्लाह

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ

پیارے رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ پاک میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ٹھیک پڑھی تم نے اس درمیان کہ وہ شخص باتیں کر رہا تھا حضرت ابن مسعود سے

اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ پائی اُس سے شراب کی بدبو تو فرمایا حضرت ابن مسعود نے کہ کیا تو پیتا ہے شراب؟ اور جھٹلاتا ہے تو کتاب الٰہی کو؟ تو ماری اُس کو حد۔

(۲۱۷۰) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ

ترجمہ: حضرت زید ابن ثابت سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا کسی کو میرے پاس امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے

مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ

اہل یمامہ کے قتل کے موقع پر تو وہاں امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب انکے پاس رونق افروز تھے، فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ حضرت عمر آئے میرے پاس

فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ

تو فرمانے لگے کہ قتل میں گرما گرمی ہوئی یمامہ کے دن قراء قرآن کریم کی اور میں ڈر رہا ہوں کہ اگر ایسی ہی گرما گرمی قراء کرام کے شہید ہونے میں

بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ

جنگوں میں تو ضائع ہو جائیگا بہت سا قرآنِ کریم بیشک میری رائے یہ ہے کہ آپ حکم فرمائیں جمع قرآنِ کریم کا، میں نے کہا حضرت عمر فاروق اعظم سے

كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ

کہ آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں کہ نہیں کیا جس کام کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، تب حضرت عمر نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اچھا ہے،

فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ

حضرت عمر بار بار فرماتے رہے مجھ سے یہاں تک کہ کھولدیا اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کام کیلئے اور میں نے دیکھی بھلائی اسمیں جو رائے گرامی تھی حضرت عمر کی

قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ

فرمایا حضرت زید ابن ثابت نے کہ فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ آپ جواں مرد اور عقلمند ہیں اور نہیں متہم کرتے ہیں ہم آپکو اور آپ لکھتے تھے وحی کو

तआला ने मेरा सीना इस काम के लिये और मैंने देखी भलाई इसमें जो राये गिरामी थी हज़रते उमर की, फ़रमाया हजरते ज़ैद इब्ने साबित ने कि फरमाया हजरते अबू बक्र ने कि आप जवां मर्द और अक्लमंद हैं और नहीं मोहतमम करते हैं हम आपको और आप लिखते थे वही को प्यारे रसूल की बारगाह में लिहाज़ा आप तलाश फ़रमायें कुरआने करीम को फिर जमा फरमा दें आप कुरआने करीम को कि अल्लाह तआला की कसम अगर तकलीफ देते आप मुझको पहाड को हटाने की तो न होता ज्यादा भारी मुझ पर इससे जिसका हुक्म फ़रमाया आपने मुझको कुराने करीम जमा करने का, हजरते ज़ैद इब्ने साबित ने फ़रमाया कि मैंने कहा कैसे करेंगे आप वो काम कि नहीं किया है जिसको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम? फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने वो काम अल्लाह तआला की कसम बहुत अच्छा है फिर हमेशा हजरते अबू बक्र बराबर फ़रमाते रहे यहाँ तक कि खोल दिया अल्लाह तआला ने मेरा सीना इस काम के लिये कि खोल दिया सीना हज़रते अबू बक्र का और हज़रते उमर का तो फिर मैंने तलाश किया कुरआने करीम को और जमा फ़रमाया उसको खुरमे की शाखों पत्थरों और लोगों के सीने से यहाँ तक कि पाया मैंने सूरा ए तौबा का आखिरी हिस्सा हजरते खुज़ैमा के पास कि न पाया मैंने उसको किसी के पास अलावा हजरते खुज़ैमा के, "लकद जाअकुम रसूलुन" सूरा ए बरात के ख़त्म तक फिर रहे यह औराक हज़रते अबू

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْكَلَّفُوْنِيْ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لہٰذا آپ تلاش فرمائیں قرآن کریم کو پھر جمع فرمادیں آپ قرآن کریم کو کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تکلیف دیتے آپ مجھ کو

نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ

پہاڑ کو ہٹانے کی تو نہ ہوتا زیادہ بھاری مجھ پر اس سے جسکا حکم فرمایا آپ نے مجھ کو، قرآن کریم جمع کرنیکا، حضرت زید ابن ثابت نے فرمایا کہ میں نے کہا

كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ

کیسے کریں گے آپ وہ کام کہ نہیں کیا ہے جس کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے؟ فرمایا حضرت ابوبکر نے وہ کام اللہ تعالیٰ کی قسم بہت اچھا ہے،

فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

پھر ہمیشہ حضرت ابوبکر برابر فرماتے رہے یہاں تک کہ کھولدیا اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کام کیلئے کہ کھولدیا تھا سینہ حضرت ابوبکر کا اور حضرت عمر کا

فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حتى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

تو پھر میں نے تلاش کیا قرآن کریم کو اور جمع فرمایا اسکو کھجور کی شاخوں پتھروں اور لوگوں کے سینے سے یہاں تک کہ پایا میں نے سورۂ توبہ کا آخری حصہ

مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ

حضرت خزیمہ کے پاس کہ نہ پایا میں نے اسکو کسی کے پاس علاوہ حضرت خزیمہ کے، لقد جاء کم رسول سورۂ براۃ کے ختم تک، پھر رہے یہ اوراق

عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَهٗ عُمَرُ حَيٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکر کے پاس یہانتک کہ اپنے پاس بلایا انکو اللہ تعالیٰ نے، پھر حضرت عمر کے پاس رہے عمر بھر، پھر ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس رہے۔

(۲۱۷۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک سے مروی کہ بیشک حضرت حذیفہ ابن یمان حاضر ہوئے امیر المومنین حضرت عثمان غنی کے پاس

وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ

حالانکہ حضرت عثمان غنی جہاد فرمارہے تھے شام والوں سے فتح ارمینہ میں اور فتح آذربائیجان میں اہل عراق کیساتھ، تو تشویش میں ڈالدیا حضرت حذیفہ کو

बक्र के पास यहाँ तक कि अपने पास बुलाया उनको अल्लाह तआला ने फिर हज़रते उमर के पास रहे उम्र भर फिर उम्मुल मोमिनीन हज़रते हफ़्सा के पास रहे।

2171 हदीस शरीफ़:– हजरते अनस इब्ने मालिक से मरवी कि बेशक़ हजरते हुजैफ़ा इब्ने यमामा हाज़िर हुये अमीरुल मोमिनीन हज़रते उस्माने ग़नी के पास हालाकि हज़रते उस्माने ग़नी जिहाद फरमा रहे थे शाम वालों से फ़तहे अरमीना में और फ़तहे आज़रबाइजान में एहले ईराक़ के साथ तो तश्वीश में डाल दिया हजरते हुजैफ़ा को उनके इख़्तेलाफ़ ने कुरआने रीम की तिलावत के बारे में तो अर्ज़ किया हजरते हुजैफ़ा ने हजरते उस्माने ग़नी से कि या अमीरुल मोमिनीन मदद फ़रमाइये आप इस उम्मत की इससे पहले कि इख़्तेलाफ़ करे कुरआने करीम के बारे में यहूद व नसारा के इख़्तेलाफ की तरह तो पैग़ाम भेजा हज़रते उस्माने ग़नी ने उम्मुल मोमिनीन हज़रते हफ़्सा की तरफ़ कि आप भेज दें हमारे पास उन औराक़ को ताकि हम नक़ल कर लें उनको किताबी शक्ल में फिर हम वापस कर देंगे वो औराक़ आपको तो भेज दिया उन औराक़ को हज़रते हफ्सा ने हज़रते उस्माने ग़नी को फिर हुक्म फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने हज़रते ज़ैद इब्ने साबित और हजरते अब्दुल्लाह इब्ने ज़ुबैर और हज़रते सईद इब्ने आस और हजरते अब्दुर्रहमान इब्ने हारिस इब्ने हिशाम को तो नक़ल फ़रमाया उन्होंने उन औराक़ को किताबी शक्ल में और फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने कुरैशी जमाअत से जो तीन अफ़राद थे कि

حفاظ و قراء صحابہ کرام بھی تھے۔ قرآن کریم کی ظاہری طور پر حفاظت ایک سوال بن گئی تھی۔ صدیقی لشکر کے چیف آف اسٹاف سیدنا سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے جہنم رسید کیا اور یہ فرمایا کہ یہ سید الشہداء سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا بدلہ ہے۔ سیدتنا حضرت خولہ بنت جعفر حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس جنگ میں گرفتار ہوئیں جو سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی گئیں جن سے سیدنا حضرت محمد ابن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ ایک خطرہ ظاہری اعتبار سے یہ پیدا ہوا کہ جب قرآن کریم باقاعدہ کتابی شکل میں نہیں ہے صرف سینوں میں محفوظ ہے اور اگر حضرات حفاظ کرام ایک ایک کرکے دنیا سے رخصت ہوگئے تو قرآن کی حفاظت ظاہری طور پر ایک مسئلہ بن جائیگی۔ یہ خیال ذہن صدیقی میں آیا تو آپ نے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس اہم کام کیلئے انتخاب فرمایا اور حضرت عمر فاروق اعظم نے جمع قرآن کریم کا اہم فریضہ انجام دیا اور پھر رمضان شریف میں نماز تراویح میں جماعت کیساتھ ختم قرآن کریم کا اہتمام فرمایا اگر تراویح باجماعت میں ختم قرآن کریم کا رواج نہ ہوتا تو حفظ قرآن کریم کا رواج بھی ختم کی برابر ہوجاتا حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس احسان عظیم سے ملت مسلمہ تا قیامت سبکدوش نہیں ہوسکتی۔ احسان فراموشوں کی بات الگ ہے۔ قرآن کریم کا کتاب کے روپ میں جمع کرنا بلاشبہ بدعت ہے مگر ہر بدعت بری نہیں ہوتی۔ ہر بدعت کو برا کہنا یہ آج کل انگریزی نمک خواروں نے پھیلا دیا ہے اور ایک حدیث شریف کو بے موقع اور بے محل پڑھ کر عوام کو دھوکہ دیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجانے والی ہے حالانکہ اس حدیث شریف کا تعلق عقائد سے ہے نہ کہ اعمال سے۔ بلاشبہ ہر نیا عقیدہ جہنم میں دھکیل دیگا۔ عملی بدعات کی تو بہت سی قسمیں ہیں۔ کسی کام کا زمانہ نبوی میں نہ ہونا بدعت ہے مگر وہ کام وہ عمل بدعت حسنہ ہے کہ بدعت سیئہ، یہ بھی وہ کام دیکھ کر ہی طے کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے نماز تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم فرما کر ارشاد فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے، سنت صحابہ شرعی بدعت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں قرآن کریم کی آیات کریمہ کی ترتیب تو دیدی تھی کہ ہر آیت کریمہ کے نزول پر فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں آیت کریمہ کے بعد رکھو، یہ ترتیب قرآنی لوح محفوظ کی ترتیب کے موافق تھی مگر پورا قرآن کریم کتابی شکل میں جمع نہ فرمایا کیونکہ آخر حیات ظاہری میں مختلف سورتوں کی آیات کریمہ نازل ہوتی رہیں اور یہ بھی حکمت تھی کہ جمع قرآن کریم کی سعادت حضرت ابوبکر صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نصیب ہو اور پوری امت مسلمہ ان حضرات صحابہ کرام کی مرہون منت رہے۔ یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ ہر عملی بدعت بری نہیں ہوتی بعض بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں۔ کبھی بدعت حسنہ مباح و مستحب بلکہ کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی فرض بھی ہوتی ہے۔ اس وقت جمع قرآن کریم بدعت تھا مگر فرض تھا۔ سیدنا ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جمع قرآن کریم بدعت تھا مگر بہترین بدعت۔ کاتبین کی تعداد اکتالیس ہے اور اس مقدس جماعت کے افراد کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر (۲) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم (۳) سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین (۴) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ (۵) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ بن سفیان (۶) سیدنا حضرت طلحہ ابن عبید اللہ ابن عثمان (۷) سیدنا حضرت زبیر ابن عوام ابن خویلد (۸) سیدنا حضرت سعد ابن ابی وقاص (۹) سیدنا حضرت عامر بن فہیرہ (۱۰) سیدنا حضرت ثابت بن قیس بن شماس (۱۱) سیدنا حضرت خالد بن سعید بن عاص بن امیہ (۱۲) سیدنا حضرت ابان بن سعید بن عاص بن امیہ (۱۳) سیدنا حضرت حنظلہ بن ربیع (۱۴) سیدنا حضرت ابوسفیان صخر بن حرب (۱۵) سیدنا حضرت یزید بن سفیان (۱۶) سیدنا حضرت زید بن ثابت (۱۷) سیدنا حضرت شرجیل بن حسنہ (۱۸) سیدنا حضرت علاء حضرمی (۱۹) سیدنا حضرت خالد بن ولید (۲۰) سیدنا حضرت محمد بن مسلم انصاری (۲۱) سیدنا حضرت عبداللہ

اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ

انکے اختلاف نے قرآن کریم کی تلاوت کے بارےمیں تو عرض کیا حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان غنی سے کہ یا امیر المومنین مدد فرمایئے آپ اس امت کی

قَبْلَ أَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ

اس سے پہلے کہ اختلاف کریں قرآن کریم کے بارےمیں یہود ونصاریٰ کی اختلاف کی طرح تو پیغام بھیجا حضرت عثمان غنی نے ام المومنین حضرت حفصہ کی طرف

أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا

کہ آپ بھیجدیں ہمارے پاس اُن اوراق کو تاکہ ہم نقل کریں انکو کتابی شکل میں پھر ہم واپس کردیں گے وہ اوراق آپکو، تو بھیج دیا اُن اوراق کو

حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ

حضرت حفصہ نے حضرت عثمان غنی کو، پھر حکم فرمایا حضرت عثمان غنی نے حضرت زید ابن ثابت اور حضرت عبداللہ ابن زبیر اور حضرت سعید ابن عاص

وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ

اور حضرت عبدالرحمٰن ابن حارث ابن ہشام کو تو نقل فرمایا انہوں نے اُن اوراق کو کتابی شکل میں اور فرمایا حضرت عثمان غنی نے قریشی جماعت سے

الثَّلٰثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

جو تین افراد تھے کہ جیسا اختلاف کرو تم اور حضرت زید ابن ثابت کسی چیز کے بارےمیں قرآن کریم کی تو لکھو تم اسکو زبانِ قریش میں

فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ

اسلئے کہ اُترا ہے قرآن کریم انکی زبان میں تو انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب نقل کرلیا اُن اوراق کو کتابی شکل میں تو واپس کردیئے

عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَأَمَرَ

حضرت عثمان غنی نے وہ اوراق حضرت حفصہ کو اور بھیجدیئے ہر طرف ایک کتابیہ شکل کا نسخہ اُس میں سے جو نقل کیا تھا اور حکم فرمایا حضرت عثمان غنی نے

بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

اس قرآن کریم کے علاوہ اوراق کو ضائع کردینے کا، فرمایا حضرت ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھ کو حضرت خارجہ ابن زید ابن ثابت نے

जैसा इख़्तेलाफ़ करो तुम और हज़रते ज़ैद इब्ने साबित किसी चीज़ के बारे में क़ुरआने करीम की तो लिखो तुम उसको ज़ुबाने कुरैश मे इसलिये कि उतरा है कुरआने करीम उनकी ज़ुबान में तो उन्होंने ऐसा ही किया। यहाँ तक कि जब नकल कर लिया उन औराक को किताबी शक्ल में तो वापस कर दिये हज़रते उस्माने गनी ने वो औराक़ हजरते हफ्सा को और भेज दिया हर तरफ़ एक किताबिया शकल का नुस्खा उसमें से जो नकल किया गया था और हुक्म फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने इस कुरआने करीम के अलावा औराक़ को जाया कर देने का, फ़रमाया हजरते इब्ने शहाब ने कि ख़बर दी मुझको हज़रते खारजा इब्ने ज़ैद इब्ने साबित ने कि बेशक उन्होंने सुना हजरते ज़ैद इब्ने साबित से कि उन्होंने फ़रमाया कि मैंने गुम पायी एक आयाते करीमा सूरा ए अहज़ाब की जिस वक्त कि हम नकल कर रहे थे कुरआने करीम को जो मैंने सुनी थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे रसूल तिलावत फ़रमाते थे उसको तो हमने तलाश किया तो पाय हमने उस आयाते करीमा को हजरते हुज़ैमा इब्ने साबित के पास "मिनलमोमिनीना रिजालन सदाकू माआहदुल्लाहा अलैह" तो शामिल कर लिया हमने इस आयाते करीमा को कुरआने करीम की इस सूरा ए मुबारका में।

2172 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा हज़रते उस्माने गनी से कि क्या सबब हुआ आपको इस पर कि इरादा फ़रमाया आपने सूरा ए अन्फ़ाल शरीफ का और वो मसानी

ابن رواحہ انصاری (۴۲) سیدنا حضرت مغیرہ ابن شعبہ (۴۳) سیدنا حضرت عمرو ابن عاص وائل عرشی (۴۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عبداللہ ابن ابی ابن سلول (۴۵) سیدنا حضرت جہم ابن سعد اسلمی (۴۶) سیدنا حضرت جہم بن صلت (۴۷) سیدنا حضرت ارقم ابن ابی ارقم مخزومی (۴۸) سیدنا حضرت عبداللہ ابن زید عبدربہ انصاری خزرجی (۴۹) سیدنا حضرت علاء بن عقبہ (۳۰) سیدنا حضرت ابوایوب انصاری (۳۱) سیدنا حضرت حذیفہ بن یمان (۳۲) سیدنا حضرت بریدہ ابن حصیب مازنی (۳۳) سیدنا حضرت حصین بن نمیر بن فاتک (۳۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی سرح سعد (۳۵) سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشی (۳۶) سیدنا حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ (۳۷) سیدنا حضرت حاطب بن عمرو (۳۸) سیدنا حضرت ابن خطل (۳۹) سیدنا حضرت أبی ابن کعب (۴۰) سیدنا حضرت عبداللہ ابن ارقم قرشی (۴۱) سیدنا حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (مدارج النبوت شریف جلد۲ صفحہ ۳ تا ۵۷۶) ایجادات صحابہ کرام کو پیارے نبی ﷺ نے سنت فرمایا ہے لغوی معنی کے اعتبار سے کہ لغت میں سنت کے معنی طریقہ ومسلک کے ہیں۔ حضور صدیق اکبر کے زمانے میں جمع قرآن کی یہ نوعیت تھی کہ مختلف اوراق میں گویا کہ پرچوں کی شکل میں یکجا کرکے انہیں دھاگے سے باندھ کر ایک تھیلے میں محفوظ کرلیا گیا۔ سیدنا حضرت عثمان غنی کے زمانے میں ان تمام اوراق کو کتابی شکل دیکر بہت سی نقلیں کراکے ہر طرف بھیجی گئیں۔ قرآن کریم کا کتابی شکل میں آنا یہ عہد عثمانی کی دین ہے اسلئے حضرت عثمان غنی کو "جامع قرآن" کہتے ہیں۔ خلاصہ۔ جمع قرآن کریم تین بار ہوا ہے ایک بار تو عہد نبوی میں دوبارہ عہد صدیق میں سہ بارہ عہد عثمانی میں۔ سورۂ برأت کی آخری دو آیات کریمہ سیدنا حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کے پاس لکھی ہوئی نہ تھیں، یاد تو بہت سے صحابہ کرام کو تھیں اور خود مجھے بھی یاد تھیں لہٰذا ان آیات کریمہ کا بھی تواتر ثابت ہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی حیات ظاہری میں ہی سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم خلیفہ ہو گئے تھے اسلئے اوراق قرآنی کا یہ تھیلہ خود حضور صدیق اکبر نے حضور فاروق اعظم کو عطا فرمایا تھا اور

حضرت فاروق اعظم کی حیات ظاہری میں خلیفہ مقرر نہ ہوئے تھے تو خلیفہ مقرر ہونے تک یہ اوراق قرآنی کا تھیلہ سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بطور امانت محفوظ تھا چونکہ آپ حضرت فاروق اعظم کی نورِ نظر لخت جگر تھیں۔ جب حضرت عثمان غنی مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپنے حضرت حفصہ سے یہ اوراق قرآنی کا تھیلہ منگالیا۔ حدیث شریف۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانوں پر احسان عظیم فرمانیوالے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں کی بارشیں نازل فرمائے کہ مسلمانوں کو قرآن کریم جمع کرکے عنایت فرماگئے (مرقاۃ شریف) یہ بکواس ہے کہ حضرت مولا علی نے خفیہ قرآن کریم جمع فرمایا تھا اور یہ روافض کی من گھڑت ہے۔ بالفرض اگر حضرت علی نے کوئی خفیہ قرآن کریم جمع فرمایا ہوتا تو وہ ضرور اسکی اشاعت فرماتے کیونکہ قرآن کریم تو اشاعت کیلئے آیا ہے نہ کہ چھپانے کیلئے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک جو چھپاتے ہیں اسکو جو نازل فرمایا ہم نے نشانیوں میں سے اور رہنمائی اسکے بعد کہ بیان فرمایا ہم نے اسکو لوگوں کیلئے کتاب میں، یہی ہیں لعنت فرماتا ہے ان پر اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنیوالے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸)

(۲۱۷۱) "ارمینہ" ایک قصبہ ہے روم کے علاقے میں اور آذربائیجان ایک مشہور شہر ہے بلاد الغرب کا یہ تمام علاقہ عہد عثمانی میں فتح ہوا۔ اس جہاد میں عراق وشام کے مجاہدین جمع تھے اور یہ حضرات قرآن کریم کی تلاوت مختلف قرأتوں میں فرماتے تھے اور ہر ایک اپنی قرأت کو صحیح قرار دیتا تھا۔ اور یہ قرأتیں زمانہ نبوی میں رائج ہو چکی تھیں۔ تو حضرات صحابہ کرام نے حضرت عثمان غنی سے درخواست کی کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت فرمادیں تاکہ قرأتوں کا اختلاف بھی جاتا رہے تو حضرت عثمان غنی نے ایمان والوں کا ایک کنونشن طلب فرمایا اور مسلمانوں کے جم غفیر سے مشورہ فرمایا تو سب نے بیک زبان یہی رائے دی کہ تدوین قرآن کریم کا کام ہو جائے تو آپنے وہ اوراق مبارکہ منگائے جو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع فرمائے تھے جو ام

اَنَّہٗ سَمِعَ زَیۡدَ بۡنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدۡتُ اٰیَۃً مِّنَ الۡاَحۡزَابِ حِیۡنَ نَسَخۡنَا

کہ بیشک انہوں نے سنا حضرت زید ابن ثابت سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے گم پائی ایک آیت کریمہ سورۂ احزاب کی جس وقت کہ ہم نقل کر رہے تھے

الۡمُصۡحَفَ قَدۡ کُنۡتُ اَسۡمَعُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقۡرَاُبِہَا فَالۡتَمَسۡنَاھَا فَوَجَدۡنَاھَا

قرآن کریم کو جو میں نے سنی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے رسول تلاوت فرماتے تھے اسکو تو ہم نے تلاش کیا تو پایا ہم نے اس آیت کریمہ کو

مَعَ خُزَیۡمَۃَ بۡنِ ثَابِتٍ الۡاَنۡصَارِیِّ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِ

حضرت خزیمہ ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدو اللہ علیہ

فَاَلۡحَقۡنَاھَا فِیۡ سُوۡرَتِہَا فِی الۡمُصۡحَفِ۔ (رَوَاہُ الۡبُخَارِیّ)

تو شامل کرلیا ہم نے اس آیت کریمہ کو قرآن کریم کی اس سورۂ مبارکہ میں۔

(۲۱۷۲) حدیث شریف: عَنۡ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلۡتُ لِعُثۡمَانَ مَاحَمَلَکُمۡ عَلٰی اَنۡ عَمَدۡتُمۡ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا حضرت عثمان غنی سے کہ کیا سبب ہوا آپکو اس پر کہ ارادہ فرمایا آپ

اِلَی الۡاَنۡفَالِ وَہِیَ مِنَ الۡمَثَانِیۡ وَاِلٰی بَرَآءَۃٍ وَّہِیَ مِنَ الۡمِائِیۡنَ فَقَرَنۡتُمۡ بَیۡنَہُمَا

سورۂ انفال شریف کا اور وہ مثانی میں سے اور سورۂ براءۃ شریف کی طرف کہ وہ مئین میں سے ہے تو نزدیکی فرمادی آپ نے ان دونوں کی درمیان

وَلَمۡ تَکۡتُبُوۡا سَطۡرَ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَوَضَعۡتُمُوۡھَا فِی السَّبۡعِ الطُّوَلِ مَاحَمَلَکُمۡ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ عُثۡمَانُ

اور نہ تحریر فرمائی آپ نے تسمیہ اور رکھدیا آپ نے اس سورۃ کو سات لمبی سورتوں کے درمیان، اسکی کیا وجہ ہوئی؟ فرمایا حضرت عثمان غنی نے

کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مِمَّا یَاۡتِیۡ عَلَیۡہِ الزَّمَانُ وَھُوَ تَنۡزِلُ عَلَیۡہِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الۡعَدَدِ

کہ تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ گزرتا تھا پیارے رسول پر زمانہ کہ پیارے رسول پر نازل ہوتی رہتی تھیں متعدد سورتیں

وَکَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیۡہِ شَیۡءٌ دَعَا بَعۡضَ مَنۡ کَانَ یَکۡتُبُ فَیَقُوۡلُ ضَعُوۡا

اور جب نازل ہوتی تھی پیارے رسول پر کوئی آیت کریمہ تو بلاتے تھے پیارے رسول بعض انکو جو لکھتے تھے وحی کو تو فرماتے پیارے رسول کہ رکھو

मैं से और सूरा ए बराअ शरीफ की तरफ कि वो मईन में से है तो नजदीकी फ़रमा दी आपने उन दोनों के दरमियान और न तहरीर फ़रमाई आपने तस्मिया और रख दिया आपने उस सूरत को सात लम्बी सूरतों के दरमियान उसकी क्या वजह हुई? फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि गुजरता था प्यारे रसूल पर ज़माना कि प्यारे रसूल पर नाज़िल होती रहती थीं मुताअद्दिद सूरतें और जब नाज़िल होती थी प्यारे रूसल पर कोई आयाते करीमा तो बुलाते थे प्यारे रसूल उनको जो लिखते थे थे वही को तो फ़रमाते प्यारे रसूल कि रखो इन आयाते करीमा को उस सूरत में जिसमें ज़िक्र फ़रमया गया है ऐसा ऐसा फिर जब नाजिल होती प्यारे रसूल पर कोई आयते करीमा तो फ़रमाते प्यारे रसूल कि रखो तुम इस आयते करीमा को उस सूरत में जिसमे ज़िक्र फ़रमाया गया है ऐसा ऐसा और है सूरत अन्फ़ाल शरीफ़ उनमें से जो नाज़िल हुई मदीना शरीफ में पहले और है सूरा ए बराअत शरीफ़ आखिरे कुरआने करीम नुज़ूल के ऐतबार से और तमाम सूरा ए अन्फ़ाल शरीफ का मुशाबा किस्सा सूरा ए बराअत शरीफ़ के तो परदा फ़रमाया प्यारे रसूल ने और न बयान फ़रमाया सराहतन हमसे प्यारे रसूल ने कि बेशक सूरा ए बराअत शरीफ़ जुज़ है सूरा ए अन्फ़ाल शरीफ़ का तो इसी वजह से नज़दीकी की मैंने इन दोनों सूरतों के दरमियान और न लिखी मैंने तस्मिया की सतर और रखा मैंने इस सूरा ए बराअत शरीफ को सात लम्बी सूरतों में।

المومنین حضرت حفصہ کے پاس محفوظ تھے تو تدوین قرآن کریم کیلئے بھی بحیثیت معاون و مددگار مذکورہ چار صحابی منتخب ہوئے جن میں سے حضرت زید ابن ثابت تو انصاری تھے باقی تین حضرات مہاجر و قرشی تھے۔ سات نسخے کتابی شکل میں تیار فرمائے گئے ایک نسخہ تو مدینہ منورہ میں رہا باقی نسخے کوفہ، بصرہ، شام، بحرین، مکہ مکرمہ بھیج دیئے گئے۔ قرآن کریم کا نزول قریشی لغات وزبان میں ہوا ہے مگر حضرات صحابہ کرام کی آسانی کیلئے انکو اپنی اپنی لغات وزبان میں تلاوت کی اجازت پیارے نبی ﷺ نے مرحمت فرما دی تھی۔ قرأت کے فرق کی مثال۔ مالك يوم الدين تو لغات قریشی ہے اور اس میں قرآن کریم اترا ہے مگر دوسری لغات و قرأت میں ملك يوم الدين کی بھی اجازت دیدی گئی یا جیسے فنشزها لغات قریش ہے اور فنشرها کی اجازت یعنی دوسری لغات کی بھی اجازت دیدی گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے قرآن کریم کے جمع کرنے کا اہتمام فرمایا خواہ وہ کسی بھی لغت قرأت پر ہو اور حضرت عثمان غنی نے جمع فرمایا تو دوسری لغت و قرأت کو الگ کردیا اور لغات و قرأت قریش ہی کو باقی رکھا چونکہ لغات و قرأت قریش ہی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ باقی لغات و قرأت والے اوراق کو ضائع فرما دیا گیا اور اسکا طریقہ کیا تھا؟ سیدنا حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرات صحابہ نے پہلے دھولیا اسکو پانی سے پھر جلا دیا ان اوراق کو تا کہ خوب صاف ہوجائے ان کے تلف کرنے میں۔ براہ راست قرآن کریم کو جلانا منع ہے۔ یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم اگر نا قابل استعمال ہوجائے تو اسکو دفن کردیا جائے تا کہ ان اوراق قرآنی کی بے حرمتی نہ ہو کیونکہ کسی بھی باعظمت اور نسبتی چیز کی بے حرمتی سے بچنا چاہیے اسلئے تعزیہ شریف کو یا تو دفن کیا جاتا ہے یا پھر پانی میں ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مت کہو حضرت عثمان غنی کے بارے میں مگر کلمۂ خیر کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جو کچھ عمل کیا ہے اوراق کے بارے میں وہ ہماری جماعت کے مشورے سے کیا ہے۔ (اتقان صفحہ ۱۶۱) حضرت مولا علی نے فرمایا اگر میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی عمل کرتا اوراق کے بارے میں وہی جو عمل کیا حضرت عثمان نے اوراق کیساتھ۔ بعض علم سے کورے عقل سے عاری کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی نے فضائل اہل بیت وعلی والی آیات کریمہ جلادیں اور اب موجودہ قرآن کریم ناقص ہے مگر ان عقل و علم کے دیوالیوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک ہم نے نازل فرمایا قرآن کو اور بیشک ہم اسکی حفاظت فرمانےوالے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۱۲) قرآن کریم کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے تو اسکے ناقص ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے اگر بالفرض ایسا ہوا ہوتا تو پھر حضرت علی حضرت عثمان غنی کے اس عمل کی تائید و تصدیق نہ فرماتے بلکہ کھلی تردید فرماتے۔ یہ تائید بھی یہی بتاتی ہے کہ حضرت علی کا فیصلہ اور مشورہ بھی حضرت عثمان غنی کیساتھ ہے۔ یہ نام نہاد عشاق علی حقیقت میں دشمنانِ علی ہیں اور یہ گھر کے ہیں نہ گھاٹ کے۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے یہ جمع قرآن کریم کا اہتمام ۲۵ ہجری میں فرمایا۔ عہد صدیقی کا جمع شدہ یہ اوراق جن میں مختلف قرأتیں تھیں مروان ابن حاکم کے زمانے میں دھو لینے کے بعد جلا دیئے گئے اور سیدتنا حضرت حفصہ کا وصال شریف ہو چکا تھا۔ سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نزول کے مطابق جمع قرآن فرمایا تھا مگر حضرت عثمان غنی کے جمع کے بعد آپنے اپنا جمع فرمودہ تلف فرما دیا اور حضرت عثمان غنی کے جمع فرمودہ کی تائید و تصدیق فرما کر ملت مسلمہ پر احسان عظیم فرمادیا۔

(۲۱۷۲) قرآن کریم کی سورتوں کی ایک تقسیم اس طرح ہے کہ سورۂ بقر پارہ (۱) سے سورۂ براۃ پارہ (۱۰) تک کو "طوال" کہتے ہیں۔ طوال لمبے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سورتیں لمبی لمبی ہیں۔ اور سورۂ یونس پارہ (۱۱) سے سورۂ شعراء پارہ (۱۹) تک کو "مئین" کہتے ہیں۔ مئین جمع ہے ماۃ کی اور ماۃ عربی میں سو کو کہتے ہیں اور یہ سورتیں زیادہ تر سو آیتوں کے قریب کچھ پھر زیادہ ہیں اگرچہ بعض سورتوں کی آیات کریمہ سو سے بہت کم ہیں جیسے سورۂ رعد سورۂ ابراہیم اور سورۂ نمل سے سورۂ فتحا تک سورتوں کو مثانی کہتے ہیں ان سورتوں میں سے اکثر کی آیات کریمہ کی تعداد سو سے کم ہے۔ اگرچہ بعض میں آیات کریمہ کی تعداد سو آیات کریمہ سے زیادہ بھی ہے جیسے سورۂ صافات انکو مثانی اسلئے کہتے ہیں کہ ان سورتوں میں قصے مکرر ہیں۔

هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ فِى السُّوْرَةِ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ

اِن آیاتِ کریمہ کو اس سورت میں جس میں ذکر فرمایا گیا ہے ایسا ایسا، پھر جب نازل ہوتی پیارے رسول پر کوئی آیت کریمہ تو فرماتے پیارے رسول

ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِى السُّوْرَةِ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَانُزِّلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ

کہ رکھو تم اس آیت کریمہ کو اس سورت میں جسمیں ذکر فرمایا گیا ہے ایسا ایسا، اور ہے سورۂ انفال شریف ان میں سے جو نازل ہوئی مدینہ شریف میں پہلے

وَكَانَتْ بَرَآءَةٌ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ

اور ہے سورۂ براءۃ شریف آخرِ قرآنِ کریم نزول کے اعتبار سے اور تمام سورۂ انفال شریف کا مشابہ قصہ سورۂ براءۃ شریف کے، تو پردہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور نہ بیان فرمایا صراحتاً ہم سے پیارے رسول نے کہ بیشک سورۂ براءۃ شریف جز ہے سورۂ انفال شریف کا تو اسی وجہ سے

قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِى السَّبْعِ الطُّوَلِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

نزدیکی کی میں نے ان دونوں سورتوں کے درمیان اور نہ لکھی میں نے تسمیہ کی سطر اور رکھا میں نے اس سورۂ براءۃ شریف کو سات لمبی سورتوں میں۔

﴿ باب الدعوات ترجمہ: دعاؤں کا باب ﴾

(۲۱۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نبی کیلئے ایک مقبول دعاء ہے تو جلدی فرمائی

كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّى اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِىْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِىَ نَائِلَةٌ

ہر نبی نے اپنی دعاء میں اور بیشک میں نے بچا رکھی ہے اپنی دعاء اپنی امت کی شفاعت کیلئے روزِ قیامت کے واسطے تو یہ دعاء پہونچنے والی ہے

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِىْ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رواہ مسلم)

انشاء اللہ تعالیٰ اسکو جو مریگا میرا امتی یہ کہ نہ شریک کرتا ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو۔

---

(124) दुआओं का बाब

2173 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर नबी के लिये एक मकबूल दुआ है तो जल्दी फ़रमाई हर नबी ने अपनी दुआ में और बेशक मैंने बचा रखी है अपनी दुआ अपनी उम्मत की शफ़ाअत के लिये रोज़े क़यामत के वास्ते तो यह दुआ पहुंचने वाली है इंशाअल्लाह तआला उसको जो मरेगा मेरा उम्मती यह कि न शरीक करता हो अल्लाह तआला के साथ किसी को।

2174 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने या अल्लाह तआला! बेशक मैंने ले लिया है तेरी बारगाह से एक वायदा कि हरगिज़ न ख़िलाफ़ फ़रमायेगा तू उसके कि मैं एक बशर हूँ तो ईमान वालों में से किसी को तकलीफ़ दे दूँ या बुरा कह दूँ मैं उसको या उस पर दुआ कर दूँ या उसे मार लगा दूँ तो बना दे तू उस दुआ को उसके हक़ में रहमत और पाकी और कुरबत कि करीब फ़रमा दे तू उसको उस दुआ की बरकत से अपनी बारगाह में क़यामत के दिन।

2175 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दुआ मांगे कोई तुममें का तो यूँ न कहे कि या अल्लाह तआला मेरी मग्फ़रत फ़रमा अगर तू चाहे तो तू मुझ पर रहम फ़रमा. अगर तू चाहे तो मुझे रिज़्क़ अता फ़रमा। और चाहिये कि पुख़्ता अज़्म करे अपने मांगने में इसलिये कि

اور سورۂ حجرات سے سورۂ ناس تک کو مفصل کہتے ہیں کیونکہ ان میں تسمیہ کے ذریعہ فاصلہ قریب قریب ہے۔ پھر ان مفصل سورتوں کی بھی تین قسمیں ہیں۔ ایک طوال مفصل سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک دوسرے اوساط مفصل سورۂ طارق سے سورۂ بینہ تک۔ تیسرے قصار مفصل یہ سورۂ زلزال سے سورۂ ناس تک۔ سورۂ انفال سورۂ براۃ دونوں مدنی ہیں۔ سورۂ انفال نزول میں پہلے ہے تو اسے پہلے رکھا گیا ہے۔ سورۂ انفال کا مضمون یکساں ہے کہ سورۂ انفال میں اکثر دین کی سربلندی اور کفر کی سرنگونی کا ذکر ہے سورۂ براۃ میں زیادہ تر منافقوں کی رسوائی اور ان کی پردہ دری اور عتاب کا ذکر ہے جو دین کی سربلندی کا نتیجہ ہے تو گویا دونوں سورتیں ایک ہی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ تسمیہ کے ذریعہ بتا دیتے تھے کہ یہ سورت الگ ہے مگر سورۂ براۃ کے متعلق پیارے رسول ﷺ نے تسمیہ کے ذریعہ ہمیں یہ اطلاع نہ فرمائی کہ یہاں بھی تسمیہ آ گئی ہے اور سورۂ براۃ سورۂ انفال سے الگ سورت ہے۔ مگر دونوں کے درمیان نزول میں اتنا فاصلہ ہونا کہ سورۂ انفال شروع ہجرت میں نازل ہوئی اور سورۂ برات آخر میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں سورتیں ہیں اور الگ الگ ہیں۔ لہٰذا ان میں علیحدگی کی ایک علامت تو رکھ دی کہ بیچ میں ایک سطر لکھ دی جس میں سورت کا نام اور آیات و رکوعات لکھ دیئے مگر دوسری علیحدہ سورت ہونے کی علامت نہ رکھی یعنی تسمیہ نہ لکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورتوں کی ترتیب محض توقیفی نہیں اس میں کچھ عقل کو بھی دخل ہے۔ سیدنا سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تسمیہ رحمت کی آیت ہے اور سورۂ براۃ کفار سے امان اٹھانے عذاب آنے کی آیت ہے اسلئے آیت رحمت تسمیہ کو سورۂ توبہ کی آیت کے شروع میں نہ رکھا۔ (مرقاۃ شریف) جمع صدیقی اور جمع عثمانی میں دو طرح فرق ہے۔ ایک تو یہ کہ جمع صدیقی میں کتابی شکل نہ تھی کہ اوراق کو یکجا کر کے دھاگے سے باندھ کر (فائل کی شکل میں) کر دیا گیا تھا اور جمع عثمانی میں قرآن کریم کو باقاعدہ کتابی شکل دی گئی۔ دوسرے یہ کہ جمع صدیقی میں تمام قرأتیں تھیں مگر جمع عثمانی میں صرف ایک قرأت باقی رکھی گئی کیونکہ مختلف قرأتوں کی اب ضرورت نہ رہی تھی۔ حضرات صحابہ کرام و تابعین عظام اس ایک قرأت کے عادی ہو چکے تھے۔ اور اس جمع عثمانی میں وہی قرأت باقی رکھی گئی جس قرأت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن کریم لائے تھے۔ باقی قرأتوں کی بھی اجازت دیدی گئی تھی کہ ضرورتاً اپنی زبان میں بھی قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ جامع القرآن حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک ہمارے ذمۂ کرم پر ہے جمع فرمانا اسکا اور پڑھانا اسکا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۷) اور ظاہری طور پر پہلے جامع قرآن کریم بحکم الٰہی پیارے رسول ﷺ ہیں کہ اصل جمع کرنا تو پیارے نبی ﷺ ہی کے ذریعہ ہو چکا تھا۔ پھر تمام آیات و سورت ہائے مبارکہ کو یکجا سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے فرمایا۔ پھر اس جمع صدیقی سے کتابی شکل میں اور مختلف قرأتوں کی علیحدگی کیساتھ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے نئی سج دھج کیساتھ کتابی شکل میں تیار فرما کر بلاد اسلامیہ میں قرآن کریم کے نسخے ارسال فرمائے تاکہ تمام امت مسلمہ قریش کی لغات پر جمع ہو جائے اور اختلاف و انتشار کا شائبہ بھی نہ رہے۔ قرآن کریم کو کتابی شکل میں جمع فرمانیکا سہرا حضرت عثمان غنی ذوالنورین کے سر ہے اسلئے آپکو "جامع قرآن" کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان غنی کو جامع قرآن کہنا بلا شبہ درست ہے۔ حق ہے سچ ہے۔ قرآن کریم کے جمع کرنے میں چاروں حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک رہے اور سب کچھ ایک دوسرے کے مشورے سے ہوا ہے۔ اس سے بھی ان حضرات کے آپس میں خلوص و محبت کا پتہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ان چاروں بارگاہوں کا وفادار رکھے آمین۔

بجاہ سیدنا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

(۲۱۷۳) چھوٹے کا اپنے بڑے سے اظہار عجز کیساتھ مانگنا اصطلاح شرع میں دعا کہلاتا ہے۔ دعا مانگنا بھی عبادت ہے بلکہ مغز عبادت ہے۔ زبان سے دعاء مانگے اور دل میں رضا رکھے اگر منھ مانگی نہ ملے تو رنجیدہ نہ ہو۔ مذکورہ صورت میں دعا و رضا دونوں پر عمل

(۲۱۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَھْدًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ تعالیٰ بیشک میں نے لے لیا ہے تیری بارگاہ سے ایک وعدہ

لَنْ تُخْلِفْنِیْہِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ لَعَنْتُہٗ جَلَدْتُہٗ

کہ ہرگز نہ خلاف فرمائیگا تو اسکے کہ میں ایک بشر ہوں تو ایمان والوں میں سے کسی کو تکلیف دیدوں یا برا کہدوں میں اسکو یا اس پر دعا کردوں یا اُسے مار لگادوں

فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمْ)

تو بنادے تو اُس دعاء کو اسکے حق میں رحمت اور پاکی اور قربت کہ قریب فرمادے تو اسکو اس دعاء کی برکت سے اپنی بارگاہ میں قیامت کے دن۔

(۲۱۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب دعاء مانگے کوئی تم میں کا تو یوں نہ کہے کہ یا اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما!

اِنْ شِئْتَ اَرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ

اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، اور چاہیے کہ پختہ عزم کرے اپنے مانگنے میں

اَنَّہٗ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ وَلَا مُکْرِہَ لَہٗ! (رواہ البخاری)

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہیں ہے کوئی مجبور کرنے والا اسکو۔

(۲۱۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب دعاء مانگے کوئی تم میں کا تو یوں نہ کہے یا اللہ تعالیٰ بخشدے تو مجھ کو

اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ اَعْطَاہُ۔ (رواہ مسلم)

اگر تو چاہے، اور مگر یقین کرے دعاء میں اور بڑھائے رغبت اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بڑی نہیں ہوتی کہ عطا فرمادیتا ہے اسکو۔

(۲۱۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِیْعَۃِ رَحِمٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قبول فرمائی جاتی ہے دعاء بندے کی جب تک کہ نہ دعاء مانگے گناہ کی یا قطع رحمی کی

अल्लाह तआला करता है जो चाहता है और नहीं है कोई मजबूर करने वाला उसको।
2176 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दुआ मांगे कोई तुममें का तो यूँ न कहे कि या अल्लाह तआला बख़्श दे तू मुझको अगर तू चाहे और मगर यकीन करे दुआ में और बढ़ाये रगबत इसलिये कि अल्लाह तआला को कोई चीज बड़ी नहीं होती कि अता फ़रमा देता है उसको।
2177 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कुबूल फ़रमाई जाती है दुआ बंदे की जब तक कि न दुआ मांगे गुनाह की या कतए रहमी की जब तक जल्दबाज़ी से काम न ले, अर्ज किया गया या रसूलल्लाह जल्दबाज़ी क्या है? फरमाया प्यारे रसूल ने कि कहे दुआ मांगने वाला कि मैंने दुआ मांगी है और मैंने दुआ मागी है मगर नहीं देखा मैंने कि कुबूल फ़रमाई गयी हो मेरी दुआ तो दिल तंग हो जाये वो उस वक्त और छोड दे दुआ मांगना।
2178 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मर्दे मुसलमान का दुआ करना अपने भाई के लिये पसेपुश्त मक्बूल है दुआ करने वाले के सर के पास एक फ़रिश्ता मुकर्रर फ़रमाया जाता है जब मर्दे मुसलामन अपने भाई के लिये दुआये खैर करता है तो मुकर्रर फ़रिश्ता कहता है आमीन और तेरे लिये भी ऐसा ही हो
2179 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न दुआ करो अपनी जानों

ہوگا۔ عمومی حالات میں دعا مانگنا ہی افضل و بہتر ہے کہ اسمیں بندگی اور نیازمندی کا اظہار ہے۔ تمام حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں مانگی ہیں خصوصاً پیارے نبی ﷺ نے مگر امتحان و آزمائش کے وقت "رضا بالقضاء" افضل ہے سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے نار نمرود میں جاتے وقت دعا نہ مانگی بلکہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرا حال خوب جانتا ہے اور مجھے سوال کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں ہے۔ احوال مختلفہ میں جیسے حالات ہوں ویسا ہی عمل کرنا چاہیے۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کی دعائیں عام طور پر قبول ہوتی ہیں مگر پھر بھی ایک دعا اسپیشلی طور پر عطا فرمائی جاتی ہے اور یہ خصوصی دعا ہوتی ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا قبولیت کا حتمی وعدہ ہوتا ہے۔ تمام حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام نے اپنی اس اسپیشل دعا کا دنیا ہی میں استعمال فرمالیا۔ بعض حضرات نے تو کفار کی ہلاکت کیلئے اس اسپیشلی دعا کا استعمال فرمایا جیسے سیدنا حضرت نوح سیدنا حضرت صالح سیدنا حضرت لوط سیدنا حضرت ہود علیہم السلام اور بعض حضرات نے کسی دوسرے مقصد کیلئے اپنی اس اسپیشلی دعا کا استعمال فرمایا جیسے سیدنا حضرت ابراہیم، سیدنا حضرت اسماعیل، سیدنا حضرت یعقوب، سیدنا حضرت یوسف علیہم السلام مگر پیارے نبی ﷺ نے اپنی اس اسپیشلی دعا کو دنیا میں استعمال نہ فرمایا بلکہ قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کیلئے محفوظ رکھا کہ ایک ہی دعا میں پوری امت مسلمہ کا کام ہو جائے اور اس اسپیشلی دعا کا فائدہ بھی اسی امتی کو جو دنیا سے سرمایۂ ایمان ساتھ لے جائے یعنی ایمان پر خاتمہ نصیب ہو۔ کسی بے ایمان کو قیامت میں پیارے نبی ﷺ کی شفاعت سے کچھ حصہ ملنے والا نہیں خصوصاً ان بے ایمانوں کو جو پیارے نبی ﷺ کی شان شفاعت کے منکر ہیں۔ ان مواقع پر شرک نہ کرنے سے مراد کفر نہ کرنا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ نہیں معاف فرمائے گا یہ کہ کفر کیا جائے اسکے ساتھ اور معاف فرمادیگا اسکو جو اس سے کم ہے جسکے لئے چاہے گا اور جو کفر کریگا اللہ کیساتھ تو گمراہ ہوگیا، ہے وہ دور والی گمراہی میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۶) اس آیت کریمہ میں بھی شرک سے مراد کفر ہے ورنہ یہ لازم آیگا کہ مشرک تو نہ بخشے جائینگے اور تمام کافر بخش دیے جائینگے حالانکہ یہ مسلمات کے خلاف ہے۔ وہابی، مرزائی، چکڑالوی مشرک تو نہیں مگر کافر ضرور ہیں اور انکاریز روشن جہنم میں ہو چکا ہے جنت سے انکا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کے بھی کئی درجے ہیں۔ بعض تو پیارے نبی ﷺ کی شفاعت سے جہنم میں داخل ہی نہیں ہونگے سیدھے پروانہ جنت مل جائے گا۔ اور بعض اگر جلے بھی گئے ہوں تو فوراً جہنم سے باہر نکل آئینگے اور بعض شفاعت نبی ﷺ کے طفیل جلد از جلد جنت میں داخل ہونگے اور بعض کے درجات جنت میں بلند ہونگے۔ قیامت میں شفاعت بڑے بڑے کام کریگی۔

پرساں نہ ہوگا جب کوئی میدانِ حشر میں
کام آئے گی ہمارے شفاعت حضور کی (یانبی)

(۲۱۷۴) ایک مرتبہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیارے نبی ﷺ سے کوئی چیز باصرار مانگی اور پیارے نبی ﷺ کا پیارا دامن پیچھے سے پکڑ کر کھینچا کہ میری مطلوبہ چیز مجھے دیکر تشریف لے جائیں۔ پیارے نبی ﷺ نے شان بشریت کا مظاہرہ فرمایا اور جلالی حالت میں فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ کاٹ ڈالے حضرت عائشہ صدیقہ نے پیارے نبی ﷺ کے یہ کلمات جلالیہ سنے تو غمگین ہوگئیں پھر پیارے نبی ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ کو غمگین پایا تو انکو خوش کرنے کیلئے پیارے نبی ﷺ نے یہ مذکورہ دعا فرمائی۔ اہلسنت و جماعت پیارے نبی ﷺ کو بشر جانتے مانتے ہیں۔ بدعقیدہ لوگ اپنے اندھے دامنگیروں کو یہ سمجھا دیتے ہیں کہ اہلسنت پیارے نبی ﷺ کو بشر نہیں مانتے حالانکہ یہ سیاہ جھوٹ ہے۔ بلاشبہ اہلسنت پیارے نبی ﷺ کو بشر جانتے مانتے ہیں مگر نورانی بشر بے مثل بشر بے نظیر بشر، لاجواب بشر مانتے ہیں جبکہ بدعقیدہ لوگ پیارے نبی ﷺ کو اپنا جیسا بشر، معمولی بشر گاؤں کے چودھری اور ڈاکیے کی طرح جانتے اور مانتے ہیں۔ بلاشبہ پیارے نبی ﷺ کو اپنا جیسا بشر یا معمولی بشر، گاؤں کے چودھری اور ڈاکیے جیسا بشر جاننا ماننا کفر ہے۔ چونکہ پیارے نبی ﷺ نور ہوتے کیساتھ ساتھ بشر بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ

نے پیارے نبی ﷺ میں بشریت بھی رکھی ہے اور بشریت کیلئے غصہ وجلال لازم ہے۔ اگر میں کسی وقت غصہ وجلال کی حالت میں کسی مومن کو زبانی اذیت دیدوں یا برا بھلا فرمادوں، یا ماردوں تو میرے ان تمام اعمال کو اس مردمومن کے حق میں رحمت بنادے میری اس پر دعا کو الٹی کر کے لگاتا۔ پیارے نبی ﷺ کی کوئی دعاءبد دعاء نہیں ہے بلکہ سب دعاءرحمت ہیں۔ اور پیارے نبی ﷺ نے اپنی ہر دعاء کو اپنی امت کے حق میں دعاءرحمت بنادیا۔ اگر میں کبھی اپنے کسی دیوانے کے خلاف دعا فرمابھی دوں تو یا اللہ تعالیٰ تو اس دعاء کو برعکس قبول فرمانا۔ اگر نبی کسی کو بلاوجہ بھی سختی فرمادیں برا کہدیں ماردیں تو ان پر قصاص نہیں ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی بھی پکڑی اور بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا بھی مگر قصاص نہیں دیا۔ دشمنان صحابہ اس حدیث شریف کے ذریعہ اپنی دشمنی آلود کھوپڑیوں کی مرمت بھی کر لیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارےمیں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ انکا پیٹ نہ بھرے یہ مخالف دعا بھی دعاءرحمت ہو کر لگی کہ حضرت امیر معاویہ ایسے شکم سیر رہے کہ نہ جانے کتنوں کی شکم سیری کا ذریعہ زریں بن گئے۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہ سیدنا حضرت امام حسن وسیدنا حضرت امام حسین وسیدنا حضرت عقیل (برادر حضرت مولاعلی) کو لاکھوں روپے نذرانہ دیتے تھے۔ ایک بار حضرت امیر معاویہ نے حضرت امام حسن کو چار لاکھ روپے نذرانہ پیش کئے جو حضرت امام حسن نے قبول فرمائے۔ (مرقاۃ شریف) حضرت امیر معاویہ نے حضرت امام حسن کے لئے ایک لاکھ روپے سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ اتفاقاً ایک سال وظیفہ حضرت امام حسن کو نہ پہونچا آپنے خیال فرمایا کہ یاددہانی کیلئے حضرت امیر معاویہ کو ایک خط لکھا جائے تو پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیارے نواسے سے خواب میں فرمایا کہ اپنے جیسے مخلوق کو خط نہ لکھو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرو اور ایک دعا تلقین فرمائی کہ یہ بطور وظیفہ پڑھو۔ چنانچہ حضرت امام حسن نے وہ وظیفہ شروع فرمادیا ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ امیر معاویہ نے پندرہ لاکھ روپے خدمت حسنی میں بھیج دیئے۔ دو لاکھ تو دوسال کے مقررہ وظیفے کے اور تیرہ لاکھ روپے نذرانے کے۔ (ناہید) اور وہ دعا جو پیارے نبی ﷺ نے خواب میں تلقین فرمائی تھی وہ یہ ہے جو رفع حاجت کیلئے اکسیر ہے۔ اللھم اقذف فی قلبی رجائك واقطع رجائی عمن سواك حتیٰ لا ارجو احد اغیرك اللھم ماضعفت عنه قوتی وقصدت عنه عملی وکم تنته الله رغبتی ولم تبلغه مسالتی ولم یجر علیٰ لسانی مما اعطیتی من الاولین والآخرین من الیقین وضمنی به یا رب العالمین۔ ترجمہ۔ یا اللہ تعالیٰ بھر دے تو میرے دل میں اپنی بارگاہ کی امید اور منقطع فرمادے میری امید اپنے سوال سے یہاں تک کہ نہ امید رکھوں میں کسی سے سوائے تیرے۔ یا اللہ تعالیٰ جس چیز سے کمزور ہو میری طاقت اور کوتاہ ہوں جس چیز سے میرے عمل اور نہ پہونچے وہاں تک میری رغبت اور پہونچے وہاں تک میرا سوال اور نہ جاری ہو میری زبان پر وہ جو عطا فرمایا ہے تو نے اگلوں کو اور پچھلوں کو اور خاص فرما تو مجھ کو اسکے ساتھ اے تمام جہانوں کے مالک۔ ایک مرتبہ جنگ کے زمانے میں سیدنا حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (برادر حضرت مولاعلی) نے حضرت علی سے کہا کہ مجھے کچھ روپے کی ضرورت ہے عطا فرمایئے۔ حضرت علی نے فرمایا ابھی نہیں ہے۔ حضرت عقیل نے عرض کیا مجھے اجازت عنایت فرمایئے کہ میں حضرت امیر معاویہ کے پاس چلا جاؤں۔ حضرت علی نے فرمایا جاؤ چلے جاؤ۔ حضرت عقیل، حضرت امیر معاویہ کے پاس پہونچے تو حضرت امیر معاویہ نے آپکا بڑا ہی احترام فرمایا اور ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا (الصواعق المحرقہ) حضرت امیر معاویہ اور حضرات اہلبیت کرام کے درمیان بڑا ہی اُنس تھا مگر یہود ونصاریٰ نے ایسی تاریخیں گڑھ دی ہیں کہ خارجی ان تاریخی حوالوں سے حضرات اہلبیت کبار کی توہین کر کے اپنی تشنگیٔ بے ایمانی کو بجھاتے ہیں اور ان تاریخی حوالوں سے حضرات صحابہ کرام کی عظمت وشان کو نشانہ بناتے ہیں۔ مسلمانان اہلسنت اچھی طرح ذہن نشیں رکھیں جو تاریخ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے خلاف ہو وہ مردود ہے۔ حضرات صحابہ کبار اور حضرات اہلبیت اطہار کی عظمتوں کا ذکر قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں مذکور ومسطور ہے ہمیں اس پر یقین کرنا چاہیے اور

اسکے خلاف جو تاریخ ملے اسے رد کردینا چاہیے۔ سنی مسلمان وہی ہے جسکا دل حب اہلبیت اطہار اور عشق حضرات صحابہ کبار کا گہوارہ ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کے فضائل ومناقب کے سلسلے میں فقیر قدیری کی کتاب ''عظمت حضرات صحابۂ کبار'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۷۵) دعا میں ایسے الفاظ نہ کہے جائیں جس سے بے رغبتی اور بے اطمنانی کی بو آتی ہو کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے رزق دیدے اگر تو چاہے۔ اسکا یہ مفہوم یہ بھی ہوتا ہے کہ مجھے تو کوئی خاص ضرورت ہے نہیں اگر تو چاہتا ہے تو عطا فرمادے بلکہ دعاء میں عزم بالجزم اور یقین واصرار وتکرار ہونا چاہیے۔ دینا نہ دینا یہ تو بہر حال اسکی مرضی و منشا پر ہی موقوف ہے۔ بندے کے انداز والفاظ ایسے ہوں جس سے معلوم ہو کہ بندہ داتا کے دروازے پر بھکاری کی طرح موجود ہے۔

استجابت اسکے وسیلے سے خدا دیگا ضرور
ہاتھ دربار الٰہی میں اٹھائے رکھا (یا نبی)

اسی اعتماد کے ساتھ بارگاہ نبوی میں بھی استغاثہ پیش کرنا چاہیے اور ان سے مانگنا چاہیے۔

یا نبی ایک دولت عطا کیجئے — مجھ کو اپنی محبت عطا کیجئے
آپکے نام پر جان جائے — یا نبی یہ سعادت عطا کیجئے
خادم آستان بصیری ہوں میں — مجھ کو اپنی بصیرت عطا کیجئے

(۲۱۷۶) جو چیز ہماری نظر میں بڑی ہے اور مشکل ہے وہ دربار ایزدی میں قلیل اور آسان ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے پیارے نبی آپ فرمایئے سامان دنیا تھوڑا ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰) اگر اللہ تعالیٰ تمام جہاں کی تمام تمنائیں پوری فرمادے اور تمام دعائیں قبول فرمالے تو یہ تمام تمنائیں اور دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے بحر کرم کے ایک قطرے کو بھی نہ پہونچیں گی۔ اسکے کن فرمادینے سے سارے عالم کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

(۲۱۷۷) گناہ کی دعا نہیں مانگنا چاہیے کہ یہ دعا کرے کہ یا اللہ تعالیٰ مجھے شراب پینا نصیب فرما۔ فلاں مسلمان کو قتل کرنے کا موقع عطا فرما۔ اس طرح جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم ہے انکے توڑنے کی بھی دعا نہیں کرنا چاہیے جیسے کہ یا اللہ تعالیٰ! مجھے میرے ماں باپ سے دور فرمادے۔ اسی طرح ناممکن چیزوں کی دعا مانگنا بھی منع ہے جیسے کوئی دعا کرے کہ یا اللہ مجھے حالت بیداری میں ماتھے کی آنکھوں سے اپنا دیدار کرادے۔ یا فلاں مومن کو ہمیشہ دوزخ میں رکھ یا فلاں بے ایمان کو جنت عطا فرما۔ اسی لئے کفار ومشرکین، مرتدین و منافقین کو مرحوم، مغفور علیہ الرحمہ ورحمۃ اللہ علیہ کہنا جرم ہے۔ قبولیت دعا کیلئے ایک اہم شرط یہ بھی ہے کہ جو دعا مانگی جائے وہ ناجائز چیز نہ ہو ورنہ دعا ہی قبول نہ ہوگی۔ دعا کی قبولیت کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ دعا کرنے کے بعد اگر قبولیت میں بظاہر دیر لگے تو دل تنگ نہ ہو اور نہ رحمت خدا سے مایوس وناامید ہو۔ سیدنا حضرت موسیٰ وسیدنا حضرت ہارون علیہما السلام کی ہلاکت فرعون کی دعا کا چالیس سال کے بعد قبولیت کا اثر ظاہر ہوا۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں چالیس (۴۰) سال یا اسی (۸۰) سال روئے مگر اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوس نہ ہوئے بلکہ اپنے بچوں سے ارشاد فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ ہو، ناامید رحمت سے اللہ کی، بیشک نہیں مایوس ہوتے رحمت سے اللہ کی مگر ایسے لوگ جو ناشکرے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۷۴) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اے میرے غلامو! جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ کی۔ بیشک اللہ معاف فرمادیتا ہے تمام گناہوں کو بیشک وہی ہے بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۰) بندے کا کام ہے کہ دربار الٰہی میں دعا مانگے جائے۔ مانگنا بندے کا کام ہے اور دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے کام پر موقوف نہ کیا جائے۔ دعا کی قبولیت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ (۱) دعا مل جانا جو مانگا وہی مل گیا (۲) کسی دوسری نعمت کا مل جانا (۳) دعا کو ذخیرۂ آخرت بنادیا جائے (۴) کوئی آفت ٹل جانا (۵) ثواب مل جانا (۶) درجات بلند ہو جانا (۷) قبولیت دعا کا اثر دیر سے ظاہر ہونا تاکہ بندہ خوب دعا کرے۔

(۲۱۷۸) کسی کے سامنے اسکے لئے دعا کرنے میں چاپلوسی، خوشامد، ریا ونمائش کا احتمال ہے مگر پیٹھ پیچھے اگر کسی کیلئے دعا کی جائے تو اس سے اخلاص ہی ہوگا۔ مسلمان کی خیر خواہی بہترین عمل ہے اور مسلمان کی خدمت بہترین عبادت ہے۔ یہ جو فرشتہ مقرر کیا

مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ

جب تک جلد بازی سے کام نہ لے، عرض کیا گیا یارسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ کہے دعاء مانگنے والا کہ میں نے دعاء مانگی ہے

وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور میں نے دعاء مانگی ہے مگر نہیں دیکھا میں نے کہ قبول فرمائی گئی ہو میری دعاء تو دل تنگ ہو جائے وہ اُس وقت اور چھوڑ دے دعاء مانگنا۔

(۲۱۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مرد مسلمان کا دعاء کرنا اپنے بھائی کیلئے پس پشت مقبول ہے

عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دعاء کرنیوالے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرمایا جاتا ہے جب مرد مسلمان اپنے بھائی کیلئے دعاء خیر کرتا ہے تو مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔

(۲۱۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَاتَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ دعاء کرو اپنی جانوں پر اور نہ دعاء کرو اپنی اولاد پر

وَلَاتَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَاتُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور نہ دعاء کرو اپنے مالوں پر کہ نہ پاؤ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مانگی جائے اُس ساعت میں اللہ تعالیٰ کی عطا تو قبول فرمالی جائے تمہاری دعاء۔

(۲۱۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دعاء وہ عبادت ہے پھر تلاوت فرمائی آیت کریمہ پیارے نبی نے

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِبْنُ مَاجَةَ)

اور فرمایا مالک نے تمہارے دعاء کرو تم مجھ سے میں قبول فرماؤں گا تمہاری۔

(۲۱۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دعاء عبادت کا مغز ہے۔

पर और न दुआ करो अपनी औलाद पर और न दुआ करो अपने मालों पर कि न पाओ तुम अल्लाह तआला की तरफ से कि मांगी जाये उस साअत में अल्लाह तआला की अता तो कबुल फ़रमा ली जाये तुम्हारी दुआ।

2180 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दुआ इबादत है, फिर तिलावत फ़रमाई आयाते करीमा प्यारे नबी ने "और फ़रमाया मालिक ने तुम्हारे दुआ करो तुम मुझसे मैं कुबूल फ़रमाऊँगा तुम्हारी"।

2181 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुआ इबादत का मग्ज़ है।

2182 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई चीज़ ज़्यादा मुकर्रम अल्लाह तआला के नजदीक दुआ से।

2183 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं फेरती तक़्दीर को मगर दुआ और नहीं इज़ाफ़ा करती उम्र में मगर नेकी।

2184 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक दुआ फ़ायदा देती है उसमें जो बला नाज़िल हो चुकी है और उस बला में जो कि नाज़िल होगी, तो लाज़िम कर लो अपने आप पर ऐ अल्लाह तआला के बन्दों दुआ को।

2185 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई कि मांगे

جاتا ہے یہ ان فرشتوں کے علاوہ ہوتا ہے جو محافظ یا نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں۔ ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے انکے پیٹھ پیچھے دعا کیا کریں۔ تاکہ اس دعاء پر فرشتوں کی آمین بھی ملے اور پھر اس جیسی دعا خود کو بھی خود بخود مل جائے۔

(۲۱۷۹) کسی کیلئے دعاء، دعاء رحمت ہے اور کسی پر دعا، یہ دعاء زحمت ہے یعنی بددعا ہے۔ کوئی مسلمان نہ تو اپنی جانوں پر دعا کرے اور نہ اپنے اہل وعیال پر اپنے مالوں پر دعا بد کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کا وقت ہو اور وہ دعا بد ہی قبول ہو جائے اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جاؤ۔ یہ حدیث شریف ان لوگوں کیلئے خصوصیت کیساتھ درس عبرت ہے جن کے مزاج میں کوسنا، پیٹنا شامل ہے۔ بات بات کہہ دیتے ہیں یا اللہ تعالیٰ اب تو تو مجھے موت دیدے، یا اہل وعیال سے کہتے ہیں تم مرجاؤ تو اچھا ہے میرا پیچھا چھوٹے۔ مسلمانوں کو دعاء خیر کی عادت ڈالنا چاہیے اگر کوئی غصہ اور جلال کا موقع آ ہی جائے تو زبان پر ایسے کلمات جاری ہوں اللہ تجھے نیک کردے اللہ تجھے عقل سلیم سے نوازے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مظلوم کی بددعا سے بچو۔

(۲۱۸۰) دعا کرنے میں جہاں دربار الٰہی سے مانگنا ہے وہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا عبادت بھی ہے کہ اس میں اپنے بندے اور اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اظہار واعلان ہے اور یہ اظہار عبدیت اقرار ربوبیت بھی عبادت ہے۔ دعا کی قبولیت تو اپنی جگہ مگر اس عبادت پر اجر وثواب کا ملنا مزید ہے۔ کوئی نادان یہ فلسفہ نہ گڑھ لے کہ بندے سے بندے کا مانگنا بھی بندے کی عبادت ہے اور شرک ہے۔ لہٰذا خاصان خدا سے کچھ مانگنا یہ انکی عبادت کے مترادف ہے اور شرک ہے۔ اگر جہلیت کا یہی حال رہا تو پھر حاکم سے انصاف مانگنا حکیم سے دوا مانگنا اور مالداروں سے چندہ مانگنا بھی انکی عبادت قرار پائے گا اور پھر نادان لوگ اپنے خانہ ساز شرک کے شکنجے میں کستے نظر آئیں گے۔ حاکم، حکیم، اغنیاء سے مانگنا نہ تو یہ اصطلاحاً دعا ہے اور نہ کفر وشرک ہے۔ دعا شرعی اور ہے اور دعا لغوی اور ہے جیسے لفظ صلوٰۃ کہ اسکے شرعی معنی نماز ہیں اور لغوی معنی نزول رحمت اور دعا رحمت کے ہیں۔ اقیموا الصلوٰۃ قائم رکھو تم نماز اس میں صلوٰۃ کے شرعی معنی مراد ہیں صلوا علیہ میں لغوی معنی مراد ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کو ثبوت کے طور پر پیش فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز روزہ کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح دعا کا بھی حکم فرمایا ہے اور دعا کی قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ دعا کی قبولیت کے چند درجے ہیں جیسا کہ گزرا۔ پوری آیت کریمہ اس طرح ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور فرمایا مالک نے تمہارے دعاء کرو تم مجھ سے میں قبول فرماؤں گا تمہاری۔ بیشک جو تکبر کرتے ہیں عبادت سے میری عنقریب داخل ہونگے وہ جہنم میں ذلیل ہوکر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۲) دعا کے بعد عبادت کا ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا بھی عبادت ہے۔ دعاء مانگنا اکثر مستحب ہے۔ واجب نہیں لہٰذا آیت کریمہ میں یہ وعید اس شخص کیلئے ہے جو ازراہ تکبر دعاء نہ مانگے کہ یہ تو کفر ہے (لمعات شریف)

(۲۱۸۱) عبادت میں مقصود بالذات دعاء ہے کیونکہ عبادت کی حقیقت اور اسکا خلاصہ عاجزی انکساری اور خود کو دربار الٰہی میں ذلیل وعاجز سمجھنا اور اللہ تعالیٰ کی انتہائی عظمت کا اظہار کرنا۔ دعاء عبادت کا رکن اعلیٰ ہے۔ جیسے مغز کے بغیر ہڈی اور گودے کے بغیر چھلکا کوئی خاص قدر نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ بندے کے مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ بندے کی اپنی عاجزی انکساری خاکساری اور اللہ تعالیٰ کی برتری۔ دعا میں یہ دونوں چیزیں اعلیٰ طریقے پر موجود ہیں کہ عملی قولی طور پر بندہ اعتراف واقرار کرتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں تو سب کچھ ہے میں بھکاری ہوں تو داتا ہے میں فقیر ہوں تو امیر ہے میں محتاج ہوں تو غنی ہے اسلئے میں تیرے دروازے پر ہاتھ پھیلائے آیا ہوں۔

(۲۱۸۲) دربار ایزدی میں بندے کی قدر ومنزلت ہے تو دعاؤں کی برکت سے ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے نہیں پرواہ فرماتا تمہاری مالک میرا اگر نہ پکارنا ہو تمہارا۔ تو بلاشبہ جھٹلا دیا تم نے۔ تو جلد ہی ہوگا نہ جدا ہونیوالا عذاب (بصیرۃ الایمان ۸۸۰) دعا میں تمام عبادات شامل ہیں کہ وہ بھی بالواسطہ دعائیں ہیں۔ دعا بھی تقوے کا رکن ہے۔ لہٰذا یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کے خلاف نہیں جسمیں فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ۔ بیشک سب سے زیادہ بزرگی والا تم میں کا، بارگاہ میں اللہ کی، سب سے زیادہ تقوے والا

(۲۱۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں کوئی چیز زیادہ مکرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے۔

(۲۱۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَایَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا، اور نہیں اضافہ کرتی عمر میں مگر نیکی۔

(۲۱۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَآءِ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک دعاء فائدہ دیتی ہے اُس میں جو بلا نازل ہو چکی ہے اور اُس بلا میں جو کہ نازل ہوگی، تو لازم کرلو اپنے آپ پر اے اللہ تعالیٰ کے بندو! دعا کو۔

(۲۱۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْعُوْا بِدُعَآءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَاسَأَلَ اَوْکَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحْمٍ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی کہ مانگے دعاء مگر عطا فرماتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ منھ مانگی یا روک دیتا ہے اس سے کسی آفت کو اُس جیسی جب تک نہ دعا مانگے، کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی۔

(۲۱۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْأَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مانگو تم اللہ تعالیٰ سے اُسکے فضل کو، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ کہ مانگا جائے، اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔

दुआ मगर अता फ़रमाता है उसको अल्लाह तआला मुहँ मांगी या रोक देता है उससे किसी आफ़त को उस जैसी जब तक न दुआ मांगे किसी गुनाह की या कतए रहमी की।
2186 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मांगो तुम अल्लाह तआला से उसके फ़ज़्ल को इसलिये कि अल्लाह तआला पसंद फ़रमाता है यह कि मांगा जाये और बेहतरीन इबादत कुशादगी का इंतेजार है।
2187 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो न मांगे अल्लाह तआला से, नाराज़ होता है अल्लाह तआला उस पर।
2188 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि खोला जाता है उसके लिये तुममें से दरवाज़ा दुआ का तो खोल दिये जाते हैं उसके लिये दरवाज़े रहमत के और नहीं मांगी जाती अल्लाह तआला से कोई चीज यानि महबूब अल्लाह तआला की बारगाह में, उससे कि मागी जाये आफ़ियत।
2189 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिस शख़्स को अच्छा लगे कि कबुल फ़रमाये दुआ अललाह तआला उसकी सख़्तियों के वक़्त तो चाहिये कि कसरत करे दुआ की फ़राख़ी की हालत में।
2190 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुआ मांगो अल्लाह

ہے۔(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۴)

(۲۱۸۳) تقدیر کی تین قسمیں ہیں۔(۱) تقدیر مبرم (۲) تقدیر معلق (۳) تقدیر معلق مشابہ بالمبرم۔ تقدیر مبرم کسی طرح نہیں ٹلتی اور باقی دونوں قسموں کی تقدیروں میں تبدیلی و ترمیم ہوتی رہتی ہے۔ اس حدیث شریف میں تقدیر سے مراد یہی بعد والی تقدیر کی دونوں قسمیں ہیں۔ والدین اور اہل قرابت سے نیک سلوک (اچھا برتاؤ) عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ جب عمر نیکی کرنے میں گزاری تو اسکی عمر ضائع نہ ہوئی تو گویا اسکی عمر زیادہ ہوئی۔ تقدیر میں محو و اثبات ہوتا ہے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی دعاء سے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر شریف ساٹھ سے سو سال ہوگئی۔

(۲۱۸۴) اس حدیث شریف میں دعاء کے دو فائدے بیان فرمائے ہیں کہ دعاء سے آنے والی بلا رک جاتی ہے اور آئی بلا ٹل جاتی ہے۔ لہٰذا بلا آنے پر ہی دعاء نہ کی جائے بلکہ ہر وقت دعاء کی جائے تاکہ جو آنے والی بلا ہو رک جائے اور یہ بھی تقدیر معلق اور تقدیر معلق مشابہ بالمبرم سے متعلق ہے۔ بلا آنے کا انتظار نہ کیا جائے کہ جب آجائیگی تو دعاء کرینگے پل، پانی سے پہلے بنانا چاہیے۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسے ڈھال، تلوار کا وار روک لیتی ہے اور جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ایسے ہی دعاء آئی بلا کو ٹال دیتی ہے اور لگی آگ کو بجھا دیتی ہے لہٰذا مرد مومن کو دنیا میں ظاہری ہتھیاروں سے بھی لیس رہنا چاہیے اور دعا کے ہتھیار سے بھی آراستہ رہنا چاہیے۔

(۲۱۸۵) دعاء کی قبولیت کی چند صورتیں ہیں۔ دعاء بہر حال کسی نہ کسی صورت میں قبول ہوتی ہے۔ اگر منہ مانگی مراد نہ ملے تو دعاء کرنیوالا تنگ دل نہ ہو کیونکہ دعاء کسی نہ کسی صورت و درجے میں قبول ہوتی ہی ہے۔ لہٰذا منہ مانگی مراد نہ ملنا کبھی ہمارے لئے بہتر ہوتا ہے۔ انسان کبھی بری چیز کی دعاء نہ مانگے کہ وہ دعاء قبول بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ اس غلط دعاء کی تاثیر و فضیلت ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اگر بندے نے کوئی بری دعاء مانگی اور منہ مانگی مل گئی تو یہ دعاء کی قبولیت کا اثر نہیں ہے بلکہ ایسا ہونا ہی تھا اتفاقاً اس نے دعاء کے طور پر مانگ بھی لیا۔ ایسی دعاؤں پر ثواب تو کیا ملیگا بلکہ گناہ دامنگیر ہوتا ہے۔

(۲۱۸۶) اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل و کرم مانگا جائے اسکا عدل نہ مانگا جائے۔ عدل وہ ہے جو کام کا بدلہ ہو اور فضل وہ ہے جو بلا معاوضہ محض مہربانی سے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ عدل فرمائے تو ہم گنہگاروں کا بُرا حال ہو جائیگا اور فضل فرمائے تو پھر ہرا ہی ہرا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اسکا بعض فضل مانگا جائے نہ کہ کل فضل۔ اسکا فضل بے حد و بے انتہا ہے اور ہماری جھولی محدود و دستا ہی۔ کٹورے والا پورا سمندر مانگے تو دانائی کے خلاف ہے۔ مخلوق کا مزاج ہے کہ بار بار اگر اس سے مانگا جائے تو دل برداشتہ ہو جاتا ہے چڑ جاتا ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز ہے کہ مانگنے والا جتنا مانگے اللہ تعالیٰ اتنا ہی راضی ہوتا ہے۔ بحر رحمت موجیں مارنے لگتا ہے۔ دعاء کرنیوالے کو مایوس و اداس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسکی مہربانی کا انتظار کرنا چاہیے کیونکہ دربار الٰہی میں آس والے کی آس توڑی نہیں جاتی۔ اگر ظہور اجابت میں دیر ہو تو صبر کرنا چاہیے کہ صبر خود ایک عبادت ہے۔ کسی طبیب جسمانی سے دوا یا طبیب روحانی سے دعاء کی درخواست کرنا نہ تو یہ شکایت ہے اور نہ یہ انتظار اجابت کے خلاف ہے۔

(۲۱۸۷) جو شخص کبر و غرور اور بے نیازی کے طور پر دعاء نہ مانگے وہ بندہ غضب الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے

کبر و غرور چھوڑ دے کر عاجزی سدا
اللہ کو ہے بندے تری عاجزی عزیز (یانی)

سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب آتش کدۂ نمرود میں ڈالے گئے تو آپنے دعا نہ مانگی اس دعاء نہ مانگنے کی وجہ کبر و غرور نہ تھی بلکہ یہ وقت امتحان تھا اور دعاء کرنا بے صبری کا نشان ہو جاتا اسلئے صبر کا مظاہرہ فرماتے ہوئے آپنے دعاء نہ مانگی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک یا درود پاک کی کثرت، دعاء سے روک دے تو اسے دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ دیا جاتا ہے۔ یہاں بھی دعاء نہ مانگنا کبر و غرور کے باعث نہیں بلکہ یاد خدا اور یاد مصطفیٰ ﷺ میں مشغولیت و مصروفیت کی بنا پر ہے جو بارگاہ الٰہی بارگاہ محبوب الٰہی میں محبوب و مطلوب ہے۔

(۲۱۸۸) جسے دعائیں مانگنے کی توفیق مل جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے رحم و کرم کے دروازے کھول

(۲۱۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو نہ مانگے اللہ تعالیٰ سے، ناراض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر۔

(۲۱۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ کھولا جاتا ہے اُس کیلئے تم میں سے دروازہ دعاء کا تو کھولدیے جاتے ہیں اُس کیلئے

اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز یعنی محبوب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، اس سے کہ مانگی جائے عافیت۔

(۲۱۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص کو اچھا لگے کہ قبول فرمائے دعاء اللہ تعالیٰ اُس کی

عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِی الرَّخَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

سختیوں کے وقت تو چاہئے کہ کثرت کرے دعاء کی فراخی کے حالت میں۔

(۲۱۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دعاء مانگو اللہ تعالیٰ سے اور تم یقین رکھنے والے ہو دعاء کی قبولیت کا

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا غافل اور لاپرواہ دل کی دعاء۔

(۲۱۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب دعاء مانگو تم اللہ تعالیٰ سے تو مانگو اپنی ہتھیلیوں سے

وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور نہ دعاء مانگو اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کی پشتوں سے۔

तआला से और तुम यक़ीन रखने वाले हो दुआ की कुबूलियत का और जान लो कि अल्लाह तआला नहीं कबुल फ़रमाता ग़ाफ़िल और लापरवाह दिल की दुआ।

2191 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब दुआ मांगो तुम अल्लाह तआला से तो मांगो अल्लाह तआला से अपनी हथेलियों से और न दुआ मांगो अल्लाह तआला से अपने हाथों की पुश्तों से।

2192 हदीस शरीफ़:– दुआ मांगो तुम अल्लाह तआला से अपने हाथों की हथेलियो से और न दुआ मांगो तुम अल्लाह तआला से अपने हाथों की पुश्तों से, फिर जब तुम फ़ारिग हो जाओ तो फेर लो अपने हाथों की हथेलियों को अपने चेहरों पर.

2193 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक तुम्हारा पालनहार हया वाला करम वाला है हया फ़रमाता है अपने बन्दों से जब बुलन्द करे अपने हाथों को उसकी बारगाह में यह कि लौटा दे उन्हें ख़ाली।

2194 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब बुलन्द फ़रमाते अपने दस्तहाये मुबारका को दुआ में तो न गिराते अपने मुबारक हाथों को यहाँ तक फेर लेते दोनों हाथों को अपने चेहरा ए अनवर पर।

2195 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पसन्द फ़रमाते थे जामे दुआओं को

دیے ہیں۔ توفیق دعاء اور پھر دعا کیلئے اچھے الفاظ دعا مل جانا اور دعا کی طرف دل کا راغب ہو جانا سب اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دینا چاہتا ہے تو یہ ادائیں بھی سکھا دیتا ہے۔ عافیت کے معنی ہیں سلامتی اور اس حدیث شریف میں کامل سلامتی مراد ہے۔ زندگی و موت، قبر و حشر تمام ظاہری و باطنی، چھوٹی بڑی آفات و بلیات سے حفاظت و صیانت۔ یہ دعاء "جامع الدعاء" ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں کو اسی لئے پیدا فرمایا ہے تاکہ بندہ ان سے سلامتی کی دعائیں مانگے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ عافیت اسی میں ہے جسمیں اللہ تعالیٰ راضی ہو پیارے ﷺ نبی کی خیبر میں زہر خورانی، سیدنا حضرت فاروق اعظم کا پیارے نبی ﷺ کے مصلے شریف پر خنجر کھا کر شہید ہو جانا، سیدنا حضرت عثمان غنی کا قرآن کریم تلاوت فرماتے ہوئے جام شہادت نوش فرمانا، سیدنا حضور شہید اعظم کا میدان کربلا میں بے آب و دانہ مثل پروانہ شمع دین پر نثار ہو جانا عافیت ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ سے وہ عافیت مانگنا چاہیے جو اسکے علم پاک میں ہمارے لئے عافیت ہو نہ وہ عافیت جو ہمارے علم میں ہمارے لئے عافیت ہو۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی بہترین دعاء سکھائیے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا چچا جان! اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کے عافیت مانگو۔

(۲۱۸۹) مصیبت کے زمانے میں دعائیں مانگنا اور راحت کے زمانے میں اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جانا خود غرضی ہے۔ ہر حال میں ہر وقت دعا مانگنا شان عبدیت ہے اللہ تعالیٰ کو بندے کی خود غرضی ناپسند ہے بندے کی شانِ عبدیت پسند ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جب انعام فرمایا ہم نے انسان پر منہ پھیر لیتا ہے اور ہٹ جاتا ہے اپنی طرف کو اور جب پہونچی اسکو تکلیف تو ہو جاتا ہے مایوس۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۸۶) ایسے خود غرض ہونے کا حشر یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بندے پر مصیبت رہنے دو تاکہ اسی بہانے میرے دروازے پر حاضر رہے۔

(۲۱۹۰) دعاء کرتے وقت دعاء کرنیوالے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عظیم اور کرم عمیم سے میری دعاء کو ضرور قبول فرمائیگا۔ دعاء کے وقت تمام شرائط دعاء اور آداب دعاء کو پورا کرو تاکہ دل کو خود بخود یقین قبولیت ہو جائے اور پھر اسکے کرم پر یقین یہ سونے پر سہاگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آس والوں کو یاس میں مبتلا نہیں فرماتا۔ دعاء کی قبولیت کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ دعا کرنیوالے کا دعا میں دل لگے۔ اسی لئے خصوصیت کیساتھ اسکا ذکر فرمایا گیا۔ دعاء مانگتے وقت دل کہیں لگا ہو منہ کسی طرف ہو اور ہاتھ بارگاہ الٰہی میں پھیلے ہوں تو ایسی دعاء قبولیت کے لائق نہیں ہوتی۔ دعاء کی قبولیت کیلئے ضروری ہے ہاتھ زبان، دل دھیان سبکا مرکز ذات باری تعالیٰ ہو۔ دعاء کی قبولیت کے آداب و اسباب چہتر (۷۴) ہیں۔ ۱۔ دل کو خیال غیر سے خالی رکھے ۲۔ جسم پاک ہو ۳۔ کپڑے پاک ہوں ۴۔ جگہ پاک ہو ۵۔ دعاء سے پہلے کوئی عمل صالح کرے۔ ۶۔ حقوق العباد میں گرفتار نہ ہو یا تو ادا کرے یا پھر معاف کرائے ۷۔ حرام کھانے سے بچے ۸۔ حرام پینے سے بچے۔ ۹۔ حرام لباس پہننے سے بچے ۱۰۔ حرام کمائی سے بچے ۱۱۔ دعاء سے پہلے تمام گناہوں سے توبہ کرے ۱۲۔ اگر وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل خلوص قلب سے ادا کرے ۱۳۔ باوضو دعاء کرے۔ ۱۴۔ قبلہ رو دعاء کرے۔ ۱۵۔ مؤدب دوزانو بیٹھ کر دعاء کرے یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر یا بہ نیت شکر بحالت سجدہ دعاء کرے۔ ۱۶۔ اعضاء کو خاشع رکھے۔ ۱۷۔ دل کو حاضر رکھے۔ ۱۸۔ نگاہ نیچی رکھے۔ ۱۹۔ دعاء کے اول و آخر حمد خدا کرے۔ ۲۰۔ دعاء کے اول و آخر پیارے نبی ﷺ اور آپکے آل اطہار و اصحاب کبار پر درود شریف پڑھے۔ ۲۱۔ دعاء مانگتے وقت عظمت و جلال الٰہی میں ڈوب جائے۔ ۲۲۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم و کبیر نعمتوں رحمتوں کو یاد کرے جو اس پر ہیں اور اپنے گناہوں پر نادم ہو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر پورا یقین رکھے۔ ۲۴۔ اپنے عجز و احتیاج پر نظر رکھے۔ ۲۵۔ دعاء کے شروع میں اللہ تعالیٰ کو اسکے محبوب ناموں سے پکارے ۲۶۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی کو وسیلہ بنائے خصوصا قرآن کریم کو ۲۹۔ حضرات ملائکہ کرام کو وسیلہ بنائے۔ ۳۰ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کو وسیلہ بنائے۔ ۳۱۔ حضرات اولیاء کرام کو وسیلہ بنائے۔ ۳۲۔ اپنی زندگی میں جو نیک عمل اخلاص کے ساتھ کیا ہو اسکو

(۲۱۹۲) حدیث شریف: سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا

ترجمہ: دعاء مانگو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اور نہ دعاء مانگو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کی پشتوں سے،

فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو پھیر لو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنے چہروں پر۔

(۲۱۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک تمہارا پالنہار حیا والا کرم والا ہے، حیا فرماتا ہے اپنے بندے سے

اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

جب بلند کرے وہ اپنے ہاتھوں کو اسکی بارگاہ میں یہ کہ لوٹا دے انہیں خالی۔

(۲۱۹۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب بلند فرماتے اپنے دستہائے مبارکہ کو دعاء میں تو نہ گراتے اپنے مبارک ہاتھوں کو

حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یہاں تک کہ پھیر لیتے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرۂ انور پر۔

(۲۱۹۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے تھے جامع دعاؤں کو اور چھوڑ دیتے تھے اسکے علاوہ کو۔

(۲۱۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بہت جلد قبول ہونے والی دعاء، غائب کی دعاء ہے غائب کیلئے۔

(۲۱۹۷) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے اجازت مانگی پیارے نبی ﷺ سے

और छोड़ देते थे उसके अलावा को।

2196 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बहुत जल्द कुबूल होने वाली दुआ गायब की दुआ है गायब के लिये।

2197 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने इजाज़त मांगी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उमरे के बारे में तो इजाज़त अता फरममाई प्यारे नबी ने मुझे और इरशाद फ़रमाया कि शरीक रखना तुम हमको ऐ मेरे भय्या अपनी दुआ में और न भूल जाना हमको फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐसा कल्मा कि नहीं खुश करता मुझको उसके बदले सारी दुनिया का मिल जाना

2198 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन हैं कि नहीं रद होती उनकी दुआ, 'रोज़ेदार' कि जब इफ़्तार करे और अदल करने वाला हाकिम और मजलूम की दुआ, बुलन्द फ़रमाता है उसकी दुआ को बादलों के ऊपर और खोल दिये जाते हैं उस दुआ के लिये आसमान के दरवाजे और फ़रमाता है रब्बे कदीर कि कसम है मुझे अपनी इज़्ज़त की, ज़रूर मदद फ़रमाऊँगा मैं तेरी अगरचे कुछ वक़्त के बाद हो।

2199 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन दुआयें मकबूल हैं कोई शक नहीं उनके मकबूल होने में, वालिद की दुआ, मुसाफ़िर की दुआ, मज़लूम की दुआ।

وسیلہ بنائے۔ ۳۳۔ پورے ادب و احترام کیساتھ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے۔ ۳۴۔ ہتھیلیاں پھیلی رہیں ہتھیلیوں میں خم نہو۔ ۳۵۔ ہاتھ دعاء میں کھلے رہیں کپڑے وغیرہ سے ڈھکے نہ ہوں۔ ۳۶۔ دعاء نرم و پست آواز سے ہو۔ ۳۷۔ دعاء میں اخروی حاجات کو پہلے مانگے۔ ۳۸۔ دعاء میں تکرار و اصرار کرے۔ ۳۹۔ دعا میں عدد طاق و وتر ہوں ۴۰۔ دعاء کرنیوالا دعاء کے معنیٰ کو بھی سمجھتا ہو۔ ۴۱۔ دعاء پورے عزم و جزم یعنی مکمل یقین و اعتماد کیساتھ ہو۔ ۴۲۔ دعاء میں جامع دعائیں کی جائیں الفاظ مختصر ہوں اور معانی زیادہ۔ ۴۳۔ دعاء میں الفاظ کی سجاوٹ و بناوٹ اور تکلف سے احتراز کیا جائے۔ ۴۴۔ دعاء میں راگ سے پرہیز کیا جائے۔ ۴۵۔ بہتر یہ ہے کہ ماثورہ اور مسنونہ دعائیں مانگی جائیں۔ ۴۶۔ اپنے ساتھ تمام مسلمانوں کو بھی اپنی دعاء میں شریک کرے۔ ۴۷۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی کل حاجات مانگے۔ ۴۸ دعاء میں والدین کریمین اور حضرات مشائخ کرام کو بھی شریک کرے ۴۹۔ پہلے اپنے لئے پھر والدین کیلئے پھر تمام مسلمانوں کیلئے دعاء مانگے۔ ۵۰۔ ایسے مقامات پر دعاء مانگے جہاں دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔ ۵۱۔ ایسے اوقات میں دعاء مانگے جو دعاء کیلئے اکسیر ہیں۔ ۵۲۔ دعاء کو آمین پر ختم کرے۔ ۵۳۔ بعد دعاء اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرے۔ ۵۴۔ دعاء کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت پر ایمان رکھتے ہوئے دعاء کی قبولیت کا یقین کرے۔ ۵۵۔ دعاء کرنیوالا اللہ تعالیٰ کے سچے وعدے پر یقین رکھے۔ ۵۶۔ دعاء کے دوران حزن و ملال نہ لائے۔ ۵۷۔ دعاء کے درمیان فرحت و نشاط رکھے۔ ۵۸۔ دعاء کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ ۵۹۔ اپنے گناہوں کا خیال کرکے دعاء ترک نہ کرے۔ ۶۰۔ تندرستی و صحت فراخی و مستی کی حالت میں دعاء مانگے۔ ۶۱۔ جس چیز کا انجام یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ یہ میرے حق میں اچھی ہے یا بری تو بغیر شرط خیر دعاء نہ کرے۔ ۶۲۔ دعاء تنہائی میں کرے کیونکہ پوشیدہ ایک دعاء، اعلانیہ ستر دعاؤں کی برابر ہے۔ ۶۳۔ دعاء سے پہلے مسواک کرے۔ ۶۴۔ جہاں تک ممکن ہو دعاء عربی زبان میں کی جائے۔ ۶۵۔ اگر دوران دعاء نیند آئے تو جگہ بدل دی جائے۔ ۶۶۔ غضب و غصہ کی حالت میں بددعا نہ کرے۔ ۶۷ دعاء میں تکبر سے بچے۔ ۶۸۔ دعاء میں شرم سے بھی بچے۔ ۶۹۔ دعاء میں چیخنا چلانا نہیں چاہیے۔ ۷۰۔ دعاء میں صرف اپنے مدعا پر نظر رکھے۔ ۷۱۔ نفس دعاء کو مقصود اصلی جانے کہ عبادت ہے۔ ۷۲۔ صرف اپنی دعاء پر اکتفاء نہ کرے بلکہ بزرگان دین، بچوں، مسکینوں، بیواؤں کیساتھ حسن سلوک کرکے ان سے اپنے لئے دعا کرائے۔ ۷۳۔ صحابہ کرام سے اپنے لئے دعائیں کرائیں۔ ۷۴۔ بیماروں سے اپنے لئے دعائیں کرائیں۔ ان قبولیت کے آداب و اسباب کو تفصیلات کے ساتھ پڑھنا ہوں تو فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاف کا صفحہ ۴۵۵ تا صفحہ ۴۸۹ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۹۱) دعاء مانگتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف پھیلاؤ اور ہاتھوں کی پشت زمین کی طرف رکھو کیونکہ داتا کے سامنے لینے والا ہاتھ ہی پھیلاتا ہے۔ اسمیں اظہار عجز زیادہ ہے۔ البتہ جن دعاؤں میں آفات و بلیات سے بچنے کیلئے مانگا جائے وہاں سنت یہ ہے کہ پہلے ہتھیلیاں پھیلائی جائیں پھر آسمان کی طرف ہاتھ کی پشتیں کردی جائیں۔ پیارے نبی ﷺ نماز استسقاء میں اسی طرح دعاء مانگتے تھے۔ اس انداز و طرز ادا میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کا حال بدل دے خشکی ہے تری سے بدل دے قحط کو فراخی سے بدل دے۔ گرانی کو ارزانی سے بدل دے۔

(۲۱۹۲) پھیلے ہوئے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترتی ہے۔ ان ہاتھوں کے ذریعہ رحمت منہ پر بھی پہونچ جاتی ہے یہ عملی سنت ہے۔ اتباع سنت میں برکت ہے۔ دعاء میں ہاتھ اٹھانا آداب دعاء میں سے ہے۔ (حصن حصین شریف) ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے جائیں کیونکہ آسمان دعاء کا قبلہ ہے۔ رزق و رحمت اترنے کی جگہ ہے۔ نہ کہ اسلئے کہ معاذ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ آسمان میں رہتا ہے۔ خزانے وہاں موجود ہیں نہ کہ بادشاہ وہاں موجود ہے۔ ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لینا سنت ہے اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو مثلاً کھانا کھایا ہو اور شوربا ہاتھ میں لگا ہوا ہو مگر جیسے اذان کے بعد کی دعاء تو وہ ہاتھ اٹھا کر ہی مانگی چاہیے۔ فاتحہ میں کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگی چاہیے۔ ہاتھ اٹھانے میں تبلیغ دعاء بھی ہے بعض حضرات علماء

کرام نے فرمایا اگر مجمع میں کھانا کھایا جائے تو اس کھانے کے اخیر میں ہاتھ اٹھا کر دعاء نہ مانگی جائے تا کہ ان لوگوں کو شرمندگی نہ ہو جو ابھی تک کھانے میں مشغول ہیں۔ جن احادیث کریمہ میں یہ مذکور ہے کہ پیارے نبی ﷺ سوائے استسقاء کے اور دعاؤں میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے وہاں زیادہ اونچے ہاتھ اٹھانا مراد ہے کیونکہ نماز استسقاء کے بعد دعا میں پیارے نبی ﷺ ہاتھ سر اقدس سے اونچے اٹھاتے تھے اور باقی دعاؤں میں ہاتھ سینۂ مبارکہ کے مقابل فرماتے تھے۔

(۲۱۹۳) اللہ تعالیٰ شرم و حیاء کے ظاہری معنی سے پاک و منزہ ہے۔ بلکہ ان سے ان کا نتیجہ مراد ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ بندے کے پھیلے ہوئے خالی ہاتھوں کو خالی پھیر دے۔ کسی نہ کسی صورت اور درجے میں دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۲۱۹۴) تنخواہ لینے والے خزانے پر جمع ہوتے ہیں کہ خزانے میں انکی تنخواہیں ہیں نہ کہ خود بادشاہ۔ اسی طرح آسمان دعاء کا قبلہ ہے اور رزق و رحمت آنے کی جگہ۔ اسلئے دعاء میں آسمان کی طرف منہ کیا جاتا ہے جیسے نماز میں منہ کعبہ شریف کی طرف کیا جاتا ہے۔

(۲۱۹۵) جامع دعاء وہ دعاء ہے جس میں الفاظ مختصر ہوں اور معانی زیادہ ہوں جیسے قرآنی جامع دعاء رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ترجمہ۔ اے ہمارے رب عطا فرما تو ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہمکو آگ کے عذاب سے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) جیسے مسنون جامع دعاء اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ ترجمہ اے اللہ تعالیٰ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے معافی کا اور سلامتی کا دین میں اور دنیا میں اور آخرت میں۔ عمومی حالات میں پیارے نبی ﷺ جامع دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے۔ خصوصی مواقع پر دوسری خصوصی دعاؤں کا بھی اہتمام فرمایا ہے۔ یہ حدیث شریف عمومی حالات کی ترجمان ہے۔

(۲۱۹۶) جب ایک مومن اپنے مومن بھائی کیلئے اسکے پیٹھ پیچھے دعاء کرتا ہے تو اس میں ریاء و نمود نہیں ہوتا بلکہ اخلاص ہی ہوتا ہے اور اسمیں اپنے بھائی کی خیر خواہی کا جذبہ بدرجۂ اتم ہوتا ہے۔ سامنے دعاء کرنے میں خوشامد چاپلوسی کا احتمال ہو سکتا ہے۔

(۲۱۹۷) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول اسلام سے پہلے عمرہ کی نذر مانی تھی جو پوری نہ کر سکے تھے۔ قبول اسلام کے بعد پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نذر پوری کر دو۔ تب اجازت نبی ﷺ پا کر حضرت عمر عمرہ کیلئے روانہ ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت عمر کو بھیا فرمایا مگر کبھی کسی صحابی نے پیارے نبی ﷺ کو بھائی یا بڑا بھائی اور بھیا کہہ کر نہ پکارا تو پھر کسی وہابی کو کیا حق پہونچتا ہے کہ وہ پیارے نبی ﷺ کو بھائی، بڑا بھائی یا بھیا کہنے کی جرأت و جسارت کرے یہ تو کریم کا کرم کریمانہ ہے کہ غلام کو بھیا فرما دیا۔ غلاموں کا حق نہیں بنتا کہ وہ آقا کو بھائی یا بھیا کہیں۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام یا رسول اللہ یا نبی اللہ ہی کہتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ کو بھائی یا بھیا کہہ کر پکارنا حرام ہے۔ ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ حاجی سے اپنے لئے دعاء کرانا سنت ہے۔ کوئی بدبخت یہ خیال نہ کرے کہ پیارے نبی ﷺ تو خود ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں بلکہ یہ تو تعلیم و تبلیغ ہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کیلئے دعاء کرنا ان پر درود شریف پڑھنا ہے یعنی ہم پر درود شریف پڑھنا نہ بھولنا تا کہ اسکی برکت سے تمہاری دعاؤں کی قبولیت میں اور بھی چار چاند لگ جائیں۔ پیارے نبی ﷺ کیلئے بہترین دعاء آپ پر درود شریف پڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو دعاء دینا یہ بھیک مانگنے کا طریقہ اور بھیک پانے کا گُر ہے۔ حضرت فاروق اعظم کا یہ فرمان عالیشان کہ مجھے دنیا مل جانے سے زیادہ پیارے نبی ﷺ کے اس کلمے نے خوش کیا کہ پیارے نبی ﷺ نے مجھے اپنا بھیا ارشاد فرمایا۔ یہ جملہ فخریہ نہیں بلکہ شکریہ کے طور پر ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے مجھے اتنے عظیم خطاب سے نوازا کہ اپنا بھیا فرمایا۔ اس جملے سے بھی حضرت فاروق اعظم کی عظمت و بزرگی کا پتہ چلتا ہے کہ آپ دنیا و آخرت میں قابل صد افتخار ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے لئے حکم دعاء فرمایا اور پھر فرمایا کہ مجھے بھولنا نہیں۔ معلوم ہوا کہ سیدنا عمر کا شانہ یہ رہے۔ یہ ایسی بیش بہا نعمتیں اور نوازشیں ہیں کہ تمام دنیا کی نعمتیں اس پر قربان ہیں۔ حجاج کرام جب حج کو جائیں تو خاموشی سے چپکے سے نہ جائیں بلکہ

مسلمان بھائیوں کو بتا کر اعلان کر کے جائیں تا کہ مسلمان بھائی ان سے اپنے حق میں دعائیں کرائیں۔ یہ جو آج کل فیشن چلا ہے کہ خاموشی سے حج کو چلے جانا اور چپکے سے واپس گھر آجانا اسمیں مسلمان بھائیوں کا نقصان ہے کہ وہ دعاء کرانے سے محروم رہ جاتے ہیں اور وہی طریقہ صحیح ہے جو بزرگان دین کا رہا ہے کہ جب حج کو جاتے ہیں تو وہ جلوس کی شکل میں اور آتے ہیں تو جلوس کی شکل میں تا کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان حاجی صاحب کی دعاء سے محظوظ ہو سکیں۔ بعض لوگ ریا کا جھانسہ دیتے ہیں کہ اس میں دکھاوا ہے تو انہیں داڑھی کے بارے میں سوچنا ہوگا کہ اس میں بھی ریا ہے اور خود حج جو لاکھوں مسلمانوں کے درمیان ہوگا یہ بھی ریا ہے کہ نہیں۔ ریاوہ مذموم ہے جو ریا کاری کی نیت سے کیا جائے۔

(۲۱۹۸) ان تین شخصوں سے مراد ایمان والے، ایمان والیاں ہیں۔ بے ایمان کا کسی بشارت میں کوئی حق نہیں ہے۔ وقت افطار یہ عبادت سے فارغ ہونے کا وقت ہے لہٰذا عبادت کے اخیر میں دعاء مانگنا چاہیے۔ کہ عبادت کے بعد دعائیں خصوصیت کیساتھ قبول ہوتی ہیں۔ مسلمان حاکم کا ایک گھڑی عدل و انصاف کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے کہ اس عدل و انصاف سے خلق خدا کا نظام قائم ہے۔ مظلوم جانور کی بھی دعاء قبول ہوتی ہے۔ مظلوم و مضطر بے قرار ہوتا ہے اور بیقرار کی دعاء عرش پر قرار کرتی ہے۔ دعاء کو بادلوں پر اٹھانا اور آسمان کے دروازے کھولے جانا یہ دعاء کے جلد قبول ہونے سے کنایہ ہے مظلوم کی دعائیں قبولیت کی تاخیر اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ ظالم کو جلد نہیں پکڑتا بلکہ اسے توبہ کرنے اور مظلوم سے معافی مانگنے کا موقع فراہم فرماتا ہے اگر وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھالیتا ہے تو اچھا ہے ورنہ اسکی پکڑ لازمی ہوگی۔

(۲۱۹۹) اولاد کے حق میں باپ کی دعاء بھی قبول ہے اور بددعاء بھی۔ چونکہ باپ اکثر دعائیں ہی دیتا ہے اسلئے دعا کا ذکر فرمایا بددعاء کا ذکر نہ فرمایا۔ والد سے مراد باپ، ماں، دادا سب ہیں چونکہ دادا بھی بالواسطہ باپ ہی ہے کہ باپ کا بھی باپ ہے۔ ماں کی دعاء اولاد کے حق میں اور بھی جلد قبول ہوتی ہے۔ مسافر و مظلوم کی دعاء بھی جلد قبول ہوتی ہے مسافر و مظلوم کو چاہیے کہ خوب دعائیں کریں۔

(۲۲۰۰) نعمتیں چھوٹی ہوں یا بڑی سب اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں یہ نہ سوچنا چاہیے کہ اتنی بڑی بارگاہ سے اتنی چھوٹی چیز کیا مانگی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تو ایسی ہے کہ وہاں سے ہر چیز مانگی جائے۔ غلام اپنے آقا سے ہر چیز مانگا ہی کرتا ہے۔ جوتے کا تسمہ اگر چہ ایک معمولی چیز ہے مگر اسکا بھی سوال اللہ تعالیٰ سے کیا جائے ایک روایت میں ہے کہ نمک بھی اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ پڑوسن سے نمک مانگنا شرک ہے۔ بعض نادانوں کو شرک کا ہیضہ ہو گیا ہے وہ ہر جگہ اناپ شناپ شرک کا حکم لگائے پھرتے ہیں۔

(۲۲۰۱) اگر کبھی پیارے نبی ﷺ کے جسم اقدس پر قمیص مبارک نہ ہوتی اور آپ دعاء کیلئے ہاتھ بلند فرماتے تو آپکی بغل شریف کی سفیدی دکھائی دیتی۔ اس قدر اونچا ہاتھوں کو فرمانا یا تو نماز استسقاء کے موقع پر ہوتا تھا یا پھر کبھی بیان جواز کیلئے اس کا یہ مطلب نہیں۔ ہے کہ پیارے نبی ﷺ بنا قمیص کے نماز ادا فرماتے تھے۔ بنا قمیص کے نماز پڑھنا تو سخت مکروہ ہے۔ بعض ننگے لوگ بغیر قمیص نماز پڑھتے ہیں اور اس حدیث شریف کو آڑ بناتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ننگے کندھے نماز پڑھنے کی ممانعت "باب الستر" میں گزر چکی ہے۔

(۲۲۰۲) عمومی حالات میں پیارے نبی ﷺ دعاء میں ہاتھ کندھوں کے مقابل یا سینے کے مقابل رکھتے تھے۔ خصوصی حالات میں ہاتھوں کو سر تک یا سر سے اوپر تک بلند فرماتے تھے کہ بغلہائے مبارکہ کی سفیدی نظر آتی جیسے نماز استسقاء کے موقع پر۔

(۲۲۰۳) جن دعاؤں میں پیارے نبی ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعاء فرماتے تو ہاتھوں کو منہ پر پھیر لیتے تھے۔ اور جن دعاؤں میں ہاتھ نہ بلند فرماتے تو ہاتھ منہ پر بھی نہ پھیرتے تھے جیسے نماز کے قعدے کی دعاء اور سونے کے وقت کی دعا۔

(۲۲۰۴) عام دعاؤں میں ہاتھ سینے اور کندھے تک اٹھانا سنت ہے۔ خاص حالات میں اور بھی اونچے کئے جا سکتے ہیں جیسے نماز استسقاء وغیرہ۔ استسقاء پڑھتے وقت کلمے شریف کی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا جائے جس سے ظاہر ہو کہ یا اللہ میرا نفس امارہ مجرم ہے اور یہ بندہ عاصی و خاطی حاضر در ہے عفو و درگزر فرما۔ ابتہال یہ عاجزی و زاری کے اظہار کو کہتے ہیں ایسے مواقع پر دعاؤں میں ہاتھ

فِی الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِیْ وَ قَالَ اَشْرِكْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَآئِكَ وَلَا تَنْسَنَا

عمرے کے بارے میں تو اجازت مرحمت فرمائی پیارے نبی نے مجھے اور ارشاد فرمایا کہ شریک رکھنا تم ہمکو اے میرے بھیا اپنی دعاؤں میں اور نہ بھول جانا ہمکو

فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْیَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

فرمایا پیارے نبی نے ایسا کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجھ کو اُسکے بدلے ساری دنیا کا مل جانا۔

(۲۱۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین ہیں کہ نہیں رد ہوتی انکی دعا، روزے دار کہ جب افطار کرے

وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ

اور عدل کرنے والا حاکم اور مظلوم کی دعا، بلند فرماتا ہے اُسکی دعاء کو بادلوں کے اُوپر اور کھولدیے جاتے ہیں اُس دعا کیلئے آسمان کے دروازے

وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

اور فرماتا ہے رب قدیر کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی ضرور مدد فرماؤں گا میں تیری اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہو۔

(۲۱۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تین دعائیں مقبول ہیں، کوئی شک نہیں

فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُنکے مقبول ہونے میں، والد کی دعاء، مسافر کی دعاء، مظلوم کی دعاء۔

(۲۲۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چاہیے کہ مانگے ہر ایک تم میں کا اپنے مالک سے اپنی حاجتیں کل کی کل

حَتّٰی یَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

یہاں تک کہ مانگے اپنے جوتے کا تسمہ جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔

2200 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चाहिये कि मांगे हर एक तुममें का अपने मालिक से अपनी हाजतें कुल की कुल, यहाँ तक कि मांगे अपने जूते का तस्मा जब कि वो टूट जाये।

2201 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बुलन्द फ़रमाते थे अपने दस्तहाये मुबारका को दुआ में यहाँ तक कि दिखाई देती थी सफ़ेदी आपकी दोनों बगलों की।

2202 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुहेल इब्ने सअद ने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रखते थे अपनी दो उंगलियों को मुकाबिल अपने कन्धों के और दुआ फ़रमाते।

2203 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब दुआ फ़रमाते तो बुलन्द फ़रमाते अपने दस्तहाये मुबारका और फेरते अपने दस्तहाये मुबारका को अपने चेहरा ए अनवर पर।

2204 हदीस शरीफ़:– दुआ का तरीका यह है कि बुलन्द करे अपने हाथों को अपने कन्धों के मुक़ाबिल या क़रीब कन्धों के और तरीका ए इस्तेगफ़ार यह है कि इशारा करे एक उंगली से और आजज़ी करना यह है कि फैलाये अपने दोनों हाथों को खूब और एक रिवायत में फ़रमाया कि आजजी करना यूँ है और बुलन्द फ़रमाया अपने हाथों को और रखा हाथों की पुश्तों को अपने चोहरा ए अनवर के सामने।

2205 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने उमर से मरवी बेशक वो फ़रमाते हैं कि तुम्हारा ज्यादा बुलन्द करना अपने

سر سے اوپر اٹھانا چاہئیں اور ہاتھوں کو اتنا اوپر اٹھانا چاہیے کہ ہاتھوں کی پشت چہرے کی طرف ہو جائے۔

(۲۲۰۵) ہر دعاء میں ہاتھوں کو سر سے اونچا اٹھانا اور دعاؤں میں فرق نہ کرنا کہ کس دعاء میں کتنے اونچے ہاتھ اٹھائے جائیں یہ خلاف سنت ہے اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہیے۔ بدعت کے ایک معنی تو نئے کام کے ہیں یعنی جو کام پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے بعد ایجاد ہوا ہو اور اس بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدعت حسنہ۔ (۲) بدعت سیئہ۔ جمع قرآن کریم کے موقع پر بعض حضرات صحابہ کرام نے سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تھا کہ آپ وہ کام کیوں کر رہے ہیں جو پیارے رسول ﷺ نے نہیں کیا تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم یہ کام اچھا ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۰ رکعت نماز تراویح کی جماعت کا اہتمام فرمایا تو فرمایا۔ یہ اچھی بدعت ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔ بدعت کے ایک دوسرے معنی خلاف سنت کام یہ بدعت ہمیشہ سیئہ ہی ہوتی ہے اس حدیث شریف میں بدعت سے یہی بدعت سیئہ یعنی دوسرے معنی مراد ہیں۔ کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے عموماً دعاء میں ہاتھ سینے تک اٹھائے ہیں اور لوگ عموماً سر سے اونچے ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں تو یہ خلاف سنت ہے بدعت سیئہ ہے سنت کے چھوڑنے سے باز آ جانا چاہیے۔ بعض لوگوں پر خبط سوار ہے کہ وہ ہر بدعت کو گمراہی قرار دیکر ایمان والوں کو جہنم کا ٹکٹ تھمانے کے درپے ہیں وہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ بدعت کی مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "بدعت کی حقیقت" ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۲۰۶) پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کو یہ پیاری تعلیم دی ہے کہ جب تم کسی کیلئے دعاء کیا کرو تو پہلے اپنے لئے دعاء کیا کرو تا کہ بے پرواہی و بے نیازی کا شبہ نہ ہو اس سے یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ جو آپ اپنے لئے پسند کر رہے ہیں وہی اپنے دینی بھائی کے لئے بھی پسند کر رہے ہیں یہی حدیث شریف میں حکم بھی ہے۔ یہ قاعدہ بھی اکثر یہ ہے نہ کہ کلیہ۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرما ابو اوفی کی آل پر۔

(۲۲۰۷) نہ تو ایسے گناہ کی دعاء کرے جو خود اس سے متعلق ہو جیسے اے اللہ تعالیٰ مجھے شرابی بنا دے اور نہ ایسے گناہ کی دعاء کرے جو دوسروں سے بھی متعلق ہوں جیسے مجھے فلاں غیر عورت سے ملا دے یا مجھے اتنی دولت سے نواز کہ میں اپنے رشتہ داروں کو اپنا غلام بنا سکوں۔ ایسی دعائیں جو لازم و متعدی گناہوں پر مشتمل ہوں ممنوع ہیں۔ یہاں بھی قبولیت کی صورتیں بیان فرمائی گئیں ہیں۔ (۱) منہ مانگی فوراً مل جائے۔ (۲) دعاء کو ذخیرۂ آخرت بنا دیا جائے۔ (۳) اس دعاء کے عوض گناہوں کو مٹا دیا جائے یا پھر درجات بلند فرما دئے جائیں۔ دعاء کسی نہ کسی صورت اور کسی نہ کسی درجے میں قبول ہوتی ہے۔ بظاہر اگر دیر ہو تو ملول و مایوس نہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نعمت اتنی ہے کہ مانگنے والے مانگتے مانگتے تھک جائیں لیتے لیتے پکار اٹھیں ع

دامن ہی اپنا تنگ ہے تیرے یہاں کی نہیں

مگر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کسی قسم کی کوئی کمی آ ہی نہیں سکتی اسکے خزانوں کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے بے حد و بے شمار ہیں۔ اگر سارا جہاں دعائیں مانگے تو در بار ایزدی سے کوئی بھی محروم، مایوس، نامراد و ناکام نہ ہوگا۔

(۲۲۰۸) مظلوم اس وقت تک مظلوم ہے اور اسکی دعاء اس وقت تک مستجاب و مقبول ہے جب تک وہ ظالم سے زبان یا ہاتھ یا حاکم کے ذریعہ بدلہ نہ لے جس سے اسکی مظلومیت ختم ہو جائے۔ حاجی کی دعاء بھی اس وقت تک مقبول و مستجاب جب حج و عمرہ سے واپسی پر اپنے رہائشی مکان میں قدم نہ رکھ دے۔ اسلئے مسلمان، حجاج کرام سے اپنے لئے دعائیں کراتے ہیں اور اسی نظریئے سے حجاج کرام جلوس کی شکل میں حج کو جاتے بھی ہیں اور حج سے آتے بھی ہیں۔ اسمیں زندوں کا فائدہ ہے کہ وہ دعاء کرا کے دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔ نادان لوگ چپکے سے جاتے ہیں اور چپکے سے واپس آتے ہیں اور مسلمانوں کو اپنی مقبول و مستجاب دعاؤں سے محروم کر کے مسلمانوں کو زبردست سعادتوں سے محروم رکھتے ہیں اور اپنی اس شقاوت کو ریاء و نمائش کے ٹاٹ میں چھپانے کی کوشش ناکام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ حج کو جائیں تو اعلانیہ حج سے

واپس آئیں تو اعلانیہ، جائیں تو جلوس کیساتھ نعرے لگاتے ہوئے آئیں تو جلوس کیساتھ نعرے لگاتے ہوئے۔ اس سے شوکت اسلامی کا بھی ظہور ہوتا ہے۔ مجاہد جب تک معروف جہاد ہے اور میدان کارزار گرم ہے تو غازی کی دعاء بھی مقبول ومستجاب ہے۔ مریض کی بحالت مرض بھی دعاء مقبول ومستجاب ہے لہٰذا مریضوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنا وقت دعا میں لگائیں ہائے ہائے میں نہ لگائیں۔ مومن کی اپنے مومن بھائیوں کیلئے پس غیبت دعائیں دینا یہ بھی اخلاص ومحبت کی روشن دلیل ہے اور معیشت واخلاص قبولیت کیلئے تریاق واکسیر ہیں۔

وہ اوقات متبرکہ جن میں دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔ احادیث کریمہ اور ارشادات بزرگان دین کی روشنی میں تقریباً پینتالیس ہیں اور زیادہ بھی ہوسکتے ہیں ۱۔ شب قدر ۲۔ یوم عرفہ، نویں ذوالحجہ بعد زوال خصوصاً میدان عرفات میں ۳۔ ماہ رمضان مبارک ۴۔ شب جمعہ ۵۔ یوم جمعہ ۶۔ نصف شب ۷۔ سحر کا چھٹا حصہ ۸۔ ساعت جمعہ ۹۔ بدھ کو عصر ومغرب کے درمیان ۱۰۔ مسجد کو جاتے وقت ۱۱۔ اذان کے وقت ۱۲۔ تکبیر یعنی اقامت کے وقت ۱۳۔ اذان واقامت کے درمیان ۱۴۔ جب امام ولا الضالین کہے جہاں کی دعاء آمین ہی ہے۔ آمین آہستہ دل دل میں کہے اگر کوئی دعاء بھی مانگے تو دل ہی میں مانگے ۱۵۔ فجر کی نماز کے بعد ۱۶۔ ظہر کی نماز کے بعد ۱۷۔ عصر کی نماز کے بعد ۱۸۔ مغرب کی نماز کے بعد ۱۹۔ عشاء کی نماز کے بعد ۲۰۔ سجدے کی حالت میں ۲۱۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ۲۲۔ قرآن کریم سننے کے بعد ۲۳۔ قرآن کریم کے بعد ۲۴۔ جب مسلمان جہاد کی صف بندی کریں ۲۵۔ جب کفار سے میدان کارزار گرم ہو ۲۶۔ آب زمزم شریف پینے کے بعد ۲۷۔ افطار کے وقت ۲۸۔ بارش ہوتے وقت ۲۹۔ مرغ کے اذان دینے کے وقت ۳۰۔ مسلمانوں کے مجمع میں ۳۱۔ مجلس ذکر الٰہی وذکر محبوب الٰہی میں ۳۲۔ مومن میت کی آنکھیں بند کرتے وقت ۳۳۔ رقت قلب کے وقت ۳۴۔ سورج ڈھلتے وقت ۳۵۔ رات کو سو کر جاگتے وقت ۳۶۔ قرآن کریم کی کسی بھی سورت کی تلاوت کے بعد ۳۷۔ رجب کی چاندرات کو ۳۸۔ شب برأت ۳۹۔ شب عید فطر ۴۰۔ شب عیدالضحیٰ ۴۱۔ پہلی تہائی رات ۴۲۔ رات کا پچھلا تہائی حصہ ۴۳۔ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد ۴۴۔ سورۂ انعام میں دواسم جلالت کے درمیان مثل ما اوتی رسل الله الله اعلم حيث يجعل رسالتهٗ پارہ ۸ آیت ۱۲۴ ۔ ۴۵۔ بخاری شریف جب پڑھے اور حضرات اصحاب بدر کے اسمائے مبارکہ پر پہونچے کے وقت دعاء کرنا۔ انکی تفصیلات وتحقیقات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب صفحہ ۴۹۰ تا ۴۹۴ ملاحظہ فرمائیں۔ وہ مقامات مقدسہ جہاں دعاء جلد قبول ہوتی ہے احادیث کریمہ اور اقوال بزرگان دین کی روشنی میں تقریباً پینتالیس ہیں، زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔ ۱۔ مطاف ۲۔ ملتزم ۳۔ مستجار ۴۔ خانہ کعبہ کا اندرونی حصہ ۵۔ زیر میزاب ۶۔ حطیم ۷۔ حجر اسود ۸۔ رکن یمانی ۹۔ مقام ابراہیم کے عقب میں ۱۰۔ آب زم زم شریف کے پاس ۱۱۔ کوہ صفا ۱۲۔ کوہ مروہ ۱۳۔ مسعیٰ ۱۴۔ عرفات ۱۵۔ مزدلفہ ۱۶۔ منیٰ ۱۷۔ جمرۂ اولیٰ ۱۸۔ جمرۂ وسطیٰ ۱۹۔ جمرۂ عقبیٰ ۲۰۔ نظر گاہ کعبہ ۲۱۔ مسجد نبوی شریف ۲۲۔ وہ مکان جہاں ایک بار دعاء قبول ہوچکی ہو۔ ۲۳۔ مواجہ شریف ۲۴۔ منبر نبوی کے پاس ۲۵۔ حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام کی مجالس ومحافل مبارکہ میں ۲۶۔ مسجد نبوی کے ستونوں کے پاس ۲۷۔ مسجد قبا شریف میں ۲۸۔ مسجد فتح میں بدھ کو عصر ومغرب کے درمیان ۲۹۔ ان مساجد مبارکہ میں جو پیارے نبی ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ ۳۰۔ ان کنوؤں کے پاس جو پیارے نبی ﷺ سے منسوب ہیں۔ ۳۱۔ کوہ احد کے پاس ۳۲۔ پیارے نبی ﷺ کے تمام مشاہد متبرکہ ۳۳۔ مزارات بقیع کے پاس ۳۴۔ مزارات احد کے پاس ۳۵۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے پاس ۳۶۔ سیدنا حضرت مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپور شریف کے مزار پرانوار کے پاس ۳۷۔ سیدنا حضرت غوث اعظم پیر پیراں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے پاس ۳۸۔ سیدنا حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے پاس ۳۹۔ سیدنا حضرت سلطان الہند معین الملت والدین اجمیر شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرقد اقدس کے پاس ۴۰۔ سیدنا امام ابوبکر مسعود کاشانی اور انکی زوجہ مطہرہ حضرت فاطمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارات مبارکہ کے درمیان ۴۱۔ سیدنا حضرت ابوعبداللہ اور ابن احمد قریش وسیدنا حضرت ابن ارسلان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات مقدسہ کے درمیان انکے مزارات بیت المقدس میں ہیں۔ ۴۲۔ نجف اشرف میں مولائے کائنات شیر خدا مشکل کشا کے مزار پرانوار کے پاس ۴۳۔ کربلا شریف میں مزار پرانوار سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ۴۴۔ تمام حضرات اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ کے پاس ۴۵۔ تمام خاصان خدا کی بارگاہیں وخانقاہیں۔ دعاء سے متعلق مزید تفصیلات کیلئے آپ فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب کا صفحہ ۴۲۸ تا ۵۶۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۲۰۹) ذکر کے چند معانی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا (۳) اللہ تعالیٰ کا چرچا کرنا (۴) اسکا نام جپنا (۵) خیر خواہی کرنا (۶) عزت وشرف۔ قرآن کریم میں ذکر ان تمام معانی میں آیا ہے۔ یہاں ذکر شروع کے چار معانی میں استعمال ہوا ہے۔ ذکر اللہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر لسانی، زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا یا زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ (۲) ذکر جنانی، دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا یا دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ (۳) ذکر ارکانی۔ ہر عضو کا ذکر الگ الگ ہے کہ آنکھ کا ذکر خوف خدا میں رونا ہے، کان کا ذکر اسکا نام سننا ہے وغیرہا۔ ذکر اللہ بالواسطہ بھی ہوتا اور بلا واسطہ بھی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا تذکرہ یا انکا سوچنا بلا واسطہ ذکر اللہ ہے اور اسکے محبوبوں کا محبت سے چرچا کرنا اور اسکے مغضوبوں کا برائی سے ذکر کرنا یہ بھی بالواسطہ ذکر اللہ ہی ہے۔ پورا کا پورا قرآن کریم ذکر اللہ ہے کہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا ذکر ہے تو کہیں محبوبوں کے کمالات کا ذکر ہے اور کہیں مغضوبوں کی برائیاں ہیں۔ ذکر اللہ بہترین عبادت ہے۔ ذکر بالجہر افضل ہے۔ بعض حضرات بزرگان دین نے تو ذکر کہا ہی ہے زبان سے ذکر کرنے کو۔ تقرب میں بھی قرب مکانی مراد نہیں بلکہ قرب قبولیت مراد ہے۔ ذکر اللہ بیٹھ کر کرنا افضل ہے کیونکہ اس سے سکون زیادہ ہوتا ہے، تنہا ذکر کرنے سے جماعت کیساتھ ذکر کرنا افضل ہے۔ نیکی ہمیشہ کرنا افضل ہے۔ اس حدیث شریف میں فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ذکر الٰہی کے مجمع اور حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں ہر وقت ساتھ رہنے والے فرشتے محافظین اور کراماً کاتبین ہیں۔ سکینہ سے مراد یا تو خاص ملائکہ کرام ہیں یا دل کا نور یا قلبی چین وسکون۔ کیونکہ ذکر اللہ سے دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ خبردار! یاد کرے اللہ کے سکون پاتے ہیں دل (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۹۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے نازل فرمایا اطمنان دلوں میں ایمان والوں کے تاکہ بڑھ جائیں ایمان میں ایمان کیساتھ اپنے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۶۳) اللہ تعالیٰ اپنے ذاکرین کا ذکر ان ملائکہ مقربین کے درمیان فرماتا ہے جو ہمیشہ اسکی بارگاہ نور میں حاضر رہتے ہیں۔ دنیا میں دنیا کے انتظام والصرام کیلئے نہیں آتے اور حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح مبارکہ کے درمیان ذاکرین کا ذکر فخر وعزت سے کرتے ہیں۔ جس طرح بندہ ذکر کرتا ہے جواباً اسکا بھی ذکر ہوتا ہے جیسے بندہ کہے کہ میرے مولا میں گنہگار ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے تو نہ گھبرا کہ میں ستار وغفار ہوں۔

(۲۲۱۰) کوہ حمدان مدینہ منورہ کے قریب ہے مکہ مکرمہ کے راستے میں۔ یہاں کا مدینہ طیبہ کا فاصلہ ایک رات پیدل چلنے کے برابر ہے۔ حدیث شریف:۔ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے نام پکار کر پوچھتے ہیں کیا تجھ پر کوئی ذکر اللہ کرنے والا گزرا ہے اگر کسی پہاڑ پر کوئی ذاکر گزرا ہے تو باقی پہاڑ اس پہاڑ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ (طبرانی شریف) حدیث شریف:۔ روزانہ صبح وشام زمین کے بعض حصے بعض حصوں سے پوچھتے ہیں کیا تجھ پر اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا بندہ گزرا یا بیٹھا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو اگر زمین کا کوئی طبقہ کہتا ہے کہ ہاں مجھ پر گزرا ہے تو دوسرے طبقات زمین کہتے ہیں کہ تو ہم سے افضل ہے (عوارف المعارف) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے جماعت صحابہ! چلو کوہ حمدان ہے یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تاکہ کل قیامت میں تمہارا گواہ ہوجائے۔ فقیر قدیری نے بھی جموں وکشمیر، نینی تال، دارجلنگ وغیرہم کے پہاڑوں پر ذکر کی محفلیں منعقد کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنیوالا وہ ہے جو کسی حال میں اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے خلوص سے

(۲۲۰۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلند فرماتے تھے اپنے دستہائے مبارکہ کو دعا میں یہاں تک کہ دکھائی دیتی تھی سفیدی آپکی دونوں بغلوں کی۔

(۲۲۰۲) حدیث شریف: قَالَ كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ رکھتے تھے اپنی دو انگلیوں کو مقابل اپنے کندھوں کے اور دعا فرماتے۔

(۲۲۰۳) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب دعا فرماتے تو بلند فرماتے اپنے دستہائے مبارکہ اور پھیرتے اپنے دستہائے مبارک کو اپنے چہرۂ انور پر۔

(۲۲۰۴) حدیث شریف: قَالَ الْمَسْئَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَالْإِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: طریقۂ دعا یہ ہے کہ بلند کرے اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے مقابل یا قریب کندھوں کے اور طریقۂ استغفار یہ ہے کہ اشارہ کرے ایک انگلی سے اور عاجزی کرنا یہ ہے کہ پھیلائے اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب اور ایک روایت میں فرمایا کہ عاجزی کرنا یوں ہے اور بلند فرمایا اپنے ہاتھوں کو اور رکھا ہاتھوں کی پشتوں کو اپنے چہرۂ انور کے سامنے۔

(۲۲۰۵) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ إِلَى الصَّدْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی بیشک وہ فرماتے ہیں کہ تمہارا زیادہ بلند کرنا اپنے ہاتھوں کو بدعت ہے، نہیں زیادہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس سے، یعنی سینے سے۔

हाथों को बिदत है, नहीं ज़्यादा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उससे यानि सीने से।
2206 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब ज़िक्र फ़रमाते किसी का तो दुआ देते उसको, दुआ शुरु फ़रमाते अपनी ज़ाते गिरामी से।
2207 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं है कोई मुसलमान जो ऐसी दुआ मांगे कि नहीं हो उस दुआ में गुनाह और न कतए रहमी मगर अता फ़रमाता है उसको अल्लाह तआला उस दुआ की वजह से एक तीन में से या तो जल्दी अता फरमाये उसको उसका मुद्दआ और या ज़खीरा फ़रमा दे उसको उसके लिये आखेरत में और या यह कि फेर दे उससे कोई मुसीबत उस जैसी। अर्ज़ किया सहाबा ए किराम ने कि तब तो हम कसरत करेंगे दुआओं की। फ़रमाया प्यारे नबी ने अल्लाह तआला अता की कसरत वाला है।
2208 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवरी उन्होंने फ़रमाया कि पांच दुआयें हैं कि कुबूल फ़रमाया जाता है उनको, मज़लूम की दुआ यहाँ तक कि बदला ले ले और हाजी की दुआ यहाँ तक कि लौट आये और मुजाहिद की दुआ यहाँ तक कि जंग बंद हो जाये और मरीज़ की दुआ यहाँ तक कि अच्छा हो जाये और भाई की दुआ अपने भाई को पीठ पीछे, फिर फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि और इन दुआओं में जल्दी कबूल हो जाने वाली भाई की दुआ है पीठ पीछे।

اسکی عبادت میں لگا رہے۔ مخلوق سے مستغنی و بے نیاز ہوکر ذکر و فکر صبر و شکر میں حریص ہو جو چیز اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اس سے دور رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک میں ایسی لذت پائے جو کسی اور چیز میں نہ پائے۔ غیر اللہ سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کا ہوکر رہ جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور آپ ذکر فرمائیں نام کا مالک کے اپنے اور متوجہ ہوں آپ اسکی طرف یکسو ہوکر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۵۶) سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبد البصیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بیعت شریف کو فنا فی الذکر کا مقام حاصل تھا آپ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے، کثرت ذکر اور غلبۂ ذکر کی وجہ سے سب سے پہلے آپکو آپکے مرشد برحق سیدنا غوث الاغواث حضور حاجی شاہ جی محمد شیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثرت ذکر اللہ کی سے اللہ ہو میاں فرمایا اور پھر ساری دنیا کے عوام و خواص آپکو اللہ ہو میاں کہنے لگے۔ مخلوق آپکے نام کو بھول گئی اور لقب اللہ ہو میاں سے پہچاننے لگی۔

جہاں میں گرم اب بازار اللہ ھو میاں کا ہے
جہاں دیکھو وہاں پر چار اللہ ھو میاں کا ہے (یاحبیب)

بعض بے عمل بے فکر بے ذکر لوگوں نے ذکر اللہ کے خلاف ایک سر ایجاد کیا کہ اللہ میں 'ھ' ہے یہ ذکر جہاں کیا جائیگا وہاں 'ھو' پھیل جائے گی ویرانہ ہو جائیگا، اجاڑ ہوگا، مگر ان نادانوں کو کو یہ معلوم نہیں کہ جہاں ذکر اللہ ہوتا ہے اور جو لوگ 'اللہ' کا ذکر کرنے کے عادی ہوتے ہیں انہیں بڑی برکتیں ملتی ہیں۔ سیدنا حضور شاہجی میاں کثرت سے ذکر 'اللہ' فرماتے تھے آپکی عمر ایکسو بیس سال کے لگ بھگ ہوئی، سرکار اللہ ہو میاں ذکر 'اللہ' کثرت سے فرماتے تھے ان کی عمر شریف بھی تقریباً اسی سال ہوئی سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ سید محمد عبد القدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بیعت شریف ذکر 'اللہ' فرماتے تھے آپکی عمر شریف بھی تقریباً اسی سال ہوئی، سیدنا تاج الشرفاء قبلہ عالم قطب دوراں حضرت علامہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی نبیرۂ سیدنا اللہ ھو میاں اس ذکر 'اللہ' کے عادی ہیں آپکی عمر شریف بھی نوے سال کے لگ بھگ ہے۔ فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان مرادآباد شریف بھی ذکر 'اللہ' کے پابند تھے آپکی عمر شریف چورانوے سال ہوئی۔ اور فقیر قدیری ایک ماں ایک باپ سے اکیس بہن بھائی ہوئے اور آج میرے والد ماجد کی اولاد میں تقریباً سو افراد سے زائد موجود ہیں۔ ان عقل کے یتیموں سے کوئی پوچھے کہ کہاں 'ھو' پھیلی اور کہاں اجاڑ ہوا اور کہاں ویرانیاں ہوئیں اور جب ان ذاکرین کے مزارات مقدسہ پر جاتے ہیں تو پھر رونقوں آبادیوں کا حسین منظر زیب نظر ہوتا ہے۔ تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں یہ کہنا سچ ہے حق ہے کہ

وہاں آبادیاں ہیں رونقیں ہیں
جہاں پر ذکر پاکِ 'اللہ' ہے (یاحبیب)

مقرردون وہ حضرات ہیں جنہوں نے خود کو دنیاوی انجمنوں اور اغیار کی مجلسوں سے خود کو الگ تھلگ رکھا۔ یا وہ حضرات جنہوں نے تمام اذکار مبارکہ میں سے ذکر 'اللہ' کو اپنے لئے چھانٹ لیا اور ہمہ دم اسی میں لگے رہتے ہیں۔

نہ دنیا ہے نہ اسکا رنگ و بو ہے
ہمارے واسطے جو کچھ ہے تو ہے (یاحبیب)

(۲۲۱۱) زندہ کا جسم روح سے آباد ہے اور مردہ کا جسم روح سے غیر آباد ہے اسی طرح ذاکر کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد ہے اور غافل کا دل ویران و غیر آباد ہے۔ شہروں کی آبادی زندوں سے مُردوں سے نہیں۔ آخرت کی آبادی ذاکرین سے ہے غافلین سے نہیں۔ زندہ دوسروں کو نفع و نقصان پہونچانے کی طاقت و صلاحیت رکھتا ہے مردے میں یہ اہلیت نہیں۔ ذاکر سے خلق خدا نفع و نقصان حاصل کرتی ہے غافل سے نہیں۔ مردے کو کوئی دوا یا غذا مفید نہیں اسی طرح غافل کو کوئی عمل وغیرہ مفید نہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو پھر دوسرے اعمال صالحہ کرو۔ ذاکر مر کر بھی جیتا ہے اور غافل زندہ رہ کر بھی مردہ ہے اللہ تعالیٰ جو ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا کبھی نہیں مریگا حی لا یموت ہے اسکا ذکر پاک اپنے ذاکر کو بھی حیات غیر فانیہ عطا فرماتا ہے۔ حضرات اولیاء کرام مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں جو گھر اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک سے آباد ہو وہ گھر زندہ ہے اور جو گھر اسکے ذکر پاک سے خالی

(۲۲۰۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب ذکر فرماتے کسی کا تو دعا دیتے اس کو، دعا شروع فرماتے اپنی ذاتِ گرامی سے۔

(۲۲۰۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جو ایسی دعا مانگے کہ نہیں ہو اُس دعا میں

اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ

گناہ اور نہ قطع رحمی مگر عطا فرماتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ، اُس دعا کی وجہ سے ایک تین میں سے، یا تو جلدی عطا فرمائے اس کو اسکا مدعا،

وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا

اور یا ذخیرہ فرمادے اُس دعا کو اس کیلئے آخرت میں، اور یا یہ کہ پھیر دے اس سے کوئی مصیبت اُس جیسی، عرض کیا حضراتِ صحابۂ کرام نے

اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ. (رَوَاهُ اَحْمَد)

تب تو ہم کثرت کرینگے دعاؤں کی، فرمایا پیارے نبی نے اللہ تعالیٰ عطا کی کثرت والا ہے۔

(۲۲۰۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پانچ دعائیں ہیں کہ قبول فرمایا جاتا ہے اُنکو، مظلوم کی دعا یہانتک کہ بدلہ لیلے

وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يُقْفِلَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ

اور حاجی کی دعا یہاں تک کہ لوٹ آئے اور مجاہد کی دعا یہاں تک کہ جنگ بند ہوجائے اور مریض کی دعا یہاں تک کہ اچھا ہوجائے اور بھائی کی دعا

لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ)

اپنے بھائی کو پیٹھ پیچھے، پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ اور ان دعاؤں میں جلدی قبول ہوجانی والی بھائی کی دعا ہے پیٹھ پیچھے۔

---

(125) अल्लाह तआला के ज़िक्र और उसकी कुरबत हासिल करने का बाब

2209 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं बैठते लोग कि ज़िक्र करे अल्लाह तआला का मगर घेर लेते हैं उनको फ़रिश्ते और ढाप लेती है उनको रहमत और नाज़िल होता है उन पर सकीना और जिक्र फ़रमाता है उन जाकिरीन का अल्लाह तआला उनमें से जो अल्लाह तआला की बारगाहे कुर्ब में हैं।

2210 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सैर फ़रमा रहे थे मक्का शरीफ़ के रास्ते में तो गुजर फ़रमाया एक पहाड़ पर कि कहा जाता है उस पहाड़ को जुम्दान, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि चलो यह कोहे जुम्दान है सबकत ले गये अलग रहने वाले, अर्ज किया सहाबा ए किराम ने कि यह अलग रहने वाले कौन लोग हैं या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ज़िक्र करने वाले अल्लाह तआला का कसरत से और ज़िक्र करने वालियाँ।

2211 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नें मिसाल उसकी जो ज़िक्र करे अपने पालनहार का और जो न ज़िक्र करे, ज़िन्दा और मुर्दा की सी है।

2212 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फरमाता है अल्लाह तआला कि मैं नज़दीक हूँ अपने बन्दे के गुमान के जो मुझसे है और मेरी रहमत उस बन्दे के साथ है कि जब ज़िक्र

ہو وہ گھر مردہ ہے۔ گھر سے مراد مومن کا دل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے جلوؤں کا گھر ہے مبارک ہے وہ بندہ مومن جو اس گھر کو آباد رکھے، منحوس ہے وہ بندہ جو اس گھر کو ویران رکھے۔

دل کی دنیا ہے آباد — جب سے آئی تیری یاد
تو ہے جس میں جلوہ گر — دل ہے بے شک وہ آباد
تو نہ جس میں جلوہ گر — دل ہے بے شک وہ برباد
یہ ہے ذکرِ حق کی بات — ہوں ہر غم سے میں آزاد
میرا سب کچھ انتخاب
تیرا چرچا تیری یاد (یانبی)

(۲۲۱۲) بندہ میرے متعلق جیسا یقین وگمان رکھے گا میں بندے کیساتھ ویسا ہی معاملہ کرونگا۔ اگر بندہ قبولیت کی امید ویقین کے ساتھ دعا وعبادت کریگا تو میں اسکی دعاء وعبادت کو شرف قبول عطا فرماؤنگا اور رد کا گمان کریگا تو پھر رد ہی فرمادونگا۔ بندہ اعمال صالحہ بھی کرے اور قبولیت کی امید بھی رکھے۔ اعمال صالحہ نہ کرکے بخشش کی امید رکھنا ظن وگمان نہیں بلکہ نفس کا دھوکہ ہے اور غرور ہے۔ جَو بو کر گیہوں کاٹنے کی امید سے ٹھنڈا لوہے کو کوٹنا پیٹنا بیکار و بے سود ہے وقت ضائع کرنے اور محنت رائیگاں کرنے کے مترادف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو دوزخ میں لیجانے کا حکم فرمائیگا تو وہ بندہ کنارۂ دوزخ پر کھڑا رہے گا اور عرض کریگا اے میرے پالنہار! میں تیرے ساتھ اچھا گمان رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا فرشتو! اس بندے کو واپس لاؤ بیشک میری رحمتیں نزدیک ہیں میرے بندے کے گمان سے جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے۔ بہتر مجمع سے مراد حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام کی ارواح طیبات اور ملائکہ مقربین ہیں۔ بعض لحاظ سے فرشتے انسانوں سے افضل ہیں جیسے انسان تو اچھے برے تمام کام کر لیتا ہے مگر فرشتے صرف اچھے ہی کام کرتے ہیں یہ جزوی فضیلت ہے۔ انسان کی ماہیت فرشتے کی ماہیت سے افضل ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور یقیناً بزرگی ہم نے اولاد آدم کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۳) اسی اعتبار سے انسان اشرف مخلوقات کہا جاتا ہے۔ رہے افراد تو اس میں تفصیلات ہیں۔ کہ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام تمام خاص وعام فرشتوں سے افضل ہیں مگر عام مسلمانوں سے خاص فرشتے افضل ہیں۔ کفار ومشرکین وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے آگ میں ہیں دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں، وہی بدتر ہیں تمام مخلوق میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۶) اس حدیث شریف سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ذکر بالجہر افضل ہے یہاں آہستہ آہستہ ذکر کرنیوالوں کا ذکر وہاں بھی خفیہ ہوتا ہے اور یہاں مجمع میں ذکر کرنیوالوں کا وہاں بھی ذکر علانیہ اور جہری ہوتا ہے جسے حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام اور ملائکہ کرام سنتے ہیں۔

(۲۲۱۳) نیکی کرنیوالے مومن بندے کو ایک نیکی کا دس گنا تو قانوناً اور عدلاً دیا جائے۔ بطور انعام اللہ تعالیٰ جو بھی فضل وکرم فرمائے وہ حد وحساب سے باہر ہے۔ ایک نیکی کا دس گنا تو عام حالات میں ہے اور خاص حالات واوقات ومقامات پر ایک نیکی کا بدلہ سات سو، پچاس ہزار، ایک لاکھ تک ہے۔ یہ صرف نیکی کا بدلہ نہیں بلکہ یہ اس وقت یا اس مقام کی خصوصیت وبرکت بھی ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی شرک سے مراد کفر ہے اور بخشش سے مراد مطلقاً بخشش ہے جلد ہو یا دیر سے۔ مسلمان کتنا ہی گنہگار ہو اسکی بخشش ضرور ہوگی۔ ابتدا ہی بخشش ہوجائے یا کچھ سزا پانے کے بعد۔ بخشش بھی بقدر گناہ ہوگی۔ ایک گناہ کی بخشش بھی ایک ہوگی اور لاکھوں گناہوں کی بخششیں بھی لاکھوں ہوگی۔ کوئی بڑے سے بڑا پاپی بھی رحمت ایزدی سے مایوس نہ ہو بلکہ بخشش کی امید پر توبہ کرے۔ یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ بخشش حاصل کرنے کیلئے خوب پاپ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ پر امن اور یہ امن کفر ہے۔ یہ حدیث شریف گناہوں کے ارتکاب کا لائسنس نہیں ہے بلکہ توبہ کی رغبت دلانے کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی وسیع ہے اور اسکا عذاب بھی کڑا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے امید وخوف دونوں رکھنا شان ایمانی ہے۔ حدیث شریف۔ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے بندۂ مومن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف تھوڑا سا بھی رجوع کرتا ہے تو بارگاہ الٰہی سے توجہ کرم التفات رحمت خوب خوب ہوتی ہے۔

(۲۲۱۴) ولی وہ مقرب بندۂ مومن ہے جسکا اللہ تعالیٰ والی ہوجائے کہ اسے ایک آن کیلئے بھی اسکے نفس کے حوالے نہیں فرماتا بلکہ خود

﴿ بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ ﴾

﴿ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ذکراور اسکی قربت حاصل کرنے کا باب ﴾

(۲۲۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بیٹھتے لوگ کہ ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا مگر گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے انکو رحمت اور نازل ہوتا ہے اُن پر سکینہ اور ذکر فرماتا ہے اُن ذاکرین کا اللہ تعالیٰ ان میں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب میں ہیں۔

(۲۲۱۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سیر فرمارہے تھے مکہ شریف کے راستے میں تو گزر فرمایا ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا ہے اُس پہاڑ کو جُمدان، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ چلو یہ کوہ جُمدان ہے، سبقت لیگئے الگ رہنے والے، عرض کیا صحابہ کرام نے کہ یہ الگ رہنے والے کون لوگ ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ذکر کرنیوالے اللہ تعالیٰ کا کثرت سے اور ذکر کرنیوالیاں۔

(۲۲۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَايَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال اُسکی جو ذکر کرے اپنے پالنہار کا اور جو نہ ذکر کرے زندہ اور مُردے کی سی ہے۔

(۲۲۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں نزدیک ہوں اپنے بندے کے گمان کے

करता है मेरा, तो अगर जिक्र करता है मेरा अपने दिल में तो मैं याद फ़रमाता हूँ उस बन्दे को अकेले ही, अगर वो बन्दा मेरा ज़िक्र करता है मजमे में तो मैं याद फ़रमाता हूँ उस बन्दे को ऐसे मजमे में जो बेहतर होता है उनसे।
2213 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाता है अल्लाह तआला कि जो करे एक नेकी तो उसके लिये दस नेकियाँ हैं उस जैसी और भी ज़्यादा अता फ़रमाऊँगा, और जो करे एक बुराई तो एक बुराई का बदला उस जैसा ही है या बख़्श दूँ मैं, और जो क़रीब हुआ मुझसे एक बालिश्त तो मेरी रहमतें उससे करीब होती हैं एक गज़ और जो क़रीब होता है मुझसे एक गज़ तो मेरी रहमतें करीब होती है उससे दोनों हाथ फैलाने के बराबर, जो आता है मेरे पास कि चल रहा है तो मेरी रहमतें आती हैं उसकी तरफ दौड़ कर और जो मुलाकात करे मुझसे ज़मीन भर गुनाह लेकर कि न शरीक करे मेरे साथ किसी को तो मुलाकात फ़रमाऊँगा मैं उससे उसी के मिस्ल मग्फ़िरत के साथ।
2214 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि जिसने दुश्मनी की मेरे वली से तो मैं उसको ऐलाने जंग देता हूँ और नहीं क़रीब होता मुझसे मेरा बंदा किसी चीज से जो ज्यादा महबूब है मुझको उनमें जो मैंने फर्ज फ़रमाया उस पर और क़रीब होता रहता है मेरा बंदा मुझसे नवाफिल के जरीये यहाँ तक कि महबूब बना लेता हूँ उस बन्दे को

اس سے نیک کام لیتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور وہ درست رکھتا ہے صالحین کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۱۲) اور ولی وہ مقرب بندہ مومن ہے جو خود اللہ تعالیٰ کی عبادت کا متولی ہوجائے۔ پہلے قسم کے ولی کو مجذوب ومراد کہتے ہیں اور دوسرے قسم کے ولی کو سالک و مرید کہتے ہیں، جو میرے ولی سے دشمنی کرے وہ مجھ سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہوجائے یہ حکم انتہائی قہر وغضب کا ہے۔ صرف دو گناہوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ دیا گیا ہے ایک تو سود خور۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو تیار ہو جاؤ جنگ کیلئے اللہ سے اور اسکے رسول سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۲) دوسرے دشمنِ ولی جسکا ذکر اس حدیث شریف میں ہے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ولی کا دشمن کافر ہے اور اسکے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے (مرقاۃ شریف) ولی سے اسلئے عناد وعداوت کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے تو یہ بلاشبہ کفر ہے اسی سچائی کا یہاں ذکر ہے۔ اور ایک ہے کسی ولی سے اختلاف رائے یہ نہ کفر ہے اور نہ فسق۔ آج کل حضرات اولیاء کرام کی عداوت ومخالفت کو لوگوں نے اپنا ٹریڈ بنالیا ہے وہ اپنے بھیانک انجام سے ڈریں اور حضرات اولیاء کرام کی عداوت ودشمنی کا کاروبار ترک کردیں اسی میں خیریت وعافیت ہے۔

اعلان جنگ ہوگا خدائے قدیر کا
کی تم نے دشمنی جو کسی بھی ولی کے ساتھ
جب دشمن ولی کو ہے اعلان جنگ رب
کیا کیا خدا کرے گا عدو نبی کے ساتھ (یا حبیب)

سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام اور انکے بھائیوں کے درمیان حضرات صحابہ کرام کے درمیان عناد وعداوت اور مخالفت نہ تھی بلکہ اختلاف رائے تھا۔ کسی بھی صحابی رسول کی توہین کرنا دل کی سیاہی کی غماز ہے اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب "عظمت صحابہ کرام" ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے بہت سے ذرائع اور وسائل ہیں مگر ان سب میں زیادہ محبوب وپسندیدہ ذریعہ وسیلہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ اسی لئے حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ فرائض کے بغیر نوافل قبول نہیں ہوتے۔ افسوس ہے ان لوگوں کی حالت پر جو فرائض سے تو غفلت برتتے ہیں اور نوافل پر بھر پور زور دیتے ہیں۔ ہزار افسوس ان لوگوں کی حالت زار پر جو بھنگ وچرس اور حرام گانے بجانے کو خدارسی کا ذریعہ ووسیلہ سمجھیں اور نماز روزے کے قریب تک نہ جائیں۔ یاد رکھیں حرام گانا بجانا اور ہے محفل سماع اور ہے۔ محفل سماع ہمارے بزرگوں کا طریقہ ہے بلا شبہ خدارسی کا زرین ذریعہ ہے۔ اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب "محفل سماع شریف کا شرعی حکم" ملاحظہ فرمائیں۔ نیز جو اللہ تعالیٰ کا ولی ہوگا وہ جب نوافل کی پابندی کریگا تو فرائض کی پابندی تو بطریقہ اولیٰ کریگا۔ ولی جب فرض عبادات کیساتھ ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرتا ہے تو وہ میرا پیارا دوست ہوجاتا ہے کیونکہ وہ فرائض ونوافل کا جامع ہوجاتا ہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ فرائض چھوڑ کر نوافل ادا کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ولی میں حلول نہیں فرماتا اللہ تعالیٰ حلول کرنے سے پاک ومنزہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حلول کرنے کا عقیدہ کفر ہے بلکہ اسکے چند مطالب ہیں۔ (۱) ولی کے اعضاء گناہ کے لائق نہیں رہتے۔ ہمیشہ انکے اعضاء سے نیک کام ہی صادر ہوتے ہیں اور اس پر عبادات آسان ہو جاتی ہیں۔ (۲) ولی اپنے اعضا کو دنیا کیلئے استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف میرے لئے ہی استعمال کرتا ہے۔ ہر چیز میں مجھے ہی دیکھتا ہے ہر آواز میں میری ہی آواز سنتا ہے (۳) ولی فنافی اللہ کا درجہ پالیتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اسکے اعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وراء ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے قیامت کے تمام حالات بچشم سر ملاحظہ فرمالئے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مقام نہاوند تک اپنی آواز پہونچا دی۔ سیدنا حضرت مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ مکنپور شریف نے تقریباً پونے چھ سو سال تک کچھ نہ کھایا پیا اور نہ آپکا لباس میلا ہوا اور نہ بوسیدہ۔ سیدنا حضرت غوث اعظم دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی بغداد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وقت میں متعدد مقامات پر دعوت میں شرکت فرمائی، مردے جلائے۔ سیدنا حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف نے خنثیٰ (ہجڑہ) کو بیٹا مرحمت فرمایا۔ سیدنا سرکار اللہ ہو میاں

بِیْ وَ اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ

جو مجھ سے ہے اور میری رحمت اُس بندے کیساتھ ہے کہ جب ذکر کرتا ہے میرا تو اگر ذکر کرتا ہے میرا اپنے دل میں تو میں یاد فرماتا ہوں اُس بندے کو

فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٌ مِّنْھُمْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اکیلے ہی اور اگر وہ بندہ میرا ذکر کرتا ہے مجمع میں تو میں یاد فرماتا ہوں اُس بندے کو ایسے مجمع میں جو بہتر ہوتا ہے اُن سے۔

(۲۲۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جو کرے ایک نیکی تو اُس کیلئے

عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَ مَنْ تَقَرَّبَ

دس نیکیاں ہیں اُس جیسی، اور بھی زیادہ عطا فرماؤں گا، اور جو کرے ایک برائی تو ایک برائی کا بدلہ اُس جیسا ہی ہے، یا بخش دوں میں، اور جو قریب ہوا

مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ

مجھ سے ایک بالشت تو میری رحمتیں اُس سے قریب ہوتی ہیں ایک گز اور جو قریب ہوتا ہے مجھ سے ایک گز تو میری رحمتیں قریب ہوتی ہیں اُس سے

بَاعًا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً

دونوں ہاتھ پھیلانے کی برابر، جو آتا ہے میرے پاس کہ چل رہا ہے تو میری رحمتیں آتی ہیں اُسکی طرف دوڑ کر اور جو ملاقات کرے مجھ سے زمین بھر گناہ لیکر

لَایُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً۔ (رَوَاہُ مُسْلِم)

کہ نہ شریک کرے میرے ساتھ کسی کو تو ملاقات فرماؤں گا میں اُس سے اُسی کے مثل مغفرت کیساتھ۔

(۲۲۱۴) حدیث شریف: قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے دشمنی کی میرے ولی سے

فقد اٰذنتہ بالحرب وماتقرب الی عبدی بشیء احب الی ممافترضت علیہ

تو میں اسکو اعلانِ جنگ دیتا ہوں اور نہیں قریب ہوتا مجھ سے میرا بندہ کسی چیز سے جو زیادہ محبوب ہے مجھ کو اُن میں جو میں نے فرض فرمایا ہے اُس پر

तो हो जाता हूँ मैं उसका कान कि सुनता है वो जिसके ज़रीये और उसकी आंख कि देखता है जिसके ज़रीये और उसके हाथ कि पकड़ता है जिसके ज़रिये और उसके पांव कि चलता है जिसके ज़रिये और अगर सुवाल करे वो बन्दा मुझसे तो मैं अता फ़रमाता हूँ उसको और अगर पनाह मांगे मेरी तो मैं पनाह अता फ़रमाता हूँ अपनी उसको और नहीं तवक़्कुफ़ फ़रमाता मैं किसी चीज़ के बारे में जिसको मैं करने वाला हूँ, मेरा तवक़्कुफ़ फ़रमाना किसी मोमिन के जान निकालने के बारे में जो मौत से घबराता है और मैं नापसंद फरमाता हूँ उसको नाखुश करना और ज़रुरी है उसके लिये मौत से।

2215 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला के कुछ फ़रिश्ते हैं जो घुमते हैं राहों में तलाश करते हैं ज़िक्र करने वालों को, जब पाते हैं लोगों को कि ज़िक्र कर रहे हैं अल्लाह तआला का तो एक दूसरे को पुकारते हैं कि जल्द आओ अपने मक़सद की तरफ़, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ढाप लेते हैं फ़रिश्ते उन ज़ाकेरीन को अपने परों में आसमाने दुनिया तक। फ़रमाया प्यारे रसूल ने फिर दरयाफ्त फरमाता है उनसे उनका रब हालांकि वो खूब जानने वाला है उनको कि क्या कहते हैं मेरे बंदे, फरमाया प्यारे रसूल ने कि अर्ज करते हैं कि पाकी बयान करते हैं तेरी और बढ़ाई बयान करते हैं तेरी और खुबियाँ बयान करते हैं तेरी और बर्जुगियाँ बयान करते हैं तेरी, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह

رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بیعت شریف کیساتھ چرندے پرندے درندے سب ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طاقت و قوت اور اسکی قدرت کے کرشمے ہیں آج نار (آگ) کی طاقت کتنے کرشمے دکھا رہی ہے تو نور کی طاقت کا کیا عالم ہوگا۔ یہ حدیث شریف ان نادانوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے جو حضرات اولیاء کرام کی طاقت و قوت اختیارات و تصرفات کے منکر ہیں۔ حضرات اولیاء کرام کی شان یہ ہو جاتی ہے کہ وہ مستجاب الدعوات ہو جاتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگیں یا شر سے پناہ مانگیں تو ان کی شنوائی ہوتی ہے اور انکی بات مانی جاتی ہے۔ حضرات اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتے ہیں۔ ان سے دعاء کراؤ کہ ان کی دعاء قبول ہے۔ جو اولیاء کرام کی پناہ میں آئے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے۔ حدیث شریف کا آخری حصہ ناز و انداز والا کلام ہے کہ میں پالنہار ہوں مالک ہوں اپنے کسی فیصلے پر کوئی توقف و تامل یا تردد نہیں فرماتا جو چاہوں حکم فرماؤں مگر ایک موقع ایسا بھی آتا ہے کہ میں بھی توقف فرماتا ہوں اور وہ موقع یہ ہے کہ کسی ولی کے انتقال کا وقت آجائے اور ولی ابھی انتقال نہ چاہے تو ہم فوراً اسکے انتقال کو نہیں چاہتے بلکہ پہلے تو اسکو موت کی طرف مائل فرماتے ہیں جنت کی بہاریں اسے دکھاتے ہیں بیماریاں اور پریشانیاں دیکر دنیا سے متنفر فرماتے ہیں اور وہ آخرت کا مشتاق، لقائے یار کا متمنی اور ہنستا مسکراتا خوشی خوشی موت کو قبول و پسند کرتا ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کہ ملک الموت روح قبض کرنے کے ارادے سے جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور ارادہ ظاہر کیا تو حضرت موسیٰ نے فرشتے کے ایک چپت رسید کیا جس سے انکی آنکھ باہر نکل آئی اور وہ بنا روح قبض کئے دربار ایزدی میں واپس گئے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام کو موت و زندگی کا اختیار دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی مرضی و اختیار سے خوشی خوشی موت کو قبول کرتے ہیں۔ عام انسانوں کی موت تو چھوٹنے کا دن ہے اور حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کا انتقال "یوم وصال" پیاروں سے ملنے کا دن ہے اور قبر میں نم کنومۃ العروس (سو جا دلہن کے سونے کی طرح) کے پروانہ کیف بار کا دن ہے اسلئے خاصان خدا کے انتقال کے دن کو "یوم عرس" کہا جاتا ہے۔ تاریخ اسلامی میں سب سے پہلا عرس پاک اس امت کے سب سے پہلے مسلمان امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔ جب پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بارھویں دن حضرت صدیق اکبر مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو آپنے زبردست لنگر کا اہتمام فرمایا کہ پورے اہلیان مدینہ منورہ کو کافی ہو۔ مدینہ منورہ میں شور ہوا کہ آج کیا معاملہ ہے تو حضرات صحابہ کرام نے کہنا شروع فرمایا الیوم عرس رسول اللہ الیوم عرس رسول اللہ (آج پیارے رسول اللہ ﷺ کا عرس پاک ہے آج پیارے رسول اللہ ﷺ کا عرس پاک ہے) اور بارھویں شریف کا عرس پاک مشہور ہو گیا۔ (تفسیر زاہدی شریف، روح المعانی) عرس کو بدعت کہنے والے اپنے منہ کو لگام دیں یا پھر

لگام دیدہ و خدا رانبی کے دیوانو!
اگر وہابی کوئی بے لگام آجائے (یا نبی)

(۲۲۱۵) ذکر اللہ کی مجالس و محافل میں فرشتے دوڑ دوڑ کر آتے ہیں اور ذاکرین کی زیارت کرتے ہیں اور انکی زبانوں سے اللہ و رسول کا ذکر پاک سنتے ہیں۔ ذکر کرنا بھی ثواب ہے اور ذکر سننا بھی ثواب ہے۔ محبوب کا ذکر بھی محبوب ہے اور ذکر کرنیوالا بھی محبوب ہے۔ محافل میلاد شریف، مجالس ذکر شہادت، بزم ذکر اولیاء کرام، اعراس مبارکہ میں رحمت کے فرشتے شرکت کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی ذکر اللہ ہی ہے۔ ان محافل و مجالس کے شرکاء پر فرشتے رحمت کا سائبان بنکر چھا جاتے ہیں۔ مجالس و محافل کے اختتام پر شرکاء محافل و مجالس تو اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں مگر فرشتے دربار الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان سے سوال فرماتا ہے پوچھتا ہے تاکہ فرشتوں کو بھی گواہ بنا لیا جائے۔ نہ کہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم نہ تھا فرشتوں کے بتانے سے معلوم ہو جائیگا۔ نادانوں کا یہی خیال ہے کہ اگر کسی سے پیارے رسول ﷺ نے کوئی بات دریافت فرمالی تو دنیائے بدعقیدگی میں اُبھان برپا ہو جاتا ہے کہ اگر رسول کو علم تھا تو فرشتے سے کیوں پوچھا حالانکہ کسی بات کا دریافت کرنا لاعلمی ہی کی بنیاد پر نہیں ہوتا بلکہ دوسری مصلحتیں بھی ہوتی ہیں۔ نادانوں کے اس قسم

وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ

اور قریب ہوتا رہتا ہے میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ یہانتک کہ محبوب بنالیتا ہوں اُس بندہ کو تو ہوجاتا ہوں میں اُسکا کان کہ سنتا ہے وہ جسکے ذریعہ

وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَأَلَنِيْ

اور اُس کی آنکھ کہ دیکھتا ہے جسکے ذریعہ اور اُسکے ہاتھ کہ پکڑتا ہے جسکے ذریعہ اور اُسکے پاؤں کہ چلتا ہے جسکے ذریعہ اور اگر سوال کرے وہ بندہ مجھ سے

لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ

تو میں عطا فرماتا ہوں اُسکو اور اگر پناہ مانگے میری تو میں پناہ عطا فرماتا ہوں اپنی اُسکو اور نہیں توقف فرماتا میں کسی چیز کے بارے میں جسکو میں کرنیوالا ہوں

تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میرا توقف فرمانا کسی مومن کے جان نکالنے کے بارے میں جو موت سے گھبراتا ہے اور میں ناپسند فرماتا ہوں اُسکو ناخوش کرنا اور ضروری ہے اُس کیلئے موت سے۔

(۲۲۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو گھومتے ہیں راہوں میں، تلاش کرتے ہیں

اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ

ذکر کرنیوالوں کو، جب پاتے ہیں لوگوں کو کہ ذکر کررہے ہیں اللہ تعالیٰ کا تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ جلد آؤ اپنے مقصد کی طرف، فرمایا پیارے رسول نے

فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ

کہ ڈھانپ لیتے ہیں فرشتے اُن ذاکرین کو اپنے پروں میں آسمان دنیا تک، فرمایا پیارے رسول نے پھر دریافت فرماتا ہے اُن سے اُن کا رب

وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَ

حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے اُن کو کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے، فرمایا پیارے رسول نے کہ عرض کرتے ہیں کہ پاکی بیان کرتے ہیں تیری اور

يُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ

بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور خوبیاں بیان کرتے ہیں تیری اور بزرگیاں بیان کرتے ہیں تیری، فرمایا پیارے رسول نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

तआला फरमाता है कि क्या देखा है मुझको ज़ाकेरीन ने? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रिश्ते अर्ज़ करते हैं अल्लाह तआला की कसम नहीं देखा उन्होंने तुझको, तो फरमाता है अल्लाह तआला कि कैसा हो अगर ज़ाकेरीन मुझे देख लें? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रिश्ते अर्ज़ करते हैं कि अगर वो देख लें तुझे तो बहुत इबादत करें तेरी और बहुत बर्जुगी बयान करें तेरी और कसरत से पाकी बयान करें तेरी, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फरमाता है अल्लाह तआला कि वो क्या मांग रहे थे? फ़रिश्ते अर्ज़ करते हैं कि सवाल कर रहे हैं जाकेरीन तुझसे जन्नत का, फरमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रमाता है अल्लाह तआला क्या देखी है जाकेरीन ने जन्नत? तो फरिश्ते अर्ज करते हैं अल्लाह तआला की कसम ऐ मालिक नहीं देखा है ज़ाकेरीन ने जन्नत को, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फरमाता है अल्लाह तआला कि कैसा हो अगर देख लें ज़ाकेरीन जन्नत को? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रिश्ते अर्ज़ करते हैं अगर बेशक वो देख लें जन्नत को तो हो जायें सख़्त जन्नत के चाहने वाले और सख़्त जन्नत के तलबगार और बहुत उनमें रगबत करने वाले हो जायें फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि किससे पनाह मांग रहे हैं? फरमाया प्यारे रसूल ने कि फरिश्ते अर्ज करते हैं आग, से फरमाया प्यारे रसूल ने कि फरमाता है अल्लाह तआला कि क्या देखा है जाकेरीन ने आग को? फरमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रिश्ते अर्ज करते हैं अल्लाह तआला की कसम ऐ मालिक नहीं देखा है जाकेरीन ने दोजख की आग को, फरमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला

کے بوجھ دلائل کے پیچھے انکی بدعقیدگی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ورنہ اعلان خداوندی ہے۔ ترجمہ۔ اور سکھایا آپ کو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۴) مومن بندے ایمان بالغیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔ بنا دیکھے اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں اللہ تعالیٰ محبوب حقیقی ہے کہ بنا دیکھے اسکا عشق دلوں میں جلوہ گر ہے اور اسکا پرتو پیارے نبی ﷺ ہیں کہ آج بھی بن دیکھے انکے کروروں جاں نثار دھرتی کے سینے پر موجود ہیں جنکا سینہ عشق مصطفیٰ کا مدینہ ہے۔ جنت و دوزخ پر بھی مومنوں کا ایمان بالغیب ہے۔ ایمان بالغیب اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ جنت پیدا ہوچکی ہے اور مومن بندے اس پر بن کر ایمان لائے ہیں اور اسکے طلبگار بھی ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنت ابھی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ بعد قیامت پیدا ہوگی انکا نظریہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنا درست ہے البتہ صرف حصول جنت کیلئے عبادت کرنا برا ہے۔ عبادت تو صرف رضائے الٰہی کیلئے ہونا چاہیے جنت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملے گی۔ اگر کوئی شخص اپنی کسی ضرورت سے کہیں جارہا تھا اور راستے میں ذکر اللہ کی محفل مل گئی اس محفل میں بیٹھ گیا یا محفل میں کھڑا رہ گیا تو اس کو بھی رحمت حق نواز لیتی ہے اور اسکو بھی مژدۂ غفران مل جاتا ہے۔ اچھوں کی سنگت بھی اچھی ہوتی ہے۔ ذاکرین و حاضرین محفل کو تو انکے ذکر کرنے اور سماعت کرنے کی وجہ سے بخشدیا گیا مگر اس راہ گزار کو اچھوں کی صحبت و معیت کا فیضان ملا۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا نیک صحبت تمام عبادات سے افضل ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام جہان کے حضرات اولیاء کرام سے افضل ہیں۔ صحابی اس مومن کو کہتے ہیں جس نے حالت ایمان میں پیارے نبی ﷺ کی بحالت بیداری زیارت کی خواہ ایک لحہ کیلئے اور ایمان پر ہی دنیا سے تشریف لیگئے ہوں۔ صحابی کو یہ عظمت عظیمہ اسلئے حاصل ہے کہ وہ پیارے نبی ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور رہو تم سچوں کیساتھ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۸۲) فرشتوں کی طرح بعض حضرات اولیاء کرام بھی دنیا بھر میں گھومتے رہے دین اسلام کی تبلیغ و ترویج و اشاعت کرتے رہے اور جہاں کہیں کسی بزرگ کا عرس ملا وہاں شریک ہوگئے۔ یہ ادا بھی اس حدیث شریف سے ماخوذ ہے۔ سیدنا حضرت مدارالعالمین سید بدیع الدین مکنپور شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری دنیا میں گھومے اور اس دوران آپ نے جگہ جگہ قیام فرمایا اور چلے قائم فرمائے اور بے شمار لوگوں کے قلوب کو ہدایت کے انوار سے جگمگایا۔

پڑھانے دین کا کلمہ مدارالعالمین آئے
پلانے جام کوثر کا مدارالعالمین آئے (یارسول)

(۲۲۱۶) ذاکرین جہاں بیٹھے ہوں یہ فرشتے وہاں بیٹھ جاتے ہیں ٹوٹی چٹائی ہو تو اسی پر تاکہ ان ذاکر سے فیضیاب ہوں اور انہیں فیضیاب کریں۔ ذاکرین کی آواز آسمانوں تک پہونچتی ہے کہ وہاں کے فرشتے بھی ذکر کی آواز کو سنتے ہیں۔ ذکر بالجہر افضل ہے۔ یہ حدیث شریف ذکر بالجہر کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ وہ مقام کتنے مبارک و مسعود ہیں جہاں ذکر الٰہی کا اہتمام ہوتا ہے۔ خصوصا مدارس دینیہ اور خانقاہیں اور مساجد مبارکہ کہ جہاں ذکر اللہ کی بہتات رہتی ہے، دن ورات ذکر اللہ ہوتا رہتا ہے۔ جنت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہوتی ہے اور جنت کی نسبت پیارے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت کا خالق اور مالک حقیقی ہے اور پیارے رسول جنت کے بعطائے الٰہی مالک و قاسم ہیں۔ اور جنت کی نسبت کبھی ایمان والوں کی طرف ہوتی ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں وہی اسکے مستحق ہیں اور انہیں کے لئے جنت بنائی گئی ہے۔

فضل خدا سے جب کہ ہے جنت حضور کی
جنت میں کیوں نہ جائے پھر امت حضور کی (یانبی)

مسلمان اپنی دعاؤں میں صرف دنیا نہ مانگیں بلکہ خصوصیت کیساتھ آخرت کی بھلائیاں مانگیں۔ آخرت مانگو انشاء المولی القدیر دنیا تو خود ہی مل جائیگی۔ گلدستہ مانگو پتیاں تو خود ہی مل جائینگی۔ فرشتے ہر بندے کو پہچانتے بھی ہیں اور اسکے نیک و بد اعمال کو بھی بخوبی جانتے ہیں انکے ارادوں اور نیتوں سے بھی خبردار ہیں۔ ورنہ فرشتوں کو کیسے خبر ہوتی کہ یہ بندہ کون ہے۔ نیک ہے یا بد، سنی ہے کہ کٹر ا۔ کس ارادے اور کس نیت سے یہاں آیا ہے۔ جب ان فرشتوں کے علم کی وسعت کا

هَلْ رَاَوْنِىْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ

کہ کیا دیکھا ہے مجھ کو ذاکرین نے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ فرشتے عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں دیکھا انہوں نے تجھ کو، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِىْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّ

کہ کیسا ہو اگر ذاکرین مجھے دیکھ لیں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دیکھ لیں تجھے تو اور بہت عبادت کریں تیری اور

اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ

بہت بزرگی بیان کریں تیری اور کثرت سے پاکی بیان کریں تیری، فرمایا پیارے رسول نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وہ کیا مانگ رہے تھے؟

قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا

فرشتے عرض کرتے ہیں کہ سوال کر رہے تھے ذاکرین تجھ سے جنت کا، فرمایا پیارے رسول نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے ذاکرین نے جنت؟

فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ

تو فرشتے عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اے مالک! انہیں دیکھا ہے ذاکرین نے جنت کو، فرمایا پیارے رسول نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیسا ہو

لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا

اگر دیکھ لیں ذاکرین جنت کو؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر بیشک وہ دیکھ لیں جنت کو تو ہو جائیں سخت جنت کے چاہنے والے

وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ

اور سخت جنت کے طلبگار اور بہت اس میں رغبت کرنیوالے ہو جائیں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کس سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرمایا پیارے رسول نے

يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ

کہ فرشتے عرض کرتے ہیں آگ سے، فرمایا پیارے رسول نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے ذاکرین نے آگ کو، فرمایا پیارے رسول نے کہ

يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ

فرشتے عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اے مالک نہیں دیکھا ہے ذاکرین نے دوزخ کی آگ کو، فرمایا پیارے رسول نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسا ہوگا

फ़रमाता है कैसा होगा कि अगर देख लें ज़ाकेरीन दोज़ख की आग को? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रिश्ते कहते है कि अगर देख लें ज़ाकेरीन दोज़ख की आग को तो बहुत भागेंगे दोजख की आग से और सख़्त उससे डरेंगे, फ़रमाया प्यारे रसूल ने फिर फ़रमाता है अल्लाह तआला कि मैं गवाह बनाता हूँ तुमको ऐ फरिश्तों बेशक मैंने बख़्श दिया उनको, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अर्ज करता है एक फरिश्ता फरिश्तों में से कि उनमें फ़लां था जो नहीं था उन ज़ाकेरीन में से बस आया था वो किसी जरुरत से, अल्लाह तआला ने फरमाया कि वो ज़ाकेरीन ऐसे हमनशीं हैं कि नहीं महरुम रहता उनके पास बैठने वाला।

2216 हदीस शरीफ़ः— बेशक अल्लाह तआला के फ़रिश्ते फाज़िल घूमने वाले है जो तलाश करते हैं ज़िक्र की महाफ़िल को फिर जब पाते हैं ऐसी महफ़िल जिसमें ज़िक्र अल्लाह का हो तो बैठ जाते हैं फ़रिश्ते जाकिरीन के साथ तो घेर लेता है उनका बअज, बअज़ को अपने परों से यहाँ तक कि भर देते हैं उनके दरमियान और आसमाने दुनिया के दरमियान को तो फिर जब जुदा होते हैं फ़रिश्ते तो चढ़ते हैं फ़रिश्ते और पहुचते हैं आसमान पर, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पूछता है उन फ़रिश्तों से अल्लाह तआला हालांकि वो खूब जानने वाला है कि कहाँ से आ रहे हो तुम? तो फ़रिश्ते अर्ज करते हैं कि तेरे उन बंदों के पास से जो जमीन में पाकी बयान कर रहे हैं तेरी और तेरी बढाई बयान कर रहे हैं और तेरी वेहदानियत बयान

لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا وَاَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا

اگر دیکھ لیں ذاکرین دوزخ کی آگ کو فرمایا پیارے رسول نے کہ فرشتے کہتے ہیں اگر دیکھ لیں ذاکرین دوزخ کی آگ کو تو بہت بھاگیں گے دوزخ کی آگ سے

وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اِنِّىْ غَفَرْتُ لَهُمْ

اور سخت اس سے ڈریں گے، فرمایا پیارے رسول نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں گواہ بناتا ہوں تمکو اے فرشتو! بیشک میں نے بخش دیا اُن کو

قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ

فرمایا پیارے رسول نے کہ عرض کرتا ہے ایک فرشتہ فرشتوں میں سے کہ ان میں فلاں تھا جو نہیں تھا اُن ذاکرین میں سے، بس آیا تھا وہ کسی ضرورت سے

قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔ (رواہ البخاری)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ذاکرین ایسے ہمنشین ہیں کہ نہیں محروم رہتا اُنکے پاس بیٹھنے والا۔

(۲۲۱۶) حدیث شریف: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے فاضل گھومنے والے ہیں جو تلاش کرتے ہیں ذکر کی محافل کو پھر جب پاتے ہیں

مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ

ایسی محفل جس میں ذکر اللہ ہو تو بیٹھ جاتے ہیں فرشتے ذاکرین کیساتھ تو گھیر لیتا ہے اُنکا بعض، بعض کو اپنے پروں سے یہاں تک کہ بھر دیتے ہیں اُنکے درمیان

وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ

اور آسمانِ دنیا کے درمیان کو تو پھر جب جدا ہوتے ہیں فرشتے تو چڑھتے ہیں فرشتے اور پہونچتے ہیں آسمان پر، فرمایا پیارے رسول نے

فَيَسْئَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ

کہ پوچھتا ہے اُن فرشتوں سے اللہ تعالیٰ حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے کہ کہاں سے آرہے ہو تم؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیرے اُن بندوں کے پاس سے

فِى الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَ

جو زمین میں پاکی بیان کر رہے ہیں تیری اور تیری بڑائی بیان کر رہے ہیں اور تیری وحدانیت بیان کر رہے ہیں اور تیری خوبی بیان کر رہے تھے اور

कर रहे हैं और तेरी खूबी बयान कर रहे हैं और दुआयें मांग रहे हैं तुझसे. अल्लाह तआला ने फरमाया कि क्या मांग रहे थे मुझसे? फ़रिश्तों ने अर्ज़ किया कि मांग रहे थे वो जाकेरीन तुझसे तेरी जन्नत, अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि क्या देखी है उन्होंने मेरी जन्नत? फ़रिश्तों ने अर्ज़ किया नहीं या रब। अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि और कैसा हो अगर देख लें वो मेरी जन्नत, अर्ज़ किया फ़रिश्तों ने कि ज़ाकेरीन पनाह मांग रहे हैं तेरी अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि किस चीज से मेरी पनाह मांग रहे थे? अर्ज किया फरिश्तों ने कि तेरी आग से? फ़रमाया अल्लाह तआला ने और क्या देखी है उन्होंने मेरी आग? अर्ज़ किया फ़रिश्तों ने नहीं, अल्लाह तआला ने फ़रमाया तो कैसा हो अगर देख लें वो ज़ाकेरीन मेरी आग को, फ़रिश्तो ने अर्ज़ किया कि मग्फ़रत मांग रहे थे तुझसे और फरमाया प्यारे रसूल ने तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि मैंने बख़्श दिया उन ज़ाकेरीन को फिर मैंने अता फ़रमा दिया वो जो उन्होंने मांगा और पनाह दी मैंने उनको उससे जिससे कि वो ज़ाकेरीन पनाह माग रहे हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अर्ज़ करते है फ़रिश्ते ऐ मालिक! उन ज़ाकेरीन में फ़लां बन्दा बड़ा पापी था और गुज़र रहा था तो बैठ गया उनके साथ फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फ़रमाता है अल्लाह तआला और मैंने बख़्श दिया उस गुज़रने वाले को भी वो जाकेरीन ऐसे लोग हैं कि नहीं महरुम रहता उनकी वजह से उनके साथ बैठने वाला भी।

يَسْئَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

دعائیں مانگ رہے تھے تجھ سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کیا مانگ رہے تھے مجھ سے؟ فرشتوں نے عرض کیا کہ مانگ رہے تھے وہ ذاکرین تجھ سے تیری جنت

قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا دیکھی ہے انہوں نے میری جنت؟ فرشتوں نے عرض کیا نہیں یارب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور کیسا ہوا گر دیکھ لیں وہ میری جنت؟

قَالَ وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا

عرض کیا فرشتوں نے کہ وہ ذاکرین پناہ مانگ رہے ہیں تیری، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کیا فرشتوں نے

مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا

کہ تیری آگ سے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا دیکھی ہے انہوں نے میری آگ؟ عرض کیا فرشتوں نے نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کیسا ہوا گر دیکھ لیں وہ ذاکرین

نَارِيْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ وَقَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ

میری آگ کو؟ فرشتوں نے عرض کیا کہ مغفرت مانگ رہے تھے تجھ سے، اور فرمایا پیارے رسول نے تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں نے بخشدیا ہے اُن ذاکرین کو

فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ

پھر میں نے عطا فرمادیا وہ جو انہوں نے مانگا ہے اور پناہ دی میں نے اُنکو اس سے جس سے کہ وہ ذاکرین پناہ مانگ رہے ہیں، فرمایا پیارے رسول نے

يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ وَاِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ

کہ عرض کرتے ہیں فرشتے اے مالک! اُن ذاکرین میں فلاں بندہ بڑا پاپی تھا اور گزر رہا تھا تو بیٹھ گیا اُنکے ساتھ، فرمایا پیارے رسول نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور میں نے بخش دیا اُس گزرنے والے کو بھی، وہ ذاکرین ایسے لوگ ہیں کہ نہیں محروم رہتا اُنکی وجہ سے انکے ساتھ بیٹھنے والا بھی۔

(۲۲۱۷) حدیث شریف: عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت حنظلہ ابن ربیع اُسیدی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ملے مجھے امیر المومنین حضرت ابوبکر تو فرمایا حضرت ابوبکر نے

2217 हदीस शरीफ़:– हज़रते हन्ज़ला इब्ने रबी उसैदी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मिले मुझे अमीरुल मोमिनीन हजरते अबू बक्र तो फ़रमाया हजरते अबू बक्र ने कि कैसे हो ऐ हन्ज़ला? मैंने अर्ज़ किया कि मुनाफ़ेकाना अंदाज पैदा हो गया है हन्जला में, हजरते अबू बक्र ने फ़रमाया सुब्हानल्लाह क्या कह रहे हो तुम? मैंने अर्ज किया कि हम होते हैं बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में तो याद दिलाते हैं प्यारे रसूल जन्नत को और दोजख को गोया दोनों निगाहों के सामने हैं फिर जब हम जाते हैं बारगाहे रसूल से तो मशगूल हो जाते हैं बीवियों और बच्चों में और अस्बाब में तो भूल जाते हैं बहुत कुछ। फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने कि अल्लाह तआला की कसम बिला शुबा दरपेश रहता है हमको भी इस जैसा तो चला मैं और हज़रते अबू बक्र, यहाँ तक कि पहुंचे हम बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में तो मैंने अर्ज़ किया कि मुनाफ़ेकाना अंदाज पैदा हो गया है हन्जला में या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या मामला है? मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! हम होते हैं आपकी बारगाह में तो आप याद दिलाते हैं हमको दोज़ख की और जन्नत की गोया कि वो हमारी आखों के सामने हैं फिर जब हम चले जाते हैं आप की बारगाह से तो धुलमिल जाते हैं बीवियों बच्चों और अस्बाब में, हम भूल जाते हैं बहुत कुछ, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क़सम है उसकी कि मेरी ज़ात जिसके कब्ज़े में है अगर हमेशा रहो तुम इस हाल

یہ عالم ہے تو پیارے نبی ﷺ کے علم کی وسعتوں کا کیا عالم ہوگا۔

علوم دو جہاں کو انتخاب قادری ہم تو
نبی کے بحر علمی کا بس اک قطرہ سمجھتے ہیں (یانی)

جب عام ذاکرین کی محافل و مجالس کی برکتوں رحمتوں سعادتوں کا یہ عالم ہے تو پیارے نبی ﷺ کی پیاری محافل کی دعاؤں کی برکتوں کا عالم کیا ہوگا۔ اور پیارے نبی ﷺ کے فیض صحبت کا کیا عالم ہوگا انکا نام لیوا کبھی بدنصیب نہیں ہوتا انکا ذاکر کبھی ذلیل ورذیل اچھوت و کمین نہیں ہوتا۔ ارذل ہے وہ جو نوے فیصد مسلمانوں کو رذیل بتائے۔ جب ان عام ذاکرین کی محفل میں منٹ دو منٹ آکر بیٹھ جانیوالے کو پروانۂ مغفرت مل گیا تو حضرات صحابہ کرام جو سایہ کی طرح پیارے نبی ﷺ کیساتھ رہے انکی مغفرت میں شک کرنیوالا بارگاہ رسالت کا بھی گستاخ ہے اور پیارے نبی ﷺ کے فیضان صحبت کا بھی منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حضرات صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور سب سے وعدہ فرمایا اللہ نے بہت حسین چیز کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۶) اب اس اعلان خداوندی کے بعد بھی اگر کوئی کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو وہ منکر قرآن ہوکر فی النار والسقر ہے۔ کسی فاسق سے جنت کا وعدہ نہیں ہوتا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جتنے بھی الزامات ہیں وہ تاریخی ہیں اور انکی عظمت قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے قرآن کریم اور احادیث کریمہ کو چھوڑ کر بلکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے خلاف تاریخ پر یقین کرنا کھلی بے ایمانی ہے۔

رفض و خروج دونوں حقانیت سے عاری
حق ہے، علی ہیں حضرت، حضرت معاویہ ہیں
بہنوئی مصطفےٰ ہیں صالح ہیں مصطفےٰ کے
وہ صاحب قرابت حضرت معاویہ ہیں
محبوب مصطفیٰ ہیں محبوب کبریا ہیں
وہ ذی مقام عظمت حضرت معاویہ ہیں
وحی خدا کا کاتب قائم کیا نبی نے
ایسے بلند قامت حضرت معاویہ ہیں (یادلی)

(۲۲۱۷) اس حدیث شریف میں نفاق اعتقادی مراد نہیں ورنہ اپنے کفر یا نفاق کا اقرار ہوگا۔ اقرار کفر تو کفر ہے۔ مگر اقرار گناہ جو خوف خدا کی بنا پر ہو عین تقویٰ ہے۔ سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان بھی انتہائی خوف خدا پر مبنی ہے۔ سیدنا حضرت یونس علیہ السلام نے عرض کیا تھا۔ ترجمہ۔ بیشک میں تھا بے باکی کرنیوالوں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۸۶) سیدنا حضرت آدم و حضرت حواء علیہما السلام نے عرض کیا۔ ترجمہ۔ دونوں نے کہا اے ہمارے مالک نقصان کیا ہم نے اپنا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۹۰) جیسے ان حضرات کو ظالم و گنہگار نہیں کہہ سکتے ایسے ہی ان صحابیٔ رسول کو بھی اس عجز و انکسار کی بنا پر گنہگار یا منافق نہیں کہہ سکتے۔ لہٰذا بارگاہ صحابہ کے گستاخ اس حدیث شریف کو حضرات صحابہ کرام کے خلاف اپنی بھڑاس نکالنے کیلئے بہانہ نہیں بنا سکتے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سبحان اللہ ازراہ تعجب فرمایا کہ اے حنظلہ! تم سے اور نفاق سے تو دور کا بھی واسطہ نہیں ہے تم صحابی رسول ہو اور کاتب وحی ہو، آپ اپنے اس جملے کا مطلب خود بیان کیجئے۔ حضرات صحابہ کرام کو بارگاہ رسالت میں بیٹھ کر عین الیقین کی دولت نصیب ہوتی ہے تو پھر نمازوں میں پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں انہیں کیا کیا جلوے دیکھنے کو ملتے ہونگے، دیکھنے والے ہی زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ جلوے ہماری نگاہوں کا بھی مقدر فرمادے۔ حضرت حنظلہ نے اپنی حالت بیان کی کہ اہل وعیال اور کاروبار میں لگ کر دل کا وہ حال نہیں رہتا جو پیارے نبی ﷺ کی پیاری محفل میں ہوتا ہے۔ دل کا حال یکساں نہ رہنا ہی حال کی منافقت ہے۔ ایسا حال تو عام طور پر سبھی کا ہوتا ہے جو حال اور حالت دربار رسالت میں ہوتی ہے وہ حالت وہاں سے رخصت ہوکر کیسے ہوگی کیا تمام جماعت صحابہ کی حالت منافقت جیسی ہوگی یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ چلو بارگاہ رسالت میں استفسار کرتے ہیں۔ یہ پیارے نبی ﷺ کی معجز بیانی تھی کہ آپکے بیان سے عالم غیب عالم شہادت بن جاتا تھا۔ بعض حضرات مقررین کی شان کا یہ عالم ہوتا ہے کہ سامعین کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بیان ہونیوالا واقعہ سامعین کے سامنے ہی ہو رہا ہے۔ اس حدیث شریف میں بھول

كَيْفَ اَنْتَ يَاحَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاتَقُوْلُ قُلْتُ

کہ کیسے ہو تم اے حنظلہ؟ میں نے عرض کیا کہ منافقانہ انداز پیدا ہو گیا ہے حنظلہ میں، حضرت ابو بکر نے فرمایا سبحان اللہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ میں نے عرض کیا

نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ

کہ ہم ہوتے ہیں بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو یاد دلاتے ہیں پیارے رسول جنت کو اور دوزخ کو، گویا کہ دونوں نگاہوں کے سامنے ہیں

فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا

پھر جب ہم جاتے ہیں بارگاہ رسول اللہ ﷺ سے تو مشغول ہو جاتے ہیں بیویوں اور بچوں میں اور اسباب میں تو بھول جاتے ہیں بہت کچھ

قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فرمایا حضرت ابو بکر نے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم بلاشبہ درپیش رہتا ہے ہم کو بھی اس جیسا تو چلا میں اور حضرت ابو بکر یہاں تک کہ پہونچے ہم بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں

فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَاذَاكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تو میں نے عرض کیا کہ منافقانہ انداز پیدا ہو گیا ہے حنظلہ میں یا رسول اللہ! فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ

ہم ہوتے ہیں آپکی بارگاہ میں تو آپ یاد دلاتے ہم کو دوزخ کی اور جنت کی گویا کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں پھر جب ہم چلے جاتے ہیں آپکی بارگاہ سے

عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

تو گھل مل جاتے ہیں بیویوں بچوں اور اسباب میں، ہم بھول جاتے ہیں بہت کچھ، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے اُس کی کہ میری ذات

بِيَدِهٖ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَاتَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

جسکے قبضے میں ہے کہ اگر ہمیشہ رہو تم اُس حال پر جو ہوتی ہے میری بارگاہ میں اور ذکر اللہ میں تو ضرور مصافحہ کریں تم سے حضرات ملائکہ

عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رواہ مسلم)

تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں اور لیکن اے حنظلہ! گھڑی دو گھڑی، تین بار فرمایا۔

पर जो होती है मेरी बारगाह में और जिकरूल्लाह मे तो जरुर मुसाफहा करें तुमसे हजराते मलाएका तुम्हारे बिस्तरों पर और तुम्हारे रास्तों में और लेकिन एक हन्जला घड़ी दो घडी, तीन बार फ़रमाया।

2218 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या न बता दूँ मैं तुमको तुम्हारे आमाल में से बेहतरीन अमल जो ज्यादा सुथरा है आमाल मे तुम्हारे मालिक के नजदीक और ज्यादा बुलन्द करने वाला है आमाल में से तुम्होर दरजात को और बेहतर है तुम्हारे लिये खर्च करने से सोना और चादी के और बेहतर है तुम्हारे लिये यह कि जिहाद करो तुम अपने दुश्मन से तो मार दो गर्दनों को उनकी और शहीद कर दे वो तुमको, अर्ज किया हजराते सहाबा ने हाँ बताइये? फरमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला का जिक्र शरीफ है।

2219 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने बसर से मरवी उन्होने फरमाया कि आये एक देहाती प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज किया कौन शख्स अच्छा है? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खुशखबरी है उसके लिये कि तवील हो जिसकी उम्र और अच्छे हों उसके अमल अर्ज किया उन देहाती ने या रसूलल्लाह आमाल में कौन सा अमल अफजल है? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम छोड़ दो दुनिया को उस हाल में कि तुम्हारी जबान तर हो अल्लाह तआला के ज़िक्र में।

2220 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब गुज़रो तुम जन्नत की

جانے سے مراد کامل توجہ نہ رہنا ہے۔ کوئی نادان یہ اعتراض نہ کرے کہ حضرات صحابہ کرام کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ پیارے نبی ﷺ کے فرامین کو بھول جاتے تھے۔ فرشتے حضرات صحابہ کرام سے ملاقات بھی کیا کرتے تھے اور مصافحہ بھی۔ مگر دوسری شکلوں میں۔ اگر تم مشاغل دنیا میں بھی اپنی سابقہ حالت پر قائم رہو تو فرشتے علانیہ طور پر اپنی شکل میں تم سے ملاقات کیا کریں اور مصافحہ کیا کریں۔ زندگی کی کچھ گھڑیاں دینی انہاک کیلئے رہیں اور کچھ گھڑیاں دنیاوی کاروبار کیلئے تاکہ دونوں جہاں آباد رہیں دونوں نظام قائم رہیں جیسے مرغابی دریا میں تیرتی ہے اور ہوا میں اڑتی ہے۔ پنہاری عورت دو گھڑے سر پر رکھتی ہے ایک گھڑا بغل میں دوسرا گھڑا ہاتھ میں لٹکائے اپنی ساتھ والی عورتوں سے باتیں کرتے کرتے راستہ طے کر لیتی ہے اور راستے پر بھی نظر رکھتی ہے اور گھڑوں کا بھی دھیان رکھتی ہے۔ اور ساتھ والیوں کی طرف توجہ بھی۔ ایسے ہی مسلمان مسجد میں پہونچ کر فرشتہ صفت بن جائے، بازار میں جا کر اعلیٰ درجے کا تاجر ہو، دین و دنیا دونو سنبھالے۔ خالق و مخلوق سب کے حقوق ادا کرے زندگی کا راستہ طے کرے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں بعض لوگوں کی ہر ساعت اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتی ہے کہ دنیاوی مشاغل بھی انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتے۔ بعض لوگوں کے ہاں تقسیم ہوتی ہے بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک میں اور بعض اوقات دنیاوی مشاغل میں۔ حضرات صحابہ کرام کی مقدس جماعت میں بھی انہیں دو قسم کے حضرات تھے۔ حضرت حنظلہ اسی دوسری جماعت کے فرد تھے ان سے یہ فرمایا گیا کہ تقسیم کار کر لو۔ حضرت صدیق اکبر سے نہ فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر پہلی جماعت کے فرد فرید ہے۔

(۲۲۱۸) زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر شریف کرنا بہترین عبادت ہے۔ اسکی افضلیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کا ذکر شریف ہے اور اللہ تعالیٰ تک بلا واسطہ پہونچانے کا ذریعۂ زرین ہے۔ اور دوسری عبادات بالواسطہ اللہ تعالیٰ تک پہونچانے کا ذریعہ حسین ہے اور ذکر قلبی مراد ہو تو دل بادشاہ ہے باقی تمام اعضاء اسکی رعایا کے درجے میں ہیں بادشاہ کا عمل رعایا کے عمل سے افضل ہوتا ہی ہے اور اگر زبان و دل دونوں ذکر الٰہی میں لگے ہوں تو پھر نور علیٰ نور والی منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر شریف پر انعامات کی بہتات و برسات ملاحظہ فرمائیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو یاد کرو تم مجھے میں یاد فرماؤں گا اپنی رحمتوں سے تمکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴) حدیث قدسی شریف:۔ میری رحمتیں میرے ذکر کرنیوالے کے قریب ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ خبردار ذکر سے اللہ کے سکون پاتے ہیں دل (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۹۲) بعض آسان عمل مشکل اعمال سے درجے میں بڑھ جاتے ہیں۔ ذکر اللہ آسان ہے اور جہاد دشوار مگر ثواب میں ذکر اللہ بڑھا ہوا ہے مگر یہ وہ جہاد ہے جو ذکر اللہ سے خالی ہو۔ لیکن اگر ہاتھ میں تلوار اور زبان پر ذکر یار ہو تو پھر کیا کہنا ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لازم عمل متعدی عمل سے بہتر ہو جاتے ہیں جیسا کہ یہاں ہوئے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے کہ جہاد میں کافروں کو مارا جاتا ہے اور ذکر اللہ میں نفس امارہ اور شیطان کو، اسلئے ذکر اللہ جہاد اکبر ہے۔ اور ذکر اللہ میں دل کی ستھرائی و پاکیزگی بھی ہے۔ بعض ذکر بعض ذکروں سے افضل ہیں جیسے تلاوت قرآن کریم اور درود شریف دوسرے اذکار سے بہتر ہیں۔

(۲۲۱۹) زندگی کے آخری لمحات ہوں اور زبان بند ہو رہی ہو یا ہو چکی ہو مگر بند ہوتے وقت زبان پر ذکر اللہ ہو اور زبان ذکر الٰہی سے تر ہو کہ ذکر الٰہی بآسانی زبان پر جاری ہو تو تر لکڑی کو دنیا کی آگ نہیں جلاتی۔ انشاء المولیٰ القدیر تر زبان کو جہنم کی آگ نہ جلائیگی۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ ذکر قلبی سے ذکر لسانی بہتر ہے۔ ذکر لسانی نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے ذکر لسانی کے گواہ فرشتے ہوتے ہیں ذکر قلبی کی نہ تحریر ہوتی ہے اور نہ اس پر گواہی۔ حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہر خشک و تر چیز کے پاس ذکر اللہ کرو تاکہ یہ چیزیں تمہارے ایمان کی گواہ ہو جائیں (طبرانی شریف)

(۲۲۲۰) ذکر اللہ ایمان والوں کی روحانی غذا ہے اور ذکر کے حلقے روحانی سبزہ زار ہیں۔ جب انسان اپنے باغ اور کھیت سے گزرتا ہے تو کچھ نہ کچھ کھالیتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی مومن محافل و مجالس ذکر سے گزرے تو وہاں ذکر سن لے یا ذکر کرے۔ ذکر الٰہی کے جلسوں میں جانا بہتر ہے اور سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا محفل میلاد

(۲۲۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا نہ بتادوں میں تم کو تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل جو زیادہ ستھرا ہے

عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ

اعمال میں تمہارے مالک کے نزدیک اور زیادہ بلند کرنے والا ہے اعمال میں سے تمہارے درجات کو اور بہتر ہے تمہارے لئے خرچ کرنے سے سونا

وَالْوَرِقِ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا

اور چاندی کے اور بہتر ہے تمہارے لئے یہ کہ جہاد کرو تم اپنے دشمن سے تو مارو گردنوں کو انکی اور شہید کردیں وہ تمکو، عرض کیا حضرات صحابہ نے

بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ. (رواہ مالک واحمد والترمذی)

کہ ہاں بتایئے؟ فرمایا پیارے رسول نے اللہ تعالیٰ کا ذکر شریف ہے۔

(۲۲۱۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن بسر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے ایک دیہاتی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا

اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

کون شخص اچھا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کی خوشخبری ہے اُس کیلئے کہ طویل ہو جس کی عمر اور اچھے ہوں اسکے عمل، عرض کیا اُن دیہاتی نے یارسول اللہ

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رواہ احمد والترمذی)

اعمال میں کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ تم چھوڑ دو دنیا کو اس حال میں کہ تمہاری زبان تر ہو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں۔

(۲۲۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب گزرو تم جنت کی کیاریوں سے تو کچھ چر لیا کرو، حضرات صحابہ نے عرض کیا

وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ذکر شریف کے حلقے ہیں۔

क्यारियों से तो कुछ चर लिया करो। हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया कि जन्नत की क्यारिया क्या हैं? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ज़िक्र शरीफ़ के हल्के हैं।

2221 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो बैठा किसी महफ़िल में कि न करे ज़िक्र अल्लाह का तो होगी उस पर मुसल्लत अल्लाह तआला की तरफ़ से हसरत और जो लेटे किसी ख्वाबगाह में कि न ज़िक्र करे अल्लाह का उसमें तो होगी उस पर मुसल्लत अल्लाह तआला की तरफ़ से निदामत।

2222 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हैं लोग कि उठ जायें किसी महफ़िल से कि न ज़िक्र करें वो अल्लाह तआला का उस महफ़िल में मगर उठेंगे वो मुर्दार गधे की तरह और होगी उन पर हसरत।

2223 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नही बैठे लोग किसी महफ़िल में कि न तो ज़िक्र किया अल्लाह तआला का उस महफ़िल में और न दुरुद शरीफ पढ़ा अपने प्यारे नबी पर मगर होगी यह महफ़िल उन पर हसरत तो अगर चाहे अल्लाह अज़ाब दे उनको और अगर चाहे अल्लाह तो बख्श दे उनको।

2224 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि औलादे आदम की हर बात वबाल है उस पर और नहीं है फ़ायदेमंद उसके लिये सिवाये अच्छी बातों के हुक्म करने के या बुरी

شریف مجلس ذکر شہادت، اعراس مبارکہ درس قرآن وحدیث کی محفلوں میں شرکت کرنا بہترین عمل ہے۔ ذکر اللہ میں حلقے بنا کر بیٹھنا افضل ہے اور نماز میں صف بستہ ہونا کہ فرشتے دربارِ ایزدی میں صف بستہ حاضر رہتے ہیں۔ اور ذکر اللہ کے حلقے باندھو کہ جنتی جنت میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے۔ اکیلے ذکر کرنے سے جماعت میں ذکر کرنا ذکر سننا افضل ہے۔ اس حدیث شریف سے بھی ذکر بالجہر کی افضلیت معلوم ہوئی۔ اگر مجمع میں ایک ذاکر کا بھی ذکر قبول ہو گیا تو اس ایک ذاکر کی وجہ سے سب کا ذکر قبول ہوگا۔

(۲۲۲۱) ہر جائز محفل ومجلس میں اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ذکر اللہ میں مصروف رہنا چاہیے کہ جو وقت بھی ذکر اللہ سے خالی ہوگا وہ قیامت میں حسرت وندامت کا باعث ہوگا۔ بیت الخلاء، شراب نوشی کی جگہ قمار گاہوں میں ذکر اللہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بے ادبی ہے۔

(۲۲۲۲) ذکر اللہ سے غافل لوگ مردار گدھا کھا کر اٹھے۔ گدھا پلید بھی ہے حقیر بھی اور اپنی حماقت میں مشہور بھی۔ اور شیطان کا مظہر بھی کہ اس سے بولنے پر لاحول پڑھی جاتی ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی مجلسیں مردار گدھے کی طرح ہیں اور ان مجلسوں میں بیٹھنے والے مردار گدھے کے کھانیوالے ہیں۔ ایمان والوں کی محفلیں مجلسیں ذکر اللہ سے آراستہ رہتی ہیں اچھی چیز دیکھنے پر ماشاء اللہ ہے وعدے پر اِنْشَاءَ اللّٰہُ ہے چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جماہی پر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ غم کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ اور ہر نیک کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ.

اللہ اللہ کیا کرو — جام بصیری پیا کرو
یہ پیغام قدیری ہے — نام خدا کا لیا کرو
اللہ اللہ کیا کرو . اللہ اللہ کیا کرو (یاحبیب)

(۲۲۲۳) یہ باب ذکر اللہ کا ہے اور اس باب میں درود شریف کا ذکر ہوا تو یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آگئی کہ درود شریف بھی ذکر اللہ ہے۔ ذکر اللہ میں درود شریف بھی داخل ہے مگر چونکہ درود شریف ذکر اللہ کی بہترین قسم ہے اسلئے اسکا ذکر خصوصیت کیساتھ الگ بھی فرمایا گیا تا کہ نادان لوگوں کو سبق ملے۔ درود شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام پاک بھی اور پیارے نبی ﷺ کا چرچا بھی۔ پیارے نبی ﷺ اور اسکے آل اطہار اور اصحاب کبار کیلئے دعائیں بھی۔ جب نماز جیسی اہم عبادت درود وسلام سے خالی نہیں تو ایمان والوں کی کوئی مجلس خیر درود وسلام سے خالی نہیں ہونی چاہیے۔ مجلسوں میں جھوٹ، غیبت جیسے گناہ صادر ہو جاتے ہیں اگر ان مجالس میں حمد وصلوٰۃ بھی ہوتی ہے تو اسکی برکت سے یہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور ان مجالس میں حمد وصلوٰۃ نہ ہوں اور معاصی ہوں تو پکڑ کا اندیشہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا ذکر شریف گناہوں کا معافی کا شاندار ذریعہ ہے۔ اگر مجلس میں اللہ ورسول کا ذکر خیر ہو تو یقیناً اس ذاکر کی بخشش ومغفرت ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذکر خدا اور ذکر محبوب خدا ﷺ کی برکت سے اس ذاکر کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں از راہ لطف وکرم۔

(۲۲۲۴) انسانوں کے کلام یا تو گناہ ہوتے ہیں یا عبث وبے فائدہ یہ بھی وبال ہیں اور جائز باتیں اگر ثواب اور فائدے سے خالی ہوں تو آخرت میں ہمکو وبال محسوس ہونگی۔ جیسے سفر میں غیر ضروری سامان وبال جان ہوتا ہے۔ (۱) نیکی کا حکم کرنا (۲) برائی سے منع کرنا (۳) ذکر اللہ کرنا۔ یہ تینوں باتیں وبال نہیں بلکہ نیک اعمال ہیں۔ ذکر اللہ میں تمام قسم کے اذکار شامل ہیں۔ ذکر محبوبان خدا محبت سے، ذکر دشمنان خدا عداوت ونفرت سے، یہ بھی ذکر اللہ ہے۔ تلاوت قرآن کریم، درود شریف بھی ذکر اللہ ہیں بلکہ ہر ذکر خیر ذکر اللہ ہے۔

(۲۲۲۵) اس حدیث شریف میں زیادہ باتوں سے مراد خوامخواہ کی بڑ بڑ ہے جنکا کوئی فائدہ نہیں۔ تجارتی باتیں گھریلو مفید باتیں زیادہ باتوں میں شامل نہیں۔ ابوالکلام، مہا بکو چھیڑا ہونے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل پر وعظ ونصیحت اثر انداز نہیں ہوتے۔ ایسا بکو کبھی اپنے گناہوں پر نادم و پشیمان نہیں ہوتا۔ آیات کریمہ اور احادیث کریمہ میں غور وفکر نہیں کرتا۔ زیادہ بکواس کرنا اور حد سے زیادہ ہنسنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور ذکر اللہ، اللہ والوں کی محبت موت کی یاد، آخرت کا دھیان دلاتا ہے اور قبرستان کی زیارت دلوں کو نرم کرتی ہے۔ سخت دل والا دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سے دور رہتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سختی دل کی مذمت بیان فرمائی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر سخت ہو گئے تمہارے دل ان واقعات کے بعد تو وہ پتھر کی طرح ہیں یا زیادہ شدید سخت۔ (بصیرۃ

(۲۲۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجِعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو بیٹھا کسی محفل میں کہ نہ کرے ذکر اللہ کا اُس محفل میں تو ہوگی اُس پر مسلط اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت اور جو لیٹے کسی خوابگاہ میں کہ نہ ذکر کرے اللہ کا اُس میں تو ہوگی اُس پر مسلط اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندامت۔

(۲۲۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہیں لوگ کہ اُٹھ جائیں کسی محفل سے کہ نہ ذکر کریں وہ اللہ تعالیٰ کا اُس محفل میں مگر اُٹھیں گے وہ مُردار گدھے کی طرح سے اور ہوگی اُن پر حسرت۔

(۲۲۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بیٹھے لوگ کسی مجلس میں کہ نہ تو ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا اُس محفل میں اور نہ درود شریف پڑھا اپنے پیارے نبی پر مگر ہوگی یہ محفل اُن پر حسرت، تو اگر چاہے اللہ عذاب دے انکو اور اگر چاہے اللہ تو بخش دے اُنکو۔

(۲۲۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اولادِ آدم کی ہر بات وبال ہے اُس پر اور نہیں ہے فائدہ مند اُس کیلئے سوائے اچھی باتوں کے حکم کرنیکے یا بُری باتوں سے منع کرنے کے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے سے۔

(۲۲۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ زیادہ باتیں نہ کرو بنا ذکر اللہ کے اسلئے کہ زیادہ باتیں

बातों से मना करने के या फिर अल्लाह तआला के ज़िक्र करने से।

2225 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ज्यादा बातें न करो बिना ज़िकरूल्लाह के इसलिये कि ज्यादा बातें बिना ज़िकरूल्लाह के दिल की सख़्ती हैं और बेशक सबसे ज्यादा दूर लोगों में अल्लाह तआला से सख़्त दिल वाला है।

2226 हदीस शरीफ़:– हज़रते सोबान से मरवी उन्होंने फरमया कि जब नाजिल हुई आयते करीमा "और जो ज़ख़ीरा करते हैं सोने को और चांदी को और नहीं खर्च करते उसको अल्लाह की राह में तो ऐ प्यारे नबी आप बिशारत दे दीजिये उनको अलम देने वाले अज़ाब की" तो थे हम प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में, प्यारे नबी के किसी सफ़रे मुबारक में तो फ़रमाया प्यारे नबी के प्यारे असहाब में से बअज़ ने कि नाज़िल हो गई है आयते करीमा सोने और चांदी के बारे में, काश हम जान लेते कि कौन सा माल बेहतर है तो हम जमा करते उसको, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि बेहतरीन माल ज़िक्र करने वाली ज़ुबान है और शुक्र अदा करने वाला दिल है और ईमान वाली बीवी है जो मदद करती है शौहर की उसके ईमान में।

2227 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ ले गये अमीरुल मोमिनीन हज़रते

الایمان صفحہ ۳۶) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کیا نہ آیا وہ وقت ان کیلئے جو ایمان لائے یہ کہ جھک جائیں دل انکے ذکر اللہ کیلئے اور جو اترا حق۔ اور نہ ہوں وہ انکی طرح جن کو دی گئی کتاب پہلے، تو لمبا گزرا ان پر زمانہ تو سخت ہو گئے دل انکے اور زیادہ ان میں سے نافرمان ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۵۶) لوہا جب تک سخت رہیگا کچھ نہ بن سکے گا اور جب نرم ہوگا تو پھر جسطرح چاہے بنالو۔ لوہا نرم کرنے کیلئے آگ چاہیے اور دل نرم کرنے کیلئے عشق کی آگ درکار ہے۔ پھر فقط عشق کی آگ بھی کافی نہیں بلکہ ساتھ میں کسی کاریگر کے ہتھوڑے کی چوٹ کی بھی ضرورت ہے۔ لوہا نرم کرنے کیلئے عشق کی آگ ہے۔ صحبت نیک بہترین سانچہ ہے۔ نگاہ مردِ کامل کاریگر کا ہنر ہے۔ یہ تینوں ہوں تو دل کارآمد بنتا ہے۔

(۲۲۲۶) سوال کرنیوالوں نے تو مال سے متعلق سوال کیا تھا مگر جواب حکیمانہ دیا گیا جو مال سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ مال سے جسم کا نفع ہے جواب میں مذکور چیزوں سے ایمان و روح کا فائدہ ہے۔ ایمان میں مدد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بیوی اپنے شوہر کو ناجائز کاموں سے بچائے اور نیک کاموں کا عادی و خوگر بنائے اور جو بیوی اس خوبصورت کردار کی حامل ہو وہ بیوی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۲۲۲۷) یہ حضرات صحابہ کرام نماز کے وقت میں انتظار میں نہ بیٹھے تھے کیونکہ نماز کے انتظار میں صف بنا کر بیٹھنا چاہیے حلقہ بنا کر بیٹھنا منع ہے بلکہ وہ ذکر اللہ کرنے کیلئے ہی حلقہ بنا کر بیٹھے تھے اس حلقے میں ذکر کے تین طریقے ہو سکتے ہیں کہ ایک شخص ذکر کرے اور سب سنیں جیسے وعظ شریف و میلاد شریف۔ یا باری باری ہر ایک شریک محفل ذکر کرے باقی سب سنیں جیسے محفل نعت شریف،۔ یا سب ملکر ذکر کریں جیسا کہ عموماً حلقوں میں ہوتا ہے کہ ذکر اسم ذات اور ذکر نفیٔ و اثبات کیا جاتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جو آپ حضرات سے قسم لی ہے وہ آپ حضرات کو جھوٹا سمجھ کر نہیں، آپ سب تو عادل و ثقہ اور سچے و صالح ہیں جبکہ میں نے ادائے سنت کیلئے یہ قسم لی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کی بارگاہ رسالت میں قربت ہے اور خوب ہے کہ پیارے نبی ﷺ آپکے حقیقی بہنوئی ہیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی سگی بہن ہیں۔ اسی لئے سیدنا مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایمان والوں کا ماموں فرمایا ہے۔ (مثنوی شریف) کاتب وحی ربانی ہیں۔ مگر احادیث کریمہ بہت کم روایت فرماتے ہیں احتیاط کے طور پر، جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمر بھر پیارے نبی ﷺ کیساتھ رہے مگر آپنے احادیث کریمہ بہت کم روایت فرمائی ہیں۔

داناۓ سرِ وحدت حضرت معاویہ ہیں
سرشارِ علم و حکمت حضرت معاویہ ہیں
محظوظِ عشق و الفت حضرت معاویہ
محفوظِ شر و آفت حضرت معاویہ ہیں۔ (یادلی)

سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ "اور نہیں تھا کوئی مجھ سے زیادہ نزدیکی پیارے نبی ﷺ سے" اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی زیادہ نزدیکی و قربت والے تھے بلکہ یہاں وہ حضرات صحابہ کرام مراد ہیں جن سے آپ اس وقت خطاب فرما رہے تھے یا جو حضرات صحابہ کرام آپکے زمانہ پاک میں موجود تھے حضرت امیر معاویہ انکے مقابلے میں اپنی جزوی فضیلت بیان فرما رہے تھے۔ جن حضرات صحابہ کرام نے حدیث شریف کی روایت بامعنی جائز سمجھی وہ احادیث کریمہ زیادہ روایت فرماتے اور جنکے نزدیک روایت بامعنی جائز نہ تھی وہ بہت کم احادیث کریمہ روایت فرماتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ دوسری جماعت سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمی ہدایت ایمان اور احسان عظیم پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ کا دامن کرم ہاتھ میں آجانا ہی ہدایت و ایمان ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بلاشبہ احسان فرمایا ہے اللہ نے ایمان والوں پر جبکہ بھیجا اللہ نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے جو تلاوت فرماتے ہیں ان پر اسکی آیتیں اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں ان کو کتاب اور دانائی اور اگرچہ تھے وہ پہلے ضرور کھلی گمراہی میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۱) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔

بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيُ۔ (رواہ الترمذی)

بناذکر اللہ کے دل کی سختی ہے اور بیشک سب سے زیادہ دور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سخت دل والا ہے۔

(۲۲۲۶) حدیث شریف: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی آیت کریمہ "اور جو ذخیرہ کرتے ہیں سونے کو اور چاندی کو

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ كُنَّا

اور نہیں خرچ کرتے اسکو اللہ کی راہ میں تو اے پیارے نبی آپ بشارت دیدیجئے انکو الم دینے والے عذاب کی" تو تھے ہم

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ

پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں، پیارے نبی کے کسی سفر مبارک میں، تو فرمایا پیارے نبی کے پیارے اصحاب میں سے بعض نے کہ نازل ہوگئی ہے

فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْعَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ

آیت کریمہ سونے اور چاندی کے بارے میں، کاش ہم جان لیتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم جمع کرتے اسکو، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بہترین مال

لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

ذکر کرنیوالی زبان ہے اور شکر ادا کرنیوالا دل ہے اور ایمان والی بیوی ہے جو مدد کرتی ہے شوہر کی اسکے ایمان میں۔

(۲۲۲۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعٰوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ

ترجمہ: حضرت ابو سعید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لے گئے امیر المومنین حضرت امیر معاویہ ایک حلقہ پر مسجد میں

فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اٰللّٰهِ

تو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ کس چیز نے تمہیں بٹھایا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ذکر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا، حضرت معاویہ نے فرمایا اللہ کی قسم،

مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ

کیا بٹھایا ہے تمہیں اس ذکر اللہ نے؟ صحابہ کرام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں بٹھایا ہے ہمکو اس ذکر اللہ کے علاوہ کسی نے فرمایا امیر معاویہ نے

अमीरे मुआविया एक हल्के पर मस्जिद में तो फ़रमाया हज़रते अमीरे मुआविया ने कि किस चीज़ ने तुम्हें बिठाया है? तो उन्होंने कहा कि हम बैठे ज़िक्र कर रहे हैं अल्लाह तआला का, हज़रते अमीरे मुआविया ने फ़रमाया अल्लाह की कसम क्या बिठाया है तुम्हें इस ज़िकरूल्लाह ने? सहाबा ए किराम ने कहा कि अल्लाह तआला की कसम नहीं बिठाया है हमको इस जिकरूल्लाह के अलावा किसी ने, फ़रमाया अमीरे मुआविया ने बेशक मैंने तुमसे कसम न ली तुम पर तोहमत की वजह से और नहीं था कोई मुझसे ज़्यादा नज़दीकी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से जो कम रिवायत करे हदीस शरीफ़ मुझसे और बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ लाये एक हल्के पर अपने असहाबे किंराम के तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि किसने बिठाया तुमको यहाँ? तो अर्ज किया सहाबा ए किराम ने कि हम बैठे जिकरूल्लाह कर रहे हैं, अल्लाह तआला की खुबियाँ बयान करे रहे हैं उस पर कि यह हिदायत अता फ़रमाई उसने हमको दीने इस्लाम की और एहसाने अज़ीम फ़रमाया उसकी वजह से हम पर, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या अल्लाह तआला की कसम नहीं बिठाया तुमको मगर उस ज़िकरूल्लाह ने तो उन्होंने कहा अल्लाह तआला की कसम नहीं बिठाया हमको मगर इस ज़िकरूल्लाह ने, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खबरदार! बेशक मैंने न कसम ली तुमसे तोहमत लगने की वजह से तुम पर और लेकिन आये मेरी बारगाह में जिब्राईल तो ख़बर दी जिब्राईल ने मुझको कि बेशक

احسان جماڑتے ہیں آپ پر یہ کہ اسلام لے آئے وہ، آپ فرمایئے نہ احسان جماڑو تم مجھ پر اسلام لانے کا اپنے، بلکہ اللہ احسان فرماتا ہے تم پر یہ کہ ہدایت دی اس نے تم کو ایمان کی۔ اگر ہو تم سچے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۲) اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کو اہل ایمان پر احسان فرمایا ہے۔ اور یہ بڑی بات ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کے شکریہ کیلئے مجلسیں کرنا حلقے بنا کر بیٹھنا سنت صحابہ کرام ہے اور یہ حدیث پاک محفل میلاد شریف کے ثبوت کیلئے کافی ہے۔ دنیا میں ذکر اللہ سے روکنے والی بہت سی رکاوٹیں موجود ہیں جیسے نفس امارہ، شیخ نجدی شیطان لعین، شہوت نفسانی، اور غصہ و غضب مگر ان تمام رکاوٹوں سے بے نیاز ہو کر میرے ذکر میں مصروف ہے۔ یقیناً فرشتوں کے ذکر اللہ کرنے سے مومنوں کا ذکر اللہ کرنا افضل ہے۔ مومن نفس امارہ، شیطان، کفر و طغیان سب سے جہاد کرتا ہے اور یہ مومنوں کی وجہ فضیلت ہے۔ بندۂ مومن کو ذکر اللہ میں مصروف و مشغول رہنا چاہیے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! ذکر کرو تم اللہ کا کثرت سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۲)

(۲۲۲۸) اسلام کے اتنے مسائل و احکام ہیں جنکو یاد کرنا میرے لئے ایک مسئلہ ہے۔ یہ سوال نوافل سے متعلق تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہر وقت زبان پر ذکر اللہ جاری رہے کہ نہ جانے کب پروانۂ اجل آجائے تو تمہیں دنیا سے آخری سفر کرنا پڑے تو ملک الموت سے ملاقات اس حال میں ہو کہ زبان پر ذکر اللہ ہو۔ ضرورت کے لائق ہی علم دین حاصل کرنا فرض و واجب ہے مکمل عالم بننا ہر مسلمان پر فرض نہیں بلکہ پورا عالم بننا فرض کفایہ ہے۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ تمام احکام و مسائل شرعیہ سیکھنے کا حکم فرماتے۔

(۲۲۲۹) ثواب اور ہے قرب و درجہ اور ہے اگر بادشاہ کسی موقع پر ایک سپاہی کو ایک لاکھ روپے کے انعام سے نوازے اور اپنے وزیر اعظم کو کچھ انعام نہ دے اگر چہ اس وقت انعام تو سپاہی کو ہی ملا ہے مگر درجہ وزیر اعظم ہی کا زیادہ ہے۔ ذکر لسانی ہو کہ قلبی جو احادیث کریمہ میں مذکور ہیں وہ دوسرے تمام اذکار شریفہ سے افضل ہیں۔ مگر کسی کو یہ کہہ کر ذکر الٰہی سے نہیں روک سکتے کہ یہ ذکر حدیث شریف میں مذکور نہیں ہے۔ ذکر اللہ ثواب میں اضافے کا ذریعۂ زریں بھی ہے اور قرب الٰہی میں اضافے کا وسیلۂ حسین بھی۔ دونوں جہان کی دولتیں، نعمتیں ذکر اللہ سے ملتی ہیں۔ ذکر اللہ کی کثرت یہ ہے کہ اسکے اکثر اوقات ذکر اللہ سے آراستہ پیراستہ ہوں دوسرے مشاغل کیلئے بہت کم وقت بچے (مرقاۃ شریف ولمعات شریف) بعض نمازیوں اور مجاہدوں کی نظر میں مال غنیمت اور فتح ملک کا بھی جذبہ ہوتا ہے اور بعض میں شان شجاعت اور فن سپہ گری کے جوہر دکھانے کا بھی جذبہ ہوتا ہے۔ بعض مجاہدین صرف اور صرف اسلام پھیلانے اسلام کے غلبے کیلئے جہاد فرماتے ہیں ان سب مجاہدوں اور غازیوں میں غازی فی سبیل اللہ کون ہے۔ غازی راہ خدا میں لڑتے لڑتے خون میں لال ہو جائے اور جام شہادت نوش فرما لے اور یہ غازی اعلیٰ درجے کا غازی بھی ہو اور اول درجے کا شہید بھی ہو تب بھی ذکر اللہ کے مرتبے کو نہیں پہونچ سکتا کیونکہ ذکر اللہ مقصودی عبادت ہے اور جہاد غیر مقصودی عبادت ہے چونکہ جہاد کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر پھیلانا ہی ہوتا ہے جہاد غازی کا کام ہے اور ذکر اللہ میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ کا نام ہمارے کام سے افضل ہے۔ جہاد کی جزا جنت ہے اور ذکر اللہ کی جزا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کا ذکر فرمانا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو یاد کرو تم مجھے میں یاد فرماؤنگا اپنی رحمتوں سے تمکو اور شکر کرو میرا اور ناشکری نہ کرو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۲) اس حدیث شریف میں درجہ سے مراد جنسی درجہ ہے نہ کہ شخصی درجہ۔ یعنی ذاکر مجاہد سے درجوں بلند و بہتر ہے۔ اور مجاہد بوقت جہاد ذاکر بھی ہو تو پھر نور علیٰ نور والی منزل ہے۔ ایسے ذاکر و مجاہد کی شان و عظمت اور درجات کی رفعت کا کیا پوچھنا۔

(۲۲۳۰) ہر انسان کیساتھ ایک ایک شیطان رہتا ہے جسکو "قرین" کہتے ہیں اور ابلیس ان تمام شیاطین کا بڑی چالاک ہے۔ غافل مسلمان کا دل شیطان کی منزل ہے اور کافر کا دل شیطان کا گھر ہے۔ اس حدیث شریف میں ابن آدم سے مراد غافل مسلمان ہے۔ وسوسے سے غفلت نہیں آتی بلکہ غفلت کی وجہ سے وسوسے آتے ہیں۔ کافر کے دل سے شیطان، ایمان سے نکلے گا بنا ایمان گر بے ایمان پورا قرآن کریم بھی پڑھے تو بے ایمان کے دل سے شیطان نہ نکلے گا۔ مسافر کو منزل سے ہٹانا آسان ہے مگر کسی کو اسکے گھر سے

اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِیْثًا مِنِّیْ

بیشک میں نے تم سے قسم نہ لی تم پر تہمت کی وجہ سے اور نہیں تھا کوئی مجھ سے زیادہ نزدیکی پیارے نبی ﷺ سے جو کم روایت کرے حدیث شریف مجھ سے

وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ هٰهُنَا

اور بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک حلقہ پر اپنے اصحاب کرام کے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کس نے بٹھایا تم کو یہاں؟

قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ

تو عرض کیا صحابہ کرام نے کہ ہم بیٹھے ذکر اللہ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں، اس پر کہ ہدایت عطا فرمائی اُس نے ہم کو دینِ اسلام کی

وَمَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا قَالَ اٰللّٰہُ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا اٰللّٰہُ

اور احسان عظیم فرمایا اس کی وجہ سے ہم پر، فرمایا پیارے رسول نے کیا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں بٹھایا تم کو مگر اُس ذکر اللہ نے، تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم

مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَّکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِیْ

نہیں بٹھایا ہم کو مگر اس ذکر اللہ نے، فرمایا پیارے رسول نے خبردار! بیشک میں نے نہ قسم لی تم سے تہمت لگنے کی وجہ سے تم پر اور لیکن آئے میری بارگاہ میں

جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ۔ (رواہ مسلم)

جبریل تو خبر دی جبریل نے مجھ کو کہ بیشک اللہ عزوجل فخر فرما رہا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر۔

(۲۲۲۸) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ

ترجمہ: بیشک ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے احکام شرعی نے غلبہ کرلیا ہے مجھ پر

فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

تو بتا دیجئے آپ مجھے کوئی ایسی چیز کہ مضبوط تھام لوں میں اُسکو؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ہمیشہ رہے تیری زبان تر اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک سے۔

(۲۲۲۹) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون بندے زیادہ فضیلت والے اور زیادہ بلند درجے والے ہیں

अल्लाह अज्जा वजल फख्र फ़रमा रहा है तुम्हारी वजह से फरिश्तों पर।

2228 हदीस शरीफ़:- बेशक एक सहाबी ने अर्ज किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम इस्लाम के एहकामे शरई ने ग़लबा कर लिया है मुझ पर तो बता दीजिये आप मुझे ऐसी चीज कि मजबूत थाम लूँ मैं उसको? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हमेशा तर रहे तेरी ज़ुबान अल्लाह तआला के ज़िक्रे पाक से।

2229 हदीस शरीफ़:- बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से सुवाल किया गया कि कौन बदे ज़्यादा फ़ज़ीलत वाले और ज़्यादा बुलन्द दर्जे वाले हैं अल्लाह तआला के नजदीक कयामत में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जिक्र करने वाले अल्लाह तआला का और जिक्र करने वालियाँ, अर्ज़ किया गया या रसूलल्लाह! और अल्लाह तआला की राह में लडने वाला कौन है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर चलाये मुजाहिद अपनी तलवार कुफ़्फ़ार व मुशरेकीन में यहाँ तक कि तलवार टूट जाये और रंग जाये खून में तो बेशक जिक्र करने वाला अल्लाह तआला का अफ़ज़ल है उस गाज़ी व मुजाहिद से, दर्जे में।

2230 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि शैतान क़ब्ज़ा जमाने वाला है औलादे आदम के दिल पर तो जब जिक्र करता है इब्ने आदम अल्लाह तआला का तो भाग जाता है और जब गाफिल हो जाता है तो शैतान दिल में बुरे ख़्यालात डालता है।

نکالنا امر دشوار ہے۔ مومن کا دل عشق خدا و رسول کا خزینہ ہے۔ شیطان چور ہے غفلت تاریکی ہے اور ذکر اللہ روشنی ہے۔ چور ہمیشہ اندھیرے میں آتا ہے اور تاریکی پسند ہوتا ہے۔ اجالا ہوتے ہی دائیں بائیں کھسک جاتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ اپنے خانہ دل میں ذکر اللہ کا اجالا رکھے تاکہ اس چور سے امن رہے۔ شیطان کو بھگانے اور وسواس کو دور کرنے کیلئے ہر قسم کا ذکر اللہ مفید ہے مگر لا حول اور اذان شیطان بھگانے کیلئے اکسیر ہے اسی لئے بزرگان دین نے فرمایا کہ دفن کے بعد قبر پر اذان دینا اچھی بات ہے تاکہ مومن مردہ شیطان کی شیطنت سے محفوظ رہے۔ اور امتحان قبر میں کامیابی نصیب ہو۔ سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قبر پر بعد دفن اذان دینا بزرگوں کا طریقہ ہے (ملفوظات عزیزی) تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمایئے فقیر قدیری کی کتاب "قبر کے پاس اذان دینے کا شرعی حکم" اور "مداری شریف جلد اول کا باب نمبر ۹۲ صفحہ ۱۰۶۰"۔

(۲۲۳۱) جب تمام غازی کفار کے مقابلے میں میدان چھوڑ جائیں اور ایک مجاہد میدان کارزار میں ڈٹا رہے یہاں تک کہ جہاد کرتے کرتے راہ میں خدا میں جام شہادت نوش فرمائے تو وہ مجاہد وہ شہید بڑے درجے و مرتبے والا ہے۔ ایسے ہی غافل مسلمان بھگوڑے غازیوں کی طرح ہیں۔ یہ ذاکر بڑا ہی بہادر مجاہد ہے کیونکہ ذاکرین کی انجمن میں ذکر اللہ کرنا آسان ہے مگر غافلین کے جھرمٹ میں ذکر کی محفل جمانا اور ذکر اللہ میں مصروف و مشغول رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جیسے باغ کے مالی کی نظر میں اس ہری شاخ اور ہرے بھرے درخت کی بڑی قدر ہوتی ہے ایسے ہی دربار الٰہی میں ذاکر و شاغل کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ غافل دل میں ظلمتوں کی ریل پیل ہوتی ہے اور ذاکر کے دل میں کیف و سرور اور اجالا و نور ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ خبردار ذکر سے اللہ کے سکون پاتے ہیں دل (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۹۲) ذاکر اپنی زندگی ہی میں جنت دیکھ لیتا ہے خواہ خواب میں خواہ بیداری میں۔ بعض حضرات صحابہ کرام نے زندگی ہی میں جہاد کے دوران شہادت سے پہلے پہلے جنت دیکھ لی اور پھر دوسرے صحابہ کرام کو اسکی خبر بھی مرحمت فرمائی۔ یا پھر جانکنی کے وقت ذاکر کو جنت دکھائی جاتی ہے کہ ملک الموت اسکو اسکا جنتی مکان دکھاتے ہیں پھر روح نکالتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک جنہوں نے کہا مالک ہمارا اللہ ہے پھر ٹھیک چلتے رہے تو نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے کہ نہ خوف کرو تم اور نہ غم کرو تم اور خوش ہو جاؤ تم اس جنت سے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۷۸) ذکر اللہ کرنیوالوں کو مرنے سے پہلے جنت دکھائی جاتی ہے اور پیارے نبی ﷺ کے عشاق کو وقت نزع پیارے نبی ﷺ کا جمال جہاں آرا دکھایا جاتا ہے جس سے مرنیوالے کو نزع کی سختی کا احساس نہیں ہوتا جیسے زنان مصر کو جمال یوسفی دیکھنے میں انگلیوں کے کٹنے کی تکلیف کا احساس نہیں ہوا تھا۔ ذکر اللہ کی برکت سے انسانوں کو عذاب سے امن ملتی ہے اور جانوروں کو بھی۔ سب ہی ذکر سے فائدہ اٹھاتے ہیں اسلئے ان سبکی تعداد کے مطابق ذاکر کو ثواب ملتا ہے۔

(۲۲۳۲) ذکر اللہ عذاب کو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ زندگی میں بھی اور بعد موت بھی ذکر کی محفلیں آراستہ کی جاتی ہیں کبھی محفل میلاد شریف اور تو کبھی مجلس ذکر شہادت، کبھی اعراس مبارکہ تو کبھی قل شریف درود پاک فاتحہ شریف کا انعقاد ہوتا ہے تاکہ ذکر اللہ ہوتا رہے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔ بزرگان دین خاص طور پر ذکر اللہ کے حلقے جلسے قائم کرتے ہیں۔ خصوصاً سلسلہ عالیہ قادریہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ احدیہ کا تو ذکر اللہ ٹریڈ ہو چکا ہے اور کثرت ذکر اللہ کی وجہ سے سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں پیلی بھیت شریف کو تو عوام و خواص سرکار اللہ ہو میاں کے نام سے ہی جانتے ہیں۔ اگر میت عذاب میں ہو تو ذکر اللہ کی برکت سے نجات پائیگی۔ انشاء المولی القدیر۔ یہاں ذکر اللہ مطلقاً فرمایا ہے خواہ خود کرے یا دوسرا کوئی ذکر اللہ کر کے ایصال ثواب کر دے۔ حدیث شریف:۔ جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا اور ثواب میت کا بخش دیا تو اسکی بخشش فرما دی جاتی ہے اور اگرچہ وہ میت سزا کے لائق ہی کیوں نہ ہو (ملفوظات مخدوم جہانیان جہاں گشت جلد ۲ صفحہ ۳۹۹) مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر کی کتب: اسلام میں ایصال ثواب، ثبوت ایصال ثواب، مداری شریف جلد اول میں باب ایصال ثواب۔

عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ذکر کرنے والے اللہ تعالیٰ کا کثرت سے اور ذکر کرنے والیاں، عرض کیا گیا یارسول اللہ

وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ

اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر چلائے مجاہد اپنی تلوار کفار و مشرکین میں یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے

وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ اللّٰهَ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. (رواہ احمد والترمذی)

اور رنگ جائے خون میں تو بیشک ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا افضل ہے اُس غازی و مجاہد سے درجے میں۔

(۲۲۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ اِبْنِ اٰدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان قبضہ جمانے والا ہے اولادِ آدم کے دل پر،

فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَ اِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ. (رواہ البخاری)

تو جب ذکر کرتا ہے ابن آدم اللہ تعالیٰ کا تو بھاگ جاتا ہے اور جب غافل ہو جاتا ہے تو شیطان دل میں بُرے خیالات ڈالتا ہے۔

(۲۲۳۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا غافلوں میں جیسے لڑنے والا

خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ

بھاگ جانے والوں میں اور ذکر کرنے والا غافلوں میں ہری شاخ کی طرح ہے سوکھے پیڑ میں اور ایک روایت میں ہے کہ مثال ہرے بھرے درخت کی

فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ

درختوں کے درمیان، اور ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا غافلوں میں چراغ کی طرح ہے اندھیرے گھر میں اور ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا غافلین میں

يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ

کہ دکھاتا ہے اُس ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اُس کا ٹھکانہ جنت کا حالانکہ وہ زندہ ہوتا ہے اور ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا غافلین میں

2231 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे कि ज़िक्र करने वाला अल्लाह तआला का गाफ़िलों में जैसे लड़ने वाला भाग जाने वालों में और ज़िक्र करने वाला गाफिलों में हरी शाख की तरह है सूखे पेड में और एक रिवायत में है कि मिसाल हरे भरे दरख्त की दरख्तों के दरमियान और जिक्र करने वाला अल्लाह तआला का गाफ़िलों में चिराग की तरह है अंधेरे घर में और ज़िक्र करने वाला अल्लाह तआला का गाफ़िलीन में कि दिखाता है उस ज़िक्र करने वाले को अल्लाह तआला उसका ठिकाना जन्नत का हालांकि वो जिदा होता है और ज़िक्र करने वाला अल्लाह तआला का गाफ़िलीन में कि बख़्श दिये जाते हैं उसके गुनाह बकद्र बोलने वालों के और गूगों के, बोलने वाले औलादे आदम हैं और गूंगे तमाम जानवर हैं।

2232 हदीस शरीफ़:– नहीं किया बंदे ने कोई अमल बढ़ कर ज़िकरूल्लाह से जो ज़्यादा निजात दिलाने वाला हो उसको अल्लाह तआला के अज़ाब से।

2233 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला फ़रमाता है मेरी रहमत मेरे बंदे के साथ है जब तक ज़िक्र करे वो मेरा और हिलते हैं मेरे ज़िक्र की वजह से उसके दोनों होंट।

2234 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक प्यारे नबी फ़रमाते थे की हर शय के लिये निखार है और दिलों का निखार ज़िकरूल्लाह है और नहीं है कोई चीज़ ज़िकरूल्लाह से बढ़कर निजात

يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَّاَعْجَمٍ وَّالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ. (رَوَاهُ رَزِيْن)

کہ بخش دیے جاتے ہیں اُسکے گناہ بقدر بولنے والوں کے اور گونگوں کے بولنے والے اولادِ آدم ہیں اور گونگے تمام جانور ہیں۔

(۲۲۳۲) حدیث شریف: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَة)

ترجمہ: نہیں کیا بندہ نے کوئی عمل بڑھ کر ذکر اللہ سے جو زیادہ نجات دلانے والا ہو اسکو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔

(۲۲۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے بندے کیساتھ ہے،

اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جبتک ذکر کرے وہ میرا اور ہلتے ہیں میرے ذکر کی وجہ سے اسکے دونوں ہونٹ۔

(۲۲۳۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی بیشک پیارے نبی فرماتے تھے کہ ہر شی کیلئے نکھار ہے

وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ

اور دلوں کا نکھار ذکر اللہ ہے اور نہیں ہے کوئی چیز ذکر اللہ سے بڑھ کر نجات دلانے والی عذاب الٰہی سے حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا اور نہ جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اللہ تعالیٰ کے راستے میں؟ فرمایا پیارے نبی نے اور نہ یہ کہ مارے مجاہد اپنی تلوار سے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے تلوار۔

﴿ بَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کا باب ﴾

(۲۲۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے گرامی ہیں، ایک کم سو،

दिलाने वाली अजावे ईलाही से, हज़राते सहावा ए किराम ने अर्ज किया और न जिहाद अल्लाह तआला के रास्ते में? फ़रमाया प्यारे नवी ने और न यह कि मारे मुजाहिद अपनी तलवार से यहाँ तक कि टूट जाये तलवार।

(126) अल्लाह तआला के पाक नामों का बाब

2235 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला के निन्यानवें अस्माये गिरामी हैं, एक कम सौ। जो मुहाफ़ेज़त करेगा इनकी दाखिल होगा जन्नत में और एक रिवायत में है कि अल्लाह तआला ताक़ है और पसंद फ़रमाता है ताक़ को।

2236 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला के निन्यानवें नाम हैं जो उनकी मुहाफेज़त करेगा वो जन्नत में जायेगा, वही है अल्लाह तआला जो कि नहीं है कोई मावूद सिवाये उसके जो रहमान है, रहीम है, मलिक है, सलाम है, मोमिन है, मोहैमिन है, अज़ीज़ है, जब्बार है, मुत्ताकब्बिर है, खालिक़ है, वारी है, मुसव्विर है, गफ़्फ़ार है, कह्हार है, वह्हाव है, रज़्ज़ाक़ है, फत्ताह है, अलीम है, काबिज़ है, वासित है, ख़ाफिज है, राफे है, मुअज्जिज है, मुज्जल है, समी है, वसीर है, हकीम है, अदल है, लतीफ़ है, ख़वीर है, अजीम है, गफूर है, शकूर है, अली है, कबीर है, हफ़ीज़ है, मुक़ीत है, हसीन है, जलील है, करीम है, रकीव है, मुजीब है, वासे है, हकीम है, वदूद है, मजीद है, वाइस है, शहीद है, हक़

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ. (رواہ البخاری والمسلم)

جو محافظت کرے گا انکی داخل ہوگا جنت میں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور پسند فرماتا ہے طاق کو

(۲۲۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں،

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

جو انکی محافظت کرے گا جنت میں جائے گا، وہی ہے اللہ تعالیٰ جو کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اسکے جو رحمٰن ہے رحیم ہے ملک ہے، سلام ہے

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ

مومن ہے مہیمن ہے عزیز ہے جبار ہے متکبر ہے خالق ہے باری ہے مصور ہے غفار ہے قہار ہے وہاب ہے

الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكِیْمُ

رزاق ہے فتاح ہے علیم ہے قابض ہے باسط ہے خافض ہے رافع ہے معز ہے مذل ہے سمیع ہے بصیر ہے حکیم ہے

الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْنُ

عدل ہے لطیف ہے خبیر ہے حلیم ہے عظیم ہے غفور ہے شکور ہے علی ہے کبیر ہے حفیظ ہے مقیت ہے حسین ہے

الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ

جلیل ہے کریم ہے رقیب ہے مجیب ہے واسع ہے حکیم ہے ودود ہے مجید ہے باعث ہے شہید ہے حق ہے وکیل ہے

الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ

قوی ہے متین ہے ولی ہے حمید ہے محصی ہے مبدی ہے معید ہے محیی ہے ممیت ہے حی ہے قیوم ہے واجد ہے

الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُّ

ماجد ہے واحد ہے احد ہے صمد ہے قادر ہے مقتدر ہے مقدم ہے موخر ہے اول ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے والی ہے

है, वकील है, क़वी है, मतीन है, वली है, हमीद है, मोहसी है, मुबदी है, मुईद है, मुही है मुमीत है हई है कय्यूम है वाजिद है माजिद है वाहिद है अहद है समद है क़ादिर है मुक्तदिर है मुक़द्दम है मुवख्खर है अव्वल है आखिर है जाहिर है बातिन है वाली है मुतआली है बिर है तव्वाब है मुनकिम है अफ़ू है रऊफ़ है मालेकुल मुल्क है जुल्जलाले वल इकराम है मुखसित है जामे है ग़नी है मुग़नी है मुती है माने है ज़ार है नाफ़े है नूर है हादी है बदीए है बाक़ी है वारिस है रशीद है सबूर है।

2237 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सुना कि कह रहे हैं या अल्लाह तआला मैं मांगता हूँ तुझसे इसलिये कि तू ही तो माबूदे बरहक़ है, नहीं कोई माबूद सिवाऐ तेरे, एक है बेनियाज़ है, जिसने न जना है और न जना गया वो और नहीं है उसके लिये बराबरी करने वाला कोई तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुआ की उस शख्स ने अल्लाह तआला से उसके इस्मे आज़म के साथ जब मांगा जाता है इस्मे आज़म क साथ तो अल्लाह तआला अता फ़रमाता है और जब दुआ की जाती है इस्मे आज़म के साथ तो दुआ को कबुल फ़रमाता है।

2238 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं बैठने वाला था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ मस्जिद शरीफ़ में और एक शख्स नमाज़ अदा फ़रना रहे थे तो उन्होंने कहा या

(۲۲۳۳) اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت ہر بندے کیساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب ہر بے ایمان کیساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ ہر مومن کیساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ ہر ذاکر بندہ مومن کیساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی انوار وتجلیات اپنے پیارے نبی ﷺ کیساتھ ہیں اور یہ تمام ہمراہیاں قرآن کریم کی مختلف آیات کریمہ میں مذکور ومسطور ہیں۔ ذاکرین کے قریب رہتا ور حقیقت اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت میں جگہ پاتا ہے۔

(۲۲۳۴) دنیاوی مشاغل اور معاصی کا ارتکاب آئینۂ دل کو میلا کرتے رہتے ہیں اور ذکر اللہ اس زنگ کو دور کر کے آئینۂ دل کو صاف وشفاف کرتا رہتا ہے۔ اور اگر بندہ مومن گناہ نہ کرے اور پھر ذکر اللہ کرے تو پھر دل ایسا مجلّے ومصفّٰی ہو جاتا ہے کہ سارا عالم دل کے آئینے میں نظر آنے لگتا ہے جیسے گھر کا تمام سامان گھر کے صاف وشفاف آئینے میں نظر آتا ہے پھر یہ نکوکار مشغول اذکار بندۂ مومن عالم کے ہر ذرے کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ لیتا ہے۔ سیدنا پیر پیراں میر میراں حضور غوث اعظم دستگیر بغداد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ شریف میں فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالِ

جیسے رائی کا دانہ ہتھیلی پہ ہو رب کے سب شہر ایسے ہیں پیش نظر
یہ ہے فرمان سرکار غوث الوریٰ مرحبا میرے غوث الورے کی نظر

ہر چیز کی صفائی کا سامان الگ الگ ہے۔ کپڑے کی صفائی صابن سے ہوتی ہے۔ لوہے کی صفائی آگ اور صیقل سے اور دل کی صفائی ذکر اللہ سے۔

کیا صیقل انوار حق سے دلوں کو
وہ زندگی دلوں کی جلا بن کے آئے (یا نبی)

اور یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ پیارے نبی ﷺ کا ایک نام "ذکر اللہ" بھی ہے۔ یعنی پیارے نبی ﷺ ہی دلوں کا چین وسکون ہیں اور انکا ذکر بھی ذکر اللہ ہے اور ان کے دشمنوں کا رد وکد اور انکی توہین وتذلیل یہ بھی ذکر اللہ ہے۔

(۲۲۳۵) اللہ تعالیٰ کے نام پاک بہت ہیں ان میں سے ایک نام پاک ذاتی ہے اللہ۔ باقی تمام نام پاک صفاتی ہیں۔ صفاتی نام بھی چار قسم کے ہیں۔ (۱) صفت سلبی پر دلالت کرنیوالے جیسے سبحان، قدوس وغیرہا (۲) صفت ثبوتیہ حقیقیہ پر دلالت کرنیوالے اسماء مبارکہ جیسے علیم، قادر وغیرہا (۳) ثبوتیہ اضافیہ پر دلالت کرنیوالے اسمائے گرامی جیسے حمید، ملیک وغیرہا (۴) صفت فعلیہ پر دلالت کرنیوالے اسمائے گرامی جیسے رازق، خالق وغیرہا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے گرامی توقیفی ہیں کہ موقوف ہیں سماع اور اذن شارع پر یعنی جو نام شریعت مطہرہ نے بتائے ہیں ان ہی ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ کیلئے نام ہیں اچھے تو پکارو تم اسکو ان ناموں سے اور چھوڑ دو تم ان کو جو گڑھتے ہیں وہ اللہ کے ناموں میں۔ جلد ہی سزا دئے جائیں گے وہ انکی جو وہ اعمال کرتے تھے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۰۶)۔ اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: شان نزول۔ ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک معبود کی عبادت کرتے ہیں۔ مگر وہ دو کو کیوں پکارتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور رحمٰن کو۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہے اور اسکا ذاتی نام "اللہ" ایک ہے مگر رحمٰن ورحیم وغیرہ دوسرے اسمائے صفاتیہ بکثرت ہیں۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس نے یاد کرلئے جنتی ہوگیا۔ حضرات مفسرین کرام ومحدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسپر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں۔ حدیث شریف کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرلینے سے آدمی جنتی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بارے میں حد سے تجاوز کرنا کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اسکے ناموں کو بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے مشرکین نے اِلٰہ کا لات، عزیز کا عزیٰ اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حد سے تجاوز کرنا، ناجائز ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے نام مقرر کئے جائیں جو قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں نہ آئے ہوں ناجائز ہے۔ جیسے "سخی یا رفیق" کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں۔ یعنی شریعت ہی سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار

اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ التَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ

متعالی ہے بر ہے تواب ہے منتقم ہے عفو ہے رؤف ہے مالک الملک ہے ذوالجلال والاکرام ہے مقسط ہے جامع ہے غنی ہے

اَلْمُغْنِیُّ الْمُعْطِیُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔ (رواہ الترمذی والبیہقی)

مغنی ہے معطی ہے مانع ہے ضار ہے نافع ہے نور ہے ہادی ہے بدیع ہے باقی ہے وارث ہے رشید ہے صبور ہے۔

(۲۲۳۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ کہہ رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے اسلئے کہ تو ہی تو

اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

معبود برحق ہے، نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، ایک ہے بے نیاز ہے، جس نے نہ جنا اور نہ جنا گیا وہ اور نہیں ہے اس کیلئے برابری کرنے والا کوئی

فَقَالَ دَعَی اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ دعا کی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اسکے اسم اعظم کیساتھ، جب مانگا جاتا ہے اسم اعظم کیساتھ تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے

وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

اور جب دعا کی جاتی ہے اسم اعظم کے ساتھ تو دعا کو قبول فرماتا ہے۔

(۲۲۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا میں بیٹھنے والا تھا پیارے نبی ﷺ کیساتھ مسجد شریف میں اور ایک شخص

یُصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

نماز ادا فرما رہے تھے تو انہوں نے کہا یا اللہ تعالیٰ بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے اسلئے کہ تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے،

اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

بہت رحم فرمانیوالا بہت احسان فرمانے والا، از سر نو پیدا فرمانے والا آسمانوں کا اور زمین کا، اے بزرگی و کرم والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے

अल्लाह तआला बेशक मैं मांगता हूँ तुझसे इसलिये कि तेरे ही लिये हर खुबी है, नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, बहुत रहम फ़रमाने वाला बहुत एहसान फ़रमाने वाला, अज़ सरे नौ पैदा फ़रमाने वाला आसमानों का और ज़मीन का, ऐ बुर्जगी व करम वाले एक जिंदा! ऐ कायम रखने वाले! मैं मांगता हूँ तुझसे, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दुआ की इस शख्स ने अल्लाह तआला से उसके इस्मे आज़म के साथ कि जब मागी जाये दुआ इस्मे आज़म के साथ तो अल्लाह तआला कुबूल फ़रमाता है और जब मांगा जाये इस्मे आज़म के ज़रिये तो अता फ़रमाता है।

2239 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि अल्लाह तआला का इस्मे आज़म इन दो आयाते करीमा में है "वइलाहुकुम इलाहुव्वाहिद लाइलाहा इल्ला हुवर्रहमानुर्रहीम" और सूरा ए आले इमरान के शुरु में "अलिफ लाम मीम, अल्लाहो लाइलाहा इल्ला हुवल हय्युल कय्यूम।

2240 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मछली वाले नबी की दुआ, कि जब दुआ की उन्होंने अपने मालिक से हालाकि वो मछली के पेट में थे "यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे पाक है तू, बेशक मैं था बेबाकी करने वालो में से" कि नहीं दुआ की इस दुआ की ज़रिये किसी मर्दे मुस्लिम ने किसी बारे में मगर कुबूल फ़रमाई अल्लाह तआला ने उसके लिये।

یا مانع یا خالق القردہ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے کیساتھ ملا کر کہا جائے جیسے یا ضار الخلق یا نافع الخلق یا معطی الخلق یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جسکے معنی فاسد ہوں۔ یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے۔ جیسے کہ رام، پرماتما، پربھو، یا اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نام شریعت میں وارد نہ ہوا اور اسکے چند معانی ہیں جن میں کے اکثر اسکی شان کے منافی ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا ناجائز ہے اسی طرح اللہ ہو میاں بھی اللہ تعالیٰ کو کہنا ناجائز ہے۔ اللہ میاں کا مخصوص لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے غلطی سے رائج ہے لہٰذا کسی بندے کو اللہ میاں نہیں کہہ سکتے کیونکہ تبادر ذہنی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے جیسے آل رحمٰن نام ناجائز ہے کہ اسکا تبادر ذہنی معنی اہل وعیال کی طرف ہوتا ہے۔ آل رحمٰن کو سنتے ہی ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے اللہ کی اولاد کہہ دیا۔ اس ناجائز نام کا استعمال ناجائز ہے۔ بعض فتوؤں میں اسکو ناجائز بعض میں مکروہ اور بعض میں قابل اجتناب اور لائق پرہیز لکھا ہے۔ حوالے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب' مسئلہ آل رحمٰن' ملاحظہ فرمائیں۔ مگر خاصان خدا کو اللہ ہو میاں کہہ سکتے ہیں چونکہ اسکا تبادر ذہنی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتا اور یہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ پر اسکا بولنا بھی جائز نہیں اور اسکا تبادر ذہنی بھی یہی ہے کہ بزرگ 'اللہ' 'اللہ' خوب کرتے ہونگے۔ دو صدی پیشتر رام پور شریف کے ایک بزرگ کو اللہ دادا کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے آپکا مزار شریف توپ خانے کا دروازہ رامپور شریف میں ہے اسی طرح صد سالہ بزرگ سید تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں پیلی بھیت شریف میں ہیں، کثرت ذکر 'اللہ' کی وجہ سے انکے مرشد برحق سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضرت حاجی شاہجی محمد شیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آؤ اللہ ہو میاں آؤ بس تب ہی سے آپکو حضرات اولیاء کرام علماء عظام اور خواص وعوام اللہ ہو میاں کہنے لگے۔ یہ بلاشبہ جائز ہے اسپر بہت سے علماء اہلسنت کے فتاویٰ شاہد عدل ہیں۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں ندائے اہلسنت ویکلی مرادآباد شریف کا سرکار اللہ ہو میاں نمبر اور فتاویٰ قدیریہ۔ پانچویں اللہ تعالیٰ پر ایسے اسماء کا اطلاق کرنا جنکے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جاسکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں یہ نام بھی ناجائز ہیں۔ "خدا" یہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں بلکہ مالک کا ترجمہ ہے جیسے ستار کا ترجمہ پردہ پوش کرلیا جائے۔ (تفسیر قدیری بدھی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۰۷)

اللہ تعالیٰ کے بعض اسمائے صفاتیہ مخلوق پر بھی بولے جاتے ہیں کہ رؤف، رحیم، کریم یہ اللہ تعالیٰ کے بھی نام ہیں اور پیارے نبی ﷺ کے بھی۔

قسم خدا کی خدا کو خدا کے پیارے کو
غنی، کریم، رؤف ورحیم کہتے ہیں (یا نبی)

مگر جب یہ نام مخلوق پر بولے جائیں گے تو انکے معانی اور ہونگے۔ جب کسی صفت الٰہی کی تجلی کسی بندے پر پڑتی ہے تو اس وقت اس پر یہ نام بولا جاتا ہے اور یہ فرق بھی زیب نظر رہے۔

خدا قدیم ہے بے شک قدیم ہے لوگو!
نبی کو اہل سنن کب قدیم کہتے ہیں
نبی کی ذات ہے حادث صفات بھی حادث
جہنمی ہیں جو ان کو قدیم کہتے ہیں
بہت ہے فرق خدا اور رسول میں واللہ
کہ حادث ان کو خدا کو قدیم کہتے ہیں (یا نبی)

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت ذاتی وقدیم ہے اور مخلوق کی ہر صفت حادث اور عطائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے "دو سو ایک اسمائے گرامی" دلائل الخیرات شریف میں مذکور ہیں۔ اور مدارج النبوت شریف میں اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام پاک مکتوب ہیں۔ اس حدیث شریف میں ننانوے نام پاک و شمار کرائے گئے ہیں جنکا یاد کرنا جنتی ہونے کا ذریعہ ہے یہ کل نام نہیں ہیں۔ وتر بے جوڑ وطاق یعنی وحدہٗ لاشریک ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال کو پسند فرماتا ہے جن میں اخلاص ہو شرک کا شائبہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو سب سے کٹ کر رب کا ہو رہے۔ دوسرے وتر کے معنی میں بہت سے احتمالات ہیں۔

(۲۲۳۶) اللہ تعالیٰ کے صفات وافعال بہت ہیں اسلئے اسکے نام پاک بھی بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی حاجات بھی بہت ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نام پاک بھی بہت ہیں کہ بندہ جو بھی حاجت لیکر در کریم پر حاضر ہو تو اس حاجت کے مناسب نام سے پکارے بیمار پکارے یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ گنہگار پکارے یَا غَفَّارُ بدکار

اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ

متعالی ہے بر ہے توّاب ہے منتقم ہے عفو ہے رؤف ہے مالک الملک ہے ذوالجلال والاکرام ہے مقسط ہے جامع ہے غنی ہے

اَلْمُغْنِیُّ الْمُعْطِیُّ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُّ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیُّ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔ (رواہ الترمذی والبیہقی)

مغنی ہے معطی ہے مانع ہے ضار ہے نافع ہے نور ہے ہادی ہے بدیع ہے باقی ہے وارث ہے رشید ہے صبور ہے۔

(۲۲۳۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ کہہ رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے اسلئے کہ تو ہی تو

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

معبود برحق ہے، نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، ایک ہے بے نیاز ہے، جس نے نہ جنا اور نہ جنا گیا وہ اور نہیں ہے اس کیلئے برابری کرنے والا کوئی

فَقَالَ دَعَی اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ دعا کی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اسکے اسم اعظم کیساتھ، جب مانگا جاتا ہے اسم اعظم کیساتھ تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے

وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

اور جب دعا کی جاتی ہے اسم اعظم کے ساتھ تو دعا کو قبول فرماتا ہے۔

(۲۲۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا میں بیٹھنے والا تھا پیارے نبی ﷺ کیساتھ مسجد شریف میں اور ایک شخص

یُّصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

نماز ادا فرمارہے تھے تو انہوں نے کہا یا اللہ تعالیٰ بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے اسلئے کہ تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے،

الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

بہت رحم فرمانیوالا بہت احسان فرمانے والا، از سر نو پیدا فرمانے والا آسمانوں کا اور زمین کا، اے بزرگی وکرم والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے

अल्लाह तआला बेशक मैं मांगता हूँ तुझसे इसलिये कि तेरे ही लिये हर खुबी है, नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, बहुत रहम फ़रमाने वाला बहुत एहसान फ़रमाने वाला, अज़ सरे नौ पैदा फ़रमाने वाला आसमानों का और ज़मीन का, ऐ बुर्जगी व करम वाले एक जिंदा! ऐ क़ायम रखने वाले! मैं मांगता हूँ तुझसे, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दुआ की इस शख्स ने अल्लाह तआल से उसके इस्मे आज़म के साथ कि जब मांगी जाये दुआ इस्मे आज़म के साथ तो अल्लाह तआला कुबूल फ़रमाता है और जब मांगा जाये इस्मे आजम के ज़रिये तो अता फ़रमाता है।

2239 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि अल्लाह तआला का इस्मे आज़म इन दो आयाते करीमा में है "वइलाहुकुम इलाहुव्वाहिद लाइलाहा इल्ला हुवर्रहमानुर्रहीम" और सूरा ए आले इमरान के शुरु में "अलिफ लाम मीम, अल्लाहो लाइलाहा इल्ला हुवल हय्युल क़य्यूम।

2240 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मछली वाले नबी की दुआ, कि जब दुआ की उन्होंने अपने मालिक से हालांकि वो मछली के पेट में थे "यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे पाक है तू, बेशक मैं था बेबाकी करने वालों में से" कि नहीं दुआ की इस दुआ की ज़रिये किसी मर्दे मुस्लिम ने किसी बारे में मगर क़ुबूल फ़रमाई अल्लाह तआला ने उसके लिये।

یامانع یاخالق القردہ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے کیساتھ ملاکر کہا جائے جیسے یاضار الخلق یانافع الخلق یامعطی الخلق یاخالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جسکے معنی فاسد ہوں۔ یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے۔ جیسے کہ رام، پرماتما، پربھو، یا اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نام شریعت میں وارد نہ ہوا اور اسکے چند معانی ہیں جن میں کے اکثر اسکی شان کے منافی ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا ناجائز ہے اسی طرح اللہ ہو میاں بھی اللہ تعالیٰ کو کہنا ناجائز ہے۔ اللہ میاں کا مخصوص لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے غلطی سے رائج ہے لہٰذا کسی بندے کو اللہ میاں نہیں کہہ سکتے کیونکہ تبادر ذہنی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے جیسے آل رحمٰن نام ناجائز ہے کہ اسکا تبادر ذہنی معنی اہل وعیال کی طرف ہوتا ہے۔ آل رحمٰن کو سنتے ہی ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے اللہ کی اولاد کہدیا۔ اس ناجائز نام کا استعمال ناجائز ہے۔ بعض فتووں میں اسکو ناجائز بعض میں مکروہ اور بعض میں قابل اجتناب اور لائق پرہیز لکھا ہے۔ حوالے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب' مسئلہ آل رحمٰن' ملاحظہ فرمائیں۔ مگر خاصان خدا کو اللہ ہو میاں کہہ سکتے ہیں چونکہ اسکا تبادر ذہنی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتا اور یہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ پر اسکا بولنا بھی جائز نہیں اور اسکا تبادر ذہنی بھی یہی ہے کہ بزرگ 'اللہ' 'اللہ' خوب کرتے ہونگے۔ دوصدی پیشتر رام پور شریف کے ایک بزرگ کو اللہ دادا کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے آپکا مزار شریف توپ خانے کا دروازہ رامپور شریف میں ہے اسی طرح صد سالہ بزرگ سید تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں پیلی بھیت شریف میں ہیں، کثرتِ ذکرِ اللہ' کی وجہ سے انکے مرشد برحق سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضرت حاجی شاہجی محمد شیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آؤ اللہ ہو میاں آؤ بس تب ہی سے آپکو حضرات اولیاء کرام علماء عظام اور خواص وعوام اللہ ھو میاں کہنے لگے۔ یہ بلاشبہ جائز ہے اسپر بہت سے علماء اہلسنت کے فتاویٰ شاہد عدل ہیں۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں ندائے اہلسنت ویکلی مرادآباد شریف کا سرکار اللہ ہو میاں نمبر اور فتاویٰ قدیریہ۔ پانچویں اللہ تعالیٰ پر ایسے اسماء کا اطلاق کرنا جنکے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جاسکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں یہ نام بھی ناجائز ہیں۔ "خدا" یہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں بلکہ مالک کا ترجمہ ہے جیسے ستار کا ترجمہ پردہ پوش کرلیا جائے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۰۷)

اللہ تعالیٰ کے بعض اسمائے صفاتیہ مخلوق پر بھی بولے جاتے ہیں کہ رؤف، رحیم، کریم یہ اللہ تعالیٰ کے بھی نام ہیں اور پیارے نبی ﷺ کے بھی۔

قسم خدا کی خدا کو خدا کے پیارے کو
غنی، کریم، رؤف ورحیم کہتے ہیں (یانی)

مگر جب یہ نام مخلوق پر بولے جائیں گے تو انکے معانی اور ہونگے۔ جب کسی صفت الٰہی کی تجلی کسی بندے پر پڑتی ہے تو اس وقت اس پر یہ نام بولا جاتا ہے اور یہ فرق بھی زیب نظر رہے۔

خدا قدیم ہے بے شک قدیم ہے لوگو!
نبی کو اہلِ سنن کب قدیم کہتے ہیں
نبی کی ذات ہے حادث صفات بھی حادث
جہنمی ہیں جو ان کو قدیم کہتے ہیں
بہت ہے فرق خدا اور رسول میں واللہ
کہ حادث ان کو خدا کو قدیم کہتے ہیں (یانی)

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت ذاتی وقدیم ہے اور مخلوق کی ہر صفت حادث اور عطائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے "دوسو ایک اسمائے گرامی" دلائل الخیرات شریف میں مذکور ہیں۔ اور مدارج النبوت شریف میں اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام پاک مکتوب ہیں۔ اس حدیث شریف میں ننانوے نام پاک ودشمار کرائے گئے ہیں جنکا یاد کرنا جنتی ہونے کا ذریعہ ہے یہ کل نام نہیں ہیں۔ وتر بے جوڑ وطاق یعنی وحدہٗ لاشریک ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال کو پسند فرماتا ہے جن میں اخلاص ہو شرک کا شائبہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو سب سے کٹ کر رب کا ہو رہے۔ دوسرے وتر کے معنی میں بہت سے احتمالات ہیں۔

(۲۲۳۶) اللہ تعالیٰ کے صفات وافعال بہت ہیں اسلئے اسکے نام پاک بھی بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی حاجات بھی بہت ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نام پاک بھی بہت ہیں کہ بندہ جو بھی حاجت لیکر در کریم پر حاضر ہو تو اس حاجت کے مناسب نام سے پکارے بیمار پکارے یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ گنہگار پکارے یَا غَفَّارُ بدکار

پکارے یَا سَتَّارُ۔ مذکورہ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے مشہور نام نہیں آئے ہیں جیسے قدیم، وتر، شدید، کافی، رب، اکرم، اعلیٰ، اَكْـرَمَ الْاَكْـرَمِيْـنَ، ذُوْالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ، فَعَالٌ لِّمَايُرِيْدُ، مُالِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ، رَفِيْعُ الدَّرَجَاتْ، ذُوْالْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ، ذُوْالْعَرْشُ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنُ وغیرہم۔ اس سے بھی اس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صرف ننانوے نام نہیں ہیں بلکہ ان ننانوے ناموں کو یاد کر لینے والا جنتی ہے یہ مژدہ سنانے کے لئے ننانوے کا لفظ بیان ہوا ہے۔

(۱) الله یہ اسم ذات ہے تمام صفات کا جامع ہے یہ لفظ غیر مرکب ہے۔ اکثر حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لا اله الاھو کو اسم ذات مانا ہے۔ ذکر اللہ کے بارے میں ابھی آپ پورا باب پڑھ چکے ہیں کہ ذکر اسم ذات کے کیا فضائل و فوائد ہیں پھر باب ذکر اللہ کا مطالعہ فرمالیں۔

(۲) رحــمــن اسکے لغوی معنی ہیں بیحد مہربان اور شرعی معنی ہیں دنیا میں تمام بندوں پر رحم فرمانیوالا جو ہر نماز کے بعد الرحمن الرحیم کہے تو غفلت و فسادات اسکے دل سے دور ہوں۔

(۳) رحیــم اسکے لغوی معنی ہیں بے انتہا رحم فرمانیوالا اور شرعی معنی ہیں آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحم فرمانیوالا جو کوئی نماز کے بعد سو بار الرحیم پڑھے تو تمام مخلوق اس پر مہربان ہو۔

(۴) الـمـلك بادشاہ۔ اللہ تعالیٰ بذات خود ہمیشہ سے بادشاہ ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ دنیاوی بادشاہ تھوڑی سی زمین کے تھوڑے زمانے کے بادشاہ ہوتے ہیں الملک تمام عالموں کا مالک حقیقی ہے کوئی شی اسکی ملک سے باہر نہیں ہے۔ جو الـمـلك الـقـدوس کو پابندی کیساتھ پڑھے اگر بادشاہ ہے تو اسکی بادشاہت قائم رہیگی اور اسکا نفس اسکا مطیع و فرمانبردار ہوگا جو نوے بار الـمـلك پڑھے گا تو یہ مالداروں اور بادشاہوں کے مسخر کرنے کیلئے اکسیر ہے۔

(۵) القدوس بہت پاک، امکان و حدوث سے پاک کسی کے وہم و خیال میں آنے سے پاک اسکو بحالت سفر پڑھنے والا سفر کی تکالیف سے محفوظ ہو۔ اگر ۳۱۹ مرتبہ پڑھ کر شیرینی پر دم کر کے دشمن کو کھلا دے تو دشمن مہربان ہو جائے۔

(٦) السلام سلامتی عطا فرمانیوالا مخلوق میں سے اہل ایمان کو السلام کے معنی عیوب سے پاک بھی ہیں اللہ تعالیٰ ذاتی و صفاتی عیوب سے پاک و منزہ ہے۔ جو اسکو گیارہ بار پڑھے تو صحت و شفاء نصیب ہو اور اگر اس پر مداومت کرے تو مخلوق کے خوف سے مامون ہو۔

(٧) الـمـومن کے لغوی معنی ہیں ایمان و امن عطا فرمانیوالا۔ شرعی معنی ہیں مخلوق کیلئے امن و امان کے سامان پیدا فرمانیوالا۔ جسم کے لئے ہزاروں بلائیں ہیں ہر بلا سے حفاظت و امن کے ذرائع الگ الگ ہیں۔ روح کیلئے بھی ہزاروں آفات ہیں انکے امان کیلئے ایمان تقویٰ عرفان پیدا فرمانیوالا۔ جو اسے خوب پڑھے یا لکھ کر اپنے ساتھ رکھے شر شیطان سے محفوظ رہے اور دشمن اس پر غلبہ نہ پا سکے اور پڑھنے والے کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہو اسکو خوب پڑھنے سے مخلوق مطیع و فرمانبردار ہو۔

(۸) الـمهيمن مخلوق کے اعمال احوال ارزاق کی حفاظت فرمانیوالا۔ بعد غسل اسکو پندرہ مرتبہ پڑھنے والا اس پر اسرار منکشف ہوں۔

(۹) الـعزيز بڑی عزت والا بڑے غلبے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسا غالب ہے کہ اسکی بارگاہ تک بنا اسکی کرم فرمائی رسائی نہ ہو سکے اس معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غالب نہیں۔ جو کوئی بعد نماز فجر اکتالیس مرتبہ اسکو پڑھے دارین میں محتاج نہ ہو اور مخلوق میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

(۱۰) جبــار ٹوٹے کا جوڑنے والا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی برائیوں کا بدلہ بھلائیوں سے فرمانیوالا۔ بندوں کے ٹوٹے دلوں شکستہ حالوں کو اپنے فضل و کرم سے جوڑنے والا۔ جو مسبعات عشر کے بعد اکیس مرتبہ اسکو پڑھے ظالموں کے ظلم سے مامون رہے۔ اور جو اسکو پابندی سے پڑھے تو حاسدین کے حسد سے محفوظ رہے۔

(۱۱) الـمتكبر بڑائی والا۔ بے انتہا بڑائی کہ مخلوق کے گمان و وہم سے وراء ہو۔ بندہ وہ متکبر کہلاتا ہے جو بڑا نہ ہو اور اپنے کو بڑا جانے۔ شیخی بگھارنیوالا جو اسے اپنی بیوی سے ہم بستری سے پہلے دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ فرزند صالح عطا فرمائے۔ اور اگر اسکا ورد رکھے تو کامیاب و کامراں ہو۔

(۱۲) الـخـالق پیدا فرمانے والا اسکو رات میں پڑھنے والے کا دل اور چہرہ پرنور رہتا ہے۔

(۱۳) الـبـــاری ایجاد فرمانے والا۔ جو حکیم اس کا ہمیشہ ورد رکھے تو اسکا علاج کامیاب ہو۔

(۱۴) الـمصور صورتیں بنانے والا۔ بانجھ عورت سات دن روزے رکھے اور افطار کے وقت انیس مرتبہ اسکو پڑھے اور پانی پر دم کر کے پئے تو اللہ تعالیٰ بانجھ پن کو دور فرمائے اور ولد صالح سے نوازے۔ اور جو کوئی اسکو خوب پڑھے تو اسکے دشوار کام آسان ہو جائیں۔

(۱۵) غـفـار دنیا میں بندے کے گناہ چھپانے والا اور آخرت میں معاف فرما دینے والا معافی بھی چھپانے ہی کی ایک قسم ہے۔ جو نماز جمعہ کے بعد سو بار پڑھے یا غـفـار اغفرلي ذنوبي تو اللہ تعالیٰ اسے بخشے بخشائے ہوئے حضرات میں شمار فرماتا ہے۔

(۱۶) الـقـهـار غالب ہے اپنی بڑی سے بڑی مخلوق پر کہ اسکے دربار پاک میں ہر مخلوق عاجز و سرنگوں ہے۔ اگر اسکو ۱۰۰ مرتبہ پڑھا جائے اسکی مشکل آسان ہو اور اگر پابندی سے پڑھے تو دل سے دنیا کی محبت رخصت ہو جائے اور سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو مرتبہ اس نیت سے پڑھے کہ دشمن مقہور مغلوب ہو تو دشمن مقہور و مغلوب ہو جائے۔

(۱۷) الـوهـاب خوب دینے والا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو ہر چھوٹی بڑی نعمت بنا معاوضہ عطا فرمانیوالا ہے۔ کبھی نعمتیں بلا واسطہ عطا فرماتا ہے اور کبھی بالواسطہ۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں حضرات انبیاء کرام اولیاء عظام، ملائکہ کرام اور اغنیاء کے ذریعہ ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ یہ حقیقت میں سب اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے۔ جب اغنیاء سے مانگ کر مومن مشرک نہیں ہوتا تو حضرات انبیاء کرام و اولیاء کرام سے مانگ کر مومن کیسے مشرک ہوگا۔ جو کوئی اسکو پابندی سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تمام آفات و بلیات سے ایسی نجات عطا فرماتا ہے کہ خود بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ اسکو اپنے پاس لکھ کر رکھنا بھی یہی فائدہ دیتا ہے۔ اگر کوئی رات کو گھر یا مسجد کے صحن میں تین سجدے کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو مرتبہ اسکو پڑھے اسکی حاجت روائی ہوتی ہے۔ نماز چاشت کی چار رکعات پڑھ کر سجدے میں سر رکھ کر ایکسو چار مرتبہ اسکو پڑھے رزق میں فراخی ہوگی۔

(۱۸) الــــرزاق خوب رزق دینے والا۔ رزق دو قسم کا ہے رزق صوری اسکا تعلق جسم سے ہے اور رزق معنوی اسکا تعلق روح و دل سے ہے۔ روٹی، پانی، دوا، جسمانی روزی ہیں ایمان و عرفان قرآن روحانی روزی ہیں۔ جیسے جسمانی روزی کسی کو کم ہی ہے کسی کو زیادہ ایسے ہی روحانی روزی کسی کو کم ملی ہے کسی کو زیادہ۔ جو کوئی صبح صادق کے طلوع اور نماز فجر سے پہلے گھر کے چاروں کونوں پر دس بار دس بار پڑھ کر دم کرے تو اس گھر میں رنج و مفلسی داخل نہ ہو۔ داہنے کونے سے شروع کرے اور منہ قبلے کو رہے یہ بہترین حصار ہے۔

(۱۹) الفتاح اپنی رحمت کے دروازے اپنی مخلوق پر خوب کھولنے والا۔ جو اسکو بعد نماز فجر سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے تو اسکے دل کا زنگ دور ہو جائے اور دل صاف و شفاف ہو جائے۔

(۲۰) الـعليم ہر مستحق کا حال اور اسکا استحقاق خوب جاننے والا۔ جو کوئی اسکو خوب پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی معرفت آسان ہو جائے اور جو شخص جمعہ کو بھی نماز عشاء کے بعد ۱۰۰ مرتبہ اسکو پڑھے اور پھر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے اور سو جائے تو اسے اپنے کام کی حقیقت معلوم ہو جائے اور جو شخص ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھے یا عالم الغيب تو اللہ اسے اہل کشف میں سے فرما دیگا۔

(۲۱) الـقـابض تنگی فرمانیوالا اسطرح کہ جس بندے کا رزق حسی و معنوی جب چاہتا ہے کم کر دیتا ہے کہ امیر آن کی آن میں فقیر ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسکو چار نوالوں پر لکھ کر کھالیا کرے عذاب قبر اور بھوک سے محفوظ رہیگا۔

(۲۲) الـبـاسـط۔ فراخی عطا فرمانیوالا اس طرح کہ جس بندے کا رزق حسی و معنوی جب چاہتا ہے زیادہ فرما دیتا ہے کہ آن کی آن میں فقیر کو امیر بنا دیتا ہے۔ جو کوئی وقت سحر ہاتھ اٹھا کر دس مرتبہ اسکو پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے تو اسکو کسی سے کچھ چاہنے کی حاجت نہ ہو۔ قبض و بسط ہر چیز میں ہوتا رہتا ہے حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کبھی تو عالم کی خبر رکھتے ہیں اور کبھی اپنی بھی خبر نہیں پاتے۔

(۲۳) الخافض۔ کفار کو ذلت سے نیچا فرمانیوالا۔ دشمنوں کو بدبختی سے نیچا فرمانیوالا۔ غافلوں کو نفس کا شکار کر کے نیچا فرمانیوالا ہے۔ بندے کو چاہیئے کہ اپنے کسی حال پر بھروسہ نہ کرے۔ ڈور اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور مخلوق پتنگ کی طرح اسکے قبضے میں ہے۔ جو شخص کہ مسلسل تین دن روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں اسکو ستر ہزار مرتبہ پڑھے دشمن پر فتح پائے۔

(۲۴) الرافع مومنوں کو عزت سے اونچا فرمانیوالا، دوستوں کو خوش نصیبی سے اونچا فرمانیوالا اپنے عشاق کو اپنی محبت کے اعــلـی علـیـین میں

پہونچا کراونچا فرمانیوالا ہے۔ جوشخص اسکو نصف شب کواور دوپہر کوسو مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسکو مخلوق میں سربلند اور تونگر و بے نیاز فرمائے۔

(۲۵) المعز اپنے دوستوں کو دنیا میں گناہوں سے بچا کر نیکیوں کی توفیق دیکر اوران کی مغفرت فرما کرانہیں دار کرامت تک پہونچا کر اور انہیں اپنے دیدار کا شرف بخش کر عزت دینے والا ہےاور یہی حقیقی عزت ہے۔ جوشخص اسکو بعد نماز مغرب شب دوشنبہ یا شب جمعہ کو ایکسو چالیس مرتبہ پڑھے تو اسے مخلوق میں ہیبت و وجاہت نصیب ہواور وہ مخلوق میں کسی سے نہ ڈرے اور مخلوق میں اسکی عزت و مروت ظاہر ہو۔

(۲۶) المذل اپنے دشمنوں کو دنیا میں توفیق خیر سے محروم کر کے اپنی معرفت سے نا آشنا کر کے آخرت میں سزاؤں میں گرفتار کر کے لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر ذلت وخواری عطا فرمانیوالا۔ حقیقی ذلت یہی ہے جوکوئی ظالم وحاسد سے ڈرتا ہو پچھتر مرتبہ اسکو پڑھے اور پھر سجدہ ریز ہواور کہے یا اللہ تعالیٰ فلاں ظالم وحاسد کے شر سے امان عطا فرما، اللہ تعالیٰ امان عطا فرمائیگا۔

(۲۷) السمیع۔ ہرایک کی ہر طرح ہر وقت ہر زبان اور ہر دل کے خطرات کی آوازیں سننے والا ہے جوشخص جمعرات کو نماز چاشت کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھے یا روزانہ سو مرتبہ پڑھے اور کوئی گفتگو نہ کرے اور دعاء مانگے تو اسکی دعاء قبول ہوگی۔

(۲۸) البصیر ہر حال میں ہرایک کی تمام حرکات وسکنات کو دیکھنے والا ہے مگر اللہ تعالیٰ آنکھ کان سے پاک ہے کہ انکی طاقتیں دیکھنے سننے کی محدود ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت غیر محدود ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ دونوں صفات عالیہ یعنی دیکھنا سننا صفت علم کے علاوہ ہیں۔ جوشخص اسکو نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان پورے یقین کیساتھ ایکسو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت کیساتھ مخصوص ہوگا۔

(۲۹) الحکم ایسا حاکم کہ اسکی کہیں اپیل نہیں اللہ تعالیٰ کے حکم دو قسم کے ہیں۔(۱) تکوینی (۲) تشریعی۔ تکوینی احکام میں ہم مجبور و پابند ہیں لیکن تشریعی احکام میں ہم بااختیار ہیں اسلئے تکوینی احکام پر سزاو جزا نہیں۔ تشریعی احکام پر سب کچھ ہے جوکوئی اسکو شب جمعہ میں آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بے ہوش ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اسکے باطن کو انوار کا مخزن بنادیگا۔

(۳۰) العدل ایسا عادل کہ اسکے نیصلے میں کسی غلطی وخطا کا احتمال نہیں ایسا عادل کہ کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔ یہ لفظ عدل ظلم کا مقابل ہے نہ کہ رحم کا۔ اللہ تعالیٰ کفار پر عدل فرمائیگا اور مومن گنہگار پر عدل نہ فرمائیگا بلکہ فضل وکرم فرمائیگا۔ جوشخص اسکو شب جمعہ میں روٹی کے بیس نوالوں پر لکھ کر کھائے اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو اسکے لئے مسخر فرمادیگا۔

(۳۱) اللطیف۔ باریک سے باریک چیزوں کا دیکھنے جاننے والا۔ ایسی مہربانیاں فرمانیوالا جو ہماری عقل سے وراء ہیں۔ ایسی نعمتیں عطا فرمانیوالا جو بندے کے دونوں جہان میں کام آئیں۔ جوشخص اسباب زندگی نہ رکھتا ہو فقر وفاقہ کا شکار ہو غربت میں کوئی پرسان حال نہ ہو، یا بیمار ہے تو کوئی تیمارداری کرنیوالا نہ ہو یا بیٹی کا پیغام نہ آتا ہو تو کامل وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اسکو اس نیت سے پڑھے جو کام کہ مطلوب ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی مشکل کو آسان فرمائیگا۔ انہیں کاموں کیلئے تحیۃ الوضو کے بعد ایکسو ایک مرتبہ پابندی سے پڑھا جائے۔ بعض بزرگان دین نے فرمایا کہ ہر دینی و دنیوی مشکل کیلئے تنہائی میں شرائط دعاء کیساتھ سولہ ہزار تین سو اکتالیس (۱۶۳۴۱) پڑھے تو اپنے دل کی مراد پائیگا۔

(۳۲) الخبیر۔ ہر ظاہر پر اطلاع رکھنے والا بلکہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہمارے ہر حال سے خبردار۔ اسکا کثرت سے پڑھنا نفس امارہ سے خلاصی کا زرین ذریعہ ہے۔

(۳۳) الحلیم۔ آہستگی و بردباری فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ مستحق سزا کو جلد نہیں پکڑتا۔ توبہ کرنے کی مہلت عطا فرماتا ہے یا دنیا میں، بروں اور بدوں پر بھی مہربانی فرماتا ہے۔ اس کو کاغذ پر لکھ کر دھو کر پیے، آفتوں سے مامون رہے اور کمال کو پہونچے نیز یا اس پانی کو کھیتی اور باغ میں ڈالے تو کھیت وباغ خوب پھولے پھلیں۔

(۳۴) العظیم عظمت وبڑائی والا بڑائی جسمانی بھی ہوتی ہے اور عزت ومرتبت کی بھی۔ یہاں عزت ومرتبت کی بڑائی مراد ہے چونکہ اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے مبرا ومنزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی عظمتوں والا ہے کہ گمان ووہم سے بالا ہے۔ جو اسکا پابندی سے ورد کریگا خلق خدا کی نظروں میں عزیز ومکرم ہوگا۔

(۳۵) الغفور۔ بڑے بڑے گناہوں کو بخشنے والا۔ بخار، دردسر، یا

غم وملال میں گھرا ہو تو اسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی کے ٹکڑے پر جذب کرے اور اس روٹی کے ٹکڑے کو کھالیا جائے اللہ تعالیٰ دردسر وبخار سے شفاء اور حزن وملال سے خلاصی عطا فرمائے گا۔ اور اسکو کثرت سے پڑھنے سے دل کی ظلمت کافور ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے جوکوئی بحالت سجدہ یا رب اغفرلی تین بار پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخش دیگا۔

(۳۶) الشکور بندے کے تھوڑے اعمال کی قدردانی فرمانے والا۔ شکر جب بندے کی صفت ہو تو شکر کے معنی ہیں انعام پاکر منعم کی حمد وثنا بجالانا۔ اور جب شکر اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو شکر کے معنی ہیں تھوڑے عمل پر بہت فضل فرمانا۔ اللہ تعالیٰ نہ تو بندے کے لائق جزا مرحمت فرماتا ہے اور نہ اسکے عمل کے لائق بلکہ اپنی شان کے لائق جزا عطا فرماتا ہے کہ ایک نیکی پر ہزاروں جزاؤں سے نوازتا ہے۔ اسکی عطاء ونوازش کا نہ کوئی شمار ہے نہ کوئی حساب ہے۔ جس کو معاشی تنگی ہو یا نظر کمزور ہو دھندلا دیکھتا ہو یا دل پر تاریکی چھا جائے اکتالیس مرتبہ اسکو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیئے اور آنکھوں پر ملے شفا نصیب ہو اور غربت ٹلے دولت ملے۔

(۳۷) العلی بلندی صفات رکھنے والا۔ علی وہ ہے جس کی صفات تک عقل نہ پہونچ سکے علی کا مقابل حقیر ہے۔ جو اس اسم کو پابندی سے پڑھے لکھ کر اپنے پاس رکھے بے وسعت ہو تو باوسعت ہوجائے فقیر ہو تو امیر ہوجائے اور اگر غریب الوطن ہے تو وطن پہونچ جائے۔

(۳۸) الکبیر۔ بلندی ذات رکھنے والا۔ کبیر وہ ہے جس کے تصور ذات سے ذہن عاجز ہو کبیر کا مقابل صغیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مرتبہ سب سے اونچا ہے تمام رہنے والے اس سے نیچے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کے مظہر کامل ہیں۔

خدا کی ہر صفت کے مظہر کامل محمد ہیں

خدا کی معرفت ہوگی محمد ہی کی پہچاں سے (یانبی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام صفات عالیہ کی عموماً اوران دو صفات مبارکہ کی خصوصاً سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر تجلی ڈالی ہے اور آپ کی ذات والاصفات کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنادیا ہے۔

بہتر سے بھی بہتر ہے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے

خالق سے جسے اپنے خود نور سے ڈھالا ہے (یانبی)

جو اسکو کثرت سے پڑھے بزرگ وعالی قدر ہو اور اگر حکام وافسران اسکو پابندی سے پڑھیں تو لوگ عام طور پر اسکی وجاہت ودبدبہ محسوس کریں اور مشکلات پر قابو پائیں۔

(۳۹) الحفیظ حفاظت فرمانیوالا۔ تمام عالم اور اسباب عالم کا تباہی و بربادی سے محفوظ رہنا اسکی حفاظت کے باعث ہے۔ ہمارے مزاج میں چار دشمنوں کو جمع فرمادیا پھر ان میں سے ہرایک محفوظ۔ یہ ہے اسکی شان حفاظت۔ جوکوئی اسکو لکھ کر دائیں بازو پر باندھے ڈوبنے کے خوف سے اور جلنے سے اور دیو پری کی نظر بد سے محفوظ رہے۔

(۴۰) المقیت۔ قوت دینے والا۔ یعنی جسمانی، روحانی روزیاں پیدا فرمانے والا اور ہرایک کو اسکے شایان شان روزی عطا فرمانے والا۔ رزق وقوت میں فرق ہے۔ اسی طرح رزاق اور مقیت میں فرق ہے۔ اگر کسی کو مفلسی کا شکوہ پائے یا خود مفلسی کا شکار ہو یا کوئی لڑکا بدچلن ہو یا کوئی بچہ بہت روئے تو خالی کٹورے میں سات مرتبہ اسکو پڑھ کر دم کرے اور پھر پانی کٹورے میں ڈال کر پیے اور مفلس کو پلائے مفلسی دور ہو اور اگر روزے دار کو خوف ہلاکت ہو تو گلاب کے پھول پر دم کر کے گلاب کا پھول سونگھے تو روزہ پورا کرنے کی طاقت وقوت پائے گا اور روزانہ روزہ رکھنے کی سکت ہوگی۔

(۴۱) الحسیب کافی اور حساب لینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے کو ہر طرح کافی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور انہوں نے کہا کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا کام بنانے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۶) ارشاد رب قدیر ہے۔ اور جو بھروسہ کریگا اللہ پر تو وہ کافی ہے اسکو۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۷) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بے شک اللہ جلدی فرمانے والا ہے حساب میں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸۶) تمام مخلوق کا حساب چار گھنٹے میں فرمائیگا اور دنیا میں ہر بندے کو حساب سے روزی دینے والا ہے۔ جوشخص کہ کسی دشمن یا چور یا حاسد یا برے پڑوسی کا خوف رکھتا ہو ہر صبح وشام ایک ہفتہ ستر مرتبہ حسبی اللہ الحسیب پڑھے اور اس عمل کی شروعات جمعرات سے کرے اور مذکورہ افراد کے شر سے محفوظ فرمائے گا اور ایک ہفتے کے اندر اندر تمام کام کاج درست ہوجائیں گے۔

(۴۲) الجلیل جلالت والا۔صفات جلالیہ سے موصوف ہے۔ جلالت یعنی بزرگی سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کبیر کمال ذاتی اور جلیل کمال صفاتی پر دلالت کرتا ہے۔ جو شخص مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا دھو کر پیے تو مخلوق اسکی تعظیم وتوقیر خوب کرے۔

(۴۳) الکریم وہ ہے جو مجرم پر قادر ہو کر معافی مرحمت فرمادے۔ وعدہ فرما کر اسے پورا فرمائے اور اسکو اسکی امید سے زیادہ عطا فرمائے اور اپنے پناہ لینے والے کو ضائع نہ فرمائے تمام وسائل سے بے نیاز ہو۔ اگر کوئی اسکو پڑھتے پڑھتے اپنے بستر پر سو جائے تو فرشتے اسکو دعا دیں کہ اکرم اللہ (ترجمہ) بزرگ فرمائے تجھ کو اللہ تعالیٰ۔ اور معزز ہو۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکو بہت پڑھا کرتے تھے اس وجہ سے بھی انکو کرم اللہ وجھہ کہتے ہیں۔

(۴۴) الرقیب نگہبان ومحافظ ایسا کہ کوئی چیز اسکی حفاظت سے باہر نہ ہو سکے جو شخص اسکو سات مرتبہ اپنے اہل عیال اور مال پر دم کرے تو تمام دشمنوں اور آفتوں سے بے خوف ہوگا۔

(۴۴) المجیب دعائیں قبول فرمانیوالا ہر پکارنے والے کا جواب دینے والا مانگنے والوں کی دعائیں آرزوئیں پوری فرمانیوالا بلکہ ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہماری ضروریات پوری فرمانیوالا۔ جو شخص اسکو کثرت سے پڑھے گا اور دعا کرے تو دعاء بہت جلد قبول ہوگی اور اسکو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ کی امان نصیب ہوگی۔

(۴۵) الواسع فراخی وکشادگی عطا فرمانیوالا۔ احاطہ فرمانیوالا۔ اللہ تعالیٰ کا علم، اسکی قدرت، رحمت، حکمت اور اسکی عطاء تمام فرش کو گھیرے ہوئے ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور اپنے اندر سمویا اسکی کرسی نے آسمانوں کو اور زمین کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶) جو حصول مقاصد کیلئے اسکو خوب پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکو دولت قناعت اور برکتوں سے نوازے۔

(۴۶) الحکیم حکم وحکمت والا۔ ہر چیز پر حاکم اعلیٰ ہے اسکے فیصلے پر کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت والا ہے کوئی چیز عبث وبیکار نہیں بنائی۔ جو اسکو پابندی سے پڑھے ہر مہم سرانجام پائے۔

(۴۷) الودود محبت والا۔ اپنے اولیاء اور انکے اعمال حسنہ سے محبت فرمانے والا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہر ہر ادا کو پسند فرمانیوالا۔ میاں بیوی میں نا چاقی ہو تو اس کو ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کرے اور اسکو کھلائے جو غصہ کا شکار ہو زوجین میں اتفاق ومحبت ہو جائے گی۔

(۴۸) المجید ایسی بزرگی والا کہ اسکی بزرگی تک کسی کے وہم و گمان کا بھی گزر نہ ہو سکے۔ ہر طرح بزرگ ہے اسکی ذات پاک۔ صفات عالیہ افعال سبکے سب بزرگ ہیں۔ جو شخص جزامی، کوڑھی، یا برصی ہو ایام بیض کے روزے رکھے اور اس اسم پاک کو وقت افطار خوب پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیے شفا پائے اور جس کی سماج میں عزت وعظمت نہ ہو تو ہر صبح کو ننانوے مرتبہ اسکو پڑھے اور اپنے آپ پر دم کرے عزت وعظمت کی نگاہ سے سماج میں دیکھا جائے۔

(۴۹) الباعث اٹھانے والا سوتوں کو نیند سے، مردوں کو قبروں سے اور مردہ دلوں کو علم سے اٹھانے والا۔ جو شخص رات کو سوتے وقت دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر اسکو ایکسو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے مردہ دل کو زندہ فرما دیگا۔ اور دل کو مخزن انوار بنائے گا۔

(۵۰) الشہید حاضر وناظر اور گواہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے کے ہر عمل کا گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر عمل کا مشاہدہ فرما رہا ہے یا ہر جگہ جلوہ گر ہے۔ مومنوں کے ایمان میں جلوہ گر عارفوں کی ارواح میں جلوہ گر۔ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی شہید ہے حاضر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی یا مکانی حضور سے پاک ہے۔ اور اسکا علم وقدرت ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہر جگہ میں نہیں چونکہ اللہ تعالیٰ زمان ومکان سے پاک ومنزہ ہے بعض بے علم لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ایسا کہنا جائز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت اور اسکا جلوہ ہر جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ ماننے سے اللہ تعالیٰ کو مکان لازم آئیگا جو قطعاً ناجائز ہے۔ بعض نے کہا کہ تو دل میں تو آتا ہے یا خدا دل کے اندر یہ کھلی نادانی ہے۔ ایسا کہنے سے احتراز لازمی وضروری ہے۔ اگر کسی کا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالحہ ہو تو صبح کو انکی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اور اپنا منہ آسمان کی طرف کر کے اکیس مرتبہ یا شہید پڑھے۔ اللہ تعالیٰ بیٹا، بیٹی کو نیک بنا دیگا۔

(۵۱) الحق۔ دائم وثابت۔ حق باطل کا مقابل ہے اور باطل بمعنی

معدوم ہے تو حق کے معنی ثابت وموجود ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود کو فنا نہیں۔ تمام موجودات اسکے کرم سے موجود ہیں جیسے دھوپ اور سائے سورج کے وجود سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ گویا سورج ہے اور پیارے نبی ﷺ گویا دیوار ہیں اور ساری مخلوق گویا اس دیوار کا سایہ ہے۔ اگر درمیان میں پیارے نبی ﷺ نہ ہوں تو تو اللہ ہی اللہ ہو خلقت ختم ہو جائے۔ جسکا سامان چلا جائے ایک کورے کاغذ کے چاروں کونوں پر اسکو لکھے اور کاغذ کے بیچ میں سامان کا نام لکھے اور آدھی رات کو اس کاغذ کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کے شفیع لائے تو کل یا بعض سامان مل جائے گا۔ اور اگر قیدی آدھی رات کو ننگے سر ایکسو آٹھ مرتبہ پڑھے تو قید وبند سے آزاد ہو۔

(۵۲) الوکیل کام بنانے والا۔ اور جو اسکو پابندی سے خوب پڑھے تو اسکا دل روشن ہو جائے اور جسم طاقتور ہو جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور کافی ہے اللہ کام بنانیوالا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۴) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ایمان والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۶۲) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور آپ بھروسہ فرمایئے بڑی عزت والے بے انتہا رحم فرمانیوالے پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۰۴) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بھروسہ فرمایئے آپ اس زندہ پر جو کبھی نہیں مریگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۷۷) اگر بجلی گرنے کا یا ہوا پانی کے طوفان کا خوف ہو یا آگ لگنے کا خوف ہو غرضیکہ کسی طرح کا خوف ہو تو اسکو خوب پڑھا جائے۔ خوف ختم ہو اور امن بحال ہو۔

(۵۳) القوی قوت والا۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قوی کا معنی ہیں کامل قدرت والا۔ جس کا دشمن قوی ہو اور اس سے چھٹکارا مشکل ہو تو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اسکی گیارہ سو گیارہ گولیاں بنائے اور ایک ایک گولی یا قوی کہکر اٹھائے اور اپنے دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے اسے مرغ کو کھلائے اللہ تعالیٰ دشمن کو مغلوب ومقہور فرمائیگا اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں خوب پڑھے تو نسیان، بھول کی بیماری جاتی رہے۔

(۵۴) المتین قدرت کی مضبوطی اور پختگی رکھنے والا۔ جس بچے کا دودھ چھڑا دیا ہو اور وہ صبر نہیں کر پا رہا ہے تو بچے کو لکھ کر اس اسم باری کو پلا دے بچے کو صبر وسکون آجائے گا۔ اگر دودھ پلانے والی کو دودھ کم اترتا ہو تو اسے بھی لکھ کر پلا دیا جائے تو دودھ میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص اعمال نکی میں سے کچھ حصہ چاہے تو اتوار کو پہلی ساعت میں اس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے۔ انشاء المولیٰ القدیر مقصود نصیب ہو۔

(۵۵) الولی دوست ومددگار۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کا والی و وارث ومتولی ہے تمام کاموں میں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ مددگار ہے پرہیز گاروں کا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۴۴) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۸) ولی کے معنی قریب کے بھی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں سے قریب ہے۔ جو اسکو خوب پڑھے تو مخلوق کے خطرات دل پر آگاہ ہو۔ جس کی بیوی اسکی سیرت سے خوش نہ ہو اور اسکے پاس جانا چاہے اس کو خوب پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکی بیوی کو اسکے لئے موم فرما دیگا۔

(۵۶) الحمید بے شمار خوبیوں والا۔ یا بہت خوبیاں بیان فرمانے والا۔ جو شخص اس کو خوب پڑھے اخلاق حسنہ کا حامل ہو اور جو شخص کہ بدزبان اور فحش بیان ہو اور اس گندی عادت سے خود کو باز نہیں رکھ پاتا تو اسکو کسی پاک پیالے پر لکھے یا نوے مرتبہ پیالے پر پڑھ کر دم کرے اور ہمیشہ اس پیالے میں پانی پیا کرے تو فحش گوئی و بدزبانی سے چھٹکارا ملے۔

(۵۷) المحصی گھیرنے والا ہر چیز کو اپنے علم تفصیلی سے۔ اللہ تعالیٰ کا علم پاک گول مول اور اجمالی نہیں ہے۔ عظیم الشان مجمع کو دیکھ کر ہمکو مجمع کے اجمال کا علم ہو جاتا ہے کہ دس ہزار آدمی ہوں گے مگر ان کی صحیح تفصیل نہیں معلوم۔ اللہ تعالیٰ کا علم پاک تفصیلی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر ذات ہر وقت ہر خطہ کی تفصیلی خبر ہے۔ جو شخص اسکو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو عذاب قبر وحشر سے بے خوف ہو۔

(۵۸) المبدی شروع فرمانیوالا۔ تمام مخلوقات کو پہلے پہل پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل ہمکو مٹی سے بنایا۔ جسکی بیوی کو حمل ہو اور حمل کے گر جانے کا ڈر ہو تو چاہیے کہ شوہر سحر کے وقت نوے مرتبہ اسکو پڑھے اور شوہر شہادت کی انگلی پڑھنے کے دوران بیوی کے پیٹ پر چاروں طرف گھمائے اور پھرائے تو حمل نہ گریگا اور بخیر و

عافیت بچے کی ولادت ہو اور جو شخص اسکو پابندی سے پڑھے اور خوب پڑھے تو وہ سیف زبان ہو جائے جو کہہ دے وہی ہو جائے۔

(۵۹) المعید لوٹانے والا۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں سبکو دوبارہ اٹھائے گا لہٰذا اللہ تعالیٰ معید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مٹی سے بنایا ہے اور پھر مٹی میں لوٹائے گا لہٰذا اللہ تعالیٰ معید ہے۔ مردہ خواہ دفن کیا جائے یا جلا دیا جائے یا اسے جانور کھا جائیں آخر کار اسے مٹی ہی بننا ہے۔ اگر کسی کا کوئی عزیز غائب ہو جائے تو جس وقت گھر کے تمام لوگ سوتے ہوں تو اسکو ستر ستر مرتبہ پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں پر دم کرے اور پھر کہے یا معید تو سات دن کے اندر اندر غائب واپس آجائے گا یا اسکی خبر مل جائے گی۔ اور اگر کوئی چیز گم جائے تو اس کو خوب پڑھے مل جائے گی۔

(۶۰) المحی زندگی عطا فرمانیوالا۔ جسموں کو جان سے، جان کو ایمان سے، ایمان کو عرفان سے انسان کو علم و معرفت رحمان سے زمین کو سبزوں سے زندگی بخشتا ہے۔ جو شخص درد و رنج میں مبتلا ہو یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خطرہ محسوس کرتا ہو اسکو سات مرتبہ پڑھے رنج و درد دور ہو اور عضو تلف ہونے کا خطرہ ٹل جائیگا اور جو اسکو پابندی سے خوب پڑھے تو اسکا دل روشن ہو جائے اور جسم طاقتور ہو جائے۔

(۶۱) الممیت موت عطا فرمانیوالا۔ پھر کفار کو کفر سے اور غافلوں کو غفلت سے موت دیتا ہے جو کوئی اپنے نفس امارہ پر قادر نہ ہو تو سوتے وقت ہاتھوں کو سینے پر رکھ کر خوب پڑھے یہاں تک کہ سو جائے تو اللہ تعالیٰ اسکو نفس امارہ پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

(۶۲) الحی خود زندہ ہے اوروں کو زندہ رکھتا ہے۔ سب زندگیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اسکو کثرت سے پڑھے شفا پائے۔ بیمار پر پڑھ کر دم کیا جائے تو بیمار صحت مند ہو جائے بیمار آنکھ پر دم کرے تو آنکھ درست ہو جائے اور اگر روزانہ ستر مرتبہ پابندی سے اسے پڑھے تو عمر دراز ہو اور قوت ایمانی میں اضافہ ہو۔

(۶۳) القیوم خود قائم ہے اور دوسروں کو قائم رکھتا ہے۔ سب کی بقا اسی سے ہے۔ حضرات صوفیاء کرام کی اصطلاح میں ولایت کا ایک درجہ بھی قیومیت کہلاتا ہے اور مرتبے پر فائز ہو کر بندہ بھی قیوم کہلاتا ہے۔ اور اس وقت قیوم کے معنی ہوں گے "باعث قیام عالم" لفظ قیوم ایک ہے مگر اللہ تعالیٰ کیلئے پہلے والے معنی ہیں اور بندے کے لئے یہ دوسرے والے معنی ہیں۔ اسی لئے حضرات اولیاء کرام کو قیوم اول، قیوم ثانی کہتے ہیں۔ جو اسکو کثرت سے پڑھیگا سحر کے وقت تو دلوں پر اسکا راج ہوگا لوگ اسکو پسند کرینگے اور مشکلات اسکی حسب منشا حل ہونگی۔

(۶۴) الواجد وجود ہستی والا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی واجب الوجود ہے اور سب اسی کے موجود کرنے سے موجود ہیں۔ جو شخص کھانا کھاتے وقت اسکو ہر نوالے کیساتھ پڑھے تو وہ کھانا شکم میں ذریعۂ نورانیت ہو۔ چنانچہ عارف حق حضرت الحاج صوفی اعجاز محمد میاں قدیری مدظلہ العالی عام طور پر کھانے کے سے پہلے یا واجدُ یا نورُ پڑھتے ہیں۔

(۶۵) الماجد بزرگی والا۔ حقیقی بزرگی اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور سب کی بزرگیاں اسکی عطا کی مرہون ہے جو شخص اسکو خلوت میں کثرت سے پڑھے مالدار ہو جائے۔

(۶۶) الواحد ایک ہے یعنی کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اگر کسی کا دل خلوت میں نہ لگتا ہو تو اسکو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے یہ پریشانی دور ہو اور مقرب بارگاہ الٰہی ہونیکا شرف میسر ہو۔

(۶۷) الاحد اکیلا و یگانہ۔ ذاتاً بھی ایک ہی صفاتاً بھی ایک ہی افعالاً بھی ایک ہی۔ اور جس کو خواہش ہو فرزند صالح کی تو اسکو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء المولی القدیر فرزند صالح پیدا ہو۔

(۶۸) الصمد بے نیاز و لائق بھروسہ۔ حقیقی بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس پر اس اسم پاک کی تجلی پڑ جائے تو وہ کونین سے بے نیاز ہو جاتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے علم و حکمت، ایمان و عرفان کسی سے حاصل نہ فرمایا۔ سب نے سب کچھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے لیا اور پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے لیا یہ ہے صمد کی تجلی کی جلوہ گری۔ جو شخص سحر کے وقت یا نصف رات کو بحالت سجدہ اسکو ایکسو پندرہ مرتبہ پڑھے حال و قال میں سچا ہو جائے۔ اور کسی ظالم کے ہاتھ میں قید نہ ہو اور اگر اسکو کثرت سے پڑھے تو کبھی بھوکا نہ ہو اور اگر باوضو پابندی سے پڑھے تو شان استغناء ظاہر ہو۔

(۶۹) القادر قدرت والا۔ مختار ہے، چاہے تو کرے چاہے تو نہ کرے چاہے تو دے چاہے تو نہ دے۔ جو شخص اعضائے وضو

دھوتے وقت اسکو پڑھے تو ظالم کے ہاتھ قیدی نہ بنے۔ اور کوئی دشمن اس پر فتح و غلبہ نہ پائے۔ اگر کسی کو مشکل پیش آئے تو اکتالیس مرتبہ پڑھے مشکل ٹل جائے۔

(۷۰) المقتدر اقتدار والا۔ مقتدر کے معنی میں مبالغہ ہے کہ اپنے کسی کام میں کسی کا کس طرح حاجت مند نہ ہو۔ جو شخص اسکو ہمیشہ پڑھے تو غفلت ہشیاری سے بدل جائے۔ اور جو شخص بیدار ہوتے ہی اسکو بیس مرتبہ پڑھے تو اسکے تمام کام اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

(۷۱) المقدم آگے فرمانیوالا۔ ذاتاً آگے کرنیوالا کہ اسباب کو آگے فرمادیا ماں باپ کو آگے فرمادیا یا صفاتاً آگے کرنیوالا جیسے حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کو سب سے آگے فرمادیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ساری مخلوق میں سب سے آگے فرما دیا۔ پیارے نبی ﷺ کا نور پاک سب سے پہلے پیدا فرمایا۔ جو شخص جنگ و جہاد میں اسکو پڑھے یا اسکو ساتھ رکھے اسے کچھ دکھ نہ پہونچے اور اگر اسکو بکثرت پڑھے تو نفس اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور پیارے نبی ﷺ کی اطاعت و اتباع کیلئے فرمانبردار ہو جائے۔

(۷۲) الموخر پیچھے فرمانے والا ذاتاً مسببات کو اور اولاد کو پیچھے فرمادیا یا صفاتاً کہ نبی کو بعثت میں پیچھے فرمادیا۔ جو اسکو سو مرتبہ پڑھے تو اسکا دل غیر حق کیساتھ سکون نہ پائیگا اور تمام کام اسکے سرانجام پائیں اور اگر روزانہ اکتالیس مرتبہ اسکو پڑھے تو نفس اسکا مطیع و فرمانبردار ہو جائے۔

(۷۳) الاول۔ سب سے پہلے کہ اسکی ابتدا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وجود میں اول ہے۔ اور سب کی ابتداء بھی اس کی ذات گرامی سے ہے۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہو تو چالیس دن تک چالیس مرتبہ پڑھے اولاد کی دولت سے مالامال ہو۔

(۷۴) الآخر سب سے آخر۔ کہ ہمیشہ رہیگا اسکی کوئی نہایت و انتہا نہیں ہے لہٰذا وہ سلوک میں سب سے پیچھے ہے۔ سبکی انتہا بھی اسی پر ہے لہٰذا وہ آخر بھی ہے سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ بعض نادانوں نے تسمیہ کے ترجمے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہایت لکھا ہے وہ آنکھیں کھولیں نادانی کا علاج کریں اور جانیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے نہایت ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نہایت رحم والا ہے۔ جو عمر طبعی کو پہونچے اور نامہ اعمال نیکیوں سے خالی ہو تو اس کو ورد بنائے تو اللہ تعالیٰ اسکی عاقبت بخیر فرمائے۔

(۷۵) الظاہر آشکار یا باعتبار صفات و رحمت اور عتاب پر کھلا ہے۔ ہر مصنوع صانع پر دلالت کرتا ہے جو شخص بعد نماز اشراق اس کو پانچ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکی آنکھیں روشن فرمادیگا اور اگر ہوا اور بارش کے طوفان کا خوف دامن گیر ہو تو کثرت سے اسکو پڑھے طوفان سے امان نصیب ہو اور اگر گھر کی دیوار پر لکھ دیا جائے تو دیوار گرنے سے محفوظ ہو جائے۔

(۷۶) الباطن پوشیدہ، سب سے چھپا کہ اسکی ذات سب سے چھپی ہوئی ہے کہ اس دنیا میں کوئی اسکو ماتھے کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو پیشانیٔ مبارک کی چشمان پاک سے دیکھا ہے مگر اس دنیا میں نہیں بلکہ اُس دنیا میں۔ جسے عالم بالا کہا جاتا ہے۔ جو روزانہ تینتیس مرتبہ یا باطن کا ورد کرے اہل باطن میں سے ہو جائے اور حامل اسرار الٰہی بن جائے۔ اور جو اسکو خوب پڑھے تو جو اسے دیکھے اسکا ہو رہے۔ برائے تسخیر خوب ہے۔

(۷۷) الوالی کارساز و مالک اور مددگار۔ اللہ تعالیٰ تمام کا والی و وارث ہے سبکے خیال و وہم سے بالا ہے۔ تمام عیوب و نقائص سے منزہ ہے۔ جو شخص چاہے کہ اسکا یا کسی دوسرے کا گھر آباد رہے اور بارش، ہوا کے طوفان سے محفوظ رہے تو اسکو کورے مٹی کے پیالے پر لکھے اور پانی اس پیالے میں بھرے اور پھر اس پانی کو گھر کی دیواروں پر چھڑکے تو گھر کے در و دیوار سلامت رہیں گے۔ اور اگر کسی کو مسخر کرنا ہو تو اسکی نیت سے گیارہ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص مطیع و فرمانبردار ہو۔ گھر کی سلامتی کیلئے بھی ایکسو مرتبہ پڑھ کر دم کرنا مفید ہے۔

(۷۸) المتعالی بہت بلندی و عظمت والا۔ جو شخص مصیبت میں اسکو خوب پڑھے مصیبت کافور ہو مشکل آسان ہو اور جو عورت حالت حیض میں اسکو پڑھے وہ بہت سی آفات سے نجات پائے۔

(۷۹) البر بے شمار سب پر احسانات فرمانیوالا کہ جسے جو بھی عطا فرمایا محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا نہ اسکے استحقاق کے باعث۔ جو شخص کے آفات کے خطرے محسوس کرتا ہو وہ اسکو پڑھے امان پائیگا۔ جو شخص اسکو بچے پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کردے اور اس بچے کو سپرد خدا کردے تو وہ بچہ بلوغ تک امن میں رہیگا اور اگر کوئی

شرابی اور زانی اسکو روزانہ سات مرتبہ پڑھ لیا کرے تو وہ ان لتوں اور کرتوتوں سے بچا رہے گا۔

(۸۰) التـــواب بہت زیادہ توبہ قبول فرمانیوالا۔ بڑے بڑے پاپیوں، گناہگاروں کی توبہ قبول فرما کر انہیں بخشنے والا۔ بار بار توبہ کی توفیق مرحمت فرمانیوالا۔ بلکہ گنہگاروں کو پکار پکار کر بلانیوالا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اے میرے غلاموا جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ کی بیشک اللہ معاف فرما دیتا ہے تمام گناہوں کو بیشک وہی بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۰) جب اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق مرحمت فرماتا ہے تو بندہ توبہ کرلیتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ پھر توبہ قبول فرمائی انکی تاکہ توبہ پر رہیں، بیشک اللہ وہ بہت توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحمت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۸۲) توبہ بندے کی بھی صفت ہے یعنی گناہوں سے رجوع کرنا اور توبہ اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے یعنی عذاب کے ارادے سے رجوع فرمانا۔ بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ دربار الٰہی سے امیدوار رہے اور ناامیدی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دے۔ دربار الٰہی میں توبہ کرے اور گناہوں پر نادم و پشیمان ہو اور گوش عبرت کھلے رکھے۔ توبہ میں تاخیر بھی نہ کرے پتہ نہیں کہ کونسا سانس آخری سانس ہے۔ جو کوئی اسکو نماز چاشت کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے توبہ نصوح کی توفیق رفیق کی کرامت سے نوازے اور جو اسکو بکثرت پڑھے تو اسکے تمام کام صلاح و فلاح کیساتھ انجام پذیر ہوں اور نفس کو اطاعت خدا اور رسول میں سکون و طمانیت نصیب ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بعد نماز چاشت پڑھے اللهم اغفرلی و تب علی انك انت التواب الرحيم۔ (ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ بخش دے مجھ کو اور قبول فرما توبہ میری بیشک تو بہت ہی توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحم فرمانیوالا ہے۔ تو اسکے گناہ بخشدئے جائیں گے۔ حدیث شریف گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(۸۱) المـــنتقم بدلہ لینے والا۔ کفار و غدار سے بدلہ لینے والا اور یہ اللہ تعالیٰ کا عدل ہے۔ جو دشمن کی دشمنی برداشت نہ کر سکے تین جمعوں تک اسکو پابندی سے پڑھے دشمن دوست ہو جائے اور جس نیت سے بھی نصف رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پائے۔ المنتقم جو اسکو پابندی سے پڑھے تو کسی کا کبھی محتاج نہ ہو۔

(۸۲) الـعـفـو خوب معافی دینے والا۔ مومن گنہگار کو معافی عطا فرمانیوالا اور یہ اللہ کا فضل ہے۔ غفور عیوب کو چھپانے والا، عفو عیوب کو مٹانیوالا۔ بندے کو اللہ تعالیٰ کی شان عفو و غفران سے ناامید نہ ہونا چاہیے۔ جو شخص کہ پرلے درجے کا پاپی ہو وہ اسکا ورد کرے اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں پر قلم عفو پھیر دیگا۔

(۸۳) لرؤف بے حد مہربان۔ بندے کی حاجت کی بنا پر احسان فرمانا رحمت ہے اور اپنی عادت کی بنا پر احسان فرمانا رافت ہے اور رؤف رافت سے بنا ہے جو شخص کسی کو ظالم کے پنجۂ ظلم سے چھڑانا چاہے تو اسکو دس مرتبہ پڑھے تو وہ ظالم شخص اس اسم پاک کے پڑھنے والے کی سفارش اس مظلوم کے حق میں قبول کریگا اور جو اسکو ہمیشہ پابندی سے پڑھیگا تو وہ سب پر مہربان ہو اور سب اس پر مہربان ہونگے اور وہ سبکو دوست رکھے گا سب اسکو دوست رکھیں گے۔

(۸۴) مـالك الـملك کل جہان کا مالک۔ ملک، ظاہری خلق کو اور ملکوت، باطنی خلق کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ظاہر و باطن جسم و روح کا مالک ہے وہ مالک الملک بھی ہے اور مالک الملکوت بھی۔ جو شخص اسکو پابندی سے پڑھے اور خوب پڑھے تو زردار ہو جائے اور دونوں جہان کی ضروریات حل ہو جائیں۔

(۸۵) ذوالجلال والاکرام۔ غضب و کرم والا۔ ذوالجلال یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ذاتیہ ہے۔ اور الاکـــرام اسکی صفت فعلیہ ہے کہ جلال اسکی ذات میں ہے اور اکرام مخلوق پر ہے۔ بعض حضرات بزرگان دین نے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے جلال کو پہچانا تو وہ عاجزی و انکساری اور تذلل ہی بارگاہ الٰہی میں کریگا۔ اور جسنے اسکا اکرام دیکھا وہ سدا شکر ہی ادا کرتا رہیگا جو اسکو خوب پڑھیگا تو مالدار ہو جائیگا اور دونوں جہان میں اسکی حاجات رفع ہونگی۔

(۸۶) المقسط عدل و انصاف فرمانیوالا۔ المقسط قسط سے بنا ہے۔ قسط کے معنی ظلم بھی ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور جو ظلم ڈھانیوالے ہیں تو ہو گئے وہ جہنم کا ایندھن (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۵۴) اور قسط کے معنی عدل و انصاف کے بھی ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔

ترجمہ اور قائم رکھو تول کو انصاف سے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۳۰) مگر جب قسط باب افعال میں آئے تو عدل و انصاف ہی کے معنی میں ہوتا ہے یعنی عدل قائم کرنا ظلم زائل کرنا۔ تو مقسط کے معنی ہوئے مظلوموں سے ظلم دور فرمانیوالا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ پسند فرماتا ہے انصاف کرنیوالوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۶)

(۸۷) الجامع جمع فرمانیوالا۔ خود تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے کہ تمام خوبیاں اسمیں جمع ہیں یا تمام بکھری خلق کو قیامت میں جمع فرمادیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ہمارے مالک! بیشک تو اکٹھا فرمانیوالا ہے لوگوں کو اس دن کیلئے کہ نہیں ہے کوئی شک اسمیں بیشک اللہ نہیں خلاف فرماتا وعدہ کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸) یا بکھرے ہوئے انسانوں کو اسلام اور قرآن کریم کے ذریعہ ایمان میں جمع فرمانے والا ہے جسکے اعزاء اقرباء اور متعلقین و متبعین میں پھوٹ پڑ جائے اور تتر بتر ہو جائیں تو چاشت کے وقت غسل کرکے اور منہ آسمان کی طرف کرکے اسکو دس مرتبہ پڑھے اور ایک انگلی ہاتھ کی ہر ایک مرتبہ پڑھنے میں بند کرتا جائے، دس بار پڑھ لینے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے تھوڑے ہی وقت میں سب شیر و شکر ہو جائینگے۔

(۸۸) الـغـنـی بے پرواہ ہر چیز سے۔ خود غنی ہے اسے کسی کی کوئی حاجت نہیں ہے جو کوئی اسکو پڑھ کر اپنے ہر ہر عضو پر دم کرے اور ہاتھ نیچے کو جھاڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسکی بلا دفع فرمائیگا اور جو کوئی اسکو روزانہ ستر مرتبہ پڑھے اسکے مال میں برکت ہو اور کبھی محتاج نہ ہو۔

(۸۹) المغنی جسے چاہے اپنے سوا سے غنی و بے نیاز فرمانیوالا۔ جس بندے کو اللہ تعالیٰ بے نیاز و غنی فرمادے اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی حاجت نہ رہے جو شخص اسے دس جمعوں تک پابندی سے ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے پرواہ فرمادیگا۔

(۹۰) الـمــانـع نہ دینے والا۔ باز رکھنے والا۔ جسے جو چاہے نہ دے اور جسے چاہے بندوں کے نقصان پہونچانے سے باز رکھے۔ نالائق کو نہ دینے والا۔ اسباب شر نہ دینے والا۔ ہر مانگنے والے کو منہ مانگی اپنے کرم سے نہ دینے والا کہ بندہ تو اچھا سمجھ کر مانگ رہا ہے مگر وہ مانگی ہوئی چیز اسکے حق میں غیر مفید بلکہ مضر ہے تو وہ عطا نہیں فرماتا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم خاص ہے۔ جس شخص کی بیوی ناراض ہو تو سوتے وقت اسکو دل سے خوب پڑھے بیوی کی ناراضگی ختم ہو اور محبت کی پینگیں بڑھیں۔

(۹۱) الضار نقصان پہونچانیوالا۔ نقصان بھی اسی کے ملک میں ہے اور اسمیں بھی اسکی شان رحمت جلوہ گستر ہے کہ بندہ نقصان اٹھا کر صبر کرکے قرب خداوندی کا مستحق بنے۔ جس شخص کو ایک حال اور ایک مقام میسر ہو وہ اسکو جمعوں کی راتوں میں سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقام میں ثابت قدمی عطا فرمائے اور اہل قرب کے مرتبے کو پہونچے۔

(۹۲) النافع فائدے دینے والا۔ جسے جو چاہے عطا فرمائے۔ کسی کو اللہ تعالیٰ فائدے دیتا ہے تاکہ وہ شاکر بن کر قرب خداوندی حاصل کرے۔ لائق کو خوب فائدے دینے والا۔ اسباب خیر جمع فرمانے والا۔ جو کوئی کشتی میں سوار ہو اور روزانہ اسکو پڑھے تو کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور بحری، دریائی سفر بخیر و عافیت انجام پائے۔ اور جو ہر کام کے شروع میں اسکو اکتالیس مرتبہ پڑھے تو اسکے کام حسب خواہش پورے ہوں۔

(۹۳) النور روشن فرمانیوالا۔ نور وہ ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو بھی ظاہر کردے۔ اللہ تعالیٰ نور ہے کہ ظاہر ہے اور اپنے محبوبوں کو بھی خلق پر ظاہر فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ نور بخشنے والا ہے اور اپنے محبوبوں کو نور بنانیوالا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴۶) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آیا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب روشن (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۶) جو کوئی شب جمعہ میں سات مرتبہ سورۂ نور اور ایک ہزار بار اسکو پڑھے اسکے دل میں نور پیدا ہو اور اگر صبح کو پابندی سے پڑھے تو دل روشن ہو جائے۔ سورۂ نور پارہ ۱۸ میں ہے۔

(۹۴) الهـادی راہ دکھانیوالا۔ ہدایت دینے والا۔ ہدایت معنی راہ دکھانا بھی ہیں اور منزل مقصود پر پہونچانا بھی اللہ تعالیٰ دونوں معانی سے ہادی ہے۔ جو شخص کہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر ہاتھ پھیلا کر اس کو بکثرت پڑھے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ اور آنکھوں پر پھیرے تو مرتبہ اہل معرفت کا پائے۔

(۹۵) البـديـع خود بے مثال کہ کوئی ذات و صفات میں اسکی مثل نہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ نہیں ہے اسکی طرح کوئی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۹۰) اور بغیر مثال سابق کے عالم بنانیوالا۔ یعنی موجد۔

ایجاد فرمانے والا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ ایجاد فرمانیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۳۰) از سر نو پیدا فرمانیوالا آسمانوں کا اور زمین کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۲) اور اپنے بندوں میں سے بعض کو بے مثال کرنیوالا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بے مثال پیدا فرمایا اور اسی اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام کی جلوہ ریزی سیدنا مدار العالمین حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوئی تو اپنے دور کا بے مثال ولی بنادیا کہ تقریبا پونے چھ سو سال نہ کھایا اور نہ پیا اور نہ لباس تبدیل فرمایا اور نہ لباس پھٹا اور نہ پرانا ہوا اور پوری دنیا میں تبلیغ اسلام فرمائی خصوصا مادر وطن بھارت میں اسلام کے پہلے مبلغ آپ ہی ہیں۔ جس شخص کو کوئی غم لاحق ہو یا کوئی امر عظیم پیش آجائے وہ ستر ہزار مرتبہ یـــا بـدیـع السمو ت والارض پڑھے اسکے غم غلط ہوں اور مہم سرانجام پائے اور جو شخص باوضو قبلہ رو ہو کر اتنا پڑھے کہ پڑھتے پڑھتے سوجائے تو جو کچھ چاہے اسکو خواب میں دیکھ لیگا۔

(۹۶) البـاقی ہمیشہ رہنے والا۔ دائم الوجود جو کبھی فنا نہ ہو۔ جو شخص کہ شب جمعہ کو سو مرتبہ اسکو پڑھے اسکے تمام اعمال صالحہ قبول ہوں اور کسی سے اسکو کوئی رنج وکلفت نہ پہونچے۔

(۹۷) الـــوارث تمام مخلوقات کی فناء کے بعد بھی باقی رہنے والا۔ جب کوئی دعویدار نہ رہے جب بھی وہ باقی رہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بیشک ہم وارث ہونگے زمین کے اور جو کچھ زمین پر ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۳۷) وراثت کے دوسرے معنی سے اللہ تعالیٰ پاک ومنزہ ہے کہ مخلوق کے بعد وہ کسی چیز کا مالک بنے پہلے سے مالک نہ ہو۔ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت اسکو ایک سو مرتبہ پڑھے رنج وملال اسکو نہ پہونچے اور جو اسکو بکثرت پڑھے اسکے تمام کام بن جائیں۔

(۹۸) الرشید ہدایت عطا فرمانیوالا تمام عالم کا۔ رشد اور ہدایت کے معنی بظاہر تو ایک ہیں راہ دکھانے والا ہدایت دینے والا۔ مگر ان دونوں کے معانی میں ایک لطیف فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ الہامی، فطری ہدایت کو رشد کہتے ہیں اور اختیاری کو ہدایت کہتے ہیں تمام انسان تمام جانور کھانے والی اور نہ کھانے والی اشیاء کو پہچانتے ہیں یہ رشد ہے اور حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام کے ذریعہ ایمان ملتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے۔ جو شخص کہ اپنے کام کی تدبیر نہ جانے تو نماز عشاء کے بعد اسکو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سوجائے جو کچھ اسکے حق میں بھلا ہوگا خواب میں دکھائی دیگا اور اگر اسکو پابندی سے پڑھے تو اسکی مشکلات بغیر کوشش ومحنت کے حل ہوں۔

(۹۹) الـصبـور صبر والا۔ روکنے والا۔ بردبار۔ اگر صبر کی نسبت بندے کی طرف ہو تو اسکے معنی ہیں گھبراہٹ سے اپنے آپ کو روکنا اور اگر اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو صبر کے معنی ہیں مجرموں کے عذاب میں جلدی نہ فرمانا۔ وقت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا۔ صبور وہ ہے جو جلدی نہیں مگر مگر دیر سے سزادے۔ حلیم وہ ہے جو کبھی سزا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کفار کیلئے صبور ہے اور مومنوں کیلئے حلیم ہے۔ جس شخص کو کوئی مصیبت یا مشقت پیش آئے تینتیس مرتبہ اسکو پڑھے اطمنان قلبی پائے۔ اور اگر آدھی رات کو یا دوپہر کو پابندی سے پڑھے تو زبان بندی کیلئے اکسیر ہے اور دشمنوں کو راضی کرنے کیلئے تیر بہدف ہے۔ بادشاہ اور حکام کے غضب وجلال کو ٹھنڈا کرنے کیلئے مجرب ہے۔

(۲۲۳۷) یہ دعاء مانگنے والی ذات گرامی سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی جو اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم اور دیگر اسمائے پاک کو وسیلہ بنا کر دعاء میں مشغول تھے۔ وسیلے سے دعاء کرنا بہتر بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے پاک اللہ والے ہیں اللہ والوں کو وسیلہ بنانا حق ہے۔ اللہ والے خواہ اللہ کے اسمائے پاک ہوں یا حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام ہوں۔ دعاء کے شروع میں الـلھم کہنا بہت اچھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اسم ذات ہے اور میم میں ان تمام اسمائے ربانی کی طرف اشارہ ہے جن کے شروع میں میم ہے جیسے مـنـان مـنـعـم، معطی وغیرہم۔ بعض حضرات علماء کرام نے اللھم کو اسم اعظم فرمایا ہے بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اللہ اسم اعظم ہے کیونکہ یہ اسم ذات ہے۔ جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر نہ تو بولا جاتا ہے اور نہ بولا جاسکتا ہے۔ بعض حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ لا الـہ الا انـت اسم اعظم ہے۔ بعض حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسمائے پاک بعض اسمائے پاک کے مقابلے میں اسم اعظم ہیں۔ جیسے رحـمـن، رحیم کے مقابلے میں اسم اعظم ہے۔ آداب دعاء میں

سے ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی جائے اور پھر پیارے نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجا جائے پھر اپنے گناہوں کا اعتراف پھر عرض حاجات کی جائے۔ حق یہ ہے کہ اسم اعظم اسمائے الٰہی میں پوشیدہ ہے شب قدر کی طرح تاکہ مسلمان اسکی تلاش میں رہیں اور اسم اعظم کی تلاش خود ایک عبادت ہے۔ سیدنا حضور غوث اعظم شیخ سید محی الدین عبدالقادر دستگیر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو بس دل میں اللہ ہی اللہ ہو تو پھر اسم ذات کی تاثیر ہوگی اور خوب ہوگی جب یہ حال ہو۔

(۲۲۳۸) اللہ تعالیٰ نے جسے جو بھی عطا فرمایا ہے وہ استحقاق کی بنا پر نہیں بلکہ اپنے فضل محض اور کرم خاص سے عطا فرمایا۔ بندے کا بندے کو احسان جتانا اگر طعنہ زنی کے طور پر ہو تو احسان جتانا برا ہے اور اگر مطیع وفرمانبردار بنانے کیلئے احسان جتائے تو اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اور اسکے پیارے رسول اعلیٰ ﷺ نے بہت جگہ اپنے انعامات کے احسانات جتائے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے پیارے رسول اعلیٰ ﷺ کے غلام اطاعت وفرمانبرداری کریں اور اللہ ورسول کا احسان مانیں کہ یہ سب کچھ اللہ ورسول کا کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگنا اللہ والوں سے مانگنے کے خلاف نہیں اور اللہ والوں سے مانگنا اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے خلاف نہیں۔ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام یا اغنیاء واطباء سے کچھ مانگنا بالواسطہ اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا ہے حضرات صحابہ کرام نے پیارے نبی ﷺ سے جنت مانگی۔

(۲۲۳۹) اس حدیث شریف کی بنا پر بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لا الـہ الا ھو ہے کیونکہ دونوں آیات کریمہ میں یہی مشترک ہے۔ سیدنا حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسم اعظم الـحـی القیوم ہے۔ سیدنا حضرت امام جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسم اعظم لا الـہ الا ھو الـحی القیوم ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس وسیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اسم اعظم "رب" ہے سیدنا حضور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اسم اعظم الـلـہ الـذی لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ہے بعض حضرات خاصان خدا نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ اسم ہے۔ اسم اعظم کے بارے میں روایات کثیرہ ہیں۔ سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا جو نام بھی اخلاص اور عشق ومحبت کیساتھ لیا جائے وہی نام اسم اعظم ہے۔

(۲۲۴۰) ذوالنون (مچھلی والے) یہ سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کا لقب ہے کیونکہ حضرت یونس کچھ دن مچھلی کے پیٹ میں رونق افروز رہے تھے مگر اسکی غذا بن کر نہیں۔ کہ حضرات انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو تو مٹی بھی نہیں کھاسکتی ہے۔ حدیث شریف:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر یہ کہ کھائے حضرات انبیاء کرام کے مبارک جسموں کو۔ تو اللہ کا نبی زندہ ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔ چہ جائیکہ مچھلی کسی نبی کے جسم کو کھائے بلکہ امانت الٰہی بن کر شکم مچھلی میں سکونت پذیر رہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر نگل لیا انکو مچھلی نے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۰۶) جیسے مچھلی موتی کو نگل لیتی ہے اور موتی مچھلی کے شکم میں جوں کا توں موجود رہتا ہے۔ اس مچھلی کا پیٹ عرش اعظم سے افضل ہے کہ کچھ دن ایک نبی کی جلوہ گاہ رہا ہے۔ جب مچھلی کا پیٹ ایک نبی کے چند دن سکونت اختیار کرنے سے عرش سے افضل ہوگیا تو سیدنا حضرت بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہ شکم اقدس جسمیں سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین ﷺ نو ماہ تک جلوہ فرمارہے ہوں وہ تو عرش اعظم سے بھی کہیں افضل واعلیٰ اور برتر بالا ہے۔ لا الـہ الا انـت یہ اسم اعظم ہے۔ یہ دعاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت یونس علیہ السلام کو القا ہوئی، اس دعاء کی برکت سے آئی ہوئی آفات ٹل جاتی ہیں۔ بڑی مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔ ظلم کے تین معانی ہیں۔ (۱) کفر وشرک۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک شرک گناہ ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۹۹) (۲) گناہ۔ (۳) خطا، بھول، چوک۔ مذکورہ آیت کریمہ میں تیسرے معنی مراد ہیں چونکہ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام بدعقیدگی وبدعملی سے پاک ومعصوم ہیں۔ سیدنا حضرت یونس علیہ السلام سے بھی خطا واقع ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو مقام نینویٰ موصل کا نبی بنایا تھا۔ جب قوم نے آپکی اطاعت وفرمانبرداری نہ کی تو آپ نے بحکم الٰہی قوم کو خبر دی کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب الٰہی مسلط ہوگا اور

اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ

میں مانگتا ہوں تجھ سے، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ دعا کی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اسکے اسم اعظم کیساتھ کہ جب مانگی جائے دعا

بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسم اعظم کیساتھ تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور جب مانگا جائے اسم اعظم کے ذریعہ تو عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۳۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات کریمہ میں ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم

وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

اور سورۂ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ اللہ لاالٰہ الاھوالحی القیوم۔

(۲۲۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مچھلی والے نبی کی دعا کہ جب دعا کی انہوں نے اپنے مالک سے

وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ

حالانکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے "یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، پاک ہے تو، بیشک میں تھا بیجا کی کرنے والوں میں سے" کہ نہیں دعا کی

بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

اس دعا کے ذریعہ کسی مرد مسلم نے کسی بارے میں مگر قبول فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے۔

(۲۲۴۱) حدیث شریف: عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَاءً

ترجمہ: حضرت بریدہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں داخل ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ مسجد شریف میں عشاء کے وقت

2241 हदीस शरीफ़:– हज़रते बुरीदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं दाख़िल हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ मस्जिद शरीफ़ में इशा के वक्त तो वहाँ एक शख्स तिलावत फ़रमा रहे थे और बुलन्द फ़रमा रहे थे अपनी आवाज़ को तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह आपका क्या इरशादे गिरामी है कि यह रियाकार है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बल्कि खुदा रसीदा मोमिन है, हजरते बुरीदा ने फ़रमाया और हजरते अबू मूसा अशअरी तिलावत फ़रमा रहे थे और अपनी आवाज को बुलन्द फ़रमा रहे थे तो बगौर समाअत फ़रमाने लगे प्यारे रसूल हजरते अबू मूसा अशअरी की किराअत को फिर बैठ गये हजरते अबू मूसा अशअरी दुआ करने लगे तो हज़रते अबू मूसा अशअरी ने यूँ कहा या अल्लाह तआला! मैं गवाही देता हूँ बेशक तू ही अल्लाह तआला है, नहीं है कोई माबूदे बरहक सिवाये तेरे, अकेला है बेनियाज़ है, नहीं है कोई उसका हमसर, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बिलाशुबा मांगा है अबू मूसा अशअरी ने अल्लाह तआला से उसके उस नामे पाक के ज़रिये कि जब मांगा जाता है उस नामे पाक के ज़रिये तो अल्लाह तआला अता फ़रमाता है और जब दुआ की जाती है उस नामे पाक के ज़रिये तो अल्लाह तआला कुबूल फरमाता है मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्या मैं बता दूँ हज़रते अबू मूसा अशअरी को वो जो कुछ मैंने सुना है आपसे? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ, तो मैंने खबर दी अबू मूसा अशअरी को प्यारे रसूल के फ़रमान की तो

حضرت یونس بنا حکم الٰہی پائے نینویٰ جو موصل کا ایک شہر ہے اس سے روانہ ہو گئے یہ خیال فرمایا کہ عذاب کی جگہ سے نبی کو چلا جانا چاہیے پھر عذاب کے کالے کالے بادل چھا گئے وہاں کے رہنے والوں نے سچی پکی توبہ کر لی اور آیا ہوا عذاب ٹل گیا۔ تین دن کے بعد دور سے آپ نے اس شہر کو ملاحظہ فرمایا تو ویران نہ تھا بلکہ آباد تھا۔ آپ شہر نینویٰ میں اسلئے تشریف نہ لائے کہ میں نے تو انہیں عذاب کی خبر دی تھی اور عذب آیا نہیں۔ اب میری وہاں بات ہلکی ہو گی بایں خیال دوسری جگہ کیلئے عزم سفر فرمایا۔ دوران مسافرت ایک دریا پڑا۔ حضرت یونس ایک کشتی میں سوار ہو گئے۔ کشتی سمندر کے بیچ میں ٹھہر گئی۔ ملاحوں نے اندازہ لگایا کہ شاید کوئی بھاگا ہوا شخص کشتی میں سوار ہے۔ جس کی وجہ سے کشتی آگے کو نہیں چل پا رہی ہے حضرت یونس نے بڑی صفائی کیساتھ فرمایا کہ وہ بھاگا ہوا شخص میں ہی ہوں اور یہ فرما کر سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ ایک مچھلی منہ کھولے بیٹھی تھی اسنے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا۔ اور گھومتی ٹہلتی دریائے نیل پھر دریائے دجلہ ہوتی ہوئی ملک شام کے علاقے میں نکل گئی۔ اور وہاں نصیبین شہر دریا کے کنارے آپ کو زمین پر اگل دیا۔ پھر کدو کی بیل نے آپ پر سایہ کیا اور ہرنی آپکو دودھ پلاتی رہی۔ بزرگوں کی زبان سے نکلی ہوئی دعاء بہت زود اثر ہوتی ہے مذکورہ دعاء سے حضرت یونس کی غم کی بلا ٹلی اور تا قیامت مسلمانوں کو بھی اس دعا کی برکت سے نجات ملتی رہے گی۔ مذکورہ دعاء کی برکت سے آپکو مچھلی کے پیٹ میں روشنی و ہوا ملتی رہی۔

(۲۲۴۱) سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان نہ سکے۔ کسی پر بلا وجہ بدگمانی نہ کرنی چاہیے۔ مومن کا ہر عمل صالح جہاں تک ہو سکے خلاص پر ہی محمول کرنا چاہیے۔ مسجد شریف میں باآواز بلند ذکر شریف کرنا سنت صحابہ کرام ہے۔ اسے حرام کہنا سخت غلطی ہے۔ بعض نادان لوگ اپنی وہابیت کے جذبے سے سرشار ہو کر بعد نماز باآواز بلند درود وسلام پڑھنے پر اپنے دلوں کا بخار نکالتے ہیں۔ وہ اس حدیث شریف سے اپنے وہابی بخار کا علاج کریں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری اتنے اچھے قاری اور خوش الحان تھے کہ پیارے نبی ﷺ انکی تلاوت سے بہت ہی خوش ہوتے تھے۔ قرآن کریم خوش الحانی سے تلاوت کرنا چاہیے۔ تلاوت قرآن کریم سننا یہ بھی سنت ہے۔ تلاوت کے بعد دعاء مانگنا یہ بھی سنت صحابۂ کرام ہے۔ دعاء سے پہلے اللہ تعالیٰ کے مبارک نام لینا اور انہیں وسیلہ بنا کر دعاء کرنا یہ بھی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر نام اللہ والا ہے۔ جو ایک حدیث بھی پہونچائے وہ ایمان والوں کا محسن ہوتا ہے۔ حضرات محدثین کرام و فقہاء عظام سے محبت کرنا چاہیے۔ حضرات صحابہ کرام نے تو احادیث کریمہ کا ذخیرہ پوری امت مسلمہ کو عطا فرمایا ہے تو ہر صحابی محترم ہے محسن ہے لائق تعظیم وتکریم ہے۔ بڑے بدنصیب اور من کے کالے ہیں وہ نادان جو راویان احادیث کریمہ اور حضرات محدثین کرام یا حضرت علماء وفقہاء کرام سے نفرت وعداوت رکھتے ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایکسو تریسٹھ (۱۶۳) احادیث کریمہ مروی ہیں۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی آپکی روایت فرمودہ احادیث کریمہ موجود ہیں۔ مداری شریف میں بھی حضرت امیر معاویہ کی روایت شدہ احادیث کریمہ موجود ہیں۔

(۲۲۴۲) تسبیح کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو تمام نقائص وعیوب سے مبرا، منزہ، پاک جاننا ماننا۔ اسماء الٰہیہ ورد کرنیوالے پر اس نام کی تجلی وارد ہوتی ہے۔ جو بندہ سبحان اللہ کا ورد کریگا تو انشاء المولیٰ القدیر وہ گناہوں کی آلودگیوں سے محفوظ رہیگا۔ سبحان اللہ بہت ہی اعلیٰ ذکر ہے اسی لئے نماز شروع کرنے میں سبحانك اللھم ہے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ ہے اور ہر اچھی اور عجیب خبر پر سبحان اللہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کی معراج کا ذکر فرمایا تو سبحان الذی اسری سے فرمایا۔ بعض نادان زبان سے اللہ تعالیٰ کو سبحان کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ گندہ اور گھناؤنا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کر سکتا ہے، زنا کر سکتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہر وہ کام کر سکتا ہے جو بندہ کر سکتا ہے۔ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا اور کر سکتا ہے جو وہ چاہے گا اور جو اسکی شایان شان ہوگا۔ وہابیوں نے یہ گندہ عقیدہ قرآن

فَاِذَا رَجُلٌ یَقْرَءُ وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ

تو وہاں ایک شخص تلاوت فرما رہے تھے اور بلند فرما رہے تھے اپنی آواز کو تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کا کیا ارشاد گرامی ہے کہ یہ ریاکار ہیں؟

قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِیْبٌ قَالَ وَاَبُوْمُوْسٰی اِلْاَشْعَرِیُّ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ

فرمایا پیارے رسول نے بلکہ خدا رسیدہ مومن ہیں، حضرت بریدہ نے فرمایا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری تلاوت فرما رہے تھے اور اپنی آواز کو بلند فرما رہے تھے

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَسَمَّعُ لِقِرَأَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْمُوْسٰی یَدْعُوْا

تو بغور سماعت فرمانے لگے پیارے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوموسیٰ اشعری کی قرأت کو، پھر بیٹھ گئے حضرت ابوموسیٰ اشعری دعا کرنے لگے

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَحَدًا

تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے یوں کہا یا اللہ تعالیٰ میں گواہی دیتا ہوں بیشک تو ہی اللہ تعالیٰ ہے، نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے تیرے، اکیلا ہے،

صَمَدًا لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاِسْمِهِ

بے نیاز ہے، نہیں ہے کوئی اسکا ہمسر، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بلاشبہ مانگا ہے ابوموسیٰ اشعری نے اللہ تعالیٰ سے اسکے اُس نام پاک کے ذریعہ

اَلَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ

کہ جب مانگا جاتا ہے اس نام پاک کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جاتی ہے اس نام پاک کے ذریعہ سے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ

میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں بتادوں حضرت ابوموسیٰ اشعری کو وہ جو کچھ میں نے سنا ہے آپ سے، فرمایا پیارے رسول نے ہاں

فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَنْتَ الْیَوْمَ لِیْ اَخٌ صِدِّیْقٌ

تو میں نے خبر دی ابوموسیٰ اشعری کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تو فرمایا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے مجھ سے کہ تم آج سے میرے سچے بھائی ہو

حَدَّثْتَنِیْ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ رزین)

کیونکہ بیان فرمائی تم نے مجھ سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف۔

फ़रमाया हज़रते अबू मूसा अशअरी ने मझसे कि तुम आज से मेरे सच्चे भाई हो क्योंकि बयान फ़रमाई तुमने मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हदीस शरीफ़:–।

(127) तस्बीह व तहमीद व तहलील व तक्बीर के सवाब का बाब

2242 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेहतरीन कलेमात चार हैं "सुब्हानल्लाह" और "अल्हमदुलिल्लाह" और कल्मा ए तय्यबा और "अल्लाहो अकबर" और एक रिवायत में है कि ज़्यादा पसदीदा कलेमात अल्लाह तआला की बारगाह में चार हैं "सुब्हानल्लाह" और "अल्हमदुलिल्लाह" और कल्मा ए तय्यबा और "अल्लाहो अकबर" नहीं नुकसान देगा कि उनमें से किसी के साथ शुरु करो।

2243 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मेरा पढ़ना "सुब्हानल्लाह" और "अल्हमदुलिल्लाह" और कल्मा ए तय्यबा और "अल्लाहो अकबर" ज़्यादा महबूब हैं मुझे उस सबसे कि तुलू हो जिस पर सूरज।

2244 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो पढ़े "सुब्हानल्लाह वबेहम्देही" एक दिन में सौ मर्तबा तो मिटा दी जाती है उसकी खतायें और अगरचे हों वो खतायें बराबर समन्दर के झाग के।

2245 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो पढ़े जिस वक्त

کریم کی اس آیت کریمہ سے ترا شاہے ان الله علیٰ کل شئی قدیر ۔ وہابیوں نے اسکا ترجمہ کیا ہے "بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے"۔ مگر اہلسنت کا ترجمہ جو حق ہے وہ یہ ہے۔ بے شک اللہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸) مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے تفسیر قدیری کی کتب۔ (۱) میزائل انتخاب۔ (۲)۔ سیف لطیفی۔ (۳) مومن ومنافق کا مکالمہ۔

الحمد لله کے معنی ہیں کہ ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔ الحمد لله قرآن کریم میں متعدد جگہ وارد ہے سورۂ فاتحہ پارہ ۱، سورۂ نحل پارہ ۱۹، سورۂ زمر پارہ ۲۴ میں وغیرہم۔ کلمہ طیبہ وہ کلمہ ہے جسے دل وجان سے پڑھ کر بندہ مسلمان بنتا ہے۔ کلمہ طیبہ کا جزاول لا الہ الا الله قرآن کریم میں دوجگہ موجود ہے۔ پارہ ۲۳ سورۂ صافات میں پارہ ۲۶ سورۂ محمد میں۔ اور دوسرا جز محمد رسول الله پارہ ۲۶ سورۂ فتح میں ہے۔ الله اکبر اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اسمیں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی کا اعلان واظہار اور اعتراف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات سے بڑا ہے۔ الله اکبر قرآن کریم پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کے آخر میں معنًا موجود ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ وکبره تکبیراً۔ (ترجمہ) اور بڑائی بیان کرو تم اسکی بڑا جان کر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۹۲) یہ چاروں کلمات قرآن کریم میں موجود ہیں پہلے تین تو صراحتاً اور چوتھا معنًا اور اشارۃً موجود ہے۔ مذکورہ کلمات طیبات کی ترتیب عزیمت ہے بہتر ہے کہ اس ترتیب سے پڑھے جائیں اور اس ترتیب کے خلاف پڑھنے میں رخصت ہے کہ اگر مذکورہ ترتیب سے نہ پڑھا تو بھی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۴۳) یہ مذکورہ چاروں کلمات طیبات مجھے ساری دنیا سے پیارے ہیں کیونکہ دنیا فانی ہے اور انکا ثواب باقی ہے۔ دنیا اللہ تعالیٰ سے غافل کرنیوالی ہے اور یہ کلمات طیبات اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے والے ہیں۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا دل دنیا میں رکھو دل میں دنیا نہ رکھو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ کشتی دریا میں رہے تو خیر ہی ہے لیکن دریا کشتی میں آجائے تو بیڑا غرق ہی ہوتا ہے۔

(۲۲۴۴) ایک وقت میں یہ تعداد پڑھی جائے یا مختلف اوقات میں مگر بہتر یہ ہے کہ صبح وشام ایک وقت میں سو مرتبہ مذکورہ کلمات طیبات پڑھ لئے جائیں۔ اس حدیث شریف میں خطاؤں سے مراد گناہ صغیرہ ہیں جو حقوق اللہ سے متعلق ہوں۔ حقوق شرعیہ اور حقوق العباد اس حکم سے علیحدہ ہیں۔ لہٰذا فوت شدہ نمازیں اور روزے یا بندے کے قرض اس وظیفے کے پڑھنے سے ہرگز معاف نہ ہوں گے۔ یہ تو ادا کرنے ہی سے ادا ہوں گے۔

(۲۲۴۵) اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ مذکورہ وظیفہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی قدر نیکیوں کی توفیق عطا فرمائیگا کہ وہ میدان قیامت میں دوسروں سے زیادہ نیکیاں لیکر آئیگا۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس وظیفے کا پڑھنے والا حاجیوں، نمازیوں، غازیوں، شہیدوں، مجتہدوں سے بڑھ جائیگا۔

(۲۲۴۶) پیارے نبی ﷺ کی زبان کی فصاحت وبلاغت کا اندازہ اس حدیث شریف سے واضح طور پر لگایا جاسکتا ہے کہ کیسے متقابل الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور خفیفتان، ثقیلتان یعنی بھارے اور ہلکے اس میں متضادین کا اجتماع ہے۔ لسان و میزان اس میں متناسبین کا اجتماع ہے کیونکہ لسان انسانی زبان کو بھی کہتے ہیں اور ترازو کی زبان کو بھی۔ جو ہاتھ کی مٹھی میں تولنے کے وقت رہتی ہے۔ حبیبتان و رحمن اس میں اسکی مناسبت ہے کہ سبحان الله تلاوت کرتے رہئے کیونکہ محبت ورحمت میں گہرا تعلق ہے۔ زبان نبی ﷺ کوثر و سلسبیل میں دھلی ہوئی ہے اور عربی ادب کا شاہکار ہونے پر سہاگہ۔

وہ فصاحت وہ بلاغت رب نے بخشی آپ کو
طفل مکتب سب عرب ہیں مصطفیٰ کے سامنے (یادلی)

یہ دونوں کلمات طیبات زبان پر پڑھنے میں تو بہت آسان ہیں مگر ان کا ثواب اتنا ہوگا کہ یہ کلمات طیبات بہت ہی بھاری بھرکم ظاہر ہوں گے۔ ہمارے کام سے ہمارے خالق ومالک کا نام وزنی ہے اور یہ کلمات طیبات اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں جو انکی تلاوت کریگا وہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیارا ہوگا اور اسکی زبان پیاری ہوگی۔ ان دو کلمات طیبات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا مکمل بیان ہے اور صفات کمالیہ حمد یعنی ہر خوبی کا اعلان واعتراف ہے اور اسکی عظمت کے خطبے پڑھے جارہے ہیں۔

(۲۲۴۷) عام انسانوں کیلئے اتنی بڑی تعداد میں نیکیاں کرنا آسان کام نہیں پیارے نبی ﷺ نے از راہ نوازش ان کیلئے نیکیوں کا پھاٹک کھول دیا

﴿ بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ ﴾

﴿ ترجمہ: تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کے ثواب کا باب ﴾

(۲۲۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلمات چار ہیں، سبحان اللہ اور الحمد للہ اور کلمہ طیبہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے کہ زیادہ پسندیدہ کلمات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چار ہیں: سبحان اللہ اور الحمد للہ اور کلمہ طیبہ اور اللہ اکبر، نہیں نقصان دیگا ان میں سے کسی کیساتھ شروع کرو۔

(۲۲۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میرا پڑھنا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور کلمہ طیبہ اور اللہ اکبر کا زیادہ محبوب ہے مجھے اُس سب سے کہ طلوع ہو جس پر سورج۔

(۲۲۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن میں سو مرتبہ تو مٹادی جاتی ہیں اسکی خطائیں اور اگرچہ ہوں وہ خطائیں برابر سمندر کے جھاگ کے۔

(۲۲۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلَيْهِ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو پڑھے جس وقت کے صبح کرے اور جس وقت کہ شام کرے سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ نہیں لائے گا کوئی قیامت کے دن زیادہ اچھا اس سے جو کہ لائے گا یہ سوائے اسکے کہ جو پڑھے ایسے مثل جو فرمایا یا زیادہ کرے اس پر۔

(۲۲۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کلمے ہلکے ہیں زبان پر، بھاری ہیں میزان پر، پیارے ہیں رحمٰن کو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

(۲۲۴۷) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت سعد ابن ابی وقاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں تو پیارے رسول نے فرمایا کہ کیا عاجز ہے کوئی تم میں کا اس سے کہ کمائے روزانہ ہزار نیکیاں؟ تو سوال کیا ایک سوال کرنے والے نے حاضرین میں سے کہ کیسے کمائیگا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں؟ فرمایا پیارے رسول نے سبحان اللہ پڑھا کرے سو تسبیحیں تو لکھی جائیں گی اس کیلئے ہزار نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کی ہزار خطائیں۔

(۲۲۴۸) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کونسا کلام افضل ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے وہ کلام جو چن لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے سبحان اللہ وبحمدہ۔

कि सुबह करे और जिस वक्त कि शाम करे "सुब्हानल्लाहे वबेहम्देही" सौ मर्तबा तो नहीं लायेगा कोई क़यामत के दिन ज़्यादा अच्छा उससे जो कि लायेगा यह, सिवाये उसके जो पढ़े उसके मिस्ल जो फ़रमाया या ज़्यादा करे उस पर।
2246 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो कलमे हल्के हैं ज़ुबान पर, भारी है मीज़ान पर, प्यारे हैं रहमान को, सुब्हानल्लाहे वबेहम्देही सुब्हानल्लाहिल अज़ीम।
2247 हदीस शरीफ़:– हज़रते सअद इब्ने अबी वक़ास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि क्या आजिज़ है कोई तुममें का इससे कि कमाये रोज़ाना हज़ार नेकियाँ? तो सुवाल किया एक करने वाले ने हाज़िरीन में से कि कैसे कमायेगा हममें से कोई हज़ार नेकियाँ? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि "सुब्हानल्लाह" पढ़ा करे सौ तस्बीहें तो लिखी जायेंगी उसके लिये हज़ार नेकियाँ और मिटाई जायेंगी उसकी हज़ार ख़तायें।
2248 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन सा कलाम अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने वो कलाम जो चुन लिया है अल्लाह तआला ने अपने फ़रिश्तों के लिये "सुब्हानल्लाहे वबेहम्देही।
2249 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते जुवैरिया से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुज़रे उनके पास से सुबह के वक्त जबकि नमाज़े फजर पढ़ी और हज़रते जुवैरिया अपनी नमाज़ की जगह पर थीं फिर वापस तशरीफ़ लाये प्यारे नबी दोपहर के बाद और हज़रते जुवैरिया वहीं बैठी थीं तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम उसी हालत में बैठी हो जिस पर मैं छोड़ गया था तुमको, हज़रते जुवैरिया ने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैंने पढ़ लिये हैं तुम्हारे पीछे चार कल्माते तय्येबात तीन मर्तबा अगर वज़न किया जाये उससे जो तुमने पढ़ा है अभी तक तो भारी हो जायेंगे उन पर "सुब्हानल्लाहे वबेहम्देही अदादा ख़ल्केही व रज़ा नफ़सिही व ज़ेनता अरशेही व मदादा कलेमातेही।
2250 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने पढ़ा "लाइलाहा इल्लल्लाहो वहदाहो ला शरीका लहो लहुलमुल्को वलाहुल हम्दो वहोवा अला कुल्ले शयइन कदीर" एक दिन में सौ मर्तबा तो होगा उसके लिये दस गुलाम आज़ाद करने के बराबर और लिखी जायेंगी उसके लिये सौ नेकियाँ और मिटाये जायेंगे उसके सौ गुनाह और होगी उसके लिये हिफ़ाज़त शैतान से उस दिन यहाँ तक कि शाम हो जाये और नहीं लाया कोई उससे बेहतर जो लाया इस अमल को सिवाये उस शख़्स के जिसने ज़्यादा अमल किया इससे।
2251 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा अशअरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे प्यारे रसूलुल्लाह

(۲۲۴۹) حدیث شریف: عَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت جویریہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ گزرے ان کے پاس سے صبح کے وقت جبکہ نماز فجر پڑھی

وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ

اور حضرت جویریہ اپنی نماز کی جگہ تھیں پھر واپس تشریف لائے پیارے نبی دوپہر کے بعد اور حضرت جویریہ وہیں بیٹھیں تھی تو فرمایا پیارے نبی نے

مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ

کہ تم اُسی حالت پر بیٹھی ہو جس پر میں چھوڑ گیا تھا تم کو حضرت جویریہ نے عرض کیا ہاں فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ میں نے پڑھ لئے ہیں تمہارے پیچھے

اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ

چار کلمات طیبات، تین مرتبہ، اگر وزن کیا جائے اس سے جو تم نے پڑھا ہے ابھی تک تو بھاری ہو جائیں گے ان پر: سبحان الله وبحمده عدد

خلقه ورضانفسه وزنة عرشه وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ ومداد کلماته۔

(۲۲۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا لآاله الاالله وحده لاشريك له له الملك

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ

وله الحمد وهو على كل شيء قدير ایک دن میں سو مرتبہ تو ہوگا اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اور لکھی جائیں گی اس کیلئے

مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ

سو نیکیاں اور مٹائے جائیں گے اس کے سو گناہ اور ہوگی اس کیلئے حفاظت شیطان سے اُس دن یہاں تک کہ شام ہوجائے

وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور نہیں لایا کوئی شخص اس سے بہتر جو لایا اس عمل کو سوائے اس شخص کے جس نے زیادہ عمل کیا اس سے۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक सफ़र में तो लोग बुलन्द आवाज़ से तक्बीर कहने लगे तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ लोगो! नरमी करो अपनी जानों पर इसलिये कि तुम नहीं पुकार रहे हो बहरे को और न गायब को, बेशक तुम पुकार रहे हो खूब सुनने वाले को, खूब देखने वाले को और उसका इल्म व रहमत तुम्हारे साथ है जिसे तुम पुकार रहे हो वो ज़्यादा करीब है हर एक से उसकी सवारी की गर्दन से, हज़रते अबू मूसा अशअरी ने कहा कि मैं प्यारे रसूल के पीछे था तो मैं कह रहा था "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह" अपने दिल दिल में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ अब्दुल्ला इब्ने कैस! क्या न रहबरी फ़रमा दूँ तेरी एक खजाने पर जन्नत के खज़ानों में से? तो मैंने अर्ज़ किया हाँ या रसूलल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूल ने "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह।

2252 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ा "सुब्हानल्लाहिल अज़ीम वबेहम्देही" तो उगाया जायेगा उसके लिये एक खजूर का दरख़्त जन्नत में।

2253 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है ऐसी कोई सुबह कि सुबह करते हैं बंदे उसमें मगर पुकारने वाला पुकारता है कि पाकी बयान करो पाक बादशाद की।

2254 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेहतरीन ज़िक्र

خصوصی بندے تو ہر سانس نیکیاں کما کر نیکیوں کا ذخیرہ کر لیتے ہے۔ صرف سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے ایک ہزار نیکیوں سے نامۂ اعمال مزین ہوگا اور ایک ہزار گناہ صغیرہ نامہ اعمال سے صاف کر دیئے جائینگے۔ البتہ حقوق العباد اور گناہ کبیرہ کی معافی اس عمل سے نہ ہوگی۔

(۲۲۴۸) فرشتے اس وظیفے کو پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی لئے فرشتوں نے اس وقت عرض کیا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت دنیا کا اعلان فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں عرض کیا تھا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اے پیارے نبی آپ یاد فرمائیں جب فرمایا آپکے رب نے فرشتوں سے کہ میں قائم کرنیوالا ہوں زمین میں ایک نائب فرشتوں نے کہا مقرر فرمائیگا زمین میں اسکو جو فساد کریگا زمین میں اور بہائے گا خون، حالانکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری خوبی کیساتھ اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری فرمایا اللہ نے بیشک میں زیادہ جاننے والا ہوں اسے جسے نہیں جانتے تم (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴)۔ فرشتوں کی یہ تسبیح پڑھنا تعلیم الٰہی سے ہے نہ کہ اپنی رائے سے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ کہا انہوں نے تو پاک ہے، نہ معلوم ہمیں مگر وہ جو سکھا دیا تو نے بیشک تو خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴) یہ کلمات طیبات "سبحان الله وبحمده" افضل و بہتر ہیں کہ یہ فرشتوں کا ذکر و ورد اور وظیفہ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ ان فرشتوں کے حالات و عبادات کو بھی جانتے ہیں جو آسمانوں میں رہتے ہیں۔ وہ عرش والے ہوں کہ کرسی والے۔ جب عرش والے فرشتوں کے حالات و معاملات کی خبر ہے تو فرش والوں کے حالات و معاملات کی خبر ہونا تو اور بھی یقینی اور واضح تر ہے۔ جو اوراد و وظائف بزرگوں سے منقول ہوں وہ دوسرے وظیفوں سے افضل ہیں۔ ایک اعتبار سے فرشتے تمام انسانوں سے افضل ہیں کہ وہ معصوم ہیں گناہ نہیں کرتے۔ اگرچہ انسانیت ملیکۂ فرشتے سے افضل ہے اور ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور یقیناً بزرگی دی ہم نے اولاد آدم کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۸۴)

(۲۲۴۹) حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ذوق ریاضت اور شوق عبادت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ بعد فجر اوراد و وظائف میں مشغول ہوئیں تو دوپہر تک اسی میں مصروف ہیں۔ یہ ہے فیضان صحبت نبوی۔ پیارے نبی ﷺ پر اپنی نیکیاں ظاہر کرنا ریا و نمائش نہیں بلکہ ذریعہ قبولیت ہے۔ پیارے نبی ﷺ پر اپنے معانی کا اظہار پردہ دری نہیں بلکہ معافی کا وسیلہ ہے۔ اگر مذکورہ وظیفہ پڑھ لیا جائے تو طول وطویل اوراد و وظائف پر بھاری ہے پیارے نبی ﷺ کے اس مختصر وظیفے میں تمام ہی چیزیں آگئیں۔ یہ وظیفہ جامع وظیفہ ہے اسلئے اسکا اجر و ثواب بھی زیادہ ہے۔

(۲۲۵۰) ۲۴ گھنٹے میں ایک وقت میں یا مختلف اوقات میں سو بار پڑھ لیا جائے۔ یہ کلمہ توحید ہے۔ اور یہ ثواب تو سو مرتبہ پڑھنے کا ہے مگر جتنا زیادہ پڑھے گا اتنا ہی ثواب زیادہ پائے گا اور دن بھر شیطان سے حفاظت رہے گی اور اگر شام کو پڑھ لیا جائے تو پھر صبح تک شیخ نجدی سے حفاظت رہے گی چونکہ بندہ بحالت بیداری ہی زیادہ گناہ کرتا ہے اس لئے حدیث شریف میں دن کا ذکر فرما دیا گیا۔

(۲۲۵۱) اتنے چیخ چیخ کثرت سے نعرے نہ لگائے جائیں جو تکلیف کا باعث ہوں۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا پیارے نبی ﷺ کا چیخ چیخ کر زیادہ نعرے لگانے سے منع فرمانا اسلئے نہ تھا کہ ذکر بالجہر منع ہے ورنہ بہت سے مواقع پر خود پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام بآواز بلند ذکر فرماتے تھے۔ جماعت نماز کے بعد بآواز بلند ذکر کرنا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی محفل وعظ شریف میں حضرات صحابہ کرام نعرۂ تکبیر لگاتے تھے۔ اس حدیث شریف کا پس منظر نظر میں رہے تو بات اور بھی واضح ہو جائے گی یہ سفر مبارک "جنگ خیبر" کا تھا۔ پیارے نبی ﷺ فتح خیبر کیلئے اپنے اصحاب پاک کیساتھ تشریف لے جا رہے تھے اور پیارے نبی ﷺ کی جنگی پلاننگ یہ تھی کہ ہم خیبر پر اچانک حملہ کر دیں اور لوگوں کو اس حملے کی خبر نہ ہو سکے اور کفار حملے سے بچنے کی دفاعی تیاری نہ کر سکیں اور بہت کم جدوجہد و خون خرابے کے خیبر فتح ہو جائے۔ اسلئے خاموشی اور سکوت کی پالیسی پر عمل فرمایا اور بلند آواز سے نعروں کو منع فرمایا کہ دشمن چوکنا نہ ہو جائے اور بلند آواز سے نعرے لگانے میں مقصد فوت ہو جائیگا۔ اب اس پس منظر کے پیش نظر بلند آواز سے نعرے لگانے کی مخالفت کو بلند آواز سے ذکر کرنے

(۲۲۵۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ ایک سفر میں

فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ

تو لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر

اِنَّکُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَاغَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَهُوَ مَعَکُمْ

اسلئے کہ تم نہیں پکار رہے ہو بہرے کو اور نہ غائب کو، بیشک تم پکار رہے خوب سننے والے کو خوب دیکھنے والے کو اور اس کا علم و رحمت تمہارے ساتھ ہے

وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْمُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَهٗ

جسے تم پکار رہے ہو، وہ زیادہ قریب ہے ہر ایک سے، اسکی سواری کی گردن سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ میں پیارے رسول کے پیچھے تھا

اَقُوْلُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ یَاعَبْدَاللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّکَ

تو میں کہہ رہا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنے دل ہی دل میں تو فرمایا پیارے رسول نے اے عبداللہ ابن قیس! کیا نہ رہبری فرمادوں تیری

عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ایک خزانے پر جنت کے خزانوں میں سے؟ تو میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ، فرمایا پیارے رسول نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ.

(۲۲۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا سبحان اللہ العظیم و بحمدہ

غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی)

تو اُگایا جائے گا اس کیلئے ایک کھجور کا درخت جنت میں۔

(۲۲۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مُنَادٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے ایسی کوئی صبح کہ صبح کرتے ہیں بندے اس میں مگر پکارنے والا

"लाइलाहा इल्लल्लाह मौहम्मदुर्रसूलुल्लाह" है और बेहतरीन दुआ "अलहम्दो लिल्लाह है।
2255 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला की खुबियाँ बयान करना शुक्र का सर है, नहीं शुक्र अदा किया अल्लाह तआला का उस बंदे ने जिसने अल्लाह तआला की खुबियाँ बयान न की।
2256 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पहले बुलाये जायेंगे जन्नत की तरफ़ क़यामत के दिन वो होंगे जो हम्द करते होंगे अल्लाह तआला की खुशी और ग़म में।
2257 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अर्ज़ किया हजरते मूसा अलैहिस्सलाम ने या रब! सिखा दे मुझको कोई ऐसी चीज कि याद किया करूँ मैं तुझको उसके जरिये या दुआ किया करूँ मैं तुझसे उसके ज़रिये, तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ मूसा! पढ़ा करो "लाइलाहा इल्लाह" फिर अर्ज किया हजरते मूसा ने या रब! तेरे तमाम बंदे पढ़ते हैं इसको मैं तो बस चाहता हूँ कोई ऐसी चीज़ कि ख़ास फ़रमाये तू मुझे जिससे, फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ मूसा! अगर सातों आसमान और उनकी आबादी सिवाये मेरे और सातों ज़मीनें रख दी जायें एक पलड़े में और "लाइलाहा इल्लल्लाह" एक पलड़े में तो भारी होगा उन सबसे यह "लाइलाहा इल्लल्लाह"।
2258 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने पढ़ा "लाइलाहा

کو منع کرنا یا مطلقاً بلند آواز سے نعرے لگانے کو روکنا علمی بے مائیگی کی علامت ہے یہاں اس موقع پر بآواز بلند نعرے لگانا مفید مقصد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو آہستہ ذکر بھی سنتا ہے اور تم بلند آواز سے نعرے لگا لگا کر تھک بھی جاؤ گے اور تمہارا دشمن تمہاری آمد اور ارادوں سے بھی باخبر ہو جائیگا اسلئے نعرے آہستہ آہستہ لگاؤ۔ اسلئے چیخ کر ذکر کرنا کہ اللہ تعالیٰ آہستہ ذکر نہیں سن سکتا یہ بدعقیدگی ہے۔ ذکر بالجہر تو اپنے نفس اور دوسرے غافلوں کو جگانے کیلئے شیخ نجدی شیطان کو بھگانے کیلئے اور در و دیوار کو اپنا گواہ بنانے کیلئے ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس جنگی موقع پر دشمن کو جگانے کا کام کریگا لہٰذا بلند آواز سے نعرہ تکبیر نہ لگایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ہماری شہ رگ سے قریب ہونے کا مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم پاک اور رحمت و قدرت بندے سے قریب ہے ورنہ اللہ تعالیٰ قرب مکانی سے پاک و منزہ ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ: بیشک رحمت اللہ کی قریب ہے نیکی کرنیوالوں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری لا حول کو اپنے دل دل میں پڑھ رہے تھے مگر پیارے نبی ﷺ نے بشارت دی کہ اے موسیٰ! جو تم پڑھ رہے ہو وہ ہمیں معلوم ہے اب تم اسکے فضائل بھی ہماری زبان فیض ترجمان سے سن لو۔

وہ خطرات دل ہوں کہ افکار ذہنی
نبی پہ ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یانبی)

لا حول شریف میں بندہ اپنی انتہائی عاجزی و انکساری کا اقرار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و قوت کا اعتراف و اظہار کرتا ہے اسی پر بندہ کا دار و مدار ہے اسی لئے اسے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ فرمایا۔ حول ظاہری طاقت اور قوت باطنی طاقت کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندے میں یہ دونوں طاقتیں جلوہ گر ہوتی ہیں جیسے حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام۔

(۲۲۵۲) جنت کی بعض زمین تو میووں اور پھلوں سے بھری اور لدی ہے اور بعض زمین خالی ہے اس خالی زمین میں نیک اعمال درختوں کی شکل نمودار ہونگے۔ جنت میں باغات تو ہیں مگر کھیت و کھلیان نہیں کیونکہ کھیت میں غلہ پیدا ہوتا ہے جو بھوک مٹانے کا ذریعہ ہے اور جنت میں بھوک نہ ہوگی تو غلے اور غذا کی بھی ضرورت نہیں۔ باغات میں پھل اور میوہ ہے پھل اور میوہ بھوک مٹانے کیلئے نہیں بلکہ لطف و لذت کیلئے ہوتے ہیں۔ لا حول شریف کے عوض جنت میں کھجور کا درخت اُگے گا کیونکہ کھجور بہت ہی مفید و لذیذ ہوتی ہے۔

(۲۲۵۳) صبح کے وقت عام طور پر تمام مخلوق کو تسبیح ہوتی ہے اسلئے انسانوں میں اعلان ہوتا ہے کہ انسان تو اشرف المخلوقات ہے اسے تو بطریقہ اولیٰ اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تسبیح کے ترانے گانے چاہئیں۔ یہ فرشتوں کی پکار پیارے نبی ﷺ نے ہم تک پہونچا دی ہے اس حدیث شریف میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ صبح ہوتے ہی رد وہابیہ کریں کہ وہابی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے زنا کرسکتا ہے بلکہ ہر وہ کام کرسکتا ہے جو بندہ کرسکتا ہے لہٰذا فرشتوں نے پکار دیا کہ ہر بندہ صبح ہوتے ہی اللہ تعالیٰ جو بے عیب ہے ہر نقصان سے پاک ہے اسکی سبوحیت اور قدوسیت کے گیت گائے تاکہ وہابیت کی شہ رگ کٹ جائے۔ اسی جذبے سے آراستہ ہوکر اور اسی جذبے کے اظہار کے ساتھ ۱۹۷۳ء میں فقیر قدیری نے دوران خطابت کلکتہ میں اسکا آغاز کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ طریقہ پوری دنیائے سنیت میں رائج ہوگیا کہ ہر سنی مقرر اپنی تقریر میں ہر سنی شاعر اپنی نعت خوانی کے دوران باقاعدہ مطالبہ کرنے لگا کہ سب کہئے سبحان اللہ سب بولو سبحان اللہ۔

(۲۲۵۴) چونکہ حدیث شریف میں لا الہ الا اللہ سے مراد پورا کلمہ طیبہ ہے اس لئے ترجمہ میں اسکا لحاظ رکھا گیا ہے کیونکہ صرف لا الہ الا اللہ پڑھنے سے موحد تو بنا جاسکتا ہے جو اسلام میں قطعاً غیر معتبر ہے کیونکہ موحد تو بعض کفار بھی ہیں اور ابلیس بھی یہ آدھا کلمہ پڑھتا ہے۔ تو یہ کفار اور ابلیس مشرک نہیں مگر موحد ہیں مگر مومن وہی ہوگا جو پورا کلمہ طیبہ پڑھے گا اور پورے کلمے شریف کو دل و زبان سے مانے گا۔ پورا کلمہ پڑھنے سے کفر و شرک کی گندگی دور ہوتی ہے اور کافر مومن ہو جاتا ہے اور مومن کے دل کی زنگ دور ہوتی ہے اور غفلت کافور ہوتی ہے قلب بیدار ہوتا ہے۔ پورا کلمہ طیبہ حمد الٰہی اور نعت محبوب الٰہی کا مجموعہ ہے اسلئے افضل الذکر ہوا۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ دل کی صفائی کیلئے

يُنَادِيْ سَبِّحُوْ الْمَلِكَ الْقُدُّوْسِ۔(رواہ الترمذی)

پکارتا ہے کہ پاکی بیان کرو پاک بادشاہ کی۔

(۲۲۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بہترین ذکر لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ہے

وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور بہترین دعا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ہے۔

(۲۲۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَاشَكَرَ اللّٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کرنا شکر کا سر ہے نہیں شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ کا

عَبْدٌ لَايَحْمَدُهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اس بندے نے جس نے اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان نہ کیں۔

(۲۲۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو پہلے بلائے جائیں گے جنت کی طرف قیامت کے دن

اَلَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

وہ ہوں گے جو حمد کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی خوشی اور غم میں۔

(۲۲۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَارَبِّ عَلِّمْنِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ عرض کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یارب! سکھادے مجھ کو

شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَامُوْسٰى قُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی ایسی چیز کہ یاد کیا کروں میں تجھ کو اس کے ذریعہ یا دعا کیا کروں میں تجھ سے اسکے ذریعہ، تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ! پڑھا کرو لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

इल्लल्लाहो वल्लाहो अकबर" तो तस्दीक फ़रमाता है उसकी उसका रब, फ़रमाता है कि नहीं है कोई माबूद सिवाये मेरे और मैं बहुत बड़ा हूँ और जब किसी ने पढ़ा "लाइलाहा इल्लल्लाहो वहदहू लाशरीका लहु" तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि नहीं है कोई माबूद सिवाये मेरे, मैं अकेला हूँ, नहीं है कोई शरीक मेरा और जब किसी ने कहा "लाइलाहा इल्लल्लाहो लहुलमुल्कु वलाहुहम्दो तो फ़रमाता है अल्लाह तआला नहीं है कोई माबूद सिवाये मेरे, मेरी ही बादशाहत है और मेरे लिये ही हर खूबी है और जब पढ़ा किसी ने "लाइलाहा इल्लल्लाहो वलाहौला वलाकुव्वता इल्लाहबिल्लाह" तो फ़रमाता है अल्लाह तआला नहीं है कोई माबूद सिवाये मेरे और नहीं है कोई बातनी कुव्वत और कोई ज़ाहिरी कुव्वत सिवाये मेरे, प्यारे नबी फ़रमाते थे यह जो कल्माते तय्येबात पढ़े अपने मर्ज़ में फिर मर जाये तो न खायेगी आग उसको।

2259 हदीस शरीफ़:– हज़रते सअद इब्ने अबी वकास से मरवी बेशक वो तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक बीबी साहिबा के पास और उनके सामने गुठलियाँ या ककरियाँ थीं, तस्बीह पढ़ती थी उन पर, फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या न बता दूँ, तुम्हें अमल जो ज़्यादा आसान हो तुम पर इससे और बेहतर भी "पाकी है अल्लाह तआला को उसकी बराबर जो उसने पैदा फ़रमाया आसमान में, पाकी है उसके बराबर जो उसने पैदा फ़रमाया ज़मीन में और पाकी है अल्लाह तआला को उसके

اکسیر ہے۔ الحمد لله یہ دعا بہترین دعا ہے کہ اس میں کریم کی خوبیاں بیان ہو رہی ہیں اور جب کوئی محتاج و مسکین سخی کے دروازے پر پہونچتا ہے تو صاحب خانہ کی تعریفیں کرتا ہے تو صاحب خانہ سمجھ جاتا ہے کہ سائل ہے اسکو کچھ دیدیا جائے تو جب بندہ اپنے رب کی خوبیاں بیان کرتا ہے تو بحر رحمت میں موجیں مچلنے لگتی ہیں اور بندہ انعامات سے نواز دیا جاتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کو ام القرآن کہتے ہیں کیونکہ اسکی ابتدا الحمد لله سے ہے۔ قرآن کریم کی اور بھی کئی سورتوں کا آغاز الحمد لله سے ہوا ہے جیسے سورۂ انعام پارہ ۷، سورۂ کہف پارہ ۱۵، سورۂ سبا پارہ ۲۲، سورۂ فاطر پارہ ۲۲۔

(۲۲۵۵) حمد ادا کرنے کی اصل جگہ زبان ہے اور شکر ادا کرنے کی اصل جگہ دل اور اعضاء ظاہری ہیں۔ دل سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف اور اعضا ظاہری سے عبادت یہ شکر ہے۔ دل لوگوں سے مخفی و پوشیدہ ہے زبان لوگوں پر ظاہر ہے اور شکر میں اظہار اصل مقصود ہے اسلئے حمد کو شکر کا سر قرار دیا کہ مقصد شکر حمد سے ادا ہوتا ہے لہٰذا جو شکر حمد کیساتھ نہ ہو وہ شکر کامل نہیں جیسے بغیر سر کے انسان کا جسم کامل نہیں۔ حمد بھی گویا کہ ایک شاخ ہے شکر ہی کی۔ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے۔ دل کی کیفیت کی غماز ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو نعمت ہے مالک کی آپکے تو خوب چرچا کیجئے آپ اسکا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۲۶) یہ کامل شکر ہے اور چرچا زبان سے ہوتا ہے۔

(۲۲۵۶) جو ہر حال میں حمد الٰہی کا خوگر و عادی ہو حالات کچھ بھی ہوں مگر انہیں اپنے کام سے کام ہے اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کرنے میں اپنے خالق و مالک کے گن گانے میں مست ہیں تو ایسے حضرات قیامت میں جنت میں پہلے جائینگے۔ اب وہ لوگ اپنی حیثیت متعین کرلیں جو دن و رات اللہ تعالیٰ کے عیوب و نقائص بیان کرتے ہیں کہ انہیں دوزخ میں تمام دوزخیوں کی پیشوائی کی شقاوت نصیب ہوگی۔

(۲۲۵۷) عمومی دعائیں تو حضرت موسیٰ پڑھتے اور کرتے ہی تھے یہ درخواست خصوصی دعاء کیلئے تھی چونکہ فطرتِ بشری یہ ہے کہ عام نعمتوں کے مقابلے میں خصوصی نعمتوں سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ اگرچہ عام نعمتوں کا نفع و فائدہ زیادہ ہی ہو۔ جیسے پانی نمک وغیرہ مگر انسان سونے چاندی جواہرات سے زیادہ خوش ہوتا ہے اور جیسے نماز پنجگانہ سے زیادہ خوشی نماز عیدین کی مناتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کے سوال کرنے سے جو جواب دربار الٰہی سے عطا ہوا اسی سے لاالٰہ الا اللہ کے فضائل و اہمیت کا پتہ چلا۔ اس حدیث شریف میں لاالٰہ الا اللہ سے مراد یہی الفاظ ہیں کیونکہ دین موسوی میں محمد رسول اللہ رائج نہ تھا۔ یہ جملہ تو دین محمدی میں رائج ہوا اور دین محمدی کی خصوصیات سے ہے۔ آج کوئی نادان اس حدیث شریف کو آڑ بنا کر آدھا کلمہ رائج کرے تو وہ دل کالا ہے اسی لئے محافل ذکر میں جب ذکر نفی و اثبات ہوتا ہے تو آخر میں محمد رسول اللہ ﷺ کہہ کر ہی ذکر کو مکمل کیا جاتا ہے۔ دین محمدی میں بناز کر محمدی میں سب کچھ ادھورا ہے۔

نام انکا اذانوں میں نمازوں میں خطب میں

کیا انکی من اللہ یہ تشہیر نہیں ہے (یا حبیب)

البتہ جلالی مواقع پر انکا نام نہیں لیا جاتا ہے جیسے ذبح کے وقت چونکہ پیارے نبی ﷺ تو رحمت ہی رحمت ہیں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ بھیجا ہم نے آپکو مگر رحمت تمام جہانوں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۹۲) ایمان و اخلاص سے یہ کلمہ پڑھا جائے تو اسکا ثواب تمام مخلوقات سے زیادہ بھاری و وزنی ہے ورنہ منافقین بھی یہی کلمہ پڑھتے تھے مگر قتل ہنا ئل رہے۔ اب بھی تمام فرقہائے باطلہ یہ کلمہ پڑھتے ہیں مگر صفر کے علاوہ کچھ نتیجے نہیں لگتا۔ آج بھی بعض مشرکین یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں مگر یہ صرف زبانی جمع خرچ کے درجے میں ہے انکے اس کلمے کا نہ تو کوئی ثواب ہے اور نہ کوئی وزن۔ وزن صرف الفاظ کا نہیں اسکا مضمون جو وحدانیت پر مشتمل ہے اور وحدانیت یہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں اعلیٰ صفت ہے اور یہ صفت یقیناً ساری خلق سے اعلیٰ و بالا ہے۔ یہ الفاظ خلق ہیں مگر ان کا مضمون وحدانیت خلق نہیں اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ جیسے پیارے نبی ﷺ قرآن کریم کے الفاظ سے افضل ہیں مگر قرآن کریم کلام الٰہی پیارے نبی ﷺ سے افضل ہے کہ وہ صفت الٰہی ہے۔ الفاظ قرآن پیارے نبی ﷺ کے تابع ہیں کہ پیارے نبی ﷺ عربی ہیں تو قرآن کریم بھی عربی ہے۔ جب پیارے نبی ﷺ مکی تھے تو آیات قرآنیہ مکیہ ہوئیں اور جب پیارے نبی مدنی ﷺ ہوگئے تو آیات قرآنیہ بھی مدنیہ ہوگئیں مگر مضامین قرآن کریم کی پیارے نبی ﷺ اتباع فرماتے ہیں۔

فَقَالَ يَارَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا إِنَّمَا أُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ

پھر عرض کیا حضرت موسیٰ نے یارب! تیرے تمام بندے پڑھتے ہیں اسکو میں تو بس چاہتا ہوں کوئی ایسی چیز کہ خاص فرمائے تو مجھے جس سے،

قَالَ يَامُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ وَّ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور انکی آبادی سوائے میرے اور ساتوں زمینیں رکھدی جائیں ایک پلڑے میں اور

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. (رواه فى شرح السنة)

لاالٰہ الااللہ ایک پلڑے میں تو بھاری ہوگا ان سب سے یہ لاالٰہ الااللہ۔

(۲۲۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر تو تصدیق فرماتا ہے اس کی اس کا رب

قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَقُوْلُ

فرماتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے اور میں بہت بڑا ہوں اور جب کسی نے پڑھا لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ تو فرماتا ہے

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، میں اکیلا ہوں، نہیں ہے کوئی شریک میرا، اور جب کسی نے کہا لاالٰہ الااللہ لہ الملک ولہ الحمد

قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، میری ہی بادشاہت ہے اور میرے ہی لئے ہر خوبی ہے اور جب پڑھا کسی نے لاالٰہ الا اللہ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ

ولاحول ولاقوۃ الاباللہ تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے اور نہیں ہے کوئی باطنی قوت اور کوئی ظاہری قوت سوائے میرے،

وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ. (رواه الترمذى وابن ماجة)

پیارے نبی فرماتے تھے کہ جو یہ کلمات طیبات پڑھے اپنے مرض میں پھر مرجائے تو نہ کھائے گی آگ اسکو۔

बराबर जो कुछ इन ज़मीन व आसमान के दरमियान है और पाकी है अल्लाह तआला को उसके बराबर जो वो पैदा फ़रमाने वाला है और "अल्लाहो अकबर" उसी के बराबर "अल्हम्दो लिल्लाह" उसी के बराबर "लाइलाहा इल्लल्लाह" उसी के बराबर और "लाहौला वलाकुव्वता इल्ला बिल्लाह" उसी के बराबर।

2260 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पाकी बयान की अल्लाह तआला की सौ मर्तबा सुबह को ओर सौ मर्तबा शाम को तो है उस शख्स की तरह जिसने हज किये सौ हज, और जिसने हम्द की अल्लाह तआला की सुबह को और सौ मर्तबा शाम को तो है उस शख्स की तरह जिसने सवार किया सौ घोड़ों पर राहे खुदा में और जिसने कलमा ए तय्यबा पढ़ा सौ मर्तबा सुबह को और सौ मर्तबा शाम को तो है उस शख्स की तरह जो आज़ाद करे सौ गुलाम हजरते इस्माईल अलैहिस्सलाम की औलाद से और जो अल्लाह तआला की किबरियाई बयान करे सौ मर्तबा सुबह को और सौ मर्तबा शाम को तो नही लायेगा उस दिन में कोई ज़्यादा नेकियाँ उससे जो लाये उसको मगर वो शख्स जिसने पढ़ा इसके मिस्ल या ज़्यादा पढ़े जो उसने पढ़ा।

2261 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने "सुब्हानल्लाह" आधी मीज़ान है और "अल्हम्दो लिल्लाह" भर देगी उसे और कलमा ए तय्यबा कि नहीं है कोई आढ़ अल्लाह तआला से यहाँ तक कि पहुंचता है सीधा सकी बारगाह तक।

(۲۲۵۸) حقیقی بادشاہت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسکی عطا اسکی نوازش سے اسکے بندے بھی بادشاہ ہوتے ہیں اور بادشاہوں کے بادشاہ ہمارے پیارے نبی ﷺ ہیں۔ بندہ اللہ تعالیٰ سے کٹ کر اور ہٹ کر کچھ نہیں رہتا نہ اس میں حول باقی اور نہ قوت باقی مگر اللہ تعالیٰ سے واصل ہو کر سب کچھ بن جاتا ہے کہ اس میں حول بھی آجاتی ہے اور طاقت وقوت بھی۔ قطرہ دریا سے الگ ہو تو کچھ نہیں اور دریا میں چلا جائے تو پھر روانی طغیانی فراوانی سب کچھ آجاتی ہے۔ شیشہ سائے میں ہو تو کچھ نہیں مگر سورج کے مقابل ہو تو اس میں شعاعیں روشنی تیزی دھوپ سبھی کچھ آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے واصل ہو کر بندے میں قدرت وقوت الٰہی کے جلوے نظر آنے لگتے ہیں۔ عرصہ حشر سے فراغت کے بعد کبھی آگ کا عذاب نہ ہوگا اور جب پل صراط سے گزرے گا تو بھی اس پر آگ کا اثر نہ ہوگا۔

(۲۲۵۹) یہ بی بی صاحبہ یا تو سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محرمات میں سے تھیں یا پھر یہ کہ یہ واقعہ پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بی بی صاحبہ سیدتنا ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں (لمعات واشعۃ اللمعات) یعنی وہ ان دانوں پر تسبیحات شمار فرمارہی تھیں یہ حدیث شریف مروجہ دھاگے والی تسبیح کی اصل ہے کہ بکھرے ہوئے دانے اور دھاگے میں پروئے ہوئے دانے ان میں شرعاً کوئی فرق نہیں ہے دونوں کا مقصود ایک ہے۔ دھاگے والے تسبیح یا دانے رکھ کر تسبیحات کو پیارے نبی ﷺ نے کبھی شمار نہ فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ ہمیشہ انگلیوں کو بند کر کے شمار فرمایا کرتے تھے جسے عقدانامل کہتے ہیں مگر ایک صحابیہ کو ایسا کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا تو منع بھی نہ فرمایا لہٰذا دانوں کے ذریعہ تسبیحات کو شمار کرنا صحابیہ کی سنت عملی ہے اور پیارے نبی ﷺ کی سنت سکوتی ہے۔ جن حضرات نے اس دانے والی تسبیح کو بدعت کہا ہے غلط کہا ہے کیونکہ اسکی اصل حدیث شریف میں موجود ہے۔ حضرات بزرگان دین نے فرمایا کہ یہ دانے والی تسبیح شیطان پر کوڑا ہے۔ اگر کسی عمل کی اصل سنت میں موجود ہو تو اس عمل کو بدعت کہنا غلطی ہے جیسے کہ تیجہ، دسواں، چالیسواں، چھمائی، برسی، گیارھویں، سترھویں، بارھویں کہ اسکی اصل سنت میں موجود ہے اور وہ ہے ایصال ثواب۔ سیدنا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت کی اعلیٰ وبالا مقام پر پہونچنے کے بعد بھی تسبیح پڑھا کرتے تھے کسی نے ان سے تسبیح گھمانے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہونچنے کے قابل ہوئے ہیں۔ یہ تسبیح کا گھمانا غداری کا ذریعہ وسیلہ بنا ہے تو ہم اس ذریعہ اور وسیلے کو کیوں چھوڑ دیں۔ بعض حضرات ذکر شریف کے مواقع پر چریوں، کچوں، گٹھلیوں کا اہتمام کرتے ہیں خصوصاً آیت کریمہ کے ختم کے موقع پر یا تیجے میں شمار کیلئے چنوں کا استعمال کرتے ہیں ان سب کی اصل یہ حدیث شریف ہے مختصر اعمال پر اجر وثواب کی زیادتی یہ اس امت مسلمہ کا طرۂ امتیاز ہے اور کیوں نہ ہو کہ امت محبوب ہے جو ثواب تسبیحات پر ہے وہی تہلیلات اور تکبیرات وغیرہا پر ہے۔

(۲۲۶۰) جو شخص شروع دن اور شروع رات کو ۱۰۰ سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اسے سو نفلی حجوں کا ثواب ملے گا۔ یہ ذہن نشیں رہے حج کرنا اور ہے حج کا ثواب ملنا اور ہے یہاں ثواب حج کا ذکر ہے نہ کہ ادائے حج کا۔ جیسے حکیم کہتا ہے کہ ایک گرم کئے ہوئے مثقی میں ایک روٹی کی طاقت ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ تین چار منقی کھالے تو پیٹ بھر جائیگا بلکہ زندگی تو روٹی کھا کر ہی گزاری جاسکتی ہے لہٰذا تسبیحات کا ثواب اپنی جگہ مگر حج تو ادا کرنے ہی سے ادا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ باجرے کے ایک دانے سے بے شمار دانے مرحمت فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سو تسبیحات پر جتنا چاہے ثواب دے اس قسم کے ثوابوں کا وعدہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مثال انکی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں اس دانے کی مثالی کی طرح ہے جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۰) اس قسم کی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ کو مبالغہ یا جھوٹ سمجھنا کھلی بے دینی ہے اللہ تعالیٰ کی عطا ہمارے وہم وگمان سے وراء ہے۔ دیگر غلاموں کے مقابلے میں سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے جو غلام ہوں انہیں آزاد کرنا افضل ہے۔ حضرت اسماعیل

(۲۲۵۹) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی امْرَأَةٍ

ترجمہ: حضرت سعد ابن ابی وقاص سے مروی بیشک وہ تشریف لائے پیارے نبی ﷺ کیساتھ ایک بی بی صاحبہ کے پاس

وَبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا

اور انکے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں، تسبیح پڑھتی تھیں ان پر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ کیا نہ بتادوں تمہیں عمل جو زیادہ آسان ہو تم پر اس سے

اَوْاَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَ

اور بہتر بھی "پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اسکی برابر جو اس نے پیدا فرمایا آسمان میں، پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اسکے برابر جو اس نے پیدا فرمایا زمین میں، اور

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ

پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اسکے برابر جو کچھ ان زمین و آسمان کے درمیان ہے اور پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اسکے برابر جو وہ پیدا فرمانے والا ہے اور الله اکبر اسی کے برابر

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

الحمد لله اسی کے برابر اور لا اله الا الله اسی کے برابر اور لا حول و لا قوة الا بالله اسی کے برابر۔

(۲۲۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پاکی بیان کی اللہ تعالیٰ کی سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو

كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ

تو ہے اس شخص کی طرح جس نے حج کئے سو حج اور جس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو تو ہے اس شخص کی طرح جس نے سوار کیے

عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ

سو گھوڑوں پر راہِ خدا میں اور جس نے کلمہ طیبہ پڑھا سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام تو ہے اس شخص کی طرح جو آزاد کرے سو غلام،

مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے، اور جو اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو تو نہیں لائے گا اس دن میں

2262 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं पढता बंदा कल्मा ए तय्यबा खुलूस के साथ कभी मगर खोल दिये जाते हैं उसके लिये दरवाज़े आसमान के यहाँ तक कि पहुंचता है वो कल्मा ए तय्यबा अर्श तक जब तक बचा रहे बंदा ए मोमिन बड़े गुनाहों से।
2263 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैंने मुलाकात की हज़रते इब्राहीम अलैहिस्सलाम से उस रात कि रात वाली सैर करायी गयी मुझे तो फ़रमाया हज़रते इब्राहीम ने ऐ प्यारे मौहम्मद मुस्तफ़ा! फ़रमा दीजिये अपनी उम्मत को मेरी तरफ़ से सलाम और ख़बर दे दीजिये उनको बेशक जन्नत पाकिज़ा मिट्टी है, पानी मीठा है और बेशक बअज़ जमीन बिना दरख़्तों की है बेशक उसके दरख़्त यह कलेमात हैं "सुब्हानल्लाहे वल्हम्दो लिल्लाहे वलाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहो अक्बर"।
2264 हदीस शरीफ़:— हजरते यसीरा से मरवी और थीं हज़रते यसीरा हिजरत फ़रमाने वालियों में, उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया हम से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लाज़िम कर लो अपने आप पर तस्बीह को तहलील को और तक्दीस को को, गिना करो उंगलियों पर इसलिये कि उंगलियों से पूछा जायेगा, कुव्वते गोयाई दी जायेगी और हरगिज़ गाफ़िल न होना वरना दूर कर दी जाओगी रहमत से।
2265 हदीस शरीफ़:— हज़रते सअद इब्ने अबी वकास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हाज़िर हुये एक देहात

کی اولاد سے مراد اہل عرب ہیں کہ وہ سب ان کی اولاد ہیں مگر ہے۔

فضل ایماں ہی پہ فضل نسب بھی موقوف
بولہب کے بھی لگا ہاتھ نہ تبت کے سوا (فرش پہ عرش)

چونکہ مسلمانان عرب پیارے نبی ﷺ سے قرب رکھتے ہیں اسلئے بھی ان پر احسان کرنا افضل ہے۔ بزرگوں کی اولاد خصوصاً حضرات سادات کرام کیساتھ اچھا سلوک کرنا روشن دل تابناک ذہن اور منور عاقبت کی علامت ہے۔ یہ حدیث شریف وظیفۂ تسبیح قادری کی اصل ہے چونکہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں روزانہ صبح و شام سبحان الله سو مرتبہ الحمد لله سو مرتبہ کلمہ طیبہ سو مرتبہ الله اکبر سو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

(۲۲۶۱) قیامت میں میزان عدل کے پلۂ نیکی کو آدھا تو سبحان الله بھر دیگا اور بقیہ آدھا الحمد لله بھر دیگا باقی نیکیاں بچیں۔ کلمہ طیبہ ان دونوں کلمات طیبات سے افضل ہے کلمہ طیبہ بہت جلد قبول ہوتا ہے براہ راست بارگاہ ایزدی تک پہونچتا ہے۔ جتنا مومن بندے کا اخلاص زیادہ ہوگا اتنی ہی اس کلمہ طیبہ کی قبولیت اعلیٰ و بالا ہوگی۔ بدعقیدہ لاکھ بار بھی پڑھے اور کچھ بھی پڑھے اور کہیں بھی پڑھے سب بے سود و بے کار ہے۔ بنیاد پر عمارت تعمیر ہوتی ہے ہوا پر نہیں۔ ایمان بنیاد ہے۔

(۲۲۶۲) متقی مسلمان کا کلمہ طیبہ پڑھنا اعلیٰ درجے کا قبول ہوتا ہے فاسق و فاجر مسلمان کا بھی کلمہ طیبہ قبول تو ہوتا ہے مگر اس درجے کا نہیں۔ متقی کی نیکی فساق کی نیکی سے افضل ہے بلکہ جیسا عامل کا درجہ و مقام ہوگا ویسا ہی اعمال صالحہ کا ثواب ہوگا۔ حضرات صحابہ کرام کا پانچ کلو جو خیرات کرنا ہمارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے اسلئے کہ وہ عامل بھی افضل ہیں۔ غیر صحابی، صحابی کی خاک کو نہیں پہونچ سکتا۔ صحابہ کرام کی بارگاہوں کے گستاخ جہنم میں اپنا ریزرویشن کراتے ہیں۔ صحابی کا گستاخ نتیجتاً بارگاہ رسالت کا گستاخ ہوجاتا ہے۔

(۲۲۶۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے خصوصی ملاقات شب معراج پاک چھٹے آسمان پر ہوئی اور وہاں یہ مبارک گفتگو ہوئی ورنہ عمومی ملاقات کر تمام حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام بیت المقدس میں حاضر تھے وہاں یہ مذکورہ گفتگو نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندے وصال شریف کے بعد آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات فرماتے ہیں اور زندہ و مقبول بندوں سے بھی ملاقات فرماتے ہیں۔ انہیں دربار ایزدی سے یہ طاقت و قوت اور اذن و اجازت ملتی ہے۔ یہ مقبولان حق زندوں کا سلام سنتے بھی ہیں اور زندوں کو سلام کہلواتے بھی ہیں۔ وصال شدہ اور جو ابھی تک پیدا نہ ہوئے ایسے بندوں کو سلام کہلوانا جائز ہے جبکہ انکو پہونچ سکے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قیامت تک کے مسلمانوں کو سلام کہلایا۔ جو پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ ہم غلاموں تک پہونچ بھی گیا۔ سیدنا سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرقان شریف پہونچے تو وہاں کے رہنے والوں کو خبر دی کہ اس سرزمین پر سو برس کے بعد حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی پیدا ہونگے جو انہیں پائے میرا سلام پہونچائے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال شریف سے قریب حضرات صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ سے ہمارا سلام عرض کرنا۔ چونکہ سلام کا جواب دینا ضروری ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی سلام عرض کیا کریں۔ جنت کی بعض زمین تو درختوں سے بھری ہوئی ہے اور درخت پھلوں سے لدے ہوئے ہیں اور اسی سرسبز و شاداب زمین پر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو رکھا گیا تھا بعض زمین وہ ہے جو درختوں سے خالی ہے جسمیں مومنوں کے وظائف سے درخت اُگیں گے اور جب مومن جنت میں جائیں گے تو دونوں قسم کے باغات پائیں گے۔ مومن مذکورہ کلمات طیبات جتنے زیادہ پڑھے گا اتنی ہی زیادہ درخت اُگائیگا اور اتنا ہی گھنا باغ وہاں پائیگا۔

(۲۲۶۴) سبحان الملك القدوس، سبوح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح۔ کلمہ طیبہ اور دیگر تسبیحات کی پابندی رکھی جائے اور ان اذکار پر انوار سے زبانوں کو آراستہ رکھا جائے اور وظائف میں گنتی کرنا پوروں پر انگلیوں پر افضل ہے کیونکہ اعضاء کو اچھے کاموں میں لگائے رکھنا چاہیے۔ دانوں پر پڑھنا بھی درست ہے۔ قیامت میں تمام اعضاء کو قوت گویائی ملے گی وہ یا تو ہمارے خلاف یا ہمارے موافق گواہی دینگے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جس دن گواہی دیں گی انکے خلاف زبانیں انکی اور ہاتھ انکے اور پاؤں انکے جو وہ کرتے تھے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴۳) ارشاد رب قدیر

اَحَدٍ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کوئی زیادہ نیکیاں اس سے جولائے اسکو مگر وہ شخص جس نے پڑھا اسکے مثل یا زیادہ پڑھے اس سے جو اس نے پڑھا۔

(۲۲۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سبحان الله آدھی میزان ہے اور الحمد لله بھر دے گی اسے

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ۔ (رواہ الترمذی)

اور کلمہ طیبہ کہ نہیں ہے کوئی آڑ اللہ تعالیٰ سے یہاں تک کہ پہونچتا ہے سیدھا اسکی بارگاہ تک۔

(۲۲۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں پڑھتا بندہ کلمہ طیبہ خلوص کیساتھ کبھی مگر

فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِىَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ۔ (رواہ الترمذی)

کھول دیئے جاتے ہیں اس کیلئے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے وہ کلمہ طیبہ عرش تک جب تک بچا رہے بندۂ مومن بڑے گناہوں سے۔

(۲۲۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے ملاقات کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اُس رات کہ رات والی سیر کرائی گئی مجھے

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّى السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ

تو فرمایا حضرت ابراہیم نے اے پیارے محمد مصطفےٰ! فرما دیجئے اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دیدیجئے انکو بیشک جنت پاکیزہ مٹی ہے پانی میٹھا ہے

وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رواہ الترمذی)

اور بیشک بعض زمین بنا درختوں کی ہے بیشک اسکے درخت یہ کلمات ہیں: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر۔

(۲۲۶۴) حدیث شریف: عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت یسیرہ سے مروی اور تھیں حضرت یسیرہ ہجرت فرمانے والیوں میں سے، انہوں نے فرمایا کہ فرمایا ہم سے پیارے رسول اللہ

के रहने वाले सहाबी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज किया तालीम फ़रमाइये मुझको ऐसा वजीफ़ा कि मैं पढ़ा करूँ उसको, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पढ़ो: "लाइलाहा इल्लल्लाहो वहदाहू लाशरीका लहू अल्लाहो अकबर कबीरा वल्हम्दो लिल्लाहिल कसीरा वसुब्हानल्लाहे रब्बिल आलामीन लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाहिल अज़ीज़िल हकीम" तो देहात के रहने वाले सहाबी ने अर्ज़ किया यह तो मेरे मालिक व मौला के लिये है, मेरे लिये क्या है? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कहो: अल्लाहुम्मगफ़िरली वरहम्नी वहदनी वरज़ुकनी व आफ़नी" शक फ़रमाया हजरते रावी ए हदीस ने "आफ़नी" के बारे में।

2266 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुज़रे पास से सुखे पत्तों वाले दरख्त के तो मारा प्यारे रसूल ने उसको अपनी मुबारक छड़ी से तो झड़ गये पत्ते, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक "अल्हम्दो लिल्लाह" और "सुब्हानल्लाह" और कल्मा ए तय्यबा और "अल्लाहो अकबर" झाड़ देते हैं बन्दों के गुनाहों को जैसा कि झड़ गये पत्ते इस दरख्त के।

2267 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अक्सर पढ़ा करो "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह" इसलिये कि यह जन्नत का खजाना

ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں چھپا رکھتے تھے تم یہ کہ گواہی دیں تم پر کان تمہارے اور آنکھیں تمہاری اور چمڑے تمہارے اور لیکن گمان کرلیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا بہت سی باتوں کو ان میں سے جو تم کرتے ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۷۶) اللہ تعالیٰ بھول چوک سے پاک ہے لہٰذ ترجمے میں اسکا اہتمام ہے کہ ورنہ رحمت سے دور کردی جاؤ گی اور یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے یاد فرمانے کا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو یاد کرو تم مجھے، میں یاد فرماؤں گا اپنی رحمتوں سے تم کو اور شکر کرو میرا اور ناشکری نہ کرو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۳)۔

(۲۲۶۵) یہ وظائف مذکورہ کسی بھی وقت پڑھے جاسکتے ہیں نمازوں کے بعد یا دوسرے اوقات مقررہ میں۔ مشائخ سے وظیفے معلوم کرنا اور انکی اجازت طلب کرنا سنت ہے کیونکہ اجازت سے ان وظائف میں تاثیر پیدا ہوجاتی ہے۔ ثواب حاصل کرنے کیلئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ نماز وتلاوت اور درود شریف کے علاوہ دوسرے وظائف بھی کرنا چاہئیں۔ نماز وتلاوت روحانی غذائیں ہیں اور دیگر اوراد و وظائف روحانی میوے ہیں۔ غذا اور میوے دونوں ہی فائدے مند ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ دعاء میں عافنی بھی پڑھا جائے۔

(۲۲۶۶) یا تو وہ جنگلی درخت تھا۔ جس کا کوئی مالک نہیں اسکے پھول وپھل اور پتے ہر کوئی جھاڑ سکتا ہے اور لے سکتا ہے۔ یا پھر کسی صحابی کے باغ یا اسکے کھیت یا گھر کا درخت ہو چونکہ پیارے رسول ﷺ اپنے صحابہ کی جان و مال کے مالک ہیں اسلئے پیارے رسول ﷺ نے بنا اجازت درخت کے پتے جھاڑ دئے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی انکی اور بیویاں انکی مائیں ہیں ایمان والوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۰) ورنہ کسی کے مملوک درخت پر پتھر پھینکنا لاٹھی سے اسکے پتے جھاڑنا ہمارے واسطے منع ہے کہ یہ دوسرے کی ملک میں تصرف ہے۔

(۲۲۶۷) محفوظ خزانے خاص ضرورت کے وقت ہی کھولے جاتے ہیں۔ فقیر سے مراد مال اور دل دونوں کی فقیری ہے۔ اس وظیفے کا عامل مال کا بھی غنی ہوگا اور دل کا بھی۔ اور اگر کبھی مال کی غریبی آبھی گئی تو دل کا فقیر کبھی نہ ہوگا۔

صدقۂ حسن بصیری صدقۂ قدر قدیری
ہو عطا ایسی فقیری ہنکو ل جائے امیری (یا ولی)

(۲۲۶۸) بیماریوں سے مراد تمام جسمانی روحانی دنیوی و اخروی بیماریاں ہیں کہ لا حول شریف سے ان سب کا مکمل علاج ہے۔ غم دنیاوی ہو کہ دینی لا حـــول شریف کی برکت سے دور ہوجاتا ہے۔ بندہ معاش ومعاد کی فکر سے آزاد ہوجاتا ہے۔ غم سے آزادی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو قبول فرمائی ہم نے انکی دعا اور نجات دی ہم نے انکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۸۶) غم آخرت رحمت بھی ہے اور زحمت بھی اور یہاں دوسری قسم کا غم مراد ہے کہ لا حـــول شریف کے پڑھنے والے کو میدان قیامت میں کسی زحمت کا سامنا نہ ہوگا۔

(۲۲۶۹) پیارے نبی ﷺ بعطائے الٰہی تمام خزانوں کے عالم و عارف بھی ہیں اور مالک بھی اور آپ کو معلوم ہے کہ کونسا موتی کونسے خزانے کا ہے اور کون اسکا مستحق ہے اور یہ کسکے مقدر میں ہے جو بندہ لا حـــول شریف کی کثرت کرتا ہے تو گویا اس بندے نے خود کو اللہ تعالیٰ کی سپرد کردیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی اسکا والی اور وارث ہو جاتا ہے بلا تشبیہ جیسے ایک بچہ اپنے آپ کو ماں کے حوالے کردیتا ہے تو ماں ہی بچے کی ساری فکریں اٹھا لیتی ہیں اور بچہ ہر فکر سے آزاد ہو جاتا ہے اور یہ نعمت کبھی کبھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

(۲۲۷۰) ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح بزبان حال کرتی ہے۔ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اور انکی تسبیحات کو حضرات اولیاء کرام سنتے بھی ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھانا کھاتے وقت لقمے کی تسبیح سماعت فرماتے تھے یہاں تک کہ سبزے کی تسبیح سے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی ہے۔

(۲۲۷۱) استغفار کے معانی ہیں گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنا یا زبان سے گناہ نہ کرنے کے عہد کا نام استغفار ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آئندہ گناہ نہ کرنے کا دل سے عہد کرنا۔ توبہ کے معنی رجوع کرنا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اسکے معنی ہوتے ہیں ارادۂ عذاب سے رجوع فرمالینا اور اگر یہ بندے کی صفت ہو تو اسکے معنی ہوتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرلو اپنے آپ پر تسبیح کو تہلیل کو اور تقدیس کو اور گنا کرو انگلیوں پر اسلئے کہ انگلیوں سے پوچھا جائے گا،

مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَاتَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

قوت گویائی دیجائے گی اور ہرگز غافل نہ ہونا ورنہ دور کردی جاؤ گی رحمت سے۔

(۲۲۶۵) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت سعد ابن ابی وقاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حاضر ہوئے ایک دیہات کے رہنے والے صحابی پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُ

تو انہوں نے عرض کیا تعلیم فرمایئے مجھ کو ایسا وظیفہ کہ میں پڑھا کروں اسکو فرمایا پیارے رسول نے پڑھو: لآاله الاالله وحده لاشريك له الله

اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله رب العٰلمين لاحول ولاقوة الا بالله العزيز الحكيم

فَقَالَ فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

تو دیہات کے رہنے والے صحابی نے عرض کیا یہ تو میرے مالک ومولیٰ کیلئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کہو: اللهم اغفرلی

وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وارحمنی واهدنی وارزقنی وعافنی شك الراوی فی عافنی شک فرمایا حضرت راوی حدیث نے عافنی کے بارے میں۔

(۲۲۶۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ گزرے پاس سے سوکھے پتوں والے درخت کے تو مارا پیارے رسول نے اسکو

بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ

اپنی مبارک چھڑی سے تو جھڑ گئے پتے، پھر فرمایا پیارے رسول نے بیشک الحمد لله اور سبحان الله اور کلمہ طیبہ اور الله اكبر جھاڑ دیتے ہیں

है। हज़रते मकहूल ने फ़रमाया जिसने पढ़ा "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह वला मिनजा मिनल्लाहे इल्ला अलैहे" तो खोल देगा अल्लाह तआला उससे इस कद्र दरवाजे मुसीबतों के और अदना उसकी फ़कीरी है।

2268 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह" दवा है निन्यानवे बीमारियों की, आसान इन निन्नयानवे बीमारियों में की बीमारी गम है।

2269 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या न बता दूँ तुम्हें ऐसी बात जो अर्श के नीचे से आई जन्नत के खजाने से है "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह" फ़रमाता है अल्लाह तआला कि फरमॉबरदार हो गया मेरा बन्दा और उसने खुद को सुपुर्द कर दिया।

2270 हदीस शरीफ़:– हजरते इब्ने उमर से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया "सुब्हानल्लाह" तमाम मखलूक की इबादत है और "अल्हम्दोलिल्लाह" कलमा ए शुक्र है और कल्मा ए तय्यबा कल्मा ए इख्लास है और "अल्लाहो अकबर" भर देता है आसमान और ज़मीन के दरमियान को, जब कहा बन्दे ने "लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह" तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि बन्दा मेरा फ़रमॉबरदार हो गया उसने खुदसुपुर्दगी कर दी।

(128) तौबा करने और बख़शिश मांगने का बाब

2271 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला की कसम बेशक

ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بندوں کے گناہوں کو جیسا کہ جھڑ گئے پتے اس درخت کے۔

(۲۲۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اکثر پڑھا کرو

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

لاحول ولاقوة الابالله اسلئے کہ یہ جنت کا خزانہ ہے، حضرت مکحول نے فرمایا جس نے پڑھا لاحول ولا قوة الابالله

وَلَامَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ولامنجا من الله الا اليه تو کھولدے گا اللہ تعالیٰ اس سے ستر دروازے مصیبتوں کے اور ادنیٰ اسکی فقیری ہے۔

(۲۲۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ لاحول ولا قوة الابالله دوا ہے

مِنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ۔(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ننانوے بیماریوں کی، آسان ان ننانوے بیماریوں میں کی بیماری غم ہے۔

(۲۲۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ بتادوں میں تمہیں ایسی بات جو عرش کے نیچے سے آئی جنت کے خزانے سے ہے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ۔(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

لاحول ولا قوة الابالله فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ فرمانبردار ہوگیا میرا بندہ اور اس نے خود کو سپرد کردیا۔

(۲۲۷۰) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا سبحان الله تمام مخلوق کی عبادت ہے اور الحمد

मैं बख़शिश मांगता हूँ अल्लाह तआला से और रुजू करता हूँ उसकी तरफ़ एक दिन में सत्तर मर्तबा से ज्यादा।

2272 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़िक्र गालिब रहती है मेरे दिल पर और मैं बख़शिश मांगता हूँ अल्लाह तआला से एक दिन में सौ मर्तबा।

2273 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ ईमान वाले लोगो! तौबा करो तुम अल्लाह तआला की बारगाह में इसलिये कि मैं तौबा करता हूँ उसकी बारगाह में दिन में सौ मर्तबा।

2274 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस रिवायात के बारे में जो रिवायत फ़रमाई गयी हैं अल्लाह तबारक व तआला से कि बेशक फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ मेरे बन्दो! पाक व मुनज़्ज़ा है जुल्म से मेरी ज़ात तो हराम फ़रमा दिया मैंने जुल्म को तुम्हारे दरमियान भी तो मत जुल्म व ज़्यादती करो आपस में ऐ मेरे बन्दो! तुम सबके सब गुमराह थे मगर सबको मैंने हिदायत दे दी लिहाजा हिदायत मांगो तुम मुझसे तो मैं हिदायत फ़रमाऊँगा तुमको ऐ मेरे बन्दो! तुम सबके सब भूखे थे मगर सबको मैंने खिलाया लिहाजा तुम मुझसे खाना मांगो मैं तुम्हें खाना अता फरमाऊँगा, ऐ मेरे बन्दो! तुम सबके सब नगे थे मगर मैंने सबको कपड़े पहना दिये लिहाज़ा तुम मुझसे ही कपड़े मांगो मैं तुम्हें कपड़े अता फरमाऊँगा, ऐ मेरे बन्दो! तुम ख़ता करते हो रात दिन और मैं बख़्श देता हूँ सारे गुनाहों को तो मगफ़रत मांगो तुम मुझसे

لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاءُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

للہ کلمۂ شکر ہے اور کلمۂ طیبہ، کلمۂ اخلاص ہے اور اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کو

وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ (رَوَاهُ رَزِيْن)

جب کہا بندے نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بندہ میرا فرمانبردار ہو گیا اس نے خود سپردگی کر دی۔

﴿ بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ ترجمہ: توبہ کرنے اور بخشش مانگنے کا باب ﴾

(۲۲۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِى)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم بیشک میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور رجوع کرتا ہوں اسکی طرف ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ۔

(۲۲۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فکر غالب رہتی ہے میرے دل پر اور میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو مرتبہ۔

(۲۲۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اے ایمان والے لوگو! توبہ کرو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلئے کہ میں توبہ کرتا ہوں اسکی بارگاہ میں دن میں سو مرتبہ۔

मैं बख्श दूँगा तुमको, ऐ मेरे बन्दो! नहीं पहुंच सकते तुम मेरो नुकसान को कि नुकसान पहुंचा सको तुम मुझको और हरगिज़ न पहुचोगे मेरे फ़ायदे को कि मुझे कुछ फ़ायदा दे सको, ऐ मेरे बन्दो! अगर तुम्हारे अगले और तुम्हारे पिछले और तुम्हारे इंसान और तुम्हारे जिन्न जमा हों तो तुममें से किसी एक आदमी के क़ल्बे मुत्तकी पर तो नहीं ज़्यादा करेगा यह मेरे मुल्क में कुछ भी, ऐ मेरे बन्दो! अगर तुम्हारे अगले और तुम्हारे पिछले और तुम्हारे इंसान और तुम्हारे जिन्न जमा हों तुममें से किसी एक आदमी के कल्बे गुनहगार पर तो नहीं कुछ कम करेगा वो मेरे मुल्क में कुछ भी, ऐ मेरे बन्दो! अगर तुम्हारे अगले और तुम्हारे पिछले और तुम्हारे इंसान और तुम्हारे जिन्न खड़े हों एक मैदान में और मांगें मुझसे तो मैं अता फ़रमाऊँगा हर इंसान को उसका मुँह मांगा तो कम नहीं करेगा उसमें से जो मेरे पास है मगर जैसे सुई की तरी जब डुबोई जाये समुन्दर में, ऐ मेरे बन्दो! जो कुछ भी तुम्हारे आमाल हैं, मैं तुम्हारे आमाल की शुमार रख रहा हूँ फिर मैं पूरा पूरा बदला अता फ़रमाऊँगा उसका कि जो शख़्स कि तौफ़ीके खैर पाये तो खुबियां बयान करे अल्लाह तआला की और जो पाये तौफ़ीके खैर के अलावा तो न हरगिज़ मलामत करे मगर अपने आपको।

2275 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि था बनी इस्राईल में एक शख़्स जिसने क़त्ल किया था निन्यानवे इंसानों को फिर निकला वो कि मसअला पूछे तो आया एक

ہیں گناہ سے اطاعت کی طرف غفلت سے ذکر کی طرف، غیبت سے حضوری کی طرف لوٹ جانا۔ توبہ یہ ہے کہ بندہ گزشتہ گناہوں پر نادم ہو آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے اور جس قدر ہو سکے گزشتہ گناہوں کا بدلہ ادا کرے کہ اسکے ذمے اگر نمازیں ہوں تو قضا کرے کسی کا قرض ہو تو ادا کرے۔ سیدنا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توبہ کا کمال یہ ہے کہ دل لذت گناہ بھول جائے بلکہ بھول کر بھی گناہ کا خیال نہ آئے۔ توبہ صرف خوف الٰہی اور حکم کی عظمت کی وجہ سے کرے نہ اسلئے کہ عوام تعریف کریں اور نہ ہی غرباء اور کمزوروں کی طرح اور توبہ اتنی پکی پکی ہو کہ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم بالجزم ہو۔ نیز توبہ واستغفار میں دیر نہ کرے کہ پتہ نہیں کہ کب پروانۂ اجل آجائے۔ توبہ واستغفار روزے نماز کی طرح عبادت بھی ہے۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ اس پر عامل تھے اور آپکا یہ عمل شریف اپنی امت مرحومہ کی تعلیم کیلئے تھا۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ تو معصوم ہیں ان سے گناہوں کا کیا رشتہ۔ گناہ تو آپکے قریب بھی نہیں آتا۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ عام لوگ تو گناہ کرکے توبہ کرتے ہیں اور یہ خاصان خدا تو عبادت کرکے توبہ کرتے ہیں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کیلئے دو امانیں ہیں ایک پردے میں ہے یعنی پیارے نبی ﷺ اور دوسری بے پردہ ہے اور وہ ہے استغفار ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہیں ہے اللہ کی یہ شان کہ عذاب دے انکو حالانکہ آپ ان میں جلوہ فرما ہیں اور نہیں ہے اللہ عذاب دینے والا انکو جب تک وہ مغفرت مانگ رہے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۳۲) پیارے نبی ﷺ در پردہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں کیونکہ عذاب نہ آنے کی وجہ آپکی موجودگی ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک رحمت اللہ کی قریب ہے نیکی کرنے والوں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۸) (۲۲۷۲) پیارے نبی ﷺ پر مغفرت امت کی فکر غالب رہتی تھی اور پیارے نبی ﷺ اپنی گنہگار امت کی مغفرت کیلئے بے تاب و بے قرار رہتے اور محو استغفار رہتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ تا قیامت اپنی امت کے حالات سے خبردار ہیں امت کی بداعمالیوں سے پیارے نبی ﷺ کو صدمہ ہوتا ہے اور ان کیلئے بخشش مانگتے ہیں۔

ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یقیناً تشریف لائے ہیں تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے، گراں ہے ان پر وہ جو تکلیف پہونچے تمکو بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے ایمان والوں کیساتھ بیحد مہربان بے انتہا رحم والے ہی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۸۴)۔ (۲۲۸۳) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور توبہ کرو تم اللہ کی بارگاہ میں سبکے سب اے ایمان والو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴۳) کہ اے گنہگارو! اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اے نیکوکارو! اپنی نیکیوں کو کم جانو اور توبہ کرو۔ ہر شخص توبہ کا حاجت مند ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! توبہ کرو تم بارگاہ میں اللہ کی توبہ پکی پکی اور قریب ہے مالک تمہارا یہ کہ مٹا دے تم سے گناہوں کو تمہارے اور داخل فرمائیگا تم کو باغات میں کہ بہتی ہیں نیچے اسکے نہریں۔ جس دن نہ رسوا فرمائیگا اللہ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے کو اور جو ایمان لائے انکے ساتھ نور انکا، دوڑ رہا ہوگا سامنے انکے اور داہنے انکے کہیں گے اے مالک ہمارے پورا فرما دے ہمارے لئے نور کو ہمارے اور بخش دے ہم کو۔ بیشک تو ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۲۶)۔ (۲۲۷۴) اللہ تعالیٰ کا کوئی قول کوئی عمل کسی بھی وقت کسی بھی صورت میں ظلم نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ ظلم کے معانی ہیں دوسرے کی ملک میں زیادتی کرنا یا کسی چیز کو بے محل استعمال کرنا۔ ان دونوں معانی سے ذات باری تعالیٰ مبرا و منزہ ہے کیونکہ ہر چیز اسکی ملک ہے اور جس کے استعمال کیلئے جو جگہ جو وقت مقرر فرما دے وہی اسکا صحیح مصرف ہے اسکے اقوال وافعال یا تو عدل ہیں یا پھر فضل ہیں بندوں کو چاہیے کہ وہ کسی پر ظلم وزیادتی نہ کریں کہ یہ جرم حقوق العباد سے ہے توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے ہدایت یافتہ ہیں مگر یہ حضرات ہمارے ہدایت کا مراکز ہیں کہ ہم ان سے ہی ہدایت لے سکتے ہیں۔ جیسے سورج کو اللہ تعالیٰ نے نور بنا دیا ہے اب چاند تارے زمین سب سورج ہی سے نور لیتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی غذاؤں میں بھی تمام بندے اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اسی طرح قلب وقالب اور روح کے لباس کیلئے بھی سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ غذا کا ہر حیوان ضرورت مند ہے لباس

(۲۲۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اُن روایات کے بارے میں جو روایت فرمائی گئی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے
اَنَّہٗ قَالَ یَاعِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا
کہ بیشک فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے بندو! پاک ومنزہ ہے ظلم سے میری ذات تو حرام فرمادیا ہے میں نے ظلم کو تمہارے درمیان بھی تو مت ظلم وزیادتی کرو
یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ
آپس میں اے میرے بندو! تم سبکے سب گمراہ تھے مگر سبکو میں نے ہدایت دیدی لہٰذا ہدایت مانگو تم مجھ سے تو میں ہدایت عطا فرماؤں گا تم کو۔
یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ
اے میرے بندو! تم سبکے سب بھوکے تھے مگر سبکو میں نے کھلایا لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا عطا فرماؤنگا۔ اے میرے بندو! تم سبکے سب ننگے تھے
اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
مگر میں نے سبکو کپڑے پہنادیے لہٰذا تم مجھ سے ہی کپڑے مانگو میں تمہیں کپڑے عطا فرماؤں گا۔ اے میرے بندو! تم خطا کرتے ہو رات دن
وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ
اور میں بخش دیتا ہوں سارے گناہوں کو تو مغفرت مانگو تم مجھ سے میں بخش دوں گا تمکو۔ اے میرے بندو! نہیں پہونچ سکتے تم میرے نقصان کو
فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ
کہ نقصان پہونچا سکو تم مجھ کو اور ہرگز نہ پہونچ گے میرے فائدے کو کہ مجھے کچھ فائدہ دے سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے
وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَازَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَاعِبَادِیْ
اور تمہارے انسان اور تمہارے جن جمع ہوں تو تم میں سے کسی ایک آدمی کے قلب متقی پر تو نہیں زیادہ کریگا یہ میرے ملک میں کچھ بھی۔ اے میرے بندو!
لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَانَقَصَ ذٰلِکَ
اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن جمع ہوں تم میں سے کسی ایک آدمی کے قلب گنہگار پر تو نہیں کچھ کم کرے گا وہ

पादरी के पास तो सुवाल किया उससे तो कहा उस कातिल ने क्या इसकी तौबा है? तो कहा पादरी ने नहीं, तो उस कातिल ने पादरी को क़त्ल कर दिया और मसअला पूछने लगा तो कहा उस कातिल से किसी शख्स ने कि तू जा फ़ला बस्ती में जो फलां तरफ़ है तो पा लिया उसको मौत ने तो झुका दिया उस कातिल ने अपना सीना उस बस्ती की तरफ़ तो झगड़ा किया उस कातिल मुर्दे के बारे में रहमत के फ़रिशतों ने और आजाब के फ़रशितों ने तो हुक्म भेजा अल्लाह तआला ने उस बस्ती की तरफ़ कि क़रीब हो जा उस बस्ती की तरफ़ कि दूर हो जा, फिर फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि पैमाईश करो उन दोनों बस्तियों के दरमियान तो पाया गया इस बस्ती के करीब एक बालिश्स्त तो उसकी मग्फिरत फ़रमा दी गई।

2276 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसकी कसम मेरी जान जिसके कब्ज़े में है अगर तुम गुनाह न करो तो ले जायेगा अल्लाह तआला तुमको और लायेगा ऐसे लोगों को जो गुनाह करें फिर माफ़ी मांगें तो माफ़ फ़रमा देगा अल्लाह तआला उनको।

2277 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला अपना लुत्फ़ व करम आम फ़रमाता है रात को ताकि तौबा कर ले दिन का पापी और आम फ़रमाता है अपना लुत्फ़ व करम दिन में कि तौबा कर ले रात का पापी यहाँ तक कि निकलेगा सूरज अपने गुरुब होने की जगह से।

کا صرف انسان حاجت مند ہے۔ تمام حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام اور سلاطین جہاں سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ کے محتاج وفقیر ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے لوگو! تم محتاج ہو اللہ کے اور اللہ وہ بے پرواہ ہے ہر خوبی والا ہے (بصیرۃ الایمان ۱۰۶۳) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۶۰) مگر اس کے محبوب بندے اسی کے اذن وعطا سے مخلوق کے حاجت روا ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غنی کر دیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۶) بادل ہو کہ زمین دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں مگر بادل کی زمین ہر وقت محتاج ہے کہ زمین کو ہر وقت بادل کی ضرورت ہے بادل نہ برسے تو زمین سوکھ جائے تمام سبزی خاک میں مل جائے۔ ساری بہاریں دم توڑ دیں۔ خطاء کے معنی ہیں غلط راستے پر چلنا بھول کر ہو یا جان بوجھ کر۔ اس حدیث شریف کا روئے سخن عام بندوں کی طرف ہے حضرات معصومین جیسے حضرات انبیاء کرام یا ملائکہ عظام اس حدیث شریف میں مراد نہیں ہیں۔ اگرچہ بعض حضرات انبیاء کرام سے خطائیں سرزد ہوئیں مگر پوری لائف میں ایک دو نہ کہ دن ورات۔ نیز انکی ان خطاؤں کی شان یہ تھی کہ ہماری عبادتوں ریاضتوں سے افضل ہیں۔ ساری دنیا کا آباد ہونا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی ایک خطاء اجتہادی اور بھول کی برکت ہے۔

انسان ہوتا خلد میں قدسی کا ہمنشیں
دنیا میں آنا فیض ہے آدم کی بھول کا (یارسول)

بندوں کی عبادتوں سے نہ تو اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ وابستہ ہے اور نہ بندوں کے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان متعلق ہے بلکہ عبادت کرنے میں خود بندوں کا فائدہ ہے اور گناہ کرنے میں خود بندوں کا اپنا نقصان وخسران ہے دنیا کے بڑے سے بڑے پرہیزگار ومتقی کو مثال میں سامنے رکھو اور پھر ساری دنیا کے انسانوں اور جنوں کے دل اسی متقی کی طرح ہو جائیں اور ساری دنیا کے انسان اور جنات ہمیشہ اعمال صالحہ کرتے رہیں۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کے نہ تو خزانے بڑھیں گے اور نہ ہی اسکے خزانے گھٹیں گے۔ یہ اسکا احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنی بارگاہ عالیجاہ میں ہمیں بلا لیا۔ دنیا کے بادشاہوں کی رعایا کے بگڑ جانے سے حکومت متاثر ہوتی ہے خزانے خالی ہوتے ہیں۔ کال پڑ جاتا ہے مگر بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ ان تمام سے پاک وبے نیاز ہے۔ سارے انسان بدکار پاپی ہو جائیں بگڑ جائیں تو اللہ تعالیٰ کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں۔ تمام بندوں کا گنہگار ہو جانا غیر ممکن ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے قرآن کریم میں اعلان مصطفیٰ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اگر ہوتا رحمٰن کیلئے بچہ تو میں پہلا ہوتا عبادت کرنیوالوں میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲۱) کیونکہ نہ اللہ تعالیٰ کے اولاد ممکن ہے اور نہ اسے پیارے نبی ﷺ کا پوجنا ممکن ہے۔ حضرات انبیاء کرام وملائکہ عظام معصوم ہیں۔ اور بعض حضرات اولیاء کرام محفوظ ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ گناہ کرتے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا یہ عالم ہے کہ اس میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی جتنی کہ سوئی کو سمندر میں ڈبو دیا جائے اور سمندر کا پانی اتنا تو کم ہو ہی جائیگا جتنا پانی کہ سوئی میں لگ گیا ہے۔ سورج ہزاروں سال سے دنیا کو روشنی دے رہا ہے مگر اسکی روشنی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق کی تجلیوں کا یہ عالم ہے تو پھر قدرت کے خزانوں کا عالم کیا ہوگا۔ اور یہ نسبت بھی صرف سمجھانے کیلئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے خزانے غیر محدود ہیں اور اسکی عطائیں بھی غیر محدود ہیں مگر لینے والے محدود ہیں۔ اور محدود کی غیر محدود سے نسبت کیسی؟ بندہ نیکیوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق خیر جانے اور گناہوں کو اپنی شامت نفس مانے۔ بلکہ ہر کمی کو اپنی طرز منسوب کرے اور ہر ہر کمال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے۔ یہی بندے کا کمال ہے اور اسی میں شان بندگی ہے۔

(۲۲۷۵) راہب یعنی پادری یہود ونصاریٰ کے وہ لوگ ہوتے تھے جو دنیا چھوڑ کر گوشہ تنہائی میں یاد خدا میں مصروف ہو جاتے تھے اور یہ اکثر اہل علم ہوتے تھے۔ یہود ونصاریٰ کے ہاں ترک دنیا بہترین عبادت تھی مگر اسلام میں ممنوع ہے۔ پادری نے قاتل کو مسئلہ غلط بتا دیا کہ توبہ نہیں ہو سکتی۔ مغفرت کی مایوسی نے اسے مزید گناہ پر آمادہ کر دیا۔ جب بلی مایوس ہو جاتی ہے تو کتے پر حملہ کر دیتی ہے چنانچہ اس قاتل نے یہی بے وقوفی کی کہ اب جب توبہ ہوتی ہی نہیں ہے تو سو کی تعداد پوری کر لی جائے اور پادری کو بھی ڈھیر کر دیا۔ اسلام نے

مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَاعِبَادِيْ لَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ

میرے ملک میں کچھ بھی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن کھڑے ہوں ایک میدان میں

فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ

اور مانگیں مجھ سے تو میں عطا فرماؤں گا ہر انسان کو اسکا منہ مانگا تو نہیں کم کرے گا اسکیں سے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی کی تری

اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَاعِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا

جب ڈبوئی جائے سمندر میں۔ اے میرے بندو! جو کچھ بھی تمہارے اعمال ہیں، میں تمہارے اعمال کی شمار رکھ رہا ہوں پھر میں پورا پورا بدلہ عطا فرماؤنگا اسکا

فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو شخص کہ توفیق خیر پائے تو خوبیاں بیان کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پائے توفیق خیر کے علاوہ تو نہ ہرگز ملامت کرے مگر اپنے آپکو۔

(۲۲۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تھا بنی اسرائیل میں ایک شخص جس نے قتل کیا تھا

تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا

ننانوے انسانوں کو پھر نکلا وہ کہ مسئلہ پوچھے تو آیا ایک پادری کے پاس تو سوال کیا اس سے تو کہا اس قاتل نے کیا اسکی توبہ ہے؟ تو کہا پادری نے نہیں،

فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ

تو اس قاتل نے پادری کو قتل کر دیا اور مسئلہ پوچھنے لگا تو کہا اس قاتل سے کسی شخص نے کہ تو جا فلاں بستی میں جو فلاں طرف ہے تو پالیا اسکو موت نے

فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ

تو جھکا دیا اس قاتل نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف تو جھگڑا کیا اُس قاتل مردہ کے بارے میں رحمت کے فرشتوں نے اور عذاب کے فرشتوں نے

فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ فَقَالَ قِيْسُوْا

تو حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُس بستی کی طرف کہ قریب ہوجا اُس بستی کی طرف کہ دور ہوجا، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پیمائش کرو

2278 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बन्दा जब इक़रारे गुनाह कर लेता है फिर तौबा करता है तो तौबा कुबूल फ़रमाता है अल्लाह तआला।
2279 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने तौबा की इससे पहले कि निकले सूरज अपने छुपने की जगह से तो तौबा कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी।
2280 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला ज़्यादा राज़ी होता है तौबा से अपने बन्दे की जिस वक़्त कि तौबा करे उसकी बारगाह में तुममें का बनिस्बत उस शख्स के कि हो उसकी सवारी बंजर ज़मीन में फिर भाग जाये वो सवारी उसके पास से और उस सवारी पर सवार कि खुरो नौश का सामान हो तो यह सवार मायूस हो जाये उस सवारी से फिर आये किसी पेड़ तक तो लेट जाये उस पेड़ के साये में, मायूस हो चुका है अपनी सवारी से कि इस दौरान वो मायूसी में था कि अचानक वो सवारी खड़ी है उस सवार के पास तो पकड़ ले उसकी मुहार फिर कहे इन्तेहाई खुशी में ऐ अल्लाह तआला! तो मेरा बंदा है और मैं तेरा रब हूँ कि खता सरज़द हो गई इन्तिहाई खुशी में।
2281 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बंदे ने इरतेकाब किया गुनाह का फिर कहा ऐ मेरे मालिक मैंने गुनाह कर लिया तो बख़्श दे तू इस गुनाह हो तो फ़रमाता

بڑے سے بڑے مجرم کو مایوس نہ کیا۔ پھانسی کے ملزم کو تمام قیدیوں سے الگ رکھا جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے تو مایوس ہو ہی چکا ہے کہیں اور دو چار کو نہ لٹا دے۔ آریوں کے یہاں توبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اسکے دھرم نے انہیں گناہ پر دلیر کیا ہے۔ جب یہ قاتل مر گیا تو اسکا چہرہ و سینہ تو اس بستی کی طرف تھا جہاں وہ کسی عالم کی طرف برائے توبہ جا رہا تھا اور پیٹھ اس بستی کی طرف تھی جہاں سے قتل کا پاپ کر کے آ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اس قاتل اور بڑے مجرم کی یہ ادا پسند آگئی اور ایک عالم کی بستی کی طرف چہرہ اور سینہ ہونا ہی بخشش کا ذریعہ بن گیا۔ مسئلہ دریافت کرنے کیلئے حضرات علماء کرام کی خدمات عالیہ میں جانا عبادت ہے۔ عالم دین کی تعظیم اور اسکی طرف منہ کر کے سونا اور مرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب و مطلوب ہے۔ سنت یہ ہے کہ مومن کعبہ شریف کو منہ کر کے سوئے۔ میت کو کعبہ شریف کے رخ دفن کرو۔ بعض حضرات عشاق، مدینہ شریف یا بغداد شریف کی طرف منہ کر کے دعائیں مانگتے ہیں۔ نماز غوثیہ میں بعد نماز گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف منہ کر کے چلتے ہیں اور ادھر ہی منہ کر کے دعا مانگتے ہیں۔ یہ بستی جسکے قرب کی وجہ سے قاتل بخشا گیا اس بستی میں نہ تو کعبہ شریف تھا اور نہ بیت المقدس تھا بلکہ ایک عالم دین کی بستی تھی جسکی ادب کی برکت کی وجہ سے بخشش ہو گئی۔ اس قاتل کی موت دونوں بستیوں کے درمیان ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے ارادۂ توبہ کی وجہ سے اسکو اتنا پسند فرمایا کہ اسکی لاش کو نہ سرکایا بلکہ ان بستیوں کو حرکت دی ایک اگلی بستی کو قاتل سے قریب فرما دیا اور پچھلی بستی کو قاتل سے دور فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہو جائے تو اسے بہت کچھ نوازتا ہے۔ اپنے حقوق معاف فرما دیتا ہے اور حقوق العباد کو بندوں سے معاف کرا دیتا ہے اسی موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے مقتولوں کو کچھ عطا فرما کر معاف فرما دیا جب ارادۂ توبہ پر اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل و کرم ہے تو توبہ کرنیوالوں پر رحم و کرم کا کیسا مینہ برستا ہوگا۔

(۲۲۷۶) اس حدیث شریف میں وسعت رحمت اور عام مغفرت کا بیان فرمانا مقصود ہے تا کہ بندہ توبہ کی طرف مائل ہو نہ کہ لوگوں کو گناہوں پر دلیر کرنا مقصود ہے۔ اس وسعت رحمت اور عام مغفرت کے باعث لوگ توبہ و استغفار میں رغبت و سبقت کریں۔ جو اسی حدیث شریف کو دیکھ کر گناہ پر دلیر ہو جائے اور پھر گناہ کرے تو کافر ہو جائے۔ بندۂ گنہگار رحمت الٰہی سے مایوس و نا امید نہ ہو بلکہ توبہ کرے۔ بندے سے گناہ کا صادر ہونا یہ بھی حکمت الٰہی ہے۔ اور پھر توبہ قبول فرمانا، یہ رحمت الٰہی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ غفار و ستار ہے۔

(۲۲۷۷) اللہ تعالیٰ گنہگار کو ہر دم دامن رحمت میں پناہ دینے کیلئے تیار ہے۔ کوئی آنیوالا ہو اور مغفرت و بخشش کے گہر سمیٹنے والا ہو۔ جس دن سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکلے گا اس دن در توبہ بند ہو جائیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جس دن آئیں گی بعض نشانیاں آپکے مالک کی تو نہ فائدہ دیگا کسی جان کو اسکا ایمان لانا کہ نہیں ایمان لائی تھی وہ جان پہلے سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۵۲) جو لوگ سورج کو پچھم سے نکلتے دیکھیں گے انکی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن جو لوگ سورج کے پچھم سے نکلنے کے بعد پیدا ہونگے انکی توبہ کفر بھی قبول ہوگی اور توبہ گناہ بھی کہ انہوں نے یہ علامت قیامت دیکھی ہی نہیں۔ علامات قیامت دیکھ کر توبہ کرنا قابل قبول نہیں کہ غیب کھل جانے کے بعد توبہ کیسی۔

(۲۲۷۸) توبہ کیلئے دو شرطیں ہیں۔ ایک تو اقرار گناہ دوسرے سچی پکی توبہ یعنی آئندہ نہ کرنے کا عہد اور کئے ہوئے گناہ کے بدلے اور کفارے کی کوشش۔ اعتراف گناہ اور توبہ میں فرق ہے۔

(۲۲۷۹) اس حدیث شریف میں توبہ سے مراد کفر سے توبہ ہے۔ آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے بعد تو تمام کفار ایمان قبول کرینگے مگر اس وقت کا ایمان قابل قبول لائق اعتبار نہ ہوگا چونکہ یہ ایمان بالغیب نہ رہا۔ گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہوگی۔ غرغرہ کی حالت میں گناہوں سے توبہ قبول ہے مگر کفر سے توبہ قبول نہیں ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ اس وقت نہ کفر سے توبہ قبول اور نہ گناہوں سے توبہ قبول۔

(۲۲۸۰) خوشی و فرحت کے اصطلاحی معانی سے اللہ تعالیٰ پاک و منزہ ہے اسلئے معنی میں ہی اسکی رعایت کر دی گئی ہے رضاء، حکم، ارادے میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے کے ایمان و شکر سے راضی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اگر تم شکر کرو گے تو پسند فرمائیگا اسکو تمہارے لئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۲۸) اور اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ایمان لانے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اسکے رسولوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۸) لیکن

مَابَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ان دونوں بستیوں کے درمیان تو پایا گیا اُس بستی کے قریب ایک بالشت تو اسکی مغفرت فرمادی گئی۔

(۲۲۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی قسم میری جان جس کے قبضے میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو

لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ الْجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُلَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو لیجائے گا اللہ تعالیٰ تم کو اور لائیگا ایسے لوگوں کو جو گناہ کریں پھر معافی مانگیں تو معاف فرمادے اللہ تعالیٰ انکو۔

(۲۲۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ اپنا لطف وکرم عام فرماتا ہے رات کو تا کہ توبہ کرلے دن کا پاپی

وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور عام فرماتا ہے اپنا لطف وکرم دن میں کہ توبہ کرلے رات کا پاپی یہاں تک کہ نکلے گا سورج اپنے غروب ہونے کی جگہ سے۔

(۲۲۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بندہ جب اقرار گناہ کرلیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ۔

(۲۲۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے توبہ کی اس سے پہلے کہ نکلے سورج

مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنے چھپنے کی جگہ سے تو توبہ قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اسکی۔

(۲۲۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ زیادہ راضی ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جس وقت کہ توبہ کرے

है उसका मालिक कि क्या जानता है मेरा बंदा कि बेशक उसका कोई मालिक है जो बख़्शेगा गुनाह को और पकड़ भी फ़रमायेगा गुनाह की, मैंने बख़्श दिया अपने बंदे को फिर गुनाहों से बाज़ रहा जितना चाहा अल्लाह तआला ने फिर इरतेकाब किया गुनाह का तो कहा उसने ऐ मेरे मालिक! मैंने गुनाह कर लिया तू बख़्श दे इस गुनाह को तो फ़रमाता है अल्लाह तआला क्या जानता है मेरा बंदा कि बेशक उसका कोई मालिक है कि बख़्शता है गुनाह को और पकड़ फरमाता है उस गुनाह की, मैंने बख़्श दिया अपने बंदे को, फिर गुनाहों से बाज़ रहा जितना चाहा अल्लाह तआला ने फिर गुनाह कर लिया तो अर्ज़ करता है ऐ मेरे मालिक! मैंने गुनाह कर लिया है तो तू बख़्श दे इस गुनाह को, तो फ़रमाता है अल्लाह तआला क्या जानता है मेरा बंदा बेशक उसका कोई मालिक है कि जो बख़्शेगा गुनाह को और गिरफ्त फरमायेगा उसके गुनाह की, मैंने बख़्श दिया अपने बंदे को तो चाहिये कि कर ले जो चाहे।

2282 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बयान फ़रमाया कि बेशक एक शख़्स ने कहा अल्लाह तआला की कसम नहीं बख़्शेगा अल्लाह तआला फ़लां शख़्स को और बेशक अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि वो शख़्स जिसने कसम खाई मुझपर कि बेशक मैं नहीं बख़्शूंगा फ़ला शख़्स को तो बेशक मैंने बख़्श दिया है फ़ला शख़्स को और बातिल फ़रमा दिये मैंने तेरे अमल।

اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ایمان لانے کا ارادہ نہ فرمایا ورنہ دنیا میں کوئی کافر نہ ہوتا۔ سب مومن و مسلمان ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں کے کفر کا ارادہ فرمایا اور بعض کے ایمان لانے کا ارادہ فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان ارادوں میں صدہا حکمتیں ہیں۔ جیسے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کا حکم تھا ارادہ نہ تھا۔ اس حدیث شریف میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذکر ہے نہ کہ ارادے کا۔ انسان کی فرط مسرت اور زیادہ خوشی میں مت کٹ جاتی ہے کہ کہنا کچھ چاہتا ہے اور نکل کچھ جاتا ہے کہنا تو چاہتا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا مالک ہے مگر الٹا کہہ گیا چونکہ یہ ارادۃً نہ تھا بلکہ خطاء تھا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے اس پر حکم کفر صادر نہ فرمایا۔ خطاء اگر منہ سے کلمہ کفر نکل جائے تو بندہ کافر نہیں ہوتا اور نہ اسکی بیوی اسکی نکاح سے نکلتی ہے۔ مگر یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب بندے کو اپنی اس خطا پر اطلاع نہ ہو۔ اگر بندے کو اپنی اس خطا کی اطلاع ہوجائے تو فوراً توبہ کرلے۔ اس حدیث شریف کو وہ بد بخت لوگ ثبوت وسند نہیں بنا سکتے جو اپنے مولویوں کا کلمہ جان بوجھ کر پڑھتے ہیں اور پھر بے اختیاری کا بہانہ تراشتے ہیں۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے نقیر قدیری کی کتاب "میزانُ الانتخاب"۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے بہت راضی ہوتا ہے اور بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

(۲۲۸۱) زبان سے بھی توبہ کرتا ہے اور عمل سے بھی اسکا اظہار کرتا ہے کہ کئے ہوئے پر نادم وپشیمان ہے اور آئندہ کیلئے گناہ سے بچنے کا عہد کرتا ہے اور بقدر طاقت گزشتہ گناہوں کا کفارہ بھی ادا کرلیتا ہے یہ نہیں کہ لوگوں کا مال مار کر توبہ کرلی جائے اور معافی ہوگئی۔ توبہ کرتے وقت آئندہ گناہ کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اگر شامت اعمال سے کہ گناہ پھر کر بیٹھا تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمادیگا کیونکہ بار بار گناہ کا سرزد ہوجانا اور ہے اور گناہ پر اصرار اور ہے۔ بندہ گناہ کرتا جائے اور اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہ معاف فرماتا جائیگا۔ حدیث شریف کا آخری جملہ گناہوں کی اجازت نہیں ہے بلکہ وسعت مغفرت کے اظہار کیلئے ہے کہ بندہ لاکھوں بار گناہ کرے تو بھی اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف فرمادیگا البتہ توبہ کرتے وقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا سچا پکا عہد وارادہ ہو۔ توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے کہ آج گناہ کرلیتے ہیں کل توبہ کرلیں گے۔ یہ توبہ نہیں ہے بلکہ شریعت مطہرہ کے مذاق اڑانا ہے اور اللہ تعالیٰ پر امن ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ آخری جملے کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ایسی سچی پکی توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں لے لیتا ہے تو پھر اس سے گناہ سرزد نہیں ہوتے پھر فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ اب جو چاہے کر جیسے پرندے کے پر کاٹ کر اس سے کہا جائے کہ اب اڑتا پھر۔ اس میں استغفار کی فضیلت کا روشن بیان ہے کہ بندہ کتنے بھی گناہ کرلے پھر بھی در توبہ اسکے لئے کھلا ہے۔

(۲۲۸۲) یہ دونوں اشخاص مصر کے رہنے والے تھے۔ پہلا ان میں کا فاسق وفاجر تھا اور اپنے آپکو عاصی وخاطی جانتا تھا اور دوسرا ان میں کا متقی وپرہیزگار تھا اور اسے اپنے متقی وپرہیزگار ہونے پر فخر وناز تھا۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اُسے بندے کی عاجزی ونیازمندی قبول وپسند ہے۔ اس بارگاہ بے نیاز میں کسی کی اکڑفوں نہیں چلتی۔ کسی کو ناز کرنے کا حق نہیں ہے وہاں نیازمندی دیکھی جاتی ہے

کبر وغرور چھوڑ دے کر عاجزی سدا
اللہ کو ہے بندے تری عاجزی عزیز (یا نبی)

اس متقی نے اس فاسق کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ یہ بات متقی نے ازراہ تکبر کہی خود کو عابد شب زندہ دار وپرہیزگار جانا اور دوسرے کو گنہگار عصیاں شعار جانا۔ اس متقی شخص کی شیخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دریائے غیرت میں جوش آگیا اور فرمایا کہ میں نے اس گنہگار شخص کو عبادت گزار بننے کی توفیق مرحمت فرمادی جس سے اسکے تمام گناہ بخشے گئے اور اس شیخی خورے عابد کی توفیق عبادت چھین لی گئی جس سے یہ کافر وبدعقیدہ ہوکر مرا اور اسکی تمام نیکیاں برباد ہوگئیں۔ ہر کس وناکس کو نہیں چاہیے کہ وہ کسی شخص کے بارے میں اپنی رائے سے فیصلہ نہ کرے کہ فلاں شخص جنتی ہے اور فلاں شخص دوزخی ہے ہر شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اگر کوئی کفریات بکے تو اس پر کفر کا فتویٰ صادر نہ کیا جائے، کفر بکنے والے کو کافر کہنا ہی ایمان واسلام ہے۔ خواہ مخواہ کسی مسلمان کے دوزخی وجنتی ہونے کا فیصلہ نہ کرے۔ مرادآباد شریف کے ایک مدرسے میں ایک مولوی ملازم تھا اور وہ کار ہنے والا تھا اور اسے عام

اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا

اسکی بارگاہ میں تم میں کا، بہ نسبت اس شخص کے کہ ہو اسکی سواری بنجر زمین میں، پھر بھاگ جائے وہ سواری اسکے پاس سے اور اس سواری پر

طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ

سوار کے خورد نوش کا سامان ہو تو یہ سوار مایوس ہو جائے اُس سواری سے پھر آئے کسی پیڑ تک تو لیٹ جائے اُس پیڑ کے سائے میں، مایوس ہو چکا ہے

مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْهُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ

اپنی سواری سے کہ اس دوران وہ مایوسی میں تھا کہ اچانک وہ سواری کھڑی ہے اُس سوار کے پاس تو پکڑ لے اُسکی مہار پھر کہے انتہائی خوشی میں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔(رواہ مسلم)

اے اللہ تعالیٰ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں کہ خطا سرزد ہو گئی انتہائی خوشی میں۔

(۲۲۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک بندے نے ارتکاب کیا گناہ کا پھر کہا اے میرے مالک میں نے گناہ کر لیا ہے

فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ

تو بخش دے تو اس گناہ کو تو فرماتا ہے اس کا مالک کہ کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ بیشک اسکا کوئی مالک ہے جو بخشے گا گناہ کو اور پکڑ بھی فرمائے گا گناہ کی۔

غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا

میں نے بخشدیا اپنے بندے کو، پھر گناہوں سے باز رہا جتنا چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر ارتکاب کیا گناہ کا تو کہا اس نے اے میرے مالک! میں نے گناہ کر لیا ہے

فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ

تو بخش دے اُس گناہ کو، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ بیشک اس کا کوئی مالک ہے کہ بخشتا ہے گناہ کو اور پکڑ فرماتا ہے اس گناہ کی۔

غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ

میں نے بخشدیا اپنے بندے کو۔ پھر گناہوں سے باز رہا جتنا چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر گناہ کر لیا تو عرض کرتا ہے اے میرے مالک! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا ہے

2283 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इस्तग़फार का सरदार यह है कि तुम कहो या अल्लाह! तू मेरा मालिक है, नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, पैदा फ़रमाया तूने मुझको और मैं तेरा बंदा हूँ और मैं क़ायम हूँ तेरे अेहद पर और तेरे वायदे पर जिसकी मुझमें ताक़त है, मैं पनाह मांगता हूँ तेरी उसकी बुराई से जो मैंने की, मैं इक़रार करता हूँ तुझसे तेरी नेमत का जो मुझ पर है और मैं इक़रार करता हूँ अपने गुनाह का, तू बख्श दे मुझको इसलिये कि नहीं बख़्शेगा कोई गुनाहों को सिवाये तेरे, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जिसने इस सय्यदुल इस्तेग़फार को पढा दिन में कि यक़ीन रखने वाला है इस पर फिर मरे वो उस दिन क़ब्ल इसके कि शाम करे तो अहले जन्नत में से है और जो पढ़ेगा इस सय्यदुल इस्तेगफार को रात में और वो यक़ीन रखने वाला है इस पर फिर मरे वो उस दिन क़ब्ल इसके कि सुबह करे तो वो अहले जन्नत में से है।

2284 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ आदम के बेटे! बेशक तू जबतक दुआ मांगे मुझसे और आस लगाये तू मुझसे तो मैं बख़्श दूंगा तुझको, बावजूद इसके कि जो उयूब हैं तुझमें और मैं बेपरवाह हूँ ऐ आदम के बेटे! अगरचे पहुंच जाये तेरे गुनाह आसमान के किनारे तक फिर तू माफ़ी मांगे मुझसे तो मैं बख़्श दूंगा तुझको और मैं बेपरवाह

لوگ اچھا جانتے تھے مگر جب اس نے ایک سنی مسلک عالم دین کی بارہمیں کہا کہ یہ بدعقیدہ ہو کر مریگا تو اللہ تعالیٰ نے اسکی ملبوعہ چوری کا پردہ فاش فرمادیا اور جب اسکی چوری منظر عام پر آگئی تو دوسرے ہی دن بدترین بدنامی کیساتھ لقمہ اجل بن گیا۔ البتہ جنکے بارہمیں قرآن کریم یا احادیث کریمہ میں وارد ہوا انکو دوزخی کہنا یا جو دلائل شرعیہ کی روشنی میں کافر و مرتد ہوں انکو دوزخی کہنا دین کا احترام ہے۔ اور یہ عمل قابل انعام ہے۔ یہ نری جہالت ہے کہ کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے اور قرآن کریم کے صریح خلاف ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے پیارے نبی آپ فرمائیے اے کافرو! ۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷۴) آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ میں فرق ہو سکتا ہے مگر مفہوم و مضمون یہی تھا۔ اسلئے روایت بالمعنی جائز ہے۔ حاصل یہ ہے کہ کوئی مومن کتنا ہی گنہگار ہو اسکی بخشش یقینی ہے جیسے کوئی کافر کتنا ہی اتھک بیٹھک کرتا ہو اسکا دوزخی ہونا یقینی ہے اسے جنت میں جانا محال ہے۔

خلد اس پہ ہے حرام وہ دوزخ کی ڈاٹ ہے
جس کو قسم خدا کی نبی نا پسند ہے (یابی)

(۲۲۸۳) سید و سردار وہ ہوتا ہے جس کی طرف لوگ اپنی حاجتیں لیکر حاضر ہوں۔ استغفار کے الفاظ احادیث کریمہ میں بہت وارد ہوئے ہیں مگر یہ "سید الاستغفار" ان تمام کا جامع ہے کیونکہ سید الاستغفار میں گزشتہ اعمال پر ندامت ہے اور آئندہ اعمال صالحہ پر عہد و وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اعتراف و اعلان ہے اور اپنی کوتاہیوں کا اقرار و اظہار بھی۔ ہر دعاء میں عموماً اور استغفار میں خصوصاً اللہ تعالیٰ کی حمد پاک اور اپنی بے بسی، بے کسی، عاجزی بیان کرنا بہتر ہے۔ پھر جیسی دعاء ہو ویسی ہی حمد پاک ہونا چاہیے۔ سید الاستغفار میں توبہ کرتا ہے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و مالکیت اور اپنی بندگی کا اقرار کیا کہ یا اللہ تعالیٰ تو پالنے والا ہے اور ہم پلنے والے ہیں۔ بندوں سے قصور ہوتا ہی ہے تو معاف فرمانیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جان کو مگر اسکی طاقت بھر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲) بندے سے جہاں تک بن پڑے اپنا عہد و وعدہ پورا کرے وہ چاہے وعدۂ میثاق ہو جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہے یا وعدہ اسلام ہو جو اسلام قبول کرتے وقت پیارے نبی ﷺ سے کیا یا بارش ہوتے وقت جو کسی ولی سے کیا۔ چونکہ یہ تمام عہد درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے ہیں۔ "جو میں نے کیا" اس سے مراد نیکیاں بھی ہیں اور بدیاں بھی۔ گناہ کی شرط یہ ہے کہ اس سے توبہ کی توفیق نہ ملے اور نیکی کی شرط یہ ہے کہ اس پر غرور و تکبر ہو جائے۔ وہ گناہ کہ جسکے بعد گریہ و زاری عجز و نیاز اور توبہ کی توفیق مل جائے اس نیکی سے بہتر ہے جس نیکی کے بعد غرور و تکبر ہو جائے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا خطاء گیہوں کا دانہ کھالینا شیطان کے سجدوں سے افضل ہے۔ توبہ و استغفار ہو کہ دعاء ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم کا یقین کامل رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے باب کرم پر بلایا ہے تو یقیناً نوازا جاؤں گا۔ جسے یہ یقین ہوگا وہ یقیناً بخشا جائیگا۔ بندہ گنہگار ہے گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستار و غفار ہے بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور دامن عفو میں جگہ مرحمت فرماتا ہے۔

(۲۲۸۴) بندے کے کتنے ہی گناہ ہوں اور کیسے ہی گناہ ہوں اللہ تعالیٰ سب معاف فرما دیتا ہے۔ اگر بندہ گناہوں میں گھر جائے جیسے زمین آسمان سے گھری ہوئی ہے اور بندہ پھر معافی مانگے تو بھی بندے کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیگا۔ مگر بندہ گنہگار ہو غدار نہ ہو۔ اسی لئے یہ شرط لگائی کہ اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ ان جیسے مقامات پر شرک، کفر کے معنی میں ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نبی یا رسول یا آسمانی کتاب یا اسلامی احکام میں سے کسی کا انکار درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کا انکار ہے

جو کرتا ہے آقا کی عظمت کا انکار
وہ کرتا ہے خالق کی قدرت کا انکار (یاحبیب)

اسی طرح جو پیارے نبی ﷺ کی عزت و عظمت رفعت و رحمت نبوت و رسالت کا اقرار کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و ربوبیت کا اقرار کرتا ہے۔

جو کرتا ہے دل سے رسالت کا اقرار
وہ کرتا ہے خالق کی قدرت کا اقرار (یاحبیب)

ایسا ہرگز نہیں ہے کہ مشرک تو نہ بخشا جائے اور کافر بخشا جائیگا۔ یاد رکھئے کہ

فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ

تو بخش دے اُس گناہ کو، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ بیشک اس کا کوئی مالک ہے کہ جو بخشے گا گناہ کو اور گرفت فرمائے گا اسکے گناہ کی،

غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَآءَ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

میں نے بخش دیا اپنے بندے کو تو چاہئے کہ کرلے جو چاہے۔

(۲۲۸۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَایَغْفِرُ اللّٰهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ بیشک ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ

لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَالَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَااَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ

فلاں شخص کو اور بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے قسم کھائی مجھ پر کہ بیشک میں نہیں بخشوں گا فلاں شخص کو تو بیشک میں نے بخشدیا ہے

لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فلاں شخص کو اور باطل فرمادیئے میں نے تیرے عمل۔

(۲۲۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ استغفار کا سردار یہ ہے کہ تم کہو یا اللہ تو میرا مالک ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، پیدا فرمایا تو نے مجھ کو اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں قائم ہوں تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر جسکی مجھ میں طاقت ہے

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ

میں پناہ مانگتا ہوں تیری اسکی برائی سے جو میں نے کی، میں اقرار کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور میں اقرار (کرتا ہوں) اپنے گناہ کا تو بخشدے مجھ کو

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا

اس لئے کہ نہیں بخشے گا کوئی گناہوں کو سوائے تیرے۔ فرمایا پیارے رسول نے کہ جس نے اس سید الاستغفار کو پڑھا دن میں کہ یقین رکھنے والا ہے اس پر

हूँ ऐ आदम के बेटे! बेशक तू अगर मिले मुझसे ज़मीन भर ख़ताओं के साथ फिर मुलाकात करे तू मुझसे कि न शरीक करता हो तू मेरे साथ किसी को तो मैं आऊँगा तेरे पास ज़मीन भर मगफ़रत के साथ।

2285 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि जिसने जाना कि मैं कुदरत वाला हूँ गुनाहों को माफ़ करने पर तो मैं उसको बख़्श देता हूँ और कुछ परवाह नहीं फ़रमाता जब तक वो न शरीक करे मेरे साथ किसी को।

2286 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पाबंदी करे इस्तेग़फार की तो बना देगा अल्लाह तआला उसके लिये हर तंगी से छुटकारा और हर ग़म से निजात और रोजी देगा उसको वहाँ से जहाँ का गुमान भी न करेगा।

2287 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं अड़ा रहा गुनाहों पर जिसने गुनाहों से माफी मांगी और अगरचे बार बार करे उस गुनाह को दिन में सत्तर मर्तबा।

2288 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आदम का हर बेटा ख़ताकार है और ख़तावारों में अच्छे तौबा करने वाले हैं।

2289 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मोमिन जब गुनाह

کفر و مغفرت میں تضاد ہے کوئی کافر کبھی جنت میں نہ جائیگا اور اسکی کسی بھی صورت میں مغفرت نہ ہوگی۔ جنت و مغفرت یہ مومن کا حق ہے۔

فضل خدا سے جب کہ ہے جنت حضور کی
پھر کیوں نہ جائے خلد میں امت حضور کی (بانی)

(۲۲۸۵) اللہ تعالیٰ کو صاحب قدرت ماننا ایمان ہے مگر تحت قدرت وہی ہے جو اسکی شایان شان ہے محال تحت قدرت باری تعالیٰ نہیں ہوتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ اپنے ماں باپ پیدا نہیں کرسکتا کہ یہ تحت قدرت باری تعالیٰ ہے ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ماں باپ کا ہونا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی پر قادر ہے جس کو وہ چاہے۔ اور جس کو نہ چاہے اس پر قادر نہیں ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک اللہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸) بعض نادانوں نے قدرت کے مفہوم کو اتنا عام کر ڈالا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے چوری کرسکتا ہے زنا کرسکتا ہے بلکہ ہر وہ کام کرسکتا ہے جو بندہ کرسکتا ہے اور ان اللّٰہ علی شیئ قدیر کا ترجمہ بھی یہ کر ڈالا کہ بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا جو اسکی شان کے لائق ہے اور جو اسکا چاہا ہوا ہے۔ گناہ کبیرہ کی بخشش توبہ پر موقوف نہیں ہے۔ حقوق العباد کی معافی بھی حق والے سے معاف کرنے پر موقوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے بغیر معاف ہی نہ کرسکے۔ یاد رکھئے قانون اور ہے قدرت اور ہے۔ قانون کے بندے پابند ہیں، اللہ تعالیٰ پابند نہیں۔ اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ذکر ہے۔ اور حقوق العباد والی احادیث کریمہ میں قانون کا ذکر ہے۔

(۲۲۸۶) بندہ گناہ کرے یا نہ کرے بلا میں گرفتار ہو یا نہ ہو استغفار پڑھنے کی پابندی رکھے چونکہ بندہ ہر حال میں ہر دم اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا خوشی ہے اس شخص کیلئے جو پائے اپنے نامہ اعمال میں بہت سا استغفار۔ جو شخص استغفار پابندی سے پڑھتا ہے تو اسکے دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کامل ہوتا ہے اور اس بندے کے گناہ بھی بخش دئے جاتے ہیں اور ایسا شخص متوکل و متقی کی صف میں شمار ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو ڈرتا ہے اللہ سے تو بنا دیتا ہے اللہ اسکے لئے نکلنے کا راستہ اور رزق دیگا اور اسکو وہاں سے جہاں سے نہ گمان کرسکے اور جو بھروسہ کریگا اللہ پر تو وہ کافی ہے اسکو۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۶) بہتر یہ ہے کہ استغفار سنت فجر اور فرض کے درمیان پڑھے کہ یہ وقت استغفار پڑھنے کیلئے بہت ہی موزوں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اوقات سحر میں یہ استغفار کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۹۶) روزی سے مراد مال و اولاد اور عزت و حکومت سبھی کچھ ہے۔ استغفار کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ تمام نعمتوں سے نوازتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر میں نے کہا کہ معافی مانگو تم مالک سے اپنے بیشک وہ ہے بڑا معاف فرمانے والا، بھیجے گا آسمان سے تم پر زبردست بارش اور بڑھا دیگا تمکو مالوں سے اور بیٹوں سے اور بنا دیگا تمہارے لئے باغات اور بنا دیگا تمہارے لئے نہریں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۳۴) قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں استغفار پر پانچ نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان کی بارگاہ عالیجاہ میں قحط سالی کی شکایت کی تو حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں استغفار کر۔ پھر ایک شخص نے شکایت کی افلاس و محتاجگی کی پھر ایک شخص نے اولاد کی کمی کی گزارش کی پھر ایک نے اپنی زمین کی پیداوار کے بارےمیں عرض کیا۔ تو حضرت حسن بصری نے تمام عرض رسانوں کو ایک ہی جواب سے نوازا کہ استغفار پڑھو۔ حاضرین نے عرض کیا کہ آپ سے لوگوں نے مختلف قسم کی شکایات اور عرضیاں پیش کیں مگر آپ نے سب کا ایک ہی جواب عنایت فرمایا کہ استغفار پڑھو تو حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ یہ جواب تمام سوالات کا ہے اور مذکورہ آیت کریمہ سے ثابت ہے۔

(۲۲۸۷) گناہ پر اڑا رہنا بہت برا ہے کہ صغیرہ گناہ پر اصرار گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کفر تک پہونچا دیتا ہے۔ جو کوئی گناہ پر استغفار کرلیتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر تو وہ گناہ پر اڑیل نہیں رہتا کیونکہ گناہ پر اڑیل وہی شخص ہے جو گناہ تو کئے جائے اور استغفار نہ کرے اور شرمندہ بھی نہ ہو۔ توبہ یہی ہے کہ بوقت توبہ گناہ سے باز رہنے کا پورا پورا ارادہ ہو اور اگر توبہ کے وقت یہی خیال ہو کہ گناہ تو کرتا ہی رہوں گا تو یہ توبہ نہیں بلکہ توبہ کا مذاق ہے۔

(۲۲۸۸) اسلام کا ایک عقیدہ مسلم ہے کہ حضرات انبیاء کرام و رسولان

فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا

پھر مرے وہ اُس دن قبل اسکے کہ شام کرے تو اہل جنت میں سے ہے اور جو پڑھیگا اس سید الاستغفار کو رات میں اور وہ یقین رکھنے والا ہے اس پر

فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پھر مرے وہ اُس دن قبل اسکے کہ صبح کرے تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۲۲۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے آدم کے بیٹے! بیشک تو جب تک دعا مانگے مجھ سے

وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ

اور آس لگائے تو مجھ سے تو میں بخش دوں گا تجھ کو باوجود اسکے کہ جو عیوب ہیں تجھ میں اور میں بے پرواہ ہوں اے آدم کے بیٹے! اگر چہ پہونچ جائیں

ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ

تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پھر تو معافی مانگے مجھ سے تو میں بخش دوں گا تجھ کو اور میں بے پرواہ ہوں اے آدم کے بیٹے، بیشک تو اگر ملے مجھ سے

بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

زمین بھر خطاؤں کیساتھ پھر ملاقات کرے تو مجھ سے کہ نہ شریک کرتا ہو تو میرے ساتھ کسی کو تو میں آؤنگا تیرے پاس زمین بھر مغفرت کیساتھ۔

(۲۲۸۵) حدیث شریف: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نے جانا کہ میں قدرت والا ہوں

عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

گناہوں کے معاف کرنے پر تو میں اسکو بخش دیتا ہوں اور کچھ پرواہ نہیں فرماتا جب تک وہ نہ شریک کرے میرے ساتھ کسی کو۔

(۲۲۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پابندی کرے استغفار کی تو بنادے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے

करता है तो लग जाता है काला धब्बा उसके दिल में फिर अगर तौबा कर ले और माफ़ी मांग ले वो गुनाहगार बंदा तो साफ़ हो जाता है उसके दिल का धब्बा और अगर गुनाह ज़्यादा करे तो स्याही बढ़ जाती है यहाँ तक कि छा जाती है उसके दिल पर तो यही वो ज़ंग है जिसका ज़िक्र फ़रमाया अल्लाह तआला ने "हरगिज़ नहीं बल्कि रंग चढ़ा दिया दिलों पर उनके उसने जो वो कमाते हैं"।

2290 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला कुबूल फ़रमाता है तौबा बंदे की जब तक ग़रग़रा नहीं होता।

2291 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक इब्लीस ने अर्ज किया तेरी इज्जत की कसम ऐ मालिक! मैं बहकाता रहूँगा तेरे बंदों को जब तक उनकी रुहें उनके जिस्मो में हैं, तो फ़रमाया मालिक इज़्ज़ावजल ने कि क़सम है मुझे मेरी ज़ात की और मेरे जलाल की और मेरे बुलंद दरजात की मैं उनको माफ़ फ़रमाता ही रहूँगा जब माफ़ी मांगते रहेंगे वो मुझसे।

2292 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने बनाया है तौबा के लिये मग्रिब में एक दरवाज़ा उसकी चौड़ाई सत्तर साल की मसाफ़त है, नहीं बंद होगा जब तक कि न तुलू होगा सूरज मग्रिब की जानिब से और यही फ़रमान है अल्लाह अज़्ज़ावजल

مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔(رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ)

ہر تنگی سے چھٹکارا اور ہر غم سے نجات اور روزی دے گا اس کو وہاں سے جہاں کا گمان بھی نہ کرے گا۔

(۲۲۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں اڑا رہا گناہوں پر جس نے گناہوں سے معافی مانگی

وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

اور اگر چہ بار بار کرے اُس گناہ کو دن میں ستر مرتبہ۔

(۲۲۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ آدم کا ہر بیٹا

خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

خطا کار ہے اور خطا داروں میں اچھے، توبہ کرنے والے ہیں۔

(۲۲۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک مومن جب گناہ کرتا ہے تو لگ جاتا ہے کالا دھبا اسکے دل میں،

فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى

پھر اگر توبہ کر لے اور معافی مانگ لے وہ گنہگار بندہ تو صاف ہو جاتا ہے اسکے دل کا دھبہ اور اگر گناہ زیادہ کرے تو سیاہی بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ

تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔(رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

چھا جاتی ہے اسکے دل پر، تو یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے "ہرگز نہیں! بلکہ رنگ چڑھا دیا دلوں پر انکے اُس نے جو وہ کماتے ہیں"۔

(۲۲۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔(رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے توبہ بندے کی جب تک غرغرہ نہیں ہوتا۔

का "जिस दिन आयेंगी बअज़ निशानियां आपके मालिक की तो न फ़ायदा देगा किसी जान को उसका ईमान लाना कि नहीं ईमान लाई थी वो जान पहले से"।

2293 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं बंद होगी हिजरत यहाँ तक कि बंद हो जाये तौबा और नहीं बंद होगी तौबा यहाँ तक कि निकले सूरज अपने छुपने की जगह से।

2294 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक दो शख्स थे बनी इस्राईल में, आपस में महब्बत रखने वाले थे, एक दोनों में का कोशां था इबादत में और दूसरा कहते हैं गुनाहगार था, तो इबादत में कोशां रहने वाला कहने लगा कि बाज़ आ जा उससे जिसमें तू फंसा हुआ है तो वो गुनाहगार कहता कि तू छोड़ दे मुझको मेरे मालिक के रहमो करम पर यहाँ तक कि पाया इबादत में कोशां रहने वाले ने उस गुनाहगार को एक दिन ऐसे गुनाह पर जिसको उसने बहुत ही बड़ा पाप जाना तो कहा बाज़ आ जा! तो गुनाहगार ने कहा कि छोड़ दे मुझको तू मेरे मालिक के रहमो करम पर और क्या तू भेजा गया है मुझ पर दारोगा बनाकर? तो कहा उस इबादत में कोशां रहने वाले ने कि अल्लाह तआला की कसम नहीं बख्शेगा अल्लाह तआला तुझको कभी और न दाखिल फ़रमायेगा तुझको जन्नत में, तो भेजा अल्लाह तआला ने उन दोनों की तरफ़ फ़रिश्ता तो कब्ज किया फ़रिश्ते ने उन दोनों की रूहों

(۲۲۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَااَبْرَحُ اُغْوِىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ابلیس نے عرض کیا تیری عزت کی قسم اے مالک میں بہکاتا رہوں گا

عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِىْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ

تیرے بندوں کو جب تک انکی روحیں انکے جسموں میں ہیں، تو فرمایا مالک عز وجل نے قسم ہے مجھے میری عزت کی اور میرے جلال کی

وَارْتِفَاعُ مَكَانِىْ لَااَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِىْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اور میرے بلند درجات کی میں انکو معاف فرماتا ہی رہوں گا جب تک معافی مانگتے رہیں گے وہ مجھ سے۔

(۲۲۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے توبہ کیلئے مغرب میں ایک دروازہ، اسکی چوڑائی

مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَايُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ستر سال کی مسافت ہے۔ نہیں بند ہوگا جب تک کہ نہ طلوع ہوگا سورج مغرب کی جانب سے اور یہی فرمان ہے اللہ عز وجل کا

يَوْمَ يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

"جس دن آئیں گی بعض نشانیاں آپکے مالک کی تو نہ فائدہ دیگا کسی جان کو اسکا ایمان لانا کہ نہیں ایمان لائی تھی وہ جان پہلے سے"۔

(۲۲۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بند ہوگی ہجرت یہاں تک کہ بند ہوجائے توبہ

وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِىُّ)

اور نہیں بند ہوگی توبہ یہاں تک کہ نکلے سورج اپنے چھپنے کی جگہ سے۔

(۲۲۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک دو شخص تھے بنی اسرائیل میں، آپس میں محبت رکھنے والے تھے،

को फिर जमा किया उन दोनों को अल्लाह तआला की बारगाह में तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने गुनाहगार से कि दाख़िल हो जा जन्नत में मेरी रहमत से और फ़रमाया अल्लाह तआला ने दूसरे से जो इबादत में कोशां था कि क्या रोक सकता है तू मेरे बंदे पर मेरी रहमत को? तो कहा उसने नहीं ऐ मालिक! फ़रमाया अल्लाह तआला ने ले जाओ फ़रिश्तो इसको आग में।

2295 हदीस शरीफ़:– हज़रते अस्मा बिन्त यज़ीद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि तिलावत फ़रमा रहे हैं प्यारे रसूल "ऐ मेरे गुलामो! जिन्होंने ज़ुल्म कर लिया है जानों पर अपनी, न मायूस हों रहमत से अल्लाह तआला की, बेशक अल्लाह तआला माफ़ फ़रमा देता है तमाम गुनाहों को, बेशक वही बहुत बख़्शने वाला है बेइन्तेहा रहम वाला है" और बेपरवाह भी न फ़रमायेगा।

2296 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास से मरवी अल्लाह तआला के इरशाद के बारे में "जो बचते रहे कबीरा गुनाहों से और बेहयाइयों से मगर छोटे गुनाह, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर तू बख़्शे ऐ अल्लाह तआला तो बख़्श दे बड़े गुनाह और कौन सा बंदा है तेरा कि नहीं किये जिसने गुनाहे सग़ीरा।

2297 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाता है अल्लाह तआला ऐ मेरे बंदो! तुम सब गुमराह हो सिवाये उसके जिसे मैं हिदायत फ़रमाऊँ तो मांगो तुम मुझसे

عظام علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہیں کہ یہ حضرات گناہ کر ہی نہیں سکتے اور بعض حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم محفوظ ہیں کہ گناہ نہیں کرتے۔ کوئی نادان اس حدیث شریف کو بہانہ بنا کر حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کو گنہگار نہیں کہہ سکتا۔ سیدنا حضرت ملا احمد جیون جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ بیشک ہمارے پیارے نبی ﷺ نے نہ ارتکاب فرمایا کسی گناہ صغیرہ کا اور نہ کسی گناہ کبیرہ کا۔ نہ اعلان نبوت سے پہلے اور نہ اعلان نبوت کے بعد (تفسیرات احمدیہ) اور یہی مسلک ہے سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

(۲۲۸۹) انسان کا دل شفاف آئینے کی طرح صاف ہے۔ ذرا سے غبار سے دھندلا ہو جاتا ہے بندے کے گناہ اسکے دل کیلئے غبار ہیں۔ اور کفر دل کا زنگ ہے قلب کا قالب سے گہرا تعلق ہے جیسے جڑ کا شاخوں سے گہرا تعلق ہے۔ گناہ جسم کرتا ہے اور دل سیاہ ہوتا ہے۔ اسی طرح فکر و غم دل کو ہوتا ہے مگر جسم پگھلتا ہے دبلا و پیلا پڑ جاتا ہے۔ جسم کو صاف رکھنے، غسل کرنے، اچھی ہوا دینے سے دل کو شفا ہوتی ہے۔ جیسے گناہ دل کو بڑی آہستگی سے میلا کرتے ہیں ایسے ہی توبہ و استغفار اور اعمال صالحہ بہت آہستگی سے میلے دل کو صاف کر دیتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ کا گستاخ عداوت نبی کے جرم کی پاداش میں دل زنگی رکھتا ہے اور انکا یہ زنگ مرض لاعلاج کے درجے میں ہوتا ہے۔ شیخ نجدی شیطان لعین کی لاکھوں سال کی عبادت برباد ہوگئی۔ طوق لعنت ہمیشہ کیلئے گلے کا ہار بن گیا۔ خاصان خدا کی ایک نگاہ کرم ایک آن میں زنگی دلوں کو صاف کر دیتی ہے اور چمکا دیتی ہے۔ سیدنا حضور پیر پیراں، میر میراں غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظر کیمیا اثر نے چور کو ابدال بنا دیا۔

جس نے ڈوبی ناؤ کو پیدا کیا
چور کو ابدال دم میں کر دیا (شجرات قدیری)

مسلسل گناہ بغیر توبہ کی وجہ سے جب دل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور دل کے نور کو یہ سیاہی ڈھانپ لیتی ہے تو پھر کوئی اچھی بات سجھائی نہیں دیتی اور نہ ہی اچھی باتوں کو اسکا دل قبول کرتا ہے۔ اور دل سے شفقت و رحمت اور الفت و محبت رخصت ہو جاتی ہے نہ وہ اپنوں کے کام آتا ہے اور نہ غیروں کے۔ گناہوں کی ظلمت کی وجہ سے گناہوں کے ارتکاب پر جری و دلیر ہو جاتا ہے۔ اس وقت کسی کامل کی نگاہ دل کی سیاہی کو دور کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عرب جیسے زنگیلے علاقے میں اپنے پیارے اور آخری نبی ﷺ کو بھیجا تاکہ وہ ان کے زنگی دلوں کی صفائی فرمائیں۔

انہیں کے ہدم سے اجالا جہاں میں
وہ نور خدا کی ضیاء بن کے آئے
کیا صیقل انوار حق سے دلوں کو
وہ زندگی دلوں کی جلا بن کے آئے (بانی)

(۲۲۹۰) "غرغرہ" نزع کی حالت کو کہتے ہیں موت کے فرشتے نظر آجائیں۔ اس وقت کفر سے توبہ قبول نہیں کیوں کہ ایمان کیلئے ایمان بالغیب ہونا ضروری ہے اور اب غیب مشاہدے میں آگیا۔ دیکھ کر ایمان لا رہا ہے یہ توبہ قبول نہیں یہ ایمان قبول نہیں۔ ڈوبتے وقت فرعون کی توبہ بھی قبول نہ ہوئی مگر گنہگار بندہ اس وقت بھی اگر اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو قبول ہے۔ ملک الموت ہر مرنے والے کو نظر آتے ہیں خواہ مومن ہو یا کافر۔ روح کا نکلنا پاؤں کی طرف سے شروع ہوتا ہے اور بندے کی اس حالت میں زبان و دل کام کرتے ہیں اور وہ گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔ کہا سنا معاف کرا لیتے ہیں کوئی وصیت کرنا ہو تو کر لیں۔ غرغرہ کے وقت گناہوں سے توبہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ گزشتہ گناہوں پر نادم و شرمسار ہو جائے اب آئندہ کیلئے گناہ نہ کرنے کا عہد و پیمان بے سود ہے کہ اب تو سامان سفر باندھ چکا ہے۔ گناہ کا وقت ہی کہاں ملے گا۔ اب تو گناہوں پر نادم ہونا ہی توبہ ہے اور یہ توبہ مقبول ہے۔ اللہ تعالیٰ غفار ہے۔

(۲۲۹۱) ابلیس کا بہکانا یہ ہے کہ وہ عقائد حقہ اعمال صالحہ سے دور کر دیتا ہے اور اسکی سدا یہ کوشش رہتی ہے کہ خوش عقیدہ بد عقیدہ ہو جائیں اور خوش عمل بد عمل ہو جائیں۔ شیطان کی انتھک کوشش ہوتی ہے کہ وہ مومن کو بے ایمان یا پھر صالح کو بد کردار بنا دے اور کم از کم نیکی سے روک دے اور شیطان کے بہکانے کا آخری درجہ یہ ہے کہ بڑی نیکی سے روک کر چھوٹی نیکی میں مبتلا کر دیگا۔ ابلیس کی یہ کوشش بندے کے مرتے دم تک رہتی ہے۔ زندگی کے اختتام کیساتھ اسکا یہ

أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيْهِ

ایک اُن دونوں میں کا کوشاں تھا عبادت میں اور دوسرا، کہتے ہیں گنہگار تھا تو عبادت میں کوشاں کہنے والا کہنے لگا کہ باز آجا اُس سے جسمیں تو پھنسا ہوا ہے

فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ

تو وہ گنہگار کہتا ہے کہ تو چھوڑ دے مجھ کو میرے مالک کے رحم وکرم پر یہانتک کہ پایا عبادت میں کوشاں رہنے والے نے اُس گنہگار کو ایک دن ایسے گناہ پر

اِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا

جسکو اُس نے بہت ہی بڑا پاپ جانا تو کہا باز آجا تو گنہگار نے کہا کہ چھوڑ دے تو مجھ کو میرے مالک کے رحم وکرم پر اور کیا تو بھیجا گیا ہے مجھ پر داروغہ بنا کر؟

فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا

تو کہا اُس عبادت میں کوشاں رہنے والے نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں بخشے گا اللہ تجھ کو کبھی اور نہ داخل فرمائیگا تجھ کو جنت میں۔ تو بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کی طرف

مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ

فرشتہ تو قبض کیا فرشتے نے اُن دونوں کی روحوں کو پھر جمع کیا اُن دونوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے گنہگار سے کہ داخل ہو جا جنت میں

بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْآخَرِ أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ

میری رحمت سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے سے جو عبادت میں کوشاں تھا کہ کیا روک سکتا ہے تو میرے بندے پر میری رحمت کو تو کہا اُس نے

لَا يَارَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَد)

نہیں اے مالک! فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لیجاؤ فرشتو اس کو آگ میں۔

(۲۲۹۵) حدیث شریف: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

کہ تلاوت فرمارہے ہیں پیارے رسول "اے میرے غلامو! جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی، نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ تعالیٰ کی،

हिदायत, मैं हिदायत अता फरमाऊँगा तुमको और तुम सब फ़क़ीर हो सिवाये उसके जिसे मैं ग़नी फ़रमा दूँ तो मांगो तुम मुझसे मैं रोज़ी अता फरमाऊँगा तुमको और तुम सब गुनाहगार हो सिवाये उसके जिसे मैं बचाये रखूँ फिर जो जान ले तुममें से कि बेशक मैं क़ादिर हूँ मग़फ़रत पर फिर माफ़ी मांगे मुझसे तो मैं माफ़ फरमा दूँगा उसको और परवाह भी न फरमाऊँगा और अगर तुम्हारे अगले और तुम्हारे पिछले और तुम्हारे ज़िंदा और तुम्हारे मुर्दे और तुम्हारे हरे भरे और तुम्हारे सूखे साखे कि जमा हो जायें मेरे बंदो में से सबसे बड़े मुत्तक़ी बंदे के दिल पर तो नहीं बढ़ायेगी यह नेकी मेरे मुल्क में मच्छर के पर की बराबर और अगर तुम्हारे अगले और तुम्हारे पिछले और तुम्हारे जिंदा और तुम्हारे मुर्दे और तुम्हारे हरे भरे और तुम्हारे सूखे साखे जमा हो जायें मेरे बंदों में से सबसे बदबख़्त बंदे के दिल पर तो नहीं कम करेंगे यह गुनाह मेरे मुल्क से मच्छर के पर की बराबर और अगर तुम्हारे अगले और तुम्हारे पिछले और तुम्हारे जिंदा और तुम्हारे मुर्दे और तुम्हारे हरे भरे और तुम्हारे सूखे साखे जमा हो जायें एक मैदान में फिर मांगे हर शख़्स तुममें से वो कि पहुंची उसकी आरज़ूयें तो अता फ़रमाऊँगा मैं हर मांगने वाले को तुममें से, नहीं कम करेगा यह मेरे मुल्क से मगर जैसा कि अगर बेशक तुममें का गुज़रे समुन्दर से तो डुबो दे उस समुन्दर में रुई फिर उठा ले उसको, यह इसलिये कि बेशक मैं दाता हूँ बहुत अता फ़रमाने वाला हूँ, करता हूँ जो चाहता

کاروبار بھی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر اب قبر میں ظاہر ہو کر سوالات قبر کے جوابات میں بہکانے کی کوشش کرتا ہے اسی لئے بعد دفن مردے کو تلقین کا حکم ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بعد دفن میت کیلئے شیطان سے حفاظت کیلئے دعا فرمائی۔ اسی لئے بزرگوں کا طریقہ ہے کہ قبر پر بعد دفن اذان کہلواتے ہیں۔ سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "بعد دفن قبر پر اذان دینا ہمارے بزرگوں کا طریقہ ہے" (ملفوظات عزیزی)

اذاں قبر پر ہے بزرگوں کی سنت
نہ کرنا بزرگوں کی سنت کا انکار (یاحبیب)

تلقین واذان قبر کے بارے میں دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "قبر پر اذان کا ثبوت" اور مداری شریف میں دیکھئے باب التلقین و اذان القبر۔ بندہ مومن کسی بھی حال میں خود کو شیطان سے محفوظ نہ جانے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا رہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے کہ خود بھی معصوم اور جگہ بھی محفوظ مگر پھر بھی شیطان نے وہاں اپنا کام دکھا دیا۔ ہم تو نہ معصوم ہیں اور یہ دنیا نہ محفوظ جگہ ہے پھر ہم کس طرح شیطان سے بے فکر ہو کر بیٹھے رہیں۔ جان نکلتے نکلتے بھی بندہ مومن اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیگا وہ بڑا غفور ورحیم ہے۔ جب تک دھرتی کے سینے پر ایک بھی انسان ہے اور اسکے جسم میں روح ہے اس وقت تک ابلیس زندہ ہے اسکا کاروبار بھی زندہ ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کیلئے اپنا مشن زندہ رکھنے کے لئے بارگاہ ایزدی سے زندگی مانگ لی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کیلئے زندگی عطا فرما دی ہے دیکھئے بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۵۶، صفحہ ۶۱۸، صفحہ ۱۱۲۲۔ اب یہ بکواس کہ فلاں ملاجی نے ابلیس کا سر کاٹ کے رکھ دیا اور ابلیس کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اسے ملاجی کی ہمت قرار دینا کھلی بے دینی ہے اور اس سے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ابلیس کو قیامت تک کے لئے زندگی کا لائسنس دے اور ملاجی اس لائسنس کو کینسل کر کے ابلیس کا سر کاٹ کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیں۔ مسلمان اس کفری بکواس سے خود کو محفوظ رکھیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ شیخ نجدی ابلیس کو کہتے ہیں۔

(۲۲۹۲) آسمان میں بہت سے دروازے ہیں فرشتوں کے آنے جانے کیلئے، رزق اترنے کیلئے، بندوں کے اعمال چڑھنے کیلئے۔ انہیں میں سے ایک دروازۂ توبہ ہے جس سے بندہ تائب کی توبہ دربار الٰہی میں پیش ہوتی ہے۔ یہ دروازۂ توبہ مدینہ منورہ سے جانب مغرب آسمان میں واقع ہے اسکی چوڑائی تو حدیث میں موجود ہے لمبائی اونچائی کتنی ہے اللہ تعالیٰ و رسوله الاعلیٰ اعلم۔ آسمانوں میں دروازے ہیں اسکا ثبوت قرآن کریم میں موجود ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور کھولا جائیگا آسمان تو ہو جائینگے اس میں دروازے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۸۴) توبہ کا یہ دروازہ قیامت کے قریب بند ہو جائیگا اور دروازۂ توبہ بند ہو جانے کے بعد کسی بے ایمان کا ایمان قبول کرنا قابل قبول اور لائق اعتبار نہ ہوگا۔

(۲۲۹۳) ہجرت کے معانی ہیں چھوڑنا اور منتقل ہونا اور اس حدیث شریف میں کفر چھوڑ کر ایمان کی طرف، دور شرک سے دور اسلام کی طرف، گناہوں سے توبہ کی طرف غفلت سے ذکر وفکر کی طرف، کفران سے غفران کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔ یہ مذکورہ ہجرتیں قرب قیامت تک ہوتی رہیں گی۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت ختم ہو چکی ہے پیارے نبی ﷺ نے فتح مکہ شریف کے موقع پر ارشاد فرمایا "آج کے بعد ہجرت نہیں" اور سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "خاتم المہاجرین" قرار دیا گیا یعنی مکہ مکرمہ سے آخری ہجرت فرمانے والے۔ اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ نہ زمین گھومتی ہے اور نہ آسمان گھومتا ہے بلکہ چاند، سورج تارے آسمان میں تیر رہے ہیں۔ جیسے سمندر میں کشتیاں تیرتی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور وہی ہے جس نے پیدا فرمایا رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو سب ایک دائرے میں تیر رہے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۷۴) جو اللہ تعالیٰ انہیں مشرق سے مغرب تک تیرانے پر قادر ہے وہ انہیں مغرب سے مشرق کی طرف تیرانے پر بھی قادر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی خداداد قوت وقدرت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے مقام صہبا میں ڈوبے ہوئے سورج کو مغرب سے نکالا۔

مظہر قدرت رحمٰن مدینے والے
دونوں عالم کے ہیں سلطان مدینے والے (یانبی)

(۲۲۹۴) ان دونوں بنی اسرائیلیوں میں یہ دوستی بر بنائے کاروبار یا

رشتہ داری تھی، تقویٰ وطہارت کی بنا پر نہ تھی۔ کہ متقی وفاسق میں نہیں بٹتی۔ پیارے نبی ﷺ نے اس نمائشی عبادت گزار کو "عبادت میں کوشش کرنے والا" فرمایا عابد وصالح نہ فرمایا کیونکہ اسکے اعمال کو ریا کی دیمک نے چاٹ لیا اور گنہگار تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا امیدوار تھا۔ رحمت غفار سے نا امید و مایوس نہ تھا۔ اس ریا کار عبادت گزار نے اپنے نمائشی اعمال پر غرور وتکبر کیا اور اپنے گنہگار دوست کو حقیر وذلیل جانا اور لوگوں میں اسکی بدنامی کا سامان مہیا کیا۔ انجام کار یہ نمائشی عبادت گزار مستحق نار ہوا اور گنہگار، مستحق مغفرت غفار ہوا۔ آج کل دعوت وتبلیغ کے نام پر جو گروپس اور ٹولیاں و جماعتیں گلی گلی ماری ماری پھر رہی ہیں انہیں بھی اپنی نمازوں اور عمل پر بڑا بھاری غرور ہے اور کبر ونخوت کے پتلے نظر آتے ہیں اور ان نادانوں کو عام طور پر یہ کہتے ہوئے سنا جاتا ہے کہ علماء نے کیا کیا ہے کام تو ہم کر رہے ہیں۔ حضرات علماء کرام کی تذلیل وتوہین کا ٹھیکہ انکے پاس ہے انہیں اپنے نمائشی اعمال پر اور ظاہری ٹیپ ٹاپ پر بڑا گھمنڈ ہے وہ اس حدیث شریف کے آئینے میں اپنی تصویر دیکھیں۔ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے اور آج کل ہر جاہل اپنے آپ کو مبلغ کہہ کر دن رات بھاشن دیتا ہے اور الم غلم بکتا ہے کفریات بکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں دین کی بڑی خدمت کر رہا ہوں اسے یہ نہیں معلوم کہ اگر تیر نشانے پر بھی بیٹھ جائے تب بھی حرام ہے اور اگر تیر نشانے پر نہ بیٹھے اور زبان سے کلمہ کفر صادر ہو تو ایمان بھی گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی گنہگار مسلمان کو دوزخی اور جہنمی قرار نہیں دینا چاہیے کہ تیری مغفرت نہ ہوگی اور تو بخشا نہ جائے گا، تو ہمیشہ جہنم ہی میں رہیگا کیونکہ یہ رحمت خداوندی کو چیلنج ہے اور اس سے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اے میرے غلامو! جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ کی، بیشک اللہ معاف فرمادیتا ہے تمام گناہوں کو، بیشک وہی بہت بخشنے والا ہے بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۰) کسی گنہگار کیلئے دائمی جہنمی ہونے کا فیصلہ کرنا بڑی کافرانہ جسارت ہے کیونکہ مغفرت یا عذاب اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے کوئی گنہگار دائمی جہنمی نہیں ہے۔ اس متکبر عبادت گزار نے اپنے زعم باطل میں اس گنہگار کو یہ طعنہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا اور مجھے ضرور بخشے گا کہ میں نکوکار ہوں اور تو بدکار ہے۔ اس نمائشی عبادت گزار کے دو جرم ہوئے کہ اس نے اپنے بارے میں غرور وتکبر کیا اور دوسرے گنہگار کو اللہ تعالیٰ کی بخشش سے محروم ابدی قرار دیا۔ فرشتوں نے جب روح قبض کی تو گنہگار تو ندامت کی سوغات لیکر گیا اور یہ نمائشی عبادت گزار غرور و گھمنڈ کی بارات لیکر گیا۔ مغفرت غفار کا امیدوار گنہگار تو مستحق فصل بہار ہوگیا اور یہ گھمنڈی مستحق نار ہوگیا۔ گنہگار اگر توبہ کرکے مرجائے تو مستحق فصل بہار ہوگیا اور یہ گھمنڈی مستحق نار ہوگیا۔ گنہگار اگر توبہ کرکے مرجائے تو جنت کا مستحق ہے۔ اور اگر بغیر توبہ کئے بھی مرجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے یا پیارے نبی ﷺ کی شفاعت سے معاف فرمادیگا۔ جنت میں داخلہ بنا اعمال صالحہ کے ہوسکتا ہے جیسے مسلمانوں کے بچے یا دیوانے کہ جنتی ہیں کہ بنا عمل جنت میں جائینگے۔ مگر جہنم میں داخلہ بغیر جرم و گناہ کے نہ ہوگا۔ اسی لئے کفار دیوانے اور کفار کی نا سمجھ اولاد جہنمی نہیں ہے۔ یہ گھمنڈی کافر نہ تھا اسلئے کچھ وقت کیلئے اسے جہنم میں ٹھہراؤ تاکہ غرور وتکبر کا تمام نزلہ زکام جھڑ جائے۔ خاصان خدا فرماتے ہیں کہ وہ گناہ جو بندے میں ندامت وعجز پیدا کردے اس عبادت سے بہتر ہے جو عابد میں غرور وتکبر پیدا کرے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی خطاء اجتہادی پر رونا نادم ہونا شیطان کی لاکھوں سال کی عبادت سے افضل ہے۔ حضرت آدم نادم وتائب ہوئے، خلافت کے تاج سے نواز دیئے گئے۔ یہ عبادت پر ساری اکڑفوں دھری کی دھری رہ گئی، گلے میں لعنت کا طوق پڑ گیا اور لاحول سے سواگت ہونے لگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بندوں سے اللہ تعالیٰ مرتے ہی کلام فرماتا ہے اور یہ بھی بڑی نعمت وسعادت ہے۔ ریاکار عبادت گزار نے اپنے گھمنڈی ہونے کا اعتراف کیا مگر یہ اقرار مفید نہیں کیونکہ اس کی جگہ دنیا تھی عالم برزخ نہیں۔ اب چڑیاں کھیت چگ گئیں۔ اب اقرار جرم مفید نہ ہوا اور سزا دی گئی۔

(۲۲۹۵) پیارے نبی ﷺ نے اپنے تمام وفاداروں جاں نثاروں کو اپنا بندہ فرمایا ہے۔ یہاں بندہ بمعنی غلام وخادم ہے۔ عبد کی نسبت غیر خدا کی طرف کرنا جائز ہے اور جب لفظ عبد کی نسبت غیر خدا کی

طرف ہوگی تو عبد بمعنی عابد وعبادت گزار نہ ہوگا بلکہ غلام وخادم کے معنی میں ہوگا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پیارے نبی ﷺ کا عبد وخادم ہوں۔ صاحب درمختار کے شیخ کا اسم گرامی "عبدالنبی" ہے۔ عبدالرسول، عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے۔ قرآن کریم میں لفظ عباد غلاموں کے معنی میں آیا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نکاح کردو تم غیر شادی شدہ کا جو تم میں سے ہیں اور صالحین کا غلاموں میں سے اپنے اور کنیزوں کا اپنی اگر ہوں گے وہ فقیر غنی بنا دیگا انکو اللہ فضل سے اپنے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴۷) اللہ تعالیٰ کافروں کے گناہ کفر سے توبہ کرنے کے بعد بخشتا ہے اور مومنوں کے گناہ توبہ کے بعد بھی بخشتا ہے اور اگر چاہے تو بنا توبہ کے بھی بخش دے۔ یہ اسکی شان بے نیازی ہے اور شان بے پرواہی ہے۔ گناہ کبیرہ، حقوق اللہ، حقوق العباد بھی لائق بخشش ہیں سوائے کفر کے کہ وہ بنا توبہ معاف نہ ہوگا۔ کافر کو کفر سے مشرک کو شرک سے منافق کو نفاق سے، مرتد کو ارتداد سے، بدعقیدہ کو بدعقیدگی کی توبہ لازم ہے۔ بنا توبہ مغفرت سے محروم ہی رہے گا۔

(۲۲۹۶) یہ عربی زبان کا شعر امیہ ابن ابی الصلت شاعر کا ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت کے شعراء میں سے تھا مگر اسکے اشعار میں بڑے حقائق اور حکمتیں ہوتی تھیں۔ پیارے نبی ﷺ اسکے اشعار سماعت بھی فرمایا کرتے تھے اور خود بھی پڑھتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ شعر کو بطور دعاء پڑھا۔ اچھے اشعار سننا پڑھنا سنت ہیں اور منظوم دعاء بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جہاں شعر گوئی کی مذمت وارد ہے وہاں شعر سے مراد جھوٹ اور من گھڑت کلام ہے۔ اسی کے بارے میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں سکھائی ہم نے انکو شعر گوئی اور نہیں مناسب ہے ان کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۸۶)۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اللہ تعالیٰ نے حضور انور سید عالم ﷺ کو ملکہ شعر گوئی عطا نہ فرمایا۔ یہ قرآن کریم تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے۔ خواہ موزوں ہوں یا غیر موزوں اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے کہ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم اولین وآخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشف حقائق ہوتا ہے۔ اور آپکی معلومات واقعی ونفس الامری ہیں۔ کذب کا شائبہ نہیں جو حقیقت میں جہل ہے۔ وہ آپکی شان کے لائق نہیں اور آپکا دامن تقدس اس سے پاک ہے۔ اس میں شعر بمعنی کلام موزوں کے جاننے اور اسکے صحیح وسقیم جید وردی کو پہچاننے کی نفی نہیں ہے۔ علم حضور انور ﷺ میں طعن کرنے کرنے والوں کیلئے یہ آیت کریمہ کسی طرح سند نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کو علوم کائنات عطا فرمائے۔ اسکے انکار میں اس آیت کریمہ کو پیش کرنا محض غلط و باطل ہے۔ شان نزول۔ کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد شاعر ہیں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن کریم وہ شعر ہے۔ اس سے انکی مراد یہ تھی کہ معاذ اللہ تعالیٰ یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں انکا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ۔ بلکہ گڑھ لیا ہے اسکو بلکہ یہ شاعر ہیں (بصیرۃ الایمان پارہ ۱۷) کفار کے اس مقولے کا اس آیت کریمہ میں رد بلیغ فرمایا گیا ہے۔ کہ ہم نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو ایسی باطل ولغو گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی اکاذیب کا مجموعہ نہیں ہے۔ کفار قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظم وعروض سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے۔ اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اسپر اعتراض کیا جاسکے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (تفسیر مدارک وجمل وروح البیان شریف) اور سیدنا حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کریمہ کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی سے معمہ واجمال کیساتھ خطاب نہیں فرمایا۔ جس میں مقصد ومراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو۔ بلکہ صاف وصریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجابات اٹھ جائیں۔ اور علوم روشن ہوجائیں کیونکہ شعر رمز واجمال کا محل ہوتا ہے۔ اسلئے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمادیا۔ کہاں صاف وصریح حق وہدایت اور وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا لغو وباطل جھوٹا کلام کاذب (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر) اہل عرب کے محاورے میں جھوٹے مگر دلفریب کلام وخیالات کو شعر کہا جاتا تھا یعنی ناول کو شعر اور ناول نگار کو شاعر کہا جاتا تھا۔ ناول ایسے مضمون کو کہتے ہیں کہ حقیقت کچھ بھی نہ ہو مگر مضمون دلفریب ہو۔

إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَلَا يُبَالِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

بیشک اللہ معاف فرمادیتا ہے تمام گناہوں کو بیشک وہی بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے" اور بے پرواہ بھی نہ فرمائیگا۔

(۲۲۹۶) حدیث شریف: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک کے بارے میں "جو بچتے رہے کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے

إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مگر چھوٹے گناہ" فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر تو بخشے اے اللہ تعالیٰ تو بخشدے بڑے بڑے گناہ اور کونسا بندہ ہے تیرا نہیں کئے جس نے گناہ صغیرہ۔

(۲۲۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضُلَّالٌ إِلَّا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے

مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي

اسکے جسے میں ہدایت عطا فرماؤں، تو مانگو تم مجھ سے ہدایت میں ہدایت عطا فرماؤنگا تمکو اور تم سب فقیر ہو سوائے اسکے جسے میں غنی فرمادوں تو مانگو تم مجھ سے

أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ إِنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ

میں روزی عطا فرماؤں گا تمکو اور تم سب گنہگار ہو سوائے اسکے جسے میں بچائے رکھوں پھر جو جان لے تم میں سے کہ بیشک میں قادر ہوں مغفرت پر

فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ

پھر معافی مانگے مجھ سے تو میں معاف فرمادوں گا اسکو اور پرواہ بھی نہ فرماؤں گا اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مُردے

وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ

اور تمہارے ہرے بھرے اور تمہارے سوکھے ساکھے جمع کر ہوجائیں میرے بندوں میں سے سب سے بڑے متقی بندے کے دل پر تو نہیں بڑھا ئے گی

ذٰلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُم وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ

یہ نیکی میرے ملک میں مچھر کے پر کی برابر اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مُردے اور تمہارے ہرے بھرے

हूँ, मेरी अता सिर्फ़ फ़रमा देना है, मेरा अज़ाब सिर्फ़ फ़रमा देना है बस मेरा हुक्म किसी भी चीज के बारे में जब मैं चाहता हूँ यह कि फ़रमा देता हूँ उससे हो जा तो हो जाती है वो।

2298 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक प्यारे नबी ने तिलावत फ़रमाया "वो ऐहल है कि डरा जाये उससे और ऐहल है इसका कि मग़फ़रत दे" फ़रमाया प्यारे नबी ने कि फ़रमाया तुम्हारे मालिक ने कि मैं इस लायक़ हूँ कि मुझसे डरा जाये और मैं इस लायक़ हूँ कि बख़्श दूँ उसको।

2299 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गिन लेते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को एक मजलिस में कि फरमाते थे "रब्बिग फिरली वतुब अलय्या इन्नका अन्तत तव्वाबुल ग़फ़ूर" सौ मर्तबा।

2300 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स पढ़ा करे 'अस्तग़फ़िरुल लहाल्लज़ी लाइलाहा इल्ला हुवल हय्युल कय्यूमु वअतुबो इलैहि" तो बख़्शिश फ़रमा दी जायेगी उसकी और अगरचे हो वो भागा हुआ जिहाद से।

2301 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खुशी है उसके लिये जो पाये अपने नामा ए आमाल में इस्तग़फ़ार कसरत से।

یعنی قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ حضور انور ﷺ نہ تو ناول نگار (شاعر) ہیں اور نہ قرآن کریم ناول ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور انور ﷺ ناول کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ جیسے ایک باپ کہتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کو گالیاں نہ سکھائیں اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ میں نے بیٹے کو گالیاں دینے کا عادی نہ بنایا۔ نہ یہ کہ بیٹے کو گالی اور غیر گالی کا علم نہیں اور وہ گالی کو پہچانتا نہیں۔ لہٰذا اس آیت کریمہ سے حضور انور ﷺ کے علم پاک کی کمی ثابت نہیں ہوتی۔ بس یہ ہے کہ ناول نگاری (شعر گوئی) آپ کی شایان شان نہیں ہے۔ نہ یہ کہ شعر کا جاننا۔ علم شعر جاننا نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ جسے کفار مکہ ناول و شعر کہتے ہیں وہ تو قرآن کریم اور نصیحت و موعظت ہے۔ کفار کی شعر سے مراد نظم یا قصیدہ نہ تھی کیونکہ قرآن کریم میں کوئی نظم و قصیدہ ہے ہی نہیں کہ وہ اسے شعر کہہ سکتے تھے بلکہ ان کی مراد شعر سے دلفریب جھوٹی کہانیاں تھیں۔ قرآن کریم میں بعض جگہ وزن شعری ہے مگر وہ محض اتفاقی ہے۔ کہیں حضور انور ﷺ کے کلام میں وزن و قافیہ ہے مگر وہ بھی بے ارادہ ہے۔ اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ ملکہ کی نفی ہے علم کی نفی نہیں ہے۔ قرآن کریم میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ حقائق واقعہ ہیں کوئی شاعرانہ تخیلات واکاذیب جھوٹ کا پلندہ نہیں ہے۔ یہ قرآن کریم رشد و ہدایت کا پیغام ہے کسی جھری وجی کا دیوان نہیں ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۸۷/۱۰۸۸)

عربی شاعر نے جو بات اپنے شعر میں کہی ہے وہ وہی ہے جس کی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جو بچتے رہے کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے مگر چھوٹے چھوٹے گناہ بیشک مالک آپکا خوب وسعت رکھنے والا ہے مغفرت کی۔ اور وہ خوب جاننے والا ہے تم کو۔ جب پیدا فرمایا اس نے تم کو زمین سے اور جب تم بصورت حمل پیٹوں میں تھے ماؤں کے اپنے۔ تو نہ پاکیزگی بیان کرو تم اپنے آپکی وہ خوب جاننے والا ہے اسکو جو متقی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۱۸) حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جن گناہوں پر حد شرعی مقرر ہے وہ کبیرہ گناہ ہیں۔ اور جن گناہوں پر کوئی وعید نازل ہوئی وہ فاحشہ ہے اور جن گناہوں پر ان دونوں میں سے کچھ نہیں وارد ہوا صرف لعنت ہے وہ لمم یعنی گناہ صغیرہ ہے۔

(۲۲۹۷) اس حدیث شریف میں ہرے بھرے سے مراد جوان، تندرست اور علماء مراد ہیں اور سوکھے ساکھے سے بوڑھے، بیمار و کمزور اور جہلاء مراد ہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ بندے کو ہدایت کی دعاء مانگنی چاہیے جیسا کہ نماز کی ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ چلا تار وہمکو راہ سیدھی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸) حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام نے بھی اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت لی ہے مگر یہ حضرات بحکم الٰہی ہمیں دولت ہدایت سے مالا مال کرتے ہیں سورج نے نور اللہ تعالیٰ ہی سے لیا ہے مگر تمام زمین کو نور دیتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور بیشک آپ ضرور ہدایت فرماتے ہیں سیدھے راستے کی طرف (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۰۴) یہ مذکورہ حدیث قدسی ان آیات کریمہ کی شرح ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اسکی مہربانی تو ضرور ہو جاتے تم گھاٹے والوں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اسکی رحمت تو نہ پاکیزہ ہوتا تم میں سے کوئی کبھی اور اللہ پاکیزہ بنا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۲) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو غنی بنادیا ہے اور ایسا غنی بنادیا ہے کہ وہ باذن پروردگار دوسروں کو بھی غنی بنا دیتے ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں برا لگا انہیں مگر یہ کہ غنی کر دیا ان کو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۶۶) جو پیارے نبی ﷺ کو مفلس و قلاش کہے وہ بے ادب بے نصیب ہے اور جو توہین کے ارادے سے کہے تو کافر ہے۔ ایک نادان نے لکھا ہے کہ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں لیکن ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور پایا آپکو عیالدار تو مالدار فرما دیا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۳۶)۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کو عیالدار پایا تو غنی کر دیا (بخاری شریف کتاب التفسیر) تاکہ آپ اپنی ساری عیال کو پرورش فرمائیں سارا جہان حضور انور ﷺ کی عیال ہے حضور انور ﷺ کے دروازے سے پل رہی ہے۔ جماعت انبیاء میں چار نبی تو تونگر

وَيَابِسَكُمْ وَجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ

اور تمہارے سوکھے ساکھے جمع ہوجائیں میرے بندوں میں سے سب سے بدبخت بندے کے دل پر تو نہیں کم کریں گے یہ گناہ میرے ملک سے

جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ

مچھر کے پر کی برابر اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مُردے اور تمہارے ہرے بھرے اور تمہارے سوکھے ساکھے

اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ

جمع ہوجائیں ایک میدان میں پھر مانگے ہر شخص تم میں سے وہ کہ پہونچیں انکی آرزوئیں تو عطا فرماؤں گا میں ہر مانگنے والے کو تم میں سے،

مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ

نہیں کم کریگا یہ میرے ملک سے مگر جیسا کہ اگر بیشک کوئی تم میں کا گزرے سمندر سے تو ڈبودے اُس سمندر میں سوئی پھر اُٹھالے اسکو یہ

بِاَنِّیْ جَوَّادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِیْ كَلَامٌ وَّعَذَابِیْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ

اسلئے کہ بیشک میں داتا ہوں بہت عطا فرمانے والا ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا صرف فرمادینا ہے میرا عذاب صرف فرمادینا ہے بس میرا حکم

لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

کسی بھی چیز کے بارے میں جب میں چاہتا ہوں یہ کہ فرمادیتا ہوں اُس سے ہوجا تو ہوجاتی ہے وہ۔

(۲۲۹۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَرَأَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک پیارے نبی نے تلاوت فرمایا "وہ اہل ہے کہ ڈرا جائے اس سے اور اہل ہے اسکا کہ مغفرت دے"

قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِیْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

فرمایا پیارے نبی نے کہ فرمایا تمہارے مالک نے کہ میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میں اس لائق ہوں کہ بخشدوں اسکو۔

(۲۲۹۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَجْلِسِ

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گن لیتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ ایک مجلس میں

2302 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे " या अल्लाह तआला बना दे मुझे उन लोगों में से कि जब नेकियाँ करें खुश हो जायें और जब बदियाँ करें तो माफ़ी मांग लें"।
2303 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला महब्बत फ़रमाता है उस बन्दा ए मोमिन से जो घिरा हुआ हो फितनों में, खूब तौबा करने वाला हो।
2304 हदीस शरीफ़:– हज़रते सौबान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल मुझे पसंद नहीं कि हो मेरे लिये तमाम दुनिया इस आयाते करीमा के बदले "आप फ़रमाइये ऐ मेरे गुलामो! जिन्होंने जुल्म किया है जानों पर अपनी, न मायूस हों रहमत से अल्लाह की, बेशक अल्लाह माफ़ फ़रमा देता है तमाम गुनाहों को? बेशक वही बहुत बख़्शने वाला बेइन्तेहा रहम वाला है" अर्ज़ किया एक शख़्स ने कि जो शिर्क करे? तो खामोशी इख़्तेयार फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने ख़बरदार! और जो शिर्क करे, तीन मर्तबा।
2305 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला जरुर मग़फ़िरत फ़रमायेगा अपने बंदे की जब तक न हाइल हो कोई अड़चन। हज़राते सहाबा ने अर्ज किया या रसूलल्लाह अड़चन क्या है? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कोई ज़ात मर जाये और वो शिर्क करने वाली हो।

گزرے ہیں سیدنا حضرت ابراہیم سیدنا حضرت داؤد سیدنا حضرت سلیمان سیدنا حضرت یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام باقی انبیاء کرام مساکین۔ چونکہ حضور انور ﷺ تمام انبیاء کرام کی صفات کے جامع ہیں لہٰذا آپ بظاہر مسکین تھے مگر آپ کی تونگری بے مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا غنی فرمایا آپ نے دوسروں کو بھی غنی بنادیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے ترجمہ۔ غنی فرمادیا انکو اللہ نے اور رسول نے اسکے اپنے فضل سے (بصیرۃ الایمان پارہ ۱۰) حضور انور ﷺ نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۰۸) مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں (طبرانی شریف) اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کریں (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۱) مجھے دو خزانے سرخ وسفید (سونا وچاندی) عطا فرمائے گئے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۲) حضور انور ﷺ جیسا غنی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ جسے اللہ تعالیٰ غنی فرمائے اسکے غنی ہونے کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کے بادشاہوں کو فقیر فرمایا یا یہ مطلب ہے کہ آپکو غناء نفس بخشا کہ آپکی وسعت نظر میں سونا بھی ٹھکری کی طرح بے قدر ہے۔ حضور انور ﷺ جس پر نظر کرم فرمائیں غنی بنادیں۔ حدیث شریف۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا غنا کثرت اسباب کا نام نہیں بلکہ نفس کے مستغنی ہونے کا نام غنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کو کسی شاہی خاندان یا مالدار گھرانے میں پیدا نہ فرمایا بلکہ مسکینوں اور مسکینی حالت میں پیدا فرمایا تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اسلام کا عروج مال یا حکومت کی وجہ سے ہوا ہے۔ پھر سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر، امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مالوں کے ذریعہ غنی فرمادیا۔ جیسے سعادت مند اولاد کی وجہ سے باپ غنی ہوجائے۔ لہٰذا درجہ و مقام حضور انور ﷺ ہی کا اعلیٰ و بالا ہے اور یہ تمام حضرات سعید و نیک بخت ہیں کہ انھیں خدمت کی سعادت ملی اور انھیں بھی غنا حضور انور ﷺ کیلئے ملا۔ مرید، شاگرد یا بیٹا پیر استاد ماں باپ کی خدمت کریں اور انکا مال اپنے بزرگوں کی خدمت پر خرچ کرنا یہ بڑی سعادت ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۵۵۰)۔

بندہ اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو زیادہ جانے خود کو اور اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں مانے، انشاء المولیٰ القدیر مغفرت سے سرفراز ہوگا۔ اس حدیث شریف میں مذکورہ تمام صورتیں فرضی ہیں جو صرف سمجھانے کیلئے ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ورنہ تمام فرشتے تمام انبیاء کرام اور بعض اولیاء عظام وہ ہیں جن سے کبھی گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتے۔ اس حدیث شریف کو عصمت انبیاء کے خلاف پیش کرنا نری جہالت خالص سفاہت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی وسعت وکثرت کا یہ عالم ہے کہ اگر سارے عالم کو عطا فرمائے تو سمندر میں سوئی ڈوب کر سمندر میں کچھ کم نہ کر سکے گی اسی طرح بندوں پر عطا کے بادل کتنے ہی کیوں نہ برسیں مگر اسکے خزانوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ایسا وسیع العطاء ہے کہ اسکی عطا مخلوق کے وہم وگمان سے وراء ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کسی کے دباؤ میں کچھ نہیں کرتا کیونکہ سب اسکے تابع ہیں وہ کسی کے تابع نہیں۔ البتہ جن خاصان خدا نے اپنی مرضی اللہ تعالیٰ کی مرضی میں گم کردی ہے تو انکا یہ منصب ومقام ہے کہ وہ جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور بلاشبہ عنقریب عطا فرمائیگا آپکو مالک آپکا تو آپ راضی ہو جائینگے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۴۶) حدیث شریف:۔ سبکے سب بندے تلاش کرتے ہیں میری خوشنودی اور میں تلاش فرماتا ہوں آپکی خوشنودی اے محمد (خصائص کبریٰ شریف) حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کی شفاعت فرماؤنگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے محمد اب راضی ہو میں کہوں گا میرے مالک میں راضی ہوں۔ (تفسیر روح البیان شریف)

طالب مرضی رب ہیں سب اور اب
طالب مرضیٔ مصطفےٰ ہوگیا (بانی)

"ہوجا" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ چیز فوراً معرض وجود میں آجاتی ہے ارادے کے سوا کسی عمل کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں۔ آریوں کا یہ اعتراض تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور لچر ہے کہ معدوم سے کہنا کہ 'ہوجا' یہ عقل کے خلاف ہے کہ معدوم سننے کے قابل نہیں پھر 'ہوجا' کس سے فرمایا جاتا ہے۔ تو ان کے عقل کے دیوالیوں کو اپنی اس بے عقلی پر دیوالی منانا چاہیے کہ یہاں "ہوجا" ارادہ فرمانے کے معنی میں ہے نہ کہ شئی معدوم کو مخاطب کرنے کیلئے۔ آریوں

يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ.(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کہ فرماتے تھے رب اغفرلی وتب علی انك انت التواب الغفور سو مرتبہ۔

(۲۳۰۰) حدیث شریف: مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص پڑھا کرے استغفر اللہ الذی لآالٰہ الاھو الحی القیوم واتوب الیہ

غُفِرَلَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تو بخشش فرمادی جائے گی اس کی اور اگرچہ ہو وہ بھاگا ہوا جہاد سے۔

(۲۳۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوشی ہے اس کیلئے جو پائے اپنے نامۂ اعمال میں

اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا.(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ)

استغفار کثرت سے۔

(۲۳۰۲) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ بنادے مجھے اُن لوگوں میں سے کہ جب نیکیاں کریں

اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا.(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

خوش ہوجائیں اور جب بدیاں کریں تو معافی مانگ لیں۔

(۲۳۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اُس بندۂ مومن سے

الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ.(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

جو گھرا ہوا ہو فتنوں میں، خوب توبہ کرنے والا ہو۔

2306 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मुलाकात करे अल्लाह तआला से कि न बराबर जानता हो उसके साथ किसी चीज़ को दुनिया में तो फिर हो उस पर पहाड़ों की बराबर गुनाह तो बख़्श देगा उसको अल्लाह तआला।

2307 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तौबा करने वाला गुनाह से उस शख्स की तरह है कि न था जिसका कोई गुनाह।

2308 हदीस शरीफ़:– पशेमानी तौबा है और तौबा करने वाला उस शख्स की तरह है कि नहीं था जिसका कोई गुनाह।

(129) यह बाब है अल्लाह तआला की वुसअते रहमत के बारे में

2309 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब फ़ैसला फ़रमाया अल्लाह तआला ने मख़लूक के पैदा फ़रमाने का तो लिखी एक तहरीर तो वो तहरीर अल्लाह तआला के पास उसके अर्श पर है कि बेशक मेरी रहमत सबकत ले गयी मेरे ग़ज़ब से और एक रिवायत में है कि ग़ालिब हो गयी।

2310 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला की सौ रहमतें हैं कि उतारी हैं उनमें से एक रहमत जिन्न और इंसान चौपायों और कीड़े मकोड़ों के दरमियान कि उसकी वजह से मेहरबानी करते हैं आपस में और रहम करते हैं आपस में और उसी एक

کا اعتراض عقل سے عاری ہونے کا ثبوت ہے۔

(۲۲۹۸) اللہ تعالیٰ کا ڈر یعنی اللہ تعالیٰ کی ہیبت تمام مخلوق کو ہے۔ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام، عام مومنین، خاص صالحین کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت بقدر قرب ہے۔ جس قدر اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی ہیبت زیادہ ہے مگر خوف عذاب صرف گنہگاروں کو ہے اور خوف عتاب کفار و مشرکین کو ہے۔ اس حدیث شریف میں خوف الٰہی کا ثبوت ہے۔ اور قرآن کریم میں جہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ اولیاء کرام کو خوف نہیں وہاں خوف عذاب کی نفی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ خبردار! بیشک اولیاء اللہ کے، نہ کوئی خوف ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہونگے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۰۱) خوف خدا بہت بڑی نیکی ہے جس سے بندہ مومن کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ بندہ مومن کا بڑے سے بڑا گناہ بھی خوف الٰہی کے سبب سے بخش دیا جائیگا۔

خوف خدا بچائے گا خوف و عذاب سے
رکھ دل میں خوف حق کا لے بندے غفلت کے دیکھ (انتخاب قدیری)

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا ایک عظیم الشان فائدہ یہ ہوگا۔

اس دل میں تو اغیار کا ڈر آ نہیں سکتا
جس دل میں مکیں خالق کونین کا ڈر ہے (بانی)

(۲۲۹۹) پیارے نبی ﷺ عام طور پر اپنی زبان پر مذکورہ دعاء کا ورد رکھتے تھے اور آپکا یہ عمل شریف تعلیم امت کیلئے تھا۔ ان کلمات کا پڑھنا بھی عبادت ہے۔ پیارے نبی ﷺ اعلیٰ درجے کے عابد ہیں۔

(۲۳۰۰) میدان جہاد سے کفار کے مقابلے میں بربنائے بزدلی بھاگ جانا بدترین گناہ کبیرہ ہے مگر اس استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس بدترین گناہ کبیرہ کو بھی معاف فرما دیگا۔ جیسے دواؤں کی جڑی بوٹیاں مختلف تاثیریں رکھتی ہیں، کوئی معمولی بیماری میں مفید کوئی سخت بیماری میں ایسے ہی روحانی بیماریوں کیلئے بھی دعاؤں کے الفاظ مختلف تاثیریں رکھتے ہیں۔ یہ استغفار بدترین گناہ کبیرہ کیلئے مفید ہے۔ مگر دواؤں کی یہ تاثیریں طبیب کو معلوم ہوتی ہیں اور دعاؤں کی یہ تاثیریں حبیب کو معلوم ہیں۔ دعاؤں کی تمام تاثیریں اسمیں جب توبہ سچی پکی ہو کہ وقت توبہ آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ ہو۔ گناہوں پر اڑے رہتے ہوئے منہ سے الفاظ دعاء بول دینا توبہ نہیں بلکہ توبہ کا مذاق ہے۔ جہاد سے بزدلی کی بنا پر بھاگنا گناہ کبیرہ ہے بعض مواقع پر میدان جہاد سے ہٹ جانا جائز ہے جبکہ کفار کی یلغار بسیار ہو اور شہر ہلاکت ہی ہو مگر اس صورت میں ڈٹے رہنا اور جان راہ حق میں دیدینا بہت بڑا کار ثواب ہے۔ اگرچہ میدان چھوڑ دینا بھی گناہ نہیں ہے اور کبھی میدان سے جانا جنگی چال بھی ہوتی ہے کہ یہاں سے ہٹ کر مضبوط مرکز پر پہونچیں پھر وہاں سے جم کر جنگ کی جائے یہ ہٹ جانا بھی ثواب ہے اور خواہ مخواہ جنگی مصلحت کے خلاف اپنی جان کو گنوا دینا اور میدان سے نہ ہٹنا گناہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو دکھائیگا انکو اس دن اپنی پیٹھوں کو مگر دکھانے کیلئے جنگی ہنر یا ملنے کیلئے اپنی جماعت سے تو لوٹا ہے وہ غضب میں اللہ کے اور ٹھکانہ اسکا جہنم ہے اور بری جگہ ہے واپسی کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۶) یہ استغفار سلسلہ عالیہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدہ احدیہ میں عام طور پر پڑھا جاتا ہے خصوصاً حلقۂ ذکر کے شروع میں۔

(۲۳۰۱) صبح و شام دن و رات مقبول استغفار کثرت سے پڑھتا ہو اور یہ استغفار اسکے نامہ اعمال میں لکھے جا چکے ہونگے۔ مقبول استغفار وہ ہے جو پوری لگن کامل تڑپ اور اخلاص سے پڑھا جائے۔

(۲۳۰۲) پیارے نبی ﷺ کا یہ استغفار بھی تعلیم امت کیلئے ہے کہ ہر امتی یہ دعا کرے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے اس جماعت مبارکہ میں سے بنادے جو اپنی نیکی پر اکڑتے اتراتے نہیں بلکہ توفیق خیر ملنے پر تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور گناہوں پر اڑے نہیں رہتے بلکہ دامن زندگی کے اس دھبے کو توبہ کے پانی سے دھو کر نیست و نابود کر دیتے ہیں۔ فخر و کبر کی خوشی گناہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جب کہا اس سے قوم نے اسکی مت اترا تو بیشک اللہ نہیں پسند فرماتا اترانے والوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۳۶) اور شکر کی خوشی ثواب و عبادت ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اللہ کے کرم سے اور اللہ کی رحمت سے تو اسی پر خوب خوشی منائیں وہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۰۰) اس آیت کریمہ میں شکر کی خوشی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسکی نعمت و رحمت پر شکر کے طور پر خوشی منائیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم اور رحمت عظمیٰ نعمت کبریٰ پیارے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی "عید میلاد النبی ﷺ" منانا۔

(۲۳۰۴) حدیث شریف: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا

مجھے پسند نہیں کہ ہو میرے لئے تمام دنیا اس آیت کریمہ کے بدلے" آپ فرمایئے اے میرے غلامو! جنہوں نے ظلم کیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ

رحمت سے اللہ کی بیشک اللہ معاف فرما دیتا ہے تمام گناہوں کو بیشک وہی بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے" عرض کیا ایک شخص نے کہ جو شرک کرے؟

فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی ﷺ نے پھر فرمایا پیارے نبی نے خبردار! اور جو شرک کرے، تین مرتبہ۔

(۲۳۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت فرمائے گا اپنے بندے کی جب تک نہ حائل ہو

الْحِجَابُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ۔(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ)

کوئی ازچن۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ازچن کیا ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کوئی ذات مرجائے اور وہ شرک کرنیوالی ہو۔

(۲۳۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَايَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے کہ نہ برابر جانتا ہو اسکے ساتھ کسی چیز کو دنیا میں

ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

تو پھر ہوں اس پر پہاڑوں کی برابر گناہ تو بخش دیگا اسکو اللہ تعالیٰ۔

(۲۳۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے توبہ کرنے والا گناہ سے اُس شخص کی طرح ہے کہ نہیں تھا جس کا کوئی گناہ۔

रहमत की वजह से महब्बत करते हैं जंगली जानवर अपने बच्चे पर और महफ़ूज़ रख छोड़ी है अल्लाह तआला ने निन्यानवे रहमतें कि रहम फरमायेगा उनके ज़रिये अपने बंदों पर क़यामत के दिन।

2311 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर जान लेता ईमान वाला कि कितना है अल्लाह तआला के पास अज़ाब तो नहीं उम्मीद रखता जन्नत की कोई, और अगर जान लेता बेईमान कि कितनी है अल्लाह तआला के पास रहमत तो नहीं नाउम्मीद होता जन्नत से कोई।

2312 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जन्नत ज़्यादा क़रीब है तुममें से हर एक से उसके जूते के तस्मे से भी और आग भी उसी तरह है।

2313 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कहा ऐसे शख़्स ने कि न की थी कोई नेकी कभी अपने घर वालों से और एक रिवायत में है कि ज्यादती की एक शख़्स ने अपनी जान पर फिर जब आई मौत उसको तो ताकीद की उसने अपने बेटों को कि जब वो मर जाये तो जला दो तुम उसको फिर उड़ादो उसकी आधी राख जंगल में और उसकी आधी राख दरिया में। तो अल्लाह तआला की कसम अगर तंगी फरमाई अल्लाह तआला ने उस पर तो ज़रुर अज़ाब देगा उसको ऐसा अज़ाब कि न अज़ाब देगा ऐसा किसी को तमाम जहानों में, फिर जब मर गया वो तो किया बेटों ने

(۲۳۰۳) توبہ بندۂ مومن کا ایسا کمال ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا زریں ذریعہ ہے اور یہ مقام محبوبیت گناہ کرنے سے نہیں بلکہ کثرت سے توبہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۲۳۰۴) اگر زندگی میں بندہ کفر و شرک سے بھی توبہ کرے مومن و مسلمان ہو جائے تو رحمت خداوندی اسے بھی مایوس نہ کریگی اور اسکا کفر و شرک بھی بخش دیا جائیگا۔ اور جو کفر پر مر گیا اسکی بخشش و مغفرت نہیں۔ مومن گنہگار اگر بنا توبہ کئے بھی مر جائے تب بھی بخشا جائیگا۔ سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ اسلام میں شرک، قتل، زنا یہ بہت بڑے گناہ ہیں اور میں نے قبول اسلام سے پہلے یہ تینوں پاپ کئے ہیں میری بخشش کیسے ہوگی؟ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیا اچھا عمل تو یہی ہیں کہ بدل دیگا اللہ گناہوں کو ان کے نیکیوں سے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانیوالا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۸۰) حضرت وحشی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مغفرت کی یہ شرطیں بہت سخت ہیں۔ توبہ، اعمال صالحہ وغیرہا مجھ سے کیسے ہونگے؟ تو یہ آیت کریمہ سنائی گئی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ نہیں معاف فرمائیگا یہ کہ کفر کیا جائے اسکے ساتھ اور معاف فرما دیگا اسکو جو اس سے کم ہے جس کیلئے چاہے گا اور جو کفر کریگا اللہ کیساتھ تو گمراہ ہو گیا ہے وہ دور والی گمراہی میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۶) حضرت وحشی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری اب بھی تسلی نہ ہوئی، نہ معلوم میری بخشش ہوئی یا نہیں ہوئی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو حدیث پاک میں مذکور ہے تو حضرت وحشی نے عرض کیا بس بس مجھے کافی ہے مجھے کافی ہے۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ بشارتیں صرف حضرت وحشی کیلئے ہیں؟ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میری تمام امت کیلئے ہیں (تفسیر معالم التنزیل شریف) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مضمون کے دو شعر بھی فرمائے ہیں۔

یا صاحب الذنب لا تقنطن	فان الاله رؤف روف
ولا ترحلن بلا عدة	فان الطریق مخوف مخوف

(ترجمہ) اے گنہگار! نا امید مت ہو اسلئے کہ معبود برحق بڑا مہربان ہے بڑا مہربان ہے اور نہ سفر کر بنا زاد سفر کے اسلئے کہ راہ سفر خوفناک ہے خوفناک ہے۔

(۲۳۰۵) اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہزاروں کفریات کا ارتکاب کرے بس شرک نہ کرے تو بخش دیا جائیگا بلکہ یہاں شرک سے مراد کفر ہے اور اس میں شرک بھی داخل ہے کہ یہ بھی کفر ہے کفر پر موت واقع ہو جانا رحمت الٰہی سے بڑی مضبوط آڑ ہے۔ کافر کی ہر توبہ موقوف رہتی ہے اگر ایمان لاکر مرے تو گزشتہ سب توبہ قبول ہو گئیں اور اگر کفر پر ہی مر گیا تو ساری توبہ بیکار گئیں کفار کی بعض دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ شیطان نے درازی عمر کی دعا مانگی قدرے ترمیم کے ساتھ قبول ہو گئی۔

(۲۳۰۶) اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مطلب دنیا سے جانا ہے نہ کہ قیامت میں اٹھنا۔ کیونکہ مرتے ہی تمام دنیا سے تمام دنیاوی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں اور بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے رہ جاتا ہے اسلئے موت کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمایا گیا۔ گناہوں کے کتنے ہی انبار ہوں اللہ تعالیٰ چاہے تو بنا سزا کے بخش دے یا کچھ سزا کے بعد۔ اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان رحمت کا بیان ہے نہ کہ بندوں کو گناہوں پر دلیر و جری کرنا۔

(۲۳۰۷) یہ توبہ کرنیوالا پکی پکی توبہ کرے جسمیں دعاء کے تمام شرائط موجود ہوں۔ اس توبہ کے بعد گناہ پر مطلقاً پکڑ نہ ہوگی بلکہ بعض صورتوں میں تو گناہ نیکیوں سے بدل جائیگے۔ سیدتنا حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا حضرت سفیان ثوری اور سیدنا حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کرتی تھیں کہ میرے گناہ تمہاری نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اگر میری توبہ سے یہ گناہ نیکیاں بن گئے تو پھر میری نیکیاں تمہاری نیکیوں سے بہت بڑھ جائینگی (مرقاۃ شریف) پکی پکی توبہ گناہوں کو کھا جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کیا نہ جانا انہوں نے کہ بیشک اللہ ہی قبول فرماتا ہے توبہ کو اپنے بندوں کی اور قبول فرماتا ہے زکوتیں اور بیشک اللہ ہی بہت توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۷۴) ارشاد

(۲۳۰۸) حدیث شریف: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَّالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.(رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ)

ترجمہ: پشیمانی توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے کہ نہیں تھا جس کا کوئی گناہ۔

﴿ بَابٌ فِیْ وُسْعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ترجمہ: یہ باب ہے اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کے بارہمیں ﴾

(۲۳۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتٰبًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فِیْ رِوَایَةٍ غَلَبَتْ.(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب فیصلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے پیدا فرمانے کا تو لکھی ایک تحریر تو وہ تحریر اللہ تعالیٰ کے پاس اسکے عرش پر ہے کہ بیشک میری رحمت سبقت لے گئی میرے غضب سے اور ایک روایت میں ہے کہ غالب ہوگئی۔

(۲۳۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں کہ اُتاری ہے اُن میں سے ایک رحمت جن اور انسان چوپایوں اور کیڑوں مکوڑوں کے درمیان کہ اُسکی وجہ سے مہربانی کرتے ہیں آپس میں اور رحم کرتے ہیں آپس میں اور اسی ایک رحمت کی وجہ سے محبت کرتے ہیں جنگلی جانور اپنے بچے پر اور محفوظ رکھ چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں کہ رحم فرمائیگا انکے ذریعہ اپنے بندوں پر قیامت کے دن۔

(۲۳۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ.(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر جان لیتا ایمان والا کہ کتنا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس عذاب تو نہیں امید رکھتا جنت کی کوئی اور اگر جان لیتا بے ایمان کہ کتنی ہے اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت تو نہیں نا امید ہوتا جنت سے کوئی۔

वो जो हुक्म किया था उसने उनको तो हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने दरिया क़ो तो जमा कर दिया दरिया ने उसको जो उसमें था और हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने जंगल को तो जमा जमा कर दिया जंगल ने वो जो उसमें था फिर फ़रमाया अल्लाह तआला ने उससे ऐसा क्यों किया तूने? तो अर्ज़ किया उस शख़्स ने तेरे खौफ़ की वजह से ऐ मेरे मालिक! और तू खूब जानने वाला है. तो बख़्श दिया अल्लाह तआला ने उसको।

2314 हदीस शरीफ़— अमीरुल मोमेनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताव से मरवी उन्होंने फरमाया कि आये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह मे कैदी तो वहाँ एक औरत भी थी कैदियों में कि दूध से छलक रही थीं उसकी छातियाँ. दौड़ी फिरती थी जब पाती कोई बच्चा कैदियों में से तो पकड़ लेती उसको और चुमटा लेती उसको अपने अपने पेट से और दूध पिलाती उस बच्चे को तो फ़रमाया हमसे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तुम्हारी क्या राय है कि यह औरत डाल देगी अपने बच्चे को आग में? तो हमने अर्ज किया नहीं, वो अगर फेकने पर कादिर होती तो भी न फेकेगी उसको तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अल्लाह तआला ज्यादा रहम फ़रमाने वाला है अपनें बंदों पर बनिस्बत इस औरत के अपने बच्चे पर मेहरबान होने के।

2315 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे रसूल अल्लाहरसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं निजात दे सकेगा किसी को तुममें से उसका अमल, हज़रात सहाबाये किराम ने अर्ज़ किया और न आपको या

رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور وہی ہے جو قبول فرماتا ہے توبہ کو بندوں کی اپنے، اور معاف فرماتا ہے گناہوں کو اور جانتا ہے اسکو جو تم کرتے ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۹۴) اس حدیث شریف میں جسکا کوئی گناہ نہیں میں حضرات انبیاء کرام وملائکہ کرام داخل نہیں ہیں کیونکہ گنہگار توبہ کرکے اور اپنے گناہ معاف کرانے کے بعد ان جیسا نہیں ہو جاتا۔ اگر اس توبہ کر لینے والے کو عذاب نہ بھی ہو مگر خجالت و ندامت تو ضرور ہوگی اور یہ حضرات گرامی تو اس سے پاک ہیں بلکہ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو نہ معصوم ومحفوظ ہوں مگر گناہ نہ کریں جیسے چھوٹے بچے اور مسلمان دیوانہ کہ توبہ کرنے والا گنہگار مسلمان توبہ کی برکت سے بچوں اور دیوانوں کی طرح بے گناہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰۸) اپنے کئے ہوئے پر پشیمان ہونا شرمندہ ہونا نادم ہونا توبہ کا رکن اصلی ہے کہ توبہ کے باقی ارکان اسی ندامت پر تبنی ہیں اسلئے ندامت کا ذکر فرمایا۔ جو کسی کا حق مارنے پر نادم ہوگا تو وہ اسکا حق بھی ادا کریگا جو نماز چھوڑنے پر نادم ہوگا وہ چھوٹی ہوئی نماز میں بھی قضا کریگا۔

(۲۳۰۹) تحریر سے مراد لوح محفوظ ہے اور لکھنے سے مراد لکھنے کا حکم فرمانا ہے فرشتوں کو یا قلم کو۔ عرش کے اوپر سے مراد درجہ ومرتبہ میں اونچا ہونا مراد ہے نہ کہ جگہ میں اوپر ہونا کیونکہ لوح محفوظ عرش کے نیچے ہے نہ کہ عرش کے اوپر۔ اللہ کی رحمت اللہ تعالیٰ کے غضب سے سبقت لے گئی یا رحمت غضب پر غالب ہوگئی کا مطلب یہ ہے کہ آثار غضب پر آثار رحمت غالب ہیں اور زیادہ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ظہور غضب کے مقابلے میں زیادہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام مخلوق کو پہونچتی ہیں اور غضب کسی کسی کو۔ کفار بھی روزی پاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے، بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اللہ نے فرمایا میرا عذاب کہ پہونچاتا ہوں اسکو جسکو میں چاہتا ہوں اور رحمت میری گھیرے ہوئے ہے ہر چیز کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۹۶) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے مالک ہمارے، حاوی ہے تو ہر شئی کو رحمت اور علم سے تو بخش دے تو انکو جنہوں نے توبہ کی اور چلے وہ راستے پر تیرے اور بچادے انکو عذاب سے دوزخ کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۶) رحمت وغضب اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں وہاں زیادتی اور کمی اور مغلوبیت ناممکن ہے۔ یہاں غالب آنے سے ظہور رحمت کی زیادتی مراد ہے۔

(۲۳۱۰) سو کی تعداد حد بندی کے لئے نہیں ہے بلکہ کثرت وزیادتی بیان کرنے کیلئے ہے اور اس رحمت بے پناہ کا تھوڑا سا حصہ دنیا میں بانٹ دیا گیا ہے جسکے حصے ماں باپ بہن بھائی رشتہ داروں اور دوستوں کو ملے ہیں۔ جنگلی جانور اپنے اندر محبت والفت کم رکھتے ہیں نفرت وغضب زیادہ رکھتے ہیں مگر وہ بھی اپنے بچوں کے تئیں کافی مہربان ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ماں باپ کو اولاد کی محبت سے نہ نوازتا تو پھر ماں باپ اپنے بچوں پر مہربان نہ ہوتے جیسے ناگن کہ اپنے بچوں کو کھا لیتی ہے اور مچھلی کہ اپنے بچوں کو پہچانتی ہی نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ محبت سے نواز دے تو پھر شجر وحجر محبت کرنے لگیں اور پہاڑ پیارے نبی ﷺ سے محبت کرتا ہے اور درخت پیارے نبی ﷺ کو جھک جھک کر سلام عرض کرتے تھے۔ رحمت کا کچھ حصہ بندوں کو عطا فرمایا گیا ہے جسکا پوری دنیا میں ظہور ہے اور رحمت کا وافر حصہ آخرت میں ظاہر ہوگا۔ آخرت میں دنیا والی رحمت بھی ہوگی اور آخرت والی بھی گویا کہ آخرت میں رحمت ہی رحمت ہوگی۔ اور مومن آخرت میں بھرپور رحمتوں سے لطف اندوز بہرہ مند ہورہے ہوں گے۔ اور کفار کے عذاب الٰہی دیکھ کر طوطے اڑ رہے ہوں گے۔ یہ اپنی اولاد سے بھی بیزار ہوں گے۔ میدان قیامت اور جنت میں رحمت کاملہ کا عام ظہور وصدور ہوگا۔

(۲۳۱۱) یہ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اور کثرت عذاب کا ذکر ہے۔ اس قدر بیان کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت وعذاب کسی کے خیال میں نہیں آسکتی۔ اگر اسکے عذاب کی حقیقت معلوم ہو جائے تو مومن کی آس ٹوٹ جائے اور اگر اسکی رحمت کی وسعت معلوم ہو جائے تو کافر نڈر ہو جائیں۔ نکوکار کو اپنی نیکیوں پر پھولنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ جبار وقہار ہے اور گنہگار کو مایوس ونا امید نہ ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ستار وغفار ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے (بخاری شریف) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر قیامت میں اللہ تعالیٰ اعلان فرمائے کہ صرف ایک ہی بندہ جنتی ہے تو مجھے امید ہے کہ شاید وہ بندہ میں ہی ہونگا اور اگر اللہ تعالیٰ اعلان

(۲۳۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جنت زیادہ قریب ہے تم میں سے ہر ایک سے

مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اسکے جوتے کے تسمے سے بھی اور آگ بھی اسی کی طرح ہے۔

(۲۳۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ لِاَھْلِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کہا ایسے شخص نے کہ نہ کی تھی کوئی نیکی کبھی اپنے گھر والوں سے

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ

اور ایک روایت میں ہے کہ زیادتی کی ایک شخص نے اپنی جان پر پھر جب آئی اسکو موت تو تاکید کی اس نے اپنے بیٹوں کو کہ جب وہ مر جائے تو جلا دو تم اسکو

ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا

پھر اڑا دو اسکی آدھی راکھ جنگل میں اور اسکی آدھی راکھ دریا میں تو اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تنگی فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس پر تو ضرور عذاب دیگا اسکو ایسا عذاب

لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَھُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ

کہ نہ عذاب دیگا ایسا کسی کو تمام جہانوں میں، پھر جب مر گیا وہ تو کیا بیٹوں نے وہ جو حکم کیا تھا اس نے انکو تو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے دریا کو تو جمع کر دیا دریا نے اسکو

مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا

جو اسمیں تھا اور حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو تو جمع کر دیا جنگل نے وہ جو اس میں تھا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سے ایسا کیوں کیا تو نے؟

قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو عرض کیا اس شخص نے تیرے خوف کی وجہ سے اے میرے مالک! اور تو خوب جاننے والا ہے، تو بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اسکو۔

(۲۳۱۴) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں قیدی

रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने और न मुझको मगर यह कि छुपा ले मुझको अल्लाह तआला उससे अपनी रहमत में, ठीक ठाक रहो मियानारवि इख़्तेयार करो और सुवह करो और शाम करो, कुछ नेकियाँ अं
ेरी रात में करो मियानारवि इख़्तेयार करो मियाना रवि इख़्तेयार करो पहुच जाओगे मन्जिले मक़सूद तक।

2316 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं पहुंचायेगा तुममें से किसी को उसका अमल जन्नत में और न बचायेगा उसको आग से और न मुझे मगर अल्लाह की रहमत से।

2317 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब इस्लाम लाये बंदा तो अच्छा हो उसका इस्लाम का तो मिटा देता है अल्लाह तआला उसके तमाम गुनाह जो किये थे उसने, इसके बाद बदला मिलता रहता है नेकी दस गुना से लेकर सात सौ गुना तक बल्कि ज्यादा गुना तक है और गुनाह उसके बराबर मगर माफ़ फ़रमा दे अल्लाह तआला उसको।

2318 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने तहरीर फ़रमा दी हैं नेकियाँ और बदियाँ तो जो इरादा करे नेकी का फिर न करे उसको तो लिखेगा उसको अल्लाह तआला उस बंदे के लिये अपनी बारगाह में एक पूरी नेकी फिर अगर इरादा किया उसका फिर कर लिया उसको तो लिखेगा अल्लाह तआला उसको अपने बदे के लिये अपनी बारगाह में दस नेकियों से सात

فرمائے کہ صرف ایک ہی بندہ دوزخی ہے تو مجھے خطرہ ہوگا کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ بندے پر زندگی میں خوف غالب چاہیے اور مرتے وقت امید۔

(۲۳۱۲) کبھی ایک کلمہ زبان سے نکل جاتا ہے کہ تمام عمر کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور بندہ آن کی آن میں دوزخی ہو جاتا ہے اور کبھی بندے کے منہ سے ایک کلمہ ایسا ادا ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند آ جاتا ہے اس سے اس بندے کے عمر بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ بندہ دیکھتے ہی دیکھتے جنتی ہو جاتا ہے گویا کہ ایک لفظ میں جنت و دوزخ ہے چونکہ جنت و دوزخ اپنے عمل سے ملتی ہیں اور اعمال کے راستے عام طور پر قدموں سے طے ہوتے ہیں اسلئے پیارے نبی ﷺ نے اس قرب کو جوتے کے تسمے سے تشبیہ مرحمت فرمائی یعنی ایک قدم میں جنت ہے اور ایک قدم میں دوزخ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جنت و دوزخ بندے سے بہت قریب ہیں۔ اعمال صالحہ کا خوگر رہے اور جنت کا امیدوار رہے اور برے کاموں سے مکمل اجتناب کرے اور ڈرتا رہے دوزخ کے بھیانک عذاب سے، اسی میں خیر و عافیت ہے۔

(۲۳۱۳) یہ کسی اسرائیلی کا واقعہ ہے۔ اور یہ زمانہ فترت میں تھا کہ جب حضرات انبیاء کرام کی مقدس تعلیمات گم ہو گئیں تھیں اور لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ سے بے خبر ہو گئے تھے اس وقت کوئی نبی بھی نہ تھا کہ نور نبوت انہیں پہونچ جاتا۔ لہٰذا یہ اسرائیلی بندہ معذور تھا اور اسکے خیال فاسد کی وجہ سے اسے کافر نہیں کہہ سکتے کیونکہ زمانہ فترت میں صرف عقیدۂ توحید کافی ہوتا ہے۔ اسکا خیال فاسد یہ تھا کہ اگر میری پوری لاش ایک ہی جگہ رہے گی تو اللہ تعالیٰ اسے زندہ فرما کر مجھے عذاب دیگا اور اگر میری لاش کے اجزاء تتر بتر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جمع نہ فرما سکے گا اور میں ایک حد تک عذاب الٰہی سے محفوظ ہو جاؤنگا۔ مگر اس کا یہ خیال فاسد قدرت الٰہی سے بے خبری کی بنا پر تھا۔ کہ گھر والے ہی مجھے جلا کر میری راکھ دریا اور جنگل میں اڑا دیں اور بہا دیں تا کہ عذاب الٰہی سے بچ جاؤں۔ اس شخص کی یہ وصیت نادانی و لاعلمی کی بنا پر تھی۔ کسی بھی مردے کو جلا دیا جائے اور اسکی راکھ اڑا دی جائے یا بہا دی جائے پھر بھی وہ عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ آن واحد میں اسکے تمام اجزاء بدن کو جمع کرنے پر قادر ہے اور اس وقت حساب لینے پر بھی قادر ہے اور جزا و سزا دینے پر بھی قادر ہے۔ زمانہ فترت کے لوگ صرف عقیدہ توحید کے درست ہونے پر بخشے جائینگے۔ صفات الٰہی سے غفلت اور گناہوں پر انکی پکڑ نہ ہوگی سوائے حقوق العباد اور ظلم کے کہ ظلم کی سزا تو جانوروں کو بھی ملے گی اللہ تعالیٰ کا خوف بڑی نعمت ہے جس سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور پروانہ مغفرت نصیب ہو جاتا ہے۔ یہ شخص عمر بھر کا پاپی تھا صرف غلبہ خوف الٰہی کے باعث بخشا گیا۔ عذاب و ثواب کا حکم تو مرنے کے بعد ہی ہو جاتا ہے مگر اسکا ظہور قیامت میں ہوگا۔

(۲۳۱۴) ماں کی ماتا مشہور ہے۔ کوئی ماں نہیں چاہتی کہ اسکے بچے کو کوئی معمولی تکلیف پہونچے چہ جائیکہ بچے کا آگ میں جلنا۔ جب ایک ماں اپنے بچے کا آگ میں جلنا از راہ رحمت و محبت نہیں چاہتی تو پھر وہ ارحم الراحمین کب چاہے گا کہ میرا بندہ آگ میں جلے۔ اللہ تعالیٰ تو ماں سے کہیں زیادہ مہربان ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندوں کے ساتھ ہے ماں کی شفقت جو اولاد کے ساتھ ہے اس میں زمین و آسمان کے فرق سے بھی زیادہ فرق ہے۔

(۲۳۱۵) اعمال صالحہ دوزخ سے بچنے اور جنت میں جانے کے اسباب تو ہیں مگر علت تامہ نہیں۔ بہت سے لوگ بنا اعمال صالحہ کے جنت میں جائینگے۔ جیسے مسلمانوں کے بچے، دیوانے، یا جو مسلمان ہوتے ہی موت کی آغوش میں پہونچ جائیں۔ بعض لوگ نیکیوں کے باوجود دوزخی ہیں جیسے نیکیاں کرنیوالے کفار یا جنکی نیکیاں مردود ہو گئیں۔ جنت ملنے کی علت تامہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ محض بیج درخت کی علت تامہ نہیں ہے کتنی بار ایسا ہوتا ہے کہ بیج برباد ہو جاتا ہے۔ اس حدیث شریف کا مقصد لوگوں کو اعمال صالحہ سے روکنا نہیں ہے بلکہ نکوکاروں کو اپنے نیک کاموں پر ناز کرتے اترانے اکڑنے پھولنے سے بچاتا ہے۔ کوئی متقی اپنے تقویٰ پر کوئی عابد اپنی عبادت پر غرور و گھمنڈ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگے۔ شیطان کے اعمال و انجام سے سبق لے۔ اعمال کتنے زیادہ مگر انجام کتنا بھیانک۔ پیارے نبی ﷺ کو نہ صرف یہ کہ رحمت گھیرے ہوئے ہے بلکہ آپکی ذات گرامی تو خود رحمت سراپا رحمت پیکر رحمت اور رحمت ہی رحمت ہے بلکہ پیارے نبی ﷺ تو تمام جہانوں کیلئے

فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ

تو وہاں ایک عورت بھی تھی قیدیوں میں کہ دودھ سے چھلک رہی تھیں اسکی چھاتیاں دوڑی پھرتی تھی جب پاتی کوئی بچہ قیدیوں میں سے تو پکڑ لیتی اسکو

فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً

اور چمٹا لیتی اسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اس بچے کو تو فرمایا ہم سے پیارے نبی ﷺ نے کہ تمہاری کیا رائے ہے یہ عورت ڈالدے گی

وَلَدِهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ

اپنے بچے کو آگ میں؟ تو ہم نے عرض کیا نہیں، وہ اگر پھینکنے پر قادر ہو تب بھی نہ پھینکے گی اسکو، تو فرمایا پیارے نبی نے اللہ تعالیٰ زیادہ رحم فرمانے والا ہے

بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اپنے بندوں پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر مہربان ہونے کے۔

(۲۳۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں نجات دے سکے گا کسی کو تم میں سے اس کا عمل، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا

وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا

اور نہ آپکو یا رسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے اور نہ مجھ کو مگر یہ کہ چھپا لے مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی رحمت میں، ٹھیک ٹھاک رہو میانہ روی اختیار کرو

وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور صبح کرو اور شام کرو کچھ نیکیاں اندھیری رات میں کرو میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو پہونچ جاؤ گے منزل مقصود تک۔

(۲۳۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں پہونچائے گا تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں

وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور نہ بچائے گا اس کو آگ سے اور نہ مجھے مگر اللہ کی رحمت سے

सौ गुना तक बल्कि बहुत ज्यादा गुना तक और जिसने इरादा किया किसी बदी का फिर न किया उस बदी को तो लिखेगा उसको अल्लाह तआला उस बंदे के लिये अपनी बारगाह में एक पूरी नेकी फिर अगर वो इरादा करे गुनाह का फिर उसे कर भी ले तो लिखेगा उसको अल्लाह तआला उस बंदे के लिये एक गुनाह।

2319 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मिसाल उसकी जो अमल करता है बुरे फिर अमल करे अच्छे उस शख़्स की तरह है कि थी उस पर तंग ज़िरह कि गला घोंट रही थी उसका फिर अमल किया उसने अच्छा तो खुल गया एक छल्ला फिर अमल किया उसने दोबारा तो खुल गया दूसरा छल्ला यहाँ तक कि ज़िरह गिर गई ज़मीन पर।

2320 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दर्दा से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि बयान फ़रमा रहे हैं मिम्बर शरीफ़ पर और प्यारे नबी फ़रमा रहे हैं "और उसके लिये जिसने ख़ौफ़ किया खड़े होने से अपने मालिक के हुज़ूर, दो जन्नते हैं" मैंने अर्ज़ किया और अगरचे ज़िना करे और अगरचे चोरी करे या रसूलल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने दोबारा और उसके लिये जिसने ख़ौफ़ किया खड़े होने से अपने मालिक के हुज़ूर दो जन्नते हैं तो मैंने अर्ज़ किया दोबारा और अगरचे ज़िना करे और अगरचे चोरी करे या रसूलल्लाह? फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने तीसरी मर्तबा और उसके लिये जिसने ख़ौफ़ किया खड़े होने से अपने

رحمت ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ بھیجا ہم نے آپکو مگر رحمت تمام جہانوں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۹۲) رحمت الٰہی جنت ملنے کا وسیلۂ عظمیٰ ہے تو ہماری جنت کا وسیلۂ عظمیٰ پیارے نبی ﷺ ہیں اور پیارے نبی ﷺ پر خود اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۳) لہٰذا ہم ایک رحمت سے جنتی ہیں اور پیارے نبی ﷺ دوسری رحمت سے جنتی ہیں۔ سورج اور چاند دونوں کو نور اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے مگر چاند کو نور سورج کے ذریعہ ملا ہے پیارے نبی ﷺ جنتی ہیں تو بلا وسیلہ جنتی ہیں اور مومنین جنتی ہیں تو پیارے نبی ﷺ کے وسیلے سے جنتی ہیں۔ عقائد ٹھیک ٹھاک رکھے جائیں، وہی عقائد ہوں جن پر پیارے نبی ﷺ تھے اور حضرات صحابہ کرام تھے نئے عقیدے نہ گھڑے جائیں۔ جیسا کہ آج کل نئے نئے عقیدے بنائے جا رہے ہیں اور سپلائی کئے جا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے، چوری کرسکتا ہے، زنا کرسکتا ہے، نماز میں رسول پاک کا خیال لانا گدھے گھوڑے اور زنا کے خیالات میں ڈوب جانے سے برا ہے۔ پیارے نبی کا علم شریف جانوروں پاگلوں جیسا ہے، پیارے نبی کا علم کم ہے شیطان کا زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ عبادات میں میانہ روی اختیار کی جائے کہ بقدر طاقت نفلی عبادات کا اہتمام کیا جائے اور پھر اس پر مداومت کی جائے۔ صرف فرائض کے ادا کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے۔ اور نفلی عبادات کیلئے رات کا وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ نفل عبادات رحمت الٰہی کے حصول کا بہترین طریقہ ہے۔ رات میں سفر زیادہ اور اچھی طرح طے ہو جاتا ہے ایسے ہی آخری رات کی عبادت سے جلد منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔ رات میں یکسوئی حضور قلب زیادہ ہوتا ہے۔

(۲۳۱۶) حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جنت میں داخلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا اور جنت میں درجات اعمال صالحہ کے سبب سے ملیں گے۔ اعمال صالحہ وہ خود اپنے ہوں یا اپنے اجداد یا اپنی اولاد کے ہوں۔ جنت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملے گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پیارے نبی ﷺ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ "نہ مجھے" یہ بھی اپنی امت کو عقائد حقہ اعمال صالحہ پر اُکسانے اور رحمت خداوندی پر مکمل اعتماد و یقین دلانے اور اس پر جمانے کیلئے ہے۔ ورنہ وہ تو خود ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں اور تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

(۲۳۱۷) مسلمان کامل ہو۔ مخلص مسلمان ہو۔ منافق یعنی نمائشی مسلمان نہ ہو کہ اوپر سے تو کھرا مسلمان دکھائی دے اور اندر سے کھرا ایمان ہو۔ ریا اور دکھاوے کیلئے کلمہ و نماز کا ڈھنڈورا پیٹتا ہو اور درود و سلام سے بھاگتا ہو چڑتا ہو۔ اسلام لانے سے زمانہ کفر کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے حقوق العباد کے کہ وہ بنا بندے کے معاف کئے معاف نہیں ہوتے۔ لہٰذا زمانہ کفر کے قرض اور ظلماً قتل وغیرہ اسکے ذمے رہیں گے۔ زمانہ کفر کی نیکیاں برباد نہیں ہوتیں بلکہ اسلام قبول کرنے سے وہ بھی قبول ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی فضل خدا ہے کہ ایک نیکی کو جتنا چاہے بڑھا دے اور گناہ ایک ہے تو ایک ہی رہے گناہ کی سزا مقدار میں نہ بڑھے گی اور کرم بالائے کرم یہ ہے کہ یہ ایک گناہ بھی معاف فرما دیا جائے کہ توبہ کی توفیق مرحمت ہو جائے یا پھر بنا توبہ کئے ویسے ہی معاف فرما دیا جائے اور بخش دیا جائے۔ اعمال صالحہ کی جزا کے اضافے کو صیغۂ راز میں رکھا کہ ثواب میں اضافہ کس قدر ہوتا ہے تاکہ بندے کو اعمال صالحہ میں خوب رغبت ہو۔ اجر و ثواب کی حد بندی، ہو سکتا ہے کہ رغبت و شغف کو روک دے۔ اعمال صالحہ میں جیسا صدق و اخلاص ہوگا ویسا ہی اجر و ثواب میں اضافہ ہوگا۔

(۲۳۱۸) نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے اور اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔ ثواب ملنا اور ہے فرض ادا ہونا اور ہے۔ لہٰذا صرف ارادے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ خیال گناہ اور گناہ کا پختہ ارادہ یہ دونوں الگ الگ ہیں کیونکہ گناہ کے پختہ ارادہ کر لینے سے بندہ گنہگار ہو جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں ارادۂ گناہ یعنی خیالی گناہ کا ذکر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں لڑیں اور ایک مارا جائے تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں کیونکہ مقتول نے بھی قتل کا پکا عزم پختہ ارادہ کر رکھا تھا اگرچہ پورا نہ کر سکا۔ ایسے ہی چوری کا پکا ارادہ کرے مگر موقع نہ پائے اور چوری نہ کر سکے جب بھی گنہگار ہو گیا۔ یونہی جو کفر کا ارادہ کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔ خیال گناہ، گناہ نہیں بلکہ اس خیال گناہ سے توبہ کر لینا نیکی ہے۔ بنا ارادہ گناہ بھی

(۲۳۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب اسلام لائے بندہ تو اچھا ہوا اسلام اُس کا تو مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ

عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَّفَہَا وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصِ الْحَسَنَۃِ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ

اس کے تمام گناہ جو کیے تھے اس نے، اسکے بعد بدلہ ملتا رہتا ہے کہ نیکی دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک بلکہ زیادہ گنا تک ہے

وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اور گنا اسکے برابر مگر معاف فرمادے اللہ تعالیٰ اسکو۔

(۲۳۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمادی ہیں نیکیاں اور بدیاں تو جو ارادہ کرے

بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ

نیکی کا پھر نہ کرے اسکو تو لکھے گا اسکو اللہ تعالیٰ اُس بندے کیلئے اپنی بارگاہ میں ایک پوری نیکی پھر اگر ارادہ کیا اسکا پھر کرلیا اسکو تو لکھے گا اسکو اللہ تعالیٰ

لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا

اُس بندے کیلئے اپنی بارگاہ میں دس نیکیوں سے سات سو گنا تک، بلکہ بہت زیادہ گنا تک اور جس نے ارادہ کیا کسی بدی کا پھر نہ کیا اُس بدی کو تو لکھے گا اُسکو

اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اللہ تعالیٰ اُس بندے کیلئے اپنی بارگاہ میں ایک پوری نیکی پھر اگر وہ ارادہ کرے گناہ کا پھر اُسے کر بھی لے تو لکھے گا اسکو اللہ تعالیٰ اُس بندے کیلئے ایک گناہ۔

(۲۳۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّئَاتِ ثُمَّ یَعْمَلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک مثال اُس کی جو عمل کرتا ہے بُرے پھر عمل کرے

الْحَسَنَاتِ کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْہِ دِرْعٌ ضَیِّقَۃٌ قَدْ خَنَقَتْہُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَۃً فَانْفَکَّتْ حَلْقَۃٌ

اچھے اُس شخص کی طرح ہے کہ تھی اُس پر تنگ زرہ کہ گلا گھونٹ رہی تھی اُس کا پھر عمل کیا اُس نے اچھا تو کھل گیا ایک چھلا

मालिक के हुजूर दो जन्नते.हैं फिर मैंने अर्ज किया तीसरी मर्तबा और अगरचे जिना करे और अगरचे चोरी करे या रसूलल्लाह? फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने.और अगरचे रगड़ जाये नाक अबू दर्दा की।

2321 हदीस शरीफ़– हजरते आमिरुर्राम से मरवी उन्होंने फ़रमाया इस दरमियान कि हम उनकी बारगाह में थे यानि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में अचानक आया एक ऐसा शख़्स कि उस पर कमली थी और उसके हाथ में कोई चीज़ थी लिपटी हुई थी कमली उस पर तो अर्ज़ किया उस कमलीपोश ने या रसूलुल्लाह मैं गुज़रा पेड़ की झाड़ी पर तो मैंने सुनी एक झाड़ में आवाज़ चिड़िया के बच्चों की तो मैंने उन्हें पकड लिया फिर रख लिया मैंने उनको अपनी कमली में तो आई उन बच्चों की माँ तो चक्कर लगाने लगी वो मेरे सर पर तो खोल दिया मैंने उस माँ के लिये उन बच्चों को तो वो उन पर आ पड़ी तो लपेट लिया मैंने सब को अपनी कमली में, वो सब मेरे साथ हैं फ़रमाया प्यारे नबी ने रख दो उनको! तो रख दिया उन कमलीपोश ने उनको और सब कुछ छोड़ दिया उन बच्चों की माँ ने सिवाये बच्चों को चिमटने के, फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या तुम तअजुब्ब कर रहे हो रहम करने पर मां के अपने बच्चों पर तो क़सम है उस जाते पाक की जिसने भेजा है मुझे हक़ के साथ, अल्लाह तआला ज्यादा रहम फ़रमाने वाला है अपने बंदो पर उन बच्चों की माँ से कि जो माँ को प्यार बच्चों से है वापस ले जाओ यहाँ तक कि रख दो उनको जहाँ

سرزد ہو جائے تو گناہ نہیں ہے گناہ میں مقصد وارادہ باعث عذاب ہے۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے عمل وارادہ دونوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اعمال صالحہ کے ثوابوں میں فرق عامل کی نیت واخلاص یا عمل کے موقع محل سے ہوتا ہے۔ اکیلے نماز پڑھنے کا ثواب اور ہے جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب اور ہے۔ ہندوستان میں نماز پڑھنے کا ثواب اور ہے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ میں نماز پڑھنے کا ثواب اور ہے۔

(۲۳۱۹) کچھ لوگ گناہ چھوڑ کر نیکیاں کرتے ہیں یا گناہ کیساتھ ساتھ نیکیاں کرتے ہیں بعض لوگ گناہ کرتے رہتے ہیں مگر نیکیاں بھی کرنے لگتے ہیں۔ یہ گنہگار لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برے ہیں اور بندوں کی نظروں میں بھی برے ہیں۔ ان گنہگاروں کی مثال ایسی ہے جیسے زرہ پورے جسم کو گھیر لیتی ہے اور اگر تنگ ہو تو پورے جسم کو تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایسے ہی گنہگار انسان بھی اپنے آپکو تکلیف میں گھیر دیتا ہے۔ اسکو قلبی کوفت بھی رہتی ہے، گناہ کرنے سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور حیران وپریشان رہتا ہے۔ اور نیکی کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور اطمینان وسکون کیف وسرور ملتا ہے اور لوگوں کی نظر میں اسکی قدر ومنزلت عزت ووقعت ہوتی ہے۔ نیکیوں کی برکت سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ شروع شروع بندہ بتکلف نیکی کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ اسکا عادی ہو جاتا ہے اور دل کا میلان نیکیوں کی طرف ہو جاتا ہے اور گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ آخرکار نیکیوں کے ذریعہ گناہوں کی وردی کر جاتی ہے اور بندہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

(۲۳۲۰) جو بندۂ مومن خوف خداوندی سے گناہ چھوڑ دے یا توبہ کرتا رہے کہ کل مجھے دار محشر کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اسے دربار الٰہی سے دو جنتیں عطا ہونگی۔ دو جنتوں کے بہت سے مطلب ہیں۔ (۱) احادیث کریمہ میں وارد ہے کہ ایک جنت ہے کہ اسکے محلات، زیورات، اور اسباب سونے کے ہیں اور ایک جنت ہے کہ اسکے محلات، زیورات اور اسباب چاندی کے ہیں۔ (۲) ایک جنت خوف خدا کے عوض ایک جنت ترک معاصی کے عوض۔ (۳) ایک جنت عدل کی ایک جنت فضل کی (۴) ایک جنت روحانی ایک جنت جسمانی۔ (۵) ایک جنت دنیا میں کہ اسے قرب الٰہی میسر ہوگا اور وہ دنیا میں خوش وخرم اور مست ومگن رہے گا اور ایک جنت آخرت میں۔ دو جنتوں کے اور بھی مطالب تفاسیر مبارکہ میں مذکور ہیں۔ خوف خدا کا زبانی دعویٰ نہ ہو بلکہ عمل بھی اسکی شہادت دے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۳) بلاشبہ بندۂ مومن اگرچہ چوری وزنا کر چکا ہو یا اس خوف خداوندی کے بعد بھی زنا وچوری کر بیٹھے تب بھی دو جنتوں کا مستحق ہے۔ اے ابوالدرداء! اگر تم سوال کرتے کرتے اپنی ناک بھی رگڑ دو تب بھی حکم یہی رہیگا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا دو جنتوں کا مستحق ہے۔ خوف الٰہی وہ صابن ہے جو دل کے سارے میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے یا وہ سورج ہے جسکی کرنیں گندی سے گندی زمین کو خشک کر کے پاک کر دیتی ہیں۔ اگر مومن کو مرتے دم بھی خوف خدا کی دولت نصیب ہو جائے اور اسی خوف خدا کی دولت کیساتھ دنیا سے جائے تو وہ بھی اس بشارت کا حقدار ہے جس کا ذکر مذکورہ قرآن کریم کی آیت کریمہ میں ہے۔

(۲۳۲۱) جنگل کی چڑیاں اور ان کے بچے کسی کی ملک نہیں ہر شخص انہیں پکڑ سکتا ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے انہیں انکے پکڑنے پر تنبیہ نہ فرمائی۔ البتہ ایسے بچوں کو ماؤں سے جدا نہ کیا جائے جو ابھی خود اپنی غذا تلاش نہ کر پاتے ہوں۔ اگر پکڑے تو ماں کیساتھ انہیں اپنے گھر میں پالے یا پھر انکے گھونسلے میں رکھ دے۔ کسی کا پالتو جانور یا اسکے بچے کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ پکڑے گا تو مجرم ہوگا۔ عشق خدا مخلوق سے بے خوفی پیدا کرتا ہے۔ چڑیا انسان سے ڈرتی ہے مگر اولاد کے عشق نے اسکے دل سے ڈر نکال دیا۔ بلکہ کبھی کبھی ایسی چڑیا انسان پر حملہ بھی کر دیتی ہے۔ جب دنیاوی عشق کا یہ نشان ہے تو جسے عشق خدا عشق محبوب خدا نصیب ہو اس میں جرأت وہمت دلیری وشجاعت کیوں نہ ہوگی۔ تمام حضرات صحابہ کرام اسی عشق کے نشے میں چور تھے تین سو تیرہ تھے ہزاروں پر بھاری تھے۔ کربلا کے میدان میں سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قافلہ بہتر افراد پر مشتمل تھا اور بائیس ہزار فوج کے لشکر کو دن میں تارے دکھا دئے اور آج پوری دنیا شجاعت حسینی کے خطبے پڑھ رہی

ثُمَّ عَمَلَ اُخْرٰی فَانْفَکَّتْ اُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ۔(رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ)

پھر عمل کیا اُس نے دوبارہ تو کھل گیا دوسرا چھلا یہاں تک کہ زرہ گر گئی زمین پر۔

(۲۳۲۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اِنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ

ترجمہ: حضرت ابودرداء سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ بیان فرمارہے ہیں منبر شریف پر

وَھُوَ یَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی

اور پیارے نبی فرمارہے ہیں" اوراس کیلئے جس نے خوف کیا کھڑے ہونے سے اپنے مالک کے حضور دو جنتیں ہیں"میں نے عرض کیا اوراگرچہ زنا کرے

وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ

اوراگرچہ چوری کرے یارسول اللہ؟ پھر فرمایا پیارے نبی نے دوبارہ "اوراس کیلئے جس نے خوف کیا کھڑے ہونے سے اپنے مالک کے حضور دو جنتیں ہیں"

فَقُلْتُ الثَّانِیَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ

تو میں نے عرض کیا دوبارہ اوراگرچہ زنا کرے اوراگرچہ چوری کرے یارسول اللہ؟ پھر فرمایا پیارے نبی نے تیسری مرتبہ اوراس کیلئے جس نے خوف کیا

مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

کھڑے ہونے سے اپنے مالک کے حضور دو جنتیں ہیں، پھر میں نے عرض کیا تیسری مرتبہ اوراگرچہ زنا کرے اوراگرچہ چوری کرے یارسول اللہ؟

قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَآءِ۔(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

پھر فرمایا پیارے نبی نے اوراگرچہ رگڑ جائے ناک ابودرداء کی۔

(۲۳۲۱) حدیث شریف: عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَہٗ یَعْنِی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عامر الرام سے مروی انہوں نے فرمایا اس درمیان کہ ہم ان کی بارگاہ میں تھے یعنی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

اِذَا قَبَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ کِسَاءٌ وَفِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ قَدِالْتَفَّ عَلَیْہِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَرْتُ

اچانک آیا ایک ایسا شخص کہ اُس پر کملی تھی اور اُس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی لپٹی ہوئی تھی کملی اُس پر تو عرض کیا اُس کملی پوش نے یارسول اللہ میں گزرا

से पकड़ा है तुमने उनको और उनकी माँ को उनके साथ तो वापस ले गये वो कमली पोश उन सबको।
2322 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ बअज जिहादों में तो गुज़रे प्यारे नबी कुछ लोगों पर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने तुम लोग कौन हो? कहा हम मुसलमान हैं और एक औरत आग जलाती थी अपनी हांडी के नीचे और उसके साथ एक बच्चा था तो जब बुलन्द होते शोले तो दूर हटा देती औरत बच्चे को फिर हाज़िर हुई औरत प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो अर्ज़ किया उस औरत ने कि आप अल्लाह तआला के प्यारे रसूल हैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, औरत ने कहा कि मेरे वालिदैन आप पर कुर्बान क्या अल्लाह तआला तमाम रहम करने वालों में सबसे ज़्यादा रहम फ़रमाने वाला नहीं है? फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, कहा उस औरत ने क्या नहीं है अल्लाह तआला ज़्यादा रहम फ़रमाने वाला अपने बंदो पर जो उसे अपने बच्चे पर है? फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, कहा उस औरत ने बेशक माँ नहीं डालेगी अपने बच्चे को आग में, तो सर झुकाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रोने लगे प्यारे रसूल फिर उठाया सरे मुबारक को उसकी तरफ़ तो फ़रमाया बेशक अल्लाह तआला नहीं अज़ाब देगा अपने बंदों को मगर सरकश व मुतकब्बिर को कि जो सरकशी करे अल्लाह तआला पर और इंकार करे कलमा ए तय्यबा के पढ़ने पर।

ہے یہ سب اسی عشق کی جلوہ سامانیاں تھیں۔ جانوروں کی حرکات کا تماشہ دیکھنا جائز ہے اگر لہو ولعب کی نیت نہ ہو بلکہ درس عبرت حاصل کرنے کیلئے ہو۔ جانوروں کا ناچ اوران کا کھیل کود دیکھنا جائز نہیں کہ وہ تو محض لہو ولعب ہی ہے۔ جانوروں کے چھوٹے بچوں کوان کی ماں سے الگ نہ کیا جائے اسلام نے جانوروں پر رحم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنا یہ اسلامی تعلیم ہے۔

(۲۳۲۲) نادان لوگوں کوایسے موقع پر اپنا وظیفہ یاد آجاتا ہے کہ اگر نبی ﷺ کو علم ہے توان لوگوں سے کیوں پوچھا کہ تم کون ہو؟ مگران نادانوں کو یہ نہیں معلوم کہ کسی بات کا پوچھنا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ پوچھنے میں اور بھی بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں سبق دینا مقصود ہو کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ تمہارے چہرے مہرے سے اسلام ظاہر نہیں ہے، آئندہ ایسا حلیہ بناؤ کہ دور سے مسلمان معلوم ہونے لگو۔ اوراگر یہی کوئی دلیل ہے کسی کے بے علم ہونے کی کہ اس نے پوچھ لیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی پوچھا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور کیا ہے یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۴۶) اگر اللہ تعالیٰ کے دریافت کر لینے سے اللہ تعالیٰ کے علم پاک کی نفی نہیں کی جاسکتی اور بے شک نہیں کی جاسکتی تو پھر پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کی بھی نفی نہیں کی جاسکتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے علم پاک کا انکار کفر ہے اسی طرح پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کا انکار کفر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے علم پاک کا ثبوت قرآن کریم میں ہے اسی طرح پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کا ثبوت قرآن کریم میں ہے۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم پاک ذاتی ہے پیارے نبی ﷺ کا علم پاک عطائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم پاک لامحدود ہے اور پیارے نبی ﷺ کا علم پاک اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے محدود ہے اگرچہ بندوں کے اعتبار سے لامحدود ہے کہ کسی بندے کو پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کی حد معلوم نہیں ہے۔

غیب کا علم کتنا خدا نے دیا اسکو جانے خدا اور حبیب خدا
انتخاب قدیری یہ ایمان ہے علم غیب نبی پھر بھی محدود ہے

پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کو تفصیل کے ساتھ پڑھنے کیلئے مداری شریف کا باب علم النبی ﷺ کا مطالعہ فرمائیں۔ اس عورت نے انوار نبوت اور خوشبوئے رسالت سے پہچان لیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اس لئے اس نے پیارے رسول ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں، اگر نہ پہچانتی تو پھر یہ پوچھتی کہ آپ کون ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے جو پیار ہے اسکی مثال اسکی مخلوق میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ، استاد سب سے زیادہ مہربان ہے مگر کفار کو جہنم میں ڈالے گا وہ بھی انکے اپنے سرکشی کے باعث جیسے ماںتا سے بھری ماں اپنی نالائق اولاد کو عاق کر دیتی ہے، اپنے گھر سے نکال دیتی ہے۔ حقیقت میں یہ کفار کے اپنے کئے کا انجام ہے۔ مسلمان گنہگار کچھ وقت کیلئے دوزخ میں جائینگے تو عذاب کیلئے نہیں بلکہ صفائی کیلئے تاکہ وہ گناہوں کی آلودگیوں سے صاف ہوکر جنت کے قابل ہوسکیں۔ جیسے سونے کو آگ میں تپا کر زیور بنا کر محبوب کے گلے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ یہ آگ بھی نالائق کیلئے رحمت ہوگی کہ اسے لائق بنادیگی۔ ماں موسم سرما میں اپنے بچے کو نہلاتی ہے اگرچہ بچے کو تکلیف ہوتی ہے مگر اس نہلانے سے بچے کو تکلیف دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ صفائی مقصود ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا رونا بھی رحمت الٰہی کو یاد کر کے تھا۔

(۲۳۲۳) اچھے بندے کا مقصد ہر کام میں یہی ہوتا ہے کہ مجھ سے میرا مالک ومولا راضی ہوجائے۔ کھانا، پینا سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا جو بھی ہے سب رضائے الٰہی کیلئے ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس بندے کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازتا ہے اوراپنے اس بندے سے راضی ہوجاتا ہے اوراللہ تعالیٰ کی رضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوگیا تو کونین بندے کے ہوگئے پھر وہ وقت بھی آتا ہے کہ بندے پر کرم کے بادل برستے ہیں اوراللہ تعالیٰ بندے کو راضی فرماتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہوجائیگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۴۶) اس نیک بندے کے نام کی دھوم فضائے آسمانی میں مچنے لگتی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ یہ کلمہ دعائیہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت فرمائے فرشتے یہ دعاء یا تو محبت کی وجہ سے کرتے ہیں کہ فرشتوں کو اس نیک بندے

بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ

پیڑ کی جھاڑی پر تو میں نے سنی ایک جھاڑ میں آواز چڑیا کے بچوں کی تو میں نے انہیں پکڑ لیا پھر رکھ لیا میں نے انکو اپنی کملی میں تو آئی اُن بچوں کی ماں

فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي

تو چکر لگانے لگی وہ میرے سر پر تو کھولدیا میں نے اُس ماں کیلئے اُن بچوں کو تو وہ اُن پر آپڑی تو لپیٹ لیا میں نے سبکو اپنی کملی میں، وہ سب میرے ساتھ ہیں

قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ

فرمایا پیارے نبی نے رکھ دو ان کو تو رکھدیا اُن کملی پوش نے انکو اور سب کچھ چھوڑ دیا اُن بچوں کی ماں نے سوائے بچوں کو چمٹنے کے پھر فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا تم تعجب کر رہے ہو رحم کرنے پر ماں کے اپنے بچوں پر؟ تو قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے بھیجا ہے مجھے حق کیساتھ

اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ

اللہ تعالیٰ زیادہ رحم فرمانے والا ہے اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے کہ جو ماں کو پیار بچوں سے ہے، واپس لیجاؤ یہاں تک کہ رکھدو ان کو وہاں

أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ. (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدْ)

جہاں سے پکڑا ہے تم نے انکو اور انکی ماں کو انکے ساتھ تو واپس لے گئے وہ کملی پوش ان سب کو۔

(۲۳۲۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے پیارے نبی ﷺ کیساتھ بعض جہادوں میں

فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضُبُ بِقِدْرِهَا

تو گزرے پیارے نبی کچھ لوگوں پر تو فرمایا پیارے نبی نے تم کون لوگ ہو؟ کہا ہم مسلمان ہیں اور ایک عورت آگ جلاتی تھی اپنی ہانڈی کے نیچے

وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اسکے ساتھ ایک بچہ تھا تو جب بلند ہوتے شعلے تو دور ہٹا دیتی عورت بچے کو پھر حاضر ہوئی عورت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں

2323 हदीस शरीफ़:– हज़रते सोबान से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे नबी ने फ़रमाया कि बेशक बंदा तलाश करता है खुशनूदी अल्लाह तआला की तो उसमें लगा रहता है तो फ़रमाता है अल्लाह तआला हजरते जिब्राईल से बेशक मेरा फलाँ बंदा चाहता है कि राजी रखे वो मुझे, खबरदार! और बेशक मेरी रहमत है उस पर फिर कहते हैं जिब्राईल कि अल्लाह तआला की रहमत फलाँ पर है और कहते हैं इस बात को हामेलाने अर्श फ़रिश्ते और कहते हैं इस जुम्ले को जो उनके इर्द गिर्द फ़रिश्ते हैं यहाँ तक कि कहते हैं इस कल्मे को सातों आसमान वाले फिर नाजिल होती है रहमत उसके लिये जमीन की तरफ़।

2324 हदीस शरीफ़:– हज़रते उसामा इब्ने ज़ैद से मरवी वो रिवायत फरमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि अल्लाह अज्ज़ावजल के फ़रमान के बारे में "तो कुछ तो उनमें से ज़ुल्म ढाने वाले हैं अपने आप पर और कुछ उनमें से दरमियानी चाल चलने वाले हैं और कुछ उनमे से आगे बढ़ने वाले हैं भलाईयों में" फ़रमाया प्यारे नबी ने यह सबके सब जन्नत में हैं।

(30) यह बाब है इसका कि क्या कहे सुबह व शाम और सोने के वक्त।

2325 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब शाम पाते तो फ़रमाते कि हम शाम में दाखिल हुये और दाखिल हुआ शाम शाम में, मुल्क जो अल्लाह तआला का है और हर खूबी अल्लाह तआला

سے محبت ہو جاتی ہے یا پھر فرشتے اپنا قرب الٰہی بڑھانے کیلئے یہ دعائیں دیتے ہیں کیونکہ اچھوں کو دعائیں دینا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے جیسے تمام غلام عشق ومحبت کیساتھ بارگاہ رسالت میں جھوم جھوم کر درودوسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

پیارے نبی پہ ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں مل کر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پھر فضائے آسمانی سے یہ دعائیہ کلمہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو انسانوں کی زبانوں پر اس نیک بندے کیلئے رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاری ہوتا ہے۔ اور عقیدت واحترام کیساتھ لوگوں کے قلوب اس کی طرف مائل ہوتے ہیں کسی بندے کی طرف لوگوں کے قلوب کا کھنچنا یہ اس بندے کی بارگاہ الٰہی میں محبوبیت کی دلیل ہے۔ جیسے سیدنا حضرت مدارالعالمین مکنپوری، سیدنا حضرت غوث اعظم بغدادی، سیدنا حضرت غریب نواز اجمیری وغیرہم کہ لوگوں نے انہیں دیکھا نہیں انکے قلوب ولایت کی محبت سے لبریز ہیں۔ حدیث شریف:۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبریل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت فرماتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل آسمانوں میں اعلان فرمادیتے ہیں کہ فلاں بندے سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے تو تم سب بھی اس بندے سے محبت کرو چنانچہ تمام فرشتے اس محبوب بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین میں اسکی مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے (مسلم شریف) یہ غیبی اور قدرتی محبت ہے۔

(۲۳۲۴) پوری آیت کریمہ اس طرح ہے۔ ترجمہ۔ پھر وارث بنایا ہم نے کتاب کا انکو جنہیں چن لیا ہم نے بندوں میں سے اپنے تو کچھ ظلم ڈھانے والے ہیں اپنے آپ پر اور کچھ ان میں سے درمیانی چال چلنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے آگے بڑھنے والے ہیں بھلائیوں میں حکم سے اللہ کے، یہی فضل ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶۸) اس آیت کریمہ میں مومنوں کی تین جماعتوں کا ذکر ہے۔ (۱) ظالمین (۲) مقتصدین (۳) سابقین سیدنا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ظالمین وہ ہیں کہ جنکے گناہ نیکیوں پر غالب ہوں اور مقتصدین وہ ہیں جنکے گناہ اور نیکیاں دونوں برابر ہوں اور سابقین وہ ہیں جنکی نیکیاں گناہوں پر غالب ہوں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سابق تو سابق ہی ہیں اور مقتصد ناجی ہیں اور ظالم مغفور ہیں (بیہقی شریف) سابقین بے حساب جنتی ہیں اور مقتصدین بعد حساب جنتی اور ظالمین یا تو سخت حساب کے بعد یا کچھ دھلائی کے بعد جنتی ہیں۔ سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں جماعتوں کو عبادنا "اپنے بندے" فرمایا ہے۔ اور یہ بڑا اعزاز ہے۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی فراخی رحمت اور وسعت کرم کا پتہ چلتا ہے۔

(۲۳۲۵) صبح سے مراد نماز فجر سے پہلے اور بعد نماز فجر تا طلوع شمس ہے شام سے مراد بعد نماز مغرب سے تا غروب شفق ہے۔ رات میں سونا اصل ہے اور کاروبار اسکے تابع اور دن میں کاروبار اصل ہے اور سونا اسکے تابع ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بنایا ہم نے نیند کو تمہاری راحت کا ذریعہ۔ اور بنایا ہم نے رات کو پردہ پوش۔ اور بنایا ہم نے دن کو کمائی کرنے کیلئے بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۸۲) حقیقت میں سونے کا وقت رات میں ہے اگرچہ دوپہر کو بھی سولیا جاتا ہے بندے کو اس بات پر شکر خدا بجالانا چاہیے کہ اس نے بخیر وعافیت دن گزار لیا اور شام پالی اور ملک نے بھی بخیر وعافیت شام پالی۔ یہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اگر ہم بچ جائیں اور ملک تباہ ہوجائے تو بھی مصیبت ہے۔ اس حدیث شریف میں ملک سے مراد عالم اجسام سفلی ہے جہاں دن رات ہوتے ہیں۔ عالم انوار، عالم امر، جنت وغیرہا میں دن ورات نہیں وہاں تو اللہ تعالیٰ کی تجلی ہے نہ سورج کی روشنی۔ جیسا کہ قیامت میں ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ: اور جگمگائے گی زمین نور سے مالک کے اپنے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۳) صبح وشام کے آنے جانے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ انکو گردش دینے والا اکیلا معبود ہے جسکا کوئی ساجھی وساتھی نہیں اور وہ اپنے ہر چاہے ہوئے پر قادر ہے۔ کسل سستی طبیعت کا بوجھ جس سے عبادات بخوبی نہ ہوسکیں اگرچہ جسم میں طاقت ہو۔ بڑھاپا وہ ہے جس سے زندگی کا اصل مقصد فوت ہوجائے یعنی علم وعمل جاتے رہیں اور بڑھاپے کی برائی سے مراد سٹھ جانا ہے کہ مت کٹ جائے

فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّی

تو عرض کیا اُس عورت نے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ ہیں؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں، عورت نے کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان

اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ

کیا اللہ تعالیٰ تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا نہیں ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں! کہا اُس عورت نے کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ

اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا قَالَ بَلٰی قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَاتُلْقِیْ وَلَدِھَا

زیادہ رحم فرمانیوالا اپنے بندوں پر ماں جو اُسے اپنے بچے پر ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں! کہا اُس عورت نے بیشک ماں نہیں ڈالے گی اپنے بچے کو

فِی النَّارِ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَیْھَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ

آگ میں، تو سر جھکا یا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رونے لگے پیارے رسول پھر اُٹھایا سر مبارک کو اُس کی طرف تو فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ

لَایُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃ)

نہیں عذاب دیگا اپنے بندوں کو مگر سرکش و متکبر کو کہ جو سرکشی کرے اللہ تعالیٰ پر اور انکار کرے کلمۂ طیبہ کے پڑھنے پر۔

(۲۳۲۳) حدیث شریف: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ سے کہ پیارے نبی نے فرمایا کہ بیشک بندہ

لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ فَلَا یَزَالُ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِئِیْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ

تلاش کرتا ہے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی تو اسمیں لگا رہتا ہے تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت جبریل سے بیشک میرا فلاں بندہ چاہتا ہے کہ راضی رکھے وہ مجھے

اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی فُلَانٍ وَیَقُوْلُھَا حَمَلَۃُ الْعَرْشِ وَ

خبردار! اور بیشک میری رحمت ہے اُس پر، پھر کہتے ہیں حضرت جبریل کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت فلاں پر ہے اور کہتے ہیں اس بات کو حاملانِ عرش فرشتے اور

یَقُوْلُھَا مَنْ حَوْلَھُمْ حَتّٰی یَقُوْلُھَا اَھْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَھْبِطُ لَہٗ اِلَی الْاَرْضِ۔(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

کہتے ہیں اس جملے کو جو انکے ارد گرد فرشتے ہیں یہاں تک کہ کہتے ہیں اس کلمہ کو ساتوں آسمان والے، پھر نازل ہوتی ہے رحمت اس کیلئے زمین کی طرف۔

के लिये है, नहीं है कोई मावूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के, नहीं कोई शरीक उसका, उसी का मुल्क है उसी के लिये हर खुवी है और वो हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है, या अल्लाह तआला! वेशक मैं मांगता हूँ तुझसे इस रात की भलाई जो भलाई कि इस रात में है और मैं पनाह मांगता हूँ तेरी रात की बुराई से और बुराई से जो इस रात में है, या अल्लाह तआला! वेशक मैं पनाह चाहता हूँ तेरी, सुस्ती से और बुढापे से और बुढापे की बुराई से और दुनिया के फितनों से और अज़ावे क़ब्र से और जब सुवह फ़रमाते तो यह भी फ़रमाते हमने सुवह पायी और सुवह पाई मुल्क ने जो अल्लाह तआला का है एक रिवायत में है वेशक मैं पनाह मांगता हूँ तेरे अज़ाव से आग में और अज़ाव से क़ब्र में।

2326 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रौनक अफ़रोज़ होते अपने विस्तर शरीफ़ पर रात को तो रखते अपने दस्ते मुबारक को अपने रुख़्सारे पुरअनवार के नीचे फिर पढ़ते या अल्लाह तेरे नाम पाक की मदद से मैं सोता हूँ और जागता हूँ और जब ख्वाब से बेदार होते तो फ़रमाते हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है जिसने जगाया हमको सुलाने के वाद और उसी की तरफ़ उठना है।

2327 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आये कोई तुममें का अपने विस्तर की तरफ़ तो चाहिये कि झाड़ ले अपने विस्तर को अपनी लुंगी के दाख़िली पल्लू से इसलिये कि वो नहीं

(۲۳۲۴) حدیث شریف: عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: حضرت اسامہ ابن زید سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ سے اللہ عزوجل کے فرمان کے بارے میں

فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْھُمْ

"تو کچھ تو ان میں سے ظلم ڈھانے والے ہیں اپنے آپ پر اور کچھ اُن میں سے درمیانی چال چلنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے

سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ قَالَ کُلُّھُمْ فِی الْجَنَّۃِ۔(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

آگے بڑھنے والے ہیں بھلائیوں میں" فرمایا پیارے نبی نے یہ سبکے سب جنت میں ہیں۔

﴿بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ﴾

﴿ترجمہ: باب اس کا کہ کیا کہے صبح وشام اور سونے کے وقت﴾

(۲۳۲۵) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَمْسٰی قَالَ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب شام پاتے تو فرماتے: "کہ ہم شام میں داخل ہوئے اور داخل ہوا شام شام میں، ملک جو اللہ تعالیٰ کا ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ

اور ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے، نہیں کوئی شریک اسکا، اسی کا ملک ہے اُسی کیلئے ہر خوبی ہے اور وہ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَ اَعُوْذُبِکَ

ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے، یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے اس رات کی بھلائی جو بھلائی کہ اس رات میں ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں

مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْھَرَمِ وَ سُوْءِ الْکِبَرِ

تیری رات کی بُرائی سے اور بُرائی سے جو اس رات میں ہے، یا اللہ تعالیٰ بیشک میں پناہ چاہتا ہوں تیری سستی سے اور بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی بُرائی سے

وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اور دنیا کے فتنوں سے اور عذابِ قبر سے، اور جب صبح فرماتے تو یہ بھی فرماتے "ہم نے صبح پائی اور صبح پائی ملک نے جو اللہ تعالیٰ کا ہے اور ایک روایت میں ہے

जानता कि क्या चीज़ पड़ी है उसके पीछे उसके विस्तर पर फिर पढ़े तेरे ही नाम से ऐ मेरे मालिक! मैंने रखा अपना पहलू और तेरी ही मदद से मैं उठाऊँगा उसको अगर क़ब्ज कर ले तू मेरी जान तो रहम कर उस पर और अगर छोड़ दे उसको तो हिफाज़त कर तू उसकी उससे कि हिफाज़त फ़रमाता है तू जिससे अपने नेक वंदो की और एक रिवायत में है कि लेट जाये अपने दाहिनी करवट पर फिर चाहिये कि पढे "वेइस्मिका" आखिर तक।

2328 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जव तशरीफ़ ले जाते अपने विस्तर शरीफ़ पर तो इस्तराहत फ़रमाते अपनी दाहनी करवट पर फिर पढ़ते "या अल्लाह तआला! सुपुर्द की मैंने अपनी जान तेरे और मुतवज्जे किया मैंने अपना चेहरा ए पाक तेरी तरफ़ और सौंप दिया मैंने अपना काम तुझे और टिकाई मैंने अपनी कमर तेरे करम पर रग़वत करते हुये तेरी तरफ़ और डरते हुये तुझसे, न पनाहगाह है और न रिहाई का ठिकाना सिवाये तेरी वारगाह के, मैं ईमान लाया तेरी किताव पर जो तूने उतारी तेरे प्यारे नवी पर जिन्हें तूने भेजा" और फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो कह ले इन कलेमाते तय्यवात को फिर मर जाये उस रात में तो मरेगा वो ईमान पर।

2329 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक शख़्स से ऐ फ़ुलां! जव आये तू अपने विस्तर की तरफ़ तो वुजू कर अपनी नमाज का वजू फिर लेट जा अपनी दायीं करवट पर फिर पढ़ "या अल्लाह तआला! सौंप दी मैंने अपनी जान तुझको और मुतवज्जा किया मैंने अपना चेहरा तेरी तरफ़

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ۔(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے آگ میں اور عذاب سے قبر میں۔

(۲۳۲۶) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ خَدِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے اپنے بستر شریف پر رات کو تو رکھتے اپنے دست مبارک کو اپنے رخسار پُرانوار کے نیچے پھر پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ تیرے نام پاک کی مدد سے میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں" اور جب خواب سے بیدار ہوتے تو فرماتے "ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے جگایا ہم کو سلانے کے بعد اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے"

(۲۳۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَۃِ اِزَارِہٖ فَاِنَّہٗ لَایَدْرِیْ مَاخَلَفَہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ لِیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ لِیَقُلْ بِاسْمِکَ۔(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے کوئی تم میں کا اپنے بستر کی طرف تو چاہئے کہ جھاڑ لے اپنے بستر کو اپنی لنگی کے داخلی پلّو سے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے اُسکے پیچھے اسکے بستر پر، پھر پڑھے "تیرے ہی نام سے اے میرے مالک! میں نے رکھا اپنا پہلو اور تیرے ہی مدد سے میں اُٹھاؤنگا اسکو اگر قبض کر لے تو میری جان تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے اسکو کر حفاظت کر تو اسکی اس سے کہ حفاظت فرماتا ہے تو جس سے اپنے نیک بندوں کی، اور ایک روایت میں ہے کہ پھر لیٹ جائے اپنی داہنی کروٹ پر پھر چاہئے کہ پڑھے باسمك آخر تک۔

(۲۳۲۸) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لیجاتے اپنے بستر شریف پر تو استراحت فرماتے اپنی داہنی کروٹ پر

और सौंप दिया मैंने अपना काम तुझे और टिकाई मैंने अपनी कमर तेरे करम पर रगवत करते हुये तेरी तरफ़ और डरते हुये तुझसे, न कोई पनाहगाह है और न रिहाई का ठिकाना सिवाये तेरी बारगाह के, मैं ईमान लाया किताब पर जो तूने उतारी और तेरे प्यारे नबी पर जिन्हें तूने भेजा" और फ़रमाया प्यारे नबी ने अगर मर गया तू उस रात में तो मर गया ईमान पर और अगर सुबह की तूने तो पहुंचेगा तू भलाई को।

2330 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते बिस्तर शरीफ़ पर तो फ़रमाते "हर खुबी अल्लाह के लिये जिसने खिलाया हमको और पिलाया हमको और बचाया हमको और पनाह दी हमको इसलिये कि बहुत हैं उनमें से कि नहीं है जिनमें कोई बचाने वाला और न पनाह देने वाला।

2331 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी कि बेशक हजरते फ़ातेमा हाज़िर हुई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में कि वो शिकायत करें उस तक्लीफ की जो पहुंची थी उनके दस्ते मुबारक में चक्की से और ख़बर पहुंची थी हज़रते फ़ातेमा को कि बेशक आये हैं प्यारे नबी के पास गुलाम तो हजरते फ़ातेमा ने प्यारे नबी को न पाया तो ज़िक्र किया हज़रते फ़ातेमा ने उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से फिर जब तशरीफ़ लाये प्यारे नबी तो इत्तेला दी प्यारे नबी को हज़रते आयशा ने, हज़रते अली ने फ़रमाया कि तशरीफ लाये प्यारे नबी हमारे पास हालाकि हम पकड़ चुके थे अपने अपने बिस्तर को तो हम उठ

اور دوسروں پر بوجھ بن جائے کہ اپنے اعزا اسکی موت کی تمنا کرنے لگیں۔ دنیا کے فتنے، محبت دنیا اور غفلت عیش ہیں۔ یہ دونوں چیزیں گناہوں کی جڑ ہیں۔ دوزخ کا عذاب آگ میں ہوگا کہ بندہ آگ میں داخل ہو کر عذاب پائیگا اور قبر میں آگ کا عذاب ہے کہ قبر میں دوزخ نہ ہوگی بلکہ دوزخ کی کھڑکی کھل جائیگی جس سے وہاں کی لپٹ، گرمی، سوزش، تپش، جلن، بدبو، دھواں وغیرہ آتے رہیں گے۔ بندے کو چاہیے کہ سوتے جاگتے دعاؤں کا اہتمام کرے۔

(۲۳۲۶) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک قبر کے رخ پر بچھایا جاتا ہے۔ کہ قبلہ کے داہنے سر مبارک ہوتا اور قبلہ کے بائیں پائے اقدس ہوتے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی کروٹ آرام فرماتے اور داہنا دست مبارک داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے۔ رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر سونے میں زیادہ غفلت نہیں ہوتی۔ قبر میں میت کی ہیت بھی یہی ہوتی ہے چونکہ نیند موت کا نمونہ ہے اسی لئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر شریف قبر کے نمونے کا ہوتا تھا کہ بستر پر لیٹنے والے کو قبر یاد آجائے کہ ایک دن قبر میں بھی لیٹنا ہے۔ سو کر جاگنا یہ کل قیامت میں اٹھنے کی دلیل ہے۔ "نشر" پھیلنے، متفرق ہونے کو کہتے ہیں کہ بندے جاگ کر کسب رزق کیلئے پھیل جاتے ہیں۔ موت کے معانی و مفاہیم بہت سے ہیں۔ (۱) نیند (۲) سکون (۳) بے عقلی (۴) جہالت (۵) بھیک مانگنا (۶) گناہ (۷) بڑھاپا (۸) ناگوار حالت جیسے ذلت و فقر وغیرہا۔ اسی طرح حیات کے بھی بہت سے معانی و مفاہیم ہیں۔ (۱) زندگی (۲) بیداری (۳) علم (۴) حرکت (۵) عقلمندی (۶) متمول (۷) جوانی (۸) خوشگوار حالت جیسے عزت و غنا۔ قرآن کریم میں میت دعوتی سے مراد جاہل و کافر ہیں اور موت سے مراد جہالت و کفر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کیا وہ جو ہے مردہ پھر زندہ فرمادیا ہم نے اسکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۸) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک آپ نہیں سنا سکتے مُردوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۲۴) ان دونوں آیات کریمہ میں مردہ اور مردوں سے مراد کافر و کفار ہیں۔ سوتے وقت دعاء پڑھ کر سویا جائے تاکہ دن بھر کے اعمال کا اختتام دعاء پر ہو اور پھر بیدار ہو کر بھی دعاء پڑھی جائے تاکہ پھر اعمال کا آغاز دعاء سے ہو اور تمام دن دعاؤں کے سائے میں گزرے اور تمام رات دعاء کے زیر سایہ بسر ہو۔

(۲۳۲۷) عرب شریف میں رات ودن بستر بچھے رہتے تھے ہمارے ملک میں صبح کو بستر سمیٹ دیتے ہیں۔ اور اس زمانے میں عام طور پر تہبند و لنگی کا استعمال ہوتا تھا اسلئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بستر پر سونے کیلئے جاؤ اور کوئی فالتو کپڑا نہ ہو تو لیٹنے سے پہلے اپنے تہبند و لنگی کے اندرونی کونے سے بستر کو جھاڑ لو کہ اگر بستر پر گرد وغبار، کانٹا، ہڈی، یا کوئی موذی جانور یا نجاست ہو تو وہ دور ہو جائے اسمیں جان و ایمان دونوں کی امن و سلامتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر اقدس کو اپنے کپڑے کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑتے تھے۔ پھر آرام فرماتے اور لیٹنے کے بعد دعاء تلاوت فرماتے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے کچھ دیر داہنی کروٹ لیٹے پھر تھوڑی دیر چت لیٹے پھر تھوڑی دیر بائیں کروٹ لیٹے اور پھر دوبارہ داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو جائے کہ داہنی کروٹ پر سونے سے زیادہ غفلت نہیں ہوتی۔ وقت پر آنکھ کھل جاتی ہے کیونکہ دل بائیں طرف ہے داہنی کروٹ لیٹنے پر دل معلق رہتا ہے یعنی لٹک جاتا ہے۔ اور اس سے حرکت قلب میں معمولی اضافہ ہو جاتا ہے جسکا نظام جسمانی پر خوشگوار اثر ہوتا ہے اور صحت کیلئے بھی فائدے مند ہوتا ہے اور اگر بائیں کروٹ سویا جائے تو دل پسلیوں سے لگ جاتا ہے اور اسکی حرکت میں معمولی سی کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے نظام جسمانی پر برا اثر مرتب ہوتا ہے اور بہت غفلت کی نیند آتی ہے جہنم کا اندیشہ و خطرہ رہتا ہے۔ یہ بات بھی ہمارے لئے ہے ورنہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی کروٹ پر لیٹیں آپ کو غفلت ہوتی ہی نہیں، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث شریف:۔ میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

(۲۳۲۸) اس حدیث شریف میں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور نبی سے مراد سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ دعاؤں کے تقریباً تمام کلمات تعلیم امت کے لئے ہیں یہ دعائیہ کلمات طیبات صبح تک اسکے ایمان کی گارنٹی ہیں۔

(۲۳۲۹) اگر سوتے وقت وضو نہ ہو تو سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح مع مسواک و سنن و مستحبات وضو کر لیا جائے اور پھر بستر پر دراز ہوا جائے۔ اور اگر سونے سے پہلے تیمم کر لے جب بھی یہی

ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي

پھر پڑھے "یا اللہ تعالیٰ سپرد کی میں نے اپنی جان تیرے اور متوجہ کیا میں نے اپنا چہرہ پاک تیری طرف اور سونپ دیا میں نے اپنا کام تجھے اور تکائی میں نے اپنی کمر

اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ

تیرے کرم پر رغبت کرتے ہوئے تیری طرف اور ڈرتے ہوئے تجھ سے، نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ رہائی کا ٹھکانہ سوائے تیری بارگاہ کے، میں ایمان لایا

بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ

تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے پیارے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا ہے"۔ اور فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو کہہ لے ان کلمات طیبات کو

ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر مرجائے اس رات میں تو مرے گا وہ ایمان پر۔

(۲۳۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہ اے فلاں! جب آئے تو اپنے بستر کی طرف تو وضو کر

وَضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ

اپنی نماز کا وضو پھر لیٹ جا اپنی بائیں کروٹ پر پھر پڑھ "یا اللہ تعالیٰ سونپ دی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا چہرہ تیری طرف

وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ

اور سونپ دیا میں نے اپنا کام تجھے اور ٹکائی میں نے اپنی کمر تیرے کرم پر رغبت کرتے ہوئے تیری طرف اور ڈرتے ہوئے تجھ سے، نہ کوئی پناہ گاہ ہے

وَمَنْجَأَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وَقَالَ

اور نہ رہائی کا ٹھکانہ سوائے تیری بارگاہ کے، میں ایمان لایا کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے پیارے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا ہے" اور فرمایا پیارے نبی نے

فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اگر تو مر گیا اس رات میں تو مر گیا ایمان پر اور اگر صبح کی تو نے تو پہونچے گا تو بھلائی کو۔

खड़े होने लगे तो फरमाया प्यारे नबी ने अपनी अपनी जगह रहो फिर रौनक अफरोज हुये प्यारे नबी तो बैठ गये मेरे दरमियान और हज़रते फातेमा के दरमियान यहाँ तक कि मैंने पाई ठंडक प्यारे नबी के प्यारे कदमों की अपने पेट पर तो फरमाया प्यारे नबी ने क्या न बता दूँ मैं तुम दोनों को बेहतर उससे जिसका तुमने सुवाल किया है? जब तुम पकड़ा करो अपना अपना बिस्तर तो "सुब्हानल्लाह" पढ लिया करो 33 बार "अलहम्दो लिल्लाह" पढ लिया करो 33 बार और "अल्लाहो अकबर" पढ लिया करो 34 मर्तबा तो यह बेहतर है तुम्हारे लिये खादिम से।
2332 हदीस शरीफ़– हजरते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फरमाया कि हाजिर हुईं हज़रते फातेमा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में कि मांगी प्यारे नबी से एक बांदी तो फरमाया प्यारे नबी ने तो क्या न बता दूँ मैं तुमको वो जो बेहतर है बांदी से "सुब्हानल्लाह" पढ लिया करो 33 बार "अलहम्दो लिल्लाह" पढ लिया करो 33 बार और "अल्लाहो अकबर" पढ लिया करो 34 मर्तबा हर नमाज़ के वक़्त और अपने सोने के वक़्त।
2333 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सुबह फ़रमाते तो पढ़ते "या अल्लाह तआला! तेरे ही करम से सुबह पाई हमने और तेरे ही करम से शाम पाई हमने और तेरे ही करम से जीते हैं हम और तेरे ही करम से मरेंगे हम और तेरी ही तरफ़ लौटना है" और जब प्यारे रसूल शाम फरमाते तो पढ़ते "या अल्लाह तआला! तेरे ही करम से शाम पाई हमने और तेरे ही करम से सुबह पाई

فائدہ ہوگا سیدنا حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ یہ دعاء پیارے نبی ﷺ کو سنائی تو بجائے نبی کے رسول پڑھ دیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ رسول نہ کہو بلکہ نبی ہی کہو۔ یعنی اوراد وظائف میں الفاظ نہ بدلے جائیں چاہے معانی میں کوئی خاص فرق نہ ہو ورنہ تاثیر بدل جائیگی۔ بعض لوگ اوراد و وظائف میں بھی اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں اور الفاظ میں ترمیم کرتے ہیں ان کیلئے جائے عبرت ہے اگر حدیث شریف کے الفاظ یاد ہوں تو روایت بالمعنی نہ کرے۔ حدیث شریف کی روایت اسی صورت میں درست ہے جبکہ الفاظ حدیث شریف یاد نہ رہے ہوں۔ اسی طرح قرآن کریم کے الفاظ شدود مخارج وغیرہ میں حتی الامکان تبدیلی نہ ہونے دے۔

(۲۳۳۰) اللہ تعالیٰ نے ہمیں موذی جانوروں، آفتوں، بلاؤں سے بچایا۔ رہنے کو گھر دیا سردی گرمی سے بچنے کیلئے لحاف، گدے اور سائے دار مکان عطا فرمائے اور کفار و مشرکین کو نفس و شیطان کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا اور اب یہ سب پوری طرح انکے بس میں ہیں جس طرح نچاتے ہیں یہ بے ایمان ناچتے ہیں۔

(۲۳۳۱) سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے چھوٹی و چہیتی صاحبزادی تھیں۔ شادی سے پہلے کام کاج کی عادت نہ تھی، شادی کے بعد گھریلو تمام کاموں کی ذمہ داری پوری فرمائی۔ چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے اور چھالے پھوٹ کر زخم بن گئے تھے۔ حضرت خاتون جنت کو حضرت مولا علی نے اطلاع دی کہ آج قیدی غلام پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں آئے ہیں اور انکی تقسیم کا کام ہو رہا ہے آپ بھی جاکر ایک لونڈی لے آئیں جو گھر کے کام کاج میں آپکا ہاتھ بٹا سکے۔ اس دن پیارے نبی ﷺ کا قیام سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تھا اسلئے حضرت خاتون جنت انہیں کے گھر تشریف لے گئیں مگر حسن اتفاق کہ پیارے نبی ﷺ گھر سے باہر تھے۔ دولت سرائے اقدس میں تشریف نہ رکھتے تھے اسلئے اپنے من کی بات اپنی والدہ ماجدہ حضرت عائشہ صدیقہ سے عرض کرکے واپس اپنے دولت خانہ آگئیں۔ جب پیارے نبی ﷺ جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کا پیغام پیش کر دیا تو پیارے نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ کے گھر کا رخ فرمایا اور وہاں جلوہ فگن ہوئے تو سونے کا وقت ہو گیا تھا، اور دونوں کے درمیان تشریف فرما ہوکر پیارے نبی ﷺ اس شان سے بیٹھے کہ ایک پائے اقدس تو حضرت فاطمہ پر تھا اور دوسرا پائے اقدس حضرت علی کے سینہ مبارک پر تھا۔ وہ سینہ بھی کیسا علم و نور کا گنجینہ ہوگا جس پر قدم شہنشاہ مدینہ ہے۔ یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ شادی کے بعد بھی اولاد ماں باپ سے مانگ سکتی ہے اسمیں شرعی کوئی قباحت نہیں ہے نہ شرم و عار کی بات ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تعلیم دی کہ لونڈی و باندی کا فائدہ تو تمہو صرف دنیا میں پہونچے گا مگر اس تسبیح کا فائدہ دنیا میں قبر و حشر ہر جگہ ملے گا۔ اے میری پیاری بیٹی! یہ خدام اور باندیاں یہ ان کیلئے ہیں جنکے باپ جنگ میں جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ وہ نادان اپنے گریبانوں میں جھانکیں جو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور بکواس کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے حضرت فاطمہ زہرا کا مطالبہ پورا نہ فرمایا اور انہیں میراث نہ دی جس سے حضرت فاطمہ کے دل کو ٹھیس پہونچی، وہ نادان اب پیارے نبی ﷺ پر کیا فتویٰ لگائیں گے۔ بارگاہ صدیقی کی گستاخی بارگاہ نبوی کا بھی گستاخ بنا دے گی۔ خیریت اسی میں ہے

شاہ دیں کے طریقے کو اپنایئے اور وفادار صدیق بن جایئے
دامن ہر شہید و ولی تھامئے خلد کو بس یہی اک سڑک جائیگی

اس تسبیح کا نام "تسبیح فاطمہ" ہے جو عام طور پر بعد نماز فجر و عصر پڑھی جاتی ہے جو اس حدیث شریف کے مطابق ہے۔ فقر، غنا سے افضل ہے اور صبر، شکر سے بہتر ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو متقی و دیندار فنکار بنائیں انہیں صرف مالدار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بیٹی کیلئے بہترین جہیز اسکی دینی تعلیم اور اعمال صالحہ ہیں صرف مال و اسباب نہیں۔ سسرال کی تکالیف کی شکایت اپنے میکے میں کرنا جائز ہے ازالہ تکلیف کیلئے نہ کہ لڑانے بھڑانے کیلئے۔ سسرال کی تکالیف سے دل برداشتہ ہوکر والدین بیٹی کو اپنے گھر نہ بٹھائیں بلکہ سسرال ہی میں رہنے دیں اور صبر و شکر کی تلقین کریں اس سے خانگی زندگی کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں اور گھر تباہی و بربادی سے بچ جاتا ہے۔

(۲۳۳۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشریف لیجاتے بستر شریف پر تو فرماتے "ہر خوبی اللہ کیلئے

الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جس نے کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو اور پناہ دی ہم کو اسلئے کہ بہت ہیں اُن میں سے کہ نہیں ہے جن میں کوئی بچانے والا اور نہ پناہ دینے والا۔

(۲۳۳۱) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ اِنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی کہ بیشک حضرت فاطمہ زہرا حاضر ہوئیں پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں

تَشْكُوْا اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِیْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَآءَهٗ

کہ وہ شکایت کریں اُس تکلیف کی جو پہونچی تھی انکے دست مبارک میں چکی سے اور خبر پہونچی تھی حضرت فاطمہ کو کہ بیشک آئے ہیں پیارے نبی کے پاس

رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ

غلام، تو حضرت فاطمہ نے پیارے نبی کو نہ پایا تو ذکر کیا حضرت فاطمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ سے پھر جب تشریف لائے پیارے نبی

اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا

تو اطلاع دی پیارے نبی کو حضرت عائشہ نے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تشریف لائے پیارے نبی ہمارے پاس حالانکہ پکڑ چکے تھے اپنے اپنے بستر

فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهَا

تو ہم اُٹھ کھڑے ہونے لگے تو فرمایا پیارے نبی نے اپنی اپنی جگہ رہو پھر رونق افروز ہوئے پیارے نبی تو بیٹھ گئے میرے درمیان اور حضرت فاطمہ کے درمیان

حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا خَيْرٌ مِّمَّا

یہانتک کہ پائی میں نے ٹھنڈک پیارے نبی کے پیارے قدموں کی اپنے پیٹ پر تو فرمایا پیارے نبی نے کیا نہ بتادوں میں تم دونوں کو بہتر اُس سے جسکا

سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ

تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم پکڑا کرو اپنا اپنا بستر تو سبحان اللہ پڑھ لیا کرو ۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ پڑھ لیا کرو ۳۳ مرتبہ

हमने और तेरे ही करम से जीते हैं हम और तेरे ही करम से मरेंगे हम और तेरी ही तरफ़ उठना है।

2334 हदीस शरीफ़:– फरमाया अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र ने कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! हुक्म फरमाइये आप मुझे किसी ऐसी चीज का कि पढ़ लिया करुँ मैं उसको जब सुबह करुँ और जब मैं शाम करूँ, फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पढ़ लिया करो "ऐ अल्लाह तआला! छुपी खुली चीजों के जानने वाले, जमीन व आसमान के पैदा फ़रमाने वाले, हर चीज के रब और उसके मालिक, मैं गवाही देता हूँ इसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, मैं पनाह मांगता हूँ तेरी अपने नफ्स के शर और शैतान के शर और शैतान के शिर्क कराने से" पढ लिया करो अबू बक्र इसको जब सुबह करो तुम और जब शाम करो तुम और जब पकड़ो अपने बिस्तर को।

2335 हदीस शरीफ़:– हजरते अबान इब्ने हज़रते उस्मान से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना अपने वालिद माजिद से कि वो फरमाते हैं कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई ऐसा बंदा जो पढ़े सुबह में हर दिन और शाम में हर रात "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरु कि नहीं नुकसान देती है जिसके नाम की बरकत के बाइस कोई चीज़ जमीन में और न आसमान में और वो खूब सुनने वाला खूब जानने वाला है" तीन मर्तबा फिर भी नुकसान दे दे कोई चीज़ उसको कि थे हज़रते अबान कि

وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو ۳۴ مرتبہ تو یہ بہتر ہے تمہارے لئے خادم سے۔

(۲۳۳۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حاضر ہوئیں حضرت فاطمہ پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں

تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ

کہ مانگیں پیارے نبی سے ایک باندی، تو فرمایا پیارے نبی نے تو کیا نہ بتادوں میں تم کو وہ جو بہتر ہے باندی سے۔ سبحان اللہ پڑھ لیا کرو

ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ پڑھ لیا کرو ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو ۳۴ مرتبہ ہر نماز کے وقت اور اپنے سونے کے وقت۔

(۲۳۳۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب صبح فرماتے تو پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ تیرے ہی کرم سے صبح پائی ہم نے اور تیرے ہی کرم سے

اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا

شام پائی ہم نے اور تیرے ہی کرم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی کرم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے" اور جب

اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى

پیارے رسول شام فرماتے تو پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ تیرے ہی کرم سے شام پائی ہم نے اور تیرے ہی کرم صبح پائی ہم نے اور تیرے ہی کرم سے جیتے ہیں ہم

وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور تیرے ہی کرم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف اُٹھنا ہے۔

(۲۳۳۴) حدیث شریف: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ

ترجمہ: فرمایا امیر المومنین حضرت ابوبکر نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم فرمایئے آپ مجھے کسی ایسی چیز کا کہ پڑھ لیا کروں میں اسکو

पहुंचा था उनको कुछ फ़ालिज तो एक शख़्स देखने लगा उनको तो फरमाया उनसे हज़रते अबान ने कि तू क्या देखता है मेरी तरफ़? बेशक हदीस शरीफ़ तो इसी तरह है जिस तरह मैंने बयान फ़रमाई तुमसे और लेकिन नहीं पढ़ा था मैंने उसको उस दिन ताकि जारी फ़रमा दे अल्लाह तआला मुझ पर अपनी कज़ा व कद्र।

2336 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बअज शहज़ादियों से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सिखाते थे उनको तो फ़रमाते प्यारे नबी कि पढ़ा करो जब सुबह करो तुम "पाक है अल्लाह तआला, उसी को हर खूबी है और नहीं है कोई कुव्वत अल्लाह तआला के गैर को, जो चाहा अल्लाह तआला ने वो हुआ और जो न चाहा वो न हुआ, मैं खूब जानता हूँ बेशक अल्लाह तआला हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है और बेशक अल्लाह तआला ने घेर रखा है हर चीज़ को इल्म में" इसलिये कि जो पढ़े उसको जिस वक़्त सुबह करे तो हिफ़ाज़त किया जायेगा जब तक कि शाम करे और जो पढ़े इसको जिस वक़्त कि शाम करे तो हिफ़ाज़त किया जायेगा जब तक कि सुबह करे।

2337 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ा जिस वक़्त सुबह करे "तो पाकी अल्लाह की बयान करो जब तुम शाम करो और जब तुम सुबह करो और उसी के लिये हर खूबी है आसमानों और ज़मीन में और कुछ दिन रहे और जब तुम दोपहर करो, निकालता है

اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جب صبح کروں اور جب میں شام کروں، فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑھ لیا کرو" اے اللہ تعالیٰ! چھپی کھلی چیزوں کے جاننے والے، زمین وآسمان کے

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

پیدا فرمانیوالے، ہر چیز کے رب اور اسکے مالک! میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے نفس کے شر

وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور شیطان کے شر سے اور شیطان کے شرک کرانے سے"۔ پڑھ لیا کرو ابو بکر اسکو جب صبح کرو تم اور جب شام کرو تم اور جب پکڑو اپنے بستر کو۔

(۲۳۳۵) حدیث شریف: عَنْ اَبَانِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابان ابن حضرت عثمان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا اپنے والد ماجد سے کہ وہ فرماتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ

کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو پڑھے صبح میں ہر دن اور شام میں ہر رات "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع

الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

کہ نہیں نقصان دیتی ہے جسکے نام کی برکت کے باعث کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے"۔ تین مرتبہ

فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ

پھر بھی نقصان دیدے کوئی چیز اسکو کہ تھے حضرت ابان کہ پہونچا تھا انکو کچھ فالج تو لگا ایک شخص دیکھنے انکو تو فرمایا ان سے حضرت ابان نے تو کیا دیکھتا ہے

اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ

میری طرف؟ سن! بیشک حدیث شریف تو اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان فرمائی ہے تم سے اور لیکن نہیں پڑھا تھا میں نے اس کو اس دن

لِيَمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تاکہ جاری فرمادے اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی قضا وقدر۔

जिंदा को मुर्दे से और निकालता है मुर्दे को जिंदा से और हरी भरी करता है जमीन को सूख जाने के याद और ऐसे ही तुम निकाले जाओगे कि पा लेगा उसको जो छुट गया है उसका" उस दिन में और जो पढ़ेगा इनको जब शाम करे तो पा लेगा उसको जो छुट गया है उसका उसकी रात में।

2338 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू अयाश सहायी से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसने पढ़ा जब सुवह की "नहीं है कोई मावूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के, नहीं है कोई शरीक उसका, उसी का मुल्क है और उसी को हर खूवी है और वो हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है" तो है उसके लिये सवाव एक गुलाम आज़ाद करने का हजरते इस्माईल अलैहिस्सलाम की औलाद में से और लिखी जायेंगी उसके लिये दस नेकियाँ और मिटाये जायेंगे उससे दस गुनाह और बुलन्द फ़रमाये जायेंगे उसके दस दर्जे और होगा हिफ़ाज़त में शैतान से यहाँ तक कि शाम करे और कहे इन कलेमात को जब शाम करे तो होगा सवाव उसके लिये उसके मिस्ल यहाँ तक कि सुबह करे तो देखा एक शख़्स ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को ख्वाब में तो अर्ज किया या रसूलल्लाह बेशक हज़रते अबू अयाश सहायी हदीस शरीफ़ बयान फ़रमाते हैं आपसे ऐसी ऐसी, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सच कहा अबू अयाश ने।

2339 हदीस शरीफ़:– हज़रते हारिस इब्ने मुस्लिम तमीमी से मरवी वो रिवायत करते हैं अपने वालिद से

(۲۳۳۲) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تسبیح فاطمہ ہر نماز کے بعد بھی پڑھی جائے تو اچھا ہے۔ سوتے وقت اس تسبیح کے پڑھنے سے دن بھر کی مشقت وتکان اور رنج وغم دور ہوتا ہے۔

(۲۳۳۳) انسان کی زندگی حیرت ناک ہے زندگی میں اندرونی و بیرونی دشمنوں کی بھرمار ہے۔ ایسے میں بندے کا زندہ رہنا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تیرے ہی کرم سے زندگی کے صبح وشام پالیتے ہیں۔ ہمارے صبح وشام ہماری زندگی وموت سب تیرے ہی قبضے میں ہیں اور یا اللہ تعالیٰ! ہمارے صبح وشام، ہماری زندگی وموت، نفس، دنیا، شیطان کیلئے نہیں بلکہ الحمد للہ یہ سب تیرے لئے ہیں۔ یوم النشور کے دو مطالب ہیں (۱) موت کے بعد اٹھنے کا دن (۲) جمع ہونے کے بعد الگ الگ ہو جانے کا دن۔ کیونکہ میدان قیامت میں اپنوں اور بیگانوں، کافروں اور مومنوں کو الگ کر دیا جائیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور الگ ہو جاؤ تم آج اے مجرمو! (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۸۶)

(۲۳۳۴) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرات انبیاء کرام کے بعد تمام انسانوں میں افضل واعلیٰ برتر وبالا ہیں اعمال ووظائف میں انہوں نے پیارے نبی ﷺ سے پوچھ کر لائن دیدی کہ اوراد ووظائف شیخ سے پوچھ کر اور شیخ کی اجازت سے پڑھنے چاہئیں اس میں الفاظ کی تاثیر کیساتھ ساتھ زبان مرشد کی تاثیر جمع ہو جاتی ہے اور یہ سونے پر سہاگہ کا کام کرتی ہے۔ شیطان تو نفس امارہ کو بجھ دَ دیتا ہے اور عمل درآمد کرانا یہ نفس امارہ کی ڈیوٹی ہے۔ شیطان لاحول اور اذان وغیرہا سے بھاگ جاتا ہے مگر نفس تو انسان کیساتھ ساتھ ہے نہ کسی وظیفے سے بھاگتا ہے نہ عمل سے یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے دبتا ہے۔ انسان کا دل جہاں معدن اسرار مخزن انوار ہے وہیں منبع اشرار بھی ہے۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے نفس کا ذکر پہلے فرمایا اور شیطان کا بعد میں۔ یہ عام لوگوں کے نفس کا ذکر ہے۔ نفس صدیقی توبفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نورانی ہو چکا تھا وہ تو صدق وصفا کی کان ہے پیارے نبی ﷺ بتا رہے ہیں حضرت ابوبکر کو اور سنا رہے ہیں قیامت تک تمام تمام مسلمانوں کو۔

(۲۳۳۵) سیدنا حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکو مذکورہ بالا حدیث شریف سنا رہے تھے وہ تصویر حیرت بن کر انکو دیکھنے لگے کہ آپ جو حدیث شریف بیان فرما رہے ہیں یقیناً آپ اس پر عمل پیرا بھی ہونگے پھر آپ پر فالج کا اثر کیسے ہو گیا؟ حضرات ابان اسکے اعتراض کے تیور سمجھ گئے اور آپ نے بڑے ہی پاکیزہ جواب سے نوازا کہ حدیث پاک بھی سچی ہے اور حدیث شریف والے پیارے رسول ﷺ بھی سچے ہیں اور ارادۂ الٰہی بھی حق ہے۔ جس دن مجھے فالج ہونیوالا تھا اس دن میں یہ عمل پڑھنا بھول گیا تھا۔ اس دعاء کی برکت سے آفت ناگہانی، بڑی بیماری، زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور دوسری اچانک آفات سے حفاظت رہتی ہے دوسرے اقسام کی مصیبتیں آسکتی ہیں۔ کسی دعاء سے موت نہیں ٹل سکتی وہ تو یقینی آنی ہے جسے کوئی تدبیر نہیں ٹال سکتی نہ دعاء اور نہ دوا۔ معمولی تکالیف وبیماریاں تو انسان کو لگی ہی رہتی ہیں۔

(۲۳۳۶) پیارے نبی ﷺ کی صاحبزادیاں چار ہیں۔ (۱) سیدتنا حضرت زینب (۲) سیدتنا حضرت رقیہ (۳) سیدتنا حضرت ام کلثوم (۴) سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ سب نے پیارے نبی ﷺ کو جوانی میں دیکھا ہے اور سب کی شادی خود پیارے نبی ﷺ نے فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ جس طرح نماز روزہ سکھاتے تھے ایسے ہی دعائیں بھی سکھاتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی شہزادیوں کو کیسی پیاری دعاء سکھائی۔ کاش تمام امت مسلمہ ان دعاؤں کو یاد کر کے انکے فیوض وبرکات سے مالا مال ہو۔

(۲۳۳۷) اس حدیث پاک میں جو دعاء مذکور ہے وہ پارہ ۲۱ کی تین آیات کریمہ کا مجموعہ ہے۔ ان تینوں آیات کریمہ کی تفاسیر مبارکہ ملاحظہ فرمائیں تو بہت سے حقائق منکشف ہو جائینگے اور معلومات میں خوبصورت اضافہ ہوگا۔

تفسیر: پاکی بولنے سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا کرنا مراد ہے۔ یا اس سے نماز پنجگانہ مراد ہے۔ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن کریم میں ہے۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا ہاں اور یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان آیات کریمہ میں پانچوں

(۲۳۳۶) حدیث شریف: عَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُعَلِّمُهَا فَیَقُوْلُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ کی بعض شہزادیوں سے مروی کہ بیشک پیارے نبی ﷺ سکھاتے تھے انکو تو فرماتے پیارے نبی

قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَآءْ لَمْ یَکُنْ

پڑھا کرو جب صبح کرو تم: "پاک ہے اللہ تعالیٰ اُسی کو ہر خوبی ہے اور نہیں ہے کوئی قوت اللہ تعالیٰ کے بغیر کچھ جو چاہا اللہ تعالیٰ نے وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ

میں خوب جانتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے گھیر رکھا ہے ہر چیز کو علم میں" اسلئے کہ

مَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

جو پڑھے اسکو جس وقت صبح کرے تو حفاظت کیا جائیگا جبتک کہ شام کرے اور جو پڑھے اسکو جس وقت کہ شام کرے تو حفاظت کیا جائیگا جب تک کہ صبح کرے۔

(۲۳۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا جس وقت صبح کرے "تو پاکی اللہ کی بیان کرو جب

تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ

تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اُسی کیلئے ہر خوبی ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تم دوپہر کرو، نکالتا ہے زندہ کو

مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَکَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ

مُردے سے اور نکالتا ہے مُردے کو زندے سے اور ہری بھری کرتا ہے زمین کو سوکھ جانے کے بعد اسکے اور ایسے ہی تم نکالے جاؤ گے تو پالے گا

مَا فَاتَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِیْ لَیْلَتِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

اسکو جو چھوٹ گیا ہے اسکا اُس دن میں اور جو پڑھے گا انکو جب شام کرے تو پالے گا اسکو جو چھوٹ گیا ہے اس کا اُس کی رات میں۔

(۲۳۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ

ترجمہ: حضرت ابو عیاش صحابی سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پڑھا جب صبح کی

और वो रिवायत फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बेशक प्यारे रसूल ने राजदाना तरीके से बताया उन्हें कि जब तुम फ़ारिग़ हो जाओ नमाज़े मग्रिब से तो पढ़ लिया करो किसी से कलाम करने से पहले "या अल्लाह तआला बचा दे तू मुझे आग से" तीन मर्तबा इसलिये कि जब तुम कहोगे यह कलेमात फिर मर जाओ तुम उसी रात में तो लिखा जायेगा तुम्हारे लिये गुज़र जाना आग से और जब तुम नमाज़ पढ़ो सुबह की तो पढ़ लो इसको इसलिये कि अगर तुम मर जाओ उस दिन में तो लिखा जायेग तुम्हारे लिये गुज़र जाना आग से।

2340 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कभी न छोड़ते थे इन कलेमाते तय्येबात को जब शाम फ़रमाते और जब सुबह फ़रमाते "या अल्लाह तआला बेशक मैं सुवाल करता हूँ तुझसे आफ़ियत का दुनिया में और आखेरत में बेशक मैं सवाल करता हूँ तुझसे माफ़ी का और आफ़ियत का अपने दीन और दुनिया और अपने ऐहलो अयाल और अपने माल में, या अल्लाह तआला छुपा ले तू मेरे ऐबों को और अमन में रख खौफ़ों से मुझको, या अल्लाह तआला हिफ़ाज़त फ़रमा तू मेरी मेरे आगे से और मेरे पीछे से और मेरे दायें से और मेरे बायें से और मरे ऊपर से और मैं पनाह मांगता हूँ तेरी अज़मत की यह कि हलाक किया जाऊँ मैं नीचे से यानि धसा कर"।

نمازیں اور انکے اوقات ہیں۔ سید المفسرین صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عباس کو تو قرآن کریم میں پانچ نمازیں نظر آگئیں اور اعلان بھی فرما دیا چونکہ صاحب بصیرۃ الایمان تھے مگر آج بصیرۃ الایمان سے محروم لوگ دل کے اندھے ایمان سے کورے نام نہاد مسلمان یہ بکتے ہیں کہ قرآن کریم میں پانچ نمازیں نہیں ہیں اور ایمان والے اسکا اظہار فرما رہے ہیں کہ پانچوں نمازیں اور انکے اوقات قرآن کریم کی ان دو آیات کریمہ میں بھی مذکور ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے اس قسم کی جھگڑا بازی کرنے والوں کیساتھ سختی سے نمٹیں تاکہ دین میں مداخلت کا دروازہ بند ہو جائے۔ اسلام میں نہ صرف یہ کہ دخل اندازی بلکہ خلل اندازی کرنیوالے اپنے نام بہت ہی خوبصورت رکھتے ہیں تاکہ آسانی سے مسلمان انہیں پہچان نہ سکیں۔ اور انکے جھانسے میں آجائیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ دین کے معاملے میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور کسی بھی نئے دھرم کو قبول نہ کریں وہ چاہے کتنی ہی میٹھی میٹھی باتیں کیوں نہ کرے اور بظاہر اسکی باتیں کتنی ہی بھلی اور خوبصورت کیوں نہ لگیں۔ بس یہ دیکھو یہ بزرگان دین سے جڑا ہوا ہے کہ کٹا ہوا ہے۔ بزرگان دین کی تعلیمات آج بھی سنی خانقاہوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ "جب تم شام کرو" میں مغرب و عشاء کی نمازیں داخل ہیں۔ "جب تم صبح کرو" میں فجر کی نماز داخل ہے۔ "جب کچھ دن رہے" اسمیں نماز عصر داخل ہے۔ "جب تم دوپہر کرو" اسمیں نماز ظہر داخل ہے۔ نماز ایسی عبادت ہے کہ اس میں عبادات کی اکثر قسمیں آجاتی ہیں۔ ثنا، تسبیح، تحمید، تہلیل، تلاوت، درود و سلام دعاء کھڑے ہو کر، بیٹھ کر جھک کر، سر زمین پہ رکھ کر ہر طرح بندہ اپنے رب کی رفعت و عظمت کا اعتراف اور اپنے تذلل و انکسار اور عبدیت کا عملاً اور قولاً اعتراف و اقرار و اظہار و اعلان کرتا ہے۔ حکمت نماز کیلئے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے۔ کیونکہ افضل اعمال وہ عمل ہے جو پابندی کیساتھ ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ تمام اوقات نماز میں صرف کر سکے۔ کیونکہ اسکے ساتھ دنیا کی دوسری ضرورتیں بھی وابستہ ہیں۔ کھانا، پینا، سونا، نہانا، کمانا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور یہ تخفیف بھی صدقہ ہے حضور انور ﷺ

کے معراج شریف میں بار بار آنے جانے کا، ورنہ پچاس وقت کی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے دن کے اول و اوسط اور آخر میں اور رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر فرمائیں۔ تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو (تفسیر مدارک و خازن شریف) جو کوئی ان اوقات میں نمازوں کی پابندی کرے وہ گویا ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے۔ نمازوں کا بقیہ تفصیلی بیان فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ زندے کو مردے سے نکالنا جیسے پرندوں کو انڈوں سے، انسانوں کو نطفے سے، مومن کو کافر سے۔ اور مردے کو زندہ سے جیسے انڈوں کو پرندوں سے، نطفے کو انسانوں سے، کافر کو مومن سے زمین کو خشک ہو جانے کے بعد مینہ برسا کر ہرا بھرا فرما دیتا ہے۔ مرنے کے بعد قبروں سے تمہیں بھی حساب و کتاب کیلئے اٹھائیگا۔ اور سیاہ و سوکھے دلوں پر فیض نبوت کی بارش فرما کر وہاں ایمان و تقویٰ کا سبزہ اگاتا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۹۷۷ تا ۹۷۹)

(۲۳۳۸) غلام آزاد کرنا بڑا ثواب ہے مگر سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں اگر کوئی غلام ہو جائے تو اسے آزاد کرنا کرانا بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ اولاد اسماعیل ہیں۔ ایک نبی کی اولاد پر احسان بھی ہے۔ بزرگوں کی اولاد پر مہربانی کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ ہر اچھے موقع پر بزرگوں کی اولاد کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے۔ بزرگوں کی اولاد ہونا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور انعام ہے۔ شرافت خاندان سے بھی ملتی ہے۔ اور ایمان سے بھی۔ نوے فیصد مومنوں کو رذیل کہنا ارزل کا کام ہے۔ دنیا میں تو ایمانی درجات بڑھیں گے اور قیامت میں اسکے دس درجے جنت میں بلند ہوں گے۔ ان کی بلندی کیا ہوگی اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔ اسکو صبح پڑھنے والا شام تک اور شام کو پڑھنے والے کو صبح تک شیطان گمراہ نہ کر سکے گا اور نہ اس سے کبیرہ گناہ کرا سکے گا۔ نفس امارہ کی شرارت سے گناہ ہو جائیں تو ہو جائیں۔ شیطان اس دعاء کے پڑھنے والے کو دیوانہ و بیمار نہ کر سکے گا بعض بیماریاں اور جنون شیطانی اثرات سے ہوتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کہ پاگل کر دیا جس کو شیطان نے چھو کر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۹) یہ دعاء

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْـمُـلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْـدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے، نہیں ہے کوئی شریک اسکا، اسی کا ملک ہے اور اسی کو ہر خوبی ہے اور وہ ہر چاہے ہوئے پر

قَـدِيْـرٌ كَـانَ لَـهٗ عَـدْلُ رَقَبَةٍ مِّـنْ وُّلْـدِ اِسْـمٰـعِيْـلَ وَكُـتِـبَ لَـهٗ عَشْـرُ حَسَـنَـاتٍ

قدرت رکھنے والا ہے'' تو ہے اس کیلئے ثواب ایک غلام آزاد کرنیکا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے اور لکھی جائیں گی اس کیلئے دس نیکیاں

وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِىْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاِنْ قَالَهَا

اور مٹائے جائینگے اس سے دس گناہ اور بلند فرمائے جائینگے اسکے دس درجے اور ہوگا حفاظت میں شیطان سے یہانتک کہ شام کرے اور کہے ان کلمات کو

اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ

جب شام کرے تو ہوگا ثواب اس کیلئے اسکے مثل یہاں تک کہ صبح کرے۔ تو دیکھا ایک شخص نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں تو عرض کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

یارسول اللہ بیشک حضرت ابوعیاش صحابی حدیث شریف بیان فرماتے ہیں آپ سے ایسی ایسی؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ سچ کہا ابوعیاش نے۔

(۲۳۳۹) حدیث شریف: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِيْمِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت حارث ابن مسلم تمیمی سے مروی وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ روایت فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ سے

اِنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا

بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے رازدارانہ طریقے سے بتایا انہیں کہ جب تم فارغ ہو جاؤ نماز مغرب سے تو پڑھ لیا کرو کسی سے کلام کرنے سے پہلے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِىْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِّنْهَا

''یا اللہ تعالیٰ بچالے تو مجھے آگ سے'' تین مرتبہ اس لئے کہ تم جب کہو گے یہ کلمات پھر مرجاؤ تم اسی رات میں تو لکھا جائیگا تمہارے لئے گزر جانا آگ سے

وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِىْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِّنْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور جب نماز پڑھو تم صبح کی تو پڑھ لو اس کو اسلئے کہ تم اگر مرجاؤ اس دن میں تو لکھا جائے گا تمہارے لئے گزر جانا آگ سے۔

2341 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने पढ़ा जब सुबह की "या अल्लाह तआला! सुबह की हमने, हम गवाह बनाते हैं तुझको और हम गवाह बनाते है तेरे अर्श के उठाने वाले फ़रिश्तों को और दूसरे फ़रिश्तों को और तेरी तमाम मख़लूक को, बेशक तू ही अल्लाह तआला है, नहीं है कोई माबूद सिवाये तुझ अकेले के, नहीं है कोई साझी तेरा और बेशक आला हज़रत मौहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तेरे खास बंदे और तेरे बरगुजीदा रसूल हैं" मगर बख़्श देगा अल्लाह तआला उसके वो गुनाह जो किये हैं उसने उस दिन में और अगर पढ़े इन कलेमाते तय्येबात को और जब शाम करे तो बख़्श देगा अल्लाह तआला उसके वो गुनाह जो किये हैं उसने उसी रात में।

2342 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई बंदा ए मुसलमान कि कहे जब शाम करे और जब सुबह करे तीन–तीन मर्तबा "मैं राजी हुआ अल्लाह तआला के रब होने से और इस्लाम के दीन होने से और आला हज़रत मौहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के नबी होने से" मगर होगा अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर यह कि राज़ी फ़रमा ले उसको रोज़े क़यामत।

2343 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फ़रमाते यह कि सोयें तो रखते अपना दस्ते मुबारक अपने सरे अक्दस के नीचे फिर पढ़ते "या अल्लाह तआला! बचा तू मुझको

شیطان سے حفاظت کیلئے مضبوط قلعہ کی طرح ہے۔ سچے خوابوں سے حدیث شریف کو تقویت پہونچ جاتی ہے۔ انہیں خوابوں سے تقویت پہونچ سکتی ہے جو قوانین شرعیہ کے مخالف نہ ہوں۔ سچے خوابوں سے احادیث کریمہ کو تقویت پہونچنا اسلئے ہے کہ سچے خواب نبوت کے فیضان کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ جب سچے خواب سے حدیث شریف کو تقویت پہونچ سکتی ہے تو حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صحیح اور سچے کشف سے بھی حدیث شریف کو تقویت ضرور پہونچے گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے پیارے نبی ﷺ کی یہ حدیث شریف پہونچی تھی کہ جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا تو وہ بخش دیا جائیگا اور میں نے اتنی تعداد پڑھ لی تھی لیکن کسی کو ثواب نہیں پہونچایا تھا۔ یہاں تک کہ میں اکٹھا ہوا ایک دعوت میں ایسے نوجوان کیساتھ جو کشف میں مشہور تھا تو وہ رونے لگا کھانے کے دوران۔ میں نے اس جوان سے اسکا حال پوچھا تو وہ جوان کہنے لگا میں اپنے والدین کو عذاب میں مبتلا دیکھ رہا ہوں۔ تو میں نے اپنے دل ہی دل میں ستر ہزار کلمہ طیبہ کا ثواب اسکے والدین کو بخش دیا تو فوراً وہ جوان ہنسنے لگا میں نے اس سے پوچھا تو اس جواب نے کہا کہ اب میرے والدین سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ تو میں نے پہچان لی حدیث شریف کی صحت نوجوان کے کشف سے اور نوجوان کے کشف کی صحت حدیث شریف کے ثبوت سے (شرح شفاء شریف از حضرت ملا علی قاری حنفی جلد ۱ صفحہ ۳۹۹) اسی قسم کا ایک واقعہ سیدنا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق بھی مذکور ہے مگر الہام و کشف خلاف شرع ہو وہ الہام و کشف نہیں بلکہ وسوسۂ شیطانی ہے۔ اور ایسے خوابوں کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے کہ یہ بھی شیطانی کارستانی کا نتیجہ ہیں۔

(۲۳۳۹) رازدارانہ انداز میں دعاء کا تعلیم فرمانا دعاء کی اہمیت کا بتانا ہے۔ نیک کاموں کے درمیان دنیاوی باتیں خشوع و خضوع کو کم کر دیتی ہیں۔ لہٰذا نمازوں کے مابین تلاوت قرآن کریم کے درمیان اور وضو کے درمیان دنیاوی کلام نہ کرنا چاہیے۔ سات مرتبہ کی قید بھی اسلئے فرمائی کہ دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں۔ ہر ایک مرتبہ پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر وہ ساتوں دروازے بند فرما دیگا۔ ہر عدد ایک تالے کا کام کریگا۔ ''جواز'' جس کا ترجمہ فقیر قدیری نے ''گزر جانا'' لکھا ہے آج کی اصطلاح میں اسکو پاسپورٹ کہہ لیا جائے کہ نکل جانے کا اجازت نامہ۔ جیسے ویزا داخلہ کا اجازت نامہ ہوتا ہے اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ان مذکورہ کلمات طیبات کی برکت سے آج تمہیں اعمال صالحہ کرنے اور اعمال بد سے بچنے کی توفیق عطا ہوگی اور اگر آج ہی موت آگئی تو ایمان پر مرنا نصیب ہوگا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ یہ دعا پڑھے جاؤ اور خوب بدعقیدگی بدکرداری پھیلاؤ اور جہنم سے بچ نکلو گے جنتی ہی رہو گے۔

(۲۳۴۰) پیارے نبی ﷺ کی پوری لائف بے غبار ہے پوری حیات طیبہ بے عیب ہے۔ پوری زندگی پاک، صاف، شفاف ہے۔ جس پر کسی قسم کا کوئی داغ دھبہ نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس دعا میں جو کچھ فرمایا وہ تعلیم امت کیلئے ہے کہ میری امت ان کلمات طیبات کا پابندی سے اہتمام کرے تا کہ رحمت الٰہی کا ساون جم کر برسے پیارے نبی ﷺ کے کردار کی رفعت و عظمت کا یہ عالم ہے۔

اپنا کے جسے بن جاتے ہیں واللہ بھی محبوب خدا
دربار خدا میں اس پیارے کردار کا عالم کیا ہوگا (یانی)

پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کے رنگ میں جو رنگ جائے وہ بھی تمام عیوب سے پاک و صاف ہو جائے۔

سیرت محمد نے نور وہ بکھیرا ہے
ظلمتوں کے سینے سے رونما سویرا ہے (یانی)

پیارے نبی ﷺ کا پابندی سے صبح و شام اس دعاء کو پڑھنا اسکو لازم نہیں کرتا کہ یہ دعاء پڑھنا آپ پر فرض تھا۔ بلکہ صرف اس دعاء کا اہتمام و اہمیت بتانا مقصود ہے بلکہ اس دعاء کا پڑھنا مستحب ہے۔ بعض نادانوں پر یہ خبط سوار ہے کہ مستحب کام پابندی کیساتھ کرنے سے فرض بن جاتا ہے۔ لہٰذا مستحب کام کو پابندی کیساتھ کرنا حرام ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۳ء کی بات ہے جب فقیر قدیری طالب علمی کے دور سے گزر رہا تھا کہ از راہ تفریح ایک وہابی مدرسے میں پہونچا (یہی وہی مدرسہ ہے جہاں سے یزید پلید کی حمایت میں اور سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت میں ایک

(۲۳۴۰) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کبھی نہ چھوڑتے تھے ان کلمات طیبات کو

حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

جب شام فرماتے اور جب صبح فرماتے "یا اللہ تعالیٰ بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے عافیت کا دنیا میں اور آخرت میں، بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے

الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ

معافی کا اور عافیت کا اپنے دین اور اپنی دنیا اور اپنے اہل وعیال اور اپنے مال میں، یا اللہ تعالیٰ چھپا لے تو میرے عیبوں کو اور امن میں رکھ خوفوں سے مجھ کو

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَ

یا اللہ تعالیٰ حفاظت فرما تو میری میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور

اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یَعْنِی الْخَسْفَ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

میں پناہ مانگتا ہوں تیری عظمت کی یہ کہ ہلاک کیا جاؤں میں نیچے سے"۔ یعنی دھنسا کر۔

(۲۳۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا جب صبح کی "یا اللہ تعالیٰ! صبح کی ہم نے، ہم گواہ بناتے ہیں تجھ کو

وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِکَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

اور ہم گواہ بناتے ہیں تیرے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو اور دوسرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو، بیشک تو ہی اللہ تعالیٰ ہے، نہیں ہے کوئی معبود

اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ

سوائے تیرا کیلے کے نہیں ہے کوئی ساجھی تیرا اور بیشک اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تیرے خاص بندے اور تیرے برگزیدہ رسول ہیں" مگر بخش دیگا اللہ تعالیٰ

لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ

اسکے وہ گناہ جو کئے ہیں اُس نے اُس دن میں اور اگر پڑھے ان کلمات طیبات کو جب شام کرے تو بخش دے گا اللہ تعالیٰ اسکے

अपने अजाव से जिस दिन इकट्ठा फरमाये तू अपने बंदों को या उठाये अपने बंदों को।

2344 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इरादा फ़रमाते कि सोयें तो रखते अपने दाहने हाथ को अपने रुखसार शरीफ़ के नीचे फिर पढ़ते "या अल्लाह तआला! बचा तू मुझको अपने अज़ाब से जिस दिन उठायेगा तू अपने बंदों को" तीन मर्तबा।

2345 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे अपने सोने के वक्त "या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी ज़ाते करीम की और तेरे कामिल कलेमाते तय्यावात की, उसकी शरारत से कि तू पकड़ने वाला है जिसकी पेशानी को, या अल्लाह तआला! तू दूर फ़रमाता है कर्ज़ को और गुनाह को, या अल्लाह तआला! उन्हें शिकस्त खाता तेरा लश्कर और न खिलाफ़ होता तेरा वादा और नहीं फायेदा देती बजुर्गी वाले को तेरे मुकाबले में बर्जुगी, तू पाक है और तेरी ही हम्द है।

2346 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ा अपने बिस्तर पर जाते वक्त "मैं माफ़ी मांगता हूँ उस अल्लाह तआला से कि नहीं है कोई माबूद सिवाये जिसके, जिंदा, कायम रखने वाला है और मैं तौबा करता हूँ उसकी बारगाह में" तीन मर्तबा" तो बख्श देगा अल्लाह तआला उसके लिये उसके गुनाहों को और अगरचे हों वो गुनाह समन्दर के झाग के बराबर या रेगे रवां

کتاب شائع کی گئی جس کا جواب فقیر قدیری نے "شہید اعظم" کے نام سے لکھا اور یزیدیت کے تابوت میں موٹی کیل ٹھونک دی۔ قارئین اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں انشاء المولیٰ القدیر ایمان کو تازگی روح کو بالیدگی ملے گی)۔ تو اس مدرسے کا بڑا پرانا گھاگھ مولوی بخاری شریف پڑھا رہا تھا اس نے مجھے دیکھ کر کہ نئی مدرسے کا طالب علم آ گیا ہے، جو پڑھا رہا تھا وہ تو چھوڑ دیا اور یہ پڑھانا شروع کر دیا کہ کسی بھی مستحب کام کو اگر ہمیشہ پابندی سے کیا جائے تو وہ فرض بن جاتا ہے لہٰذا کسی مستحب کام کو پابندی سے نہیں کرنا چاہیے۔ فقیر قدیری نے بڑی ہمت وجرأت کیساتھ کہا اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں۔ پرانا گھاگھ بولا کہیئے کہیئے۔ میں نے کہا کہ چودہ سو سال سے وضو میں دایاں پاؤں پہلے اور بایاں پاؤں بعد میں دھویا جا رہا ہے اور یہ ترتیب مستحب ہے مگر اتنے بڑے عرصے میں یہ مستحب نہ تو آج تک فرض بنا اور نہ ہی یہ ترتیب حرام قرار پائی۔ پرانا گھاگھ کھسکیانے لگا۔ اور ہکا بکا رہ گیا۔ تمام دورے کے طلبہ تصویر حیرت بنے رہ گئے۔ اچھی طرح سے یاد رکھئے کسی مستحب کام کو پابندی سے کرنے پر نہ تو وہ فرض بن جاتا ہے اور نہ ہی حرام ہو جاتا ہے۔ بزرگوں کے بیان فرمودہ اوراد ووظائف بزرگان دین کے اعراس مبارکہ محافل میلاد شریف اور دیگر اعمال صالحہ میں پابندی کا اہتمام کرنا شریعت اسلامیہ میں محبوب ومطلوب ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اچھا عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔ (مشکوٰۃ شریف) عفو وعافیت میں فرق ہے گناہ سرزد ہو جانے پر معاف فرمانا عفو ہے اور گناہ سے بچا لینا یہ عافیت ہے۔

(۲۳۴۱) یہ عرض کرنا کہ ہم نے صبح کر لی ہم نے شام کر لی اللہ تعالیٰ کو خبر دینے کیلئے نہیں ہے بلکہ اظہار شکر کیلئے ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تیرا فضل ہے تیرا شکر ہے کہ ہم نے صبح پائی شام پائی اور ہم ہلاک نہ ہوئے اور ایک نئی زندگی پائی۔ یا اللہ تعالیٰ تو بھی گواہ رہ اور تیری مخلوق میں ادنیٰ واعلیٰ گواہ رہیں کہ ہم نہ تو تجھ سے غافل ہیں اور نہ ہی تیرے منکر ہیں۔ بندے کو تجدید ایمان کرتے رہنا چاہیے اور اپنے ایمان پر خالق ومخلوق کو گواہ بنا لینا بہتر ہے۔ یہ گواہیاں میدان محشر میں کام آئینگی۔ بعض روایات مبارکہ میں آیا ہے کہ ہر جنگل اور ہر دریا میں با آواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا کرو کہ ذرے وقطرے تمہارے ایمان کے گواہ بن جائیں۔ اور جہاں تک کلمہ گو کی آواز پہونچے گی وہاں تک کی ہر چیز گواہی دیگی۔ اس سے ذکر بالجہر کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔

(۲۳۴۲) اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضا سے راضی رہے رضا بالقضا خاص بندوں کو نصیب ہوتی ہے اور یہ اونچی منزل ہے اور اسلام سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام احکام اسلامی کو خوش دلی سے قبول کرے وہ احکام اسلامی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ ع

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

اور پیارے نبی ﷺ سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو اپنی جان ومال اولاد سبکا مالک ومختار جانے اور پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سب سے پیارا ونیارا جانے مانے اور جب نبی ﷺ پیارے تو پیارے نبی ﷺ کی ہر چیز پیاری انکے اصحاب بھی پیارے انکی آل واولاد بھی پیاری انکی تمام ازواج مطہرات بھی پیاری، مدینہ شریف بھی پیارا کہ پیارے نبی ﷺ کی آرام گاہ وجلوہ گاہ ہے۔ یہ شان پیارے نبی ﷺ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں راضی فرمائے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بلاشبہ عنقریب عطا فرمائیگا آپکو مالک آپکا تو آپ راضی ہو جائینگے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۳۶) پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں پھر یہ شان سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بفصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں راضی فرمائے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہو جائیگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۳۶) پھر حضور صدیق اکبر کے صدقے میں یہ شان ان کلمات طیبات پڑھنے والوں کو عطا ہوئی۔ مذکورہ بالا دعاء انگوٹھا چومنے والی حدیث شریف میں بھی آئی ہے تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا" اور مداری شریف جلد اول کا باب تقبیل الابہامین۔

(۲۳۴۳) پیارے نبی ﷺ کا دایاں دست مبارک کبھی سر اقدس کے نیچے رہتا کبھی رخسار مبارک کے نیچے اور کبھی دونوں کے نیچے اور یہ طریقہ اور یہ دعاء تعلیم امت کیلئے ہے۔ پیارے نبی ﷺ تو اپنی تمام امت کو عذاب سے بچائیں گے شفاعت فرمائیں گے۔

مَا اَصَابَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

وہ گناہ جو کیے ہیں اُس نے اُس رات میں۔

(۲۳۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَّقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی بندۂ مسلمان کہ کہے جب شام کرے

وَ اِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ

اور جب صبح کرے تین تین مرتبہ "میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے

نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

نبی ہونے سے" مگر ہوگا اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر یہ کہ راضی فرمالے اس کو روزِ قیامت۔

(۲۳۴۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهٖ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب ارادہ فرماتے یہ کہ سوئیں تو رکھتے اپنا دست مبارک اپنے سر اقدس کے نیچے،

ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پھر پڑھتے: "یا اللہ تعالیٰ! بچا تو مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن اکٹھا فرمائے تو اپنے بندوں کو یا اُٹھائے اپنے بندوں کو"۔

(۲۳۴۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ارادہ فرماتے کہ سوئیں تو رکھتے اپنے داہنے ہاتھ کو

تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اپنے رخسار شریف کے نیچے پھر پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ! بچا تو مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن اُٹھائے گا تو اپنے بندوں کو تین مرتبہ۔

(۲۳۴۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مُضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے اپنے سونے کے وقت "یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ لیتا ہوں تیری ذاتِ کریم کی

की वराबर या पेड़ों के पत्तों की वराबर या दुनिया के दिनों की वरावर।

2347 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है ऐसा कोई मुसलमान जो लेटे अपने बिस्तर पर, पढ़ कर कोई सूरत किताबुल्लाह की मगर मुकर्रर फ़रमा देता है अल्लाह तआला उस पर एक फ़रिश्ता तो नहीं करीब होती कोई चीज़ जो ईजा दे उसको यहाँ तक कि जागे जव भी जागे।

2348 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो खस्लतें ऐसी हैं कि नहीं पावदी करता उन दोनों की मुसलमान आदमी, मगर दाखिल होगा जन्नत में, खबरदार! और वो दोनों आसान हैं और जो अमल करे उन दोनों पर थोडे हैं कि "सुब्हानल्लाह" पढे हर नमाज के वाद 10 मर्तबा और "अल्हम्दो" पढ़े 10 मर्तवा और "अल्लाहो अकवर" पढे 10 मर्तवा। रावी फ़रमाते हैं कि मैंने देखा प्यारे रसूल को कि गिनते थे इन तस्बिहात को अपनी उगली पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यह एक सौ पचास है जुबान पर मगर मीज़ाने कयामत में एक हज़ार पाच सौ हैं और जव लेटे अपने बिस्तर पर तो सुब्हानल्लाह पढ़े और "अल्हम्दो लिल्लाह" पढ़े और "अल्लाहो अकबर" पढ़े 100 मर्तबा तो सौ हैं जुबान पर और एक हजार हैं मीजाने क़यामत में तो कौन है तुममें का जो करेगा एक दिन और रात में दो हजार पांच सौ गुनाह? हज़रात सहावा ए किराम ने अर्ज किया कि और कैसे न पावंदी करेंगे उसकी, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि आता है

(۲۳۴۴) پیارے نبی ﷺ جب اور جہاں سوتے قبر کے رخ پر لیٹتے داہنی کروٹ قبلہ رو ہوکر اور دایاں دست مبارک سر اقدس اور رخسار مبارک کے نیچے رہتا۔ زندگی میں اسی طرح سونا سنت ہے اور بعد مرنے کے بھی یوں ہی قبر میں بھی لٹایا جائے تو بہتر ہے۔ قیامت کے اور بعد قیامت کے عذابوں سے بچا کر اصل عذاب تو وہی ہے۔ عذاب قبر یا نزع کے وقت کا عذاب وغیرہ تو اسی عذاب کا پیش خیمہ اور مقدمہ ہے۔ جو عذاب قیامت سے محفوظ ہوگا وہ عذاب قبر وغیرہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ مومن کیلئے نزع کی شدت اور قبر کی وحشت عذاب نہیں۔ گنہگار کیلئے عتاب ہے اور نکوکار کیلئے رحمت ہے۔

(۲۳۴۵) "وجہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ ہر شی ہلاک ہونے والی ہے سوائے اسکی ذات کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۵۲) اور کلمات الٰہیہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات، آیات قرآن کریم یا کن فرمانا ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کلمات اللہ ہیں۔ لہٰذا پیارے نبی ﷺ کی پناہ لینا جائز ہے بلکہ تمام محبوبان خدا کی پناہ لینا جائز ہے اور یہ کہنا درست ہے کہ ہم پیارے نبی ﷺ کی پناہ میں ہیں ہم مدار و غوث وخواجہ کی پناہ میں ہیں، ہم اشرف وشاہجی اللہ ہو میاں کی پناہ میں ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کا صفحہ ۲۳، ۱۰۹۷۔ پیشانی پکڑنے سے مراد قبضہ میں ہونا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک میں نے بھروسہ کیا اللہ پر جو مالک ہے میرا اور مالک ہے تمہارا نہیں ہے کوئی جاندار مگر وہ پکڑنے والا ہے چوٹی کو اسکی بے شک مالک میرا سیدھی راہ پر ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۲۰) ہر ایذا دینے والا اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ جسے بچانا چاہے تو کوئی اسے تکلیف نہیں پہونچا سکتا۔ قرض سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرض ہے جسے وہ فرائض وواجبات جو ادا نہ کیے گئے ہوں۔ اور وہ ناجائز قرض ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے جیسے حرام کام میں خرچ کرنے کیلئے قرض لینا، اور وہ قرض مراد ہیں جو نہ ادا کیے جا سکے۔ گناہ سے مراد وہ کام ہیں جو نہ کرنے تھے اور کر لئے۔ بعض قرض ثواب ہیں اور بعض قرض گناہ۔ پیارے نبی ﷺ نے بھی قرض لئے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے تمام قرض ادا ہو گئے۔ بعض قرض تو پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا فرمائے۔ پیارے نبی ﷺ نے جس قرض سے پناہ مانگی ہے وہ قرض گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لشکر سے مراد فرشتوں کا لشکر ہے اور جانوروں کا لشکر ہے جو عذاب دینے آئے جیسے فیل (ہاتھی) والوں پر ابابیل (پرندوں) کا لشکر جنگ احزاب میں کفار پر ہوا کا لشکر، طوفان نوح میں پانی کا لشکر، مومنین غازیوں کا لشکر جو صرف اور صرف خوشنودی الٰہی کیلئے جہاد کرے کہ انجام کار فتح اسکا مقدر ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور حسن انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۶) میدان کربلا شریف میں سیدنا شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاندار فتح ہوئی کہ اسلام بچ گیا۔

دین نبی کی آبرو تم نے بچائی ہے
گھر بھر کیا ہے دین پہ قربان یا حسین
سینچا ہے اپنے خون سے اسلام کا چمن
اسلام پہ ہے آپکا احسان یا حسین (یاحبیب)

حسینی لشکر اللہ تعالیٰ کا لشکر تھا فتح جس کا مقدر تھا۔ اگر کسی مسلمان لشکر کو ہزیمت وشکست کا سامنا ہو تو وہ عارضی ہوگی اور وہ بھی اپنی کسی غلطی کے نتیجے میں ہوگی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ تو بیشک اللہ کا گروہ وہی غالب رہنے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۰) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ خبردار! بیشک جماعت اللہ کی وہی کامیاب ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷۴) اور شیطان گروپ خائب وخاسر نامراد وناکام ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ خبردار بیشک گروہ شیطان کا وہ ٹوٹے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷۰) اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ سچا ہے۔ اسکا خلاف ناممکن ہے۔ کوئی مال والا ہو یا سلطنت والا، قلعہ والا ہو کہ فوج والا اسکو اسکی کوئی بزرگی نہیں بچا سکتی اگر ان سے بھی بچائے گی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی بچائے گی۔

(۲۳۴۶) اس استغفار میں بندے کی اپنی بے بسی وبیکسی کا اقرار بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قوت وقدرت کا اظہار بھی اور یہی توبہ کی جان ہے۔ توبہ سچی پکی ہو تو گناہ صغیرہ گناہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے

وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ

اور تیرے کامل کلمات طیبات کی، اسکی شرارت سے کہ تو پکڑنے والا ہے جسکی پیشانی کو، یا اللہ تعالیٰ! تو فرماتا ہے قرض کو اور گناہ کو، یا اللہ تعالیٰ! نہیں شکست کھاتا

جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

تیرا لشکر اور نہ خلاف ہوتا ہے تیرا وعدہ اور نہیں فائدہ دیتی بزرگی والے کو تیرے مقابلے میں بزرگی، تو پاک ہے، تیری ہی حمد ہے"۔

(۲۳۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا اپنے بستر پر جاتے وقت "میں معافی مانگتا ہوں اُس اللہ تعالیٰ سے

الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ

کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے جسکے، زندہ قائم رکھنے والا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اسکی بارگاہ میں تین مرتبہ تو بخش دیگا اللہ تعالیٰ اس کیلئے اسکے گناہوں کو

وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور اگرچہ ہوں وہ گناہ سمندر کے جھاگ کی برابر یا ریگ رواں کی برابر یا پیڑوں کے پتوں کی برابر یا دنیا کے دنوں کی برابر۔

(۲۳۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان جو لیٹے اپنے بستر پر پڑھ کر کوئی سورت

مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کتاب اللہ کی مگر مقرر فرمادیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ تو نہیں قریب ہوتی کوئی چیز جو ایذا دے اُس کو یہاں تک کہ جاگے، جب بھی جاگے۔

(۲۳۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو خصلتیں ایسی ہیں کہ نہیں پابندی کرتا اُن دونوں کی مسلمان آدمی مگر داخل ہوگا

الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَ

جنت میں۔ خبردار! اور وہ دونوں آسان ہیں، اور جو عمل کریں ان دونوں پر تھوڑے ہیں کہ سبحان اللہ پڑھے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اور

तुममें से किसी के पास शैतान हालाकि वह अपनी नमाज़ में मसरुफ है तो कहता है शैतान याद कर फलां फलां ऐसी बात यहाँ तक कि गाफिल कर देता है तो शायद वो इस अमल को न कर सके और आता है शैतान उसके पास उसकी ख्वाबगाह में तो सुलाता रहता है उसको यहाँ तक कि वो सोया रह जाता है।

2349 हदीस शरीफ़– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पढ़े जब सुबह करे "या अल्लाह तआला! जो कुछ हासिल हुई है मुझको नेअमत या तेरी मखलूक में किसी को तो तू तुझ अकेले ही की तरफ से है, नहीं है कोई साझी तेरा, तेरे ही लिये हर खूबी है और तेरे लिये ही हर शुक्र है" तो अदा कर लिया उसने उस दिन का शुक्र और जिसने कहा उसके मिस्ल जब शाम करे तो अदा कर लिया उसने शुक्र उस रात का।

2350 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि वो पढ़ते थे जब लेटते अपने बिस्तर पर "ऐ अल्लाह तआला! आसमानों के मालिक और ज़मीन के मालिक और हर चीज़ के मालिक, फाड़ने वाले दाने के और खजूर की गुठली के, नाज़िल फ़रमाने वाले तौरैत शरीफ़ के और इजील शरीफ़ के और कुरआने मजीद के और मैं पनाह मांगता हूँ तेरी हर उस शर वाले के शर से कि तू पकड़ने वाला है उसकी पेशानी को, तू अव्वल है कि नहीं है तुझसे पहले कुछ और, और आखिर है कि नहीं है तेरे बाद कुछ और तू ज़ाहिर है कि नहीं है तुझ पर कोई चीज़ और तू पोशीदा है कि नहीं है तेरे सिवा कुछ, अदा

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اسکے غضب پر سبقت وغلبہ رکھتی ہے۔ ہمارے گناہ کتنے ہی ہوں مگر محدود ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر محدود ہے۔ ایام دنیا سے مراد اوقات دنیا ہیں جیسے منٹ، سیکنڈ۔

(۲۳۴۷) بستر پر لیٹ کر ایک یا چند سورتیں قرآن کریم کی پڑھ لی جائیں جیسے سورۂ فاتحہ شریف اور چاروں قل شریف۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص رات کو پڑھ کر سونے سے سونے والا رات بھر امن میں رہتا ہے، سوائے موت کے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورہ بقر کی آخری تین آیات کریمہ پڑھ کر سویا کرو محفوظ رہو گے۔

(۲۳۴۸) یہاں اس حدیث شریف میں آدمی سے مراد مرد اور عورت دونوں ہیں جب کہ کبھی کبھی آدمی مرد کو بھی کہہ دیتے ہیں ورنہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے تمام انسان آدمی ہیں خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ یہ عمل مسلمان مرد وعورت دونوں کیلئے مفید ہے۔ مسلم کی قید اسلئے ہے کہ غیر مسلم یعنی کافر وبدعقیدہ کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا ہے۔ قبولیت یہ تو ایمان کی فصل بہار ہے۔ بعض اعمال کی دنیاوی تاثیریں کفار سے بھی صادر ہوتی ہیں جیسے گالی کا برا اثر اور اچھی الفاظ کا دلوں پر اچھا اثر۔ یہ عمل اگرچہ آسان ہے مگر توفیق عمل کم ہی لوگوں کو ہوگی۔ یہ پیارے نبی ﷺ کا علم غیب بول رہا ہے جسکا آج ظہور ہو رہا ہے کہ اس عمل کے پڑھنے والے کم اور بہت کم ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارئیں فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بیشک نماز عاجزی کرنے والوں پر گراں نہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶) یہ نماز خاشعین کے علاوہ دوسروں پر گراں ہے اور اسکا بھی ظہور ہو رہا ہے کہ روزہ وحج اگرچہ مشکل چیزیں ہیں مگر لوگ حج خوشی خوشی کرتے ہیں اور روزے تو بچے بھی ضد کر کے رکھ لیتے ہیں مگر نماز کے پابند لوگ خال خال ہوتے ہیں اسی طرح اس مذکورہ عمل کے کرنیوالے میں شاذ ونادر ہیں اور یہ پیارے نبی ﷺ کے مخبر صادق ہونے کی روشن دلیل ہے۔ ہر نماز کے بعد تینوں تسبیحات تیس تیس مرتبہ پڑھنے سے پانچ نمازوں میں انکی تعداد ڈیڑھ سو ہو جائیگی مگر ہر نیکی کا ثواب کم سے کم دس گنا ہے۔ تو اس حساب سے یہ ڈیڑھ ہزار ہو گیا اور پھر فضل کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہے اور بستر پر لیٹنے کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے سے کم سے دس گنا ہو جائیگا یعنی ایک ہزار۔ یہ دونوں عمل ملا کر دن ورات میں کل ڈھائی سو ہوئے مگر ثواب میں ڈھائی ہزار ہو گئے۔ بندۂ مسلم کا ایک کلمہ پڑھنا ایک گناہ مٹاتا ہے۔ تو دن رات میں ڈھائی ہزار گناہ مٹانے کا یہ انتہائی آسان فارمولہ ہے اور مشکل ہی سے ایسا کوئی بندہ مسلم ملے گا جو دن ورات میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو۔ بندہ مسلم نے جتنے گناہ کیے وہ تو معاف ہو جائینگے اور باقی کلمات جو بچیں گے وہ منافع میں بچیں گے۔ کچھ کلمات نے تو گناہ مٹا دئے اور جو کلمات باقی ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندہ مسلم کے درجات و مراتب بڑھائیگا کیونکہ ثواب کا باعث بھی ہوتی ہیں اور گناہ مٹانے کا ذریعہ بھی۔ حضرات صحابہ کرام نے ازراہ تعجب یہ سوال پیش کیا کہ اتنا آسان اور اتنا فائدہ مند عمل کیوں نہ کرینگے؟ پیارے نبی ﷺ نے پیارا جواب عطا فرمایا کہ جب شیطان نماز جیسی فرض عبادت میں یوں خلل ڈال دیتا ہے تو یہ عمل تو ایک نفلی کام ہے۔ نماز کے بعد ایسا کام یاد دلائیگا کہ تم جلدی ہی مسجد سے جانے کی کوشش کروگے اور کہے گا یہ عمل تو صرف نفلی ہی تو ہے اسے چھوڑ دو فلاں کام اہم ہے ضروری ہے۔ آج بھی شیطان چیلے اس شیطانی فارمولے کا آزادانہ استعمال کرتے ہیں اور یہی سمجھاتے ہیں کہ نیاز وفاتحہ، عرس ومیلاد یہ نفلی کام ہیں انکو چھوڑ کر اور ضروری کام کیے جائیں جبکہ قانون اسلامی یہ ہے کہ ذرہ برابر خیر نہ چھوڑی جائے اور ذرہ برابر برائی نہ کی جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر جو عمل کریگا برابر ذرے کے اچھا، تو دیکھے گا اسکو۔ اور جو عمل کریگا برابر ذرے کے برا، تو دیکھے گا اسکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۶۴) سنی مسلمان شیطان کے چیلوں سے چوکنا رہیں۔ نماز کے بعد تو شیطان ضروری کام کاج یاد دلا کر اسے مبارک نفع بخش عمل سے روکے گا اور بستر پر اس عمل سے اس طرح روکے گا کہ تھپک تھپک کر جلد سلا دیگا کہ سو جا کہ عمل تو نفلی ہے جلدی سو جانا کہ صبح کو فجر کے وقت آنکھ کھل جائے اور فجر کی فرض نماز ادا کرلی جائے۔ گویا کہ شیطان مبلغ بن جاتا ہے اور نماز کی تبلیغ میں سرگرم ہو کر بندۂ مسلم کو نماز کے نام پر بہکاتا ہے۔ آج بھی

يَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا

الحمد لله پڑھے دس مرتبہ اور اللہ اکبر پڑھے دس مرتبہ۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ گنتے تھے

بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ فِى اللِّسَانِ اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِى الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ

ان تسبیحات کو اپنی انگلی پر تو فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ ایک سو پچاس ہیں زبان پر مگر میزان قیامت میں ایک ہزار پانچسو ہیں اور جب لیٹے اپنے بستر پر

يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِى اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِى الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ

تو سبحان اللہ پڑھے اور الحمد للہ پڑھے اور اللہ اکبر پڑھے سو مرتبہ تو یہ سو ہیں زبان پر اور ایک ہزار ہیں میزان قیامت میں تو کون ہے تم میں کا

يَعْمَلُ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ

جو کریگا ایک دن اور رات میں دو ہزار پانچسو گناہ؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اور کیسے نہ پابندی کریں گے اس کی؟ فرمایا پیارے رسول نے

يَاْتِىْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى

کہ آتا ہے تم میں سے کسی کے پاس شیطان حالانکہ وہ اپنی نماز میں مصروف ہے تو کہتا ہے شیطان کہ یاد کر فلاں فلاں ایسی ایسی بات یہاں تک کہ

يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِىْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

غافل کر دیتا ہے تو شاید وہ اس عمل کو نہ کر سکے اور آتا ہے شیطان اسکے پاس اسکی خوابگاہ میں تو سلاتا رہتا ہے اسکو یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔

(۲۳۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پڑھے جب صبح کرے "یا اللہ تعالیٰ! جو کچھ حاصل ہوئی مجھ کو

مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

نعمت یا تیری مخلوق میں کسی کو تو تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ہے، نہیں ہے کوئی ساجھی تیرا، تو تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے اور تیرے لئے ہی شکر ہے"۔

فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِىْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

تو ادا کر لیا ہے اُس نے اُس دن کا شکر اور جس نے کہا اسکے مثل جب شام کرے تو ادا کر لیا ہے اُس نے شکر اُس رات کا۔

फ़रमा दे मेरे कर्ज़ को और बेपरवाह फ़रमा दे मुझको मोहताजी से।

2351 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक प्यारे रसूल जब लेटते थे अपने बिस्तर शरीफ़ पर रात को तो पढ़ते "अल्लाह तआला के नाम की मदद से मैने रख दी अपनी करवट अल्लाह के लिये, या अल्लाह! तू बख़्श दू मेरे गुनाह और दूर फ़रमा दे मेरे शैतान को और छुड़ा दे मेरे रहन को और दाखिल फ़रमा दे मुझको मजलिसे आला में।

2352 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब लेटते अपने बिस्तर शरीफ़ पर रात को तो पढ़ते "हर खूबी अल्लाह तआला के लिये जो काफी हुआ मेरे लिये, नवाजा मुझको अपनी बारगाह में और खिलाया मुझको और पिलाया मुझको और जिसने एहसान फ़रमाया मुझ पर फिर फज़ले खास फ़रमाया और जिसने दिया मुझको बहुत दिया हर खूबी अल्लाह तआला के लिये हर हाल में दिया अल्लाह तआला ने, हर चीज़ के मालिक और उसके बादशाह, ऐ हर चीज़ के माबूद मैं पनाह मांगता हूँ तेरी आग से।

2353 हदीस शरीफ़:– शिकायत पेश की हजरते खालिद इब्ने वलीद ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज किया या रसूलल्लाह मैं नहीं सो पाता रात को बेख़्वाबी की वजह से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जब लेटा करो तुम अपने बिस्तर पर तो तुम पढ लिया करो "या अल्लाह तआला! सातों आसमानों

شیطان کے چیلے تبلیغ ودعوت نماز کے نام پر سنی مسلمانوں کو پھانستے ہیں اور پھر انہیں بدعقیدگی دیکر انکے ایمان کی ہتھیا کر دیتے ہیں۔ اور جسطرح شیطان نماز فجر کے نام پر تو نفلی عمل خیر سے روکتا ہے اور پھر فجر میں بھی اٹھنے نہیں دیتا اور بندہ مسلم ادھر سے بھی گیا اور ادھر سے بھی گیا۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ مسلمان دعوت وتبلیغ کے نام پر دھوکہ میں نہ آئیں۔ تبلیغی ودعوتی کا پیغام سننے سے پہلے چیک کر لو اپنا ہے کہ بیگانہ، پیارے نبی ﷺ کا وفادار ہے یا غدار۔ چند باتیں ضرور دیکھ لیں تعزیہ شریف، نیاز و فاتحہ، محفل میلاد شریف و محفل سماع، بعد نماز فجر باآواز بلند درود وسلام اور کلمہ طیبہ پڑھنا، مزارات کو چومنا، مزارات پر چادریں چڑھانا، مزارات کے قریب اگربتی سلگانا اور چراغ جلانا، اگر ان تمام باتوں کو اچھا بتائے تو اپنا ہے اور غلط بتائے تو بیگانہ ہے۔ اس مذکورہ پیمانے پر کھلے ڈھکے تمام بدعقیدہ ننگے ہو جائیں گے اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائیگا۔

دھوکے میں نہ آجائے کہیں قوم مسلمان
ہے جبہ و دستار میں ملبوس منافق (یابی)

(۲۳۴۹) دینی ودنیاوی جو نعمت بھی بندے کو بالواسطہ، بلاواسطہ ملتی ہے ہر اک اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو تمہارے پاس نعمت ہے تو اللہ کی طرف سے ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۲۸) نعمت ہو کہ مصیبت سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے مگر ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ نعمتوں کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور مصیبتوں کی نسبت اپنی طرف کرے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جب پہونچی تمہیں کوئی مصیبت تو اس وجہ سے جو کمایا ہاتھوں نے تمہارے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۹۴) حقیقی حمد و شکر صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ مجازی حمد وشکر بندوں کیلئے ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یہ کہ شکر کر میرا اور والدین کا اپنے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۹۴) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے سے اعمال صالحہ کی توفیق ملے گی۔ اور اگر شکریہ میں کچھ کمی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کمی کو پورا فرما دیگا۔ اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ تمام فرائض وواجبات چھوڑ کر یہ دعاء پڑھ لی جائے تو تمام کا بدلہ ہو گیا۔ فرائض وواجبات ادا کرنے ہی سے ادا ہونگے۔ شکریہ دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی۔ یہاں زبان والا شکریہ مراد ہے کہ ان کلمات طیبات کے پڑھنے والے کو ایسا ثواب دربار ایزدی سے عطا ہوگا جیسے اس نے دن بھر زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ہو۔ عملی شکریہ زبانی شکریہ کے علاوہ ہے۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار الٰہی میں عرض کیا اے میرے پروردگار! تیری نعمتیں مجھ پر بہت ہیں انکا شکر کیسے ادا کر سکتا ہوں، اللہ تعالیٰ فرمایا اے داؤد! جب تم نے جان مان لیا کہ تم پر جو نعمتیں ہیں سب میری طرف سے ہیں تو بلاشبہ ان تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کر لیا تم نے (مرقاۃ شریف)۔

(۲۳۵۰) آسمانی اور زمینی نعمتیں اصولی نعمتیں ہیں اور درمیان کی نعمتیں فروعی نعمتیں ہیں یعنی تمام اصولی اور فروعی نعمتوں کے رب۔ تمام درختوں سے کھجور کا درخت افضل ہے اور زیادہ نافع بھی ہے اس لئے دانوں کے بعد اسکا خصوصیت کیساتھ ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسی تخم اور گٹھلی کو چیر کر اس میں سے درخت نکالتا ہے۔ دانوں سے غذا اور گٹھلی سے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ غذا اور میوے جسمانی رزق ہیں اسلئے ان دونوں کا ذکر فرمایا۔ مومنوں کو روحانی غذا کی بھی ضرورت ہے۔ آسمانی کتابیں روحانی غذا کا ذریعہ ہیں۔ زبور شریف میں صرف دعائیں تھیں احکام توریت شریف ہی میں تھے اور توریت شریف زبور شریف پر حاوی تھی اسلئے اس حدیث شریف میں زبور شریف کا ذکر نہ فرمایا۔ بندہ کمزور ہے اللہ تعالیٰ قوی ہے تو اے قوی اپنے کمزور بندے کو ہر شر والی چیز سے محفوظ فرما کہ ہر شر والا تیرے قبضے میں ہے اور تو انکا خالق بھی ہے مالک بھی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سب ازلی ابدی ہیں۔ عدم سابق اور عدم لاحق ہونے سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز ازلی وقدیم نہیں ہر چیز حادث ونو پید ہے۔

نہ کوئی تیرا مقابل نہ کوئی تیرا شریک
الٰہی تجھ کو بدیع و قدیم کہتے ہیں
خدا قدیم ہے بیشک قدیم ہے لوگو!
نبی کو اہل سنن کب قدیم کہتے ہیں؟
نبی کی ذات بھی حادث صفات بھی حادث
جہنمی ہیں جو ان کو قدیم کہتے ہیں

(۲۳۵۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی وہ پڑھتے تھے جب لیٹتے اپنے بستر شریف پر "اے اللہ تعالیٰ! آسمانوں کے مالک

وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ

اور زمین کے مالک اور ہر چیز کے مالک! پھاڑنے والے دانے کے اور کھجور کی گٹھلی کے، نازل فرمانے والے توریت شریف کے اور انجیل شریف کے

وَالْقُرْاٰنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ

اور قرآن مجید کے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہر اس شر والے کے شر سے تو پکڑنے والا ہے اُسکی پیشانی کو، تو اول ہے کہ نہیں ہے تجھ سے پہلے کچھ اور

وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ

تو آخر ہے کہ نہیں ہے تیرے بعد کچھ اور تو ظاہر ہے کہ نہیں ہے تجھ پر کوئی چیز اور تو پوشیدہ ہے کہ نہیں ہے

دُوْنَكَ شَيْءٌ عَنِّيْ الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیرے سوا کچھ، ادا فرمادے میرے قرض کو اور بے پرواہ فرمادے مجھ کو محتاجی سے۔

(۲۳۵۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے تھے اپنے بستر استراحت پر رات کو تو پڑھتے "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے میں نے رکھدی

جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِئْ شَيْطٰنِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اپنی کروٹ اللہ کیلئے، یا اللہ! تو بخشدے میرے گناہ اور دور فرمادے میرے شیطان کو اور چھڑادے میرے رہن کو اور داخل فرمادے مجھکو مجلس اعلیٰ میں۔

(۲۳۵۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے اپنے بستر استراحت پر رات کو تو پڑھتے "ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے

الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ

جو کافی ہوا میرے لئے، نوازا مجھ کو اپنی بارگاہ میں اور کھلایا مجھ کو اور پلایا مجھ کو اور جسنے احسان فرمایا مجھ پر پھر فضل خاص فرمایا اور جسنے دیا مجھ کو تو بہت دیا

के मालिक और जिन पर साया फिगन है यह आसमान और ऐ ज़मीनों के मालिक और उनके जिनको ज़मीनें उठाये हुये हैं और शैतानों के मालिक और उनके मालिक जिन्हें श्यातीन गुमराह करें, हो जा तू मेरे लिये पनाह अपनी तमाम की तमाम मखलूक के शर से यह कि जुल्म ढाये मुझ पर कोई उनमें से और ग़ालिब है तेरी पनाह बरतर है तेरी खुबियां और नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, नहीं है कोई माबूद मगर तू।

2354 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब सुबह करे तुममें का कोई तो चाहिये कि पढ़ लिया करे "सुबह की हमने और सुबह पायी मुल्क ने अल्लाह तआला के जो मालिक है तमाम जहानों का, ऐ अल्लाह तआला! मैं मांगता हूँ तुझसे भलाई उस दिन की, उसकी कुशादगी और उसकी मदद की और उसके नूर की और उसकी बरकतों की और उसकी हिदायत की और पनाह मांगता हूँ मैं तेरी उसके शर से जो उसके बाद है" फिर जब शाम करे तो चाहिये कि पढ़ लिया करे इसके मिस्ल।

2355 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने हजरते अबू बक्र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया अपने वालिदे माजिद से ऐ अब्बाजान! मैं सुनता हूँ आपसे कि आप पढ़ते हैं हर सुबह को "या अल्लाह तआला! आफियत अता फ़रमा तू मुझको मेरे बदन में या अल्लाह तआला आफ़ियत अता फ़रमा मुझको मेरे कानों में या अल्लाह तआला आफियत अता फ़रमा तू मुझको मेरी आंखों में नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे"

بہت ہے فرق خدا اور سول میں واللہ

کہ حادث انکو خدا کو قدیم کہتے ہیں (یانی)

البتہ بعض چیزیں اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ابدی ہیں۔ جیسے دوزخ اور وہاں کے عذاب۔ جنت اور وہاں کے ثواب۔ ارواح۔ جنتی اور جہنمی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہونچ کر ابدی ہیں کہ اب انہیں فنا نہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے آگ میں ہیں دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہیں اسمیں۔ وہی بدتر ہیں تمام مخلوق میں۔ بیشک جو ایمان لائے اور اعمال کئے اچھے وہی بہترین ہیں تمام مخلوق میں۔ جزا انکی مالک کے پاس ہے انکے، باغات ہیں ہمیشہ رہنے کیلئے، کہ بہتی ہیں نیچے انکے نہریں، رہنے والے ہیں اسمیں ہمیشہ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۴۲، ۱۵۴۳) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کھانے اسکے دائمی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۹۴) البتہ اللہ تعالیٰ ذاتی حقیقی ابدی ہے اور مذکورہ مخلوقات مجازی وعرضی ابدی ہیں حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بصارت سے چھپا ہے اور بصیرت سے ظاہر ہے۔ اس حدیث شریف میں قرض سے مراد مخلوق کا قرض ہے کیونکہ اس قرض سے بہت گناہ جنم لیتے ہیں۔ حدیث شریف:۔ قرض رات کا غم اور دن کی ذلت ہے۔ محتاجگی سے مراد مخلوق کی محتاجی ہے یا پھر دل کا فقر مراد ہے جسکے متعلق فرمایا گیا کہ فقر کفر تک پہونچادیتا ہے۔

(۲۳۵۱) میرا لیٹنا بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے اور میں لیٹ بھی رہا ہو اللہ تعالیٰ کیلئے، محض آرام کیلئے نہیں۔ مومن کا سونا جاگنا مرنا جینا سب اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہونا چاہیے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمائیے بیشک میری نماز میری قربانی اور زندگی اور موت اللہ کیلئے ہے جو مالک ہے تمام جہانوں کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۵۲) "یا اللہ تعالیٰ تو بخش دے میرے گناہ" بعض نادانوں کی رگ نادانی پھڑکے گی مگر اچھی طرح یاد رکھیں کہ حضرات انبیاء کرام ومرسلان عظام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ یہاں یا تو عبارت کے معنی یہ ہیں یا اللہ تعالیٰ تو بخش دے میری امت کے گناہ یا پھر یہ مذکورہ عبارت برائے تعلیم امت ہے۔ کسی صورت میں بھی نبی ورسول کو گناہگار کہنا جائز نہیں ہے۔ بدعقیدہ لوگ اپنے مقامات سے اپنی بدعقیدگی کی پیاس بجھانے کی سعی مردود کرتے ہیں اور بڑے ہی بیباکانہ انداز میں نبی کو گنہگار کہہ گزرتے ہیں۔ غالباً ۱۹۷۳ء کی بات ہے کہ شہر راجوری صوبہ جموں کی جامع مسجد میں قبل نماز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی ﷺ تھا اور فقیر قدیری اسمیں بحیثیت مقرر مدعو تھا اور جلسہ گاہ میں حاضر ہو چکا تھا اور عید میلاد النبی کے موضوع پر ایمان افروز خطاب کی سعادت سے بہرہ ور ہوا سوء اتفاق کہ جے اینڈ کے کا ایک منسٹر بھی اس جلسے میں دوران تقریر قدیری براجمان ہو گیا اور انکی دنیاوی اہمیت کی وجہ سے میری تقریر کے بعد انکی تقریر کا اعلان ہو گیا۔ اس نے پہلا کام تو یہ دکھایا کہ ٹوپی اوڑھے ہوئے تھا ٹوپی اتار دی اور چند منٹ کے بعد اس نے بڑی دیدہ دلیری اور بیباکی سے پیارے رسول ﷺ کو گنہگار کہنے لگا۔ فقیر قدیری رگ ایمان پھڑکی رگوں میں خون سیادت بے رنگ لایا اور میں نے اس کھڑے ہوئے منسٹر کا ہاتھ پکڑ کر جو نیچے کو کھینچا اور کہا کہ بیٹھ نیچے کو یہ کیا بکتا ہے۔ وہ منسٹر دھام سے تخت پر گر پڑا اور پھر میں نے اسکے گندے ذہن کی صفائی اور دھلائی کی اور وہ بے آبروئی کے ساتھ منسٹر ہوتے ہوئے بھی بھاگتے ہی بنی۔ جس سے تمام سنی مسلمانوں میں ایمانی جوش وخروش موجیں مارنے لگا اور فضا نعرہائے تکبیر ورسالت سے گونجنے لگی۔ فقیر قدیری کا یہ عمل حدیث شریف پر تھا کہ اگر طاقت ہے تو برائی کو طاقت سے روک دو۔

ایسا لگے ہے شیر قدیری اب آ گیا

وہ بھاگے ساری نجدی سگاں دُم دبا کے دیکھ (یانی)

راجوری شہر کے پہلے جلوس عید میلاد النبی کے جلوس کی قیادت کا شرف فقیر قدیری کو حاصل ہے اسی طرح جموں شہر کے پہلے جلوس عید میلاد النبی کے جلوس کی قیادت کا شرف بھی فقیر قدیری کو عطا ہوا۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ دعاء بھی قبول ہوئی کہ آپکا قرین شیطان بھی مسلمان ہو گیا۔ قرین شیطان وہ ہے جو ہمہ وقت انسان کیساتھ رہتا ہے۔

ہو گیا ایمان والا واہ شیطان قریں

سرور کونین کا یہ فیض صحبت دیکھئے (آفتاب قدیری)

یا اللہ تعالیٰ! مجھے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما اور میرے نفس کو اعمال بد کا گرویدہ ہونے سے بچا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ ہر شخص جو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہر حال میں، یا اللہ تعالیٰ! ہر چیز کے مالک اور اسکے بادشاہ اور اے ہر چیز کے معبود! میں پناہ مانگتا ہوں تیری آگ سے"۔

(۲۳۵۳) حدیث شریف: شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ

ترجمہ: شکایت پیش کی حضرت خالد ابن ولید نے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں سوپاتا

اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

رات کو بے خوابی کی وجہ سے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ جب لیٹا کرو تم اپنے بستر پر تو تم پڑھ لیا کرو "یا اللہ تعالیٰ! ساتوں آسمانوں کے مالک!

وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا

اور جن پر سایہ فگن ہیں یہ آسمان اور اے زمینوں کے مالک! اور اسکے جنکو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں اور شیطانوں کے مالک اور اسکے مالک

اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ

جنہیں شیاطین گمراہ کریں، ہو جا تو میرے لئے پناہ اپنی تمام کی تمام مخلوق کے شر سے یہ کہ ظلم ڈھائے مجھ پر کوئی ان میں سے اور غالب ہے تیری پناہ،

وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

برتر ہیں تیری خوبیاں اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

(۲۳۵۴) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب صبح کرے کوئی تم میں کا تو چاہئے کہ پڑھ لیا کرے "صبح کی ہم نے

وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ

اور صبح پائی ملک نے اللہ تعالیٰ کے، جو مالک ہے تمام جہانوں کا۔ اے اللہ تعالیٰ! میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی، اس دن کی اسکی کشادگی اور اسکی مدد کی

وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى

اور اسکے نور کی اور اسکی برکتوں کی، اور اسکی ہدایت کی اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اسکے شر سے جو اسکے بعد ہے"۔ پھر جب شام کرے

तकरार फ़रमाते इसकी तीन मर्तबा जब सुबह होती और तीन मर्तबा जब शाम होती तो फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने ऐ मेरे प्यारे बेटे मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि दुआ मांगते थे इन कलेमाते तय्यबात के ज़रिये तो मैं महबूब रखता हूं यह कि पैरवी करों प्यारे रसूल की सुन्नत की।

2356 हदीस-शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सुबह फ़रमाते थे तो पढ़ते थे "सुबह की हमने और सुबह पाई अल्लाह तआला के मुल्क ने और हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है और हर बड़ाई भी और हर अज़मत अल्लाह तआला के लिये और खुल्क भी और हुक्म भी और रात भी और दिन भी और जो रह-रहा है इन दोनों में अल्लाह तआला के लिये है या अल्लाह तआला बना दे तू इस दिन की इब्तेदा को दोस्ती का ज़रिया और उसके दरमियान को कामयाबी का वसीला और उसके आखिर को अमन शान्ति का सबब, ऐ सबसे ज्यादा रहम फ़रमाने वाले रहम कर करने वालों में।

2357 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे जब सुबह फ़रमाते थे कि "सुबह की हमने दीने इस्लाम पर और कलमा ए इख़्लास पर और हमारे नबी आला हज़रते मौहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दीन पर और अपने जददे करीम हज़रते इब्राहीम अलैहिस्सलाम की मिल्लत पर जो बुराईयों से अलग थलग थे और नहीं थे मुश्रिकों में से।

کچھ کیا ہے اس نے اسکا پابند ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۰۶) یہ دعا بھی تعلیم امت کیلئے ہے ورنہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یقیناً ہے تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نمونہ بہترین (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۴)

صورت بھی نمونہ ہے سیرت بھی نمونہ ہے
سرکار دو عالم کی خلقت بھی نمونہ ہے
ایمانِ قدیری ہے محبوب یگانہ کی
خلوت بھی نمونہ ہے جلوت بھی نمونہ ہے (یاحبیب)

اس حدیث شریف میں مجلس اعلیٰ سے مراد قرب الٰہی غیر شناختی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں اعلیٰ ہیں مخلوق میں ان سے اعلیٰ مجلس والا کون ہوگا۔ مگر یہ گستاخی بھی خوب ہے کہ اعلیٰ کو تو اعلیٰ حضرت نہ کہا جائے اور ادنیٰ کو اعلیٰ حضرت کہا جائے۔ کسی وہابی یا وہابی کے حمایتی کو اعلیٰ حضرت کہنا جائز نہیں ہے۔ وہابی وہ ہے جو اسمٰعیل دہلوی کے کافر ہونے میں شک کرے اور کافر کہنے سے جی چرائے اور صاف لکھ دے کہ اسمٰعیل دہلوی کو ہم کافر نہ کہیں گے اور آڑ دے کہ علماء اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہ کہیں۔ سیدنا امام اہلسنت حضرت علامہ فضل حق چشتی خیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۱۸۲۵ء فتویٰ ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کافر ہے اور جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور یہی فتویٰ حضرات علماء عرب وعجم کا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت کی مدنی ﷺ کی مجلس اعلیٰ والے حضرات صحابہ کرام باقی تمام مجالس والوں سے اعلیٰ ہیں۔ اور یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے کہ امت اچھے لوگوں کی مجلس ومحفل میں بیٹھے اور زندگی میں اعمال صالحہ کا نور بھرے۔

(۲۳۵۲) اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی آٹھ نعمتوں کا واضح طور پر ذکر ہے۔ (۱) کفایت، یعنی مخلوق سے بے نیاز کر دینا (۲) اپنے قرب خاص سے نوازنا (۳) عطا فرمانا (۴) اور بہت عطا فرمانا ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک ہم نے عطا فرمایا آپکو کوثر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷۴) اس آیت کریمہ میں کوثر بمعنی حوض کوثر بھی ہے اور کوثر بمعنی "خیر کثیر" بھی ہے (۵) کھانا کھلانا (۶) پانی پلانا (۷) احسان فرمانا (۸) فضل خاص فرمانا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۴) یہ بات ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام سامان واسباب کو قلیل وتھوڑا فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اے پیارے نبی آپ فرمایئے سامان دنیا تھوڑا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۴۰) اللہ تعالیٰ نے جسے قلیل وتھوڑا فرمایا اسکی کثرت اور زیادتی کا یہ عالم ہے کہ دھرتی کے سینے پر تاریخ کے دامن میں کسی کو یہ حوصلہ نہیں کہ وہ دنیا کے تمام سامان واسباب کی گنتی وشمار کر سکے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر تم شمار کرو نعمت کو اللہ کی تو نہ شمار کر سکوگے اسکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۳۲) تو جب اللہ تعالیٰ جسے قلیل و تھوڑا فرمائے اسکی کثرت کا یہ عالم ہے تو جسکے بارے میں۔ یہ فرمائے کہ ہم نے آپکو "خیر کثیر" ہر خوبی ہر کمال ہر عظمت ہر رفعت عطا فرما دی اور دنیا کا تمام سامان واسباب تھوڑا ہے مگر اے پیارے نبی اللہ تعالیٰ کا آپ پر جو فضل ہے وہ قلیل تھوڑا نہیں ہے بلکہ عظیم ہے۔ عطا فرمانے والا فرما رہا ہے خوب یا زیادہ سے زیادہ دیا، لینے والا فرما رہا ہے مجھے میرے رب نے دیا اور خوب دیا مگر وہابیوں کا ملعون عقیدہ ہے کہ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں ہر مسلمان سوچے کہ یہ جہاں اندھا پا ہے۔ حقیقت سے آنکھیں چرانا ہیں وہیں قرآن کریم کو جھٹلانا ہے اور بارگاہ رسالت میں کھلی جلی گستاخی ہے۔ ایسا گندہ گھناؤنا عقیدہ رکھنے والا کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا اور جو ایسے بے ایمان کا کھلم کھلا یا خفیہ حمایتی ہو وہ بھی ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مسلمانوں کا مذہبی پیشوا ہو سکے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان تو یہ ہے۔

اللہ نے بخشے ہیں انہیں سارے خزانے
کونین کے مالک ہوئے سرکار مدینہ (یانبی)

بندگی شان بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ فقر وغنا رنج وراحت امن و مصیبت ہر حال میں اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ حاکموں کا حاکم ہے اسکا شکر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہر رنج ومصیبت بھی نعمت ہے

انہیں کیا جواب دونگا میں غم اماں کرکے
کہ انہوں نے غم دیا مجھے کچھ خیال کرکے (قمر مرادآبادی)

اس سے بھی توبہ کی توفیق ملتی ہے اور ہزاروں گناہ معاف ہوتے

فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

تو چاہیے کہ پڑھ لیا کرے اسی کے مثل۔

(۲۳۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَا اَبَتِ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن حضرت ابوبکرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اپنے والد ماجد سے کہ اے ابا جان!

اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ

میں سنتا ہوں آپ سے کہ آپ پڑھتے ہیں ہر صبح کو "یا اللہ تعالیٰ! عافیت عطا فرما تو مجھ کو میرے بدن میں، یا اللہ تعالیٰ! عافیت عطا فرما مجھ کو میرے کانوں میں

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا

یا اللہ تعالیٰ! عافیت عطا فرما تو مجھ کو میری آنکھوں میں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے"۔ تکرار فرماتے اسکی تین مرتبہ جب صبح ہوتی اور تین مرتبہ

حِيْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ يَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ

جب شام ہوتی، تو فرمایا حضرت ابوبکرہ نے اے میرے پیارے بیٹے! میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے

بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

ان کلمات طیبات کے ذریعہ تو میں محبوب رکھتا ہوں یہ کہ پیروی کرو پیارے رسول کی سنت کی۔

(۲۳۵۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب صبح فرماتے تھے تو پڑھتے تھے "صبح کی ہم نے اور صبح پائی اللہ تعالیٰ کے ملک نے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقَ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا

اور ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور ہر بڑائی بھی اور ہر عظمت اللہ تعالیٰ کیلئے اور خلق بھی اور حکم بھی اور رات بھی اور دن بھی اور جو رہ رہا ہے ان دونوں میں

لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا

اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، یا اللہ تعالیٰ! بنادے تو اس دن کی ابتداء کو درستی کا ذریعہ اور اسکے درمیان کو کامیابی کا وسیلہ اور اسکے اخیر کو امن و شانتی کا سبب

---

(131) यह बाब है मुत्तफ़रिक़ दुआओं का मुत्तफ़रिक़ औक़ात में

2358 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर कोई तुममें का जब इरादा करे यह कि आये अपनी बीवी या लौंडी के पास तो कह ले "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरु, या अल्लाह तआला! दूर रख तू हमको शैतान से और दूर रख तू शैतान से इस बच्चे को जो तू नसीब फ़रमाये हमको" इसलिये कि अगर नसीब में हो इन दोनों के बच्चा इस वज़ीफ़ा ए ज़ौजिअत में तो नहीं नुकसान देगा उसे शैतान कभी।

2359 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे सख़्त तक्लीफ़ के वक़्त "नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के जो अज़मत वाला हिल्म वाला है, नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के जो अर्शे अज़ीम का मालिक है नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के जो आसमानों का मालिक और ज़मीन का मालिक है, करम वाले अर्श का मालिक है।

2360 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुलेमान इब्ने सरद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सख़्त कलामी करने लगे दो शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास और हम प्यारे नबी के पास बैठे थे और एक उन दोनों में का बुरा भला कह रहा था अपने साथ वाले को गुस्से की हालत में तो सुर्ख़ हो गया उसका चेहरा तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक मैं जानता हूँ ऐसी दुआ कि अगर पढ़ ले

ہیں۔ "ملیک" ظاہری و باطنی اور حقیقی دائمی نعمتوں والے کو ملیک کہتے ہیں۔ دعاء کرتے وقت اللہ تعالیٰ کو اچھے اچھے ناموں سے یاد کرنا چاہیے۔ دعاء میں حمد الٰہی کا بھی اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ حمد الٰہی دعاء کا ایک رکن ہے۔ آگ سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی معافی دیکر دوزخ سے نجات عطا فرمایا دوزخ والے اعمال سے بچا۔ دوزخ سے نجات ملنے پر جنت ملنا لازم ہے۔ اسلئے کہ انسانوں کا جنت و دوزخ کے سوا تیسرا کوئی مستقل مقام و مکان نہیں ہے۔ اعراف ایک عارضی جگہ ہوگی جسکے بعد پھر جنت ملے گی۔

(۲۳۵۳) حضرات صحابہ کرام اپنی دنیاوی اور دینی مشکلات میں پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں مشکل کشائی کیلئے حاضر ہوتے پیارے نبی ﷺ روحانی وجسمانی طبیب و حکیم ہیں جو جس قسم کی حاجت لیکر حاضر ہوتا حاجت براری فرماتے۔ سیف اللہ سیدنا حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے خوابی کی شکایت پیش کی بے خوابی کے اسباب بہت سے ہیں مثلاً (۱) فکر (۲) رنج و غم (۳) خشکی (۴) خوشی (۵) وسوسے۔ مگر یہ پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ بدخوابی وسوسوں کی وجہ سے ہے اسکا علاج مرحمت فرمادیا اگر خشکی سے ہوتی تو دوا بتادی جاتی اور اگر اسکے علاوہ دوسرے اسباب ہوتے تو انکا علاج عطا فرمادیا جاتا۔

محمد مصطفیٰ کو اہل ایماں کیا سمجھتے ہیں
انہیں مشکل کشا حاجت روا، داتا سمجھتے ہیں (بانی)

(۲۳۵۴) جب یہ دعاء رات کو پڑھے تو عربی کے کلمات میں حسب موقع الفاظ میں ترمیم کرلی جائے کہ صبح کی جگہ شام کرلیا جائے مثلاً اصبحنا واصبح الملك کی جگہ امسینا وامسی الملك کہا جائے اور ھذا الیوم کی جگہ ھذا اللیلہ پڑھا جائے۔ اور مذکر ضمیروں کی جگہ مونث ضمیریں پڑھی جائیں جیسے فتحہ کی جگہ فتحھا، نصرہ کی جگہ نصرھا، نورہ کی جگہ نورھا، برکتہ کی جگہ برکتھا، ھداہ کی جگہ ھداھا، مابعدہ کی جگہ مابعدھا کیا جائے۔ "شر کے بعد" کا مطلب یہ ہے کہ جرائم کی وجہ سے جیل ہوجائے یا پھانسی کی سزا ہوجائے۔

(۲۳۵۵) اچھے بچے نیک والدین کی اداؤں اور گفتگو کو بغور دیکھتے اور سنتے ہیں اور اپنے والدین کی عبادات اور دعاؤں کو اپناتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اچھا نمونہ عمل بنیں چونکہ انکی اولاد کیلئے انکی آغوش پہلی تربیت گاہ اور تعلیم گاہ ہے۔ اور والدین اپنے بچوں کے پہلے اساتذہ و معلمین ہیں۔ اسلئے مشہور ہے کہ والدین کی گود اولاد کا پہلا مکتب و مدرسہ ہے۔ دعاء و اعمال صالحہ کرنے میں اصل مقصود اطاعت نبوی ہونا چاہیے جزاء قبولیت کا لالچ بھی دامنگیر نہ ہو۔

مقصود ہے اطاعت محبوب کبریا
الجھایئے نہ مجھ کو عذاب و ثواب میں (بانی)

اس جذبے سے سرشار ہیں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ میں تو یہ کلمات طیبہ سنت کی نیت سے پڑھتا ہوں یہ بات اپنی جگہ ہے کہ سنت پر عمل پیرا ہونے سے اجر و ثواب یقینی ہے۔ مجھے اس دعاء کی تاثیرات و فوائد سے بھی کوئی غرض نہیں ہے۔ تمام اوراد و وظائف پڑھنے کا ثواب اجازت پر موقوف نہیں ہے وہ تو ضرور ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے سنت رسول پاک ﷺ ہے وہی ان اوراد و وظائف کی تاثیرات اسکے لئے اجازت بہت مفید ہے بنا اجازت بھی کچھ نہ کچھ تو فائدہ ہو ہی جاتا ہے مگر اجازت سے چار چاند لگ جاتے ہیں تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ تلوار یا چھری اگر کسی کی سان پر چڑھے ہوئے ہوں تو خوب اچھی طرح کاٹتے ہیں۔ یہ دعائیں بھی تلوار ہیں۔ حدیث شریف:۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اور بزرگوں کی اجازتیں ان کیلئے مثل سان کے ہیں کہ بزرگوں کی اجازت کے بعد شیطانی اثرات کو خوب کاٹتی ہیں۔

(۲۳۵۶) جیسے دعاء کے شروع میں حمد الٰہی بجالانا چاہیے ایسے ہی دعاء کے اخیر میں یا ارحم الراحمین پڑھنا چاہیے اس سے دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف:۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ کہتا رہتا ہے یا ارحم الراحمین۔ تو اگر کوئی مومن کہتا ہے اس کلمے کو تین مرتبہ تو فرشتہ اس مومن سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے کہ مانگ لے۔

(۲۳۵۷) فطرت کے لغوی معنی پیدائش ہیں اور شریعت کے حضرات انبیاء کرام کی سنت کو بھی فطرت کہتے ہیں اور ملت کو بھی۔ چونکہ اسلام ہی انسان کا پیدائشی دین ہے اور ہر بچہ اسی دین یعنی

يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (رَوَاهُ السُّنِّيُّ فِيْ كِتَابِ الْأَذْكَارِ)

اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں میں۔

(۲۳۵۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے تھے جب صبح فرماتے تھے "کہ صبح کی ہم نے دین اسلام پر

وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ

اور کلمۂ اخلاص پر اور ہمارے نبی اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے جد کریم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر

حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (رَوَاهُ الْمِشْكٰوةُ)

جو بُرائیوں سے الگ تھلگ تھے اور نہیں تھے مشرکوں میں سے۔

﴿ بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ ترجمہ: یہ باب ہے متفرق دعاؤں کا متفرق اوقات میں ﴾

(۲۳۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی تم میں کا جب ارادہ کرے یہ کہ آئے اپنی بیوی یا لونڈی کے پاس

قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

تو کہہ لے "اللہ تعالیٰ کی نام کی مدد سے شروع، یا اللہ تعالیٰ! دور رکھ تو ہم کو شیطان سے اور دور رکھ تو شیطان سے اس بچے کو جو تو نصیب فرمائے ہم کو

فَإِنَّهٗ أَنْ يُّقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ أَبَدًا. (رواه البخاری والمسلم)

اسلئے کہ اگر نصیب میں ہو ان دونوں کے بچہ اس وظیفۂ زوجیت میں تو نہیں نقصان دیگا اُسے شیطان کبھی۔

(۲۳۵۹) حدیث شریف: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے سخت تکلیف کے وقت "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے

यह गुस्यारा तो चली जाये गुस्यारे से वो हालत जो पा रहा है "पनाह लेता हूँ मैं अल्लाह तआला की शैतान मरदूद से" तो कहने लगे लोग उस शख़्स से कि नहीं सुनता तू उसको जो फ़रमा रहे हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो कहा उस गुस्यारे ने कि बेशक मैं दीवाना नहीं हूँ।

2361 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब सुनो तुम मुर्ग की आवाज़ तो मांगो अल्लाह से उसका फ़ज़्ल इसलिये कि मुर्ग ने देखा है फ़रिश्ते को और जब सुनो तुम गधे की आवाज तो पनाह मांगो तुम अल्लाह की शैतान मरदूद से इसलिये कि देखा है गधे ने शैतान को।

2362 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सवार हो जाते थे ऊँट पर तशरीफ़ ले जाते हुये सफ़र पर तो "अल्लाहो अकबर" फ़रमाते तीन मर्तबा फिर फ़रमाते "पाक है वो जिसने ताबे फ़रमा दिया हमारे उसको और नहीं थे हम उसको काबू में रखने वाले और बेशक हम अपने मालिक की तरफ़ ज़रुर लौटने वाले हैं, या अल्लाह तआला हम मांगते हैं तुझसे अपने इस सफ़र में भलाई और परहेज़गारी और उस अमल का जिसे तू पसंद फ़रमाये, या अल्लाह तआला आसान फ़रमा दे तू हम पर हमारे इस सफ़र को और मुख़्तसर फ़रमा दे तू हमारे लिये इसकी दराज़ी को, या अल्लाह तआला तू निगेहबान है सफ़र में और वाली है ऐहलो अयाल में, या अल्लाह तआला बेशक मैं पनाह मांगता हूँ तेरी सफ़र की मशक्क़तों से और

فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے دین کو بھی فطرت کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف:۔ ہر بچہ پیدا ہوتا ہے دین پر پھر اسکی والدین یہودی بنادیں اسکو یا نصرانی بنادیں یا پارسی بنادیں۔ یعنی یہ بچہ جیسی صحبت میں رہتا ہے ویسا عقیدہ اختیار کرلیتا ہے۔ صحبت اثر انداز ہوتی ہے لہذا بروں کی صحبت سے احتراز لازم وضروری ہے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنا از حد ضروری ہے تاکہ ایمان وعقیدہ محفوظ رہے۔ لہٰذ ہر نبی کا دین اسلام ہے۔ کسی مومن کو جائز نہیں کہ وہ کہے کہ فلاں ملاجی نے ہمارے دل میں عظمت مصطفےٰ ڈال دی۔ یہ اپنے کافر ہونے کے اعلان کے مترادف ہے۔ بفضله تعالىٰ و بكرم حبيبه الاعلىٰ عليه الصلوٰة والسلام ہم تو اپنے دلوں میں عظمت مصطفےٰ لیکر آئے ہیں اب کسی کے ڈالنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ہم خاندانی سنی مسلمان ہیں البتہ اگر کسی کافر کو کسی کے ذریعہ دولت ایمان ملی ہو تو وہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں نے میری قلب میں عظمت مصطفےٰ ڈال دی۔ پیارے نبی ﷺ اسلام پر ہیں اور انکی پیاری امت بھی جیسے انجن بھی پٹری پر ہے اور ڈبے بھی ایک چلانے کیلئے ہے باقی چلنے کیلئے۔ ہم سیدھے راستے پر چلتے ہیں پیارے نبی ﷺ سیدھے راستے پر چلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سیدھے راستے پر اپنے بندوں کو ملاتا ہے۔ کفار وعرب شرک کے مرتکب تھے اور پھر یہ زعم تھا کہ ہم دین ابراہیمی پر ہیں۔ یہ ان مشرکوں کی تردید ہے کہ تم کس طرح دین ابراہیمی پر ہو حضرت ابراہیم تو مشرک نہ تھے اور نہ ہی ان کے دین میں شرک کی کوئی گنجائش واجازت تھی۔ دین ابراہیمی پر تو امت مصطفےٰ ﷺ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے دین ابراہیمی پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپکا دین حضرت ابراہیم کے دین کے مطابق ہے۔ یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ پیارے نبی ﷺ حضرت ابراہیم کے تبع ہیں۔ جیسے ختنہ، حجامت، قربانی، مہمان نوازی یہ تمام احکام دین ابراہیمی میں بھی موجود ہیں۔ اس بات میں بہت سی دعائیں وارد ہیں اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ روزانہ پیارے نبی ﷺ یہ تمام دعائیں پڑھتے تھے بلکہ کبھی کوئی سی دعاء اور کبھی کوئی سی دعاء اور جس صحابی نے جو دعاء پڑھتے دیکھا وہ دعاء روایت کردی۔ ہم بھی کوئی سی بھی دعاء حسب موقع پڑھ سکتے ہیں۔

(۲۳۵۸) مذکورہ دعاء ستر کھولنے سے پہلے آہستہ زوجین صحبت حلال پر پڑھیں۔ صحبت حرام پر پڑھنا سخت جرم ہے بلکہ اندیشۂ کفر ہے جیسے شراب نوشی، خنزیر خوری اور جوئے بازی پر بسم اللہ پڑھنا۔ بسم اللہ سے مراد بھی پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے یہاں جز بول کر کل مراد ہے جیسے بہت سی احادیث کریمہ میں لا الٰہ الا اللہ بول کر پورا کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مراد ہوتا ہے۔ اس دعاء کے پڑھ لینے سے اس صحبت میں شیطان شریک نہیں ہوتا اور شیطان کے بہکانے سے بچہ محفوظ ہوجاتا ہے اسی طرح قبر کے پاس بعد دفن اذان دینے سے مردہ شیطان کے بہکانے سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ شیطان جس طرح ہمارے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوکر ہمارے کھانے کی برکت اُچک لیتا ہے ایسے ہی شیطان ہمارے ساتھ وظیفۂ زوجیت میں شریک ہوجاتا ہے اور بچہ نالائق اور جناتی بیماریوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ جس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینے سے شیطان کھانے میں شریک نہیں ہوتا ایسے ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینے سے شیطان وظیفۂ زوجیت میں شریک ہونے سے باز رہتا ہے جس سے بچہ نیک وصالح ہوتا ہے۔ اور آسیب وغیرہ سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ کھانے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم جو قرآنی آیت کریمہ ہے کھانا سامنے رکھنے کے بعد ہی پڑھی جاتی ہے۔ جب ایک آیت کریمہ پڑھنے سے شیطان رفو چکر ہوجاتا ہے تو چند آیات کریمہ کھانا سامنے رکھ کر پڑھ لی جائیں جسے عرف عام میں قل شریف یا فاتحہ شریف کہتے ہیں تو اس کھانے سے شیطان کی روحانی اولاد دور رہتی ہے۔ بچہ جنون ومرگی پولیو اور جناتی امراض سے بچا رہیگا۔ اور مومن رہیگا اور ایمان پر ہی خاتمہ نصیب ہوگا (مرقاۃ شریف) شیطان بوقت ولادت اس بچے کو زور سے انگلی نہیں مارتا۔

(۲۳۵۹) اس دعاء میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا بیان ہے بظاہر لفظ دعا نہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی حمد پاک اور اسکی صفات عالیہ بیان کرنا یہ بھی دعاء ہے اور ذکر اللہ بھی ہے اور ذکر اللہ سے بلائیں ٹلتی ہیں اسلئے اسکا نام دعاء کرب ہے اور اسکا نام دفع کرب بھی ہے۔ یہاں زبان پر اللہ تعالیٰ کی خوبیاں ہیں مگر دل میں سوال ہے

الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

جو عظمت والا علم والا ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو عرش عظیم کا مالک ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو آسمانوں کا مالک

وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور زمین کا مالک ہے، کرم والے عرش کا مالک ہے۔

(۲۳۶۰) حدیث شریف: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت سلیمان ابن صرد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سخت کلامی کرنے لگے دو شخص پیارے نبی ﷺ کے پاس

وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ

اور ہم پیارے نبی کے پاس بیٹھے تھے اور ایک ان دونوں میں کا بُرا بھلا کہہ رہا تھا اپنے ساتھ والے کو غصے کی حالت میں تو سرخ ہو گیا اسکا چہرہ تو فرمایا

النَّبِيُّ ﷺ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

پیارے نبی ﷺ نے کہ بیشک میں جانتا ہوں ایسی دعا کہ اگر پڑھ لے یہ غصیلا تو چلی جائے غصیلا سے وہ حالت جو پا رہا ہے "پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان

الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

مردود سے" تو کہنے لگے لوگ اس شخص سے کہ نہیں سنتا تو اسکو جو فرما رہے ہیں پیارے نبی ﷺ تو کہا اُس غصیلا نے کہ بیشک میں دیوانہ نہیں ہوں۔

(۲۳۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب سنو تم مرغ کی آواز تو مانگو تم اللہ سے اسکا فضل اسلئے کہ مرغ نے دیکھا ہے

مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

فرشتے کو اور جب سنو تم گدھے کی آواز تو پناہ مانگو تم اللہ کی شیطان مردود سے اسلئے کہ دیکھا ہے گدھے نے شیطان کو۔

(۲۳۶۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرٍ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہو جاتے تھے اونٹ پر تشریف لیجاتے ہوئے سفر پر

बुरे मनाज़िर देखने से और बुरी वापसी से माल और ऐहलो अयाल में" और जब वापस तश्रीफ़ लाते प्यारे नबी तो फ़रमाते इन कलेमाते तय्यबात को भी और ज़्यादा फ़रमाते इन कलेमात तय्यबात में "हम लौटने वाले तौबा करने वाले इबादत करने वाले अपने मालिक की खुबियां बयान करने वाले"।

2363 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सफ़र फ़रमाते तो पनाह मांगते सफ़र के नुकसानात से और वापसी की तक्लीफ़ से और बुराई से भलाई के बाद और मजलूम की दुआ ए बद से और बुरे मनाज़िर से ऐहलो अयाल में और माल में।

2364 हदीस शरीफ़:– जो उतरे किसी मन्ज़िल पर तो कह लिया करे "मैं पनाह लेता हूँ अल्लाह तआला के पूरे कलेमात की उसके शर से जिसको अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाया है" तो नहीं नुकसान देगी उसको कोई चीज़ यहाँ तक कि कूच करे अपनी उस मन्ज़िल से।

2365 हदीस शरीफ़:– आये एक शख़्स प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह बहुत तक्लीफ़ पाई मैंने बिच्छू से कि काट लिया उसने मुझको गुज़िश्ता रात, फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर तुम पढ़ लेते जब शाम की तुमने "मैं पनाह मांगता हूँ अल्लाह तआला के पूरे कलेमात की उसकी बुराई से जिसको उसने पैदा फ़रमाया है" तो न तकलीफ़ पहुंचती तुझे।

(مرقاۃ شریف) ذکر سے بلائیں ٹلتی ہیں اذان ذکر بھی ہے بعد دفن قبر پر اذان دینے سے مردے کی تکلیفیں اور قبر کی سختیاں دور ہوں گی۔

(۲۳۶۰) ایسا لگتا ہے کہ یہ کوئی منافق تھا جو آداب دربار رسالت سے نابلد تھا، ایسی توقع منافقین ہی سے کی جاسکتی ہے۔ مومن تو پیارے نبی ﷺ کے دربار پاک کے آداب بجا لانے والے ہوتے ہیں۔

سب پہ لازم ہیں اسکے کل آداب
ہے بہت محترم نبی کی جناب (بانی)

(۲۳۶۱) مرغ جب بھی اذان دے تو دعاء مانگنی چاہیے کیونکہ مرغ فرشتہ رحمت کو دیکھ کر اذان دیتا ہے عرش اعظم کے نیچے ایک سفید مرغ ہے اسکی آواز پر زمین کے مرغ بولتے ہیں (اشعۃ اللمعات شریف)۔ بزرگوں کی مجالس مبارکہ میں بھی دعاء کرنی چاہیے کیونکہ جب بزرگوں کے ذکر پر رحمت اترتی ہے تو جب محفل میں بنفس نفیس خود بزرگ جلوہ گر ہوں پھر تو رحمتوں کی موسلا دھار بارش ہوگی (مرقاۃ شریف) حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرشتوں سے افضل ہیں، جب فرشتوں کی موجودگی میں دعاء قبول ہوتی ہے تو حضرات اولیاء کرام کی موجودگی میں دعاء کی قبولیت بدرجہ اولیٰ ہوگی۔ جانور غیبی فرشتوں کو دیکھ لیتے ہیں جان لیتے ہیں پہچان لیتے ہیں۔ مگر دھرتی کے سینے پر کچھ ایسے بھی جانور ہیں جو پیارے نبی ﷺ کے "غیب داں" ہونے کے منکر ہیں۔ گدھا کسی خاص شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ اکثر اسکا بولنا شہوت میں ہوتا ہے اور یہ اعلان کرکے گدھیا سے جفتی کرتا ہے اس وجہ سے بھی یہ آواز خبیث ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک سب سے بُری آوازوں میں ضرور آواز گدھے کی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۹۶) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر جنہوں نے بدبختی کی تو آگ میں ہیں انکے لئے اسمیں گدھے کی طرح چیخنا چلانا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۴۲) بُروں کی آمد پر بروں کو دیکھ کر اعوذ باللہ پڑھنی چاہیے۔ بری بکواس کی آواز گدھے کی آواز کے مانند ہے۔ جھوٹ غیبت ناجائز گانے بجانے بے دینی کی تقریریں سب اسی میں داخل ہیں۔ کہ یہ سب آوازیں بھی شہوات نفسانی کی آوازیں ہیں۔

(۲۳۶۲) اس دعاء کا ابتدائی حصہ سبحان سے منقلبون تک یہ دو آیات کریمہ ہیں پارہ ۲۵ کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کمال ہے کہ بڑے جانوروں کو ہمارے تابع فرمان فرمادیا۔ یہ بندے کی بہادری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی و نوازش ہے۔ ورنہ چھوٹے چھوٹے جانور ہمارے قبضے میں نہیں آتے جیسے ہرن، نیل گائے بلکہ مکھی وغیرہ حالانکہ یہ جانور اونٹ و ہاتھی سے کہیں زیادہ کمزور ہیں۔ اور بندے کا جانوروں پر قبضہ بھی سدا رہنے والا نہیں ہے ایک دن یہ سواری چھوڑنا ہی ہے۔ اور دربار ایزدی میں حاضر ہونا ہے۔ یہ دعاء بحری، بری، ہوائی تمام سواریوں پر سوار ہوتے وقت پڑھ لی جائے تو انشاء المولیٰ القدیر ہر آفت سے محفوظ و مامون رہیگا۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو طول طویل سفر کو مختصر سے مختصر فرمادے۔ پیارے نبی ﷺ نے سفر معراج شریف میں کروڑوں میل کا سفر آناً فاناً طے فرمالیا۔ اس دعاء کی برکت سے طویل سفر ہلکا بھی ہو جائیگا۔ اور سفر کی تکالیف سے بھی خلاصی ملے گی۔ سفر میں مسافر کا اللہ تعالیٰ حافظ ہے اور اسکے پیچھے اسکے اہل و عیال کا بھی وہی نگہبان ہے۔

(۲۳۶۳) مظلوم کی بددعاء سے پناہ مانگنا یہ حقیقت میں پناہ مانگنا ہے ظلم ڈھانے سے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں تاکہ مظلوم میرے لئے بددعا نہ کردے کیونکہ مظلوم کی بددعاء اور قبولیت کے درمیان حجاب نہیں ہے ادھر مانگی ادھر قبول۔

(۲۳۶۴) کفار عرب جب اپنے اسفار کے دوران کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو کہتے تھے کہ ہم اس جنگل کے سردار کی پناہ لیتے ہیں۔ اور سردار سے مراد انکی جنات ہوتی تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے کفار کی اس گھٹیا دعاء کے بدلے اسمیں بڑھیا دعاء مرحمت فرمائی۔ یہ دعاء سفر و حضر میں صبح و شام پڑھ لی جائے تو زہریلے جانوروں سے حفاظت رہے گی۔ کلمات اللہ سے تو قرآن کریم مراد ہے یا پھر تمام آسمانی کتب یا اسماء باری تعالیٰ مراد ہیں یا پھر اللہ تعالیٰ کے فیصلے مراد ہیں۔ تمام یعنی پورے سے مراد نقصان و عیب سے پاک ہونا ہے، حضرات صوفیاء عظام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ ہیں اور پیارے نبی ﷺ کلمات اللہ ہیں۔

(۲۳۶۵) حدیث شریف۔ جو کوئی پڑھے اس دعاء کو شام کے وقت

كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا

اللہ اکبر فرماتے تین مرتبہ پھر فرماتے "پاک ہے وہ جس نے تابع فرمادیا ہمارے اسکو اور نہیں تھے ہم اسکو قابو میں رکھنے والے اور بیشک ہم

اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى

اپنے مالک کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں، یا اللہ تعالیٰ! ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی پرہیزگاری اور اس عمل کا جسے تو پسند فرمائے

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرِنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ

یا اللہ تعالیٰ! آسان فرمادے تو ہم پر ہمارے اس سفر کو اور مختصر فرمادے تو ہمارے لئے اسکی درازی کو، یا اللہ تعالیٰ! تو نگہبان ہے سفر میں اور والی ہے

فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ

اہل وعیال میں، یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی مشقتوں سے اور بُرے مناظر دیکھنے سے اور بُری واپسی سے، مال اور اہل وعیال میں"

وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ

اور جب واپس تشریف لاتے پیارے نبی تو فرماتے ان کلمات طیبات کو بھی اور زیادہ فرماتے ان کلمات طیبات میں "ہم لوٹنے والے

تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے مالک کی خوبیاں بیان کرنیوالے"۔

(۲۳۶۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کے نقصانات سے اور

كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رواہ مسلم)

واپسی کی تکلیف سے اور بُرائی سے بھلائی کے بعد اور مظلوم کی دعاء بد سے اور بُرے مناظر سے اہل وعیال میں اور مال میں۔

(۲۳۶۴) حدیث شریف: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ

ترجمہ: جو اترے کسی منزل پر تو کہہ لیا کرے "میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی اسکے شر سے

2366 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब होते सफ़र में और सहर पाते तो पढ़ते प्यारे नबी "सुन लिया सुनने वाले ने अल्लाह तआला की खुबियां बयान करने को और उसकी अच्छी नेमत को जो हम पर है, ऐ हमारे पालनहार! हमारी निगेहबानी फ़रमा और करम फ़रमा हम पर कि पनाह मांगने वाले हो जाते अल्लाह तआला की आग से।

2367 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब मुराजाअत फ़रमाते जिहाद से या हज़ से या उमरे से तो तक्बीर फ़रमाते हर बुलन्द ज़मीन पर तीन तक्बीरें फिर फ़रमाते नहीं है कोई माबूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के, नहीं है कोई साझी उसका उसी का मुल्क है उसी के लिये हर खूबी है और वो हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है, लौटने वाले हैं तौबा करने वाले हैं इबादत करने वाले हैं सजदा करने वाले हैं अपने पालनहार की खुबियां बयान करने वाले हैं, सच कर दिखाया अल्लाह तआला ने अपना वादा और मदद फ़रमाई अपने बरगुजीदा बदे की और शिकस्ते फ़ाश दी कुफ़्फ़ार के गिरोह को तन्हा।

2368 हदीस शरीफ़:– दुआ फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गज़वा ए ख़न्दक़ के दिन मुश्रिकीन पर तो दुआ फ़रमाई "या अल्लाह तआला! नाजिल फ़रमाने वाले कुरआने करीम के और जल्दी फ़रमाने वाले हिसाब में, या अल्लाह तआला! शिकस्ते फ़ाश दे दे कुफ़्फ़ार के गिरोहों को, या अल्लाह

مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

جس کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے تو نہیں نقصان دے گی اسکو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اپنی اُس منزل سے۔

(۲۳۶۵) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ

ترجمہ: آئے ایک شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا یا رسول اللہ بہت تکلیف پائی میں نے بچھوے

لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

کہ کاٹ لیا اُس نے مجھ کو گزشتہ رات، فرمایا پیارے رسول نے اگر تم پڑھ لیتے جب شام کی تم نے "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

اسکی بُرائی سے جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے" تو نہ تکلیف پہونچتی تجھے۔

(۲۳۶۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب ہوتے سفر میں اور سحر پاتے تو پڑھتے پیارے نبی "سن لیا سننے والے نے

بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا

اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کرنے کو اور اُسکی اچھی نعمت کو جو ہم پر ہے، اے ہمارے پالنہار! ہماری نگہبانی فرما اور کرم فرما ہم پر،

عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

کہ پناہ مانگنے والے ہو جاتے اللہ تعالیٰ کی آگ سے۔

(۲۳۶۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب مراجعت فرماتے جہاد سے یا حج سے یا عمرے سے تو تکبیر فرماتے

عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

ہر بلند زمین پر تین تکبیریں پھر فرماتے "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے، نہیں ہے کوئی ساجھی اس کا، اُسی کا ملک ہے

तआला! शिकस्ते फ़ाश दे दे इन वेईमानों को और उखाड़ फैंक इनको।

2369 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने बसर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ फ़रमा हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मेरे वालिदे माजिद के पास तो पेश किया हमने प्यारे नबी की बारगाह में खाना और हलवा और तनावुल फ़रमाया प्यारे रसूल ने कुछ उसमें से फिर हाज़िर किये गये छुआरे तो तनावुल फ़रमा रहे थे प्यारे रसूल छुआरों को और डालते थे गुठलियों को अपनी दो उंगलियों के दरमियान और जमा फ़रमाते कल्मे की उंगली को और बीच की उंगली को और एक रिवायत में है कि डालने लगे प्यारे रसूल गुठलियों को अपनी शहादत की उंगली और बीच की उंगली की पुश्त पर फिर लाया गया पानी तो पिया प्यारे रसूल ने पानी फिर अर्ज़ किया मेरे वालिदे माजिद ने और पकड़ ली घोड़े की लगाम कि दुआ फ़रमाइये या रसूलल्लाह! अल्लाह तआला से हमारे लिये, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने "या अल्लाह तआला! बरकत अता फ़रमा इनको इसमें जो रोज़ी अता फ़रमाई है तूने इनको और बख़्श दे इनको और रहमत में ढांप ले इनको"।

2370 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब देखते नया चांद तो पढ़ते "या अल्लाह तआला चमका दे तू इस नये चांद को हम पर अमन और ईमान और सलामती व इस्लाम के साथ, मेरा मालिक और तेरा मालिक ऐ नये चांद! अल्लाह तआला है"।

وَلَـهُ الْـحَـمْـدُ وَهُـوَ عَـلٰـى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَـائِبُوْنَ عَـابِـدُوْنَ سَـاجِـدُوْنَ
اُسی کیلئے ہر خوبی ہے اور وہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے، لوٹنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں، عبادت کرنیوالے ہیں، سجدہ کرنیوالے ہیں
لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)
اپنے پالنہار کی خوبیاں بیان کرنیوالے ہیں، سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ اور مدد فرمائی اپنے برگزیدہ بندے کی اور شکست فاش دی کفار کے گروہوں کو تنہا۔

(۲۳۶۸) حدیث شریف: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
ترجمہ: دعا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کی دن مشرکین پر تو دعا فرمائی "یا اللہ تعالیٰ
مُـنْـزِلَ الْـكِـتَـابِ سَـرِيْـعَ الْـحِـسَـابِ اَللّٰـهُـمَّ اَهْـزِمِ الْاَحْـزَابَ
نازل فرمانے والے قرآن کریم کے اور جلدی فرمانے والے حساب میں، یا اللہ تعالیٰ! شکست فاش دیدے کفار کے گروہوں کو،
اَللّٰـهُـمَّ اَهْـزِمْـهُـمْ وَزَلْـزِلْـهُـمْ. (رَوَاهُ الْبُـخَـارِیُّ وَالْـمُـسْـلِـمُ)
یا اللہ تعالیٰ شکست فاش دیدے ان بے ایمانوں کو اور اکھاڑ پھینک انکو۔

(۲۳۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ
ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن بسر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف فرما ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ میرے والد ماجد کے پاس
فَـقَـرَّبْـنَـا اِلَـيْـهِ طَـعَـامًـا وَّوَطْبَةً فَـاَكَـلَ مِـنْـهَـا ثُمَّ اُتِـیَ بِـتَـمْـرٍ
تو پیش کیا ہم نے پیارے نبی کی بارگاہ میں کھانا اور حلوہ اور تناول فرمایا پیارے رسول نے کچھ اسمیں سے پھر حاضر کیے گئے چھوہارے
فَـكَـانَ يَـاْكُـلُـهٗ وَيُـلْـقِی الـنَّـوٰی بَـيْـنَ اِصْـبَـعَـيْـهِ وَيَـجْـمَـعُ السَّبَّابَةَ وَالْـوُسْـطٰى وَ
تو تناول فرمارہے تھے پیارے رسول چھوہاروں کو اور ڈالتے تھے گٹھلیوں کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان اور جمع فرماتے کلمہ کی انگلی کو اور بیچ کی انگلی کو اور
فِیْ رِوَايَةٍ فَـجَـعَـلَ يُـلْـقِی الـنَّـوٰی عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ
ایک روایت میں ہے کہ ڈالنے لگے پیارے رسول گٹھلیوں کو اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی پشت پر پھر لایا گیا پانی

2371 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई ऐसा शख्स कि देखे किसी गिरफ़्तारे बला को तो पढ़े "हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है जिसने बचाया मुझको इससे कि मुब्तेला फ़रमाया तुझको जिसने और बुर्जुगी अता फ़रमाई उसने मुझको उन पर बहुत से जिन को पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने" मगर न पहुंचेगी उसको यह बला जो भी बला हो।
2372 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो शख्स दाखिल हो बाजार में तो पढ़े "नहीं है कोई माबूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के, नहीं है कोई साझी उसका, उसी का मुल्क है उसी के लिये हर खूबी है, ज़िंदगी देता है और मौत देता है, जो कभी न मरेगा उसी के कब्ज़े में हर भलाई है और वो हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है" तो लिखेगा अल्लाह तआला उसके लिये दस लाख नेकियां और मिटायेगा उसके दस लाख गुनाह और बुलन्द फ़रमाता है उसके दस लाख दर्जे और बनाता है उसके लिये महल जन्नत में।
2373 हदीस शरीफ़– सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक शख्स को कि जो दुआ मांग रहा था पढ़ रहा था "या अल्लाह तआला मैं मांगता हूँ तुझसे पूरी नेमत" तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कौन चीज़ पूरी नेमत है? उस शख्स ने अर्ज़ किया एक दुआ है कि उम्मीद करता हूँ मैं उसके ज़रिये भलाई की तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक पूरी नेमत जन्नत का दाखिला और निजात है आग से और सुना प्यारे नबी ने एक शख्स को कि कह

تین مرتبہ تو نہیں نقصان دیگا اسکو زہر (ترمذی شریف) سیدنا حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے مذکورہ تعوذ پڑھی تو مقرر ہوتے ہیں اس پڑھنے والے پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ دعاء مغفرت کرتے ہیں اسکے لئے اور اگر مرتا ہے وہ تعوذ پڑھنے والا تو شہید مرتا ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۳۶۶) اپنے ایمان اور اعمال صالحہ پر لوگوں کو پانی کے قطرات اور زمین کے ذرات کو گواہ بنالینا بہتر ہے۔ تاکہ کل میدان قیامت میں انکی گواہی کام دے۔ یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے۔ ورنہ ان سے آگ کا کیا رشتہ۔

(۲۳۶۷) بندے کا سفر سے بخیر و عافیت اپنے گھر لوٹ آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نتیجہ ہے۔ اور دوران سفر حادثات سے بچا رہنا یہ قدرت الٰہی کا فیضان ہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ انسان کی موت باعث تعجب نہیں بلکہ انسان کا زندہ رہنا باعث تعجب ہے کہ اتنی آفات میں گھر کر بھی جیتا ہے اور چلتا پھرتا ہے۔ دوران سفر معمولات عبادت میں کچھ نہ کچھ فرق پڑ ہی جاتا ہے لہٰذا اس کوتاہی پر توبہ کرتے ہیں آئندہ عبادت میں کوتاہی نہ کرنے کا عہد و بیان کرتے ہیں کہ دربار ایزدی میں سربسجود ہی رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبے کا وعدہ فرمایا اور اسے پورا کر دکھایا کہ اسلام غالب آیا اور کفر مغلوب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی مدد ظاہراً تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ فرمائی اور باطناً ہواؤں اور فرشتوں کے ذریعہ فرمائی۔ اور جنگ احزاب جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں اس جنگ میں بارہ ہزار کفار نابکار نے اور مدینہ منورہ کے یہود نے بھی عہد شکنی کر کے الکفر ملۃ واحد (بے ایمان سب ایک) کا مظاہرہ کرتے ہوئے کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی پلاننگ کر لی تھی مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے کے مطابق یہ کچھ نہ بگاڑ سکے اور کفار کا مدینہ شریف اور مسلمانوں پر یہ حملہ بری طرح ناکام ہوا اللہ تعالیٰ نے جنگ احزاب میں ان پر آندھی کا عذاب اور حضرات ملائکہ کرام کا لشکر بھیج کر انکے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور وہ ایسے اکھڑ گئے کہ کوئی یہاں گرا کوئی وہاں گرا اور کوئی کہاں گرا اور آخر جہنم کے آتش فشاں میں گرے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! یاد کرو تم نعمت کو اللہ کی جو تم پر ہے جب آئے تمہارے پاس لشکر تو بھیج دیا ہم نے ان پر ہوا کو اور ایسے لشکروں کو کہ نہ دیکھا تم نے انکو اور ہے اللہ اسکو جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۲)

(۲۳۶۸) کفار لا اعتبار ایک بڑا جتھا تیار کر کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے شہر مقدس کے اردگرد خندق کھدوائی اسلئے جنگ احزاب کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے ان بے ایمانوں پر دعاء فرمادی اے میرے مالک و مولا تو بڑی قدرت، طاقت و قوت والا ہے آسمان سے کتابیں نازل فرما سکتا ہے تمام مخلوق کا حساب قیامت میں چار گھنٹے میں لے لیگا تو ایسی قدرت والا ہے ان کفار کا منہ کالا کر انہیں ناکام و نامراد بھگا دینا اور انکے شر سے ایمان والوں کو بچا لینا سب کچھ آسان ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا مظاہرہ فرمادے کفار کو بھگا دے مومنوں کو بچا لے۔ پیارے نبی ﷺ کی پوری دعاء قبول ہوئی کہ آندھی آئی کفار کے خیمے اکھڑ گئے۔ جانور بھاگ گئے۔ اور یہ خود اڑ گئے انکی افرادی طاقت تتر بتر ہو کر رہ گئی اور ایسے گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اگر پیارے نبی ﷺ ان کفار کے ہلاک ہونے کی دعاء فرمادیتے تو ایک کافر زندہ نہ بچتا۔ سب انتہائی ذلت کیساتھ لقمۂ اجل بن جاتے۔ اس میں تعلیم ہے کہ مسلمانوں کو ہر کٹھن وقت میں دعاء کا ہتھیار استعمال کرنا چاہیے۔ یہ بہت ہی کامیاب ہتھیار ہے۔

(۲۳۶۹) مہمان نوازی سنت ہے۔ مہمان کے کھانے میں مناسب تکلف بھی سنت ہے مگر اتنا بھی تکلف نہ ہو کہ ایک مہمان کیلئے سو دو سو قسم کے کھانے بنائے جائیں اور کھانوں پلیٹوں رکابیوں کی بارات سجا دی جائے۔ کیونکہ پیارے رسول ﷺ کی خدمت پاک میں کھانے پیش کیے گئے۔ (۱) طعام (۲) حلوہ (۳) چھوارے۔ پیارے رسول ﷺ چھوارے کی گٹھلیوں کو دو انگلیاں ملا کر انکے درمیان گٹھلی رکھ کر پھینک دیتے تاکہ ستھرائی کا رشتہ اندرونی دست مبارک سے رہے اور نفاست پشت کے مقابلے ہاتھ کے اندرونی حصے میں اچھی ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیارے رسول ﷺ کی پیاری پیاری اداؤں پر بھرپور نظر رکھتے تھے اور پھر ان

فَشَرِبَهُ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّةٍ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا

تو پیا پیارے رسول نے پانی پھر عرض کیا میرے والد ماجد نے اور پکڑی گھوڑے کی لگام کر دعا فرمایئے یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے،

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو فرمایا پیارے رسول نے "یا اللہ تعالیٰ! برکت عطا فرما تو ان کو اسمیں، جو روزی عطا فرمائی ہے تو نے انکو اور بخش دے انکو اور رحمت میں ڈھانپ لے انکو"۔

(۲۳۷۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب دیکھتے تھے نیا چاند تو پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ! چمکا دے تو اس نئے چاند کو ہم پر امن

وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ، میرا مالک اور تیرا مالک اے نئے چاند اللہ تعالیٰ ہے"۔

(۲۳۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَّجُلٍ رَاَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے ایسا کوئی شخص کہ دیکھے کسی گرفتار بلا کو تو پڑھے "ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، جس نے

عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

بچایا مجھ کو اس سے کہ جتلا فرمایا تجھ کو جس میں اور بزرگی عطا فرمائی اس نے مجھ کو ان پر بہت سے جن کو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے"۔

اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مگر نہ پہونچے گی اس کو یہ بلاء، جو بھی بلا ہو۔

(۲۳۷۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص داخل ہو بازار میں تو پڑھے "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ

نہیں ہے کوئی ساجھی اسکا اُسی کا ملک ہے اُسی کیلئے ہر خوبی ہے زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے جو کبھی نہ مریگا اسی کے قبضے میں ہر بھلائی ہے اور وہ

रहा है "ऐ बुज़ुर्गी बख़्शने वाले! तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि कुबूल हो गयी तेरी दुआ अब मांग ले और सुना प्यारे नबी ने एक शख़्स को कि वो कहता है "या अल्लाह तआला! बेशक मैं मांगता हूँ तुझसे सब्र" तो फ़रमाया प्यारे नबी ने तू मांग रहा है अल्लाह तआला से आफ़त कि मांग तू अल्लाह तआला से आफ़ियत ।

2374 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बैठे किसी मजलिस में कि ज़्यादा हों उसमें गप्पे झर्रें तो पढ़े उठने से पहले "पाक है तू या अल्लाह तआला! और तेरी ही हर खूबी है, मैं गवाही देता हूँ यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, मैं माफ़ी मांगता हूँ तुझसे और तौबा करता हूँ तेरी बारगाह में" मगर बख़्श दी जाती हैं उसकी वह ख़िलाफ़े शरअ बातें जो हुई हों उसकी उस मजलिस में।

2375 हदीस शरीफ़– अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली से मरवी बेशक हज़रते अली के लिये लाया गया घोड़ा कि सवारी फ़रमायें उस पर फिर जब रखा हज़रते अली ने अपना पाये अक़्दस रकाब में तो पढ़ा "बिस्मिल्लाह" फिर जब जलवागर हुये हज़रते अली घोड़े की पुश्त पर तो फ़रमाया "अल्हम्दो लिल्लाह" फिर फ़रमाया पाक है वो जिसने ताबे फ़रमाया हमारे इसको और नहीं थे हम काबू में रखने वाले और बेशक हम अपने मालिक की तरफ़ ज़रुर लौटने वाले हैं। फिर फ़रमाया हज़रते अली ने "अल्हम्दो लिल्लाह" तीन बार और "अल्लाहो अकबर" तीन मर्तबा पाक है तू बेशक मैंने ज़ुल्म कर लिया अपनी जान पर तू बख़्श दे मुझको मैंने ज़ुल्म कर लिया अपनी जान पर तू बख़्श दे मुझको इसलिये कि नहीं माफ़ करेगा

اداؤں کو روایت بھی فرماتے تھے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کا کمال ہے کہ ایک ایک ادا ریکارڈ میں ہے۔ سنت ہے اپنے بزرگوں کی سواریوں کی لگام، مہار، رکاب پکڑنا، اظہار عجز و عقیدت کیلئے سنت صحابہ ہے۔ اور مہمان کو رخصت کرنے کیلئے کچھ دور ساتھ جانا بھی سنت ہے۔ یہ بھی سنت ہے کہ مہمان سے اپنے لئے دعاء کرائے مگر یہ دعاء کھانے کے فوراً بعد نہ ہو بلکہ رخصت کے وقت ہو کہ یہ دعاء کھانے کا عوض نہ ہو جائے اور اخلاص متاثر ہو۔ حضرات فقہا کرام فرماتے ہیں کہ مہمان کو کھانا کھلا کر فوراً دعاء کا مطالبہ نہ کرو اور اسی طرح فقیر کو صدقہ خیرات دیکر دعاء نہ کراؤ وہ خود دعاء دیں تو انکی مہربانی۔ بزرگوں سے دعاء کرانا سنت ہے اگرچہ وہ خود بھی بزرگ ہو۔ حضرات صحابہ کرام خود اپنی جگہ بزرگ ہیں مگر اپنے بزرگ پیارے رسول ﷺ سے دعاء کراتے ہیں۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ دعاء کرے مہمان میزبان کیلئے۔

(۲۳۷۰) پہلی دوسری تیسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں چوتھی رات سے قمر کہا جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ جب مہینے کا چاند پہلی بار دیکھتے تو یہ دعاء فرماتے۔ مشرکین چاند و سورج کو پوجتے تھے اس میں ان کی کھلی تردید ہے کہ چاند و سورج ہرگز ہرگز پوجنے کے لائق نہیں ہیں۔ عبادت صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسکے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ خطاب چاند سے ہے مگر سنانا انسان کو ہے تاکہ انسان عبرت و نصیحت حاصل کرے۔

(۲۳۷۱) بلاء جسمانی، بلاء مالی، بلاء دینی، ان تینوں بلاؤں میں سے کوئی بھی بلا ہو اس بلا والے کو دیکھے تو مذکورہ دعاء پڑھ لے تو اس بلا سے محفوظ رہے گا۔ (۱) بلاء جسمانی جیسے مرض کوڑھ کہ پورا بدن پہلے تو سفید ہو جائے پھر پھٹنے لگے پھر گلنے سڑنے لگے، اندھاپن، پولیو والا، لقوے اور فالج والا (۲) بلاء مالی۔ جیسے مقروض، فقیر وغیرہا (۳) بلاء دینی جیسے کفر و فسق، ظلم و بدعت سیئہ وغیرہم۔ ان بلاؤں میں گرفتار کو دیکھے تو یہ دعاء آہستہ سے پڑھ لے کہ بلاء میں گرفتار نہ سنے ورنہ اسے رنج ہوگا (لمعات شریف) مگر فساق و فجار کو یہ دعاء سنا کر پڑھے تاکہ انہیں عبرت و نصیحت ہو اور اپنے اپنے فسق و فجور سے توبہ کریں۔ اور اگر اندیشہ فتنہ و فساد کا ہو تو پھر فاسق کو دیکھ کر بھی آہستہ ہی پڑھی جائے۔ یہ شکر یا اپنی عافیت پر ہے نہ و بلاء میں گرفتاری کی آفت پر کیونکہ دوسرے کی آفت و مصیبت پر خوش ہونا سخت جرم ہے۔ یہ دعاء آفت زدہ کو دیکھتے ہوئے پڑھی جائیگی۔ فقیر قدیری نے جب بھی کسی بھورے بابا یا برصی بابا کو دیکھا یا اور کسی کو گرفتار بلاء کو دیکھا تو فوراً یہ دعاء پڑھ لی۔ اس دعاء کا یہ فیضان دیکھا کہ آج تک اس قسم کی بلاؤں سے محفوظ ہوں تمام مسلمان اس دعاء کو یاد کرلیں اور ان تمام بلاؤں سے محفوظ رہنے کی سعادت حاصل کریں۔

(۲۳۷۲) بازاروں میں عام طور پر جھوٹ اور دھوکہ کا بازار گرم رہتا ہے اور شیطان اپنا کاروبار یہاں دھوم سے چلاتا ہے اسلئے وہاں جاتے وقت اس دعا کا پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اگر ریا کا اندیشہ ہو تو آہستہ پڑھے اور اگر ترغیب و تبلیغ کی نیت ہو تو آواز سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ حدیث شریف:۔ بس اعمال خیر نیتوں کیساتھ ہیں (بخاری شریف) دوکانداران صاحبان اس دعاء کو ضرور پڑھا کریں کیونکہ انہیں تو دن بھر بازار ہی میں رہنا ہے آج کل کچہریاں اس معاملے میں بازاروں سے کہیں آگے ہیں وہاں بھی یہ دعاء پڑھی جائے۔

(۲۳۷۳) پیارے نبی ﷺ نے اس شخص سے سوال فرمایا کہ کون چیز پوری نعمت ہے؟ یہ سوال برائے امتحان ہے نہ کہ بر بنائے لاعلمی کہ مانگ تو رہا ہے بہت اچھی چیز مگر اسکا مطلب بھی سمجھتا ہے کہ نہیں دعاء میں الفاظ بھی اچھے ہوں اور نیت بھی اچھی ہو۔ صبر مانگنا تو آفتوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے کیونکہ صبر تو آفتوں پر ہوتا ہے۔ آفتوں کی دعاء نہیں مانگنی چاہیے۔ البتہ امتحان کے وقت صبر کی دعاء درست ہے جیسے کہ پیارے نبی ﷺ نے ذکر شہادت کے موقع پر سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعاء صبر و اجر عطا فرمائی تھی۔ آفات کیلئے دعاء نہ مانگے اگر آفات آہی جائیں تو صبر کا مظاہرہ کرکے اجر بٹورے۔

(۲۳۷۴) گپیں، جھرپیں، لغو گوئی، اس سے وقت برباد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت زبان ہے اسکا غلط استعمال کیا گیا۔ یہ بھی قصور ہے لہٰذا اس دعاء میں اس سے توبہ ہے اور اعتراف جرم ہے۔ بندہ اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نوازتا ہے کہ اس دعاء کے پڑھنے سے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ حقوق العباد بغیر بندوں کے

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ
ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے"۔ تو لکھے گا اللہ تعالٰی اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائے گا اسکے دس لاکھ گناہ اور بلند فرماتا اسکے
اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰی لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)
دس لاکھ درجے اور بناتا ہے اس کیلئے محل جنت میں۔

(۲۳۷۳) حدیث شریف: سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا یَدْعُوْا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ
ترجمہ: سنا پیارے نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ دعا مانگ رہا، جو پڑھ رہا ہے "یا اللہ تعالٰی میں مانگتا ہوں تجھ سے پوری نعمت
فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَیْرًا فَقَالَ
تو فرمایا پیارے نبی نے کون چیز پوری نعمت ہے؟ اس شخص نے عرض کیا ایک دعا ہے کہ امید کرتا ہوں میں اسکے ذریعہ بھلائی کی، تو فرمایا پیارے نبی نے
اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
بیشک پوری نعمت جنت کا داخلہ اور نجات ہے آگ سے اور سنا پیارے نبی نے ایک شخص کو کہ کہہ رہا ہے "اے بزرگی و بخشش والے
فَقَالَ قَدِ اسْتُجِیْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
تو فرمایا پیارے نبی نے کہ قبول ہوگئی تیری دعا اب مانگ لے اور سنا پیارے نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے "یا اللہ تعالٰی! بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے
الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْئَلْهُ الْعَافِیَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)
صبر"۔ تو فرمایا پیارے نبی نے تو مانگ رہا ہے اللہ تعالٰی سے آفت کہ مانگ تو اللہ تعالٰی سے عافیت۔

(۲۳۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو بیٹھے کسی مجلس میں کہ زیادہ ہوں اس میں بیکار باتیں پھر کہیں تو پڑھے
قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
اٹھنے سے پہلے "پاک ہے تو یا اللہ تعالٰی! اور تیری ہی ہر خوبی ہے میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے

कोई गुनाहों को सिवाये तेरे फिर हंसे हजरते अली तो अर्ज़ किया कि किस चीज से हंसे आप या अमीरुल मोमिनीन? हज़रते अली ने फरमाया मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि प्यारे रसूल ने किया जैसा कि मैंने किया फिर हंसे प्यारे रसूल तो मैंने अर्ज किया कि, किस चीज से हंसे आप या रसूलल्लाह? फरमाया प्यारे रसूल ने बेशक तेरा मालिक राज़ी होता है अपने बंदे से जब कहता है बंदा, ऐ मालिक! बख़्श दे तू मेरे लिये मेरे गुनाहों को, तो फरमाता है अल्लाह तआला जानता है मेरा बंदा कि नहीं बख़्शेगा कोई गुनाहों को सिवाये मेरे।

2376 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब रुख़सत फरमाते किसी शख़्स को तो पकड़ते उसके हाथों को तो न छोड़ते उसके हाथ को यहाँ तब कि वो छोड़ देता प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दस्ते पाक को और फरमाते प्यारे नबी कि मैं सुपुर्द करता हूँ अल्लाह तआला के तेरे दीन को और तेरी अमानत को और आखिरी अमल को।

2377 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फरमाते थे यह कि रुख़सत फरमायें किसी लश्कर को तो फरमाते "सुपुर्द करता हूँ मैं अल्लाह तआला के दीन को और तुम्हारी अमानत को और तुम्हारे आखिरी आमाल को"।

2378 हदीस शरीफ़:— हाज़िर हुये एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया

معاف کرائے معاف نہ ہوں گے۔

(۲۳۷۵) رکاب جس میں پاؤں رکھ کر سوار ہوتے ہیں۔ بندے کو ہر جائز و اچھا کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنا چاہیے اور اللہ تعالٰی کی حمد اور اسکی تسبیح سے اپنے زبان کو آراستہ رکھنا چاہیے۔ سبحان سے لمنقلبون پارہ ۲۵ کی دو آیات کریمہ ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ مسکرائے پیروی رسول ﷺ میں اور پیارے رسول ﷺ مسکرائے اللہ تعالٰی کے راضی ہونے سے۔ پیارے نبی ﷺ مسکرائے، ٹھٹھا نہ لگایا۔ مسکرانا اظہار خوشی کیلئے ہوتا ہے اور ٹھٹھا دل کی غفلت سے۔

پیارے نبی ﷺ مسکراتے خوب تھے مگر ٹھٹھا نہ لگاتے۔

مسکرائے نبی نور جھڑنے لگا
مسکرانا بھی ہے آپ کا معجزہ (یا حبیب)

سیدنا حضرت علی کا دعاء پڑھنا سنت قولی پر عمل ہے اور مسکرانا سنت عملی پر عمل ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری ادائیں اپناتے تھے۔ سنت ذریعہ ثواب ہے اللہ تعالٰی تعجب کرنے اور ہنسنے سے پاک ہے اسلئے معنی میں اسکا لحاظ رکھا ہے اور رضا کے معنی کئے ہیں۔ اللہ تعالٰی اپنے اس بندے سے بہت راضی ہوتا ہے جو خود کو بے کس بے بس عاصی و خاطی جانے اور اللہ تعالٰی کو قادر و غفار و ستار جانے۔ گناہ تو اللہ تعالٰی ہی بخشتا ہے البتہ اسکے محبوب بندے شفاعت و سفارش فرماتے ہیں براہ راست گناہ نہیں بخشے جاتے۔ مگر اپنے حقوق بندے معاف کر سکتے ہیں۔ میں اپنا قرض یا خون معاف کر سکتا ہوں۔ جہاں پیارے نبی ﷺ نے لوگوں کے کفارے یا گناہ معاف فرما دیے ہیں وہ باذن الٰہی تھے۔

(۲۳۷۶) مراد امانت سے مال اور اہل و عیال ہیں جنہیں گھر میں مسافر چھوڑ چلا ہے۔ سفر میں جاتے وقت حضرات صحابہ کرام دربار رسالت میں حاضری دیتے تھے اور دربار رحمت سے رخصت ہونے کو سعادت عظمٰی جانتے تھے کہ سفر زیر سایہ دعاء رسول ہو کہ چلتے وقت وہ دعاؤں سے نوازیں۔ آج زائرین روضہ نبوی مدینہ منورہ سے چلتے وقت آخری سلام پیش کرنے کیلئے روضہ نبوی پر حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں الوداع الوداع یا رسول اللہ الفراق الفراق یا رسول اللہ اس وقت جو زائرین کے دلوں پر گزرتی ہے وہ زائرین کے دل ہی جانتے ہیں اور کیا کیا ارمان سینے میں مچلتے ہیں۔

ہجر میں قلب پارا پارا ہے آپکا در مرا سہارا ہے (یاولی)

یہ بھی پیارے نبی ﷺ کی بندہ نوازی ہے کہ آپ اپنے غلام کا ہاتھ نہیں چھوڑتے اور اب بھی ان کی شان کریمانہ یہی ہے کہ وہ کسی بندے کو نہیں چھوڑتے وہ اگر چھوڑ دیں تو ہم کہیں کے نہ رہیں۔

حضور آپ نے ٹھکرا دیا گر ہم کو
کہاں پہ جائیں گے تقدیر آزمانے کو (یانبی)

(۲۳۷۷) لشکر اسلام جہاں آلات حرب جنگی سامان سے لیس ہوتا تھا وہیں پیارے نبی ﷺ کی پیاری مقبول دعاؤں کے اسلحہ سے بھی آراستہ ہوتا تھا۔ حدیث شریف:۔ دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔ سیدنا حضرت محمود غزنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب سومناتھ کے مندر پر حملہ آور ہوئے تو سیدنا حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دعائیں اور انکا جبہ شریف ساتھ لائے۔ ان مجاہدین کی تلواروں پر دھاریں اللہ والوں کے آستانوں پر تیز کی جاتی ہیں۔

(۲۳۷۸) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم پیارے نبی ﷺ کی مستجاب دعاؤں کو دونوں جہاں کا توشہ جانتے تھے اور ہر موقع پر آپ سے دعاؤں کے خواستگار ہوتے تھے۔ کوئی کتنا ہی بزرگ ہو مگر وہ اپنے بزرگ کی بارگاہ کا بھکاری ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اسکی دعاء دی کہ سائل کی جھولی بھر دی۔ بزرگوں کی بارگاہ کی حاضری کو شعار بنانا چاہیے اور ان سے دعائیں لینا طریقہ محبوب ہے۔

(۲۳۷۹) وصیت اس حکم کہتے ہیں جو مرنے سے پہلے کی جائے اور اسکا حکم کا تعلق بعد موت سے ہو مگر کبھی وصیت تاکیدی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ اور کبھی کسی آخری حکم کو بھی وصیت کہہ دیا جاتا ہے۔ یہاں آخری دونوں معانی ہو سکتے ہیں کہ مجھے کوئی تاکیدی حکم فرما دیں یا مجھے آخری حکم عنایت فرما دیں کیونکہ اب میں آپکی بارگاہ عالیجاہ سے سفر کیلئے رخصت ہو رہا ہوں۔ خوف خدا نیکیوں پر آمادہ کرتا ہے اور گناہوں سے بچنے کی راہ ہموار کرتا ہے اور اس سفر میں جب کسی ٹیلے، پہاڑی پر چڑھو تو اللہ اکبر۔ کہا کرو آج کل جب سواری پل سے گزرے تو بھی تکبیر پڑھی جائے دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالٰی

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اور توبہ کرتا ہوں تیری بارگاہ میں" ۔مگر بخش دی جاتی ہیں اسکی وہ خلاف شرع باتیں جو ہوئی ہوں اسکی اُس مجلس میں۔

(۲۳۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَقُوْلُ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی بیشک حضرت علی کیلئے لایا گیا گھوڑا کہ سواری فرمائیں اُس پر پھر جب رکھا حضرت علی نے اپنا پائے اقدس رکاب میں تو پڑھا: بسم اللہ پھر جب جلوہ گر ہوئے حضرت علی گھوڑے کی پشت پر تو فرمایا: الحمد للہ پھر فرمایا "پاک ہے وہ جسنے تابع فرمایا ہمارے اسکو اور نہیں تھے ہم قابو میں رکھنے والے اور بیشک ہم اپنے مالک کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں" ۔پھر فرمایا حضرت علی نے: الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ "پاک ہے تو بیشک میں نے ظلم کرلیا اپنی جان پر تو بخشدے مجھکو اسلئے کہ نہیں معاف کریگا کوئی گناہوں کو سوائے تیرے" ۔ پھر ہنسے حضرت علی تو عرض کیا کہ کس چیز سے ہنسے آپ یا امیر المومنین؟ حضرت علی نے فرمایا میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ پیارے رسول نے کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر ہنسے پیارے رسول تو میں نے عرض کیا کہ کس چیز سے ہنسے آپ یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے بیشک تمہارا مالک راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے بندہ "اے مالک بخشدے تو میرے لئے میرے گناہوں کو" فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے میرا بندہ کہ نہیں بخشے گا کوئی گناہوں کو سوائے میرے۔

(۲۳۷۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب رخصت فرماتے کسی شخص کو تو پکڑتے اُسکے ہاتھ کو تو نہ چھوڑتے اسکے ہاتھ کو یہانتک کہ وہ چھوڑ دیتا

या रसूलुल्लाह बेशक मैं इरादा रखता हूँ सफर का तो तोशा अता फरमाइये मुझको तो फरमाया कि तोशा अता फरमाये तुमको अल्लाह तआला परहेजगारी का, अर्ज़ किया उसने कि ज्यादा अता फरमाईये, फरमाया प्यारे नबी ने कि और बख़्स दे अल्लाह तआला तुम्हारे गुनाह, अर्ज किया उसने ज्यादा अता फरमाईये मुझको मेरे मां–बाप आप पर कुर्बान, प्यारे नबी ने फरमाया और आसान कर दे अल्लाह तआला तुम्हारे लिये भलाई को तुम जहाँ भी रहो।

2379 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बेशक मैं इरादा रखता हूँ यह कि सफर करुँ तो आप मुझे सीहत फरमार्यये फरमाया प्यारे रसूल ने कि लाज़िम करली अपने आप पर परहेजगारी को और हर ऊँची जगह तक्बीर कहने को फिर जब वापिस हुये वो शख़्स तों फ़रमाया प्यारे रसूल ने या अल्लाह तआला लपेट दे उसके लिये दूरी को और आसान फ़रमा दे उस पर सफ़र को।

2380 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सफर फरमाते फिर आती रात तो फरमाते प्यारे रसूल ऐ ज़मीन! मेरा मालिक और तेरा मालिक अल्लाह तआला है, मैं पनाह मांगता हूँ अल्लाह तआला की तेरे शर से और उसके शर से जो तुझमें है और उसके शर से जो पैदा फरमाया गया है तुझमें और उसके शर से जो चलते हैं तुझ पर और पनाह मांगता हूँ अल्लाह तआला की शेर से और काले सांप से और हर तरह के सांप से और बिच्छू से और शर से शहर में रहने वाले के और हर जन्ने वाले और जने हुये के शर से।

زمین کو سمیٹ دیتا ہے اور طول طویل راہ سفر مختصر ہو جاتی ہے اور زیادہ دیر کا سفر کم وقت میں طے ہو جاتا ہے۔ حضرت آصف برخیا ملکہ بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے ملک یمن سے ملک شام لے آئے، گئے بھی اور آئے بھی۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ کہ میں لاؤں گا آپکے پاس اسکو پہلے اس سے کہ لوٹ آئے آپکی طرف نظر آپکی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۱۴)

(۲۳۸۰) پیارے رسول ﷺ کا زمین کو خطاب فرمانا اس حقیقت کا مظہر ہے کہ شجر وحجر زمین وآسمان گویا کہ کائنات کا ذرہ ذرہ پیارے نبی ﷺ کا کلام سنتا ہے اور پیارے نبی ﷺ سے کلام کرتا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے مظہر پیارے نبی ﷺ ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور فرمایا گیا اے زمین پی لے اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۲۶) اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو خطاب فرمایا پیارے نبی ﷺ نے زمین کو خطاب فرمایا زمین وآسمان سب اطاعت رسول کرتے ہیں۔

کیا سمجھ میں آئیگا رتبہ مرے سرکار کا
اختیار ان کو خدا نے دیدیا سنسار کا　(یانبی)

ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک ہم نے فرمانبردار فرما دیا پہاڑوں کو انکے ساتھ کہ وہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج نکلنے کے وقت (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۱۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ پھر فرمانبردار کر دیا ہم نے ان کے ہوا کو یہ چلتی ہے حکم سے ان کے آہستہ آہستہ جہاں چاہتے پہونچتے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۱۸) ان دونوں آیات کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے تابع فرمان بنا دیا تھا پہاڑوں کو اور ہواؤں کو کہ ان پر آپکی حکمرانی تھی پہاڑوں پر آپ کی حکومت ہواؤں پر آپکی حکومت تو پھر پیارے نبی ﷺ کی شان حکمرانی تو بہت ہی ارفع واعلیٰ ہے اور وسیع سے وسیع تر ہے۔

اللہ اللہ کتنا اللہ نے نوازا آپ کو
ہر مکاں ہے آپکا اور ہر مکانی آپکی
آپنے جو کہہ دیا ہے بس وہی ہو کر رہا
دو جہاں میں یا نبی ہے حکمرانی آپکی

چاند ٹکڑے، شمس پلٹا، پیڑ سجدے میں گرے
از زمیں تا آسماں ہے حکمرانی آپ کی
حسن یوسف اور ید بیضا دم عیسیٰ بھی
ہر کہانی ہے حقیقت میں کہانی آپ کی (یانبی)

"زمین کا شر" زلزلہ، زمین کا دھنسنا، پہاڑوں کا کھسک جانا، گر جانا، راستہ بھول جانا اور اندرونی زمین کا شر سیلاب، سخت گرمی، سخت سردی وغیرہ۔ زمین کی مخلوقات کیڑے مکوڑے ہیں کہ سفر میں حادثات انہیں کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ یہ پرانے زمانے کے اسفار کا حال ہے جو اکثر پیدل ہوتے تھے۔ ساکنان شہر کا شر جیسے چور، ڈاکو، وغیرہا کی شرارتیں یا شریر جنات کی شرارتیں یا شیاطین کی شرارتیں کیونکہ سب شہری میں رہتے ہیں زمین ہی پر بستے ہیں۔

(۲۳۸۱) اللہ والے افواج کی کثرت آلات حرب کی بھرمار اور ہتھیار پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ انکا تمام تر بھروسہ اللہ تعالیٰ کی حمایت ونصرت پر ہوتا ہے کیونکہ افواج وسامان جنگ تو صرف اسباب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت وقوت یہ ہے کہ ابابیل سے فیل کو ہلاک کرا دے۔ نحیف الجثہ مسلمانوں سے لحیم وجسیم ہیکل کفار کو موت کے گھاٹ اتار دے اور دو بچوں سے مشرکوں کے بوس ابوجہل کو جہنم رسید کرا دے۔ تائید ربانی حمایت یزدانی یہ وہ نعمت ہے جس سے کفار محروم ہیں اور ایمان والے مالا مال ہیں اور مسلمان انہیں کے سہارے فتح وکامرانی سے سرفراز وسرخرو ہوتے ہیں۔

نہ دنیا ہے نہ اسکا رنگ وبو ہے
ہمارے واسطے جو کچھ ہے تو ہے　(یاحبیب)

تائید حق تعالیٰ بھی ہمارے ساتھ اسلئے ہے کہ تائید رسول ﷺ ہمارے ساتھ ہے۔

اسی بندے پہ اپنے مہرباں ہے حق تعالیٰ بھی
جسے کہہ دو ہمارا ہے ہمارا یارسول اللہ　(یانبی)

(۲۳۸۲) خوف کئی طرح کا ہوتا ہے (۱) خوف طاعت وبندگی۔ یہ خوف صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہوتا ہے (۲) خوف نفرت۔ شیطان وغیرہ دشمنوں سے ہوتا ہے۔ (۳) خوف، خطرہ تکلیف ہر خطرناک اور موذی سے ہوسکتا ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی سینا

الرَّجُلُ هُوَ يُوَدِّعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پیارے نبی ﷺ کے دست پاک کو اور فرماتے پیارے نبی کہ میں سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تیرے دین کو اور تیری امانت کو اور آخری عمل کو۔

(۲۳۷۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ فرماتے تھے یہ کہ رخصت فرمائیں کسی لشکر کو تو فرماتے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

سپرد کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے تمہارے دین کو اور تمہاری امانت کو اور تمہارے آخری اعمال کو۔

(۲۳۷۸) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا

فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ

تو توشہ عطا فرمایئے مجھ کو، تو فرمایا کہ توشہ عطا فرمائے تمکو اللہ تعالیٰ پرہیزگاری کا، عرض کیا اُس نے کہ زیادہ عطا فرمایئے، فرمایا پیارے نبی نے

وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ قَالَ

کہ اور بخش دے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ، عرض کیا اُس نے زیادہ عطا فرمایئے مجھ کو میرے ماں باپ آپ پر قربان، پیارے نبی نے فرمایا

وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور آسان کرے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بھلائی کو تم جہاں بھی رہو۔

(۲۳۷۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں ارادہ رکھتا ہوں یہ کہ سفر کروں تو آپ مجھے وصیت فرمائیں

قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ

فرمایا پیارے رسول نے کہ لازم کرلو اپنے آپ پر پرہیزگاری کو اور ہر اونچی جگہ پر تکبیر کہنے کو، پھر جب واپس ہوئے وہ شخص تو فرمایا پیارے رسول نے

2381 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब जिहाद फ़रमाते तो पढ़ते "या अल्लाह तआला! तू मेरी ताकत व कुव्वत है और मेरा मददगार है और तेरी मदद से मैं दिफ़ा करता हूँ और तेरी मदद से मैं हमला करता हूँ और तेरी मदद से मैं जिहाद फ़रमाता हूँ।

2382 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब ख़तरा महसूस फ़रमाते किसी कौम से तो पढ़ते "या अल्लाह तआला! हम करते हैं तुझको उनके मुकाबले में और पनाह लेते हैं तेरी उनके शरों से।

2383 बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब निकलते अपने काशाना ए अक्दस से तो पढ़ते "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरु, भरोसा किया मैंने अल्लाह तआला पर, या अल्लाह तआला! हम पनाह मांगते हैं तेरी उससे कि हम फिसलें या हम झुकें या हम सतायें या हम सताये जायें या हम नादानी करें या नादानी थोपी जाये हम।

2384 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा ने फ़रमाया कि नहीं निकलते प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मेरे हुजरे शरीफ़ से कभी मगर उठाते अपनी निगाहे पाक को आसमान की तरफ़ तो पढ़ते "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह मांगता हूँ तेरी उससे कि बहकूं या बहकाया जाऊँ या मैं जुल्म करुँ या जुल्म किया जाऊँ या नादानी करुँ या नादानी थोपी जाये मुझ पर।

2385 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब निकले कोई शख़्स अपने घर से

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یا اللہ تعالیٰ! لپیٹ دے اس کیلئے دوری کو اور آسان فرما دے اس پر سفر کو۔

(۲۳۸۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب سفر فرماتے پھر آتی رات تو فرماتے پیارے رسول اے زمین میرا مالک

وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ

اور تیرا مالک اللہ تعالیٰ ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تیرے شر سے اور اسکے شر سے جو تجھ میں ہے اور اسکے شر سے جو پیدا فرمایا گیا ہے تجھ میں

وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَ

اور اسکے شر سے جو چلتے ہیں تجھ پر اور پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے

مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور شر سے شہر میں رہنے والے کے اور ہر جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے۔

(۲۳۸۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے تو پڑھتے یا اللہ تعالیٰ! تو میری طاقت وقوت ہے اور میرا مددگار ہے

بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

اور تیری مدد سے میں دفاع کرتا ہوں اور تیری مدد سے میں حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے میں جہاد فرماتا ہوں۔

(۲۳۸۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب خطرہ محسوس فرماتے کسی قوم سے تو پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ! ہم کرتے ہیں تجھ کو

فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

انکے مقابلہ میں اور ہم پناہ لیتے ہیں تیری انکے شروں سے۔

तो पढ़े "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरु, भरोसा किया मैंने अल्लाह तआला पर नहीं है कोई ताक़त और कुव्वत सिवाये अल्लाह तआला के" तो फ़रमाया जाता है उससे उस वक़्त कि तुझे हिदायत फ़रमाई गयी और किफ़ायत फ़रमाई गयी तेरी और तू महफ़ूज़ फ़रमा दिया गया तो दूर भाग जाता है उससे शैतान और कहता है दूसरा शैतान तुझे क्या तअल्लुक उस शख़्स से जिसे हिदायत फ़रमा दी गयी और किफ़ायत फ़रमा दी गयी और हिफाज़त फ़रमा दी गयी।

2386 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दाखिल हो कोई शख़्स अपने घर में तो चाहिऐ कि पढ़े "या अल्लाह तआला! बेशक मैं मांगता हूँ तुझसे घर में दाखिल होने की भलाई और घर से निकलने की भलाई अल्लाह तआला के नाम की मदद से हम दाखिल हुये और अल्लाह तआला ही पर जो हमारा रब है भरोसा किया हम ने" फिर चाहिये कि सलाम करे अपने घर वालों को।

2387 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब दुआ देने का किसी इंसान को इरादा फ़रमाते कि जब वो निकाह कर लेता तो फ़रमाते "बरकत दे अल्लाह तआला तुझे और बरकतें नाज़िल फ़रमाये तुम दोनों पर और जमा रखे तुम दोनों को भलाई में"।

2388 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब निकाह करे कोई तुममें का औरत से या खरीदे गुलाम से तो पढ़ लिया करे "या अल्लाह तआला बेशक मैं मांगता हूँ तुझसे

(۲۳۸۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب نکلتے اپنے کاشانہ اقدس سے تو پڑھتے پیارے نبی "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْنُظْلَمَ
بھروسہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر، یا اللہ تعالیٰ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری اس سے کہ ہم پھسلیں یا ہم جھکیں یا ہم ستائیں یا ہم ستائے جائیں
اَوْنَجْھَلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیْنَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)
یا ہم نادانی کریں یا نادانی تھوپی جائے ہم پر۔

(۲۳۸۴) حدیث شریف: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ
ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ نہیں نکلتے پیارے رسول اللہ ﷺ میرے حجرے شریف سے کبھی
اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَظْلِمَ
مگر اٹھاتے اپنی نگاہ پاک کو آسمان کی طرف تو پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ بھٹکوں یا بہکایا جاؤں یا میں ظلم کروں
اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْھَلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیَّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)
یا ظلم کیا جاؤں یا نادانی کروں یا نادانی تھوپی جائے مجھ پر۔

(۲۳۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے تو پڑھے "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ حِیْنَئِذٍ ھُدِیْتَ
بھروسہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے"۔ تو فرمایا جاتا ہے اس سے اس وقت تجھے ہدایت عطا فرمائی گئی
وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطٰنٌ اٰخَرُ کَیْفَ لَکَ
اور کفایت فرمائی گئی تیری اور تو محفوظ فرمادیا گیا تو دور بھاگ جاتا ہے اس سے شیطان اور کہتا ہے دوسرا شیطان تجھے کیا تعلق ہے

इसकी भलाई और भलाई उसकी कि पैदा फ़रमाया तूने उसको जिस पर और पनाह मांगता हूँ मैं तेरी उसकी बुराई से और उसकी बुराई से कि पैदा फ़रमाया उसको जिस पर" और जब ख़रीदे ऊँट को तो चाहिये कि पकड़ ले उसके कोहान की बुलन्दी को और चाहिये कि पढ़े उसी के मिस्ल और एक रिवायत में औरत और खादिम के बारे में है फिर पकड़े उसकी पेशानी को और चाहिये कि दुआ करे बरकत की।

2389 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि गमग़ीन की दुआयें "या अल्लाह तआला! तेरी रहमत की मैं उम्मीद रखता हूँ तो न हवाले फ़रमा तू मुझको मेरे नफ़्स के पलक झपकने की बराबर और इस्लाह फ़रमा दे मेरे तमाम कामों की, नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे।

2390 हदीस शरीफ़:– अर्ज किया एक शख्स ने कि गम़ चिपट गये हैं और कर्ज़ या रसूलल्लाह! फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क्या न बता दूँ मैं तुमको ऐसी दुआ कि जब पढ़े तुम उस दुआ को दुर फ़रमा देगा अल्लाह तआला तुम्हारे गम़ को और उतारेगा तुमसे तुम्हारे कर्ज़ को, उसने कहा कि मैंने अर्ज़ किया हाँ, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पढ़ लिया करो जब सुबह करो और जब शाम करो "या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी, गम़ से और रंज से और पनाह लेता हूँ मैं तेरी आजिज़ रहने से और सुस्त रहने से और पनाह लेता हूँ तेरी कंजूसी से और बुज़दिली से और मैं पनाह लेता हूँ तेरी कर्ज़ के छा जाने से और लोगों के गैज़ व गज़ब से"

میں سانپ سے خوف ہوا۔ آپ کو فرعون اور فرعونیوں کا خوف ہوا۔ قرآن کریم میں جہاں یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں تو وہاں خوف کی پہلی قسم مراد ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کا خوف ہے اور اسکے علاوہ کسی کی بھی اطاعت و بندگی کا خوف اپنے سینوں میں نہیں رکھتے۔ دشمن ایک ہو یا گروہ یہ دعاء سکے مقابلے میں کامیابی کیلئے اکسیر ہے اس دعاء کا پڑھنے والا دشمنوں کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف:۔ دشمن کے خوف کے وقت سورۂ قریش پڑھنا بڑی امان ہے (حصن حصین شریف) سیدنا حضرت امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ قریش کو بہت سے حضرات اولیاء کرام کا آزمودہ عمل ہے بہت ہی مجرب پایا (کتاب الاذکار) حدیث شریف:۔ جب گم ہو جائے سواری تم سے کسی کی وسیع جنگل میں تو چاہیے کہ وہ پکارے اے اللہ کے نیک بندو! میری سواری کو روکو (جامع صغیر) حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اور اگر ارادہ کرے مدد کا تو چاہیے کہ کہے اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندو! مدد کرو تم میری اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندو! مدد کرو تم میری (ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین شریف) مدد کیلئے اللہ کے نیک بندوں کو پکارنا بھی سنت ہے اور ان سے مدد مانگنا بھی سنت ہے۔ یہ شرک نہیں بلکہ بدعقیدہ لوگوں کا خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو مشرک کہنے کیلئے خانہ ساز شرک ہے جو بڑا جرم ہے۔

(۲۳۸۳) سفر کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کیا جائے تو سفر برکت والا ہوتا ہے۔ یہ دعاء گھر سے نکلتے وقت پڑھنا خود کو رحمتوں کے حوالے کر دینے کے مترادف ہے۔ یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے۔ کسی نادان کی رگ نادانی نہ پھڑکے۔ پیارے نبی ﷺ معصوم ہیں۔

(۲۳۸۴) بندوں کے حقوق مارنا ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کرنا جہالت و نادانی ہے۔ کعبہ شریف قبلۂ عبادات ہے، آسمان قبلہ حاجات ہے کیوں تمام جسمانی و روحانی روزیاں آسمان ہی سے اُترتی ہیں۔ اسلئے دعاء کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا ہاتھ اٹھانا ہاتھ پھیلانا اچھا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا آسمان کی طرف نگاہ مبارک کو اٹھانا اس لئے نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ جگہ، جہت زمان و مکان سے پاک ہے۔ اسکی رحمت ہمارے ساتھ ہے۔

(۲۳۸۵) گھر سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں اسکی رہائش ہو خواہ رہنے کا مکان ہو یا مسجد شریف کا حجرہ یا خانقاہ شریف یا مدرسہ۔ اپنے کسی بھی ٹھکانے سے چلے تو چلتے وقت یہ دعاء پڑھ لی جائے۔ شیطان کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ ہر مقبول اچھا ہے ہر اچھا مقبول نہیں ہے۔ مردود ہونے سے پہلے شیطان لعین کے سجدے اچھے تو تھے مگر مقبول نہ تھے۔ یہ دعاء پڑھنے والے کو بشارت دینے والا یک فرشتہ ہے جو دعاء پڑھنے والے کو تین بشارتیں دیتا ہے (۱) ہدایت کی (۲) کفایت کی (۳) حفاظت کی۔ اگر چہ ہم فرشتے کو نہ دیکھتے ہیں نہ اسکا کلام سنتے ہیں مگر پیارے نبی ﷺ کے فرمان پر دل و جان سے ایمان ہے اور یہ بشارتیں سن کر قرین شیطان بھاگ جاتا ہے۔ رات کو تمام شیاطین کی میٹنگ ابلیس کے زیر صدارت ہوتی ہے اور دن بھر کی کارگزاری پیش کی جاتی ہے تو یہ قرین شیطان اس بندے کی دعاء اور اس پر فرشتے کی بشارت کی بات سنا کر افسوس کرتا ہے کہ میں اس بندے کو نہ بہکا سکا تو صدر میٹنگ ابلیس اس قرین شیطان کی تسلی کیلئے کہتا ہے کہ تجھ پر میرا عتاب نہیں تو معذور تھا کہ وہ دعاء پڑھ لینے والا بندہ فرشتے کی امان میں آچکا تھا اور تیری دسترس سے باہر تھا۔ جب فرشتے کی امن میں آجانا امن و امان کا ذریعہ ہے تو پھر جو پیارے نبی ﷺ کی امان میں آجائے تو پھر اسکی تو بات ہی نرالی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم سے کوئی ناری و نوری مخلوق پوشیدہ نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ فرشتوں اور شیاطین کو جانتے بھی ہیں پہچانتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں۔ اور ان کا کلام بھی سماعت فرماتے ہیں۔ تو پھر خدا کی مخلوق اور انکے حالات پیارے نبی ﷺ سے کس طرح مخفی و پوشیدہ رہ سکتے ہیں حدیث شریف:۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے دیکھ لیا زمین کے مشرقوں کو اور مغربوں کو (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۹۰) حدیث شریف:۔ تو میں نے جان لیا اسکو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۶۹) حدیث شریف:۔ تو روشن ہو گئی ہر چیز میرے لئے اور میں نے پہچان لیا ہر چیز کو (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۷۲) حدیث شریف:۔ تو میں نے جان لیا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا (تفسیر روح البیان شریف)

بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدْ)

اس شخص سے جسے ہدایت عطا فرمادی گئی ہے اور کفایت فرمادی گئی ہے اور حفاظت فرمادی گئی ہے۔

(۲۳۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب داخل ہو کوئی شخص اپنے گھر میں تو چاہیے کہ پڑھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں

أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ

مانگتا ہوں تجھ سے گھر میں داخل ہونے کی بھلائی اور گھر سے نکلنے کی بھلائی، اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی پر

رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدْ)

جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا ہم نے"۔ پھر چاہیے کہ سلام کرے اپنے گھر والوں کو۔

(۲۳۸۷) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب دعا دینے کا کسی انسان کو ارادہ فرماتے کہ جب وہ نکاح کر لیتا تو فرماتے "برکت دے اللہ تعالیٰ تجھے

وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور برکتیں نازل فرمائے تم دونوں پر اور جمع رکھے تم دونوں کو بھلائی میں"۔

(۲۳۸۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب نکاح کوئی تم میں کا عورت سے یا خریدے غلام

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُبِكَ

تو پڑھ لیا کرے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے اسکی بھلائی اور بھلائی اسکی کہ پیدا فرمایا تو نے اسکو جس پر اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ

اسکی برائی سے اور اسکی برائی سے کہ پیدا فرمایا ہے اسکو جس پر" اور جب خریدے اونٹ کو تو چاہیے کہ پکڑ لے اسکے کوہان کی بلندی کو اور چاہیے کہ پڑھے

उन्होंने फरमाया कि मैंने किया उसको तो दूर फरमा दिया अल्लाह तआला ने मेरा गम मुझसे और मेरा कर्ज।
2391 हदीस शरीफ़— अमीरुल मोमिनीन हजरते मौला अली से मरवी कि बेशक हाज़िर हुआ एक मुकातिब (गुलाम) तो उसने कहा कि मैं आजिज़ हो गया हूँ अपने बदला ए किताबत अदा करने से तो मदद फ़रमाइये आप मेरी, फ़रमाया हज़रते अली ने क्या न सिखा दूँ मैं तुम्हें ऐसे कलेमाते तय्येबात कि सिखाया है मुझे उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर हो तुम पर बड़े पहाड़ की बराबर कर्ज़ तो अदा फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला तुम्हारी तरफ़ से, पढा करो "या अल्लाह तआला किफ़ायत फ़रमा तू मेरी अपने हलाल के ज़रिये अपने हराम से और बेपरवाह फ़रमा दे तू मुझको अपने करम के ज़रिये अपने अलावा से।
2392 हदीस शरीफ़— उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिद्दीका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब रौनक अफ़रोज होते किसी महफ़िल शरीफ़ में या नमाज अदा फ़रमाते तो लब कुशा होते कुछ कलेमाते तय्येबात के साथ तो मैंने सुवाल किया इन कलेमाते तय्येबात के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर बोली जाये अच्छी बात तो होगा इन कलेमाते खैर की वजह से करमे खास उन पर क़यामत के दिन और अगर बोली जाये बुरी बात तो हो जायेगी बदली उसके लिये "पाक है तू या अल्लाह तआला! खूबी तेरी है, नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, मैं माफ़ी मांगता हूँ तुझसे और तौबा करता हूँ तेरी बारगाह में"।

(۲۳۸۶) گھر اپنی ملکیت ہو یا کرائے کا ہو، عارضی ہو یا دائمی۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی سرائے یا ہوٹل میں ایک ہی رات کیلئے قیام پذیر ہو وہ بھی اس میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھے اور یہ عمل کرے سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر گھر میں لوگ ہوں تو انہیں سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو فرشتوں کی نیت کر کے سلام کرے اور کہے السلام علیٰ عباده الصالحين۔ اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خالی گھر میں داخل ہو تو پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ سلام پیش کرے (شفاء شریف)

حدیث شریف:۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھے بسم الله والسلام على رسول الله (ابوداؤد شریف) سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سلام پیش کرو بارگاہ رسالت میں کہ جب تم مسجدوں میں جاؤ اسلئے کہ پیارے نبی ﷺ جلوہ گر ہیں مسجدوں میں (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب داخل ہوتا ہوں میں مسجد میں تو پڑھتا ہوں میں السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته (شفاء شریف جلد ۲) یا اب ہر مسلمان سوچے یہ سلام بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے یا لیٹ کر۔ اور ان نادانوں کی علمی افلاس کا ماتم کریں جو کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو ہدف ملامت بنائے ہوئے ہیں۔

(۲۳۸۷) نکاح کرنیوالے کو یہ دعاء دینا سنت ہے اگر مجلس نکاح میں موجود ہو تو ایجاب وقبول کے بعد یہ دعاء دے اور اگر وہاں نہ ہو تو دولہا دلہن کو مبارکباد دینے کیلئے یہ کلمے کہے۔ خیر میں جمع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زوجین ایک دوسرے کی بھلائی میں مدد کریں اور برائی سے روکیں۔ یہاں برکت سے مراد دنیوی برکات ہیں جیسے مال واولاد، مکان وزمین۔

(۲۳۸۸) "پیدا فرمایا ہے تو نے اسکو جس پر" سے مراد میلان طبعی ہے کیونکہ عموماً ہر انسان فطری طور پہ برائی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بھلائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوتی ہے یعنی خود بندے کا اپنا میلان طبع ہے۔ پیارے نبی ﷺ اکثر اپنے خطبات کے شروع میں فرمایا کرتے تھے "اور ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اپنے نفس کی برائیوں سے"۔ اور جس حدیث شریف میں ہے کہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے تو اس جگہ اس پیدائشی حالت کا ذکر ہے کہ بچہ اس عہد وپیمان پر پیدا ہوتا ہے جو روز میثاق اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کیا نہیں ہوں میں تمہارا مالک کہا انہوں نے ہاں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۴) بیوی ہو کہ لونڈی یا غلام، گائے بھینس بکری وغیرہا کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بھی مذکورہ دعاء پڑھے۔ اس دعاء پڑھنے اور اس عمل کے کرنے سے ازدواجی زندگی بہت ہی اچھی گزرتی ہے، خانگی معاملات میں شائستگی رہتی ہے۔ دونوں کو ایمان پر استقامت نصیب ہوتی ہے۔

(۲۳۸۹) یا اللہ تعالیٰ تیرے پاک ناموں میں سے ایک رجاء السائلین بھی ہے تیرے باب کرم سے کوئی سائل محروم وناکام مایوس واداس واپس نہیں ہوتا۔ مجھے ہر حال میں تیری مدد درکار ہے۔ تیرے مدد کے بغیر میں آلام ومصائب سے چھٹکارا نہیں پاسکتا۔ اور کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا۔ چونکہ یہ دعاء چند دعاؤں کا مجموعہ ہے اس لئے فرمایا "غمگین کی دعائیں"۔

(۲۳۹۰) سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس درخواست کا مطلب ومقصد پیارے نبی ﷺ سے استغاثہ ہے یعنی مدد طلب کرنا اور فریاد کرنا ہے کہ یارسول اللہ مجھے ایسے غم والم اور قرض نے گھیر لیا ہے کہ کسی طرح دفع نہیں ہوتے آپ سے فریاد ہے یارسول اللہ ﷺ۔

غموں سے کیجئے آزاد یارسول اللہ
جہاں ہے مائل بیداد یارسول اللہ
مٹانا چاہتے ہیں یہ حوادث تیم
ہماری کیجئے امداد یارسول اللہ (یانی)

اور سچائی یہ ہے۔

سفینہ اسکا تلاطم سے بے نیاز رہا
کرے جو آپ سے فریاد یارسول اللہ

پیارے نبی ﷺ خالق ومخلوق کے درمیان وسیلۂ عظمیٰ ہیں۔ ان آلام ومصائب کو پیارے نبی ﷺ کا وسیلۂ عظمیٰ ہی دور کرسکتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے تمام حوائج ومسائل لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تھے اگر کسی کو دعاء کی ضرورت ہے تو دعاء بتادی اور اگر کسی کو دوا کی ضرورت ہے دوا بتادی ہر مشکل کا حل دربار رسالت میں پائے۔ پناہ رسول پناہ خدا ہے۔ اپنے اڑے وقت میں

مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی کے مثل اور ایک روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے کہ پھر پکڑے اسکی پیشانی کو اور چاہئے کہ دعا کرے برکت کی۔

(۲۳۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ غمگین کی دعائیں "یا اللہ تعالیٰ! تیری رحمت کی میں امید رکھتا ہوں

فَلَاتَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

تو نہ حوالے فرما تو مجھ کو میرے نفس کے، پلک جھپکنے کی برابر اور اصلاح فرمادے میرے تمام کاموں کی نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے۔

(۲۳۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ

ترجمہ: عرض کیا ایک شخص نے کہ غم چمٹ گئے ہیں اور قرضے یا رسول اللہ! فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا نہ بتادوں میں تم کو

كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى

ایسی دعا کہ جب پڑھو تم اس دعا کو، دور فرمادے گا اللہ تعالیٰ تمہارے غم کو اور اُتارے گا تم سے تمہارے قرض کو، اُس نے کہا کہ میں نے عرض کیا ہاں،

قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ من الهم والحزن و اعوذ بك

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑھ لیا کرو جب صبح کرو اور جب شام کرو "یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ لیتا ہوں تیری غم سے اور رنج سے اور پناہ لیتا ہوں میں تیری

من العجز والكسل واعوذبك مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ

عاجز رہنے سے اور سست رہنے سے اور پناہ لیتا ہوں تیری کنجوسی سے اور بزدلی سے اور میں پناہ لیتا ہوں تیری قرض کے چھاجانے سے اور

قَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

لوگوں کے غیظ و غضب سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے کیا اسکو تو دور فرمادیا اللہ تعالیٰ نے میرا غم مجھ سے اور میرا قرض۔

(۲۳۹۱) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی کہ بیشک حاضر ہوا ایک مکاتب (غلام) تو اُس نے کہا کہ میں عاجز ہو گیا ہوں

2393 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब देखते नया चांद तो फ़रमाते "भलाई और हिदायत का चांद हो भलाई और हिदायत का चांद हो ईमान लाया मैं उस पर जिसने पैदा फ़रमाया तुझको" तीन मर्तबा फिर फ़रमाते "हर ख़ूबी अल्लाह तआला के लिये जो ले गया फलां महीने को और जो लाया फलां महीने को"।

2394 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो शख़्स कि ज्यादा हो जायें उसके ग़म तो चाहिये कि कहे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं तेरा बंदा हूँ और तेरे बंदे का बच्चा और तेरी बंदी का बच्चा हूँ और तेरे कब्जे में हूँ, मेरी पेशानी तेरे दस्ते कुदरत में है, जारी है मुझमें तेरा हुक्मे पाक मेरे बारे में, तेरा फ़ैसला ऐन इंसाफ़ है मैं मांगता हूँ तुझसे तेरे हर नाम के वसीले से जो तेरा है कि नाम रखा है तूने उसके साथ अपनी ज़ात का या उतारा है तूने जिस नाम को अपनी किताब में या सिखाया तूने जिस नाम को किसी को अपनी मखलूक में से या छुपाया तूने पर्दा ए ग़ैब में अपनी बारगाह में यह कि बना दे तू कुरआने करीम को मेरे दिल की बहार और दफ़इय्या मेरे रंज व ग़म का" नहीं कहता यह कलेमाते तय्यबात कोई बंदा कभी मगर दूर फ़रमा देता है अल्लाह तआला उसके ग़म को और बदला देता है उसको उसके जरिये कुशादगी का।

2395 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब हम चढ़ते किसी चढ़ाई पर तो हम "अल्लाहो अकबर" कहते और जब हम उतरते तो "सुब्हानल्लाह" कहते।

پیارے نبی ﷺ سے مدد مانگنا سنت صحابہ کرام ہے نہ کہ کفر و شرک۔

مشکل ہے سمجھ لے کوئی اسرار مدینہ

اللہ کا دربار ہے دربار مدینہ (یانی)

آنے والی مصیبت کو "ہم" کہتے ہیں اور جو مصیبت آجائے تو اسکی تکلیف کو "حزن" کہتے ہیں۔ نیکی کرنے پر قادر نہ ہونا یہ عجز ہے اور قادر ہونے کے باوجود کرنے سے بوجھ ہو جانا یہ کسل ہے۔ بندے کو نیکی پر قدرت مل جانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس قدرت کے عہد کرنے کا موقع مل جانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ صدقات واجب جیسے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہا صدقات نافلہ جیسے نیاز و فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہم ادا نہ کرنا، بھکاری کو کبھی بھیک نہ دینا، مہماں نوازی سے جی چرانا، حقوق عالیہ ادا نہ کرنا، پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنکر انگوٹھے نہ چومنا اور درود شریف نہ پڑھنا وغیرہ یہ بخل ہے۔ حدیث شریف:۔ بخیل ہے وہ جسکے سامنے میں ذکر کیا جاؤں تو نہ درود شریف پڑھے وہ مجھ پر (ترمذی شریف) تبلیغ دین کی ہمت نہ ہونا جہاد میں بزدلی دکھانا، رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر کامل توکل نہ ہونا۔ یہ "جبن" یعنی بزدلی ہے اپنے مسلمان بھائی سے لڑنے کی ہمت نہ کرنا یہ بزدلی نہیں ہے۔ فضول خرچی سے بچنا بخل ہے۔ آج کل لوگوں نے سخاوت و فضول خرچی، بخل و کفایت شعاری، بہادری و ایذا رسانی، بزدلی و نرمی میں فرق محسوس کرنا چھوڑ دیا ہے جبکہ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نفس قرض برا نہیں ہے ضرورت کے وقت قرض لینا سنت نبوی ہے چونکہ ضرورت کے وقت قرض تو پیارے نبی ﷺ نے بھی لیا ہے۔ البتہ قرض کا غلبہ برا ہے کہ جس قرض کے ادا ہونے کی صورت ہی نظر نہ آئے یا جو قرض کہ مقروض کو ذلیل کر دے یا جس قرض سے مقروض جھوٹ بولنے اور وعدہ خلافی کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اسلئے حدیث شریف میں "غلبۂ قرض" فرمایا گیا۔ اور قہر رجال میں یا تو قرض خواہوں کا غلبہ یا بادشاہ کا ظلم اور ظالم کو گھیر لینا مراد ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے قرض اتارنے اور رنج و غم مٹانے کا نسخۂ کیمیا عطا فرمادیا اس دعاء کا عامل انشاء المولی القدیر ہر غم اور غلبۂ قرض سے محفوظ رہیگا۔

(۲۳۹۱) "مکاتب" اس غلام کو کہتے ہیں کہ اسکا مالک لکھوا لے کہ جب تو اتنے روپے ادا کر دیگا تو اس وقت تو آزاد ہے۔ یعنی مالک نے کچھ مال پر غلام کی آزادی موقوف کر دی ہو کہ اتنے مال کے ادا کر دینے سے مکاتب آزاد ہو جائیگا اور بدل کتابت اس مال کو کہتے ہیں کہ اس مکاتب غلام نے اپنے ذمہ اس مال کا ادا کرنا قبول کر لیا ہو اور جب ادا کریگا آزاد ہو جائیگا۔ بفضل خدا امیر المومنین سیدنا حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دافع بلا ہیں ان سے مشکل و مصیبت میں مدد لینا شرک نہیں بلکہ سنت بزرگان دین ہے۔ حضرت علی نے سائل کو دولت نہ دیکر دعاء بتادی۔ دولت دیتے تو وقتی طور پر کام چل جاتا مگر غنائے قلبی حاصل نہ ہوتا اور اسے نبوی دعاء بتا کر سائل کو غنی بنا دیا اور وہ ہمیشہ کیلئے لوگوں سے مستغنی ہو گیا۔ حضرات مشائخ کرام کو ہمیشہ حسب ضرورت اوراد و وظائف ایجاد کرنے کا حق ہے جیسے اطباء کو معجونیں اور دوائیں ایجاد کرنے کا حق ہے اور منقول دعاؤں کی اجازت دینے کا بھی اختیار ہے۔ جیسے:

دم مدار بیڑا پار

یہ وظیفہ مشکلات کو حل کرنے کیلئے تیر بہدف ہے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً لله۔

یہ وظیفہ آلام و مصائب کو دفع کرنے کیلئے اکسیر ہے۔

بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

ڈوبتا اگر یہ پڑھے لے تو تر جائے۔

یا سید مخدوم اشرف جہانگیر دست من زار و ناتواں گیر

گرداب بلا میں سفینۂ نوح کی طرح مجرب ہے۔

یا بصیر یا قدیر یا رشید یا احد

کتنا ہی خطرناک ماحول ہو اس وظیفے کے پڑھنے سے ماحول سازگار ہو جائیگا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یا شاہجی میاں یا اللہ ھو میاں یا سید عبد القدیر میاں مدد کرو

اسے مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے۔ ایک مرتبہ فقیر قدیری نے تھانہ ناگ پھنی محلہ کسرول میں رہنے والے پرویز نامی شخص کی مُردہ بچی پر اس مذکورہ وظیفے کو پڑھ کر دم کر دیا تو اس مردہ بچی میں دم آ گیا اور وہ دم زدن میں زندہ ہو کر اٹھ بیٹھی۔

(۲۳۹۲) اگر کوئی شخص اچھی باتیں یا اچھے کام کر کے مذکورہ کلمات

عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ

اپنے "بدلۂ کتابت" ادا کرنے سے تو مدد فرمایئے آپ میری، فرمایا حضرت علی نے کیا نہ سکھادوں میں تمہیں ایسے کلمات طیبات کہ سکھایا ہے مجھے انکو

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے، اگر ہو تم پر بڑے پہاڑ کی برابر قرض تو ادا فرمادیگا اسکو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے، پڑھا کرو" یا اللہ تعالیٰ! کفایت فرما تو میری

بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اپنے حلال کے ذریعہ اپنے حرام سے اور بے پرواہ فرمادے تو مجھ کو اپنے کرم کے ذریعہ اپنے علاوہ سے۔

(۲۳۹۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ جب رونق روز ہوتے کسی محفل شریف میں

اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ

یا نماز ادا فرماتے تو لب کشا ہوتے کچھ کلمات طیبات کیساتھ تو میں نے سوال کیا ان کلمات طیبات کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے اگر بولی جائے

بِخَيْرٍ كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

اچھی بات تو ہوگا ان کلمات خیر کی وجہ سے کرم خاص ان پر قیامت کے دن اور اگر بولی جائے بُری بات تو ہو جائیگی بدلی اس کیلئے "پاک ہے تو یا اللہ تعالیٰ!

وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

خوبی تیری ہے نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں تیری بارگاہ میں۔

(۲۳۹۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دیکھتے نیا چاند تو فرماتے "بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو،

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، ایمان لایا میں اس پر جس نے پیدا فرمایا تجھ کو" تین مرتبہ، پھر فرماتے "ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے

2396 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को जब गमगीन करता कोई मुआमला तो पढ़ते "ऐ दाईमी ज़िंदा ऐ क़ायम रखने वाले तेरी रहमत से मदद मांगता हूँ मैं"।

2397 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हमने अर्ज़ किया जंगे ख़न्दक के दिन या रसूलल्लाह! क्या कोई चीज़ है कि हम पढ़ें उसको कि पहुंच गये हैं दिल गलों को, फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ! "या अल्लाह तआला! पर्दा पोशी फ़रमा हमारे उयूब की और अमन से बदल दे हमारे ख़ौफ़ों को" अबू सईद ने फ़रमाया कि फेर दी अल्लाह तआला ने थूथड़ियाँ अपने दुश्मनों की हवा से और मुँह काला फ़रमा दिया अल्लाह तआला ने उनका हवा के ज़रिये।

2398 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते बाज़ार को तो पढ़ते "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरु, या अल्लाह तआला! मैं मांगता हूँ तुझसे इस बाज़ार की भलाई और जो इस बाज़ार में भलाई है और मैं पनाह मांगता हूँ तेरी इस बाज़ार की बुराई से जो इसमें है, या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी इससे कि पाऊँ मैं इस बाज़ार में कोई घाटे का सौदा।

(132) अल्लाह तआला की पनाह मांगने का बाब

2399 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पनाह मांगो अल्लाह तआला

طیبات پڑھ لیا کرے تو وہ اسکے لئے کرم خاص کا وسیلہ ہوں گے اور اگر کوئی شخص بری باتیں کرکے یا برے کام کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھ لے تو وہ ان کلمات طیبات کو اپنے اقوال بد اور افعال بد کا کفارہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات طیبات کی برکت سے اسکی برائیوں پر پکڑ نہ فرمائے گا۔ پیارے نبی ﷺ تعلیم امت کیلئے مذکورہ کلمات طیبات کو اپنی ہر مجلس مبارک میں پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۳۹۳) مہینوں اور وقتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے تاثیریں رکھی ہیں۔ بعض اوقات سرد ہوتے ہیں بعض اوقات گرم ہوتے ہیں۔ برسات میں بیماریاں خوب ہوتی ہیں۔ ایسے ہی بعض اوقات میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں بعض اوقات میں نیکیاں خوب ہوتی ہیں۔ اسلئے چاند دیکھنے پر یہ دعاء ہوتی ہے کہ جس مہینے کی ابتدا اچھی ہوگی اسکی انتہا بھی اچھی ہوگی اگر ہر مہینے کی ابتداء مذکورہ دعاء سے کی جائے تو ان شاء المولیٰ القدیر پورا مہینہ نیکیوں سے پُر رہے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کا کرم بھی بھر پور ہوگا۔ چاند کی برکت ونحوست مسلّم مگر ایمان اللہ تعالیٰ پر ہی لایا ہوں جو چاند کا بھی خالق ہے اور میرا بھی۔ پیارے نبی ﷺ فلاں کی جگہ اس مہینے کا نام لیتے تھے۔ مسلمانوں کے اکثر دینی کام چاند وسورج سے وابستہ ہیں۔ نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ، عدت، رضاعت، سحری وافطار۔

(۲۳۹۴) اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ صرف ننانوے (۹۹) میں محصور نہیں ہیں بلکہ اسکے اسمائے گرامی غیر محدود ہیں جن احادیث کریمہ میں ننانوے نام مذکور ہیں وہاں ان ننانوے ناموں کو بطور وظیفہ پڑھنے والے کو مغفرت کی بشارت دی گئی ہے۔ اسمائے باری تعالیٰ تین قسم کے ہیں بعض تو وہ ہیں جو آسمانی کتابوں میں مذکورہ ہوئے ہیں اور عام مومنین نے جان لئے ہیں اور بعض وہ ہیں جو صرف حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام، ملائکہ کرام اور بعض حضرات اولیاء کرام کو الہاماً سکھائے گئے ہیں۔ بعض پوشیدہ خزانے کی طرح پردۂ غیب میں صیغۂ راز میں رکھے گئے ہیں کسی کو بھی نہ بتائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک کے وسیلے سے دعاء مانگنا تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے۔ "اسم اللہ" وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر دلالت کرے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پیارے نبی ﷺ کی ذات دلالت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر پیارے نبی ﷺ کی صفات دلالت کرتی ہیں تو پیارے نبی ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے دربار پاک میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کی طرح وسیلہ عظمیٰ ہیں۔

وہ ہیں دلیل خلق وہی ہیں دلیل حق
قد جاکم من ربکم برہان دیکھئے (بابی)

نیز پیارے نبی ﷺ کے اسمائے طیبہ میں سے ایک اسم شریف "اسم اللہ" بھی ہے۔ اس طرح بھی پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا ضروری ہے اور اسی طرح قرآن کریم میں بھی اللہ کی مدد سے شروع نہیں بلکہ "اسم اللہ" کی مدد سے شروع ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا پتہ بتائے اس سے مدد طلب کرنا عین ایمان و اسلام اور منشاء قرآن ہے۔ "دل کی بہار" جس طرح موسم بہار میں زمین کی تمام خشکی بے رونقی دور ہو جاتی ہے اور اسے ہرا ابھرا فرما کر مختلف اقسام کی زینتوں سے آراستہ فرما دیتا ہے ایسے ہی قرآن کریم کے ذریعہ میرے دل ویراں کو پر بہار فرمادے "دل ویراں" وہ ہے جو رنج وغم کا مسکن ہو، جو ظلمت وتاریکی کا گہوارہ ہو، گناہوں کا پشتارہ ہو حرص وہوس کا مخزن ہو، بغض حسد کی آماجگاہ ہو۔ "دل پُر بہار" وہ ہے عشق خدا وحب مصطفیٰ کا خزینہ ہو ایمان وعرفان کا مدینہ ہو اخلاص و اتفاق کا گنجینہ ہو۔ قرآن کریم پیارے نبی ﷺ کے اخلاق کریمانہ کا دوسرا نام ہے۔ حدیث شریف: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ اخلاق نبوی کے بارے میں ارشاد فرمایئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پورا قرآن کریم پیارے نبی ﷺ کا خلق ہے (بخاری شریف)

عشق نبی نے جب سے کیا ہے شکار دل
اس دن سے پا گیا ہے سکون وقرار دل
جب سے ہوا ہے پائے نبی پر نثار دل
واللہ ہو گیا ہے بہت پائیدار دل
ہر وقت یاد رہتی ہے اس میں رسول کی
بخشا ہے رب نے مجھ کو بہت پُر بہار دل
مسند نشین عرش بریں جس میں ہوں مقیم
وہ دل مری نگاہ میں ہے پُر وقار دل

الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

جو لے گیا فلاں مہینے کو اور جو لایا فلاں مہینے کو۔

(۲۳۹۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کہ زیادہ ہو جائیں اسکے غم تو چاہیے کہ کہے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں تیرا بندہ ہوں

وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ

اور تیرے بندے کا بچہ اور تیری بندی کا بچہ ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں، میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے، جاری ہے مجھ میں تیرا حکم پاک

عَدْلٌ فِیَّ قَضَآئُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ

میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین انصاف ہے، میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے ہر نام کے وسیلے سے جو تیرا ہے کہ نام رکھا ہے تو نے اسکے ساتھ اپنی ذات کا

اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ

یا اُتارا ہے تو نے جس نام کو اپنی کتاب میں یا سکھایا تو نے جس نام کو کسی کو اپنی مخلوق میں سے یا چھپایا تو نے جس نام کو پردۂ غیب میں اپنی بارگاہ میں

اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ مَاقَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ

یہ کہ بنادے تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار اور دفعیہ میرے رنج وغم کا" نہیں کہتا یہ کلمات طیبات کوئی بندہ کبھی مگر دور فرمادیتا ہے

اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَجًا۔(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

اللہ تعالیٰ اس کے غم کو اور بدلہ دیتا ہے اسکو اسکے ذریعہ کشادگی کا۔

(۲۳۹۵) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا جب ہم چڑھتے کسی چڑھائی پر تو ہم اللہ اکبر کہتے اور جب ہم اُترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

(۲۳۹۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَاحَیُّ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب غمگین کرتا ہوئی معاملہ تو پڑھتے "اے دائمی زندہ!

की, बला की मुशक्कत से और बदबख़्ती के पहुचने से और बुरे फैसलों से और दुश्मनों की तानाबाज़ी से।

2400 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ा करते थे "या अल्लाह तआला मैं पनाह मांगता हूँ तेरी रंज से और गम से और आजिज़ रहने से और सुस्ती से और बुज़दिली से और कजूसी से और कर्ज के चढ़ जाने से और लोगों के ग़ल्बे से"।

2401 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी काहिली से और बुढ़ापे से और कर्ज़ से और गुनाह से, या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी आग के अज़ाब से और आग से फ़ितने से और क़ब्र के फ़ितने से और क़ब्र के अज़ाब से और मालदारी के फ़ितने से और गुरबत के फ़ितने से और मसीह दज्जाल के फ़ितने से, या अल्लाह तआला! धो दे मेरी ख़ताओं को बर्फ़ और ओले के पानी से और साफ़ फ़रमा दे मेरे दिल को जैसे कि साफ़ होता है सफ़ेद कपड़ा धोने से और दूरी फ़रमा दे मेरे दरमियान और मेरी ख़ताओं के दरमियान जैसा कि दूरी है पूरब और पश्चिम के दरमियान।

2402 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी आजिज़ रहने से काहिली से और बुज़दिली से और कंजूसी से और बुढ़ापे से और अज़ाबे क़ब्र से, या अल्लाह तआला! अता फ़रमा मेरे नफ़्स को उसकी परहेज़गारी और ख़ूब पाक फ़रमा

قلب عمر پہ جب پڑی سرکار کی نظر
پھر جلوہ گاہ نور تھا عصیاں شعار دل (یاحبیب)

دل مومن کی بہار قرآن ہے اور صاحب قرآن اس بہار کی جان ہیں۔ "کشادگی" یہ ہے دل پُر بہار سے رنج وغم کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور دل کی دھرتی پر فرحت وانبساط کی موسلا دھار بارشیں ہونے لگتی ہے دل کی دنیا میں بہاروں کا موسم ہوتا ہے اور دریا ہوتا ہے اور دل کے ہر گوشے سے صدائے کیف افزاء صادر ہوتی ہے۔

حسن وجمال یار کی تابانیاں وہ تھیں
جس پہ لُٹا ہوگیا بے اختیار دل (یاحبیب)

(۲۳۹۵) دوران سفر جب کسی اونچی جگہ چڑھتے تو اللہ اکبر کہہ کر اس عقیدے کا اعلان کرتے کہ رب کریم ہر اونچے سے بڑا ہے اور جب اوپر سے نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہہ کر اس عقیدے کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ نزول یعنی اترنے سے پاک ہے، وہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔ کسی کمی ونقصان کا اس کی ذات میں شائبہ نہیں۔ پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے مظہر کامل ہیں۔

اللہ کے حبیب کی یہ شان دیکھئے
ان سا نہیں ہے کوئی بھی انسان دیکھئے
یہ حسن سبزہ زار یہ کوہی بلندیاں
نور محمدی کا یہ فیضان دیکھئے (یانبی)

(۲۳۹۶) یہ بھی زیب نظر رہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پیارے نبی ﷺ بھی ہیں۔ لہٰذا پیارے نبی ﷺ سے مدد مانگنا بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا ہے۔ حی وقیوم کو بعض حضرات علماء کرام نے اسم اعظم بھی بتایا ہے۔ قرآن کریم میں یہ اسم اعظم کئی جگہ آیا ہے اس دعاء کا سنت طریقہ یہ بھی ہے کہ سجدے میں سر رکھ کر مانگی جائے۔

(۲۳۹۷) جنگ خندق کو جنگ احزاب بھی کہتے ہیں۔ اس جنگ میں حضرات صحابہ کرام خندق کھودنے میں مصروف تھے بھوک وپیاس، خوف وہراس۔ اندرونی وبیرونی دشمنوں سے اداس ہوکر تنگ آچکے تھے۔ تب حضرات صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں مشکل کشائی حاجت روائی کیلئے عرض کیا۔ مشکل کے وقت پیارے نبی ﷺ کو پکارنا اور اپنی مشکلات ان سے عرض کرنا نہ تو کفر وشرک ہے اور نہ بے صبری۔

مریض اگر حکیم سے نہ کہے گا تو شفا کیسے پائیگا۔ پیارے نبی ﷺ نے ایسی دعاء عطا فرمائی کہ کفار نابنجار کا لشکر جرار کی ہوا اُکھڑ گئی۔ کھانے سے بھرے برتن الٹ گئے جانوروں کے کھونٹے اکھڑ ہو گئے جانور بھاگ گئے۔ کفار کے طوطے اڑ گئے اور یہ خود بھی اُڑ گئے۔ ہزیمت نے انکا گلا دبایا اہل ایمان کے فتح وکامیابی نے قدم چومے۔

کامیابی ترا مقدر ہے تیری منزل اگر مدینہ ہے (یانبی)

اس حدیث شریف میں "عورات یعنی عیوب" سے مراد گناہ نہیں بلکہ دشمن کا خوف اور دل کی گھبراہٹ مراد ہے جس کا اظہار نہیں کیا جاتا کہ کہیں دشمن دلیر وجری نہ ہو جائے اور ہم پر ٹوٹ پڑے بلکہ اے اللہ تعالیٰ ہماری اس موجودہ بشری ظاہری کمزوری کو چھپالے اور کفار کو اس پر خبر نہ ہو اور ایسے اسباب وحالات پیدا فرمادے کہ دلوں کی گھبراہٹ کافور ہو اور دلوں میں امن کا نور ہو اور ہر دل پر چھایا ہوا کیف وسرور ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے امن کا مل جانا۔

(۲۳۹۸) نفع کے سورج، حلال روزی اور بیداری دل، بازار کی بھلائی ہے۔ یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ سے مانگئے، بازار سے قوم وملک کی ترقی وبقا ہے۔ گھاٹے کی تجارت، حرام روزی اور وہاں جھوٹ بول کر مال فروخت کرنا غافل ہو جانا یہ بازار کی برائی ہے۔ اسلئے حدیث شریف میں بازار کو دنیا کی بدترین جگہ فرمایا گیا ہے۔ دینی ودنیاوی دونوں گھاٹوں سے پناہ مانگنی چاہیے۔ صدقہ خیرات نفع بخش ہی ہے۔ مگر سستی اشیاء کو مہنگی بیچنا اور مہنگی اشیاء کو سستے داموں میں بیچ ڈالنا حماقت بھی ہے اور باعث نقصان بھی جس کا نہ دنیا میں کوئی فائدہ اور نہ آخرت میں کوئی منفعت۔

(۲۳۹۹) "بلا کی مشقت" سے مراد دینی ودنیوی مصیبتیں ہیں جنکے دفع کرنے پر انسان قادر نہ ہو۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کثرت عیال اور قلت مال "بلا کی مشقت" ہے کہ کبھی کبھی انسان اپنے دین ودھرم کا سودا کر لیتا ہے اور اپنا ایمان تیاگ دیتا ہے۔ اہلسنت کے خلاف جتنے بھی فرقے وجود میں آئے ہیں سب کا یہی حال ہے۔ حدیث شریف میں ہے "کبھی ہوتی ہے غربت کفر"۔ "بدبختی پہونچنا" "یعنی دوزخ کے کام کر بیٹھنا" اور اصلی دپوری بدبختی جہنم کا داخلہ ہے۔ دوزخی کی چیخ وپکار ہوگی۔ ارشاد

يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اے قائم رکھنے والے! تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں میں۔

(۲۳۹۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا جنگ خندق کے دن یارسول اللہ!

هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُ لَهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرُ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ

کیا کوئی چیز ہے کہ ہم پڑھیں اسکو کہ پہونچ گئے ہیں دل گلوں کو، فرمایا پیارے رسول نے ہاں! "یا اللہ تعالیٰ! پردہ پوشی فرما ہمارے عیوب کی اور امن سے بدل دے

رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ هَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ہمارے خوفوں کو" حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ پھیر دیں اللہ تعالیٰ نے تھوتھڑیاں اپنے دشمنوں کی ہوا سے اور منھ کالا فرمادیا اللہ تعالیٰ نے انکا ہوا کے ذریعہ۔

(۲۳۹۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب تشریف لیجاتے بازار کو تو پڑھتے "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع، یا اللہ تعالیٰ!

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

میں مانگتا ہوں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو اس بازار میں بھلائی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس بازار کی برائی سے اور اسکی برائی سے

مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

جو اسمیں ہے، یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ پاؤں میں اس بازار میں کوئی گھاٹے کا سودا۔

﴿ بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا باب ﴾

(۲۳۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی، بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے پہونچنے سے

दे उसको, तू बेहतरीन पाक फरमाने वाला है और तू वाली है नफ़्स का और मालिक है नफ़्स का बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी ऐसे इल्म से जो नफ़ा न दे और ऐसे दिल से जो न डरे और ऐसे नफ़्स से जो न भरे और ऐसी दुआ से कि न कुबूल फरमाया जाये जिसको।

2403 हदीस शरीफ़:– थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की दुआओं मे से "या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी, तेरी नेअमत के जाते रहने से और बदल जाने से तेरी आफ़ियत के और तेरे अचानक अज़ाब से और तेरी तमाम नाराज़गियों से।

2404 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी उसकी बुराई से जो मैंने की और उसकी बुराई से जो मैंने नहीं की।

2405 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! तेरी ही फरमाँबरदारी की मैंने और तुझ पर ही ईमान लाया मैं और तुझ पर ही भरोसा किया मैंने और तेरी ही तरफ रुजू किया मैंने और तेरी ही मदद से झगड़ा किया मैंने या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी इज्ज़त की, नहीं है कोई माबूद सिवाये तेरे, इस से कि गुमराह फरमा दे तू मुझको, तू जिंदा है, जिसे मौत नहीं और तमाम जिन्न और तमाम इंसान मर जायेंगे"।

رب قدیر ہے ترجمہ۔ کہیں گے مالک ہمارے غالب آگئی ہم پر بدبختی ہماری اور تھے ہم لوگ گمراہ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۳) گندے عقائد گندے اعمال اختیار کرلینا یہ بدبختی کا پالینا ہے۔ اہلسنت و جماعت کے علاوہ تمام فرقوں کے عقیدے گندے ہیں انکے اعمال بھی گندے ہیں اور یہ خود بھی گندے ہیں۔

یہ جتنے بدعقیدہ ہیں سبھی دجال گندے ہیں
عقیدے جانکے گندے جانکے تو اعمال گندے ہیں (انتخاب قدیری)

برے فیصلے سے مراد کفر پر مرنے کا فیصلہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا کہ میرا حشر دوزخیوں کیساتھ کردے۔ اس حدیث شریف میں فیصلے سے مراد اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قضاء وقدر مراد نہیں کیونکہ فیصلہ الٰہی تو ہوچکا ہے۔

(۲۴۰۰) قرض کی فکر عقل کو خراب کردیتی ہے۔ حدیث شریف۔ قرض دین کا نقصان ہے (مرقاۃ شریف) اس حدیث شریف میں لوگوں سے مراد ظالم لوگ یا پھر قرض خواہ ہیں۔

(۲۴۰۱) کاہلی تو یہ ہے کہ اعمال صالحہ طبیعت پر بوجھ ہوجائیں۔ اور "بڑھاپا" اس حالت کو کہتے ہیں کہ جب انسان کی عقل کٹ جائے قویٰ اور قوتیں جواب دے جائیں اور دوسروں پر بوجھ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بڑھاپے سے محفوظ فرمائے جو دوسروں کیلئے بوجھ بن جائے بس اپنا اور اپنے پیارے نبی ﷺ ہی کا محتاج رکھے۔ کفار جہنم میں عذاب دینے کیلئے ہی جائیں گے اور مومنین اگر جہنم میں گئے بھی تو گناہوں کا میل کچیل صاف کرنے کیلئے اور جنت کے قابل بنانے کیلئے جائینگے۔ نہ امیری بڑی ہے اور نہ فقیری بلکہ یوں کہئے کہ امیری بھی اچھی ہے اور فقیری بھی اچھی ہے کیونکہ دونوں میں پیارے نبی ﷺ کے جلوے ہیں۔

صدقۂ حسن بصیری، صدقہ قدیر قدیری
ہو عطا ایسی فقیری، ہمکو مل جائے امیری (یاولی)

امیری ہو کہ فقیری وہی اچھی ہے جس سے اللہ تعالیٰ ملے اور پیارے نبی ﷺ ملیں اور جو امیری وفقیری اللہ ورسول سے دوری کا سبب بنیں، بری ہیں۔ آپس میں اختلاف ہے کہ امیری افضل ہے کہ فقیری افضل ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہی کہا جائیگا کہ امیری میں شکر کرنے کے مواقع زیادہ ملتے ہیں اور فقیری میں صبر کرنے کے مواقع زیادہ نصیب ہوتے ہیں۔ یہ دعا بھی تعلیم امت کیلئے ہے۔ پیارے نبی ﷺ تو ہر فتنے سے محفوظ ومامون تھے۔ آپکا فقر بھی خوب تھا اور آپکا غنا بھی خوب تھا۔

(۲۴۰۲) ظاہری پاکی کو طہارت اور باطنی پاکی کو تزکیہ کہتے ہیں۔ علوم دنیویہ جیسے سائنس، ریاضی، منطق، فلسفہ یہ علوم غیر نافع ہیں اگر ان سے دین کی خدمت نہ لی جائے۔ یا پھر وہ علوم دینیہ جو دنیا طلبی کیلئے سیکھے جائیں یا جن علوم دینیہ پر خود عمل پیرا نہ ہو اور دوسروں سے چھپائے یا پھر نقصان دہ علوم مراد ہیں جیسے جادو وغیرہ کا علم جنکے ذریعہ فساد برپا کیا جائے۔ تین نعمتیں ایسی ہیں جو کبھی کبھی کسی کسی کو ملتی ہیں۔ (۱) کفایت (۲) قناعت (۳) ریاضت۔

(۲۴۰۳) نعمت کا چھن جانا زوال ہے اور نعمت کے عوض آفت و مصیبت کا آجانا انقلاب ہے۔ جیسے صحت کی جگہ بیماری اور امیری کی جگہ فقیری ہو۔ اور نعمت سے مراد اسلام وایمان نیکیاں اور عرفان تمام دینی ودنیاوی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو کسی بندے سے نہیں چھینتا بندہ ہی اپنی بداعمالی سے ان نعمتوں کو زائل کردیتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ نہیں بدلتا اپنی رحمت کسی قوم سے جب تک نہ بدل دے وہ اپنے آپکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۸۳) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جب پہونچی تمہیں کوئی مصیبت تو اس وجہ سے جو کمایا ہاتھوں نے تمہارے اور معاف فرمادیتا ہے بہت سا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۹۳) بندے کو ان تمام برے کاموں سے بھی بچنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوں۔

(۲۴۰۴) جو برے کام سرزد ہوچکے ہیں انکی برائی سے بھی بچالے کہ ان پر مواخذہ وعذاب نہ ہو اور وہ بخش دئے جائیں اور جو برے کام ابھی تک تو نہیں کئے ہیں اور آئندہ ہونے والے ہوں جو تیری ناراضگی کا باعث ہوں۔ ان سے بھی بچالے انکے شر سے بچالے انکے کرنے کی توفیق نہ دے یا جو مصائب مجھ پر ٹوٹنے والے ہیں اور اپنے کئے کا نتیجہ ہیں ان سے بھی بچالے اور ایک کے کرنے سے ساری قوم گرفتار بلاء وعذاب ہوجاتی ہے اور گیہوں کیساتھ گھن بھی پس جاتے ہیں اس سے بھی بچا۔ مجھے کردہ وناکردہ تمام گناہوں کی مصیبت سے بچا۔

(۲۴۰۵) اس حدیث شریف میں ظاہری اطاعت وفرمانبرداری کو اسلام اور باطنی اطاعت وفرمانبرداری کو ایمان فرمایا گیا ہے یعنی یا

وَ سُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

اور بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کی طعنہ بازی سے۔

(۲۴۰۰) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج سے اور غم سے اور عاجز رہنے سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور قرض کے چڑھ جانے سے اور لوگوں کے غلبے سے"۔

(۲۴۰۱) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، کاہلی سے اور بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے، یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ لیتا ہوں تیری، آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے سے اور غربت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے، یا اللہ تعالیٰ! دھو دے میری خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے اور صاف فرمادے میرے دل کو جیسے کہ صاف ہوتا ہے سفید کپڑا دھونے سے اور دوری فرمادے میرے درمیان اور میری خطاؤں کے درمیان جیسا کہ دوری ہے پورب اور پچھم کے درمیان۔

(۲۴۰۲) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، عاجز رہنے سے اور کاہلی سے

2406 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी चार से, उस इल्म से जो फ़ायदा न दे और ऐसे दिल से जो न डरे और ऐसे नफ़्स से जो न भरे और ऐसी दुआ से जो न सुनी जाये।

2407 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पनाह मांगते थे पांच से, बुज़दिली से और कंजूसी से और उम्र की बुराई से और सीने के फ़ितने से और अज़ाबे कब्र से।

2408 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढते थे, " या अल्लाह तआला! बेशक मैं तेरी पनाह लेता हूँ मौहताजी से और कमी से और जिल्लत से और पनाह लेता हूँ मैं तेरी इससे कि मैं ज़ुल्म ढाऊँ या ज़ुल्म ढाया जाऊँ।

2409 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी अदावत से और मुनाफ़क़त से और बदअख़लाक़ी से।

2410 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी भूख से इसलिये कि यह बुरी है, साथ में सोने वाली, और मैं पनाह मांगता हूँ तेरी ख़यानत से इसलिये कि यह बदतरीन छुपी ख़सलत है।

وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور بڑھاپے سے اور عذاب قبر سے، یا اللہ تعالیٰ! عطا فرما تو میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری اور خوب پاک فرمادے اسکو تو بہترین پاک فرمانے والا ہے اسکو اور تو والی ہے نفس کا اور مالک ہے نفس کا، بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو نہ بھرے اور ایسی دعا سے کہ نہ قبول فرمایا جائے جس کو۔

(۲۴۰۳) حدیث شریف: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: تھی پیارے رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے "یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ لیتا ہوں تیری، تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور بدل جانے سے تیری عافیت کے اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے۔

(۲۴۰۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، اسکی برائی سے جو میں نے کی اور اسکی برائی سے جو میں نے نہیں کی۔

(۲۴۰۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! تیری ہی فرمانبرداری کی میں نے اور تجھ پر ہی ایمان لایا میں نے اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیری ہی مدد سے جھگڑا کیا میں نے، یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری عزت کی

2411 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी बर्स से और कोढ से और पागल होने से और तमाम बीमारियों से।

2412 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ा करते थे " या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी बुरी आदतों से और बुरे कामों से और बुरी ख़्वाहिशों से।

2413 हदीस शरीफ़:– हज़रते शुतैर इब्ने शक्ल इब्ने हमीद से मरवी उन्होंने रिवायत किया अपने वालिदे माजिद से उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज किया या नबीयल्लाह! सुनाइये आप मुझे तावीज कि मैं तावीज किया करूँ उससे, फ़रमाया प्यारे नबी ने "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह पकड़ता हूँ तेरी अपने कान के शर से और अपनी आंख के शर से और अपनी ज़ुबान के शर से और अपनी मनी के शर से।

2414 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दुआ मांगा करते थे "या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी इमारत गिरने से और मैं पनाह लेता हूँ तेरी ऊपर से लुढक जाने से और डूब जाने से और जल जाने से और बुढापे से और मैं पनाह लेता हूँ इससे कि वसवसे मे डाल दे मुझको शैतान मौत के वक्त और मैं पनाह लेता हूँ तेरी इससे कि मैं मरुँ तेरी राह में पीठ फैर कर और पनाह लेता हूँ मैं तेरी ज़हरीले जानवर के काटने से।

لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، اس سے کہ گمراہ فرمادے تو مجھ کو تو زندہ ہے، جسے موت نہیں، اور تمام جن اور تمام انسان مرجائیں گے۔

(۲۴۰۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، چار سے، اس علم سے

لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو نہ بھرے اور ایسی دعا سے جو نہ سنی جائے۔

(۲۴۰۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ سے، بزدلی سے اور کنجوسی سے

وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اور عمر کی برائی سے اور سینے کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔

(۲۴۰۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں محتاجی سے

وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ لیتا ہوں میں تیری اس سے کہ میں ظلم ڈھاؤں یا ظلم ڈھایا جاؤں۔

(۲۴۰۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، عداوت سے

وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اور منافقت سے اور بداخلاقی سے۔

2415 हदीस शरीफः– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया पनाह मांगो अल्लाह तआला की उस लालच से कि पहुंचा दे लालची को मुहर लग जाने तक।

2416 हदीस शरीफः– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दीका से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने देखा चांद तो इरशाद फ़रमाया ऐ आयशा! पनाह मांगो तुम अल्लाह तआला की उसके शर से कि वो अंधेरा डालने वाला है जब डूबे।

2417 हदीस शरीफः– हज़रते इमरान इब्ने हुसैन से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे नबी ने मेरे वालिदे माजिद से कि ऐ हुसैन! कितने माबूदों को पूजते हो आजकल? मेरे वालिदे माजिद ने अर्ज़ किया कि सात को, छः ज़मीन में हैं और एक आसमान में। फ़रामाया प्यारे नबी ने कि किनको गिनता है तू अपनी उम्मीद के लिये और अपने खौफ़ के लिये? अर्ज़ किया हज़रते हुसैन ने कि जो आसमान में है, फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ हुसैन! अगर तुम इस्लाम कुबूल कर लो तो सिखाऊँगा मैं तुमको दो कलेमाते तय्यबात कि फ़ायदा देते हैं वो दोनों कलेमात तुमको, हज़रते इमरान ने फ़रमाया कि जब इस्लाम कुबूल फ़रमा लिया हज़रते हुसैन ने तो अर्ज़ किया हज़रते हुसैन ने या रसूलल्लाह! सिखाइये आप मुझको दो कलेमाते तय्यबात जिनका वादा फ़रमाया था आपने मुझसे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने पढ़ो "या अल्लाह तआला दिल

اللہ تعالیٰ میرا ظاہر و باطن، قلب و قالب تیرے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں جہاں لفظ اسلام اور اسکے مشتقات ہوں وہاں اسلام کا ترجمہ اسلام کے معانی کیساتھ کیا جائے اور جہاں جہاں قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں لفظ ایمان اور اسکے مشتقات ہوں وہاں ایمان کا ترجمہ ایمان کے معانی کیساتھ کیا جائے جیسے انما المومنون اخوة کا ترجمہ بس تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸) یوں نہ کہا جائے مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ مومنین کا ترجمہ ایمان والے کیا جائے مسلمان اور اسلام والے نہ کیا جائے یہی مناسب ہے۔ اسلام جب ظاہری اطاعت پر بھی بولا جاتا ہے تو پھر تمام وہ فرقے جن کا ظاہر تو اسلامی نظر آتا ہے مگر وہ ہیں بے ایمان تو انہیں اسکا بے جا فائدہ پہونچ جائیگا اور وہ اسکو سہارا بنا کر مومنوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ کبھی کبھی اور کہیں کہیں اسلام اور ایمان ایک معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ مگر دامن احتیاط نہ چھوڑا جائے اور جو لفظ عربی میں استعمال ہوا ہے اسکا لحاظ رکھنا چاہیے تاکہ غلط فہمی نہ ہو سکے۔ اس حدیث شریف میں اپنی شان بیان فرمائی ہے کہ میں نے اطاعت کی میں ایمان لایا وغیرہ وغیرہ۔ یہ دعاء پیارے نبی ﷺ کی نقل کرتے ہوئے ہم گنہگار بھی پڑھیں اور دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں اصل کی برکت نقل میں بھی پیدا فرمادے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یا خدا میں اپنی خداداد طاقت وقوت کے سہارے کفار و مشرکین سے جنگ فرماتا ہوں۔ فوج و ہتھیار تو وسائل و اسباب کے درجے میں ہیں میرا پورا پورا بھروسہ تو صرف اور صرف تیری ذات واحد پر ہے۔ یہ توکل اور خداداد توپ کفار کے پاس نہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں یہ نعمتیں ایمان والوں کو نصیب ہیں۔ اے عزت والے مجھے اسباب ذلت گمراہیوں سے بچالے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے ہمیشہ زندہ رہیگا اور جن و انسان نہ ہمیشہ سے ہیں اور نہ ہمیشہ رہینگے ایک نہ ایک دن موت کے گھاٹ اترینگے فنا ہو نگے۔ انکی پوجا پاٹ چہ معنی دارد۔ فانی کی پناہ بھی فانی ہے اور باقی کی پناہ بھی باقی ہے یا خدا تیری پناہ دنیا و آخرت میں سدا کام آئیگی لیکن یہ ذہن میں رہے کہ سردی گرمی میں لباس و مکان کی پناہ لینا، بیماری میں حکیم کی پناہ لینا، مظلومیت میں حاکم کی پناہ لینا معصیت و مصیبت میں پیارے نبی ﷺ کی پناہ لینا اس دعاء کے خلاف نہیں ہے۔ کہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی مقرر فرمودہ اسباب و وسائل ہیں انکی پناہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے۔ امام عشق و محبت سیدنا حضرت علامہ نور الدین عبدالرحمٰن جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام
ہچو کاہ بے آدم کہ از گناہ آوردہ ام
جہاں برستا ہو بھادو دیا کا ہر لحہ
دیا لو دہر میں ایکی تو بارگاہ نہیں
پڑے رہو گے تو بچ جاؤ گے مصیبت سے
در رسول سے ہٹ کر کوئی پناہ نہیں (یا ولی)

(۲۴۰۶) حدیث شریف میں ان چار کا فردوں کا ذکر اسلئے نہیں ہے کہ صرف انہیں چار سے پناہ مانگی جائے بلکہ چار کا ذکر ان کی اہمیت کے اظہار کیلئے ہے کہ میں تمام نقصان رساں چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں خاص کر ان چار سے کہ ان کے نقصانات زیادہ اور بہت زیادہ ہیں۔ ایسا علم دین جو عمل کیساتھ ہو کل میدان قیامت میں ہمارا گواہ ہوگا اور ایسا علم دین جو عمل سے خالی ہو ہمارے خلاف گواہ ہوگا۔ کوئی علم بذات خود برا نہیں بلکہ نتیجے اور نیت کے لحاظ سے برا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی علم بذات خود برا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو نہ ہوتا لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس حدیث شریف کی روشنی میں پیارے نبی ﷺ بعض علوم نہ رکھتے تھے۔ سب سے بدتر چیزیں کفر اور جادو ہیں مگر حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ انکا سیکھنا جادوگروں کے حملوں سے بچنے کیلئے فرض بھی ہو جاتا ہے۔ عاجز دل، زرخیز زمین کی طرح ہے۔ جسمیں خوب خوب پیداوار ہوتی ہے اور سخت دل اس پتھریلی زمین کی طرح ہے جسمیں بکھرا ہوا بیج ضائع ہو جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو بربادی ہے ان کیلئے بڑے سخت دل ہیں جنکے اللہ کی یاد سے یہی گمراہی میں ہیں کھلی ہوئی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۳۳) پیارے نبی ﷺ نے اس دل سے پناہ مانگی جو دنیا سے سیر نہ ہو اور نہ بھرے جیسے استسقاء کی بیماری والا یہ کتنا ہی پانی پی لے مگر پیاس نہ بجھے اور پانی ہی مانگے جائے۔ ثواب آخرت اور

(۲۴۱۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، بھوک سے،

فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃ)

اسلئے کہ یہ بُری ہے، ساتھ میں سونے والی، اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اسلئے کہ یہ بدترین چھپی خصلت ہے۔

(۲۴۱۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، برص سے

وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اور کوڑھ سے اور پاگل ہونے سے اور بُری بیماریوں سے۔

(۲۴۱۲) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری، بُری عادتوں سے

وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ۔(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

اور بُرے کاموں سے اور بُری خواہشوں سے۔

(۲۴۱۳) حدیث شریف: عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ

ترجمہ: حضرت شتیر ابن شکل ابن حمید سے مروی انہوں نے روایت کیا اپنے والد ماجد سے، انہوں نے فرمایا

قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُبِہٖ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! سنایئے آپ مجھے تعویذ کہ میں تعویذ کیا کروں اس سے، فرمایا پیارے نبی نے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں پناہ پکڑتا ہوں تیری

مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

اپنے کان کے شر سے اور اپنی آنکھ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔

मे डाल दे मेरे हिदायत मेरी और पनाह दे मुझको मेरे नफ़्स के शर से।

2418 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब घबरा जाये कोई तुममें का ख़्वाब में तो चाहिये कि पढे "मैं पनाह लेता हूँ अल्लाह तआला कि पूरे कलेमाते तय्यबात की उसकी नाराजगी से और उसके अज़ाब से और उसके बंदों के शर से और शयातीन के वस्वसों से और उनके हाज़िर होने से" तो बेशक शयातीन न नुकसान पहुंचा सकेंगे उसको और बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर सिखाते थे दुआ उनको जो बालिग हो चुके उनकी औलाद में से और जो नहीं बालिग हुये उनके बच्चों में से तो लिखते उस दुआ को कागज़ के एक पुर्जे पर फिर डाल देते थे उस तावीज़ को अपने बच्चे के गले में।

2419 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने सुवाल किया अल्लाह तआला से जन्नत का तीन मर्तबा तो कहती है जन्नत या अल्लाह तआला! दाख़िल फ़रमा दे तू इसको जन्नत में और जो पनाह मांगे आग से तीन मर्तबा तो कहती है आग या अल्लाह तआला! महफ़ूज़ फ़रमा दे इसको आग से।

2420 हदीस शरीफ़– बेशक हज़रते कअबे अहबार ने फ़रमाया अगर न कह लेता मैं इन कलेमाते तय्यबात को तो बना देते यहूद मुझे बेवकूफ़ तो अर्ज़ किया गया हज़रते कअब से कि वो कलेमात क्या हैं? तो फ़रमाया हज़रते कअब ने "मैं पनाह लेता हूँ अल्लाह तआला की ज़ात की कि नहीं है कोई चीज ज़्यादा

نیکیوں سے سیر نہ ہونا یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ پیارے نبی ﷺ اپنی امت کو دینے سے سیر نہیں ہوتے۔ تو پھر امت انکی بارگاہ بیکس پناہ سے لینے سے سیر کیوں ہوگی۔ وہ دینے میں حریص ہیں اور یہ لینے میں حریص ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاء کبھی رد نہیں ہوتی بلکہ انہیں دعاء کرنے ہی سے روک دیا ہے۔ دعاء سے روک دینا اور ہے اور دعاء کا رد کر دینا اور ہے۔

(۲۴۰۷) جہاد سے جی چرانا بزدلی ہے، راہ حق میں مال خرچ نہ کرنا کنجوسی ہے۔ عمر کی برائی بڑھاپے کی وہ حالت ہے کہ بوڑھے اعضا وقویٰ جواب دے جائیں اور بوڑھا اپنے اہل خانہ پر بوجھ بن جائے حواس میں فرق آجائے اور طاعت کی قوت نہ رہے۔ اور سینے کے فتنے یہ ہیں برے عقائد کہ قبول حق کی صلاحیت ختم ہو جانا، بداخلاقی، حسد، کینہ۔

مجھ کو نہیں پسند جو کینہ پسند ہے
حب نبی ہو جس میں وہ سینہ پسند ہے
جسمیں نہ ہوں حضور وہاں دیوبند ہے
جس میں رہیں حضور وہ سینہ پسند ہے
خلد اس پہ ہے حرام وہ دوزخ کی ذات ہے
جس کو قسم خدا کی نبی نا پسند ہے (یانبی)

(۲۴۰۸) محتاجی سے مراد دل کی محتاجگی ہے یعنی قناعت نہ ہونا یا ایسے مال کی محتاجگی سے پناہ مانگی ہے جو کفر یا گناہوں تک پہونچادے اور کمی سے مراد اعمال صالحہ اخلاق حمیدہ کی کمی ہے یا مسلمانوں کی تعداد کی کمی ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ مال اور اسباب کی زیادتی کو ناپسند فرماتے تھے (مرقاۃ شریف) فقر ومحتاجگی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) حاجات وضروریات کا پیش رہنا (۲) ضروریات کا پورا نہ ہونا جس سے انسان زکوٰۃ لینے کے قابل ہو جائے۔ (۳) دل کی ہوس (۴) اللہ تعالیٰ کی طرف محتاجی۔ اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے تیسری قسم کی محتاجگی سے پناہ مانگی ہے۔ پہلا فقر اضطراری ہے اور چوتھا فقر اختیاری ہے۔ یا کمی سے مراد مال کی وہ کمی ہے جو زندگی گزارنے کے قابل بھی مال نہ ہو کہ اس سے عبادت وریاضت متاثر ہوتی ہو۔ یا کمی صبر کی مراد ہے کہ صابر نہ ہونے سے پناہ مانگی۔ ذلت سے مراد لوگوں کی نگاہ میں حقیر ہونا ہے یا مالداروں کے سامنے عاجزی ومسکینی یا اس کچے پاپی کی ذلت مراد ہے جو اپنے پاپوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوتا ہے۔ ظلم سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے نفس یا کسی دوسرے کا حق ماروں یا دوسرے میرا حق ماریں۔

(۲۴۰۹) شقاق (عداوت ومخالفت) سے مراد حق کی مخالفت یا حق والوں سے نفرت وعداوت ہے۔ اور نفاق سے مراد تمام اقسام کے نفاق ہیں خواہ نفاق اعتقادی ہو جیسے دل میں کفر رکھنا اور اسلام ظاہر کرنا یعنی نمائشی مسلمان یا یوں کہہ لیجئے اوپر سے مسلمان اندر سے بے ایمان۔ نفاق عملی جیسے ظاہر کرنا اسکے خلاف جو دل میں ہے۔ بہت جھوٹ بولنا اور امانت میں خیانت کرنا اور جھگڑے کے وقت گالیاں بکنا اور وعدہ خلافی کرنا اور بداخلاقی سے مراد بری عادتیں ہیں جیسے زنا، چوری، حسد، کبر وغرور کا پتلا بنا دینا۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ زیادہ کھانا زیادہ سونا بھی بداخلاقی یعنی بری عادت ہے۔

(۲۴۱۰) بھوک سے مراد وہ بھوک کی زیادتی ہے جو عبادات سے روک دے۔ خیالات پراگندہ کر دے کہ اسکی وجہ سے انسان بہت سے گناہ کر بیٹھتا ہے۔ اس سے آدمی کے اعضاء وقویٰ کمزور ہوتے ہیں۔ جو آئیں فتور آتا ہے اور عبادت میں خشوع وخضوع حضور قلب نہیں رہتا۔ کبھی بھوک کی زیادتی میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر جو مجبور ہو جائے بھوک کی حالت میں نہ جھکنے والا ہو گناہ کی طرف تو اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۰) اور جو بھوک عبادات وریاضات کیلئے بطور اعتدال ہو اور موافق حال ہو وہ بھوک بری نہیں بلکہ باطن کی صفائی اور دل کی نورانیت اور صحت وسلامتی کا سبب ہے جیسے روزے کی بھوک کہ یہ عبادت ہے باطنی صفائی، نورانیت قلب، صحت وسلامتی کا ذریعۂ زریں ہے۔ روزے سے بہت سی بیماریاں اپنا بوریا بستر اسمیٹ لیتی ہیں۔ خیانت یہ امانت کی ضد ہے۔ خواہ اپنا حق مارے یا اللہ ورسول کا حق مارے یا کسی بھی بندے کا حق مارے۔ اللہ ورسول کی نافرمانی بھی خیانت ہے۔ لوگوں کے مالوں اور بھیدوں میں بھی خیانت ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! مت خیانت کرو تم اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو تم اپنی امانتوں میں حالانکہ تم جانتے ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۲) بطانت

(۲۴۱۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْا اللّٰہَ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدَمِ وَاَعُوْذُبِکَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! میں پناہ لیتا ہوں تیری عمارت گرنے سے اور میں پناہ لیتا ہوں تیری

مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ

اوپر سے لڑھک جانے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور بڑھاپے سے اور میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ ہوسے میں ڈالدے مجھ کو شیطان

عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

موت کے وقت اور میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ میں مروں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر اور پناہ لیتا ہوں میں تیری زہریلے جانور کے کاٹنے سے۔

(۲۴۱۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی اس لالچ سے کہ پہونچادے لالچی کو مہر لگ جانے تک۔

(۲۴۱۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَاعَائِشَۃُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے دیکھا چاند تو ارشاد فرمایا اے عائشہ!

اِسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے اسلئے کہ وہ اندھیرا ڈالنے والا ہے، جب ڈوبے۔

(۲۴۱۷) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَبِیْ یَاحُصَیْنُ

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے میرے والد ماجد سے کہ اے حصین!

کَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰھًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَۃً سِتًّا فِی الْاَرْضِ وَاحِدًا فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَیُّھُمْ تَعُدُّ

کتنے معبودوں کو پوجتے ہو آجکل؟ میرے والد ماجد نے عرض کیا کہ سات کو، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں، فرمایا پیارے نبی نے کہ کن کو گنتا ہے

لِرَغْبَتِکَ وَرَھْبَتِکَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ قَالَ یَاحُصَیْنُ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ

تو اپنی امید کیلئے اور اپنے خوف کیلئے؟ عرض کیا حضرت حصین نے کہ جو آسمان میں ہے، فرمایا پیارے نبی نے اے حصین! اگر تم اسلام قبول کرلو

अज़मत वाली उससे और अल्लाह तआला के पूरे कलेमाते तय्यबात से कि नहीं निकल सकता उनसे कोई निकोकार और न गुनाहगार और अल्लाह तआला के अच्छे नामों की, मैं जानता हूँ जिनको और नहीं जानता हूँ, उनके शर से जिन्हे पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने और फैलाया और बराबर किया।

2421 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुस्लिम इब्ने अबू बकरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया पढ़ते थे मेरे वालिदे माजिद हर नमाज़ के बाद "या अल्लाह तआला! मैं पनाह लेता हूँ तेरी कुफ़्र से और गुरबत से और क़ब्र के अज़ाब से" तो मैं भी पढ़ने लगा इन कलेमाते तय्यबात को तो फ़रमाया मेरे वालिदे माजिद ने ऐ मेरे प्यारे बेटे! किससे ली तूने यह दुआ? तो मैंने अर्ज़ किया आपसे तो फ़रमाया वालिदे माजिद ने कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे इन कलेमाते तय्यबात को हर नमाज़ के बाद।

2422 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि पढ़ते थे "मैं पनाह लेता हूँ अल्लाह तआला की कुफ़्र से और क़र्ज़ से" तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलल्लाह क्या बराबर समझते हैं आप कुफ़्र को क़र्ज़ के साथ? फ़रमाया हाँ, एक रिवायत में है "या अल्लाह तआला! बेशक मैं पनाह लेता हूँ तेरी कुफ़्र और गुरबत से" तो कहा एक शख़्स ने कि क्या यह दोनों बराबर हैं? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ।

بدترین چھپی خصلت۔ وہ چھپی بات جو پیٹ میں خفیہ رکھی جائے صاحب اسرار اور راز دار اور مشیر کار کو بھی کہتے ہیں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! نہ بناؤ تم راز دار اپنوں کے سوا نہ کسر اٹھا رکھیں گے وہ تمہاری برائی میں اور چاہتے ہیں وہ کہ تم تکلیف میں پڑے رہو ظاہر ہو گئی ہے بغاوت انکی باتوں سے اور جو چھپاتے ہیں وہ اپنے سینوں میں وہ اس سے بھی زیادہ بڑا ہے، ہم نے بیان فرمادی ہیں تمہارے لئے آیتیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۶۰)

(۲۴۲۱) "برص" یہ جسم پر سفید داغ دھبے ہو جاتے ہیں یا پھر پورا جسم سفید ہو جاتا ہے کہ جس میں سودا کا غلبہ ہو جاتا ہے اور سودا جسم میں پھیل کر اعضاء کی اصل صورت رنگت کو بدل دیتا ہے اور یہ کوڑھ کی ابتداء ہے۔ اکثر لوگ برص کے مریضوں کو سورج مکھی اور بھورا کہتے ہیں۔ بعض نادان اس عذاب الٰہی کو نورانیت سے تعبیر کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں پیارے نبی ﷺ نے اس مرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ اللہ تعالیٰ برص کی بیماری سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین۔ کوڑھ یہ ایسی بیماری ہے کہ جسم پر پھوڑے پھیل جاتے ہیں۔ بدن سڑنے گلنے لگتا ہے۔ انگلیاں ہاتھ پاؤں کی جھڑنے اور گرنے اور گلنے لگتی ہیں۔ اس کو جذام بھی کہتے ہیں۔ برص و کوڑھ میں برصی اور کوڑھی کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور لوگوں کو ان سے نفرت بھی ہوتی ہے جنکے باعث یہ لوگ بہت سی عبادات و ریاضات سے محروم ہو جاتے ہیں کہ لوگ ان برصیوں اور کوڑھیوں سے ہٹنے بچنے لگتے ہیں پیارے نبی ﷺ نے ان نفرت اگانے والی بیماریوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ پاگل ہونا یہ مرض ایسا ہے کہ اس میں عقل جاتی رہتی ہے یا عقل بگڑ جاتی ہے اور انسان انسانی حدود سے نکل جاتا ہے اور پاگل کی صورت و ہیئت بھی متغیر ہو جاتی ہے اور عام طور پر لوگ اس سے احتراز کرتے ہیں احکام شرع اس سے اٹھ جاتے ہیں اور وہ جو منہ میں آتا ہے بکتا پھرتا ہے۔ اس جنون پاگل پن سے بھی پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے ورنہ تمام حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام ان امراض سے محفوظ ہیں بلکہ ان تمام امراض سے محفوظ ہیں جن سے گھن اور نفرت پیدا ہوتی ہو کیونکہ ایسی بیماریاں شان نبوت کے خلاف ہیں۔ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کوڑے پر ڈال دیئے گئے تھے یا آپکے جسم اقدس میں کیڑے پڑ گئے تھے اور وہ کیڑے ٹپکتے تھے یہ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام کی شان پاک میں بے ادبی ہے مسلمانوں کو ایسی گھڑی افسانہ نگاری سے مکمل اجتناب و احتراز لازم و ضروری ہے سیدنا حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہرائچ شریف کے مزار شریف کے غسل شریف کا پانی اور سیدنا حضرت گل بابا میں تورڈ میر شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کی مٹی کوڑھ دور کرنے کیلئے اکسیر ہے۔

جذامی کو تو ہوا آرام گر سارے زمانے سے

ذرا سی خاک لیلے گل میاں کے آستانے سے (یا رسول)

بری بیماریوں سے مراد وہ لمبی بیماریاں ہیں جن میں انسان کے صبر کا پیمانہ چھلک جائے جیسے سل، دق، تونس وغیرہم کہ مریض ان امراض کی وجہ سے لوگوں پر بوجھ بن جاتا ہے اور لوگ اسے دیکھ کر گھبرانے لگتے ہیں اور یہ بیماریاں عبادات ریاضات میں بھی حائل ہو جاتی ہیں۔ مریض حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بری بیماریوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔ کوڑھ اور جذام متعدی بیماری نہیں ہے یعنی کسی کو اڑ کر نہیں لگتی البتہ اگر کسی کا بدن کوڑھی جذامی سے چھو جائے اور جذام کا چیپ لگ جائے تو یہ بیماری ہو سکتی ہے۔

بچائے کبریا ہر ایک مومن کو حرامی سے

ہر اک پاگل سے برصی سے ہر اک کوڑھی جذامی سے (انتخاب قدیری)

(۲۴۲۲) منکر اسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو اسکی بھلائی شرع شریف سے یا پھر معلوم ہو اسکی برائی شرع شریف سے۔ بری عادتوں سے مراد باطنی واندرونی اعمال بد ہیں کہ وہ خلاف شرع شریف ہیں جیسے بدعقیدگی، حسد، بغض و کینہ وغیرہ اور برے اعمال سے مراد وہ ظاہری اعمال بد ہیں کہ وہ خلاف شرع شریف ہیں۔ جیسے چوری، زنا، جھوٹ، غیبت چغلی وغیرہ اور بری خواہشوں سے مراد وہ برائیاں ہیں جنکی طرف دل کا میلان و جھکاؤ ہو "ہوٰی" کے لغوی معنی محبت کے ہیں وہ اچھی چیز سے ہو یا بری چیز سے۔ پہلی ہوٰی اچھی ہے اور دوسری ہوٰی بری ہے مگر اسکا عام طور پر استعمال بری رغبتوں اور خواہشوں کیلئے ہوتا ہے۔ ارشاد

رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کیا دیکھا آپنے کہ جس نے بنالیا معبود اپنا خواہش کو اپنی تو کیا آپ ہونگے اسکے ذمہ دار (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۷۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر اگر نہ قبول کریں وہ آپکی بات تو آپ جان لیں کہ بس وہ پیروی کرتے ہیں خواہشات کی اپنی اور کون زیادہ گمراہ ہے اس سے جس نے پیروی کی اپنی خواہش کی بنا ہدایت کے اللہ کی، بیشک اللہ نہیں ہدایت دیتا ایسے لوگوں کو جو ظلم ڈھانے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۳۰)

(۲۲۱۳) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیارے نبی ﷺ کو کبھی یا نبی اللہ کہہ کر پکارتے اور کبھی یا رسول اللہ کہہ کر مخاطب کرتے اور یہی طریقہ تب سے اب تک تمام غلامان صحابہ کرام کا ہے۔ سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس اید الظالمین فی مرکب المزدھم

سیدنا امام الائمہ حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یا سید السادات جئتک قاصدا
ارجوا رضاك واحتمي بحماك (قصیدۂ نعمان)

سیدنا حضرت شمس تبریزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال و پاک بے ہمتا توئی

سیدنا حضرت علامہ نورالدین عبدالرحمٰن جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

ز رحمت کن نظر بر حال زارم یا رسول اللہ
غریبم بے نوایم خاکسارم یا رسول اللہ

فقیر قدیری عرض کرتا ہے۔

دیکھئے میری طرف یا رحمۃ للعالمیں
ار پے شاہ نجف یا رحمۃ للعالمیں
عقیدہ اسکو کہتے ہیں حضور و اور محشر
مدد کے واسطے تم کو پکارا یا رسول اللہ
یا رسول اللہ الاعظم دیدیجئے مجھ کو سہارا
منجدھار میں کشتی پھنسی ہے جب دور ہے مجھ سے کنارا
کنارا بن گئیں موجیں تمہارا نام لیتے ہی
جہاں طوفاں میں کشتی میری آئی یا رسول اللہ
سفینہ اسکا تلاطم سے بے نیاز رہے
کرے جو آپ سے فریاد یا رسول اللہ (یا نبی)
غم سے ہوں میں بڈ حال رکھو لاج یا رسول
میں آپ کی ہوں آل رکھو لاج یا رسول (یا شفیع)
فرمایئے کرم مجھے جلوہ دکھایئے
میری نظر ہے طالب دیدار یا نبی (یا رسول)

صحابی رسول نے پیارے نبی ﷺ سے تعویذ سیکھنے کے گزارش کی پیارے نبی ﷺ نے تعویذ سکھانے کی نوازش فرمائی۔ تعویذ زبانی بھی ہوتا ہے اور کاغذ کے پرزے پر بھی۔ اس پر قرآنی آیت کریمہ یا کوئی اور دعاء لکھی جاتی ہے۔ اسکا مقصود بھی یہی ہے کہ اس تحریر سے پناہ خدا حاصل کیجائے۔ تعویذ سیکھنا سکھانا سنت ہے۔ کانوں کی برائی یہ ہے فحش و عریاں مخرب اخلاق ناجائز گانے بجانے کو سننا، ناجائز باتیں اور کلام سننا۔ آنکھ کا شر۔ سینما دیکھنا، ٹی وی پر ناجائز مناظر دیکھنا، ناچ دیکھنا وغیرہ۔ زبان کا شر یہ ہے جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، گالیاں بکنا نقصان دہ فضول باتیں کرنا وغیرہ۔ دل کا شر یہ ہے گندے عقائد، حسد، بغض و کینہ وغیرہ۔ منی کا شر یہ ہے کہ زنا اور اسباب زنا میں مبتلا ہونا۔ شہوت سے کسی کو دیکھنا، اسی میں لواطت اغلام بازی مشت زنی و استمنا بالید بھی داخل ہے۔ دل کا شر یہ ہے کہ عقائد خبیثہ رکھے جائیں اور باطل خیالات اور فاسد توہمات پر یقین کیا جائے۔ منی سے مراد وہی سفید مادہ ہے جس سے انسان کی پیداوار ہوتی ہے اور جسکے شہوت کیساتھ خارج ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ منی موت کے معنی میں بھی آتا ہے اور آرزو و تمنا کے معنی میں بھی اگر یہ معانی مراد لئے جائیں تو ترجمہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری بُرے اقسام کی اموات سے یا دنیوی بڑی بڑی لمبی لمبی امیدوں اور آرزوؤں اور تمناؤں سے (لمعات شریف و مرقاۃ شریف)

(۲۲۱۴) (۱) مکان و دیوار کے گر جانے سے اسمیں دب کر مر جانا (۲) چھت یا زینے وغیرھا سے گر کر مر جانا (۳) کنویں، تالاب دریا، سمندر میں ڈوب جانا (۴) آگ میں جل جانا۔ اگرچہ یہ

چاروں اقسام کی اموات شہادت ہیں مگر چونکہ یہ آفات ناگہانی بھی ہیں جن میں مبتلا ہو کر کبھی انسان گھبرا کر ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ اور ان سے ناگہانی موت بھی ہے جن میں نہ تو توبہ کی توفیق ملتی ہے اور نہ ہی موت کی تیاری کی جاسکتی ہے اسلئے ان سے پیارے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ جیسے جہاد عبادت ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے امن و عافیت کی دعائیں مانگی ہیں اور ہر بیماری میں اجر و ثواب ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے ان سے پناہ بھی مانگی ہے اور صحت و تندرستی کی دعائیں بھی مانگی ہیں (لمعات شریف) بڑھاپے سے مراد ایسا بڑھاپا ہے کہ آدمی کی مت کٹ جائے اور خبط سے مراد دیوانگی و بے عقلی ہے۔ اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ شیطان دیوانگی و بیماریاں انسان میں پیدا کرسکتا ہے اور ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جو کھاتے ہیں سود نہ کھڑے ہونگے مگر اسکے کھڑے ہونے کی طرح کہ پاگل کردیا جسکو شیطان نے چھو کر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۶) جب دشمن خدا میں یہ طاقت و قوت ہے تو پھر ولیٔ خدا میں کتنی طاقت ہوگی۔ جب شیطان پاگل بنا سکتا ہے مریض بنا سکتا ہے تو پھر یقیناً حضرات انبیاء کرام و اولیاء کرام بعطائے رب انام پاگلوں کو ہوش مند اور بیماروں کو صحت مند بھی بناسکتے ہیں اور بناتے ہیں۔

فیض در آقا سے ملتی ہے شفا ہم کو
بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں (یا نبی)
مریض لا دوا کو بھی دوا ملتی ہے اس در سے
چلو آؤ مریضو! یہ شفاخانہ قدیری ہے (یا نبی)

شیطان کے چھونے اور جہاد میں پیٹھ دیکر بھاگنے سے حضرات انبیاء کرام محفوظ ہیں یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے شیطان کا زیادہ زور موت کے وقت ہوتا ہے کیونکہ اس پر اعمال کا دار و مدار ہے کہ خاتمہ بالخیر ہے تو خیریت ہے اور اگر خاتمہ خراب ہوگیا تو پھر عاقبت خراب ہوگئی۔ اگرچہ پیارے نبی ﷺ نے زہریلے جانوروں جیسے سانپ، بچھو وغیرھا کے کاٹنے سے پناہ مانگی ہے مگر یہ پناہ مانگنا اس واقعہ کے خلاف نہیں ہے جو "طبرانی شریف" میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ پیارے نبی ﷺ کے بچھو نے کاٹ لیا تو پیارے نبی ﷺ نے اس پر پانی اور نمک لگایا اور سورۂ کافرون، سورۂ فلق، اور سورۂ ناس پڑھ کر دم فرمائی (مرقاۃ شریف) یہ بھی معلوم ہوا کہ دوا اور دعاء دونوں سنت ہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ دونوں کا اہتمام کیا کریں۔

(۲۲۱۵) طمع کے لغوی معنی ہیں لوگوں سے مال کی امید رکھنا اور طبع کے لغوی معنی ہیں لوہے کا زنگ جو اسے مٹی بنادے (اشعۃ اللمعات شریف) مگر اس حدیث شریف میں طمع سے مراد نفس کا اپنی خواہشات میں محو ہوجانا اور طبع سے مراد وہ عیوب ہیں جو زائل نہ ہوسکیں اور مطلب یہ ہے کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھے اس دنیوی حرص و لالچ سے بچالے جو حریص و لالچی کو ذلیل کردیتی ہے اور اسے ذلت کا احساس بھی نہیں ہوتا اور طبع مہر لگانے کو بھی کہتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یہی ہیں وہ کہ مہر لگا دی اللہ نے انکے دلوں پر اور انکے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر اور یہی ہیں وہ بے خبر رہنے والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۵۶) ظاہری گناہ کبھی دل پر مہر لگ جانے کا باعث بن جاتے ہیں۔ خصوصاً حرص دنیا۔ دل پر مہر لگ جانے سے انسان اچھے برے میں تمیز نہیں کر پاتا۔ حریص دنیوی حلال حرام جو جیسے لگے صفا چٹ کر جاتا ہے۔ یہ تو کتے سے بھی گزر گیا کہ وہ ہر چیز میں پہلے منہ ڈال کر سونگھتا ہے پھر کھاتا ہے مگر یہ دنیوی حریص تو بنا سوچے سمجھے منہ مارتا ہے۔ طمع باعث فساد دین ہے اور ورع باعث صلاح دین ہے۔ محبت راسخ اور وعدۂ صادق کی بنا پر کسی سے توقع رکھنے کو طمع و حرص دنیوی نہیں کہتے۔ پھر یہ طمع چاہنے کے معنی میں ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یقیناً تشریف لائے تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے، گراں ہے ان پر وہ جو تکلیف پہونچے تم کو بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے، ایمان والوں کیساتھ بے حد مہربان بے انتہا رحم والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۸۴)

(۲۲۱۶) اس حدیث شریف میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور شر سے اندھیرا ڈالنے والے کے جب وہ ڈوبے (بصیرۃ الایمان ۱۵۸۴) "غاسق" شب تاریک ہے اور "وقب" "شفق کا غائب ہونا ہے چونکہ اکثر گناہ رات ہی میں زیادہ ہوتے ہیں جیسے چوری، زنا، ڈکیتی وغیرہ اس لئے رات کی اندھیری سے پناہ مانگی۔ اسکی ایک تفسیر اور بھی ہے کہ "غاسق" تو

عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ

تو سکھاؤں گا میں تم کو دو کلمات طیبات کہ فائدہ دیتے وہ دونوں کلمات تم کو، حضرت عمران نے فرمایا کہ جب اسلام قبول فرمالیا حضرت حصین نے

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلْ

تو عرض کیا حضرت حصین نے یارسول اللہ اسکھا دیجئے آپ مجھ کو دو کلمات طیبات جنکا وعدہ فرمایا تھا آپ نے مجھ سے، تو فرمایا پیارے نبی نے پڑھو!

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

"یا اللہ تعالیٰ دل میں ڈالدے میرے ہدایت میری اور پناہ دے مجھ کو میرے نفس کے شر سے۔

(۲۴۱۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھبرا جائے کوئی تم میں کا خواب میں تو چاہیے کہ پڑھے: "میں پناہ لیتا ہوں

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ

اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات طیبات کی، اسکی ناراضگی سے اور اسکے عذاب سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور

اَنْ يَحْضُرُوْنَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ

انکے حاضر ہونے سے "تو بیشک شیاطین نہ نقصان پہونچا سکیں گے اسکو اور بیشک حضرت عبداللہ ابن عمرو سکھاتے تھے دعا انکو جو بالغ ہو چکے انکی اولاد میں سے

وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اور جو نہیں بالغ ہوئے انکے بچوں میں سے تو لکھتے اس دعا کو کاغذ کے ایک پرزے پر پھر ڈالدیتے تھے اس تعویذ کو اپنے بچے کے گلے میں۔

(۲۴۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم من سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے سوال کیا اللہ تعالیٰ سے جنت کا تین مرتبہ تو کہتی ہے جنت،

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

یا اللہ تعالیٰ! داخل فرمادے تو اسکو جنت میں اور جو پناہ مانگے آگ سے تین مرتبہ تو کہتی ہے آگ، یا اللہ تعالیٰ! محفوظ فرمادے اسکو آگ سے۔

---

(१३३) जामे दुआओं का बाब

2423 हदीस शरीफः– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक प्यारे नबी मांगते थे इस दुआ को "या अल्लाह तआला! बख़्श दे तू मेरे लिये मेरी ख़ता को और मेरी नादानी को और मेरे हद से बढ़ जाने को काम में और उसको जो कुछ तू ज़्यादा जानने वाला है मुझसे, या अल्लाह तआला! बख़्श दे तू मेरे लिये मेरी बेजा कोशिशों बेहूदा गूइयों और मेरी नादानिस्ता और मेरी दानिस्ता जो सबकी सब मेरे पास हैं. या अल्लाह तआला बख़्श दे उसको जो मैं पहले किये और जो मैंने बाद में किये और जो मैंने छुप कर किये और जो मैंने ऐलानिया किया और उसको जिसको तू ज़्यादा जानने वाला है मुझसे और तू ही आगे बढाने वाला है और तू ही पीछे फ़रमाने वाला है और तू हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है।

2424 हदीस शरीफः– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! दुरुस्त फ़रमा दे मेरे लिये मेरे दीन को वो जो हिफाजत है मेरे काम की और ठीक फ़रमा दे मेरे लिये मेरी दुनिया को जिसमें मेरी जिंदगी है और ठीक फ़रमा दे मेरे लिये मेरी आखेरत को जिसमें मुझे वापस जाना है और बना दे तू ज़िन्दगी को ज़्यादा मेरे लिये हर भलाई में और बना दे तू मौत को राहत मेरे लिये हर तक्लीफ़ से"।

2425 हदीस शरीफः– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक प्यारे नबी पढ़ा करते थे "या

چاند ہے اور "وقب" گرہن لگنا ہے۔ کہ چاند گرہن بھی اندھیرا ہی پھیلاتا ہے۔ چاند گرہن بہت ہی ہیبت ناک ہوتا ہے اور اسکا گہنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ چاند پر بھی کسی کی قدرت ہے اور چاند بھی کسی کے زیرِ تصرف ہے اور اسکی طاقت وقوت جو چاہے کر سکتی ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند گرہن ہوتا تو اٹھ کھڑے ہوتے ترساں ولرزاں۔ اور اس وقت نادان لوگ جادو ٹونے کرتے ہیں اسلئے بھی اسکے شر سے پناہ مانگی۔ بعض اوقات منحوس ہوتے ہیں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک ہم نے بھیجی ان پر ہوا تیز چلنے والی ایسے دن میں کہ نحوست اسکی ہمیشہ رہی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۲۴) اور بعض ساعات مبارک ومفید ہوتی ہیں جیسے عید میلاد النبی وعید معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ منحوس اوقات سے پناہ مانگو۔ مبارک ومسعود ساعات میں برکتوں رحمتوں کے موتی رولو۔ ایک بندۂ مومن کو چاند کے گہنے سے عبرت پکڑنی چاہیے کہ جب چاند اپنی تمام تر نورانیت کے باوجود گہہ سکتا ہے اور اسکی چمک چھن سکتی ہے اور اسکی رونق زائل ہو سکتی ہے تو پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا چراغ ایمان وعمل میں بھی گل ہو جائے دل اور قبر وحشر کی دنیا تاریک ہو جائے۔

چراغ نور ایمان وعمل تو ساتھ لیتا جا
وہاں جانا ہے جس جا پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے (بانی)

(۲۴۱۷) زمین والے چھ معبودان باطلہ کے نام یہ ہیں۔ (۱) لات (۲) منات (۳) یغوث (۴) یعوق (۵) نسر (۶) عزیٰ۔ اور ساتواں اللہ تعالیٰ ہی کو معبود جانتے اور مانتے تھے اور اسلئے آسمان میں مقید ومکین جانتے تھے۔ یہ انکا گندہ عقیدہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ زمان ومکان سے پاک ہے۔ یہ تمام چھ کے چھ بت عورتوں کے نام پر تھے۔ ہندوستان میں بھی عام طور پر بت عورتیں ہی ہیں جیسے کالی مائی وغیرہ۔

(۲۴۱۸) ڈرنا نیند میں شیطان کے تصرف سے ہے۔ تو شیطان کے بھگانے کی جگاڑ کرنا بھی ضروری ہے تاکہ یہ شیخ نجدی بھاگ جائے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کی کارستانی سے حفاظت کا فارمولہ عنایت فرمادیا۔ کلمات طیبات" آیات قرآنیہ اسمائے الٰہیہ ادعیۂ ماثورہ، وظائف اولیاء ان سے جو جو فائدہ پڑھنے سے ہوتا ہے وہی فائدہ لکھ کر یا لکھا کر ساتھ رکھنے سے بھی ہوتا ہے۔ لُو کے زمانے میں پیاز ساتھ میں رکھنے سے لوگ لُو کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔ جب پیاز کا ساتھ رہنا لُو سے بچا سکتا ہے تو یہ متبرک کلام واسماء کیوں نہیں بچا سکتے۔ ان کلمات طیبات کو لکھ کر ساتھ رکھنے سے بہت سی بیماریوں بلاؤں سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔ بعض وہ نادان جنہیں بدعقیدگی کی لُو لگ گئی ہے وہ تعویذات کا مذاق اڑاتے ہیں ان کیلئے اس حدیث شریف میں واضح طور پر درس عبرت موجود ہے۔ تعویذ لکھنا اور تعویذ گلے میں ڈالنا سنت صحابہ کرام ہے۔ احادیث کریمہ میں جن تعویذات کی ممانعت وارد ہے یہ وہ تعویذات ہیں جن میں کفار کے جنتر منتر ہوتے جن میں شرکیہ الفاظ ہوتے ہیں۔ دعاؤں کے الفاظ بھی نفع بخش ہیں اور انکے نقوش بھی فائدہ مند ہیں۔ وہ کاغذ بھی سود مند ہے جس پر تعویذ لکھا جائے۔ اسی لئے بعض تعویذات دھوکر پلائے جاتے ہیں۔ اس کاغذ کو اللہ ورسول کے نام سے نسبت ہوگی تو یہ کاغذ بھی شفا بن گیا۔ سیدنا حضرت جبریل امین علیہ السلام کے گھوڑی کی ٹاپ کی خاک نے سونے کے بچھڑے میں جان ڈال دی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۹۵ ۱۳۸)۔ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام کے پائے اقدس کا دھوون شفا تھا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۱۸) آب زم زم شفا ہے کیونکہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی سے یا فرشتے کے پر مارنے سے چشمہ زمزم شریف جاری ہوا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ)

(۲۴۱۹) جو شخص کہ روزانہ صبح وشام یا دن بھر میں یا عمر بھر میں کبھی تین مرتبہ یہ کہے اللهم انی اسئلك الجنة یا اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت۔ اللهم ادخلنی الجنة یا اللہ تعالیٰ داخل فرمادے مجھ کو جنت میں۔ ان دونوں دعاؤں میں سے کوئی سی بھی دعاء پڑھ لی جائے یا ان کا ترجمہ زبان سے کہہ لیا جائے اور یا یہ دعاء اللهم اجرنی من النار یا اللہ تعالیٰ محفوظ فرمادے تو مجھ کو آگ سے۔ تو خود جنت اسکے داخلے کی دعاء کریگی اور خود دوزخ کی آگ اپنے آپ سے اسکی حفاظت کی دعاء کریگی۔ یہ حدیث شریف اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے کہ جنت بزبان حال کہتی ہے اور نہ یہ کہ وہاں کے حور وغلمان یہ کہتے ہیں۔ ہر چیز کائنات کی اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی تو پھر جنت کے بولنے میں کون سی مشکلات ہیں۔ ارشاد

(۲۴۲۰) حدیث شریف: اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِىْ يَهُوْدُ حِمَارًا

ترجمہ: بیشک حضرت کعب احبار نے فرمایا اگر نہ کہہ لیتا میں ان کلمات طیبات کو تو بنا دیتے یہود مجھے بیوقوف

فَقِيْلَ لَهُ مَاهُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَيْسَ شَىْءٌ

تو عرض کیا گیا حضرت کعب سے کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ تو فرمایا حضرت کعب نے "میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ذات کی کہ نہیں ہے کوئی چیز

اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَافَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى

زیادہ عظمت والی اس سے اور اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات طیبات سے کہ نہیں نکل سکتا ان سے کوئی نکوکار اور نہ گنہگار اور اللہ تعالیٰ کے اچھے ناموں کی

مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

میں جانتا ہوں جن کو اور نہیں جانتا ہوں، ان کے شر سے جنہیں پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پھیلایا اور برابر کیا۔

(۲۴۲۱) حدیث شریف: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: حضرت مسلم ابن ابوبکرہ سے مروی انہوں نے فرمایا پڑھتے تھے میرے والد ماجد ہر نماز کے بعد "یا اللہ تعالیٰ!

اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ

میں پناہ لیتا ہوں تیری کفر سے اور غربت سے اور قبر کے عذاب سے" تو میں بھی پڑھنے لگا ان کلمات طیبات کو تو فرمایا میرے والد ماجد نے

اَىْ بُنَىَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے میرے پیارے بیٹے! کس سے لی تو نے یہ دعا؟ تو میں نے عرض کیا آپ سے، تو فرمایا والد ماجد نے بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

پڑھتے تھے ان کلمات طیبات کو ہر نماز کے بعد۔

(۲۴۲۲) حدیث شریف: عَنْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

ترجمہ: حضرت ابوسعید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھتے تھے "میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی

अल्लाह तआला मैं सुवाल करता हूँ तुझसे हिदायत का परहेज़गारी का और पाकदामनी का और तवगरी का"।
2426 हदीस शरीफ़– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पढ़ा करो "या अल्लाह तआला! तू हिदायत दे मुझको ठीक रख मुझको और ख्याल कर तू हिदायत से अपने रास्ते की हिदायत का" और दुरुस्ती और ठीक रखने से तीर का ठीक रखना मुराद है।
2427 हदीस शरीफ़– जब कोई शख़्स इस्लाम कुबूल करता तो सिखाते उसको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ फिर हुक्म फ़रमाते प्यारे नबी उसको कि दुआ मांगे इन कलेमाते तय्यबात के ज़रिये "या अल्लाह तआला बख़्श दे तू मुझको और रहम फ़रमा तू मुझ पर और हिदायत दे तू मुझको और आफ़ियत दे तू मुझको और रोज़ी दे तू मुझको"।
2428 हदीस शरीफ़– थी अक्सर दुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की "या अल्लाह तआला! अता फ़रमा तू हमको दुनिया में भलाई और आख़ेरत में भलाई और बचा तू हमको आग की सज़ा से"।
2429 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दुआ फ़रमाते तो पढ़ते "मेरे मालिक! मदद फ़रमा तू मेरी और न मदद फ़रमा तू किसी की मुझपर, मुझे अपनी नुसरत से नवाज़ और न नुसरत फ़रमा तू किसी की मेरे मुक़ाबिल और तदबीर फ़रमा मेरे लिये और न तदबीर फ़रमा मेरे मुक़ाबिल और मुझे हिदायत अता फ़रमा और आसान फ़रमा दे हिदायत को मेरे लिये और मेरी मदद फ़रमा उन पर जो

رب قدیر ہے ترجمہ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے اسکی خوبی کیساتھ اور لیکن نہیں سمجھتے ہو تم اسکی تسبیح کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۶)
پیارے نبی ﷺ سے لکڑیوں، پتھروں نے کلام کیا۔

(۲۴۲۰) جادو سے عقل بھی خراب کردی جاتی ہے اور اگر جادو زیادہ قوی ہو تو شکل وصورت بھی مسخ کر دیتا ہے فرعون کے جادوگروں نے رسوں کو سانپ بنا دیا تھا۔ البتہ حقیقت تبدیل نہیں ہوتی بعض نظر بندی کرنے والے شعبدہ باز مٹی کو روپیہ اور روپے کو مٹی بنا دیتے ہیں مگر خود پیسے پیسے کی بھیک مانگتے ہیں۔ اگر مٹی کی حقیقت بدل جاتی تو پھر ان شعبدہ بازوں کو تو بہت ہی مالدار ہونا چاہیے تھا۔ معجزہ میں حقیقت ہی بدل جاتی ہے۔ عصائے موسوی واقعتاً سانپ بن جاتا تھا۔ یہ بہترین حصار ہے اور عاملین کیلئے تحفۂ نایاب ہے۔ کلمات اللہ سے یا تو آیات قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا پیارے نبی ﷺ مراد ہیں معلوم ہوا کہ یہ تینوں ماسوی اللہ ہیں تو ماسوی اللہ کے پناہ لینا جائز ہے۔ یہ ماسوی اللہ تو ہیں مگر اللہ والے ہیں۔

(۲۴۲۱) جو ماثورہ دعائیں بزرگوں سے منقول ہوں وہ اس دعاء سے بہتر ہیں جو دعائیں کہ ہم بنائیں۔ ماثورہ دعاؤں میں الفاظ و زبان دونوں کی تاثیریں جمع ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی دعائیں سن کر پڑھنا بھی مفید ہے۔ اگر کسی صاحب اجازت سے اجازت بھی مل جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

(۲۴۲۲) اس حدیث شریف میں قرض سے مراد وہ قرض ہے جو مقروض پر غالب آجائے اور مقروض ادا نہ کر سکے اور اسکی وجہ سے سماج میں بے عزتی ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے جو قرض لیا ہے وہ اس قسم کا نہ تھا۔ ضرورۃً قرض لینا سنت ہے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نکاح یا دوسری ضروریات شرعیہ کیلئے قرض لینا نہ صرف یہ کہ جائز و درست ہے بلکہ سنت ہے جبکہ ادا کرنے کی نیت پوری ہو۔ نکاح کیلئے قرض لینے کا مطلب حرام و ناجائز رسوم میں خرچ کرنا نہیں ہے یہ تو خود ہی حرام ہیں تو انکے لئے قرض لینا کیسے حلال ہوگا۔ یہ تو فضول خرچی کے دائرے میں آتا ہے۔ ضرورت نکاح میں وہی کام داخل ہیں جو احادیث کریمہ سے ثابت ہیں۔ مجبور مقروض اکثر جھوٹے وعدے کرتا ہے اور جھوٹے وعدے منافق کی علامت ہیں اور کبھی کافر کے قرض کے دباؤ میں آکر مقروض مسلمان اسلام کی دولت چھوڑ بیٹھتا ہے جہاں کہیں بھی اسلام کو نقصان پہونچایا گیا ہے عام طور پر قرض دیکر انہیں ذہنی طور پر ستایا گیا اور اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ شدھی کی تحریک کی روح بھی یہی فارمولہ تھا۔ اسی طرح فقیر غربت زدہ بے صبری میں چوری ڈکیتی جھوٹی گواہی اور نہ جانے کیا کیا کر گزرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی تو اللہ تعالیٰ کی شان میں شاکیانہ انداز میں گستاخیاں بھی کر ڈالتے ہیں جو صریح کفر ہوتی ہیں۔ اس حدیث شریف میں یہی فقر وغربت مراد ہے جسکے ساتھ بے صبری ہو۔ اور الفخر فقری والا فقر اور ہے۔

جب کہا الفقر فخری مرد حق آگاہ نے
نرخ اونچا ہو گیا ہے فقر کے بازار کا (بانی)

(۲۴۲۳) "جامع دعاء" اس دعاء کو کہتے ہیں۔ جسکے الفاظ تو مختصر ہوں مگر معانی ومطالب اور مقاصد کثیر ہوں (اشعۃ اللمعات شریف ومرقاۃ شریف) خطاء سے مراد مطلقاً گناہ ہیں۔ اور جہل یعنی نادانی سے مراد ان چیزوں سے ناواقفیت ہے جن سے واقف ہونا ضروری تھا یا وہ برائیاں جو دینی احکام سے ناواقفی کی بنا پر ہوں۔ اسراف سے مراد مطلقاً زیادتی ہے یعنی بندگی کی حدود کو توڑ دینا۔ اسراف، خطاء سے زیادہ عام ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جو مجھے یاد نہیں رہے تو تیرے علم پاک میں ہیں انہیں بھی بخش دے یا وہ گناہ جنہیں میں نے گناہ سمجھا ہی نہیں اور میں انہیں نیکی سمجھ کر کر بیٹھا مگر واقع میں وہ گناہ تھے انہیں بھی بخش دے۔ میرے وہ سارے گناہ بخش دے جو ابھی تک بخشے نہ گئے اور میرے نامۂ اعمال میں موجود ہیں۔ میرے ارادے گناہ تھے البتہ میرے وہ خیالات جو غیر اختیاری طور پر دل میں آجائیں انہیں بھی معاف فرما۔ اگلے گناہ یعنی پرانے گناہ بعد کے گناہ اور جو نئے گناہ ہیں۔ اعلانیہ گناہ، خفیہ گناہ سے زیادہ برا ہے۔ اور وہ گناہ بھی بخش دے جو میرے خیال میں تو معمولی اور صغیرہ تھا مگر تیرے علم پاک میں وہ غیر معمولی اور کبیرہ ہے۔ گناہ صغیرہ پابندی سے کرنے پر کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔ جب کبھی بندے کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جسے بندہ محسوس بھی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ اس بات کی وجہ سے دوزخی بن جاتا ہے۔ یہ تمام دعائیں

مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ

کفر سے اور قرض سے" تو عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ کیا برابر سمجھتے ہیں آپ کفر کو قرض کیساتھ؟ فرمایا ہاں، ایک روایت میں ہے "یا اللہ تعالیٰ!

اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلاَنِ قَالَ نَعَمْ.(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری کفر سے اور غربت سے" تو کہا ایک شخص نے کہ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں۔

﴿ بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ ترجمہ: جامع دعاؤں کا باب ﴾

(۲۴۲۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی مانگتے تھے اس دعا کو "یا اللہ تعالیٰ بخش دے تو میرے لئے میری خطا کو

وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ

اور میری نادانی کو اور میرے حد سے بڑھ جانے کو کام میں اور اسکو جو کچھ تو زیادہ جاننے والا ہے مجھ سے، یا اللہ تعالیٰ! بخش دے تو میرے لئے میری بیجا کوششوں

وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

بیہودہ گوئیوں اور میری نادانستہ اور میری دانستہ جو کہ سب میرے پاس ہیں، یا اللہ تعالیٰ! بخش دے اسکو جو میں نے پہلے کئے اور جو میں نے بعد میں کئے

وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ

اور جو میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے اور اسکو جسکو تو زیادہ جاننے والا ہے مجھ سے اور تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور

اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو ہی پیچھے فرمانے والا ہے اور تو ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۲۴۲۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! درست فرمادے میرے لئے میرے دین کو، وہ جو حفاظت ہے

बगावत करे मुझपर, ऐ मेरे मालिक! बना दे तू मुझको अपनी बारगाह का शुक्र करने वाला अपनी बारगाह का ज़िक्र करने वाला डरने वाला तुझसे इताअत करने वाला तेरी, रुजू करने वाला तेरी तरफ, आहोज़ारी करने वाला, रसाई हासिल करने वाला, ऐ मेरे मालिक! कबुल फ़रमा मेरी तौबा और धो दे मेरे गुनाह और कुबूल फ़रमा ले मेरी दुआ और मज़बूत फ़रमा दे मेरी दलील और दुरुस्त रख मेरी ज़ुबान और हिदायत दे मेरे दिल को और निकाल दे मेरे सीने की स्याही को"।

2430 हदीस शरीफः– खड़े हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मिम्बरे मुबारक पर फिर रोये प्यारे रसूल फिर फ़रमाया मांगो अल्लाह तआला से माफी और अमन इसलिये कि किसी को न मिली ईमान के बाद कोई नेअमत, बेहतरीन अमन से।

2431 हदीस शरीफः– एक शख़्स हाजिर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! कौन सी दुआ अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मांगो अपने पालनहार से अमन व चैन दुनिया में और आख़ेरत में फिर आये वो शख़्स प्यारे नबी के दरबार में दूसरे दिन तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह कौन सी दुआ अफजल है? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने उनसे उसी के मिस्ल, फिर आये वो शख़्स प्यारे नबी के दरबार में तीसरे दिन तो फरमाया उनसे उसी के मिस्ल फरमाया प्यारे नबी ने कि

امت کی تعلیم کیلئے ہیں کہ اس طرح دعاء مانگا کریں۔ ورنہ حضرات انبیاء کرام اعلان نبوت کے بعد تو ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ سے معصوم ہیں۔ اور قبل نبوت گناہ کبیرہ سے معصوم ہوتے ہیں اور ان صغیرہ گناہوں سے بھی معصوم ہیں جو نفرت کا باعث ہوں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تو قبل اعلان نبوت یا بعد اعلان نبوت کبھی گناہ کا ارادہ تک نہیں فرمایا۔ گناہ کرنا تو در کنار۔

(۲۴۲۴) دینداری وہ صفت ہے جو میرے نفس میری عزت میری آبرو کی اصلاح کرتی ہے تو میرے دین کی درستگی فرمادے کیونکہ ہر چیز کی درستگی دین سے ہے دین ٹھیک ہے تو تمام کام ٹھیک ٹھاک ہیں دین کی درستی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ عقائد واعمال اور اخلاق کی درستی دلکی سیاہی دور ہونا یہ سب دین میں داخل ہے۔

جس کو یہ مل گئی دو جہاں مل گئے
مصطفیٰ کی محبت بڑی چیز ہے (یانبی)

اس حدیث شریف میں دنیا سے مراد صحت وتندرستی وروزی اور حلال روزی ہے جو طاعت الٰہی اور طاعت واتباع نبوی پر مدد دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور حرام روزی جس سے بندہ سرکشی پر اتر آئے اور غفلت کا شکار ہوجائے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ یا اللہ تعالیٰ ہمیں وہ تندرستی ومال وروزی عطا فرما جو تیری اور تیرے پیارے نبی ﷺ کی اطاعت واتباع میں خرچ ہو۔ آخرت سے مراد قبر وحشر اور بعد حشر ابد الا باد کی زندگی ہے چونکہ ہم عالم بالا سے دنیا میں آئے ہیں اسلئے وہاں جانے کو لوٹنا اور واپسی فرمایا۔ میری زندگی کا ہر لمحہ نیکیوں کی زیادتی کا ذریعہ ہو۔ ہر ساعت نیکیاں اور بھلائیاں کرتا رہوں جس سے میرا اعمال نامہ نیکیوں سے بھر جائے سوتے وقت انسان دن بھر کا حساب لگا لیا کرے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کیں اور کتنے پاپ کیے۔ نیکیوں پر شکر کرے اور پاپوں پر اشک ندامت بہائے توبہ کرتے پھر ہوئے۔ اور میری موت ایمان وتوبہ پر ہو تاکہ بعد موت دنیا کی مشقتوں سے چھوٹ جاؤں اور قبر وحشر میں مصیبت نہ دیکھوں بلکہ امن وراحت دیکھوں۔ پرہیز گار بندہ دنیا سے جاتا ہے تو دنیا کے جھمیلوں سے اور مصیبتوں سے چھوٹ جاتا ہے لوگ اسے روتے ہیں اور وہ آغوش رحمت میں رہ کر اور لطف وانعام دیکھ کر ہنستا مسکراتا ہے اور بدکار دنیا سے جاکر اور زیادہ مصیبتوں کے چنگل میں پھنس جاتا ہے لوگ اس سے راحت پاجاتے ہیں وہ وہاں روتا ہے اور لوگ اسکی موت پر خوشیاں مناتے ہیں۔ سیدنا حضرت شیخ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یاد داری کہ وقت زادن تو
ہمہ خنداں بودند تو گریاں
آں چناں زی کہ وقت رفتن تو
ہمہ گریاں بودند تو خنداں (گلستاں)

(ترجمہ) تجھے کچھ یاد ہے کہ تیرے پیدا ہونے کے وقت سب ہنس رہے تھے تو رو رہا تھا۔ ایسے زندگی گزار کہ تیرے جانے کے وقت سب رو رہے ہوں تو ہنس رہا ہو۔

(۲۴۲۵) ہدایت سے مراد عقائد حقہ ہیں اور تقویٰ سے مراد اعمال صالحہ ہیں پاکدامانی سے مراد برائیوں سے بچنا ہے تو نگری سے مراد مخلوق کا محتاج نہ ہونا ہے کہ بندہ صرف اللہ ورسول کا حاجت مند رہے۔ اس مختصر سی دعاء میں دین ودنیا کی تمام بھلائیاں مانگ لی گئی ہیں۔ اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں غنی یعنی تونگر ومالدار ہونا مانگا ہے اور پیارے نبی ﷺ کی ہر دعاء قبول ہے یوں بھی پیارے نبی ﷺ کا غنی ہونا مالدار ہونا زردار ہونا ظاہر ہوتا ہے اسی لئے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مگر یہ کہ غنی کردیا ان کو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۲)۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو مانگنے والا ہے تو اسکو نہ جھڑ کیے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۴۶) اے پیارے نبی آپکے آستانے پر جو منگتا آجائے دیئے جایئے۔

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا
لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یارسول)

(۲۴۲۶) دنیا میں انسان ایک سوار کی مانند ہے سواری کتنی ہی اچھی ہو لیکن اگر اسے راستہ اچھا نہ ملے یا راستہ تو اچھا مل جائے مگر اس پر صحیح چل نہ سکے تو منزل تک پہونچنا کبھی تو دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی مشکل اور کبھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ دعاء کیجئے کہ اللہ تعالیٰ صحیح راستہ عطا بھی فرمائے اور پھر اس پر ٹھیک ٹھاک ڈھنگ سے چلنے کی توفیق

اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ

میرے کام کی اور ٹھیک فرما دے میرے لئے میری دنیا کو جسمیں میری زندگی ہے اور ٹھیک فرما دے میرے لئے میری آخرت کو جسمیں مجھے واپس جانا ہے

وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور بنادے تو زندگی کو زیادہ میرے لئے ہر بھلائی میں اور بنادے تو موت کو راحت میرے لئے ہر تکلیف سے"۔

(۲۴۲۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهُدٰی

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی دعا کرتے تھے "یا اللہ تعالیٰ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہدایت کا

وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور پرہیزگاری کا اور پاکدامنی کا اور تونگری کا"۔

(۲۴۲۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھا کرو "یا اللہ تعالیٰ!

اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ بِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

تو ہدایت دے مجھ کو ٹھیک رکھ مجھ کو اور خیال کر تو ہدایت سے اپنے راستے کی ہدایت کا" اور درستی اور ٹھیک رکھنے سے تیر کا ٹھیک رکھنا مراد ہے۔

(۲۴۲۷) حدیث شریف: کَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِیُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَا

ترجمہ: جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو سکھاتے اسکو پیارے نبی ﷺ نماز، پھر حکم فرماتے پیارے نبی اسکو کہ دعا مانگے

بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ان کلمات طیبات کے ذریعہ "یا اللہ تعالیٰ! بخش دے تو مجھ کو اور رحم فرما تو مجھ پر اور ہدایت دے تو مجھ کو اور عافیت دے تو مجھ کو اور روزی دے تو مجھ کو"۔

(۲۴۲۸) حدیث شریف: کَانَ اَکْثَرُ دُعَآءِ النَّبِیِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

ترجمہ: تھی اکثر دعا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی "یا اللہ تعالیٰ! عطا فرما تو ہم کو دنیا میں بھلائی

जब दे दी गयी तुम्हे माफ़ी और शान्ति दुनिया और आख़ेरत में तो तुम कामयाब हो गये।

2432 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक प्यारे नबी फ़रमाया करते थे अपनी दुआ में "या अल्लाह तआला! नसीब फ़रमा तू मुझको अपनी महब्बत और उसकी महब्बत कि फ़ायेदा दे उसकी महब्बत तेरी बारगाह में, या अल्लाह तआला! जो तूने नसीब फ़रमाई है उसमें से जिसे मैं पसंद फ़रमाता हूँ तो बना दे तू उसको कुव्वत मेरे लिये उसमें से जिसे तू पसंद फ़रमाता है या अल्लाह तआला! और जो तूने समेट ली है मुझसे उसमें से जिसे मैं पसंद फ़रमाता हूँ तू बना दे उसको फ़राग़त उसमें जिसे तू पसंद फ़रमाता है"।

2433 हदीस शरीफ़:– बहुत कम था कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उठते किसी महफ़िले पाक से यहाँ तक कि दुआयें देते इन कलेमाते तय्यबात से अपने सहाबाये किराम को "या अल्लाह तआला! अता फ़रमा हमको अपने ख़ौफ़ से वो जिससे आड़ हो जाये हमारे दरमियान और तेरी नाफ़रमानियों के दरमियान और हिस्सा अता फ़रमा हमको अपनी फ़रमाँबरदारी से वो जिससे पहुंचें हम तेरी जन्नत में और हिस्सा अता फ़रमा हमको ईमान से वो कि जिससे आसान फ़रमा दे हम पर दुनिया की मुसीबतें और फ़ायदा दे हमको हमारे कानों से हमारी आंखों से और हमारी कुव्वत से जब तक तू ज़िंदा

بھی مرحمت فرمائے۔ سیدھا راستہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہے پیارے نبی ﷺ کا ہے اور صالحین کا ہے۔

(۲۴۲۷) مسلمان ہوتے ہی نماز فرض ہو جاتی ہے۔ جب تک قرآن کریم ودیگر ارکان نماز یاد نہ ہو تو نومسلم جماعت سے نماز ادا کرتا رہے اور جلد سے جلد الفاظ وارکان سیکھے۔ نماز سکھانے سے ترتیب وار نماز اور اسکے مسائل سکھانا مراد ہیں۔ اس حدیث شریف میں ہدایت سے مراد اعمال صالحہ کی ہدایت مانگنا ہے اور عافیت سے عافیت دارین اور رزق سے رزق حلال مراد ہے۔

(۲۴۲۸) پیارے نبی ﷺ نماز میں نماز کے بعد اور اکثر عام حالات میں یہ دعاء پڑھتے تھے۔ یہ دعاء جامع ہے اس میں دین و دنیا کی تمام نعمتیں آگئی ہیں۔ دنیا کی بھلائیاں جیسے صحت، روزی، علم، توفیق خیر۔ دین پر استقامت، حسن خاتمہ اور آخرت کی بھلائیاں، حساب قبر وحشر میں آسانی، قبر کی کشادگی وروشنی، اعمال کی قبولیت، جنت اور جنت کی نعمتیں اور جہنم سے چھٹکارا۔ اور وہاں کا عذاب چھوئے بھی نہیں یہ نہ ہو کہ سزا پاکر جنت میں جائیں۔ امام عشق ومحبت سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس دعاء کے مانگتے وقت تمام نیکیوں اور نعمتوں کا ارادہ کر لینا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ دنیا کی نعمت سے کمالات نبوی اور آخرت کی بھلائی سے جمال نبوی مراد ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہم غلامان نبی کو پیارے نبی ﷺ کے کمالات کا اک چھینٹا عطا فرما دے اور آخرت میں جمال نبوی کی زیارت سے مشرف ومسعود فرما دے۔ ان دونوں میں دونوں جہاں کی نعمتیں اور بھلائیاں آگئیں۔

شب وروز بس اک دعاء مانگتے ہیں
خدا سے حبیب خدا مانگتے ہیں
بعنوان احمد در کبریا سے
ہر اک نعمت کبریا مانگتے ہیں (بانی)

اس حدیث شریف میں دعاء کے شروع میں اللھم آیا ہے اور حصن حصین شریف کی ایک حدیث شریف میں ربنا آیا ہے۔ دونوں روایتوں کو ملا کر اگر اللھم ربنا کیساتھ یہ دعاء کی جائے تو بہتر ہے دونوں احادیث کریمہ پر عمل ہو گیا اور اگر فقط ربنا کہے تو بھی درست ہے کہ قرآن کریم رکوع ۹ پارہ ۲ میں اسی طرح آیا ہے۔

(۲۴۲۹) میری مدد فرما اور نہ مدد فرما تو کسی کی مجھ پر یعنی مجھے ذکر وفکر، صبر وشکر اور حسن عبادت کی توفیق مرحمت فرما اور جن وشیاطین اور نفس امارہ اور کفار ومشرکین کو مجھ پر غلبہ نہ دے کہ مجھے اعمال صالحہ سے روکیں بلکہ ان کو میرا مطیع فرما تیر احد وتا مددگار فرما۔ کفار پر میرا غلبہ ہو ان کا مجھ پر کوئی غلبہ نہ ہو کفار کے مقابل مجھے فتح وکامیابی ملے اور کفار کا مقدر شکست ہو۔ مکر اردو زبان میں دھوکے اور فریب کے معنی میں آتا ہے اور یہ عیوب ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ جس طرح جھوٹ عیب ہے اور یہ عیب بھی اللہ تعالیٰ پر محال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ومنزہ ہے۔ لہٰذا یہاں مکر کے معنی تدبیر ہی موزوں اور صحیح ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کفار کے مقابلے میں مجھے تدابیر القا فرما اور کفار کو میرے مقابلے میں کوئی تدبیر القا نہ فرما۔ بعض لوگوں نے قرآن کریم کے ترجمے میں مکر کے ترجمے کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کو دھوکے باز، فریبی اور مکار لکھ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں بےادبی کا درجہ رکھتا ہے۔ اسکا صحیح ترجمہ یہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور دھوکہ کیا کفار نے اور چھپی تدبیر فرمائی اللہ نے اور اللہ سب سے اچھی چھپی تدبیر فرمانے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۰) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مکر کیا انہوں نے بڑا مکر اور اچھی بڑی حکمت عملی کی ہم نے اور وہ بے خبر رہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۲) کفار کیلئے مکر و فریب دھوکہ یہ تمام الفاظ جچتے ہیں اور فٹ لگتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کیلئے تدبیر، چھپی تدبیر، خفیہ تدبیر، حکمت عملی جیسے الفاظ شایان شان ہیں۔ "راہب" کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرنے والا اور دنیا کی زیب وزینت اور حسن ورنگت میں نہ پھنسنے والا۔ دوسرے معنی یہ ہیں ترک دنیا کرنے والا کہ بیوی بچوں، والدین کاروبار سب کو چھوڑ کر جوگی وسادھو بن جانا۔ دوسرے معنی کے اعتبار سے راہب بننا منع ہے اسکی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: لارھبانیة فی الاسلام (ترجمہ) اسلام میں ترک دنیا نہیں۔ دنیا کو پیارے نبی ﷺ کی سیرت میں رنگ کر دین بنانا بندے کا کمال ہے کہ سب ہوں مگر دل کا تعلق اللہ ورسول سے ہو اور یہ بڑی نعمت وسعادت ہے۔

وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہم کو آگ کی سزا سے"۔

(۲۴۲۹) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَدْعُوْا یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَاتُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَاتَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَ لَاتَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِالْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ دعا فرماتے تو پڑھتے "میرے مالک! مدد فرما تو میری اور نہ مدد فرما تو کسی کی مجھ پر، مجھے اپنی نصرت سے نواز اور نہ نصرت فرما تو کسی کی میرے مقابل اور تدبیر فرما میرے لئے اور نہ تدبیر فرما میرے مقابل اور مجھے ہدایت عطا فرما اور آسان فرما دے ہدایت کو میرے لئے اور میری مدد فرما ان پر جو بغاوت کریں مجھ پر، اے میرے مالک ابنادے تو مجھ کو اپنی بارگاہ کا شکر کرنیوالا، اپنی بارگاہ کا ذکر کرنیوالا، ڈرنیوالا تجھ سے اطاعت کرنیوالا تیری، رجوع کرنیوالا تیری طرف، آہ وزاری کرنیوالا، رسائی حاصل کرنیوالا، اے مالک! قبول فرما میری توبہ اور دھودے میرے گناہ اور قبول فرمالے میری دعا اور مضبوط فرما دے میری دلیل اور درست رکھ میری زبان اور ہدایت دے میرے دل کو اور نکال دے میرے سینے کی سیاہی کو۔

(۲۴۳۰) حدیث شریف: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَةِ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: کھڑے ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ منبر مبارک پر پھر روئے پیارے رسول پھر فرمایا مانگو اللہ تعالیٰ سے معافی اور امن اسلئے کہ کسی کو نہ ملی ایمان کے بعد کوئی نعمت بہترین امن سے۔

(۲۴۳۱) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ اَیُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ

ترجمہ: ایک شخص حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا یارسول اللہ! کونسی دعا افضل ہے؟

रखे हमको और बना दे उस हिस्साये मन्फाअत को वारिस हमारा और डाल दे हमारे गज़ब को उस पर जिसने जुल्म ढाया हम पर और फतह दे हमको उन पर जो दुशमनी करे हमसे और न डाल हमको मुसीबत में हमारे दीन में और न बना तू दुनिया को हमारा बड़ा मकसद और न बना तू हमारे इल्म का मुन्तहा और न मुसल्लत फ़रमा तू उसको हम पर जो न रहम करे हम पर"।

2434 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला नफ़ा दे तू मुझको उस इल्म से जो सिखाया है तूने मुझको और सिखा तू मुझको वो चीज़ें जो फ़ायेदा दें मुझको और ज़्यादा फ़रमा दे मेरे इल्म को अल्लाह तआला का शुक्र है हर हाल में और मैं पनाह लेता हूँ अल्लाह तआला की आग वालों के हाल से।

2436 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर जब उतरती वही तो सुनी जाती प्यारे नबी के चेहरा ए अनवर के पास आवाज़ शहद की मक्खी की आवाज़ के मानिन्द तो उतरी वही प्यारे नबी पर एक दिन तो ठहरे रहे हम कुछ देर तो हालत जाती रही तो मुतवज्जे हुये प्यारे नबी किब्ले को और उठाये प्यारे नबी ने अपने दोनों हाथ और पढ़ा "या अल्लाह तआला! बढ़ा दे हमको और न घटा तू हमको और इज्ज़त अता फ़रमा तू हमको और ज़लील न फ़रमा और खूब अता फ़रमा और महरुम न फ़रमा हमको और हमको तरजीह दे और न तरजीह दे हम पर और राज़ी फ़रमा तू हमको और राज़ी हो जा तू हमसे"

کار دنیا میں ہو ہاتھ
دل ہو دل والے کیساتھ (انتخاب قدیری)

"حوب" کے لغوی معنی جھڑک اور ڈانٹ کے ہیں اصطلاح میں گناہ کے ہیں کیونکہ یہ جھڑک کا ذریعہ ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک یہ ہے گناہ کبیرہ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸۸) "خبت" پست زمین کو کہتے ہیں اب اسکا استعمال تواضع اور ترقی کرنے والے کیلئے ہوتا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جھک گئے وہ اپنے مالک کی بارگاہ میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۲۲) "اواب" بہت آہ وزاری کرنیوالا، خوف خدا سے خوب لرزنے والا، کانپنے والا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک ابراہیم بردبار، بہت آہیں بھرنے والے خدا کی طرف متوجہ ہونے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۳۶) توبہ وہی توبہ ہے جو تمام شرائط کیساتھ ہو ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! توبہ کرو تم بارگاہ میں اللہ کی توبہ سچی پکی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۱۷) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

(تفسیر) "توبہ صادقہ" جس کا اثر توبہ کرنیوالے کے اعمال میں ظاہر ہو کہ اسکی زندگی طاعت وعبادت سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے پرہیز کرے، برے اعمال چھوٹ جائیں اور اعمال صالحہ کا خوگر ہو جائے، توبہ کی حقیقت گزشتہ پر ندامت اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسے کہ تھن سے نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔ توبہ گناہوں کی معافی اور جنت کا حقدار بنانے کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا امید دلانا بھی وعدہ ہے۔ قیامت کا دن کفار کی رسوائی کا دن ہوگا اور حضور انور ﷺ کا تو کیا کہنا انکے غلاموں نام لیواؤں کو بھی اس دن ذلیل نہ فرمایا جائیگا بلکہ انتہائی اعزاز واکرام کیساتھ فضل وشرف کے اعلیٰ مناصب پر فائز فرمائیگا۔ قیامت میں بعض متقیوں کا حساب بالکل نہ ہوگا اور بعض کا حساب پس پردہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان سے حجاب نہ فرمائیگا، انکی شفاعت قبول ہوگی اور انکے چہرے منور ہونگے (تفسیر روح البیان شریف) مومنوں کے ایمان کا نور، مطیعوں کی اطاعت کا نور، محبوبوں کے صدق و عرفان کا نور، ساجدوں کی پیشانیوں میں سجدوں کا نور، پلصراط پر آگے بھی ہوگا دائیں اور بائیں بھی ہوگا مگر پیچھے نہ ہوگا کہ پیچھے آنے والے منافقین اس سے فائدہ نہ اٹھاسکیں۔ اس وقت مومنوں کی زبان پر یہ دعا ہوگی کہ یاخدا اس نور کو آخر تک باقی رکھ تا کہ ہم پلصراط سے بخیر وعافیت گزر جائیں۔ مومنین یہ دعا اس وقت مانگیں گے جب پلصراط پر منافقوں کا ٹمٹماتا دیا گل ہو چکا ہوگا۔ بعض مومنین پلصراط سے بجلی کی کوند کی طرح گزر جائیں گے، بعض تیز ہوا کی طرح، بعض تیز سوار کی طرح، بعض چوتڑوں کے بل گھسٹتے۔۔ یہ دعا اس آخری جماعت کی ہوگی (تفسیر روح البیان شریف) یہ دعاء مغفرت اسلئے کرینگے کہ وہ کفار کو دوزخ میں گرتا ہوا اور چیخ پکار کرتے ہوئے دیکھیں گے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۱۷)

سینے کی صفائی کا اہتمام پھر اس میں روشنائی کا انتظام بھی ضروری ہے اور دل کی دنیا جگمگانے لگتی ہے اور دل جلوہ گاہ محبوب بننے کے قابل ہو جاتا ہے۔ زبان دل کی ترجمان ہے اگر دل درست ہے پھر ترجمان ترجمانی بھی ٹھیک ٹھاک کریگا اور اگر دل بگڑ گیا تو پھر ترجمان بھی گھو کم ٹھاک کریگا کہ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں ہے، حضور کا مرتبہ گاؤں کے چودھری اور بڑے بھائی کی طرح ہے، حضور کا نماز میں خیال لانا گدھے گھوڑے اور زنا کے خیال میں مستغرق ہونے سے برا ہے، حضور کا علم غیب جانوروں پاگلوں چوپالوں جیسا ہے، حضور کا علم شیطان کے علم سے کم ہے، کبھی امتی علم وعمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے، بگڑے ہوئے دل کے ترجمان سرپھرے گستاخ بد زبان بے لگام ہوتے ہیں وہ ایسی ہی بکواس کرتے ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گندے دل کے گندے ترجمانوں سے اور بدزبانوں سے ایمان والوں کو محفوظ فرمائے اور جو ایسے گندوں کی خفیہ یا کھلی حمایت کرے اس سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین۔

(۲۴۳۰) پیارے نبی ﷺ جانتے تھے کہ میری امت فتنوں میں گرفتار ہوگی اور قید حرص وہوس میں مقید ہوگی۔ اسلئے پیارے نبی ﷺ کو اپنی امت کی اس بدعملی پر رونا آیا (مرقاۃ شریف)

تیرا دین کامل ہے اور نبی ترے اکمل
تیرا شاخ نازک پہ ہائے کیوں بسیرا ہے (یابی)

قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا پیارے نبی نے کہ مانگو اپنے پالنہار سے امن وچین دنیا میں اور آخرت میں پھر آئے وہ شخص پیارے نبی کے دربار میں دوسرے دن تو عرض کیا یا رسول اللہ

أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ

کونسی دعا افضل ہے؟ تو فرمایا پیارے نبی نے ان سے اسی کے مثل، پھر آئے وہ شخص پیارے نبی کے دربار میں تیسرے دن، تو فرمایا ان سے اسی کے مثل

قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

فرمایا پیارے نبی نے کہ جب دیدی گئی تمہیں معافی وشانتی دنیا میں اور آخرت میں تو تم کامیاب ہوگئے۔

(٢٤٣٢) حدیث شریف: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی فرمایا کرتے تھے اپنی دعا میں "یا اللہ تعالیٰ! نصیب فرما تو مجھ کو اپنی محبت

وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ

اور اسکی محبت کہ فائدہ دے اسکی محبت تیری بارگاہ میں، یا اللہ تعالیٰ! جو تو نے نصیب فرمائی ہے اس میں سے جسے میں پسند فرماتا ہوں،

فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ

تو بنادے تو اسکو قوت میرے لئے اس میں جسے تو پسند فرماتا ہے، یا اللہ تعالیٰ! اور جو تو نے سمیٹ لی ہے مجھ سے انمیں سے جسے میں پسند فرماتا ہوں

فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تو بنادے تو اسکو فراغت اس میں جسے تو پسند فرماتا ہے"۔

(٢٤٣٣) حدیث شریف: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ

ترجمہ: بہت کم تھا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ اُٹھتے کسی محفل پاک سے یہاں تک کہ دعائیں دیتے

بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ

ان کلمات طیبات سے اپنے صحابہ کرام کو "یا اللہ تعالیٰ! عطا فرما ہم کو اپنے خوف سے وہ جس سے آڑ ہوجائے ہمارے درمیان اور تیری نافرمانیوں کے درمیان

फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि जो उतारी गयीं मुझ पर आयात जो उन पर क़ायम रहे तो दाखिल होगा जन्नत में, फिर तिलावत फ़रमाई "कद अफ़लाहल मोमिनून" से दस आयाते करीमा ख़त्म तक।

2436 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्मान इब्ने हनीफ़ से मरवी बेशक एक शख़्स नाबीना आये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमत में तो कहा कि आप दुआ फ़रमाइये अल्लाह तआला से यह कि आराम दे मुझको तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अगर तुम चाहो तो मैं दुआ फ़रमा दूँ और अगर तुम चाहो तो सब्र कर लो कि सब्र करना बेहतर है तुम्हारे लिये, नाबीना शख़्स ने अर्ज़ किया कि आप तो अल्लाह तआला से दुआ फ़रमा दें फ़रमाया हज़रते उस्मान ने कि फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि वुज़ू करें तो अच्छी तरह वुज़ू करें और मांगो यह दुआ "या अल्लाह तआला! बेशक मैं सुवाल करता हूँ तुझसे और मुतवज्जे होता हूँ तेरी तरफ़ तेरे प्यारे नबी आला हज़रते मौहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के वसीले से जो नबी ए रहमत हैं, या मोहम्मद! बेशक मैं मुतवज्जे होता हूँ आप के वसीले से अपने पालनहार की तरफ़ अपनी हाजत के बारे में, पूरी फ़रमा दें आप मेरी हाजत को, या अल्लाह तआला! शफ़ाअत कुबूल फ़रमा प्यारे नबी की मेरे बारे में।

2437 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि है हज़रते दाऊद अलैहिस्सलाम की दुआ में से कि पढ़ते थे "या अल्लाह तआला! बेशक मैं सुवाल करता हूँ तुझसे तेरी महब्बत

معافی سے مراد گناہوں کی معافی ہے اور عافیت سے مراد سلامتی دین کی فتنوں سے اور بدن میں بری بیماریوں سے اور سخت رنج وغم سے۔ اور خلق سے تمہارا امن میں رہنا اور مخلوق کا تم سے امن میں رہنا۔ گناہوں سے معافی اور بیماریوں سے حفاظت صحت وسلامتی امن وشانتی۔ زندگی و موت، قبر وحشر کی آفتوں سے چھٹکارا مانگو۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان نام ہی عافیت کا ہے اور ایمان عافیت دارین ہی کیلئے اختیار کیا جاتا ہے۔ ایمان کے معنی ہی ہیں خود کو آفتوں سے امن وعافیت میں دینا۔

(٢٤٣١) کون سی دعاء زیادہ فائدے مند ہے یا لوگوں کیلئے تمام دعاؤں میں کون سی دعاء بہتر وافضل ہے۔ تمام صحابہ کا یہ عقیدہ تھا کہ پیارے نبی ﷺ ہم پر خود ہم سے زیادہ مہربان وشفیق ہیں ہم غلطی سے نقصان دہ دعائیں بھی مانگ سکتے ہیں مگر پیارے نبی ﷺ کی تعلیم فرمائی ہوئی دعاء میں اس قسم کا کوئی احتمال بھی نہیں ہوسکتا۔ دعاء ماثورہ جو بزرگوں سے منقول ہو وہ غیر ماثورہ دعاء کے پڑھنے سے افضل ہے۔ اس دعاء کی جامعیت یہ ہے کہ دین وبدن میں حاسدین ومعاندین کے شر سے امن وسکون رہے کوئی جن وانس ہمیں بے چین نہ کر سکے۔ بار بار سوال کرنے میں بات مضمر تھی کہ انہوں نے سمجھا ہوگا کہ لمبی لمبی دعائیں مانگنا چاہئیں۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں مختصر دعاء تعلیم فرمائی تو وہ اس مختصر دعاء کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے۔ پیارے نبی ﷺ کا مقصد گرامی ومنشاء مبارک یہ تھا کہ میرے غلام دینی ودنیاوی بہت سے کام کاج میں گھرے رہتے ہیں انہیں مختصر وجامع دعاء تعلیم فرمادوں تاکہ انکے کام کاج بھی متاثر نہ ہوں اور دعاء کا کام بھی چلتا ہے۔ اس دعاء میں ہر قسم کی امن وعافیت داخل وشامل ہے۔ حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت اس طرح ہے کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے دعاء سکھا دیجئے۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو کچھ روز بعد پھر حاضر آیا اور میں نے وہی عرض کیا تو فرمایا پیارے رسول ﷺ نے کہ چچا جان عافیت کی دعاء زیادہ مانگا کرو کیونکہ یہ دعاء حصول مقاصد اور دفع بلیات کے لئے کافی ہے (طبرانی شریف)

(٢٤٣٢) یا اللہ تعالیٰ تو اور تیرے پیارے بندے مجھ سے محبت کریں یا میں تجھ سے اور تیرے پیارے بندوں سے محبت کروں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر عنقریب لائیگا اللہ ایسے لوگ کہ محبت فرمائے گا اللہ ان سے اور وہ محبت کرینگے اس سے نرمی کرتے ہوئے ایمان والوں پر سختی کرتے ہوئے بے ایمانوں پر وہ جہاد کرینگے اللہ کی راہ میں اور نہ خوف کرینگے وہ ملامت کا ملامت کرنے والے کی۔ یہ اللہ کا کرم ہے دیتا ہے اسکو جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ٢٨) یا اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں، ان اعمال، ان چیزوں کی محبت مرحمت فرما جو آخرت میں سودمند ہوں۔ حضرات انبیاء کرام، ورسولان عظام، اولیاء کرام، قرآن کریم، کعبہ معظمہ، گنبد خضریٰ شریف نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وغیرہ کی محبتیں اس محبت میں شامل ہیں۔ بعض کی محبت مفید ہے بعض کی محبت مضر ہے اور بعض کی محبت بے فائدہ ہے۔ بعض کی محبت دنیا میں مفید ہے اور بعض کی محبت آخرت میں مفید ہے اللہ تعالیٰ سے یہی آخری محبت کا سوال کرے۔ یا اللہ تعالیٰ جو منہ مانگی مراد تو مجھے عطا فرمائے تو اسے اپنی رضاء وخوشنودی کیلئے خرچ کی توفیق رفیق بھی عطا فرما۔ جسم وجان، مال اولاد سب کو تیری راہ میں نثار وقربان اور خرچ کردوں اور میں غنی ہوجاؤں اور شاکر بھی بن جاؤں اور اگر میری یہ خواہش پوری نہ ہو اور تو مجھے میری منہ مانگی نہ عطا فرمائے تو مجھے اپنی عطا فرمودہ دوسری نعمتوں اور عبادتوں میں اتنا مشغول ومصروف فرمادے کہ مجھے اب مزید اس نعمت کی ضرورت ہی نہ رہے تاکہ میں مسکین صابر ہوجاؤں اور میرا دل اس مانگی ہوئی مراد میں مشغول ومحو نہ ہو اور میری عبادات وریاضات میں خلل ونقصان نہ آنے پائے۔ رضا بالقضاء اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

(٢٤٣٣) پیارے نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کیلئے دعائیں مانگتے تھے اتنی شفقت تھی پیارے نبی ﷺ کی اپنے صحابہ کرام پر مگر آج کتنے بدبخت زمین پر بوجھ بنے ہوئے ہیں جو حضرات صحابہ کرام کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنا دھرم سمجھتے ہیں، یہ گستاخیاں انہیں جہنم میں دھر دیں گی یہ فرسودہ خیالی انکی دھری کی دھری رہ جائے گی۔ جہنم کا ابدی دھرنا نصیب ہوگا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت ہی محبت رسول کی علامت ہے وہ گئی تو یہ بھی گئی کیونکہ

وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا

اور حصہ عطا فرما ہم کو اپنی فرمانبرداری سے وہ جس سے پہونچیں ہم تیری جنت میں اور حصہ عطا فرما تو ہم کو ایمان سے وہ کہ جس سے آسان فرمادے ہم پر

مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ

دنیا کی مصیبتیں اور فائدہ دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوت سے جبتک تو زندہ رکھے ہم کو اور بنادے اس حصہ منفعت کو

الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَىٰ مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَىٰ مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا

وارث ہمارا اور ڈالدے ہمارے غضب کو اس پر جس نے ظلم ڈھایا ہم پر اور فتح دے ہم کو ان پر جو دشمنی کریں ہم سے اور نہ ڈال ہم کو مصیبت میں

فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا.(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہمارے دین میں اور نہ بنا تو دنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور نہ بنا تو ہمارے علم کا منتہیٰ اور نہ مسلط فرما تو اسکو ہم پر جو نہ رحم کرے ہم پر"۔

(۲۴۳۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! نفع دے تو مجھ کو اس علم سے جو سکھایا ہے تو نے مجھ کو اور سکھا تو مجھ کو

مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ.(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وہ چیزیں جو فائدہ دیں مجھ کو اور زیادہ فرمادے میرے علم کو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہر حال میں اور میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی آگ والوں کے حال سے"۔

(۲۴۳۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پر جب اُترتی وحی تو سنی جاتی پیارے نبی کے چہرۂ انور کے پاس آواز شہد کی مکھی کی آواز کی مانند

فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ

تو اُتری وحی پیارے نبی پر ایک دن تو ٹھہرے رہے ہم کچھ دیر تو حالت جاتی رہی تو متوجہ ہوئے پیارے نبی قبلے کو اور اُٹھائے پیارے نبی نے

يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا

اپنے دونوں ہاتھ اور پڑھا "یا اللہ تعالیٰ! بڑھادے ہم کو اور نہ گھٹا تو ہمکو اور عزت عطا فرما ہم کو اور ذلیل نہ فرما اور خوب عطا فرما اور محروم نہ فرما ہم کو

का और उसकी महब्बत का जो महब्बत करे तुझसे और उस अमल का जो पहुंचा दे मुझको तेरी मुहब्बत तक, या अल्लाह तआला! बना दे अपनी महब्बत को ज़्यादा महबूब मुझे मेरी जान से और मेरे माल से और मेरे एहलो अयाल से और ठंडे पानी से" रावी ने फ़रमाया जब प्यारे रसूल ज़िक्र फ़रमाते हज़रते दाऊद का और हदीस बयान फ़रमाते उनसे तो फ़रमाते कि हज़रते दाऊद बड़े आबिद थे अपने जमाने के इंसानों में।

2438 हदीस शरीफ़:— हज़रते अता इब्ने साइब से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से, फ़रमाया उन्होंने कि पढ़ाई हमको हज़रते अम्मार इब्ने यासिर ने नमाज़ तो इख़्तेसार फ़रमाया उसमें तो कहा उनसे बअज़ लोगों ने कि बहुत हल्का किया आपने और मुख़्तसर किया आपने नमाज़ को? तो फ़रमाया हज़रते अम्मार इब्ने यासिर ने कि मुझको इसका कोई नुकसान नहीं है, मांग ली है मैंने इसमें वो दुआऐं कि सुना है मैंने जिनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फिर जब खड़े हुये हज़रते अम्मार तो पीछे चला हज़रते अम्मार के एक शख़्स लोगों में से और वो मेरे वालिदे माजिद थे हाँ उन्होंने अपनी ज़ात को किफ़ायत के तौर पर बयान किया है तो दरयाफ़्त किया हज़रते साइब ने हज़रते अम्मार से दुआ के बारे में फिर वापस तशरीफ़ लाये हज़रते साइब तो ख़बर दी उस दुआ की लोगों को "या अल्लाह तआला! अपने इल्म ग़ैब के वसीले से और तेरी उस क़ुदरत के वसीले से जो मख़लूक़ पर है मुझे

مصطفےٰ پر ہر اک صحابی نے
جس پہ جو کچھ تھا اس نے وارا ہے (پاولی)

آپ کی یہ دعاء ہم جیسے گنہگار عصیاں شعار امتیوں کیلئے تھی اور اس میں ہماری تعلیم بھی مقصود تھی کہ اس طرح دعاء مانگی جائے جن دعاؤں میں پیارے نبی ﷺ نے گناہوں کی مغفرت یا گناہوں کا اقرار فرمایا ہے ان تمام دعاؤں میں تعلیم امت مقصود ہے۔ کوئی نادان وبد بخت اسے پیارے نبی ﷺ کے گنہگار ہونے کی دلیل اور گنہگار کہنے کیلئے حیلہ وبہانہ نہ بنائے کیونکہ پیارے نبی ﷺ معصوم ہیں گناہ کرنا تو دور کی بات ارادۂ گناہ سے بھی محفوظ ومامون ہیں۔ ایسی عبادت وبندگی کی توفیق بڑی نعمت ہے جو قبولیت کا شرف پائے اور جنت کے قابل بنائے چونکہ ہر عبادت جنت میں پہونچنے کیلئے کافی نہیں ہے۔ مومن جنات اور فرشتوں کی عبادات انہیں جنتی نہیں بناسکتی بلکہ بعض کی عبادات اور کثرت عبادات جنت سے نکلنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں جیسے شیخ نجدی امیر دار الندوہ۔ "وارث بنا" کہ ہمارے بعد لوگ ہماری ان صفات کو اختیار کریں اور دونوں جہان کے فائدے اٹھائیں۔ یعنی ایک بندہ مومن جب دنیا سے کوچ کرے تو اسکی میراث صرف دولت وجائیداد ونہ ہو بلکہ مال کے ساتھ حال بھی ہو اور نیک اعمال اور دینی کمال بھی ہو، خوف ذوالجلال اور عشق محبوب ذوالجلال ہو۔ خوف خدا عشق مصطفیٰ بڑی نعمتیں ہیں۔ میراث اضطراری تو بعض مخصوص رشتہ داروں کو ملتی ہے مگر میراث اختیاری تو تا قیامت، تمام انسانوں کو ملتی ہیں کہ کنویں، سرائیں، پل وغیرہ۔ کچھ ایمان والوں کو جیسے مساجد مبارکہ مزارات مقدسہ، قبرستان وخانقاہیں، مدارس ومکاتب جامعات ودار العلوم کہ ان سے ایمان والے اس میراث کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حضرات علماء کرام کے علوم۔ حضرات صوفیاء کرام کی روحانیت اور پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کے کمالات سے دنیا تا قیامت فائدہ اٹھائے گی۔ اہل سخاء کی کمائی میں محتاجوں کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

(۲۴۳۴) علوم چار قسم ہیں۔ (۱) نقصان دہ (۲) بیکار (۳) صرف اپنے لئے نافع (۴) دوسروں کیلئے بھی نافع۔ اس حدیث شریف میں یہی چوتھی قسم کی طلب ہے۔ بعض علوم دوسرے کیلئے مفید ہیں مگر خود کیلئے مضر وبیکار ہیں جیسے بدعمل یا بے عمل عالم کا علم۔ بے علم عالم ایسا ہے جیسے اندھیری رات میں اندھے کے ہاتھ میں چراغ۔ جب بھی چھینک آئے تو الحمد لله على كل حال کہہ کر زبان تمام دانتوں پر پھیرے۔ انشاء المولیٰ القدیر اسکے دانت خراب نہ ہوں گے۔ دانتوں کی حفاظت کیلئے ہر وضو میں مسواک کرنا بھی بہترین عمل ہے۔ اہل نار کے حال سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کفر وفسق سے بچوں اور آخرت میں عذاب وعقاب سے بچوں۔ دنیا وعقبیٰ میں یہی دوزخیوں کے حالات ہیں۔

اللہ بچائے ہم سب کو صدقے میں رسول اکرم کے
ایندھن ہوں جہاں انسان وحجر اس نار کا عالم کیا ہوگا

(۲۴۳۵) یہ آواز حضرت جبریل امین علیہ السلام کی ہوتی تھی۔ جسے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سنتے تو تھے مگر سمجھتے نہ تھے۔ انہیں ایسا لگتا تھا کہ جیسے مکھیوں کے بھنبھنانے کی آواز ہو۔ شہد کی مکھیاں پیارے نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھتی ہیں۔ حضرت جبریل امین کی یہ آواز بھی حضرات صحابہ کرام کو ایسی ہی لگتی تھی۔ نزول وحی کے وقت پیارے نبی کو سخت گرانی محسوس ہوتی تھی کہ پیارے نبی ﷺ کو سخت سردی میں بھی پسینہ آجاتا تھا اور جسم مبارک وزنی ہوجاتا تھا اگر پیارے نبی ﷺ کی ران شریف کسی پر رکھی ہوتی تو وہ بھی اس وقت زیادہ وزنی محسوس کرتا۔ ختم نزول وحی کے کچھ دیر بعد تک پیارے نبی ﷺ کی یہی حالت طیبہ رہتی پھر جب یہ حالت رفع ہوجاتی تب پیارے نبی ﷺ حضرات صحابہ کرام کو بتاتے یہ آج کی وحی میں یہ آیت کریمہ یا یہ حکم آیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ بعد حصول وحی روبقبلہ ہوگئے اور دونوں دستہائے مبارکہ کو آسمان کی طرف اٹھا دیا جس طرح نماز کا قبلہ کعبہ شریف ہے ایسے ہی دعاء کا قبلہ آسمان ہے۔ دعاء میں ہاتھوں کا قبلہ رُو ہونا اور دونوں ہاتھوں کا بلند ہونا سنت ہے اور یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دونوں جہان کی دولتیں اور نعمتیں عطا فرما۔ بعد فراغت دعاء وہ دس آیات کریمہ پڑھ کر سنائیں جو ابھی نازل ہوئی تھیں۔ ترجمہ۔ یقیناً کامیاب ہوگئے ایمان والے۔ (۱) جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ (۲) اور جو بے ہودہ باتوں سے نفرت کرنیوالے ہیں (۳) اور جو زکوٰۃ ادا کرنیوالے

وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَّنْ اَقَامَهُنَّ

اور ہم کو ترجیح دے اور نہ دے ترجیح ہم پر اور راضی فرما تو ہم کو اور راضی ہو جا تو ہم سے"۔ پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ جو اُتاری گئیں مجھ پر جو ان پر قائم رہے

دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تو داخل ہو گا جنت میں، پھر تلاوت فرمائی قد افلح المومنون سے دس آیات کریمہ ختم تک۔

(۲۴۳۶) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيْفٍ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ

ترجمہ: حضرت عثمان ابن حنیف سے مروی بیشک ایک شخص نابینا آئے پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں تو کہا کہ آپ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ سے

اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ

یہ کہ آرام دے مجھ کو تو فرمایا پیارے نبی نے کہ اگر تم چاہو تو میں دعا فرما دوں اور اگر تم چاہو تو صبر کر لو کہ صبر کرنا بہتر ہے تمہارے لئے، نابینا شخص نے عرض کیا

فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَا بِهٰذَا الدُّعَآءِ

کہ آپ تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں، فرمایا حضرت عثمان نے کہ پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے یہ کہ وضو کریں تو اچھی طرح وضو کریں اور مانگو یہ دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ

"یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف تیرے پیارے نبی اُمّی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے جو نبی رحمت ہیں

يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ

یا محمد! بیشک میں متوجہ ہوتا ہوں آپکے وسیلے سے اپنے پالنہار کی طرف اپنی حاجت کے بارےمیں، پوری فرمادیں آپ میری حاجت کو،

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یا اللہ تعالیٰ! شفاعت قبول فرما پیارے نبی کی میرے بارےمیں۔

(۲۴۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا میں سے، کہ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ!

जिंदा रख उस वक़्त तक जब तक कि जिंदगी को बेहतर बनाये तू मेरे लिये और वफ़ात दे दे तू मुझको जब तू जाने मौत को बेहतर मेरे लिये, या अल्लाह तआला! मांगता हूँ मैं तुझसे तेरा खौफ़ बातिन व ज़ाहिर में और सुवाल करता हूँ मैं तुझसे कलमा ए हक़ का खुशी और नखुशी की हालत में और सुवाल करता हूँ मैं मियानारवि का गरीबी में और अमीरी में और सुवाल करता हूँ मैं तुझसे उन नेमतों को जो न मिटें और सुवाल करता हूँ मैं तुझसे आंख की उस ठंडक का जो कभी ख़त्म न हो और मैं सुवाल करता हूँ तुझसे रज़ा का क़ज़ा के बाद और मैं सुवाल करता हूँ तुझसे ठंडी जिंदगी का मौत के बाद और मैं सुवाल करता हूँ तुझसे देखने की लज़्ज़त का तेरी ज़ात को और शौक़ का तेरी मुलाकात के बिना नुकसान के नुकसान देने वालों के और गुमराह करने वाले फितने के, या अल्लाह तआला! संवार दे हमको ईमान की ज़ीनत से और बना दे हमको रहनुमा हियादत याफ़्ता लोगों का।

2439 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे नमाज़े फजर के बाद "या अल्लाह तआला! मैं मांगता हूँ तुझसे नफ़ा देने वाला इल्म और अमले मक़बूल और पाक रिज़्क़"।

2440 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया एक दुआ कि मैंने याद किया था उसको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से नहीं छोड़ता हूँ मैं उसको "या अल्लाह तआला! बना दे तू मुझको

ہیں (۴) اور جو شرمگاہوں کی اپنی حفاظت کرنیوالے ہیں (۵) مگر بیویوں پر اپنی یا ان پر کہ مالک ہیں ہاتھ انکے تو بیشک وہ نہ ملامت کئے جائیں گے (۶) پھر جو تلاش کرے علاوہ ان دو کے تو وہی حد سے گزرنے والے ہیں (۷) اور جو امانتوں کا اپنی اور وعدے کا اپنے پاس رکھنے والے ہیں (۸) اور جو نمازوں کی اپنی نگرانی کرنیوالے ہیں (۹) یہی ہیں جو میراث پانے والے ہیں (۱۰) (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۱۶)۔ ان آیات کریمہ کی تفسیر آپ تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کے صفحہ ۸۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اس دعاء میں پیارے نبی ﷺ نے کیا کیا مانگا ہے اس کیلئے تو دفتر درکار ہیں مگر ظاہری الفاظ کو سامنے رکھ کر یہ چند نعمتیں ضرور سامنے آتی ہیں۔ (۱) ہماری تعداد بڑھا، امت مسلمہ کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے (۲) اپنی نعمتیں بڑھا۔ تیل سونا، چاندی سے امت محمدیہ ہی مالا مال ہے۔ (۳) ہماری تعداد نہ گھٹا۔ امت محمدیہ کی تعداد گھٹنا مشکل ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ کی دعاء ہے (۴) انعامات کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے تمام غوث قطب ابدال صرف اور صرف امت مسلمہ میں ہی ہیں (۵) ہمیں سب پر غلبہ اور ترجیح دے۔ آج بھی پوری دنیا ہماری محتاج ہے تیل ہمارے پاس ہے (۶) ہم پر کسی کو غلبہ و ترجیح نہ دے۔ کسی کے غلبہ ہونے کا سوال ہی کیا ہے جب چابی ہمارے پاس ہے اور ہم امت محبوب ہیں۔ اگر ہم پر کسی کا اتنی غلبہ ہو تو ہماری وفاداری کا نتیجہ (۷) ہمیں دنیا میں عزت دے۔ بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ ﷺ آج پوری دنیا میں مسلمان عزت و اکرام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے جسکی زندہ مثال بزرگان دین کے آستانے ہیں کہ ساری دنیا عقیدت و احترام کی مالائیں لئے حاضر ہے (۸) ہمیں آخرت میں عزت دے۔ اور میدان قیامت میں تو پیارے نبی ﷺ کی اور آپکے نام لیواؤں کی چل رہی ہوگی۔

اس نے میدان حشر مارا ہے
عشق میں تیرے جو سدھارا ہے (یارسول)

(۹) ہمیں دنیا میں رسوا نہ فرما۔ دنیا میں بھی عزت مسلمانوں کیلئے ہے اور مسلمان رذیل و ذلیل نہیں ہو سکتا (۱۰) ہمیں آخرت میں ذلیل نہ فرما۔ اور نہ آخرت میں مومن ذلیل ہو سکتا ہے۔

(۱۱) ہمیں راضی رکھ۔

پیار ہم سے جو کر رہا ہے خدا
درحقیقت یہ پیار تم سے ہے (یانبی)

(۱۲) ہم سے تو راضی رہ۔ یہ ہر مومن کے دل کی حسین تمنا اور زریں آرزو ہے کیونکہ رب راضی تو سب راضی، آج بھی بزرگان دین کے آستانے انکی کھلی شہادت دے رہے ہیں کہ اپنے ہوں کہ بیگانے، مسلم ہوں کہ غیر مسلم سب ہی انکے عقیدت مند شیدائی ہیں۔

(۲۴۳۶) حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اپنی تمام مشکلات دینوی و اخروی پیش کرتے تھے اور پیارے نبی ﷺ بشان حلال مشکلات تمام مشکلات کو حل فرماتے تھے۔

رب کا کرم ہے سب کیلئے میرے مصطفیٰ
حلال مشکلات ہیں جو چاہو مانگ لو (یاحبیب)

حضرات صحابہ کرام اکثر براہ راست اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی نہ کرتے تھے بلکہ پیارے نبی ﷺ سے اپنے لئے دعاء کراتے تھے تاکہ قبولیت دعاء کیساتھ زبان مصطفیٰ ﷺ کی برکتیں بھی نصیب ہوں۔ حضرات صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ دربار الٰہی کیلئے وسیلہ ضروری ہے بارگاہ الٰہی سے بنا وسیلہ کچھ ملنے والا نہیں ہے بلکہ کسی کو بھی آج تک اللہ تعالیٰ نے بنا وسیلہ کچھ نہ دیا۔ بس ایک پیارے نبی ﷺ کا وجود نوری بے وسیلہ ہے پیارے نبی ﷺ کے وسیلے سے سب کچھ ملتا ہے۔

اتجاب انکے وسیلے سے خدا دیگا ضرور
ہاتھ دربار الٰہی میں اٹھائے رکھنا (یانبی)

پیارے نبی ﷺ نے ان نابینا صحابی سے مشورے کے طور پر فرمایا حکم نہ فرمایا۔ فرمایا کہ اگر چاہو تو صبر کر لو۔ حدیث شریف میں صبر کرنے کا اجر و ثواب عظیم و کبیر ہے۔ حدیث شریف:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں امتحان لیتا ہوں اپنے بندے کا انکی دونوں آنکھیں لیکر اور بندہ صبر کرتا ہے تو میں اس صبر کے عوض جنت عطا فرماتا ہوں اور ظاہر ہے کہ آنکھوں سے جنت بہتر ہے اور اگر چاہو تو میں دعاء فرما دوں۔ ان صحابی کی سوچ بڑی اونچی تھی کہ "صحابیت" کی برکت سے تو جنت تو مل ہی چکی ہے اب صبر کرنے سے بھی جنت ہی ملے گی۔ اب اگر میری یہ ضرورت و حاجت پوری ہو جائے

اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ

بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری محبت کا اور اسکی محبت کا جو محبت کرے تجھ سے اور اس عمل کا جو پہنچا دے مجھ کو تیری محبت تک، یا اللہ تعالیٰ! بنادے

حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی محبت کو زیادہ محبوب مجھے میری جان سے اور میرے مال سے اور میرے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے، راوی نے فرمایا جب پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ. (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ذکر فرماتے حضرت داؤد کا اور حدیث بیان فرماتے ان سے تو فرماتے کہ حضرت داؤد بڑے عابد تھے اپنے زمانے کے انسانوں میں۔

(۲۴۳۸) حدیث شریف: عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ

ترجمہ: حضرت عطاء ابن سائب سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے فرمایا انہوں نے کہ پڑھائی ہم کو حضرت عمار ابن یاسر نے

صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ

نماز تو اختصار فرمایا اس میں تو کہا ان سے بعض لوگوں نے کہ بہت ہلکا کیا آپ نے اور مختصر کیا آپ نے نماز کو تو فرمایا حضرت عمار ابن یاسر نے

اَمَا عَلَیَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا

کہ مجھے اسکا کوئی نقصان نہیں ہے، مانگ لی ہیں میں نے اس میں وہ دعائیں کہ سنا ہے میں نے جن کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جب

قَامَ تَبِعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَھُوَ اَبِیْ غَیْرَ اَنَّہٗ كَفٰی عَنْ نَّفْسِہٖ

کھڑے ہوئے حضرت عمار تو پیچھے چلا حضرت عمار کے ایک شخص لوگوں میں سے اور وہ میرے والد ماجد تھے، ہاں انہوں نے اپنی ذات کو کنایت کے طور پر بیان کیا ہے

فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ

تو دریافت کیا حضرت سائب نے حضرت عمار سے دعا کے بارے میں، پھر واپس تشریف لائے حضرت سائب تو خبر دی اس دعا کی لوگوں کو "یا اللہ تعالیٰ!

بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ

اپنے علم غیب کے وسیلے سے اور تیری اُس قدرت کے وسیلے جو مخلوق پر ہے مجھے زندہ رکھ اس وقت تک جب تک کہ زندگی کو بہتر بنائے تو میرے لئے

अपना बड़ा शुक्रगुज़ार और अपना कसरत से ज़िक्र करने वाला और पैरवी करुँ मैं तेरी नसीहत की और याद रखूँ मैं तेरे ताकीदी हुक्म को"।

2441 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे "या अल्लाह तआला बेशक मैं सुवाल करता हूँ तुझसे तंदरुसती का और पाकदामनी का और अमानत का और अच्छे अखलाक का और तक़दीर पर राज़ी रहने का"।

2442 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे माबद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि पढ़ते हैं "या अल्लाह तअला! पाक रख तू मेरे दिल को निफ़ाक़ से और मेरे अमल को नुमाइश से और मेरी ज़ुबान को झुठ से और मेरी आंख को बदनियती से इसलिये कि तू जानता है ख़यानत करने वाली आंख को और उसको जिसे छुपाते हैं सीने में"।

2443 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अयादत फ़रमाई एक शख़्स की मुसलमानों में से, बहुत हल्के फुल्के हो गये थे कि हो गये थे चूज़े की तरह तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूल ने क्या तुम दुआ मांगते थे अल्लाह तआला से किसी खास चीज़ की या सुवाल करते थे तुम अल्लाह तआला से किसी खास चीज़ का? तो उन्होंने अर्ज़ किया हाँ मैं कहता था या अल्लाह तआला! तू सज़ा

کہ مجھے ظاہری بینائی بھی نصیب ہوجائے تو زہے نصیب تاکہ ماتھے کی آنکھوں سے بھی جمال رخ مصطفیٰ کا نظارا کروں۔

جب دل کی نظر سے دیکھ ہی کے ہے قلب فدائی اور شیدا
گر سر کی نگاہوں سے دیکھا، دیدار کا عالم کیا ہوگا

صحابی رسول کا یہ ناز غلامانہ تھا کہ عقبیٰ تو دربار نبوی سے مل ہی گئی دنیا بھی لے لی جائے۔

میرے دل ونظر کے مسیحا تمہیں تو ہو
دنیا تمہیں ہو اور مرا عقبیٰ تمہیں تو ہو (یادلی)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ "یا" کیساتھ پکارنا اور مشکل میں پکارنا سنت صحابہ کرام ہے۔ اسکو شرک بتانا نری جہالت اور ابوجہلی ہے۔ عہد اول سے لیکر آج تک تمام ایمان والے صاحبان دل پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ "یا" کیساتھ پکارتے چلے آرہے ہیں اور صبح قیامت تک یہ سنت رائج وقائم رہے گی کیونکہ تمام امت پکارتی رہے گی اور التحیات میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جاتا رہے گا۔ قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جاتا رہے گا۔ بزرگان دین کے کلام پڑھے جاتے رہیں گے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جاتا رہے گا۔ ابتدائے اسلام میں حضرات صحابہ کرام پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد کہہ کر پکارتے تھے مگر جب قرآن کریم میں ممانعت وارد ہوگئی تو پھر یا محمد کہہ کر پکارنا بند ہوگیا اور یارسول اللہ یا نبی اللہ وغیرہا کہہ کر پکارا جانے لگا کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لیکر بھی نہ پکارا جائے اور عامیانہ انداز کے الفاظ سے بھی نہ پکارا جائے یا ابن عبد اللہ وغیرہ۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپس میں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۶۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمالیں:۔ معنی یہ ہیں کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا یا انکا نام نامی لینا ایسا نہ بناؤ جیسا کہ بعض لوگ بعض کو نام لیکر پکارتے ہیں جیسے یا محمد اور ابن عبد اللہ وغیرہ لیکن پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے عظمت والے القاب سے پکارو جیسے یا نبی اللہ یا رسول اللہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول (تفسیر روح البیان شریف) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ندا کرے تو آداب وتکریم، توقیر وتعظیم کیساتھ آپکے معظم القاب سے نرم آواز سے متواضعانہ منکسرانہ لہجے میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لیکر عام لوگوں کی طرح یا محمد کہہ کر نہ خطاب کیا جائے بلکہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابا، بھیا، چچا، بشر وغیرہ کہہ کر نہ پکارو۔

آپکا ذکر جس میں نہ ہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں
پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں

"حسن وضو" یہ ہے کہ وضو کے تمام آداب ومستحبات پورے کرے خصوصاً مسواک کا اہتمام کرے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعاء کی جائے (مرقاۃ شریف)۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نابینا صحابی کو خود دعا دی بلکہ الفاظ دعاء اور اپنے وسیلے کی تعلیم دی تاکہ قیامت تک مسلمان پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعائیں مانگتے رہیں اور مستفید ومستفیض ہوتے ہیں۔ اگر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی دعا دے دیتے تو قیامت تک کے مسلمان اس دعاء کا فیض کیسے پاتے۔ الفاظ دعاء کے تیور بھی خوب سے خوب تر ہیں کہ یا اللہ تعالیٰ میں تیرے دربار رحمت میں براہ راست بنا وسیلہ حاضر نہیں ہوا ہوں انکا وسیلہ لیکر حاضر ہوا ہوں جو رحمۃ للعالمین ہیں۔ ان کی امت مرحومہ ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ اب تو رحمت کا ساون وبھادو برسنا یقینی ہے۔ پوری فرمادیں آپ میری حاجت کو یہ معنی صدفی صد درست ہیں چونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے حاجت روا ہیں۔ اور ان معنی کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جب نازل ہوا ان پر عذاب تو کہنے لگے اے موسیٰ آپ دعاء فرمایئے ہمارے لئے اپنے مالک سے اسکے ذریعہ جو عہد فرمایا ہے آپ سے۔ اگر دور فرمادیں آپ ہم سے عذاب کو تو ضرور ضرور ہم ایمان لائیں گے آپ پر اور ضرور بھیج دیں گے ہم آپکے ساتھ اولاد یعقوب کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۸) اس آیت کریمہ میں عذاب دور کرنے کی نسبت حضرت موسیٰ سے کی گئی ہے۔ تو جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل سے عذاب دور فرماسکتے ہیں تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری امت کی حاجت روائی مشکل کشائی کیوں نہیں فرماسکتے؟۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب وبرگزیدہ بندے اللہ تعالیٰ کے حکم وعطاء سے دافع بلا، صاحب جود وعطاء ہیں اور انہیں صبح قیامت تک ہی نہیں بلکہ میدان

وَتَوَفَّنِیْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَ اَسْئَلُكَ

اور وفات دیدے تو مجھ کو جب تو جانے موت کو بہتر میرے لئے، یا اللہ تعالیٰ! اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا خوف باطن وظاہر میں اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے

كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَآءِ وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ

کلمہ حق کا خوشی اور ناخوشی کی حالت میں اور سوال کرتا ہوں میں میانہ روی کا غریبی میں اور امیری میں اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے ان نعمتوں کا جو نہ ختم

وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْاَلُكَ

اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے آنکھ کی اس ٹھنڈک کا جو کبھی ختم نہ ہو اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے رضا کا قضا کے بعد اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے

بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ

ٹھنڈی زندگی کا موت کے بعد اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے دیکھنے کی لذت کا تیری ذات کو اور شوق کا تیری ملاقات کے، بنا نقصان کے

مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

نقصان دینے والوں کے اور گمراہ کرنے والے فتنے کے، یا اللہ تعالیٰ! سنوار دے ہم کو ایمان کی زینت سے اور بنا دے ہم کو رہنما ہدایت یافتہ لوگوں کا۔

(۲۴۳۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز فجر کے بعد "یا اللہ تعالیٰ!

اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

میں مانگتا ہوں تجھ سے نفع دینے والا علم اور عمل مقبول اور پاک رزق۔

(۲۴۴۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَآءٌ حَفِظْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهٗ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا ایک دعا کہ میں نے یاد کیا تھا اسکو پیارے نبی ﷺ سے کہ نہیں چھوڑتا ہوں میں اسکو

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

"یا اللہ تعالیٰ! بنا دے تو مجھ کو اپنا بڑا شکر گزار اور اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا اور پیروی کروں میں تیری نصیحت کی اور یاد رکھوں میں تیرے تاکیدی حکم کو۔

देने वाला हो मुझको आखेरत में तो जल्दी ही दे दे उसको मुझे दुनिया में, तब फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने "सुब्हानल्लाह" तुम इसकी ताकत व कुव्वत नहीं रखते हो तुम यह क्यों नहीं कहते "या अल्लाह तआला! अता फ़रमा तू हमको दुनिया में भलाई और आखेरत में भलाई और तू बचा हमको आग की सज़ा से" फ़रमाया रावी ने तो दुआ की उन्होंने अल्लाह तआला से यही तो शिफा अता फ़रमाई उनको अल्लाह तआला ने।

2444 हदीस शरीफ़:— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लायक नहीं है ईमान वालों के लिये यह कि ज़लील करे अपने आप को, हज़रात सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया और कैसे ज़लील करेगा अपने आप को? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पड़े उन बलाओं में जिनकी ताकत न रखता हो।

2445 हदीस शरीफ़:— अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तालीम दी मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया कि कहा करो "या अल्लाह तआला! बना दे मेरा बातिन अच्छा मेरे ज़ाहिर से और बना दे मेरे ज़ाहिर को पाकिज़ा, या अल्लाह तआला! बेशक मैं सुवाल करता हूँ तुझसे पाकिज़ा वो जो तू अता फ़रमाता है लोगों को घर बार से और दौलत से और औलाद से जो न गुमराह हो और न गुमराह करने वाली हो।

قیامت میں پکارنا جائز ہے کیونکہ اس دعاء میں پیارے نبی ﷺ کو پکارا بھی گیا ہے اور پیارے نبی ﷺ کا وسیلہ بھی لیا گیا ہے۔

عقیدہ اسکو کہتے ہیں حضور داور محشر
مدد کے واسطے تمکو پکارا یارسول اللہ (یانبی)

اس دعا میں تین خطاب ہیں اول آخر اللہ تعالیٰ سے اور درمیان میں پیارے نبی ﷺ سے جیسے کلمہ طیبہ میں اول اخر اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور درمیان میں پیارے نبی ﷺ کا نام ہے جیسے انگوٹھی کے وسط میں نگینہ۔

(۲۴۳۷) حضرات انبیا عظام و اولیاء کرام سے محبت در حقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے محبت ہے اللہ تعالیٰ جس سے محبت فرماتا ہے تو اسکے برگزیدہ و محبوب، بندے بھی اس بندے سے محبت فرماتے ہیں اور اعمال صالحہ کی برکت سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندے کا محبوب بن جاتا ہے۔ حضرات اولیاء کرام و اعمال صالحہ میں عشق و محبت پیدا کرنے کی طاقت و تاثیر ہوتی ہے اور بندے کا عشق الٰہی میں یہ حال ہو جائے۔

نہ دنیا ہے نہ اسکا رنگ و بو ہے
ہمارے واسطے جو کچھ ہے تو ہے (یاحبیب)

اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کیلئے محبوب بندوں کی محبت لازمی و ضروری ہے۔

واللہ وہ محبوب ہے قسام ازل کا
عشق شہ بطحا سے جو سرشار ہوا ہے (یانبی)

ہر نبی اپنے اپنے زمانے کے تمام انسانوں میں افضل و اعلیٰ تھے۔ جیسا کہ اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ حضرت داؤد اپنے زمانے کے تمام انسانوں میں بڑے عابد تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے اولاد یعقوب یاد کرو تم میری نعمت کو جو انعام فرمایا میں نے تم پر اور بیشک میں نے بزرگی دی تم کو تمام جہانوں پر تمہارے زمانے میں (البصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶) مگر پیارے نبی ﷺ ہر زمانے میں ہر نبی و رسول بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں افضل و اعلیٰ برتر و بالا ہیں۔

جیسے مہ و نجوم ہوں بعد طلوع شمس
ایسے ہیں سب نبی مرے سرور کے سامنے (یانبی)

کوئی نبی کتنی ہی عمر شریف پائے اور کتنی ہی عبادت و ریاضت کرے مگر وہ پیارے نبی ﷺ سے نہیں بڑھ سکتا۔ کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا ایک ایک سجدہ تمام بندوں کی تمام بندگیوں پر بھاری ہے چنانچہ روایت میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے ایک ایک سجدہ ستر ستر ہزار سال کا فرمایا ہے اور بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) سجدوں کے تو گواہ حضرت جبریل امین ہیں اور اسکے علاوہ کتنے ہیں اللہ و رسول جانیں۔

ہیں کروڑوں اسکے سجدے ہے ہر اک ہزار سالہ
دو جہاں میں ایسا سجدہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا (یانبی)

چودھویں صدی میں کچھ ایسے فرعون بھی پیدا ہو چکے ہیں کہ جن پر اپنے کھکل عمل کا بھوت سوار ہے اور عدوت آمیز کفریہ کلمات بکتے پھرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ انبیاء ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو بسا اوقات بظاہر امتی عمل میں نبی کے مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

ع
خدا لعنت کرے ان بے ایمانوں بدنصیبوں پر

آج کل تخریبی جماعت کے بھکوؤں پر بھی یہی بھوت سوار ہے۔ مسلمان! ایسے بھکوؤں کی نمائشی عبادت و دعوت، ریاضت و تبلیغ سے ہوشیار و چوکنا رہیں۔

(۲۴۳۸) یہ کوئی نفل نماز ہے۔ بعض نفلی نمازوں کی جماعت اہتمام کیساتھ بھی جائز ہے جیسے نماز کسوف اور بنا اہتمام کے تو ہر نفل نماز کی جماعت ہو سکتی ہے۔ سیدنا حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرأت بھی مختصر فرمائی اور دعائیں بھی مختصر مانگیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے ارکان نماز پورے طور سے ادا نہ فرمائے یہ تو ایک صحابی کی شان سے بعید ہے چونکہ یہ فیضان صحبت نبوی سے مالا مال ہیں۔ میں نے نماز کے رکوع، سجدے، یا قومے میں وہ دعائیں پڑھ لی ہیں کہ جن سے نماز کا اختصار میری نماز پر اثر انداز نہ ہوگا۔ بعض حضرات صحابہ کرام کی ہیبت زیادہ تھی کہ ان سے ہر کوئی مجمع عام میں سوال نہ کر پاتا تھا اسلئے صرف سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اور وہ بھی کچھ دور الگ میں جا کر۔ اللہ تعالیٰ کی صفات مبارکہ کو وسیلہ بنانا چاہیے۔ جب تک بندے کو اعمال صالحہ کی توفیق ملے اور دنیا میں فتنے نہ پھیلیں اور بندہ دوسروں پر بوجھ نہ بنے تب تو زندگی موت سے افضل ہے اور جب یہ باتیں

(۲۴۴۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے "یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تندرستی کا اور پاکدامنی کا

وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اور امانت کا اور اچھے اخلاق کا اور تقدیر پر راضی رہنے کا۔

(۲۴۴۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ام معبد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھتے

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ

"یا اللہ تعالیٰ! پاک رکھ تو میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو نمائش سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ سے بد دیانتی سے

فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اسلئے کہ تو جانتا ہے خیانت کرنے والی آنکھ کو اور اسکو جسے چھپاتے ہیں سینے میں۔

(۲۴۴۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عیادت فرمائی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے، بہت ہلکے پھلکے ہو گئے تھے، کہ ہو گئے تھے

مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْئَلُهٗ

چوزے کی طرح، تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا تم دعا مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے کسی خاص چیز کی یا سوال کرتے تھے تم اللہ تعالیٰ سے

اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا

کسی خاص چیز کا؟ تو انہوں نے عرض کیا ہاں، میں کہتا تھا یا اللہ تعالیٰ! تو جو سزا دینے والا ہو مجھ کو آخرت میں تو جلدی ہی دیدے اسکو مجھے دنیا میں

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ تم اسکی طاقت و قوت نہیں رکھتے ہو، تم یہ کیوں نہیں کہتے "یا اللہ تعالیٰ! عطا فرما تو ہم کو دنیا میں بھلائی

---

(134) हज्जे मुबारक का बाब

2446 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खुतबा दिया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया ऐ लोगो! फर्ज़ फ़रमा दिया गया है तुम पर हज तो तुम हज करो, तो अर्ज़ किया एक सहाबी ने क्या हर साल या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम? तो सुकूत फ़रमाया प्यारे रसूल ने यहाँ तक कि उन सहाबी ने इस बात को तीन मर्तबा अर्ज़ किया तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर मैं हाँ फ़रमा देता तो वाजिब हो जाता हर साल और तुम न कर सकते फिर फरमाया प्यारे रसूल ने मुझे छोड़े रहो जब तक मैं तुम्हें आजादी दूँ इसलिये कि हलाक हो गये थे जो थे तुमसे पहले अपने ज्यादा पूछने की वजह से और अपने ज़्यादा झगड़ने की वजह से अपने हजरात अम्बिया ए किराम के साथ तो जब मैं हुक्म फ़रमाऊँ तुमको किसी चीज़ का तो अमल में लाओ उसको जहाँ तक हो सके और जब मैं मना फ़रमा दूँ किसी चीज़ से तो छोड़ दो तुम उसको।

2447 हदीस शरीफ़:– सवाल किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन सा अमल बेहतर है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह तआला और उसके रसूले आला पर ईमान, अर्ज किया गया फिर कौना सा? फरमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला की राह में जिहाद, अर्ज़ किया गया

فوت ہو جائیں تو موت زندگی سے بہتر ہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ شر کی زندگی سے خیر کی موت اچھی ہے۔ دعاء کے درمیان میں بار بار اللھم اور ربنا کہنا سنت ہے یہ رحمت الٰہی کو متوجہ کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس سے دعاء کی قبولیت کی قوی امید ہے خلوت وجلوت میں خوف خدا ہونا نعمت الٰہی ہے۔ اور مرد مومن کی یہ شان ہے کہ اسکی زبان پر سچائی ہوتی ہے مخلوق راضی ہو یا ناراض۔ ہر حال میں حق گوئی مومن کا شیوہ ہے۔ جسکی بہترین مثال میدان کربلا میں سیدنا حضور شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسینی جیالوں نے قائم فرمائی۔

بھوک میں پیاس میں کلمۂ حق ہے
دینے پیغام صبر و رضا آ گئے (یابی)

میانہ روی یہ مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔ بعض مسلمان آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور فضول خرچی میں فخر محسوس کرنے لگتے ہیں انہیں اس حدیث شریف سے درس عبرت لینا چاہیے اور درمیانی چال چلنے کی روش کو اپنائیں۔ مالداری میں فضول خرچی کے دلدادہ نہ ہو اور غریبی میں ننگا بھوکا ہو کر عزت کو سر عام نیلام نہ کرے۔ امیری میں شکر اور غریبی میں صبر کو وطیرہ بنائے۔ دنیا سے جانے کے بعد کی زندگی کا سرور مانگنا بندے کے شایان شان ہے اور وہ جنت ہے اور جنت کی لازوال نعمتیں ہیں جنت کی بیویاں جنہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور نسل ایمانی چلے اور خوب چیے یا نمو زدا گی کیونکہ ازواج، نماز، اولاد، سب آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو کہتے ہیں اے مالک ہمارے عطا فرما تو ہمکو بیویوں سے ہماری اور اولاد سے ہماری ٹھنڈک آنکھوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۸۰) دنیا کی ہر چیز کو فنا ہے آخرت کی ہر چیز کو بقا ہے۔ ریا کی عبادتیں بھی دنیا ہی میں فنا ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کیلئے کھانا پینا بھی آخرت کا توشہ ہے اور لافانی ہے۔ گھڑے کا پانی ختم ہونے والا ہے اور ہینڈ پمپ کا پانی چلتا رہتا ہے چونکہ مرکز سے وابستہ ہے پیارے نبی ﷺ سے سچی پکی وابستگی ضروری ہے پیارے نبی ﷺ عزت و عظمت، دولت و ثروت، علم و حکمت جنت کے مرکز و مخزن ہیں۔

وہ کیا ہے جو نہ پاؤ گے یہاں سے
خدا پایا ہے جب اس آستاں سے (یابی)

برزخ و محشر کی زندگی آرام و سکون سے گزرے اسکا طلبگار ہوں مجھے آخرت میں اپنے دیدار سے نواز اور دنیا میں شوق دید کی دولت سے بہرہ ور فرما گویا کہ سلوک کا طالب ہوں جذب کا نہیں۔ جسم کی ظاہری زینت تو لباس اور زیور سے ہے مگر دل کی زینت ایمان سے ہے اور جسم کی حقیقی زینت اعمال صالحہ سے ہے کہ مومن کے چہرے پر اعمال صالحہ کا نور ہوتا ہے اور بے ایمان کا چہرہ روز بروز کالا ہوتا جاتا ہے اور پھٹکار برستی رہتی ہے۔ دعاء کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جسمانی اور قلبی دونوں حقیقی زینتوں سے نوازے۔ اور ہم خود بھی راہ راست پر رہیں اور دوسروں کے راہ راست پر لانے کا ذریعہ بنیں۔ ایمان والوں کے چہرے زندگی میں بھی جگمگاتے ہیں اور بعد موت بھی چمچماتے ہیں۔ اور کفار و مشرکین و منافقین کے چہروں پر پھٹکار نمایاں ہوتی ہے۔

انگریز کے خدام کے صورت پہ ہے پھٹکار
ہونے لگے اب دور سے محسوس منافق (یابی)

(۲۴۳۹) علم نافع دل کا رزق ہے، عمل صالح جسم کی باطنی روزی ہے اور حلال روزی دل اور جسم دونوں کی اصل ہے حرام روزی سے نہ دل میں نور معرفت ہو اور نہ اعمال صالحہ میں لذت آئے۔ حضرات صوفیاء کرام نے فرمایا بنا علم نافع کے عمل صالح کی توفیق نہیں ملتی اگر کسی کا علم و عمل تو اچھا ہو مگر اسکی روزی حرام ہو تو اسکی مچھر کے پر کی برابر پرواہ نہ کرو۔ تمام عبادات خزانہ الٰہی میں محفوظ ہوتی ہیں دعاء اس خزانے کی چابی ہے اور رزق طیب اس چابی کے دانتے ہیں کہ بنا دانتوں کے چابی بیکار ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکی عبادت کو قبول نہیں فرماتا جس کے پیٹ میں حرام بھرا ہو۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ دعاء بعد نماز فجر بلند آواز سے ہوتی تھی کہ گھر تک یا مسجد کی پچھلی صف تک اس دعاء کی آواز پہونچ جاتی تھی چونکہ اس حدیث شریف کی روایت فرمانیوالی سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں وہ نماز میں پچھلی صف میں جلوہ گر ہوتیں تھیں۔ یا پھر گھر ہی سے سنتی تھیں۔ نماز کے بعد باآواز بلند دعاء مانگنا سنت ہے وہ لوگ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسکو دیکھیں جو نماز کے بعد دعاء یا صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو منع کرتے ہیں اور بہت سے حیلے بہانے تراشتے ہیں۔

وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہم کو آگ کی سزا سے" فرمایا راوی نے تو دعا کی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہی تو شفا عطا فرمائی انکو اللہ تعالیٰ نے۔

(۲۴۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لائق نہیں ہے ایمان والوں کیلئے یہ کہ ذلیل کرے اپنے آپ کو، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا

وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

اور کیسے ذلیل کریگا اپنے آپکو؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑے ان بلاؤں میں جن کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

(۲۴۴۵) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تعلیم دی مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا

قُلِ اللّٰہُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ صَالِحِ

کہ کہا کرو "یا اللہ تعالیٰ! بنادے میرا باطن اچھا میرے ظاہر سے اور بنادے میرے ظاہر کو پاکیزہ، یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے پاکیزہ

مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَہْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

وہ جو تو عطا فرماتا ہے لوگوں کو گھربار سے اور دولت سے اور اولاد سے جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ کرنے والی ہو۔

﴿ بَابُ الْحَجِّ ترجمہ: حج مبارک کا باب ﴾

(۲۴۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خطبہ دیا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا اے لوگو!

قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی

فرض فرمادیا گیا ہے تم پر حج مبارک تو تم حج کرو تو عرض کیا ایک صحابی نے کیا ہر سال یا رسول اللہ؟ تو سکوت فرمایا پیارے رسول نے، یہاں تک

फिर कौनसा? फरमाया प्यारे रसूल ने नेकियों भरा हज यानि हज्जे मकबूल।

2448 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो हज करे अल्लाह तआला के लिये तो न रफस करे और न फिस्क करे तो लौटेगा ऐसा हाजी उस दिन की तरह जिस दिन जना था उसको उसकी मां ने।

2449 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि उमरे से उमरे तक कफ़्फ़ारा है उसका जो दोनों उमरों के दरमियान है और नेकियों भरा हज (हज्जे मकबूल) कि नहीं है उसका बदला सिवाये जन्नत के।

2450 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक उमरा रमज़ान शरीफ़ में, बराबर होता है हज के।

2451 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मिले एक काफ़िले से मक़ामे रौहा में तो फ़रमाया कि कौन लोग हो? तो उन्होंने अर्ज़ किया हम मुसलमान हैं फिर कहा उन्होंने आप कौन हैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि "अल्लाह तआला का प्यारा रसूल" तो उठाया प्यारे नबी की तरफ़ एक औरत ने एक बच्चे को तो कहा उस औरत ने क्या इस बच्चे के लिये भी हज है? फ़रमाया प्यारे नबी

(۲۴۴۰) یا اللہ تعالیٰ مجھے کثیر نعمتوں سے نواز اور پھر ان نعمتوں کی شکر گزاری کی توفیق بھی مرحمت فرما شکر قولی کی بھی ہو اور عملی کی بھی اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں لسانی، جنانی، ارکانی ہر طرح تیرے ذکر کثیر میں معروف و مشغول رہوں۔ نصیحت کے معنی ہیں خیر خواہی اور وصیت سے مراد تاکیدی احکام ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں ہماری خیر خواہی اور بھلائی ہے اگر چہ وہ حکم ہم پر گراں ہی کیوں نہ ہوں۔ ہماری بہت سی دعائیں رد ہو جاتی ہیں انمیں بھی ہماری خیر خواہی ہے ہم نا سمجھی سے وہ چیزیں مانگ لیتے ہیں جنکے بھیانک انجام و مآل سے ہم بے خبر ہیں وہ دعاء تو رد کردی جاتی ہے اور اس دعاء کے عوض کوئی دوسری نعمت سے نواز دیا جاتا ہے یا دعاء کو ذخیرہ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ بندۂ مومن کو رضا بالقضا کو اپنانا چاہیے اور اللہ و رسول کے احکام کی پیروی کرنا چاہیے۔ نصیحت سے مراد حقوق العباد ہیں اور وصیت سے مراد حقوق اللہ ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق ادا کرنے کو اور اپنے حقوق ادا کرنے کو فرمایا ہے میں پوری پابندی سے ان حقوق کو ادا کرتا ہوں۔

(۲۴۴۱) "کوزے میں دریا بھر دینا" یہ کہاوت اس حدیث شریف پر صادق آتی ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے ان پانچ باتوں میں لاکھوں نعمتیں سمودی ہیں اور یہ پانچ باتیں لاکھوں نعمتوں کی جڑ ہیں۔ تندرستی میں تو بیماریوں سے حفاظت آگئی ہے۔ اور پاکدامنی میں برے اعمال، اقوال، افعال سے حفاظت اور امانت میں تمام دلی بیماریوں سے امن کہ لوگوں کے اموال یا حقوق شرع میں خیانت نہ کروں۔ اور حسن خلق میں ہر قسم کی بدمعاملگی سے نجات اور رضا بالقضا میں دل کی بے چینی و گھبراہٹ سے امان ہے۔ جسے یہ پانچ نعمتیں میسر ہوں اسے کونین میں کچھ کمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پنجتن پاک کے صدقے میں ان پانچوں خوبیوں کا حامل و عامل و شاغل بنائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۲۴۴۲) پیارے نبی ﷺ ان تمام عیوب سے پاک و مبرا ہیں اس لئے ترجمہ کیا ہے "پاک رکھ" ناجائز چیزوں کو دیکھنا یہ آنکھ کی چوری و خیانت ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس مضمون کے ضمن میں منقول ہے کہ مثلاً مردوں کی ایک جماعت ہے کہ اچانک انکے آگے سے ایک عورت گزری سب نے نگاہیں نیچی کرلیں اور آپسی شرم و حیاء کے باعث اس عورت کو نہ دیکھا، جب سب کی نظریں نیچے تھیں تو ایک موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نظر اٹھا کر چوری سے اس عورت کو دیکھ لیا یہ ہے نظر کی چوری۔ اور سینے کے سارے عیوب جیسے حسد، بغض، کینہ، نفاق وغیرہم ہیں۔

(۲۴۴۳) پیارے نبی ﷺ نے ان لب دم، نحیف و لاغر مرد مسلم سے یہ نہ فرمایا کہ تم نے کیا کھالیا جو اس حال کو پہونچ گئے بلکہ فرمایا کہ تم کیا دعاء مانگتے تھے یا کس چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے تھے جسکی پاداش میں اس درجے کو پہونچے۔ پیارے نبی ﷺ کو سب روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو حکیم مطلق بنا کر بھیجا ہے اور پیارے نبی ﷺ ہمارے ہر ظاہری و باطنی امراض کو جانتے ہیں اور انکے اسباب بھی جانتے ہیں اور پھر اسکا علاج بھی جانتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ ایسے طبیب حاذق ہیں کہ آپکا کوئی نسخہ خطا نہیں کرسکتا۔ آپ جسکا علاج فرمادیں تو شفا اسکا مقدر ہو جاتی ہے۔ ان صحابی کی یہ عرض و معروض خوف خدا اور خوف آخرت کی بنا پر تھی وہ سمجھے کہ گناہوں کی سزا ضرور ملے گی اگر آخرت میں ملی تو بڑی سخت سزا ہوگی اور دیر تک ہوگی اور اگر دنیا میں ملی تو اس سے ہلکی ہوگی اور چند روزہ ہوگی کیونکہ موت پر مصیبت دنیوی کی انتہا ہے۔ انکی نظر اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزری کی طرف نہ گئی۔ بندوں کو تو دعاء مانگنے کا بھی سلیقہ نہیں تھا اگر پیارے نبی ﷺ نہ سکھاتے۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب دنیا میں ہو یا آخرت میں ہر جگہ اسکے کرم کی ضرورت ہے۔ دعاء اور دواء دونوں سنت ہیں دعاء و دوا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی۔ دواء کی تاثیر بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہے۔ اور صحیح دوا کا مل جانا بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہے۔

(۲۴۴۴) اس حدیث شریف میں ذلت سے مراد بے بسی و بیکسی ہے نہ کہ عزت کے مقابلے میں ذلت۔ چونکہ عزت تو مومن کے لئے ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے عزت اور رسول کے لئے اسکے اور ایمان والوں کے لئے اور لیکن منافقین نہیں جانتے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۰) کسی کیلئے یہ بات درست نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سختیاں مانگے یا بلاوجہ شرعی اپنے آپ کو سختیوں

قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ

کہ ان صحابی نے اس بات کو تین مرتبہ عرض کیا تو فرمایا پیارے رسول نے اگر میں ہاں فرمادیتا تو واجب ہوجاتا ہر سال اور تم نہ کرسکتے، پھر فرمایا پیارے رسول نے

ذَرُوْنِیْ مَاتَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ

مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں آزادی دوں اسلئے کہ ہلاک ہوگئے جو تھے تم سے پہلے، اپنے زیادہ پوچھنے پاچھنے کی وجہ سے

وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

اور اپنے زیادہ جھگڑنے کی وجہ سے اپنے حضرات انبیاء کرام کیساتھ تو جب میں حکم فرماؤں تم کو کسی چیز کا تو عمل میں لاؤ اسکو جہاں تک کہ ہو سکے

وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور جب میں منع فرمادوں کسی چیز سے تو چھوڑ دو تم اسکو۔

(۲۴۴۷) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اعلیٰ پر ایمان،

قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

عرض کیا گیا پھر کونسا؟ فرمایا پیارے رسول نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، عرض کیا گیا پھر کونسا؟ فرمایا پیارے رسول نے نیکیوں بھرا حج یعنی حج مقبول۔

(۲۴۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو حج مبارک کرے اللہ تعالیٰ کیلئے تو نہ رفث کرے اور نہ فسق کرے

رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو لوٹے گا ایسا حاجی اُس دن کی طرح جس دن جنا تھا اسکو اسکی ماں نے۔

(۲۴۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ عمرے سے عمرے تک کفارہ ہے اسکا جو دونوں عمروں کے درمیان ہے

ने हाँ और सवाब तेरे लिये है।

2452 हदीस शरीफ़:– बेशक एक सहाबिया क़बीला ए बनी ख़सअम की, उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! बेशक अल्लाह तआला का फरीजा जो बंदों पर है हज्जे मुबारक के बारे में तो पाया हज ने मेरे वालिदे माजिद को इस हाल में कि बहुत बूढ़े हैं कि नहीं ठहर सकते सवारी पर तो क्या मैं हज कर लूँ उनकी तरफ़ से तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाँ और यह वाकेआ हज्जातुलविदा में हुआ।

2453 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुये एक सहाबी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में तो अर्ज़ किया कि बेशक मेरी बहन ने नज़र मानी थी यह कि हज करेंगी और वो इन्तेकाल कर गयीं तो फ़रमाया प्यारे नबी ने अगर होता उस पर कर्ज़ क्या तुम उस कर्ज़ को अदा न करते? सहाबी ने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अदा करो अल्लाह तआला का कर्ज़ भी कि वो ज़्यादा लायक है अदा करने के।

2454 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न ख़िलवत करे कोई शख़्स किसी औरत के साथ और न सफर कोई औरत मगर उस औरत के साथ मुहरिम हो। एक सहाबी ने अर्ज़

اور ہلاکتوں میں ڈالے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ ڈالو اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) یہ فرمان عالیشان احکام جہاد کے خلاف نہیں ہے۔ بدر کے میدان کارزار میں ۳۱۳ مسلمان بے سروسامانی کے عالم میں تقریباً ایک ہزار کفار کے مقابلے میں سینہ سپر ہوگئے۔ وہاں ضرورت شرعیہ تھی۔

نبی کی عظمت پہ حرف آیا تو دیکھ لینا جہان والو
کروں گا جان عزیز قربان کرونگا اہل وعیال صدقے
تمہاری ذات مبارکہ پر تمہارے نام حسین پہ آقا
یہ انتخاب قدیر صدقے اور اس کی اولاد و مال صدقے

(۲۴۴۵) دلی تقویٰ، ظاہری پرہیزگاری سے اعلیٰ ہو۔ اگر ظاہر باطن سے اعلیٰ ہے تو یہ ریاء ونمائش کا ذریعہ ہوگا اور غضب الٰہی کا سبب ہوگا۔ اور ظاہر کا خراب ہونا اور دل کا اچھا ہونا۔ یہ بھی برا ہے کیونکہ یہ فسق ہے۔ غذا بھی اچھی ہو اور برتن بھی اچھا ہو یعنی صاف ستھرا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے گھربار دولت اور اولاد مانگنی چاہیے جو انکی ترقی دارین کا ذریعہ ہوں اور ایسا گھربار، دولت اولاد نہیں مانگنا چاہیے کہ جو دارین میں بدبختی ومحرومی کا سبب بنیں۔ دعاؤں کی مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" کا مطالعہ فرمائیں۔

(۲۴۴۶) ارکان اسلام پانچ ہیں۔ (۱) ایمان (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج۔ حج مبارک اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے۔ راجح قول کی بنا پر حج مبارک ۹ھ میں فرض ہوا۔ اس سے پہلے پیارے نبی ﷺ نے جو حج ادا فرمائے وہ بطور عادت کریمہ تھے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج مبارک ادا فرمائے۔ پیارے نبی ﷺ کیساتھ سیدنا حضرت یونس، سیدنا حضرت موسیٰ، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے حج مبارک ادا کیے۔ حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں اور وہ دنیا میں جہاں جانا چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت موسیٰ کو انکی قبر شریف میں نماز ادا فرماتے دیکھا۔ ان حضرات کی بعد وصال شریف تمام عبادات وریاضات شرعی ذمہ داری نہ تھیں بلکہ اپنی خوشی سے ہیں۔ حج مبارک بعد ہجرت فرض ہوا ہے۔ حج مبارک کا وقت جب حج مبارک کرنے کے لائق ہوجائے تو حج مبارک فوراً فرض ہوجاتا ہے۔ اس سال حج فرض ہے اب دیر کریگا تو گناہ ہے اور کئی سال تک نہ کیا تو گنہگار ہے، اسکی گواہی مقبول نہیں ہے۔ البتہ جب بھی حج مبارک کریگا تو ادا ہی ہوگا قضا نہیں ہوگا۔ حج مبارک کا وقت شوال، ذیقعدہ اور دس دن شروع ماہ ذوالحجہ کے۔ یہ حج کے مہینے ہیں گویا کہ تقریباً ۷۰ ستر دن۔ اس سے پہلے حج مبارک کے افعال نہیں ہوسکتے سوائے احرام کے کہ احرام ان ستر دنوں سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ حج مبارک کا منکر کافر ہے اور اسکا تارک باوجود قدرت کے فاسق وگنہگار ہے۔ حج مبارک تمام عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ حج مبارک نہ کرنے میں سخت گناہ ہے اور بے ایمان ہوکر مرنے کا خطرہ ہے۔ حج مبارک سے فرض ادا ہونے کیساتھ ساتھ ثواب عظیم اور برکتوں رحمتوں سعادتوں کا گنجینہ ہے۔ حج مبارک فرض ہونے کیلئے آٹھ شرطیں ہیں۔ (۱) مسلمان ہونا۔ کافر پر حج مبارک فرض نہیں ہے کافر چاہے کسی کمپنی کا ہو (۲) اگر مسلمان دارالحرب میں ہے تو فرضیت کا علم ہونا (۳) بالغ ہونا۔ نابالغ پر حج مبارک فرض نہیں ہے (۴) عاقل ہونا۔ پاگل و بے ہوش پر حج مبارک فرض نہیں ہے (۵) آزاد ہونا کہ غلام وباندی پر حج مبارک فرض نہیں ہے۔ (۶) تندرست ہونا۔ اپاہج، اندھا اور جسکے پاؤں کٹے ہوں اور زیادہ بوڑھا کہ خود سواری پر نہ بیٹھ سکے ان معذوروں پر حج مبارک فرض نہیں ہے۔ حج فرض ہونے کے وقت تندرست تھا اور شرائط موجود تھی لیکن حج مبارک نہ کیا بعد میں معذور ہوگیا کہ اب حج مبارک نہیں کرسکتا تو اس پر وہ حج مبارک فرض باقی ہے اب خود نہیں کرسکتا تو حج بدل کرائے (۷) راہ کی امن، سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونا یعنی حاجت اصلیہ کو چھوڑ کر اتنا مال ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جاسکے اور سواری پر واپس آسکے اور اس دوران اہل وعیال کے اخراجات اور مکان کی مرمت وغیرہ کیلئے کافی ہو متوسط طریقہ پر۔ اہل وعیال سے مراد وہ لوگ ہیں جنکے اخراجات شرعی طور پر اس پر واجب ہیں۔ اور حاجت اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان۔ پہننے کا لباس، خدمت کے غلام، سواری کے جانور۔ کام کاج کے اوزار گھریلو سامان، قرض۔ راہ کی امن یعنی لوگ عام طور پر بخیر وعافیت حج مبارک کو جاتے ہوں اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوجاتے ہوں

ڈوبنے کی وجہ سے یا لٹ جاتے ہوں ڈکیتوں کی وجہ سے تو بھی حج فرض نہیں ہے۔ جان و مال کے لٹنے کا خطرے سے ایمان کے لٹنے کا خطرہ اہم ہے۔ اگر یہ خطرہ موجود ہو تو حج مبارک فرض نہیں ہے۔ (۸) وقت کا ہونا۔ کہ اتنے عرصے پہلے یہ تمام شرائط پائی جائیں کہ عادتًا اتنے عرصے میں حج کی تاریخوں میں مکہ معظمہ پہونچ جائے۔ عورت کیساتھ مکہ مکرمہ تک جانے کیلئے اگر تین دن تین رات کی مسافت ہو تو اسکے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا ضروری ہے چاہے عورت جوان ہو یا بوڑھی اور محرم و شوہر کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا ضروری ہے۔ اگر عورت حج مبارک کو بنا شوہر و محرم کے گئی تو گنہگار ہوئی مگر حج کریگی تو حج فرض ادا ہو جائیگا۔ فرائض حج یہ ہیں۔ (۱) احرام باندھنا (۲) نویں ذوالحجہ سے کی دوپہر (سورج ڈھلنے کے بعد سے) دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق ہونے سے پہلے تک کچھ وقت میدان عرفات میں ٹھہرنا (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ کہ کم از کم چار پھیرے لگانا۔ نیت کرنا دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے الفاظ نیت کہہ لینا مستحب ہے۔ ترتیب وار فرائض انجام دینا کہ پہلے نیت کرنا پھر احرام باندھنا پھر میدان عرفات میں ٹھہرنا پھر طواف زیارت۔ ہر فرض کا اپنے اپنے وقت پر ہونا یعنی میدان عرفات میں ٹھہرنا اسی وقت میں ہو جو اسکا وقت مقرر ہے کہ نویں ذوالحجہ کو دوپہر ڈھلنے سے دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں ٹھہرنے کے بعد طواف زیارت ہو اور اس طواف زیارت کو طواف افاضہ اور طواف رکن بھی کہتے ہیں۔ ٹھہرنا زمین عرفات میں ہو اور طواف مسجد حرام شریف میں ہو۔ حج مبارک کے واجبات۔ (۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا (۳) مزدلفے میں ٹھہرنا (۴) شیطانوں کو کنکریاں مارنا (۵) آفاقی کیلئے طواف رجوع (۶) سر کے بال منڈانا یا کترانا اور ہر وہ چیز کہ جسکے ترک سے جانور کا ذبح کرنا لازم ہوتا ہو۔ حج کے شرائط و فرائض اور واجبات کی تفصیلات کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں خصوصاً "انتخاب شریعت" اور "فتاوٰی قدیریہ" میں۔ عبادت کی نیت سے کعبہ شریف کا ارادہ کرنا حج ہے۔ حج کا سبب کعبہ معظمہ ہے۔ کعبہ شریف سب سے پہلے حضرات ملائکہ کرام علیہم السلام نے بنایا اور کعبہ شریف بیت المعمور کے مقابل ہے۔ کعبہ شریف کا نام فرشتوں کے ماحول میں ضراح تھا۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے سے فرشتے اسکا حج کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی ﷺ تک صرف حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے حج فرمایا۔ کسی امت پر حج فرض نہ تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے قبل ہجرت شریف جو حج مبارک فرمائے وہ بطور عادت کریمہ تھے۔ فتح مکہ شریف ۸ھ میں ہے اور حج مبارک کی فرضیت ۹ھ میں ہے۔ ۹ھ میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حج مبارک کرایا۔ اور ۱۰ھ میں پیارے نبی ﷺ نے حج فرمایا۔ ۹ھ میں پیارے نبی ﷺ نے اسلئے حج نہ فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کو اپنی ظاہری حیات طیبہ کا علم تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو سیدنا حضرت اقرع ابن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھے کہ جیسے ہر رمضان شریف میں روزے فرض ہوتے ہیں اسی طرح ہر سال حج بھی فرض ہوگا یہ سوچ کر کہ ہر سال سفر کرنا تو ایک مشکل مسئلہ ہوگا اسلئے آپ بارگاہ رسالت میں معروضہ گزار ہوئے اور بار بار سوال کیا تاکہ مسئلہ کی صورت واضح ہو جائے۔ پیارے نبی ﷺ نے جواب میں دیر اسلئے لگائی کہ اچھا ہے کہ یہ خاموش ہو جائیں اور سوال نہ کریں مگر سائل صحابی کے شوق کی زیادتی اس اشارے کو نہ سمجھ سکی پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پورا جواب تو کیا اگر میں صرف "ہاں" فرما دیتا تو بھی ہر سال حج مبارک فرض ہو جاتا کیونکہ پیارے نبی ﷺ صرف قانون داں نہیں بلکہ قانون ساز ہیں۔ آپ بعطائے الٰہی احکام شرعیہ کے مالک ہیں آپکے ہاں اور ناں میں بڑی تاثیر ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے۔ نہیں ہے وہ مگر جو وحی کی جاتی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۱۲)

جسے کلام خدا کی سند خدا نے دی

خدا کے پیارے فقط وہ کلام ہے تیرا (یا حبیب)

اوراد و وظائف میں خواہ مخواہ بزرگوں سے پابندیاں نہ لگوانی چاہئیں۔ جب بنا پابندی و قید کے کوئی عمل و وظیفہ ملے تو اسے اسی طرح شروع کر دینا چاہئے۔ اگر انہیں قید لگانا ہو تو خود ہی لگا دینگے۔

امم سابقہ نے یہ غلطی کی تھی کہ انہوں نے اپنے اپنے حضرات انبیاء کرام سے خوب پوچھ گچھ چھان بین اور سوالات کی بھرمار کی اور قیود و پابندیاں لگوائیں اور پھر ان پر عمل کرنا ان کیلئے اور مشکل بن گیا۔ میرے جاں نثارو! سنو جس کام میں جیسے حکم دوں ویسے عمل کئے جاؤ اور جس سے میں منع فرما دوں اس سے باز رہو۔ میرے احکام پر عمل کرنا فرض ہے اور میرے ممنوعات سے بچنا لازم و ضروری ہے۔ اور یہ دونوں کام بھی بقدر طاقت ہیں اگر نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہو اور اگر جان پر بن جائے کہ حلال کھانے کو نہ میسر ہو تو مردار کھا کر جان بچا سکتے ہو۔ خوب اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ کسی چیز کے فرض واجب ہونے کیلئے حکم ضروری ہے ایسے ہی کسی چیز کے حرام و ناجائز ہونے کیلئے نہی یعنی منع کا حکم ہونا بھی ضروری ہے۔ جس چیز کا کرنے کا حکم بھی نہ ہو اور ممانعت یعنی نہ کرنے کا حکم بھی نہ ہو تو وہ چیز اصولی طور پر جائز ہوتی ہے کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت یعنی جائز ہونا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور کچھ عطا فرمائیں تم کو رسول تو لے لو تم اسکو اور وہ منع فرمائیں تم کو جس سے تو رک جاؤ اور ڈرو تم اللہ سے۔ بیشک اللہ سختی فرمانیوالا ہے عذاب میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۶) نادان لوگوں کا یہ کہنا ازسرتاپا غلط ہے کہ جو کام پیارے نبی ﷺ نے نہ کیا ہو وہ حرام ہے۔ یہ بکواس قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور احادیث کریمہ کے بھی خلاف ہے۔ اور یہ خود ساختہ، خانہ ساز دھرم ہے جو امریکہ و برطانیہ کی ذین ہے۔ مدینہ شریف کی تو عطا یہ ہے۔ حدیث شریف:۔ جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے تو اسکو ثواب ملیگا اور اسکا بھی ثواب ملیگا جو اس پر عمل کریں گے اسکے بعد (صبح قیامت تک) اور انکے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں برا طریقہ جاری کریگا تو اس پر اسکا گناہ ہے اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور انکے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی (مشکوٰۃ شریف) اب اس حدیث کی تشریح بھی ملاحظہ فرمالیں۔ حضرات علماء کرام نے فرمایا یہ احادیث کریمہ اسلام کے قوانین ہیں کہ جو شخص بری بدعت (بدعت سیئہ) ایجاد کرے اس پر اس کام میں تمام پیروی کرنیوالوں کا گناہ ہے اور جو شخص اچھی بدعت (بدعت حسنہ) ایجاد کرے تو اسکو قیامت تک کے تمام پیروی کرنے والوں کا ثواب ہے۔ (مقدمہ شامی) ہر نیک کام کو، مراسم اہلسنت کو بزرگان دین کے معمولات کو بدعت سیئہ بتانا یہ کالے دل کی علامت ہے۔ مدینے شریف کی ایک عطا اور بھی ملاحظہ فرمایئے۔ حدیث شریف:۔ جسکو ایمان والے اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے کیونکہ ایک مرفوع حدیث شریف میں ہے۔ حدیث شریف:۔ نہیں جمع ہوگی میری امت گمراہی پر (مرقاۃ شریف)۔ تمام امت کو مشرک، بدعتی، گمراہ کہنا یہ بھی امریکہ و برطانیہ کی ذین ہے۔

(۲۲۲۷) ایمان عقائد کا نام ہے اور عقیدہ دل کے عمل کا نام ہے۔ اسلئے ایمان کو عمل میں داخل فرمایا۔ تمام اعمال صالحہ کی صحت و قبولیت کیلئے ایمان شرط ہے اسلئے اسکا پہلے ذکر فرمایا۔ جہاد وہ جنگ ہے جسمیں رضائے الٰہی اور اسلام کی نشر و اشاعت منظور و مقصود ہو۔ مال و ملک، عزت و جاہ حاصل کرنے کیلئے جو جنگ کی جائے وہ جہاد نہیں بلکہ فتنہ ہے۔

شاہوں کی جنگ فتنہ و غارتگری ہوئی

اور مومنوں کی سنت پیغمبری ہوئی (انتخاب قدیری)

حج مبارک مالی اور بدنی عبادات کا مجموعہ ہے اسلئے اسکا بھی درجہ ہے حج مبرور وہ ہے جو لڑائی جھگڑے گناہوں اور مکر و ریا سے خالی ہو اور پورے پورے آداب و سنن کیساتھ ادا کیا جائے۔ اسی لئے فقیر قدیری نے حج مبرور کا ترجمہ "نیکیوں بھرا حج" کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ نیکیوں بھرا حج ہوگا تو پھر حج مقبول ہی ہوگا۔ افضل اعمال کے بارے میں بعض احادیث کریمہ میں ایمان کے بعد نماز کا ذکر ہے اور اس حدیث شریف میں جہاد کا ذکر ہے۔ اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ عام طور پر مومن نمازی ہی کرتے ہیں یا پھر بعض ہنگامی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جنگ احزاب، غزوۂ خندق میں جنگی مشغولیات زیادہ ہونے کی وجہ سے پانچ نمازیں قضا فرما دی تھیں۔ سائل کی حیثیت اور مقامات و حالات سے احکام بدل جاتے ہیں۔ ہنگامی حالات میں احکامات اور ہوتے ہیں جنرل حالات میں احکامات اور ہوتے ہیں۔

(۲۲۲۸) حج کے باب میں رفث سے مراد اپنی بیوی سے صحبت یا صحبت کے اسباب پر عمل، یا صحبت کی باتیں ہیں اور فسق سے مراد

وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمْ)

اور نیکیوں بھرا حج مبارک (حج مقبول) نہیں ہے اسکا بدلہ سوائے جنت کے۔

(۲۴۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمْ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک عمرہ شریف رمضان شریف میں برابر ہوتا ہے حج کے۔

(۲۴۵۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمْ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ ملے ایک قافلے سے مقام روحاء میں تو فرمایا کہ کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں، پھر کہا انہوں نے کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ "اللہ تعالیٰ کا پیارا رسول" تو اُٹھایا پیارے نبی کی طرف ایک عورت نے ایک بچے کو تو کہا اس عورت نے کہ کیا اس بچے کیلئے بھی حج ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں! اور ثواب تیرے لئے ہے۔

(۲۴۵۲) حدیث شریف: اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمْ)

ترجمہ: بیشک ایک صحابیہ قبیلہ بنی خثعم کی، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ کا فریضہ جو بندوں پر ہے حج مبارک کے بارے میں تو پایا حج نے میرے والد ماجد کو اس حال میں کہ وہ بہت بوڑھے ہیں کہ نہیں ٹھہر سکتے سواری پر تو کیا میں حج مبارک کرلوں انکی طرف سے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے ہاں! اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں ہوا۔

(۲۴۵۳) حدیث شریف: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک صحابی پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو عرض کیا کہ بیشک میری بہن نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کریں گی

किया या रसूलल्लाह! मैं लिख लिया गया हूँ फलां जिहाद में और मेरी बीवी निकलने वाली है हज को? फरमाया प्यारे रसूल ने कि हज करो अपनी बीवी के साथ।

2455 हदीस शरीफः— उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिद्दीका से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने इजाज़त मांगी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से जिहाद के बारे में तो फरमाया प्यारे नबी ने कि तुम औरतों का जिहाद हज है।

2456 हदीस शरीफः— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न सफर करे कोई औरत एक दिन और एक रात की मसाफत का मगर हो उसके साथ उसका मुहरिम।

2457 हदीस शरीफः— मीकात बनाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मदीना शरीफ वालों के लिये मकामे जुल्हुलैफा और मुल्के शाम वालों के लिये हजफा को और नज्द वालों के लिये मकामे करने मनाज़िल को और मुल्के यमन वालों के लिये मकामे यलमलम को तो यह मीकातें उन मुकामात के बाशिंदों के लिये भी हैं और उनके लिये भी हैं जो आये उन पर से कि न रहने वाला हो उनका और उस शख़्स के लिये जो हजजे मुबारक या उमरा शरीफ़ का इरादा करता हो फिर जो हो उनके अलावा का तो उसका एहराम अपने घर से है और इस तरह यहाँ तक कि मक्का ए मुकर्रमा वाले

اپنے ساتھیوں سے لڑائی جھگڑا کرنا۔ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنا اور صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا اور گناہوں سے توبہ نہ کرنا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ہیں ظلم ڈھانے والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸) حج مبارک اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے نہ کہ دکھاوے اور نمائش کیلئے۔ اور حج مبارک کو فحش باتوں فحش کاموں اور جھگڑے ٹنٹے سے پاک وصاف رکھے۔ اور بہتر یہ ہے کہ حج مبارک میں قصداً تجارت بھی نہ کرے کہ اس سے ثواب میں کمی آجاتی ہے اگرچہ حج کے سفر میں تجارت کرنا جائز ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے حجاج! نہیں ہے تم پر کوئی گناہ یہ کہ تلاش کرو تم فضل کو اپنے مالک کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) حق یہ ہے کہ حاجی تاجر کو بھی ثواب ملیگا مگر مخلص حاجی سے کم (مرقاۃ شریف) تو جو اس شان سے حج مبارک کرے کہ اس میں نہ رفث ہو نہ فسق تو وہ بعد حج مبارک ایسا ہوگا کہ وہ تمام صغیرہ گناہوں سے اور بعض کبیرہ گناہوں سے پاک وصاف ہوگا کیونکہ حقوق العباد تو ادا کرنے ہی سے ادا ہوں گے۔ باقی اللہ تعالیٰ کا فضل وہ جتنا چاہے نوازے۔

(۲۴۴۹) حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ دو عمروں کے درمیان کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج مقبول سے گناہ کبیرہ کی معافی کی قوی امید ہے۔ حج مقبول کے عوض جنت کا ملنا تو یقینی ہے اسکے علاوہ غنا بھی مل جائے دعاؤں کی قبولیت بھی عطا ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا کرم بالائے کرم ہے۔

خدا کے کرم کی نہیں ہے کوئی حد
ہے باران رحمت ہر اک پہ متوبد (انتخاب قدیری)

(۲۴۵۰) ماہ رمضان مبارک میں دن میں یا رات میں کسی بھی وقت عمرہ کرنا اسکا ثواب حج کرنے کی برابر ہے مگر حج فرض اپنے وقت پر ادا کرنے سے ہوگا۔ مقامات واوقات کا اثر عبادات پر ہوتا ہے۔ اعلیٰ مقام اور اعلیٰ وقت میں عبادت بھی اعلیٰ ہوتی ہے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ نے تمام عمرے ماہ ذوقعدہ میں ادا فرمائے۔ سب کی بات الگ ہے ان کی بات الگ ہے۔

(۲۴۵۱) مقام روحاء مدینے شریف سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر دور مکہ مکرمہ کے راستے پر ایک منزل ہے۔ یہیں پر سیدتنا مادر مصطفیٰ حضرت بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال شریف ہوا۔ پیارے نبی ﷺ حجۃ الوداع کیلئے تشریف لے جارہے تھے اور کسی دوسری طرف سے بھی کوئی قافلہ حج مبارک کیلئے جارہا تھا کہ راستے میں ملاقات ہوگئی اور ایک صحابیہ نے پیارے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کرلیا اور پیارے نبی ﷺ نے مسئلہ بیان بھی فرمادیا۔ صحابیہ کا یہ بچہ شیر خوار تھا اور ان صحابیہ کا مقصد سوال یہ تھا کہ اگر میں احرام باندھوں اور اسکا بھی احرام باندھ دوں اور اسے گود میں لیکر تمام ارکان حج مبارک ادا کروں تو کیا میرے حج کیساتھ ساتھ اس شیر خوار بچے کا بھی حج مبارک ہوجائیگا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بچے کو تو نفلی حج کرنے کا ثواب ملیگا اور تجھے بھی اسے نفلی حج کرانے کا ثواب ملیگا۔ بچہ کا حج برائے ثواب تو ہوجائیگا مگر فرضیت ساقط نہ ہوگی بالغ ہونے پر حج فرض ادا کرنا ہوگا البتہ فقیر یا غلام حج مبارک کرے تو انکا حج مبارک ادا ہوجائے گا اور انہیں آزادی یا امیری کے بعد حج فرض ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب بچے کی نیکی کا ثواب والدین کو ملتا ہے تو بچوں کو نماز روزہ کا پابند بنانا چاہیے۔

(۲۴۵۲) بڑھاپے میں حج فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکے پاس مال بڑھاپے میں آیا یا یہ مطلب ہے کہ اس نے حج نہ کیا۔ اور بوڑھا ہوگیا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان انتہائی بڑھاپے میں صاحب نصاب ہو جبکہ سواری پر سفر بھی نہ کر سکے تو اس پر حج فرض ہی نہ ہوگا کیونکہ اسے راستے کی طاقت ہی نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ کیلئے لوگوں پر فرض ہے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے اسکی طرف راستے کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۲)

مسلک امام اعظم زندہ باد

ایسا معذور شخص جس میں طاقت آنے کی امید نہ ہو حج بدل کرا سکتا ہے۔ حج نفل میں طاقتور آدمی بھی حج بدل کرا سکتا ہے۔ عورت مرد کی طرف سے حج کرسکتی ہے۔ اگرچہ عورت ومرد کے طریقہ حج میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔

(۲۴۵۳) غالباً یہ صحابی بہن کے مال کے وارث ہوئے تھے اگر مرنے والے نے حج بدل کی وصیت کی ہو تو مرنے والے کے تہائی

وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ
اور وہ انتقال کر گئیں، تو فرمایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اس پر قرض، کیا تم اس قرض کو ادا نہ کرتے؟ صحابی نے عرض کیا ہاں!
قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ حَقٌّ بِالْقَضَاءِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
فرمایا پیارے نبی نے کہ ادا کرو اللہ تعالیٰ کا قرض بھی کہ وہ زیادہ لائق ہے ادا کرنے کے۔

(۲۴۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَاتُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ خلوت کرے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اور نہ سفر کوئی عورت
اِلَّا وَمَعَهَا مُحْرِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً
مگر اس عورت کیساتھ محرم ہو، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لکھ لیا گیا ہوں فلاں جہاد میں اور میری بیوی نکلنے والی ہے حج کو؟
قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ مَرْأَتِكَ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
فرمایا پیارے رسول نے کہ حج کرو اپنی بیوی کے ساتھ۔

(۲۴۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ
ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے اجازت مانگی پیارے نبی ﷺ سے جہاد کے بارے میں
فَقَالَ جِهَادُ كُنَّ الْحَجُّ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
تو فرمایا پیارے نبی نے کہ تم عورتوں کا جہاد حج مبارک ہے۔

(۲۴۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ سفر کرے کوئی عورت ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا
اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
مگر ہوا سکے ساتھ اسکا محرم۔

एहराम बांधेंगे मक्का ए मुकर्रमा से।

2458 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया मदीने शरीफ़ वालों की एहराम गाह जुल्हुलैफ़ा से है और दूसरा रास्ता हजफ़ा से है और एहरामगाह इराक वालों की ज़ाते इरक से है और एहरामगाह नज्द वालों की कुर्न से है और एहरामगाह यमन वालों की यलमलम है।

2459 हदीस शरीफ़:– उमरे फ़रमाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चार उमरे सबके सब माह जुल्क़ादा में थे सिवाये उस उमरे के जो प्यारे नबी के हज्जे मुबारक के साथ था हुदैबिया का उमरा शरीफ़ माह जुलक़ादा में था साले आईनदा का उमरा शरीफ़ भी जुलक़ादा और जोराना का उमरा शरीफ़ भी माहे जुलक़ादा में जहाँ तक़सीम की गयी थीं हुनैन की गनीमतें वो भी माहे जुलक़ादा में और एक उमरा शरीफ़ प्यारे नबी के हज्जे मुबारक के साथ वाला।

2460 हदीस शरीफ़:– उमरे फ़रमाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने माहे जुलक़ादा में हज्जे मुबारक करने से पहले दो मर्तबा।

2461 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ लोगो! बेशक अल्लाह तआला ने फ़र्ज़ फ़रमाया तुम पर हज्जे मुबारक तो खड़े हो गये हज़रते अक़रा इब्ने हाबिस तो

مال سے حج بدل کرایا جائیگا چونکہ وصیت تہائی مال میں جاری ہوتی ہے۔ اور وصیت نہ بھی کی ہو تو جب بھی احناف کے نزدیک میت کے ذمہ کا حج وصیت کی طرح ہے کہ مرنے والے کے تہائی مال سے حج بدل کرایا جائیگا۔ قیاس فقہی حق ہے اور سنت ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے حق اللہ کو حق العبد پر قیاس فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ بھی قیاس فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں کے حق سے زیادہ ہے کہ وہ ہمارا مالک و مولا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالیشان کہ اپنے والد ماجد کی طرف حج کرلو یہ استحبابی حکم ہے ورنہ اگر میت کے ذمہ زکوۃ یا کفارۂ قسم وغیرہ رہ گئے ہوں تو وہ میراث پر مقدم نہیں ہیں بلکہ وصیت کی صورت میں تہائی مال سے ادا کئے جائینگے۔ بندوں کے قرض میراث پر مقدم نہیں کہ بندہ محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ غنی ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے لوگو! تم محتاج ہو اللہ کے اور اللہ وہ بے پرواہ ہے ہر خوبی والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶۲)

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۲۴۵۴) اجنبی مرد و عورت ایک مکان میں اکیلے جمع نہ ہوں اور نہ ایسی صورت میں سفر کریں یعنی جس عورت سے نکاح جائز ہو اسکے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے کہ فتنے کا اندیشہ ہے اسی طرح سفر میں بھی فتنے کا خطرہ ہے۔ ماں، بہن، بیٹی کا یہ حکم نہیں ہے۔ محرم عورت کا وہ عزیز ہے جس سے نسب یا رضاعت یا مہریت کی وجہ سے نکاح حرام ہو۔ لہٰذا رضاعی بھائی، خسر، داماد وغیرہ کیساتھ سفر جائز ہے۔ اگر عورت مکہ معظمہ سے دور رہتی ہے اس پر بغیر محرم کے حج فرض نہ ہوگا یہی احناف کا مذہب ہے۔ یہ معاملہ اس وقت کا ہے جب جہاد فرض عین نہ تھا بلکہ جہاد فرض کفایہ تھا کہ تھوڑے مسلمان بھی کفار لا اعتبار کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ اسلئے ان مجاہد کا نام فہرست مجاہدین سے کاٹ دیا گیا کہ ان کی جگہ دوسرا مجاہد جہاد کر سکتا ہے مگر دوسرا آدمی انکی بیوی کو حج نہیں کرا سکتا تھا۔ اسلئے انہیں مجاہدین کی لسٹ سے نکال کر حج کرانے کا حکم فرمایا گیا۔ اور ان صحابی کی اہلیہ صاحبہ نے ابھی حج کو جانے کا ارادہ فرمایا تھا اور جانے کی تیاری میں مصروف تھیں۔

(۲۴۵۵) یا رسول اللہ مجھے بھی اپنے ہمراہ جہاد میں لے چلیں کہ میں زخمی مجاہدین کی مرہم پٹی اور تیمارداری کرونگی اور ضرورت پڑی تو میدان کارزار میں فن سپہ گری کے جوہر بھی دکھاؤنگی۔ سبحان کس باپ کی بیٹی ہیں اور شوہر کی بیوی ہیں۔ شوہر اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں اعلیٰ اور باپ انبیاء کے بعد تمام انسانوں میں اعلیٰ۔ شوہر بھی اعلیٰ حضرت اور باپ بھی اعلیٰ حضرت۔ عام طور پر عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے۔ حج فرض ہے بشرطیکہ تمام شرائط پائے جائیں البتہ کبھی ایسے ہنگامی حالات ہوتے ہیں اور ایسا نازک وقت ہوتا ہے کہ عورتوں کو بھی جہاد کرنا پڑ جاتا ہے جبکہ مردوں کی تعداد جہاد کیلئے ناکافی ہو اور کفار کا دباؤ بڑھ جائے۔ یہ حدیث شریف نارمل اور جنرل حالات سے متعلق ہے اور جن احادیث کریمہ سے مستورات کا جہاد میں جانا ثابت ہے وہ اسپیشل حالات ہنگامی حالات کے بارے میں ہیں۔ آج کل ایسے اسکول اور مدرسے قائم کئے جا رہے ہیں جن میں جوان لڑکے اور لڑکیاں مخلوط طور پر پڑھتے ہیں۔ یا جوان بچیوں کو پردیس میں اکیلے حصول تعلیم کیلئے بھیج دیتے ہیں وہ اس حدیث شریف سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

(۲۴۵۶) اس ممانعت کے حکم سے ہجرت کرنے والی عورت اور کفار کی قید سے چھوٹنے والی عورت خارج ہے کہ یہ دونوں عورتیں بلا محرم اکیلی ہی دارالاسلام کی طرف سفر کر سکتی ہیں۔ بلکہ یہ سفر ان پر واجب ہے اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے۔ حدیث شریف:۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے قریب ہے کہ عورت اکیلی حیرہ سے بیت اللہ شریف آئیگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے خوف نہ کریگی (بخاری شریف) محرم وہ ہے جس سے نسبی یا رضاعی یا مہری رشتہ کی بنا پر نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو لہٰذا بہنوئی کیساتھ سالی، دیور کے ساتھ بھاوج اسی طرح بالشبہ موطوءۃ کی ماں اس داماد کیساتھ سفر نہیں کر سکتی کیونکہ دیور اور بہنوئی سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام نہیں ہے۔ البتہ موطوءۃ بالشبہ کی ماں سے اگرچہ ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے مگر وہ محرم نہیں ان سے پردہ فرض ہے۔ بعض احادیث کریمہ میں دو دن دو رات اور بعض احادیث کریمہ میں تین دن تین رات کا بھی ذکر ہے۔ ان احادیث کریمہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس سے سفر کی حد بندی مقصود نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ سفر چھوٹا ہو یا بڑا عورت اکیلی سفر نہ کرے یا یہ کہ یہ احکام مختلف حالات کے ہیں۔ نازک حالات میں

(۲۴۵۷) حدیث شریف: وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ

ترجمہ: میقات بنایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف والوں کیلئے مقام ذوالحلیفہ کو اور ملک شام والوں کیلئے

الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَ

جحفہ کو اور نجد والوں کیلئے مقام قرن منازل کو اور ملک یمن والوں کیلئے مقام یلملم کو تو یہ میقاتیں اُن مقامات کے باشندوں کیلئے بھی ہیں اور

لِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ

انکے لئے بھی ہیں جو آئے ان پر سے کہ نہ رہنے والا ہو ان کا اور اُس شخص کیلئے جو حج مبارک یا عمرہ شریف کا ارادہ کرتا ہو، پھر جو ہو انکے علاوہ کا

فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو اسکا احرام اپنے گھر سے ہے اور اس طرح اور اسی طرح یہاں تک کے مکہ مکرمہ والے احرام باندھیں گے مکہ مکرمہ سے۔

(۲۴۵۸) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا مدینہ شریف والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ سے ہے

وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور دوسرا راستہ جحفہ ہے اور احرام گاہ عراق والوں کی ذات عرق سے ہے اور احرام گاہ نجد والوں کی قرن سے ہے اور احرام گاہ یمن والوں کی یلملم ہے۔

(۲۴۵۹) حدیث شریف: اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا

ترجمہ: عمرے فرمائے پیارے رسول اللہ ﷺ نے، چار عمرے، سبکے سب ماہ ذوقعدہ میں تھے، سوائے

الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ

اُس عمرے کے جو پیارے نبی کے حج مبارک کے ساتھ تھا، حدیبیہ کا عمرہ شریف ماہ ذوقعدہ میں تھا، سال آئندہ کا عمرہ شریف بھی ماہ ذوقعدہ میں اور

عُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

جعرانہ کا عمرہ شریف بھی ماہ ذوقعدہ میں، جہاں تقسیم کی گئیں تھی حنین کی غنیمتیں وہ بھی ماہ ذوقعدہ میں، اور ایک عمرہ شریف پیارے نبی کے حج کیساتھ والا۔

अर्ज़ किया उन्होंने क्या हर साल में या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर मैं हाँ फ़रमा देता उसको तो फर्ज़ हो जाता हर साल हज्जे मुबारक और अगर फ़र्ज़ हो जाता हर साल हज्जे मुबारक तो न अमल कर पाते तुम उस पर और न ताक़त रखते तुम, तो हज्जे मुबारक एक ही मर्तबा है जो ज़्यादा करे उसने नफ़्ल किया।

2462 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि मालिक हो तोशे का और सवारी का कि पहुंचा दे उसको बैतुल्लाह शरीफ़ तक फिर हज्जे मुबारक न करे तो नहीं है फर्क़ इस बात में कि मरे वो यहूदी की तरह या नसरानी की तरह और यह इसलिये है कि अल्लाह तबारक व तआला फ़रमाता है "और अल्लाह तआला के लिये लोगों पर फ़र्ज़ है हज करना बैतुल्लाह शरीफ़ का जो ताकत रखे उसकी तरफ़ रास्ते की और जिसने कुफ़्र किया तो बेशक अल्लाह तआला बेपरवाह है दुनिया भर से।

2463 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है तर्के दुनिया इस्लाम में।

2464 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स इरादा रखता हो हज्जे मुबारक का तो चाहिये कि जल्दी करे।

ایک دن ایک رات کا بھی اکیلی سفر نہ کرے۔ بعض نازل حالات میں تین دن سے کم کا سفر اکیلی کر سکتی ہے۔ اسلام نے فتنوں کا دروازہ بند فرمایا ہے یہ اسلام کی بڑی ہی عفت مآب تعلیم اور پالیسی ہے۔ جس سے فتنوں کو جنم لینے کا موقع ہی نہ ملیگا۔

(۲۴۵۷) میقات یعنی احرام گاہ۔ وہ جگہ ہے کہ مکہ شریف جانے والے کو بغیر احرام باندھے وہاں سے آگے جانا جائز نہیں مکہ شریف میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنیوالے جن پانچ راستوں سے مکہ شریف میں داخل ہوتے ہیں ان پانچ راستوں میں یہ مقامات آتے ہیں۔ یہ پانچ مقامات مختلف ملک والوں کیلئے الگ الگ ہیں اور یہ مقامات کہاں کہاں سے آنے والوں کے راستے میں پڑتے ہیں اور مکہ مکرمہ سے کتنی دوری پر واقع ہیں نمبروار تفصیل کیساتھ ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) ذوالحلیفہ۔ یہ مقام مدینہ شریف سے آنے والے حجاج کرام کے راستے میں واقع ہے اور مدینہ منورہ سے تقریباً دس کلومیٹر کے بعد ہی ہے اور یہ احرام گاہ دوسری احرام گاہوں سے زیادہ دوری پر ہے۔ ذوالحلیفہ سے مکہ شریف تقریباً چار سو کلومیٹر ہے۔ ذوالحلیفہ میقات کو بیر علی کہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کنویں میں حضرت علی نے جنوں سے جنگ لڑی تھی اس لئے اسے بیر علی کہتے ہیں یہ محض جھوٹ ہے (مرقاۃ شریف) (۲) ملک شام اور مغربی مقامات سے آنے والوں کے راستے میں مکہ شریف سے تقریباً ایکسو ستر کلومیٹر پہلے پڑتا ہے اس راستے سے آنے والے حجاج کرام جحفہ میں احرام باندھتے ہیں۔ جحفہ کے معنی ہیں سیلاب کا بہاؤ یہاں ایک مرتبہ زبردست سیلاب آیا تھا اسلئے اس مقام کا نام جحفہ ہوا۔ اسکا اصلی نام "مہیعہ" ہے اسے مہیعہ نامی ایک شخص نے آباد کیا تھا (مرقاۃ شریف) (۳) ذات عرق۔ یہ ملک عراق کی سمت سے آنے والوں کی احرام گاہ ہے مکہ شریف سے شمال مشرق میں عراق کو جانے والے راستے پر واقع ہے اور ذات عرق مکہ مکرمہ سے تقریباً اسی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور یہاں حجاج کرام احرام باندھتے ہیں (۴) قرن المنازل۔ یہ نجد کی طرف سے آنے والے حجاج کرام کے راستے پر ایک مقام ہے طائف کے قریب جو اس سمت سے آنے والوں کی احرام گاہ ہے مکہ شریف سے تقریباً پچپن کلومیٹر مشرق میں نجد کو جانے والے راستے میں ہے۔ نجد کے معنی ہیں اونچی زمین۔ یہ عرب شریف کا ایک صوبہ ہے جو یمامہ سے عراق تک پھیلا ہوا ہے۔ قرن المنازل کے معنی ہیں منزلوں کے ملنے کی جگہ یہ ایک گول چکنا پہاڑ ہے (۵) یلملم۔ یہ یمن کی جانب سے آنے والے حجاج کبار کے راستے میں واقع ہے اس سمت سے آنے والے حجاج کبار اس مقام پر پہونچ کر احرام باندھتے ہیں۔ یہ احرام گاہ یمن کے راستے میں تقریباً ستر کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یلملم یہ بھی اک پہاڑ ہے ہندوستانی اور پاکستانی حجاج کرام کی میقات سمندر کے راستے سے یلملم پہاڑ کی بغل میں ہے یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے چونکہ ہم لوگ عدن کے راستے سے مکہ معظمہ جاتے ہیں۔ عدن ملک یمن کا مشہور شہر ہے۔ دنیا بھر کے حجاج کرام انہیں پانچ راستوں سے ہوکر مکہ مکرمہ پہونچتے ہیں جو حاجی ان مقامات سے گزرے وہ ان ہی مقامات سے احرام باندھے خواہ کہیں کا باشندہ ہو۔ احرام باندھنا ان مقامات پر اسے لازم ہے جو مکہ مکرمہ جارہا ہو خواہ اسکی نیت حج و عمرے کی ہو یا اور کسی کام کی۔ اسے اس مقام پر احرام باندھنا ہی باندھنا ہے چونکہ حدیث شریف میں ہے۔ حدیث شریف:۔ نہ آگے بڑھے کوئی میقات سے مگر احرام باندھ کر۔ مگر جو شخص مکہ مکرمہ نہ جارہا ہو اور ان میقاتوں میں سے کسی میقات سے گزرے تو ایسے شخص کو احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔ جیسے اب جو حجاج کرام پہلے مدینہ شریف جاتے ہیں تو وہ بنا احرام باندھے اس میقات سے گزر جائیں پھر زیارت روضہ نبوی اور حاضری مدینہ شریف کے بعد جب مکہ شریف چلیں تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں چونکہ مدینہ شریف کے راستے سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ذوالحلیفہ ہے بیرون میقات رہنے والا کسی بھی نیت سے مکہ مکرمہ جائے تو اسے احرام باندھنا لازم ہے۔ البتہ مکہ شریف کا رہنے والا اگر کسی وجہ سے میقات سے باہر گیا پھر مکہ شریف واپس آیا تو اسے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے دن و رات مکہ شریف سے لوگ طائف شریف آتے جاتے رہتے ہیں اور میقات کے اندر رہنے والے حج کا احرام اپنے گھر سے باندھیں مکہ شریف میں رہنے والے بھی اپنے گھر سے

(۲۴۶۰) حدیث شریف: اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیْ)

ترجمہ: عمرے فرمائے پیارے رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذوقعدہ میں، حج مبارک کرنے سے پہلے دو مرتبہ۔

(۲۴۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَآاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْقُلْتُھَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْابِھَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَالْحَجُّ مَرَّۃٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا تم پر حج مبارک تو کھڑے ہو گئے حضرت اقرع ابن حابس تو عرض کیا انہوں نے کیا ہر سال میں یا رسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے اگر میں ہاں فرما دیتا اسکو تو فرض ہو جاتا ہر سال حج مبارک اور اگر فرض ہو جاتا ہر سال حج مبارک تو نہ عمل کر پاتے تم اس پر اور نہ طاقت رکھتے تم تو حج مبارک ایک ہی مرتبہ ہے، جو زیادہ کرے اس نے نفل کیا۔

(۲۴۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْنَصْرَانِیًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ مالک ہو توشے کا اور سواری کا کہ پہونچا دے اسکو بیت اللہ شریف تک پھر حج مبارک نہ کرے تو نہیں ہے فرق اس بات میں کہ مرے وہ یہودی کی طرح یا نصرانی کی طرح اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "اور اللہ تعالیٰ کیلئے لوگوں پر فرض ہے حج کرنا بیت اللہ شریف کا، جو طاقت رکھے اسکی طرف راستے کی اور جس نے کفر کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے دنیا بھر سے۔

(۲۴۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاصَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے ترکِ دنیا اسلام میں۔

(۲۴۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص ارادہ رکھتا ہو حج مبارک کا تو چاہئے کہ جلدی کرے۔

2465 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मिलाकर करो हज्जे मुबारक और उमरे शरीफ़ को इसलिये कि दोनों मिटाते हैं गुरबत और गुनाहों को जैसा कि मिटाती है भट्टी मैल को लोहे के और सोने और चांदी के और नहीं है नेकियों भरे हज के लिये सवाब सिवाये जन्नत के।

2466 हदीस शरीफ़:— हाज़िर हुये एक सहाबी ख़िदमते आली में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह कौन चीजें हज्ज को फ़र्ज़ करती हैं? फ़रमाया प्यारे रसूल ने तोशा और सवारी।

2467 हदीस शरीफ़:— दरयाफ़्त किया एक सहाबी ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अर्ज़ किया कि हाजी कौन है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सराटा बू वाला फिर खड़े हुये दूसरे सहाबी तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह कौन सा हज अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि खून बहाना शोर मचाना, फिर खडे हुये दूसरे सहाबी तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलल्लाह रास्ता क्या है? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तोशा और सवारी।

2468 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू रजीन उक़ैली से मरवी बेशक वो हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजूर तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! बेशक मेरे वालिदे माजिद बहुत बूढ़े हैं, नही ताक़त रखते हज्जे मुबारक और उमरे शरीफ़ की और न सवार होने की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हज

باندھیں۔ جدہ شریف والے بھی حج وعمرہ کا احرام اپنے گھر ہی سے باندھ کر چلیں۔ مکہ شریف کے رہنے والے عمرے کا احرام حرم شریف کی حدود سے باہر آ کر باندھیں اور حج کا احرام گھر ہی سے باندھیں۔ کیونکہ عمرہ اندرون مکہ مکرمہ ہی میں ادا ہوتا ہے اور حج مبارک بیرون حرم میدان عرفات میں ادا ہوتا ہے کچھ سفر کرانے کے لئے شریعت مطہرہ نے مکہ مکرمہ کے عمرہ شریف کیلئے یہ پابندی لگائی ہے۔ اب مقام تنعیم مسجد عائشہ سے عمرے شریف کا احرام باندھا جاتا ہے۔

(۲۴۵۸) مدینہ شریف والے اگر براہ شام مکہ شریف جائیں کہ انکی راہ میں ذوالحلیفہ بھی آجائے اور جحفہ بھی تو ان پر جحفہ سے احرام باندھنا واجب ہے اگر ذوالحلیفہ سے ہی احرام باندھ لیں تو بہتر ہے کیونکہ اس صورت سفر میں ذوالحلیفہ پہلے آئیگا اور جحفہ بعد میں آئیگا اور جو شخص دو میقاتوں سے گزرے اس پر آخری میقات پر احرام باندھنا فرض ہے۔ پہلی میقات پر احرام باندھنا فرض نہیں البتہ بہتر ہے۔ عرق کے معنی ہیں کنارۂ دریا۔ چونکہ عراق کا علاقہ دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے کناروں پر واقع ہے اسلئے اسے عراق کہتے ہیں۔ عراق کی لمبائی عبادان سے موصل تک اور چوڑائی قادسیہ سے حلوان تک ہے۔ ذات عرق، قرن منازل کے مقابل واقع ہے۔ عراق کے مشہور مقامات، نجف اشرف، کربلائے معلی، کوفہ شریف، بصرہ شریف، بغداد شریف ہیں۔ عراق وشام اگرچہ عہد فاروقی میں فتح ہوئے ہیں مگر چونکہ پیارے نبی ﷺ کو علم تھا کہ یہ علاقے فتح ہونگے اور یہاں سے حجاج کرام حج مبارک کیلئے جائیں گے اسلئے انکی احرام گاہیں مقرر فرما دیں۔ اور ان میقاتوں کا استعمال عہد فاروقی میں ہوا۔ اور جن روایات میں یہ ہے کہ ان دونوں میقاتوں کو سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر فرمایا ہے تو ان روایات میں عملی تقرر مراد ہے۔ جب میقات قریب آئے تو وضو وغسل کرے خوشبو لگائے احرام باندھے اور دو رکعت نماز بہ نیت احرام پڑھے۔ دعا ولبیک پڑھے۔ درود شریف پڑھے۔ باقی مسائل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں خصوصاً فتاویٰ قدیریہ اور "انتخاب شریعت" میں۔

(۲۴۵۹) ہجرت کے بعد پیارے رسول ﷺ نے کل چار عمرے فرمائے ہیں بیرون مکہ مکرمہ سے آ کر (مرقاۃ شریف) حج مبارک کے ساتھ والا عمرہ شریف تو ماہ ذوالحجہ میں تھا اور باقی تین عمرے ماہ ذوقعدہ میں تھے۔ حدیبیہ ایک بستی کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۵ کلومیٹر ہے اس کا اکثر حصہ حرم شریف میں داخل ہے۔ جعرانہ بھی ایک بستی کا نام ہے یہ بھی مکہ مکرمہ سے تقریباً ۵۰ کلومیٹر ہے اب اسے سہل کہتے ہیں۔ پیارے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع میں قران کیا تھا۔ حجۃ الاسلام پیارے نبی ﷺ نے ایک ہی فرمایا ہے۔

(۲۴۶۰) پیارے نبی ﷺ نے شروع ماہ ذوقعدہ ۶ھ پیر کے دن مدینہ منورہ سے چودہ حضرات صحابہ کرام کے ہمراہ عمرے شریف کی نیت سے روانگی فرمائی۔ جب حدیبیہ رونق افروز ہوئے تو قریش مکہ نے اس جماعت حقہ کو عمرے سے روک دیا اور آخر کار صلح اس پر ہوئی کہ سال آئندہ عمرہ کیا جائے اور اس سال بنا عمرہ کئے مراجعت فرمائیں۔ پھر ۷ھ ماہ ذوقعدہ میں پیارے نبی ﷺ نے قضا عمرہ شریف ادا فرمایا۔ اگرچہ پیارے نبی ﷺ نے ۶ھ میں عمرہ ادا نہ فرمایا تھا مگر اسکو بایں معنی عمرہ شمار فرمایا گیا کہ اسکا کامل ثواب تو مل ہی گیا تھا گویا کہ بعد ہجرت پیارے نبی ﷺ نے ایک عمرہ شریف حکمی اور تین عمرے شریف حقیقی فرمائے ہیں۔ نفل عبادت شروع کردینے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر جو نہ ہو سکے تو قضا کرنی ہوگی کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا ۶ھ والا عمرہ شریف نفلی تھا جسکے رہ جانے پر قضا فرمائی۔ اس حدیث شریف میں دو حقیقی عمرے اور حج مبارک بیان فرمائے گئے ہیں۔ گزشتہ حدیث شریف میں چار عمروں کا ذکر ہے وہاں وہ حکمی عمرہ شریف بھی شمار فرمایا گیا ہے۔

(۲۴۶۱) سیدنا حضرت اقرع ابن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج مبارک کو بھی روزہ ونماز پر قیاس فرما کر یہ سوال کیا۔ اس جملے سے پیارے نبی ﷺ کی شان اختیار صاف نظر آتی ہے کہ اگر میں ہاں فرما دیتا اسکو تو فرض ہو جاتا کہ پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے احکام شرعیہ کا مالک بنایا ہے جسے چاہیں حلال فرما دیں جسے چاہیں حرام فرما دیں۔ ملکی مسلمان ہوں کہ غیر ملکی سب پر پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج مبارک کرنا فرض ہے اور اسکے علاوہ زندگی میں جتنے بھی حج مبارک ہونگے وہ سبکے سب نفل ہونگے۔ بعض حضرات کا خیال ہے

(۲۴۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ملا کر کرو حج مبارک اور عمرے شریف کو اسلئے کہ دونوں مٹاتے ہیں غربت اور گناہوں کو

کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

جیسا کہ مٹاتی ہے بھٹی میل کو لوہے کے اور سونے کے اور چاندی کے اور نہیں ہے نیکیوں بھرے حج کیلئے ثواب سوائے جنت کے۔

(۲۴۶۶) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک صحابی خدمت عالی میں پیارے نبی ﷺ کی تو عرض کیا یارسول اللہ

مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَۃُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

کون چیزیں حج کو فرض کرتی ہیں؟ فرمایا پیارے رسول نے توشہ اور سواری۔

(۲۴۶۷) حدیث شریف: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ

ترجمہ: دریافت کیا ایک صحابی نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عرض کیا کہ حاجی کون ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے

الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ

کہ سر اٹا، بو والا، پھر کھڑے ہوئے دوسرے صحابی تو عرض کیا یارسول اللہ کونسا حج افضل ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ خون بہانا، شور مچانا،

فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا السَّبِیْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَۃٌ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

پھر کھڑے ہوئے دوسرے صحابی تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ راستہ کیا ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ توشہ اور سواری۔

(۲۴۶۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: حضرت ابورزین عقیلی سے مروی بیشک وہ حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کے حضور تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ

اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ

بیشک میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہیں، نہیں طاقت رکھتے حج مبارک اور عمرے شریف کی اور نہ سوار ہونے کی، فرمایا پیارے رسول نے

करो अपने वालिदे माजिद की तरफ़ से और उमरा शरीफ़।

2469 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सुना एक सहाबी को कि वो कह रहे हैं "लब्बैक" हाजिर हूँ 'शबरमा' की तरफ़ से, फ़रमाया प्यारे रसूल ने 'शबरमा' कौन? अर्ज किया मेरा भाई है या मेरा अज़ीज़ है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या तुमने हज्जे मुबारक कर लिया है अपनी तरफ़ से? अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हज करो अपनी तरफ़ से फिर हज्जे मुबारक करो शबरमा की तरफ़ से।

2470 हदीस शरीफः– मीक़ात बनाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पूरब वालों के लिये अतीक़ को।

2471 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मीक़ात बनाय इराक़ वालों के लिये ज़ाते इरक़ को।

2472 हदीस शरीफः– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं जिसने एहराम बांधा हज्जे मुबारक का या उमरे शरीफ़ का मस्जिदे अक्सा शरीफ़ से मस्जिदे हराम तक तो बख़्श दिये जाते हैं उसके अगले गुनाहों में से और उसके पिछले गुनाहों में से या वाजिब हो ती है उसके लिये जन्नत।

کہ زندگی میں ایک بار حج فرض عین ہے اور باقی فرض کفایہ۔ یہ حدیث شریف ان حضرات کے صریح خلاف ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اتنی قدرت وقوت دے تو اسے ہر پانچ سال میں ایک بار حج مبارک کرنا مستحب ہے۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے جسے اللہ تعالیٰ تندرستی، مال اور قدرت وقوت دے پھر وہ پانچ سال تک حج نہ کرے وہ محروم ہے۔ بعض حضرات نے اس حدیث شریف کی بنا پر پانچ سال میں ایک مرتبہ حج کو واجب مانا ہے یہ بھی خلاف اجماع ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۴۶۲) توشہ سے مراد بقدر ضرورت اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ ہے یعنی اپنا تو پورے سفر کا مکمل آنے جانے کا خرچ اور اپنے گھر لوٹنے تک بچوں کا پورا خرچ اور یہ خرچ واخراجات مکہ مکرمہ کے قرب وبعد اور زمانے کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسلئے زادراہ کی رقم کا تعین نہیں ہوسکتا۔ اور سواری سے مراد ہر قسم کی ضروری سواری ہے جیسے ریل، بس، بحری جہاز، ہوائی جہاز کے اخراجات۔ ملکیت سے مراد سواری کے نفع کی ملکیت ہے لہٰذا جو سواری کے کرایہ پر قادر ہو اس پر حج مبارک فرض ہے۔ بلا وجہ شرعی حج مبارک چھوڑنے والے کی موت میں اور یہودی ونصرانی کی مدت میں فرق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ اس سے راضی اور نہ ان سے راضی۔ اگرچہ دونوں سے ناراضگیوں میں فرق ہے۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اگر یہ شخص حج کا منکر ہوکر مرا تو اسمیں اور یہود ونصاریٰ میں کوئی فرق نہیں اور یہ مسلمان تارک حج ہوکر مرا ہے تو اس نے کفران نعمت کیا ہے اور دونوں یعنی یہ تارک حج مسلمان اور یہود ونصاریٰ ناشکری میں ایک ہیں دونوں میں کچھ فرق نہیں دونوں ناشکرے ہیں اور دونوں ہی غضب الٰہی کا شکار ہوں گے۔ اس میں غضب کا اظہار ہے نہ یہ کہ جو حج نہ کرے وہ کافر ہے اور حج نہ کرنا کفر ہے۔ ہم نے آیت کریمہ کا ترجمہ آخیر تک کردیا ہے چونکہ محل استدلال اخیر ہی میں ہے۔

(۲۴۶۳) اصطلاح شرع میں ضرورت ترک دنیا اور ترک حج کو کہتے ہیں۔ اسلام میں تارک الدنیا ہوجانا منع ہے کہ کوئی شخص نہ تو نکاح کرے نہ اچھا کھانے پینے کا عہد کرے اور قادر ومالدار کا حج کو ترک کرنا منع ہے اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ اسلام نے پوری دنیا کو دین بنادیا ہے۔

سیرت محمد نے نور وہ بکھیرا ہے
ظلمتوں کو سینے سے روشنا سویرا ہے (ایاز)

(۲۴۶۴) موت اور مال کے فوت ہونے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے اور حج فرض ہوتے ہی فوراً اسکا ادا کرنا فرض ہے بلا وجہ شرعی دیر لگانا منع ہے وہ لوگ جو صرف بچوں کی بیاہ شادی کو حیلہ بہانہ بنا کر حج کی سعادت سے محروم رہتے ہیں ان کیلئے اس حدیث شریف میں درس عبرت ہے بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ حج بڑھاپے میں کرنا چاہیئے یہ بھی نری جہالت ہے حج تو جب فرض ہوجائے جب ہی کرنا چاہیے اکثر لوگ بڑھاپے کے انتظار میں مرجاتے ہیں اور حج کی سعادت سے محروم ہوجاتے ہیں اور ایک عظیم وجلیل فرض اپنے ذمہ لے جاتے ہیں۔ اگر فوراً حج مبارک نہ کیا تو پھر ایک سال تک انتظار کرنا پڑے گا اور ایک سال میں کیا ہوگا کس نے دیکھا ہے۔

(۲۴۶۵) حج چار طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) افراد یا حج کرنا حج مبارک کرے حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے۔ دل سے اسکی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اسکا نام لے یا نہ لے اس حاجی کو مفرد اور حج کو افراد کہتے ہیں (۲)۔ افراد بالعمرہ۔ وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے حج مبارک کے مہینوں میں یا ان سے قبل عمرے شریف کا احرام باندھے دل سے اسکا قصد کرے۔ خواہ وقت تلبیہ زبان سے اسکا ذکر کرے یا نہ کرے۔ اسکے لئے حج کے مہینوں میں یا اس سے قبل طواف کرنے۔ خواہ اس سال حج مبارک کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرے کے درمیان المام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہوکر واپس ہو (۳) قران۔ وہ یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے حج کے مہینوں میں یا اس سے قبل اول سے حج وعمرے دونوں کی نیت کی ہو۔ خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے۔ پہلے عمرے کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے حج مبارک کے مہینوں میں یا اس سے قبل حج مبارک کا احرام باندھے اور حج مبارک کے مہینوں میں عمرہ شریف کرے اور اگر اسکے طواف حج مبارک کے مہینوں میں ہوں

حـج عـن ابيك واعتمر۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی)

کہ حج کرواپنے والد ماجد کی طرف سے اور عمرہ شریف۔

(۲۴۶۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک صحابی کو کہ وہ کہہ رہے ہیں لبیک (حاضر ہوں) شبرمہ کی طرف سے

قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْقَرِيْبٌ لِّیْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ

فرمایا پیارے رسول نے شبرمہ کون؟ عرض کیا میرا بھائی ہے یا میرا عزیز ہے، تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تم نے حج مبارک کرلیا ہے اپنی طرف سے؟

قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجة)

عرض کیا نہیں، فرمایا کہ حج کرو اپنی طرف سے پھر حج مبارک کرو شبرمہ کی طرف سے۔

(۲۴۷۰) حدیث شریف: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: میقات بنایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پورب والوں کیلئے عقیق کو۔

(۲۴۷۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے میقات بنایا عراق والوں کیلئے ذات عرق کو۔

(۲۴۷۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں

مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْعُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

جس نے احرام باندھا حج مبارک کا یا عمرے شریف کا مسجد اقصیٰ شریف سے مسجد حرام تک کا تو بخش دیئے جاتے ہیں اسکے اگلے گناہوں میں سے

وَمَا تَاَخَّرَ اَوْوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجة)

اور اسکے پچھلے گناہوں میں سے یا واجب ہوجاتی ہے اس کیلئے جنت۔

2473 हदीस शरीफ़– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फरमाया कि यमन वाले हज को आते थे तो साथ में तोशा न लाते थे और कहते थे हम तवक्कुल करने वाले हैं फिर जब आते मक्का ए मुकर्रमा में तो सुवाल करते थे लोगों से तो उतारी अल्लाह तआला ने आयते करीमा "बेहतरीन सामाने सफ़र तक़्वा है"।
2774 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीका से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम औरतों पर जिहाद है? तो फरमाया प्यारे रसूल ने हाँ। नहीं हैं जंग उसमें, हज व उमरे में।
2475 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसको न रोके हज्जे मुबारक से ज़ाहिरी ज़रुरत या जालिम शाह या रोकने वाली बीमारी फिर वो मर जाये उस हाल में कि न हज किया उसने तो चाहिये कि मर जाये अगर चाहे यहूदी की तरह अगर चाहे ईसाई की तरह।
2476 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया हज्जे मुबारक करने वाले और उमरा शरीफ़ करने वाले अल्लाह तआला के मेहमान हैं अगर दुआ करें तो कुबूल फ़रमाये उनकी दुआ और अगर मगफ़रत मांगें अल्लाह तआला से तो बख़्श दे वो उनको।
2477 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह

اور حلال ہوکر حج مبارک کیلئے احرام باندھے اور اسی سال حج مبارک کرے اور حج مبارک اور عمرے شریف کے درمیان اپنے اہل کیساتھ المام صحیح نہ کرے اس حدیث شریف میں یہ تمام چاروں اقسام کے حج مبارک مراد ہیں کہ ان سے ظاہری فقیری کو بھی اور دل کی غربت کو بھی نیست و نابود کیا جاسکتا ہے اور ان دونوں سے گناہوں کی بھی معافی ہوجاتی ہے۔ گناہ اور فقر دور کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر اس حدیث شریف میں ان دونوں کے مٹانے کی نسبت حج مبارک اور عمرہ شریف کی طرف کی گئی ہے اسلئے کہ یہ دونوں گناہ و غربت مٹنے کا سبب ہیں۔ حج و عمرہ اللہ والے ہیں تو جب غربت و معصیت مٹانے کی نسبت انکی طرف کرنا جائز ہے تو پھر یہ کہنا بھی صد فی صد درست ہے کہ اللہ والے مشکل کشا، حاجت روا، کام بنانے والے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ تو سب بڑے اللہ والے ہیں۔ حج مبرور۔ نیکیوں بھرا حج وہی ہے حلال کمائی سے ہو اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے اخلاص کیساتھ اور مرتے دم تک کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے کہ حج باطل ہوجائے۔

(۲۴۶۶) توشہ سے مراد اپنے سفر کا نان نفقہ و دیگر اخراجات ہیں اور اپنے اہل و عیال کے اخراجات اس کی اپنی واپسی تک۔ اور سواری میں وہ تمام سواریاں داخل ہیں جن سے مکہ معظمہ کا راستہ طے کیا جائے۔ خواہ وہ ٹرین ہو یا پلین۔ بس ہو یا کار۔

(۲۴۶۷) حاجی تارك الزينة ہوتا ہے اس پر یہ دو علامتیں خاص طور پر ظاہر ہوتی ہیں ایک یہ کہ اسکا سر دھول سے اٹا ہوتا ہے اور اسکے بال بکھرے ہوتے ہیں کیونکہ حالت احرام میں بال ٹوٹنے کے اندیشے سے حجاج کرام بال کم دھوتے ہیں اور حجاج کرام کو احرام کی حالت میں خوشبو لگانا منع ہے اور اکثر اوقات پسینے اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے کچھ بو محسوس ہونے لگتی ہے۔ ارکان حج میں ارکان تو سب ہی ادا ہوتے ہیں مگر ان سب ارکان میں کونسا عمل حج زیادہ اچھا ہے یا وہ کونسی صفات ہیں جن سے حج مبارک افضل ہوجاتا ہے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ حج مبارک کے دوران تلبیہ میں خوب آواز بلند کرنا اور قربانیاں کرنا۔ حج مبارک میں اول عمل تلبیہ ہے اور آخری عمل قربانی کرنا ہے لہٰذا درمیانی اعمال خود بخود ان میں آگئے یعنی تلبیہ سے قربانی تک کہ تمام اعمال فضیلت و برکت سے بھرپور ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ کیلئے لوگوں پر فرض ہے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے اسکی طرف راستے کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۲) یا رسول اللہ! اس آیت کریمہ میں راستے سے کیا مراد ہے؟ تو جواباً فرمایا پیارے رسول ﷺ نے کہ راستے سے مراد توشہ اور سواری ہے۔ راستہ کی طاقت رکھنے میں راستے کا امن بھی داخل ہے اور صحت و تندرستی بھی۔ جو پہلے سے مالدار تھا مگر حج کو نہ گیا پھر بیمار یا بوڑھا ہوگیا تو اس پر حج فرض ہے۔

(۲۴۶۸) غالباً سیدنا حضرت رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد پر پہلے سے حج مبارک فرض تھا اور وہ کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے حج مبارک نہ کرسکے تھے ورنہ اگر ایسا بوڑھا جو نہ تو حج و عمرہ کے ارکان کرسکے اور نہ طواف و سعی وغیرہ کرسکے اور نہ سواری پر بیٹھ سکے یعنی نہ سفر کے قابل ہو اور اس کمزوری کی حالت میں مال آئے تو اس پر حج فرض نہ ہوگا۔ یا تو خود اپنے والد ماجد کی طرف سے حج کرے یا کسی دوسرے سے حج بدل کرادے۔ حج مبارک مالی اور بدنی عبادات کا مجموعہ ہے لہٰذا وقت مجبوری دوسرا بھی انکی طرف سے ادا کرسکتا ہے مگر قدرت ہوتے ہوئے خود ہی کرنا ہوگا۔ بعض بدنی عبادت میں نیابت مطلقاً ناجائز ہے اور محض مالی عبادت میں نیابت مطلقا جائز ہے۔ لہٰذا کوئی کسی کی طرف سے نماز و روزہ ادا نہیں کرسکتا کہ یہ بدنی عبادت ہیں اور زکوٰۃ بہر حال ادا کرسکتا ہے کیونکہ یہ مالی عبادت ہے۔ عمرہ شریف فرض و واجب نہیں ہے سنت ہے لہٰذا حدیث شریف میں دونوں کا حکم فرمانا استحباباً ہے یعنی بہتر یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں ہی والد ماجد کی طرف سے ادا کرو۔ ارشاد رب قدیر کہ ترجمہ۔ اور پورا کرو تم حج کو اور عمرے کو اللہ کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) اس حکم ربانی میں عمرہ شروع کردینے کے بعد اسکے پورا کرنے کا حکم ہے یعنی جب حج و عمرہ شروع کردیا تو انہیں ضرور پورا کرو کیونکہ ہر نفل شروع کردینے سے فرض ہوجاتا ہے۔

(۲۴۶۹) بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنا حج مبارک کرے پھر حج بدل کرے اور پیارے رسول ﷺ کا یہ فرمان عالیشان کہ پہلے اپنی طرف سے حج کرو استحباب کیلئے ہے۔ اگر اپنا حج کئے بغیر دوسرے

(۲۴۷۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا یمن والے حج کو آتے تھے تو ساتھ میں توشہ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے

نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوْا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ (رواہ البخاری)

ہم توکل کرنیوالے ہیں پھر جب آتے مکہ مکرمہ میں تو سوال کرتے تھے لوگوں سے تو اُتاری اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "بہترین سامانِ سفر تقویٰ ہے۔"

(۲۴۷۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عورتوں پر جہاد ہے؟

قَالَ نَعَمْ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہاں انہیں ہے جنگ اسمیں، حج وعمرہ میں۔

(۲۴۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس کو نہ روکے حج مبارک سے ظاہری ضرورت یا ظالم شاہ

اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رواہ الدارمی)

یا روکنے والی بیماری پھر وہ مرجائے اس حال میں کہ نہ حج کیا اس نے تو چاہیے کہ مرجائے اگر چاہے یہودی کی طرح اگر چاہے عیسائی کی طرح۔

(۲۴۷۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا حج مبارک کرنے والے اور عمرہ شریف کرنے والے

وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر دعا کریں تو قبول فرمائے انکی دعا اور اگر مغفرت مانگیں اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ انکو۔

(۲۴۷۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے رسول فرماتے ہیں

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे रसूल फ़रमाते हैं कि अल्लाह तआला की जमाअतें तीन हैं, जिहाद करने वाले और हज करने वाले और उमरा करने वाले।

2478 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब तुम मिलो हज करने वाले से तो सलाम करो उसको और मुसाफ़ा करो और उससे दरख़्वास्त करो यह कि दुआ ए मग़फ़रत करे तुम्हारे लिये इससे पहले कि दाख़िल हो वो अपने घर में इसलिये कि वो बख़्शा बख़्शाया है

2479 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो निकले हज्जे मुबारक या उमरा शरीफ़ या जिहाद करने के लिये फिर मर जाये उसके रास्ते में तो लिखता है अल्लाह तआला उसके लिये सवाब ग़ाज़ी का और हाजी का और उमरा शरीफ़ करने वाले का।

(135) एहराम बांधने और तल्बिया पढ़ने का बाब

2480 हदीस शरीफ़:- उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं ख़ुशबू तैयार कर रही थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये प्यारे रसूल के एहराम बांधने के लिये एहराम बांधने से पहले और प्यारे रसूल के एहराम से निकलने के लिये बैतुल्लाह शरीफ़ के तवाफ़ करने से पहले ऐसी ख़ुशबू जिसमें मुश्क थी गोया कि मैं अब देख रही हूँ उस चमकदार ख़ुशबू की तरफ़

کی طرف سے حج کرنا ناجائز ہوتا تو پیارے رسول ﷺ یہ فرماتے کہ یہ تیرا اپنا حج ہوگا شبرمہ کا نہ ہوگا چنانچہ ابھی قبیلہ خثعم کی ایک صحابیہ کا واقعہ گزرا ہے کہ انہوں نے پیارے رسول ﷺ سے انہیں اپنے والد ماجد کی طرف سے حج کرنے کی اجازت عنایت فرمائی اور نہ دریافت فرمایا کہ تم اپنا حج کر چکی ہو یا نہیں تو وہ حدیث شریف بیان جواز کیلئے ہے اور یہ حدیث شریف بیان استحباب کیلئے ہے۔

(۲۴۷۰) اہل مشرق، پورب والے یہ عراق والے ہیں اور وہ لوگ مراد ہیں کہ انکے مکانات حرم شریف سے خارج مکہ شریف کے جانب مشرق ہیں۔ عقیق دو ہیں ایک تو وہ جو مدینہ شریف سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے بلکہ یہ عقیق دوسرا ہے جو مکہ مکرمہ کے جانب مشرق میں ہے اور ذات عرق کے مقابل ہے۔

(۲۴۷۱) عراق والوں کیلئے دو میقاتیں ہیں۔ عقیق اور ذاتِ عرق۔ عقیق پہلے ہے اور ذات عرق بعد میں۔ اگر عراقی حجاج کرام عقیق ہی سے نیت باندھیں تو بہتر ہے اور اگر ذات عرق سے احرام باندھیں تو بھی کوئی حرج نہیں اور اگر ایک ہی میقات سے گزر ہو کسی کا ذات عرق سے اور کسی کا عقیق سے تو جو جس میقات سے گزرے وہیں سے احرام باندھے۔

(۲۴۷۲) جب کوئی حاجی یا عمرہ کرنیوالا بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) سے بیت اللہ شریف کی طرف جائے تو درمیان میں مدینہ طیبہ واقع ہے اور اس حاجی کو زیارت روضہ نبوی شریف بھی نصیب ہو جاتی ہے اسلئے ثواب عظیم کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کو پیارے رسول ﷺ کے گھر ہو کر جانا بڑی عظمت وسعادت کی بات ہے۔

بارگاہ خدا تک پہونچنا ہے گر آیئے آیئے زینے زینے چلیں
پہلی بھیت اور بغداد ہوتے ہوئے کربلا پھر نجف پھر مدینے چلیں

اس حدیث شریف سے یہ بات بھی سمجھی جاتی ہے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ماہ ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ ان سے پہلے حج مبارک کا احرام باندھنا مکروہ ہے مگر میقات سے پہلے احرام باندھ لینا یہاں تک کہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر نکلنا افضل ہے بشرطیکہ احرام کی پابندیاں پوری کر سکے۔ حدیث شریف:۔ کسی نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارےمیں سوال کیا "اور پورا کرو تم حج کو اور عمرے کو اللہ کیلئے" کہ حج وعمرہ کا پورا کرنا کیا ہے تو فرمایا حضرت علی نے حج وعمرہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے احرام باندھ کر نکلو (رواہ الحاکم والمستدرک)

(۲۴۷۳) اہل یمن اپنے ساتھ یا تو بالکل ہی توشہ نہ لاتے یا پھر تھوڑا بہت لاتے کہ راستے ہی میں ختم ہو جاتا۔ مانگتے کھاتے آتے اور مانگتے کھاتے گھر کو واپس جاتے اور خود کو متوکلین میں شمار کرتے درحقیقت یہ متوکل نہ تھے بلکہ بھکاری تھے اور خانہ ساز یہ فلسفہ انکے ذہنوں پر چھایا ہوا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور اسکے گھر جارہے ہیں اتنے بڑے میزبان کے گھر مہمان کو ساتھ میں کھانا لانے کی کیا ضرورت۔ توکل کا یہ غلط مطلب آج بھی ناکارہ اور نکموں کی کھوپڑی پر راج کر رہا ہے کہ بیکار رہنے اور بھیک مانگنے کو توکل سمجھتے ہیں حالانکہ توکل یہ ہے کہ کسب حلال کرے اور تکیہ رحمت ذوالجلال پر کرے۔ حج مبارک کے لئے توشہ لینا توکل کے خلاف نہیں ہے پرہیزگاری اسمیں ہے کہ بھیک اور بھوک سے پیدا ہونیوالے اعمال بد اور افعال بد سے بچا جائے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ دنیا کے سفر کا توشہ مال ہے اور آخرت کے سفر کا توشہ نیک اعمال ہیں اور وصال رب کیلئے توشہ بندگی میں کمال ہے۔ اسباب رکھنا توکل کے منافی نہیں ہیں اور محض توکل کا ارادہ کرے اور اسباب سے بے تعلق ہو جائے تو یہ توکل ان خاصان خدا کیلئے ہے جو اے گریڈ کے صابر ہوں کہ مشکلات دیکھ کر پیمانہ صبر لبریز ہو کر چھلک نہ جائے اور بھیا تک منزل آجائے۔

(۲۴۷۴) عورتوں کے جہاد میں لڑائی وقتل جنگ وجدل تو نہیں ہے لیکن انکے جہاد میں سفر کی تکان، محنت ومشقت ارکان اور مفارقت مکان واہل مکان ایسی ہوتی ہے جیسے مجاہدین کو جنگ کے دوران تو عورتوں کا حج وعمرہ کرنا ہی بمنزلۂ جہاد ہے۔ خواتین حضرات بوقت مجبوری جہاد وجنگ میں بھی شریک ہو سکتی ہیں۔ یہ ہنگامی حالات میں ہوتا ہے کہ کفار کی اکثریت دباؤ بنالے تو اپنی اکثریت دکھانے کیلئے یا دوسری ہنگامی ضروریات کے مواقع پر بھی عورتوں کو جہاد بھی شرکت کی اجازت ہے۔ یہ اضطراری حالات کے احکام جداگانہ ہیں۔

(۲۴۷۵) "ظالم شاہ" یا تو خود اپنے ہی ملک کا شاہ ظالم ہو کر ظلماً حج

وَفْدُ اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔ (رواہ والنسائی والبیھقی فی شعب الایمان)

کہ اللہ تعالیٰ کی جماعتیں تین ہیں، جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے۔

(۲۴۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم ملو حج کرنیوالے سے تو سلام کرو اسکو اور مصافحہ کرو اس سے اور درخواست کرو اس سے

اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ۔ (رواہ احمد)

یہ کہ دعاء مغفرت کرے تمہارے لئے اس سے پہلے کہ داخل ہو وہ اپنے گھر میں اسلئے کہ وہ بخشا بخشایا ہے۔

(۲۴۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو نکلے حج مبارک یا عمرہ شریف یا جہاد شریف کرنے کیلئے پھر مر جائے

فِیْ طَرِیْقِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

اسکے راستے میں تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ثواب غازی کا اور حاجی کا اور عمرے شریف کرنیوالے کا۔

﴿ بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَۃِ ترجمہ: احرام باندھنے اور تلبیہ پڑھنے کا باب ﴾

(۲۴۸۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں خوشبو کر رہی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے

لِاِحْرَامِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ

پیارے رسول کے احرام باندھنے کیلئے، احرام باندھنے سے پہلے اور پیارے رسول کے احرام سے نکلنے کیلئے بیت اللہ شریف کے طواف کرنے سے پہلے

بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایسی خوشبو جس میں مشک تھی گویا کہ میں اب دیکھ رہی ہوں اس چمکدار خوشبو کی طرف جو پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں تھی

जो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की मांग में थी और प्यारे रसूल एहराम बांधे हुये थे।
2481 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हज़रते अबू तल्हा के पीछे ऊँट पर बैठा था और बेशक हज़रात सहाबाए किराम शोर मचा रहे थे हज व उमरा दोनों का।
2482 हदीस शरीफ़– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम निकले प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ हज्जतुल विदा के साल तो कुछ हममें से वो थे जिन्होंने तल्बिया शरीफ़ में पुकारा उमरे शरीफ़ को और कुछ हममें से वो थे जिन्होंने पुकारा तल्बिया शरीफ़ हज्जे मुबारक और उमरे शरीफ़ को और कुछ हममें से वो थे जिन्होंने पुकारा तल्बिया शरीफ़ में हज को और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पुकारा तल्बिया में हज्जे मुबारक को तो जिसने तल्बिया में उमरे का नाम पुकारा था तो ऐहराम से निकल गया और जिसने हज्जे मुबारक का और हज व उमरे का जमा करके नाम तल्बिया में पुकारा था तो वो एहराम से न निकले यहाँ तक कि हो गया क़ुर्बानी का दिन।
2483 हदीस शरीफ़– फ़ायदा उठाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज्जातुल विदा में उमरे शरीफ़ के साथ हज्जे मुबारक तक का कि शुरु फ़रमाया तो उमरे का ऐहराम बांधा फिर ऐहराम बांधा हज्जे मुबारक का।
2484 हदीस शरीफ़– हज़रते ज़ैद इब्ने साबित से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे

مبارک کیلئے جانے کی اجازت نہ دیتا ہو یا پھر راستے میں کوئی ایسا ملک پڑتا ہو جس کا شاہ حجاج کرام کو اپنے ملک سے نہ گزرنے دیتا ہو یا خود مکہ مکرمہ کا شاہ ظالم ہو کہ حجاج کرام کو داخل نہ ہونے دے یا ظالم شاہ سے جان و مال، عزت و آبرو کو سخت خطرہ لاحق ہو جیسے حضرات علماء اہلسنت کیساتھ سعودی حکومت میں ظالم شاہ لوگوں کا کردار ہے۔ چنانچہ شہزادۂ سیدنا حضور مدارالعالمین حضرت علامہ سید مشارق الانوار میاں جعفری مداری مکنپوری مدظلہ العالی نے فرمایا جدے ایئرپورٹ کے قریب ہی ایک روم میں میں ایک لسٹ لگی ہوئی ہے جن میں ان حضرات کے اسمائے گرامی ہیں جو سعودیہ حکومت کی نظر میں مجرمین ہیں کہ اگر یہ آئیں تو انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جائے اور بنا حج کئے واپس کر دیا جائے۔ اس فہرست میں زیادہ تر نام حضرات علماء اہلسنت کے ہیں اور ایک نام فقیر قدیری کا بھی درج ہے اسی لئے بہت سارے حضرات اکابر علماء و اہلسنت حج مبارک اور زیارت روضہ نبوی کیلئے نہیں جاتے ہیں اور شرعاً یہ گنہگار بھی نہیں ہیں کہ ان پر حج مبارک فرض ہی نہیں ہے کیونکہ مذکورہ تینوں صورتوں میں راستے کا امن مقصود ہے اور راستے کا امن وجوب اداء حج کیلئے شرط ہے۔ بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جو سفر سے مانع ہو۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تندرستی شرط ادا ہے کہ اگر کسی کے پاس مال سخت بیماری یا معذوری کی حالت میں آیا تو اس پر حج مبارک فرض نہیں ہے (مرقاۃ شریف) یعنی جس مومن کو کوئی عذر شرعی نہ ہو اور وہ پھر حج نہ کرے تو اسکی موت یہود و نصاریٰ کی سی ہے کہ وہ بھی کتاب اللہ پڑھتے تھے اور عمل نہیں کرتے تھے اور اسی طرح یہ بھی قرآن کریم پڑھتا ہے اور آیت حج مبارک پر بلا عذر شرعی عمل نہ کیا اور حج مبارک کو نہ گیا۔

(۲۴۷۶) یہ حج کرنیوالے عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے گھر جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے ملنے جا رہے ہیں اور ایسا میزبان جو سلطان ہے وہ اپنے دربار میں آنیوالے ملاقاتیوں کی بات سنتا بھی ہے اور مانتا بھی ہے اور انکی سفارشات کو قبول و منظور بھی فرماتا ہے۔ اسلئے یہ حج کرنیوالے عمرہ کرنیوالے مقبول الدعاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ حجاج کرام کی دعاء قبول فرماتا ہے اسی لئے سنی مسلمانوں کا طریقہ ہے کہ وہ حجاج کرام کو جلوس کی شکل میں پہونچانے بھی جاتے ہیں اور واپسی پر انکا استقبال بھی کرتے ہیں اور پھر جلوس کی شکل میں لاتے ہیں پہلے محلے کی مسجد شریف میں پھر وہاں نماز نفل شکرانہ ادا کرکے اور دعائیں مانگ کر اپنے گھر کی طرف جاتے ہیں۔ ان ہر دو مواقع پر سنی مسلمان حجاج کرام سے دعائیں کراتے ہیں یہ حدیث شریف پر ہی عمل ہے کہ حاجی گھر سے نکلتے ہی مقبول الدعاء ہے اور واپس گھر میں داخل ہونے تک مستجاب الدعوات رہتا ہے۔ بعض نادان جو دین کے دشمن ہیں وہ اسکو نمائش اور دکھاوے سے تعبیر کرتے ہیں جبکہ نمائش و دکھاوا اسی صورت میں برا ہے کہ جب نیت میں ریاکاری ہو اور نہ نمائش و دکھاوا اور ریا برا نہیں چونکہ لاکھوں کے بیچ میں حج کریگا، نمازی گھر سے نماز کیلئے جاتا ہے فی نفسہٖ ریا موجود ہے چہرے پر داڑھی تو کھلی نمائش ہے مگر گناہ نہیں کہ ریا مقصود نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اعلان کیساتھ حج مبارک کو جائیں اور حج مبارک سے آئیں اور دونوں وقت جلوس کا اہتمام کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان دعاء کرا سکیں اور یہ خوشنما منظر دیکھ کر ان میں حج و زیارت کا جذبہ ایمان افروز بیدار ہو۔ بعض نادان خاموشی سے جاتے ہیں اور چپکے سے آجاتے ہیں وہ ملت مسلمہ کے بدخواہ ہیں اور امت کو مقبول دعاؤں سے محروم رکھنے والے ہیں۔ عمرہ شریف کرنیوالوں سے حج مبارک کرنیوالوں کا درجہ زیادہ ہے کیونکہ حج مبارک فرض ہے اور عمرہ سنت ہے اور یہی مذہب احناف ہے۔

(۲۴۷۷) وفد اس جماعت کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کی نمائندہ بن کر بادشاہ کی خدمت میں عرض و معروض کرنے کیلئے حاضر ہو۔ مذکورہ تینوں قسم کے حضرات راہ خدا میں بڑی بڑی صعوبتیں مشقتیں جھیلتے ہیں اور انکی دعائیں امت مسلمہ کے کام آتی ہیں اسلئے انہیں وفد اللہ اللہ تعالیٰ کی جماعت فرمایا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بیکس پناہ میں مسلمانوں کی طرف سے نمائندہ بن کر آنیوالے مومنین و مومنات۔

(۲۴۷۸) لفظ "الحاج" حاجی اور حاجیوں دونوں پر بولا جاتا ہے (اشعۃ اللمعات شریف) جو شخص کہ حج مبارک یا عمرہ شریف یا زیارت روضہ نبوی کرکے واپس آئے یا غازی میدان جہاد سے واپس آئے ان سب سے دعاء کرانا چاہیے اس سے پہلے کہ یہ اپنے اپنے گھروں میں داخل

وَهُوَ مُحْرِمٌ۔(رواہ البخاری والمسلم)

اور پیارے رسول احرام باندھے ہوئے تھے۔

(۲۴۸۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ أَبِىْ طَلْحَةَ رضی الله تعالیٰ عنه وَأَنَّهُمْ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے اونٹ پر بیٹھا تھا اور بیشک حضرات صحابہ کرام

لَيَصْرَخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔(رواہ البخاری)

شور مچارہے تھے حج و عمرہ دونوں کا۔

(۲۴۸۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکلے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ

عَامَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ

حجۃ الوداع کے سال تو کچھ ہم میں سے وہ تھے جنہوں نے تلبیہ میں پکارا عمرے کو اور کچھ ہم میں سے وہ تھے جنہوں نے پکارا تلبیہ میں حج اور عمرے کو

وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کچھ ہم میں سے وہ تھے جنہوں نے پکارا تلبیہ شریف میں حج کو اور پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکارا

بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْجَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

تلبیہ میں حج مبارک کو تو جس نے تلبیہ میں عمرے کا نام پکارا تھا تو احرام سے نکل گیا اور جس نے حج مبارک کا اور حج و عمرے کا جمع کر کے نام تلبیہ میں پکارا تھا

فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ۔(رواہ البخاری والمسلم)

تو وہ احرام شریف سے نہ نکلے یہاں تک کہ ہوگیا قربانی کا دن۔

(۲۴۸۳) حدیث شریف: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

ترجمہ: فائدہ اُٹھایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عمرے شریف کیساتھ حج مبارک تک کا

वसल्लम को कि लिबासे अक्दस उतार रहे हैं अपने ऐहराम को पहनने के लिये और प्यारे नबी ने गुस्ल फ़रमाया।

2485 हदीस शरीफः–प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बाल जमाये अपने सरे अक्दस के, ख़त्मी से।

2486 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हाज़िर हुये मेरी बारगाह में हज़रते जिब्राईल तो हुक्म पहुचाया मुझको यह कि मैं हुक्म फ़रमाऊँ अपने अस्हाब को कि बुलन्द करें वो अपनी आवाज़ो को ऐहराम में या तल्बिया में।

2487 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मुसलमान जो तल्बिया शरीफ़ पढता है मगर तल्बिया पढ़ते हैं उसके दायें बायें के पत्थर और पेड़ और डेले यहाँ तक कि तमाम हो जाये ज़मीन यहाँ वहाँ से।

2488 हदीस शरीफः– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े नफ़्ल अदा फ़रमाते ज़ुल्हुलैफ़ा में दो रकातें फिर बराबर खड़ी हो जाती ऊँटनी प्यारे नबी को लेकर मस्जिद शरीफ़ के पास तो तल्बिया शरीफ़ फ़रमाते प्यारे नबी इन कल्मात के साथ और फ़रमाते "मैं हाज़िर हूँ या अल्लाह तआला मैं हाज़िर हूँ हाज़िर हूँ और तेरी बारगाह से सआदत हासिल करता हूँ और तमाम भलाईयां तेरी कुदरत के हाथों में हैं हाज़िर हूँ और रग़बत तेरी तरफ़ है और अमल तेरे लिये है।

ہوں مگر اسکو کیا کہیے کہ اب تو نادانوں نے احادیث کریمہ کے خلاف محاذ بنایا ہے اور دعاء کس سے کرائی جائے کہ رات کو خاموشی سے نکل گیا اور پھر رات ہی کو چپکے سے گھر لوٹ آیا صبح کو لوگوں سے ملاقات ہو رہی ہے کہ کب آئے بولے میں تو رات ہی میں آگیا۔ یہ ظلمت پسندی ملت مسلمہ کی بدخواہی کے مترادف ہے۔ مسلمان وہی طریقہ اپنائیں جو بزرگان دین کا ہے کہ اعلان کیساتھ جلوس کی شکل میں حج مبارک و عمرہ شریف کو جائیں اور اعلان ہی کیساتھ جلوس کی شکل میں واپسی بھی کریں تاکہ مسلمانوں کو دعائیں کرانے کا خوب موقع ملے اور اس میں اسلام کی تبلیغ بھی ہے۔ سلام و مصافحہ اور دعاء مغفرت یہ تینوں کام گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی وقت ہو سکیں گے کہ جب پہلے سے مسلمانوں کو معلوم بھی ہو کہ حاجی صاحب فلاں تاریخ کو فلاں وقت آنیوالے ہیں۔ اس میں ایک عظیم نکتہ یہ بھی ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ تم حاجی صاحب کو سلام کرو مصافحہ کرو دعاء مغفرت کراؤ اس سے ایک حاجی کی عظمت بھی آشکار ہوگی اور اگر حاجی غریب ہو اور استقبالی مسلمان مالدار ہوں تو تم آپس اپنی ہتک محسوس نہ کرو بلکہ ایک غریب حاجی صاحب سے مصافحہ کرنے میں سعادت محسوس کرو۔ حاجی کے حج مبارک کو جاتے اور حج مبارک سے آتے ہوئے راستے کے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ جب حاجی سفر حج مبارک سے واپسی میں اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو اب گناہ کریگا تو گناہگار ہوگا اور نامہ اعمال میں گناہ لکھنے شروع ہونگے۔ ایسے حضرات جو بخشے بخشائے ہوں ان سے دعاء مغفرت کرانا تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے۔ لہٰذا حضرات اولیاء کرام، بزرگان دین اور نابالغ بچوں سے دعاء کرانا چاہیے۔ طالب علم بھی اسی حکم میں داخل ہے (مرقاۃ شریف) کہ اسکو بھی سلام کیا جائے اس سے بھی مصافحہ کیا جائے اور اس سے بھی اپنے لئے دعاء مغفرت کرائی جائے۔ آجکل سلام، مصافحہ اور دعاء مغفرت کو نادانوں نے اپنی چڑ بنالیا ہے۔ آنے بہانے سے اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے۔ آمین۔ اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ حاجی حج کرنے کے بعد اور مژدۂ مغفرت (بخشے بخشائے) پانے کے بعد چاہے آل رسول کا قتل کرے چاہے دوسگی بہنوں کے بیک وقت نکاح میں رکھنا جائز سمجھے چاہے شرک کئے جائے چاہے تارک نماز ہو چاہے جو بڑے سے بڑا پاپ کرے مگر وہ بخشا بخشایا رہے گا جیسا کہ بعض یزیدیوں کا خیال ہے۔ یہ مژدۂ مغفرت اسی وقت کام آسکے گا کہ اسکی حج کے بعد کی زندگی صحیح و سلامت گزر رہی ہو اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوا ہو۔ ورنہ مژدہ مغفرت جہنم کی وارننگ کا روپ دھار لیگا جیسا کہ حسینیوں کا مضبوط موقف ہے۔

(۲۴۷۹) گھر سے چلا تھا کہ نہ ابھی حج مبارک کیا نہ عمرہ شریف اور نہ ہی جہاد شریف میں شریک ہو سکا مگر رحمت خداوندی کے بادل برسنے لگتے ہیں اور اسے اپنے ہر مقصد محمود پر اجر و ثواب بھرپور ملتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو ہجرت کرے اللہ کی راہ میں تو پائیگا وہ زمین میں بہت جگہ اور کشادگی اور جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اسکے رسول کی طرف پھر پائے اسکو موت تو ثابت ہو گیا ہے اسکا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۸) قانونی بات تو یہ ہے کہ جو حج فرض ہونے کے بعد برسوں حج کو نہ گیا پھر بڑھاپے میں گیا اور راہ میں مر گیا تو وہ اس دیر لگانے کا گنہگار ہوگا اس حدیث شریف میں بشارت ان مومنین کیلئے ہے جو بلا عذر شرعی حج میں دیر نہ لگائیں کیونکہ حج مبارک خود ادا کرنا چاہیے۔ مگر قدرت و رحمت یہ ہے کہ بے دیر سے حج مبارک کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلنے والا اور پھر راہ میں مر جانے والا بھی اس مژدہ کا مستحق ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے (مرقاۃ شریف)۔

کرم اسکا بندوں پہ دیکھا سو بد
خدا کے کرم کی نہیں کوئی بھی حد (انتخاب قدیری)

(۲۴۸۰) "احرام" بے سلا ایک تہبند اور ایک چادر ہے۔ تہبند تو اسی طرح باندھا جاتا ہے جسطرح عام طور پر لنگی باندھی جاتی ہے لیکن چادر اوڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں کندھے اور پیٹھ اور سینہ چھپ جائے اور احرام کی حالت میں مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ) احرام باندھنا حج مبارک اور عمرے شریف کیلئے شرط ہے۔ احرام کے لغوی معنی حرمت میں یا حرمت والی چیز میں داخل ہو جانے کے ہیں۔ حج مبارک اور عمرے شریف کی نیت و تلبیہ کو احرام اسلئے کہتے ہیں کہ حج مبارک اور عمرے شریف کا احرام باندھتے ہی

محرم پر شکار، میلا کپڑا، سر ڈھکنا وغیرہ حرام ہوجاتا ہے اور وہ زمین حرم شریف میں داخل ہوجانے کے قابل ہوجاتا ہے۔ حالت احرام میں کیا کیا حرام ہے۔ (۱) اپنی بیوی سے صحبت کرنا (۲) بوسہ لینا (۳) مساس (۴) گلے لگانا (۵) عورت کے اندام نہانی پر نگاہ کرنا جبکہ یہ چاروں باتیں شہوت سے ہوں (۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا (۷) فحش (۸) گناہ (۹) دنیوی لڑائی جھگڑا (۱۰) جنگل کا شکار (۱۱) اسکی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا (۱۲) یا کسی طرح بتا دینا (۱۳) بندوق دینا (۱۴) کارتوس دینا (۱۵) بارود دینا (۱۶) ذبح کرنے کیلئے چھری دینا (۱۷) اسکے انڈے توڑ دینا (۱۸) پر اکھیڑ دینا (۱۹) پاؤں توڑ دینا (۲۰) بازو توڑ دینا (۲۱) اسکا دودھ دوہنا (۲۲) اسکا گوشت پکانا (۲۳) اسکے انڈے پکانا (۲۴) انکا بھوننا (۲۵) انکا پکانا (۲۶) انکا بیچنا (۲۷) انکا خریدنا (۲۸) انکا کھانا (۲۹) اپنے ناخن کترنا (۳۰) دوسروں کے ناخن کترنا (۳۱) دوسرے سے اپنے ناخن کترواتا (۳۲) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کترنا (۳۳) یا منڈانا کسی طرح جدا کرنا (۳۴) کپڑے سے منہ چھپانا (۳۵) کپڑے سے سر چھپانا (۳۶) بستر یا کپڑے کی بقچی یا گٹھری سر پر رکھنا (۳۷) عمامہ باندھنا (۳۸) برقع پہننا (۳۹) دستانے پہننا (۴۰) موزے پہننا (۴۱) جرابیں پہننا جو وسط قدم کو چھپائے (۴۲) سلا کپڑا پہننا (۴۳) بالوں میں خوشبو لگانا (۴۴) جسم پر خوشبو ملنا (۴۵) کپڑوں میں خوشبو لگانا (۴۶) ملا گیری کپڑے جو کسی بھی خوشبو سے رنگے گئے ہوں اور وہ خوشبو موجود ہو ایسے کپڑے پہننا (۴۷) خالص خوشبو کھانا جیسے زعفران، مشک عنبر، زعفران، جاوتری لونگ، الائچی دار چینی وغیرھا۔ خوشبو کا آنچل میں باندھنا کہ خوشبو فی الحال مہک رہی ہو (۴۸) سر کو کسی ایسی خوشبو یا کھی سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں (۴۹) اسی سے داڑھی کو دھونا (۵۰) وسمہ کا خضاب کرنا (۵۱) مہندی کا خضاب کرنا (۵۲) گوند وغیرہ سے بال جمانا (۵۳) زیتون، ناریل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہوں بالوں میں لگانا (۵۴) ایسے ہی جسم پر لگانا (۵۵) کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اسکا احرام نہ ہو (۵۶) جوں مارنا (۵۷) جوں پھینکنا (۵۸) کسی کو اسکو مارنے کا اشارہ کرنا (۵۹) جوں کے مارنے کو کپڑا دھونا (۶۰) جوں مارنے کو کپڑا دھوپ میں ڈالنا (۶۱) بالوں میں پارہ وغیرہ لگانا جوں مارنے کیلئے غرضیکہ جوں مارنے کیلئے کسی طرح کا سبب بننا۔ ان احرام کے حراموں میں مرد و عورت میں چند جگہ فرق ہے مثلاً (۱) عورت کو احرام کی حالت میں سر چھپانا جائز ہے اور نماز میں فرض ہے (۲) سر پر بقچہ، بستہ، بستر، گٹھڑی اٹھانا بھی جائز ہے (۳) گوند وغیرہ سے بال جمانا بھی جائز ہے (۴) سر وغیرہ پر پٹی باندھنا (۵) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا (۶) اگر چہ سی کر (۷) غلاف کعبہ شریف کے اندر داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ پر نہ آئے (۸) دستانے پہننا (۹) موزے پہننا (۱۰) سلے ہوئے کپڑے پہننا (۱۱) عورت اتنی بلند آواز سے تکبیر نہ کہے کہ نامحرم سنے (۱۲) اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن لے۔ احرام کے مکروہات یعنی وہ باتیں جو حالت احرام میں مکروہ ہیں۔ (۱) بدن کا میل چھڑانا (۲) بال کھلی یا بے خوشبو کے صابن سے دھونا (۳) ایسے ہی بدن کا دھونا (۴) کنگھی کرنا (۵) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹیں (۶) اس طرح کھجانا تا کہ جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو (۷) انگرکھا، کرتہ یا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا (۸) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا جو ابھی دھونی دے رہا ہو اسکو پہننا اور اوڑھنا (۹) قصداً خوشبو سونگھنا خواہ خوشبو دار پھل (۱۰) پتہ جیسے لیمو، سنگترہ پودینہ وغیرہ کا (۱۱) عطر فروش کی دوکان پر اس نیت سے جانا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہو (۱۲) سرمہ لگانا (۱۳) منہ پر پٹی باندھنا (۱۴) غلاف کعبہ شریف میں اس طرح داخل ہونا کہ غلاف کعبہ شریف سر یا منہ سے لگ جائے (۱۵) ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا (۱۶) کوئی ایسی چیز کھانا جسمیں خوشبو کی آمیزش ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو اور نہ بو زائل ہوگئی ہو (۱۷) سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا پہننا (۱۸) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا (۱۹) مہکتی خوشبو کو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں نہ لگے ورنہ حرام ہے (۲۰) بازو یا گلے میں تعویذ باندھنا اگر چہ بے سلے کپڑے میں لپٹا ہوا ہو (۲۱) بلا عذر جسم پر پٹی باندھنا (۲۲) سنگار کرنا (۲۳) چادر اوڑھ کر اسکے آنچلوں میں گرہ دیدینا جیسے گاتی باندھتے ہیں اس طرح پر یا کسی اور طرح پر جبکہ سر کھلا ہو ورنہ تو حرام ہے (۲۴) تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دیدینا (۲۵) تہبند باندھ کر کمر بند یا کسی بھی

رسی سے کسنا۔ جو باتیں حالت احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر شرعی سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں ہیں مگر ان پر جرمانہ ضرور مقرر ہے۔ وہ ہر طرح دینا آئیگا۔ چاہے جان بوجھ کر ہوں یا کسی کی زبردستی سے ہوں یا سوتے میں ہوں۔ اب ان حرام و مکروہات احرام کی تفصیلات کی روشنی میں احادیث کریمہ کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

جب پیارے نبی ﷺ حج مبارک و عمرہ شریف کے احرام کا ارادہ فرماتے تو سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشبو تیار رکھتیں آپ غسل فرما کر سلے کپڑے پہن کر خوشبو ملتے پھر نفل نماز پڑھ کر تلبیہ پڑھتے اور احرام شریف زیب تن فرماتے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ پیارے نبی ﷺ کیساتھ حجۃ الوداع میں تھیں اور اس سے پہلے عمروں میں بھی۔ عید قرباں کے دن حاجی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر کچھ حلال ہوجاتا ہے پھر طواف زیارت کرکے پورا حلال ہوجاتا ہے کہ اسے اپنی عورت سے صحبت بھی جائز ہوجاتی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں پہلے ہی حل پر پیارے نبی ﷺ کو خوشبو لگا دیتی تھی اسکے بعد پیارے نبی ﷺ طواف زیارت فرماتے تھے پیارے نبی ﷺ احرام باندھتے وقت احرام باندھنے سے پہلے پیارے نبی ﷺ جو خوشبو استعمال فرماتے تھے وہ خوشبو بعد احرام بھی آپکی مانگ شریف میں باقی رہتی تھی۔ بحالت احرام تو خوشبو لگانا حرام ہے مگر احرام سے پہلے خوشبو لگانا اور پھر اسکا باقی رہنا جائز ہے خواہ خوشبو کا جسم و جرم باقی رہے یا صرف اثر۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ مسلک امام اعظم اسی حدیث کی روشنی میں ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

اگر کسی نے اسکے خلاف کچھ فرمایا تو انہیں حضرت عائشہ کی یہ حدیث شریف نہ مل سکی تھی بعد میں انہوں نے اپنا فتویٰ واپس لے لیا۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص خوشبوؤں میں لت پت احرام باندھے پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوا تو پیارے نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنی خوشبو کو دھوڈالو اپنا جبہ اتار دو پھر عمرہ شریف کرکے ارکان ادا کرو۔ تو انہوں نے یہ خوشبو احرام باندھنے کے بعد لگائی تھی (مرقاۃ شریف)

(۲۲۸۱) تلبیہ کے معنی ہیں لبیک کہنا۔ تلبیہ کے کلمات طیبات یہ ہیں۔

لبیك اللهم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك۔ ترجمہ۔ حاضر ہوں یا اللہ تعالیٰ حاضر ہوں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے حاضر ہوں بے شک ہر خوبی ہر نعمت تیری ہے اور ملک بھی۔ نہیں ہے کوئی شریک تیرا۔ "لبیک حاضر ہوں" یہ کلمہ کسی پکارنے والے کے جواب میں بولا جاتا ہوں۔ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تعمیر کعبہ شریف کے وقت بحکم خدا ارشاد فرمایا تھا اے اللہ تعالیٰ کے بندو! آؤ تم اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف چنانچہ تمام حجاج کرام تلبیہ کے ذریعہ حضرت ابراہیم کی اس پکار کا احرام باندھ کر جواب دیتے ہیں (مرقاۃ شریف) تلبیہ کے مذکورہ منقولہ کلمات میں کمی کرنا مکروہ ہے۔ اور تلبیہ کے کلمات میں اضافہ کرنا مستحب ہے۔ حضرات صحابہ کرام و حضرات تابعین عظام مذکورہ کلمات تلبیہ میں اضافہ بھی فرماتے تھے۔ مرد کو تلبیہ بآواز بلند کہنا چاہیے اور عورت آہستہ آواز سے کہے کہ خود سنے اور دوسرے نامحرم نہ سنیں کیونکہ عورت کی طرح اسکی آواز کا بھی پردہ ہے۔ اسلام نے ہر جگہ فتنوں کا دروازہ بند فرمایا ہے۔ احرام کے نفل پڑھنے کے بعد بھی تلبیہ شریف پڑھنا چاہیے پھر بار بار کہتا رہے پھر سواری پر سوار ہوتے وقت تلبیہ شریف پڑھے۔ دونوں وقت تلبیہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ بعض حضرات نے پیارے نبی ﷺ کے احرام شریف زیب تن فرمانے کے بعد نفل نماز ادا کرنے کے بعد تلبیہ شریف سنا انہوں نے وہ روایت فرما دیا اور بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اونٹنی پر سوار ہوتے وقت پیارے نبی ﷺ کو تلبیہ شریف پڑھتے سنا انہوں نے وہ روایت فرما دیا۔ دونوں مواقع پر تلبیہ شریف پڑھنا سنت ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتیلے والد ماجد ہیں۔ "ردیف" ایک اونٹ یا گھوڑے پر دو شخص سوار ہوں تو پیچھے والے کو ردیف کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تلبیہ شریف میں حج مبارک و عمرہ شریف دونوں کا نام پکارتے تھے۔ لبیك اللهم لبیك بالحج والعمرة۔ پیارے نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں قران فرمایا اور قران افراد و تمتع دونوں سے افضل ہے۔ حج قران کرنیوالا بار بار حج مبارک اور عمرہ شریف کا نام لے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ

بَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (رواہ البخاری والمسلم)
کہ شروع فرمایا تو عمرہ کا احرام باندھا پھر احرام باندھا حج مبارک کا۔

(۲۴۸۴) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
ترجمہ: حضرت زید ابن ثابت سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ۔ (رواہ الترمذی والدارمی)
کہ لباس اقدس اُتار رہے ہیں اپنے احرام کو پہننے کیلئے اور پیارے نبی نے غسل فرمایا۔

(۲۴۸۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَبَّدَ رَأْسَهٗ بِالْغِسْلِ۔ (رواہ ابوداؤد)
ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جمائے اپنے سر اقدس کے کھلی سے۔

(۲۴۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ حاضر ہوئے میری بارگاہ میں حضرت جبریل تو حکم پہونچایا مجھ کو یہ کہ میں حکم فرماؤں
اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رواہ مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)
اپنے اصحاب کو کہ بلند کریں وہ اپنی آوازوں کو احرام میں یا تلبیہ میں۔

(۲۴۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جو تلبیہ شریف پڑھتا ہے مگر تلبیہ پڑھتے ہیں اسکے دائیں
وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)
بائیں کے پتھر اور پیڑ اور ڈھیلے یہاں تک کہ تمام ہوجائے زمین یہاں وہاں سے۔

(۲۴۸۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ
ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز نفل ادا فرماتے ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پھر برابر کھڑی ہوجاتی

2489 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक प्यारे नबी जब फ़ारिग होते तल्बिया शरीफ़ से तो सुवाल फरमाते अल्लाह तआला से उसकी खुशनूदी का और जन्नत का और मुआफ़ी तलब फरमाते अल्लाह तआला से उसकी रहमत को वसीला बनाकर, आग से।

2490 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इरादा फरमाया हज्जे मुबारक का तो ऐलान फ़रमाया लोगों में कि जमा हो गये फिर जब तशरीफ़ लाये मैदाने जुल्हुलैफ़ा में तो ज़हूरे ऐहराम शरीफ़ फरमाया।

2491 हदीस शरीफ़:– मुशरेकीन कहते थे हाज़िर हैं, नहीं है कोई शरीक, तो फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि ख़राबी है तुम्हारे लिये बस करो बस करो (मगर वो कहते थे) मगर तेरा एक किस्म का शरीक है कि तू उसका मालिक है और उसका भी मालिक है जिसका यह माबूदे बातिल मालिक है यह कहते जाते थे और बैतुल्ला शरीफ़ का तवाफ़ करते थे।

2492 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ठहरे रहे मदीने शरीफ़ में नौ साल कि हज न फ़रमाया फिर ऐलान कराया गया लोगों में हज्जे मुबारक का दसवें साल में कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज्जे मुबारक को तशरीफ़ ले

نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے۔ اور اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔

(۲۴۸۲) پیارے نبی ﷺ نے حج قران فرمایا تھا لہٰذا آپ کبھی تلبیہ شریف میں حج مبارک کا نام لیتے اور کبھی عمرہ شریف کا نام لیتے اور کبھی دونوں کا۔ حج قران کرنیوالے کو اختیار بھی ہے کہ تلبیہ شریف میں چاہے کسی ایک کا نام لے چاہے دونوں کا۔ جس صحابی نے جو سنا وہی روایت فرما دیا۔ اس حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ پیارے نبی ﷺ نے حج افراد یا حج تمتع فرمایا تھا۔ جو حضرات صحابہ کرام عمرہ شریف فرمانیوالے تھے وہ طواف وسعی فرما کر حلال ہوگئے کہ انہوں نے احرام شریف کھلوا دیا۔ پھر بعد کو حج مبارک کا احرام شریف باندھا اور اس درمیان حلال رہے۔ اور جن حضرات صحابہ کرام نے شروع ہی سے حج وعمرہ دونوں کا احرام شریف باندھا تھا یا صرف حج مبارک کا احرام شریف باندھا تھا بعد میں عمرہ شریف کو بھی احرام شریف میں شامل فرما لیا تھا۔ یہ دونوں قسم کے حضرات دسویں ذوالحجہ کو احرام شریف سے فارغ ہوگئے۔ جمرہ عقبیٰ کو کنکریاں مار کر اور سوائے بیویوں کے انہیں تمام چیزیں حلال ہوگئیں تو بحالت احرام شریف حرام نہیں اور طواف زیارت کے بعد انہیں بیویاں بھی حلال ہوگئیں کہ اب ان سے صحبت بھی کر سکتے ہیں۔

(۲۴۸۳) ایک ہی سفر مبارک میں پیارے رسول ﷺ نے حج مبارک اور عمرہ شریف کا فائدہ اٹھایا کہ پیارے نبی ﷺ نے عمرہ شریف کا احرام شریف باندھا پھر عمرہ شریف کرنے سے پہلے ہی حج مبارک کا احرام شریف زیب تن اقدس فرمایا اور حج قران فرمایا۔ سیدنا حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ اس طرح تلبیہ شریف میں فرماتے کہ لبيك عمرة وحجا کہ حاضر ہوں عمرہ شریف کیلئے اور حج مبارک کیلئے۔ حنفی مسلک قوی ومضبوط ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف)

(۲۴۸۴) پیارے نبی ﷺ نے سلا ہوا لباسِ اقدس جسم انور سے جدا فرمایا اور بنا سلا ہوا لباس یعنی احرام شریف کہ ایک لنگی شریف اور ایک چادر شریف زیب تن اقدس فرمائی۔ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے۔ احرام کے وقت غسل کرنا سنت ہے اگرچہ وضو کر لینا بھی جائز وکافی ہے۔

(۲۴۸۵) پیارے نبی ﷺ کا اپنے سر اقدس کے موئے مبارک کو جمانا اور چپکانا کہ بال شریف نہ اڑیں زلف عنبریں نہ بکھریں اور گرد وغبار ان میں داخل نہ ہو۔ یہ احرام شریف باندھنے سے پہلے کا عمل تھا کیونکہ احرام شریف کی حالت میں بال چپکانا، جمانا حرام ہے۔

(۲۴۸۶) حضرت جبریل امین بارگاہ نبوی کے خادم وغلام ہیں اور قاصد وپیغام رساں ہیں کوئی خادم کسی آقا کو حکم نہیں دے سکتا۔

ہیں حوریں کنیزیں تو خدام غلماں
ملک انکے در کے غلام اللہ اللہ (آفتاب قدیری)

پیارے نبی ﷺ اپنی امت ہی کے نہیں بلکہ تمام مخلوق کے امام وپیشوا ہیں۔ اماموں کے امام ہیں نبیوں کے نبی ہیں رسولوں کے رسول ہیں۔

رسول ونبی ہر شہید وولی کے
مرے مصطفیٰ ہیں امام اللہ اللہ (یا نبی)

لہٰذا امت کو حکم فرمانا یہ پیارے نبی ﷺ کی شان ہے کیونکہ امت کے مطاع اور آقا ودانا ہیں۔ یہ بھی عظمت امت مصطفیٰ ہے کہ حضرت جبریل بھی براہ راست خود حضرات صحابہ کرام کو حکم نہ دیتے تھے کہ میں جبریل ہوں اور تمہیں یہ حکم دیتا ہوں بلکہ پیارے نبی ﷺ سے کہلواتے تھے اے پیارے نبی ﷺ آپ حکم فرمایئے۔ صبح قیامت تک کیلئے قانون عطا فرما دیا کہ میری امت کے مرد تو باآواز بلند تلبیہ شریف کہیں اور عورتیں اونچی آواز سے تلبیہ شریف نہ کہیں وہ اتنی پست آواز سے تلبیہ شریف کہیں کہ خود اپنی آواز سن سکیں دوسرے نہ سنیں۔ نیز مرد بھی اپنی آواز کو اتنا بلند نہ کریں کہ مشقت میں پڑ جائیں بلکہ درمیانی اونچی آواز رکھیں (مرقاۃ شریف) مردوں کا بلند آواز سے تلبیہ شریف پڑھنا سنت ہے جسکا ثواب زیادہ ہے اگر مرد بھی پست آواز میں تلبیہ شریف کہیں تو گنہگار تو نہ ہونگے مگر ثواب ضرور کم ہوجائیگا۔

(۲۴۸۷) حجاج کرام کی تلبیہ شریف کی آوازوں کو سنکر تو قرب وجوار کے پتھر، پیڑ ڈھیلے تلبیہ شریف پڑھتے ہیں اور انکی آوازوں کو سن کر انکے قریب کے پھر انکے قریب کے اور اس طرح یہ تلبیہ شریف کی آواز دنیا بھر کے پتھروں وپیڑوں ڈھیلوں سے بلند ہوتی ہے اور پوری دنیا تلبیہ شریف کی گونج سے بھر جاتی ہے اور یہ تلبیہ شریف انکی زبانِ قال سے

بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةٌ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

اونٹنی پیارے نبی کو لیکر مسجد شریف کے پاس تو تلبیہ شریف فرماتے پیارے نبی ان کلمات کیساتھ اور فرماتے "میں حاضر ہوں یا اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں

وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور تیری بارگاہ سے سعادت حاصل کرتا ہوں اور تمام بھلائیاں تیری قدرت کے ہاتھوں میں ہیں، حاضر ہوں، اور رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیرے لئے ہیں۔

(۲۲۸۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَأَلَ اللّٰهَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی جب فارغ ہوتے تلبیہ شریف سے تو سوال فرماتے اللہ تعالیٰ سے

رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ الشافعی)

انکی خوشنودی کا اور جنت کا اور معافی طلب فرماتے اللہ تعالیٰ سے انکی رحمت کو وسیلہ بنا کر آگ سے۔

(۲۲۹۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ فرمایا حج مبارک کا تو اعلان فرمایا لوگوں میں کہ جمع ہو گئے

فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔ (رواہ البخاری)

پھر جب تشریف لائے میدان ذوالحلیفہ میں تو ظہور احرام شریف فرمایا۔

(۲۲۹۱) حدیث شریف: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: مشرکین کہتے تھے حاضر ہیں، نہیں ہے کوئی شریک، تو فرماتے تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ

کہ خرابی ہے تمہارے لئے بس کرو بس کرو (مگر وہ کہتے تھے) مگر تیرا ایک قسم کا شریک ہے کہ تو اسکا مالک ہے اور اسکا بھی مالک ہے جسکا یہ معبود باطل مالک ہے

يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔ (رواہ مسلم)

یہ کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے۔

जाने वाले हैं तो आ गये मदीने शरीफ़ बहुत से लोग। तो निकले हम लोग प्यारे रसूल के साथ यहाँ तक कि हम आ गये ज़ुल्हुलैफ़ा में। तो हजरते अस्मा बिन्ते उमैस ने जना हज़रते मोहम्मद इब्ने उमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र को क्रो ख़बर भेजी हज़रते अस्मा ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में कि मैं क्या करूँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि गुस्ल कर लो और कोई कपड़ा बांध लो और ऐहराम बांध लो। फिर नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मस्जिद शरीफ़ में फिर सवार हुये प्यारे रसूल तेज़ रफ़्तार और कनकटी ऊँटनी पर यहाँ तक कि जब बराबर खड़ी हो गयी ऊँटनी प्यारे रसूल की प्यारे रसूल को लेकर मैदान में तो बुलन्द आवाज़ से पुकारा प्यारे रसूल ने कल्मा ए तौहीद "हाज़िर हूँ या अल्लाह तआला हाज़िर हूँ, हाजिर हूँ नहीं है कोई शरीक तेरा, हाजिर हूँ बेशक हर खूबी हर नेअमत तेरी है और मुल्क भी तेरा है" हज़रते जाबिर ने फ़रमाया कि हमने नहीं नियत की थी मगर हज्जे मुबारक की और नहीं जानते पहचानते थे हम उमरे को, यहाँ तक कि हम आये बैतुल्लाह शरीफ़ प्यारे नबी के साथ तो चूमा प्यारे रसूल ने हजरे असवद को, फिर तवाफ़ फ़रमाया सात मर्तबा तो अकड़ कर चले प्यारे रसूल तीन चक्करों में और चारों में मामूल के मुताबिक़ चले, फिर तशरीफ़ लाये मक़ामे इब्राहीम की तरफ़ तो तिलावत फ़रमाई आयाते करीमा "और बनाओ तुम मकामे

ہوتی ہے صرف زبانِ حال سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کنکروں لکڑیوں کو احساس بھی دیا ہے اور قوت گویائی بھی بخشی ہے۔ چنانچہ استن حنانہ فراقِ نبوی میں رویا۔ شجر پیارے نبی ﷺ کیلئے سجدہ ریزی کرتے۔ پتھروں کے سینے سے صدائے درود وسلام آتی۔

شمس لوٹا لیا چاند ٹکڑے کیا سنگریزوں نے بھی انکا کلمہ پڑھا
جسطرح سے کہدیا اسطرح ہو گیا یہ نبی دونوں عالم کا سلطان ہے

آج نادانوں کی عقلوں پر پتھر پڑ گیا ہے کہ ان کی زبانیں درود وسلام پڑھنے سے گنگ نظر آتی ہیں۔ کائنات کی ہر شئی تسبیح الٰہی میں معروف ومشغول ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے اسکی خوبی کے ساتھ اور لیکن نہیں سمجھتے ہو تم ان کی تسبیح کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۷۶) یہ حدیث شریف بانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ پیارے نبی ﷺ دنیا بھر کے پتھروں کنکروں، پیڑوں پودوں، ڈھیلوں کی آوازوں کو سماعت فرماتے تھے۔

کان کیا ہیں کہ کان سماعت ہیں یہ
دور ونزدیک ان کیلئے ایک ہیں (انتخاب قدیری)

بعض حضرات بزرگان دین نے بھی ان سب کی آوازوں کو سماعت فرمایا ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۲۸۸) احرام شریف کو زیب تن کرنے سے پہلے احرام کیلئے دو رکعت نماز نفل ادا کرنا سنت ہیں اور پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی جائیں۔ پیارے نبی ﷺ غسل شریف اور تبدیلی لباس شریف دولت سرائے اقدس پر ہی فرما لیا کرتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ پہلی بار تلبیہ شریف نفل نماز پڑھتے ہی بآواز بلند فرماتے اور پھر اونٹنی پر سوار ہو کر تلبیہ شریف فرماتے۔ جن صحابی نے جس موقع پر جو سنا وہی روایت فرما دیا۔ بندے کی سعادت اسی میں ہے کہ خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور شر کی نسبت اپنی طرف کرے۔ احرام شریف کے لئے مستقل طور پر دو رکعت نماز پڑھنی چاہئیں یہی بہتر ہے (مرقاۃ شریف) اس حدیث شریف میں تلبیہ شریف کے جو الفاظ مذکور ہیں پیارے نبی ﷺ مشہور تلبیہ شریف کے الفاظ کے بعد ان الفاظ کا اضافہ فرماتے تلبیہ کے الفاظ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے بلکہ مستحب ہے مگر کمی نہیں کی جائے کی منقولہ الفاظ سے کہ یہ کمی کرنا مکروہ ہے۔

(۲۲۸۹) تلبیہ شریف ایک بار پڑھنا تو شرط ہے اور ایک بار سے زیادہ تلبیہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ حجاج کرام تلبیہ شریف سے فارغ ہونے کے بعد آہستہ آہستہ درود شریف پڑھ کر یہ مذکورہ دعائیں مانگیں اسکے علاوہ اور بھی جو من چاہے دعائیں مانگیں اور ہر بار تین مرتبہ تلبیہ شریف پڑھیں اور مسلسل پڑھیں کہ ان میں کسی دنیاوی بات کا فاصلہ نہ ہو تلبیہ شریف پڑھنے والے کو کوئی سلام بھی نہ کرے اور اگر کوئی سلام کر ہی دے تو پھر تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کا جواب دے دینا چاہیے۔

(۲۲۹۰) پیارے نبی ﷺ نے سارے عرب شریف میں اپنے حج مبارک کا اعلان فرمایا۔ کہ فلاں تاریخ کو ہم مدینہ شریف سے روانہ ہو رہے ہیں۔ حج مبارک وہ عبادت ہے جسکا اعلان کرنا افضل و سنت ہے اس سے مسلمانوں میں حج مبارک وعمرے شریف کا جذبہ وشوق بیدار ہوتا ہے اور مسلمانوں کو یہ موقع بھی فراہم ہو کہ وہ آئیں اور حاجی صاحب کو سلام کریں مصافحہ کریں اور اپنے لئے دعائیں کرائیں۔ حرمین شریفین کو تحائف ونذرانے بھیجیں۔ مسلمانوں میں جو یہ طریقہ رائج ہے کہ حجاج کرام کو جلوس کی شکل میں ہار پھول پہنا کر نعرہائے تکبیر ورسالت لگاتے درود وسلام پڑھتے نعت خوانی کرتے اسٹیشن تک لے جاتے ہیں اور حج مبارک کو جانیوالے سعادت مندوں کو سلام کرتے ہیں ان سے مصافحہ ومعانقہ کرتے ہیں اور ان سے دعائیں کراتے ہیں پیارے نبی ﷺ کو سلام کہلواتے ہیں ان تمام نیک کاموں کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے کہ تمام اعمال حسنہ اعلان ہی کی صورتیں ہیں۔ آجکل اس سنت کریمہ "اعلان" کو دشمنان سنت نے ریاء وتمائش کا نام دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام سنی اہلسنت کو دشمنان اہلسنت کی فریب کاریوں سے محفوظ فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۲۲۹۱) مشرکین بھی بیت اللہ شریف کا حج وعمرہ اور طواف اپنے حساب سے کرتے تھے اور ہمیشہ کعبہ شریف کا اپنی تیکنک سے تعظیم بھی کرتے تھے مگر اپنے مشرکانہ عقیدے کو ہر جگہ فٹ رکھتے تھے کہ ابتدائی کلمات تو تلبیہ کے ٹھیک ٹھاک کہتے مگر بعد میں گڑبڑ گھوٹالا کرتے تھے کہ لا شریك لك کے بعد اپنے معبودان باطلہ کو اللہ

(۲۴۹۲) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَۃِ

ترجمہ: (۱) حضرت جابر ابن عبداللہ سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ ٹھہرے رہے مدینے شریف میں

تِسْعَ سِنِیْنَ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ اُذِّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حَاجٌّ

نو سال کہ حج نہ فرمایا پھر اعلان کرایا گیا لوگوں میں حج مبارک کا دسویں سال میں کہ پیارے رسول اللہ ﷺ حج مبارک کو تشریف لیجانے والے ہیں

فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا ذَاالْحُلَیْفَۃِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ

تو آگئے مدینے شریف بہت لوگ (۲) تو نکلے ہم لوگ پیارے رسول کی معیت میں یہانتک کہ ہم آگئے ذوالحلیفہ میں (۳) تو سیدنا حضرت اسماء بنت

عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کَیْفَ اَصْنَعُ

عمیس نے جنا حضرت محمد ابن امیر المومنین حضرت ابوبکر کو تو خبر بھیجی حضرت اسماء نے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں کہ میں کیا کروں

قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ

فرمایا پیارے رسول نے کہ غسل کرلو اور کوئی کپڑا باندھ لو اور احرام باندھ لو (۴) پھر نماز ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے مسجد شریف میں

ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ

پھر سوار ہوئے پیارے رسول تیز رفتار اور کنگنی اونٹنی پر یہاں تک کہ جب برابر کھڑی ہوگئی اونٹنی پیارے رسول کی پیارے رسول کو لیکر میدان میں

اَھَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ

تو بلند آواز سے پکارا پیارے رسول نے کلمۂ توحید، حاضر ہوں یا اللہ تعالیٰ حاضر ہوں، حاضر ہوں، نہیں ہے کوئی شریک تیرا، حاضر ہوں، بیشک ہر خوبی

وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ

ہر نعمت تیری ہے اور ملک بھی تیرا ہے (۵) حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نے نہیں نیت کی تھی مگر حج مبارک کی اور نہیں جانتے پہچانتے تھے ہم عمرے کو

حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ اِسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ

(۶) یہانتک کہ ہم آئے بیت اللہ شریف پیارے نبی کیساتھ تو چوما پیارے رسول نے حجر اسود کو (۷) پھر طواف فرمایا سات مرتبہ تو اکڑ کر چلے پیارے رسول

इब्राहीम को नमाज़ पढ़ने की जगह" फिर नमाज़ अदा फ़रमाई दो रकातें फिर बना लिया मक़ामे इब्राहीम को अपने दरमियान और बैतुललाह शरीफ़ के दरमियान और एक रिवायत में है कि प्यारे रसूल ने पढ़ीं दो रकात में सूरा ए काफ़ेरुन और सूरा ए इख़्लास, फिर तशरीफ़ लाये रुक्न के पास बोसा दिया उसको फिर तशरीफ़ लाये दरवाज़े से कोहे सफ़ा की जानिब तो तिलावत फ़रमाई यह आयाते करीमा "बेशक सफ़ा और मरवा अल्लाह की निशानियों में से हैं" शुरु फ़रमाया प्यारे रसूल ने उससे जिससे शुरु फ़रमाया अल्लाह तआला ने तो शुरु फ़रमाई सई प्यारे रसूल ने कोहे सफ़ा से तो चढे प्यारे रसूल कोहे सफ़ा पर यहाँ तक कि देख लिया प्यारे रसूल ने बैतुल्ला शरीफ़ को तो मुत्तावज्जे हुये प्यारे रसूल किब्ले को फिर तौहीद बयान फ़रमाई अल्लाह तआला की और तक्बीर बयान फ़रमाई अल्लाह तआला की और फ़रमाया प्यारे रसूल ने "नहीं है कोई माबूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के, नहीं है कोई शरीक उसका, उसी का मुल्क है उसी के लिये हर खूबी है और वो चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है, नहीं है कोई माबूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के जिसने पूरा फ़रमा दिया अपने वादे को और मदद फ़रमाई अपने बन्दा ए ख़ास की और भगा दिया अल्लाह तआला ने कुफ्फ़ार की टोलियों को अकेले फिर दुआ फ़रमाई प्यारे रसूल ने इन अज़कार के दरमियान तो फ़रमाया उसके मिस्ल तीन मर्तबा फिर उतरे कोहे सफ़ा से और

تعالیٰ کا مملوک جانتے مانتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے جیسا اور برابر جانتے تھے چنانچہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اسلئے کہ ہم برابر مانتے تھے تم کو مالک کے ساتھ تمام جہانوں کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۹۲) گویا کہ بت مشرکین کے گندے عقیدے میں پارلیمنٹ کے ممبران تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے بغیر دنیا کا انتظام اکیلے نہ فرما سکتا تھا اور بعض مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ بتوں کو مملوک ماننے کے بعد بھی وہ بتوں کو اللہ تعالیٰ کی برابر جانتے تھے تو لاکھ بھی وظیفہ بجائیں کہ ہم بتوں کو اللہ تعالیٰ کا بندہ و مملوک جانتے ہیں مگر دوسرے طریقوں سے تو شریک کرتے ہی تھے لہٰذا انکا بتوں کو اللہ تعالیٰ کا بندہ و مملوک جاننا انہیں مشرک ہونے سے نہ بچاسکے گا۔ کوئی مومن و مسلمان کسی نبی و ولی کو الٰہی پارلیمنٹ کا ممبر و رکن نہیں مانتا اور نہ انہیں اللہ تعالیٰ کی اولاد جانتا ہے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ اور نبی یا ولی جانتا مانتا ہے اور محبوب خدا جان کر مان کر انہیں مظہر خدا جانتا مانتا ہے انہیں کہیں سے کہیں تک شرک تو کیا شرک کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب جاننا اور ہے اور اللہ تعالیٰ کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی اولاد جاننا اور ہے اور مشرکین کی بے عقلی اس عروج پر تھی کہ وہ نہ یہ بھی نہ سمجھ پائے کہ مملوک مالک کے برابر اور مالک کا شریک کیسے ہوسکتا ہے اور مملوک اولاد کیسی ہوسکتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے مشرکین کو ان کلمات پڑھنے کے بعد روکا جو کلمات حقانیت پر مشتمل تھے چونکہ اسکے بعد مشرکانہ کلمات تھے۔ بعض لوگوں کو لت پڑگئی ہے کہ وہ ایمان والوں کو بدعتی و مشرک کہہ کر اپنی کفری پیاس بجھاتے ہیں انہیں اپنی اس مجرمانہ حرکت سے توبہ کرنی چاہیے اور کسی بھی عاشق نبی اور عاشق ولی کو مشرک کہنے سے مکمل اجتناب واحتراز لازم ہے۔

(۲۴۹۲) (۱) پیارے نبی ﷺ نے حج مبارک فرض ہوتے ہی ادا نہ فرمایا یہ اسلئے کہ پیارے نبی ﷺ کو اپنی حیات طیبہ کا یقینی علم تھا کہ ابھی وصال شریف نہ ہوگا۔ امت پر فوراً حج مبارک اسلئے فرض ہوجاتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے کل کیا ہونے والا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے یہ حج مبارک ۱۰ھ میں فرمایا پیارے نبی ﷺ نے بعد فرضیت حج مبارک ایک ہی حج مبارک ادا فرمایا اگرچہ عمرے شریف چار فرمائے۔ اور اسی اکیلے حج مبارک کا نام حجۃ الوداع ہے۔

(۲) حج مبارک کیلئے اعلان کیساتھ جانا سنت ہے چپکے سے جانا خلاف سنت ہے۔ اسی لئے حجاج کرام جلوس کیساتھ نعرے لگاتے نعت شریف پڑھتے اور ہار پھول کرتے حجاج کرام کو لے جاتے ہیں کہ یہ بھی اعلان کی ایک قسم ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے اعلان پر تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار حجاج کرام جمع ہوگئے۔

جمع اصحاب ہیں یوں میرے پیمبر کے قریب
جیسے پروانے ہوں اک شمع منور کے قریب (یا حبیب)

جبکہ کل حضرات صحابہ کرام کی تعداد بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے گویا کہ یکے سب حاضر دربار رسالت ہیں۔ جن میں سے اصحاب بدر تین سو تیرہ ہیں پھر ان میں خلفاء راشدین چار ہیں۔ اور ان میں سے بھی سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الخلق بعد النبیین ہیں یہ اعداد وشمار بھی بہت ہی معنی خیز ہیں کہ جیسے حضرات انبیاء کرام کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور ان میں حضرات رسولان کرام کی تعداد تین سو تیرہ ہے اور مرسلین چار ہیں اور ان میں سے پیارے نبی ﷺ افضل الخلق ہیں۔ حج مبارک مدینہ منورہ میں نہیں ہوتا ہے بلکہ مکہ مکرمہ میں ہوتا ہے مگر یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اعلان حج مبارک سن کر سیدھے مکہ مکرمہ نہ پہونچے بلکہ پہلے مدینہ منورہ پیارے نبی ﷺ کے حضور حاضر ہوئے یہ حضرات صحابہ کرام کا عشق رسول تھا کہ پروانے شمع کے ارد گرد اجمع لگتے ہیں۔ اور در کبریا تک جائیں تو در مصطفیٰ ہوکر جائیں کیونکہ

ہم کو کیا کیا نہ خیر الوریٰ سے ملا خود خدا بھی در مصطفیٰ سے ملا
سبکی ہر ایک نعمت کے قاسم ہیں یہ جس کو جو کچھ ملا مصطفیٰ سے ملا
حکم قرآن کی ہے میرا ایماں بھی ہے جو نبی سے ملا وہ خدا سے ملا
کیا نہ پاؤگے اب تک ہوا ہے جب خدا بھی در مصطفیٰ سے ملا

(۳) پیارے نبی ﷺ کی یہ روانگی ۲۵ ذوالقعدہ ۱۰ھ بعد نماز ظہر ہوئی۔ اور جس کجاوے پر پیارے نبی ﷺ رونق افروز تھے وہ انتہائی قیمتی تھا کہ آج کے زمانے میں اسکی قیمت تقریباً آٹھ ہزار روپے ہے گی۔

(۴) سیدتنا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے تو سیدنا

ثَلٰثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا

تین چکروں میں اور چاروں میں معمول کے مطابق چلے (۸) پھر تشریف لائے مقام ابراہیم کی طرف تو تلاوت فرمائی آیت کریمہ "اور بناؤ تم

مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَةٍ

مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ" پھر نماز ادا فرمائی دو رکعتیں پھر بنالیا مقام ابراہیم کو اپنے درمیان اور بیت اللہ شریف کے درمیان اور ایک روایت میں ہے

اَنَّهٗ قَرَأَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّکْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ

کہ پیارے رسول نے پڑھیں دو رکعت میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص (۹) پھر تشریف لائے رکن کے پاس، بوسہ دیا اسکو پھر تشریف لائے

مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنٰی مِنَ الصَّفَا قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا

دروازے سے کوہ صفا کی جانب تو تلاوت فرمائی یہ آیت کریمہ "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں" شروع فرمایا پیارے رسول نے اس سے

بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقٰی عَلَیْهِ حَتّٰی رَاَی

جس سے شروع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تو شروع فرمائی سعی پیارے رسول نے کوہ صفا سے تو چڑھے پیارے رسول کوہ صفا پر یہانتک کہ دیکھ لیا پیارے رسول نے

الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَکَبَّرَهٗ قَالَ

بیت اللہ شریف کو تو متوجہ ہوئے پیارے رسول قبلے کو پھر توحید بیان فرمائی اللہ تعالیٰ کی اور تکبیر بیان فرمائی اللہ تعالیٰ کی اور فرمایا پیارے رسول نے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے کوئی شریک اس کا، اسی کا ملک ہے، اسی کیلئے ہر خوبی ہے اور وہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے جس نے پورا فرمادیا اپنے وعدے کو اور مدد فرمائی اپنے بندۂ خاص کی اور بھگا دیا اللہ تعالیٰ نے کفار کی ٹولیوں کو اکیلے

ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰی اِلَی الْمَرْوَةِ حَتّٰی

پھر دعا فرمائی پیارے رسول نے ان اذکار کے درمیان تو فرمایا اسکے مثل تین مرتبہ، پھر اترے کوہ صفا سے اور چلے پیارے رسول کوہ مروہ کی طرف یہانتک کہ

चले प्यारे रसूल कोहे मरवा की तरफ़ यहाँ तक कि सीधे हो गये कदम शरीफ़ प्यारे रसूल के बतने वादी में फिर दौड़े यहाँ तक कि प्यारे रसूल के कदम शरीफ़ चढ़ने लगे तो मामूल के मुताबिक चलने लगे यहाँ तक कि तशरीफ़ लाये प्यारे रसूल कोहे मरवा पर तो वैसा ही किया कोहे मरवा पर जैसा कि किया था कोहे सफ़ा पर यहाँ तक कि जब हुआ आखिरी चक्कर कोहे मरवा पर तो आवाज़ दी प्यारे रसूल ने हालांकि प्यारे रसूल कोहे मरवा पर रौनक अफरोज़ थे और लोग प्यारे रसूल के नीचे थे, अगर मुझे ख़्याल होता अपने उस काम का जिसका बाद मे मुझे ख़्याल आया तो मैं हदी साथ न लाता और क़रार देता मैं उसको उमरा शरीफ़ तो जो हो तुममें से कि न हो उसके साथ हदी तो चाहिये कि ऐहराम खोल दे और बना ले उसको उमरा, तो खड़े हुये हजरते सुराक़ा इब्ने मालिक इब्ने जहशम तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम यह हुक्मे पाक हमारे इसी साल के लिये है या हमेशा के लिये? तो दाख़िल फ़रमाया प्यारे रसूल ने अपने एक हाथ की उंगलियों को दूसरे हाथ की उंगलियों में और दोबारा इरशाद फ़रमाया कि दाख़िल हो गया उमरा शरीफ़ हज्जे मुबारक में इसी साल के लिये नहीं बल्कि यह हुक्म हमेशा हमेशा के लिये है, हाज़िर हुये अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली मुल्के यमन से ऊँट लेकर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जब नियत की थी तुमने ऐ अली हज्जे

حضرت جعفر ابن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں انکی شہادت کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اور سیدنا حضرت محمد ابن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان سے پیدا ہوئے۔ پھر وصال صدیقی کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں شرف زوجیت بخشا۔ پھر ان سے سیدنا حضرت یحییٰ ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت محمد ابن ابوبکر کمسن صحابی رسول ہیں۔ حضرت اسماء کے ہاں حضرت محمد ابن ابوبکر کی ولادت ہوئی تھی انہوں نے اعلان نبوی سن کر عرض کیا کہ میں اس زچگی کی حالت میں حج مبارک کیسے کروں؟ پیارے نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں نماز عصر، نماز مغرب نماز عشاء اور اگلی نماز فجر و ظہر ادا فرمائیں۔ پیارے نبی ﷺ کی تمام پیاری ازواج مطہرات پیارے نبی ﷺ کیساتھ تھیں۔ حضرت اسماء کا ذوق عبادت اور شوق حج مبارک قابل تحسین و آفرین ہے کہ اس زچگی کی حالت میں بھی پیارے نبی ﷺ کی محبت میں حج مبارک کو روانہ ہو گئیں۔ وہ خون جو زچگی کے بعد عموماً چالیس دن آتا رہتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ اور نفاس نہ تو احرام شریف باندھنے کو منع کرتا ہے اور نہ حج مبارک اور عمرہ شریف ادا کرنے کو منع کرتا ہے۔ نفاس کی حالت میں طواف منع ہے کہ وہ مسجد حرام میں کیا جاتا ہے اور کسی بھی ناپاک کو کسی بھی مسجد شریف میں آنے کی اجازت نہیں ہے اور احرام باندھتے وقت یہ نفاس والی عورت نماز نفل بھی نہ پڑھے کہ حالت نفاس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ آج کل تخریبی جماعت نے اس حرام کام کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ ناپاک لوگوں کو مسجد میں لے جاتے ہیں اور ناپاکی میں ان سے نماز پڑھوا دیتے ہیں یہ کفر ہے۔

(۵) پیارے نبی ﷺ نے احرام کے نفل فرض ظہر کے علاوہ ادا فرمائے۔ اور اپنی قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے۔ قصواء اس اونٹنی کو اسلئے کہتے تھے کہ یہ تیز رفتار بھی تھی اور لنگڑی بھی۔ اور یہ قصواء اونٹنی پیارے نبی ﷺ کی خاص سواری تھی۔

(۶) کفار عرب اسلام سے پہلے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا پاپ سمجھتے تھے ماہ صفر المظفر سے عمرہ کو جائز مانتے تھے اسلئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دھیان عمرہ کی طرف نہ گیا۔ حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ نے احرام کے وقت ہی لوگوں کو اقسام بتا کر فرمادیا تھا کہ جو حج مبارک کرنا چاہے حج مبارک کا احرام باندھے اور جو عمرہ شریف کرنا چاہے وہ عمرہ شریف کا احرام باندھے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ ۲۵ ذوالقعدہ کو روانہ ہو کر ۳ ذوالحجہ ہفتہ کو ذی طویٰ رونق افروز ہو گئے وہاں رات گزاری اور ۴ ذوالحجہ کی صبح کو باب السلام کی طرف سے مسجد حرام شریف میں داخل ہوئے اور سب سے پہلے طواف قدوم فرمایا۔ بیت اللہ شریف کی تحیت اسکے اردگرد چکر لگانا ہیں۔ باقی دوسری مساجد مبارکہ کی تحیت وہاں دو رکعت نماز نفل پڑھنا۔

(۷) پیارے نبی ﷺ باب السلام سے سیدھے حجر اسود پہونچے اور اسے بوسہ دیا۔ پتھر کو بوسہ دینا سنت رسول کریم ﷺ ہے اور سنت صحابہ کرام بھی ہے لیکن دھرتی کے سینے پر کسی نادان کو یہ جرأت و ہمت نہ ہوئی کہ حجر اسود کے چومنے کو پتھر کو سجدہ یا پتھر کی پوجا قرار دے اور اس پتھر کے چومنے والے کو پتھر پجاری اور مشرک کہے مگر یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ اگر کوئی مسلمان ولی کی قبر کو چومے تو رگ وہابیت پھڑکتی ہے اور اسے قبر پرستی، قبر کی پوجا کا نام دیا جاتا ہے اور ایمان والوں کو مشرک کہہ کر یہ لوگ اپنا اعمال نامہ مزید سیاہ و تاریک کرتے ہیں اور اپنے حق میں جہنم کے شعلوں اور شراروں کا اضافہ کرتے ہیں۔ جبکہ پیارے نبی ﷺ نے قبور کو چومنے کا حکم فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب "مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ" اور مداری شریف کا باب تقبیل القبور۔ حجر اسود کو چومنے اور قبر کو چومنے کا کچھ بیان باب تقبیل الحجر الاسود میں آپ ملاحظہ فرمائینگے۔

(۸) پیارے نبی ﷺ نے حجر اسود شریف کو بوسہ دیکر طواف قدوم فرمایا۔ طواف میں اکڑ کر چلنے کو رمل کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ تین چکروں میں تو پہلوانوں کی طرح اظہار قوت فرماتے چلے۔ اس واقعہ کا اجمال یہ ہے کہ جب پیارے نبی ﷺ عمرۃ القضاء کیلئے مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے بکواس کی مدینہ شریف کے بخار نے انہیں لاغر و کمزور کر دیا ہے۔ مشرکین کے اس مذاق کفری پر پیارے نبی ﷺ نے اپنے جاں نثاروں کو حکم فرمایا کہ اکڑ کر چلو اظہار قوت و طاقت کرو مگر یہ ادا مبیح قیامت تک کیلئے باقی رکھی گئی اب جبکہ نہ وہاں مشرکین ہیں اور نہ وہاں کوئی اس قسم کی بکواس کرنیوالا۔ اور چار چکر

لَصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى

سیدھے ہو گئے قدم شریف پیارے رسول کے بطن وادی میں پھر دوڑے یہانتک کہ پیارے رسول کے قدم شریف چڑھنے لگے تو معمول کے مطابق چلنے لگے

حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ

یہاں تک کہ تشریف لائے پیارے رسول کوہ مروہ پر تو دیسا ہی کیا کوہ مروہ پر جیسا کہ کیا تھا کوہ صفا پر یہاں تک کہ جب ہوا آخری چکر کوہ مروہ پر

نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ إِنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي

تو آواز دی پیارے رسول نے حالانکہ پیارے رسول کوہ مروہ پر رونق افروز تھے اور لوگ پیارے رسول کے نیچے تھے (۱۰) اگر مجھے خیال ہوتا اپنے اس کام کا

مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ

جسکا بعد میں مجھے خیال آیا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور قرار دیتا میں اس کو عمرہ شریف تو جو ہو تم میں سے کہ نہ ہوا سکے ساتھ ہدی تو چاہیے کہ احرام کھولدے

وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ

اور بنالے اسکو عمرہ (۱۱) تو کھڑے ہوئے حضرت سراقہ ابن مالک ابن جعشم تو عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ حکم پاک ہمارے اسی سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کیلئے؟

فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ

تو داخل فرمایا پیارے رسول نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور دو بار ارشاد فرمایا کہ داخل ہو گیا عمرہ شریف حج مبارک میں

مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اسی سال کیلئے نہیں بلکہ یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہے (۱۲) حاضر آئے امیر المومنین حضرت علی ملک یمن سے اونٹ لیکر پیارے نبی ﷺ کیلئے تو فرمایا پیارے نبی نے

مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِهِ

جب نیت کی تھی تم نے اے علی حج مبارک کی تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی نے عرض کیا میں نے کہا تھا "یا اللہ تعالیٰ میں احرام باندھتا ہوں اس کا

رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ

جسکا تیرے رسول نے باندھا ہے (۱۳) تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بیشک میرے ساتھ تو قربانی کے جانور ہیں تو تم حلال نہ ہونا (۱۴) فرمایا حضرت جابر نے

मुबारक की तो क्या कहा था? हज़रते अली ने अर्ज़ किया मैंने कहा था, या अल्लाह तआला! मैं ऐहराम बांधता हूँ उसका जिसका तेरे रसूल ने बांधा है, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक मेरे साथ तो कुबार्नी के जानवर हैं तो तुम हलाल न होना, फ़रमाया हज़रते जाबिर ने कि कुबार्नी के जानवरों की कुल तादाद जिनको लाये थे हजरते अली मुल्के यमन से और जिनको लाये थे प्यारे नबी सौ थी, फिर हलाल हो गये तमाम के तमाम लोग और बाल कटवाये सिवाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के और उन हज़रात ने कि था जिनके साथ कुबार्नी का जानवर, फिर जब ज़ुल्हिज्जा की 8 तारीख हुई तो रुख किया सबने मिना का तब हज का सबने ऐहराम बांधा, और सवार हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो नमाज़ अदा फ़रमाई मिना में ज़ोहर की और मग्रिब की और इशा की और फ़जर की फिर प्यारे नबी ठहरे थोड़ा सा यहाँ तक कि सूरज निकल आया और हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने तो एक ऊनी खेमा लगा दिया प्यारे नबी के लिये नमरा में, तो चलते रहे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, नहीं शक करते थे कुरैश मगर यह कि प्यारे रसूल क़याम फ़रमायेंगे मशअरे हराम के पास जैसा कि कुरैश करते थे ज़माना ए जाहिलिय्यत में, फिर आगे निकल गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम-यहाँ तक कि जलवागर हुये मैदाने अरफ़ात शरीफ़ में तो पाया एक खेमा कि लगाया गया था प्यारे रसूल के लिये

پیارے نبی ﷺ نے معمول کے مطابق چال کیساتھ لگائے۔

(۹) "مقام ابراہیم" وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ شریف کی دیواریں تعمیر فرمائی تھیں اور اس پتھر میں قدوم ابراہیمی کے نشانات ہیں۔ ہر طواف کے بعد اس پتھر پر دو رکعت نماز نفل پڑھی جاتی ہے۔ یہ نفل اسی جگہ پر پڑھنا سنت ہیں۔ جس پتھر پر نبی کے قدموں کے نشانات ہوں یا جس پتھر پر کسی نبی کے قدم شریف پڑ جائیں اور جس پتھر کو کسی نبی کے قدموں سے نسبت ہو جائے وہ پتھر قابل عظمت اور لائق احترام ہو جاتا ہے اور عین حالت نماز میں بھی بزرگوں کے تبرکات کی تعظیم کرنا کار ثواب ہے، شرک نہیں۔ جو شرک بتائے وہ ایمان و عرفان علم و عقل کا دیوالیہ ہے۔ جو یہ گندہ عقیدہ رکھے کہ نماز میں پیارے نبی ﷺ کا خیال لانا شرک ہے وہ بارگاہ رسالت کا بہت بڑا گستاخ ہے اور انگریزوں کا دلال ہے۔ جب حضرت ابراہیم کے قدوم میمنت لزوم کے نشانات رکھنے والے پتھر کو آگے رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے تو پیارے نبی ﷺ کا مرتبہ تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

کتنا بالا کتنا بالا کتنا بالا کر دیا
زیر پائے نازا کے عرش اعلیٰ کر دیا (یا رسول)

خیال رسو تو روح نماز ہے جان نماز ہے شان نماز ہے۔

وہ سجدہ ریزیاں بیکار ہیں بحکم خدا
کہ جن میں سرور کونین کا خیال نہیں

ان دو رکعت نماز نفل کی ایک رکعت میں سورۂ کافرون اور ایک رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ پیارے نبی ﷺ آہستہ قرأت میں بھی کبھی کبھار بعض الفاظ اونچی آواز سے پڑھ دیتے تھے اسلئے حضرات صحابہ کرام کو پتہ چل جاتا تھا کہ فلاں رکعت میں پیارے نبی ﷺ نے فلاں سورۃ تلاوت فرمائی ہے۔ سورۂ کافرون میں کفر و شرک سے برأت کا اعلان و اظہار ہے جسکے کفار و مشرکین خوگر تھے اور سورۂ اخلاص میں توحید کا اعلان و اظہار ہے جو ایمان والوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ حدیث شریف:۔ شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی مسلمان اسکی پوجا پاٹ کریں۔ البتہ اس بات سے مایوس نہیں ہے کہ مسلمانوں کو جھگڑے کیلئے ابھارے (ترمذی شریف) حیرت کی بات ہے کہ روحانی باپ، مایوس ہے کہ کوئی مسلمان نمازی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی پوجا نہیں کرسکتا مگر روحانی اولاد کا صبح و شام کا وظیفہ ہے کہ عاشقان اولیاء غلامان مصطفیٰ ﷺ مشرک ہیں، قبر پرست ہیں قبر پرست ہیں تعزیہ پرست ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نادانوں کو شیطان کے چیلوں کو ان شیطانی اقوال کے بکنے سے محفوظ فرمائے اور ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین۔

(۱۰) پھر پیارے نبی ﷺ باب الصفا سے کوہ صفا کی طرف چلے اور مذکورہ آیت کریمہ جو پارہ ۲ رکوع ۳ میں ہے تلاوت فرما کر کوہ صفا پر چڑھ گئے اور وہاں پر دعائیں مانگیں۔ کوہ صفا، کوہ مروہ یہ دو پہاڑ ہیں۔ سیدنا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی صغرسنی میں انکی والدہ ماجدہ سیدتنا حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کیلئے پانی تلاش فرمانے کیلئے ان دونوں پہاڑوں پر سات سات بار چڑھیں اتریں اور لوٹ لوٹ کر اپنے نور نظر لخت جگر کو دیکھتیں۔ چونکہ ان دونوں پہاڑوں نے ایک ولیہ کے قدموں کو چوما ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ بزرگوں کے مزارات مقدسہ اور انکے تبرکات شریفہ بھی شعائر اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بن جاتے ہیں۔ اور انکی تعظیم و توقیر ادب و احترام کار ثواب ہے شرک یا باعث شرک نہیں بلکہ دل کے گہوارۂ خشیت رب ہونے کی دلیل ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو تعظیم کرے اللہ کو یاد دلانے والی چیزوں کی تو یہ بیشک دلوں کے تقویٰ سے ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۲) حج مبارک میں کوہ صفا اور کوہ مروہ کے درمیان دوڑنا واجب ہے حج کا رکن نہیں ہے اور دوڑ کوہ صفا سے شروع کرنا سنت ہے۔ اُس مقدس زمانے میں کوہ صفا اور کعبۃ اللہ شریف کے درمیان کوئی آڑ و حجاب نہ تھا اسلئے کوہ صفا سے کعبہ شریف صاف نظر آجاتا تھا۔ اب ہمارے زمانے میں آڑ و حجاب واقع ہو چکے ہیں اب کوہ صفا سے کعبہ شریف نظر نہیں آتا لیکن اس موقع پر کعبہ شریف نظر آنا ضروری نہیں ہے صرف کعبہ شریف کی طرف منہ کر لینا کافی ہے۔ اب تو کوہ صفا پر حرم مسجد کی توسیع کر دی گئی ہے کہ اب تو دوڑ بھی مسجد ہی میں ہوتی ہے اور جو دعائیں کوہ صفا پر پڑھی تھیں وہی دعائیں کوہ مروہ پر بھی پڑھیں اور آج بھی یہی سنت کریمہ جاری و ساری ہے اور

فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ

قربانی کے جانوروں کی کل تعداد جنکو لائے تھے حضرت علی ملک یمن سے اور جنکو لائے تھے پیارے نبی "سو" تھی (۱۵) پھر حلال ہوگئے تمام کے تمام لوگ

وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا

اور بال کٹوائے سوائے پیارے نبی ﷺ کے اور ان حضرات نے کہ تھا جنکے ساتھ قربانی کا جانور (۱۶) پھر جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو رخ کیا سب نے

إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ

منیٰ کا تب حج کا سب نے احرام باندھا (۱۷) اور سوار ہوئے پیارے نبی ﷺ تو نماز ادا فرمائی منیٰ میں ظہر کی اور مغرب کی اور عشاء کی اور فجر کی

ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ

پھر پیارے نبی ٹھہرے تھوڑا سا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور حکم فرمایا پیارے نبی نے تو ایک اونی خیمہ لگا دیا پیارے نبی کیلئے نمرہ میں (۱۸) تو چلے رہے

رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

پیارے رسول اللہ ﷺ، نہیں شک کرتے تھے قریش مگر یہ کہ پیارے رسول قیام فرمائیں گے مشعر حرام کے پاس جیسا کہ قریش کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں

فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ

(۱۹) پھر آگے نکل گئے پیارے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ جلوہ گر ہوئے میدان عرفات شریف میں تو پایا ایک خیمہ کہ لگایا گیا تھا پیارے رسول کیلئے

بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ

نمرہ میں تو اُترے پیارے رسول وہاں یہاں تک کہ جب ڈھل گیا سورج تو حکم فرمایا پیارے رسول نے قصواء اونٹنی کا تو کجاوہ کس دیا گیا اسکو

فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ

(۲۰) پھر قدم رنجہ فرمایا پیارے نبی نے بطن وادی میں پھر خطبہ ارشاد فرمایا لوگوں کو اور فرمایا "اور بیشک تمہارے خون اور تمہارے آپس کے مال حرام ہیں تم پر

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

تمہارے اس دن کے حرام ہونے کی طرح، حرام ہے تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں، خبردار! تمام چیزیں جاہلیت کے کاموں میں سے

नमरा में तो उतरे प्यारे रसूल वहाँ यहाँ तक कि जब ढल गया सूरज तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने कस्वा ऊँटनी का तो कजावा कस दिया गया उसको, फिर तशरीफ़ लाये प्यारे नबी बतने वादी में फिर खुतबा इरशाद फ़रमाया लोगों को और फरमाया "और बेशक तुम्होर खून और तुम्हारे आपस के माल हराम हैं तुम पर तुम्हारे उस दिन के हराम होने की तरह हराम हैं तुम्हारे इस महीने में तुम्हारे इस शहर में खबरदार! तमाम चीज़े जाहिलिय्यत के कामों में से मेरे क़दमों के नीचे रौंदी गयीं और ज़माना ए जाहिलिय्यत के खून ख़त्म कर दिये गये और बेशक पहला खून ख़त्म करता हूँ अपने खूनों में से हज़रते रबी इब्ने हारिस का खून कि यह थे शीर ख्वार बनी सअद में कि क़त्ल कर दिया था उन्हें हुदैल ने, और ज़मानाये जाहिलियत का सूद ख़त्म किया गया, पहला सूद कि मैं ख़त्म फ़रमाता हूँ सूद अब्बास बिन अब्दुल मुत्तलिब का वो तमाम का तमाम ख़त्म है तो डरो तुम अल्लाह तआला से अपनी औरतों के बारे में इसलिये कि तुमने ले लिया है उनको अल्लाह तआला की अमान में और हलाल कर लिया है तुमने उनकी शर्मगाहों को अल्लाह तआला के हुक्म से, और तुम्हारे लिये उन पर हुक़ूक़ हैं कि न आने दें तुम्हारे बिस्तरों पर किसी ऐसे को कि न पसंद करते हो तुम उसको फिर अगर करें वो तुम्हारी औरतें यह अमल तो मारो तुम उनको गैर मोहलिक मार, और उनका तुम पर हक है उनका नान नुफ़्क़ा और कपड़ा लत्ता

"بھگا دیا اللہ تعالیٰ نے کفار کی ٹولیوں کو اکیلے" اس عبارت میں اشارہ ہے غزوۂ خندق یعنی جنگ احزاب کی طرف۔ جبکہ تمام اقسام کے کفار نے متفقہ طور پر یکبارگی مدینہ طیبہ پر حملہ کر دیا تھا۔ پیارے نبی ﷺ کی دعاء پر اللہ تعالیٰ نے تیز و خنک ہواؤں کو ان کفار پر بھیجا جس نے انہیں دھول چٹا دی اور انہیں تتر بتر کر دیا اور کفار کے اس گھمنڈ کی پھونک نکل گئی اور وہ اکھڑ گئے اور اڑ گئے۔ ایسے واقعات جن پر کفار پر عذاب آیا ہو اور مومنوں پر انعامات کی بوچھار ہوئی ہو انکا یاد رکھنا ان کا ذکر کرنا سنت ہے۔ یہ واقعہ بہت پہلے بیت چکا تھا مگر پیارے نبی ﷺ اسکا وقتاً فوقتاً ذکر فرماتے رہتے اور شکر و حمد الٰہی بجالاتے۔ سنت طریقہ ہے یہ کہ دعاء سے پہلے اور دعاء کے بعد ذکر الٰہی کرے کہ دعاء ذکر الٰہی سے گھری ہوئی ہو اسکی دعاء رد نہیں ہوتی۔ حاجی کو بھی اسی طرح تین مرتبہ عمل کرنا چاہیے۔ کوہ صفا کی ڈھلائی اور کوہ مروہ کی چڑھائی کے درمیان جو زمین اب ہموار زمین ہے اسے "بطن وادی" کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے یہاں دوڑ لگائی چونکہ اسی جگہ حضرت ہاجرہ نے دوڑ لگائی تھی۔ ایک ولیہ کی پوری پوری نقل اتارنا سنت ہے۔ مقبولوں کی نقل بھی اچھی ہے۔ کلاہ قدیری اوڑھنا اچھا ہے گاندھی کیپ لگانا بُرا ہے۔ اللہ تعالیٰ اصل کے طفیل نقل پر بھی کرم فرما دیتا ہے۔ بطن وادی پہاڑ یا ٹیلے کے درمیان شگاف کو کہتے ہیں۔ جب مروہ شریف کی چڑھائی شروع ہوئی تو پھر معمول کے مطابق رفتار سے چلنا شروع فرما دیا اور دوڑنا ختم فرما دیا۔ کوہ مروہ پر بھی وہی سب کرنا چاہیے جو کوہ صفا پر کیا تھا اس قدر چڑھنا کہ کعبہ شریف سامنے آ جائے اور کعبہ شریف کی طرف منہ کیا جائے ذکر و دعائیں کی جائیں۔ پیارے نبی ﷺ نے پیدل ہی دوڑ لگائی سواری پر نہیں اور اب بھی یہی سنت ہے بلا عذر شرعی سواری پر دوڑنا خلاف سنت ہے۔ جس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ کا سواری پر دوڑنا منقول ہے وہ عمرۂ قضا کا واقعہ ہے اور وہ سواری پر دوڑنا دشواری و معذوری کی وجہ سے تھا کہ پیارے نبی ﷺ کی زیارت کیلئے ایک عظیم ہجوم اُمڈ پڑا تھا اور پیارے نبی ﷺ کو اپنے حلقے میں گھیرے ہوئے تھا اور پیارے نبی ﷺ کے پاس سے ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا ایسے پروانہ وار ماحول میں پیدل دوڑنا ایک امر مشکل بن گیا تھا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے بحالت مجبوری و معذوری سواری پر رونق افروز ہو کر سعی فرمائی یعنی دوڑ لگائی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے قران کا احرام زیب تن فرما لیا ہے اور ہدی یعنی قربانی کے جانور ہمارے ساتھ ہیں اب ہم کو عمرہ شریف کر کے احرام کھول دینا جائز نہ رہا اور ہم نے تم کو حکم فرما دیا ہے کہ عمرہ شریف کر کے احرام شریف کھول دو ہو سکتا ہے کہ تم کو احرام کھولنا گراں گزرے کیونکہ تم ہماری سنت کریمہ پر عمل کرنے کے دلدادہ ہو اور تم ہمارے اعمال کی طرح عمل کرنا چاہتے ہو کیوں کہ اتباع و غلامی کے جذبے سے سرشار ہو اگر ہم کو احرام شریف زیب تن فرمانے سے پہلے یہ خیال آ جاتا تو ہم ہدی یعنی قربانی کے جانور ساتھ نہ لاتے اور نہ قران کا احرام شریف باندھتے۔ اور ہم بھی عمرہ شریف کر کے احرام شریف کھول دیتے۔ تاکہ تم کو عمرہ شریف پر احرام شریف کھولنا گراں نہ ہوتا۔ پیارے نبی ﷺ نے حج قران فرمایا تھا اور قران ہی افضل ہے۔ حضرات صحابہ کرام کو احرام کھولنے کا حکم فرمانے میں ایک حکمت و مصلحت یہ بھی تھی کہ کفار کی اس ذہنیت کی ارتھی سجا دی جائے کہ حج مبارک کے زمانے میں عمرہ کرنا سخت گناہ سمجھتے تھے۔

(۱۱) اگر صرف حج مبارک یا عمرہ شریف کا احرام شریف بندھا ہو اور اسکے ساتھ ہدی یعنی قربانی کا جانور بھی ہو تو اسکی قربانی کر کے احرام شریف کھول دے دسویں ذوالحجہ کو۔ مگر جس نے حج مبارک یا عمرے شریف کا احرام شریف باندھا ہو اور اسکے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ عمرے شریف کے افعال ادا کر کے احرام شریف کھول دے اس طرح کہ حج مبارک کے احرام کو عمرہ بنا دے اسے فسخ حج الی العمرۃ کہتے ہیں۔ یہ فسخ حج الی العمرۃ صرف اسی سال حضرات صحابہ کرام کیلئے جائز ہوا اب تا قیامت کسی کیلئے جائز نہیں۔ اب حج مبارک کا احرام شریف بعد حج ہی کھل سکتا ہے۔ حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت بلال ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فسخ حج الی العمرۃ ہمارے لئے خاص ہے یا آئندہ بھی ہوگا فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے صرف تمہارے لئے خاص طور پر ہے (مرقاۃ شریف)۔

تَحْتَ قَدَمِيَّ مَوْضُوعٌ دِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ اِبْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ

میرے قدموں کے نیچے روندی گئیں اور زمانہ جاہلیت کے خون ختم کردیئے گئے اور بیشک پہلا خون ختم کرتا ہوں اپنے خونوں میں سے حضرت ربیع ابن حارث کا خون

وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ

کہ یہ تھے شیر خوار بنی سعد میں کہ قتل کردیا تھا انہیں بدیل نے (۲۱) اور زمانہ جاہلیت کا سود ختم کیا گیا، پہلا سود کہ میں ختم فرماتا ہوں، سود عباس

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَ

بن عبد المطلب کا، وہ تمام کا تمام ختم ہے، تو ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اپنی عورتوں کے بارےمیں اسلئے کہ تم نے لے لیا ہے انکو اللہ تعالیٰ کی امان میں اور

اِسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا

حلال کرلیا ہے تم نے انکی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے (۲۳) اور تمہارے لئے ان پر حقوق ہیں کہ نہ آنے دیں تمہارے بستروں پر کسی ایسے کو

تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

کہ نہ پسند کرتے ہو تم اسکو پھر اگر کریں وہ تمہاری عورتیں یہ عمل تو مارو تم انکو غیر ہلکی مار (۲۴) اور انکا تم پر حق ہے، انکا نان نفقہ اور کپڑا الٹا شرعی دستور کیمطابق

وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ

(۲۵) اور میں نے چھوڑ دی ہے تم میں وہ نعمت کہ ہرگز نہ گمراہ ہو سکوگے اسکے ہوتے ہوئے اگر مضبوطی سے تھامے رہو تم اسکو یعنی کتاب اللہ کو

وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ

(۲۶) اور تم سے پوچھا جائیگا میرے بارےمیں تو کیا کہوگے؟ سبنے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ تبلیغ فرمادی ہے آپنے اور امانت ادا فرمادی ہے آپنے

وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا

اور بڑی خیر خواہی فرمائی آپنے، پھر اشارہ فرمایا پیارے نبی نے اپنی شہادت کی انگلی شریف سے کہ اٹھاتے تھے پیارے نبی آسمان کی طرف اور جھکاتے اسکو

اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ

لوگوں کی طرف، یا اللہ تعالیٰ! تو گواہ ہوجا، یا اللہ تعالیٰ! تو گواہ ہوجا، تین مرتبہ فرمایا (۲۷) پھر اذان دی حضرت بلال حبشی نے پھر اقامت کہی حضرت بلال نے

शरई दस्तूर के मुताबिक, और मैंने छोड़ दी है तुममें वो नेमत कि हरगिज़ न गुमराह हो सकोगे उसके होते हुये अगर मजबूती से थामे रहो तुम उसको यानि किताबुल्लाह को, और तुमसे पूछा जायेगा मेरे बारे में तो क्या कहोगे? सबने अर्ज़ किया कि हम गवाही देंगे कि तब्लीग़ फ़रमा दी है आपने और अमानत अदा फ़रमा दी है आपने और बड़ी ख़ैरख्वाही फ़रमाई आपने फिर इशारा फरमाया प्यारे नबी ने अपनी शहादत की उंगली शरीफ़ से कि उठाते थे प्यारे नबी आसमान की तरफ़ और झुकाते उसको लोगों की तरफ़ या अल्लाह तआला! तू गवाह हो जा, या अल्लह तआला तू गवाह हो जा! तीन मर्तबा फ़रमाया, फिर अजान दी हज़रते बिलाले हब्शी ने फिर इकामत कही हजरते बिलाल ने और फिर नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे नबी ने ज़ोहर की फिर इकामत कही फिर नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे नबी ने असर की और न नमाजे नफ्ल व सुन्नत अदा फ़रमाई इन दोनों नमाजों के दरमियान, फिर सवार हुये प्यारे नबी यहाँ तक कि तशरीफ़ लाये अरफ़ात के जाये क़याम पर तो कर दिया अपनी कस्वा ऊँटनी के पेट को पत्थरों की तरफ़ और ले लिया हब्ले मशात को अपने आगे और तुत्तावज्जा हुये प्यारे नबी क़िब्ले की तरफ़ फिर ठहरे यहाँ तक कि डूब गया सूरज और चली गयी कुछ ज़र्दी यहाँ तक कि छुप गयी सूरज की टिकिया, और हज़रते उसामा को सवारी पर पीछे बिठाया और रवाना हुये प्यारे नबी यहाँ तक जल्वा अफ़रोज़ हुये मुज़दल्फ़ा शरीफ़ में फिर

(۱۲) "تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنالے" یہ حکم چار وجوہ سے حضرات صحابہ کرام پر گراں ہوا۔ ۱۔ تو زمانہ حج مبارک میں عمرہ شریف کرنا کیونکہ اسلام سے پہلے زمانہ حج مبارک میں عمرہ شریف کرنا گناہ کبیرہ سمجھا جاتا تھا۔ ۲۔ حج مبارک کا احرام عمرہ کرکے کھول دینا۔ ۳۔ یوم عرفات کے قریب احرام شریف کھول دینا۔ ۴۔ پیارے نبی ﷺ کی اتباع نصیب نہ ہونا کہ پیارے نبی ﷺ تو احرام پوش ہیں اور ان حضرات کے احرام شریف اتر چکے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم پاک صرف اسلئے تھا کہ لوگ اس زمانے میں عمرے کو حج نہ سمجھیں۔ سیدنا حضرت سراقہ ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پہلے مسئلے کے بارےمیں سوال کیا زمانہ حج میں عمرہ کا جواز صرف اس سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کیلئے۔ بقیہ تین مسائل سے متعلق نہیں ہے جیسا کہ پیارے نبی ﷺ کے جواب پاک سے ظاہر ہو رہا ہے لہٰذا اب فسخ حج الی العمرۃ جائز نہیں ہے۔ عمرے شریف کا جواز تو زمانہ حج میں قیامت تک کیلئے ہے۔ حدیث شریف:۔ متعہ یعنی فسخ حج صرف حضرات صحابہ کیلئے تھا (مسلم شریف) حدیث شریف:۔ یا رسول اللہ فسخ حج صرف ہم لوگوں کیلئے خاص ہے یا تمام مسلمانوں کیلئے؟ تو فرمایا پیارے رسول ﷺ نے صرف ہم لوگوں کیلئے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف) البتہ یہ جائز ہے کہ عمرہ شریف کا احرام شریف والا جب عمرہ نہ کرسکے کہ تنگ وقت میں مکہ مکرمہ پہونچے یا عورت کو حیض آجائے جس کی وجہ سے وہ طواف نہ کرسکے تو اسی پر حج کا احرام باندھ لے کہ پہلے حج کرے بعد میں عمرہ کرے جیسا کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس موقع پر عمل فرمایا تھا۔

(۱۳) اس زمانہ پاک میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے قاضی بنا کر بھیجے گئے تھے انہیں یمن ہی میں اطلاع دیدی گئی تھی کہ پیارے نبی ﷺ حج مبارک کو جارہے ہیں آپ مکہ مکرمہ پہونچے اور پیارے نبی ﷺ کیلئے کچھ ہدی (قربانی کے جانور) بھی ساتھ لیتے آیئے۔ کچھ اونٹ تو پیارے نبی ﷺ اپنی ہمراہ لے گئے تھے اور بہت سے اونٹ پیارے نبی ﷺ کیلئے حضرت علی مرتضیٰ لیکر پہونچے کل تعداد اونٹوں کی سو ہوگئی تھی۔ حضرت علی کی اس نیت حج نے بتایا کہ حج میں تعلیقاً نیت کرسکتے ہیں کہ جو نیت فلاں بزرگ کی وہی نیت میری لیکن نماز میں تعلیقاً نیت کرنا درست نہیں کہ جو نیت امام کی وہی نیت میری کہ امامت کی نیت تو مع سب مقتدیوں کے ہے اور مقتدی کی نیت پیچھے اس امام کے ہوگی تو کیسے تعلیق درست ہوگی؟۔

(۱۴) اب ہمارے ساتھ تمہارا احرام بھی قران کا ہوگیا ہے کہ ہمارے ساتھ بھی ہدی ہے اور تمہارے ساتھ بھی ہدی ہے لہٰذا ہماری طرح تم ابھی عمرہ شریف کرکے احرام بندھا رہنے دینا کھولنا نہیں۔ حضرت علی اپنے لئے بھی ہدی یعنی قربانی کے جانور لائے تھے۔

(۱۵) چالیس اونٹ پیارے نبی ﷺ اپنی ہمراہ لائے تھے اور ساٹھ اونٹ حضرت علی لیکر حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے۔

(۱۶) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیساتھ ہدی نہ تھی پھر بھی آپکو احرام اتارنے کی حکم نہ فرمایا گیا بلکہ عمرے کے احرام پر ہی حج مبارک کا احرام بندھوادیا۔ یہ خاص کرم بھی حضرت عائشہ صدیقہ ہی کیلئے تھا۔ احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے مگر حضرات صحابہ کرام نے اس موقع پر بال کتروائے منڈوائے نہ تھے کیونکہ عنقریب ہی ان حضرات کو حج مبارک کا احرام شریف باندھ کر کھولنا تھا اور اتنے جلد بال نہ بڑھ سکتے تھے اور یہ بھی کہ قرآن کریم کے دونوں فرامین پر ہمارا عمل ہوجائے کہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ: بال منڈوانے والے سروں کے اپنے اور کتروانے والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۲) عمرہ کا احرام کھولنے کے وقت تو بال کتروائے اور حج مبارک کا احرام کھولتے وقت بال منڈوالئے (اشعۃ اللمعات شریف) جو حضرات کے حلال نہ ہوئے انکی تعداد کم تھی زیادہ تعداد انہیں کی تھی جنکے ساتھ ہدی تھی۔

(۱۷) "ترویہ" آٹھویں ذوالحجہ کو کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ اور تمام حضرات صحابہ کرام ۸ ذوالحجہ کو نماز فجر ادا فرما کر سورج نکلتے مکہ مکرمہ سے منیٰ شریف کیلئے روانہ ہوگئے۔ منیٰ میں قیام سنت ہے واجب نہیں۔ منیٰ کے معنی خون بہانا ہے چونکہ اس میدان میں قربانی کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے اسلئے اسکو منیٰ کہا جاتا ہے۔

(۱۸) "نمرہ" عربی میں چیتے کو کہتے ہیں۔ عرفات شریف کے قریب کنارۂ حرم پر ایک پہاڑی کا نام نمرہ ہے جس پر سیدنا امیر المومنین

فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

پھر نماز ادا فرمائی پیارے نبی نے ظہر کی پھر اقامت کہی پھر نماز ادا فرمائی پیارے نبی نے عصر کی اور نہ نماز نفل وسنت ادا فرمائی ان دونوں نمازوں کے درمیان

ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ

(۲۸) پھر سوار ہوئے پیارے نبی یہاں تک کہ تشریف لائے عرفات کے جائے قیام پر تو کردیا اپنی قصواء اونٹنی کے پیٹ کو پتھروں کی طرف اور لے لیا

جَبَلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا

جبل مشاۃ کو اپنے آگے اور متوجہ ہوئے پیارے نبی قبلے کیطرف پھر ٹھہرے یہانتک کہ ڈوب گیا سورج اور چلی گئی کچھ زردی

حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

یہانتک کہ چھپ گئی سورج کی ٹکیا (۲۹) اور حضرت اُسامہ کو سواری پر پیچھے بٹھایا اور روانہ ہوئے پیارے نبی یہانتک جلوہ افروز ہوئے مزدلفہ شریف میں

فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

پھر نماز ادا فرمائی وہاں مغرب اور عشاء کی ایک اذان اور دو اقامتوں کیساتھ اور نہ نوافل پڑھے ان دونوں نمازوں کے درمیان کچھ بھی

ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ

(۳۰) پھر پیارے نبی لیٹ گئے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر نماز ادا فرمائی پیارے نبی نے فجر کی یہانتک کہ ظاہر ہوگئی پیارے نبی کیلئے صبح ایک اذان اور ایک اقامت کیساتھ

ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ

(۳۱) پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے پیارے نبی یہانتک کہ تشریف لائے مشعر حرام پر پھر متوجہ ہوئے قبلے کی طرف پھر دعا فرمائی اللہ تعالیٰ سے اور بڑائی بیان فرمائی اسکی

وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ

اور وحدانیت بیان فرمائی اسکی اور اسکے اکیلے ہونے کو بیان فرمایا تو ٹھہرے رہے پیارے نبی یہانتک کہ خوب اُجالا ہوگیا (۳۲) پھر روانہ ہوگئے پیارے نبی

قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا

اس سے پہلے کہ نکلے سورج اور حضرت فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا یہانتک کہ جلوہ گستر ہوئے وادی محسر میں تو حرکت دی پیارے نبی نے تھوڑی سی اونٹنی کو

नमाज़ अदा फ़रमाई वहाँ मग़्रिब और इशा की एक अज़ान और दो इक़ामतों के साथ और न नवाफ़िल पढ़े इन दोनों नमाज़ों के दरमियान कुछ भी, फिर प्यारे नबी लेट गये यहाँ तक कि तुलू हुई फ़जर फिर नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे नबी ने फ़जर की यहाँ तक कि ज़ाहिर हो गई प्यारे नबी के लिये सुबह एक अज़ान और एक इक़ामत के साथ, फिर कस्वा ऊँटनी पर सवार हुये प्यारे नबी यहाँ तक कि तशरीफ़ लाये मशअरे हराम पर फिर मुत्तावज्जे हुये किब्ले की तरफ़ फिर दुआ फ़रमाई अल्लाह तआला से और बड़ाई बयान फ़रमाई उसकी और वहदानियत बयान फ़रमाई उसकी और उसके अकेले होने को बयान फ़रमाया तो ठहरे रहे प्यारे नबी यहाँ तक कि खूब उजाला हो गया, फिर रवाना हो गये प्यारे नबी इससे पहले कि निकले सूरज और हज़रते फ़ज़ल इब्ने अब्बास को अपने पीछे सवारी पर बिठा लिया यहाँ तक कि जलवागुस्तर हुये वादिये मेहस्सर में तो हरकत दी प्यारे नबी ने थोड़ी सी ऊँटनी को फिर चले दरमियानी रास्ते से जो निकलता है बड़े जमरे पर यहाँ तक कि तशरीफ़ लाये उस जमरे पर जो पेड़ के पास है तो मारीं उसको सात कंकरिया तक्बीर पढते थे हर कंकरी के साथ उनमें से जो कंकरियां ठीकरी जैसी थीं कंकरियां मारी प्यारे नबी ने बतने वादी से, फिर लौटे कुर्बानीगाह की तरफ़ तो कुर्बान किये तरेसठ(63) ऊँट अपने दस्ते करम से फिर अता फ़रमाये हज़रते अली को तो उन्होंने कुर्बानी की उसकी जो बाकी बचे थे

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مینارہ بنوایا تھا تاکہ حرم کی علامت رہے چونکہ اس پر سیاہ سفید پتھر ہیں جو چیتے کے داغ سے مشابہ ہیں اسلئے اسکو نمرہ کہتے ہیں (لمعات شریف واشعۃ اللمعات شریف) اس جگہ پیارے نبی ﷺ کے قیام کیلئے خیمہ نصب کر دیا گیا تھا۔ میدان عرفات وغیرہ میں اپنے لئے پہلے سے خیمہ لگا لینا جگہ پر عارضی قبضہ کر لینا جائز ہے جیسا کہ آج کل حضرات معلمین کا طریقہ ہے۔ یہ اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔

(۱۹) اسلام سے پہلے کفار عرب کا دستور تھا کہ قریش مکہ تو مزدلفہ شریف میں ٹھہر جاتے عرفات شریف نہ پہونچے تھے اور عام حجاج میدان عرفات شریف جاتے تھے۔ اسلئے حضرات صحابہ کرام کو بھی اسکا یقین تھا کہ پیارے نبی ﷺ مزدلفہ شریف میں قیام فرمائیں گے اور عرفات شریف تشریف نہ لے جائینگے کہ پیارے نبی ﷺ تو قریش کے سردار اور قریش کی آبرو ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ قرشی، ہاشمی، مطلبی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اعلان نبوت سے پہلے جو حج مبارک فرمائے ان میں عوام کیساتھ عرفات شریف میں ہی قیام فرماتے رہے۔ قریش کا یہ خیال تھا کہ ہم حرم شریف کے کبوتر ہیں حرم شریف سے باہر نہ جائینگے۔ اور میدان عرفات حرم شریف سے باہر ہے اور وہ اس میں اپنا شرف بھی ظاہر کرتے تھے کہ ہم سردار معلوم ہوں کہ عام لوگ تو میدان عرفات شریف میں قیام پذیر ہیں اور خاص لوگ مزدلفہ شریف میں براجمان ہیں۔

(۲۰) جو خیمہ نصب کیا گیا پیارے نبی ﷺ اس خیمے شریف میں جلوہ گر ہوئے اور یہ انکشاف فرمایا کہ حالت احرام شریف میں چھت، چھتری، خیمہ وغیرہم کا سایہ لینا جائز ہے۔

(۲۱) بطن وادی میدان عرفان میں ایک میدان کا نام ہے جسے بطن عرنہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جگہ عرفات شریف میں داخل نہیں ہے یہاں مسجد ابراہیم ہے اب بھی نماز ظہر وعصر وہاں ہی ہوتی ہے۔ اسی میدان شریف میں مسجد شریف واقع ہے جسے مسجد نمرہ کہتے ہیں۔ جیسے ماہ ذوالحجہ خصوصا عرفے کے دن حرم شریف کی مقدس دھرتی پر گناہ کرنا بدترین جرم ہے کہ اس میں تین جرائم کا مجموعہ ہے ۱۔ گناہ کا جرم ۲۔ محترم جگہ کی بے حرمتی ۳۔ حرمت والے مہینے اور تاریخ کی بے ادبی۔

ایسے ہی مسلمانوں کا خون بہانا، مال مارنا، کئی جرائم کا مجموعہ ہے ۱۔ کہ یہ ظلم بھی ہے ۲۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بھی ۳۔ اور میری تکلیف وایذاء کا سبب بھی۔ پیارے نبی ﷺ نے "نفس" یعنی خون کی حرمت کو حرم شریف کی حرمت سے تشبیہ دی جو دائمی و باقی ہے اور حرمت مال کو اس زمانے کی حرمت سے تشبیہ دی جو عارضی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اسلام سے پہلے کی بری رسمیں مٹا دیں۔ نوحہ گری، ماتم یعنی سینہ کوبی، بتوں کے نام پر جانور ذبح کرنا وغیرہم۔ اب کوئی صاحب ایمان ان مشرکانہ جاہلانہ رسوم کو ادا نہ کرے۔

(۲۲) اسلام سے پہلے جو ناحق خون کردیئے گئے تھے ان کا قصاص باقی تھا وہ تمام خون معاف فرمادیئے گئے۔ اب ان میں سے کسی کے قاتل پر قصاص نہیں۔ اب تو نیا رب ہے اور نیا راج ہے۔ نبی کی حکومت کا بول بالا ہے۔ یہ مقتول صاحبزادے ایاس ابن ربیعہ ابن حارث ابن عبدالمطلب تھے۔ حارث پیارے نبی ﷺ کا چچا ہے اور اسکے بیٹے سیدنا حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں جنکا خلافت فاروقی کے دوران وصال شریف ہوا۔ اور یہ قتل بھی اس طرح وجود میں آیا تھا کہ بنی سعد اور ہذیل قبیلوں میں جنگ ہوئی تھی ہذیل کا ایک پتھر ایاس کے لگا تھا جس سے وہ ڈھیر ہو گئے تھے۔ زمانہ جاہلیت کے غصب کردہ اور لوٹے ہوئے مال اور سودی کاروبار کے مال معاف ہیں۔ جنکے ذمہ کسی کا قرض ہے اور سود بھی چڑھا ہوا ہے انکو سود معاف ہے وہ اصل رقم ادا کردے۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبول اسلام سے پہلے سود بیاج لیا کرتے تھے ان پر لوگوں کے قرض اور سود بہت تھے جو پیارے نبی ﷺ نے بیک جنبش زبان معاف فرمادیئے۔ یہ حقائق بھی زیب نظر رہیں کہ پیارے نبی ﷺ مسلمانوں کے جان و مال کے مالک ہیں کہ بذات خود خون بھی معاف فرما رہے ہیں اور مال بھی۔ ان حق والوں سے معاف نہیں کرایا۔ قانون پر پہلے بادشاہ عمل پیرا ہو اور اسکے قریبی رشتہ والا پھر رعایا سے عمل کرائیں۔ تب قانون چلتا ہے۔ اگر خود عمل نہ کریں تو پھر رعایا بھی عمل نہ کریگی۔ پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ دونوں قانون خود اپنے آپ پر اور اپنے اہل قرابت پر جاری فرمائے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو تم وہ جو نہیں کرتے ہو تم۔ سخت ناپسند ہے اللہ کے نزدیک یہ کہ تم کہو وہ

ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ

پھر چلے درمیانی راستے سے جو نکلتا ہے بڑے جمرے پر یہاں تک کہ تشریف لائے اُس جمرے پر جو پیڑ کے پاس ہے

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

تو ماریں اسکو سات کنکریاں تکبیر پڑھتے تھے ہر کنکری کے ساتھ ان میں سے جو کنکریاں ٹھیکری جیسی تھیں، کنکریاں ماریں پیارے نبی نے بطن وادی سے

ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ

(۳۳) پھر لوٹے قربانی گاہ کی طرف تو قربان کئے تریسٹھ اونٹ اپنے دست کرم سے پھر عطا فرمائے حضرت علی کو تو انہوں نے قربانی کی انکی جو باقی بچے تھے

وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ

اور شریک فرمایا پیارے نبی نے حضرت علی کو اپنی قربانی کے جانور میں پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے ہر اونٹ میں سے ایک ایک بوٹی کا کہ ڈالدی گئی ہانڈی میں

فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر پکائی گئیں تو تناول فرمایا دونوں حضرات نے اسی گوشت میں سے اور پیا دونوں حضرات نے اسکے شوربے کو (۳۴) پھر سوار ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ

فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

کہ چلے بیت اللہ شریف کی طرف تو نماز ادا فرمائی مکہ شریف میں ظہر کی (۳۵) پھر تشریف لائے پیارے رسول حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے پاس

يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَنَّكُمُ النَّاسُ

کہ وہ چلا رہے تھے چاہ زمزم پر تو فرمایا پیارے رسول نے کھینچے جاؤ اے عبدالمطلب کی اولاد! تو اگر یہ نہ ہوتا کہ غلبہ کرلیں گے لوگ

عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔ (رواہ مسلم)

تم پر تمہارے آب زمزم شریف پلانے پر تو میں بھی کھینچتا تمہارے ساتھ تو پیش کیا انہوں نے ڈول تو نوش فرمایا پیارے رسول نے اُس ڈول سے۔

(۲۴۹۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا روانہ ہوئے پیارے نبی ﷺ کیساتھ حجۃ الوداع میں

और शरीक फरमा लिया प्यारे नबी ने हजरते अली को अपने कुर्बानी के जानवर में फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने हर ऊँट में से एक–एक बोटी का कि डाल दी गयी हांडी में फिर पकाई गयीं तो तनावुल फ़रमाया दोनों हज़रात ने उसी गोश्त में से और पिया दोनों हज़रात ने उसके शोरबे को, फिर सवार हुये प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि चले बैतुल्लाह शरीफ़ की तरफ़ तो नमाज़ अदा फ़रमाई मक्का शरीफ़ में जोहर की, फ़िर तशरीफ लाये प्यारे रसूल हज़रते अब्दुल मुत्तलिब की औलाद के पास कि वो चिल्ला रहे थे चाहे ज़मज़म पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने खींचे जाओ ऐ अब्दुल मत्तलिब की औलाद! तो अगर यह न होता कि ग़ल्बा कर लेंगे लोग तुम पर तुम्हारे आबे ज़मज़म शरीफ़ पिलाने पर तो मैं भी खींचता तुम्हारे साथ तो पेश किया उन्होंने डोल तो नोश फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस डोल से।

2493 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया रवाना हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ हज्जातुल विदा में तो हममें से कुछ ने ऐहराम बांधा उमरे शरीफ़ का और कुछ ने ऐहराम बांधा हज्जे मुबारक का फिर जब आये मक्का ए मुकर्रमा में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने उमरे शरीफ़ का ऐहराम बांधा है और हदी (कुर्बानी का जानवर) नहीं लाया तो वो हलाल हो जाये और जिसने ऐहराम बांधा है उमरे शरीफ़ का और

تشریحات قدیری

جو نہیں کرتے ہو تم (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۸)

(۲۳) مال اور خون کے بارے میں بھی کوئی زیادتی نہ کی جائے کہ تم نے اپنی بیویوں کو اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر اپنے نکاح میں لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وہ تمہارے لئے ان سے صحبت کرنا حلال ہوا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو نکاح کرو تم ان سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸۸)

(۲۴) ہر عورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے گھروں میں کسی ایسے شخص کو ہرگز نہ آنے دیں اور شوہر کے بستروں پر کسی کو نہ بیٹھنے دیں جنکا آنا بیٹھنا شوہروں کو ناپسند ہو۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ بیوی کے میکے والے حتیٰ کے بیوی کے والدین بھی بنا شوہر کی اجازت کے بیٹی کے گھر نہ جائیں۔ اگر شوہر انکا آنا اپنے گھر میں ناپسند کرے تو بیوی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ شوہر کے گھر میں اپنے والدین کو نہ بلائے بلکہ میکے جا کر اپنے والدین سے مل آئے۔ البتہ بنا وجہ شرعی کوئی شوہر اپنی بیوی کو ماں باپ کے ملنے سے نہیں منع کر سکتا کیونکہ اس میں قطعیت رحم ہے۔ شوہر بیوی کو اسکے قصور پر سزا دے سکتا ہے کہ معمولی طور پر مار بھی سکتا ہے وہ اسلئے کہ شوہر اپنی بیوی پر حاکم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ مرد حاکم ہیں عورتوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۱) جیسے ماں باپ، اپنی اولاد کو اور استاد اپنے شاگرد کو تنبیہ کے طور پر مار سکتے ہیں۔ اسی طرح شوہر اپنی بیوی کو بھی معمولی طور پر بھی مار سکتا ہے کہ اس مارنے میں ایذا مقصود نہ ہو بلکہ اصلاح مقصود ہو۔

(۲۵) انہیں نان نفقہ کپڑا رہنے کا مکان خوش دلی سے دو ان کے خرچے کو بوجھ نہ سمجھو جیسا خود کھاؤ پہنو ویسا ہی انہیں کھلاؤ پہناؤ۔

(۲۶) پیارے نبی ﷺ ہماری خاکی انجمن سے تشریف لے جا رہے ہیں مگر اپنی امت کیلئے دستور الٰہی چھوڑے جا رہے ہیں اگر اپنے عقائد و اعمال اس دستور الٰہی قرآن کریم کے مطابق رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے۔ آج کل گمراہیاں اسی لئے جنم لے رہی ہیں کہ لوگوں نے قرآن کریم کے مطابق عقائد چھوڑ کر نئے نئے عقیدے گڑھ لئے ہیں کوئی پیارے رسول ﷺ کا منکر ہے تو کوئی حدیث رسول کا منکر ہے حالانکہ پورے قرآن کریم پر عمل کرنا لازمی و ضروری ہے تو قرآن کریم میں تو یہ حکم بھی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا اور حکومت والوں کا جو تم میں سے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اس نے اللہ کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۰) لہٰذا ارشادات نبوی پر عمل کرنا بھی لازمی و ضروری ہے اب کوئی دشمن رسول یہ بکواس نہیں کر سکتا سنت پر عمل کرنا ضروری نہیں یا سنت کی کوئی ضرورت نہیں یا حدیث شریف کو ہم نہیں مانتے ہمارے لئے تو صرف اور صرف قرآن کریم کافی ہے۔ یہ بکواس کسی ایمان والے سے متوقع نہیں اس قسم کی بکواس وہی لوگ کرتے ہیں جن کا دل قرآن کریم کی عظمتوں سے یکسر خالی ہوتا ہے اور کسی نہ کسی وجہ سے وہ اپنے ایمان و اسلام کا جنازہ نکال چکے ہوتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث شریف میں فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں بھاری بھرکم چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرآن کریم اور دوسرے اپنی آل پاک دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہنا۔ گمراہ نہ ہو سکو گے۔

(۲۷) پیارے نبی ﷺ ہمارے ایمان کی گواہی دیں گے اور ہم پیارے نبی کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ میدان قیامت میں پیارے نبی ﷺ کی تبلیغ کا کوئی بے ایمان سے بے ایمان تبلیغیا بھی انکار نہ کر سکے گا تا کہ پھر اسکی تحقیق کی جائے۔

(۲۸) اذان بھی سنت ہے اور اقامت بھی سنت ہے۔ مستقل مسجد میں موذن رکھنا بھی سنت ہے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف کے موذن تھے جو اس حجۃ الوداع میں پیارے نبی ﷺ کیساتھ تھے۔

(۲۹) اور پیارے نبی ﷺ نے عرفات شریف میں ظہر و عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے ظہر کے وقت میں ادا فرمائیں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں اور سنتیں اور نفل چھوڑ دئے تا کہ عرفات شریف میں دعاؤں کا وقت زیادہ مل جائے اور اسلئے بھی کہ دونوں نمازوں کے درمیان فصل و فاصلہ نہ ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں کا پے در پے پڑھنا واجب ہے۔ پہیلی۔ سوال وہ کونسی جگہ ہے کہ جہاں نفل کی وجہ سے فرض چھوڑ دیا جاتا ہے؟ جواب۔ وہ عرفات شریف ہے جہاں نفل یعنی دعاؤں کی وجہ سے عصر کا وقت جو فرض ہے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزدیک دونوں نمازوں کا جمع کرنا حج کی وجہ سے ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اسکی وجہ سفر ہے اور یہ بات کمزور

ہے کیونکہ مکہ مکرمہ والے جو مسافر نہیں ہوتے مگر دو نمازوں کو وہ بھی جمع فرماتے ہیں اور خود امام صاحب تو مکہ شریف میں رہتے ہیں مگر وہ بھی دونوں نمازوں کو جمع کر کے ہی پڑھتے ہیں۔ لہٰذا مسلک امام اعظم ہی جاندار و شاندار ہے۔

(۳۰) "جبل مشاۃ" یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے میدان عرفات شریف میں پیارے نبی ﷺ نے پتھریلے علاقے میں اونٹنی کھڑی کی اس طرح ریگستانی علاقہ پیارے نبی ﷺ کے سامنے آگیا اور قبلہ شریف کی طرف آپکا رخ انور ہو گیا۔ حضرات حجاج کرام کو اس مبارک و مسعود جگہ پر کھڑا ہونا چاہیے اور برکتیں سمیٹنا چاہئیں کہ شاید کبھی اس جگہ پیارے نبی ﷺ کے پیارے قدم پڑے ہوں اور انکی برکت نصیب ہو جائے۔ کیونکہ جس زمین پر پیارے نبی ﷺ کے قدوم میمنت لزوم پڑے ہوں اس زمین کی رفعتوں کا اندازہ کون لگا سکے گا۔

اس زمیں پر چلو سر کے بل مومنو! جس زمیں پر پڑے مصطفیٰ کے قدم
اس زمیں کی بلندی کا کیا پوچھنا جسنے چومے ہوں خیر الوریٰ کے قدم

(۳۱) پہلے غائب ہونے سے مراد سورج کا کچھ حصہ غائب ہونا ہے اور دوسرے غائب ہونے سے مراد پورا سورج ڈوب جانا ہے کیونکہ زردی سورج ڈوبنے کے بعد ہی غائب ہوتی ہے۔ سورج عرفات شریف ہی میں غروب ہو گیا اسکے بعد پیارے نبی ﷺ مزدلفہ شریف کو روانہ ہوئے۔

(۳۲) مزدلفہ وہ مقام ہے جہاں سیدنا حضرت آدم و سیدتنا حضرت حوا علیہما السلام کی ملاقات ہوئی۔ مزدلفہ شریف میں رات گزارنا سنت ہے فرض و واجب نہیں۔ یہاں بھی مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ہی اذان اور ایک ہی تکبیر سے ادا ہونگی کیونکہ عرفات شریف میں تو نماز عصر وقت عصر سے پہلے ہو گئی تھی اسلئے اسکے لئے علیحدہ اطلاع کی ضرورت تھی مگر یہاں تو نماز عشاء اپنے وقت میں ہو رہی ہے اب کسی نئی اطلاع کی کیا ضرورت ہے۔ دوسری احادیث کریمہ میں ایک تکبیر کی روایت موجود ہے جیسے مسلم شریف، ترمذی شریف (اشعۃ اللمعات شریف) پیارے نبی ﷺ عشاء کی نماز مع سنن و وتر ادا فرما کے محو استراحت ہوئے (مرقاۃ شریف) مزدلفہ شریف میں مغرب کی سنت پڑھنا بھی بہتر ہے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ ہمیشہ تو نماز فجر روشن کر کے ادا فرماتے تھے مگر آج مزدلفہ شریف میں نماز فجر اول وقت میں یعنی پو پھٹتے ہی ادا فرمائی۔ نماز فجر ہمیشہ ہی اجیالے میں ادا کرنا سنت نبوی کے مطابق ہے سوائے مزدلفہ شریف کے اس موقع پر اور اس رات میں حجاج کرام کو مزدلفہ میں سونا سنت ہے جبکہ عموماً عید کی رات میں جاگنا بہتر ہے۔ "مشعر حرام شریف" مزدلفہ شریف میں ایک خاص مقام کا نام ہے جہاں اب مسجد شریف بنی ہوئی ہے یہ مسجد شریف قزح پہاڑ کے قریب ہے اس جگہ حجاج کرام کو ٹھہرنا چاہیے کفار مکہ سورج نکلنے کے بعد مزدلفہ شریف سے روانہ ہوتے تھے جبکہ پہاڑی کی چوٹی خوب چمک جاتی تھی اور پیارے نبی ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے روانگی فرما کر کفار کی مخالفت فرمائی۔

(۳۳) مزدلفہ شریف سے سیدنا حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر سوار فرما لیا۔ "وادیٔ محسّر" مزدلفہ شریف اور منیٰ شریف کے درمیان ایک گھاٹی ہے۔ یہاں اس وادیٔ محسر میں اصحاب فیل پر عذاب آیا تھا لہٰذا وادیٔ محسر سے جلد گزر جانا چاہیے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کی عذاب گاہوں سے جلد گزر جانا چاہیے۔ یہاں مشرکین ٹھہرتے تھے اسلئے بھی پیارے نبی ﷺ نے انکی مخالفت فرمائی (اشعۃ اللمعات شریف) لہٰذا تمام بد عقیدہ لوگوں کے اعمال کی مخالفت کرنا چاہئے نہ کہ انکی دیکھا دیکھی وہی کام کرنا چاہیے اور عرفات شریف کو جاتے وقت اور راستہ اختیار کرے اور واپسی کے وقت دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہیے یہ راستہ جمرہ عقبہ سے نکلا ہے۔ آنا ایک راستے سے جانا دوسرے راستے سے یہ سنت ہے۔ یہ جمرہ عقبیٰ ہے ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ پاک میں وہاں کوئی درخت ہو اب وہاں کوئی درخت نہیں ہے۔ - یہ جمرہ مسجد خیف شریف سے دور ہے مکہ معظمہ کی جانب ہے۔ آخری جمرہ ہے اور یہ اس پہاڑ کے پیچھے ہے جہاں بیعت عقبہ ہوئی تھی اسلئے اسکو جمرۂ عقبیٰ کہتے ہیں۔ یہ کنکریاں باقلے کے دانے کے برابر تھیں جو شہادت کی انگلی اور انگوٹھا مبارک سے پکڑ کر جمرہ (ستون) پر مارے جاتے تھے اب بھی اس طریقے سے کنکریاں مارنا چاہئیں۔ بعض جہلاء بڑے بڑے پتھر مارتے ہیں بعض جوتے اور چپل مارتے ہیں یہ غلط بھی ہے اور حماقت بھی۔ پیارے نبی ﷺ نے جمرے کے

سامنے کھڑے ہو کر ہموار زمین سے کنکریاں ماریں جسے بطن وادی کہتے ہیں۔ اوپری حصے سے کنکریاں نہ ماریں۔

(۳۴) قربانی گاہ پیارے نبی ﷺ کی قیام گاہ سے قریب ہی تھی۔ مسجد خیف شریف کے قبلے کی جانب، جمرۂ عقبیٰ سے قریب اگرچہ منیٰ شریف پورا کا پورا قربانی گاہ ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کی قربانی گاہ جا کر قربانی کی جائے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو اپنی ہر قربانی میں شریک فرمایا اور یہ حضرت علی کی بڑی فضیلت ہے۔ پیارے نبی ﷺ اور حضرت علی نے اس گوشت کی دیگچی سے بوٹیاں بھی تناول فرمائیں اور شوربہ بھی نوش فرمایا۔ اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھانا سنت ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو کھاؤ تم اس میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۰)

(۳۵) پیارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ پہونچ کر زوال سے پہلے طواف زیارت فرمایا پھر وہاں ہی نماز ظہر ادا فرمائی۔ جن روایات میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے منیٰ شریف سے واپسی پر پڑھی تو وہ نفل نماز تھی ظہر کی فرض نماز نہ تھی ورنہ ظہر غیر مستحب وقت میں پڑھنا لازم آئے گا۔ اب بھی مستحب یہی ہے کہ دسویں ذوالحجہ کو ہی طواف زیارت کرے اور نماز ظہر حرم شریف ہی میں ادا کرے مگر یہ بمشکل ہی میسر ہوتا ہے کیونکہ اس دن کام زیادہ ہوتے ہیں۔ اور قربانی میں بہت دیر لگ جاتی ہے اکثر حجاج مکہ مکرمہ ہی میں پڑھتے ہیں۔

(۳۶) یہ لوگ سیدنا حضرت عباس کی اولاد اور کچھ دوسرے حضرات تھے۔ وہاں ہر شخص چاہ زمزم سے آب زمزم نہیں بھر سکتا ہے یہ خاص لوگوں کا حق ہے اگر پیارے نبی ﷺ اپنے دست کرم سے چاہ زمزم سے آب زمزم نکال لیتے اور ہر شخص اس سنت کریمہ پر عمل کرتا تو پھر تمہیں یہاں سے نکلنا پڑتا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے چاہ زمزم شریف سے آب زمزم شریف نہ نکالا کہ انکا حق متاثر ہوتا۔ پیارے نبی ﷺ نے کھڑے ہی کھڑے آب زمزم شریف نوش فرمایا اور جو تبرک بچا وہ چاہ زمزم شریف میں ڈال دیا گیا اب آب زمزم شریف کو دو برکتیں اور نسبتیں حاصل ہیں ایک تو حضرت اسماعیل کے قدم شریف سے دوسرے پیارے نبی ﷺ کے تبرک شدہ پانی سے۔

(۳۷) جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہدی لائے ہوں یا نہ لائے ہوں تو یہ دونوں قسم کے حضرات ہدی لانے والے تو ہدی کا تمتع کریں کہ درمیان میں حلال نہ ہوں اور ہدی نہ لانے والے بغیر ہدی کا تمتع کریں کہ درمیان میں حلال ہو جائیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صرف عمرے کا احرام شریف باندھا تھا مگر حج مبارک سے پہلے عمرہ شریف نہ کر سکیں کیونکہ حائضہ ہو گئی تھیں طواف نہ کر سکیں اور بغیر طواف کے صفا و مروہ کے درمیان دوڑ نہیں ہوتی لہٰذا عمرے شریف کا کوئی رکن ادا نہ کر سکیں۔ اگر عورت کو طواف کے بعد حیض آجائے تو وہ سعی کر سکتی ہے۔ اور اگر طواف سے پہلے آجائے تو اس صورت میں نہ طواف کر سکتی ہے اور نہ سعی۔ عمرہ شریف کا احرام شریف باندھ کر بنا عمرہ شریف کئے کھل جانا خلاف احرام افعال کر لینا یہ فسخ عمرہ ہے اور اسے رفض عمرہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ حج مبارک کا احرام شریف باندھ کر بنا طواف قدوم کئے عرفات شریف چلی گئیں پھر عرفات شریف، مزدلفہ شریف، منیٰ شریف کے تمام افعال سے فارغ ہو کر طواف زیارت فرما لیا اور حضرت عائشہ صدیقہ حیض سے بھی پاک و صاف ہو چکی تھیں۔ طواف ماہواری کی وجہ نہ کر سکی تھیں۔ اب بھی خواتین اسلام کو حیض آجانے پر یہی حکم ہے کہ اسے طواف قدوم بلکہ طواف وداع بھی معاف ہو جاتا ہے۔ مقام تنعیم مکہ مکرمہ سے پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر حدود حرم سے باہر ایک جگہ ہے اب وہاں مسجد عائشہ شریف بنی ہوئی ہے۔ عام حجاج کرام وہاں جا کر نفلی عمروں کا احرام باندھتے ہیں۔ یہ جگہ حد حرم شریف سے بہت زیادہ قریب ہے۔ یہ حدیث شریف احناف کی دلیل واضح ہے کہ حائضہ عورت اپنا عمرہ چھوڑ دے اور بعد حج مبارک اسکی جگہ دوسرا عمرہ شریف یعنی عمرہ قضا کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا تمتع ہوا نہ کہ قران اور یہ بعد والا عمرہ شریف عمرۂ واجب تھا نہ کہ عمرۂ نفلی۔ تمتع والے حجاج کرام سات ذوالحجہ تک حلال رہتے ہیں آٹھویں ذوالحجہ کو احرام شریف باندھ کر منیٰ شریف کیلئے روانہ ہو جاتے ہیں اور یہی پرانا طریقہ ہے۔ طواف زیارت فرض ہے اسکا وقت دسویں ذوالحجہ سے بارہویں ذوالحجہ کی شام تک ہے۔ قارن عمرہ شریف ادا کرنے کے بعد عرفات شریف جانے سے پہلے طواف قدوم صفا و مروہ کی اور سعی کریگا اور عرفات شریف کے بعد طواف زیارت کریگا۔

فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

توہم میں سے کچھ نے احرام باندھا عمرے شریف کا اور کچھ نے احرام باندھا حج مبارک کا پھر جب آئے مکہ مکرمہ میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ

کہ جس نے عمرے شریف کا احرام باندھا ہے اور ہدی (قربانی کا جانور) نہیں لایا تو وہ حلال ہو جائے اور جس نے احرام باندھا ہے عمرے شریف کا

وَاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ

اور لایا ہے ہدی تو وہ احرام باندھے عمرے شریف کیساتھ حج مبارک کا پھر احرام کھولے یہانتک کہ دونوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ نہ حلال ہو

حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ

یہانتک کہ ہدی کی قربانی کردے اور جس نے احرام باندھا ہے حج مبارک کا تو وہ اپنا حج مبارک پورا کرے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوگی

وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ

حالانکہ نہ تو میں نے طواف کیا اور نہ کوہ صفا اور کوہ مروہ کے درمیان دوڑی کہ میں مسلسل حائضہ ہی رہی یہاں تک کہ یوم عرفہ ہوگیا اور نہیں احرام باندھا

اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَأْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ

مگر عمرے شریف کا تو حکم فرمایا مجھ کو پیارے نبی ﷺ نے کہ میں کھول دوں اپنے گیسوئے مبارکہ کو اور شانہ مبارکہ کرلوں اور احرام باندھ لوں حج مبارکہ کا

وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجَّتِيْ بَعَثَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

اور چھوڑ دوں عمرے شریف کو، تو میں نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ میں نے پورا کرلیا اپنے حج مبارکہ کو، بھیجا پیارے نبی نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن

بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ

ابن امیر المومنین حضرت ابوبکر کو اور حکم فرمایا پیارے نبی نے مجھ کو یہ کہ عمرہ کروں میں اپنے چھوٹے ہوئے عمرے کی جگہ مقام تنعیم سے فرمایا حضرت عائشہ نے

فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا

تو طواف کیا ان حضرات نے بیت اللہ شریف کا جنہوں نے احرام باندھا تھا عمرے کا اور دوڑ لگائی کوہ صفا اور کوہ مروہ کے درمیان پھر حلال ہوگئے پھر طواف کیا انہوں نے

लाया है हदी तो वो ऐहराम बांधे उमरे शरीफ़ के साथ हज्जे मुबारक का फिर ऐहराम खोले यहाँ तक कि दोनों से, और एक रिवायत में है कि न हलाल हो यहाँ तक कि हदी की कुर्बानी कर दे और जिसने ऐहराम बांधा है हज्जे मुबारक का तो वो अपना हज्जे मुबारक पूरा करे, हज़रते आयशा फ़रमाती हैं कि मैं हायज़ा हो गयी हालांकि न तो मैंने तवाफ़ किया और न कोहे सफ़ा और न कोहे मरवा के दरमियान दौड़ी कि मैं मुसल्सल हायज़ा ही रही यहाँ तक कि यौमे अरफ़ा हो गया और नहीं ऐहराम बांधा मगर उमरे शरीफ़ का तो हुक्म फ़रमाया मुझको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैं खोल दूँ अपने गेसुये मुबारका को और शानाये मुबारका (कन्घी) कर लूँ और ऐहराम बांध लूँ हज्जे मुबारका का और छोड़ दूँ उमरे शरीफ़ को तो मैंने ऐसा ही किया यहाँ तक कि मैंने पूरा कर लिया अपने हज्जे मुबारका को, भेजा प्यारे नबी ने मेरे साथ हज़रते अब्दुर्रमान इब्ने अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र को और हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने मुझको यह कि उमरा करूँ मैं अपने छूटे हुये उमरे की जगह मकामे तनईम से, फ़रमाया हज़रते आयशा ने तो तवाफ़ किया इन हज़रात ने बैतुल्ला शरीफ़ का जिन्होंने ऐहराम बांधा था उमरे का और दौड़ लगायी कोहे सफ़ा और कोहे मरवा के दरमियान फिर हलाल हो गये फिर तवाफ़ किया उन्होंने एक तवाफ़ मिना शरीफ़ से लौटने के बाद और लेकिन जिन्होंने हज व उमरा यिका था तो उन्होंने तवाफ़ किया एक ही।

پیارے نبی ﷺ قارن تھے مگر پیارے نبی ﷺ نے عمرہ شریف کے بعد طواف قدوم فرمایا۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ قارن تھے مگر پیارے نبی ﷺ نے عرفے سے دو طواف فرمائے اور دو سعی۔ ایک طواف و سعی عمرے شریف کا اور دوسرا طواف و سعی حج مبارک کا (دار قطنی شریف) حدیث شریف:۔ قارن دو طواف کرے اور دو سعی (طحاوی شریف) یہاں حدیث عائشہ کے بھی یہی معنی ہیں کہ عرفات شریف کے بعد قارن صحابہ نے ایک طواف کیا تا کہ تمام احادیث کریمہ جمع ہو جائیں اور مذکورہ دونوں احادیث کریمہ کے خلاف بھی نہ ہو ایک عنوان کی بہت سے احادیث کریمہ کو سامنے رکھ کر ہی معنی کرنا درست ہوتا ہے۔

(٢٣٩٤) "ذی طویٰ" مکہ مکرمہ سے قریب، مدینہ منورہ کے راستے پر ایک مقام کا نام ہے۔ پیارے نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں نزول فرماتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور مراجعت فرماتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیارے نبی ﷺ کی اس پیاری سنت پر عمل پیرا رہے مکہ مکرمہ میں دن کے اجالے میں داخل ہونا بہتر ہے کہ کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو کعبے شریف کے جلوے نگاہ و دل میں خوب رچ بس جائیں اور پھر دعاء بھی خوب دل جمعی سے مانگی جائے گی۔ پہلی نظر کے وقت دعاء بہت قبول ہوتی ہے اور کعبہ شریف کی تجلی پہلی نظر میں خوب نظر آتی ہے۔ دن میں بھی بہتر وقت چاشت کا ہے کہ چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہو (اشعۃ اللمعات شریف) ذی طویٰ میں قیام کی بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً تکان دور ہو کر تازہ دم ہو لیا جائے، نہا دھو کر یعنی سج بن کر دربار الٰہی میں حاضری ہو۔ اگر کوئی قافلہ آ رہا ہو تو وہ بھی شریک ہو جائے اور معیت نبوی سے سرفراز ہو جائے اور واپسی میں قافلہ تیار ہو جائے پھر مدینہ شریف کی روانگی ہو۔

(٢٣٩۵) پیارے نبی ﷺ ایک راستے سے تشریف لاتے اور دوسرے راست سے تشریف لے جاتے تا کہ قدوم میمنت لزوم کی برکتوں سے پورا مکہ مکرمہ سرفراز ہو جائے اور قیامت تک تمام امت سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر دونوں راستوں کو گواہ بنالیں اور پورے شہر کی برکتیں بھی کشکول میں آجائیں۔ حجۃ الوداع میں بھی تشریف لانے و تشریف لیجانے کا یہی انداز تھا اور فتح مکہ کے دن بھی۔

(٢٣٩٦) پیارے نبی ﷺ نے مقام ذی طویٰ میں غسل فرمایا تھا باوضو تھے مگر پیارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں وضو پر وضو فرمایا طواف کیلئے طہارت واجب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے عالم ظاہر سے پردہ فرمانے کے بعد حضرات خلفاء ثلثہ بھی اسی طرح عمل فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ آتے ہی طواف فرمایا اور حج سے پہلے صرف یہی ایک عمرہ ہوا جس کا احرام شریف حج مبارک کے احرام شریف کیساتھ زیب تن فرمایا تھا۔ بعض حضرات حجاج کرام حج مبارک سے پہلے اور حج مبارک کے بعد بھی بہت عمرے کرتے ہیں یہ بھی اچھا ہے۔ کوئی نادان بدعت کا گولہ نہ داغ دے۔

(٢٣٩٧) طواف میں سات چکر ہوتے ہیں پہلے تین چکروں میں سینہ تان کر اکڑتے ہوئے بہادری کی شان دکھاتے ہو چلا جاتا ہے بقیہ چار چکروں میں معمولی رفتار سے چلنا سنت ہے اور باقی طوافوں میں اکڑ کر نہ چلے ہر طواف کے بعد دو نفل پڑھنا سنت ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ نفل مقام ابراہیم کے سامنے پڑھے۔ اگر نماز فجر و نماز عصر کے بعد طواف کرے تو ان اوقات میں نفل نہ پڑھے جائیں جتنے طواف کر لئے ہوں اتنے نوافل بعد کو اوقات غیر مکروہہ میں پڑھ لئے جائیں۔

(٢٣٩٨) اس حدیث شریف سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ پہلے تینوں پورے چکروں میں تیز چلے اور اکڑے طواف کا ہر چکر رکن اسود سے شروع ہوتا ہے اور وہیں پر ختم ہوتا ہے۔ یہ حدیث شریف انکے خلاف ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رکن یمانی اور ارکن اسود کے سامنے نہ تیز چلے اور نہ اکڑے بلکہ معمولی رفتار سے چلے۔

(٢٣٩٩) سنگ اسود کو چومنے کے چار طریقے ہیں (۱) لب لگا کر چومنا (۲) ہاتھ سے سنگ اسود چھو کر اپنے ہاتھ چوم لینا (۳) چھڑی کھچی سنگ اسود کو لگا کر چھڑی کو یا کھچی کو چوم لینا (۴) دور ہی سے سنگ اسود کی طرف ہاتھ کر کے اپنا ہی ہاتھ چوم لینا۔ پہلی صورت سب سے زیادہ اچھی ہے اگر میسر ہو جائے باقی صورتیں بھی جائز ہیں۔ اس حدیث شریف میں پہلی صورت مراد ہے۔ طواف شروع کرتے وقت سنگ اسود کو چومنا سنت ہے۔ اس سے یہ حقیقت بھی بے نقاب ہوگئی کہ چومنا اور ہے پوجنا اور ہے وہ لوگ عقل و علم،

طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًا وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ایک طواف منیٰ شریف سے لوٹنے کے بعد اور لیکن جنہوں نے حج وعمرہ کیا تھا تو انہوں نے طواف کیا ایک ہی۔

﴿ بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ ترجمہ: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے اور طواف کرنیکا باب ﴾

(۲۴۹۴) حدیث شریف: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر نہیں آتے تھے مکہ مکرمہ میں مگر رات گزارنے "ذی طویٰ" میں یہاں تک کہ صبح ہوجاتی اور غسل فرماتے اور نماز ادا فرماتے پھر داخل ہوتے مکہ مکرمہ میں دن میں اور جب واپس ہوتے مکہ مکرمہ سے تو گزرتے "ذی طویٰ" سے تو رات گزارتے وہاں یہاں تک کہ صبح ہوجاتی اور ذکر فرماتے حضرت عبداللہ ابن عمر کہ بیشک پیارے نبی ﷺ یہ عمل فرماتے تھے۔

(۲۴۹۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشریف لائے مکہ مکرمہ میں اس کے اوپر کی طرف سے اور جب تشریف لے گئے تو اسکے نیچے کی جانب سے

(۲۴۹۶) حدیث شریف: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ

ترجمہ: حضرت عروہ ابن زبیر سے مروی کہ حج مبارک فرمایا پیارے نبی ﷺ نے تو خبر دی مجھ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہ پہلی چیز کی کہ شروعات فرمائی جس سے پیارے نبی نے جس وقت رونق افروز ہوئے مکہ مکرمہ میں، بیشک پیارے نبی نے وضو فرمایا پھر طواف فرمایا

---

(136) मक्का ए मुकर्रमा मे दाखिल होने और तवाफ करने का बाब

2494 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर नहीं आते थे मक्का ए मुकर्रमा में मगर रात गुज़ारने 'जीतुवा' में यहाँ तक कि सुबह हो जाती और गुस्ल फरमाते और नमाज़ अदा फ़रमाते फिर दाख़िल होते मक्का ए मुकर्रमा में दिन में और जब वापस होते मक्का ए मुकर्रमा से तो गुज़रते "ज़ीतवा" से तो रात गुज़ारते वहाँ यहाँ तक कि सुबह हो जाती और ज़िक्र फरमाते हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम यह अमल फ़रमाते थे।

2495 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ लाये मक्का ए मुकर्रमा में उसके ऊपर की तरफ़ से और जब तशरीफ़ ले गये तो उसके नीचे की तरफ़ से।

2496 हदीस शरीफ़:– हज़रते उरवा इब्ने ज़ुबैर से मरवी कि हज्जे मुबारक फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो ख़बर दी मुझको उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दिका ने कि पहली चीज़ कि शुरुआत फ़रमाई जिससे प्यारे नबी ने जिस वक़्त रौनक अफ़रोज़ हुये मक्का ए मुकर्रमा में बेशक प्यारे नबी ने वज़ू फ़रमाया फिर तवाफ़ फ़रमाया बैतुल्लाह शरीफ़ का फिर न हुआ उमरा शरीफ़ फिर हज फ़रमाया अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र ने तो सबसे पहली चीज़ कि शुरुआत फ़रमाई जिससे तवाफ़ था

ایمان وعرفان سے کورے ہیں جو اسے پتھر ہوجایا پتھر کو سجدہ بتا کر گمراہ کرنے کی کوشش کریں اسلام میں چومنے کا کہ ایک الگ عنوان ہے اور اسکی اپنی عظمت مسلم ہے۔ چومنا علامت محبت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اگلے تین چکروں کے ہر پورے چکر میں رمل فرمایا یعنی سنگ اسود سے سنگ اسود تک اکڑ کر اور تیز چلے۔

(۲۵۰۰) سوال کا مقدر یہ تھا کہ یہ چومنا جائز تو ہے مگر سنت بھی ہے کہ نہیں تو سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انکے اس سوال کا جواب مرحمت فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے ہاتھ بھی لگایا اور چوما بھی۔ صحابی کی تسلی وتشفی ہوگئی مگر کچھ نادانوں نے اسے پتھر پرستی کا نام دیا کہ یہ تو پتھر پرستی ہے ان پر شیطانی توحید کا زور ہوگیا۔ سر پھرے لوگوں کی کسی زمانے میں کمی نہیں رہی ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سنگ اسود کو چومنے سے حضرات محدثین کرام وفقہاء عظام نے کیا سمجھا ہے کیا جانا ہے کیا مانا ہے، یہ اہل علم کی جماعت ہے انکا سمجھنا سمجھنا ہے ان کا جاننا جاننا ہے انکا ماننا ماننا ہے۔

نکالا ہے بعض حضرات علماء کرام نے ارکان کعبہ شریف کے جائز ہونے سے چومنا جائز ہونا ہر اس چیز کا جو مستحق ہو عظمت کی آدمیوں میں سے ہو یا غیر آدمی میں سے۔ سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا پیارے نبی ﷺ کے پیارے منبر شریف کے چومنے کے بارے میں اور پیارے نبی ﷺ کی قبر شریف کو چومنے کے بارے میں تو فرمایا حضرت امام احمد ابن حنبل نے کہ نہیں ہے اسمیں کوئی حرج۔ اور نقل کیا گیا ہے سیدنا حضرت ابن ابی الصیف الیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو شافعی علماء کرام میں سے ایک عالم دین ہیں چومنا جائز ہونا قرآن کریم کا اور احادیث کریمہ کے اوراق کا اور بزرگان دین کی قبروں کا (شرح بخاری للابن حجر پارہ ۶ صفحہ ۱۵)

سیدنا حضرت علام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نکالا ہے بعض اہل عرفان حجر اسود کے چومنے سے چومنا بزرگان دین کی قبروں کا۔ (توشیح)

اپنے والدین کی قبور کو چومنے میں کوئی حرج نہیں ہے (فتاویٰ عالمگیری کتاب الکراہیۃ باب زیارۃ القبور)

آپ نے حضرات علماء کرام اور حضرات عرفاء کرام کا فیصلہ سن لیا۔ اب جہلائے بے لگام، نادان بے مقام کس بے دردی سے قبر بوسی کو قبر پرستی کا نام دیتے ہیں اور شرک کے گولے داغتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان جہلاء کے کشکول میں شرک کے علاوہ کچھ ہے بھی تو نہیں۔ بعض دم چھلے یہ شگوفہ کھلاتے ہیں کہ زیادہ احتیاط اسمیں ہے کہ قبروں کو چوما بھی نہ جائے بلکہ قبور صالحین سے چار ہاتھ فاصلے پر کھڑا ہوا جائے اور مزارات مقدسہ کو ہاتھ تک نہ لگایا جائے۔ یہ دونوں کمپنیاں ایک ہی ہیں چھوٹے بڑے بھائی ہیں۔ یہ دونوں گروہ اہلسنت کے خلاف ہیں کوئی باہر سے کھلم کھلا اہلسنت کے خلاف کام کر رہا ہے اور کوئی اہلسنت میں گھس کر اہلسنت بن کر بلکہ اہلسنت کا ٹھیکیدار بن کر اہلسنت کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے لہٰذا تمام مسلمانان اہلسنت حضرات علماء کرام وعرفاء عظام کا مذہب ومسلک حق جانیں مانیں اور اسی پر عمل پیرا رہے بلکہ یہاں بھی ایک حدیث شریف ملاحظہ فرما لیں۔ حدیث شریف: بیشک ایک صحابی حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ رحمت میں تو عرض کیا یارسول اللہ میں نے قسم کھالی ہے یہ کہ میں چوموں گا جنت کے دروازے کو تو حکم فرمایا پیارے نبی ﷺ نے یہ کہ چوم لیں ماں کے قدم اور باپ کی پیشانی اور روایت کرتے ہیں کہ بیشک ان صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میرے والدین بقید حیات نہ ہوں تو فرمایا چوم لو ان دونوں کی قبروں کو ان صحابی نے عرض کیا پھر اگر نہ پہچانوں میں والدین کی قبروں کو تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ دو لکیریں کھینچ لو اور نیت کرو کہ ایک ان میں سے ماں کی قبر ہے اور دوسری باپ کی قبر ہے پھر چوم لو ان دونوں لکیروں کو تو تمہاری قسم پوری ہو جائیگی (نور الایمان، آداب الاخیار کفایۃ الشعبی، مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ) قبر بوسی کے سلسلے میں فقیر قدیری کی کتاب مسائل انتخاب ملاحظہ فرمائیں اور مداری شریف جلد اول کا باب تقبیل القبور ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۵۰۱) پیارے نبی ﷺ کبھی تو لب ہائے مبارک لگا کر حجر اسود کو چوم لیتے تھے اور کبھی سنگ اسود کو دست پاک لگایا اور اپنا دست پاک چوم لیا۔ خانہ کعبہ شریف کے چار گوشے ہیں اور ہر گوشے کو رکن کہتے ہیں (۱) رکن اسود (۲) رکن یمانی (۳) رکن عراقی (۴) رکن شامی۔

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

بیت اللہ شریف کا پھر نہ ہوا عمرہ شریف، پھر حج مبارک فرمایا امیر المومنین حضرت ابوبکر نے تو سب سے پہلے چیز کہ شروعات فرمائی جس سے، طواف تھا بیت اللہ شریف کا، پھر عمرہ نہ ہوا، پھر امیر المومنین حضرت عمر نے پھر امیر المومنین حضرت عثمان غنی نے اسی کے مثل عمل کیا۔

(۲۴۹۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَافَ فِی الْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰی ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰی اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب طواف فرماتے حج مبارک میں یا عمرہ شریف میں آتے ہی تو تیز چلتے تین چکروں میں اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلتے، پھر نماز ادا فرماتے دو رکعتیں، پھر سعی فرماتے کوہ صفا کوہ مروہ کے درمیان۔

(۲۴۹۸) حدیث شریف: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰی بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: اکڑ کر چلے پیارے رسول اللہ ﷺ سنگ اسود سے سنگ اسود تک تین مرتبہ اور عام انداز سے چلے چار چکروں میں اور دوڑتے تھے پیارے نبی بطن مسیل میں جب کوہ صفا اور کوہ مروہ کے درمیان دوڑتے تھے۔

(۲۴۹۹) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰی عَلٰی يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ جب جلوہ گر ہوئے مکہ مکرمہ میں تو تشریف لائے سنگ اسود کے پاس تو اسکو چوما پھر چلے پیارے نبی حجر اسود کی داہنی جانب تو تین چکر لگائے اکڑ کر اور معمول کے مطابق چلے چار چکروں میں۔

(۲۵۰۰) حدیث شریف: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ

ترجمہ: دریافت کیا ایک صحابی نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے سنگ اسود کو چومنے کے بارے میں تو حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے دیکھا

बैतुल्लाह शरीफ का फिर न उमरा हुआ फिर अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर ने फिर अमीरुल मोमिनीन हज़रते उसमान ग़नी ने इसी के मिस्ल अमल किया।

2497 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तवाफ़ फ़रमाते हज्जे मुबारक में या उमरा शरीफ़ में आते ही तो तेज़ चलते तीन चक्करों में और चार चक्करों में मामूल के मुताबिक चलते फिर नमाज अदा फ़रमाते दो रकातें फिर सई फ़रमाते कोहे सफ़ा कोहे मरवा के दरमियान।

2498 हदीस शरीफ़:– अकड़ कर चले प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम संगे अस्वद से संगे अस्वद तक तीन मर्तबा और आम अंदाज में चले चार चक्करों में और दौड़ते थे प्यारे नबी बतने मुसैल में जब कोहे सफ़ा और कोहे मरवा के दरमियान दौड़ते थे।

2499 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब जलवागर हुये मक्का ए मुकर्रमा में तो तशरीफ लाये संगे अस्वद के पास तो उसको चूमा फिर चले प्यारे नबी हजरे असद की दायीं जानिब तो तीन चक्कर लगाये अकड़ कर और मामूल के मुताबिक़ चले चार चक्करों में।

2500 हदीस शरीफ़:– दरयाफ्त किया एक सहाबी ने हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से संगे अस्वद को चूमने के बारे में तो हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

پیارے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ لگاتے سنگ اسود کو اور چومتے تھے سنگ اسود کو۔

(۲۵۰۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ چومتے تھے بیت اللہ شریف سے مگر دونوں یمن رکنوں کو۔

(۲۵۰۲) حدیث شریف: طَافَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: طواف فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر کہ چومتے تھے پیارے نبی حجر اسود کو چھڑی سے۔

(۲۵۰۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابو طفیل سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ طواف فرما رہے ہیں بیت اللہ شریف کا اور چومتے سنگ اسود کو چھڑی کے ذریعہ جو پیارے نبی کے پاس تھی اور چومتے چھڑی کو۔

(۲۵۰۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰی بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰی عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَیْءٍ فِیْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف فرمایا بیت اللہ شریف کا اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ فرماتے حجر اسود کی طرف کسی چیز سے جو آپ کے دست پاک میں ہوتی اور اللہ اکبر فرماتے۔

अलैहे वसल्लम को हाथ लगाते संगे अस्वद को और चूमते थे सगे अस्वद को।

2501 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं देखा मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि चूमते थे बैतुल्लाह शरीफ़ से मगर दोनों यमन रुकनों को।

2502 हदीस शरीफ़:– तवाफ़ फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज्जातुल विदा में ऊँट पर कि चूमते थे प्यारे नबी हजरे अस्वद को छड़ी से।

2503 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू तुफ़ैल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तवाफ़ फ़रमा रहे हैं बैतुल्लाह शरीफ़ का और चूमते संगे अस्वद को छड़ी के ज़रिये जो प्यारे नबी के पास थी और जो चूमते थे छड़ी को।

2504 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तवाफ़ फ़रमाया बैतुल्लाह शरीफ़ का ऊँट पर जब आते हजरे अस्वद पर तो इशारा फ़रमाते हजरे अस्वद की तरफ़ किसी चीज़ से जो आपके दस्ते पाक में होती और "अल्लाहो अकबर" फ़रमाते।

2505 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिदिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम निकले प्यारे नबी के साथ तो नहीं ज़िक्र करते हम सिवाये हज्जे मुबारक के, तो जब हम थे मक़ामे सरफ़

(۲۵۰۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَذْكُرُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکلے پیارے نبی ﷺ کیساتھ تو نہیں ذکر کرتے ہم

اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ

سوائے حج مبارک کے، تو جب ہم تھے مقام سرف میں کہ میں حائضہ ہوگئی، تو تشریف لائے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں رو رہی تھی

فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! فرمایا کہ یہ تو ایک ایسی چیز ہے کہ مقرر فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو

بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَآجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

حضرت آدم کی بیٹیوں پر تو کرو تم بھی جو کریں حجاج سوائے اسکے کہ نہ طواف کرو تم بیت اللہ شریف کا یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

(۲۵۰۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا مجھکو امیر المومنین حضرت ابو بکر نے اس حج مبارک میں

اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ اَمَرَهُ

کہ امیر حج بنایا تھا انکو پیارے نبی ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے قربانی کے دن ایک جماعت میں، تو حکم فرمایا حضرت ابو بکر نے حضرت ابو ہریرہ کو

اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

یہ کہ اعلان فرما دیں لوگوں میں کہ خبردار! نہ حج کرے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور نہ طواف کرے بیت اللہ شریف کا کوئی ننگا۔

(۲۵۰۷) حدیث شریف: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ

ترجمہ: سوال کیا گیا حضرت جابر سے ان صحابی کے بارے میں جو بیت اللہ شریف کو دیکھتے تو بلند فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو تو فرمایا حضرت جابر نے

قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

کہ ہم نے حج مبارک کیا ہے پیارے نبی ﷺ کی معیت میں تو نہ کرتے تھے ہم اسکو۔

में कि मैं हायज़ा हो गयी तो तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और मैं रो रही थी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि शायद तुम्हे हैज़ आ गया है? मैंने अर्ज़ किया हाँ! फ़रमाया कि यह तो एक ऐसी चीज़ है कि मुक़र्रर फ़रमा दिया है अल्लाह तआला ने इसको हज़रते आदम की बेटियों पर तो करो तुम भी जो करें हुज्जाज सिवाये इसके कि न तवाफ़ करो तुम बैतुल्लाह शरीफ़ का यहाँ तक कि पाक हो जाओ।

2506 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा मुझको अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र ने उस हज्जे मुबारक में कि अमीरे हज बनाया था उनको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज्जतुल विदा से पहले क़ुर्बानी के दिन एक जमाअत में तो हुक्म फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने हज़रते अबू हुरैरा को यह कि ऐलान फ़रमा दें लोगों में कि ख़बरदार! न हज करे इस साल के बाद कोई मुश्रिक और न तवाफ़ करे बैतुल्लाह शरीफ़ का कोई नंगा।

2507 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया गया हजरते जाबिर से उन सहाबी के बारे में जो बैतुल्लाह शरीफ़ को देखते तो बुलन्द फ़रमाते अपने दोनों हाथों को तो फ़रमाया हज़रते जाबिर ने कि हमने हज्जे मुबारक किया है प्यारे नबी की मइय्यत में तो न करते थे हम इसको।

2508 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो दाख़िल हुये मक्के

تشریحات تدیری

رکن اسود کو دو عظمتیں حاصل ہیں ایک تو یہ کہ یہ بناء ابراہیمی پر ہے دوسرے اس میں سنگ اسود واقع ہے۔ اسلئے منہ یا ہاتھ لگا کر چومنا سنت ہے۔ رکن یمانی کو صرف ایک عظمت حاصل ہے بنیاد ابراہیمی پر ہونا اسے صرف ہاتھ لگا کر چومنا سنت ہے منہ لگانا بہتر ہے (مرقاۃ شریف) باقی دو ارکان رکن عراقی و رکن شامی کو ان دونوں فضیلتوں میں سے کوئی فضیلت حاصل نہیں کیونکہ یہ درمیان کعبہ شریف میں ہیں حطیم شریف بھی داخل کعبہ شریف ہے اسلئے اسے بھی چومنا سنت نہیں ہے۔ رکن اسود اور رکن یمانی ان دونوں کو یمانی ارکان کہہ دیتے ہیں۔

(۲۵۰۲) بلا عذر و مجبوری سواری پر طواف کرنا ممنوع ہے۔ طواف میں چلنا واجب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا اونٹ پر طواف فرمانا لوگوں کی تعلیم کیلئے تھا تا کہ تمام لوگ یہ طواف دیکھ کر سواری پر طواف کرنا سیکھ لیں۔ سواری پر طواف کرنا یہ پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے اور یہ پیارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے کہ اونٹ نے دوران طواف شریف نہ پیشاب کیا اور نہ پاخانہ۔ ہم لوگ مجبوری میں بھی اونٹ، گھوڑے حرم شریف میں نہیں لیجا سکتے۔ ڈولی، پالکی یا گاڑی میں طواف کریں گے جیسا کہ بیمار اور بوڑھے لوگ کرتے ہیں پیارے نبی ﷺ نے طواف قدوم تو پیدل فرمایا اور طواف زیارت سواری پر۔ سواری پر دل یعنی اکڑ کر چلنا ناممکن ہے ایسے ہی صفا و مروہ کی سعی یعنی دوڑنا سواری کرنا ممنوع ہے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ کے دست پاک میں اتنی لمبی چھڑی رہی ہوگی جو دست کرم سے اونٹ پر بیٹھے بیٹھے سنگ اسود تک پہونچ گئی اس طرح بھی چومنا سنت ہے۔ سواری پر طواف کرنے والا صرف سنگ اسود کو بوسہ دیگا۔ رکن یمانی کی طرف اشارہ کرنا نہیں چاہیے اسے صرف ہاتھ لگا کر چومنا سنت ہے اور صرف ہاتھ کا اشارہ کرکے اپنے ہاتھ کو چوم لینا بھی درست ہے پیارے نبی ﷺ سواری پر طواف شریف فرما رہے تھے تو پیارے نبی ﷺ نے اپنی چھڑی شریف کو سنگ اسود سے مس کیا اور اپنی چھڑی چوم لی (مرقاۃ شریف) محجن لکڑی کی اس چھڑی کو کہتے ہیں کہ جسکا سر اخمدار ہو۔

(۲۵۰۳) پیارے نبی ﷺ سے یہ تمام طریقے منقول ہیں کہ کبھی لب ہائے مبارک لگا کر سنگ اسود کو بوسہ دیا کبھی دست پاک لگا کر سنگ اسود کو بوسہ دیا کبھی اپنی چھڑی سنگ اسود کو لگا کر اپنی چھڑی چوم لی اور کبھی سنگ اسود کی طرف اپنے دست کرم سے اشارہ فرما کر اپنا دست کرم چوم لیا۔ اس میں نسبت کی عظمت کو بخوبی سمجھا سکتا ہے۔ یہ حدیث شریف اہل نسبت کے لئے سرمایہ ہے۔

(۲۵۰۴) ہو سکتا ہے کہ بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے یہ عمل فرماتے ہوں چونکہ اشارہ کرنا اسی صورت میں ہے جب بوسہ نہ لے سکے نہ لبوں سے اور نہ ہاتھ سے نہ چھڑی سے۔

(۲۵۰۵) حج مبارک کو بڑا حج اور عمرہ شریف کو چھوٹا حج بھی بولا جاتا ہے۔ اس سفر میں حج کا ذکر تھا یعنی حج و عمرہ کا۔ چونکہ دوسری روایت میں گزر چکا ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ "مقام سرف" مکہ مکرمہ سے دس کلو میٹر کے فاصلے پر مدینہ منورہ کی جانب ایک مقام ہے اب مدینہ منورہ کا راستہ بدل چکا ہے اس میں سرف نہیں ہے۔ سرف میں سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں تمام عورتیں داخل ہیں سیدتنا حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی کہ انہیں ماہواری آتی تھی۔ سیدتنا حضرت مریم اور سیدتنا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ماہواری نہ آتی تھی۔ چونکہ طواف مسجد شریف میں ہوتا ہے اور حائضہ عورت مسجد شریف میں داخل نہیں ہو سکتی اور طواف کے بعد والی سعی بھی نہیں کر سکتی۔

(۲۵۰۶) فتح مکہ مکرمہ شریف کے بعد ۹ھ میں حج مبارک فرض ہوا مگر اس سال پیارے نبی ﷺ حج مبارک کو تشریف نہ لے گئے کیونکہ پیارے نبی ﷺ کو علم غیب تھا کہ ابھی ہم وصال شریف نہ فرمائیں گے اور اسلئے بھی کہ دینی امور میں مشغولیت بہت تھی خصوصاً غزوات میں بلکہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر الحج بنایا اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ و دیگر صحابہ کرام حضرت صدیق اکبر کے ساتھ تھے تاکہ وہ مسلمانوں کو حج کرا دیں اور مذکورہ اعلان بھی فرما دیں۔ اس امیر الحج بنانے میں خلافت صدیقی کی طرف کھلا اشارا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے پیارے صدیق کو حج مبارک کا بھی امام بنایا اور نماز میں بھی انہیں کو امام بنایا اور اپنے مصلے پر کھڑا کیا۔ یہ درحقیقت اعلان خلافت صدیقی تھا۔ جو پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں فرما دیا تھا۔

(۲۵۰۸) حدیث شریف: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَآءَ وَيَدْعُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ تو داخل ہوئے مکہ شریف میں تو متوجہ ہوئے سنگ اسود کی طرف تو سنگ اسود کو بوسہ دیا پھر طواف فرمایا بیت اللہ شریف کا پھر قدم رنجہ فرمایا کوہ صفا پر تو چڑھے کوہ صفا پر یہاں تک کہ دیکھ رہے تھے بیت اللہ شریف کی طرف تو بلند فرمایا اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو تو ذکر فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کا جتنا چاہا اللہ تعالیٰ نے اور دعائیں مانگتے رہے۔

(۲۵۰۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ چکر لگانا بیت اللہ شریف کے اردگرد کا نماز شریف کی طرح ہے سوائے اسکے کہ تم باتیں کر سکتے ہو طواف شریف میں، تو جو باتیں کریں تو معاف ہیں، تو نہ باتیں کریں مگر بھلی بھلی۔

(۲۵۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اترا ہے سنگ اسود جنت سے اور وہ زیادہ سفید تھا دودھ سے تو کالا کر دیا سنگ اسود کو اولاد آدم کے گناہوں نے۔

(۲۵۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سنگ اسود کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ضرور اٹھائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، انکی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان دونوں آنکھوں سے اور ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اسکے ذریعہ گواہی دیگا انکے بارے میں جنہوں نے چوما ہے اسکو حق کیساتھ۔

शरीफ़ में तो मुत्तावज्जे हुये संगे अस्वद की तरफ़ तो संगे अस्वद को बोसा दिया फिर तवाफ़ फ़रमाया बैतुल्लाह शरीफ़ का फिर कदम रंजा फ़रमाया कोहे सफ़ा पर तो चढ़े कोहे सफ़ा पर यहाँ तक कि देख रहे थे बैतुल्लाह शरीफ़ की तरफ़ तो बुलन्द फ़रमाया अपने दोनों मुबारक हाथों को तो ज़िक्र फ़रमा रहे थे अल्लाह तआला का जितना चाहा अल्लाह तआला ने और दुआयें मांगते रहे।

2509 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि चक्कर लगाना बैतुल्लाह शरीफ़ के इर्दगिर्द का नमाज़ की तरह है सिवाये इसके कि तुम बातें कर सकते हो तवाफ़ शरीफ़ में तो जो बातें करे तो मुआफ़ है तो न बातें करे मगर भली भली।

2510 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि उतरा है संगे अस्वद जन्नत से और वो ज़्यादा सफ़ेद था दूध से तो काला कर दिया संगे अस्वद को औलादे आदम के गुनाहों ने।

2511 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने संगे अस्वद के बारे में कि अल्लाह तआला की क़सम जरुर उठायेगा अल्लाह तआला क़यामत के दिन, उसकी दो आंखें होंगी कि देखेगा उन दोनों आखों से और एक ज़ुबान होगी कि बोलेगा उसके ज़रिये, गवाही देगा उनके बारे में जिन्होंने चुमा है उसको हक़ के साथ।

پیارے نبی ﷺ نے پیارے صدیق اکبر کو امیر حج مبارک بنایا اور پیارے صدیق نے حضرت ابوہریرہ کو اس اعلان کا حکم فرمایا۔ سوائے قریش کے باقی تمام کفار عرب بالکل مادر زاد ننگے ہو کر بے غیرتی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طواف کرتے تھے۔ فقیر قدیری زمانہ طالب علمی میں ایک مجلس میں گیا تو ایک بھانشریاز کو دیکھا کہ وہ اچھی قیمتی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور جب اسکے بھانشرو کا اعلان ہوا اور وہ برائے بھانشرو کرسی پر براجمان ہوا تو اس نے ٹوپی اتاری اور ننگے سر ہو گیا۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ بے ادب بھی انہیں پرانے کفار کی یادگار ہے سب نہ کچھ تو رنگ موجود ہے اس اعلان عالیشان میں دو گروپوں کو حج مبارک سے روکا گیا ہے (۱) کفار و مشرکین کو کہ وہ اس سال کے بعد حج بیت اللہ شریف کو نہ آئیں۔ یہی ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! بس شرک کرنے والے ناپاک ہیں تو نہ قریب آئینگے وہ مسجد حرام کے اس سال کے بعد (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۲۸) اللہ تعالیٰ کے فرمان ذی شان کے مطابق کفار و مشرکین گندے ہیں ناپاک ہیں۔ کفار و مشرکین کو مسجدوں میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بے ایمان کوئی سی کمپنی کا ہو اسے اپنی مسجدوں میں داخل ہونے نہ دیا جائے (۲) کسی ننگے کو طواف شریف نہ کرنے دیا جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے اولاد آدم مزین کر لو اپنے آپکو ہر نماز کے وقت (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۴) ننگے طواف کرنا ہمیشہ ہی کیلئے منع فرما دیا گیا ہے حج مبارک میں ہو یا حج مبارک کے بعد یہ حکم دائمی ہے غیر منسوخ ہے۔

(۲۵۰۷) بیت اللہ شریف کو پہلی مرتبہ دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا سنت ہے اور پھر جب جب بھی بیت اللہ شریف نظر آئے تو بنا ہاتھ اٹھائے دعاء کرنا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ کعبہ معظمہ کو دیکھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے اور یہ دعاء فرماتے یا اللہ تعالیٰ بڑھا دے اس گھر کی عزت و شرافت (بیہقی شریف) حدیث شریف۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بیت اللہ شریف دیکھو تو ہاتھ اٹھا کر پڑھو یا اللہ تعالیٰ تو سلامتی عطا فرمانے والا ہے الخ (بیہقی شریف، مرقاۃ شریف، فتح القدیر) اس طرح ہاتھ اٹھانے اور ہاتھ نہ اٹھانے والی دونوں قسم کی روایات میں مطابقت ہو جائیگی۔

(۲۵۰۸) پتھر کو چومنا عبادت ہے پتھر کو پوجنا شرک ہے۔ مسلمان مکہ مکرمہ جا کر کعبہ شریف میں پہونچ کر پتھر کو چومتے ہیں اور بھارت میں مشرکین پتھر کو پوجتے ہیں۔ چومنے اور پوجنے میں زمین و آسمان کا انتر ہے مگر جن کی عقلوں پر پتھر پڑ گیا ہے اسکے ہاں سب دھان پانچ پنسیری ہے بلکہ خود عرب شریف کی مقدس سرزمین پر تین سو ساٹھ پتھر رکھے تھے تین سو ساٹھ پوجے جاتے تھے اور ایک چوما جاتا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے تین ساٹھ کو تو نکال باہر کیا اور ایک کو چوم کر قیامت تک کیلئے امر فرما دیا۔ اور اپنی امت مرحومہ کو چومنے اور پوجنے کا فرق بتا دیا۔ جو چومنے کو پوجنا بتائے وہ نمبر دو کا مال ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا کوہ صفا کی طرف تشریف لے جانا طواف شریف اور طواف کی نماز شریف ادا کرنے کے بعد ہے۔ اس زمانہ پاک میں کوہ صفا پر بہت اوپر چڑھ کر کعبہ شریف نظر آتا تھا اب تو زمین پر ہی سے کعبہ شریف نظر آ جاتا ہے کیونکہ زمین بہت اونچی ہو چکی ہے اور کوہ مروہ پر کعبہ شریف اب بالکل نظر نہیں آتا مگر بھی اداء سنت کیلئے کوہ صفا پر کچھ چڑھ جانا چاہیے اور جو دل چاہے دعائیں مانگیں کوئی خاص دعاء مقرر نہ کریں کیونکہ اس سے عام طور پر خشوع رخصت ہو جاتا ہے۔

(۲۵۰۹) طواف بھی نماز کی طرح ایک عبادت ہے حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ساکنان مکہ مکرمہ کیلئے نماز افضل ہے طواف سے اور باہر والوں کیلئے طواف افضل ہے نماز سے کہ انہیں خاص زمانے میں طواف میسر آتا ہے (اشعۃ اللمعات شریف) طواف کی حالت میں اچھی دنیاوی باتیں بھی کر سکتا ہے ناجائز دنیاوی باتیں نہ کرے جیسے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ نہ کرے۔ طواف نماز کی مثل ہے یہ تشبیہ کل باتوں میں نہیں کیونکہ نہ تو طواف کیلئے وضو کرنا فرض ہے اور نہ ہی کپڑوں کا پاک ہونا فرض ہے نہ کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا فرض ہے اور نہ اسمیں قرأت قرآن کریم فرض ہے نہ رکوع و سجود فرض ہیں بلکہ یہ تشبیہ تو صرف عبادت ہونے میں ہے۔ کہ فرائض و شرائط اور ارکان کے اشتراط میں (اشعۃ اللمعات شریف)

(۲۵۱۰) یہ پتھر "حجر اسود" جنت سے آیا ہے یا ہو سکتا ہے کہ وہ مکان جو سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے طواف اور سجدوں کیلئے جنت سے آیا تھا جو طوفان نوحی کے وقت اٹھا لیا گیا یہ اس کا باقی ماندہ پتھر ہو۔

(۲۵۱۲) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ

بیشک سنگ اسود اور مقام ابراہیم دو یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں میں سے، چھپا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی روشنی کو اور اگر نہ چھپاتا اللہ تعالیٰ

نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان دونوں کی روشنی کو تو ضرور جگمگا دیتے پورب و پچھم کے درمیان کو۔

(۲۵۱۳) حدیث شریف: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا

ترجمہ: حضرت عبید ابن عمیر سے مروی بیشک حضرت عبد اللہ ابن عمر گھس جاتے تھے دو رکنوں پر بھیڑ میں

مَارَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ

کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے جو گھستا ہو ان پر، فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں

فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ

تو بیشک میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے پیارے رسول کہ بیشک ان دونوں کا چھونا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے سنا پیارے رسول سے

يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ

کہ فرماتے ہیں جس نے چکر لگائے اس بیت اللہ شریف کے ایک ہفتے کہ حفاظت و مداومت کرے اسکی تو ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ

اور میں نے سنا پیارے رسول سے فرماتے ہیں کہ نہیں رکھتا ہے طواف کرنے والا ایک قدم اور نہیں اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے

بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس عمل کی برکت سے ایک گناہ اور لکھتا ہے اس کیلئے اُس عمل کی وجہ سے ایک نیکی۔

2512 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल बेशक संगे अस्वद और मक़ामे इब्राहीम दो याक़ूत हैं जन्नत के याक़ूतों में से छुपा लिया है अल्लाह तआला ने इन दोनों की रौशनी को और अगर न छुपाता अल्लाह तआला इन दोनों की रौशनी को तो ज़रुर जगमगा देते पूरब व पच्छिम के दरमियान को।

2513 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबैद इब्ने अमीर से मरवी बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर घुस जाते थे दो रुकनों पर भीड़ में कि नहीं देखा मैंने किसी को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हाब में से जो घुसता हो उन पर फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने कि अगर मैं ऐसा करता हूँ तो बेशक मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि बेशक इन दोनों का छूना गुनाहों का कफ़्फ़ारा है और मैंने सुना प्यारे रसूल से कि फ़रमाते हैं जिसने चक्कर लगाये इस बैतुल्लाह शरीफ़ के एक हफ़्ते कि हिफ़ाज़त करे इसकी तो एक गुलाम आजाद करने की तरह है और मैंने सुना प्यारे रसूल से फ़रमाते हैं कि नहीं रखता तवाफ़ करने वाला एक कदम और नहीं उठाता दूसरा कदम मगर मिटा देता है अल्लाह तआला उससे उस अमल की बरकत से एक गुनाह और लिखता है उसके लिये उस अमल की वजह से एक नेकी।

بہر دو صورت یہ پتھر جنتی پتھر ہے۔ یہ پتھر انتہائی صاف و شفاف تھا یہ صاف و شفاف پتھر ہم گنہگاروں کے گناہوں کو چوس چوس کر اور گزشتہ کفار و مشرکین کے ناپاک ہاتھ لگنے سے کالا ہوتا چلا گیا۔ جب ہمارے گناہوں سے صاف و شفاف جنتی پتھر کالا ہو گیا تو ہمارے دلوں کا کیا حال ہو گیا جب مشرکین کی نجاست نے اس صاف و شفاف جنتی پتھر کو کالا کر دیا تو اگر ہم ان سے قریب رہیں گے تو سیاہی ہمارا بھی مقدر بنے گی۔ اسلئے بروں کی صحبت سے بچنا لازم و ضروری ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو نہ بیٹھیں آپ یاد آنے کے بعد ان لوگوں کیساتھ جو ظلم ڈھانیوالے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۲) بروں کی صحبت سے اچھے، برے ہو جاتے ہیں سفید کالے ہو جاتے ہیں۔ صحبت کی تاثیر ضرور ہوتی ہے بروں کی صحبت برا بناتی ہے اور اچھوں کی صحبت اچھا بناتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور رہو تم سچوں کیساتھ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۸۲)

(۲۵۱۱) حق کیساتھ یعنی ایمان و یقین، صدق و اخلاص کیساتھ حجر اسود کو چوما، جب قرآن کریم، اعمال صالحہ ہمارے ہاتھ پاؤں بولیں گے اور تمام جمادات بولیں گے تو پھر قدرت الٰہی سے کونسا بعید ہے کہ یہ پتھر بھی بولے اور دیکھے۔ سنگ اسود حجاج کرام کی شفاعت کرے گا ان کی عقلوں پر پتھر پڑا ہے جو کہتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ شفاعت نہیں فرمائیں گے۔ سنگ اسود بحکم الٰہی نفع بخش ہے۔ وہ لوگ کتنے بدنصیب ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ بندے کوئی نفع نہیں دے سکتے۔ ان لوگوں کی کھوپڑی خراب ہو چکی ہے۔ سنگ اسود کا چومنا مفید ہے قیامت میں کام آئے گا کیونکہ جنتی پتھر ہے تو جنتی بندے بھی ضرور ہمارے لئے مفید ہوں گے اور قیامت میں ہمارے کام آئیں گے۔

حقدار ہی کیا خلد کا مختار ہوا ہے
جو دل سے غلام شہ ابرار ہوا ہے (یا نبی)

اربوں انسانوں نے اسے چوما ہے اور یہ سبکو جانتا پہچانتا ہے مگر اس دنیا میں چار ہاتھ پاؤں کے کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو پیارے نبی ﷺ کے علم غیب میں منہ شگافیاں کر کے اپنے لئے شعلوں کا بازار گرم کرتے ہیں انہیں تو اس پتھر کے علوم سے علوم مصطفیٰ ﷺ کا اندازہ کر لینا چاہیے تھا مگر کیا کریں کہ عقلوں پر جہالت و ضلالت کا پتھر پڑ گیا ہے۔ سنگ اسود تو ہمارے اخلاص و نفاق تک کو جانتا ہے کہ کون اخلاص سے چومائی کر رہا ہے اور کون کورم پورا کر رہا ہے۔ جیسے محفل درود و سلام میں کچھ تو پیارے نبی ﷺ کے مستانے ہوتے ہیں جو مستانہ وار جھوم جھوم کر درود و سلام پڑھتے ہیں اور کچھ کورم پورا کرتے ہیں کہ منہ تو ہلتا نظر آتا ہے مگر انکا پڑھنا کچھ سنائی نہیں دیتا۔ سنگ اسود حجاج کے اچھے برے خاتمے کو بھی جانتا ہے کہ کون ایمان پر مرا اور کون بے ایمانی پر مرا تب ہی تو وہ مومن مخلص کی شفاعت کریگا مگر قیامت یہ ہے کہ ایک بے ایمان نے تو یہاں تک لکھ مارا کہ انبیاء ہوں کہ اولیاء کسی کو اپنے انجام کی خبر نہیں اور انہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ قیامت میں کیا معاملہ فرمائیگا۔ جب ایک پتھر کے علوم و منافع اتنے ہیں تو پیارے نبی ﷺ کے علوم و معارف فوائد و منافع کتنے ہوں گے۔

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا
لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یا رسول)

(۲۵۱۲) سنگ اسود اور مقام ابراہیم کے نور کو چھپا لیا گیا مگر پیارے نبی ﷺ کے نور کا ایک جلوہ دکھا دیا گیا کہ جب پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ ہوئی تو مکہ مکرمہ سے لیکر ملک شام تک کے تمام محلات جگمگا رہے تھے۔

واللہ وہ اللہ کا محبوب نرالا ہے
مکے میں ہوا پیدا گھر گھر میں اجالا ہے (یا نبی)

جب پیارے نبی ﷺ کے نور سے بننے والے ان پتھروں کی نورانیت کا یہ عالم ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے تو پیارے نبی ﷺ کی نورانیت کا تو عالم ہی نرالا ہوگا۔

بہتر سے بھی بہتر ہے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے
خالق نے جسے اپنے خود نور سے ڈھالا ہے (یا نبی)

کفار قرامطہ سنگ اسود کو زبردستی اٹھا کر لے گئے اور اس سلسلے میں بڑی قتل و غارتگری کے مرتکب ہوئے کہ حرم شریف اور چاہ زمزم لاشوں سے پٹ گئے اور حجر اسود کو خطاب کرتے ہوئے بولے کہ تو ہی شرک کا سرچشمہ ہے خدائے واحد کے مقابلے میں کب تک

(۲۵۱۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن سائب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھتے

مَابَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

دونوں رکنوں کے درمیان "اے ہمارے رب! عطا فرما تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہم کو آگ کی سزا سے۔"

(۲۵۱۵) حدیث شریف: عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ

ترجمہ: حضرت صفیہ بنت شیبہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خبر دی مجھ کو تجراۃ کی بیٹی نے انہوں نے فرمایا

دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا

کہ میں گئی کچھ قریشی خواتین کیساتھ آل ابی حسین کے گھر کہ دیکھیں ہم پیارے رسول اللہ ﷺ کو اور وہ سعی فرمارہے ہوں کوہ صفا شریف

وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِيْزَرَهُ لِيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ

اور کوہ مروہ شریف کے درمیان تو میں نے دیکھا پیارے رسول کو اور بیشک پیارے رسول کا تہبند شریف گردش کررہا تھا، تیز دوڑنے کے باعث اور میں نے سنا

يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

پیارے رسول سے کہ فرمارہے ہیں کہ سعی کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے واجب فرمائی ہے تم پر سعی (دوڑنا)۔

(۲۵۱۶) حدیث شریف: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت قدامہ ابن عبداللہ ابن عمار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو

يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَاضَرْبَ وَلَاطَرْدَ وَلَااِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہ سعی فرمارہے ہیں کوہ صفا اور کوہ مروہ کے درمیان اونٹ پر، نہ اونٹ کو مارنا تھا اور نہ ہانکنا تھا اور نہ لوگوں کو ہٹانا تھا کہ ایک طرف کو ہو جاؤ۔

(۲۵۱۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے چکر لگائے بیت اللہ شریف کے کہ بغل سے نکالے ہوئے تھے سبز چادر شریف۔

2514 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने साइब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि पढ़ते दोनों रुकनों के दरमियान "ऐ हमारे रब! अता फ़रमा तू हमको दुनिया में भलाई और आखेरत में भलाई और बचा तू हमको आग की सजा से"।

2515 हदीस शरीफ़:– हज़रते सफ़िय्या बिन्त शैबा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ख़बर दी मुझको तजरात की बेटी ने उन्होंने फ़रमाया कि मैं गयी कुछ कुरैशी ख़्वातीन के साथ आले अबी हुसैन के घर कि देखें हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और वो सई फ़रमा रहे हों कोहे सफ़ा शरीफ़ और कोहे मरवा शरीफ़ के दरमियान तो मैंने देखा प्यारे रसूल को और बेशक प्यारे रसूल का तहबंद शरीफ़ गरदिश कर रहा था तेज़ दौड़ने के बाइस और मैंने सुना प्यारे रसूल से कि फ़रमा रहे हैं कि सई करो इसलिये कि अल्लाह तआला ने वाजिब फ़रमाई है तुमपर सई (दौड़ना)।

2516 हदीस शरीफ़:– हज़रते कदामा इब्ने अब्दुल्लाह इब्ने अम्मार से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि सई फ़रमा रहे हैं कोहे सफ़ा और कोहे मरवा के दरमियान ऊँट पर न ऊँट को मारना था और न हांकना था और न लोगों को हटाना था कि एक तरफ़ को हो जाओ।

2517 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चक्कर लगाये बैतुल्लाह शरीफ़ के

تیری پوجا ہوتی رہے گی۔ ایسی ہی بکواس آج کے وہابی نجدی کرتے ہیں کبھی گنبد خضریٰ شریف کو صنم اکبر (بڑا بت کہتے ہیں) اور کبھی بزرگان دین کے آستانوں کو بت قرار دیتے ہیں۔

طفیل غوث اعظم یا خدا ان کو ہدایت دے
مزارات مبارک کو صنم کہتے ہیں جو ہردم (یانبی)

پچیس سال تک سنگ اسود کفار قرامطہ کے قبضے میں رہا پھر ان لالچی کتوں کو دولت کی چمک دکھائی تو تمام شرک وبدعت کا بھوت اتر گیا اور فوراً پینترا بدل لیا کہ سنگ اسود دوسرے پتھروں میں رل مل گیا ہے اے مکہ والو! آؤ اور آکر پہچانو! اس وقت کے علماء مکہ نے کہا جس پتھر پر آگ اثر نہ کرے وہی سنگ اسود ہے کیونکہ جنتی چیز میں آگ اثر نہیں کرتی۔ چنانچہ تمام پتھر آگ میں تپائے گئے۔ سب پتھر تپ گئے مگر سنگ اسود گرم بھی نہ ہوا اس علامت کے ذریعہ سنگ اسود کو پہچان لیا پھر مکہ شریف واپس لایا گیا۔ لیکن سنگ اسود کو جب مکہ مکرمہ شریف سے لے جایا گیا تھا تو اس پتھر کے بوجھ سے سینکڑوں اونٹ دب کر مر گئے تھے مگر جب یہ واپس مکہ شریف لایا گیا تو ایک دبلا پتلا اونٹ ہی مکہ شریف لے آیا۔ سنگ اسود عجیب نورانی، کراماتی، بابرکت پتھر ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۵۱۳) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر طواف یعنی ہر چکر کے اول و آخر سنگ اسود رکن یمانی کو چومنے کی انتھک کوشش فرماتے بھیڑ میں گھس کر چومتے مگر آپ سے کسی کو ایذا نہ پہونچتی کیونکہ وہاں کسی کو ایذہ دینا منع ہے مگر ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عمر کی ناک شریف اس بھیڑ میں زخمی ہوگئی تھی۔ عام طور پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھیڑ بھاڑ میں نہ گھستے تھے بلکہ اشارے سے چومنے پر ہی قناعت فرماتے تھے۔ آج کل تو اور بھی زیادہ بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے تو انہیں عام صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرنا اچھا ہے۔ اور اگر لبوں سے چومنے ہی کا شوق ہے تو پھر اسکے لئے ایسا وقت تلاش لیا جائے جس وقت بھیڑ بھاڑ زیادہ نہیں ہوتی ہے جیسے رات کا آخری حصہ یا دوپہر کا وقت کہ ان اوقات میں آسانی سے بوسہ کا موقع مل جاتا ہے۔ سنگ اسود اور رکن یمانی کا بوسہ صغیرہ گناہ معاف کرتا ہے نہ کہ حقوق العباد کہ خوب چوری ڈکیتی کی جائے اور سنگ اسود چوم لیا جائے یہ حماقت آج بھی پاکٹ مار کرتے ہیں کہ پاکٹ بھی مارتے رہتے ہیں اور سنگ اسود بھی چومتے رہتے ہیں اور خود کو گناہوں سے پاک وصاف بھی گردانتے ہیں۔ تمام حقوق العباد صرف سنگ اسود چومنے سے معاف ہوگئے یہ جہالت خالصہ اور حماقت محضہ ہے۔ ایک ہفتہ مسلسل سنن وآداب کیساتھ طواف کیا جائے تو ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب ہے اور طواف کے دوران ایک قدم رکھنے پر ایک گناہ کی معافی ہوتی ہے اور دوسرا قدم اٹھانے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور بے گناہ مسلمان کو دونوں قدموں پر بلندی درجات کی سوغات ملتی ہے۔

(۲۵۱۴) پیارے نبی ﷺ طواف فرماتے تو رکن یمانی اور سنگ اسود کے درمیان جلوہ افروز ہوتے تو یہ قرآنی جامع اور مختصر دعاء پڑھتے تھے کیونکہ اس جگہ ستر فرشتوں کی ڈیوٹی ہے جو طواف والوں کی دعاء پر آمین کہتے ہیں اور ان دونوں رکنوں کے درمیان فاصلہ بھی اتنا ہی ہے کہ مختصری دعاء پڑھ لی جائے۔ پیارے نبی ﷺ سے یہاں بحالت طواف اور کوئی دعاء منقول نہیں ہے (اشعۃ اللمعات شریف) حالانکہ اب طواف کے سات چکروں الگ الگ دعائیں مانگی جاتی ہیں اور وہ حضرات اسلاف صالحین سے منقول ہیں۔

(۲۵۱۵) "آل حسین" کا یہ مکان اس جگہ سے قریب تھا جہاں سعی کی جاتی ہے اور سعی کے مناظر بحسن وجوہ دیکھے جاسکتے تھے یہ حضرات خواتین اسلام پیارے نبی ﷺ کی سعی دیکھنے اسلئے گئی تھیں کہ سعی کا طریقہ پیارے نبی ﷺ سے سیکھ لیں اور زیارت نبوی سے مشرف بھی ہو جائیں جو عبادات وریاضات سے بہتر وبرتر ہے کہ کعبہ کے دیکھنے سے مسلمان حاجی بنتا ہے اور پیارے نبی ﷺ کے دیکھنے سے صحابی بنتا ہے اور ایک صحابی دنیا بھر کے تمام غیر صحابی حاجیوں اور غازیوں اور نمازیوں سے افضل ہے۔ کوئی غیر صحابی ولی صحابی کے درجے کو نہیں پہونچ سکتا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور دوسروں کو بھی ان میں سے جو نہیں ملے ہیں ان سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۹۲) اس آیت کریمہ میں "دوسروں" سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد اسلام میں داخل ہوں۔ یعنی فیض نبی ﷺ صرف حضرات صحابہ کرام تک جاری نہ رہیگا بلکہ قیامت تک رہیگا۔ یہ لوگ حضرات

(۲۵۱۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابَہٗ اِعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَۃِ فَرَمَلُوْا بِالْبَیْتِ ثَلٰثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِیَتَہُمْ تَحْتَ اٰبَاطِہِمْ ثُمَّ قَذَفُوْھَا عَلٰی عَوَاتِقِہِمُ الْیُسْرٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدُ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ اور پیارے رسول کے اصحاب نے عمرہ شریف فرمایا مقام جعرانہ سے تو تیز اکڑ کر چلے بیت اللہ شریف کے چاروں طرف، تین مرتبہ، اور ڈالا اپنی چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے پھر ڈالا انکو اپنے بائیں کندھوں پر۔

(۲۵۱۹) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ مَاتَرَکْنَا اِسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیْ وَالْحَجَرِ فِیْ شِدَّۃٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَلِمُہُمَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں چھوڑا ہم نے چومنا ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور سنگ اسود کا، نہ دشواری میں اور نہ سہولت میں کبھی، جب سے میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ چومتے تھے ان دونوں کو۔

(۲۵۲۰) حدیث شریف: قَالَ نَافِعٌ رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَاتَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا حضرت نافع نے کہ میں نے دیکھا حضرت عبداللہ ابن عمر کو کہ لگاتے ہیں سنگ اسود کو اپنے ہاتھ پھر چومتے ہیں اپنے ہاتھ کو اور فرمایا کہ نہیں چھوڑا میں نے تب سے جب سے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ کرتے تھے اس کام کو۔

(۲۵۲۱) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ یَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے شکایت پیش کی خدمت پاک میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی کہ بیشک میں بیمار ہوں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ طواف کرو لوگوں کے پیچھے، اس شان کے ساتھ کہ تم سوار ہو، تو میں نے طواف کیا اور پیارے رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کعبہ شریف کے پہلو میں اور تلاوت فرما رہے تھے "والطور وکتاب مسطور"۔

कि बगल से निकाले हुये थे सब्ज़ चादर शरीफ़।

2518 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और प्यारे रसूल के अस्हाब ने उमरा शरीफ़ फ़रमाया मकामे जोराना से तो तेज अकड़ कर चले बैतुल्लाह शरीफ़ के चारों तरफ़ तीन मर्तबा और डाला अपनी चादरों को अपन बगलों के नीचे से फिर डाला उनको अपने बायें कन्धों पर।

2519 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं छोड़ा हमने चूमना उन दोनों रुकनों रुकने यमानी और संगे अस्वद का न दुश्वारी में और न सहुलत में कभी जबसे मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि चूमते थे इन दोनों को।

2520 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया हजरते नाफ़े ने कि मैंने देखा हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर को कि लगाते है संगे अस्वद को अपने हाथ फिर चूमते हैं अपने हाथ को और फ़रमाया कि नहीं छोड़ा मैंने तब से जब से देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि करते थे इस काम को।

2521 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने शिकायत पेश की ख़िदमते पाक मे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की कि बेशक मैं बीमार हूँ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तवाफ़ करो लोगों के पीछे इस शान के साथ कि तुम सवार हो तो मैंने तवाफ़

صحابہ کرام کے بعد ہوگئے اور حضرات صحابہ کرام کے درجے و مرتبے کو نہ پہونچ سکیں گے وہ کیسے بدنصیب منکر فیض حبیب ہیں جو حضرات صحابہ کرام کی بارگاہوں کے گستاخ ہیں۔ صحابہ کی عظمت کا انکار فیض صحبت نبوی کا انکار ہے جیسے صابر پاک اور مدار پاک کے سلاسل عالیہ کو سوخت بتانا فیض نبوی کے سوخت ہونے کا اظہار و اعلان ہے یہ کہنا کہ سلسلہ مداریہ سوخت ہے انتہائی بدنصیبی کی بات ہے اور یہ کہنا کہ سلسلہ عالیہ صابریہ منسوخ ہے بڑی بے حیائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے تمام مسلمان اہلسنت کو محفوظ و مامون رکھے۔ یہ بھی بارگاہ صحابہ کے گستاخوں کی نقل ہے کہ سلسلہ عالیہ مداریہ، صابریہ سوخت و منسوخ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے یہ سعی (صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) پیدل فرمائی نہ کہ سواری پر۔ اور جو سعی سواری پر فرمائی ہے تو وہ کسی عمرے کی تھی جو بیماری یا کسی اور عذر شرعی کی وجہ سے تھی۔ یا پھر امت کی تعلیم کیلئے جیسے پیارے نبی ﷺ نے تعلیم دینے کیلئے سواری پر طواف بھی فرمالیا ہے۔ سعی حج مبارک میں واجب ہے اسکے رہ جانے پر دم یعنی قربانی کرنا واجب ہوگا بعض حضرات نے حج مبارک میں سعی کو فرض لکھا ہے اور بعض نے نفل مگر خیر الامور اوسطھا فرض والا موقف بھی کمزور ہے اور نفل والا بھی اور سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک حق و مضبوط ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد۔

حج میں سعی فرض کہنے والوں کو یہ سچائی بھی نظر میں رکھنی چاہیے کہ خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲۵۱۶) پیارے نبی ﷺ کی یہ سعی حجۃ الوداع کی نہ تھی بلکہ کسی عمرے شریف کی تھی اور پیارے نبی ﷺ کا سواری پر سعی فرمانا کسی عذر شرعی یعنی سخت مجبوری یا بیماری کے باعث تھا۔ پیارے نبی ﷺ امراء و سلاطین کی طرح ہٹو بچو نہ فرماتے تھے۔ اسمیں ان امراء و سلاطین پر طعن ہے جو سعی میں راستہ خالی کراتے ہیں یا ہٹو بچو کہتے تھے۔ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی سے سعی کے دوران کہے کہ ایک طرف ہوجاؤ راستہ خالی کرو۔ امیر و فقیر ایک ساتھ سعی کریں۔ وہاں کروفر کیسا۔ موت، نماز، حج، عمرہ دنیاوی امتیازات اور فرق مٹاتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے

(۲۵۱۷) یہ چادر شریف بردیمانی تھی اور یہ پیارے نبی ﷺ کا محبوب و پسندیدہ کپڑا تھا۔ سبز سے مراد مائل بہ سبز ہے نہ کہ خالص سبز کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے پوری حیات طیبہ میں نہ کبھی خالص سبز اور نہ کبھی خالص سرخ کپڑا زیب تن فرمایا۔ داہنا کندھا کھولنا صرف اس طواف کے وقت مستحب ہے۔ بعض حجاج کرام احرام باندھنے کے وقت ہی سے کندھا کھلا رکھتے ہیں یہ غلط ہے اس طرح نماز بھی مکروہ ہوگی (مرقاۃ شریف) سلسلہ عالیہ وارثیہ جو سیدنا حضرت حاجی حافظ سید وارث علی شاہ صاحب دیوہ شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ضلع بارہ بنکی) کی طرف منسوب ہے بعض حضرات فقراء وارثیہ ہمیشہ احرام کا لباس پہنتے ہیں اسمیں کوئی حرج و مضائقہ نہیں ہے لیکن کندھا نہ کھولا جائے اور نہ ننگے سر ہوں۔

عجب شان سرکار وارث علی ہے
نوازیں جسے وہ خدا کا ولی ہے (بانی)

(۲۵۱۸) مقام جعرانہ مکہ مکرمہ سے جانب طائف شریف سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر پر ہے وادی حنین و حوازن سے متصل اسی جگہ پیارے نبی ﷺ نے غزوۂ حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائی تھیں اور یہیں سے ایک ہی رات میں عمرہ فرمایا تھا کسی کو اپنے عمرہ شریف کی اطلاع بھی نہ فرمائی تھی۔ حضرات صحابہ کرام نے پیارے نبی ﷺ کے عمرے شریف کے بعد دوسرے اوقات میں عمرہ شریف کیا یہاں پیارے نبی ﷺ نے تقریباً دو ہفتہ قیام فرمایا تھا۔ اب بھی بعض عشاق مقام جعرانہ میں آکر عمرے شریف کا احرام شریف باندھتے ہیں۔ اسے بڑا عمرہ شریف کہتے ہیں کندھے کھولنا صرف طواف میں ہے سعی میں نہیں نہ اور کسی وقت میں۔ یہی مسلک امام اعظم ہے کیونکہ کندھے کھولنے میں رمل کی طرح شجاعت کا ظہور ہے اور پیارے نبی ﷺ نے طواف کے علاوہ کسی بھی موقع پر نہ رمل فرمایا اور نہ کندھے کھولے۔

(۲۵۱۹) عام طور پر پیارے نبی ﷺ سنگ اسود کو لب ہائے مبارکہ

(۲۵۲۲) حدیث شریف: عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ
ترجمہ: حضرت عابس ابن ربیعہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا امیر المومنین حضرت عمر کو کہ چوم رہے ہیں سنگ اسود کو
وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا إِنِّي رَأَيْتُ
اور فرما رہے ہیں بیشک میں جانتا ہوں کہ بیشک تو ایک پتھر ہے کہ نہ نفع دے اور نہ نقصان دے، اگر میں نے نہ دیکھا ہوتا
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ. (رواہ البخاری والمسلم)
کہ پیارے رسول اللہ ﷺ چومتے تھے تو نہ میں تجھ کو چومتا۔

(۲۵۲۳) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ
ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہیں اس پر ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر،
فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
تو جس نے کہا "یا اللہ تعالیٰ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے معافی کا اور امن کا دنیا میں اور آخرت میں، اے ہمارے رب عطا فرما تو ہم کو دنیا میں بھلائی
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة)
اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہم کو آگ کی سزا سے" تو کہتے ہیں فرشتے آمین۔

(۲۵۲۴) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا
ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے طواف کیا بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ اور نہ کلام کرے سوائے اسکے
بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
"اللہ تعالیٰ بہت پاک ہے اور ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ
اور قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے" تو مٹائے جائینگے اسکے دس گناہ اور لکھی جائینگی اس کیلئے دس نیکیاں اور بلند ہونگے اسکے دس درجے اور جس نے طواف کیا

किया और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ अदा फ़रमा रहे थे काबे शरीफ़ के पहलू में और तिलावत फ़रमा रहे थे "वत्तूरे वकिताबिम्मस्तूर"।

2522 हदीस शरीफ़:– हजरते आबिस बिन रबी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर को कि चूम रहे हैं संगे अस्वद को और फ़रमा रहे हैं बेशक मैं जानता हूँ कि बेशक तू एक पत्थर है कि न नफ़ा दे और न नुकसान दे और मैंने न देखा होता कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम चूमते थे तो मैं न तुझको चूमता।

2523 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मुकर्रर हैं उस पर सत्तर फ़रिश्ते यानि रुकने यमानी पर तो जिसने कहा "या अल्लाह तआला! मैं सुवाल करता हूँ तुझसे मुआफ़ी का और अमन का दुनिया में और आखेरत में, ऐ हमारे रब! अता फ़रमा तू हमको दुनिया में भलाई और आखेरत में भलाई और बचा तू हमको आग की सज़ा से" तो कहते हैं फ़रिश्ते आमीन।

2524 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने तवाफ़ किया बैतुल्लाह शरीफ़ का सात मर्तबा और न कलाम करे सिवाये इसके "अल्लाह तआला बहुत पाक है और हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है और नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के और अल्लाह

سے چوما کرتے تھے مگر رکن یمان کو ہاتھ لگا کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیا کرتے تھے کبھی کبھار پیارے نبی ﷺ رکن یمانی کو بھی چوم لیا کرتے تھے (مرقاۃ شریف) سنگ اسود کو بوسہ دینا یہ دہابیت کی گردن پر لٹکتی تلوار ہے اور دہابیت کی موت ہے۔

(۲۵۲۰) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طواف فرماتے ہوئے کسی بھی چکر میں حجر اسود کا بوسہ نہ چھوڑا۔ موقع ہوا تو لب ہائے مبارکہ لگا کر چوم لیا ورنہ ہاتھ لگا کر اپنے ہاتھ کو چوم لیا اور یہ بھی نہ بن پڑا تو اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لیا۔ رکن عراقی اور رکن شامی کو نہ چوما جائیگا کسی سنت پر ہمیشگی کرنا برا نہیں ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنگ اسود کو بوسہ بھی دیا اور اس پر سجدہ بھی فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں نے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنگ اسود پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ اور سیدنا حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے پیارے نبی ﷺ کو سنگ اسود پر سجدہ کرتے دیکھا ہے (بیہقی شریف) یہ ان حضرات کیلئے جائے عبرت ہے جو کہتے ہیں کہ سنگ اسود پر سجدہ کرنا بدعت ہے۔ اور وہ لوگ عبرت پکڑیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم سنگ اسود کے بوسے کے خلاف تھے۔

(۲۵۲۱) بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جسمیں چلنا پھرنا مشکل ودشوار ہو جائے اور سوار ہونے سے ڈولی پر سوار ہونا مراد ہے جیسے اکثر لوگ اپنے کندھوں پر اٹھا کر مریض کو طواف کرادیں۔ جانور پر سوار ہو کر طواف کرنا پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات سے ہے کسی امتی کو حرم شریف میں جانور لے جانا جائز نہیں ہے۔ لوگوں کے پیچھے یہ اسلئے فرمایا کہ اس زمانہ پاک میں مسجد حرام شریف اتنی ہی بڑی تھی جتنا اب مطاف شریف ہے۔ مطاف شریف طواف کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اب جبکہ مسجد حرام شریف چاروں طرف کو بہت بہت دور تک پھیل گئی ہے تو اب صرف جماعت کے وقت مطاف میں نماز ہوتی ہے اسکے بعد پورا مطاف شریف طواف کرنے والوں کیلئے خالی کر دیا جاتا ہے اور مسلمان باقی حصوں میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ وہاں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز فجر ادا فرما چکی تھیں اور پیارے نبی ﷺ فجر ادا فرما رہے تھے۔ بعد نماز فجر نفل نماز جائز نہیں اسلئے حضرت ام سلمہ بعد نماز فجر طواف فرماتی رہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ طور تلاوت فرمائی کچھ حصہ پہلی رکعت میں کچھ حصہ دوسری رکعت میں۔ سورۂ طور پارہ ۲۷ میں ہے۔ عذر شرعی پر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے بشرطیکہ سواری میں جانور نہ ہو اور بلا عذر تو سواری پر طواف جائز ہی نہیں۔ پاپیادہ طواف کرنا واجب ہے۔

(۲۵۲۲) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جلالی شان کے ساتھ فرمایا کہ اے سنگ اسود میں تجھے پوجتا نہیں ہوں بلکہ چومتا ہوں اور یہ بوسہ بھی عبادت کا بوسہ نہیں بلکہ تعظیم ومحبت کا بوسہ ہے چونکہ عبادت صرف اس اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے جو بذات خود نفع اور نقصان کا مالک ہے۔ آپ کا یہ ارشاد پاک اس لئے تھا کہ عہد فاروقی کے نومسلم جواب تک ایک نہیں بہت سے پتھروں کی پوجا کرتے تھے وہ کہیں میری تعظیم کو پتھر پوجانہ سمجھ لیں یہاں نفع ونقصان سے مراد بالذات نفع ونقصان پہونچانا ہے ورنہ سنگ اسود بحکم پروردگار بہت ہی نافع ہے کہ اسکا چومنا عبادت اور کار ثواب ہے اور قیامت میں اسکے دو آنکھیں ہونگی اور زبان بھی ہوگی۔ اپنے اخلاص سے چومنے والوں کے ایمان کی گواہی دیگا۔ میرا تجھے چومنا اتباع نبوی کے جذبے سے سرشاری کی بناء پر ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا فاروق اعظم کے اس فرمان عالیشان پر سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین! یقیناً سنگ اسود مفید بھی ہے اور مضر بھی۔ اللہ تعالیٰ نے روز میثاق جو تمام ارواح سے اپنی وحدانیت کا عہد لیا تھا وہ عہد نامہ اسی سنگ اسود میں محفوظ ہے اور یہ قیامت میں اس طرح آئیگا کہ اسکی دو آنکھیں ہونگی اور ہونٹ ہونگے مخلصین کی گواہی دیگا یہ سنگ اسود اللہ تعالیٰ کا امین ہے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوالحسن (اے علی) جس زمین میں تم نہ ہو مجھے اللہ تعالیٰ وہاں نہ رکھے (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف، فدایۃ الہدایہ) مستحب یہ ہے کہ سنگ اسود کو چومنے کے بعد اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ بھی کرے (مرقاۃ شریف) حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے سنگ اسود پر لب ہائے مبارکہ رکھے اور بہت دیر تک روتے رہے پھر حضرت فاروق اعظم سے فرمایا اے

فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَآءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ باتیں کیں حالانکہ وہ اس حالت طواف میں ہے تو گھس جائے گا رحمت میں اپنے پاؤوں سے جیسے گھسنے والا پانی میں اپنے پاؤوں سے۔

﴿ بَابُ الْوُقُوْفِ فِيْ الْعَرَفَةِ ترجمہ: میدان عرفات شریف میں ٹھہرنے کا باب ﴾

(۲۵۲۵) حدیث شریف: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَأَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ الْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت محمد ابن ابو بکر ثقفی سے مروی بیشک انہوں نے سوال کیا حضرت انس ابن مالک سے اور وہ دونوں جارہے تھے منیٰ شریف سے میدان عرفات شریف کی طرف کہ کیا کیا کرتے تھے اس دن پیارے رسول اللہ ﷺ کی معیت رحمت میں تو انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تھا ہم میں سے تو کوئی اس پر اعتراض نہ کرتا تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تھا ہم میں سے تو کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔

(۲۵۲۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے قربانی فرمائی ہے یہاں، مگر منیٰ شریف کا سارا کا سارا میدان قربان گاہ ہے تو قربانی کرو تم اپنے ڈیروں میں اور قیام فرمایا میں نے یہاں اور میدان عرفات شریف پورا کا پورا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہم نے یہاں وقوف مزدلفہ شریف فرمایا ہے مگر تمام کا تمام مزدلفہ شریف ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

(۲۵۲۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يَعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے کوئی دن بڑھ کر یہ کہ آزاد فرمائے اللہ تعالیٰ بندوں کو

तआला बहुत बड़ा है और नहीं है कोई ताक़त और कुव्वत सिवाये अल्लाह तआला के" तो मिटाये जायेंगे उसके दस गुनाह और लिखी जायेंगी उसके लिये दस नेकियां और बुलन्द होंगे उसके दस दर्जे और जिसने तवाफ़ किया कि बातें कीं हालाकि वो उस हालते तवाफ़ में है तो घुस जायेगा रहमत में अपने पावों से जैसे घुसने वाला पानी में अपने पावों से।

(137) मैदाने अरफ़ात शरीफ़ में ठहरने का बाब

2525 हदीस शरीफ़:– हजरते मोहम्मद इब्ने अबू बक्र सकफ़ी से मरवी बेशक उन्होंने सुवाल किया हज़रते अनस इब्ने मालिक से और वो दोनों जा रहे थे मिना शरीफ़ से मैदाने अरफ़ात शरीफ़ की तरफ़ कि क्या क्या करते थे इस दिन प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो उन्होंने फ़रमाया कि तल्बिया कहने वाला तल्बिया कहता था हममें से तो कोई उस पर ऐतराज़ न करता था और तक्बीर कहने वाला तक्बीर कहता था हममें से तो कोई ऐतराज़ न करता था।

2526 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया हमने कुर्बानी फ़रमाई है यहाँ मगर मिना शरीफ़ का सारा का सारा मैदान कुर्बानगाह है तो कुर्बानी करो तुम अपने डेरों में और कयाम फ़रमाया मैंने यहाँ और मैदान अरफ़ात शरीफ़ पूरा का पूरा ठहरने की जगह है और हमने

عمر اس جگہ آنسو بہائے جاتے ہیں (ابن ماجہ شریف، مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم نے اپنے زمانے کے جہلاء کا انتظام فرماتے ہوئے سنگ اسود سے خطاب فرمایا تھا۔ اور سیدنا حضرت علی نے اس زمانے کے وہابیوں کا انتظام فرماتے ہوئے سنگ اسود کے فضائل و فوائد ارشاد فرمائے۔ دونوں حضرات کے ارشادات عالیہ حق و صواب ہیں اور امت کیلئے باذن الٰہی نسخہ کامیاب ہیں اور اس روایت مبارکہ سے ان حضرات کی آپس کی انسیت، محبت، الفت اور لگاؤ، مروت، مودت اور بھائی چارگی کا پتہ چلا۔

(۲۵۲۳) جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہے تو حجر اسود کی فضیلت کی کیا شان ہوگی۔ ذنوب کی معافی تو عفو ہے اور عیوب کی معافی عافیت ہے۔ یا ذنوب کی معافی دنیا میں عفو و در گزری ہے اور آخرت میں معافی عافیت وسلامتی ہے۔ رکن یمانی اور سنگ اسود کے درمیان بحالت طواف دعاء ضرور مانگے اور یہ دعاء چلتے چلتے ہی مانگے کیونکہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعاء کیلئے ٹھہرنا بحالت طواف درست نہیں ہے۔ اکثر جہلا ایسا کر لیتے ہیں انہیں نصیحت پذیر ہونا چاہیے۔ اس جگہ کی دعاء پر رکن یمانی والے فرشتے آمین کہتے ہیں اسلئے یہاں جامع دعاء مانگی چاہئیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ مذکورہ دعاء پر تو فرشتے آمین کہتے ہیں دوسری دعاؤں پر آمین نہیں کہتے۔ طواف کے چکروں میں دعائیں مقرر نہیں ہیں کہ فلاں چکر میں یہ دعاء مانگی جائے اور فلاں چکر میں وہ دعاء مانگی جائے۔ طواف کے دوران قرآن کریم کی تلاوت پیارے نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ دعائیں ہی مانگے۔

(۲۵۲۴) جو دوران طواف دنیاوی باتیں نہ کرکے مذکورہ دعاء پڑھے یا دوران طواف کوئی دوسری باتیں کیں یعنی دوسری دعائیں مانگیں یا کوئی ذکر خیر کیا تو دونوں پر ثواب ملیگا۔ پہلی دعاء پر تو یہ ثواب ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے کہ دس گناہ مٹیں گے اور دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھیں گی اور دس درجات بلند ہونگے۔ یہ فائدے ہم گنہگاروں کیلئے ہیں نکوکاروں کے تیس درجات بلند ہوں گے کیونکہ انکے گناہ نہیں تو درجات ہی بلند ہونگے۔ جیسے قبر پر ہار پھول ڈالنے سے گنہگاروں کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور نکوکاروں کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور دوسری دعاؤں اور اذکار خیر کا ثواب یہ ہے کہ وہ دریائے رحمت میں غوطہ زن ہوگا۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے جب بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا تو آپ سے فرشتوں نے مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ ہم دو ہزار سال سے یہاں کعبہ شریف کا طواف شریف کرتے ہیں حضرت آدم نے فرشتوں سے دریافت فرمایا کہ تم طواف شریف میں کیا پڑھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ "بہت پاک ہے اللہ تعالیٰ اور ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے" تو حضرت آدم نے فرمایا کہ ہم اس پر یہ کلمات طیبات اور زیادہ فرمائیں گے "نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے" (مرقاۃ شریف)۔

(۲۵۲۵) لفظ عرفہ، عرف سے بنا ہے اسکے معانی ہیں پہچانتے اور عطیہ کے۔ نویں تاریخ ذوالحجہ کو بھی عرفہ کہتے ہیں اور میدان عرفات کو بھی عرفہ کہتے ہیں مگر عرفات صرف میدان عرفات شریف ہی کو کہا جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر جب واپسی کرو تم عرفات کے میدان سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴) چونکہ اس میدان کا ہر حصہ ہر خطہ عرفہ ہے اسلئے اس میدان کو عرفات شریف کہا جاتا ہے۔ میدان عرفات شریف کو چند وجوہ سے "عرفہ" کہا جاتا ہے۔ (۱) اسی میدان عرفات شریف میں سیدنا حضرت آدم و سیدتنا حضرت حواء علیہما السلام کی تین سو سال جدائی کے بعد ملاقات ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا (۲) میدان عرفات شریف میں حضرت جبریل امین نے سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ارکان حج بتائے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے پہچان لیا (۳) میدان عرفات شریف جب سے دنیا بنی ہے تب ہی سے پوری دنیا میں جانا مانا پہچانا جاتا ہے کہ یہاں حج مبارکہ اور عمرہ شریف ہوتا ہے (۴) تمام حجاج کرام میدان عرفات شریف میں اپنے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں (۵) اللہ تعالیٰ عرفے کے دن میدان عرفات میں حجاج کرام کو مغفرت کا عطیہ مرحمت فرماتا ہے۔ نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات میں ٹھہرنا حج مبارک کا رکن اعلیٰ ہے جس نے یہ پالیا اس نے حج مبارک پالیا نویں ذوالحجہ یوم عرفہ کو میدان عرفات میں کسی مخصوص عبادت یا کچھ پڑھنے پڑھانے

وَمِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ

آگ سے یوم عرفہ سے کہ اس دن اسکی رحمت بہت ہی قریب ہوتی ہے پھر فخر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ان حجاج بندوں کی وجہ سے فرشتوں پر

فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَآءِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا چاہتے ہیں یہ حجاج بندے۔

(۲۵۲۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَفْوَانٍ عَنْ خَالٍ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن عبداللہ ابن صفوان سے مروی کہ وہ روایت فرماتے ہیں اپنے ماموں جان سے، کہا جاتا ہے جنکو یزید

بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا

بن شیبان، انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے میدان عرفات شریف میں اپنے خاندانی ٹھہرنے کی جگہ، بہت دور بتاتے تھے حضرت عمرو اس جگہ کو امام کی جگہ سے

فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ

تو آئے ہمارے پاس حضرت ابن مربع انصاری، تو فرمایا انہوں نے بیشک میں پیغامبر ہوں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہاری طرف

يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

کہ فرماتے ہیں پیارے رسول تم سے کہ ٹھہرے رہو تم لوگ اپنی اپنی جگہوں پر اسلئے کہ تم وراثت پر ہو اپنے جد کریم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وراثت سے۔

(۲۵۲۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل میدان عرفات شریف ٹھہرنے کی جگہ ہے، کل میدان منیٰ شریف قربان گاہ ہے

وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَّمَنْحَرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور کل مزدلفہ شریف ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہر سڑک مکہ مکرمہ کی راستہ ہے اور قربانی گاہ ہے۔

(۲۵۳۰) حدیث شریف: عَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ

ترجمہ: حضرت خالد ابن ہوذہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو خطبہ فرمارہے ہیں حضرات صحابہ کو

यहाँ वुकूफ़े मुज़दुल्फ़ा शरीफ़ फ़रमाया है मगर तमाम का तमाम मुज़दुल्फ़ा शरीफ़ ठहरने की जगह है।

2527 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं है कोई दिन बढ़कर यह कि आज़ाद फ़रमाये अल्लाह तआला बन्दों को आग से यौमे अरफ़ा से कि इस दिन उसकी रहमत बहुत ही क़रीब होती है फिर फ़ख़्र फ़रमाता है अल्लाह तआला उन हुज्जाज बंदों की वजह से फ़रिश्तों पर तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि क्या चाहते हैं यह हुज्जाज बंदे।

2528 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने अब्दुल्लाह इब्ने सफ़्वान से मरवी कि वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने मामू जान से कहा जाता है जिनको यजीद बिन शीबान उन्होंने फ़रमाया कि हम थे मैदाने अरफ़ात शरीफ़ में अपने ख़ानदानी ठहरने की जगह बहुत दूर बताते थे हज़रते अमर उस जगह को इमाम की जगह से तो आये हमारे पास हज़रते इब्ने मुरब्बा अंसारी तो फ़रमाया उन्होंने बेशक मैं पैगाम्बर हूँ प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का तुम्हारी तरफ़ कि फ़रमाते है प्यारे रसूल तुमसे कि ठहरे रहो तुम लोग अपनी अपनी जगहों पर इसलिये कि तुम विरासत पर हो, अपने जद्दे करीम हज़रते इब्राहीम अलैहिस्सलाम की विरासत से।

2529 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि सारा मैदाने अरफ़ात शरीफ़ ठहरने की जगह है, और सारा मैदान मिना शरीफ़ क़ुर्बानगाह है और सारा मुज़दल्फ़ा

کا نام حج مبارک نہیں ہے بلکہ صرف وہاں حاجی کے پہونچ جانے کا نام حج مبارک ہے۔ میدان عرفات شریف میں حاجیوں کا تلبیہ کہنا سنت ہے اور تکبیر کہنا جائز ہے۔ تلبیہ دسویں ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے پر ختم ہو جاتا ہے۔ نماز پنجگانہ کے بعد ایام تشریق میں تکبیر تشریق باآواز بلند کہنا سب جگہ واجب ہے سوائے میدان عرفات کے (مرقاۃ شریف) حضرات صحابہ کرام کا تکبیر فرمانا ذکر اللہ کی حیثیت سے تھا نہ کہ تکبیر تشریق کے طور پر۔ تکبیر تشریق نے ایمان والوں کو لائن دی کہ نماز کے بعد باآواز بلند ذکر کرنے سے نہ تو نمازیوں کی نماز میں فرق آتا ہے اور نہ بیماروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ سونے والوں کے سونے میں خلل پڑتا ہے۔ آجکل ذکر خدا اور ذکر مصطفیٰ کے دشمنوں نے مسجدوں میں بعد نماز کلمہ شریف اور درود و سلام باآواز بلند پڑھنے پر مذکورہ حیلے تراش رکھے ہیں وہ تکبیر تشریق کے ذریعہ اپنی اس ذہنی اپج کا علاج کریں۔

(۲۵۲۶) منیٰ شریف میں جس جگہ پیارے نبی ﷺ نے قربانی فرمائی اس خاص مقام پر قربانی کرنا فرض و واجب نہیں بلکہ سارا کا سارا میدان منیٰ شریف قربانی گاہ ہے جہاں بھی قربانی کرلی جائے قربانی ہو جائیگی اگرچہ اپنے ڈیروں اور خیموں میں بھی قربانی کر سکتے ہو۔ اب منیٰ شریف کے میدان میں قربانی کیلئے ایک خاص جگہ بنا دی گئی ہے تاکہ خیموں، راستوں اور عام نالیوں میں خون نہ بہے اور نہ جمے جس سے بیماریاں پھیلنے کا خطرہ و اندیشہ ہو۔ حکم یہ بھی انتظامی ہے شرعی نہیں ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی اباحت کیلئے ہے نہ کہ وجوب کیلئے۔ پیارے نبی ﷺ نے مسجد حنیف شریف کے پاس قربانی فرمائی تھی۔ اب وہاں مسجد نحر شریف بنی ہوئی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جبل رحمت کے پاس وہاں کی چٹانوں سے متصل اپنا خیمہ شریف نصب فرمایا اور قیام فرمایا۔ میدان عرفات شریف میں قیام کرنے کی جگہ صرف یہی نہیں ہے بلکہ بطن عرفہ کے سوا پورا میدان عرفات شریف قیام گاہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے مزدلفہ شریف میں مشعر حرام شریف کے پاس قیام فرمایا مگر وادیٔ محسر کے علاوہ تمام کا تمام میدان مزدلفہ شریف قیامگاہ ہے۔ ان تینوں مقامات میں پیارے نبی ﷺ کی قیامگاہوں سے جتنا زیادہ قریب ہوا اتنا ہی اچھا ہے۔ مزدلفہ قریب کی جگہ کو کہتے ہیں چونکہ مزدلفہ شریف میں پہونچ کر حاجی اللہ و رسول سے قریب ہو جاتا ہے اسلئے اس میدان کو مزدلفہ کہتے ہیں نیز یہ مقام منیٰ شریف کے بھی قریب ہے اسلئے بھی اسکو مزدلفہ شریف کہا جاتا ہے۔

(۲۵۲۷) سال بھر کے تمام دنوں میں سب سے زیادہ گنہگاروں کی بخشش و مغفرت نویں ذوالحجہ یوم عرفہ کو ہوتی ہے۔ یوم عرفہ کو حجاج و غیر حجاج تمام مومن بندوں کی بخشش و مغفرت ہوتی ہے۔ اسلئے غیر حجاج کیلئے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں پر حاجیوں کی فضیلت و عظمت ظاہر فرماتا ہے کہ اے فرشتو! تم نے تو کہا تھا کہ انسان خون ریزی کریگا فساد برپا کریگا مگر دیکھو یہی انسان اپنا گھربار عیش و آرام چھوڑ کر غریب الوطنی کو گلے لگا کر پردیسی بن کر پریشان حال کفن زیب تن کئے لبیک لبیک کی صدائیں لگاتا میدان عرفات شریف میں میرے حضور حاضر ہے ان حاجیوں کو میری رضا و خوشنودی کے سوا اور کچھ نہ مطلوب ہے نہ مقصود۔ یہ شرف تو نہ ملائکہ کو حاصل ہے نہ جنات کو۔

(۲۵۲۸) ظہور اسلام سے پہلے کفار مکہ نے میدان عرفات کے ذہنی طور پر حصے بخرے کر لئے تھے کہ ہر قبیلے کے قیام کی جگہ الگ تھی اور دوسری جگہ کا خود کو حقدار سمجھتا تھا چنانچہ سیدنا حضرت یزید بن شعبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا بھی ایک مقام تھا۔ پرانی ریت کے مطابق یہ حضرات اپنی خاندانی قیام گاہ پر ٹھہر گئے مگر آج دل کا عجیب عالم تھا کہ پیارے نبی ﷺ کی قیامگاہ سے دور دیکھ کر پریشان و پشیمان ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان دور دراز قیام کرنے والوں کے قلوب کی حالت و کیفیت خود معلوم و ملاحظہ فرمائی اسلئے یہ پیغام شریف ارسال فرمایا۔ ان حضرات کے قلوب میں یہ تمنا مچل رہی تھی کہ اس دور والی جگہ سے منتقل ہو کر پیارے نبی ﷺ کے قدموں میں جگہ مل جائے اور وہ بزبان حال کہہ رہے تھے۔

قدموں میں مچل جاؤ تو کچھ بات بنے گی
اب اسکے علاوہ کوئی تدبیر نہیں ہے (یاحبیب)

پیارے نبی ﷺ ہم پر ہمارے والدین کریمین سے بھی کہیں زیادہ مشفق و مہربان ہیں۔ زمانہ جاہلیت سے جو تم نے اپنے مقامات

يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِى الرَّكَابَيْنِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

نویں ذوالحجہ کو اونٹ پر جلوہ گستر ہو کر دو رکابوں کے درمیان۔

(۲۵۳۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَيْرُ الدُّعَآءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہترین دعا دعاء یوم عرفہ ہے اور بہتر اسکی جو دعا مانگی میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام نے

مِنْ قَبْلِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِىْ)

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اکیلے اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے کوئی شریک اسکا، اسی کا ملک ہے اور اسی کیلئے ہر خوبی ہے اور وہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

(۲۵۳۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَارُاِىَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَفِيْهِ اَصْغَرُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ دیکھا گیا شیطان کسی دن میں کہ وہ چھوٹا ہے

وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِىْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ

اور بہت پھٹکارا ہوا اور بہت ذلیل اور بہت غمگین ہے خود سے، یوم عرفہ میں، صرف اسلئے کہ وہ دیکھتا ہے رحمتوں کا نزول اور معافی دینا اللہ تعالیٰ کا

عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُاِىَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقِيْلَ مَارُاِىَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ

بڑے بڑے گناہوں کو مگر وہ جو دیکھا گیا بدر کے دن، تو عرض کیا گیا کہ کیا دیکھا گیا بدر کے دن؟ فرمایا پیارے نبی نے

فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرَئِيْلُ يَزَعُ الْمَلٰۤئِكَةَ. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ دیکھا ہے شیخ نجدی شیطان لعین نے جبرئیل امین کو کہ صف آرائی کر رہے ہیں فرشتوں کی۔

(۲۵۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتا ہے عرفہ کا دن (نویں ذوالحجہ) بیشک اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرماتا ہے

اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِىْ بِهِمُ الْمَلٰۤئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ

آسمان دنیا کی طرف تو فخر فرماتا ہے اُن حجاج کرام کے ذریعہ فرشتوں پر تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دیکھو تم اے فرشتو! میرے بندوں کی طرف

शरीफ ठहरने की जगह है और हर सड़क मक्का ए मुकर्रमा की रास्ता है और कुर्बानीगाह है।

2530 हदीस शरीफ़:– हज़रते खालिद इब्ने हौज़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि खुतबा फ़रमा रहे हैं हज़रात सहाबा को नवीं ज़िलहिज्जा को ऊँट पर जलवागुस्तर होकर दो रकाबों के दरमियान।

2531 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि बेहतरीन दुआ दुआ ए यौमे अरफ़ा है और बेहतर उसकी जो दुआ मांगी मैंने और मुझसे पहले अम्बिया ए किराम ने "नहीं है कोई माबूद सिवाये अकेले अल्लाह तआला के, नहीं है कोई शरीक उसका, उसी का मुल्क है और उसी के लिये हर खूबी है और वो हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है"।

2532 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि न देखा गया शैतान किसी दिन में कि वो छोटा है और बहुत फटकारा हुआ है और बहुत ज़लील और बहुत ग़मग़ीन है खुद से यौमे अरफ़ा में सिर्फ़ इसलिये कि वो देखता है रहमतों का नुज़ूल और मुआफ़ी देना अल्लाह तआला का बड़े बड़े गुनाहों को मगर वो जो देखा गया बदर के दिन तो अर्ज़ किया गया कि क्या देखा गया बदर के दिन? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि देखा है शैखे नजदी शैताने लईन ने जिब्राईले अमीन को कि सफ़ आराई कर रहे हैं फ़रिश्तों की।

ٹھہرنے کیلئے تجویز کر رکھے ہیں اور اب تم وہاں آکر ٹھہر بھی گئے ہو اب وہاں سے منتقل بھی نہ ہو کہ اس میں دشواری وگرانی ہوگی۔ تمام کا تمام میدان عرفات قیام گاہ ہے۔ یہ ظاہری دوری تمہارے لئے معتبر نہیں کیونکہ نبی مومنوں سے انکی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے انکی جانوں سے بھی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۰) کہ اے ایمان والو! تم یہاں اب اپنے جاہل باپ دادا کی پیروی کرتے ہوئے نہ ٹھہرو بلکہ سنت ابراہیمی سمجھ کر یہاں قیام کیا کرو اور میرے ظاہری طور پر پاس آنے کی کوشش نہ کرو میں تم سے قریب اور بہت قریب ہوں یہ ساری زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی ہے اور میں ساری دنیا کو ایسے ملاحظہ فرماتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ حدیث شریف:۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا میرے لئے دنیا کو تو میں دیکھ رہا ہوں اسکی طرف جو کچھ ہونے والا ہے اسمیں روز قیامت تک گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اپنی ہتھیلی کی طرف (مواہب لدنیہ شریف) اس حدیث شریف میں لفظ رسول کی نسبت غیر نبی کی طرف ہے۔ رسول بمعنی ایلچی غیر نبی کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر ایک جاہل نے لفظ رسول کو بمعنی ایلچی بھی کفر لکھ کر جہاں اپنی جہالت کا اعلان کیا ہے وہیں اس نے اپنے دادا کو بھی پوچھ لی اور ایک صحابی رسول مومن کامل کی عظمت کو بھی نشانہ بنایا۔ بارگاہ صحابی کا گستاخ ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ ایسے برص کے ماروں سے ملت سنیہ کو محفوظ فرمائے آمین۔ بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۲۵۲۹) مکہ معظمہ میں پہونچنے کیلئے اسکے تمام راستے ٹھیک ہیں۔ جس راستے سے بھی اس شہر مقدس میں آؤ درست ہے اگرچہ پیارے نبی ﷺ کداء کے راستے مکہ شریف پہونچے البتہ کداء کے راستے مکہ شریف میں داخلہ افضل ہے۔ تمام مکہ مکرمہ قربانی گاہ ہے کہ حج مبارک کی قربانی حرم کی حدود میں چاہیے جہاں بھی ہو جائے۔ حجاج کرام اپنی آسانی کیلئے منیٰ شریف میں قربانی کر لیتے ہیں۔ قربانی اگرچہ سارے حرم میں ہو سکتی ہے لیکن حج مبارک کی قربانی منیٰ شریف کے میدان میں افضل ہے اور عمرہ شریف کی قربانی مکہ مکرمہ میں افضل ہے خصوصا کوہ مروہ کے پاس۔

(۲۵۳۰) یہ خطبۂ حج مبارک تھا۔ جو یوم عرفہ نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات شریف میں دیا جاتا ہے جسمیں عرفات شریف سے چلنے مزدلفہ شریف میں ٹھہرنے منیٰ شریف میں قربانی کرنے اور طواف زیارت وغیرہم کے احکام ومسائل سکھائے جاتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ یہ خطبہ ارشاد فرماتے وقت اونٹ پر جلوہ فرما تھے اور آپکے قدوم مبارکہ دونوں رکابوں میں رکھے ہوئے تھے چونکہ وہاں منبر نہ تھا لہٰذا اونٹ پر جلوہ گر ہونے کا منشا یہ تھا کہ پیارے نبی ﷺ ظاہری طور پر بھی سب سے اونچے رہیں تاکہ ظاہری طور پر تمام ایمان والے پیارے نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپکی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے کلمات طیبات کو بھی بآسانی سن سکیں۔

(۲۵۳۱) اس دن کی دعاء بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ اور اس دعاء کے مانگنے پر مانگے سے زیادہ ملتا ہے۔ ثواب دعاء اسکے علاوہ ہے یوم عرفہ نویں ذوالحجہ کو بقر عید کی دعاء بہترین عمل ہے خواہ کہیں مانگی جائے اگر حج مبارک میسر ہو اور میدان عرفات شریف میں مانگی جائے تو نور علیٰ نور ہے۔ ورنہ مومن جہاں بھی رہیں مساجد مبارکہ میں یا خانقاہوں میں یا اپنے مکانوں میں جہاں بھی رہیں یہ دعاء خاص طور پر مانگیں۔ یہ مقدس دن غفلت میں کھیل کود میں نہ گزاریں دانا بینا مومن اس دن روزہ رکھتے ہیں ذکر ودعاء میں مشغول رہتے ہیں۔ اعلیٰ تاریخ اعلیٰ وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے کیونکہ اس وقت ذکر کیساتھ ساتھ وقت کی فضیلت بھی جمع ہو جاتی ہے۔

(۲۵۳۲) شیطان ان تمام مواقع پر بہت مغموم ورنجیدہ ہوتا ہے جب مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں نعمتوں کی برسات ہوتی ہے یہ ظالم کباب ہو جاتا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بھی اسکا برا حال تھا۔ پہاڑوں سے کھوپڑی مارتا تھا کف افسوس ملتا تھا۔ یہی اب بھی دیکھا جا رہا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ یا دوسرے مواقع خیر پر سنی مسلمان خوشیاں مناتے ہیں رحمتوں نعمتوں میں نہاتے ہیں اور کچھ لوگ خود کو جلاتے ہیں اور غم مناتے ہیں۔ یہ شیطان کہاں کیا ہو رہا ہے سب دیکھتا ہے، جانتا ہے، کڑھتا ہے، جلتا ہے۔ جب اس ناری کے علم کا یہ عالم ہے تو پھر نوریوں کے علم کا کیا عالم ہوگا اور پھر نوریوں کی

اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ

کرآتے ہیں میری بارگاہِ کرم میں بکھرے بال گرد آلود شور مچاتے دور دراز کے راستوں سے، میں گواہ بناتا ہوں تمکو کہ بیشک بخش دیا میں نے انکو

فَیَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ یَارَبِّ فُلَانٌ كَانَ یُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ

تو عرض کرتے ہیں فرشتے یارب! فلاں مرد اور فلاں عورت تو بدکاری کرتے رہے ہیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے بخش دیا

لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

انکو بھی، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی دن بڑھ کر یومِ عرفہ سے، آگ سے آزاد ہونے کے اعتبار سے۔

(۲۵۳۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ دِیْنَهَا یَقِفُوْنَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ قریش اور جو اختیار کرتے ہیں انکے طریقے کو تو وہ ٹھہرتے ہیں

بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا یُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی

مزدلفہ میں اور نام دیا جاتا ہے انکو بہادر، باقی تمام عرب ٹھہرتے تھے میدانِ عرفات شریف میں، پھر جب آیا اسلام تو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے

نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ فَیَقِفَ بِهَا ثُمَّ یُفِیْضَ مِنْهَا فَذَالِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ

اپنے پیارے نبی ﷺ کو کہ تشریف لائیں میدانِ عرفات میں پھر ٹھہریں وہاں پھر واپسی فرمائیں وہیں سے، تو یہ فرمان ہے اللہ عزوجل کا

ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

"پھر لوٹ جاؤ تم وہاں سے جہاں سے لوٹیں لوگ اور مغفرت مانگو تم اللہ سے، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے۔"

(۲۵۳۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِیْبَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اپنی امت کیلئے عرفہ کی شام کو مغفرت کی تو قبول فرمائی گئی

اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّیْ اٰخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ

کہ بیشک میں نے بخش دیا ہے انکو سوائے بندوں کے حقوق کے، اسلئے کہ میں لینے والا ہوں حق مظلوم کیلئے اس ظلم ڈھانے والے سے، پیارے رسول نے عرض کیا

2533 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब होता है अरफे का दिन (नवी ज़िल्हिज) बेशक अल्लाह तआला नुजूल इज्लाल फ़रमाता है आसमाने दुनिया की तरफ़ तो फ़ख़्र फ़रमाता है उन हुज्जाजे किराम के ज़रिये फ़रिश्तों पर तो फरमाता है अल्लाह तआला कि देखो ऐ मेरे फ़रिश्तो! मेरे बंदों की तरफ़ कि आते हैं मेरी बारगाहे करम में बिखरे बाल गर्द आलूद शोर मचाते दूर दराज के रास्तों से, मैं गवाह बनाता हूँ तुमको कि बेशक बख़्श दिया मैंने उनको तो अर्ज़ करते हैं फ़रिशते या रब! फलां मर्द और फला औरत तो बदकारी करते रह हैं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अल्लाह तआला फ़रमाता है कि मैंने बख़्श दिया उनको भी, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई दिन बढ़कर यौमे अरफ़ा से, आग से आजाद होने के ऐतबार से।

2534 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिदिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कुरैश और जो इख़्तेयार करते है उनके तरीक़ों को तो वो ठहरते हैं मुज़दुल्फ़ा में और नाम दिया जाता है उनको बहादुर बाकी तमाम अरब ठहरते थे मैदाने अरफ़ात शरीफ़ में फिर जब आया इस्लाम तो हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने अपने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तशरीफ़ लायें मैदाने अरफ़ात में फिर ठहरें वहाँ फिर वापसी फ़रमायें वहीं से तो यह फ़रमान है अल्लाह तआला का "फिर लौट जाओ तुम वहाँ से जहाँ

اصل نور الانوار قمر الاقمار سید ابرار و اخیار ﷺ کے علوم خداداد کا کیا عالم ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ کے وسعت علم اور عظمت علم اور رفعت پر اللہ تعالیٰ بھی ناز سے فرماتا ہے ترجمہ۔ اور سکھایا آپکو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ، اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۴) بدر کے میدان میں پانچ ہزار فرشتے مسلمانوں کی امداد کیلئے تھے۔ یہ فرشتے کفار کو ہلاک کرنے نہ آئے تھے ورنہ کفار کو ہلاک کرنے کیلئے تو ایک فرشتہ ہی کافی تھا بلکہ انکی آمد کا مقصد حضرات صحابہ کرام کی معیت اور پیارے نبی ﷺ کی ماتحتی وغلامی کی عظمت کرنا تھا۔ جیسے جنگ بدر میں شرکت فرمانے والے حضرات صحابہ کرام تمام حضرات صحابہ کرام میں افضل ہیں ایسے ہی جنگ بدر میں شرکت فرمانیوالے فرشتے دوسرے تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔

(۲۵۳۳) اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات اور مکان ومکانیات سے پاک ہے تو اترنے چڑھنے سے بھی پاک ومنزہ ہے۔ ایسے مقام پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت مراد ہوتی ہے۔ آسمان دنیا سے مراد پہلا آسمان ہے جو زمین سے قریب تر ہے۔ میدان عرفات شریف میں پہونچنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرے پاس آئے ہیں اور میدان عرفات شریف وہ مقدس میدان ہے جہاں انبیاء کرام نے قیام فرمایا ہے یا یہاں سے گزرے ہیں۔ تو جہاں اللہ والے رہتے ہوں قیام فرما ہوں وہاں پہونچنا حاضری دینا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔

مشکل سے سمجھے کوئی اسرار مدینہ

اللہ کا دربار ہے دربار مدینہ (بانی)

حضرات اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ پر حاضری دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اب اگر کوئی مزارات اولیاء کرام پر جانے سے روکتا ہے تو وہ خود تو بے فیض ہی ہے وہ دوسروں کو بھی بے فیض دیکھنا چاہتا ہے اندھے کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ سب میرے ہی طرح اندھے ہوں۔

(۲۵۳۴) مالدار عرب خواہ قریش ہوں یا غیر قریش حج کے موقع پر اپنا نخوت وغرور ظاہر کرنے کیلئے خود تو مزدلفہ سے بھاگ آتے اور غریب حجاج عرفات شریف پہونچتے۔ گویا کہ اونچ نیچ کی دیواریں پوری طرح سے سماج میں قائم کر رکھی تھیں اور یہ زعم تھا کہ ہم تو حرم کے کبوتر ہیں حرم سے باہر نہ جائینگے۔ حج کا رکن اعلیٰ تو میدان عرفات کا قیام ہی ہے جس سے یہ لوگ اپنی انا کی وجہ سے محروم تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ دوری مٹائی اور فرمایا اے پیارے نبی ﷺ آپ میدان عرفات شریف میں قیام فرمائیں اور صرف مزدلفہ شریف سے واپس نہ ہوں۔ تکبر یہ بہت ہی برا عیب ہے اسکی وجہ سے انسان بڑی بڑی سعادتوں نعمتوں اور رحمتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ قبرستان، عرفات کا میدان اور نماز کی جماعت نیز ایسے مقامات ہیں جہاں سب ہی ایک صف میں نظر آتے ہیں تاکہ متکبروں کا غرور ٹوٹے۔ زیب نظر رہے کہ مزدلفہ شریف حرم میں ہے اور میدان عرفات شریف حل میں ہے

(۲۵۳۵) صبح قیامت تک جو امتی حج مبارک کی سعادت سے بہرہ مند ہوگا بخشا جائیگا (مرقاۃ شریف ولمعات شریف) حقوق العباد خواہ مالی ہوں یا جانی۔ حق العبد وہ ہے جو بندے کے معاف کرنے سے معاف ہوجائے اور حق اللہ وہ ہے جسے بندہ معاف نہ کرسکے۔ قتل کی سزا حق العبد ہے اور زنا کی سزا حق اللہ ہے۔ اور چوری کی سزا مقدمہ جج کے پاس پہونچنے سے پہلے حق العبد ہے پھر حق اللہ بن جاتا ہے۔ حق العبد حج مبارک سے معاف نہ ہوگا وہ تو ادا کرنا ہی ہوگا اور یہ حج مقبول کی جزا ہے حج مقبول وہی ہوتا ہے جو پورے آداب و سنن کیساتھ ادا کیا جائے۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ عمر بھر تارک نماز رہو شرابی وزانی رہو بس حج کرلو سب معاف ہوگیا بلکہ پہلے ان جرائم سے سچی پکی توبہ کی جائے پھر آئندہ ان جرائم کے قریب نہ پھٹکو تو انشاء المولیٰ القدیر گزشتہ کوتاہیوں کی معافی ہوجائیگی۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کو جنت دیکر ظالم سے راضی کرا دے کہ مظلوم ظالم کو معافی دیدے اور اپنا حق مظلوم معاف کردے اور اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف فرما دے۔ ہر حق العبد میں حق اللہ بھی شامل ہوتا ہے البتہ غالب حق العبد ہوتا ہے۔ جیسے قاتل کہ مقتول کا بھی مجرم ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی کیونکہ قاتل نے اللہ تعالیٰ کا قانون توڑا ہے۔ قیامت میں مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈالدینا یا ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلا دینا عدل ہے مگر مظلوم کو جنت دیکر راضی فرمانا اور ظالم کو معاف کرا دینا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس حدیث شریف میں یہی تیسری صورت مراد ہے۔ اس قسم کی امید افزا آیات مبارکہ قرآن کریم میں بھی ہیں اور احادیث کریمہ میں بھی مگر ان بشارتوں کو

اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجَبْ عَشِیَّتَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ

اے رب! اگر تو چاہے تو عطا فرمادے مظلوم کو جنت اور بخش دے ظالم کو، تو نہ قبول فرمائی گئی دعا اُس شام کو، پھر جب صبح فرمائی پیارے رسول نے

بِالْمُزْدَلِفَۃِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَوْ قَالَ

مزدلفہ شریف میں تو دوبارہ مانگی وہی دعا تو قبول فرمائی، جو مانگا تھا پیارے رسول نے، راوی نے فرمایا کہ ہنسے پیارے رسول اللہ ﷺ یا فرمایا راوی نے

تَبَسَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ

کہ تبسم فرمایا پیارے رسول نے، تو عرض کیا پیارے رسول سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ ایسا وقت ہے

مَا کُنْتَ تَضْحَکُ فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَکَکَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ قَالَ

کہ نہ ہنسا کرتے تھے آپ اس وقت میں تو کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ ہنستا رکھے اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کے دانتوں کو، فرمایا پیارے رسول نے

اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَآئِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ

بیشک اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس نے جب جان لیا کہ بیشک اللہ عزوجل نے قبول فرمائی ہے میری دعا اور بخش دیا ہے میری امت کو تو اُٹھاتا تھا مٹی کو

فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلٰی رَأْسِہٖ وَیَدْعُوْا بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَکَنِیْ مَارَاَیْتُ مِنْ جَزَعِہٖ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

تو ڈالنے لگا اُس مٹی کو اپنی کھوپڑی پر اور پکارنے لگا ہائے ہائے، تو ہنسایا مجھ کو اس چیز نے جو دیکھی میں نے اسکی گھبراہٹ سے۔

﴿بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَۃَ وَالْمُزْدَلِفَۃِ ترجمہ: مزدلفہ اور عرفات سے روانگی کا باب﴾

(۲۵۳۶) حدیث شریف: سُئِلَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ الْحَجَّۃِ الْوَدَاعِ

ترجمہ: پوچھا گیا حضرت اُسامہ بن زید سے کہ کیسے چلتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں

حِیْنَ دَفَعَ قَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

جب روانگی فرمائی؟ تو فرمایا حضرت اُسامہ نے کہ چلتے تھے تیز پھر جب پاتے راستہ کشادہ تو زیادہ تیز چلتے۔

से लौटे लोग और मगफ़रत मांगो अल्लाह से बेशक अल्लाह बहुत बख्शने वाला और बेइन्तेहा रहम वाला है"।
2535 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुआ फ़रमाई अपनी उम्मत के लिये अरफ़े की शाम को मगफ़रत की तो कुबूल फ़रमाई गयी कि बेशक मैंने बख्श दिया है उनको सिवाये बंदों के हुकूक़ के इसलिये कि मैं लेने वाला हूँ हक़ मजलूम के लिये उस जुल्म ढाने वाले से, प्यारे रसूल ने अर्ज़ किया ऐ रब! अगर तू चाहे तो अता फ़रमा दे मज़लूम को जन्नत और बख्श दे ज़ालिम को तो न कुबूल फ़रमाई गयी दुआ उस शाम को फिर जब सुबह फ़रमाई प्यारे रसूल ने मुज़दुल्फ़ा शरीफ़ में तो दोबारा मांगी वही दुआ तो दुआ कुबूल फरमाई जो मांगा था प्यारे रसूल ने, रावी ने फ़रमाया कि हंसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम या फ़रमाया रावी ने कि तबस्सुम फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो अर्ज़ किया प्यारे रसूल से हज़रते अबू बक्र और हजरते उमर ने कि मेरे मां—बाप आप पर कुर्बान, यह ऐसा वक़्त है कि न हंसा करते थे आप इस वक़्त में तो किस चीज ने आपको हंसाया? हसता रखे अल्लाह तआला आपको आपके दांतों, को फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक अल्लाह तआला के दुश्मन इब्लीस ने जब जान लिया कि बेशक अल्लाह तआला ने कुबूल फ़रमा ली है मेरी दुआ और बख्श दिया है मेरी उम्मत को तो उठाता था मिट्टी को तो डालने लगा उस मिट्टी को अपनी खोपड़ी पर और पुकारने लगा हाय हाय तो

بنیاد بنا کر حجاج کرام کو جرائم وکبائر پر دلیر ہونا جائز نہیں ہے کیا خبر کس کا حج، حج مقبول ہو اور کون اس بشارت کا حامل ہو۔ پیارے نبی ﷺ عبادات کی ادائیگی کے مواقع پر ہنستے نہ تھے بلکہ اکثر گریہ و زاری فرماتے تھے۔ حضرات شیخین نے تبسم و مسکراہٹ کا یہ موسم بہار دیکھا تو ازراہ سعادت کہا کہ یہ موسم بہار سدا بہار ہو۔ دعا دے کر سوال کرنا یہی شان غلامانہ ہے۔ ابلیس جہاں بھی رہے سارے جہاں کی خبر رکھتا ہے اور ہر ڈھکی کھلی بات کو جانتا ہے تو جب ناری کے علم کی یہ کیفیت ہے تو نوریوں کے علم کا کیاں عالم ہوگا اور خصوصا نور خدا کے علم پاک کی کیا شان ہوگی۔ ابلیس اپنی کھوپڑی پر خاک انڈیلتا ہے کہ میں زندگی بھر بہکا کر گناہ کراؤنگا اور ایک ہی جھٹکے میں میری زندگی بھر کی تمام محنت رائیگاں ہو جائیگی کہ حج مبارک کرتے ہی تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیگا۔ بے دینوں کے ایسے غموں پر ایمان والوں کو خوشی کرنا جائز ہے اور یہ خوشی کرنا عبادت ہے اور سنت ہے۔ بہر حال حاجی خود کو بالکل مغفور جان کر مغرور نہ ہو جائے بلکہ ہمہ وقت خود کو خوف الٰہی سے آراستہ رکھے۔ ذنوب کی معافی کی امید رکھے اور تمام حقوق کی ادائیگی کی سرتوڑ جی جان سے کوشش کرتا رہے توفیق الٰہی شریک حال ہوگی۔

(۲۵۳۶) پیارے نبی ﷺ نے یہ روانگی اونٹ پر سوار ہو کر فرمائی۔ عام حالات میں معمولی رفتار سے اونٹ کو چلایا اور جب کھلا میدان پایا بھیڑ بھاڑ بھی نہ رہی تو اونٹ کو تیز چلایا تا کہ اگلے مقام پر جلد سے جلد پہونچ کر عبادات کی جائیں یہ بھی نیکیوں کی طرف سبقت کرنے میں داخل ہے۔

(۲۵۳۷) پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کا قافلہ میدان عرفات شریف سے مزدلفہ شریف کی طرف دسویں ذوالحجہ کی رات کو چلا۔ چونکہ یہ رات بھی نویں ذوالحجہ میں شامل ہے۔ اسلئے اسے یوم عرفہ فرمایا گیا۔ دسویں ذوالحجہ کی رات کو جو میدان عرفات شریف میں پہونچ جائے اسے حج مبارک مل جاتا ہے۔ اس راہ میں اونٹوں کو دوڑانا ثواب نہیں بلکہ خطرۂ گناہ ہے کہ ہجوم کے باعث چوٹ چپیٹ لگ سکتی ہے ثواب اطمینان وسکون سے ارکان ادا کرنے میں ہے۔ اب حضرات حجاج کرام کو چاہیے کہ وہاں بھاگنے دوڑنے سے بچیں درمیانہ روی اختیار کریں۔

(۲۵۳۸) حج مبارک کا تلبیہ دسویں ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک رہتا ہے۔ یہاں پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ ختم ہو جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی معیت دہر کا اعلیٰ درجہ کا شرف ہے اور اس قرب سے پیارے نبی ﷺ کے اعمال مبارکہ بخوبی معلوم ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ واقعہ بھی بیان فرمایا گیا ہے۔

(۲۵۳۹) نماز مغرب، عشاء کے وقت میں پڑھی کہ وہاں پر آج مغرب کا وقت یہی ہے اگر کوئی میدان عرفات شریف میں یا راستے میں نماز مغرب پڑھ لیگا تو نماز نہ ہوگی کہ اس نے وقت سے پہلے پڑھ لی۔ اسلئے وہاں دونوں نمازوں کیلئے تکبیریں دو ہونگی اور جو حاجی جماعت امام کیساتھ پڑھے گا وہ دونوں نمازوں کو جمع کرکے پڑھے گا مگر مزدلفہ شریف میں نماز مغرب پیچھے ہٹ گئی کہ عشاء کے وقت میں پڑھی گئی تو خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا۔ خواہ امام کی جماعت کیساتھ پڑھے یا خود اپنی جماعت علیحدہ کرے بہر حال دونوں نمازوں کو جمع کرکے پڑھیگا۔ میدان عرفات شریف میں دونوں نمازوں کیلئے اذان ایک اور اقامت دو ہونگی۔ اور یہ سیدنا حضرت امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف ہے۔ باقی دوسرے حضرات ائمہ کرام کے ہاں اذان بھی ایک ہوگی اور اقامت بھی ایک۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے یہاں ایک اذان ایک اقامت سے دونوں نمازیں ادا فرمائیں (مسلم شریف) یہ بات عقل و روایت کی کسوٹی پر بھی زیادہ کھری اترتی ہے کہ تکبیر نمازیوں کو اکٹھا کرنے کیلئے پکاری جاتی ہے اور نمازی پہلی اذان و تکبیر پر جمع ہو چکے ہیں اور نماز عشاء کا یہ وقت بھی ہے تو ظاہر ہے کہ بنا نماز عشاء پڑھے نہ جائیں گے۔ مگر عرفات شریف میں ظہر اپنے وقت میں ہے اندیشہ ہے کہ لوگ نماز ظہر پڑھ کر چلے نہ جائیں اسلئے نماز عصر کیلئے تکبیر فوراً پکاری جائے کہ عصر بھی ابھی ہو رہی ہے جانا نہیں۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان یا بعد میں سنن ونوافل بھی نہ پڑھے جائیں کہ سنت یہی ہے۔

(۲۵۴۰) پیارے نبی ﷺ نے کبھی سفر میں نمازوں کو جمع نہ فرمایا یعنی چند نمازیں ایک وقت میں نہ پڑھیں۔ جہاں ظہر و عصر ملا کر پڑھیں وہاں صورتاً جمع کرنا تھا کہ نماز ظہر، ظہر کے آخیر وقت میں ادا فرمائی اور نماز عصر، عصر کے شروع وقت میں ادا فرمائی اور غزوۂ خندق میں چند نمازیں ایک ساتھ پڑھنا دو نمازوں کو جمع کرنا نہ تھا بلکہ قضا

(۲۵۳۷) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی بیشک انہوں نے روانگی فرمائی پیارے نبی ﷺ کیساتھ عرفے کے دن تو سنی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ

پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیچھے سے اونٹوں کو ڈانٹ ڈپٹ اور مار کی آواز تو اشارہ فرمایا پیارے نبی نے اپنے کوڑے سے انکی طرف اور فرمایا

يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اے لوگو! تم پر اطمینان و سکون لازم ہے اسلئے کہ خوبی نہیں ہے تیز دوڑنے میں۔

(۲۵۳۸) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی کہ حضرت اُسامہ بن زید سواری پر پیچھے بیٹھے پیارے نبی ﷺ کے

مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى

میدانِ عرفات شریف سے مزدلفہ شریف تک پھر پیچھے بٹھایا سواری پر حضرت فضل ابن عباس کو مزدلفہ شریف سے میدان منیٰ شریف تک

فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ الْمُسْلِمُ)

تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ تلبیہ فرماتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرۂ عقبیٰ کو۔

(۲۵۳۹) حدیث شریف: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

ترجمہ: ادا فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ، ہر ایک ان دونوں نمازوں میں سے

بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

الگ تکبیر کیساتھ اور نہ نفل نماز پڑھی ان دونوں کے درمیان اور نہ ان دونوں نمازوں میں سے کسی کے بعد۔

(۲۵۴۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ پڑھی ہو نماز

हंसाया मुझको उस चीज़ ने जो देखी मैंने उसकी घबराहट से।

(138) मुज़दल्फ़ा और अरफ़ात से रवानगी का बाब

2536 हदीस शरीफ़:— पूछा गया हज़रते ओसामा बिन जैद से कि कैसे चलते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज्जातुल विदा में जब रवानगी फ़रमाई? तो फ़रमाया हज़रते ओसामा ने कि चलते थे तेज़ फिर जब पाते थे रास्ता कुशादा तो ज़्यादा तेज़ चलते।

2537 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी बेशक उन्होंने रवानगी फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ अरफ़े के दिन तो सुनी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने पीछे से ऊँटों को डांट डपट और मार की आवाज़ तो इशारा फ़रमाया प्यारे नबी ने अपने कोड़े से उनकी तरफ़ और फ़रमाया ऐ लोगो! तुम पर इत्मिनान व सकून लाज़िम है इसलिये खूबी नहीं है तेज दौड़ने में।

2538 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी कि हज़रते ओसामा बिन ज़ैद सवारी पर पीछे बैठे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मैदाने अरफ़ात शरीफ़ से मुज़दल्फ़ा शरीफ़ तक फिर पीछे बिठाया सवारी पर हज़रते फ़ज़्ल इब्ने अब्बास को मुज़दल्फ़ा शरीफ़ से मैदाने मिना शरीफ़ तक तो इन दोनों हज़रात ने फ़रमाया कि प्यारे नबी तल्बिया फ़रमाते रहे यहाँ तक कि ककरियां मारीं जमरा ए उक़्बा को।

نمازیں پڑھی گئی تھیں۔ جمع اور قضا میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلی مزدلفہ شریف میں دونوں نمازوں کو حقیقتاً جمع فرمایا کہ نماز مغرب عشاء کے وقت میں پڑھی اور دوسری میدان عرفات شریف میں کہ وہاں نماز عصر، ظہر کے وقت میں پڑھی۔ وہاں دو نمازوں کا جمع کرنا دن کے اجالے میں سبکے سامنے ہوا تھا اسلئے اسکا علیحدہ نام نہ لیا اور مزدلفہ شریف میں مغرب و عشاء کا اجتماع رات میں تھا جس میں تمام حجاج کرام جمع نہ تھے اسلئے اسکا ذکر صراحت کیساتھ فرمادیا۔ دو نمازوں سے مراد میدان عرفات شریف کی ظہر و عصر اور مزدلفہ شریف کی مغرب و عشاء دونوں نمازیں ہیں۔ پیارے نبی ﷺ عام طور پر نماز فجر روشن کر کے ادا فرماتے تھے مگر آج مزدلفہ شریف میں پہنچنے کے بعد فوراً اندھیرے میں نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز فجر ہمیشہ اجالے میں پڑھی جائے یہی سنت ہے اور اس میں مسلمانوں کی خیر خواہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نمازیوں کو نماز فجر کی جماعت مل جائے مگر اتنا بھی اجالا نہ کیا جائے کہ سورج نکلنے کا شبہ ہونے لگے یا اگر کسی وجہ سے نماز دوہرانے کا حساب بن جائے تو نماز دوہرانے کا وقت بھی نہ مل سکے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۲۵۴۱) کمزور اہل و عیال سے مراد خواتین حضرات اور کم عمر بچے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے دسویں ذوالحجہ کی رات میں حضرات ازواج مطہرات اور بچوں کو مزدلفہ شریف سے منیٰ شریف کیلئے روانہ فرمادیا تھا تا کہ صبح کو بھیڑ بھاڑ سے کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو اور یہ حضرات منیٰ شریف پہونچ کر آرام سے خیمہ شریف میں ٹھہر جائیں اب بھی یہ جائز ہے مگر طاقتور حضرات کو رات مزدلفہ ہی میں گزارنا ہوگی۔ بعد نماز فجر سورج نکلنے سے کچھ پہلے یہاں سے روانگی ہوگی۔ سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھاری جسم کی تھیں وہ بھی آدھی رات ہی کو مزدلفہ شریف سے منیٰ شریف کو روانہ ہوگئی تھیں باجازت نبوی یہ اجازت عذر کی بنا پر ہے۔

(۲۵۴۲) اژدحام اور بھیڑ بھاڑ میں مرنے کچلنے چوٹ لگنے کے خطرات رہتے ہیں اسلئے چلنے میں اطمینان و وقار از حد ضروری ہے اسی میں اپنی اور دوسروں کی حفاظت ہے۔ رفتار میں قدرے تیزی میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ علم غیب نبوی کے منکرین کی اگر دل کی آنکھیں بند ہوچکی ہیں تو اکثر کی سر کی تو کھلی ہیں اور بنا بر ان میں روشنی بھی ہے۔ پیارے نبی ﷺ اعلان فرمارہے ہیں کہ یہ میرا آخری حج مبارک ہے بلکہ یہ میری مکہ مکرمہ میں آخری جلوہ گری ہے اور میری حیات ظاہری کا آخری سال ہے جو سیکھنا ہو مجھ سے سیکھ لو جو معلوم کرنا ہو مجھ سے معلوم کرلو اے تشنگان جمال نبوی خوب جم کر دیدار رسول سے آنکھوں کی پیاس بجھالو۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ نہ دیکھنا صرف ظاہر کے اعتبار سے ہے ورنہ بعد وصال شریف بھی دو عالم کے ذرے ذرے کو ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ حدیث شریف:۔ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے میرے لئے دنیا کو تو میں دیکھ رہا ہوں دنیا کی طرف جو کچھ ہونے والا ہے دنیا میں صبح قیامت تک میں اسکو اس طرح دیکھ رہا ہوں گویا کہ دیکھ رہا ہوں میں اپنی اس ہتھیلی کی طرف (مواہب لدنیہ شریف، شرح مواہب لدنیہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۴) اس حدیث شریف کی وجہ سے پیارے نبی ﷺ کے اس حج مبارک کا نام حجۃ الوداع ہوا ہے۔ چنانچہ علم غیب نبوی کا ظہور ہوا اور تین ماہ کے بعد ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۱ھ کو بعد نماز ظہر شریف عالم ظاہر سے پردہ فرمایا۔ ولادت شریف بھی بارہ ربیع الاول شریف کو ہوئی اور وصال شریف بھی بارہ ربیع الاول شریف کو ہوا۔ فقیر قدیری بھی اس نعمت سنت سے سرفراز ہے کہ ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ بروز بدھ تاریخ ولادت ہے۔ تاریخی نام انتخاب قدیر ہے۔

(۲۵۴۳) یہ خطبہ شریف یا تو میدان عرفات شریف کا ہے یا کسی جمعہ کا۔ کہ حج مبارک کو جانے والے قبل از حج احکام و مسائل حج سیکھ لیں۔ اہل جاہلیت سے مراد قریش کے سوا تمام کفار ہیں کیونکہ قریش تو عرفات شریف کی حاضری کی سعادت سے محروم تھے۔ مزدلفے ہی لوٹ جاتے تھے۔ انکی انا نے انہیں محروم بنا دیا تھا۔ آفتاب ڈوبنے سے کچھ پہلے میدان عرفات شریف سے روانہ ہوجاتے جب سورج کنارۂ مغرب میں پہونچ جاتا اور اسکی دھوپ چہروں پر ایسی ہلالی پڑتی تھی جیسے پیشانی پر عمامے کا حصہ۔ یعنی سروں پر دھوپ نہ رہتی تھی صرف چہروں پر اس طرح رہتی۔ یا یہ مطلب ہے کہ پہاڑوں پر دھوپ

اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

مگر انکے وقتوں میں، دو نمازوں کے سوا، مزدلفہ شریف میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ اور ادا فرمایا نماز فجر کو اسکے وقت معہود سے پہلے۔

(۲۵۴۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں ان میں سے تھا جنہیں پہلے بھیج دیا تھا پیارے نبی ﷺ نے

لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

مزدلفہ شریف کی رات میں اپنے کمزور اہل وعیال کے ساتھ۔

(۲۵۴۲) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ روانہ ہوئے پیارے نبی ﷺ دل جمعی کیساتھ اور پیارے نبی پر سکون واطمنان تھا

وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا

اور حکم فرمایا پیارے نبی نے حضرات صحابہ کو بھی سکون واطمنان کا اور سواری کو تیز فرمایا وادی محسر میں اور فرمایا پیارے صحابہ کو یہ کہ کنکریاں ماریں

بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ٹھکریوں کے مثل کنکریوں سے، اور فرمایا پیارے نبی نے یقیناً میں نہ دیکھوں گا تم کو اپنے اس سال کے بعد۔

(۲۵۴۳) حدیث شریف: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ قَيْسِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت محمد ابن قیس ابن مخرمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خطبہ ارشاد فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

تو فرمایا کہ اہل جاہلیت جب روانہ ہوتے تھے میدان عرفات شریف سے اس وقت کہ ہوجاتا تھا سورج گویا کہ لوگوں کی پگڑیاں انکے چہروں میں

قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

غروب ہونے سے پہلے اور مزدلفہ شریف سے سورج نکلنے کے بعد جبکہ ہوجاتی دھوپ گویا کہ لوگوں کی پگڑیاں انکے چہروں میں

2539 हदीस शरीफ़:– अदा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़े मग्रिब और नमाज़े इशा को एक साथ, हर एक इन दोनों नमाजों में से अलग तक्बीर के साथ और न नफ्ल नमाज पढ़ी इन दोनों के दरमियान और न इन दोनों नमाजों में से किसी के बाद।

2540 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि पढी हो नमाज़ मगर उनके वक्तों में दो नमाजों के सिवा मुज़दल्फ़ा शरीफ़ में नमाज़े मग्रिब और नमाज़े इशा को एक साथ और अदा फ़रमाया नमाजे फ़जर को उसके वक़्त माहूद से पहले।

2541 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं उनमें से था जिन्हे पहले भेज दिया था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुज़दल्फ़ा शरीफ़ की रात में अपने कमज़ोर एहलो अयाल के साथ।

2542 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि रवाना हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दिलजमई के साथ और प्यारे नबी पर सकून व इत्मिनान था और हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़राते सहाबा को भी सकून व इत्मिनान का और सवारी को तेज़ फ़रमाया वादी ए मुहस्सर में और

ایسی پڑتی تھی جیسے چہروں پر پگڑی کا کنارہ۔ عمامہ کی شکل نصف کرہ کی ہے ایسے ہی پہاڑوں پر دھوپ کی شکل ہو جاتی تھی مشرکین عرب عرفات شریف سے سورج ڈوبنے سے پہلے اور مزدلفے شریف سے سورج نکلنے کے بعد چلتے تھے۔ اسلام نے ان مشرکوں کی مخالفت فرمائی کہ ایمان والے میدان عرفات شریف سے سورج ڈوبنے کے بعد چلتے ہیں اور مزدلفے شریف سے سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو جائیں۔ پو پھٹنے پر دن نکل آتا ہے رات ودن کا اجتماع عرفات شریف میں بھی کرینگے اور مزدلفہ شریف میں۔ اکثر حضرات علماء کرام کے نزدیک دن چھپے تک میدان عرفات شریف میں رہنا واجب ہے۔ اور دن نکلنے تک مزدلفہ شریف میں ٹھہرنا انکے نزدیک سخت مکروہ ہے۔

(۲۵۴۳) خچر پر سوار ہو کر حج کرنا بلا کراہت جائز ہے پو پھٹنے کے بعد جمرات (مناروں) کو کنکریاں مارنا جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ آفتاب نکلنے کے بعد ہی کنکریاں ماری جائیں یہی مسلک سیدنا امام اعظم ہے۔

(۲۵۴۵) سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پو پھٹنے کے بعد پہلے تو جمرے کی رمی فرمائی پھر نماز فجر ادا فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ آفتاب نکلنے سے پہلے رمی نہ کرنا وہاں بیان استحباب ہے اور یہاں بیان جواز ہے حج کے احکام میں آئندہ راتیں دن میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ گزشتہ راتیں جبکہ عام حالات میں رات پہلے ہوتی ہے اور دن بعد میں ہوتا ہے۔ چنانچہ نویں تاریخ کے بعد والی رات میں میدان عرفات شریف میں ٹھہر جانے سے حج مبارک مل جاتا ہے اور اس سے پہلے والی رات میں عرفات میں ٹھہر جانے سے حج نہ ملیگا۔ ایسے ہی ذوالحجہ کی گیارھویں رات دسویں تاریخ میں شمار ہوگی کہ اس میں جمرہ عقبہ کی رمی کی گئی تو ہو جائے گی اگرچہ مکروہ ہوئی مگر دسویں کی رات میں تو رمی درست ہی نہ ہوگی۔ طواف زیارت کا وقت دسویں ذوالحجہ کی صبح سے بارھویں کی مغرب تک ہے مگر دسویں کو کر لینا بہت اچھا ہے۔ حضرت ام سلمہ نے تمام کام کاج جلدی جلدی اسلئے نمٹائے کہ آج پیارے نبی ﷺ کا قیام انکے ہاں ہوتا تھا کہ آج انہیں سرفراز فرمانے کی باری تھی تاکہ بھر پور پیارے نبی ﷺ کی خدمات انجام دی جاسکیں کیونکہ یہ خدمت تمام عبادات سے افضل ہے۔ دیگر ازواج مطہرات کی باری نہ تھی اسلئے انہوں نے اطمنان سے دن چڑھے رمی فرمائی۔

(۲۵۴۶) مقیم سے مراد وہ شخص ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا ہو خواہ وہاں کا رہنے والا ہو یا باہر کا رہنے والا ہو کہ یہاں آکر ٹھہر گیا ہو اور عمرہ کرنیوالا وہ شخص ہے جو باہر سے عمرہ شریف کا احرام شریف باندھ کر مکہ مکرمہ میں وارد ہوا ہو۔ مقیم ومعتمر سے مراد عمرہ شریف کرنے والے ہی ہیں یعنی عمرہ شریف کرنے والا مکہ شریف کا باشندہ ہو یا باہر کا حجر اسود کو بوسہ دیتے ہی تلبیہ ختم کر دے جیسے کہ حجاج کرام جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہی تلبیہ بند کر دیتے ہیں۔

(۲۵۴۷) پیارے نبی ﷺ پیدل چلنے کی غرض سے کہیں راستے میں نہ اترے بلکہ استنجاء ووضو فرمانے کیلئے اترے۔ اس حدیث شریف سے پیدل چلنے کی غرض سے اترنے کی نفی ہے اور کسی حاجت و ضرورت کیلئے اترنا اور ہے پیدل حج مبارک کا ثواب بہت زیادہ ہے کہ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیوں کا وعدہ ہے اور سواری پر حج مبارک سنت رسول ہے اسمیں تقرب زیادہ ہے۔ ایسے ہی نماز عشاء میں وتروں کے بعد کے دو نفل کہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں تقرب زیادہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ یہ نفل بیٹھ کر ادا فرمایا کرتے تھے۔

مقصود اتباع رسول کریم ہے

انکی ادا میں مجھ کو سکون وقرار ہے (انتخاب قدیری)

اس حدیث شریف میں پیدل حج سے مراد مکہ مکرمہ سے میدان عرفات شریف کا جانا آنا مراد ہے نہ کہ اپنے گھر سے پیدل جانا۔

(۲۵۴۸) حجاج ابن یوسف ثقفی مشہور ظالم و جابر حاکم گزرا ہے جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے حجاز مقدس کا گورنر تھا اس نے ایک لاکھ بیس ہزار انسانوں کو باندھ کر قتل کرایا تھا اور جو جنگوں میں مارے گئے تھے وہ اس مذکورہ تعداد کے علاوہ تھے۔ عبدالملک بن مروان کے اشارے پر اس نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چڑھائی کر ڈالی۔ آپ مکہ مکرمہ میں جلوہ گستر تھے مکہ مکرمہ اور عراق کے بادشاہ بن چکے تھے۔ حجاج نے انہیں سولی دی پھر اسکے بعد عبدالملک نے اسی سال حکم دیا تھا کہ تو حج پر جا اور اس حجاج ظالم کو امیر حج بھی بنا ڈالا کہ تو سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرنا ہر

وَاِنَّا لَانَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

اور ہم نہیں روانہ ہوتے تھے میدان عرفات سے سورج ڈوبنے تک اور ہم روانہ ہوتے مزدلفہ شریف سے سورج نکلنے سے پہلے

هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

ہمارا طریقہ مخالف ہے بتوں کے پوجنے والوں اور مشرکوں کے طریقے سے۔

(۲۵۴۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آگے بھیج دیا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی رات

اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ

بنی عبدالمطلب کے بچوں کو خچروں پر سوار کر کے، پیارے نبی ہتھیلی سے تھپتھپاتے تھے ہماری رانوں کو اور فرماتے تھے اے میرے پیارے بچو!

لَاتَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

کنکریاں نہ مارنا جمروں کو یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

(۲۵۴۵) حدیث شریف: اَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ

ترجمہ: بھیجا یا پیارے نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ کو بقرعید کی رات میں تو کنکریاں ماریں انہوں نے جمرہ کو نماز فجر سے پہلے

ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهَا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

پھر وہ تشریف لے گئیں تو انہوں نے طواف زیارت فرمالیا اور یہ دن وہ تھا کہ جس دن میں پیارے رسول اللہ ﷺ انکے پاس تھے۔

(۲۵۴۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہے مقیم یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کو چومنے تک۔

(۲۵۴۷) حدیث شریف: عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ

ترجمہ: حضرت یعقوب ابن عاصم ابن عروہ سے مروی بیشک انہوں نے سنا حضرت شرید سے وہ فرماتے ہیں کہ میں چلا

फ़रमाया प्यारे सहाबा को यह कि कंकरियां मारें ठिकरियों के मिस्ल कंकरियों से और फ़रमाया प्यारे नबी ने यकीनन मैं न देख सकूँगा तुमको अपने इस साल के बाद।

2543 हदीस शरीफ़:— हजरते मोहम्मद इब्ने कैस इब्ने मुखरेमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खुतबा इरशाद फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया कि एहले जाहिलियत जब रवाना होते थे मैदाने अरफ़ात शरीफ़ से उस वक्त कि हो जाता था सूरज गोया कि लोगों की पगडिया उनके चहरों में गुरुब होने से पहले और मुज़दल्फ़ा शरीफ़ से सूरज निकलने के बाद जबकि हो जाती थी गोया कि लोगों की पगड़िया उनके चेहरों में और हम नहीं रवाना होते थे मैदाने अरफ़ात से सूरज डूबने तक और हम रवाना होते थे मुज़दल्फ़ा शरीफ़ से सूरज निकलने से पहले, हमारा तरीक़ा मुखतलिफ़ है बुतों के पूजने वालों और मुशरिकों के तरीक़े से।

2544 हदीस शरीफ़:— हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आगे भेज दिया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुजदल्फ़े की रात बनी अब्दुल मुत्तलिब के बच्चों को खच्चरों पर सवार करके, प्यारे नबी हथेली से थपथपाते थे हमारी रानों को और फ़रमाते थे ऐ मेरे प्यारे बच्चो! कंकरियां न मारना जमरों को यहाँ तक कि सूरज निकल आये।

کام ان سے پوچھ کر کرنا۔ ان سے مشاورت رکھنا کسی کام میں حضرت عبداللہ ابن عمر کی مخالفت نہ کرنا۔ اس وجہ سے اس نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو جواباً مسئلہ بتایا گیا کہ روزانہ تو ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں مگر نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات شریف میں ظہر کا وقت ہوتے ہی نماز ظہر پڑھ لی جائے کہ یوم عرفہ میں دو کام نئے ہو گئے (۱) ظہر میں جلدی کرنا (۲) ظہر کے وقت میں نماز عصر بھی پڑھنا۔ سیدنا حضرت امام زہری ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا یہ مذکورہ دونوں کام صحابہ کرام کے اپنے اجتہاد سے ہیں یا سنت رسول ﷺ ہیں۔ تو حضرت سالم نے فرمایا کہ یہ دونوں کام سنت رسول ﷺ ہیں حضرت سالم اور حضرت عبداللہ ابن عمر کا اس موقع پر حضرات صحابہ کرام کا عمل پیش فرمانا اس لئے تھا کہ ظالم حجاج کو انکار کی گنجائش نہ رہے عمل عام کی مخالفت آسان نہیں ہوتی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر کو ظالم حجاج نے ایک مکاری کر کے شہید کرا دیا تھا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کے پائے اقدس میں ایک زہر میں بجھی برچھی چبھوا دی اور اس زہریلی برچھی کا چبھنا انکی شہادت کا سبب بن گیا۔ اسلام میں کچھ لوگ ایسے بھی گھس آئے جنہوں نے اسلامی روپ میں رہ کر اسلام کو زبردست نقصان پہونچایا۔ ان میں یزید پلید اور حجاج بن یوسف کے نام سرفہرست ہیں دونوں بے نام و نشان ہیں۔

(۲۵۴۹) سواری پر رمی کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ تمام رمی اس حدیث شریف کی وجہ سے سوار ہو کر افضل ہے۔ حضرات خلفاء راشدین کے معمولات الگ الگ تھے بعض حضرات نے پیدل رمی فرمائی بعض نے سواری پر۔ اب جمرات ان ستونوں اور مناروں کو کہا جاتا ہے جنہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو تینوں ستونوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جمرات (منارے وستون) تین ہیں۔ (۱) جمرہ اولیٰ (۲) جمرہ وسطیٰ (۳) جمرہ عقبہ۔ جن حجاج کرام کی کنکریاں مارنا قبول ہو جاتا ہے تو وہ کنکریاں غائب ہو جاتی ہیں صرف غیر مقبول کنکریاں ہی وہاں رہ جاتی ہیں۔ ورنہ وہاں ہر سال کنکریوں کے انبار لگ جائیں (تفسیر ابن کثیر شریف) ان مقامات میں سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے ابلیس کو کنکر مارے تھے جس سے وہ سر پر پیر رکھ کر بھاگا تھا یہ حضرت آدم کی نقل ہے (اشعۃ اللمعات شریف) بعض روایات میں ہے کہ ان مقامات پر سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے شیطان کو کنکر مارے تھے۔ بہر حال شیطان کو پتھر مارنا یہ نبی کی سنت ہے۔

(۲۵۵۰) یہ کنکریاں باقلے کے دانوں، یا چھوہارے کی گٹھلی یا انگلی کے پورے کی برابر ہو تو بہتر ہے کہ ایک ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی میں رکھ کر چٹکی میں دبا کر پھینکے۔

(۲۵۵۱) دسویں ذوالحجہ کو زوال سے پہلے رمی کی جائے اور گیارھویں بارھویں ذوالحجہ کو زوال شمس کے بعد۔ کیوں کہ ان دو تاریخوں میں زوال سے پہلے رمی کا وقت ہوتا ہی نہیں (فتح القدیر) تمام صحابہ کرام سورج ڈھلنے کا انتظار فرماتے تھے اور سورج کے ڈھل جانے پر رمی کرتے تھے (بخاری شریف) تیرھویں ذوالحجہ کو قبل زوال رمی کرنا جائز ہے۔

(۲۵۵۲) پیارے نبی ﷺ نے ایسے رخ سے کھڑے ہو کر کنکریاں جمرہ عقبیٰ کو ماریں کہ کعبہ شریف تو آپکے بائیں تھا اور میدان منیٰ شریف آپکے دائیں کو تھا اور باقی جمرات کو رو بقبلہ ہو کر کنکریاں ماریں یہی مسلک حنفی ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ ہر کنکری کیساتھ تکبیر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ بنا دے تو اس حج کو مقبول اور گناہوں کو بخشا بخشایا اور اعمال کو مقبول (بیہقی شریف) چونکہ ارکان حج مبارک زیادہ تر سورہ بقرہ شریف میں ہیں اسلئے سورہ بقرہ شریف کا ذکر فرمایا ورنہ پیارے نبی پر ہی سارا قرآن کریم نازل ہوا ہے۔

(۲۵۵۳) پاخانے کے استنجاء میں تین ڈھیلے لینا مستحب ہے۔ میت کو دھونی تین بار دینا مستحب ہے۔ جمرے کی رمی اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑ کہ سات بار واجب ہے۔ طواف کے چار چکر فرض ہیں باقی تین چکر واجب ہیں یہی ذریعہ احناف ہے۔

(۲۵۵۴) امراء و سلاطین کا کردار نہ تھا کہ اپنی سواری آگے نکالنے کیلئے دوسروں کو پریشان کرتے۔ بلکہ صبح قیامت تک مساوات کا رنگ باقی رکھنے کیلئے ہے۔

دربار رسالت کی ہر شان نرالی تھی

آداب تھے شاہانہ ماحول فقیرانہ (مرحوم قمر مرادآبادی)

(۲۵۵۵) رمی وسعی کے دوران جو تکبیریں اور دعائیں ہوتی ہیں وہ ان عبادات جسمانی کا مغز ہیں۔ تو جو شخص یہ کام تو کرے اور ان میں ذکر

مَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاہُ الْاَرْضَ حَتّٰی اَتٰی جَمْعًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

پیارے رسول اللہ ﷺ کی معیت رحمت میں تو نہیں چھوا پیارے رسول کے مبارک قدموں نے زمین کو یہاں تک کہ جلوہ گر ہوئے مزدلفہ شریف میں۔

(۲۵۴۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اِنَّ الْحُجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ

ترجمہ: حضرت ابن شہاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خبر دی مجھے حضرت سالم ابن عبداللہ ابن عمر نے کہ بیشک حجاج ابن یوسف نے

عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ سَاَلَ عَبْدَاللّٰہِ کَیْفَ نَصْنَعُ فِی الْمَوْقِفِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ سَالِمٌ

جس سال حملہ کیا حضرت عبداللہ ابن زبیر پر تو اس نے پوچھا حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ ہم کیا کریں قیام گاہ میں عرفہ کے دن؟ تو حضرت سالم نے فرمایا

اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّۃَ فَہَجِّرْ بِالصَّلٰوۃِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّہُمْ کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ

کہ اگر تو ارادہ کرتا ہے سنت کا تو دوپہر ہی میں ادا کرلے نماز کو عرفہ کے دن، تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے کہ یہ سچ ہے کہ حضرات صحابہ جمع فرماتے تھے

بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ فِی السُّنَّۃِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ظہر اور عصر کے درمیان سنت طریقے پر، تو میں نے کہا حضرت سالم سے کیا عمل فرمایا ہے اس پر پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے؟

فَقَالَ سَالِمٌ وَہَلْ یَتَّبِعُوْنَ ذٰلِکَ اِلَّا سُنَّۃً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

تو فرمایا حضرت سالم نے کہ نہیں پیروی کرتے تھے اس میں مگر سنت کی۔

﴿ بَابُ رَمْیِ الْجِمَارِ ترجمہ: جمروں پر کنکریاں مارنے کا باب ﴾

(۲۵۴۹) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ کنکریاں مار رہے ہیں اپنی سواری پر سے

یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ہٰذِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بقرعید کے دن، پیارے نبی فرماتے کہ سیکھ لو مجھ سے ارکان حج، میں اٹکل سے نہیں جانتا، یقیناً میں نہیں حج فرماؤں گا اپنے اس حج مبارک کے بعد۔

2545 हदीस शरीफ़:– भेज दिया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा को बकराईद की रात में तो कंकरियां मारीं उन्होंने जमरे को नमाज़े फ़जर से पहले फिर वो तशरीफ़ ले गयीं तो उन्होंने तवाफ़े ज़्यारत फ़रमा लिया और यह दिन वो था कि जिस दिन में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उनके पास थे।

2546 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तल्बिया कहे मुकीम या उमरा करने वाला हजरे अस्वद को चूमने तक।

2547 हदीस शरीफ़:– हजरते याकूब इब्ने आसिम इब्ने अरवा से मरवी बेशक उन्होंने सुना हज़रते शुरैद से वो फ़रमाते हैं कि मैं चला प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो नहीं छुआ प्यारे रसूल के मुबारक कदमों ने ज़मीन को यहाँ तक कि जलवागर हुये मुज़दल्फ़ा शरीफ़ में।

2548 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने शहाब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खबर दी मुझे हजरते सालिम इब्ने अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने कि बेशक हज्जाज इब्ने यूसुफ़ ने जिस साल हमला किया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने ज़ुबैर पर तो उसने पूछा हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से कि हम क्या करें क़यामगाह में अरफ़ा के दिन? तो हज़रते सालिम ने फ़रमाया कि अगर तू इरादा करता है सुन्नत का तो दोपहर

(۲۵۵۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَۃَ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ کنکری ماری پیارے رسول نے

بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جمرے کو ٹھیکری کے برابر کنکروں سے۔

(۲۵۵۱) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کنکریاں ماریں پیارے رسول اللہ ﷺ نے جمرے کو دسویں ذوالحجہ کو

ضُحًی وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

دوپہر کے وقت اور لیکن اسکے بعد جب ڈھل گیا سورج۔

(۲۵۵۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ اِنْتَہٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی بیشک وہ پہونچے جمرۂ کبریٰ پر تو رکھا خانہ کعبہ شریف کو

عَنْ یَّسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُّکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ قَالَ

اپنے بائیں جانب اور منیٰ شریف کو اپنے دائیں جانب اور ماریں سات کنکریاں، تکبیر پڑھتے تھے ہر کنکری کیساتھ، پھر فرمایا حضرت ابن مسعود نے

ہٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ ایسے ہی کنکریاں ماریں انہوں نے کہ نازل ہوئی جن پر سورۂ بقرہ۔

(۲۵۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہے اور کنکریاں مارنا طاق ہے اور دوڑنا

بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کوہ صفا اور کوہ مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف طاق ہے، تو جب کوئی ڈھیلی لے تم میں کا تو چاہیے کہ ڈھیلی لے طاق۔

ही में अदा करले नमाज़ को अरफ़े के दिन तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने कि यह सच है कि हज़राते सहाबा जमा फ़रमाते थे ज़ोहर और असर के दरमियान सुन्नत तरीके पर तो मैंने कहा हज़रते सालिम से क्या अमल फ़रमाया उस पर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया हज़रते सालिम ने कि नहीं पैरवी करते थे उसमें मगर सुन्नत की।

(139) जमरों पर कंकरियां मारने का बाब

2549 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि कंकरियां मार रहे हैं अपनी सवारी पर से बकराईद के दिन, प्यारे नबी फ़रमाते हैं कि सीख लो मुझसे अरकाने हज मैं अटकल से नहीं जानता यकीनन मैं नहीं हज फ़रमाऊँगा अपने इस हज्जे मुबारक के बाद।

2550 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि कंकरियां मारीं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जुमरे को ठिकरी के बराबर कंकरों से।

2551 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कंकरियां मारीं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जमरे को दसवीं ज़िल्हिज्जा को दोपहर के वक़्त और लेकिन उसके

(۲۵۵۴) حدیث شریف: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي

ترجمہ: حضرت قدامہ ابن عبداللہ ابن عمار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ کنکریاں مار رہے ہیں

الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيلُ إِلَيْكَ إِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دسویں ذوالحجہ کو، سرخ اونٹنی پر سے، نہ مارنا تھا اور نہ ہانکنا تھا اور نہ فرمانا تھا ہٹو بچو۔

(۲۵۵۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مقرر فرمائی گئی جمروں کو کنکریاں مارنا اور دوڑنا کوہ صفا شریف

وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اور کوہ مروہ شریف کے درمیان، اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کیلئے۔

(۲۵۵۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نہ بنادیں ہم آپ کیلئے کوئی مکان

يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

جو سایہ کرے آپ پر منیٰ شریف میں؟ فرمایا پیارے رسول نے نہیں، منیٰ شریف اسکی جگہ ہے جو پہلے پہونچے۔

(۲۵۵۷) حدیث شریف: إِبْنِ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ٹھہرتے تھے پہلے دو جمروں کے پاس دیر تک، اللہ تعالیٰ کی تکبیر فرماتے

وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اور تسبیح فرماتے اور خوبیاں بیان فرماتے اسکی اور دعائیں مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور نہ کھڑے ہوتے جمرۂ عقبہ پر۔

﴿ بَابُ الْهَدْيِ ترجمہ: قربانی کے جانور کا باب ﴾

(۲۵۵۸) حدیث شریف: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ

ترجمہ: نماز ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی ذوالحلیفہ میں پھر طلب فرمائی پیارے رسول نے اپنی اونٹنی

बाद जब ढल गया सूरज।

2552 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी बेशक वो पहुंचे जमरा ए कुबरा पर तो रखा खाना ए काबा शरीफ़ को अपने बायीं जानिब और मिना शरीफ़ को अपने दायें जानिब और मारी सात कंकरियाँ, तक्बीर पढ़ते थे हर कंकरी के साथ फिर फ़रमाया हज़रते इब्ने मसऊद ने कि ऐसे ही कंकरियाँ मारीं उन्होंने कि नाज़िल हुई जिन पर सूरा ए बक़र।

2553 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इस्तन्जा ताक़ है और कंकरियाँ मारना ताक़ है और दोड़ना कोहे सफ़ा और कोहे मरवा के दरमियान ताक़ है और तवाफ़ ताक़ है तो जब कोई धूनी ले तुम्में का तो चाहिये कि धौनी ले ताक़।

2554 हदीस शरीफ़:– हज़रते क़दामा इब्ने अब्दुल्लाह इब्ने अम्मार से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कंकरियाँ मार रहे हैं दसवीं जिलहिज्जा को सूर्ख ऊँटनी पर से, न मारना था और न हांकना था और न फ़रमाना था हटो बचो।

2555 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुकर्रर फ़रमाई गयी जमरों को कंकरियाँ मारना और दोड़ना कोहे सफ़ा शरीफ़ और कोहे मरवा शरीफ़ के दरमियान अल्लाह तआला की याद क़ायम करने के लिये।

اللہ نہ کرے تو اس نے عبادت کا ڈھانچہ تو تیار کرلیا ہے مگر اسمیں روح نہ پھونکی۔ ایک مطلب یہ بھی ہے یہ تمام کام گزشتہ بزرگوں کی یادگاریں ہیں اور بزرگوں کی یادگاریں قائم رہیں۔ تمام حجاج کرام کو یہ تمام کام یہی سوچ کر کرنا چاہئیں کہ ہم بزرگوں کی نقل کررہے ہیں اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ ورنہ ان افعال حج کا عبادت ہونا عقل سے وراء ہے۔

(۲۵۵۶) منیٰ میں مکان بنانا منع ہے عارضی خیمے نصب کرلینا درست ہے۔ میدان منیٰ شریف کی تمام زمین موقوف ہے جسمیں تمام مسلمان برابر کے حقدار ہیں وہ برابر کے شریک ہیں۔ منیٰ شریف میں خصوصیت پہلے پہونچنے کی ہے نہ کہ مکان بنانے کی۔ منیٰ شریف ایسی جگہ ہے جہاں کسی کی مالکانہ کوئی حیثیت نہیں ہے جو پہلے پہونچے جس جگہ وہ اسکا مستحق ہے وقتی طور پر۔ اگر یہاں مکان بنانے کی اجازت ہوتی تو دنیا بھر کے مسلم امراء وسلاطین کی کوٹھیاں وہاں تیار ہوگئی ہوتیں اور بیچارے غریب مسلمانوں کو خیمہ لگانے کی بھی جگہ میسر نہ آتی عام راستوں اور بازار کے عمومی مقامات کا بھی یہی حکم ہے۔ وہ لوگ عبرت لیں جنکا مزاج ہے کہ مکان بناتے ہیں تو راستہ تھوڑا بہت ضرور ہڑپتے ہیں۔ ایسی ہی بازاروں کے دوکانداران صاحبان بازار میں دوکان بناتے ہیں تو تھوڑا بہت بازار کی زمین پر ناجائز قبضہ ضرور کرتے ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زمین حرم تمام کی تمام موقوف ہے اسکے کسی حصے کا کوئی مالک نہیں ہے (مرقاۃ شریف) حضرت امام اعظم کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ برابر ہے کہ رہنے والا ہو اسمیں اور باہر کا ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۰)

(۲۵۵۷) جمرۂ اولیٰ، جمرۂ وسطیٰ کی رمی کے بعد سورۂ بقر کے بقدر ٹھہر کر دعائیں کرتے تھے۔ دونوں جمروں کے پاس قیام سورۂ بقر کی تلاوت کے بقدر ہوتے تھے ان دونوں مقامات پر ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگنا سنت ہے اور یہ حدیث شریف بخاری شریف میں ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعاء نہ مانگتے تھے یعنی نفی ٹھہرنے کی ہے دعاء مانگنے کی نہیں ہے جمرۂ عقبیٰ کی رمی کے بعد نہ دسویں ذوالحجہ کو ٹھہرتے تھے اور نہ اسکے بعد۔

(۲۵۵۸) ہدیۃ کی جمع ہے ہدی۔ ہدیۃ کے معنی ہیں پیشکش کی چیز۔ شریعت مطہرہ میں ہدی وہ جانور ہے جو بیرون حرم شریف سے حرم شریف میں قربانی کیلئے لایا جائے۔ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کی ہدی جائز ہے۔ جس جانور کی قربانی جائز اسکی ہدی بھی جائز ہے۔ ہدی صرف زمین حرم میں ہوسکتی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر پہونچنا ہے انکا قدیم گھر تک (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۲) اور قربانی ہر جگہ ہوسکتی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو نماز پڑھئے آپ اپنے مالک کیلئے اور قربانی فرمایئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۰۳) پیارے رسول ﷺ حجۃ الوداع میں سو اونٹ ہدی لے گئے۔ عمرۂ حدیبیہ میں ستر اونٹ اور اسکی قضا میں ساٹھ اونٹ لے گئے۔ ذوالحلیفہ شریف مدینہ منورہ والوں کا میقات ہے جو مدینہ شریف سے ۵ کلومیٹر پر واقع ہے۔ اب اسے بیر علی کہتے ہیں۔ حج وداع کے موقع پر پیارے رسول ﷺ نے یہیں سے احرام زیب تن فرمایا تھا۔ اہل جاہلیت ہدی کے جانور کا کوہان چیر کر اسکا کوہان خون سے رنگ دیتے تھے اور گلے میں جوتوں کا ہار ڈالتے تھے تاکہ علامت بن جائے کہ یہ جانور ہدی کا ہے کوئی چور، ڈاکو اس پر حملہ نہ کرے اور یہ جانور تھک کر راہ میں بیٹھ جائے اور اسے وہیں ذبح کرنا پڑے تو اس علامت کو دیکھ کر اسکا گوشت فقراء اور غرباء کھائیں امراء نہ کھائیں۔ چونکہ اس کام میں کوئی برائی نہ تھی مذکورہ فوائد ہی تھے اسلئے اسلام نے اسے باقی رکھا۔ ہدی کے کوہان پر نشان لگانا ایسا ہی ہے جیسے ختنہ کرانا، فصد لگوانا۔ اتنا گہرا گھاؤ لگانا کہ ہدی میں سرایت کرا جائے اور مکہ مکرمہ ہدی کے پہونچنے تک اس کوہان کے نشان میں کیڑے پڑجائیں تو یہ مکروہ ہے۔ یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔ انکے زمانہ پاک میں لوگ اتنی بے دردی کیساتھ ہدی کا کوہان چیرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ پہونچتے پہونچتے کرم زدہ ہوجاتا تھا۔ جو لوگ اشعار یعنی کوہان پر نشان لگانا نہ جانتے ہوں انہیں اشعار کرنا مکروہ ہے جیسے آجکل عام طور پر نحر کرنا نہیں جانتے تو اونٹ کو نحر نہیں کرتے بلکہ ذبح کرتے ہیں حالانکہ اونٹ میں نحر سنت ہے۔ اشعار صرف اونٹ اور گائے میں ہے، بکری، بھیڑ وغیرہ میں نہ ہوگا کیونکہ کمزور ہوتے ہیں۔ ان میں صرف جوتوں کا ہار ڈالا جائیگا۔ احرام کے تمام کام مثلاً غسل، تبدیلی لباس اور نوافل تو پہلے ہی ادا فرما

فَاَشْعَرَهَا فِیْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ

پھر نیزہ مارکر نشان لگایا اسکے کوہان کے دائیں حصہ میں اور لیپ دیا خون کو اس سے اور ہار پہنا دیا اُس اونٹنی کو جوتوں کا، پھر سوار ہو گئے پیارے رسول

رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنی سواری پر، پھر جب سیدھی ہوئی اونٹنی پیارے رسول کو لیکر میدانِ بیداء میں تو تلبیہ پڑھا پیارے رسول نے حج مبارک کا۔

(۲۵۵۹) حدیث شریف: اَهْدَی النَّبِیُّ ﷺ مَرَّةً اِلَی الْبَیْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: ہدی بھیجی پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ بیت اللہ شریف، بکری کی، تو جوتے کا ہار پہنایا بکری کو۔

(۲۵۶۰) حدیث شریف: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً یَوْمَ النَّحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ذبح فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف سے ایک گائے دسویں ذوالحجہ کے دن۔

(۲۵۶۱) حدیث شریف: نَحَرَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهٖ بَقَرَةً فِیْ حَجَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ذبح فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے اپنے حج مبارک میں

(۲۵۶۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ ﷺ بِیَدَیَّ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے بٹے ہار پیارے نبی ﷺ کی ہدی کے اونٹوں کے، اپنے ہاتھ سے

ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْهِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو پیارے نبی نے پہنائے ہار انکو اور انکا کوہار چیرا اور انکی ہدی بھیجی تو نہ حرام ہوئی پیارے نبی پر کوئی چیز کہ تھی حلال ان کیلئے۔

(۲۵۶۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ کَانَ عِنْدِیْ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے بٹے قربانی کے جانوروں کے ہار اون سے جو اون تھا میرے پاس

ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِیْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر بھیجدیئے قربانی کے جانور میرے والد ماجد کیساتھ۔

2556 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिदिका से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम क्या न वना दें हम आपके लिये कोई मकान जो साया करे आप पर मिना शरीफ़ में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं! मिना शरीफ़ उसकी जगह है जो पहले पहुचे।

2557 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाहह इब्ने उमर ठहरते थे पहले दो जमरों के पास देर तक अल्लाह तआला की तकवीर फ़रमाते और तस्वीह फ़रमाते और खूबियाँ वयान फ़रमाते उसकी और दुआयें मांगते अल्लाह तआला से और न खड़े हुये जमरा ए अक़्बा पर।

(140) कुर्वानी के जानवर का वाव

2558 हदीस शरीफ़:– नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़ोहर की जुल्हुलैफ़ा में फिर तलब फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी ऊँटनी फिर नेजा मारकर निशान लगाया उसके कोहान के दायें हिस्से में और लेप दिया खून को उससे और हार पहना दिया उस ऊँटनी को जूतों का फिर सवार हो गये प्यारे रसूल अपनी सवारी पर फिर जब सीधी हुई ऊँटनी प्यारे रसूल को लेकर मैदाने वैदा में तो तल्विया पढा प्यारे रसूल ने हज्जे मुवारक का।

2559 हदीस शरीफ़:– हदी भेजी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक मर्तबा वैतुल्लाह

لئے تھے مگر بلند آواز سے تلبیہ اب فرمایا۔

(۲۵۵۹) بکری کی ہدی جائز ہے کیونکہ اسکی قربانی بھی جائز ہے بکری میں اشعار نہ ہوگا بلکہ اسے جوتے کا ہار پہنایا جائیگا۔ بکری کی ہدی میں ہار پہنانا سنت ہے یہ بکری ہدی کی تھی قربانی کی نہ تھی اسی لئے مکہ مکرمہ بھیجی گئی قربانی پیارے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں ادا فرمائی ہے۔ بعض نادانوں نے انگریز دوستی کے جذبے سے سرشار ہو کر اور کفار کی نمک حلالی کا فریضہ انجام دیتے ہوئے یہ اُگل دیا کہ قربانی صرف مکہ مکرمہ میں ہوسکتی ہے۔ دنیا بھر میں اور جگہ نہیں ہوسکتی تاکہ اسلام کے نشو نما اور تبلیغ و اشاعت کا کام ٹھپ ہو جائے۔ اور شعائر اسلامی کو گہرے گڑھے میں دبا دیا جائے۔ مسلمان ایسے مسلمان نما بے ایمانوں سے چوکنا رہیں۔

(۲۵۶۰) یہ وہ قربانی ہے جو مدینہ طیبہ میں کی گئی۔ گائے میں سات مسلمان و مومن شریک ہو سکتے ہیں مگر ایک کی طرف سے بھی جائز ہے۔ گائے کی قربانی سنت رسول پاک ﷺ ہے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کفار کو خوش کرنے کیلئے گائے کی قربانی سے روکتے ہیں اور بکواس کرتے ہیں کہ گائے کی قربانی اسلام کے خلاف ہے۔ افضل قربانی اونٹ کی ہے پھر اسکے بعد گائے کی۔ کسی کا مختار کار اسکی طرف سے قربانی کرسکتا ہے خصوصی اجازت سے بھی اور عمومی اجازت سے بھی اسلئے کہ اس حدیث شریف میں سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خصوصی اجازت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۲۵۶۱) یہ ذبح گائے کا واقعہ مکہ مکرمہ میں ہوا۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے اور پیارے نبی ﷺ اس حج مبارک میں مسافر تھے بلکہ یہ حج کا دم تھا۔ گائے کو نحر کرنا منع ہے اس حدیث شریف میں نحر ذبح کے معنی میں ہے اگر پیارے نبی ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے دی ہے تو یہ پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات سے ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے تو اپنی پوری امت مرحومہ فقراء و غرباء کی طرف سے ایک بکری بھی قربانی فرمائی ہے جبکہ امت مسلمہ کے فقراء و غرباء کی تعداد تو کروروں ہے۔

(۲۵۶۲) بعض حضرات صحابہ کرام کا یہ ذہن تھا کہ ہدی بھیجنے والا بھی محرم ہے جب تک کہ اسکی ہدی مکہ مکرمہ میں ذبح نہ ہو جائے اور ہدی کے ذبح ہونے تک وہ تمام ممنوعات احرام سے بچے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے ان حضرات صحابۂ کرام کے ذہن کو صاف فرمایا کہ ہدی بھیجنے سے کوئی مسلمان محرم نہیں ہو جاتا۔ ان حضرات صحابہ کرام کو اس وقت یہ حدیث پاک نہ پہونچی ہوگی۔ یہ واقعہ پیارے نبی ﷺ کے حج وداع سے ایک سال پہلے ۹ھ کا ہے جب پیارے نبی ﷺ نے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج مبارک کے موقع پر مکہ مکرمہ میں اعلانات فرمانے کیلئے امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ یہ بھی حضور صدیق اکبر کی خلافت بلافصل کی ایک خوبصورت علامت ہے۔

(۲۵۶۳) مومنوں کے پہلے امیر الحج سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ قربانی کے جانور پیارے نبی ﷺ نے بھیجے۔ حضرات صحابہ کرام عموماً بارگاہ صدیقہ میں مسئلہ پوچھنے آتے تھے تو آپ حسب سوال جواب مرحمت فرماتی تھیں چونکہ آپ بڑی عالمہ و عارفہ تھیں کہ کیسے باپ کی بیٹی تھیں اور کیسے شوہر کی بیوی ان کی بارگاہ عالیجاہ کا گستاخ وہی ہوگا جو ایمان سے عاری اور عرفان سے کورا ہوگا۔

(۲۵۶۴) بدنہ کے معنی ہیں ڈیل ڈول والا۔ لحیم و جسیم جانور۔ قربانی کے جانور کو اسی لئے بدنہ کہتے ہیں کہ قربانی کے شوقین اپنی قربانی کے لئے جانور کو سال بھر کھلا پلا کر خوب فربہ کرتے ہیں۔ بکری بھیڑ کو بدنہ نہیں کہتے بلکہ صرف اونٹ اور گائے کو بدنہ کہتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور قد آور چوپاؤں کو بنا دیا ہم نے انکو تمہارے لئے نشانیاں اللہ تعالیٰ کی۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۲) اس آیت کریمہ میں بھی قد آور چوپاؤں سے مراد اونٹ اور گائے ہے۔ ہدی کے جانور پر ضرورۃً سوار ہو جانا جائز، بلاضرورت منع ہے۔ اس حدیث شریف میں مذکورہ شخص مجبور و معذور تھے کہ انکے پاس دوسرا کوئی جانور سوار ہونے کیلئے نہ تھا۔

(۲۵۶۵) قربانی کے جانور پر سواری دو شرطوں کیساتھ جائز ہے ایک تو یہ کہ قربانی کے جانور پر بیٹھنے کیلئے مجبور ہو دوسری شرط یہ ہے کہ احتیاط سے سواری کرے اسے دوڑا کر یا مار پیٹ کر زخمی نہ کردے۔ قربانی کے جانور پر سامان لادنا ضرورتاً بھی جائز نہیں ہے

(۲۵٦۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی رَجُلاً یَسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانک رہا ہے قربانی کے جانور اونٹ کو تو فرمایا پیارے رسول نے

اِرْکَبْہَا فَقَالَ اِنَّہَا بَدَنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْہَا فَقَالَ اِنَّہَا بَدَنَۃٌ

کہ سوار ہو جاؤ اس پر! تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ سوار ہو جاؤ اس پر! پھر عرض کیا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے،

قَالَ اِرْکَبْہَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الثَّالِثَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

فرمایا پیارے رسول نے کہ سوار ہو جاؤ اس پر، افسوس ہے تجھ پر، دوسری یا تیسری بار میں فرمایا۔

(۲۵٦۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰہِ سُئِلَ

ترجمہ: حضرت ابوزبیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت جابر ابن عبداللہ سے کہ مسئلہ پوچھا گیا ان سے

عَنْ رُکُوْبِ الْہَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِرْکَبْہَا

قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں تو فرمایا کہ سنا ہے میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ سوار ہو جاؤ قربانی کے جانور پر،

بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْہَا حَتّٰی تَجِدَ ظَہْرًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

احتیاط و اعتدال کیساتھ، جب ضرورت پڑ جائے اسکی، یہاں تک کہ پالو تم دوسری سواری۔

(۲۵٦٦) حدیث شریف: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سِتَّۃَ عَشَرَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَہٗ فِیْہَا

ترجمہ: بھیجے پیارے رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ذریعہ اور منتظم بنایا انکو ان قربانی کے جانوروں کے بارے میں

فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْہَا قَالَ انْحَرْہَا ثُمَّ اَصْبِغْ نَعْلَیْہَا

تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ کیا کروں میں اس اونٹ کیساتھ جو تھک رہے ہیں ان میں سے؟ فرمایا کہ ذبح کردو ان کو، پھر رنگ دو اسکے جوتے

فِیْ دَمِہَا ثُمَّ اجْعَلْہَا عَلٰی صَفْحَتِہَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْہَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَہْلِ رُفْقَتِکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اسکے خون میں پھر رکھ دو جوتوں کو اسکے کوہان کے حصے پر اور نہ تم کھاؤ اس میں سے اور نہ کوئی تمہارے دوستوں میں سے۔

शरीफ़ बकरी की तो जूते का हार पहनाया बकरी को।
2560 हदीस शरीफ़:– ज़िब्ह फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिद्दिका की तरफ़ से एक गाय दसवीं जिलहिज्जा के दिन।
2561 हदीस शरीफ़:– ज़िब्ह फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी अज़्वाजे मुतहहरात की तरफ़ से एक गाय अपने हज्जे मुबारक में।
2562 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने बटे हार प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हदी के ऊँटों के अपने हाथ से तो प्यारे नबी ने पहनाये हार उनको और उनका कोहार चीरा और उनकी हदी भेजी तो न हराम हुई प्यारे नबी पर कोई चीज कि थी हलाल उनके लिये।
2563 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने बटे कुर्बानी के जानवरों के हार ऊन से जो ऊन था मेरे पास फिर भेज दिये कुर्बानी के जानवर मेरे वालिदे माजिद के साथ।
2564 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने देखा एक शख्स को कि हांक रहा है कुर्बानी के जानवर और ऊँट को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सवार हो जाओ इस पर! तो उन्होंने अर्ज़ किया कि यह तो कुर्बानी का ऊँट है, फ़रमाया प्यारे नबी ने सवार हो जाओ इस पर! फिर

اگر سوار ہونے کی صورت میں قربانی کے جانور کو ناقص کر دیا تو اسکا بدل نقصان خیرات کرنا ہوگا۔

(۲۵٦٦) یہ شخص جنکے ہمراہ پیارے نبی ﷺ نے ہدی کے سولہ اونٹ بھیجے تھے انکا نام نامی سیدنا حضرت ناجیہ ابن جندب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ انکے ذمہ راستے کی حفاظت اور حرم شریف پہونچ کر انکی قربانی کا انتظام تھا۔ یہ واقعہ بھی ۹ھ کے حج مبارک کا ہے جب سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر حج بنائے گئے تھے اگر ہدی کا جانور راستے میں تھک جائے اور آگے چلنے کے قابل نہ رہے تو اس ہدی کے جانور کو ذبح کر دینا چاہیے اور اس پر مذکورہ علامت ونشان قائم کر دینا چاہیے تاکہ بعد میں آنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور تھا۔ تو کوئی امیر نہ کھائے بلکہ غرباء وفقراء ومساکین محتاج ہی کھائیں اگر ہدی کا جانور حرم شریف میں پہنچ کر وقت پر ذبح ہو جائے تو اسے ہدی والا بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے امراء غرباء بھی کھا سکتے ہیں۔ اگر راستے ہی میں مذکورہ مجبوری کی وجہ سے ذبح کرنا پڑ جائے تو نہ تو ہدی والا کھائے اور نہ امراء کھائیں۔ صرف فقراء وغرباء کھائیں۔ جیسے قربانی کا جانور اگر قربانی کے دنوں میں ذبح کیا جائے تو قربانی کرنے والا اور تمام امیر و غریب مسلمان کھائیں۔ اور اگر وقت سے پہلے ذبح کرنا پڑ جائے تو بعض صورتوں میں صرف فقراء ہی کھا سکتے ہیں۔ قربانی کرنیوالا اور امراء نہیں کھا سکتے۔ اور بعض صورتوں میں احکام جداگانہ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ناجیہ اور انکے ساتھیوں کو اس راستے میں قربانی ہونیوالے ہدی کے جانور کے گوشت کو کھانے سے اسلئے منع فرمایا کہ یہ سبکے سب امیر تھے ان میں کوئی فقیر نہ تھا۔

(۲۵٦۷) اونٹ اور گائے میں سات سات مسلمان شریک ہو سکتے ہیں۔ بدنہ اونٹ اور گائے دونوں کہتے ہیں۔ جیسے نحر گائے کے ذبح کو کہہ دیتے ہیں ایسے ہی کبھی بدنہ صرف اونٹ کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ از روئے فقہ بدنے کا لفظ اونٹ گائے دونوں پر بولا جاتا ہے۔

(۲۵٦۸) اونٹ میں نحر سنت ہے اور ذبح خلاف اولیٰ ہے، اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے اونٹ کا بایاں پاؤں رسی سے باندھ دیں پھر سینے سے متصل گردن میں نیزہ ماریں اور اوپر کو کھینچ دیں تاکہ رگیں اور حلقوم طول میں چر جائیں جب اونٹ گر جائے تو کھال وغیرہ جدا کریں اور گوشت بنائیں کھائیں، کھال وغیرہ کام میں لائیں لیکن جسے اونٹ کو نحر کرنا نہ آتا ہو وہ اونٹ کو ذبح کرے۔ گائے بکری وغیرہ میں ذبح کرنا چاہیے۔ ذبح لٹا کر ہوتا ہے۔ رگیں و حلقوم چوڑائی میں کاٹی جاتی ہیں۔

(۲۵٦۹) یہ واقعہ بھی حج وداع کا ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے اس حج مبارک میں سو اونٹ ذبح فرمائے تھے کچھ تو اپنے دست اقدس سے اور کچھ حضرت علی کے دست پاک سے۔ اس حدیث شریف میں ان اونٹوں کا ذکر ہے جنہیں حضرت علی نے اپنے دست پاک سے ذبح فرمایا تھا۔ ہدی اور قربانی کے جانور کی جھول، مہار صدقہ کر دیے جائیں۔ جو قربانی کیلئے خریدی گئی ہوں یا قربانی وہدی کے جانور کیساتھ آئی ہوں اور اگر اپنے پالتو جانور کی جھول قربانی کے جانور کے زیبائش کیلئے عارضی طور پر ڈال دی ہو تو وہ جھول ومہار اپنی ملکیت ہے اپنے کام میں لائیں۔ کھال کا خیرات کر دینا حکم استحبابی ہے اگر چاہے تو قربانی کرنیوالا اپنے کام میں لا سکتا ہے جوتے، ڈول، مصلیٰ بنا سکتا ہے لیکن اگر کھال فروخت کر دی تو پھر خیرات ہی کرنا ہوگی۔ قصائی کو گوشت، جھول، کھال وغیرہ مزدوری میں دینا جائز نہیں ہے۔ قصائی کو مزدوری الگ دینا چاہیے البتہ اجرت کے علاوہ اسلامی رشتے سے اسے کچھ گوشت دیدیا جائے تو درست ہے۔ بعض قصائی اپنی مزدوری بھی لیتے ہیں اور خود ہی گوشت بھی رکھ لیتے ہیں اور پھر اس گوشت کو فروخت کرتے ہیں یہ بھی سخت ناجائز ہے۔ ایسے ہی قربانی کے جانور کا دودھ اگر دوہ لیا جائے تو اسکی قیمت بھی خیرات کر دینا ضروری ہے۔

(۲۵۷۰) شروع میں یہ حکم تھا کہ حضرات امراء تین دن کی بقدر گوشت رکھیں اور باقی گوشت کو تقسیم فرمادیں تاکہ فقراء وغرباء کو گوشت ملنے اور کھانے کا زیادہ موقع ملے کیونکہ اس وقت مسلمانوں میں غربت زیادہ تھی اور جب مسلمانوں کے مالی حالات میں سدھار آیا تنگ دستی کو زوال آیا۔ اب وہ علت ختم ہو گئی لہٰذا تین سے زیادہ گوشت رکھنے والی ممانعت منسوخ ہو گئی۔ اب اغنیاء بھی جتنا قربانی وہدی کا گوشت رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں۔ اب منیٰ شریف میں کارخانے لگ گئے ہیں کہ قربانی کا گوشت سکھا کر سال بھر کھاتے

(٢٥٦٧) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِم)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ذبح کیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حدیبیہ کے سال، اونٹ کو سات کی طرف سے، اور گائے کو سات کی طرف سے۔

(٢٥٦٨) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَہٗ یَنْحَرُھَا قَالَ ابْعَثْھَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی کہ بیشک وہ تشریف لائے ایک شخص کے پاس جنہوں نے بٹھادیا تھا اپنی قربانی کا اونٹ کہ ذبح کریں اسکو تو فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ اٹھاؤ اسکو، کھڑا کرکے باندھ کے سنت ہے اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی۔

(٢٥٦٩) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِہٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِھَا وَجُلُوْدِھَا وَاَجِلَّتِھَا وَاَنْ لَّا اُعْطِیَ الْجَزَّارَ مِنْھَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِیْہِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ میں انتظام فرماؤں پیارے نبی کی قربانی کے اونٹوں کا اور یہ کہ صدقہ کروں میں انکے گوشت اور انکی کھالیں اور انکی جولیں اور نہ عطا فرماؤں میں قصائی کو اس میں سے فرمایا پیارے رسول نے کہ عطا فرمائیں گے ہم قصائی کو اپنے پاس سے۔

(٢٥٧٠) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا لَا نَاْکُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَکَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نہیں کھاتے تھے اپنی قربانیوں کے گوشت تین دن سے زیادہ پھر اجازت مرحمت فرمائی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا کھاؤ اور توشہ بھی کرلو، پھر تو ہم نے کھایا بھی اور توشہ بھی کیا۔

अर्ज़ किया कि यह कुर्बानी का ऊँट है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सवार हो जाओ इस पर! अफसोस है तुझपर दूसरी या तीसरी बार में फ़रमाया।

2565 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़ुबैर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते जाबिर इब्ने अब्दुल्लाह से कि मसअला पूछा गया उनसे कुर्बानी के जानवर पर सवार होने के बारे में तो फ़रमाया कि सुना है मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि सवार हो जाओ कुर्बानी के जानवर पर ऐहतियात व ऐतदाल के साथ जब ज़रुरत पड़ जाये उसकी यहाँ तक कि पा लो तुम दूसरी सवारी।

2566 हदीस शरीफ़:– भेजे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सोलह(16) ऊँट एक शख्स के ज़रिये और मुन्तज़िम बनाया उनको उन कुर्बानी के जानवरों के बारे में तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम क्या करूँ मैं उस ऊँट के साथ जो थक रहे हैं उनमें से? फ़रमाया कि ज़िब्ह कर दो उनको फिर रंग दो उसके जूते उसके खून में फिर रख दो जूतों को असकी कोहान के हिस्से पर और तुम न खाओ उसमें से और न कोई तुम्हारे दोस्तों में से।

2567 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हमने ज़िब्ह किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ हुदैबिया के साल ऊँट को सात की तरफ़ से और गाय को सात की तरफ़ से।

ہیں یہ عمل بالکل درست ہے کہ اب تین دن سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت منسوخ ہو چکی ہے جیسے شروع اسلام میں عورتوں کی مزارات پر حاضری منع تھی مگر بعد میں پیارے نبی ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ اب خواتین اسلام قبرستانوں اور مزارات مبارکہ پر حاضر ہوسکتی ہیں البتہ بھیڑ بھاڑ کے مواقع سے بچنا چاہیے کہ اگر وہاں صبح کو مردوں کی بھیڑ ہوتی ہے تو یہ دوپہر یا شام کو حاضری دیں۔ اگر وہاں شام کو بھیڑ ہوتی ہو تو یہ صبح کو یا دوپہر کو حاضری دیں۔ خواہ مخواہ خواتین اسلام کو قبرستانوں کی حاضری اور مزارات مقدسہ کی زیارت وسعادت سے نہ روکا جائے۔ پیارے نبی ﷺ کی اجازت پر کسی کی ممانعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

(٢٥٧١) ابوجہل کا یہ زیور آرا اونٹ جنگ بدر میں مسلمانوں کو بطور غنیمت ملا تھا اور پیارے نبی ﷺ نے خود اسکو اپنے لئے قبول و پسند فرمایا تھا۔ اس سال مکہ مکرمہ لے جانا مشرکین کو جلانے کے لئے تھا۔ اسلامی کاموں سے مشرکوں کو جلانا سنت وعبادت ہے۔ گائے کی قربانی میں بھی یہ راز مضمر ہے۔ دشمنان رسول کو جلانے کیلئے یارسول اللہ کے نعرے لگانا سنت کے مطابق اور عبادت ہے۔

منافق کے کلیجے پر بہت ہی تیر چلتے ہیں
لب مومن پہ جب بھی آگیا ہے یارسول اللہ (انتخاب قدیری)

(٢٥٧٢) ہدی کا جانور صرف حرم شریف میں ذبح ہوسکتا ہے دوسری جگہ نہیں۔ اگر اسکی قربانی دوسری جگہ بھی ہوجاتی تو ہر فقیر وامیر بلکہ خود قربانی کرنے والے کو بھی کھانا جائز ہوتا۔ بیمار جانوروں کا گوشت حلال ہے حرام ومکروہ نہیں ہے۔

(٢٥٧٣) قربانی کے دنوں میں سب سے افضل دن دسویں ذوالحجہ ہے یا عشرہ ذوالحجہ میں دسویں ذوالحجہ افضل ہے بعض روایات مبارکہ میں ہے کہ عرفہ کا دن سب سے افضل ہے اور بعض روایات مبارکہ میں ہے کہ ماہ رمضان مبارک کا عشرہ افضل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ سبھی افضل ہوں مختلف جہات سے۔ بقر عید کی دسویں تاریخ کو یوم النحر کہتے ہیں کہ بقر عید کی دسویں تاریخ کو حضرات حجاج کرام مزدلفہ شریف سے منیٰ شریف پہونچتے ہیں اور بارھویں کو منیٰ شریف سے مکہ مکرمہ روانہ ہوجاتے ہیں اور گیارھویں بقر عید کو حضرات حجاج کرام منیٰ شریف میں ٹھہرتے ہیں اسلئے اسکو یوم القر کہتے ہیں۔ قربانی کے تینوں ایام میں سب سے افضل دن دسویں ذوالحجہ ہے پھر گیارھویں پھر بارھویں اور ہفتہ کے دنوں میں جمعہ افضل ہے اور پورے سال کے ایام میں یوم عرفہ افضل ہے۔ فقیر قدیری عرض کرتا ہے کہ سارے زمانے میں عید میلاد النبی کی تاریخ افضل ہے کیونکہ سب کا وجود ہی یوم عید میلاد النبی ﷺ کا صدقہ ہے۔

عشق کہتا ہے ہمارا کوئی سی بھی عید ہو
تیرے ہی صدقے میں پائی عید میلاد النبی (یانبی)

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ مقتل میں پہونچکر جانور گھبراتا ہے شکاری سے شکار وحشت محسوس کرتا ہے مگر یہاں تو معاملہ ہی عجیب ہے ہر اونٹ یہ چاہتا تھا کہ پیارے نبی ﷺ کے دست کرم سے پہلے میری قربانی ہو اس لئے ہر اونٹ اپنی گردن پیش کرتا۔

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بامید زانکہ روزے بشکار خواہی آمد (سیدنا حضرت امیر خسرو)

پیارے نبی ﷺ محبوب خلائق ہیں۔ آپ پر سبکا سب کچھ قربان۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ شان محبوبیت بھی معجزہ ہے جانور بھی آپکے مبارک مقدس ہاتھوں سے ذبح ہونے کو ہزار زندگیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ قربانی کے گوشت کی تملیک جائز ہے اور اباحت بھی۔ بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس حدیث شریف سے نچھاور، بکھیر اور چھوہارے اور روپے لٹانے پر دلیل پکڑی ہے کہ وہاں بھی عملاً اجازت عامہ ہی ہوتی ہے (اشعۃ اللمعات شریف)

(٢٥٧٤) اپنی قربانی کرنے سے تین دن تک اسکا گوشت کھا سکتے ہو چوتھے دن سے پہلے صدقہ وخیرات کرکے ختم کردو۔ جس نے بارھویں تاریخ کو قربانی کی وہ ١٥ ذوالحجہ تک اسکا گوشت کھا سکتا ہے۔ اور یہ حکم بھی اب منسوخ ہے کیونکہ یہ ایک عارضی ضرورت کی بنا پر دیا گیا تھا کہ اس وقت مسلمانوں پر غربت وافلاس کا دور دورہ تھا اور مسلمانوں نے قربانیاں بھی بہت کم کی تھیں اگر قربانی کرنے والے ہی گوشت کو ذخیرہ کرلیتے تو فقراء وغرباء محروم رہ جاتے کیونکہ اب تو فضل ربی جھوم جھوم کر برس رہا ہے مسلمانوں میں دولت کی ریل پیل ہے قربانیاں خوب ہورہی ہیں اس سال خوب کھاؤ کھلاؤ

(۲۵۷۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذَالِكَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ قربانی کا جانور لے گئے حدیبیہ کے سال، پیارے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانوروں میں ایک اونٹ تھا ابوجہل والا، اسکے سر (ناک) میں ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کی، جلاتے تھے پیارے رسول اسی سے مشرکوں کو۔

(۲۵۷۲) حدیث شریف: عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: حضرت ناجیہ خزاعی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا کروں میں اس کا جو تھک جائے اونٹوں میں سے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ذبح کرو اسکو پھر بھگو دو اسکی جوتی اسکے خون میں پھر ہٹ جاؤ لوگوں کے درمیان سے اور اس اونٹ کے درمیان سے تاکہ کھالیں لوگ اسکو۔

(۲۵۷۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْسِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَّمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ دنوں میں زیادہ عظمت والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بقرعید کا دن ہے پھر ااوذوالحجہ، حضرت ثور نے فرمایا اور وہ دوسرا دن ہے، کہا راوی نے کہ پیش کئے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں پانچ یا چھ اونٹ تو قریب ہوئے اونٹ پیارے رسول کے کہ کس سے شروع فرمائیں پیارے رسول، پھر جب گر گئے اونٹ کروٹوں کے بل تو فرمایا پیارے رسول نے آہستہ کچھ کلام کہ نہ سمجھ پایا میں اسکو تو میں نے عرض کیا کہ کیا فرمایا پیارے رسول نے؟ تو کہا ایک نزدیکی نے کہ جو چاہئے کاٹ لے۔

2568 हदीस शरीफ़– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी कि बेशक वो तशरीफ़ लाये एक शख्स के पास जिन्होंने बिठा दिया था अपनी कुर्बानी का ऊँट कि ज़िब्ह करे उसको तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह ने कि उठाओ इसको खड़ा करके बांध के सुन्नत है आला हजरत मौहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की।
2569 हदीस शरीफ़– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि मैं इन्तेज़ाम फ़रमाऊँ प्यारे नबी की कुर्बानी के ऊँटों का और यह कि सदक़ा करूँ मैं उनके गोश्त और उनकी खालें और उनकी जूलें और न अता फ़रमाऊँ मैं कसाई को उसमें से फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अता फ़रमायेंगे हम कसाई को अपने पास से।
2570 हदीस शरीफ़– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम नहीं खाते थे अपनी कुर्बानियों के गोश्त तीन दिन से ज़्यादा फिर इजाज़त मरहमत फरमाई हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया कि खाओ और तोशा भी कर लो फिर तो हमने खाया भी और तोशा भी किया।
2571 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कुर्बानी का जानवर ले गये हुदैबिया के साल प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कुर्बानी के जानवरों में एक ऊँट था अबूजहल वाला, उसके सर (नाक) में एक नथनी थी चांदी की और एक रिवायत में है कि सोने की, जलाते थे प्यारे रसूल उसी से मुशरिकों को।

(۲۵۷۴) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيْ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو قربانی کرے تم میں سے تو نہ صبح کرے تین کے بعد حالانکہ ہو اسکے گھر میں قربانی کا کچھ گوشت، پھر جب ہوا اگلا سال تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کریں ویسا ہی جیسا کہ ہم نے کیا تھا گزشتہ سال؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ خوب کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کر رکھو اسلئے کہ اُس سال تھے لوگ محتاجی میں، اسلئے میں نے چاہا کہ تم مدد کرواگی۔

(۲۵۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بلاشبہ ہم نے روکا تھا تم کو قربانی کے گوشت سے کہ کھاؤ تم اسکو تین دن سے زائد تاکہ فراخی ملے تم کو، اب عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے فراخی تو کھاؤ بھی اور ذخیرہ بھی کرو اور ثواب بھی کماؤ، خبردار! اور بیشک یہ دن کھانے اور پینے ذکر اللہ کے دن ہیں۔

﴿ بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ ترجمہ: سرمنڈانے اور سر کے بال کتروانے کا باب ﴾

(۲۵۷۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اقدس صاف کرایا حجۃ الوداع میں اور بعض حضرات نے صحابہ کرام میں سے، اور بال کتوائے بعض نے ان میں سے۔

2572 हदीस शरीफ़– हज़रते नाजिया खिज़ाइ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज किया या रसूलुल्लाह क्या करूँ मैं उसका जो थक जाये ऊँटों में से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ज़िब्ह करो उसको फिर भिगो दो उसकी जूती उसके खून में फिर हट जाओ लोगों के दरमियान से और उस ऊँट के दरमियान से ताकि खा लें लोग उसको।
2573 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि दिनों में सबसे ज़्यादा अज़मत वाला अल्लाह तआला के नज़दीक बकरा ईद का दिन है फिर ग्यारह जिलहिज्जा, हज़रते सूर ने फरमाया और वो दूसरा दिन है, कहा रावी ने कि पेश किये गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में 5 या 6 ऊँट तो करीब हुये ऊँट प्यारे रसूल के कि किससे शुरु फ़रमायें प्यारे रसूल फिर जब गिर गये ऊँट करवटों के बल तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने आहिस्ता कुछ कलाम कि न समझ पाया मैं उसको तो मैंने अर्ज़ किया कि क्या फ़रमाया प्यारे रसूल ने? तो कहा एक नज़दीकी ने जो चाहिये काट ले।
2574 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो कुर्बानी करे तुममें से तो न सुबह करे तीन के बाद हालाकि हो उसके घर में कुर्बानी का कुछ गोश्त फिर जब हुआ अगला साल तो हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हम करें वैसा ही

(۲۵۷۷) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُعَاوِیَةُ اَنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے امیر المومنین حضرت امیر معاویہ نے کہ بیشک میں نے کاٹے بال پیارے نبی ﷺ کے سرِ اقدس سے کوہِ مروہ کے پاس قینچی سے۔

(۲۵۷۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجۃ الوداع میں "یا اللہ تعالیٰ! رحمت سے نواز سر منڈانے والوں کو" صحابۂ کرام نے عرض کیا سر کے بال کتروانے والوں کو بھی یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے "یا اللہ تعالیٰ! رحمت سے نواز سر منڈانے والوں کو" صحابۂ کرام نے عرض کیا سر کے بال کتروانے والوں کو بھی یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ سر کے بال کتروانے والوں کو بھی۔

(۲۵۷۹) حدیث شریف: عَنْ یَحْیٰ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِیْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت یحیٰ ابن حصین سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنی دادی صاحبہ سے کہ بیشک انہوں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے حجۃ الوداع میں کہ دعا فرمائی پیارے نبی نے سر منڈانے والوں کیلئے تین مرتبہ اور سر کے بال کتروانے والوں کیلئے ایک مرتبہ۔

(۲۵۸۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَهٗ بِمِنًی وَنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَیْمَنَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے منیٰ شریف میں تو تشریف فرما ہوئے جمرے پر تو کنکریاں ماریں اسکو پھر جلوہ گر ہو گئے اپنے منیٰ شریف کے خیمے میں تو قربانی فرمائی اپنے قربانی کے جانور کی پھر طلب فرمایا بال مونڈنے والے کو اور پیش فرمائی مونڈنے والے کو اپنی داہنی جانب

जैसा कि हमने किया था गुज़िश्ता साल? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खूब खाओ और खिलाओ और जमा कर रखो इसलिये कि उस साल थे लोग मोहताजी में इसलिये मैंने चाहा कि तुम मदद करो उनकी।

2575 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बिलाशुबह हमने रोका था तुमको कुर्बानी के गोश्त से यह कि खाओ तुम उसको तीन दिन से जाइद ताकि फ़राख़ी मिले तुमको, अब अता फ़रमाई अल्लाह तआला ने फ़राख़ी तो खाओ भी और ज़ख़ीरा भी करो और सवाब भी कमाओ, ख़बरदार! और बेशक यह दिन खाने और पीने और ज़िक्रुल्लाह के दिन हैं।

(141) सर मुडाने और सर के बाल कतरवाने का बाब

2576 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपना सरे अक्दस साफ़ कराया हज्जातुल विदा में और बअज़ हज़रात ने सहाबा ए किराम में से और बाल कटवाये बअज़ ने उनमें से।

2577 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे अमीरुल मोमिनीन हज़रते अमीरे माअविया ने कि बेशक मैंने काटे बाल प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के सरे अक्दस से कोहे मरवा के पास कैंची से।

2578 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया हज्जातुल विदा में

خوب بچاؤ "میں نے چاہا" بانگ دہل پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ پیارے نبی ﷺ احکام شرعیہ کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ اختیار مرحمت فرمایا ہے کہ جسے چاہیں حلال فرمادیں جسے چاہیں حرام فرمادیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور نہ حرام جانتے ہیں اسکو جسے حرام فرمایا اللہ نے اور اسکے رسول نے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۴۸) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اسلئے کہ حلال کردوں میں تمہارے لئے کچھ چیزیں جو حرام کردی گئیں تم پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۸)

خدا نے ایسا دیا اختیار آقا کو
جسے وہ چاہیں حلال اور حرام فرمائیں (انتخاب قدیری)

(۲۵۷۵) ابتداءً مسلمانوں کی حالت ایسی تھی کہ تمام مسلمان قربانی نہ کر پاتے تھے غربت مانع آتی تھی تو پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت مرحومہ کو یہ فارمولہ عطا فرمایا کہ گوشت تھوڑا ہے کھانے والے زیادہ ہیں لہٰذا اس تھوڑے گوشت کو امیر وفقیر سب مل کر بانٹ کر کھائیں تاکہ قربانی کا گوشت امراء وغرباء سبکو کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے۔ ایسا نہ ہو کہ امیر تو ذخیرہ کرلیں اور غریب ایک ایک بوٹی کو ترسیں۔ یہ اسلامی رواداری کے خلاف ہے اور کشادگی کا زمانہ آگیا ہے مسلمان متمول ہو گئے ہیں تو اب کھاؤ کھلاؤ بھی۔ جمع کرکے رکھ لو اور خیرات کرکے ثواب کے انبار بھی لگاؤ۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا بہتر ہے۔ ایک حصہ اپنے لئے۔ ایک حصہ دوست احباب رشتہ داروں کیلئے اور ایک حصہ غرباء وفقراء کیلئے۔ اور اگر تمام گوشت خود کھا لیا جائے یا سب گوشت احباء اعزاء میں تقسیم کردیا جائے یا کل کا کل گوشت غریبوں میں بانٹ دیا جائے یہ تمام طریقے بھی درست ہیں۔ اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس گوشت کے کھانے، بچانے، لٹانے سب میں ثواب ہے۔ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے یہ ایام کھانے کھلانے کے دن ہیں کیونکہ سب مسلمان اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی خوب جم کر ڈٹ کر کیا جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر جب پورے کرلو اپنے ارکان حج تو ذکر کرو تم اللہ کا جیسا کہ تمہارا ذکر کرنا اپنے باپ دادا کا اس سے بھی زیادہ ذکر کرو۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴)

(۲۵۷۶) حج وعمرہ سے فارغ ہونے پر بال منڈانا اور بال کٹانا دونوں جائز ہیں۔ مردوں کیلئے بال منڈانا افضل ہے اور عورتوں کیلئے سر کے بال منڈانا حرام ہیں لہٰذا عورتیں اپنے سر کے بالوں کی نوکیں کٹائیں گی۔ چہارم سر کے بال منڈانا یا کٹوانا ضروری ہے پورے سر کے بال منڈانا یا کٹوانا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے سوائے حج مبارک اور عمرہ شریف کے کبھی سر نہ منڈایا۔ داڑھی منڈانا حرام ہے احرام شریف کھولتے وقت سر پر اُسترہ پھروائے اور جو روزانہ عمرہ شریف کرے وہ بھی ہر دفعہ اپنے سر پر اُسترہ پھروائے۔ بعض سر منڈانا اور بعض سر کے بال کتروانا قزع کہلاتا ہے یہ شرعاً مکروہ ہے۔

(۲۵۷۷) یہ واقعہ عمرہ قضا کا ہے کیونکہ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ کے دن ایمان لا چکے تھے مگر اپنے ایمان کا اعلان واظہار فتح مکہ کے دن فرمایا جیسے سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام تھے مگر اپنے اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر فرمایا اگر یہ واقعہ حج مبارک کا ہوتا تو پھر مروہ کا ذکر نہ ہوتا بلکہ منیٰ شریف کا ذکر ہوتا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس عمرے شریف میں اپنے سر مبارک کے موئے مبارک کتروائے اور یہ خدمت جلیلہ حضرت امیر معاویہ کی قسمت میں آئی۔ بڑی قسمت والے ہیں حضرت امیر معاویہ اور بڑے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو حضرت امیر معاویہ کی شان گستاخیاں کرکے جہنم کا سودا کررہے ہیں۔

(۲۵۷۸) یہ دعاء پیارے رسول ﷺ نے منیٰ شریف میں بھی مانگی اور اس دن بھی جس دن حضرات صحابہ کرام نے عمرہ شریف کرکے احرام شریف کھول دئے اور پیارے رسول ﷺ نے حدیبیہ کے دن بھی یہ دعاء فرمائی۔ احرام کھولتے وقت سر کا منڈانا افضل ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے سر کے منڈانے والوں کیلئے تین مرتبہ دعاء فرمائی اور سر کے بال کتروانے والوں کیلئے ایک مرتبہ دعاء فرمائی اور وہ بھی کئی تقاضوں کے بعد۔ بعد والے جملے میں واؤ اشتراک کیلئے ہے اسلئے ترجمہ کیا ہے سر کے بال کتروانے والوں کیلئے بھی۔ یہ لفظ "بھی" منڈانے والوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔

(۲۵۷۹) سر منڈانے والا زینت کو بالکل ترک کرتا ہے اور سر کے بال کتروانے والا اپنی زینت کو باقی رکھتا ہے لہٰذا پہلا شخص ہی زیادہ دعاؤں کا مستحق ہے۔

(۲۵۸۰) حجاج کرام دسویں ذوالحجہ کو پہلے رمی کریں پھر قربانی کریں

فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَاطَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ

تو انہوں نے بال صاف کردیئے، پھر بلایا حضرت ابوطلحہ انصاری کو تو عطا فرمادئے وہ بال شریف انکو، پھر پیش فرمائی بائیں جانب تو فرمایا

اِحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَاطَلْحَةَ فَقَالَ اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کرا سکے بال شریف صاف کردو تو صاف کردئے بال شریف پھر عطا فرمائے وہ بال شریف حضرت ابوطلحہ کو تو فرمایا کہ تقسیم کردو انکو صحابہ کے درمیان۔

(۲۵۸۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

احرام شریف زیب تن فرمانے سے پہلے اور دسویں ذوالحجہ کو بیت اللہ شریف کے طواف کرنے سے پہلے ایسی خوشبو جس میں مشک ہوتی تھی۔

(۲۵۸۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے دسویں ذوالحجہ کو پھر واپس ہوئے پھر نماز پڑھی ظہر کی منیٰ شریف میں۔

(۲۵۸۳) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈانے سے۔

(۲۵۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا بس عورتوں پر سر کے بال کتروانا ہیں

(۲۵۸۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ شریف میں لوگوں کیلئے

يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ

تاکہ مسائل دریافت کریں حضرات صحابہ پیارے رسول سے، تو ایک شخص حاضر ہوئے پھر عرض کیا انہوں نے کہ مجھے خبر نہ تھی میں نے سر منڈالیا

या अल्लाह तआला! रहमत से नवाज़ सर मुडाने वालों को, सहावा ए किराम ने अर्ज़ किया सर के वाल कतरवाने वालों को भी या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने या अल्लाह तआला रहमत से नवाज सर मुडाने वालों को, सहावा ए किराम ने अर्ज किया सर के वाल कतरवाने वालों को भी या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सर के वाल कतरवाने वालों को भी।

2579 हदीस शरीफ़:– हज़रते यहया इब्ने हुसैन से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपनी दादी साहेबा से कि वेशक उन्होंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से हज्जातुल विदा में कि दुआ फ़रमाई प्यारे नबी ने सर मुडाने वालों के लिये तीन मर्तवा और सर के वाल करतवाने गालों के लिये एक मर्तवा।

2580 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये मिना शरीफ़ में तो तशरीफ़ फ़रमा हुये जमरे पर तो कंकरियाँ मारीं उसको फिर जलवागर हो गये अपने मिना शरीफ़ के खेमे में तो कुर्वानी फरमाई अपने कुर्वानी के जानवरों की फिर तलव फ़रमाया बाल मूडने वाले को और पेश फ़रमाई मूंडने वाले को अपनी दायें जानिव तो उन्होंने वाल साफ़ कर दिये, फिर बुलाया हज़रते अबू तल्हा अंसारी को तो अता फ़रमा दिये वो वाल शरीफ़ उनको फिर पेश फ़रमाई बायीं जानिव तो फ़रमाया कि इसके बाल शरीफ़ साफ़ कर दो तो साफ़ कर दिये वाल शरीफ़ फिर अता फ़रमाये वो बाल शरीफ़ हज़रते

پھر حجامت بنوائیں۔ یہ ترتیب واجب ہے اس دن پیارے نبی ﷺ نے سو اونٹ قربان فرمائے تھے تریسٹھ اپنے دست پاک سے اور سینتیس سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست پاک سے۔ سر منڈاتے وقت پہلے سر کا دایاں حصہ منڈایا جائے پھر بایاں حصہ منڈایا جائے۔ سر منڈانے کے بعد لب بنوانا، داڑھی ٹھیک ٹھاک کرانا چاہیے پھر ناخن کٹوانا سنت ہیں (مرقاۃ شریف)۔

اس حدیث شریف کا آخری حصہ تو بدعقیدہ لوگوں کی گردنوں پر لٹکتی تلوار ہے وہ نادان لوگ جن پر شرک کا بھوت سوار ہے اور وہ ہر تعظیمی کام کو شرک کہتے ہیں تبرکات شریفہ کا مذاق اڑاتے ہیں ان کیلئے تو یہ موت کا گھاٹ ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے سر اقدس کے بال سیدنا حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا کہ انہیں مومنین کے درمیان تقسیم کردو اس میں ناخن شریف بھی شامل تھے۔ وہ موئے مبارک اور ناخن مبارک ایمان والوں میں تقسیم کردیئے گئے۔ بعض حضرات صحابہ کرام تو ان تبرکات کو اپنے ساتھ اپنی قبور مبارکہ میں لے گئے تاکہ قبر کی منزل کو آسان و تابناک بنایا جا سکے۔ جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ اور سیدنا حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض حضرات صحابہ کرام ان تبرکات کو دنیا میں چھوڑ گئے تاکہ صبح قیامت تک ایمان والے ان تبرکات کی زیارت کرتے رہیں اور دلو کی دنیا میں نور بھرتے رہیں۔ وہی بال شریف آج پوری دنیا میں موجود ہیں اور انکی زیارتیں ہورہی ہیں حضرات صحابہ کرام ان موئے مبارکہ کو پانی میں غوطہ دیکر پانی کو دواء کے طور پر پیتے تھے اور شفاء کاملہ عاجلہ پاتے تھے۔ انسان کے بال انسان کے سر سے جدا ہوکر بھی پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کے بعض اجزاء بدن اس دنیا میں بھی محفوظ فرمادئے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے ان بالوں میں شاخیں نمودار ہوتی ہیں اور پھر انکی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ یہ حیات النبی ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ بزرگان دین کے تبرکات خصوصاً پیارے نبی ﷺ کے موئے مبارک ناخن پاک سنبھال کر رکھنا انکی زیارت کرنا ان سے شفا حاصل کرنا انکے توسل سے دعائیں مانگنا قبر میں برائے مشکل کشائی انہیں ساتھ لیجانا سب جائز و بہتر ہے۔ انہیں عظیم مقاصد کیلئے یہ تقسیم ہوئی تھی۔ جو لوگ تبرکات کی عظمت کے قائل نہیں ہیں ان کی مثال یہ ہے کہ بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔

(۲۵۸۱) حجاج کرام کو قربانی اور حلق سے ناقص تحلل حاصل ہوجاتا ہے جس سے بجز بیوی کے تمام چیزیں حلال ہوجاتی ہیں اور طواف زیارت کے بعد تحلل تام حاصل ہوجاتا ہے جس سے بیوی بھی حلال ہوجاتی ہے بہترین خوشبو مشک و گلاب کی ہے کہ اس میں دل آویز مہک ہوتی ہے مگر رنگت نہیں ہوتی۔

(۲۵۸۲) پیارے نبی ﷺ نے نماز ظہر مکہ شریف میں ادا فرمائی اور منیٰ شریف میں ظہر کی جماعت تیار تھی تو بہ نیت نفل یہاں بھی شرکت فرمائی ہو یا ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ظہر کے فرض تو مکہ مکرمہ میں ادا فرمالئے ہوں اور سنن و نوافل منیٰ شریف میں۔

(۲۵۸۳) عورتوں کو سر منڈانا حج و عمرہ میں بھی حرام ہے اور انکے علاوہ بھی۔ یوں ہی فیشن کے طور پر بال کٹوانا حرام ہے آجکل مسلمان عورتیں کفار و مشرکین کی عورتوں کے دیکھا دیکھی سر کے بالوں کو کٹوا رہی ہیں اور خواہ مخواہ اپنی عاقبت خراب کررہی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی سی شکلیں بناتی ہیں عورت کو سر منڈانا ایسے ہی حرام ہے جیسے مرد کو داڑھی منڈانا حرام ہے کیونکہ یہ شکل بگاڑنا ہے البتہ اگر کوئی شرعی ضرورت و عذر ہو تو پھر بال ہی کیا اعضاء کٹوانا بھی درست ہوجاتا ہے۔ ضروریات اس سے مستثنیٰ ہیں اگر کوئی عذر شرعی عورت کو درپیش ہو تو عورت سر منڈا سکتی ہے ورنہ ہرگز نہیں۔

(۲۵۸۴) حج و عمرے سے فارغ ہوکر مرد تو سر منڈائے یا بال کتروائے مگر عورت احرام شریف سے فارغ ہونے پر اپنے سر کے بالوں کی نوکیں ایک پورے بھر کٹوائے۔ چہارم سر کے بال کٹوانا واجب ہے اور پورے سر کے کٹوانا بہتر ہے۔ یہ حج و عمرہ کے موقع کی بات ہے اس سے آجکل کی کوئی پرکٹی اپنے فیشنی بال کٹوانا ثابت نہیں کرسکتی۔

(۲۵۸۵) پیارے نبی ﷺ سفر حج مبارک کے دوران ایک ایسا وقت بھی نکالتے تھے کہ لوگ مسائل پوچھ سکیں۔ آج بھی حضرات علماء کرام کو چاہیے کہ کچھ وقت ہفتے یا مہینے میں ایسا نکالیں کہ لوگ ان سے مل کر مسائل کی جانکاری حاصل کرسکیں۔ یہ طریقہ سنت ہے۔ چاہیے تو یہ تھا

قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ

اس سے پہلے کہ میں ذبح کرتا، پیارے رسول نے فرمایا کہ اب ذبح کرلو، کوئی گناہ نہیں ہے، دوسرے شخص حاضر ہوئے تو عرض کیا انہوں نے کہ مجھے معلوم نہ تھا

فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَاحَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہ میں نے قربانی کرلی اس سے پہلے کہ میں کنکری مارتا تو فرمایا پیارے رسول نے اب کنکری مارلو، کوئی گناہ نہیں ہے، نہیں مسئلہ پوچھا گیا پیارے نبی ﷺ سے

عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَاحَرَجَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کسی چیز کے بارے میں جو آگے پیچھے کردیا گیا ہو مگر فرمایا پیارے نبی نے کہ اب کرلو کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۵۸۶) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُسْاَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَاحَرَجَ فَسَاَلَہٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے سوالات کئے جاتے تھے دس ذوالحجہ کو منیٰ میں تو فرماتے پیارے نبی کہ کوئی گناہ نہیں تو سوال کیا پیارے نبی سے

رَجُلٌ فَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَاحَرَجَ۔ (رواہ البخاری)

ایک شخص نے تو عرض کیا کہ میں نے کنکریاں ماری ہیں بعد اسکے کہ میں نے شام کی، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿ بَابُ خُطْبَۃِ یَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْیِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَالتَّوْدِیْعِ ﴾

﴿ ترجمہ: دسویں ذوالحجہ کا خطبہ ایام تشریق کی رمی اور طواف رخصت کا باب ﴾

(۲۵۸۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خطبہ دیا ہم کو پیارے نبی ﷺ نے دس ذوالحجہ کو تو فرمایا پیارے نبی نے

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَہَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنٰی عَشَرَ شَہْرًا مِنْہَا

کہ بیشک زمانہ گھوم پھر گیا ہے اس دن کی صورت کی طرح جس دن کہ پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو، سال بارہ مہینے کا ہے کہ ان میں سے

اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذوالقعدۃ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادیٰ وَشَعْبَانَ

چار مہینے حرمت والے ہیں کہ تین تو مسلسل ہیں ذوقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ماہ رجب قبیلہ مضر کا ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان المعظم کے درمیان ہے۔

अबू तल्हा को तो फ़रमाया कि तक़सीम कर दो इनको सहाबा के दरमियान।

2581 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं खुशबू लगाती थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को ऐहराम शरीफ़ जेबे तन फ़रमाने से पहले और दसवीं जुल्हिज्जा को बैतुल्लाह शरीफ़ के तवाफ़ करने से पहले, ऐसी खुशबू जिसमें मुश्क होती थी।

2582 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये दसवीं जुल्हिज्जा को फिर वापस हुये फिर नमाज़ पढ़ी ज़ोहर की मिना शरीफ़ में।

2583 हदीस शरीफ़:–मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने औरत को अपना सर मुडाने से।

2584 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है औरतों पर सर मुडाना बस औरतों पर सर के बाल कतरवाना है।

2585 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ठहरे हुज्जातुल विदा के मौके पर मिना शरीफ़ में लोगों के लिये ताकि मसाइल दरयाफ़्त करें हज़राते सहाबा प्यारे रसूल से तो एक शख़्स हाजिर हुये फिर अर्ज़ किया उन्होंने कि मुझे ख़बर न थी मैंने सर मुंडा लिया इससे पहले कि मैं ज़िब्ह करता, प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि अब ज़िब्ह कर लो कोई गुनाह नहीं है, दूसरे शख़्स हाज़िर हुये तो अर्ज़ किया उन्होंने कि मुझे

کہ جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد پہلے قربانی کرتا پھر سر منڈانا مگر ان سائل نے اسکے برعکس کرلیا کہ سر تو پہلے منڈالیا اور قربانی بعد میں کی۔ یا تو مشغولیت ارکان کی وجہ سے یاد دھیان نہ رہا یا پھر مسئلہ ہی معلوم نہ تھا اور اس وقت مسئلہ معلوم نہ ہونا عذر شرعی تھا کیونکہ حج مبارک نیا نیا فرض ہوا تھا اور حج مبارک کے مسائل پوری طرح شائع نہ ہوئے تھے لیکن اب مسائل سے بے خبری عذر شرعی نہیں ہے کیونکہ اب مسائل پوری طرح شائع ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں پر بقدر ضرورت علم دین سیکھنا فرض ہے۔ غرض یہ کہ اب خطا تو عذر ہے مگر جہالت عذر نہیں بلکہ جہالت تو خود ایک پاپ ہے۔ دسویں ذوالحجہ کو حج مبارک کے افعال چار ادا ہوتے ہیں۔ (۱) جمرہ عقبہ کی رمی (۲) قربانی (۳) سر منڈانا (۴) طواف زیارت۔ ان بعض میں ترتیب واجب ہے کہ ترتیب بدل جانے سے دم (قربانی) واجب ہوجاتا ہے۔ جیسے نماز کا واجب رہ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے ایسے ہی حج مبارک کا واجب رہ جانے سے دم (قربانی) واجب ہوجاتا ہے۔

(۲۵۸۶) بارگاہ رسالت میں دن بھر سوالات کا تانتا بندھا رہا اور پیارے نبی ﷺ جوابات کی برسات فرماتے رہے۔ شام سے مراد سورج ڈوبنے کے بعد کا وقت ہے جو صبح کا مقابل ہے۔ دسویں ذوالحجہ کو دن کی رمی اگر سورج ڈوبنے کے بعد کی جائے تو گنہگار ہوگا قربانی واجب نہ ہوگی۔ البتہ اگر ۱۱ ذوالحجہ کو یہ رمی کرے تو دم (قربانی) واجب ہے۔ ۱۰ ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے مکروہ ہے۔ سورج نکلنے سے زوال سے پہلے تک سنت ہے۔ زوال سے سورج چھپنے تک جائز ہے۔ رات میں جائز تو ہے مگر مکروہ ہے اور کل کو کرنا خلاف واجب ہے جسمیں قربانی لازم ہے۔ ۱۱، ۱۲، ذوالحجہ کو جمروں کی رمی زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک سنت ہے اور رات میں مکروہ ہے۔ ۱۳ ذوالحجہ تک انکی قضا کا وقت ہے ۱۳ ذوالحجہ کے بعد نہ ادا کا وقت ہے اور نہ قضا کا۔ یہاں "کوئی حرج نہیں" کے معنی ہیں قربانی واجب نہیں (مرقاۃ شریف)

(۲۵۸۷) اس حدیث شریف میں جس خطبے کا ذکر ہے یہ وہ خطبہ شریف نہیں ہے جو نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات شریف میں دیا جاتا ہے بلکہ یہ وہ خطبہ شریف ہے جو گیارھویں ذوالحجہ کو میدان منیٰ شریف میں دیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ اس خطبے کے علاوہ ہے جو نویں کو میدان عرفات شریف میں دیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ حج مبارک نہیں ورنہ اس میں مسائل حج مبارک کے بیان ہوتے یہ خطبہ نماز ظہر تھا۔ خطبہ اس کلام کو کہتے ہیں جو انتہائی مرصع و مسجع کلام ہو بشرطیکہ نظم میں نہ ہو بلکہ نثر میں ہو۔ زمانہ یوں تو مطلقاً وقت کو کہتے ہیں مگر اس حدیث شریف میں قمری سال مراد ہے۔ یوم نحر یعنی قربانی کا دن اس سے دس ذوالحجہ مراد ہے۔ زمانہ جاہلیت میں کفار عرب دو حرکتیں کرتے تھے۔ (۱) یہ کہ کبھی تو سال کو تیرہ ماہ کا بنا دیتے (۲) کبھی مہینوں کی تبدیلی کردیتے جس مہینے کو دل چاہتا آگے بڑھا دیتے یا پیچھے ہٹا دیتے۔ اگر اس زمانہ جنگ میں ماہ حرم یعنی ماہ رجب آجاتا اور ابھی جنگ جاری و باقی ہے تو ماہ رجب کو کوئی دوسرا ماہ قرار دے لیتے اور ماہ رجب کو آگے کھسکا لیتے تاکہ جنگ جاری رکھ سکیں پھر جب جنگ ختم ہوجاتی تو کسی اور مہینے کو ماہ رجب قرار دے لیتے۔ اسی طرح ماہ ذوالحجہ میں تبدیلی کرلیتے کہ حج جس زمانے میں آسان ہو اس زمانے کو ماہ ذوالحجہ قرار دے لیتے۔ چنانچہ جس سال سیدتنا حضرت بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ ہوئیں اس سال ماہ رجب کو ماہ ذوالحجہ مان کر حج کر ڈالا۔ اس بنا پر روایات میں آیا ہے کہ سیدتنا حضرت آمنہ کا حاملہ ہونا ایام منیٰ شریف میں ہوا۔ معلوم ہوا کہ اصل میں یہ ماہ رجب تھا جسے ماہ ذوالحجہ بنا کر حج کر ڈالا گیا تھا۔ اس طرح پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ نویں مہینے ماہ ربیع الاول شریف میں ہوئی کوئی بے وقوف یہ اعتراض نہ کرے کہ حمل شریف ایام منیٰ یعنی حج کے زمانے میں ہوا تو ربیع الاول شریف میں ولادت کیسے ہوئی جس سال پیارے نبی ﷺ نے حج مبارک فرمایا اس سال حسن اتفاق کہ سال بارہ ماہ کا ہوا اور ہر مہینہ اپنی اصل پر بنایا گیا۔ اس حدیث شریف میں اسی حقیقت کا اعلان ہے کہ اس سال ہر مہینہ اُس وقت پر تھا جس وقت پر اللہ تعالیٰ نے اسے مقرر فرمایا تھا کہ مہینے گھومتے گھامتے اس سال اپنے صحیح اوقات پر گزرے۔ اس حدیث شریف میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔ ترجمہ۔ بیشک گنتی مہینوں کی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں۔ جس دن پیدا فرمایا آسمانوں کو اور زمین کو ان میں سے چار عزت والے ہیں یہ ہے سیدھا

وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ

فرمایا پیارے نبی نے یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول زیادہ جاننے والے ہیں تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی نے

حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَاالْحَجَّةِ

یہاں تک کہ ہم خیال کرنے لگے کہ پیارے نبی ﷺ نیا نام رکھیں گے اسکا اسکے پرانے نام کے علاوہ، تو فرمایا پیارے نبی نے کیا نہیں ہے یہ ماہ ذوالحجہ؟

قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ

ہم نے عرض کیا ہاں فرمایا پیارے نبی نے کہ کون شہر ہے یہ؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول اعلیٰ زیادہ جاننے والے ہیں تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی نے

حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى

یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ پیارے نبی نیا نام رکھیں گے اس شہر کا اسکے پرانے نام کے علاوہ، فرمایا پیارے نبی نے کیا نہیں ہے بلدہ؟ ہم نے عرض کیا ہاں

قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى

فرمایا پیارے نبی نے کہ کون دن ہے یہ؟ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول اعلیٰ زیادہ جاننے والے ہیں، تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی نے یہاں تک کہ

ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ

ہم سمجھنے لگے کہ پیارے نبی اس دن کا نیا نام رکھیں گے اسکے پرانے نام کے علاوہ، فرمایا پیارے نبی نے کیا نہیں ہے یہ قربانی کا دن؟ فرمایا پیارے نبی نے

فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا

کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جیسے حرمت تمہارے اس دن کی تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس مہینے میں،

وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا

عنقریب ملوگے تم اپنے مالک سے تو وہ پوچھے گا تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں، خبردار! کہ مت لوٹ جانا تم میری حیات ظاہری کے بعد گمراہ ہو کر

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

کہ مارنے لگیں تمہارے بعض بعض کو، خبردار! کیا میں نے تبلیغ دین فرمادی؟ سب نے عرض کیا ہاں، تو فرمایا پیارے نبی نے اے اللہ تعالیٰ! گواہ رہ تو

मालूम न था कि मैंने कुर्वानी कर ली इससे पहले कि मैं कंकरी मारता तो फरमाया प्यारे रसूल ने अब कंकरी मार लो कोई गुनाह नहीं है। नहीं मसअला पूछा गया प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से किसी चीज के वारे में जो आगे पीछे कर दिया हो मगर फरमाया प्यारे नवी ने कि अव कर लो कोई गुनाह नहीं है।

2586 हदीस शरीफः– प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से सुवालात किये जाते थे दस जुल्हिज्जा को मिना में तो फरमाते प्यारे नवी कि कोई गुनाह नहीं है तो सुवाल किया प्यारे नवी से एक शख्स ने तो अर्ज किया कि मैंने कंकरियाँ मारी हैं वाद इसके कि मैंने शाम की तो फरमाया प्यारे नवी ने कोई हरज नहीं है।

(142) दसवीं जुल्हिज्जा का खुतवा, अय्यामे तशरीक़ की रमी और तवाफ़े रुख़सत का वाव

2587 हदीस शरीफः– हजरते अवू वकरा से मरवी उन्होंने फरमाया कि खुतवा दिया हमको प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दस जुल्हिज्जा को तो फरमाया प्यारे नवी ने कि वेशक ज़माना घूमफिर गया है उस दिन की सूरत की तरह जिस दिन कि पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने आसमानों को और ज़मीन को, साल वारह महीने का है कि उनमें से चार महीने हुरमत वाले हैं कि तीन तो मुसल्सल हैं जूकादा जुल्हिज्ज मुहर्रम, और माहे रजब कबीला ए मुज़िर का है जो जुमादल उखरा और शावान के दरमियान है.

دین۔ تو نہ ظلم کرو تم ان میں اپنی جانوں پر اور جنگ کرو تم تمام مشرکوں سے جیسا کہ وہ جنگ کرتے ہیں تم سب سے اور جان لو تم بیشک اللہ کی رحمت پرہیزگاروں کیساتھ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۵۰)

تفسیر: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قمری مہینوں کا اعتبار ہے۔ کیونکہ قمری مہینے ہی محترم تھے اسی لئے اسلامی تمام عبادتوں میں قمری مہینے کا اعتبار ہے۔ سال کے بارہ مہینے اور مہینے کے انتیس یا تیس دن ہوتے ہیں۔ کفار و مشرکین نے اپنی آسانی کیلئے موسم کی پابندی کرتے ہوئے یہ تمام حرکات کیں اور اٹھائیس اور اکتیس کا مہینہ کر ڈالا اب چار محترم مہینے ذوقعدہ، ذوالحجہ، محرم ملے ہوئے ہیں اور ایک ماہِ رجب ہے۔ یہ اسلام سے پہلے بھی محترم مانے جاتے تھے اور اسلام میں بھی۔ مگر اسلام میں ان چار مہینوں میں جہاد کرنا حرام نہیں رہا البتہ ان کا احترام اب بھی باقی ہے کہ ان میں عبادات خوب کی جائیں اور گناہوں سے خوب بچا جائے۔ جو کافر تم سے لڑے وہ حربی ہے تم اس سے لڑو ذمی کافر اور مستامن کافر سے جنگ کرنا حرام ہے جہاد کے وقت تقویٰ و طہارت اختیار کرو یہ تمہارا بہترین ہتھیار ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۵۱)

زمانہ جاہلیت میں یہ چار ماہ ذوقعدہ ذوالحجہ، محرم، رجب بڑی حرمت والے تھے جن میں جنگ حرام تھی۔ اسلام نے ان مسلسل تین مہینوں کی حرمت تو باقی رکھی کہ ان میں گناہ کو سخت جرم قرار دیا جیسے بحالت احرام شریف حرم شریف میں گناہ سخت جرم ہے۔ مگر جنگ کی حرمت کو منسوخ فرمادیا۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے غزوہ طائف شوال المکرم میں اور غزوہ حنین ذوقعدہ میں فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ کے عالم ظاہر سے پردہ فرمانے کے بعد حضرات صحابہ کرام ہر مہینے میں جہاد فرمایا کرتے تھے۔ 'قبیلہ مضر' ایک شخص کے نام سے موسوم ہے جس کا نام مضر تھا مضر لسی کو کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی سفید ہوتی ہے ایسے ہی یہ شخص بھی بہت سفید تھا۔ یہ قبیلہ مضر ماہ رجب کو ماہ حرام جانتا تھا اسلئے ماہ رجب کا بڑا احترام کرتا تھا اسلئے اس ماہ رجب کو قبیلہ مضر کی طرف منسوب کیا گیا۔ مکہ مکرمہ ۸ھ میں فتح ہوا۔

۹ھ میں حج مبارک فرض ہوا۔ ۱۰ھ میں پیارے نبی ﷺ نے حج مبارک فرمایا لہٰذا ان دونوں سالوں میں حج اپنے صحیح وقتوں میں ادا کیا گیا۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ کبھی غلط وقت پر حج مبارک کی اجازت مرحمت نہ فرماتے۔ اس سال حج مبارک صحیح وقت پر ادا ہوا جیسا کہ گزشتہ سال ہوا (فتح الباری) یہ حضرات صحابہ کرام کا ادب و عقیدہ ہے کہ باوجودیکہ جانتے تھے کہ آج حج مبارک ہے ماہ ذوالحجہ ہے مگر جواب نہ دیا کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ ارشاد رب قدیر ہے۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو! نہ بڑھو آگے اللہ کے اور اسکے رسول کے اور ڈرو تم اللہ سے بیشک اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۳) پیارے نبی ﷺ کا کچھ لمحہ خاموش رہنا اہتمام کیلئے تھا کہ جو چیز انتظار کے بعد معلوم ہو وہ زیادہ یاد رہتی ہے۔ حضرات صحابہ کرام کا یہ جواب اللہ و رسولہ اعلم (اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول زیادہ جاننے والے ہیں) یہ آج کے گستاخوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے جو پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتاتے ہیں اور پیارے نبی ﷺ کے علم وسیع کو جانوروں پاگلوں، بچوں کے جیسا بتاتے ہیں۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی دو کتابیں میزائل انتخاب اور وہابیوں کا نیا دھرم۔ حضرات صحابہ کرام کے اس جواب نے پوری ملت مسلمہ کو لائن دی کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ پیارے نبی ﷺ کا ذکر کرنا شرک نہیں بلکہ روح ایمان ہے عین ایمان ہے۔ اللہ و رسول کے ملانے اور ماننے کا نام ہی ایمان ہے اور الگ کرنے کا نام کفر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔

ترجمہ۔ بیشک جو کفر کرتے ہیں اللہ کیساتھ اور اسکے رسول کیساتھ اور چاہتے ہیں وہ یہ کہ جدائی ڈال دیں اللہ اور اسکے رسولوں کے درمیان اور کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم بعض کیساتھ اور کفر کرتے ہیں ہم بعض کیساتھ اور چاہتے ہیں یہ کہ بنالیں وہ اسکے درمیان تیسرا راستہ یہی ہیں بے ایمان حقیقت میں اور تیار فرمائی ہے ہم نے بے ایمانوں کیلئے سزا رسوا کرنے والی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴۶)

مجھے ہے تسلیم اے عزیزو! رسول میرا خدا نہیں ہے
خدا نہیں ہے خدا نہیں ہے مگر خدا سے جدا نہیں ہے

اللہ و رسول کو ایک دوسرے سے جدا کرنا یہ کفار کا طریقہ ہے جو خالص کفر ہے۔ پیارے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ سے ایسے ملے ہوئے ہیں جو ان سے مل جائے وہ خدا سے مل جائے اور اسے خدا مل جائے۔

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اب لازم ہے کہ پہونچائے حاضر غائب کو کہ بہت سے پیغام پہونچائے ہوئے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں سننے والے سے۔

(۲۵۸۸) حدیث شریف: عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ

ترجمہ: حضرت وبرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ کب کنکریاں ماروں میں جمروں کو؟

قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ

فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے کہ جب کنکریاں مارے تمہارا امام تو تم بھی کنکریاں مارو جمرے کو، پھر لوٹایا میں نے ان پر وہی مسئلہ

فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رواہ البخاری)

تو فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ ہم انتظار کرتے تھے کہ جب ڈھل جائے سورج تو کنکریاں مارتے تھے۔

(۲۵۸۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک وہ کنکریاں مارتے تھے قریب والے جمرے کو سات کنکریوں سے،

يُكَبِّرُ عَلَى أَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُوا

تکبیر فرماتے ہر کنکری پر پھر آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ نرم زمین میں آجاتے، پھر کھڑے ہوجاتے قبلے کی طرف منھ کرکے دیر تک اور دعا مانگتے

وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَاةٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ

اور بلند فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو، پھر کنکریاں مارتے درمیانی جمرے کو سات کنکریاں، تکبیر فرماتے جب بھی مارتے کنکریاں، پھر ہٹ جاتے بائیں جانب کو

فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ

پھر نرم زمین میں پہونچ جاتے اور کھڑے ہوتے قبلے کو منھ کرکے پھر دعا مانگتے اور بلند فرماتے اپنے ہاتھوں کو اور کھڑے رہتے دیر تک پھر مارتے پیچھے والے جمرے کو

مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ

بطن وادی سے سات کنکریاں اور تکبیر فرماتے ہر کنکری مارنے کے وقت مگر نہ کھڑے ہوتے اسکے پاس، پھر واپس ہوجاتے پھر فرماتے حضرت عبداللہ ابن عمر

फरमाया प्यारे नबी ने यह कौन सा महीना है? हमने अर्ज़ किया कि अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूल ज़्यादा जानने वाले हैं तो खामोशरी इख्तेयार फ़रमाई प्यारे नबी ने यहाँ तक कि हम ख़्याल करने लगे कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नया नाम रखेंगे उसका उसके पुराने नाम के अलावा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नहीं है यह माहे जुलहिज्जा? हमने अर्ज किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि कौन शहर है यह? हमने अर्ज़ किया अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूले आला ज्यादा जानने वाले हैं तो खामोशी इख्तेयार फ़रमाई प्यारे नबी ने यहाँ तक कि हम गुमान करने लगे कि प्यारे नबी नया नाम रखेंगे इस शहर का उस पुराने नाम के अलावा, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नहीं है बलदा? हमने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि कौन दिन है यह? हमने अर्ज़ किया अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूले आला ज्यादा जानने वाले हैं तो खामोशी इख्तेयार फ़रमाई प्यारे नबी ने यहाँ तक कि हम समझने लगे कि प्यारे नबी इस दिन का नया नाम रखेंगे उसके पुराने नाम के अलावा, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नहीं है यह कुर्बानी का दिन? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम्हारे खून और तुम्हारे माल और तुम्हारी आबरुएं तुम पर हराम हैं जैसे हुरमत तुम्हारे इस दिन की तुम्हारे इस शहर में तुम्हारे इस महीने में, अन्क़रीब मिलोगे तुम अपने मालिक से तो वो पूछेगा तुमसे तुम्हारे आमाल के बारे में कि मत लौट जाना तुम मेरी हयात ज़ाहिरी के बाद गुमराह होकर कि मारने लगें

تشریحات قدیری

در مصطفیٰ پہ آجا میں بتاؤں کیا ملے گا
در مصطفےٰ سے تجھ کو نجبا خدا ملے گا
غم مصطفیٰ کی دولت بھی ہے وہ عظیم دولت
غم شاہ کی بدولت تجھے کبریا ملے گا
در مصطفیٰ قدیری! در مصطفیٰ ہے بیشک
جو کہیں نہ مل سکا ہے یہاں پر ملا ملے گا (وصیب)

مسلمان عادت بنائیں کہ موقع بموقع کہتے رہیں اللہ ورسول جانیں، اگر اللہ ورسول نے چاہا، اللہ ورسول کا کرم ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہی ایمان والوں کی بھاشا ہے اور اللہ ورسول کو ایک دوسرے سے جدا کرنا یہ کافروں کا طریقہ ہے۔ مسلمان اسی سچائی پر بھرپور نظر رکھیں۔ حضرات صحابہ کرام کے مذکورہ گمان، خیال اور سوچ سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرات صحابہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ پیارے نبی ﷺ کو نام تبدیل کرنے کا بھی اختیار ہے۔ اور آپ ہی کا رکھا ہوا نام باقی رہیگا۔ پیارے نبی ﷺ نے ایک اپنے پیارے صحابی کا نام بدل دیا ابو ہریرہ رکھ دیا (بلی والے) تو انکے گھر کا رکھا ہوا نام گم ہوگیا۔ اسی طرح ایک اپنے دشمن کو ابوجہل (جہالت کا باپ) فرمادیا تو گھر کا نام غائب ہوگیا۔ جہالت کا باپ مشہور ہوگیا۔ چنانچہ رامپور شریف کے ہمارے ایک برادر طریقت مراد آباد شریف میں مرغیوں کا دھندہ کرتے تھے۔ ایک بار از راہ شفقت وظرافت سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج سید محمد عبدالقدیر میاں چلی چھتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آواز دی اے مرغی والے پھر تمام زندگی انہیں مرغی والا ہی پکارا گیا اور وہ اس پر فخر وناز اور خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ دنیا بھر کے نادان بتائیں کہ کسی کو ابوجہل کہنا یا اسکو برا کہنے کے مترادف ہے کہ نہیں۔ اگر ہے اور بلاشبہ ہے تو پھر وہ اپنے اس دھرم کی ارتھی کو آگ کیوں نہیں لگا دیتے کہ برے کو بھی برا کہنا نہیں آیا۔ یزید کو پلید ہی کہا جائیگا اور سیدنا امام حسین کو پاک ہی کہا جائیگا مدینہ کے معنی ہیں شہر مگر عرف عام میں اب مدینہ پیارے نبی ﷺ کے شہر مبارک کو کہتے ہیں۔ بلدہ ہر شہر کو کہتے ہیں مگر عرف عام میں بلدہ شہر مکہ کو کہا جاتا ہے۔ بیت ہر گھر کو کہتے ہیں مگر عرف میں مطلقاً بیت کعبہ شریف کو کہتے ہیں۔ نحر ہر ذبح کو کہتے ہیں مگر عرف میں نحر سے قربانی مراد ہوتی ہے۔ اسی بنیاد پر حدیث شریف میں مذکورہ گفتگو فرمائی جارہی ہے مکہ مکرمہ ہمیشہ سے شہر رہا ہے اور صبح قیامت تک شہر رہیگا۔ بعض حضرات نے شہر کی یہ تعریف فرمادی ہے کہ شہر وہ بستی ہے جہاں کے مسلمان انکی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں تو یہ تعریف شہر کی غلط ہے کیونکہ مکہ مکرمہ کے باشندے تو کیا تمام حجاج کرام مسجد حرام شریف میں سما جاتے ہیں تو پھر مکہ مکرمہ میں بھی شہر کی تعریف سے خارج ہوکر شہر نہ رہیگا اور وہ چھوٹے چھوٹے گاؤں جن کی مسجد میں وہاں کے باشندے نہ سما سکیں وہ تمام گاؤں شہر ہو جائیں گے۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ حدود حرم شریف میں ایک نیکی ایک لاکھ بن جاتی ہے ایسے ہی گناہ بھی ایک ایک لاکھ بن جاتا ہے اسلئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جیسے یہاں کا گناہ دوسرے مقامات کے گناہ سے سخت تر ہے ایسے ہی مسلمان کے خون، مال آبرو ظلماً برباد کرنا سخت تر ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو ارادہ کرے اس میں زیادتی کا ظلم کی وجہ سے تو چکھائیں گے ہم اسکو عذاب الم دینے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۰) حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ زیادتی کیفیت میں ہے نہ کہ مقدار میں۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہارے ہر چھوٹے بڑے اچھے برے اعمال کی پوچھ گچھ فرمائیگا۔ کوئی نادان وہی راگ نہ الاپنے لگے اور وہی وظیفہ نہ جپنے لگے کہ اس سے پتہ چلا کہ "اللہ تعالیٰ کو بھی علم نہیں ہے" نادان لوگ اچھی طرح سمجھ لیں کہ پوچھنا لاعلمی وناواقفی کی بنا پر ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ کبھی اور بھی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہر بندے کو چاہیے کہ اپنا خود احتساب کرے اس سے پہلے کہ اسکا حساب ہو۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنا حساب کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک کہ میری ظاہری حیات طیبہ کے بعد گمراہی کی ڈگر پر نہ پڑ جانا حضرات صحابہ کرام پر رکھ کر قیامت تک کی امت مسلمہ کو سنانا مقصود ہے۔ یاد رہے کہ خلافت عثمانیہ کے اخیر میں اور خلافت علوی میں جو حضرات صحابہ کرام کے درمیان صف آرائیاں ہوئیں وہ غلط فہمی یا خطاء اجتہادی کی بنا پر تھیں نہ کہ نفسانیت وظلم کی بنا پر چنانچہ عہد نبوی میں ایک قوم کہ جس صبانا کہا تھا اس قوم کو

هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يَفْعَلُهُ۔ (رواه البخاری)

کہ ایسے ہی دیکھا ہے میں نے پیارے نبی ﷺ کو کہ وہ کرتے تھے اس عمل کو۔

(۲۵۹۰) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِسْتَاذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اجازت مانگی حضرت عباس ابن عبدالمطلب نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔ (رواه البخاری والمسلم)

یہ کہ گزاریں راتیں منیٰ شریف والی مکے میں، انکے زمزم شریف پلانے کی وجہ سے، تو اجازت عطا فرمائی پیارے رسول نے حضرت عباس کو۔

(۲۵۹۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے زمزم شریف کی سبیل کے پاس

فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اِذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بِشَرَابٍ

تو آپ نے زمزم طلب فرمایا تو فرمایا حضرت عباس نے اے بیٹا فضل! جاؤ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس تو لاؤ پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے آب زمزم شریف

مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اِسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ

جو انکے پاس ہے، تو فرمایا پیارے رسول نے پلاؤ مجھے آب زمزم شریف، تو عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ ڈالتے ہیں اپنے ہاتھوں کو اسمیں، فرمایا پیارے رسول نے

اِسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا

پلاؤ آب زمزم مجھ کو تو نوش فرمایا پیارے رسول نے اس ہی سے، پھر تشریف لائے چاہ زمزم پر اور وہ پانی بھر رہے تھے اور کام کاج کر رہے تھے اس میں

فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کام کئے جاؤ اسلئے کہ تم مصروف ہو اچھے کام پر، پھر فرمایا پیارے رسول نے اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے

لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ۔ (رواه البخاری)

تو میں اتر جاتا یہاں تک کہ رکھتا میں رسی کو اس پر اور اشارہ فرمایا اپنے کندھے کی طرف۔

तुम्हारे वअज़ वअज़ को, ख़बरदार! क्या मैंने तब्लीगे दीन फ़रमा दी? सबने अर्ज़ किया हाँ, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ अल्लाह तआला! गवाह रह तू अब लाज़िम है कि पहुंचाये हाज़िर गायब को कि बहुत से पैग़ाम पहुंचाये हुये ज़्यादा याद रखने वाले हैं सुन्ने वाले से।

2588 हदीस शरीफ़:— हज़रते विबरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुवाल किया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से कि कब कंकरियाँ मारूँ मैं जमरों को? फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने कि जब कंकरियाँ मारे तुम्हारा इमाम तो तुम भी ककरियाँ मारो जुमरे को फिर लौटाया मैंने उन पर वही मसअला जो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह ने कि हम इन्तेज़ार करते थे कि जब ढल जाये सूरज तो क़ंकरियाँ मारते थे।

2589 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक वो कंकरियाँ मारते थे क़रीब वाले जमरे को सात कंकरियों से, तक्बीर फ़रमाते हर कंकरी पर फिर आगे बढ़ जाते यहाँ तक कि नरम ज़मीन में आ जाते फिर खड़े हो जाते किब्ले की तरफ़ मुँह करके देर तक और दुआ मांगते और बुलन्द फ़रमाते अपने दोनों हाथों को फिर ककरियाँ मारते दरमियानी जमरे को सात कंकरियाँ तक्बीर फ़रमाते जब भी मारते ककरियाँ फिर हट जाते बाई जानिब को फिर नरम ज़मीन पर पहुंच जाते और खड़े होते किब्ले को मुँह करके फिर दुआ मांगते और बुलन्द फ़रमाते अपने हाथों को और खड़े रहते देर तक फिर मारते पीछे

کافر سمجھ کر سیدنا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل فرما دیا اور پیارے نبی ﷺ نے حضرت خالد کو نہ تو فاسق وفاجر قرار دیا اور نہ ظالم وقاتل اور نہ کافر بلکہ انہیں توبہ کا بھی حکم نہ فرمایا کسی نادان کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ وہ پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد پیش آنے والی حضرات صحابہ کرام کی صف آرائیوں کو کفر وضلال قرار دیں اور حضرات صحابہ کرام کی تکفیر کریں کیونکہ یہ صف آرائیاں غلط فہمی اور خطاء اجتہادی کی بنا پر تھیں غلط فہمی کی مثال تو حضرت خالد کا واقعہ ہے اور خطاء اجتہادی کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو حضرت آدم سے خلافت چھینی اور نہ نبوت واپس لی اور نہ انہیں کافر قرار دیا۔ وہ بدستور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ونبی رہے۔ یہ انکی اپنی شان بندگی تھی کہ اظہار رنج وغم کرتے رہے گریہ وزاری کرتے رہے آنسوں کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ اس حدیث شریف میں قاتل وظالم کو گمراہ فرمانا عمل کے لحاظ سے ہے نہ کہ عقیدے کے اعتبار سے کہ قتل وخون، غارتگری ولوٹ مار یہ کفار کا طریقہ ہے۔ دین چھپانے کیلئے نہیں ہے بلکہ پھونچانے اور پھیلانے کیلئے ہے بلکہ یہ پیارے نبی ﷺ کی پیاری امانت ہے جو پیاری امت کے حوالے کی جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں، نوازشوں، عطاؤں کا دروازہ سدا کھلا رکھے گا چمن اسلام میں گل بوٹے کھلتے رہیں گے۔ کہ بعض حضرات فقہاء کرام بعض حضرات صحابہ کرام سے زیادہ ذہین ونکتہ رس ہوگئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی بات کو کیسا سچ کر دکھایا کہ فقہاء کرام اور اولیاء کرام گو کہ بعد حیات ظاہری دنیا میں ظہور پذیر ہوئے مگر انہوں نے ان ہی احادیث کریمہ سے قیمتی موتی نکال کر دین کو خوب واضح فرما دیا اور اس قافلے کے تاجدار ہیں سیدنا حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی۔ حدیث شریف:۔ اگر ہوگا علم ثریا پر تو ضرور پالیگا اسکو فارس کے باشندوں میں سے ایک شخص (بخاری شریف) سیدنا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سے متعلق کرنا صحیح ترین ہے۔ سیدنا مدار العالمین حضور سید بدیع الدین مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضور غریب نواز معین الملت والدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر مبلغین اسلام حضور امام اعظم کے دامن کرم سے وابستہ ہیں اور ہندوستان کا بچہ بچہ ان کی تبلیغ اسلام کا مرہون کرم ہے۔

(۲۵۸۸) جب تم میں بڑے حضرات علماء کرام رمی کریں تو تم بھی رمی کرلیا کرو ہر مسئلہ پوچھنے کی ضرورت نہیں بلکہ حضرات علماء ربانیین کی پیروی کرنا چاہیے، انکی اداؤں کو اپنانا چاہیے، انکے رنگ میں خود کو رنگنا چاہیے۔ عالم حق کی پیروی کرنے والا حق سے سالم ہوکر ملے گا۔ اس حدیث شریف میں دسویں ذوالحجہ کے بعد کی رمی کے بارے میں سوال تھا جیسا کہ جواب سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ہم دسویں ذوالحجہ کے بعد کی رمی بعد نماز ظہر کیا کرتے تھے۔ یہاں بھی آپ نے حضرات صحابہ کرام کا عمل ہی بتایا یعنی مسئلہ عمل علماء کرام سے ثابت فرمایا۔ علماء حق، علماء ربانیین صرف حضرات علماء اہلسنت ہیں انکے سوا کوئی نہیں۔

(۲۵۸۹) جمرہ اولیٰ کو جمرہ دنیا بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ مسجد حنیف سے قریب ہے اور اسی کے قریب حج وداع میں پیارے نبی ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔ اس جمرے کی رمی ۱۱،۱۲،۱۳ ذوالحجہ کو ہوتی ہے۔ اور ۱۰ ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔ ہر کنکری کیساتھ تکبیر کہنا چاہیے کہ پھینکنے کی ابتدا لفظ اللہ پر ہو اور انتہا لفظ اکبر پر۔ تکبیر میں صرف اللہ اکبر کہنا کافی ہے۔ بعض حجاج کرام بسم الله الله اكبر کہتے ہیں یا دوسری دعائیں پڑھتے ہیں اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے (مرقاۃ شریف، فتح القدیر) زمین کے سخت حصے پر کھڑے ہوکر توری فرماتے اور رمی کے بعد وہاں سے ہٹ جاتے تا کہ جگہ دوسروں کیلئے خالی ہوجائے اور زمین کے نرم حصے میں آکر رو بقبلہ ہوکر دیر تک دعائیں مانگتے رہتے۔ یہی عمل سنت ہے کہ سورۂ بقر کی تلاوت کے بقدر کھڑے ہوکر دعائیں کرتے رہتے۔ اب لوگ مختصر ٹھہرتے ہیں کہ جم غفیر ہوتا ہے۔ ٹھہرنے کے حالات ہی نہیں ہوتے۔ کنکریاں مارنے میں جمروں کی ترتیب سنت ہے واجب نہیں۔ اور لگاتار رمی کرنا کہ ہر جمرے کی رمی دعاء کے بعد فوراً دوسرے کی رمی کرنا سنت ہے۔ اسلئے حضرات حجاج کرام کو چاہیے کہ ترتیب وار اور لگاتار رمی کریں جیسے اعضاء وضو کو ترتیب وار اور لگاتار دھونا ہے۔ جمرہ عقبہ کے سامنے کنارۂ راہ پر نشیبی زمین ہے اسی کو بطن وادی کہتے ہیں اور اسکے مقابل بلند زمین ہے۔ سنت یہ ہے کہ

(۲۵۹۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے نماز ادا فرمائی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشاء کی اور پھر کچھ سوئے مقام محصب میں پھر روانگی فرمائی بیت اللہ شریف کی طرف پھر طواف فرمایا اسکا۔

(۲۵۹۳) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآؤُكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز ابن رفیع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت انس بن مالک سے تو میں نے کہا کہ آپ خبر دیجئے مجھ کو ایسی چیز کی جو یاد کی ہو آپ نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کہاں نماز ادا فرمائی پیارے رسول نے ظہر کی آٹھویں ذوالحجہ کو؟ تو فرمایا حضرت انس نے کہ منیٰ شریف میں۔ تو عرض کیا حضرت عبدالعزیز نے کہ کہاں ادا فرمائی نماز عصر پیارے رسول نے واپسی کے دن؟ فرمایا حضرت انس نے کہ مقام ابطح (محصب) میں، پھر فرمایا حضرت انس نے کہ کرو ایسا ہی جیسا کہ کرتے تھے تمہارے امراء حج۔

(۲۵۹۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اترنا مقام ابطح میں سنت مؤکدہ نہیں ہے، بس اترتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ اسلئے کہ زیادہ آسان تھا پیارے رسول کی روانگی کیلئے، جب روانگی فرمائیں۔

(۲۵۹۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے احرام پہنا مقام تنعیم سے عمرے شریف کا پھر میں داخل ہوئی مکہ مکرمہ میں

वाले जमरे को बतने वादी से सात कंकरियाँ और तक्बीर फ़रमाते हर कंकरी मारने के वक़्त मगर न खड़े होते उसके पास फिर वापस हो जाते फिर फ़रमाते हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर कि ऐसे ही देखा है मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि वो करते थे इस अमल को।

2590 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इजाज़त मांगी हज़रते अब्बास इब्ने अब्दुल मुत्तलिब ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि गुज़ारे रातें मिना शरीफ़ वाली मक्का ए मुकर्रमा में उनके ज़मजम शरीफ़ पिलाने की वजह से? तो इजाज़त अता फ़रमाई प्यारे रसूल ने हज़रते अब्बास को।

2591 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से नरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये ज़मज़म शरीफ़ की सबील के पास तो आबे ज़मज़म तलब फ़रमाया तो फ़रमाया हज़रते अब्बास ने ऐ बेटा फ़ज़ल! जाओ अपनी वालिदा माजिदा के पास तो लाओ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये आबे ज़मज़म शरीफ़ जो उनके पास है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने पिलाओ मुझे आबे ज़मज़म, तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह लोग डालते हैं अपने हाथों को इसमें, फ़रमाया प्यारे रसूल ने पिलाओ आबे ज़मज़म मुझको! तो नोश फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस ही में से फिर तशरीफ़

کنکریلی زمین سے رمی کرے تاکہ اوپر والی زمین پر کھڑے حضرات حجاج کرام کو کنکری نہ لگے۔ اوپر کی طرف سے رمی کرنے کی صورت میں نیچے والوں کو کنکری لگنے کا اندیشہ ہے جو باعث تکلیف ہے۔ اگر کوئی بلند زمین کی طرف سے رمی کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ بعض حضرات صحابہ کرام نے اوپر والی زمین سے کنکریاں ماریں تو دوسرے حضرات صحابہ کرام نے نہ تو اس پر اعتراض فرمایا اور نہ اعادہ کا حکم فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ نے گو کہ اس کنکریلی زمین سے رمی فرمائی مگر بلند زمین سے رمی کرنے کو منع بھی نہ فرمایا۔ لہٰذا کنکریلی زمین سے کنکریاں مارنا سنت ہے اور اوپر والی زمین سے کنکریاں مارنا جائز ہے (مرقاۃ شریف) جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد وہاں نہ ٹھہرنا اور فوراً اپنی منزل پر آجانا سنت ہے اور حکمت یہ ہے کہ یہ جگہ برسر راہ ہے یہاں کھڑا ہونا دوسرے حجاج کرام کی تکلیف کا باعث ہوگا یا پھر اسلئے کہ اب رمی کی عبادت ختم ہو چکی ہے دوران عبادت کی دعا کافی ہو گئی یا یہ کہ رمی کرنیوالوں پر رحمت الٰہی کا نزول ہو چکا اب ٹھہرنے کی مشقت اٹھانا ضروری نہیں ہے۔ یہ طریقہ سنت رسول ﷺ بھی ہے اور سنت صحابہ کرام بھی۔

(۲۵۹۰) سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو دن میں تو جمروں کی رمی کو جایا کروں باقی اوقات مکہ مکرمہ ہی میں رہوں چونکہ میرے ذمہ چاہ زمزم سے آب زمزم نکالنے اور حجاج کرام کو پلانے کی خدمت ہے۔ اور ان دنوں ہر وقت ہی حجاج کرام آب زمزم شریف پیتے ہیں اگر میں میدان منیٰ شریف میں رہوں تو یہ عظیم خدمت بخوبی انجام نہ دی جا سکے گی۔ چاہ زمزم سے آب زمزم نکالنا اور پلانا یہ نعمت قصی بن کلاب کو ملی تھی پھر انکے بیٹے عبد مناف کو پھر انکے بیٹے ہاشم کو پھر انکے بیٹے عبدالمطلب کو پھر انکے فرزند ارجمند حضرت عباس کو اور ان سے پھر حضرت عبداللہ ابن عباس کو ان سے انکے فرزند علی ابن عبداللہ کو ملی اور ابھی تک یہ خدمت سلسلہ بہ سلسلہ آل عباس ہی کا مقدر ہے۔ جیسے کہ کعبہ شریف کی کلید برادری سیدنا حضرت طلحہ ابن عبداللہ شیبی کی اولاد کا مقدر ہے۔ وہاں کی دولت تقسیم ہو چکی ہیں اور ورثۃً منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں۔ منیٰ شریف کے زمانے میں وہاں راتیں گزارنا سنت ہے اگر واجب ہوتا تو پیارے نبی ﷺ انہیں اجازت عنایت نہ فرماتے۔

(۲۵۹۱) زمزم شریف کے کنویں پر جانا سنت ہے۔ بھرنے والوں سے مانگ کر پینا سنت ہے گھر پر منگا کر پینا سنت ہے۔ پانی مانگنا ممنوع نہیں ہے۔ یہاں مانگنے میں نہیں جو مانگنا کہ ذلت ہے اور جس سے شریعت میں ممانعت ہے۔ ذلت کا مانگنا اور ہے اور خدمت کا مانگنا اور ہے۔ جیسے سبیل حسینی کا شربت مانگنا یہ ذلت کا مانگنا نہیں ہے بلکہ سعادت کا مانگنا ہے۔ طواف زیارت کے بعد زمزم شریف پینا سنت ہے۔ زمزم شریف گھروں میں بھیجنا سنت ہے۔ معلمین کا حجاج کرام کی رہائش گاہوں پر زمزم شریف بھیجنا اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔ صبح قیامت تک یہ درس مساوات سونے کے جلی حروف میں تاریخ کے سینے پر چمکتا دمکتا رہے گا کہ دونوں جہاں کا تاجدار فرما رہا ہے کہ اس سقایہ اور سبیل سے پلا جس سے عام حجاج پی رہے ہیں۔ حدیث شریف:۔ تواضع وانکسار سے ہے یہ بات کہ انسان مسلم بھائی کا جھوٹا پانی پیئے (دار قطنی شریف) حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ مسلمانوں کے وضو کا بچا ہوا پانی پینا پسند فرماتے تھے۔ آب زمزم شریف کنویں سے نکالنا بھی عبادت ہے اور اسکا پلانا بھی عبادت ہے۔ حضرت عباس چاہ زمزم کے منتظم تھے انکی ماتحتی میں بہت سے لوگ پانی نکالتے تھے اور پلاتے تھے انتظام انہیں کا تھا۔ ایسے ہی حوض کوثر پر بھی پلانے والے بہت ہونگے مگر انتظام پیارے نبی ﷺ کا ہوگا۔ بھیڑ بھاڑ کے موقع پر تو پیارے نبی ﷺ نے خود اپنے دست کرم سے ڈول نہ بھرا مگر دوسرے مواقع پر جب بھیڑ بھاڑ کا ماحول نہ تھا تو پیارے نبی ﷺ نے زمزم شریف کے کنویں سے ڈول بھرا اور ڈول ہی میں منہ لگا کر آب زمزم نوش فرمایا اور جو پانی بچا اس تبرک کو پھر چاہ زمزم میں ڈال دیا۔ تاکہ صبح قیامت تک حجاج کرام ہی نہیں بلکہ اکثر مومنین ومومنات اس تبرک سے محظوظ ہوتے رہیں۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ چاہ زمزم شریف میں جھانکنا نفاق کو دور کرتا ہے۔ ڈول خود بھر کر پینا بہتر ہے اگر ایسا کرنا میسر ہو جائے۔

(۲۵۹۲) "محصب" کنکریلی زمین کو کہتے ہیں۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے منیٰ شریف جاتے ہوئے راستے میں آتی ہے مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ سے قریب ہے۔ اسکے اور بھی نام ہیں: بطح البطحا اور خیف بنی کنانہ۔ یہ واقعہ تیرہویں ذوالحجہ کا ہے

فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بِالْاَبْطَحِ حتّىٰ فَرَغْتُ

تو پورا کیا میں نے اپنا عمرہ شریف اور انتظار فرمایا میرا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام ابطح میں یہاں تک کہ میں فارغ ہوگئی،

فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ

پھر حکم فرمایا پیارے رسول نے حضرات صحابۂ کرام کو کوچ کرنے کا پھر نکلے پیارے رسول تو گزرے بیت اللہ شریف سے تو طواف فرمایا بیت اللہ شریف کا

قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔(رواه البخاری والمسلم)

نماز فجر سے پہلے پھر روانگی فرمائی مدینہ منورہ کی طرف۔

(۲۵۹۶) حدیث شریف: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ

ترجمہ: حجاج کرام واپسی فرماتے تھے ہر طرف سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ واپس ہو

اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔(رواه البخاری والمسلم)

کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہو اسکا آخری کام بیت اللہ شریف سے مگر بیشک یہ حکم ہلکا فرما دیا گیا ہے حیض والی سے۔

(۲۵۹۷) حدیث شریف: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ

ترجمہ: حیض والی ہوگئیں ام المومنین حضرت صفیہ واپسی کے دن کہ نہیں دیکھا میں نے مگر یہ کہ روک لوں گی میں تم کو، فرمایا

النَّبِيُّ ﷺ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔ (رواه البخاری والمسلم)

پیارے نبی ﷺ نے اے بانجھ! اے منڈی! کیا تم نے طواف نہیں کیا قربانی کے دن؟ عرض کیا ہاں، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ واپس چلو۔

(۲۵۹۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن احوص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرما رہے ہیں

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ

حجۃ الوداع میں کہ یہ کون دن ہے؟ حضرات صحابہ نے عرض کیا کہ حج اکبر کا دن ہے، فرمایا پیارے رسول نے بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال

लाये चाहे ज़मज़म पर और वो पानी भर रहे थे और काम काज कर रहे थे उसमें तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि काम किये जाओ इसलिये कि तुम मामूर हो अच्छे काम पर फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर यह अंदेशा न होता कि लोग तुम पर गालिब आ जायेंगे तो मैं उतर जाता यहाँ तक कि मैं रखता रस्सी को इस पर, और इशारा फ़रमाया अपने कंधे की तरफ़।

2592 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फ़रमाई ज़ोहर की और असर की और मगरिब की और इशा की और फिर कुछ सोये मक़ामे मुहस्सब में फिर रवानगी फ़रमाई बैतुल्लाह शरीफ़ की तरफ़ फिर तवाफ़ फ़रमाया उसका।

2593 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल अजीज इब्ने रफ़ी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हजरते अनस बिन मालिक से तो मैंने कहा कि आप ख़बर दीजिये मुझको ऐसी चीज़ की जो याद की हो आपने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कहाँ नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे रसूल ने जोहर की आठवीं जुल्हिज्जा को? तो फ़रमाया हज़रते अनस ने कि मिना शरीफ़ में, तो अर्ज किया हजरते अब्दुल अज़ीज ने कि कहाँ अदा फ़रमाई नमाजे असर प्यारे रसूल ने वापसी के दिन? फ़रमाया हज़रते अनस ने मक़ामे अबतह में फिर फ़रमाया हजरते अनस ने कि करो ऐसा ही जैसा कि करते थे तुम्हारे उमरा ए हज।

جب پیارے نبی ﷺ منیٰ شریف سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ واپس فرما رہے تھے۔ طواف زیارت تو پیارے نبی ﷺ ۱۰ ار ذوالحجہ کو فرما چکے تھے۔ مکہ معظمہ پہونچنے کی جلدی نہ تھی۔ ہر حاجی محصب میں ٹھہرے کہ یہاں ٹھہرنا سنت ہے واجب نہیں۔ حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے مجھ سے منیٰ شریف میں فرمایا تھا کہ ہم کل خنیف بنی کنانہ میں نزول اجلاس فرمائیں گے جہاں قریش نے مسلمانوں کے بائیکاٹ پر حلف اٹھایا تھا۔ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حج مبارک کے موقع پر اس تاریخ میں یہاں ٹھہرتے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکریہ ادا کیا جائے کہ کل ہمارے بائیکاٹ کے یہاں حلف اٹھائے جاتے تھے اور آج ہم یہاں فاتحانہ شان سے قیام پذیر ہیں (مرقاۃ شریف) اس حدیث شریف میں جس طواف کا ذکر ہے وہ طواف وداع تھا جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے وقت فرمایا تھا۔

(۲۵۹۳) یوم ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) کو بعد نماز فجر مکہ مکرمہ سے منیٰ شریف کو روانہ ہو جانا سنت ہے اور نماز ظہر منیٰ شریف میں ادا کی جائے۔ یوم نفر (واپسی کے دن) دو ہی ہیں ایک تو دسویں بقر عید کو جب منیٰ شریف سے مکہ معظمہ طواف کرنے آتے ہیں۔ دوسرے تیرھویں بقر عید کو جب منیٰ شریف کے افعال سے فارغ ہو کر لوٹتے ہیں۔ یہاں اس حدیث شریف میں اس دوسری واپسی کے تعلق سے سوال ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے آج نماز عصر محصب (ابطح) میں ادا فرمائی۔ گزشتہ حدیث شریف سے معلوم ہو رہا ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے نماز ظہر یہاں ادا فرمائی۔ تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آج تیرھویں ذوالحجہ کو بعد زوال رمی فرمائی ہو اور عصر کے قریب یہاں پہونچ کر نماز ظہر و نماز عصر میں ادا فرمائی ہوں۔ محصب میں گویا کہ ٹھہرنا سنت ہے مگر اپنے امیر حج کی پیروی کرو کہ جیسا تمہارا امیر حج کرے ویسا ہی تم بھی کرو اگر وہ محصب میں ٹھہرے تو تم بھی ٹھہرو اور اگر امیر حج نہ ٹھہرے تو تم بھی نہ ٹھہرو کیونکہ امیر کی مخالفت میں بہت سے خطرات و خدشات ہونگے اور یہاں ٹھہرنا واجب و فرض بھی نہیں ہے کہ امیر کی مخالفت کی جائے۔

(۲۵۹۴) مقام محصب میں اترنا سنت مستحبہ ہے سنت مؤکدہ نہیں اور نہ ہی حج مبارک کی سنت ہے کہ جسکے نہ کرنے سے حج ناقص ہو جائے۔ پیارے نبی ﷺ کا ہر وہ کام جو لائق عمل ہو وہ سنت ہے۔ اگرچہ پیارے نبی ﷺ نے ایک ہی بار کیا ہو اگرچہ عادت کریمہ کے طور پر ہی ہو۔ البتہ جو کام خلاف اولیٰ کئے ہیں تو وہ بیان جواز کیلئے کئے ہیں۔ یا تعلیم امت کیلئے کئے ہیں۔ وہ سنت مؤکدہ سے خارج ہیں۔

(۲۵۹۵) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ وہ عمرہ شریف ہے جو حج مبارک سے پہلے رہ گیا تھا ماہواری کی وجہ سے۔ اب بعد میں وہ چھوٹا ہوا عمرہ شریف کیا چونکہ عمرے شریف کا احرام حرم شریف کے باہر سے بندھتا ہے اسلئے حضرت عائشہ مقام تنعیم گئیں جو حدود حرم شریف سے باہر مکہ مکرمہ سے پانچ کلو میٹر کے لگ بھگ دور ہے۔ اب یہاں مسجد عائشہ ہے۔ حضرات حجاج کرام عام طور پر عمرے کا احرام باندھنے یہیں آتے ہیں۔ حضرت عائشہ پیارے نبی ﷺ کے قیام محصب کی دوسری وجہ بیان فرما رہی ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے میرے عمرے کے انتظار میں یہاں قیام فرمایا تو قیام محصب سنت ہے مگر سنت حج نہیں ہے۔ یہ طواف پیارے نبی ﷺ کا طواف وداع تھا۔ جس کو مکہ مکرمہ سے چلتے وقت حجاج کرام کیا کرتے ہیں نہ اس میں رمل ہے اور نہ اسکے بعد سعی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے یہ طواف وداع تو نماز فجر ادا فرمانے سے پہلے کیا پھر وہاں سے روانگی کے بعد نماز فجر ادا فرمائی ہو۔ یا پھر صرف طواف شریف فرما کے روانہ ہو گئے ہوں اور کچھ راستہ طے کر کے نماز فجر ادا فرمائی ہو اور وہیں پر نماز نفل طواف ادا فرمائی ہو چونکہ طواف کے نفل ہر جگہ درست ہیں۔

(۲۵۹۶) پہلے حجاج کرام کی عادت یہ تھی کہ مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت طواف وداع نہ کرتے تھے اور اپنی اپنی قیامگاہوں سے واپسی کیلئے رخت سفر باندھ لیتے تھے۔ اس طریقہ واپسی میں کوئی باقاعدگی نہ تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے اور وہاں سے واپس ہونے کو بھی باقاعدگی عطا فرمائی کہ آؤ تو پہلے طواف کرو جاؤ تو پہلے طواف کرو۔ اسی طرح مدینہ منورہ کہ وہاں آؤ تو پہلے پیارے نبی ﷺ کو سلام کرو اور جب جاؤ تو پہلے پیارے نبی ﷺ کو

وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَايَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى نَفْسِهٖ

اور تمہاری آبروئیں آپس میں ایسے حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن میں اور تمہارے اس شہر میں، خبردار! نہ ظلم ڈھائے کوئی ظلم ڈھانے والا اپنی جان پر،

اَلَا لَايَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ

خبردار! نہ ظلم ڈھائے کوئی ظلم ڈھانے والا اپنی اولاد پر اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ پر، خبردار! بیشک شیطان مایوس ہو چکا ہے یہ کہ پوجا جائے وہ تمہارے اس شہر میں

هٰذَا اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ. (رواه ابن ماجة والترمذی)

کبھی مگر ہوگی اسکی اطاعت ان گناہوں میں کہ صغیر جانو گے تم اپنے اعمال میں سے، تو راضی ہوتا رہے گا شیطان اس سے۔

(۲۵۹۹) حدیث شریف: عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت رافع ابن عمرو مدنی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو

يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ

کہ خطبہ دے رہے ہیں حجاج کو منیٰ شریف کے میدان میں جبکہ چڑھ چکا تھا دن، چت کبرے خچر پر اور امیر المومنین حضرت علی

يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ. (رواه ابوداؤد)

مطلب سمجھا رہے تھے اسکا اور حجاج حضرات کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے تھے۔

(۲۶۰۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے مؤخر فرمایا طواف زیارت دسویں ذوالحجہ کو رات تک۔

(۲۶۰۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ. (رواه ابوداؤد وابن ماجة)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے نہیں رمل فرمایا سات چکروں میں جن میں طواف زیارت فرمایا۔

(۲۶۰۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کنکریاں مارے کوئی تم میں کا جمرۂ عقبہ کو

2594 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिद्दीका से मरवी उन्होने फ़रमाया कि उतरना मकामे अवतह में सुन्नते मोअक्कदा नहीं है बस उतरते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम इसलिये कि ज्यादा आसान था प्यारे रसूल की रवानगी के लिये जब रवानगी फ़रमायें।

2595 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने ऐहराम पहना मक़ामे तनईम से उमरा शरीफ़ का फिर मैं दाखिल हुई मक्का ए मुकर्रमा में तो पूरा किया मैंने अपना उमरा शरीफ और इन्तेजार फ़रमाया मेरा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मक़ामे अवतह में यहाँ तक कि मैं फ़ारिग हो गयी फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हजराते सहाबा ए किराम को कूच करने का फिर निकले प्यारे रसूल तो गुजरे बैतुल्लाह शरीफ से तो तवाफ़ फ़रमाया बैतुल्लाह शरीफ क़ा नमाज़े फ़जर से पहले फिर रवानगी फ़रमाई मदीना ए मुनव्वरा की तरफ़।

2596 हदीस शरीफ़:– हुज्जाजे किराम वापसी फ़रमाते थे हर तरफ़ से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न वापस हो कोई तुममें से यहाँ तक कि हो उसका आख़िरी काम बैतुल्लाह शरीफ से मगर बेशक हुक्म हल्का फ़रमा दिया गया है हैज़ वाली से।

2597 हदीस शरीफ़:– हैज़ वाली हो गयीं उम्मुल मोमिनीन हज़रते सफ़िय्या वापसी के दिन, फ़रमाया

سلام کرو۔ حیض ونفاس والی حاجہ طواف وداع کیلئے حیض ونفاس بند ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ یوں ہی بنا طواف وداع کئے چلی جائے۔ طواف وداع کو طواف صدر بھی کہتے ہیں اور یہ طواف واجب ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اگر کسی نے طواف وداع کیا اور پھر مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر ہو گیا تو جب بھی جائے تو پسندیدہ تر یہ ہے کہ طواف کرکے ہی جائے۔ اور یہ طواف وداع نہ تو ساکنان مکہ مکرمہ پر ہے اور نہ ان پر جو اندرون میقات رہتے ہیں۔

(۲۵۹۷) سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف زیارت کی طرح طواف وداع کو بھی ضروری سمجھا تھا کہ اسکو ترک نہیں جا سکتا پیارے نبی ﷺ نے قیامت تک کیلئے ضابطہ دیدیا کہ طواف زیارت معاف نہیں ہے اسکے لئے تو ٹھہرنا ہی پڑیگا البتہ طواف وداع معاف ہے کہ حیض ونفاس والی عورت بنا طواف وداع کئے اپنے گھر جا سکتی ہے۔ بانجھ اور منڈی فرمانا یہ قہر وغضب کیلئے نہیں بلکہ اظہار محبت کیلئے ہے جیسے آدمی اپنی اولاد سے از راہ محبت کہہ دیتا ہے کہ اے پاگل اے بے وقوف۔ یہ دونوں کلمے پیارے نبی ﷺ نے از راہ پیار ارشاد فرمائے۔ ورنہ کسی عورت کو حیض و نفاس آجانا نہ تو عورت کا اپنا قصور ہے اور نہ ہی وجہ غیظ وغصہ چونکہ یہ عارضہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عورت اسمیں معذور ہے۔

(۲۵۹۸) حج اکبر کے چند معانی ہیں۔ (۱) بقرعید کا دن حج اکبر ہے کیونکہ اکثر ارکان حج اس دن ادا ہوتے ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اعلان عام اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر کے دن، بیشک اللہ بیزار ہے شرک کرنیوالوں سے اور آپکا رسول، پھر اگر تم توبہ کرلو تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے اور اگر تم نے منہ پھیرا تو جان لو تم کہ بیشک تم نہیں عاجز کرنیوالے ہو اللہ کو اور اے پیارے نبی آپ بشارت دیدیجئے ان کو جنہوں نے کفر کیا الم دینے والی سزا کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۳۰) یہ اعلان دس ذوالحجہ کے دن منیٰ شریف میں ہوا تھا (۲) ۹ ذوالحجہ کا دن جو یوم عرفہ بھی کہلاتا ہے حج اکبر کا دن ہے کہ اس دن میں قیام میدان عرفات شریف ہے۔ جو حج مبارک کا رکن اعلیٰ ہے (۳) صرف پیارے نبی ﷺ کا حج مبارک حج اکبر تھا کہ رسول اکبر نے حج فرمایا تھا اور اس دن یہود و نصاریٰ اور مجوس وغیرہم کی بھی چھ عیدیں جمع ہو گئی تھیں (۴) جب نویں ذوالحجہ یوم جمعہ کو واقع ہو کہ اسکا ثواب ستر حجوں کی برابر ہے۔ یہ زیادہ مشہور ہے اور پیارے نبی ﷺ کا حج مبارک بھی جمعہ ہی کو ہوا تھا۔ (۵) ہر حج، حج اکبر ہے اور عمرہ شریف حج اصغر ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف، اشعۃ اللمعات شریف) جیسے حالت احرام میں مکہ مکرمہ میں حج کی تاریخوں میں گناہ کرنا سخت حرام ہے کہ اس گناہ میں حرم شریف، عبادت تاریخ، اور احرام شریف کی بے حرمتی یہ تین گناہ اور بھی شامل ہو جاتے ہیں گویا کہ کریلا اور نیب چڑھا۔ ایسے ہی کسی مسلمان بھائی کا ناحق خون کرنا، مال مارنا، بے آبروئی کرنا بہت سے جرائم وکبائر کا مجموعہ ہے۔ کہ اس میں اس بندے کی حق تلفی بھی اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنا بھی اور پیارے نبی ﷺ کی مخالفت بھی ہے۔ اسلئے کہ پیارے نبی ﷺ کو اپنی امت بہت ہی عزیز ہے۔ امت مسلمہ کو ستانے والا دربار نبوی میں کب پیارا ہوگا۔ کوئی مسلمان نہ تو خودکشی کرے کہ یہ اپنی جان پر ظلم وزیادتی ہے اور نہ دوسرے مسلمان پر ظلم وزیادتی کرے کہ یہ بھی حقیقت میں اپنے آپ پر ہی ظلم ہے۔ ماں باپ اپنی اولاد پر ظلم نہ کریں کہ انکا حق انہیں نہ دیں یا انہیں دینی تعلیم سے محروم رکھیں۔ اور والدین پر اولاد ظلم نہ کرے کہ انکی خدمات میں کوتاہی برتے اور انکا حق ادا نہ کرے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ والدین کے جرم میں اولاد گرفتار نہ ہوگی اور اولاد کے جرم میں والدین گرفتار نہ ہونگے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ بوجھ اٹھائے گی کوئی بوجھل جان، بوجھ دوسری جان کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۵۲) اہل جاہلیت اولاد کا بدلہ والدین سے اور والدین کا بدلہ اولاد سے لیا کرتے تھے یہ اس سے ممانعت ہے۔ شیطان پوجنے سے مراد بت پرستی ہے اور یہ غیبی خبر ہے جو علم غیب نبوی کے خطبے پڑھ رہی ہے کہ مکہ مکرمہ میں قیامت تک اعلانیہ بت پرستی نہ ہوگی البتہ اگر کوئی چھپ کر بت پرستی کرے تو یہ اسکی بدنصیبی ہے گویا کہ مکہ مکرمہ شرک سے محفوظ ہے۔ البتہ مکہ مکرمہ میں مسلمان گناہ، لڑائی، چوری، غیبت، جھوٹ کا ارتکاب کیا کریں گے اور شیطان اس پر ہی پھول کر کپا ہوا جایا کریگا کہ میں ان

فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ (رواه فی شرح السنة)

تو حلال ہے اس کے لئے ہر چیز سوائے بیوی کے۔

(۲۶۰۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ۔ (رواه احمد والنسائی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب کنکری مارے جمرے کو تو حلال ہے اسکے لئے ہر چیز سوائے بیوی کے۔

﴿ بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ترجمہ: باب انکا کہ بچے جن سے احرام پوش ﴾

(۲۶۰۴) حدیث شریف: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

ترجمہ: بیشک ایک صحابی نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کونسے پہنے احرام باندھنے والا کپڑوں میں سے

فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ

فرمایا پیارے رسول نے کہ نہ پہنو قمیص اور نہ پگڑیاں اور نہ پائجامے اور نہ ٹوپیاں اور نہ موزے لیکن اگر کوئی نہ پائے جوتے تو پہن لے چمڑے کے موزے

وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔ (رواه البخاری والمسلم)

اور کاٹ دے ان دونوں کو ٹخنوں سے نیچے اور نہ پہنو کپڑوں میں سے کچھ بھی کہ لگا ہو جن کو زعفران اور نہ اسکو پہنے جسے لگا ہو ورس۔

(۲۶۰۵) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ خطبہ دے رہے ہیں اور

هُوَ يَقُوْلُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيلَ۔ (رواه البخاری والمسلم)

وہ فرما رہے ہیں کہ جب نہ پائے کوئی احرام پوش جوتے تو پہن لے چمڑے کے موزے اور جب نہ پائے تہبند تو پہن لے پائجامہ۔

(۲۶۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔ (رواه مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ نکاح کرے احرام پوش اور نہ نکاح کرائے احرام پوش اور نہ پیغام نکاح دے احرام پوش۔

प्यारे नबी ने ऐ बांझ ऐ मंडी! क्या तुमने तवाफ़ नहीं किया कुर्बानी के दिन? अर्ज़ किया हाँ, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि वापस चलो।

2598 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने अहवस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमा रहे हैं हुज्जातुल विदा में कि यह कौन दिन है? हज़राते सहाबा ने अर्ज किया कि हज्जे अकबर का दिन है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक तुम्हारे खून और तुम्हारे माल और तुम्हारी आबरुयें आपस में ऐसे हराम हैं जैसे तुम्हारे इस दिन में और तुम्हारे इस शहर मे, खबरदार! न ज़ुल्म ढाये कोई ज़ुल्म ढाने वाला अपनी जान पर, खबरदार! न ज़ुल्म ढाये कोई ज़ुल्म ढाने वाला अपनी औलाद पर और न कोई बेटा अपने बाप पर, खबरदार! बेशक शैतान मायूस हो चुका है यह कि पूजा जाये वो तुम्हारे इस शहर में मगर कभी मगर होगी उसकी इताअत उन गुनाहों में कि सगीरा जानोगे तुम अपने आमाल में से तो राजी होता रहेगा शैतान उससे।

2599 हदीस शरीफ़:– हजरते राफे इब्ने अमर मुजनी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि खुतबा दे रहे हैं हुज्जाज को मिना शरीफ़ के मैदान में जबकि चढ़ चुका था दिन, चितकबरे खच्चर पर और अमीरुल मोमेनीन हजरते अली मतलब समझा रहे

سے کفر و شرک تو نہ کرا سکا مگر یہی کیا کم ہے کہ دوسرے گناہ تو کرالئے۔ شیطان مسلمانوں سے کفر و شرک نہیں کرا پاتا تو دوسرے گناہوں کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ چور ہمیشہ بھرے گھر میں جاتا ہے جس گھر میں کچھ نہ ہو تو چور وہاں کیا پائیگا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نماز میں وسوسے نہ آئیں وہ یہود و نصاریٰ کی سی نماز ہے (مرقاۃ شریف) مگر یہ بھی ذہن میں رہے کہ وسوسہ آنا کچھ اور ہے اور وسوسہ لانا کچھ اور ہے۔ حضرت علی کے فرمانِ عالیشان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان نمازوں میں وسوسوں کے باعث نمازوں سے بددل نہ ہو جائیں۔ کھانے پر کھیاں آتی ہیں کھیاں اڑاتے جاؤ اور کھانا کھاتے جاؤ۔

(۲۵۹۹) یہ وعظ شریف پیارے رسول ﷺ نے دسویں ذوالحجہ کو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے رمی تو اونٹنی پر فرمائی اور وعظ شریف خچر پر فرمایا۔ اس حج مبارک میں ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش حضرات صحابہ کرام شریک تھے۔ حج مبارک میں تین خطبے سنت ہیں۔ ۸ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں، ۹ ذوالحجہ کو میدان عرفات میں اور ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ شریف میں۔ شہر علم علمی گہر لٹا رہے تھے اور باب العلم اسکے اسرار و رموز بیان فرما رہے تھے۔

(۲۶۰۰) پیارے رسول ﷺ نے دسویں ذوالحجہ کو طواف زیارت کی اجازت رات تک مرحمت فرمائی۔ جو آج طواف کرنا چاہے وہ رات تک کرے۔ رات میں جا کر نہ کرے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آج پیارے نبی ﷺ نے رات میں طواف فرمایا اور نہ یہ مطلب ہے کہ صرف آج رات تک طواف کا وقت ہے چونکہ اسکا وقت دسویں ذوالحجہ کی فجر سے بارھویں ذوالحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے تک ہے زیادہ تاخیر میں دم یعنی قربانی واجب ہے۔

(۲۶۰۱) رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر سینہ تان کر چلنے کو کہتے ہیں۔ تو پیارے نبی ﷺ نے نہ تو طواف زیارت میں رمل فرمایا اور نہ طواف وداع میں بلکہ رمل صرف طواف قدوم میں ہے۔

(۲۶۰۲) جب حجاج کرام ۱۰ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کر چکے تو جو چیزیں احرام باندھنے سے حرام ہو گئی تھیں وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں بس بیوی سے صحبت حلال نہ ہوئی کیونکہ بیوی سے صحبت طواف زیارت سے حلال ہوگی۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۲۶۰۳) ۱۰ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوتے ہی بیوی کے سوا وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو احرام شریف کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں۔ احرام سے فارغ ہونے کے بعد حجامت بنوانا واجب ہے کہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر چاہیے کہ دور کریں میل کچیل کو اپنے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۰) میل کچیل سے مراد حجامت ہے۔ اور ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بلاشبہ سچا کر دیا اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کہ ضرور داخل ہو گے مسجد حرام میں اگر چاہا اللہ نے امن کیساتھ بال منڈوانے والے سروں کے اپنے اور کتروانے والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۲۷)

(۲۶۰۴) بارگاہ رسالت میں سوال کرنے والے صحابی ہیں اس لئے پیارے نبی ﷺ کے جواب میں پگڑی اور ٹوپی کا ذکر ہے کہ حاجی نہ تو سلا ہوا کپڑا پہنے اور اپنا سر ڈھکے۔ ان دونوں حکموں سے خواتین اسلام الگ ہیں اور پہننے سے مراد بھی عادت کے مطابق پہننا ہے اگر کسی نے پائجامے کے پائچوں میں پاؤں ڈال کر اور قمیص کی آستینوں میں ہاتھ ڈال کر پائجامہ کو تہبند کی طرح لپیٹ لے اور قمیص کو چادر کی طرح اوڑھے تو جائز ہے کہ یہ پہننا نہیں ہے۔ احرام پوش اپنے سر پر کپڑا چادر دوپٹہ بھی نہیں ڈال سکتا جب وہ سر سے متصل ہو البتہ چھتری لگانا خیمہ میں بیٹھنا درست ہے کیونکہ چھتری اور خیمے کی چھت سر سے متصل نہیں ہوتی بلکہ سر سے الگ رہتی ہے۔ ٹخنوں سے مراد درمیان قدم پر ابھری ہوئی سخت ہڈی ہے اسکا کھلا رہنا ضروری ہے اور اسکا ڈھانپنا منع ہے۔ سوتی اور اونی موزوں کو جورابیں کہتے ہیں۔ وہ احرام پوش پہن سکتا ہے اگر حاجی کے پاس جوتے نہ ہوں تو چمڑے کے موزے کاٹ کر جوتے کی طرح بنا کر پہن لے۔ ورس عرب میں ایک گھاس ہوتی ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں اسکا رنگ بھی پیلا ہی ہوتا ہے۔ کوئی احرام پوش مرد ہو کہ عورت زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑے کی نہ چادر پہنے اور نہ تہبند۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ احرام پوش عورت نہ منہ پر نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے البتہ محرم اپنے سر پر کپڑا ڈال سکتی ہے مگر منہ پر نقاب نہیں ڈال سکتی جبکہ نقاب منہ سے متصل ہو اور اگر نقاب منہ سے ملی ہوئی نہ ہو بلکہ دور ہو تو جائز ہے ایسے ہی احرام پوش عورت پنکھے وغیرہ سے منہ چھپائے تو چھپا

(۲۶۰۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے نکاح فرمایا ام المومنین حضرت میمونہ سے اور پیارے نبی احرام پوش تھے۔

(۲۶۰۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَغْسِلُ رَأْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے دھولیتے تھے اپنے سر اقدس کو حالانکہ پیارے نبی احرام پوش ہوتے۔

(۲۶۰۹) حدیث شریف: اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ مُحْرِمٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پچھنا لگوایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالانکہ پیارے نبی احرام پوش تھے۔

(۲۶۱۰) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھَا بِالصَّبِرِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی اُس شخص کے بارے میں کہ دکھتی ہوں جس کی آنکھیں اور وہ احرام پوش ہو کہ لیپ کرے آنکھوں کو ایلوے سے۔

(۲۶۱۱) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَأَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ام حصین سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت اُسامہ اور حضرت بلال کو، ایک ان دونوں میں کے پکڑنے والے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار اور دوسرے اُوپر تاننے والے تھے اپنے کپڑے کہ چھپالیں وہ پیارے نبی کو گرمی سے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں پیارے نبی نے جمرۂ عقبہ کو۔

(۲۶۱۲) حدیث شریف: عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّبِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ

ترجمہ: حضرت کعب ابن عجرہ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی ﷺ گزرے اُن پر اور حضرت کعب مقام حدیبیہ میں تھے

थे उसका और हुज्जाज हज़रात कुछ खड़े थे और कुछ बैठे थे।

2600 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुवख्खर फ़रमाया तवाफ़े ज्यारत दसवीं जिलहज्जा को रात तक।

2601 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं रमल फ़रमाया सात चक्करों में जिन में तवाफ़े ज़्यारत फ़रमाया।

2602 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब कंकरियां मारे कोई तुममें का जमराए अक्बा को तो हलाल है उसके लिये हर चीज़ सिवाये बीवी के।

2603 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब कंकरी मारे जमरे को तो हलाल है उसके लिये हर चीज़ सिवाये बीवी के।

(143) बाब उनका कि बचे जिनसे ऐहराम पोश

2604 हदीस शरीफ़:— बेशक एक सहाबी ने सुवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन से पहने ऐहराम बांधने वाला कपड़ों में से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि न पहनो कमीज़ और न पगड़ियाँ और न पैजामे और न टोपियाँ और न मोज़े लेकिन अगर कोई न पाये जूते तो पहन ले चमड़े

سکتی ہے۔ جیسے مرد کے لئے چھتری یا جپ۔

(۲۶۰۵) جس احرام پوش کے پاس جوتے نہ ہوں اور چمڑے کے موزے ہوں تو وہ چمڑے کے موزوں کو کاٹ کر اور جوتوں کی طرح بنا کر پہن لے جیسا کہ ابھی حدیث شریف میں گزرا مگر اس صورت میں صدقہ دینا ہوگا۔ اور اگر تہبند نہ ہو تو پائجامے کو چادر کی طرح لپیٹ لے تو اس میں فدیہ نہیں ہے اور اگر عادت کے مطابق پائجامے کو پائجامے کی طرح پہنا تو دَم یعنی قربانی دینا ہوگی۔

(۲۶۰۶) حاجی بحالت احرام اپنے ارکان حج ادا کرنے میں مشغول ومصروف رہے دنیاوی کاموں میں نہ پھنسے تو اچھا ہے، چونکہ نکاح وغیرہ دنیاوی کاموں کیلئے اور بھی اوقات ملیں گے۔ حالت احرام میں نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا پیغام دینا اچھا نہیں ہے اگر نکاح کرے یا نکاح کرائے یا نکاح کا پیغام دے تو ناجائز وگناہ بھی نہیں ہے چونکہ پیارے رسول ﷺ نے سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت احرام ہی نکاح فرمایا تھا۔

(۲۶۰۷) یہ نکاح پیارے نبی ﷺ کے عمرہ قضا کے موقع پر مقام سرف میں ہوا تھا جو کہ مکہ معظمہ سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر فاصلے پر ہے وادی فاطمہ کے قریب۔ اس حدیث شریف سے صراحۃً معلوم ہوا کہ احرام پوش احرام پوشی کی حالت میں نکاح کر سکتا ہے اور گزشتہ حدیث شریف میں بیان استحباب ہے کہ اچھا یہ ہے کہ اپنی تمام تر توجہات ارکان حج میں مرکوز رکھے۔

(۲۶۰۸) احرام کی حالت میں سر محض پانی سے یا بیری وصابن سے دھونا جائز ہے جبکہ بال نہ ٹوٹے۔ خطمی سے دھونے میں دَم یعنی قربانی واجب ہے خوشبودار چیز سے سر دھونے میں صدقہ واجب ہے۔

(۲۶۰۹) احرام پوش کو پچھنے لگوانا جائز ہے مگر اس احتیاط کیساتھ کہ بال نہ ٹوٹے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ احرام پوش کو اپنا سر یا اپنا بدن کھجانا کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جائز ہے مگر بال نہ ٹوٹنے پائے۔

(۲۶۱۰) ایلوے میں کوئی خوشبو ومہک نہیں ہوتی اسلئے اسکا دوا کے طور پر استعمال جائز ہے مگر خوشبودار سرمہ یا دوا لگانا ممنوع ہے۔ اگر لگایا تو صدقہ واجب ہوگا۔ احرام پوش کو مہندی لگانا بھی منع ہے کیونکہ اس میں خوشبو ہے۔

(۲۶۱۱) سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مہار تھامے تھے اور سیدنا حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی ﷺ پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ خدام سے بحالت احرام خدمت لینا جائز ہے، خدام تنخواہ دار ہوں یا عقیدت مند۔ بحالت احرام چھتری اور خیمہ وغیرہ کا سایہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ چھتری وخیمہ وغیرہ ہا سر سے جدا ہوں۔ یہ رمی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کی ہو سکتی ہے۔

(۲۶۱۲) ایک صاع ۴ کلو ۹۶ گرام کا ہوتا ہے۔ تین صاع کا کل وزن بارہ کلو ۲۸۸ گرام ہوا تو ہر مسکین کے حصے میں ۲ کلو ۴۸ گرام گندم کے دانے آئیں گے۔ محرم کو سر منڈانے کی صورت میں تین صاع گندم چھ مسکینوں میں تقسیم کرنا لازم ہے (مرقاۃ شریف) یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کی تفسیر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ منڈاؤ تم اپنے سروں کو یہاں تک کہ پہونچ جائے قربانی کا جانور قربان گاہ تک۔ پھر جو ہے تم میں سے بیمار یا اسکے تکلیف ہو سر میں تو بدلہ ہے روزوں سے یا خیرات سے یا قربانی سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) ضرورۃً بھی سر منڈانے کا محرم پر کفارہ ہے۔

(۲۶۱۳) احرام پوش عورت کو تین چیزیں منع ہیں۔ (۱) دستانہ پہننا (۲) چہرے پر نقاب اس طرح ڈالنا کہ کپڑا منہ کو لگے (۳) بدن یا کپڑے پر خوشبو ملنا۔ عورتوں پر مردوں کی سی پابندی نہیں ہے کہ سر نہ ڈھکے یا سلے ہوئے کپڑے نہ پہنے بلکہ اسے سر ڈھکنا سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے بلکہ اگر نقاب چہرے کو نہ لگے تو نقاب بھی جائز ہے۔

(۲۶۱۴) حضرات ازواج مطہرات وحضرات صحابیات آپس میں تو چہرے کھلے رکھتیں کیونکہ اس اپنے قافلے میں کوئی نامحرم نہ تھا اور جب کوئی دوسرا قافلہ گزرتا تو چہروں کو ڈھانک لیتی کہ ان میں مرد حضرات بھی ہوتے۔ ایسا نہیں کہ اپنے قافلے میں ساکنان مدینہ شریف تھے ان سے پردہ نہ کرتی تھیں کیونکہ پردہ ہر اس شخص سے واجب ہے جس سے نکاح درست ہو خواہ وہ مدینہ شریف کا ساکن ہو یا کسی دوسرے شہر کا۔ سر اور چہرے پر چادر ڈالنے کا بھی وہی انداز ہوتا کہ پردہ چہرے سے مس بھی نہ ہو کہ پردہ بھی ہو گیا اور نقاب بھی چہرے سے مس نہ ہوئی۔ تمام ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ یہی امہات المومنین کا مطلب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور بیویاں انکی مائیں ہیں

قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ

اس سے پہلے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور وہ احرام پوش تھے اور حضرت کعب آگ جلا رہے تھے ہانڈی کے نیچے اور جوں رینگ رہی تھی انکے چہرے پر

فَقَالَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ

تو فرمایا پیارے نبی نے کیا تکلیف دے رہی ہیں تمہیں تمہاری جوئیں؟ عرض کیا حضرت کعب نے ہاں! فرمایا پیارے نبی نے تو منڈا دو اپنے سر کو اور کھلا دو

فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تین صاع دانے چھ مسکینوں کو، اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے، یا روزے رکھو تین دن یا ذبح کردو ایک قربانی کا جانور۔

(۲۶۱۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَاءَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے عورتوں کو

فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ

انکے احرام میں دستانوں سے اور نقاب سے اور نہ لگا ہو ورس اور زعفران کپڑوں کو

وَالْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيلَ اَوْ قَمِيصٍ اَوْ خُفٍّ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور پہنے اسکو جو دل چاہے رنگ برنگے کپڑے، سرخ کپڑے ہوں یا ریشمین، زیور ہو یا پائجامہ یا کرتہ یا موزہ۔

(۲۶۱۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ قافلے گزرتے تھے ہمارے پاس سے اور ہم تھے پیارے رسول اللہ

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَازُوا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ احرام باندھے ہوئے تو جب گزرتے قافلے ہمارے پاس سے تو ڈال لیتی ہر کوئی ہم میں سے اپنی چادروں کو

مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

اپنے سر سے اپنے چہرے پر پھر جب وہ گزر جاتے ہمارے پاس سے تو ہم منہ کھول لیتے۔

के मोजे और काट दे उन दोनों को टखनों से नीचे और न पहनो कपड़ों में से कुछ भी कि लगा हो जिनको जाफरान और न उनको पहनो जिसे लगा हो वर्स।

2605 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि खुतबा दे रहे हैं और वो फ़रमा रहे हैं कि जब न पाये कोई ऐहराम पोश जूते तो पहन ले चमड़े के मोज़े और जब न पाये तहबंद तो पहन ले पैजामा।

2606 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न निकाह करे ऐहरामपोश और न निकाह कराये ऐहरामपोश और न पैगामे निकाह दे ऐहरामपोश।

2607 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने निकाह फ़रमाया उम्मुल मोमिनीन हज़रते मैमूना से और प्यारे नबी ऐहरामपोश थे।

2608 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम धो लेते थे अपना सरे अक्दस को हालांकि प्यारे नबी ऐहरामपोश होते।

2609 हदीस शरीफ़:– पछना लगवाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालाकि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐहरामपोश थे।

ایمان والوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۰) ان سبکے باوجود پردہ وحجاب ان پر بھی فرض ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جب مانگو تم ان سے کوئی سامان تو مانگو تم ان سے باہر سے پردے کے یہ زیادہ پاک کرنیوالا ہے دلوں کو تمہارے اور دلوں کو انکے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۳۴) اس آیت پردہ سے آج کی مستورات کو تو خاص طور پر عبرت ونصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ حضرات ازواج مطہرات جو امت کی مائیں ہیں ان کیلئے تو پردے کا اتنا اہتمام ہے تو پھر اوروں کو کس درجے پردے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہر کس وناکس کو بھائی کہہ دینے سے پردہ رخصت نہیں ہوجاتا۔

پردہ لازم ہے غیر محرم سے — خشیت کبریا کو یاد کرو
چھوڑ دے بے پردگی خدا کیلئے — اپنی شرم وحیا کو یاد کرو
مارکیٹوں میں چھوڑ دو جانا — لوصلے خدا کو یاد کرو (بانی)

(۲۶۱۵) خوشبودار تیل عضو کامل پر لگانے سے محرم پر قربانی واجب ہے۔ خالص تل یا زیتون کا تیل لگانے کا بھی یہی حکم ہے کہ یہ بھی خوشبو ہے اسکے لگانے سے بھی قربانی واجب ہے البتہ اگر یہ تیل دوا کے طور پر لگائے جائیں تو نہ قربانی واجب نہ صدقہ وفدیہ۔ اس حدیث شریف میں دوا کے طور پر تیل لگانا مراد ہے۔ یہی مسلک سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

(۲۶۱۶) برساتی ایک سلا ہوا موٹا کپڑا ہوتا ہے جو موسم برسات میں پانی سے بچنے کیلئے پہنا جاتا ہے اور اسمیں ٹوپی نما ایک حصہ بھی ہوتا ہے جس سے سر کو ڈھکا جاتا ہے اور اسکو کاٹ کر ہی کر بنایا جاتا ہے چونکہ محرم کو سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسلئے منع فرمایا کہ آپکا سر مبارک ڈھک گیا تھا اور محرم کو سر ڈھانپنا منع ہے۔ سلا ہوا کپڑا اپنے جسم پر اس طرح ڈالنا کہ پہننے کے مشابہ ہوجائے یہ بھی مکروہ ہے (فتح القدیر)

(۲۶۱۷) سر کے درمیانی حصے پر بال ہوتے ہیں اور ان بالوں کو دور کئے بغیر فصد نہیں کھلوائی جاسکتی اور بال اکھیڑنا یا مونڈنا بحالت احرام جرم ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ضرورت شرعیہ کی بنا پر سر اقدس کے درمیانی حصہ کے موئے مبارک صاف کراکے فصد لگوائی ہوگی اور بعد میں فدیہ ادا فرمادیا ہوگا اگرچہ یہاں فدیے کا ذکر نہیں ہے۔ سر منڈانے پر فدیہ واجب ہونا آیت قرآنی سے ثابت ہے۔

(۲۶۱۸) قدم کی پشت کے درمیانی حصے پر بال نہیں ہوتے لہذا وہاں فصد کھلوانے سے بالوں کا صاف کرنا لازم نہیں آتا۔ جبکہ یہ فصد تو عذر کی بنیاد پر تھی۔ بحالت عذر بال مونڈ کر بھی فصد کھلوانا جائز ہے اگرچہ فدیہ واجب ہوگا۔

(۲۶۱۹) نکاح کے ابتدائی معاملات تو قبل احرام پوشی تھے اور نکاح بحالت احرام ہوا اور پھر بعد احرام شریف ہو۔ بحالت احرام نکاح کرنا جائز ہے اور صحبت حرام ہے۔ رسول بمعنیٰ ایلچی و پیغام رساں غیر نبی کو کہنا جائز ہے اس حدیث شریف میں زوجین کے درمیان پیغام رسانی کے کردار ادا کرنے والے غیر نبی کو رسول فرمایا گیا ہے مگر ایک ابرص واجہل نے رسول بمعنیٰ ایلچی غیر نبی کو کہنا کفر لکھا ہے جو جہالت ونادانی کی کھلی دلیل ہے۔ سنی مسلمان ایسے اجہل وابرص وابتر سے بیزار ومتنفر ہیں۔

(۲۶۲۰) احرام پوش کو دریائی شکار مطلقاً جائز ہے دریائی جانور حلال ہو کہ حرام۔ دریا حرم کا ہو یا بیرون حرم کا۔ خشکی کے شکار میں تفصیلات ہیں: درندے اور شکاری جانور کا شکار حلال ہے جیسے سانپ بچھو، شیر، بھیڑیا چیتا بھالو وغیرہ۔ اور دوسرے حرام جانور کہ بذات خود تو موذی نہیں ہیں مگر کبھی حملہ بھی کر دیتے ہیں تو حملہ کرنے کی صورت میں انکا شکار حلال ہے ورنہ انکا بھی شکار حلال نہیں۔ حلال جانوروں کا شکار نہ خود کرے اور نہ شکاری کی مدد کرے اور نہ شکار کی طرف اشارہ کرے اگر اشارہ کریگا تو اسکی قیمت دینا ہوگی۔ رہا محرم کو شکار کا کھانا تو محرم کا کیا ہوا شکار حرام ہے خواہ خود شکار کرے یا دوسرا محرم اور یا اشارے سے غیر محرم شکار کرے۔ البتہ غیر محرم کا شکار وہ محرم کھا سکتا ہے خواہ اس نے اپنے لئے کیا ہو یا محرم کیلئے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ حلال فرمادیا گیا تمہارے لئے شکار دریا کا اور اسکا کھانا فائدے کیلئے تمہارے اور مسافروں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۹۴) شکار وہ جانور ہے جو خلقت کے اعتبار سے وحشی ہو اسکی پیدائش و پرورش جنگل میں ہوئی ہو (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) یا تو یہ گورخر زندہ ہی پیش کیا گیا تھا یا اسکا گوشت۔ مقام ابواء مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۷ کلومیٹر پر مکہ مکرمہ کے مشرقی قدیمی راستے پر واقع ہے اور مقام ودان ۱۴ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جب پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکار واپس

(۲۶۱۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیل لگا لیتے تھے زیتون کا حالانکہ پیارے نبی احرام پوش ہوتے،

غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رواہ الترمذی)

جو غیر مہکایا ہوا ہوتا تھا یعنی غیر خوشبودار۔

(۲۶۱۶) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ

ترجمہ: حضرت نافع ابن عمر سے مروی کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر نے محسوس فرمائی ٹھنڈ تو فرمایا کہ ڈالدو مجھ پر کوئی کپڑا اے نافع!

فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى

تو ڈالدی میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر پر ایک برساتی تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے کہ ڈال رہے ہو تم مجھ پر اس برساتی کو؟ حالانکہ منع فرمایا ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواہ ابوداؤد)

پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہ پہنے اسکو احرام پوش۔

(۲۶۱۷) حدیث شریف: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ

ترجمہ: پچھنے لگوائے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالانکہ وہ احرام پوش تھے مقام لحی جمل

مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مکہ مکرمہ کے راستے میں اپنے سر کے درمیانی حصہ میں۔

(۲۶۱۸) حدیث شریف: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ: پچھنے لگوائے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالانکہ پیارے رسول احرام پوش تھے،

عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

قدم پاک کی پشت پر، درد کی وجہ سے جو پیارے رسول کو تھا۔

2610 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उस शख़्स के बारे में कि दुखती हों जिसकी आंखें और वो ऐहरामपोश हो कि लेप करे आंखों को ऐलवे से।
2611 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे हुसैन से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा हज़रते ओसामा और हज़रते बिलाल को, एक उन दोनों में कि पकड़ने वाले थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ऊँटनी की मुहार और दूसरे ऊपर तानने वाले थे अपने कपड़े कि छुपाले वो प्यारे नबी को गर्मी से यहाँ तक कि कंकरियाँ मारीं प्यारे नबी ने जमरा ए अक़्बा को।
2612 हदीस शरीफ़:– हज़रते कअब इब्ने उजरा से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुज़रे उन पर और हज़रते कअब मकामे हुदैबिया में थे इससे पहले कि मक्का ए मुकर्रमा में दाखिल होते और वो ऐहरामपोश थे और हज़रते कअब आग जला रहे थे हांडी के नीचे और जूँ रेंग रही थी उनके चेहरे पर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तकलीफ़ दे रही हैं तुम्हें तुम्हारी जुयें? अर्ज़ किया हज़रते कअब ने हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने तो मुंडवा दो अपने सर को और खिला दो 3 सआ दाने 6 मिस्कीनों को और फ़र्क़ 3 सआ का होता है या रोज़े रखो तीन दिन या ज़िब्ह कर दो एक कुर्बानी का जानवर।
2613 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह

(۲۶۱۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَيْمُوْنَةَ

ترجمہ: حضرت ابورافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تیاری نکاح فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت میمونہ سے

وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔ (رواہ احمد والترمذی)

اور پیارے رسول احرام پوش نہ تھے اور انکا استعمال فرمایا حالانکہ پیارے نبی احرام پوش نہ تھے اور تھا میں ایلچی ان دونوں حضرات کے درمیان۔

﴿بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ ترجمہ: باب احرام پوش کا کہ بچے شکار سے﴾

(۲۶۲۰) حدیث شریف: عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت صعب ابن جثامہ سے مروی بیشک انہوں نے پیش کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں

حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى

ایک گورخر اور پیارے رسول مقام ابواء میں یا مقام ودان میں رونق افروز تھے تو واپس فرما دیا پیارے رسول نے گورخر حضرت صعب کو پھر ملاحظہ فرمائے

مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت صعب کے چہرے پر آثار اداسی تو فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں واپس فرمایا ہم نے گورخر کو تم پر مگر اسلئے کہ ہم احرام پوش ہیں۔

(۲۶۲۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَتَخَلَّفَ

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے مروی بیشک وہ روانہ ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ تو پیچھے رہ گئے

مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ

اپنے بعض ساتھیوں سے حالانکہ وہ ساتھی احرام پوش تھے اور یہ احرام پوش نہ تھے، تو دیکھا حضرت قتادہ کے ساتھیوں نے ایک گورخر، اس سے پہلے کہ

يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ

حضرت قتادہ اس گورخر کو دیکھتے تو جب دیکھا حضرت قتادہ کے ساتھیوں نے تو اسکو چھوڑ دیا یہاں تک کہ دیکھا اسکو حضرت قتادہ نے تو سوار ہوئے حضرت قتادہ

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि मना फ़रमाते थे औरतों को उनके ऐहराम में दस्तानों से और नक़ाब से और न लगा हो वर्स और ज़ाफ़रान कपड़ों को और पहने उसको जो दिल चाहे रंग बिरंगे कपड़े, सूर्ख कपड़े हों या रेशमीन, जेवर हो या पैयजामा या कुर्ता या मोज़ा।
2614 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि क़ाफ़िले गुज़रते थे हमारे पास से और हम थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ऐहराम बांधे हुये तो जब गुज़रते क़ाफ़िले हमारे पास से तो डाल लेती हर कोई हममें से अपनी चादरों को अपने सर से अपने चेहरे पर फिर जब वो गुज़र जाते हमारे पास से तो हम मुँह खोल लेते।
2615 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तेल लगाते थे जैतुन का हालांकि प्यारे नबी ऐहरामपोश होते, जो गैर महकाया हुआ होता था यानि गैर खुशबूदार।
2616 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े इब्ने अमर से मरवी बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने महसूस फ़रमाई ठंड तो फ़रमाया कि डाल दो मुझ पर कोई कपड़ा ऐ नाफ़े! तो डाल दी मैंने हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर पर एक बरसाती तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने कि डाल रहे हो तुम मुझ पर उस बरसाती को हालांकि मना फ़रमाया है प्यारे रसूल ने यह कि पहने इसको ऐहरामपोश।

فَرَسَالَهُ فَسَأَلَهُمْ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ

اپنے گھوڑے پر تو مانگا حضرت قتادہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ کہ اُٹھادیں انکو انکا کوڑا، تو انکار کیا انکے ساتھیوں نے تو انہوں نے خود اُٹھالیا

فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا

تو حملہ فرمایا حضرت قتادہ نے گورخر پر اور اسکو مار گرایا پھر کھایا حضرت قتادہ نے پھر کھایا ساتھیوں نے بھی، پھر نادم ہوئے پھر جب ملے وہ حضرات صحابہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو مسئلہ دریافت کیا انہوں نے پیارے رسول سے تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تمہارے ساتھ

مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَاَكَلَهَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اس میں سے کچھ ہے؟ تو عرض کیا انہوں نے کہ ہمارے ساتھ اسکے "پائے" ہیں تو لیا "پایہ" پیارے نبی ﷺ نے پھر تناول فرمایا اسکو۔

(۲۶۲۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِى الْحَرَمِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پانچ ہیں کہ نہیں ہے گناہ اس پر جس نے قتل کیا انکو حرم شریف میں

وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور احرام پوشی کی حالت میں، چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور دیوانہ کتا۔

(۲۶۲۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پانچ موذی ہیں کہ قتل کیے جائیں گے احرام نہ پہننے کی صورت میں

وَالْحَرَمِ اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور احرام پہنے کی صورت میں، سانپ اور کوا اور چوہا اور دیوانہ کتا اور چیل۔

(۲۶۲۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ٹڈی دریا کے شکار سے ہے۔

2617 हदीस शरीफ़:– पिछने लगवाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालांकि वो ऐहरामपोश थे मक़ामे वलही जमल मक्का ए मुकर्रमा के रास्ते में अपने सर के दरमियानी हिस्से में।

2618 हदीस शरीफ़:– पिछने लगवाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालांकि प्यारे रसूल ऐहरामपोश थे, कदमे पाक की पुश्त पर दर्द की वजह से जो प्यारे रसूल को था।

2619 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू राफ़े से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि निकाह की तैयारी फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उम्मुल मोमिनीन हजरते मैमूना से और प्यारे रसूल ऐहरामपोश न थे और उनका इस्तेमाल फरमाया हालांकि प्यारे नबी ऐहरामपोश न थे और था मैं ऐलची दोनों हजरात के दरमियान।

(144) बाब ऐहरामपोश का कि बचे शिकार से

2620 हदीस शरीफ़:– हज़रते सअब इब्ने जसामा से मरवी बेशक उन्होंने पेश किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में एक गोरखर और प्यारे रसूल मक़ामे अबवा में या मक़ामे वदान में रौनक अफरोज़ थे तो वापस फ़रमा दिया प्यारे रसूल ने गोरखर हज़रते सअब को फिर मुलाहेज़ा फ़रमाये हज़रते सअब के चेहरे पर आसारे उदासी तो फरमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं वापस फरमाया हमने गोरखर को तुम पर मगर इसलिये कि हम ऐहरामपोश हैं

فرمایا تو انکو رنج ہوا اور اس رنج کا اثر انکے چہرے سے نمایاں ہوا تو رحمت عالم کے دریائے رحمت میں جوش آیا اور انکی تسلی وتشفی کیلئے ارشاد فرمایا کہ ہم احرام پوش ہیں اور احرام پوش کو زندہ شکار پکڑنا درست نہیں ہے اور نہ پکڑا ہوا اپنے پاس رکھنا درست ہے اور نہ اسکا ذبح کرنا درست ہے۔ اور اگر شکار کردہ جانور کا گوشت تھا تو اس شکار میں کسی محرم نے مدد کی تھی اور پیارے نبی ﷺ غیب داں ہیں انہیں یہ سارا حال معلوم تھا لہٰذا گوشت واپس فرمادیا۔ واقعہ حج وداع کا ہے۔ جب پیارے نبی ﷺ مقام ابواء میں پہونچے تو حضرت مصعب نے میزبانی کے فرائض انجام دئے جسکا یہ نتیجہ ہوا جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ میزبانی کی خاطر ناجائز کھانا ناجائز ہی ہے۔

(۲۶۲۱) یہ واقعہ ۶ھ صلح حدیبیہ کے کا ہے چونکہ تمام حضرات عمرہ شریف کیلئے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے اسلئے انہوں نے تو احرام شریف زیب تن فرمالیا تھا اور سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ رکھتے تھے کچھ دور ساتھ گئے تھے اسلئے آپ نے احرام شریف زیب تن نہ فرمایا تھا۔ حضرات صحابہ کرام نے حضرت ابوقتادہ کو شکار کی رہبری نہ کی کہ نہ تو شکار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور نہ زبان سے رہبری کی اور نہ ہی انکا کوڑا وغیرہ اٹھا کر دیا کہ محرم کی شکار پر مدد نہ ہو جائے کہ محرم کو شکار پر مدد دینا حرام ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے گورخر کا گوشت کھا تو لیا بعد میں خیال ہوا کہ ہم محرم ہیں اور ہم نے شکار کا گوشت کھالیا تو شاید ہمارا یہ عمل غلط ہوا۔ پیارے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو پیارے نبی ﷺ نے عملی جواب مرحمت فرمایا کہ اس شکار کا کھانا حلال وجائز ہے کہ احرام پوش حضرات صحابہ کرام نے اس شکار میں کسی قسم کی مدد نہ کی تھی اور اگر محرم شکار میں کسی قسم کی مدد نہ دے تو پھر اس شکار شدہ جانور کا گوشت کھا سکتا ہے پیارے نبی ﷺ نے قولی جواب نہ دیکر عملی جواب سے سرفراز فرمایا کیونکہ عملی جواب قوی تر ہے۔ کہ پیارے نبی ﷺ نے شکار شدہ گورخر کا گوشت طلب فرمایا اور تناول فرمایا۔ غیر محرم شکار کرے ور محرم اس شکار کرنے میں کسی قسم کی مدد نہ دے تو تو محرم اسکا گوشت کھا سکتا ہے۔ خواہ شکاری نے شکار اپنے لئے کیا ہو یا محرم حجاج صاحبان کیلئے بھی۔ کیونکہ حضرت ابوقتادہ نے اتنا بڑا گورخر صرف اپنے لئے تو شکار نہ فرمایا تھا پوری جماعت کے کھلانے کی نیت سے شکار فرمایا تھا اور بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک روایت میں تو صراحتاً بھی موجود ہے کہ جب وہ حضرات صحابہ کرام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے بتایا تھا کہ یہ کہ حضرت قتادہ حملہ کریں اس گورخر پر یا اشارہ کیا تھا گورخر کی طرف؟ تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کا کہ نہیں تو فرمایا پیارے رسول ﷺ نے کہ کھا لو جو بچا ہے گورخر کے گوشت میں سے۔

(۲۶۲۲) موذی اس جانور کو کہتے ہیں جو اپنے نفع کے بغیر دوسرے کا نقصان کرتے ہیں۔ ایسے موذیوں کا قتل ہر جگہ اور ہر حال میں درست ہے۔ دیوانہ کتا یعنی کٹ کھنا کتا۔ دیوانے کی قید سے شکاری کتا، آوارہ کتا اور پالتو کتا نکل گیا کہ یہ موذی نہیں ہیں تو انکا مارنا بھی درست نہیں ہے۔ یہ پانچ کا بیان فرمانا مثال کے طور پر ہے ان پر قیاس کر کے دوسرے موذی جانوروں کو بھی حرم شریف اور احرام شریف کی حالت میں مار سکتے ہیں اور دوسری احادیث کریمہ میں اسکی صراحت بھی موجود ہے جیسے سانپ، شیر چیتا، بھالو وغیرہ۔ حدیث شریف میں مذکور یہ پانچوں موذی جانور حرام ہیں انکا گوشت کھانا حرام ہے مگر چودھویں صدی میں ایک ایسا موذی مولوی پیدا ہوا جس نے کوا کھانا نہ صرف یہ کہ جائز لکھا بلکہ ثواب تک لکھ مارا۔

(۲۶۲۳) جوں، کھٹمل، مچھر، پسو اگرچہ ہمیں تکلیف دیتے ہیں مگر شرعاً وہ موذی نہیں ہیں کہ وہ اپنا پیٹ بھرنے کی خاطر ہمیں تکلیف دیتے ہیں۔ کوا، کتا اور انسان چتکبرے ہوتے ہیں۔ چتکبرا انسان وہ ہوتا ہے کہ برص وکوڑھ سے اسکے جسم پر سفید داغ ہو جاتے ہیں۔ بعض بعض تو پورا ہی ابرص وکوڑھی ہو جاتا ہے کہ پورا بدن اسکا پھولنے پھٹنے لگتا ہے اور وہ سورج کے سامنے چندھیانے لگتا ہے اس کو عام طور پر سورج مکھی اور بھورا کہا جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک چتکبرے کتے کو دیکھتا ہوں کہ میرے اہلبیت کا خون کر رہا ہے چنانچہ شمر مردود سیدنا حضور امام حسین شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل کوڑھی تھا کہ جسم پر اسکے سفید داغ تھے (اشعۃ اللمعات) آج بھی عظمت اہلبیت کے خون سے بھورے کتے کے

(۲۶۲۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ. (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا قتل کر دے احرام پوش حملہ آور درندوں کو۔

(۲۶۲۶) حدیث شریف: عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت خزیمہ ابن جزی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ

بجو کھانے کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا کھاتا ہے بجو کو کوئی؟ اور میں نے دریافت کیا پیارے رسول سے بھیڑیے کے کھانے کے بارے میں

قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ. (رواہ الترمذی)

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا کھا سکتا ہے بھیڑیے کو کوئی، جسمیں کوئی بھلائی ہو۔

(۲۶۲۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن عثمان تیمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے حضرت طلحہ ابن عبید اللہ کیساتھ

وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا

اور ہم احرام پوش تھے تو بطور ہدیہ پیش کیے گئے انکو پرندے اور حضرت طلحہ سوئے ہوئے تھے تو کچھ ہم میں سے وہ تھے جنہوں نے کھایا اور کچھ ہم میں سے وہ تھے

مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ

جنہوں نے احتیاط برتی، پھر جب بیدار ہوئے حضرت طلحہ تو موافقت فرمائی حضرت طلحہ نے انکی جنہوں نے کھایا تھا پرندوں کو،

قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم. (رواہ مسلم)

فرمایا حضرت طلحہ نے کہ کھایا ہے ہم نے پرندے کو پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ۔

2621 हदीस शरीफ़— हजरते अबू क़तादा से मरवी वेशक वो रवाना हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो पीछे रह गये अपने बअज़ साथियों से हालांकि वो साथी ऐहरामपोश थे और यह ऐहरामपोश न थे तो देखा हज़रते क़तादा के साथियों ने एक गोरखर इससे पहले कि हज़रते क़तादा उस गोरखर को देखते हज़रते क़तादा के साथियों ने उसको छोड़ दिया यहाँ तक कि देखा उसको हजरते क़तादा ने तो सवार हुये हजरते क़तादा अपने घोड़े पर तो मांगा हजरते कतादा ने अपने साथियों से यह कि उठा दे उनको उनका कोडा तो इंकार किया उनके साथियों ने तो उन्होंने खुद उठा लिया तो हमला फरमाया हज़रते क़तादा ने गोरखर पर और उसको मार गिराया फिर खाया हज़रते क़तादा ने फिर खाया साथियों ने भी फिर नादिम हुये फिर जब मिले वो हजराते सहाबा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो मसअला दरयाफ़्त किया उन्होंने प्यारे रसूल से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या तुम्हारे साथ उसमें से कुछ है तो अर्ज़ किया उन्होंने हमारे साथ उसके 'पाये' हैं तो लिया 'पाया' प्यारे नबी ने फिर तनावुल फ़रमाया उसको।

2622 हदीस शरीफ़— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पांच हैं कि नहीं है गुनाह उस पर जिसने कत्ल किया उनको हरम शरीफ़ में और ऐहरामपोशी की हालत में, चूहा और कव्वा और चील और बिच्छू और दीवाना कुत्ता।

ہاتھ رنگے ہوئے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی پیشگوئی کل بھی صادق تھی اور آج بھی صادق ہے۔

آل کو ستایا ہے آج بھورے کتے نے
آل کو ستایا تھا کل بھی بھورے کتے نے

(۲۶۲۴) ٹڈی دو قسم کی ہوتی ہے ایک دریائی اور ایک صحرائی۔ دریائی ٹڈی تو مچھلی کی ناک سے کیڑوں کی طرح نکلتی ہے اور یہاں اسی دریائی ٹڈی کا ذکر ہے۔ اور صحرائی ٹڈی یعنی خشکی والی ٹڈی جو خشکی ہی میں انڈے بچے دیتی ہے اور خشکی ہی میں پلتی بڑھتی ہے اور خشکی ہی کے پتے کھا کر زندگی بناتی ہے تو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صحرائی ٹڈی خشکی کے شکار کی طرح مراد ہے اور اگر اس حدیث شریف میں صحرائی ٹڈی مراد ہو تو اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ بھی دریائی شکار کی طرح ہے کہ جس طرح مچھلی کو ذبح نہیں کیا جاتا ہے یہ بھی بنا ذبح کئے حلال ہے چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر محرم ٹڈی کا شکار کرے تو ایک کھجور خیرات کرے (موطا امام مالک) سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ ٹڈی کے شکار پر محرم ایک درہم خیرات کرے۔ اسکے جواب میں حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا تھا کہ اگر ٹڈی کے شکار پر قیمت واجب نہ ہوتی تو یہ حضرات اسکی قیمت کے اندازے کیوں لگاتے (مرقاۃ شریف ولمعات شریف)

(۲۶۲۵) جب درندہ محرم پر حملہ کرے تو محرم اسکو قتل کر سکتا ہے اور یہ کہ حملہ کرنیوالے درندے کا قتل کرنا محرم کو جائز ہے چونکہ درندے حملہ کرنے کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا انکا قتل احرام پوش کر سکتا ہے۔

(۲۶۲۶) پیارے نبی ﷺ نے صاف فرما دیا کہ کیا کوئی مسلمان بجو کھائیگا حالانکہ وہ کیل دار جانور ہے اور کیل دار تمام جانور حرام ہیں۔ لہٰذا بجو کھانا حرام ہے (مرقاۃ شریف) کہ صاحب خیر یعنی ایمان والا نہ بجو کھائے اور نہ بھیڑیا کیونکہ مومن کو اس سے طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ جن جانوروں کو احناف حرام کہتے ہیں ان جانوروں کا گوشت کوئی مسلمان نہ کھاتا ہے اور نہ انکی دکانیں ہیں اور نہ مارکیٹ جیسے گھوڑا، کوا، بجو وغیرہم کہ انکا گوشت نہیں بکتا۔ اس سے بھی مسلک حنفی کی حمایت ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ سیدنا حضرت خواجہ حسن بصری، سیدنا حضرت سعید ابن مسیب، سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے کہ بجو حرام ہے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں۔ اگر کسی حدیث شریف میں بعد کو ضعف آ گیا تو وہ حضرت امام اعظم کیلئے مضر نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث شریف جب امام اعظم کو ملی تو اس میں ضعف شامل ہی نہ تھا۔ بعد کا ضعف پہلے والوں کو کیسے مضر ہوگا۔

(۲۶۲۷) جس شکار میں محرم نے کسی قسم کی مدد نہ کی ہو احرام پوش حضرات کو اسکا کھانا حلال اور یہی مسلک حنفی ہے۔

(۲۶۲۸) "احصار" کے شرعی معنی یہ ہیں کہ انسان بعد احرام پوشی حج کرنے پر قادر نہ رہے۔ (۱) دشمن، مرض، اخراجات ہلاک ہو جانے سے راستے میں، احرام پوش عورت کے محرم کے مر جانے سے احصار ہو جاتا ہے۔ (۲) احصار کی قربانی حرم شریف ہی میں بھیجی جائیگی کہ وہاں پہونچ کر ذبح ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی قربانی احصار کے موقع پر حدیبیہ میں فرمادی تھی وہ اس وقت کی مجبوری تھی کہ سب ہی کو روک دیا گیا تھا تو کوئی قربانی کا جانور حرم شریف لے جانیوالا نہ تھا۔ ایسی مجبوری میں غیر حرم میں بھی احصار کی قربانی کی جا سکتی ہے ایک بات یہ بھی زیب نظر رہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم شریف میں بھی داخل ہے اور پیارے نبی ﷺ نے احصار والی یہ قربانی اس حصے میں فرمائیں جو حرم شریف میں داخل ہے (۳) جو روک دیا گیا ہے اس پر قضا واجب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا جو عمرہ شریف رہ گیا تھا اسکا نام بھی عمرۃ القضا ہے۔ یہ بھی اسکا موید ہے کہ محصر پر قضا واجب ہے۔ حج کا فوت ہونا قیام عرفات شریف رہ جانے سے ہوتا ہے۔ قیام عرفات شریف کا وقت نویں ذوالحجہ کو زوال سے دسویں ذوالحجہ کو پہونچنے تک ہے۔ اگرچہ ایک ساعت ہی میدان عرفات شریف میں ٹھہر جائے۔ یہاں تک کہ تنگی کے وقت اس ٹھہرنے کیلئے نماز عشاء قضا کر دے (اشعۃ اللمعات شریف ومرقاۃ شریف) ۶ھ میں پیارے نبی ﷺ نے عمرے شریف کا احرام شریف زیب تن اقدس فرمایا۔ حدیبیہ شریف کے میدان میں کفار مکہ نے آپکو عمرہ شریف کرنے سے روک دیا تب آپ اس میدان میں حلال ہو گئے

﴿ بَابُ الْاِحْصَارِ وَ فَوْتِ الْحَجِّ ترجمہ: حج سے روکے جانے اور حج کے چھوٹ جانیکا باب ﴾

(۲۶۲۸) حدیث شریف: قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَلَقَ رَأْسَهٗ وَ جَامَعَ نِسَاءَهٗ

ترجمہ: روک دیئے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ تو منڈایا آپ نے اپنا سر اقدس اور صحبت فرمائی اپنی ازواج مطہرات سے

وَ نَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰی اِعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رواہ البخاری)

اور ذبح فرمایا اپنا قربانی کا جانور یہاں تک کہ عمرہ شریف فرمایا پیارے رسول نے اگلے سال۔

(۲۶۲۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَالَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ روانہ ہوئے ہم پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ تو آڑے آگئے

كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ۔ (رواہ البخاری)

کفار قریش بیت اللہ شریف سے تو قربانی فرمائی پیارے نبی ﷺ نے اور سر اقدس منڈایا اور کتروائے بال حضرات صحابہ نے۔

(۲۶۳۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے قربانی فرمائی سر اقدس منڈانے سے پہلے اور حکم فرمایا پیارے رسول نے اپنے اصحاب کو اسکا۔

(۲۶۳۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کیا نہیں ہے کافی تم کو پیارے رسول اللہ ﷺ کی سنت کریمہ

اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

کہ اگر روک دیا جائے کوئی تم میں کا حج مبارک سے تو طواف کرے بیت اللہ شریف کا اور کوہ صفا شریف کا اور مروہ شریف کا پھر حلال ہو جائے ہر چیز سے

حَتّٰی يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْيَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا۔ (رواہ البخاری)

یہاں تک کہ حج مبارک کرے آئندہ سال تو قربانی کا جانور لائے یا روزے رکھے اگر قربانی کا جانور نہ پائے۔

2623 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पांच मूज़ी हैं कि क़त्ल किये जायेंगे ऐहराम न पहनने की सूरत में और ऐहराम पहनने की सूरत में, सांप और कव्वा और चूहा और दीवाना कुत्ता और चील।

2624 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि टिड्डी दरिया के शिकार से है।

2625 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया क़त्ल कर दे ऐहरामपोश हमलावर दरिन्दों को।

2626 हदीस शरीफ़:– हज़रते खुज़ैमा इब्ने जज़ी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने दरयाफ़्त किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बिज्जू खाने के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क्या खाता है बिज्जू को कोई? और मैंने दरयाफ़्त किया प्यारे रसूल से भेड़िये के खाने के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या खा सकता है भेड़िये को कोई जिसमें कोई भलाई हो।

2627 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रमान इब्ने उस्मान तैमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम थे हज़रते तलहा इब्ने उबैदुल्लाह के साथ और हम ऐहरामपोश थे तो बतौर हदिया पेश किये गये उनको परिन्दे और हज़रते

یعنی احرام شریف اتار دیا اور وہیں احصار کی قربانی فرما دی۔ آئندہ سال ۷ھ میں پیارے نبی ﷺ نے اپنے اس فوت شدہ عمرے شریف کی قضا فرمائی کہ نفلی عبادت شروع کر دینے سے واجب ہو جاتی ہے۔ اسکی قضا ہوتی ہے۔ ۶ھ میں پیارے نبی ﷺ کیساتھ چودہ سو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے بعض نے تو پیارے نبی ﷺ کیساتھ قضا کی بعض نے بعد میں قضا کی (مرقاۃ شریف) اگر یہ دوسرا عمرہ نفلی ہوتا تو اسے عمرۃ القضاء کا نام نہ دیا جاتا۔

(۲۶۲۹) یہ وہی ۶ھ والا عمرہ ہے اس میں چودہ سو حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کیساتھ تھے اور کفار قریش نے اس مقدس جماعت کو عمرہ نہ کرنے دیا اور بیت اللہ شریف جانے سے روک دیا۔ عمرہ شریف کا فوت ہونا بیت اللہ شریف کے طواف سے روک دینے سے ہوتا ہے مگر حج مبارک کا فوت ہونا میدان عرفات شریف سے روک دینے پر ہوتا ہے۔ محرم پر بال منڈوانا یا کتروانا واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی منڈوالے یا کتروالے تو کفارہ بھی نہیں ہے کیونکہ یہ منڈانا اور کتروانا واجب بھی نہیں ہے (بخاری شریف ،مرقاۃ شریف)

(۲۶۳۰) پیارے نبی ﷺ نے حدیبیہ شریف میں بعد صلح مدینہ شریف واپسی کا ارادہ فرمایا تو آپ نے اپنا سر اقدس منڈایا تا کہ تمام پر یہ بات واضح ہو جائے کہ واپسی کا عزم مصمم ہے۔ اور جو کام پیارے نبی ﷺ نے ضرورۃً کئے ہیں وہ سنت نہیں کہلاتے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کا عبادت ہونا خاص جگہ اور خاص وقت میں عبادت ہے۔ یعنی عمرہ شریف اور حج مبارک کے ارکان ادا کر لینے کے بعد ہی سر کا منڈانا یا بال کتروانا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ کہ ضرور داخل ہو نگے مسجد حرام میں اگر چاہا اللہ نے امن کیساتھ بال منڈانے والے سروں کے اپنے اور کتروانے والے نہ خوف کرو گے تم (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۷۲) اس آیت کریمہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر عمرہ کرنے کے بعد سر منڈانا اور بال کتروانا عبادت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو جو حکم فرمایا یہ حکم استحبابی ہے۔

(۲۶۳۱) اس حدیث شریف میں سنت قولی مراد ہے یعنی فرمان عالیشان کیونکہ پیارے نبی ﷺ احرام عمرہ شریف میں روکے گئے تھے نہ کہ احرام حج مبارک میں۔ حج مبارک سے روک دیئے جانے کے معنی یہاں یہ ہیں کہ احرام پوش مکہ معظمہ حج ہو جانے کے بعد پہونچے یا کوئی دشمن یا بیماری اسے مکہ مکرمہ سے میدان عرفات شریف نہ جانے دے تو وہ احرام پوش حج کا اب عمرہ کر کے احرام کھول دے اور اگر احرام پوش مکہ مکرمہ پہونچ ہی نہ سکا پھر احکام دوسرے ہیں۔ حج نفل ہو یا حج فرض اگر رہ جائے تو حج کی قضا کرے، یونہی اگر محرم حج کو فاسد کر دے تب بھی قضا واجب ہے ہر نفل عبادت شروع کر دینے سے فرض ہو جاتی ہے۔ مفرد کا حج رہ جانے میں صرف حج کی قضا واجب ہوگی۔ قضا کے وقت نہ عمرہ واجب ہوگا اور نہ ہدی۔ اور اگر قارن کا حج رہ جائے تو وہ عمرہ تو ادا کریگا پھر فوت شدہ حج کیلئے عمرہ کرے۔ اس سے قران کی قربانی معاف ہوگئی۔ اگر متمتع کا حج رہ گیا تو تمتع جاتا رہا (مرقاۃ شریف)۔

(۲۶۳۲) یہ گفتگو حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کی ہے اس میں تعلیم ہے کہ حاجی دوسروں کو بھی حج مبارک کو چلنے کی ترغیب وتبلیغ کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احصار بیماری سے بھی ہو جاتا ہے اور زبان سے یہ شرط لگا لینا استحبابی ہے۔ اگر زبان سے شرط نہ بھی لگائی ہو تب بھی بیمار احرام کھول سکتا ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۲۶۳۳) جو قربانی تم دے چکے ہو وہ تو قبول ہے اب دوبارہ عمرۂ قضا میں قربانی دو۔ یہ دوبارہ قربانی کا حکم فرمانا استحبابی ہے۔

(۲۶۳۴) جسکے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے یا ایسا روگ پیدا ہو جائے کہ وہ سفر کے قابل نہ رہے اور ارکان صحیح ادا کرنے سے معذور ہو یا سخت بیمار ہو جائے کہ ارکان حج ادا کرنے سے روک دے یہ نہیں کہ نزلہ زکام ہو جائے تو احرام کھول بیٹھے۔ تو وہ اپنا احرام کھول دے اور وہاں سے ہی لوٹ جائے یا ٹھہر جائے اور قربانی کا جانور مکہ مکرمہ بھیج دے اور تاریخ ذبح پر احرام کھول دے اور سال آئندہ قضا کرے۔ حصار دشمن ہی سے نہیں بلکہ بیماری سے بھی ہوتا ہے۔ نفلی عبادت شروع کر دینے سے فرض ہو جاتی ہے اگر پوری نہ کر سکے تو اسکی قضا لازم ہے۔ اس حدیث شریف میں حج کو مطلق فرمایا گیا ہے یعنی حج فرض ہو یا حج نفل۔ نص مطلق کا اطلاق باقی رکھنا چاہیے

(۲۶۳۲) حدیث شریف: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ فَقَالَ لَهَا

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تو فرمایا پیارے رسول نے ان سے

لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا

کہ شاید تم حج کا ارادہ رکھتی ہو تو حضرت ضباعہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں پاتی ہوں میں اپنے آپ میں مگر بیماری، تو فرمایا پیارے رسول نے ان سے

حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ حج کرو اور شرط کر لو اور یوں کہہ لو "یا اللہ تعالیٰ! میرے احرام شریف کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے۔"

(۲۶۳۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّبْدِلُوا الْهَدْیَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنے اصحاب پاک کو یہ کہ بدل دیں قربانیوں کا

الَّذِیْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔ (رواہ ابوداؤد)

جو ذبح کی تھیں حدیبیہ شریف کے سال عمرۂ قضا میں۔

(۲۶۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس کی ٹانگ ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس پر حج ہے

مِنْ قَابِلٍ وفی روایة اَوْ مَرِضَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی)

اگلے سال اور ایک روایت میں ہے کہ یا مریض ہو جائے۔

(۲۶۳۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ الدِّیْلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن ابن یعمر دیلی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

یَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَیْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَیَّامُ مِنًی ثَلٰثَةٌ

فرماتے ہیں پیارے نبی کہ حج عرفہ ہے، جس نے پایا عرفہ کو قیام مزدلفہ کی شب طلوع فجر سے پہلے تو پالیا اس نے حج مبارک، ایام منیٰ شریف تین دن ہیں

तलहा सोये हुये थे तो कुछ हममें से थे जिन्होंने खाया और हममे से वो थे जिन्होंने ऐहतियात बरती फिर जब बेदार हुये हजरते तलहा तो मुवाफेकत फरमाई हजरते तलहा ने उनकी जिन्होंने खाया था परिन्दों को, फ़रमाया हज़रते तलहा ने कि खाया है हमने परिन्दे को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ।

(145) हज से रोके जाने और हज के छूट जाने का बाब

2628 हदीस शरीफ़:– रोक दिये गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो मुंडाया आपने अपना सरे अक्दस और सोहबत फरमाई अपनी अजवाजे मुताहरात से और जिब्ह फ़रमाया अपना कुर्बानी का जानवर यहाँ तक कि उमरा शरीफ फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगले साल।

2629 हदीस शरीफ़:- हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि रवाना हुये हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो आडे आ गये कुफ्फारे कुरैश बैतुल्लाह शरीफ़ से तो कुर्बानी फ़रमाई प्यारे नबी ने और सरे अक्दस मुंडाया और कतरवाये बाल हज़रात सहाबा ने।

2630 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुर्बानी फ़रमाई सरे अक्दस मुडाने से पहले और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने अपने अस्हाब को इसका।

2631 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक उन्होंने फरमाया क्या नहीं है काफ़ी

چونکہ اس میں بھی حکمتیں اور مصلحتیں مضمر ہیں۔ حدیث شریف۔ سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے اس ساتھی کو سانپ نے ڈس لیا اور وہ عمرہ شریف کا احرام شریف باندھے ہوئے تھے ہم نے سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ یہ قربانی کا جانور بھیج دیں اور صحت ہو جانے کے بعد عمرہ شریف ادا کریں فی الحال احرام کھول دیں۔ (طحاوی شریف، مرقاۃ شریف)

(۲۶۳۵) قیام میدان عرفات شریف حج کا رکن اعلیٰ ہے۔ جس پر حج پانے اور نہ پانے کی مدار ہے۔ اس کے وقت میں اتنی گنجائش فرمادی گئی ہے کہ اگلی رات بھی نویں تاریخ میں شامل فرمادی گئی ہے جبکہ اسلام میں رات پہلے ہوتی ہے اور دن بعد میں ہوتا ہے۔ لہٰذا جو حاجی دسویں ذوالحجہ کو فجر سے پہلے پہلے اگر ایک ساعت کیلئے بھی میدان عرفات شریف میں پہونچ جائے تو اسے حج مبارک مل جائیگا۔ بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جمعہ کی بھی یہی شان ہے کہ ہفتہ کی رات جمعہ میں شامل ہے کہ اس رات میں مرنے والا بھی جمعہ کے مرنیوالوں میں شمار ہوگا اور اسے بھی جمعہ میں مرنے کی سعادت وکرامات حاصل ہوگی۔ جو بارھویں ذوالحجہ کو رمی کرکے لوٹ جائے وہ بھی گنہگار نہیں ہے اور جو تیرھویں ذوالحجہ کیلئے ٹھہر جائے وہ بھی گنہگار نہیں ہے بلکہ اجر وثواب کا مستحق ہے۔ تیرھویں ذوالحجہ کی رمی زوال سے پہلے بھی ہوسکتی ہے گیارھویں اور بارھویں ذوالحجہ کی رمی بعد زوال ہے۔ کفار عرب کے دو گروہ تھے ایک گروہ تو دو دن ٹھہرنے کو برا کہتا تھا اور دوسرا گروہ تین دن ٹھہرنے کو برا کہتا تھا گویا کہ ایک تعجیل کو برا کہتا تو دوسرا تاخیر کو برا کہتا تو یہ حکم پاک مرحمت ہوا کہ تاخیر وتعجیل دونوں درست ہیں کسی میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۶۳۶) مکہ مکرمہ کے آس پاس کی زمین جہاں شکار وغیرہ کرنا حرام ہے حرم شریف کہلاتا ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب سنگ اسود یہاں نصب فرمایا تو یہ سنگ اسود خوب چمکدار تھا اور اس سے خوب روشنی پھوٹتی تھی تو یہاں تک اسکی روشنی پہونچی وہاں تک حدود حرم شریف مقرر ہو گئے ہیں۔ اور ان حدود پر مینارے قائم کردئے گئے ہیں سوائے جدہ شریف اور جعرانہ شریف کی جانب کے کہ ان کی طرف مینارے نہیں ہیں۔ یہ علامات حرم شریف سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائیں پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پھر عدنان ابن ادد نے پھر قریش مکہ نے پھر پیارے نبی ﷺ نے فتح مکہ شریف کے سال پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ ابھی تک حضرت امیر معاویہ کے قائم فرمودہ نشانات وعلامات موجود ہیں۔ یہ حدود حرم شریف ہر طرف یکساں نہیں ہے کہیں قریب ہیں کہیں دور ہیں۔ قریب تر حد مقام تنعیم ہے۔ جہاں سے عمرہ شریف کا احرام شریف باندھا جاتا ہے۔ اب وہاں مسجد حضرت عائشہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد مکہ مکرمہ کے مسلمانوں پر ہجرت فرض تھی اور مکہ مکرمہ میں بلا عذر شرعی رہنا حرام تھا کہ وہ جگہ دار الحرب ہوگئی تھی۔ فتح مکہ شریف سے وہ جگہ دار الاسلام ہوگئی اور اب وہاں سے ہجرت کی فرضیت بھی ختم ہوگئی اب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنا فرض نہ رہا۔ البتہ دوسرے مقامات پر ایسے مقامات سے ہجرت ہوسکتی ہے جو دار الحرب ہیں۔ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ہے کہ اب قیامت تک مکہ مکرمہ دار الحرب نہ بنے گا اور نہ یہاں سے ہجرت فرض ہوگی ایسا ہی ظہور میں آیا ہے۔ اب جسے جہاد کا موقع میسر آئے وہ وہاں جاکر جہاد کرے اور جو جہاد کا موقع نہ پائے تو وہ دل میں نیت رکھے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے جہاد کا موقع فرمایا تو میں اس سعادت سے خود کو مشرف کروں گا یہ نیت جہاد بھی ثواب ہے۔ جب جہاد فرض کفایہ ہو تو مسلمان بقدر ضرورت میدان کارزار کیلئے نکلیں اور جہاد اگر فرض عین ہو جائے تو تمام مرد وخواتین حضرات میدان جہاد کیلئے نکلیں۔ مکہ شریف کا حرم شریف قدیمی مسئلہ ہے یہ جگہ ہر دین میں قابل احترام تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم شریف بنا دیا اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکے حرم ہونے کا اعلان فرمادیا مکہ مکرمہ کی یہ حرمت قیامت تک کبھی منسوخ نہ ہوگی۔ یہ حرمت ازلی ابدی ہے۔ سیدنا حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس ہاتھوں ستر

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

تو جو جلدی کرے دو دن میں تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر اور جو دیر سے لوٹے تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر۔

﴿ بَابُ حَرَمِ مَکَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ﴾

﴿ ترجمہ: مکہ مکرمہ کے حرم شریف کا باب حفاظت فرمائے اللہ تعالیٰ اسکی ﴾

(۲۶۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَنِیَّةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ شریف کے دن کہ نہیں رہی ہجرت اور لیکن جہاد اور نیت ہے

وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ

اور جب بلائے جاؤ تم جہاد کیلئے تو نکلو تم اور فرمایا پیارے رسول نے فتح مکہ شریف کے دن بیشک یہ شہر کہ حرم بنادیا اسکو اللہ تعالیٰ نے کہ جس دن پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ

آسمانوں کو اور زمین کو، تو یہ شہر حرام ہے اللہ تعالیٰ کے حرم بنانے سے روز قیامت تک اور بیشک یہ شہر کہ نہیں حلال ہوئی جنگ اسمیں کسی کیلئے مجھ سے پہلے

وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یُعْضَدُ شَوْکُهٗ

اور نہیں حلال ہوئی میرے لئے مگر ایک ساعت دن کی، اب وہ حرام ہے اللہ تعالیٰ کے حرم بنانے سے روز قیامت تک، نہ توڑے جائیں اسکے کانٹے

وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا فَقَالَ

اور نہ بھڑکایا جائے اس کا شکار اور نہ اٹھائی جائے یہاں کی کوئی گری پڑی چیز مگر جس کا اعلان کردیا جائے اور نہ کاٹی جائے اس شہر کی گھاس، تو عرض کیا

الْعَبَّاسُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخَرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَلِبُیُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخَرَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت عباس نے یارسول اللہ! سوائے اذخر گھاس کے کہ وہ تو لوہاروں کیلئے ہے اور گھروں کیلئے ہے، تو فرمایا پیارے رسول نے سوائے اذخر گھاس کے۔

(۲۶۳۷) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

तुमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की सुन्नते करीमा कि अगर रोक दिया जाये कोई तुममें का हज्जे मुबारक से तो तवाफ़ करे बैतुल्लाह शरीफ़ का और कोहे सफ़ा शरीफ़ का और मरवा शरीफ़ का फिर हलाल हो जाये हर चीज़ से यहाँ तक कि हज्जे मुबारक करे आइंदा साल तो कुर्बानी का जानवर लाये या रोजे रखे अगर कुर्बानी का जानवर न पाये।

2632 हदीस शरीफ़:— तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हजरते जबाआ बिन्ते जुबैर के पास तो फरमाया प्यारे रसूल ने उनसे कि शायद तुम हज का इरादा रखती हो? तो हजरते जबाआ ने अर्ज किया कि अल्लाह तआला की कसम नहीं पाती हूँ मैं अपने आप में मगर बीमारी, तो फरमाया प्यारे रसूल ने उनसे कि हज करो और शर्त कर लो और यूँ कह लो या अल्लाह तआला! मेरे ऐहराम शरीफ़ खोलने की जगह वही है जहाँ तू मुझे रोक दे।

2633 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया अपने अस्हाबे पाक को यह कि बदला दे कुर्बानियों का जो जिब्ह की थी हुदैबिया के साल, उमरा ए कज़ा में।

2634 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसकी टांग टूट जाये या लंगड़ा हो जाये तो वो ऐहराम खोल दे और उस पर हज है अगले साल और एक रिवायत में है या मरीज़ हो जाये।

کفار فی النار ہوئے اس کا بیان یہاں ہو رہا ہے کہ ایک ساعت کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارے لئے قتال بھی حلال ہوگیا اور بنا احرام شریف کے مکہ مکرمہ میں داخلہ بھی حلال و جائز ہوگیا۔ پیارے نبی ﷺ اس وقت سیاہ عمامہ شریف زیب سر فرمائے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ یعنی بنا احرام شریف کے ورنہ سر اقدس کھلا ہوتا۔ فتح مکہ کا ظاہری سبب مسلمانوں کا غلبہ ہے اور مکہ مکرمہ کی زمین وغیرہ کی بیع و کرایہ درست نہیں ہے کیونکہ ان تمام کے مالک پیارے نبی ﷺ ہوگئے کیونکہ فاتح بادشاہ مفتوحہ علاقے کا مالک ہو جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے مالک ہو کر مکہ مکرمہ کو وقف فرمادیا وقف کی نہ بیع ہوتی ہے اور نہ اجارہ۔ فتح مکہ کا سبب قتال ہے نہ کہ صلح۔ اگر صلح ہوتی تو قتال حلال ہونے کا کیا فائدہ۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جب آئی مدد اللہ کی اور فتح (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷) یاد رہے کہ فتح جنگ سے ہوتی ہے نہ کہ صلح سے۔ حرم شریف کے درخت کا ٹنا توڑنا ناجائز ہے ہی وہاں کے کانٹوں کو بھی نہ توڑا جائے۔ اذخر اور کمات ان گھاسوں کے علاوہ مکہ مکرمہ میں سبز گھاس کاٹنا یا اس پر جانور چرانا منع ہے یہاں تک کہ ایذا دینے والا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے۔ حرم شریف کے جانور کو شکار کرنا تو درکنار اسکو اسکی جگہ سے ہٹانا بھڑکانا بھی منع ہے اور اگر بھڑکا نے سے وہ ضائع ہو جائے تو اسکی قیمت واجب ہوگی (اشعۃ اللمعات شریف) گری پڑی چیز کا کچھ عرصے تک اعلان کیا جائے پھر مالک کے نہ ملنے پر خیرات کردی جائے یا پانے والا خود فقیر ہو تو وہ بعد اعلان خود مالک ہو جاتا ہے۔ حرم شریف کی گری پڑی چیز کا بھی یہی حکم ہے مگر یہاں اعلان دوسرے مقامات کی بہ نسبت زیادہ کیا جائے اس حدیث شریف کا منشاء بھی یہی ہے کہ صرف زمانہ حج ہی میں اعلان کرنے کو کافی نہ سمجھا جائے بلکہ بعد میں بھی اعلان کرتا رہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب و مسلک ہے۔ حرم شریف کی نہ تر گھاس کاٹی جائے اور نہ خشک گھاس۔ اذخر یہ ایک گھاس ہے جو عرب شریف میں لکڑی کی جگہ چولھوں اور بھٹیوں میں جلائی جاتی تھی اور گھروں کی چھتوں میں بھی جیسے ہمارے ملک میں سینٹھے۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں پیارے نبی ﷺ نے اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرمادیا تو وہ مستثنیٰ ہوگئی اور اگر پیارے نبی ﷺ مستثنیٰ نہ فرماتے تو وہ بھی تمام گھاسوں میں شامل ہوتی اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مالک احکام بنایا ہے جسے وہ چاہیں حلال فرمادیں جسے وہ چاہیں حرام فرمادیں۔ (اشعۃ اللمعات شریف)

(۲۶۳۷) مکہ مکرمہ میں ڈھونس جمانے کیلئے ہتھیار اٹھائے پھرنا تاکہ مسلمان مرعوب ہوں حرام ہے۔ غلاف میں ڈھک کر یا اپنی حفاظت کیلئے ہتھیار اٹھانا درست ہے۔ پیارے رسول ﷺ عمرۂ قضا میں ہتھیار لیکر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے البتہ یہ ہتھیار غلاف میں تھے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف اس حدیث شریف کی تفسیر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اے ایمان والو! لے لو تم اپنے ہتھیار (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۸)

(۲۶۳۸) "خود" یہ ایک لوہے کی ٹوپی ہوتی ہے جو فوجی ٹوپ کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ آج مکہ مکرمہ میں بنا احرام شریف کے داخل ہوئے اگر احرام پوش ہوتے تو سر اقدس پر "خود" نہ ہوتا بلکہ سر کھلا ہوتا۔ چونکہ آج زمین حرم شریف پیارے نبی ﷺ کیلئے حلال ہوگئی تھی اور وہاں قتال بھی حلال ہوگیا تھا تو بنا احرام زیب تن فرمائے مکہ مکرمہ میں داخلہ بھی درست ہوگیا تھا۔ یہ خاص موقع کی بات ہے اور اسی وقت کیلئے تھی۔ اب کوئی کسی بھی نیت سے مکہ مکرمہ جائے تو احرام شریف اور عمرہ شریف ضروری ہے چونکہ اس میں تعظیم ہے۔ وہ شخص جنہوں نے پیارے نبی ﷺ کو ابن خطل کی خبر دی انکا اسم گرامی سیدنا حضرت فضل ابن عبید ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ ابن خطل کا نام عبداللہ اور لقب غالب تھا۔ یہ پہلے مسلمان ہوا پھر اپنے ایک مسلمان خادم کو قتل کرکے مرتد ہو کر مکہ معظمہ بھاگ آیا تھا۔ آج ڈر کے مارے غلاف کعبہ شریف سے چھپ گیا تھا مگر آج زمین حرم شریف میں قتال حلال ہو چکا تھا لہٰذا اسے مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کرادیا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے ایک ساعت کیلئے یہ حرم شریف کی زمین حلال فرمادی گئی تھی اب پھر اسکی حرمت لوٹ آئی ہے۔

(۲۶۳۹) پیارے رسول ﷺ حدود حرم شریف میں داخلے کے وقت تو "خود" پہنے ہوئے تھے اور مسجد حرام شریف میں داخلے کے وقت خود

لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ۔ (رواہ مسلم)

کہ نہیں ہے حلال کسی کیلئے تم میں سے کہ اُٹھائے پھرے مکہ مکرمہ میں ہتھیاروں کو۔

(۲۶۳۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلْهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے مکہ مکرمہ میں فتح مکہ شریف کے دن اور آپکے سر اقدس پر خود تھا پھر جب اُتارا خود کو تو آئے ایک شخص تو انہوں نے کہا بیشک ابن خطل لٹکا ہوا ہے کعبے شریف کے پردوں سے، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ قتل کردو اسکو۔

(۲۶۳۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے فتح مکہ شریف کے دن مکہ مکرمہ میں اور پیارے نبی پر کالا عمامہ مبارک تھا بنا احرام شریف کے۔

(۲۶۴۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْا جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ حملہ کریگا ایک لشکر کعبے شریف پر تو جب ہوں گے وہ میدانی زمین میں تو دھنسا دیا جائے گا، اگلوں اور پچھلوں کیساتھ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کیسے دھنسائے جائیں گے وہ اپنے اگلے اور پچھلوں کے ساتھ حالانکہ ان میں سوداگر بھی ہونگے اور وہ بھی جو نہیں ہے ان حملہ آوروں میں سے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ دھنسائے جائیں گے انکے اگلے بھی اور پچھلے بھی اور اُٹھائے جائیں گے اپنی اپنی نیتوں پر۔

2635 हदीस शरीफ़— हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने यामर देलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे नबी कि हज अरफ़ा है और जिसने पाया अरफ़े को क्यामे मुजदल्फ़ा की शब तुलू फ़जर से पहले तो पा लिया उसने हज्जे मुबारक, अय्यामे मिना शरीफ़ तीन दिन है तो जो जल्दी करे दो दिन में तो नहीं है कोई गुनाह उस पर और जो देर से लौटे तो नहीं है कोई गुनाह उस पर।

(146) मक्का ए मुकर्रमा के हरम शरीफ़ का बाब, हिफ़ाज़त फ़रमाये अल्लाह तआला उसकी

2636 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन कि नहीं रही हिजरत और लेकिन जिहाद और नियत है और जब बुलाये जाओ तुम जिहाद के लिये तो निकलो तुम और फ़रमाया प्यारे रसूल ने फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन बेशक यह शहर कि हरम बना दिया अल्लाह तआला ने इसको कि जिस दिन पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने आसमान और ज़मीन को तो यह शहरे हराम है अल्लाह तआला के हरम बनाने से रोज़े क़यामत तक और बेशक यह शहर कि नहीं हलाल हुई जंग इसमें किसी के लिये मुझसे पहले और नहीं हलाल हुई मेरे लिये मगर एक साअत दिन की, अब वो हराम है अल्लाह तआला के हरम बनाने से रोज़े क़यामत तक, न तोड़े जायें इसके कांटे और न भड़काया

اتار کر سیاہ عمامہ زیب سر فرمائے ہوئے تھے۔ سیاہ لباس پہننا مستحب ہے (کنز الدقائق جلد ۲ صفحہ ۲۳۳) سیدنا حضرت شیخ مصطفیٰ طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستحب ہے سیاہ لباس چاہے جبہ ہو یا عمامہ (حاشیہ طائی صفحہ ۲۸۵) اسی لئے بہت سے بزرگان دین سیاہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ حضرات سلسلہ عالیہ قادریہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ احدیہ اور حضرات ملنگان پاکباز سلسلہ عالیہ مداریہ عام طور پر سیاہ لباس ہی زیب تن فرماتے ہیں۔ البتہ روافض کی نقالی کہ ماہ محرم الحرام کے شروع دس دن میں ہی کالا لباس پہننا منع ہے۔

(۲۶۴۰) یہ واقعہ قرب قیامت میں ظہور پذیر ہوگا کہ ایک بڑا لشکر خانہ کعبہ شریف کی بربادی کی نیت سے مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوگا اور وہ پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ لشکر میں تو ایسے افراد بھی ہوں گے جو زبردستی لائے گئے ہونگے یا وہ کسی دوسری ضرورت سے آئے ہونگے کہ باورچی ہوں یا خدمت گار ہوں۔ ان کا کوئی حملے کا ارادہ و پروگرام نہ ہوگا مگر انکو بھی دھنسا دیا جائیگا چونکہ ان لوگوں نے لشکر کی تعداد تو بڑھائی اور جرم پر انکی امداد تو کی وہ مجرموں کیساتھ رہے اسلئے یہ بھی سزا کے مستحق ہوئے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور بچو تم اس فتنے سے کہ نہیں پہونچے گا وہ صرف ظالموں کو تم میں سے اور جان لو تم بیشک اللہ سختی فرمانے والا ہے سزا میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۰) بروں کی برائی پر کسی طرح امداد کرنا بھی برا ہے۔ ان کے پاس بیٹھنا ان کیساتھ رہنا بھی برا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو نہ بیٹھیں آپ یاد آنے کے بعد ان لوگوں کیساتھ جو ظلم ڈھانے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۴۲) بلکہ ہمیشہ اچھے لوگوں کی سنگت اختیار کریں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور رہو تم سچوں کیساتھ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۸۲)

بفرقان خدا صحبت اثر انداز ہوتی ہے
منافق کے قریں رہنا بھی یاک سم قاتل ہے (بانی)

اگر کسی کے حملے کی نیت نہ ہو اسلام کی مخالفت اور کعبہ شریف کی بے حرمتی کا ارادہ نہ ہو تو اسے اسکی نیت کا بدلہ قیامت میں ضرور ملے گا۔ جس کی نیت اسلامی ہوگی وہ مومنوں کے زمرے میں اٹھے گا اور دخول جنت کی سعادت سے بہرہ ور ہوگا جسکی نیت کافرانہ جسارت کی ہوگی تو وہ کافروں کے زمرے میں اٹھے گا اور فی النار والسقر ہوگا۔

(۲۶۴۱) بڑا لشکر تو کعبہ شریف کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا مگر یہ "بونا" آدمی اکیلا ہی کعبہ شریف کو ڈھا دیگا ان دونوں واقعات میں قدرت خداوندی کا اظہار ہے بڑا لشکر تو خود تباہ ہو جائیگا اور یہ "بونا" کعبہ شریف کو ڈھا دیگا (اشعۃ اللمعات شریف) یہ واقعہ بھی قرب قیامت میں ہوگا۔ دنیا کی بقا اور آبادی خانہ کعبہ شریف کی بقا اور آبادی سے وابستہ ہے۔ جب یہ برباد ہوگا تو قیامت آجائیگی اور پوری دنیا تہس نہس ہو جائیگی۔ یہ پیشنگوئی بھی علم غیب نبوی کے خطبے پڑھ رہی ہے کہ واقعہ صدیوں کے بعد ظہور و صدور میں آئے گا مگر چشمان مصطفیٰ ﷺ انہیں صدیوں پہلے ملاحظہ فرما رہی ہیں۔

(۲۶۴۲) صدیوں سال کے بعد وجود میں آنے والا واقعہ پیارے نبی ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ پتھروں کے گرنے کو دیکھ رہا ہوں اور انکی آوازوں کو سن رہا ہوں (اشعۃ اللمعات شریف) نگاہ نبوی ہمارے خواب و خیال سے بھی زیادہ قوی ہے کہ اگلے پچھلے تمام واقعات کو دیکھ لیتی اور سن لیتی ہے۔ حدیث شریف۔ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک بلند فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو تو میں دیکھ رہا ہوں دنیا کو اور اسکو جو ہونے والا ہے دنیا میں قیامت تک جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں اپنی اس ہتھیلی کی طرف (مواہب لدنیہ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

(۲۶۴۳) غلہ روکنا اور قحط کا سا ماحول بنانا اور گراں قیمت کرکے بیچنا یہ حرکت ہر جگہ بری ہے اور جرم ہے کہ اس میں مخلوق خدا پر ظلم و زیادتی ہے اور یہ ایذا رسانی ہے۔ مگر مکہ مکرمہ میں تو یہ حرکت اور بھی زیادہ بری اور سخت ترین جرم ہے وہاں یہ بدکرداری کرنیوالا ابو جہل و ابولہب کفار کی طرح ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں کا بائیکاٹ کرکے انہیں ستایا اور رزق روزی ان پر تنگ کی۔ مکہ مکرمہ کا غلہ روکنا ایسا جرم ہے جیسے وہاں رہ کر بے دینی کرنا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو ارادہ کرے اسمیں زیادتی کا ظلم کی وجہ سے تو چکھائیں گے ہم کو اس کو عذاب الم دینے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۰) مکہ مکرمہ میں جہاں نیکیوں کا ثواب زیادہ ہے وہیں بدیوں کا عذاب بھی زیادہ ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ میں نہ رہے بلکہ وہاں سے کچھ فاصلے پر طائف شریف میں رہے وہاں ہی آپکا مزار پر انوار ہے۔

(۲۶۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نقصان پہونچائے گا کعبے شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشہ کا۔

(۲۶۴۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قَالَ كَأَنِّيْ بِهٖ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں

اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا. (رواہ البخاری)

انتہائی کلوٹا، چری ٹانگوں والا کہ اکھاڑ رہا ہے کعبہ شریف کو پتھر پتھر کرکے۔

(۲۶۴۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بند رکھنا غلے کا حرم شریف میں بے دینی کرنے کی طرح ہے حرم شریف میں۔

(۲۶۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے کہ تو کیسا پاکیزہ شہر ہے اور تو مجھ کو بہت پیارا ہے

وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ. (رواہ الترمذی)

اور اگر میری قوم نہ نکالتی مجھ کو تجھ سے تو نہیں سکونت پذیر ہوتا میں سوائے تیرے۔

(۲۶۴۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عدی ابن حمراء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو

وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ

کہ کھڑے ہیں مقام حزورہ پر تو فرمایا پیارے رسول نے اللہ تعالیٰ کی قسم بیشک تو اللہ تعالیٰ کی زمین میں سب سے بہتر ہے اور زیادہ پیاری ہے

اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ. (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کو، اگر نہ نکالا جاتا میں تجھ سے تو کبھی نہ نکلتا میں۔

जाये इसका शिकार और न उठाई जाये यहाँ की गिरी पड़ी चीज मगर जिसका ऐलान कर दिया जाये और न काटी जाये इस शहर की घास. तो अर्ज किया हजरते अब्बास ने या रसूलल्लाह! सिवाये अजखर घास के कि वो तो लोहारों के लिये है और घरों के लिये है. तो फरमाया प्यारे रसूल ने सिवाये अजखर घास के।

2637 हदीस शरीफ़:– हजरते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है हलाल किसी के लिये तुममें से कि उठाये फिरे मक्का ए मुकर्रमा में हथियारों को।

2638 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये मक्का ए मुकर्रमा में फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन और आपके सरे अक्दस पर खूद था फिर जब उतरा खूद को तो आये एक शख्स तो उन्होंने कहा बेशक इब्ने खतल लटका हुआ है काबे शरीफ़ के पर्दों से तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कत्ल कर दो उसको।

2639 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दाखिल हुये फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन मक्का ए मुकर्रमा में और प्यारे नबी पर काला अमामा ए मुबारका था बिना ऐहराम शरीफ़ के।

2640 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फरमाया

(۲۶۴۴) ہجرت کی رات جب پیارے نبی ﷺ اپنے خلیل پیارے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمراہ لیکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ سے باہر پہونچے تو پیارے نبی ﷺ نے حسرت بھری نگاہ پاک مکہ مکرمہ پر ڈالی اور یہ فرمایا جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے افضل تھا مگر بعد میں مدینہ منورہ افضل ہو گیا۔ جہاں پیارے نبی ﷺ رہیں وہی جگہ افضل ہے۔ سیدنا امام عشق ومحبت حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے۔ یوں تو:

اک مطلع جمال ہے اک مرکز وصال

مکہ عزیز ہے تو مدینہ پسند ہے (یانی)

اور جس جگہ پیارے نبی ﷺ کا جسم پاک ہے وہ جگہ تو عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔

پھر کیوں نہ فضیلت ہو روضے کو دو عالم پر

ہیں دو عالم سردار مدینے میں (یانی)

(۲۶۴۵) "حزورہ" ٹیلے کو کہتے ہیں۔ پہلے یہاں ایک ٹیلہ تھا۔ پھر یہاں مکہ مکرمہ کا بازار رہا اور اب وہاں مسجد حرام شریف کا ایک دروازہ ہے جسے "باب الوداع" کہتے ہیں۔ چونکہ حدیث شریف میں مذکورہ کلمات طیبات پیارے نبی ﷺ نے حج وداع کے موقع پر کعبہ معظمہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا اور یہ وداعیہ کلمات طیبات ادا فرمائے اور پیارے نبی ﷺ اس طرف سے روانہ ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت الٹے پاؤں چلے۔ کعبہ شریف کو دیکھتے چلے اور اشکوں کی برسات کرتا چلے۔ اگرچہ یہ عمل بدعت ہے مگر بدعت حسنہ ہے اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ حدیث شریف:۔ جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ شئی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے (مرقاۃ شریف) مکہ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ ہے اور ایک گناہ بھی ایک لاکھ ہے۔ مدینہ منورہ کی ایک نیکی پچاس ہزار ہے مگر گناہ ایک ہی گناہ ہے اور اس ایک گناہ کی بھی شفاعت سے بخشش کی امید ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیرونی مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں رہنے سے وطن لوٹ آنا افضل ہے۔ وہاں تو آنا جانا رہنا بہتر ہے۔ زیادہ رہنے سے احتیاط نہ ہو سکے گی اور گناہوں کا ڈھیر لگ جائیگا۔ اسی لئے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مسکن طائف شریف کو بنایا اور پھر مزار بھی وہیں بنا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ارادۂ گناہ پر کہیں پکڑ نہیں سوائے مکہ مکرمہ کے۔ حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جو مکہ مکرمہ کا رمضان شریف پائے پھر وہاں کے روزے اور تراویح کی پابندی کرے تو ایک لاکھ رمضان کا ثواب پائیگا اور ہر دن ہر رات ایک ایک غلام آزاد کرنے کا اور ایک ایک غازی ومجاہد کو میدان جنگ میں بھیجنے کا ثواب پائے گا (ابن ماجہ شریف)۔

(۲۶۴۶) سیدنا حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ عمرو ابن سعید ابن عاص اموی قرشی تھا اپنے چچا زاد بھائی عبدالملک ابن مروان کی طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم باطل تھا۔ اس ظالم کو عبدالملک نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنگ کرنے اور انہیں قتل کرنے پر مامور ومقرر کیا۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر مکہ مکرمہ اور عراق کے سلطان برحق تھے (اشعۃ اللمعات شریف ومرقاۃ شریف) جب عمرو ابن سعید نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کرنے کیلئے لشکر تیار کیا تو حضرت ابوشریح نے اس ظالم کو عظمت مکہ مکرمہ یاد دلائی کہ کل کی بات ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے اپنے خطبۂ پاک میں اس شہر مقدس کی کیا کیا عظمتیں اور حرمتیں بیان فرمائی ہیں اور تو ان سے آنکھیں چرا رہا ہے۔ مکہ شریف کی یہ عظمتیں اور حرمتیں کسی ایسے ویسے سے سنی سنائی نہیں ہیں بلکہ میں نے خود پیارے رسول ﷺ سے سنی ہیں میں تو پیارے نبی ﷺ کے خطبے کے وقت ظاہری طور پر بھی پیارے نبی ﷺ سے زیادہ قریب تھا۔ اسمیں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے مکہ مکرمہ کو حرم شریف اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کسی نے اپنی رائے سے نہیں بنایا ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دعاء فرمائی تو آپکی دعاء سے اللہ تعالیٰ نے اسے حرم بنا دیا۔ یا یہ کہ آپکے اعلان پر وہ حرم ہو گیا۔ حرم شریف کے خود رو درخت نہیں کاٹے

(۲۶۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ

ترجمہ: حضرت ابو شریح عدوی سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا عمرو ابن سعید سے اور وہ بھیج رہا تھا لشکر

اِلٰی مَکَّةَ اِئْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

مکہ مکرمہ کی طرف کہ اجازت دے تو مجھے اے امیر! کیا نہ بیان کروں میں تجھ سے وہ فرمان جو کھڑے ہو کر دیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ

کل فتح مکہ شریف کے دن سنا ہے جس کو میرے کانوں نے اور محسوس کیا ہے جس کو میرے دل نے اور دیکھا ہے جس کو میری آنکھوں نے جس وقت کہ

تَکَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا

پیارے رسول فرما رہے تھے خوبیاں بیان فرمائی اللہ تعالیٰ کی اور اسکی اچھائیاں بیان فرمائیں پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک مکہ مکرمہ کو حرم شریف بنادیا ہے اسکو

اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا

اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حرم بنایا ہے اسکو کسی انسان نے تو نہیں جائز ہے کسی شخص کیلئے جو ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر یہ کہ خون بہائے وہاں

وَلَا یَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ

اور نہ کاٹے وہاں کوئی پیڑ، پھر اگر کوئی اجازت سمجھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے جہاد سے مکہ مکرمہ میں تو کہہ دو تم اس سے بیشک اللہ تعالیٰ نے

قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا

اجازت عنایت فرمادی تھی اپنے پیارے رسول کو اور نہیں اجازت مرحمت فرمائی ہے تمہارے لئے اور بس اجازت دی مجھ کو اس شہر مکہ مکرمہ میں

سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ

ایک گھڑی کی دن میں اور لوٹ آئی ہے اسکی حرمت آج، جیسے کہ کل تھی اسکی حرمت، اور چاہیئے کہ پیغام پہونچادے ہر حاضر ہر غائب کو، تو کہا گیا

لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ

حضرت ابو شریح سے کہ کیا کہا تم سے عمرو ابن سعید نے؟ تو فرمایا حضرت ابو شریح نے کہ بولا عمرو ابن سعید کہ میں زیادہ جاننے والا ہوں اسکو تم سے اے ابو شریح

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हमला करेगा एक लश्कर काबे शरीफ़ पर तो जब होंगे वो मेदानी ज़मीन में तो धंसा दिया जायेगा अगले पिछलों के साथ, मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! और कैसे धंसाये जायेंगे वो अपने अगले और पिछलों के साथ हालांकि उनमें सौदागर भी होंगे और वो भी जो नहीं हैं उन हमलावरों में से? फरमाया प्यारे रसूल ने कि धंसाये जायेंगे उनके अगले भी और पिछले भी और उठाये जायेंगे अपनी अपनी नियतों पर।

2641 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नुक्सान पहुंचायेगा काबे शरीफ़ को दो छोटी पिंडलियों वाला, हब्शे का।

2642 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैं देख रहा हूँ इन्तेहाई कलोआ चिरी टांगों वाला कि उखाड़ रहा है काबे शरीफ़ को पत्थर पत्थर करके।

2643 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि बंद रखना गल्ले का हरम शरीफ़ में बेदीनी करने की तरह है हरम शरीफ़ में।

2644 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मक्का ए मुकर्रमा से कि तू कैसा पाकीज़ा शहर है और तू मुझको बहुत प्यारा है और अगर मेरी कौम न निकालती मुझको तुझसे

جاسکتے اپنے بوئے ہوئے درخت کاٹے جاسکتے ہیں۔ اور خون بہانے سے مراد اس شخص کا خون بہانا ہے جو شرعا واجب القتل ہو اور حرم شریف میں پناہ لیلے ورنہ حرم شریف میں تو جانور ذبح ہوتے ہی ہیں اور وہاں کے مجرم کو وہاں قتل کیا ہی جاسکتا ہے۔ محفوظ الدم شخص کا خون بہانا تو غیر حرم میں بھی حرام ہی ہے۔ کوئی شخص پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کرام کے جہاد و قتال کو مکہ مکرمہ میں اب قتل و غارت گری کیلئے سند نہ بنائے کیونکہ وہ تو پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات سے ہے اور خصوصیات میں پیروی نہیں ہوتی اور نہ وہ افعال و اعمال سنت کہلاتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کیلئے وہ قتال وقتی طور پر جائز تھا۔ اب صبح قیامت تک کیلئے تم سب کیلئے حرام ہے۔ حرم شریف کی حرمت جیسے تھی ایسے ہی صبح قیامت تک کیلئے رہے گی۔ عمرو ابن سعید کا یہ کہنا کہ حرم شریف نہ تو پاپی کو پناہ دے سکتا ہے اور نہ فساری کو اسکا مقصد بد یہ تھا کہ میری نظر میں عبدالملک خلیفہ برحق ہے اور حضرت عبداللہ ابن زبیر اسکے باغی ہیں اور باغیوں کی سرکوبی مکہ مکرمہ میں کرنا جائز ہے اور جو حرم شریف سے باہر جرم کرلے اور پھر حرم شریف میں آکر پناہ لیلے اسے امن نہیں ہے بلکہ اسکی گھیرابندی کی جائیگی اسکو بھوکا پیاسا رکھا جائیگا زندگی اس پر تنگ کی جائیگی تاکہ وہ حدود حرم شریف سے باہر آئے پھر قتل کردیا جائے۔ عمرو ابن سعید کی یہ تمام بکواس صرف اسلئے تھی کہ وہ حضرت عبداللہ ابن زبیر کے قتل کی راہ ہموار کررہا تھا اور اسکے لئے اس نے یہ ذہن سازی کی حالانکہ اسکا یہ تمام فلسفہ باطل ہے اور دین کے خلاف ہے۔ یہ بھی یزید کا برا اور پلید تھا۔ ظالم تھا فاسق تھا جاہل تھا۔ نہ اس جاہل و ظالم اور فاسق کا کوئی قول دلیل بن سکتا ہے۔ یہ بات بھی زیب نظر رہے کہ اس حدیث شریف میں شاہد کے معنی حاضر ہیں اور پیارے نبی ﷺ کو قرآن کریم میں شاہد فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کے اعلان کے مطابق پیارے نبی ﷺ حاضر و ناظر ہیں اور اہلسنت کا یہ عقیدہ کہ پیارے نبی ﷺ حاضر و ناظر ہیں قرآن کریم کے عین مطابق ہے۔

(۲۶۴۷) تجربات گواہ ہیں جس نے بھی مکہ مکرمہ یا خانہ کعبہ شریف کی بے حرمتی کی تو وہ ہلاک و برباد ہوگیا اور اسکا اور اسکی سلطنت کا تمام زعم ختم ہوگیا۔ اسکی ایک بدترین مثال یزید پلید ہے۔ یزید پلید کی حکومت میں بھی حرم شریف کی بے حرمتی ہوئی تو یزید بھی ہلاک ہوگیا اور اسکی سلطنت بھی گئی۔

حامی نہیں ہے کوئی یزید پلید کا
ہر دل پہ آج بھی ہے حکومت حسین کی
نسل یزید و ابن زیاد ہوگئی فنا
چاروں طرف ہے نسل سیادت حسین کی (یانی)

(۲۶۴۸) حدود مدینہ طیبہ کا ادب و احترام مکہ مکرمہ سے بھی زیادہ ہے۔ مدینہ طیبہ میں شکار بھی حلال ہے اور درخت و گھاس کا کاٹنا بھی درست ہے کیونکہ ان چیزوں کی حلال ہونا تو قرآن کریم سے ثابت ہے مگر حدود مدینہ شریف میں انکے حرام ہونے کی نہ کوئی آیت کریمہ ہے اور نہ قطعیہ احادیث کریمہ۔ بلکہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ شریف میں ایک چڑیا پال رکھی تھی جو پنجرے میں بند رہتی تھی۔ اگر مدینہ شریف میں شکار حرام ہوتا تو چڑیا کو پنجرے میں بند رکھنا بھی حرام ہوتا۔ حرم مکہ شریف میں شکار حرام ہونا اور شکار کرلینے پر سزا واجب ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور قطعیہ احادیث کریمہ سے بھی یہی مسلک حنفی ہے جو قوی ہے۔ حضرت علی کے زمانہ پاک میں یہود و نصاریٰ نے دو کیمپ قائم کئے (۱) رفض (۲) خروج۔ پہلے کیمپ کو ٹھیکہ ملا کر حضرات صحابہ کرام کی تاریخ کو مسخ کریں اور خوب کردار کشی کریں اور نئے نئے عقائد و مسائل کو جنم دیں اور حضرت علی کی فرضی تعریفوں کے پل باندھیں اور انہیں اللہ تعالیٰ ہی بناڈالیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تمام حقائق کو بڑی تفصیلات کیساتھ اپنی کتاب "تحفۂ اثنا عشریہ" میں تحریر فرمایا ہے۔ پہلے کیمپ نے انگریزیت زدہ آخری درجے کا نعرہ دیا العلی هو الالٰه (ترجمہ) علی وہی معبود برحق ہے (تحفۂ اثنا عشریہ) اس پہلے کیمپ کا خاص کام یہی ہے کہ حضرات صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا انہیں اپنی ملامتوں اور گستاخیوں کا ہدف بنانا ان صحابہ کرام میں بھی خصوصیت کیساتھ حضرات خلفاء ثلثہ اور حضرت امیر معاویہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے خلاف

اِنَّ الْحَرَمَ لَایُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ۔ (رواه البخاری والمسلم)

بیشک حرم شریف نہ تو پناہ دے سکتا ہے پاپی کو اور نہ خون کرکے بھاگنے والے کو اور نہ فساد کرکے بھاگنے والے کو۔

(۲۶۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَیْرٍ مَاعَظَّمُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تک یہ امت بھلائی پر رہے گی کہ عظمت کریں

هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِیْمِهَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا۔ (رواه ابن ماجة)

اس حرمت کی جیسا کہ اسکی تعظیم کا حق ہے، پھر جب برباد کردیں گے اس تعظیم کو تو ہلاک ہو جائیں گے۔

﴿ بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ﴾

﴿ ترجمہ: مدینہ منورہ کے حرم شریف کا باب حفاظت فرمائے اللہ تعالیٰ اسکی ﴾

(۲۶۴۸) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ مَاكَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں لکھا ہم نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَافِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ مَابَیْنَ عَیْرٍ

سوائے قرآن کریم کے اور اسکے جو اس کاغذ میں ہے، حضرت علی نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ منورہ حرم شریف ہے عیر سے

اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْاٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ

ثور تک کے درمیان تو جو ایجاد کرے مدینہ شریف میں عقیدے کی بدعت یا جگہ دے کسی بدعقیدہ بدعتی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ

اور تمام لوگوں کی اور نہ قبول کیے جائیں گے اس سے فرائض اور نہ نوافل، مسلمانوں کا عہد ایک ہے کہ کوشش کرسکتا ہے اس عہد کیساتھ، مسلمانوں کا ادنیٰ آدمی بھی

तो नहीं सुकूनत पज़ीर होता मैं सिवाये तेरे।

2645 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अदी इब्ने हुमरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि खड़े हैं मक़ामे हजूरा पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला की कसम बेशक तू अल्लाह तआला की जमीन मे सबसे बेहतर है और ज़्यादा प्यारी है अल्लाह तआला की जमीन में अल्लाह तआला को अगर न निकाला जाता मैं तुझसे तो कभी न निकलता मैं।

2646 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू शरीह अदवी से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया अमर इब्ने सईद से और वो भेज रहा था लश्कर मक्का ए मुकर्रमा की तरफ़ कि इजाज़त दे तू मुझे ऐ अमीर! क्या न बयान करूँ मैं तुझसे वो फ़रमान जो खड़े होकर दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कल फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन? सुना है जिसको मेरे कानों ने और महसूस किया है जिसको मेरे दिल ने और देखा है जिसको मेरी आंखों ने जिस वक्त कि प्यारे रसूल फ़रमा रहे थे, खूबिया बयान फ़रमाई अल्लाह तआला की और उसकी अच्छाइयाँ बयान फ़रमाई फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक मक्का ए मकर्रमा कि हरम शरीफ़ बना दिया इसको अल्लाह तआला ने और नहीं हरम बनाया इसको किसी इंसान ने तो नहीं जाइज है किसी शख़्स के लिये जो ईमान रखता है अल्लाह तआला पर और आखिरी दिन पर यह कि

تبرادیکھو اس کیمپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ دوسرے کیپ نے انگریزوں سے ٹھیکہ لیا آل رسول کی دشمنی کا۔ انکا کام صرف یہی ہے کہ صبح وشام دن ورات آل رسول کی مخالفت کریں انکے وقار کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ ابھی ایک بدبخت نے لکھا ہے کہ حضرت علی کی ضد نے پینتالیس ہزار مسلمانوں کو قتل کرایا۔ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی بتاتا ہے اور یزید پلید کو حق پر مانتا ہے۔ اور اسکی حمایت میں اوراق کے اوراق کالے کیے جاتے ہیں چند سال قبل مرادآباد شریف میں ایک یزیدی نے حمایت یزید علیہ اللعنۃ کا فریضہ بدانجام دیا جسکے جواب میں فقیر قدیری نے قلم کی تلوار اٹھائی اور یزیدیت کا سر قلم کر دیا اور اس یزیدی سورما کو مرادآباد شریف سے سر پر پیر رکھ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اور یہ یزیدی بھگوڑا مرادآباد شریف سے بھاگ کر یزیدیت وخروج کے ہیڈ آفس گیا اور وہاں ہی پناہ لی۔ یزیدی بھگوڑے کی یزیدیت کے خلاف فقیر قدیری نے جو کتاب لکھی اسکا نام ہے۔ "شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب" ہر سنی مسلمان کیلئے اسکا مطالعہ ضروری ہے نیز ابھی اسی سال ایک کتاب اور بھی لکھی ہے "تعزیہ شریف کا شرعی حکم" اسکا مطالعہ بھی حسینی سنیوں کو تسکین روحانی عطا کریگا۔ کیمپ (ا) نے یہ بھی مشہور کیا کہ حضرت علی کے پاس پیارے نبی ﷺ کا خصوصی وصیت نامہ اور خلافت نامہ ہے جسمیں مکتوب ہے کہ حضرت علی اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں۔ لہٰذا تینوں خلافتیں باطل تھیں اور حضرت علی کے پاس ایک خفیہ قرآن کریم ہے اور وہی اصلی قرآن کریم ہے۔ اسلئے بعض لوگ آپ سے سوال کیا کرتے تھے اور حضرت علی انکو یہ جواب عنایت فرمایا کرتے تھے۔ بعض کیمپ (ا) کے ممبران کو حضرت علی نے زندہ جلوا دیا۔ یہ دبی چنگاری سلگتی رہی آخرکار شعلہ جوالہ بن گئی اور اس نے ایک فرقے کا روپ دھار لیا۔ بنام اسلام یہ پہلا فرقہ ناریہ ضالہ ہے۔ حضرت علی کے پاس ایک صحیفہ یعنی ایک کاغذ تھا اس میں کچھ شرعی احکام لکھے ہوئے تھے حضرت علی کی تلوار کے غلاف میں یہ کاغذ رہتا تھا جو آپ لوگوں کو دکھایا بھی کرتے تھے اور سنایا بھی کرتے تھے۔ وہی واقعہ یہاں بیان فرمارہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی خفیہ قرآن نہیں ہے

بلکہ یہی قرآن کریم ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ کی کوئی خاص وصیت یا خلافت نامہ میرے پاس نہیں ہے صرف یہ ورق ہے جسمیں احکام شرعیہ لکھے ہوئے ہیں جو حضرت علی نے اپنی زبان فیض ترجمان سے خود ارشاد فرمائے ہیں جو مذکورہ حدیث شریف میں مکتوب ہیں۔ ان میں کہیں بھی کسی خصوصی وصیت نامے اور خلافت نامے کا نام تک نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ہوائی ہے جو دشمن نے اڑائی ہے۔ روافض کا یہ کہنا کہ کوئی خاص وصیت نامہ اور خلافت نامہ پیارے نبی ﷺ لکھا تھا کذب خالص، سیاہ جھوٹ اور مکر وفریب ہے۔ حدود مدینہ منورہ حرم ہیں۔ اور جتنا فاصلہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑوں کوہ ثور اور کوہ عیر کے درمیان ہے اتنا فاصلہ مدینہ منورہ کا حرم شریف ہے اور حضرت علی کا یہ فرمان عالیشان اس بات کی قوی دلیل ہے کہ مدینہ شریف میں شکار اور پیڑ کاٹنا حرام نہیں بلکہ یہ چیزیں حرام ہیں جو حدیث شریف میں بیان فرمائیں۔ (ا) مدینے شریف کی مقدس سرزمین پر نئے نئے عقائد کو جنم دینا اور ایسے بدعقیدہ لوگوں کو اس پاک شہر میں جگہ دینا سخت گناہ اور بدترین جرم ہے۔ جہاں جہاں احادیث کریمہ میں بدعت کے تعلق سے سخت وعیدیں آئی ہیں تو وہاں عقیدے کی بدعت مراد ہوتی ہے۔ جیسے رفض ورافضی خروج وخارجی، وہابیت ووہابی۔ ان مقامات پر عملی بدعات ہرگز ہرگز مراد نہیں ہوتیں کیونکہ عملی بدعات تو کبھی فرض کبھی واجب بھی ہوتی ہیں جیسے کتب احادیث کریمہ کا جمع کرنا، قرآن کریم کے تیس پارے اور علم فقہ وغیرہ۔ بد اعتقادی کی بدعتیں گو کہ ہر جگہ بری ہیں مگر پیارے نبی ﷺ کے پاک شہر میں اور بھی زیادہ بری ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ بدعقیدہ بدعتی کتنے ہی نماز روزے کا سوانگ رچائے اور کتنا ہی تسبیحات کا ڈرامہ کرے وہ سب لعنت کا ذریعہ ہے۔ اور لعنت بھی ایسی کہ اس لعنت برسانے میں اللہ تعالیٰ فرشتے اور تمام انسان شامل ہیں۔ بدعقیدہ لوگ اپنی اوقات پہچانیں۔ یہ بھی بڑی عیاری ہے کہ ان وعیدوں کا تعلق اعمال سے جوڑ کر مراسم اہلسنت کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور پوری ملت مسلمہ امت مرحومہ کو ملعون گردانا جاتا ہے چونکہ عملی بدعات سے تو کوئی بچ ہی نہیں سکتا۔ بدعت کی مزید تحقیق کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "بدعت کی حقیقت" ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء المولیٰ القدیر

فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَاعَدْلٌ

توجس نے عہد شکنی کی مسلمان سے تواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، نہ قبول کیے جائیں گے اس سے فرائض اور نہ نوافل

وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ

اور جو دوستی گانٹھے گا کسی قوم سے اپنے دوستوں کی اجازت کے بغیر تواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، نہ قبول کیے جائیں گے اس سے

صَرْفٌ وَّلَاعَدْلٌ (رواه البخاری والمسلم) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْتَوَلّٰى

فرائض اور نہ نوافل، اور ایک روایت میں ہے انہیں دونوں (بخاری و مسلم) کی کہ جو شخص منسوب کرے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف یا دلا کرے

غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَاعَدْلٌ. (رواه البخاری والمسلم)

اپنے مولاؤں کے غیر کیساتھ تواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، نہ قبول کیے جائیں گے اس سے فرائض اور نہ نوافل۔

(۲۶۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک میں حرم بناتا ہوں اسکو جو مدینے شریف کے دونوں کناروں کے درمیان ہے

اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْيُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَايَدَعُهَا

نہ کاٹے اسکے کانٹے اور نہ قتل کرے اسکا شکار اور فرمایا پیارے رسول نے کہ مدینہ شریف بہتر ہے مسلمانوں کیلئے، اگر وہ جانتے ہوئے نہیں چھوڑیگا مدینہ شریف کو

اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَايَثْبُتُ اَحَدٌ

کوئی بے رغبتی کرتے ہوئے اس سے مگر بدل دیگا اللہ تعالیٰ مدینے شریف میں اس سے جو بہتر ہوگا مدینہ شریف چھوڑنے والے سے، اور نہیں ثابت قدم رہیگا کوئی

لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رواه مسلم)

مدینہ شریف کی بھوک پر اور اسکی سختی پر مگر میں ہوں گا اس کا شفاعت فرمانے والا اور گواہی دینے والا قیامت کے دن۔

(۲۶۵۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں صبر کرے گا مدینے شریف کی سختیوں پر اور اسکی تکلیفوں پر

खून बहाये वहाँ और न काटे वहाँ कोई पेड़ फिर अगर कोई इजाज़त समझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के जिहाद से मक्का ए मुकर्रमा में तो कह दो तुम उससे कि बेशक अल्लाह तआला ने इजाज़त इनायत फ़रमा दी थी अपने प्यारे रसूल को और नहीं इजाजत अता फरमाई तुम्हारे लिये और बस इजाज़त दी मुझको इस शहरे मक्का ए मुकर्रमा में एक घडी की दिन में और लौटाई है उसकी हुरमत आज जैसे कि कल थी उसकी हुरमत और चाहिये कि पैगाम पहुंचा दे हर हाज़िर हर गायब को. तो कहा गया हज़रते अबू शरीह से कि क्या कहा तुमसे अमर इब्ने सईद ने? तो फ़रमाया हज़रते अबू शरीह ने कि बोला अमर इब्ने सईद कि मैं ज़्यादा जानने वाला हूँ इसको तुमसे ऐ अबू शरीह! बेशक हरम शरीफ़ न तो पनाह दे सकता है पापी को और न खून करके भागने वाले को और न फ़साद करके भागने वाले को।

2647 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब तक यह उम्मत भलाई पर रहेगी कि अज़मत करें उस की हुरमत की जैसा कि उसकी ताज़ीम का हक है फिर जब बर्बाद कर देंगे इस ताज़ीम को तो हलाक हो जायेंगे।

(147) मदीना ए मुनव्वरा के हरम शरीफ़ का बाब, हिफाज़त फ़रमाये अल्लाह तआला उसकी

2648 हदीस शरीफ़:- अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं लिखा हमने प्यारे

اہلسنت کے دل و دماغ کا ہر گوشہ روشن ہو جائیگا اور بدعقیدہ لوگوں کی بدعقیدگی کا نزلہ زکام جھڑ جائیگا (۲) اگر معمولی درجے کا مسلمان کسی کافر کو امان دیدے یا ذمہ وعہد دیدے یا پناہ دیدے تو تمام مسلمانوں کو اسکا لحاظ پاس رکھنا لازم ہے اور اس امان وعہد کو توڑنا حرام ہے اور باعث مذمت ہے کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو۔ تمام مسلمان ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں کیونکہ روح سب کی ایک ہے اور وہ ہے دین اسلام (۳) ولا دو قسم کی ہے ولاء مولات اور ولاء عتاقہ۔ ولاء موالات تو قوموں کے معاہدے کو کہتے ہیں کہ چند قومیں کسی معاہدے میں شریک ہو کر ایک دوسرے کے معاون ومددگار بن جائیں اور ان میں سے ہر ایک بغیر دوسرے کے مشورے کے کسی اور قوم سے معاہدہ نہ کرے کیونکہ ایسی عہد شکنی ہے جو حرام ہے۔ ولاء عتاقہ کہ آزاد کردہ غلام اپنے آزاد کرنے والے آقا کو عتاقہ ہے کہ اسے اس غلام کی میراث کا حق پہونچتا ہے۔ یہ غلام خود کو کسی دوسرے آقا کا غلام نہ بتائے جس کا معتق ہے اسکا رہے اور ایک مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ستانے کیلئے کافر سے دوستی نہ کرے ورنہ لعنت کا مستحق ہوگا جیسا کہ آجکل صدر سید صدام حسین اور عراق کے مسلمانوں کیساتھ یہود ونصاریٰ سے مل کر سعودیوں اور وہابیوں نے کیا ہے امریکہ و برطانیہ کے تمام اتحادی خود کو مسلمان کہنے والے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت میں دبے پڑے ہیں۔ علم کو لکھ لینا سنت صحابہ کرام ہے اپنا نسب بدلنا یعنی اپنے باپ کا علاوہ دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا خود کو دوسری قوم کی طرف منسوب کرنا مثلاً سید نہ ہو کر خود کو سید کہنا یا اپنی ماں کو گالی دینے کے مترادف ہے اور ماں کو گالی دینا سخت لعنت وعذاب کا سبب ہے۔ جب اپنی ماں کی توہین سخت لعنت وعذاب کا ذریعہ ہے تو جو ذات گرامی تمام مومنوں کی ماں ہوں (ام المومنین) حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انکی بارگاہ میں بے ادب وگستاخ ہونا دو جہان کی ذلت ولعنت کا ذریعہ ہے اور وہ لوگ بھی گوش عبرت کھولیں جو اپنی قوم بدلتے ہیں زبردستی خود کو خان وپٹھان لکھتے ہیں یا خواہ مخواہ خود کو سید لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو بنایا ہے وہی رہیں ہرگز ہرگز اپنا نسب نہ بدلیں۔

نسب بدلنے سے کچھ نہ ہوگا۔ عزت وشرافت کا دار ومدار تو ایمان وتقویٰ پر ہے بدعقیدہ وبدعمل کی مونچھیں اسے شریف نہ بنا سکیں گی اور غریب خوش عقیدہ وخوش عمل کبھی رذیل وذلیل نہیں ہو سکتا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک سب سے زیادہ بزرگی والا تم میں کا بارگاہ میں اللہ کی سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ ہی کیلئے ہے عزت اور رسول کیلئے اسکے اور ایمان والوں کیلئے اور لیکن منافقین نہیں جانتے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۰) اس مسئلہ شرافت ورذالت کو مزید تفصیلات کیساتھ پڑھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "معیار شرافت ورذالت اور ملت مسلمہ" ملاحظہ فرمائیں انشاء المولیٰ القدیر آپکی معلومات میں چونکا دینے والے خوبصورت اضافے ہونگے اور خیالی جنت سے نکلنا بھی نصیب ہوگا اور ایک ایسا چہرہ بھی سامنے آئیگا جس پر نفاق کے دبیز پردے پڑے تھے اور ایک بدعقیدہ کو نہ صرف یہ کہ خوش عقیدہ بلکہ خوش عقیدہ حضرات کا پیشوا سمجھا جانے لگا تھا۔

(۲۶۴۹) مدینہ شریف کے خودرو درخت کا ٹنا یا شکار مارنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں ہے۔ یہ نہی تنزیہی ہے اگرچہ دوسرے ممالک عراق وشام وغیرہا جو سرسبز وشاداب ملک ہیں دنیاوی آرام وراحت کچھ زیادہ بھی ہے مگر روحانی انبساط ایمانی کیف کے اعتبار سے مدینہ شریف ہی افضل واعلیٰ ہے۔ جس مسلمان کو مدینہ شریف میں رہنا نصیب ہو جائے تو اس کو اپنی فیروزہ بختی یقین کرے اور اسے سرسبز وشاداب ملکوں سے بہتر وبرتر جانے مانے۔

ہر گام پہ رحمت ہے ہر سانس عبادت ہے
لمحات نہیں جاتے بیکار مدینے میں
پروانہ شفاعت کا ہو جائے مجھے حاصل
ہو جاؤں اگر حاضر اک بار مدینے میں (یاتی)

مدینہ شریف ہمیشہ آباد وبارونق رہے گا کبھی ویران وسنسان نہ ہوگا۔ اگر کوئی قوم یا جماعت مدینے شریف سے چلی بھی جائے تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم جو چھوڑ کے جانے والی قوم سے بہتر ہوگی اس سے مدینہ شریف کو آباد فرمائیگا۔ آج بھی بے شمار مومنوں کے سینے میں یہ آرزو مچلتی ہے اور یہ تمنا انگڑائی لیتی ہے۔

أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رواہ مسلم)

کوئی میری امت میں سے گرہوں گا میں اس کیلئے شفاعت فرمانے والا قیامت کے دن۔

(۲۶۵۱) حدیث شریف: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو لاتے اسکو پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

فَإِذَا أَخَذَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا

پھر جب لیتے اسکو پیارے نبی تو فرماتے "یا اللہ تعالیٰ! برکت دے تو ہم کو ہمارے پھلوں میں اور برکت دے تو ہم کو ہمارے مدینے شریف میں

وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ

اور برکت دے تو ہم کو ہمارے صاع میں اور برکت دے تو ہم کو ہمارے مد میں یا اللہ تعالیٰ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل

وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ

اور تیرے نبی ہیں اور بیشک میں تیرا بندۂ خاص اور تیرا پیارا نبی ہوں اور بیشک انہوں نے دعا فرمائی تھی مکہ مکرمہ کیلئے اور میں دعا فرماتا ہوں مدینہ منورہ کیلئے

بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوا

اسکی طرح جو دعا فرمائی حضرت ابراہیم نے تجھ سے مکہ مکرمہ کیلئے اور اتنی ہی اسکے ساتھ" پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ بلاتے پیارے نبی

أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ (رواہ مسلم)

کسی چھوٹے بچے کو تو عطا فرما دیتے اس پھل کو اس چھوٹے بچے کو۔

(۲۶۵۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک حضرت ابراہیم نے حرم بنایا مکہ شریف کو تو مقرر فرمایا اس کیلئے احرام

وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَازِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ

اور بیشک میں نے بنا دیا مدینے شریف کو حرم مدینے شریف کے دونوں کناروں کے درمیان کہ نہ بہایا جائے اس میں خون اور نہ اٹھائے جائیں

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से सिवाये कुरआने करीम के और उसके जो उस कागज में है हजरते अली ने फरमाया कि फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मदीना ए मुनव्वरा हरम शरीफ है ईर से सूर तक के दरमियान तो जो ईजाद करे मदीने शरीफ में अकीदे की बिदअत या जगह दे किसी बदअकीदा बिदअती को तो उस पर लानत है अल्लाह तआला की और फरिश्तों की और तमाम लोगों की और न कुबूल किये जायेंगे उससे फराइज और न नवाफिल, मुसलमानों का ऐहद एक है कि कोशिश कर सकता है इस एहद के साथ मुसलमानों का अदना आदमी भी तो जिसने एहद शिकनी की मुसलमान से तो उस पर अल्लाह तआला की लानत है और फरिशतों की और तमाम लोगों की, न कुबूल किये जायेंगे उससे फराइज और न नवाफिल और जो दोस्ती गांठेगा किसी कौम से अपने दोस्तों की इजाजत के बगैर तो उस पर अल्लाह तआला की लानत है और फरिश्तों की और तमाम लोगों की, न कुबूल किये जायेंगे उससे फराइज और न नवाफिल और एक रिवायत में है इन्ही दोनों (बुखारी व मुस्लिम) की कि जो शख्स मन्सूब करे खुद को अपने बाप के गैर की तरफ या विला करे अपने मौलाओं के गैर के साथ तो उस पर अल्लाह तआला की लानत है और फरिश्तों की और तमाम लोगों की, न कुबूल किये जायेंगे उससे फराइज और न नवाफिल।

مدینے جائیں تو آئیں وہیں پر وہ جائیں
تمام عمر در پاک پر تمام کریں (پاپی)

ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر تم پھر وگے تو بدل دیگا دوسری قوم کو علاوہ تمہارے پھر نہ ہوں گے وہ تمہاری طرح (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۶۰) جو مومن مدینہ شریف کی غربت و بے کسی کی زندگی یہاں کی تکالیف، قحط و بھوک پر صبر کریگا اور پیارے نبی ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے چمٹا رہے گا انشاء المولیٰ القدیر خاتمہ بالخیر ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ اسکے گناہوں کی شفاعت فرمائیں گے اور اسکی نیکیوں کے گواہی ادا فرمائیں گے۔ یوں تو پیارے نبی ﷺ اپنی تمام امت کے شفیع بھی ہیں اور گواہ بھی مگر مدینہ طیبہ میں موت کو گلے لگانے والوں کے حق میں یہ شفاعت و شہادت خصوصی ہوگی۔ مسلمان مدینے شریف میں مرنے کو اللہ تعالیٰ کی نعمت کبریٰ جانیں۔ اگر ہماری مٹی وہاں کی پاک مٹی میں مل جائے تو کندن ہو جائے۔

دل میں رکھ لو اسکو آنکھوں میں لگاؤ مومنو!
مصطفیٰ پیارے کے شہر پاک کی یہ خاک ہے (پاپی)

ہجرت سے پہلے کعبہ مکرمہ میں رہنا بہتر تھا اور ہجرت کے بعد فتح مکہ شریف سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسلمان کو رہنا منع ہو گیا اور ہجرت واجب ہو گئی فتح مکہ شریف کے بعد مکہ مکرمہ میں رہنا تو جائز ہوا مگر مدینہ منورہ میں رہنا افضل قرار پایا کہ یہاں ظاہری طور پر بھی قرب مصطفیٰ ﷺ نصیب ہے۔

(۲۶۵۰) مدینہ شریف میں اگر کسی کو ظاہری طور پر یا وقتی طور پر آزمائشی طور پر کسی کٹھن مرحلے سے گزرنا پڑے تو اس پر صابر و شاکر رہے شاکی نہ ہو تو یہ بھی شفاعت کے نصیب ہونے کا ذریعۂ زریں ہے۔ وہ نادان ذرا دیکھیں جو پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کے منکر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی بدعقیدگی کے باعث محروم شفاعت ہیں اسلئے سرے ہی سے شفاعت کا انکار کرتے ہیں کہ انگور کھٹے ہیں۔

(۲۶۵۱) باغ والوں کے باغوں میں جب نیا پھل آتا یا اہل مدینہ بازار میں نیا پھل دیکھتے کہ پہلے پھل بازار میں آیا ہے تو پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں پیش کرتے تاکہ باغوں میں اور پھلوں میں گھروں میں برکتیں جھوم جھوم کر برسیں۔ اسی لئے اب بھی اہل ایمان پہلے پہل پھل پر فاتحہ دیکر بچوں کو تقسیم کرتے ہیں اب بارگاہ نبوی میں نئے پھلوں کا نذرانہ ثواب پیش کیا جائیگا جیسا کہ ان کی ظاہری حیات طیبہ میں براہ راست نئے پھل پیش کئے جاتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ کے تو تمام سے دعائیں قبول ہوتی ہیں تو پھر پیارے نبی ﷺ کی دعا تو مستجاب ترین ہے۔ مدینہ شریف میں برکتوں کی بھی ریل پیل ہے اور آبادی بھی روز افزوں ہے۔ اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابراہیم کے خلیل ہونے کو تو بیان فرمایا مگر اپنے حبیب ہونے کا ذکر برائے تواضع و انکسار نہ فرمایا۔ خلیل اللہ تعالیٰ کا ایسا دوست ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مانتا ہے اور حبیب اللہ تعالیٰ کا وہ دوست ہوتا ہے جسکی اللہ تعالیٰ مانتا ہے۔ حدیث قدسی :- میری تمام کی تمام مخلوق میری رضا تلاش کرتی ہے اور میں تلاش فرماتا ہوں آپکی رضا اے پیارے مصطفیٰ (خصائص کبریٰ شریف) صاع اور مد یہ عرب شریف کے دو پیمانے ہیں جیسے ہمارے ملک میں لیٹر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا فرمائی تھی وہ یہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ہمارے مالک بیشک ٹھہرائی میں نے کچھ اولاد اپنی ایک گھاٹی میں جہاں کھیتی نہیں ہے تیرے عزت والے گھر کے پاس۔ اے ہمارے مالک تاکہ قائم رکھیں وہ نماز کو تو بنا دے دلوں کو لوگوں کے کہ جھکیں اسکی طرف اور رزق دے تو ان کو پھلوں سے تاکہ وہ شکر کرتے رہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۹) حضرت ابراہیم کی یہ دعا قبول ہوئی اور آج یہ عالم ہے کہ نہ صرف مکہ شریف کے باشندوں کی طرف مسلمانوں کے دل جھک رہے ہیں اور نہ صرف یہ کہ مکہ شریف میں رزق و پھل بھر پور مل رہے ہیں بلکہ پوری دنیا کو وہاں سے پھلوں، میووں کی تقسیم ہو رہی ہے اور پیارے نبی ﷺ نے تو مدینہ شریف کیلئے مکہ مکرمہ سے کہیں زیادہ کی دعا مانگی ہے تو آج اسکا مشاہدہ ہے کہ مکہ شریف سے زیادہ مسلمانوں کا میلان مدینہ شریف کی طرف ہے۔ اگرچہ آج کے سعودیوں نے اپنی وہابیت کے بنیاد پر مدینے شریف میں رہنے پر حجاج پر پابندی لگا دی ہے کہ بس چالیس نمازیں مسجد نبوی شریف میں پڑھو اور جاؤ مگر دلوں پر سعودی وہابیوں اور نجدیوں کا قبضہ نہیں ہے۔

ہونے کو کیا نہیں ہے دو عالم میں دوستو!
دل میرا دل ہے دل کو ہے ان کی گلی عزیز (پاپی)

فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ۔(رواہ مسلم)

اس میں ہتھیار جنگ کیلئے اور نہ جھاڑے جائیں مدینے شریف میں پیڑ سوائے چارے کے۔

(۲۶۵۳) حدیث شریف: اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک حضرت سعد ابن ابی وقاص روانہ ہوئے اپنے دولت سرائے اقدس کی طرف جو مقام عقیق میں تھا تو پایا ایک غلام کو کہ کاٹ رہا ہے پیڑ کو یا پتے جھاڑ رہا ہے تو چھین لئے کپڑے حضرت سعد نے اس غلام کے پھر جب لوٹے حضرت سعد تو آئے انکے پاس غلام والے لوگ تو انہوں نے گفتگو کی حضرت سعد سے یہ کہ لوٹا دیں انکے غلام کو یا وہ سامان واپس فرمادیں جو لیا ہے انکے غلام سے، تو فرمایا حضرت سعد نے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں لوٹا دوں اس چیز کو کہ غنیمت کے طور پر عطا فرمایا ہے مجھے اسکو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور انکار فرمادیا حضرت سعد نے انکو واپس کرنے سے۔

(۲۶۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف میں تو بخار زدہ ہوئے امیر المومنین حضرت ابوبکر اور حضرت بلال تو میں آئی پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو میں نے خبر دی پیارے رسول کو اس معاملے کی تو فرمایا پیارے رسول نے یا اللہ تعالیٰ! پیارا بنادے ہم کو مدینہ شریف جیسا کہ ہم کو پیارا ہے مکہ شریف بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مدینہ شریف کو صحت بخش بنادے اور برکتیں عطا فرمادے تو ہم کو مدینہ شریف کے صاع میں اور مدینہ شریف کے مد میں اور منتقل فرمادے مدینہ شریف کے بخار کو اور بھیج دے اسکو جحفہ میں۔

2649 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मैं हरम बनाता हूँ उसको जो मदीने शरीफ़ के दोनों किनारों के दरमियान है न काटे उसके कांटे और न क़त्ल करे उसका शिकार और फरमाया प्यारे रसूल ने कि मदीना शरीफ़ बेहतर है मुसलमानों के लिये अगर वो जानते हुये नहीं छोड़ेगा मदीने शरीफ़ को कोई बेरगबती करते हुये उससे मगर बदल देगा अल्लाह तआला मदीने शरीफ़ में उससे जो बेहतर होगा मदीना शरीफ़ छोड़ने वाले से और नहीं साबित क़दम रहेगा कोई मदीने शरीफ़ की भूख पर और उसकी सख़्ती पर मगर मैं हूँगा उसकी शफ़ाअत फ़रमाने वाला और गवाही देने वाला क़यामत के दिन।

2650 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं सब्र करेगा मदीने शरीफ़ की सख़्तियों पर और उसकी तक्लीफों पर कोई मेरी उम्मत में से मगर हूँगा मैं उसके लिये शफ़ाअत फ़रमाने वाला क़यामत के दिन।

2651 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि लोग जब पहला फल देखते तो लाते उसको प्यारे नबी की बारगाह में फिर जब लेते उसको प्यारे नबी तो फ़रमाते या अल्लाह तआला! बरकत दे तू हमको हमारे फलों में और बरकत दे तू हमको हमारे मदीने शरीफ़ में और बरकत दे तू हमको हमारे साअ में और बरकत दे तू हमको हमारे मुद में, या अल्लाह तआला! बेशक हजरते इब्राहीम

مدینے شریف کی مدح وستائش میں ہزاروں قصیدے لکھے گئے ہیں اور لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہینگے پیارے نبی ﷺ نے پھل سامنے رکھ کر ہاتھ میں لیکر مذکورہ دعاء پڑھی یہ بھی فاتحہ کا ایک روپ ہے کہ فاتحہ میں بھی ایصال ثواب اور دعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں۔

(۲۶۵۲) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی دعاء سے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔ حضرت ابراہیم کے زمانہ پاک سے وہ احکام جاری ہوئے جو آج بھی باقی ہیں مثلاً یہاں کے جانور شکار کر لینے پر قیمت کا فدیہ واجب ہوتا ہے ویسے اس بقعہ پاک کا احترام تو ابتداء خلق سے ہورہا ہے۔ مکہ مکرمہ میں احرام شریف باندھ کر آنا ضروری ہے بنا احرام شریف کے مکہ مکرمہ میں داخلہ ممنوع ہے۔ یہ تمام احکام ومسائل حضرت ابراہیم کی دعاء سے اور آپکے زمانے سے ہوا ہے اور یہی معنی ہیں حضرت ابراہیم کے حرم بنانے کے۔ مدینہ طیبہ کی مقدس سرزمین کو تا قیامت محترم ومعظم فرمادیا پیارے نبی ﷺ نے اپنے وجود باجود سے اور اپنے ارشاد پر رشاد سے۔ حضرت خلیل نے تو اس زمین کو حرم بنایا جو بعض وجوہ سے پہلے بھی حرم تھی مگر یہ کہ لوگوں سے اسکی جو عظمت گم اور پوشیدہ ہوگئی تھی وہ ظاہر فرمادی مگر پیارے نبی ﷺ نے مدینہ شریف کی اس سرزمین کو حرم بنایا ہے جو پہلے سے کوئی محترم ومعظم نہ تھی بلکہ وہ یثرب کہلاتی تھی یعنی بیماریوں کا اڈہ بلکہ لوگ وہ رہتے ہوئے گھبراتے تھے مگر جان بہار آئے کہ بہاروں کا رقص ہونے لگا۔

دم قدم سے آپکے حضور
صحرا لالہ زار ہوگئے (یانی)

مدینے شریف میں خون خرابہ، قتل وغارتگری، لڑائی جھگڑائی سے اجتناب کیا جائے۔ یہ حرکتیں ہر جگہ ہی بری ہیں مگر دیار محبوب میں اور بھی بری۔

ہر نفس احتیاط لازم ہے
ذہن میں بھی اگر مدینہ ہے (یانی)

حرم مدینہ شریف میں درخت کاٹنا درست ہے کہ یہاں چارے کیلئے کاٹنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے اگر درخت کاٹنا حرام ہوتا تو چارے کیلئے بھی نہ کاٹے جاتے جیسا کہ مکہ مکرمہ کے حرم شریف کے درختوں کا حکم ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کا حرم شریف کے حرم بمعنی تحریم ہے اور مدینہ منورہ کا حرم شریف حرم بمعنی احترام ہے۔ مدینہ منورہ کا احترام مکہ معظمہ سے زیادہ ہے حرم مدینہ شریف کو حرم مکہ شریف سے تشبیہ دینا بعض وجوہ کی بنیاد پر ہے نہ کہ کل وجوہ کی بنا پر۔ مدینہ منورہ دار الہجرۃ بھی ہے اور مرکز وصال بھی لہٰذا یہاں مسلمان کثرت سے حاضر ہونگے لہٰذا یہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں تاکہ زینت بھی برقرار رہے اور آب وہوا بھی بھرپور رہے آج بھی زینت وآب وہوا کو باقی رکھنے کیلئے درختوں کا کاٹنا قانوناً جرم ہے پھول توڑنا ڈنڈنی اپرادھ ہے۔ ضرورتاً مدینے شریف میں درخت کاٹے جاسکتے ہیں جیسے چارے کی ضرورت۔

(۲۶۵۳) سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ "عقیق" مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر ذوالحلیفہ کے راستے میں ایک مقام ہے چونکہ یہ زمین حرم مدینہ شریف میں داخل ہے اسلئے یہ واقعہ درپیش آیا۔ مذکورہ غلام اپنے جانوروں کیلئے یا تو چھوٹے چھوٹے خودرو درخت ہی کاٹ رہا تھا یا پھر جنگل میں بڑے درخت سے پتے جھاڑ رہا تھا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب یہی ہے کہ حرم مدینہ شریف کے درخت کاٹنے یا پتے جھاڑنے پر ضمان نہیں ہے۔ حضرت سعد کا کپڑے اور سامان چھین لینا وہ سیاسۃً تھا یا تادیبی کارروائی تھی کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کے حرم کو بے رونق وبے زینت کرنے اسکی سرسبزی وہریالی کو نقصان نہ پہونچایا جائے۔ وہاں کی آب وہوا اور فضا کو خوشگوار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ پیڑ پودوں کو جوں کا توں رکھا جائے۔ غلام والوں نے اس حدیث پاک کا مطلب پوری طرح نہ سمجھا تھا ورنہ وہ بھی ہرگز کپڑے اور سامان غلام کا مطالبہ نہ کرتے بلکہ حضرت سعد کی حمایت وتائید کرتے کہ احکام شرعیہ پر عمل کرنا مومنوں کی شان ہے اسکے خلاف مشورہ دینا گناہ ہے۔ اگر کوئی شخص حرم مدینہ شریف کے پیڑ پودے کاٹے تو بطور غنیمت اسکا مال واسباب چھین لینا تا کہ آئندہ کو اسکے اور دوسروں کے کان رہیں اس حکم سے مسئلے کی اہمیت کو جتانا مقصود ہے نہ کہ کسی پیڑ پودے کاٹنے والے کے کپڑے وغیرہ چھیننا مقصود ہے۔ یہ حکم بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے اس سے جنگ کرو۔ یعنی اسے اس حرکت سے منع کرو۔ یا جیسے پیارے نبی ﷺ

(۲۶۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بِنِ عُمَرَ فِیْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَدِیْنَۃِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی پیارے نبی ﷺ کے خواب کے بارے میں جو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا

رَأَیْتُ امْرَأَۃً سَوْدَاءَ ثَائِرَۃَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ مَھْیَعَۃَ فَتَاَوَّلْتُھَا

کہ میں نے دیکھا ایک کالی عورت سر کے بال بکھیرے نکلی ہے مدینہ منورہ سے یہاں تک کہ اتر گئی مقام مہیعہ میں، تو ہم نے تعبیر بیان کی اسکی

اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِیْنَۃِ نُقِلَ اِلٰی مَھْیَعَۃَ وَھِیَ الْجُحْفَۃُ۔ (رواہ البخاری)

کہ بیشک مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہوگئی مہیعہ کی طرف اور وہ جحفہ ہے۔

(۲۶۵۶) حدیث شریف: عَنْ سُفْیَانَ ابْنِ اَبِیْ زُھَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت سفیان ابن ابوزہیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں

یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ

یمن فتح ہوگا اور خوشی سے آئیں گے جوتے لپک جھپک کچھ لوگ تو کوچ کریں گے اہل وعیال اور اپنے خدام کیساتھ اور مدینہ شریف ان کیلئے بہتر ہوگا،

لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ

کاش وہ جانتے، شام فتح ہوگا تو آئیں گے کچھ لوگ جوتے لپک جھپک تو کوچ کریں گے اہل وعیال اور اپنے خدام کیساتھ اور مدینہ شریف

خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ

ان کیلئے بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے، عراق فتح ہوگا تو آئیں گے کچھ لوگ جوتے لپک جھپک تو کوچ کریں گے اہل وعیال اور اپنے خدام کیساتھ

وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور مدینہ شریف ان کیلئے بہتر ہوگا، کاش وہ جانتے۔

(۲۶۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا گیا ہوں میں ایسی بستی کا کہ کھائے گی تمام بستیوں کو، کہیں گے لوگ یثرب

अलैहिस्सलाम तेरे बंदे और तेरे ख़लील और तेरे नबी हैं और बेशक मैं तेरा बन्दा ए ख़ास और तेरा प्यारा नबी हूँ और बेशक उन्होंने दुआ फ़रमाई थी मक्का ए मुकर्रमा के लिये और मैं दुआ फ़रमाता हूँ मदीना ए मुनव्वरा के लिये उसकी तरह जो दुआ फ़रमाई हजरते इब्राहीम ने तुझसे मक्का ए मुकर्रमा के लिये और उतनी ही उसके साथ, फिर हजरते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि बुलाते प्यारे नबी किसी छोटे बच्चे को तो अता फ़रमा देते उस फल को उस छोटे बच्चे को।

2652 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक हज़रते इब्राहीम ने हरम बनाया मक्के शरीफ़ को तो मुकर्रर फ़रमा दिया उसके लिये ऐहराम और बेशक मैंने बना दिया मदीने शरीफ़ को हरम-मदीने शरीफ़ के दोनों किनारों के दरमियान कि न बहाया जाये इसमें ख़ून और न उठाये जाये इसमें हथियार जग के लिये और न झाड़े जायें मदीने शरीफ़ में पेड़ सिवाये चारे के।

2653 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते सअद इब्ने अबी वक़ास रवाना हुये अपने दौलत सराये अक़्दस की तरफ़ जो मकामे अतीक़ में था तो पाया एक गुलाम को कि काट रहा है पेड़ को या पत्ते झाड़ रहा है तो छीन लिये हजरते सअद ने कपड़े उस गुलाम के फिर जब लौटे हजरते सअद तो आये उनके पास गुलाम वाले लोग तो उन्होंने गुफ़्तगू की हज़रते सअद से यह कि लौटा दें उनके गुलाम को या वो सामान वापस

نے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت کے منہ میں خاک ڈال دو یعنی اسے نوحہ کرنے سے روک دو اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک مٹھی مٹی لیکر اس نوحہ کرنے والی عورت کے منہ میں ڈال دی جائے یہ حکم ظاہر پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس سے ممانعت میں سختی مراد ہے۔ سیدنا حضرت سعد کا یہ حکم اجتہادی تھا کافر حربی کا مال مال غنیمت ہوتا ہے۔ ذمی کافر کا مال غنیمت نہیں ہوتا تو پھر مسلمان کا مال کیسے مال غنیمت ہوگا۔ مجتہد کو اپنے اجتہاد میں غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔ حرم مدینہ شریف کے پیڑ پودے اکھاڑنا کاٹنا ذندنی امرادہ نہیں ہے خود پیارے نبی ﷺ نے مسجد نبوی شریف کی تعمیر کے وقت وہاں کے کھجور کے درخت کاٹے مشرکین کی قبریں اکھاڑ دیں اور وہاں مسجد نبوی شریف بنادی۔ پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ سے فرمایا تھا اگر تم مقام عقیق میں شکار کروگے تو ہم تمہاری امداد فرمائیں گے (طبرانی شریف) پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تم احد پہاڑ پر جاؤ تو وہاں کے درخت یا گھاس کھولو (طبرانی شریف) اور ظاہر ہے کہ کھانا بغیر توڑے، اکھیڑے، جھاڑے کاٹے مشکل ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۶۵۴) مذکورہ دونوں حضرات بخار کی شدت میں مکہ معظمہ کو بہت یاد فرماتے تھے چنانچہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بخار کی حالت میں اپنے والد ماجد سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مزاج مبارک کیسا ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے مکہ مکرمہ کا ذکر بلند آواز سے فرمایا اور وہاں کے آب وہوا، شیریں پانی اور وہاں کی ہریالی وسبزی اور پیڑ پودے اور پہاڑوں اور وہاں کی خوشگوار فضا کا ذکر فرمایا۔ حضرت عائشہ نے یہ تمام ماجرا وواقعہ پیارے نبی ﷺ سے عرض کیا تو پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ دعاء مانگی۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ دعاء قبول ہوئی چنانچہ آج بھی ہر مومن کے دل کو مکہ مکرمہ کے مقابلے مدینہ منورہ زیادہ پیارا ہے اور مدینہ پاک کی آب وہوا بہت ہی صحت بخش ہے انتہا تو یہ ہے کہ وہاں کی خاک بھی خاک شفا کہلاتی ہے وہاں کی روزی میں برکت ہے وہاں کی فضا کوشگوار ہے مدینہ شریف رحمت ونور کا آبشار ہے۔

دل کو سکوں ملا ہے محمد کے شہر میں
ہر لحہ پر فضا ہے محمد کے شہر میں
جب جلوہ خدا ہے محمد کے شہر میں
دل سب کا کھینچ رہا ہے محمد کے شہر میں
ہر نعمت خدا بخدا پائیں گے وہاں
جب خود خدا ملا ہے محمد کے شہر میں
دل کو یقین روح کو بالیدگی ملی
ہر سانس پارسا ہے محمد کے شہر میں
دونوں جہاں کی نعمتیں آؤ سمیٹ لو
اعلان ہو رہا ہے محمد کے شہر میں
دل باغ باغ روح کو عرفان مل گیا
روحانی وہ فضا ہے محمد کے شہر میں
ہے ذرہ ذرہ اسکا درخشاں وضوفشاں
انوار کی گھٹا ہے محمد کے شہر میں
قبر نبی کی دید شفاعت دلائے گی
یہ فیض بٹ رہا ہے محمد کے شہر میں
رحم وکرم قدیری ہر اک سو ہر ایک پر
ہر دم برس رہا ہے محمد کے شہر میں (یاحبیب)

مدینہ شریف کے بخار کو یہودیوں کی بستی جحفہ میں منتقل فرمادے چنانچہ آج بھی یہ یہودیوں والی بستی بفرمان مصطفیٰ ﷺ بخار کی اماجگاہ ہے۔ اگر کوئی پرندہ وہاں کی فضا سے گزر جائے تو بیمار پڑجاتا ہے (لمعات شریف) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار ومشرکین کیلئے بیماری کی دعاء کرنا اور انکے ممالک کے برباد ہونے کی دعاء کرنا جائز ہے۔ جیسے کفار کے ملکوں پر بمباری کرنا جائز ہے۔ جحفہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ یہ حدیث شریف اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ پہلے مدینہ شریف کا نام یثرب تھا (بیماریوں کا اڈہ) اور اب مدینے شریف کا نام طیبہ ہے یعنی شفاخانہ۔

فیض در آقا سے ملتی ہے شفا سب کو
بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں (یانبی)

وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا تَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔(رواه البخاری والمسلم)

حالانکہ وہ مدینہ طیبہ ہے، ایسا صاف کردے گی لوگوں کو جیسا کہ صاف کر دیتی ہے بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

(۲۶۵۸) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت جابر ابن سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً۔(رواه مسلم)

فرماتے ہیں پیارے رسول کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے نام رکھا ہے مدینے شریف کا طابہ۔

(۲۶۵۹) حدیث شریف: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: بیشک ایک اعرابی نے بیعت ہجرت کی پیارے رسول اللہ ﷺ سے پھر پہونچ گیا اعرابی کو بخار مدینے شریف میں

فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى

تو حاضر ہوئے وہ اعرابی پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا یا محمد! میری بیعت مجھے واپس فرما دیجئے، تو انکار فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى

پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا ان اعرابی نے کہ میری بیعت واپس فرما دیجئے تو انکار فرمایا پیارے رسول نے

ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ

پھر حاضر ہوئے پیارے نبی کی بارگاہ میں تو عرض کیا ان اعرابی نے کہ میری بیعت واپس فرما دیجئے، تو انکار فرمایا پیارے رسول نے، تو چلے گئے وہ اعرابی،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔(رواه البخاری والمسلم)

پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بس مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے کہ وہ دور کر دیتی ہے لوہے کے زنگ کو اور خالص کر دیتی ہے اچھے لوہے کو۔

(۲۶۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ صاف کر دے گا مدینہ طیبہ

फ़रमा दें जो लिया है उनके गुलाम से तो फ़रमाया हज़रते सअद ने अल्लाह तआला की पनाह कि मैं लौटादूँ उस चीज़ को कि गनीमत के तौर पर अता फ़रमाया है मुझको उसको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और इंकार फ़रमा दिया हजरते सअद ने उनको वापस करने से।

2654 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब तशरीफ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीने शरीफ में तो बुखारज़दा हुये अमीरुल मोमिनीन हजरते अबू बक्र और हजरते बिलाल तो मैं आयी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने ख़बर दी प्यारे रसूल को इस मुआमले की तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने या अल्लाह तआला! प्यारा बना दे हमको मदीना शरीफ़ जैसा कि हमको प्यारा है मक्का शरीफ़ बल्कि उससे भी ज़्यादा और मदीने शरीफ़ को सेहत बख़्श बना दे और बरकतें अता फ़रमा दे तू हमको मदीने शरीफ़ के साअ में और मदीने शरीफ़ के मुद में और मुन्तकिल फ़रमा दे मदीने शरीफ के बुखार को और भेज दे उसको हजफ़ा में।

2655 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ख़्वाब के बारे में जो मदीना ए मुनव्वरा में देखा था कि मैंने देखा एक काली औरत सर के बाल बिखेरे निकली है मदीना ए मुनव्वरा से यहाँ तक कि उतर गयी मक़ामे महीआ में तो हमने ताबीर बयान की

تشریحات قدیری

(۲۶۵۵) اس حدیث شریف میں وباء سے مراد وبائی بیماریاں نہیں جیسے ہیضہ، طاعون بلکہ خراب آب و ہوا سے پیدا ہونے والی عام بیماریاں مراد ہیں۔ جحفہ میں ایک مقام ہے "غدیر خم" وہاں کوئی شخص بلوغ تک زندہ نہیں رہتا اس سے پہلے ہی بیماریوں کا شکار ہو کر لقمۂ اجل بن جاتا ہے اب بھی وہ جگہ ویران ہے۔

(۲۶۵۶) ظاہری آرام و آسائش کے پیش نظر وہ مدینہ شریف چھوڑ کر یمن، شام، عراق میں رہائش کر لیں گے اور اپنے متعلقین کو بھی وہیں لے جائیں گے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ مدینہ شریف سے دوسرے علاقوں میں منتقل ہونے والے حضرات کاش یہ جان لیتے کہ دوسرے مقامات سے مدینہ شریف ان کیلئے بہتر ہے کہ یہاں قرب مصطفیٰ ﷺ ظاہری طور پر بھی نصیب ہے۔ مسجد نبوی شریف میں نماز میسر ہوگی یہ ارض مقدس ہے دوسرے مقامات پر دوسرے انبیاء کرام کے مزارات مبارکہ ہیں اور یہاں امام الانبیاء کا مزار پر انوار ہے۔ ان وجوہ سے مدینہ شریف افضل ہے کہ وہاں مقتدی ہیں یہاں امام ہیں۔ وہاں ستارے ہیں اور یہاں سورج ہے۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔

پھر کیوں نہ فضیلت ہو واللہ دو عالم پر
رہتے ہیں دو عالم کے سردار مدینے میں (یانی)

مکہ مکرمہ میں رہنے سے مدینہ منورہ میں رہنا بھی افضل ہے کسی بھی حدیث شریف میں مکہ مکرمہ میں رہنے پر اتنا زور نہیں دیا ہے جتنا مدینہ طیبہ میں رہنے پر زور دیا گیا ہے۔

خوابیدہ مقدر کو گر اپنے جگانا ہے
آجاؤ کہ ہوتا ہے بیدار مدینے میں (یانی)

سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو پوری زندگی مدینے شریف میں گزاری سوائے ایک حج فرض کے کبھی مدینہ شریف سے باہر تشریف نہ لے گئے انکی ایک تمنا تھی کہ جب موت آئے تو نگاہوں کے سامنے جمال گنبد خضریٰ ہو اور لب و دل یاد محبوب میں محو مصروف ہوں۔

نگاہوں میں ہو طیبہ اور لبوں پر ذکر سرور
اسی ماحول میں مولا ہمارا دم نکل جائے (یانی)

(۲۶۵۷) یہ فرمان ربی ہجرت سے پہلے کا بھی ہو سکتا ہے اور ہجرت کے بعد کا بھی۔ اور کھا جانے کا مطلب فتح و غلبہ ہے اور دوسرے ممالک کے خزانے مدینہ پاک میں پہونچے جیسے ملک شام، ملک فارس، ملک روم کے خزانے۔ پیارے نبی ﷺ اور حضرات مومنین مہاجرین تمام روئے زمین پر غالب آئے اور اسلامی پرچم لہرایا۔ عراق عہد صدیقی میں فتح ہوا شام عہد فاروقی میں اور فتوحات ایمان والوں کا مقدر بن گئیں۔ بزرگان دین نے مدینہ شریف کے اسمائے گرامی سو سے بھی زیادہ نقل فرمائے ہیں جتنے نام اتنے کام۔ ان میں سے چند نام جو مشہور ہیں یہ ہیں: (۱) مدینہ (۲) طابہ (۳) طیبہ (۴) طیّبہ (۵) طائبہ (۶) ارض اللہ (۷) ارض الہجرت (۸) ایمان (۹) بارّہ (۱۰) برّہ (۱۱) بلد (۱۲) بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳) جابرہ (۱۴) جبارہ (۱۵) مجبورہ (۱۶) جزیرۃ العرب (۱۷) محبہ (۱۸) حبیبہ (۱۹) محبوبہ (۲۰) حرم (۲۱) حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۲) حسنہ (۲۳) خیّرہ (۲۴) خیرہ (۲۵) دار الابرار (۲۶) دار الاخیار (۲۷) دار الایمان (۲۸) دار السنۃ (۲۹) دار الاسلام (۳۰) دار الفتح (۳۱) دار الہجرۃ (۳۲) قبۃ الاسلام (۳۳) شافیہ (۳۴) عاصمہ (۳۵) معصومہ (۳۶) غلبہ (۳۷) فاضحہ (۳۸) مومنہ (۳۹) مبارکہ (۴۰) مجبورہ (۴۱) محروسہ (۴۲) محفوظہ (۴۳) مرحومہ (۴۴) مرزوقہ (۴۵) مسکینہ (۴۶) مسلمہ (۴۷) مطیبہ (۴۸) مقدسہ (۴۹) مقر (۵۰) مکینہ (۵۱) ناجیہ (۵۲) سید البلدان۔

اس سلسلے میں ایک شاعرانہ ذوق بھی دل کو نور روح کو سرور سے نوازتا ہے۔

ہو کہ شق مہ نے لیا ہے دیں کو اپنی گود میں
معجزہ تشقیق مہ کا یوں مدینے میں رہا (انتخاب قدیری)

اگر کوئی خبیث مر کر مدینہ طیبہ میں گاڑ دیا جائے تو اسکی لاش فرشتے مدینہ طیبہ سے نکال کر کہیں دور منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی عاشق مدینہ شریف کہیں دوسری جگہ دفن ہو جائے تو فرشتے اسکی نعش مبارک کو مدینے شریف پہونچا دیتے ہیں۔ کسی بدعقیدہ کا مدینے شریف میں مرنا اسکے مقبول بارگاہ خدا ہونے کی سند نہیں ورنہ مدینہ شریف میں لقمۂ اجل بننے والے تمام مشرکین مقبول خدا ٹھہریں گے۔ یہ تمام بشارتیں اور عنایتیں اور نوازشیں خوش عقیدہ حضرات کیلئے ہیں۔ بعض بدعقیدہ لوگ اسی قسم کا جھانسہ دیتے ہیں کہ ہمارے فلاں ملا جی

شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِى الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔ (رواہ مسلم)

اپنے بُرے لوگوں کو جیسا کہ نکال دیتی ہے بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

(۲۶۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ شریف کے راستوں پر فرشتے ہیں، نہیں داخل ہو سکتا اس میں طاعون اور دجال۔

(۲۶۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی ایسا شہر مگر روند ڈالے گا اسکو دجال سوائے مکے شریف کے اور مدینے شریف کے کہ نہیں ہے کوئی راستہ ان کے راستوں میں سے مگر اس پر فرشتوں کے دستے ہیں، صف بستہ، کہ وہ حفاظت کر رہے ہیں انکی، تو اتریگا دجال زمین شور میں تو لرز اُٹھے گا مدینہ شریف اپنے رہنے والوں پر تین مرتبہ، تو نکلے گا دجال کی طرف ہر کافر و منافق۔

(۲۶۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں دھوکہ دیگا اہل مدینہ کو کوئی مگر وہ گھل جائے گا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی میں۔

(۲۶۶۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب تشریف لاتے سفر سے اور نظر کرم پڑتی مدینہ شریف کی دیواروں پر

उसकी कि बेशक मदीना ए मुनव्वरा की वबा मुन्तकिल हो गयी महीआ की तरफ़ और वो हजफ़ा है।

2656 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुफ़ियान इब्ने अबू ज़हीर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं यमन फ़तह होगा और खुशी से आयेंगे झूमते लपक झपक कुछ लोग तो कूच करेंगे एहलो अयाल अपने खुद्दाम के साथ और मदीना शरीफ़ उनके लिये बेहतर होगा, काश वो जानते शाम फ़तह होगा तो आयेंगे कुछ लोग झूमते लपक झपक तो कूच करेंगे एहलो अयाल अपने खुद्दाम के साथ और मदीना शरीफ़ उनके लिये बेहतर होगा, काशा वो जानते इराक फ़तह होगा तो आयेंगे कुछ लोग झूमते लपक झपक तो कूच करेंगे एहलो अयाल अपने खुद्दाम के साथ और मदीना शरीफ़ उनके लिये बेहतर होगा काश वो जानते।

2657 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हुक्म फ़रमाया गया हूँ मैं ऐसी बस्ती का कि खायेगी तमाम बस्तियों को, कहेंगे लोग 'यसरब' हालांकि वो मदीना ए तय्येबा है, ऐसा साफ़ कर देगी लोगों को जैसा कि साफ़ कर देती है भट्टी लोहे के ज़ंग को।

2658 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर इब्ने समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि बेशक अल्लाह तआला ने नाम रखा है मदीने शरीफ़ का ताबा।

نے یہ آرزو کی تھی کہ میں مدینے میں مروں اور پھر وہ اخیر عمر میں وہیں جا کر رہے پھر وہیں مرے بھی اور گڑے بھی۔ اس بد عقیدہ ملا جی کو مدینہ شریف میں نہ رہنے سے کچھ ملیگا اور نہ مرنے گڑنے سے کچھ حاصل ہوگا یہ سب انعامات تو خوش عقیدہ حضرات کیلئے ہیں۔

(۲۶۵۸) لوح محفوظ میں یا پیارے نبی ﷺ کی زبان پاک پر مدینہ شریف کا نام طیبہ وطابہ رکھا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ مدینہ منورہ کا نام طیبہ وطابہ رکھیں چونکہ ایک روایت میں طیبہ بھی آیا ہے۔ ان دونوں کے معنی ہیں پاک وصاف خوشبودار جگہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس شہر پاک کو شرک کی آلودگیوں سے پاک وصاف فرمایا۔ یہاں کے رہنے والوں کو بد خلق، سخت دلی، ترش روئی سے صاف فرمادیا اور آج بھی دیکھا جارہا ہے کہ مدینہ منورہ کے ساکنان اخلاق و عادات اور طبیعت کی نرمی میں اعلیٰ شان رکھتے ہیں اور ساکنان مدینہ شریف خوش وخرم رہتے ہیں۔ مدینہ شریف کے درو دیوار مہکتے ہیں اور ان میں ایک خاص قسم کی مہک ہوتی ہے۔

وصف بھی مہکتے ہیں ذات بھی مہکتی ہے
جس گلی سے وہ گزرے وہ گلی مہکتی ہے (یا حبیب)

مدینہ شریف کے خس وخاشاک اگر چہ گلی کوچوں میں رہیں مگر بدبو نہیں دیتے وہاں کی مٹی میں بھی خوشبو ہے مگر یہ خوشبو اسکو محسوس ہوتی ہے جس کا سینہ پیارے نبی ﷺ کی محبت کا مدینہ ہوتا ہے مگر جس کے دماغ میں بد عقیدگی کا نزلہ وزکام ہو تو ساکا تو یہ حال ہوتا ہے۔

طیبہ مہک رہا ہے محمد کے فیض سے
لیکن وہ کیا کرے جسے کینہ زکام ہے (روح یقیں)

(۲۶۵۹) یہ ایک بدوی یعنی دیہاتی ہے اور ایمان سے مشرف ہوئے اور پھر انہوں نے بیعت ہجرت کی کہ میں اب اپنے وطن (دار الکفر) میں لوٹ کر نہ جاؤنگا بلکہ مدینہ منورہ میں آپکے قدموں میں رہوں گا۔ اسی دوران انہیں بخار آگیا اور وہ یہ سمجھے کہ مدینہ شریف کی آب وہوا مجھے راس نہیں آئی جس کی وجہ سے میں بیمار ہو گیا۔ انہوں نے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں گزارش کی کہ مجھے اجازت عطا ہو جائے اور میں بیعت ہجرت توڑ کر اپنے وطن چلا جاؤں وہ بیعت اسلام سے خارج ہونا نہ چاہتے تھے کیونکہ یہ ارتداد ہوتا اور ارتداد کی سزا قتل ہے۔ کفر وارتداد کا ارادہ کر لینا بھی کفر ہے۔ آخر کار بنا اجازت ہی مدینہ شریف سے اپنے وطن چلے گئے۔ مدینہ شریف سے کھوٹوں کو نکالنا اور کھروں کا چھانٹ لینا یہ پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں تھا یا پھر اخیر زمانے میں ہوگا کہ جب دجال نکلے گا اور ایک مطلب یہ بھی ہے کہ زمین مدینہ شریف کسی خبیث کو تو انکی زندگی ہی میں نکال باہر کرتی ہے اور کسی کو بعد موت اپنے اندر سے نکال پھینکتی ہے۔

(۲۶۶۰) یہ بھی قرب قیامت میں ہوگا جب دجال کا ظہور ہوگا۔ دجال تو مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا مگر مدینہ شریف میں ایسا زلزلہ سا ہوگا جس سے منافقین یہاں سے بھاگ جائیں گے اور دجال کے جال میں پھنس جائیں گے۔ مخلصین پیارے نبی ﷺ کے دیوانے پیارے نبی ﷺ کی پیاری گلی سے نہ نکلیں گے۔

یہ مانا خلد بھی ہے بہت خوب انتخاب
دل میرا دل ہے دل کو ہے انکی گلی عزیز
ہونے کو کیا نہیں ہے دو عالم میں دوستو
ہے قلب انتخاب کو ان کی گلی عزیز (یا نبی)

اس طرح مدینہ شریف میں چھنائی کا کام ہو جائیگا اپنے اور بیگانے الگ ہو جائیں گے۔ یہ کہ پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری بھی علامت قیامت ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس سے زمانہ نبوی مراد ہو۔ بہر حال ظاہری زمانہ نبوی میں اور آخری زمانے میں مدینہ شریف منافقین سے ایک دم پاک وصاف ہو جائیگا گویا کہ درمیانی زمانے میں منافقین بھی مدینہ شریف میں گھس سکتے ہیں جیسا کہ آجکل نجدی وہابی سعودی۔

(۲۶۶۱) طاعون ایک بیماری ہے جو جنات کے اثرات سے پھیلتی ہے۔ مدینہ شریف کے تمام راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو طاعون کو اور ان جنات کو جن کی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے مدینہ شریف میں گھسنے ہی نہیں دیتے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کا کھلا معجزہ ہے کہ مدینہ شریف میں آج تک نہ طاعون پھیلا ہے اور نہ ہی کبھی پھیلے گا۔ اور طاعون سے عام وبا بھی مراد ہو سکتی ہے کہ مدینہ شریف میں کوئی وبا بھی نہ آئیگی جیسے ہیضہ، بھکری۔ قحط سالی وغیرہ محافظین فرشتوں کا راستہ الگ ہے اور بارگاہ رسالت میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے والی جماعت الگ ہے جنکی ہر صبح وشام تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

اَوۡضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنۡ كَانَ عَلٰى دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنۡ حُبِّهَا. (رواہ البخاری)

تو تیز فرماتے پیارے نبی اپنی سواری کو اور اگر ہوتے گھوڑے پر تو اُسے تیز چلاتے مدینہ شریف کی محبت کی وجہ سے۔

(۲۶۶۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ کہ ظاہر ہوا پیارے نبی کیلئے کوہِ احد تو فرماتے پیارے نبی کہ یہ پہاڑ محبت کرتا ہے ہم سے اور ہم محبت فرماتے ہیں اس سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبۡرَاهِيۡمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّىۡ اُحَرِّمُ مَا بَيۡنَ لَابَتَيۡهَا. (رواہ البخاری والمسلم)

یا اللہ تعالیٰ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم شریف بنایا مکہ مکرمہ کو اور بیشک میں حرم شریف بناتا ہوں مدینہ شریف کے دونوں کونوں کے درمیان کو۔

(۲۶۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ. (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اُحد ایک پہاڑ ہے، محبت کرتا ہے وہ ہم سے اور ہم محبت فرماتے ہیں اس سے۔

(۲۶۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اسۡتَطَاعَ اَنۡ يَّمُوۡتَ بِالۡمَدِيۡنَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس سے ہو سکے یہ کہ مرے مدینہ شریف میں

فَلۡيَمُتۡ بِهَا فَاِنِّىۡ اَشۡفَعُ لِمَنۡ يَّمُوۡتُ بِهَا. (رواہ احمد والترمذی)

تو چاہیے کہ مرے وہ وہیں پر اسلئے کہ میں خصوصی شفاعت فرماؤں گا اسکی جو مرے گا مدینے شریف میں۔

(۲۶۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرۡيَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ آخری بستی

مِنۡ قُرَى الۡاِسۡلَامِ خَرَابًا الۡمَدِيۡنَةُ. (رواہ الترمذی)

اسلامی بستیوں میں سے باقی نہ رہنے کے اعتبار سے مدینہ شریف ہوگی۔

(۲۶۶۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوۡحٰى اِلَىَّ اَىَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک وحی فرمائی اللہ تعالیٰ نے میری طرف کہ کسی میں بھی ان تینوں بستیوں میں سے

2659 हदीस शरीफ़:– बेशक एक ऐराबी ने बैअते हिजरत की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फिर पहुंच गया ऐराबी को बुख़ार मदीने शरीफ़ में तो हाज़िर हुये वो ऐराबी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में तो अर्ज़ किया या मौहम्मद! मेरी बैअत मुझे वापस फ़रमा दीजिये तो इंकार फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया उन ऐराबी ने कि मेरी बैअत वापस फ़रमा दीजिये तो इंकार फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो चले गये वो ऐराबी फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बस मदीना ए मुनव्वरा भट्टी की तरह है कि वो दूर कर देती है लोहे के ज़ंग को और ख़ालिस कर देती है अच्छे लोहे को।

2660 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क़यामत क़ायम न होगी यहाँ तक कि साफ़ कर देगा मदीना ए तय्यबा अपने बुरे लोगों को जैसा कि निकाल देती है भट्टी लोहे के ज़ंग को।

2661 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मदीने शरीफ़ के रास्तों पर फ़रिशते हैं कि नहीं दाख़िल हो सकता इसमें ताऊन और दज्जाल।

2662 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई ऐसा

(۲۶۶۲) دجال گاؤں گاؤں، نگر نگر، ڈگر ڈگر مارا مارا پھریگا جیسا کہ آجکل تخریبی جماعت۔ اور گلی گلی فساد برپا کریگا جیسا کہ آجکل تخریبی جماعت فساد برپا کر رہی ہے۔ مگر دجال پر یہ خصوصی قہر ہوگا کہ وہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو سکے گا اور وہاں یہ سوچ کر خود فساد نہ برپا کر سکے گا۔ یہ جسم پاک نبوی کا فیضان ہے جو مدینہ طیبہ دجال کی دجالی سے محفوظ رہے گا۔ جس دل میں پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری ہو وہ بھی دجالوں کی دجالی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ زمین شور یہ مدینہ طیبہ سے قریب ایک مقام ہے۔ تین بار زلزلہ آئیگا اور ایک ایک جھٹکا کفار و منافقین کو ہلا کر رکھ دیگا اور نہ صرف یہ کہ ہلا کر رکھ دیگا بلکہ اکھاڑ کر رکھ دیگا اور یہ کفار و منافقین مدینہ طیبہ سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگیں گے اور اپنے ملاجی کے دامن غلیظ میں جگہ پائیں گے۔ اور پیارے نبی ﷺ کے دیوانے نبی کے قدموں ہی میں پڑے رہیں۔

قدموں میں مچل جاؤ تو کچھ بات بنے گی
اب اسکے علاوہ کوئی تدبیر نہیں ہے (یا حبیب)

یہ زلزلے کھرے اور کھوٹے میں کھرے اور سنی میں فرق کر دیں گے۔ ان زلزلوں سے مدینہ شریف کی کسی عمارت کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا صرف کفار و منافقین ہی ان جھٹکوں کو محسوس کریں گے۔ ایک بہت بڑا فریب جو آجکل مسلمانوں میں پھیلائی کیا جا رہا ہے کہ کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیے اگر سعودی نجدی وہابی کافر ہیں تو مکہ مدینہ میں انکو رہائش کیسے ملی اور انکی انگریزوں کی عنایت پر ہی سہی حکومت کیسی۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں کفار و منافقین ہونگے کہ بت پرستی تو نہ کرتے ہوں گے تو حید کے نمائشی دلدادہ ہونگے کہ ان کا ظاہر اسلامی ہوگا اور باطن میں بارگاہ رسالت کے گستاخ ہونگے آج بھی نجدیوں سعودیوں وہابیوں کا یہی حال ہے کہ یہ شیاطین و طواغیت کی پوجا پاٹ تو نہیں کرتے مگر بے ایمانی میں کسی سے دو چپل کم بھی نہیں ہیں بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کرنا دن و رات کا مشغلہ ہے۔ عظمت نبی ﷺ سے چڑنا انکا شعار ہے مسلمان بھائی اس حدیث شریف سے پیارے نبی ﷺ کا علم غیب دیکھیں کہ کتنی صفائی اور وضاحت کیساتھ فرمایا ہے پیارے نبی ﷺ نے کہ تین جھٹکوں میں سارے کفار و منافقین مکہ شریف اور مدینہ شریف سے نکل بھاگیں گے اور اپنے پیشوا سے جا ملیں گے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان ساکنان مدینہ شریف کو جنہیں بغض نبی کا آزار ہے کافر و منافق فرمایا ہے۔ مدینہ شریف میں رہنا انہیں کیلئے مفید ہے جن کا سینہ عشق نبی کا مدینہ ہو اور اگر کسی کا سینہ کینۂ نبی سے سڑ رہا ہے تو اسے مدینہ طیبہ میں رہنا کوئی فائدہ نہ دیگا۔ ساری بشارتوں کیلئے ایمان شرط ہے۔

(۲۶۶۳) یہ حق ہے جس نے ایمان والے اہل مدینہ کو ستایا وہ بھی چین سے نہ بیٹھے گا۔ جیسے پیارے نبی ﷺ کی آل پاک کو کربلا کے میدان میں یزید پلید کے حکم پر ستایا گیا اور مدینہ شریف کی عزت و حرمت کو پامال کیا گیا تو یزید پلید اینڈ پارٹی تباہ و برباد ہو گئی خود یزید پلید دق وسل جیسے المناک مرض میں مبتلا ہو کر جہنم رسید ہوا۔ اور یزید پلید کا چھوٹا بھیا حجاج ابن یوسف بھی برے حال مرا۔ اس حدیث شریف میں بھی بشارت ایمان والوں کیلئے ہے بے ایمانوں کا اس بشارت میں کوحصہ نہیں ان کیلئے تو تین جھٹکے ہیں یا پھر دھکے ہیں اور دربدر کی ٹھوکریں ہیں۔

(۲۶۶۴) پیارے نبی ﷺ کو اپنے شہر انور سے بے پناہ پیار تھا اسی لئے پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کو مدینہ شریف سے پیار ہے اور اس محبت کا اثر ہے کہ ایمان والے مدینہ شریف پر دل و جان سے قربان ہیں کیونکہ یہ پیارے نبی ﷺ کا پیارا شہر پاک ہے اور ایمان والے کا یہ عالم رہتا ہے۔

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
میں عاشق ہوں مدینے کا مدینہ یاد آتا ہے (یانی)

اور نمائشی مسلمانوں کا مزاج یہ ہے کہ "اگر گنجائش ہو تو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ بھی حاضری دے لے"۔ یہ، اگر، اور گنجائش، بھی دل کے چور ہونے کا غماز ہے۔

(۲۶۶۵) پیارے نبی ﷺ کسی سفر سے مراجعت فرما رہے تھے یا مدینہ شریف میں رونق افروز ہوتے ہوئے ہی احد پہاڑ پر نظر کرم پڑی چونکہ کوہ احد مدینہ شریف سے جانب مشرق تین کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور مدینہ شریف سے صاف نظر آتا ہے وہاں حضرات شہداء جنگ احد کے مزارات مقدسہ ہیں خصوصاً سیدنا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف ہے۔ زائرین جوق

نَزَلْتَ فِهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةُ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنِّسْرِيْنَ۔ (رواہ الترمذی)

آپ جلوہ فرما ہوں، وہی آپ کا مقام ہجرت ہے، مدینہ منورہ یا بحرین یا قنسرین۔

(۲۶۷۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوگا مدینہ شریف میں دجال کا دبدبہ

لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ (رواہ البخاری)

مدینہ شریف کے اس دن سات دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

(۲۶۷۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ یا اللہ تعالیٰ! دیدے مدینہ شریف میں دوگنی

مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ان سے جو دی ہیں تو نے مکہ شریف میں برکتوں میں سے۔

(۲۶۷۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جس نے زیارت کی میری قصداً تو ہوگا وہ میری پناہ میں قیامت کے دن

وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَّاتَ

اور جو رہے مدینے شریف میں اور صبر کرے مدینے شریف کی تکالیف پر تو میں ہوں گا اس کا گواہ اور شفاعت فرمانے والا قیامت کے دن اور جو مرے

فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

دونوں حرموں میں سے کسی ایک حرم شریف میں تو اٹھائے گا اسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے قیامت کے دن۔

(۲۶۷۳) حدیث شریف: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: جس نے حج مبارک کیا پھر زیارت کی میری قبر شریف کی تو ہوگا اس شخص کی طرح جس نے زیارت کی میری ظاہری حیات میں۔

शहर मगर रौंद डालेगा उसको दज्जाल सिवाये मक्के शरीफ़ के और मदीने शरीफ़ के कि नहीं है कोई रास्ता इन रास्तों में से मगर उस पर फ़रिश्तों के दस्ते हैं सफ़बस्ता कि वो हिफ़ाज़त कर रहे हैं उनकी तो उतरेगा दज्जाल ज़मीने शोर में तो लरज़ उठेगा मदीना शरीफ़ अपने रहने वालों पर तीन मर्तबा तो निकलेगा दज्जाल की तरफ़ हर काफ़िर व मुनाफ़िक़।

2663 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं धोखा देगा एहले मदीना को कोई मगर वो घुल जायेगा जैसा कि घुलता है नमक पानी में।

2664 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ लाते सफ़र से और नज़रे करम पड़ती मदीने शरीफ़ की दीवारों पर तो तेज़ फ़रमाते अपनी सवारी को और अगर होते घोड़े पर तो उसे तेज़ चलाते मदीने शरीफ़ की महब्बत की वजह से।

2665 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि ज़ाहिर होता प्यारे नबी के लिये कोहे ओहद तो फ़रमाते प्यारे नबी कि यह पहाड़ महब्बत करता है हमसे और हम महब्बत फ़रमाते हैं इससे, या अल्लाह तआला! बेशक इब्राहीम अलैहिस्सलाम ने हरम शरीफ़ बनाया मक्का ए मुकर्रमा को और बेशक मैं हरम शरीफ़ बनाता हूँ मदीने शरीफ़ के दोनों कोनों के दरमियान को।

در جوق وہاں حاضر ہوتے ہیں اور احد پہاڑ سے لپٹ لپٹ کر روتے ہیں اور وہاں کے پتھروں کو چومتے ہیں۔ مومنوں کے دلوں میں اس پہاڑ کی محبت ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ پیارے نبی ﷺ کا پیارا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کوہ احد کے پتھروں سے محبت فرماتے ہیں۔ لکڑیوں، پتھروں بلکہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ نے قوت احساس رکھی ہے اور مادۂ محبت و عداوت بھی۔ پیارے نبی ﷺ کے فراق میں اونٹ روتے تھے اور لکڑیوں نے بھی گریہ وزاری و فریاد کی ہے جیسا کہ استن حنانہ۔ پیارے نبی ﷺ کو پتھروں نے سلام پیش کیا ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ کوہ احد پر جلوہ گستر ہوئے تو احد پہاڑ وجد میں جھومنے لگا سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعا سے مکہ مکرمہ کی حدود کو حرم شریف بنایا کہ اسکی حرمت کو ظاہر فرمایا اور اسکی عزت و حرمت کا اعلان فرمایا ورنہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم پاک کے مطابق پہلے ہی حرم شریف ہے لیکن پیارے نبی ﷺ اپنے خداداد اختیارات سے مدینہ شریف کو حرم شریف بناتے ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ کے حرم بنانے سے پہلے مدینہ شریف حرم شریف نہ تھا اور نہ ہی مدینہ شریف کی اس حرمت کا کوئی حکم قرآن کریم میں موجود ہے مدینے شریف کے حرم شریف بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس شہر مبارک کی تعظیم و توقیر واجب ہے اسے اجاڑنے ویران کرنے کی کوئی بھی کوشش کرنا حرام ہے یہاں شکار وغیرہ مکروہ ہے۔

(۲۶۶۶) حسینان جہاں تو صرف انسانوں کے محبوب ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ ساری مخلوق کے محبوب ہیں۔ دوسرے حسینوں کی شان یہ کہ دیکھنے والے ہزاروں لیکن عاشق چند مگر انکے دیکھنے والوں میں بڑی تعداد عشاق کی اور عالم یہ ہے کہ۔

تجھے جس نے دیکھا رہی گیا

اور آج بھی ان گنت وہ عشاق ہیں جنہوں نے آنکھ سے دیکھا بھی نہیں مگر پروانہ وار جاں نثار ہیں۔

بن ہی دیکھے ہو گئے ہیں ان جب دیوانے ہم
ہوگا کیا عالم شہ کونین کے دیدار کا (یانی)

جب پیارے نبی ﷺ کو پتھروں کے اندرونی کیفیات کا علم ہے کہ کس پتھر کو ہم سے محبت ہے تو پھر ہمارے دلوں کا حال بھی پیارے نبی ﷺ پر ضرور روشن ہوگا انکے سامنے کچھ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔

روداد کہو یا نہ کہو دونوں ہیں یکساں
وہ واقف و دانا ہے سبھی کی خبر ہے (یانی)

اور پہاڑ نے کہا تھا کہ میں یا نبی آپ سے محبت کرتا ہوں بلکہ پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ علم غیب سے جان لیا کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ جس انسان کے دل میں پیارے نبی ﷺ کی محبت نہ ہو وہ انسان پتھر سے بھی بدتر ہے اور جہنم کا ایندھن ہے۔

سرور انبیاء شاہ کونین کی دشمنی جس کے سینے میں موجود ہے
اہل ایماں کی نظروں میں شیطان ہے بارگاہ خدا میں وہ مردود ہے

پیارے نبی ﷺ سے محبت کرنا گویا کہ پیارے نبی ﷺ کا محبوب بنا ہے جو یہ چاہے کہ پیارے نبی ﷺ اس سے محبت فرمائیں تو وہ پیارے نبی ﷺ سے محبت کرے اور خوب کرے۔ اور جو پیارے نبی ﷺ کا پیارا ہو جاتا ہے تو وہ خالق و مخلوق کا پیارا ہو جاتا ہے۔ آج احد پہاڑ ہر مومن کی آنکھ کا تارا ہے۔ جب پہاڑ کی محبوبیت کا یہ عالم ہے تو جن ایمان والوں نے زندگی کا ایک ایک لمحہ عشق رسالت سے مزین رکھا تو انکی محبوبیت کا کیا عالم ہوگا۔ آج نجف اشرف، کربلائے معلی، مکنپور شریف، بغداد شریف، اجمیر شریف، کلیر شریف، کچھوچھہ شریف، پیلی بھیت شریف وغیرہم جہاں دیکھو ایمان والوں کا ہمدم عقیدت و احترام ہجوم ہے۔ ان بزرگان دین کے آستانوں کی یہ رونقیں اسی محبوبیت کی بہار ہے۔ جو روز بروز افزوں در افزوں ہے۔

ان پہ جو نثار ہو گئے وہ سدا بہار ہو گئے (یانی)

(۲۶۶۷) یہ بشارت قیامت تک کے تمام ایمان والوں کیلئے ہے جو مسلمان اس بات کی کوشش کرے کہ اسے مدینہ طیبہ میں موت آئے تو وہ مدینہ طیبہ قیام پذیر رہے خصوصاً بڑھاپا وہیں گزارے اور بلا ضرورت مدینہ شریف سے باہر نہ جائے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ تعالیٰ مجھے اپنے پیارے نبی ﷺ کے شہر پاک میں شہادت کی موت سے سرفراز فرما۔ دعاء فاروقی کیلئے در اجابت وا ہوا اور مدینہ شریف مسجد نبوی شریف محراب النبی ﷺ پیارے نبی ﷺ کا مصلیٰ شریف اور پھر شہادت کی سعادت۔ یہ حضرت فاروق اعظم کے

(۲۶۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (رواہ دار قطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے زیارت کی میری قبر شریف کی تو واجب ہوگئی اس کیلئے میری شفاعت۔

(۲۶۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِیْ كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ دارقطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو آیا میری بارگاہ نور میں میری زیارت کی خاطر کہ نہ ابھارا اسکو کسی ضرورت نے سوائے میری زیارت کے تو ہے حق مجھ پر کہ ہوں گا میں اسکا شفاعت فرمانے والا قیامت کے دن۔

(۲۶۷۶) حدیث شریف: مَنْ زَارَنِیْ فِی الْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كَانَ فِیْ جِوَارِیْ وَكُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: جس نے زیارت کی میری مدینہ شریف میں ثواب کی نیت سے تو ہوگا وہ زائر میری امان میں اور ہوں گا میں اسکی شفاعت فرمانے والا قیامت کے دن۔

(۲۶۷۷) حدیث شریف: اَلْمَدِيْنَةُ بِهَا قَبْرِیْ وَبِهَا بَيْتِیْ وَحَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ زِيَارَتُهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: مدینہ شریف کہ اسمیں میری قبر ہے اور اس میں میرا گھر ہے اور حق ہے ہر مسلمان پر انکی زیارت کرنا۔

(۲۶۷۸) حدیث شریف: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ (رواہ الکامل)

ترجمہ: جس نے بیت اللہ شریف کا حج مبارک کیا اور میری زیارت شریف نہ کی تو ظلم ڈھایا ہے اس نے مجھ پر۔

(۲۶۷۹) حدیث شریف: مَنْ حَجَّ اِلٰی مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ كُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ۔ (رواہ مسند فردوس)

ترجمہ: جس نے حج مبارک کیا مکے شریف میں پھر ارادہ کیا میری زیارت کا میری مسجد شریف میں تو لکھے جائیں اس کیلئے دو مقبول حج۔

(۲۶۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِیْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے حج فرض ادا کیا اور زیارت کی میری قبر شریف کی

2666 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि औहद एक पहाड़ है मुहब्बत करता है वो हमको और हम महब्बत फ़रमाते है इससे।

2667 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिससे हो सके यह कि मरे मदीने शरीफ़ मे तो चाहिये कि मरे वो वहीं पर इसलिये कि मैं खुसूसी शफ़ाअत फ़रमाऊँगा उसकी जो मरेगा मदीने शरीफ़ में।

2668 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आखिरी बस्ती इस्लामी बस्तियों में से बाकी न रहने के ऐतबार से मदीना शरीफ़ होगी।

2669 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक वही फ़रमाई अल्लाह तआला ने मेरी तरफ़ कि किसी में भी इन तीनों बस्तियों में से आप जलवा अफरोज़ हो वही. आपका मकामे हिजरत है, मदीना ए मुनव्वरा या बहरैन या क़न्सरीन।

2670 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं दाखिल होगा मदीने शरीफ़ मे दज्जाल का दबदबा, मदीने शरीफ़ के उस दिन सात दरवाज़े होंगे और हर दरवाज़े पर दो फ़रिश्ते होंगे।

2671 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया या अल्लाह

مستجاب الدعوات ہونے کی روشن دلیل ہے۔ سیدنا امام عشق ومحبت حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی حج فرض کے بعد کبھی مدینہ طیبہ سے باہر نہ گئے ایسا نہ ہو کہ میں باہر جاؤں اور موت آجائے۔ عام شفاعت تو گنہگاروں کو بخشوانے کیلئے ہوگی اور خصوصی شفاعت نکوکاروں کے درجات بلند کرانے کیلئے ہوگی۔ اور جو پیارے نبی ﷺ کی شفاعت میں شک کرے اور یہ بکواس کرے کہ "سنتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کی محشر میں پہونچ ہے اگر ہے تب تو کام بن جائے گا ورنہ گئے کام سے" یہ شکوک وشبہات سے بھری بولی کسی وہابی دلال کی ہوسکتی ہے۔ مدینہ شریف میں رہنا بھی افضل اور وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر۔ بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بعد وصال شریف برائے دفن مدینہ شریف لائے گئے مدینہ شریف کے قبرستان "جنت البقیع" میں دفن ہونا افضل ہے کیونکہ اس قبرستان میں بہت سے جلیل القدر حضرات صحابہ کرام کی جلوہ گری ہے اور یہ قبرستان روضہ اطہر سے قریب ہے اور فقیر قدیری کی دلی آرزو ہے۔

اک عرض ہے حضور کے دربار پاک میں
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں (انتخاب قدیری)

جو مومن مدینے شریف میں مرنے کی کوشش کریگا اسے انشاء المولیٰ القدیر ایمان پر ہی خاتمہ نصیب ہوگا۔ یہ بشارت بھی اہل ایمان کیلئے ہے اگر کوئی منافق مدینے شریف میں مر بھی جائے تو اسے اس بشارت سے کچھ ہتھے نہ لگے گا۔ مدینے شریف میں مرنے کی کوشش سے مراد یہ کہ زیادہ وقت وہاں قیام کرے اور خاص کر بڑھاپے میں وہیں رہے۔ مدینے شریف میں مرنے کی کوشش سے مراد خودکشی نہیں ہے یہ تو حرام موت ہے۔

(۲۶۶۸) جب دھرتی کے سینے پر موجود تمام بستیاں ویران ہو جائیں گی اجڑ جائیں گی اس وقت بھی مدینہ منورہ آباد و رونق فزا ہوگا۔ اور یہ سب برکت ہے پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری کی۔ اور مدینہ شریف قیامت کے ایک دم قریب ویران ہوگا جب یہ ویران تو پھر کہاں ہوگی آبادی۔ ساری بہاریں اور آبادیاں تو پیارے نبی ﷺ کے دم قدم سے ہیں۔

دم قدم سے آپکے حضور صحرا لالہ زار ہوگئے (یانبی)

مدینے شریف کی ویرانی کے بعد ہی قیامت کا دور دورہ ہوگا اور ساری دنیا اجڑ جائے گی۔ قیامت برپا ہوگی۔

(۲۶۶۹) اللہ تعالیٰ نے پہلے تو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ مذکورہ مقامات میں سے جس کو چاہیں اپنا مقام ہجرت مقرر فرمالیں پھر خواب میں مدینہ پاک کو تجویز فرمایا اور پیارے نبی ﷺ کو خواب میں مدینہ شریف دکھایا گیا کہ یہ آپکا مقام ہجرت ہے۔ مدینہ شریف حجاز مقدس کا مشہور شہر ہے اور بحرین بھی ایک جزیرہ ہے اور شہر ہے اور قنسرین ملک شام کا ایک شہر ہے۔

(۲۶۷۰) پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری کی بدولت مدینہ طیبہ میں نہ تو کانا دجال آسکے گا اور نہ ہی اسکی ہیبت اور سکا دبدبہ وہاں آسکے گا۔ ہر جگہ اسکا دبدبہ پہونچے گا بعض اسکے دبدبے سے اسکو مان بھی لیں گے لیکن شہر محبوب، محبوب کی برکت سے اس دبدبۂ دجالی سے محفوظ رہے گا۔ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کے دربار کی شان وشوکت ہے کہ اسکی حفاظت کیلئے آج بھی اور کل بھی فرشتوں کی جماعتیں مقرر ہیں جو مدینہ شریف کی حفاظت کریں گی اور مدینے شریف کے ساتوں دروازوں کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ رہے گا۔

ہیں حوریں کنیزیں محمد کے گھر کی
ملائک ہیں در کے غلام اللہ اللہ (انتخاب قدیری)

(۲۶۷۱) اس حدیث شریف میں ظاہری وباطنی دونوں برکتیں مراد ہیں۔ مدینہ شریف کو عبادات اور رزق میں مکہ مکرمہ سے دوگنی برکتیں حاصل ہیں۔ بظاہر مدینہ شریف میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار ہے اور مکہ شریف میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے مگر مدینہ شریف میں ایک گناہ ایک ہی لکھا جاتا ہے اور مکہ مکرمہ میں ایک گناہ ایک لاکھ لکھا جاتا ہے اس طرح نتیجے کے طور پر مدینہ شریف میں نیکی کرنے والا نیکیوں کا ڈھیر لگا لیتا ہے اور گناہ اسکے دامن میں چند ہوتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں نکوکار اگر نیکیوں کا ڈھیر لگا لیتا ہے تو گناہوں کا انبار بھی کچھ کم نہیں ہوتا اور انجام کار بندہ مدینہ شریف میں دولت ثواب سے مالدار نظر آتا ہے۔

(۲۶۷۲) مدینہ شریف کی حاضری میں صرف گنبد خضریٰ شریف کی

وَ غَزْوَةً وَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهُ فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ۔ (رواہ الوفاء)

ور کسی جہاد میں شرکت کی اور نماز پڑھی بیت المقدس میں تونہیں سوال فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس بارے میں جو اس پر فرائض تھے۔

(۲۶۸۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اَظْلَمَ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب ہجرت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے مکے شریف سے تو اندھیرا چھا گیا

مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةُ

وہاں کی ہر چیز پر اور جب رونق افروز ہوئے مدینہ شریف میں تو روشن و منور ہوگئی وہاں کی ہر چیز تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ شریف

بِهَا قَبْرِيْ وَبِهَا بَيْتِيْ وَتُرْبَتِيْ وَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ زِيَارَتُهَا۔ (رواہ اتحاف)

اس میں میری قبر شریف ہے اور اس میں میرا کاشانۂ اقدس ہے، میری تربت ہے اور حق ہے ہر مسلمان پر اسکی زیارت کرنا۔

(۲۶۸۲) حدیث شریف: وَمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِيْ لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِيْ فَلَيْسَ لَهٗ عُذْرٌ۔ (رواہ جذب القلوب)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی میرا امتی کہ اسکو آسانیاں میسر ہیں پھر نہ زیارت کرے وہ میری تو نہیں ہوگا اس کیلئے کوئی عذر۔

(۲۶۸۳) حدیث شریف: قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ایمان کھنچ آئے گا مدینے شریف کی طرف جیسے کھنچ آتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔

(۲۶۸۴) حدیث شریف: اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ مِنْ اُمَّتِيْ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ اَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ اَهْلُ الطَّائِفَةِ۔ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: سب سے پہلے شفاعت فرماؤں گا اپنی امت میں سے اہل مدینہ شریف کی پھر اہل مکہ شریف کی پھر اہل طائف شریف کی۔

(۲۶۸۵) حدیث شریف: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَايَانَا بِمَكَّةَ حَتّٰى تُخْرِجَنَا مِنْهَا۔ (رواہ مسند امام اعظم)

ترجمہ: یا اللہ تعالیٰ! نہ بنا تو وصال کو مکے شریف میں یہاں تک کہ ہمیں نکالدے مکے شریف سے۔

(۲۶۸۶) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر سے مروی انہوں نے فرمایا، یا اللہ تعالیٰ! مجھے شہادت عطا فرما اپنی راہ میں اور بنادے

तआला! दे दे मदीने शरीफ़ में दुगनी उनमें से जो दी हैं तूने मक्के शरीफ़ में बरकतों में से।
2672 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जिसने ज्यारत की मेरी कसदन तो होगा वो मेरी पनाह में क्यामत के दिन और जो रहे मदीना शरीफ़ में और सब्र करे मदीने शरीफ़ की तकालीफ़ पर तो मैं हूँगा उसका गवाह और शफ़ाअत फ़रमाने वाला क्यामत के दिन और जो मरे दोनों हरमों में से किसी एक हरम शरीफ़ में तो उठायेगा उसको अल्लाह तआला अमन वालों में से क्यामत के दिन।
2673 हदीस शरीफ़:– जिसने हज्जे मुबारक किया, फिर ज़्यारत की मेरी क़ब्र शरीफ़ की तो होगा उस शख़्स की तरह जिसने ज्यारत की मेरी जाहिरी हयात में।
2674 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ज्यारत की मेरी क़ब्र शरीफ़ की तो वाजिब हो गयी उसके लिये मेरी शफ़ाअत।
2675 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो आया मेरी बारगाहे नूर में मेरी ज्यारत की ख़ातिर कि न उभारा उसको किसी जरुरत ने सिवाये मेरी ज़्यारत के तो है हक़ मुझ पर कि हूँगा मैं उसका शफ़ाअत फ़रमाने वाला क्यामत के दिन।
2676 हदीस शरीफ़:– जिसने ज़्यारत की मेरी मदीने शरीफ़ में सवाब की नियत से तो होगा वो ज़ाइर मेरी

زیارت کی نیت کی جائے۔ کوئی کاروبار وغیرہ مقصود نہ ہو مسجد نبوی شریف اور مسجد قبا شریف کی حاضری بھی روضہ رسول کی زیارت کے تابع ہو نیت انکی بھی کی جائے۔ بعض حضرات عشاق کرام تو حج مبارک کے سفر میں مدینہ پاک بھی حاضر نہ ہوئے بلکہ بعد میں ایک مستقل سفر مدینہ شریف کی حاضری کیلئے کیا۔ مدینہ شریف کی حاضری صرف اور صرف زیارت ہی کیلئے ہو۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مدینہ شریف حاضری صرف مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی نیت سے ہو زیارت کی نیت سے نہ ہو ان کیلئے اس حدیث شریف میں درس عبرت و نصیحت واضح طور پر موجود ہے۔ اور اگر یوں بھی سوچا جائے تو بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ مسجدیں تو دنیا میں لاکھوں ہیں اس مسجد کی عظمت و فضیلت اتنی زیادہ کیوں ہے تو ایک ہی جواب ہوگا کہ۔

مسجد کی یہ فضیلت ہے آپ ہی کے دم سے
ہے فیض سب تمہارا میرے حضور انور (انتخاب قدیری)

میدان قیامت میں پیارے نبی ﷺ کی امان کام آئیگی انکی بات بوگس ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی امان نہیں ہے۔ مکہ شریف یا مدینہ شریف میں مرنا، باعث فضیلت ایمان والوں کیلئے ہے بدعقیدہ بے ایمانوں کیلئے ہرگز ہرگز نہیں۔ ابوجہل و ابولہب، عتبہ و شیبہ بھی وہیں مرے گلے سڑے ہیں مگر انہیں کچھ ملنے والا نہیں۔

(۲۶۷۳) حج فرض تو پہلے کیا جائے ور پھر مدینہ طیبہ حاضری دی جائے اور حج نفل میں پہلے مدینہ طیبہ حاضر دی جائے بعد میں حج کیا جائے بلکہ حج نفل میں زیارت کی نیت سے سفر کرے اور راستے میں مکہ مکرمہ بھی آتا ہے اور موسم حج مبارک بھی ملتا ہے تو حج بھی کر لیتے ہیں۔ یہ عشق کی بات ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے روضہ انور کی زیارت گویا کہ پیارے نبی ﷺ کی زیارت کے مترادف ہے چونکہ پیارے نبی ﷺ اپنی قبر انور میں حیات حقیقی دنیاوی کیساتھ زندہ ہیں۔ اور پیارے نبی ﷺ سے ہر قسم کی نصرت و مدد حاصل کی جاتی ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کسی شخص کو اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہے کہ پیارے نبی ﷺ حیات کی حقیقت کیساتھ قائم و باقی ہیں۔ اس حیات نبوی میں مجاز کی آمیزش اور تاویل کا وہم تک نہیں ہے اور

پیارے نبی ﷺ اپنی امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں اور طالبان حقیقت کیلئے اور ان لوگوں کیلئے جو پیارے نبی ﷺ کی طرف توجہ رکھتے ہیں پیارے نبی ﷺ انکو فیض بخشنے والے اور مربی ہیں۔
(مکتوب سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل)

سن لے اے بے شعور! زندہ ہیں
دیکھ! میرے حضور زندہ ہیں
جو اجل تھی وہ وعدہ حق تھا
پھر ہمیشہ حضور زندہ ہیں (انتخاب قدیری)

یہ بات بھی زیب نظر رہے کہ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے پیارے نبی ﷺ کو حاضر و ناظر فرمایا ہے اسلاف کا یہی عقیدہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔ یہ عقیدہ کسی چودھویں صدی کے ملا کی دین ہے بلکہ اس ہے یہ عقیدہ تو قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا دیا ہوا ہے۔

نبی ہیں حاضر نبی ہیں ناظر نبی کی کونین پر نظر ہے
خدا نے وہ علم انکو بخشا ہر اک خبر کی انہیں خبر ہے (یادلی)

(۲۶۷۴) جب تربت نبوی کی زیارت شفاعت کا ذریعہ ہے تو خود پیارے نبی ﷺ کی زیارت کن کن انعامات کا ذریعہ ہوگی اسکا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ حضرت صحابہ کرام کی عظمتوں کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ابوجہلی ذہن رکھنے والا ہی حضرات صحابہ کرام کی بارگاہوں کا گستاخ ہو سکتا ہے۔ ایمان والا تو ان حضرات کبار کی شان میں گستاخی کی سوچ بھی نہیں سکتا۔

(۲۶۷۵) صرف ایک ہی مقصد ہو اور وہ ہو زیارت مدینہ شریف نہ کہ کاروباری کوئی نیت اور نہ اور کوئی دوسری نیت ہو۔ خالص زیارت روضۂ انور کی نیت سے مدینہ شریف حاضری ہو تو پھر اس زائر روضۂ انور کی شفاعت یقینی ہے۔

(۲۶۷۶) ایک زیارت شریف میں کتنی نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کیلئے شفاعت کا کتنا زبردست سامان فراہم فرما دیا ہے۔ مگر ان تمام احادیث کریمہ کے ہوتے ہوئے بھی کتنے بدبخت شفاعت کے منکر ہیں۔ یہ لاکھ خود کو حنفی یا اہل حدیث کہیں مگر یہ سبکے سب منکرین حدیث اور جہنم کی ڈاٹ ہیں اسی مسئلہ

شفاعت کولیکر سیدنا امام اہلسنت حضرت علامہ مفتی فضل حق چشتی خیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسماعیل دہلوی کی تکفیر فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو اسماعیل دہلوی کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ فتویٰ ۱۸۲۵ء کا ہے اب اگر کوئی ۱۸۵۴ء میں پیدا ہونے کے بعد پوری زندگی اسماعیل دہلوی کی چلم بھرے اور اسکی خفیہ حمایت کرے اور اسکو کافر نہ کہنے کا علی الاعلان اظہار کرے اور دوسرے علماء کو بھی کافر نہ کہنے کا آڈر کرے تو خیرآبادی فتویٰ کے مطابق کافر ہے بے ایمان ہے مردود ہے، چاہے اس نے قوم کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنی کتنی ہی ڈفلی کیوں نہ بجالی ہو۔ سنی مسلمان ایسے چھپے رستم کو پہچانیں اور اس سے دور ونفور ہوکر اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔ اس اسماعیل دہلوی کی چمچہ گیری کا نام پانچواں مسلک ہے۔

(۲۶۷۷) اس حدیث شریف میں مسجد نبوی شریف کی زیارت کی بات نہیں فرمائی گئی ہے ان لوگوں کو گوش عبرت کشادہ کرنا چاہئیں جو کہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے ہی کی نیت سے مدینہ شریف جائے انکے اس باطل دھرم کی ارتھی سج گئی۔ مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ پیارے نبی ﷺ کے روضہ پاک اور قبر شریف کی زیارت سے خود کو مشرف کریں اور پھر از راہ نوازش و کرم پیارے نبی ﷺ پر حق ہے کہ وہ اپنے غلاموں کو اپنی شفاعت کبریٰ سے نوازیں۔ یہ رحم و کرم کا بادل ہے جو جم جھم برس رہا ہے۔

(۲۶۷۸) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں کیا رکھا ہے وہ اپنی بد نصیبی پر نظر ثانی کریں حالانکہ سچائی یہ ہے کہ

وہ کیا ہے جو نہ پاؤ گے یہاں سے
خدا پایا ہے جب اس آستاں سے (یانبی)

جو حاجی حج کو جائے اور از راہ شقاوت مدینہ منورہ کی حاضری سے کترائے تو وہ حاجی نہیں بلکہ پاپی ہے اور غیر ناجی ہے۔ خود بھی سوچ سکتا ہے کہ پیارے نبی ﷺ پر ظلم ڈھانے والا جہنم کا ایندھن ہے اگر کوئی مومن کسی شرعی مجبوری کے سبب مدینہ شریف حاضر نہ ہوسکے تو یہ اور بات ہے۔ شرعی مجبوری کا حکم اور ہے اور بدعقیدگی کا حکم الگ ہے۔

(۲۶۷۹) حج بیت اللہ شریف کی مقبولیت کا راز زیارت بیت النبی ﷺ میں ہے اور پیارے نبی ﷺ نے اس راز کو اس طرح افشا فرمایا کہ جو مری حیات ظاہری کے بعد میری زیارت شریف کو آئے گا اسکو دو مقبول حجوں کی سعادت نصیب ہوگی کیونکہ اس نے دو حق ادا کئے ہیں ایک حق اللہ ایک حق النبی ﷺ۔

(۲۶۸۰) جو مسلمان حج مبارک کرے، زیارت شریف کرے، جہاد فی سبیل اللہ کرے، بیت المقدس میں نماز پڑھے وہ یقیناً متقی و پرہیزگار ہوگا اور ایمان و عقیدے کی دولت سے سرشار ہوگا اور جس میں یہ تمام باتیں بدرجہ اتم موجود ہوں تو پھر اس سے فرائض کے بارےمیں باز پرس کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے۔ وہ تو مغفور ہے یعنی بخشا بخشایا ہے اگر کسی شخص میں مذکورہ تین خوبیوں میں سے ایک ہی خوبی ہو کہ صرف حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہے یا زیارت بیت النبی ﷺ کی شرافت و کرامت اسے حاصل ہے یا راہ حق میں لڑے یا پھر بیت المقدس میں نماز کرے ان میں سے کسی بھی خوبی کے حامل مسلمان کو اللہ تعالیٰ اس فضیلت سے نوازے کہ اس سے فرائض سے متعلق باز پرس نہ فرمائے تو بھی مقام فضیلت میں یہ بھی درست ہے۔

(۲۶۸۱) پیارے نبی ﷺ نے مکہ شریف سے ہجرت فرمائی تو مکۂ مکرمہ کی ہر شئی سوگوار تھی کہ ذات عالی کے قدوم کی برکت سے یہ طبرکتیں اور یہ عظمتیں ملی آج وہ جارہا ہے گویا کہ مکہ شریف کے درو دیوار سوگوار ہیں، اشجار واحجار سوگوار ہیں، چمن و لالہ زار سوگوار ہیں، حرم شریف اور اسکے مینار سوگوار ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہمیں چھوڑ کر جارہی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پیارے نبی ﷺ کو بحیثیت رسول و محسن جانتی پہچانتی ہے۔ مکہ شریف میں اندھیرا چھا گیا کہ نور والا داتا جارہا ہے، مکہ شریف کی ہر چیز اسے آثار غم نمایاں ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کھجور کے جس تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اسکو الگ کردیا گیا اور ایک باقاعدہ منبر اس جگہ لا کر رکھا گیا جب پیارے نبی ﷺ اس نئے منبر پر رونق افروز ہوئے تو کھجور کا تنا جس پر اس منبر سے پہلے پیارے نبی ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے باآواز بلند رونے لگا اور اس سوکھی لکڑی کو غم جدائی برداشت نہ ہوسکا اور گریہ وزاری کرنے لگا، پیارے نبی ﷺ نے اسکی تسلی فرمادی کہ دنیا چند روزہ ہے ہم نے تمہیں جنت میں ٹھکانہ مرحمت فرمادیا اور وہاں ہمیشہ کیلئے وہاں

ہماری خدمت پاک میں رہو گے تو اس سوکھی لکڑی کا غم غلط ہوا اور اُسے قرار آیا۔ ذرا سوچئے جب لکڑیاں پیارے نبی ﷺ کے فراق میں روئیں مکے شریف کی تمام چیزیں تاریک ہوجائیں تو ان عقل و ہوش، ایمان و محبت سے سرشار عشاق کا کیا ہوتا ہوگا اور انکے دلوں پر کیا گزرتی ہوگی جب مدینے شریف سے رخصت ہوگئے پھر پیارے نبی ﷺ کا مدینے شریف تشریف لیجانا اور مدینہ منورہ کی ہر چیز کا جگمگانا مسکرانا بتارہا ہے کہ مدینے شریف کا ذرہ ذرہ چپہ چپہ پیارے نبی ﷺ کو جانتا پہچانتا ہے کہ یہ وہ آرہے ہیں جو میرا مقدر سنواریں گے میرے بگڑے ہوئے ماحول کو نکھاریں گے، یہ قدم نور والے ہیں جہاں رکھدیں نور برسے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب پیارے نبی ﷺ پیدا ہوئے تو ایسا نور برسا کہ ملک شام کے محلات و قصور روشن و منور ہوگئے۔

جب انکی ولادت کے آثار نظر آئے
چھائے ہوئے عالم پر انوار نظر آئے (یانبی)

پیارے نبی ﷺ مدینے شریف تشریف لائے تو سارا مدینہ شریف جگمگا رہا تھا، عالم یہ تھا۔

چاند بھی جسکو دیکھے تو شرمائے ہے خلد بھی جسکو دیکھے تو للچائے ہے
وہ نظارہ دو عالم میں ہوگا کہاں دوستو! جو نظارہ مدینے میں ہے

(۲۶۸۲) وہ بخیل اور کنجوس لوگ ذرا خیال کریں جنہیں رب قدیر نے دولت و ثروت سے نوازا ہے لیکن انکے دل میں کبھی دیار حبیب ﷺ کے دیدار کا خیال نہیں آتا، ذرا وہ اپنے بھیانک انجام کے بارےمیں سوچیں اور جو لوگ حج بیت اللہ شریف کو جانے کے باوجود پیارے نبی ﷺ کے روضۂ پاک پر حاضری نہیں دیتے وہ لوگ بھی اپنا انجام سوچیں کہ کل میدان قیامت میں انہیں کن بھیانک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا اور ان کا کوئی بہانہ وہاں نہ چلے گا۔ لہٰذا وہ مسلمان جنہیں اللہ تعالیٰ نے مدینہ شریف حاضری دینے کی استطاعت بخشی ہے انہیں چاہئیے کہ وہ زندگی کی پہلی فرصت میں زیارت مدینۂ طیبہ کی سعادت حاصل کریں سستی و کاہلی کا شکار نہ ہوں۔ ہاں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت و ثروت سے نہیں نوازا انکے دلوں میں حسرت و ارمان مچلتے رہتے ہیں اور وہ حجاج کرام کے قافلوں کو حسرت بھری نگاہوں سے تکتے رہتے ہیں۔

قافلے جب کہ سوئے حرم چلدئے عاشقان حرم دیکھتے رہ گئے
جن کو اذن حضوری ملا چلدئے دور تک انکو ہم دیکھتے رہ گئے
دل میں طوفان حسرت اُمنڈتا رہا انکو باچشم نم دیکھتے رہ گئے
قافلہ جبکہ حجاج کا چلدیا ہم خدا کی قسم دیکھتے رہ گئے

اگر ہم غریب ہیں تو ارمان و تمنا دل میں رہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے دولت و ثروت سے نوازا ہے اور کوئی شرعی مانع بھی نہیں ہے تو حج و زیارت کیلئے ضرور جانا چاہئے یہ ایک مومن کیلئے بڑی سعادت ہے اور دیار حبیب کی حاضری نعمت کبریٰ ہے۔ استطاعت کے باوجود زیارت مدینہ شریف نہ کی تو کل میدان قیامت میں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا اور اس وعید میں پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت نمایاں ہے تاکہ میرے امتی وعدوں سے نہ آئیں تو وعیدیں سنکر آئیں اور اپنے نامۂ اعمال کو ابدی و سرمدی نعمتوں اور فضیلتوں سے جگمگائیں، ایمان والوں کا یہ نشان ہے کہ انکے قلوب مدینہ شریف کی طرف کھنچتے ہیں۔

(۲۶۸۳) مذکورہ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ ایمان مدینے کی طرف کھنچ آئیگا بالکل ایسے ہیں جیسے آپ کسی جلسے وجلوس یا کسی تقریب کے موقع پر کہیں "سارا مرادآباد شریف آگیا تھا" ظاہر ہے کہ یہاں سارا مرادآباد شریف آنے سے اہل مرادآباد شریف مراد ہیں اسی طرح اس حدیث شریف میں ایمان سے مراد اہل ایمان ہیں گویا کہ ایمان والے مدینے شریف کی طرف ایسے کھنچ آئیں گے جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف کھنچ آتا ہے اور اسکا اطلاق ہر زمانے پر ہوگا چاہے ظاہری زمانہ رسالت ہو یا آج کا زمانہ رسالت یا کل قیامت تک کا زمانہ رسالت۔ اہل ایمان ہر زمانے اور ہر قرن میں مدینے شریف کے عاشق وشیدا ہونگے اور انکے دل مدینے شریف کی طرف مائل ہونگے چنانچہ آج بھی مومنوں کے دل مدینے شریف کی طرف کھنچتے ہیں اور ایمان والے چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ دیار حبیب میں گزرے۔

ہر لمحہ عبادت ہے ہر سانس عبادت ہے
لمحات نہیں جاتے بیکار مدینے میں (یانبی)

بہرحال ایمان کی شان و پہچان یہی ہے کہ اسکا دل مدینے شریف کی

مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ۔(رواہ البخاری)

میری موت کو اپنے پیارے رسول کے شہر پاک میں۔

(۲۶۸۷) حدیث شریف: اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ

ترجمہ: بیشک میں پہلا ہوں جس سے شق ہوگی زمین پھر حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر بیشک آؤں گا میں

اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ فَاُحْشَرُ بَيْنَ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ۔(رواہ وفاء)

اہل بقیع کے پاس تو اٹھیں گے وہ پھر انتظار فرماؤں گا میں اہل مکہ کا پھر حشر میں چلوں گا میں مکہ شریف اور مدینہ شریف والوں کے درمیان۔

(۲۶۸۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَابَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ۔(رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ حرام فرمادیا اللہ تعالیٰ نے مدینہ شریف کے دونوں پتھروں کے درمیان کو میری زبان پر۔

(۲۶۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةُ مُهَاجِرِيْ وَفِيْهَا مَضْجَعِيْ وَفِيْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ شریف میرا مقام ہجرت ہے اور اس میں میری آرام گاہ ہے اور یہیں پر

مَبْعَثِيْ حَقِيْقٌ عَلٰى اُمَّتِيْ حِفْظُ جِيْرَانِيْ مَا اجْتَنَبُوا الْكَبَائِرَ مَنْ حَفِظَهُمْ

میری اٹھنے کی جگہ ہے، لازم ہے میری امت پر کہ حفاظت کریں میرے پڑوسیوں کی جب تک بچتے رہیں کبیرہ گناہوں سے، جو شخص حفاظت کریگا انکی

كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَحْفَظْهُمْ سُقِيَ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ۔(رواہ جذب القلوب)

تو ہوں گا میں اس کا گواہ اور شفاعت فرمانے والا روز قیامت اور جو شخص نہیں حفاظت کرے گا انکی تو پلایا جائے گا اسکو خون اور پیپ دوزخیوں کا۔

(۲۶۹۰) حدیث شریف: اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ وَاَهْلَ بَلَدِيْ بِسُوْءٍ فَعَجِّلْ هَلَاكَهٗ۔(رواہ جذب القلوب)

ترجمہ: یا اللہ تعالیٰ! جو ارادہ کرے میری اور میرے شہر والوں کی برائی کا تو جلدی فرما انکی ہلاکت میں۔

(۲۶۹۱) حدیث شریف: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ظَالِمًا اَخَافَهُ اللّٰهُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ

ترجمہ: جس نے ڈرایا مدینے شریف والوں کو ظلم کے طور پر تو ڈرائے گا اسکو اللہ تعالیٰ اور ہوگی اس پر

अमान में और हूँगा मैं उसकी शफ़ाअत फ़रमाने वाला क़यामत के दिन।
2677 हदीस शरीफ़:– मदीना शरीफ़ कि इसमें मेरी क़ब्र है और इसमें मेरा घर है और हक़ है हर मुसलमान पर इनकी ज़्यारत करना।
2678 हदीस शरीफ़:– जिसने बैतुल्लाह शरीफ़ का हज्जे मुबारक किया और मेरी ज़्यारत शरीफ़ न की तो जुल्म ढाया है उसने मुझ पर।
2679 हदीस शरीफ़:– जिसने हज्जे मुबारक किया मक्के शरीफ़ में फिर इरादा किया मेरी ज़्यारत का मेरी मस्जिद शरीफ़ में तो लिखे जायेंगे उसके लिये दो मक़बूल हज।
2680 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने हज्जे फ़र्ज अदा किया और ज़्यारत की मेरी क़ब्र शरीफ़ की और किसी जिहाद में शिरकत की और नमाज़ पढ़ी बैतुल मुक़द्दस में तो नहीं सुवाल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उस बारे में जो उस पर फ़राइज़ थे।
2681 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब हिजरत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मक्के शरीफ़ से तो अंधेरा छा गया वहाँ की हर चीज़ पर और जब रौनक़ अफ़रोज़ हुये मदीने शरीफ़ में तो रौशन व मुनव्वर हो गयी वहाँ की हर चीज़ तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह

طرف کھینچے لیکن یہ بڑا سخت مقام ہے کہ آج عشاق مدینہ شریف مدینے شریف میں قیام کرنا چاہیں اور اپنی زندگی بھر کی بیقراری کو قرار دینا چاہیں تو عشاق مجبور و معذور ہیں اور انہیں زیادہ دن قیام کی اجازت نہیں ہے، نہ جانے کتنے عشاق مدینہ شریف اپنے دلوں کو مسوس کر اپنی حسرتوں کا جنازہ لیکر واپس چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے نبی ﷺ کے طفیل وہ وقت لائے جب عشاق مدینہ منورہ دل بھر کر دیارِ حبیب میں رہیں اور جی بھر کر گنبد خضریٰ شریف کا نظارہ کریں اور کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہو اور زیادہ دنوں مدینے شریف میں قیام پر پابندی لگانا ختم ہوجائے۔

(۲۶۸۴) پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث پاک میں اس حقیقت کا اظہار فرمادیا کہ مدینے شریف کی برکتیں، رحمتیں، عظمتیں "میری امت" کو ملیں گی لہٰذا اگر کوئی بے ایمان بدعقیدہ گستاخ عظمت رسالت کا منکر عقیدے کا بدمتی تمام زندگی مدینے شریف میں رہے تو اسکو کوئی فائدہ نہوگا کیونکہ ابھی پیارے نبی ﷺ کا امتی ہی نہیں ہے، ایسے بناسپتی مدنی سے غیر مدنی بہتر ہے۔

بوجہل یہ تیری قسمت تھی میخانہ میں تھا محروم رہا
گھر بیٹھے اویس قرنی نے پی عشق نبی کا جام لیا

ہاں ایک مومن پیارے نبی ﷺ کا دیوانہ گنبد خضریٰ شریف کا پرانہ، صدیق وعمر کا مستانہ ہو اور پھر مدنی ہو تو اس کیلئے یہ بشارت ہے کہ قیامت کے بھرے میدان میں پہلے اہل مدینہ شریف کی شفاعت ہوگی پھر اہل مکہ شریف کی شفاعت ہوگی پھر اہل طائف کی گویا کہ مدینے شریف میں پیدا ہونا جینا مرنا رہنا سہنا سب وجہ شرافت و سعادت ہے اور سرتا سر رحمت ہی رحمت ہے۔ چنانچہ مدینے شریف کے قیام کی عظمت کیساتھ ساتھ وہاں کے مرنے کو بھی بڑی عظمت حاصل ہے۔

(۲۶۸۵) پیارے نبی ﷺ جب مکہ شریف میں داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے "اے اللہ تعالیٰ مکے شریف میں میرا وصال شریف نہ ہو بلکہ جب مدینہ شریف واپس جاؤں تو مدینے شریف میں میرا وصال ہو اور یہی آرزو حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قلوب مبارکہ میں موجزن تھی۔

(۲۶۸۶) سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا قبول ہوئی شہادت بھی ملی اور مدینے شریف میں وصال بھی ہوا اور گنبد خضریٰ شریف میں آخری آرام گاہ بھی نصیب ہوئی۔ سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حج فرض ادا کیا اور زندگی بھر مدینے شریف میں قیام پذیر رہے اور وہیں وصال ہوا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ کبھی حج نفل کیلئے بھی مدینے شریف سے باہر نہ نکلے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مدینے شریف سے قدم نکلے اور پروانۂ اجل آجائے۔

خداوند عالم میرا وقت آخر — مدینے میں آنا یہ جی چاہتا ہے
دیارِ محمد میں مدفون ہوکر — بڑا اوج پانا یہ جی چاہتا ہے (یابی)

(۲۶۸۷) مدینے شریف میں دفن ہونا بھی باعث سعادت ہے کیونکہ سب سے پہلے زمین پیارے نبی ﷺ کیلئے شق ہوگی اسکے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے، اسکے بعد مدینے شریف کے قبرستان جنت البقیع میں دفن شدہ مسلمان زمین سے نکلیں گے پھر مکے شریف کے مسلمان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونگے اور پیارے نبی ﷺ ان سبکو اپنے ساتھ لیکر میدانِ قیامت میں رونق افروز ہونگے۔ مدینے شریف میں دفن ہونے والے مومنوں کو کتنی بڑی بشارت ہے کہ حرمین طیبین کے ان غلاموں کے جھرمٹ میں پیارے نبی ﷺ ہونگے اور اس شان سے یہ بارات سرِ محشر پہونچے گی۔

تمام اہل محشر ہوں جسکے باراتی
وہ محشر میں آقا کی بارات ہوگی (یابی)

(۲۶۸۸) پیارے نبی ﷺ کی مرضی اللہ تعالیٰ کو اتنی محبوب و مطلوب ہے کہ سارا زمانہ مرضیٔ رب تلاش کرتا ہے مگر رب مرضیٔ محبوب تلاش فرماتا ہے۔

طالب مرضیٔ رب ہیں سب اور رب
طالب مرضیٔ مصطفےٰ ہوگیا (یابی)

(۲۶۸۹) اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے مدینے شریف کی عظمت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ مدینہ شریف وہ شہر ہے کہ میں نے مکہ شریف چھوڑ کر مدینے شریف کو ہجرت فرمائی اور

لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ۔(رواہ جذب القلوب)

لعنت اللہ تعالیٰ کی اور ملائکہ کرام کی اور تمام انسانوں کی۔

(۲۶۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صَلٰوةٌ فِيۡ مَسۡجِدِيۡ هٰذَا خَيۡرٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں یہ بہتر ہے

مِنۡ اَلۡفِ صَلٰوةٍ فِيۡمَا سِوَاهُ مِنَ الۡمَسَاجِدِ اِلَّا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامِ۔(رواہ البخاری)

ہزار نمازوں سے جو اسکے علاوہ مسجدوں میں ہیں سوائے مسجد حرام کے۔

(۲۶۹۳) حدیث شریف: اَلصَّلٰوةُ فِي الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ بِمِائَةِ اَلۡفِ صَلٰوةٍ وَالصَّلٰوةُ فِيۡ مَسۡجِدِيۡ

ترجمہ: نماز مسجد حرام شریف میں ایک لاکھ نماز کی برابر ہے اور نماز میری مسجد شریف میں

بِاَلۡفِ صَلٰوةٍ وَالصَّلٰوةُ فِيۡ بَيۡتِ الۡمُقَدَّسِ بِخَمۡسِ مِاَةِ صَلٰوةٍ۔(رواہ جذب القلوب)

ایک ہزار نماز کی برابر ہے اور نماز بیت المقدس میں پانچسو نماز کی برابر ہے۔

(۲۶۹۴) حدیث شریف: مَنۡ صَلّٰى فِيۡ مَسۡجِدِيۡ اَرۡبَعِيۡنَ صَلٰوةً لَاتَفُوۡتُهٗ صَلٰوةٌ كُتِبَ لَهٗ

ترجمہ: جس نے پڑھیں میری مسجد میں چالیس نمازیں کہ نہ فوت ہو اسکی کوئی نماز تو لکھ دیا جاتا ہے اس کیلئے

بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الۡعَذَابِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔(رواہ الطبرانی)

چھٹکارا آگ سے اور چھٹکارا عذاب سے اور چھٹکارا نفاق سے۔

(۲۶۹۵) حدیث شریف: لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسۡجِدَ الۡحَرَامِ

ترجمہ: نہ باندھے سامان سفر مگر تین مسجدوں کی طرف، مسجد حرام شریف

وَمَسۡجِدِيۡ هٰذَا وَالۡمَسۡجِدَ الۡاَقۡصٰى۔(رواہ البخاری)

اور میری یہ مسجد شریف اور مسجد اقصیٰ۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मदीना शरीफ़ इसमें मेरी कब्र शरीफ़ है ओर इसमें मेरा कशाना ए अक्दस है, मेरी तुरबत है और हक़ है हर मुसलमान पर इसकी ज़्यारत करना।

2682 हदीस शरीफ़:– नहीं है कोई मेरा उम्मती कि उसको आसानियां मयस्सर है फिर न ज़्यारत करे वो मेरी तो नहीं होगा उसके लिये कोई उज़्र।

2683 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक ईमान खिंच आयेगा मदीने शरीफ़ की तरफ़ जैसे खिंच आता है सांप अपने बिल की तरफ़।

2684 हदीस शरीफ़:– सबसे पहले शफ़ाअत फ़रमाऊँगा अपनी उम्मत में से ऐहले मदीना शरीफ़ की फिर एहले मक्का शरीफ़ की फिर एहले ताइफ़ शरीफ़ की।

2685 हदीस शरीफ़:– या अल्लाह तआला! न बना तू विसाल को मक्के शरीफ़ में यहाँ तक कि हमें निकाल दे मक्के शरीफ़ से।

2686 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया या अल्लाह तआला! मुझे शहादत अता फ़रमा अपनी राह में और बना दे मेरी मौत को अपने प्यारे रसूल के शहरे पाक में।

2687 हदीस शरीफ़:– बेशक मैं पहला हूँ जिससे शक़ होगी ज़मीन फिर हज़रते अबू बक्र फिर हज़रते उमर

اسی مدینہ شریف میں میری قبر انور ہوگی اور قیامت کیلئے میں مدینے شریف ہی میں اپنی قبر انور سے اُٹھوں گا یہ مدینہ منورہ کو شرافتیں و عظمتیں حاصل ہیں کیونکہ اب ہمیشہ کیلئے میری اقامت مدینہ شریف ہی میں رہے گی لہٰذا میری امت پر لازم وضروری ہے کہ وہ اہل مدینہ شریف کی عزت و تعظیم و تکریم کرے اور انکی حرمت کی حفاظت کرے، اہل مدینہ شریف کے حقوق کی رعایت میں ذرہ برابر بھی کوتاہی نہ ہونے پائے جہاں تک ہو سکے عفو و درگزر سے کام لے مگر یہ تمام رعایتیں اس وقت تک ہیں جب تک وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کریں یعنی شراب پینا، سنیما دیکھنا، ٹیوی پر ناجائز مناظر دیکھنا، ریڈیو پر فلمی گانے سننا، داڑھی منڈانا، نماز نہ پڑھنا وغیرہم۔ اگر وہ کبیرہ گناہوں کا شکار ہو جائیں تو پھر وہ کسی رعایت کے مستحق نہ ہونگے۔ اب مسلمان غور کریں کہ وہ اہل مدینہ شریف جو مسلمان و مومن ہیں مگر کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں جب انکے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے فرمادیا کہ یہ نہ کریں تو کیا مدینے شریف میں رہنے والے منافقین، بے ایمان و بدعقیدہ کسی بزرگی و شرافت کے حامل ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں، ان پر تو اللہ تعالیٰ کی لعنت، تمام فرشتوں کی لعنت، تمام انسانوں کی لعنت جیسا کہ آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ خوش عقیدہ اور حرام و ناجائز کاموں سے بچنے والے مسلمانان مدینہ شریف کی عظمت و عزت، تعظیم و توقیر پیارے نبی ﷺ کے ہر امتی پر لازم و ضروری ہے اور جو ان مسلمانانِ مدینہ شریف کا ادب و احترام کریگا اس کیلئے پیارے نبی ﷺ کی بشارت ہے کہ کل میدانِ قیامت میں اس شفاعت فرماؤں گا اور اسکے حق میں گواہی دونگا اور جس نے خوش عقیدہ و باعمل اہل مدینہ شریف کی تعظیم و توقیر نہ کی اور انکے حقوق حرمت کی حفاظت نہ کی تو کل اُسے جہنم کے ایک ایسے حوض سے پانی پلایا جائیگا جس میں دوزخیوں کا خون و پیپ اکٹھا ہے۔

(۲۶۹۰) چنانچہ وہ واقعات جو یزید پلید اور دوسرے لوگوں کے زمانے میں واقع ہوئے ان سے پیارے نبی ﷺ کی اس دعا کی قبولیت کی تصدیق و تائید ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک فتنہ پرور شخص مدینہ شریف آیا اور سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت مدینے شریف ہی میں جلوہ افروز تھے اور آپ کی عمر شریف زیادہ ہونے کے باعث آنکھوں کی ظاہری روشنی ختم ہو چکی تھی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ مصلحتاً کچھ دنوں کیلئے مدینے شریف سے چلے جائیں تاکہ اس فتنہ پرور کی فتنہ گری سے محفوظ و سلامت رہیں چنانچہ آپ اپنے دونوں صاحبزادوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر مدینہ شریف سے باہر جا رہے تھے، بڑھاپے و کمزوری کے باعث آپ تھک کر زمین پر گر گئے تو سیدنا حضرت جابر کی زبان پر یہ جملہ آیا کہ "ہلاک ہو وہ شخص جس نے پیارے نبی ﷺ کو ڈرایا" آپ کے ایک صاحبزادے نے سوال کیا کہ ابا جان! یہ پیارے نبی ﷺ کو ڈرانا کیسے ہوا حالانکہ پیارے نبی ﷺ کا تو وصال شریف ہو چکا ہے؟ تو سیدنا حضرت جابر نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ جس شخص نے اہل مدینہ شریف کو ڈرایا تو گویا اس نے مجھے ڈرایا۔

(۲۶۹۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایسے شخص کا کوئی عمل خیر خواہ فرض ہو یا نفل دربار خداوندی میں قبول نہیں۔ مدینہ شریف کے رہنے والوں کو ظلماً ڈرائے دھمکائے گا اس کو اللہ تعالیٰ ڈرائیگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں، انسانوں کی لعنت ہے اور اسکے نہ فرائض قبول نہ نوافل اب ذرا غور فرمائیں کہ یزید پلید نے تو ایک بڑا لشکر اہل مدینہ سے لڑنے کیلئے بھیجا تھا تاکہ اہالیان مدینہ منورہ کو سختی کیساتھ قتل کرنے اور جتنی شدت کر سکتا ہو اہل مدینہ کے قتل میں کرے۔ اور تین روز مسلسل حرم نبوی میں بے حرمتی کر کے اپنی بے دینی کا مظاہرہ کیا یہاں پر اس یزیدی لشکر نے ایک ہزار سات سو مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو باقی رہ گئے تھے انہیں اور حضرات علماء و تابعین عظام کو شہید کر ڈالا اور مدینہ طیبہ کے دو ہزار مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا یہ تعداد عورتوں اور بچوں کے علاوہ ہے۔ اور سات سو حفاظ قرآن کو شہید کر دیا نیز ستانوے افراد قوم قریش کے ظلم کی تلوار سے ذبح کر ڈالے، فسق و فساد، اور زنا کو جائز قرار دیدیا اور یزیدی زانیوں نے اس درجہ زنا کیا کہ ایک ہزار عورتوں نے اس واقعے کے بعد "اولاد زنا" جنی۔ اور یہ یزیدی لشکر مسجد نبوی شریف میں گھوڑوں کو جولانی دیا کرتے تھے ستم بالائے ستم یہ کہ روضہ پاک اور منبر مبارک کی درمیانی جگہ (جسکے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ جنت کے باغوں میں

(۲۶۹۶) حدیث شریف: لَا يَنۡبَغِىۡ لِلۡمُطِيِّ اَنۡ تَشُدَّ رِحَالُهَا اِلٰى مَسۡجِدٍ يَّنۡبَغِىۡ فِيۡهِ الصَّلٰوةُ

ترجمہ: نہیں جائز ہے فضیلت حاصل کرنے کیلئے کہ باندھے اپنا رخت سفر کسی مسجد کی طرف، جائز ہے اس میں نماز

غَيۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَمَسۡجِدِيۡ هٰذَا وَالۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰى۔ (رواہ امام احمد)

سوائے مسجد حرام شریف کے اور میری اس مسجد شریف کے اور مسجد اقصیٰ شریف کے۔

(۲۶۹۷) حدیث شریف: مَنۡ صَلّٰى فِى الۡمَسَاجِدِ الۡاَرۡبَعَةِ غُفِرَ لَهٗ وَذُنُوۡبُهٗ۔ (رواہ جذب القلوب)

ترجمہ: جس نے پڑھی نماز چار مسجدوں میں تو بخش دیئے جائیں گے اسکے لئے اسکے گناہ۔

(۲۶۹۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَابَيۡنَ بَيۡتِىۡ وَمِنۡبَرِىۡ رَوۡضَةٌ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میرے کاشانہ شریف اور میرے منبر شریف کے درمیان ایک باغ ہے

مِنۡ رِيَاضِ الۡجَنَّةِ وَمِنۡبَرِىۡ عَلٰى حَوۡضِىۡ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

جو جنت کے باغوں میں سے ہے اور میرا منبر شریف میرے حوض کوثر پر ہے۔

(۲۶۹۹) حدیث شریف: غُبَارُ الۡمَدِيۡنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الۡجُذَامِ۔ (رواہ الطب)

ترجمہ: مدینے شریف کا غبار شفاء ہے جذام کے لئے۔

(۲۷۰۰) حدیث شریف: غُبَارُ الۡمَدِيۡنَةِ يُبۡرِئُ الۡجُذَامَ۔ (رواہ الطب)

ترجمہ: خاک مدینہ شریف اچھا کرتی ہے جذام کو۔

(۲۷۰۱) حدیث شریف: وَالَّذِىۡ نَفۡسِىۡ بِيَدِهٖ اَنَّ تُرۡبَتَهَا الۡمُؤۡمِنَةَ وَاَنَّهَا شِفَاءٌ مِّنَ الۡجُذَامِ۔ (رواہ جذب القلوب)

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی میری جان جسکے دست قدرت میں ہے، بیشک مدینے شریف کی مٹی ایماندار ہے اور بیشک وہ مٹی شفاء ہے جذام کیلئے۔

(۲۷۰۲) حدیث شریف: وَالَّذِىۡ نَفۡسِىۡ بِيَدِهٖ اَنَّ فِىۡ غُبَارِهَا شِفَاءٌ مِّنۡ كُلِّ دَاءٍ۔ (رواہ الترغیب)

ترجمہ: قسم ہے مجھے اس ذات کی میری جان جسکے دست قدرت میں ہے، بیشک مدینے شریف کے غبار میں شفاء ہے، ہر مرض سے۔

फिर बेशक मैं आऊँगा एहले बकी के पास तो उठेंगे वो फिर इन्तेज़ार फ़रमाऊँगा मैं एहले मक्का का फिर हश्र में चलूंगा मैं मक्का शरीफ़ और मदीना शरीफ़ वालों के दरमियान।

2688 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी ने फ़रमाया कि हराम फ़रमा दिया अल्लाह तआला ने मदीने शरीफ़ के दोनों पत्थरों के दरमियान को मेरी जुबान पर।

2689 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मदीना शरीफ़ मेरा मक़ामे हिजरत है और इसमें मेरी आरामगाह है और यहीं पर मेरे उठने की जगह है लाज़िम है मेरी उम्मत पर कि हिफ़ाज़त करे मेरे पडोसियों की जब तक बचते रहें कबीरा गुनाहों से, जो शख़्स हिफ़ाज़त करेगा उनकी तो हूँगा मैं उसका गवाह और शफ़ाअत फ़रमाने वाला रोज़े क़यामत और जो शख़्स नहीं हिफाजत करेगा उनकी तो पिलाया जायेगा उसको खून और पीप दोजखियों का।

2690 हदीस शरीफ़:– या अल्लाह तआला! जो इरादा करे मेरी और मेरे शहर वालों की बुराई का तो जल्दी फ़रमा उनकी हलाकत में।

2691 हदीस शरीफ़:– जिसने डराया मदीने शरीफ़ वालों को जुल्म के तौर पर तो डरायेगा उसको अल्लाह तआला और होगी उस पर लानत अल्लाह तआला की और मलाएका ए किराम की और तमाम इंसानों की।

سے ایک باغ ہے) میں یزیدی لشکر کے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے۔ اور خود یزید پلید شرابی اور تارک نماز تھا یہ یزیدی لشکری تمام اہل مدینہ سے یزید پلید کی بیعت پر اور اس کی غلامی کے عہد پر اس طرح آمادہ کرنا چاہتے تھے اگر یزید چاہے تو اہل مدینہ کو بیچ ڈالے اور چاہے تو آزاد کر دے، چاہے تو اطاعت خداوندی کیلئے بلائے یا گناہ ظلم و ستم کرائے۔ جب یزید پلید کے سامنے سیدنا حضرت عبداللہ ابن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی روشنی میں بیعت کے مسائل بیان فرمائے تو فوراً انکی گردن ماردی۔ یزید پلید اور اسکے لشکر کے مظالم سے تنگ آ کر اہل مدینہ نے مدینہ منورہ چھوڑ دیا تھا اور مدینہ شریف انسانوں سے خالی ہو گیا تھا چنانچہ مدینہ شریف کے پھل اور میوے جانور کھاتے تھے۔ مسجد نبوی شریف میں جانور رہنے لگے تھے اس یزیدی لشکر کا سپہ سالار "مسلم بن عقبہ مری" تھا جب اس نے مدینے شریف میں بربریت کا خوب ننگا ناچ کیا اسکے بعد مکہ معظمہ کی طرف رخ کیا ابھی آدھے راستے میں تھا بیمار ہوا اور موت کا نوالہ ہو گیا اس سے بھی پیارے نبی ﷺ کی دعا کی قبولیت کی تائید و تصدیق ہوتی ہے جو پیارے نبی ﷺ نے اپنے رب کے حضور فرمائی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ جو میرے اور میرے شہر والوں کیساتھ برائی کا ارادہ کرے اسے تو جلدی ہلاک فرمادے ان یزیدیوں نے مسجد نبوی شریف کی بے حرمتی کی، اہل مدینہ کا قتل عام کیا انہیں ڈرایا دھمکایا، خود یزید پلید، بدکار، شرابی، تارک نماز فاسق نے کربلا میں آل رسول کا خون بہایا۔ ان ظالموں جابروں کی حمایت کرنا ان کی بچت کے گوشے نکالنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا اور اپنی عاقبت خراب کرنا ہے۔ خدائے قدیر جل مجدہ تمام مسلمانوں کو یزیدیوں اور یزیدیت سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ ابھی چند سال قبل مرادآباد شریف کے ایک یزیدی مفتی نے بڑے حوصلے اور بیباکی کیساتھ یزید پلید کی حمایت کا اعلان کر دیا اور یزید پلید کی جماعت میں اپنا نام لکھا لیا۔ حالانکہ ان یزیدیوں کے دل جانتے ہیں کہ یزید ظالم، زانی، فاسق، بدکار ہے اور اسکے حمایتی بدبخت بدنصیب دوزخ کے کندے ہیں مگر دنیاوی شہرت انہیں مجبور کرتی ہے کہ یزید کی حمایت کرو۔

بدنام بھی ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

چنانچہ صوبہ بہار کے شہر رانچی میں اسی عنوان پر مناظرہ طے ہو گیا۔ یزیدی کتابوں کا انبار لے کر میدان مناظرہ میں براجمان ہو گئے۔ حسینی مناظر صرف ایک کتاب لیکر مناظرہ گاہ میں رونق افروز ہو گئے مجمع کو حیرت ہے کہ یزیدیوں کے پاس یزید کی حمایت میں اتنی کتابیں ہیں اور حسینیوں کے پاس سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں صرف ایک کتاب۔ اسی حیرت و استعجاب کے ڈوبے ہوئے ماحول میں مناظرے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حسینی مناظر نے یزیدی مناظر سے کہا ہمارا دعویٰ ہے کہ کربلا میں سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور یزید و یزیدی لشکر باطل پر تھا آپ اپنا موقف کھڑے ہو کر مجمع کے سامنے بیان کریں۔ یہ یزیدی مناظر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ "حضرت امیر المومنین" یزید حق پر تھا اور حسین ابن علی ناحق تھے۔ حسینی مناظر نے وہی ایک کتاب جو لائے تھے نکالی اور مجمع میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ مسلمان بھائیو! یہ قرآن کریم ہے جو میرے ہاتھوں میں ہے میں اسکو ہاتھ میں لے کر ایک دعا کرتا ہوں آپ آمین فرمائیں حسینی مناظر نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ ہمارا حشر سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ فرما اور جہاں وہ رہیں وہیں ہم رہیں۔ حسینی مناظر نے اسکے بعد قرآن کریم یزیدی مناظر کی طرف بڑھایا کہ ہاتھوں میں لے کر اب آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرا حشر یزید پلید کیساتھ فرما اور کل قیامت میں جہاں یزید پلید رہے وہیں میں رہوں۔ یزیدی مناظر بولا یہ مناظرے کی جگہ ہے کہ دعا کی۔ حسینی مناظر بولا ڈر کیوں لگ رہا ہے کیا جہنم دکھائی دینے لگا؟ بس اتنا کہنا تھا کہ مجمع نے بخوبی جان لیا کہ یزید کی حمایت سے دنیاوی شہرت تو مل سکتی ہے مگر جنت نہیں ملے گی اگر اس یزیدی مناظر کو یزید کے یقینی جنتی ہونے کا یقین ہوتا تو ہرگز ہرگز قیامت میں یزید پلید کی رفاقت کی دعا سے ہچکچاتا نہیں۔ بہرحال حسینی مناظر زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگنے لگے یزیدی مناظر کا منہ کالا ہوا اور ہر طرف سے لعنت و پھٹکار برسنے لگی۔ بہرحال مدینہ شریف لائق تعظیم و تکریم ہے۔

سرمایہ ایماں ہے واللہ یہی واللہ
تعظیم محمد کی توقیر مدینے کی (بانی)

ذرا خیال فرمایئے کہ مسجد نبوی شریف کی بے حرمتی ان یزیدیوں نے کی حالانکہ مسجد نبوی شریف کی عظمت وفضیلت سے کتب احادیث مبارکہ بھری پڑی ہیں۔

(۲۶۹۲) مسلم شریف کی حدیث پاک میں اتنا اور بھی ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے یعنی جسکا بانی کوئی نبی ہو۔ ہماری اور آپکی تو بات ہی کیا ہے حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے جن مساجد کو تعمیر فرمایا ان میں پیارے نبی ﷺ کی مسجد شریف کا مقام یہ ہے کہ اسکی نماز ان مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل واعلیٰ برتر وبالا ہے سوائے مسجد حرام شریف کے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر فرمودہ ہے۔ "سوائے مسجد حرام کے" اس جملے کے دو مطلب ہوسکتے ہیں یا تو یہ کہ مسجد نبوی شریف کی ایک نماز مسجد حرام شریف کی ہزار نمازوں سے افضل نہیں ہے بلکہ برابر ہے یا پھر یہ کہ مسجد نبوی شریف کی ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام شریف کے کہ وہاں کی نماز مسجد نبوی شریف کی سو نمازوں کے برابر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(۲۶۹۳) غالباً مسجد حرام شریف کو یہ فضیلت اسلئے ہے کہ اس کو پیارے نبی ﷺ کے جد کریم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے اس اعتبار سے مسجد حرام شریف کی یہ فضیلت بھی پیارے نبی ﷺ ہی کا فیض ہے۔

(۲۶۹۴) اس حدیث پاک سے مسجد نبوی شریف کی فضیلت آشکارا ہوتی ہے کہ اگر متواتر چالیس نمازیں اس مسجدِ پاک میں پڑھ لی جائیں تو عذاب سے نجات جہنم سے نجات نفاق سے خلاصی مل جاتی ہے۔ ان تینوں انعامات کالازم یہ ہے کہ جو آٹھ دن متواتر مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرلے وہ جنتی ہے۔

(۲۶۹۵) اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے سفر کیا جاسکتا ہے تو وہ صرف تین مسجدیں ہیں یعنی ان تینوں مسجدوں میں نماز پڑھنے کیلئے اگر سفر کیا جائے تو یہ بات شریعت میں مطلوب ومحبوب ہے چونکہ ان مساجد میں ثواب زیادہ ہے اور اسمیں مومنوں کی بھلائی ہے۔ بعض نادانوں اور کم علموں نے اس حدیث شریف کے یہ معنی کئے ہیں کہ ان تین مسجدوں کے علاوہ کہیں کیلئے سفر کرنا جائز نہیں حالانکہ یہ تو عقل ودانائی کے بھی خلاف ہے تحصیل علم کیلئے طالبان علوم دینیہ کیا کیا طویل سفر کرتے ہیں چنانچہ آج بھی دیکھئے "چیلی بھیت شریف" کے الجامعۃ القادریہ یہ دربار سیدنا حضور اللہ ہو میاں اور مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مراد آباد شریف میں دور و دراز سے سفر کرکے آئے ہوئے طلبہ حصول علوم دینیہ میں مصروف ومشغول ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان سفر کرکے بزرگان دین کے اعراس مبارکہ میں شریک ہوکر دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ان تینوں مسجدوں کے علاوہ کسی مقام کیلئے سفر کرنا منع نہیں ہے بلکہ مساجد کیلئے اگر سفر کیا جائے تو وہ صرف تین مسجدیں ہیں۔

(۲۶۹۶) اس حدیث شریف نے تو بالکل صاف صاف بیان فرمادیا کہ علوم دینیہ حاصل کرنے کیلئے مدارس عربیہ کیلئے سفر کرنا یا بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دینے کیلئے سفر کرنا یہ ممنوع نہیں ہے اور نہ کسی حدیث شریف میں اسکی ممانعت آئی ہے بلکہ حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ زیادہ ثواب حاصل کرنے کیلئے سوائے تین مسجدوں کے کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ زبردستی ہر جگہ مزارات مبارکہ اور اولیاء کرام کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جیسا کہ عموماً دیکھا گیا ہے قرآن کریم میں جو آیات کریمہ بتوں کے بارےمیں نازل ہوئی ہیں کچھ نادان لوگ ان بت والی آیتوں کو اولیاء کرام اور مزارات بزرگان دین پر بلاوجہ چسپاں کرکے مسلمانوں کو اولیاء کرام کی عظمتوں اور مزارات مبارکہ کی برکتوں کا مخالف بنادیتے ہیں۔

بت والی آیتوں کو یہ ولیوں پہ فٹ کریں
نفرت ہے ان کو دوستو اہل قبور سے (یانبی)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا سچا وفادار بنائے اور مزارات مبارکہ سے فیوض وبرکات حاصل کرنے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

(۲۶۹۷) یہ چاروں مسجدیں گوناگوں فضیلتوں سے آراستہ ومزین ہیں اور ان میں ایمان وعقیدے کی سلامتی کیساتھ نماز پڑھ لی جائے تو گناہوں کا نامۂ اعمال سے پتہ صاف ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر

مسلمان ان مساجد میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۲۶۹۸) پیارے نبی ﷺ کے حجرۂ مبارکہ اور منبر شریف کے درمیان ایک باغ ہے جو جنت کے باغوں میں سے ہے، اور یہ خطۂ زمین جنت سے دنیا میں لایا گیا ہے جس طرح حجر اسود اور مقام ابراہیم۔ قیامت میں جس طرح حجر اسود اور مقام ابراہیم کو دنیا سے اُٹھالیا جائے گا اُسی طرح اس خطۂ زمین کو بھی اُٹھالیا جائے گا اور جنت میں اس کے مقام پر پہونچادیا جائے گا۔

(۲۶۹۹) جذام کا مرض ایسا ہے کہ اسمیں آدمی کے ہاتھ پاؤں وجسم کے دیگر اعضاء گل سڑ جاتے ہیں اور آدمی کو زندگی گزارنا دشوار ہوجاتا ہے، عام لوگ اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، اپنے بیگانے ہوجاتے ہیں، رشتے دار قریب آتے ہوئے گھبراتے ہیں لیکن پیارے نبی ﷺ نے قیامت تک کے جذامیوں اور کوڑھیوں کو اعلان شفا دیدیا کہ اے جذام کے مریضو! تمہارا دارالشفاء مدینہ شریف ہے۔

(۲۷۰۰) یہ اُسی مقام کی بات ہورہی ہے جسے "یثرب" بیماریوں کا اڈہ کہا جاتا تھا مگر پیارے نبی ﷺ کے قدوم پاک کی برکت سے یہ مقام مدینہ شریف ہوگیا اور ساری دنیا کیلئے شفاء کا مژدہ لایا اب ذرا سوچئیں کہ پیارے نبی ﷺ کے قدوم پاک سے مَس ہونے کے بعد مدینے شریف کو یہ عروج مل گیا تو اُس آقا کی کیا شان ہوگی اور وہ کیسے **دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والسحر والالم ہونگے۔**

(۲۷۰۱) پیارے نبی ﷺ کے پیارے شہر مبارک کے صدقے میں سیدی مرشدی سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد کریم سیدنا حضرت گل بابا میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ڈھیر شریف ضلع مردان پاکستان کے آستانہ پاک کی مٹی آج بھی جذامیوں کے جذام کو ختم کرنے میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اور سیدنا تاج الشرفاء قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضرت غوث اعظم، علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی اور سیدنا تاج الفقہاء سراج عالم حضرت علامہ الحاج قاضی شاہ سید محمد عبدالاحد میاں قبلہ مدظلہ النورانی ڈبل ایم اے سجادہ نشین دربار سیدنا اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف جب بھی پاکستان سے تشریف لاتے ہیں تو یہ مٹی ساتھ لاتے ہیں اور جذام کے مریضوں کو بلاقیمت تقسیم کرتے ہیں اور جذامی اس سے شفایاب ہوتے ہیں

مریض لادوا کو بھی دوا ملتی ہے یاں ورسے
چلے آؤ مریضو یہ شفاخانہ قدیری ہے (یانبی)

(۲۷۰۲) پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث پاک میں قسم ارشاد فرمایا کہ خاک مدینہ شریف ہر مرض کی شفاء ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے الفاظ کی جامعیت ملاحظہ فرمائیں کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر مرض کی دوا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ ہر مرض کی شفا ہے، کیونکہ ہر دوا سے شفا مل جائے یہ ضروری نہیں ہے اسی لئے ارشاد فرمایا کہ ہر مرض کی شفا ہے۔

نبی کی راہ گزر کا غبار جب سے ملا
سدا نجوم کا لشکر مری تلاش میں ہے (یانبی)

(۲۷۰۳) روحانی اور جسمانی علاج کرنے کیلئے دو جماعتیں ہیں، ایک اطباء وحکماء کی اور دوسری اصفیاء اور علماء کی۔ اطباء وحکماء دوا سے جسمانی علاج کرتے ہیں اور اصفیاء وعلماء روحانی علاج فرماتے ہیں مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اطباء وحکماء میں بھی بے مثال اور اصفیاء وعلماء میں بھی لاجواب۔ ایک عجوہ کھجور اور اس سے جسمانی وروحانی علاج کی کھوج یہ طرۂ امتیاز ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کتنے علوم سے نوازا ہے اس کا کون اندازہ لگاسکتا ہے۔ ساری دنیا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے پہلے کھجور کو صرف کھجور اور میوہ ہی جانتی تھی مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے بے پناہ علم خداداد سے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا کہ یہ میوہ اور غذا ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی اور روحانی بھرپور علاج بھی ہے کہ جو شخص صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن اس کو نہ زہر قتل کرسکے گا اور نہ جادو نقصان پہونچاسکے گا۔

تجھے ہر مرض سے بچالیا اور ہر ایک غم سے چھڑادیا
تجھے انتخاب ہے فکر کیا یہ ترے طبیب کی بات ہے (یانبی)

(۲۷۰۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر خوبی ہر کمال کا جامع بنایا ہے۔ دنیا کا برزخ کا آخرت کا کوئی بھی حال چشمان مصطفےٰ ﷺ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت

(۲۷۰۳) حدیث شریف: مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: جو شخص کہ صبح کو کھائے سات کھجوریں عجوہ کی تو نہیں نقصان دیگا اسکو اس دن زہر اور نہ جادو۔

(۲۷۰۴) حدیث شریف: اَنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ اَوْ اَنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک عجوۂ عالیہ میں شفاء ہے اور بیشک عجوۂ عالیہ تریاق ہے، صبح نہار منہ کھانا۔

(۲۷۰۵) حدیث شریف: اَنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ۔ (رواہ امام احمد)

ترجمہ: بیشک عجوہ کھجور جنتی میووں میں سے ہے۔

(۲۷۰۶) حدیث شریف: يَنْفَعُ مِنَ الدَّوَامِ اَنْ تَاخُذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: فائدہ دیتا ہے پابندی سے کھاتے رہنا مدینے شریف کی عجوہ کھجوروں کو،

كُلَّ يَوْمٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ۔ (رواہ الکامل)

ہر دن، کرے وہ اس کو سات دن۔

(۲۷۰۷) حدیث شریف: اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ۔ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: کمات ترکاری من کی قسم میں سے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماری کیلئے شفاء ہے۔

﴿ بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ ترجمہ: کمانے اور حلال روزی تلاش کرنے کا باب ﴾

(۲۷۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاكُلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اس کھانے سے جو کھائے

مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (رواہ البخاری)

اپنے ہاتھوں کی کمائی سے اور بیشک اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کھاتے تھے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔

2692 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि एक नमाज़ मेरी मस्जिद में बहतर है हज़ार नमाज़ों से, जो उसके अलावा मस्जिदों में हैं सिवाये मस्जिदे हराम के।
2693 हदीस शरीफ़:– नमाज़ मस्जिद हराम शरीफ़ में एक लाख नमाज़ की बराबर है और नमाज़ मेरी मस्जिद शरीफ़ में एक हज़ार नमाज़ के बराबर है और नमाज़ बैतुल मुक़द्दस में पांच सौ नमाज़ों के बराबर है।
2694 हदीस शरीफ़:– जिसने पढ़ीं मेरी मस्जिद में चालीस नमाज़ें कि न फ़ौत हो उसकी कोई नमाज़ तो लिख दिया जाता है उसके लिये छुटकारा आग से और छुटकारा अज़ाब से और छुटकारा निफ़ाक़ से।
2695 हदीस शरीफ़:– न बांधे सामाने सफ़र मगर तीन मस्जिदों की तरफ़, मस्जिदे हराम शरीफ़ और मेरी यह मस्जिद शरीफ़ और मस्जिदे अक़्सा।
2696 हदीस शरीफ़:– नहीं जाइज़ है फ़ज़ीलत हासिल करने के लिये कि बांधे अपना रख़्ते सफ़र किसी मस्जिद की तरफ़, जाइज़ है उसमें नमाज़ सिवाये मस्जिदे हराम शरीफ़ के और मेरी इस मस्जिद शरीफ़ के और मस्जिदे अक़्सा शरीफ़ के।
2697 हदीस शरीफ़:–जिसने पढ़ी नमाज़ चार मस्जिदों में तो बख़्श दिये जायेंगे उसके लिये उसके गुनाह।
2698 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मेरे काशाना

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریسرچ اور کھوج کا مظاہرہ فرمایا کہ "عجوۂ عالیہ" کھجور غذائیت اور وٹامن سے لبریز ہے کہ اس کا صبح سویرے نہار منہ کھالینا شفاء رکھتا ہے اور تریاقی مزاج بھی رکھتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی یونیورسٹی، کسی کالج، کسی دار العلوم اور کسی مخلوق کے آگے زانوئے ادب طے نہیں کیا ہے مگر علوم و معارف، حقائق و دقائق کے رخ سے ایسے پردے اُٹھائے ہیں کہ آج کے سائنسداں ریسرچ اسکالرس اور ڈاکٹرس انگشت بدنداں ہیں۔

(۲۷۰۵) سیدنا حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا یہاں تک کہ اسکی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں پائی پھر فرمایا تم دل کی بیماری میں مبتلا ہو تم حارث بن کلدہ ثقیف کے بھائی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبابت کرنے والا آدمی ہے تو اسے چاہیے کہ سات عجوہ مدنی کھجور لے لے اور کھرل کرے پھر تمہیں پلا دے۔ یہ حدیث ابوداؤد شریف کی ہے گویا کہ مدینے شریف کی عجوہ کھجور کیا ہے اچھا خاص ہسپتال ہے جادو کا اثر ہو تو عجوہ کھجور، دل کا بیمار (اختلاج قلب والا) ہو تو اس کیلئے عجوہ کھجور ہر مرض کی دوا عجوہ کھجور، یہ تو میرے حضور کا کمال ہے۔

(۲۷۰۶) سر کا گھومنا، چکر آنا، اکی سکی دوا وہی عجوہ کھجور اور یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ نہ صرف یہ کہ دوا بلکہ شفاء چنانچہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا درد سر کے دوران سر درد والوں کو سات عجوہ کھجوریں نہار منہ سات دن تک کھانے کو فرمایا کرتی تھیں۔ ایک اور حدیث شریف میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح نہار منہ سات عجوہ کھجوریں مدینے شریف کی کھایا کرے تو اسے اس روز شام تک کوئی چیز نقصان نہ دے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی یہ برکت ہے دوا ایک کھجور اور اتنے فوائد۔ عجوہ کھجور کیا ہے ایک حکیم کا دواخانہ ہے ایک ڈاکٹر کا میڈیکل ہال ہے ایک عامل کا دفتر نقوش عملیات جو صبح کو مدینے شریف کی نہار منہ سات عجوہ کھجوریں کھالے شام تک تمام نقصانات سے محفوظ و مامون یہ گارنٹی تو نہ کوئی حکیم دے سکتا ہے اور نہ کوئی ڈاکٹر یہ شان تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اس سے بھی عظمت مدینہ کا پتہ چلتا ہے کہ جس خاک نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومے وہ دافع البلاء، اور اس خاک سے جو پھل نکلے وہ بھی دافع البلاء۔ مدینے شریف کی ایک اور کھجور کے بارے میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کھجوروں میں سے بہترین کھجور "برنی" ہے بیماری کو نکالتی ہے اور اسمیں کوئی بیماری نہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان عالیشان میں فرمایا کہ "برنی کھجور" کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر بیماری کو بیمار سے دور کر دیتی ہے اور اسمیں کوئی بیماری نہیں یعنی اسکے کھانے میں کسی نقصان یا ضرر کا اندیشہ نہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا عالم یہ ہے کہ انکے دربار کے میوے بھی دافع البلاء۔

(۲۷۰۷) کماۃ ایک ترکاری کا نام ہے جو آسمانی غذا ہے اور از قسم من ہے۔ "من" بھی آسمانی غذا ہے ایک اور حدیث شریف میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ "کماۃ" آنکھ کی ہر بیماری کی دوا ہے۔ ان تمام احادیث کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو دافع البلاء ہیں ہی لیکن خاک مدینہ شریف بھی دافع البلاء ہے اور خاک مدینہ شریف سے پیدا ہونے والے پھل فروٹ، ترکاریاں بھی دافع البلاء ہیں۔ بھیانک و خطرناک امراض کا نہ صرف یہ کہ علاج و دوا ہیں۔ بلکہ شفاء ہیں جب ہی تو ایمان والوں کا یہ عقیدہ ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والسحر والالم ہیں اور یہ عقیدہ سو فیصدی صحیح و درست ہے۔

ہے خاک مدینہ دوا ہر مرض کی
مجھے اس میں بوئے شفاء آرہی ہے

اللہ تعالیٰ وہ دار الشفاء تمام مسلمانوں کو دکھائے جہاں کی خاک میں شفاء، جہاں کے پھلوں میں شفاء، جہاں کی ترکاریوں میں شفاء، جہاں ہر غم کے غلط کرنے والے، ہر درد کے مٹانے والے، روتوں کو ہنسانے والے، مُردوں کو جِلانے والے، بلاؤں اور وباؤں کو دفع فرمانیوالے، سیدنا اعلیٰ حضرت رسول اعظم نبی اکرم حبیب مکرم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گستر ہیں جس کا نام مدینہ طیبہ ہے۔

مدینہ دیکھنے کو چشم اہل دل ترستی ہے
دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے (یا نبی)

(۲۷۰۸) ہاتھوں کی کمائی سے مراد پوری ذات ہے پاؤں سے کمائے یا آنکھ وزبان سے اپنی قوت حلال سے روزی کمائے۔ بندے کو چاہیے کہ خود محنت کرے کمائے اور دوسروں کے ٹکڑوں پر نہ پڑا رہے۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ تھے مگر کبھی شاہی خزانہ اپنے لئے استعمال نہ فرمایا۔ روزانہ ایک زرہ تیار فرماتے اور اسے چھ ہزار درہم میں فروخت فرماتے، دو ہزار درہم اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ فرماتے باقی چار ہزار فقراء وغرباء پر تقسیم فرمادیتے (مرقاۃ شریف) بقدر ضرورت کمائی فرض ہے اور زیادہ مباح ہے مگر فخر وغرور اور محض زیادتیٔ مال کیلئے کمائی کرنا مکروہ ہے۔ زرہ بنانا گویا کہ لوہار کا کام کرنا یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا پیشہ تھا آجکل دستکاری کو ذلیل پیشہ کہہ کر ایک طرف تو ملت مسلمہ کو انگریزی ایماء پر ذلت کا سارٹیفکٹ تھمانے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے تو دوسری طرف حضرات انبیاء کرام کی توہین کا ارتکاب بھی کیا جارہا ہے۔ تیسری طرف پیارے نبی ﷺ نے دستکاری کے ذریعہ کمائی کو بہترین خورونوش کا ذریعہ قرار دیا ہے تو یہ پیارے نبی ﷺ کی تکذیب بھی ہے۔ لوہاری کا پیشہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سنت ہے اور دستکاری کو ذلت بتانا چودھویں صدی کے رذیل کی رذالت ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب "معیار شرافت ورذالت اور ملت مسلمہ"۔

(۲۷۰۹) کسب حلال اور طلب معاش ایسا مبارک ومسعود مشغلہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور عوام کو جمع فرما دیا ہے لہٰذا کسب حلال اور طلب معاش فرض خداوندی بھی ہے اور سنت نبوی بھی۔ اسلئے کسب حلال سنت سمجھ کر کرنا چاہیے کہ یہ بھی عبادت ہے جو اس دنیا میں بھی عزت و شرافت کا سبب ہے اور آخرت میں بھی سرخروئی وکرامت کا باعث ہے نادانوں نے اس کسب حلال کو رذالت وذلت کا سبب قرار دیا اور اپنی الٹی کھوپڑی کا ثبوت دیا۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے مختلف جائز پیشے اختیار فرمائے کسی نے چندوں اور مانگ کر کھانے پر گزارا نہ فرمایا۔ ایک چودھویں صدی کے نقلی نبی نے فرضی نبوت کا اعلان قادیان سے کرکے خوب اگائی کی اور چندے کے ڈھیر لگائے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام پہلے کپڑا بنتے تھے اور کسانی فرماتے تھے۔ آج ان دونوں کاموں کو رذالت قرار دیا جارہا ہے۔ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام لکڑی کا پیشہ "کارپینٹری" فرماتے تھے۔ بالفاظ دگر "بڑھئی" کا پیشہ فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام درزی کا پیشہ فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت ہود وسیدنا حضرت صالح علیہما السلام تجارت فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی باڑی فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام جانور پالتے تھے۔ سیدنا حضرت لوط علیہ السلام کھیتی باڑی فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے تھے۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام والی سلطنت ہوکر پنکھے اور زنبیلیں بناتے اور اس پر گزارا فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیاحت فرماتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ تجارت فرماتے تھے گویا کہ عام طور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام دستکار تھے اور دستکاری حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور آج دستکاری کو رذالت وذلت سمجھانے کی سعیٔ مردود کی جارہی ہے، اس مردود کوشش کا نام پانچواں مسلک ہے۔ جس سے اہل ایمان کو نفرت ہے۔ ایسا حاجی اور ایسا نمازی جو حرام سے پلا بڑھا اور جوان ہوا اور حرام ہی کمایا کھایا پیا پہنا اور اس حرام کمائی سے حج وجہاد کو گیا اور پراگندہ حال اللہ تعالیٰ کے حضور خانہ کعبہ شریف یا میدان جہاد میں خوب گڑگڑایا اور جم کر دعائیں مانگیں سب اکارت گئیں کیونکہ روزی حرام تھی ایسے حرام خور حرام نوش، حرام پوش حاجی ونمازی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ دعاء کے دو بازو ہیں ایک اکل حلال دوسرا اصدق مقال۔ اگر دعا ان دو سے عاری وخالی ہو تو اسے باب اجابت تک رسائی نصیب نہیں ہوتی۔ جب حاجیوں اور نمازیوں کی چھٹی تو پھر دوسرے حرام خوروں حرام نوشوں حرام پوشوں کی حالت زار تو اور بھی بدتر ہوگی۔ تقویٰ کی پہلی سیڑھی حلال روزی ہے۔ عوام کا تقویٰ تو حرام سے بچنا ہے اور خواص کا تقویٰ شبہات سے بچنا ہے اور صدیقین کا تقویٰ معصیت کے ذریعہ سے بچنا ہے۔ جو محرمات میں پھنس جائے اور نکل بچنے کی کوئی صورت نہ ہو اور لاچار ہوجائے تو ان میں سے ہلکی والی پر کفایت کرے اگر اضطرار کی حالت میں مردار بکری ہو اور اگر بکری کھا کر جان بچائی جاسکتی ہے

اور اگر کتا اور سوری میسر ہوں اور بھوک سے جان نکل رہی ہو تو کتے کا گوشت کھا کر جان بچائی جاسکتی ہے اور سور کو ہاتھ نہ لگائے (مرقاۃ شریف) اس حدیث شریف میں اشارا ہے اس بات کی طرف کہ جسم کی اصلاح موقوف ہے اکل حلال پر اس لئے کہ اس سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ اور دل کی صفائی سے تمام بدن کی اصلاح ہوتی ہے اور پھر اچھے اعمال کا صدور وظہور ہوتا ہے۔

(۲۷۱۰) انسان صرف دولت بٹورنے کی دھن میں ہوگا حلال وحرام کا امتیاز نہ کریگا۔ بس کسی طرح دولت جمع ہوجائے کہ آخری زمانے میں لوگ دین سے غافل وبے پرواہ ہوجائیں گے خوف آخرت دل سے نکل جائے گا پیٹ کی فکر میں پھنس جائیں گے۔ آمدنی بڑھانے مال اکٹھا کرنے کی فکر میں دھنس جائیں گے حرام لینے پر دلیر ہوجائیں گے جیسا کہ آجکل دیکھا جارہا ہے یہ بھی پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ہے کہ جو فرمایا ہے وہ سب کچھ ہورہا ہے اور ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جارہا ہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ کھانے پینے میں آدمی کتے سے بھی بدتر ہے کہ کتا سونگھ کر چیز میں منہ ڈالتا ہے مگر یہ حرام خور تو کچھ سوچتا ہی نہیں بس کھانے سے مطلب ہے حرام ہو مردار ہو نجس ہو ناپاک ہو۔

(۲۷۱۱) یہ حدیث شریف اصول دین کی اصل ہے۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ تمام چیزیں تین اقسام کی ہیں۔ (۱) بالکل حلال کہ انکی حلت مخصوص ہے (۲) بالکل حرام جنکی حرمت منصوص ہے (۳) مشتبہات: جن میں حلت وحرمت کے دلائل متعارض ہیں یا حلت وحرمت کی دلیل نہیں ہے۔ اصل حلال پر عمل کرو اور اصل حرام سے بچو اور ایسے شبہات سے بھی احتیاطاً پرہیز کرو کہ شاید حرام ہوں۔ مگر جن کی حلت کی اصل موجود ہو وہ مشتبہ نہیں انہیں حرام سمجھنا باطل وہم ہے میلاد شریف اعراس بزرگان دین وغیرہا مراسم اہلسنت کو مشتبہات میں داخل کرنا نری جہالت ہے اسلئے کہ انکی حلت کے دلائل کثیرہ موجود ہیں اور کسی صاحب ایمان نے نہ ان کو حرام کہا ہے اور نہ لکھا ہے یہ تو بدعقیدہ ملاؤں نے انگریز کے اشارے پر اپنی بے ایمانی کو ظاہر کرنے کیلئے ان اعمال خیر معمولات اہلسنت کو اپنے بدعقیدگی کا ہدف بنایا اور حرام بکنا شروع کردیا ہے۔ کسی بے ایمان کے کسی نیک کام کو حرام کہہ دینے سے وہ شبہات میں داخل نہیں ہوسکتا۔ مسلمانان اہلسنت اس پر بھرپور نظر رکھیں۔ جو چیزیں مشتبہات میں داخل ہیں ان سے بچنا ضروری ہے تاکہ محرمات میں نہ پھنس جائیں۔ مشتبہات میں گھسنے والا حرام میں بھی گرفتار ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اپنے دل پر کنٹرول رکھو حرام سے بھی بچو اور مشتبہات سے۔ بھی دل بادشاہ ہے اور باقی تمام اعضاء بدن اسکی رعایا ہیں بادشاہ کے سنبھلنے سے ملک سنبھل جاتا ہے ایسے ہی دل کے سدھر جانے سے تمام اعضائے بدن ٹھیک ٹھاک کام کرتے ہیں۔ دل ارادہ کرتا ہے اور اعضاء بدن اسکو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ کوشش یہ کی جائے کہ دل میں برے ارادے ہی پیدا نہ ہوں تاکہ ان پر غلط عمارت تعمیر ہو بلکہ

جن پر تعمیر ہو رحمتوں کا محل
ارض ہستی کی ایسی بنا کیجئے (بابی)

حضرت صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ دل کو اسکی منزل میں رکھو دل کی منزلیں فرائض وواجبات سنن ومستحبات اور آداب و مباحات ہیں۔ دل اپنی ان حدود میں رہے تو خیریت ہے اور دوسری منزلوں میں دل کو نہ پھنسنے دو اگر دل ادھر لگ گیا تو دل کا بیڑا تو غرق ہوگا ہی ساتھ میں اعضاء بدن کی نیا بھی ڈوب جائیگی۔ دل کی خطرناک دوسری منزلیں یہ ہیں۔ مکروہات، محرمات، کفریات، دل کو مکروہ تنزیہی سے بھی بچاؤ تاکہ دل آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔

(۲۷۱۲) خبیث وطیب یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔ طیب کے دو معانی ہیں حلال اور نفیس اسی طرح خبیث کے بھی دو معانی ہیں حرام، خسیس۔ رنڈی کے زنا کی اجرت بالکل حرام ہے اور فصد لینے والے کی اجرت ناپسند ومکروہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے خود فصد لیکر اسکی اجرت عطا فرمائی ہے تو یہاں اسکی اجرت کو خبیث فرمانا مکروہ وناپسندیدہ کے معنی میں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل بیان جواز کیلئے تھا اور اس حدیث شریف میں فصد کی مزدوری کو خبیث فرمانا بیان کراہت کیلئے ہے۔ کتے کی قیمت لینا حلال ہے مگر ناپسندیدہ ہے۔ اس حدیث شریف میں لفظ خبیث دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ حجام کی مزدوری کوئی حرام نہیں مانتا جبکہ اسے بھی خبیث فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا

(۲۷۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَایَقْبَلُ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقصان سے پاک ومنزہ ہے اور نہیں قبول فرماتا
اِلَّاطَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَالْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَبِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّھَاالرُّسُلُ کُلُوْا
مگر عیوب شرعیہ سے پاک کو اور بیشک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ایمان والوں کو اس چیز کا جسکا حکم فرمایا حضرات رسولان عظام کو تو فرمایا اے رسولو! کھاؤ تم
مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰی یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ
پاکیزہ چیزوں میں سے اور اعمال کرو اچھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے جو رزق عطا فرمایا ہم نے تم کو، پھر
ذَکَرَالرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّیَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ
ذکر فرمایا پیارے رسول نے ایک شخص کا کہ طول طویل سفر کرتا تھا لمبے لمبے گرد میں اٹے بال، دراز کرتا تھا اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف، اے میرے مالک
یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَّغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ۔(رواہ مسلم)
اے میرے مالک! اور اسکا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اسکا لباس حرام اور پرورش کیا گیا حرام سے، تو کہاں سے قبول ہوگی اسکی دعا۔

(۲۷۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایُبَالِی الْمَرْءُ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ پرواہ کرے گا آدمی
مَااَخَذَ مِنْہُ مِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔(رواہ البخاری)
کہ کہاں سے لیا اس نے حلال سے یا حرام سے

(۲۷۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ شبہ کی چیزیں ہیں
لَایَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَءَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ
کہ نہیں جانتے ہیں انکو اکثر لوگوں میں سے، تو جو بچے گا شبہات سے تو بچالے گا وہ اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو اور جو پڑے گا شبہات میں

ए शरीफ और मेरे मिम्बर शरीफ के दरमियान एक बाग है जो जन्नत के बागों में से है और मेरा मिम्बर शरीफ मेरे हौजे कौसर पर है।

2699 हदीस शरीफ़:– मदीने शरीफ़ का गुबार शिफा है जुज़ाम के लिये।

2700 हदीस शरीफ़:– खाके मदीना शरीफ अच्छा करती है जुजाम को।

2701 हदीस शरीफ़:– क़सम है उस ज़ात की मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है बेशक मदीने शरीफ की मिट्टी ईमानदार है और बेशक वो मिट्टी शिफ़ा है जुज़ाम के लिये।

2702 हदीस शरीफ़:– कसम है मुझे उस ज़ात की मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है बेशक मदीने शरीफ़ के गुबार में शिफ़ा है हर मर्ज़ से।

2703 हदीस शरीफ़:– जो शख़्स कि सुबह को खाये सात खजूरें अजवा की तो नहीं नुकसान देगा उसको उस दिन जहर और न जादू।

2704 हदीस शरीफ़:– बेशक अजवा ए आलिया में शिफ़ा है और बेशक अजवा ए आलिया तिरयाक़ है सुबह नहार मुँह खाना।

2706 हदीस शरीफ़:– बेशक अजवा खजूर जन्नती मेवों में से है।

اس حدیث شریف میں خبیث زانیہ کیساتھ تو حرام کے معنی میں ہے اور باقی دونوں کتے کی قیمت اور حجام کی مزدوری میں لفظ خبیث مکروہ تنزیہی وناپسندیدہ کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ اگر خبیث صرف حرام ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہوتا تو پیارے نبی ﷺ حجام کو فصد کی اجرت دیکر حرام کا ارتکاب کیسے کر سکتے تھے ایک ناپسندیدہ کام صرف بیان جواز کیلئے پیارے نبی ﷺ نے کیا۔

(۲۷۱۳) پہلی بات تو یہ ہے کہ کتے کے بیچنے کی یہ ممانعت تنزیہی ہے یا یہ اس وقت کی بات ہے جب کتا پالنا اسلام میں مطلقاً ممنوع تھا۔ جب شکار وحفاظت کیلئے اسکی اجازت ہوگئی تو یہ ممانعت بھی منسوخ ہوگئی باقی دو اجرت زانیہ اور فال کھولنے والے کی اجرت یہ دونوں حرام ہیں۔ یہ دونوں کام بھی حرام ہیں انکی اجرتیں بھی حرام ہیں۔ نجومی غیبی خبریں دینے کے دعویدار ہوتے ہیں اور اپنے زعم باطل میں غیبی خبریں بتاتے ہیں اور لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور بلا محنت خوب دولت کماتے ہیں اسلئے اسکو مٹھائی سے تعبیر فرمایا۔ فال پر یقین کرنا جائز نہیں۔ آجکل جاہلوں نے فالناموں کی کتابیں چھاپ رکھی ہیں اور خوب سنی مسلمانوں کو بے وقوف بنا رکھا ہے اور شبستان سنیت کی شمع کو بجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ایسے فالناموں کی کتابوں کو بیچ کر کمائی کرنا یہ بھی حرام ہے۔

(۲۷۱۴) خون نجس ہے خواہ انسان کا ہو یا جانور کا اسکی قیمت بھی حرام ہے۔ خون کا بیچنا خریدنا دونوں حرام ہیں۔ آجکل انسانی خون بیچا یا خریدا جاتا ہے اور دوسرے انسان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے یہ خرید وفروخت ناجائز ہے کہ انسان کے اعضاء کی خرید وفروخت یا دوسرے انسان کو انکا استعمال کرنا ممنوع ہے۔ البتہ اگر طبیب حاذق یہ کہہ دے کہ اس بیمار کی صحت وشفا اب صرف انسانی خون داخل کرنے ہی میں ہے تو یہ عمل ایسا ہی جائز ہوگا جیسا کہ کان کے درد میں عورت کا دودھ ٹپکانا جائز ہے۔ آجکل خونِ انسانی خریدنے اور بیچنے کا فیشن اور کاروبار ہوگیا ہے یہ کاروبار حرام ہے۔ سود لینا بھی حرام ہے اور دینا بھی حرام ہے اور باعث لعنت ہے۔ سود لینا زیادہ جرم ہے کہ اس میں گناہ بھی ہے اور مقروض اور اسکے اہل وعیال پر ظلم بھی۔ اس میں حق اللہ اور حقوق العباد دونوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ گودنے اور گدوانے والے بھی پاپی وملعون ہیں یہ طریقہ آج بھی بھارت کے غیر مسلموں میں رائج ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں پر اپنے نام یا مورتیاں بنواتے ہیں کہ سوئی کے ذریعہ نیل یا سرمے کے ساتھ گودتے ہیں جس سے پکے نشانات بن جاتے ہیں۔ بعض مسلمان بھی اس جرم کا ارتکاب کر لیتے ہیں انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور طوق لعنت سے خود کو بچانا چاہیے۔ جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔ اگر کسی کی تصویر اسکی مرضی کے بغیر بنائی گئی تو وہ بے قصور ہے۔ اور اگر اس نے خود اپنی تصویر بنوائی ہے تو یہ گناہ ہے کہ یہ جرم پر امداد ہے۔ تصویر اور فوٹو میں قدرے فرق ہے۔ نیز یہ کہ تصویر ہو یا فوٹو خواہ مخواہ بنوانا غیر درست ہے۔ مگر ضرورتاً جیسا کہ آج کل فوٹو کی قدم قدم پر ضرورت ہے فوٹو کھنچوانا جائز ہے جیسے جائیداد کی خریداری میں فوٹو کا استعمال۔ لائسنس وغیرہ کے پاسپورٹ میں فوٹو۔ پھر کہیں سفر کیلئے پاسپورٹ میں فوٹو کا استعمال جیسے سفر حج مبارک۔ غیر ملکی ہونے کے الزام سے بچنے کے لئے شناختی کارڈ پر فوٹو کا استعمال جو بھی ضرورتیں شرعاً ضرورت ہوں ان میں فوٹو کھینچنا کھنچوانا دونوں درست ہیں۔ ایک پوپلے چلم باز کے بارے میں بے پرکی اڑائی گئی ہے کہ وہ بنا فوٹو کے حج کو گئے یہ گپ ہے جب کہ اس پوپلے چلم باز کے فوٹو عام طور پر ملتے ہیں بعض گپیوں نے تو یہاں تک پھیلائی کہ پوپلے چلم باز کا فوٹو لینا بھی چاہا مگر کیمرے میں آیا ہی نہیں ہے اور یہ پوپلے چلم باز کی فرضی کرامتوں میں شمار ہوتا ہے۔

خدا لعنت کرے ناپاک جھوٹوں پر

(۲۷۱۵) رقیق وپتلی شراب انگوری ہو یا کھجوری یا تاڑی ہو نشہ آور چیز مطلقاً حرام ہے۔ نشہ دے یا نہ نشہ دے اور ان سب کی تجارت بھی ناجائز وحرام ہے اور خشک نشہ آور چیزیں جیسے بھنگ افیون وغیرہ کا استعمال نشہ کیلئے تو حرام ہی ہے۔ اور دواؤں میں ان کا استعمال جبکہ یہ نشہ نہ دیں تو حلال ہے۔ اس صورت میں انکی بیع بھی حلال اور ان سے فائدہ اُٹھانا بھی حلال۔ مردار سے وہ مرا ہوا جانور مراد ہے جو بنا ذبح کھایا نہیں جاتا۔ لہٰذا مری ہوئی مچھلی کی تجارت درست ہے۔ بت خواہ فوٹو کی شکل میں ہوں یا مجسم انکا خریدنا بیچنا دونوں حرام ہیں۔ بچوں کے کھلونوں گڑیوں وغیرہا کی تجارت ناجائز نہیں ہے

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا

وَقَعَ فِى الْحَرَامِ كَالرَّاعِى يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا

تو وہ پڑ جائیگا حرام میں جیسے چرواہا چرائے شاہی چراگاہ کے آس پاس، یہ کہ چرائے اس میں، خبردار! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار!

اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ

اور بیشک اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ چراگاہ اسکے محرمات ہیں، خبردار! اور بیشک جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب ٹھیک ہو جائے وہ تو ٹھیک ہو جائے گا

كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِىَ الْقَلْبُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَالْمُسْلِمُ)

پورا کا پورا جسم اور جب بگڑ جائے وہ تو بگڑ جائے گا پورا کا پورا جسم، خبردار اور وہ دل ہے۔

(۲۷۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِىِّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ کتے کی قیمت خبیث ہے اور زانیہ کی اجرت

خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حرام ہے اور فصد لینے والے کی اجرت ناپسندیدہ ہے۔

(۲۷۱۳) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِىِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کتے کی قیمت سے اور زانیہ کی اجرت سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

(۲۷۱۴) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِىِّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا خون کی قیمت سے اور کتے کی قیمت سے اور زانیہ کی کمائی سے

وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

اور لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور گودنے والے پر اور گدوانے والے پر اور جاندار کی تصویر بنانے والے پر۔

(۲۷۱۵) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے رسول فرماتے ہیں

2706 हदीस शरीफ़:– फ़ायेदा देता है पाबदी से खाते रहना मदीने शरीफ़ की अजवा खजूरों को, हर दिन, करे वो उसको सात दिन।

2707 हदीस शरीफ़:– कमात तरकारी मन की किस्म में से है और इसका पानी आंख की बीमारी के लिये शिफ़ा है।

(148) कमाने और हलाल रोज़ी तलाश करने का बाब

2708 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं खाया किसी ने कोई खाना कभी बेहतर उस खाने से जो खाये अपने हाथों की कमाई से और बेशक अल्लाह तआला के नबी हजरते दाऊद अलैहिस्सलाम खाते थे अपने हाथों की कमाई से।

2709 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला हर ऐब व नुकसान से पाक व मुनज्जा है और नहीं कुबूल फ़रमाता वो मगर उयूबे शरइय्या से पाक को और बेशक अल्लाह तआला ने हुक्म फ़रमाया ईमान वालों को उस चीज का जिसका हुक्म फ़रमाया हज़राते रसूलाने इज़ाम को तो फ़रमाया ऐ रसूलो! खाओ तुम पाकीज़ा चीज़ों में से और आमाल करो अच्छे और फ़रमाया अल्लाह तआला ने "ऐ ईमान वालो! खाओ पाकीज़ा चीज़ों में से जो रिज्क़ अता फ़रमाया हम ने तुमको. फिर ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक शख्स का कि तूलो तवील सफ़र करता था

کیونکہ یہ بت نہیں ہیں۔ سائل کا مقصد سوال یہ تھا کہ مُردار کی چربی کا استعمال وتجارت اگر بالکل بند کر دی جائے تو بہت سے ضروری کام بھی بند ہو جائیں گے۔ لہٰذا مردار کی چربی کے استعمال وتجارت کی اجازت مرحمت فرما دی جائے چونکہ یا نبی ﷺ آپ مختار ومالک احکام شرعیہ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اجازت نہیں ہے مردار کی چربی کا استعمال حرام ہے۔ مردار کی چربی صابن، چراغ یا چمڑوں میں استعمال کرنا حرام ہے۔ نجس تیل فروخت بھی کر سکتے ہیں اور ان مقامات پر استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ کافر کی نعش بیچنا حرام ہے۔ چنانچہ نوفل مخزومی جو غزوۂ خندق میں مارا گیا تھا تو اسکے ورثاء کفار نے دس ہزار درہم قیمت دیکر اسکی نعش لینا چاہی مگر پیارے نبی ﷺ نے انکار فرما دیا۔ نجس شہد، نجس دودھ، نجس کھانا جانوروں کو کھلا دینا جائز ہے۔ مگر مردار کی چربی ان میں سے کسی جگہ خرچ نہیں کر سکتے۔ نجس تیل کا چراغ مسجد میں جلانا منع ہے۔ یہودیوں نے مُردار کی چربیوں کو پگھلا کر فروخت کیا اور پھر اس مُردار کی چربی کی قیمت کا استعمال کیا اور بولے کہ ہم نے چربی نہیں کھائی بلکہ پگھلی وی چربی کی قیمت کھائی ہے۔ ان حرام خور یہودیوں کو یہ بھی خبر نہیں کہ حرام کا حیلہ کرنا بھی حرام ہے البتہ حرام سے بچنے کیلئے حیلہ کرنا اچھا ہے۔ مسلمان ضرورت پڑنے پر حرام سے بچنے کیلئے حیلہ کرتے ہیں اور اسے حیلہ شرعی کہتے ہیں۔

(۲۷۱۶) پیارے نبی ﷺ نے اظہار غضب کیلئے مذکورہ جلالی جملہ ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان کسی مردار جانور کی چربی ہرگز ہرگز استعمال نہ کرے کیونکہ یہ میرے غضب وغصہ کا باعث ہے۔ یہودیوں کی ایک مکاری یہ بھی تھی کہ وہ کچی چربی کو شحم اور پگھلی ہوئی کو ودک کہتے تھے اور یہ بکواس جھاڑتے کہ ہم پر تو شحم حرام ہے یعنی کچی چربی اور ہماری پارسائی تو یہ ہے کہ ہم پگھلی ہوئی چربی بھی استعمال نہیں کرتے بلکہ اسکی بھی قیمت استعمال کرتے ہیں اور یہ بھول گئے کہ حرام کی تجارت بھی حرام ہوتی ہے۔ وہ چاہے پگھلی ہو یا جمی ہوئی۔ مردار کی کھال پکا کر کام میں آسکتی ہے۔

(۲۷۱۷) یہ ممانعت یا تو غیر نافع کتے وبلی کیلئے ہے جیسے پاگل کتا یا جنگلی بلی کہ اگر باندھ کر رکھو تو چوہے کا شکار نہ کر سکے اور کھول دو تو بھاگ جائے اور اگر مطلق کتا، بلی مراد ہو تو یہ کراہت تنزیہی ہے یعنی کتا، بلی کو فروخت کرنا غیر مناسب ہے۔ یہ جانور تو بطور ہبہ دیدینا چاہئیں۔ اس حدیث شریف میں کتے اور بلی کی بیع کو منع فرمایا گیا ہے جبکہ بلی کی بیع سبکے نزدیک جائز ہے۔ بلی کی طرح کتے کی بیع بھی جائز ہے مگر غیر مناسب ہے۔

(۲۷۱۸) فصد لینا جائز ہے۔ فصد کا پیشہ بھی جائز ہے۔ فصد کی اجرت بھی جائز ہے۔ جہاں پر ممانعت وارد ہوئی ہے وہ ممانعت کراہت تنزیہی ہے وہ فرمان نبوی بیان کراہت کیلئے ہے اور یہ فرمان نبوی بیان جواز کیلئے ہے۔ دوا وعلاج سنت ہے خلاف توکل نہیں۔ معالج وطبیب کو اجرت لینا اور دینا دونوں جائز ہیں۔ خراج کم کرنے کی سفارش کرنا یہ بھی جائز ہے۔ عرب کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے غلاموں اور باندیوں کو کاروبار کی اجازت دیدیتے اور کہہ دیتے کہ تم اپنی آمدنی میں سے اتنا اتنا ہمیں دیدینا باقی کمائی تمہاری۔ جیسا کہ آج کل تانگے، رکشا، آٹو، گاڑیاں ٹھیکے پر دیدیتے ہیں۔ اسکو خراج کہتے ہیں۔ جب سیدنا حضرت ابوطیبہ بنی بیاضہ کے غلام تھے اور خدمت گزاری کیلئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو پیارے نبی ﷺ حضرت ابوطیبہ کی خدمات سے بہت ہی خوش ہوئے تو حضرت ابوطیبہ کے مالکوں سے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس قدر حصہ ابوطیبہ کی کمائی اور آمدنی میں سے لیتے ہو اس حصے میں کچھ تخفیف کر دیا کرو یعنی خراج کچھ کم لے لیا کرو۔ غلام اور باندیوں سے کمائی کرانا جائز ہے بشرطیکہ وہ کاروبار جائز ہو۔

(۲۷۱۹) اولاد، والدین کے نکاح کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ اور والدین ہی اولاد کو پرورش کرتے ہیں پالتے ہیں پوستے ہیں اسلئے جائز ہے والدین کو اولاد کی کمائی کھانا۔ والدین خود کو بھی بیکار نہ رکھیں حلال روزی کماؤ اور حلال رزق کھاؤ۔ اولاد کی کمائی بھی بالواسطہ والدین کی کمائی ہے۔ اولاد پر بوقت ضرورت والدین کا خرچہ واجب ہے کہ محتاج ہوں اور کمائی نہ کر سکیں اگر انہیں حاجت نہ ہو تو والدین کی خدمات مالی مستحب ہیں وجوب کی حالت میں والدین اولاد کی اجازت کے بغیر بھی اسکے کھانے میں سے کھا سکتے ہیں مگر غائب اولاد کی چیز اپنے نفقہ میں خرچ نہیں کر سکتے۔

عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ
فتح مکہ شریف کے سال، اور پیارے رسول مکہ شریف میں رونق افروز تھے، بیشک اللہ تعالٰی اور اسکے پیارے رسول نے حرام فرمادی ہے تجارت شراب کی
وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ تُطْلٰى بِهَا
اور مُردار کی اور سور کی اور بتوں کی تو عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا رائے گرامی ہے آپ کی مُردار کی چربیوں کے بارے میں کیونکہ مل جاتی ہیں ان سے
السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ
کشتیں اور چکنے کیے جاتے ہیں ان سے چمڑے اور روشنی حاصل کرتے ہیں ان سے لوگ؟ تو فرمایا پیارے رسول نے نہیں وہ حرام ہی ہے، پھر فرمایا اسی کے قریب
قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
کہ موت دے اللہ تعالٰی یہودیوں کو کہ جب حرام فرمائیں اللہ تعالٰی نے مُرداروں کی چربیاں تو انہوں نے پگھلایا انکو پھر بیچا انکو پھر کھائی انکی قیمت۔

(۲۷۱۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدُ
ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ غارت کرے اللہ تعالٰی یہود کو
حَرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
کہ حرام کی گئیں ان پر چربیاں تو پگھلایا انھوں نے چربیوں کو پھر بیچا انکو۔

(۲۷۱۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کتے اور بلی کی قیمت سے۔

(۲۷۱۸) حدیث شریف: حَجَمَ اَبُوْطَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهُ
ترجمہ: فصد لی حضرت ابوطیبہ نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تو حکم فرمایا پیارے رسول نے انکے لئے
بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
ایک صاع کھجوروں کا اور حکم فرمایا پیارے رسول نے انکے مالکوں کو یہ کہ کم کردیں ان سے انکے خراج کو۔

लम्बे–लम्बे गर्द में अटे बाल, दराज़ करता था अपने हाथों को आसमान की तरफ़, ऐ मेरे मालिक ऐ मेरे मालिक! और उसका खाना हराम और उसका पीना हराम और उसका लिबास हराम और परवरिश किया गया हराम से, तो कहाँ से कुबूल होगी उसकी दुआ।

2710 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आयेगा लोगों पर एक ज़माना कि न परवाह करेगा आदमी कि कहां से लिया उसने, हलाल से या हराम से।

2711 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हलाल ज़ाहिर है और उन दोनों के दरमियान जो कुछ शुबहे की चीजें हैं कि नहीं जानते हैं उनको अकसर लोगों में से, तो जो बचेगा शुब्हात से तो बचा लेगा वह अपने दीन को और अपनी आबरु को और जो पड़ेगा शुब्हात में तो वह पड जायेगा हराम में जैसे चरवाहा चुराये शाही चरागाह के आस–पास, यह कि चुराये उसमें, खबरदार! हर बादशाह की चरागाह होती है, खबरदार! और बेशक अल्लाह तआला की मुकर्ररकर्दा चरागाह उसके मुहर्रमात हैं, ख़बरदार! और बेशक जिस्म में एक गोश्त का टुकड़ा है, जब ठीक हो जाये तो वह ठीक हो जायेगा पूरा का पूरा जिस्म और जब वो बिगड़ जाये तो बिगड़ जायेगा पूरा का पूरा जिस्म, खबरदार और वह दिल है।

2712 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कुत्ते की क़ीमत

تشریحات قدیری

(۲۷۲۰) عام طور پر ایسے مقامات پر اولاد سے مراد بیٹے ہوتے ہیں چونکہ بیٹیاں بہت کم کماتی ہیں خود انکا اپنا خرچ اپنے شوہر کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر بیٹی مالدار ہو اور والدین محتاج ہوں تو لڑکی پر والدین کا خرچ لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اگر اولاد کی کمائی خالص حرام ہو تو والدین ہرگز نہ کھائیں کیونکہ خود اپنی حرام کمائی کھانا بھی حرام ہے تو اولاد کی حرام کمائی کھانا بھی حرام ہی ہوگی۔

(۲۷۲۱) مال حرام کا صدقہ قبول نہیں ہے۔ حرام وہ مال ہے جو حرام ذریعہ سے حاصل کیا جائے جیسے سود، چوری، زنا، شراب، ناجائز گانا بجانا وغیرہم۔ حرام کمائی میں خود بھی برکت نہیں ہوتی۔ مال حلال میں برکتیں ہوتی ہیں اگر کوئی شخص مال حرام چھوڑ گیا اور اسکے ورثاء نے اس مال حرام کو کھایا تو یہ بھی اسکے لئے سامانِ جہنم ہوگا بعض صدقات جاریہ ہوتے ہیں کہ آدمی کو مرنے کے بعد انکا ثواب ملتا ہے ایسے ہی کچھ معاصی بھی جاری ہوتے ہیں کہ مرنے کے بعد انکا وبال اسکو پہونچتا رہتا ہے۔ سود، چوری کا مال تو ملک بنتا ہی نہیں ہے نہ اسکی میراث جاری ہوتی ہے بلکہ حق والے پر واپس کردینا لازم ہے اگر صاحب حق کا سراغ نہ ملے تو اسکے نام پر خیرات کردیا جائے۔ قانون الٰہی بھی یہی ہے کہ اچھائیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک نیکیاں دور کردیتی ہیں برائیوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۴۴)۔

(۲۷۲۲) گوشت سے مراد گوشت والا ہے اور اگلے سے مراد اسکا پرورش پانا ہے حرام خور حرام مال کھا کر پلا بڑھا تو وہ جنت میں جانے کے قابل کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر جائیگا جہنم کے شعلوں سے اسکی گندگی و پلیدی پہلے دور کردی جائیگی بعدہٗ دخول جنت نصیب ہوگا۔ کیونکہ جنت طیب ہے اور طیب جگہ طیب لوگ ہی جاسکتے ہیں۔ حرام خور جہنم کی آگ کا خود کو مستحق بنالیتا ہے کہ سرے اور آگ میں پہونچے۔ اگر یہ شخص توبہ کرے یا صاحب حق سے معاف کرالے یا شفاعت کے پانی سے یہ گندگی و پلیدی دھل جائے اور اس حرام خور کی پلیدی صاف و پاک ہوجائے تو بگڑا ہوا کام بن سکتا ہے اور وہ اس وعید کے دائرے سے نکل سکتا ہے۔

(۲۷۲۳) جو کام و کلام دانا بینا بندہ مومن کامل کے دل میں کھٹکے کہ نہ معلوم کہ حلال ہے یا حرام تو ایسے کام و کلام کو چھوڑ دیا جائے اور دل جس کی گواہی دے کہ یہ کام درست ہے اسے اختیار کرلیا جائے۔ مگر یہ قاعدہ انہیں حضرات کیلئے ہے جو سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسی دانائی و بینائی رکھتے ہوں جنکے دل کا فیصلہ کتاب و سنت کے مطابق ہوتا ہو جن کا دل قرآن و سنت کے تابع ہے۔ عام لوگوں یا جو شیطانی و نفسانی وہمیات میں پھنسے ہوں ان کیلئے یہ قاعدہ نہیں ہے (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) لاپرواہ لوگ قطعی حرام کاموں میں کوئی تردد نہیں کرتے اور بعض تو ہم پرست جائز چیزوں کو بلاوجہ شرعی حرام و مشکوک سمجھ لیتے ہیں۔ یہ قاعدہ ایسے لوگوں کیلئے بھی نہیں ہے۔ اس قانون کا استعمال ہر للو پنجو نہیں کرسکتا۔ اور کوئی فیصلہ اٹکل پچو نہیں کرسکتا دانا بینا مومن کامل سچے کام اور سچے کلام سے مطمئن ہوتا ہے اور مشکوک اشیاء سے قدرتی طور پر متردد ہوتا ہے جب آیات کریمہ میں تعارض معلوم ہو تو احادیث کریمہ کی طرف رجوع کرو اور اگر احادیث کریمہ میں بھی تعارض نظر آئے تو اقوال علماء کی تلاش کرو اور اگر اقوال علماء میں بھی تعارض نظر آئے تو اپنے دل سے فتویٰ لے لو اور احتیاط پر عمل کرو۔ یہ احکام صاف دل اور پاکیزہ نفوس کیلئے ہیں (لمعات شریف) اگر کسی جھوٹ سے اطمینان اور گناہ پر خوشی ہو نیکیوں سے دل گھبرانے تو وہ دل کی آواز نہیں بلکہ نفس امارہ کی شرارت ہے۔ نفس اگر دل پر غالب آجائے تو بہت پریشانی ہوتی ہے اور اگر دل نفس امارہ پر غالب آجائے تو بہار ہی بہار ہے۔ ایسے ہی اگر عقل پر عشق غالب آجائے تو پھر چاندی ہی چاندی ہے۔

(۲۷۲۴) سیدنا حضرت وابصہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابھی لب بھی نہ کھولے کہ غیب داں نبی ﷺ نے دل کی بات جان لی اور انکے دل میں پوشیدہ سوال کو بھی ظاہر فرمادیا اور جواب سے بھی شاد کام فرمادیا۔

نبی غیب داں نے پہلے ہی بھر دی مری جھولی
ابھی کہنے نہ پایا تھا مری جھولی بھی خالی ہے (یانبی)

انسانوں کے دلوں کے حالات کیوں نہ معلوم ہوں انہیں تو پتھروں کے دلوں کے احوال معلوم ہیں کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔

وہ خطرات دل ہوں کہ افکار دنی
نبی پر ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یانبی)

(۲۷۱۹) حدیث شریف: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَطْیَبَ مَااَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے بیشک بہت پاکیزہ غذا وہ جو تم کھاتے ہو تمہاری اپنی کمائی ہے اور بیشک تمہاری اولاد تمہاری اپنی کمائی ہے۔

(۲۷۲۰) حدیث شریف: اِنَّ اَطْیَبَ مَااَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک بہت پاکیزہ غذا جو آدمی کھائے وہ اسکی اپنی کمائی کی ہے اور بیشک اسکی اولاد اسکی کمائی سے ہے۔

(۲۷۲۱) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْہُ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَایُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ وَلَایَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ لَایَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَایَمْحُو الْخَبِیْثَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ کمائے کوئی بندہ حرام مال تو صدقہ کرے وہ اُس مال حرام سے تو قبول فرمایا جائے اس سے اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ خرچ کرے اسمیں سے تو برکت دیجائے اسکو اسمیں اور نہ چھوڑیگا اس حرام مال کو اپنے مرنے کے بعد مگر ہوگا اس کا توشہ جہنم کیلئے، بیشک اللہ تعالیٰ نہیں مٹاتا بُرائی کو بُرائی سے اور لیکن مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بُرائی کو اچھائی سے، بیشک پلید نہیں مٹاتا پلید کو۔

(۲۷۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں ایسا گوشت جو اُگا ہو حرام سے، اور ہر گوشت جو اُگا ہو حرام سے تو ہوگی آگ زیادہ قریب اس سے۔

(۲۷۲۳) حدیث شریف: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَعْ

ترجمہ: حضرت امام حسن ابن مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے یاد کیا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ چھوڑ دے

ख़सीस है और जनिया की उजरत हराम है और फस्द लेने वाले की उजरत ना पसन्दीदा है।
2713 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया कुत्ते की क़ीमत से और ज़निया की उजरत से और नुजूमी की मिठाई से।
2714 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया खून की क़ीमत से और कुत्ते की कीमत से और ज़निया की कमाई से और लानत फ़रमाई सूद खाने वाले पर और सूद खिलाने वाले पर और गोदने वाले पर और गुदवाने वाले पर और जानदार की तस्वीर बनाने वाले पर।
2715 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे रसूल फ़रमाते हैं फतहे मक्का शरीफ़ के साल, और प्यारे रसूल मक्के शरीफ़ में रौनक अफ़रोज़ थे, बेशक अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूल ने हराम फ़रमा दी है तिजारत शराब की और मुर्दार की और सूद की और बुतों की तो अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह! क्या राय गिरामी है आपकी मुर्दार की चरबियों के बारे में क्योंकि मिल जाती हैं उनसे कशतियां और चिकने किये जाते हैं उनसे चमड़े और रोशनी हासिल करते हैं उनसे लोग? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं, वह हराम ही है, फिर फ़रमाया उसी के क़रीब कि मौत दे अल्लाह तआला यहूदियों को कि जब हराम फ़रमाई अल्लाह तआला ने मुर्दारों की

یہ حدیث شریف منکرین علم غیب، نبوی کے لئے مرگھٹ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت وابصہ کے سینے پر دست اقدس رکھ کر ایک تو ذہن دیا ہے کہ دل اس میں ہے اس سے فتویٰ معلوم کرلیا کرو۔ دوسرے حضرت وابصہ کے سینے پر پیارے نبی ﷺ نے دست پاک رکھ کر سینۂ وابصہ کو فیض آباد بنادیا۔ جسکی برکت سے ان کا نفس امارہ مر گیا اور نفس مطمئنہ قوی سے قوی تر ہوگیا اور دل خطرات شیطانی سے پاک ہوگیا۔ جب حضرت وابصہ کا سینہ فیض و برکت کا گنجینہ ہوگیا تو اے وابصہ اب تمہارے لئے نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا جی جمے وہ نیکی ہوگی اور جس پر تمہارا جی نہ جمے وہ گناہ ہوگا یہ حکم حضرت وابصہ جیسے حضرات کا ہے ہم جیسے لوگوں کا نہیں۔ غیر مجتہد یعنی مقلد تو اپنے امام سے فتویٰ لے اور مجتہد اپنے نفس مطمئنہ سے (مرقاۃ شریف) اے وابصہ اب تم عام لوگوں کے فتویٰ بازی کی فکر نہ کرنا اپنے دل سے فتویٰ لینا کہ تمہارے دل پر ہمارا دست کرم ہے تمہارے دل کا فتویٰ ہمارا فیصلہ ہوگا۔ فتویٰ شرعی مسئلے کو کہتے ہیں۔

(۲۷۲۵) اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے بچنے کیلئے مکروہات سے بچو۔ گناہوں سے بچنے کیلئے مشکوک مشتبہ چیزوں سے بچو۔ بُرے لوگوں سے بچنے کیلئے مشتبہ لوگوں سے بچو۔ جس مرد کی بیوی نہ ہو تو وہ پیٹ بھر کھانے سے بچے کہ غلبۂ شہوت ہو اور حرام میں نہ پھنس جائے اور خوشبو لگانے سے بچے کہ کوئی پھانس نہ لے اور حرام میں گھر جائے چونکہ خوشبو حسن کو دعوت دینے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

(۲۷۲۶) شراب کپنی کے یہ دسوں ممبر اگرچہ گناہ میں مختلف ہیں مگر لعنت کے مستحق سبکے سب ہیں۔ کچھ تو براہ راست گناہگار ہیں اور کچھ گناہ کے معاون مددگار ہوکر گنہگار ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مت مدد کرو تم گناہ اور ظلم پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۶) اجمالاً گناہگار پر لعنت کرنا جائز ہے جیسے کہا جائے جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ نام لیکر لعنت کرنا کفار پر جائز ہے کسی مسلمان گنہگار پر جائز نہیں اور مرنے کے بعد اس کافر پر لعنت کرنا جائز ہے جس کا کفر پر مرنا یقینی ہو۔ لعان میں شوہر اور بیوی دوسرے پر لعنت نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ پر کرتے ہیں اگر میں نے جھوٹ کہا تو مجھ پر لعنت ہے۔

(۲۷۲۷) گزشتہ حدیث شریف میں پیارے رسول ﷺ نے شراب کپنی پر لعنت فرمائی اور اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس پوری کپنی پر لعنت فرمائی۔ شراب کپنی پر اللہ و رسول کی لعنت ہے۔ شراب پر لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خوبیوں سے خالی فرمادیا اور عیوب کا مجموعہ بنادیا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے شراب کو ام الخبائث (تمام برائیوں کی اماں) قرار دیا کہ نشہ میں دھت ہونے کے بعد انسان ہر برائی کرلیتا ہے۔

(۲۷۲۸) حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود یہ کام نہ کرتے تھے بلکہ انکا غلام کرتا تھا اور یہ اپنے غلام سے خراج لیتے تھے۔ اسلئے حضرت محیصہ نے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ یہ مال کھانا میرے لئے درست ہے یا نہیں کیونکہ غلام کا مال آقا ہی کا مال ہوتا ہے۔ حضرت محیصہ جانتے تھے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے میرے بار بار سوال کرنے سے ہوسکتا ہے کہ دریائے رحمت جوش میں آجائے اور کراہت تنزیہی بھی جاتی رہے کیونکہ یہ صحابی تھے وہابی نہ تھے انکا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی مالک احکام شرعیہ ہیں۔ بار بار عرض کرتے رہیں کہ رحمت کے بادل منڈلائیں اور پیارے نبی ﷺ اسکی کراہت تنزیہی بھی ختم فرمادیں۔ یہ اصرار و تکرار کسی بدعقیدگی کی وجہ سے نہ تھا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان سن کر عرض کیا تھا کہ اے پیارے نبی ﷺ اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت مرحمت فرمادی جائے اور حرم شریف کے حکم سے اسے مستثنیٰ فرمادیں۔ اس اصرار و تکرار میں حکم عدولی کا کوئی جذبہ نہ تھا بلکہ نوازش و کرم کے موتی رولنا بٹورنا مقصود تھا۔ اللہ و رسول کی مخالفت کسی مومن اور مومنہ سے متوقع نہیں ہے چہ جائیکہ حضرات صحابہ کرام کی مقدس جماعت وہ تو قرآن کریم پر دل و جان سے عمل پیرا تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہیں جائز ہے ایمان والے کیلئے اور ایمان والی کیلئے جب حکم فرمائے اللہ و رسول اسکو کسی کام کا یہ کہ ہو ان کیلئے کوئی اختیار کام میں انکے اپنے اور جو نافرمانی کریگا اللہ و رسول کی اسکے تو بلاشبہ بہک گیا وہ گمراہی میں کھلی ہوئی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴۲) کسی سرپھرے کا یہ اعتراض بغض و عداوت پر مبنی ہوگا کہ صحابی رسول نے پیارے رسول ﷺ کا حکم نہ مانا بلکہ ان کا مذکورہ اصرار رحمتیں، نوازشیں سمیٹنے کیلئے تھا۔ اس سے صحابی رسول کی سرتابی ثابت نہیں ہو

مَا يَرِيبُكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ۔ (رواہ احمد والترمذی والنسائی)

اسکو جو شک والے تجھ کو اور پہونچ اسکی طرف جو نہ شک میں ڈالے تجھ کو کیونکہ سچائی اطمنان ہے اور جھوٹ شک و تردد ہے۔

(۲۷۲۴) حدیث شریف: عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ

ترجمہ: حضرت وابصہ ابن معبد سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے وابصہ! تم آئے ہو

تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ

کہ سوال کروگے نیکی اور گناہ کے بارےمیں؟ میں نے عرض کیا ہاں، راوی نے فرمایا کہ جمع فرمایا پیارے رسول نے اپنی انگلیوں کو

فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ

پھر لگایا پیارے رسول نے اپنی انگلیوں کو انکے سینے پر اور فرمایا فتویٰ لیا کرو اپنی ذات سے، فتویٰ لیا کرو اپنے دل سے، تین مرتبہ، نیکی وہ ہے کہ مطمئن ہو

إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ۔ (رواہ احمد والدارمی)

جس سے خود اور مطمئن کو جس سے دل اور گناہ وہ ہے کہ کھٹکے خود کو اور مشکوک ہو دل میں اگرچہ فتویٰ دیں تجھ کو لوگ۔

(۲۷۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں پہونچتا اس مقام پر بندہ یہ کہ ہوجائے اہل تقویٰ میں سے

حَتَّىٰ يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

یہاں تک کہ چھوڑ دے اسکو کہ جس میں کوئی مذائقہ نہیں ہے، پرہیز کرتے ہوئے اس سے کہ جس میں مذائقہ ہے۔

(۲۷۲۶) حدیث شریف: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا

ترجمہ: لعنت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارےمیں دس کو، اسکا نچوڑنے والا اور نچوڑوانے والا اسکا

وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا

اور پینے والا اسکا اور اٹھانے والا اسکا اور پہونچائی جائے جسکی طرف اور پلانے والا اسکا اور بیچنے والا اسکا اور اسکی قیمت کھانے والا

चरबियां तो उन्होंने पिघलाया उनको फिर बेचा उनको फिर खाई उसकी कीमत।

2716 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि गारत करे अल्लाह तआला यहूद को कि हराम की गई उनपर चरबिया तो पिघलाया उन्होंने चरबियों को फिर बेचा उनको।

2717 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया कुत्ते और बिल्ली की क़ीमत से।

2718 हदीस शरीफ़:— फ़स्द ली हज़रते अबु तैबा ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनके लिये एक साअ खजूरों का और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनके मालिकों को यह कि कम कर दें उनसे उनके ख़िराज को।

2719 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बहुत पाकीजा गिज़ा वह जो तुम खाते हो तुम्हारी अपनी कमाई है और बेशक तुम्हारी औलाद तुम्हारी अपनी कमाई है।

2720 हदीस शरीफ़:— बेशक बहुत पाकीज़ा गिज़ा जो आदमी खाये वह उसकी अपनी कमाई की है और बेशक उसकी औलाद उसकी कमाई से है।

2721 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि यह नहीं

سکتی۔ یہ حقیقت بھی منکشف ہوئی کہ حدیث شریف میں یہ ممانعت کراہت تنزیہی کیلئے ہے ورنہ آزاد و غلام میں فرق نہ ہوتا کہ یہ خسیس پیشے کی کمائی آزاد لوگ کھائیں یہ کمائی اپنے غلاموں کو اور اپنے جانوروں کو کھلا دو کہ غلام کا وہ مقام نہیں جو آزاد مسلمانوں کا ہے۔ ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے فصد کھلوائی اور اسکی اجرت ایک غلام کو عطا فرمائی۔ یہ عمل مبارک بیان جواز کیلئے تھا اور یہ فرمان عالیشان بیان کراہت تنزیہی کیلئے ہے۔

(۲۷۲۹) مزامیر حرام ہیں مگر مزامیر اُن آلات غنا کو کہتے ہیں جو منہ سے پھونک کر بجائے جائیں۔ ناجائز گانے بجانے کی اجرت لینا دینا دونوں ناجائز ہیں۔ گانے بجانے سے ناجائز گانے بجانے مراد ہیں۔ جیسے رنڈیوں، کنجریوں، ڈومنیوں اور ہجڑوں کا گانا بجانا۔ نعت خواں حضرات جو پیارے نبی ﷺ کے گیت گائیں اور انہیں اجرت، ہدیہ، انعام، نذرانہ دیا جائے تو وہ اس حکم میں داخل نہیں ہے۔ حرام گانے اور باجے کی اجرت حرام ہے۔ جائز گانے بجانے کی اجرت جائز ہے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر دف بجانے کی اجرت لینا دینا جائز ہے کیونکہ دف بجانا جائز ہے۔ کھیل کود لہو ولعب کے باجوں کی اجرت لینا دینا دونوں ناجائز ہیں کیونکہ یہ باجے ناجائز ہیں۔ طبل غازی، دف شادی، اعلان چاند، اعلان، اعلانِ ذکر شہادت وغیرہ کے نقارے اور ڈھول یہ سبکے سب جائز ہیں۔ حضرات صوفیاء کرام والی قوالی (محفل سماع) جائز ہے ان کی اجرت لینا دینا دونوں جائز ہیں۔ آجکل دو قسم کی قوالیاں رائج ہیں (۱) خانقاہی قوالی (۲) بازاری قوالی۔ خانقاہی قوال تو روحانی ترقی کا وسیلہ ہے اور بازاری قوالی روحانی تنزل کا ذریعہ ہے۔ یہ بازاری قوالیاں جو عام طور پر ہوتی ہیں جن میں فحش غزلیں پڑھی جاتی ہیں اور نفس امارہ کو پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں قطعا حرام ہیں۔ دنیا بھر میں ۹۸ فیصد سنی مسلمان اور حضرات علماء کرام وصوفیاء عظام و اولیاء ذوی الاحترام قوالیاں سنتے ہیں فقیر قدیری کو بہت سے بزرگوں کیساتھ قوالی سننے کا شرف حاصل ہے۔ سیدنا امام اہلسنت ولی کامل حضرت علامہ مفتی سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی عرف سرکار کلاں کچھوچھہ شریف، عارف باللہ حضرت علامہ حافظ قاری محمد عبداللطیف صابری سیکری شریف، عاف یگانہ حضرت علامہ سید محمد اکبر چشتی پھپھوند شریف، تاج الفقہاء حضرت علامہ قائش سید محمد عبدالاحد میاں ڈبل ایم اے سجادہ نشیں دربار سیدنا حضور اللہ ہو میاں بیلی بھیت شریف، عارف حق حضرت صوفی اعجاز محمد میاں قدیری نانکار شریف، شیخ اعظم حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشیں کچھوچھہ شریف۔ فخر سیادت حضرت علامہ نظام پاشا قادری شیخ الجامعہ حیدر آباد شریف، مخزن العلوم حضرت علامہ سید محمد طاہر رضوی قادری حیدر آباد شریف۔ انکے علاوہ ہزاروں علماء اہلسنت کیساتھ محفل سماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ مذکورہ حضرات علماء کرام واولیاء عظام کا محفل سماع میں شریک ہونا خود اپنی جگہ حجت ودلیل ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور پیروی کر تو راستے کی اسکے جو پہونچ گیا ہے مجھ تک (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۹۲) اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب "محفل سماع شریف کا شرعی حکم" ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۷۳۰) گانے بجانے والی رنڈیوں کو گانے بجانے کیلئے خریدنا بیچنا دونوں ناجائز ہیں اگر یہ نیت نہ ہو بلکہ انہیں دوسری اچھی اور نیک راہ پر لگانا مقصود ہو تو انکی خرید وفروخت جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے کہ وہ اس ذریعہ سے حرام کام سے باز آجائینگی اور نیک راہ پر لگ جائیں گی۔ لونڈیوں کو ناجائز گانے بجانے کی تعلیم دینا حرام ہے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنی بچیوں کو اسکولوں اور کالجوں میں گانے بجانے ڈانس کرنے کی تعلیم دلاتے ہیں۔ یہ فحش گانے بجانے زنا کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ جب زنا حرام ہے تو اسکے اسباب بھی حرام ہیں۔ مذکورہ آیت کریمہ پارہ ۲۱ سورۂ لقمان کی آیت ۶ ہے۔ یہ آیت کریمہ نضر ابن حارث کے بارےمیں نازل ہوئی جو گانے والی لونڈیاں اور عجمی قصے کہانیوں کے ناول خرید کر مسلمانوں میں رائج کرنا چاہتا تھا تاکہ مسلمان ان گانوں میں پھنس کر اسلامی تعلیمات سے کورے ہوجائیں اور بکواس کرتا تھا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ تو تمکو عاد وثمود کے قصے سناتے ہیں اور میں تمہیں اسفندیار اور رستم کے قصے سناتا ہوں "لھو الحدیث" کھیل کی باتیں وہ ہیں جو نفع سے خالی ہوں عبث وبیکار ہوں یا دین کیلئے مضر ہوں کہ دین سے روکیں۔ نماز کے وقت تجارت میں مشغولیت یہ بھی لہو میں داخل

وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَىٰ لَهُ. (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

اور خریدنے والا اسکا اور جس کیلئے خریدی جائے۔

(۲۷۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ. (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے شراب پر اور اسکے پینے والے پر اور اسکے پلانے والے پر اور اسکے بیچنے والے پر اور اسکے خریدار پر اور اسکے نچوڑنے والے پر اور اسکے اُٹھانے والے پر اور اُس پر کہ پہونچائی جائے جسکی طرف۔

(۲۷۲۸) حدیث شریف: عَنْ مُحَيِّصَةَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي أُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ. (رواہ مالک والترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت محیصہ سے مروی بیشک انہوں نے اجازت چاہی پیارے رسول اللہ ﷺ سے فصد لگانے والے کی اُجرت کے بارے میں تو پیارے رسول نے منع فرمادیا انکو تو حضرت محیصہ اجازت مانگتے ہی رہے یہانتک کہ فرمایا پیارے رسول نے کہ چرادو اسکو اپنی اونٹنی کو اور کھلا دو اسکو اپنے غلام کو۔

(۲۷۲۹) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ. (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور ناجائز گانے بجانے کی کمائی سے۔

(۲۷۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ. (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچو تم رنڈیوں کو اور نہ خریدو تم انکو اور نہ سکھاؤ تم انکو گانا بجانا اور انکی قیمت حرام ہے اور ان جیسوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے آیت کریمہ "اور کچھ لوگ ہیں جو خریدتے ہیں کھیل کی باتوں کو"۔

(۲۷۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ. (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حلال کمائی کا تلاش کرنا ایک فرض ہے دوسرے فرض کے بعد۔

हो सकता कि कमाये कोई बन्दा हराम माल तो सदका करे वह उस माले हराम से तो कुबूल फरमा लिया जाये उससे और ऐसा नहीं हो सकता कि वह खर्च करे उसमें से तो बरकत दी जाये उसको उसमें और न छोड़ेगा उस हराम माल को अपने मरने के बाद मगर होगा उसका तौशा जहन्नम के लिये, बेशक अल्लाह तआला नहीं मिटाता बुराई को बुराई से और लेकिन मिटाता है अल्लाह तआला बुराई को अच्छाई से, बेशक पलीद नहीं मिटाता पलीद को।

2722 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं दाखिल होगा जन्नत में ऐसा गोश्त जो उगा हो हराम से, और हर गोश्त जो उगा हो हराम से तो होगी आग ज़्यादा करीब उससे।

2723 हदीस शरीफः– हजरते इमामे हसन इब्ने मौला अली से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैं ने याद किया है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि छोड़ दे उसको जो शक में डाले तुझको और पहुंचे उसकी तरफ जो न शक में डाले तुझको क्योंकि सच्चाई इतमेनान है और झूठ शक व तरददुद है।

2724 हदीस शरीफः– हज़रते वाबेसा इब्ने माबद से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि ऐ वाबेसा! तुम आये हो कि सुवाल करोगे नेकी और गुनाह के बारे में? मैंने अर्ज किया हाँ, रावी ने फरमाया कि जमा फरमाया प्यारे रसूल ने अपनी उंगलियों को फिर लगाया प्यारे रसूल

ہے۔ ایسے ہی لغو قصے کہانیاں جھوٹی سنانا یہ بھی لہو ہیں۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گانے بجانے کے بارے میں جتنی بھی احادیث کریمہ آئی ہیں وہ سبکی سب ضعیف ہیں کوئی حدیث صحیح نہ مل سکی (اشعۃ اللمعات شریف) یہ بات اپنی جگہ ہے کہ چند احادیث ضعیفہ مل کر حسن بن جاتی ہیں۔

(۲۷۳۱) فرضی عبادات کے بعد یہ بھی فرض ہے حلال کمائی کی جائے اور لقمہ حلال پیٹ میں جائے۔ حلال کمائی پر بہت سے فرائض موقوف ہیں یہ حکم بھی سب کیلئے نہیں ہے بلکہ ان کیلئے ہے جنکا خرچ دوسروں کے ذمہ نہ ہو بلکہ اپنے ذمہ ہو اور اسکے پاس مال بھی نہ ہو ورنہ خود مالدار پر اور چھوٹے بچوں پر فرض نہیں ہے۔ بقدر ضرورت معاش کی طلب ضروری ہے۔ اکیلے کو اپنے لائق اہل وعیال والے کو انکے لائق کمانا ضروری ہے۔ کمائی کی فرضیت نماز روزے کی طرح نہیں ہے کہ اسکا منکر کافر ہو جائے اور اسکا تارک فاسق ہو جائے۔

(۲۷۳۲) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ سودا کرو تم میری آیتوں کا تھوڑے پیسوں میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲) اس آیت کریمہ کی وجہ سے سائل کو یہ شبہ ہوا کہ کاتب قرآن کریم کتابت قرآن کریم کو قیمت پر ہدیہ کرتا ہے یہ بھی گنہگار ہونا چاہیے کہ نقوش قرآن کا بیچنا قرآنی آیات بیچنے میں شمار ہوگا۔ جواب کے تیور یہ ہیں کہ پادریوں نے یہ پاپ کیا تھا کہ روپیہ پیسہ لیکر احکام الٰہی یا تو چھپا لیتے تھے یا پھر بدل دیتے تھے مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ان پادریوں سے خطاب ہے اور انہیں ڈانٹ پھٹکار ہے۔ کتابت قرآن کریم کرنیوالا تو دین کی اہم خدمات انجام دے رہا ہے کہ ظاہری طور پر اسکے ذریعہ قرآن کریم کی بقا ہے اور قرآن کریم کی بقا سے دین پاک کی بقا ہے۔ قرآن کریم چھاپ کر ہدیہ کرنا قرآن کریم کی جلد سازی پر اجرت لینا، تعویذات و نقوش پر نذرانہ لینا اگرچہ ان تعویذات میں آیات قرآنیہ ہی لکھی ہوئی ہوں۔ ایسے ہی فتوے لکھنے کی اجرت، امامت، اذان کہیں وقت مقررہ پہ جاکر وعظ شریف کہنا ان سب میں اجرت لینا دینا سب جائز ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ نقصان پہونچایا جائے کوئی لکھنے والا اور نہ گواہی دینے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۰)

(۲۷۳۳) ہاتھ کی کمائی یعنی دستکاری سے مراد کھیتی باڑی، کپڑا بننا، کپڑا سینا، لوہے لکڑی کی صنعت کارپینٹری کتابت یا پاؤں سے چل پھر کر یا زبان سے بول کر یا آنکھ سے دیکھ کر غرض یہ کہ انسان محنت جسمانی کیساتھ جو بھی حلال وطیب کمائے وہ سب اسمیں داخل ہے جیسے وکالت، طبابت، قضاء افتاء وغیرہ۔ نیکیوں بھری تجارت سے مراد حلال ونچی تجارت ہے۔ فاسد، باطل، مکروہ تجارتیں اس سے خارج ہیں۔

(۲۷۳۴) یہ ممکور لونڈی تھی۔ جسے آپ نے خرید فروخت کی اجازت دے رکھی تھی۔ اس زمانے میں اہل عرب دودھ کی تجارت کو ناپسند کرتے تھے آج بھی ذی حیثیت لوگ دودھ بیچنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ اعتراض کا اہم یہ تھا کہ آپ مالدار شخصیت کے مالک ہیں آپ تو دودھ بلا قیمت مفت تقسیم فرمایا کریں کیونکہ اسمیں بہت بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔ حضرت مقدام نے فرمایا کہ خوامخواہ کی باتیں ہیں جس کام سے جس کاروبار سے اللہ ورسول نے منع نہ فرمایا ہو وہ کام حلال ہے صرف آپکے خیال سے کوئی چیز حرام وممنوع نہیں ہو جاتی اور یاد رکھو ایک زمانہ ایسا بھی آنیوالا ہے کہ کمال نہ دیکھا جائیگا بلکہ مال کی قدر ہوگی۔ مالدار عالم دین کی تبلیغ موثر ہوتی ہے لہٰذا حضرات علماء کرام کو چاہیے کہ مال کما کر کمال پھیلائیں۔ علماء مبلغین کیلئے افلاس زہر قاتل ہے حضرات علماء کرام کو چاہیے کہ محتاجی وناداری سے بچیں حلال وسائل کو کام میں لائیں اور دولت مند بنیں۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا خوب تجارتیں کرو کمائیاں کرو کیونکہ آپ حضرات ایسے زمانے میں ہیں کہ حاجت مند پہلے اپنے دین ہی کو کھا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہاتھوں میں کچھ اشرفیاں الٹ پلٹ رہے تھے۔ اور فرماتے جاتے تھے اگر میرے پاس یہ مال نہ ہوتا تو بنی عباس مجھے رومال بنا لیتے کہ مجھ سے اپنے میل کچیل اور پسینے پونچھتے۔ اگر فقیر قدیری بھی مفلس ومحتاج ہوتا تو پانچویں مسلک والے میرا تیا پانچا کر دیتے۔ فضل خدا فضل رسول فضل اولیاء کیساتھ ظاہری اسباب میں فقیر قدیری کے غنا نے پانچویں مسلک والوں کے پروگراموں کو ملیامیٹ کرکے رکھ دیا۔

(۲۷۳۵) اس حدیث شریف میں واضح طور پر یہ درس موجود ہے کہ دنیاوی کاروبار میں بھی بزرگوں سے مشاورت کرنا چاہیے۔ دنیاوی کاروبار میں مشورہ کرنا سنت صحابہ کرام ہے۔ مشورے کی برکتیں بھی

(۲۷۳۲) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی بیشک سوال کیا گیا ان سے قرآن کریم کی کتابت کی اجرت کے بارےمیں

فَقَالَ لَابَاْسَ اِنَّمَاهُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ (رواہ رزین)

تو فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ کوئی حرج نہیں ہے، بس وہ تو نقش بنانے والا ہے اور بیشک وہ تو کھاتے ہیں اپنے ہاتھوں کے کسب سے۔

(۲۷۳۳) حدیث شریف: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ

ترجمہ: عرض کیا گیا یارسول اللہ کونسی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ آدمی کا کمانا

بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔ (رواہ احمد)

اپنے ہاتھ سے اور نیکیوں بھری تجارت۔

(۲۷۳۴) حدیث شریف: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ

ترجمہ: تھی حضرت مقدام ابن معدی کرب کی ایک لونڈی جو دودھ بیچتی تھی اور وصول فرماتے تھے حضرت مقدام

ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ

اس دودھ کی قیمت، تو حضرت مقدام سے کہا گیا کہ لونڈی دودھ بیچتی ہے اور آپ قیمت وصول فرماتے ہیں؟ تو فرمایا حضرت مقدام نے ہاں،

وَمَا بَاْسَ بِذَالِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ

اسمیں کوئی حرج نہیں ہے، میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول بلاشبہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ

لَايَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ۔ (رواہ احمد)

کہ نہیں نفع دیگا اس زمانے میں مگر دینار و درہم۔

(۲۷۳۵) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَاِلٰى مِصْرَ

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں سامانِ تجارت بھیجا کرتا تھا ملک شام کی طرف اور ملک مصر کی طرف

ने अपनी उगलियों को उनके सीने पर और फ़रमाया फ़तवा लिया करो अपनी जात से, फ़तवा लिया करो अपने दिल से, तीन मर्तबा, नेकी वह है कि मुतमइंन हो जिससे खुद और मुतमइन को जिस से दिल और गुनाह वह है कि खटके खुद को और मशकूक हो दिल में अगरचे फतवा दें तुझको लोग।

2725 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं पहुंचता उस मक़ाम पर बन्दा यह कि हो जाये एहले तकवा मे से यहाँ तक कि छोड दे उसको कि जिसमें कोई मुज़ाइक़ा नहीं है, परहेज करते हुये उससे कि जिसमें मुज़ाइक़ा है.

2726 हदीस शरीफ़:– लानत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शराब के बारे में दस को, उसका निचोड़ने वाला और निचुड़वाने वाला उसका और पीने वाला उसका और उठाने वाला उसका और पहुंचाई जाये जिसकी तरफ़ और पिलाने वाला उसका और बेचने वाला उसका और उसकी क़ीमत खाने वाला और ख़रीदने वाला उसका और जिसके लिये ख़रीदी जाये।

2727 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लानत फ़रमाई अल्लाह तआला ने शराब पर और उसके पीने वाले पर और उसके पिलाने वाले पर और उसके बेचने वाले पर और उसके ख़रीदार पर और उसके निचोड़ने वाले पर और उसके उठाने वाले पर और उसपर कि पहुंचाई जाये जिसकी तरफ़।

نصیب ہوتی ہیں اور بزرگوں کا فیض اور دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ حضرت نافع شاندار تاجر تھے۔ جب انہوں نے حضرت ام المومنین سے مشاورت کی تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں مصروشام میں نفع حاصل ہورہا ہے اور کاروبار چمک رہا ہے تو پھر اس منڈی کو کیوں چھوڑ رہے ہو۔ سبب بدلنے سے مراد نفع نہ ہونا ہے اور سبب بگڑ جانے سے مراد تجارت میں گھاٹا ہے۔ اسکا واضح مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی تاجر اپنے ذریعۂ آمدنی کو بلاوجہ بند نہ کرے کہ اسمیں ایک طرح کی ناشکری بھی ہے اور اس نعمت کا ٹھکرانا ہے۔ لگی نوکری، بندھا کاروبار ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ خود چھوڑے نہیں اور اگر قدرتی طور پر چھوٹ جائے تو کسی کی پرواہ نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ رازق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر روزی کا دروازہ کھول دیگا۔ چنانچہ فقیر قدیری کے دوست جو برادر اصغر کی منزل میں ہیں۔ انہوں نے جب حفظ قرآن کریم کرلیا تو کوئلے کی ٹال کی اسمیں انہیں خاطر خواہ ترقی نہ ہوئی تو انہوں نے کارخانے کی لائن اختیار کی اور آگے بڑھے تو کارخانے کا رخ ایکسپورٹ کی طرف موڑ دیا اور جب ایکسپورٹ میں انکا آفتاب ترقی نصف النہار پر پہونچا تو انہوں نے ماحول میں تنگی محسوس کی اور مستقبل کو گرد آلود دیکھا تو فوراً انہوں نے غیر ملکی تجارت کو پسند کیا۔ اور وہ مرادآباد شریف سے دوبئی میں مصروف تجارت ہیں اور رحمت وکرم کی خوب بارش ہورہی ہے اور یہ ہیں محسن اہلسنت جناب الحاج حافظ محمد مسلم صاحب اشرفی۔ اللہ تعالیٰ انہیں روز افزوں ترقیاں عطا فرمائے آمین۔

(۲۷۳۶) ''عبد ماذون'' اس غلام کو کہتے ہیں جسے اجازت دیدی جائے کمانے کی ماہوار یا روزانہ کچھ رقم مقرر کردی جائے کہ وہ اپنے مالک کو ادا کرتا رہے۔ خواہ وہ کمائی کرے یا نہ کرے یا کمائی زیادہ کرے کہ کم کرے۔ جیسا کہ آجکل رکشا، تانگہ، ٹھیلہ، آٹو وغیرہ۔ ٹھیکے پر دیئے جاتے ہیں۔ اس مقرر رقم آمدنی کو، خراج کہتے ہیں۔ چونکہ غلام کا روزمرہ کا معمول تھا کہ وہ خراج لاکر پیش کرتا تھا حضرت ابوبکر نے دریافت نہ فرمایا کہ یہ مٹھائی کہاں سے لایا ہے۔ یہ سمجھ کر کہ یہ بھی خراج ہی ہے آپ نے مٹھائی تناول فرمالی۔ یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ ہر چیز کی تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے جس چیز کے حلال ہونے کا گمان غالب ہو کھالی جائے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنگوں میں کفار کے مال واسباب پر قبضہ فرماتے تھے اور انکا استعمال فرماتے اور انکی تحقیق نہ فرماتے تھے کیونکہ یہ عمل تقویٰ کے خلاف نہیں ہے۔ غلام کی لائی ہوئی یہ مٹھائی دوطرح سے حرام تھی ایک تو یہ کہ یہ فال کھولنے کی اجرت تھی اور فال کھولنا بھی حرام ہے اور اسکی اجرت بھی حرام ہے اور دوسرے یہ کہ دھوکہ کے عوض یہ شیرینی ملی ہے۔ جیسے کوئی غیر طبیب کسی کو دھوکہ دیکر خود کو طبیب ظاہر کرے اور پھر طبابت کی اجرت لے۔ یہ حرام ہے آجکل ایسے بہت سے حکیم ملتے ہیں جو حکمت سے بالکل کورے ہیں اور خود کو حکیم ظاہر کرتے ہیں حکیم لکھتے ہیں اور اس فرضی وجھوٹی حکمت کو کمائی کا ذریعہ بنا رکھا ہے یہ کمائی حرام ہے۔ ایسے حکیموں اور ڈاکٹروں کو ''جھولا چھاپ'' کہا جاتا ہے۔ یہ بیماری اکثر ان لوگوں میں ہے جنکے آباء واجداد میں کوئی حکیم گزرا تو اولاد خوانخواہ حکیم ہوگئی اور مریضوں کو لوٹ کھسوٹ رہے ہیں۔ اسی طرح جہلاء نے کمانے کھانے کیلئے فالناموں کی کتابیں چھاپ رکھی ہیں اور فالناموں کی کتابیں خوب دھوم سے بیچ رہے ہیں اور حرام کما رہے ہیں اسی طرح فرضی عاملین فال کھولنے کی باقاعدہ رقمیں اینٹھ رہے ہیں اور عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں فال کا اعتبار کرنا ناجائز ہے۔ سیدنا تاج الشرفاء حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں مدظلہ النورانی نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ھو میاں چلی بھیت شریف نے فرمایا کہ فال پر یقین نہیں کرنا چاہیے البتہ بیماری وغیرہ کے اندازے کیلئے فال کھول سکتا ہے مگر اجرت نہ لے۔ غلام نے بھی دیدہ ودانستہ حرام کھلانے کی نیت نہ کی تھی بلکہ غلام کو بھی دھوکہ لگ گیا کہ میں نے یہ فال جو کھولی تھی قبول اسلام سے پہلے کھولی تھی اور میں اس وقت احکام شرعیہ کا مکلف نہ تھا تو یہ اس وقت کے فال کھولنے کی اجرت ہے اسلئے حلال ہے اب میں مسلمان ہوں اور احکام اسلامی کا پابند ہوں نہ فال کھولوں گا ورنہ اجرت لوں گا۔ اس خیال کی وجہ سے غلام نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر کو بتایا بھی نہیں۔ کھلا دینے کے بعد پھر رگ اسلامی پھڑکی کہ کیوں نہ مسئلہ ہی دریافت کرلیا جائے تو غلام نے حقیقت حال بیان کی اور مسئلہ دریافت کرلیا لہٰذا اس اب نہ تو غلام پر یہ اعتراض کہ اس نے یہ شیرینی کیوں لی اور حضرت صدیق اکبر کو

فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر میں سامان بھیجنے لگا ملک عراق کی طرف تو میں حاضر ہوا بارگاہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ میں تو میں نے عرض کیا ان سے اے مومنوں کی مادر مشفقہ!

كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ

میں سامان تجارت بھیجا کرتا تھا ملک شام کی طرف، اب سامان تجارت بھیج رہا ہوں ملک عراق کی طرف، تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ آپ کو کیا ہو گیا

وَلِمَتْجَرِكَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ

کہ اپنی پرانی منڈی کیوں چھوڑتے ہو واسطے کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول کہ جب سبب بنادے اللہ تعالیٰ

لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَّجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهٗ۔ (رواہ احمد وابن ماجۃ)

تم میں سے کسی کیلئے رزق کا کسی ذریعے سے تو نہ چھوڑے وہ اسکو یہاں تک کہ وہ سبب بدل جائے اس کیلئے یا بگڑ جائے اس کیلئے۔

(۲۷۳۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِىْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا امیر المومنین حضرت ابوبکر کا ایک غلام جو ادا کرتا تھا انکو خراج

فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَآءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ

تو حضرت ابوبکر کھاتے تھے اُس خراج میں سے تو لایا وہ غلام ایک دن کوئی چیز کہ کھا لیا اس میں سے حضرت ابوبکر نے تو عرض کیا ان سے غلام نے،

تَدْرِىْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ

آپ جانتے ہیں جو یہ چیز تھی؟ تو فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ کیا چیز تھی؟ تو غلام نے بتایا کہ میں نے فال کھولی تھی ایک شخص کی زمانۂ جاہلیت میں

وَمَا اُحْسِنُ الْكَهَانَةَ اِلَّا اَنِّىْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِىْ فَاَعْطَانِىْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِىْ

اور میں فال کھولنے کو اچھا جانتا بھی نہ تھا مگر میں نے دھوکہ دیا اسکو تو اس نے ملاقات کی مجھ سے تو دی مجھ کو یہ چیز فال کھولنے کے عوض تو یہ وہی چیز ہے

اَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهٗ فَقَآءَ كُلَّ شَيْءٍ فِىْ بَطْنِهٖ۔ (رواہ البخاری)

آپ نے کھایا ہے جس میں سے، فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ڈالا حضرت ابوبکر نے اپنا ہاتھ تو قے فرمادی، جو کچھ بھی آپکے شکم اقدس میں تھا۔

2728 हदीस शरीफ़:– हज़रते महीसा से मरवी बेशक उन्होंने इजाज़त चाही प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़स्द लगाने वाले की उजरत के बारे में तो प्यारे रसूल ने मना फ़रमा दिया उनको तो हजरते महीसा इजाज़त मांगते ही रहे यहाँ तक कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि चरा दो उसको अपनी ऊंटनी को और खिला दो उसको अपने गुलाम को।

2729 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुत्ते की क़ीमत से और ना जाइज़ गाने बजाने की कमाई से।

2730 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न बेचो तुम रंडियों को और न ख़रीदो तुम उनको और न सिखाओ तुम उनको गाना बजाना और उनकी क़ीमत हराम है और उन जैसों के बारे में नाज़िल हुई है आयते करीमा "और कुछ लोग हैं जो खरीदते हैं खेल की बातों को"।

2731 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हलाल कमाई का तलाश करना एक फ़र्ज़ है दूसरे फ़र्ज़ के बाद।

2732 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी बेशक सुवाल किया गया उनसे क़ुरआने करीम की किताबत की उजरत के बारे में तो फ़रमाया हजरते इब्ने अब्बास ने कि कोई हर्ज नहीं है, बस

(۲۷۳۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِىَ بِالْحَرَامِ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوگا جنت کے اعلیٰ مقام میں ایسا جسم جو پالا گیا ہو حرام غذا سے۔

(۲۷۳۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس نے خریدا کپڑا دس درہم میں اور اس میں

دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلٰوةً مَّادَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ

ایک درہم حرام کا ہے تو نہیں قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اسکی نماز جب تک کہ وہ کپڑا اس کے بدن پر ہے، پھر داخل فرمائیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں

وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

اور فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ بہرے ہو جائیں دونوں کان اگر میں نے پیارے نبی ﷺ کو فرماتے نہ سنا ہو اسکو۔

﴿باب المساهلة فى المعاملة ترجمہ: معاملے میں نرمی کرنے کا باب﴾

(۲۷۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جو نرم ہو کہ جب بیچے اور جب خریدے اور جب تقاضہ کرے۔

(۲۷۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک ایک شخص تھا ان میں جو پہلے تھے کہ آیا اسکے پاس فرشتہ تا کہ قبض کرے

رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ

اسکی روح کو تو اس مرنے والے سے کہا گیا کیا کی ہے تو نے کوئی نیکی؟ تو کہا اُس قریب مرگ نے کہ میں نہیں جانتا، کہا گیا اُس قریب مرگ سے کہ غور کر

قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اِنِّىْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِى الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ

تو کہا اُس قریب مرگ نے کہ نہیں جانتا میں کچھ بھی اسکے سوا کہ جب میں تجارت کرتا تھا لوگوں سے دنیا میں اور تقاضہ کرتا تھا اُن سے تو مہلت دیتا تھا میں

वह तो नक़्श बनाने वाला है और बेशक वह तो खाते हैं अपने हाथों के कस्ब से।

2733 हदीस शरीफ़:– अर्ज किया गया या रसूलुल्लाह कौनसी कमाई ज़्यादा पाकीजा है? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आदमी का कमाना अपने हाथ से और नेकियों भरी तिजारत।

2734 हदीस शरीफ़:– थी हजरते मिकदाम इब्ने मादी करब की एक लोंडी जो दूध बेचती थी और वुसूल फ़रमाते थे हजरते मिकदाम उस दूध की क़ीमत, तो हज़रते मिक़दाम से कहा गया कि लोंडी दूध बेचती है और आप क़ीमत वसूल फ़रमाते हैं? तो फ़रमाया हज़रते मिकदाम ने हाँ, इसमें कोई हर्ज नहीं है, मैं ने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल बिलाशुबा आयेगा लोगों पर एक ज़माना कि नहीं नफ़ा देगा उस ज़माने में मगर दीनार व दिरहम।

2735 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैं सामाने तिजारत भेजा करता था मुल्के शाम की तरफ़ और मुल्के मिस्र की तरफ़ फिर मैं सामान भेजने लगा मुल्के इराक़ की तरफ़ तो मैं हाजिर हुआ बारगाहे उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीक़ा में तो मैं ने अर्ज़ किया उनसे ऐ मोमिनों की मादरे मुशफ़िक़ा! मैं सामाने तिजारत भेजा करता था मुल्के शाम की तरफ़, अब सामाने तिजारत भेज रहा हूँ मुल्के इराक़ की तरफ़, तो फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि आप को क्या हो गया कि अपनी पुरानी मण्डी क्यों

الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فراخ دست کو اور معاف کر دیتا تھا تنگ دست کو تو داخل فرمادیا اُس مرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں۔

(۲۷۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچو زیادہ قسمیں کھانے سے تجارت میں اسلئے کہ قسمیں مال کو تو بکوا دیتی ہیں مگر برکت کو مٹا دیتی ہیں۔

(۲۷۴۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں

الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے رسول کہ قسم بکوانے والی ہے سامان کو اور مٹانے والی ہے برکت کو۔

(۲۷۴۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ذر سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ سے کہ فرمایا پیارے نبی نے کہ تین ہیں

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کہ کلام محبت نہیں فرمائیگا ان سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ نظر رحمت فرمائے گا ان پر اور نہ گناہوں سے پاک فرمائیگا انکو اور ان کیلئے عذاب ہے

اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

دکھ دینے والا، عرض کیا حضرت ابو ذر نے کہ وہ تینوں تو ٹوٹے میں پڑ گئے خسارے میں پڑ گئے، وہ تین کون ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے

الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔ (رواہ مسلم)

کہ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور بیچنے والا اپنے مال کو جھوٹی قسمیں کھا کر۔

(۲۷۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ سچا اور امانت دار تاجر

छोड़ते हो, इसलिये कि मैं ने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जब सबब बना दे अल्लाह तआला तुम में से किसी के लिये रिज़्क का किसी ज़रिये से तो न छोड़े वह उसको यहाँ तक कि वह सबब बदल जाये इस के लिये या बिगड जाये उस के लिये।

2736 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि था अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबु बक्र का एक गुलाम जो अदा करता था उनको खिराज तो हज़रते अबु बक्र खाते थे उस ख़िराज में से तो लाया वह गुलाम एक दिन कोई चीज कि खा लिया उसमें से हज़रते अबु बक्र ने, अर्ज किया उनसे गुलाम ने कि आप जानते हैं जो यह चीज़ थी? तो फ़रमाया हजरते अबु बक्र ने क्या चीज़ थी? तो गुलाम ने बताया कि मैंनें फ़ाल खोली थी एक शख़्स की जमाना–ए–जाहिलियत में और मैं फ़ाल खोलने को अच्छा जानता भी न था मगर मैंने धोखा दिया उसको तो उसने मुलाक़ात की मुझसे तो दी मुझको यह चीज़ फ़ाल खोलने के एवज़ तो यह वही चीज़ है आपने खाया है जिसमें से. फ़रमाया हजरते आयशा ने कि डाला हजरते अबु बक्र ने अपना हाथ तो कै फ़रमा दी, जो कुछ भी आपके शिकमे अक्दस में था।

2737 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं दाखिल होगा जन्नत के आला मक़ाम में ऐसा जिस्म जो पाला गया हो हराम गिज़ा से।

دھوکے سے کیوں کھلائی اور نہ ہی حضرت ابو بکر صدیق اکبر پر یہ اعتراض جڑا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بنا تحقیق کیے شیرینی کیوں کھالی۔ یہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر کا کمال تقویٰ ہے کہ جو شی حرام تھی اور لاعلمی میں کھالی گئی اسے قے فرما کر شکم اقدس سے نکال دیا حالانکہ حرام کھانا حرام ہے مگر اسکی قے کرنا فرض و واجب نہیں ہے مگر یہ صدیقی تقویٰ ہے اور حضور صدیق اکبر کی خصوصیت ہے حرام لعینہ قبضہ کے بعد بھی ملکیت میں نہیں آتا اور نہ وہاں ملکیت بدلنے کے احکام جاری ہوں۔ یہ ان لوگوں کیلئے تازیانۂ عبرت ہے جو حضور صدیق اکبر کی خلافت راشدہ کو غصب وخیانت کا نام دیتے ہیں، جو ذات گرامی تقویٰ کے اتنے بلند و بالا مقام پر فائز ہو کہ ناجائز کھانے کو اپنے شکم اقدس میں نہ رہنے دے تو وہ خلافت کو ناجائز طور پر کیسے ہضم کرلیگا اور خلافت کے منصب پر قابض ہوگا۔ یہ خلافت بلافصل تو پیارے نبی ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں حضور صدیق اکبر کو عطا فرمادی ہے موقع بموقع اسکا ظہور و صدور ہوتا رہتا تھا۔

(۲۷۳۷) مسلمان خواہ کتنا ہی بدکار و حرام خور ہو انجام کار اُسے جنت میں جانا ہی ہے۔ اس لئے ترجمہ میں اسکی رعایت کی گئی ہے پھر یہ کہ یہ مقام تحذیر ہے۔

(۲۷۳۸) صحت عبادت کا دارومدار شرائط جواز پر ہے اور قبولیت کا دارومدار تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ صحت عبادت کیلئے شرط ہے مذکورہ صورت میں اگرچہ نماز شرعاً درست ہوگی مگر اسکا پورا پورا ثواب و فیضان نہ ملیگا یہی مذہب اہلسنت ہے۔

مذہب اہلسنت ہی ہے دین حق اکی حد سے جو باہر نکل جائے گا
کل بروز قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائے گا

حضرت عبداللہ نے اپنے یقین اور حدیث شریف کی سماعت کو یقینی بتانے کے لئے اپنے اوپر دعاء کے الفاظ استعمال کیے۔ ان الفاظ کا مقصود یقین دلانا ہے۔ یعنی مذکورہ حدیث شریف میں نے یقینی طور پر پیارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(۲۷۳۹) مسلمان کو نکاح و تجارت، قرض و اجرت وغیرہ تمام کاروبار جن کا بندوں سے تعلق ہے ان میں نرمی برتنا چاہیے۔ اس طرح اسکا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے اور نیت خیر ہو تو یہ دنیاوی معاملات و کاروبار بھی عبادت کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ بیچنے میں تو نرمی یہ ہے کہ گراہک کو کم یا خراب چیز نہ بھڑ دی جائے اور خریدنے میں نرمی یہ ہے کہ قیمت کھری اور بخوشی دی جائے بیوپاری کو پریشان نہ کیا جائے۔ تقاضے میں نرمی یہ ہے کہ جب اسکا کسی پر قرض ہو تو نرمی سے مانگے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر ہے قرضدار تنگی والا تو مہلت دیدو ہاتھ کشادہ ہونے تک اور اگر صدقہ کردو تم قرض کو تو بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم علم والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۶) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: مقروض کو معافی دینا صدقہ ہے مگر اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اسکے لئے یہ صورت ہے کہ تنگ دست مقروض کو زکوٰۃ دیدیجائے اور قبضہ کرنیکے بعد اس سے اپنا قرض وصول کر لیا جائے حدیث شریف میں ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اسکا قرض معاف کیا اللہ تعالیٰ اسکو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائیگا جس دن اسکے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۱۹) جس شخص میں یہ تین اوصاف جمع ہو جائیں وہ بندہ اللہ والا ہے۔

(۲۷۴۰) جانکنی کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے چونکہ روح نکالنے کا کاروبار انہیں کے حوالے ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ آپ فرمایئے وفات دیگا تمکو فرشتہ موت کا جو مقرر فرمایا گیا ہے تم پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۰۲) اور انہوں نے روح نکالنے کا کاروبار کرنے سے پہلے یہ سوال فرمایا۔ مرتے وقت اپنی تمام زندگی کا کیا دھرا سب یاد ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بلکہ انسان حال پر اپنے نگاہ رکھنے والا ہے اور اگرچہ ڈال دے تمام حیلے بہانے اپنے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۰) انسان کو عبادات کیساتھ ساتھ معاملات کو بھی درست رکھنا چاہئے اور اخلاقیات کو بلند رکھنا چاہیے۔ یہ شخص فرشتوں کو اپنی سرگزشت سناتا ہے کہ میں امیر سے قرض ملنے پر دیر ہوتی تو اس پر صبر کرتا اور اس مقروض امیر کو جلدی جلدی تقاضے کرکے پریشان نہ کرتا بلکہ اسکو مہلت دیتا کہ آج نہیں تو کل سہی۔ اور اگر میرا مقروض مفلس و محتاج ہوتا اور قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہوتا تو میں اسکو اپنا قرضہ معاف کر دیتا کہ وہ دنیا و آخرت میں پھنسا نہ رہے۔ جو شخص غرباء، فقراء مساکین و عاجز بندوں کو

مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ (رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی)

حضرات انبیاء کرام وصدیقین عظام وشہداء ذوی الاحترام کے ساتھ ہوگا۔

(۲۷۴۵) حدیث شریف: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت قیس ابن ابوغرزہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نام رکھا جاتا تھا ہمارا پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک میں

السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ

"سماسرہ" (سوداگر) تو گزرے ہم پر رسول اللہ ﷺ تو نام رکھا پیارے رسول نے ہمارا ایسے نام کیساتھ جو سماسرہ یعنی سوداگر سے اچھا تھا تو فرمایا پیارے رسول نے

يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

کہ اے گروہ تجار! بیشک تجارت کہ آجاتی ہیں اسمیں لغو گوئی اور جھوٹی قسمیں تو ملایا کرو اس کو خیرات سے۔

(۲۷۴۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تجارت پیشہ جمع کیے جائیں گے قیامت کے دن بدکار

اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

سوائے ان تجار کے جنہوں نے پرہیزگاری کی اور نیکیاں کیں اور سچ بولا۔

﴿ بَابُ الْخِيَارِ ترجمہ: اختیار کا باب ﴾

(۲۷۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ خرید و فروخت کرنے والے ہر ایک کو دونوں میں سے اختیار ہے

عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اپنے ساتھی پر، جب تک وہ دونوں الگ نہ ہوں سوائے اختیار والی بیع کے۔

2738 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जिसने खरीदा कपड़ा दस दिरहम में और उसमें एक दिरहम हराम का है तो नहीं कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी नमाज़ जब तक कि वह कपड़ा उसके बदन पर है, फिर दाख़िल फ़रमाईं अपनी उंगलियाँ अपने कानों में और फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह ने कि बेहरे हो जायें दोनों कान अगर मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को फ़रमाते न सुना हो इसको।

(149) मुआमले में नरमी करने का बाब

2739 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रहम फ़रमाये अल्लाह तआला उस शख़्स पर जो नरम हो जब बेचे और जब खरीदे और जब तकाज़ा करे।

2740 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक एक शख़्स था उनमें जो पहले थे कि आया उसके पास फ़रिश्ता ताकि क़ब्ज़ करे उसकी रुह को तो उस मरने वाले से कहा गया क्या की है तू ने कोई नेकी? तो कहा उस मरने वाले ने कि मैं नहीं जानता, कहा गया उस मरने वाले से कि गौर कर! तो कहा उस मरने वाले ने कि नहीं जानता मैं कुछ भी इसके सिवा कि जब मैं तिजारत करता था लोगों से दुनिया में और तकाज़ा करता था उनसे तो मोहलत देता था मैं फ़राख़ दस्त को और

والے عذاب کا سبب بھی ہے اور مذکورہ تینوں نوازشات سے محرومی کا باعث بھی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے اور جو تکبر کی بناپر تہبند نیچے گھسیٹے گا تو اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم رہے گا (ابوداؤد شریف، بخاری شریف) حدیث شریف۔ تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ جگہ جہنم میں ہے (بخاری شریف) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص زمین پر اپنی لنگی گھسیٹے ہوئے جا رہا تھا تو فرمایا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ دھنستا ہی رہے گا (بخاری شریف) حدیث شریف:۔ اللہ تعالیٰ لنگی لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا (ابوداؤد شریف) پانچویں مسلک کے جس جگادری کو دیکھو ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہنے نظر آتا ہے الا ماشاء اللہ۔ یہ جگادری اپنے انجام ومآل سے بالکل بے خوف ہیں شاید کہ پانچویں امام نے لائسنس دیدیا ہو۔ "منان" احسان جتانے والا کہ لوگوں کی پہلے تو امداد کرے اور پھر دوسرے لوگوں کے سامنے احسان جتا کر طعنے دیکر ذلیل کرنے کی کوشش کرے ایسا شخص بھی انعامات مذکورہ سے محروم رہے گا اور دکھ والا عذاب الگ پلے بندھے گا بلکہ اس سلسلے میں وہ کہاوت بہت خوب ہے نیکی کر گڑھے میں ڈال یعنی کسی کیساتھ احسان کر کے اسے بھول جا۔ عام طریقے سے مالدار لوگ غرباء کو طعنے دیتے ہیں کل تک تو ہمارے آگے ہاتھ پھیلاتا وغیرہ وغیرہ۔ اس احسان جتانے اور طعنہ بازی سے مسلمانوں کو پرہیز لازم ہے دھوکہ دیکر مال بیچنا جہاں دنیا کے کاروبار کے زوال کا سبب ہے وہاں قہر ذوالجلال کا بھی ذریعہ ہے۔ اور انعامات الٰہیہ سے محرومی کا بھی باعث ہے گویا کہ تجارت کے دوران جھوٹی قسموں کا کاروبار دین ودنیا کے خسران ونقصان کا ذریعہ ہے۔ مسلمان اس روش سے باز آئیں اور سچائی کو شعار بنائیں دولت دنیا کے ساتھ دولت دین وآخرت بھی کمائیں۔

(۲۷۴۴) دیگر پیشوں کی بہ نسبت تجارت اعلیٰ پیشہ ہے اور تجارت میں بھی پہلا نمبر غلے کی تجارت کا ہے پھر کپڑے کی تجارت کا پھر عطر کی تجارت کا نیز ضروریات زندگی اور ضروریات دینی کی تجارت دوسری تجارتوں سے بہتر ہے۔ پھر سچا اور امانت دار تاجر بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ اسے اپنی اس سچی تجارت کے ذریعہ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام کی قیامت میں معیت نصیب ہو۔ مگر وہ معیت ایسی ہی ہوگی جیسے خدام اپنے آقا کیساتھ ہوتے ہیں کوئی بدبخت تاجر نبی بننے کا خواب نہ دیکھے اور نہ ہی نبی جیسا بننے کے خبط میں مبتلا ہو۔ حق یہ ہے کہ اچھا اور سچا تاجر ماجور ہے اور جھوٹا اور گھٹیا تاجر فاجر ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھا تاجر بنائے آمین۔

(۲۷۴۵) چونکہ قرآن کریم میں اس کاروبار کو تجارت فرمایا گیا ہے اور لفظ تجارت قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو امید رکھتے ہیں وہ ایسی تجارت کی کہ ہرگز گھاٹا نہ ہوگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶۳) لفظ تجارت پارہ ۵، پارہ ۱۰، پارہ ۱۸، پارہ ۲۸ میں بھی مذکور ہے۔ تو قرآن کریم میں مذکور لفظ تجارت سے تجار بنا ہے جسے پیارے نبی ﷺ نے تجارت کرنے والوں کیلئے پسند فرمایا اور پرانا نام بدل ڈالا چونکہ سمسار دلال کو کہتے ہیں اور یہی معنی دلال کے ہیں گو کہ بعد میں سوداگر وسمسار بھی تاجر کے معنی میں بولے جانے لگے مگر صحیح استعمال وہی ہے جو پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سمسار وسوداگر نہ کہا جائے بلکہ تاجر بولا جائے یہی بہتر ہے۔ نیز سمسار ظالم چنگی والوں کو کہتے ہیں اسلئے بھی تجار کو سمسار کہنے سے بچنا ہی افضل ہے۔ تجارت میں کتنی ہی احتیاط برتی جائے مگر پھر بھی کہیں نہ کہیں شرعی تقاضے سے غلو گوئی اور لغو گوئی کی آمیزش ہو ہی جاتی ہے اور لغویات اور جھوٹ منہ سے نکل ہی جاتا ہے تو پیارے نبی ﷺ نے اسکا بھی علاج مرحمت فرمادیا کہ صدقہ وخیرات کرتے رہو کہ صدقہ سے غضب الٰہی کی آگ بجھ جاتی ہے۔ لہٰذا تجار کو چاہیے کہ تجارت کے دوران بھی صدقہ وخیرات کرتے رہیں۔

(۲۷۴۶) کاروبار کے دوران خیانت وفریب نہ کیا کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا۔ کاروبار کے دوران بھی اس نے اپنا رشتہ عمل عبادات سے نہ توڑا ہوا اور نیکی کرنے کا ہر موقع لحاظ رکھا ہوا اور کاروبار میں سچ کو اپنا ٹریڈ بنائے اپنے مال کے بارے میں صاف اور سچی بات کرتا۔ اگر عیب دار مال ہے تو اسکے عیب کو نہ چھپائے اور بے عیب نہ بتائے اور بے عیب ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے کہ گراہک کو بے وقوف بنا کر اسے گھٹیا مال بڑھیا بتا کر پکڑا دیا جائے۔ میدان قیامت میں تمام تجار جمع ہونگے ایک لائن تو ان تجار کی ہوگی جو فساق وفجار ہوں

(۲۷۴۸) حدیث شریف: اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ بَیْعِهٖ

ترجمہ: جب تجارتی کاروبار کریں تاجر و خریدار تو آپس سے ہرایک کو اختیار ہے اس بیع میں

مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْیَکُوْنُ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِذَا کَانَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَقَدْ وَجَبَ۔ (رواہ مسلم)

جب تک جدا نہ ہوں یا انکی بیع ہی اختیار کی ہو، تو جب ہو بیع ان دونوں کی اختیار کی تو اختیار لازم ہوگا۔

(۲۷۴۹) حدیث شریف: اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْیَخْتَارُ اَوْیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا

ترجمہ: خریدار اور بیچا مختار ہیں جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا اختیار رکھیں یایوں کہے ایک ان دونوں میں کا

لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ بَدَلَ اَوْیَخْتَارًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اپنے ساتھی سے کر تو اختیار رکھ یا اسکی جگہ اختیار دیا کہدے۔

(۲۷۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیچنے والے اور خریدنے والے مختار ہیں جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولیں

وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور اصل بات دونوں ظاہر کردیں تو برکت دیجائیگی ان دونوں کو اُنکے کاروبار میں، اور اگر چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو انکی تجارت سے برکت مٹا دیجائیگی۔

(۲۷۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنِّیْ اُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ

ترجمہ: ایک شخص نے عرض کیا پیارے نبی ﷺ سے کہ میں دھوکہ کھا جاتا ہوں خرید و فرخت میں تو فرمایا پیارے نبی نے

اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَقُوْلُهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ جب خرید و فرخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ "دھوکہ نہ ہو" وہ شخص اس جملے کو کہہ دیا کرتے تھے۔

(۲۷۵۲) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاجر و خریدار مختار ہیں جب تک الگ نہ ہوں

मुआफ कर देता था तंग दस्त को तो दाखिल फ़रमा दिया उस मरने वाले को अल्लाह तआला ने जन्नत में।
2741 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो ज़्यादा क़समें खाने से तिजारत में इसलिये कि क़समें माल को तो बिकवा देती हैं मगर बरकत को मिटा देती हैं।
2742 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबु हुरैरा से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि क़सम बिकवाने वाली है सामान को और मिटाने वाली है बरकत को।
2743 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबूज़र से मरवी वह रिवायत फरमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तीन हैं कि कलामे महब्बत नहीं फ़रमायेगा उनसे अल्लाह तआला क़यामत के दिन और न नज़रे रहमत फरमायेगा उनपर और न गुनाहों से पाक फरमायेगा उनको और उनके लिये अज़ाब है दुख देने वाला, अर्ज किया हजरते अबुज़र ने कि वह तीनों तो टोटे में पड़ गये खसारे में पड़ गये वह तीन कोन हैं या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तहबन्द को टखनों से नीचे लटकाने वाला और एहसान जताने वाला और बेचने वाला अपने माल को झूठी कसमें खाकर।
2744 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सच्चा और

گے اور ایک لائن انکی ہوگی جونکوکار حق شعار ہونگے اور وہ زمرۂ اخیار وابرار میں ہونگے جیسا کہ ابھی گزشتہ حدیث شریف میں گزرا۔

(۲۷۴۷) خرید و فروخت میں چار اختیار ہیں۔(۱) خیار عقد (۲) خیار دیت (۳) خیار شرط (۴) خیار عیب۔ ایجاب وقبول سے بیع مکمل ہو جاتی ہے اب فریقین میں سے کسی کو بیع فسخ کرنے کا حق نہیں رہتا۔ خرید و فروخت کرنیوالوں میں سے ایک نے ایجاب کردیا تو دوسرے کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے اور دوسرے کے قبول کرنے سے پہلے پہلے ایجاب کرنے والا اپنا ایجاب ختم کرسکتا ہے۔ سیدنا امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک الگ ہونے سے مراد جسمانی الگ ہونا نہیں بلکہ کلام کی علیحدگی وجدائی مراد ہے کہ ایک نے کہا کہ میں نے بیع دی اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کی اب خواہ وہاں بیٹھے ہی رہیں یا اٹھ کر وہاں سے چلے جائیں کہ جسم کے اعتبار سے الگ ہوجائیں کیونکہ باتوں کا ہیر پھیر مکمل ہوگیا بیع ہوگئی۔ حضور امام اعظم کی دلیل آیت قرآن کریم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اگر جدا ہوجائیں دونوں تو غنی فرمادیگا اللہ سبکو اپنی وسعت فضل سے اور ہے اللہ بہت وسعت والا بڑی حکمت والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۰) اس آیت کریمہ میں زوجین کی جسمانی علیحدگی مراد نہیں ہے کہ بلکہ نکاح سے علیحدگی مراد ہے یعنی طلاق۔ جب نکاح صرف ایجاب وقبول سے منعقد ہوجاتا ہے وہاں خیار مجلس نہیں ہوتا تو بیع بھی ایک عقد ہی ہے وہ بھی صرف ایجاب وقبول سے ہونی چاہیے۔ جب عقد قول سے ہوتا ہے تو جدائی بھی قولی ہونی چاہیے نہ کہ جسمانی۔ اس حدیث شریف کے آخری جملے میں خیار سے مراد خیار شرط ہے۔ یعنی ایجاب وقبول کے بعد دونوں پر بیع لازم ہوجاتی ہے لیکن اگر کسی نے اپنے لئے واپسی کے اختیار کی شرط لگالی تو اُسے تین دن تک واپسی کا حق دے گا۔ مثلاً خریدار کہہ دے کہ میں قبول کرتا ہوں مگر تین روز تک مجھے چیز کے واپس کردینے کا حق ہے اگر میرا دل نہ چاہا تو واپس کردونگا اب اگرچہ ایجاب وقبول ہوچکا ہے مگر خریدار کو اس مدت میں واپسی کا حق ہے اس حق کا نام خیار شرط ہے۔ بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں میں سے ایک نے کہہ دیا میں بیچتا ہوں یا خریدتا ہوں تو دوسرے کو قبول کرنے نہ کرنے کا حق ہے۔ اس حق کا نام خیار عقد ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے

کہ چیز کو بغیر دیکھے خرید لیتے ہیں اور دیکھنے کے بعد وہ چیز ناپسند ہوتی ہے ایسی حالت میں شرع نے خریدار کو اختیار دیا ہے کہ اگر دیکھنے کے بعد چیز کو نہ لینا چاہے تو بیع فسخ کردے۔ اسکو خیار رویت کہتے ہیں۔ اگر کسی نے بغیر عیب ظاہر کئے چیز بیچ دی تو عیب معلوم ہونے پر خریدار کو واپس کرنے کا حق ہے اسکو خیار عیب کہتے ہیں۔ خیار عیب کیلئے یہ ضروری نہیں کہ عقد کے وقت یہ کہے کہ عیب ہوگا تو پھیر دیں گے چاہے کہا ہو یا نہ کہا ہو ہر حال میں عیب معلوم ہوجانے پر خریدار واپس کرسکتا ہے۔ خیار کے تفصیلی مسائل فقیر قدیری کی کتاب "آفتاب شریعت" اور "فتاویٰ قدیریہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۷۴۸) اس صورت میں دوسرے شخص کو اختیار باطل کرنے کا حق نہ رہا اب یہ اپنا اختیار باطل کرے یا نہ کرے اختیار اسے رہے گا جس نے اپنے لئے اختیار رکھا ہے۔

(۲۷۴۹) اس حدیث شریف میں خریدار اور تاجر سے مراد وہ ہیں جو بیع کرنا چاہتے ہوں یا بیع کررہے ہوں وہ مراد نہیں ہیں جو بیع کر چکے ہیں۔ جیسے عاقدین ان کو کہتے ہیں جو عقد کررہے ہوں نہ کہ وہ جو عقد کرچکے ہیں۔ خیار شرط دونوں عاقدوں کیلئے نہیں ہوسکتا بلکہ ایک ہی کو ہوگا دوسرے پر بیع لازم ہوگی۔

(۲۷۵۰) نہ تو بیچنے والا اپنی چیز کے عیب چھپا کر خریدار کو دھوکہ دے اور نہ خریدنے والا قیمت کے عیوب کو چھپا کر بیچنے والے کو دھوکہ دے دونوں کے معاملات صفائی اور سچائی پر مشتمل ہوں تو اس تجارت میں برکت ہوگی۔ بصورت دیگر اس تجارت میں بے برکتی ہوگی۔

(۲۷۵۱) یہ دھوکہ کھا جانے والے شخص سیدنا حضرت حبان ابن منقذ ابن عمرو مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہود و منافقین انہیں دھوکہ دیکر چیزیں فروخت کردیتے تھے دھوکہ نہ ہو اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ تم کہہ دیا کرو کہ میں تجارتی معاملات میں سیدھا سادہ بندہ ہوں مجھ سے زیادہ قیمت وصول نہ کرلینا میں اپنے لئے اختیار رکھتا ہوں کہ کسی کو دکھاؤنگا اگر قیمت زیادہ لگائی گئی تو مجھے خیار شرط ہے۔ واپس کردونگا۔ چنانچہ بعض روایات مبارکہ میں اس طرح ہے کہ دھوکہ نہ ہو مجھے اختیار ہے تین دن تک۔ اگر خریدار غلطی سے مہنگی چیز خریدے تو اسے واپس کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس سے بیع

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ. (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

مگر یہ کہ عقد ہی اختیار کا ہو اور اُسے یہ درست نہیں ہے کہ جدا کر دے اپنے ساتھی کو خوف سے اس کے کہ فسخ کر دے وہ اس تجارت کو۔

(۲۷۵۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ علیحدہ ہوں دونوں خریدار اور بیچنے والا مگر ایک دوسرے کو راضی کر کے۔

(۲۷۵۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک دیہاتی کو سودا ہو جانے کے بعد۔

﴿ بَابُ الرِّبٰوا ترجمہ: سود کا باب ﴾

(۲۷۵۵) حدیث شریف: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ

ترجمہ: لعنت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر اور سود کے کھلانے والے پر اور اسکے لکھنے والے پر

وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ (رواہ مسلم)

اور اسکے گواہوں پر اور فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ سب کے سب برابر ہیں۔

(۲۷۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی اور گیہوں

بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ

کے بدلے گیہوں اور جَو کے بدلے جَو اور کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک، برابر برابر ہوں تو بیچو تم دست بدست،

فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (رواہ مسلم)

پھر جب مختلف ہو جائیں قسمیں تو بیچو تم جیسے تم چاہو جب کہ دست بدست ہو۔

अमानतदार ताजिर हज़राते अम्बिया व सिद्दीक़ीन इज़ाम व शौहदा ए ज़वी ऐहतराम के साथ होगा।

2745 हदीस शरीफ़:– हज़रते कैस इब्ने अबु ग़रज़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नाम रखा जाता था हमारा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना–ए–पाक में "समासरा"(सौदागर) तो गुज़रे हम पर रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो नाम रखा प्यारे रसूल ने हमारा ऐसे नाम के साथ जो समासरा यानि सौदागर से अच्छा था तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ऐ गिरोह तुज्जार! बेशक तिजारत कि आ जाती हैं इसमें लग्व गोई और झूठी कसमें तो मिलाया करो उसको ख़ैरात से।

2746 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तिजारत पेशा जमा किये जायेंगे क्यामत के दिन बदकार सिवाये उन तुज्जार के जिन्होंने परहेजगारी की और नेकियां कीं और सच बोला।

(150) इख़्तियार का बाब

2747 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़रीद व फ़रोख़्त करने वाले हर एक को दोनों मे से इख़्तियार है अपने साथी पर, जब तक वह दोनों अलग न हों सिवाये इख़्तियार वाली बए के।

2748 हदीस शरीफ़:– जब तिजारीती कारोबार करें ताजिर व खरीदार तो उसमें से हर एक को इख़्तियार

فاسد ہوگی البتہ ردی مال خریدے تو اُسے خیار عیب ملے گا۔

(۲۷۵۲) الگ ہونے سے مراد اجسام کا الگ ہونا نہیں بلکہ اقوال کا الگ الگ ہونا ہے کہ ایک نے کہا کہ میں نے فروخت کر دیا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خرید لیا۔ خیار والے عقد میں اس علیحدگی کے بعد بھی صاحب اختیار کو اختیار ہوگا کیونکہ اس حدیث شریف میں بھی خیار سے مراد خیار شرط ہے اور خیار شرط کی مدت تین دن ہے اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ کسی پرہیزگار کو زیب نہیں دیتا کہ خریدتے ہی یا بیچتے ہی وہاں سے چلا جائے اس خوف سے کہ سامنے والا عیب پر مطلع ہو کر بیع فسخ نہ کر دے۔ خرید و فروخت کرنے والے دونوں ہی وہاں کچھ دیر ٹھہریں تا کہ خریدار اچھی طرح مال کو دیکھ بھال لے اور فروخت کرنے والا روپیہ پیسہ گن لے۔ معلوم ہوا کہ خیار مجلس شرعاً معتبر نہیں ہے اگر جگہ چھوڑنے سے پہلے بیع مکمل نہ ہوتی تو اسے فسخ تجارت کے ڈر سے تعبیر نہ کیا جاتا کیونکہ اگر بیع مکمل نہ ہو چکی ہوتی تو فسخ بیع کیسا؟ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل کہ آپ کوئی چیز خریدتے تو فوراً اس جگہ سے ہٹ جاتے تا کہ بائع بیع ختم نہ کر دے تو یہ انکا اپنا اجتہاد ہے اور نص کے مقابلے میں صحابی کا اجتہاد لائق پیروی نہیں ہوتا۔

(۲۷۵۳) ایجاب وقبول کے بعد بھی ایک دم وہاں سے تاجر و خریدار نہ جائیں بلکہ ایک دوسرے کو مطمئن کر کے وہاں سے ہٹیں۔ ایجاب وقبول کے بعد بھی ایک دوسرے کو مطمئن کر دینا ضروری ہے اگر کسی کو اطمینان نہ ہو تو وہ چیز واپس کر دی جائے۔

(۲۷۵۴) ایک دیہاتی نے شہر میں آ کر کچھ فروخت کیا پھر اسے خیال آیا کہ میری چیز سستی بک گئی تو پیارے رسول ﷺ نے اس دیہاتی کو اپنی چیز واپس لے لینے کا اختیار دیا۔ اور خریدار کو فسخ بیع پر راضی فرما دیا۔ یہ بھی خیار مجلس نہیں ہے اگر یہ خیار مجلس ہوتا تو پیارے نبی ﷺ کے اختیار دینے کے کیا معنی ہونگے اس سے بھی ظاہر ہے کہ بیع مکمل ہو جانے کے بعد پیارے نبی ﷺ نے اپنے خصوصی اختیار سے اسے اختیار مرحمت فرمایا۔

(۲۷۵۵) "ربا" یعنی سود کے معنی زیادتی اور بڑھ جانے کے ہیں۔ سود کی تعریف یہ ہے عقد معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہوں اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اسکے مقابلے میں دوسری طرف کچھ نہ ہو تو یہ سود ہے۔ سود حرام قطعی ہے اسکی حرمت کا منکر کافر ہے حرام جان کر جو اسکا مرتکب ہو وہ فاسق ہے مردود الشہادۃ ہے۔ جو چیزیں ناپ کر یا تول کر بکتی ہیں جب اسکو اپنی جنس سے بدلا جائے جیسے گیہوں سے گیہوں اور جو سے جو اور ایک طرف زیادہ ہو تو یہ سود ہے اور حرام ہے اور اگر وہ چیزیں ناپ یا تول کی نہ ہوں یا ایک جنس کو دوسری جنس سے بدلا ہو تو یہ سود نہیں ہے عمدہ اور خراب کا یہاں کوئی فرق نہیں ہے یعنی تابلہ جنس میں ایک طرف کم ہے مگر یہ اچھی ہے اور دوسری طرف زیادہ ہے کہ یہ خراب ہے جب بھی سود ہی ہے اور حرام ہے۔ لازم ہے کہ ناپ تول میں دونوں برابر ہوں۔ جس چیز پر سود کی حرمت کا دارومدار ہے وہ قدر و جنس ہے۔ قدر سے مراد وزن یا ناپ ہے۔ دونوں چیزوں کا ایک نام اور ایک کام ہو تو ایک جنس سمجھئے اور نام و مقصد میں اختلاف ہو تو دو جنس جانئے جیسے گیہوں اور جَو۔ کپڑوں میں لٹھا اور ململ۔ کھجور کی تمام اقسام ایک جنس ہیں لوہا، تانبہ، پیتل، سیسہ الگ الگ جنس ہیں۔ ریشم اور سوت بھی الگ الگ جنسیں ہیں۔ گائے، بکرے کا گوشت دنبہ کی چکّی، پیٹ کی چربی الگ الگ جنسیں ہیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سود میں ستر گناہ ہیں اور ان میں سے چھوٹا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا۔ ایک درہم سود کا ۳۶ بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔ قرآن کریم میں سود خور کو اللہ و رسول سے جنگ کرنے کا اعلان دیا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور چھوڑ دو اسکو جو باقی رہ گیا سود میں سے اگر ہو تم ایمان والے۔ پھر اگر نہ کیا تم نے تو تیار ہو جاؤ جنگ کیلئے اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لئے تمہارا اصل سرمایہ ہے نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم ظلم کئے جاؤ گے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۶) اس حدیث شریف میں سود کھانے والے کا ذکر پہلے فرمایا کہ یہ سود لیتا بھی ہے اور کھاتا بھی ہے اور مقروض اور اسکی اولاد پر ظلم بھی ڈھاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حق مارتا ہے اور بندوں کا بھی۔ سود کا کھانیوالا کھلانیوالا۔ سود دلانیوالا۔ سود کی لکھت پڑھت کرنیوالا سود کا گواہ بننے والا اصل گناہ میں سب برابر ہیں کہ سود خور کے معاون و مددگار ہیں۔ گناہ پر مدد کرنا بھی گناہ ہے اللہ تعالیٰ

نے سود خور کو اعلان جنگ دیا کیونکہ بڑا مجرم یہ ہی ہے اسکی وجہ سے دوسرے لوگ بھی اس گناہ میں ملوث ہوئے۔

(۲۷۵۶) مذکورہ اشیاء کو جب انکی ہم جنس کے عوض فروخت کرو تو دو طرفہ برابر ہو۔ مطلقاً زیادتی و کمی نہ ہو ہم جنس و ہم وزن سے زیادتی حرام ہے۔ ہم وزن و ہم جنس میں تو زیادتی بھی حرام ہے اور اُدھار بھی۔ لیکن صرف جنس ایک ہو جیسے انڈے کے عوض انڈے۔ یا صرف وزن ایک ہو جیسے گندم کے عوض جَو تو یہ زیادتی حلال ہے اور ادھار حرام ہے۔

(۲۷۵۷) سود کی حرمت مذکورہ چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے دوسری اشیاء کو بھی ان پر قیاس کیا جائے۔ جنس و وزن یا کیل میں اتحاد علت قیاسی ہیں۔ سود دو شخصوں سے قائم ہے ایک تو دینے والا دوسرا لینے والا۔ لہٰذا دونوں ہی مجرم ہونگے کیونکہ دونوں ہی نے حرام کاروبار کیا ہے۔ اگرچہ لینے والا بڑا گناہگار ہے۔ نام و کام میں یکساں ہونا ہم جنسیت ہے اور باٹ میں یکساں ہونا ہم وزنیت ہے۔ لہٰذا گائے اور بکری کے گوشت ہم جنس نہیں اگرچہ نام دونوں کا گوشت ہی ہے مگر کام میں قاعدوں میں فرق ہے۔ سونا اور لوہا ہم وزن نہیں سونے کے باٹ تولہ ماشہ رتی ہیں اور لوہے کے باٹ کو ئنٹل اور ٹن ہیں لہٰذا بکری اور گائے کے گوشت میں زیادتی جائز ہے ایسے ہی سونے اور لوہے میں زیادتی حلال ہے کہ بکری کا ایک سیر گوشت دیکر گائے کا دو سیر گوشت لیا جائے یا دو تولہ سونا دیکر دو ٹن لوہا لے لیا جائے یا ایک انڈا دو انڈوں کے بدلے کہ ان میں زیادتی سود نہیں ہے۔

(۲۷۵۸) سونا چاہے سکہ ہو یا بسکٹ یا زیور دو طرفہ وزن میں برابر ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک اشرفی دو تولے بسکٹ کے بدلے میں بیچی۔ دو تولے کا زیور چار تولہ سادہ سونے کے عوض بیچا تو یہ حرام ہے۔ چونکہ زیور یا سکہ ہونے کا اعتبار نہیں بلکہ وزن کا اعتبار ہے۔ ایسے ہی چاندی کا بھی حکم ہے کہ اگر چاندی کے ایک روپے کے عوض دو تولہ چاندی لی تو حرام ہے۔ آجکل روپیہ لوہے کا ہے اور نوٹ کاغذ کا اسلئے یہ بیع جائز ہے کہ سو روپے کی ایک تولہ چاندی لیں کیونکہ لوہا یا کاغذ چاندی کی ہم جنس نہیں ہے۔ سود کی دو قسمیں ہیں (۱) زیادتی کا سود (۲) ادھار کا سود۔ زیادتی کے سود کی حرمت دو شرطوں پر موقوف ہے ہم جنس ہونا ہم وزن ہونا مگر ادھار کے سود کی حرمت صرف ایک شرط پر موقوف ہے ہم وزن ہونا یا ہم جنس ہونا لہٰذا سونے چاندی کی تجارت میں زیادتی حلال ہے کہ ایک تولہ سونے کے عوض چار تولے چاندی لیں مگر ادھار حرام ہے۔ فوراً فریقین قبضہ کریں کسی طرف سے ادھار نہ ہو کہ سونا چاندی اگرچہ جنس الگ الگ ہیں مگر وزن دونوں کا ایک ہی نام کا ہے کہ دونوں گرام اور ملی گرام سے بکتے ہیں۔ دونوں روایات مبارکہ میں فرق یہ ہے کہ ایک جگہ تو مثلاً بمثل ہے اور دوسری میں وزناً بوزن ہے۔ سونے چاندی میں برابری وزن سے کرنا ضروری ہے پیمائش سے برابری کافی نہیں۔ مثلاً دو انچ کا چاندی کا پترا تین انچ چاندی کے پترے عوض بیچنا جائز ہے اور دونوں کا وزن برابر ہو۔ اگر دو طرفہ دو انچ کے پترے چاندی کے ہوں اور ان کے وزن میں فرق ہو تو بیع حرام ہے وزن کا لحاظ ہے وزن ہی کی برابری ضروری ہے۔

(۲۷۵۹) کھانا، غلہ، پھل، اگر ہم جنس و ہم وزن ہوں تو زیادتی حرام ہے۔ لہٰذا بھینس یا بکری کا دودھ سرکوں یا تل کا تیل اگر دو طرفہ ایک جنس ہوں تو زیادتی حرام ہے اور دو جنس ہوں تو زیادتی حلال ہے لہٰذا ایک کلو بھینس کے دودھ کے بدلے دو کلو بکری کا دودھ لینا یا ایک کلو سرسوں کے تیل میں دو کلو تل کا تیل لینا جائز ہے کہ جنس مختلف ہے۔

(۲۷۶۰) جیسے ہم وزن و ہم جنس میں زیادتی حرام ہے ایسے ہی ادھار بھی حرام ہے دو طرفہ نقد ہونی چاہیے اس حدیث شریف سے بیع طعاطی کا جواز بھی نکلتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والا زبان سے کچھ بھی نہ کہے ایک قیمت دیدے دوسرا مال دیدے۔ سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انار والے کی دوکان پر تشریف لائے آپ نے دوکاندار کے سامنے درہم رکھ دیا اس نے آپکے سامنے ایک انار رکھ دیا آپ انار اٹھا کر چلے آئے (مرقاۃ شریف) بات دونوں میں کوئی نہ ہوئی۔ یہ بیع طعاطی ہے بیع طعاطی اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں قسم کے مالوں میں ہو سکتی ہے اس حدیث شریف میں سونے اور چاندی کی تجارت میں طعاطی کافی مانی گئی۔ سونا چاندی فرما کر تمام دھاتوں کی طرف اشارہ فرمایا اور گندم اور جو فرما کر تمام غلوں کی جانب اور کھجور فرما کر تمام پھلوں کی طرف اشارہ فرما دیا۔ اسکا صاف و صریح مطلب یہ ہوا کہ ہر ہم جنس و ہم وزن چیز میں خواہ

دھات کی قسم سے ہو یا غلے کی قسم سے یا پھلوں کی قسم سے ان میں زیادتی سود ہے۔ یہ تفصیل مذہب حنفی کی تائید کرتی ہے کہ ہم جنس اور ہم وزن میں زیادتی حرام ہے۔

(۲۷۶۱) خیبر میں ہر قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں اعلیٰ بھی ادنیٰ بھی اور ردی بھی۔ ہم ردی و ادنیٰ کھجوروں سے اعلیٰ کھجوریں خرید لیتے ہیں کہ ارزانی کے زمانے میں دوگنی ادنیٰ یا تین گنے ردی کھجوریں دیکر اور گرانی میں تین گنی کھجوریں دیکر خرید لیتے ہیں اور یہ تحفے میں پیش کی گئی کھجوریں بھی اسی طرح خریدی ہوئی ہیں۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اب تک جو ہوا وہ ہوا اس پر مواخذہ نہیں ہے آئندہ اس طرح تبادلہ نہ کرنا کہ یہ سود ہے۔ پیارے رسول ﷺ نے ان تحفہ پیش کرنیوالے شخص پر عتاب نہ فرمایا اور نہ ہی ان کھجوروں کو واپس فرمایا اور نہ انہیں ان کھجوروں کے استعمال سے منع فرمایا اور انکا یہ تحفہ و ہدیہ قبول فرمالیا۔ صرف آئندہ کیلئے منع فرما دیا کیونکہ ابھی سود کے قوانین شائع نہ ہوئے تھے سود کی حرمت نئی نئی ہوئی تھی اور قانون یا تفصیلات قانون شائع ہونے سے پہلے خلاف ورزی کرنیوالوں پر عتاب نہیں ہوتا ہے جبکہ بے خبری میں کریں کیونکہ اس وقت بے خبری کا عذر درست ہے۔ مگر قانون اور اسکی تفصیلات شائع ہو جانے کے بعد بے خبری عذر نہیں ہے لہٰذا اب اگر کوئی اس طرح کی تجارت کریگا تو مجرم ہوگا اور یہ خرید و فروخت درست بھی نہ ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو سود سے بچنے کا قانون مرحمت فرمایا کہ درمیان میں روپیہ پیسہ رکھ لو سود نہ بنے گا اور نفع درست ہو جائیگا مثلاً دو کلو ردی کھجوریں ایک روپے میں بیچ دو پھر اس ایک روپے سے اعلیٰ قسم کی ایک کلو کھجوریں خرید لی جائیں کیونکہ سود کی علت ہم جنس و ہم وزن ہونا ہے پیارے نبی ﷺ نے وزن کا لحاظ فرمایا ہے۔ یہی احناف کا مذہب ہے۔ حرام سے بچنے کیلئے حیلہ شرعی جائز ہے اگر سو روپے دو سو روپے کے عوض فروخت کرنے ہوں تو اس سے سو روپیہ کے عوض کپڑے کا تھان خرید لو پھر وہی تھان دو سو روپے کے بدلے بیچ دو یہ وہی صورت ہے جس کی تعلیم اس حدیث شریف میں عطا فرمائی گئی ہے (مرقاۃ شریف) شرعی حیلے کا ثبوت قرآن کریم میں بھی ہے۔ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری کے زمانے میں اپنی بیوی "رحمت" کو سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی تھی صحتیاب ہونے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا کہ ہاتھ میں جھاڑو لیکر اپنی بیوی کو مار دو اور اپنی قسم نہ توڑو۔ یہ قسم پوری کرنے کا حیلہ ہوا۔ حرام سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا جائز ہے احکام شرعیہ میں تبدیلی کی نیت سے حیلہ کرنا حرام ہے۔

(۲۷۶۲) یہ بھی وہی صورت ہے جو گزشتہ حدیث شریف میں بیان کی گئی ہے کہ پہلے تو دو صاع ردی کھجوریں ایک روپے کے عوض بیچ دیں پھر اس روپے سے ایک صاع اعلیٰ کھجوریں خرید یں یہ دو بیعیں ہو گئیں اور سود نہ بنے گا۔

(۲۷۶۳) یہ بھاگا ہوا غلام تھا اور اسکا مقصود مولیٰ سے نجات پانا تھا مگر اس نے ظاہر یہ کیا کہ میں مومن ہوں اور مہاجر بن کر آپ کی خدمت اقدس میں رہنا چاہتا ہوں۔ پیارے نبی ﷺ نے بھی اسکی تحقیق نہ فرمائی اور اس سے ہجرت پر بیعت لے لی۔ آپکا یہ عمل شریف بھی بہت سے دینی مسائل کا ذخیرہ ہے۔ مثلاً اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غلام مولیٰ کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیعت فسخ نہیں ہو سکتی کہ پیارے نبی ﷺ نے اس غلام کو خرید فرمالیا مگر اسکی بیعت فسخ نہ فرمائی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر سودی مال میں زیادتی و کمی جائز ہے چنانچہ ایک بکری دو بکریوں کے بدلے فروخت کر سکتے ہیں کیونکہ حیوان سودی مال نہیں ہیں کہ یہ نہ کیلی ہے اور نہ وزنی۔ البتہ حیوان کی حیوان سے ادھار بیع ناجائز ہے۔ سیدنا حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے بیچا تھا۔ نادانوں کی رگ نادانی پھڑک گئی کہ کہ پیارے نبی ﷺ کو علم غیب نہیں ہے کیونکہ آپ نے انجانے میں دوسرے کے غلام کو ہجرت پر بیعت فرمالیا۔ تو یہ نادانوں کی الٹی کھوپڑی کی اپج ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو ہر کھلے چھپے کی اطلاع دی ہے مگر علم کا ہر وقت حضور ضروری نہیں ہوتا۔ حافظ قرآن کریم کو پورا قرآن کریم یاد ہوتا ہے مگر ہر لفظ ہر وقت سامنے نہیں ہوتا لہٰذا مذکورہ واقعہ سے پیارے نبی ﷺ کی بے علمی و لاعلمی ثابت کرنا حماقت و جہالت، ضلالت و سفاہت ہے۔

(۲۷۶۴) دو طرفہ کھجوریں ہوں ایک جانب تو کھجوروں کا وزن معلوم

(۲۷۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَاءٌ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی اور گیہوں کے بدلے گیہوں اور جَو کے بدلے جَو اور کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک، دست بدست کے برابر برابر بیچنا درست ہے، پھر جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سودی کاروبار کیا، لینے والا اور دینے والا اس میں برابر ہے۔

(۲۷۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر برابر برابر اور نہ زیادتی کرو اس کے بعض کی بعض پر اور مت بیچو چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور نہ زیادتی کرو اسکے بعض کی بعض پر اور نہ بیچو ان میں سے اُدھار کو نقد کے بدلے اور ایک روایت میں ہے کہ مت بیچو سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر تول میں۔

(۲۷۵۹) حدیث شریف: عَنْ مَعْمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت معمر ابن عبد اللہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں سنتا تھا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پیارے رسول کہ غلہ غلے کے بدلے برابر برابر کرو۔

(۲۷۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر نقد سے نقد اور چاندی کے بدلے چاندی سود ہے مگر نقد سے نقد اور گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر نقد سے نقد اور جَو کے بدلے جَو سود ہے مگر نقد سے نقد اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے مگر نقد سے نقد۔

(۲۷۶۱) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عامل بنایا ایک شخص کو خیبر پر تو لائے وہ پیارے رسول کی بارگاہ میں اعلیٰ درجے کی کھجوریں تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تمام کھجوریں خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یارسول اللہ! بیشک ہم لیتے ہیں ان ایک صاع کھجوروں کے بدلے دو صاع کھجوریں دوسری اور دو صاع کے بدلے تین صاع کھجوریں دوسری تو فرمایا پیارے رسول نے ایسا مت کرو بیچو مخلوط کو درہموں کے بدلے اور پھر خرید و درہموں سے اعلیٰ درجے کی کھجوریں اور فرمایا پیارے رسول نے کہ وزنی چیزوں کے بارے میں بھی اسی کے مثل۔

(۲۷۶۲) حدیث شریف: جَاءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ قَالَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ

ترجمہ: لائے حضرت بلال پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں برنی کھجوریں تو فرمایا ان سے پیارے نبی ﷺ نے کہ یہ کہاں سے لائے؟ عرض کیا حضرت بلال نے کہ تھیں ہمارے پاس ردی کھجوریں تو بیچ دیا میں نے انکو دو صاع ایک صاع اچھی کھجوروں کے بدلے فرمایا پیارے نبی نے کہ افسوس! بالکل سود ہے، بالکل سود ہے، ایسا نہ کرو اور لیکن جب ارادہ کرو یہ کہ خریدو تم تو بیچ دو تم کھجور کو

है इस बए में जब तक जुदा न हों या उनकी बए ही इख़्तियार की हो, तो जब हो बए इन दोनों की इख़्तियार की तो इख़्तियार लाज़िम होगा।

2749 हदीस शरीफ़:– ख़रीदा और बेचा मुख़्तार हैं जब तक दोनों जुदा न हों या इख़्तियार रखें या यूं कहे एक इन दोनों में का अपने साथी से कि तू इख़्तियार रख या उसकी जगह इख़्तियार दिया कह दे।

2750 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेचने वाले और ख़रीदने वाले मुख़्तार हैं जब तक जुदा न हों फिर अगर दोनों सच बोलें और असल बात दोनों ज़ाहिर कर दें तो बरकत दी जायेगी इन दोनों को, उनके कारोबार में, और अगर छुपायें और झूठ बोलें तो उनकी तिजारत से बरकत मिटा दी जायेगी।

2751 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स ने अर्ज़ किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि मैं धोका खा जाता हूँ ख़रीद व फ़रोख़्त में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि जब ख़रीद व फ़रोख़्त किया करो तो कह दिया करो कि "धोका न हो तो" वह शख़्स इस जुमले को कह दिया करते थे।

2752 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि ताजिर व ख़रीदार मुख़्तार हैं जब तक अलग न हों मगर यह कि अक़्द ही इख़्तियार का हो और उसे यह दुरुस्त नहीं है कि जुदा कर दे अपने साथी को ख़ौफ़ से इसके कि फ़स्ख़ कर दे वह इस तिजारत को।

2753 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न अलैहदा हों दोनों ख़रीदा और बेचा मगर एक दूसरे को राज़ी करके।

2754 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इख़्तियार दिया एक देहाती को, सौदा हो जाने के बाद।

(151) सूद का बाब

2755 हदीस शरीफ़:– लानत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सूद खाने वाले पर और सूद के खिलाने वाले पर और उसके लिखने वाले पर और उसके गवाहों पर और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यह सबके सब बराबर हैं।

2756 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सोने के बदले सोना और चांदी के बदले चांदी और गेहूं के बदले गेहूं और जौ के बदले जौ और खजूर के बदले खजूर और नमक के बदले नमक, बराबर–बराबर हों तो बेचो तुम दस्त बदस्त, फिर जब मुख़्तलिफ़ हो जायें क़िस्में तो बेचो तुम जैसे तुम चाहो जबकि दस्त बदस्त हो।

بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ۔(رواہ البخاری والمسلم)

دوسری بیع سے پھر خرید لو اُس سے۔

(۲۷۶۳) حدیث شریف: جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ

ترجمہ: آیا ایک غلام تو بیعت کی اُس نے پیارے نبی ﷺ سے ہجرت پر اور نہ خیال فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ غلام ہے

فَجَآءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ

پھر آیا اسکا مالک کہ ڈھونڈ رہا ہے اسکو تو فرمایا اُس مالک سے پیارے نبی ﷺ نے کہ تم بیچ دو اس غلام کو میرے ہاتھ تو خرید فرمالیا پیارے نبی نے اُس غلام کو

بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰى يَسْأَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْحُرٌّ۔(رواہ مسلم)

دو سیاہ رنگ کے غلاموں کے عوض اور نہ بیعت فرمایا کسی کو اسکے بعد یہاں تک کہ دریافت فرماتے پیارے نبی اُس سے کہ غلام ہے وہ یا آزاد۔

(۲۷۶۴) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يَعْلَمُ مَكِيْلَتَهَا

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیچنے سے کھجور کے ڈھیر کو کہ نہیں جانتا ہے اس کے وزن کو

بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔(رواہ مسلم)

کھجوروں کے معلوم وزن کے بدلے۔

(۲۷۶۵) حدیث شریف: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً

ترجمہ: حضرت فضالہ ابن عبید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے خریدا خیبر کے دن ایک ہار

بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ

بارہ دینار میں جس میں سونا تھا اور نگینے تو میں نے کھولدیا اُس ہار کو تو پایا میں نے اُس ہار میں زیادہ سونا بارہ دینار سے تو ذکر کیا میں نے اس کا

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔(رواہ مسلم)

پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ نہ بیچا جائے یہاں تک کہ جدا کر دیا جائے۔

2757 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सोने के बदले सोना और चांदी के बदले चांदी के बदले चांदी और गेहू के बदले गेहूं और जौ के बदले जौ और खजूर के बदले खजूर और नमक के बदले नमक, दस्त बदस्त के बराबर बराबर बेचना दुरुस्त है, फिर जो ज़्यादा दे या ज्यादा ले तो उसने सूदी कारोबार किया, लेने वाला और देने वाला इसमें बराबर है।

2758 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मत बेचो सोना सोने के बदले मगर बराबर–बराबर और न ज्यादती करो उसके बअज की बअज पर और मत बेचो चांदी को चांदी के बदले मगर बराबर–बराबर और न ज्यादती करो उसके बअज़ की बअज पर और न बेचो उनमे से उधार को नकद के बदले और एक रिवायत मे है कि मत बेचो सोना सोने के बदले और चांदी चांदी के बदले मगर बराबर बराबर तौल में।

2759 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुअम्मर इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी उन्होंने फरमाया मैं सुनता था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते थे प्यारे रसूल के गल्ला गल्ले के बदले बराबर बराबर करो।

2760 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सोने के बदले सोना सूद है मगर नकद से नकद और चांदी के बदले चांदी सूद है मगर नकद से नकद और गन्दुम के बदले गन्दुम

ہو اور دوسری جانب کا وزن معلوم نہ ہو چونکہ یہ مال سودی ہے اور اس نا معلومیت کی وجہ سے سود بن جانے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کہ وہ نا معلوم ڈھیر دوسرے سے زیادہ ہو یا کم اس لئے منع فرمادیا گیا۔ روپے یا گندم کے عوض کھجور کا نا معلوم ڈھیر خرید لینا جائز ہے۔

(۲۷۶۵) سونے کے ہار کا وزن بارہ دینار کے وزن سے زائد تھا تو مجھے سونا بھی زیادہ ملا اور نگینے اسکے علاوہ ملے چونکہ ایسی تجارت میں سود کا قوی اندیشہ ہے اگر یہاں ہار کا سونا بارہ دینار کے برابر بھی ہوتا تب بھی سود تھا کہ نگینے زائد تھے۔ اس صورت میں دینار ہار کے سونے سے زائد چاہئیں تاکہ زیادتی نگینہ کے مقابل ہو جائے۔ اور عقد میں سود نہ رہے۔ پیارے نبی ﷺ نے آئندہ کیلئے تو ایسی تجارت کے لئے ممانعت فرمادی مگر اس بیع کو رد نہ فرمایا اور خریدار کو واپسی کا حکم بھی نہ فرمایا کیونکہ اس زمانے میں ناواقفی عذر تھی کہ سود کے قوانین پورے طور پر واضح نہ ہوئے تھے اور نہ مشتہر۔ اب اگر کوئی ایسا عقد ناواقفی کی بنا پر کرے تو وہ واپس کرنا ہوگا۔ اگر جڑاؤ سونے کا ہار، سونے کے عوض بیچا جائے تو سونے کا وزن معلوم ہونا بھی ضروری ہے اور جو سونا ہار کے عوض دیا جائے اسکا زیادہ ہونا بھی لازم ہے تاکہ یہ زیادتی ہار کے نگینوں کا عوض ہو جائے۔

(۲۷۶۶) ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ بیاج کا رواج عام ہو جائیگا اور ہر شخص بالواسطہ یا بلا واسطہ کبھی نہ کبھی بیاج ضرور کھالیگا۔ کہ اس زمانے میں بعض لوگ سود لیں گے اور بعض لوگ سود دیں گے۔ بعض سود کی گواہی اور بعض لکھنے کی ڈیوٹی انجام دینگے اور بعض ان سودی کاروبار والوں کے گھر دعوت کھائینگے۔ بعض لوگ ان سے دینی کاموں میں چندہ لیں گے۔ بہر حال یہ سودی مال کسی نہ کسی ذریعہ سے ہر جگہ ضرور پہونچے گا۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشیں رہے کہ جس کی آمدنی مخلوط ہو کہ حلال بھی ہو اور حرام بھی ایسے شخص کے ہاں ملازمت کرکے تنخواہ لینا، اس سے چندہ لینا اسکے ہاں دعوت کھانا یہ سب کچھ جائز ہے۔ البتہ خالص حرام کمائی والے کے ہاں نہ ملازمت کی تنخواہ لینا جائز نہ ان سے معاملات درست۔ اسلئے پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث شریف میں سود کے عام ہو جانے کی خبر دی ہے مگر ان سبکے فاسق و گنہگار ہونے کو نہ فرمایا۔ سود خور فاسق ہے مگر جسے سود کا غبار پہونچے تو اسے فاسق نہیں کہہ سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ہاں اور پیارے نبی ﷺ کو ابو طالب کے ہاں پرورش کیلئے رکھا۔ ظاہر ہے کہ انکی کمائیاں صد فی صد حلال نہ تھیں بلکہ مخلوط تھیں اگر مخلوط مال سے دعوت و چندہ حرام ہو تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم اور اپنے حبیب کی پرورش ان کے ہاں نہ کراتا اور اگر مخلوط مال سے دعوت و چندہ وغیرہ سب بند کر دئے جاتے تو آج دینی ادارے مدرسے، خانقاہیں یتیم خانے آباد نہیں رہ سکتے تھے۔ اس وقت خالص حلال روزی ملنا ناممکن تو نہیں ہے مگر مشکل ضرور ہے۔ ایک مسئلہ اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے کہ حربی کفار سے نفع لینا سود نہیں ہے جو بالکل دارالاسلام نہ آئے ہوں۔ ہندوستان میں موجودہ کفار سے نفع لینا سود نہیں کیونکہ یہاں کے کفار حربی ہیں ذمی نہیں اگرچہ ہندوستان دارالاسلام ہے لہٰذا کفار کے تمام بینکوں سے نفع لینا حلال ہے اگرچہ وہ لوگ اسے سود و بیاج ہی کہتے ہوں مگر یہ شرعاً سود و بیاج نہیں البتہ مسلمانوں کے بینکوں سے نفع لینا حرام ہے۔ اگر بیمہ کمپنی خالص کفار کی ہو تو اس میں بیمہ کرنا حلال ہے ورنہ حرام ہے۔ بعض لوگ دینی لاعلمی کے باعث ان مسائل کو پڑھ کر یا سن کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) سود کو جائز کر دیا۔ یہ نری جہالت و ضلالت ہے۔ سود کو کون جائز کر سکتا ہے بلکہ یہ سود ہی نہیں ہے اور یہ صرف کفار کے بینکوں کا حکم ہے۔ اسکے باقی مسائل آپ فقیر قدیری کی کتاب "انتخاب شریعت" اور "فتاویٰ قدیریہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۷۶۷) سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں جانور کی بیع گوشت کے عوض نقد جائز ہے اور ادھار نا جائز ہے کیونکہ جانور موٹا، دبلا ہوتا رہتا ہے اور گوشت کا ادھار میں تعین مشکل ہوتا ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف) کفار عرب کھیل کے ذریعہ بھی جوا کرتے تھے اور جانور کے گوشت کی بیع کو عقد کا جوا قرار دیتے تھے کہ اگر جانور میں گوشت اس گوشت سے زیادہ نکل آتا تو گوشت والا جیت جاتا اور اگر جانور کے گوشت سے کم نکلا تو جانور والا جیت جاتا اور گوشت والا ہار جاتا۔

(۲۷۶۸) احناف کے نزدیک جانور کی جانور سے ادھار بیع مطلقاً

(۲۷۶۶) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰو فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ۔ (رواه احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ضرور آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہ باقی بچے گا کوئی مگر کھانے والا ہوگا سود کا پھر اگر نہ بھی کھائے گا سود کو تو پہونچے گا اسکو اسکا ضرر، اور روایت کیا گیا ہے کہ پہونچے گا اسکو اسکا غبار۔

(۲۷۶۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواه فی شرح السنة)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اُدھار گوشت بیچنے سے جانور کے بدلے، حضرت سعید ابن مسیب نے فرمایا کہ تھا یہ عمل اہل جاہلیت کے جوے سے۔

(۲۷۶۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا حیوان کے اُدھار بیچنے سے حیوان کے بدلے۔

(۲۷۶۹) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیاج اُدھار میں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سود نہیں ہے دست بدست میں۔

(۲۷۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِرْهَمُ رِبٰوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیاج کا ایک درہم کہ کھاتا ہے اس کو آدمی اور وہ جانتا ہے

सूद है मगर नकद से नकद और जौ के बदले जौ सूद है मगर नकद से नकद और खजूर के बदले खजूर सूद है है मगर नकद से नकद।

2761 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आमिल बनाया एक शख़्स को खैबर पर तो लाये वह प्यारे रसूल की बारगाह में आला दर्जे की खजूरें तो फरमाया प्यारे रसूल ने क्या तमाम खजूरें ख़ैबर की ऐसी ही होती हैं? उस शख़्स ने अर्ज़ किया नहीं, कसम है अल्लाह तआला की या रसूलुल्लाह! बेशक हम लेते हैं इन एक साअ खजूरों के बदले दो साअ खजूरें दूसरी और दो साअ के बदले तीन साअ खजूरें दूसरी, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐसा मत करो बेचो मखलूत को दिरहमों के बदले और फिर खरीदो दिरहमों से आला दर्जे की खजूरें और फरमाया प्यारे रसूल ने कि वजनी चीजो के बारे में भी इसी के मिस्ल।

2762 हदीस शरीफः– लाये हजरते बिलाल प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक मे बरनी खजूरें तो फ़रमाया उनसे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यह कहाँ से लाये? अर्ज़ किया हज़रते बिलाल ने कि थीं हमारे पास रद्दी खजूरें तो बेच दिया मैंने उनको दो साअ एक साअ अच्छी खजूरों के बदले तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अफ़सोस! बिल्कुल सूद है, बिल्कुल सूद है, ऐसा न करो और लेकिन जब इरादा करो यह कि ख़रीदो तुम तो बेच दो तुम खजूरों को दूसरी बए से फिर ख़रीद लो उससे।

منع ہے اور یہ حدیث شریف مذہب احناف کی مضبوط دلیل ہے۔

(۲۷۶۹) یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے کہ کسی شخص نے پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا ہوگا کہ ہم جنس کو برابر برابر فروخت کرنے کے بارے میں یا مختلف الجنس کو زیادتی دکمی سے بیچنے کے بارے میں تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ ان صورتوں میں سود صرف اُدھار میں ہوگا نقد میں نہیں کہ ایک کلو گیہوں دو کلو جو کے عوض، ایک کلو گیہوں ایک کلو گیہوں کے عوض نقد بیچ سکتے ہیں ادھار نہیں بیچ سکتے۔

(۲۷۷۰) ایک درہم سود کے چھتیس زنا سے بدتر ہونے کی چند وجوہ ہیں۔ زنا حق اللہ ہے اور سود حق العبد ہے جو توبہ سے معاف نہیں ہوتا۔ سود خور کو اللہ و رسول سے جنگ کا اعلان ہے زانی کو یہ اعلان نہیں۔ سود خور کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے زانی کے متعلق یہ اندیشہ نہیں۔ سود خور مقروض اور اسکے بال بچوں کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ اسی لئے سود خور پر زیادہ سختی ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف) مسلمان عموماً زنا سے تو نفرت کرتے ہیں مگر سود سے نفرت نہیں کرتے۔ حکومتیں دوسرے گناہوں کو تو روکنے کی کوششیں کرتی ہیں مگر بیاج کو رواج دیتی ہیں کہ اب اس سے بچنا مشکل ہو گیا ہے۔

(۲۷۷۱) جیسے مٹی کے تیل میں بھیگا ہوا کپڑا آگ میں جلدی جل جاتا ہے ایسے ہی بیاج، رشوت، جوئے، سٹے، چوری، ڈکیتی وغیرہ کے حرام مال سے پیدا شدہ پروان چڑھا گوشت دوزخ کی آگ میں بہت جلد جل جائیگا چونکہ غذا سے خون اور خون سے گوشت بنتا ہے اسلئے بہت ہی پاکیزہ ہونا چاہے۔ حرام غذا کا اثر پورے جسم پر پڑتا ہے۔ کھانے سے مراد سود لینا ہے چاہے کھائے یا پئے یا کسی اور استعمال میں لائے یا جمع کر کے رکھے۔ محاورے میں بھی سودے کو سود خوری کہا جاتا ہے۔ ایک درہم سے مراد معمولی مال ہے۔ جانتے کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ اگر بے علمی میں سود کا پیسہ استعمال میں آجائے تو گناہ نہیں۔ اسی لئے مخلوط کمائی والے کے یہاں دعوت وغیرہ جائز ہے کہ پتہ نہیں ہے کہ کس مال سے کھانا تیار کیا گیا ہے۔ اس حدیث شریف میں لفظ اولٰی اقرب کے معنی میں ہے یعنی زیادہ قریب۔ اور یہی لفظ اولٰی پیارے نبی ﷺ کیلئے قرآن کریم میں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک و قریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی ان کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱)

اولیٰ بمعنی اقرب خدا نے انہیں کہا
پھر کس جگہ نہ جلوہ ہو پیارے رسول کا (انتخاب قدیری)

(۲۷۷۲) جب ادنیٰ درجے کا گناہ ماں سے نکاح وزنا کرنے کے مترادف ہے تو پھر باقی ابتر درجات کی سختی و برائی کا کیا عالم ہوگا کیونکہ اہل عرب بیاج کھانے کے زیادہ عادی تھے ان سے یہ لت چھڑانا آسان نہ تھا اسلئے سود پر زیادہ اور سخت وعیدیں ارشاد فرمائی گئیں۔ زنا عام طور پر مرد و عورت کی رضامندی سے ہوتا ہے اور اکثر عورت کی رضامندی سے مگر سود میں مقروض کی رضا نہیں ہوتی بلکہ سودیا مقروض کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتا ہے اور سودیا صرف مقروض پر ہی ظلم نہیں ڈھاتا بلکہ اسکے اہل وعیال پر بھی ظلم ڈھاتا ہے اور ایک تیر جفا سے پورے گھر کے افراد کو نشانہ بناتا ہے اس لئے بھی سود کے احکام بعض وجوہ سے زنا سے سخت تر ہیں۔

(۲۷۷۳) یہ فرمان عالیشان، صاحب ایمان کیلئے ہے کہ بیاج کا انجام و مآل قلت و ذلت ہے۔ سود خور آخرکار برباد و خوار ہی ہوتے ہیں۔ جلد یا بدیر۔ بیاج کا مال اصل کو بھی لیکر ڈوب جاتا ہے اگر بیاج سے کفار پھلیں تو پھلیں کیونکہ ہر ایک کی غذا مختلف ہوتی ہے۔

(۲۷۷۴) پیارے نبی ﷺ کی نگاہ اقدس سے دنیا و آخرت کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی چشمان دوربین نے وہ واقعہ بھی دیکھ لیا جو آئندہ بعد قیامت پیش آنیوالا ہے۔ ورنہ اس وقت تو نہ دوزخ میں کوئی تھا کیونکہ جنت و دوزخ میں داخلہ تو جزا و سزا کیلئے بعد قیامت ہوگا سود خور حرص و ہوس کا پتلا ہوتا ہے کھانا کم ہے اور حرص و ہوس زیادہ کرتا ہے اسلئے اسکے پیٹ کال کوٹھریوں کی طرح ہونگے۔ لوگوں کے جو مال سود کی شکل میں ظلماً وصول کئے ہونگے وہ سانپ و بچھو کی شکل میں نمودار ہونگے۔ آج اگر ایک کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے تو آدمی مضطر و بے قرار ہو جاتا ہے تندرستی کا ڈھیر ہو جاتا ہے جب ایک کیڑے سے یہ حال ہو جاتا ہے تو پھر جس کا سودے کا پیٹ سانپوں کا پٹارہ بن جائے تو اسکی تکلیف و اذیت اور حیرانی و پریشانی کا اندازہ کیسے لگایا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ معراج

اَشَدَّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً۔ (رواہ احمد والدارقطنی والبیہقی فی شعب الایمان)

تو وہ زیادہ بُرا ہے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے۔

(۲۷۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ اُگا ہوا اس کا گوشت حرام سے تو آگ زیادہ قریب ہوگی اس سے۔

(۲۷۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَيْسَرُهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سود کے ستر حصے ہیں ان میں سے ادنیٰ یہ ہے

اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔ (رواہ ابن ملجۃ والبیہقی فی شعب الایمان)

کہ نکاح کرے کوئی ذلیل شخص اپنی ماں سے۔

(۲۷۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بیشک سود اور اگرچہ زیادہ ہی ہو

فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ۔ (رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان)

مگر انجام اس کا لوٹتا ہے کمی کی طرف۔

(۲۷۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پہونچا میں شب معراج ایک قوم پر، انکے پیٹ کوٹھریوں کی طرح ہیں

فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبٰوا۔ (رواہ احمد وابن ملجۃ)

جن میں سانپ تھے جو دکھائی دے رہے تھے انکے پیٹوں کے باہر سے تو میں نے فرمایا کہ یہ کون ہیں جبرئیل؟ عرض کیا جبرئیل نے کہ یہ سود کے کھانے والے ہیں۔

(۲۷۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ لعنت فرمائی پیارے رسول نے

2763 हदीस शरीफ़:– आया एक गुलाम तो बैअत की उसने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से हिजरत पर और न ख़्याल फ़रमाया प्यारे नबी ने कि यह गुलाम है फिर आया उसका मालिक कि ढूंढ रहा है उसको तो फ़रमाया उस मालिक से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तुम बेच दो इस गुलाम को मेरे हाथ, तो ख़रीद लिया प्यारे नबी ने उस गुलाम को दो सियाह रंग के गुलामों के एवज़ और न बैअत फ़रमाया किसी को उसके बाद यहाँ तक कि दर्याफ़्त फ़रमाते प्यारे नबी उससे कि गुलाम है वो या आज़ाद।

2764 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेचने से खजूर के ढेर को कि नहीं जानता है उसके वज़न को खजूरों के मालूम वज़न के बदले।

2765 हदीस शरीफ़:– हज़रते फुज़ाला इब्ने उबैद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने ख़रीदा ख़ैबर के दिन एक हार बारह दीनार में जिसमें सोना था और नगीने तो मैंने खोल दिया उस हार को तो पाया मैंने उस हार में ज़्यादा सोना बारह दीनार से तो ज़िक्र किया मैंने उसका प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि न बेचा जाये यहाँ तक कि जुदा कर दिया जाये।

2766 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ज़रूर आयेगा लोगों पर एक ऐसा ज़माना कि न बाकी बचेगा कोई मगर खाने वाला होगा सूद का फिर अगर ना भी खायेगा

تشریحات قدیری

شریف جسمانی کا ہے کیونکہ اس موقع پر جبرئیل امین بھی حاضر دربار رسالت ہیں۔ سود دینا بھی حرام و جرم ہے مگر لینا زیادہ سخت جرم و حرام ہے۔ کیونکہ سود خور پاپی بھی ہے اور ظالم بھی۔ سود دینے والا پاپی تو ہے مگر ظالم نہیں بلکہ مظلوم ہے۔

(۲۷۷۵) جس مسلمان پر صدقات فرض ہوں یا واجب اور انہیں ادا نہ کرے تو پیارے نبی ﷺ نے صدقہ واجبہ نہ دینے والوں پر لعنت فرمائی۔ صدقات فرض و واجب جیسے زکوٰۃ، فطرہ، قربانی۔ سود خور کے تمام معاون و مددگار بھی گنہگار ہیں وہ بھی اس لعنت میں گرفتار ہوں گے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خرچ و اخراجات میں میانہ روی سے کام لیں ضروری اخراجات کریں فضول خرچی سے بچیں تاکہ سودی قرض لینے کی نوبت نہ آئے۔ اکثر سودی قرضے مقدمہ بازیوں اور شادی وغیرہ کی حرام رسموں کیلئے لی جاتی ہیں۔ ان سے پرہیز لازم ہے جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلانا دانائی ہے مرنے والے کے جھوٹے اوصاف بیان کر کے بلند آواز سے رونا قولی نوحہ ہے اور بال نوچنا، سر پیٹنا، سینے کوٹنا، ماتم کرنا، کپڑے پھاڑنا عملی نوحہ ہیں۔ یہ تمام نوحے لعنت کے باعث ہیں۔ اور سخت ممنوع ہیں اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم فرمایا ہے نہ کہ بے صبری کا۔ کپڑے پھاڑنے اور چیخنے چلانے کا۔ حیرت ہے کہ آج سید الصابرین سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر یہ تمام ڈرامے ہو رہے ہیں اور تمام ڈرامے باز خود کو حضرت علی کا شیدائی و فدائی شو کرتے ہیں مگر یہ حضرت علی کے بدترین مخالف ہیں چونکہ نوحہ گری کی مخالفت کی روایت خود حضرت علی نے فرمائی ہے۔ ماتم ڈھول کے ذریعہ ہو یا سینہ کوبی کر کے دونوں حرام ہیں۔ البتہ اعلان حسینی کیلئے ڈھول وغیرہ بجانا صد فی صد درست ہے۔ سنی مسلمان ماہ محرم شریف میں جو ڈھول بجاتے ہیں وہ نہ تو کھیل کود لہو و لعب اور خوشی کے لئے نہیں ہوتا اور نہ ہی رافضیوں کی نقل میں ماتم کے طور پر ہوتا ہے بلکہ یہ ڈھول بجانا برائے اعلان حسینی ہوتا ہے اور دس محرم شریف کے اہتمام و تشہیر کیلئے ہوتا ہے جسکے کار ثواب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس ڈھول کا رشتہ یزید پلید سے جوڑنا کار یزیدی ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب "تعزیہ شریف کا شرعی حکم"۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ماتم و نوحہ مُردے کا ہوتا ہے اور ہمارے حسین زندہ ہیں۔

سر حسین ہے نیزے پہ اور تلاوت ہے
سراغ زندگی تیرا یوں پالیا میں نے (ادیب)

(۲۷۷۶) احکام کی آیات کریمہ میں سود کی آیت کریمہ سب سے آخری ہے اسکے بعد احکام شرعیہ کی کوئی آیت کریمہ نازل نہ ہوئی۔ یہ آیت کریمہ محکم ہے منسوخ نہیں ہے اور الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۰) مطلقاً آخری آیت کریمہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے چھ چیزوں کی تصریح فرما کر حضرات علماء امت کو قوانین سود کی رہبری فرما دی تھی۔ اصول مقرر فرما دئے تھے ان وجوہ کی بنا پر تفصیلات و تشریحات کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اصول تو پہلے ہی واضح فرما دئے گئے فروع بعد میں علماء امت نے واضح فرما دئے جن چیزوں کی پیارے نبی ﷺ نے تشریحات و تصریحات فرما دی ہیں ان میں بھی سود نہ لو ان کے علاوہ دیگر چیزوں میں بھی سود نہ لو۔ جن میں اور یقینی ہے ان میں بھی سود نہ لو اور جہاں سود کا شک بھی ہو اس سے بھی بچو وہم کا کوئی اعتبار نہیں ہے شک اور وہم میں فرق ہے۔ دلیل سے پیدا ہونے والا شبہ شک کہلاتا ہے اور بلا دلیل پیدا ہونے والا شبہ وہم کہلاتا ہے۔

(۲۷۷۷) قرض خواہ اور قرض دار میں اگر پہلے سے تحفے تحائف کا لین دین جاری نہ تھا اور خدمات کرنے کا دستور نہ تھا اب قرض لینے کے بعد نذرانہ و ہدیہ لایا یا عاریۃً گھوڑا دیا تو ظاہری بات ہے کہ وہ قرض کے دباؤ میں یہ سب کچھ کر رہا ہے تو اسمیں بھی سود کا اندیشہ ہے جو قرض کہ نفع دے وہ سود ہے۔ ہدیہ و نذرانہ اور گھوڑے کی سواری بھی تو نفع ہی ہے جو اس قرض کی وجہ سے حاصل ہوا ہے اسمیں سود کا احتمال ہے اور احتراز لازم ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو قرض دیا اور تقاضے کیلئے اسکے ہاں پہونچے موسم گرم تھا دھوپ میں کھڑے ہوئے مگر اسکے مکان کی دیوار کے سائے میں نہ کھڑے ہوئے۔ جب لوگوں نے عرض کیا کہ حضور والا دھوپ میں رونق افروز ہیں مکان کے سائے سے دور ہیں تو حضرت امام اعظم نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ

اَكِلَ الرِّبٰو وَمُوَكِّلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ. (رواه النسائی)

بیاج کھانے والے پر اور اسکے کھلانے والے پر اور اسکے لکھنے والے پر اور زکوٰۃ نہ دینے والے پر اور منع فرماتے تھے پیارے رسول نوحہ کرنے سے۔

(۲۷۷۶) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَانَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰو وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ. (رواه ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی کہ بیشک آخری جو اتری وہ سود کی آیت ہے اور بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عالم ظاہر سے پردہ فرمایا تو پوری تشریحات فرمائیں سود کی ہمارے واسطے تو چھوڑ دو سود کو اور شک وشبہ والی چیز کو بھی۔

(۲۷۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْحَمَلَهٗ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ. (رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب دے کوئی تم میں کا کسی کو قرض پھر ہدیہ دے مقروض اسکو یا سوار کرے اسکو اپنی سواری پر تو نہ سوار ہو اس پر اور نہ قبول کرے ہدیہ کو مگر یہ کہ ہو رسم جاری اسکے درمیان اور اسکے درمیان اس سے پہلے سے۔

(۲۷۷۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً. (رواه البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب قرض دے کوئی آدمی کسی آدمی کو تو نہ قبول کرے کوئی ہدیہ۔

(۲۷۷۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبٰو فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًوا. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو بردہ ابن ابو موسیٰ اشعری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں آیا مدینے شریف میں تو میں نے ملاقات کی حضرت عبداللہ ابن سلام سے تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن سلام نے کہ بیشک تم اس جگہ رہتے ہو جس میں سود رائج ہے تو جب تمہارا کسی آدمی پر حق ہو پھر وہ تحفہ دے تمہیں گٹھری بھس کی یا گٹھری جو کی یا گٹھری چارے کی تو مت لینا اسکو اسلئے کہ وہ سود ہے۔

सूद को तो पहुचेगा उसको उसका ज़रर, और रिवायत किया गया है कि पहुंचेगा उसको उसका गुबार।

2767 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया उधार गोश्त बेचने से जानवर के बदले, हज़रते सईद इब्ने मुसय्यब ने फ़रमाया कि था यह अमल एहले जाहिलियत के जुए से।

2768 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया हैवान के उधार बेचने से हैवान के बदले।

2769 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि ब्याज उधार में है और एक रिवायत में है कि सूद नहीं है दस्त बदस्त में।

2770 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ब्याज का एक दिरहम कि खाता है उसको आदमी और वह जानता है तो वह ज़्यादा बुरा है छत्तीस मर्तबा ज़िना करने से।

2771 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि उगा हुआ हो उसका गोश्त हराम से तो आग ज़्यादा करीब होगी उससे।

2772 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सूद के सत्तर हिस्से हैं उनमें से अदना यह है कि निकाह करे कोई ज़लील शख़्स अपनी माँ से।

مقروض کی دیوار کا سایہ بھی کہیں سود میں شمار نہ ہو جائے اگر ہدیہ و نذرانہ قرض کی وجہ سے نہ ہو بلکہ پرانی دوستی یا میل جول کے سبب ہو تو ہدیہ و نذرانہ بھی قبول کر سکتے ہیں اور دعوتیں بھی۔ ایسے ہی جنکے ساتھ حکومت ملنے سے پہلے یہ تعلقات ہوں تو وہاں دعوت کھائی جاسکتی ہے مگر حاکم بننے کے بعد دعوتیں اور نذرانے یہ سب رشوت شمار ہونگے کیونکہ ان دعوتوں اور نذرانوں کا مقصد وقت پر اپنا کام نکالنا اور دوسروں پر ظلم ڈھانے کیلئے حکام کا استعمال کرنا ہوتا ہے چنانچہ فقیر قدیری ہر سال اپنی اور برادرم محسن اہلسنت الحاج حافظ محمد مسلم اشرفی ایکسپورٹر سالار اور سینر مرادآباد شریف کی زکوٰۃ غرباء و فقراء اور مدارس سنیہ کو تقسیم کرتا ہے۔ اِس سال محصلین میں سے ایک صاحب خلاف معمول جب زکوٰۃ کے حصول کیلئے آئے تو فقیر قدیری کیلئے بطور نذرانہ کچھ چاول لائے۔ فقیر قدیری نے وہ چاول لینے سے انکار کر دیا اور ان محصل سے کہا کہ اپنے چاول واپس لے جاؤ یہ رشوت ہے ان محصل صاحب نے کہا کہ میں جب واپس جاؤں گا لے جاؤں گا مگر نو ماہ گزر گئے وہ ابھی تک واپس نہ آئے ان کے وہ چاول جوں کے توں اسی جگہ رکھے رہے اور پھر بعد میں آ کر وہ لے گئے۔

(۲۷۷۸) یہ تمام ممانعتیں تنزیہی ہیں جن میں تقویٰ کا حکم ہے ورنہ حقیقۃً سود وہی ہے جس کی شرط لگائی جائے یا عرفاً مشروط ہو۔

(۲۷۷۹) مقروض سے تحفے تحائف قبول کرکے خود تو نہ کھاؤ کے مگر اپنے جانوروں کو بھی نہ کھلانا۔ اور جانوروں کو بھی ایسا مال کھلانے سے پرہیز کرنا۔ کیونکہ وہ بھس، جو، چارہ پہلے تو تمہاری ملکیت میں آئے گا پھر کوئی بھی کھائے مجرم تو تم ہی رہو گے۔ مقروض سے اپنے جانور کیلئے ہری گھاس بھی نہ لی جائے کیونکہ یہ بھی سود ہے۔ اپنے جانور کو بھی حرام غذا نہ کھلائی جائے۔ سود یا رشوت لیکر دوسروں کو دیدینے سے بھی یہ جرم سے بری نہ ہوگا مجرم و گنہگار ہی رہے گا۔ بعض اپنا جانور دوسرے کے کھیت میں چرا لیتے ہیں یہ بھی چوری ہے۔ اس چارے سے جو دودھ حاصل ہوگا وہ مشکوک ہوگا۔ مسلمانوں کو اکل حلال کا خاص خیال رکھنا چاہیے ناجائز و حرام تو درکنار مشکوک مال سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

(۲۷۸۰) ممنوع تجارتیں چند اقسام کی ہیں۔ (۱) بیع فاسد۔ بیع فاسد کرنا منع ہے مگر بعد قبضہ مفید ملک ہے۔ (۲) بیع باطل۔ یہ بالکل ملک کا فائدہ نہیں دیتی نہ قبضے سے پہلے اور نہ قبضے کے بعد (۳) بیع مکروہ یہ مطلقاً مفید ملک ہے اگرچہ ایسا کرنا اچھا نہیں ہے جیسے اذان جمعہ ہو جانے کے بعد نماز جمعہ سے پہلے تجارت کہ اسکا کرنا برا ہے لیکن بیع درست ہو جائیگی۔ مزابنت کے لغوی معنی ہیں دفع کرنا ختم کرنا چونکہ اس بیع کو بعد میں ایک شخص رکھنا چاہتا ہے دوسرا جسے نقصان نظر آئے وہ فسخ کرنا چاہتا ہے اسلئے اسکو مزابنت کہتے ہیں۔ یعنی دفع کی جانے والی بیع۔ خشک پھل ہم جنس تر پھلوں کے بدلے جو درخت لگے ہیں فروخت کرنا کہ خشک پھل کا وزن معلوم ہو مگر درخت پر لگے ہوئے تر پھلوں کا وزن معلوم نہ ہو صرف اندازہ ہو یہ حرام ہے کہ اس میں سود کا احتمال قوی ہے البتہ اگر جانبین کے پھل مختلف جنس کے ہوں تو مضائقہ نہیں۔ دوسری صورت یہ کہ کھیت میں لگے ہوئے گیہوں کی بالیاں خشک گیہوں کے بدلے بیچنا منع ہے کیونکہ خشک گیہوں کا وزن تو معلوم ہے مگر گیہوں کی بالیوں کا وزن معلوم نہیں اور مال ربوی ہے جسمیں زیادتی کی سود ہے لہٰذا اس بیع سے بھی بچے۔

(۲۷۸۱) خریدار کہے کہ تیرے باغ میں لگی ہوئی کھجوریں جتنی بھی ہوں میری ہیں کم ہوں تو مجھے نقصان ہے اور زیادہ ہوں تو مجھے نفع ہے یہ بھی حرام ہے کیونکہ اس میں سود ہے۔

(۲۷۸۲) مخابرہ یعنی خیبر والا معاملہ کرنا۔ پیارے نبی ﷺ نے خیبر کے یہود سے فرمایا تھا کہ باغات میرے اور کام کاج یہود کا اور پیداوار آدھی آدھی۔ بالفاظ دگر زمین ایک کی ہو اور جوتنا بونا کاشنا ایک کا ہو اور فصل میں آدھے آدھے کے حصے دار۔ محاقلہ یہ ہے کہ گیہوں کی معیّن مقدار کھیت والے کو دے اور اسکی کھڑی کھیتی خرید لے۔ مزابنہ پھل کی ایسی تجارت کو کہتے ہیں۔ اور محاقلہ غلہ کی ایسی تجارت کو کہتے ہیں۔ مخابرہ اور مزارعہ دونوں تقریباً ہم معنی ہیں۔ یعنی زمین کو کاشت کیلئے کرایہ پر دینا۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مخابرہ میں بیج کرایہ دار کا ہوتا ہے اور مزارعہ میں بیج مالک زمین کا ہوتا ہے صرف کام کاج کرایہ دار کا۔ مخابرہ اور مزارعہ کو سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منع فرماتے ہیں۔ مگر سیدنا حضرت امام ابو یوسف و سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما مخابرہ

﴿ بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ ترجمہ: باب ان تجارتوں کا جن سے منع فرمایا گیا ہے ﴾

(۲۷۸۰) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ،
ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنت سے یہ کہ بیچے اپنے باغ کے پھل،
اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ
اگر تر کھجور ہوں خشک کھجور کے بدلے، ناپ سے، اور اگر ہو انگور کا کھیت کہ بیچے اسکو کشمش کے بدلے ناپ سے۔ اور اگر ہے کھیت کہ بیچے اسکو
بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
دانوں کے بدلے ناپ سے تو منع فرمایا پیارے رسول نے ان سب سے۔

(۲۷۸۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ
ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مزابنت سے،
قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى
فرمایا پیارے رسول نے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے اسکو جو کھجوریں لگی ہیں درخت پر سوکھی، کھجوروں کے بدلے معین پیمانے کیساتھ،
اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔ (رواه البخاری والمسلم)
اگر زیادہ ہوں تو میری اور اگر کم ہوں تو مجھ پر۔

(۲۷۸۲) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ سے اور محاقلہ سے اور مزابنہ سے
وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ
محاقلہ یہ کہ بیچے کوئی شخص اپنا کھیت آٹھ کوئنٹل گیہوں کے عوض اور مزابنہ یہ کہ بیچے درخت پر لگی ہوئیں کھجوریں آٹھ کوئنٹل کھجوروں کے بدلے

2773 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक सूद और अगरचे ज्यादा ही हो मगर अंजाम उसका लौटता है कमी की तरफ़।
2774 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पहुंचा मैं शबे मेराज एक क़ौम पर, उनके पेट कोठरियों की तरह हैं जिनमें साप थे जो दिखाई दे रहे थे उनके पेटों के बाहर से तो मैंने फ़रमाया कि यह कौन हैं जिबराईल? अर्ज़ किया जिब्राईल ने कि यह सूद के खाने वाले हैं।
2775 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमीनीन हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि लानत फ़रमाई प्यारे रसूल ने ब्याज खाने वाले पर और उसके खिलाने वाले पर और उसके लिखने वाले पर और ज़कात न देने वाले पर और मना फ़रमाते थे प्यारे रसूल नौहा करने से।
2776 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी कि बेशक आखरी जो उतरी वह सूद की आयत है और बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आलमे जाहिर से पर्दा फ़रमाया तो पूरी तशरीहात फ़रमाई सूद की हमारे वास्ते, तो छोड़ दो सूद को और शक वाली चीज को भी।
2777 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब दे कोई तुम में का किसी

اور مزارعہ کو جائز فرماتے ہیں واقعہ خیبر کی وجہ سے۔ اور فتویٰ بھی انہیں حضرات کے قول پر ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث پاک ہے۔ زمین کے معین حصے کی پیداوار مالک زمین یا کرایہ دار کیلئے مقرر کرنا باقی حصے کی پیداوار دوسرے کیلئے مقرر کرنا حرام ہے کیونکہ پتہ نہیں کہ کس حصے میں کتنی پیداوار ہو یا ہو بھی کہ نہ ہو۔

(۲۷۸۳) معاولہ یہ ہے کہ کسی باغ کی چند سالوں کی بہار خرید لی جائے جیسا کہ آجکل رواج ہے یہ بیع باطل ہے۔ اسلئے کہ اسمیں وہ پھل خریدے جاتے ہیں جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی جانور کے غیر پیدا شدہ بچے خرید لئے جائیں حالانکہ بیع میں دو طرفہ مال چاہیے۔ غیر پیدا شدہ چیز مال تو کیا ہوگی ابھی چیز بھی نہیں ہے۔ ثنیا۔ یہ ہے کہ باغ کا مالک یا کھیت والا خریدار سے کہے کہ اتنے روپے کے عوض میں نے یہ پھل تیرے ہاتھ فروخت کئے مگر ان میں سے دس من میرے باقی تیرے، یہ بھی منع ہے کہ دس من نکل جانے کے بعد بقایا کی خبر نہیں کہ کتنے ہوں یا بالکل ہی نہ ہوں کہ صرف دس من ہی اس باغ یا کھیت میں ہوں۔ چونکہ بیع مجہول رہ جاتی ہے اسلئے منع ہے۔ عرایا۔ یہ ہے کہ کوئی باغ والا اپنے باغ کا ایک درخت کسی فقیر کو دیدے کہ تو اسکے پھل کھایا کر اب فقیر اس درخت کے پھلوں کی وجہ سے باغ میں آنے جانے لگے جس سے مالک باغ کے بال بچوں کو تکلیف ہو اسلئے مالک باغ اسے کچھ کھجوریں اس درخت میں لگے ہوئے پھلوں کے عوض دیدے اور باغ سے رخصت کردے کہ آپکا باغ میں آنا جانا بند۔ اگرچہ یہ بھی بیع مزابنہ معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت تبدیل ہبہ ہے اسلئے یہ طریقہ جائز ہے اسکو عرایا کہتے ہیں۔

(۲۷۸۴) چونکہ تر کھجوریں سوکھ کر گھٹ جاتی ہیں اور یہ پتہ نہیں کہ کتنی گھٹیں اسلئے اسمیں سود کا احتمال ہے۔ اس حدیث شریف میں عریہ کی صورت یہ ہے کہ باغ والے نے کسی فقیر کو ایک درخت کے پھل خیرات دیئے اور یہ فقیر زیادہ دنوں تک صبر نہیں کرسکتا کہ کب پھل تیار ہوں اور میں کھاؤں یا بھر موسم توڑتا رہوں اور کھاتا رہوں۔ دوسرے فقیر کے پاس سوکھی کھجوریں تھیں اس فقیر کو اور اسکی آس اولاد کو تر کھجوریں کھانے کا شوق تھا تو خشک کھجوروں والا فقیر اپنی ان خشک کھجوروں کے بدلے یہ تر کھجوریں خرید لے کہ درخت والے فقیر کو تو اسکی کھجوریں مل گئیں اور خشک کھجوروں والے فقیر کو تر کھجوریں مل گئیں اگرچہ یہ بیع مزابنہ ہے مگر فقراء کی حاجت روائی کیلئے پیارے نبی ﷺ نے اسکی اجازت مرحمت فرمادی۔ جب بیع مزابنہ سے منع فرمایا گیا تو حضرات فقراء صحابہ کرام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو تر کھجوروں سے محروم رہ جائیں گے تب پیارے رسول ﷺ نے بیع عریہ کی اجازت عنایت فرمائی مرقاۃ شریف) اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو مالک احکام بنایا ہے پیارے نبی ﷺ صرف قانون داں ہی نہیں بلکہ قانون ساز بھی ہیں۔

اللہ نے نبی پہ انعام کردیا
محبوب تم کو مالک احکام کردیا

(۲۷۸۵) بیع عریہ ڈھائی کوئنٹل سے کم میں جائز ہے، ڈھائی کوئنٹل میں ناجائز ہے اور بیع عریہ کی اجازت صرف فقراء کو ہے امراء نہ کریں۔ لطیفہ: وہ کونسی بیع ہے جو فقیر کرے امیر نہ کرے؟ وہ یہی بیع عریہ ہے۔

(۲۷۸۶) پیڑوں پر لگے ان پھلوں کی تجارت سے منع فرمایا جو ابھی قابل نفع نہ ہوں جن سے کوئی نفع حاصل نہ ہو سکے۔ بالکل کچے و نرم پھل۔ البتہ جب سخت پڑ جائیں تو اگرچہ کچے بھی ہوں انکی بیع جائز ہے کہ ان سے نفع حاصل ہو سکتا ہے جیسے کچے آم کہ اچار، کھٹائی، مربے کے کام میں آتے ہیں۔ کچی کھجوریں بھی کھائی جاتی ہیں۔ ناقابل نفع پھل مال ہی نہیں ہیں اور تجارت میں دونوں طرف سے مال چاہیے۔ تاجر کو تو اس لئے منع فرمایا کہ پھل تیار ہونے سے پہلے ہی تباہ و برباد ہو جانے کی صورت میں وہ خریدار سے قیمت بغیر کچھ مال دئے لیگا۔ اور خریدار کو اس لئے منع فرمایا کہ پھل کے تباہ و برباد ہو جانے کی صورت میں اسکا مال ضائع ہو جائیگا۔ یہ بیع بالاتفاق ناجائز ہے۔

(۲۷۸۷) گیہوں، جو وغیرہ کی بالیاں سفید پڑنے سے پہلے اور کھجور وغیرہ سرخ ہونے سے پہلے خطرے میں ہوتے ہیں کہ بے وقت بارش اور آندھی سے تباہ و برباد نہ ہو جائیں اسلئے انکی بیع نہ کرو بالیاں سفید ہو جانے پر اور کھجوریں سرخ ہو جانے پر اگر جھڑ بھی جائیں تو کچھ نہ کچھ کام آہی جاتی ہیں اور کچھ نہ کچھ قیمت مل ہی جاتی ہے اسلئے انکی بیع درست ہے۔ دانہ کی بیع بالی میں درست ہے۔

(۲۷۸۸) اناج سفید ہونے سے پہلے اور پھل سرخ ہونے سے

وَالْمُخَابِرَةِ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔(رواہ مسلم)

اور مخابرہ کرایہ پر زمین کو دینا تہائی یا چوتھائی پر۔

(۲۷۸۳) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے

وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِى الْعَرَايَا۔(رواہ مسلم)

اور معاومہ سے اور کچھ مستثنیٰ کے لینے سے اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

(۲۷۸۴) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیچنے سے تر کھجوروں کو سوکھی کھجوروں کے بدلے

اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِى الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاكُلُهَا اَهْلُهَا رَطَبًا۔(رواہ البخاری والمسلم)

مگر پیارے رسول نے اجازت مرحمت فرمائی عریہ کی یہ کہ بیچے جائیں درخت کے پھل سوکھی کھجوروں کے بدلے کہ کھائیں اسکی عریہ والے تر کھجوریں۔

(۲۷۸۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی بیع عرایہ میں اندازا اسکے پھلوں میں

فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْفِىْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاؤُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ۔(رواہ البخاری والمسلم)

ڈھائی کوئٹل سے کم میں یا ڈھائی کوئٹل میں، شک کیا حضرت داؤد ابن حصین نے۔

(۲۷۸۶) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی تجارت سے یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے انکی پختگی

نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِىَ۔(رواہ البخاری والمسلم)

منع فرمایا بیچنے والے کو بھی اور خریدنے والے کو بھی۔

को क़र्ज फिर हदया दे मक़रूज उसको या सवार करे उसको अपनी सवारी पर तो न सवार हो उस पर और न कुबूल करे हदये को मगर यह कि हो रस्म जारी उसके दरमियान और उसके दरमियान उससे पहले से।

2778 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब कर्ज़ दे कोई आदमी किसी आदमी को तो न कुबूल करे कोई हदया।

2779 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबु बुरदा इब्ने अबु मूसा अशअरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं आया मदीने शरीफ़ में तो मैंने मुलाकात की हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम से तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम ने कि बेशक तुम उस जगह रहते हो जिसमें सूद राईज है तो जब तुम्हारा किसी आदमी पर हक हो फिर वह तोहफ़ा दे तुम्हें गठरी भुस की या गठरी जौ की या गठरी चारे की तो मत लेना उसको इसलिये कि वह सूद है।

(152) बाब उन तिजारतों का जिन से मना फ़रमाया गया

2780 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुज़ाबनत से यह कि बेचे अपने बाग के फल, अगर तर खजूर हों खुश्क खजूर के बदले, नाप से, और अगर हो अंगूर का खेत कि बेचे उसको किशमिश के बदले नाप से। और अगर है खेत कि बेचे उसको दानों के बदले नाप से तो

(۲۷۸۷) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھلوں کی تجارت سے یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں

وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ۔ (رواہ مسلم)

اور خوشۂ کھیتی کی تجارت سے، یہاں تک کہ سفید ہو جائے اور محفوظ ہو جائے آفات سے۔

(۲۷۸۸) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِىَ قِيْلَ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی تجارت سے یہاں تک کہ وہ رنگ پکڑ لیں، عرض کیا گیا

وَمَا تُزْهِىْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَيْتَ

کہ رنگ پکڑنا کیا ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں، اور فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا رائے ہے تمہاری

اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اگر روک لے اللہ تعالیٰ تمہارے پھل تو کس کے بدلے لیگا کوئی تم میں کا کوئی اپنے بھائی کا مال۔

(۲۷۸۹) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیچنے سے برسوں تک کا اور حکم فرمایا پیارے رسول نے نقصانات وضع کر دینے کا۔

(۲۷۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر بیچو تم اپنے کسی بھائی کے ہاتھ پھل پھر پہونچی اسکو کوئی آفت

فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔(رواہ مسلم)

تو نہیں ہے ٹھیک تمہارے لئے یہ کہ لو اس سے کچھ بھی، کیسے لے سکتے ہو مال اپنے بھائی کا ناحق۔

(۲۷۹۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِىْ اَعْلَى السُّوْقِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خریدتے تھے لوگ غلہ بازار کے اونچے حصے میں

मना फ़रमाया प्यारे रसूल ने इन सबसे।

2781 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुज़ाबनत से, फ़रमाया प्यारे रसूल ने और मुज़ाबनत यह है कि बेचे उसको जो खजूरें लगी हैं दरख़्त पर सूखी खजूरों के बदले मुअय्यन पैमाने के साथ, अगर ज़्यादा हों तो मेरी और अगर कम हों तो मुझ पर।

2782 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुख़ाबरा से और मुहाक़ला से और मुज़ावना से, मुहाक़ला यह कि बेचे कोई शख़्स अपना खेत आठ कोन्टल गेहूं के ऐवज और मुजाबना यह कि बेचे दरख़्त पर लगी हुई खजूरें आठ कोंटल खजूरों के बदले और मुख़ाबरा किराये पर ज़मीन को देना तिहाई या चौथाई पर।

2783 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुहाकला से और मुजाबना से और मुख़ाबरा से और मुआवमा से और कुछ मुसतस्ना के लेने से और इजाज़त अता फ़रमाई उराया में।

2784 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेचने से तर खजूरों को सूखी खजूरों के बदले मगर प्यारे रसूल ने इजाज़त अता फ़रमाई उराया की यह कि बेचे जायें दरख़्त

فَيَبِيعُونَهُ فِيْ مَكَانِهٖ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِهٖ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ. (رواہ ابوداؤد)

پھر بیچ دیتے تھے اس غلہ کو اسی جگہ پر تو منع فرمایا انکو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اُسی جگہ بیچنے سے یہاں تک کہ منتقل کر دیں اس غلے کو۔

(۲۷۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اسکو یہاں تک کہ قبضہ کر لے اس پر

وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ. (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباس کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ ناپ لے اسکو۔

(۲۷۹۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس سے منع فرمایا پیارے نبی ﷺ نے تو وہ غلہ ہے

اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ. (رواہ البخاری والمسلم)

یہ کہ بیچ دیا جائے بنا قبضہ کئے، فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ نہیں سمجھتا میں تمام چیزوں کو مگر اسی کی طرح۔

(۲۷۹۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگے نہ جا ملو قافلے سے خریداری کیلئے اور نہ خریداری کرے کوئی تم میں کا

عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا

کسی دوسرے کی خریداری پر اور نہ بھاؤ بڑھاؤ اور نہ تجارت کرے کوئی شہری کسی دیہاتی کیلئے اور نہ روکو دودھ اونٹنی کا اور بکری کا، پھر جو خریدے جانور کو

بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا

اسکے بعد تو وہ صاحب اختیار ہے، دونوں میں سے بہترین کا، اسکے بعد دودھ لے انکو۔ اگر راضی ہوا اس سے تو رکھ لے اسکو اور اگر ناراض ہوا اس سے

رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ. (رواہ البخاری والمسلم)

تو واپس کر دے ایک صاع سوکھی کھجوروں کے ذریعے۔

के फल सूखी खजूरों के बदले कि खा सकें उसकी उरया वाले तर खजूरें।

2785 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इजाजत अता फ़रमाई बए उराया में अन्दाज़न उसके फलो में ढाई कोंटल से कम में या ढाई कोंटल में, शक किया हज़रते दाऊद इब्ने हुसैन ने।

2786 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फलों की तिजारत से यहाँ तक कि ज़ाहिर हो जाये उनकी पुख़्तगी मना फ़रमाया बेचने वाले को भी और ख़रीदने वाले को भी।

2787 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खजूर के फलों की तिजारत से यहाँ तक कि सुर्ख़ हो जायें और खोशाए खैनी की तिजारत से, यहाँ तक कि सफेद हो जाये और महफ़ूज़ हो जाये आफ़ात से।

2788 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फलों की तिजारत से यहाँ तक कि वह रंग पकड़ ले, अर्ज किया गया कि रंग पकड़ना क्या है? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यहाँ तक कि सुर्ख हो जायें, और फरमाया प्यारे रसूल ने कि क्या राय है तुम्हारी अगर रोक ले अल्लाह तआला तुम्हारे फल तो किसके बदले लेगा कोई तुम में का कोई अपने भाई का माल।

پہلے خطرے میں ہوتا ہے کہ آندھی بارش یا کہرے سے برباد ہو سکتے ہیں۔ بربادی کی صورت میں بیچنے والا خریدار سے قیمت کس چیز کے بدلے لیگا؟۔ خریدار کو چاہیے کہ پھل پکنے تک یعنی تیار ہونے تک صبر کرے تا کہ نقصان سے دوچار نہ ہو۔

(۲۷۸۹) باغ کی چند بہاریں خریدنے سے منع فرمایا مثلاً خریدار باغ کے مالک سے کہے کہ میں تیرے اس باغ کی چھ سال تک کی بہاریں خریدتا ہوں چونکہ یہ شئی معدوم خرید رہا ہے وہ چیز خرید رہا ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی ہے اور نہ مال بنی ہے۔ اسلئے یہ بیع ممنوع ہے اور اس ممانعت پر سبکا اتفاق ہے بادشاہ وقت تو خراب زمینوں کے خراج وصول کرنے میں آفات کا خراج کم کر دیں (طحاوی شریف) اور بیچنے والا یعنی مالک باغ نے اگر رسیدہ پھل فروخت کئے پھر بھی پھل توڑنے سے پہلے باغ کو کوئی آفت پہونچ گئی تو بہتر یہ ہے کہ مالک باغ بقدر نقصان قیمت کم وصول کرے اور اگر پوری قیمت لے چکا ہے تو بقدر نقصان رقم واپس کر دے۔ یہ حکم استحبابی ہے۔ اچھے بیچا اس پر عمل کرتے ہیں اور حکام نقصان کی صورت میں لگان معاف کر دیتے ہیں۔

(۲۷۹۰) پیارے نبی ﷺ کا خریدار کو بھائی فرمانا مہربان بنانے کیلئے ہے تقاضائے انسانیت یہی ہے کہ چاہے مسلمان کے ہاتھ بیچے یا کافر کے ہاتھ دونوں کا حکم یکساں ہے۔ حکم یہ ہے کہ اگر قبضہ دینے سے پہلے پھل برباد ہو گئے تب تو از روئے فتویٰ بیچنے والے کو قیمت لینا حرام ہے کہ جب خریدار کو کچھ دیا ہی نہیں تو قیمت کس چیز کی لے رہا ہے اور اگر قبضہ دینے کے بعد پھل برباد ہو گئے تو از روئے تقویٰ قیمت لینا ٹھیک نہیں ہے ایسے موقع پر خریدار کی رعایت کرنا چاہیے۔

(۲۷۹۱) مدینہ شریف کے بازار میں آنے والے راستے کو "اعلیٰ سوق" کہتے تھے جدھر سے اونٹوں پر مال لاد کر لایا جاتا تھا اور نکلنے والے راستے کو "اسفل سوق" کہتے تھے۔ اس جگہ بیچ دینے کا مطلب ہے بنا قبضہ کئے ہوئے۔ اس حدیث شریف میں نقل سے مراد نقل مکانی نہیں بلکہ نقل قبضہ ہے کہ اسی جگہ پڑی ہوئی چیز بنا قبضہ کے فروخت کرنا منع ہے اگر چیز تو اسی جگہ رہی مگر قبضہ کر لیا تو اسکی بیع جائز ہے اگلی حدیث شریف ان معنی کی مؤید ہے۔

(۲۷۹۲) قبضے سے پہلے چیز کی فروخت جائز نہیں۔ قبضے کی مختلف صورتیں ہیں مکان میں اپنا سامان رکھ دینا یا اپنا تالا ڈال دینا، زمین میں حد بندی کر کے اپنی اینٹ گاڑ دینا، وزنی کھلی ہوئی چیز کا وزن و ناپ کر لینا یہ تمام صورتیں قبضے کی ہیں۔ خریدی ہوئی چیز کو بنا قبضہ کے فروخت نہیں کر سکتے مگر اسے ہبہ کر سکتے ہیں کیونکہ قبضہ کی قید فروخت کیلئے ہے۔ اسی طرح جو چیز ورثے اور ترکے میں ملے اسکی بیع بھی قبضے سے پہلے جائز ہے۔ جو چیز کہ ناپ تول سے خریدی جائے اسکا تو لنا ناپنا ہی خریدار کا قبضہ ہے مگر جو چیز اندازے سے خرید و فروخت کی جائے جیسے غلے کے ڈھیر کی تجارت وہاں ناپ تول ضروری نہیں۔ جہاں دو بیعیں جمع ہوں جیسے بیع سلم میں تاجر کسی سے غلہ خریدے اور سلم کے خریدار سے کہے کہ تو اس پر قبضہ کر تو اب وہ ایک بار تو لے جس نے بیچنے والے کو غلہ دیا اور دوبارہ خریدار تولے۔ عام بیعوں میں صرف ایک ہی تول کافی ہے۔

(۲۷۹۳) پیارے نبی ﷺ سے تو یہی سنا ہے کہ غلے کی بیع بنا قبضہ کئے جائز نہیں ہے۔ مگر میرا قیاس و اجتہاد یہ ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے کہ بغیر قبضہ کئے ان کی بیع درست نہیں ہے کیونکہ علت مشترک ہے تو حکم بھی مشترک چاہیے۔ قیاس کرنا جائز ہے اور سنت صحابہ کرام ہے۔ وہ تجار اس حدیث شریف سے عبرت پکڑیں جو بن دیکھے بے قبضہ مال خریدتے بھی ہیں اور بن دیکھے بے قبضے کے مال بیچ بھی دیتے ہیں انہیں بنا دیکھے بنا قبضہ کئے ہوئے تجارت نہیں کرنا چاہیے کہ یہ شرعاً بھی گناہ ہے اور سخت نقصان کا باعث بھی بن جاتا ہے۔

(۲۷۹۴) تجارتی قافلے کی آمد سن کر شہر سے باہر ہی ان سے سامان نہ خریدا جائے بلکہ انہیں بازار میں آ کر مال بیچنے کا موقع دیا جائے تا کہ انہیں بازار کے بھاؤ کی خبر ہو جائے اور انکے بازار میں آنے سے بھاؤ بھی ارزاں ہو جائے۔ جب دو شخص سودا کر رہے ہوں اور سودا طے ہو جائے اور تقریباً بات چیت مکمل ہو جائے تو کوئی شخص بھاؤ بڑھا کر مال خریدنے کی کوشش نہ کرے اور سودا نہ بگاڑے اور ایسے ہی نہ کوئی شخص بھاؤ کم کر کے خریدار کو توڑے یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔ نیلام کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ وہاں بولی لگاتے وقت بات طے نہیں ہوتی بلکہ جو بولی بڑھائے وہ مال لے لے یہ جائز ہے البتہ اگر کوئی بولی اس نیت سے بڑھائے کہ صرف قیمت بڑھانا

(۲۷۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاہُ فَاشْتَرٰی مِنْہُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُہُ السُّوْقَ فَھُوَ بِالْخِیَارِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے آگے نہ جاملو غلہ لانے والوں سے تو جو آگے ہی جا ملے گا تاجر سے اور خریداری کرے اس سے پھر جب آئے سردار قافلہ یا مال کا مالک بازار میں تو اُسے اختیار ہے۔

(۲۷۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰی یُھْبَطَ بِھَا اِلَی السُّوْقِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آگے نہ جاملو سامان سے یہاں تک کہ ڈال دیا جائے اسکو بازار میں۔

(۲۷۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَبِعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَایَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَہٗ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بیع کرے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر مگر یہ کہ اجازت دیدے وہ شخص اپنے بھائی کو۔

(۲۷۹۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ بھاؤ لگائے اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر۔

(۲۷۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ تجارت کرے کوئی شہری کسی دیہاتی کیلئے، چھوڑ دو لوگوں کو رزق عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ، انکے بعض کو بعض کے ذریعے۔

(۲۸۰۰) حدیث شریف: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَھٰی

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو پہناووں سے اور دو تجارتوں سے، منع فرمایا پیارے رسول نے

2789 हदीस शरीफ़:– मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेचने से बरसों तक का और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने नुकसानात जाहिर कर देने का।

2790 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर बेचो तुम अपने किसी भाई के हाथ फल फिर पहुची उसको कोई आफ़त तो नहीं है ठीक तुम्हारे लिये यह कि लो इससे कुछ भी, कैसे ले सकते हो माल अपने भाई का ना हक़।

2791 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंनें फ़रमाया कि ख़रीदते थे लोग गल्ला बाज़ार के ऊंचे हिस्से में फिर बेच देते थे इस गल्ले को उसी जगह पर तो मना फ़रमाया उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसी जगह बेचने से यहाँ तक कि मुनतकिल कर दें उस गल्ले को।

2792 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो ख़रीदे गल्ला तो न बेचे उसको यहाँ तक कि क़ब्ज़ा कर ले उसपर, हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास की रिवायत में है कि यहाँ तक कि नाप ले उसको।

2793 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जिससे मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो यह गल्ला है यह कि बेच दिया जाये बिना क़ब्ज़ा किये,

تشریحات قدیری

مقصود ہو خریدنا مقصود نہ ہو بلکہ یہ مقصد ہو کہ اگلا شخص اس سے زیادہ کی بولی لگائے یہ طریقہ بھی ممنوع ہے اور دھوکہ وفریب ہے یہ کہ دیہاتی کے مال کو آج کے بھاؤ پر فروخت نہ کرنا اور مال کو روکے رکھنا کہ جب مہنگا ہوگا تو فروخت کریگا جیسا کہ آجکل بعض آڑھتی یا دلال لوگ کرتے ہیں یہ طریقہ بھی ناجائز ہے۔ اس سے بازار میں مہنگائی کا ماحول بنتا ہے اور یہ بھی ذخیرہ اندوزی کے مترادف ہے اس سے بھی قحط وکال پڑنے کا خطرہ رہتا ہے۔ باہر سے آنے والا مال بکنے دیا جائے تاکہ منڈی میں چڑھاؤ نہ آئے اور مخلوق کو آرام رہے۔ اکثر دودھ والے جانور کا دودھ کئے کئی وقت روک دیا جاتا ہے جس سے یہ لگتا ہے کہ جانور زیادہ دودھ دینے والا ہے اور یہ حرکت خریدار کو دھوکہ دینے کی نیت سے کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ دودھ کا جانور سمجھ کر زیادہ قیمت دی جائے اگر کسی نے جانور خریدا اگر دھوکہ کھا گیا کہ خریدتے وقت تو دودھ زیادہ تھا اور بعد میں کم نکلا کیونکہ بیچنے والے نے کئی وقت سے دودھ نہ نکالا تھا اسلئے اس وقت تو دودھ بہت ہوا اور بعد میں تھوڑا رہ گیا تو اب خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے تو جانور کو رکھے اور رکھنا نہ چاہے تو دودھ کے بدلے جو اس نے نکالا ہے اور استعمال کیا ہے اسکی قیمت جانور فروخت کرنیوالے کو دیدے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو جس نے زیادتی کی تم پر تو زیادتی کرو تم بھی اس پر اسکے مثل جو زیادتی کی اس نے تم پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) اس حدیث شریف میں جو ایک صاع چھوہاروں کی بات فرمائی گئی ہے یہ سود حرام ہونے سے پہلے کی ہے کہ اس وقت معاملات میں اس قسم کی کمی بیشی درست تھی (مرقاۃ شریف لمعات شریف)

(۲۷۹۵) مال کے مالک کو بیع رد کرنے کا اختیار اس صورت میں ہوگا جبکہ بکی ہوئی چیز بازار میں مہنگی ہو اور اس سے سستی لے لی گئی ہو لیکن اگر بھاؤ برابر ہے یا ارزاں ہے تو بیع رد کرنے کا اختیار نہیں ہے رد بیع کا حق نقصان رفع کرنے کیلئے ہوتا ہے جب اسکا نقصان ہوا ہی نہیں تو بیع کا رد کرنا کیسا۔ یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بیع ہوچکی تھی ورنہ بیع رد کرنے کے اختیار کا کیا مطلب؟ رد بیع جب ہی ہوسکتا ہے جب بیع درست ہوچکی ہو۔

(۲۷۹۶) تاجروں سے شہر کے اطراف واکناف میں باہر ہی جا کر مل لینا یا تو اس وقت منع ہے جبکہ شہر میں تنگی ہو کہ مال ملتا نہ ہو یا ممانعت اس صورت میں ہے کہ جب باہر کے تاجروں سے مال سستا خرید لیا جائے اور اصل بھاؤ انہیں بتایا نہ جائے اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو شہر کے باہر جا کر ملنا اور مال خریدنا جائز ہے

(۲۷۹۷) یہ دونوں ممانعتیں اس صورت میں ہیں جبکہ خریدار و تاجر ایک قیمت پر راضی ہوچکے ہوں ایسے ہی لڑکی لڑکے والے پیغام نکاح پر راضی ہوچکے ہوں کیونکہ اس صورت میں اسکے بھاؤ بڑھانے یا پیغام نکاح دینے سے پہلے والے کا نقصان ہوگا البتہ اگر پہلا شخص اجازت دیدے تو بیع پر بیع کرسکتا ہے اور پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھی دے سکتا ہے۔ اگر پہلے فریقین کی رضامندی مکمل نہ ہوئی تھی بلکہ بات چیت کچی پکی چل رہی تھی تو دوسرا شخص پیغام نکاح دے سکتا ہے اور ابھی سودا چل رہا تھا سودا پکا نہ تھا تو دوسرا شخص بھاؤ بڑھا سکتا ہے۔

(۲۷۹۸) کوئی شخص طے شدہ بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور سودا نہ بگاڑے کہ اس میں پہلے خریدار یا تاجر کا نقصان ہے۔ اس حکم میں کافر ذمی بھی شامل ہیں۔ مسلمان کی قید کافر حربی کو نکالنے کیلئے ہے۔ کافر حربی کا بھاؤ چڑھا کر خرید لینا یا گھٹا کر فروخت کردینا درست ہے کیونکہ کافر حربی کو نقصان پہونچانا درست ہے۔

(۲۷۹۹) جب گاؤں والے گاؤں سے غلہ شہر میں لائیں تو انہیں بیچ لینے دو ان کا غلہ شہری تجار جمع نہ کریں اور گرانی میں بیچیں اس سے شہر کی منڈی میں گرانی آتی ہے۔ آج بھی تنگی میں اناج کا اسٹاک کرنا اور بلیک کرنا ممنوع ہے اگر گاؤں والوں کے ذریعہ شہری عوام کو ارزاں اناج غلہ وغیرہ ملے تو تجار کو آڑے نہیں آنا چاہیے۔ قانون قدرت یہی ہے کہ بعض بندوں کو بعض بندوں کے ذریعہ روزی ملتی ہے۔ کسی کے مکان کی دیوار گرتی ہے تو راج مزدوروں کو روزی ملتی ہے۔

(۲۸۰۰) ان دونوں صورتوں میں خریدار کو کپڑا پوری طرح دیکھنے کا موقع نہیں ملتا۔ جس سے وہ مال کے عیب اور خوبی پر جانکاری پا سکے۔ جبکہ خریداری جانکاری کے بعد ہونا چاہیے۔ بنا جانکاری کے تجارت کرنے میں خریدار اور بیچا دونوں گنہگار ہونگے کہ یہ اندھی تجارت ہے۔ اب بھی بڑے شہروں میں اس نامعقول بیع کا رواج ہے کہ دوکان پر چیزیں پھیلی رہتی ہیں خریدار نے جس چیز پر ہاتھ

عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ

چھو کر تجارت کرنے سے اور پھینک کر تجارت کرنے سے، آدمی کا چھونا دوسرے کے کپڑے کو اپنے ہاتھ سے رات میں یا دن میں اور نہ اُلٹے پلٹے اسکو

اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا

سوائے چھونے کے اور پھینکنا یہ ہے کہ پھینکے ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا اور پھینکے دوسرا آدمی اپنا کپڑا کہ ہوگی یہ بیع ان دونوں کی

عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَّاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ

بنا دیکھے بھالے اور بغیر آپس کی پسندیدگی کے، اور دو ممنوع پہناوے، ایک تو پہننا صماء کا اور صماء یہ ہے کہ ڈالے اپنے کپڑے کو

عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَّاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَآؤُهٗ

اپنے دو کندھوں میں سے ایک پر پھر کھلی رہی اسکی دو جانبوں میں سے ایک جانب کہ نہ ہو اس پر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا احتباء کرنا اس کا

بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

اپنے کپڑے سے اور وہ بیٹھا ہو کہ نہ ہو اس کی شرمگاہ پر اس کپڑے میں سے کچھ بھی۔

(۲۸۰۱) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پتھر پھینکنے کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے۔

(۲۸۰۲) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ کی فروخت سے، تھی یہ ایک تجارت، کرتے تھے اس کاروبار کو زمانہ جاہلیت والے

كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ ایک شخص خریدتا گیا بھن اونٹنی کو یہاں تک کہ گیا بھن اونٹنی بچہ جنے پھر بچہ دے اسکے پیٹ کی بچی۔

(۲۸۰۳) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت سے۔

फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि नहीं समझता मैं तमाम चीज़ों को मगर उसी की तरह।

2794 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि आगे न जा मिलो काफ़िले से ख़रीदारी के लिये और न ख़रीदारी करे कोई तुम में का किसी दूसरे की ख़रीदारी पर और न भाव बढ़ाओ और न तिजारत करे कोई शहरी किसी देहाती के लिये और न रोको दूध ऊटनी का और बकरी का, फिर जो ख़रीदे जानवर को इसके बाद तो वह साहबे इख़्तियार है, दोनों में से बेहतरीन का, उसके बाद दूह ले उनको। अगर राज़ी हो उससे तो रख ले उसको और अगर नाराज हो उससे तो वापस कर दे एक साअ सूखी खजूरों के ज़रिये।

2795 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आगे न जा मिलो गल्ला लाने वालों से तो जो आगे ही जा मिलेगा ताज़िर से और ख़रीदारी करे उससे फिर जब आये सरदारे क़ाफ़ला या माल का मालिक बाजार में तो उसे इख़्तियार है।

2796 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आगे न जा मिलो सामान से यहाँ तक कि डाल दिया जाये उसको बाज़ार में।

2797 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न बए करे कोई शख़्स

دھر دیا وہ فروخت ہوگئی۔ چیز کو الٹ پلٹ کر دیکھنے کی اجازت نہیں ہوتی اس قسم کی تجارت میں اکثر دھوکہ رہتا ہے۔ اور خریدار لٹ جاتا ہے کہ چیز کا ظاہر تو اچھا ہوتا ہے مگر اندر سے خراب ہوتی ہے ایک مرتبہ ناگپور ریلوے اسٹیشن پر ٹوکریوں میں سنگترے بھرے ہوئے تھے اور اچھی طرح بک رہے تھے اور ایک ٹوکری کی قیمت پندرہ روپے تھی اکثر مسافروں سے خرید لیں۔ گاڑی چل دی۔ پھر جب سب نے اپنی اپنی ٹوکریاں کھولیں تو ایک بھی سنگترہ ایسا نہ تھا جو بے داغ ہو۔ سب اس بیچا کو کوسنے پیٹنے لگے۔ جب کپڑا کپڑے عوض بیچنا ہو تو کوئی دوسرے کپڑے کو نہ دیکھے بلکہ اپنا کپڑا اسکی طرف پھینک دے اور وہ اپنا کپڑے عوض بیچنا ہو تو کوئی دوسرے کپڑے کو نہ دیکھے بلکہ اپنا کپڑا یہ اسکی طرف پھینک دے یہ پھینکنا ہی بیع ہو جائے۔ یہ بیع بھی منع ہے اسلئے کہ اسمیں دیکھ بھال کا موقع نہیں ملتا یہ بیع زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی۔ صماء یہ ننگا پہناوا ہے اس لئے ممنوع ہے۔ طواف میں چونکہ تہبند بھی رہتا ہے جس سے ستر نہیں کھلتا اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اکڑوں بیٹھنے کو احتباء کہتے ہیں اس میں اکثر شرمگاہ کھل جاتی ہے لہٰذا یہ بھی ممنوع ہے اسمیں بھی اگر تہبند ہو تو جائز ہے کہ اب بے پردگی نہیں ہوتی اور شرمگاہ نہیں کھلتی۔ تہبند و لنگی کے بعد احتباء درست ہے۔

(۲۸۰۱) پتھر پھینک کر بیع کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) زمین کا خریدار، مالک زمین سے کہے کہ میں پتھر پھینکتا ہوں جہاں پتھر گرے وہاں تک کی زمین پانچ سو روپے میں میری ہو گئی (۲) دوکان پر مختلف چیزیں رکھی ہیں خریدار کہے کہ میں کنکری پھینکتا ہوں جس چیز پر کنکری لگ جائے وہ دو روپے میں میری ہے (۳) بیچا کہے کہ میں کنکری پھینکتا ہوں جس چیز پر لگے وہ دو روپے میں تیری ہے۔ یہ تینوں صورتیں بیع کی ناجائز ہیں اور زمانہ جاہلیت کی یادگار ہیں چونکہ ان میں دھوکہ ہے اسلئے یہ سب ممنوع ہیں۔ دھوکہ کی بیع میں مذکورہ بیع تو داخل ہے ہی اسکے علاوہ دریا میں مچھلی، فضا میں اُڑتے پرندے بھاگے ہوئے غلام کی بیع بھی ممنوع ہیں کہ یہ بیع کبھی فاسد ہوتی ہے اور کبھی باطل۔ بیع فاسد سے بعد قبضہ ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ اور بیع باطل سے کبھی ملک حاصل نہیں ہوتی۔

(۲۸۰۲) ایک صورت تو یہ ہے کہ میری اونٹنی گیا بھن ہے اسکے پیٹ کی بچی جب جوان ہو کر گیا بھن ہو کر بچی جنے گی اسکی بیع میں اس قیمت پر آج کرتا ہوں۔ یہ بیع باطل ہے کہ معدوم چیز کی بیع ہے۔ پتہ نہیں کہ اونٹنی کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تجارت میں حمل کے حمل کی پیدائش سے اداء قیمت یا اداء سامان کی مدت مقرر کی جائے کہ اسکی قیمت میں جب دونگا جب اس اونٹنی کے پیٹ کی بچی بچہ جنے گی یہ بیع فاسد ہے کہ وقت ادا مجہول ہے۔ بعد والے جملے کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ خریدا مگر اسکی قیمت فلاں اونٹنی کے حمل کی بچی کے بچہ جننے پر دی جائیگی یا وہی اونٹ خریدا ہے جو اس اونٹنی کے حمل کی بچی جنے گی۔ یہ بیع غرر یعنی دھوکے کی بیع ہے پہلی صورت میں فاسد ہے اور دوسری صورت میں باطل ہے۔

(۲۸۰۳) اونٹ، گھوڑا، بھینسا، بکرا، بیل وغیرہ کو انکی مادہ پر چھوڑنا کراس کرنے کیلئے اس کی اجرت حرام ہے کہ کبھی مادہ کو کراس کرتا ہے اور کبھی نہیں۔ کبھی مادہ حاملہ ہوتی ہے کبھی نہیں۔ کبھی ایک مرتبہ چوٹ کرتا ہے اور کبھی چند مرتبہ اسکا طریقہ یہ ہے کہ نر کو عاریۃً لے کر مادہ پر چھوڑے اور اسے کراس کرائے پھر بطور ہبہ و انعام نر والے کو کچھ دیدے تو اسکا قبول کرنا درست ہے۔ یا نر ہی کو کچھ کھلا دیا جائے تو بھی درست ہے۔

(۲۸۰۴) کوئی شخص کسی کو اپنی زمین اور پانی کاشت کیلئے دے کہ بیج تو محنت کرنے والے کا ہو اور زمین و پانی زمین والے کے پیداوار کا کچھ حصہ اس کام والے کو ملے۔ اسکو مخابرہ کہتے ہیں۔ جو منع ہے۔

(۲۸۰۵) اگر کسی کے پاس اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی موجود ہے تو اسی پیاسے انسان یا جانور کو پانی پینے سے منع نہ کرے اور اس پانی پینے کی قیمت نہ لے کیونکہ یہ خلاف مروت ہے۔ لیکن اگر اسکا بچا ہوا پانی کوئی دوسرا شخص اپنے کھیت میں دینا چاہتا ہے یعنی اپنے کھیت کو سینچنا چاہتا ہے تو اسکی بیع درست ہے یا یہ کہ کسی کے کنویں سے کھیت میں پانی جا رہا ہے اور کنویں اور کھیت کے درمیان میں جو نالی ہے اس نالی سے اگر کوئی پیاسا پانی پئے تو اسے منع کرنا اور اس سے پانی پینے کی قیمت وصول کرنا منع ہے۔

(۲۸۰۶) اس کی صورت یہ ہے کہ کسی نے بنجر زمین میں کنواں لگوایا اور پانی کی وجہ سے کنویں کے ارد گرد گھاس اُگ آئی تو یہ بہانہ کر کے کسی جانور کو بلا قیمت پانی نہ پینے دے اپنے اس کنویں سے

(۲۸۰۴) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجارت سے اونٹ سے گابھن کرانے کی اور کھیتی کیلئے پانی بیچنے سے اور زمین بیچنے سے تاکہ کھیتی کی جائے۔

(۲۸۰۵) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کی فروخت سے۔

(۲۸۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بیچا جائے بچا ہوا پانی تاکہ بیچی جائے اسکے ذریعہ گھاس۔

(۲۸۰۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ گزرے غلے کے ڈھیر پر تو داخل فرمایا پیارے رسول نے اپنا دست پاک اس غلے کے ڈھیر میں تو پہونچی پیارے رسول کی مبارک انگلیوں کو تری تو فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا ہے اے غلے والے؟ تو غلے والے نے عرض کیا کہ پہونچ گئی اسکو بارش یا رسول اللہ! تو فرمایا پیارے رسول نے تو کیوں نہیں رکھا تو نے اس بھیگے ہوئے غلے کو غلے کے اوپر تاکہ دیکھ لیتے اسکو لوگ۔ جو ملاوٹ کرے تو وہ نہیں ہے ہم میں سے۔

(۲۸۰۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا استثناء کر لینے سے مگر یہ کہ وہ شئی معلوم ہو۔

(۲۸۰۹) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے انگور فروخت کرنے سے یہاں تک کہ کالے پڑ جائیں

अपनी भाई की बए पर और न पैग़ामे निकाह दे अपने भाई के पैग़ामे निकाह पर मगर यह कि इजाज़त दे दे वह शख़्स अपने भाई को।

2798 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि न भाव लगाये अपने मुसलमान भाई के भाव पर।

2799 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न तिजारत करे कोई शहरी किसी देहाती के लिये, छोड़ दो लोगों को, रिज़्क अता फ़रमाता है अल्लाह तआला, उनके बअज को बअज के ज़रिये।

2800 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो पहनावों से और दो तिजारतों से, मना फ़रमाया प्यारे रसूल ने छूकर तिजारत करने से और फेंक कर तिजारत करने से, आदमी का छूना दूसरे के कपड़े को अपने हाथ से रात में या दिन में और न उलटे पलटे उसको सिवाय छूने के और फेंकना यह है कि फेंके एक आदमी दूसरे की तरफ़ अपना कपड़ा और फेंके दूसरा आदमी अपना कपड़ा कि होगी यह बए इन दोनों की बिना देखे भाले और बग़ैर आपस की पसंदीदगी के और दो मम्नूआ पहनावे, एक तो पहनना सम्मा का और सम्मा यह है कि डाले अपने कपडे को अपने दो कन्धों में से एक पर फिर लटकी रही उसकी दो जानिबों में से एक जानिब कि न हो उस पर कोई कपड़ा

اور نیت یہ ہو کہ اگر پانی پینے جانور آئیں گے تو وہ گھاس ضرور کھائیں گے اور پانی کے پیسے دینے کی وجہ سے لوگ اپنے جانور نہ لائیں گے تو میرے کنویں کے چاروں طرف اگنے والی خودرو گھاس محفوظ ہو جائیگی اور میں اس گھاس سے بھرپور کمائی کروں گا۔ یہ جرم ہے کہ کنواں تو اسکا ہے مگر زمین تو سرکاری ہے یہ پانی کے بہانے چراگاہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ ورنہ اپنی زمین کی کھڑی گھاس اور کاٹی ہوئی گھاس کی بیع جائز ہے۔ دریں صورت پانی کی قیمت وصول کرنا مکروہ تحریمی ہے کہ اسمیں پیاسے جانوروں کو پریشان کرنا ہے۔

(۲۸۰۷) وزن بڑھانے اور دھوکے کی نیت سے ایسا کرنا کہ کچھ غلہ گیلا کر لیا جائے اور گیلا غلہ اندر کر دیا جائے اور سوکھا غلہ اوپر کر دیا جائے یہ گناہ ہے غالباً غلہ فروش کو اسکی خبر نہ ہوگی کہ خود گیلا نہ بھی کرے بارش پڑ جانے سے غلہ گیلا ہو جائے تو گناہ نہیں مگر اسکو ڈھیر کے اندر کرنا اور سوکھا اوپر کرنا تو دھوکہ ہے ہی اور یہ بھی گناہ ہے البتہ جب لا رہا تھا تو بارش سے غلہ بھیگ گیا اور جب اسے بازار میں لوٹا تو اوپر کا گیلا غلہ نیچے دب گیا اور نیچے کا سوکھا غلہ اوپر آ گیا۔ جان بوجھ کر دھوکہ دینے کی نیت سے یہ حرکت کی نہیں بلکہ ایسا ہو گیا اس صورت میں بھی گناہ تو ہے مگر فسق نہیں ہے کیونکہ وہ اس گناہ پر جمے نہیں رہے بلکہ توبہ کر لی اگر توبہ نہ کرتے اور اپنے اس گناہ پر اڑے اور ڈٹے رہتے تو گناہ بھی ہوتا اور فسق بھی ہوتا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ اڑے رہے وہ اس پر جو انہوں نے کیا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۴) البتہ اگر اس ڈھیر کو اس طرح رکھا جاتا کہ گیلا غلہ اوپر ہی ہوتا اور پھر دھوپ کی وجہ سے اوپر کا سوکھ جاتا تو غلہ فروش پر عتاب نہ ہوتا سوکھا غلہ اوپر نہ ڈالنا چاہیے تھا تاکہ خریدار دھوکہ نہ کھائے کیونکہ تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے بلکہ خریدار کو عیب پر اطلاع دے کہ اگر چاہے تو عیب دار خریدے اور نہ چاہے تو نہ خریدے۔ حکام و بادشاہ کا بازار میں گشت کرنا دوکانداروں، کی انکے سامان کی، انکے باٹ ترازو کی چھان بین کرنا اور قصور ثابت ہونے پر سزا دینا سنت ہے۔ تجارتی چیزوں میں از خود عیب پیدا کرنا بھی جرم ہے اور پیدا شدہ قدرتی عیب کو چھپانا بھی جرم ہے کیونکہ بارش سے بھیگے ہوئے غلے کو پیارے نبی ﷺ نے ملاوٹ میں داخل فرمایا۔

(۲۸۰۸) وہ استثناء منع ہے جس سے بیچے جانے والی چیز مجہول رہ جائے جیسے کوئی شخص باغ کے پھل فروخت کرے اور یوں کہے کہ ان سے چار کوئنٹل میرے باقی تیرے ہاتھ فروخت یا اس غلے کے ڈھیر میں دو کوئنٹل گیہوں میرے باقی تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں ظاہر ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ باقی کتنے پھل یا گیہوں بچے تو یہ استثناء منع ہے کہ استثناء مجہول غیر معلوم ہے۔ البتہ اگر یوں کہے کہ آدھے یا تہائی یا چوتھائی میرے باقی تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں تو یہ استثناء جائز ہے کیونکہ یہ استثناء مجہول نہ رہا بلکہ استثناء معلوم ہے اور یہ تجارت درست ہے۔

(۲۸۰۹) پھلوں اور اناجوں کی تیاری مختلف صورتوں سے معلوم ہوتی ہے سیاہ انگور کی تیاری اس پر سیاہی جھلکنے سے معلوم ہوتی ہے اور غلے کی تیاری اسکے دانوں میں سختی محسوس ہونے سے ہوتی ہے کہ چٹکی میں دبانے سے دانے سخت معلوم ہوں۔ ان علامات سے قبل نہ تو انگور قابل نفع مال ہے اور نہ دانے۔ انکی بیع جائز نہیں کیونکہ بیع میں دو طرفہ مال چاہیے اور یہ دونوں چیزیں تیاری سے پہلے مال نہیں ہیں۔

(۲۸۱۰) کسی بھی پھل کی بیع اسکی تیاری اور قابل انتفاع ہونے سے پہلے جائز نہیں ہے اور ہر چیز کے قابل انتفاع ہونے اور تیار ہونے کی علامات مختلف ہیں جب وہ علامات پائی جائیں تو بیع جائز ہوگی۔

(۲۸۱۱) ادھار سے ادھار کی تجارت اسکی چند صورتیں ہیں۔ (۱) بیع کے وقت نہ قیمت دی جائے اور نہ بکے ہوئے مال پر قبضہ ہو۔ یہ بیع ناجائز ہے۔ بیع کے جائز ہونے کیلئے اس وقت قبضہ ضروری ہے۔ (۲) یہ کہ بکر کا شبو پر دس گز کپڑا قرض تھا اور نبو کے شبو پر دس روپے قرض تھے تو بکر، نبو سے کہے کہ میں تیرے دس روپے کے عوض اپنا کپڑا فروخت کرتا ہوں جو میرا شبو پر ہے اب تم مجھ سے روپے نہ مانگنا بلکہ انکے عوض شبو سے کپڑا وصول کر لینا نبو کہے مجھے قبول ہے۔ یہ بیع بھی ناجائز ہے (۳) کوئی شخص کسی سے کوئی چیز ادھار خرید لے جب اس ادھار کی مدت ختم ہو جائے تو تاجر خریدار سے قیمت کا تقاضہ کرے۔ خریدار کہہ دے کہ اس وقت میرے پاس پیسے نہیں ہے مجھے ایک ماہ کی مہلت اور دیدے اور میں قیمت میں اتنا اضافہ کرتا ہوں تاجر کہے مجھے منظور ہے حالانکہ اس چیز پر بھی قبضہ نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ممنوع ہے (مرقاۃ شریف لمعات شریف)

وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا۔ (رواه الترمذی وابوداؤد)

اور دانوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ سخت پڑ جائیں۔

(۲۸۱۰) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی تجارت سے یہاں تک کہ کھجوریں سرخ پڑ جائیں۔

(۲۸۱۱) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ۔ (رواه الدارقطنی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا اُدھار کی تجارت سے اُدھار کے ساتھ۔

(۲۸۱۲) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ (رواه مالک وابوداؤد وابن ماجہ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیعانے کی بیع سے۔

(۲۸۱۳) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجبور کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے

وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ۔ (رواه ابوداؤد)

اور پھلوں کی بیع سے انکے پکنے سے پہلے۔

(۲۸۱۴) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

ترجمہ: بیشک بنی کلاب کے ایک شخص نے پوچھا پیارے نبی ﷺ سے نر جانور سے مادہ کو کراس کرانے کی اجرت کے بارے میں

فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ

تو منع فرمایا پیارے نبی نے اس سے تو عرض کیا اس شخص نے یارسول اللہ ہم نر کو کراس کرانے کیلئے عاریۃ دیتے ہیں تو انعام سے نوازے جاتے ہیں

فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔ (رواه الترمذی)

تو اجازت عنایت فرمائی پیارے نبی نے اسکو انعام کے بارے میں۔

और दूसरा पहनावा एहतबा करना उसका अपने कपड़े से और वह बएठा हो कि न हो उसकी शर्मगाह पर उस कपड़े में से कुछ भी।

2801 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पत्थर फेंकने की बए से और धोके की बए से।

2802 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हब्लुलहबला की फ़रोख़्त से, थी यह एक तिजारत, करते थे इस कारोबार को ज़माना ए जाहिलियत वाले कि एक शख़्स ख़रीदता गयाभन ऊंटनी को यहाँ तक कि गयाभुन ऊंटनी बच्चा जने फिर बच्चा दे उसके पेट की बच्ची।

2803 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नर को मादा पर छोड़ने की उजरत से।

2804 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तिजारत से ऊंट से क्रास कराने की और खेती के लिये पानी बेचने से और ज़मीन बेचने से ताकि खेती की जाये।

2805 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचे हुए पानी की फ़रोख़्त से।

(۲۸۱۲) بیعانہ یہ ہے کہ خریدار بھاؤ طے ہوتے وقت کچھ رقم بیچنے والے کو دیدے اور وعدہ کرے کہ فلاں تاریخ کو میں بقیہ رقم دیکر چیز لے لوں گا اگر نہ لوں تو یہ بیعانے والی رقم ضبط جیسا کہ آجکل عام رواج ہے یہ بیع ناجائز ہے۔

(۲۸۱۳) مجبور ومحتاج کی چیز جبراً نہ خریدی جائے کہ وہ راضی نہ ہو اور تم اسکی چیز بیچ ڈالو۔ یہ بیع فاسد ہے۔ کبھی کبھی حکومت کسی کا مال ظلماً نیلام کرا دیتی ہے کہ مال والا روتا رہتا ہے۔ حکومت کے جرمانے یا ٹیکس کی وصولی کی خاطر یہ مال نیلام ہوتا ہے ان نیلاموں کا خریدنا جائز نہیں ہے یا جو محتاج ومفلس شخص قرض یا بھوک کی وجہ سے تنگ آ کر اپنی چیزیں انتہائی سستی بیچے وہ بھی نہ خریدو کہ یہ خلاف مروت ہے اور غریب کی غربت سے فائدہ اٹھانا ہے بلکہ ایسے محتاجوں مفلسوں کی جہاں تک ہو سکے امداد کرو۔ دیوالیہ کا مال نیلام کرنا جائز ہے مگر یہ مال حاکم نیلام کرے۔ یہ ظلماً بیع نہیں ہے بلکہ قرض خواہوں کا قرض ادا کرنے کے لئے ہے۔

(۲۸۱۴) کراس کرانے کی اجرت لینا ناجائز ہے۔ نر کو اجرت کے طور پر نہیں بلکہ یوں ہی عاریۃ دیدے اور پھر مادہ والا بطور انعام کچھ دے تو انعام لینا جائز ہے۔

(۲۸۱۵) اس بیع کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کہے کہ میں فلاں چیز نقد دس روپے میں فروخت کرتا ہوں اور ادھار بیس روپے کے عوض یہ بیع ممنوع ہے کہ اس میں اصل قیمت کا صحیح پتہ نہ لگا (۲) یہ کہ یوں کہے کہ میں اپنا غلام تجھے روپے میں دیتا ہوں بشرطیکہ تو مجھے اپنی لونڈی یا زمین پچاس روپے میں دیدے۔ یہ بیع بھی منع ہے کہ اس میں بھی قیمت ایک اعتبار سے مجہول ونامعلوم ہے اسکے علاوہ دوسری بیع بشرط فاسد ہو تو منع ہے اور بشرط صحیح ہو تو درست ہے۔

(۲۸۱۶) "صفقہ" ہاتھ مارنے اور ہاتھ ملانے کو کہتے ہیں۔ اہل عرب بیع کے وقت تاجر سے ہاتھ ملاتے تھے اسلئے بیع کو بھی صفقہ کہہ دیتے ہیں ایک بیع کے ضمن میں دوسری بیع سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث شریف کے معنی اور اس سے پہلے والی حدیث شریف کے معنی ایک ہیں اور اس بیع کی بھی وہی دو صورتیں ہیں جو اس سے پہلے والی حدیث شریف میں مذکور ہوئی ہیں۔

(۲۸۱۷) قرض وبیع کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کہ بیچنے والا خریدار سے کہے کہ میں یہ چیز تیرے ہاتھ سو روپے کے عوض فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ تو مجھے دس روپے قرض دے۔ یہ حرام ہے کہ یہ بھی اک قسم کا سود ہے کیونکہ دس روپے قرض کے عوض میں اس چیز کے خریدنے کا نفع بھی حاصل کر لیا یا اسکے برعکس کہ قرض مانگنے والے سے قرض دینے والے نے کہا میں تجھے سو روپے اس شرط پر قرض دیتا ہوں کہ تو اس روپے میں اپنی بکری میرے ہاتھ فروخت کر دے۔ یعنی بیع میں قرض کی شرط ہو تو بھی منع ہے اور قرض میں بیع کی شرط ہو تب بھی منع ہے (۲) قرض دینے والا قرض لینے والے سے کہے کہ میں تجھے سو روپے قرض دیتا ہوں بشرطیکہ تو میری فلاں چیز اتنے میں خرید لے یعنی مہنگی خرید لے۔ اس میں بھی وہی قباحت ہے کہ قرض کے ذریعہ نفع کما رہا ہے۔ بیع کے اندر ایک شرط بھی منع ہے اور دو شرطیں بھی منع ہیں خریدار بیچنے والے پر کوئی شرط لگائے اور نہ بیچنے والا خریدار پر کوئی شرط لگائے۔ شرط فاسد بیع کو فاسد کر دیتی ہے شرط فاسد وہ ہے جو جسے بیع نہ چاہے اور جسے خود بیع چاہے وہ شرط فاسد نہیں ہے جیسے تاجر کہے کہ چیز تو بیچتا ہوں بشرطیکہ کہ تو مجھے روپے کھرے دے ابھی نقد دے یا خریدار کہے کہ میں خریدتا ہوں بشرطیکہ مال اصل ہو نقل نہ ہو اور جو چیز بیچنے والے کے قبضے میں نہ ہو اسکا بیچنا منع ہے۔ جیسے ہم کوئی چیز خریدیں اور بغیر قبضہ کئے فروخت کر دیں یہ بیع منع ہے۔

(۲۸۱۸) اشرفی ودینار سونے کی ہوتے ہیں اور درہم چاندی کا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل اپنے اجتہاد سے تھا آپ کا یہ خیال مبارک تھا کہ مثلاً دس درہم ایک دینار ہی ہیں اور ایک دینار دس درہم ہی ہیں درہم کے عوض دینار لے لینا گویا درہم ہی لینا ہیں۔ زمانہ نبوی میں بھی حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں رہتے ہوئے بھی اجتہاد فرمایا کرتے تھے۔ یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ یقین پر قدرت ہوتے ہوئے بھی ظن پر عمل کرنا جائز ہے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن عمر تمہارا یہ عمل دو شرطوں کے ساتھ جائز ہوگا۔ (۱) کہ موجودہ بھاؤ کا اعتبار ہوگا کیونکہ انکے بھاؤ بدلتے رہتے ہیں آج کچھ اور کل کچھ (۲) یہ کہ فریقین دونوں بدلوں پر قبضہ کے بغیر نہ بٹیں

(۲۸۱۵) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ (رواہ مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک بیع میں دو درختوں کے بارے میں۔

(۲۸۱۶) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فروختوں سے ایک عقد میں۔

(۲۸۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں جائز ہے قرض و بیع اور نہ دو شرطیں اور نہ نفع جائز اسکا جو قبضے میں نہ ہو اور نہیں جائز ہے بیچنا اس کا جو نہیں ہے تیرے پاس۔

(۲۸۱۸) حدیث شریف: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں بیچتا تھا اونٹ بازار نقیع میں اشرفیوں کے بدلے پھر لے لیتا تھا اس کی جگہ درہم اور بیچ دیتا تھا میں درہم کے بدلے پھر لے لیتا تھا میں انکے بدلے اشرفیاں تو میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو میں نے ذکر کیا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کوئی حرج نہیں ہے یہ کہ لیلو تم اسکو اس دن کے بھاؤ میں جبتک کہ تم الگ نہ ہو جاؤ اس طرح کہ تم دونوں کے درمیان کچھ بقایہ ہو۔

(۲۸۱۹) حدیث شریف: عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ

ترجمہ: حضرت عداء ابن خالد ابن ہوذہ سے مروی کہ نکالی انہوں نے ایک تحریر کہ یہ وہ تحریر ہے کہ خریدا حضرت عداء

2806 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न वेचा जाये बचा हुआ पानी ताकि वेची जाये उसके ज़रिये घास।

2807 हदीस शरीफ़:– बएशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुजरे गल्ले के ढेर पर तो दाख़िल फ़रमाया प्यारे रसूल ने अपना दस्ते पाक उस गल्ले के ढेर में तो पहुंची प्यारे रसूल की मुबारक उंगलियों को तरी तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह क्या है ऐ गल्ले वाले? तो गल्ले वाले ने अर्ज़ किया कि पहुच गई इसको वारिश या रसूलल्लाह। तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो क्यों नहीं रखा तूने इस भीगे हुए गल्ले को गल्ले के ऊपर ताकि देख लेते उसको लोग। जो मिलावट करे तो वह नहीं है हम में से।

2808 हदीस शरीफ़:– बएशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लभ ने मना फ़रमाया इस्तस्ना कर लेने से मगर यह कि वह शय मालूम हो।

2809 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अंगूर फ़रोख्त करने से यहाँ तक कि काले पड जायें और दानों की बए से मना फ़रमाया यहाँ तक कि सख़्त पड़ जायें।

2810 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खजूर की तिजारत से यहाँ तक कि खजूरें सुर्ख पड़ जायें.

کیونکہ اشرفی کے عوض درہم لینا یا درہم کے عوض اشرفی لینا یہ بیع صرف ہے اور بیع صرف میں اگر جنس مختلف ہوں تو زیادتی جائز ہے مگر ادھار حرام ہے۔ غرض یہ کہ اس بیع کو الگ بیع قرار دیا گیا اور اس پر بیع صرف کے احکام جاری کیے گئے۔

(۲۸۱۹) عیب سے مراد بیماری ہے جیسے جنون، جزام، برص وغیرہ۔ اور غائلہ سے مراد بری عادات جیسے چوری، شراب نوشی، زنا، بھگوڑا پن اور برائی سے مراد نفرت والی چیز ہونا جیسے حرامی۔ وہ غلام کہ ظاہری اور چھپے ہوئے تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے جس سے خریدار کو خیار عیب ہے۔ خرید وفروخت کوئی بھی کرے اس پر احکام شرعی ضرور جاری ہونگے اور اس قسم کی تحریر اسکے شان کے منافی نہ ہوگی۔ قانونا بیع نامہ بیچنا کی طرف سے ہونا چاہیے اور خریدار کی طرف سے بھی خریدنا ہوسکتا ہے کہ اسمیں بھی احتیاط ہے۔ بیع میں جذبہ خیرخواہی ہونا چاہیے جیسے مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا خیرخواہ ہوتا ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کو دھوکہ نہیں دیتا۔ یہ بیع ایسی ہے جیسی مسلمان کی مسلمان کیساتھ بیع ہونا چاہیے۔

(۲۸۲۰) ایک شخص نے پیارے نبی ﷺ سے کچھ مانگا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ مال واسباب ہے اس شخص نے عرض کیا کہ مال ودولت تو نہیں ہے مگر ایک کمبل اور ایک پیالہ ہے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ بیچ دے کمبل اور پیالے کو۔ اور یہ کمبل بھی کلاں سائز تھا جو اونٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس بھکاری کو بھیک مانگنے سے بچالیا اور اسکی دو چیزوں کو نیلام فرما کر اسے روزگار سے لگادیا۔ نیلام جائز ہے جسے عربی میں بیع من یزید اور حراج کہتے ہیں یہ کہ ایک بھاؤ پر دوسرا خریدار بھاؤ لگا سکتا ہے جبکہ پہلا بھاؤ طے نہ ہوا ہو۔ جن احادیث کریمہ میں بھاؤ پر بھاؤ لگانے کی ممانعت آئی ہے وہاں بھاؤ طے ہوجانے کے بعد کا حکم ہے۔ کسی کی چیز دوسرا آدمی وکیل بن کر بیچ سکتا ہے۔ بیع تعاطی فقط لین دین سے جائز ہے اگرچہ منہ سے ایجاب وقبول نہ ہو۔ پیارے نبی ﷺ ہماری جان ہمارے مال کے مالک ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک و قریب ہیں مومنوں سے، جانوں سے بھی انکی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۰۱) کہ ہماری چیز ہماری مرضی کے بغیر بھی فروخت فرما سکتے ہیں مکہ مکرمہ میں یہ شخص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں بھیک مانگنے آئے تھے نہ کہ اپنے اسباب بکوانے مگر پیارے نبی ﷺ نے ان سے بغیر دریافت فرمائے انکی چیزیں نیلام فرمادیں مسلمان کو پیارے نبی ﷺ کے مقابلے میں اپنی جان ومال کا کوئی اختیار نہیں ہے جسکا جس سے چاہیں نکاح فرمادیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں جائز ہے ایمان والے کیلئے اور نہ ایمان والی کیلئے جب حکم فرمائے اللہ اور رسول اسکا کسی کام کا یہ کہ ہو ان کیلئے کوئی اختیار کام میں انکے اپنے اور جو نافرمانی کریگا اللہ اور اسکے رسول کی تو بلاشبہ بہک گیا وہ گمراہی میں کھلی ہوئی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۲)

(۲۸۲۱) دھوکہ دینا یہ مومن کی شان کے خلاف ہے۔ دھوکہ دینا یہ شرعی، قومی، ملکی جرم ہے۔ عیب دار چیز کو عیب دار کہہ کر بیچنا چاہیے۔ عیبلی چیز کے عیب کو چھپا کر نہیں بیچنا چاہیے اس پر سخت وعید ہے۔

(۲۸۲۲) نہ کھجور کی شاخ، مادہ کھجور کی شاخ میں لگانا تاکہ پھل اچھے اور زیادہ ہوں اسے پیوند لگانا کہتے ہیں۔ عام اصطلاح میں اسکو قلم لگانا کہتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں پیوندکاری کے بعد پھل لگ جانا مراد ہے۔ اگر پیوندکاری تو ہوچکی مگر ابھی پھل نہ لگے تو یہ حکم نہیں ہے۔ یہاں پھل والا درخت مراد ہے جسکے پھل گدر یا پختہ ہوچکے ہوں چونکہ حدیث شریف میں پیوندکاری سے مراد پھل دار درخت ہے لہذا ہر حالت میں پھل بیچنے والے آئے ہونگے۔ اگر درخت پھل دار نہیں ہے تو چاہے پیوندکاری ہو بھی چکی ہو تو یہ حکم نہیں ہے۔ یہ غلام ماذون تھا جسے تجارت کی اجازت مولیٰ نے دیدی تھی اس وجہ سے اسکے پاس مال جمع ہوگیا تھا اب اسے فروخت کیا گیا چونکہ مال مولیٰ کا تھا اسکا رہیگا۔ یہاں مال کی نسبت غلام کی طرف قبضہ کی نسبت ہے نہ کہ ملکیت کی کہ وہ مال تھا مولیٰ کا مگر قبضے میں غلام کے تھا۔ فروخت شدہ غلام کے جسم کے کپڑے بھی بیچنے والے کے ہوں گے۔ خریدنے کے بعد خریدار غلام کو اپنا تہبند پہنائے اور بیچا کا تہبند اتار دے اگر جانور خریدا تو اسکی جل، زنجیر اور دوسرا سامان بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار شرط لگائے تو اسکا۔

(۲۸۲۳) بے دم اور نکان زدہ اونٹ پیارے نبی ﷺ کا دست کرم

بْنُ خَالِدِ بْنُ هَوْذَةَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ

ابن خالد ابن ہوذہ نے سیدنا اعلیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے، خریدا پیارے رسول سے ایک غلام یا ایک لونڈی جس میں نہ کوئی عیب ہے

وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور نہ فساد ہے اور نہ برائی، مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔

(۲۸۲۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَّقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نیلام فرمایا ایک کمبل اور ایک پیالہ تو فرمایا کہ کون خریدتا ہے

هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ

اس کمبل اور پیالے کو؟ تو عرض کیا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں اس کو ایک درہم میں، پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ کون زیادہ کرے گا

عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ایک درہم پر، پھر دیئے پیارے نبی کو ایک شخص نے دو درہم تو بیچ دیا ان دونوں کو انکے ہاتھ۔

(۲۸۲۱) حدیث شریف: عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت واثلہ ابن اسقع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

مَا بَاعَ عَيْبًا لَّمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَلْعَنُهٗ۔ (رواہ ابن ماجة)

کہ جس نے بیچی عیب دار چیز کہ نہ آگاہ کیا اس پر تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یا فرشتے اس پر لعنت و پھٹکار برساتے رہیں گے۔

(۲۸۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص بیچے کھجور کے پیڑ کو پیوند لگائے جانے کے بعد تو اسکے پھل بیچنے والے کے ہوں گے

اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (رواہ مسلم)

مگر یہ کہ شرط لگائے خریدار اور جو شخص کہ خریدے ایسا غلام کہ اسکے پاس مال ہے تو اسکا مال بیچنے والا کا ہوگا مگر یہ کہ شرط لگائے خریدار۔

2811 हदीस शरीफ़:– बएशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया उधार की तिजारत से उधार के साथ।

2812 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बैआने की बए से।

2813 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मजबूर की बए से और धोखे की बए से और फलों की बए से उनके पकने से पहले।

2814 हदीस शरीफ़:– बेशक बनी कलाब के एक शख़्स ने पूछा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से नर जानवर से मादा को क्रास कराने की उजरत के बारे में तो मना फ़रमा दिया प्यारे नबी ने उससे, तो अर्ज किया उस शख़्स ने या रसूलल्लाह! हम नर को क्रास कराने के लिये आरयतन देते हैं तो इनाम से नवाज़े जाते हैं तो इजाज़त इनायत फ़रमाई प्यारे नबी ने उसको इनाम के बारे में।

2815 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि एक बए में दो दरख़्तों के बारे में।

2816 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो दरख़्तों से एक अक्द में।

2817 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं जाईज है क़र्ज़ व बए और

لگتے ہی دم دار اور چاق و چوبند ہو گیا۔ بے زوروں کا زور بے سہاروں کا سہارا دست مصطفیٰ ﷺ ہے۔

بے دم کو دم نصیب ہوا ہے خدا گواہ
جس پر رسول پاک نے دست کرم رکھا (یاشفی)

مال والے کو اسکا اپنا مال بیچنے کی رغبت دلانا جائز ہے۔ بیع میں کوئی بھی شرط لگانا مطلقاً ناجائز ہے کیونکہ دوسری احادیث کریمہ میں شرط لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس حدیث شریف میں جو شرط لگائی گئی ہے یہ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت ہے یہ شرط لگانا صرف ان کیلئے ہی جائز تھا کسی اور کیلئے جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ یہ شرط داخل بیع نہ تھی بعد بیع تھی اور بعد بیع عاریۃً اونٹ لیا گیا جیسا کہ بعض دوسری روایات مبارکہ میں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ شرط حضرت جابر نے نہ لگائی تھی بلکہ پیارے نبی ﷺ نے بطور رعایت یہ سواری کی اجازت عنایت فرمائی تھی چوتھی بات یہ ہے کہ یہ صورتاً بیع تھی حقیقتاً بیع نہ تھی کہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت جابر کو پوری رقم کیساتھ ساتھ مزید رقم بھی مرحمت فرمائی اور اونٹ بھی واپس فرمادیا۔ اس بات نے یہ حقیقت واضح فرمادی کہ اس تجارت کی نوعیت یہ تھی کہ الفاظ تو خرید و فروخت کے تھے مگر حقیقت عطاء و نوازش تھی۔ حضرت جابر کو حضرت بلال کے ذریعہ جو زیادہ رقم عطا فرمائی گئی تھی اسے رقم کو حضرت جابر اپنے پاس رکھتے تھے اور خرچ کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ یزید پلید کے زمانہ میں واقعہ حرہ کے موقع پر جب یزیدی ظالم افواج نے حضرت جابر کا مال لوٹا تو یہ رقم بھی لوٹ لی (مرقاۃ شریف) یزیدی لٹیرے ہوتے ہیں کل کے یزیدی ہوں یا آج کے یہ سبکے سب دولت دین و دنیا کے لٹیرے ہیں۔ یزیدیوں سے خود کو الگ تھلگ رکھنا اور ان سے چوکنا رہنا ہر حسینی کی ذمہ داری ہے۔ ادائے قرض و ادائے حقوق کیلئے وکیل بنانا بھی درست ہے اور حق سے کچھ زیادہ دینا بھی درست ہے۔ یہ زیادتی سود نہیں۔ سود کی نوعیت کچھ اور ہوتی ہے یہ تو کرم کریمانہ ہے یہ تو پیارے نبی ﷺ کے انعامات و احسانات کا ایک قطرہ جمیل ہے یہ تو تبرک نبوی ہے۔

(۲۸۲۳) مکاتب وہ غلام اور مکاتبہ وہ باندی ہے۔ جسے اسکا مالک و مولیٰ یہ کہہ دے کہ تو اتنی رقم مجھے ادا کر دے تو تو آزاد ہے۔ سیدنا حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک یہودی کی لونڈی و باندی تھیں اور اس یہودی نے آپکو مکاتبہ کر دیا یعنی ان سے کہہ دیا کہ اتنے روپے دیدو پھر تم آزاد ہو۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکو آزاد کرا دیا اور پھر آپکو خرید او اب حضرت عائشہ نے آزادی کی شرط پر نہیں خریدا بلکہ حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کی پیش کش خود فرمائی تھی۔ شرط اور پیشکش میں زمین و آسمان کا انتر ہے۔ وعظ و خطاب سے پہلے حمد و ثنا کرنا سنت رسول مقبول ہے اور درود و سلام پڑھنا سنت صحابہ کرام ہے دونوں سنتوں پر عمل کرنا ہی سعادت ہے۔ کتاب اللہ سے مراد سنت رسول اللہ ہے کیونکہ یہ قاعدہ جو پیارے نبی نے ارشاد فرمایا کہ ولاء اسکے لئے ہے جو آزاد کرے یہ قرآن شریف میں ہمیں نہیں ملتا اس سے بھی سنت رسول اللہ کی عظمت کو سمجھا جا سکتا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے۔ نہیں ہے وہ مگر وحی جو کی جاتی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۱۳) مکاتب و مکاتبہ کی بیع ناجائز ہے بیچنے والے کی شرط قبول کرنا یہ بھی شرط کیساتھ بیچنا ہے اور یہ بیع بھی فاسد ہے۔ بشرط عتق بھی بیع فاسد ہے۔ بیچنے والے کو دھوکہ دینا کہ اسکی شرط ولا منظور کر لینا ان سبکا جواب یہ ہے کہ عرب شریف میں اس قسم کی بیع کا عام رواج تھا اس رواج کو توڑنے کیلئے پیارے نبی ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ کو اس بیع کی خصوصی اجازت دی تا کہ آئندہ اس بیع کا سلسلہ ختم ہو جائے اب یہ بیع جائز نہیں ہے جیسے پیارے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج مبارک کے احرام شریف کو عمرے شریف میں تبدیل فرما دیا تا کہ اس عقیدے کی ارتھی نج جائے کہ زمانہ حج مبارک میں عمرہ شریف حرام ہے۔ یہی انداز مذکورہ بیع میں بھی ہوا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جو قانون ارشاد فرمایا اور اسے کتاب اللہ میں موجود بتایا اس سے چند باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔ (۱) پیارے نبی ﷺ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ ولاء آزاد کرنے والے کو ملتی ہے پیارے نبی ﷺ کا قانون ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے اسے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ فرمایا اور کیوں نہ ہو ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اس نے اللہ کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰) (۲) اگر کفار مسلمانوں سے تجارت کریں

(۲۸۲۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْىٰ فَمَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی بیشک وہ سفر فرما رہے تھے اپنے ایک اونٹ پر اور اونٹ تھک گیا تھا تو گزر فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَّيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ

اس پر تو مارا پیارے نبی نے اس اونٹ کو تو وہ چلنے لگا خوب تیز کہ نہ چلتا تھا اس طرح پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ بیچ دو اس کو میرے ہاتھ ایک اوقیہ میں

قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِیْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ

تو حضرت جابر نے عرض کیا کہ میں نے بیچ دیا اسکو اور میں نے مستثنیٰ کیا اس پر سوار ہونے کو اپنے گھر تک کیلئے پھر جب میں آیا مدینے شریف

اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِیْ ثَمَنَهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِیْ

تو لایا میں پیارے نبی کی خدمت عالی میں اونٹ کو تو نقد دی پیارے نبی نے مجھ کو اسکی قیمت اور ایک روایت میں ہے کہ عطا فرمائی پیارے نبی نے مجھ کو

ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اقْضِهٖ

اسکی قیمت اور واپس فرما دیا اونٹ مجھے اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے نبی نے حضرت بلال سے کہ انہیں پوری قیمت بھی ادا کر دو

وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور کچھ اضافہ بھی کر دو تو عطا فرمائی قیمت بھی انکو اور اضافہ کیا اسمیں ایک قیراط۔

(۲۸۲۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّیْ كَاتَبْتُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئیں حضرت بریرہ تو عرض کرنے لگیں بیشک میں نے مکاتبت کی ہے

عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِیْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً

نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ تو آپ مدد فرمائیں میری تو فرمایا حضرت عائشہ نے اگر پسند کریں تمہارے مولا کہ میں گن دوں انکی تمام رقم یکبارگی

وَاَعْتِقَكِ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِیْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ

اور میں تمہیں آزاد کرادوں اور ہوگی تمہاری ولاء میرے لئے تو گئیں حضرت بریرہ اپنے مولاؤں کے پاس تو انہوں نے انکار کر دیا مگر یہ کہ ہوگی ولاء

न दो शर्तें और न नफा जाइज उसका जो कब्जे में न हो और नहीं जाइज है बेचना उसका जो नहीं है तेरे पास।
2818 हदीस शरीफः– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं बेचता था ऊंट बाजारे नकी में अशरफ़ियों के बदले फिर ले लेता था उसकी जगह दिरहम और बेच देता था मैं दिरहम के बदले फिर ले लेता था मैं उनके बदले अशरफ़ियाँ तो मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने जिक्र किया प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि कोई हर्ज नहीं है यह कि ले लो तुम उसको उस दिन के भाव में जब तक कि तुम अलग न हो जाओ उस तरह कि तुम दोनों के दरमियान कुछ बकाया हो।
2819 हदीस शरीफः– हज़रते अदा इब्ने खालिद इब्ने हूजा से मरवी कि निकाली उन्होंने एक तहरीर कि यह वह तहरीर है कि ख़रीदा हजरते अदा इब्ने खालिद इब्ने हूज़ा ने सय्येदना आला हज़रत मोहम्मद रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, ख़रीदा प्यारे रसूल से एक गुलाम या एक लोंडी जिसमें न कोई ऐब है और न फसाद है और न बुराई, मुसलमान की मुसलमान से बए है।
2820 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नीलाम फरमाया एक कम्बल और एक प्याला तो फ़रमाया कि कौन ख़रीदता है इस कम्बल और प्याले को? तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने कि मैं लेता हूं इसको एक दिरहम में फिर फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कौन ज्यादा करेगा

تو انہیں اسلامی قوانین کی پابندی لازمی ہوگی۔

(۲۸۲۵) منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے سے اور اسکے ہبہ کرنے سے۔ اس بیع میں بیچا یہودی ہے اور خرید فرمانے والی ام المومنین ہیں اسلئے اس بیع پر تمام اسلامی قوانین جاری ہو گئے۔ لہٰذا کوئی کافر کسی مسلمان کے ہاتھ سور یا شراب نہیں فروخت کر سکتا۔ آپس میں کفار اس قسم کی بیع کر سکتے ہیں۔ ولاء حق آزادی کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد ہو جائے اور مال چھوڑ جائے اور اسکا کوئی عصبہ نہ ہو تو آزاد کرنے والے مولیٰ کو اسکا مال ملے گا۔ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اور حق ولاء اسکے لئے ثابت ہو گیا کہ اسکا کوئی قریبی وارث نہیں ہے اب اگر یہ شخص چاہے کہ اس حق ولاء کو کسی کے ہاتھ بیچ دے یا ہبہ کر دے تو درست نہیں ہے اسلئے کہ ولاء مال نہیں ہے کہ اسکو بیچے یا بخشے اور آزاد کردہ کیساتھ ایسا لازم ہے جیسے نسبی قرابت داروں سے نسب۔ کہ منتقل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے یہ بیع جائز نہیں ہے اور تمام حضرات ائمہ کرام کا اس پر اتفاق ہے۔

(۲۸۲۶) یہ جھگڑا قیمت کی مقدار میں ہو یا شرط خیار یا ادھار قیمت کی مدت میں یا بیع کی صفت میں غرض کہ کسی قسم کا جھگڑا پڑ جائے اس صورت میں خریدار اپنے گواہ لائے اگر اسکے پاس گواہ نہ ہوں تو بیچنے والا قسم کھائے پھر حاکم خریدار کو اختیار دے کہ وہ خریدے یا نہ خریدے۔

(۲۸۲۷) اگر بکنے والی چیز موجود ہے اور قیمت میں اختلاف ہو گیا تو فیصلہ گواہی پر ہوگا۔ اگر گواہی دونوں کے پاس ہو تو زیادتی قیمت کی گواہی مانی جائے گی اور اگر فریقین میں سے کسی کے پاس گواہی نہ ہو تو دونوں قسم کھائیں گے اور بیع فسخ ہو جائے گی اور اگر قیمت اور بکنے والی چیز دونوں ہی میں جھگڑا ہے تو قیمت کے بارے میں بیچنے والے کی گواہی مانی جائیگی اور بکنے والی چیز کے بارے میں خریدار کی گواہی قبول ہوگی لیکن اگر مدت یا شرط خیار یا بعض قیمت پر قبضہ کرنے میں اختلاف ہو جائے تو قسم کسی پر نہیں ہے۔

(۲۸۲۸) خرید و فروخت مکمل ہو جانے کے بعد خریدار چیز واپس کرنا چاہے یا بیچا وہ چیز واپس لینا چاہے تو اگرچہ انہیں یہ حق تو نہیں ہے مگر فریق آخر کو چاہیے کہ اسے منظور کرے اور سامنے والے پر مہربانی کرے جس کے عوض اللہ تعالیٰ رحم و کرم کا ساون برسائیگا۔ خطائیں اور غلطیاں معاف فرمائے گا۔

(۲۸۲۹) بیع سلم یہ ہے کہ قیمت فی الحال دی جائے اور چیز ادھار ہو یہ تجارت چند شرطوں کیساتھ جائز ہے شرائط یہ ہیں: (۱) مال کی جنس مقرر ہو کہ گیہوں یا جو (۲) مال کی قسم مقرر ہو مثلاً گیہوں یا فارم والا یا کپڑا ہے تو لٹھا فلاں نمبر کا یا گاڑھا (۳) مال کی صفت مقرر ہو مثلاً عمدہ یا معمولی (۴) مال کی مقدار مقرر ہو مثلاً لکھے یا کہے کہ اس نرخ سے اتنے روپے میں کل اتنے خریدے (۵) وقت ادا مقرر ہو کہ فلاں تاریخ فلاں مہینے میں مال دونگا (۶) ادا کی جگہ مقرر ہو کہ فلاں جگہ دیا جائیگا اور قیمت فی الحال نقدی دیجائے (۷) اور اسکی مقدار بھی معلوم ہو ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ مال ایسا ہو جو وقت عقد سے وقت ادا تک بازار میں مل سکے۔ اسلئے فصل سے پہلے آم کی بیع سلم ناجائز ہے۔ بیع کی چار صورتیں ہیں ایک تو نقد کی نقد سے دوسرے نقد کی ادھار سے تیسرے ادھار کی نقد سے چوتھے ادھار کی ادھار سے یہ چوتھی صورت ناجائز ہے کہ مال بھی ادھار ہو اور قیمت بھی ادھار ہو دستاویز کی تحریر اور معاملات کے مسائل سیکھنا فرض کفایہ ہیں جن کو انکی ضرورت پڑتی رہتی ہے انکو سیکھنا فرض عین ہے باقی مسلمانوں میں ایک بھی سیکھ لے تو سبکا فرض ادا ہو جائیگا مسلمانوں کے معاملات میں کافر کی گواہی معتبر نہیں۔ بچہ دیوانہ اور دیگر مجبوروں کا ولی ان پر قرض کا اقرار کر سکتا ہے اسلئے ولی کو اشٹامپ لکھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ فاسق و فاجر کی گواہی مقبول نہیں۔ مگر گواہ بنانا معتبر ہے مثلاً کسی نکاح میں فاسق کو گواہ بنایا تو نکاح ہو گیا اور اگر بعد میں زوجین میں اختلاف ہو جائے تو فاسق کی گواہی سے ثبوت نکاح نہ ہوگا۔ نکاح کا انعقاد اور ہے اور ثبوت اور ہے۔ گواہی میں لفظ گواہی بولنا چاہیے۔ قبول گواہی کی دس شرطیں ہیں۔ (۱) گواہ کا آزاد ہونا (۲) مسلمان ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) متقی ہونا (۵) واقعہ سے واقف ہونا (۶) غلط گوئی (۷) بے مروتی میں مشہور نہ ہونا (۸) جسکے لئے گواہی دیجائے اسکا بیٹا یا غلام نہ ہونا (۹) جس پر گواہی دیجائے اسکا دشمن نہ ہونا (۱۰) خنثیٰ مشکل گواہ نہیں ہو سکتا۔ رہن ذی قیمت مال رکھا جاتا ہے کوئی شخص اپنے

لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّاسِ

ان مولاؤں کیلئے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو لیلو تم اے عائشہ انکو اور آزاد کر دو انکو، پھر قیام فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ

تو خوبیاں بیان فرمائیں اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی پھر فرمایا حمد وثنا کے بعد کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ لگاتے ہیں ایسی شرطیں کہ نہیں ہیں

فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب میں اور جو ہوا ایسی شرط کہ نہ ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس میں تو وہ باطل ہے اور اگر چہ ہوں سو شرطیں تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

زیادہ حقدار لائق عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط بہت مضبوط ہے اور بس ولاء اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے۔

(۲۸۲۵) حدیث شریف: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے سے اور اسکے ہبہ کرنے سے۔

(۲۸۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب جھگڑے بیچا اور خریدا تو بیچنے والے کی بات معتبر ہے

وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ۔ (رواہ الترمذی)

اور خریدار کو اختیار ہے۔

(۲۸۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب بیچا اور خریدار جھگڑنے لگیں اور بکنے والی چیز ویسے ہی موجود ہو

وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَاقَالَ الْبَائِعُ اَوْيَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ۔ (رواہ ابن ماجۃ والدارمی)

اور نہ ہوان کے درمیان کوئی گواہی تو بات وہی مانی جائے گی جو بیچنے والا کہے گا یا دونوں بیع واپس کر لیں۔

एक दरहम पर, फिर दिये प्यारे नबी को एक शख्स ने दो दरहम तो बेच दिया इन दोनों को उनके हाथ।
2821 हदीस शरीफ़:– हज़रते वासिला इब्ने असका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जिस ने बेची ऐबदार चीज़ कि न आगाह किया उसपर तो वह अल्लाह तआला की नाराजगी में रहेगा या फ़रिश्ते उसपर लानत व फटकार बरसाते रहेंगे।
2822 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स बेचे खजूर के पेड़ को पेवंद लगाये जाने के बाद तो उसके फल बेचने वाले के होंगे मगर यह कि शर्त लगाये ख़रीदार और जो शख़्स कि खरीदे ऐसा गुलाम कि उसके पास माल है तो उसका माल बेचने वाला का होगा मगर यह कि शर्त लगाये ख़रीदार।
2823 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी बेशक वह सफ़र फ़रमा रहे थे अपने एक ऊंट पर और ऊंट थक गया था तो गुजर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसपर तो मारा प्यारे नबी ने उस ऊंट को तो वह चलने लगा खूब तेज़ कि न चलता था इस तरह फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेच दो इसको मेरे हाथ एक ओक़िया में तो हज़रते जाबिर ने अर्ज किया कि मैंने बेच दिया उसको और मैंने मुस्तस्ना किया उसपर सवार होने को अपने घर तक के लिए फिर जब मैं आया मदीने शरीफ़ तो लाया मैं

(۲۸۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مسلمان کی بیع فسخ قبول کرے تو معاف فرمادے گا اسکی کوتاہیاں قیامت کے دن۔

﴿بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ ترجمہ: بیع سلم اور گروی رکھنے کا باب﴾

(۲۸۲۹) حدیث شریف: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ مدینے شریف میں، وہ وہ بیع سلم کرتے تھے پھلوں کی، پھلوں اور میووں کے بارے میں

وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ایک سال دو سال تین سال تک تو فرمایا پیارے رسول نے کہ جو بیع سلم کرے کسی چیز میں تو چاہیے کہ بیع سلم کرے مقرر پیمانے میں اور معین وزن میں مدت مقررہ تک۔

(۲۸۳۰) حدیث شریف: اِشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰی اَجَلٍ

ترجمہ: خرید فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ غلہ یہودی سے مقررہ وقت کیلئے

وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور گروی رکھی اسکے پاس پیارے نبی نے اپنی زرہ شریف لوہے کی۔

(۲۸۳۱) حدیث شریف: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ

ترجمہ: وصال شریف فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس حال میں کہ پیارے رسول کی زرہ شریف رکھی ہوئی تھی

عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔ (رواہ البخاری)

ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض۔

(۲۸۳۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهٖ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں روکتا گروی رکھتا گروی رکھی ہوئی چیز کو، اسکے مالک ہونے سے

प्यारे नबी की ख़िदमत आली में ऊंट को तो नकद दी प्यारे नबी ने मुझको उसकी क़ीमत और एक रिवायत में है कि अता फ़रमाई प्यारे नबी ने मुझको उसकी कीमत और वापस फ़रमा दिया ऊंट मुझे और बुखारी शरीफ की एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे नबी ने हजरते बिलाल से कि उन्हें पूरी क़ीमत भी अदा कर दो और कुछ इजाफ़ा भी कर दो तो अता फ़रमाई कीमत भी उनको और इज़ाफ़ा किया उसमें एक़ किरात।
2824 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिदीका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आई हज़रते बरीरह तो अर्ज़ करने लगीं बेशक मैंने मकातियत की है नो ओक़िया पर हर साल में एक ओकिया तो आप मदद फ़रमायें मेरी तो फरमाया हज़रते आयशा ने अगर पसन्द करें तुम्हारे मौला कि मैं गिन दू उनकी तमाम रक़म यकबारगी और मैं तुम्हे आजाद करा दूं और होगी तुम्हारी विला मेरे लिये, तो गईं हज़रते बरीरह अपने मौलाओं के पास तो उन्होंने इंकार कर दिया मगर यह कि होगी विला उन मौलाओ के लिये तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो ले लो तुम ऐ आयशा इनको और आजाद कर दो इनको, फिर क़याम फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लोगों के दरमियान तो खूबियां बयान फ़रमाई अल्लाह तआला की और सना की अल्लाह तआला की फिर फ़रमाया हम्द व सना के बाद कि क्या हाल है लोगों का कि लगाते हैं ऐसी शर्तें कि नहीं हैं अल्लाह तआला की

اَلَّذِیْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَیْهِ غُرْمُهٗ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ)

کہ جس نے گروی رکھا ہے اسکو، اسی کیلئے ہے گروی رکھی ہوئی چیز کا نفع اور اسی پر ہے اسکا تاوان۔

(۲۸۳۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَهْلِ مَکَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیمانہ تو اہل مدینہ شریف کا پیمانہ ہے اور ترازو اہل مکہ شریف کی ترازو ہے۔

(۲۸۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَکَتْ فِیْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَکُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول والوں سے کہ بیشک تم ذمہ دار بنائے گئے ہو ایسے دو کاموں کے کہ ہلاک ہوگئیں ان دو کاموں میں گزشتہ امتیں جو تم سے پہلے تھیں۔

(۲۸۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو بیع سلم کرے کسی چیز میں تو نہ دے اسکو کسی اپنے غیر کو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔

﴿ بَابُ الْاِحْتِکَارِ ترجمہ: غلہ روکنے کا باب ﴾

(۲۸۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ (رَوَاهُ الْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو غلہ روکے وہ خطا کار ہے۔

मुकद्दस किताब में और जो हो ऐसी कि न हो अल्लाह तआला की किताबे मुकद्दस में तो वह बातिल है और अगरचे हों सौ शर्तें तो अल्लाह तआला का फ़ैसला ज़्यादा हकदार लायके अम्ल है और अल्लाह तआला की शर्त बहुत मज़बूत है और बस विला उसी के लिये है जो आज़ाद करे।

2825 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने विला के बैचने से और उसके हिबा करने से।

2826 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब झगड़े बैचा और ख़रीदा तो बैचने वाले की बात मौतबर है और ख़रीदार को इख़्तियार है।

2827 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब बैचा और ख़रीदार झगड़ने लगें और बिकने वाली चीज़ों वेसे ही मौजूद हो और न हो उनके दरमियान कोई गवाही तो बात वही मानी जायेगी जो बैचने वाला कहेगा या दोनों बए वापस कर लें।

2828 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो मुसलमान की फ़स्ख़ बए कुबूल करे तो मुआफ़ फ़रमा देगा उसकी कोताहियां क़यामत के दिन।

(153) बए ए सलम और गिरवी रखने का बाब

2829 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीने शरीफ में और

بیوی بچوں کو گروی نہیں رکھ سکتا کیونکہ یہ مال نہیں۔ اسی طرح کوئی مسلمان سور یا شراب گروی نہیں رکھ سکتا۔ صرف ایجاب وقبول سے رہن مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ مرتہن قبضہ نہ کرے۔ خرید وفروخت نکاح واجارہ صرف ایجاب قبول سے مکمل ہوجاتے ہیں مگر رہن و ہبہ بغیر قبضے کے مکمل نہیں ہوتے۔ رہن رکھی ہوئی چیز سے فریقین میں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ رہن رکھی ہوئی چیز میں فریقین پر زکوۃ واجب نہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۳)

رہن کے لغوی معنی ہیں روکنا قید کرنا شریعت میں گروی رکھنے کو رہن کہتے ہیں جس کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کے حق کی وجہ سے اپنی کوئی چیز حقدار کے پاس رکھ دی جائے کہ جب یہ شخص حقدار کا حق ادا کردیگا اپنی چیز واپس لے لیگا رہن کا ثبوت قرآن کریم سے بھی ہے اور احادیث کریمہ سے بھی۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو رہن والے کو قبضہ دیدیا جائے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲) پیارے نبی ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ قرض لیا اور اپنی زرہ شریف اسکے پاس گروی رکھ دی پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے وقت بھی وہ زرہ شریف گروی ہی تھی جو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں چھوڑائی اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرمادی (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف ولمعات شریف) اس حدیث شریف میں بیع سلم کی تین شرطیں مذکور ہیں۔

(۲۸۳۰) یہودی اسے گروی اسلئے کہ اس وقت فالتو جو اسی کے پاس تھے کسی صحابی کے پاس ضرورت سے زیادہ نہ تھے یا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیارے نبی ﷺ سے گروی لینے پر ہرگز تیار نہ تھے۔ اور گروی رکھنا ضروری تھا تاکہ گروی رکھنے کے مسائل امت کو معلوم ہوسکیں۔ اسی لئے یہودی سے قرض لیا اور اور پیارے نبی ﷺ نے اپنی لوہے کی زرہ شریف گروی رکھ کر کچھ جو ادھار خرید فرمائے۔ اس حدیث شریف سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔ (۱) کفار سے خرید وفروخت جائز ہے (۲) کفار سے قرض کا لین دین جائز ہے (۳) اگرچہ کفار کی آمدنی خالص حلال نہیں کہ وہ سور و شراب اور سود کی تجارتیں بھی کرتے ہیں۔ مخلوط آمدنی والے کا حکم یہی ہے کہ ان سے کاروبار جائز ہے (۴) پیارے نبی ﷺ نے زہد و قناعت سے آراستہ زندگی گزاری تاکہ امت کو نور سیرت ملے (۵) جنگی سامان کفار کے ہاں گروی رکھنا درست ہے اگرچہ کفار حربی کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا ممنوع ہے (۶) ذمی کفار اپنے مال واسباب کے شرعی مالک ہیں (۷) رہن رکھنا گھر میں بھی درست ہے۔ گھر کا ثبوت اس حدیث شریف میں ہے اور سفر کا ثبوت قرآن کریم میں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ پاؤ تم کوئی لکھنے والا تو رہن رکھنے والے کو قبضہ دیدیا جائے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲) کفار کے ہاتھ قرآن کریم فروخت کرنا ممنوع ہے اسی طرح کفار کے ہاتھ مومن غلام کو فروخت کرنا منع ہے قرض میں میعاد ادا مقرر ہونا چاہئے تاکہ جھگڑا نہ پڑے (مرقاۃ شریف)۔

(۲۸۳۱) پیارے نبی ﷺ کے تمام وعدے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پورے فرمائے اور تمام قرضے بھی آپ ہی نے ادا فرمائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مقروض کی روح ادائے قرض سے پہلے پھنسی رہتی ہے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ میت نے بلاضرورت قرض لیا ہو یا ناجائز کام کیلئے قرض لیا ہو یا پھر ادا کرنے کی نیت ہی نہ ہو۔ تمیں صاع کا موجودہ وزن ایک کوئنٹل تیس کلو کے لگ بھگ ہوا۔

(۲۸۳۲) کسی چیز کا گروی رکھ دینا اس مرہون چیز کے مالک ہونے سے مقروض کو نہیں روکتا۔ بلکہ گروی رکھنے والے کو اس گروی رکھی ہوئی چیز کے استعمال کا حق ہے اور گروی رکھی ہوئی چیز کے منافع مالک ہی کے ہونگے اور اسکے تمام مصارف وخراجات بھی مالک ہی پر ہوں گے قرض خواہ کے پاس تو گروی رکھی ہوئی چیز بطور امانت قبضے میں رہے گی رہن رکھی ہوئی چیز پر قرض خواہ کا قبضہ ضروری ہے مگر قبضے کا دوام ضروری نہیں مالک کچھ دیر کیلئے قرض خواہ سے گروی رکھی ہوئی چیز کچھ دیر کے لئے لے سکتا ہے کہ بغیر گروی چیز کے ملے اس سے نفع کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۲۸۳۳) شرعی احکام میں جہاں وزن ضروری ہے تو مکہ شریف والوں کا وزن معتبر ہے کہ ساکنان مکہ مکرمہ عام طور پر تاجر و بیوپاری ہیں انہیں دن ورات وزن ہی سے کام رہتا ہے۔ اور جہاں ناپ کی

(۲۸۳۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔ (رواہ ابن ماجۃ والدارمی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ غلے لانے والا رزق دیا جائے گا اور روکنے والا لعنتی ہے۔

(۲۸۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّي لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰى رَبِّي وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھاؤ چڑھ گئے پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں تو عرض کیا حضرات صحابہ نے یا رسول اللہ بھاؤ مقرر فرما دیجئے ہمارے لئے، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ وہی بھاؤ مقرر فرمانے والا ہے، وہی تنگی عطا فرمانے والا ہے وہی فراخی سے نوازنے والا ہے اور وہی رزق مرحمت فرمانے والا ہے اور بیشک میں آرزو رکھتا ہوں یہ کہ ملوں میں اپنے مالک سے اس حال میں کہ نہ ہو کوئی تم میں کا کہ مطالبہ کرے وہ مجھ سے خونی یا مالی ظلم کا۔

(۲۸۳۹) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَزِيْنٌ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول جو روکے مسلمانوں پر غلے کو انکے تو مارے گا اللہ تعالیٰ اسکو کوڑھ میں اور مفلسی میں۔

(۲۸۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُّرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو روکے غلے کو چالیس دن کہ ارادہ رکھتا ہے اس سے مہنگے ہونے کا تو دور ہو گیا وہ غلہ روکنے والا اللہ تعالیٰ سے اور بیزار ہو گیا اللہ تعالیٰ اس غلہ روکنے والے سے۔

वह बए ए सलम करते थे फलों की, फलों और मेवों के वारे में एक साल दो साल तीन साल तक, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जो बए ए सलम करे किसी चीज़ में तो चाहिए कि बए सलम करे मुकर्रर में और मुअय्यन वज़न में मुद्दते मुकर्ररा तक।

2830 हदीस शरीफ़:— ख़रीद फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुछ गल्ला यहूदी से मुकर्ररा वक़्त के लिये और गिरवी रखी उसके पास प्यारे नबी ने अपनी ज़िरा शरीफ़ लोहे की।

2831 हदीस शरीफ़:— विसाल शरीफ़ फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इस हाल में कि प्यारे रसूल की ज़िरा शरीफ़ रखी हुई थी एक यहूदी के पास तीस साअ जौ के ऐवज़।

2832 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि नहीं रोकता गिरवी रखना गिरवी रखी हुई चीज़ को, उसके मालिक होने से कि जिसने गिरवी रखा है उसको, उसी के लिये है गिरवी रखी हुई चीज़ का नफ़ा और उसी पर है उसका तावान।

2833 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि पैमाना तो एहले मदीना शरीफ़ का पैमाना है और तराज़ू एहले मक्का शरीफ़ की तराज़ू है।

ضرورت ہے تو مدینہ منورہ والوں کے ناپ کا اعتبار ہے کہ یہ لوگ عموماً کاشتکار ہیں۔ انہیں ناپنے کا کام رہتا ہے زکوٰۃ چاندی سونے کے وزن پر ہے تو اس میں مکہ شریف والوں کا وزن لو اور فطرے میں ناپ کا اعتبار ہے تو مدینہ شریف والوں کا ناپ ملحوظ رکھو۔

(۲۸۳۴) امم سابقہ سے مراد سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام کی امت ہے چونکہ وہ امت بڑی جماعت تھی اسلئے انہیں امم جمع فرمایا گیا۔ یہ لوگ ڈنڈی مارتے تھے کہ مال لیتے وقت تو زیادہ لیتے تھے اور مال دیتے وقت کم دیتے تھے۔ ڈبل کام دکھاتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے امت مسلمہ کو تعلیم دی کہ دیتے وقت کم ناپنے کم تولنے اور لیتے وقت زیادہ ناپنے اور تولنے سے بچو ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

(۲۸۳۵) کسی چیز کی فروخت قبضے سے پہلے جائز نہیں ہے۔ بیع سلم میں خریدار خریدی ہوئی چیز کو بنا قبضہ کئے دوسرے کی طرف منتقل نہیں کر سکتا۔ نہ بیع سے نہ ہبہ سے نہ صدقے سے۔ اور اس حدیث شریف کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیع سلم میں خریدار کسی اور چیز سے تبادلہ نہیں کر سکتا مثلاً بیچنے والے سے گیہوں خریدے تھے اور قبضے سے پہلے جو سے تبادلہ کر لے یہ ناجائز ہے۔

(۲۸۳۶) انسانوں یا جانوروں کی غذاؤں کا ذخیرہ کر لینا یہ احتکار ہے۔ تنگی کے زمانے میں یہ ذخیرہ اندروزی ناجائز ہے اور فراخی کے زمانے میں جائز ہے۔ جب انسان و جانور بھوکے مر رہے ہوں اور بازار میں غذائیں دستیاب نہ ہوں اور یہ ظالم زیادہ مہنگائی کے انتظار میں ضروری غذاؤں کا ذخیرہ کئے بیٹھا ہو۔ یہ جرم ہے۔ ممانعت والی تمام احادیث کریمہ میں احتکار سے یہی مراد ہے مطلقاً ذخیرہ کرنا حرام نہیں ہے ورنہ مسلمان غلے اور بھوسے کی تجارت نہ کر سکیں گے (مرقات شریف واشعۃ اللمعات شریف)

(۲۸۳۷) جو تاجر بیرون شہر سے غلہ لائے اور شہر کو قحط سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اسکے رزق میں خوب برکتیں عطا فرمائے گا خوب پھلے پھولے گا اور جو ذخیرہ اندوزی کر کے قحط پیدا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار کا مستحق ہوتا ہے اور لعنت میں لت پت ہی مریگا۔

(۲۸۳۸) یا رسول اللہ بھاؤ مقرر فرما دیں تو خریداروں کو آسانی میسر ہو جائے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بھاؤ کا اتار چڑھاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یہ قدرتی چیز ہے جو انسانی تدبیر سے دفع نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ وہ گرانی کو دور فرما دے اور ارزانی نازل فرما دے۔ بندوں کے کنٹرول کرنے سے گرانی بڑھتی ہے ارزانی نہیں ہوتی۔ کنٹرول ہونے پر تجار بلیک کرتے ہیں اور جم کر ڈٹ کر کرتے ہیں اور انکے وارے کے نیارے ہوتے ہیں۔ اور کنٹرول کی وجہ سے وہ چیز ہی مارکیٹ سے غائب ہو جاتی ہے۔ جس چیز کو پیارے نبی ﷺ نے رد فرما دیا ہو بھلا وہ کس طرح فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ اور میں حشر میں اٹھوں تو اس شان سے اٹھوں کہ کسی بندے کا مجھ پر کسی قسم کا کوئی حق نہ ہو۔ یہ معنی ہیں پیارے نبی ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ تو اللہ تعالیٰ سے اتنے قریب ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسے ملے ہوئے ہیں کہ جو ان سے مل جائے وہ اللہ تعالیٰ سے مل جائے

سب وہاں سے ملتا ہے سب وہاں سے ملتا ہے
ان کے آستانے سے کس کو کیا نہیں ملتا (یا حبیب)

حقیقت یہ ہے کہ اشیاء پر کنٹرول کرنا ان کے بھاؤ مقرر کرنا تاجروں پر ظلم ہے اور خریداروں پر بھی۔ تاجروں پر تو ظلم اس طرح ہے کہ وہ مہنگی خرید کر لاتے ہیں تو طے شدہ بھاؤ جو خرید سے کم ہے اس پر کس طرح بیچیں اور بیچیں تو نقصان اٹھائیں۔ اور اگر حکومت زبردستی بکوا بھی دے تو یہ دوسرے کے مال میں بیجا اور ناحق تصرف ہے اور انجام کار تجار تجارت چھوڑ دیں گے اور بازار و منڈیاں ویران ہوں گی بھکمری پھیلے گی لوگ بھوکے مریں گے۔ البتہ یا تو خود حکومت ہی تجارت کرے یا تاجروں کو مناسب ریٹ پر اشیاء مہیا کرے اور اسی کے تناسب سے بھاؤ مقرر کرے جس سے تاجروں کو بھی نقصان نہ ہو اور اشیاء بھی ناپید نہ ہوں تو جائز ہے اور خریداروں پر ظلم اسلئے ہے کہ جب تجار کنٹرول کی وجہ سے مال باہر سے لانا چھوڑ دیں گے تو خریدار مال کہاں سے حاصل کریں گے شہر میں قحط پڑ جائیگا اور بلیک مارکیٹ ہوگی اور اشیاء انتہائی مہنگی ہو جائیں گی گرانی آسمان سے باتیں کریگی۔

(۲۸۳۹) کال کے حالات پیدا کرنے کیلئے عام طور پر بھی ذخیرہ اندوزی منع ہے اور بری ہے مگر خاص کر مسلمانوں کے خلاف ذخیرہ اندوزی کرنا اور مسلمانوں پر غلہ روکنا یا بند کرنا اور زیادہ برا ہے چونکہ

(۲۸۴۱) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰہُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاھَا فَرِحَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَرَزِیْنٌ)

ترجمہ: حضرت معاذ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول کہ بہت برا ہے وہ بندہ جو غلہ روکے، اگر سستا فرمادے اللہ تعالیٰ بھاؤ تو رنجیدہ ہو اور مہنگا فرمادے بھاؤ تو خوش ہو۔

(۲۸۴۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کَفَّارَۃً۔ (رواہ رزین)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روکا غلہ چالیس دن پھر خیرات کردیا اس غلے کو تو نہیں ہوگا وہ اس کا کفارہ۔

﴿بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ ترجمہ: دیوالیہ ہوجانے اور مہلت دینے کا باب﴾

(۲۸۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَکَ رَجُلٌ مَالَہٗ بِعَیْنِہٖ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَیْرِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو ادھار یہ شخص دیوالیہ ہوجائے پھر پالے کوئی شخص اپنا مال ویسے ہی تو یہ شخص زیادہ حقدار ہے اس مال کا اپنے علاوہ سے۔

(۲۸۴۴) حدیث شریف: اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَھَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ

ترجمہ: گھاٹا دیا گیا ایک شخص پیارے نبی ﷺ کے مبارک زمانے میں پھلوں میں جو اس نے خریدے تھے کہ بڑھ گیا اسکا قرضہ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ صدقہ دو اسکو تو صدقہ دیا لوگوں نے اسکو تو نہ پہونچ سکا یہ صدقہ اسکے قرض کو ادا کرنے تک

2834 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नाप तौल वालों से कि बेशक तुम जिम्मेदार बनाये गये हो ऐसे दो कामों के कि हलाक हो गई उन दो कामों में गुजिश्ता उम्मतें जो तुम से पहले थीं।

2835 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो बए ए सलम करे किसी चीज़ में तो न दे इसको किसी अपने गैर को उस पर कब्ज़ा करने से पहले।

(154) ग़ल्ला रोकने का बाब

2836 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो गल्ला रोके वह ख़ताकार है।

2837 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि गल्ले लाने वाला रिज्क़ दिया जायेगा और रोकने वाला लानती है।

2838 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भाव चढ़ गये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में तो अर्ज़ किया हज़रात सहाबा ने या रसूलल्लाह! भाव मुकर्रर फ़रमा दीजिये हमारे लिये, तो फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला वही

مسلمانوں کو تکلیف دینا اوروں کی تکلیف کے مقابلے میں بدتر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کو یا تو وارننگ دی ہے کہ وہ قہر الٰہی کے شکار ہوں گے کہ برص وکوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہوں گے یا پھر غربت وافلاس انکا مقدر بنے گا جس کا لازمی نتیجہ دردر بھیک مانگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سنی مسلمانوں کو برصیوں اور کوڑھیوں سے دور ونفور رکھے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وآلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین۔

(۲۸۴۰) چالیس دن کے ذکر کا مقصد حد بندی نہیں ہے بلکہ اس سے مقصد یہ ہے یہ چالیس دن یہ کام کرنے سے عادی ہوجائیگا جو اسکا عادی ہوجائے تو اسکی سزا یہ ہے چالیس دن کوئی بھی کام کرنے سے اسکی عادت پڑجاتی ہے اگر کوئی شخص چالیس دن نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کیساتھ پڑھے تو وہ نماز باجماعت کا عادی ہو جائیگا اسی لئے بزرگان دین اپنے مریدین ومتوسلین کو چلّے کراتے ہیں تاکہ وہ اعمال صالحہ کا عادی وخوگر ہوجائے۔ اس حدیث شریف میں یہ بات واضح طور پر فرمادی گئی کہ وہی غلہ روکنا منع ہے کہ جب لوگوں کو ستانے کی نیت ہو کہ گرانی ہوجائے اور لوگ تنگی میں ہیں اور یہ زیادہ گرانی کے انتظار میں ہے کہ خوب گرانی ہوجائے تو میں اپنا مال بیچوں اور خوب چاندی کاٹوں۔ اگر دنیا کا کوئی بادشاہ اپنی رعایا میں سے کسی سے بیزار ہوجائے تو پھر اس کی جان ومال کے لالے پڑجائیں گے کہ کوئی بھی اسے قتل کرڈالے اور کوئی بھی اسے لوٹ لے اسکا گھربار جلاڈالے اور اسکا پرساں کوئی نہ ہوگا۔ گرانی برپا کرنے کی نیت سے ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کیلئے یہ بڑی سخت وارننگ ہے۔

(۲۸۴۱) مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونا اور انکی خوشی پر جل کر کوئلہ ہونا لعنتی لوگوں کا کام ہے۔ خوشی وغم میں مسلمانوں کیساتھ رہنا چاہیے غلے کے عام بیوپاریوں کا یہی مزاج بن چکا ہے کہ ارزانی سنکر ان کا دل بجھنے لگتا ہے۔ گرانی ہوجائے اسکے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں دعائیں مانگتے ہیں وظیفے جپتے ہیں، تسبیح بھانجتے ہیں کہ کسی طرح گرانی ہوجائے اور اگر وقت سے بارش ہوجائے جس سے فصل کے اچھے ہونے کا یقین پیدا ہو تو ان بیوپاریوں کے یہاں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔

(۲۸۴۲) اگرچہ اسے صدقہ وخیرات کا ثواب تو مل جائے گا مگر یہ ثواب اسکے گناہ کا کفارہ نہ بن سکے گا۔ جو گناہ غلہ روکنے سے ہوا ہے۔ یہ حکم چالیس دن غلہ روکنے والے کا ہے۔ چالیس دن سے کم غلہ روکنے والے کا یہ حکم نہ ہو کیونکہ وہ ابھی اس پاپ میں پکا نہ ہوا ہے۔

(۲۸۴۳) قرضدار دیوالیہ ہوگیا تو قرض خواہ یا حکومت کی طرف سے اس مقروض دیوالیہ کو مہلت دینا کہ مال حاصل ہوجانے پر قرض ادا کردے اور ابھی اس پر تقاضہ نہ کیا جائے اس مہلت دینے میں بڑا اجر وثواب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اگر ہے قرضدار تنگی والا تو مہلت دیدو ہاتھ کشادہ ہونے تک اور صدقہ کردو تم قرض کو تو بہتر ہے تمہارے لئے، اگر ہو تم علم والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۶) من وعن وایھا ای کا مطلب یہ ہے کہ وہ مال نہ تو ذاتا فنا ہوا ہو کہ وہ چیز دیوالیہ نے خرچ کرکے فنا کردی ہو اور نہ وہ مال صفاتا فنا ہوا ہو کہ دیوالیہ نے اس مال کو وقف کردیا ہو یا ہبہ وبیع کردیا ہو اگر ایسا کرچکا ہے تو پھر حکم دوسرا ہے۔ اس حدیث شریف میں یہ صورت مراد ہے کہ کسی شخص نے کسی سے کوئی چیز بشرط خیار خریدی کہ خیار بائع کو تھا کہ اچانک خریدار دیوالیہ ہوگیا تو اب بیچا اپنا خیار استعمال کرسکتا ہے اور اپنی چیز واپس لے سکتا ہے اور اگر اپنے مال کی کچھ قیمت لے چکا ہے تو بقدر قیمت وضع کرکے باقی چیز واپس لے سکتا ہے اسکے علاوہ اور کسی صورت میں مال واپس نہیں لے سکتا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی منقول ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۸۴۴) اسے یوں سمجھئے کہ ایک شخص نے باغ والوں سے پھل فروٹ خریدے اچانک بھاؤ گر گیا یا پھل خراب ہوگئے اور یہ شخص دیوالیہ ہوگیا اور باغ والوں کا قرض ادا نہ کرسکا اور نہ ہی اسکے مال کی قیمت سے باغ والوں کا قرض ادا ہوسکتا تھا ایسے شخص کو دیوالیہ کہتے ہیں۔ اس دیوالیہ شخص کو لوگوں نے صدقات خیرات سے بھی سہارا دیا مگر قرض اتنا زیادہ تھا کہ اسکا مال اور یہ صدقات مل کر بھی قرض ادا نہ ہوسکتا تھا۔ تو مقروض کی تمام املاک تجارتی مال، جائیداد، مکانات وغیرہ جو کچھ اسکی ملک وقبضہ میں ہے تم قرض خواہ لوگ آپس میں بقدر حصہ تقسیم کرلو اگر تمام املاک قرض کا نصف ہے تو ہر قرض خواہ اپنا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَاوَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّاذٰلِكَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اس شخص کے قرض خواہوں سے لیلو جو پاؤ تم اور نہیں ہے تمہارے لئے سوائے اسکے۔

(۲۸۴۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص تھا جو قرضہ دیتا تھا لوگوں کو تو کہہ رکھا تھا اس نے اپنے نوکر سے

اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ

جب جائے تو کسی تنگ دست کے پاس تو معاف کر دے اسکو، شاید کہ اللہ تعالیٰ یہ کہ معاف فرمادے ہم کو، فرمایا پیارے نبی نے جب ملاوہ شخص

اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اللہ تعالیٰ سے تو معاف فرما دیا اللہ تعالیٰ نے اسکو۔

(۲۸۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو مسرور یہ بات کہ نجات دے اسکو اللہ تعالیٰ سختیوں سے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْيَضَعْ عَنْهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

روز قیامت کی تو چاہیئے کہ مہلت دے تنگ دست کو یا معافی دے اس کو۔

(۲۸۴۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ جس نے مہلت دی تنگ دست کو یا معاف کر دے اسکو تو نجات دے گا اس کو اللہ تعالیٰ، تکالیف سے روز قیامت کی۔

(۲۸۴۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوالیسر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے نبی

भाव मुकर्रर फ़रमाने वाला है, वही तंगी अता फ़रमाने वाला है वही फ़राख़ी से नवाजने वाला है और वही रिज़्क अता फ़रमाने वाला है और बेशक मैं आरजू रखता हूं यह कि मिलों में अपने मालिक से इस हाल में कि न हो कोई तुम में का कि मुतालबा करे वह मुझसे खूनी या माली जुल्म का।

2839 हदीस शरीफ़:— अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो रोके मुसलमानों पर गल्ले को उनके तो मारेगा अल्लाह तआला उसको कोढ़ में और मुफ़लिसी में।

2840 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो रोके ग़ल्ले को चालीस दिन के इरादा रखता है उससे महंगे होने का तो दूर हो गया वह ग़ल्ला रोकने वाला अल्लाह तआला से और बेज़ार हो गया अल्लाह तआला उस गल्ला रोकने वाले से।

2841 हदीस शरीफ़:— हज़रते मआज़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि बहुत बुरा है वह बन्दा जो ग़ल्ला रोके, अगर सस्ता फ़रमा दे अल्लाह तआला भाव तो रंजीदा हो और महंगा फरमादे भाव तो खुश हो।

2842 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि जिसने रोका

آدھا حصہ قرض کا وصول کرے اگر قرض کا تہائی ہے تو ہر قرض خواہ اپنا تہائی قرض وصول کرے کوئی قرض خواہ قرض دار کے مقبوضہ مال میں سے کسی خاص چیز پر قبضہ نہیں کر سکتا بلکہ قرض خواہوں کیساتھ بقدر حصہ وصول کریگا اس وقت اس سے زیادہ نہ ملیگا اور نہ ہی تم اس دیوالیہ مقروض کو قید و بند کر سکتے ہیں بلکہ اسے مہلت دو جب اسکے پاس مال ہو جائے تب لیلو۔ اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ جو ہاتھ لگے لے بھاگو ورنہ بقیہ قرض مارا جائیگا وہ اب تمہیں ملیگا ہی نہیں یا معاف ہو گیا البتہ اگر مقروض کے متعلق یہ شبہ ہو کہ یہ دیوالیہ ہے نہیں بلکہ دیوالیہ خود کو ظاہر کر رہا ہے اسکے پاس مال ہے مگر چھپا رہا ہے تو اُسے قید بھی کرایا جا سکتا ہے۔ پھر جب یہ بات معلوم ہو جائے کہ واقعی نادار و مفلس اور محتاج و دیوالیہ ہے تو قید نہیں کرایا جا سکتا اور پہلے شبہ میں بند کرا دیا تھا پھر حقیقت حال کا پتہ چلا کہ دیوالیہ ہی ہے تو اسے آزاد کر دینا اور کرا دینا چاہیے۔ صدقے کا یہ حکم استحبابی ہے۔ دیوالیہ کو صدقات و خیرات دینا بہتر ہے۔ کسی مسلمان کی گردن چھڑانا بہت ثواب ہے۔

(۲۸۴۵) نوکر سے مراد وہ ملازم ہے جو مقروضوں سے قرضہ وصول کرنے کیلئے مقرر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر تجارتی اور ساہوکار آج بھی رکھتے ہیں۔ اس شخص نے اپنے نوکر کو اجازت دی کہ یا تو تمام قرض معاف کر دے یا بعض قرض معاف کر دے یا مہلت دیدے اور جلدی جلدی تقاضے کر کے اسے ہراساں نہ کرے۔ ایسا نرم دل انسانیت نواز شخص مغفرت و غفران کی گہر روتا ہو رہتا ہے۔ اس حدیث پاک سے بہت سے مسائل بھی معلوم ہوئے۔ (۱) غلام یا نوکر کو قرض وصول کرنے کا وکیل کر سکتے ہیں اور قرض دار کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ تو کون ہوتا ہے میں نے تجھ سے قرض نہیں لیا نوکر وکیل ہے اسکا تقاضہ قرض خواہ ہی کا تقاضہ ہے (۲) وکیل کو معافی یا نرمی کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں کہ جیسا موقع ہو ویسا ہی کرے (۳) دعاء میں جمع کے صیغہ ستعال کرنا بہتر ہے اگر ایک کے حق میں دعاء قبول ہو گئی تو ایک کی وجہ سے سبکے حق میں قبول ہو جائیگی (۴) ادیان گزشتہ کے احکام ہمارے لئے قابل عمل ہیں اگر وہ قرآن کریم یا احادیث کریمہ میں منقول ہوں (مرقاۃ شریف)

(۵) اپنے مقروض پر مہربانی کرنا بخشش کا ذریعۂ زریں ہے۔

(۲۸۴۶) روز قیامت کی سختیاں اس میں قیامت کی دھوپ، پیاس، گھبراہٹ، ملائکہ کی سختی سبھی کچھ داخل ہے۔ ہر بندہ اللہ تعالیٰ کا مقروض ہے اگر تم اپنے مقروضوں سے عفو و درگزری کی پالیسی اپناؤ گے اور اس پر کار بند رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی آسانیوں سے نوازے گا دشواریوں سے بچائے گا۔

(۲۸۴۷) جو مقروض کہ فراخی رکھتا ہو مگر نادہند ہو اسے مہلت نہ دی جائے وہ بہت ہی گھٹیا اور گندہ آدمی ہے اس سے تو وصول ہی کیا جائے۔ مصائب قیامت سے بچنا ہو تو دنیا میں لوگوں کو مصائب سے بچاؤ۔

(۲۸۴۸) سایہ سے مراد عرش اعظم کا سایہ ہے قیامت میں صرف اسی کا سایہ ہوگا وہاں ہی دھوپ اور تپش سے امان ہوگی۔ مقروض پر دیوالیہ پر آسانی کرنے والا۔ خلوت میں اپنے گناہ یاد کر کے رونے والا، گناہ کرنے کے ارادے پر اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے گناہ سے رک جانے والا قیامت میں عرش اعظم کے سائے میں ہوگا۔

(۲۸۴۹) یہ سختی سے تقاضہ کرنے والا کوئی یہودی، بے ایمان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو انتہائی تحمل و برداشت کی صفت سے آراستہ فرمایا تھا۔ بے ایمان کی سختی حضرات صحابہ کرام کو برداشت نہ ہوئی اور اپنے پروگرام پر عمل کرنا چاہا کہ اسکی دھلائی کر دی جائے اور نکال باہر کر دیا جائے مگر پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو اس کی سختی کا جواب دینے سے روک دیا اور کہہ کر ان کے مشتعل جذبات کو سرد فرما دیا کہ قرض خواہ کو کچھ کہنے کا حق ہوتا ہی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اخلاق سے دل جیتے ہیں تلوار سے نہیں۔

سرکار نے اخلاق سے دل جیت لئے ہیں
اٹھی ہو کبھی ظلم کی تلوار! دکھا دو (یانی)

قرض خواہ کو یہ حق ہے کہ اگر مقروض غنی ہو کر ٹال مٹول کرے تو قرض خواہ اسکے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے اسے ظالم، خائن کہے تو نادہند ہے بہانے باز ہے یعنی سخت و سست کلمات کہے۔ مگر یہ سچائی بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہ قانون نادہند مقروضوں کیلئے ہے پیارے نبی ﷺ ان مذکورہ مذموم خصائل سے پاک ہیں۔ اس بے ایمان نے جو اونٹ پیارے نبی ﷺ کو قرض دیا تھا وہ انتہائی بوگس تھا کم عمر بھی تھا اور لاغر و

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ جو مہلت دے گا تنگ دست کو یا معاف کردے گا اس کو تو سایہ عطا فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی عنایت کا سایہ۔

(۲۸۴۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے تقاضہ کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو سختی کی اس نے تقاضے میں پیارے رسول سے

فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

کچھ کرنے کا ارادہ فرمایا پیارے رسول کے پیارے اصحاب نے تو پیارے رسول نے فرمایا کہ چھوڑ دو تم اسکو اسلئے کہ حق والے کیلئے کچھ کہنے کا حق ہے

وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ

اور خریدو اس شخص کیلئے ایک اونٹ کہ دیدو تم اسکو اسے، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں پاتے ہیں ہم مگر زیادہ اچھا انکی عمر سے

قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

فرمایا پیارے رسول نے اور خرید لو تم اسکو پھر دیدو اس بہترین اونٹ کو اس شخص کو اسلئے کہ تم میں اچھا وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے قرض کو۔

(۲۸۵۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹال مٹول کرنا مالدار کا ظلم ہے پھر جب حوالے کیا جائے کوئی تم میں کا

عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

مالدار پر تو چاہئے کہ حوالہ قبول کرلے۔

(۲۸۵۱) حدیث شریف: عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَهٗ عَلَیْهِ

ترجمہ: حضرت کعب ابن مالک سے مروی بیشک انہوں نے تقاضہ فرمایا ابن أبی حدرد سے اپنے قرض کا، جوان پر تھا

فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا

پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں مسجد عرفی میں تو بلند ہوگئیں ان دونوں حضرات کی آوازیں یہاں تک کہ سن لیا انکی آوازوں کو

ग़ल्ला चालीस दिन फिर ख़ैरात कर दिया उस गल्ले को तो नहीं होगा वह उसका कफ़्फ़ारा।

(155) दीवालिया होजाने और मुहलत देने का बाब

2843 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो उधारिया शख़्स दीवालिया हो जाये फिर पा ले कोई शख़्स अपना माल वैसे ही तो यह शख़्स ज़्यादा हक़दार है उस माल का अपने अलावा से।

2844 हदीस शरीफ़:– घाटा दिया गया एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मुबारक जमाने में फलो में जो उसने खरीदे थे कि बढ़ गया उसका कर्जा तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सदक़ा दो इसको, तो सदक़ा दिया लोगों ने उसको तो न पहुच सका यह सदक़ा उसके कर्ज़ को अदा करने तक तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इस शख़्स के कर्ज़ ख़्वाओं से ले लो जो पाओ तुम और नही है तुम्हारे लिए सिवाये उसके।

2845 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि एक शख़्स था जो क़र्ज़ा देता था लोगों को तो कह रखा था उसने अपने नौकर से जब जाये तो किसी तंग दस्त के पास तो मुआफ़ कर दे उसको, शायद कि अल्लाह तआला यह कि मुआफ़ फ़रमा दे हमको, फ़रमाया प्यारे नबी ने जब [illegible] वह शख़्स अल्लाह तआला से तो मुआफ़ फ़रमा दिया अल्लाह तआला ने उसको।

کمزور بھی تھا۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اب اتنا دبلا کمزور اونٹ بازار میں نہیں ملیگا اب تو بہت ہی تندرست وتوانا چار دانت یعنی چھ سالہ خوبصورت اونٹ مل رہے ہیں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسکے گھٹیا اونٹ کے بدلے اسے بڑھیا اونٹ ہی دیدو۔ اگر مقروض بغیر شرط لگائے قرض سے کچھ زیادہ دیدے اور یہ زیادتی چاہے وصف میں ہو یا تعداد میں یہ سود نہیں ہے۔ سود وہ ہے جو قولاً یا عادتاً مشروط ہو۔ قرض خواہ کو قرض خوشدلی سے ادا کرنا چاہیے۔

(۲۸۵۰) جس مقروض کے پاس دولت ہو اور وہ پھر تاخیر کرے تو وہ ظالم ہے۔ اسے قرض خواہ سخت سست بھی کہہ سکتا ہے اور قید بھی کرا سکتا ہے اور یہ مقروض گنہگار بھی ہوگا۔ حوالہ کے معنی ہیں اپنا قرض کسی دوسرے کے ذمہ ڈال دینا۔ ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ طاقت نہیں رکھتا ادا کرنے کی۔ اور کسی مالدار سے کہے کہ آپ میری طرف سے ادا کردیں تو قرض خواہ کو چاہیے کہ فوراً قبول کرلے تا کہ اسکا مال جو قرض میں پھنسا ہوا ہے ضائع نہ ہونے پائے اور مالدار بھی قبول کرے کہ میں فلاں مقروض کا قرض ادا کر دونگا تو یہ بہتر ہے اور یہ حکم استحبابی ہے۔ پھر قرض خواہ قرضدار کا پیچھا چھوڑ دے اور اپنا قرض اس مالدار ہی سے وصول کرے کیوں اسے تو اپنے قرض سے غرض ہے۔

(۲۸۵۱) بنام مسجد جو جگہ گھیر دی جائے وہ مسجد عرفی ہے کہ اس میں نماز کی جگہ بھی ہوتی ہے اور وضو خانہ اور غسل خانہ اور استنجا خانہ بھی ہوتا ہے اور امام صاحب کے رہنے کا حجرہ بھی اور جوتے اتارنے کی جگہ بھی۔ اور مسجد شرعی وہ ہے جو صرف نماز کیلئے خاص کردی گئی ہو۔ ان حضرات کی قرضے سے متعلق کہا سنی خارج مسجد میں ہو رہی تھی جو مسجد عرفی ہے کہ داخل مسجد یعنی مسجد شرعی میں دنیاوی کلام ممنوع ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے یہ یک جنبش لب جھگڑا ختم کرادیا اور دونوں کا فیصلہ فرما دیا۔ اور بہت سے مسائل حل فرمادئے۔ (۱) قرض کی معافی کی صورت میں بقیہ قرض کی ادائیگی فوری طور پر ضروری ہے۔ (۲) حدود مسجد میں قرض کا مطالبہ کرنا جائز ہے (۳) معافی و رعایت کی سفارش کرنا جائز ہے (۴) صلح کرانے والا فریقین کا لحاظ کرے کہ کچھ اسے دبائے کچھ اسے دبائے (۵) جائز سفارش قبول کرلینا بہتر ہے (۶) اشارے پر اعتماد کرسکتے ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے آدھے قرض کو معاف کرنے کا اشارہ فرمایا تھا (۷) صلح کرانا جھگڑے والوں میں کار خیر ہے۔

(۲۸۵۲) پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں ہر مومن کی یہ تمنا ہوتی تھی کہ ہماری میت کی نماز جنازہ پیارے نبی ﷺ پڑھیں۔ اسلئے دور دور سے جنازے پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں لائے جاتے تھے۔ اس حدیث شریف میں قرض سے مراد بندوں کا مالی حق ہے۔ بیوی کا مہر ہو یا کسی کا تجارتی قرض یا ہاتھ کا لیا ہوا قرض جسے ادھار کہتے ہیں۔ پہلے جنازے کی نماز تو اسلئے پڑھ لی کہ وہ قرض سے پاک تھا۔ دوسرے کی نماز جنازہ اسلئے پڑھ لی کہ پیارے نبی ﷺ کو روشن تھا کہ اس پر قرض تین اشرفیوں سے کم ہے یا تین اشرفیوں کے برابر ہے اسلئے پیارے نبی ﷺ نے اس دوسرے جنازے پر نماز پڑھ لی اور اگر قرض تین اشرفیوں سے زیادہ ہوتا تو پیارے نبی ﷺ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھتے اور تیسرے جنازے پر پیارے نبی ﷺ نے نماز جنازہ نہ پڑھی کہ لوگ عبرت پکڑیں اور پرہیز کریں زیادہ قرض لینے سے۔ اور باز رہیں قرض کی ادائیگی میں تاخیر وتقصیر سے اور یہ درس دینے کیلئے کہ قرض دار کے حق میں دعاء موقوف رہتی ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ مسائل بھی معلوم ہوئے (۱) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ بعض کے ادا کرنے سے ادا ہوجاتی ہے (۲) گناہ یا بری رسمیں چھڑانے اور روکنے کے لئے عالم دین، شیخ وقت، گنہگار پر نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کرسکتا ہے تا کہ لوگوں کو کان ہوں اور پاپ کرنا اور بری رسمیں ترک کریں۔ حضرات انصار مدینہ شریف قرض لینے کے عادی تھے معمولی معمولی بات پر قرض لے لیا کرتے تھے۔ انکے مکانات، باغات، اسباب و جائیدادیں یہود کے ہاں گروی رکھی ہوئی تھیں اس عادت کو مٹانے کیلئے پیارے نبی ﷺ نے قرض داروں پر سخت تنبیہ فرمائی کہ وہ اس عادت سے باز آئیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی ان کی۔ اور بیویاں انکی مائیں ہیں، ایمان والوں کی اور رشتہ دار بعض انکا زیادہ قریب ہے بعض سے۔ کتاب میں اللہ کی، بہ نسبت دوسرے ایمان والوں کے اور ہجرت کرنے والوں کے مگر یہ کہ کرو تم دوستوں کی طرف اپنے احسان۔ ہے یہ کتاب میں

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے حالانکہ پیارے رسول اپنے کاشانہ اقدس میں موجود تھے تو تشریف لائے ان دونوں کے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ

حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادٰی کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ یَاکَعْبُ قَالَ

یہاں تک کہ کھولا اپنے حجرۂ مبارکہ کا پردہ اور آواز دی پیارے رسول نے حضرت کعب کو، فرمایا پیارے رسول نے اے کعب! حضرت کعب نے عرض کیا

لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ

حاضر ہوں یارسول اللہ! تو اشارہ فرمایا پیارے رسول نے اپنے دست مبارک سے یہ کہ معاف کرو آدھا اپنے قرض میں سے، عرض کیا حضرت کعب نے

قَدْ فَعَلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَاقْضِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ میں نے کر دیا یارسول اللہ۔ فرمایا پیارے رسول نے کہ اب ادا کرو قرض۔

(۲۸۵۲) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَاعِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم بیٹھے تھے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ اقدس میں

اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ

کہ لایا گیا ایک جنازہ تو حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ آپ نماز پڑھئے اس جنازے پر تو فرمایا پیارے نبی نے کیا اس مرنیوالے پر قرض ہے؟

قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ

تو عرض کیا حضرات صحابۂ کرام نے نہیں، تو نماز پڑھی پیارے نبی نے اس جنازے پر، پھر لایا گیا دوسرا جنازہ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا اس مرنیوالے پر

دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ

قرض ہے؟ عرض کیا گیا ہاں! فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا کچھ مال چھوڑا ہے اس مرنے والے نے؟ عرض کیا حضرات صحابۂ کرام نے کہ تین اشرفیاں

فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا

تو نماز پڑھ لی پیارے نبی نے اس جنازے پر، پھر لایا گیا تیسرا جنازہ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا اس مرنیوالے پر قرض ہے؟ تو حضرات صحابہ نے عرض کیا

2846 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिस शख़्स को मसरुर यह बात कि निजात दे उसको अल्लाह तआला सख़्तियों से रोज़े कयामत की तो चाहिए कि मोहलत दे तंग दस्त को या मुआफ़ी दे उसको।

2847 हदीस शरीफ़:— हजरते अबु कतादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जिसने मौहलत दी तंग दस्त को या मुआफ कर दे उसको तो निजात देगा उसको अल्लाह तआला, तकालीफ से रोजे कयामत की।

2848 हदीस शरीफ़:— हजरते अबु यसर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे नबी कि जो मौहलत देगा तंग दस्त को या मुआफ़ कर देगा उसको तो साया अता फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसको अपनी इनायत का साया।

2849 हदीस शरीफ़:— बेशक एक शख़्स ने तकाज़ा किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो सख़्ती की उसने तकाज़े में प्यारे रसूल से, कुछ करने का इरादा फ़रमाया प्यारे रसूल के प्यारे असहाब ने तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि छोड़ दो तुम इसको, इसलिए कि हक़ वाले के लिये कुछ कहने का हक है और खरीदो इस शख़्स के लिये एक ऊंट कि दे दो तुम उसको इसे, हजराते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि नहीं पाते

لکھا ہوا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱) اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد پیارے نبی ﷺ نے اعلان فرمادیا کہ اب جسکا انتقال ہوگا تو اسکا مال تو اسکے وارثوں کے لئے ہوگا اور اسکا قرض یا اسکے یتیم بچوں کی پرورش میرے ذمۂ کرم پر ہوگی۔ حقیقت یہی ہے کہ اب بھی ہمیں اور ہمارے بچوں کو پیارے نبی ﷺ ہی پال رہے ہیں کیونکہ فرمان قرآن کریم اولیٰ بالمومنین تمام ایمان والوں کو شامل ہے ایسے ہی پیارے نبی ﷺ کا پرورش فرمانا بھی تمام ایمان والوں کو شامل ہے۔

بٹتی ہے خلق جس کا پیالہ، تمہیں تو ہو
کھاتی ہے خلق جس کا نوالہ، تمہیں تو ہو (بانی)

(۳) میت کی طرف سے ضامن بننا جائز ہے۔ (۴) مسلمان کو مسلمان بھائی کی ہر ممکن مدد کرنا چاہیے جیسا کہ سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مسلم نواز عمل پیش فرمایا۔

(۲۸۵۳) جو مومن قرض کی ادائگی کا پکا عزم رکھتا ہے تو وہ جہاں تک ہوتا ہے قرض لینے بچتا ہے اور نہ ہی ناجائز کاموں کیلئے قرض لیگا۔ خوف خدا اسے قرض لینے سے باز رکھے گا اور جسکی نیت میں پاپ ہو اور قرض ادا نہ کرنے کا منحوس جذبہ پہلے ہی سے موجود ہو اور مال مارنے کا پروگرام ہو ایسا آدمی بے ضرورت بھی قرض لیتا ہے اور ناجائز طور پر بھی۔ اور ناجائز کاموں میں بری رسموں میں خرچ کر ڈالتا ہے اور یہ کہاوت صادق آتی ہے "مال مفت دل بے رحم" نیک نیت قرض دار کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے۔ خواہ زندگی میں خود ادا کرے یا بعد انتقال اسکے ورثاء ادا کریں۔ جیسا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد پیارے نبی ﷺ کا قرض ادا فرمایا کہ گروی رکھی ہوئی زرہ شریف چھڑائی اور اگر ان دونوں صورتوں سے بھی ادا نہ ہو تو پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے مقروض کا قرض اسکے قرض خواہ سے معاف کرادیگا اور قرض خواہ کو قرض کے عوض جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

(۲۸۵۴) جس شخص میں مذکورہ اتنی صفات جمع ہوں اور مرتبہ شہادت پر فائز بھی ہو تو اسکے اگلے پچھلے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے مگر اے نکوکار شخص! میرے فرمان عالیشان کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھنا ان تمام صفات سے گناہ معاف ہوگئے نہ کہ حقوق خصوصا حقوق العباد کیونکہ وہ تو ادا کرنے ہی سے معاف ہونگے۔ مجھے ابھی جبریل امین نے یہ توجہ دلائی ہے کہ تمہیں سمجھا دوں کہ تم میرے فرمان عالیشان کا مطلب غلط نہ سمجھ لینا۔ عدم توجہ اور بے لاعلمی اور بے کوئی نادان یہ نہ کہے کہ پیارے نبی ﷺ کو تبلیغ کرنا نہ آتی تھی جبریل نے سکھائی یا غلط مسئلہ بتادیا یا پیارے نبی ﷺ کو علم نہ تھا یا پیارے نبی ﷺ جبریل امین کے شاگرد ہیں۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ تبلیغ میں غلطی کرنا شان نبوت کے خلاف ہے۔ جبریل امین نے قرآن کریم کے علاوہ بھی کچھ باتیں اور پیغام پہونچائے ہیں۔ بندوں کے حقوق کی بڑی اہمیت ہے بندوں کے حقوق کی ادائگی میں ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیے اور انہیں ادا کرنا چاہیے۔

(۲۸۵۵) اس حدیث شریف میں قرض سے مراد حقوق العباد ہیں خواہ اسکے ذمہ کسی کا مال ہو خواہ کسی کے خون میں اسکے ہاتھ رنگے ہوں کہ خون ناحق کیا ہو خواہ کسی کی آبرو ریزی کی ہوئی کسی کو خوامخواہ برا کہا ہو یا غیبت کی ہو کسی کو (مرقاۃ شریف)

(۲۸۵۶) پیارے نبی ﷺ کا دریافت کرنا لاعلمی کی بنا پر نہیں اور نہ ہی اپنے علم میں اضافے کے لئے ہے کیونکہ پیارے رسول ﷺ تو ہر کھلے ڈھکے اعمال سے واقف و باخبر ہیں۔

خلق کے راز چھپ نہیں سکتے
کیونکہ خالق کے رازدار ہیں آپ (بانی)

جب دو قبروں پر کھڑے ہو کر قبر کے اندر رہنے والوں کے حالات گزشتہ سے باخبر ہیں کہ فرمادیا یہ دونوں قبر والے عذاب قبر کا شکار ہیں کیونکہ ایک چغلخوری کرتا تھا دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے خود کو نہیں بچاتا تھا۔ جو ذات گرامی زمین کے اندر والوں کے حالات کو جانے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ زمین کے اوپر والوں کے حالات نہ جانے پیارے رسول ﷺ کے اس دریافت فرمانے کا مقصد لوگوں کو بتانے کیلئے تھا کہ ہمارا اس جنازے کی نماز نہ پڑھنا قرض کی سزا میں ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں سے حساب و کتاب لیکر پوچھ تاچھ فرما کر سزا و جزا دیگا تو وہ بھی لوگوں کی تسلی کیلئے ہوگا کہ ہمارے اعمال بد کی سزا ہے یا اعمال نیک کی جزا ہے۔ یہ حساب کتاب یہ

ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ

تین اشرفیاں، فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا چھوڑا ہے مرنیوالے نے کچھ مال؟ عرض کیا حضرات صحابہ نے نہیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اپنے ساتھی پر

قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا کہ آپ نماز جنازہ پڑھ دیجئے ان پر یارسول اللہ، میرے ذمہ ہے اسکا قرض، تو نماز جنازہ پڑھی پیارے نبی نے ان پر۔

(۲۸۵۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَآءَهَا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی فرمایا پیارے نبی نے کہ جو قرض لے لوگوں سے مال کہ پختہ ارادہ رکھتا ہے اسکے ادا کرنے کا

اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے اور جو قرضہ لے کہ ارادہ رکھتا ہے اسکے برباد کرنے کا تو بربادی ڈالدیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر۔

(۲۸۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا

ترجمہ: عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ آپ کی کیا رائے گرامی ہے اگر میں قتل کردیا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر کرتے ہوئے

مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اجر طلب کرتے ہوئے، آگے بڑھتے ہوئے، پیچھے نہ ہٹتے ہوئے تو مٹا دیگا اللہ تعالیٰ مجھ سے میری خطاؤں کو؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہاں! پھر جب واپس ہوئے وہ شخص تو آواز دی پیارے رسول نے اسکو پھر فرمایا ہاں سوائے قرض کے، اسطرح کہا ہے جبریل نے۔

(۲۸۵۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخش دیا جاتا ہے شہید کیلئے ہر گناہ سوائے قرض کے۔

(۲۸۵۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ رحمت میں لایا جاتا کوئی شخص وفات یافتہ کہ اس پر قرض ہے

है हम मगर ज्यादा अच्छा इसकी उम्र से, फरमाया प्यारे रसूल ने और ख़रीद लो तुम उसको फिर देदो उस
बेहतरीन ऊंट को इस शख़्स को इसलिए कि तुम में अच्छा वह है जो अच्छी तरह अदा करे कर्ज़ को।
2850 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया के टाल मटोल करना मालदार
का जुल्म है फिर जब हवाले किया जाये कोई तुम में का मालदार पर तो चाहिए कि हवाला कुबूल कर ले।
2851 हदीस शरीफ़:– हज़रते कअब इब्ने मालिक से मरवी बेशक उन्होंने तकाज़ा फ़रमाया इब्ने उबई
हदरद से अपने कर्ज़ का, जो उनपर था, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक
में मस्जिदे शरफ़ी में, तो बुलंद हो गईं इन दोनों हज़रात की आवाज़ें यहाँ तक कि सुन लिया उनकी
आवाज़ों को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालांकि प्यारे रसूल अपने काशाना ए
अकदस में मौजूद थे तो तशरीफ़ लाये इन दोनों के पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम
यहाँ तक कि खोला अपने हुजरा ए मुबारका का पर्दा और आवाज़ दी प्यारे रसूल ने हजरते कअब को,
फरमाया प्यारे रसूल ने ऐ कअब! हज़रते कअब ने अर्ज़ किया हाज़िर हूं या रसूलुल्लाह! तो इशारा फरमाया
प्यारे रसूल ने अपने दस्ते मुबारक से यह कि मुआफ़ करो आधा अपने कर्ज़ में से, अर्ज़ किया हज़रते कअब
ने कि मैंने कर दिया या रसूलुल्लाह! फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अब अदा करो कर्ज़ा।

پوچھنا اسلئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ کون بندہ کیسا ہے نکوکار ہے کہ بدکار۔ نادان لوگ ایسے موقع پر اپنے عوام کو گمراہ کرتے ہیں کہ اگر پیارے رسول ﷺ کو امت کے حالات کی خبر ہے یا پیارے رسول ﷺ کو علم غیب ہے تو دریافت کیوں فرمایا تو ایسے نادانوں کو اپنی نادانی کا علاج کرنا چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ پوچھنے دریافت کرنے میں بہت سی حکمتیں و مصلحتیں ہوتی ہے۔ پوچھنے کا ایک ہی مقصد نہیں ہے کہ لاعلمی کی بنا پر سوال کیا جارہا ہے یا اپنا علم بڑھانے کیلئے سوال کیا جارہا ہے اگر یہ ایمان شکن قانون ہر جگہ فٹ کیا جائیگا تو پھر عقیدہ توحید کے فرضی ٹھیکیداروں کو بھی بچ نکلنا مشکل ہوگا۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی خواہ گنہگار ہو یا حقوق العباد میں گرفتار ہو نماز حق اسلامی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا نماز جنازہ نہ پڑھنا اور سختی فرمانا لوگوں کو قرض سے بچانے کیلئے تھا۔ جب پیارے نبی ﷺ کی مالی آمدنیاں شہر و علاقے فتح فرما کر اور عقیدت کیشوں کے ہدایا اور نذرانوں کے باعث وافر ہوگئیں اور ظاہری طور پر بھی مال و دولت کے انبار لگ گئے تو پیارے نبی ﷺ نے اعلان عام فرمادیا جو مومن قرض دار دنیا سے بنا قرض ادا کئے جائیگا تو قرضہ ادا کرنا میرے ذمہ کرم پر ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ اپنی امت کے والی و مالک اور قریب ہیں۔ پیارے نبی ﷺ اپنی پیاری امت کے تمام دینی و دنیوی امور کے مالک ہیں۔ پیارے نبی ﷺ مالک ہیں اور ہم پیارے نبی کے غلام ہیں۔

ان کے جو غلام ہوگئے
سب وہ شادکام ہوگئے (یانبی)

جیسے قرضدار غلام کا قرض، مالک چکاتا ہے ایسے ہی دنیا و آخرت میں ہمارے تمام قرض پیارے نبی ﷺ ہی چکائیں گے اور سب کے بگڑے کام بنائیں گے۔

سب پر مرے حضور نے ایسا کرم رکھا
دارین میں غلاموں کا اپنے بھرم رکھا (یاشفیع)

اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور ہم زیادہ قریب ہیں اسکے رگ جاں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸۸) اور پیارے نبی ﷺ کیلئے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک و قریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی انکی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱) پیارے نبی ﷺ مومنوں سے انکی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں اور مالک ہیں مگر بے ایمان انہیں دور ہی جانتے مانتے ہیں ہیں ایسا کیوں ہے جواب ملاحظہ فرمایئے۔

جو ہیں دور میرے حضور سے وہی بات کرتے ہیں دور کی
ہیں قریب جو بھی حضور سے تو وہاں قریب کی بات ہے

قرآن کریم میں اس قید کو بار بار پڑھئے اور جھومئے کہ پیارے نبی ﷺ ایمان والوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں ایمان والا ہی انہیں قریب جانے گا مانے گا۔ بے ایمان کا ایسا نصیب کہاں۔

وہ بڑے خوش نصیب رہتے ہیں
جن کے آقا قریب رہتے ہیں
خوش نصیبی پہ ناز کرتے ہیں
جنکے دل میں حبیب رہتے ہیں (یاشفیع)

اور جب مالک اپنے مال اور غلام کے قریب ہوتا ہے تو چوروں، ڈاکوؤں، دربندوں اور رہزنوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۸۵۷) حضرت خلدہ زرقی نے حضرت ابوہریرہ سے یہ مسئلہ اپنے اس ساتھی کے بارے میں دریافت کیا جن پر قرضہ بہت ہوگیا تھا۔ اور قرض ادا کرنے کی کوئی صورت، نہ تھی ان کے پاس کچھ ایسے خریدے ہوئے مال بھی تھے جن کی قیمت ادا نہ ہوئی تھی یعنی حضرت ابوہریرہ سے دیوالیہ کے متعلق مسائل دریافت کئے گئے کہ اب اس سے بعد وفات قرض وصول ہونے کی کوئی صورت نہیں رہتی زندگی میں تو امید رہتی ہے کہ کمائے گا دیدیگا دیوالیہ کے پاس امانت کی چیزیں تھی یا وہ چیزیں جو دیوالیہ نکلنے سے پہلے خریدی تھیں کہ بیچا کر اختیار تھا تو وہ دیوالیہ ہوجانے پر اپنے حق خیار کو استعمال کرسکتا ہے مگر جو چیز فروخت کرچکا ہے اسکی قیمت میں دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہوگا کہ اسے بقدر حصہ قرض وصول ہوگا۔

(۲۸۵۸) فی الحال جنت میں جانے سے نیکوں کیساتھ ملنے سے بلند درجات حاصل کرنے سے روکی جاتی ہے اور ادائے قرض کی منتظر رہتی ہے۔ یا قیامت میں قرض کی ادائیگی تک جنت میں جانے سے روکی جائیگی جب تک کہ قرض کی ادائیگی یا معافی نہ ہوجائے۔ یہ

فَيَسْئَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ قَضَآءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَآءً

تو دریافت فرماتے پیارے رسول کیا چھوڑا ہے وفات یافتہ نے اپنے قرض کو ادا کرنے کیلئے، پھر اگر بیان کیا جاتا کہ بیشک اس نے چھوڑا ہے ادائے قرض کیلئے

صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ

تو پیارے رسول نماز جنازہ پڑھ لیتے ورنہ فرماتے پیارے رسول مسلمانوں سے کہ پڑھ لو تم نماز جنازہ اپنے ساتھی پر پھر جب فرمائی اللہ تعالیٰ نے پیارے رسول پر کچھ کشادگی

قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

تو کھڑے ہوئے پیارے رسول پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ میں زیادہ مالک و قریب ہوں مومنوں سے انکی جانوں سے تو جو وفات دیا جائے ایمان والوں میں سے

فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَآءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ چھوڑے قرض تو میرے ذمہ کرم پر ہے اسکا ادا کرنا اور جس نے چھوڑا مال تو وہ مال اسکے وارثوں کیلئے ہے۔

(۲۸۵۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا

ترجمہ: حضرت ابو خلدہ زرقی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم آئے حضرت ابو ہریرہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے بارے میں

قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ مَّاتَ

کہ بیشک وہ دیوالیہ ہو گئے تھے تو فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ یہ وہی واقعہ ہے کہ فیصلہ فرمایا ہے جسکے بارے میں پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مرجائے

اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

یا دیوالیہ ہو جائے تو خاص سامان والا زیادہ حقدار ہے اپنے سامان کا جبکہ پائے وہ اسکو جوں کا توں۔

(۲۸۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مومن کی جان لٹکی رہتی ہے اپنے قرضے میں یہاں تک کہ قرضہ ادا کر دیا جائے اسکا۔

(۲۸۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قرض دار گرفتار رہے گا اپنے قرض میں یہاں تک کہ شکایت کرے گا

2852 हदीस शरीफ़:– हजरते सलमा इब्ने अकू से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम बेठे थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे अक़दस में कि लाया गया एक जनाज़ा तो हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि आप नमाज पढिये इस जनाज़े पर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या इस मरने वाले पर कर्ज़ है? तो अर्ज किया हज़राते सहाबा ए किराम ने नहीं, तो नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी ने उस जनाज़े पर, फिर लाया गया दूसरा जनाज़ा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या इस मरने वाले पर कर्ज़ है? अर्ज़ किया गया हाँ! फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या कुछ माल छोड़ा है इस मरने वाले ने? अर्ज़ किया हजराते सहाबा ए किराम ने कि तीन अशरफ़िया, तो नमाज़ पढ़ ली प्यारे नबी ने उस जनाज़े पर, फिर लाया गया तीसरा जनाजा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या इस मरने वाले पर कर्ज़ है? तो हजराते सहाबा ने अर्ज़ किया तीन अश्रफ़ियां, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या छोड़ा है मरने वाले ने कुछ माल? अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ए किराम ने नहीं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नमाज़े जनाज़ा पढो तुम अपने साथी पर, हज़रते अबु कतादा ने अर्ज़ किया कि आप नमाज़े जनाजा पढ दीजिये इनपर या रसूलुल्लाह, मेरे ज़िम्मे है इसका कर्ज़, तो नमाज़े जनाज़ा पढ़ी प्यारे नबी ने उन पर।

2853 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी फ़रमाया प्यारे नबी ने कि जो कर्ज ले

قرض وہ ہے جو واہیات اور خرافات میں اسراف کرنے کیلئے لیا اور واجب حقوق ادا کرنے کیلئے قرض لیا اور بقدر ضرورت لیا اور پھر ہزار کوشش کے باوجود ادا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے سے نہ روکے گا۔ حاکم وسلطان کو چاہیے کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دے اور اگر حاکم وسلطان اسکی طرف سے ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ قرض خواہوں سے اسے معاف کرا دیگا اور قرض خواہوں کو دوسری نعمتوں سے نواز کر انکو بھی راضی فرما دیگا۔ حدیث شریف:۔ قیامت میں قرض خواہ کو مقروض سے قصاص دلایا جائیگا سوائے تین مقروضوں کے۔ ایک وہ جو جہاد وغیرہ میں اپنی ضروریات کیلئے قرض لے۔ دوسرے وہ جسکے ہاں بے کفن میت ہو اور اسکے کفن دفن کیلئے قرض لے۔ تیسرے وہ جو اپنے دین پر خطرہ محسوس کرنے اور نکاح کے ضروری وجائز اخراجات کیلئے قرض لے۔ انکے قرضے اللہ تعالیٰ قرض خواہوں سے معاف کرا دیگا (ابن ماجہ شریف، مرقاۃ شریف)

(۲۸۵۹) اس قرضدار کے تمام احباب تو جنت میں چلے جائیں گے اور یہ بیچارہ اکیلا چلچلاتی دھوپ میں بے یارومددگار کھڑا ہوگا۔ چیخے گا چلائے گا کسی غمخوار ومددگار کو نہ پائے گا جو اسکا قرض ادا کر دے۔ قرض ادا ہونے کی دو ہی صورتیں ہونگی یا تو قرض خواہ کو اسکی نیکیاں دیدے یا پھر اسے نعمتوں سے نواز کر قرض خواہ سے قرض دار کو معاف کرا دے۔

ہے کہیں الطش العطش اور کہیں نفسی نفسی کا حیران کن سین ہے
حشر کی سختیاں الاماں الاماں سوچ کر بھی جس قلب غمگین ہے
میرے دیوانو! ہرگز نہ گھبراؤ تم آؤ دامن میں میرے چلے آؤ تم
جب سے ڈھارس بندھائی ہے سرکار نے دل کو ہر وقت اب میرے تسکین ہے

(۲۸۶۰) قرض خواہوں کا کچہری میں مقروض پر دعویٰ کرنا اور حاکم سے فریاد کرنا درست ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے پہلے تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرض ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس مال دولت روپیہ پیسہ بالکل نہیں ہے پھر حضرت معاذ کی مرضی سے پیارے نبی ﷺ نے انکا تمام مال و اسباب فروخت فرما دیا یا نیلام فرما دیا۔ اب بھی مسئلہ یہی ہے اور اسی پر عمل ہے البتہ اگر مقروض ہو نہ تو ادائے قرض کرے نہ اپنا مال فروخت کرے تب حاکم اسے قید کرے تا کہ وہ اپنا مال خود فروخت کرے اور قرض ادا کرے یہ حاکم کو فروخت کرنے کی اجازت دے جبراً حاکم اسکا مال فروخت نہیں کریگا (مرقاۃ شریف) لیکن بعض صورتوں میں قرض خواہوں کے مطالبے پر حاکم خود بھی مقروض کا ساز وسامان فروخت کر سکتا ہے۔ اور دیوالیہ کو مجبور بھی کر سکتا ہے کہ اعلان کر دے کہ کوئی اس سے لین دین نہ کرے کہ یہ دیوالیہ ہے (حاشیہ مشکوۃ شریف) سیدنا حضرت معاذ کی سخاوت اس عروج پر تھی کہ آپ اپنی آمدنی تو کیا بچاتے ساری آمدنی خیرات وصدقات اور ہدایا میں خرچ فرما دیتے۔ قرض بھی لیتے رہے اور دعوتیں ہدیے صدقے، خیرات بھی کرتے رہے۔ قرض پہلے روپے پیسے یعنی نقدی سے ادا کیا جاتا ہے پھر منقولہ سامان فروخت کر کے پھر غیر منقولہ جائیداد فروخت کر کے پھر رہنے کا مکان فروخت کر کے۔ حضرت معاذ نے پیارے نبی ﷺ سے جو باتیں کی ہونگی وہ اس قسم کی ہونگی کہ یا رسول اللہ یا تو پورا قرض معاف کرا دیں یا کچھ۔ یا تو قرض خواہان سے صبر کی سفارش فرما دیں کہ ابھی کچھ اور مہلت دیدیں کہ قرض کی ادائیگی کے مطالبے میں جلدی وسختی نہ کریں۔ قرض خواہوں نے پیارے نبی ﷺ کی سفارش نہ مانی نہ تو قرض ہی معاف کیا اور نہ ہی مہلت دی۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ پیارے نبی ﷺ نے قرض خواہوں سے سفارش فرمائی تھی حکم نہ فرمایا تھا۔ نبی کی سفارش ومشورہ ماننا بہتر ہے واجب نہیں ہے مگر حکم ماننا واجب ہے جب قرض خواہوں نے یہ سفارش ومشورہ نہ مانا تو حضرت معاذ مایوس ہو گئے کہ جب قرض خواہوں نے پیارے نبی ﷺ کی نہ مانی تو اب کس کی مانیں گے۔ تب پیارے نبی ﷺ نے یہ عمل فرمایا کہ حضرت معاذ کا تمام مال واسباب فروخت یا نیلام فرما دیا۔ دیوالیہ کا تمام مال واسباب منقولہ وغیر منقولہ حاکم فروخت کر کے دیوالیہ کا قرض ادا کر دیگا۔ یہاں تک کہ رہنے کا مکان بھی نہ چھوڑے گا۔ پیارے نبی ﷺ کا عمل قانون کے بیان کرنے کیلئے تھا تا کہ صبح قیامت تک مسلمان اس قانون کا پالن کریں اور انوار سیرت سے اپنے ماحول کو جگمگائیں اور دوسری طرف سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدہ ماجدہ کا تمام قرض بطور معجزہ ادا فرما دیا کہ تھوڑی کھجوروں سے پورا قرض ادا ہو گیا ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ یہ

اِلٰی رَبِّهٖ الْوَحِدَةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اپنے مالک کی بارگاہ میں تنہائی کی، قیامت کے دن۔

(۲۸۶۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن ابن کعب ابن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ ابن جبل

شَابًا سَخِیًّا وَكَانَ لَا یُمْسِكُ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ حَتّٰی اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِی الدَّیْنِ فَاَتَی

سخی جوان تھے، نہ بچا رکھتے تھے کچھ بھی کہ ہمیشہ قرض لیتے تھے یہاں تک کہ ڈوب گیا انکا کل کا کل مال قرض میں تو حاضر ہوئے حضرت معاذ ابن جبل

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِیُكَلِّمَ غُرَمَآءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ رحمت میں تو بات چیت کی حضرت معاذ ابن جبل نے پیارے نبی سے تاکہ کچھ فرمادیں قرض خواہوں سے اور اگر وہ چھوڑتے

لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کسی کیلئے تو ضرور چھوڑتے حضرت معاذ ابن جبل کیلئے، پیارے رسول اللہ ﷺ کی خاطر، تو فروخت فرمادیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ (رَوَاهُ سَعِیْدٌ فِیْ سُنَنِهٖ)

ان قرض خواہوں کی وجہ سے، حضرت معاذ کا سارا مال یہانتک کہ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت معاذ بنا کچھ ساتھ لئے۔

(۲۸۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ٹال مٹول کرنا مالدار مقروض کا جائز کردیتا ہے اسکی بے آبروئی کو اور اسکو سزا دینے کو، فرمایا

ابْنُ الْمُبَارَكِ یُحِلُّ عِرْضَهٗ یُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ یُحْبَسُ لَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت ابن مبارک نے کہ جائز ہونا اسکی بے آبروئی کا یہ ہے کہ اس سے سخت لب ولہجے میں بات کرے اور اسکی سزا یہ ہے کہ قید کردیا جائے اسکو۔

(۲۸۶۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لایا گیا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں ایک جنازہ

लोगों से माल कि पुख्ता इरादा रखता है उसके अदा करने का तो अदा कर देगा अल्लाह तआला उससे और जो कर्ज़ा ले कि इरादा रखता है उसके बर्बाद करने का तो बर्बादी डाल देता है अल्लाह तआला उस पर।

2854 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह आप की क्या राय गिरामी है अगर मैं क़त्ल कर दिया जाऊँ अल्लाह तआला की राह में सब्र करते हुए अज तलब करते हुये, आगे बढ़ते हुए, पीछे न हटते हुये तो मिटा देगा अल्लाह तआला मुझसे मेरी खताओं को? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाँ! फिर जब वापस हुए वह शख़्स तो आवाज़ दी प्यारे रसूल ने उसको फिर फ़रमाया हा सिवाये कर्ज के, इस तरह कहा है जिबराईल ने।

2855 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि बख्श दिया जाता है शहीद के लिए हर गुनाह सिवाये कर्ज़ के।

2856 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने की बारगाह रहेमत मे लाया जाता कोई शख्स वफात याफता कि उसपर कर्ज़ है तो दर्याफ़्त फरमाते प्यारे रसूल क्या छोड़ा है वफात याफता ने अपने कर्ज़ को अदा करने के लिए? फिर अगर बयान किया जाता कि बेशक उसने छोड़ा है अदा ए कर्ज़ के लिये तो प्यारे रसूल नमाज़े जनाज़ा पढ़ लेते वरना फ़रमाते प्यारे रसूल मुसलमानो से

پیارے نبی ﷺ کا کرم عمیم تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے بعض سائلوں کو ان کا کمبل و پیالہ نیلام فرما کر انہیں روزگار سے لگا دیا۔ اور بعض سائلوں کو اتنا نوازا اتنا نوازا اتنا دیا اتنا دیا کہ غنی کر دیا۔

جس نے ایماں دیا جس نے کوثر دیا
جس نے رہنے کو فردوس کا گھر دیا
کاسۂ دل کو انوار سے بھر دیا
جس طرف ہاتھ اٹھا ہے غنی کر دیا
مخزن لطف و دولت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان راحت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم کرامت پہ لاکھوں سلام (یا نبی)

(۲۸۶۱) جو مقروض کہ مال رکھتا ہو پھر قرض ادا نہ کرتا ہو تو قرض خواہ کو یہ حق ہے کہ اسے نادہندی کا طعنہ دے اور کہے کہ تو لوگوں کا مال مارنے والا ہے۔ اور اسے سخت وسست الفاظ بھی کہے مگر گالی گلوچ نہ کرے اسے تہمتیں نہ لگائے ناجائز الزام اس پر نہ رکھے۔ سزا کا مطلب بھی یہ ہے کہ خود مار پیٹ نہ کرے نہ اسے قتل کرے اور نہ اسے حبس بیجا میں رکھے کہ کسی بڑے فتنے اور جھگڑے کا پیش خیمہ بن جائے کیونکہ جھگڑے کا کوئی رخ متعین نہیں ہوتا کہ شروع کہاں سے ہو اور اینڈ کہاں پر ہو جھگڑے سے تو بچنا ہی چاہیے۔ اس مقروض کو خود تو سزا نہ دے بلکہ حاکم سے سزا دلوائے حاکم سے قید کرائے حاکم کے سامنے ویسے ہی ملزم و مجرم لرزاں وترساں رہتا ہے۔

(۲۸۶۲) جنازہ ج کے زبر کے ساتھ تو ڈولی و مسہری چارپائی کو کہتے ہیں جس مردہ نہلانے کے بعد رکھا ہو اور جنازہ ج کے زیر کے ساتھ خود میت کو کہتے ہیں۔ جیسی روش تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کیساتھ رکھو گے ویسا ہی عمل اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ قیامت میں فرمائیگا۔ اگر کسی کو پھانسو گے تو خود بھی پھنسو گے اور اگر پھنسے ہوؤں کو چھڑاؤ گے تو تم بھی چھوڑ دیئے جاؤ گے میت کو قرض سے چھوڑانے کی دو صورتیں ہیں اپنا قرض ہو تو اسے معاف کردو دوسرے کا ہو تو اسے ادا کردو۔

(۲۸۶۳) کبر یعنی غرور ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو فقیر جانے اور خود کو اونچا سمجھے یہ ممنوع ہے آجکل یہ بیماری عام ہے کہ نوے فیصد مسلمانوں کو نیچ ہونے کا سارٹیفکٹ دیا جاتا ہے اور دس فیصد کو اونچ ہونے کی سند دی جاتی ہے اور یہ پانچویں مسلک کا ٹریڈ ہے

قوم مسلم کو جس میں کہا جائے نیچ
ایسے مسلک پہ ہوں لعنتیں بے شمار (انتخاب قدیری)

کفار پر کبر و غرور کرنا اور انہیں حقیر جاننا خصوصاً جنگ و جہاد کے مواقع پر کار ثواب ہے۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام اور اولیاء ذوی الاحترام پر کبر و غرور کرنا کفر ہے۔ مذکورہ اوصاف سے پاک وصاف مومن کا حشر حضرات مقبولان بارگاہ خداوندی کے ساتھ ہوگا اور وہ انہیں کے ساتھ جنت میں ہونگے۔

(۲۸۶۴) قرض لینا گناہ کبیرہ نہیں ہے اور نہ بذات خود ممنوع ہے۔ منع اس وقت ہے جبکہ اسکے ذریعہ لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جائے۔ اور وہ قرض جو انسان بلا ضرورت شرعی یا حرام رئیسی پوری کرنے کیلئے اور ادا نہ کرنے کی نیت سے لے ورنہ خود پیارے نبی ﷺ نے قرض لیا ہے شرعی ضرورت کے باعث کہ وقت وصال شریف آپکی زرہ شریف قرض میں گروی رکھی تھی۔ آپ نے کچھ مال میراث یا ادائے قرض کے واسطے کچھ نہ چھوڑا۔ حجرہ شریف بھی پیارے نبی ﷺ کا وقف تھا پیارے نبی ﷺ کا قرض پیارے صدیق نے ادا کیا۔

(۲۸۶۵) چونکہ عام طور پر صلح و مصالحت قرض خواہوں اور قرض داروں کے درمیان کرائی جاتی ہے کچھ اسے کچھ اسے دبا جاتا ہے کہ قرض خواہ کچھ قرض کا حصہ معاف کردے اور قرض دار بقیہ قرض فوراً ادا کردے۔ زوجین میں اسطرح صلح و مصالحت کرائی جائے کہ یہ شرط لگائی جائے کہ شوہر اپنی اس بیوی کی سوکن (دوسری بیوی) کے پاس نہ جائیگا اس صورت میں حلال کو حرام کردیا گیا۔ یا مسلمان مقروض اتنی شراب یا سود اپنے کافر قرض خواہ کو دیگا اس صورت میں حرام کو حلال کردیا گیا اس قسم کی تمام صلحیں اور فیصلے ناجائز و حرام ہیں، ان کا توڑ دینا واجب ہے۔ مسلمان نے جس سے جو شرط کی ہو اسے پورا کرے۔ اس میں وعدے، کرائے، قیمتیں سب داخل ہیں۔ البتہ حرام و ناجائز شرطوں کا توڑ دینا واجب ہے۔ کیونکہ حق اللہ اور حق شریعت سب پر مقدم ہے۔

(۲۸۶۶) یہ دونوں حضرات مقام ہجر سے کپڑا شرکت میں خرید کر لائے تھے۔ ہجر کا کپڑا مشہور تھا اور ہجر مدینہ شریف کے قریب ایک

لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ

تاکہ نماز پڑھیں پیارے نبی اس پر تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا تمہارے دوست پر کچھ قرض ہے؟ عرض کیا حضرات صحابہ نے کہ ہاں فرمایا پیارے نبی نے

هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا

کیا کچھ چھوڑا ہے اس مرنے والے نے اس قرض کی ادائگی کیلئے مال؟ عرض کیا حضرات صحابہ نے نہیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم

عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

اپنے ساتھی کی، عرض کیا امیر المومنین حضرت علی ابن ابو طالب نے کہ میرے ذمہ ہے انکا قرض یا رسول اللہ، تو پیارے نبی آگے بڑھے تو نماز پڑھی اس پر

وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ لِعَلِيٍّ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ

اور ایک روایت میں اسکے معنی ہیں کہ اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت علی سے کہ آزاد فرما دے اللہ تعالیٰ تمہارے نفس کو آگ سے جبکہ چھڑا لی تم نے

رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ فی شرح السنۃ)

اپنے مسلمان بھائی کی جان، نہیں ہے کوئی بندۂ مسلمان جو ادا کرے اپنے بھائی سے اس کا قرض مگر چھوڑ دیگا اللہ تعالیٰ اسکی جان کو قیامت کے دن۔

(٢٨٦٣) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حالت میں کہ وہ پاک وصاف ہے غرور سے

وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور خیانت سے اور قرض سے تو داخل ہوگا وہ جنت میں۔

(٢٨٦٤) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک سب سے بڑا گناہوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ

يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ

ملے بندہ اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کیساتھ جو ان بڑے گناہوں میں سے ہے کہ منع فرمایا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے کہ مرے آدمی اس حالت میں

कि पढ़ लो तुम नमाज़े जनाज़ा अपने साथी पर फिर जब फरमाई अल्लाह ताआला ने प्यारे रसूल पर कुछ कुशादगी तो खड़े हुए प्यारे रसूल फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं ज़्यादा मालिक व करीब हूं मोमिनों से, उनकी जानों से, तो जो वफ़ात दिया जाये ईमान वालों में से कि छोड़े कर्ज तो मेरे ज़िम्मा ए करम पर है उसका अदा करना और जिसने छोड़ा माल तो वह माल उसके वारिसों के लिये है।

2857 हदीस शरीफ़:– हजरते अबु खुलदा ज़रक़ी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम आये हज़रते अबु हुरैरा के पास अपने एक साथी के बारे में कि बेशक वह दिवालिया हो गये थे, तो फ़रमाया हजरते अबु हुरैरा ने कि यह वही वाकिया है कि फ़ैसला फ़रमाया है जिसके बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स मर जाये या दिवालिया हो जाये तो खास सामान वाला ज़्यादा हकदार है अपने सामान का जबकि पाये वह उसको जूं का तूं।

2858 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मोमिन की जान लटकी रहती हैं अपने कर्ज़े में यहाँ तक कि कर्ज़ा अदा कर दिया जाये उसका।

2859 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कर्ज़दार गिरफ़तार रहेगा अपने कर्ज़ में यहाँ तक कि शिकायत करेगा अपने मालिक की बारगाह में, तन्हाई की, क़यामत के दिन।

وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

کہ اس پر قرض ہے اور نہ چھوڑے اسکے ادا کیلئے مال۔

(٢٨٦٥) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ صلح کرنا جائز ہے مسلمانوں کے درمیان سوائے اس صلح کے جو حرام کردے

حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

حلال کو یا حلال کردے حرام کو اور تمام مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں سوائے اس شرط کے جو حرام کردے حلال کو یا حلال کردے حرام کو۔

(٢٨٦٦) حدیث شریف: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ

ترجمہ: حضرت سوید ابن قیس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کپڑا لایا میں اور حضرت مخرفہ عبدی مقام ہجر سے

فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ

تو ہم لائے اسکو مکہ مکرمہ میں تو تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ کہ چل رہے تھے پاپیادہ تو بھاؤ کیا پاجامے کا تو بیچ دیا ہم نے اسکو

وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زِنْ وَاَرْجِحْ۔ (رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

اور وہاں ایک شخص تول رہا تھا مزدوری پر تو فرمایا اس سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تولو اور جھکتا تولو!

(٢٨٦٧) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا میرا پیارے نبی ﷺ پر کچھ قرض تو ادا فرمایا قرض پیارے نبی نے مجھکو اور زیادہ عطا فرمایا مجھکو۔

(٢٨٦٨) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن ربیعہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ قرض لیا مجھ سے پیارے نبی ﷺ نے،

اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى

چالیس ہزار درہم، پھر جب آیا پیارے نبی کے پاس مال تو ادا فرما دیا پیارے نبی نے انکو اور فرمایا پیارے نبی نے کہ برکت دے تم کو اللہ تعالیٰ

2860 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुर्रहमान इब्ने कअब इब्ने मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते मआज़ इब्ने जबल सख़ी जवान थे, न बचा रखते थे कुछ भी कि हमेशा कर्ज़ लेते थे यहाँ तक कि डूब गया उनका कुल का कुल माल कर्ज़ में तो हाज़िर हुये हजरते मआज़ इब्ने जबल प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे रहमत में तो बातचीत की हज़रते मआज़ इब्ने जबल ने प्यारे नबी से ताकि कुछ फ़रमा दें कर्ज ख्वाओं से और अगर वह छोड़ते किसी के लिये तो जरूर छोड़ते हजरते मआज़ इब्ने जबल के लिये, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़ातिर, तो फ़रोख़्त फरमा दिया प्यारे रसूल ने इन कर्ज़ ख्वाओं की वजह से हज़रते मआज़ का सारा माल यहाँ तक कि उठ खड़े हुये हजरते मआज़ बिना कुछ साथ लिये।

2861 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि टाल मटोल करना मालदार मकरूज़ का जाईज़ कर देता है उसकी बेआबरुई को और उसको सज़ा देने को, फ़रमाया हज़रते इब्ने मुबारक ने कि जाइज़ होना उसकी बेआबरुई का यह है कि उससे सख़्त लबो लहजे में बात करे और उसकी सज़ा यह है कि क़ैद कर दिया जाये उसको।

2862 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबु सईद ख़ुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि लाया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में एक जनाज़ा ताकि नमाज़ पढ़ें प्यारे नबी उसपर तो फ़रमाया

فِیْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاۗءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاۗءُ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

تمہارے گھربار میں اور تمہارے مال میں، بس بدلہ قرض کا شکریہ اور ادا کردینا ہے۔

(۲۸۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہے جس کا کسی آدمی پر قرض تو جو مہلت دیگا اسکو تو ہے اس کیلئے ہردن کے بدلے صدقے کا ثواب۔

(۲۸۷۰) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَتَرَكَ ثَلٰثَ مِاَۃِ دِیْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَیْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَۃٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَهَا بَیِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ترجمہ: حضرت سعد ابن اطول سے مروی انہوں نے فرمایا کہ انتقال ہوا میرے بھائی کا اور چھوڑیں میرے مرنے والے بھائی نے تین سو اشرفیاں اور چھوڑے چھوٹے بچے تو میں نے ارادہ کیا کہ خرچ کردوں میں ان بچوں پر تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک تمہارا بھائی گرفتار ہے اپنے قرض میں تو قرض ادا کردو تم ان کا، فرمایا حضرت سعد نے کہ میں گیا تو میں نے قرض ادا کردیا انکا پھر میں آیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے قرض ادا کردیا انکا کہ کوئی باقی نہ بچا سوائے ایک عورت کے کہ وہ دعویٰ کرتی ہے دو درہموں کا اور نہیں ہے اسکے پاس کوئی گواہ، فرمایا پیارے رسول نے کہ دیدو اسکو بھی اسلئے کہ وہ سچی ہے۔

(۲۸۷۱) حدیث شریف: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاۗءِ الْمَسْجِدِ

ترجمہ: حضرت محمد ابن عبد اللہ ابن جحش سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم بیٹھے تھے خارج مسجد میں

प्यारे नबी ने कि क्या तुम्हारे दोस्त पर कुछ कर्ज़ है? अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने कि हां, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या कुछ छोड़ा है इस मरने वाले ने इस कर्ज़ की अदायगी के लिये माल? अर्ज़ किया हजराते सहाबा ने नहीं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नमाजे जनाज़ा पढ़ो तुम अपने साथी की, अर्ज़ किया अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली इब्ने अबु तालिब ने कि मेरे ज़िम्मे है इनका कर्ज या रसूलुल्लाह, तो प्यारे नबी आगे बढ़े तो नमाज़ पढ़ी उस पर और एक रिवायत में उसके मायने हैं कि और फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते अली से कि आज़ाद फ़रमा दे अल्लाह तआला तुम्हारे नफ़्स को आग से जबकि छुड़ाई तुमने अपने मुसलमान भाई की जान, नहीं है कोई बन्दा ए मुसलमान जो अदा करे अपने से उसका कर्ज़ मगर छोड़ देगा अल्लाह तआला उसकी जान को क़यामत के दिन।

2863 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि मरे इस हालत में कि वह पाक व साफ़ है गुरुर से और खयानत से और कर्ज से तो दाखिल होगा वह जन्नत में।

2864 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक सबसे बड़ा गुनाहों में अल्लाह तआला के नजदीक यह है कि मिले बन्दा अल्लाह तआला से उस गुनाह के साथ जो उन बड़े गुनाहों में से है कि मना फ़रमाया है जिस से अल्लाह तआला ने कि मरे आदमी इस हालत

بستی ہے۔ حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے وہ پانجامہ چار درہم کا خرید فرمایا تھا (مسند ابویعلیٰ شریف) پیارے نبی ﷺ سے پانجامہ خرید فرمانا تو ثابت ہے مگر پہننا ثابت نہیں ہے۔ ہمیشہ تہبند شریف استعمال فرمایا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہادت کے دن پانجامہ پہنے ہوئے تھے۔ پانجامہ ہی میں آپکی شہادت ہوئی۔ پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں پانجامہ استعمال ہوتا تھا پیارے نبی ﷺ کا پاپیادہ تشریف لانا یہ بھی پیارے نبی ﷺ کی تواضع اور سادگی کا غماز ہے۔ بازار اور دوکان پر خود جانا اور تاجر کی منہ مانگی قیمت نہ دینا بلکہ اس سے طے کرنا کم کرانا سنت ہے۔ ایک دام خلاف سنت ہے۔ اگر اپنے خدام سے بھی خریداری کی جائے تو اس سے بھی بھاؤ تاؤ کرنا عار و شرم کی بات نہیں ہے۔ اس زمانے میں نوٹ نہ تھے بلکہ سونے چاندی کے سکے درہم، دینار رائج تھے۔ گننے میں وقت لگتا تھا اسلئے درہم و دینار تول کر دا کر دیے جاتے تھے یہ سکے تولنے والا تاجر کی طرف سے مقرر ہوتا تھا جس کی مزدوری (تولائی) خریدار کے ذمہ ہوتی تھی۔ قیمت کی تولائی خریدار کے ذمہ اور مال کی تولائی تاجر کے ذمہ ہوتی ہے۔ قیمت دینا خریدار پر لازم اور مال دینا بیچا پر لازم ہے۔ تولنے والا جس کا کام کرے اس سے مزدوری لے۔ آجکل مال تولائی کی مزدوری خریدار سے لیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

(۲۸۶۷) پیارے نبی ﷺ نے حضرت جابر کو ادھار کی رقم بھی عنایت فرمائی اور اس میں کچھ اضافہ بھی فرمایا اور پھر کرم بالائے کرم کہ اونٹ بھی واپس مرحمت فرمادیا۔ چونکہ یہ زیادتی عقد میں مشروط نہ تھی اسلئے سود نہیں بلکہ یہ تو انعام شاہانہ اور اکرام خسروانہ ہے۔

(۲۸۶۸) پیارے نبی ﷺ نے یہ قرض جنگ حنین کیلئے لیا تھا۔ ورنہ اتنے بڑے قرض کی پیارے نبی ﷺ کو کیا ضرورت تھی۔ پھر جہاد سے مال غنیمت اور مال خراج آیا تو سیدنا حضرت عبداللہ ابن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض پیارے نبی ﷺ نے چکا دیا شکریہ بھی ادا فرمایا اور دعاؤں سے بھی نوازا۔ قرض خواہ کو قرض دار خوشدلی خندہ پیشانی سے قرض ادا کرے۔

(۲۸۶۹) لفظ حق میں بڑی وسعت ہے کیونکہ حق میں قرض، ادھار، مکان و دوکان کا کرایا اپنے کام کی اجرت و مزدوری یہ تمام چیزیں داخل ہیں۔ جو بھی مہلت دے یا دلوائے یا مہلت کا سبب بن جائے اسے ہر دن صدقے کا ثواب ہے۔ مثلاً یکم تاریخ کو کرایہ دار پر کرایہ ادا کرنا لازم تھا کسی نے سفارش کرکے اُسے دوچار دن کی مالک سے مہلت دلا دی اور مالک نے مہلت دیدی تو مالک کو بھی اور اس سفارشی کو بھی ان دوچار دنوں میں ہر دن اتنے روپے خیرات کرنے کا ثواب ملیگا۔ صدقہ دینے سے قرض دینا پھر مہلت دینا افضل ہے صدقہ تو غیر حاجت مند بھی لے لیتے ہیں مگر قرض تو حاجت مند ہی لیتا ہے۔

(۲۸۷۰) مرنے والے کے مال متروکہ سے پہلے تکفین وتدفین پر خرچ کیا جائیگا پھر ادائیگی قرض اسکے بعد تہائی مال میں وصیت جاری ہوگی اور میراث تقسیم ہوگی۔ جن قرضوں کا ثبوت گواہی وغیرہ سے تھا وہ قرض تو ادا کردیا اور بھائی کے متروکہ مال میں سے کچھ نہ بچا اور نہ ہی باثبوت قرض خواہوں میں سے کوئی باقی بچا البتہ ایک عورت بے ثبوت دو اشرفیوں کی دعویدار ہے تو پیارے نبی ﷺ نے علم خداداد سے جان لیا کہ وہ عورت سچی ہے یہ پیارے نبی ﷺ کی شان امتیازی ہے ورنہ دنیا کا کوئی بھی حاکم اپنے خصوصی علم کی بنا پر مقدمہ کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ گواہی و شہادت پر ہی فیصلہ ہوگا۔ قرض حق العبد ہے اسکا ادا کرنا ضروری ہے۔

کیسے پاؤگے کل بروز جزا جس کسی بھائی کا آپ پر قرض ہے
جس کا جو چاہیے اسکو کردو ادا یہ مسلمان کا مذہبی فرض ہے

(۲۸۷۱) نماز جنازہ پیارے رسول ﷺ کے پیارے زمانے میں خارج مسجد میں ہوا کرتی تھی۔ داخل مسجد نہ ہوتی تھی۔ نماز جنازہ داخل مسجد منع ہے۔ خارج مسجد جنازے صرف نماز جنازہ کیلئے رکھے جاتے ہیں۔ یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب و مسلک کی مضبوط دلیل ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد۔

پیارے نبی ﷺ کی نگاہ پاک سے غیبی حجابات اٹھے ہوئے تھے کہ وہاں حضرات صحابہ کرام بھی حاضر ہیں اور وہیں پیارے نبی ﷺ

حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرِيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهُ

جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور پیارے رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز تھے ہمارے درمیان تو اٹھائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہ پاک

قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

آسمان کی طرف پھر دیکھا، پھر جھکائی پیارے رسول نے اپنی نگاہ پاک اور رکھا اپنا دست مبارک اپنی جبین اقدس پر فرمایا پیارے رسول نے سبحان اللہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا

سبحان اللہ کتنی سختی اتری ہے، راوی نے فرمایا کہ ہم چپ چاپ رہے ایک دن ایک رات کہ نہ دیکھا ہم نے سوائے بھلائی کے یہانتک کہ صبح کی ہم نے

قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ

فرمایا حضرت محمد راوی نے کہ میں نے دریافت کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ کونسی سختی تھی جو اتری؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ قرض کے بارے میں

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور قسم ہے اسکی کہ محمد کی جان جسکے دست قدرت میں ہے اگر کوئی شخص قتل کیا جائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر زندگی پائے پھر قتل کیا جائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ۔ (رواہ احمد)

پھر زندگی پائے پھر قتل کیا جائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں، پھر زندگی پائے حالانکہ اس پر قرض ہو تو نہیں داخل ہوگا جنت میں یہانتک کہ ادا کر دیا جائے اسکا قرض۔

﴿بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ ترجمہ: ساجھی ہونے اور اپنا کام کرانے کا باب﴾

(۲۸۷۲) حدیث شریف: عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ

ترجمہ: حضرت زہرہ ابن معبد سے مروی کہ بیشک وہ لیجاتے تھے انکو انکے دادا جان حضرت عبد اللہ ابن ہشام

اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ اَشْرِكْنَا

بازار کو، پھر خریدتے تھے غلہ تو ملاقات کرتے ان سے حضرت عبد اللہ ابن عمر وابن عاص اور حضرت عبد اللہ ابن زبیر تو کہتے ان سے کہ شریک فرما لیجئے ہم کو

में कि उस पर कर्ज़ है और न छोड़े उसके अदा के लिये माल।

2865 हदीस शरीफ़— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सुलह कराना जाइज़ है मुसलमानों के दरमियान सिवाय उस सलह के जो हराम कर दे हलाल को या हलाल कर दे हराम को और तमाम मुसलमान अपनी शर्तों पर कायम रहें सिवाय ऐसी शर्त के जो हराम कर दे हलाल को या हलाल कर दे हराम को।

2866 हदीस शरीफ़— हज़रते सवेद इब्ने कैस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कपड़ा लाया मैं और हज़रते मख़र्रफा अबदी मक़ामे हिज्र से तो हम लाये इसको मक्का ए मुकर्रमा में तो तशरीफ़ लाये हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि चल रहे थे पा प्यादा तो भाव पकाया पायजामे का तो बैच दिया हमने उसको और वहां एक शख़्स तौल रहा था मज़दूरी पर तो फ़रमाया उससे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तोलो और नीचा तौलो।

2867 हदीस शरीफ़— हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि था मेरा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर कुछ कर्ज़ा तो अदा फ़रमाया कर्ज़ प्यारे नबी ने मुझको, और ज्यादा अता फ़रमाया मुझको।

2868 हदीस शरीफ़— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने रबीआ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कर्ज लिया मुझ से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, चालीस हजार दिरहम, फिर जब आया प्यारे नबी के पास

بھی جلوہ گستر ہیں مگر جو پیارے رسول ﷺ دیکھ رہے ہیں وہ کسی کو نظر نہیں آرہا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا سبحان اللہ فرمانا اظہار تعجب کیلئے ہے۔ نازل ہونے والی سختی کسی شکل میں تھی جو نگاہوں سے دیکھی جارہی تھی۔ کوئی خاص وحی نہ تھی کہ وحی کا تعلق کانوں اور سننے سے ہے۔ شہادت جیسی عبادت سے بھی قرض معاف نہیں ہوتا۔ وہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حج سے قرض بھی معاف ہو جاتا ہے تو اس حدیث شریف میں قرض کی ادائگی میں جو بے اعتدالیاں سرزد ہوتی ہیں وہ مراد ہیں کہ ادائے قرض میں مقروض کی جانب سے جو ٹال مٹول وعدہ خلافیاں ہو جاتی ہیں وہ معاف ہو جاتی ہے ورنہ قرض ادا کر کے حج کو جانا چاہیئے۔

(۲۸۷۲) دادا جان اپنے عزیز پوتے کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے تا کہ ان کو خرید و فروخت آجائے۔ عبادات کی طرح معاملات بھی اپنی اولاد کو سکھانا چاہئیں۔ تجربات سے آراستہ کیا جائے کہ عبادات کی طرح معاملات بھی ضروری ہیں۔ حضرات عبداللہ صاحبان نے تجارت میں شرکت کی بات کی کہ اپنے مال میں ہمارا بھی مال ملالو اس سے غلہ کی خرید کی جائے پھر فروخت کر دیا جائے پھر منافع تقسیم کر لیا جائے تجارت تو ہم بھی جانتے ہیں مگر تجارت میں جو مہارت آپکو حاصل ہے وہ ہمکو نہیں۔ تمہیں اپنے ہر کام ہر تجارت میں منافع کثیرہ ملیں گے تمہاری تجارت میں برکتوں کی برسات وبہتات ہوگی اور ہم شریک تجارت ہونگے تو ہمیں بھی اس برکتوں کی برسات میں نہانے کا موقع ملیگا۔ پورے اونٹ کا نفع میں بچے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ بھر گندم کا بوجھ نفع میں بچ جاتا جسے یہ حضرات اپنے اپنے گھروں کو بھیج دیتے۔ پیارے نبی ﷺ کی دعاؤں کا فیضان برستا تھا اور ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک اونٹ گیہوں کا بیوپار کرتے تو پورا اونٹ بھر غلہ نفع میں بچ رہتا۔ جیسے کہ ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ نے ایک صحابی کو ایک اشرفی مرحمت فرمائی کہ قربانی کیلئے بکری خرید لاؤ تو انہوں نے ایک اشرفی کی بکری خریدی اور دو اشرفیوں میں بیچ دی پھر ایک اشرفی کی دوسری بکری خرید فرمائی۔ پھر بکری اور ایک اشرفی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ کرم نواز میں پیش کر دی پیارے نبی ﷺ نے انہیں ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔ اور اشرفی خیرات کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ ہے

پورا مال نفع میں بچ جانے کی مثال۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدتنا حضرت زینب بنت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ حضرت عبداللہ گود میں تھے۔ جب والدہ ماجدہ نے اپنے نور نظر کو بارگاہ رحمت میں پیش کیا تو شفقتوں کا ساون برسنے لگا اور ازراہ شفقت پیارے نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ کے سر پر دست شفقت پھیرا اور برکت کی دعاء سے نوازا۔ پھر کیا تھا برکتوں نے گھر دیکھ لیا۔ حضرت عبداللہ برکتیں سمیٹنے لگے۔ بچوں کے سروں پر دست شفقت پھیرنا سنت ہے دعا دینا سنت ہے۔ بچوں کو بزرگوں کی بارگاہ میں لے جانا سنت صحابہ ہے آجکل مسلمان یہ روحانی سبق بھولتے جارہے ہیں بزرگوں کی بارگاہوں میں حاضری دیتے رہو اور ان سے دعائیں اور برکتیں لیتے رہو۔ بزرگوں کے درباروں کی حاضری دارین کی سعادتوں کا سبب ہے۔

(۲۸۷۳) مکہ مکرمہ وغیرہ سے جب حضرات صحابہ کرام ہجرت فرما کر مدینہ منورہ آئے اور اپنا تمام مال و اسباب مکہ مکرمہ میں چھوڑ آئے۔ اس وقت حضرات انصار نے یہ پیش کش کی کہ یارسول اللہ ہمارے یہ کھجوروں کے درخت ہمارے اور مہاجر بھائیوں کے درمیان تقسیم فرما دیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا کہ فلاں مہاجر فلاں انصار کا بھائی ہے اور فلاں مہاجر فلاں انصاری کا بھائی ہے جب مہاجرین ہمارے بھائی ہو گئے تو ہمارے باغات کا نصف حصہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو عطا فرما کر انہیں اس حصے کا مالک بنا دیجئے۔ مہمان نوازی کی یہ شان کبھی چشم فلک نے نہ دیکھی ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اے انصار! باغ تو تمہارے ہی رہیں گے تمہیں انکی حفاظت ونگرانی کرو گے اور پانی وغیرہ کی خدمات بھی تم ہی انجام دو باغ تمہارے ہی رہیں گے کہ تمہاری روزی روٹی کا ذریعہ ہیں۔ مگر چونکہ ان مہاجرین کو باغبانی نہیں آتی۔ سب کچھ تو اے انصار تم کرو اور جب بہار آئے تو پھل آدھے آدھے بانٹ لیا کرو کوئی شخص کسی سے اپنے باغ کی تمام خدمات لے اور پیداوار مشترک ہو تو یہ جائز ہے۔ کھیتی کا بھی یہی حکم ہے کہ زمین ایک کی محنت دوسرے کی پیداوار مشترک یہ بھی جائز ہے۔ مستحب ہے اپنے

فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَالَکَ بِالْبَرَکَۃِ فَیُشْرِکُھُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَۃَ کَمَا ھِیَ

اسلئے کہ پیارے نبی ﷺ نے دعا فرمائی ہے آپ کیلئے برکت کی تو شریک فرماتے حضرت عبداللہ انکو، بہت مرتبہ تو پالیتے وہ پورا اونٹ ویسے ہی نفع میں

فَیَبْعَثُ بِھَا اِلَی الْمَنْزِلِ وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ ھِشَامٍ ذَھَبَتْ بِہٖ اُمُّہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پھر بھیجتے اسکو گھر، حضرت عبداللہ ابن ہشام کو لے گئیں انکی والدہ ماجدہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ فیض و برکت میں تو

فَمَسَحَ رَاْسَہٗ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ. (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

دست رحمت پھیرا پیارے نبی نے انکے سر پر اور دعا فرمائی ان کیلئے برکت کی۔

(۲۸۷۳) حدیث شریف: قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْسِمْ بَیْنَنَا

ترجمہ: عرض کیا حضرات انصار نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ تقسیم فرمادیں ہمارے درمیان

وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا تَکْفُوْنَنَا الْمَؤُنَۃَ وَنَشْرَکُکُمْ

اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت فرمایا پیارے نبی نے نہیں، بلکہ تم ہماری طرف سے محنت کرو اور ہم شرکت فرماتے ہیں تمہارے ساتھ

فِی الثَّمَرَۃِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

پھلوں میں، حضرات انصار نے عرض کیا کہ ہم نے سن لیا ہے اور ہم نے مان لیا ہے۔

(۲۸۷۴) حدیث شریف: عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْطَاہُ

ترجمہ: حضرت عروہ ابن ابو جعد بارقی سے مروی کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی انکو

دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَہٗ شَاۃً فَاشْتَرٰی لَہٗ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰھُمَا

ایک اشرفی تاکہ خرید لائیں وہ پیارے رسول کیلئے ایک بکری تو خرید لیں انہوں نے پیارے رسول کیلئے دو بکریاں پھر بیچ دیا ایک کو ان دونوں میں سے

بِدِیْنَارٍ وَاَتَاہُ بِشَاۃٍ وَّدِیْنَارٍ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ایک دینار میں اور لائے حضرت عروہ پیارے رسول کی بارگاہ میں ایک بکری اور ایک اشرفی تو دعا فرمائی ان کیلئے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

माल तो अदा फरमा दिया प्यारे नबी ने कि बरकत दे तुम को अल्लाह तआला तुम्हारे घर बार में और तुम्हारे माल में, बस बदला कर्ज़ का शुक्रिया और अदा कर देना है।

2869 हदीस शरीफ़:- फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि है जिसका किसी आदमी पर कर्ज तो जो मौहलत देगा उसको तो है उस के लिये हर दिन के बदले सदके का सवाब।

2870 हदीस शरीफ़:- हज़रते सअद इब्ने अतूल से मरवी उन्होंने फरमाया कि इंतेकाल हुआ मेरे भाई का और छोड़ीं मेरे मरने वाले भाई ने तीन सौ अशरफियां और छोड़े छोटे बच्चे तो मैंने इरादा किया कि खर्च करें दूं मैं इन बच्चों पर तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक तुम्हारा भाई गिरफ्तार है अपने कर्ज़ में तो कर्ज़ अदा कर दो तुम उसका, फरमाया हज़रते सअद ने कि मैं गया तो मैंने कर्ज़ अदा कर दिया उनका फिर मैं आया तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैंने कर्ज़ अदा कर दिया उनका कि कोई बाकी न बचा सिवाय एक औरत के कि वह दावा करती है दो दिरहमों का और नहीं है उसके पास कोई गवाह, फरमाया प्यारे रसूल ने कि दे दो उसको भी इस लिए कि वह सच्ची है।

2871 हदीस शरीफ़:- हज़रते मौहम्मद इब्ने अब्दुल्लाह इब्ने जहश से मरवी उन्होंने फरमाया कि हम बैठे थे ख़ारिजे मस्जिद में जहां जनाज़े रखे जाते थे और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जलवा

مسلمان بھائیوں کی مدد کرنا۔ بھائی نسبی ہوں یا دینی اور ایک دوسرے کی مشکل میں ایک دوسرے کے کام آنا شیوۂ ایمانی ہے حضرات صحابہ کرام ان تمام اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ ان کی ولایت وکرامت میں وہی شبہ کرسکتا ہے جو ایمان کا دیوالیہ ہے۔

(۲۸۷۴) اس وقت سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی ﷺ کے وکیل مطلق تھے اور وکیل مطلق کو خرید وفروخت ہر چیز کا حق ہوتا ہے اسلئے حضرت عروہ نے پیارے نبی ﷺ کیلئے خرید کردہ ایک بکری فروخت کردی اگر صرف خریدنے کے وکیل ہوتے تو آپکو فروخت کرنے کا کوئی حق نہ ہوتا۔ وکیل خرید کو سستا مال خریدنے کا حق ہے کیونکہ اس میں موکل کا فائدہ ہے۔ اگر کسی نے دس روپے لیٹر عمدہ دودھ خریدنے کا وکیل کیا اور وکیل نے عمدہ دودھ آٹھ روپے لیٹر خرید لیا تو بلاشبہ جائز ہے کہ موکل کا فائدہ ہی کیا۔ البتہ وکیل موکل کی مقرر کردہ قیمت سے سستا مال بیچ نہیں سکتا کیونکہ اس میں موکل کا نقصان ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ معاملات میں وکیل کرنا جائز ہے اور تمام ایسے امور میں جسمیں نیابت ہوسکتی ہے اور جو شخص دوسرے کا مال بیچ دے بنا انکی اجازت کے تو بیع منعقد ہو جاتی ہے لیکن اس بیع کی صحت موقوف ہوتی ہے اِذن مالک پر۔ پیارے نبی ﷺ حضرت عروہ کی اس دانائی وفراست سے بہت خوش ہوئے اور پیارے نبی ﷺ نے انہیں دعاء سے نوازا کہ یہ کہاوت صادق آنے لگی کہ مٹی اٹھائیں سونا بن جائے۔ یہاں مٹی مراد معمولی چیز ہے کہ حضرت عروہ معمولی چیز کی بھی تجارت فرماتے تو پیارے نبی ﷺ کی دعاء کی برکت کے جلوے دیکھتے کہ وارے کے نیارے ہوتے۔ مٹی کی تجارت جائز ہے۔ مدینہ شریف کی خاک شفاء کی تجارت تو بہت دھوم دھام سے ہوتی ہے۔ خاک شفا مدینہ شریف کی مٹی حضرات حجاج کرام بطور تحفہ وتبرک لاتے ہیں۔

حقیقت میں ہے روح کیمیا مٹی مدینے کی
کہ خود میں رکھتی ہے دار الشفا مٹی مدینے کی۔ (یا شیخ)

ہمارے ملک میں کمہار جنگلی مٹی جنگل سے مفت لاتے ہیں اور شہر میں خرید کر دولت کماتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔

(۲۸۷۵) تجارتی کاروبار شرکت میں کرنا اکیلے اکیلے کرنے سے بہتر ہے جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست رحمت ہوتا ہے۔ علیحدگی کی صورت میں کمپٹیشن ہوتا ہے جس سے نقصان ہی ہوتا ہے اور شرکت کی صورت میں ایک دوسرے کا تعاون کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بندوں کی مدد کرنیوالوں کی مدد فرماتا ہے۔ تجارت میں اگر نیک نیتی سے شرکت رہے تو خوب برکت ہوتی ہے اور اگر نیت میں پاپ آگیا تو برکتیں روٹھ جاتی ہیں اور کاروبار ترقی کی بجائے تنزل کی طرف تیزی سے جاتا ہے۔ انجام کار دیوالہ نکل جاتا ہے۔ ایک روایت مبارکہ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جگہ شیطان براجمان ہو جاتا ہے اور دونوں شریکوں پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ بدنیتی بُری بلا ہے بلکہ شیخ نجدی کی دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نیک نیتی کی نعمت سے مالامال فرمائے اور بدنیتی کی لعنت سے مامون فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۲۸۷۶) جو شخص امین جان کر تمہیں اپنا مال، اپنے بھید اپنی عزت و آبرو سپرد کرے تو پھر تم بھی اپنے امین ہونے کا ثبوت دو اور کسی بھی طرح شان امانت داری پر حرف نہ آئے۔ اگر کسی نے تمہارے سو روپے مار لیئے پھر کبھی آئندہ وہ تمہارے پاس کچھ رقم بطور امانت رکھے یا قرض دے تو اپنے سو روپے وضع کرکے باقی مال اسے دیدو وضع کرنا خیانت میں شامل نہیں ہے بلکہ اپنا حق وصول کرنا ہے اور یہ فتوے پر عمل ہے۔ مگر تقویٰ یہ ہے کہ ایسے شخص سے بھی بدلے میں یہ معاملہ نہ کرے بلکہ اپنا حق علیحدہ مانگے مگر اس کا یہ حق پورا ادا کردیا جائے۔ یہ اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی برائی کو دور کر اس سے جو زیادہ اچھی بات ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۷۸) اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بھلائی کرو اسکے ساتھ جو برائی کرے تمہارے ساتھ۔ کافر حربی کی بھی خیانت نہ کی جائے جائز نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ہجرت کے موقع پر اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کی بھی امانتیں واپس فرمائیں جنہوں نے قتل کے پروگرام سے پیارے نبی ﷺ کے کاشانۂ اقدس کا گھراؤ کرلیا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں اپنے بستر استراحت پر چھوڑا اور حضرت علی سے فرمایا ان ہی ظالم و

فِیْ بَیْعِهٖ بِالْبَرَکَةِ فَکَانَ لَوِاشْتَرٰی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْهِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

انکی تجارت میں برکت کی پھر اگر وہ خریدتے مٹی بھی تو نفع کماتے اس مٹی میں بھی۔

(۲۸۷۵) حدیث شریف: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میری رحمت تیسری ہوتی ہے دو ساجھیوں کے درمیان جب تک کہ نہ خیانت کرے ان دونوں میں کا کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ، پھر جب خیانت کرتا ہے اپنے ساتھی کی تو نکل جاتی ہے میری رحمت ان دونوں کے درمیان سے۔

(۲۸۷۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پہونچا دے امانت کو اس کی طرف جو امانت داری کرے تیرے ساتھ اور مت خیانت کر اسکی جو خیانت کرے تجھ سے۔

(۲۸۷۷) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْکَ اٰیَةً فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی تَرْقُوَتِهٖ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا خیبر جانے کا تو میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو میں نے سلام پیش کیا پیارے نبی کو اور میں نے عرض کیا کہ میں ارادہ کر رہا ہوں خیبر جانے کا تو فرمایا پیارے نبی نے کہ جب تم جاؤ میرے وکیل کے پاس تو لینا ان سے پندرہ وسق پھر اگر مانگیں وہ تم سے کوئی نشانی تو رکھ دینا اپنا ہاتھ انکے حلق پر۔

(۲۸۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ فِیْهِنَّ الْبَرَکَةُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تین ہیں کہ ان میں برکت ہے ادھار بیچنے میں

अफरोज़ थे हमारे दरमियान तो उठाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी निगाहे पाक आसमान की तरफ़ फिर देखा, फिर झुकाई प्यारे रसूल ने अपनी निगाह पाक और रखा अपना दस्ते मुबारक अपनी जबीने अक़दस पर, फ़रमाया प्यारे रसूल ने सुब्हानल्लाह सुब्हानल्लाह कितनी सख़्ती उतरी है, रावी ने फ़रमाया कि हम चुप–चाप रहे एक दिन एक रात कि न देखा हमने सिवाय भलाई के यहाँ तक कि सुबह की हमने फ़रमाया हज़रते मौहम्मद रावी ने कि मैंने दर्याफ्त किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि वह कौन सी सख़्ती थी जो उतरी? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कर्ज के बारे में और कसम है उसकी कि मौहम्मद की जान जिसके दस्ते क़ुदरत में है अगर कोई शख़्स क़त्ल किया जाये अल्लाह तआलाँ की राह में फिर ज़िन्दगी पाये फिर क़त्ल किया जाये अल्लाह तआला की राह में फिर ज़िन्दगी पाये फिर क़त्ल किया जाये अल्लाह तआला की राह में, फिर ज़िन्दगी पाये हालांकि उस पर कर्ज़ हो तो नहीं दाख़िल होगा जन्नत में यहाँ तक कि अदा कर दिया जाये उसका कर्ज़।

(156) साझी होने और अपना काम कराने का बाब

2872 हदीस शरीफ़– हज़रते ज़ोहरा इब्ने माबद से मरवी कि बेशक वह ले जाते थे उनको उनके दादा जान हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने हिशाम बाजार को, फिर ख़रीदते थे ग़ल्ला, तो मुलाकात करते उनसे हज़रते

سفاک خون کے پیاسوں کی امانتیں میرے پاس ہیں۔ یہ امانتیں ادا کر کے مدینہ شریف آجانا گویا کہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو زندگی ضمانت عطا فرمادی کہ بے خوف وخطر آرام کرو تمہارا کوئی بال بیکا نہ ہوگا تم بحفاظت مدینہ طیبہ ہماری خدمت پاک میں حاضر ہو جاؤ گے۔ اس گارنٹی نے حضرت علی کے سینے میں اطمنان کی دولتوں کے سمندر انڈیل دیئے۔ پیارے نبی ﷺ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لیکر مدینہ شریف کو روانہ ہوئے۔

(۲۸۷۷) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ طریقہ تھا کہ جب سفر پر جاتے تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے اور دعائیں لیتے اور دعاؤں کے سائے میں اپنا سفر فرماتے اور سفر کو مبارک بناتے۔ پیارے نبی ﷺ کی دعائیں اور نصائح بہترین زاد راہ ہوتے۔ حضرت جابر اپنے کسی کام سے خیبر جا رہے تھے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر کا آج کے حساب سے تقریباً ڈھائی کوئنٹل۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت جابر کو وکیل قبض بنایا کہ ہماری اتنی کھجوریں یا وہ ان وکیل وصول سے لیکر ہمارے پاس لے آنا۔ وکیل وصولی جو خیبر میں مقرر کئے گئے تھے کہ اہل خیبر سے بھی پیارے نبی ﷺ کے حصے کی کھجوریں یہود خیبر سے وصول کر کے اپنے پاس رکھیں جب کوئی شخص مدینہ منورہ آئیگا ہم اسکے ہاتھ منگالیں گے۔ اس حدیث شریف سے دو طرح کی وکالت ثابت ہوئی۔ وکالت قبض اور وکالت وصولی۔ کوڈ ورڈ کوئی بھی کام یا کوئی بھی بات رازدارانہ انداز میں بتائی جائے جو ان رازداروں کے علاوہ کسی تیسرے کو معلوم نہ ہوں۔ اسی طرح پیارے نبی ﷺ نے خیبر میں مقرر وکیل وصولی کو کوڈ ورڈ بتا دیا تھا کہ ہمارے پاس سے جو شخص آئیگا ہم اسکو یہ رازدارانہ اشارہ بتا دیں گے تاکہ کوئی اور شخص ناجائز طور پر تم سے مال نہ لے لے۔ یہ عمل بھی پیارے نبی ﷺ نے امت مسلمہ کی تعلیم کیلئے فرمایا تاکہ قیامت تک امت مسلمہ اس سنت کو اپنا کر اپنے رازکو راز رکھے اور کوڈ ورڈ کا استعمال کر کے نقصانات سے خود کو بچائے تاکہ کوئی شخص دھوکہ نہ دے سکے۔ یہ حضرات صحابہ کرام کے تقویٰ اور طہارت کے خلاف کوئی اعلان نہ تھا کہ معاذ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کسی بری خو کے حامل تھے اور دھوکہ جھوٹ ان کا مزاج تھا بلکہ تمام حضرات صحابہ کرام عادل، ثقہ، متقی، پرہیزگار، سچے اور قابل اعتماد واعتبار تھے۔ چنانچہ انہیں سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تھا کہ پیارے نبی ﷺ نے مجھ سے تین لپ بھر کر درہم دینے کا وعدہ از راہ کرم فرمایا تھا کہ پیارے نبی ﷺ کا وصال شریف ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبر نے بنا گواہ بنا قسم لئے وہ وعدہ پورا فرمایا اسلئے کہ تمام صحابہ کرام عادل وثقہ، سچے ایمان دار حق گو راست باز ہیں انکی بات قبول ہے۔ فیضان صحبت نبوی نے حضرات صحابہ کرام کو کندن بنا دیا تھا۔ حضرات صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں ان کی برائیاں بیان کرنا یہ فیضان صحبت نبوی کا درپردہ انکار ہے کہ نبی کی صحبت ایسی بے فیض تھی جو اپنے دیوانوں اور مستانوں اور پروانوں کو کچھ نہ دے سکی جبکہ وہ پروانے اور گرد شمع نبوت جمع رہتے تھے اور نثار ہوتے تھے۔ صحابہ کرام کی بارگاہ کا گستاخ بالواسطہ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ کا گستاخ ہے۔ سنی مسلمان آل رسول پاک اور اصحاب رسول پاک دونوں کا احترام کرتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام کی مخالفت کا ٹھیکہ روافض کے پاس ہے اور حضرات آل اطہار کی مخالفت کا ٹھیکہ خوارج (وہابیوں) کے پاس ہے۔ دونوں بے دین ہیں دونوں ایمان سے کورے اور کفر کی نجاست میں لت پت ہیں۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "عظمت حضرات صحابہ کرام"۔

(۲۸۷۸) کثرت وبرکت میں فرق ہے ہر زیادتی کو کثرت کہا جائے گا۔ مگر خیر ونفع کی زیادتی کو برکت کہا جاتا ہے۔ کثرت سے برکت اعلیٰ ہے فقراء کے ہاتھ ادھار بیچ دینے میں دعائیں بھی ملتی ہیں۔ لوگوں کی تعریفیں بھی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی۔ اس حدیث شریف میں قرض دینے سے مراد مضاربہ پر مال دینا کہ مال ہمارا ہو محنت دوسرے کی نفع میں شرکت۔ گیہوں میں تھوڑے سے جو ملا دینے سے سنت رسول بھی ادا ہو جاتی ہے اور خرچ میں بھی کفایت ہو جاتی ہے۔ اور روٹی بھی اس عمل کی زود ہضم ہوتی ہے اور معتدل بھی کیونکہ گیہوں گرم ہوتے ہیں اور جو ٹھنڈے۔ گیہوں دکھا کر جو ملا کر

وَالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اور قرض دینے میں اور جو اور گیہوں کے ملانے میں، گھر کیلئے ہے نہ کہ بیچنے کیلئے۔

(۲۸۷۹) حدیث شریف: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ فَيَشْتَرِيْ لَهُ بِهِ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِيْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهُ اَنْ يُّبَارَكَ لَهُ فِيْ تِجَارَتِهِ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت حکیم ابن حزام سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے بھیجی انکے ہمراہ ایک اشرفی تاکہ خریدیں پیارے نبی کیلئے اس اشرفی کے ذریعہ قربانی کا جانور، تو خریدا انہوں نے ایک مینڈھا ایک اشرفی میں اور بیچ دیا اسکو دو اشرفیوں میں پھر واپس بازار تشریف لائے اور خرید لیا قربانی کا جانور ایک اشرفی میں تو لائے اسکو اور ایک اشرفی کو جو بچ گئی تھی دوسری قربانی سے تو صدقہ فرمادیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک اشرفی کو پھر دعائیں دیں حضرت حکیم ابن حزام کو یہ کہ برکت ہو ان کی تجارت میں۔

﴿ بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ ترجمہ: مال ہتھیا لینے اور مانگ کر لینے کا باب ﴾

(۲۸۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو لے گا بالشت بھر زمین ظلم کرکے تو بیشک وہ کہ طوق پہنایا جائے گا اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا۔

(۲۸۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ دوہے کوئی شخص کسی کا جانور بنا اسکی اجازت کے،

अब्दुल्लाह इब्ने अमर इब्ने आस और हजरते अब्दुल्लाह इब्ने जुबेर तो कहते उनसे कि शरीक फ़रमा लीजिये हम को इसलिये कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुआ फ़रमाई है आप के लिये बरकत की, तो शरीक फ़रमाते हज़रते अब्दुल्लाह उनको, बहुत मरतबा तो पा लेते वह पूरा ऊंट वैसे ही नफ़े में फिर भेज देते उसको घर, हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने हिशाम कि ले गईं उनको उनकी वालेदा माजेदा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो दस्ते रहमत फेरा प्यारे नबी ने उनके सर पर और दुआ फ़रमाई उन के लिये बरकत की।

2873 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया हज़राते अन्सार ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि तक़सीम फ़रमा दें हमारे दरमियान और हमारे मुहाजिर भाईयों के दरमियान खजूरों के दरख़्त, फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं, बल्कि तुम हमारी तरफ़ से मेहनत करो और हम शिरकत फ़रमाते हैं तुम्हारे साथ फलों में, हज़रात अन्सार ने अर्ज़ किया कि हमने सुन लिया है और हमने मान लिया है।

2874 हदीस शरीफ़:– हज़रते उरवा इब्ने अबु जअद बारक़ी से मरवी कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अता फ़रमाई उनको एक अशरफ़ी ताकि खरीदें वह प्यारे रसूल के लिये एक बकरी तो ख़रीदलीं उन्होंने प्यारे रसूल के लिये दो बकरियां फिर बैच दिया एक को उन दोनों में से

نہ بیچو اس میں خریدار کو دھوکہ دینا ہے اپنے گھر میں اپنے کھانے کے لئے یکس کا پروگرام رکھو اور تجارت میں جو دکھاؤ وہی فروخت بھی کرو۔ نہ دھوکہ دو اور نہ دھوکہ کھاؤ۔ امانت دیانت صداقت کو ٹریڈ بناؤ۔

(۲۸۷۹) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بعض صورتوں میں قربانی کیلئے خریدا ہوا جانور فروخت کرکے دوسرا جانور خرید سکتے ہیں خصوصاً جب کہ قربانی کرنے والا غریب نہ ہو امیر ہو۔ قربانی کے جانور کی قیمت سے بچا ہوا روپیہ پیسہ اپنے کام میں نہ لائے بلکہ خیرات کردے۔ پیارے نبی ﷺ کی دعائیں یہ رنگ لائیں کہ سیدنا حضرت حکیم ابن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت میں یکتائے روزگار تھے اور تجارت سے خوب کماتے تھے منافع خوب ہوتے برکتوں کی ریل پیل رہتی۔ عالم یہ تھا کہ جو لوگ آپکی شرکت میں کاروبار کرتے وہ بھی دیکھتے ہی دیکھتے مالدار ہوجاتے۔ بڑے بڑے تاجر حضرت حکیم ابن حزام سے مشورہ کرتے تھے اور آپکے مشورے سے کاروبار و بیوپار کرتے تھے۔

(۲۸۸۰) غصب کے معنی ہیں کسی کا مال چھین لینا کسی کے مال پر ناجائز قبضہ کرلینا مثلاً کوئی چیز کسی سے مانگ کر لائے پھر دھاندلی کرے اور نہ دے یا امانت کا سرے انکار کردے۔ غصب اور چوری میں فرق ہے۔ غصب کا ترجمہ ہتھیا لینا بہت ہی موزوں ہے۔ غصب حرام ہے۔ عاریت کے معنی ہیں کسی کی چیز سے اسکی اجازت پر بنا معاوضہ نفع حاصل کرنا۔ مثلاً کسی کا کوئی برتن کچھ وقت کیلئے مانگ کر لائے اور کام نکل جانے کے بعد واپس کردیا۔ عاریت جائز ہے۔ زمین کے سات طبقات ہیں اور پیاز کے چھلکوں کی طرح ایک دوسرے سے چپٹے ہوئے ہیں۔ پہلے تو اس غاصب کو سات طبق زمین کا طوق پہنایا جائیگا پھر اسے زمین میں دھنسا دیا جائیگا جیسا کہ دوسری روایت مبارکہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس غاصب کی گردن اتنی لمبی فرمادیگا کہ اتنی بڑی ہنسلی اسمیں آجائیگی۔ زمین کا غصب دوسرے غصب سے سخت تر ہے۔

(۲۸۸۱) کسی کی بکری، گائے بھینس، اونٹنی وغیرہ کا دودھ بنا مالک کی اجازت کے دوہ لینا ناجائز و حرام ہے۔ جیسے کسی کا مال اسکے گھر سے بنا اجازت لینا حرام ہے ایسے ہی کسی کا دودھیلا جانور بنا اجازت مالک کے دوہ لینا حرام ہے۔ البتہ حالت اضطرار میں یعنی سخت بھوک میں کہ جان پر بنی ہوئی ہے اس حالت میں اجازت ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر اسکا جانور دوہ کر دودھ پی لیا جائے اور جان بچالی جائے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر مضطر سخت بھوک کی حالت میں مُردار بھی پائے اور غیر کا مال بھی تو مُردار کھا کر جان بچائے اور مال غیر کو ہاتھ نہ لگائے۔ البتہ جنگلی پھل کسی کی ملک نہیں جیسے جنگل جلیبی، جھر بیری کے بیر۔ شکار کے جانور جو چاہے کھائے۔ باقی تفصیلات فقیر قدیری کی کتاب "انتخاب شریعت" اور "فتاویٰ قدیریہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۸۸۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں جلوہ گستر تھے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احتراماً آپکا نام ظاہر نہ فرمایا۔ کھانا بھیجنے والی ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ حضرات امہات المومنین زیادہ تر ہدیہ جب ہی بھیجتی تھیں جب آپ حضرت عائشہ کے حجرہ مبارکہ میں قیام پذیر ہوتے۔ صرف پیالہ پھینکنے کی نیت سے حضرت عائشہ نے خادم یعنی لونڈی کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تاکہ پیالہ گر جائے مقصود پٹائی نہ تھی۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے لونڈی کو نہ تو قصاص دلایا بلکہ پیالے کا عوض دلایا۔ پیارے نبی ﷺ کا حلم (قوت، برداشت، بُردباری) اور اخلاق اتنے عروج پر تھا کہ پیارے نبی ﷺ نہ تو حضرت عائشہ سے ناراض ہوئے اور نعمت الٰہی کی یہ قدردانی فرمائی کہ پیارے نبی ﷺ نے کھانا بھی ضائع نہ جانے دیا بلکہ گرے ہوئے کھانے کو بھی پیالے میں جمع فرمالیا۔ اگر روٹی کا نوالہ گر جائے یا پھل فروٹ زمین پر گر جائے تو اسے پھینکنا نہ چاہیے بلکہ جھاڑ پونچھ کر کھالینا چاہیے۔ حضرت عائشہ نے یہ کام ظلم و زیادتی کی بنا پر نہ فرمایا بلکہ بشری تقاضہ تھا کہ فطری طور پر ہر بیوی اپنے سوکن کی چیز اپنے گھر آنا پسند نہیں کرتی اور فطری چیز پر پکڑ نہیں ہوتی۔ یہ حضرت عائشہ کی شان عالی ہے کہ یہاں انکی صفائی خود پیارے نبی ﷺ فرمارہے ہیں اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ انکی صفائی بیان فرمارہا ہے۔ یہ درست پیالہ ٹوٹے ہوئے پیالے کا ضمان نہ تھا ورنہ قیمت دلائی جاتی کیونکہ پیالہ شرعاً مثلی چیز نہیں ہے بلکہ قیمتی چیز ہے۔ جسکے توڑنے پر بدلہ میں قیمت واجب ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف کہ دوسرا ٹھیک ٹھاک پیالہ عنایت فرمایا اخلاقی عمل تھا کیونکہ

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتىٰ مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ

کیا پسند کرے گا کوئی تم میں کا کہ گھس آئے اس کے دومنزلہ میں پھر توڑ ڈالے اس کی کشتی کو پھر لے بھاگے اس کا غلہ، بس حفاظت کرتے ہیں

لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان کیلئے ان کے جانوروں کے تھن انکی غذاؤں کا۔

(۲۸۸۲) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: تھے پیارے نبی ﷺ اپنی ایک بیوی کے ساتھ تو بھیجا ایک نے حضرات امہات المومنین میں سے

بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ

ایک پیالہ جس میں کھانا تھا تو مارا انہوں نے کہ تھے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنکے گھر میں خادم کے ہاتھ کو تو گر گیا پیالہ اور ٹوٹ گیا

فَجَمَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ

تو جمع فرمائے پیارے نبی ﷺ نے پیالے کے ٹکڑے پھر جمع فرمانے لگے اسمیں کھانا جو تھا پیالے میں اور فرماتے پیارے نبی تمہاری ماں غیرت کر گئیں

ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ

پھر روک لیا خادم کو پھر لایا گیا ایک پیالہ انکے پاس سے کہ پیارے نبی جن کے گھر میں تھے تو دیا پیالہ درست

اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انکو کہ ٹوٹ گیا تھا جن کا پیالہ اور روک لیا ٹوٹا ہوا پیالہ انکے گھر میں کہ توڑا تھا جنہوں نے۔

(۲۸۸۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک انہوں نے منع فرمایا لوٹ مار کرنے سے اور ناک کان کاٹنے سے۔

(۲۸۸۴) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ گہن گیا سورج پیارے رسول اللہ ﷺ کے پیارے زمانے میں،

एक दीनार में और लाये हज़रते उरवा प्यारे रसूल की बारगाह में एक बकरी और एक अशरफी तो दुआ फरमाई उन के लिये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनकी तिजारत में बरकत की फिर अगर वह खरीदते मिटटी भी तो नफा कमाते उस मिटटी में भी।

2875 हदीस शरीफः– बेशक अल्लाह तआला फरमाता है कि मेरी रेहमत तीसरी होती है दो साझियों के दरमियान जब तक कि न ख़यानत करे उन दोनों में का कोई अपने साथी के साथ, फिर जब खयानत करता है अपने साथी की तो निकल जाती है मेरी रेहमत उन दोनों के दरमियान से।

2876 हदीस शरीफः– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पहुंचादे अमानत को उस की तरफ जो अमानतदारी करे तेरे साथ और मत खयानत कर उसकी जो खयानत करे तुझसे।

2877 हदीस शरीफः– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने इरादा किया ख़ैबर जाने का तो मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो मैंने सलाम पेश किया प्यारे नबी को और मैंने अर्ज़ किया कि मैं इरादा कर रहा हूं खैबर जाने का तो फरमाया प्यारे नबी ने कि जब तुम जाओ मेरे वकील के पास तो लेना उनसे पन्द्रह वस्क फिर अगर मांगें वह तुम से कोई निशानी तो रख देना अपना हाथ उनके हलक पर।

دونوں پیالے پیارے نبی ﷺ ہی کے تھے وہاں ضمان کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے۔ گھر کا ساز وسامان شوہر کی ملک ہوتا ہے نہ کہ بیوی کی۔ ٹوٹا پیالہ بھی مال ہے کہ اسکی بیع اور معاوضہ جائز ہے کہ کبھی تو پیالے کے ٹکڑوں کو جوڑ لیا جاتا ہے اور پھر پیالہ کام آنے لگتا ہے اور کبھی الگ الگ ٹکڑے بھی کام میں آجاتے ہیں۔ کسی کی چیز کو زیادتی کی بنا پر توڑ دینا بھی غصب کی شکل ہے اور اسکا تاوان لازم ہے۔ یہاں زیادتی کے طور پر نہ توڑا تھا اس لئے تاوان بھی نہیں۔ لفظ خادم، غلام اور لونڈی دونوں پر بولا جاتا ہے اس حدیث میں لونڈی کو خادم فرمایا گیا ہے۔

(۲۸۸۳) نہ تو کسی مسلمان بھائی کا مال واسباب لوٹنا جائز ہے اور نہ کسی انسان یا حیوان کے ناک کان زندگی میں یا بعد موت کاٹنا جائز ہیں۔ اہل عرب جنگوں میں مقتولین کے ناک کان کاٹ ڈالتے تھے۔ اور ایک دو مہمانوں کی آمد پر زندہ بکری کا ہاتھ پاؤں کاٹ لیتے تھے۔ اس غیر انسانی حرکت سے منع فرمایا گیا کٹی ہوئی پتنگ اور اسکی ڈور لوٹنا حرام ہے کہ یہ بھی لوٹ مار ہی ہے۔ البتہ لٹائی ہوئی چیز کا لوٹنا جائز ہے جیسے نکاح کے چھوہارے اور دولہا دلہن پر بکھیرے نچھاور کے روپے پیسے۔ اس طرح علاج کے طور پر یا قصاص کے طور پر ناک کان کاٹنا جائز ہے کہ وہ ظلم وزیادتی نہیں بلکہ علاج یا قصاص ہے۔

(۲۸۸۴) شہزادۂ رسول سیدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمر اٹھارہ ماہ دس تاریخ کو وصال شریف ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپکی ولادت طیبہ سیدتنا ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے ذوالحجہ ۸ھ کو ہوئی۔ دس تاریخ کو سورج گرہن از روئے قواعد ریاضی نہیں ہوسکتا مگر اللہ تعالیٰ نے انکے اس قاعدے کے تار و پود بکھیر دئے۔ پیارے نبی ﷺ نے دو رکعت نماز سورج گرہن کی پڑھی اور ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پیارے نبی ﷺ نے بحالت نماز جنت اور وہاں کی نعمتیں اور دوزخ اور وہاں کے تمام عذاب بچشم خود ملاحظہ فرمائے۔ مذہب اہلسنت یہی ہے کہ دوزخ وجنت دونوں پیدا ہو چکے ہیں اور موجود ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اس نماز میں دو بار جنبش فرمائی۔ ایک بار تو آگے بڑھے کچھ لینے کے ارادے سے ایک بار پیچھے ہٹے بچنے کے قصد سے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ ہٹنا بچنا ایسا ہی تھا جیسے بادل، آندھی آنے پر پیارے نبی ﷺ کا چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا کہ کہیں قیامت یا عذاب نہ ہو حالانکہ پیارے نبی ﷺ بخوبی جانتے تھے کہ قیامت ابھی نہیں آسکتی۔ اور آپکے زمین پر جلوہ گر رہتے ہوئے زمین پر عذاب نہیں آسکتا۔ اسی طرح پیارے نبی ﷺ کو یقینی طور پر معلوم تھا کہ دوزخ کی آگ ہم پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ پیارے نبی ﷺ کی تو بڑی شان ہے۔ عاشق نبی دوزخ میں جاکر دوزخ میں جلنے والے مسلمانوں کو نکال لائیں گے اور آگ انکا بال بیکا نہ کرپائیگی بلکہ جب مومن جہنم کے اوپر سے گزرے گا تو جہنم پکارے گا کہ اے مومن جلدی سے گزر جا تیرے ایمان کی خنکی مجھے سرد کئے دیتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو یہ خوف جہنم کے شعلوں اور شراروں کا نہ تھا بلکہ یہ خوف خداوندی تھا۔ اور اسمیں بھی تعلیم امت مقصود ہے کہ مومن اپنی دنیا کے دل کو خوف الٰہی سے آباد رکھے۔ اس خمدار لاٹھی والے کا نام عمرو ابن لحی تھا اسکی انتڑیاں اسکے پیٹ سے باہر نکلی پڑی تھیں جب وہ چلتا پھرتا تھا تو اسکی آنتیں گھسٹتی رہتی تھیں۔ یہ بڑا شاطر ومکار تھا یہ کا چوٹھا تھا کہ حجاج کے کپڑے دن دہاڑے چراتا تھا اگر کسی نے دیکھ لیا تو کہہ دیا مجھے خبر نہ ہوئی کہ آپکا کپڑا میری لاٹھی میں الجھ گیا ہے اور اگر کسی کی نظر نہ پڑی تو مال لیکر رفو چکر ہوجاتا تھا۔ یہ اسرائیلی عورت تھی جس نے بلی پر ظلم ڈھایا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے بحالت نماز جنت ودوزخ کو ملاحظہ فرمایا جو عالم غیب کی چیزیں ہیں اس سے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ پیارے نبی ﷺ عالم غیب ہیں بعد قیامت ہونے والے عذابوں کو بھی پیارے نبی ﷺ نے ملاحظہ فرما لیا جو ہزاروں برس بعد ہوگا پیارے نبی ﷺ کے پیش نظر ہے۔ تھوڑی حرکت نماز کو فاسد نہیں کرتی۔ انسان تو انسان جانوروں پر بھی ظلم وزیادتی باعث عذاب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا دست مبارک جنت کے خوشوں تک پہونچ گیا، چاہا کہ خوشہ توڑ لیں پھر اسی جنتی خوشے کو تمہیں دکھا بھی دیں اور کھلا بھی دیں مگر پھر یہ خیال آیا کہ جنت ودوزخ پر ایمان بالغیب کی دولت وسعادت سے امت محروم ہوجائیگی۔ اسلئے خوشہ جنت کو چھوڑ دیا۔ بعض روایات مبارکہ میں ہے کہ اگر ہم وہ خوشہ جنت توڑ لیتے تو تم قیامت تک اسے کھاتے رہتے کبھی ختم نہ ہوتا۔ جنت اور اسکی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ جنت کے پھل دنیا کے پھلوں کی طرح عینی وحقیقی ہیں خیال وتمثیلی

يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ

جس دن کے وصال فرمایا حضرت ابراہیم ابن النبی حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو نماز پڑھائی پیارے رسول نے لوگوں کو چھ رکوعوں

بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ

اور چار سجدوں کیساتھ پھر فارغ ہوئے حالانکہ لوٹ چکا تھا سورج پہلی حالت پر نہیں کوئی چیز جسکا تم سے وعدہ فرمایا جاتا ہے مگر میں نے دیکھ لیا ہے اسکو

فِيْ صَلٰوتِيْ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى

اپنی نماز میں یہاں تک کہ لائی گئی آگ اور یہ وہ وقت تھا کہ تم نے دیکھا مجھ کو کہ میں پیچھے ہٹا خوف کرتے ہوئے یہ کہ پہونچ جائے مجھ کو اس کی گرمی یہاں تک کہ

رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ

دیکھا میں نے اس آگ میں ایک خم دار سرے کی لاٹھی رکھنے والے کو جو کھینچ رہا ہے اپنی آنتوں کو آگ میں اور چوری کر لیتا تھا حاجیوں کی اپنی اس خم دار لاٹھی کے ذریعہ

فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا

پھر اگر جانا جاتا اس حرکت کیساتھ تو کہہ دیتا کہ اٹک آئی تھی میری خم دار لاٹھی میں اور نہ جانا جاتا اسکو تو لیجاتا مال کو یہاں تک کہ دیکھا میں نے اس آگ میں

صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا

بلی والی کو جس نے باندھ رکھا تھا بلی کو کہ نہ کھلایا اس بلی کو اور نہ چھوڑا اس بلی کو کہ کھالیتی زمین کے کیڑے مکوڑوں کو یہاں تک کہ مر گئی بھوک سے

ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ

پھر لائی گئی جنت، یہ اس وقت تھا جب دیکھا تم نے مجھ کو کہ میں آگے بڑھ رہا تھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا اور بلاشبہ بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ

وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور میں چاہتا تھا یہ کہ لیلوں اسکے پھلوں میں سے تاکہ دیکھو تم انکو، پھر روشن ہوا مجھ پر یہ کہ ایسا نہ کروں میں۔

(۲۸۸۵) حدیث شریف: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: حضرت قتادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت انس سے کہ فرماتے ہیں کہ ہوئی گھبراہٹ مدینہ شریف میں

2878 हदीस शरीफः— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन है, उनमें बरकत है उधार बैचने में और कर्ज़ देने में और जौ और गेहूं के मिलाने में, घर के लिये है न कि बैचने के लिए।

2879 हदीस शरीफः— हजरते हकीम इब्ने हिज़ाम से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजी उनके हमराह एक अशरफी ताकि खरीदें प्यारे नबी के लिये उस अशरफी के ज़रिये कुर्बानी का जानवर, तो खरीदा उन्होंने एक मेंढा एक अशरफी में और बैच दिया उसको दो अशरफियों में फिर वापस बाज़ार तशरीफ लाये और खरीद लिया कुर्बानी का जानवर एक अशरफी में तो लाये उसको और एक अशरफी को जो बच गई थी दूसरी कुर्बानी से तो सदका फरमा दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक अशरफी को फिर दुआयें दीं हज़रते हकीम इब्ने हिज़ाम को यह कि बरकत हो उनकी तिजारत में।

(157) **माल हथ्या लेने और मांग कर लेने का बाब**

2880 हदीस शरीफः— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो लेगा बालिश्त भर ज़मीन जुल्म करके तो बेशक तौक पहनाया जायेगा उसको कयामत के दिन सात ज़मीनों का।

2881 हदीस शरीफः— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न दूहे कोई शख्स किसी का जानवर बिना उसकी इजाज़त के, क्या पसन्द करेगा कोई तुम में का कि घुस आये उसके दो

نہیں۔ ہلاکت اور عذاب کی جگہ سے ہٹ بچ جانا چاہیے۔ نزول رحمت کی جگہ بڑھ جانا چاہیے۔ یہ دونوں عمل سنت ہیں گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور دوزخ میں جانے کا سبب ہو جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے دست کرم کو اللہ تعالیٰ نے وہ طاقت و قوت دی ہے کہ اٹھے تو مشرق و مغرب میں پہونچ جائے۔ اور عالم میں جہاں چاہے تصرف کرے۔ بظاہر دست مبارک چند فٹ تک پہونچا مگر حقیقت میں جنت تک پہونچ گیا اور جنت کے خوشے بھی پکڑ چکا تھا۔ آج بھی پیارے نبی ﷺ کا دست کرم بے بسوں کا بس ہے بیکسوں کا کس ہے پیارے نبی ﷺ جنت اور جنت کی ہر نعمت کے مالک و مختار ہیں جو چاہیں لے لیں اور جو چاہیں دیدیں۔ اللہ تعالیٰ نے بینہ فرمایا اے پیارے نبی ایک خوشہ کیا تو ڑتے ہو بلکہ اپنی خوشی سے خود ہی چھوڑ دیا۔

(۲۸۸۵) مدینہ شریف میں یہ افواہ گرم ہوئی کہ دشمن کا لشکر یا کوؤں نے دھاوا بول دیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تن تنہا حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریۃً لیکر مدینے شریف کے سرحدی علاقوں میں گشت فرمایا اور پیارے نبی ﷺ فرماتے جاتے تھے کہ گھبرا نامت میں آگیا، گھبرا نامت میں آگیا۔ وہاں حملہ وغیرہ کچھ نہ تھا بے پر کی اڑا دی تھی۔ یہ گھوڑا سست رفتار اور اڑیل تھا مگر آج پیارے نبی ﷺ اس پر رونق افروز ہوئے سست رفتاری برق رفتاری سے بدل گئی۔ اڑیل تھا مگر اب فرمانبردار ہو گیا اور ہمیشہ کیلئے ان اوصاف کا حامل ہو گیا۔ جانور عاریۃً لیا جا سکتا ہے جانور کا نام رکھنا جائز ہے۔ جنگی ساز و سامان کا نام رکھنا بھی جائز ہے جیسے الحسین میزائل اور میزائل انتخاب۔ خطرناک مقام پر اکیلے پہونچ جانا بھی جائز ہے۔ دشمن کی تحقیق کرنا اور اسکے مکر و شر سے باخبر رہنا بھی ضروری ہے۔ خوف دور ہو جانے پر عوام کو مطمئن کرنا بھی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو بڑی شان و شوکت جرأت و ہمت و طاقت، قوت، حوصلہ و شجاعت سے نوازا تھا۔ اور آپ شیر دل تھے اور بے مثل بہادر تھے۔

(۲۸۸۶) بنجر زمین وہ ہے جو نہ تو کسی کی ملکیت ہو اور نہ اس زمین سے بستی کے فوائد و منافع وابستہ ہوں۔ بستی کے قریب کی چراگاہیں، گھوڑا دوڑ کے میدان، فوجی چھاؤنی کی زمینیں بنجر زمین نہیں۔ زمین کو زندہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے قابل کاشت یا لائق باغ و مکان کرے کہ اس میں کھیتی کرے، باغ لگائے، رہائش کرے۔ بنجر زمین کو زندہ کرنے والا آباد کرنیوالا اس بنجر زمین کا مالک ہو جائیگا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس بنجر زمین کے مالک بننے میں بادشاہ وقت کی اجازت بھی ضروری ہے اگر حکومت کی اجازت سے بنجر زمین آباد ہوئی ہے تو آباد کرنیوالا اس بنجر زمین کا مالک ہے ورنہ نہیں۔ یہ پیارے نبی ﷺ کا سیاسی شاہی حکم تھا کہ پیارے نبی ﷺ سلطان دو عالم ہیں آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ بنجر زمین آباد کریں اور مالک ہو جائیں۔ اگر اب بھی بادشاہ یہ اعلان کر دے تو حکم نافذ ہوگا۔ فرائین اپنی ریاستیں آباد کرنے کیلئے اور ریاست کی بنجر زمینوں کو قابل کاشت و باغ و رہائش کرنے کیلئے زمینیں دیتے تھے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ انسان اس زمین کا مالک ہے جس پر سلطان راضی ہو (مرقاۃ شریف) آباد کی ہوئی بنجر زمین پر اگر کوئی دوسرا شخص کھیت بوئے یا باغ لگائے یا مکان بنائے تو یہ آباد کرنے والا شخص اس کھیت و باغ اور مکان کو اکھاڑ سکتا ہے اور اپنی زمین خالی کرالے۔

(۲۸۸۷) ہر بندہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور تمام کی تمام زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ تو جو بندہ اسے ہموار کرے قابل کاشت کرے قابل باغ کرے یا مکان وغیرہ بنانے کے قابل کرے اور سلطان وقت کی اجازت سے کرے تو وہ زمین اسی کی ہے اور اس میں کوئی ظالم شخص تصرف نہیں کر سکتا۔ آگ سے مراد آگ والا ہے یعنی انسان۔

(۲۸۸۸) مالی جرمانے، کسی کی چوری، کسی کا مال لوٹ لینا، کسی کا مال و اسباب جبراً نیلام کر دینا یہ سب حرام ہیں دیوالیہ کا مال درحقیقت اس کے قرض خواہوں کا مال ہے اس لئے حاکم، دیوالیہ کا مال بنا اجازت دیوالیہ کے بھی نیلام کر سکتا ہے۔

(۲۸۸۹) سبب یہ ہے کہ گھوڑا دوڑ کے دوران گھوڑے کیساتھ ایک دوسرا گھوڑا لگا جائے اور اس دوسرے گھوڑے پر سے اس گھوڑے کو ڈانٹا جائے اور جنب یہ ہے کہ سفر میں اپنے ساتھ ایک گھوڑا زیادہ رکھے جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو اس گھوڑے پر سوار ہو کر سفر طے کرے اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دے کسی کیساتھ کہ وہ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کر دے اسکے ساتھ اور مہر کچھ

فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يَقُوْلُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ

تو طلب فرمایا عاریۃً پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گھوڑا حضرت ابو طلحہ سے، کہا جاتا تھا اس گھوڑے کو مندوب تو سوار ہوئے پیارے نبی

فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر جب واپسی فرمائی پیارے نبی نے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ نہیں دیکھا ہم نے کچھ بھی اور اگرچہ پایا ہم نے اس گھوڑے کو دریا۔

(۲۸۸۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا جو کوئی آباد کرے بنجر زمین کو تو وہ بنجر زمین اسکی ہے

وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

اور نہیں ہے کسی ظالم رگ کیلئے کوئی حق۔

(۲۸۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰهِ وَالْبِلَادُ بِلَادُ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمام بندے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، تمام شہر اللہ تعالیٰ کے شہر ہیں

فَمَنْ اَحْيٰى مِنْ مَوَاتِ الْاَرْضِ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَلَيْسَ بِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

تو جس نے آباد کی بنجر زمین تو وہ اس کی ہے اور نہیں ہے ظالم کی رگ کیلئے کوئی حق۔

(۲۸۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اِلَّا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبردار! ظلم مت کرو، نہیں ہے حلال مال کسی شخص کا،

اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى)

مگر خوش دلی سے اس کی۔

(۲۸۸۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ نہ جلب ہے اور نہ جنب ہے اور نہ شغار ہے اسلام میں

मंज़िला में फिर तोड़ डाले उसकी कुठी को फिर ले भागे उसका ग़ल्ला, बस हिफ़ाज़त करते हैं उनके लिए उनके जानवरों के थन उनकी ग़िज़ाओं का।

2882 हदीस शरीफ़:— थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अपनी बीवी के साथ तो भेजा एक ने हज़राते उम्महातुल मोमिनीन में से एक प्याला जिसमें खाना था तो मारा उन्होंने कि थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जिनके घर में ख़ादिम के हाथ को तो गिर गया प्याला और टूट गया तो जमा फ़रमाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने प्याले के टुकड़े फिर जमा फ़रमाने लगे उसमें खाना जो था प्याले में और फ़रमाते प्यारे नबी तुम्हारी मां ग़ैरत कर गई फिर रोक लिया ख़ादिम को फिर लाया गया एक प्याला उनके पास से कि प्यारे नबी जिनके घर में थे तो दिया प्याला दुरुस्त उनको कि टूट गया था जिनका प्याला और रोक लिया टूटा हुआ प्याला उनके घर में कि तोड़ा था जिन्होंने।

2883 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने मना फ़रमाया लूटमार करने से और नाक कान काटने से।

2884 हदीस शरीफ़:— हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि गहन गया सूरज प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे ज़माने में, जिस दिन के विसाल फ़रमाया हज़रते इब्राहीम इब्ने

وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جو شخص کرچائے لوٹ مار تو نہیں ہے وہ لوٹ مار مچانے والا ہم میں سے۔

(۲۸۹۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا نہ لے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کی لاٹھی دل لگی کے طور پر اور نہ قصداً

فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پھر جو لے لے اپنے بھائی کی لاٹھی تو چاہیئے کہ واپس کر دے اسے اپنے بھائی کو۔

(۲۸۹۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو شخص پائے بعینہٖ اپنا مال کسی شخص کے پاس تو مالک ہی اسکا حقدار ہے

وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اور پیچھا کرے گا خریدار اس کا کہ جس نے بیچا ہے۔

(۲۸۹۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہاتھ پر وہ چیز واجب ہے جو لی ہے اس نے یہاں تک کہ ادا کر دی جائے۔

(۲۸۹۳) حدیث شریف: اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى

ترجمہ: بیشک اونٹنی حضرت براء ابن عازب کی گھس گئی باغ کی چہار دیواری میں پھر باغ خراب کر دیا تو فیصلہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک چہار دیواری والے باغ کے مالک پر لازم ہے اسکی حفاظت دن میں، بیشک جو کچھ برباد کر دیں جانور

بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

رات میں تو ذمہ دار ہے جانور کا مالک۔

आलाहज़रत प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो नमाज़ पढ़ाई प्यारे रसूल ने लोगों को 6 रुकुओं और चार सजदों के साथ फिर फ़ारिग़ हुये हालांकि लौट चुका था सूरज पहली हालत पर, नहीं कोई चीज़ जिसका तुम से वायदा फ़रमाया जाता है मगर मैंने देख लिया है उसको अपनी नमाज़ में यहाँ तक कि लाई गई आग और यह वह वक़्त था कि तुम ने देखा मुझको कि मैं पीछे हटा ख़ौफ़ करते हुये यह कि पहुंच जाये मुझको उसकी गरमी यहाँ तक कि देखा मैंने उस आग में एक ख़मदार सिरे की लाठी रखने वाले को जो खचेड़ रहा है अपनी आंतों को आग में और चोरी कर लेता था हाजियों की अपनी इस ख़मदार लाठी के ज़रिये फिर अगर जाना जाता उस हरकत के साथ तो कह देता कि अटक आई थी मेरी खमदार लाठी में और न जाना जाता इसको तो ले जाता माल को यहाँ तक कि देखा मैंने उस आग में बिल्ली वाली को जिसने बांध रखा था बिल्ली को कि न खिलाया उस बिल्ली को और न छोड़ा उस बिल्ली को कि खा लेती जमीन के कीड़े मकोड़ों को यहाँ तक कि मर गई भूख से फिर लाई गई जन्नत, यह उस वक़्त था जब देखा तुमने मुझको कि मैं आगे बढ़ रहा था यहाँ तक कि मैं अपनी जगह खड़ा हो गया और बिला शुबा बढ़ाया मैंने अपना हाथ और मैं चाहता था यह कि ले लूं उसके फलों में से ताकि देखो तुम उनको, फिर रौशन हुआ मुझ पर यह कि ऐसा ना करुं मैं।

(۲۸۹۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ گھر معاف ہیں اور فرمایا پیارے نبی نے کہ آگ معاف ہے

(۲۸۹۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَۃٍ فَاِنْ کَانَ فِیْھَا صَاحِبُھَا فَلْیَسْتَاْذِنْہُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْھَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَہٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْہُ وَاِنْ لَّمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرِبْ وَلَا یَحْمِلْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب آئے کوئی تم میں کا جانوروں پر پھر اگر ہے ان جانوروں میں ان کا مالک تو چاہیے کہ اجازت مانگے اس سے اور اگر نہ ہو ان کا مالک ان میں تو آوازیں لگائے تین تو اگر جواب دے کوئی اسکا تو چاہیے کہ اجازت مانگے اس سے اور اگر جواب نہ دے اسکو کوئی تو چاہیے کہ دودھ لے اور پی لے اور لے نہ جائے۔

(۲۸۹۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَۃً۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص داخل ہو کسی باغ کی چہار دیواری میں تو وہ کھالے اور نہ بھرے جھولی میں۔

(۲۸۹۷) حدیث شریف: عَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْہُ اَدْرَاعَہٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا یَامُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِیَۃٌ مَضْمُوْنَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ)

ترجمہ: حضرت امیہ ابن صفوان سے مروی وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے عاریۃً مانگیں ان سے زرہیں حنین کے دن تو کہا انہوں نے کہ کیا غصب کے بطور لیتے ہیں یا محمد؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ عاریت کے طور پر لیتا ہوں، واپس کردیجائیں گی۔

(۲۸۹۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَالْمِنْحَۃُ مَرْدُوْدَۃٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤْدَ)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے، فرماتے ہیں پیارے رسول کہ مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے گی اور مانگا ہوا جانور واپس کیا جائے گا اور قرض ادا کیا جائے گا اور کفیل ضامن ہے۔

2885 हदीस शरीफ़:– हज़रते क़तादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते अनस से कि फ़रमाते हैं कि हुई घबराहट मदीने शरीफ़ में तो तलब फ़रमाया आरयतन प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक घोड़ा हज़रते अबु तलहा से, कहा जाता था उस घोड़े को मन्दूब, तो सवार हुये प्यारे नबी फिर जब वापसी फ़रमाई प्यारे नबी ने तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नहीं देखा हमने कुछ भी और अगरचे पाया हमने उस घोड़े को दरया।

2886 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया जो शख़्स कि आबाद करे बन्जर ज़मीन को तो वह बंजर उसकी है और नहीं है किसी ज़ालिम रग के लिए कोई हक़।

2887 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तमाम बन्दे अल्लाह तआला के बन्दे हैं, तमाम शहर अल्लाह तआला के शहर हैं तो जिसने आबाद की बन्जर ज़मीन तो वह उसकी है और नहीं है ज़ालिम की रग के लिये कोई हक़।

2888 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बरदार! ज़ुल्म मत करो, नहीं है हलाल माल किसी शख़्स का, मगर ख़ुशदिली से उसकी।

2889 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि न जलब है और न

نہ ہو۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ نکاح درست ہے اور شرط باطل ہے۔ مہر مثل واجب ہوگا۔ لوٹ پاٹ کرنیوالا نہ تو پیارے رسول ﷺ کی جماعت میں ہے اور نہ ہی پیارے رسول ﷺ کے پیارے طریقے پر ہے۔

(۲۸۹۰) عصا اس چھوٹی و معمولی لاٹھی کو کہتے ہیں جو کمزور لوگ اپنے ہاتھ میں سہارے کیلئے رکھتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ کسی کی معمولی چیز بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر ہتھیائی جائے اگر نادانی میں کسی کی چیز ہتھیائی ہے تو معلوم ہونے پر فوراً واپس دیدو۔ کسی کی چیز چھپانے یا چرانے کا مذاق بھی جائز نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات شریف)

(۲۸۹۱) چوری، ڈکیتی، لوٹ مار، غصب کا مال گر چور، ڈاکو، غاصب فروخت کردے۔ پھر مالک اپنا بالکل وہی مال خریدار کے پاس پائے تو مالک خریدار سے اپنا مال لے لیگا۔ خریدار کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ مالک سے کہے کہ میں نے تو خریدا ہے۔ ناجائز قبضے سے قابض مالک نہیں ہوجاتا۔ چور، رشوت خور، سود خور، چوری، رشوت، سود کے مال کے مالک نہیں کہ یہ ناجائز قبضے ہیں۔ غیر کا مال بغیر اسکی اجازت کے فروخت نہیں کرسکتے۔ اور اگر فروخت کر بھی دیا تو بیع درست نہ ہوگی۔ مالک سے خریدار قیمت نہیں مانگ سکتا بلکہ خریدار چیز مالک کے حوالے کردیگا اور بیچا کا پیچھا کریگا اور بیچا سے قیمت وصول کریگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ مال چوری، ڈکیتی، غصب کا ہے اور غاصب و چور سے کوئی سستا خریدے تو یہ خریدار مجرم ہے کہ یہ چور و غاصب کا معاون و مددگار ہے۔ اس حدیث شریف میں اس خرید کا ذکر ہے جو بے خبری میں غاصب سے غصب شدہ مال خریدے۔

(۲۸۹۲) ہاتھ سے ہاتھ والا مراد ہے۔ جو شخص کسی کا مال عاریت، امانت، ودیعت، غصب کسی ذریعہ سے لے اس شخص پر اس مال کا مالک کو لوٹانا واجب ہے۔ جب تک لوٹا نہ دیگا ذمہ دار رہے گا۔ اگر مال ہلاک ہوجائے تو صرف غاصب پر تاوان لازم ہوگا۔ امانت وغیرہ کے ہلاک ہونے میں تاوان لازم نہیں اور ہلاک کردینے کی صورت میں سب پر تاوان ہے۔ مال ہلاک ہونے اور مال ہلاک کرنے کا فرق نظر میں رہے۔ غاصب پر بہرحال مال واپس کرنا لازم ہے، مالک مانگے یا نہ مانگے۔ عاریت میں معینہ مدت پوری ہوجانے پر بنا مانگے بھی مال واپس کردینا لازم ہے۔ امانت بنا مالک کے مانگے واپس دینا لازم نہیں۔ مالک کے مانگنے پر امانت واپس دینا لازم ہے۔

(۲۸۹۳) اگر کسی کا جانور کسی کے باغ میں دن میں گھس جائے اور باغ کو نقصان پہونچائے اور جانور کا مالک بھی جانور کیساتھ ہو تو تاوان جانور والے پر نہیں ہے کیونکہ قصور باغ والے کا ہے اس نے اپنے باغ کی حفاظت کا بھرپور انتظام کیوں نہیں کیا اور اگر یہ واقعہ رات میں ہو جائے تو باغ والے پر برباد شدہ باغ کی قیمت باغ کے مالک کو دینا لازم ہے البتہ اگر مالک جانور کیساتھ نہیں تھا تو جانور کے مالک پر تاوان واجب نہیں باغ کا نقصان خواہ دن میں ہو یا رات میں۔

(۲۸۹۴) جو چیز کہ جانور کے کھر تلے آکر برباد و ہلاک ہوجائے اسکا ضمان یعنی بدلہ مالک پر نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے گھر کی آگ اڑ کر دوسرے کی چیز جلادے تو آگ والے پر ضمان یعنی بدلہ نہیں ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جانور کے مالک اور آگ والے کی زیادتی نہ ہو اور اگر زیادتی ہوگی تو تاوان لازم ہوگا۔ اگر آندھی چلتے ہوئے کوئی بلاوجہ بے احتیاطی سے آگ جلائے جس سے دوسرے کے گھر میں آگ لگ جائے تو تاوان واجب ہوگا۔ اسی طرح کوئی بے احتیاطی سے جانور دوڑائے یا کار وغیرہ بھگائے اور کوئی اس سے کچل جائے تو بھی تاوان لازم ہوگا۔ قصور والے کی پکڑ ہے بے قصور کی معافی ہے۔

(۲۸۹۵) جانور کے مالک کی اجازت سے جانور کو دوہا جاسکتا ہے اور دودھ بھی پیا جاسکتا ہے۔ مالک کی اجازت کے بغیر اسکے جانور کا دودھ دوہنا اور پینا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی مضطر و مجبور ہے کہ بھوک سے جان پر بن آئی ہے اور کھانے کیلئے کوئی دوسری چیز بھی نہیں ہے تو ایسی مجبوری میں وہ مجبور و مضطر مذکورہ طریقہ استعمال کرنے کے بعد اس جانور کا دودھ دوہ لے اور پی لے اور اپنی جان بچالے کیونکہ جان بچانا بھی ضروری ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ موقع دے تو اس دودھ کی قیمت مالک کو ادا کردے اور یہ پینا بھی بقدر ضرورت جائز ہے کہ اتنا ہی پئے جتنے سے جان بچ جائے بلا ضرورت یا ضرورت سے زیادہ ہرگز نہ پئے۔ ایسی مجبوری میں تو مردار بلکہ سور وغیرہ کا گوشت بھی جائز ہوجاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بس حرام فرمایا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ جانور کہ پکارا

(۲۸۹۹) حدیث شریف: عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ

ترجمہ: حضرت رافع ابن عمرو غفاری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں ایک لڑکا تھا، میں پتھر مار رہا تھا حضرات انصار کے کھجور کے درخت پر

فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ

تو میں حاضر کیا گیا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ رحمت میں تو فرمایا پیارے نبی نے اے لڑکے! کیوں پتھر پھینکتا ہے کھجور کے درخت پر؟ تو میں نے عرض کیا

اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ

کہ کھاؤں گا فرمایا پیارے نبی نے کہ نہ پھینک پتھر اور کھا اس میں سے جو گر گئیں ہیں درخت کے نیچے پھر دست کرم پھیرا پیارے نبی نے لڑکے کے سر پر

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

پھر فرمایا اے اللہ تعالیٰ! بھر دے اس کے پیٹ کو۔

(۲۹۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیگا زمین میں سے کچھ حصہ بنا اپنے حق کے

خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو دھنسایا جائے گا اسکو قیامت کے دن سات زمینوں تک۔

(۲۹۰۱) حدیث شریف: عَنْ يَعْلٰى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ

ترجمہ: حضرت یعلیٰ ابن مرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ جس نے لی

اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کوئی زمین بنا اپنے حق کے تو تکلیف دیجائے گی اس کو کہ لادے پھرے اس زمین کی مٹی کو حشر کے دن۔

(۲۹۰۲) حدیث شریف: عَنْ يَعْلٰى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت یعلیٰ ابن مرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے ہیں پیارے رسول

जनब है और न शिगार है इस्लाम में जो शख़्स कि मचाये लूटमार तो नहीं है वह लूटमार मचाने वाला हम में से।
2890 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया न ले कोई तुममें का अपने भाई की लाठी न दिल्लगी के तौर पर और न कसदन फिर जो ले ले अपने भाई की लाठी तो चाहिए कि वापस कर दे उसे अपने भाई को।
2891 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जो शख़्स पाये बेऐनिही अपना माल किसी शख़्स के पास तो मालिक ही उसका हकदार है और पीछा करेगा ख़रीदार उसका कि जिसने बैचा है।
2892 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हाथ पर वह चीज़ वाजिब है जो ली है उसने यहाँ तक कि अदा कर दी जाये।
2893 हदीस शरीफ़:– बेशक ऊंटनी हज़रते बरा इब्ने आज़िब की घुस गई बाग की चहार दीवारी में फिर बाग़ ख़राब कर दिया तो फ़ैसला फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक चहारदीवारी वाले बाग के मालिक पर लाजिम है उसकी हिफ़ाजत दिन में, बेशक जो कुछ बर्बाद कर दें जानवर रात में तो ज़िम्मेदार है जानवर का मालिक।

جائے جس پر وقت ذبح غیر اللہ کا نام، تو جو مجبور ہو گیا نہ تو نافرمان ہوا اور نہ حد سے بڑھنے والا تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحمت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کئے ہیں اور باقی حضور انور ﷺ نے حرام فرمائے ہیں کیونکہ حضور نور ﷺ کا حرام فرمایا ہوا بھی رب کے حرام فرمانے کی طرح ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مذکورہ اشیاء ہی صرف حرام ہیں کتا، بلی، گدھ، چوہا بھی حلال ہو جائے۔ جو حلال جانور بغیر ذبح کئے مر جائے یا اسکو شرعی طریقے کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلیل سے یا بندوق سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر گیا ہو یا درندے نے ہلاک کر دیا ہو اسکو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ لیکن دو مردار جانور بحکم حدیث شریف اس سے مستثنیٰ ہیں ایک مچھلی دوسرے ٹڈی یہ دونوں ہمارے لئے حلال ہیں حرام نہیں۔ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اسکا پکا ہوا چمڑا کام میں لانا اور اسکے بال سم ہڈی، سینگ اور پٹھوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو جو بوقت ذبح رگوں سے نکلتا ہے جو خون گوشت پر لگا رہتا ہے وہ حلال و پاک ہے۔ اگر گوشت کو بغیر دھوئے پکا لیا گیا تو اسکا کھانا درست ہے یہ اور بات ہے کہ نظافت و نفاست کے خلاف ہے کلیجی اور تلی کہ دونوں جمے ہوئے خون ہیں مگر بحکم حدیث شریف حلال ہیں۔ خنزیر (سور) نجس العین ہے اسکا گوشت پوست بال ناخن، چربی وغیرہ تمام اجزاء ناپاک و حرام ہیں کسی کو کسی کام میں لانا جائز نہیں چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لئے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا اور یہ بھی ہے کہ سور کا گوشت میں حرام فرماؤں اور باقی اجزاء میرے محبوب حرام فرمائیں جیسے سور کو رب نے حرام فرمایا باقی کتا، بلی، چوہا، گدھ، کو محبوب نے ہی حرام فرمایا ہے۔ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کیساتھ بذریعہ عطف وہ حرام ہے۔ اور اگر نام خدا کیساتھ غیر خدا کا نام بغیر عطف کے لیا تو مکروہ ہے۔ اگر ذبح اللہ تعالیٰ کی نام پر کیا اور اس سے قبل یا

یا بعد میں غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقے کا بکرا یا ولیمے کا دنبہ یا زید کا کٹرا یا بکر کی بھینس ہے یا جن حضرات اولیاء کرام کیلئے ایصال ثواب کرنا مقصود ہے ان کا نام لیا کہ یہ بکرا حضور غوث اعظم کا ہے یہ مرغ حضور مدار اعظم کا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہاں سے جان لیا گیا کہ وہ گائے جس کی نذر مانی گئی ہے اولیاء کیلئے جیسا کہ یہ رواج ہمارے زمانے میں حلال و پاک ہے اس لئے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہے نام غیر اللہ کا اس پر ذبح کے وقت اور اگرچہ نذر مانی ہے انہوں نے انکی ان کیلئے (تفسیر احمدیہ صفحہ نمبر ۴۲) جب گنگا کا پانی حرام نہیں اور خود گائے جو مشرکین کی معبود ہے حرام نہ ہوئی تو صرف حضرات اولیاء کرام کی طرف نسبت سے کیسے حرام ہوگی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے اور اس کا ثواب پیر یا بزرگ کو پہنچائے یا کسی بھی مردے کی طرف سے قربانی کرکے اس کا ثواب اس کو پہنچا دینا چاہئے کہ یہ ذبح غیر اللہ کیلئے ہرگز نہیں ہے۔ مضطر وہ ہے جو حرام چیز کھانے پر مجبور ہو اس کو نہ کھانے سے جان کا خوف ہو۔ شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن آئے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کھانے پر جبر کرتا ہے اور اسے نہ کھانے پر جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کیلئے حرام چیز کا بقدر ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔ اس اضطرار و ناچاری کی کئی صورتیں ہیں کچھ تو اوپر گزریں ایک صورت یہ بھی ہے کہ طبیب حاذق سخت بیمار کو یہ مشورہ دے کہ حرام میں ہی تیری شفاء ہے اس کے سوا اب کسی دوسری چیز سے تجھے شفاء نہ ہوگی ایسی صورت میں حرام کھانا واجب ہے اگر نہ کھائے اور مر جائے تو حرام موت مرے گا۔ اگر بلا قصد ضرورت سے کچھ زیادہ کھا لیا تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ مجبوری کے وقت حرام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں مگر بقدر ضرورت اگر سو گرام سے کام چل سکتا ہے تو دو سو گرام نہ کھاؤ۔ جو مجبور حالت اضطرار میں اندازہ نہ لگا سکے اور زیادہ بھی کھا لے تو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر جو مجبور ہو جائے بھوک کی حالت میں۔ نہ جھکنے والا ہو گناہ کی طرف تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: آیت نمبر ایک میں "سوائے انکے جو بنائے جائیں گے" میں جو استثناء ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اسکا بیان ہے۔ اور وہ گیارہ چیزیں ہیں جنکا بیان فرمایا گیا ہے ایک مردار یعنی وہ جانور جس کے لئے شریعت میں ذبح کا حکم ہے اور وہ بے ذبح مرجائے اسکا کھانا حرام ہے دوسرے بعض منافع جائز ہیں مثلاً اسکی کھال پکا کر جوتے بنا سکتے ہیں۔ دوسرے بہنے والا خون لہٰذا تلی کلیجی جائز ہے۔ تیسرے سور کا گوشت اور اسکے تمام اجزاء چونکہ سور کا صرف گوشت ہی کھایا جاتا تھا باقی اجزاء کھانے کا رواج نہ تھا اسلئے آیت کریمہ میں گوشت کی قید لگائی۔ یہ قید اتفاقی ہے ورنہ سور کے تمام اجزاء ناپاک و حرام ہیں سور کی کوئی چیز بھی کسی طرح استعمال میں نہیں لائی جاسکتی کیونکہ سور نجس العین ہے سور کا گوشت قرآن کریم نے حرام فرمایا اسکے باقی اجزاء احادیث کریمہ نے حرام فرمائے ہیں۔ وہابی دریائی سور اور عام سوروں کے باقی اجزاء کو حلال کہتے ہیں (اسلام میں حلال و حرام)۔ چوتھے وہ حلال جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو۔ وہ حرام نہیں جیسے کہ عبدالنبی کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا کٹرا وہ جانور جن سے حضرات اولیاء کرام کی ارواح کو ثواب پہونچانا منظور ہو ان کو غیر وقت ذبح میں حضرات اولیاء کرام کے ناموں سے منسوب کیا جائے مگر ذبح کے وقت ان پر صرف اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال و طیب ہے اس آیت کریمہ میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جسکو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو۔ وہابی ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کریمہ کے معنی غلط کرتے ہیں اور انکا قول تمام تفاسیر مبارکہ کے خلاف ہے بقیہ تفسیر سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔ پانچویں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور چھٹے وہ جانور جو پتھر ڈھیلے گولی، چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو ساتویں جو گر کر مرا ہو پہاڑ سے یا کنویں میں آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اسکے صدمے سے مر گیا ہو۔ نویں وہ جسے درندے نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اسکے زخم کی تکلیف سے مرگیا ہو۔ اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور ایسے واقعات کے بعد بچ گئے ہوں پھر اگر تم انھیں ذبح کرلو تو وہ حلال ہیں دسویں جو کسی تھان پر عبادتاً ذبح کیا گیا ہو جیسا کہ اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب کر رکھے تھے جنکی وہ عبادت کرتے اور ان کے لئے جانور ذبح کرتے جنکو وہ بھینٹ کہتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت ہوتی۔ گیارھویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لئے پانسے ڈالنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت و نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اسکے مطابق عمل کرتے اور اسکو حکم الٰہی جانتے ان سبکی ممانعت فرمائی گئی۔ جو جانور کسی تھان پر بھینٹ اور اسکی عبادت کی نیت سے ذبح کیا جائے وہ حرام ہے اگر چہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح ہو اگر کافر بھینٹ کا جانور تھان پرلے جاکر مسلمان سے ذبح کرادے اور مسلمان بسم اللہ اللہ اکبر سے ذبح کرنے وہ حلال ہے (عالمگیری) کیونکہ یہاں ذبح کرنے والے کی نیت بھینٹ کی نہیں۔ اور ذبح کرانے والے کی نیت کا شرعاً اعتبار نہیں۔ فال پر یقین کرنا جائز نہیں۔ بدفالی لینا بھی جائز نہیں البتہ اچھی بات یا اچھے آدمی کی ملاقات سے نیک فال لینا جائز ہے۔ **الیوم اکملت لکم دینکم** ۔شان نزول۔ بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپکی کتاب (قرآن کریم) میں ایک آیت وہ ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم نزول کے دن کو "عید کا دن" مانتے اور عید مناتے فرمایا کونسی آیت اس نے یہی آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اسکے مقام نزول کو پہچانتا ہوں۔ وہ مقام عرفات کا اور دن جمعہ کا تھا آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہے ترمذی شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباس سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ جس دن یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں یوم جمعہ یوم عرفہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی

کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور حضرات صحابہ کرام سے ثابت ہے ورنہ حضرت ابن عباس صاف فرمادیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اسکی یادگار قائم کرنا اس روز عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد النبی ﷺ منانا جائز ہے اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے زیادہ عظمت والی نعمت کی یادگار شکر گزاری ہے۔ یہ آیت کریمہ ۱۰ھ حجۃ الوداع میں عرفے کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ کفار تمھارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہوچکے ہیں۔ امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قوانین مکمل فرمادئے گئے ہیں اسی لئے اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد بیان حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اگرچہ **واتقوا یوماً ترجعون فیه الی الله** نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے بعض حضرات مفسرین کرام فرماتے ہیں دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جسکا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہوسکا۔ ایک قول یہ ہے کہ آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے دشمنوں سے تمھیں امن دی۔ ایک معنی یہ ہیں کہ دین کا کامل ہونا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کو دین محمدی پیارا ہے باقی تمام دھرم مردود ہیں۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد قیامت تک اسلام کا کوئی حکم منسوخ نہوگا۔ اصول دین میں کمی و زیادتی نہیں ہوسکتی۔ اجتہادی فروعی مسائل ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ حضور انور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا کیونکہ دین مکمل ہوچکا۔ سورج نکل آنے کے بعد چراغ کی کوئی ضرورت نہیں وہ لوگ بے دین ہیں جو حضور انور ﷺ کے بعد بھی نبی آنے کے قائل ہیں۔ اسلام کو چھوڑ کر کوئی کتنی ہی نیکیاں کرے اللہ تعالیٰ کا پیارا نہیں ہوسکتا۔ جڑ کٹ جانے کے بعد پتوں کو پانی دینا بیکار۔ اس آیت کریمہ کے ابتدائی حصے میں حرام چیزوں کا بیان فرمادیا گیا ہے لیکن جب کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک و پیاس کی شدت سے جان پر آبنے اس وقت جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اسطرح کہ گناہ کی طرف مائل نہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہوجاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔ اس میں وہ بیمار بھی داخل ہے جسکی حرام کے سوا کوئی دوا نہو۔ اگر بحالت مجبوری و اضطراری اگر کچھ زیادہ بھی کھالیا غلط اندازے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیگا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۵۱)

حدیث شریف اخیر میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی لے نہ جائے کہ یہ ضرورت سے زیادہ ہے۔ بعض نادان اپنی بے وقوفی سے اس حدیث شریف کو چوری کا لائسنس قرار دیتے ہیں انہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ یہ عام حالات کا حکم نہیں بلکہ حالت اضطرار کا حکم ہے۔ اور یہ حکم تو قرآن کریم میں مذکور ہے جیسا کہ ابھی آپ نے آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۸۹۶) جب کوئی مضطر و مجبور بھوکا انسان جو بھوک سے جاں بلب ہو اور کسی باغ پر گزرے جس کا مالک یا تو موجود نہ ہو اور موجود ہو مگر اجازت نہ دیتا ہو تو اس حالت اضطرار میں مالک کی اجازت کے بغیر اتنا پھل کھا سکتا ہے جس سے جان بچ جائے مگر جھولی یا جھولا بھر کر لے نہ جائے مگر جب حالات ٹھیک ٹھاک ہوجائیں تو باغ کے مالک کو پھل کی قیمت دیدی جائے۔

(۲۸۹۷) یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب سیدنا حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان نہ لائے تھے چونکہ اس وقت تک حالت کفر میں تھے اسی لئے انہوں نے یہ گستاخانہ جملہ ادا کیا کہ کیا غصب کے طور پر لیتے ہیں۔ بے ایمان ہی پیارے نبی ﷺ کی شان میں بے لگام گھوڑے کی طرح بکتر بکتر کرتا ہے اور جو منہ میں آتا ہے بکتا ہے۔ ایمان والا دربار نبوی میں ادب و احترام کا پیکر ہوتا ہے۔ کفار سے عاریۃً اسلحہ لیا جاسکتا ہے اور اس سے کفار کی سرکوبی کی جاسکتی ہے۔ اور انہیں کا جوتا انہیں کا سر والی کہاوت صادق آتی ہے۔

(۲۸۹۸) دودھ کا جانور کسی کو دے تاکہ وہ دودھ پئے یا زمین و باغ دے میوے اور اناج کھانے کیلئے تو فائدہ اٹھا لینے کے بعد جانور، زمین، باغ واپس کردینا واجب ہے۔ نہ یہ کہ جانور، باغ، کھیت ہی ہتھیا لیا جائے اور خود مالک بن بیٹھے۔ مقروض زندگی میں تو خود قرض ادا کرے اور اگر قرض ادا کئے بغیر ہی مرجائے تو اسکے ورثاء اسکے مال سے ادا کریں۔ قرض کا ادا کرنا میراث پر مقدم ہے اور

اَیُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ کَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّحْفِرَهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِیْنَ

کہ جس نے ظلم ڈھایا بالشت بھر زمین کا تو تکلیف دے گا اس کو اللہ عزوجل یہ کہ کھودے اس زمین کو یہاں تک کہ پہونچے ساتوں زمین کی آخری حد کو

ثُمَّ یُطَوَّقُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

پھر طوق پہنا دیا جائیگا اسکو قیامت کے دن یہاں تک کہ فیصلہ فرما دیا جائیگا لوگوں کے درمیان۔

﴿بَابُ الشُّفْعَةِ ترجمہ: حق قرب کا باب﴾

(۲۹۰۳) حدیث شریف: قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فیصلہ صادر فرمایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شفعہ کا، ہر اس زمین میں جو نہ تقسیم کی گئی ہو، پھر جب مقرر کی گئی ہوں حدیں اور پھیر دیئے گئے ہوں راستے تو شفعہ نہیں ہے۔

(۲۹۰۴) حدیث شریف: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ شِرْکَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَهٗ فَاِنْ شَآءَ اَخَذَ وَاِنْ شَآءَ تَرَکَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ یُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فیصلہ صادر فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شفعہ کا، ہر شرکہ زمین میں جو نہ تقسیم کی گئی ہو، گھر ہو یا باغ، یہ بات غیر مرجح ہے، اسلئے یہ کہ بیچے یہاں تک کہ خبر دے اپنے ساجھی کو، پھر اگر چاہے وہ ساجھی تو لیلے اور اگر چاہے وہ ساجھی تو چھوڑ دے پھر اگر بیچ دے اور نہ خبر دے ساجھی کو تو وہ ساجھی زیادہ حقدار ہے اس زمین کا۔

(۲۹۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑوسی زیادہ حقدار ہے اپنے قرب کی وجہ سے۔

2894 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि खुर मुआफ़ है और फ़रमाया प्यारे नबी ने कि आग मुआफ है।

2895 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब आये कोई तुममें का जानवरों पर फिर अगर है उन जानवरों में उनका मालिक तो चाहिए कि इजाजत मांगे उससे और अगर न हो उनका मालिक उनमें तो आवाज़ें लगाये तीन तो अगर जवाब दे कोई उसका तो चाहिए कि इजाज़त मांगे उससे और अगर जवाब न दे उसको कोई तो चाहिए कि दूह ले और पी ले और ले न जाये।

2896 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो शख़्स दाखिल हो किसी बाग की चहारदीवारी में तो वह खा ले और न भरे झोली में।

2897 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमय्या इब्ने सफ़वान से मरवी वह अपने वालिदे माजिद से रिवायत करते हैं कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आरयतन मांगीं उनसे जिरहें हुनैन के दिन तो कहा उन्होंने कि क्या गसब के बतौर लेते हैं या मौहम्मद? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि आरयत के तौर पर लेता हूं वापस कर दी जायेंगी।

2898 हदीस शरीफ़:– हजरते अबु उमामा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि मागी हुई चीज वापस की जायेगी और मांगा हुआ जानवर

قرض کا ضامن قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اگر مقروض نہ دے تو ضامن دیگا۔ ضامن دے یا دلائے۔

(۲۸۹۹) یہ لڑکا بھوکا تھا اور بھوک سے نڈھال تھا۔ مرتا کیا نہیں کرتا کے مطابق دوسرے کے درخت سے کھجوریں جھاڑ کر پیٹ کی آگ بجھانا چاہتا ہے کہ درخت کے مالک نے پکڑ کر بارگاہ نبوی میں حاضر کر دیا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیٹ کی آگ بجھانا ہے جان بچانا ہے تو یہ ضرورت تو نیچے گری ہوئی کھجوروں سے بھی پوری ہو سکتی ہے۔ درخت سے کھجوریں جھاڑنا ضرورت سے زیادہ ہے۔ یہ حکم بھی بھوک سے متعلق ہے ورنہ زمین پر گرے ہوئے پھل بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کھائے جاسکتے۔ کھیت کٹ جانے پر فصل اٹھا لینے کے بعد جو بالیاں گر جاتی ہیں یا رہ جاتی ہیں ان بالیوں کو کھیت والے نہیں اٹھاتے انکے سامنے ہی فقراء و مساکین چن لیتے ہیں یہ اجازت عامہ ہے یہ چن لینا جائز ہے۔ لڑکے کے سر پر دست شفقت پھیرنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ لڑکا بھوکا تھا مجبور تھا مضطر تھا۔ ورنہ تادیبی کارروائی کی جاتی۔ اسے دھمکایا جاتا ہے خوف خدا سے ڈرایا جاتا۔

(۲۹۰۰) یہ عذاب قیامت کے دن ہوگا بعد قیامت دوزخ کا عذاب اسکے علاوہ ہے۔ حقوق العباد میں زمین بڑا حق ہے کہ اور چیزیں تو جلدی ختم ہو جاتی ہیں مگر زمین تو نسلا بعد نسل منتقل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے اسکی سزا بھی کڑی ہے بعض غاصبین کو زمین میں دھنسایا جائے گا اور بعض غاصبین کے گلے میں ساتوں زمینیں طوق بنا کر ڈالی جائیں گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی غاصب کو دو وقتوں میں دونوں عذاب بھگتنا پڑیں کہ کبھی دھنسایا جائے اور کبھی طوق پہنایا جائے۔ غاصبین کیلئے مقام عبرت ہے۔ اگر ایک کوئنٹل وزن کا پتھر ہی گلے میں ڈال دیا جائے تو چھٹی کا دودھ یاد آجائے کہ ساتوں زمین گلے میں پڑی ہوں گی۔

(۲۹۰۱) زمین کے غاصب پر یہ تیسرا اسپیشل عذاب ہوگا کہ اس زمین کی تحت الثریٰ تک کی مٹی اپنی کھوپڑی پر بھرے محشر میں اٹھائے پھریگا اور فرمایا جائیگا کہ تمام میدان محشر میں اسے اٹھائے پھر مئی جون کے مہینے میں ایک ٹوکرا مٹی ایک کلومیٹر اٹھائے پھرنے سے ہوا خراب ہو جاتی ہے انجر پنجر ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور کھوپڑی کا پسینہ کھروں سے نکل جاتا ہے تو قیامت کی قیامت خیز دھوپ اتنا بڑا بوجھ لیکر گھومنا تو قیامت میں ایک اور قیامت ہوگی۔

(۲۹۰۲) یہ زمین کے غاصب کا چوتھا عذاب ہوگا کہ کھودے جو زمین کو۔ حوصلہ پست ہو جائے گا۔ کان پھیپھڑے پھلا دے گی۔ یہ کھدائی طوطے اڑا دے گی۔ ناک میں دم کر دے گی چھکے چھوٹ جائیں گے سخت حیرانی و پریشانی کا عالم ہوگا۔ وہ لوگ زمین ہتھیانے اور کچھنے کا مزاج رکھتے ہیں وہ اپنے سنگین و بھیانک انجام پر نظر ڈالیں۔ مومنین کے بعض اعلانیہ گناہوں کی سزا بھی اعلانیہ ہوگی۔ یہ حدیث شریف پردہ پوشی کی احادیث کریمہ کے خلاف نہیں ہے۔

(۲۹۰۳) "شفعہ" حق قرب کو کہتے ہیں۔ کیونکہ شفیع دوسری برابر والی زمین خرید کر اپنی زمین میں ملاتا ہے۔ ملک میں شریک اور پڑوسی کو حق شفع پہونچتا ہے۔ اسے حق جوار بھی کہتے ہیں۔ جس زمین میں دو شخص شریک ہیں ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ فروخت کر رہا ہے تو اسکے حصے کو دوسرا فریق جو اس زمین میں شریک ہے وہی خریدے گا اگر یہ شریک نہ خریدے تو دوسرا کوئی بھی شخص خرید سکتا ہے۔ اگر ایک شریک نے دوسرے شریک کی بے خبری میں یہ شرکت والی زمین فروخت کر دی تو شریک خبر پانے پر وہ بیع ختم کرا سکتا ہے۔ زمین قابل تقسیم ہو کہ نہ ہو بہر حال حق شفعہ اسمیں ہوگا۔ اس حدیث شریف کے آخری جملے میں مطلقا شفعہ کی نفی نہیں ہے بلکہ شفعہ شرکت کی نفی ہے۔

(۲۹۰۴) شفعہ صرف غیر منقولہ چیزوں میں ہوتا ہے جیسے گھر باغ، کھیت، حمام وغیرہ۔ منقولہ چیزوں میں شفعہ نہیں۔ جیسے جانور و ساز و سامان وغیرہ۔ اگر ایک شریک اپنا زمین کا حصہ دوسرے شریک کو اطلاع کئے بغیر بیچ دے تو یہ بیع لازم نہ ہوگی۔ ساجھی دعوی کر کے خود خرید سکتا ہے۔ بیچنے والا گنہگار نہ ہوگا۔ حق شفعہ میں اسلام کی شرط نہیں ہے۔ مسلم کا شفیع کافر اور کافر کا شفیع مسلم ہو سکتا ہے۔ ساجھی کو جب بھی خبر ہوگی وہ دعوی کر کے اس بیع کو اپنے حق میں کرا سکتا ہے۔ جو قیمت خریدار نے ادا کی تھی یہ خریدار کو اتنی ہی قیمت ادا کر دے۔ اور زمین پر قبضہ کرے۔ شفیع کا بیع کی اطلاع پا کر خاموش رہنا اسکے حق شفعہ کو باطل کر دیتا ہے۔ ضروری ہے کہ اطلاع پاتے ہی کہہ دے کہ میں اس زمین کا شفیع ہوں اور میں اسے خریدونگا۔ اور ابھی خوش رہ گیا

(۲۹۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ منع کرے پڑوسی اپنے پڑوسی کو یہ کہ گاڑے کھونٹی اس کی دیوار میں۔

(۲۹۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُہٗ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب تم جھگڑو راستے کے بارے میں تو رکھی جائے راستے کی چوڑائی سات ہاتھ۔

(۲۹۰۸) حدیث شریف: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْکُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا یُبَارَکَ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ مِثْلِہٖ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: حضرت سعید ابن حریث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ جو شخص بیچے تم میں سے گھر یا زمین تو اس لائق ہے کہ نہ برکت دی جائے اس کو مگر یہ کہ لگا دے اس کے مثل ہی میں۔

(۲۹۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِہٖ یُنْتَظَرُ بِھَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُھُمَا وَاحِدًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑوسی حقدار ہے اپنے شفعہ کا، انتظار کیا جائے اس کا اور اگرچہ ہے وہ پڑوسی غائب جبکہ ہو دونوں کا راستہ ایک۔

(۲۹۱۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ساجھی حق قرب پانے والا ہے اور حق قرب ہر غیر منقولہ چیز میں ہے۔

(۲۹۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کاٹے بیری کا درخت تو ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو سر کے بال آگ میں۔

वापस किया जायेगा और कर्ज़ अदा किया जायेपा और कफ़ील ज़ामिन है।

2899 हदीस शरीफ़:– हजरते राफे इब्ने अमर गिफारी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं एक लड़का था, मैं पत्थर मार रहा था हजराते अन्सार के खजूर के दरख़्त पर तो मैं हाजिर किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे रहमत में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ लड़के! क्यों पत्थर फेंकता है खजूर के दरख़्त पर? तो मैने अर्ज किया कि खाउगा, फरमाया प्यारे नबी ने कि न फेंक पत्थर और खा उसमें से जो गिर गई हैं दरख़्त के नीचे फिर दस्ते करम फेरा प्यारे नबी ने लड़के के सर पर फिर फ़रमाया ऐ अल्लाह तआला! भर दे इसके पेट को।

2900 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि लेगा ज़मीन में से कुछ हिस्सा बिना अपने हक़ के तो धंसाया जायेगा उसको क़यामत के दिन सात ज़मिनों तक।

2901 हदीस शरीफ़:– हजरते याला इब्ने मुर्रा से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि जिसने ली कोई ज़मीन बिना अपने हक़ के तो तकलीफ़ दी जायेगी उसको कि लादे फिरे उस ज़मीन की मिटटी को हश्र के दिन।

2902 हदीस शरीफ़:– हज़रते याला इब्ने मुर्रा से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फरमाते हैं प्यारे रसूल कि जिसने ज़ुल्म ढाया बालिश्त भर ज़मीन का तो तकलीफ़ देगा उसको अल्लाह अज़्ज़ा व जल यह कि खोदे उस ज़मीन को यहाँ तक कि पहुंचे सातों ज़मीन की आख़री हद को फिर तौक़

تو حق شفعہ چلا گیا۔ حق شفعہ کا مقصد یہ ہے کہ اسکے پڑوس میں کوئی ایسا شخص نہ آبسے جو اسکے لئے تکلیف کا باعث ہو اچھا پڑوس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور برا پڑوس اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ مکان خریدنے سے پہلے پڑوسی دیکھ لینا چاہیے کہ بدعقیدہ و بدکردار تو نہیں ہے۔

(۲۹۰۵) سیدنا حضرت عمر ابن شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے نبی ﷺ سے مذکور فرمان عالیشان کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ "سقب" کیا چیز ہے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے سقب وہ شفعہ ہے۔ اگر ایک زمین یا مکان میں کوئی شریک ہے اور دوسرا پڑوسی ہے تو اس زمین و مکان کا حق شفعہ شریک کو ملیگا۔ پڑوسی کو نہ ملے گا۔

(۲۹۰۶) اگر کوئی پڑوسی تمہارے مکان وغیرہ کی دیوار میں کیل، میخ کھونٹی وغیرہ گاڑنا چاہے اور تمہارا اس میں کوئی نقصان بھی نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس پڑوسی کو کیل کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کیا جائے یہ حکم استحبابی ہے۔ یہ حدیث شریف جب سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر پیش کی تو وہ حضرات اس حدیث شریف کو سن کر خاموش ہو گئے۔ تو حضرت ابوہریرہ نے ناراض ہو کر فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم لوگ اس حکم سے منہ پھیر چکے ہو۔ میں تمہارے سینوں پر مارونگا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام نے اس حکم کو وجوبی نہ سمجھا بلکہ استحبابی ہی سمجھا ورنہ یہ حضرات خاموش نہ رہتے اور اس پر عمل نہ چھوڑتے البتہ اس زمانے میں لوگ بہت چترا ہو گئے ہیں کہ پڑوسی کی دیوار میں کھونٹی گاڑ کر کھونٹا گاڑنا چاہتے ہیں یعنی دیوار میں ساجھے داری کے دعویدار بن بیٹھتے ہیں۔ اسلئے کھونٹی گڑوانے میں بھی احتیاط چاہئے کہ کہیں کھونٹی کی آڑ میں کھونٹا نہ گاڑ دے چونکہ یہ بھی نقصان کی اس زمانے میں ایک صورت بن گئی ہے نقصان کی صورت میں منع کرنا بلا کراہت جائز ہے اگر کھونٹا گاڑنے والے حالات نہ ہوں تو پڑوسی کو شفعہ کی طرح پڑوسی کی دیوار میں کھونٹی گاڑنے کا بھی حق ہے۔

(۲۹۰۷) اس کی شکل یہ ہے کہ ایک جانب تو عمارات کی لائن بنی ہوئی ہے سامنے سفیدہ زمین پڑی ہوئی ہے اب ان عمارات کے مقابل دوسری جانب میں عمارتیں بننا شروع ہو گئیں۔ پرانی لائن والے راستہ چوڑا بنانا چاہتے ہیں اور یہ نئی لائن والے کم راستہ چھوڑنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں زمین زیادہ مل جائے تو اسکی صورت میں راستہ سات ہاتھ یعنی ساڑھے تین گز، تین میٹر کے لگ بھگ چھوڑا جائے۔ شریعت میں ہاتھ ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر پہلے ہی سے راستہ زیادہ چوڑا ہے تو اب کم کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ یہ ذکر گلی کوچوں کا ہے۔ بڑی سڑکیں زیادہ چوڑی چھوڑی جائیں گی۔ اور اگر کسی کی زمین میں دوسروں کی کوٹھریوں تک جانے کا راستہ ہے تو اتنی جگہ چھوڑی جائے گی کہ جنازہ اور بھری ہوئی مشک لیکر بہشتی گزر جائے۔ راستوں کی چوڑائی زمان و مکان اور شہروں کے حساب سے مختلف ہیں (مرقاۃ شریف)

(۲۹۰۸) اول تو غیر منقولہ جائیداد فروخت ہی نہ کرے اور اگر کرے تو پھر اس سے غیر منقولہ جائیداد ہی خریدے۔ غیر منقولہ جائیداد بیچ کر اسکی قیمت منقولہ چیزوں میں لگانا بہتر نہیں ہے کہ غیر منقولہ چیزیں نفع میں زیادہ ہیں کہ نہ تو انہیں چور چرا سکے اور نہ ڈاکو لے جا سکیں بلکہ غیر منقولہ جائیداد کا بیچنا ہی بہتر نہیں ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف، اشعۃ اللمعات شریف) حدیث شریف۔ اگر کوئی بلا سخت ضرورت اپنا مکان بیچے تو اللہ تعالیٰ اسکا مال برباد فرما دیتا ہے (طبرانی شریف) جائیداد کا پیسہ اگر جائیداد میں نہ لگایا جائے تو ہوا کی طرح اڑ جاتا ہے چاہیے کہ زمین مکان وغیرہ غیر منقولہ جائیداد فروخت ہی نہ کرے اگر فروخت کرے تو اسکو غیر منقولہ جائیداد خریدنے ہی میں لگائے۔

(۲۹۰۹) جو پڑوسی حق شفعہ پاتا ہے وہ ہے کہ جس کا راستہ اور اسکے گھر کا راستہ ایک ہو۔ ایسا پڑوسی اگر غائب ہو تو اسکے پیچھے مکان نہ بیچے اسکے آنے پر اسے خبر کرے پھر بیچے ورنہ خریدار کو بھی تکلیف ہوگی اور اس پڑوسی کو بھی کہ وہ مقدمہ کر کے زمین و مکان واپس لے لے گا۔

(۲۹۱۰) ہر غیر منقولہ اور قابل شفعہ چیز میں شفعہ ہے۔ منقولہ اشیاء میں شفعہ نہیں ہے۔

(۲۹۱۱) مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے بیریوں کے درخت کاٹنا منع ہیں۔ حرم مکہ شریف میں تو خودرو درخت کاٹنا منع ہیں۔ بیری کے درخت کا سایہ ٹھنڈا اور سفید ہے جنگل کی بیری رفاہ عام کیلئے ہوتی ہے جس سے انسان و حیوان سبھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسے خواہ مخواہ ظلماً کاٹ دینا سب پر ظلم ہے اسی لئے وہ کاٹنے والا دوزخ کی آگ

(۲۹۱۲) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانِ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلِ النَّخْلِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب مقرر کردی جائیں حدیں زمین میں تو اس میں شفعۂ شرکت نہیں اور نہ کنویں میں شفعہ ہے اور نہ کھجور میں۔

﴿بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ ترجمہ: پانی دلانے اور کھیتی کرانے کا باب﴾

(۲۹۱۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰی اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا خیبر کے یہود کو خیبر کا کھجور کا باغ اور اسکی زمین اس شرط پر کہ کام کاج کریں اس پر اپنے سرمایہ سے اور پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے ہوں گے اس کے آدھے پھل۔

(۲۹۱۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰی خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی زمین یہود خیبر کو اس شرط پر کہ کام کاج کریں اس میں اور جوتے بوئیں اس کو اور یہودی کیلئے آدھا ہے اس کا جو نکلے اس میں سے۔

(۲۹۱۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم کاشتکاری کراتے تھے اور نہیں دیکھتے اس میں کوئی حرج یہاں تک کہ خیال فرمایا حضرت رافع ابن خدیج نے کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے تو چھوڑ دیا ہم نے اسکو اسی وجہ سے۔

पहना दिया जायेगा उसको क्यामत के दिन यहाँ तक कि फैसला फरमा दिया जायेगा लोगों के दरमियान।

(158) हक्के कुर्ब का बाब

2903 हदीस शरीफ़:– फैसला सादिर फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शुफ़आ का, हर उस ज़मीन में जो न तक्सीम की गई हो, फिर जब मुकर्रर की गई हों हदें और फेर दिये गये हों रास्ते तो शुफ़आ नहीं है।

2904 हदीस शरीफ़:– फैसला सादिर फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शुफ़आ का, हर मुश्तरका ज़मीन में जो न तक्सीम की गई हो, घर हो या बाग, यह बात गैर मुरव्वजा है, इसलिये यह कि बेचे यहाँ तक कि ख़बर दे अपने साझी को, फिर अगर चाहे वह साझी तो ले ले और अगर चाहे वह साझी तो छोड़ दे फिर अगर बेच दे और न खबर दे साझी को तो वह साझी ज़्यादा हकदार है उस ज़मीन का।

2905 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पड़ोसी ज़्यादा हकदार है अपने कुर्ब की वजह से।

2906 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न मना करे पड़ोसी अपने पड़ोसी को यह कि गाड़े खूंटी उसकी दीवार में।

2907 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब तुम गुज़रो रास्ते

میں اوندھے منہ دھکیلا جائیگا اور بیری کا درخت کسی کی ملکیت میں ہے اور ایک کی مرضی کے بغیر اسکو کاٹ دیا تو پھر یہ تو حق تلفی بھی ہے۔ بلا وجہ مفید درخت کاٹنا منع ہے اور درخت لگانا ثواب ہے کہ جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے درخت لگانے والے کو ثواب پہونچتا رہے گا کیونکہ یہ بھی صدقہ جاریہ ہے۔

(۲۹۱۲) اگر مشترکہ زمین کو تقسیم کرکے ہر حصے کی حدیں قائم کرلی جائیں تو شرکت کا شفعہ جاتا رہا اب اگر ہوگا تو شفعہ جوار ہوگا۔ اہل عرب مشترک باغ کے حصے فروخت کرتے تھے کبھی زمین کبھی کھجور اگر زمین فروخت ہوئی تو شفعہ ہے لیکن اگر صرف کھجور فروخت ہوئی تو شفعہ نہیں کہ کھجور غیر منقولہ جائیداد نہیں اگر کوئی شخص صرف عمارت فروخت کرے نہ کہ زمین تو شفعہ نہ ہوگا۔

(۲۹۱۳) خیبر مدینے شریف کے قریب ایک مقام ہے جب پیارے نبی ﷺ نے اسکو فتح فرمایا اور خیبر سے یہود کو نکالنا چاہا تو انہوں نے عاجزی ولجاجت سے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں اور جو چاہیں شرط لگالیں ہم آپ کی ہر شرط منظور کرتے ہیں۔ اس پر پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جب تک ہم چاہیں گے تمہیں رکھیں گے اس شرط پر کہ یہاں کی تمام زمینیں ہماری ہوں گی۔ باغبانی و کاشتکاری تم کروگے اور لاگت بھی زراعت میں تمہاری ہوگی اور جو کچھ پیداوار ہوگی وہ آدھی تمہاری آدھی ہماری ہوگی، چنانچہ زمانہ نبوی اور زمانہ صدیقی میں ایسا ہی رہا۔ عہد فاروقی کے شروع میں بھی اسی پر عمل رہا مگر بعد میں آپ نے ان یہود کو مقام اریحہ اور شام کی طرف نکال دیا۔ یہ یہود بڑے ہی جفا کار وغدار تھے۔ مدینہ منورہ سے نکالے گئے بنی نضیر بھی یہیں آبسے تھے۔ جنگ خندق انہیں کی شرارتوں کے نتیجے میں واقع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بچالیا ورنہ ان سفاکوں کا پروگرام تو اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست ونابود کرنے کا تھا۔ پیارے نبی ﷺ کی وسعت قلبی اور خوئے عفو ودرگزری کا مآل تھا کہ جو انہیں اتنی رعایتیں عطا فرمائیں ورنہ انہیں تہ تیغ کرکے فی النار والسقر کردینا چاہیے تھا۔ آجکل کی حکومتوں کی طرح سلطنت نبوی ہوتی تو ان کا بیج ہی ختم کردیا جاتا۔ اگر مزارعت میں ایک زمین کا حصہ ذکر کردیا جائے اور دوسرے کے حصے سے خاموشی رہے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ دوسرے کا حصہ تو خود بخود طے ہوجاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں ذکر تو صرف پیارے نبی ﷺ کا ہے مگر مراد وہ امت بھی ہے جس کا حصہ خیبر میں تھا۔ خیبر کا کچھ حصہ جنگ سے اور کچھ صلح سے قبضہ میں آیا۔ اسی لئے وہاں کے یہود غلام نہ بنائے گئے۔

(۲۹۱۴) کسی سے اپنے باغ کو پانی دلوانا اور کچھ حصہ پیداوار کے عوض پانی دینے والے کو دیدینا یہ مساقات ہے اور کسی کو ٹھیکہ پر اپنی زمین دیدینا کہ زمین میں کاشت اپنی لاگت سے تم کرو تو پیداوار میں تمہارا اتنا حصہ ہے یہ مزارعت کہلاتا ہے۔ مساقات باغ میں ہوتی ہے اور مزارعت کھیت میں ہوتی ہے۔

(۲۹۱۵) مخابرہ۔ کاشتکاری کرانے کی وہ صورت ہے کہ اُجرت کے لے کسی خاص حصے کی پیداوار مقرر ہو کہ اس حصے کی پیداوار تیری باقی پیداوار میری چونکہ اس میں دوسرے کا حصہ مقرر نہ ہوا۔ اس صورت میں دوسرے سے کھیتی باڑی کرانا جائز نہیں ہے۔ ورنہ اگر یہ صورت نہ ہو تو مقررہ صورت میں کھیتی باڑی دوسرے سے کرانا اور اسکا اور اپنا حصہ مقرر کرلینا درست ہے اور پورے عالم اسلام میں اسی پر عمل ہے۔ سیدنا حضرت امام ابو یوسف اور سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ اسی پر ہے (لمعات شریف)۔

(۲۹۱۶) زمین کا مالک کرایہ دار کو جگہ دکھایا بتادیتا تھا کہ اس جگہ کی پیداوار تیری ہوگی باقی تمام زمین کی پیداوار میری ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ نے اس نوعیت کی کرایہ داری سے منع فرمایا کہ زمین کا کرایہ زمین کے خاص حصے کی پیداوار سے ادا کیا جائے کیونکہ اس میں دھوکہ اور خطرہ ہے کہ پیداوار اس حصۂ زمین میں ہو کہ نہ ہو یا پھر کم ہو۔ ہاں اگر روپے پیسے کے عوض ہو تو درست ہے کیونکہ اس میں کوئی دھوکہ و خطرہ نہیں ہے۔ اس کرایے کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ مالک زمین کاشتکار کو حق خدمت روپے سے ادا کرے دوسرے یہ کہ کاشتکار پیداوار ساری خود لے لے اور مالک کو نقد روپیہ دیدے یہ دونوں صورتیں جائز ہیں اور انہیں پر آجکل عمل بھی ہے۔

(۲۹۱۷) یعنی کھیت کے ایک حصے کی پیداوار بحق مالکانہ میری ہوگی اور دوسرے حصے کی پیداوار بحق کاشتکاری تیری ہوگی۔ دونوں زمین کے ٹکڑے مقرر و متعین کردیتے تھے۔ مگر کبھی زمین کا مالک پیداوار

(۲۹۱۶) حدیث شریف: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ

ترجمہ: حضرت رافع ابن خدیج سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خبر دی مجھ کو میرے چچا جان نے کہ حضرات صحابہ کرایہ پر دیتے تھے زمین کو

عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا

پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں، اسکے عوض جو اُگ جائے نالیوں پر یا اس چیز پر کہ بیان کر دے جس کو زمین والا تو منع فرمایا ہم کو

النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا بَاْسٌ

پیارے نبی ﷺ نے اس سے، تو میں نے کہا حضرت رافع سے کہ کیا ہے درہم و دینار کے عوض؟ اور فرمایا حضرت رافع نے کہ نہیں ہے اس میں کوئی حرج

وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ (رواه البخاري ومسلم)

اور منع فرمایا تھا پیارے نبی نے جس سے کہ اگر غور کریں اسمیں سمجھ بوجھ والے حلال اور حرام میں تو جائز نہ رکھیں اس کو کیونکہ اس میں جوا سا ہے۔

(۲۹۱۷) حدیث شریف: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهٗ

ترجمہ: حضرت رافع ابن خدیج سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم اکثر اہل مدینہ زمیندار تھے اور کوئی ہم میں کا کرایہ پر دیتا تھا اپنی زمین کو

فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. (رواه البخاري ومسلم)

تو وہ مالک کہتا کہ یہ حصہ میرا ہے اور یہ حصہ تیرا ہے، بہت دفعہ پیداوار ہوتی تھی اس میں اور نہ بھی ہوتی تھی، تو منع فرمایا ان کو پیارے نبی ﷺ نے۔

(۲۹۱۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوٗسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن دینار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا حضرت طاؤس سے کہ کاش چھوڑ دیتے آپ کھیتی کرانے کو

فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو

کیونکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے، فرمایا حضرت طاؤس نے کہ اے عمرو ابن دینار!

اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُغْنِيْهِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

بیشک میں انہیں زمین دیتا ہوں اور انکی مدد کرتا ہوں اور بیشک ان میں کے سب سے زیادہ جاننے والے نے خبر دی ہے مجھ کو یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس نے

के बारे में तो रखी जाये रास्ते की चौड़ाई सात हाथ।

2908 हदीस शरीफ़:— हज़रते सईद इब्ने हरीस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो शख़्स बैचे तुम में से घर या ज़मीन तो इस लायक़ है कि न बरकत दी जाये उसको मगर यह कि लगा दे उसके मिस्ल ही में।

2909 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पडोसी हक़दार है अपने शुफ़आ का, इंतेज़ार किया जाये उसका और अगरचे है वह पड़ोसी गायब जबकि दोनों का रास्ता एक।

2910 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि साझी हक़्क़े कुर्ब पाने वाला है और हक़्क़े कुर्ब हर गैर मनकूला चीज़ में है।

2911 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो काटे बेरी का दरख़्त तो डालेगा अल्लाह तआला उसके सर के बाल आग में।

2912 हदीस शरीफ़:— अमीरुल मोमिनीन हज़रते उसमान इब्ने अफ़्फ़ान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब मुक़र्रर कर दी जायें हदें ज़मीन में तो उसमें शुफ़आ शिरकत नहीं और न कुंऐ में शुफ़आ से और न खजूर में।

(159) पानी दिलाने और खेती कराने का बाब

2913 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दिया खैबर के यहूद को

سے محروم ہو جاتا اور کبھی کاشتکار تو آپس میں جھگڑے ہوتے اور پھر ایک دوسرے کے حصے پر قبضہ کی کوشش کرتا اور جھگڑا و فساد ہو جاتا اور کشت و خون کا بازار گرم ہو جاتا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس کی جڑ ہی کاٹ دی کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔ نہ یہ دھوکے والی خطرے والی کرایہ داری ہوگی اور نہ فساد ہوگا۔

(۲۹۱۸) سیدنا حضرت عمرو ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ بیان فرمایا کہ کاشتکاری کرانا ناجائز نہیں ہے کہ اس میں غریبوں کی مدد ہو جاتی ہے وہ لوگ اس زمین میں کام کاج کر کے پیٹ پال لیتے ہیں اور اس بارے میں جو ممانعت آئی ہے وہ تحریم اور کراہت کے لئے نہیں ہے بلکہ خلاف اولیٰ کیلئے ہے۔ یعنی غریب بھائی کو زمین کرایہ پر دینے سے عاریۃً دینا بہتر و اعلیٰ ہے۔ کہ زمین میں کبھی پیداوار نہیں ہوتی اور کرایہ دار پر کرایہ کا بوجھ خوانخواہ پڑ جاتا ہے اور وہ کرایہ دار بوجھل ہو جاتا ہے۔ کھیتی کرانے کی ایک صورت ممنوع ہے وہ یہ کہ زمیندار کاشتکار کے لئے زمین کے حصے مقرر کر دئے جائیں کہ اس حصے کی پیداوار تیری اور دوسرے حصے کی پیداوار میری۔ نتیجے کے طور پر بعض صورتوں میں کاشتکاری کرانا جائز ہے بعض میں مکروہ اور بعض میں ممنوع۔

(۲۹۱۹) اپنی زمین سے خود فائدہ اٹھائے اور خود نہ اٹھائے تو اخلاقی فریضہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کو عاریۃً دیدے تاکہ وہ بھائی اس زمین سے فائدہ اٹھالے اور اگر عاریۃً زمین سے کوئی انکار کرے تو اپنی زمین کو یونہی پڑا رہنے دیا جائے کہ کچھ روز کاشت نہ کرنے سے زمین کی طاقت بڑھتی ہے یہ روکنا زمین کا بھی مفید ہوگا۔

(۲۹۲۰) پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانِ عالیشان اس موقع کا ہے جب اسلام میں جہاد کی سخت ضرورت تھی ایسے موقع پر کام کاج بند کر کے جہاد کئے جاتے تھے۔ جس قوم نے فوجی طاقت و صلاحیت کم کر دی اور کاشتکاری اور کاروبار میں منہمک ہو گئے تو وہ لوگ ذلیل ہو جائیں گے اور دشمن ان پر بھاری پڑ جائیگا اور مسلط ہو جائیگا۔ دنیا میں وہی قوم زندہ رہتی ہے جس کی زندگی سپاہیانہ ہو۔ آج مسلمان اس تعلیم نبوی سے بیگانہ ہوتا جا رہا ہے اور بزدلی کم ہمتی کو گلے لگاتا جا رہا ہے۔ جبکہ مسلمان کو شجاع، بہادر، دلیر، فن سپہ گری میں ماہر اور فوجی ٹرینڈ ہونا چاہیے جو ہمیں کرنا تھا وہ آج غیر قومیں کر رہی ہیں۔ مسلمان ہوش و خرد سے کام لیں۔

(۲۹۲۱) اس حدیث شریف میں مذکورہ حضرات میں سے بعض صحابہ ہیں بعض تابعین ہیں اور یہ حضرات کاشتکاری کرایا کرتے تھے۔ کاشتکاری کرنا تو منع نہیں ہے مگر کاشتکاری کرانا بھی منع نہیں ہے اور جن احادیث کریمہ میں کاشتکاری کرانے کی ممانعت ہے وہاں خاص صورت مراد ہے۔ سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاشتکاری کرانا جواز کی علامت ہے۔ بیج دینے نہ دینے کی صورت میں حصہ میں کمی بیشی ہو سکتی ہے مگر کاشتکاری کرانا تو درست ہے سوائے ایک صورت کے وہ بیان کی جا چکی ہے کہ کاشتکاری کرانا پیداوار کے حصے پر ہو نہ کسی خاص خطۂ زمین کی پیداوار پر۔

(۲۹۲۲) منفعت کا کسی کو مالک کرنا۔ نفع عوض پر فروخت کرنا۔ کرایہ پر دینا کسی چیز کا یہ اجارہ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اجارہ جائز نہ ہو کہ اسمیں بھی معدوم کی فروخت ہے مگر شریعت اسلامیہ نے ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔ کیونکہ احادیث کریمہ سے اسکا ثبوت ہے اور نص کے خلاف قیاس قابل عمل نہیں ہوتا۔ جیسے دایہ کو روٹی کپڑے پر نوکر رکھنا جائز ہے اگرچہ اسکا دودھ بھی نامعلوم ہے اور روٹی کپڑا بھی غیر مقرر مگر ضرورتاً جائز۔ یا جیسے حمام میں اجرت پر غسل کرنا اگرچہ پانی کی مقدار معلوم نہیں مگر ضرورتاً جائز ہے اسی طرح کرایہ داری کو بھی ضرورتاً جائز قرار دیا گیا۔ اگر کسی خاص حصہ زمین کی پیداوار کو اجرت قرار دیا جائے تو اس میں دھوکہ ہے کہ پیداوار ہو کہ نہ ہو یا بالکل معمولی ہو اور محنت بھی اکارت ہو اور اخراجات بھی لوٹ کر نہ آئیں تو یہ والی کاشتکاری کرانا ممنوع ہے۔ اگر یہ والی مضارعت نہ ہو تو بلا شبہ جائز ہے۔ اس حدیث شریف میں وہی ممنوعہ مضارعت ممنوع ہے۔ زمین کو نقد روپے میں کرایہ پر دینا بلا کراہت جائز ہے۔

(۲۹۲۳) آپریشن کرانا، سینگی لگوانا اور اسکی اجرت لینا جائز ہے۔ جن احادیث کریمہ میں اسکی اجرت کی ممانعت آئی ہے وہ سب منسوخ ہیں۔ نسوار ہر وہ دوا ہے تر ہو یا خشک جو ناک میں چڑھائی جائے البتہ حرام اور مکروہ چیزوں کو ناک میں چڑھانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(۲۹۲۴) بکریاں چرانے سے طبیعت میں بردباری۔ محنت و جفاکشی ملکی نظام چلانے کی اہلیت رعایا پروری کی قابلیت پیدا ہوتی ہے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْہَ عَنْہُ وَلٰکِنْ قَالَ اَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ

کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے نہیں منع فرمایا اس سے لیکن یہ فرمایا ہے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہ عاریۃً دیدینا کسی کا تم میں سے

اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہِ خَرْجاً مَّعْلُوْماً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اپنے بھائی کو بہتر ہے اس سے کہ لے اُس پر کچھ مقررہ اُجرت۔

(۲۹۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْھَا اَوْ لِیَمْنَحْھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ ہو اس کی زمین تو جوتے بوئے خود اسکو یا یہ کہ عاریۃً دیدے وہ زمین

اَخَاہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِکْ اَرْضَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اپنے بھائی کو، پھر اگر انکار کرے تو چاہیے کہ روک رکھے اپنی زمین کو۔

(۲۹۲۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اِنَّہٗ رَاٰی سِکَّۃً وَّشَیْئًا مِنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ

ترجمہ: حضرت ابو امامہ سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا ہل اور کچھ سامانِ کھیتی باڑی تو فرمایا حضرت ابو اُمامہ نے کہ میں نے سنا ہے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَایَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الذُّلَّ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

پیارے نبی ﷺ سے، فرماتے ہیں پیارے نبی کہ نہیں داخل ہوں گی یہ چیزیں کسی قوم کے گھر میں مگر ڈالدے گا اللہ تعالیٰ اس گھر میں ذلت۔

(۲۹۲۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِیْنَۃِ اَھْلُ بَیْتِ ھِجْرَۃٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ

ترجمہ: حضرت امام ابو جعفر محمد باقر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے مدینہ شریف میں ایسا کوئی گھر والا مہاجر مگر کھیتی کراتا ہے

عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِکٍ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ

تہائی پر یا چوتھائی پر اور کھیتی کرائی امیر المومنین حضرت علی نے اور حضرت سعد ابن مالک نے اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے اور حضرت عمر وابن عبد العزیز نے

وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَۃُ وَاٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ

اور حضرت قاسم نے اور حضرت عروہ نے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر کی اولاد نے اور امیر المومنین حضرت عمر کی اولاد نے اور امیر المومنین حضرت علی کی اولاد نے

खैबर का खजूर का बाग और उसकी ज़मीन इस शर्त पर कि कामकाज करें उस पर अपने सरमाये से और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिए होंगे उसके आधे फल।

2914 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अता फ़रमाई ज़मीन यहूदे खैबर को इस शर्त पर कि कामकाज करें उसमें और जोतें बोयें उसको और यहूदी के लिये आधा है उसका जो निकले उसमें से।

2915 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम काश्तकारी कराते थे और नहीं देखते उसमें कोई हर्ज यहाँ तक कि ख़्याल फरमाया हज़रते राफ़े इब्ने खुदैज ने कि वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फरमाया है इससे तो छोड़ दिया हमने उसको, इसी वजह से।

2916 हदीस शरीफ़:– हज़रते राफ़े इब्ने खुदैज से मरवी उन्होंने फरमाया कि खबर दी मुझको मेरे चचा जान ने कि हजराते सहाबा किराये पर देते थे जमीन को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे जमाने में उसके एवज जो उग जाये नालियों पर या उस चीज़ पर कि बयान कर देते जिसको ज़मीन वाला तो मना फ़रमाया हमको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इससे, तो मैंने कहा हजरते राफ़े से कि क्या है दिरहम व दीनार के ऐवज? और फरमाया हज़रते राफ़े ने कि नहीं है इसमे कोई हर्ज और मना फरमाया था प्यारे नबी ने जिससे कि अगर ग़ौर करें उसमे समझबूझ वाले हलाल और हराम में तो जाईज़ न रखें उसको क्योंकि उसमें जुआ सा है।

2917 हदीस शरीफ़:– हज़रते राफ़े इब्ने खुदैज से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम अकसर एहले मदीना

وَابْنِ سِیْرِیْنَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ کُنْتُ اُشَارِکُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَعَامَلَ

اور حضرت ابن سیرین نے، اور فرمایا حضرت عبد الرحمن ابن اسود نے کہ میں شرکت کر لیتا تھا حضرت عبد الرحمن ابن یزید کیساتھ کھیتی باڑی میں اور معاملہ فرمایا

عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی اَنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِہٖ فَلَہُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَآءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَھُمْ کَذَا۔ (رواہ البخاری)

حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر کہ اگر لائیں حضرت عمر بیج اپنے پاس سے تو انہیں آدھی پیداوار ہے اور اگر وہ لوگ بیج دیں ان کیلئے اتنی پیداوار ہے۔

﴿بَابُ الْاِجَارَۃِ ترجمہ: کرایہ کا باب﴾

(۲۹۲۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنِ الْمُزَارَعَۃِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَۃِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھیتی کرانے سے اور حکم فرمایا کرایہ پر دینے کا

وَقَالَ لَا بَاْسَ بِھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں ہے کوئی حرج اس میں۔

(۲۹۲۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ فَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے پھر عطا فرمائی حجام کو اس کی اُجرت اور نسوار لی۔

(۲۹۲۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مگر چرائیں انہوں نے بکریاں تو عرض کیا

اَصْحَابُہٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعٰی عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

پیارے نبی کے اصحاب پاک نے کہ اور آپ نے؟ تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں! میں بھی چراتا تھا کچھ قیراط کے عوض پر اہل مکہ شریف کی۔

(۲۹۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تین ہیں، کہ سخت سزا دوں گا میں ان کو روز قیامت

ज़मीदार थे और कोई हम में का किराये पर देता था अपनी ज़मीन को तो वह मालिक कहता कि यह हिस्सा मेरा है और यह हिस्सा तेरा है, बहुत दफ़ा पैदावार होती थी उसमें और न भी होती थी, तो मना फरमाया उनको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने।

2918 हदीस शरीफ़:– हजरते अमर इब्ने दीनार से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा हज़रते ताऊस से कि काश छोड़ देते आप खेती कराने को क्योंकि लोग ख्याल करते हैं कि वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फरमाया है इससे, फ़रमाया हज़रते ताऊस ने कि ऐ अमर इब्ने दीनार! वेशक मैं उन्हें ज़मीन देता हूं और उनकी मदद करता हूं और वेशक उनमें के सबसे ज़्यादा जानने वाले ने ख़बर दी है मुझको यानि हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं मना फ़रमाया इससे लेकिन यह फ़रमाया है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आरियतन दे देना किसी का तुम में से अपने भाई को बेहतर है उससे कि ले उसपर कुछ मुकर्ररा उजरत।

2919 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि हो उसकी ज़मीन तो जूते बोये खुद उसको या यह कि आरियतन देदे वह ज़मीन अपने भाई को, फिर अगर इन्कार करे तो चाहिए कि रोके रखे अपनी ज़मीन को।

رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهٗ

ان میں سے ایک شخص تو وہ جو وعدہ دے میرے نام پر اور پھر وعدہ توڑ دے اور ایک شخص وہ جو آزاد کو بیچے پھر کھائے اسکی قیمت

وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اور ایک شخص وہ کہ کام لے مزدور سے تو پورا کام لے اس سے اور نہ دے اسکو پوری مزدوری۔

(۲۹۲۶) حدیث شریف: اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرُّوْا بِمَآءٍ فِیْهِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ

ترجمہ: بیشک ایک جماعت پیارے نبی ﷺ کے صحابہ کرام کی گزری ایک گھاٹ پر، وہاں ایک بچھو کا ڈسا ہوا یا سانپ کا ڈسا ہوا تھا

فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَآءِ فَقَالَ هَلْ فِیْکُمْ مِّنْ رَّاقٍ اِنَّ فِی الْمَآءِ رَجُلًا

تو عرض کیا ان سے ایک شخص نے گھاٹ والوں میں سے کہ کیا آپ میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ کہ بیشک گھاٹ والوں میں ایک شخص ہے

لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْکِتٰبِ عَلٰی شَآءٍ

بچھو کا کاٹا ہوا یا سانپ کا کاٹا ہوا، تو چلے گئے ایک صاحب صحابہ کرام میں سے تو پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ کتاب اللہ کی چند بکریوں کی شرط پر

فَبَرَاَ فَجَآءَ بِالشَّآءِ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَکَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ

تو وہ بچھو زدہ یا سانپ زدہ اچھا ہو گیا تو لائے وہ بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس تو حضرات صحابہ کرام نے ناپسند فرمایا اس کو اور کہا کہ تم نے لی ہے

عَلٰی کِتٰبِ اللّٰهِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا

کتاب اللہ پر اُجرت یہاں تک کہ مدینہ شریف آ گئے تو عرض کیا حضرات صحابہ نے یا رسول اللہ! لی ہے انہوں نے کتاب اللہ پر اُجرت،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے زیادہ لائق ہے وہ جو تم نے لی ہے اس پر اُجرت، کتاب اللہ ہے۔

(۲۹۲۷) حدیث شریف: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا

ترجمہ: حضرت خارجہ ابن صلت سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے چچا جان سے، انہوں نے فرمایا کہ ہم آئے

2920 हदीस शरीफ़:– हजरते उमामा से मरवी वेशक उन्होंने देखा हल और कुछ सामाने खेतीवाड़ी तो फ़रमाया हज़रते अबु उमामा ने कि मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे नवी कि नहीं दाखिल होंगी यह चीज़ें किसी कौम के घर में मगर डाल देगा अल्लाह तआला उस घर में जिल्लत।

2921 हदीस शरीफ़:– हज़रते इमाम अबु जाफ़र मौहम्मद वाक़र से मरवी उन्होंने फरमाया कि नहीं है मदीने शरीफ़ में ऐसा कोई घर वाला मुहाजिर मगर खेती कराता है तिहाई पर या चौथाई पर और खेती कराई अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली ने और हज़रते सअद इब्ने मालिक ने और हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सऊद ने और हज़रते अमर इब्ने अब्दुल अज़ीज़ ने और हज़रते क़ासिम ने और हज़रते उरवा ने और अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबु वक्र की औलाद ने और अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर की औलाद ने और अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली की औलाद ने और हज़रते इब्ने सीरीन ने, और फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने असवद ने कि मैं शिरकत कर लेता था हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने यज़ीद के साथ खेती वाड़ी में और मुआमला फ़रमाया हज़रते उमर ने लोगों से इस शर्त पर कि अगर लायें हज़रते उमर वीज अपने पास से तो उन्हें आधी पैदावार है और अगर वह लोग वीज दें उनके लिए इतनी पैदावार है।

(160) किराय का वाव

2922 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया खेती कराने

کیونکہ بکریاں ہر وقت نگرانی چاہتی ہیں۔ بکریوں کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ جدھر کو منہ اٹھا چل دیں جو بکریوں کے گلہ کو سنبھال لیگا وہ انشاء المولی القدیر انتظامی صلاحیتوں کا حامل ہو جائیگا۔ اور تبلیغ دین میں سرگرم رہے گا اور ہر قسم کی تکالیف و مصائب جھیلنے کا خوگر ہوگا جو تبلیغ کی راہ میں پیش آتی ہیں پیارے نبی ﷺ اہل مکہ کی بکریاں ایک قیراط روزانہ اور چند قیراط ماہانہ پر چراتے تھے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے تبلیغ دین پر کبھی اجرت نہ لی دوسرے کاموں پر اجرت لی۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت بادشاہوں اور امیروں میں نہ رکھی بلکہ بکری چرانے والوں اور تواضع کے پیشے کرنے والوں میں رکھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام درزی گری کرتے تھے سیدنا حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے۔ آج کل ان پیشوں کو رذیل پیشہ کہہ کر ایک طرف تو حضرات انبیاء کرام کی توہین کی جاتی ہے اور دوسری طرف نوے فیصد مسلمانوں کو رذیل کہہ کر ملت مسلمہ کی توہین کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اور یہ ذلیل نظریہ پانچویں مسلک کا ہے۔ اس منحوس نظریے کے خلاف فقیر قدیری کی کتاب ''معیار شرافت و رذالت اور ملت مسلمہ'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۹۲۵) ان تینوں کے ساتھ بھرے محشر میں کوئی رعایت نہ ہوگی۔ وعدہ خلافی یوں ہی بری ہے مگر جو وعدہ کہ اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ کیا جائے اور اسکو خلاف کیا جائے تو یہ بہت ہی برا ہے کیونکہ اس میں تو اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی بھی بے حرمتی ہے اسکی چند صورتیں ہیں۔ مثلاً کسی نے اللہ تعالیٰ کے نام پاک پر کسی کو امان دی پھر موقع پا کر اسکو قتل کر دیا، کسی سے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر وعدہ کیا پھر وعدہ خلافی کی، عورت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر بہت سے وعدوں پر نکاح کیا وہ وعدے پورے نہ کیے۔ یہ سب اور عہد شکنیاں ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جو توڑتے ہیں اللہ کے پیمان کو اسکو پکا کرنے کے بعد اور کاٹتے ہیں وہ اسکو حکم فرمایا اللہ نے جس کا یہ کہ ملایا جائے اور فساد کرتے ہیں وہ زمین میں یہی گھاٹے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲) آزاد کو غلام بنا کر بیچنا ہی پاپ ہے اسکی قیمت کھانا ضروری نہیں ہے اگر مزدور ہی کام بیچ میں چھوڑ جائے از راہ شرارت تو وہ مزدوری کا حقدار نہیں ہے۔ حجام آدھی حجامت بنا کر رفوچکر ہو جائے یا انکار کر دے تو بجائے اجرت کے سزا کا مستحق ہے۔ کام پورا کرنے پر مزدور اجرت کا مستحق ہوتا ہے اجرت روزانہ دی جائے یا ماہانہ جو بھی طے ہو جائے۔

(۲۹۲۶) عرب میں کنوؤں کے پاس آبادی ہوتی ہیں جو پانی کی تجارت پر گزارا کرتی ہیں۔ یہ صحابی جنہوں نے قرآن کریم کے ذریعہ جھاڑ پھونک فرمائی تھی انکا اسم گرامی سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ اور حضرات صحابہ کرام کی جماعت میں تیس افراد تھے۔ جھاڑ پھونک، دم درود کا رواج حضرات صحابہ کرام کے زمانہ پاک میں تھا۔ عام لوگوں کو معلوم تھا کہ حضرات صحابہ کرام جھاڑ پھونک کیا کرتے ہیں۔ قرآن کریم اور دعاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے۔ یہ گھاٹ والے مسلمان نہ تھے۔ سیدنا حضرت ابو سعید خدری نے دم کرنے کیلئے فرمایا کہ ہم دم کر دیں گے مگر اسکے عوض تیس بکریاں لیں گے اور گھاٹ والے راضی ہو گئے۔ آج بھی حضرات صحابہ کرام کے غلاموں کو یہ شرف حاصل ہے کہ انکے پاس جھاڑ پھونک کیلئے کٹر مشرکین اور بدعقیدہ، منافقین بھی آتے ہیں چونکہ انکی کا سودا ہمارے ہی پاس ہے۔ حضرت ابو سعید کی شرط پر وہ گھاٹ والے راضی ہو گئے۔ یہ بھی اجارہ ہے اسی لئے یہ حدیث شریف باب الاجارہ میں لائی گئی ہے۔ اگر بنا طے کئے ہوئے یہ بکریاں ملتیں تو وہ ہدیہ، نذرانہ، تحفہ ہوتیں اجرت نہ ہوتیں بقیہ حضرات صحابہ کرام کے اذہان مبارکہ میں یہ بات آئی کہ یہ تو قرآن کریم فروخت کرنا ہے اور یہ معاوضہ لینا درست نہیں ہے چونکہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ سودا کرو تم میری آیتوں کا تھوڑے پیسوں میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶) قرآن کریم پڑھنا یا اس سے علاج کرنا منع نہیں ہے تو اس پر اجرت لینا منع کیوں ہوگا۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ سے علاج کرانا جائز ہی نہیں بلکہ سنت صحابہ کرام ہے یہ علاج خواہ دم کر کے ہو یا تعویذ لکھ کر یا گنڈا کر کے اس علاج پر اجرت یعنی مزدوری لینا درست ہے۔ قرآن کریم یا احادیث کریمہ یا فتویٰ لکھنے کی اجرت لینا جائز ہے۔ قرآن کریم کی تجارت کرنا بھی درست ہے مگر قرآن کریم کو فروخت کرنا نہ کہہ کر ہدیہ کرنا کہنا چاہیے اس میں ادب ہے۔ قرآن کریم پڑھانے پر

مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اَنَا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو ہم گزرے ایک قبیلے پر عرب کے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ بیشک تم لائے ہواس ذات گرامی کے پاس سے

فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَآءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ

دین ودنیا کی بھلائیاں، کیا تمہارے پاس کوئی دوایادم درود ہے اسلئے کہ ہمارے ہاں ایک پاگل قید میں ہے، تو ہم نے کہا ہاں! تو لائے وہ پاگل کو بندھا ہوا

فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ

تو پڑھی میں نے اس پر کتاب اللہ کی سورۂ فاتحہ تین دن صبح وشام، کہ جمع کرتا میں اپنا تھوک پھر تھتکار دیتا تو فرمایا چچا جان نے کہ گویا کہ وہ کھل گیا

مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطُوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

رسیوں سے تو دیا انہوں نے مجھے کچھ نذرانہ تو میں نے کہا نہیں، یہاں تک کہ میں دریافت کرلوں پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا پیارے نبی نے

كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُد)

کر کھاؤ میری حیات طیبہ کی قسم، البتہ لوگ تو جھوٹے دم سے کھاتے ہیں، تم نے تو کھایا ہے سچے جھاڑ پھونک سے۔

(۲۹۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دیدو مزدور کو اس کی مزدوری اس سے پہلے کہ سوکھے اس کا پسینہ۔

(۲۹۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَآءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مانگنے والے کا حق ہے اور اگرچہ آئے وہ گھوڑے پر۔

(۲۹۳۰) حدیث شریف: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النُّدَّرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ

ترجمہ: حضرت عتبہ ابن ندر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو تلاوت فرمائی پیارے رسول نے

طٰسٓمّٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ

سورۂ طسم یہاں تک کہ پیارے رسول پہونچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر تو فرمایا بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اجرت پر دیا اپنے آپ کو

से और हुक्म फ़रमाया किराये पर देने का और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं है कोई हर्ज इसमें।

2923 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पछने लगवाये फिर अता फ़रमाई हज्जाम को उसकी उजरत और नुस्वार ली।

2924 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं भेजा अल्लाह तआला ने किसी नबी को मगर चराई उन्होंने बकरियां तो अर्ज किया प्यारे नबी के असहाबे पाक ने कि और आपने? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ मैं भी चराता था कुछ कैरात के ऐवज पर एहले मक्का शरीफ की।

2925 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि तीन हैं, कि सख्त सज़ा दूंगा मैं उनको रोज़े क़यामत, उनमें से एक शख़्स तो वह जो वायदा दे मेरे नाम पर और फिर वादा तोड़ दे और एक शख्स वह जो आजाद को बेचे फिर खा जाये उसकी क़ीमत और एक शख्स वह कि काम ले मज़दूर से तो पूरा काम ले उससे और न दे उसको पूरी मजदूरी।

2926 हदीस शरीफ़:– बेशक एक जमाअत प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाबे किराम की गुजरी एक घाट पर वहाँ एक बिच्छू का डसा हुआ या सांप का डसा हुआ तो अर्ज़ किया उनसे एक शख्स ने घाट वालों मे से कि क्या आप में कोई झाड़ फूंक करने वाला है? कि बेशक घाट वालों में एक शख़्स है

اجرت لینا درست ہے۔ اب تعلیم قرآن کریم پر اجرت لینا متفقہ طور پر جائز ہے۔ اب حضرات احناف کا فتویٰ بھی یہی ہے تاکہ دین کی تبلیغ کا کام متاثر نہ ہو جائے (اشعۃ اللمعات شریف) بعض وہ لوگ جو زبان میں اثر کی دولت سے محروم ہیں وہ اپنی اس کمی کو چھپانے کیلئے عوام کو گمراہ کرتے ہیں کہ قرآن کریم تو بس ہدایت کی کتاب ہے 'چھو چھا' کی کتاب نہیں ہے اور جب ایسی ہے تو پھر غلامان صحابہ کرام کی جو کمٹوں کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں اور اس جھاڑ پھونک کو کھانے پینے کا ڈھرا قرار دیتے ہیں انہیں اس سے درس عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ نیز ایک روایت مبارکہ میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری سے یہ بھی فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا بانٹ لو اور رکھو اپنے ساتھ میرا حصہ بھی۔ جھاڑ پھونک کی کمائی کی درستگی و پاکیزگی کو ظاہر فرمانے کیلئے اور حضرات صحابہ کرام کو خوش کرنے کیلئے اپنے حصہ بھی رکھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ بعض جہال کہتے ہیں کہ پیسے لینے سے جھاڑ پھونک دعاء وتعویذ میں اثر نہیں رہتا یہ بھی خانہ ساز افسانہ ہے۔ حضرت ابوسعید خدری نے تیس بکریاں بطور اجرت طے فرمائیں اور مریض بھی اچھا ہو گیا۔ یہ مسئلہ تو ابتدائے زمانہ اسلام میں طے ہو چکا ہے۔ حضرات صحابہ کرام میں تردد تھا کہ آیا جھاڑ پھونک کی کمائی جائز ہے یا نہیں؟ اسی لئے انہوں نے بارگاہ نبوی میں مقدمہ پیش کیا پیارے نبی ﷺ نے حجیت عطا فرما دیا کہ یہ کمائی درست ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ تیسوں بکریاں صرف اور صرف دم کرنے والے کی تھیں مگر پیارے نبی ﷺ نے انکو سب صحابہ کرام میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اور اپنے لئے بھی ایک حصہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ صرف اسی لئے تھا کہ اس کمائی کی پاکیزگی اور بہتری میں کسی کو کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہ رہے کہ اسے میں بھی اور میرے صحابہ کرام بھی کھا رہے ہیں۔ اکثر جہلاء جھاڑ پھونک کی کمائی کو حرام کی کمائی کہتے ہیں انہیں بھی اپنی اصلاح کرنی ضروری ہے اس میں ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ مسافر بحالت سفر آپس میں مل بانٹ کر کھائیں اکیلے اکیلے کھالینا اخلاق و مروت کے بھی خلاف ہے اور چھوت چھات کا بھی غماز ہے۔ اپنے عقیدت کیشوں سے کچھ مانگ کر کھانا اس میں نہ تو کوئی ذلت کی بات ہے اور نہ ہی یہ مانگنا کھانا از روئے شرع شریف منع ہے بلکہ سنت کریمہ ہے بلکہ اسی سے عشاق کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور انہیں فخر وعزت کا موقع فراہم کرتا ہے۔

(۲۹۲۷) یہ وفد بارگاہ نبوی میں حاضری کی سعادت سے مشرف ہو کر جب لوٹا تو راستے میں ایک قبیلے پر گزر ہوا کہ ایک شخص ان میں پاگل ہو گیا ہے رسیوں میں بندھا ہوا ہے انہوں نے عشاق نبوی کو دیکھا تو مچل گئے کہ آپ حضرات تو بارگاہ رحمت سے آ رہے ہیں۔ دین ودنیا کی دولتیں رحمتیں اپنے دامن لیکر آ رہے ہو کیونکہ اس دربار عالی سے تو کوئی خالی جاتا ہی نہیں ہے

بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی
بھر رہی ہیں اس در سے جھولیاں زمانے کی (بانی)

دربار مصطفیٰ ﷺ سے آنے والوں کو لوگ متبرک اور بھرا پرا جانتے تھے۔ انکی آنکھوں کی زیارت کرتے اس جذبے سے سرشار ہو کر یہ قبیلے والے اس قافلے سے ملنے آئے اور اپنا دکھ بھی کہہ سنایا۔ زائرین مدینہ شریف سے فریاد کرنا اور دعاؤں کی اپیل کرنا یہ بھی سنت صحابہ کرام ہے۔ مریض کو تھتکارنا یہ بھی سنت صحابہ کرام ہے۔ چنانچہ سرکار تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں چلی بہشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر مریضوں کو تھتکارا کرتے تھے اور مریض لایا کرتے تو آپ سے عرض کیا جاتا کہ سرکار تھتکار دیجئے آپ تھتکار دیتے دیکھتے دیکھتے مریض اچھا ہو جاتا۔

آپنے سب کو تھتکارا ہے مرشدی وہ شفا پا گیا آن کی آن میں
ہے مریضوں کی فریاد صبح و مسا ڈالئے سب پہ اپنا لعاب دہن

آج بھی سیدنا تاج الشرفاء قطب زماں قبلہ عالم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی اور سیدنا تاج الفقہاء ولیٔ کامل سراج عالم حضرت علامہ الحاج قاضی شاہ سید محمد عبدالاحد میاں قبلہ مدظلہ النورانی اور سیدنا تاج الحکماء حضرت علامہ الحاج حکیم شاہ سید محمد فضل حمید میاں قبلہ مدظلہ النورانی بھی مریضوں کو تھتکارتے رہتے ہیں اور مریضوں کو عام طور پر شفاء کاملہ نصیب ہوتی ہے۔ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی ہوتی ہے اپنی حیات طیبہ کی قسم یاد فرمانا اسکے چند جوابات ہیں۔ (۱) یہ قسم شرعی نہیں بلکہ لغوی ہے

ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْعَشَراً عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَة)

آٹھ سال یا دس سال اپنی شرمگاہ کی حفاظت پر اور اپنے شکم اقدس کی روٹی پر۔

(۲۹۳۱) حدیث شریف: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ اَهْدٰى

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص نے ہدیہ دی

اِلَيَّ قَوْساً مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِىْ عَلَيْهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مجھ کو کمان، ان میں سے کہ سکھاتا تھا میں انکو کتابت اور قرآن کریم اور نہیں ہے وہ کمائی کوئی بڑا مال، تیر اندازی کروں گا میں اس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقاً مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَة)

فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر تم پسند کرتے ہو یہ کہ پہنادیا جائے تمہیں ہار نار کا تو قبول کرلو اس کمائی کو۔

﴿ بَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ ترجمہ: بنجر زمین کو آباد کرنے اور پانی دینے کا باب ﴾

(۲۹۳۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس نے آباد کیا بنجر زمین کو کہ نہیں ہے وہ زمین کسی کی تو وہ اس کا حقدار ہے

قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِىْ خِلَافَتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت عروہ نے فرمایا کہ فیصلہ فرمایا امیر المومنین حضرت عمر نے اسی پر اپنے دور خلافت میں۔

(۲۹۳۳) حدیث شریف: اِنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: بیشک حضرت صعب ابن جثامہ نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں پیارے رسول

لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

کہ نہیں ہیں چراگاہیں مگر اللہ تعالیٰ کی اور اسکے پیارے رسول کی۔

बिच्छू का काटा हुआ या साप का काटा हुआ, तो चले गये एक साहब सहाबा ए किराम में से तो पढ़ी उन्होंने सूरा ए फातिहा किताबुल्लाह की चन्द बकरियों की शर्त पर तो वह बिच्छूज़दा या सांपज़दा अच्छा हो गया तो लाये वह बकरियां अपने साथियों के पास तो हज़राते सहाबा ए किराम ने नापसन्द फ़रमाया उसको और कहा कि तुमने ली है किताबुल्लाह पर उजरत यहाँ तक कि मदीने शरीफ़ आ गये तो अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने या रसूलुल्लाह! ली है इन्होंने किताबुल्लाह पर उजरत, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सबसे ज्यादा लायक़ है वह जो तुमने ली है उस पर उजरत, किताबुल्लाह है।

2927 हदीस शरीफ़:– हज़रते ख़ारजा इब्ने सलत से मरवी वह रिवायत फ़रमाते हैं अपने चचा जान से, उन्होंने फ़रमाया कि हम आये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो हम गुजरे एक क़बीले पर अरब के तो उन्होंने कहा कि हमें खबर लगी है कि बेशक तुम लाये हो उस जाते गिरामी के पास से दीन व दुनिया की भलाईया, क्या तुम्हारे पास कोई दवा या दम दुरुद है इसलिये कि हमारे हां एक पागल कैद में है, तो हमने कहा हाँ! तो लाये वह पागल को बंधा हुआ तो पढ़ी मैंने उस पर किताबुल्लाह की सूरा ए फातिहा तीन दिन सुबह व शाम, कि जमा करता मैं अपना थूक फिर थुतकार देता तो फ़रमाया चचाजान ने कि गौया कि वह खुल गया रस्सियों से तो दिया उन्होंने मुझे कुछ नज़राना तो मैंने कहा नहीं, यहाँ तक

(۲) یہ تکیہ کلام کے طور پر تھا (۳) یا یہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ قسم کھانے کی ممانعت سے پہلے کی قسم ہے (۴) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت تھی کہ وہ ایسی قسمیں بھی کھاسکتے ہیں اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ جھاڑ پھونک دم درود کے سلسلے میں نذرانہ، ہدیہ تحفہ قبول کرنا درست ہے۔ جھوٹے، باطل جنتر منتر پر اجرت ونذرانہ لینا حرام ہے اور سچے اور اچھے دم درود جھاڑ پھونک پر نذرانہ اور اجرت لینا دونوں درست ہیں سنت صحابہ کرام ہے۔ اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اجرت ونذرانہ کی اجازت بخشی ہے۔

(۲۹۲۸) کوئی بھی مزدور کی مزدوری دینے میں ٹال مٹول نہ کرے جس وقت کا معاہدہ ہو اسی وقت مزدوری دیدی جائے اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اگر موسم سرما میں مزدور کو پسینہ نہ آئے تو مزدوری نہ دو اگر مزدوری روزانہ کی طے ہے تو روزانہ کام پورا ہونے پر مزدوری مزدور کے حوالے کردو اور اگر ماہانہ طے ہے تو مہینہ پورا ہوتے ہی مہینے بھر کی مزدوری مزدور کے حوالے کردی جائے۔ ایسا نہیں ہے کہ ماہانہ تنخواہ دینا منع ہے۔ بلکہ حسب معاہدہ فوراً مزدوری ادا کردی جائے۔ یہ غرباء نوازی کی روشن مثال ہے اور حق العبد کی اہمیت سمجھنے کیلئے روشن منارہ ہے۔ اس سے دل آزادی ختم ہوتی ہے اور پریم ومحبت کی پینگیں بڑھنے میں بھرپور مدد ملتی ہے۔ جب کوئی مالک مزدور کیساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے کہ پھر مزدور بھی دل کی گہرائیوں سے اس مالک کی عزت وتکریم کرتا ہے اور جگہ جگہ اسکی نیک نامی کا اسپیکر ومبلغ ہوتا ہے۔

(۲۹۲۹) اگر کوئی سائل، بھکاری اپنی ظاہری ٹیپ ٹاپ کی وجہ سے فقیر ومفلس اور محتاج نہ معلوم پڑتا ہو مگر خود کو ضرورت مند ظاہر کرے تو اسکی بات پر اعتبار واعتماد کرکے اسے بھیک دی جائے۔ کبھی کبھی آدمی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے مگر قرض اسپر سوار ہوتا ہے۔ اسلئے کسی کے ظاہر حال پر نہ جایا جائے اگر اسے ضرورت نہ ہوتی تو وہ خود کو کسی کے سامنے سوال کرکے ذلیل نہ کرتا۔ اگر بھکاری یہ کہے کہ یہ گھوڑا بھی کرایے کا ہے کہ مجھے بھی بھیک دو اور اس گھوڑے کو بھی دو تب بھی بھکاری کی بات ماننا چاہیے اور حسب توفیق سائل کو دیدینا چاہیے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار چاندی کی لگام لگائے ہوئے آئے (مرقاۃ شریف)

اسکی مثال آج کے زمانے میں اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص ماروتی کار میں بیٹھ کر آئے اور دست سوال دراز کرے تو آپ یہ نہ دیکھیں کہ ماروتی میں بیٹھ کر بھیک مانگ رہا ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ جیب کٹ گئی ہو اور اب اسے اپنے شہر جانے کیلئے ڈیزل وپٹرول درکار ہے راہ کے خرچ کی بھی ضرورت ہے یا گاڑی مانگ کر لایا ہے کہ شہر در شہر پیدل بھی نہیں جاسکتا وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال آپ یہ نہ دیکھو کہ آنے والا کس حالت اور پوزیشن میں آیا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ وہ آپ سے کیا اپیل وگزارش کررہا ہے اور تابہ مقدور اسکی امداد کی جائے اور اسے بھیک دی جائے۔ کسی ایسے بھکاری کا مذاق نہ اڑایا جائے اور اعتراض کا نشانہ نہ بنایا جائے بلکہ اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے۔ اس حدیث شریف میں شان رحمت کی جلوہ گری واضح طور پر نظر آتی ہے۔

(۲۹۳۰) سورہ طٰسم یعنی سورہ قصص پارہ ۲۰ کی تلاوت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور اس واقعہ پر پہونچے جسمیں سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام اور سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے ہاں آٹھ دس سال رہے اور بکریاں چرانے اور سیدتنا حضرت بی بی صفورہ سے حضرت موسیٰ کے نکاح کا ذکر ہے اور وہ آیات کریمہ یہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ باپ نے کہا بیشک میں ارادہ رکھتا ہوں یہ کہ نکاح کردوں میں آپ سے ایک کا اپنی دونوں بیٹیوں میں سے اس پر کہ آپ نوکری کریں گے میری آٹھ سال پھر اگر آپ نے پورے کرلئے دس سال تو یہ آپکی طرف سے ہے۔ اور نہیں ارادہ رکھتا میں یہ کہ مشقت ڈالوں آپ پر۔ عنقریب پائیں گے آپ مجھ کو اگر چاہا اللہ نے نیک لوگوں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۲۵)

اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: یہ وعدۂ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ عقد کے لئے صیغۂ ماضی ضروری ہے۔ ایسے ہی جس سے نکاح کیا جائے اسکی تعیین بھی ضروری ہے۔ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دیکر جائز ہے۔ اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآنی تعلیم کو مہر قرار دیکر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے۔ اور یہ چیزیں مہر نہ ہوسکیں گی۔ بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔ (تفسیر

احمدی شریف) دس سال کی خدمت واجب نہوگی بس مہربانی ہوگی۔ اور میں تم پر دس سال لازم کر کے تمہیں پریشانی میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ تو میری طرف سے حسن معاملہ اور وفائے عہد ہی ہوگی۔ اور آپ نے انشاء اللہ تعالیٰ رحمت و مدد پر بھروسہ کرنے کے لئے فرمایا۔ سنت تو یہ ہے کہ نکاح کا پیغام لڑکے کی طرف سے ہو لیکن جائز یہ بھی ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو۔ مروجہ منگنی کی اصل یہ آیت کریمہ ہے کیونکہ منگنی میں وعدۂ نکاح ہوتا ہے نہ کہ نکاح۔ نکاح میں لڑکی لڑکے کا تعین ضروری ہے۔ مگر منگنی میں تعین لازم نہیں۔ لڑکی کیلئے دیندار لڑکے کی تلاش کریں۔ مالدار کی زیادہ طلب نہ کریں۔ حضرت موسیٰ مسافر تھے مالدار نہ تھے۔ مگر ان کی دینداری ملاحظہ فرما کر حضرت شعیب نے بیٹی سے نکاح فرما دیا۔ نکاح شرط کیساتھ جائز ہے کیونکہ یہ آٹھ سال کی مدت خدمت مہر نہ تھی بلکہ نکاح کی شرط تھی کیونکہ حضرت شعیب نے فرمایا کہ میری ملازمت کریں۔ مہر عورت کا ہوتا ہے نہ کہ عورت کے والد کی ملک۔ مہر صرف مال ہو سکتا ہے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ بظاہر تو بکریاں چروانا تھا مگر حقیقت میں اپنی صحبت پاک میں رکھ کر "کلیم اللہ" بننے کی صلاحیت پیدا کرنا تھی۔ یہ آیت کریمہ صوفیاء کرام کے چلوں اور شیخ کے گھر رہکر انکی خدمت کرنے کی قوی دلیل ہے گویا کہ آٹھ دس برس گھر رکھنے کا بہانہ ہے بلکہ حضرت موسیٰ کو کچھ بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کیلئے اپنے فضائل بیان کرنا جائز ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۹۲۵)

ضروریات پوری کرنے کیلئے محنت و مشقت کرنا اچھا ہے۔ بھیک مانگنا برا ہے۔ انسان کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اسے معمولی سے معمولی محنت بھی ہو تو اس سے عار و شرم نہ کرے اور نہ اسے ذلت و رذالت کا ذریعہ سمجھے اور نہ ہی کسی چودھویں صدی کے افلاطون کو اسکی اجازت ہے کہ وہ معمولی محنت و مشقت کرنے والے کو رذالت و ذلت کی سند دے۔ یہ مذہب و مسلک نہیں بلکہ نخوت و غرور والی پھوں پھاں ہے۔ مسلمان!! ایسے نفس پرور اور ملت بیضا کے نوے فیصد افراد کو رذیل کہنے والوں کے منہ پر طمانچہ جڑنے کی سعادت حاصل کریں۔ اور پھوں پھاں کی ارتھی سجا دیں۔ مہر میں مال دینا ہوگا خدمت زوجہ مہر نہیں بن سکتا۔ مذہب حنفی حق و قوی ہے۔

(۲۹۳۱) تم نے قرآن کریم اللہ واسطے پڑھایا تھا اس وقت تمہاری نیت میں اجرت نہ تھی تو جو کام اللہ واسطے کیا ہے اسے اللہ واسطے ہی رکھا جائے۔ اس پر اجرت لینا اپنا ثواب بگاڑنا ہے کیونکہ کمان بظاہر تو ہدیہ تھی مگر حقیقت میں اس تعلیم کی اجرت تھی۔ اپنی نیت خیر کا سودا کرنا اچھا نہیں ہے۔ اس میں جذبہ اخلاص کو ٹھیس پہونچتی ہے۔ ورنہ آپ گزشتہ احادیث کریمہ میں پڑھ چکے کہ قرآن کریم پڑھنے دم کرنے پر اجرت لینا درست ہے۔ یہی آج احناف کا بھی فتویٰ ہے۔

(۲۹۳۲) بنجر زمین وہ ہوتی ہے جو نہ تو کسی کی ملک میں ہو اور نہ ہی بستی والوں کی ضروریات کیلئے ہو نہ اس پر کوئی کاشت کرتا ہو اگر بادشاہ وقت اعلان کردے کہ جو یہ زمین آباد کریگا تو یہ زمین اسی کی ہے تب تو آباد کرنے والا مالک ہوگا ورنہ نہیں۔ بنجر زمین کو آباد کیا جائے تو بادشاہ کی اجازت سے کیا جائے۔ یہ دونوں فرمان عالیشان سیاسی ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے ظاہری زمانہ پاک میں اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں قانون نافذ فرما دیا تھا۔ اب بھی اگر مسلمان یہ قانون نافذ کردیں تو اب بھی یہی حکم ہوگا اور جو ایسی زمین آباد کرے گا وہ اس زمین کا مالک ہوگا۔

(۲۹۳۳) زمانہ جاہلیت میں عرب کے مالدار لوگ ان زمینوں کو جن میں گھاس وغیرہ خوب ہوتی اپنے جانوروں کیلئے خاص کر لیتے جن میں انکے سوا کوئی اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا۔ پیارے رسول ﷺ نے اس حرکت سے منع فرما دیا چراگاہ بنانے کا حق صرف اور انکے پیارے رسول ہی کو ہے دوسرے کسی کو نہیں ہے پیارے رسول ﷺ اپنے جانوروں کے لئے چراگاہ مقرر فرما سکتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ آپ نے کبھی اپنے جانوروں کیلئے کوئی چراگاہ مقرر نہ فرمائی۔ جہاد کے جانوروں کیلئے چراگاہ مقرر ہو سکتی ہے۔ اللہ و رسول ﷺ کی اجازت کے بنا کوئی چراگاہ نہیں بنا سکتا۔ اگر بنائے تو پہلے پیارے رسول ﷺ سے اجازت لے لے۔ چراگاہ کی اجازت صرف رسول پاک ﷺ سے لی جائیگی وہی اللہ تعالیٰ کی اجازت ہے۔

آپ کی گفتگو کا یہ ہے مرتبہ
گفتگو حق کی ہے گفتگو آپ کی (یا رسول)

(۲۹۳۴) سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس منافق انصاری کے کھیت برابر برابر تھے اور پتھریلے علاقے میں قدرتی پانی کا چشمہ تھا اس چشمے سے دونوں کے کھیت سینچے جاتے تھے۔ اس بات پر کہا سنی ہو گئی کہ پہلے پانی میں دونگا حضرت زبیر کا کھیت اونچائی پر تھا اور انصاری منافق کا کھیت نیچے تھا۔ پانی حضرت زبیر کے کھیت سے ہو کر ہی نیچے کی سمت منافق انصاری کے کھیت میں آتا تھا تو پیارے نبی ﷺ نے جو پہلے فیصلہ فرمایا تھا اس میں فضل تھا مگر خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔ اس منافق انصاری کی مت ماری گئی تھی آؤ دیکھا نہ تاؤ اور پیارے نبی ﷺ پر برسنے لگا کہ آپ نے کنبہ پروری کی ہے خاندان کی پچ کی ہے وہ آپکے پھوپی زاد بھائی ہیں اس لئے پہلے پانی کا حق آپ نے انہیں دیدیا ہے۔ اس بیہودہ منافق کی اس بدکلامی سے پیارے نبی ﷺ کے قلب پاک کو بہت تکلیف پہونچی کہ آپکے چہرہ پاک کا رنگ متغیر ہو گیا مگر پیارے نبی ﷺ نے صبر فرمایا مگر پیارے نبی ﷺ نے پہلے فیصلے میں فضل فرمایا کہ زبیر اپنی زمین کو سیراب کر کے پھر اس منافق انصاری کی زمین کو سیراب کرنے کیلئے پانی چھوڑ دو مگر اب دوسرے فیصلے میں جو عدل پر مشتمل تھا فرمایا کہ اے زبیر! اپنے کھیت کو پانی دو اور اتنا دو کہ کھیت لبالب ہو جائے پھر اسکے بعد اس منافق انصاری کو پانی دو۔ پہلے فیصلے میں پیارے نبی ﷺ نے حضرت زبیر کو حسن اخلاق مروت کی تعلیم سے نوازا اور منافق انصاری کی بیہودہ بکواس پر حضرت زبیر کو پورا حق عطا فرمایا سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ منافق (نمائشی مسلمان) تھا اور جیسے منافقوں کا گرو گھنٹال عبداللہ ابن اُبَی کہ قبیلہ انصار سے تھا مگر منافق تھا ایسے ہی یہ شخص بھی منافق تھا اور انصار میں سے تھا۔ مگر اسے قتل نہ کرایا کہ اس ابتدائی دور میں منافقوں کو قتل نہ کرایا جاتا تھا (اشعۃ اللمعات شریف) اپنا حق معاف کر دینا اور اپنے مجرم کو سزا نہ دینا یہ اخلاق محمدی اور اخلاق صحابہ ہے۔ بحالت غصہ فیصلہ کرنا پیارے نبی ﷺ کیلئے جائز تھا ہمارے لئے منع ہے کیونکہ عالم جلال میں بھی پیارے نبی ﷺ حق فیصلہ ہی فرماتے تھے۔ جنگل اور سیلاب کا پانی کسی کی ملک نہیں ہر شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے پانی دینے میں ترتیب یہ ہے کہ پہلے اوپر والا پانی دے اور بعد میں نیچے والا۔ منافق (نمائشی مسلمان) بدزبان ہوتا ہے بے لگام گھوڑے کی طرح بیجھڑ پھڑ بکواس کرتا ہے آداب دربار نبوی سے یکسر عاری و خالی ہوتا ہے۔ عبداللہ ابن اُبَی کے جانشین آج بھی مارے مارے پھرتے ہیں اور گلی گلی کوچے کوچے دکھائی پڑتے ہیں۔ سنی مسلمان ان سے چوکنا و ہوشیار رہیں۔

(۲۹۳۵) رفاہ عام کیلئے چھوٹی ہوئی زمینوں کی گھاس ہر ایک کا حصہ ہے۔ اسی طرح جنگلوں کے پانی کہ کسی کیلئے جائز نہیں کہ اس پر اپنی ٹھیکیداری جتائے اور دوسروں سے اسے روکے۔ البتہ کاٹی ہوئی گھاس اور اپنے برتنوں میں بھرا ہوا پانی اپنی ملک ہے۔ اکثر لوگ مویشی بھی وہیں چراتے ہیں جہاں پانی بھی ہو تو اگر تم نے مویشیوں کو پانی پینے کو منع کیا تو پھر چراہے چراہ گاہ میں گھاس چرانے کو مویشی بھی نہ لائیں گے۔ گویا گھاس سے منع کرنا ہی پانی سے منع کرنا ہے۔ کسی بھی جانور کو بنجر زمین کی گھاس سے منع نہ کرو کیونکہ اس سے پانی کو منع کرنا لازم آتا ہے۔

(۲۹۳۶) اس حدیث شریف میں کلام سے مراد کلام محبت اور نظر سے مراد نظر محبت ہے ورنہ کلام غضب اور نظر قہر تو کفار پر ہی ہوگی۔ دوکانداروں کا عام طور پر یہ مزاج ہوتا ہے کہ گراہک سے از راہ دھوکہ کہتے ہیں کہ جو تم نے پیسے لگائے ہیں اس سے زیادہ تو مجھے پہلے سے مل رہے ہیں میں نے انہیں نہ دیا اور اگر گراہک چلا رہے اور دوکاندار کے جھانسے میں نہ آئے تو پھر وہ اپنا مال اسی قیمت پر دے بھی دیتا ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اور کلام رحمت سے روز قیامت محروم رہے گا۔ دوسرا شخص کہ اس نے مسلمان کے مال پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے بعد عصر جھوٹی قسم کھائی اسکی صورت یہ ہے کہ ایک دعویدار نے سچا دعویٰ حاکم کے یہاں دائر کیا اور مدعا علیہ سے بعد عصر قسم کھانے کو کہا مدعا علیہ جھوٹی قسم کھا گیا اور مدعی کا حق مار لیا۔ بعد عصر کی قید اسلئے ہے کہ وہ وقت دن رات کے فرشتوں کے اجتماع کا ہے اور اس وقت کفار عرب بھی جھوٹی قسموں سے بچتے تھے اور یہ مسلمان ہو کر اس گناہ پر دلیری کرتا ہے اس مسلمان سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام رحمت فرمائیگا اور نہ اس پر نظر رحمت فرمائیگا تیسرا شخص وہ ہے کہ گزرگاہ

(۲۹۳۴) حدیث شریف: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ

ترجمہ: بیشک حضرت عروہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جھگڑا کیا حضرت زبیر سے ایک انصاری شخص نے پتھریلی زمین کی نالی کے پانی کے بارے میں

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اِنْ کَانَ

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ پانی دو اے زبیر! پھر چھوڑ دو پانی اپنے پڑوسی کی طرف، تو کہا انصاری صاحب نے کہ یہ حکم اسلئے ہے کہ

ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اَسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ

ہیں زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تو بدل گیا رنگ پیارے نبی کے چہرۂ انور کا پھر فرمایا پانی دو اے زبیر! پھر روک لو پانی یہاں تک کہ پہونچ جائے مینڈھ تک

ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ فَاسْتَوْعَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِلزُّبَیْرِ حَقَّهٗ فِیْ صَرِیْحِ الْحُکْمِ حِیْنَ

پھر چھوڑ دو پانی کو اپنے پڑوسی کی طرف، تو پھر پورا دلا دیا پیارے نبی ﷺ نے حضرت زبیر کو انکا پورا پورا حق، واضح حکم میں، جبکہ

اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِیُّ وَکَانَ اَشَارَ عَلَیْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِیْهِ سَعَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ناراض کر دیا پیارے نبی کو انصاری نے حالانکہ مشورہ عطا فرمایا تھا پیارے نبی نے ان دونوں کو ایسے کام کا کہ دونوں کیلئے اس میں گنجائش تھی

(۲۹۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْکَلَاءِ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ روکے بچا ہوا پانی کیونکہ روک لوگے تم اسکی وجہ سے زیادہ گھاس کو۔

(۲۹۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے، تین ہیں کہ نہیں کلام فرمائیگا ان سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، اور نہ نظر رحمت فرمائیگا

اِلَیْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَّرَجُلٌ حَلَفَ

انکی طرف، ایک شخص تو وہ جس نے قسم کھائی کسی سامان پر کہ مل رہا ہے اس کو زیادہ اس سے جو دیا جا رہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے، ایک وہ شخص جو حلف لے

عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ

جھوٹی قسم پر بعد عصر تاکہ ڈاک ڈالے اسکے ذریعے مرد مسلم کے مال پر اور ایک وہ شخص کہ منع کرے بچے ہوئے پانی سے کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ

कि मैं दर्याफ़्त कर लूं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सें तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खाओ मेरी हयाते तय्येबा की क़सम, अलबत्ता लोग तो झूठे दम से खाते हैं, तुमने तो खाया है सच्चे झाड़ फूंक से।

2928 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि देदो मज़दूर को उसकी मज़दूरी उससे पहले कि सूखे उसका पसीना।

2929 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मांगने वाले का हक़ है और अगरचे आये वह घोड़े पर।

2930 हदीस शरीफ़:– हज़रते उतबा इब्ने नुदर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो तिलावत फ़रमाई प्यारे रसूल ने सूर ए तासीम मीम यहाँ तक कि प्यारे रसूल पहुंचे हज़रते मूसा अलेहिस्सलाम के किस्से पर तो फ़रमाया बेशक हज़रते मूसा अलेहिस्सलाम ने उजरत पर दिया अपने आपको आठ साल या दस साल अपनी शर्मगाह की हिफाज़त पर और अपने शिकमे अक़्दस की रोटी पर।

2931 हदीस शरीफ़:– हजरते उबादा इब्ने सामत से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया कि या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम! एक शख़्स ने हदया दी मुझको कमान, उनमे से कि सिखाता था मैं इनको किताबत और कुरआन करीम और नहीं है वह कमाई कोई बड़ा माल, तीर अंदाजी करुंगा मैं उससे अल्लाह तआला की राह में, फरमाया प्यारे रसूल ने कि अगर तुम पसंद करते हो यह कि पहना

عام پر غیر مملوک پانی کہ اسکی اپنی حاجت سے زیادہ ہو اور پھر وہ ازراہ ظلم مسافروں اور جانوروں کو نہ پینے دے اور داداگیری کرے تو یہ شخص بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کلام رحمت اور نظر رحمت سے محروم رہے گا۔ وہ لوگ اس حکم سے خارج ہیں جو پانی بیچ کر ہی اپنا گزارا کرتے ہیں کہ وہ پانی یا تو ان کیلئے اپنے کنویں کا ہوتا ہے یا پھر دور دراز سے ڈھو کر لاتے ہیں جسے فروخت کرنا بلا کراہت جائز ہے کیونکہ اپنا کھودا ہوا کنواں یا اپنا جمع کیا ہوا پانی اپنی ملکیت ہے۔

(۲۹۳۷) جو زمین بنجر ہو کہ نہ تو کسی کی ملک ہو اور نہ رفاہ عام کی ہو اس پر اپنے جانوروں کیلئے اصطبل بنائے اور اس زمین کو آباد بھی کرے تو وہ زمین اس آباد کرنے والے کی ہے اور اگر آباد نہ کرے تو پھر وہ ملکیت حکومت کی ہے کسی کا صرف دیوار کھینچ لینا کافی نہیں اس زمین کا آباد کرنا ضروری ہے دیوار کھینچنا زمین کو آباد کرنے میں داخل نہیں ہے۔

(۲۹۳۸) پیارے نبی ﷺ نے کھجوروں کا باغ مع زمین بطور جاگیر عطا فرمایا یہ باغ یا تو پیارے نبی ﷺ کو خمس میں ملا تھا اور آپ کی ملکیت تھا یا پھر بنجر زمین تھی جسے سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آباد فرمایا تھا (مرقاۃ شریف، لمعات شریف اشعۃ اللمعات شریف)

(۲۹۳۹) جہاں تک گھوڑا پہونچا پھر جہاں تک کوڑا پہونچا یہ مجموعی زمین حضرت زبیر کو دیدی جائے اور یہ زمین بالکل ہی بخش دی گئی حضرت زبیر کو مالک بنا دیا گیا۔ یہ زمین حضرت زبیر کو آباد کرنے کیلئے دی گئی تھی کیونکہ بادشاہ کو یہ اختیار ہے کہ اعلان کر دے کہ جو زمین جس نے آباد کی وہ اسی کی ہے۔ بادشاہ کو اختیار ہے کہ وہ اس طرح بھی بخش سکتا ہے۔

(۲۹۴۰) حضر موت یمن کا مشہور شہر ہے اور حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضر موت ہی میں رہتے تھے۔ یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو قبضہ دینے اور قبضہ لینے کا وکیل کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت معاویہ ابن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وکیل بنایا۔

(۲۹۴۱) سیدنا حضرت ابیض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پہلے اسود تھا پیارے نبی ﷺ نے بدل کر ابیض رکھا۔ برے اور بھدے نام بدل دینا سنت ہے۔ جیسے کلو اور کلوا اور کلن۔ مارب یمن کے مشہور علاقے صنعاء کا مشہور شہر تھا۔ جہاں نمک کثرت سے ہوتا ہے۔ حضرت ابیض نے بارگاہ رسالت میں معروضہ پیش کیا کہ یا رسول اللہ مجھے نمک کی کان عطا فرما دیجئے۔ پیارے رسول ﷺ نے انہیں نمک کی کان عطا فرما دی۔ سیدنا حضرت اقرع ابن حابس تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروضہ گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ تو جھیل ہے جس سے بنا محنت و مشقت کے نمک بنتا ہے وہاں پانی کا ایسا چشمہ ہے جو جاری ہے کبھی بند نہیں ہوتا۔ نمک رفاہ عام کی چیز ہے ایک کی ملکیت بن جانے سے سب کو تکلیف ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ نے قیامت تک کیلئے قانون دیا کہ بادشاہ اندرونی کانوں کو بطور جاگیر دے سکتا ہے جیسے پہاڑی نمک، مٹی کا تیل، فیروزہ، گندھک وغیرہا کی کانیں۔ لیکن ظاہری کانیں جیسے پانی کا نمک وغیرہ کسی کو جاگیر نہیں دے سکتا کہ یہ پانی، گھاس کی طرح رفاہ عام کی چیزیں ہیں۔ ایک کی ملکیت بن جانے سے سبکو تکلیف ہو جائے گی۔ حاکم اپنے فیصلے کو رد بھی کر سکتا ہے اور اس میں رد و بدل بھی کر سکتا ہے حاکم کے فیصلے کی اپیل بھی کی جا سکتی ہے بستی کے آس پاس کی وہ زمینیں جن کی بستی والوں کو ضرورت رہتی ہے اور جہاں تک انکے مویشی چرنے پھرنے آتے ہیں وہاں تک کی زمین بنجر نہیں ہے اور نہ اسے کوئی آباد کر کے مالک بن سکتا ہے کہ اس سے سب کو تکلیف ہو جائے گی۔ وہ زمینیں جو شہر سے دور ہوں کسی کی مملوک نہ ہوں رفاہ عام کی نہ ہوں وہ بنجر زمینیں ہیں اور انکی آبادکاری جائز ہے۔

(۲۹۴۲) اس حدیث شریف میں پانی سے مراد وہ پانی ہے جو نہ تو کسی کی محنت سے حاصل ہوا ہو اور نہ ہی کسی کے برتن میں بھرا ہوا ہو۔ جیسے جنگل کے پانی، سیلاب کے پانی، بارش کے پانی۔ اپنی نہر، اپنے گھڑے اپنی نالی کا پانی اس سے خارج ہے۔ اسی طرح گھاس سے وہ گھاس مراد ہے جو غیر مملوک زمین میں کھڑی ہو۔ اپنی مملوک زمین کی گھاس، وہ گھاس جو کاٹ کر رکھ لی گئی ہو وہ اپنی ملکیت ہے۔ آگ سے مراد یہ ہے کہ کسی کو اپنے چراغ، لالٹین، بلب، ہرکری کی روشنی میں بیٹھنے یا پھر آگ سے تاپنے کو منع نہ کرے اور اپنی شمع سے دوسرے کو شمع روشن کرنے کو منع نہ کرے کیونکہ ایک شمع سے دوسری شمع روشن کرنے سے پہلی شمع کا کچھ نہیں بگڑتا اور نہ کمی آتی ہے البتہ ہر شخص اپنی آگ کی چنگاریاں، سلگتی لکڑی لینے سے منع کر سکتا ہے یہ اس کی ملک بھی ہے اور

اَلْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَآءٍ لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

آج روکتا ہوں میں تجھ سے اپنا فضل جیسا کہ روکا تھا تو نے بچا ہوا پانی کہ نہیں بنایا تھا تیرے ہاتھوں نے۔

(۲۹۳۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطاً عَلَی الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو شخص کہ احاطہ کرے دیوار سے بنجر زمین پر تو وہ اُسی کی ہے۔

(۲۹۳۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ نَخِیْلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے جاگیر میں بخشے حضرت زبیر کو کھجور کے درخت۔

(۲۹۳۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰی فَرَسَهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے جاگیر بخشی حضرت زبیر کو انکی گھوڑے کی دوڑ کی حد تک تو دوڑایا حضرت زبیرؓ نے اپنے گھوڑے کو

حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

یہاں تک کہ رک گیا پھر پھینکا حضرت زبیر نے اپنے کوڑے کو تو فرمایا پیارے نبی نے کہ دیدو انکو وہاں تک جہاں تک پہونچا کوڑا۔

(۲۹۴۰) حدیث شریف: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَهٗ اَرْضاً بِحَضْرَ مَوْتَ

ترجمہ: حضرت علقمہ ابن وائل سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے بیشک پیارے نبی ﷺ نے جاگیر بخشی انکو کچھ زمین حضر موت میں

قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِیْ مُعٰوِیَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِیَّاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

فرمایا حضرت وائل نے کہ بھیجا پیارے نبی نے حضرت معاویہ ابن حکم سلمی کو میرے ساتھ، فرمایا پیارے نبی نے کہ دے آؤ یہ زمین انکو۔

(۲۹۴۱) حدیث شریف: عَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِیِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابیض ابن حمال ماربی سے مروی بیشک وہ بطور نمائندہ حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِیَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰی

تو مانگی انہوں نے پیارے رسول سے نمک کی کان جو مارب میں تھی تو بخش دی بطور جاگیر پیارے رسول نے انکو وہ نمک کی کان پھر جب واپس آئے حضرت ابیض

दिया जाये तुम्हें हार नार का तो कुबूल कर लो उस कमाई को।

(161) बन्जर ज़मीन को आबाद करने और पानी देने का बाब

2932 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जिसने आबाद किया बन्जर ज़मीन को कि नहीं है वह ज़मीन किसी की तो वह उसका हक़दार है, हज़रते उरवा ने फ़रमाया कि फ़ैसला फ़रमाया अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर ने इसी पर अपने दौरे ख़िलाफ़त में।

2933 हदीस शरीफ़:— बेशक हजरते साइब इब्ने जसामा ने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं हैं चरागाहें मगर अल्लाह तआला की और उसके प्यारे रसूल की।

2934 हदीस शरीफ़:— बेशक हजरते उरवा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि झगड़ा किया हज़रते ज़ुबैर से एक अन्सारी शख़्स ने पथरीली जमीन की नाली के पानी के बारे में तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पानी दो ऐ ज़ुबैर! फिर छोड़ दो पानी अपने पड़ोसी की तरफ़, तो कहा अन्सारी साहब ने कि यह हुक्म इस लिये है कि हैं ज़ुबैर आपकी फूफी के बेटे, तो बदल गया रंग प्यारे नबी के चेहरा ए अनवर का फिर फरमाया पानी दो ऐ ज़ुबैर! फिर रोक लो पानी यहाँ तक कि पहुंच जाये मेंढ तक फिर छोड़ दो पानी को अपने पड़ोसी की तरफ़, तो फिर पूरा दिला दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते

اس سے آگ کمزور پڑ جاتی ہے اور کم ہو جاتی ہے اور بجھ بھی سکتی ہے۔

(۲۹۴۳) غیر مملوک چیز پر اگر کوئی قبضہ کرے تو وہ قبضہ کرنے والا اس چیز کا مالک ہوگا جیسے شکار کیا ہوا جانور۔ خودرو جنگلی درختوں کے پھل۔ جنگل کا پانی، غیر مملوک زمین میں اُگی ہوئی گھاس، بن کی لکڑی۔ جو چیزیں ان میں سے کسی کی ملکیت بن چکی ہوں تو وہ اب کسی دوسرے کی ملکیت نہیں بن سکتیں۔ اگر یہ قابض ازخود کسی کو دے تو دے سکتا ہے۔

(۲۹۴۴) رفاہ عام اور مملوک زمینوں کی دوسری بنجر غیر آباد زمینیں اگر بادشاہ اسلام کی اجازت سے آباد کرلی جائیں تو وہ آباد کرنے والے کی ہوں گی۔ پرانی زمینیں جو کسی کے قبضے میں نہ ہوں وہ تمام کی تمام زمینیں پیارے رسول ﷺ کی ہیں۔ پیارے رسول ﷺ جس طرح چاہیں ان میں تصرف فرمائیں۔ جسے چاہیں عطا فرمائیں۔ اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک تبرکا ہے (مرقاۃ شریف) یہ حدیث شریف وہابی دھرم کا مرگھٹ ہے چونکہ انکے یہاں لکھت روپ میں یہ عقیدہ موجود ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں"۔ یہ گندہ عقیدہ حدیث شریف سے متصادم ہے اور اہلسنت کا یہ عقیدہ حق ہے کہ پیارے نبی ﷺ۔

ذرہ ذرہ ہے انکا دنیا میں

خد کے پات پات کے مالک (یا شیخ)

(۲۹۴۵) شہر کی متروکہ و غیر مملوکہ زمین بھی بادشاہ بطور جاگیر دے سکتا ہے۔ ام عبد، یہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود کی والدہ ماجدہ کا نام مبارک ہے۔ انصار کے ایک گروپ نے کہا کہ ایک غریب و مفلس کو اپنے درمیان بسانا ہمارے ماحول اور ہمارے شان کے خلاف ہے پیارے نبی ﷺ یہ جاگیر ان سے واپس فرمالیں اور کہیں دور دوسری جگہ انہیں بسا دیں۔ زمین عطا فرما دیں۔ پیارے نبی ﷺ نے انصار کے اس گروپ کو تعلیم دی کہ جب کسی کو بسانے نہ بسانے میں تم خود مختار رہو تو پھر میری جلوہ گری کا مقصد کیا ہے؟۔ یاد رکھو جو ہم فرمائیں گے وہ ماننا ہوگا جو ہم کریں گے اسے قبول کرنا ہوگا۔ جس قوم میں کمزوروں کا حق طاقت والوں دولت والوں سے نہ لیا جائے وہ قوم بربادی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود کمزور و مسکین ہیں اگر تمہارے جتھے کی رعایت کر کے ایک مزدور و مسکین کو وہاں سے بے دخل کر دیا جائے تو یہ ظلم و زیادتی کا سنگ بنیاد ہوگا۔ اور غلط روش قائم ہو جائیگی ایسا ہرگز نہ ہوگا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم دولت کے مندوں کے درمیان ہی رہوگے۔ غرباء نوازی کی یہ مثال بے مثال ہے۔

(۲۹۴۶) مہروز مدینہ شریف کے ایک جنگل کا نام ہے جسکے پانی سے وہاں کی زمین کاشت کی جاتی ہے۔ مہروز کے پانی سے تمام زمینوں والے اپنے اپنے کھیتوں کو پانی دیں ترتیب یہ ہوگی اوپر والا پانی پہلے لے اور نیچے والا بعد میں لے اور اوپر والا اتنا پانی لے کر ٹخنوں تک آجائے پھر نیچے والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔

(۲۹۴۷) ان انصاری شخص کا نام سیدنا حضرت مالک ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ یہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے باغ میں رہتے تھے۔ اور سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنی شاخ کے پھل توڑنے باغ میں جاتے تو حضرت مالک کو بے پردگی کی وجہ سے تکلیف ہوتی پیارے نبی ﷺ نے حضرت سمرہ کو اپنی بارگاہ قانون ساز میں طلب فرمایا اور یہ سفارش فرمائی کہ وہ شاخ یا وہ درخت حضرت مالک کے ہاتھ فروخت کردیں تاکہ روز کا جھنجھٹ ختم ہو جائے یا اسکا بدلہ لے لیں یا پھر ہبہ کردیں مگر حضرت سمرہ نے ایک سفارش و مشورہ نہ مانا۔ یہ بات اچھی طرح ذہن میں رہے کہ پیارے نبی ﷺ کا حکم ماننا تو لازم و واجب ہے مگر آپکا مشورہ ماننا لازم و واجب نہیں ہے اگر مشورہ نہ مانا جائے تو بھی جائز ہے مگر پھر بھی مشورہ مان لینا ہی بہتر ہے۔ اگر یہ بات ذہن نشیں نہ رہی تو کٹھ جھنجھوڑ ڈالیں گے اور مومنوں کے ایمان کا خون چوسیں گے جو پریشانی کا باعث ہوگا۔ اس حدیث شریف سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔ (۱) بغیر مدعا علیہ کے بیان لئے ہوئے کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت سمرہ کو طلب فرمایا۔ (۲) مدعا علیہ کے پاس سمن بھیجنا اور اسکا تعمیل کرانا سنت سے ثابت ہے (۳) پیارے نبی ﷺ کے مشورے پر عمل کرنا بہتر نہ کرنا جائز ہے (۴) پیارے نبی ﷺ باذن رب تعالیٰ جنت کے مالک ہیں جسے جو چاہیں عطا فرما دیں۔ حضرت سمرہ کو ایک کھجور کی شاخ کے عوض جنت کا باغ عطا فرما رہے ہیں۔

قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَآءِ الْعِد قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ

تو عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ! آپ نے بخشدیا حضرت ابیض کو پانی کا تیار چشمہ، راوی نے فرمایا تب واپس فرمالیا پیارے رسول ان سے وہ چشمہ

قَالَ وَسَأَلَهُ مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

راوی نے فرمایا اور سوال کیا اس شخص نے پیارے رسول سے کونسی زمین گھیری جاسکتی ہے پیلو کیلئے؟ فرمایا پیارے رسول نے جہاں تک نہ پہونچ سکیں اونٹوں کے سُم۔

(۲۹۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مسلمان شریک ہیں تین میں،

فِي الْمَآءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

پانی میں اور گھاس میں اور آگ میں۔

(۲۹۴۳) حدیث شریف: عَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت اسمر ابن مضرس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَآءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

تو میں نے بیعت کی پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے جو قبضہ کرے ایسے پانی پر کہ نہ قبضہ پہونچا ہو اس پر کسی مسلمان کا تو وہ پانی اُسی کا ہے۔

(۲۹۴۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آباد کرے بنجر زمین کو تو وہ زمین اُسی کی ہے

وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

اور پرانی غیر مملوکہ زمینیں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور اسکے پیارے رسول کی ہیں میری طرف سے۔

(۲۹۴۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے بطور بخشش جاگیر مرحمت فرمائی حضرت عبداللہ ابن مسعود چند مکانات مدینہ منورہ میں

जुबैर को उनका पूरा पूरा हक, वाजेह हुक्म में, जबकि नाराज़ कर दिया प्यारे नबी को अन्सारी ने हालाकि मशवरा अता फ़रमाया था प्यारे नबी ने इन दोनों को ऐसे काम का कि दोनों के लिए उसमे गुन्जाईश थी।

2935 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न रोके बचा हुआ पानी क्योंकि रोक लोगे तुम इसकी वजह से ज्यादा घास को।

2936 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, तीन हैं कि नहीं कलाम फरमायेगा उनसे अल्लाह तआला कयामत के दिन, और न नजरे रहमत फ़रमायेगा उनकी तरफ़, एक शख़्स तो वह जिसने कसम खाई किसी सामान पर कि मिल रहा है उसको ज्यादा उससे जो दिया जा रहा है हालांकि वह झूठा है, एक वह शख़्स जो हलफ़ ले झूठी क़सम पर बादे असर ताकि डाका डाले उसके ज़रिये मर्दे मुस्लिम के माल पर और एक वह शख़्स कि मना करे बचे हुये पानी से कि फ़रमायेगा अल्लाह तआला आज रोकता हू मैं तुझसे अपना फ़ज़्ल जैसा कि रोका था तूने बचा हुआ पानी कि नहीं बनाया था तेरे हाथों ने।

2937 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जो शख़्स कि अहाता करे दीवार से बन्जर ज़मीन पर तो वह उसी की है।

2938 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जागीर में बख़्शे हज़रते

میرے محبوب جنت کے مختار ہو
جس کو جی چاہے جنت عطا کیجئے (یانبی)

(۵) حاکم کو رعیت کے مال میں تصرف کرنے کا حق ہے عدل قائم کرنے کیلئے۔ حضرت سمرہ کے درخت کی شاخ حضرت مالک پر ظلم وزیادتی کا باعث بنی ہوئی تھی تو پیارے نبی ﷺ نے بغیر حضرت سمرہ کی مرضی کے اسکو کاٹنے کو حکم فرمادیا۔ مگر حضرت مالک کو صرف کاٹنے کا حکم فرمایا اس شاخ کی لکڑی پھل حضرت سمرہ ہی کے ہونگے حضرت مالک کا اسمیں کوئی حق نہ ہوگا (۶) بعض حضرات صحابہ کرام جو نومسلم تھے انہوں نے آہستہ آہستہ اخلاق ومروت سیکھے۔ بچے اسکول میں داخلہ لیتے ہی ڈاکٹرس اور بیرسٹرس پروفیسرس نہیں بن جاتے۔

رفتہ رفتہ انہیں وحشت کا شعور آئے گا
آتے آتے ہی سمجھ آئیگی دیوانوں میں (قمر مرادآبادی)

(۲۹۴۸) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور منع کرتے ہیں برتنے کی چیز کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷۲) غالباً سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر پوچھ رہی ہیں اور عرض کر رہی ہیں کہ برتنے چیزیں کیا ہیں جن کا منع کرنا بُرا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث شریف میں مذکورہ آیت کریمہ کی تفصیلی تفسیر فرمادی۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ پانی کو تو ہم نے پہچان لیا یعنی ہمیں معلوم ہے کہ پانی عام انسانوں اور تمام جانوروں کی ضرورت ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے اسکی فضیلت بیان فرمادی کہ اس میں اجر وثواب کتنا ہے اس حدیث شریف میں پانی سے مراد ایک گلاس پانی ہے۔ جس سے کسی پیاسے کی پیاس بجھ جائے اور وہ ایک گلاس پانی اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اور نمک سے بھی یہی مراد ہے کہ ایک ہانڈی کا نمک کسی کو دینا جبکہ نمک اپنے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اور آگ سے بھی یہی مراد ہے کہ ایک آدھ چنگاری کسی کو دیدی جائے جس سے کہ وہ اپنی آگ روشن کرے۔ ان چیزوں کے دینے سے اپنا کوئی نقصان نہیں ہوتا اور دوسرے کا بھلا ہو جاتا ہے۔ اس ضرورت مند کی ضرورت حل ہو جاتی ہے اور دینے والے کو خوب اجر مل جاتا ہے۔ پانی ایک بے قیمت چیز ہے مگر کبھی کبھی اس سے دوسرے کی جان بچ جاتی ہے۔ اسلئے پانی کے سلسلے میں بخل وکنجوسی کا مظاہرہ کرنا برا ہے۔ نمک آگ اگرچہ بیش قیمت چیز نہیں ہیں مگر اجر وثواب تو بیش بہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے معمولی خیرات پر بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔ اس معمولی چیز کی خیرات سے باز رہ کر اتنے بڑے اجر وثواب سے محروم رہنا عقل ودانائی کے خلاف ہے۔ بعض ریگستانی علاقے ایسے ہیں جہاں پانی کی قلت ہے اور پانی کمیاب ہے وہاں خاص طور پر پانی کی بڑی قیمت واہمیت ہوتی ہے کہ پانی نہ ملنے کی صورت میں آدمی دس روپے ملنے سے اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا ایک گلاس پانی مل جانے سے خوش ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اجر وثواب بٹورنے کی پالیسی اپنائیں۔ غرباء پروری کا مزاج بنائیں۔ مشکل زدہ افراد کی مشکل کشائی کریں۔ ضرورت مندوں کی تابہ مقدور ضرورت رفع کریں۔

(۲۹۴۹) خیبر کی زمین خود ہی بار آور اور نفع بخش ہے پھر اس میں ہرے بھرے باغات تھے جنکی آمدنی بہت تھی۔ اس لئے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ زمین بہت پسند آئی۔ مال منقول سے مال غیر منقول ویسے ہی اعلیٰ ہوتا ہے اور خیبر کی زمین تو زرخیز، سونا اگلنے والی زمین تھی۔ جو پشت در پشت کام آتی۔ نسلاً بعد نسل اسکا فائدہ پہونچتا۔ حضور فاروق اعظم اپنا پسندیدہ مال راہ خدا میں خرچ وخیرات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حضور فاروق اعظم کا عمل شریف قرآن شریف کی آیت کریمہ پر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ ہرگز نہ پہنچو گے تم نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اس میں سے جس کو محبوب رکھتے ہو تم اور جو راہ خدا میں خرچ کروگے کچھ بھی تو بیشک اللہ اسکو خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۲)

اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اس آیت کریمہ میں "بِرّ" یعنی نیکی سے مراد تقویٰ، اطاعت الٰہی ہے یا اس سے مراد جنت اور اسکی نعمتیں ہیں۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا واجبہ ہوں کہ نافلہ سب اس میں داخل ہیں سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ مال مسلمانوں کو محبوب وپسندیدہ ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔ سیدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکر کی بوریاں خرید کر

وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَيْ عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا

اور وہ مکانات انصار کی آبادی کے مکانات اور باغات کے درمیان تھے، تو عبد ابن زہرہ کے خاندان نے کہا کہ دور فرمادیں پیارے نبی ہم سے

ابْنَ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ

ام عبد کے بیٹے کو، تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو پھر کیوں بھیجا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک، بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهٗ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

نہیں پاک فرماتا کسی جماعت کو کہ نہ لیا جائے جسمیں کسی کمزور کا حق۔

(۲۹۴۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِى السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُّمْسَكَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا مہزور کے پانی کے بارے میں یہ کہ روکے پانی کو

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

یہاں تک کہ آجائے پانی ٹخنوں کو پھر چھوڑ دے پانی اوپر والا نیچے والے کیلئے۔

(۲۹۴۷) حدیث شریف: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اِنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِّنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ

ترجمہ: بیشک حضرت سمرہ ابن جندب سے مروی کہ تھی انکی ایک کھجور کی شاخ باغ میں

رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ

ایک انصاری شخص کے اور اس انصاری شخص کے ساتھ اسکے گھر والے بھی تھے تو جب داخل ہوتے تھے حضرت سمرہ باغ میں تو تکلیف پہونچتی انصاری صاحب کو

فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْعَهٗ

تو حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو ذکر کیا اس کا پیارے نبی سے تو مطالبہ فرمایا پیارے نبی نے ان سے کہ بیچ دیں وہ اس شاخ کو

فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ فَهَبْهُ لَهٗ

تو حضرت سمرہ نے انکار کردیا پھر مطالبہ فرمایا کہ تبادلہ کردیں اسکا پھر بھی حضرت سمرہ نے انکار کردیا پیارے نبی نے فرمایا کہ ہبہ کردو اس کو انکے حق میں

जुबैर को खजूर के दरख़्त।

2939 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जागीर बख़्शी हज़रते जुबैर को उनकी घोड़े की दौड़ की हद तक तो दौड़ाया हज़रते जुबैर ने अपने घोड़े को यहाँ तक कि रुक गया फिर फ़ेंका हजरते जुबैर ने अपने कोड़े को तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि दे दो इनको वहां तक जहां तक पहुंचा कोडा।

2940 हदीस शरीफ़:– हज़रते अलकमा इब्ने वाईल से मरवी वह रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जागीर बख्शी उनको कुछ जमीन हजरामौत में फरमाया हजरते वाईल ने कि भेजा प्यारे नबी ने हज़रते मुआविया इब्ने हकम सलमी को मेरे साथ, फरमाया प्यारे नबी ने कि दे आओ यह ज़मीन उनको।

2941 हदीस शरीफ़:- हज़रते अबयज इब्ने हमाल मारबी से मरवी बेशक व बतौर नुमाइंदा हाज़िर हुए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मांगी उन्होंने प्यारे रसूल से नमक की कान जो मारब में थी तो बख़्श दी बतौर जागीर प्यारे रसूल ने उनको वह नमक की कान फिर जब वापस आये हजरते अबयज तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह! आपने बख़्श दिया हज़रते अबयस को पानी का तैयार चश्मा, रावी ने फ़रमाया तब वापस फ़रमा लिया प्यारे रसूल ने उनसे वो चश्मा, रावी ने फरमाया और सुवाल किया उस शख़्स ने प्यारे रसूल से कि कौन सी ज़मीन घेरी जा सकती है प्याऊ के लिये ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जहाँ तक न पहुंच सकें ऊँटों के सुम।

صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا کہ انکی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا کہ شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں سید حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے شریف میں بڑے زمیندار تھے انھیں اپنے مال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو انھوں نے بارگاہ رسالت میں کھڑے ہوکر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیرحا سب سے پیارا ہے میں اسکو راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور انور ﷺ نے اسپر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوطلحہ نے حضور انور ﷺ کے ایماء پر اپنے اقارب میں اسکو تقسیم فرمادیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ میرے لئے ایک باندی خرید کر بھیجدو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھکر اللہ تعالیٰ کے لئے اسے آزاد فرمادیا اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کل مال خرچ نہ کرے بلکہ کچھ خیرات کرے کچھ اپنے لئے رکھے۔ اور ہر مال میں سے خرچ کرے صرف فرض پر کفایت نہ کرے بلکہ صدقہ نفلی بھی دے۔ اپنی پیاری چیز راہ خدا میں خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ تم نے کیا مال خرچ کیا کیسا مال خرچ کیا اور کس نیت سے خرچ کیا اور کتنا خرچ کیا۔ خیرات کی قبولیت اخلاص پر موقوف ہے زیادتی و کمی پر موقوف نہیں۔ عید الفطر کے موقع پر جو مسلمان محبوب و پسندیدہ فطرہ ادا کرتے ہیں انکی قیمت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ عمدہ گیہوں بھاری بھی ہوتا ہے اور اسکا نرخ بھی زیادہ ہوتا ہے لہٰذا مسلمان عمدہ صدقہء فطر ہی ادا کیا کریں۔ (تفسیر قدیری ہدیٰ مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۵۳)

حضور فاروق اعظم نے بارگاہ نبوی میں معروضہ پیش کیا کہ میں اپنے محبوب و پسندیدہ باغ کو صدقہ کرنا چاہتا ہوں مگر خبر نہیں کہ کیسی خیرات بہتر ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہتر یہ ہوگا کہ باغ فقراء پر وقف کردو کہ مالک کوئی نہ ہو فروخت وغیرہ کا کسی کو کوئی حق نہ ہو اور اس سے نفع سارے فقراء اٹھائیں۔ یہ وقف صدقہ جاریہ ہوگا اور پیارے نبی ﷺ کے قرابت داروں رشتہ داروں اور اپنے رشتہ داروں کو اس باغ کی آمدنی دی جائے اور فقراء مدینہ شریف، خصوصاً حضرات اہل صفہ، مکاتب غلاموں کا بدل کتابت ادا کرنے، مقروضوں کے قرض ادا کرنے، غرباء اہل مدینہ کے ہاں آنے والے مہمانوں کی تواضع و مدارات کرنے میں جو غرباء کہ مہمان نوازی کی سکت نہ رکھتے ہوں، 'راہ خدا' سے مراد غازی اور مسافروں کی مشکلات رفع کرنے میں اس باغ کی آمدنی خرچ کی جائے۔ نیز یہ کہ اس باغ کے منتظم و متولی کو بھی اجازت ہوگی کہ اپنی اجرت اس باغ میں سے لے کر اسی میں سے کھائے اپنی اولاد اپنے احباب کو کھلائے۔ مگر نیت گڑبڑ گھٹالے کی نہ ہو بلکہ اجرت وصول کرنے کی ہو۔ اپنی ضرورت رفع کرنے کی نیت ہو اور اسی نیت سے باغ کی آمدنی کا مال خرچ کرے مال جمع نہ کرے۔ اس باغ کی آمدنی سے اپنی تجوری نہ بھرے بینک بیلنس نہ بنائے اور بڑھائے۔ زمین یا باغ کا وقف کرنا درست ہے مال موقوفہ کی نہ بیع درست ہے نہ ہبہ نہ تملیک۔ وقف کرنا بہت ہی اعلیٰ و بالا عبادت ہے کہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ حضرات صحابہ کرام خصوصاً حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیشہ صدقات وخیرات میں سبقت فرماتے تھے۔ خیبر صلح سے حاصل نہ ہوا بلکہ جنگ سے فتح کیا گیا اسی لئے وہاں کی زمین غازیوں میں تقسیم فرمادی گئی۔ وقف کے صحیح ہونے کیلئے متولی مقرر کرنا لازم نہیں ہے۔ سیدنا حضرت عمر نے کسی کو متولی نامزد نہ فرمایا بلکہ قاعدہ مقرر فرمایا کہ متولی کے یہ حقوق ہونگے۔ متولی، وقف کی آمدنی سے خرچ کرسکتا ہے خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو کھلا بھی سکتا ہے۔ واقف ایسے وقف سے خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیر رومہ وقف فرمایا اور خود بھی اسکا پانی نوش فرماتے تھے۔ واقف اپنے وقف کردہ قبرستان میں خود بھی دفن ہوسکتا ہے۔ اپنی وقف کردہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ اپنے وقف کردہ کنویں سے پانی حاصل کرسکتا ہے۔ وقف علی الاولاد بھی درست ہے۔

(۲۹۵۰) عطیہ وہ ہے کہ کوئی بڑا اپنے چھوٹے کو بنا عوض کچھ دے اور چھوٹا اپنے بڑے کو کچھ دے تو یہ نذرانہ ہے اور برابر والا اپنے برابر والے کو دے تو یہ ہبہ ہے چونکہ عطیات بہت اقسام کے ہیں۔ (۱) عمریٰ (۲) رقبیٰ (۳) جائزہ (۴) انعام (۵) سلطانی بخشش (۶) والدین کا اولاد کو کچھ دینا وغیرہ۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ

وَلَكَ كَذَا اَمَرَ اَرْغَبَهُ فِيهِ فَاَبٰى فَقَالَ اَنْتَ

اور تمہارے لئے ایسا ثواب ہے رغبت دلائی پیارے نبی نے انکو اس بارمیں پھر بھی انکار کر دیا حضرت سمرہ نے تب فرمایا پیارے نبی نے تم

مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

اے سمرہ در پے ایذا ہو، پھر فرمایا پیارے نبی نے انصاری شخص سے کہ جاؤ کاٹ دو انکے درخت کو۔

(۲۹۴۸) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا الشَّيْئُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسی چیز ہے کہ حلال نہیں ہے

مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ

جسکا منع کرنا؟ فرمایا پیارے رسول نے پانی اور نمک اور آگ، فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ پانی تو پہچان لیا ہے ہم نے اسکو

فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ

مگر نمک اور نار کا یہ حکم کیوں ہے؟ فرمایا اے حمیراء (للو) جس نے دی آگ تو گویا کہ صدقہ دیا اس نے وہ تمام کچھ جو پکا ہے اس آگ سے

وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ

جس نے دیا نمک تو گویا کہ صدقہ دیا اس نے وہ سب کچھ کہ جسے لذیذ بنایا اس نمک نے اور جس نے پلایا مسلمان کو ایک گھونٹ پانی جہاں نہ پایا جاتا ہے

الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

پانی تو گویا کہ آزاد کیا اس نے ایک غلام اور جس نے پلایا مسلمان کو ایک گھونٹ پانی جہاں نہ پایا جاتا ہو پانی تو گویا کہ اس نے زندگی بخشی اس پیاسے مسلمان کو۔

﴿بَابُ الْعَطَايَا وَالْهَدَايَا ترجمہ: بخششوں اور تحفوں کا باب﴾

(۲۹۴۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی بیشک امیر المومنین حضرت عمر نے پائی کچھ زمین خیبر میں

2942 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुसलमान शरीक हैं तीन में पानी में और घास में और आग में।

2943 हदीस शरीफ़:– हज़रते असमरा इब्ने मफ़र्रस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने बैअत की प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जो क़ब्ज़ा करे ऐसे पानी पर कि न क़ब्ज़ा पहुंचा हो उस पर किसी मुसलमान का तो वो पानी उसी का है।

2944 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो आबाद करे बंजर ज़मीन को तो वो ज़मीन उसी की है और पुरानी गैर मम्लूका ज़मीनें अल्लाह तआला की हैं और उसके प्यारे रसूल की हैं फिर वो ज़मीनें तुम्हारी हैं मेरी तरफ़ से।

2945 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बतौर बख़्शिश जागीर अता फ़रमाई हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद को चंद मकानात मदीना ए मुनव्वरा में और वो मकानात आसार की आबादी के मकानात और बाग़ात के दरमियान थे तो अब्द इब्ने ज़ोहरा के ख़ानदान ने कहा कि दूर फ़रमा दें प्यारे नबी हमसे उम्मे अब्द के बेटे को तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फिर क्यों भेजा है मुझको अल्लाह तआला ने उस वक़्त तक बेशक अल्लाह तआला नहीं पाक फ़रमाता किसी जमाअत को कि न लिया जाये जिसमें किसी कमज़ोर का हक़।

2946 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़ैसला फ़रमाया महरोज के पानी के बारे

فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ

تو حاضر ہوئے حضرت عمر پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا حضرت عمر نے یا رسول اللہ بیشک میں نے پائی ہے کچھ زمین خیبر میں کہ نہ پایا میں نے

مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ

ایسا مال کبھی تو زیادہ نفیس ہو میرے نزدیک اس مال سے تو کیا حکم فرماتے ہیں پیارے رسول مجھ کو اس کے بارمیں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر تم چاہو

حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهُ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ

تو محفوظ کر لو اصل زمین کو یا صدقہ کر دو تم اسکو، تو صدقہ فرمادیا حضرت عمر نے اس زمین کو کہ نہ بیچی جائے اصل زمین اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ موروثی ہو

وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا

اور صدقہ فرمادیا اسکو فقراء میں اور قرابت داروں میں اور غلام آزاد کرانے میں اور راہ خدا میں اور مسافروں میں اور مہمانوں میں اور نہیں ہے کوئی گناہ اس زمین کے متولی پر

اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

یہ کہ کھائے اس وقف میں سے مناسب مقدار میں یا کھلائے، مال نہ بنائے فرمایا حضرت ابن سیرین نے کہ "مال نہ بنائے" کا مطلب یہ ہے کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

(۲۹۵۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عمر بھر کیلئے دینا جائز ہے۔

(۲۹۵۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عمر بھر کا عطیہ میراث ہے اسکے گھر والوں کی۔

(۲۹۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ عطیہ دے عمر بھر کیلئے اسکو اور اسکے پسماندگان کو تو بیشک وہ عمر بھر کا عطیہ اسکا ہوگا

اُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهُ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

جسے دیا گیا، عطیہ دینے والے کی طرف اسلئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے کہ اس میں واقع ہوگئی ہیں وراثتیں۔

में यह कि रोके पानी को यहाँ तक कि आ जाये पानी टखनो को फिर छोड़ दे पानी ऊपर वाला नीचे वालों के लिये।

2947 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते सुमरा इब्ने जुन्दुब से मरवी कि थी उनकी एक खजूर की शाख़ बाग़ में एक अंसारी शख़्स के और उस अंसारी शख़्स के साथ उसके घरवाले भी थे तो जब दाखिल होते थे हज़रते सुमरा बाग़ में तो तकलीफ़ पहुंची अंसारी साहब को तो हाजिर हुये प्यारे नबी की बारगाह में तो ज़िक्र किया उसका प्यारे नबी से तो मुतालबा फ़रमाया प्यारे नबी ने उनसे कि बेच दे वो उस शाख को तो हज़रते सुमरा ने इंकार कर दिया फिर मुतालबा फ़रमाया कि तबादला कर दे उसका फिर भी हज़रते सुमरा ने इंकार कर दिया प्यारे नबी ने फ़रमाया कि हिबा कर दो इसको उनके हक़ में और तुम्हारे लिये ऐसा सवाब है रग़बत दिलाई प्यारे नबी ने उनको इस बारे में फिर भी इंकार कर दिया हज़रते सुमरा ने तब फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ सुमरा! ईज़ा देने पर बज़िद हो फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने अंसारी शख़्स से कि जाओ काट दो उनके दरख़्त को।

2948 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कौन सी चीज़ है कि हलाल नही है जिसका मना करना? फ़रमाया प्यारे रसूल ने पानी और नमक और आग, फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह यह पानी तो पहचान लिया है हमने उसको मगर नमक और नार का यह हुक्म क्यों है? फ़रमाया ऐ हुमैरा (लल्लू) जिसने दी आग तो गोया सदक़ा दिया उसने वो तमाम कुछ जो पका है उस आग से जिसने दिया नमक तो गोया कि सदक़ा दिया उसने वो सब कुछ जिसे लज़ीज़ बनाया इस नमक ने और जिसने पिलाया

(۲۹۵۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتُرْقِبُوْا وَلَاتُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْاُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ تو بطور رقبیٰ کچھ دینا چاہیے اور نہ بطور عمریٰ دینا چاہیے، پھر جس بطور رقبیٰ دیا گیا کچھ بھی یا بطور عمریٰ دیا گیا تو وہ اسکے بعد اسکے وارثوں کا ہے۔

(۲۹۵۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُد)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے عمر والے کیلئے اور رقبیٰ جائز ہے رقبیٰ والے کیلئے۔

(۲۹۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَاتُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روکے رکھو اپنے مالوں کو اپنے پاس، نہ بگاڑو انکو کہ وہ شخص جس کو دیا گیا عمریٰ کے طور پر تو وہ اس کا ہے، اسکے جیتے تک اور مرے تک اور اسکے پسماندگان کا۔

(۲۹۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَايَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ پیش کی جائے بطور تحفہ اس پر خوشبو تو نہ واپس کرے وہ اس کو اسلئے کہ خوشبو ہلکا بوجھ ہے، خوشبو اچھی ہے۔

(۲۹۵۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَرُدُّ الطِّيْبَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحفۃً پیش ہونے والی خوشبو واپس نہ فرماتے تھے۔

मुसलमान को एक घूंट पानी जहाँ न पाया जाता है पानी तो गोया कि आज़ाद किया उसने एक गुलाम और जिसने पिलाया मुसलमान को एक घूंट पानी जहाँ न पाया जाता हो पानी तो गोया उसने जिंदगी बख़्शी उस प्यासे मुसलमान को।

(162) बख़्शिशों और तोहफ़ों का बाब

2949 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर ने पायी कुछ ज़मीन खैबर में तो हाज़िर हुये हज़रते उमर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया हज़रते उमर ने या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक मैंने पायी है कुछ ज़मीन खैबर में कि न पाया मैंने ऐसा माल कभी तो ज़्यादा नफ़ीस हो मेरे नज़दीक इस माल से तो क्या हुक्म फ़रमाते हैं प्यारे रसूल मुझको उसके बारे में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर तुम चाहो तो महफ़ूज़ कर लो अस्ल जमीन को या सदका कर दो तुम उसको तो सदका फ़रमा दिया हजरते उमर ने उस जमीन को कि न बेची जाये अस्ल जमीन और न हिबा की जाये और न मौरुसी हो और सदका फ़रमा दिया उसको फ़ुक़रा में और क़राबतदारों में और गुलाम आज़ाद कराने में और राहे खुदा में और मुसाफ़िरों में और मेहमानों में और नहीं है कोई गुनाह इस ज़मीन के मुतवल्ली पर यह कि खाये उस वक्फ़ में से मुनासिब मिक्दार में या खिलाये, माल न बनाये, फ़रमाया हज़रते इब्ने सीरीने ने कि माल न बनाने का मतलब यह है कि माल जमा करने वाला न हो।

2950 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि उम्र भर के लिये देना जाइज है।

تعالیٰ عنہم نے فرمایا سلطانی عطیات قبول کرنا علماء کرام و جہلاء، فقراء واغنیاء سب کیلئے درست ہے۔ اگرچہ سلطانی اموال عام طور پر حرام وحلال سے مخلوط ہوتے ہیں مگر مخلوط مال کا قبول کرنا دعوت کھانا درست ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے شاہ سکندریہ مقوقس وغیرہ کے ہدایا ونذرانے قبول فرمائے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے مدینہ شریف کے یہودیوں سے قرض بھی لیا ہے حالانکہ انکے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ سننے والے جھوٹ کے، کھانے والے حرام کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷) اس حدیث شریف میں عمرۂ حج کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہاں عمرۂ عطاء کا ذکر ہے عمرو عطا کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کہ کوئی شخص کسی کو زمین وغیرہ اسکی عمر بھر کیلئے اسے دے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہہ دے کہ تیرے بعد یہ ترے وارثوں کی ہے تو یہ چیز جو ہبہ کی ہے اسکے انتقال کے بعد وارثوں کو ملے گی اور گر وارث نہ ہوں تو بیت المال کو۔ دینے والے کو واپس نہ ملے گی۔ (۲) یہ کہ وارثوں کا ذکر نہ کیا جائے تب بھی اسکا حکم وہی ہے جو پہلی صورت میں مذکور ہے (۳) اگر لوٹنے کی ہبہ کرنے والے نے شرط لگا بھی دی کہ تیری زندگی بھر تو یہ چیز تیری ہے اور تیرے مرنے کے بعد میری ہوگی اسکا حکم بھی وہی ہے جو پہلی صورت میں مذکور ہے اور لوٹنے کی شرط باطل ہوگی کہ یہ ہبہ شرط کیساتھ ہے اور ہبہ شرط کے ساتھ جائز ہوتا ہے اور شرط باطل ہوتی ہے۔

(۲۹۵۱) عمر بھر کا عطیہ خواہ کیسا بھی ہو مطلق ہو موقت، مشروط ہو یا غیر مشروط ہبہ کرنے والے کو نہ لوٹے گا بلکہ جسے ہبہ کیا گیا ہے اسکے مرنے کے بعد اسی کے ورثاء کو ملیگا۔ یہ وہی حکم ہے جو ابھی گزشتہ حدیث شریف کی شرح بصیرۃ العرفان میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲۹۵۲) عمریٰ یہ ہے کہ جس کو کوئی چیز دی گئی اور اس سے کہا گیا کہ یہ چیز تیری زندگی تک تیری ہے اور تیرے بعد تیرے وارثوں کی۔ وہ وارث خواہ اولاد ہوں یا دوسرے وارث۔ ہر عمریٰ کا یہی حکم ہے شرط لگائی جائے یہ نہ لگائی جائے۔ ہبہ شدہ چیز ہبہ کرنے والے کو واپس نہیں ہو سکتی۔ واپسی کو روکنے والی سات چیزیں ہیں۔ (۱) زیادۃ: ایک زمین ہبہ کی جس میں نہ عمارت تھی نہ باغ ہبہ کے بعد ہبہ پانے والے نے اس زمین زیادتی واضافہ کیا عمارت بنائی یا باغ لگایا تو اب ہبہ واپس نہ ہوگا (۲) موت: اگر ہبہ کرنے والا یا ہبہ پانے والا مر جائے تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کو کچھ نہ پہونچے گا (۳) عوض: اگر ہبہ کرنے والا بدلے میں کچھ لے لے تو پھر ہبہ واپس نہیں لے سکتا (۴) ملک سے نکل جانا: اگر کوئی ہبہ شدہ چیز ہبہ پانے والے نے کسی کو دیدی یا بیچ ڈالی تو اب ہبہ کرنے والا ہبہ پانے والے سے ہبہ شدہ چیز نہیں لے سکتا (۵) زوجیت: زوجین میں سے ایک اگر کسی کو کچھ ہبہ کر دے تو واپس نہیں لے سکتا (۶) قرابت: جن قرابت کو محرمیت کی اس میں بھی واپس نہیں کر سکتا (۷) ہلاکت: جو چیز کہ ہبہ کی گئی اگر وہ ہلاک و برباد ہو جائے تو ہبہ کرنے والا تقاضہ نہ کرے گا اور نہ وہ واپس لینے کا حقدار ہوگا۔ ان سبکے پہلے حروف کو یکجا کرنے سے یہ مجموعہ بنتا ہے "دمع خزقہ"۔

(۲۹۵۳) عمریٰ کی تعریف تو آپ پڑھ چکے اب "رقبیٰ" کی تعریف ملاحظہ فرمایئے کہ رقبیٰ یہ ہے کہ دینے والا کہے کہ یہ چیز دیتا ہوں لیکن اگر تو پہلے مرجائے تو یہ میری ہوگی اور اگر میں پہلے مرجاؤں تو مستقل تیری ہوگی۔ دینا خواہ عمر بھر کیلئے یا مذکورہ شرط کے ساتھ بہر دو صورت یہ ہبہ شرط کیساتھ ہے۔ شرط کیساتھ ہبہ درست ہے اور شرط باطل ہے اور ہبہ کی جانے والی چیز کسی ہبہ کرنے والے کو واپس نہ ہوگی عطیہ رقبیٰ ہو عمریٰ جسے دیا جاتا ہے اسکو مستقل طور پر مالک کر دیتا ہے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

(۲۹۵۴) زمانہ جاہلیت میں عمریٰ ورقبیٰ اسکے مرنے پر جسے ہبہ کیا جاتا تھا ہبہ کرنے والے کو واپس ہو جاتا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے جاہلیت کا یہ قانون توڑ دیا۔

(۲۹۵۵) "نہ بگاڑو" کا مطلب یہ ہے کہ جو مال تم اپنے پاس رکھنا چاہتے ہو اس مال کو کسی کو بطور عمریٰ، بطور رقبیٰ نہ کرو کہ اس سے تمہارا مال بگڑ جائے گا کہ تمہیں واپس نہیں ملیگا اور تمہارا مدعا پورا نہ ہوگا اور تمہاری ضرورتیں تمہیں پریشان کریں گے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ عمریٰ یا رقبیٰ کرنا اپنا مال بگاڑنا ہے۔ یہ مطلب تو بہر حال غلط ہوگا چونکہ عمریٰ یا رقبیٰ یہ تو مخلوق خدا پر مہربانی کرنا ہے جس پر ثواب ملنا ہے جس کو بھی ہبہ کیا جائے گا اسکی ملکیت تام ہوگی وہ اسکے بیچنے کا بھی مجاز ہوگا اور اسکے مرنے پر ہبہ شدہ چیز اسکے وارثوں کو ملے گی

(۲۹۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے واپسی کرنے والا اپنے ہبہ میں اس کتے کی طرح ہے جو واپسی کرے اپنی قے میں نہیں ہے ہمارے پاس اس سے بُری مثال۔

(۲۹۵۹) حدیث شریف: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَفِیْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْطَيْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَعْطَيْتَ

ترجمہ: حضرت نعمان ابن بشیر سے مروی بیشک انکے والد ماجد حضرت بشیر لائے انکو پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ رحمت میں تو عرض کیا کہ بیشک میں نے دیا ہے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام تو فرمایا پیارے رسول نے کیا اپنی تمام اولاد کو دیا ہے تم نے اسی طرح؟ عرض کیا نہیں فرمایا پیارے رسول نے کہ واپس کرلو اس ہبہ کو، اور ایک روایت میں ہے کہ بیشک پیارے رسول نے فرمایا کیا خوش کریگی تم کو یہ بات کہ ہو تمام اولاد تمہاری خدمت گزاری میں برابر؟ عرض کیا حضرت بشیر نے ہاں، فرمایا پیارے رسول نے تو نہ فرق کرو، اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نعمان نے کہ عطا فرمایا مجھ کو میرے والد حضرت بشیر نے کچھ عطیہ تو کہا حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہ میں راضی نہ ہوں گی یہاں تک کہ گواہ بناؤ پیارے رسول اللہ ﷺ کو، پھر حاضر ہوئے حضرت بشیر پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا کہ بیشک میں نے دیا ہے اپنے اس بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہیں ایک عطیہ تو عمرہ بنت رواحہ نے مجھے کہا ہے کہ میں گواہ بناؤں آپکو یا رسول اللہ، فرمایا پیارے رسول نے کیا دیا تم نے اے بشیر!

2951 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि उम्र भर का अतिया मीरास है उसके घर वालों की।

2952 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि अतिया दे उम्र भर के लिये उसको और उसके पसमांदगान को तो बेशक वो उम्र भर का अतिया उसका होगा जिसे दिया गया अतिया देने वाले की तरफ़ इसलिये कि उसने ऐसा अतिया दिया है कि उसमें वाके हो गयी है विरासतें।

2953 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न तो बतौर रक़्बा कुछ देना चाहिये और न बतौर उमरा देना चाहिये फिर जिस बतौर रक़्बा दिया गया है कुछ भी या बतौर उमरा दिया गया है तो वो उसके बाद उसके वारिसों का है।

2954 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि उमरा जाइज है उम्र वाले के लिये और रक़्बा जाइज है रक़्बा वाले के लिये।

2955 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रोके रखो अपने मालों को अपने पास न बिगाड़ो उनको कि वो शख़्स जिसको दिया गया उमरा के तौर पर तो वो उसका है उसके जीये तक और मरे तक और उसके पसमांदगान का।

2956 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स कि पेश की जाये

جسے ہبہ کیا گیا ہے۔ ہبہ عاریت نہیں ہے بلکہ ملکیت ہوتا ہے۔

(۲۹۵۶) یہ حدیث شریف چونکہ بب العطایا میں ہے اسلئے ترجمہ میں تحفہ کی قید لگادی ہے تاکہ تجارت کے طور پر خوشبو دینا اس حکم سے الگ ہو جائے۔ بعض عطر فروش کسی کو قیمتاً عطر پیش کرتے ہیں اور اس حدیث شریف سے دھونسیاتے ہیں۔ اگر اسے خریدنا نہ بھی ہو تو خرید لے اور عطر فروش کا کاروبار خوب چلے۔ یہ مطلب ناواقفی کی بنا پر ہے یا دھوکہ دہی کی بنیاد پر۔ اس حدیث شریف میں خوشبو سے مراد ہر خوشبو ہے عطر ہو یا پھول یا چنبیلی وغیرہ کا تیل۔ دوسرے ہدایا و تحائف واپس کرنا بھی خلاف اخلاق ہیں مگر خوشبو واپس کرنا تو بہت ہی خشک مزجی کی دلیل ہے کیونکہ وزن بھی معمولی۔ قیمت بھی زیادہ نہیں اور ذہن و دماغ کو ٹھیک ٹھاک رکھنے میں معاون ہے۔ خوشبو جنت سے آئی ہے اور یہ جنت کا پتہ دیتی ہے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ سیدتنا خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان سے مجھے جنت کی مہک آتی ہے (مبسوط للسرخسی) اسی لئے حضرت خاتون جنت کو زہرا یعنی جنت کی کلی کہتے ہیں۔

(۲۹۵۷) پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ نکہت بار میں اگر کوئی تحفہ ہدیہ خوشبو پیش کرتا تو آپ اسکا دل نہ توڑتے اور خوشبو واپس نہ فرماتے بلکہ اسکا نذرانہ عقیدت ومحبت قبول فرماتے۔

(۲۹۵۸) جب تک سات موانع سے کوئی مانع نہ ہو تب تک ہبہ کی واپسی درست ہے اگرچہ ایسا کرنا پھر بھی بے مروتی اور بدخلقی ہے۔ قابل نفرین ہے۔ یہ حدیث شریف اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ کوئی چیز ہبہ کرکے واپس لینا حرام ہے چونکہ قے کتے پر حرام نہیں ہے قابل نفرت ضرور ہے۔ ''کتے کا اپنی قے چاٹنے جیسا ہے'' یہ تشبیہ نفرت دلانے کیلئے ہے۔ حدیث شریف۔ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کا حقدار ہے جب تک کہ اسکا عوض نہ لے لے۔

(۲۹۵۹) اولاد کو عطیہ دینے میں برابری چاہیے۔ بعض اولاد کو بعض اولاد پر ترجیح نہ دینا چاہیے کہ کسی کو کچھ نہ دے اور کسی کو سب کچھ دیدیا یا کسی کو زیادہ دے اور کسی کو کم دے۔ باپ اولاد کو عطیہ دیکر واپس بھی لے سکتا ہے۔ وقت ضرورت دوسرے اہل قرابت واپس نہیں لے سکتے کہ قرابت مانع ہے۔ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ اور حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ صاحبہ ہیں پیارے نبی ﷺ کو گواہ بنانے کا مقصد یہ تھا کہ عطیہ پختہ ہو جائے اور بعد میں اولاد میں جھگڑا نہ اٹھانہ ہو۔ آجکل غیر منقولہ جائیداد کے جو بیع نامے رجسٹر کرائے جاتے ہیں انکی اصل یہ حدیث شریف ہے کیونکہ رجسٹری میں حکومت کو گواہ بنایا جاتا ہے۔ حضرت نعمان تو حضرت عمرہ بنت رواحہ سے تھے اور حضرت بشیر کی باقی اولاد دوسری بیویوں سے تھیں۔ اپنی زندگی میں باپ اپنی تمام اولاد خواہ بیٹے ہوں یا بیٹیاں برابری کرے بیٹے کی لئے دوگنا حصہ بعد انتقال ہے۔ یہاں تک کہ اولاد کو پیار محبت اور چومنے چاٹنے میں بھی برابری کرے (مرقاۃ شریف) اگرچہ قدرتی طور پر چھوٹے بچے سے زیادہ محبت ہوتی ہے پیارے نبی ﷺ کو حضرت فاطمہ سے بڑی محبت تھی کیونکہ آپ سب سے چھوٹی اولاد تھیں۔ اولاد کے درمیان کمی بیشی رنا مکروہ ہے جبکہ بلا وجہ ہو اس میں ہبہ درست ہوگا کیونکہ اس حدیث شریف سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہبہ درست ہو گیا ورنہ واپسی کے کیا معنی؟ ایک دوسری روایت میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اس عطیے پر کسی اور کو گواہ بنالو۔ اگر یہ حرام قطعی ہوتا تو کسی اور کو گواہ بنانے کے کیا معنی؟ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اکیس وسق کھجوریں عنایت فرمائیں جو اور اولاد کو نہ دیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نور نظر سیدنا حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک عطیہ مرحمت فرمایا جو دوسری اولاد کو نہ دیا۔ حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اس اولاد کو جو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کو خاص کیا اور اس سے اپنے جو اور اولاد کو نہ دیا۔ حضرات صحابہ کرام نے یہ عمل ملاحظہ بھی فرمایا اور کسی نے اس پر انکار نہ فرمایا ... اگر فقیر ہے تو امیر کو دل ہوگیا (مرقاۃ شریف) متقی بیٹے کو فاسق ... درود وسلام میں مصروف دینا، غریب، معذور تنگ دست یا پیارے ﷺ کی دولتوں نعمتوں، عنایتوں ... اولاد سے زیادہ دینا بلا کراہت درست ہے ... ہیں۔ ارشاد نبوی ہے۔ حدیث

سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ

اپنی تمام اولاد کو اسی کے مثل؟ عرض کیا حضرت بشیر نے نہیں، فرمایا پیارے رسول نے کہ ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور انصاف کرو تم اپنی اولاد کے درمیان، حضرت نعمان نے فرمایا

فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ قَالَ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جُوْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ لوٹ آئے حضرت بشیر پھر واپس فرمالیا اپنا عطیہ، اور ایک روایت میں ہے کہ بیشک پیارے رسول نے فرمایا کہ نہیں گواہ ہوتا میں ظلم پر۔

(۲۹۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهٖ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں واپس کر سکتا کوئی اپنے ہبہ میں سوائے والد کے اپنے بیٹے سے۔

(۲۹۶۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مناسب ہے کسی آدمی کیلئے کہ دے کوئی عطیہ پھر واپسی اس میں

اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ

سوائے باپ کے کہ وہ دے اپنے بیٹے کو مثال اسکی جو دے عطیہ پھر واپسی کرے اس میں اس کتے کی مثال کی طرح ہے جو کھائے

حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

یہاں تک کہ سیر ہو جائے، قے کر دے پھر لوٹ جائے اپنی قے میں۔

(۲۹۶۲) حدیث شریف: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا

ترجمہ: بیشک ایک دیہاتی نے نذرانہ پیش کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کو جوان اونٹنی کا تو بدلہ دیا پیارے رسول نے اسکو اس ایک جوان اونٹنی کا

سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ

چھ اونٹیوں سے تو وہ خوش نہ ہوا تو خبر پہونچی یہ پیارے نبی ﷺ کو تو پیارے نبی نے اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان فرمائیں اور اسکی توصیف کی

ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا

پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ بیشک فلاں شخص نے نذرانہ دی تھی مجھے ایک اونٹنی تو عطا فرمائیں میں نے اس شخص کو اس اونٹنی کے بدلے چھ اونٹنیاں پھر بھی وہ ناراض رہا

बतौर तोहफा उस पर खुशबू तो न वापस करे उसको इसलिये कि खुशबू हलका बोझ है और खुशबू अच्छी है।
2957 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तोहफ़ में पेश होने वाली खुशबू वापस न फरमाते थे।
2958 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि वापसी करने वाला अपने हिबे में से उस कुत्ते की तरह है जो वापसी करे अपनी कै में नहीं है हमारे पास इससे बुरी मिसाल।
2959 हदीस शरीफ़:– हज़रते नोमान इब्ने बशीर से मरवी बेशक उनके वालिदे माजिद हज़रते बशीर लाये उनको प्यारे रसूलन अल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे रहमत में तो अर्ज़ किया कि बेशक मैंने दिया है अपने इस बेटे को एक गुलाम तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या अपनी तमाम औलाद को दिया है तुमने इसी तरह? अर्ज़ किया नहीं, फरमाया प्यारे रसूल ने कि वापस कर लो इस हिबे को और एक रिवायत में है कि बेशक प्यारे रसूल ने फ़रमाया क्या खुश करेगी तुमको यह बात कि हो तमाम औलाद तुम्हारी ख़िदमत गुज़ारी में बराबर? अर्ज़ किया हजरते बशीर ने हाँ, फरमाया प्यारे रसूल ने तो न फ़र्क़ करो और एक रिवायत में है कि फरमाया हजरते नोमान ने कि अता फरमाया मुझको मेरे वालिद हज़रते बशीर ने कुछ अतिया तो कहा हजरते अमरा बिन्त रवाहा ने कि मैं राज़ी न होऊँगी यहाँ तक कि गवाह बना लो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को फिर हाजिर हुये हजरते बशीर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया कि बेशक मैंने दिया है अपने इस बेटे को जो अमरा बिन्ते रवाहा से है एक अतिया तो अमरा बिन्ते रवाहा ने मुझसे कहा है कि मैं गवाह बनाऊँ आपको

(۲۹۶۰) حدیث شریف۔ جب ذی رحم محرم کو ہبہ دیا جائے تو واپس نہ ہوگا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ اہل قرابت کا ہبہ جائز ہے اور اجنبی کا ہبہ واپس بھی ہو سکتا ہے جب تک کہ اسکا عوض نہ دیا گیا ہو۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ بوقت ضرورت باپ بیٹے کا عطیہ واپس لے سکتا ہے کیونکہ یہ مال بیٹے کا تھا اور باپ بیٹے کا مال وقت ضرورت خرچ کر سکتا ہے۔ دوسرا عطیہ والا اگر ہدیہ واپس لے تو قاضی کے فیصلے کی ضرورت ہے لیکن والد بوقت ضرورت بغیر قاضی کے فیصلے کے واپس لے سکتا ہے (اشعۃ اللمعات شریف، لمعات شریف مرقاۃ شریف)

(۲۹۶۱) "حلال نہیں" کا ترجمہ مناسب نہیں کیا ہے کیونکہ یہاں انہیں معنی کا محل ہے جیسا کہ یک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ نہیں ہے حلال مومن کیلئے کہ خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اسکا پڑوسی خالی پیٹ سوئے۔ اس مقام پر بھی حلال نہیں مناسب نہیں کہ معنی میں ہے۔ بلا ضرورت باپ بھی ہبہ واپس نہیں کر سکتا۔ بیٹی کا دیا ہوا جہیز باپ واپس نہیں لے سکتا۔ میاں بیوی بھی ایک دوسرے کو عطیہ دیکر واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح اہل قرابت عزیز عطیہ دیکر واپس نہیں لے سکتے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جبکہ ہبہ ذی رحم محرم کا ہو تو نہیں واپسی ہوگی اس میں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قرابت کا عطیہ لازم ہے دوسرے کا عطیہ لازم نہیں جب تک کہ وہ عوض نہ دیں (لمعات شریف) کتے کا قے کر کے چاٹنا کتے کیلئے حرام نہیں ہے بلکہ دیکھنے والوں کی طبیعت پر باعث نفرت ہوتا ہے۔ اسی طرح عطیہ دیکر واپس لینا ہر شخص کو ناگوار و برا معلوم ہوتا ہے۔ ہبہ اور صدقہ کا حکم میں فرق ہے کہ ہبہ تو بعض صورتوں میں واپس بھی ہو سکتا ہے مگر دیا ہوا صدقہ و خیرات واپس نہیں ہو سکتا کیونکہ صدقے وخیرات کا منشا و رضائے الٰہی ہے جو صدقہ وخیرات کرنے والے کو حاصل ہو گئی۔ جب عوض مل گیا تو واپسی کیسی۔

(۲۹۶۲) مومن کو چاہیے کہ اگر کوئی اسے نذرانہ تحفہ وغیرہ دے تو لیکر اظہار خوشی کرے۔ اس سے نذرانہ تحفہ دینے والے کو بھی خوشی ہوتی ہے جس سے اسے آئندہ کیلئے حوصلہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر بھی اظہار خوشی کرے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمائیے اللہ کے کرم سے اور اللہ کی رحمت سے تو اس پر خوب خوشی منائیں۔ وہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۰۰) اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی ہے اسکے ملنے کی خوشی مومنوں کو خوب منانا چاہیے۔ اسلئے مسلمان عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔ مذکورہ چاروں قبائل والے حضرات بہت ہی حلیم، کریم مزاج کے مالک ہوتے ہیں وہ اپنے عطایا وہدایا اور نذرانوں کا عوض چاہتے ہی نہیں اور جو بھی دربار نبوی سے مل جائے اسی کو بہت سمجھتے ہیں۔ عام لوگوں کو عوض یا زیادہ عوض کی خاطر ہدیہ و نذرانہ دینا بہتر نہیں ہے اور پیارے نبی ﷺ کیلئے تو یہ حرام تھا کیونکہ پیارے نبی ﷺ تو دنیا میں دینے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو مانگنے والا ہے تو اسکو نہ جھڑکیے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۳۶) پیارے نبی ﷺ کی شان ہی نرالی ہے وہ کسی سے زیادہ نذرانے وصول کرنے کیلئے عطیے نہ دیتے تھے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ احسان فرمائیے زیادہ لینے کی نیت سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۶۳) اس آیت کریمہ میں پیارے نبی ﷺ سے خطاب ہے اور یہ نہی تحریم کیلئے ہے۔ بڑا جب چھوٹوں کو کچھ دے تو وہ عطیہ ہے نوازش ہے اکرام ہے انعام ہے اور جو برابر والا برابر والے کو دے تو وہ ہدیہ ہے سوغات ہے اور جب چھوٹا اپنے بڑے کو دے تو وہ نذرانہ ہے۔ بڑے کو چاہیے کہ وہ چھوٹوں کو نذرانے کے عوض کچھ نہ کچھ دے کیونکہ وہ اسی لالچ میں تو لاتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے ایک اونٹ کے نذرانے میں چھ اونٹوں سے نوازا اگر اور کچھ بھی نہ ہو تو پھر دعاؤں سے نوازا جائے اور دعائیں دی جائیں کہ نذرانہ پیش کرنے والے کا دل خوش ہو جائے۔ مروجہ نیوتے بھی جائز ہیں جبکہ ان سے لڑائی جھگڑے نہ ہوں۔ نیوتہ بھی سوغات کی قسم ہے اور اس سے اپنے بھائی کی بروقت مدد ہو جاتی ہے۔

(۲۹۶۳) برابر والا بھی برابر والے کو عوض دے اگر فقیر ہے تو امیر کو دل کھول کر دعائیں دے۔ ہم دن رات درود و سلام میں مصروف و مشغول رہتے ہیں کہ ہم پیارے نبی ﷺ کی دولتوں نعمتوں، عنایتوں، نوازشوں کے سہارے پل رہے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے۔ حدیث

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

ارادہ فرمالیا ہے میں نے یہ کہ نہ قبول فرماؤں گا میں کوئی نذرانہ سوائے قریشی کے یا انصاری کے یا ثقفی کے یا دوسی کے۔

(۲۹۶۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کو کوئی عطیہ دیا جائے پھر ہو سکے تو چاہیے کہ بدلہ دے وہ اسکو اسکا

وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ

اور جو شخص کچھ نہ پائے تو چاہیے کہ وہ اپنے دینے والے کی تعریف کرے اسلئے کہ جسنے تعریف کی دینے والے کی تو شکریہ ادا کر دیا اسنے اور جس نے چھپایا تو ناشکری کی جس نے

وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

اور جو ٹیپ ٹاپ کرے اس چیز سے جو نہ دی گئی ہو تو ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح۔

(۲۹۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ کی جائے اسکے ساتھ کوئی بھلائی تو کہدے اس بھلائی کے کرنے والے سے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ "جزا دے اللہ تعالیٰ تجھ کو اچھی" تو اس نے بھرپور کر دار ادا کیا تعریف کرنے میں۔

(۲۹۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو نہ شکریہ ادا کرے لوگوں کا تو نہیں شکر ادا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا۔

(۲۹۶۶) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف

اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ

تو آئے پیارے رسول کی خدمت عالی میں حضرات مہاجرین کرام تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں دیکھے ہم نے لوگ زیادہ بڑھ چڑھکر خرچ والے

या रसूलल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या दिया तुम्ने ऐ बशीर अपनी तमाम औलाद को इसी के मिस्ल? अर्ज़ किया हज़रते बशीर ने नहीं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि डरो तुम अल्लाह तआला से और इंसाफ करो तुम अपनी औलाद के दरमियान, हज़रते नोमान ने फ़रमाया कि लौट आये हज़रते बशीर फिर वापस फ़रमा लिया अपना अतिया और एक रिवायत में है कि बेशक प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि नहीं गवाह होता मैं ज़ुल्म पर।

2960 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं वापसी कर सकता कोई अपने हिबे में सिवाये वालिद के अपने बेटे से।

2961 हदीस शरीफ़:- बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं मुनासिब है किसी आदमी के लिये कि दे कोई अतिया फिर वापसी उसमें सिवाये बाप के कि वो दे अपने बेटे को, मिसाल उसकी जो दे अतिया फिर वापसी करे उसमे उस कुत्ते की मिसाल की तरह जो खाये यहाँ तक कि सैर हो जाये कै कर दे फिर लौट जाये अपने कै में।

2962 हदीस शरीफ़:- बेशक एक देहाती ने नज़राना पेश किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को जवान ऊँटनी का तो बदला दिया प्यारे रसूल ने उसको एक जवान ऊँटनी का 6 ऊँटनियों से तो वो खुश न हुआ तो खबर पहुची यह प्यारे नबी को तो प्यारे नबी ने अल्लाह तआला की खुबियां बयान फ़रमाई और उसकी तौसीफ़ की फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक फलाँ शख़्स ने नज़राना दी थी मुझे एक ऊँटनी तो अता फ़रमाई मैंने उस शख़्स को इस ऊँटनी के बदले 6 ऊँटनिया फिर भी वो नाराज़ रहा। इरादा फ़रमा लिया है मैंने यह कि न कुबूल फरमाऊँगा मैं कोई नजराना सिवाये कुरैशी के या अंसारी के या सकफी के या दोसी के।

شریف:۔ بس اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں (بخاری شریف) ہم غلام پیارے نبی ﷺ کی نوازشات کا عوض نہیں دے سکتے تو دعائیں دیں یعنی خوب درود سلام پڑھیں۔ سیدنا حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فلسفے کو بیان فرمایا ہے۔

چونکہ دانش ہست محتاج الیہ
زاں سبب فرمود حق صلوا علیہ (مثنوی شریف)

حمد وثنا بھی شکر کی ایک قسم ہے۔ شکر دلی بھی ہوتا ہے زبانی بھی اور ارکانی بھی یعنی ہاتھ پاؤں سے خدمت کرنا حمد وثنا زبانی شکریہ ہے شکریہ ادا کرنے سے اور زیادہ نعمتوں کی برسات ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور یاد فرمائیے جب اعلان فرمایا مالک نے تمہارے اگر شکر کروگے تم تو ضرور میں زیادہ دونگا تم کو اور اگر ناشکری کروگے تو بیشک میرا عذاب بہت سخت ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۹۸) زمانہ جاہلیت میں ایک شخص تھا کہ وہ دو عمدہ لباس بیک وقت پہنتا تھا کہ سماج میں اسے اچھی نظروں سے دیکھا جائے اور اسے جھوٹی گواہی دینے میں بھی کبھی کوئی جھوٹا نہ سمجھے۔ مذکورہ حدیث شریف میں ٹیپ ٹاپ کرنے والے کو اس ڈبل لباس والے جھوٹ کے ڈیلر سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۹۶۴) اسکا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ میں تو اس کا بدلہ دینے سے عاجز وقاصر ہوں اللہ تعالیٰ تجھے دین ودنیا میں اس سلوک خیر کی جزاء خیر عطا فرمائے۔ اس مختصر سے دعائیہ جملے میں اسکی نعمت کا اقرار بھی ہوگیا اور اپنے عجز کا اظہار بھی اور دربار خداوندی میں عجز و عاجزی کا بڑا مرتبہ ہے۔

کبر وغرور چھوڑ دے کر عاجزی سدا
اللہ کو ہے بندے تری عاجزی عزیز (بانی)

دینے والے کے حق میں دعاء خیر کرنا بھی یہ شکریہ ہی ہے۔ دینے والے کی جھوٹی تعریف نہ کرے اور نہ ہی خوشامدانہ گفتگو کرے چاپلوسی سے خود کو دور رکھے کہ فاسق کو ولی نہ کہے جاہل کو عالم نہ بتائے۔ فقیر کو امیر نہ بھانجے۔ کیونکہ جھوٹ بولنا گناہ بھی ہے اور بے فائدہ بھی۔ اسی کو کہتے ہیں "گناہ بے لذت" اور اگر کوئی گنہگار، بدکار بدسلوکی کرے تو اسے گالیاں نہ دو برا نہ کہو بلکہ اسے یہ دعا دو غفر الله لك اصلح حالك۔ مغفرت فرمائے اللہ تعالیٰ تیری اور اصلاح فرمائے تیرے حال کی۔ اور اگر کوئی گنہگار ہی آپے سے باہر ہو جائے اور بدکلامی پر اتر آئے تو یہ کہنا چاہیے غفر الله له ولنا۔ ترجمہ۔ بخشدے اللہ تعالیٰ اسکو اور ہم کو۔ یہی طریقہ ہے خاصان خدا کا۔

(۲۹۶۵) جسے ناشکری اور کفران نعمت کی عادت پڑ جاتی ہے وہ پھر کسی کرم فرما کی کرم فرمائی کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ جو بندوں کی کرم فرمائیوں پر انکا شکریہ ادا کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نوازشات پر تو بطریق اولی اور بڑھ چڑھ کر شکر ادا کرتا ہے۔ بندوں کا ناشکرا اللہ تعالیٰ کا بھی ناشکرا ہوتا ہے۔ بندے کا شکریہ زبانی طور پر بھی اور دلی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی ادا کرنا چاہیے۔

(۲۹۶۶) پیارے نبی ﷺ نے پیار ومحبت کی ایسی جوت جگائی کہ جو دل نفرتوں کی آماجگاہ تھے وہ اخلاص ومروت محبت ومودت ایثار وخدمت کی جلوہ گاہ بن گئے۔

جو دور تھے مقرب یزداں بنادیا
انسان کو حضور نے انسان بنادیا
ارض دل وہ ماغ تھی بنجر حضور نے
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا (یا حبیب)

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب پیارے نبی ﷺ نے اخوت ومساوات کی مضبوط وٹھوس بنیادوں پر امت مرحومہ ملت مسلمہ کی تنظیم فرمائی تو حضرات انصار کرام نے حضرات مہاجرین کرام کا اپنے مالوں میں برابر کا حصہ کرلیا انتہا تو یہ ہے کہ اپنے مکانوں کے دو دو حصے کر دئے اور اپنے مہاجر بھائی کو اپنے مکان کا آدھا حصہ دے دیا کھیت وباغ کا بھی اس انداز سے بٹوارہ کر دیا اگر کسی انصاری بھائی کے دو بیویاں تھی تو ایک بیوی کو طلاق دیکر اپنے مہاجر بھائی کے نکاح میں بعد عدت دیدی (مرقاۃ شریف)۔

جو تھے اک دوسرے کے خوں کے پیاسے مصطفیٰ انکی
اخوت کی حسیں بنیاد پر تنظیم کرتے ہیں (بانی)

اس حدیث شریف میں حضرات انصار کرام کی تعریف وتوصیف فرمائی گئی ہے کہ انہوں نے مہمان نوازی میں مثال قائم کر دی ہے کہ انصار کرام کا ہر فرد خوئے مہماں نوازی میں اپنا مثالی مقام رکھتا ہے غریب ہو کہ امیر۔ غریب اپنے تھوڑے ہی مال سے اپنے مہاجر

وَّلَا اَحْسَنَ مَوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ

اور نہ زیادہ نیک مدد کرنے میں، تھوڑے مال سے، ان لوگوں سے کہ اُترے ہم انکے درمیان کہ الگ تھلگ رکھا انہوں نے ہم کو محنت ومشقت سے

وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمُهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا

اور شریک کرلیا ہم کو آمدنی میں یہاں تک کہ ہم نے خوف کیا یہ کہ لے جائیں گے یہ حضرات ثواب پورے کا پورا، فرمایا پیارے رسول نے نہیں

مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جبتک تم دعائیں کرتے رہوگے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے اور تعریفیں کرتے رہوگے انکی۔

(۲۹۶۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو واسطے کہ ہدیہ دور کرتا ہے عداوتوں کو۔

(۲۹۶۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو واسطے کہ ہدیہ کا لین دین سینے کا کینہ دور کرتا ہے

وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْشِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور نہ پوچ جانے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو اگر چہ بھیجے بکری کے کھر کا ٹکڑا۔

(۲۹۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدَ وَالدُّهْنَ وَاللَّبَنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین ہیں کہ نہ واپس کی جائیں، تکیے اور تیل اور دودھ۔

(۲۹۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیا جائے کوئی تم میں کا خوشبو تو نہ واپس کرے اسکو

فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسلئے کہ خوشبو آئی ہے جنت سے۔

2963 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसको कोई अतिया दिया जाये फिर हो सके तो चाहिये कि बदला दे वो उसको उसका और जो शख़्स कुछ न पाये तो तो चाहिये कि वो अपने देने वाले की तारीफ़ कर दे इसलिये कि जिसने तारीफ़ की देने वाले की तो शुक्र अदा कर दिया उसने और जिसने छुपाया तो नाशुक्री की है उसने और जो टीप–आप कर दे इस चीज़ से जो न दी गई हो तो है वो झूठ के दो कपड़े पहनने वाले की तरह।
2964 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि की जाये उसके साथ कोई भलाई तो कह दे इस भलाई के करने वाले से कि "जज़ा दे अल्लाह तआला तुझको अच्छी" तो उसने भरपूर किरदार अदा किया तारीफ़ करने में।
2965 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो न शुक्रिया अदा करे लोगों का तो नहीं शुक्र अदा करेगा वो अल्लाह तआला का।
2966 हदीस शरीफ़– हजरते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीने शरीफ़ तो आये प्यारे रसूल की खिदमते आली में हज़राते मुहाजिरीने किराम तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! नहीं देखे हमने लोग ज्यादा बढ़ चढ़ कर खर्च वाले और न ज्यादा नेक मदद करने में थोड़े माल से, इन लोगों से कि उतरे हम उनके दरमियान कि अलग थलग रखा उन्होंने हमको मेहनत व मशक्कत से और शरीक कर लिया हमको आमदनी में यहाँ तक कि हमने खौफ किया यह कि ले जायेंगे यह हजरात सवाब पूरे का पूरा, फरमाया

بھائیوں کی مدد کررہے ہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اپنے مالوں میں تو شریک کرلیا مگر محنت ومشقت حضرات انصار خود کرتے۔ یہ بڑے دل گردے کی بات ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی تعلیم نے انکے دلوں کی کایا ہی پلٹ دی۔ پتھروں کو موم کا مزاج دیدیا۔

جہاں لغزشیں تھیں شباب پر جہاں دشمنی تھی عروج پر
وہاں الفتوں کے دیئے جلے وہ سبق نبی نے پڑھادیا (یانی)

(۲۹۶۷) ہدیوں کے لین دین سے دوستوں کی دوستی میں اضافہ ہوتا ہے اور دشمنوں کی دشمنی میں افاقہ ہوتا ہے یا پھر بالکل ہی ختم ہوجاتی ہے۔ ہدیہ دوستوں کو بھی دینا چاہیے اور دشمنوں کو بھی۔ دوستوں کو ہدیہ دینے سے دوستی بڑھتی ہے اور دشمنوں کو ہدیہ دینے سے دشمنی دور ہوتی ہے۔

(۲۹۶۸) اس کینے میں غیر اسلامی شدت پسندی، عداوت، حسد وغیرہ سب داخل ہیں۔ ہدیے کا لین دین ان تمام بیماریوں کا شاندار وجاندار علاج ہے۔ اگر تمہارا پڑوسی مالدار ہے اور تم نادار ہو تو اپنی حیثیت کے مطابق ہدیہ بھیجو اور اس مالدار کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ اسے حقیر نہ سمجھے اور نہ اسکی بے قدری کی جائے بلکہ اس حقیر ہدیے کو بھی شکریہ کیساتھ قبول کرنا چاہیے۔ اور اپنی شایان شان اسے اچھا ہدیہ دو تا کہ اسکا دل بڑھے اور دلجوئی کا بھی ثواب ملے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے مگر ہم فقیروں کے معمولی صدقات قبول فرماتا ہے اور اپنی شایان شان ہمیں بدلہ عنایت فرمائے گا۔

(۲۹۶۹) اگر میزبان اپنے مہمان کے آرام کیلئے تکیہ پیش کرے اور سر میں ملنے کے لئے تیل پیش کرے اور پینے کیلئے دودھ، لسی پیش کرے تو مہمان اسکو واپس نہ کرے اور میزبان کا دل نہ توڑے بلکہ بخوشی قبول کرے۔ تیل میں خوشبودار اور بنا خوشبو والا دونوں قسم کے تیل داخل ہیں بلکہ عطر بھی داخل ہے۔

(۲۹۷۰) اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتیں جنت سے آئی ہیں انہیں میں سے خوشبو بھی ہے۔ اسے واپس کردینا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری کے مترادف ہے۔ خوشبو بطور ہدیہ کوئی دے تو واپس نہ کرو۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ خوشبو کا سودا رد نہ کیا جائے کہ جو بھی عطار آئے عطر فروش آئے فوراً خرید لو ضرورت ہو کہ نہ ہو گھر میں چاہے کتنا ہی عطر رکھا ہو مگر خرید لو جیسا کہ عام طور پر عطر فروش لوگوں کو ذہن دیتے ہیں، یہ کاروباری ٹرک ہے۔

(۲۹۷۱) چومنے، آنکھوں سے لگانے میں نعمت الٰہی کا احترام ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے پیارے نبی ﷺ نئے پھل کو چومتے آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اسی طرح جب موسم کی پہلی بارش ہوتی تو بارش کے قطرات دست پاک میں لیتے اور اپنے چہرۂ انور اور سینہ مبارکہ پر ملتے۔ اس ادا میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر دانی کا اظہار بھی ہے اور اپنی امت کیلئے تعلیم بھی اور نعمت کا شکریہ بھی۔ پھل کی انتہا کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اس فصل کا آخری پھل کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی زندگی عطا فرما کہ ہم اس موسم کی آخری بہار بھی دیکھیں یا پھل کی انتہا سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جنت کے پھل بھی عطا فرما چونکہ دنیا کے پھل جنت کے پھلوں کا نمونہ ہیں کہ ہمیں تقویٰ کی دولت سے مالا مال فرما تا کہ جنت کی بہاروں سے لطف اندوز ہوں اور وہاں کے پھل دیکھیں بھی کھائیں بھی۔ بچوں کو نئے پھل سے اور بھی زیادہ رغبت ہوتی ہے تو پیارے نبی ﷺ شان رحمت وشفقت کا مظاہرہ فرماتے اور وہ نیا پھل قریب رہنے والے بچے کو عطا فرمادیتے گویا کہ پیارے نبی ﷺ کے قریب رہنا بھی بڑی سعادتوں کا ذریعہ ہے۔ مسلمان غور کریں نیا پھل جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسے چومنا آنکھوں سے لگانا یہ نعمت الٰہی کی قدر دانی ہے اور نعمت کا شکریہ ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کبریٰ وعظمیٰ پیارے نبی ﷺ کے نام اقدس کو چومنا کتنی سعادتوں کا ذریعہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کبریٰ وعظمیٰ کی قدر دانی ہوگی اور شکر رب کریم ہوگا۔ وہ نادان اپنی نادانی پر تیر بہائیں جو چومنے چاٹنے کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چومنے چاٹنے میں کیا رکھا ہے؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ "بندر کیا جانے ادرک کا سواد"۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو چومنا آنکھوں سے لگانا سنت ہے۔ قرآن کریم، احادیث کریمہ اور پیارے نبی ﷺ کے تبرکات شریفہ کو چومنا سنت سے ثابت ہے۔ حضرات اولیاء کرام کی قبور پرنور کو چومنا بھی سنت سے ثابت ہے بعض حضرات روٹی کو چومتے ہیں اسکا ثبوت بھی اس حدیث شریف سے ہوتا ہے۔ کھانا سامنے رکھ کر یا ہاتھ میں لیکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا یا دعا کرنا یہ بھی سنت ہے جیسا کہ مروجہ فاتحہ میں ہوتا ہے یہ بھی جائز ہے اور سنت سے ثابت ہے۔ اسکا ماخذ یہ حدیث شریف بھی ہے۔ پیارے نبی ﷺ قربانی کا جانور

وَلَا اَحْسَنَ مَوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ

اور نہ زیادہ نیک مدد کرنے میں، تھوڑے مال سے، ان لوگوں سے کہ اترے ہم انکے درمیان کہ الگ تھلگ رکھا انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے

وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمُهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا

اور شریک کرلیا ہم کو آمدنی میں یہاں تک کہ ہم نے خوف کیا یہ کہ لے جائیں گے یہ حضرات ثواب پورے کا پورا، فرمایا پیارے رسول نے نہیں

مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جبتک تم دعائیں کرتے رہوگے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے اور تعریفیں کرتے رہوگے انکی۔

(۲۹۶۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو اسلئے کہ ہدیہ دور کرتا ہے عداوتوں کو۔

(۲۹۶۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو اسلئے کہ ہدیہ کا لین دین سینے کا کینہ دور کرتا ہے

وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور نہ بوچ جانے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو اگرچہ بھیجے بکری کے کھر کا ٹکڑا۔

(۲۹۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین ہیں کہ نہ واپس کی جائیں، تکیے اور تیل اور دودھ۔

(۲۹۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیا جائے کوئی تم میں کا خوشبو تو نہ واپس کرے اسکو

فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسلئے کہ خوشبو آئی ہے جنت سے۔

2963 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसको कोई अतिया दिया जाये फिर हो सके तो चाहिये कि बदला दे वो उसको उसका और जो शख़्स कुछ न पाये तो तो चाहिये कि वो अपने देने वाले की तारीफ़ कर दे इसलिये कि जिसने तारीफ़ की देने वाले की तो शुक्र अदा कर दिया उसने और जिसने छुपाया तो नाशुक्री की है उसने और जो टीप–टाप कर दे इस चीज़ से जो न दी गई हो तो है वो झूठ के दो कपड़े पहनने वाले की तरह।
2964 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि की जाये उसके साथ कोई भलाई तो कह दे इस भलाई के करने वाले से कि "जज़ा दे अल्लाह तआला तुझको अच्छी" तो उसने भरपूर किरदार अदा किया तारीफ़ करने में।
2965 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो न शुक्रिया अदा करे लोगों का तो नहीं शुक्र अदा करेगा वो अल्लाह तआला का।
2966 हदीस शरीफ़– हजरते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीने शरीफ़ तो आये प्यारे रसूल की ख़िदमते आली में हज़राते मुहाजिरीने किराम तो उन्होंने अर्ज किया या रसूलल्लाह! नहीं देखे हमने लोग ज़्यादा बढ़ चढ़ कर ख़र्च वाले और न ज़्यादा नेक मदद करने में, थोड़े माल से, इन लोगों से कि उतरे हम उनके दरमियान कि अलग थलग रखा उन्होंने हमको मेहनत व मशक्कत से और शरीक कर लिया हमको आमदनी में यहाँ तक कि हमने खौफ़ किया यह कि ले जायेंगे यह हजरात सवाब पूरे का पूरा, फ़रमाया

بھائیوں کی مدد کررہے ہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اپنے مالوں میں تو شریک کرلیا مگر محنت و مشقت حضرات انصار خود کرتے۔ یہ بڑے دل گردے کی بات ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی تعلیم نے انکے دلوں کی کایا ہی پلٹ دی۔ پتھروں کو موم کا مزاج دیدیا۔

جہاں لغزشیں تھیں شباب پر جہاں دشمنی تھی عروج پر
وہاں الفتوں کے دیئے جلے وہ سبق نبی نے پڑھادیا (بانی)

(۲۹۶۷) ہدیوں کے لین دین سے دوستوں کی دوستی میں اضافہ ہوتا ہے اور دشمنوں کی دشمنی میں افاقہ ہوتا ہے یا پھر بالکل ہی ختم ہوجاتی ہے۔ ہدیہ دوستوں کو بھی دینا چاہیے اور دشمنوں کو بھی۔ دوستوں کو ہدیہ دینے سے دوستی بڑھتی ہے اور دشمنوں کو ہدیہ دینے سے دشمنی دور ہوتی ہے۔

(۲۹۶۸) اس کینے میں غیر اسلامی شدت پسندی، عداوت، حسد وغیرہ سب داخل ہیں۔ ہدیے کا لین دین ان تمام بیماریوں کا شاندار و جاندار علاج ہے۔ اگر تمہارا پڑوسی مالدار ہے اور تم نادار ہو تو اپنی حیثیت کے مطابق ہدیہ بھیجو اور اس مالدار کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ اسے حقیر نہ سمجھے اور نہ اسکی بے قدری کی جائے بلکہ اس حقیر ہدیے کو بھی شکریہ کیساتھ قبول کرنا چاہیے۔ اور اپنی شایان شان اسے اچھا ہدیہ دوتا کہ اسکا دل بڑھے اور دلجوئی کا بھی ثواب ملے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے مگر ہم فقیروں کے معمولی صدقات قبول فرماتا ہے اور اپنی شایان شان ہمیں بدلہ عنایت فرمائے گا۔

(۲۹۶۹) اگر میزبان اپنے مہمان کے آرام کیلئے تکیہ پیش کرے اور سر میں ملنے کے لئے تیل پیش کرے اور پینے کیلئے دودھ، لسی پیش کرے تو مہمان اسکو واپس نہ کرے اور میزبان کا دل نہ توڑے بلکہ بخوشی قبول کرے۔ تیل میں خوشبودار اور بنا خوشبو والا دونوں قسم کے تیل داخل ہیں بلکہ عطر بھی داخل ہے۔

(۲۹۷۰) اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتیں جنت سے آئی ہیں انہیں میں سے خوشبو بھی ہے۔ اسے واپس کردینا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری کے مترادف ہے۔ خوشبو بطور ہدیہ کوئی دے تو واپس نہ کرو۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ خوشبو کا سودا ردنہ کیا جائے کہ جو بھی عطار آئے، عطر فروش آئے فوراً خرید لو ضرورت ہو کہ نہ ہو گھر میں چاہے کتنا ہی عطر رکھا ہو مگر خرید لو جیسا کہ عام طور پر عطر فروش لوگوں کو ذہن دیتے ہیں، یہ کاروباری ٹرک ہے۔

(۲۹۷۱) چومنے، آنکھوں سے لگانے میں نعمت الٰہی کا احترام ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے پیارے نبی ﷺ نئے پھل کو چومتے آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اسی طرح جب موسم کی پہلی بارش ہوتی تو بارش کے قطرات دست پاک میں لیتے اور اپنے چہرۂ انور اور سینہ مبارکہ پر ملتے۔ اس ادا میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدردانی کا اظہار بھی ہے اور اپنی امت کیلئے تعلیم بھی اور نعمت کا شکریہ بھی۔ پھل کی انتہا کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اس فصل کا آخری پھل کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی زندگی عطا فرما کہ ہم اس موسم کی آخری بہار بھی دیکھیں یا پھل کی انتہا سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جنت کے پھل بھی عطا فرما چونکہ دنیا کے پھل جنت کے پھلوں کا نمونہ ہیں کہ ہمیں تقویٰ کی دولت سے مالا مال فرما تاکہ جنت کی بہاروں سے لطف اندوز ہوں اور وہاں کے پھل دیکھیں بھی کھائیں بھی۔ بچوں کو نئے پھل سے اور بھی زیادہ رغبت ہوتی ہے تو پیارے نبی ﷺ شان رحمت و شفقت کا مظاہرہ فرماتے اور وہ نیا پھل قریب رہنے والے بچے کو عطا فرمادیتے گویا کہ پیارے نبی ﷺ کے قریب رہنا بھی بڑی سعادتوں کا ذریعہ ہے۔ مسلمان غور کریں نیا پھل جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسے چومنا آنکھوں سے لگانا یہ نعمت الٰہی کی قدردانی ہے اور نعمت کا شکریہ ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کبریٰ و عظمیٰ پیارے نبی ﷺ کے نام اقدس کو چومنا کتنی سعادتوں کا ذریعہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کبریٰ و عظمیٰ کی قدردانی ہوگی اور شکر رب کریم ہوگا۔ وہ نادان اپنی نادانی پر نیر بہائیں جو چومنے چاٹنے کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چومنے چاٹنے میں کیا رکھا ہے؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ "بندر کیا جانے ادرک کا سواد"۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو چومنا آنکھوں سے لگانا سنت ہے۔ قرآن کریم، احادیث کریمہ اور پیارے نبی ﷺ کے تبرکات شریفہ کو چومنا سنت سے ثابت ہے۔ حضرات اولیاء کرام کی قبور پرنور کو چومنا بھی سنت سے ثابت ہے بعض حضرات روٹی کو چومتے ہیں اسکا ثبوت بھی اس حدیث شریف سے ہوتا ہے۔ کھانا سامنے رکھ کر یا ہاتھ میں لیکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا یا دعا کرنا یہ بھی سنت ہے جیسا کہ مروجہ فاتحہ میں ہوتا ہے یہ بھی جائز ہے اور سنت سے ثابت ہے۔ اسکا ماخذ یہ حدیث شریف بھی ہے۔ پیارے نبی ﷺ قربانی کا جانور

(۲۹۷۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ جب لایا جاتا کوئی نیا پھل

وَضَعَهَا عَلٰى عَیْنَیْهِ وَعَلٰى شَفَتَیْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ

تو رکھتے پیارے رسول اسکو اپنی آنکھوں پر اور اپنے لبہائے مبارکہ پر اور دعا فرماتے یا اللہ تعالیٰ! جیسا کہ دکھائی ہے تو نے ہم کو اس کی ابتداء

فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ثُمَّ یُعْطِیْهَا مَنْ یَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْیَانِ. (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَعْوَةِ الْكَبِیْرِ)

کر دکھا ہم کو اس کی انتہا بھی، پھر عنایت فرما دیتے اس نئے پھل کو اُسے جو ہوتا پیارے رسول کے پاس بچوں میں سے۔

﴿بَابُ اللُّقَطَةِ ترجمہ: گری پڑی چیز کے پانے کا باب﴾

(۲۹۷۲) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ

ترجمہ: ایک شخص حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو سوال کیا پیارے رسول سے گری پڑی چیز پانے کے بارےمیں

فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اعلان کرو اسکے برتن کا اور اسکے بندھن کا پھر اعلان کرتے رہو اسکا ایک سال تک پھر اگر آجائے اس کا مالک تو اس کو دیدو

وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِیَ لَكَ اَوْ لِاَخِیْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ

ورنہ پھر تم اس سے نفع لو، عرض کیا اس شخص نے کہ گمی ہوئی بکری؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی، اس شخص نے عرض کیا

فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ

کہ گما ہوا اونٹ؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ تمہیں اس سے کیا غرض، اس کے ساتھ تو اسکی مشک ہے، اور اسکا بچاؤ ہے کہ جائے گا پانی پر

وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى یَلْقَاهَا رَبُّهَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کھائے گا درخت کو یہاں تک کہ ملے گا اسکو اسکا مالک۔

प्यारे रसूल ने नहीं, जब तक तुम दुआयें करते रहोगे उनके लिये अल्लाह तआला से और तारीफ़ें करते रहोगे उनकी।
2967 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आपस में हदिया लिया दिया करो इसलिये कि हदिया दूर करता है अदावतों को।
2968 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आपस में हदिया लिया दिया करो इसलिये कि हदिये का लेन देन सीने का कीना दूर करता है और न पोच जाने कोई पड़ोसन अपनी पड़ोसन को अगरचे भेजे बकरी के खुर का टुकड़ा।
2969 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन हैं कि न वापस की जायें, तकिये और तेल और दूध।
2970 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दिया जाये कोई तुममें का खुशबू तो न वापस करे उसको इसलिये कि खुशबू आई है जन्नत से।
2971 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जब लाया जाता कोई नया फल तो रखते प्यारे रसूल उसको अपनी आखों पर और अपने लबहाये मुबारका पर और दुआ फ़रमाते या अल्लाह तआला! जैसे कि दिखाई है तूने हमको इसकी इब्तेदा कि दिखा हमको

سامنے رکھ کر خطبہ تلاوت فرماتے تھے اور دعاء کرتے تھے جیسا کہ اب بھی قربانی کے وقت کیا جاتا ہے یہ بھی سنت سے ثابت ہے وہ لوگ اپنی کھوپڑوں کی مرمت کرائیں جو کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیے اور دعاء نہیں کرنا چاہیے اس حدیث شریف میں انکی مرمت کا سامان کافی موجود ہے۔ ختم شریف کے پھل وغیرہ کھانا بچوں میں تقسیم کرنا سنت سے ثابت ہے۔ نئے پھل پر فاتحہ پڑھ کر بچوں میں تقسیم کرنا پیارے نبی ﷺ کے پیارے عمل شریف سے ثابت ہے آج بھی بزرگان دین کا یہی طریقہ ہے۔

(۲۹۷۲) گری پڑی چیز کی تین حیثیتیں ہیں۔ (۱) معمولی کم قیمت چیز اسکا اعلان کچھ دن کرے (۲) درمیانی قیمت کی چیز اسکا اعلان ایک سال کرے (۳) اعلیٰ قیمتی چیز۔ اسکا اعلان تین سال تک کرے پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سال تک اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ وہاں گری پڑی چیز اعلیٰ قیمتی تھی۔ اس حدیث شریف میں جس گری پڑی چیز کا ذکر ہے وہ درمیانی قیمت کی چیز ہے۔ یہ اعلان بازاروں، مسجدوں، مجمعوں میں وقتاً فوقتاً کیا جائے گا۔ اعلان کرتے وقت گری پڑی چیز کی نشاندہی نہ کی جائے ورنہ سو دعویدار جھوٹے پیدا ہو سکتے ہیں بلکہ یہ اعلان کرے کہ گر کسی کی کوئی چیز گر گئی ہے تو اسکی نشانیاں مقدار بتا کر ہم سے لے لے۔ اگر اسکے بیان پر دل مطمئن ہو تو اسکے حوالے کر دے اور اگر جھگڑ پکڑ ہو تو مدعی سے گواہ طلب کرے اور گواہی لیکر مال مال والے کے حوالے کر دے۔ یہ گواہی اس لئے ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدعی بھی غلط ہو کہ اصل مالک سے نشانیاں سن کر بیان کر رہا ہو۔ گری پڑی چیز پانے والا خود استعمال کرے یا خیرات کر دے اگر بعد میں مالک آگیا تو اسے چیز کی قیمت دینا ہوگی۔ گری پڑی چیز غنی نہیں کھا سکتا (مرقاۃ شریف) جہاں تک گمی ہوئی بکری کی بات ہے تو اس بکری کو ضرور پکڑ لیا جائے ورنہ بھیڑیا کھا جائیگا اور نہ تمہارے ہاتھ کچھ لگے گا اور نہ مالک کے ہاتھ۔ البتہ گم شدہ اونٹ نہ پکڑو کہ اسکے پاس پانی کا تھیلہ بھی اسکے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے اسکے پاؤں بھی مضبوط ہیں کہ بھاگ کر درندوں سے اپنی جان بھی بچا سکتا ہے۔ لمبا سفر بھی طے کر سکتا ہے جنگل کے گم ہوئے اونٹ کو نہ پکڑے مگر آبادی کے گم ہوئے اونٹ کو پکڑ لیا جائے کہ وہاں لوگ اسے چرا لیں گے ورنہ اسکا تیا پانچہ کر لیں گے۔ اب تو جنگل و بستی کا حکم یہ ہے کہ جہاں بھی چوری کا خطرہ و اندیشہ ہو پکڑ لے۔ یہ حکم جو حدیث شریف میں مذکور ہے عرب شریف کیلئے تھا جہاں چوری بالکل ختم ہو چکی تھی (مرقاۃ شریف) مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اعلان کرو ایک سال پھر اعلان کرو اسکے بندھن اور برتن کو پھر اسکو خود خرچ کر لو پھر اگر آجائے اسکا مالک تو اسے ادا کر دو۔ گری پڑی چیز پانے والے کیلئے مناسب یہ ہے کہ پہلے تو ایک سال اعلان کرے پھر اپنے استعمال میں لے پھر اعلان کر دیا کرے پھر اگر خرچ کر لینے کے بعد مالک ملے تو اسکی مثل یا قیمت مالک کو ادا کرنا ضروری ہے اور اگر خیرات کر دیا ہو پھر مالک آیا تو مالک کو اختیار ہے کہ صدقہ دینے والے سے قیمت لے یا صدقہ لینے والے سے قیمت لے (مرقاۃ شریف)

(۲۹۷۳) جو شخص کہ گمشدہ چیز پا کر اعلان نہ کرے وہ بدنیت وخائن ہے بہتر یہ ہے کہ اٹھاتے وقت ہی اعلان کر دے کہ میں یہ چیز اٹھا رہا ہوں اسکے مالک تک پہونچانے کے لئے پھر باقاعدہ اسکا اعلان شروع کر دے کہ اس میں اپنے آپ کو تہمت سے بھی بچانا ہے۔

(۲۹۷۴) سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیارے رسول ﷺ نے بعد اعلان یہ اجازت مرحمت فرمائی تھی کیونکہ پائی ہوئی چیز کا اعلان کرنا ضروری ہے پیارے نبی ﷺ تو غنی ہی نہیں بلکہ غنی گر تھے مگر اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے یہ گری پڑی چیز سے کھایا جبکہ غنی کو گری پڑی چیز کھانا بالکل منع ہے تو یہاں غنی سے مراد یہ ہے کہ جو صاحب نصاب ہو اور پیارے نبی ﷺ نے اس غنا کو کبھی گلے نہ لگایا اور آپ کبھی صاحب نصاب نہ ہوئے حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں اپنی تلوار شریف گروی رکھی اور فرمایا کہ اگر میرے گھر میں ایک وقت کا بھی کھانا ہوتا تو میں اپنی تلوار گروی نہ رکھتا۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ کے آخری حصے میں اپنی زرہ شریف گروی رکھی جس کو بعد وصال شریف سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ

(۲۹۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰوٰی ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو جگہ دے گی چیز کو تو وہ گمشدہ ہے جب تک اس کا اعلان نہ کر دے۔

(۲۹۷۴) حدیث شریف: اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب نے پائی ایک اشرفی تو لائے حضرت علی اسکو حضرت فاطمۂ زہرا کے پاس

فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ

پھر سوال کیا حضرت علی نے اسکے بارے میں پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق ہے

فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ

پھر کھایا اس میں سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور کھایا حضرت علی نے اور حضرت فاطمہ نے پھر جب اسکے بعد آئی ایک عورت

تَنْشُدُ الدِّيْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِیُّ اَدِّ الدِّيْنَارَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کہ ڈھونڈ رہی ہے اشرفی کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اے علی! ادا کرو اشرفی۔

(۲۹۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی چنگاری ہے۔

(۲۹۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَّجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَاعَدْلٍ اَوْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ پائے گری پڑی چیز تو چاہیے کہ گواہ بنادے، ایک عدل والے کو یا

ذَوَیْ عَدْلٍ وَّلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَاِنْ وَّجَدَ صَاحِبُهَا فَلْيَرُدَّهَا وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ

دو عدل والوں کو اور نہ چھپائے اسکو اور نہ غائب کرے، پھر اگر مل جائے اسکا مالک تو اُسے واپس کر دے، ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

دے گا اسکو جس کو چاہے گا۔

इसकी इन्तेहा भी. फिर इनायत फ़रमा देते उस नये फल को उसे जो होता प्यारे रसूल के पास बच्चों में से।

(163) गिरी पड़ी चीज़ के पाने का बाब

2972 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स हाज़िर हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो सुवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह से गिरी पड़ी चीज़ पाने के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ऐलान करो उसके बर्तन का और उसके बंधन का फिर ऐलान करते रहो उसका एक साल तक फिर अगर आ जाये उसका मालिक तो उसको दे दो वरना फिर तुम उससे नफ़ा लो, अर्ज़ किया उस शख़्स ने कि गुमी हुई बकरी? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो तेरी है या तेरे भाई की या भेड़िये की, उस शख़्स ने अर्ज किया कि गुमा हुआ ऊँट? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम्हें उससे क्या गर्ज़, उसके साथ तो उसकी मश्क है और उसका बचाव है कि जायेगा पानी पर खायेगा दरख़्त को यहाँ तक कि मिलेगा उसको उसका मालिक।

2973 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो जगह दे गुमी चीज़ को तो वो गुमशुदा है जब तक उसका ऐलान न कर दे।

2974 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली इब्ने अबी तालिब ने पाई एक अशरफ़ी तो लाये हज़रते अली उसको हजरते फ़ातिमा के पास फिर सुवाल किया हजरते अली ने उसके बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यह अल्लाह

عنہ نے اپنے دور خلافت میں چھڑایا۔ بنا تحقیق گری پڑی چیز کے دعویدار کو مالک نہیں مانا جاتا مگر پیارے نبی ﷺ نے بنا تحقیق فرمائے اس عورت کو اشرفی دلا دی چونکہ پیارے نبی ﷺ کو تو سب کچھ روشن ہے اور آپ کو تو بہر حال وبہر صورت تحقیق تھی اس لئے آپ نے اس عورت کو اشرفی دلانے کا حکم فرمایا۔

(۲۹۷۵) اگر کسی کی گمی چیز بدنیتی سے اٹھائی جائے کہ مالک کو پہونچانے کا ارادہ نہ ہو خیانت کا پروگرام ہو تو ایسا شخص دوزخی ہے۔ کافر ذمی کی گری پڑی چیز کا کھانا بھی جائز نہیں ہے اور مسلمان کی گری پڑی چیز کھانے میں ڈبل عذاب ہے گری پڑی چیز اٹھاتے وقت بھی نیت بخیر ہو اور بعد میں بھی۔ یعنی اعلان کرتا رہے یعنی احکام شرعیہ بجالائے۔

(۲۹۷۶) اٹھاتے وقت وہ کہہ دے کہ گواہ رہنا میں یہ چیز اسلئے اٹھا رہا ہوں کہ اسکے مالک کو پہونچا دوں۔ اس اعلان میں بھی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ (۱) اس اعلان کے بعد نفس میں خیانت کا خیال نہ آئیگا (۲) اگر اچانک یہ پانے والا فوت ہو جائے تو اسے ورثاء اس چیز کو میراث نہ بنا سکیں گے (۳) مالک بھی کمی اور زیادتی کا دعویٰ نہ کر سکے گا (۴) مالک حسن و قبح کا بھی دعویٰ نہ کر سکے گا کہ میری چیز تو اچھی والی تھی یہ خراب والی نہیں ہے (۵) مالک یہ بھی دعویٰ نہ کر سکے گا۔ یہ میری چیز تم نے خراب کر دی۔ وغیرہ (لمعات شریف) اگر مالک کو تلاش کرنے کے بعد اعلانات کرنے کے بعد بھی مالک نہ ملے تو پھر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی عنایت فرمائی ہے غریب ہو تو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور اگر غنی ہے تو خیرات ہی کرے۔

(۲۹۷۷) بالکل معمولی چیز کہ مالک جنکی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ وہ پڑی مل جائے تو اسے بنا اعلان بھی استعمال کرنا جائز ہے ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ نے راہ میں ایک کھجور پڑی دیکھی تو فرمایا اگر اسکے صدقہ ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم تناول فرما لیتے۔ کھیت اٹھاتے وقت بالیاں رہ جاتی ہیں یا گر جاتی ہیں ایسے ہی ترکاریاں یا ایک آدھ گرا ہوا پھل وغیرہ سب کو عام طور پر مالک تلاش بھی نہیں کرتے یہ سب بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ لیکن اگر ان کا مالک بعد میں آکر انکا مطالبہ کرے تو مالک کو اسکی قیمت یا اسکا مثل دینا پڑے گا۔ یہ نہیں کہ پائی چیز کو استعمال کرتا رہے اور مالک آئے تو وہی خراب و بوگس واپس کر دے یہ سخت ممنوع ہے۔ گری پڑی چیز بھی امانت ہے اور امانت کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب کی ہے تو مثل یا قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(۲۹۷۸) فریضہ کی جمع فرائض ہے۔ فریضہ اصطلاح شرع شریف میں یہ ہے کہ میت کے متروکہ مال کا متعین حصہ۔ مسائل میراث کو علم الفرائض کہتے ہیں۔ یہ پیارے نبی ﷺ کی قربت ہی کی بات ہے کہ پیارے نبی ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ میرا کوئی امتی بعد موت قرض میں گرفتار نہ رہے چونکہ یہ حق العبد ہے اور حق العبد کی بڑی اہمیت ہے۔ ہماری ظاہری حیات طیبہ میں جو مسلمان بھی مقروض دنیا سے جائے گا اسکے قرض بعد موت پیارے نبی ﷺ ادا فرمائیں گے خواہ مدینہ شریف کے مسلمان ہوں یا کسی اور مقام کے مسلمان۔ تاکہ میری امت بارگاہ الٰہی میں اس حالت میں نہ جائے کہ قرض میں گرفتار ہو۔ اگر مرنے والا مال چھوڑے اور اس پر کوئی قرض نہ ہو تو مال وارثوں کا ہے اور اگر قرض بھی ہو تو ادائے قرض کے بعد سب مال وارثوں کا ہے۔ میراث بعد ادائے قرض ہی تقسیم ہوتی ہے میت کا وکیل یا میت کے قرض اور بال بچوں سے پیارے نبی ﷺ کو آگاہ کرے پیارے نبی ﷺ اس مرنے والے کا قرض ادا فرمائیں گے اور اسکے اہل وعیال کی پرورش فرمائیں گے۔ چھوٹے بچے ہوں یا ایسی بیوہ عورت جو دوسرا نکاح نہ کر سکے ان سب کو پرورش فرمانے کی ذمہ داری پیارے نبی ﷺ پر ہے۔ بیوگان اور یتیموں کے والی و وارث پیارے نبی ﷺ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی رحمت عامہ تو تمام جہان پر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ بھیجا ہم نے آپکو مگر رحمت تمام جہانوں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۹۲) اور رحمت خاصہ صرف مسلمانوں کیلئے ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یقیناً تشریف لائے تمہارے ایک رسول تمہیں میں سے۔ گراں ہے ان پر وہ جو تکلیف پہنچے تمکو۔ بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے۔ ایمان والوں کیساتھ بیحد مہربان بے انتہا رحم والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۴۸)

(۲۹۷۹) تقسیم میراث میں پہلے تو ذی فرض وارثوں کو ان کے مقررہ حصے دو۔ ان کو ذوی الفروض کہتے ہیں۔ یہ حضرات کل بارہ ہیں چار مرد آٹھ عورتیں۔ انکے حصوں سے جو مال باقی بچے وہ عصبہ بنفسہ کو دو۔ خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ ہوں۔ عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے جس کا

(۲۹۷۷) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَصَا

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اجازت مرحمت فرمائی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے لاٹھی کے بارے میں

وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور کوڑے کے بارے میں اور رسی کے بارے میں اور انکے مشابہ چیزوں کے بارے میں کہ اگر پالے اسکو کوئی شخص تو نفع اٹھائے اس سے۔

﴿ بَابُ الْفَرَائِضِ ترجمہ: میراث اور حصوں کا باب ﴾

(۲۹۷۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں زیادہ قریب و مالک ہوں مومنوں سے انکی جانوں سے بھی

فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

تو جو مر جائے اور اس پر قرض ہے اور نہ چھوڑے قرض ادا کرنے کے لائق مال تو مجھ پر ہے اس کی ادائیگی اور جو چھوڑے مال تو اسکے وارثوں کیلئے ہے

وَفِیْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ

اور ایک روایت میں ہے کہ جو چھوڑے قرض یا بال بچے تو چاہیے کہ آئے میرے پاس کیونکہ قرض خود میرے پاس تو میں اسکا ولی ہوں اور ایک روایت میں ہے

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ)

کہ جس نے چھوڑا مال تو اسکے وارثوں کا ہے اور جو چھوڑے قرض کا بوجھ تو وہ لوٹنے کا ہماری طرف۔

(۲۹۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ادا کرو مقررہ میراثی حصے انکے حقداروں کو پھر جو باقی رہے

فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ)

تو وہ قریب ترین مرد کیلئے ہے۔

तआला का दिया हुआ रिज्क है फिर खाया उसमें से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और खाया हजरते अली ने और खाया हजरते फातिमा ने फिर जब उसके बाद आई एक औरत कि ढूंड रही है अशरफी को तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अली! अदा करो अशरफी।

2975 हदीस शरीफ– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुसलमान की गुमशुदा चीज आग की चिंगारी है।

2976 हदीस शरीफ– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि पाये गिरी पड़ी चीज तो चाहिये कि गवाह बना ले एक अदल वाले को या दो अदल वालों को और न छुपाये उसको और न गायब करे फिर अगर मिल जाये उसका मालिक तो उसे वापस कर दे वरना वो अल्लाह तआला का माल है देगा उसको जिसे चाहेगा।

2977 हदीस शरीफ– हजरते जाबिर से मरवी उन्होंने फरमाया कि इजाजत अता फरमाई हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लाठी के बारे में और कोड़े के बारे में और रस्सी के बारे में और उनके मुशाबे चीजों के बारे में कि अगर पा ले उसको कोई शख्स तो नफा उठाये उससे।

(164) मीरास और हिस्सों का बाब

2978 हदीस शरीफ– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैं ज्यादा करीब व मालिक

رشتہ بہت سے قلیل عورت کے واسطے کے ہو۔ جیسے بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ۔ میراث پہلے ذوی الفرائض کو دی جائے گی۔ ان سے بچے گی تو عصبات میں تقسیم ہوگی۔ قریب والے وارث کے ہوتے ہوئے دور والے وارث کو میراث نہ ملے گی۔ لہٰذا باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہے۔ بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا محروم ہے۔ بھائی کے ہوتے ہوئے بھتیجا محروم ہے بچا کے ہوتے ہوئے بچا زاد بھائی محروم ہے۔ یہ شریعت کا کلی قاعدہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ مردوں کیلئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑا ماں باپ نے اور قریبی رشتہ داروں نے اور عورتوں کیلئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑا ماں باپ نے اور قریبی رشتہ داروں نے۔ وہ ترکہ کم ہو یا زیادہ حصہ مقرر ہے۔ (بصیرۃ العرفان سورۂ نساء) اس مال سے حصہ پاتا ہے والا باپ یا قریب ترین رشتہ داروں نے چھوڑا ہے۔ قریب کے رشتہ دار کے ہوتے ہوئے بعید کا رشتہ محروم ہے۔

(۲۹۸۰) کفر و اسلام کا فرق میراث سے مانع ہے۔ لہٰذا مومن باپ کی میراث کافر بیٹا نہ پائیگا۔ اور کافر بیٹے کی میراث سے مومن باپ کو کچھ نہ ملیگا۔ چونکہ کفر ایک ہی ملت ہے لہٰذا یہودی باپ کی میراث عیسائی بیٹے کو مل جائیگی۔ مرتد کسی کا وارث نہیں ہوتا۔ مرتد کی زمانہ ارتداد کی کمائی بیت المال کی ہے اور زمانہ اسلام کی کمائی وارثوں کی ہے۔

(۲۹۸۱) آزاد کردہ غلام بھی عصبہ نسبی ہونے کی وجہ سے وارث ہے کہ اگر اوپر کے وارث نہ ہوں تو اسے بھی میراث ملے گی۔

(۲۹۸۲) بھانجہ بھی ذی رحم ہونے کی وجہ سے وارث ہے اپنے ماموں کا۔ اگر ذوی الفروض اور عصبات وارث نہ ہوں تو بھانجے کو بھی میراث ملے گی۔ ذوی الارحام گیارہ قسم کے ہیں۔ (۱) نواسے (۲) بھانجے (۳) بھتیجی (۴) چچا زاد بہن (۵) پھوپی زاد بہن (۶) ماموں (۷) خالہ (۸) نانا (۹) والدہ کا چچا (۱۰) پھوپی (۱۱) اخیافی بھائی کی اولاد۔

(۲۹۸۳) دنیا میں دو ہی نظریے ہیں۔ ایک اسلام دوسرا کفر۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ (بصیرۃ العرفان سورۂ آل عمران) پیارے نبی ﷺ کا ارشاد رشید ہے کفر ایک ہی دھرم ہے۔ تو دنیا میں دو ہی نظریے ہوئے انہی کو دو ملت فرمایا گیا ہے۔ ایک کفر ایک اسلام۔ مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

مانع میراث چار ہیں۔ (۱) اختلاف دین (۲) اختلاف ملک (۳) قتل (۴) عبدیت یعنی بعد والے دو کفار کے لئے ہیں۔

(۲۹۸۴) اگر کوئی رشتہ دار اپنے عزیز کو قتل کر دے تو قاتل اس عزیز کی میراث نہ پائے گا مگر اس قتل میں کچھ شرائط ہیں۔ (۱) قاتل عاقل بالغ ہو۔ بچہ یا مجنون دیوانگی میں قتل کر دے تو وارث ہے (۲) یہ کہ قتل بلا وجہ اپنی جان بچانے کیلئے یا قصاصاً یا حداً قتل کیا تو میراث سے محروم نہیں (۳) قتل موجب قصاص یا کفارہ ہو۔ اگر ایسا قتل ہے جس میں نہ قصاص ہے اور نہ کفارہ تو وہ قتل میراث سے محروم نہ کریگا۔ (مرقاۃ شریف)

(۲۹۸۵) دادی، نانی کی میراث چھٹا حصہ ہے۔ لیکن اگر مرنے والے کی ماں موجود ہے تو دادی، نانی دونوں محروم ہیں کیونکہ ماں ان دونوں، نانی دادی کیلئے حاجب ہے۔ دادی کا کل چھٹا حصہ ہے لہٰذا اگر مرنے والے کی دادی بھی ہو اور نانی بھی تو ان دونوں کو صرف چھٹا حصہ ملیگا جسے وہ آپس میں تقسیم کر لیں گی۔ حدیث شریف۔ سیدنا حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے چھٹا حصہ دادی نانی میں تقسیم فرمایا (حاکم) دادی باپ سے محروم ہو جاتی ہے مگر نانی صرف ماں سے ہی محروم ہوگی۔ حجب اور منع میں فرق ہے۔ کسی عزیز کا دوسرے عزیز کو محروم کر دینا حجب حرمان کہلاتا ہے۔ اور اسکا حصہ کم کر دینا حجب نقصان کہلاتا ہے۔ مگر خود وارث کی اپنی حالت کا اسے میراث سے محروم کر دینا منع ہے۔ جیسے کفر، غلامی، قتل یہاں دونوں قسم کی دادی نانی کیلئے ماں حاجب حرمان ہے۔

(۲۹۸۶) بچہ اگر زندہ پیدا ہوا اور اسکی زندگی اسکے چلانے رونے یا چھینکنے یا حرکت کرنے یا سانس لینے سے معلوم ہو جائے تو اسکی تجہیز و تکفین بھی ہوگی اور نماز جنازہ بھی ہوگی اور وہ وارث بھی ہوگا اور مورث بھی ہوگا البتہ اگر مرا ہوا پیدا ہوا کوئی زندگی کی علامت نہ پائی گئی تو پھر مذکورہ کاموں میں سے کوئی بھی کام نہ ہوگا اگر مرنے والے کی بیوی حاملہ ہے تو میراث بانٹنے کے وقت حمل کا حصہ محفوظ

(۲۹۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہوتا وارث مسلمان، کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

(۲۹۸۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہے۔

(۲۹۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قوم کا بھانجہ بھی انہیں میں سے ہے۔

(۲۹۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں وارث ہوں گے دو مختلف نظریے والے۔

(۲۹۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔

(۲۹۸۵) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا أُمٌّ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے مقرر فرمایا دادی کیلئے چھٹا حصہ جبکہ نہ ہو اسکے اوپر ماں۔

(۲۹۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب آواز نکالے بچہ تو نماز پڑھی جائے گی اس پر اور وارث بنایا جائے گا وہ۔

(۲۹۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہے اور قوم کا حلیف انہیں میں سے ہے اور قوم کا بھانجہ انہیں میں سے ہے۔

हूँ मोमिनों से उनकी जानों से भी तो जो मर जाये और उसपर कर्ज है और न छोड़े कर्ज अदा करने के लायक माल तो मुझ पर है उसकी अदायेगी और जो छोड़े माल तो उसके वारिसों के लिये है और एक रिवायत में है कि जो छोड़े कर्ज़ या बाल बच्चे तो चाहिये कि आये उसका वकील या कर्ज़ख्वाह मेरे पास तो मैं उसका वाली हूँ और एक रिवायत में है कि जिसने छोड़ा माल तो तो उसके वुरसा का है और जो छोड़े कर्ज़ का बोझ तो वो भी लौटेगा हमारी तरफ।

2979 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अदा कर दो मुक़र्ररा मीरासी हिस्से उनके हक़दारों को फिर जो बाक़ी रहे तो वो क़रीब तरीन मर्द के लिये है।

2980 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं होता वारिस, मुसलमान काफ़िर का और न काफ़िर, मुसलमान का।

2981 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि क़ौम का आज़ाद कर्दा गुलाम उन्हीं में से है।

2982 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क़ौम का भांजा भी उन्हीं में से है।

2983 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं वारिस होंगे दो

رکھا جائیگا۔ اگر بچہ زندہ پیدا ہوا تو یہ حصہ اسی کا ہوگا اور اگر مردہ پیدا ہوا تو یہ رکھا ہوا محفوظ حصہ انہیں وارثوں میں تقسیم ہوگا جنکے حصے میں سے کاٹا گیا تھا۔ اس حدیث شریف میں بچے کے آواز نکالنے سے مراد علامت حیات ہے چونکہ اکثر بچے پیدائش کے وقت آواز نکالتے ہیں اس لئے آواز نکالنے کا ذکر فرمایا۔

(۲۹۸۷) حلیف سے مراد مولیٰ موالات ہے۔ جس سے مرنے والے نے زندگی میں معاہدہ کیا ہو کہ تو میرا وارث میں تیرا وارث۔ جو پہلے مرے اسکا مال دوسرا لے لے۔ اس حلیف کو بھی بعض صورتوں میں میراث مل جاتی ہے جبکہ اس سے اوپر کے وارثین موجود نہ ہوں۔ غلام اور بھانجے کی وراثت کا بیان گزر چکا ہے۔

(۲۹۸۸) اگر کوئی مقروض مرجائے یا مفلس مرجائے اور بال بچے چھوڑ جائے تو اسکا قرض بھی پیارے نبی ﷺ ادا فرمائیں گے اور اسکے یتیم بچوں کی پرورش بھی فرمائیں گے۔ اور اگر مرنے والا مال چھوڑ جائے تو ہم مرنے والے کے مال سے کچھ نہ لیں گے۔ بلکہ تجہیز وتکفین وتدفین، ادائے قرض، اجرائے وصیت کے بعد جو مال بچے گا وہ مال مرنے والے کے وارثوں کا ہوگا اور گر میت کا کوئی وارث نہ ہو تو اسکا مال بیت المال میں دیدیا جائیگا۔ جس میت کا ذوی فرض وعصبہ نہ ہو تو اسکے وارث ماموں خالہ وغیرہ تمام ذوی الارحام بالترتیب ہونگے۔ اگر غیر ردی ذی فرض ہے جیسے بیوی یا شوہر تو بھی ذوی الارحام وارثوں کو میراث ملے گی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور رشتہ دار انکے بعض زیادہ حقدار ہیں بعض کیساتھ اللہ کی کتاب میں بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴۳) اس آیت کریمہ نے عقد مواخات کی میراث کو منسوخ فرما کر رشتہ داروں کو وارث بنایا۔ اور ان میں ذوی الارحام وارثوں کو لے لیا۔ سیدنا حضرت سہل ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ کو جب شہید کیا گیا تو انکا ایک ہی ماموں تھا اور کوئی عزیز نہ تھا تو سیدنا حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسکے متعلق تحریر کیا تو حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو اسکا ماموں وارث ہے۔ جب سیدنا حضرت ثابت ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال شریف ہوا تو پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت قیس ابن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی انکا عزیز قریب بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مسافر تھے۔ آپکا عزیز سیدنا حضرت ابولبابہ ابن عبد المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کوئی نہیں ہے جو انکے بھانجے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں بھانجے کو ماموں کا وارث بنایا۔ ذہن نشیں رہے کہ جن روایات مبارکہ میں ہے کہ پھوپی اور خالہ وارث نہیں اسکا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ ذی فرض یا عصبہ کے ہوتے ہوئے یہ لوگ وارث نہیں ہیں (مرقاۃ شریف) بھانجے کا خون بہا ماموں دیگا اور اگر بھانجہ قید ہو جائے تو ماموں فدیہ دیکر بھانجے کو چھڑائے گا۔ لاوارث کا خون بہا بیت المال سے دیا جائے گا اور اسکا متروکہ مال بیت المال میں داخل ہوگا۔

(۲۹۸۹) مذکورہ تینوں کی میراثیں مرد کو نہیں ملتیں بلکہ صرف عورت ہی کو ملتی ہیں۔ عورت کے آزاد کردہ غلام کا خون بہا یا وراثت صرف عورت کو ہی ملے گی نہ کہ اسکے شوہر کو۔ ایسے ہی وہ بچہ کہ کہیں پڑا ہوا مل گیا اور اسے پالا پوسا اور اس بچے کا کوئی وارث نہ ہو تو اجنبی لوگوں کے مقابلے میں اس عورت کو اسکا مال دیدینا بہتر ہے۔ ولد الزنا یعنی حرام کا بچہ یا وہ بچہ جس کا عورت کے شوہر نے انکار کر دیا کہ یہ میرا نہیں ہے اور لعان کر لیا ان دونوں کی میراث بھی صرف ماں کو ملے گی۔ کیونکہ شرعاً تو انکا کوئی باپ ہے ہی نہیں۔

(۲۹۹۰) حرامی بچے کی وارث صرف اسکی ماں اور ماں کے قرابت دار ہونگے نانی، خالہ، ماموں وغیرہ اور وہ حرامی بچہ انکا وارث ہوگا۔ مگر یہ زانی (غیر شرعی باپ) اور اسکے عزیز نہ تو اس حرامی بچے کے وارث ہوں گے اور نہ وہ حرامی بچہ انکا وارث ہوگا۔ چونکہ یہ بچہ نسباً اپنے شرعی باپ سے ہے ہی نہیں۔ صرف ماں سے ہے حرامی بچوں کا نسب صرف ماں سے ہوگا۔

(۲۹۹۱) پیارے نبی ﷺ نے اپنے اس غلام کا مال خود نہ لیا حالانکہ ایسے موقع پر آزاد کرنے والا آقا میراث پاتا ہے۔ مگر چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نہ تو کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ ان کا کوئی وارث ہوتا

(۲۹۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ فَمَنْ تَرَکَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں زیادہ قریبی اور مالک و والی ہوں ہر ایمان والے کا اسکی جان سے تو جو چھوڑے

دَیْنًا اَوْضَیْعَۃً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَامَوْلٰی لَہٗ اَرِثُ مَالَہٗ وَاَفُکُّ عَانَہٗ

قرض یا بال بچے تو وہ ہمارے سپرد ہے اور جو مال چھوڑے تو اسکے ورثاء کیلئے ہے اور میں اسکا والی ہوں جسکا کوئی والی نہ ہو، میں اسکے مال کا والی ہوتا ہوں

وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَہٗ یَرِثُ مَالَہٗ وَیَفُکُّ عَانَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَنَا وَارِثُ

اور ماموں وارث ہے اسکا جس کا کوئی وارث نہ ہو کہ اسکے مال کا وارث ہوگا اور چھڑائے گا اسکے قیدی کو اور ایک روایت میں ہے کہ اور میں وارث ہوں

مَنْ لَاوَارِثَ لَہٗ اَعْقِلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَہٗ

اسکا جس کا کوئی وارث نہ ہو اور "خون بہا" دوں گا اس کی طرف سے اور اسکا وارث بھی رہوں گا اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہ ہو

یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

"خون بہا" دیگا اسکی طرف سے اور میراث لے گا اسکی۔

(۲۹۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ سمیٹتی ہے عورت تین میراثیں، آزاد کردہ غلام کی

وَلَقِیْطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

اور اپنے پڑے پائے ہوئے بچے کی اور اپنے اس بچے کی جس پر اس نے لعان کیا ہے۔

(۲۹۹۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْاَمَۃٍ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے آزاد عورت سے یا لونڈی سے

فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَایَرِثُ وَلَایُوْرَثُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

تو بچہ حرامی ہے، نہ وہ اسکا وارث ہوتا ہے اور نہ میراث لیجائے گی اس سے۔

मुख़्तलिफ़ नज़रिये वाले।

2984 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कातिल वारिस नहीं होता।

2985 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुक़र्रर फ़रमाया दादी के लिये छठा हिस्सा जबकि न हो उसके ऊपर माँ।

2986 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब आवाज़ निकाले बच्चा तो नमाज़ पढ़ी जायेगी उस पर और वारिस बनाया जायेगा वो।

2987 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कौम का आजाद कर्दा गुलाम उन्हीं में से है और क़ौम का हलीफ़ उन्हीं में से है और कौम का भांजा उन्हीं में से है।

2988 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैं ज्यादा करीबी और मालिक व वाली हूँ हर ईमान वाले का उसकी जान से तो जो छोडे क़र्ज या बाल बच्चे तो वो हमारे सुपुर्द हैं और जो माल छोड़े तो उसके वुरसा के लिये है और मैं उसका वाली हूँ जिसका कोई वाली न हो, मैं उसके माल का वाली होता हूँ और मामू वारिस है उसका जिसका कोई वारिस न हो कि उसके माल का वारिस होगा और छुडायेगा उसके क़ैदी को और एक रिवायत में है कि और मैं वारिस हूँ उसका जिसका कोई वारिस न हो और "खून बहा" दूँगा उसकी तरफ़ से और उसका वारिस भी रहूँगा और मामू वारिस है उसका जिसका कोई वारिस न हो "खून बहा" देगा उसकी तरफ़ से और मीरास लेगा उसकी।

ہے جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ اس غلام کا مال بیت المال کا ہے اور بیت المال میں تمام مسلمانوں کا بادشاہ اسلام کا حق ہوتا ہے کہ بیت المال کا مال جس مسلمان پر چاہے خرچ کرے۔ پیارے نبی ﷺ اس شاہانہ حیثیت کے ساتھ حکم فرماتے ہیں کہ اس غلام کا مال کسی بستی والے کو دیدو کہ وہ بھی مسلمان ہے جس کا بیت المال کے مال میں حق ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ لا وارث کا متروکہ مال اسکے کسی بستی والے کو دیدیا جائے۔ بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو ابھی بیان کیا گیا ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے بحیثیت بادشاہ اس مال کو بیت المال کا مال قرار دیتے ہوئے بستی کے مسلمان کو دیدیا۔

(۲۹۹۲) اس حدیث شریف میں وارث سے مراد ذی فرض یا عصبہ ہے ذی رحم کے مقابلے سے یہی معلوم ہو رہا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ذی رحم کو میراث مل سکتی ہے۔ جو شخص کہ قوم کے مورث اعلیٰ میت سے ملتا ہو ایسے شخص کو میراث سے کچھ نہیں ملتا۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ دلوانا بطور میراث نہ تھا بلکہ بیت المال کے مصرف ہونے کی وجہ سے تھا کہ یہ مال ہے تو بیت المال کا اور چونکہ بیت المال کا مال بھی مسلمان پر خرچ ہوتا ہے اور یہ شخص بھی مسلمان ہے لہٰذا ہم سلطان اسلام کی حیثیت سے حکم فرماتے ہیں کہ اسے دیدو۔ سیدنا حضرت علامہ شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دادا چچا اور اس چچا کی اولاد تک تو ارشاد ہوتا ہے اور جو اس سے اوپر میت سے ملے وہ وارث نہیں۔ ورنہ تمام انسان ہی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام میں مل جاتے ہیں۔ سب ایک دوسرے کے وارث ہونا چاہیں۔ حضرت علامہ شامی نے فرمایا اس زمانے میں جہاں تک ہو سکے بیت المال میں کسی کا ترکہ نہ بھیجو کیونکہ وہ عموماً ظالموں کے قبضے میں ہوتا ہے۔ اب جس کا کوئی وارث نہ ہو اسکی بستی والے کو دیدو۔ مسلمانوں میں تقسیم کر دو۔ یہاں تک کہ ردی وارثوں پر رد کر دو مگر بیت المال سے مسلمانوں کا متروکہ مال بچاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو تم بنی خزاعہ کے کسی بڑے آدمی کو۔ اس کے بھی دو مطلب ہوتے ہیں کہ بڑے قرب والا یا گاؤں کا بڑا آدمی چودھری نمبردار وغیرہ۔ یعنی جو اس بستی میں مرنے والے سے بہت قریب کی قرابت رکھتا ہو اسے اسکا مال میراث دیدو یا جو بستی کا بڑا آدمی ہو اسے اسکی میراث دیدو تا کہ وہ اپنے نظام سے لوگوں میں تقسیم کر دے خود بھی لے اور دوسروں کو بھی دے۔ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

(۲۹۹۳) مذکورہ آیت کریمہ میں تو وصیت کا ذکر پہلے ہے اور قرض کا ذکر بعد میں ہے اور حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے قرض ادا کرنے کو وصیت جاری کرنے پر مقدم فرمایا کہ تجہیز و تکفین کے بعد میت کا قرض ادا کرو پھر تہائی مال سے وصیت جاری کرو پھر میراث تقسیم کرو۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف قرآن کریم کے خلاف نہیں بلکہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جس سے پیارے نبی ﷺ نے تعلیم دی کہ قرض ذکر میں تو موخر ہے مگر عمل میں مقدم ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وارثوں پر وصیت پوری کرنا شاق گزرتا ہے قرض تو شوق سے ادا کر دیتے ہیں۔ اسلئے اہتمام کے طور پر وصیت کا ذکر قرآن کریم میں پہلے فرمایا گیا۔ ماں والی اولاد سے مراد اخیافی اولاد نہیں بلکہ حقیقی بھائی مراد ہیں جو باپ اور ماں دونوں میں شریک ہوں۔ جس میت کے سگے بھائی بھی ہوں اور باپ شریک بھائی بھی تو سگے بھائی میراث پائیں گے باپ شریک نہیں کیونکہ سگے بھائیوں کو قوت قرابت حاصل ہے۔ اسی لئے حضرت علی نے اخیافی نہ فرمایا بلکہ اعیان بنی آدم فرمایا۔ اتنی لمبی عبارت فرمائی (مرقاۃ شریف و لمعات شریف، اشعۃ اللمعات شریف) قرآن کریم میں جو لفظ اخوۃ ارشاد فرمایا ہے اس سے دھوکہ نہ کھایئے اور اس سے تمام بھائی نہ سمجھ لیجئے کہ سگے ہوں یا سوتیلے جو ماں اور باپ کی طرف سے ہو اس جملے سے بتا دیا کہ وہاں ماں کی اولاد سے ماں میں شریک تھے نہ کہ ماں میں ہی شریک تھے۔ قرآن کریم میں بھی اسکی نظیر موجود ہے۔ سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ کہا ہارون نے اے میری ماں کے بیٹے نہ پکڑیں آپ داڑھی میری اور نہ میرے سر کے بال (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۵۸) اس آیت کریمہ میں بھی حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کو اے میری ماں کے بیٹے فرمایا ہے جبکہ دونوں حضرات سگے بھائی ہیں۔ ایک اور روایت مبارکہ میں ہے کہ ماں

(۲۹۹۱) حدیث شریف: اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کی وفات ہوگئی اور چھوڑا اس نے کچھ مال اور نہ چھوڑا اس نے کوئی قرابت دار اور نہ اولاد تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دیدو اسکی میراث کسی شخص کو اسکی بستی والوں میں سے۔

(۲۹۹۲) حدیث شریف: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ترجمہ: حضرت بریدہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فوت ہوگیا ایک شخص قبیلۂ بنی خزاعہ کا تو لائی گئی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں اسکی میراث تو فرمایا پیارے نبی نے کہ ڈھونڈو تم اس کے وارث کو یا ذی رحم کو تو نہ پایا اس کا کوئی وارث یا ذی رحم تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دیدو تم اس میراث کو قبیلۂ بنی خزاعہ کے کسی قریبی کو۔

(۲۹۹۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تم تلاوت کرتے ہو یہ آیت کریمہ "وصیت پوری کرنے کے بعد وصیت کی ہے تم نے جس کی یا قرض ادا کرنے کے بعد" حالانکہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض کا وصیت سے پہلے حکم فرمایا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ ماں والی اولاد وارث ہوگی نہ کہ صرف باپ کی طرف سے اولاد، آدمی وارث ہوگا اپنے بھائی کا جو ماں اور باپ کی طرف سے نہ کہ اپنے اس بھائی کا جو صرف اپنے باپ کی طرف سے ہو۔

2989 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि समेटती है औरत तीन मीरासें आज़ाद कर्दा गुलाम की और अपने पड़े पाये हुये बच्चे की और अपने उस बच्चे की जिस पर उसने लेआन किया है।
2990 हदीस शरीफ़— वेशक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो शख्स कि जिना करे आजाद औरत से या लौंडी से तो बच्चा हरामी है, न वो उसका वारिस होता है और न मीरास ली जायेगी उससे।
2991 हदीस शरीफ़— वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के एक गुलाम की वफ़ात हो गयी और छोड़ा उसने कुछ माल और न छोड़ा उसने कोई क़रावतदार और न औलाद तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दे दो उसकी मीरास किसी शख़्स को उसकी बस्ती वालों में से।
2992 हदीस शरीफ़— हज़रते बुरीदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़ौत हो गया एक शख़्स कवीला ए वनी खुज़ाआ का तो लाई गयी प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में उसकी मीरास तो फ़रमाया प्यारे नवी ने कि ढूढो तुम उसके वारिस को या रहम वाले को तो न पाया उसका कोई वारिस या रहम वाला तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दे दो तुम इस मीरास को कविला ए खुजाआ के किसी क़रीवी को।
2993 हदीस शरीफ़— अमीरुल मोमिनीन हजरते अली से मरवी उन्होंने फरमाया कि तुम तिलावत करते हो यह आयाते करीमा "वसिय्यत पूरी करने के वाद वसिय्यत की है तुमने जिसकी या कर्ज अदा करने के वाद" हालांकि

جائے بھائی بہن آپس میں وارث ہوں گے نہ کہ علاتی بھائی۔ (داری شریف) کہ سگے بھائی بہن سوتیلوں پر مقدم ہوں گے۔

(۲۹۹۴) عرب میں دستور تھا کہ کسی کے انتقال کے بعد اسکے بھائی اسکے سارے مال میراث پر قبضہ کر لیتے تھے اور اسکے بیوی بچوں کو محروم کر دیتے تھے اور بیوی بچے مال میراث نہ پاتے تھے۔ یہود نے کہا کہ بچیوں کی شادی میں جہیز بھی دینا ہے اور جہیز بنا مال کے کیسے ہوگا اور بنا جہیز کے بچیوں کو کون قبول و پسند کریگا۔ لوگوں کا مال و حسن کی طرف رجحان ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے از خود فیصلہ نہ فرمایا بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ نے میراث کے احکام جاری فرمائے تاکہ لوگ میراث کے معاملے میں خوفِ خدا سے کام لیں اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ حکم فرماتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں۔ لڑکوں کیلئے دو لڑکیوں کے حصے برابر ہے۔ پھر اگر ہوں لڑکیاں ہی دو سے زیادہ ہوں تو ان کیلئے دو تہائی ہے اسکا جو مال چھوڑا ہے میت نے اور اگر ہے اکیلی تو اسکے لئے کل مال کا آدھا ہے۔ اور ماں باپ کیلئے ہر ایک کو ان دونوں میں سے چھٹا حصہ اسمیں سے جو مال چھوڑا میت نے اگر ہے اسکے کوئی اولاد۔ پھر اگر نہیں ہے اسکے اولاد اور اسکے وارث اسکے ماں باپ ہیں تو میت کی ماں کیلئے تہائی حصہ۔ پھر اگر ہیں اسکے بھائی بہن تو مرنے والے کی ماں کیلئے چھٹا حصہ ہے اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد وصیت کی جسکی یا قرض ادا کرنے کے بعد۔ تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے پوتے نہیں جانتے تم کو کہ کون زیادہ قریب ہے تمہارے نفع کے اعتبار سے۔ حصہ اللہ کی طرف سے مقرر ہیں بیشک اللہ ہے خوب جاننے والا بڑی حکمت والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۲) حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت سعد ابن ربیع کے مال کے چوبیس حصے کرو جن میں سے تین تو ان کی بیوہ بیوی کے ہیں۔ اور سولہ انکی بچیوں کے اور پانچ جو باقی بچے وہ تمہارے یعنی چچا کے ہیں۔ مسئلہ کی شکل یہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۴

بیٹی	بیٹی	بیوی	چچا
۸	۸	۳	۵

اولاد کے ہوتے ہوئے بیوی کا آٹھواں حصہ ہے۔ بیوی اور لڑکیاں ذوی الفروض میں ہیں۔ اور چچا عصبہ ہے۔ مرنے والے کا بھائی عصبہ ہے کیونکہ اسکا حصہ مقرر نہیں ہے۔ اسلام میں یہ پہلی میراث تقسیم ہوئی (مرقاۃ شریف) یاد رکھئے کہ دو لڑکیاں بھی دو تہائی مال پائیں گی یعنی میراث میں دو کی تعداد جمع ہے۔ یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کی شرح و تفسیر ہے کہ قرآن کریم نے اتنی بڑی عبارت ارشاد فرمائی کہ پھر اگر ہوں لڑکیاں ہی دو سے زیادہ ہوں یہ نہ فرمایا کہ لڑکیاں دو ہوں تاکہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ دو لڑکیوں کو تہائی اور زیادہ کو ان سے زیادہ۔ جب ایک بیٹی میت کے بیٹے کے ساتھ تہائی پاتی ہے تو بیٹی کے ساتھ بدرجہ اولیٰ تہائی پائے گی (مرقاۃ شریف)

(۲۹۹۵) سوال یہ تھا کہ جو فوت ہوا اس نے ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن چھوڑی تو کس کو کتنا حصہ ملے گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فتویٰ دیا کہ بیٹی کو آدھا بہن کو آدھا اور پوتی محروم ہے۔ آپ کی نظر ان دو آیات کریمہ پر تھی کہ بیٹی کے متعلق ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر ہے اکیلی تو اس کے لئے کل مال کا آدھا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۲) اور بہن کے متعلق ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اگر مرد مر جائے۔ نہیں ہے اسکے لئے کوئی بچہ اور ہے اسکے بہن تو اسکے لئے آدھا ترکہ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۵۶) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولد سے مراد صلبی اولاد لی حالانکہ ولد میں پوتی بھی داخل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر بیٹا بیٹی، پوتا، پوتی نہ ہوں تو بہن کو آدھا مال ملتا ہے۔ سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری سے یہ اجتہادی غلطی ہوئی یا انہوں نے یہ خیال فرمایا کہ وہاں آیت کریمہ میں ولد سے مراد مذکر اولاد ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے عجز و انکسار اور دین پروری کی یہ روشن مثال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے فتویٰ کی تصدیق سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر لی جائے انشاء المولیٰ القدیر وہ بھی یہی فتویٰ مرحمت فرمائیں گے۔ اس حدیث شریف میں فتویٰ کی تصدیق کرانے کا ثبوت بھی ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ وہ اپنے فتویٰ کی تصدیق دوسرے

(٢٩٩٤) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَتْ جَآءَتْ اِمْرَاَةُ سَعْدِبْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لائیں بیوی حضرت سعد ابن ربیع کی اپنی دو بیٹیاں

مِنْ سَعْدِبْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَاتَانِ اِبْنَتَا سَعْدِبْنِ الرَّبِيْعِ

جو حضرت سعد ابن ربیع سے تھیں، پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں بیٹیاں حضرت سعد ابن ربیع کی ہیں

قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا

قتل کر دیے گئے تھے انکے والد ماجد آپکے ساتھ اُحد کے دن جام شہادت پی کر اور بیشک ان بچیوں کے چچا نے لے لیا انکا مال اور نہ چھوڑا ان بچیوں کیلئے

مَالًا وَّلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِى اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ

کچھ بھی مال اور نہیں نکاح کیا جا سکتا مگر ہو ان دونوں بچیوں کیلئے مال، فرمایا پیارے رسول نے کہ فیصلہ فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس بارے میں، تب نازل ہوئی

اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ

میراث کی آیت کریمہ تو بلا بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچیوں کے چچا کو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ دیدو تم

لِابْنَتَىْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِىَ فَهُوَ لَكَ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

سعد ابن ربیع کی دونوں بچیوں کو دو تہائی اور دیدو ان بچیوں کی والدہ ماجدہ کو آٹھواں حصہ اور جو باقی رہے وہ تمہارا ہے۔

(٢٩٩٥) حدیث شریف: سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰى عَنْ اِبْنَةٍ وَّبِنْتِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَالَ

ترجمہ: مسئلہ پوچھے گئے حضرت ابوموسیٰ اشعری ایک بیٹی اور پوتی اور بہن کے بارے میں تو فرمایا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے

لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِىْ فَسُئِلَ

کہ بیٹی کیلئے آدھا ہے اور بہن کیلئے آدھا ہے اور تم جاؤ حضرت عبداللہ ابن مسعود کے پاس تو وہ بھی مطابقت فرمائیں گے میری پھر مسئلہ پوچھے گئے

ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِىْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ

حضرت عبداللہ ابن مسعود اور خبر دی گئی حضرت ابوموسیٰ اشعری کے فتوے کی تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہ بلاشبہ میں بہک جاؤں گا

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कर्ज का वसिय्यत से पहले हुक्म फ़रमाया है और हुक्म फ़रमाया है कि माँ वाली औलाद वारिस होगी न कि सिर्फ़ बाप की तरफ़ से औलाद, आदमी वारिस होगा अपने भाई का जो है माँ और बाप की तरफ़ से न कि अपने उस भाई का जो सिर्फ़ अपने बाप की तरफ़ से हो।

2994 हदीस शरीफ़:– हजरते जाबिर से मरवी उन्होने फ़रमाया कि लायीं बीबी हज़रते सअद इब्ने रबीआ की अपनी दो बेटियां जो हज़रते सअद इब्ने रबीआ से थीं, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम यह दोनों बेटियां हज़रते सअद इब्ने रबीआ की हैं, क़त्ल कर दिये गये थे इनके वालिदे माजिद आपके साथ औहद के दिन जामे शहादत पी कर और बेशक इन बच्चियो के चचा ने ले लिया इनका माल और न छोडा इन बच्चियों के लिये कुछ भी माल और नहीं निकाह किया जा सकता मगर हो इन दोनों बच्चियों के लिये माल, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फैसला फ़रमायेगा अल्लाह तआला इस बारे में, तब नाजिल हुई मीरास की आयाते करीमा तो बुला भेजा प्यारे रसूलुल्लहा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उन दोनों बच्चियों के चचा को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि दे दो तुम सअद इब्ने रबीआ की दोनों बच्चियों को दो तिहाई और दे दो इन बच्चियों की वालेदा माजेदा को आठवां हिस्सा और जो बाक़ी रहेगा वो तुम्हारा है।

2995 हदीस शरीफ़:– मसअला पूछे गये हजरते अबू मूसा अशअरी एक बेटी और पोती और बहन के बारे में तो

مفتی سے بھی کرائے اگر کوئی بھول چوک یا اجتہادی غلطی ہو تو اسکی اصلاح ہو جائے۔ حضرت عبداللہ مسعود نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فتویٰ غلط دیا ہے اور مسئلہ غلط بتا دیا ہے وہ تو اجتہادی غلطی کی وجہ سے معاف فرما دئے جائیں گے بلکہ مجتہد کو تو غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔ مجھے صحیح مسئلہ معلوم ہے اگر میں صحیح مسئلہ جانتے ہوئے بھی ان کی تائید و تصدیق کر دوں تو میں یقیناً گمراہ ہو جاؤں گا۔ لہٰذا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے صحیح مسئلہ واضح فرما دیا۔ اب کوئی گستاخ حضرت ابوموسیٰ اشعری کو گمراہ وغیرہ گستاخانہ کلمات سے یاد نہیں کر سکتا کیونکہ خطاء اجتہادی پر پکڑ نہیں ہے۔ از روئے قرآن کریم بیٹوں کا حصہ دو تہائی ہے۔ یہاں لڑکی نے آدھا مال لے لیا کیونکہ اسکی قرابت میت سے بمقابلہ پوتی کے قوی ہے۔ اب چھٹا حصہ بچا کیونکہ آدھا چھٹے حصے سے مل کر دو تہائی ہو جاتا ہے وہ پوتی کو دیدیا۔ یہ دونوں ذی فرض تھے۔ بہن عصبہ ہے اسکے لئے تہائی بچا ہے وہ بہن کو دیدو۔ مال کے چھ حصے کر کے تین بیٹی کو ایک پوتی کو باقی دو بچے وہ عصبہ بہن کو دیدو۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بناؤ بہنوں کو بیٹوں کے ساتھ عصبہ۔ مسئلہ کی شکل یہ ہے۔

مسئلہ ٦ بچہ

بیٹی	پوتی	بہن
٣	١	٢

یہ ہے اخلاص، نیک نیتی، خوف خدا۔ پاس محشر دینی حیاء کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ جب تک علم و آگہی کے آفتاب حضرت عبداللہ ابن مسعود بقید حیات ظاہری ہیں مجھ سے مسئلہ نہ پوچھو وہ مجھ سے بڑے عالم ہیں ان سے مسئلہ پوچھو۔ عالم دین مفتی شرع متین کی یہ شان ہونا چاہیے کہ اپنے فتویٰ کی تصدیق دوسرے مفتیان کرام و علماء عظام سے بھی کرالے تاکہ کسی قسم کی غلطی کا احتمال نہ رہے اور اگر اپنی غلطی معلوم ہو جائے تو ضد و ہٹ دھرمی کو شعار نہ بنائے بلکہ فوراً غلط فتویٰ سے رجوع کرے اور توبہ وغیرہ کرے غلط فتویٰ سے رجوع کرنے میں شرم و عار محسوس نہ کرے۔ بڑے علماء کی موجودگی میں ماتحتوں کی تقلید نہ کرے۔ یہ حدیث شریف میں تقلید شخصی کی اصل ہے۔ ہر کس و ناکس کو اجتہاد کا حق نہیں ہے۔ ایک مجتہد کے دامن سے وابستہ رہے در در نہ بھٹکے جیسا کہ اس زمانے میں ایک بے ایمان ابرص مفتی نے مفقود الخبر کے بارے میں سیدنا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک و مذہب سے انحراف کر کے مالکی مذہب پر فتویٰ دیکر اپنے در در بھٹکنے کو ظاہر کیا ہے۔

(٢٩٩٦) فوت ہونے والے کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ ان کا حصہ معلوم تھا اس لئے ان کے حصے کے بارے میں نہ پوچھا البتہ یہ معلوم نہ تھا کہ بیٹیوں کی موجودگی میں باپ کا کتنا حصہ ہے اس لئے صرف باپ کا حصہ دریافت کیا۔ ایسے بیٹے کے متروکہ مال کے چھ حصے ہوں گے چار تو دو بیٹیوں کو یعنی دو تہائی اور ایک حصہ تیرا یعنی چھٹا حصہ کہ باپ اس صورت میں ذی فرض ہے اور ایک حصہ جو چھٹا حصہ ہے وہ بھی باپ ہی کو ملے گا عصبہ ہونے کی وجہ سے۔ مسئلہ کی صورت یہ ہے۔

مسئلہ ٦ بچہ

بیٹیا	بیٹی	باپ
٢	٢	٢

بیٹیوں کے ہوتے ہوئے باپ ذی فرض بھی ہے اور عصبہ بھی۔ ایک چھٹا حصہ تو باپ کو ذی فرض کی حیثیت سے ملیگا اور دوسرا چھٹا حصہ جو باقی بچ رہا ہے وہ باپ کو عصبہ ہونے کی حیثیت سے ملیگا۔

(٢٩٩٧) ایک بی بی صاحبہ کا نواسہ فوت ہو گیا۔ انہوں نے بارگاہ صدیقی میں عرض کیا کہ یا امیر المومنین! میرا حصہ دلوایا جائے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے علم کا اظہار فرمایا کہ میرے علم میں کتاب و سنت میں نانی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر نے اپنے علم کے اعتبار سے یہ نفی فرمائی

اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِىْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ

اور نہیں رہوں گا میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے، فیصلہ دوں گا میں اس بارے میں وہی جو فیصلہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے، بیٹی کیلئے آدھا ہے اور پوتی کیلئے

السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِىَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَا

چھٹا حصہ ہے، دو تہائی پورا کرنے کیلئے اور جو باقی رہے بہن کیلئے ہے، پھر ہم آئے حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تو ہم نے اطلاع دی

بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِىْ مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ. (رواه البخاری)

حضرت عبداللہ ابن مسعود کے فتوے کی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ مت مسئلہ معلوم کرو تم مجھ سے جب تک کہ یہ علامہ تم میں موجود ہیں۔

(۲۹۹۶) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اِنَّ ابْنِىْ مَاتَ فَمَالِىْ

ترجمہ: آئے ایک شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ علمی میں تو عرض کیا بیشک میرا بیٹا فوت ہو گیا تو میرے لئے کتنا ہے

مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ

اسکی میراث میں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ تمہارے لئے چھٹا حصہ ہے، پھر جب وہ واپس ہوئے تو بلایا انہیں، فرمایا پیارے رسول نے

لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

کہ تمہارے لئے دوسرا چھٹا حصہ بھی ہے، پھر جب واپس ہوئے تو بلایا انکو، فرمایا پیارے رسول نے بیشک دوسرا چھٹا عصبۃ ہے۔

(۲۹۹۷) حدیث شریف: جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَسْئَلُهٗ مِيْرَاثَهَا

ترجمہ: حاضر ہوئیں نانی امیر المومنین حضرت ابوبکر کی بارگاہ صداقت میں، مانگنے لگیں حضرت ابوبکر سے اپنی میراث

فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَّمَا لَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو فرمایا حضرت ابوبکر نے اس نانی سے کہ نہیں ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ بھی اور نہیں ہے تمہارے لئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی سنت میں

شَىْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْئَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ

کچھ بھی، اب تم لوٹ جاؤ یہاں تک کہ میں پوچھ گچھ کرلوں لوگوں سے، چنانچہ حضرت ابوبکر نے پوچھا تو کہا حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے کہ میں حاضر تھا

फ़रमाया हजरते अबू मूसा अशअरी ने कि वेटी के लिये आधा है और बहन के लिये आधा है और तुम जाओ हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद के पास तो वो भी मुतावकत फरमायेंगे मेरी फिर मसअला पूछे गये हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद और ख़बर दी गई हजरते अबू मूसा अशअरी के फतवे की तो फरमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने कि बिलाशुबा मैं बहक जाऊँगा और नहीं रहूँगा मैं हिदायत याफ़्ता लोगों में से, फ़ैसला दूँगा मैं इस बारे में वही जो फैसला फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेटी के लिये आधा है और पोती के लिये छठा हिस्सा है दो तिहाई पूरा करने के लिये और जो बाक़ी रहे बहन के लिये है, फिर हम आये हज़रते अबू मूसा अशअरी के पास तो हमने इत्तेला दी हज़रते अब्दुल्लाह इब्नें मसऊद के फतवे की तो हज़रते अबू मूसा अशअरी ने फरमाया कि मत मसअला मालूम करो तुम मुझसे जब तक कि यह अल्लामा तुममें मौजूद हैं।

2996 हदीस शरीफ़:– आये एक शख्स प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे इल्मी में तो अर्ज किया बेशक मेरा बेटा फौत हो गया तो मेरे लिये कितना है उसकी मीरास में? फरमाया प्यारे रसूल ने तुम्हारे लिये छठा हिस्सा है फिर जब वो वापस हुये तो बुलाया उन्हें, फरमाया प्यारे रसूल ने कि तुम्हारे लिये दूसरा छठा हिस्सा भी है फिर जब वो वापस हुये तो बुलाया उनको फरमाया प्यारे रसूल ने बेशक दूसरा छठा अस्बतन है।

2997 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुई नानी अमीरुल मोमेनीन हजरते अबू बक्र की बारगाहे सदाकत में मांगने लगीं हजरते अबू बक्र से अपनी मीरास तो फरमाया हजरते अबू बक्र ने इस नानी से कि नहीं है तुम्हारे लिये अल्लाह

ہے کیونکہ اس زمانے میں مسئلہ بتانا آسان نہ تھا ایک مسئلے کے لئے کافی چھان بین کرنی پڑتی تھی۔ تلاش بسیار کے بعد حدیث شریف یا آیت کریمہ کے ذریعہ حکم بیان کیا جاتا تھا۔ حضرت فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انتھک محنت فرما کر علم کو ہمارے لئے آسان فرما گئے۔ اب کوئی مسئلہ ہو کتاب باب فصل نکالو اور بتا دو۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت کے علماء کرام بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ جتنی خدمت حضرات علماء اسلام نے دین اسلام کی کی ہے دوسرے ادیان کے علماء نے اپنے دینوں کی اسکا عشر عشیر بھی انجام نہ دیا۔ آج کتنے کالے دل کے لوگ ہیں جو حضرات فقہاء کرام کو خراج عقیدت پیش کرنے کی بجائے ان کی مخالفت واہانت پر کمر بستہ ہیں اور اپنی عاقبت کو اپنے دلوں سے بھی زیادہ سیاہ و تباہ کر رہے ہیں حضرت صدیق اکبر کا سیدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گواہ طلب فرمانا بر بنائے احتیاط تھا تا کہ حدیث شریف بیان کرنے میں احتیاط کی روش باقی رہے اور لوگ حدیث شریف بیان کرنے پر دلیر نہ ہو جائیں۔ اس حدیث شریف سے حقوق العباد متعلق تھے اس وجہ سے بھی احتیاط مزید برتی۔ ورنہ تمام حضرات صحابہ کرام عادل وثقہ اور اتقی ہیں ہر ایک کی روایت مبارکہ معتبر ہے۔ گواہی کے بعد حضرت ابوبکر نے ورثاء کو حکم دیدیا کہ دادی کو چھٹا حصہ دیدیں۔ دادی اور نانی دونوں ایک ہی چھٹے میں شریک ہیں اگر ایک ہو تب بھی چھٹا حصہ ملیگا۔ جدہ دادی کو بھی کہتے ہیں اور نانی کو بھی۔ حضرت ابوبکر کے پاس جو آئی تھیں وہ نانی صاحبہ تھیں اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو آئی تھیں وہ دادی صاحبہ تھیں اسی میت کی۔

(۲۹۹۸) سیدنا حضرت اشیم ضبابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں یہ خطاءً قتل ہو گئے تھے۔ قتل پر دیت یعنی خون بہا واجب ہوا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت ضحاک ابن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو وہاں کے والی تھے۔ یہ تو فرمایا تھا کہ ان کی دیت ان کے وارثوں میں تقسیم کر دو چونکہ زوجہ بھی وارث ہے اس لئے بقدر حصہ میراث دیت سے حصہ دو۔ دیت کا مال پہلے تو مقتول کی ملک بنتا ہے پھر مقتول کے دوسرے مالوں کی طرح اسکے وارثوں کو بقدر حصہ ملتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بیوی، شوہر کی دیت میں وارث نہیں ہوتی۔ جب حضرت ضحاک نے یہ حدیث شریف حضرت عمر کے سامنے پیش کی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی پہلے یہی موقف تھا جب تک انہیں یہ حدیث شریف نہ پہونچی تھی۔

(۲۹۹۹) ولاء کہتے ہیں آزاد غلام کے مال کو۔ مولیٰ کو غلام کے متروکہ مال کے وارث ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے کہ جس غلام کو مولیٰ نے آزاد کیا تو غلام کے فوت ہونے پر اگر مولیٰ زندہ ہو تو وہ میراث لیگا ورنہ عصبہ بنفسہ وارثین میراث لیں گے۔ مولیٰ کی زوجہ کو ولاء نہیں ملتی۔ عورت صرف اپنے آزاد کردہ غلام یا اس غلام کے آزاد کردہ غلام ہی کی میراث پائے گی عصبہ ولاء نہ پائے گی کہ زوجہ عصبہ ہوتی ہی نہیں ہے اور ولاء بیت المال کو نہیں ملتی۔

(۳۰۰۰) جن کفار نے زمانہ جاہلیت میں اپنے دھرم کے اعتبار سے میراثیں تقسیم کر لی تھیں پھر وہ مسلمان ہو گئے یا ان میں سے ایک مسلمان ہو گیا تو اب تقسیم شدہ مال دوبارہ تقسیم کرنے کا حکم نہ دیا جائے گا بلکہ اس تقسیم ہی کو باقی رکھا جائے گا۔ یا یہ کہ وراثت کے اسلامی احکام آنے سے پہلے جو میراث تقسیم ہو چکی ہیں اگرچہ مسلمانوں نے ہی کی ہوں وہ اسلامی قانون وراثت آنے پر توڑی نہ جائیں گی بلکہ جوں کی توں باقی رکھی جائیں گی۔ البتہ اسکے بعد جو تقسیم ہوگی وہ اسلامی قانون کے عین مطابق ہوں گی آج بھی اگر کافر جوڑا ایمان لائے تو نکاح دوبارہ کرنے کا حکم نہیں ہے کہ تمہارا نکاح بحالت کفر اسلامی قانون کے مطابق نہ ہوا تھا لہٰذا دوبارہ اسلامی قانون کے مطابق ایجاب وقبول کرو بلکہ وہی پہلا نکاح باقی رکھا جاتا ہے۔ ایسے ہی یہ حکم میراث بھی باقی رکھا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ مَعَكَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ نور میں تو عطا فرمایا پیارے رسول نے دادی کو چھٹا حصہ تو فرمایا حضرت ابوبکر نے کیا تمہارے ساتھ

غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ مِثْلَ مَاقَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهٗ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ

تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے تب کہا حضرت محمد ابن مسلمہ نے بھی اسکے مثل جو کہا تھا حضرت مغیرہ نے تو جاری فرمادیا اس حکم کو دادی کیلئے حضرت ابوبکر نے

ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ

پھر حاضر ہوئی دوسری دادی امیر المومنین حضرت عمر کی خدمت میں تو مانگنے لگی حضرت عمر سے اپنی میراث تو فرمایا حضرت عمر نے دادی کی میراث یہی چھٹا حصہ ہے

فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

پھر اگر جمع ہو جاؤ دونوں دادیاں تو وہی چھٹا حصہ ہے تم دونوں کے درمیان، اور جو تم میں سے اکیلی ہو تو وہ چھٹا حصہ اس کا ہوگا۔

(۲۹۹۸) حدیث شریف: عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلَيْهِ

ترجمہ: حضرت ضحاک ابن سفیان سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے تحریر فرمایا انکی طرف

اَنْ وَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

یہ کہ میراث دیں حضرت اشیم ضبابی کی بیوی کو، انکے شوہر کے خون بہا سے۔

(۲۹۹۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولاء کا وہ جو وارث ہوتا ہے مال کا۔

(۳۰۰۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاكَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میراث تھی کہ بانٹ دی گئی زمانۂ جاہلیت میں

فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَاكَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تو وہ جاہلیت کے بٹوارے پر رہے گی اور جو میراث تھی کہ پایا اس کو اسلام نے تو وہ اسلام کی تقسیم پر ہوگی۔

तआला की किताब में कुछ भी और नहीं है तुम्हारे लिये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलेहे वसल्लम की सुन्नत में कुछ भी, अब तुम लौट जाओ यहाँ तक कि मैं पूछ गछ कर लूँ लोगों से, चूनांचे हज़रते अबू बक्र ने पूछा तो कहा हज़रते मुगीरह इब्ने शाबा ने कि मैं हाज़िर था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे नूर में तो अता फ़रमाया प्यारे रसूल ने दादी को छठा हिस्सा तो फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने क्या तुम्हारे साथ तुम्हारे अलावा कोई और भी है तब कहा हजरते मौहम्मद इब्ने मुस्लेमा ने भी इसके मिस्ल जो कहा था हजरते मुगीरा ने तो जारी फ़रमा दिया इस हुक्म को दादी के लिये हजरते अबू बक्र ने फिर हाजिर हुई दूसरी दादी अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर की ख़िदमत में तो मांगने लगीं हजरते उमर से अपनी मीरास तो फ़रमाया हजरते उमर ने दादी की मीरास यही छठा हिस्सा है फिर अगर जमा हो जाओ दोनों दादीयाँ तो वही छठा हिस्सा है तुम दोनों के दरमियान, और जो तुममें से अकेली हो तो वो छठा हिस्सा उसका होगा।

2998 हदीस शरीफ़– हज़रते ज़हाक इब्ने सुफ़यान से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तहरीर फ़रमाया उनकी तरफ़ यह कि मीरास दें हजरते अशीम ज़बाबी की बीवी को उनके शौहर के ख़ून बहा से।

2999 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया वारिस होता है विला का वो जो वारिस होता है माल का।

(۳۰۰۱) اس حدیث شریف میں علم الفرائض اور طلاق و حج کے مسائل کی اہمیت بتائی گئی ہے کہ انہیں سیکھو اور سکھاؤ اس سے دین کا تحفظ بھی ہوگا اور غلط روی کا بھی کریا کرم ہو جائے گا اور کوئی دین پاک میں ترمیم بھی نہ کر سکے گا۔ مروان بن حکم نے خطبہ عید نماز عید سے پہلے پڑھا وہ مٹ گیا اور خطبہ عید نماز عید کے بعد ہی رہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین حافظ ہے۔

(۳۰۰۲) وصیت کے معنی ہیں عہد مگر اصطلاح شرع میں اس وعدے وعہد کو وصیت کہا جاتا ہے جس کا تعلق موت کے بعد سے ہو۔ شروع اسلام میں مالدار پر وصیت کرنا فرض تھا کہ اس زمانے میں وصیت ہی سے متروکہ مال تقسیم ہوتا تھا لیکن میراث کے احکام آنے کے بعد وصیت کی فرضیت منسوخ ہو گئی۔ استحباب اب بھی باقی ہے وارث کیلئے وصیت جائز نہیں ہے۔ جسے میراث سے کچھ بھی ملے اسکے لئے وصیت نہیں ہو سکتی اور اگر وارث کے حق میں وصیت کر بھی دی گئی تو اسکا اعتبار نہ ہوگا۔ تاکیدی حکموں کو بھی وصیت فرمایا گیا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور تاکید فرمائی اسکی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۶) جس مال کی وصیت نہیں ہو سکتی اسکا یہ حکم نہیں ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ قابل میراث مال کی وصیت ہو سکتی ہے دوسرے کی نہیں۔ جیسے قرض، امانت، وقف مال میں میراث جاری نہیں ہوتی لہٰذا ان میں وصیت بھی نہیں ہو سکتی۔ نبی کا مال قابل میراث نہیں تو قابل وصیت بھی نہیں ہے۔ جو نادان سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بایں معنی وصی کہتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے مال یا خلافت کی انہیں وصیت فرمائی تھی وہ عقل کے دیوالیے اور علم کے مفلس اور ایمان سے کورے ہیں البتہ پیارے نبی ﷺ نے تمام مسلمانوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی ہے بایں معنی ہر مسلمان وصیٔ رسول ہے۔ حدیث شریف۔ میں وصیت فرماتا ہوں تمکو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کا حکم استحبابی ہے اور آج بھی باقی ہے۔ اور جو وصیت کرنا چاہتا ہے تو وہ بغیر وصیت لکھے ایک رات بھی نہ گزارے کیا خبر ہے کہ موت کب اور کہاں آجائے۔ آجکل وصیت نہ صرف یہ کہ لکھ کر رکھے بلکہ رجسٹرڈ کرادے کہ زبانی وصیتوں میں ردوتبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ادائے قرض ادائے امانات کی وصیت اب بھی واجب ہے جبکہ ان امانتوں اور قرضوں کی کسی کو خبر نہ ہو۔

(۳۰۰۳) پیارے رسول ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ بیماروں کے پاس عیادت (بیماروں کی مزاج پرسی) کیلئے تشریف لے جاتے اسی سلسلے میں پیارے رسول ﷺ سیدنا حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی تشریف لائے۔ اس حدیث شریف میں وارث سے مراد ذی فرض وارث ہے حضرت سعد نے عرض کیا کہ سوائے اکلوتی بیٹی کے کوئی میرا ذی فرض وارث نہیں ہے اگرچہ عصبہ وارث بہت ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ سارا مال فقراء و مساکین پر تقسیم کر دیا جائے یا دوسرے کار ہائے خیر میں لگا دیا جائے۔ بیٹی وغیرہا کسی کو میرے مال سے کچھ نہ ملے کیونکہ یہ سب اغنیاء ہیں مالدار ہیں۔ مرنے والا مرتے وقت تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہے اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا اور تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر بھی دے تو وصیت جاری نہ ہوگی۔ تہائی سے بھی کم کی وصیت کرنا بہتر ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے تہائی کو بھی زیادہ فرمایا ہے۔ حضرت سعد کے ورثاء کافی تھے مگر ذی فرض وارث صرف اکلوتی بیٹی تھی۔ اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا دوسروں سے سلوک کرنے سے افضل ہے کہ وصیت میں دوسروں سے سلوک ہے اور میراث میں اپنے عزیزوں سے۔ اپنے بعد اپنے وارثوں کا بھیک مانگتے پھرنا اپنی ذلت اور اپنی روح کی اذیت کا باعث ہے۔ وصیت کرنے کا مقصد بھی حصول ثواب ہے۔ اور میراث جو اعزاء کو پہونچے گی اگر تم اس میں نیت خیر کر لو تو تمہیں اس میں بھی ثواب ملیگا بلکہ زیادہ ملیگا۔ مال جمع کرنا درست ہے۔ مرتے وقت اپنے مال کو اپنے پاس رکھنا مباح ہے۔ تہائی مال سے زیادہ وصیت نافذ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اجر و ثواب کا باعث ہے۔ مباح میں جب نیت خیر کر لی جائے تو مباح کام مستحب ہو جاتا ہے۔ مومن کی نیت خیر عمل سے افضل ہے کہ بیوی کے منہ میں نوالہ دینا پیار و محبت کے وقت ہوتا ہے جس میں عبادت کا احتمال بھی نہیں مگر اس پر بھی ثواب کا وعدہ ہے۔ اپنے ورثاء سے عدل و انصاف کرنا ضروری ہے۔ وصیت تہائی سے بھی کم کی کرنا چاہیے۔

(۳۰۰۱) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر نے فرمایا سیکھو تم علم الفرائض کو اور زیادہ فرمایا حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے

وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهٗ مِنْ دِيْنِكُمْ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

کہ علم طلاق اور علم حج کو بھی، دونوں حضرات نے فرمایا اسلئے کہ یہ تمہارے دین سے ہے۔

﴿ بَابُ الْوَصَايَا ترجمہ: وصیتوں کا باب ﴾

(۳۰۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے مناسب کسی مرد مسلم کیلئے کہ اسکے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ وصیت کی جاسکے اسمیں

يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ گزارے دو راتیں مگر اسکی وصیت لکھی ہوئی ہو اسکے پاس۔

(۳۰۰۳) حدیث شریف: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا

ترجمہ: حضرت سعید ابن ابی وقاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں بیمار ہو گیا فتح مکہ شریف کے سال، ایسا بیمار

اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ

کہ پہونچ گیا میں موت کے کنارے پر تو تشریف لائے میرے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ کہ عیادت فرما رہے ہیں میری تو میں نے عرض کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِيْرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ

یارسول اللہ بیشک میرے پاس بہت مال ہے نہیں ہے جو وارث بنے میرا سوائے میری اکلوتی بیٹی کے، تو کیا وصیت کر جاؤں میں اپنے کُل کے کُل مال کی؟

قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا

پیارے رسول نے فرمایا نہیں! میں نے عرض کیا دو تہائی مال کی؟ فرمایا پیارے رسول نے نہیں! میں نے عرض کیا آدھے مال کی؟ فرمایا پیارے رسول نے نہیں!

3000 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो मीरास थी कि बाट दी गयी ज़माना ए जाहिलियत में तो वो जाहिलियत के बटवारे पर रहेगी और जो मीरास थी कि पा लिया उसको इस्लाम ने तो वो इस्लाम की तक़सीम पर होगी।

3001 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर ने फ़रमाया सीखो तुम इल्मुल फ़राइज को और ज़्यादा फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने कि इल्मे तलाक़ और इल्मे हज को भी, दोनों हजरात ने फ़रमाया इसलिये कि यह तुम्हारे दीन से है।

(165) वसिय्यतों का बाब

3002 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है मुनासिब किसी मर्दे मुस्लिम के लिये कि उसके पास कोई ऐसी चीज़ है कि वसिय्यत की जा सके उसमें कि गुज़ारे दो रातें मगर उसकी वसिय्यत लिखी हुई हो उसके पास।

3003 हदीस शरीफ़:– हजरते सईद इब्ने अबी वक़ास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं बीमार हो गया फ़तहे मक्का शरीफ़ के साल कि पहुंच गया मैं मौत के किनारे पर तो तशरीफ़ लाये मेरे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि अयादत फ़रमा रहे हैं मेरी तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह! बेशक मेरे पास बहुत माल है, नहीं है जो वारिस बने मेरा सिवाये मेरी इकलौती बेटी के तो क्या वसिय्यत कर जाऊँ मैं अपने

(۳۰۰۴) میراث کا حکم آنے سے پہلے اہل قرابت کے لئے وصیت کرنا از روئے قرآن کریم فرض تھی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ فرض فرمایا گیا تم پر جب نزدیک آجائے تم میں سے کسی کی موت۔ اگر چھوڑے وہ مال کو تو وصیت کر جائے، ماں باپ کیلئے اور قریبی رشتہ داروں کیلئے۔ اسلامی قانون کے مطابق ضروری ہے پرہیزگاروں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ۴۷) آیات میراث سے وصیت کی فرضیت منسوخ ہوگئی مگر جواز وصیت کا نسخ اس حدیث شریف ہوا کہ اب جسے ایک پائی بھی میراث سے ہے اسکے لئے وصیت نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم کا نسخ حدیث پاک سے نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ واقع ہے۔ ترمذی شریف کی ایک روایت مبارکہ میں ہے کہ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں اور انکا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ عدل پر ہے۔ اگر کسی بیوی یا لونڈی کے بچے سے متعلق کوئی اجنبی شخص کہے کہ یہ بچہ میرا ہے تو اسکی بات نہ مانی جائیگی بچہ اس عورت کے شوہر یا مالک کا ہی ہوگا۔ البتہ اس کہنے والے کو زنا کی سزا دی جائیگی کہ اس نے زنا کا از خود اقرار کر لیا ہے اور اگر یہ شخص اپنے قول سے توبہ کرے تب بھی حد قذف (پاکدامن عورت کو تہمت لگانے کی سزا) لگے گی۔ اگر اس شخص نے جھوٹا اقرار کر لیا اور ہم نے سزا بھی دیدی تو ہم مجرم نہ ہونگے۔ زنا کی سزا دینے کے بعد بھی زانی کی بخشش ضروری نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف فرمادے۔ جن گناہوں کی شریعت میں سزا نہیں ہے انکا حساب اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

(۳۰۰۵) وارث کیلئے وصیت کا جائز نہ ہونا دوسرے ورثاء کے حق کی وجہ سے تھا اگر وہ اسکو چاہیں اور جائز رکھیں تو جائز ہے۔

(۳۰۰۶) اس حدیث شریف میں ساٹھ سال سے مراد طویل مدت ہے خواہ اس سے کم ہو یا زیادہ اور موت آنے سے مراد علامات موت کا ظاہر ہونا ہے۔ ورنہ موت آجانے پر کسی وصیت کرنے یا نہ کرنے کا وصیت میں نقصان پہونچانے کا سوال ہی کیا ہے۔ وصیت میں نقصان پہونچانے کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) ورثاء کو نقصان پہونچانے کی نیت سے وصیت کر جائے کہ تہائی مال اسی بہانے سے نکل جائے اور ورثاء کو نہ ملے اور ورثاء کے حصے کم ہو جائیں (۲) نالائق اور بدکردار لوگوں کو وصیت کر جائے کہ اپنا تہائی مکان کسی بدمعاش غنڈے لفنگے کو دے جائے تاکہ وہ ورثاء کو تنگ کریں (۳) پہلے وصیت کی تھی اب مرتے وقت وصیت سے رجوع کرے یا وصیت میں ترمیم کرے تاکہ وصیت والے کو نقصان پہونچے۔ ایسا شخص جو نیت بد رکھتا ہو اور بدبختی کی بنا پر وصیت میں گھس پیٹھ کرے تو وہ دوزخ کا مستحق ہو جاتا ہے۔ رہا دوزخ میں داخلہ تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چونکہ اس حدیث شریف میں آگ کے وجوب کا استحقاق ہے نہ کہ دخول نار کا (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ میں لفظ غیر مضار نقصان پہونچانے والا نہ ہوسے دلیل پکڑی ہے کہ مرنے والے نے وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہونچایا ہو۔ یہ آیت کریمہ پارہ ۴ سورۂ نساء آیت ۱۲، ۱۳ ہے۔

(۳۰۰۷) مسلمان مرنے سے پہلے اپنے مال کا کچھ حصہ فقراء و غرباء پر یا کسی کار خیر میں لگانے کی وصیت کر گیا تو وہ مذکورہ تمام اجور و انعامات کا مستحق ہوگا اور وہ متقیوں، شہیدوں کی جماعت کا ایک فرد ہوگا۔

(۳۰۰۸) عاص ابن وائل کافر تھا۔ اسکے دونوں بیٹے سیدنا حضرت عمرو اور سیدنا حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما اصحاب رسول ہیں۔ عاص اتنا پکا کافر تھا کہ قرآن کریم نے اسکے بارے میں اعلان کیا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک گستاخ آپکا وہ بے نام و نشان ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷۴) اللہ تعالیٰ نے عاص ابن وائل کی اولاد کو دولت ایمان سے نواز کر اسے حکماً لاولد کر دیا۔ حضرت ہشام ابن عاص نے پیارے نبی ﷺ سے بنا پوچھے پچاس غلام اپنے باپ کی طرف سے آزاد کر دئے اور یہ خیال فرمایا کہ اسلام ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کو منع نہیں کرتا۔ حضرت عمرو ابن عاص نے خیال فرمایا کہ باپ تھا مگر تھا تو کافر۔ اس لئے میں تو پہلے پیارے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھونگا بعد کو وصیت پوری کرونگا پیارے نبی ﷺ نے دو ٹوک جواب عنایت فرمایا کہ چونکہ عاص بحالت کفر مرا ہے اسلئے تمہاری کسی نیکی کا اسے کوئی ثواب نہ پہونچے گا اور نہ وہ عذاب الٰہی سے بچ سکتا ہے۔ اس حدیث شریف سے بہت سے حقائق منکشف ہوئے کہ کافر کیلئے ایصال ثواب کرنا منع ہے چاہے کھلا کافر ہو یا ڈھکا کافر (جیسے منافقین زمانہ) کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔ اور اگر کافر کو ایصال ثواب کر بھی دیا

قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ

میں نے عرض کیا تہائی مال کی؟ فرمایا پیارے رسول نے تہائی مال کی، اور تہائی بھی زیادہ ہے، بیشک اگر چھوڑو اپنے ورثاء کو مالدار تو بہتر ہے اس سے

تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ

کہ تم چھوڑو انکو مفلسی میں کہ ہاتھ پھیلائیں لوگوں کے سامنے، بیشک تم ہرگز نہ خرچ کرو گے کچھ بھی کہ تلاش کرو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

مگر اجر دیے جاؤ گے تم اس پر یہاں تک کہ تو الہ کہ اٹھاؤ تم اسکو اپنی بیوی کے منہ کی طرف۔

(۳۰۰۴) حدیث شریف: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ

ترجمہ: حضرت ابو امامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرما رہے ہیں پیارے رسول اپنے خطبہ میں

عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حجۃ الوداع کے سال کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہر حق والے کو اس کا حق تو نہیں ہے کوئی وصیت وارث کیلئے۔

(۳۰۰۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ. (رَوَاهُ مِنَ الْمَصَابِيحِ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی وصیت وارث کیلئے مگر یہ کہ چاہیں ورثاء۔

لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ. (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

نہیں جائز ہے وصیت وارث کیلئے مگر یہ کہ چاہیں اس کے ورثاء۔

(۳۰۰۶) حدیث شریف: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک آدمی عمل کرتا ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کی

سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ

اطاعت میں ساٹھ سال، پھر آ جاتی ہے انکو موت تو نقصان پہونچا جاتے ہیں وصیت میں تو واجب ہو جاتی ان دونوں کیلئے آگ، پھر تلاوت فرمائی آیت کریمہ

कुल के कुल माल की? प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं! मैंने अर्ज़ किया दो तिहाई माल की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं! मैंने अर्ज़ किया आधे माल की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं मैंने अर्ज़ किया तिहाई माल की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने तिहाई माल की; और तिहाई भी ज़्यादा है बेशक अगर छोड़ो अपने वुरसा को मालदार तो बेहतर है इससे कि तुम छोड़ो उनको मुफ़लिसी में कि हाथ फैलायें लोगों के सामने बेशक तुम हरगिज़ न खर्च करोगे कुछ भी कि तलाश करो उसकी वजह से अल्लाह तआला की खुशनुदी मगर अज्र दिये जाओगे तुम उस पर यहाँ तक कि निवाला कि उठाओ तुम उसको अपनी बीवी के मुहँ की तरफ़।

3004 हदीस शरीफ़– हज़रते अबू उमामा से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमा रहे हैं प्यारे रसूल अपने खुतबे में हज्जातुल विदा के साल कि बेशक अल्लाह तआला ने अता फ़रमा दिया है हर हक वाले को उसका हक़ तो नहीं है कोई वसिय्यत वारिस के लिये।

3005 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं है कोई वसिय्यत वारिस के लिये मगर यह कि चाहें वुरसा, नहीं जाइज है वसिय्यत वारिस के लिये मगर यह कि चाहें उसके वुरसा।

3006 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक आदमी अमल करता है और औरत अल्लाह तआला की इताअत में साठ साल फिर आ जाती है उनको

أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ

حضرت ابو ہریرہ نے "وصیت پوری کرنے کے بعد وصیت کی ہے جسکی میت نے یا قرض ادا کر دینے کے بعد اور ترکہ پانے والے کو نقصان پہونچانے والا نہ ہو

وَصِيَّةً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

اور حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ خوب جاننے والا حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور اسکے رسول کی تو داخل فرمائیگا وہ اسکو

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

ایسے باغات میں کہ بہتی ہیں اسکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۳۰۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو انتقال کرے اچھی وصیت پر تو وہ مرا راہِ حق میں اور سنت پر

وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اور مرا وہ تقوے پر اور شہادت کی موت پر اور مرا وہ ایسی حالت میں کہ بخشش فرمائی گئی ہے اسکی۔

(۳۰۰۸) حدیث شریف: أَنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ

ترجمہ: بیشک عاص ابن وائل نے وصیت کی کہ آزاد کیے جائیں اسکی طرف سے سو غلام تو آزاد کیے

ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ

اسکے بیٹے حضرت ہشام نے پچاس غلام پھر ارادہ کیا عاص ابن وائل کے دوسرے بیٹے حضرت عمرو ابن عاص نے یہ کہ آزاد کریں باپ کی طرف بقیہ پچاس غلام

فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو حضرت عمرو ابن عاص نے فرمایا یہاں تک کہ میں دریافت کرلوں پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو حاضر ہوئے حضرت عمرو ابن عاص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ

تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میرے باپ نے وصیت کی تھی یہ کہ آزاد کیے جائیں اسکی طرف سے سو غلام اور بیشک حضرت ہشام ابن عاص نے آزاد کر دیے

मौत तो नुकसान पहुंचा जाते हैं वसिय्यत में तो वाजिब हो जाती है उन दोनों के लिये आग, फिर तिलावत फरमाई आयाते करीमा हज़रते अबू हुरैरा ने "वसिय्यत पूरी करने के बाद वसिय्यत की है जिसकी मय्यत ने या कर्ज अदा कर देने के बाद और तरका पाने वाले को नुकसान पहुचाने वाला न हो और हुक्म है अल्लाह तआला की तरफ़ से और अल्लाह खूब जानने वाला हिल्म वाला है, यह अल्लाह की हदें है और जो इताअत करेगा अल्लाह की और उसके रसूल की तो दाखिल फ़रमायेगा वो उसको ऐसे बागात में कि बहती हैं उसके नीचे नहरें हमेशा रहने वाले हैं उसमें और यह बड़ी कामयाबी है"।

3007 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो इंतेकाल करे अच्छी वसिय्यत पर तो वो मरा राहे हक़ में और सुन्नत पर और मरा वो तक्वे पर और शहादत की मौत पर और मरा वो ऐसी हालत में कि बख़्शिश फ़रमाई गयी है उसकी।

3008 हदीस शरीफ़– बेशक आस इब्ने वाइल ने वसिय्यत की कि आज़ाद किये जायें उसकी तरफ़ से सौ गुलाम तो आज़ाद किये उसके बेटे हज़रते हिशाम ने पचास गुलाम फिर इरादा किया आस इब्ने वाइल के दूसरे बेटे अमर इब्ने आस ने यह कि आजाद करे बाप की तरफ़ से बकिया पचास गुलाम तो हजरते अमर इब्ने आस ने फ़रमाया यहाँ तक कि मैं दरयाफ्त कर लूँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो हाज़िर हुये हज़रते अमर

قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ

میں نے عرض کیا تہائی مال کی؟ فرمایا پیارے رسول نے تہائی مال کی، اور تہائی بھی زیادہ ہے، بیشک اگر چھوڑ دو اپنے ورثاء کو مالدار تو بہتر ہے اس سے

تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ

کہ تم چھوڑ دو انکو مفلسی میں کہ ہاتھ پھیلائیں لوگوں کے سامنے، بیشک تم ہرگز نہ خرچ کروگے کچھ بھی کہ تلاش کرو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

مگر اجر دیئے جاؤ گے تم اس پر یہاں تک کہ نوالہ کہ اٹھاؤ تم اسکو اپنی بیوی کے منہ کی طرف۔

(۳۰۰۴) حدیث شریف: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرما رہے ہیں پیارے رسول اپنے خطبہ میں

عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حجۃ الوداع کے سال کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیا ہر حق والے کو اس کا حق تو نہیں ہے کوئی وصیت وارث کیلئے۔

(۳۰۰۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ. (رَوَاهُ فِي الْمُنْتَقَى)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی وصیت وارث کیلئے مگر یہ کہ چاہیں ورثاء۔

لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ. (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

نہیں جائز ہے وصیت وارث کیلئے مگر یہ کہ چاہیں اس کے ورثاء۔

(۳۰۰۶) حدیث شریف: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک آدمی عمل کرتا ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کی

سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ

اطاعت میں ساٹھ سال، پھر آجاتی ہے انکو موت تو نقصان پہونچا جاتے ہیں وصیت میں تو واجب ہوجاتی ان دونوں کیلئے آگ، پھر تلاوت فرمائی آیت کریمہ

कुल के कुल माल की? प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं! मैंने अर्ज़ किया दो तिहाई माल की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं! मैंने अर्ज़ किया आधे माल की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं मैंने अर्ज़ किया तिहाई माल की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने तिहाई माल की; और तिहाई भी ज़्यादा है बेशक अगर छोडो अपने वुरसा को मालदार तो बेहतर है इससे कि तुम छोड़ो उनको मुफ़लिसी में कि हाथ फैलायें लोगों के सामने बेशक तुम हरगिज़ न ख़र्च करोगे कुछ भी कि तलाश करो उसकी वजह से अल्लाह तआला की खुशनुदी मगर अज दिये जाओगे तुम उस पर यहाँ तक कि निवाला कि उठाओ तुम उसको अपनी बीवी के मुहँ की तरफ़।

3004 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू उमामा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमा रहे हैं प्यारे रसूल अपने खुलबे में हज्जातुल विदा के साल कि बेशक अल्लाह तआला ने अता फ़रमा दिया है हर हक़ वाले को उसका हक़ तो नहीं है कोई वसिय्यत वारिस के लिये

3005 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं है कोई वसिय्यत वारिस के लिये मगर यह कि चाहें वुरसा, नहीं जाइज है वसिय्यत वारिस के लिये मगर यह कि चाहें उसके वुरसा।

3006 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक आदमी अमल करता है और औरत अल्लाह तआला की इताअत में साठ साल फिर आ जाती है उनको

أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ

حضرت ابوہریرہ نے "وصیت پوری کرنے کے بعد وصیت کی ہے جسکی میت نے یا قرض ادا کردینے کے بعد اور ترکہ پانے والے کو نقصان پہونچانے والا نہ ہو

وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

اور حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ خوب جاننے والا حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور اسکے رسول کی تو داخل فرمائیگا وہ اسکو

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

ایسے باغات میں کہ بہتی ہیں اسکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۳۰۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو انتقال کرے اچھی وصیت پر تو وہ مرا راہ حق میں اور سنت پر

وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اور مرا وہ تقوے پر اور شہادت کی موت پر اور مرا وہ ایسی حالت میں کہ بخشش فرمائی گئی ہے اسکی۔

(۳۰۰۸) حدیث شریف: أَنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ

ترجمہ: بیشک عاص ابن وائل نے وصیت کی کہ آزاد کئے جائیں انکی طرف سے سو غلام تو آزاد کئے

ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ

اسکے بیٹے حضرت ہشام نے پچاس غلام پھر ارادہ کیا عاص ابن وائل کے دوسرے بیٹے حضرت عمرو ابن عاص نے یہ کہ آزاد کریں باپ کی طرف سے بقیہ پچاس غلام

فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو حضرت عمرو ابن عاص نے فرمایا یہانتک کہ میں دریافت کرلوں پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو حاضر ہوئے حضرت عمرو ابن عاص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ

تو عرض کیا یارسول اللہ بیشک میرے باپ نے وصیت کی تھی یہ کہ آزاد کئے جائیں انکی طرف سے سو غلام اور بیشک حضرت ہشام ابن عاص نے آزاد کردیے

मौत तो नुकसान पहुंचा जाते हैं वसिय्यत में तो वाजिब हो जाती है उन दोनों के लिये आग, फिर तिलावत फ़रमाई आयाते करीमा हजरते अबू हुरैरा ने "वसिय्यत पूरी करने के बाद वसिय्यत की है जिसकी मय्यत ने या कर्ज़ अदा कर देने के बाद और तरका पाने वाले को नुकसान पहुंचाने वाला न हो और हुक्म है अल्लाह तआला की तरफ़ से और अल्लाह खूब जानने वाला हिल्म वाला है, यह अल्लाह की हदें है और जो इताअत करेगा अल्लाह की और उसके रसूल की तो दाखिल फ़रमायेगा वो उसको ऐसे बागात में कि बहती हैं उसके नीचे नहरें हमेशा रहने वाले हैं उसमें और यह बड़ी कामयाबी है"।

3007 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो इंतेक़ाल करे अच्छी वसिय्यत पर तो वो मरा राहे हक़ में और सुन्नत पर और मरा वो तक़्वे पर और शहादत की मौत पर और मरा वो ऐसी हालत में कि बख़्शिश फ़रमाई गयी है उसकी।

3008 हदीस शरीफ़:– बेशक आस इब्ने वाइल ने वसिय्यत की कि आज़ाद किये जायें उसकी तरफ़ से सौ गुलाम तो आज़ाद किये उसके बेटे हज़रते हिशाम ने पचास गुलाम फिर इरादा किया आस इब्ने वाइल के दूसरे बेटे अमर इब्ने आस ने यह कि आज़ाद करे बाप की तरफ़ से बक़िया पचास गुलाम तो हजरते अमर इब्ने आस ने फ़रमाया यहाँ तक कि मैं दरयाफ़्त कर लूँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो हाजिर हुये हज़रते अमर

عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ

اسکی طرف سے پچاس اور باقی ہیں اس پر پچاس غلام تو کیا میں آزاد کردوں اسکی طرف سے؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک وہ

لَوْكَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اگر ہوتا مسلمان پھر تم آزاد کرتے اسکی طرف سے یا صدقہ کرتے تم اسکی طرف سے یا حج کرتے تم اسکی طرف سے تو پہونچ جاتا اس کو یہ سب کچھ۔

(۳۰۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو محروم کرے میراث سے اپنے وارث کو تو محروم فرمادے گا اللہ تعالیٰ

مِيْرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

میراث سے اسکو جنت کی قیامت کے دن۔

﴿بَابُ النِّكَاحِ ترجمہ: نکاح کا باب﴾

(۳۰۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے جوانوں کی جماعت! جو طاقت رکھے تم میں سے نکاح کی تو ضرور نکاح کرے

فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ (رواه البخاری والمسلم)

اسلئے کہ نکاح زیادہ نیچا کرنے والا ہے نگاہ کو اور زیادہ حفاظت کرنے والا ہے شرمگاہ کا اور جو نہ طاقت رکھے تو لازم ہے اس پر روزہ اسلئے کہ روزہ اسکی حفاظت ہے۔

(۳۰۱۱) حدیث شریف: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ

ترجمہ: رد فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن مظعون پر نکاح نہ کرنے کو

وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اگر اجازت مرحمت فرمادیتے پیارے رسول انکو تو ہم خصی ہوجاتے۔

इब्ने आस प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज किया या रसूलुल्लाह! बेशक मेरे बाप ने वसिय्यत की थी यह कि आज़ाद किये जायें उसकी तरफ से सौ गुलाम और बेशक हज़रते हिशाम इब्ने आस ने आज़ाद कर दिये उनकी तरफ से पचास और बाकी हैं उस पर पचास गुलाम तो क्या मैं आज़ाद कर दूँ उसकी तरफ से? तो फरमाया प्यारे रसूल ने बेशक अगर वो होता मुसलामान फिर तुम आज़ाद करते उसकी तरफ से या सदका करते तुम उसकी तरफ से या हज करते तुम उसकी तरफ से तो पहुंच जाता उसको यह सबकुछ।

3009 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो महरुम करे मीरास से अपने वारिस को तो महरुम फरमा देगा अल्लाह तआला मीरास से उसको जन्नत की कयामत के दिन।

(166) निकाह का बाब

3010 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ जवानों की जमात! जो ताकत रखे तुममें से निकाह की तो ज़रुर निकाह करे इसलिये कि निकाह ज़्यादा नीचा करने वाला है निगाह को और ज़्यादा हिफाज़त करने वाला है शर्मगाह का और जो न ताकत रखे तो लाज़िम है उस पर रोज़ा इसलिये कि रोज़ा उसकी हिफाजत है।

3011 हदीस शरीफः– रद फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मज़ऊन

جائے تو کافر کو ثواب نہیں پہونچتا۔ جب اسے اپنی نیکیوں کا ثواب نہیں ملتا کہ کافر کی تمام نیکیاں اکارت و برباد ہیں تو دوسرے کی نیکیوں کا بخشا ہوا ثواب کیسے پہونچے گا؟۔ مردہ کو کوئی دوا فائدہ نہیں کرتی۔ کافر کو کوئی دعا، ایصال ثواب عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ مسلمان کو ہر قسم کی عبادات کا ثواب بخشنا جائز ہے اور انہیں پہونچتا بھی ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ غلام آزاد کرنا، صدقات و خیرات، حج وغیرہ مختلف عبادات میں اور انکا ثواب باپ کو پہونچ جاتا اگر باپ مسلمان ہوتا کافر نہ ہوتا کافر کا عذاب بعض نیکیوں کی وجہ سے ہلکا ہوجاتا ہے مگر عذاب سے رہائی نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ جنت کی کسی نعمت کا مستحق ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ کی خوشی میں ابولہب جیسے سنگدل کافر نے اپنی نوکرانی ثویبہ کو اپنی انگلی کے اشارے سے آزاد کردیا تھا تو پیر کے دن وہی انگلی جس سے اشارہ کیا تھا ابولہب کو چوسنے کو دیدی جاتی ہے اور پھر ایک ہفتہ تک یعنی پیر کے دن تک اسکے عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے (بخاری شریف) اگر کسی بے ایمان کا ایمان والی اولاد تیجہ، دسواں وغیرہ کر بھی دے تب بھی اس کمترے کو کچھ نہ پہونچے گا اسکی قسمت میں تو جہنم کے شعلے اور شرارے ہیں چونکہ ایصال ثواب کے وقت کل مومنین اور کل مومنات کی ارواح کو بھی ایصال ثواب کیا جاتا ہے تو انکی ارواح کو تو ثواب پہونچ ہی جاتا ہے اور تیجہ اس کمرے کی وجہ سے عبث و بیکار نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائے زمانہ کی بات ہے جب حضرت ہشام نے اپنے کافر باپ عاص ابن وائل کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیے تھے اور انہیں کوئی عتاب نہ ہوا۔ اب کسی بھی کافر کو ایصال ثواب کرنا سخت گناہ ہے۔ وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کفار و مشرکین کی ارتھیوں پر قرآن خوانی ایصال ثواب کرکے اور ان کیلئے دعاء مغفرت کرکے انکی آتما کو شانت کرکے (بزعم خود) انکے کریا کرم سے پہلے اپنے ایمان کا کریا کرم کرلیتے ہیں۔ کسی کافر کیلئے قرآن خوانی، ایصال ثواب دعاء مغفرت کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳۰۰۹) اپنے وارث کو میراث سے محروم کرنے کی بہت صورتیں ہیں (۱) کسی کو وصیت کرنا تاکہ وصیت کا حصہ کم ہوجائے (۲) کسی کیلئے قرض کا جھوٹا اقرار کرلینا تاکہ ورثاء کے حصے کم ہوجائیں (۳) بیوی کو طلاق دیدینا تاکہ وہ وارث نہ بن سکے (۴) اپنا کل مال کسی کو دے جانا تاکہ ورثاء کو کچھ نہ مل سکے (۵) کسی وارث کو قتل کرادینا تاکہ میراث نہ پاسکے (۶) اپنے بچہ کا انکار کردینا کہ یہ بچہ میرا ہے ہی نہیں تاکہ بچہ میراث نہ پاسکے (۷) اپنی زندگی ہی میں اپنا تمام مال تباہ و برباد کردینا تاکہ وارثوں کو کچھ نہ بچے۔ بعض لوگ اپنے کسی بیٹے کو عاق کردیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اسے ہماری میراث میں سے کچھ نہ دیا جائے یہ محض بیکار و لغو بات ہے۔ وہ اس کہہ دینے سے اپنے حق میراث سے محروم نہ ہوگا۔ میراث سے محروم کرنے والی چیزیں مسلمان کیلئے صرف تین ہیں (۱) غلام ہونا (۲) قتل (۳) اختلاف دین۔ ان کے علاوہ کسی بھی وجہ سے کوئی مسلمان وارث میراث سے محروم نہیں ہوسکتا۔ جنت کی میراث۔ جو چیز بلا عقد اور بلا مشقت کے ملے اسے میراث کہہ دیتے ہیں۔ ہر جنتی اپنا حصہ تو جنت میں پائے گا ہی مگر کافر کے بھی جنتی حصے پر قبضہ جمائیگا اسلئے اسکو میراث جنت کہہ دیتے ہیں۔ اور محروم کرنے کا بھی مطلب یہ ہے کہ اولاً داخلے سے محروم فرمادیگا۔ ورنہ ہر مسلمان کیسا ہی گنہگار و بدکار ہو آخرکار جنت کا حقدار ہوگا۔ جیسے اس نے اپنے فلاں وارث کو محروم کردیا تھا ایسے ہی اسے بھی بعد انتظار داخلہ جنت نصیب ہوگا۔ اس طرح اسے جنت میں ابتداء داخلے سے محرومی ہوگی۔ ورثاء کو میراث سے محروم کرنا پیارے نبی ﷺ کے نزدیک بدترین، سخت ترین جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جرم سے بچنے کی توفیق بخشے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والہ اصحابہ واصحابہ اجمعین۔

(۳۰۱۰) نکاح کے لغوی معنی ملنے اور جمع ہونے کے ہیں چونکہ نکاح سے دو دلوں کا ملن شرعی طور پر ہوتا ہے اسلئے اسکو نکاح کہا جاتا ہے۔ شوہر اور بیوی مل کر زندگی گزارتے ہیں بلکہ نکاح سے دو خاندان مل جاتے ہیں اور کبھی کبھی دو ملک مل جاتے ہیں۔ اصطلاح شرع شریف میں یہ لفظ عقد اور صحبت دونوں پر بولا جاتا ہے۔ نکاح کا رکن زوجین کا ایجاب و قبول ہے۔ نکاح کی شرط دو گواہوں کی موجودگی۔ ایمان اور نکاح یہ دو ایسی عبادات ہیں جو سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی۔ نکاح بہترین

(۳۰۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا جاتا ہے عورت سے چار وجہوں سے، اسکے مال کی وجہ سے اور اسکے خاندان کی وجہ سے اور اسکے جمال کی وجہ سے اور اسکے دین کی وجہ سے تو اختیار کرو تم دین والی کو، گرد آلود ہوں تمہارے ہاتھ۔

(۳۰۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کی کل کی کل برتنے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین برتنے کی چیز نیک عورت ہے۔

(۳۰۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں بہترین اونٹ پر سواری کرنے والیوں میں سے قریش کی نیک عورتیں ہیں بہت مہربان ہوتی ہیں اولاد پر بچپن میں اور حفاظت کرتی ہیں شوہر پر اسکے مال پر جو اسکے قبضے میں ہوتا ہے۔

(۳۰۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا میں نے اپنی حیات ظاہری کے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ مضر ہو مردوں پر عورتوں سے بڑھ کر۔

(۳۰۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دنیا میٹھی ہے، ہری بھری ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ خلیفہ بنانے والا ہے تم کو دنیا میں

पर निकाह न करने को और अगर इजाजत मरहमत फ़रमा देते प्यारे रसूल उनको तो हम खस्सी हो जाते।
3012 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने निकाह किया जाता है औरत से चार वजहों से, उसके माल की वजह से उसके ख़ानदान की वजह से और उसके जमाल की वजह से और उसके दीन की जवह से तो इख्तेयार करो तुम दीन वाली को, गर्द आलूद हों तुम्हारे हाथ।
3013 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुनिया की कुल की कुल वरतने की चीज़ है और दुनिया की वेहतरीन वरतने की चीज नेक औरत है।
3014 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने औरतो में वेहतरीन ऊँट पर सवारी करने वालियों में से कुरैश की नेक औरतें हैं, वहुत मेहरबान होती हैं औलाद पर वचपन में और हिफाजत करती हैं शौहर पर उसके माल पर जो उसके क़ब्ज़े में होता है।
3015 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं छोड़ा मैंने अपनी हयाते ज़ाहिरी के वाद कोई फितना जो ज्यादा नुकसान देने वाला हो मर्दों पर, औरतों से वढ़कर।
3016 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुनिया मीठी है, हरी भरी है और बेशक अल्लाह तआला खलीफ़ा वनाने वाला है तुमको दुनिया में तो देखेगा कि तुम कैसे आमाल

عبادت ہے۔ اس سے نسل انسانی کی بقا ہے۔ یہ صالحین، عابدین، ذاکرین کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔ نکاح، انسان مرد کا صرف انسان عورت ہی سے ہو سکتا ہے۔ نہ دریائی انسان سے نہ جانور سے نہ جن دپری سے کیونکہ نکاح میں ہم جنس ہونا شرط ہے۔ حوریں انسان نہیں مگر جنت میں حوروں کیساتھ انسان مردوں کا نکاح ہوگا۔ یہ بعد قیامت ہوگا۔ یہ وہاں کی خصوصیات سے ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہے پھل وغیرہ کھانے کی اجازت تھی مگر حوروں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہ تھی۔ نکاح کیلئے ہم جنس سیدتنا حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا گیا۔ سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرات شہداء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ارواح مبارکہ جنت میں ہیں انہیں وہاں کھانے کی تو اجازت ہے مگر حوروں کی اجازت نہیں ہے۔ یہ اجازت بعد قیامت ہوگی۔ قیامت سے پہلے نکاح کیلئے ہم جنس ہونا شرط ہے۔ نکاح عام حالات میں سنت ہے۔ جوش کی زیادتی کہ اندیشۂ زنا ہو تو نکاح کرنا فرض ہے۔ اور نامرد کو نکاح کرنا جرم ہے جو بیوی کے خرچ اخراجات پر قدرت نہ رکھتا ہو یا جو ظلم کا صحیح اندیشہ کرتا ہو اسکے لئے نکاح کرنا مکروہ ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف، اشعۃ اللمعات شریف، درمختار) بلوغ سے لیکر تیس سال کی عمر تک نوجوانی ہے اور تیس سال سے چالیس سال تک جوانی ہے۔ نکاح کی طاقت یعنی جو نکاح کے مصارف کی طاقت رکھے وہ نکاح ضرور کرے۔ نوافل سے نکاح افضل ہے۔ نکاح کرنے والے کے جوانی کے جذبات کو سکون مل جاتا ہے اور پاکدامانی سے آراستہ ہوتا ہے نہ تو غیر عورتوں کو تکتا پھرتا ہے اور نہ اسکا دل بدکاری کی طرف مائل ہوتا ہے۔ نکاح گناہوں سے حفاظت کیلئے بہترین قلعہ ہے۔ روزہ انسان کی شہوت کو مار ڈالتا ہے بھوک سے نفس ضعیف ہو جاتا ہے اور شہوت قوت نفس سے زیادہ ہوتی ہے۔

(۳۰۱۱) حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مہاجرین کے سردار ہیں پیارے نبی ﷺ کے چہیتے صحابی ہیں انہوں نے پیارے نبی ﷺ سے ترک دنیا کی اجازت چاہی کہ نکاح نہ فرمائیں اور تمام زندگی عبادات و ریاضات میں گزاریں۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں اس تجرد کی زندگی سے منع فرما دیا۔ تبتل علیحدگی اور کنارہ کشی کو کہتے ہیں۔ اسی سے بتول بنا ہے سیدتنا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتول کہتے ہیں کہ وہ نکاح سے علیحدہ ہیں۔ سیدتنا حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتول کہتے ہیں کہ آپ نے کبھی دنیا میں دل نہ لگایا اور دنیاوی الجھنوں سے دور رہیں۔ خصی کرانے کا یہ مطلب ہے کہ ہم ایسے ہو جائیں گے کہ جیسے خصی۔ انسانوں کو اور حرام جانوروں کو خصی کرانا حرام ہے۔ اور حلال جانوروں کو بچپن میں خصی کرانا جائز ہے بڑے ہونے پر حرام ہے۔ یہ حدیث شریف بھی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے کہ نکاح نوافل سے افضل ہے۔ احادیث کریمہ میں نکاح کے بہت فضائل آئے ہیں۔ خود پیارے نبی ﷺ کا عمل شریف بتا رہا ہے کہ نکاح اعلیٰ عبادت ہے۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ نکاح نہ فرماتے اور ترک دنیا کو اختیار فرماتے۔

(۳۰۱۲) عام طور پر لوگ مال و جمال اور خاندان کو دیکھ کر عورت سے شادی کرتے ہیں تعلیم نبوی یہ ہے کہ تم نکاح کرنے کیلئے عورت میں دینداری اور پرہیزگاری دیکھو کیونکہ مال و جمال فانی چیزیں ہیں۔ مال ایک جھٹکے میں اور حسن و جمال ایک بیماری میں جاتا رہتا ہے مگر دین اور دینداری لازوال دولت و نعمت ہے۔ دیندار ماں دیندار بچے جنم دیتی ہے کہ ماں فاطمہ تو اولاد حسنین۔ حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم اس فرمان پر عمل نہ کرو گے تو پریشان ہو جاؤ گے۔ حدیث شریف:۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ جو صرف عورت کا مال دیکھ کر نکاح کریگا وہ فقیر رہے گا اور جو صرف عورت کا خاندان دیکھ کر نکاح کریگا وہ ذلیل ہوگا اور جو دین دیکھ کر نکاح کریگا اسے برکتوں سے نوازا جائے گا (مرقاۃ شریف)

(۳۰۱۳) اگر دنیا دین سے مل جائے تو دولت لازوال ہے۔ قطرے کو ہزار خطرے ہیں مگر قطرہ دریا سے مل جائے تو روانی و طغیانی سب کچھ اسمیں آجاتا ہے اور خطرات سے باہر ہو جاتا ہے۔ نیک بیوی اپنے شوہر کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہے اور اسے بھی نیک بنا لیتی ہے۔ اس طرح بیوی بھی اخروی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ہمارے رب عطا فرما تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہمکو آگ کی سزا

فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ۔ (رواہ مسلم)

تو دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو تو بچو تم دنیا سے اور بچو تم عورتوں سے اسلئے کہ پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا تھا عورتوں کے بارے میں۔

(۳۰۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بے برکتی عورت میں اور گھر میں اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

(۳۰۱۸) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے ہم پیارے نبی ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں پھر جب ہم واپس ہوئے کہ تھے ہم

قَرِيْبًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ

نزدیک مدینہ شریف سے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نیا شادی شدہ ہوں فرمایا پیارے رسول نے کہ تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں!

قَالَ أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا

فرمایا پیارے رسول نے کہ کنواری ہے یا بیوہ؟ میں نے عرض کیا بلکہ بیوہ ہے، فرمایا پیارے رسول نے کہ کنواری سے کیوں نہ کیا کہ مزے لیتے تم اس سے

وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا

اور مزے لیتی وہ تم سے، پھر جب ہم پہونچے تو جانے لگے ہم تا کہ داخل ہوں ہم اپنے گھر میں تو فرمایا پیارے رسول نے ٹھہرو! یہانتک کہ ہم داخل ہوں رات کو

أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یعنی عشاء کے وقت تا کہ کنگھی کر لی جائے الجھے بالوں میں اور لوہے سے صاف کر لی جائے پوشیدہ جگہ۔

(۳۰۱۹) حدیث شریف: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق ہے اللہ تعالیٰ پر انکی مدد فرمانے کا، مکاتب غلام

الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَآءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

جو ارادہ رکھتا ہو بدل کتابت ادا کرنیکا اور نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکھتا ہے پاکدامنی کا اور جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔

करते हो तो बचो तुम दुनिया से और बचो तुम औरतों से इसलिये कि पहला फ़ितना बनी इस्राईल का था औरतों के बारे में।

3017 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बे बरकती औरत में और घर में और घोड़े में हो सकती है।

3018 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थे हम प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक जिहाद में फिर हम वापस हुये कि थे हम नज़दीक मदीने शरीफ़ से तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह! बेशक मैं नया शादीशुदा हूँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुमने निकाह कर लिया? मैंने अर्ज किया हाँ! फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कुंवारी है या बेवा? मैंने अर्ज़ किया कि बेवा है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कुंवारी से क्यों न किया कि मज़े लेते तुम उससे और मजे लेती वो तुमसे, फिर जब हम पहुंचे तो जाने लगे हम ताके दाखिल हों हम अपने घर में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ठहरो! यहाँ तक कि हम दाखिल हों रात को यानि इशा के वक्त ताकि कंघी कर ली जाये उलझे बालों में और लोहे से साफ़ कर ली जाये पोशिदा जगह।

3019 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि हक़ है अल्लाह

سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں دنیا میں نیک بیوی عطا فرما اور آخرت میں اعلیٰ حور عطا فرما اور آگ یعنی خراب بیوی کے عذاب سے بچا (مرقاۃ شریف) اچھی بیوی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور بری بیوی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اگر بری بیوی پلے پڑ گئی تو پھر گھر جہنم کدہ بن جاتا ہے اور اگر بیوی اچھی نیک مل گئی تو گھر جنت نظیر بن جاتا ہے اور گھر میں داخل ہوتے ہی مرد کو فرحت وانبساط نصیب ہوتا ہے۔

(۳۰۱۴) عرب کی عورتوں میں قریشی خاندان کی عورتیں اعلیٰ ہیں۔ ان کی عام سواری اونٹ ہے۔ عورتوں کو گھوڑے کی سواری کرنا ممنوع ہے۔ روایت مبارکہ میں ہے کہ لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر جو اونٹ پر سوار ہوں۔ قریشی خواتین اپنے بچوں اور یتیم بچوں کی پرورش اچھی کرتی ہیں۔ اور اپنے شوہر کی پوری طرح وفادار اور خیر خواہ ہوتی ہیں۔ اور خود کو اپنے شوہر کا مال سمجھ کر اپنی پارسائی کی بھرپور حفاظت کرتی ہیں اپنی پارسائی کی حفاظت اور بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کرنا اچھی عورت کا نشان ہے۔

(۳۰۱۵) دنیا میں مردوں کیلئے مستورات بڑے فتنے کا باعث ہیں کیونکہ مردوں کی طبیعتیں ان کی طرف راغب ومائل ہوتی ہیں اور زنا کاری وحرام کاری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایک روایت مبارکہ میں ہے دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ اور عورت ہی حب دنیا کا سب سے بڑا سبب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانہ پاک میں عورتوں کے فتنے کا ظہور حضرات صحابہ کرام پر نہ ہو وہ حضرات خود تعلیم محمدی سے منور تھے اور پیارے نبی ﷺ کے صحبت یافتہ تھے۔ بعد میں اسکا ظہور وصدور ہوا۔ آج بھی عورت اور حسن کی بنیاد پر قتل وغارتگری کا بازار گرم ہے۔ زمین میں پہلا قتل عورت کی وجہ سے ہوا کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اقلیما عورت کی وجہ سے قتل کیا۔ عورتوں کے فتنوں سے بچنے کا واحد ذریعہ شریعت محمدی پر مضبوطی سے عمل کرنا ہے۔

(۳۰۱۶) دنیا دیکھنے میں بھلی میٹھی نظر آتی ہے۔ دل کو بھاتی ہے۔ سبز چیز آنکھوں کو اچھی لگتی ہے۔ دنیا کو سبز اسلئے بھی فرمایا کہ ہری چیز جلد خشک ہو کر فنا ہو جاتی ہے ایسے ہی دنیا بھی اور اسکی لذتیں اور رنگینیاں بھی جلد تر ختم ہو جاتی ہیں۔ خلیفہ بنانے میں اشارہ ہے کہ دنیا میں دنیا پہلے دوسروں کے پاس تھی وہ گئے تو تم انکے جانشین ہو گے تم گزشتہ لوگوں کے خلیفہ ہو اور اگلے لوگ تمہارے خلیفہ ہونگے۔ یہ دنیا آنے جانے والی ہے کسی کے پاس اسکو قرار نہیں ہے۔ دنیا بے ثبات ہے۔ خلیفہ بنانے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دنیا کا مالک حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہی ہے تم سب اسے برتنے میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ وکیل ہو لہٰذا مالک حقیقی کی مرضی کے بغیر اسے استعمال نہ کرو۔ دنیا اور عورت سے دھوکہ نہ کھانا اس میں کھل مل کر اللہ تعالیٰ کو بھول نہ جانا۔ اللہ تعالیٰ دینا بھی جانتا ہے اور لینا بھی۔ دنیا کو شہد کی مکھی کی طرح استعمال کرو کہ شہد کے کنارے رہ کر اس سے چوس لیتی ہے اگر شیرے میں گر کر چوسے گی تو اپنی موت کو دعوت دے گی۔ دنیا جسم پر رہے دل میں نہ آئے تم دنیا میں رہو دنیا تم میں نہ رہے اس حدیث شریف کے آخری حصے میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک اسرائیلی نے اپنے چچا سے کہا کہ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کر دے چچا نے انکار کر دیا بھتیجے نے چچا کو موت کے گھاٹ اتار دیا تا کہ بعد میں چچا کی لڑکی سے شادی کرے اور چچا کا سارا مال ہڑپ لے۔ اسی واقعہ پر گائے کے ذبح کا واقعہ پیش آیا جو سورۂ بقر میں مذکور ہے (مرقاۃ شریف) یا پھر اس حدیث شریف میں بلعم ابن باعور کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جسے اسم اعظم یاد تھا اور مستجاب الدعوات تھا۔ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم جبارین پر لشکر کشی فرمائی تو بلعم کی قوم نے بلعم سے حضرت موسیٰ پر بددعاء کرنے کی درخواست کی۔ بلعم نہ مانا۔ تب قوم نے اسکے سامنے ایک انتہائی پری پیکر حسینہ پیش کی اور قوم نے کہا اے بلعم اگر تو حضرت موسیٰ کے خلاف دعاء کریگا تو پھر یہ پری پیکر تجھے نذر کر دی جائیگی تو بلعم کی رال ٹپک گئی۔ جب بلعم نے حضرت موسیٰ کے خلاف بددعاء کرنا چاہی تو وہ بددعاء خود بلعم پر پڑ گئی اور بلعم کی زبان کتے کی طرح باہر نکل پڑی۔ حسن کے چکر میں انسان اپنی حیثیت کو بھی فراموش کر جاتا ہے اور نبی کی عظمتوں سے بھی آنکھیں موند لیتا ہے اور ذلتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۳۰۱۷) اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں

(۳۰۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَ خُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَاتَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پیغام نکاح دے وہ کہ پسند کرتے ہو تم اسکے دین کو اور اسکے اخلاق کو تو نکاح کرو تم اسکے ساتھ، اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ برپا زمین میں اور فساد پھیلے گا۔

(۳۰۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کرو تو محبت کرنے والی سے اور بچے جننے والی عورتوں سے کہ میں فخر فرماؤں گا تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر۔

(۳۰۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَّاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَّاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اختیار کرو تم کنواریوں کو اسلئے کہ کنواریاں میٹھی ہوتی ہیں منھ کی اور صاف ہوتی ہیں رحموں کی اور راضی ہوتی ہیں تھوڑے پر۔

(۳۰۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں دیکھی گئی دو محبت کرنے والوں کیلئے نکاح کے مثل۔

(۳۰۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے یہ کہ ملے اللہ تعالیٰ سے پاک صاف تو چاہئے کہ وہ نکاح کرے آزاد عورتوں سے۔

तआला पर उनकी मदद फ़रमाने का, मकातिब गुलाम जो इरादा रखता हो बदले किताबत अदा करने का निकाह करने वाला जो इरादा रखता है पाक दामनि का और जिहाद करने वाला अल्लाह की राह में।

3020 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पैग़ामे निकाह दे वो कि पसंद करते हो तुम उसके दीन को और उसके अख़लाक़ को तो निकाह करो तुम उसके साथ, अगर न करोगे तुम निकाह तो होगा फ़ितना बरपा ज़मीन में और फ़साद फैलेगा।

3021 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने निकाह करो तो महब्बत करने वाली से और बच्चे जनने वाली औरतों से कि मैं फ़ख़्र फ़रमाऊँगा तुम्हारी कसरत की वजह से दूसरी उम्मतों पर।

3022 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इख़्तेयार करो तुम कुंवारियों को इसलिये कि कुंवारियां मीठी होती हैं मुँह की और साफ़ होती हैं रहमों की और राज़ी होती हैं थोड़े पर।

3023 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं देखी गई दो मोहब्बत करने वालों के लिये निकाह के मिस्ल।

3024 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो इरादा करे यह कि

نحوست ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی۔ عورت کی نحوست تو یہ ہے کہ شوہر کی نافرمان ہو۔ بانجھ ہو کہ اولاد نہ جنے اور مہر بھی بہت زیادہ ہو۔ زبان دراز و بدخلق ہو۔ مکان کی نحوست یہ ہے کہ مکان تنگ ہو، اذان کی آواز نہ آتی ہو۔ اور پڑوس خراب ہو۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ مالک کو سواری نہ دے، سرکش ہو۔ جہاد میں نہ جاسکے۔ یہاں بدفالی مراد نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے رزق گھٹ جائے یا آدمی مر جائے۔ اسلام میں بدفالی لینا ممنوع ہے۔ بعض بندے اور بعض چیزیں مبارک ہوتی ہیں کہ ان کی وجہ سے گھر بار دولت و مال میں برکتیں اڈنے لگتی ہیں۔ مگر کوئی چیز اسکے مقابلے میں منحوس نہیں کافر، کفر ضرور منحوس ہیں۔ جہاں رہیں گے بے برکتی ہوگی۔

(۳۰۱۸) بیوہ کے مقابلے میں کنواری لڑکی سے شادی کرنا بہتر ہے۔ ایک تو اسلئے کہ بیوہ عورت کے دل میں پہلے شوہر و سسرال کا خیال رہتا ہے۔ ذرا بھی یہاں تکلیف ہو تو پہلے شوہر و سسرال کو یاد کرتی ہے۔ اور دوسرے شوہر و سسرال کو طعنہ دیتی ہے۔ کنواری کو جیسی اندھی محبت اپنے شوہر سے ہوتی ہے وہ بیوہ کو نہیں ہوتی چونکہ بیوہ تجربہ کار ہوتی ہے۔ اگر پہلے شوہر نے جاندار و شاندار کیپسول استعمال کرایا ہے اور دوسرے شوہر نے اتنا جاندار و شاندار کیپسول استعمال نہ کیا تو پھر دوسرے شوہر سے وہ خاطر خواہ خوش نہیں ہوتی اور گھر کی رونقیں ایک کنارے ہوجاتی ہیں۔ اپنی بیوی سے ہنسی مذاق دل لگی کرنا بہتر ہے۔ آدمی سفر سے گھر واپس آئے تو پہلے اطلاع دیدے تاکہ بیوی شوہر کیلئے بن سنور سکے تاکہ شوہر کا دل بیوی کو دیکھتے ہی للیا ہوجائے اور شوہر بیوی کی محبت میں شرابور ہوجائے۔ بنا اطلاع دئے گھر جانے پر ہوسکتا ہے کہ بیوی کو ایسی حالت میں پائے جو گھن اور نفرت کا ذریعہ بنے۔ بیوی کو اپنے شوہر کیلئے سنگھار کرنا درست ہے ہلکا پھلکا میک اپ کرنا جائز ہے مگر ایسا میک اپ جس سے صورت ہی بدل جائے کالی گوری اور ادھیڑ جوان نظر آنے لگے۔ صورت ہی بدل جائے تو یہ دھوکہ ہے۔ ایسا گہرا میک اپ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسلئے بوڑھے آدمی کو کالا خضاب کرنا جائز نہیں ہے کہ یہ بھی دھوکہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ خضاب دھوکہ ہے مگر جنگ و جہاد میں دھوکہ دینا بھی جائز ہوتا ہے تاکہ دشمن کو زیر کیا جاسکے۔ اس لئے مجاہدین کو کالا خضاب جائز ہے۔ عورتیں عام طور پر استرے سے پوشیدہ مقام کی صفائی نہیں کرتیں بلکہ بال صفا لوشن یا صابن کا استعمال کرتی ہیں مگر استرہ یا ریزر سے صفائی کرنا کوئی جرم و گناہ نہیں ہے۔

(۳۰۱۹) مذکورہ تینوں حضرات کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی اور خصوصی مدد ہوتی ہے اور جو ان تینوں کی مدد کرتا ہے تو اسے رضائے رب نصیب ہوتی ہے ان تینوں کی مدد کرنا سنت الٰہیہ بھی ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اسکے مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو مجھے اتنی رقم دیدے تو تو آزاد ہے۔ ایسے غلام کی مدد کرنا اسے آزاد کرانے میں کردار ادا کرنا بڑے اجر و ثواب کی بات ہے۔ ایسے ہی مقروض کو قرض سے نجات دلانے میں اور مظلوم قیدی کو قید سے چھڑانے میں بڑا اجر و ثواب ہے۔ مشکل کشائی، حاجت براری یہ بڑی عبادات ہے ہمارے پیارے نبی ﷺ اپنی امت کے مشکل کشا بھی ہیں حاجت روا بھی ہیں۔ تمام حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے عقیدت کیشوں کے مشکل کشا حاجت روا ہیں۔ مشکل کشائی سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ٹریڈ بن چکی ہے اور یہ مشکل کشائی بدعقیدہ لوگوں کی چڑ بن چکی ہے۔ نکاح کرنا عام حالات میں سنت ہے اور جب اس میں نیت خیر شامل ہوجائے تو پھر نور علیٰ نور ہے۔ نکاح کرنے میں جہیز کا لالچ محض شہوت پوری کرنے اور اونچے مالدار گھرانے کی قربت حاصل کرنے کی نیت نہ کرے بلکہ خود کو گناہوں سے بچانے اور افزائش نسل آدم اور پیارے نبی ﷺ کی امت بڑھانے کی نیت رکھے۔ ایسے نکاح کرنے والے کی مالی امداد کرنا یہ بھی کار ثواب ہے۔ مگر یہ مالی امداد نکاح کی ضروریات پوری کرنے کیلئے ہوں حرام رسوم، ادا کرنے کیلئے نہ ہوں کہ رنڈی کا ناچ ہو یا دوسرے ناجائز کام۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کو کھانا، ہتھیار، سواری وغیرہ مہیا کرنا بڑی فضیلت رکھتا ہے اور بڑے اجر و ثواب کا ذریعہ ہے چونکہ غازی کی امداد اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! اگر تم مدد کروگے دین کی اللہ کے تو مدد فرمائیگا وہ تمہاری اور جمادے گا وہ قدموں کو

تمہارے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۵۲)

(۳۰۲۰) اس حدیث شریف میں لڑکی کے اولیاء کو خطاب ہے۔ چونکہ عام طور پر لڑکی کے اولیا وہی سے بات چیت کی جاتی ہے وہی پیام سلام چلاتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ لڑکے والے پیغام دیں لڑکی والوں کو۔ اور لڑکی والے بھی پیغام دے سکتے ہیں لڑکے والوں کو یہ بھی جائز ہے۔ اگر کسی کے ہاں اچھے سنی دیندار خوش کردار لڑکے کا پیام آجائے تو اسے فوراً قبول کرلو۔ دولت و مالدار کے چکر میں نہ پڑو اور لڑکی کے نکاح میں دیر نہ لگاؤ اور دینداری اور اخلاق سے مراد یہ ہے کہ سنی نمازی پرہیز گار ہو تندرست و ملنسار اور عادات حسنہ اور نان ونفقہ پر قدرت رکھتا ہو۔ اگر مالدار کے انتظار میں رکے رہے اور دولت کے چکر میں دیر لگائی تو ادھر لڑکیاں بیٹھی رہیں گی اور ادھر لڑکے کنوارے بیٹھے رہیں گے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ زنا کاری کو پنپنے پھلنے پھولنے، پھیلنے کا موقع ملیگا اور زنا کاریوں کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرم وعار ہوگی اور پھر سر پھٹول ہوگا قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوگا۔ کوٹ کچہری آباد ہوگی۔ تباہ و بربادی کا سیزن ہوگا۔ آجکل مسلمانوں میں یہ بیماری پھیل گئی ہے کہ برادری واد کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں اور دوسری برادری کے اچھے اچھے پیغامات کو ٹھکرا دیتے ہیں اور بچیاں بیٹھے بیٹھے اُدراج ہو جاتی ہیں اور سماج میں بے شمار برائیاں جنم لیتی ہیں۔ نکاح میں صرف میاں بیوی میں برابری (کفائت) دیکھنا چاہیے۔ شریعت اسلامیہ میں برابری چھ چیزوں میں ملحوظ ہے: ۱۔ دین ۲۔ حریت ۳۔ نسب ۴۔ دیانت ۵۔ حرفت ۶۔ مال۔ برابری کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے مذکورہ چھ باتوں میں سے کسی میں بھی اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح کرنے میں عورت کے اولیاء کو ننگ وعار محسوس ہو۔ یہ برابری بھی مرد کی طرف سے لی جاتی ہے عورت خواہ کم درجے کی بھی ہو تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگر چہ خود لڑکی متقیہ نہ ہو۔ ایسے ہی کوئی بدعقیدہ، خوش عقیدہ، کا کفو نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں کے پیشے ذلیل وخسیس سمجھے جاتے ہیں وہ اچھے معیاری پیشے والوں کے کفو نہیں۔ جیسے جوتا بنانے والے جوتا بیچنے والے کے کفو نہیں۔ کپڑا بننے والے کپڑا بیچنے والے کے کفو نہیں۔ بعض جاہلوں نے مسئلہ کفو کا غلط مطلب نکال لیا اور یہ لکھ مارا کہ چار قومیں شریف ہیں باقی جتنی قومیں ہیں وہ سب رذیل وذلیل قومیں ہیں اور نوے فیصد مسلمانوں کو رذیل قرار دیدیا۔ یہ نری جہالت ہے مسلمانوں کو رذیل کہنا کفار کا طریقہ ہے۔ ہر مومن شریف وعزت دار ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ ہی کیلئے عزت اور رسول کیلئے اسکے اور ایمان والوں کیلئے اور لیکن منافقین نہیں جانتے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۰) تفصیلات کے لئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "معیار شرافت ورزالت اور ملت مسلمہ"۔

(۳۰۲۱) میاں بیوی کی محبت سے گھر کی آبادی اور گھر کی رونق ہے اور میاں بیوی کی عداوت ونفرت۔ جھگڑا، پھوٹ پھیلاں گھر کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے اور گھر جیسے جنت نظیر ہونا تھا جہنم کدہ بن جاتا ہے۔ بیوہ عورت کا کیا مزاج ہے یہ اسکی سابقہ زندگی اور اسکی سسرال سے معلوم ہوں گے اور کنواری لڑکی کے عادات وخصائل اسکے خاندان کی عورتوں سے ظاہر ہونگے کیونکہ لڑکیاں اپنے خاندان کے اثرات سے رچی بسی ہوتی ہیں۔ نسبندی کے دلدادہ لوگ اس حدیث شریف سے عبرت پکڑیں جو دو یا تین بچوں کے چکر میں پڑے ہیں۔ اور وہ اپنے نبی ﷺ کے فخر کی جڑیں کاٹنے کی فکر میں لگے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ ارشاد کہ مجھے اس چیز سے خوشی ہوگی میں فخر فرماؤنگا کہ کل میدان میں تمام انبیاء کرام کی امتیں ایک طرف ہوں مجھ اکیلے محمد کی امت ایک طرف ہو اور پھر میری امت تمام امتوں سے زیادہ ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اہل جنت کی ایکسو بیس صفیں ہونگی۔ جن میں اسی صفیں میری امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں تمام انبیاء کرام کی امتوں کی ہوں گی جو ہونا ہے وہی ہونا ہے مگر وہ بدنصیب لوگ جو نسبندی کرا رہے ہیں اور پیارے نبی ﷺ کے فخر کی جڑیں کاٹ رہے ہیں انہیں تو اپنے اس گھٹیا کردار کی دونوں جہان میں سزا ملنا ہی ہے۔ دنیا میں بھی کثرت ملت قوم کی ترقی کا زریں ذریعہ ہے کہ آجکل کثرت رائے سے سلطنت اور وزارت بن جاتی ہے۔ اگر مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیمات پر عمل کریں اور زیادہ سے زیادہ بچے بنانے کی کوشش کریں تو پھر بھارت جیسے ملک میں بآسانی پرچم اسلامی لہرایا جا سکتا ہے۔

صرف ووٹنگ کے ذریعہ حکومت پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ اچھی طرح یاد رکھیں کہ نسبندی کرانا حرام ہے۔ آپریشن کے ذریعہ بچہ پیدا کرانا یہ بھی حرام ہے۔ البتہ اگر عورت مر جائے اور اس بات کا یقین ہو کہ عورت کے پیٹ میں بچہ زندہ ہے تو بچے کی زندگی کو بچانے کیلئے مردہ عورت کے پیٹ سے بذریعہ آپریشن بچہ نکالا جا سکتا ہے۔ محبت کرنے والی خوب بچے جننے والی عورت میں اگر دوسری شکایات بھی ہوں تو انکی پرواہ نہ کی جائے۔ بیوی کی محبت اور اولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ کفار ومشرکین کا یہ واویلا کہ بچے زیادہ ہو جائیں گے تو کھانے کو کہاں سے آئے گا یہ بات تو عقیدے کے خلاف ہے اور اس سے ایمان متزلزل ہوتا ہے چونکہ ایمان وعقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رازق ورزاق ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور رزق عطا فرما تو ہمکو اور تو بہترین رزق دینے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۰۲) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور تو رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک اللہ ہی بہت رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۰۴) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اللہ لطف فرمانے والا ہے بندوں پر اپنے رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہ بڑی قوت والا بڑی عزت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۹۴) اللہ تعالیٰ جتنی بھی اولاد سے نوازے بصد شکر اسے قبول کرو۔ کسی بھی عنوان سے بچوں کی آمد کو روکنا مشیت میں دخل دینے کے مترادف ہے۔

(۳۰۲۲) بہتر یہ ہے کہ کنواری لڑکیوں سے شادی کی جائے کنواری لڑکی میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہے اور الڑھ ہوتی ہے اور بیوہ جہاں دیدہ اور خرانٹ ہوتی ہے۔ کنواری نے چونکہ پہلے کسی شوہر کو نہیں دیکھا ہوتا تو وہ کسی قسم کا موازنہ بھی نہیں کرتی کہ پہلے شوہر کا ذکر کر کے دوسرے شوہر کو طعنے دے کہ وہ تو یوں تھا یوں تھا اور تم کچھ بھی نہیں۔ کنواری لڑکی کے جذبات ہرے ہوتے ہیں رحم میں حرارت اور طبیعت میں شہوت خوب ہوتی ہے اس سے اولاد زیادہ پیدا ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ کنوری شوہر کی تھوڑی کمائی پر بھی قناعت کراتی ہے کیونکہ اس نے پہلے کوئی مالدار شوہر دیکھا ہی نہیں ہے اور اسے زیادہ خرچ کی عادت ہے ہی نہیں۔ اسے اپنے اسی شوہر کی آمدنی پر گزارا کرنے میں فخر محسوس ہوگا۔

(۳۰۲۳) نکاح محبت کا بہترین ذریعہ ہے کہ نکاح ہوتے ہی میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہو جاتی ہے۔ جن دو شخصوں میں یا دو خاندانوں میں محبت پیدا کرنا ہو تو ان میں بیاہ شادی کر دو انشاء المولیٰ القدیر آپس میں محبت کی ریل پیل ہو جائے گی نکاح سے پہلے بھی محبت والفت کا ماحول بنانا چاہیے کہ آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ تحائف دیئے جائیں ایک دوسرے کی دعوتیں کی جائیں۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کسی میں محبت کی پینگیں بڑھ جائیں تو اس سے زنا نہ کرے کہ اس فتنہ وفساد کے شعلے بھڑکیں گے بعد نکاح کرے تاکہ محبت کو شرعی روپ مل جائے اور اس محبت کو دوام وثبات بھی نصیب ہو۔ نکاح محبت میں اضافے اور بقا کا سبب اسی صورت میں ہے جبکہ نکاح رضائے الٰہی کیلئے ہو۔ محض مال وجمال کیلئے نہ ہو مال وجمال اور صرف بھڑاس نکالنے کیلئے نکاح کرنا کبھی بغض وعداوت کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔

(۳۰۲۴) آزاد عورتیں باندیوں کے مقابلے میں زیادہ مہذب، سنجیدہ وشائستہ ہوتی ہیں۔ خانہ ساز ہوتی ہیں یعنی بال بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت اور اُمور خانہ داری میں ماہر ہوتی ہیں۔ گھر کا نظم نسق بڑی خوبی سے چلاتی ہیں اور یہ باتیں لونڈیوں اور باندیوں میں عام طور پر نہیں ہوتیں کیونکہ انہیں تو مالک کی خدمت سے فرصت نہیں ہوتی گھر کو کب سنبھالیں گھر کے بچوں کی دیکھ ریکھ کب کریں۔

(۳۰۲۵) مومن کیلئے خوف خدا بڑی نعمت ہے۔ یہ خوف خدا ہی کا فیضان ہوتا ہے کہ آدمی ہر گناہ سے بچتا ہے۔ خوف خدا دین ودنیا کی بھلائیاں سمیٹنے کا خوبصورت ذریعہ ہے اور اسکے بعد نیک بیوی کا مل جانا یہ سونے پر سہاگہ ہے کہ ایسے بیوی شوہر کو بھی نیک بنالے گی اور متقی اولاد جنے گی۔ بیوی کو اپنے شوہر کا ہر جائز حکم ماننا ضروری ہے۔ ناجائز حکم میں شوہر ہی کی نہیں کسی کی بھی اطاعت نہ کی جائیگی۔ عورت کا نیک سیرت ہونا مقدم ہے۔ خوبصورت ہونا بعد کی بات ہے۔ خوبصورتی سے صرف آنکھیں لذت پاتی ہیں اور اچھی سیرت

(۳۰۲۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا بَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنِ مَاجَة)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک وہ فرماتے ہیں کہ نہیں حاصل کی ایمان والے نے اللہ تعالیٰ کے خوف کے بعد اپنے لئے بہتر نیک بیوی سے، اگر حکم کرے اسکو تو اطاعت کرے وہ اسکی اور اگر دیکھے اسکی طرف تو خوش کر دے اسکو اور اگر قسم کھالے اس پر تو پورا کر دے اسکی قسم کو اور اگر کہیں چلا جائے شوہر اس کا تو خیر خواہی کرے اپنی ذات میں اور اسکے مال میں۔

(۳۰۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب نکاح کر لیا بندے نے تو مکمل کر لیا اس نے آدھا دین تو چاہئے کہ ڈرے بندہ اللہ تعالیٰ سے باقی آدھے میں۔

(۳۰۲۷) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مُؤْنَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ بڑا نکاح برکت کے اعتبار سے وہ ہے کہ آسان ہو بوجھ کے اعتبار سے۔

﴿ بَابُ النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ ﴾

﴿ ترجمہ: منگیتر کو دیکھنے اور چھپانے کا باب ﴾

(۳۰۲۸) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: آئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں ایک عورت سے انصار میں سے، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ دیکھ لو تم اسکو اسلئے کہ انصار کی آنکھ میں کچھ ہوتا ہے۔

मिले अल्लाह तआला से पाक व साफ़ तो चाहिये कि वो निकाह करे आज़ाद औरतों से।

3025 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी वो फ़रमाते हैं कि नहीं हासिल की ईमान वालों ने अल्लाह तआला के ख़ौफ़ के बाद अपने लिये बेहतर नेक बीवी अगर हुक्म करे उसको तो इताअत करे वो उसकी और अगर देखे उसकी तरफ़ तो खुश कर दे उसको और अगर क़सम खा ले उस पर तो पूरा कर दे उसकी क़सम को और अगर कहीं चला जाये शौहर उसका तो ख़ैरख़्वाही करे अपनी ज़ात में और और उसके माल में।

3026 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब निकाह कर लिया बन्दे ने तो मुकम्मल कर लिया उसने आधा दीन तो चाहिये कि डरे बन्दा अल्लाह तआला से बाक़ी आधे में।

3027 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बड़ा निकाह बरकत के ऐतबार से वो है कि आसान हो बोझ के ऐतबार से।

(167) मंगेतर को देखने और छुपाने का बाब

3028 हदीस शरीफ़– आये एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया कि मैं निकाह करना चाहता हूँ एक औरत से अंसार में से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि देख लो तुम उसको इसलिये कि अंसारी की आंख में कुछ होता है।

سے قلب وروح کو فرحت وانبساط میسر آتا ہے۔ خوبصورتی زوال کے قریب ہے اور خوش سیرت نعمت لازوال ہے۔ خوبصورتی صرف دنیا بلکہ جوانی میں کام آتی ہے۔ خوش سیرتی دین ودنیا میں کارآمد ہے۔ اگر شوہر کسی ایسے کام میں قسم کھالے جو اسکی بیوی پر بار ہو تو وہ بیوی اپنے شوہر کی خاطر اس بار کو قبول کرے اور وہ کام کرے جس سے اسکے شوہر کی قسم پوری ہو جائے۔ مثلاً شوہر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم تو اپنے میکے نہ جائے گی تو وہ محض اپنے شوہر کی قسم پوری کرنے کیلئے میکے نہ جائے بلکہ ماں باپ کو اپنے یہاں بلا کر ان سے ملاقات کر لیا کرے۔ عورت کی شرعی ذمہ داری ہے کہ اگر شوہر گھر پر نہ ہو تو اپنی عزت و پارسائی اور شوہر کے مال کی بھرپور حفاظت کرے غیر مرد کو اپنی آواز بھی نہ سنائے بنا شوہر کی اجازت گھر سے قدم بھی باہر نہ نکالے۔ شوہر کا مال اسکی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے البتہ ضروری اخراجات کئے جاسکتے ہیں۔

(۳۰۲۶) فساد دین کی دو بڑی وجہیں ہیں ایک تو شرمگاہ اور ایک شکم کی بے احتیاطیاں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے توفیق نکاح دیدی تو اس نے اپنا آدھا دین بچالیا کہ اسکی شرمگاہ کی حفاظت ہوگئی۔ اب بندے کی ذمہ داری ہے کہ اپنے شکم کو حرام لقمے سے بچائے۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شرمگاہ اور شکم یہ دونوں شیطان کے ہیڈ کوارٹر ہیں۔ جب ان سے اسے نکال باہر کرو گے تو یہ پھر دوسری جگہ سے بھی نکل بھاگے گا۔

(۳۰۲۷) جس نکاح میں فریقین کا کم خرچ کرا جائے کہ مہر بھی معمولی ہو اور جہیز بھی زیادہ نہ ہو کہ کوئی بھی فریقین میں سے مقروض نہ ہو جائے اور کسی بھی طرف سے کوئی سخت شرط نہ ہو کہ روٹی کپڑا بہت اور معیاری نہ مانگے اور رہنے کیلئے کوٹھی بنگلہ طلب نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر لڑکی کی شادی کی جائے تو وہ نکاح بہت ہی بابرکت ہوتا ہے ایسی شادی خانہ آبادی ہے اور بری حرام رسموں بیہودہ رواجوں میں پڑ کر شادی کو خانہ بربادی کا باعث بنا لیتے ہیں۔

(۳۰۲۸) جس عورت کو پیغام نکاح دیا جائے براہ راست اسی کو یا اسکے اولیاء کو بہتر یہ ہے کہ کسی مناسب ذریعہ سے نکاح سے پہلے اسے دیکھ لیا جائے اور اس طرح سے دیکھا جائے کہ عورت کو خبر بھی نہ ہو تا کہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج وغم نہ ہو۔ دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن وقبح چہرے ہی میں ہوتا ہے کسی ایسی عورت کو ذریعہ بنا جائے جو اس کام میں ماہر بھی ہو اور امینہ بھی ہو۔ باقاعدہ اسکا اعلان نہ ہو اور نہ ہی ایسا ہو کہ جیسے انٹرویو لیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ تمام کام رازدارانہ انداز میں ہو۔ اس میں کسی بھی بے شرمی و بے حیائی کو موقع نہ دیا جائے۔ اسلام غیرت پسند ہے مبلغ شرم وحیاء ہے انصاری خواتین کی آنکھیں کنجی ہوتی ہیں یعنی نیلگوں اور اس سے طبیعت کا میلان ان کی طرف کم ہوتا ہے تو پہلے دیکھ لیا جائے تا کہ بعد میں بدمزگی پیدا نہ ہو۔ بعض صورتوں میں غیبت یعنی پس پشت برائی بیان کرنا بھی جائز ہے جبکہ مقصد فساد کو روکنا ہو۔ حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم راویان حدیث کے عیوب ونقائص بیان فرماتے ہیں۔

(۳۰۲۹) بیوی کیلئے یہ ممنوع ہے کہ وہ اپنے جسم کو عورت سے ملائے اور پھر دوسری عورت کے جسم کے گدال پن کو اور اسکے اندرونی حسن کو اپنے شوہر سے بیان کرے کہ اسکی شوہر کو پھریری آنے لگے اور جذبات شہوت میں بھڑک پیدا ہو اور فتنہ کا سبب بن جائے۔ بعض اوقات حسن کی تعریف سن کر ہی عشق دل میں انگڑائیاں لینے لگتا ہے اور دل کی دنیا تہ و بالا ہونے لگتی ہے۔ اسی لئے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا عشقیہ گانے اور غزلیں اور عورتوں کے حسن پر مشتمل اشعار سننا حرام ہیں۔ کسی بھی عورت کے حسن کا اپنے شوہر سے ذکر کرنا سخت جرم ہے۔ خواتین اس منظر کشی سے احتراز کریں۔

(۳۰۳۰) ناف سے لیکر گھٹنے تک کا جسم مطلقاً چھپانا واجب ہے کہ نہ مرد کا یہ جسم دیکھے اور نہ عورت، عورت کا لیکن اجنبی مرد کیلئے عورت سر سے پاؤں تک لائق پردہ ہے۔ نماز میں عورت سر سے پاؤں تک پورا جسم ڈھکے سوائے چہرے کے ہاتھ کلائیوں تک اور پاؤں ٹخنے کے نیچے تک۔ شرعی ضرورتوں کے وقت احکام جداگانہ ہیں جیسے بچوں کی ولادت کے وقت دایہ عورت کا ستر دیکھتی ہے۔ محرم مرد اپنی محرمہ عورت کا چہرہ اور پاؤں اور ہاتھ دیکھ سکتا ہے۔ میاں بیوی آقا و باندی کا آپس میں کوئی پردہ نہیں ہے۔ البتہ مقام خاص کی طرف دیکھنے سے بینائی کمزور ہوتی ہے اسلئے احتراز کرنا چاہیے۔ والدین اپنے جوان بیٹا بیٹی کو چوم و سونگھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جوان اولاد

(۳۰۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ جسم مس کرے عورت عورت سے، پھر تعریف بیان کرے اس عورت کی اپنے شوہر سے اس طرح کہ وہ شوہر دیکھ رہا ہے اس عورت کو۔

(۳۰۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَاالْمَرْأَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَاتُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَاتُفْضِي الْمَرْأَةُ اِلَى الْمَرْأَةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھے کوئی مرد کسی مرد کا ستر اور نہ عورت کسی عورت کا ستر اور نہ جسم ملائے کوئی مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں اور نہ بدن ملائے کوئی عورت کسی عورت کیساتھ ایک کپڑے میں۔

(۳۰۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَايَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْذَا مَحْرَمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خبردار! نہ رات گزارے کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس مگر یہ کہ ہو اس کا شوہر یا اس کا محرم۔

(۳۰۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بچو تم جانے سے عورتوں کے پاس، تو عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ کیا رائے عالی ہے آپ کی دیور کے بارے میں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ دیور تو موت ہے۔

(۳۰۳۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی بیشک ام المومنین حضرت ام سلمہ نے اجازت طلب کی پیارے رسول اللہ ﷺ سے فصد کے بارے میں

3029 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न जिस्म मस करे औरत औरत से फिर तारीफ़ बयान करे उस औरत की अपने शौहर से इस तरह कि वो शौहर देख रहा है उस औरत को।
3030 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न देखे कोई मर्द किसी मर्द का सत्र और न औरत किसी औरत का सत्र और न जिस्म मिलाये कोई मर्द मर्द के साथ एक कपड़े में और न बदन मिलाये कोई औरत किसी औरत के साथ एक कपड़े में।
3031 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बरदार! न रात गुज़ारे कोई शख़्स किसी शादीशुदा औरत के पास मगर यह कि हो उसका शौहर या उसका मेहरम।
3032 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बचो तुम जाने से औरतों के पास, तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलल्लाह! क्या राय आली है आपकी देवर के बारे में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि देवर तो मौत है।
3033 हदीस शरीफ़– हज़रते जाबिर से मरवी बेशक उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा ने इजाज़त तलब की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़स्द के बारे में तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते अबू तैबा को कि फ़स्द करें उनकी, हज़रते जाबिर ने फ़रमाया कि मैं ख़्याल करता हूँ कि बेशक

اپنے والدین کو بوسہ دے سکتے ہیں۔ دو مرد ننگے بدن اور دو عورتیں ننگے بدن ایک ساتھ ایک کپڑے میں نہ سوئیں یہ حرام بھی ہے اور بے شرمی بھی۔ یہ اسلام کی انتہائی نفیس تعلیم ہے جس سے معاشرے میں سدھار ونکھار آئے اور بے حیائیوں کی ارتھی سج جائے۔

(۳۰۳۱) جس عورت سے نکاح کرنا جائز ہو اسکے ساتھ تنہائی میں رہنا حرام ہے دن ہو خواہ رات۔ شادی شدہ ہو یا کنواری رات کا ذکر اسلئے ہے کہ اس میں خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ شادی شدہ کی قید بھی اسلئے کہ کنواری لڑکی عام طور پر شرمیلی ہوتی ہے وہ خود بھی اجنبی کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرتی ہے۔ بخلاف شادی شدہ کے ایک تو وہ بیباک ہوتی ہے اور بے خوف بھی کہ لائسنس دار ہے اسکا زنا چھپ سکتا ہے اگر نطفہ رہ بھی جائے تو شوہر کے نام میں جائے گا۔ محرم اس مرد کو کہتے ہیں جس سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے۔ محرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ ذی رحم جیسے باپ، بھائی، بیٹا وغیرہ ۲۔ وہ جو ذی رحم نہ ہو جیسے رضاعی بھائی اور داماد۔ بہنوئی اس حکم سے خارج ہے اس سے بھی اگرچہ نکاح حرام ہے مگر ہمیشہ حرام نہیں ہے۔ بہن کی طلاق یا موت کے بعد حلال ہے لہٰذا سالی اپنے بہنوئی سے پردہ کرے۔ بلکہ جوان ساس بھی جوان داماد سے خلوت کرنے میں احتیاط رکھے یوں ہی جوان سسر اپنی جوان بہو کیساتھ خلوت کرنے میں احتیاط رکھے۔ اگرچہ ان کیلئے خلوت درست ہے۔

(۳۰۳۲) گزشتہ حدیث پاک میں خلوت کا ذکر تھا یہاں بے پردہ آمنے سامنے آنے کا ذکر ہے۔ غیر محرم عورت کے پاس بے پردہ نہ جاؤ اگرچہ ذی رحم ہی ہو جیسے چچا زاد پھوپی زاد خالہ زاد بھائی بہن۔ ان سے بھی پردہ چاہیے اگرچہ یہ ذی رحم ہیں مگر محرم نہیں ہے کہ ان میں نکاح ہو سکتا ہے۔ شوہر کا بھائی اگر بڑا ہو تو اسے جیٹھ کہتے ہیں اور شوہر کے چھوٹے بھائی کو دیور کہتے ہیں عام طور پر عورتیں اپنے جیٹھ سے تو پردہ کرتی ہیں مگر دیور سے پردہ نہیں کرتیں اور انہیں چھوٹا کہہ کر پردے کو بالائے طاق رکھ دیتی ہیں اور ہنسی مذاق دل لگی خوب چلتا ہے۔ اور فتنوں کو جگانے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں عام طور پر دیور بھاوج، سالی بہنوئی کے فتنے سننے کو ملتے ہی ہیں یہ اسی حرام کا نتیجہ ہیں کہ بے پردگی کو رواج ملا ہے بلکہ صرف دیوار ہی نہیں بلکہ شوہر کے تمام قرابت دار جن سے نکاح درست ہے سب سے پردہ کرنا لازم ہے۔ جیسے شوہر کا چچا، تایا، ماموں پھوپا وغیرہ اسی طرح بیوی کی بہن سالی اور بیوی کی بھانجی بھتیجی وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔ سب سے پردہ ہے۔ دیور بھاوج کی بے پردگی کو تو موت فرمایا گیا ہے کہ ایک گھر میں ہر وقت اختلاط کے مواقع فراہم رہتے ہیں۔ دیور بھاوج میں نہ تو بے پردگی ہو اور نہ خلوت دونوں سے احتیاط لازم ہے ورنہ فتنہ اُگیں گے فسادات برپا ہونگے بلائیں ہونگی۔

(۳۰۳۳) عورت کیلئے بہتر یہ ہے کہ حکیم یا ڈاکٹر سے علاج اپنے شوہر کی اجازت سے کرائے۔ خصوصاً جبکہ علاج میں بے پردہ ہونا پڑتا ہو۔ فصد میں یقیناً فصد کی جگہ دیکھنا پڑتی ہے۔ علاج فصد و ختنہ کیلئے مریض کی جائے مرض دیکھنا اجنبی حکیم، ڈاکٹر کیلئے جائز ہے (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) علاج کیلئے اجنبی کے مقابلے میں محرم حکیم ڈاکٹر بہتر ہے نابالغ بچے سے پردہ نہیں ہے۔

(۳۰۳۴) اگر غیر محرم عورت پر بلا قصد و ارادہ اچانک نظر پڑ جائے تو اس میں کیا گناہ یا کیا کفارہ ہے؟ پیارے نبی ﷺ نے پیارا جواب عنایت فرمایا کہ صورت مذکورہ میں گناہ تو نہیں مگر اپنی نگاہ فوراً پھیر لو۔ اگر دوبارہ دیکھ لیا یا پھر نظر جمائی کہ دیکھتے رہے تو گنہگار ہو جاؤ گے اب اس میں ارادۂ گناہ پایا گیا۔ البتہ ضرورتاً عورت کو دیکھنا جائز ہے جیسے نکاح سے پہلے یا علاج و معالجے کے موقع پر۔

(۳۰۳۵) عورت کو آتے ہوئے آگے سے دیکھنا یا جاتے ہوئے پیچھے سے دیکھنا خطرے کی گھنٹی ہے کیونکہ اس سے بھی بحر شہوت میں تلاطم برپا ہوتا ہے اور برے شہوانی جذبات اگتے ہیں اور عورت کی چال ڈھال اور انکی نسوانی ادائیں وہی کام دکھاتی ہیں جو کام کہ شیطان کرتا ہے کہ برے خیالات دل میں پیدا کرتا ہے لہٰذا اجنبی عورت پر نظر ڈالنے سے ایسے ہی ڈرنا اور بچنا چاہیے جیسے شیطان سے ڈرا اور بچا جاتا ہے۔ کوئی متقی اپنے تقوے پر بھروسہ نہ کرے اور اجنبی عورت سے خلط ملط نہ رکھے ورنہ یہ آگ اور پٹرول کا اجتماع ہوگا۔ شعلے اور شرارے ضرور بھڑکیں گے۔ اور ایمان و عرفان تہذیب و شرافت بھسم ہو جائے گی۔ بلا ضرورت عورت بھی گھر سے نہ نکلے۔ اجنبی عورت کو سرد کپڑوں پر سے بھی نہ دیکھے کہ فتنہ کا اندیشہ

فَاَمَرَ اَبَاطَیْبَۃَ اَنْ یَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اِنَّهٗ کَانَ اَخَاهَا

تو حکم فرمایا پیارے رسول نے حضرت ابوطیبہ کو کہ فصد کریں انکی، حضرت جابر نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ بیشک حضرت ابوطیبہ حضرت ام سلمہ کے بھائی تھے

مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَوْغُلَامًا لَّمْ یَحْتَلِمْ. (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

دودھ شریک ایسے بچے تھے کہ نہ احتلام ہوا تھا۔

(۳۰۳۴) حدیث شریف: عَنْ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت جریر ابن عبداللہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

عَنْ نَظَرِ الْفُجَآءَۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ. (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں تو حکم فرمایا پیارے رسول نے مجھ کو یہ کہ پھیر لوں میں اپنی نگاہ کو۔

(۳۰۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بیشک عورت آتی ہے شیطان کی شکل میں

وَّ تُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَاَتِہٖ

اور جاتی ہے شیطان کی شکل میں، جب کوئی تم میں کا کہ بھا جائے اس کو عورت کہ واقع ہو چاہت اسکی دل میں تو ارادہ کرے اپنی بیوی کا

فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ. (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

تو صحبت کرلے اس سے اسلئے کہ یہ عمل دفع کردے گا اس کو جو اس کے دل میں ہے۔

(۳۰۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب پیغام دینے لگے کوئی تم میں کا عورت کو، پھر اگر ہو سکے

اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِهَا فَلْیَفْعَلْ. (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

یہ کہ دیکھ سکے عورت کو کہ دعوت دیتا ہے جس کو نکاح کی تو ضرور دیکھ لے۔

हजरते अबू तैबा हज़रते उम्मे सलमा के भाई थे दूध शरीक, ऐसे बच्चे थे कि न ऐहतलाम हुआ था।

3034 हदीस शरीफ़:– हज़रते जरीर इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने दरयाफ़्त किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अचानक नजर पड़ जाने के बारे में तो हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने मुझको यह कि फैर लूँ मैं अपनी निगाह को।

3035 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक औरत आती है शैतान की शक्ल में और जाती है शैतान की शक्ल में, जब कोई तुममें का कि भा जाये उसको औरत कि वाक़े हो चाहत उसकी दिल में तो इरादा करे अपनी बीवी का तो सोहबत कर ले उससे इसलिये कि यह अमल दफ़ा कर देगा उसको जो उसके दिल में है।

3036 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब पैग़ाम देने लगे कोई तुममें औरत को, फिर अगर हो सके यह कि देख सके औरत को कि दावत देता है जिसको निकाह की तो ज़रुर देखले।

3037 हदीस शरीफ़:– हजरते मुग़ीरा इब्ने शौबा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पैग़ामे निकाह दिया तो फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या देख लिया तुमने उसको? मैंने

ہے۔ عورت کو لازم ہے زرق برق چمکیلے برقع پہن کر باہر نہ جائیں کہ بھڑک دار برقعہ جذبات کو بھڑکائے گا۔ اور جذبات بھڑکیں گے اور یہ برقع پردہ نہ ہو کر دعوت نظارہ ہو جائے گا کہ نظر نہ بھی اٹھتی ہو اٹھ جائے۔ آج فیشن ایبل رنگ برنگے چمکدار کڑھائی دار برقعے کے استعمال سے بچنا خواتین کیلئے ضروری ہے کہ یہ پردہ نہیں بلکہ زینت ہے۔ اگر کسی بھی وجہ سے مرد پر شہوت غالب ہو جائے تو اسکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنی بیوی کی طرف رجوع کرے اور اپنی بیوی سے صحبت کرلینے سے علم ٹھنڈے ہو جائیں گے سارا جوش نکل جائے گا اور طبعیت کو سکون مل جائے گا۔ اتھل پتھل سپاٹ ہو جائے گی۔ یہ جوش ہی میلان و خواہش کی اصل وجہ تھی عورت کو چاہیے کہ شوہر جب بھی اسے بلائے تو بلا چون و چرا آجائے اگر کوئی شرعی مانع نہ ہو کیونکہ کبھی کبھی جوش شہوت کی فراوانی ہو اور شہوت رانی نہ ہو تو جسم و دل کی بیماری کا سبب بن جاتی ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۰۳۶) پیغام نکاح دینے سے پہلے کسی بھی حیلے بہانے سے یا تو خود دیکھ لے یا پھر کسی مومنہ امینہ کو وسیلہ بنائے کہ وہ دیکھ کر سچی و صحیح رپورٹنگ کردے پیغام نکاح دینے کے بعد نہ دیکھے ورنہ ناپسندیدگی کی صورت میں لڑکی کو صدمہ بھی ہوگا اور احساس کمتری بھی متعدد نقصانات کا باعث ہوگا۔ شادی کرنے میں حسب و نسب دینداری تقویٰ و پرہیزگاری کیساتھ ساتھ حسن ظاہری کا بھی لحاظ کیا جا سکتا ہے۔ جن احادیث کریمہ میں حسن و صورت کی بنا پر نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے وہاں صرف حسن و صورت کا لحاظ کرنا اور دینداری کی پرواہ نہ کرنا مراد ہے۔ مرد تو عورت کو دیکھنے کی کوشش کرے مگر عورت مرد کو دیکھنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ مرد میں دینداری کیساتھ ساتھ تندرستی اور کمائی دیکھی جاتی ہے یہ چیزیں مرد کا زیور ہیں اور عورت کا حسن بھی چونکہ عورت کا زیور ہے اور حسن کی تحقیقات دیکھ کر ہی ہو سکتی ہیں۔ پیغام دینے سے پہلے ہی چھان پھٹک کر لی جائے دیکھ بھال کر لی جائے تاکہ زندگی مزے میں گزرے اور ازدواجی زندگی میں کوئی اضطراب و ہیجان برپا نہ ہو اور مرد زناکاری کے راستے پر نہ پڑے۔

(۳۰۳۷) اس لئے کہ اگر پہلے نکاح کرلیا بعد میں پسند نہ آئی تو طلاق ہوگی یا پھر زندگی تلخ۔ بیوی کی زندگی اجیرن ہوگی اور پھر نہ دیکھنے کی سزا زندگی بھر یہ بھگتنی پڑے گی کہ بادل ناخواستہ ہی چار و ناچار اسے برداشت کروگے۔ لہٰذا کیوں نہ پانی سے پہلے پل بنالیا جائے تاکہ بعد کی مشکلات سے خلاصی ہو۔

(۳۰۳۸) پیارے رسول ﷺ کی یہ نظر پاک اچانک پڑی تھی جان بوجھ کر نہ پڑی تھی اور عورت کا بھا جانا بھی غیر ارادی طور پر تھا۔ بتقاضائے بشریت یہ دیکھنا اور بھا جانا نہ گناہ ہے نہ خطا ہے اور نہ ہی شان رسالت کے خلاف ہے۔ پیارے رسول ﷺ نے عملی نسخہ بھی امت کو مرحمت فرمایا کہ ایسے موقع پر کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔ تعلیم کے لئے پرائیویٹ حالات و معاملات سے دوسروں کو آگاہ کرنا بھی تبلیغ ہے۔ اس کو بے غیرتی سے تعبیر کرنا ایمان و عرفان سے کورے ہونے کی دلیل ہے۔ ڈاکٹرس اور حکما، فزیشین اور جراحی کے طلبہ اور ریسرچ اسکالروں کو تجربے اور تجزیے کے طور پر نہ صرف یہ کہ بتاتے ہیں بلکہ سب کچھ دکھاتے ہیں کہیں مردوں پر تجربہ کرایا جاتا ہے تو کہیں جانوروں پر۔ اسے عقل سے پیدل ہی بے شرمی کہہ سکتا ہے۔ یہ تعلیم ہے نہ کہ تفریح طبع۔ لذت جماع تو اپنی قوت مردانہ پر موقوف ہے جس قدر منی گاڑھی ہوگی اتنی ہی قوت مردانہ زیادہ ہوگی اور اتنی ہی زیادہ لذت محسوس ہوگی۔ عورت کے حسن کو اس میں کچھ دخل نہیں۔ جو لذت اس غیر عورت سے صحبت کرنے میں ملے گی وہی لذت اپنی بیوی سے صحبت میں ملے گی۔ پھر حرام کاری کیوں کی جائے پھر کیوں منہ کالا کیا جائے۔ آجکل سینماؤں میں عریاں فلمیں دکھا کر جذبات مشتعل کیے جاتے ہیں اور جوانی کی بربادی کا سامان کیا جاتا ہے اور انہیں اچھی تعلیمات سے محروم رکھا جاتا ہے پیارے نبی ﷺ نے اس برائی کا سدباب فرمایا اور اسکا نسخہ کیمیا بھی عطا فرمایا تھا کہ آدم کی اولاد زنا و لواطت کی لعنت سے محفوظ رہے۔

سیرت مصطفیٰ کا ہر اک باب ہے
روشنی روشنی روشنی روشنی (یاحبیب)

(۳۰۳۹) عورت کے معنی ہیں جس کا ظاہر ہونا قابل شرم و عار ہو یہی وجہ ہے کہ عورت کا ننگا ہونا میکے والوں کیلئے ننگ و عار کا باعث ہے اور سسرال والوں کے بھی ننگ و شرم کا باعث۔ عورت جب بے

(۳۰۳۷) حدیث شریف: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ اِمْرَاَةً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ: حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پیغام نکاح دیا تو فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے
هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
کہ کیا دیکھ لیا تم نے اسکو؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ دیکھ لو اس کو، اسلئے کہ دیکھنا زیادہ لائق ہے اسکے کہ محبت ڈالی جائے تمہارے درمیان۔

(۳۰۳۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةً
ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نظر پاک پڑی پیارے رسول اللہ ﷺ کی ایک عورت پر
فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيْبًا وَّعِنْدَهَا نِسَاءٌ
تو بھلی لگی وہ پیارے رسول کو تو تشریف لائے پیارے رسول ام المؤمنین حضرت سودہ کے پاس اور وہ خوشبو بنا رہی تھیں اور انکے پاس کچھ عورتیں بھی تھیں
فَاَخْلَيْنَهٗ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰى اِمْرَاَةً
تو حضرت سودہ نے خلوت کا موقع فراہم فرما دیا تو پیارے رسول نے پوری فرما لی اپنی خواہش پھر فرمایا پیارے رسول نے جو مرد کہ دیکھے کسی عورت کو
تُعْجِبُهٗ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)
کہ پسند آئے وہ عورت اسکو تو آجائے وہ اپنی بیوی کے پاس اسلئے کہ اسکے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جیسی اسکی پاس ہے۔

(۳۰۳۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عورت چھپانے کی چیز ہے تو جب نکلتی ہے عورت تو گھورتا ہے اسکو شیطان۔

(۳۰۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت علی سے کہ اے علی! پے در پے نہ ڈالو نگاہ نگاہ پر
فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)
اسلئے کہ جائز ہے تمہارے لئے پہلی نظر اور نہیں جائز ہے تمہارے لئے دوسری نظر۔

अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया कि देख लो उसको, इसलिये कि देखना ज्यादा लायक़ है इसके कि महब्बत डाली जाये तुम्हारे दरमियान।

3038 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नज़रे पाक पडी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की एक औरत पर तो भली लगी वो प्यारे रसूल को तो तशरीफ़ लाये प्यारे रसूल उम्मुल मोमिनीन हज़रते सौदा के पास और वो खुशबू बना रही थीं और उनके पास कुछ औरतें भी थीं तो हज़रते सौदा ने खि़लवत का मौक़ा फ़राहम फ़रमा दिया तो प्यारे रसूल ने पूरी फ़रमा ली अपनी ख्वाहिश फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो मर्द कि देखे किसी औरत को कि पसंद आये वो औरत उसको तो आ जाये वो अपनी बीवी के पास इसलिये कि इसके पास भी वैसी ही चीज है जैसी उसके पास है।

3039 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि औरत छुपाने की चीज़ है तो जब निकलती है औरत तो घूरता है उसको शैतान।

3040 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली से कि एक अली! पैदरपै न डालू निगाह, निगाह पर, इसलिये कि जाइज़ है तुम्हारे लिये पहली नज़र और नहीं जाइज है तुम्हारे लिये दूसरी नजर।

پردہ ہوتی ہے تو شیطان بھی ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھتا ہے اور یا تو شیطان کو دیکھ کر یہ شیطان کے چیلے بھی اس عورت کو نظریں گاڑ کر دیکھتے ہیں یا پھر شیطان ہی لوگوں کی نظر میں اسے حسینہ جمیلہ بنا کر دکھاتا ہے اور یہ حسن پرست اس پری پیکر کو تکتے رہتے ہیں بعض نظر بازوں کو دوسرے کی بیوی اچھی لگتی ہے۔ وہ چاہے چڑیل ہی کیوں نہ ہو اور اپنی بیوی سراپا حسن و جمال ہی کیوں نہ ہو مگر اس سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ آج کے زمانے کی روش ہے۔ مسلمانوں کو ان شیطانی خرافات سے باز آنا چاہیے اور اپنی بیوی سے رغبت رکھیں اور اسی پر قناعت کریں اور اس پر اپنی شہوت و قوت مردانہ کا استعمال کریں اور دارین کی سرخروئی حاصل کریں۔

(۳۰۴۰) بنا قصد و ارادے کے اجنبی عورت پر جو نظر پڑے وہ پہلی نظر ہے اور اگر نظر جما دے تو دوسری نظر ہے یا دوبارہ دیکھے تو دوسری نظر ہے۔ حضرات مشائخ عظام اور علماء کرام کیلئے بھی یہ جائز نہیں کہ کسی اجنبی عورت کو بلا وجہ شرعی دیکھیں۔ علماء و اولیاء کے سردار سیدنا امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جب یہ حکم ہو رہا ہے تو پھر ہم اور آپ کس شمار و قطار میں ہیں۔

(۳۰۴۱) لونڈی کا ستر اسکا آقا دیکھ سکتا ہے اور چھو بھی سکتا ہے لیکن اگر نکاح کر دے اسکا اگرچہ اپنے غلام ہی سے کر دے تب وہ اپنی باندی کے ستر کو چھو بھی نہیں سکتا دیکھ بھی نہیں سکتا۔ یہ باندی اس بارے میں اسکے لئے اجنبی ہو گئی کہ اب اس باندی سے صحبت بھی حرام اور لوازمات صحبت بھی حرام۔ اس باندی کے دیکھنے سے جو منع فرمایا گیا اس سے مراد اسکا ستر دیکھنا ہے چہرہ، ہاتھ، پاؤں تو آقا اب بھی دیکھ سکتا ہے کیونکہ اب بھی آقا کو اس باندی سے خدمت لینے کا حق بہر حال ہے اور خدمت کے دوران ان اعضاء کا دیکھنا ناگزیر ہے باندی کا ستر مرد کی طرح ناف سے گھٹنے تک ہے آزاد عورت کا تمام جسم ستر ہے سوائے چہرے کلائیوں تک ہاتھ اور ٹخنوں سے نیچے پاؤں۔

(۳۰۴۲) پیارے نبی ﷺ کا یہ سوال فرمانا برائے زجر و تنبیہ ہے کہ یہ مسئلہ جاننا بھی ضروریات دین سے ہے ابھی تک تم نے اتنا ضروری مسئلہ بھی نہ سیکھا کہ مرد کی ران ستر ہے ران کھول کر نماز درست نہیں کیونکہ نماز میں ستر عورت شرط ہے۔ جب مرد ہی کی ران ستر ہے تو عورت کی ران تو بطریق اولیٰ ستر ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ گزرے سیدنا حضرت جرہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور وہ مسجد میں تھے اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ اپنی ران ڈھانپ لیجئے کیونکہ ران ستر ہے (اسد الغابہ)

(۳۰۴۳) کسی مردہ بالغ مسلمان کی ران نہ دیکھو اور کسی ایسے زندہ کی ران نہ دیکھو جن کا تم سے ستر ہے۔ اپنی بیوی و باندی کی ران دیکھتے ہی ہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ران ستر ہے اس کا چھپانا فرض ہے۔ مردے کا احترام بھی زندے کی طرح ہے اسکا ستر دیکھنا بھی حرام ہے۔ لہٰذا میت کو غسل دینے والا بھی میت کو ستر ڈھانک کر ہی غسل دے اسے بھی میت کا ستر دیکھنا جائز نہیں ہے۔

(۳۰۴۴) چونکہ پہلے سے یہ حضرات ران کھول کے لیٹنے بیٹھنے کے عادی تھے اور اب انہیں اس بات کا علم نہ ہو سکا تھا کہ ران بھی ستر ہے اسلئے بے خبری یا بے خیالی میں ران کھولے بیٹھے تھے۔ بے خبری اور بے خیالی میں ران کا کھل جانا گناہ نہیں ہے۔ دیدہ دانستہ جرم کرنا گناہ ہے۔

(۳۰۴۵) اکیلے میں بھی بلا ضرورت شرعی ستر نہ کھولا جائے پاخانے میں بھی کھڑے ہو کر ستر نہ کھولے بلکہ جب زمین کے قریب پہونچے تو ستر کھولے یہ کاتبین فرشتے ہیں جو پیکر شرم و حیاء ہیں۔ انسان کے ستر دیکھنے میں شرم کرتے ہیں انسانوں کو بھی ان سے شرم کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے شرم کرنا ایمان کا تقاضہ ہے۔ پیشاب پاخانہ اور صحبت کرتے وقت بات کرنا بھی منع ہے کہ بات لکھنے کیلئے فرشتوں کو ہمارے پاس آنا پڑیگا۔ فرشتے دکھائی نہیں دیتے مگر انکی تعظیم کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ تعظیم کیلئے دیکھنا ضروری نہیں ہے جیسے کعبہ شریف کی تعظیم کی جاتی ہے کہ ادھر کو پاؤں نہ کئے جائیں اسکی طرف کو پیشاب نہ کیا جائے جبکہ کعبہ شریف ہماری نگاہوں سے دور اور بہت دور ہے اور اوجھل بھی ہے مگر کعبہ شریف کی تعظیم کی جاتی ہے اب، وہ لوگ اپنے اس گندے ذہن کو پاک کریں جو کہتے ہیں کہ کیا پیارے نبی ﷺ تمہیں دکھائی دیتے ہیں جو تم ان کی تعظیم کرتے ہو؟۔

(۳۰۴۶) پیارے رسول ﷺ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جلوہ آراء تھے اور ام المؤمنین حضرت میمونہ

(۳۰۴۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُکُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ فَلَا یَنْظُرَنَّ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا جب نکاح کردے کوئی تم میں کا اپنے غلام کا اپنی باندی سے تو ہرگز نہ دیکھے

اِلٰی عَوْرَتِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا یَنْظُرَنَّ اِلٰی مَادُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّکْبَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

باندی کا ستر اور ایک روایت میں ہے کہ نہ دیکھے ناف کے نیچے اور نہ گھٹنے کے اوپر۔

(۳۰۴۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں علم نہیں کہ بیشک ران ستر ہے۔

(۳۰۴۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ یَا عَلِیُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے کہ اے علی! نہ کھولو اپنی ران کو

وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّلَا مَیِّتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ)

اور نہ دیکھو کسی زندہ کی ران کو اور نہ مردہ کی۔

(۳۰۴۴) حدیث شریف: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی مَعْمَرٍ فَخِذَاهُ مَکْشُوْفَتَانِ قَالَ

ترجمہ: گزرے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر پر تو انکی رانیں کھلی ہوئی تھیں تو فرمایا پیارے رسول نے

یَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَیْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَیْنِ عَوْرَةٌ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اے معمر! ڈھانک لو اپنی دونوں رانوں کو اسلئے کہ دونوں رانیں ستر ہیں۔

(۳۰۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَّنْ لَّا یُفَارِقُکُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو تم ننگے ہونے سے اسلئے کہ تمہارے ساتھ وہ ہیں جو نہیں جدا ہوتے تم سے

اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَحْیُوْهُمْ وَاَکْرِمُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

سوائے پیخانے جانے کے وقت اور اس وقت کہ ضرورت پوری کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے تو شرم کرو تم ان سے اور تعظیم کرو تم انکی۔

3041 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब निकाह कर दे कोई तुममें का अपने गुलाम का अपनी बांदी से तो हरगिज़ न देखे अपनी बांदी का सतर और एक रिवायत में है कि न देखे नाफ के नीचे और न घुटने के ऊपर।

3042 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि क्या तुम्हें इल्म नही कि बेशक रान सतर है।

3043 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया हज़रते अली से कि ऐ अली! न खोलो अपनी रान को और न देखो किसी ज़िंदा की रान को और न मुर्दा की।

3044 हदीस शरीफ़:– गुजरे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज़रते मुअम्मर पर तो उनकी रानें खुली हुई थीं तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ मुअम्मर ढांक लो अपनी दोनों रानों को इसलिये कि दोनों राने सतर हैं।

3045 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बचो तुम नंगे होने से इसलिये कि तुम्हारे साथ वो हैं जो नहीं जुदा होते तुमसे सिवाये पाखाने जाने के वक़्त और उस वक़्त कि जरुरत पूरी करता है मर्द अपनी बीवी से तो शर्म करो तुम उनसे और ताजीम करो तुम उनकी।

3046 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी बेशक वो थीं प्यारे रसूलुल्लाह

(۳۰۴۶) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَیْمُوْنَةُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی بیشک وہ تھیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ام المومنین حضرت میمونہ،

اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ

جب آئے حضرت ام مکتوم تو حاضر ہوتے پیارے رسول کی بارگاہ میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پردہ کرو تم دونوں ان سے

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفَعَمْیَاوَانِ

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ کیا نہیں ہے یہ نابینا، کہ نہیں دیکھتے ہم کو؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو

اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗد)

کیا تم دونوں بھی انکو نہیں دیکھ پا رہی ہو؟۔

(۳۰۴۷) حدیث شریف: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت بہز ابن حکیم سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے وہ اپنے دادا سے کہ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَالِیًا

حفاظت کرو اپنے ستر کی سوائے اپنی بیوی کے یا باندی کے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا رائے عالی ہے آپ کی کہ جب ہو آدمی اکیلا؟

قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ)

فرمایا پیارے رسول نے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ شرم کی جائے اس سے۔

(۳۰۴۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّیْطَانُ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں خلوت کرتا کوئی مرد کسی عورت سے مگر ہوتا ہے ان دو میں تیسرا شیطان۔

(۳۰۴۹) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیارے نبی نے

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास और उम्मुल मोमिनीन हजरते मैमूना, जब आते हज़रते उम्मे मक्तूम तो हाज़िर होते प्यारे रसूल की बारगाह में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि परदा करो तुम दोनों इन से, तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्या नहीं हैं यह नाबीना कि नहीं देखते हमको? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या तुम दोनों भी नाबीना हो क्या तुम दोनों भी इनको नहीं दे पा रही हो?।

3047 हदीस शरीफ़:– हजरते बहज़ इब्ने हकीम से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से वो अपने दादा से कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हिफ़ाजत करो अपने सतर की सिवाये अपनी बीवी के या बांदी के, मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्या राय आली है आपकी कि जब हो आदमी अकेला? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह तआला ज्यादा हकदार है कि शर्म की जाये उससे।

3048 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नही ख़लवत करता कोई मर्द किसी औरत से मगर होता है उन दो मे तीसरा शैतान।

3049 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी वो रियायत फ़रमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मत जाओ उन औरतों के पास कि जिनके शौहर गायब हों

لَاتَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا

کہ مت جاؤان عورتوں کے پاس کہ جنکے شوہر غائب ہوں اسلئے کہ شیطان گردش کرتا ہے تم میں سے ہر ایک کے خون کے گردش کرنے کی جگہ، ہم نے عرض کیا

وَمِنْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یارسول اللہ آپ کے بھی؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ اور میرے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی ہے میری اس شیطان پر کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

(۳۰۵۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے حضرت فاطمہ کے پاس ایک نابالغ غلام کیساتھ کہ دیدیا تھا پیارے نبی نے وہ غلام

لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا

حضرت فاطمہ کو اور تھا حضرت فاطمہ پر ایسا کپڑا کہ جب ڈھانپتیں اسکے ذریعہ اپنے سر پاک کو تو نہیں پہونچ پاتا وہ حضرت فاطمہ کے پاؤں کو

وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جب ڈھانپتیں اس کپڑے سے اپنے پاؤں کو تو نہ پہونچتا وہ کپڑا آپکے سر اقدس تک پھر جب ملاحظہ فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے

مَاتَلْقٰى قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

دشواری کہ پاتی جسکو حضرت فاطمہ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں ہے تم پر کوئی حرج، بس یہ آنیوالے تمہارے والد ماجد ہیں اور تمہارا نابالغ غلام ہے۔

(۳۰۵۱) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی کہ پیارے نبی ﷺ انکے پاس تھے اور گھر میں ایک ہجڑا تھا تو کہا ہجڑے نے

لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ

حضرت عبداللہ ابن امیہ سے جو حضرت ام سلمہ کے بھائی تھے کہ اے عبداللہ! اگر فتح دے اللہ تعالیٰ تم کو کل طائف میں تو بیشک میں پتہ دیتا ہوں غیلان کی بیٹی کا

فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَايَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ جو آتی ہے چار سے اور جاتی ہے آٹھ سے، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ ہرگز نہ آیا کریں یہ لوگ تمہارے پاس۔

इसलिये कि शैतान गर्दिश करता है तुममें से हर एक के खून के गर्दिश करने की जगह, हमने अर्ज किया या रसूलल्लाह आपके भी? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि और मेरे भी लेकिन अल्लाह तआला ने मदद फरमाई मेरी उस शैतान पर कि मुसलमान हो गया।

3050 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये हज़रते फ़ातमा के पास एक नाबालिग गुलाम के साथ कि दे दिया था प्यारे नबी वो गुलाम हज़रते फ़ातमा को और था हजरते फ़ातमा पर ऐसा कपड़ा कि जब ढांपती उसके ज़रिये अपने सरे पाक को तो नहीं पहुंच पाता वो हजरते फ़ातमा के पावों को और जब ढांपती उस कपड़े से अपने पावों को तो न पहुचता वो कपड़ा आपके सरे अक्दस तक फिर मुलाहेज़ा फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुशवारी कि पाती थीं जिसको हजरते फ़ातमा तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं है तुम पर कोई हर्ज, बस यह आने वाले तुम्हारे वालिदे माजिद हैं और तुम्हारे नाबालिग गुलाम हैं।

3051 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते उम्मे सलमा से मरवी कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उनके पास थे और घर में एक हिजड़ा था तो कहा हिजड़े ने हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमय्या से जो हजरते उम्मे सलमा के भाई थे कि ऐ अब्दुल्लाह! अगर फतह दे अल्लाह तआला तुमको कल ताइफ़ में तो बेशक मैं पता देता हूँ ग़ीलान की बेटी का कि जो आती है चार से और जाती है आठ से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि हरगिज न आया करें यह लोग तुम्हारे पास।

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملنے کیلئے وہاں آئی ہوئی تھیں۔ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت لیکر حاضر دربار رسالت ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن کلثوم کے دولت سرائے اقدس میں داخل ہونے سے پہلے پیارے رسول ﷺ نے ازواج مطہرات کو یہ حکم فرمایا اور پردہ کرایا پھر حضرت عبداللہ ابن کلثوم کو کاشانہ اقدس میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ عرض کا ماحصل یہ ہے کہ مرد کو حرام ہے کہ کسی اجنبی عورت کو دیکھے۔ عورت کو اجنبی عورت کو دیکھنا حرام نہیں ہے۔ اور حضرت عبداللہ ابن کلثوم تو نابینا ہیں ہم کو وہ دیکھ نہ پائیں گے تو ہم پر پردہ کیوں ہے؟۔ جواب نبوی کا مقصد یہ ہے کہ عورت ومرد پر دوطرفہ پردہ ہے کہ نہ تو عورت مرد اجنبی کو دیکھے اور نہ اجنبی عورت کسی مرد کو دیکھے۔ یہ حدیث شریف بیان احتیاط کیلئے ہے کہ پاکیزہ خصلت عورتیں مرد کو دیکھیں تو دیکھ سکتی ہیں اگر مرد انہیں نہ دیکھیں اور اگر اسکا خدشہ ہو کہ بے حیائی اور فتنے جنم لیں گے تو اجنبی عورت کا مرد کو دیکھنا بھی ناجائز وحرام ہوگا اور یہ خدشہ نہ ہو تو یہ ممانعت برائے احتیاط ہوگی۔ چونکہ دوسری احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حبشوں کا کھیل دکھایا۔ حضرت عائشہ پیارے نبی ﷺ کی آڑ لیکر کھڑی ہو گئیں اور یہ واقعہ ۷ھ کا ہے جبکہ حضرت عائشہ کی عمر شریف سولہ سال تھی اور پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔

(۳۰۴۷) اپنی بیوی اور اپنی مملوکہ باندی سے تو کوئی پردہ نہیں ہے باقی سب سے ستر چھپانا واجب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو شرمگاہوں کی اپنی حفاظت کرنے والے ہیں مگر بیویوں پر ان کی یا ان پر کہ مالک ہیں ہاتھ انکے تو بیشک وہ ملامت نہ کئے جائیں گے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۶) میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو سکتے ہیں ان کے علاوہ برہنہ ہونا تنہائی میں بھی اچھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تم کو برہنگی کی حالت میں پسند نہیں فرماتا۔ کہ خواہ مخواہ ننگے پڑے رہو۔ فرمانِ الٰہی فرمان محبوب الٰہی پر عمل پیرا ہو اور پردے کو شعار بناؤ اور بلاوجہ خلوت میں بھی برہنہ نہ ہو۔

(۳۰۴۸) جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو دونوں کتنے ہی پاکباز ہوں اور کسی بھی نیک مقصد کیلئے تنہائی میں جمع ہوں تو شیخ نجدی شیطان لعین اپنے کام میں الگ جاتا ہے دونوں کو ورغلاتا ہے اور دونوں کو برائی پر ابھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ہیجان برپا کرتا ہے اور خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ زنا واقع ہو جائے اس لئے اجنبی عورت کے ساتھ بلاوجہ شرعی خلوت کرنا سم قاتل ہے۔ اس سے مکمل احتیاط چاہیے گناہ کے اسباب سے بچنا بھی ضروری ہے کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔

(۳۰۴۹) جن اجنبی عورتوں کے شوہر پردیس میں ہوں انکے ساتھ تخلیہ سے بچنا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ شوہر والی عورتیں لذت جماع سے واقف ہیں اور ذرا سی تحریک سے ان کے جذبات شہوت میں طوفان برپا ہو جائیگا اور شیطان اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیگا عورت ومرد دونوں کی رگوں میں شیطان خون کی طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ خون نظر نہیں آتا مگر جسم کا تمام کاروبار اسی کے ذریعہ ہے ایسے ہی شیطان نظر نہیں آتا مگر اپنے کام میں لگا ہوا ہے کبھی نہیں چوکتا اور کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ چھپا دشمن کھلے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے اولاد آدم نہ فتنے میں ڈال دے تم کو شیطان جیسا کہ نکلوا دیا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے، اتروادئے ان سے ان کے کپڑے تاکہ دکھادے انکو ان کی شرمگاہیں۔ بیشک وہ دیکھتا ہے تم کو اور اسکا کنبہ وہاں سے کہ نہ دیکھ سکو گے تم ان کو۔ بیشک ہم نے بنا دیا شیطان کو دوست انکا جو ایمان نہیں رکھتے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۰) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ خیال فرماتے تھے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تو معصوم ہوتے ہیں شیطان تو انکے پاس پھٹکتا بھی نہ ہوگا مگر جواب نے اس بات کو واضح فرما دیا کہ شیطان کا حضرات انبیاء کرام کے پاس آنا خلاف عصمت انبیاء کرام نہیں ہے۔ شیطان ان حضرات معصومین کرام کے پاس بھی پہونچ جاتا ہے۔ مگر یہ فیضان صحبت نبوی ہے کہ پیارے نبی ﷺ کے ساتھ رہنے والا قرین شیطان بھی مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ پارس کے پاس رہنے سے لوہا بھی سونا بن جاتا ہے۔ نبی ﷺ کے پاس رہنے سے شیطان بھی مسلمان بن گیا۔ فیض صحبت نے اسکی حقیقت ہی بدل ڈالی مگر بعض شیطان جو صورتا

(۳۰۵۲) حدیث شریف: عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِىْ سَقَطَ عَنِّىْ ثَوْبِىْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهٗ فَرَاٰنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِىْ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت مسور ابن مخرمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اٹھایا میں نے ایک بھاری پتھر اس دوران کہ میں چل رہا تھا، گر گیا میرا کپڑا مجھ پر سے تو میں اس کو اٹھا نہ سکا تو دیکھا مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا پیارے رسول نے مجھ سے کہ ڈالو اپنے اوپر کپڑا اور مت چلو تم ننگے۔

(۳۰۵۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَانَظَرْتُ اَوْمَارَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں نظر کی میں نے یا نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کا ستر کبھی۔

(۳۰۵۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے ایسا کوئی مسلمان جو دیکھے عورت کی اچھائیوں کو پہلی بار پھر نیچی کرے اپنی نگاہ کو مگر دیگا اچھوتی اللہ تعالیٰ اسکو عبادت، پائے گا جس کی مٹھاس کو۔

(۳۰۵۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے نظر باز پر اور نظر لڑائی جائے جس سے۔

﴿بَابُ الْوَلِىِّ فِى النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ﴾

﴿ترجمہ: نکاح میں ولی بننے اور عورت سے اجازت لینے کا باب﴾

(۳۰۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَاتُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نکاح کیا جائے بیوہ کا یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لیجائے اور نکاح کیا جائے کنواری کا یہاں تک کہ اجازت لے لیجائے اس سے، حضرات صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کیسی ہوگی کنواری کی اجازت؟ فرمایا پیارے رسول نے یہ کہ خاموش رہے کنواری۔

3052 हदीस शरीफ़:– हजरते मुसव्वर इब्ने मुखरमा से मरवी उन्होंने फरमाया कि उठाया मैंने एक भारी पत्थर इस दौरान कि मैं चल रहा था, गिर गया मेरा कपडा मुझपर तो मैं उसको उठा न सका तो देखा मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहें वसल्लम ने तो फरमाया प्यारे रसूल ने मुझसे कि डालो अपने ऊपर कपडा और मत चलो तुम नंगे।

3053 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं नजर की मैंने या नहीं देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का सतर कभी।

3054 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं है ऐसा कोई मुसलमान जो देखे औरत की अच्छाइयों को पहली बार फिर नीची करे अपनी निगाह को मगर देगा अछूती अल्लाह तआला उसको इबादत, पायेगा जिसकी मिठास को।

3055 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि लानत फरमाई अल्लाह तआला ने नजर बाज़ पर और नज़र लड़ाई जाये जिससे।

(168) निकाह में वली बनने और औरत से इजाज़त लेने का बाब

3056 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि निकाह किया जाये बेवा का यहाँ तक कि उससे इजाजत ले ली जाये और निकाह किया जाये, कुंवारी का यहाँ तक कि इजाजत ले ली जाये उससे, हज़राते सहाबा ने अर्ज किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और

مسلمان معلوم پڑتے ہیں وہ نادان فیض صحبت نبوی کے منکر ہیں اور بکواس کرتے ہیں کہ وہ حضرات صحابہ کرام جو سائے کی طرح پیارے نبی ﷺ کیساتھ ساتھ رہے اور انہیں پیارے نبی ﷺ کی صحبت نے کچھ نہ دیا یہ دریدہ دہن گستاخ مزاج حضرات صحابہ کرام کی توہین کی آڑ میں توہین رسول کے بدترین مجرم ہیں۔ اور ایمان و عرفان کے دیوالئے ہیں۔ ان کی صورتوں پر پھٹکار ہو جاتی ہے کوئی سنی مسلمان ان مسلمان نما شیطانوں کے چکر میں نہ آئیں اور کسی بھی صحابی کے شان میں کوئی ہتک آمیز جملہ زبان پر نہ لائیں ان کی توہین در پردہ توہین رسول ﷺ ہے۔ تمام کے تمام صحابہ نجوم ہدایت ہیں ان کی غلامی کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے۔ ان جیسا ایثار تو کوئی کر ہی نہ پائیگا انکا ایثار و کردار نمونہ عمل اور قابل تقلید ہے۔ حضرات صحابہ کرام کے خلاف جتنی بھی بکواس ہیں سب من گھڑت ہیں اور تاریخی ہیں اور حضرات صحابہ کرام کی عظمتیں رفعتیں، فضیلتیں سب قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں مذکور ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے مقابلے میں تاریخ کی حیثیت تار عنکبوت کی سی بھی نہیں ہے یہ گستاخان صحابہ واہل بیت یہی تاریخی حوالے لئے پھرتے ہیں اور ملت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی سعی مردود کرتے ہیں۔ اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب "عظمت صحابہ کرام" ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۰۵۰) پیارے نبی ﷺ نے دروازے پر داخلے کی اجازت طلب فرمائی۔ اس وقت سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یا تو صرف دوپٹہ تھا یا پھر چھوٹی چادر تھی کہ سر ڈھانکا تو پائے اقدس کھل گئے اور پائے مبارک ڈھانکے تو سر مبارک کھل گیا اور اسی کشمکش میں جواب میں تاخیر ہوئی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک تو میں ہوں اور دوسرا تمہارا نابالغ غلام ہے۔ اور ان دونوں سے تمہارا پردہ نہیں ہے۔ اندر آنے کی اجازت دیدو۔ یہ غلام نابالغ تھے۔ بالغ غلام سے اسکی مالکہ کا پردہ ہے۔ وہ اپنی مالکہ کے حق میں اجنبی مرد کی طرح ہے۔ اس سے پردہ واجب ہے اگرچہ یہ غلام خصی ہی کیوں نہ ہو۔ بالغ غلام اپنی مالکہ کا ضرورۃً چہرہ، ہاتھ، پاؤں دیکھ سکتا ہے۔

(۳۰۵۱) ہجڑا اسے زنخا اور زنانہ بھی کہتے ہیں یہ حرکات و سکنات، گفتار و رفتار میں عورتوں کی طرح ہوتا ہے بلکہ ان سے بھی تیز۔ اگر یہ انکی قدرتی حالت ہو تو گنہگار نہیں۔ اور اگر مرد ہے مگر اس نے اپنی یہ حالت بنا رکھی ہے تو وہ بفرمان نبوی ملعون ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ایسی عورتوں پر جو مرد بنیں اور ایسے مردوں پر جو عورت بنیں لعنت فرمائی ہے مگر یہ ہجڑا جو حدیث شریف میں مذکور ہے قدرتی ہجڑا تھا۔ حضرت ام المومنین نے یہ خیال فرمایا کہ یہ غیر اولی الاربہ میں داخل ہے جن سے پردہ نہیں۔ اس لئے اسے گھر میں آنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ پیارے نبی ﷺ نے اسکی گفتگو سماعت فرمائی اسکو غیر اولی الاربہ میں داخل نہ فرمایا۔ غیر اولی الاربہ وہ ہیں جن سے عورتوں پر پردہ واجب نہیں ہے۔ پارہ ۱۸ سورۂ نور کی آیت کریمہ ۳۱ میں اسکا ذکر موجود ہے۔ غیلان طائف کے ایک شخص کا نام تھا اسکی بیٹی کا نام باریہ تھا۔ فتح طائف شریف کے بعد سیدتنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آگئیں۔ سیدتنا حضرت باریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت لحیم و جسیم تھیں۔ عام طور پر مرد فربہ عورتوں کو پسند کرتے ہیں بعض لوگ چھریری بدن کی عورتوں کو پسند کرتے ہیں۔ موٹی عورت کے پیٹ پر تو چار سلوٹیں معلوم پڑتی ہیں اور پیٹھ میں آٹھ سلوٹیں معلوم پڑتی ہیں، چار اور آٹھ سلوٹوں کے بیان کرنے کا مقصد موٹاپا ہی بیان کرنا ہے اس حکم سے پہلے ہجڑوں کا گھروں میں آنا ممنوع نہ تھا کیونکہ یہ عورت کے قابل نہیں ہوتے جیسے بہت چھوٹے لڑکے یا بہت بوڑھے۔ مرد یا خصی یا عضو مخصوص کٹے ہوئے مرد۔ مگر ہجڑوں کا گھروں میں آنا باعث فساد ہے جیسے وہ دوسری عورتوں کا ذکر ہم سے کرتے ہیں یقیناً ہماری عورتوں کا ذکر دوسرے لوگوں کے سامنے بھی ضرور کریں گے۔ اسلئے انہیں مسلمانوں کے گھروں میں آنے سے روک دیا گیا۔ خصی مرد، عضو تناسل کٹا ہوا مرد، بدمعاش و بدچلن عورتیں بھی اس حکم میں داخل ہیں کہ مسلمان خواتین ان سے بھی پردہ کریں کیونکہ انکا فساد تو مردوں کے فساد سے بھی زیادہ ہے۔

(۳۰۵۲) کسی اسلامی ارجنٹ ضرورت پر آپ نے پتھر اٹھایا اور اسے بہت ہی سرعت سے لے جا رہے تھے کہ آپکا تہبند کھل گیا اور گر گیا اور آپ ایک ہی تہبند باندھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ برہنہ ہو

(۳۰۵۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ یا مطلقہ زیادہ حقدار ہے اپنے نفس کی اپنے ولی سے اور کنواری کی اجازت لیجائے گی اس سے اسکے نفس کے بارےمیں اور اسکی اجازت اسکی خاموشی ہے۔

(۳۰۵۸) حدیث شریف: عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِهَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَهٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت خنساء بنت خدام سے مروی بیشک انکے والد نے نکاح کر دیا ان کا اور وہ بیوہ یا مطلقہ تھیں تو ناپسند فرمایا حضرت خنساء نے یہ نکاح تو حاضر ہوئیں وہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو رد فرما دیا پیارے رسول نے باپ کا کیا ہوا نکاح۔

(۳۰۵۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیْ عَشَرَةَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے نکاح فرمایا ان سے اور وہ چھ سات سال کی شہزادی تھیں اور بھیجی گئیں کاشانۂ رحمت میں اس حال میں کہ حضرت عائشہ نو برس کی شہزادی تھیں اور انکے کھلونے انکے ساتھ تھے اور وصال فرمایا پیارے نبی نے انہیں چھوڑ کر اس حال میں کہ حضرت عائشہ اٹھارہ سال کی ام المومنین تھیں۔

(۳۰۶۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ زانیہ ہیں وہ عورتیں جو نکاح کرلیں اپنا بغیر گواہوں کے۔

(۳۰۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یتیم بالغہ لڑکی سے اس کے اپنے بارےمیں اجازت لیجائے، پھر اگر وہ خاموش رہے

कैसी होगी कुंवारी की इजाज़त? फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कि खामोश रहे कुंवारी।

3057 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि बेवा या मुतल्लका ज्यादा हक़दार है अपने नफ़्स की अपने वली से और कुंवारी की इजाज़त ली जायेगी उससे उसके नफ्स के बारे में और उसकी इजाज़त उसकी खामोशी है।

3058 हदीस शरीफ़:– हजरते खुन्सा बिन्ते हिजाम से मरवी बेशक उनके वालिद ने निकाह कर दिया उनका और वो बेवा या मुतल्लका थीं तो नापसंद फ़रमाया हजरते.खुन्सा ने यह निकाह तो हाज़िर हुई वो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो रद फरमा दिया प्यारे रसूल ने बाप का किया हुआ निकाह।

3059 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिद्दिका से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने निकाह फ़रमाया उनसे और वो 6 –7 साल की शहज़ादी थीं और भेजी गई काशाना ए रहमत मे इस हाल में कि हजरते आयशा 9 बरस की शहजादी थीं और उनके खिलौने उनके साथ थे और विसाल फ़रमाया प्यारे नबी ने उन्हें छोड़कर इस हाल में कि हजरते आयशा 18 साल की उम्मुल मोमिनीन थीं।

3060 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि ज़ानिया हैं वो औरतें जो निकाह कर लें अपना बग़ैर गवाहों के।

گئے ہاتھ گھرے ہوئے تھے کہ بھاری پتھر اٹھائے ہوئے تھے اور آپ تہبند نہ اٹھا سکے۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں تنبیہ فرمائی۔ کوئی باہوش شخص اگر بالغ نہ بھی ہو تب بھی ننگا نہ رہے۔ ستر ڈھانپنا فرض ہے۔

(۳۰۵۳) بعض روایات مبارکہ میں ہے کہ نہ کبھی میں نے اور نہ کبھی پیارے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کی شرمگاہوں کو دیکھا یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی غیرت بھری تعلیم۔ زوجین از روئے شرع ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ دیکھنا شہوت میں زیادتی کرتا ہے مگر ایسا کرنے سے نگاہ کمزور ہوتی ہے اور یہ اعلیٰ قسم کی شرم کے خلاف ہے۔ احتراز کریں تو اچھا ہی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے اس عمل میں بھی بہت ہی حکمتیں اور راز پوشیدہ ہیں۔

(۳۰۵۴) اگر کسی کی کسی اجنبی عورت کے حسن و جمال یا لباس و زیور نظر پڑی اسکا دل چاہا کہ اسے دیکھتا رہے مگر اس نے خوف خدا کے باعث اپنی نگاہ بچالی۔ اس صبر اور نیک کرداری کی وجہ سے اسے عبادت کا ثواب مرحمت فرمائے گا اور وہ اسکی لذت سے بھی محظوظ ہوگا اور یہ لذت اس تلخی کا عوض ہوگا جو اس نے نظر بچانے میں برداشت کی تھی۔

(۳۰۵۵) جو مرد اجنبی عورت کو قصداً بلا ضرورت شرعیہ دیکھے اس پر بھی لعنت اور جو عورت اجنبی مرد کو یہ موقع فراہم کرے اور نظریں لڑائے اور خود کو دکھائے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(۳۰۵۶) بالغہ عاقلہ لڑکی اپنے نفس کی مختار ہے بغیر اسکی اجازت کے نکاح نہیں ہوسکتا اور عاقلہ بالغہ خواہ کنواری ہو یا بیوہ ہو یا مطلقہ کوئی ولی اس پر جبر نہیں کرسکتا۔ البتہ اجازت کی نوعیت میں فرق ہے کنواری کا خاموش رہنا یا آنسوؤں سے رونا ہی اجازت ہے۔ بشرطیکہ ولی یا ولی کا وکیل اجازت لے اور بیوہ و مطلقہ میں صاف اجازت دینا ضروری ہے۔ عاقلہ بالغہ لڑکی خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ اسکے نکاح کیلئے اجازت شرط ہے۔ نابالغ بچی کا ولی ہی نکاح کرسکتا ہے۔ اسکی اپنی اجازت شرط نہیں۔ خواہ کنواری ہو یا بیوہ و مطلقہ ہو جو لڑکی بیماری یا حیض کی زیادتی یا زنا کی وجہ سے ثیبہ ہوگئی تو وہ کنواری ہی ہے اور اسکی خاموشی اسکی اجازت ہے۔ ولی اس عزیز قریبی کو کہتے ہیں جو لڑکی کے نکاح کا متولی و منتظم ہو۔ نابالغہ لڑکی کا نکاح بنا ولی کی اجازت کے نہیں ہوسکتا۔ نابالغہ کے بارےمیں ولی کو جبر کا بھی حق ہے کہ جہاں چاہے اسکا نکاح کردے۔ بالغہ لڑکی کیلئے نکاح میں اجازت ولی مستحب ہے شرط نہیں ہے اور بالغہ لڑکی پر ولی کو کوئی جبر کا بھی حق نہیں ہے بالغہ کنواری ہو یا بیوہ و مطلقہ ہو۔ اسکی بالغہ جو دیوانی ہے یا باندی ہو نکاح کے لئے ولی یا مالک کی اجازت شرط ہے اور ان دونوں پر ولی و مالک کو جبر کا حق بھی ہے۔

(۳۰۵۷) مطلقہ جو بیوہ بالغہ لڑکی یا کنواری جو اپنے نفس کی مختار ہے اگر اسکا ولی کسی اور سے نکاح کردے اور یہ خود اپنا نکاح دوسرے سے کرلے تو اسکا اپنا کیا ہوا نکاح معتبر ہوگا۔ ولی کا کیا ہوا نکاح معتبر نہ ہوگا۔ عاقلہ بالغہ کے نکاح کیلئے اجازت ولی شرط نہیں ہے۔ ولی کی اجازت کے بغیر بھی نکاح ہوسکتا ہے نکاح کے مختار ہونے میں تو مطلقہ و بیوہ اور کنواری دونوں برابر ہیں مگر اجازت میں فرق ہے کہ کنواری کی تو خاموشی بھی اجازت ہے اور مطلقہ بیوہ کی خاموشی اجازت نہیں ہے اسے صاف الفاظ میں اجازت دینا ہوگی۔ خاموشی بھی اس وقت اجازت مانی جائیگی جبکہ اجازت لینے والا اسکا ولی یا ولی کا وکیل ہو اور دولہا کا نام ولدیت اور پتہ بتا کر اجازت مانگے جس سے دلہن کو دولہا کا پورا پتہ لگ جائے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی کم رہی تو خاموشی اجازت نہ ہوگی۔ یہ حدیث شریف اور بھی بہت سے روایات سے مروی ہے۔ الفاظ میں معمولی سا فرق ہے۔ مگر مطلب سب کا یکساں ہے۔

(۳۰۵۸) سیدتنا حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالغہ تھیں انکا نکاح ہو چکا تھا وہ مطلقہ یا بیوہ تھیں۔ انکے والد نے انکی ناپسندیدگی کے باوجود انکا نکاح کردیا حالانکہ بالغہ پر ولی کو جبر کا کوئی حق نہیں ہے وہ بالغہ خواہ کنواری ہو یا بیوہ و مطلقہ ہو۔ انکے والد کے نکاح کو رد فرمانا اسی لئے تھا کہ حضرت خنسا بالغہ تھیں۔ حضرت خنسا نے انکار فرمایا باپ کے کئے ہوئے نکاح کا تو پیارے نبی ﷺ نے باپ کے کئے ہوئے نکاح کو رد فرمادیا۔ اور اگر حضرت خنساء خاموش رہی ہوتیں تو انہیں اختیار ملتا کہ چاہیں تو نکاح جائز و باقی رکھیں یا چاہیں تو نکاح کو رد فرمادیں۔

(۳۰۵۹) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھ سال بھر کے ساتویں سال میں داخل ہو چکی تھیں۔ ظاہر ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ بالغہ نہ تھیں۔ نابالغہ لڑکی کا نکاح اسکا

فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَاجَوَازَ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

تو وہ خاموش رہنا اسکی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کردے تو نہیں ہے جبر اس پر۔

(۳۰۶۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا جو غلام نکاح کرے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر

فَهُوَ عَاهِرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

تو وہ زانی ہے۔

(۳۰۶۳) حدیث شریف: اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ

ترجمہ: بیشک ایک کنواری لڑکی حاضر ہوئی پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو اس نے ذکر کیا

اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کہ بیشک اسکے باپ نے نکاح کردیا اسکا حالانکہ وہ ناپسند کرنے والی ہے تو اختیار دیا اسکو پیارے نبی ﷺ نے۔

(۳۰۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ نکاح کرائے ایک عورت دوسری عورت کا

وَلَاتُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اور نہ نکاح کرے عورت خود اپنا کیونکہ زانیہ ہے وہ جو نکاح کرے اپنا خود۔

(۳۰۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ ولادت ہو اسکے یہاں بچے کی تو اچھا رکھے اسکا نام اور اچھی تعلیم و تربیت دے

فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

پھر جب وہ بالغ ہوجائے تو چاہیے کہ نکاح کرے اسکا، پھر اگر بالغ ہوگیا بچہ اور نہیں کیا اسکا نکاح اور سرزد ہوگیا کوئی گناہ تو اسکا گناہ اسکے باپ پر بھی ہے۔

3061 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यतीम बालिग़ा लड़की से उसके अपने बारे में इजाज़त ली जाये फिर अगर वो ख़ामोश रहे तो ख़ामोश रहना उसकी इजाज़त है और अगर वो इन्कार कर दे तो नहीं है जब्र उस पर।

3062 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जो गुलाम निकाह करे अपने मालिक की इजाज़त के बग़ैर तो वो ज़ानी है।

3063 हदीस शरीफ़:– बेशक एक कुवारी लडकी हाजिर हुई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उसने जिक्र किया कि बेशक उसके बाप ने निकाह कर दिया उसका हालांकि वो नापसंद करने वाली है तो इख़्तेयार दिया उसको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने।

3064 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न निकाह कराये एक औरत दूसरी औरत का और न निकाह करे औरत खुद अपना क्योंकि ज़ानिया है वो जो निकाह करे अपना खुद।

3065 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि विलादत हो उसके यहाँ बच्चे की अच्छा रखे उसका नाम और अच्छी तालीम व तरबियत दे फिर जब वो बालिग हो जाये तो चाहिये कि निकाह करे उसका फिर अगर बालिग हो गया बच्चा और नही किया उसका निकाह और सरज़द हो गया कोई गुनाह तो उसका गुनाह उसके बाप पर भी है।

ولی کرسکتا ہے۔ نکاح کیلئے بلوغ شرط نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو ناامید ہوگئیں حیض سے عورتوں میں سے تمہاری اگر شبہ ہو تمہیں تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جنہیں نہ حیض آئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۶) جن لڑکیوں کو حیض نہ آیا ہو اور انہیں طلاق ہوجائے تو انکی عدلت تین ماہ ہے اگر نابالغہ بچی کے نکاح کا انکار کرتے ہیں انکا یہ انکار قرآن کریم کی صراحت کا انکار ہے جو کفر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح چھ سال کی عمر میں احادیث متواترہ سے ثابت ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت قدامہ ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا نکاح حضرات صحابہ کرام کی موجودگی میں اس دن فرمادیا جس دن وہ پیدا ہوئی تھیں۔ نابالغ بچوں کے نکاح کے جواز پر تمام امت کا اتفاق ہے۔ نابالغہ بالغ ہوکر باپ دادا کا کیا ہوا نکاح فسخ نہیں کرسکتی۔ باقی اولیاء کا کیا ہوا نکاح فسخ کرسکتی ہے (مرقاۃ شریف) بعض حالات میں نابالغ اولاد کا نکاح کرنا ضروری ہوجاتا ہے کہ باپ قریب موت ہے اور بچی چھوٹی ہے وہ چاہتا ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس نکاح کردوں تاکہ میرے بعد یہ یتیمہ دھکے نہ کھائے اور میری روح کو تکلیف نہ پہونچے۔ نابالغہ کے نکاح کی اجازت میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر کم سے کم نو برس ہے۔ حضرت عائشہ نو برس کی عمر شریف میں بالغہ ہوچکی تھیں اس لئے نو برس کی عمر شریف میں رخصتی عمل میں لائی گئی۔ اور اگر لڑکی قریب بلوغ ہو تب بھی رخصتی ہوسکتی ہے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں بچیوں کو گڑیوں اور کھلونوں سے کھیلنا جائز ہے کیونکہ گڑیوں سے انہیں سینا پرونا کاڑھنا اور خانہ داری کا طریقہ آجاتا ہے۔ کھلونوں اور گڑیوں کے آنکھ کان ناک نہ ہوں۔ حضرت عائشہ اٹھارہ سال کی عمر تک ازدواجی زندگی گزارتی رہیں اور پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد پینتیس سال تک یوں ہی زندگی گزارتی رہیں نہ تو پیارے نبی ﷺ کی کوئی میراث ملی اور نہ رہنے کو مکان ملا اور جس حجرے شریف میں آپ قیام پذیر تھیں وہ بھی پیارے نبی ﷺ کی تدفین کیلئے نذر کردیا اور نہ نکاح ثانی فرمایا کیونکہ نبی ﷺ کی بیوی کو کسی سے نکاح جائز نہیں کہ وہ امت کی ماں ہوتی ہیں۔ اس سے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایثار و قربانی کی عظمتوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اور حضرت عائشہ کی قناعت، صبر و تقویٰ کی رفعتوں کو جانا جاسکتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ نے تریپن سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۳۰۶۰) اگر کوئی عورت تنہائی میں کسی سے اپنا نکاح بغیر گواہان کے کرے تو یہ نکاح درست نہیں ہے اور صحبت زنا کی طرح حرام ہوگی کیونکہ نکاح کیلئے دو گواہوں کا ہونا شرط ہے بغیر گواہان نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس پر تمام امت کا اتفاق ہے (مرقاۃ شریف لمعات شریف)

(۳۰۶۱) بالغہ لڑکی کا نکاح اسکی صاف اجازت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ البتہ کنواری لڑکی کی خاموشی یا صرف آنسوؤں سے رونا یا ایک آواز سے رونا اجازت ہے۔ بشرطیکہ اجازت لینے والا ولی یا ولی کا وکیل ہو۔ اگر ثیبہ یا بالغہ کا نکاح دادا کردے تو نکاح درست بھی ہے اور لازم بھی کہ لڑکی بالغ ہوکر فسخ نہیں کرسکتی۔ اور اگر دادا کے علاوہ اور کوئی قریبی ولی کردے تو نکاح درست ہے مگر لازم نہیں ہے لڑکی بالغ ہوتے ہی نکاح فسخ کرسکتی ہے۔ فسخ کیلئے شرط ہے کہ علامت بلوغ دیکھتے ہی فسخ کرے اور حاکم سے فیصلہ کرائے۔

(۳۰۶۲) یہ نکاح آقا کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر آقا جائز رکھے تو نکاح جائز اور ناجائز رکھے تو نکاح ناجائز۔ یہی نکاح فضولی کا حکم ہے۔

(۳۰۶۳) وہ لڑکی بالغہ تھی۔ اسکا نام والفہ ہے۔ باپ نے اپنی اس بالغ بیٹی سے پوچھے بغیر اسکا نکاح کردیا لڑکی دل سے ناراض تھی بوقت نکاح لڑکی نے انکار نہ کیا تھا اگر انکار کردیتی تو نکاح منعقد ہی نہ ہوتا اور لڑکی کو اختیار نہ ملتا۔ اب لڑکی کو اختیار مل گیا کہ وہ نکاح تیری مرضی پر موقوف ہے تو چاہے جائز و باقی رکھ اور چاہے تو فسخ کردے۔ بالغہ لڑکی پر باپ وغیرہ جبر نہیں کرسکتے۔ اگر بالغہ لڑکی سے پوچھے بغیر نکاح کردیں گے تو نکاح فضولی ہوگا کہ لڑکی چاہے جائز رکھے اور نہ چاہے تو نکاح کو فسخ کردے۔ اس اختیار کی وجہ لڑکی کا بالغ ہونا ہے۔

(۳۰۶۴) ولی کے ہوتے ہوئے کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرائے باپ دادا چچا بھائی کے ہوتے ہوئے ماں خالہ وغیرہ ولیہ نہیں یہ حکم استحبابی ہے۔ اگر لڑکی کا کوئی ولی نہ ہو بجائے ولیہ کے حاکم وقت

(۳۰۶۶) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی التَّوْرٰةِ مَکْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ توریت شریف میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص کہ پہونچ گئی اسکی بیٹی

ابْنَتُهٗ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً وَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

بارہ برس کو اور نہ نکاح کیا باپ نے اسکا پھر کر بیٹھے بیٹی کوئی گناہ تو اس کا گناہ اسکے باپ پر بھی ہے۔

﴿ بَابُ اِعْلَانِ النِّکَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ ﴾

﴿ ترجمہ: نکاح کے اعلان اور خطبے اور شرط کا باب ﴾

(۳۰۶۷) حدیث شریف: عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ

ترجمہ: حضرت ربیع بنت معوذ ابن عفراء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے پیارے نبی ﷺ

فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ

تو میرے گھر میں داخل ہوئے پیارے نبی اس وقت کہ جب لائی گئی میں شوہر کے مکان میں تو بیٹھے پیارے نبی میرے بستر پر تمہارے بیٹھنے کی طرح میرے پاس

فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَّنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ

پھر شروع کیا چھوکریوں نے جو ہماری قوم کی تھیں کہ بجانے لگیں دف کو اور مرثیہ پڑھنے لگیں انکا جو قتل کیے گئے باپ دادا میں سے بدر کے دن، جب کہا

اِحْدٰهُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ هٰذِهٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ان میں سے ایک نے "اور ہم میں ایسے نبی ہیں جو جانتے ہیں اسکو جو کل آئندہ میں ہے" تو فرمایا پیارے نبی نے کہ اسے چھوڑ دو اور وہی گاؤ جو تم گا رہی تھیں۔

(۳۰۶۸) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رخصت کی گئی ایک دولہن ایک دولہا کے ساتھ جو انصار میں سے تھے

فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ نہیں ہے تمہارے ساتھ کوئی تفریحی پروگرام اسلئے کہ حضرات انصار کہ پسند آتا ہے انکو تفریحی پروگرام۔

3066 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तौरैत शरीफ़ में लिखा हुआ है कि जो शख्स कि पहुंच गयी उसकी वेटी वारह वरस को और न निकाह किया वाप ने उसका फिर कर वैठे वेटी कोई गुनाह तो उसका गुनाह उसके वाप पर भी है।

(169) निकाह के ऐलान और खुत्वे और षर्त का वाव

3067 हदीस शरीफ़:– हजरते रवीआ विन्ते मुअव्वज़ इब्ने गुफरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो मेरे घर में दाखिल हुये प्यारे नवी उस वक्त कि जव लाई गयी मैं शौहर के मकान में तो वैठे प्यारे नवी मेरे विस्तर पंर तुम्हारे वैठने की तरह मेरे पास फिर शुरु किया छोकरियों ने जो हमारी क़ौम की थीं कि वजाने लगीं दफ़ को और मरसिया पढ़ने लगीं उनका जो क़त्ल किये गये वाप दादा में से वदर के दिन, जव कहा उनमें से एक ने "और हममें ऐसे नवी हैं जो जानते हैं उसको जो कल आइन्दा में है"तो फ़रमाया प्यारे नवी ने कि इसे छोड़ो वही गाओ जो तुम गा रही थीं।

3068 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि रुख़सत की गयी एक दुल्हन एक दुल्हा के साथ जो अंसार में से थे तो फ़रमाया प्यारे नवी ने कि नहीं है तुम्हारे साथ कोई तफ़रीही प्रोग्राम इसलिये कि हजरते अंसार कि पसंद आता है उनको तफ़रीही प्रोग्राम।

کی رائے سے نکاح کیا جائے۔ مرد ولی نہ ہونے کی صورت میں ماں خالہ وغیرہ ولی ہوتی ہیں کہ نابالغہ کا نکاح انکی اجازت سے درست ہے اگر بنا گواہان خود ہی کسی عورت نے اکیلے میں نکاح کرلیا یا غیر کفو میں نکاح کرلیا تو نکاح منعقد ہوگا ہی نہیں۔ جو عورت بنا گواہ یا اولیاء کے ناراض ہونے پر غیر کفو میں نکاح کرے وہ نکاح درست نہ ہوگا اور اس نکاح کے ذریعہ کی جانے والی صحبت بھی حلال نہ ہوگی۔

(۳۰۶۵) اچھے نام کا اثر نام والے پر ظاہر ہوتا ہے۔ اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بدھوا وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جاتا ہو جیسے بادشاہ شہنشاہ وغیرہ اور نہ برے معنی ہوں جیسے ابو جہل و گنہگار وغیرہ۔ بہتر یہ ہے کہ بچوں کے نام حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کے اسمائے گرامی پر رکھے جائیں۔ جیسے محمد ابراہیم، محمد موسیٰ، محمد عیسیٰ، محمد ابو بکر، محمد عمر، محمد عثمان، محمد علی، محمد معاویہ، محمد حسن، محمد حسین وغیرہم۔ بچیوں کے نام آسیہ عائشہ، فاطمہ پر رکھے جائیں۔ جو اپنے بیٹے کا نام پیارے نبی ﷺ کے نام پر رکھے گا وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ انشاء المولیٰ القدیر۔ چنانچہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے فرمایا مجھے میرے عزت و جلال کی قسم نہیں عذاب دونگا میں کسی کو جہنم میں کہ نام رکھا گیا جس کا آپکے نام پر (دلائل النبوت شریف) آجکل بہت واہیات نام رکھے جا رہے ہیں مثلاً نسیم، اختر، ریحان، گلنام وغیرہ۔ بلکہ آج تو یہ قیامت کہ جو نام حضرات انبیاء کرام کے نام پر ہیں یا تو انہیں پردہ خفا میں رکھ کر اپنے نام اختر رکھا جا رہا ہے چنانچہ ایک شخص کا نام محمد سعید تھا اس نے اپنا نام سعید اختر رکھا ایک شخص کا نام محمد اسمٰعیل ہے اس نے اپنا نام چھپا دیا اور اختر رضا مشہور کر ڈالا۔ پیارے نبی ﷺ کا نام نکالنا بد نصیبی کی کھلی مثال ہے پیارے نبی ﷺ کا اور پیارے نبی ﷺ کے جد کریم کے نام شریف کو چھپانا اور اختر کو فرنٹ پر لانا یہ بھی دل کے سیاہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے بچوں کے نام اچھے رکھنے چاہئیں۔ حدیث شریف:۔ علم دین کا بقدر ضرورت حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ علم دین کیساتھ ساتھ علم دنیوی اور ہنر و فن بھی سکھائے تاکہ بچہ مفلسی و محتاجی کا شکار نہ ہو۔ اسلام کسی زبان کو سیکھنے کو منع نہیں کرتا مگر پہلے بقدر ضرورت دین کا علم ہونا لازمی و ضروری ہے۔ علم دین کو چھوڑ کر صرف دنیوی علم سکھانا برا ہے۔

بہتر تو یہی ہے کہ نکاح بھی بالغ ہونے پر کرے اگر چہ نابالغ بچے کا نکاح بھی درست ہے۔ بالغ ہونے تک بچے کے عادات و اطوار معلوم ہو جاتے ہیں۔ نابالغ کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ کس خصلت اور کس قماش کا ہو (اشعۃ اللمعات شریف) بچہ غریب ہو اور خود نکاح کرنے پر قادر ہو اور باپ امیر ہو اور اولاد کا نکاح کر سکتا ہو مگر لاپرواہی یا تلاش امیر میں نکاح نہ کرے تو اس صورت میں اس بچے کے گناہ کا وبال اس لاپرواہ و لالچی باپ پر بھی ہوگا (مرقاۃ شریف) کیونکہ باپ کی کوتاہی اور طمع اسکے گناہ کا سبب بنی ہے۔ گناہ کرنے کا وبال تو گناہ کرنے والے بچے پر ہوگا گناہ کا ذریعہ بننے کی وجہ سے ذریعہ بننے کا وبال باپ پر ہوگا۔ بچے اور بچی کے بالغ ہونے پر مناسب رشتہ تلاش کر کے فوراً اپنے بچوں کا نکاح کر دینا چاہیے اور کفار و مشرکین کے اس نعرے کو گلے نہیں لگانا چاہیے کہ ابھی تو پڑھ رہے ہیں ابھی تو بچی بچہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کا تو کیا حال ہوگا جو اپنی بالغ کنواری بچیوں کو اسکول اکیلے بھیجتے ہیں اور سنگین ترین نتائج سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور کریلا وہ بھی نیب چڑھا کہ جوان بچیوں اور بچوں کا مخلوط طور پر ایک ہی اسکول ایک ہی روم میں ایک ساتھ تعلیم حاصل کرنا اور ایک ہی فیلڈ میں مل جل کر بیٹھنا اٹھنا یہ تو قیامت پر قیامت ہے اور آگ اور پیٹرول کا اجتماع ہے۔ مسلمانوں کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم پر عمل پیرا ہونا لازمی و ضروری ہے۔

(۳۰۶۶) یہ حکم بھی اس صورت میں ہے کہ لڑکی کا کنٹرول رہا ہے اور باپ نکاح کر دینے پر قادر ہو پھر بھی ٹال مٹول کر رہا ہے۔ محض دولت مند کی تلاش اور لاپرواہی سے نکاح نہ کرے تو مذکورہ وبال کا مستحق ہوگا۔ حقیقت یہی ہے کہ جب بچی بالغ ہو جائے یعنی بارہ برس سے پہلے ہی کیوں نہ ہو بچی کیلئے مناسب رشتہ تلاش کر کے اسکا نکاح کر دے تاکہ بدعنوانی بھی ظہور میں نہ آئے اور امت میں اضافہ کرنے کا لمبا موقع بھی فراہم ہو جائے۔ آجکل تو کفار و مشرکین نے ایسا فیشن بنا دیا ہے کہ لڑکیاں تیس تیس سال تک اور پینتیس پینتیس سال تک بیٹھی رہتی ہیں کہیں ڈگریاں حاصل کرنے

(۳۰۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ شَوَّالٍ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نکاح فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال کے مہینے میں

وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّیْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور رخصت کیا گیا مجھے شوال کے مہینے میں تو کون پیارے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے زیادہ محبوبہ تھی پیارے رسول کی نگاہ رحمت میں مجھ سے۔

(۳۰۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطوں میں سے یہ کہ پوری کرو تم اسکو

مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ جس سے حلال کیا تم نے جس سے انکی شرمگاہوں کو۔

(۳۰۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ پیغام نکاح دے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر

حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْیَتْرُکَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

یہاں تک کہ پہلا پیغام دینے والا نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

(۳۰۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَسْئَلِ الْمَرْأَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَسْتَفْرِغَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ سوال کرے عورت اپنی دینی بہن کی طلاق کا تاکہ خالی کر دے وہ دینی بہن

صَحْفَتَھَا وَلْتَنْکِحَ فَاِنَّ لَھَا مَاقُدِّرَلَھَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

پیالہ اسکا اور تاکہ خود نکاح کرے اسلئے کہ اسکے لئے وہی ہے جو مقدر کیا گیا اس کیلئے۔

(۳۰۷۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کرے ایک شخص

3069 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ए सिदीका से मरवी उन्होंने फरमाया कि निकाह फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलेहे वसल्लम ने मुझसे शव्वाल के महीने में और रुख़्सत किया गया मुझे शव्वाल के महीने में तो कौन प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की अजवाजे मुताहरात में ज्यादा महबूबा थी प्यारे रसूल की निगाहे रहमत में मुझसे।
3070 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लायक़ तरीन शर्तों में से यह कि पूरी करो तुम उसको कि जिससे हलाल किया तुमने उनकी शर्मगाहों को।
3071 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पैग़ामे निकाह दे कोई शख़्स अपने भाई के पैग़ामे निकाह पर यहाँ तक कि पहला पैग़ाम देने वाला निकाह करे या छोड़ दे।
3072 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न सवाल करे औरत अपनी दीनी बहन की तलाक़ का ताकि ख़ाली कर दे वो दीनी बहन प्याला उसका और ताकि खुद निकाह करे इसलिये कि उसके लिये वही है जो मुक़द्दर किया गया है उसके लिये।
3073 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया शिग़ार से और शिग़ार यह है कि निकाह करे एक शख़्स अपनी बेटी का इस पर कि निकाह कर दे वो दूसरा अपनी

کا بہانہ ہے تو کہیں ملازمت کا بہانہ کہیں برادری واد کی لعنت بہانہ ہے تو کہیں دولت وحسن کا بہانہ ہے۔ مسلمانو! امانت امانت والوں کے حوالے کردو کوئی خیانت نہ کر جائے۔ اگر مسلمان پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو سماج سے برائیوں کا خاتمہ ہو جائے اگر بچے اور بچی کو ابتدائی جوانی میں نکاح کے بندھن میں باندھ دیا جائے تو پھر وہ اس تکلے کی تمام برائیوں سے محفوظ ہو جائے گا اور زنا ولواطت اور استمنا بالید (مشت زنی) جیسے مہلک امراض کی دلدل میں جانے اور پھنسنے سے بچ جائیگا اور رات کو آوارہ لڑکوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بھی یکسر یکسو ہو جائیگا اور وہ اپنی بیوی میں انہماک کی وجہ سے بری سوسائٹی کی تباہ کاریوں سے یکلخت مامون ہو جائیگا۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے نبی ﷺ نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کے علامہ یگانہ ہیں بلکہ تمام کتب آسمانی کے علامۂ فرید ہے۔ اور ان تمام کتب آسمانی کے احکام ومسائل سے پوری طرح آگاہ وخبردار ہیں۔ اگر چہ ان کتب آسمانی کی زبان عبرانی ہے۔ پیارے نبی ﷺ دنیا کی ہر زبان اور ہر بھاشا جانتے ہیں کوئی زبان ایسی نہیں جو پیارے نبی ﷺ نہ جانتے ہوں جب سبکے رسول ہیں تو سب کی زبان جاننا بھی ضروری ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی تو یہ شان ہے کہ آپ جانوروں، چوپایوں، درندوں، چرندوں پرندوں کی زبان جانتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ جانوروں کی بھی زبان جانتے ہیں اور بے جان اشیاء کی بھی زبان جانتے ہیں۔ پتھر کیا کہہ رہے ہیں لکڑی کیا کہہ رہی ہے پیارے نبی ﷺ سن بھی رہے ہیں سمجھ بھی رہے ہیں اور پھر حضرات صحابہ کرام کو بتا بھی رہے ہیں۔ وہ نادان کیسے شقی ہیں جو نیہ کہتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کو اردو بولنا ہمارے مولویوں سے معاملہ کرنے میں آ گئی۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور سکھایا آپ کو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور یہ ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۳) یہ کہنا کہ پیارے نبی ﷺ کو اردو ہمارے مولویوں نے سکھائی اور اس سے اپنے دوسرے مولویوں کی برتری ظاہر کرنا یہ قرآن کریم کا انکار بھی ہے اور پیارے نبی ﷺ کی علمی عظمتوں سے انحراف بھی اور توہین خدا اور توہین محبوب خدا کا ارتکاب بھی۔ ایسی گندی ذہنیت والوں سے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو محفوظ و مامون رکھے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والہ واصحابہ واحبابہ واتباعہ اجمعین۔

(۳۰۶۷) نکاح میں ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ خطبہ کوئی بھی ہو کھڑے ہوکر پڑھنا سنت ہے۔ نکاح سے پہلے نکاح کا اعلان بھی سنت ہے کلیا میں گڑ نہ پھوڑا جائے اور نکاح چھپکے چھپانے نہ کیا جائے اعلان کی چند صورت ہیں۔ جامع مسجد کہ جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو وہاں نکاح بعد نماز جمعہ اعلانیہ ہو۔ یا گولے داغے جائیں یا بندوق وغیرہ سے فائر کئے جائیں۔ یا تاشہ دف بجا کر اعلان کیا جائے۔ نکاح کے وقت کسی کی آمد کے وقت، عقد کے وقت تاشہ ودف بجانا مستحب ہے۔ بلاوجہ ممنوع ہے۔ یہ موقع بھی شادی کا ہے گھر مہمانوں سے کھچا کھچ ہے پیارے نبی ﷺ انکے ہی پلنگ پر رونق افروز ہوگئے۔ پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے کہ عورتوں پر آپ سے پردہ نہیں ہے۔ چھوکریں گا بجا رہی تھیں۔ نکاح کے موقع پر گانا بجانا درست ہے۔ مگر یہ گانا بجانا لمث میں ہو ان لمث نہ ہو چونکہ یہ چھوکریاں جو گا رہی تھیں وہ اشعار گندے نہ تھے اور جو بجا رہی تھیں وہ مزامیر نہ تھے چونکہ مزامیر ان آلات غنا کو کہتے ہیں جو منہ سے پھونک کر بجائے جائیں۔ ڈھول تاشہ ہارمونیم طبلہ، ستار، سارنگی مزامیر میں داخل نہیں ہیں۔ یہ چھوکریاں جو کچھ گا رہی تھیں یا انکا اپنا کلام نہ تھا۔ نہ ہی یہ کلام کفار و مشرکین تھا انہیں نعت شریف لکھنے کی توفیق کہاں۔ ظاہر ہے کہ یہ نعتیہ کلام حضرات صحابہ کرام ہی کا ہے۔ یہ شعر بتا رہا ہے کہ حضرات صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو علم غیب ہے اور پیارے نبی ﷺ جانتے ہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد سب سے پہلے آپ کی بارگاہ نور میں کونسی سے زوجہ پہونچیں گی؟۔ حضرات شہداء کرام کی مائیں پوچھا کرتی تھیں کہ میرا بچہ کس مقام پر اور کس حال میں ہے ازواج مطہرات کا عقیدہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو معلوم

ہے کہ کون کب مریگا۔ پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ مرنے کے بعد کون کس مقام پر ہے اور کس حال میں ہے۔ دنیا و آخرت کی کوئی چیز پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم سے پوشیدہ نہیں ہے معلومات نبوی سے باہر نہیں ہے۔ شاعر نے کھلے الفاظ میں پیارے نبی ﷺ کے عالم غیب ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ یاد رکھئے اہلسنت پیارے نبی ﷺ کو عالم غیب جانتے اور مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب اور عالم الغیب والشہادہ جانتے اور مانتے ہیں۔ ہم ہرگز ہرگز پیارے نبی ﷺ کو نہ تو عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ عالم الغیب و الشہادہ جانتے ہیں اور جب جانتے نہیں تو ماننے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس اپنے مداح شاعر کو نہ تو کافر و مشرک فرمایا اور نہ ہی فاسق و فاجر ٹھہرایا نہ تو بدعت کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس شعر کی مذمت و برائی فرمائی۔ بس یہ فرمایا کہ اسے شعر کو چھوڑ دو۔ مت پڑھو۔ اسکی بہت سی وجوہات حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ شور و شغب اور تفریحی پروگرام کے دوران نعت شریف نہ چاہیے کہ اس میں نعت شریف کے ادب کا حق ادا نہ ہوگا (اشعۃ اللمعات شریف) کہ لہو ولعب کھیل تماشے تفریحی پروگراموں کے دوران نعت شریف پڑھنا اچھا نہیں ہے اسلئے اس نعت شریف کے شعر کو چھوڑ دو۔ نعت شریف پڑھنے کیلئے تو محفل آراستہ کی جاتی ہے مجلس سجائی جاتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا چھوکریوں کو گانے کا حکم فرمانا یہ حکم برائے استحباب ہے۔ کہ گاؤ! یہ کام اچھا ہے۔ فرض و واجب نہیں ہے۔ نکاح کے موقع پر جائز گیت اور جائز باجے بجانا جائز ہے۔ اسکی پرمیشن پیارے نبی ﷺ نے عطا فرمائی ہے نہ صرف یہ کہ پرمیشن عطا فرمائی بلکہ حکم فرمایا ہے۔ نادان لوگ یہ ہرگز ہرگز نہ سمجھیں اور سمجھائیں کہ پیارے نبی ﷺ نے اس شعر کے چھوڑنے کا اس لئے حکم فرمالیا کہ اس میں علم غیب نبوی کا عقیدہ موجود ہے۔ یہ حقائق سے آنکھیں چرانا اور سچائی کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہے۔ اور قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ کیساتھ بغاوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو علم غیب دیا ہے پیارے نبی ﷺ کو علم غیب ہے اور پیارے نبی ﷺ عالم غیب ہیں۔

(۳۰۶۸) تفریحی پروگراموں سے مراد چھوکریوں کے گیت ہیں یا بالغہ عورتوں کے پست آواز سے جائز اشعار پڑھنا ہیں کہ ان کی آواز گھر سے باہر نہ جائے اور غیر لوگ نہ سن سکیں۔ ان تفریحی پروگراموں کو لہو یعنی کھیل فرمایا گیا کہ باعث تفریح طبع ہیں۔ جیسے تیر اندازی، گھوڑے بازی، اپنی بیوی سے ہنسی مذاق و دل لگی کو بھی لہو فرمایا گیا ہے۔ حرام کھیل تماشے اور حرام گانے باجے ہرگز ہرگز مراد نہیں ہیں۔ حضرات انصار کرام کو یہ گیت پہلے ہی سے پسند تھے ان کی اس پسندیدگی پر پیارے نبی ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار نہ فرما کر پیارے نبی ﷺ نے مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ حضرات انصار کی یہ پسندیدگی بری نہیں ہے۔

(۳۰۶۹) اہل عرب شوال کے مہینے میں نکاح و رخصتی کو منحوس جانتے تھے کہ اس میں ماہ میں جو نکاح ہو یا رخصتی ہو وہ سرسبز نہیں ہوتی۔ میاں بیوی کے دلوں میں خاطر خواہ محبت پیدا نہیں ہوتی۔ آج بھی کچھ لوگ دقیانوسی خیال کے دلدادہ ہیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بعض خواتین کے اس خیال فاسد کی کھلی تردید فرمائی کہ یہ خیال فرسودہ ہے۔ شوال میں نکاح و رخصتی ہرگز ہرگز منحوس نہیں بلکہ محمود و مسعود ہے اور فقہی زبان میں مستحب ہے اور حدیث شریف کی زبان میں سنت ہے۔ بعض بیوقوف لوگ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان دونوں عیدوں کے درمیان نکاح و رخصتی کو منحوس گردانتے ہیں اور حضرات صحابہ کرام کی بارگاہ کے گستاخ ماہ محرم و صفر میں نکاح کو منحوس جانتے ہیں۔ یہ سب وہم ہے اور باطل ہے (اشعۃ اللمعات شریف) عشرہ محرم شریف میں چونکہ کربلا شریف میں آل رسول کا بڑی بے دردی سے خون بہایا گیا ہے۔ عشق حسینی سے آراستہ اگر کوئی عشرہ محرم شریف میں شادی نہ کرے نکاح و رخصتی نہ کرے تو یہ جذبہ قابل ستائش ہے۔ عشرہ محرم شریف میں شادی بیاہ نہ کرکے یزید اینڈ پارٹی کے تئیں اپنے غم و غصے کا اظہار اور اپنے جذبات حسینی کا اعلان یہ خوب اور بہت خوب ہے لائق تحسین و قابل تقلید ہے۔ اسی حسینی جذبے سے آراستہ ہو کر بزرگان دین اور اہل ایمان اور حسینی جیالوں کا یہی کردار رہا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میرا تو نکاح بھی ماہ شوال میں ہوا ہے اور رخصتی بھی ماہ شوال میں

ہوئی ہے۔ نکاح تو چھ سال کی عمر ہو جانے کے بعد ہوا اور نکاح نو سال کی عمر ہو جانے کے بعد ہوا گویا کہ نکاح و رخصتی میں تین سال کا فاصلہ تھا اور میں تمام ازواج مطہرات میں پیارے نبی ﷺ کو زیادہ محبوبہ تھی کہ پیارے نبی ﷺ محبت میں مجھ کو حمیراء (لٹو) فرمایا کرتے تھے۔ گر ماہ شوال میں نکاح و رخصتی مبارک و مسعود نہ ہوتی اور منحوس ہوتی تو میں پیارے نبی ﷺ کو اتنی محبوبہ کیوں ہوتی۔ حضرت عائشہ کا لقب ہی محبوبہ محبوب رب العالمین ہے۔ آپ ہی کی محبت بھری گود میں پیارے نبی ﷺ کی وفات شریف ہوئی اور آپ ہی کے حجرۂ مبارکہ میں تدفین مبارک عمل میں آئی۔

(۳۰۷۰) اس شرط سے مراد تمام وہ جائز شرائط ہیں جو نکاح سے پہلے یا نکاح کے وقت جانبین سے لگائی جائیں شوہر کی طرف سے جو شرائط لگیں انہیں بیوی پورا کرے مثلاً جیسے شوہر کی اطاعت، اسکی اجازت کے بغیر گھر سے نہ جانا، جس سے ملنے سے روکے اس سے نہ ملنا اور جو شرائط بیوی کی طرف سے لگیں انہیں شوہر ضرور پورا کرے جیسے زیور، مکان نام کر دینے کی شرطیں۔ یا خاص شرطوں پر طلاق سونپنا۔ یوں تو تمام جائز شرطیں اور وعدے ضرور پورے کئے جائیں لیکن نکاح کے وعدے تو بہت ہی اہتمام سے پورے کرنے چاہئیں کیونکہ ان میں دو زندگیوں کے اجڑنے کا مسئلہ ہے اسی لئے نکاح کے وقت کلمہ شریف پڑھایا جاتا ہے تاکہ کلمہ شریف پڑھنے کے بعد وعدے کئے جائیں۔

(۳۰۷۱) اگر کسی عورت کے کسی جگہ سے پیام و سلام آرہے ہیں اور فریقین تقریباً راضی بھی ہو گئے ہیں یعنی بات چیت جم گئی ہے تو دوسرا شخص پیام بھیج کر بھانجی نہ مارے اور پہلے پیام کو نقصان نہ پہونچائے چونکہ اس سے نفرت و عداوت کا آتش فشاں برپا ہوگا البتہ جب بات چیت ٹوٹ جائے تب پیام دیا جائے اور اگر پیام آیا ہی ہے ابھی کوئی رضامندی نہیں ہوئی ہے اور بات میں کوئی ٹھہراؤ نہیں آیا ہے تو دوسرا شخص بھی پیام دے سکتا ہے یہ حکم بھی استحبابی ہے۔ یہی حکم بیع کے بارے میں بھی آیا ہے۔ وہاں بھی یہی مراد ہے ورنہ نیلام میں بولی پر بولی نہ بولی جاتی۔

(۳۰۷۲) اگر کوئی بیوی والا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو یہ عورت یہ مطالبہ نہ کرے کہ تم پہلے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دو تب میں تم سے نکاح کروں گی۔ اس میں اخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم ہے۔ یہ مطالبہ غیر اخلاقی ہے کہ کسی بھی شخص سے اسکی پہلی بیوی کی طلاق مانگی جائے کہ اسکے لئے جگہ خالی کرو کہ آنے والی اپنی سوکن کے حصے پر قبضہ جمائے۔ اسکے کھانے پینے عیش و آرام پر اپنا عمل دخل کرے۔ اس حدیث شریف میں عورت کو سوکن پر نکاح کرنے کا حکم نہ فرمایا گیا بلکہ پہلی کے طلاق کے مطالبے سے روکا گیا کہ وہ شخص پہلی بیوی کو طلاق دیکر دوسری جگہ نکاح کرے بلکہ اس عورت کو چاہئے کہ پہلی عورت کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے بلکہ خود اپنے لئے دوسرا شوہر تلاش کرے اور اس سے نکاح کرے (مرقاۃ شریف) پہلی بیوی کو طلاق دلانے سے اس کا اپنا نصیب نہ بدل جائیگا جسکے مقدر میں جتنا ہے اتنا ہی ملے گا۔

(۳۰۷۳) کسی بھی بیٹی بہن، بھانجی، بھتیجی کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرنا کہ وہ اپنی بہن بیٹی بھتیجی، بھانجی کا نکاح اس سے یا اسکے بیٹے سے کر دے اور ایک نکاح دوسرے نکاح کا مہر اور اسکے علاوہ کوئی مہر نہ ہو تو یہ نکاح تو ہو جائیں گے مگر یہ شرط فاسد ہے۔ ہر لڑکی کو مہر مثل ملیگا۔ فاسد شرطوں سے نکاح فاسد نہیں ہوتا بلکہ شرط ہی باطل ہوتی ہے۔ ہر لڑکی کو مہر مثل دیا جائیگا اب یہ شغار نہ رہا چونکہ مہر مثل مل گیا۔

(۳۰۷۴) دور جاہلیت میں اہل عرب میں نکاحوں میں شغار چلتا تھا۔ اسلام نے اسے روک دیا لہٰذا شغار نادرست ہے اور مہر مثل دینے کے بعد شغار نہ رہا لہٰذا نکاح درست ہے۔ فاسد شرطوں سے نکاح فاسد نہیں ہوتا بلکہ شرط فاسد ہوتی ہے۔ ایسے ہی شغار بھی نکاح بالشرط ہے جس میں نکاح درست شرط فاسد ہے۔ جیسے کوئی شخص سور یا شراب کے عوض نکاح کرے تو نکاح درست ہے یہ شرط فاسد ہے مہر مثل دیا جائیگا۔

(۳۰۷۵) متعہ یہ عارضی نکاح تھا یہ اسلام میں دوبار حلال ہوا اور دوبار حرام ہوا۔ چنانچہ فتح خیبر سے کچھ پہلے حلال رہا اور خیبر کے دن حرام فرما دیا گیا۔ پھر فتح مکہ کے سال جنگ اوطاس سے کچھ پہلے تین دن کیلئے حلال فرمایا گیا اور پھر ہمیشہ کے لئے حرام فرما دیا گیا۔
(مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف)

(۳۰۷۶) ابتدائے اسلام میں متعہ منع نہ تھا۔ خیبر کے دن حرام فرما دیا گیا۔ پھر ایک سخت ضرورت کے پیش نظر جنگ اوطاس میں تین دن کے لئے حلال فرما دیا گیا پھر ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیدیا گیا۔

ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اپنی بیٹی کا اس پر کہ نکاح کردے وہ دوسرا اپنی بیٹی کا اس سے اور نہ ہوان دونوں نکاحوں میں کوئی مہر۔

(۳۰۷۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَاشِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ہے شغار اسلام میں۔

(۳۰۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاۤءِ يَوْمَ خَيْبَرَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا عورتوں کے ساتھ متعہ سے خیبر کے دن

وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

(۳۰۷۶) حدیث شریف: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: اجازت مرحمت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے جنگ اوطاس کے سال متعہ کے بارے میں تین دن کی۔

(۳۰۷۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تعلیم دی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تشہد کی نماز میں

وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

اور تشہد کی حاجت میں، فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہ تشہد نماز میں "تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

سلام ہو آپ پر اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندۂ خاص

बेटी का उससे और न हो उन दोनों निकाहों में कोई महर।
3074 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं है शिग़ार इस्लाम में।
3075 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हजरते अली से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया औरतों के साथ मुतआ से ख़ैबर के दिन और पालतू गधों के ग़ोश्त खाने से।
3076 हदीस शरीफ़:– इजाज़त मरहमत फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जंग औतास के साल मुता के बारे में तीन दिन की।
3077 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फरमाया कि तालीम दी हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तशहहुद की नमाज में और तशहहुद की हाजत में, फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने तशहहुद की नमाज़ में "तमाम ज़बानी इबादतें अल्लाह तआला के लिये हैं ओर तमाम बदनी और तमाम माली इबादतें, सलाम हो आप पर ऐ ग़ैब की ख़बरें रखने वाले देने वाले और अल्लाह तआला की रहमत और उसकी बरकतें, सलाम हो हम पर और अल्लाह ताआल के तमाम नेक बंदों पर, मैं गवाही देता हूँ यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के और मैं गवाही देता हूँ कि बेशक आला

عرب میں زنا کا اتنا رواج تھا کہ وہ اسکو معمولات زندگی میں سے شمار کرتے تھے۔ اسلام اور بانی اسلام ﷺ کا بڑا معجزہ عرب میں زنا کو بند کرانا ہے۔ زنا یہ ایک دم بند نہ ہوسکتا تھا اسلئے اس پر پابندی لگانے کیلئے متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی کہ معیادی و وقتی نکاح کر لو۔ پھر معیاد و وقت گزر جانے پر نکاح ختم اسکے بعد عورت عدت گزارے جس کا نان نفقہ اور اگر اس متعہ سے بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچے کی پرورش بھی متعہ کرنے والے مرد کے ذمہ ہے۔ اس پابندی سے بہت لوگ متعہ سے محتاط ہو گئے۔ پھر متعہ بھی حرام فرما دیا گیا۔ جیسے شراب حرام فرمانا تھی تو اس پر پابندی لگائی کہ نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو جس سے شراب نوشی کی عادت میں ایک حد تک افاقہ ہوا۔ پھر ہمیشہ کیلئے شراب حرام فرما دی گئی۔ جیسے شراب حرام ہے ایسے ہی متعہ بھی حرام ہے۔ متعہ کے بعد جو صحبت کی جائے گی وہ خالص زنا کاری ہوگی جس پر سارے احکام زنا کے جاری ہوں گے اور متعہ کے ذریعہ جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی۔ متعہ کے حرام ہونے پر تمام امت مسلمہ کا اجماع ہے اب متعہ سے پیدا شدہ لوگ ہی اسکے حلال ہونے قائل و عامل ہیں جس سے متعہ کیا جائے وہ نہ تو بیوی ہے اور نہ باندی۔ اسلئے اس متوعہ کو متعہ کرنے والے کی میراث نہیں ملتی جبکہ بیوی کو ملتی ہے۔ متعہ حرام ہے اور بیوی اور باندی کے علاوہ کسی عورت سے ہم بستری جائز نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر جو تلاش کرے علاوہ ان دو کے تو وہی حد سے گزرنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۱۶)۔

(۳۰۷۷) اس حدیث شریف میں حاجت سے مراد نکاح و وعظ وغیرہ کا خطبہ اور تمام ضروری چیزیں ہیں کہ ہر کار خیر میں پہلے خطبہ پڑھے پھر کام یا کلام کرے۔ پیارے نبی ﷺ کو سلام کرتے وقت اس بات کا یقین رکھے کہ میرے پیارے نبی ﷺ میرے دل میں جلوہ گر ہیں اور پیارے نبی ﷺ کو حاضر و ناظر جان سلام پیش کرے کہ پیارے نبی ﷺ میرا سلام سماعت فرما رہے ہیں اور مجھے جواب سلام سے بھی نواز رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے نمازی! اپنے دل میں پیارے نبی ﷺ کی بزرگ شخصیت کو حاضر جان، پھر پڑھ السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاتهٗ (احیاء العلوم شریف) پیارے نبی ﷺ نے علینا (ہم پر) فرما کر ہم جیسے گنہگاروں کو اپنے دامن کرم میں جگہ مرحمت فرمائی اور نکوکاروں کو علیحدہ بیان فرمایا ہے نکوکاروں سے مراد حضرات انبیاء کرام و حضرات اولیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ خطبہ نکاح کے کلمات میں گناہوں کی معافی اعمال بد کی برائی اور نفس کی شرارت سے پناہ مانگی گئی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا تعلیم امت کیلئے ہے۔ حضرات انبیاء کرام کے نفس امارہ ہوتے ہی نہیں ہیں۔ نفس مطمئن ہی ہوتے ہیں۔ انکے نفوس عالیہ میں خیر ہی خیر ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا تو قرین بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ خطبے کے الفاظ میں زیادتی کمی بھی ہوسکتی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ وہ الفاظ مبارکہ ضرور پڑھے جائیں جو احادیث کریمہ میں منقول ہیں۔ خطبہ پڑھنے کے بعد پھر وہ بات کرے۔ جس کیلئے خطبہ پڑھا ہے یعنی جو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کرائے۔ یہی طریقہ نکاح پوری ملت مسلمہ میں رائج ہے۔

(۳۰۷۸) جو خطبہ توحید و رسالت کی گواہی سے خالی ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ یا کوڑھ میں گلے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ کہ بظاہر تو ہاتھ معلوم ہوتا ہے مگر بے سود و بے فائدہ ہے۔ جس خطبے میں توحید و رسالت کی شہادت نہ ہو تو وہ صورتاً تو خطبہ معلوم ہوگا مگر وہ عند اللہ قبول نہ ہوگا نہ اس پر ثواب نہ اس میں برکات۔ کلمہ شہادت بڑی فضیلتوں کا جامع ہے اور اپنے جلو میں بڑے ہی منافع بہت ہی فوائد رکھتا ہے۔ یہ ایک مومن کی زندگی کا کارآمد وظیفہ ہے۔

(۳۰۷۹) شان والا فرما کر تمام مکروہ و ممنوع کاموں کو نکال دیا۔ چنانچہ حقہ بیڑی سگریٹ پینے سے پہلے بسم الله یا الحمد لله پڑھنا یا پی کر الحمد الله پڑھنا مکروہ ہے۔ شراب، جوئے زنا وغیرہ حرام کاموں کے شروع میں بسم الله یا الحمد لله پڑھنا حرام ہے بلکہ اندیشۂ کفر ہے۔ جھوٹ، غیبت وغیرہ پر بھی بسم الله یا الحمد لله پڑھنا سخت ممنوع ہے اس حدیث شریف کی بنا پر حضرات مصنفین اپنی کتابوں کو بسم الله اور الحمد لله سے شروع فرماتے ہیں۔ اکثر حضرات تو بسم الله اور الحمد لله تحریر فرماتے ہیں بعض حضرات زبان سے کہہ لینے پر اکتفا فرماتے ہیں۔ جیسے بخاری شریف وکافی۔

وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ

اور برگزیدہ رسول ہیں" اور تشہد حاجت یہ ہے کہ "ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، ہم خوبیاں بیان کرتے ہیں کرتے رہیں گے اسکی، ہم مدد مانگتے ہیں مانگتے رہیں گے

وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

اس سے اور ہم معافی مانگتے ہیں مانگتے رہیں گے اس سے اور ہم پناہ مانگتے ہیں مانگتے رہیں گے اپنے نفسوں کی شرارت سے اور اپنے کرتوتوں کی برائیوں سے

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

جو شخص کہ ہدایت دے اسکو اللہ تعالیٰ تو نہیں کوئی گمراہ کرنے والا اسکو اور جسکو گمراہی میں چھوڑ دے اللہ تعالیٰ تو نہیں ہے کوئی ہدایت دینے والا اسکو اور میں گواہی دیتا ہوں

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ

یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں گواہی دیتا ہوں بیشک اعلیٰ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندۂ خاص اور برگزیدہ رسول ہیں" اور پڑھے

ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ

تین آیات کریمہ "اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو، اے ایمان والو! ڈرو تم اپنے مالک سے

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جس نے پیدا فرمایا تم کو ایک جان سے اور پیدا فرمایا اس سے اس کا جوڑا اور پھیلا دیئے ان دونوں سے آدمی بہت سے اور عورتیں اور ڈرو تم اللہ سے

الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

جس کے واسطے سے مانگتے ہو تم جوڑا اور رشتے، بیشک اللہ ہے تم پر نگرانی فرمانے والا، اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے

وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

اور کہو تم بات سچی پکی اصلاح فرمادے گا وہ تمہارے لئے اعمال کی تمہارے اور بخش دیگا تمہارے لئے گناہوں کو تمہارے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور جو اطاعت کرے گا اللہ اور رسول کی اسکے تو یقیناً کامیاب ہوا وہ بڑی کامیابی سے"۔

हजरत मोहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के बंदा ए खास और बरगुजिदा रसूल हैं" और तशहहुदे हाजत यह है कि "हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है, हम खूबियाँ बयान करते हैं करते रहेंगे हम मदद मागते हैं मागते रहेंगे उससे और हम मुआफी मागते है मागते रहेंगे उससे अपने नफ़्सों की शरारत से और अपने करतूतों की बुराईयों से जो शख़्स कि हिदायत दे उसको अल्लाह तआला तो नहीं कोई गुमराह करने वाला उसको और जिसको गुमराही में छोड़ दे अल्लाह तआला तो नहीं है कोई हिदायत देने वाला उसको और मैं गवाही देता हूँ यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के और मैं गवाही देता हूँ बेशक आलाहज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के बंदा ए ख़ास और बरगुज़ीदा रसूल हैं" और पढ़हे तीन आयाते करीमा "ऐ ईमान वालो! डरो तुम अल्लाह से जैसा कि उससे डरने का हक है और तुम न मरना मगर इस हाल में कि तुम मुसलामन हो, ऐ ईमान वालो! डरो तुम अपने मालिक से जिसने पैदा फ़रमाया तुमको एक जान से और पैदा फ़रमाया उससे उसका जोड़ा और फैला दिये उन दोनों से आदमी बहुत से और औरतें, और डरो तुम अल्लाह से जिसके वास्ते से मांगते हो तुम जोड़ा और रिश्ते, बेशक अल्लाह है तुम पर निगरानी फ़रमाने वाला, ऐ ईमान वालो! डरो तुम अल्लाह से और कहो तुम बात सच्ची पक्की, इस्लाह फ़रमा देगा वो तुम्हारे लिये आमाल की तुम्हारे और बख़्श देगा तुम्हारे लिये गुनाहों को तुम्हारे और जो

مگر بڑی بات یہ ہے کہ لکھی بھی جائے کیونکہ قرآن کریم کے شروع میں بسم اللہ اور الحمد للہ لکھا ہوا موجود ہے۔

(۳۰۸۰) مستحب یہ ہے کہ نکاح جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں تمام نمازیوں کے سامنے ہو۔ جامع مسجد جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ تاکہ نکاح کا خوب ایڈوائٹز ہو جائے اور مقام و وقت کی برکتیں بھی نصیب ہو جائیں۔ نکاح عبادت ہے اور عبادت عبادت گاہ میں یعنی مسجد میں موزوں ہے۔ نکاح کے وقت نکاح کی جگہ دف بجانا بہتر ہے۔ لیکن اگر مسجد میں نکاح ہو تو مسجد کے دروازے پر یا خارج مسجد دف بجائی جائے۔ داخل مسجد دف نہ بجائی جائے۔ جو آلات غنا (باجے) بجائے جاتے ہیں اگر وہ کھیل کود کیلئے بجاتے جائیں تو حرام ہیں اگر اعلان وغیرہ صحیح مقاصد کے لئے بجائے جائیں تو حلال ہیں (مرقاۃ شریف، فتح القدیر) اعلان حسینی کیلئے ڈھول بجانا درست ہے۔ محفل سماع میں آلات غنا کا استعمال درست ہے کہ انکا استعمال بھی لہو ولعب کیلئے نہیں ہے بلکہ یکسوئی اور دل کو اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی ﷺ سے قریب کرنے کیلئے ہے۔

(۳۰۸۱) آواز سے مراد یا تو اعلانچی یا گولے، بندوق وغیرہ کی آواز یا پھر ذکر کی آواز اور ذکر کا مفہوم یہ بھی ہے کہ کلمہ شریف، یا اسم ذات کا ذکر کیا جائے یا پھر میلاد شریف پڑھا جائے نعت خوانی کی جائے یا قوالی ہوتی ہوئی جائے۔ دف میں تاشہ، ڈھول وغیرہ سب داخل ہیں کہ نوبت بجائی جائے تاکہ دیگر محلوں میں بھی خبر ہو جائے کہ آج فلاں کا نکاح ہے۔ اس حدیث شریف میں اعلانیہ نکاح کی ترغیب مقصود ہے۔ حلال نکاح اعلانیہ ہوتے ہیں اور حرام و مشکوک نکاح چپ چاپ خاموشی سے کر لئے جاتے ہیں۔ کہ کسی کو خبر ہو گی اور نہ کوئی اعتراض کریگا۔ جیسے نکاح پر نکاح یا عدت میں نکاح۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بغیر ڈھول تاشہ دف کے یا کسی دوسرے اعلان کے نکاح ہوتا ہی نہیں۔ نکاح کیلئے ڈھول تاشہ، دف، بجانا نوبت بجانا درست ہے۔ اسلام لحست میں رہ کر دھوم دھڑاکے کو پسند کرتا ہے۔

(۳۰۸۲) پیارے نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گیت گانے یا گیت گوانے کی فرمائش فرما کر مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ بیاہ شادی کے موقع پر برائے اعلان برائے اظہار مسرت گیت گانا اور گیت گوانا اسلام میں مرغوب ہے معیوب نہیں۔ اے عائشہ! خود گیت گاؤ یا دوسری لڑکی سے گانے کو کہو۔ شادی میں چھوٹی بچیوں کا گانا بجانا یا عورتوں کا آہستہ آواز سے گانا بجانا کہ انکے گانے کی آواز گھر سے باہر نہ جائے اور غیر مردوں کو نہ پہونچے یہ بلاشبہ درست ہے۔ جوان عورتوں کا اونچی آواز سے یا عشقیہ فحش گانے گانا حرام ہے۔ غیر مردوں تک آواز پہونچے تو سخت حرام بھی ہے اور بے حیائی و بے شرمی بھی۔ اور بڑے فتنہ و فساد کا باعث بھی۔ گیت سہروں مبارکبادیوں سہاگ کے موضوع پر پاکیزہ کلام پر مشتمل ہوں نہ کہ عریاں اور فحش کلام۔

(۳۰۸۳) پاکیزہ گیتوں کی اجازت ہے گیت کیا ہیں حمد الٰہی نعت رسول اور دعاء پر مشتمل ہوں اور پیاروں سے ملنے پر خوشی کا اظہار ہو ایسے اشعار تو ایک طرح عبادت ہیں البتہ فلمی گانے، فحش غزلیں، عریاں کلام گانے کا جواز نہیں مل سکتا۔ یہ تو گناہ ہے فلمی و فحش گانوں کو پاکیزہ گیتوں پر قیاس کرنا جہالت و حماقت ہے۔ اور بیاہ شادی کے مواقع پر گیت گانے بجانے کا سرے سے ہی انکار کر ڈالنا بھی نادانی و ضلالت ہے۔ ہمارے ماحول میں اس موقع پر سہرے، رخصتی، سہاگ لکھے پڑھے جاتے ہیں اور یہ درست ہے مالیگاؤں مہاراشٹر میں تو بارات کے آگے آگے میلاد شریف ہوتا جاتا ہے اور سہرے مبارکبادی، رخصتی اور سہاگ بھی پڑھتے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ صدفی صد درست ہے۔

(۳۰۸۴) جس عورت بالغہ یا نابالغہ کا نکاح ہے ایک درجے والے دو ولی جیسے دو سگے بھائی یا دو چچا بے خبری میں یا خبر ہوتے ہوئے دو شخصوں سے کر دیں تو ان میں سے پہلا نکاح درست ہے۔ دوسرا باطل ہے اگرچہ دوسرے نے صحبت بھی کر لی ہو اگر یہ نکاح آگے پیچھے ہوئے ہوں تو مذکورہ حکم ہے اور ایک ساتھ دونوں نکاح ہوئے ہوں تو دونوں باطل ہیں اگر بالغہ عورت کا نکاح اسکی بغیر اجازت دو ولیوں نے کیا تو جسے بالغہ عورت درست رکھے وہی درست ہے اور اگر دونوں کو دوست رکھے تو جس کی پہلے اجازت دی وہ درست ہے۔ اور اگر ایک ساتھ دونوں کو اجازت دی تو دونوں باطل ہیں۔ اگر کسی نے ایک چیز آگے پیچھے دو گراہکوں کے ہاتھ بیچی تو پہلی بیع

(۳۰۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَآءِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر وہ خطبہ کہ نہیں ہے جس میں کلمہ شہادت تو وہ کوڑھ والے ہاتھ کی طرح ہے۔

(۳۰۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَّا یُبْدَأُ بِالْحَمْدِ لِلّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر کام شان والا کہ نہ شروع کیا جائے الحمد للہ سے تو وہ ناقص ہے۔

(۳۰۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اعلان کرو تم اس نکاح کا اور رکھو تم نکاح کو مسجدوں میں اور بجاؤ نکاح میں دفوں کو۔

(۳۰۸۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدَّفُّ فِی النِّکَاحِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا فرق حلال و حرام کے درمیان آواز اور دف کا ہے نکاح میں۔

(۳۰۸۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَائِشَۃُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ (رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ)

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھی میرے پاس ایک لڑکی انصار میں سے میں نے اس کا نکاح کیا تو فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اے عائشہ! تم گیت کیوں نہیں گاتیں (یا گواتیں) اسلئے کہ یہ قبیلۂ انصار پسند کرتا ہے گیت گانے کو۔

इताअत करेगा अल्लाह और रसूल की उसके तो यकीनन कामयाब हुआ वो बडी कामयाबी से"।

3078 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर वो खुत्बा कि नहीं है जिसमें कलमा ए शहादत तो वो कोढ वाले हाथ की तरह है।

3079 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर काम शान वाला कि न शुरु किया जाये "अल्हम्दो लिल्लाह" से तो वो नाकिस है।

3080 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया सय्यदना आलाहजरत प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ऐलान करो तुम इस निकाह का और रखो तुम निकाह को मस्जिदों में और बजाओ निकाह में दफ़ों को।

3081 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया फ़र्क हलाल व हराम के दमिरयान आवाज और दफ़ का है निकाह में।

3082 हदीस शरीफ़:– सय्यदतना उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थी मेरी पास एक लड़की अन्सार में से मैंने उसका निकाह किया तो फरमाया सय्यदना आलाहजरत प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ आयशा! तुम गीत क्यों नहीं गातीं (या गवातीं) इसलिये कि यह कबीला ए अन्सार पसंद करता है गीत गाने को।

(۳۰۸۳) حدیث شریف: اَنْکَحَتْ عَائِشَۃُ ذَاتَ قَرَابَۃٍ لَّھَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَھْدَیْتُمُ الْفَتَاۃَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَھَا مَنْ تُغَنِّیْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْھِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَھَا مَنْ یَّقُوْلُ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: نکاح کرایا سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ایک قرابت دار کا جو انصار میں سے تھی تو تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا کہ کیا رخصت کر دیا تم نے دلہن کو؟ میں نے کہا ہاں فرمایا پیارے رسول نے کیا بھیج دیا تم نے اس دلہن کے ساتھ اسکو جو گیت گاتی ہو؟ حضرت عائشہ نے عرض کیا نہیں! پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک انصار ایسی قوم ہے جسمیں غزل خوانی کا رواج ہے تو کاش تم بھیج دیتیں دولہن کیساتھ اس کو جو کہتا "ہم آ گئے تمہارے پاس ہم آ گئے تمہارے پاس، اللہ تعالیٰ ہمکو بھی زندہ رکھے اور تم کو بھی زندہ رکھے"۔

(۳۰۸۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ زَوَّجَھَا وَلِیَّانِ فَھِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْھُمَا وَمَنْ بَاعَ بَیْعًا مِّنْ رَّجُلَیْنِ فَھُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْھُمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کر دیں اسکا دو ولی تو وہ پہلے کی بیوی ہے ان دونوں میں سے اور بیچے کوئی چیز دو آدمیوں کو تو وہ چیز پہلے کی ہے ان دونوں میں سے۔

(۳۰۸۵) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَتِ الْمُتْعَۃُ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ کَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْبَلْدَۃَ لَیْسَ لَہٗ بِھَا مَعْرِفَۃٌ فَیَتَزَوَّجُ الْمَرْاَۃَ بِقَدْرِ مَا یَرٰی اَنَّہٗ یُقِیْمُ فَتَحْفَظُ لَہٗ مَتَاعَہٗ وَتُصْلِحُ شَیْئَہٗ حَتّٰی اِذَا نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْمَا

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا بس تھا متعہ شروع اسلام میں کہ ٹھہر جاتا تھا کوئی شخص کسی شہر میں اور نہ ہوتی وہاں اس کیلئے کوئی جان پہچان تو نکاح کر لیتا عورت سے اس وقت تک کیلئے کہ دیکھتا کہ اتنا ٹھہریگا کہ حفاظت کرتی وہ عورت اسکے مال و اسباب کی اور درست کرتی اس کا کھانا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت کریمہ "مگر اپنی بیویوں پر یا ان پر

3083 हदीस शरीफ़:– निकाह कराया सय्यदतना उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा सिद्दीका ने अपनी एक करावतदार का जो अन्सार में से थी तो तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और फ़रमाया कि क्या रुख़्सत कर दिया तुमने दुल्हन को? मैंने कहा हाँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या भेज दिया तुमने उस दुल्हन के साथ उसको जो गीत गाती हो? हज़रते आयशा ने अर्ज़ किया नहीं! फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अन्सार ऐसी क़ौम है जिसमे गज़ल ख़्वानी का रिवाज है तो काश तुम भेज देतीं दुल्हन के साथ उसको जो कहता "हम आ गये तुम्हारे पास हम आ गये तुम्हारे पास, अल्लाह तआला हमको भी जिंदा रखे और तुमको भी ज़िंदा रखे"।

3084 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो औरत कि निकाह कर दें उसका दो वली तो वो पहले की बीवी है इन दोनों में से और बेचे कोई चीज़ दो आदमियों को तो वो चीज पहले की है उन दोनों में से।

3085 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया बस था मुता शुरु इस्लाम में कि ठहर जाता था कोई शख़्स किसी शहर में और न होती वहाँ उसके लिये कोई जान पहचान तो निकाह कर लेता औरत से उस वक़्त तक के लिये कि देखता कि इतना ठहरेगा कि हिफ़ाजत करतीं वो औरत उसके माल व अस्बाब की

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جن کے وہ مالک ہیں" فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ تمام شرمگاہیں سوائے ان دونوں کے تو وہ حرام ہیں۔

(۳۰۸۶) حدیث شریف: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرُوْسِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ترجمہ: سیدنا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں پہونچا حضرت قرظہ ابن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری کے پاس ایک شادی میں۔ تب ہی وہاں کچھ لڑکیاں گیت گا رہی تھیں تو میں نے کہا اے پیارے رسول اللہ ﷺ کے صحابیو! اور اے بدر والو! کیا جا رہا ہے تمہارے سامنے یہ کام؟ تو فرمایا دونوں حضرات نے کہ کہ بیٹھ جاؤ اگر تمہارا من چاہے اور سنو ہمارے ساتھ، اور اگر تمہارا من چاہے تو چلے جاؤ اسلئے کہ اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے ہمیں لہو ولعب کی شادی بیاہ کے موقع پر۔

﴿ بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ ترجمہ: ان عورتوں کا باب جو حرام ہیں مَردوں پر ﴾

(۳۰۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کیا جائے عورت اور اسکی پھوپھی کے درمیان اور نہ عورت اور اسکی خالہ کے درمیان۔

(۳۰۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ حرام ہوتی ہیں رضاعت سے وہی عورتیں جو حرام ہوتی ہیں ولادت کے رشتے سے۔

और दुरुस्त करती उसका खाना यहाँ तक कि नाजिल हुई आयाते करीमा "मगर अपनी बीवियों पर या उन पर जिनके वो मालिक हैं" फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि तमाम शर्मगाहें सिवाये उन दोनों के तो वो हराम हैं।

3086 हदीस शरीफ़:– सय्यदना हजरते आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं पहुंचा हजरते कुरज़ा इब्ने कअब और हज़रते अबू मसऊद अन्सारी के पास एक शादी में तब ही वहाँ कुछ लड़कियां गीत गा रही थीं तो मैंने कहा एक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के सहाबियो! और ऐ बदर वालो! किया जा रहा है तुम्हारे सामने यह काम? तो फरमाया दोनों हजरात ने कि बैठ जाओ अगर तुम्हारा मन चाहे और सुनो हमारे साथ, और अगर तुम्हारा मन चाहे तो चलो जाओ इसलिये कि इजाज़त अता फ़रमाई गयी है हमें लेहवो लइब की शादी ब्याह के मौके पर।

(170) उन औरतों का बाब जो हराम हैं मर्दों पर

3087 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न जमा किया जाये औरत और उसकी फूफी के दरमियान और न औरत और उसकी ख़ाला के दरमियान।

3088 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हराम होती हैं रज़ाअत से वही औरतें जो हराम होती हैं विलादत के रिश्ते से।

درست ہے۔ دوسری باطل۔ اور اگر ایک ساتھ دو گراہکوں کے ہاتھ بیچی اور دونوں گاہکوں نے بیک وقت قبول کی تو دونوں بیچ درست ہیں اور وہ چیز دونوں کی مشترک ہوگی۔

(۳۰۸۵) ابتدائے اسلام میں شراب بھی حلال تھی بعد میں بتدریج حرام فرما دی گئی اب کوئی شروع اسلام کی احادیث کریمہ کو پیش کر کے شراب کو جائز نہیں ثابت کر سکتا اسی طرح متعہ بھی شروع اسلام میں ضرورتاً جائز تھا کہ حضرات صحابہ کرام جنگوں میں عرصہ دراز تک مصروف رہتے تھے تو انہیں بدکاری، مشت زنی کا خیال تک بھی نہ آتا بلکہ ان پاکیزہ حضرات نے بارگاہ رسالت میں خصی ہونے کی درخواست پیش کی۔ یہ ہے حضرات صحابہ کرام کا تقویٰ کہ خصی ہونا منظور ہے مگر زنا کاری منظور نہیں۔ یہ ہے انکا عزم وحوصلہ، بہادری وشجاعت وخدا ترسی کہ خصی ہونا قبول مگر میدان جہاد سے رفو چکر ہونا قبول نہیں۔ تو بارگاہ رحمت ہی سے حضرات صحابہ کرام کو متعہ کی عارضی اجازت عطا ہوئی۔ انسان کو خود کو خصی کرنا کرانا حرام ہے۔ انسان خواہ آزاد ہو یا غلام۔ جانور کا خصی کرنا جائز ہے جبکہ اس سے فائدہ ہو۔ ابتدائے اسلام میں متعہ جائز ہو گیا تھا لہٰذا بعد میں تمام صحابہ کرام نے اس کو حرام ہی جانا کیونکہ قرآن کریم میں متعہ کی حرمت بایں انداز آ گئی ہے بیوی اور باندی کے علاوہ کسی کی شرمگاہ کسی مرد کو جائز نہیں ہے اور باقی تمام عورتیں حرام ہیں۔ اور ممتوعہ عورت یعنی جس عورت سے متعہ کیا جائے وہ ان دونوں کے علاوہ ہے نہ وہ بیوی ہے اور نہ باندی کہ اسے متعہ کرنے والے کی میراث نہیں ملتی اور نہ اس ممتوعہ عورت کی میراث اس متع کرنے والے کو ملے۔ قرآن کریم کے نزول کے بعد اور متعہ کی حرمت میں احادیث کریمہ کی موجودگی میں متعہ کو جائز کہنا سیاہ قلبی اور سیاہ بختی کی روشن مثال ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعہ کو حرام جانتے مانتے تھے۔ ان کے فرضی شیدائی اور مصنوعی فدائی ہی متعہ کو حلال جانتے اور مانتے ہیں۔ یہ ہے حضرت علی سے دشمنی وعداوت۔ اسی متعہ کی وجہ سے نوابین اور زمیندار لوگ بدعقیدہ ہو گئے کہ انہیں دین کے نام پر عیاشی کا موقع مل گیا۔ سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم متعہ کر کے دیکھ لو اگر تم متعہ کرو گے تو میں تمہیں سنگسار کروں گا یعنی زنا کی سزا دوں گا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا متعہ تو خون، سود، مردار کی طرح حرام ہے (مرقاۃ شریف) نکاح موقت اور متعہ کے الفاظ میں فرق ہوتا ہے مگر یہ دونوں ہی حرام ہیں۔ متعہ میں تو فائدہ حاصل کرنے کی بات ہوتی ہے وقت مقررہ تک اور نکاح موقت میں نکاح کرنے کی بات ہوتی ہے وقت مقرر تک۔ یہ دونوں ہی حرام ہیں۔ سیدنا حضرت امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نکاح موقت درست ہے مگر یہ نکاح موقت نہ ہوگا بلکہ نکاح دائمی ہوگا اور وقت کی شرط باطل ہوگی یعنی نکاح موقت کچھ نہیں یہ بھی نکاح دائمی ہے۔ صرف نام ہی کا موقت ہے حقیقت میں دائمی ہے۔ آیت کریمہ کے نزول کے بعد متعہ حرام ہو گیا اور صبح قیامت تک حرام ہے کیونکہ جس کے ساتھ متعہ کیا جا رہا ہے وہ نہ تو بیوی ہے نہ باندی تو رنڈی ہی باقی بچی۔ زانیہ ہی رہی۔ اسلام میں زنا تمام قسموں کے ساتھ حرام ہو چکا ہے۔ قرآن کریم کی اتنی زبردست صراحت و وضاحت کے بعد بھی متعہ کو جائز سمجھنا عقل وعلم کے دیوالئے اور ایمان وعرفان کے کنگال ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن کریم پارہ ۵ کی پہلی آیت کریمہ میں متعہ کی حرمت نازل ہوئی ہے اسکی تفسیر بھی سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے ہیں کہ بیوی و باندی کے علاوہ تمام شرمگاہیں حرام ہیں قرآن کریم کی اس تفسیر کے بعد متعہ کو گلے لگانا زانی وبدکار ہونے کی بات ہے۔

(۳۰۸۶) بعض صحابہ کرام کو اس وقت تک معلوم ہو چکا تھا کہ خوشی کے مواقع پر گانا بجانا درست ہے اور بعض حضرات تک ابھی یہ بات نہ پہونچی تھی اور وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ اسلام میں گانا بجانا مطلقاً حرام ہے تو ان حضرات نے اعتراض فرمایا کہ آپکے سامنے یہ چھوکریاں گا بجا رہی ہیں اور آپ حضرات سن رہے ہیں۔ صحابی ہو کر منع نہیں فرماتے؟ موقع پر موجود حضرات نے جواباً عرض کر دیا کہ اس گانے بجانے کی اجازت دربار رسالت سے مل چکی ہے اب اسکو کیوں روکیں۔ آپکا من چاہے سنئے من چاہے چلے جائیے۔ یہ تو اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے مگر آج جو لوگ بیاہ شادی کے موقع پر گانے بجانے کو ٹوٹلی حرام قرار دیتے ہیں انہیں اپنی اس غیر

(۳۰۸۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے میرے چچا دودھ کے رشتے کے تو انہوں نے اجازت مانگی مجھ سے

فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذِنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تو میں نے انکار کر دیا یہ کہ اجازت دوں میں انکو یہاں تک کہ میں دریافت کر لوں پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ

فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ قَالَتْ

تو دریافت کیا میں نے پیارے رسول سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک وہ تمہارے چچا جان ہیں تو اجازت دیدو، فرمایا حضرت عائشہ نے

فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کہ میں نے عرض کیا پیارے رسول سے یارسول اللہ بس مجھے دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں پلایا مرد نے پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ بیشک وہ تمہارے چچا جان ہیں تو آ سکتے ہیں وہ تمہارے پاس، یہ واقعہ اسکے بعد کا ہے جب فرض فرما دیا گیا ہم پر پردہ۔

(۳۰۹۰) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ اِنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ

ترجمہ: امیرالمومنین حضرت علی سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپکو رغبت ہے اپنے چچا حضرت امیر حمزہ کی بیٹی میں

فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِیْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهٗ مَا عَلِمْتَ

اسلئے کہ وہ بہت خوبصورت ہیں، قریش کی نوجوان صاحبزادیوں میں؟ تو فرمایا پیارے رسول نے حضرت علی سے کیا تمہیں علم نہیں ہے

اَنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ بیشک حضرت امیر حمزہ میرے دودھ شریک بھائی بھی ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرما دیا ہے دودھ کے رشتے سے اسکو جو حرام فرما دیا ہے نسب سے۔

(۳۰۹۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے انکے پاس حالانکہ انکے پاس ایک شخص تھا

3089 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आये मेरे चचा दूध के रिश्ते के तो उन्होंने इजाज़त मांगी मुझसे तो मैंने इंकार कर दिया यह कि इजाजत दूँ मैं उनको यहाँ तक कि मैं दरयाफ्त कर लूँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो दरयाफ़्त किया मैंने प्यारे रसूल से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक वो तुम्हारे चचा जान हैं तो इजाज़त दे दो, फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि मैंने अर्ज़ किया प्यारे रसूल से या रसूलल्लाह बस मुझे दूध पिलाया है औरत ने, नहीं पिलाया मर्द ने? फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक वो तुम्हारे चचाजान हैं तो आ सकते हैं वो तुम्हारे पास, यह वाकेआ उसके बाद का है जब फ़र्ज़ फ़रमा दिया गया हम पर पर्दा।

3090 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम क्या आपको रगबत है अपने चचा हजरते अमीरे हमज़ा की बेटी में इसलिये कि वो बहुत खूबसूरत है, कुरैश की नौजवान साहबज़ादियों में? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हजरते अली से क्या तुम्हें इल्म नहीं है कि बेशक हज़रते अमीरे हमजा मेरे दूध शरीक भाई भी हैं, बेशक अल्लाह तआला ने हराम फ़रमा दिया है दूध के रिश्ते से उसको जो हराम फ़रमा दिया है नसब से।

3091 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे

اسلامی روش پر نظر ثانی لازمی و ضروری ہے۔ گانا بجانا ہر جگہ حرام نہیں ہے اور ہر گانا بجانا حرام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نابالغ مبلغوں کو عقل سلیم بخشے آمین۔ بجاه سيدنا المرسلين عليه الصلوٰة والتسليم واله واصحابه واحبابه واتباعه اجمعين۔

(۳۰۸۷) محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح درست نہیں۔ عورتیں مرد پر تین وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔ ا۔ نسب۔ نسب کی وجہ سے چار قسم کی عورتیں حرام ہیں۔ اپنی فروع یعنی اولاد جیسے بیٹی نواسی پوتی اور ان کی اولاد، اپنے اصول جنکی اولاد میں یہ خود ہے جیسے ماں نانی دادی پر نانی پر دادی۔ اپنے قریبی اصول یعنی والدین کی مطلق اولاد جیسے بہن بھائی بھتیجی اور ان کی تمام اولاد۔ اپنے بعیدی اصول یعنی دادا نانا کی قریبی اولاد جیسے خالہ پھوپی یہ خود تو حرام ہیں مگر انکی اولاد حلال ہے ۲۔ سسرال رشتہ۔ سسرالی رشتہ سے اپنی بیوی کی اولاد اور اسکی ماں دادی وغیرہ اصولی حرام اپنی اولاد بیٹے، پوتے نواسے کی بیویاں یوں ہی اصول کی بیویاں جیسے باپ، دادا، نانا کی بیویاں۔ ۳۔ رضاعت۔ دودھ کا رشتہ۔ شیر خوارگی سے بھی تمام نسبی رشتوں کی طرح عورتیں حرام ہیں۔ محارم عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ جو دو لڑکیاں ایک دوسرے پر حرام ہوں انہیں نکاح میں جمع نہیں کر سکتے۔ جیسے دو سگی بہنیں۔ پھوپی بھتیجی۔ خالہ بھانجی۔ ایسی عورتوں کو نہ تو نکاح میں جمع کرو اور نہ صحبت میں۔ پھوپی بھتیجی بیک وقت ایک شخص کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔ اگر یہ دونوں ایک شخص کی باندیاں ہوں تو مولیٰ ان سے صحبت نہیں کر سکتا۔ حرمت جمع کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کہ ان میں سے اگر ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو دوسری اس پر حرام ہو جیسے خالہ بھانجی۔ اگر خالہ مرد ہو تو ماموں ہوتی اور ماموں پر بھانجی حرام ہوتی۔ اگر بھانجی مرد ہوتی تو بھانجہ ہوتی تو بھانجہ پر خالہ حرام ہوتی۔ لہٰذا ماں اور سوتیلی بیٹی کو نکاح میں جمع کر سکتے ہیں کہ اگر بیٹی لڑکا ہوتی تو یہ سوتیلی ماں اس پر حرام ہوتی لیکن اگر ماں مرد ہوتی تو اس پر یہ لڑکی حرام نہ ہوتی۔ کیونکہ حرمت ایک طرف سے ہے۔ خبیثوں کا نور نظر یزید پلید دو سگی بہنوں کو ایک شخص کے نکاح میں بیک وقت جمع کرنا جائز سمجھتا تھا جبکہ یہ حکم قرآن کریم کا انکار ہے۔ مگر یزید پلید پھر بھی مسلمان ہے؟ لا حول ولا قوة الا بالله.

(۳۰۸۸) دودھ پینے والے بچے پر دودھ پلانے والی دایہ کے تمام وہ اہل قرابت حرام ہیں جو اپنے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ جیسے دایہ کا خاوند، بیٹا، دیور، جیٹھ، بھائی وغیرہ۔ مگر شیر خوار بچے کی اولاد و بیوی اس طرف والوں پر حرام ہوگی۔ دودھ کے رشتے سے حرمت تو آئے گی مگر اس رشتہ سے میراث نہ ملے گی۔ اس رشتہ کی وجہ سے پردہ لازم نہ ہوگا۔ اسکے ساتھ سفر و خلوت جائز ہے۔ آگرہ میں ایک بدعقیدہ مفتی نے رضاعی بہن بھائیوں میں نکاح جائز قرار دیدیا تھا جسکے خلاف فقیر قدیری نے اپنے ابتدائی دور میں قلم کی تلوار اٹھائی اور اس بدعقیدہ مفتی کا علمی فقہی سر قلم کر ڈالا۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمایئے "حرام کو حلال مفتی آگرہ کا کمال" اور "میزائل انتخاب"۔

(۳۰۸۹) دودھ پینے والے بچے پر دودھ پلانے والی کے تمام وہ اہل قرابت حرام ہیں جو اپنے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ دودھ پلانے والی کا شوہر، بیٹا، دیور، جیٹھ، بھائی وغیرہ مگر شیر خوار بچے کی اولاد و بیوی اس طرف والوں پر حرام ہوگی۔ دودھ کے رشتے سے حرمت تو آئے گی مگر اس رشتے سے میراث نہ ملے گی۔ اس رشتے کی وجہ سے پردہ لازم نہ ہوگا اسکے ساتھ سفر و خلوت جائز ہے۔ دودھ پلانے والی ماں کا شوہر اسکا دودھ پینے کی وجہ سے دودھ پینے والے بچہ کا باپ بن جاتا ہے اور اسکا بھائی چچا تایا اور اسکا والد دادا بن جاتا ہے۔ دودھ اگرچہ ماں نے پلایا ہے مگر اس کے شوہر کی وجہ سے ہے اسلئے دو طرفہ حرمت ہوگی یہ حکم آیت پردہ سے منسوخ نہیں ہے۔

(۳۰۹۰) ابولہب کی ایک لونڈی تھی جس کا نام ثویبہ تھا۔ ثویبہ نے ابولہب کو پیارے نبی ﷺ کی ولادت کی خبر دی۔ ابولہب نے بھتیجے کی ولادت کی خوشی میں یہ ایثار کیا کہ ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ اس مسرت و شادمانی و ایثار و قربانی کے سبب سے ابولہب کو پیر کے دن عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ بارہ ربیع الاول شریف پیر ہی کو ہوئی تھی۔

بارہ ربیع الاول ہے اب نور بکھرنے والا ہے
آمنہ بی بی گود میں تیری چاند اترنے والا ہے (یا نبی)

سیدتنا حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدنا اعلیٰ حضرت امام

فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مِنْ اِخْوَانُكُنَّ

تو گویا کہ ناپسند فرمایا اسکو تو عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ بیشک یہ شخص میرے بھائی ہیں، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ غور کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں

فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

بس رضاعت بھوک کے زمانے سے ہوتی ہے۔

(۳۰۹۲) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اِنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن حارث سے مروی بیشک انہوں نے نکاح فرمایا بیٹی سے حضرت ابواہاب ابن عزیز کی

فَاَتَتْ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ

آئی ایک عورت تو کہا اس نے کہ میں نے دودھ پلایا ہے حضرت عقبہ کو اور اسکو جس نے نکاح فرمایا ہے حضرت عقبہ نے، تو فرمایا اس سے حضرت عقبہ نے

مَا اَعْلَمُ اِنَّكِ قَدْ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ فَسَئَالَهُمْ فَقَالُوْا

کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ خبر دی تم نے مجھ کو، تو بھیجا حضرت عقبہ نے ابواہاب کے گھر والوں کے پاس تو پوچھا ان سے تو انہوں نے کہا

مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ

کہ ہم کو معلوم نہیں کہ دودھ پلایا ہے اس نے ہماری صاحبزادی کو، تو سوار ہوئے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کی طرف مدینہ شریف میں

فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ

تو دریافت کیا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے؟ اور کہا گیا ہے کہ الگ فرما دیا اس عورت کو حضرت عقبہ نے

وَنَكَحَتْ زَوْجاً غَيْرَهٗ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور نکاح کر لیا اس عورت نے دوسرے شوہر سے، حضرت عقبہ کے غیر کیساتھ۔

(۳۰۹۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشاً اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوّاً

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن بھیجا ایک لشکر اوطاس کی طرف تو لڑے دشمن سے

वसल्लम तशरीफ़ लाये उनके पास हालांकि उनके पास एक शख़्स था तो गोया कि नापसंद फ़रमाया उसको तो अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने कि बेशक यह शख़्स मेरे भाई हैं, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि ग़ौर करो कि तुम्हारे भाई कौन हैं बस रज़ाअत भूख के ज़माने से होती है।

3092 हदीस शरीफ़:— हज़रते अक़्बा इब्ने हारिस से मरवी बेशक उन्होंने निकाह फ़रमाया बेटी से हज़रते अबू अहाब इब्ने अज़ीज़ की, आई एक औरत तो कहा उसने कि मैंने दूध पिलाया है हज़रते अक़्बा को और उसको जिससे निकाह फ़रमाया है हज़रते-अक़्बा ने, तो फ़रमाया उससे हज़रते अक़्बा ने कि मैं नहीं जानता कि तूने मुझे दूध पिलाया है और न ख़बर दी तुमने मुझको, तो भेजा हज़रते अक़्बा ने अबू अहाब के घर वालों के पास तो पूछा उनसे तो उन्होंने कहा कि हमको मालूम नहीं कि दूध पिलाया है उसने हमारी साहबज़ादी को तो सवार हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह की तरफ़ मदीने शरीफ़ में तो दरयाफ़्त किया प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यह निकाह कैसे हो सकता है? और कहा गया है कि अलग फ़रमा दिया उस औरत को हज़रते अक़्बा से और निकाह कर लिया उस औरत ने दूसरे शौहर से हज़रते अक़्बा के ग़ैर के साथ।

3093 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुनैन के दिन भेजा एक लश्कर औतास की तरफ़ तो लड़े दुश्मन से तो लड़े उनसे तो ग़ालिब आ गये उन पर तो पाया उन्होंने

الانبیاء والمرسلین کی مدنی ﷺ کو بھی دودھ پلایا ہے۔ اس طرح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضاعی بھائی ہیں۔ دودھ کی وجہ سے حرمت میں ایک ساتھ دودھ پینا شرط نہیں بلکہ ایک پستان کا دودھ ہونا کافی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے چار عورتوں کا دودھ نوش فرمایا ہے۔ ۱۔ والدہ ماجدہ سیدتنا حضرت آمنہ خاتون ۲۔ سیدتنا حضرت ثویبہ ۳۔ سیدتنا حضرت ام ایمن ۴۔ سیدتنا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ اور یہ چاروں حضرات خواتین دولت ایمانی سے مالا مال ہوئیں۔ بعد کی تین تو اپنی حیات ظاہری میں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور حضرت آمنہ خاتون کو پیارے نبی ﷺ نے ان کی قبر سے نکال کر زندہ فرما کر انہیں کلمہ پڑھایا شرعی مومنہ اور صحابیہ ہونے کا شرف بھی بخشا (مرقاۃ شریف) حضرت امیر حمزہ پیارے نبی ﷺ کے چچا جان بھی ہیں اور رضاعی بھائی بھی اور دودھ شریک بھائی کی بیٹی حرام ہوتی ہے کہ وہ بھتیجی ہے لہٰذا حضرت امیر حمزہ کی بیٹی مجھ پر حرام ہے۔

(۳۰۹۱) رضاعت ڈھائی سال کی عمر تک دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے اور ڈھائی سال کی عمر کے بعد اگر کوئی بچہ دودھ پی لے تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ رضاعت کے معنی پستان چوسنا ہیں اگر بڑا بچہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے احکام رضاعت ثابت نہ ہونگے۔ بچہ اتنا چھوٹا ہو کہ عورت کا دودھ اسکی بھوک کو دفع کر دے اور وہ بچہ اس دودھ پر ہی گزارا کر سکے۔ یہ دودھ پینا رضاعت کے ثبوت کیلئے شرعاً معتبر ہے۔ مذکورہ شخص نے ڈھائی سال کے بعد دودھ پیا تھا اسلئے وہ رضاعی بھائی نہ ہو سکے گا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اپنا رضاعی بھائی بنا کر گھر میں آنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرات ازواج مطہرات احتراماً مسلمانوں کی مائیں ہیں احکام میں نہیں۔ لہٰذا ان پر پردہ فرض ہے۔ انکی اولاد سے امت کا نکاح جائز ہے۔ انکو میراث نہ ملے گی ڈھائی سال کے بعد دودھ پینا حرمت رضاعت ثابت نہیں کرتا۔

(۳۰۹۲) سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی منکوحہ دودھ شریک بھائی بہن ہیں ان کا یہ نکاح درست نہ ہوا۔ کوئی عورت بلا وجہ ہر بچے کو دودھ نہ پلائے اور جس کو پلائے تو اسے مشہور کر دے تا کہ آئندہ نکاح میں احتیاط رکھی جائے (مرقاۃ شریف) حضرت عقبہ کو بھی خبر نہیں کہ میں نے اس عورت کا دودھ پیا ہے اور نہ ہی انکی منکوحہ اور منکوحہ کے گھر والوں کو پتہ کہ اس لڑکی نے اس عورت کا دودھ پیا ہے۔ جس لڑکی کے بارے میں رضاعی بہن ہونے کا وہم بھی ہو جائے تو اسے اپنے نکاح میں نہ رکھے۔ اسے فوراً علیحدہ کر دیا جائے ایک عورت کی خبر پر بھی ایسی عورت کو علیحدہ کر دینا افضل ہے جسکے رضاعی بہن ہونے کا وہم بھی ہو جائے۔ یہ صرف افضلیت کی بات ہے۔ ورنہ رضاعت کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہوگا۔ اس حدیث شریف میں حرمت کا فتویٰ نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور احتیاط کا مشورہ ہے۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے نہ تو دایہ کو بلایا اور نہ اسکے بیان لئے نہ کوئی اور ثبوت طلب فرمایا۔ دائی کی خبر پر خبر سن کر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔ حضرت عقبہ نے طلاق دیدی بعد عدت اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

(۳۰۹۳) اوطاس یہ طائف شریف کے علاقے میں ایک وادی ہے جس میں قبیلہ ہوازن آباد تھا حنین کیساتھ وہ بھی فتح ہوا تھا۔ اوطاس کے کفار مرد بھی قیدی تھے اور عورتیں بھی۔ حضرات صحابہ کرام نے یہ خیال فرمایا کہ چونکہ یہ عورتیں منکوحہ ہیں اور انکے شوہر زندہ ہیں انکے شوہروں سے طلاق لئے بغیر ان قیدی کافرہ عورتوں سے صحبت حلال نہیں ہے۔ قرآن کریم نے ان کے اس خیال کی تردید فرمائی اور بتایا کہ بندی بنائے جانے والی کافرہ عورتیں تمہاری لونڈیاں اور باندیاں ہیں۔ انکے وہ احکام نہیں ہیں جو آزاد مسلم عورتوں کے ہیں۔ ان کافرہ عورتوں کے قید ہوتے ہی انکے نکاح خود بخود ختم ہو گئے۔ مدت عدت سے مراد ایک حیض یا ایک ماہ کا گزر جانا ہے۔ اسکو استبراء کہتے ہیں۔ کافرہ قیدی عورت سے بعد استبراء صحبت حلال ہے۔ کافرہ قیدی خواہ مشرکہ ہو یا کتابیہ اس سے بعد استبراء مالک کو صحبت حلال ہے۔

(۳۰۹۴) اس حدیث شریف میں ان عورتوں کا ذکر ہے جنکو نکاح یا صحبت میں جمع نہیں کر سکتے۔ حرام عورتوں کے بیان میں فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یہ کہ جمع کرو تم دو بہنوں کے درمیان (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۶) دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں اسکی تفصیلات بیان ہوئی ہیں حضرات فقہاء کرام

فَقَاتَلُوْاهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابَ لَهُمْ سَبَايَا فَكَانَ نَاساً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

تو لڑے اُن سے تو غالب آگئے ان پر تو پایا انہوں نے اپنے لئے قیدی عورتوں کو تو کچھ حضرات نے پیارے نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے

تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ

کہ انہوں نے حرج سمجھا ان سے صحبت کرنے کو انکے شوہروں کی وجہ سے جو مشرک تھے تو نازل فرمائی آیت کریمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

"اور شوہر والی عورتیں مگر کافر عورتیں جنکے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ، یعنی تو وہ ان پر حلال ہیں جبکہ گزر جائے انکی عدت۔

(۳۰۹۴) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِالْعَمَّةُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کیا جائے عورت سے اس کی پھوپھی پر یا پھوپھی سے

عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِالْخَالَةُ عَلٰى اُخْتِهَا لَاتُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى

اس کی بھتیجی پر یا عورت سے اسکی خالہ پر یا خالہ سے اسکی بھانجی پر، نہ نکاح کیا جائے چھوٹی سے بڑی پر

وَلَاالْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور نہ بڑی سے چھوٹی پر۔

(۳۰۹۵) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّبِيْ خَالِيْ اَبُوْبُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ گزرے مجھ پر میرے ماموں جان حضرت ابو بردہ ابن نیار

وَمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ

اور انکے ساتھ ایک جھنڈا تھا تو میں نے کہا کہ کہاں جا رہے ہیں آپ؟ تو کہا ماموں جان نے کہ بھیجا ہے مجھ کو پیارے نبی ﷺ نے ایک شخص کی طرف

تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اٰتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ

کہ نکاح کرلیا ہے اس نے اپنے باپ کی بیوی سے کہ لاؤں میں پیارے نبی کی بارگاہ میں اسکا سر اور انہیں کی ایک روایت میں ہے کہ

अपने लिये कैदी औरतों को तो कुछ हज़रात ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के सहाबा ए किराम मे से कि उन्होंने हर्ज समझा उनसे सोहबत करने को उनके शौहरों की वजह से जो मुश्रिक थे तो नाज़िल फ़रमाई आयाते करीमा अल्लाह तआला ने इस बारे में "और शौहर वाली औरतें मगर काफ़िर औरतें जिनके मालिक हो जायें तुम्हारे हाथ तो वो उन पर हलाल हैं जबकि गुजर जाये उनकी इद्दत।

3094 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मनां फ़रमाया कि निकाह किया जाये औरत से उसकी फूफी पर या फूफी से उसकी भतीजी पर या औरत से उसकी ख़ाला पर या ख़ाला से उसकी भांजी पर, न निकाह किया जाये छोटी से बड़ी पर और न बड़ी से छोटी पर।

3095 हदीस शरीफ़:– हजरते बराअ इब्ने आजिब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि गुजरे मुझपर मेरे मामूजान हजरते अबू बुरदा इब्ने नय्यार और उनके साथ एक झण्डा था तो मैंने कहा कि कहाँ जा रहे हैं आप? तो कहा मामूजान ने कि भेजा है मुझको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक शख़्स की तरफ़ कि निकाह कर लिया है उसने अपनी बाप की बीबी से कि लाऊँ मैं प्यारे नबी की बारगाह में उसका सर और उन्हीं की एक रिवायत में है कि हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने मुझको कि मार दूँ मैं उसकी गर्दन और ले लूँ मैं उसका माल।

3096 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हराम करता

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قاعدہ کلیہ بیان فرما دیا کہ جن دو عورتوں میں حرمت دو طرفہ ہو کہ اگر ایک کو مرد مانا جائے تو اس پر دوسری عورت حرام ہو اسکا جمع کرنا حرام ہے۔ اس حدیث شریف میں پھوپی اور بھتیجی سے تینوں قسم کی پھوپیاں اور بھتیجیاں مراد ہیں۔ سگی ہوں یا علاتی یا اخیافی۔ باپ کی سگی بہن علاتی بہن اخیافی بہن۔ یوں ہی سگے بھائی کی بیٹی علاتی بھائی کی بیٹی، اخیافی بھائی کی بیٹی ان سب کا اجتماع حرام ہے۔ چھوٹی اور بڑی سے مراد رشتہ کی چھوٹی بڑی ہیں کہ خالہ اور پھوپی بڑی ہیں اگر چہ عمر میں چھوٹی ہوں۔ اس قسم کی دو عورتوں کو جمع کرنے کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ عورتیں ذی رحم محرم ہوتی ہیں ان کا سوکن بنا جھگڑے اور فساد کا سبب ہے۔ تو یہ اجتماع قطعیت رحم کا سبب ہے۔ مذکورہ دو عورتوں کا حقیقی نکاح میں بھی جمع کرنا حرام ہے اور حکمی نکاح میں بھی جمع کرنا حرام ہے لہٰذا پھوپی کو طلاق دینے کے بعد جب تک پھوپی عدت میں ہے تب تک اسکی بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتے کہ یہ عدت کی مدت حکمی نکاح ہے۔ البتہ پھوپی کے انتقال کے بعد فوراً اسکی بھتیجی سے نکاح کر سکتے ہیں کہ شوہر پر عدت نہیں ہے۔

(۳۰۹۵) پیارے نبی ﷺ نے یہ جھنڈا سیدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلئے عطا فرمایا تھا کہ نشان ہو کہ حضرت ابو بردہ سرکار کے کام کو جا رہے ہیں اور لوگوں میں سزا کا اعلان ہو جائے۔ اسلام میں مجرموں کو اعلانیہ سزائیں دی جاتی ہیں۔ چور کے ہاتھ بازار میں کاٹے جاتے ہیں۔ زانیوں کو اعلانیہ چوراہوں پر سنگسار کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو عبرت و نصیحت ہو۔ مرتدین اور باغی لوگوں کے سر بعد قتل سر بازار رکھائے جاتے ہیں۔ تاکہ آئندہ یہ بد چلنی رواج نہ پا سکے۔ یہ نمائشی مسلمان تھا اس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کیا یہ شخص مجرم و مرتد قرار دیا گیا۔ اسلئے حضرت ابو بردہ کو اسکے قتل کرنے اور اسکے مال و اسباب پر قبضہ کرنے کا بارگاہ نبوی سے حکم ملا۔ اگر کسی ملک میں مجوسی بھی رہتے ہوں جو اپنی بہن بیٹی سے بھی شادی کر لیتے ہیں تو ہم انکو ان کی اس حرکت سے نہ روکیں گے کہ یہ انکی مذہبی رسم ہے۔ ہمارے یہاں کفار کو مذہبی آزادی ہے جو مدعی اسلام حرام عورتوں سے نکاح جائز مانے وہ مرتد ہو گیا جیسے یزید پلید۔ جو حرام جانتے ہوئے بھی یہ نکاح کرے تو وہ بدترین فاسق ہے۔ اور جسے حرمت کی خبر ہی نہ ہو وہ نکاح کرے تو اسے فوراً علیحدگی کا حکم دیا جائیگا۔ دوسرے شخص نے اگر صحبت بھی کرلی تو یہ صحبت محض زنا ہوگی اور بچے کا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا۔ اور تیسرے شخص نے صحبت کرلی تو یہ وطی بالشبہ ہوگی بچہ صحیح النسب ہوگا۔ جو شخص کہ حرام عورت کو حرام جانتے ہوئے نکاح کرے تو اس پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ اس حدیث شریف میں حرام کو حلال جان کر نکاح کرنے والا شخص مراد ہے اسی لئے اسکا قتل کرایا گیا اور اسکا مال لیا گیا۔ ورنہ زانی پر رجم ہے اسکا مال اسکے وارثوں کا ہے۔ اس حدیث شریف میں جو حکم مذکور ہے وہ مرتد کا ہے۔

(۳۰۹۶) جو دودھ کہ عورت کے پستان سے ہو اور بچے کی آنتوں میں پہونچ کر اسکی بھوک کو دفع کردے وہ دودھ خواہ براہ راست پستان ہی سے پلایا جائے یا چمچ وغیرہ میں لیکر۔ بچہ کو شیر خوارگی کی مدت میں جو دودھ پلایا جائے اس پر رضاعت کے احکام مرتب ہونگے بعد میں نہیں یعنی جو مدت دودھ پلانے کی ہے ڈھائی سال۔ اسکے بعد اگر پلایا تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اگر کسی بچے کا دودھ پہلے ہی چھوڑا دیا گیا ہو تو یہ چھڑانا معتبر نہ ہوگا۔ ڈھائی سال کے بعد بچے کو عورت کا دودھ پلانا ممنوع ہے کہ یہ دودھ انسانی جز ہے کہ بلا ضرورت استعمال کرنا حرام ہے۔ بعض لوگ لڑکی والی عورت کا دودھ کان یا آنکھ کے درد میں کان یا آنکھ میں ڈالتے ہیں اگر طبیب حاذق کہے کہ اسکے سوا کوئی علاج نہیں ہے تو اس دودھ کا آنکھ یا کان میں ڈالنا و ٹپکانا جائز ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۰۹۷) دودھ کی اجرت دے دینے سے اسکا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اپنی دودھ پلانے والی کو اعلیٰ درجے کی باندی یا غلام دیدو جو اسکی خدمت کرے کیونکہ خدمت کا بدلہ خدمت ہے اور اگر دودھ پلانے والی خود کسی کی باندی ہو یا اسکا شوہر کسی کا غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دو پھر بھی دودھ پینے والے پر اسکا احترام لازم ہے۔ یہ ذہن نشیں رہے کہ سیدنا حجاج اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں اور سیدنا حجاج ابن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں۔ اور وہ حجاج جو ظالم تھا وہ حجاج ثقفی تھا (مرقاۃ شریف اشعۃ اللمعات شریف)

(۳۰۹۸) سیدنا حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام حضرت عامر ابن واثلہ لیثی کنانی ہے مگر ابو طفیل کنیت سے مشہور

فَـأَمَـرَنِـي اَنْ اَضْـرِبَ عُـنُـقَـهٗ وَاٰخُـذَ مَـالَـهٗ۔ (رَوَاهُ التِّـرْمِذِيُ)

حکم فرمایا پیارے نبی نے مجھ کو کہ ماروں میں اسکی گردن اور لیوں میں اس کا مال۔

(۳۰۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ اِلَّا مَافَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ نے کہ نہیں حرام کرتا شیر خوارگی سے مگر پستان میں کا وہ دودھ جو چیرے آنتوں کو

وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور ہو وہ دودھ چھڑانے سے پہلے۔

(۳۰۹۷) حدیث شریف: عَنْ حَجَّـاجِ بْنِ حَـجَّـاجِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْـهِ اِنَّهٗ قَـالَ

ترجمہ: حضرت حجاج بن حجاج اسلمی سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے کہ بیشک انہوں نے عرض کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَايُذْهِبُ عَنِّيْ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدًا اَوْ اَمَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

یا رسول اللہ کیا چیز دور کرے گی مجھ سے دودھ پلانے کے حق کو؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ غلام یا باندی کی پیشانی۔

(۳۰۹۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَـالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو طفیل غنمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں

اِذَا اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا

کہ اچانک آئیں ایک بی بی صاحبہ تو بچھائی پیارے نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک یہاں تک کہ وہ بیٹھ گئیں اس چادر مبارک پر پھر جب

ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهٖ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

تشریف لے گئیں تو کہا گیا کہ انہوں نے دودھ پلایا ہے پیارے نبی ﷺ کو۔

(۳۰۹۹) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی کہ بیشک حضرت غیلان ابن سلمیٰ ثقفی نے اسلام قبول کیا انکی دس بیویاں تھیں

शीरख्वारगी से मगर पिस्तान में का वो दूध जो चीरे आंतों को और हो वो दूध छुड़ाने से पहले।

3097 हदीस शरीफ़:– हजरते हज्जाज इब्ने हज्जाज असलमी से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से बेशक उन्होंने अर्ज किया या रसूलुल्लाह क्या चीज़ दूर कर देगी मुझसे दूध पिलाने के हक को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि गुलाम या बादी की पेशानी।

3098 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू तुफ़ैल गनमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं बैठा हुआ था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे रहमत में कि अचानक आयीं एक बीबी साहिबा तो बिछाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी चादरे मुबारक यहाँ तक कि वो बैठ गयीं उस चादरे मुबारक पर फिर जब तशरीफ़ ले गयीं तो कहा गया कि उन्होंने दूध पिलाया है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को।

3099 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी कि बेशक हज़रते ग़िलान इब्ने सलमा सक़फ़ी ने इस्लाम कुबूल किया, उनकी दस बीवियां थीं जमाना ए जाहिलियत में तो वो भी ईमान ले आयीं उनके साथ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि चार रख लो और अलैहदा कर दो बाक़ी उन तमाम को।

3100 हदीस शरीफ़:– हज़रते नौफ़िल इब्ने मुआविया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने इस्लाम कुबूल किया और मेरे कब्जे में पांच बीवियां थीं तो मैंने दरयाफ़्त क़िया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया

ہیں۔ روئے زمین پر آپ آخری صحابی ہیں۔ جنکے وصال پر صحابیت ختم ہوگئی (مرقاۃ شریف) یہ آنے والی بی بی صاحبہ سیدتنا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف چادر مبارک بچھانا اظہار احترام اور اظہار مسرت کیلئے تھا۔ انسان خواہ کتنی ہی عظمت والا کیوں نہ ہو مگر اپنے مربی کا احترام کرے۔ یہ ہے تعلیم نبوی جب دودھ پلانے والی دایہ کا یہ احترام ہے تو والدہ ماجدہ کا احترام کس درجہ ہوگا۔

(۳۰۹۹) زمانہ جاہلیت میں بیویوں کی تعداد مقرر نہ تھی چاہے جتنی کرلو اسلئے سیدنا حضرت غیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دس بیویاں تھیں۔ کفار کے نکاح درست ہیں اگر وہ دونوں میاں بیوی ایمان لے آئیں تو نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابولہب کی بیوی جمیلہ کو اسکی زوجہ مانا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور خود بھی ٹوٹ گیا۔ نہ کام آیا اسکے مال اسکا اور جو کمایا اس نے عنقریب دھکیلا جائیگا آگ میں جو شعلے والی ہے اور عورت اسکی جو اٹھانے والی ہے لکڑیوں کو۔ گردن میں اسکی رسہ ہے کھجور کی چھال کا بٹا ہوا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷) کفار زمانہ کفر کے نکاح پر قائم رکھے جائیں گے اگرچہ انکے نکاح اسلامی قواعد کے مطابق نہ ہوئے ہوں البتہ اگر کسی کافر کے نکاح میں محرم عورت ہو تو اسے علیحدہ کرا دیا جائیگا اگر چار سے زیادہ بیویاں ہوں تو بعد اسلام چار ہی رکھنا ہونگی اور اس وقت شوہر کو اختیار ہوگا کہ چاہے جنہیں رکھے اور اس علیحدگی میں شرعی طلاق کی ضرورت نہیں شوہر صرف الگ کردے یہی کافی ہے یہ چار کی پابندی صرف بیویوں سے متعلق ہے باندیاں چاہے جتنی رکھ سکتا ہے۔

(۳۱۰۰) اسلام میں صرف چار بیویوں کی اجازت ہے۔ پانچ ہیں تو ان میں سے ایک کو علیحدہ کردو۔ اگر کافر چار سے زیادہ بیویاں رکھیں تو ہم انہیں منع نہ کریں گے۔ اور ان سب سے جو اولاد ہوگی وہ حلالی ہوگی۔ چار بیویوں کی پابندی صرف مسلمانوں کیلئے ہے۔

(۳۱۰۱) مذکورہ بی بی صاحبہ نے اپنا منکوحہ ہونا بیان نہ کیا ہوگا اسلئے ان کا دوسرا نکاح کردیا گیا۔ ورنہ عورت کے اسلام لانے پر تین صورتوں میں نکاح ختم ہو جاتا ہے (۱) عورت کی عدت گزر جاتا کہ شوہر عدت گزرنے تک ایمان نہ لائے (۲) شوہر پر اسلام پیش کرنا اور سکا انکار کردینا (۳) ان دونوں میں سے ایک کا دارالاسلام میں آجانا دوسرے کا دارالحرب میں رہ جانا یا اسکے برعکس کہ دونوں دارالاسلام میں تھے اور ان میں سے ایک دارالحرب چلا گیا۔ اس حدیث شریف میں نکاح ثانی کو کالعدم قرار دیدیا گیا اسی لئے دوسرے شوہر سے طلاق نہ دلوائی بلکہ علیحدگی کا حکم فرمایا اور پہلے نکاح کو قائم رکھا۔ اسلئے پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح نہ کیا۔ بلکہ بیوی کو واپس کردیا گیا البتہ اگر دوسرا شوہر صحبت کر چکا ہو تو پہلے شوہر کو ایک حیض آنے تک صحبت سے باز رہنے کا حکم دیا جسے استبراء کہتے ہیں اور وطی بالشبہ کا یہی حکم ہے اور اگر صحبت نہ کی ہو تو اسکا بھی حکم نہ دیا ہوگا۔ یہ حدیث شریف اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ صرف عورت کے اسلام لانے پر نکاح فسخ نہیں ہوتا بلکہ نکاح کے فسخ ہونے کیلئے ان تین میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے جو ابھی اوپر مذکور ہوئیں۔

(۳۱۰۲) وہ سات عورتیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں یہ ہیں (۱) ماں (۲) بیٹی (۳) بہن (۴) پھوپی (۵) خالہ (۶) بھتیجی (۷) بھانجی۔ سسرالی رشتہ سے جو سات حرام ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔ اور انکی تفصیل یہ ہے کہ چار تو دائمی حرام ہوجاتی ہیں۔ (۱) اپنی ساس (۲) بیٹے پوتے کی بیویاں نیچے تک (۳) باپ دادا کی بیویاں اوپر تک (۴) اس بیوی کی بیٹی جس سے ہم بستری کی ہو۔ اور تین عورتیں عارضی طور پر حرام ہوتی ہیں۔ (۵) بیوی کی بہن یعنی سالی (۶) بیوی کی پھوپی (۷) بیوی کی خالہ۔ مذکورہ آیت کریمہ میں نسب سے حرام ہونے والی تمام عورتیں مذکور ہیں اور سسرالی رشتے سے جو حرام ہیں ان میں کی اکثر مذکور ہیں۔

(۳۱۰۳) اس حدیث شریف میں صحبت سے حقیقی صحبت مراد ہے صرف خلوت کافی نہیں۔ جس بیوی سے صحبت کرلی جائے اسکی بیٹی حرام ہوگی حرام عورتوں کے ذکر میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور وہ لڑکیاں تمہاری جو تمہاری گودوں میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم نے ہم بستری کی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۶) اور اگر اس بیوی کو طلاق دے جس سے ہم بستری نہیں کی ہے تو اسکی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر اگر نہیں ہو تم

فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمْسِكْ اَرْبَعاً وَّفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔ (رَوَاهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَة)

زمانۂ جاہلیت میں تو وہ بھی ایمان لے آئیں انکے ساتھ تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ چار رکھ لو اور علیحدہ کردو باقی ان تمام کو۔

(۳۱۰۰) حدیث شریف: عَنْ نَوْفِلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ خَمْسُ نِسْوَةٍ

ترجمہ: حضرت نوفل ابن معاویہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسلام قبول کیا اور میرے قبضے میں پانچ بیویاں تھیں

فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَّاَمْسِكْ اَرْبَعاً فَعَمَدْتُّ

تو میں نے دریافت کیا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ علیحدہ کردو ایک کو اور چار کو رکھ لو تو میں نے آزاد کیا

اِلٰى اَقْدَامِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِيْ عِنْدِيْ عَاقِرٍ مُّنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّة)

ان میں سے پُرانی والی کو صحبت کے اعتبار سے اپنے پاس، بانجھ عورت ساٹھ سالہ سے، تو میں نے علیحدہ کردیا اس کو۔

(۳۱۰۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَتِ اِمْرَاَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَآءَ زَوْجُهَا

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نے قبول اسلام کیا پھر اس نے نکاح کرلیا تو حاضر ہوا انکا شوہر

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِيْ فَانْتَزَعَهَا

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نے قبولِ اسلام کیا ہے اور معلوم ہے اس عورت کو میرا اسلام قبول کرنا تو علیحدہ فرمادیا اس عورت کو

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُ قَالَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے انکے دوسرے شوہر سے اور لوٹا دیا اسکو پہلے شوہر کی طرف اور ایک روایت میں ہے کہ بیشک اس نے عرض کیا کہ

اِنَّهَا اَسْلَمَتْ مَعِيَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

یہ مسلمان ہوگئی تھی میرے ساتھ تو پیارے نبی نے لوٹا دیا اسکو اسکے پاس۔

(۳۱۰۲) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَّمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حرام کی گئی ہیں نسب سے سات اور سسرالی رشتے سے سات

प्यारे नवी ने कि अलैहदा कर दो एक को और चार को रख लो तो मैंने आजाद किया उनमें से पुरानी वाली को, सोहवत के ऐतवार से अपने पास, वांझ औरत साठ साला, तो मैंने अलैहदा कर दिया उसको।

3101 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि एक औरत ने इस्लाम कुवूल किया फिर उसने निकाह कर लिया तो हाज़िर हुआ उसका शौहर प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह वेशक मैंने इस्लाम कुवूल किया है और मालूम है उस औरत को मेरा इस्लाम कुवूल करना तो अलैहदा फ़रमा दिया उस औरत को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसके दूसरे शौहर से और लौटा दिया उसको पहले शौहर की तरफ़ और एक रिवायत में है कि वेशक उसने अर्ज़ किया कि यह मुसलमान हो गयी थी मेरे साथ तो प्यारे नवी ने लौटा दिया उसको उसके पास।

3102 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हराम की गयीं हैं नसव से सात और सुसराली रिश्ते से सात फिर तिलावत फ़रमाई आयाते करीमा "हराम फ़रमा दी गयी तुम पर तुम्हारी मायें तुम्हारी वेटियाँ और तुम्हारी वहनें और तुम्हारी फूफियां और तुम्हारी खालायें और वेटियाँ भाई की और और वेटियाँ वहन की और तुम्हारी वो मायें जिन्होंने दूध पिलाया है तुमको और तुम्हारी वहनें जो दूध शरीक हैं और मायें तुम्हारी वीवियों की और वो लड़कियां तुम्हारी जो तुम्हारी गोदों में हैं

ثُمَّ قَرَاَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ

پھر تلاوت فرمائی آیت کریمہ "حرام فرمادی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں

وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ

اور بیٹیاں بھائی کی اور بیٹیاں بہن کی اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ہے تم کو اور تمہاری بہنیں جو دودھ شریک ہیں اور مائیں تمہاری بیویوں کی

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

اور وہ لڑکیاں تمہاری جو تمہاری گودوں میں ہیں تمہاری عورتوں سے کہ جن سے تم نے ہمبستری کی ہے، پھر اگر نہیں معلوم ہو تم کو کہ ہمبستری کی ہے تم نے انکے ساتھ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

تو نہیں ہے کوئی گناہ تم پر اور حرام فرمادی گئی ہیں بیویاں تمہارے بیٹوں کی وہ بیٹے جو تمہاری پشتوں سے ہوں اور یہ کہ جمع کرو تم دو بہنوں کے درمیان

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مگر جو گزر چکا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا۔

(۳۱۰۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پھر صحبت کرے اسکے ساتھ

فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ

تو نہیں ہے حلال اسکے لئے نکاح کرنا اسکی بیٹی سے اور اگر نہ صحبت کی ہو اسکے ساتھ تو نکاح کرسکتا ہے اسکی بیٹی کے ساتھ اور جو شخص نکاح کرے

اِمْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کسی عورت کیساتھ تو نہیں حلال اس کیلئے یہ کہ نکاح کرے اسکی ماں سے، صحبت کی ہو اسکے ساتھ یا نہ صحبت کی ہو۔

﴿ بَابُ الْمُبَاشَرَةِ ترجمہ: عورتوں سے صحبت کرنے کا باب ﴾

(۳۱۰۴) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ یہود کہتے تھے کہ جب آئے مرد اپنی عورت کے پاس اسکے پیچھے کی جانب سے

तुम्हारी औरतों से कि जिनसे तुमने हमविस्तरी की है फिर अगर नहीं मालूम हो तुमको कि हमविस्तरी की है तुमने उनके साथ तो नहीं है कोई गुनाह तुम पर और हराम फ़रमा दी गयी हैं वीवियाँ तुम्हारे वेटों की, वो वेटे जो तुम्हारी पुश्तों से हों और यह कि जमा करो तुम दो वहनों के दरमियान मगर जो गुज़र चुका है, वेशक अल्लाह तआला है वहुत वख़्शने वाला वेइन्तेहा रहम वाला"।

3103 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूल अल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो शख़्स कि निकाह करे किसी औरत से फिर सोहवत करे उसके साथ तो नहीं है हलाल उसके लिये निकाह करना उसकी वेटी से और अगर न सोहवत की हो उसके साथ तो निकाह कर सकता है उसकी वेटी के साथ और जो शख़्स निकाह करे किसी औरत के साथ तो नहीं है हलाल उसके लिये यह कि निकाह करे उसकी माँ से, सोहवत की हो उसके साथ या न सोहवत की हो।

(171) औरतों से सोहवत करने का वाव

3104 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाविर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि यहूद कहते थे कि जव आये मर्द अपनी औरत के पास उसके पीछे की जानिव से उसके आगे के मकाम में तो होगा वच्चा भैंगा तो नाज़िल हुई आयाते करीमा "तुम्हारी वीवियां खेती है तुम्हारी तो आओ तुम अपनी खेती में जैसे चाहो।

فِیْ قُبُلِهَا کَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اسکے آگے کے مقام میں تو ہوگا بچہ بھینگا تو نازل ہوئی آیت کریمہ "تمہاری بیویاں کھیتی ہیں تمہاری تو آؤ تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو۔

(۳۱۰۵) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارِیَةً

ترجمہ: بیشک ایک شخص حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا انہوں نے کہ بیشک میری ایک باندی ہے

هِیَ خَادِمَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَیْهَا وَاَکْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ

ہماری خادمہ ہے اور میں صحبت کرتا ہوں اس سے اور ناپسند کرتا ہوں یہ کہ حمل قرار پائے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ پانی نکلتے وقت علیحدہ ہوجایا کرو

عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَیَاْتِیْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ

اپنی باندی سے اگر تم چاہو اسلئے کہ پیدا ہوگی اس سے وہ چیز جو مقدر فرمادی گئی ہے اس کیلئے، تو ٹھہرے رہے وہ شخص پھر آئے بارگاہ نبی میں تو عرض کیا

اِنَّ الْجَارِیَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اِنَّهٗ سَیَاْتِیْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ باندی حاملہ ہوگئی تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ہم نے تو بتا دیا تھا تمہیں کہ لائے گی وہ اسکو جو اسکے مقدر میں ہے۔

(۳۱۰۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ

فِیْ غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَیْنَا النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ

جنگ بنی مصطلق میں تو پائے کچھ قیدی ہم نے عرب کے قیدیوں میں سے کہ ہم کو خواہش تھی عورتوں کی اور دشوار ہوگیا ہم پر بغیر بیوی کے رہنا

وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَظْهُرِنَا

اور پسند کیا ہم نے عزل کو تو قصد کیا ہم نے عزل کرنے کا اور ہم کہنے لگے کہ ہم عزل کریں گے حالانکہ پیارے رسول اللہ ﷺ ہم میں رونق افروز ہیں

قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا

پیارے نبی سے معلوم کرنے سے پہلے، تو ہم نے دریافت کیا پیارے نبی سے اسکے بارے میں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ نہیں ہے کوئی خوف تم پر کہ تم عزل کرو

3105 हदीस शरीफः– बेशक एक शख़्स हाज़िर हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो अर्ज़ किया उन्होंने कि बेशक मेरी एक बांदी है हमारी ख़ादेमा है और मैं सोहबत करता हूँ उससे और नापसंद करता हूँ यह कि हमल करार पाये? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पानी निकलते वक़्त अलैहदा हो जाया करो अपनी बांदी से अगर तुम चाहो इसलिये कि पैदा होगी उससे वो चीज जो मुक़द्दर फ़रमा दी गयी है उसके लिये तो ठहरे रहे वो शख़्स फिर आये बारगाहे नववी में तो अर्ज़ किया कि बांदी हामेला हो गयी है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हमने तो बता दिया था तुम्हें कि लायेगी वो जो उसके मुक़द्दर में है।

3106 हदीस शरीफः - हज़रते अबू सईद खुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ जंगे बनी मुज़तलक़ में तो पाये कुछ क़ैदी हमने अरब के क़ैदियों में से कि हमको ख़्वाहिश थी औरतों की और दुश्वार हो गया हम पर बग़ैर बीवी के रहना और पसद किया हमने अज़ल को तो इरादा किया हमने अजल करने का और हम कहने लगे कि हम अजल करेंगे हालांकि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हममें रौनक अफ़रोज़ हैं प्यारे नबी से मालूम करने से पहले तो हमने दरयाफ़्त किया प्यारे नबी से इसके बारे में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नहीं है कोई ख़ौफ़ तुम पर कि तुम अज़ल करो, नहीं है कोई रुह जो आने वाली है क़यामत तक मगर वो आने वाली है।

کہ ہم بستری کی ہے تم نے ان کیساتھ تو نہیں ہے کوئی گناہ تم پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۶) حرام عورتوں کے ذکر میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مائیں تمہاری بیویوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۶) یہاں پر بیویوں میں صحبت کی قید نہیں ہے۔

(۳۱۰۴) پیچھے کے مقام میں وطی کرنا تمام دینوں میں حرام ہے۔ اسلام میں حرام قطعی ہے کہ اسکا منکر کافر ہے اور اس فعل بد کا کرنے والا فاسق و فاجر ہے۔ شوہر اپنی بیوی یا لونڈی سے پیچھے سے یا آگے سے کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر آگے کے مقام میں صحبت کرنے سے بچہ بھینگا نہیں ہوتا یہ یہود کی بکواس ہے جیسا بچہ مقدر میں ہے ویسا ہی ملیگا۔ آگے پیچھے ہوکر اگلے مقام میں صحبت کرنے سے بچہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنی کھیتی میں جس طرح چاہے آؤ آگے سے پیچھے سے کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر مگر شرط یہ ہے کہ صحبت اگلے مقام ہی میں ہو چونکہ وہی کھیتی کی جگہ ہے اولاد پیدا ہونے کا تمام تر رشتہ اسی جگہ سے ہے۔

(۳۱۰۵) عزل۔ انزال کے وقت عورت سے علیحدہ ہونے کو کہتے ہیں۔ تاکہ منی باہر گر جائے۔ صحبت کے موقع پر پانی باہر نکالنا مکروہ ہے کہ قطع نسل کا سبب ہے۔ اور جس جذبے اور نیت سے یہ حرکت کی جاتی ہے پیارے نبی ﷺ نے اس جذبے اور اس خیال کی تردید فرما دی کہ اس سے تقدیر نہیں بدل جاتی۔ جس قطرۂ منی سے بچہ بننا ہے وہ بنکر رہے گا وہ قطرہ کیسے نہ کیسے رحم مادر میں پہونچ ہی جائیگا۔ تمہاری کوئی تدبیر تقدیر کو نہیں بدل سکتی۔ اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ وہ عزل کرتے رہے مگر اسکے باوجود انکی باندی حاملہ ہوگئی۔ عزل کرنے کے بعد بھی جو بچہ پیدا ہوگا وہ صحیح النسب ہوگا شوہر کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ میں نے تو عزل کیا تھا لہٰذا یہ بچہ میرا نہیں حرامی ہے۔ عزل کے بعد بھی حمل قائم ہوجاتا ہے۔ عزل کے احکام اور ہیں اور نس بندی کے احکام اور ہیں۔ نس بندی تو ناجائز وحرام ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی قطعاً غیر اسلامی خیال و شعار ہے۔ حضرات فقہاء کرام نے اپنی بیوی کے ساتھ عزل کرنے کو بیوی کی اجازت سے جائز فرمایا ہے اور باندی سے بنا اجازت بھی عزل جائز فرمایا ہے۔

(۳۱۰۶) قبیلہ بنی خزاعہ کی ایک جماعت کا نام بنی مصطلق ہے یہ گرفتار شدگان قیدی نسلاً عربی نہ تھے بلکہ بیرون عرب کے تھے۔ قبیلہ بنی مصطلق میں رہتے تھے۔ عرب شریف کے کفار قیدی بنا کر باندی و غلام نہیں بنائے جاسکتے چونکہ ان کو ایک گونہ فضیلت پھر بھی حاصل ہے۔ گرفتار شدگان لونڈیوں سے صحبت کریں اور صحبت سے حمل نہ قرار پائے اسلئے عزل کرلیا کریں تاکہ انکی بیع وہبہ ہوسکے۔ حضرات صحابہ کرام کے حاشیہ خیال میں یہ بات تھی کہ ان گرفتار شدگان باندیوں سے عزل حرام ہوگا کہ اسمیں مادہ تولید ضائع کرنا ہوگا جیسے مشت زنی میں پانی ضائع کرتا ہے جو حرام ہے۔ پیارے نبی ﷺ ایک طرف تو یہ ذہن دیا ہے کہ باندیوں سے عزل کرنا حرام نہیں اور دوسری طرف یہ بھی سمجھا دیا کہ عزل کرنا کوئی مفید و کارآمد عمل نہیں ہے کیونکہ جس بچے کو دنیا میں آنا ہے وہ آکر ہی رہے گا تمہارے عزل کرنے سے آنے والا رک نہیں سکتا ہے تو یہ لغو و بے سود کام ہے۔ باندی کے ساتھ عزل اگرچہ حلال ہے مگر غیر مفید ہے۔ چنانچہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہزار جتن کرنے کے بعد آنے والا آہی جاتا ہے اور تمام تدبیریں دم توڑ دیتی ہیں۔

(۳۱۰۷) بچہ پیدا ہونے میں منی کو اور نہ پیدا ہونے میں عزل کو کوئی دخل نہیں ہے۔ بچے کا پیدا ہونا تو ارادۂ الٰہی پر موقوف ہے چنانچہ تجربہ یہ ہے کہ بارہا صحبت کی جاتی ہے اور حمل قرار نہیں پاتا اور کبھی ایک ہی بار صحبت کی جائے اور عزل بھی کرلیا جائے تب بھی حمل قرار پاجاتا ہے حالانکہ مرد بھی وہی ہوتا ہے اور عورت بھی وہی ہوتی ہے۔ چونکہ عزل کے موقع پر مادہ منویہ کا اخراج اندرونی مقام میں تو نہیں ہوتا مگر اس مقام کے اوپر تو ہوتا ہی ہے لہٰذا کوئی بھی جرثومہ بچہ دانی میں پہونچ کر ارادہ الٰہی کی تکمیل کا مظہر بن جاتا ہے۔ کوئی چیز کے معنی میں بھی بہت وسعت ہے اور اسمیں وہ تمام طریقے داخل ہیں جیسے مانع حمل گولیاں، نس بندی۔ کوئی چیز بھی آنے والے کو نہیں روک سکتی اور کوئی بھی طریقہ ارادۂ ربی پر غالب نہیں آسکتا۔ تقدیر کے آگے تدبیر کچھ نہیں کرسکتی۔

(۳۱۰۸) یہ شخص بارگاہ نبوی میں یہ عریضہ گزار ہوتے ہیں کہ میں اس لئے اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں یعنی پانی بجائے اندر کے باہر گرادیتا ہوں تاکہ میری بیوی حاملہ نہ ہوجائے کیونکہ ابھی بچہ دودھ پی رہا ہے اور اگر حمل قرار پاگیا تو دودھ بھاری ہوجائے گا اور کم بھی اور بچہ کی

مَامِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

نہیں ہے کوئی روح جو آنے والی ہے قیامت تک مگر وہ آنے والی ہے۔

(۳۱۰۷) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَامِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ایسا نہیں ہے کہ ہر قطرۂ پانی سے بچہ پیدا ہوتا ہو اور جب ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا تو نہیں روک سکتی اس کو کوئی چیز۔

(۳۱۰۸) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک ایک شخص حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ رحمت میں تو عرض کیا کہ بیشک میں عزل کرتا ہوں اپنی بیوی سے تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیوں کرتے ہو تم یہ کام تو عرض کرنے لگے وہ شخص کہ میں خوف کرتا ہوں اپنے بچے پر تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر یہ کام نقصان دہ ہوتا تو نقصان دیتا اہل فارس کو اور اہل روم کو۔

(۳۱۰۹) حدیث شریف: عَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسٍ فَاِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ

ترجمہ: حضرت جذامہ بنت وہب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوئی پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اپنے کنبے کے لوگوں کیساتھ اور پیارے رسول فرما رہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا یہ کہ منع فرمادوں میں غیلہ سے تو میں نے غور فرمایا اہل روم اور اہل فارس کے بارےمیں تو وہ لوگ غیلہ کرتے ہیں اپنی اولاد کو کہ نہیں نقصان دیتا انکی اولاد کو غیلہ کرنا کچھ بھی پھر حضرات صحابہ کرام نے سوال کیا پیارے رسول سے عزل کے بارےمیں

3107 हदीस शरीफ़:– सवाल किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अजल के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ऐसा नहीं है कि हर क़तरा ए पानी से बच्चा पैदा होता हो और जब इरादा फ़रमाता है अल्लाह तआला किसी चीज़ के पैदा करने का तो नहीं रोक सकती उसको कोई चीज।

3108 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स हाज़िर हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे रहमत में तो अर्ज़ किया कि बेशक मैं अजल करता हूँ अपनी बीवी से तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्यों करते हो तुम यह काम? तो अर्ज़ करने लगे वो शख़्स कि मैं ख़ौफ़ करता हूँ अपने बच्चे पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर यह काम नुकसानदेह होता तो नुकसान देता ऐहले फ़ारिस को और ऐहले रोम को।

3109 हदीस शरीफ़:– हजरते जुज़ामा बिन्ते वहब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में अपने कुनबे के लोगों के साथ और प्यारे रसूल फ़रमा रहे थे कि मैंने इरादा किया यह कि मना फ़रमा दूँ मैं गीला से तो मैंने ग़ौर फ़रमाया ऐहले रोम और ऐहले फारस के बारे में कि वो लोग गीला करते हैं अपनी औलाद को कि नहीं नुकसान देता उनकी औलाद को गीला करना कुछ भी फिर हजराते सहाबा ए किराम ने सुवाल किया प्यारे रसूल से अज़ल के बारे में तो फ़रमाया प्यारे

صحت کیلئے نقصان دہ بھی ہوگا اور بچہ بھوکا بھی رہ جائیگا۔ پیارے نبی ﷺ نے ان شخص کی تردید فرمادی کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ سب فرسودہ خیال ہے فارس و روم کے لوگ بچے کی شیر خوارگی کے موسم میں اپنی بیویوں سے صحبت بھی کرتے ہیں اور انکی بیویاں حاملہ بھی ہو جاتی ہیں اور بدستور وہ حاملہ عورتیں اپنے چھوٹے بچوں کو دودھ بھی پلاتی رہتی ہیں۔ بچے کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا لہٰذا یہ خیال سرتاسر غلط ہے کہ شیر خوارگی کے زمانے میں حمل قرار پانے سے پہلے بچے کو کوئی نقصان ہوتا ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تجربہ بھی معتبر ہے اور تجربے پر احکام شرع بھی جاری ہوتے ہیں۔ اہل فارس اور اہل روم کب اور کیا کرتے ہیں پیارے نبی ﷺ غیر ملکیوں کے اندرونی حالات بھی جانتے ہیں یہ ہے وسعت علم نبوی ایک عالم دین اور مفتی شرع متین کو چاہیے کہ زمانہ اور اہل زمانہ کے حالات سے خود کو باخبر رکھے تا کہ احکام شرع جاری کرنے میں ٹا مک ٹیاں نہ مارے۔

(۳۱۰۹) غیل وغیلہ جو عورت حاملہ ہو یا دودھ پلا رہی ہے اس سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں۔ بات مشہور ہے کہ ان دونوں حالتوں میں صحبت مضر ہوتی ہے بعض اطباء بھی یہی کہتے ہیں مگر تجربہ شاہد ہے کہ یہ شہرت غلط ہے اور پیارے نبی ﷺ کی بات سچی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بھی اطباء اور شہرت عامہ کی بنا پر چاہا کہ اسکو شرعاً ناجائز قرار دیدوں مگر آپ نے تجربہ کی شرعی عظمت کو منوانے کیلئے غیل و غیلہ کو جائز قرار دیا کہ غیل وغیلہ میں کوئی مضرات نہیں ہے یہ خواہ مخواہ کی شہرت ہے۔ پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی مالک احکام شرعیہ ہیں جسے چاہیں حلال فرمائیں، جسے چاہیں حرام فرمائیں۔ البتہ عزل کی کراہت میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ تو زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے۔ زندہ بچی کو درگور کرنا یہ تو ظاہری اور حقیقی درگور کرنا ہے اور عزل کر کے نطفے سے بچہ نہ بننے دینا اور اپنے نطفے کو برباد کرنا چھپا ہوا زندہ درگور کرنا ہے اور اپنے اس ارشاد عالی کو ارشاد قدریہ کے ثبوت سے مزین فرمانے کیلئے ایک قرآنی آیت کریمہ بھی تلاوت فرمائی۔ یہ آیت کریمہ پارہ ۳۰ سورۂ تکویر کی آیت ۸ ہے۔ مگر آیت ۹ بھی ملاحظہ فرمالیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائیگا کہ کس گناہ میں قتل کی گئی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۰۰) اب ان دونوں آیات کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں: زمانہ جاہلیت میں عربوں میں یہ طریقہ تھا کہ بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا کرتے تھے اور انکو وجہ ننگ و عار سمجھتے تھے کہ ان کی وجہ سے کسی کو داماد (جیجاجی) بنانا پڑے گا۔ اور کچھ تنگدستی وافلاس کی وجہ سے یہ ظلم کیا کرتے تھے کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری نہ بیٹی ہوگی نہ بیاہ شادی کے اخراجات کرنے پڑیں گے ان زندہ درگور کرنے والی بچیوں کے بارے میں بھی باز پرس ہوگی۔ تا کہ ان درندہ صفت باپوں کو قتل کرنے کی سزا دی جائے اور اگر مشرک ہے تو شرک کی بھی سزا دی جائے۔ ہندوستان میں بھی کافی عرصے پہلے ستی کی رسم تھی کہ بیوہ زندہ بیوی کو مردہ شوہر کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا۔

یہ سوال قاتل کی ڈانٹ پھٹکار کے لئے ہوگا تا کہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ درگور کی گئی تھی مجھے میرے ماں باپ نے ننگ و عار، یا غربت وافلاس یا بلی چڑھانے کی جہالت کے خاطر موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ کفار کے ننھے بچوں کا قتل حرام ہے اگر چہ کفار حربی ہوں۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ ننھے بچوں کو ایسی سمجھ بوجھ عطا فرمائے گا کہ وہ اپنے بے گناہ قتل ہونے کی گواہی دیں گے۔ جب حمل میں بچے میں جان پڑ جائے تو اس حمل کو گرانا گویا ایک جان کا قتل کرنا ہے اور حمل میں جان نہ بھی پڑی ہو تب بھی حمل گرانا ناجائز ہے۔ ایسے ہی برتھ کنٹرول، فیملی پلاننگ، بس ایک یا دو بچے یہ سب ناجائز وحرام ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۴۹۹)

قیامت میں یہ سوال عزل کرنے والے سے بھی ہوسکتا ہے کہ یہ عمل عزل زندہ درگور کرنے کے مشابہ ہے۔ اس حدیث شریف میں تہدید ہے یعنی ڈراتا ہے عزل کرنے والوں کو اور یہ حدیث شریف دلالت کرتی ہے عزل کی کراہت پر کیونکہ یہ حقیقت میں زندہ دفن کرنا نہیں ہے بلکہ اسکے مشابہ ہے کیونکہ عزل میں کسی جان کو ہلاک کرنا حقیقت میں نہیں ہوتا بلکہ اسمیں ضائع کرتا ہے اس تخم کو کہ اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے جس کو بچہ پیدا کرنے کیلئے تو یہ مشابہ ہے ہلاک کرنے کے بچہ کو۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عزل زندہ بچوں کی تدفین صغریٰ ہے سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا عزل کے حکم کے بارے میں تو حضرت امامہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ خفیہ زندہ درگور کرنا ہے اور یہ اس آیت کریمہ میں ہے "اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائیگا"۔

(۳۱۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ

اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے بُرا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو پہونچے اپنی بیوی کے پاس اور پہونچے بیوی اسکے پاس

ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پھر ظاہر کردے اسکا راز۔

(۳۱۱۱) حدیث شریف: اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ

ترجمہ: وحی فرمائی گئی پیارے رسول اللہ ﷺ کی طرف "تمہاری بیویاں کھیتی ہیں تمہاری، تو آؤ تم اپنی کھیتی میں

اِنْ شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحِيْضَةَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جیسے چاہو تم، آگے سے آؤ اور پیچھے سے آؤ اور بچو تم پیچھے کے مقام سے اور حیض سے۔

(۳۱۱۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَكُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کہ نہیں حیا فرماتا حق بیانی سے کہ نہ جاؤ تم اپنی عورتوں کے پاس

فِيْ اَدْبَارِهِنَّ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

انکے پیچھے کے مقامات میں۔

(۳۱۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لعنتی ہے جو شخص کہ آئے اپنی بیوی کے پاس اسکے پیچھے کے مقام میں۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यह खुफिया ज़िंदा दरगोर करना है और यह आयाते करीमा में है "और जब ज़िंदा दफ़न की गयी लड़की से सुवाल किया जायेगा"।

3110 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बड़ी अमानत अल्लाह तआला के नज़दीक क़यामत के दिन और एक रिवायत में है कि सबसे बुरा अल्लाह तआला के नजदीक क़यामत के दिन वो शख़्स होगा जो पहुंचे अपनी बीवी के पास और पहुंचे बीवी उसके पास फिर ज़ाहिर कर दे उसका राज।

3111 हदीस शरीफ़:– वही फ़रमाई गयी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़ "तुम्हारी बीवियाँ खेती हैं तुम्हारी तो आओ तुम अपनी खेती में जैसे चाहो तुम आगे से आओ और पीछे से आओ और बचो तुम पीछे के मक़ाम से और हैज़ से।

3112 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक अल्लाह तआला कि नहीं हया फ़रमाता हक बयानी से कि न जाओ तुम अपनी औरतों के पास उनके पीछे के मकामात में।

3113 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लानती है जो शख़्स आये अपनी बीवी के पास उसके पीछे के मक़ाम में।

نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی مسلمان کو کہ وہ عزل کرتا ہو۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض اشخاص کو عزل کرنے پر سزا دی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عزل سے منع فرماتے تھے۔ ان تمام ارشادات مبارکہ سے بھی عزل کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔

(۳۱۱۰) خیانت صرف مال میں ہی نہیں ہوتی بلکہ راز اور عصمت وغیرہ میں بھی ہوتی ہے مال میں خیانت کرنے سے بدتر خیانت راز داری میں خیانت کرنا ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے راز دار ہوتے ہیں۔ نہ تو ایک دوسرے کے عیوب ونقائص غیروں کے سامنے بیان کریں اور نہ ہی ایک دوسرے کے پرائیویٹ حالات و معاملات کسی غیر کے سامنے لائے جائیں نہ ہی صحبت کے وقت کی گفتگو اور حالات غیروں کے سامنے رکھے جائیں بعض جہلاء وحمقاء پہلی رات کے واقعات دوستوں کو بتاتے ہیں یہ بھی خیانت ہے اور بے غیرتی پر دال ہے اور مکروہ ہے۔ اور کراہت بھی اس صورت میں ہے کہ یہ راز کی باتیں خوانخواہ بے ضرورت غیر کے سامنے بیان کی جائیں۔ البتہ اگر ضرورتاً بیان کی جائیں تو کراہت نہیں ہے جیسے عورت دعویٰ کرے شوہر کے نامرد ہونے کا یا شوہر کے بدمزاج و بدچلن ہونے کا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ نہیں پسند فرماتا اللہ بری بات کے اعلان کو مگر جو ظلم کیا گیا ہو اور ہے اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۶) کسی شخص کی اپنی بیوی سے ناچاقی رہتی تھی۔ اس شخص کے دوست نے پوچھا کہ تیری بیوی میں کیا خرابی ہے تو اس شخص نے اپنے دوست کو جواب دیا کہ تم میرے اندرونی حالات ومعاملات پوچھنے والے کون ہو؟ آخرکار بیوی کو اس شخص نے طلاق دیدی تو پھر دوست نے پوچھا کہ اب تو وہ تمہاری بیوی نہ رہی اب بتاؤ کہ تمہاری سابقہ بیوی میں کیا خرابی تھی۔ اس شخص نے جواباً کہا کہ اب وہ عورت غیر ہو چکی ہے اب مجھے کسی غیر عورت کے حالات ومعاملات بتانے کا کیا حق ہے یہ ہے امانت داری اور پردہ پوشی (مرقاۃ شریف)

(۳۱۱۱) شوہر کو یہ حق واختیار ہے کہ وہ اپنی بیوی یا باندی کیساتھ صحبت کرے آگے سے یا پیچھے سے مگر صحبت کریگا آگے ہی کے مقام میں چونکہ کھیتی کی وہی جگہ ہے۔ پیچھے کا مقام کھیتی کی جگہ نہیں ہے بلکہ نجاست کے خارج ہونے کی جگہ ہے۔ اس طرح آگے کے مقام میں بھی بحالت حیض صحبت کرنا حرام ہے چونکہ ایام حیض میں یہ جگہ بھی کھیتی کی نہیں رہتی بلکہ نجاست خارج ہونے کی جگہ ہو جاتی ہے۔ اور حیض کی حالت میں صحبت کرنا میاں بیوی دونوں کیلئے مضر ہوتی ہے۔ جو شخص کہ حالت حیض میں صحبت کرنے کو حلال جانے وہ کافر ہے کیونکہ نص قرآنی کا منکر ہے اور حرام جانتے ہوئے حالت حیض میں صحبت کرے تو فاسق وفاجر ہے۔

(۳۱۱۲) پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان درپردہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہوتا ہے اسلئے انکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمادی گئی۔ حضرات علماء کرام کو چاہیے کہ مخصوص، پرائیویٹ حالات و معاملات کے مسائل شرعیہ بیان کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کیا کریں۔ حق بیان کرنے میں کوئی شرم نہ کرنی چاہیے مگر انداز بیان بھدا اور سوقیانہ نہ ہو۔ اس حدیث شریف میں اپنی عورتوں سے مراد اپنی بیویاں اور باندیاں ہیں۔ اجنبی عورت سے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنا زنا کے حکم میں ہے۔ جس کی سزا زنا کی سزا کی طرح ہے کہ یا تو ۱۰۰ کوڑے لگیں گے یا پھر سنگسار کیا جائیگا۔ اپنی بیوی یا باندی سے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنا حرام تو ہے مگر اس پر زنا کی سزا نہیں ہے بلکہ تعزیر ہے لڑکے کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنا سخت حرام ہے۔ اغلام باز قتل کیا جائیگا اور جسکے ساتھ بدفعلی کی گئی ہے اگر وہ دیوانہ وپاگل ہے یا بہت چھوٹا بچہ ہے یا زبردستی اسکے ساتھ بدفعلی کی گئی ہے تو اس پر جس سے بدفعلی کی گئی ہے کوئی سزا نہیں ہے اور اگر وہ بھی راضی تھا یا سمجھدار تھا اور عقل مند تھا تو پھر وہ بھی سزا کا مستحق ہے۔ جو پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے کی حرمت کا انکار کرے وہ کافر ہے کیونکہ پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے کی قطعی حرمت قیاس قطعی سے ثابت ہے۔

(۳۱۱۳) جب اپنی بیوی وباندی سے لواطت کا مرتکب لعنتی ہے تو اجنبی عورت کے ساتھ یہ حرکت بد کرنے والا کیسا سخت مردود لعنتی ہوگا اسکا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳۱۱۴) اپنی ہی بیوی وباندی کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے

(۳۱۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَایَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک جو جائے اپنی بیوی کے پاس اسکے پیچھے کے مقام میں تو نہیں نظر رحمت فرمائے گا اللہ تعالیٰ اسکی طرف۔

(۳۱۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِامْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھے گا نظر رحمت سے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف جو جائے مرد کے پاس یا عورت کے پاس پیچھے کے مقام میں۔

(۳۱۱۶) حدیث شریف: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ عزل کیا جائے آزاد عورت سے اسکی اجازت کے بغیر۔

(۳۱۱۷) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَۃَ عَبْدًا اَسْوَدَ یُقَالُ لَہٗ مُغِیْثٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ یَطُوْفُ خَلْفَھَا فِیْ سِکَکِ الْمَدِیْنَۃِ یَبْکِیْ وَدُمُوْعُہٗ تَسِیْلُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ یَاعَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِیْثٍ بَرِیْرَۃَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِیْرَۃَ مُغِیْثًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْرَاجَعْتِیْہِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تَاْمُرُنِیْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ کے شوہر حبشی غلام تھے، کہا جاتا تھا انکو مغیث گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں انکو کہ گھوم رہے ہیں وہ حضرت بریرہ کے پیچھے پیچھے مدینہ شریف کی گلیوں میں، رو رہے ہیں اور انکے آنسو بہہ رہے ہیں انکی داڑھی پر تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے حضرت عباس سے کہ اے عباس! کیا تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو بریرہ سے ہے اور بریرہ کی نفرت سے جو مغیث سے ہے؟ پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کاش تم لوٹ جاتیں مغیث کی طرف، تو بریرہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ حکم فرماتے ہیں مجھ کو؟

3114 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वेशक जो जाये अपनी वीवी के पास उसके पीछे के मकाम में तो नहीं नज़रे रहमत फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी तरफ़।
3115 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न देखेगा नज़रे रहमत से अल्लहा तआला उस शख्स की तरफ़ जो जाये मर्द के पास या औरत के पास पीछे के मकाम में।
3116 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि अज़ल किया जाये आजाद औरत से उसकी इजाज़त के बगैर।
3117 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते वरीरा के शौहर हवशी गुलाम थे कहा जाता था उनको मुगीस गोया कि मैं देख रहा हूँ उनको कि घूम रहे हैं वो हजरते वरीरा के पीछे पीछे मदीने शरीफ़ की गलियों में, रो रहे हैं और उनके आसू वह रहे हैं उनकी दाढ़ी पर तो फ़रमाया प्यारे नवी ने हजरते अब्बास से कि ऐ अब्बास! क्या तुम तअज्जुव नहीं करते मुगीस की मुहव्वत से जो वरीरा से है और वरीरा की नफ़रत से जो मुगीस से है? फिर फ़रमाया प्यारे नवी ने काश तुम लौट जातीं मुगीस की तरफ़, तो वरीरा ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह आप मुझको हुक्म फ़रमात हैं? फ़रमाया प्यारे नवी ने वस मैं तो सिफ़ारिश कर रहा हूँ, वरीरा ने अर्ज़ किया कि कोई ज़रुरत नहीं है मुझको उनकी।

والے شخص کو اللہ تعالیٰ کل قیامت میں نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ یہ شخص انتہائی بد بخت ہوگا کہ قیامت میں رحمت یزداں سے محروم ہوگا۔ نظر رحمت سے محروم ہونا یہ سزا اظہار غضب کے واسطے کفار کے لئے قرآن کریم میں بیان فرمائی گئی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک جو لیتے ہیں اللہ کے عہد کے بدلے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت۔ یہی ہیں نہیں ہے کوئی حصہ ان کیلئے آخرت میں اور نہ کلام فرمائیگا ان سے اللہ اور نہ نظر رحمت فرمائیگا انکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک فرمائیگا ان کو اور ان کیلئے سزا ہے الم دینے والی (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۶)

(۳۱۱۵) دنیا و آخرت میں ایسے بدفعل لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونگے کہ انہیں نہ تو دنیا میں توفیق خیر ملے اور نہ آخرت میں شرف قبولیت سے سرفراز ہوں اور میدان قیامت میں مارے مارے پھریں گے۔ یہ احادیث کریمہ ظنیہ ہیں ان سے حرمت قطعیہ ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس فعل بد کی قطعی حرمت قیاس قطعی سے ثابت فرمائی ہے انہوں نے حالت حیض میں وطی کرنے پر قیاس فرمایا ہے۔

(۳۱۱۶) باندی سے تو اس کی اجازت کے بغیر بھی عزل کیا جاسکتا ہے جائز ہے۔ اور آزاد بیوی سے اسکی اجازت سے عزل کرسکتے ہیں کیونکہ صحبت آزاد بیوی کا حق ہے اور انزال صحبت کا تتمہ ہے۔ عورت کے بحر جذبات میں جو تلاطم برپا ہوتا ہے وہ منی اندر نکالنے سے تلاطم تھم جاتا ہے اور بحر جذبات میں سکون پیدا ہو جاتا ہے جس سے عورت کو تسلی و تشفی ہوتی ہے۔

(۳۱۱۷) پیارے نبی ﷺ اپنی امت کی سفارش اپنے امتی سے فرما سکتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے حکم اور سفارش میں فرق ہے کہ پیارے نبی ﷺ کا حکم ماننا لازم و ضروری ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی سفارش قبول کرنا لازم و ضروری نہیں ہے بلکہ امتی کو اختیار ہے کہ سفارش قبول کرے یا نہ کرے۔ ایسے ہی پیارے نبی ﷺ کی رائے کا حکم ہے۔ حاکم کو اپنی رعایا سے سفارش کرنا اچھی بات ہے یہ حاکم کی توہین نہیں ہے۔ شوہر کی بد خلقی بد سلوکی کے باعث شوہر سے نفرت ہو جانا فطری امر ہے اور یہ جائز ہے کوئی شوہر اپنی بیوی پر ظلم و زیادتی نہ کرے یعنی نفرت کا بیج نہ بوئے اس سے گھر کا گھروا ہو جائے گا اور بعد میں پچھتانا پڑے گا۔

(۳۱۱۸) مہر مالی ہوتا ہے مہر نکاح میں مال کی مقدار کم سے کم دس درہم ہے اور یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اگر اس سے کم کی کوئی روایت ہے تو وہاں چڑھاوا مراد ہے۔ یعنی مہر کا کچھ حصہ جو نکاح کے وقت فوری طور پر ادا کر دیا جاتا ہے جو وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے پہلے اور یہ اچھا طریقہ ہے کہ اپنی نئی نویلی دلہن کو صحبت کرنے سے پہلے کچھ نہ کچھ ضرور دے۔ چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سیدتنا حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور صحبت چاہی تو پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو منع فرمایا کہ پہلے کچھ نہ کچھ حضرت فاطمہ کو دیں۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زرہ دیدو تو حضرت فاطمہ کو اپنی زرہ دی اور پھر ازدواجی زندگی کا آغاز فرمایا۔ حضرت علی کی یہ زرہ دو انیس مثقال سونے کی تھی۔ اس لئے مشہور ہو گیا کہ آپکا مہر انیس مثقال سونا تھا حالانکہ یہ چڑھاوا تھا۔

(۳۱۱۹) اس حدیث شریف کے راوی سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔ لہٰذا مہر کم سے کم دس درہم ہونا چاہئیں۔ دس درہم سے کم مہر نہیں ہوسکتا۔ اگر نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھ دیا گیا تو دس درہم ہی واجب ہوں گے اور اگر دس درہم سے زیادہ باندھے تو جو مقرر ہوا وہی واجب ہے۔

(۳۱۲۰) ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ تو بارہ اوقیہ کے اڑتالیس درہم ہوئے اور نش یعنی آدھے اوقیہ کے بیس درہم ہوئے تو سب ملا کر پانچ سو درہم ہوئے۔ یہ سوال عام ازواج مطہرات سے متعلق تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے عام طور پر ایسے ہی مہر بندھائے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا اور یہ مہر پیارے نبی ﷺ نے مقرر نہیں فرمایا تھا بلکہ نجاشی شاہ حبشہ نے مقرر کیا تھا اور یہ مہر ادا بھی شاہ حبشہ نجاشی نے کیا تھا۔ حضرت ام حبیبہ سیدنا حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں اور سیدنا امیر المومنین

قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَاحَاجَةَ لِیْ فِیْهِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیْ)

فرمایا پیارے نبی نے بس میں تو سفارش کر رہا ہوں، بریرہ نے عرض کیا کہ کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے انکی۔

﴿ بَابُ الصَّدَاقِ ترجمہ: مہر کا باب ﴾

(۳۱۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَنْكِحُوا النِّسَاءَ اِلَّا الْاَكْفَاءَ وَلَايُزَوِّجُهُنَّ اِلَّا الْاَوْلِيَاءُ وَلَا مَهْرَ دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ۔ (رَوَاہُ الدَّارَ قُطْنِیْ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مت نکاح کرو تم عورتوں کا مگر کفو میں اور نہ نکاح کریں انکا مگر اولیاء اور نہیں ہے مہر کم دس درہم سے۔

(۳۱۱۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا صَدَاقَ دُوْنَ عَشَرَ دَرَاهِمَ۔ (رَوَاہُ الدَّارَ قُطْنِیْ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے مہر کم دس درہم سے۔

(۳۱۲۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا ام المومنین حضرت عائشہ سے کہ کتنا تھا مہر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تھا پیارے نبی کا مہر اپنی بیویوں سے متعلق بارہ اوقیہ اور نش، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا حضرت عائشہ نے آدھا اوقیہ، تو یہ پانچسو درہم ہوئے۔

(۳۱۲۱) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَاتُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا خبردار امت زیادہ باندھو عورتوں کا مہر

---

(172) मेहर का बाब

3118 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत निकाह करो तुम औरतों का मगर कुफ़ू में और न निकाह करे उनका मगर औलिया और नहीं है मेहर कम दस दिरहम से।

3119 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं है मेहर कम दस दिरहम से।

3120 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने दरयाफ़्त किया उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से कि कितना था मेहर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का? तो हज़रते आयशा ने फ़रमाया कि था प्यारे नबी का मेहर अपनी बीवियों से मुतअल्लिक़ बारह औक़िया और नुश, हजरते आयशा ने फ़रमाया कि तुम जानते हो कि नुश क्या है? मैंने कहा नहीं! फ़रमाया हज़रते आयशा ने आधा औकिया, तो यह पांच सौ दिरहम हुये।

3121 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया ख़बरदार! मत ज्यादा बांधो औरतों का मेहर इसलिये कि अगर होता मेहर ज़्यादा बांधना कोई इज्ज़त की बात दुनिया में या परहेजगारी अल्लाह तआला के नजदीक तो होते तुमसे ज़्यादा मुस्तहिक मेहर ज़्यादा बांधने के

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔

(۳۱۲۱) سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو مہر کی زیادتی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اور لاکھوں کی باتیں کرتے ہیں حالانکہ دولہا کی حیثیت دس ہزار کی بھی نہیں ہوتی اور یہ ذہن بن گیا ہے مہر چاہے جتنے بندھوا لئے جائیں یہ تو ایک رسم ہے کون لیتا ہے کون دیتا ہے حالانکہ دین مہر کی ادائیگی لازمی وضروری ہے۔ اگر مہر زیادہ ہونا کوئی کمال ہوتا تو سب سے زیادہ مہر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ان سے بڑا کون ہے۔ زیادہ مہر رکھنا بھی جائز ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ حالانکہ دیدیا تم نے ان میں سے کسی کو ڈھیر سارا مہر تو نہ لو تم اس میں سے کچھ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۶) حضرت فاروق اعظم کا مذکورہ فرمان عالیشان بیان استحباب کیلئے ہے کہ اچھا یہی ہے کہ مہر کم ہو تا کہ بآسانی ادا کر دیا جائے۔ سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو مثقال چاندی یعنی ڈیڑھ سو تولہ چاندی تھا۔

(۳۱۲۲) اگر کسی نے عورت سے بنا مہر کے نکاح کیا یا تو مہر کا ذکر ہی نہ کیا یا مہر کی نفی کر دی کہ مہر کچھ نہ دونگا یا مہر میں ایسی چیز مقرر کی جو مہر بننے کے قابل نہیں مثلاً پانی کے گلاس پر نکاح کیا۔ پھر خلوت صحیحہ سے پہلے فوت ہو گیا تو اس عورت کو پورا مہر بھی ملیگا۔ عدت وفات واجب ہو گی چار ماہ دس دن کی اور چوتھائی متروکہ مال میراث میں ملیگا۔ یہ حکم شوہر کے فوت ہو جانے پر ہے۔ اگر عورت کو خلوت سے پہلے طلاق ہو جائے تو نہ اس پر عدت ہے نہ مہر بلکہ کپڑوں کا ایک جوڑا ملیگا۔ طلاق کی عدت خلوت کے بعد واجب ہوتی ہے۔ مہر مثل کبھی بھی آدھا ہو کر نہیں ملتا۔ یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

(۳۱۲۳) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبید اللہ ابن جحش کے مرنے کے بعد سیدنا حضرت عمر ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا حضرت شاہ حبش اصحمہ نجاشی کے پاس کہ وہ پیغام نکاح دیں حضرت ام حبیبہ کو۔ حضرت ام حبیبہ کو جب اس پیغام کی بشارت ابرہہ باندی نے دی تو حضرت ام حبیبہ نے اس پیغام نکاح کی خوشی میں دو کپڑے اور ایک چاندی کی انگوٹھی عنایت فرمائی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجاز مقدس ہی میں جلوہ فرما تھے۔ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ میں رونق افروز تھیں۔ حضرت نجاشی نے حضرت ام حبیبہ سے اجازت لیکر انکا نکاح پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ اور نکاح کی اطلاع پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کے مجمع میں یہ نکاح قبول فرما لیا۔ اسے نکاحِ غائبانہ کہتے ہیں۔ غائبانہ نکاح اب بھی جائز ہے۔ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا زمانہ تو پایا مگر زیارت سے مشرف نہ ہو سکے اس لئے آپ صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں۔ حضرت نجاشی نے مسلمانوں اور اسلام کی زبردست خدمات انجام دیں۔ اس نکاح میں بہت صحابہ کرام بھی شریک تھے خصوصاً سیدنا حضرت جعفر ابن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خطبہ حضرت شاہ حبشہ نے پڑھا اور حضرت ام حبیبہ کی طرف سے نکاح کا خطبہ سیدنا حضرت خالد ابن سعید ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔ چار ہزار درہم مہر بھی شاہ حبشہ نے مقرر کیا اور خود ہی ادا بھی کر دیا اور بعد نکاح تمام ہی شرکاء نکاح کو کھانا کھلایا۔ پھر حضرت ام حبیبہ کو حضرت شرجیل ابن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں روانہ کر دیا۔ یہ حضرت خالد حضرت ام حبیبہ کے والد ماجد حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا جان ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام نکاح اسلئے بھی دیا تا کہ حضرت ابو سفیان جو اس وقت تک حالت کفر میں تھے وہ نرم پڑ جائیں۔ شاہ حبشہ نے یہ نکاح اس لئے کرایا تا کہ حضرت ابو سفیان کا میلان قلبی بارگاہ نبوی میں ہو اور جنگ وجدال کا ماحول سرد ہو اور حضرت ابو سفیان دولت ایمانی سے سرشار ہوں۔ یہ نکاح ۷ھ میں ہوا۔ چنانچہ اس نکاح سے یہ فائدہ بھی ہوا کہ حضرت ابو سفیان مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مہر کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مہر معجل (۲) مہر موجل (۳) مہر مطلق۔ مہر معجل تو یہ ہے کہ خلوت سے پہلے ہی دینا قرار پایا ہو اور مہر موجل یہ ہے کہ جس کیلئے کوئی میعاد مقرر ہو اور مہر مطلق یہ ہے کہ نہ تو خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو اور نہ ہی کوئی میعاد مقرر ہوئی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مہر کا کچھ حصہ معجل ہو کچھ حصہ موجل ہو

فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِی الدُّنْیَا وَتَقْوٰی عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا

اسلئے کہ اگر ہوتی مہر زیادہ باندھنا کوئی عزت کی بات دنیا میں یا پرہیزگاری اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ہوتے تم سے زیادہ مستحق مہر زیادہ باندھنے کے

نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَیْئًا مِّنْ نِّسَآئِهٖ

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ ۔ مجھے نہیں معلوم کہ نکاح فرمایا ہو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کسی سے اپنی ازواج مطہرات میں سے

وَلَا اَنْكَحَ شَیْئًا مِّنْ بَنَاتِهٖ عَلٰی اَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً۔ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

اور نہیں معلوم مجھے کہ نکاح کر دیا ہو پیارے نبی نے کسی کا اپنی بیٹیوں میں سے بارہ اوقیہ سے زیادہ پر۔

(۳۱۲۲) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی بیشک ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے نکاح کیا کسی عورت سے

وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا شَیْئًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا

اور مہر مقرر نہ کیا اور نہ صحبت کی اسکے ساتھ یہاں تک کہ وہ انتقال کر گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے اس عورت کیلئے اپنی جیسی عورتوں کا مہر ہے

لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِیْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ فَقَالَ قَضٰی

جسمیں نہ کمی ہو نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے اور اس کیلئے میراث ہے تو اُٹھے حضرت معقل ابن سنان اشجعی تو کہا حضرت معقل نے کہ فیصلہ صادر فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَاقَضَیْتَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت بروہ ابن واشق کے بارے میں جو ہمارے قبیلے کی ایک عورت ہے، اسی کے مثل جو فیصلہ فرمایا آپ نے

فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

تو حضرت عبداللہ ابن مسعود اس بات سے بہت خوش ہوئے۔

(۳۱۲۳) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام حبیبہ سے مروی بیشک وہ تھیں نکاح میں عبیداللہ ابن جحش کے تو وہ مر گیا زمین حبشہ میں

अल्लाह तआला के प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम. मुझे नहीं मालूम कि निकाह फ़रमाया हो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किसी से अपनी अज़वाज़ मुताहेरात में से और नहीं मालूम मुझे कि निकाह कर दिया हो प्यारे नबी ने किसी का अपनी बेटियों में से बारह औकिया से ज्यादा पर।

3122 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मस्ऊद से मरवी बेशक उनसे पूछा गया उस शख़्स के बारे में जिसने निकाह किया किसी औरत से और मेहर मुक़र्रर न किया और न सोहबत की उसके साथ यहाँ तक कि वो इंतेक़ाल कर गया तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद ने कि उस औरत के लिये अपनी जैसी औरतों का मेहर है जिसमें न कमी हो न ज़्यादती और उस पर इद्दत है और उसके लिये मीरास है तो उठे हजरते माकल इब्ने सनान अशजई तो कहा हजरते माकल ने कि फ़ैसला सादिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते बुरदा इब्ने वासिक़ के बारे में जो हमारे क़बीले की औरत है इसी के मिस्ल जो फ़ैसला फ़रमाया है आपने तो हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद इस बात से बहुत खुश हुये।

3123 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे हबीबा से मरवी बेशक वो थीं निकाह में उबैदुल्लाह इब्ने जहश के तो वो मर गया ज़मीन हब्शा में तो निकाह करा दिया उनका शाहे हब्शा नजाशी ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ और मेहर दिये उनको प्यारे नबी की तरफ़ से चार हज़ार और

اور کچھ حصہ مطلق ہو۔ یا کچھ حصہ مؤجل ہو کچھ مطلق یا کچھ معجل ہو کچھ مؤجل۔ یا کچھ معجل ہو کچھ مطلق۔ مہر معجل وصول کرنے کیلئے بیوی اپنے آپکو شوہر سے روک سکتی ہے عورت کو یہ اختیار ہے کہ وہ صحبت تو در کنار وہ بوس و کنار سے بھی روک سکتی ہے۔ شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے۔ بنا مہر معجل ادا کئے۔ مہر کل معجل ہوں یا بعض۔ بیوی اپنا کل یا بعض مہر معاف کر سکتی ہے عورت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کیا ہو۔

(۳۱۲۴) نکاح کے بعد ولیمہ کرنا سنت ہے۔ نکاح کے بعد جو کھانا کیا جاتا ہے اور ضیافت کی جاتی ہے اسے ولیمہ کہتے ہیں اور یہ میاں بیوی کے ملنے کی دعوت ہے۔ ولیمہ بعد شب عروسی صبح کو کیا جائے یہی بہتر ہے۔ نکاح کرنے والے کو دعاء برکت دینا چاہیے۔ ولیمہ رخصتی کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ ولیمہ شوہر کے حالات کے مطابق ہو اسکے لئے کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔

(۳۱۲۵) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ میں پیارے نبی ﷺ نے گوشت روٹی کا اہتمام فرمایا اور حاضرین مدعوین کو بھر پیٹ کھانا کھلایا اور باقی ازواج مطہرات کے ولیموں کے چھوارے اور پنیر وغیرہ کھلائے۔

(۳۱۲۶) سیدتنا ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں پیارے نبی ﷺ نے ان سے نکاح اسلئے فرمایا کہ سیدنا حضرت ہارون کی بیٹی نبی کے نکاح میں رہے۔ جب جنگ خیبر میں آپ گرفتار ہو کر آئیں تو آپ سیدنا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئیں۔ پیارے رسول ﷺ نے ان سے سات غلاموں کے بدلے خرید فرما لیا آپ مشرف بہ اسلام ہوئیں پیارے نبی ﷺ نے انہیں آزاد فرمایا اور ان سے فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے کہ ہمارے پاس رہو یا اپنے گھر خیبر چلی جاؤ۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو زمانہ کفر میں بھی یہ تمنا رکھتی تھی کہ آپ کی غلامی میں رہوں۔ اب تو مجھے اللہ تعالیٰ نے دولت ایمانی سے نوازا ہے پیارے رسول ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے صفیہ! تمہاری آنکھ میں ہرا پن کیوں ہے؟ حضرت صفیہ نے عرض کیا میں نے ایک خواب دیکھ لیا تھا کہ چاند میری گود میں آ گیا ہے۔ میں نے اپنا یہ خواب اپنے شوہر کو سنایا اس نے میرے تھپڑ مارا اور بولا کہ تو یثرب کی بادشاہ (پیارے نبی ﷺ) کے پاس جانے کے چکر میں ہے؟۔ یا رسول اللہ یہ اس تھپڑ کا اثر ہے (مرقاۃ شریف) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت صفیہ کا یہ خواب پورا فرمایا۔

ہزاروں سلام مدینے کے چاند
ہوں تم پر مدام مدینے کے چاند (یا نبی)

انہیں شرف زوجیت بخشا اور آزاد کرنے ہی کو مہر قرار دیا۔ یہ مہر پیارے رسول ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ پیارے رسول ﷺ پر نہ تو ازواج مطہرات کا مہر واجب ہے اور نہ باری مقرر کرنا لازم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ الگ فرما دیں آپ جس کو آپ چاہیں اور جگہ دیں آپ اپنے پاس جس کو آپ چاہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۳۲) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمالیں:۔ حضور انور ﷺ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر فرمائیں یا نہ فرمائیں لیکن باوجود اس اختیار کے حضور انور ﷺ تمام ازواج مطہرات کے درمیان عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے۔ تاکہ لوگ آپ کی سیرت طیبہ سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ بجز حضرت سودہ کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دیدیا تھا۔ اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج مطہرات میں ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی کہ یہ آیت کریمہ ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جانیں حضور انور ﷺ کو نذر کیں۔ اور حضور انور ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ جسکو چاہیں قبول فرمائیں اسکے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرما دیں اور جن ازواج مطہرات کو آپ نے معزول یا ساقط القسمہ فرما دیا ہو آپ جب چاہیں پھر ان کی طرف التفات فرمائیں اور انکو نوازیں۔ اسکا آپکو اختیار ہے اور جب ازواج مطہرات کو معلوم ہو جائے گا کہ مذکورہ حقوق آپ کے ذمہ واجب نہیں ہیں۔ بلکہ عطیہ خسروانہ ہے اور یہ اختیار آپ کو دربار الٰہی سے ملا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کو کچھ کہنے کا موقع نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بعض مسلمانوں

فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ

تو نکاح کرادیا ان کا شاہ حبشہ نجاشی نے پیارے نبی ﷺ کے ساتھ اور مہر دے انکو پیارے نبی کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں ہے

اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ بَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کہ چار ہزار درہم اور بھیجدیا انکو پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں، حضرت شرحبیل ابن حسنہ کے ہمراہ۔

﴿بَابُ الْوَلِيْمَةِ ترجمہ: ولیمے کا باب﴾

(۳۱۲۴) حدیث شریف: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: نہیں ولیمہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کسی کا اپنی ازواج مطہرات میں سے کہ جیسا ولیمہ فرمایا ام المومنین حضرت زینب کا کہ ولیمہ فرمایا ایک بکری کا۔

(۳۱۲۵) حدیث شریف: اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزاً وَلَحْماً. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: ولیمہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب وظیفۂ زوجیت ادا فرمایا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ تو شکم سیر فرمایا پیارے رسول نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے۔

(۳۱۲۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا اَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے آزاد فرمایا حضرت صفیہ کو اور نکاح فرمالیا ان سے اور بنادیا انکی آزادی کو ان کا مہر ولیمہ فرمایا ان کا حریسہ کیساتھ۔

एक रिवायत में है कि चार हजार दिरहम, और भेज दिया उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में हजरते शरजील इब्ने हस्ना के हमराह।

(173) वलीमे का बाब

3124 हदीस शरीफ़:— नहीं वलीमा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किसी का अपनी अज़वाजे मुताहरात में से कि जैसा वलीमा फ़रमाया उम्मुल मोमिनीन हज़रते ज़ैनब का कि वलीमा फ़रमाया एक बकरी का।

3125 हदीस शरीफ़:— वलीमा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब वज़ीफ़ा ए ज़ौजियत अदा फ़रमाया उम्मुल मोमिनीन हज़रते जैनब बिन्ते जहश के साथ तो शिकमसैर फ़रमाया प्यारे रसूल ने लोगों को रोटी और गोश्त से।

3126 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आजाद फ़रमाया हज़रते सुफिया को और निकाह फ़रमा लिया उनसे और बना दिया उनकी आजादी को उनका मेहर वलीमा फ़रमाया उनका हरीसा के साथ।

3127 हदीस शरीफ़:— वलीमा फ़रमाया प्यारे नबी ने अपनी बअज़ अज़वाजे मुताहरात का दो मुद जौ से।

کے دل بعض بیویوں کی طرف زیادہ مائل ہیں لیکن آج مسلمانو! عدل وانصاف سے کام لو اور کسی بیوی کا حق نہ مارو۔
(تفسیر قدیری ہدیٰ مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۳۳)

حیس، حیسہ، حریسہ یہ حلوے کی طرح ہوتا ہے کھجور، مکھن، گھی، چھوارے سے بنتا ہے۔

(۳۱۲۷) پیارے نبی ﷺ کی یہ پاک بیوی سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ جب آپ بیوہ ہوئیں تو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیام نکاح دیا آپ نے منع فرمادیا پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیام نکاح دیا آپ نے انہیں بھی منع فرمادیا۔ پھر پیارے نبی ﷺ نے آپ کو شرف زوجیت سے نوازا۔ دو مد آدھے صاع کو کہتے ہیں موجودہ تول کے حساب سے دو کلو ۴۵ گرام ہوئے۔ ولیمہ شوہر کم سے کم بھی کرسکتا ہے اور زیادہ بھی کرسکتا ہے یہ شوہر کی گنجائش پر ہے۔

(۳۱۲۸) ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ وہاں جانا سنت ہے کھانا کھانے میں اختیار ہے۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا بھی اس وقت سنت ہے کہ جب کوئی شرعی مانع موجود نہ ہو اور اگر شرعی مانع موجود ہو جیسے کھانا مشکوک ہو حرام کی کمائی سے پکانے کا قوی احتمال ہو یا ولیمہ میں صرف مالدار بلائے گئے ہوں اور غرباء وفقراء کو نظر انداز کر دیا گیا ہو یا دعوت میں کوئی ایذا اور ساں چیز موجود ہو یا دسترخوان پر ناجائز گانے باجے کا انتظام ہو یا وہاں پینے پلانے کا دور چل رہا ہو۔ یا رشوت کے طور بلایا جائے یا غیر جنسوں کی صحبت ہو تو ان مذکورہ صورتوں میں دعوت ولیمہ قبول کرنا سنت نہیں۔ دعوت وضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں۔ (۱) ولیمہ نکاح کے بعد (۲) بچے کی ولادت کے بعد (۳) ختنہ کے موقع پر (۴) عقیقہ بچے کے نام رکھنے کے بعد (۵) مکان کی تعمیر پر (۶) مسافر کے آنے پر (۷) مصیبت کے وقت (۸) ضیافت کی نیت سے۔ یہ تمام دعوتیں اور ضیافتیں مستحب ہیں۔ ان تمام ہی مواقع پر مسلمان کھانا بناتے ہیں اور ایصال ثواب کر کے اسکو تبرک بناتے ہیں اور آم کے آم گٹھلیوں کے دام کے فارمولے پر عمل کرتے ہیں۔

(۳۱۲۹) دعوت قبول کرنے کا یہ حکم بھی استحبابی ہے۔ ہر جائز دعوت کو قبول بھی کرے وہاں جائے بھی کھانا کھانے میں اختیار ہے کھائے یا نہ کھائے۔ اگر دعوت قبول نہ کرے یا نہ جائے تو لوگ اسکے بارے میں بدگمان ہوں گے کہ گھمنڈی ہے۔ متکبر ہے۔ مغرور ہے۔ اور اس سے سماج میں بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے اور دشمنی وعداوت کا آتشکدہ دہک سکتا ہے۔ جس میں اخوت بھائی چارہ بھسم ہو سکتا ہے۔ اگر وہاں جائے اور کھانا نہ کھائے تو دعاء برکت کردے اور اگر روزے دار ہو یا بیمار ہو یا راستہ دشوار ہو یا دور زیادہ ہو کہ پہونچنے میں زیادہ تکلیف ہو تو عذر کردے تاکہ کسی قسم کی نفرت نہ پیدا ہو اور عداوت کا تخم نہ جمنے پائے اور شیطان کو شیطنت کا موقع نہ ملے۔

(۳۱۳۰) جس ولیمہ میں صرف نام ونمود کا جذبہ ہو اور غرباء نوازی اخلاص وللّٰہیت نہ ہو یہ اس ولیمہ کی برائی بیان فرمائی جارہی ہے۔ آجکل دیکھا بھی جارہا ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں غرباء سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔ اور مالداروں کی خوب آؤ بھگت ہوتی ہے۔ اگر ولیمہ کی دعوت میں غرباء وفقراء بلا بھی لئے جائیں تو انہیں تین نمبر کا دعوتی سمجھ کر حقارت کیساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے اور امراء واغنیاء کو بھرپور اہتمام کیساتھ یہ برا اور بہت برا ہے۔ ولیمہ کی دعوت میں امراء کیساتھ ساتھ فقراء کو بھی دعوت دینا چاہیے اور امراء واغنیاء کیساتھ ساتھ فقراء وغرباء کو بھی پورے اہتمام اور بھرپور اعزاز واکرام کے ساتھ کھانا کھلانا چاہیے اور غرباء نوازی کا بھرپور مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ غرباء وفقراء دل کی گہرائیوں سے دعائیں دیں۔ "جس نے دعوت چھوڑی اس نے نافرمانی کی" اس جملے سے استحباب کی تاکید واہمیت مقصود ہے۔ یا پھر وہ شخص مراد ہے جس نے از راہ تکبر وغرور مسلمانوں کی ہاں دعوت میں جانا چھوڑ دیا۔ جیسا کہ آجکل مشاہدہ ہو رہا ہے۔

(۳۱۳۱) چاروں حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوں اور پانچویں پیارے نبی ﷺ بزرگوں کی دعوت کرنا بھی سنت صحابہ ہے اور گوشت کی تجارت کرنا بھی سنت صحابہ ہے۔ اسکو رذیل پیشہ کہنا دشمنان صحابہ کرام کا کام ہے۔ سیدنا حضرت ابوشعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے نبی ﷺ پر آثار فاقہ وبھوک دیکھے تو یہ کھانے کا اہتمام فرمایا۔ یہ کھانا بہت ہی پر تکلف ولذیذ تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے لذیذ کھانے

(۳۱۲۷) حدیث شریف: اَوْلَمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: ولیمہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا دو مُد جَو سے۔

(۳۱۲۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِہَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب دعوت دیجائے تم میں سے کسی کو ولیمے کی تو چاہیئے کہ وہاں جائے

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْ نَحْوَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور ایک روایت میں مسلم شریف کی ہے کہ چاہیئے کہ قبول کرے، ولیمہ ہو یا اسکے مثل۔

(۳۱۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب دعوت دیجائے تم میں سے کسی کو کھانے کی تو چاہیئے کہ دعوت قبول کرے

فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَاِنْ شَآءَ تَرَکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

پھر اگر چاہے تو کھالے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(۳۱۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَہَا الْاَغْنِیَاءُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بُرا کھانا وہ ولیمے کا کھانا ہے کہ بلائے جائیں جسکے لئے مالدار لوگ

وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور چھوڑ دیئے جائیں غریب لوگ اور جس نے چھوڑ دی دعوت تو نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اور اسکے پیارے رسول کی۔

(۳۱۳۱) حدیث شریف: کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِیْ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَہٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ

ترجمہ: ایک شخص تھے انصار میں سے، کنیت رکھی جاتی تھی انکی ابوشعیب، انکا ایک غلام تھا گوشت فروش، تو فرمایا انہوں نے

اِصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَّکْفِیْ خَمْسَۃً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَصَنَعَ

کہ تیار کرو میرے لئے کھانا جو کفایت کرے پانچ کو تاکہ میں دعوت دوں پیارے نبی ﷺ کو کہ پانچویں ہوں پیارے نبی پانچ میں کے تو تیار کیا غلام نے

3128 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब दावत दी जाये तुममें से किसी को वलीमे की तो चाहिये कि वहाँ जाये और एक रिवायत में मुस्लिम शरीफ़ की है कि चाहिये कि कुबूल करे वलीमा हो या उसके मिस्ल।

3129 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दावत दी जाये तुममें से किसी को खाने की कि दावत कुबूल करे फिर अगर चाहे तो खा ले और अगर चाहे तो छोड़ दे।

3130 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बुरा खाना वो वलीमे का खाना है कि बुलाये जायें जिसके लिये मालदार लोग और छोड़ दिये जायें गरीब लोग और जिसने छोड दी दावत तो ना फ़रमानी की उसने अल्लाह तआला की और उसके प्यारे रसूल की।

3131 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स थे अन्सार में से, कुन्नियत रखी जाती थी उनकी अबू शुऐब, उनका एक गुलाम था गोश्त फरोश, तो फ़रमाया उन्होंने कि तैयार करो मेरे लिये खाना जो किफ़ायत करे पांच को ताकि मैं दावत दूँ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि पांचवें हों प्यारे नबी पांच में, तो तैयार किया गुलाम ने उनके लिये खाना शानदार फिर आये वो शख़्स प्यारे नबी की बारगाहे रहमत में तो दावत दी उन्होंने प्यारे नबी को तो लग गया उनके साथ एक आदमी तब फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ अबू शुऐब!

بھی تناول فرمائے ہیں۔ مرغ بھی تناول فرمایا ہے۔ مگر بیک وقت چند کھانے تناول نہ فرمائے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ایک وقت میں چند کھانے تناول کرنا بدعت جائزہ ہے (شامی) مہمان کیلئے پرتکلف لذیذ کھانا تیار کرنا سنت ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے مہمانوں کیلئے پراٹھے شیر مال تیار فرمائے شیر مال اور پراٹھے آپکی سنت ہیں ساتھ میں جو صاحب ہو لئے تھے پیارے نبی ﷺ نے ان کیلئے اجازت طلب فرمائی۔ اور شرعی مسئلہ بیان فرما دیا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ غیر دعوتی کو دسترخوان کی زینت نہ بنائے۔ مگر عموماً جو لوگ ساتھ میں رہتے ہیں ساتھ جاتے ہی ہیں اور ساتھ کھاتے ہی ہیں جیسے وزیر کا باڈی گارڈ یا وزیر اعظم کا پرائیویٹ سکریٹری یا پیر و مرشد کا خادم کہ اب اس پر عرف قائم ہو چکا ہے۔ کوئی شخص بن بلائے کسی کے ہاں کھانا کھانے نہ جائے بے دعوتی کیلئے اجازت لینا ضروری ہے۔ بے دعوتی بنا اجازت کھانے والے کے گھر میں داخل نہ ہو مہمان کو دسترخوان پر ہر کس و ناکس، آنے جانے والے کو بھی کھانے کی دعوت نہ دینی چاہیے کیونکہ مہمان ہے مالک و میزبان نہیں ہے ایک دسترخوان والا دوسرے دسترخوان والے کو اپنے دسترخوان سے بھی کوئی چیز اٹھا کر نہ دے البتہ ایک دسترخوان کے لوگ ایک دوسرے کو جو چاہیں لے دے سکتے ہیں۔ مہمان اجنبی کتے کو ہڈی بھی نہیں ڈال سکتا اگر مالک و میزبان کا کتا ہے تو اس کتے کو مہمان ہڈی ڈال سکتا ہے۔ اگر مہمان کسی وجہ سے خود نہ کھائے تو اپنا حصہ دوسرے کو بنا اجازت مالک و میزبان کھلا سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابو شعیب کے یہاں تو قانون شرعی بیان فرمادیا مگر سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں دس کی دعوت پر تقریباً ایک ہزار حضرات صحابہ کرام کو لیکر تشریف لے گئے اور سبکو کھانا کھلایا اور پیارے نبی ﷺ نے اپنی سلطنت خداداد اور ملکیت کا اظہار فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ سبکے مالک ہیں تمام امت پیارے نبی ﷺ کی مملوک و غلام ہے۔ مالک کو یہ حق ہے کہ اپنے غلام کی دعوت میں جسے چاہے بلائے کیونکہ غلام کا مال مالک کا مال ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی شان قدرت کا یہ حال ہے کہ دس افراد کا کھانا تقریباً ایک ہزار افراد کو کھلایا اور کھانا تھا کہ جوں کا توں موجود رہا کچھ کمی نہ آئی۔ جہاں یہ اختیار و اقتدار ہو وہاں بلانے نہ بلانے کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے چونکہ کھانے والوں کو لانے والے بھی پیارے نبی ﷺ ہیں اور کھلانے والے بھی پیارے نبی ﷺ ہیں۔ کنویں اور دریا کا پانی بن دعوت کے سب پی لیتے ہیں مگر گھڑے کا پانی مالک سے پوچھ کر ہی پیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی خاص میت کیلئے کھانا پکایا گیا ہے تو اسکے ساتھ تمام امت مسلمہ بلکہ تمام نبی نوع انسانی (بشرط ایمانی) کو ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔ سبکو ثواب برابر برابر ہی پہونچے گا۔ ایسا نہیں کہ تقسیم ہو کر اس طرح پہونچے کہ ایک روپے کا ثواب سو مومنوں کو بخشا تو سبکو ایک ایک روپے کا ثواب پہونچے گا نہ کہ ایک ایک پیسے کا۔

(۳۱۳۲) ستو اور چھوارے ملا کر بھی حیس بنایا جاتا ہے۔ حیس بنانے کیلئے مختلف اجزاء کا استعمال ہوتا ہے جیسے ہمارے یہاں چاول مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

(۳۱۳۳) یہ پردہ ناجائز بھی نہ تھا اور نہ ہی اس میں ناجائز تصاویر تھیں اگر ایسا ہوتا تو پیارے رسول ﷺ اپنے دست کرم سے اسے پھاڑ دیتے تصویروں کو مٹا دیتے۔ پردہ تو سادہ تھا جائز تھا مگر دنیاوی تکلف کا آئینہ دار تھا۔ یہ ظاہری ٹیپ ٹاپ اہل بیت نبوت کے شان کے لائق نہ تھی اسلئے منع تو نہ فرمایا بلکہ عملی طور پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا تاکہ آئندہ حضرت خاتون جنت اپنے مکان کی زینت سادگی کو بنائیں اپنے مکان کو اعمال صالحہ سے مزین رکھیں۔ محض دنیا کی ٹیپ ٹاپ آخرت کے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

(۳۱۳۴) جو بلا وجہ شرعی صرف تکبر و غرور کی بنا پر دعوت قبول نہ کرے وہ نافرمان ہے اور جو بن بلائے دعوتی بن کر پہونچ جائے اور کھائے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی بنا اجازت کسی کے گھر میں گھس جائے اور اسکا مال لوٹ لے۔ پیارے نبی ﷺ پاک ہیں ان کی تعلیمات بھی پاک ہیں کہ بلا وجہ شرعی دعوت قبول نہ کرنا کبر و غرور ہے اور بنا دعوت کے کھانے پہونچ جانا کمینہ پن ہے۔ دونوں سے بچنا لازم و ضروری ہے کبھی کبھی ان بے بلائے دعوت خوروں کی وجہ سے کھانا کم پڑ جاتا ہے اور صاحب خانہ کی اذیت و ذلت کا ذریعہ بن جاتا ہے جس سے اسکی ہتک اور بے عزتی ہوتی ہے اور سماج میں اسکے خلاف افواہیں گرم ہوتی ہیں اور مخالفین کو بغلیں بجانے کا موقع مل جاتا ہے۔

(۳۱۳۵) جب دو پڑوسی ایک ہی وقت میں دعوت دیں اور دونوں

لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَاشُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ان کیلئے کھانا شاندار پھر آئے وہ شخص پیارے نبی کی بارگاہ رحمت میں تو دعوت دی انہوں نے پیارے نبی کو تو لگ گیا انکے ساتھ ایک آدمی تب فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اے ابوشعیب! بیشک ایک آدمی ہمارے ساتھ لگ گیا ہے، تم اگر اجازت دو انکو تو ٹھیک اور اگر چاہو تو چھوڑ دو انکو عرض کیا حضرت ابوشعیب نے کہ نہیں، بلکہ میں نے اجازت دی انکو۔

(۳۱۳۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ۔ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے ولیمہ فرمایا ام المومنین حضرت صفیہ کا ستو اور چھوہارے سے۔

(۳۱۳۳) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَآءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَدَّكَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ اَوْلِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُّزَوَّقًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: بیشک ایک شخص کی دعوت فرمائی امیر المومنین حضرت علی ابن ابو طالب نے تو بنایا ان کیلئے کھانا تو کہا حضرت فاطمہ نے کاش ہم دعوت دیتے پیارے رسول اللہ ﷺ کو تو کھانا تناول فرماتے پیارے رسول ہمارے ساتھ تو بلایا پیارے رسول کو تو تشریف لائے پیارے رسول تو رکھا اپنے دستہائے مبارک چوکھٹ کے دونوں بازوؤں پر تو دیکھا پیارے رسول نے کہ لٹکا ہوا ہے پردہ گھر کے ایک کونے میں تو واپس ہو گئے پیارے رسول، فرماتی ہیں حضرت فاطمہ کہ میں پیچھے پیچھے گئی پیارے رسول کے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز نے واپس کیا آپکو؟ فرمایا پیارے رسول نے مناسب نہیں ہے میرے لئے یا نبی کیلئے کہ داخل ہو ایسے گھر میں جو ٹیپ ٹاپ والا ہو۔

बेशक एक आदमी हमारे साथ लग गया है तुम अगर इजाज़त दो उनको तो ठीक और अगर चाहो तो छोड़ दो उनको, अर्ज किया हज़रते शुऐब ने कि नहीं बल्कि मैंने इजाज़त दी उनको।

3132 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वलीमा फ़रमाया उम्मुल मोमिनीन हज़रते सफ़िय्या का सत्तू और छुहारे से।

3133 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स की दावत फ़रमाई अमीरुल मोमिनीन हज़रते अली इब्ने अबू तालिब ने तो बनाया उनके लिये खाना तो कहा हज़रते फ़ातेमा ने काश हम दावत देते प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो खाना तनावुल फ़रमाते प्यारे रसूल हमारे साथ तो बुलाया प्यारे रसूल को तो तशरीफ लाये प्यारे रसूल तो रखे अपने दस्तहा ए मुबारका चौखट के दोनों बाजुओं पर तो देखा प्यारे रसूल ने कि लटका हुआ है पर्दा घर के एक कोने में तो वापस हो गये प्यारे रसूल, फ़रमाती हैं हज़रते फ़ातेमा कि मैं पीछे पीछे गयी प्यारे रसूल के तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह किस चीज़ ने वापस किया आपको? फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुनासिब नहीं मेरे लिये या नबी के लिये कि दाख़िल हो ऐसे घर में जो टीपटाप वाला हो।

3134 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसको दावत दी जाये फिर वो दावत कुबूल न करे तो नफ़रमानी की उसने अल्लाह तआला की और उसके प्यारे रसूल की और

(۳۱۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِيْرًا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جسکو دعوت دیجائے پھر وہ دعوت قبول نہ کرے تو نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اور اسکے پیارے رسول کی اور جو پہونچ جائے بن بلائے تو وہ پہونچا چور ہو کر اور واپس ہوا وہ لٹیرا ہو کر۔

(۳۱۳۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جمع ہو جائے دو دعوت دینے والے تو قبول کرو ان میں سے زیادہ قریب دروازے والے کی دعوت کو اور اگر پہلے آ جائے ان میں کا ایک تو قبول کرو دعوت اسکی جو پہلے آ جائے

(۳۱۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَّمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پہلے دن کا کھانا حق ہے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا نام و نمود ہے اور جو سنائے گا تو سنائے گا اللہ تعالیٰ اسکو۔

(۳۱۳۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا فخریہ کھانا کرنے والوں کے بارے میں یہ کہ کھایا جائے۔

(۳۱۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ضدیوں کی دعوت نہ قبول کیجائے اور نہ کھایا جائے ان دونوں کا کھانا۔

(۳۱۳۹) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بدکاروں کی دعوت قبول کرنے سے۔

जो पहुंच जाये बिन बुलाये तो वो पहुंचा चोर होकर और वापस हुआ वो लुटेरा होकर।

3135 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब जमा हो जायें दो दावत देने वाले तो कुबूल करो उनमें से ज़्यादा क़रीब दरवाज़े वाले की दावत को और अगर पहले आ जाये उनमें का एक तो कुबूल करो दावत उसकी जो पहले आ जाये।

3136 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पहले दिन का खाना हक़ है और दूसरे दिन का खान सुन्नत है और तीसरे दिन का खाना नामोनुमूद है और जो सुनायेगा तो सुनायेगा अल्लाह तआला उसको।

3137 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया फ़ख़्रिया खाना करने वालों के बारे में यह कि खाया जाये।

3138 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दो ज़िद्दियों की दावत न कुबूल की जाये और न खाया जाये उन दोनों का खाना।

3139 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बदकारों की दावत कुबूल करने से।

(۳۱۴۰) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے جب پہونچے کوئی تم میں کا اپنے مسلمان بھائی کے پاس تو چاہئے کہ کھائے

مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْئَلُ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْئَلُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اسکا کھانا اور پوچھ تاچھ نہ کرے اور پیے اسکے پانی کو اور پوچھ گچھ نہ کرے۔

﴿بَابُ الْقَسَمِ ترجمہ: باری تقسیم کرنے کا باب﴾

(۳۱۴۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات دیے گئے تو ازواج مطہرات چھوڑ کر

وَكَانَ يُقَسِّمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور تقسیم فرماتے تھے باریاں ان میں سے آٹھ کیلئے۔

(۳۱۴۲) حدیث شریف: اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ

ترجمہ: بیشک ام المومنین حضرت سودہ جب بوڑھی ہوگئیں تو عرض کیا یارسول اللہ دیدیا میں نے اپنی باری کا دن جو آپ کیلئے تھا

لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَسِّمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ام المومنین حضرت عائشہ کو تو پیارے رسول اللہ ﷺ عطا فرماتے تھے دو دن حضرت عائشہ کو، ایک انکا دن اور ایک حضرت سودہ کا دن۔

(۳۱۴۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْئَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ دریافت فرماتے تھے اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وصال فرمایا

اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ

کہ میں کل کہاں رہوں گا؟ میں کل کہاں رہوں گا؟ اور ارادہ فرماتے تھے پیارے رسول ام المومنین حضرت عائشہ کی باری کے دن کا تو اجازت دی پیارے رسول کو

3140 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पहुंचे कोई तुममें का अपने मुसलमान भाई के पास तो चाहिये कि खाये उसका खाना और पूछताछ न करे और पीये उसके पानी को और न पूछगछ करे।

(174) बारी तक़सीम करने का बाब

3141 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वफ़ात दिये गये 9 अजवाजे मुताहरात छोडकर और तक्सीम फ़रमाते थे बारियाँ उनमें से 8 के लिये।

3142 हदीस शरीफ़:— बेशक उम्मुल मोमिनीन हज़रते सौदा जब बूढी हो गयी तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! दे दिया मैंने अपनी बारी का दिन जो आपके लिये था उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा को तो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अता फ़रमाते थे दो दिन हज़रते आयशा को एक दिन उनका और एक हज़रते सौदा का दिन।

3143 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दरयाफ्त फ़रमाते थे अपने उस मर्ज़ में जिसमें आपने विसाल फरमाया कि मैं कल कहाँ रहूँगा? मैं कल कहाँ रहूँगा? और इरादा फ़रमाते थे प्यारे रसूल उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा की बारी के दिन का तो इजाजत दी प्यारे रसूल को उनकी अज़वाजे मुताहरात ने कि प्यारे रसूल जहाँ चाहें रहें तो रहे प्यारे रसूल हजरते आयशा के हुजरा ए पाक

دعوتیں متعارض ہوں تو جس پڑوسی کا دروازہ زیادہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کی جائے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پڑوسی تو ہے مگر اسکا دروازہ بہت دور ہوتا ہے چنانچہ فقیر قدیری کے مکان کا بھی یہی حال ہے کہ جانب مشرق میں ایسا پڑوس ہے جس کا دروازہ دور اور بہت دور ہے۔ اگر ایک دعوت دہندہ پہلے پہونچ جائے تو پھر اسکی دعوت قبول کی جائے گی کہ مقدم کلام ہے اور وہی حقدار ہے۔ یہ قانون دوسرے مواقع پر بھی لاگو ہوگا مثلاً ایک استاد کے پاس جو پہلے سبق لینے آئے استاد پہلے اسی کو سبق دے۔ جو مفتی کے پاس پہلے فتوی پوچھنے آئے تو مفتی پہلے مستفتی کو پہلے فتوی بتائے۔

(۳۱۳۶) بارات والے دن کا کھانا تو باراتیوں کا حق ہے جو برائے شرکت بارات میں آتے ہیں یہاں نہ کھائیں گے تو کہاں کھائیں گے۔ لہٰذا پہلے دن کا کھانا سنت موکدہ ہے اور دوسرے دن کا کھانا یعنی زفاف کے بعد کا کھانا سنت مستحبہ ہے۔ اور اسکا نام ولیمہ مسنونہ ہے۔ اور زفاف کے تیسرے دن کھانا کرنا سنت نہیں بلکہ نام ونمود ہے اور جو شخص سنانے اور شہرت کرنے کی نیت سے برائے فخر وغرور ایسا کریگا تو اسکی صرف دنیا ہی میں ناموری ہوگی قیامت میں اسے کوئی اجر وثواب نہ ملیگا بلکہ اللہ تعالیٰ میدان حشر میں فرمائیگا کہ اسنے دکھاوے ورسانے کیلئے سب کچھ کیا تھا یہ جھوٹا ہے مفتری ہے رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ ثواب کیلئے اخلاص چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ ولیمہ تیسرے دن کرتے ہیں انہیں اس روش سے باز آنا چاہیے ولیمہ دوسرے ہی دن یعنی بعد زفاف کرنا ہی سنت ہے۔

(۳۱۳۷) جب دو دعوت کرنے والے ایک دوسری کے مقابلے میں فخر جھاڑنے کی نیت سے دعوت کریں اور یہ پروگرام ہو کہ میری واہ واہ ہو جائے اور میرا کھانا دوسرے کے کھانے پر بڑھ جائے میری عزت ہو اور دوسرے کی ذلت تو ایسی دعوتوں سے احتراز کرو انہیں قبول نہ کرو ایسی دعوتیں بزرگان دین بھی قبول نہیں فرماتے تھے۔ اور آجکل مسلمان اسی فخر وغرور میں تباہی وبربادی کا شکار ہیں کہ اپنے سے اونچے والے کی حرص میں بڑے بڑے ہوٹل بک کراتے ہیں اور پُر تکلف کھانے بنواتے ہیں اور بعد میں مکان بیچ کر بل چکاتے ہیں اور ذاتی مکان سے کرایہ کے مکان کی زینت بن جاتے ہیں۔ اور اس نام ونمود کے چکر میں فقر وفاقہ کی نوبت آجاتی ہے۔ اور گھر کی کنجی بجنے لگتی ہے۔ قرض خواہوں سے منہ چھپانا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ولیمہ کا کھانا ہو یا عقیقہ وختنہ وغیرہ کا جتنی چادر ہو اتنا ہی پاؤں پھیلانا چاہیے اور اپنے سے زیادہ حیثیت والے کی برابری میں اپنا اثاثہ برابر نہ کرنا چاہیے۔

(۳۱۳۸) جو لوگ نفسانفسی کی بنیاد پر کھانا کریں اور آپس میں مقابلہ مقصود ہو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی تگ ودو میں مصروف ہوں تو ان کے گھر دعوت میں نہ جاؤ اور اگر وہ کھانا بھیجیں بھی تو نہ لو بلکہ واپس کر دو تاکہ انہیں نصیحت ہو اور درس عبرت ہو کیونکہ اسمیں تعلیم و تبلیغ بھی ہے اور اصلاح وخیر خواہی بھی کہ قوم تباہی سے بچ جائے۔ اسی مقابلے بازی کی وجہ سے قوم تباہ وبرباد ہو رہی ہے۔ اسکا سختی سے سدباب کرنا چاہیے تاکہ قوم تباہی سے بچ سکے۔ سیدنا حضرت امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ضدیوں سے مراد دعوت میں فخر و ریاء کے لئے مقابلہ کرنے والے ہیں۔

(۳۱۳۹) اس حدیث شریف میں بدکاروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی کمائی خالص حرام کی ہو ان کی دعوت ہرگز قبول نہ کی جائے تاکہ انہیں اپنی بدکاریوں سے توبہ کرنے کی توفیق ہو بدکاروں کی دعوت قبول کرنے سے ان کو بدکاری پر شہ ملتی ہے اور وہ مزید بدکار ہو جاتے ہیں یوں بھی ان کے یہاں جانے سے احتراز کرو۔ اور اگر کمائی حرام کے ساتھ ساتھ حلال بھی ہو تو اسکی دعوت قبول کی جاسکتی ہے اور اسکے یہاں کھانا بھی کھایا جا سکتا ہے۔

(۳۱۴۰) اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ خواہ مخواہ یہ جانچ پڑتال نہ کرو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے تیری کمائی کیسی ہے حرام ہے حلال ہے؟ کہ اسمیں اپنے مسلمان بھائی پر بدگمانی ہے اور کھلانے والے کو ایذاء رسانی بھی۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ہاں پرورش پائی اور پیارے نبی ﷺ نے ابوطالب کے ہاں پرورش پائی۔ ان حضرات نے فرعون و ابوطالب کی آمدنی کی جانچ پڑتال نہ فرمائی۔ یہاں تو کھلانے والا بھی مومن ومسلمان ہے اور مسلمان پر تو اچھا گمان رکھنا ہی چاہیے تو پھر ایسی صورت میں پوچھ گچھ، جانچ پڑتال اور تحقیقات بے موقع ہیں اور دل آزاری کا سبب ہے۔

(۳۱۴۱) چند بیویوں میں عدل وانصاف قائم رکھنا اہم واجب ہے دل

اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انکی ازواج مطہرات نے کہ پیارے رسول جہاں چاہیں رہیں، تو رہے پیارے رسول حضرت عائشہ کے حجرۂ پاک میں یہاں تک کہ وصال فرمایا انہیں کے پاس۔

(۳۱۴۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ فرماتے سفر کا تو قرعہ اندازی فرماتے اپنی ازواج مطہرات کے درمیان

فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر ان میں سے نکلتا جسکا حصہ تو لیجاتے انکو اپنے ہمراہ۔

(۳۱۴۵) حدیث شریف: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا

ترجمہ: سنت سے ہے کہ جب نکاح کرے کوئی شخص کنواری سے بیوہ پر تو قیام کرے اسکے پاس سات دن

وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور باری مقرر کرے اور جب نکاح کرے بیوہ سے تو قیام کرے اس کے پاس تین دن پھر باری مقرر کرے۔

(۳۱۴۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح فرمایا ام المومنین حضرت ام سلمہ سے اور رہیں حضرت ام سلمہ پیارے رسول کے پاس

قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ

تو فرمایا پیارے رسول نے حضرت ام سلمہ سے کہ نہیں ہے تمہاری وجہ سے تمہارے قبیلے والوں کو کوئی حقارت، اگر تم چاہو تو سات دن گزاروں میں تمہارے پاس

وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ

اور سات سات دن گزاروں میں باقی ازواج مطہرات کے پاس اور اگر تم چاہو میں تین دن گزاروں تمہارے ساتھ پھر دورہ کروں میں، عرض کیا حضرت ام سلمہ نے

ثَلِّثْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ تین دن قیام فرمائیں، اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے حضرت ام سلمہ سے کہ کنواری کیلئے سات دن ہیں اور بیوہ کیلئے تین دن ہیں۔

मे यहाँ तक कि विसाल फ़रमाया उन्हीं के पास।

3144 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इरादा फ़रमाते सफ़र का तो क़ुराअंदाज़ी फ़रमाते अपनी अज़वाजे मुताहरात के दरमियान फिर उनमें से निकलता जिसका हिस्सा तो ले जाते उनको अपने हमराह।

3145 हदीस शरीफ़:– सुन्नत है कि जब निकाह करे कोई शख़्स कुंवारी से बेवा पर तो क़याम करे उसके पास सात दिन और बारी मुक़र्रर करे और जब निकाह करे बेवा से तो क़याम करे उसके पास तीन दिन फिर बारी मुक़र्रर करे।

3146 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब निकाह फ़रमाया उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से और रहीं हज़रते उम्मे सलमा प्यारे रसूल के पास तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते उम्मे सलमा से कि नहीं है तुम्हारी वजह से तुम्हारे क़बीले वालों को कोई हिक़ारत अगर तुम चाहो तो सात दिन गुज़ारूँ मैं तुम्हारे पास और सात सात दिन गुज़ारूँ मैं बाक़ी अज़वाजे मुताहरात के पास और अगर तुम चाहो मैं तीन दिन गुज़ारूँ तुम्हारे साथ फिर मैं दौरा करूँ! अर्ज़ किया हज़रते उम्मे सलमा ने आप तीन दिन क़याम फ़रमायें और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते उम्मे सलमा

کے میلان تو برابری نہیں ہو سکتے اور اسکا حساب بھی نہ ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر نہ طاقت رکھتے ہو تم اکی کہ انصاف کرو تم بیویوں کے درمیان اور اگر تم چاہو بھی تو نہ ہو سکو گے مکمل ایک طرف۔ پھر چھوڑ دو تم دوسری کو لٹکی ہوئی کی طرح اور اگر تم اصلاح کرو اور متقی بن جاؤ تو بیشک ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۰) اب اسکی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں:۔ اگر کئی بیویاں ہوں تو یہ تمہاری طاقت سے باہر ہے کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل ومحبت میں نہ خواہش ورغبت میں۔ نہ عشرت واختلاط میں نہ نظر وتوجہ میں۔ تم کوشش کر کے بھی یہ تو کر نہیں سکتے کہ تمہارے طاقت سے باہر ہے اسی لئے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی ومیل طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں تمہیں برابری کرنے کا حکم بھی نہیں دیا گیا ہے مگر جہاں تک تمہیں قدرت واختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شئی نہیں ہے تو بات چیت حسن اخلاق کھانے پینے پہننے میں پاس رکھنے میں اور ایسے امور میں برابری کرنا کہ جو اختیاری ہیں ان امور میں دونوں کیساتھ یکساں سلوک کرنا لازم وضروری ہے۔ اگر رغبت ومحبت میں بیویوں کے درمیان برابری شوہر نہ رکھ پائے تو کوئی مواخذہ نہ ہوگا اور اگر برتاوے میں برابری نہ کرے گا تو پکڑ ہوگی۔ اور زوجین میں صلح ومصالحت کرا دینا بڑا ثواب ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۳۹)

چند بیویوں میں عطیات، اخراجات، ملبوسات، زیورات، سوغات، ہدایا اور شب باشی میں عدل قائم رکھنا شوہر پر واجب ہے البتہ بچوں والی بیوی کو بنا بچوں والی بیوی سے زیادہ خرچ ملیگا بچوں کی وجہ سے۔ چار عورتوں سے نکاح کرنا اس وقت حلال ہے جب ظلم کا خطرہ نہ ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر اگر خوف کرو تم یہ کہ تم نہ برابری کر سکو گے تم پھر ایک ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸۸) انصاف نہ کر سکنے کے خطرے میں ایک سے زائد نکاح سخت ممنوع ہیں۔ بیویوں میں محبت یعنی جماع میں برابری واجب نہیں ہے بلکہ ہر بیوی کے پاس رات گزارنے میں برابری ضروری ہے۔ رات اصل مقصود ہے دن اسکے تابع ہے اگر کوئی شوہر رات میں نوکری کرتا ہو تو دن میں بیوی کیساتھ رہنے میں برابری کرے، ایک کی باری میں دوسری کے پاس نہ جائے اور نہ چند بیویوں کو اکٹھا رہنے پر مجبور کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر بار غسل فرمایا تو یہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیویوں کے بارے میں عدل واجب نہ تھا۔ یا پھر عدل سے پہلے کی بات ہے یا پھر ازواج مطہرات کی اجازت سے تھا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ازواج مطہرات وقت وصال شریف موجود تھیں۔ ۱۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ ۲۔ سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ ۳۔ سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ ۴۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ ۵۔ سیدتنا ام المومنین حضرت صفیہ ۶۔ سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ ۷۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام حبیبہ ۸۔ سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش ۹۔ سیدتنا ام المومنین حضرت جویریہ ۱۰۔ سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجہ کا پہلے ہی وصال شریف ہو چکا تھا۔ ۱۱۔ سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ ۱۲۔ سیدتنا ام المومنین حضرت اسمہ بنت جون ۱۳۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ خثعمیہ (رضی اللہ تعالی عنہن)۔ حضرت سودہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو بخش دی تھی۔ اسلئے حضرت عائشہ کے حجرہ پاک میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام دو دن رہتا تھا۔ باقی سات کے ہاں ایک ایک دن قیام رہتا تھا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دورہ حضرت عائشہ پر تمام ہوتا تھا۔ یہ باریاں مقرر فرمانا آپ پر شرعاً واجب نہ تھا مستحب تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ الگ فرما دیں آپ جس کو آپ چاہیں اور جگہ دیں آپ اپنے پاس جس کو آپ چاہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۳۲)

(۳۱۴۲) ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح ثانی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے وصال کے بعد اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے نکاح سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہوا۔ آخر عمر میں آپ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو ہبہ فرما دی۔ بیوی اپنی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے کیونکہ حقوق کا ہبہ درست ہے۔ اور اگر چاہے بعد میں رجوع بھی کر سکتی ہے اسی طرح بیوی اپنا نان، نفقہ، مہر بھی معاف کر سکتی ہے۔

(۳۱۴۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَآئِہٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باری مقرر فرماتے تھے اپنی ازواج مطہرات کے درمیان تو انصاف فرماتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ تعالیٰ!

ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

یہ میرا باری مقرر کرنا ہے اس میں جسکا میں مالک ہوں اور نہ حساب کتاب لے تو مجھ سے اس بارے میں جسکا تو مالک ہے، میں مالک نہیں ہوں

(۳۱۴۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا جب ہوں کسی شخص کے پاس دو بیویاں پھر نہ انصاف کرے

بَیْنَھُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

انکے درمیان تو آئیگا وہ قیامت میں اس حالت میں کہ انکی ایک کروٹ گری ہوئی ہوگی۔

﴿ بَابُ عِشْرَۃِ النِّسَآءِ وَمَا لِکُلٍّ وَّاحِدٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ ﴾

﴿ ترجمہ: بیویوں سے رفاقت کا باب اور کیا ہیں ہر ایک کے حقوق ﴾

(۳۱۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّھُنَّ خُلِقْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وصیت قبول کرو بیویوں کے بارے میں بھلائی کی اسلئے کہ وہ پیدا فرمائی گئی ہیں

مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ

پسلیوں سے، بیشک ٹیڑھا حصہ پسلی میں اسکا اُوپری حصہ ہے تو اگر سیدھا کرنے لگو گے تم اسکو تو توڑ دو گے تم اسکو اور اگر چھوڑ دو گے تم اسکو

لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو نہیں زائل ہوگا اس کا ٹیڑھا پن، تو وصیت قبول کرو عورتوں کے بارے میں۔

(۳۱۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَّنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک عورت پیدا کی گئی ہے پسلی سے، نہیں ہوگی سیدھی تیرے لئے

से कि कुवारी के लिये सात दिन हैं और बेवा के लिये तीन दिन हैं।

3147 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बारी मुक़र्रर फ़रमाते थे अपनी अज़वाजे मुताहरात के दरमियान तो इंसाफ फ़रमाते थे और फ़रमाते थे या अल्लाह तआला! यह मेरा बारी मुक़र्रर करना है उसमें जिसका मैं मालिक हूँ और न हिसाब किताब ले तू मुझसे उस बारे में जिसका तू मालिक है मैं मालिक नहीं हूँ।

3148 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब हों किसी शख़्स के पास दो बीवियाँ फिर न इंसाफ़ करे उनके दरमियान तो आयेगा वो क़यामत में इस हालत में कि उसकी एक करवट गिरी हुई होगी।

(175) बीवियों से रिफ़ाक़त का बाब और क्या हैं हर एक के हक़ूक़

3149 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि वसिय्यत क़ुबूल करो बीवियों के बारे में भलाई की इसलिये कि वो पैदा फ़रमाई गयी हैं पसलियों से बेशक टेढ़ा हिस्सा पसली में उसका ऊपरी हिस्सा है तो अगर सीधा करने लगोगे तुम उसको तो तोड़ दोगे तुम उसको और अगर छोड़ दोगे तुम उसको तो नहीं ज़ाइल होगा उसका टेढ़ापन तो वसिय्यत क़ुबूल करो औरतों के बारे में।

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تھا حضرت سودہ نے عرض کیا میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی زوجیت میں اٹھوں یا رسول اللہ! آپ مجھے طلاق نہ مرحمت فرمائیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا کہ انہیں طلاق نہ دی۔

(۳۱۴۳) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے اور میں کل کہاں رہوں گا اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ہماری باری کب ہوگی۔ حضرات ازواج مطہرات نے سمجھ لیا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس جملے سے یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ ہماری باری حضرت عائشہ کے پاس کب ہوگی۔ چنانچہ تمام ازواج مطہرات نے مرضی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی مرضیاں قربان کر دیں اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ چاہے جہاں رونق افروز ہوں یہ ازواج مطہرات کی آپسی محبت کی بھی روشن مثال ہے اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کی بھی اور انتہائی ادب واحترام کا واضح ثبوت بھی۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کی مرضی سے یہ تاریخی دن حضرت عائشہ کے کاشانہ مبارکہ میں گزارا۔ اور آپ ہی کی باری میں آپ ہی کے حجرے میں آپ ہی کے سینہ انور پر وصال فرمایا اور آپ ہی کے گھر میں تا قیامت آرام فرمائیں گے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عائشہ سے اتنی محبت فرمائیں اور اتنا نوازیں اب جو حضرت عائشہ کی شان میں بے ادب و گستاخ ہوگا وہ ہرگز ہرگز محبوب خدا نہیں ہوسکتا۔ مغضوب خدا ہی ہوگا اور بارگاہ نبوی سے کسی انعام کا مستحق نہ ہوگا بلکہ پھٹکار کا مستحق ہوگا یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی بارگاہ کے گستاخوں کے چہروں پر اکثر پھٹکار برستی ہے۔

(۳۱۴۴) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر اہلیہ مطہرہ کا نام کاغذ کے پرزوں پر تحریر فرماتے اور انکی گولیاں بناتے اور کسی بچے کے ذریعہ ایک گولی اٹھواتے جن کا نام نکل جاتا اس زوجۂ پاک کو اپنی ہمراہ لے جاتے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل شریف تعلیم امت کیلئے تھا۔ ورنہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں سفر میں اپنی ہمراہ رکھیں اور جسے چاہیں باری سے نوازیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ازواج مطہرات کے درمیان عدل کرنا گھر میں بھی واجب نہ تھا تو سفر میں واجب کیا ہوتا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عدل وانصاف نظیر ہے تمام امت کے لئے کہ اگر چند بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل کریں۔

(۳۱۴۵) یہ سنت قولی بھی ہے اور سنت فعلی بھی کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی فرمایا اور عمل بھی فرمایا۔ باری مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کنواری نئی بیوی کے پاس سات دن تک ٹھہرے پھر پرانی بیوی یا بیویوں کے پاس بھی سات سات دن ٹھہرے اور نئی بیوہ بیوی کے پاس تین دن ٹھہرے پھر پرانی والی بیوی یا بیویوں کے پاس تین دن یا تین تین دن ٹھہرے۔ یہ سات دن یا تین دن باریوں میں شمار ہوں گے۔ یہی حنفی مسلک ہے: اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ سات دن تو کنواری نئی نویلی دلہن کے پاس گزارے اور پھر بیویوں کے درمیان ایک ایک دن والی باری مقرر کرے جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے کیونکہ یہ مطلب قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے خلاف ہے اور اس میں عدل کا بھی خون ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر اگر خوف کرو تم یہ کہ نہ برابری کر سکو گے تم پھر ایک ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۸۸) اس آیت کریمہ میں عدل کا حکم مطلق ہے نئی و پرانی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مسلک امام اعظم زندہ باد۔

(۳۱۴۶) اگر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کم قیام فرمائیں تو انکی وجہ یہ نہیں ہوگی کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ سے محبت اور لگاؤ کم ہے یا حضرت ام سلمہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں ہیں اور یہ بات حضرت ام سلمہ کے اہل خاندان کیلئے سبکی کا باعث ہو۔ باری پہلے ہی دن سے مقرر ہوگی۔ سات دن نئی نویلی کنواری بیوی کو دے ہیں تو پھر پرانی بیوی یا بیویوں کو بھی سات سات دن ہی دینے ہونگے اسی طرح اگر بیوہ نئی بیوی کو اگر تین دن دے ہیں تو پھر دوسری پرانی والی بیوی یا بیویوں کو بھی تین دن یا تین تین دن ہی دینا ہونگے۔ یہ حدیث شریف مسلک امام اعظم کی مؤید ہے۔

(۳۱۴۷) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاملات، اخراجات، عطیات، ملبوسات وغیرہا میں عدل فرماتے لازمی طور پر اور باری مقرر کرنے میں عدل استحباباً فرماتے کیونکہ باری مقرر کرنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب نہ تھا۔ برتاوے میں تو میں ہر طرح برابری رکھتا ہوں مگر

عَلٰی طَرِیْقَةٍ فَاِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَّاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا

کسی ایک راستے پر، تو اگر فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس سے تو فائدہ حاصل کر لے اس سے حالانکہ اس میں ٹیڑھ ہے اور اگر تم سیدھا کرنے لگو گے اسکو

كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

تو توڑ دو گے تم اسکو اور توڑنا اسکو طلاق دینا ہے۔

(۳۱۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ بغض رکھے مومن شوہر مومنہ بیوی سے اگر نا خوش کرتی ہے اسکو کوئی عادت

رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

تو خوش کرے گی اس کی دوسری عادت۔

(۳۱۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتے بنی اسرائیل تو نہ سڑتا گوشت

وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اگر نہ ہوتیں حضرت حوا تو نہ خیانت کرتی عورت اپنے شوہر کی کبھی۔

(۳۱۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَأَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ مارے کوئی تم میں کا اپنی بیوی کو غلام کے مارنے کی طرح، پھر وہ ہمبستری کریگا

فِیْ اٰخِرِ الْيَوْمِ وَفِیْ رِوَايَةٍ يَّعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا فِیْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ

اس کے ساتھ اس دن کے آخری حصہ میں، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ارادہ کرتا ہے کوئی تم میں کا تو مارتا ہے اپنی بیوی کو غلام کے مارنے کی طرح

ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِیْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ يَفْعَلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ شاید اخیر دن اُس سے صحبت کرے گا، پھر نصیحت فرمائی انکو انکے ہنسنے کے بارے میں تو فرمایا کہ نہ ہنسے کوئی تم میں کا جو کام خود بھی کرتا ہے۔

3150 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वेशक औरत पैदा की गई है पसली से नहीं होगी सीधी तेरे लिये किसी एक रास्ते पर तो अगर फ़ायदा हासिल करना चाहता है तू उससे तो फ़ायदा हासिल कर ले उससे हालाकि उसमें टेढ़ है और अगर तुम सीधा करने लगोगे उसको तो तुम तोड़ दोगे उसको और तोड़ना उसको तलाक़ देना है।

3151 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न बुग्ज रखे मोमिन शौहर मोमिना बीवी से अगन ना खुश करती है उसको कोई आदत तो खुश करेगी उसकी दूसरी आदत।

3152 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर न होते बनी इस्राइल तो न सड़ता गोश्त और न होतीं हजरते हव्वा तो न करती खयानत औरत अपने शौहर की कभी।

3153 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न मारे कोई तुममें का अपनी बीवी को गुलाम के मारने की तरह कि फिर वो हमबिस्तरी करेगा उसके साथ उस दिन के आखिरी हिस्से में और एक रिवायत में यूँ है कि इरादा करता है तुममें कोई तो मारता है अपनी बीवी को गुलाम के मारने की तरह कि शायद अखीर दिन उससे सोहबत करेगा फिर नसीहत फ़रमाई उनको उनके हसने के बारे में तो फ़रमाया कि न हंसे कोई तुममें का जो काम खुद भी करता है।

میلان قلبی اور دلی محبت وہ حضرت عائشہ سے زیادہ ہے یا اللہ تعالیٰ دل تیرے قبضے میں ہے اور میلان کی زیادتی تیری طرف سے ہے اس پر مجھ سے باز پرس نہ فرمانا۔ شوہر پر ادائے حقوق اور برتاوا کرنے میں برابری کرنا لازم ہے دل کا جھکاؤ اگر کسی بیوی کی طرف زیادہ ہے تو اس میں شوہر بے گناہ ہے۔

(۳۱۴۸) یہ سزا دو ہی بیویوں کے درمیان ناانصافی کرنے پر ہی نہیں ہے بلکہ اگر تین ہوں یا چار ہوں اور ان میں بھی انصاف نہ کریگا تو یہی سزا ملے گی کہ چلنے میں سخت تکلیف ہوگی اور جھٹکے والی چال سے بھرے محشر میں بدنامی و رسوائی بھی ہوگی اور اہل محشر جان لیں گے پہچان لیں گے کہ یہ وہ ظالم شوہر ہے جس نے اپنی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف نہ کیا تھا۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر تمام بیویاں آزاد ہوں یا تمام باندیاں ہوں تو سب میں باری مقرر کرنے میں یکسانیت و برابری رکھے اور اگر ایک بیوی آزاد ہے اور دوسری باندی ہے تو آزاد کے ہاں دو دن گزارے اور باندی کے پاس ایک دن گزارے۔ باندی کے مقابلے میں آزاد کا حصہ ڈبل ہے۔ عبادات میں مشغول ہو کر بیوی بچوں سے بے خبر ہو جانا سخت منع ہے۔ عبادت و ریاضت بھی کرو اور بیوی بچوں میں بھی مشغول رہو یہ بھی تو عبادت ہے۔ ہفتہ میں دو بار اپنی بیوی کی خبر گیری ضرور کرے۔

(۳۱۴۹) پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ اے لوگو! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں تمہاری بیویوں کے بارے میں اچھے سلوک کی تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ ان سے اچھا برتاؤ کرو اور تمہارے اعزاء واقرباء بھی تمہاری بیویوں کیساتھ اچھا برتاؤ کیا کریں۔ کیوں کہ سیدتنا حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی کے اوپری حصے سے ہوئی ہے جو ٹیڑھی بھی ہے اور خشک بھی۔ اور جو چیز ٹیڑھی بھی ہو اور خشک بھی وہ سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح عورت بھی بالکل سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اصل کا اثر شاخ میں ضرور ہوتا ہے۔ تمام عورتیں حضرت حوا کی اولاد ہیں فطری طور پر سب میں کچھ نہ کچھ کی سخت مزاجی ضرور ہوگی۔ عورت کی سخت مزاجی اور طبیعت کی کجی کو پیار و محبت سے میک اپ کیا جا سکتا ہے۔ طاقت کے استعمال سے چیٹ سے ہو جائیگی۔ عورتوں کے معاملے میں اس وقت تک شوہروں کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے اور چشم پوشی کرنی چاہیے جب تک ان کے چھوڑے رکھنے میں گناہ لازم نہ آئے اور غلط راستے پر پڑ جانے کا خطرہ لاحق نہ ہو جائے اگر گناہ کا خطرہ پیدا ہو جائے تو پھر مناسب سختی کی جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس وجہ سے جو فضیلت دی اللہ نے انکے بعض کو بعض پر اور اس وجہ جو خرچ کرتے ہیں وہ اپنے مالوں میں سے تو نیک عورتیں اطاعت گزار حفاظت کرنے والی ہیں غائبانہ میں انکی جس کی حفاظت کا حکم فرمایا اللہ نے اور جن سے خوف کرتے ہو تم انکی نافرمانی کا تو سمجھاؤ تم ان کو اور چھوڑ دو تم انکو سونے کی جگہوں میں اور مارو تم انکو پھر اگر وہ فرمانبردار ہو جائیں تمہاری تو نہ تلاش کرو تم ان پر زیادتی کی راہ بیشک اللہ ہے بلندی والا کبریائی والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ ۳۴ شان نزول۔ سیدنا حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ عورتوں کو اپنے شوہروں کی اطاعت لازم ہے مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کا سرانجام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر بہت سی وجوہ سے فضیلت و برتری عطا فرمائی ہے۔ مثلاً عقل و دانائی جہاد و نبوت، خلافت و امامت، اذان و خطبہ جمعہ و جماعت تکبیر و تشریق حدود و قصاص کی شہادت ورثے میں دونے حصے نکاح و طلاق کی ملکیت نسبوں کا ان کی طرف نسبت کیا جانا نماز روزے کے کامل طور پر قابل ہونا ان کے لئے کوئی زمانہ ایسا نہیں جو نماز روزے کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عمامے کے ساتھ فضیلت دی۔ بیوی و شوہر کے حقوق برابر نہیں مرد کے حقوق زیادہ ہیں اور یہ عین انصاف ہے کہ مرد پر عورت کا خرچہ اور مہر واجب ہے اور مرد کا عورت پر کوئی مالی حق نہیں لہٰذا مرد کا رتبہ زیادہ ہونا ہی چاہیئے جو کام مرد کرتا ہے وہ کام عورت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ عورت پر پردہ فرض ہے اور بہت سے کام پردے میں رہ کر نہیں کئے جا سکتے اور نسوانی عوارض بھی بہت سے کاموں میں حارج و حائل ہوتے ہیں۔ مرد کو عورت پر دو وجہ سے فضیلت حاصل ہے ایک تو ذاتی

دوسری عارضی ذاتی فضیلت تو مرد ہوتا ہی ہے عارضی فضیلت عورت کو خرچہ دینا ہے اگر کوئی مرد کسی وجہ سے عورت کو خرچہ نہ دے یا نہ دے سکے جب بھی مرد عورت سے افضل ہے۔ جنس مرد جنس عورت سے افضل ہے نہ کہ مرد کا ہر فرد عورت کے ہر فرد سے افضل ہے ہم جیسے لاکھوں مرد حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نعلین کے برابر بھی نہیں جنس اور کچھ ہے اور فرد اور کچھ۔ عورت کا خرچ مرد پر واجب ہے۔ مرد کے گھر بار کی حفاظت عورت کے ذمہ ہے۔ عورت پر شوہر کا احترام لازم ہے لہٰذا کوئی عورت اپنے شوہر کو نام لیکر نہ پکارے کوئی عورت اپنے شوہر سے خدمات نہ لے مال کمانا مرد کا اور خرچ کرنا عورت کا باعث برکت ہے۔ مرد چرخہ نہ کاتیں مسالہ نہ پیسیں ہنڈیا روٹی نہ کریں اور عورتیں نوکری کرنے نہ نکلیں اگر عورت کو کمائی کرنا لازمی ہوتا تو مرد پر عورت کا خرچہ نہ ہوتا۔ عورت کو شوہر کی نافرمانی اطاعت نہ کرنے اور حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا و آخرت میں پیش آنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اسپر بھی نہ مانیں تو بات چیت بند کر دو ان سے صحبت نہ کرو انکا بائیکاٹ کر دو کہ اس سے بہتر اسکا کوئی علاج نہیں اور پھر اسپر بھی نہ مانے تو شوہر بیوی کو مارے مگر ایسا نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جائے زخم آجائے اور نشان باقی رہ جائے۔ حاکم اپنے ماتحت کو سزا دے سکتا ہے مگر ماتحت اپنے حاکم کو سزا نہیں دے سکتا۔ شوہر بیوی کو ادب کے لئے مار سکتا ہے بیوی شوہر کو نہیں مار سکتی۔ یہی حال استاد و شاگرد، پیر و مرید باپ بیٹے کا ہے۔ حاکم پر ماتحت کا قصاص نہیں شاگرد استاد سے بیٹا باپ سے بیوی شوہر سے امتی نبی سے قصاص نہیں لے سکتا چونکہ قصاص میں ایک گونہ برابری ہے۔ جو نادان نبی کی برابری کا خواب دیکھتے ہیں وہ عبرت کی آنکھیں کھولیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ و عذر قبول فرمالیتا ہے تو تم بھی اپنی بیوی کی توبہ و عذر قبول کرلیا کرو اور توبہ کے بعد اسے تنگ نہ کیا کرو۔ احادیث کریمہ۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا (۱) عورت پر آدمیوں میں سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے اور مرد پر اسکی ماں کا (۲) اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدے کا حکم فرماتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (۳) عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے شوہر کے کل حقوق ادا نہ کرے۔ (۴) شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جس سے پیپ اور خون بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو شوہر کا حق ادا نہ کیا۔ (۵) شوہر نے عورت کو بلایا اسنے انکار کر دیا اور شوہر نے غصے میں رات گزار دی تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے۔ (۶) عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (۷) جو بیوی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اسکے مال میں خیانت نہ کرے تو اسکے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا پھر اگر اسکا شوہر باایمان اور نیک خو ہے وہ جنت میں اسکی بیوی ہوگی ورنہ شہداء میں سے کوئی اسکا شوہر ہوگا۔ (۸) عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اسکے بچھونے کو نہ چھوڑے اسکی قسم کو سچا کرے بغیر اسکی اجازت باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں نہ آنے دے جسکا آنا شوہر کو ناپسند ہو۔ (۹) جو عورت اس حال میں مری کہ اسکا شوہر راضی تھا تو وہ جنت میں ہوگی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۵)

(۳۱۵۰) نیز حیا ین عورت کی فطرت میں داخل ہے عورت کبھی ایک حالت پر نہیں رہتی کبھی شکر کرتی ہے تو کبھی ناشکری، کبھی محبت کا دریا ہوتی ہے تو کبھی غصہ و غضب کو آتش فشاں۔ تعلیم و تربیت اور فیض صحبت سے کچھ سدھر جاتی ہے مگر بالکل نہیں سدھرتی۔ بیوی کی بدخلقی پر صبر کرنا چاہیے اسکی ناشکری کو برداشت کرنا چاہیے اور آنکھ دبا کر اپنا کاروبار زندگی چلانا چاہیے۔ اسکے بغیر گھریلو نظام نہ چل سکے گا۔ وہ تمہاری گھر کی نگراں اور منتظم ہے اگر تم اسے ہر بات پر ڈانٹو ڈپٹو گے اور اسکی ہر ہر ادا کی نگرانی کرو گے اور ہر وقت اس پر خواہ مخواہ مواخذہ کر دگے اسکے چیٹوے لوگے تو گھر کا گھروا ہو جائیگا اور گھر بجائے جنت کے میدان جنگ بن جائیگا۔ اور آخر کار نوبت طلاق پر پہونچے گی اور زندگیاں بربادی سے ہمکنار ہونگی۔ گھر چلانا ہے تو پھر آنکھ دبانا ہے۔

(۳۱۵۱) ایسا نہیں ہے کہ عورت میں ایک سے لیکر سو تک بیوی میں تمام عیوب و نقائص اور برائیاں ہی ہوتی ہیں بلکہ بعض اچھائیاں اور خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ شوہر کو بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھنا چاہیے اور

معمولی معمولی غلطیوں کمیوں سے صرف نظر کرنا چاہیے۔ بے عیب بے نقص بیوی ملنا مشکل ہے لہٰذا اگر بیوی میں ایک دو معمولی برائی ہے بھی ہے تو اسے برداشت کرو اور خوبیوں سے کام رکھو۔ جو شخص بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ تمام زندگی میں اکیلا ہی رہیگا۔ ہمارے اندر خود بہت سی برائیاں ہیں البتہ اصلاح کی کوشش کرتے رہو کبھی نہ کبھی کوشش بارآور ہوگی۔ حالات میں سدھار معاملات میں نکھار آئے گا۔ بے عیب تو اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے نبی ﷺ ہیں۔

(۳۱۵۲) اسرائیل سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسم گرامی ہے آپکی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں اس حدیث شریف میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانہ پاک میں بنی اسرائیل میدان تیہ میں قید کر دئے گئے۔ اور وہاں چالیس سال قید و بند کی صعوبت برداشت کی۔ اس قید و بند کے زمانے میں ان پر قدرتی حلوا اور بھنا ہوا گوشت نازل ہوتا تھا۔ حلوے کا نام من اور بھنے ہوئے گوشت کا نام سلویٰ تھا۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یہ حکم بھی تھا کہ خوب کھاؤ مگر بچا کر نہ رکھو۔ نیا روز نئی روزی مگر انہوں نے کام دکھا دیا کہ من و سلویٰ بچا کر رکھنا شروع کر دیا تو گوشت سڑنے بگڑنے لگا۔ اس سے پہلے کبھی گوشت نہ سڑتا تھا نہ بگڑتا تھا۔ اگر یہ بنی اسرائیلی صبر و توکل سے کام لیتے تو پھر کبھی گوشت گلتا سڑتا نہیں۔ یہ گوشت کا سڑنا بنی اسرائیل کی بدعملی کی پاداش میں ہے۔ اسی طرح پہلے سیدتنا حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شیخ نجدی شیطان لعین نے دھوکہ دیا اور گندم کھانے پر راضی کیا۔ حضرت حواء نے پہلے خود کھایا پھر ضد کر کے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو کھلایا۔ حضرت آدم نے حضرت حواء کو بھیجا کہ گیہوں کا درخت اکھاڑ کر پھینک دیں۔ حضرت حواء وہاں گئیں گیہوں کا درخت تو اکھاڑ کر پھینک دیا مگر اسکی دو بالیں اپنی پاس محفوظ فرمالیں جو کچھ عرصہ کے بعد خود کھائیں اور حضرت آدم کو بھی کھلائیں۔ یہاں خیانت سے مراد ضد کر کے شوہر سے غیر مناسب کام کرا لینا ہے عورتوں کی یہ ضد و ہٹ اپنی دادی صاحبہ سے میراث میں ملی ہے اور یہ وہاں کا اور اسی کا اثر ہے۔ اگر حضرت حواء سے وہ خطا سرزد نہ ہوئی ہوتی اور انہوں نے کج روی سے کام نہ لیا ہوتا تو پھر کوئی عورت کبھی نہ کرتی۔ اور اپنے شوہر سے ضد و ہٹ نہ کرتی۔

(۳۱۵۳) اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ غلطی پر بیوی کو اصلاح کیلئے تھوڑا پیٹ سکتے ہیں کیونکہ شوہر بیوی پر حاکم ہے۔ حاکم اپنے محکوموں کو اصلاح کیلئے مار سکتا ہے جیسے استاد شاگرد کو اور باپ بیٹے کو ماں بیٹی کو۔ عورتوں کو اس طرح نہ زد و کوب کیا جائے جس طرح غلام کو زد و کوب کیا جاتا ہے۔ یہ بات قابل تعجب ہے کہ دن کے ایک حصے میں تو مارا توڑا جائے اور دن کے دوسرے حصے میں اس بیوی سے صحبت و محبت بھی کرتا ہے۔ بیوی کو اپنی شریک حیات رونق زندگی سمجھنا چاہیے کہ وہی آپکی خواہشات کی تکمیل کا شرعی ذریعہ ہے تمہارا گھر اسی کے دم سے چلتا ہے۔ تمہارے گھر کی دیکھ ریکھ وہی کرتی ہے لہٰذا بیوی پر سختی لمٹ میں ہونا چاہیے ان لمٹ نہ ہو۔ اس حدیث شریف میں سخت مارنے سے ممانعت ہے۔ مناسب مارنے کی قرآن کریم میں اجازت ہے۔ اسے تادیبی کارروائی کا نام دیا جائے تو اچھا ہے۔ باواز بلند پادنا غیر مناسب ہے جہاں تک ممکن ہو آواز کو دبائے۔ اور اگر کسی کی ہوا نکلنے میں آواز نکل ہی گئی تو اس پر نہ تو ہنسنا چاہیے اور نہ ریاح خارج کرنے والے کا مذاق بنانا چاہیے کیونکہ اس میں ایک مسلمان بھائی کو شرمندہ کرنا ہے جو دل آزاری کا سبب ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بڑی اصولی بات بیان فرمائی کہ جو کام تم خود بھی کر بھاگتے ہو اس کام کی بنا پر دوسروں پر کیوں ہنستے ہو ریاح تو سبکا ہی خارج ہوتا ہے۔

(۳۱۵۴) وہ گڑیاں جو بچوں کی شکل کی کپڑے کی بنائی جاتی ہیں یہ گڑیاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے میکے سے لائی تھیں۔ پیارے نبی ﷺ کے دولت سرائے اقدس میں خود بنائی تھیں، ورخود پیارے رسول ﷺ نے بنوائی تھیں بچیوں کو گڑیوں سے کھیلنا بھی جائز ہے اور گڑیاں بنانا بھی جائز ہے اس سے انہیں سینا پرونا اور بننا کاڑھنا آتا ہے۔ بچوں کے کھلونے جائز ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری پر حضرت عائشہ کی سہیلیاں اپنے اپنے گھروں کو چلی جاتیں اور جب پیارے نبی ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ان سہیلیوں کو انکے گھروں سے حضرت عائشہ کے پاس بھیج دیتے تاکہ وہ سہیلیاں میرے ساتھ کھیلیں۔ گڑیوں میں ہاتھ پاؤں سر

(۳۱۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں کھیلتی تھی گڑیوں سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ

اور تھیں میری کچھ سہیلیاں جو کھیلتی تھیں میرے ساتھ، تو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو چلی جاتیں میری سہیلیاں

مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

پیارے رسول کی وجہ سے، پھر بھیج دیتے پیارے رسول ان سہیلیوں کو میری طرف کہ کھیلتیں میرے ساتھ۔

(۳۱۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم بلاشبہ میں نے دیکھا ہے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ کھڑے ہوجاتے میرے حجرے کے دروازے پر اور حبشی بچے کھیلتے تھے برچھیوں سے مسجد شریف میں اور پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ

پردہ فرماتے تھے میرا اپنی چادر مبارک سے کہ دیکھتی میں ان حبشی بچوں کے کھیل کو پیارے نبی کے کان مبارک اور پیارے نبی کے شانۂ مبارک کے درمیان سے

ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ

پھر کھڑے رہتے پیارے نبی میری وجہ سے یہاں تک کہ میں لوٹ جاتی، اب اندازہ لگاؤ تم نو عمر لڑکی کے کھیل دیکھنے کی مقدار کا

الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ کتنی شوقین ہوتی ہے کھیل کی۔

(۳۱۵۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّيْ لَاَعْلَمُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں خوب جانتا ہوں

3154 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं खेलती थी गुड़ियों से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास और थीं मेरी कुछ सहेलियाँ जो खेलती थीं मेरे साथ तो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ लाते तो चली जातीं मेरी सहेलियाँ प्यारे रसूल की वजह से फिर भेज देते प्यारे रसूल उन सहेलियों को मेरी तरफ़ कि खेलतीं वो मेरे साथ।
3155 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अल्लाह तआला की क़सम बिलाशुबा मैंने देखा है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि खड़े हो जाते मेरे हुजरे के दरवाजे पर और हब्शी बच्चे खेलते थे बरछियों से मस्जिद शरीफ़ में और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर्दा फ़रमाते थे मेरा अपनी चादरे मुबारक से कि देखती मैं उन हब्शी बच्चों के खेल को प्यारे नबी के काने मुबारक और प्यारे नबी के शाना ए मुबारका के दरमियान से फिरा खड़े रहते प्यारे नबी मेरी वजह से यहाँ तक कि मैं लौट जाती, अब अंदाज़ा लगाओ तुम नौ उम्र लड़की के खेल देखने की मिक्दार का कि कितनी शौकीन होती है खेल की।
3156 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मैं खूब जानता हूँ जब तुम होती हो मुझसे राज़ी और जब

وغیرہ تو ہوں مگر آنکھ ناک نہ بنائی جائیں۔ اس حدیث شریف میں یہ ذہن ہے کہ بیوی کیساتھ خوش کن برتاؤ رکھنا چاہیے ہر دم پھوں پھاں نہیں کرنا چاہیے۔ بیوی کی دل بستگی بھی ضروری ہے۔

(۳۱۵۵) فن سپہ گری بظاہر تو کھیل ہے مگر حقیقت میں مشق جہاد ہے جہاد کی تیاری ہے اور یہ مشق و تیاری عبادت ہے اور بلاشبہ عبادت مسجد میں جائز ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور تیاری کرو تم ان کیلئے جو جمع کر سکتے ہو تم قوت سے اور گھوڑے باندھ کر رکھنے سے اور ڈراؤ تم اسکے ذریعہ سے دشمنوں کو اللہ کے اور دشمنوں کو اپنے اور دوسرے جو انکے علاوہ ہیں نہیں جانتے تم ان کو اللہ جانتا ہے انکو اور وہ جو چیز تم خرچ کروگے اللہ کی راہ میں پورا دیا جائیگا تمہیں اور تم ظلم نہ کیے جاؤگے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۳۲) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ جہاد کی طرح جہاد کی تیاری بھی عبادت ہے اور حسب موقع جہاد کی طرح فرض بھی ہے جیسے نماز کیلئے وضو عبادت کے اسباب جمع کرنا ثواب اور گناہ کے اسباب جمع کرنا گناہ حج فرض کیلئے سفر کرنا فرض اور چوری کیلئے سفر کرنا حرام۔ جہاد کی تیاری کرنے والا مجاہد کی طرح عذاب قبر سے محفوظ ہوگا اور قیامت میں انشاء المولیٰ القدیر مجاہدین کیساتھ اٹھے گا بلکہ جہاد کی صحیح تمنا بھی عبادت ہے۔ شعر:

اپنی زندگانی میں یہ تو کر گئے ہوتے
انکے نام پر جیتے ان پہ مر گئے ہوتے (بانی)

کفار کو ڈرانا دھمکانا اپنی قوت کا مظاہرہ کرنا اپنی بہادری بیان کرنا جائز ہیں غازی اپنی سفید داڑھی کو سیاہ بھی کر سکتا ہے کافروں پر رعب ڈالنے کیلئے ویسے خواہ مخواہ کالا خضاب کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن قرار دیا۔ مسلمانوں کے دو دشمن ہیں ایک چھپے ہوئے ایک کھلے ہوئے کھلے دشمن تو کفار و مشرکین ہیں اور چھپے دشمن منافقین ہیں جنہیں تم ابھی تک نہ پہچان پائے دونوں سے محتاط رہو تمہاری آستینوں کے سانپ۔ منافقین کہ کفار پر سختی کرنے سے انکے دلوں پر ہیبت چھا جاتی ہے۔ غازی کے گھوڑے کی آواز سے جنات کو خوف آتا ہے (تفسیر روح البیان شریف۔) جہاد وغیرہ میں خرچ کرنا برباد نہ ہوگا بلکہ اصل مع منافع کے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابۂ کرام کو جہادوں کی برکت سے غنی کر دیا۔ آخرت کا ثواب الگ ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے سامانِ جہاد فراہم کریں۔ عہد نبوی میں گھوڑ سواری شمشیر زنی تیر اندازی کی مشق کرنا سامانِ جہاد میں سے تھا آج کے زمانے میں بندوق، توپ، ہوائی جہاز، آبدوز کشتیاں، میزائل، بم، اور بمبار اور مواصلاتی نظام اور اسکو تباہ کرنے والے سسٹم کا تیار کرنا اور استعمال کرنا اور فنونِ حربیہ کا سیکھنا اور ورزش کرنا سب سامانِ جہاد ہے ایسے ہی آئندہ جو آلاتِ حرب و ضرب تیار ہوں وہ اس آیتِ کریمہ کی منشا میں داخل ہیں۔ گھوڑے کے بارے میں حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص گھوڑا جہاد کی نیت سے پالتا ہے تو اسکے کھانے پینے بلکہ اسکے ہر قدم اٹھانے پر اجر ملتا ہے اور اسکی خوراک وغیرہ تک قیامت کے دن میزان میں وزن کی جائیگی یہ ساری تیاری ایک ظاہری سبب ہے فتح و ظفر کا اصلی سبب تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہے اور جہاد کی تیاری میں جو کچھ خرچ کروگے اللہ تعالیٰ اسکا پورا پورا بدلہ عطا فرمائیگا۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۴۴ تا ۳۴۵)

یہ واقعہ جو حدیث شریف میں مذکور ہے اس وقت کا ہے کہ جب مردوں کو حرام تھا کہ اجنبی عورتوں کو دیکھیں مگر عورتوں پر مردوں کا دیکھنا حرام نہ تھا۔ پھر دو طرفہ پردہ فرض ہوگیا کہ نہ مرد اجنبی عورت کو دیکھ سکتا اور نہ اجنبی عورت مرد کو دیکھ سکتی ہے۔ لہٰذا اب کوئی عورت پردے میں رہ کر بھی آڑ اور اوٹ سے بھی اجنبی مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ کھیل تماشہ دیکھنا تو بہت دور کی بات ہے۔ کوئی نادان اس حدیث شریف کو بہانہ بنا کر اپنی بیویوں کو سینما اور دیگر کھیل تماشوں میں نہیں لے جا سکتا۔ آجکل بے غیرتی کا یہ عالم ہے کہ مسلم ممالک کے سربراہان اپنی بیویوں کو بے پردہ اپنے ساتھ اپنے ملکی اور غیر ملکی دوروں پر رکھتے ہیں اور خوب ان کی نمائش کرتے ہیں اور انہیں بھی خوب مردوں کی نمائشیں دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق پردہ دے آمین۔ حضرت عائشہ پیارے نبی کے دلنوازی اور دل بستگی کی شان کو بیان فرماتی ہیں کہ میں نو عمر بچی بھی تھی اور کھیل تماشہ دیکھنے کی شوقین بھی اب تم اندازہ لگاؤ کہ میں کتنی کتنی دیر کھڑی رہتی مگر

اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَىَّ غَضْبٰى فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ

جب تم ہوتی ہو مجھ سے راضی اور جب ہوتی ہو مجھ سے ناراض، میں نے عرض کیا کہاں سے آپ پہچانتے ہیں اسکو؟ تو فرمایا پیارے رسول نے

اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَاوَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَىَّ غَضْبٰى قُلْتِ

کہ جب ہوتی ہو تم مجھ سے راضی تب تو کہتی ہو تم حضرت محمد مصطفےٰ کے مالک کی قسم اور جب ہوتی ہو تم مجھ پر ناراض تو کہتی ہو تم

لَاوَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

حضرت ابراہیم کے مالک کی قسم، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ہاں، اللہ تعالیٰ کی قسم یارسول اللہ! میں صرف چھوڑتی تھی آپکے نام پاک کو۔

(۳۱۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بلائے کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف تو وہ بیوی انکار کردے

فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا

تو گزارے رات شوہر ناراض ہوکر تو لعنت کرتے ہیں اُس عورت پر فرشتے یہاں تک کہ صبح ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے دونوں کی

قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا اِمْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى

کہ فرمایا پیارے رسول نے اسکی قسم میری جان جسکے دست قدرت میں ہے کہ نہیں ہے کوئی شخص کہ بلاتا ہے اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف پھر انکار کردے وہ

عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اپنے شوہر کو مگر ہوتا ہے وہ جو آسمان والا ہے ناراض اُس بیوی پر یہاں تک کہ راضی ہوجائے شوہر اپنی بیوی سے۔

(۳۱۵۸) حدیث شریف: اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ

ترجمہ: بیشک ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک میری ایک سوتن ہے تو کیا مجھ پر گناہ ہے کہ میں ظاہر کروں اپنے شوہر کی طرف سے

غَيْرَ الَّذِیْ يُعْطِيْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اسکے علاوہ کو جو دیتا ہے مجھ کو میرا شوہر؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ظاہر کرنیوالا ہے اسکا جو نہیں دیا ہے تو وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

होती हो मुझसे नाराज, मैंने अर्ज किया कहाँ से आप पहचानते हैं उसको? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जब होती हो तुम मुझसे राजी तब तो कहती हो तुम हजरत मौहम्मद मुस्तफा के मालिक की क़सम और जब होती हो तुम मुझ पर नाराज़ तो कहती हो तुम हजरते इब्राहीम के मालिक की कसम, हजरते आयशा फ़रमाती हैं कि मैंने अर्ज किया हाँ, अल्लाह तआला की क़सम या रसूलल्लाह! मैं छोड़ती थी आपके नामे पाक को।

3157 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब बुलाये कोई शख्स अपनी बीवी को अपने बिस्तर की तरफ तो वो बीवी इंकार कर दे तो गुज़ारे रात शौहर नाराज़ होकर तो लानत करते हैं उस औरत पर फ़रिश्ते यहाँ तक कि सुबह होती है और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसकी क़सम मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है कि नहीं है कोई शख्स कि बुलाता है अपनी बीवी को अपने बिस्तर की तरफ़ फिर इंकार कर दे वो अपने शौहर को मगर होता है वो जो आसमान वाला है नाराज़ उस बीवी पर यहाँ तक कि राज़ी हो जाये शौहर अपनी बीवी से।

3158 हदीस शरीफ़:– बेशक एक औरत ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक मेरी एक सौतन है तो क्या मुझपर गुनाह है कि मैं जाहिर करूँ अपने शौहर की तरफ़ से उसके अलावा को जो देता है मुझको मेरा शौहर? तो फरमाया प्यारे रसूल ने कि जाहिर करने वाला है उसका जो नहीं

پیارے نبی ﷺ میری دلجوئی کے خاطر کبھی وہاں سے نہ ہٹتے اور نہ ہی مجھے اندر جانے کا حکم فرماتے۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ پیارے نبی ﷺ حضرت عائشہ سے کتنی محبت فرماتے تھے۔

(۳۱۵۶) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی کمسنی کا واقعہ بیان فرمارہی ہیں کہ جب میں کم سن تھی میرا بچپن تھا اور میں نئی نویلی دلہن تھی۔ نئی نئی بیاہ کر پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئی تھی۔ اس وقت کی بات ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! تم ہم سے راضی وخوش ہوتی تھی تو بھی ہم خوب جانتے پہچانتے تھے اور جب ناراض وناخوش ہوتی تھی تب بھی ہم خوب جانتے تھے کہ تم گھر بار معاملات کسی وجہ سے دل برداشتہ ہوتیں کوئی رنج وغم ہوتا تو لڑائی جھگڑائی، شور وغوغا، بدکلامی نہ کرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا نام سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت سے لیتیں کہ دل کی خفگی کا بھی اظہار ہوجائے اور گھر میں بدمزگی بھی پیدا نہ ہو یہ ہے بچپن کی سوچ حضرت عائشہ صدیقہ کی۔ قربان اس کمسنی کی فکر پر۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت عائشہ کو یہ واقعہ اس وقت یاد دلایا جب آپکی عمر شریف پختہ ہوگئی تھی عقل کامل ہوگئی تھی۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ حضرت عائشہ کی کمسنی کی یہ ناراضگی ناز کی تھی نہ کہ نفرت کی۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ سے ناراض ہونا تو کفر ہے۔ محبوبوں کی یہ ناراضگی بھی محبوب ہوتی ہے بھلی لگتی ہے۔ بچہ باپ سے ناراض ہوکر اپنی ہر ضد پوری کرالیتا ہے۔ صرف زبان کی حد تک میں آپکا نام پاک چھوڑ کر آپکے جد کریم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتی ہوں مگر دل میرا آپ کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف کو بہانہ بنا کر کوئی رافضی حضرت عائشہ صدیقہ کی شان میں گستاخی نہیں کرسکتا اور اعتراض نہیں کرسکتا۔ اس میں بھی قیامت تک کیلئے حضرات خواتین اسلام کیلئے تعلیم ہے کہ اگر گھریلو معاملوں میں دل تنگی ہوجائے تو اسکا اظہار تو ہو مگر بدزبانی نہ ہو زباں درازی نہ ہو گھر کو میدان جنگ نہ بنا جائے بلکہ اسکا اظہار خوش اسلوبی سے کیا جائے۔

(۳۱۵۷) شوہر رات کو یا دن میں اپنی بیوی کو بلائے تو بیوی کو اپنے شوہر کے پاس آجانا چاہیے گھر میں چند بستر بھی ہوسکتے ہیں کہ شوہر کا بستر الگ ہو اور بیویوں کے بستر الگ ہوں۔ صحبت کے وقت علیحدگی اور پردہ ضروری ہے۔ بیوی کا شوہر کے بستر پر جانا زیادہ اچھا ہے کہ شوہر کا بستر عام طور پر پاک صاف ہوتا ہے اور بیوی کا بستر میلا ہوتا ہے بچوں کی وجہ سے۔ بلا عذر شرعی عورت کو اپنے شوہر کے پاس آنے سے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ بیوی کو حیض کی حالت میں بھی شوہر کے بلانے پر حاضر ہوجانا چاہیے کیونکہ بحالت حیض صحبت حرام ہے مگر بوس وکنار وغیرہ جائز ہے۔ اس حدیث شریف میں رات کو بلانے کا ذکر اسلئے ہے کہ اکثر وبیشتر بیویوں کا شوہر کے پاس رہنا رات ہی کو ہوتا ہے۔ دن میں کبھی کبھار۔ ورنہ اگر شوہر دن میں بھی بلائے اور بیوی اپنے شوہر کے حکم میں اسکے پاس نہ پہونچے تو پھر شام تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں دن کی لعنت شام کو ختم ہو جاتی ہے اور رات کی لعنت صبح کو ختم ہوجاتی ہے۔ اس حدیث شریف میں آسمان والا فرمایا اگرچہ زمین والا بھی وہی ہے مگر چونکہ آسمان فیض دینے والا ہے اور زمین فیض لینے والی ہے اسلئے آسمان زمین سے اشرف واعلیٰ ہے۔ اسلئے صرف آسمانوں کا ذکر فرمایا گیا۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ آسمان میں رہنے والے فرشتے، ان معنی کی بنیاد پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ فرشتے زمین والوں کے تمام ڈھکے چھپے حالات سے باخبر ہیں۔ جب فرشتوں کے علم کا یہ حال ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کی شان کیا ہوگی۔ شوہر کی رضا میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی رضا ہے جب شوہر کی خوشنودی و رضامندی نفسانی خواہشات کے سلسلے میں اتنی اہمیت کی حامل ہے تو دینی معاملات میں شوہر کو راضی کرنا کتنا ضروری ہوگا۔ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ حرام کاموں میں شوہر تو کیا کسی کی بھی اطاعت نہ کی جائے گی خواہ وہ ناراض ہو یا راضی لہٰذا بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ حالت حیض میں شوہر کو صحبت کرنے سے منع کردے۔

(۳۱۵۸) ایک بیوی دوسری بیوی کے بلانے کیلئے اور طیش وغصہ دلانے کیلئے یہ ظاہر کرے کہ شوہر میرے مقابلے میں دوسری بیوی کو کم سمجھتا ہے اور مجھے زیادہ دیتا ہے کہ اپنے میکے سے آئے ہوئے کپڑوں کو اپنے شوہر کی طرف منسوب کرتی ہے کہ اسے یہ کپڑے اسکے شوہر نے دئے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اسکے میکے سے آئے

(۳۱۵۹) حدیث شریف: اِلیٰ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مِنَ نِسَآئِہٖ شَهراً وَکَانَتْ اَنفَکَّتْ رِجلَهٗ

ترجمہ: ایلاء فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا کہ موچ گیا تھا پیارے رسول کا پائے اقدس

فَاَقَامَ فِی مَشْرُبَۃٍ تِسْعاً وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا یَارَسُولَ اللّٰہِ

تو ٹھہرے رہے پیارے رسول اپنے بالا خانے میں انتیس رات پھر اُترے بالاخانے سے تو عرض کیا حضرات صحابۂ کرام نے یارسول اللہ

اٰلَیْتَ شَهراً فَقَالَ اِنَّ الشَّهرَ یَکُوْنُ تِسْعاً وَّعِشْرِیْنَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

آپ نے تو ایلاء فرمایا تھا ایک ماہ کا؟ تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک ہوتا ہے مہینہ انتیس کا بھی۔

(۳۱۶۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر آئے کہ اجازت لیں پیارے رسول اللہ ﷺ سے

فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوساً بِبَابِہٖ لَمْ یُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ

تو پایا حضرت ابوبکر نے لوگوں کو بیٹھا ہوا پیارے رسول کے دروازہ پاک پر کہ نہیں اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی کسی کو ان میں سے، راوی نے فرمایا

فَاُذِنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ

کہ اجازت مل گئی حضرت ابوبکر کو تو آپ اندر حاضر ہوئے، پھر امیر المومنین حضرت عمر آئے تو انہوں نے اجازت مانگی تو اجازت مل گئی انکو تو پایا انہوں نے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِساً حَوْلَهٗ نِسَآءُهٗ وَاجِماً سَاکِتاً

پیارے نبی ﷺ کو کہ بیٹھی ہوئی ہیں چاروں طرف پیارے نبی کے پیارے نبی کی ازواج مطہرات، پیارے نبی غمگین و ناخوشی کی حالت میں ہیں

قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَیْئاً اُضْحِکُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت جابر نے فرمایا کہ سوچا حضرت عمر نے کہ میں کہوں کچھ ایسا کہ ہنسا دوں میں پیارے نبی ﷺ کو تو حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ

لَوْرَاَیْتَ بِنْتَ خَارِجَةٍ سَاَلَتْنِیْ النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَیْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا اَضْحَکَ

کیا آپ ملاحظہ فرمائیں گے خارجہ کی بیٹی کو کہ سوال کیا اس نے مجھ سے خرچ کا تو میں کھڑا ہوا اسکی طرف تو میں نے اس کی گردن مروڑ دی تو ہنسنے لگے

दिया है तो वो झुठे कपड़े पहनने वाले की तरह है।

3159 हदीस शरीफ़:— ईला फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी अज़वाजे मुताहरात से एक महीने का कि मोच गया था प्यारे रसूल का पाये अक्दस तो ठहरे रहे प्यारे रसूल अपने वालाख़ाने में उन्तीस रात फिर उतरे वालाखाने से तो अर्ज़ किया सहावा ए किराम ने या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम आपने तो ईला फ़रमाया था एक माह का? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने वेशक होता है महीना उन्तीस का भी।

3160 हदीस शरीफ़:— हजरते जाविर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अमीरुल मोमिनीन हजरते अबू वक्र आये कि इजाजत लें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो पाया हजरते अबू वक्र ने लोगों को बैठा हुआ प्यारे रसूल के दरवाज़ा ए पाक पर कि नहीं इजाजत अता फ़रमाई गयी थी किसी को उनमें से, रावी ने फ़रमाया कि इजाजत मिल गई हजरते अबू वक्र को तो आप अदर हाज़िर हुये, फिर अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर आये तो उन्होंने इजाज़त मांगी तो इजाजत मिल गयी उनको तो पाया उन्होंने प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि बैठी हुई हैं चारों तरफ़ प्यारे नवी के प्यारे नवी की अजवाजे मुताहरात, प्यारे नवी गमगीन व नाखुशी की हालत में हैं, हज़रते जाविर ने फ़रमाया कि सोचा हज़रते उमर ने कि मैं कहूँ कुछ ऐसा कि हंसा दूँ मैं प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो हजरते उमर ने अर्ज किया या रसूलल्लाह क्या आप मुलाहेज़ा फ़रमायेंगे खारजा की येटी को कि सुवाल किया उसने मुझसे ख़र्च का तो मैं खडा हुआ उसकी तरफ तो मैंने उसकी गर्दन

ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کہ کوئی شخص امانت میں رکھے ہوئے یا عاریت پر لئے ہوئے کپڑے پہنے پھرے اور لوگ سمجھیں کہ یہ اسکے اپنے کپڑے ہیں پھر بعد میں پول کھلے تو بدنامی ہو اور گناہ ہو اسی طرح یہ بات بھی معیوب ہے کہ کوئی فاسق و فاجر، متقی کا لباس پہنے پھرے اور خود کو صوفی ظاہر کرے اور پھر بھانڈا پھوٹ جانے پر ذلت و رسوائی کا ڈھیر سمیٹنا پڑے۔ سوکن کو جلانے کے لئے اس قسم کی حرکات سے اجتناب کرنا لازم وضروری ہے۔

(۳۱۵۹) ایلاء کے لغوی معنی ہیں قریب نہ جانا۔ اور ایلاء کے شرعی معنی ہیں کہ کوئی شوہر اپنی بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھالے۔ ایلاء شرعی کا حکم یہ ہے کہ یا تو شوہر اپنی قسم توڑے کہ اس چار ماہ کی مدت میں ایلاء سے زبانی طور پر یا عملی طور پر رجوع کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے یا پھر ایلاء کو پورا کرے اور چار ماہ گزرتے ہی اس بیوی پر طلاق بائنہ واقع ہوجائے گی لیکن پیارے نبی ﷺ کا یہ ایلاء شرعی نہ تھا بلکہ ایلاء لغوی تھا کیونکہ ایک ماہ کا تھا۔ ایک ماہ کا شرعی ایلاء نہیں ہوتا۔ پیارے نبی ﷺ گھوڑے سے اچانک زمین پر تشریف لے آئے تھے جس سے پائے اقدس میں موچ آگئی تھی یا پائے اقدس اتر گیا تھا۔ اس انتیس دن کے عرصے میں پیارے نبی ﷺ اپنی کسی بھی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف نہ لائے بلکہ بالا خانے میں قیام پذیر رہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ایک مہینے کے ایلاء کیلئے فرمایا تھا اور مہینہ بھی انتیس کا تھا تو انتیس دن ہی میں ایلاء پورا ہوگیا۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی خاص مہینے کے روزوں کی نذر مانے اور وہ مہینہ انتیس دن کا ہو تو اس شخص پر انتیس روزے ہی لازم ہیں مگر جو شخص غیر معین مہینے کے روزوں کی نذر مانے تو اس شخص پر تیس دن کے روزے ہی لازم ہوں گے اگرچہ وہ مہینہ انتیس دن ہی کا ہو جس میں کہ روزے رکھے ہیں۔

(۳۱۶۰) پیارے نبی ﷺ کے ازواج مطہرات نے پیارے نبی ﷺ سے زیادہ خرچہ دینے کا مطالبہ کیا کہ فلاں فلاں کی بیویاں عمدہ فاخرانہ لباس پہنتی ہیں اور ایسے ایسے عیش وعشرت کی زندگی گزارتی ہیں اور ہم صبر وقناعت کی زیور حسین سے آراستہ ہیں اس پر پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب ہم ایک ماہ تک کسی کے پاس نہ آئیں گے اور پیارے نبی ﷺ بالا خانے پر تشریف لے گئے اور تمام حضرات صحابہ کرام سے بھی علیحدگی اختیار فرمالی۔ اس پر یہ بات مشہور ہوگئی کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے۔ حضرات صحابہ کرام اس خبر سے گھبرا گئے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حاضر دربار رسالت ہوئے کیونکہ ان دونوں حضرات کی صاحبزادیاں پیارے نبی ﷺ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہ۔ اس وقت تک آیت پردہ نازل نہ ہوئی تھی لہٰذا دوسری ازواج مطہرات کی موجودگی میں ان دونوں حضرات کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمادی گئی اور یہ اجتماع بھی حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ پاک میں تھا۔ پیارے نبی ﷺ کو غمگین کرنا گناہ ہے اور پیارے نبی ﷺ کو خوش کرنا ہنسانا عبادت ہے۔ حضرت عمر ایسے مواقع پر پیارے نبی ﷺ کو ہنساتے تھے۔ خارجہ کی بیٹی یہ حضرت عمر کی بیوی ہیں۔ حضرت عمر نے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری بیوی نے مجھ سے ضرورت سے زیادہ خرچہ ٹیپ ٹاپ اور عیش وعشرت کیلئے مانگا تو میں نے اس کو یہ سزا دی کہ اسکی گردن پکڑلی کیونکہ بقدر ضرورت تو میں خرچہ دیتا ہی ہوں البتہ گل چھرے اڑانے کو نہیں دیتا ہوں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت عمر کا یہ عمل شریف پسند فرمایا۔ شوہر اپنی بیوی کو نافرمانی یا بیجا مطالبہ پر سزا دینے کا مجاز ہے کیونکہ شوہر بیوی کا حاکم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مرد حاکم ہیں عورتوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۲) ہماری ازواج مطہرات بھی ہم سے کچھ اسی قسم کا مطالبہ کررہی ہیں کہ ضرورت سے زیادہ خرچ واخراجات دیے جائیں والدین اپنی شادی شدہ اولاد کو بھی سزا دے سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اپنی شادی شدہ بیٹیوں کیساتھ یہی برتاؤ فرمایا اور یہ سب کچھ پیارے نبی ﷺ کی موجودگی میں کیا۔ ظاہری طور پر پیارے نبی ﷺ اپنے پاس کچھ نہ رکھتے تھے جو آیا اسے تقسیم فرمادیا۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ ساری کائنات کے مالک ومختار ہیں جس کو چاہیں جتنا عطا فرمادیں۔ جسے چاہیں غنی فرمادیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مگر یہ کہ غنی کردیا ان کو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَاتَرٰى يَسْئَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ

پیارے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ جو میرے اردگرد بیٹھی ہیں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو مانگ رہی ہیں مجھ سے خرچہ تو کھڑے ہوئے

اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاءُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاءُ

حضرت ابوبکر حضرت عائشہ کی طرف تو مروڑنے لگے حضرت عائشہ کی گردن اور کھڑے ہوئے حضرت عمر حضرت حفصہ کی طرف کہ مروڑنے لگے

عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْئَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَيْسَ عِنْدَهٗ

حضرت حفصہ کی گردن کو اور دونوں کے دونوں کہنے لگے کہ کیا تم مانگ رہی ہو پیارے رسول اللہ ﷺ سے وہ چیزیں جو نہیں ہیں انکے پاس؟

فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَانَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ

تو تمام ازواج مطہرات کہنے لگیں اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں مانگیں گی ہم پیارے رسول اللہ ﷺ سے ایسی کوئی چیز بھی جو نہیں ہے پیارے رسول کے پاس

ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

پھر علیحدہ رہے ازواج مطہرات سے ایک ماہ یا تیس دن پھر نازل ہوئی یہ آیت کریمہ "اے غیب کی رکھنے والے دینے والے! آپ فرمایئے بیویوں سے اپنی

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا، وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

کہ اگر ہو تم کہ چاہتی ہو زندگی کو دنیا کی اور زینت کو اسکی تو آؤ میں فائدہ پہونچا دوں تم کو اور چھوڑ دوں تم کو اچھی طرح چھوڑ دینا اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ

اللہ کو اور رسول کو اسکے اور گھر کو آخرت کے تو بیشک اللہ نے تیار فرمالیا ہے نیک بیویوں کیلئے تم میں سے ثواب بہت بڑا" فرمایا حضرت جابر نے

فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ

کہ پھر شروعات کی پیارے رسول نے حضرت عائشہ سے تو فرمایا پیارے رسول نے اے عائشہ! میں چاہتا ہوں کہ پیش فرماؤں تم پر ایک چیز، میں پسند فرماتا ہوں

اَنْ لَاتَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَاهُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا

یہ کہ نہ جلدی کرنا تم اسمیں یہانتک کہ مشورہ کرلو تم اپنے والدین سے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ کیا چیز ہے یارسول اللہ؟ تب پیارے رسول نے تلاوت فرمائی

मरोड़ दी तो हसने लगे प्यार रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और फरमाया प्यारे रसूल ने कि यह जो मेरे इर्दगिर्द बैठी हैं जैसा कि तुम देख रहे हो, मांग रही हैं मुझसे खर्चा, तो खड़े हुये हज़रते अबू बक्र हज़रते आयशा की तरफ तो मरोड़ने लगे हज़रते आयशा की गर्दन और खड़े हुये हजरते उमर हज़रते हफ्सा की तरफ कि मरोड़ने लगे हज़रते हफसा की गर्दन को और दोनों के दोनों कहने लगे कि क्या मांग रही हो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वो चीज़ें जो नहीं हैं उनके पास? तो तमाम अज़वाजे मुताहरात कहने लगीं अल्लाह तआला की कसम नहीं मांगेगीं हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से ऐसी कोई चीज़ भी जो नहीं है प्यारे रसूल के पास, फिर अलैहदा रहे अजवाजे मुताहरात से एक माह या तीस दिन फिर नाजिल हुई यह आयाते करीमा "ऐ ग़ैब की रखने वाले देने वाले! आप फरमाइये बीवियों से अपनी कि अगर हो तुम कि चाहती हो जिदगी को दुनिया की और ज़ीनत को उसकी तो आओ मैं फायदा पहुंचा दूँ तुमको और छोड़ दूँ तुमको अच्छी तरह छोड़ देना और अगर हो तुम कि चाहती हो अल्लाह को और रसूल को उसके और घर को आखेरत के तो वेशक अल्लाह ने तैयार फ़रमा लिया है नेक बीवियों के लिये तुममें से सवाब बहुत बड़ा" फ़रमाया हज़रते जाबिर ने कि शुरूआत की प्यारे रसूल ने हज़रते आयशा से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ आयशा! मैं चाहता हूँ कि पेश फ़रमाऊँ तुम पर एक चीज़, मैं पसंद फ़रमाता हूँ यह कि न जल्दी करना तुम उसमें यहाँ तक कि मशवरा

۲۶۶) یہ صورت حال دیکھ کر تمام ازواج مطہرات نے بیک زبان وعدہ کیا کہ وہ کبھی پیارے نبی ﷺ سے ایسی چیز طلب نہ کریں گی جو ظاہری طور پر پیارے نبی ﷺ کے پاس نہ ہو۔ اس حدیث میں ہدایت ہے ان بیویوں کیلئے جو اپنے شوہروں سے خواہ مخواہ ضرورت سے زیادہ خرچے و اخراجات کا مطالبہ کرکے اپنے شوہر کیلئے دشواریاں پیدا کرتی ہیں اور انہیں ذہنی پریشانیوں میں مبتلا کرتی ہیں اور شوہر کے ذہنی الجھنوں کا سبب بنتی ہیں۔ اسمیں پیغام ہے بیویوں کیلئے کہ وہ تھوڑے پر قناعت کریں اور صابرہ وشاکرہ رہیں۔ اور شوہروں سے بے جا مطالبے نہ کیا کریں۔ خواہ مخواہ کی فرمائشوں کے طور مار نہ باندھا کریں۔ پیارے نبی ﷺ نے ازواج مطہرات کے بے جا مطالبات پر ایلاء فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اعظم کے کردار نے ازواج مطہرات کو لائن دی جس پر ازواج مطہرات نے وعدہ فرمایا کہ وہ کبھی بے جا مطالبہ نہ کریں گی۔ پیارے نبی ﷺ نے علیحدگی اختیار فرمائی مدت ایلاء پوری ہونے پر آیت کریمہ نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو طلاق لینے کا اختیار دیا گیا۔ پوری آیت کریمہ اس طرح ہے۔ ترجمہ۔ اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے آپ فرمایئے بیویوں سے اپنی اگر ہو تم کہ چاہتی ہو زندگی کو دنیا کی اور زینت کو اسکی تو آؤ میں فائدہ پہونچا دوں تم کو اور چھوڑ دوں تم کو اچھی طرح چھوڑ دینا۔ اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو اللہ کو اور رسول کو اسکے اور گھر کو آخرت کے تو بیشک اللہ نے تیار فرمالیا ہے نیک بیویوں کیلئے تم میں سے ثواب بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ حضور انور ﷺ کی ازواج پاک نے حضور انور ﷺ سے دنیاوی ساز وسامان اور خرچ بڑھانے کی درخواست کی جو حضور انور ﷺ پر گراں گزری۔ چونکہ حضور انور ﷺ کے دولت سرائے اقدس میں زہد وقناعت کا دور دورہ تھا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ازواج مطہرات کو اختیار دیا گیا۔ اس وقت حضور انور ﷺ کی نو بیویاں تھی۔ (۱) امہات المومنین حضرت عائشہ (۲) حضرت حفصہ (۳) حضرت ام حبیبہ (۴) حضرت ام سلمہ (۵) حضرت سودہ (۶) حضرت زینب (۷) حضرت میمونہ (۸) حضرت صفیہ (۹) حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ اگر تم مجھ سے دنیاوی عیش وآرام چاہتی ہو تو مجھ سے طلاق لے لو اور اگر اللہ ورسول سے قرب چاہتی ہو تو ہمارے یہاں کی تنگی سے راضی رہو تو قناعت وصبر اختیار کرو۔ عورت کو طلاق کا اختیار دینا طلاق نہیں جب تک وہ طلاق اختیار نہ کرے۔ جس عورت کو خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی جائے اسے جوڑا دینا مستحب ہے۔ اور جسکا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور خلوت سے پہلے طلاق دیدی جائے اسے جوڑا دینا واجب ہے۔ یہاں پہلی صورت مراد ہے جوڑا تین کپڑوں پر مشتمل ہوگا۔ جس بیوی کو حضور انور ﷺ قبل وفات طلاق دیدیں تو وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہیں۔ جیسے کہ امیمہ جونیہ کہ انھوں نے دوسرے سے نکاح کیا۔ جو شرف تقرب سے مشرف ہوئیں وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتیں۔ مطلقہ کرسکتی ہیں کیونکہ اگر مطلقہ کہیں دوسری جگہ نکاح نہ کرسکے تو طلاق بیکار ہوجائیگی۔ تمام ازواج مطہرات احترام میں مسلمانوں کی مائیں ہیں نہ کہ سارے احکام میں۔

حضور انور ﷺ کو اختیار کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اور دین کو اور آخرت کو اختیار کرنا ہے جسے حضور انور ﷺ مل گئے اسے خدا مل گیا کل خدائی مل گئی۔ جو حضور انور ﷺ سے دور ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوگیا۔ حضور انور ﷺ کی ساری ازواج مطہرات نیکوں کی سردار ہیں۔ حضور انور ﷺ کی ازواج نیکیوں کا اجر وثواب سارے عالم کی نیکوں کے ثواب سے زیادہ ہیں۔ اسکی تفسیر وہ حدیث شریف ہے میرے صحابہ کے چار سیر جو خیرات کرنا تمھارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔

اس آیت کریمہ میں فاحشة مبينه سے مراد خاوند کی نافرمانی ہے اور الفاحشه سے مراد زنا اور اغلام ہوتا ہے اور فاحشه سے مراد عام گناہ ہوتا ہے۔ حضور انور ﷺ کی ازواج پاک تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ سزا کا دگنا ہونا اسی لئے ہے۔ اسلئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات بھی ایسے ہیں کہ سب سے زیادہ ہیں اور عتاب ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے میثاق وپیمان کے دن حضرات انبیاء کرام سے فرمایا تھا ترجمہ۔ تو وہی ناپسندیدہ کام کرنے والے ہوں گے (بصیرۃ الایمان پارہ ۳) بڑے مرتبے والوں کے جرم پر سزا بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات زیادہ ہیں۔

عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللّٰهَ

ان پر آیت کریمہ، حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ کیا آپکے بارے میں یارسول اللہ مشورہ کروں گی اپنے ماں باپ سے؟ بلکہ میں پسند کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کو

وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ

اور اسکے پیارے رسول کو اور آخرت کے گھر کو اور میں سوال کرتی ہوں آپ سے یہ کہ نہ اطلاع فرمائیں پیارے رسول اپنی کسی بیوی کو اپنی بیویوں میں سے

بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللّٰهَ

جو میں نے عرض کیا فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ پوچھے گی مجھ سے کوئی بیوی ان میں سے مگر میں اطلاع دیدوں گا اس کو بیشک اللہ تعالیٰ نے

لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں بھیجا مجھ کو مشقت میں ڈالنے والا اور نہ مشقت میں پڑنے والا اور لیکن بھیجا ہے مجھے سکھانے والا اور آسانی کرنے والا۔

(۳۱۶۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں غیرت کرتی تھی ان عورتوں پر جو بخشتی تھیں اپنے آپکو

لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ

پیارے رسول اللہ ﷺ کو تو میں کہتی تھی کہ کیا بخشتی ہے عورت اپنے آپکو؟ پھر جب نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے "الگ فرمادیں جس کو آپ چاہیں

مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ

ان میں سے اور جگہ دیں آپ اپنے پاس آپ جسکو چاہیں اور جسے دل چاہے آپکا ان میں سے، جنہیں آپ نے الگ فرمادیا تھا تو نہیں ہے کوئی اعتراض

عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

آپ پر" میں نے عرض کیا کہ نہیں دیکھتی میں آپکے مالک کو مگر وہ جلدی فرماتا ہے آپکی خواہش پوری فرمانے میں۔

(۳۱۶۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی بیشک وہ تھیں پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ ایک سفر میں

कर लो तुम अपने वालेदैन से, हज़रते आयशा ने अर्ज किया वो क्या चीज़ है या रसूलल्लाह? तब प्यारे रसूल ने तिलावत फ़रमाई उन पर आयाते करीमा, हज़रते आयशा ने अर्ज़ किया कि क्या आपके बारे में या रसूलल्लाह मशवरा करूँगी अपने माँ बाप से? बल्कि मैं पसंद करती हूँ अल्लाह तआला को और उसके प्यारे रसूल को और आखेरत के घर को और मैं सुवाल करती हूँ आपसे यह कि न इत्तेला फ़रमायें प्यारे रसूल अपनी किसी बीवी को अपनी बीवियों में से जो मैंने अर्ज किया फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न पूछेगी मुझसे कोई बीवी उनमें से मगर मैं इत्तेला दे दूँ उसको, बेशक अल्लाह तआला ने नहीं भेजा मुझको मशक़्क़त में डालने वाला और न मशक्कत में पड़ने वाला और लेकिन भेजा है मुझे सिखाने वाला और आसानी करने वाला।

3161 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं ग़ैरत करती थी उन औरतों पर जो बख़्शती थीं अपने आपको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो मैं कहती थी कि क्या बख़्शती है औरत अपने आपको? फिर जब नाज़िल फ़रमाई अल्लाह तआला ने "अलग फ़रमा दें जिसको आप चाहें उनमें से और जगह दें आप अपने पास जिसको चाहें और दिल चाहे आपका उनमें से, जिन्हें आपने अलग फ़रमा दिया था तो नहीं है कोई ऐतराज़ आप पर" मैंने अर्ज़ किया कि नहीं देखती मैं आपके मालिक को मगर वो जल्दी फ़रमाता है आपकी ख़्वाहिश पूरी फ़रमाने में।

لہذا حضرات علماء کرام وسادات کرام کو برے اعمال سے زیادہ بچنا چاہیے۔ حضرات علماء وسادات کا گناہ بھی جہلا وعوام سے زیادہ قبیح ہوتا ہے۔ اسی لئے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۱۹ تا ۱۰۲۱)

حضرت عائشہ نے فقر وفاقہ صبر وقناعت کی زندگی پیارے نبی ﷺ کے ساتھ گزارنے کو نعمت غیر مترقبہ جانا۔ اور تمام ازواج مطہرات نے بھی اسی کو پسند فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ میں تمہاری اس جواب کو دوسری ازواج مطہرات کیلئے مشعل راہ بنا دونگا۔ تمہارے اس جواب کو چھپانا مفید نہیں ہے بلکہ اسکو عالم آرا کرنا فائدہ مند ہے ضرورت کے وقت حاکم، عالم، بادشاہ اپنے دروازے پر نوکر کو بٹھا سکتے ہیں۔ کسی کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہونا چاہیے دوست ہو یا اجنبی ہو۔ اپنی شادی شدہ اولاد کو بھی باپ سزا دے سکتا ہے۔ ازواج مطہرات نے اپنی پوری زندگی صبر وشکر کی حالت میں گزاری اور صبر وقناعت انکا ٹریڈ رہا۔ بالا خانہ پر رہنا درست ہے شوہر اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے سکتا ہے مگر یہ اختیار دینا طلاق نہ ہوگا بلکہ بیوی اگر طلاق کو اختیار کرے تب طلاق ہوگی۔ جن حضرات نے یہ فرمایا کہ طلاق کا اختیار دینا ہی طلاق ہے انہیں یہ حدیث شریف نہ پہونچی ہوگی (مرقاۃ شریف)

(۳۱۶۱) بعض خواتین بارگاہ رسالت میں عرض کرتی تھیں کہ ہم اپنی جانوں کو آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اسکو بے غیرتی وبے حیائی سمجھتی تھیں کہ خواتین اتنی جرأت کیسی کرتی ہیں کہ خود کو روبرو پیش کرتی ہیں اور مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس کی تفسیر یہ ہے:۔ حضور انور ﷺ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر فرمائیں یا نہ فرمائیں لیکن باوجود اس اختیار کے حضور انور ﷺ تمام ازواج مطہرات کے درمیان عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے۔ تاکہ لوگ آپ کی سیرت طیبہ سے عبرت ونصیحت حاصل کریں۔ بجز حضرت سودہ کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دیدیا تھا۔ اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج مطہرات میں ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی کہ یہ آیت کریمہ ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جانیں حضور انور ﷺ کو نذر کیں۔ اور حضور انور ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ جسکو چاہیں قبول فرمائیں اسکے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرمادیں اور جن ازواج مطہرات کو آپ نے معزول یا ساقط القسمۃ فرمادیا ہو آپ جب چاہیں پھر ان کی طرف التفات فرمائیں اور انکو نوازیں۔ اسکا آپکو اختیار ہے اور جب ازواج مطہرات کو معلوم ہوجائے گا کہ مذکورہ حقوق آپ کے ذمہ واجب نہیں ہیں۔ بلکہ عطیہ خسروانہ ہے اور یہ اختیار آپ کو دربار الٰہی سے ملا ہے تو انکے قلوب مطمئن ہوجائیں گے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کو کچھ کہنے کا موقع نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بعض مسلمانوں کے دل بعض بیویوں کی طرف زیادہ مائل ہیں لیکن آج مسلمانو! عدل وانصاف سے کام لو اور کسی بیوی کا حق نہ مارو۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۲۳ تا ۱۰۳۳)

چند خواتین نے خود کو پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جیسے حضرت میمونہ، حضرت ام شریک، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت خولہ بنت کلیم۔

(۳۱۶۲) یہ دوڑ اکیلے میں تھی سواری نہ تھی بلکہ پیدل تھی پیارے رسول ﷺ نے اپنی پاک بیوی کا دل خوش کرنے کیلئے انہیں آگے نکلنے دیا اور بعد کی دوڑ میں خود پیارے نبی ﷺ آگے نکل گئے۔ پیارے نبی ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ زبردست اخلاق کریمانہ تھا اور ایسا اخلاق اور ایسا پیار بھرا برتاؤ ہی گھر کے ماحول کو خوشگوار ولالہ زار بناتا ہے۔ اگر آج بھی مسلمان پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کو مشعل راہ بنائیں تو ازدواجی زندگی میں رونق ہو اور گھر جنت بن جائے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کم عمری میں ہوا حضرت عائشہ کی عمر شریف چھ سال تھی اور وقت رخصت نو سال تھی اور پیارے نبی ﷺ کی عمر شریف پچاس سال کے لگ بھگ تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے اس منصب عالی کے باوجود اور سائر پاک کی زیادتی باوجود حضرت عائشہ کو اپنے ایسے اخلاق پیار سے نوازا کہ حضرت عائشہ کو اس عمر کے فرق کا احساس بھی نہ ہوا۔ پیارے نبی ﷺ کی باقی ازواج مطہرات عمر رسیدہ بھی تھیں اور بیوگان بھی تھیں۔ پیارے نبی ﷺ

قَالَتْ فَسَابَقْتُهٗ عَلٰی رِجْلَیَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ

فرمایا انہوں نے کہ میں نے دوڑ لگائی پیارے رسول کیساتھ تو میں آگے نکل گئی اپنے پاؤں سے دوڑنے میں پھر جب میں فربہ ہوگئی

سَابَقْتُهٗ فَسَبَقَنِیْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

تو دوڑ لگائی میں نے پیارے رسول کے ساتھ تو پیارے رسول آگے نکل گئے مجھ سے، فرمایا پیارے رسول نے یہ بدلہ ہوگیا اُس آگے نکلنے کا۔

(۳۱۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں بہتر ہے جو اچھا ہو اپنے گھر والوں کیساتھ اور میں بہت اچھا ہوں

لِاَھْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

اپنے گھر والوں کیساتھ اور جب مرجائے تمہارا ساتھی تو چھوڑ دو تم اسکو۔

(۳۱۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عورت جب نماز پڑھے پانچوں وقت کی اور روزے رکھے رمضان شریف کے مہینے کے

وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحُلْیَةِ)

اور حفاظت کرے اپنی شرمگاہ کی اور فرمانبرداری کرے اپنے شوہر کی تو ضرور داخل ہوگی جنت میں جس دروازے سے چاہے گی۔

(۳۱۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْکُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر میں حکم فرماتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے وہ کسی کو تو میں حکم فرماتا

الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

عورت کو کہ وہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو۔

(۳۱۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرجائے اور اسکا شوہر اس سے

3162 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी वेशक वो थीं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक सफ़र में, फ़रमाया उन्होंने कि मैंने दौड़ लगायी प्यारे रसूल के साथ तो मैं आगे निकल गयी अपने पांव से दौड़ने में फिर जब मैं फ़रबे हो गयी तो दौड़ लगायी मैंने प्यारे रसूल के साथ तो प्यारे रसूल आगे निकल गये मुझसे, फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह बदला हो गया उस आगे निकलने का।

3163 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तुममें से बेहतर है जो अच्छा हो अपने घर वालों के साथ और मैं बहुत अच्छा हूँ अपने घर वालों के साथ और जब मर जाये तुम्हारा साथी तो छोड़ दो तुम उसको।

3164 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने औरत जब नमाज़ पढ़े पाचों वक़्त की और रोज़े रखे रमजान शरीफ़ के महीने के और हिफ़ाजत करे अपनी शर्मगाह की और फ़रमाँबरदारी करे अपने शौहर की तो ज़रुर दाखिल होगी जन्नत में, जिस दरवाजे से चाहेगी।

3165 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर मैं हुक्म फ़रमाता किसी को यह कि सजदा करे वो किसी को तो मैं हुक्म फ़रमाता औरत को कि वो सजदा करे अपने शौहर को।

3166 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो औरत मर जाये

حضرت عائشہ کی کمسنی کے لحاظ فرماتے ہوئے حضرت عائشہ کو گڑیاں بھی کھلاتے انکے ساتھ دوڑ بھی لگاتے اور کھیل بھی دکھاتے۔ جیت ہار یک طرفہ مال پر ہو تو جائز ہے دو طرفہ شرط ہو تو حرام ہے کیونکہ یہ جوا ہے اگر تیسرا شخص یہ کہہ دے کہ تم میں سے جو جیتے گا تو اسے انعام دیا جائے گا تو یہ شکل جائز ہے جوا نہیں ہے۔

(۳۱۶۳) خالق ومخلوق کے نزدیک وہ شخص اچھا اور بہت اچھا ہے جو اپنی بیوی بچوں کیساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے چونکہ زندگی کے اکثر اوقات انہیں کیساتھ گزرتے ہیں۔ غیر لوگوں سے تو کبھی کبھی ملاقات ہوتی ہے ان سے تو عام طور پر خوش خلقی کا مظاہرہ ہوتا ہی ہے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے اہل وعیال کیساتھ خوش خلقی کا نمونہ مرحمت فرما دیا ہے۔ شوہر اور بیوی میں سے جس کا بھی انتقال ہو جائے تو ایک دوسرے کی برائی وغیبت نہ کرنے بلکہ خوبیاں اچھائیاں بیان کرے یا کوئی مسلمان بھائی دنیا سے کوچ کرے تو اسکے عیوب ونقائص نہ بیان کئے جائیں کہ مرنے والے کی برائی بیان کرنا سخت گناہ ہے اور اب اس سے معاف نہیں کرا سکتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مُردوں کو خوبیوں کیساتھ یاد کرو اور ایک معنی یہ بھی ہیں کہ جب میرا وصال شریف ہو جائے تو مجھے ایذا نہ دو میرے اہلبیت کو ایذا دیکر میرے اصحاب کو ایذا دیکر اور میرے وفاداروں کو ایذا دیکر جیسے حضرات علماء کرام واولیاء عظام۔ وہ شخص کتنا بد بخت ہوگا جس نے آل رسول پر ظلم کی آندھی چلائی ہو خنجر ظلم سے انکی ظاہری زندگی کا چراغ گل کیا ہو۔

کچھ بھی نہیں خیال محمد کی آل کا
کیا ستم شعار گروہ یزید ہے (بابی)

مقام تحقیق میں کسی کے عیوب بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں ہیں۔ جیسے راویان احادیث کریمہ کے عیوب ونقائص بیان کرنا۔

(۳۱۶۴) پاکی کے زمانے میں نماز کی پابندی مراد ہے چونکہ ناپاکی کے زمانے میں عورتوں پر نماز نہیں ہے۔ ماہ رمضان کے روزے ادا ہوں یا قضا۔ ناپاکی کے زمانے میں عورت روزے ادا نہیں کر سکتی لہٰذا قضا کرے گی۔ عورت زنا اور اسباب زنا سے خود کو بچائے۔ بے پردگی، فحش گانا، ناچنا، تھرکنا، وغیرہ حرام کام کے اسباب بھی حرام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی فرض کے اسباب وشرائط بھی کہ فرض نماز کی وجہ سے وضو بھی فرض ہے۔ بیوی اپنے شوہر کا ہر جائز حکم مانے بشرطیکہ اس حکم کے بجالانے پر قدرت بھی رکھتی ہو۔ اسے اپنے اس صالح کردار کی یہ جزا ملے گی کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی جنت میں جائیگی۔ چونکہ اس نے تمام قسم کی عبادات کی ہیں تو تمام دروازے جنت کے اسکے لئے وا ہوں گے۔

(۳۱۶۵) شریعت محمدیہ میں غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے اور سجدہ عبادت کفر وشرک ہے۔ پہلی شریعتوں میں بندوں کیلئے سجدہ تعظیمی جائز تھا۔ آج بعض نادان بے ایمان مسلمانوں پر یہ الزام دھرتے ہیں کہ وہ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں یہ نرا بہتان بھی ہے اور خالص جہالت بھی۔ کوئی مسلمان کسی قبر کو سجدہ نہیں کرتا بلکہ نادانوں نے بوسے کو سجدہ اور چومنے کو پوجنے کا نام دینے کی جان بوجھ کر حماقت کی ہے۔ جو انگریزی سازش کا ایک حصہ ہے۔ قبر کو چومنے کا حکم تو خود پیارے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں مداری شریف کا باب تقبیل القبور اور فقیر قدیری کی کتاب مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ۔ یہ شوہر کی تعظیم میں مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم فرماتا تو اسکے شوہر کیلئے سجدہ کرنے کا حکم فرماتا کیونکہ شوہر کے بیوی پر حقوق بہت ہیں اور عورت ان حقوق کی ادائیگی سے عہدہ برآہ نہیں ہو سکتی شوہر کے بیوی پر اتنے احسانات ہیں کہ بیوی ان کا بدلہ دینے سے عاجز وقاصر ہے اس لئے شوہر سجدے کا مستحق ہوتا (مرقاۃ شریف) شوہر کی تعظیم بیوی پر لازم وضروری ہے کہ شوہر کی ہر جائز تعظیم کی جائے۔

(۳۱۶۶) اس حدیث شریف میں شوہر سے مراد عالم دین اور متقی و پرہیزگار شوہر ہے (مرقاۃ شریف) بے دین شوہر تو اپنی بیوی کے گانے ناچنے سنیما جانے بے پردہ ٹہلنے سے راضی ہوتا ہے یہ رضا تو شیطانی ہے۔ فساق وفجار شوہروں کی رضامندی کا یہ اجر وثواب نہیں ہے۔ اور یہ دخول جنت روحانی طور پر مرنے کے فوراً بعد ہوگا اور جسمانی طور پر بعد قیامت ہوگا اور یہ عظمت ونعمت اسلئے اس صالحہ بیوی کو ملے گی اس نے خدا کے بھی حقوق ادا کئے اور خاوند کے بھی۔

(۳۱۶۷) اگر عورت کھانا بنا رہی ہو روٹی پکا رہی ہو اور شوہر اسے اپنی

رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

راضی ہے تو جائیگی وہ عورت جنت میں۔

(۳۱۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب مرد بلائے اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کیلئے تو آئے فوراً بیوی اپنے شوہر کے پاس

وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

اور اگرچہ ہو بیوی تنور کے پاس۔

(۳۱۶۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَاتُؤْذِیْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّاقَالَتْ زَوْجَتُهٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ستاتی کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں مگر کہتی ہے اسکی بیوی

مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَاتُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حورعین کہ مت ستا تو شوہر کو، غارت کرے تجھے اللہ تعالیٰ اسلئے کہ شوہر تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب چھوڑ کر تجھ کو آئیگا ہمارے پاس۔

(۳۱۶۹) حدیث شریف: عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ

ترجمہ: حضرت حکیم ابن معاویہ قشیری سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاحَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَیْتَ

یارسول اللہ کیا حق ہے ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ کھلاؤ تم اسکو جب کہ تم کھاؤ اور پہناؤ تم اسکو جب تم پہنو

وَلَاتَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَاتُقَبِّحْ وَلَاتَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور مت مارو چہرے پر اور نہ بُرا کہو اور نہ چھوڑو مگر گھر میں۔

(۳۱۷۰) حدیث شریف: عَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ اِمْرَأَةً

ترجمہ: حضرت لقیط ابن صبرہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری ایک بیوی ہے

और उसका शौहर उससे राज़ी है तो जायेगी वो औरत जन्नत में।

3167 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मर्द बुलाये अपनी बीवी को अपनी जरुरत के लिये तो आये बीवी फौरन अपने शौहर के पास और अगरचे हो बीवी तनूर के पास।

3168 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं सताती कोई औरत अपने शौहर को दुनिया में मगर कहती है उसकी बीवी 'हूरे ऐन' कि मत सता तू शौहर को, ग़ारत करे तुझे अल्लाह तआला इसलिये कि शौहर तेरे पास मेहमान है, अन्क़रीब छोड़ कर तुझको आयेगा हमारे पास।

3169 हदीस शरीफ़:– हजरते हकीम इब्ने मुआविया कुशैरी से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम क्या हक़ है हममें से किसी की बीवी का उस पर? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि खुलाओ तुम उसको जबकि तुम खाओ और पहनाओ तुम उसको जब तुम पहनो और मारो चेहरे पर और न बुरा कहो और न छोड़ो मगर घर में।

3170 हदीस शरीफ़:– हजरते लकीत इब्ने सबरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह मेरी एक बीवी है कि उसकी जुबान में कुछ है यानि जुबानदराज है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तलाक़ दे दो उसको! मैंने अर्ज़ किया कि मेरे लिये उससे बच्चे हैं और उसके लिये पुरानी सोहबत है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हुक्म

نفسانی خواہش کیلئے بلا رہا ہو اور بیوی اس قابل ہو کہ اس سے صحبت کی جا سکے تو فوراً اپنے شوہر کے نفس کی تسکین کا سامان فراہم کرے اور روٹی لگا دی ہے اور یہ روٹی شوہر کے مال کی ہیں تو چاہے روٹی جل جائے مگر شوہر کی فرمانبرداری کرے اور اگر یہ روٹی دوسرے کی پکا رہی ہے اور جل جانے کا خطرہ ہے تو نہ جائے۔ کیونکہ اگر کئی روٹیاں ضائع ہو گئیں تو تاوان دینا پڑے گا۔

(۳۱۶۸) حورعین بڑی آنکھ والی حور کو کہتے ہیں۔ حورعین جنتی شوہر کے نکاح میں دنیا ہی میں آچکی ہوتی ہے ملے گی بعد قیامت جنت میں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور شادی فرما دی ہم نے انکی بڑی آنکھوں والی حوروں کیساتھ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۰۶) جو عورت اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو اسکو اسکے شوہر کی جنتی بیوی حورعین وہیں سے کوستی ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے لعنت کرتے ہیں فرشتے اس بیوی پر جو نافرمانی کرے اپنے شوہر کی۔ فرشتے ہوں کہ حوریں یہ سب نورانی ہونے کی وجہ سے جنت میں رہ کر زمین کے واقعات کو دیکھتے ہیں۔ گھر میں میاں بیوی جھگڑ رہے ہیں مگر بند کوٹھری میں ہونے والے اس جھگڑے کو فرشتے اور حوریں دیکھ رہے ہیں ایک پھنکار برسا رہا ہے تو دوسری کوس رہی ہے۔ آسمان والے دنیا والے والوں کے ایک ایک عمل سے خبردار ہیں۔ ان نورانیوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ کون مومن مریگا اور کون غیر مومن کون متقی مریگا اور کون فاسق۔ گویا کہ یہ نورانی دنیا میں رہکر بھی مرنے والوں کے انجام سے باخبر ہیں۔ ان نورانیوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ مرنے والا مومن و متقی جنت کے کس مقام میں رہے گا۔ یہ نورانی مخلوق حوریں آج بھی اپنے شوہروں کو جانتی پہچانتی ہیں ان حوروں کو آج بھی ہمارے دکھ پہ دکھ پہونچتا ہے اور ہمیں ستانے والی بیوی سے ناراض ہوتی ہیں۔ جب پیارے نبی ﷺ کے نور سے بننے والی حوروں کے علم کا یہ عالم ہے تو پیارے نبی ﷺ کے علم کی شان تو بہت ہی اعلیٰ و بالا ہوگی کیونکہ پیارے نبی ﷺ تو اعلم الخلق ہیں یعنی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ علم والے ہیں بلکہ یوں کہئے جس کو جو بھی علم ملا ہے وہ علم مصطفیٰ کا صدقہ اور اس بحر علمی کا قطرہ ہے۔

علوم دو جہاں کو انتخاب قادری ہم تو
نبی کے بحر علمی کا بس اک قطرہ سمجھتے ہیں (یابی)

جب حورعین حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی تو پھر پیارے نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے میں شک و شبہ اسی کو ہو سکتا ہے جس کی ایمانی دنیا ویران ہو چکی ہو اور وہ کفر کے میدان میں حقیر کھڑا ہو۔ پیارے نبی ﷺ جنتی حوروں فرشتوں کے حالات خیالات اور ان کی گفتگو سے بھی پوری طرح خبردار ہیں اسی لئے تو پیارے نبی ﷺ جنت میں ہونیوالے حوروں کے کلام کو نقل فرما رہے ہیں۔ ہر حور دنیا کے ہر حال سے باخبر ہے تو پیارے نبی ﷺ تمام دنیا کے احوال سے کیوں باخبر نہ ہوں۔ اس حدیث شریف کی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ ابلیس اور اسکی ذریت کے بارے میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک وہ دیکھتا ہے تم کو اور اسکا کنبہ وہاں سے نہ دیکھ سکو گے تم انکو (البصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۰) جب فرشتوں اور ابلیس اور اسکی ذریت کے علم و نظر کا یہ حال ہے تو پھر پیارے نبی ﷺ کے علم کا انکار تو وہی کر سکتا ہے جو شیطان کا خلیل ہو۔

(۳۱۶۹) جب اور جیسا خود کھاؤ ویسا ہی اپنی بیوی کو کھلاؤ۔ جب اور جیسا خود پہنو اپنی بیوی کو پہناؤ۔ یعنی اپنے دو جوڑے کپڑے بناؤ تو اسکے بھی دو جوڑے بناؤ۔ بیوی کو زیور پہنانا سنت ہے اگر ہو سکے تو اپنی بیوی کیلئے زیور بھی بنواؤ اور پہناؤ۔ پیارے رسول ﷺ نے اپنی پاک بیوی سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہار عطا فرمایا تھا اگر عورت قصور کرے تو اسکی اصلاح کیلئے تادیبی کارروائی کر سکتے ہیں نہ کہ ایذا رسانی کیلئے۔ مگر پھر بھی چہرے پر نہ مارا جائے چونکہ چہرہ تمام اعضاء میں نازک ہے۔ اور انسان کا چہرہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ حدیث شریف:۔ پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر۔ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر مار سکتا ہے۔ (۱) پاک صاف نہ رہنے اور بناؤ سنگھار نہ کرنے پر جبکہ شوہر یہ چاہتا ہو کہ میری بیوی پاک صاف اور بنی سنوری رہے۔ (۲) بلا وجہ بیوی صحبت کیلئے شوہر کے بلانے پر پاس نہ آنے پر (۳) نماز و روزہ وغیرہ شرعی احکام کی پابندی نہ کرنے پر (۴) بنا اجازت گھر سے نکلنے اور ٹہلنے گھومنے پر۔ بیوی کو گالیاں نہ دینا چاہیے کہ ایک منزل اور بھی آ سکتی ہے کہ وہ بھی جواب میں گالیاں دے اور عورت کلیر ہو جائے۔ گالیاں سننے والا گالیاں بکنے

فِیْ لِسَانِهَا شَیْئٌ یَعْنِیْ الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْهَا وَلَداً

کہ اس کی زبان میں کچھ ہے یعنی زبان دراز ہے، فرمایا پیارے رسول نے کہ طلاق دیدو اس کو، میں نے عرض کیا کہ میرے لئے اس سے بچے ہیں

وَّلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا یَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ یَكُ فِیْهَا خَیْرٌ

اور اس کیلئے پرانی صحبت ہے، فرمایا پیارے رسول نے کہ حکم دو اپنی بیوی کو، راوی فرماتے ہیں کہ نصیحت کرو تم اسکو اگر ہوگی اس میں کچھ بھلائی

فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِیْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَیَّتَكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

تو نصیحت قبول کرے گی اور مت مارو اپنی بیوی کو اپنی لونڈی کی پٹائی کی طرح۔

(۳۱۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ مارو تم اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو، پھر حاضر ہوئے امیر المومنین حضرت عمر

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَآءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ رحمت میں تو عرض کیا حضرت عمر نے کہ دلیر ہو گئیں بیویاں اپنے شوہروں پر، تب اجازت مرحمت فرمائی پیارے رسول نے

فِیْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ

بیویوں کے مارنے کے بارے میں، پھر چکر لگانے لگیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس، بہت سی عورتیں کہ شکایت کر رہی تھیں

اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِیْرٌ

اپنے اپنے شوہروں کی تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ چکر لگا رہی ہیں محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس بہت سی عورتیں

یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَیْسَ اُولٰٓئِكَ بِخِیَارِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

کہ شکایت کر رہی ہیں اپنے اپنے شوہروں کی، نہیں ہیں یہ لوگ اچھے تم میں۔

(۳۱۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے وہ ہم میں سے جو غلط بجھاؤ دے بیوی کو

दो अपनी बीवी को, रावी फ़रमाते हैं कि नसीहत करो तुम उसको, अगर होगी उसमें कुछ भलाई तो नसीहत कुबूल करेगी और मत मारो अपनी बीवी को अपनी लौंडी की पिटाई की तरह।

3171 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न मारो तुम अल्लाह तआला की बंदियों को फिर हाजिर हुये अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाहे रहमत में तो अर्ज़ किया हजरते उमर ने कि दिलेर हो गई हैं बीवियाँ अपने शौहरों पर, तब इजाज़त अता फ़रमाई प्यारे रसूल ने बीवियों को मारने के बारे में फिर चक्कर लगाने लगीं प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की अजवाजे मुताहरात के पास बहुत सी औरतें कि शिकायत कर रही थीं अपने अपने शौहरों की तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि चक्कर लगा रही हैं मौहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की अज़्वाजे मुताहरात के पास बहुत सी औरतें कि शिकायत कर रही हैं अपने अपने शौहरों की, नहीं हैं यह लोग अच्छे तुममें।

3172 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है वो हममें से जो गलत मशवरे दे बीवी को उसके शौहर के खुलाफ़ या गुलाम को उसके आका के खुलाफ़।

3173 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक ज़्यादा कामिल

لگتا ہے۔ بیوی کو خوامخواہ عیب نہ لگاؤ کیونکہ بے عیب کو عیب لگانے سے وہ عیب کرنے لگتا ہے بلکہ صرف نظر اور چشم پوشی سے کام لیا جائے تو بہت اچھا ہے اگر تادیبی کاروائی ضروری ہو ہی جائے تو بیوی کو گھر سے نہ نکالا جائے کیونکہ اس سے تو وہ اور بھی آزاد ہو جائیگی مزید بگڑ جانے کا خطرہ ہے۔ تادیبی کارروائی کے باوجود بھی اسے گھر میں ہی رکھا جائے اور اسکا خورد ونوش جاری رکھا جائے صرف بول چال بند کر دی جائے۔ بس اتنا بائیکاٹ ہی اسکی اصلاح کا ذریعہ بن جائے گا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس وجہ سے جو فضیلت دی اللہ نے انکے بعض کو بعض پر اور اس وجہ سے جو خرچ کرتے ہیں وہ اپنے مالوں میں سے تو نیک عورتیں اطاعت گزار، حفاظت کرنے والی ہیں غائبانہ میں اسکی جسکی حفاظت کا حکم فرمایا اللہ نے اور جن سے خوف کرتے ہو تم انکی نافرمانی کا تو سمجھاؤ تم انکو اور چھوڑ دو تم ان کو سونے کی جگہوں میں اور مارو تم ان کو پھر اگر فرمانبردار ہو جائیں تمہاری تو نہ تلاش کرو تم ان پر زیادتی کی راہ، بیشک اللہ ہے بلندی والا کبریائی والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۰)

(۳۱۷۰) گلیر، بدزبان، کلے دراز بیوی کو طلاق دی جا سکتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم اباحت کیلئے ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے اس مباح حکم پر ان صحابی نے جو جواب دیا وہ جواب طلاق سے معذرت کیلئے ہے کہ اگر میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو بچے برباد ہو جائیں گے انکی دیکھ ریکھ کا مسئلہ پیدا ہو جائیگا۔ اور یہ درد سر بن جائے گا اور مجھے بھی ذاتی طور پر تکلیف ہوگی کہ میری خواہشات نفسانی کی تکمیل میں رخنہ پڑے گا۔ پیارے نبی ﷺ نے انکی اس لجاجت پر دوسرا راستہ مرحمت فرمایا کہ سمجھاؤ بجھاؤ مان جائے تو اچھا ہے راہ راست پر آجائے تو بہتر ہے گھر نہ بگڑے تو اچھی بات ہے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اپنے اہل خانہ کی پھر اعزاء واقرباء کی پھر دوسروں کی۔ حضرات علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ پہلے تو خود اپنی اصلاح کریں پھر اپنے گھر والوں کی تاکہ وہ نمونہ بن سکیں اگر ضرورت پڑ ہی جائے تادیبی کارروائی کی تو شوہر کو اجازت ہے کہ اپنی بیوی کی معمولی پٹائی کرے نہ کہ دھان کٹائی۔ پیارے نبی ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی کو نہ مارا۔

(۳۱۷۱) جس طرح مرد اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اسی طرح عورتیں اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہیں۔ کوئی بھی آقا اپنے غلام کو مارنے والے پر ناراض ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی خوامخواہ عورتوں کو مارنے پر ناراض ہوتا ہے۔ ظلماً نہ کسی مرد کو مارنا جائز ہے اور نہ عورت کو۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ جب عورتوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہمارے شوہر ہم کو قطعاً نہیں مار سکتے تو وہ دلیر ونڈر ہو گئیں چونکہ پہلے عورتوں کو انکے قصور پر بھی مارنے کی اجازت نہ تھی۔ اب پیارے نبی ﷺ نے قصور پر عورتوں کو مارنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ کو بارگاہ الٰہی سے یہ اختیار حاصل ہے جو احکام چاہیں نافذ فرمائیں۔ پیارے نبی ﷺ صرف قانون داں نہیں بلکہ قانون ساز ہیں اور قوانین کے نافذ فرمانے والے ہیں۔ اس حدیث شریف میں آل سے مراد بیویاں ہیں۔ قرآن کریم میں بھی آل بیویوں کو کہا گیا ہے۔ بیویاں اہل بیت سکونت ہیں اور بچے اہل بیت ولادت ہیں۔ وہ لوگ انتہائی نادان ہیں جو آل و اہل بیت میں صرف اولاد کو گنتے ہیں اور ازواج مطہرات کو نہیں شمار کرتے ہیں۔ آل رسول اور اہل بیت کے ماننے والے وہی ہیں جو اولاد رسول کا بھی احترام کریں اور ازواج مطہرات کا بھی۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ عالیجاہ کے گستاخ کبھی اہل بیت کے عشاق و خدام نہیں ہو سکتے۔ خواتین اسلام کی ہمت نہ ہو سکی کہ اپنے شوہروں کی شکایات براہ راست بارگاہ نبوی میں پیش کر سکیں بلکہ انہوں نے بارگاہ نبوی کیلئے حضرات ازواج مطہرات کو وسیلہ و ذریعہ بنایا۔ قصوروار بیوی کو پہلے سمجھایا جائے اور پھر ان کا بائیکاٹ کیا جائے اور اس پر بھی نہ سدھریں تو پھر برائے اصلاح معمولی تادیبی کارروائی بھی کرنا درست ہے۔ جہاں تک ہو سکے وعظ ونصیحت یا پھر ان سے صحبت نہ کرنے والا عمل اپنانا بہتر ہے۔ مارنے سے جہاں تک ہو سکے اجتناب کیا جائے اور بلا قصور بیوی کو مارنا حرام ہے جس پر مواخذہ ہوگا۔ بیوی کو بے دردی کیساتھ بہت مارنا بھی حرام ہے۔ بیوی کو شوہر کی سختیاں جھیلنا اور شوہر کو بیوی کی تلخی برداشت کرنا اور نباہ کرنا بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔ چونکہ دو زندگیوں کے اجڑنے کا

عَلٰی زَوْجِهَا اَوْعَبْداً عَلٰی سَیِّدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

اسکے شوہر کے خلاف یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف۔

(۳۱۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بیشک زیادہ کامل ایمان والوں میں ایمان کے اعتبار سے

اَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

وہ ہے جو بہت اچھا ہو ان میں اخلاق کے اعتبار سے اور زیادہ مہربان ہو اُن میں اپنے بیوی بچوں کیساتھ۔

(۳۱۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ زیادہ کامل ایمان والوں میں ایمان کے اعتبار سے وہ ہے جو بہت اچھا ہو ان میں

خُلُقاً وَّخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآئِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

اخلاق کے اعتبار سے اور بہتر تم میں وہ ہے جو بہتر ہو تم میں اپنی بیویوں کیساتھ۔

(۳۱۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْحُنَیْنٍ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ جنگ تبوک سے یا جنگ حنین سے

وَّفِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِیْحٌ فَکَشَفَتْ نَاحِیَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِّعَائِشَةَ لُعَبٍ

اور حضرت عائشہ کے طاق میں ایک پردہ تھا تو چلی ہوا کہ کھول دیا ہوا نے پردے کا کنارہ اُن گڑیوں سے جو حضرت عائشہ کے کھیل کی تھیں

فَقَالَ مَاهٰذَا یَاعَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَهُنَّ فَرَسًا

تو فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا ہے عائشہ؟ عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ میری گڑیاں ہیں، اور دیکھا پیارے رسول نے اُن گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا

لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِّقَاعٍ فَقَالَ مَاهٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ

جسکے دو پر تھے کپڑے کے، تو فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں ان گڑیوں کے بیچ میں؟ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ گھوڑا ہے

ईमान वालों में ईमान के ऐतबार से वो है जो बहुत अच्छा हो उनमें अख़्लाक़ के ऐतबार से और ज़्यादा मेहरबान हो उनमें अपनी बीवी बच्चों के साथ।

3174 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ज्यादा कामिल ईमान वालों में ईमान के ऐतबार से वो है जो बहुत अच्छा हो उनमें अख़्लाक के ऐतबार से और बेहतर तुममे वो है जो बेहतर हो तुममे अपनी बीवियों के साथ।

3175 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जगे तबूक से या जंगे हुनैन से और हजरते आयशा के ताक़ में एक पर्दा था तो चली हवा कि खोल दिया हवा ने पर्दे का किनारा उन गुड़ियों से जो हजरते आयशा के खेल की थीं तो फरमाया प्यारे रसूल ने यह क्या है आयशा? अर्ज़ किया हजरते आयशा ने कि मेरी गुडियाँ हैं और देखा प्यारे रसूल ने उन गुड़ियों के दरमियान एक घोडा जिसके दो पर थे कपडे के तो फरमाया प्यारे रसूल ने यह क्या है जिसे मैं देख रहा हूँ इन गुड़ियों के बीच में? हजरते आयशा ने अर्ज किया कि घोड़ा है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि और क्या है इसके ऊपर जो है? हजरते आयशा ने फ़रमाया मैंने अर्ज किया कि घोड़ा है और उसके दो पर हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने घोड़ा है दो पर हैं, हज़रते आयशा ने अर्ज़ किया कि क्या आपने न समाअत फ़रमाया कि बेशक

سوال ہے۔ اجاڑ بہرحال اجاڑ ہے اور اس میں بہت بگاڑ ہے۔

(۳۱۷۲) ناطہ بگاڑ کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً بیوی سے اسکے شوہر کی برائیاں بیان کی جائیں کہ بیوی کا دل اپنے شوہر سے کھٹا ہو جائے۔ یا یہ کہ دوسرے شوہروں کی عورت کے سامنے خوب اچھائیاں بیان کی جائیں کہ یہ عورت اپنے شوہر سے نفرت کرنے لگے۔ یا میاں بیوی کے درمیان پھوٹ ڈالنے کیلئے تعویذ گنڈے کرائے جائیں۔ یہ تمام طریقے حرام ہیں۔ غلام اور لونڈی کو غلط بہکاؤ یہ ہے کہ انہیں بھاگ جانے پر اکسائے اور اگر یہ خود ہی بھاگنا چاہیں تو انکی امداد کریں۔ اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ دو دلوں کا جوڑنا اچھا ہے توڑنا برا ہے۔ ایمان والوں کے درمیان نفرت کا بیج بونا گندہ کام ہے۔

(۳۱۷۳) مومن کا تعلق اپنے خالق و مالک سے بھی ہے اور مخلوق سے بھی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تو عبادات کا ہے اور بندوں سے بندوں کا تعلق معاملات کا ہے۔ عبادت تو ایک اللہ تعالیٰ کی کرنا ہے جو آسان ہے مگر معاملات تو بے شمار بندوں سے ہوتے ہیں ان میں ثابت قدم رہنا اور خود کو سنبھالنا بہت مشکل کام ہے۔ بندوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں اور معاملات بھی قسم قسم کے ہوتے ہیں۔ اسلئے اس حدیث شریف میں خلیق شخص کو ایمان میں کامل ترین فرمایا گیا۔ اجنبی لوگوں سے تو کبھی کبھی واسطہ پڑتا ہے مگر گھر والوں سے تو ہر وقت تعلقات و معاملات رہتے ہیں ان سے اچھا برتاؤ کرنا انسان کا بڑا کمال ہے۔ اسلام انسان کو مکمل انسانیت کا درس دیتا ہے۔

جد دور تھے مقرب یزداں بنادیا
انسان کو حضور نے انساں بنادیا (یا نبی)

(۳۱۷۴) اچھا اخلاق یہ ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو اور پیارے نبی ﷺ بھی راضی ہوں اور مخلوق بھی خوش ہو۔ یہ بات اگرچہ مشکل ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ نوازے تو کچھ مشکل و بعید نہیں ہے۔ جسے خوش خلقی نصیب ہو جائے اسکے دارین سنبھل جاتے ہیں۔ بیوی کیساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ اسلئے بھی ضروری ہے کہ وہ کمزور بھی ہے اور عاجز بھی۔ اور شوہر کی خاطر اپنے قبیلے کو چھوڑ کر آتی ہے اگر شوہر بھی ظلم و زیادتی کرے تو پھر اسکی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور اسے اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگتا ہے اور وہ غلط فیصلے کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کمزور پر مہربانی کرنا سنت الٰہیہ بھی ہے اور سنت نبویہ بھی۔ شوہروں کو اپنی بیویوں کیساتھ خوبصورت برتاؤ روا رکھنا چاہیے۔ جس سے بیوی کی زندگی میں محبت و یقین کا اجالا ہو اور پھر وہی چمک اسکے انگ انگ سے پھوٹے اور شوہر کے دل و نگاہ کو مست و مگن رکھے۔

(۳۱۷۵) تبوک ایک جگہ کا نام ہے جو ملک شام اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے۔ یہاں ایک معرکۃ الآراء کفر و اسلام کے درمیان جنگ ۹ھ میں ہوئی۔ اور اسلام کو فتح و غلبہ عطا ہوا۔ غزوۂ تبوک کا نام غزوۂ عسرت بھی ہے۔ مسلمانوں نے یہ جنگ بڑی ہی تنگ دستی اور فاقہ مستی کے ماحول میں لڑی تھی۔ حنین مکہ مکرمہ اور طائف شریف کے درمیان ایک جگہ ہے یہاں بھی کفر و اسلام کے درمیان ایک زبردست معرکہ بپا ہوا ۸ھ میں۔ آجکل حنین کا نام سہل ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے کفار و مشرکین کو دھول چٹادی اور کچھ میدان سے سر پر پیر رکھ کر بھاگے اور کچھ فی النار والسقر ہو گئے۔ گڑیوں سے کھیلنا لڑکیوں کا کھیل بھی ہے اور امور خانہ داری کی اسمیں تعلیم بھی ہے کہ ان کو سینا پرونا آجاتا ہے۔ حضرت عائشہ کم عمری میں شادی ہو کر آئی تھیں اس لئے گڑیوں سے کھیلتی تھیں۔ حضرت عائشہ سے پیارے نبی ﷺ نے نکاح چھ سال کی عمر شریف میں فرمایا اور رخصتی نو سال کی عمر شریف میں عمل میں آئی۔ اس وقت آپ بالغہ تھیں اگرچہ کمسنی تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے جب گڑیوں میں رکھا ہوا ایک گھوڑا ملاحظہ فرمایا پھر اسکے دو پر بھی ملاحظہ فرمائے تو ارشاد فرمایا کہ گھوڑے کے دو پر ہیں یہ فرمان عالیشان از راہ تعجب تھا اسکا مقصد یہ تھا کہ اے عائشہ گھوڑے کے پر کہاں ہوتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے اپنی ذہانت کا ثبوت فراہم فرمایا کہ حضرت عائشہ نے ہوا کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا قرار دیا اور ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتی تھی اسے آپ نے اڑنا قرار دیا اور اس سے اپنے گھوڑے کی سند بیان فرمائی اس کمسنی میں آپ کا یہ عالمانہ فاضلانہ جواب اور اس جواب پر پیارے نبی ﷺ کی ہنسنا سونے پر سہاگہ ہے۔ ان گڑیوں اور گھوڑے کے آنکھ کان ناک وغیرہ نہ تھے صرف چیتھڑوں کے مجسمے بنے ہوئے تھے لہٰذا تصویر نہ تھے جائز تھے۔

(۳۱۷۶) حیرہ کوفے سے ملا ہوا ایک شہر ہے۔ اس حیرہ کے

قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ عَلَیْهِ قَالَتْ قُلْتُ جَنَاحَانِ قَالَ

فرمایا پیارے رسول نے کہ اور کیا ہے اسکے اُوپر جو ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے عرض کیا کہ گھوڑا ہے اور اسکے دو پر ہیں، فرمایا پیارے رسول نے

فَرَسٌ لَّهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَّهَا اَجْنِحَةٌ

گھوڑا ہے دو پر ہیں، حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نہ سماعت فرمایا کہ بیشک حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا اور اسکے پر تھے

قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰی رَأَیْتُ نَوَاجِذَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہنسے پیارے رسول یہانتک کہ میں نے دیکھے پیارے رسول کے دندانِ مبارک۔

(۳۱۷۶) حدیث شریف: عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ لَحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ

ترجمہ: حضرت قیس ابن سعد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں آیا حیرہ میں تو دیکھا میں نے انکو کہ سجدہ کر رہے ہیں

لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ یَّسْجُدَ لَهٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

اپنے بڑے کو تو میں نے کہا پیارے رسول اللہ ﷺ زیادہ حقدار ہیں کہ سجدہ کیا جائے پیارے رسول کو، پھر میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ یُّسْجَدَ لَكَ

تو میں نے عرض کیا کہ میں پہونچا حیرہ تو میں نے دیکھا انکو کہ سجدہ کر رہے ہیں اپنے بڑے کو تو آپ زیادہ حقدار ہیں اس بات کے کہ سجدہ کیا جائے آپکو

فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ

تو فرمایا پیارے رسول نے مجھ سے کہ کیا رائے ہے تمہاری اگر تم گزرو گے میری قبر کے پاس سے تو کیا تم سجدہ کرو گے اسکو؟ تو میں نے عرض کیا کہ

لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ کُنْتُ اٰمِرٌ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ

نہیں، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ مت کرو، اگر میں حکم دیتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو تو حکم فرماتا میں عورتوں کو یہ کہ سجدہ کریں اپنے شوہروں کو

لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

کیونکہ مقرر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے انکا عورتوں پر حق۔

हजरते सुलैमान अलैहिस्सलाम का एक घोड़ा था और उसके पर थे? फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि हंसे प्यारे रसूल यहाँ तक कि मैंने देखे प्यारे रसूल के दन्दाने मुबारक।

3176 हदीस शरीफ़:– हज़रते क़ैस इब्ने सअद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं आया हैरा में तो देखा मैंने उनको कि सजदा कर रहे हैं अपने बड़ों को तो मैंने कहा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज्यादा हक़दार हैं कि सजदा किया जाये प्यारे रसूल को, फिर मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने अर्ज़ किया कि मैं पहुंचा हैरा में तो मैंने देखा उनको कि सजदा कर रहे हैं अपने बड़ों को तो आप ज़्यादा हक़दार हैं इस बात के कि सजदा किया जाये आपको, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझसे कि क्या राय है तुम्हारी अगर तुम गुज़रोगे मेरी क़ब्र के पास से तो क्या सजदा करोगे उसको? तो मैंने अर्ज किया कि नहीं तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मत करो, अगर मैं हुक्म देता किसी को यह कि सजदा करे किसी को तो हुक्म फ़रमाता मैं औरतों को यह कि सजदा करें अपने शौहरों को क्योंकि मुक़र्रर फ़रमाया है अल्लाह तआला ने उनका औरतों पर हक़।

3177 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं सुवाल फ़रमाया जायेगा शौहर से उस चीज़ के बारे में कि मारा है उसने अपनी बीवी को जिस चीज़ पर।

باشندے مشرکین تھے جو اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے۔ جب سیدنا حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ منظر دیکھا تو انکے دریائے عشق ومحبت میں موجیں مچلنے لگیں کہ یہ تو ایک خطے اور ایک علاقے کے بڑے کو سجدہ کر رہے ہیں تو کیوں نہ ہم دونوں جہان کے بڑے کو سجدہ کریں جو بعد خدا سب سے بڑا ہے۔ پیارے رسول ﷺ نے اپنے پیارے صحابی کے اس جذبے کو سرد فرما دیا کہ سجدہ اسکو زیب دیتا ہے جس کو کبھی موت نہ آئے اور نہ ہی اسکی قبر ہو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہو اور ایسی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو واجب الوجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ بندہ کل نہ تھا آج ہے کل پھر نہ ہوگا۔ آج زندہ ہے زمین پر ہے اور کل مر جائیگا تو زمین میں ہوگا اسکی قبر بن جائیگی۔ جب بعد موت قبر کو سجدہ نہیں تو پھر زندگی میں سجدے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے۔ الحمد لله رب العالمین کوئی سنی مسلمان کسی قبر کو سجدہ نہیں کرتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرتی چونکہ عورت جیسے خدا کے سامنے بے پردہ ہے اسی طرح خاوند کے سامنے بے پردہ ہے۔ خدا کے عورت پر بہت احسانات ہیں خاوند کے بھی بیوی پر بہت احسانات ہوتے ہیں۔ جب بیوی خاوند کو سجدہ نہیں کر سکتی تو کوئی بھی بندہ کسی بندے کو سجدہ نہیں کر سکتا۔ سجدہ عبادت تو کبھی کسی دین میں غیر خدا کیلئے جائز نہیں ہوا۔ مگر سجدہ تعظیمی بعض گزشتہ دینوں میں جائز تھا جیسے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرایا گیا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اے پیارے نبی آپ یاد فرمائیں جب ہم نے فرمایا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا انہوں نے، سوائے ابلیس کے، انکار کیا اس نے اور تکبر کیا اور ہو گیا وہ کافروں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ۴۴) سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام اور انکے گیارہ صاحبزادگان نے سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور عزت سے بٹھایا یوسف نے والدین کو اپنے تخت پر اور گر گئے سب انکے لئے سجدے میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۷۶) دین محمدی میں یہ سجدہ بھی حرام ہے۔ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے سجدۂ تعظیمی جائز نہیں ہوا تو پھر دھرتی کے سینے پر کون ہے جسے سجدۂ تعظیمی جائز ہو سکتا ہے۔ اچھی طرح یاد رکھئے مذہب اہلسنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدۂ عبادت کفر وشرک ہے اور سجدۂ تعظیمی ناجائز وحرام ہے۔ کوئی سنی مسلمان کسی غیر خدا کو نہ تو سجدہ کرتا ہے اور نہ لائق سجدہ سمجھتا ہے۔ یہ نادانوں کی سوچی سمجھی انگریزی اسکیم ہے کہ وہ بوسے کو سجدے اور چومنے کو پوجنے کا نام دیکر مسلمانوں کو مشرک، قبر پرست، قبر پجا کہتے ہیں اور نادانوں کا یہ کہنا صرف بکواس کا درجہ رکھتا ہے۔ اس موضوع پر دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب ''قبر کو سجدہ یا بوسہ'' اور مداری شریف جلد اول کا باب تقبیل القبور)

(۳۱۷۷) شوہر کا اپنی بیوی کو مارنا اگر حدود شرعیہ میں رہ کر ہو تو اس سے باز پرس نہ ہوگی کہ نہ تو بلا قصور مارے اور نہ ہی اندھادھند مارے نہ ضرورت سے زیادہ مارے نہ دشمنی وعداوت کی بنا پر مارے۔ صرف اصلاح اور ادب دینے کیلئے مارے تو اسکی اجازت قرآن کریم میں موجود ہے۔ باپ اولاد کو بڑا بھائی چھوٹے بھائی کو استاد شاگرد کو۔ پیر اپنے مرید کو نبی اپنے امتی کو اصلاح کیلئے مار سکتا ہے اگر غلطی سے بھی سزا دیدے تو بھی قصاص نہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے بعض مواقع پر خود کو قصاص کیلئے پیش فرمایا وہ صرف ہماری تعلیم کیلئے تھا ورنہ پیارے رسول ﷺ پر کوئی قصاص نہیں ہے اگر دنیا کا بادشاہ یا قاضی غلطی سے کسی ملزم ومجرم کو سزا دیدے تو بادشاہ وقاضی پر قصاص نہیں پھر بادشاہِ دوجہاں کی شان تو بہت ہی ارفع واعلیٰ ہے۔

(۳۱۷۸) بیوی اپنے شوہر کی شکایت حاکم کے سامنے کر سکتی ہے اور اپنے ساس وسسر کے سامنے بھی کر سکتی ہے۔ حاکم کو چاہیے کہ صرف مدعی کے بیان پر فیصلہ صادر نہ کرے بلکہ مدعا علیہ سے بھی بیان لے تاکہ حقائق معلوم ہوں اور فیصلہ فیصلہ ہو۔ سیدنا حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں بیوی کی پہلی شکایت کے بارے میں عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ دو رکعتوں میں اتنی لمبی لمبی سورتیں تلاوت کرتی ہے جس سے گھر کے کام کاج اور میری خدمات میں رخنہ پڑتا ہے۔ میں نے اپنی بیوی سے یہ کہا ہے کہ نماز میں مختصر قرأت کیا کریں۔ مختصر قرأت کافی ہوتی ہے کہ اس سے نماز بھی ہو جاتی ہے اور گھریلو کام کاج میں بھی حرج واقع نہیں ہوتا۔ حضرت

(۳۱۷۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْئَلُ الرَّجُلُ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں سوال فرمایا جائے گا شوہر

فِيْمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهٗ عَلَيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اس چیز کے بارمیں کہ مارا ہے اس نے اپنی بیوی کو جس چیز پر۔

(۳۱۷۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابوسعید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئی ایک عورت پیارے رسول اللہ ﷺ کے دربار پاک میں

وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ زَوْجِيْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ وَ

اور ہم تھے پیارے رسول کی بارگاہ میں تو اُس نے عرض کیا کہ میرے شوہر حضرت صفوان ابن معطّل مارتے ہیں مجھ کو جب میں نماز پڑھتی ہوں اور

يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ لَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ

افطار کرادیتے ہیں جب میں روزہ رکھتی ہوں اور نہیں پڑھتے نماز فجر یہانتک کہ سورج نکل آتا ہے، راوی نے فرمایا اور حضرت صفوان پیارے رسول کے پاس تھے

قَالَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

راوی نے فرمایا کہ دریافت فرمایا پیارے رسول نے اس شکایت کے بارمیں جو اُس عورت نے عرض کی تھی تو حضرت صفوان نے عرض کیا یارسول اللہ

اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا

لیکن میری عورت کا یہ کہنا کہ مارتے ہیں شوہر مجھے جب میں نماز پڑھتی ہوں تو یہ اسلئے کہ میری بیوی پڑھتی ہے اُن دو سورتوں کو حالانکہ میں نے منع کیا ہے ان دو سورتوں سے

قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَّاحِدَةً لَّكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَ

راوی نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہ اگر ہوتی ایک سورت تو ضرور کافی ہوتی لوگوں کو، حضرت صفوان نے عرض کی اور

اَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ

میری بیوی کا یہ کہنا کہ افطار کرادیتے ہیں میرے شوہر مجھ کو کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو یہ اسلئے ہے کہ جب شروع ہوجاتی ہے تو روزہ ہی رکھتی رہتی ہے

3178 हदीस शरीफ़:— हजरते अबू सईद से मरवी उन्होने फ़रमाया कि आई एक औरत प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबारे पाक में और हम थे प्यारे रसूल की बारगाह में तो उसने अर्ज़ किया कि मेरे शौहर हज़रते सफवान इब्ने मुअत्तल मारते हैं मुझको जब मैं नमाज़ पढ़ती हूँ और इफ़्तार करा देते हैं जब मैं रोज़ा रखती हूँ और नहीं पढ़ते नमाज़े फ़जर यहाँ तक कि सूरज निकल आता है, रावी ने फ़रमाया और हजरते सफ़वान प्यारे रसूल के पास थे रावी ने फ़रमाया कि दरयाफ़्त फ़रमाया प्यारे रसूल ने इस शिकायत के बारे में जो उस औरत ने अर्ज़ की थी तो हज़रते सफ़वान ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह लेकिन मेरी औरत का यह कहना कि मारते हैं शौहर मुझे जब मैं नमाज़ पढ़ती हूँ तो यह इसलिये है कि मेरी बीवी पढ़ती है उन दो सूरतों को हालांकि मैंने मना किया है उन दो सूरतों से, रावी ने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनसे कि अगर होती एक सूरत तो जरुर काफी होती लोगों को हज़रते सफ़वान ने अर्ज़ किया मेरी बीवी का यह कहना कि इफ़्तार करा देते हैं मेरे शौहर मुझको कि जब मैं रोजा रखती हूँ तो यह इसलिये है कि जब शुरु हो जाती है तो रोजा ही रखती रहती है हालाकि मैं जवान शख़्स हूँ कि नही सब्र कर पाता, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न रखे रोज़ा कोई औरत मगर अपने शौहर की इजाज़त से, और लेकिन मेरी बीवी का यह

صفوان نے صفائی کا بیان دیتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو رات کو کھیتی باڑی کے کام میں مصروف رہتے ہیں اور دن میں یہ نفلی روزے رکھتی ہیں تو ہماری خواہش نفسانی کیسے پوری ہو۔ اب اگر اس سے دوپہر میں صحبت کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے پیارے رسول ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ کوئی بیوی بنا شوہر کی اجازت نفلی روزے نہ رکھے کیونکہ اس میں شوہر کی حق تلفی ہوگی اور شوہر کی تکلیف کا باعث بھی ہے سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رمضان شریف کی قضا شعبان المعظم میں کیا کرتی تھی کیونکہ شعبان المعظم میں پیارے نبی ﷺ اکثر روزے رکھا کرتے تھے حالانکہ یہ روزے تو فرض تھے۔ تیسری اور آخری شکایت کے بارمیں حضرت صفوان نے صفائی کا بیان دیا کہ یارسول اللہ ہم کھیت اور باغ والے ہیں رات بھر پانی دیتے ہیں اور رات میں سوتے ہیں لہٰذا دیر سے آنکھ کھلتی ہے۔ بشری تقاضہ ہے ہم اس میں معذور ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت صفوان کو اپنے اختیار خداداد سے ان کیلئے قضا نماز کو ادا نماز بنادیا۔ یہ حضرت صفوان کی خصوصیت ہے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد بھی نماز فجر پڑھیں تو نماز قضا نہیں ہوگی بلکہ ادا نماز ہی ادا ہوگی۔ پیارے رسول ﷺ کی تو شان ہی نرالی ہے پیارے نبی ﷺ مالک احکام شرعیہ ہیں جسکے لئے جو چاہیں حلال فرمادیں جس کیلئے جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کو جو چاہیں معاف فرمادیں۔ حدیث شریف۔ ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر ایمان لائے کہ میں صرف دو وقت کی نماز پڑھا کروں گا پیارے نبی ﷺ نے اسکو قبول فرمایا (مسند امام احمد) سورج نکلنے کے بعد نماز فجر ادا کرنے کی اجازت حضرت صفوان کی خصوصیت ہے۔ اب کوئی شخص اس حدیث شریف کو اپنے لئے سند بنا کر نماز فجر قضا نہیں کرسکتا کیونکہ دنیاوی کاموں کی وجہ سے کوئی بھی فرض عبادات کو قضا نہیں کرسکتا۔

(۳۱۷۹) پیارے نبی ﷺ کو جانور اور پیڑ اسلئے سجدہ کرتے تھے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح تعظیم کرنے کا حکم ملا تھا جیسے فرشتوں کو حکم ملا تھا کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ (مرقاۃ شریف) جانور اور درخت بھی پیارے نبی ﷺ کی عظمتوں کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اب جو انسان ہوکر عقل والا ہوکر پیارے نبی ﷺ کی عظمتوں کو نہ جانے بوجھے اور نبی و غیر نبی میں فرق نہ کرے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ حضرات عرفاء کرام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کو عقل سے پہچانو مگر پیارے نبی ﷺ کو عشق سے مانو۔ عقل والا ابوجہل نہ پہچان سکا بے عقل اونٹ پیارے نبی ﷺ کو پہچان گئے۔ یہ ایک مرتبہ کی بات نہیں بلکہ ایسا ہوتا ہی رہتا تھا کہ درخت اور جانور پیارے نبی کو سلام کرتے تھے۔

احجار پڑھیں کلمہ اشجار کریں سجدہ
سرکار دو عالم کی تسخیر نرالی ہے (یانبی)

حضرات صحابہ کرام یہ مناظر دیکھ کر کہ کبھی پیڑ پیارے نبی ﷺ کو سجدہ کررہے ہیں تو کبھی جانور پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں حضرات صحابہ کرام کے دل مچل اٹھے کہ اونٹ تو بے عقل ہوکر پیارے نبی ﷺ کیلئے سجدہ ریز ہیں حضرات صحابہ کرام کے دل مچل اٹھے کہ اونٹ تو بے عقل ہوکر پیارے نبی ﷺ کو سجدہ کریں اور ہم اہل عقل ہوکر اس سعادت سے محروم رہیں حضرات صحابہ کرام کے سینوں میں سجدے کے جذبات مچلنے لگے پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کی تسلی فرمادی کہ سجدہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو روا نہیں ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کرے۔ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بھی سجدہ عبادت کرنا کفر و شرک ہے اور سجدہ تعظیمی بھی ہماری شریعت میں غیر خدا کو حرام و ناجائز ہے۔ مگر قبر کے بوسے کو سجدے سے تعبیر کرنا کھلی اسلام دشمنی اور انگریز دوستی ہے۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ چومنا اور ہے پوجنا اور ہے۔ اس حدیث شریف میں اپنے بھائی سے مراد خود پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ یعنی عبادت و سجدہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تم تو میری تعظیم و توقیر اور تکریم کرو۔ پیارے نبی ﷺ کا اپنے کو بھائی فرمانا کرم کریمانہ اور عجز و انکساری کی شاندار مثال ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تو اپنے آپ کو بھائی فرمایا مگر کسی صحابی نے کبھی پیارے نبی ﷺ کو بھائی یا بھیا کہہ کر نہ پکارا۔ پیارے نبی ﷺ بہت سے احکام میں امت کی والد ہیں اسی لئے حضرات ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں نہ کہ بھابھیاں۔ بس یہ تعلیم

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصُوْمُ امْرَأَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَ

حالانکہ میں جوان شخص ہوں کہ نہیں صبر کر پاتا، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ روزہ رکھے کوئی عورت مگر اپنے شوہر کی اجازت سے اور

اَمَّا قَوْلُهَا اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّ اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ

لیکن میری بیوی کا یہ کہنا کہ بیشک میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ نکلے سورج تو بیشک ہم ایسے گھرانے والے ہیں کہ جانی پہچانی جاتی ہے ہمارے لئے یہ بات

لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

کہ نہیں جاگ سکتے سورج نکلنے تک، فرمایا پیارے رسول نے کہ جب تم بیدار ہوا کرو اے صفوان تو نماز پڑھ لیا کرو

(۳۱۷۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تھے ایک جماعت میں حضرات مہاجرین وانصار کی تو آیا ایک اونٹ

بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَآئِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ

تو سجدہ کیا اس اونٹ نے پیارے رسول کو تو پیارے رسول کے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ سجدہ کرتے ہیں آپکو جانور اور پیڑ تو ہم زیادہ حقدار ہیں

اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا

اس بات کے کہ ہم سجدہ کریں آپ کو تو فرمایا پیارے رسول نے عبادت کرو تم اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی اگر ہوتا میں حکم دینے والا کسی کو

اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ

یہ کہ سجدہ کریں کسی کو تو میں حکم فرماتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور منتقل کرے عورت اگر خاوند حکم دے پیلے پہاڑ سے کالے کی طرف کا

وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ۔ (رواہ احمد)

اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف کا تو مناسب ہے بیوی کو کہ کرے اس کام کو۔

(۳۱۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَّلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تین ہیں کہ نہ قبول ہوگی نماز اور نہ اوپر چڑھے انکی کوئی نیکی

कहना कि बेशक मैं नमाज नही पढता यहां तक कि निकले सूरज तो बेशक हम ऐसे घराने वाले हैं कि जानी पहचानी जाती है हमारे लिये यह बात कि नहीं जाग सकते सूरज निकलने तक, फरमाया प्यारे रसूल ने कि जब तुम बेदार हुआ करो ऐ सफवान तो नमाज पढ लिया करो!।

3179 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम थे एक जमाअत में हजराते मुहाजिरीन व असार की तो आया एक ऊँट तो सजदा किया उस ऊँट ने प्यारे रसूल को तो प्यारे रसूल के सहाबा ए किराम उने अर्ज किया या रसूलल्लाह सजदा करते हैं आपको जानवर और पेड़ तो हम ज्यादा हकदार हैं इस बात कि हम सजदा करें आपको? तो फरमाया प्यारे रसूल ने इबादत करो तुम अपने रब की और ताजीम करो अपने भाई की, अगर होता मैं हुक्म देने वाला किसी को यह कि सजदा करें किसी को तो मै हुक्म फरमाता औरत को यह कि सजदा करे अपने खाविंद को और मुन्तकिल करे औरत अगर खाविन्द हुक्म दे पीले पहाड से काले की तरफ और काले पहाड से सफेद पहाड़ की तरफ का तो मुनासिब हे बीवी को कि करे इस काम को।

3180 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन हैं कि न कुबूल हो उनकी नमाज और न ऊपर चढे उनकी कोई नेकी, भगोडा गुलाम यहाँ तक कि वापस आये अपने

مقصود ہے کہ میں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہوں بلکہ اولادِ آدم ہوں۔ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے باقی تمام تعظیمیں، تکریمیں، توقیریں پیارے نبی ﷺ کے لیے ہیں۔ ارشادِ رب قدیر ہے ترجمہ۔ تاکہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور رسول پر اسکے اور تعظیم کرو تم انکی اور توقیر کرو تم ان کی اور پاکی بیان کرو تم انکی صبح وشام (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۲۲) ہر طرح پیارے نبی ﷺ کی تعظیم کی جائے گی۔ فضائل پیارے نبی ﷺ کے ہمارے اعتبار سے لامحدود ہیں۔ پیارے نبی ﷺ مالک احکام ہیں پیارے نبی ﷺ کا حکم گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ خاوند کا مرتبہ ایسا بلند وبالا ہے اگر بندوں میں سے کسی کو سجدہ کرنا روا ہوتا تو بیوی اپنے شوہر کو سجدہ کرتی۔ سیاہ، سفید، پہاڑوں کا ذکر اس لئے ہے کہ دو پہاڑ جو الگ الگ ہیں وہ الگ الگ ہی رہیں گے ایک کو اٹھا کر دوسرے کے پاس نہیں لایا جا سکتا وہ دونوں دور ہی رہیں گے اس مثال سے مقصود یہ ہے کہ اگر شوہر مشکل سے مشکل کام کا حکم دے تب بھی بیوی جی جان سے اسے پورا کرے۔ بس حرام وناجائز کاموں میں شوہر کی بات نہیں مانے گی۔

(۳۱۸۰) بھگوڑا غلام جب تک بھاگا رہے اور وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور شرابی جب تک کے نشے میں دھت رہے ان کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی دربارِ الٰہی میں قبولیت کیلئے چڑھتی ہے۔ گناہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا غضب بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور توبہ واجتناب کے باعث رحمت اب بندے کو آغوشِ رحمت میں لے لیتی ہے۔

(۳۱۸۱) بیوی کے خوش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بیوی حسن ظاہری سے آراستہ ہو اور بناؤ سنگھار کر کے اپنے شوہر کے دل کو لبھاتی ہو۔ اپنے شوہر کو دیکھ کر اظہارِ خوشی کرے اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے شوہر سے پیش آئے اور ایسی دلنواز ادائیں اپنائے کہ شوہر کا دل لٹیا ہو جائے اگر عورت میں حسن صورت وسیرت کا اجتماع ہو جائے تو یہ سرور پر سرور اور نور علیٰ نور ہے۔ بیوی اپنے شوہر کی پوری طرح وفادار و فرمانبردار ہو۔ بیوی کے پاس جو بھی مال ہو خواہ میکے سے ملا ہو یا شوہر کا عطیہ ہو اسے ایسی جگہ خرچ نہ کرے جس سے شوہر ناراض اور خفا ہو اور نہ ہی ایسی جگہ جائے اور نہ ایسا کوئی کام کرے جس سے شوہر ناخوش ہو۔

جس عورت میں مندرجہ بالا کمالات ہوں وہ عورت حاصل میں اونچا مقام پاتی ہے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے اور اسے زندگی کا سکون نصیب ہوتا ہے اور دونوں جہاں میں چین پاتی ہے۔

(۳۱۸۲) مذکورہ چاروں نعمتیں بندے کو محض اپنی کوشش وکاوش سے نہیں ملتیں بلکہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا وعنایت کا دخل ہے۔ اگر کسی کو مذکورہ چاروں نعمتیں میسر ہوں تو انہیں اپنا ہی کمال نہ سمجھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نوازش جان کر شکر گزاری کرے۔ مذکورہ چاروں نعمتوں کا تعلق دنیا سے بھی ہے اور آخرت سے بھی اسلئے انکو دنیا وآخرت کی بھلائی فرمایا گیا۔ زبان ودل ہمیشہ اسکے ذکر وشکر سے آراستہ رہیں اور ہر نعمت کو عطیہ رب جانے اور ہر نعمت کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ بیوی اگر خوش کردار ہے تو اسکے کردار کا اثر شوہر پر بھی پڑتا ہے اور شوہر بھی نکوکار وپارسا ہو جاتا ہے۔ نیک عورت کی صحبت ومعیت بدکار شوہر کو پرہیزگار ونکوکار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(۳۱۸۳) لفظ خلع خ کے پیش اور زبر دونوں کیساتھ آتا ہے۔ خلع کے لغوی معنی ہوتے اتارنا اور کپڑے اتارنا ہیں مگر شریعت مطہرہ میں خلع کے معنی عورت کو مال کے عوض طلاق دینا ہے۔ مثلاً شوہر کہے کہ میں نے تجھ سے ایک ہزار روپے پر خلع کیا اور عورت کہے کہ میں نے قبول کیا یا عورت کہے کہ مجھ سے اتنے روپے پر خلع کر لے شوہر کہے کہ میں نے کرلیا یہ دونوں طریقے خلع کے ہیں۔ خلع طلاق بائنہ ہے۔ طلاق کے معنی ہیں کھل جانا چونکہ طلاق کے ذریعہ عورت شوہر کے قید نکاح سے کھل جاتی ہے اس لئے اسکو طلاق کہتے ہیں۔ مال کے بدلے نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں اس میں بیوی کا قبول کرنا شرط ہے۔ بنا بیوی کے قبول کئے خلع نہیں ہو سکتا۔ خلع میں جو مال ٹھہرا ہو عورت پر اس کا دینا لازم ہے۔ جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہ خلع میں بدل ہو سکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہو سکتی وہ بھی خلع کا بدل ہو سکتی ہے۔ جیسے دس درہم سے کم مہر تو نہیں ہو سکتا مگر خلع کا بدل ہو سکتا ہے (درمختار) سیدنا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھینگے اور کالے تھے اور ان کی بیوی بہت خوبصورت دراز قد تھیں یہ اپنے شوہر کی شکل وصورت کو پسند نہ کرتی تھیں بیوی نے اپنے شوہر کی عادات اور دینداری کی تعریف کی یہ نہیں کہ تہمتوں کا

اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْهِ فَیَضَعَ یَدَهٗ فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَیْهَا زَوْجُهَا

بھگوڑا غلام، یہاں تک کہ واپس آئے اپنے آقاؤں کی طرف اور دیدے اپنا ہاتھ انکے ہاتھوں میں اور عورت کہ ناراض ہو اس پر اسکا شوہر

وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

اور پیکڑ یہاں تک کہ ہوش میں آجائے۔

(۳۱۸۱) حدیث شریف: قِیْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ

ترجمہ: عرض کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کونسی عورت اچھی ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ خوش کردے شوہر کو جب دیکھے شوہر

وَ تُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ)

اور فرمانبرداری کرے اسکی جب حکم دے شوہر اور نہ مخالفت کرے شوہر کی اپنی ذات میں اور نہ اپنے مال میں جس کو ناپسند کرے شوہر۔

(۳۱۸۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں جسے عطا فرمادی گئیں تو دیدی گئی اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائی

قَلْبٌ شَاکِرٌ وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَبَدَنٌ عَلَی الْبَلَآءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِیْهِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ۔ (رواہ البیہقی)

شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور مصیبتوں پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی کہ نہ تلاش کرے خیانت اپنی ذات میں اور نہ شوہر کے مال میں۔

﴿بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ ترجمہ: خلع اور طلاق کا باب﴾

(۳۱۸۳) حدیث شریف: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک حضرت ثابت ابن قیس کی بیوی آئیں پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ!

ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَیْهِ فِیْ خُلُقٍ وَلَا دِیْنٍ وَلٰکِنِّیْ اَکْرَهُ الْکُفْرَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ

حضرت ثابت ابن قیس کہ نہیں عیب لگاتی میں اُن پر اچھی عادت میں اور نہ مذہب نوازی میں اور لیکن میں ناپسند کرتی ہوں کفر کو اسلام میں، تو فرمایا

आक़ाओं की तरफ़ और दे दे अपना हाथ उनके हाथों मे और औरत कि नाराज हो उस पर उसका शौहर और पियक्कड़ यहाँ तक कि होश में आ जाये।

3181 हदीस शरीफ़:– अर्ज किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन सी औरत अच्छी है? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खुश कर दे शौहर को जब देखे शौहर और फ़रमाँबरदारी करे उसकी जब हुक्म दे शौहर और न मुख़ालफ़त करे शौहर की अपनी ज़ात में और न अपने माल में जिसको नापसंद करे शौहर।

3182 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि चार चीज़े जिसे अता फ़रमा दी गयीं तो दे दी गई उसे दुनिया और आख़ेरत की भलाई, शुक्रगुजार दिल और ज़िक्र करने वाली जुबान और मुसीबतों पर सब्र करने वाला जिस्म और ऐसी बीवी कि न तलाश करे ख़्यानत अपनी ज़ात में औ न शौहर के माल में।

(176) खुला और तलाक़ का बाब

3183 हदीस शरीफ़:– बेशक हजरते साबित इब्ने कैस की बीवी आयीं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलल्लाह! हज़रते साबित इब्ने कैस कि नहीं ऐब लगाती मैं उन पर अच्छी आदत में और न मज़हब नवाज़ी में और लेकिन मैं ना पसद करती हूँ कुफ़्र को इस्लाम में, तो फरमाया

بازار گرم کرتیں۔ جو بات تھی سچی سچی بارگاہ رسالت میں عرض کر دی۔ یہ ہے حضرات صحابہ کی حق گوئی اور راست گوئی۔ اور میں مسلمان ہوں کفران نعمت کو پسند نہیں کرتی۔ مجھے تقیہ کرنا نہیں آتا کہ زبان سے تو شوہر کو اچھا کہے جاؤں اور دل سے انکو برا جانوں۔ یہ تقیہ ہے اور اسلام کے خلاف ہے۔ میں حضرت ثابت کیساتھ ازدواجی زندگی گزارنے کو راضی نہیں۔ اس ناراضی کا سبب صرف اور صرف حضرت ثابت کا خوبصورت نہ ہونا تھا چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے بھی دوٹوک فیصلہ فرمادیا کہ کھجور کا وہ باغ جو حضرت ثابت نے تمہیں مہر میں دیا ہے انہیں واپس کردو۔ بہتر یہ ہے کہ شوہر خلع میں مہر یا اپنی دی ہوئی کوئی اور چیز واپس لے اس سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔ خلع میں اگر شوہر کی طرف سے ابتدا ہو تو عورت کا قبول کرنا ضروری ہے اور اگر عورت کی طرف سے ابتداء ہو تو شوہر کا قبول کرنا لازم ہے۔ آجکل عورتیں کورٹ کچہری سے نکاح منسوخ کرالیتی ہیں اور شوہر راضی نہیں ہوتا اور اسے خلع قرار دیتی ہیں یہ غلط و باطل ہے۔ خلع میں بیوی کا کام ہے مال دینا اور شوہر کا کام ہے طلاق دینا۔ خلع طلاق بائنہ ہے فسخ نکاح نہیں۔ خلع میں بھی ایک طلاق بائنہ دی جائے تین طلاقیں نہ دی جائیں کہ اگر عورت و مرد راضی ہوجائیں تو پھر بنا خلع نکاح ہوجائے۔

(۳۱۸۴) عورت کو حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ اس پر اظہار ناراضگی و خفگی نہ فرماتے۔ حالت حیض میں طلاق دینا تو حرام ہے مگر دیدی جائے تو طلاق واقع ہوجائیگی۔ ورنہ واپس کرنے کا حکم فرمانا کیا معنی رکھتا ہے۔ ایک یا دو طلاق رجعی ہوتی ہیں کہ مدت عدت میں شوہر رجوع کرسکتا ہے۔ نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔ طلاق والے حیض کے بعد طہر میں طلاق دی جاسکتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان بطور مشورہ ہے کہ طلاق والے حیض کے بعد جو طہر آئے اس میں طلاق نہ دے بلکہ اس طہر کے بعد جو حیض آئے اسکے بعد والے طہر میں طلاق دے کہ شاید اس عرصے میں سوچ وچار کا موقع ملے اور آپس میں رہنے بسنے کی وجہ سے دل مل جائیں پھر طلاق کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ مبارک مشورہ مبنی برحکمت و مصلحت ہے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کا حکم شرعی نہیں ہے بلکہ رائے ہے جس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ جس طہر میں طلاق دے اس میں صحبت نہ کرے۔ حاملہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے اسکی عدت حمل کو جن دینا ہے۔ رجوع کرنے میں عورت کی رضا ہونا ضروری نہیں اگر عورت رجوع سے راضی نہ ہو شوہر جب بھی رجوع کر سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ شوہر ایک ہی طلاق دے اور وہ بھی ایسے طہر میں کہ جس میں اس عورت سے صحبت نہ کی ہو۔ اگر تین طلاقیں ہی دینا ہوں تو ہر طہر میں ایک طلاق دے اور عدت پہلی طلاق سے شمار ہوگی۔ ایک دم تین طلاقیں دینا حرام ہے لیکن اگر دیدیگا تو تینوں واقع ہوجائیں گی جیسے حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے لیکن اگر دیدی تو طلاق واقع ہوجائیگی۔ ایک مجلس میں ایک دم تین طلاقیں دینے سے تین ہی طلاقیں واقع ہوتی ہیں اس سلسلے میں تفسیر قدیری بدیع مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۴۰۷ تا ۱۴۰۹ ملاحظہ فرمائیے۔

(۳۱۸۵) اگر شوہر اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے مگر بیوی اپنے شوہر کو اختیار کرے طلاق نہ لے تو اس اختیار دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور تمام ازواج مطہرات نے آپکی خدمت عالی میں رہنا اختیار فرمایا تو کسی پر طلاق واقع نہ ہوئی بعض حضرات کا فرمانا یہ ہے کہ اس صورت میں اگر عورت طلاق اختیار کرے تو طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اگر شوہر کو اختیار کرے تو طلاق رجعی واقع ہوگی۔ حضرت عائشہ اس حدیث شریف میں ان حضرات کے موقف کی تردید فرمارہی ہیں۔

(۳۱۸۶) اگر کوئی شوہر اپنی بیوی یا کسی اور حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ حرام کرلینا قسم ہے جسمیں کفارہ واجب ہوگا کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے اوپر شہد یا ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حرام فرمالیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قسم قرار دیا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے کیوں حرام فرمالیا آپ نے اسکو جو حلال فرمایا اللہ نے آپ کیلئے چاہتے ہیں آپ خوشنودی بیویوں کی اپنی اور اللہ بڑی بخشش والا بے انتہا رحم والا ہے۔ یقیناً مقرر فرمادیا اللہ نے آپ کیلئے کفارہ قسموں کو آپکی اور اللہ کارساز ہے آپکا اور وہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۱۲) ان دونوں آیات کریمہ کی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا واپس کر دوگی تم انکو انکا باغ ؟ تو حضرت ثابت کی بیوی نے عرض کیا ہاں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ قبول کر لو ثابت اپنے باغ کو اور طلاق دیدو انکو ایک طلاق۔

(۳۱۸۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک انہوں نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالانکہ وہ حیض والی تھیں تو ذکر کیا حضرت عمر نے

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا

پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو ناراضگی کا اظہار فرمایا اس سلسلے میں پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا پیارے رسول نے کہ واپس کر لیں اپنی بیوی کو

ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا

پھر روکے رکھیں اسکو یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائیں پھر حائضہ ہوں پھر پاک ہوجائیں، پھر اگر من کرے انکا تو یہ کہ طلاق دیدیں اپنی بیوی کو

فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ

تو چاہئے کہ طلاق دیں اسکو پاکی کی حالت میں، اس سے پہلے کہ انہیں ہاتھ لگائیں تو یہ وہ مدت ہے جس کا حکم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ کہ طلاق دیجائے

لَهَا النِّسَآءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اسکے ذریعہ عورتوں کو اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں حکم فرمایئے کہ وہ اسے واپس کر لیں پھر طلاق دیں اپنی بیوی کو پاکی کی حالت میں یا حمل کی حالت میں۔

(۳۱۸۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اختیار دیا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو اختیار کر لیا ہم نے اللہ تعالیٰ کو

وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اسکے پیارے رسول کو تو نہ شمار کیا گیا اسکو ہم پر کچھ بھی۔

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या वापस कर दोगी तुम उनको उनका बाग? तो हजरते साबित की बीवी ने अर्ज किया हाँ! तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कुबूल कर लो साबित अपने बाग को और तलाक़ दे दो इनको एक तलाक़।

3184 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक उन्होने तलाक़ दी अपनी बीवी को हालांकि वो हैज वाली थीं तो जिक्र किया हजरते उमर ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो नाराज़गी का इज़हार फ़रमाया इस सिलसिले में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर इरशाद फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वापस कर लें अपनी बीवी को फिर रोके रखें उसको यहाँ तक कि वो पाक हो जाये फिर हायज़ा हो फिर पाक हो जाये फिर अगर मन करेगा उनका यह कि तलाक दे दे अपनी बीवी को तो चाहिये कि तलाक़ दे दे उसको पाकी की हालत में इससे पहले कि उन्हें हाथ लगायें तो यह वो मुद्दत है जिसका हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने यह कि तलाक़ दी जाये उसके जरिये औरतो को और एक रिवायत में है कि उन्हें हुक्म फ़रमाया कि वो उसे वापिस कर लें फिर तलाक़ दें अपनी बीवी को पाकी की हालत में या हमल की हालत में।

3185 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इख्तेयार दिया हमको

تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔

شان نزول۔ حضور انور سید عالم ﷺ سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور انور ﷺ کی اجازت سے اپنے والد ماجد سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں۔ حضور انور ﷺ نے سیدتنا ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سرفراز خدمت فرمایا۔ (سیدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بطن شریف سے پیدا ہوئے) یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور انور ﷺ نے ان کی دل جوئی کے لئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امت کے مالک، حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اعظم ہوں گے۔ حضرت حفصہ حضور انور ﷺ کے اس فرمان عالیشان سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال فرمائی یعنی حضرت ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لئے کیوں حرام فرمائے لیتے ہیں۔ اپنی بیویوں حضرت حفصہ و حضرت عائشہ کی رضاجوئی کے لئے۔ اور اس آیت کریمہ کا ایک شان نزول یہ بھی ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محل میں جب بھی حضور انور ﷺ تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں۔ اس وجہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے۔ حضور انور ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ بعد نماز عصر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے جاتے اس وقت حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات نو تھیں۔ حضرات امہات المومنین۔ (۱) عائشہ (۲) حفصہ (۳) ام حبیبہ (۴) ام سلمہ (۵) سودہ (۶) زینب (۷) میمونہ (۸) صفیہ (۹) جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ حضرت زینب کے یہاں حضور انور ﷺ کا زیادہ وقت گزرنا حضرت عائشہ، حضرت حفصہ کو ناگوار گزرا۔ اور انہیں رشک ہوا انھوں نے آپس میں مشاورت فرمائی کہ جب

حضور انور ﷺ حضرت زینب کے محل سے واپس تشریف لائیں تو عرض کیا جائے کہ حضور انور ﷺ کے دہن مبارک سے مغافیر (گوند) کی بو آرہی ہے اور مغافیر کی بو حضور انور ﷺ کو ناپسند تھی۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ حضور انور ﷺ کو ان کا منشا معلوم تھا حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مغافیر تو میرے قریب تک بھی نہ آیا زینب کے یہاں میں نے شہد استعمال فرمایا ہے اسکو میں اپنے اوپر حرام فرمائے لیتا ہوں۔ مقصود یہ تھا کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے۔ تو ہم شہد کو ترک فرما دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اے پیارے نبی قسم کا کفارہ ادا فرمایئے اور ماریہ قبطیہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے۔ یا شہد نوش فرمایئے۔ یا قسم کے کفارے سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد **انشاء اللہ تعالیٰ** کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو سیدنا حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارے میں ایک غلام آزاد فرمایا اور سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارے کا حکم تعلیم امت کے لئے ہے۔ قسم کھا لینے سے چیز قسم کھانے والے پر حرام ہو جاتی ہے کہ وہ چیز استعمال کرے گا کفارہ لازم ہوگا۔ حضور انور ﷺ کا اپنے اوپر حضرت ماریہ اور شہد کا حرام فرما لینا ازواج مطہرات کو راضی فرمانے کے لئے تھا۔ نہ کہ بے علمی کی وجہ سے۔ کیونکہ اپنے منہ کی بو غیب نہیں ہے۔ وہ تو محسوس ہوتی ہے لہٰذا کوئی بدعقیدہ اس آیت کریمہ کو حیلہ بنا کر حضور انور ﷺ کی بے علمی کی سند نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ازواج مطہرات کا یہ قصور معاف فرما دیا ہے اور آپ کے ذریعہ ایسا کفارہ بیان فرما دیا ہے جس سے آپ کی ساری امت پر آسانی ہوگئی ہے۔ ۲ حلال کو حرام کر لینا قسم ہے مگر حرام کو حلال کر لینا قسم نہیں ہے اگر کسی نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو میری بیوی مجھ پر حرام ہے قسم ہے اور اگر کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو سور کھاؤں تو یہ قسم نہیں ہے قسم کا کفارہ صرف دین محمدی میں ہے پچھلی شریعتوں میں نہ تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کفارے کا حکم نہ فرمایا بلکہ قسم پوری کرنے کے لئے ایک حیلہ بتایا۔ کہ اپنی بیوی کو جھاڑو ماریں۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۴۱۳)

(۳۱۸۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا حرام کو لینے کے بارےمیں کہ کفارہ دے، یقیناً ہے تمہارے لئے

فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اللہ کے پیارے رسول میں نمونہ بہترین۔

(۳۱۸۷) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ ٹھہرتے تھے ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے پاس

وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم

اور نوش فرماتے انکے پاس شہد تو مشورہ کیا میں نے اور ام المومنین حضرت حفصہ نے کہ جب تشریف فرما ہوں ہم میں سے کسی کے پاس پیارے نبی ﷺ

فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اَحَدٰهُمَا

تو چاہیے کہ وہ کہہ دے کہ بیشک میں پاتی ہوں آپ میں سے مغافیر کی بُو کہ آپ نے تناول فرمایا ہے مغافیر تو تشریف فرما ہوئے پیارے نبی ان دونوں میں سے ایک کے پاس

فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَابَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ جَحْشٍ

تو کہا ان میں سے ایک نے پیارے نبی سے اسکو تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کوئی قباحت نہیں ہے کہ میں نے پیا ہے شہد زینب بنت جحش کے پاس

فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَاتُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ

اب نہ پیوں گا میں اسکو اور قسم کھائی ہے میں نے مت خبر کرنا تم اس بات کی کسی کو، رضا چاہتے تھے پیارے نبی اپنی ازواج مطہرات کی تو نازل ہوئی یہ آیت کریمہ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ

"اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے! کیوں حرام فرمایا آپ نے اسکو جو حلال فرمایا آپ کیلئے اللہ نے، چاہتے ہیں آپ خوشنودی بیویوں کی اپنی

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اللہ بڑی بخشش والا بے انتہا رحم والا ہے۔

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो इख्तेयार कर लिया हमने अल्लाह तआला को और उसके प्यारे रसूल को तो न शुमार किया गया उसको हम पर कुछ भी।

3186 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया हराम को लेने के बारे में कि कफ्फ़ारा दे, यकीनन है तुम्हारे लिये अल्लाह के प्यारे रसूल में नमूना बेहतरीन।

3187 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ठहरते थे उम्मुल मोमिनीन हज़रते जैनब बिन्ते जहश के पास और नोश फ़रमाते उनके पास शहद तो मशवरा किया मैंने और उम्मुल मोमिनीन हजरते हफ़सा ने कि जब तशरीफ़ फ़रमा हों हममें से किसी के पास प्यारे नबी तो चाहिये कि वो कह दे कि बेशक मैं पाती हूँ आपमें से मग़ाफ़ीर की बू कि आपने तनावुल फ़रमाया मग़ाफ़ीर तो तशरीफ़ फ़रमा हुये प्यारे नबी उन दोनों में से एक के पास तो कहा उनमें से एक ने प्यारे नबी से इसको तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि कोई क़बाहत नहीं है कि मैंने पिया है शहद ज़ैनब बिन्ते जहश के पास, अब न पियूँगा मैं उसको और क़सम खा ली है मैंने, मत ख़बर करना तुम इस बात की किसी को, रज़ा चाहते थे प्यारे नबी अपनी अज़वाजे मुताहरात की तो नाज़िल हुई यह आयाते करीमा "ऐ ग़ैब की ख़बरें रखने वाले देने वाले! क्यों हराम फ़रमाया आपने उसको जो हलाल फ़रमाया आपके लिये अल्लाह ने, चाहते हैं आप ख़ुशनूदी बीवियों की अपनी और अल्लाह बड़ी बख़्शिश वाला बेइन्तेहा रहम वाला है"।

البتہ اگر کوئی چیز اپنے اوپر حرام کرے طلاق کی نیت سے تو ایک طلاق بائنہ واقعہ ہوگی۔ یہی سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس اور سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک وموقف ہے۔

(۳۱۸۷) باری کے علاوہ جب پیارے نبی ﷺ بعد نماز عصر تمام ازواج مطہرات پر دورہ فرماتے تو سیدتنا ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کچھ زیادہ وقت لگتا۔ اسلئے کہ پیارے نبی ﷺ کو شہد زیادہ پسند تھا اور حضرت زینب کے پاس شہد رہتا تھا اور وہ شہد بارگاہ نور میں پیش کرتیں آپ اسکو پیتے اور پینے کی وجہ سے دیر لگتی۔ تو سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ اور سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بات پسند نہ آئی کہ پیارے نبی ﷺ انکے ہاں زیادہ ٹھہریں ان دونوں پاک بیویوں میں مشورہ ہوا کہ پیارے نبی ﷺ کو اس عمل سے کیسے روکا جائے انہوں نے یہ بات طے کی کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس پیارے نبی ﷺ رونق افروز ہوں تو یہ کہا جائے کہ پیارے نبی ﷺ کے دہن اقدس سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو منہ کی بو بہت ناپسند تھی اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے اپنی پوری حیات طیبہ میں کبھی کچا لہسن اور کچی پیاز استعمال نہ فرمائی کیونکہ انکے کھانے سے منہ میں بو آتی ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ جس گناہ کی بنیاد محبت رسول پر ہوتی ہے اس گناہ سے توبہ نصیب ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل ایک عورت کی محبت میں گرفتار ہوکر گناہگار ہوا اسے توبہ نصیب نہ ہوئی اور سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹوں نے سخت معاصی کا ارتکاب کیا مگر محبت یعقوبی میں تو انکو توبہ نصیب ہوئی اور توبہ قبول بھی ہوئی۔ اور مقربین بارگاہ ایزدی بھی ہوگئے۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کی یہ ساری تگ ودو پیارے نبی ﷺ کی محبت میں تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کا حکم دیا۔ اور پھر یہ ازواج مطہرات پہلے کی طرح مقبول بارگاہ الٰہی ہوگئیں۔ اب انکی شان میں زبان طعن دراز کرنا ایمان سے محروم لوگوں کا کام ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اگر تم دونوں بیویاں توبہ کرلو بارگاہ میں اللہ کی کہ جھکے ہوئے ہیں دل تم دونوں کے اور اگر مدد کروگی ایک دوسرے کی انکے خلاف تو بیشک وہ اللہ مددگار ہے انکا اور جبریل اور نیک ایمان والے اور فرشتے اسکے بعد مدد کرنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۱۲) یہ بھی زیب ذہن رہے کہ تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہم متقی وعادل اور ثقہ جانتے مانتے ہیں مگر معصوم نہیں۔ یعنی ان حضرات سے گناہ سرزد ہو سکتے ہیں مگر یہ ان پر جمے اور اڑے نہیں رہتے ایسا ہی یہاں ہوا۔ گناہ کرلینا اور ہے اور اس پر اڑا رہنا اور ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی دونوں ازواج کو خوش کرنے کیلئے قسم کھائی کہ اگر تم کو میرے وہاں زیادہ ٹھہرنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اب ہم زیادہ وہاں نہ ٹھہریں گے۔ اس قسم کی وجہ یہ نہ تھی کہ پیارے نبی ﷺ کو اپنے منہ کی خوشبو کا علم نہ تھا۔ ہر شخص اپنے منہ کی خوشبو بدبو کو جانتا ہے منہ کی بو کوئی غیب نہیں۔ اس بات کی خبر کسی کو نہ دینا اسکا واضح مطلب یہی ہے کہ حضرت زینب کو اس خبر سے صدمہ نہ ہو۔ اسکو چھپانے میں حضرت زینب کی دلجوئی ہے۔ قسم کھانے میں لاعلمی کا ظہور نہیں ہے جیسا کہ بعض لاعلموں نے لکھا ہے بلکہ پیارے نبی ﷺ کا حضرت حفصہ حضرت عائشہ کو خوش کرنا مقصود تھا کہ ہم حضرت زینب کے پاس زیادہ نہ ٹھہرا کریں گے تا کہ یہ دونوں پاک بیویاں بھی خوش رہیں۔ پیارے نبی ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات کو خوش رکھنا چاہتے تھے اور رکھتے تھے اور تمام ازواج مطہرات پیارے نبی ﷺ سے خوش تھیں۔ ان پاک بیویوں کی رضا تو خود اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے۔ بعض لوگ وہی پرانا راگ الاپتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کو اگر علم غیب ہوتا تو انہیں پتہ چل جاتا کہ ہمارے منہ سے مغافیر کی مہک آرہی ہے یہ نادانوں کا خبط ہے اور رسول دشمنی کے نشے میں دھت ہونے کی بات ہے۔ اپنے منہ کی بو غیب نہیں بلکہ محسوس ہے منہ کی بو کو غیب بتانا یہ کھلی جہالت وسفاہت ہے۔

(۳۱۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس عورت نے مانگی اپنے شوہر سے طلاق

فِیْ غَیْرِ مَابَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی)

خواہ مخواہ تو حرام ہے اُس عورت پر جنت کی خوشبو۔

(۳۱۸۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال کاموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے

(۳۱۹۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے طلاق نکاح سے پہلے اور نہیں ہے آزاد کرنا مگر ملکیت کے بعد

وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صُمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

اور نہیں ہے پے درپے رکھنا روزے اور نہیں ہے یتیمی بالغ ہونے کے بعد اور نہیں ہے رضاعت دودھ چھوٹنے کے بعد اور نہیں ہے چپ رہنا دن بھر کا رات تک۔

(۳۱۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِیْمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی منت اولاد آدم کیلئے اس میں کہ نہ مالک ہو جس کا اور نہ آزاد کرنا ہے اس میں

لَا یَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا بَیْعَ اِلَّا فِیْمَا یَمْلِكُ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ مالک ہو وہ جسکا اور نہ طلاق ہے اس میں کہ جسمیں نہ مالک ہو اور نہیں ہے بیچنا مگر اس میں کہ مالک ہو وہ اسکا۔

(۳۱۹۲) حدیث شریف: عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ سُهَیْمَةَ الْبَتَّةَ فَاَخْبَرَ

ترجمہ: حضرت رکانہ ابن عبد یزید سے مروی کہ انہوں نے طلاق دی اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق قطعی، پھر خبر دی انہوں نے

بِذٰلِكَ النَّبِیَّ ﷺ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ

اسکی پیارے نبی ﷺ کو اور عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں نیت کی تھی میں نے مگر ایک کی، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم

3188 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिस औरत ने मागी अपने शोहर से तलाक़ ख्वाहमख्वाह तो हराम हे उस औरत पर जन्नत की खुशबू।

3189 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया सबसे ज्यादा नपसंदीदा हलाल कामों में अल्लाह तआल के नज़दीक तलाक़ है।

3190 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं हे तलाक़ निकाह से पहले और नहीं है आज़ाद करना मगर मिल्कियत के वाद और नहीं हे पैदरपे रखना रखना रोजे और नहीं है यतीमी वालिग होने के वाद और नहीं है रजाअत दूध छूटने के वाद और नहीं है चुप रहना दिन भर का रात तक।

3191 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मन्नत औलादे आदम के लिये उसमें कि न मालिक हो जिसका और न आज़ाद करना है उसमें कि न मालिक हो वो जिसका और न तलाक़ है उसमें कि जिसमें न मालिक हो और नहीं है वेचना मगर उसमें कि मालिक हो वो उसका।

3192 हदीस शरीफ़:– हजरते रकाना इब्ने अब्दे यजीद से मरवी कि उन्होंने तलाक़ दी अपनी वीवी सहीमा को तलाके कतई फिर खवर दी उन्होंने उसकी प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और अर्ज़ किया

(۳۱۸۸) اپنے شوہر سے معمولی معمولی باتوں پر طلاق کا مطالبہ کرنے والی بیوی جنت میں تو کیا جائیگی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیگی۔ اور اس سے داخلہ اولیٰ مراد ہے۔ ورنہ تمام ایمان والے اور ایمان والیاں آخر کار جنت میں جائیں گی۔ بعض حضرات محدثین کرام نے فرمایا کہ مذکورہ بیوی جنت میں پہونچ کر بھی جنت کی خوشبو سے محروم رہے گی۔ جیسے نزلے زکام والا مریض گلدان کے پاس بھی خوشبو سے محروم رہتا ہے۔

(۳۱۸۹) اگر میاں بیوی میں نہیں بن رہی ہے تو بندوں کی ضرورت کی بنا پر طلاق کو جائز تو فرما دیا ہے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کو یہ جائز و مباح کام طلاق دینا پسند نہیں ہے کہ اس میں دو دلوں کا بچھڑنا اور بنا بنایا گھر بگڑتا ہے اور اولاد اُجڑتی ہے۔ بلاوجہ شرعی طلاق دینا کراہت سے خالی نہیں ہے۔ بہت سے کام ایسے ہیں کہ حلال و جائز تو ہیں مگر بہتر نہیں ہیں۔ جیسے بلا عذر شرعی مرد کا گھر میں نماز فرض پڑھ لینا۔ یا اذان جمعہ ہو جانے کے بعد تجارت کرنا یا غیر معتکف کا مسجد میں کھانا پینا۔ حلال کام پر نہ گناہ ہوتا ہے اور نہ عتاب۔ پیارے رسول ﷺ نے بعض وہ کام بھی فرمائے ہیں جو امت کیلئے مکروہ ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے انہیں برائے تبلیغ کیا ہے انہیں ان کاموں پر بھی اجر و ثواب ہی ملے گا۔ جیسے قبر مبارک پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا، اونٹ پر طواف کرنا، نواسے کو کندھے پر لیکر نماز ادا فرمانا۔ سیدنا حضرت امام حسین شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے جمعہ کا خطبہ چھوڑ کر انہیں اپنی آغوش رحمت میں اٹھالینا۔ اب یہ اعتراض خود بخود رفع ہو گیا کہ پیارے نبی ﷺ نے سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ کیوں فرمایا تھا۔ یا سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سی بیویوں کو طلاق کیوں دی تھی۔ یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کے خلاف بھی نہیں ہے جسمیں فرمایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ نہیں ہے کوئی گناہ تم پر اگر طلاق دی تم نے بیویوں کو جب تک کہ نہ چھوا ہو ان کو اور نہ مقرر کر لیا ہو تم نے ان کیلئے مہر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۰) آیت کریمہ میں طلاق میں گناہ کی نفی ہے اور حدیث شریف میں طلاق کے بہتر نہ ہونے کا ثبوت ہے۔

(۳۱۹۰) اس حدیث شریف میں چھ باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ (۱) یہ کہ کوئی شخص کسی اجنبیہ عورت سے کہے کہ تجھے طلاق ہے پھر اس سے نکاح کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر اجنبیہ عورت سے کہے کہ اگر تو نے گھر میں قدم رکھا تو تجھے طلاق پھر اس سے نکاح کر لیا پھر وہ عورت گھر میں داخل ہو تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ لیکن اجنبیہ عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے پھر اس عورت اجنبیہ سے نکاح کرے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ غرضیکہ طلاق کیلئے ضروری ہے یا تو نکاح کے بعد بولی جائے یا نکاح پر معلق کی جائے (۲) دوسرے کے غلام کو آزاد نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دوسرے کے غلام سے آزادی کے الفاظ کہہ دے پھر اسکا مالک ہو جائے تو وہ غلام آزاد نہ ہوگا (۳) روزے پر روزہ رکھنا مسلسل روزے رکھنا پے درپے روزے رکھنا کہ درمیان میں افطار نہ کرنا پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات سے ہے اور کوئی اس طرح روزے نہیں رکھ سکتا ہم کو افطار لازم ہے۔ بعض حضرات بزرگان دین نے مسلسل نہ کھایا پیا وہ شرعی روزہ نہ تھا بلکہ از راہ کرامت کھانا پینا ترک فرما دیا تھا جیسے سیدنا حضور مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً پونے چھ سو سال کچھ نہ کھایا پیا۔

صد ہا برس نہ کھا کے بھی زندہ رہے مدار
یہ ہے دلیل دیکھئے زندہ مدار کی (یاحبیب)

سیدنا مخدوم العالمین حضرت سید علاء الدین صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال تک کھانا نہ کھایا اور تمام مہمانوں کو کھلاتے رہے۔

سالہا سال کھلایا ہے زمانے بھر کو
تیرے ہاتھوں میں تو گولر ہی کی ڈالی دیکھی (یاحبیب)

(۴) جس بچے کا باپ انتقال کر جائے وہ یتیم ہے بشرطیکہ نابالغ ہو بالغ لڑکا یتیم نہیں کہلاتا (۵) مدت رضاعت یعنی دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت ڈھائی سال ہے اگر کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ ڈھائی سال کی عمر کے بعد پی لے تو وہ عورت اس بچے کی رضائی ماں نہ بنے گی اور نہ ہی یہ بچہ اس عورت کا رضائی بیٹا ہوگا اور نہ ہی انکے درمیان رضاعت کے احکام جاری ہونگے (۶) ادیان سابقہ میں چپ رہنے کا بھی روزہ ہوتا تھا۔ ہمارے دین محمدی میں چپ

مَـا اَرَدْتَ اِلاَّ وَاحِـدَةً فَـقَـالَ رُكَـانَةُ وَالـلّـٰهِ مَـا اَرَدْتُ اِلاَّ وَاحِـدَةً فَرَدَّهَـا اِلَيْـهِ

نہیں ارادہ کیا تم نے مگر ایک کا، تو عرض کیا حضرت رکانہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں نیت کی میں نے مگر ایک کی تو لوٹا دیا اُس عورت کو حضرت رکانہ کی طرف

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر طلاق دی حضرت رکانہ نے اُس عورت کو دوسری طلاق امیر المومنین حضرت عمر کے زمانے میں اور تیسری طلاق

فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ۔ (رواه ابوداؤد)

امیر المومنین حضرت عثمان کے زمانے میں۔

(۳۱۹۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین ہیں جنکا ارادہ بھی ارادہ ہے اور جن کا مذاق بھی ارادہ ہے،

اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد)

نکاح اور طلاق اور رجوع۔

(۳۱۹۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

لَاطَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجة)

کہ نہیں ہے طلاق اور نہ آزادی عقل ماؤف ہونے کی صورت میں۔

(۳۱۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہر طلاق جائز ہے سوائے دیوانے کی طلاق کے

وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ۔ (رواه الترمذی)

اور اس کی طلاق کے جس کی عقل ماؤف ہوگئی ہے

अल्लाह तआला की कसम नहीं नियत की थी मैंने मगर एक की, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला की कसम नहीं इरादा किया तुमने मगर एक का? तो अर्ज किया हजरते रकाना ने अललाह तआला की क़सम नहीं नियत की मैंने मगर एक की, तो लौटा दिया उस औरत को हजरते रकाना की तरफ़ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलेहे वसल्लम ने फिर तलाक़ दी हज़रते रकाना ने उस औरत को दूसरी तलाक़ अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर के ज़माने में और तीसरी तलाक़ अमीरुल मोमिनीन हजरते उस्मान के जमाने में।

3193 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि तीन हैं जिनका इरादा भी इरादा है और जिनका मजाक भी इरादा है, निकाह और तलाक़ ओर रुजू।

3194 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है तलाक़ और न आजादी अक़्ल माऊफ़ होने की सूरत में।

3195 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हर तलाक़ जाइज़ है सिवाये दीवाने की तलाक़ के और उसकी तलाक़ के कि जिसकी अक्ल माऊफ़ हो गयी।

رہنے کا روزہ نہیں ہے نہ ہی خاموش رہنا ہمارے دین میں عبادت ہے بلکہ اس خاموش رہنے میں ہندوؤں اور عیسائیوں سے مشابہت ہے جو بری ہے البتہ بری باتوں سے خاموش رہنا بہتر ہے۔

(۳۱۹۱) اگر کوئی کسی خاص غلام کے آزاد کرنے کی منت مانے مگر منت مانتے وقت اس غلام کا مالک نہ ہو تو منت درست نہ ہوگی اگر بعد میں اس غلام کا مالک ہو بھی جائے تب بھی وہ غلام آزاد نہ ہوگا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک معلق کرنا نکاح کا اور معلق کرنا آزادی کا جائز ہے۔ مثلاً اگر اجنبیہ عورت سے کہے کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے یا اجنبی غلام سے کہے کہ اگر میں تجھے خریدوں تو آزاد ہے پھر اس اجنبیہ سے نکاح کرے تو طلاق واقع ہو جائیگی یا اس غلام کو خریدے تو غلام آزاد ہو جائیگا۔ آزادی واقع ہو جائے گی۔ بوقوع طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتا اسی طرح وقوع آزادی بنا ملکیت کے نہیں ہو سکتی کیونکہ طلاق سے نکاح ختم کیا جاتا ہے اور آزادی سے ملکیت ختم کی جاتی ہے اور جب نکاح وملکیت ہے ہی نہیں تو ختم کیا چیز ہوگی۔ طلاق کو معلق کرنا یا آزاد کرنے کو معلق کرنا بہر حال جائز ہے بشرطیکہ نکاح یا ملکیت پر معلق کیا جائے۔ یہ حدیث شریف وقوع کی نفی کے لئے ہے یہی احناف کا مسلک ہے۔

(۳۱۹۲) سیدنا حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سیدتنا حضرت سہیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تجھے طلاق بتہ یعنی طلاق قطعی ہے جو نکاح ختم کر دے نہ طلاق رجعیہ ہو نہ طلاق معلقہ۔ طلاق بتہ میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے لیکن اگر شوہر تین طلاقوں کی نیت کر لے تو تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی۔ طلاق بتہ طلاق بائنہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت رکانہ کو دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی کیونکہ اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی۔ طلاق بتہ ایک ہوتی ہے۔ دو اور تین نہیں ہوتیں کیونکہ حضرت رکانہ اسکے بعد دو طلاقیں اور دیں ایک عہد فاروقی میں اور ایک عہد عثمانی ہیں۔ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی تھیں جنکو پیارے نبی ﷺ نے ایک ہی قرار دیا مگر وہ روایت منکر ہے (مرقاۃ شریف، لمعات شریف)۔

(۳۱۹۳) مذکورہ تین باتیں ایسی ہیں قصد وارادے سے بولے تو بھی واقع ہو جائیں گی اور ہنسی مذاق ودل لگی میں بولے یا ویسے ہی اسکے منہ سے نکل جائے یا کسی دوسری ایسی زبان میں بولے جس سے وہ واقف نہیں ہے اور یہ کلمات اسکی زبان سے نکل جائیں تو یہ تینوں ہی واقع ہو جائیں گی۔ البتہ یہ شرط ہے کہ دیوانگی و نیند میں نہ کہے بیداری و ہوش میں کہے۔ ان تین کا ذکر بس صرف اہتمام کیلئے ہے ورنہ تمام تصرفات شرعیہ جن میں دوسرے کا حق ہو جاتا ہو سبکا یہی حکم ہے لہٰذا بیع، ہبہ، کرایہ، طلاق، نکاح، طلاق سے رجوع دانستہ طور پر کرے یا اسکے منہ سے نادانی کی حالت میں نکل جائیں یہ عقد منعقد ہو جائیں گے۔ ہنسی مذاق میں شوہر نے بیوی سے کہا میں نے تجھے طلاق دیدی۔ بانجھ سے نکاح کیا اور عورت نے بھی مذاق میں قبول کے الفاظ کہہ دئے طلاق والی عورت سے دل لگی میں کہا کہ میں نے واپس لے لیا۔ ہنسی مذاق میں کہا کہ میں نے یہ گھر تیرے ہاتھ فروخت کر دیا یا ہبہ کر دیا تو درست ہو گیا۔ اگر یہ حکم نہ ہو تو شریعت کے احکام بیکار ہو کر رہ جائیں گے ہر شخص بیع و ہبہ کر کے یا طلاق دیکر نکاح کر کے کہہ دیا کریگا کہ میں نے تو یہ سب مذاق میں کیا ہے۔ اس حدیث شریف سے بہت سے مسائل معلوم ہوتے ہیں۔ کفر و اسلام قصد وارادے سے ہوں یا ہنسی مذاق کے طور پر ہر طرح ثابت ہو جاتا ہے اور اس پر احکام شرع مرتب ہو جاتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بہانے بازی نہ کرو تم، کفر کیا ہے تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۰) منافقین نے پیارے نبی ﷺ کی شان میں بکواس کی تھی پوچھ تاچھ پر کہنے لگے کہ ہم نے تو مذاق کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہانے نہ بناؤ تم بے ایمان ہو چکے۔

(۳۱۹۴) اگر جبراً کسی سے اسکی بیوی کو طلاق دلا دی گئی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسے اگر کوئی کسی کو جبراً قتل کر دے تو اسے قاتل ہی مانا جائیگا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک 'اغلاق' کے یہی معنی ہیں کہ جسکی عقل ماؤف ہو جائے عقل بند ہو جائے ایسے مخبوط الحواس غصے والے کی طلاق نہیں ہوتی۔ سیدنا امام اعظم کی مؤید وہ حدیث شریف ہے جو سیدنا حضرت امام محمد رضی

(۳۱۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْہِ حَتّٰی یَعْقِلَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اُٹھالیا گیا ہے قلم تین سے، سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہوجائے اور بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہوجائے اور دیوانے سے یہاں تک کہ عقل والا ہوجائے۔

(۳۱۹۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ طَلَاقُ الْاَمَۃِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُھَا حَیْضَتَانِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور لونڈی کی عدت کے دو حیض ہیں۔

(۳۱۹۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ ھُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ خود کو خاوند کے نکاح سے نکالنے والیاں اور خلع کرنے والیاں منافقات ہیں۔

(۳۱۹۹) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاۃٍ لِصَفِیَّۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّھَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِھَا بِکُلِّ شَیْءٍ لَھَا فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ۔ (رواہ مالک)

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں حضرت صفیہ بنت ابوعبید کی آزاد کردہ ایک عورت سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنے شوہر سے اپنی ہر چیز کے بدلے جو انکے پاس تھی تو نہیں انکار فرمایا اس کا حضرت عبداللہ ابن عمر نے۔

(۳۲۰۰) حدیث شریف: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: خبر دیئے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے بارے میں کہ طلاق دی ہے اُس نے اپنی بیوی کو، تین طلاقیں ایک دم، تو کھڑے ہوئے پیارے رسول جلالی شان کے ساتھ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا کھیل کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کی کتاب سے

3196 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि उठा लिया गया है क़लम तीन से, सोने वाले से यहाँ तक कि बेदार हो जाये और बच्चे से यहाँ तक कि बालिग़ हो जाये और दीवाने से यहाँ तक कि अक़्ल वाला हो जाये।

3197 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि लौंडी की तलाक़ दो तलाक़ें हैं और लौंडी की इद्दत के दो हैज हैं।

3198 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि खुद को ख़ाविन्द के नकाह से निकालने वालियाँ और खुला करने वालियाँ मुनाफ़ेक़ात हैं।

3199 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं हज़रते सफ़िया बिन्ते अबू उबैद की आज़ादकर्दा एक औरत से कि उन्होंने खुला किया अपने शौहर से अपनी हर चीज़ के बदले जो उनके पास थी तो नहीं इंकार फ़रमाया उसका हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने।

3200 हदीस शरीफ़:– खबर दिये गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक शख़्स के बारे में कि तलाक़ दी है उसने अपनी बीवी को तीन तलाक़ें एकदम तो खडे हुये प्यारे रसूल जलाली शान के साथ फिर इरशाद फ़रमाया कि क्या खेल करता है वो अल्लाह तआला की किताब से हालांकि मैं तुम्हारे दरमियान हूँ,

اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت صفوان ابن عمر طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی۔ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت اپنے شوہر سے سخت نفرت کرتی تھی۔ ایک دن دوپہر کو شوہر سو رہا تھا یہ چھری لیکر سرہانے کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین طلاقیں دو ورنہ ابھی قتل کر دوں گی اس نے بہت شور مچایا آخر کار اس نے تین طلاقیں دیدیں پھر یہ مسئلہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا تو پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا الا قیلولۃ فی الطلاق۔ سیدنا حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث شریف سیدنا حضرت امام عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی کتاب میں نقل فرمائی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ مجبور کی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ رہی وہ حدیث شریف کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت سے خطاء بھول اور مجبوری کی چیزیں اٹھالی گئی ہیں۔ تو اس حدیث شریف میں اُخروی گناہ مراد ہیں کہ ان چیزوں میں آخرت میں گناہ نہ ہوگا۔ دنیاوی احکام جاری ہونا مراد نہیں۔ سیدنا حضرت امام شعبی، سیدنا حضرت امام نخعی، سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے کہ مجبور کی طلاق ہو جاتی ہے گیارہ چیزیں مجبوری میں جائز ہو جاتی ہیں۔ (۱) نکاح (۲) طلاق (۳) رجوع (۴) ایلاء (۵) فی رجوع کرنا ایلاء سے (۶) ظہار (۷) اعتاق (۸) غلام آزاد کرنا (۸) قصاص معافی (۹) قسم (۱۰) نذر (۱۱) اسلام، مجبور کا اسلام درست ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۱۹۵) سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نشہ والے کی طلاق واقع ہوجائیگی اگرچہ وہ بے عقل ہوچکا ہو جبکہ اس نے گناہ کے طور پر نشہ کیا ہو۔ اسی لئے اس نشہ پر نماز معاف نہیں ہوتی۔ بچے، دیوانے، سوتے ہوئے، بے ہوش کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۳۱۹۶) نابالغ بچہ، سوتا آدمی، اور دیوانہ مرفوع القلم ہیں۔ ان پر شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔ اگر یہ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دیدیں تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ بچے کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ سوتے ہوئے آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ایسے ہی جنون و دیوانگی میں طلاق دی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۳۱۹۷) لونڈی خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے اس پر صرف دو طلاقیں پڑ سکتی ہیں۔ دو طلاقوں ہی سے مغلظہ ہوجائیگی پھر بنا حلالے کے اس کے نکاح میں نہ آسکے گی۔ لونڈی کی عدت بھی دو حیض ہے جبکہ آزاد مطلقہ عورت کی تین تین حیض ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ طلاق کی عدت حیض ہے نہ کہ طہر۔ یہی حنفی مسلک ہے۔ اور قرآن کریم میں جو ثلٰثۃ قروء فرمایا گیا ہے وہاں بھی قروء کے معنی حیض ہیں طہر نہیں ہیں۔ عدت و طلاق کا اعتبار عورت سے ہے نہ کہ مرد سے لہٰذا لونڈی کی طلاقیں بھی دو ہیں اور عدت بھی دو حیض ہیں۔ اسکا شوہر خواہ آزاد ہو یا غلام۔ لونڈی مہینے سے عدت گزارے تو ڈیڑھ ماہ عدت طلاق ہوگی کیونکہ آزاد عورت کی عدت کے مہینے تین ہیں اور لونڈی کے آدھے چونکہ تین حیض کا آدھا نہیں ہوسکتا لہٰذا لونڈی کی عدت دو حیض ہوئے۔

(۳۱۹۸) جو بیویاں اپنے شوہروں کی نافرمان ہوں اور اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے اپنے شوہر کو مجبور کردیں کہ وہ انہیں طلاق دیدیں اور بلاوجہ شرعی خلع کر کے شوہر سے طلاق حاصل کریں تو وہ بظاہر تو شوہر کی مطیع و فرمانبردار معلوم پڑتی ہیں مگر دل میں انکے نفرت ہے اور یہی انکا نفاق ہے۔ بیویوں کی ذمہ داری ہے کہ جہاں تک بھی ممکن ہو اپنے شوہروں سے نباہ کریں طلاق لینا، خلع کرنا اور اپنا گھر اجاڑنا اچھا نہیں ہے۔

(۳۱۹۹) اس آزاد شدہ عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ جو کچھ تو نے مجھے مہر وغیرہ دیا ہے اور جو کچھ میرے پاس اپنا مال ہے اور جو کچھ حقوق عدت کے ہوتے ہیں نان نفقہ وغیرہ ان سبکے عوض مجھے طلاق دیدے۔ لہٰذا ہر قسم کے مال اور ہر قسم کے حقوق کے عوض طلاق لے لی یہ مسئلہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر عورت مہر وغیرہ سے زیادہ مال بھی خلع میں شوہر کو دیدے تو جائز ہے۔ اگرچہ مستحب یہ ہے کہ خلع میں شوہر اپنا دیا ہوا مال ہی واپس لے۔

(۳۲۰۰) ایک ہی مجلس میں ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دیدیں یا تو یہ کہہ دیا کہ میں نے تجھے تین طلاقیں دیں یا یوں کہہ دیا کہ تجھے طلاق، طلاق، طلاق۔ اس طرح ایک دم تین طلاقیں دینا بدعت و گناہ ہے۔ طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ گر طلاقیں دینا ناگزیر ہوں تو تین طہروں میں تین طلاقیں دے اور بہتر یہ ہے کہ ایک ہی طلاق دے تین دے ہی نہیں۔ ایک دم تین طلاقیں دینے پر مزاج رسول

وَاَنَـا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَـامَ رَجُلٌ فَقَـالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ. (رواہ النسائی)

حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں، یہاں تک کہ کھڑے ہوئے ایک شخص تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ کیا نہ قتل کردوں میں اس شخص کو؟۔

(۳۲۰۱) حدیث شریف: عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّىْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِىْ

ترجمہ: حضرت مالک سے مروی کہ خبر پہونچی انکو کہ ایک شخص نے کہا حضرت عبداللہ ابن عباس سے کہ میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو

مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَاتَرٰى عَلَىَّ فَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلٰثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ

سو طلاقیں تو آپ کی کیا رائے ہے میرے بارے میں؟ تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ مطلقہ ہو چکی وہ تجھ سے تین طلاقوں سے اور ستانوے

اِتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا. (رواہ فی المؤطا)

کہ بنایا تونے اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی آیات کریمہ کا مذاق۔

(۳۲۰۲) حدیث شریف: عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَامُعَاذُ

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے معاذ!

مَاخَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَاخَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا

نہیں پیدا فرمائی اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز روئے زمین پر جو زیادہ محبوب ہو اس کی بارگاہ میں آزاد کرنے سے اور نہیں پیدا فرمائی اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز

عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ. (رواہ الدارقطنی)

روئے زمین پر جو زیادہ ناپسندیدہ ہو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں طلاق سے۔

﴿ بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا ترجمہ: تین طلاقیں دی ہوئی عورتوں کا باب ﴾

(۳۲۰۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ اِمْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِىِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حاضر ہوئیں بیوی حضرت رفاعہ قرظی کی پیارے رسول اللہ

यहाँ तक कि खड़े हुये एक शख़्स तो अर्ज किया उन्होंने या रसूलल्लाह क्या न क़त्ल कर दूँ उस शख़्स को?।

3201 हदीस शरीफ़:– हजरते मालिक से मरवी कि खबर पहुंची उनको कि एक शख़्स ने कहा हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से कि मैंने तलाक़ दी अपनी बीवी को सौ तलाक़ें तो आपकी क्या राय है मेरे बारे में? तो फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि मुतल्लक़ा हो चुकी.वो तुझसे तीन तलाक़ों से और सत्तानवे कि बनाया तूने उसके ज़रिये से अल्लाह तआला की आयाते करीमा का मजाक।

3202 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ इब्ने जबल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ मआज! नहीं पैदा फरमाई अल्लाह तआला ने कोई चीज रुए ज़मीन पर जो ज्यादा महबूब हो उसकी बारगाह में आज़ाद करने से और नहीं पैदा फरमाई अल्लाह तआला ने कोई चीज़ रुए ज़मीन पर जो ज़्यादा नापसंदीदा हो अल्लाह तआला की बारगाह में तलाक़ से।

(177) तीन तलाकें दी हुई औरतों का बाब

3203 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी उन्होंने फरमाया कि हाजिर हुई बीवी हज़रते रिफ़ाआ क़रजी की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया उन्होंने कि मैं थी हज़रते रिफाआ के पास तो तलाक़ दे दी उन्होंने मुझको, तो तीन तलाक़े दे दी उन्होंने

برہم ہو گیا اور انتہائی غیظ وغضب کا مظاہرہ فرمایا کہ ایک دم تین طلاقیں دینا یہ کتاب اللہ کے مذاق اڑانے کے مترادف ہے کیونکہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ طلاق رجعی دو مرتبہ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۴) اور یہ شخص ایک دم تین طلاقیں دے رہا ہے۔ چاروں اماموں کے نزدیک اور جمہور فقہاء اسلام کے نزدیک بیک وقت تین طلاقوں سے تین طلاقیں ہی واقع ہوتی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو تجاوز کرے گا حدوں سے اللہ کی تو ظلم کیا ہے اس نے اپنے آپ پر نہیں جانتے تم انکل سے کہ شاید اللہ نیا بھیج دے بعد اسکے کوئی حکم (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۶) اللہ تعالیٰ نے تین طلاقیں جمع کرنے کو ظلم قرار دیا اور باعث ندامت مگر طلاقیں واقع مان لیں۔ احادیث کثیرہ بھی اس پر شاہد عدل ہیں کہ تین طلاقیں ایک دم تین ہی ہوتی ہیں۔ تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ میں صفحہ ۴۰۸ پر چھ احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

بارگاہ نبوی سے جن صاحب نے قتل کی اجازت طلب کی شاید کہ یہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہوگی۔ آپکے خیال شریف میں یہ بات آئی ہوگی کہ قرآن کریم سے کھلواڑ اور پیارے رسول ﷺ کو دکھ پہونچانا کفر ہے اور مسلمان کا کفر کرنا ارتداد ہے اور مرد کی سزا قتل ہے مگر ان کو قتل کرنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی گئی۔ چونکہ پیارے نبی ﷺ کو دکھ پہونچانا اور آپ کو رنجیدہ کرنے کی نیت سے کوئی کام کرنا تو کفر ہے مگر کسی کام سے پیارے رسول ﷺ کو دکھ پہونچ جانا کفر نہیں ہے مسلمان کے گناہ کرنے سے پیارے نبی ﷺ کو دکھ ہوتا ہے مگر یہ گناہ کرنا کفر نہیں ہے۔ اس شخص نے جو ایک دم تین طلاقیں دے ڈالیں یہ کام ان سے نادانی میں سرزد ہوا تھا نہ کہ پیارے نبی ﷺ کو صدمہ پہونچانے کیلئے۔ تین طلاقیں ایک دم دینا تو برا ہے مگر ایسا کیا تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی جیسا کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام تو ہے مگر طلاق پھر بھی واقع ہو جاتی ہے ایک دم تین طلاقیں دینا اسلئے بھی برا ہے کہ اس میں بعد کو رجوع کا موقع نہیں رہتا پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔

(۳۲۰۱) اس حدیث شریف سے تو بالکل صاف معلوم ہو گیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی واقع ہونگی اگر کوئی شخص سو یا ہزار یا لاکھ طلاقیں دیدے تو تین تو واقع ہو جائیں گے باقی لغو جائیں گی یہی فقہاء کرام کا مذہب ومسلک ہے اور اس پر ہی تمام حضرات ائمہ کرام متفق ومتحد ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ نبوی، زمانہ صدیقی اور زمانہ فاروقی کے شروع میں ایک دم تین طلاقیں ایک مانی جاتی تھیں۔ پھر انہیں حضرت فاروق اعظم نے تین طلاقیں قرار دیا۔ تو اس حدیث شریف میں مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں اس طرح دیتا ہے کہ تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق۔ تو اس صورت میں پہلی ایک طلاق تو واقع ہو جائے گی لیکن دوسری دو طلاقیں ان سے پہلی طلاق کی تاکید ہوتی ہے چونکہ بعد والی دو طلاقوں میں اضافت نہیں ہے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی جس سے صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہ ہوئی ہے اس سے کہے کہ تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے تو اس صورت میں صرف ایک پہلے والی طلاق واقع ہوگی۔ دوسری دونوں طلاقیں واقع نہ ہوں گی کیونکہ غیر مدخولہ عورت پر عدت نہیں ہے۔ وہ پہلی ہی طلاق سے نکاح سے باہر ہو گئی عہد فاروقی میں حالات بدل چکے تھے۔ لوگ اپنی مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں ہی دیا کرتے تھے لہٰذا حضور فاروق اعظم کا فرمان عالیشان نہایت ہی موزوں درست وصحیح تھا۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت فاروق اعظم پیارے نبی ﷺ کے قانون کے خلاف کوئی قانون جاری فرماتے اور تمام حضرات صحابہ کرام خاموش رہتے۔ لہٰذا حکم یہی ہے کہ جو اپنی مدخولہ بیوی جس سے خلوت کر چکا ہو اسکو ایک دم تین طلاقیں دیگا تو تین ہی واقع ہوں گی۔

(۳۲۰۲) غلام کو آزاد کرنا مستحب تو ہے مگر دیگر مستحبات سے افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ اس میں ایک جان کو غلامی سے نجات دلاتا ہے۔ اسے جانوروں کے زمرے میں سے نکال کر انسانی زمرے میں داخل کرنے کے مترادف ہے۔ بلا ضرورت شرعیہ طلاق دینا جائز تو ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ورنہ کبھی تو طلاق دینا مستحب بلکہ واجب ہو جاتا ہے چنانچہ فاسقہ فاجرہ اللہ تعالیٰ کی ناشکر بیوی کو طلاق دینا بہتر ہے۔ سیدنا حضرت ابو حفص بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ

ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا انہوں نے کہ میں تھی حضرت رفاعہ کے پاس تو طلاق دیدی انہوں نے مجھ کو تو تین طلاقیں دیدیں انہوں نے مجھ کو

فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَیْرَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ

پھر نکاح کیا میں نے حضرت عبدالرحمٰن ابن زبیر سے اور نہیں ہے انکے پاس مگر کپڑے کا پلو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا تم ارادہ رکھتی ہو

تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ لوٹو حضرت رفاعہ کی طرف؟ تو انہوں نے عرض کیا ہاں، فرمایا پیارے رسول نے نہیں، جب تک چکھ لو تم انکا مزہ اور چکھ لیں وہ تمہارا مزہ۔

(۳۲۰۴) حدیث شریف: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: لعنت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے پر اور حلالہ کیا گیا جس کیلئے۔

(۳۲۰۵) حدیث شریف: عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ

ترجمہ: حضرت سلیمان ابن یسار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پایا چند اور دس

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ۔ (رواہ فی شرح السنة)

پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پاک کو، سبکے سب فرماتے ہیں کہ موقوف رکھا جائے ایلاء کرنے والے کو۔

(۳۲۰۶) حدیث شریف: اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَّيُقَالُ لَهٗ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ

ترجمہ: بیشک حضرت سلمان ابن صخر اور کہا جاتا ہے انکو سلمہ ابن صخر بیاضی کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنی بیوی کو

عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى مَضٰى رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا

اپنے اوپر اپنی ماں کی پشت کیطرح یہانتک کہ گزر گیا رمضان شریف، پھر جب گزر ا آدھا رمضان شریف تو صحبت کر لی انہوں نے اُن سے ایک رات

فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں تو ذکر کیا اس واقعہ کا پیارے رسول سے تو فرمایا اُن سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

मुझको, फिर निकाह किया मैंने हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने जुबैर से और नहीं है उनके पास मगर कपड़े का पल्लू तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि क्या तुम इरादा रखती हो कि लौटो हजरते रिफाआ की तरफ़? तो उन्होंने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने नहीं, जब तक चख लो तुम उनका मजा और चख लें वो तुम्हारा मजा।

3204 हदीस शरीफ़:– लानत फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हलाला करने वाले पर और हलाला किया गया जिसके लिये।

3205 हदीस शरीफ़:– हजरते सुलैमान इब्ने यसार से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने पाया चंद और दस प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हाबे पाक को, सबके सब फ़रमाते हैं कि मौकूफ़ रखा जाये ईला करने वाले को।

3206 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते सलमान इब्ने सखर और कहा जाता है उनको सलमा इब्ने सखर बयाज़ी कि ठहराया उन्होंने अपनी बीवी को अपने ऊपर अपनी माँ की पुश्त की तरह यहाँ तक कि गुज़र गया रमजान शरीफ़ फिर जब गुज़रा आधा रमजान शरीफ़ तो सोहबत कर ली उन्होंने उनसे एक रात फिर हाज़िर हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो जिक्र किया इस वाक्ये का प्यारे

کہ اگر کل قیامت میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ میری مطلقہ بیوی کا مہر میرے گلے میں لٹکا ہوا ہو تو اس سے بہتر ہے کہ بے نمازی بیوی میرے نکاح میں رہے۔ نکاح کرنا دوسرے دنیاوی کاروبار بلکہ نفل عبادات سے افضل ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۲۰۳) تین طلاقوں والی عورت بنا حلالے کے پہلے شوہر کو حلال نہیں اور حلالے میں دوسرے شوہر سے نکاح اور صحبت دونوں ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ شوہر ثانی کے عضو تناسل تو تھا مگر بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے قابل نہ تھے نامرد تھے۔ عالم دین سے مسئلہ دریافت کرنے یا حاکم سے داد و انصاف لینے کیلئے انکے سامنے صاف صاف بات کی جا سکتی ہے نہ یہ بے حیائی اور نہ غیبت۔ پیارے نبی ﷺ نے ان صاحبہ کے بیان پر نہ تو اظہار نفرت فرمایا اور نہ ملامت فرمائی۔ ان صاحبہ کو یہ خیال ہوا کہ حلالے کیلئے صرف دوسرے مرد سے نکاح کر لینا کافی ہے اب میرا دوسرا نکاح ہو چکا ہے اب میں حضرت عبدالرحمٰن سے طلاق لیکر حضرت رفاعہ کیلئے حلال ہو جاؤں گی مگر پیارے رسول ﷺ نے ان صاحبہ کو ہدایت دی کہ تمہارے بیان کے مطابق حضرت عبدالرحمٰن تم سے صحبت نہ کر سکے اور حلالے میں دوسرے شوہر کا صحبت کرنا بھی شرط ہے لہٰذا تم ابھی حضرت رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہوئی ہو۔ البتہ پوری صحبت کرنا شرط نہیں ہے انزال ہونا ضروری نہیں ہے صرف عضو تناسل کا اگلا حصہ داخل ہو جانا کافی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اس حدیث شریف سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔ یہ کہ نابالغ بچے سے صحبت حلالے کیلئے کافی نہیں۔ قریب بلوغ کی صحبت کافی ہے۔ بہت چھوٹی بچی کو اگر تین طلاقیں دی گئیں تو اسکا نکاح ثانی اور صحبت حلالے کے لئے کافی نہیں کہ پہلی صورت میں شوہر لذت نہیں چکھتا اور دوسری شکل میں عورت لذت نہیں چکھتی۔ لونڈی سے مولیٰ کی صحبت حلالے کیلئے کافی ہے کہ یہ صحبت لذت کے لائق تھی اگرچہ عورت نے عوارض کی وجہ سے چکھی نہیں۔ وطی بالشبہ، زنا، ملک یمین کی صحبت سے حلالہ درست نہیں۔ صحبت وغیرہ کی قید اس لئے ہے کہ لوگ تین طلاقیں دینے پر دلیر نہ ہو جائیں کیونکہ شوہر ان صحبت کے بعد طلاق مشکل ہی سے دیگا (مرقاۃ شریف) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا یا رسول اللہ اس عورت نے غلط بیانی سے کام لیا ہے میں تو اسکو چمڑے کی طرح چھیلتا ہوں تو پیارے رسول ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ بھی ہو تو تب بھی یہ اپنے اس قول کی وجہ سے رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۲۰۴) یہ لعنت جب ہے کہ حلالہ اجرت پر کرایا جائے یا بنا ضرورت کے حلالہ کرتا ہے اور کراتا ہے۔ سخت ضرورت میں حلالہ کرنا بہتر ہو جاتا ہے اگر حلالہ چند روزہ نکاح کے ذریعہ کیا گیا تو حلالہ درست ہی نہ ہوا کہ یہ نکاح ہی باطل ہے حلالہ میں نکاح صحیح ضروری ہے۔ اور اگر نکاح درست کیا گیا مگر ارادہ حلالہ کا تھا تو حلالہ ہو جائیگا۔

(۳۲۰۵) ایلاء یہ ہے کہ شوہر کا قسم کھا لینا کہ میں اپنی بیوی سے چار ماہ تک صحبت نہ کرونگا ایلاء کا حکم یہ ہے کہ اگر شوہر اس مدت میں قسم توڑ دے اور رجوع کرے تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے۔ ورنہ چار ماہ گزرنے پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔

(۳۲۰۶) سیدنا حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا کہ تو مجھ پر ماہ رمضان شریف گزرنے پر میری ماں کی کمر کی طرح ہے یعنی حرام ہے۔ ظہار کے معنی ہیں اپنی بیوی کو اپنی ماں، بہن وغیرہ دائمی محرمات کے کسی عضو، شانے سے تشبیہ دیدینا۔ اس میں دو شرطیں ہیں (۱) عورت کا اپنی بیوی ہونا لہٰذا باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا (۲) شوہر کا اہل کفارہ ہونا لہٰذا بچہ، دیوانہ کا ظہار درست نہیں ہے۔ ظہار کا حکم یہ ہے کہ کفارہ ادا کرنے تک عورت حرام رہتی ہے۔ حضرت سلیمان صحبت و ہم بستری زیادہ فرماتے تھے لہٰذا برداشت نہ کر سکے اور قسم توڑ دی درمیان ماہ رمضان میں صحبت کر لی۔ اگر یہ ماہ رمضان شریف گزر جانے دیتے تو کفارہ واجب نہ ہوتا کہ وقتی ظہار کا یہی حکم ہے۔ دائمی ظہار میں جب بھی صحبت کی جائے گی کفارہ واجب ہوگا۔ اس حدیث شریف سے ترتیب معلوم ہوئی کہ کفارہ ظہار میں ظہار کرنے والا پہلے غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد کرنے پر قادر نہ ہو تو مسلسل دو ماہ روزے رکھے اگر دو ماہ مسلسل روزے رکھنے پر بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ کفارہ ظہار میں ہر قسم کا غلام آزاد کیا جا سکتا ہے خواہ مومن ہو یا

اَعۡتِقۡ رَقَبَةً قَالَ لَآ اَجِدُهَا قَالَ فَصُمۡ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ قَالَ
کہ آزاد کرو ایک غلام، حضرت سلیمان نے عرض کیا کہ نہیں پاتا میں غلام فرمایا پیارے رسول نے کہ روزے رکھو دو مہینے کے لگاتار، حضرت سلیمان نے عرض کیا
لَآ اَسۡتَطِيۡعُ قَالَ اَطۡعِمۡ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا قَالَ لَآ اَجِدُ فَقَالَ
کہ میں طاقت نہیں رکھتا، فرمایا پیارے رسول نے کہ کھانا کھلاؤ ساٹھ مسکینوں کو، عرض کیا حضرت سلیمان نے کہ نہیں پاتا میں، تب فرمایا
رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرۡوَةَ بۡنِ عَمۡرٍو اَعۡطِهٖ ذٰلِكَ الۡعَرَقَ وَهُوَ مِكۡتَلٌ يَاۡخُذُ خَمۡسَةَ عَشَرَ صَاعًا
پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت فروہ ابن عمرو سے کہ دیدو حضرت سلیمان کو یہ ٹوکری اور یہ بڑا تھیلہ کہ سماتے پندرہ صاع
اَوۡ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطۡعِمَ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا۔ (رواه الترمذی)
یا سولہ صاع تاکہ کھلادیں سلیمان ساٹھ مسکینوں کو۔

(۳۲۰۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الۡمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبۡلَ اَنۡ يُّكَفِّرَ
ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ظہار کرنے کے بارے میں کہ جو صحبت کرے کفارہ دینے سے پہلے
قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة)
فرمایا پیارے نبی نے کہ ایک ہی کفارہ ہے۔

(۳۲۰۸) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امۡرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبۡلَ اَنۡ يُّكَفِّرَ فَاَتَى
ترجمہ: بیشک ایک شخص نے ظہار کیا اپنی بیوی سے پھر صحبت کرلی اُس سے کفارہ دینے سے پہلے پھر حاضر ہوئے وہ شخص
النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ
پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو ذکر کیا اس واقعے کا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے کس چیز نے اُبھارا تمہیں اس پر؟ عرض کیا اس شخص نے
يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ رَاَيۡتُ بَيَاضَ حَجۡلِيۡهَا فِي الۡقَمَرِ فَلَمۡ اَمۡلِكۡ نَفۡسِيۡ اَنۡ وَّقَعۡتُ عَلَيۡهَا فَضَحِكَ
یارسول اللہ! میں نے دیکھی تھی اسکے جھانجن کی چمک چاندنی میں تو نہ قابو رکھ سکا اپنے نفس کو یہ کہ صحبت کرلی میں نے اُس سے، تو ہنسے

रसूल से तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि आज़ाद करो एक गुलाम, हजरते सुलेमान ने अर्ज़ किया कि नहीं पाता मैं गुलाम फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि रोज़े रखो दो महीने के लगातार! हज़रते सुलेमान ने अर्ज़ किया कि मैं ताक़त नहीं रखता, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि खाना खुलाओ 60 मिस्कीनों को! अर्ज़ किया हज़रते सुलेमान ने कि नहीं पाता मैं तब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते फरवा इब्ने अमर से कि दे दो हज़रते सुलेमान को यह टोकरी और यह बड़ा थैला कि समाते 15 साअ या 16 साअ ताकि खिला दें सुलेमान साठ मिस्कीनों को।

3207 हदीस शरीफ़:- प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी जिहार करने के बारे में कि वो सोहबत करे कफ़्फ़ारा देने से पहले फ़रमाया प्यारे नबी ने कि एक ही कफ़्फ़ारा है।

3208 हदीस शरीफ़:- बेशक एक शख़्स ने जिहार किया क्या अपनी बीवी से फिर सोहबत कर ली उससे कफ़्फ़ारा देने से पहले फिर हाज़िर हुये वो शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो ज़िक्र किया इस वाक़्या का प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने किस चीज ने उभारा तुम्हें इस पर? अर्ज किया उस शख़्स ने या रसूलल्लाह! मैंने देखी थी उसके झाझन की चमक चादनी में तो न काबू रख सका अपने नफ़्स को यह कि सोहबत कर ली मैंने उससे तो हंसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हुक्म फ़रमाया

کافر۔ پیارے رسول ﷺ حضرت سلیمان کو کفارہ بتاتے رہے اور وہ عذر بیان کرتے رہے کہ نہ تو میرے پاس غلام ہے کہ میں آزاد کردوں اور نہ ہی میرے جسم میں اتنی طاقت ہے کہ دو ماہ مسلسل روزے رکھ سکو اور نہ ہی میری پاکٹ اتنی مضبوط ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکوں۔ کفارہ ظہار میں تیس صاع گندم ساٹھ مسکینوں کو دیا جائے فی مسکین آدھا صاع یا پھر ساٹھ صاع جَو یا کھجوریں فی مسکین ایک صاع مگر اس حدیث شریف میں پندرہ سولہ صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا جو کہ پورے کفارے کا تقریباً چوتھائی ہے یہ حضرت سلیمان کی خصوصیت ہے۔ جیسے پیارے رسول ﷺ نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھ ماہ کی بکری کی قربانی کی اجازت مرحمت فرمادی تھی حالانکہ قربانی ایک سالہ بکری کی ہوسکتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حدیث مذکورہ مقدار کفارہ ظہار سے پہلے کی ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بطور امداد یہ کھجوریں حضرت سلیمان کو پیارے رسول ﷺ نے عطا فرمائی ہوں کہ باقی اپنے پاس سے ملا کر پورا کفارہ ادا کردیں۔

(۳۲۰۷) واجب تو یہی ہے کہ ظہار کرنے والا پہلے کفارہ ادا کرے پھر اس عورت سے صحبت کرے لیکن اگر کوئی پہلے صحبت کرے تو بھی کفارہ ایک ہی ہوگا دو کفارے لازم نہ ہونگے اور اس گناہ کی کہ اس نے کفارہ صحبت کرنے کے بعد دیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی جاہ میں توبہ و استغفار کرے۔

(۳۲۰۸) ظہار کرنے والا اپنی مظاہرہ بیوی سے کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت نہیں کرسکتا مگر اس شخص نے صحبت قبل ادائے کفارہ کر ہی لی تو بھی ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو یا تین کفارے واجب نہ ہونگے اور اسکے بعد دوبارہ جماع کرنا ممنوع ہوگا تاوقت یہ کہ کفارہ ادا نہ کرے۔ ظاہر ظہار کے بعد کفارہ سے پہلے اسباب جماع سے بھی الگ تھلگ رہے۔ اس شخص نے اسباب جماع خود جمع نہ کیے تھے بوس و کنار وغیرہ کا ارتکاب نہ کیا تھا اتفاقاً چاند کی چاندنی میں نظر پڑ گئی اور دل مچل گیا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس پر ملامت نہ فرمائی بلکہ اس شخص کا عذر قبول فرمالیا۔ اسلام میں سب سے پہلے ظہار سیدنا حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ سیدتنا حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا تھا۔ اور حضرت خولہ پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئیں۔ اور انکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یقیناً سن لی اللہ نے بات اسکی جو بحث کرتی ہے آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں اور شکایت کرتی ہے اللہ کی بارگاہ میں اور اللہ سن رہا ہے سوالات و جوابات تم دونوں کے بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔

اسیدتنا حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں سیدنا حضرت اوس بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی۔ شان نزول۔ کسی بات پر حضرت اوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے یہ کہنے کے بعد حضرت اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانۂ جاہلیت میں طلاق کے لئے تھا حضرت اوس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی۔ حضرت خولہ نے حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوکر پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہوچکا ہے والدین فوت ہوچکے ہیں اور میری عمر زیادہ ہوچکی ہے اور بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اگر میں ان بچوں کو ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہوجائیں اور اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مرجائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہو۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ تیرے باپ میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک "ظہار" کے متعلق کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا۔ اور دستور قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہوجاتی ہے۔ حضرت خولہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حضرت اوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اس طرح وہ بار بار عرض کرتی رہیں اور انھوں نے جواب حسب خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگیں یا اللہ میں تجھ سے اپنی محتاجی و بیکسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے پیارے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مشکل آسان ہو۔ کبھی حضور انور ﷺ سے بحث اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوتی ہے اور کبھی ناپسند ہوتی ہے۔ یہ بحث مخالفت یا مقابلے کی نہ تھی بلکہ کرم طلب کرنے کے لئے ہے۔ حضور انور ﷺ سے فریاد کرنا اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنا ہے۔ کیونکہ حضرت خولہ نے جو عرض کیا حضور انور ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ۔ (رواه ابن ماجة)

پیارے رسول اللہ ﷺ اور حکم فرمایا انکو یہ کہ نہ قریب جائے اپنی بیوی کے یہاں تک کہ کفارہ ادا کرے۔

(۳۲۰۹) حدیث شریف: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت معاویہ ابن حکم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں

فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ

تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بیشک ایک باندی ہے میری جو بکریاں چراتی ہے میری کہ میں گیا اسکے پاس تو گم پائی میں نے ایک بکری ریوڑ سے

فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ

تو میں نے پوچھا اس سے اُس گمشدہ بکری کے بارے میں تو اُس باندی نے کہا کہ کھا گیا اسکو بھیڑیا تو غصہ ہوا میں اُس باندی پر اور ہوں میں حضرت آدم کی اولاد سے

فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تو طمانچہ رسید کیا میں نے اسکے منہ پر اور لازم ہے مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا تو کیا آزاد کروں میں اسکو؟ تو فرمایا اُس باندی سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَآءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا

کہ اللہ تعالیٰ کے جلوے کہاں ہیں؟ تو کہا اُس باندی نے کہ اُسکے جلوے آسمان میں ہیں، پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ میں کون ہوں؟

فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْتِقْهَا۔ (رواه مالك)

تو کہا باندی نے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آزاد کر دو اسکو۔

(۳۲۱۰) حدیث شریف: عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ حَكَمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ قِبَلَ اُحُدٍ

ترجمہ: حضرت معاویہ ابن حکم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھی میری ایک باندی کہ چراتی تھی بکریوں کو میری اُحد پہاڑ

وَالْجَوَانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ

اور جوانیاں کے جنگل کی طرف کہ میں اچانک گیا ایک دن تو بھیڑیا لے گیا ایک بکری کو بکریوں میں سے اور میں ایک شخص ہوں اولادِ آدم میں سے

उनको यह कि न करीव जायें अपनी बीवी के यहाँ तके कि कफ्फारा अदा करें।

3209 हदीस शरीफ़– हज़रते माविया इब्ने हकम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाजिर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह! बेशक एक बांदी है मेरी जो बकरियाँ चराती है मेरी कि मैं गया उसके पास तो गुम पाई मैंने एक बकरी रीवड़ से तो मैंने पूछा उससे उस गुमशुदा बकरी के बारे में तो उस बांदी ने कहा कि खा गया उसको भेडिया, तो गुस्सा हुआ मैं उस बांदी पर और हूँ मैं हज़रते आदम की औलाद से तो तमाचा रसीद किया मैंने उसके मुँह पर और लाजिम है मुझपर एक गुलाम आज़ाद करना तो क्या आज़ाद कर दूँ मैं उसको? तो फरमाया उस बांदी से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अल्लाह तआला के जलवे कहाँ हैं? तो कहा उस बांदी ने कि उसके जलवे आसमान में हैं, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं कौन हूँ? तो कहा बांदी ने कि आप अल्लाह तआला के रसूल हैं, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्ल ह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आज़ाद कर दो इसको।

3210 हदीस शरीफ़– हज़रते मुआविया इब्ने हकम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थी मेरी एक बांदी कि चराती थी बकरियों को ओहद पहाड़ पर और जवानियां के जंगल की तरफ़ कि मैं अचानक गया एक दिन तो भेडिया ले गया एक बकरी को बकरियों में से और मैं एक शख़्स हूँ औलादे आदम में से जैसे सब गुस्सा होते हैं मैं भी

سے عرض کیا مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت خولہ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ سے ہر شکایت کرنا برا نہیں ہے بے صبری کی شکایت کرنا برا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو سماعِ قبول سے سنتا ہے حضور انور ﷺ کے واسطے سے عرض کی جائے۔ اور یہاں قبول کا سننا مراد ہے حضور انور ﷺ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے جو عرض کی جائے وہ قبول نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ترجمہ نہیں ہے بے ایمانوں کی دعا مگر بھٹکنے میں (بصیرۃ الایمان پارہ ۲۴)۔ اللہ تعالیٰ یوں تو سب کی سنتا ہے سبکو دیکھتا ہے مگر جو حضور انور ﷺ کے آستانۂ پاک پر آجائے انکی رحمت سے سنتا ہے اسکو رحمت سے دیکھتا ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خاموش ہوجاؤ دیکھ حضور انور ﷺ کے چہرۂ پاک سے آثار وحی ہویدا ہیں۔ جب نزول وحی ہو چکا تو حضور انور ﷺ نے فرمایا اپنے شوہر کو بلاؤ حضرت اوس حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تو حضور انور ﷺ یہ آیات کریمہ پڑھ کر سنائیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۶۵)

(۳۲۰۹) مستحب یہ ہے کہ ہر کفارے میں مومن غلام ہی آزاد کیا جائے۔ البتہ قتل خطاء کے کفارے میں مومن غلام آزاد کرنا واجب ہے کیونکہ اسکے لئے قرآن کریم میں ایمان کی قید موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جس نے قتل کیا مومن کو غلطی سے تو آزاد کرنا ہے مومن غلام کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۶) باندی پر اپنے مالک سے پردہ لازم نہیں ہے کیونکہ وہ پردے میں رہ کر اپنے مالک کی خدمات انجام نہیں دے سکتی۔ اس باندی کا قصور یہ تھا کہ اس نے اس حادثے کی خبر اپنے مالک کو نہ دی کہ بھیڑیا بکری لے گیا بلکہ مالک کے پوچھنے پر بتایا۔ ورنہ مالک کو اتنا غصہ نہ آتا۔ مالک پر کفارہ تھپڑ مارنے کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی دوسری وجہ سے کفارہ واجب ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے غلام کا آزاد کرنا واجب ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ زمان و مکان سے پاک ہے بلکہ مقصد سوال اسکی تحقیق کرنا ہے کہ یہ باندی مومنہ ہے مشرکہ نہیں ہے۔ قتل خطاء کے علاوہ ہر کفارے میں غلام آزاد کیا جا سکتا ہے خواہ مومن ہو یا کافر۔ پیارے نبی ﷺ نے اس باندی کا امتحان لیکر اسے آزاد فرما دیا۔ اور یہ بیان استحباب کیلئے ہے کہ مومن غلام کا آزاد کرنا کافر غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ قرآن کریم نے کفارہ قتل خطا کے علاوہ کسی کفارے میں مومن غلام کی قید نہ لگائی۔ قرآن کریم کے مطلق احکام کو انکے اطلاق پر ہی رکھنا ضروری ہے۔

(۳۲۱۰) اُحد پہاڑ مدینہ منورہ سے تین میل فاصلے پر ہے۔ جوانیہ احد پہاڑ کے قریب کا جنگل ہے۔ بے قصور لونڈی کو تھپڑ مار دیا۔ حق العبد ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہو سکتا مگر قصاص دینے کا حکم نہ فرمایا کیونکہ مولیٰ سے لونڈی کا قصاص نہیں لیا جاتا بے قصور کو سزا دینا گناہ ہے اگرچہ استاد، پیر، مولیٰ، آقا ہی کیوں نہ دے۔ اس سے موجودہ دور کے حکام کو سبق لینا چاہیے۔ میں اس باندی کو آزاد کئے دیتا ہوں تاکہ میرا یہ آزاد کرنا اس گناہ کا بھی کفارہ ہو جائے اور میرے ذمہ ایک دوسرا بھی کفارہ ہے جسمیں مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا واجب ہے وہ کفارہ بھی ادا ہو جائے۔ بلا قصور غلام کو مار دینے پر اسکا آزاد کرنا واجب نہیں نہ کوئی اسکا کفارہ ہے۔ اجمالی ایمان بھی معتبر ہے پیارے نبی ﷺ نے اس باندی سے ایمانیات کی تفصیلات دریافت نہ فرمائیں صرف توحید و رسالت کے اقرار کو تمام ایمانیات کا اقرار مان لیا۔

(۳۲۱۱) سیدنا حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یا تو اس مرد کو زنا کرتے ہوئے پایا یا پھر یہ کہ ایسی علامات دیکھیں جن سے پتہ چلا کہ یہ زنا کر چکا ہے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جو شخص کہ اپنی بیوی کیساتھ زنا کرتے دیکھے اور زانی کو قتل کر دے تو اس قاتل شوہر کو بھی قصاص میں قتل کیا جائیگا۔ البتہ اگر اس زنا پر چار گواہ قائم ہو جائیں اور زانی محصن بھی ہو تو اس قاتل شوہر پر قصاص نہیں ہے۔ یا پھر مقتول کے ولی اس زنا کا اقرار کر لیں تب بھی قصاص نہیں یہ شرعی حکم ہے۔ لیکن عنداللہ اس قاتل شوہر پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عویمر نے صاف صاف نہ فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو زنا کراتے دیکھا ہے بلکہ اشارۃً اگر مگر سے سوال فرمایا تاکہ حد قذف ان پر جاری ہو جائے۔ جو آیت کریمہ نازل ہوئی وہ یہ ہے۔ ترجمہ۔ اور جو تہمت لگاتے ہیں بیویوں کو اپنی اور نہ ہوں انکے پاس گواہان سوائے اپنے خود کے تو گواہی دینی ہر ایک کا ان میں سے چار گواہی دینا اللہ کی قسم کیساتھ، بے شک وہ سچا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۶) یہ آیت کریمہ ماہ شعبان المعظم ۹ھ میں نازل ہوئی۔ حضرت عویمر اور حضرت ہلال ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

اَسِفُ كَمَا يَاسِفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

جیسے سب غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوا لیکن مارا میں نے اسکو ایک تھپڑ، پھر میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں

فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِيْ بِهَا

تو آپنے بڑا معاملہ قرار دیا اسکو مجھ پر تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا میں اُس باندی کو آزاد نہ کردوں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ لاؤ تم میرے پاس اُس باندی کو

فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَآءِ

تو لایا میں پیارے رسول کے پاس اُس باندی کو تو فرمایا پیارے رسول نے اُس باندی سے کہ کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کے جلوے؟ کہا باندی نے اللہ تعالیٰ کے جلوے آسمان میں ہیں

قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔ (رواہ مسلم)

فرمایا پیارے رسول نے کہ میں کون ہوں؟ کہا باندی نے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں، فرمایا پیارے رسول نے کہ آزاد کردو اسکو اسلئے کہ یہ باندی ایمان والی ہے۔

﴿ بَابُ اللِّعَانِ ترجمہ: لعان کا باب ﴾

(۳۲۱۱) حدیث شریف: اَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

ترجمہ: بیشک حضرت عویمر عجلانی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا رائے گرامی ہے آپ کی اُس شخص کے بارے میں جو پائے

مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو تو کیا قتل کردے شوہر اُس مرد کو تو قتل کردینگے مقتول کے ورثا اُس شوہر کو، کیسے کرے؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا

کہ نازل ہوگئی ہے آیت کریمہ تیرے بارے میں اور تیری بیوی کے بارے میں، تم جاؤ اپنی بیوی کو لے آؤ، فرمایا حضرت سعد نے کہ لعان کیا دونوں نے

فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَلَمَّا فَرَغَا

مسجد نبوی شریف میں اور میں لوگوں کے ساتھ پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت شریف میں تھا، جب میاں بیوی لعان سے فارغ ہوگئے

गुस्सा हुआ लेकिन मारा मैंने उसको एक थप्पड़ फिर मैं हाजिर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में तो आपने बड़ा मुआमला करार दिया उसको मुझपर तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो क्या मैं उस बांदी को आज़ाद न कर दूँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि लाओ तुम मेरे पास उस बादी को तो लाया मैं प्यारे रसूल के पास उस बांदी को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस बांदी से कि कहाँ हैं अल्लाह तआला के जलवे? कहा बांदी ने अल्लाह तआला के जलवे आसमान में हैं फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं कौन हूँ? कहा बांदी ने कि आप अल्लाह तआला के प्यारे रसूल हैं फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि आज़ाद कर दो इसको इसलिये कि यह बांदी ईमान वाली है।

(178) लेआन का बाब

3211 हदीस शरीफ़– बेशक हज़रते उवैमर अजलानी ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम! क्या राय गिरामी है आपकी उस शख़्स के बारे में जो पाये अपनी बीवी के पास किसी मर्द को तो क्या क़त्ल कर दे शौहर उस मर्द को? तो क़त्ल कर देंगे मक़्तूल के वुरसा उस शौहर को, कैसे करे? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नाज़िल हो गयी है आयाते करीमा तेरे बारे में और तेरी बीवी के बारे में, तुम जाओ अपनी बीवी को ले आओ, फ़रमाया हजरते सअद ने कि लेआन किया दोनों ने मस्जिदे नबवी

واقعات قریب قریب ہی رونما ہوئے اور یہ آیت کریمہ دونوں ہی کے بارےمیں نازل ہوئی۔ پہلے حضرت ہلال نے معاف فرمایا پھر حضرت عویمر نے۔ لعان کے وقت میاں بیوی دونوں کا حاکم کی کچہری میں ہونا ضروری ہے بلکہ مسلمانوں کے مجمع میں اور حاکم کے سامنے لعان ہونا چاہیے۔ چنانچہ بعد نماز جب مسلمان جمع تھے تب لعان کیا گیا۔ پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں مسجد نبوی شریف ہی کچہری تھی تمام مقدمات وہیں طے فرمائے جاتے تھے۔ حضرت عویمر نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ اب میرا اس بیوی کو اپنے پاس رکھنا خود اپنی تکذیب ہے لہٰذا میں تین طلاقیں دیکر اسے علیحدہ کرتا ہوں۔ ایک دم تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں کیونکہ حضرت عویمر نے تین طلاق ایک وقت میں دیں اور پیارے نبی ﷺ نے منع نہ فرمایا۔ لعان کے بعد حاکم کا فیصلہ نکاح ختم کردیتا ہے۔ لعان والی عورت لعان کے بعد حاکم کے فیصلے سے نکاح سے بالکل خارج ہو جاتی ہے طلاق کی محل نہیں رہتی۔ تا قیام لعان نکاح میں نہیں رہ سکتی۔ لعان خود ہی تفریق ہے۔ بچہ عام طور پر باپ سے مشابہت رکھتا ہے اور یہ مشابہت یقینی نہیں ہے اکثری ہے۔ لعان کا یہ بھی حکم ہے کہ لعان کا بچہ باپ کی میراث نہیں پاتا صرف ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ قیافہ یعنی بچے کی ہمشکلی و مشابہت پر احکام شرع مرتب نہیں ہوتے۔ لعان میں کسی کو فاسق نہیں کہا جا سکتا کیونکہ معاملہ مشکوک رہتا ہے۔ کسی کو زبان طعن دراز کرنے کی حماقت نہیں کرنا چاہیے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی گناہ سرزد ہوئے مگر کوئی اس گناہ پر قائم نہیں رہا سبکو توبہ کی توفیق ملی۔ حضرات صحابہ کرام کی عدالت پر قرآن کریم گواہ ہے۔

(۳۲۱۲) یہ صورت یہ ہے کہ شوہر نے بچے کا انکار کردیا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے بلکہ حرام کا ہے یہ بھی تہمت زنا کی ایک شکل ہے کہ زنا کا الزام تو نہ لگائے مگر بچے کا انکار کرے۔ پیارے نبی ﷺ نے لعان فرمانے کے بعد فسخ نکاح فرمایا۔ لعان میں مرد و عورت میں جدائی حاکم کے فیصلے سے ہوگی نہ کہ شوہر کی طلاق سے۔ اگر لعان ہی طلاق ہوتا تو پیارے نبی ﷺ تفریق کیوں فرماتے۔ لعان کے بعد پیارے نبی ﷺ نے علیحدگی کا حکم فرمایا۔ لعان فسخ نکاح نہیں ہے۔

اس صورت میں یہ بچہ اس عورت کا کہلائیگا نہ کہ مرد کا کیونکہ مرد سے اسکا نسب ثابت نہ ہوا۔ اس بچے کو صرف عورت کی میراث ملے گی مرد کی نہیں ملے گی۔ دنیا کی سزا تو صرف اسی (۸۰) کوڑے ہیں یعنی کے قذف ہے۔ اگر جھوٹ بولا ہے تو اقرار کرے یہی اچھا ہے کہ اس کو کوڑے کھا کر رہائی مل جائیگی آخرت کے عذاب اور رسوائی اور دوزخ کی آگ سے چھٹکارا مل جائیگا۔ آخرت کا عذاب سخت اور بہت سخت ہے۔ اور اگر عورت اقرار گناہ کرلیتی ہے تو سنگساری اور دنیا کی بدنامی تو ہوگی مگر یہ تکلیف چند روزہ ہے آخرت کا عذاب تو بہت ہی دردناک اور آخرت کی رسوائی بہت ہی شرمناک ہوگی کہ اولین و آخرین کے سامنے ہوگی۔ دانا و بینا وہ ہے جو دشوار سزا کے مقابلے میں آسان سزا کو اختیار کرے اسی لئے ایک حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے ایسے میاں بیوی کو نصیحت فرمائی ڈرایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے۔

(۳۲۱۳) اصل سزا تو اللہ تعالیٰ ہی دیگا۔ پیارے نبی ﷺ تو صرف ظاہر پر عمل فرماتے ہیں۔ اگر تم میں سے کسی کا جھوٹ ظاہر نہ ہو تو ہم سزا بھی نہیں دیتے۔ صحبت یا خلوت سے مہر موکدہ ہوتا ہے اگر بنا خلوت کے طلاق دیدی گئی تو آدھا مہر واجب ہوگا۔ اے شوہر! تیرا مہر صحبت کے عوض برابر ہوگیا جب سچا ہونے کے بعد بھی تیرا مال تجھے نہ ملا تو پھر غلط بیانی کی پوزیشن میں تو بطریقہ اولیٰ نہ ملے گا۔ جس عورت کو لعان کیا گیا ہے اس عورت کو مہر پورا پورا ملے گا۔ لعان سے مہر پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۳۲۱۴) بیوی پر تہمت زنا لگانے والا شوہر یا تو چار گواہ پیش کرے جنہوں نے بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہو اور اگر چار گواہ شوہر نہ پیش کرسکے تو شوہر کو حد قذف یعنی اسی کوڑے مارے جائیں گے۔ حضرت ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عذرداری کی کہ یا رسول اللہ وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت چار گواہ کہاں اور کیسے تلاش کیے جائیں کہ "تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" کی منزل آجائے گی جب تک چار گواہ ڈھونڈ کر لائے جائیں گے تب تک تو زانی زنا سے فارغ ہوکر کہاں سے کہاں پہونچے گا۔ چار گواہوں کو پیش کرنا یہ تکلیف طاقت سے زیادہ ہے۔ پیارے نبی

قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلٰثًا

تو کہا حضرت عویمر نے کہ میں نے غلط بیانی کی اپنی بیوی کے بارے میں یارسول اللہ، اگر روک لوں میں اسکو پھر طلاق دی اسکو تین مرتبہ

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْظُرُوْا فَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ

پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھو اگر جنے وہ عورت بچے کو سیاہ رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے کولھو والا اور بڑی پنڈلیوں والا

فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرَ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهٗ وَحَرَةٌ

تو نہیں گمان کروں گا میں عویمر کو مگر سچ بولا ہے اُس نے اپنی بیوی کے بارے میں اور اگر جنے وہ عورت بچے کو سرخ رنگ کا، گویا کہ وہ بامنی ہے

فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ

تو نہیں گمان کروں گا میں عویمر کو مگر غلط بیانی کی ہے عویمر نے اپنی بیوی کے بارے میں، پھر جنا عورت نے بچے کو اُس صفت پر کہ جس صفت پر سراہا تھا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرَ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلٰى أُمِّهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے سچ کے سلسلے میں عویمر کو تو بعد میں منسوب کیا جاتا تھا وہ بچہ اپنی ماں کی طرف۔

(۳۲۱۲) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے لعان فرمایا ایک شخص اور انکی بیوی کے درمیان تو الگ ہو گیا وہ شخص اُس عورت کے بچے سے

فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو جدائی فرمائی پیارے نبی نے ان دونوں کے درمیان اور منسوب فرمایا بچہ کو ماں سے۔

(۳۲۱۳) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ لعان کرنے والے میاں بیوی سے کہ تمہارا حساب اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَالِيْ قَالَ

ایک تم دونوں میں کا جھوٹا ہے، نہیں ہے کوئی حق تمہیں اس عورت پر، شوہر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے مال کا کیا ہوگا؟ فرمایا پیارے رسول نے

शरीफ़ में और मैं लोगों के साथ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमत शरीफ़ में था जब मियाँ बीवी लेआन से फ़ारिग़ हो गये तो कहा हज़रते उवैमर ने कि मैंने गलत बयानी की अपनी बीवी के बारे में या रसूलल्लाह अगर रोक लूँ मैं इसको, फिर तलाक़ दी उसको तीन मर्तबा, फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि देखो अगर जने वो औरत बच्चे को सियाह रग का बड़ी आखों वाला बडे कुल्हों वाला और बड़ी पिंडलियों वाला तो नहीं गुमान करूँगा मैं उवैमर को मगर सच बोला है उसने अपनी बीवी के बारे में और अगर जने वो औरत बच्चे को सुर्ख रंग का गोया कि वो बामनी है तो नहीं गुमान करूँगा मैं उवैमर को मगर गलत बयानी की है उवैमर ने अपनी बीवी के बारे में, फिर जना औरत ने बच्चे को उस सिफ़त पर कि जिस सिफ़त पर सराहा था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सच के सिलसिले में उवैमर को तो बाद में मन्सूब किया जाता था वो बच्चा अपनी माँ की तरफ़।

3212 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लेआन फ़रमाया एक शख़्स और उनकी बीवी के दरमियान तो अलग हो गया वो शख़्स उस औरत के बच्चे से तो जुदाई फ़रमाई प्यारे नबी ने उन दोनों के दरमियान और मन्सूब फ़रमाया बच्चे को माँ से।

3213 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि लेआन करने वाले मियाँ बीवी से कि तुम्हारा हिसाब अल्लाह तआला के यहाँ है, एक तुम दोनों में का झूठा है नहीं है कोई

لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ

کہ نہیں ملے گا تجھے یہ مال اگر سچ کہا ہے تو نے اُس بیوی پر تو وہ مال عوض میں ہے اسکے جو کام میں لایا تو اسکی شرمگاہ کو اور اگر تو نے جھوٹ کہا ہے

عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اُس بیوی پر تو یہ دور اور بہت دور ہے تیرے لئے اس بیوی سے۔

(۳۲۱۴) حدیث شریف: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ

ترجمہ: بیشک حضرت ہلال ابن امیہ نے تہمت لگائی اپنی بیوی کو پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں، حضرت شریک ابن سحماء کے ساتھ،

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةَ أَوْحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهٖ

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ گواہی پیش کر دیا سزا ہے تمہاری پیٹھ پر، تو حضرت ہلال نے عرض کیا یارسول اللہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا اپنی بیوی کے پاس

رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ

کسی شخص کو تو ڈھونڈتا پھرے گواہ، تو پھر پیارے نبی ﷺ فرمانے لگے کہ گواہ پیش کرو ورنہ سزا ہے تمہاری پیٹھ پر، تو عرض کیا حضرت ہلال نے

وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ

اُسکی قسم جس نے بھیجا ہے آپکو حق کیساتھ بیشک میں سچا ہوں کہ ضرور نازل فرمائیگا اللہ تعالیٰ اسکو جو بچائیگا میری پیٹھ کو سزا سے تو اُترے حضرت جبرئیل علیہ السلام

وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ

اور اُتاری آیت کریمہ پیارے نبی پر "اور جو تہمت لگاتے ہیں بیویوں کو اپنی ورنہ ہوں انکے پاس گواہان سوائے اپنے خود کے تو گواہی دینا ہر ایک کا ان میں سے

أَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

چار گواہی دینا، اللہ کی قسم کیساتھ، بیشک وہ سچا ہے، اور پانچویں یہ کہ بیشک لعنت ہو اللہ کی اس پر اگر ہے وہ جھوٹا

وَيَدْرَؤُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

اور ٹل جائے گی اس سے سزا یہ کہ گواہی دے چار بار، گواہی دینا اللہ کی قسم کیساتھ، بیشک وہ شوہر جھوٹا ہے، اور پانچویں یہ کہ بیشک غضب ہو اللہ کا بیوی پر

हक़ तुम्हें इस औरत पर, शौहर ने अर्ज किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मेरे माल का क्या होगा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं मिलेगा तुझे यह माल अगर सच कहा है तूने उस बीवी पर तो वो माल ऐवज में है उसके जो काम में लाया तू उसकी शर्मगाह को और तूने झूठ कहा है उस बीवी पर तो यह दूर और बहुत दूर है तेरे लिये इस बीवी से।

3214 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते हिलाल इब्ने उमय्या ने तोहमत लगाई अपनी बीवी को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में हज़रते शरीक बिन सैहमा के साथ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि गवाही पेश करो या सज़ा है तुम्हारी पीठ पर तो हज़रते हिलाल ने अर्ज किया या रसूलल्लाह जब देखे कोई हममें का अपनी बीवी के पास किसी शख़्स को तो ढूंढ़ता फिरे गवाह, तो फिर प्यारे नबी फ़रमाने लगे कि गवाह पेश करो वरना सज़ा है तुम्हारी पीठ पर तो अर्ज़ किया हज़रते हिलाल ने उसकी क़सम जिसने भेजा है आपको हक़ के साथ बेशक मैं सच्चा हूँ कि ज़रूर नाज़िल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसको जो बचायेगा मेरी पीठ को सज़ा से तो उतरे हज़रते जिब्राईल अलैहिस्सलाम और उतारी आयते करीमा प्यारे नबी पर "और जो तोहमत लगाते हैं बीवियों को अपनी और न हो उनके पास गवाहान सिवाये अपने खुद के तो गवाही देना हर एक का उनमें से चार गवाही देना अल्लाह की क़सम के साथ, बेशक वो सच्चा है और पांचवी यह कि बेशक लानत हो अल्लाह की उस पर अगर है वो झूठा और टल जायेगी उससे

اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ" فَجَآءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ

اگر ہو شوہر سچا"، پھر ہلال آئے تو گواہی دی انہوں نے اور پیارے نبی ﷺ فرما رہے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے

فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا

تو کیا تم میں کا توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی تو اُس عورت نے گواہی دی، پھر جب تھی پانچویں گواہی کے قریب تو روک لیا لوگوں نے اسکو

وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا

اور کہا بیشک یہ پانچویں گواہی واجب کرنے والی ہے، فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ وہ کچھ ہچکچائی اور غور وفکر کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا

اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اُفْضِحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْصِرُوْهَا

کہ یہ عورت رجوع کرلے گی پھر کہا اُس عورت نے کہ نہ رُسوا کرونگی میں اپنی قوم کو کبھی، پھر کہہ گزری اور فرمایا پیارے نبی ﷺ نے دیکھو اس عورت کو

فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَآءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ

پس اگر جنے بچے کو سرگیں آنکھوں والا بھاری کولھوں والا پتلی پنڈلیوں والا تو شریک ابن سحماء کا ہے، پھر جنا اُس عورت نے ایسا ہی بچہ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ۔ (رواه البخاری)

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ اگر نہ گزر گیا ہوتا اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم تو ہوتا میرے لئے اور اس عورت کیلئے ایک کام۔

(۳۲۱۵) حدیث شریف: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِيْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰى اٰتِيَ

ترجمہ: فرمایا حضرت سعد ابن عبادہ نے کہ اگر پاؤں میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو تو نہ ہاتھ لگاؤں گا میں اسکو یہاں تک کہ لاؤں میں

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

چار گواہوں کو، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہاں، عرض کیا حضرت سعد نے ہرگز نہیں، اسکی قسم کہ جس نے بھیجا ہے آپکو حق کیساتھ

اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ

میں تو جلدی ماروں گا اسکو تلوار سے اس سے پہلے ہی، فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ سنو تم اسکو جو کہتا ہے تمہارا سردار،

सजा यह कि गवाही दे चार बार गवाही देना अल्लाह की कसम के साथ, बेशक वो शौहर झूठा है और पाचवी यह कि बेशक गज़ब हो अल्लाह का बीवी पर अगर हो शौहर सच्चा" फिर हिलाल आये तो गवाही दी उन्होंने और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमा रहे हैं बेशक अल्लाह तआला जानता है कि एक तुममें का झूठा है तो क्या तुममें का तौबा करने वाला है? फिर औरत खड़ी हुई तो उस औरत ने गवाही दी फिर जब थी पांचवी गवाही के क़रीब तो रोक लिया लोगों ने उसको और कहा बेशक यह पांचवी गवाही वाजिब करने वाली है, फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि वो कुछ हिचकिचाई और ग़ौर व फ़िक्र किया यहाँ तक कि हमने गुमान किया कि यह औरत रुजू कर लेगी फिर कहा उस औरत ने कि न रुस्वा करूँगी मैं अपनी क़ौम को कभी फिर कह गुज़री और फ़रमाया प्यारे नबी ने देखो इस औरत को, पस अगर जने बच्चे को सरमगी आंखों वाला भारी कुल्हों वाला पतली पिंडलियों वाला तो शरीक इब्ने सहमा का है फिर जना उस औरत ने ऐसा ही बच्चा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अगर न गुज़र गया होता अल्लाह तआला की किताब का हुक्म तो होता मेरा लिये और इस औरत के लिये एक काम।

3215 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया हज़रते सअद इब्ने उबादा ने कि अगर पाऊँ मैं अपनी बीवी के पास किसी मर्द को तो न हाथ लगाऊँगा मैं उसको यहाँ तक कि लाऊँ मैं चार गवाहों को तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाँ, अर्ज़ किया हज़रते सअद ने हरगिज़ नहीं, उसकी क़सम कि जिसने

ﷺ کا فرمان عالیشان اس آیت کریمہ کی بنا پر ہے جس میں مذکور ہے زنا کے لئے چار گواہ پیش کئے جائیں ورنہ اسّی کوڑے الزام لگانے والے کو مارے جائیں اور اللہ ورسول (جل جلالہ ﷺ) کی طرف سے یہ پابندی اسلئے ہے تاکہ لوگ زنا کی تہمت لگانے پر دلیر نہ ہو جائیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ ترجمہ۔ اور جو تہمت لگاتے ہیں بیویوں کو اپنی اور نہ ہوں انکے پاس گواہان سوائے اپنے خود کے تو گواہی دینا ہر ایک کا ان میں سے چار گواہی دینا اللہ کی قسم کے ساتھ بے شک وہ سچا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۶) اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو جہاں عالم غیب بنایا ہے اور تمام لوگوں کے خفیہ د پوشیدہ حالات کا جاننے والا بنایا ہے وہیں انہیں پردہ پوشی کی شان سے نوازا ہے۔ اسلئے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت کریمہ اتاری کہ فلاں سچا ہے اور نہ ہی پیارے نبی ﷺ نے اسکی کوئی خبر دی لہٰذا یہ فرمان عالیشان پردہ پوشی کی بنا پر ہے نہ کہ بے علمی کی وجہ سے کون نہیں جانتا کہ عبداللہ ابن حذافہ نے پیارے نبی ﷺ سے پوچھا تھا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ حذافہ ایک اور دوسرے نے پوچھ میرا باپ کون ہے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا سالم مولیٰ شیبہ (بخاری شریف) کس کا باپ کون ہے یہ وہی جان سکتا ہے جو لوگوں کے اندرونی حالات سے باخبر ہو۔

اللہ نے محبوب کو وہ علم دیا ہے

رہتے ہیں مدینے میں دو عالم کی خبر ہے (یا نبی)

ایمان والے دنیاوی سزا کو آخرت کی سزا پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ مختصر بھی اور آخرت کی سزا کے مقابلے میں کم تر بھی مگر قیامت میں ملنے والی سزا تو انتہائی سنگین اور بڑی ہوگی اگر کوڑے لگائے جائیں یا سنگسار کیا جائے تو یہ سزا قیامت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی علامات سے معلوم ہو چکا تھا کہ حضرت ہلال سچے ہیں اور عورت خطا کار ہے مگر چونکہ اسلام میں ان جیسی علامات کا اعتبار نہیں ہے خصوصاً سزاؤں میں۔ اسلئے ان علامات پر احکام شرعیہ جاری نہیں ہوتے۔ یہ حقیقت بھی زیب نظر رہے کہ لعان کی صورت میں شرعاً کوئی فاسق نہیں کہا جاتا۔ اسی لئے لعان کرنے والے کی گواہی قبول ہے عند اللہ وہ جو کچھ ہوں وہ اللہ تعالیٰ ہی جانے لہٰذا از روئے شرع شریف ان تینوں حضرت ہلال حضرت شریک اور عورت میں سے کوئی فاسق نہیں ہے۔ لہٰذا تمام صحابہ کرام عادل وثقہ ہیں سب جنتی ہیں۔ انکے خلاف بکواس کرنا ایمان سے محروم ہونے کی علامت ہے۔

(۳۲۱۵) پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ اے سعد تم اس عورت اور اس مرد سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرو تمہاری ذمہ داری چار گواہان فراہم کرنا ہیں اور ان گواہوں کو ہماری بارگاہ عالیجاہ میں پیش کرنا ہے۔ بعد تحقیق وتفتیش انکو زنا کی سزا دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ قصاص ورجم وغیرہ کی سزائیں صرف حاکم ہی جاری کرسکتا ہے کسی دوسرے کو حق نہیں ہے کہ قانون اپنے ہاتھ میں لے اور سزائیں دے۔ اس سے فتنہ وفساد اور خون خرابے کا پھاٹک کھل جائیگا۔ حضرت سعد نے جو عرض کی اس میں پیارے نبی ﷺ کی تردید نہیں بلکہ اپنی غیرت دینی کا اظہار ہے کہ میں اس وقت نشہ غیرت میں اس حال کو پہونچ جاؤں گا کہ گواہ تلاش کرنے میں نہ لگ کر اس غیرت سوز وقت میں اس زانی کو قتل ہی کردوں گا۔ حضرت سعد کی اس غیرت ایمانی کی پیارے نبی ﷺ نے تردید نہ فرمائی بلکہ تعریف فرمائی۔ "تمہارا سردار" سے مراد جسے پیارے نبی ﷺ نے حاکم مقرر فرمایا ہے اس میں سیدنا حضرت سعد کی سرداری کا ذکر ہے اور یہاں خصوصی سرداری مراد ہے اس جملے میں خطاب صحابہ کرام سے ہے۔ ورنہ عام سرداری کا سہرا تو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر، سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم، سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل ہے۔ سردار قوم انتہائی غیرت مند ہونا چاہیے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس فرمان عالیشان میں حضرت سعد کی غیرت کی تعریف بیان فرمائی ہے انکے عمل کی تائید نہیں فرمائی کیونکہ زانی وزانیہ کو خود قتل کردینا خلاف حکم شرع ہے۔ قصاص قتل میں تلوار سے مجرم کو مارا جاتا ہے مگر زنا کی سزا میں سنگسار کیا جاتا ہے۔

(۳۲۱۶) مومن بے غیرت نہیں ہوتا تمام حضرات صحابہ کرام غیرت مند تھے۔ حضرت سعد تو بہت ہی غیرت مند تھے تمام صفات کمالیہ میں پیارے نبی ﷺ تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں۔

اِنَّـهٗ لَـغَيُـوْرٌ وَاَنَـا اَغْيَـرُمِـنْـهُ والـلّٰـه اَغْيَـرُ مِـنِّـىْ۔ (رواہ مسلم)

بیشک وہ بڑا ہی غیرت مند ہے اور میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے۔

(۳۲۱۶) حدیث شریف: قَالَ سَعْدُبْنُ عُبَادَةَ لَوْرَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ اِمْرَاَتِىْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ

ترجمہ: فرمایا حضرت سعد ابن عبادہ نے کہ اگر دیکھوں میں کسی مرد کو اپنی عورت کے پاس تو ضرور مار ڈالوں گا میں اسکو تلوار سے

غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ

چوڑی سے نہیں (بلکہ دھار کی طرف سے) جب پہونچی یہ خبر پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا تم تعجب کرتے ہو

مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُمِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُمِنِّىْ وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ

سعد کی غیرت سے، اللہ تعالیٰ کی قسم میں زیادہ غیرت مند ہوں سعد سے اور اللہ تعالیٰ زیادہ غیور ہے مجھ سے، اللہ تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے

حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَمِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَااَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُمِنَ اللّٰهِ

کہ حرام فرمادیں اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی باتیں جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور نہیں ہے کوئی زیادہ پسند کرنے والا معذرت کو اللہ سے

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَ الْمُبَشِّرِيْنَ وَلَا اَحَدًا اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ

اسلئے بھیجے اللہ تعالیٰ نے ڈرانے والے اور بشارت دینے والے اور نہیں کوئی کہ زیادہ پسند ہو اس کو تعریف اللہ تعالیٰ سے،

وَمِنْ ذٰلِكَ وَعَدَاللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسی وجہ سے وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کا۔

(۳۲۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے۔ اور بلاشبہ مومن غیرت کرتا ہے

وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَايَاتِىَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ نہ عمل میں لائے مومن اسکو جس کو حرام فرمادیا اللہ تعالیٰ نے۔

भेजा है आपको हक़ के साथ मैं तो जल्दी मारूँगा उसको तलवार से इससे पहले ही, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सुनो तुम उसको जो कहता है तुम्हारा सरदार बेशक वो बड़ा ही गैरतमंद है और मैं उससे भी ज्यादा गैरतमद हूँ और अल्लाह तआला मुझसे भी ज्यादा गय्यूर है।

3216 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया हजरते सअद इब्ने उबादा ने कि अगर देखूँ मैं किसी मर्द को अपनी औरत के पास तो जरुर मार डालूँगा मैं उसको तलवार से, चूड़ी से नहीं (बल्कि धार की तरफ़ से) जब पहुची यह ख़बर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क्या तुम तअज्जुब करते हो सअद की गैरत से? अल्लाह तआला की क़सम मैं ज़्यादा गैरतमंद हूँ सअद से और अल्लाह तआला ज़्यादा गय्यूर है मुझसे, अल्लाह तआला की गैरत की वजह से कि हराम फ़रमा दी अल्लाह तआला ने बेहयाई की बातें जो ज़ाहिर हैं उनमें से और जो पोशिदा हैं और नहीं है कोई ज़्यादा पसंद करने वाला माज़रत को अल्लाह से इसलिये भेजे अल्लाह तआला ने डराने वाले और बशारत देने वाले और नहीं कोई कि ज़्यादा पसंद हो उसको तारीफ़ अल्लाह तआला से, इसी वजह से वादा फ़रमाया अल्लाह तआला ने जन्नत का।

3217 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला गैरत फ़रमाता है और बिलाशुबा मोमिन गैरत करता है और अल्लाह तआला की गैरत यह है कि न अमल में लाये मोमिन उसको जिसको हराम फ़रमा दिया अल्लाह तआला ने।

اعلیٰ حضرت مدینے والے ہیں

اعلیٰ حضرت انہیں پکارے جا (یارسوں)

اللہ تعالیٰ شر و غیرت کے ظاہری معنی سے پاک و منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے ان کے نتائج مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ بہت ہی پسند ہے۔ حضرات انبیاء کرام کے ذریعہ یہ پیغام رحمت بھی بھیجا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو دوڑو تم اللہ کی طرف بیشک میں تمہیں اس کی طرف سے ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۰۰) حضرات انبیاء کرام کی بعثت کا ایک مقصد یہ ہے کہ بھاگے ہوئے بندوں کو ان کے مالک کے حضور لا کھڑا کر دیا جائے۔

جو دور تھے مقرب یزداں بنادیا

انسان کو حضور نے انساں بنادیا

ارض دل و دماغ تھی بنجر مگر حضور

یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا (یانبی)

اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق تو اس کے حمد کے وظیفے جپتی ہی ہے خود اللہ تعالیٰ بھی اپنی حمد فرماتا ہے۔ حمد الٰہی بہترین عبادت ہے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کی خوبیاں بیان کرنا بالواسطہ حمد الٰہی ہی ہے۔ حمد الٰہی کی طرح نعت شریف اور منقبت شریف عبادت الٰہی ہے۔ دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے حمد کرنے والوں سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے جنت میں حمد الٰہی کے علاوہ کوئی عبادت نہ ہوگی۔ جنتی حضرات جب آپس میں باتیں کریں گے تو انکا آخری جملہ یہ ہوا کرے گا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ ترجمہ۔ اور آخر دعا کا ہمارا یہ کہ ہر خوبی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو مالک ہے تمام جہانوں کا۔

(۳۲۱۷) مومن اخلاق الٰہی سے موصوف ہوتا ہے حدیث شریف:۔ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپناؤ (مشکوٰۃ شریف)۔ حیاء و غیرت صفات الٰہیہ میں سے ہے حدیث شریف۔ حیا ایمان کی شاخ ہے (بخاری شریف) جسے شرم و غیرت کی نعمت مل گئی اسے سب کچھ مل گیا۔ آجکل کفار و مشرکین نے بے غیرتی کو فیشن بنادیا ہے اور مسلمان فیشن کے نام پر بے غیرتی کو قبول کر رہے ہیں اور حرام کاموں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ گناہ بندہ کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اسکی غیرت آتی ہے۔ جیسے بیٹے کی بے غیرتی پر باپ کو غیرت آتی ہے اور غلام کی بے غیرتی پر مولیٰ کو شرم آتی ہے۔ بندگان خدا کو چاہیے کہ بے غیرتی، بے حیائی بے شرمی سے مکمل اجتناب و پرہیز کریں۔ زنا کرنا بھی بے غیرتی ہے اور زنا کی تہمت لگانا بھی بے غیرتی ہے۔ کوئی شوہر خوامخواہ اپنی بیوی کو زنا کی تہمت نہ لگائے۔

(۳۲۱۸) ان دیہاتی کے دل میں یہ بات بیٹھی کہ میں اور میرے آباء واجداد تو گورے چٹے ہیں اور یہ بچہ کالا کلوٹا ہے۔ ہو نہ ہو میری بیوی نے کسی کالے سیاہ فام سے رابطہ کرلیا ہے جسکے نتیجے میں یہ کلوا پیدا ہوا ہے۔ میرا بچہ کیسے کالا کلوٹا ہوسکتا ہے یہ تمام باتیں دل دل میں کہہ رہے تھے۔ زبان سے اگر انکار کرتے تو لعان کرنا پڑتا۔ جب سرخ اونٹوں میں چتکبرہ بچہ پیدا ہوسکتا ہے تو گورے چٹے باپ سے کالا بچہ بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوے اور کرشمے ہیں۔

(۳۲۱۹) عتبہ کافر تھا کافر ہی رہا مگر بھائی سیدنا حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شان کے مومن تھے جنہیں پیارے نبی ﷺ نے ان کلمات طیبات سے نوازا اور سراہا کہ اے سعد ابن ابی وقاص تم پر میرے ماں باپ قربان۔ تمام حضرات صحابہ کرام تو عرض کرتے تھے یارسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان مگر پیارے نبی ﷺ نے حضرت سعد کو یہ اعزاز بخشا کہ اے سعد تم پر ہمارے ماں باپ قربان مگر ان ہی اعزاز یافتہ حضرت سعد کا لونڈا عمرو ابن سعد ایسا منحوس نکلا جس نے میدان کربلا میں اہل بیت اطہار پر پہلا تیر چلا کر اپنا منہ کالا کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں زنا کا بھی نسب مانا جاتا تھا اگر زانی اس نسب کا دعویٰ کرتا۔ تو عتبہ نے کہا تھا کہ میں نے زمعہ کی لونڈی سے زنا کیا تھا اس سے بچہ پیدا ہوا تھا وہ بچہ اسی زنا کا ہے لہٰذا وہ بچہ میرا ہے جب تم کو موقعہ ملے اس بچے کو لے لینا اور اسکی پرورش کرنا کیونکہ وہ تمہارا بھتیجہ ہے زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اپنی لونڈیوں سے پیشہ کراتے تھے اور اسکی آمدنی سے پیٹ پالتے تھے اور اس زنا سے جو بچے پیدا ہوتے ان میں جھگڑے ہوتے کہ زانی کہتا کہ بچہ میرا ہے اور لونڈی کا مالک کہتا ہے کہ یہ بچہ میرا ہے۔ یہ بچہ بھی ولد الزنا تھا۔ حضرت سعد کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ بچہ میرے بھائی کے نطفے سے ہے۔ لہٰذا میرا بھتیجہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس

(۳۲۱۸) حدیث شریف: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ

ترجمہ: بیشک ایک دیہاتی آئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو کہا انہوں نے کہ بیشک میری بیوی نے جنا ہے

غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ

ایک کالا بچہ اور بیشک میں نے انکار کر دیا ہے اسکا تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں

قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ

فرمایا پیارے رسول نے کہ انکے رنگ کیا ہیں؟ عرض کیا دیہاتی نے کہ سرخ ہیں، فرمایا پیارے رسول نے کیا ان میں کوئی چتکبرہ بھی ہے؟

إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا

عرض کیا دیہاتی نے کہ ان میں چتکبرہ بھی ہے، فرمایا پیارے رسول نے تو اسے کہاں کا دیکھتا ہے کہ آیا ہے یہ، دیہاتی نے عرض کیا کسی رگ نے کھینچ لیا ہے اسکو

قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا پیارے رسول نے شاید اس بچے کو بھی کھینچ لیا ہے رگ نے اور نہیں اجازت عنایت فرمائی گئی اسکو انکار کرنے کی اس کالے بچے کے بارے میں۔

(۳۲۱۹) حدیث شریف: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

ترجمہ: حضرت عتبہ ابن ابو وقاص نے عہد لیا تھا اپنے بھائی حضرت سعد ابن ابو وقاص سے

أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ

کہ زمعہ لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے تو تم قبضہ کر لینا اس پر، پھر جب ہوا فتح مکہ شریف کا سال تو لے لیا اس کو حضرت سعد نے تو کہا حضرت سعد نے

إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہ بیشک یہ میرے بھائی کا بیٹا (بھتیجا) ہے اور فرمایا حضرت عبد ابن زمعہ نے کہ یہ میرا بھائی ہے تو مقدمہ لے گئے دونوں پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ

تو عرض کیا حضرت سعد نے یارسول اللہ بیشک میرے بھائی نے عہد فرمایا تھا مجھ سے اس بچے کے بارے میں اور عرض کیا حضرت عبد ابن زمعہ نے

3218 हदीस शरीफ़– वेशक एक देहाती आये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो कहा उन्होंने कि बेशक मेरी बीवी ने जना है एक काला बच्चा और मैंने इंकार कर दिया है उसका तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या तेरे पास ऊँट हैं? उन्होंने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि उनके रंग क्या हैं? अर्ज़ किया देहाती ने कि सूर्ख हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या उनमें कोई चितकबरा भी है? अर्ज़ किया देहाती ने कि उनमें चितकबरा भी है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तू उसे कहाँ का देखता है कि आया है यह? देहाती ने अर्ज़ किया किसी रग ने खींच लिया है उसको, फ़रमाया प्यारे रसूल ने शायद इस बच्चे को भी खींच लिया है रग ने और नहीं इजाज़त इनायत फ़रमाई गयी उसको इंकार करने की उस काले बच्चे के बारे में। 3219 हदीस शरीफ़– हज़रते उत्बा इब्ने अबू वक्कास ने अहद लिया था अपने भाई हज़रते सअद इब्ने अबू वक्कास से कि ज़मा लौंडी का बेटा मुझसे है तो तुम कब्ज़ा कर लेना उस पर फिर जब हुआ फ़तहे मक्का शरीफ़ का साल तो ले लिया उसको हजरते सअद ने तो कहा हजरते साअद ने बेशक यह मेरे भाई का बेटा.(भतीजा) है और फ़रमाया हज़रते अब्द इब्ने ज़माअ ने कि यह मेरा भाई है तो मुकदमा ले गये दोनों प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया हज़रते सअद ने या रसूलल्लाह बेशक मेरे भाई ने अहद फ़रमाया था मुझसे इस बच्चे के बारे में और अर्ज़ किया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने ज़ुमाअ ने कि यह मेरा भाई है और बच्चा

مقدمے کا فیصلہ فرمایا کہ یہ بچہ تمہارا باپ شریک بھائی ہے کہ تمہارے باپ کی مملوکہ لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ مالی دعووں کی طرح نسب کا بھی دعوی ہو سکتا ہے لونڈی اپنے مالک کی بستر ہے جبکہ مالک اس سے وطی کرے تو بچہ اسکے مالک کا مانا جائیگا۔ جب بچہ مالک کا ہو سکتا ہو تو اگرچہ لونڈی سے صحبت کسی دوسرے نے کی ہو مگر بچہ مالک ہی کا ہوگا جب مالک اس بچے کا دعویدار ہو۔ نسب میں وارث کا اقرار مالک کے اقرار کی طرح ہے۔ اگر شوہر بظاہر بیوی کے پاس نہ آیا ہو کہ شوہر مغرب میں ہے اور بیوی مشرق میں ہو اور بچہ پیدا ہو جائے اور شوہر کہے کہ یہ میرا بچہ ہے تو شوہر کا یہ دعویٰ قبول کیا جائیگا اور بچہ شوہر ہی کا ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ شوہر بطور کرامت اپنی بیوی کے پاس آیا ہو اور صحبت کی ہو۔ کرامات اولیاء برحق ہیں (مرقاۃ شریف) اسلام میں زانی سے نسب ثابت نہیں بلکہ محصن مسلمان زانی سنگسار کیا جائیگا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ ابن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیارے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے مذکورہ فیصلے کے مطابق یہ بچہ حضرت سودہ کا علاتی بھائی ہوا اور بھائی سے پردہ نہیں ہے یہ فتویٰ ہے۔ مگر تقویٰ یہ ہے کہ اس بچے کی شکل و شباہت عتبہ سے ملتی ہے تو احتمال یہ ہے کہ یہ بچہ عتبہ کا ہو لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کرنا، ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارا اجنبی ہو۔ سیدنا حضور امام اعظم نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ حرامی بچہ زانی باپ کی میراث نہیں پاتا مگر حرمت زنا سے بھی آجاتی ہے کہ زانی شخص پر زنا کرانے والی عورت کی اولاد انکی ماں اور نانی وغیرہ حرام ہو جاتی ہیں۔ لونڈی کا بچہ مالک سے اس وقت مانا جاتا ہے جبکہ مالک اس بچے کا دعویدار ہو صرف اقرار وطی سے نسب ثابت نہ ہوگا۔

(۳۲۲۰) مجز زدلجی علم قیافہ میں ماہر تھا کفار عرب اس کے علم قیافہ پر بڑا یقین رکھتے تھے۔ اس کے قیافے پر نسب کے احکام تک صادر کر دیا کرتے تھے۔ حضرت زید ابن اسامہ سیاہ فام تھے اور حضرت اسامہ گورے چٹے تھے۔ کفار عرب حضرت زید کے نسب پر طعن کیا کرتے تھے کہ زید، اسامہ کے بیٹے نہیں ہیں۔ مجز زدلجی نے اپنے علم قیافہ سے بتایا کہ دونوں کے پاؤں یہ بتا رہے ہیں کہ یہ دونوں باپ بیٹے ہیں تو کفار پر اس مجز زدلجی کا قول حجت ہو گیا اور کفار کی زبان طعن پر تالا لگ گیا اسلئے پیارے نبی ﷺ خوش اور بہت خوش ہوئے۔ اسلام میں قیافے سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ شریعت اسلامیہ میں نجومیوں کے قول رویت ہلال اور علم قیافہ والوں کے قیافے سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ مسلک امام اعظم زندہ باد۔

(۳۲۲۱) جو شخص کہ جان بوجھ کر خود کو اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کا بیٹا بتائے اور غیر شخص کو باپ ظاہر کرے تو وہ اولاً تو جماعت ابرار کیساتھ جنت میں نہ جاسکے گا اور جو شخص یہ کام حلال جان کرے کہ دوسرے کے باپ کو اپنا باپ بتائے تو وہ جنت سے بالکل محروم ہے۔ وہ لوگ عبرت کے کان کھولیں جو لوگ سید نہیں ہیں اور خود کو سید کہلواتے ہیں۔ پٹھان نہیں ہیں مگر خود کو خان کہلواتے ہیں ان لوگوں کو بھی اپنے بھیانک انجام سے بے خبر نہیں رہنا چاہیے جو سادات کرام کی سیادت کا مذاق و انکار کرتے ہیں اور حیلے بہانے تراشتے ہیں انکا انجام بھی بہت برا ہے۔ کسی کے نسب میں بلا ثبوت شرعیہ یوں پوں کرنا بھی سخت جرم ہے۔ یہ فتنہ بھی آجکل بڑے زوروں پر ہے کہ سادات کرام کی سیادت کا مذاق اڑا کر انکی سیادت کا انکار کر کے روح ابوجہل کو سکون کی ٹھنڈک پہونچانے کی سعی مردود ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمنان سادات سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین. بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۳۲۲۲) جو شخص اپنے باپ کی غربت کی وجہ سے یا کسی اور خفت کی وجہ سے خود کو ان کی اولاد کہنے میں عار محسوس کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا کفران کر رہا ہے۔ جو شخص اپنا نسب بدلنے کو جائز جانے تو ایسا شخص کافر ہے لیکن جو شخص اسکو حرام تو جانے مگر اسکا مرتکب ہو تو وہ شخص کافروں کا سا کام کرتا ہے وہ اپنے خاندان کا بھی ناشکرا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی۔

(۳۲۲۳) زانیہ زنا کر کے حرامی بچے کو اپنے خاندان میں داخل کریگی حالانکہ وہ اس خاندان کا نہ ہوگا۔ اس پر یہ عذاب ہوگا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں کوئی حصہ نہ مل سکے گا اور وہ دخول جنت سے محروم رہے گی یہ اس صورت میں ہے کہ جب زنا کو حلال جانا کر زنا کرے کیونکہ زنا کو حلال جاننے والی کافرہ ہے۔ اور کافرہ پر جنت حرام ہے

اَخِیْ وَابْنَ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھُوَلَکَ یَاعَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ

کہ یہ میرا بھائی ہے اور بچہ ہے میرے باپ کی لونڈی کا جو جنا گیا ہے اسکے بستر پر تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ بچہ تمہارا ہے اے عبد ابن زمعہ

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ اِحْتَجِبِیْ مِنْہُ لِمَارَاٰی

کہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے، پھر فرمایا پیارے رسول نے سودہ بنت زمعہ سے کہ تم پردہ کرنا اس بچے سے کیونکہ دیکھی ہے

مِنْ شَبَہِہٖ بِعُتْبَۃَ فَمَا رَاٰھَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ

مشابہت عتبہ سے تو نہ دیکھا اس بچے نے حضرت عتبہ کو یہاں تک کہ مل گیا وہ بچہ اللہ تعالیٰ سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے

ھُوَ اَخُوْکَ یَاعَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْہِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ وہ تمہارا بھائی ہے اے عبد ابن زمعہ اسلئے کہ وہ جنا گیا ہے انکے باپ کے بستر پر۔

(۳۲۲۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ وَھُوَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے میرے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ ایک دن اور پیارے رسول

مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَیْ عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰی اُسَامَۃَ وَزَیْدًا وَعَلَیْھِمَا قَطِیْفَۃٌ

بہت خوش تھے تو فرمایا پیارے رسول نے اے عائشہ! کیا نہ دیکھا تم نے کہ مجزز مدلجی آیا تھا پھر جب دیکھا اس نے اسامہ اور زید کو اور دونوں پر کمبل پڑا تھا

قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَھُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُھُمَا فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامُ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ ڈھانپے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے ہوئے تھے انکے قدم تو کہا مجزز مدلجی نے کہ یہ قدم انکے بعض بعض سے ہیں۔

(۳۲۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو منسوب کرے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف حالانکہ وہ جانتا ہے

فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو جنت اس پر حرام ہے۔

है मेरे बाप की लौंडी का जो जना गया है उसके बिस्तर पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो बच्चा तुम्हारा है ऐ अब्द इब्ने ज़ुमाअ कि बच्चा बिस्तर वाले का होता है और ज़ानी के लिये पत्थर है फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने सौदा बिन्त ज़ुमाअ से कि तुम पर्दा करना इस बच्चे से क्योंकि देखी है मुशाबेहत उत्बा से तो न देखा इस बच्चे ने हज़रते उत्बा को यहाँ तक कि मिल गया वो बच्चा अल्लाह तआला से और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो तुम्हारा भाई है ऐ अब्द इब्ने ज़ुमाअ इसलिये वो जना गया है उनके बाप के बिस्तर पर।

3220 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये मेरे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक दिन और प्यारे रसूल बहुत खुश थे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ आयशा! क्या न देखा तुमने कि मुजज्ज़ज़ मदलजी आया था फिर जब देखा उसने उसामा और ज़ैद को और दोनों पर कम्बल पड़ा था कि ढांपे हुये थे अपने सरों को और खोले हुये थे उनके क़दम तो कहा मुजज़्ज़ज़ मदलजी ने कि यह क़ुदूम उनके बअज़ बअज़ से हैं।

3221 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो मन्सूब करे खुद को अपने बाप के ग़ैर की तरफ़ हालांकि वो जानता है तो जन्नत उस पर हराम है।

3222 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न मुँह फेरो तुम अपने

(۳۲۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِکُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ منہ پھیرو تم اپنے باپ دادا سے، جو منہ پھیرے اپنے باپ دادا سے

فَقَدْ کَفَرَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو اس نے کفران نعمت کیا ہے۔

(۳۲۲۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے ہیں پیارے نبی

لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمُلَاعَنَۃِ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰہِ

کہ جب نازل ہوئی لعان کی آیت کریمہ کہ جو عورت داخل کرے قوم پر جو کہ نہیں ہے انمیں سے تو نہیں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُّدْخِلَھَا اللّٰہُ جَنَّتَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَہٗ وَھُوَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ

کسی پسندیدہ چیز کے لائق اور ہرگز نہ داخل فرمائے گا اسکو اللہ تعالیٰ اپنی جنت میں اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے بچے کا اور وہ دیکھتا ہے اسکو

اِحْتَجَبَ اللّٰہُ مِنْہُ وَفَضَحَہٗ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی)

تو حجاب فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اور رسوا فرمائے گا اسکو تمام خلائق کے سامنے، اگلوں اور پچھلوں میں۔

(۳۲۲۴) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً لَاتَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کے دربار میں تو عرض کیا کہ بیشک میری بیوی نہیں روکتی کسی بھی چھونے والے کے ہاتھ کو

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ طَلِّقْھَا قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّھَا فَقَالَ فَاَمْسِکْھَا اِذًا۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ طلاق دیدو اسکو، اس شخص نے عرض کیا کہ میں محبت کرتا ہوں اس سے تو فرمایا پیارے نبی نے تو روک رکھو اسکو۔

(۳۲۲۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی اَنَّ کُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِیْہِ الَّذِیْ یُدْعٰی لَہٗ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر ملایا ہوا شخص جو ملایا گیا ہو اس باپ کے بعد جسکی طرف وہ منسوب کیا جاتا ہے

बाप दादा से, जो मुँह फेरे अपने बाप दादा से तो उसने कुफ़राने नेमत किया है।

3223 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे नबी कि जब नाज़िल हुई लेआन की आयाते करीमा कि जो औरत दाख़िल करे क़ौम पर जो कि नहीं है उसमें से तो नहीं है वो अल्लाह तआला की तरफ़ से किसी पसंदीदा चीज़ के लायक़ और हरगिज़ न दाख़िल फ़रमायेगा उसको अल्लाह तआला अपनी जन्नत में और जो शख़्स कि इंकार करे अपने बच्चे का और वो देखता है उसको तो हिजाब फ़रमायेगा अल्लाह तआला उससे और रुस्वा फ़रमायेगा उसको तमाम खलाइक़ के सामने अगलों और पिछलों में।

3224 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुये एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो अर्ज़ किया कि बेशक मेरी बीवी नहीं रोकती किसी भी छूने वाले के हाथ को तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तलाक़ दे दो उसको! उस शख़्स ने अर्ज़ किया कि मैं महब्बत करता हूँ उससे? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने तो रोके रखो उसको।

3225 हदीस शरीफ़:– बेशे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़ैसला फ़रमाया कि हर मिलाया हुआ शख़्स जो मिलाया गया हो उस बाप के बाद जिसकी तरफ़ वो मन्सूब किया जाता है दावा किया उसका

اَدَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا

دعویٰ کیا اس کا اسکے وارثوں نے تو فیصلہ فرمایا پیارے نبی نے کہ جو ہو اس باندی سے کہ مالک ہے اس باندی کا اس دن کہ جب صحبت کی ہو اس سے

فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ

تو وہ مل گیا اس سے جس سے ملایا گیا اسکو اور نہیں ہے اس کیلئے اس میں سے کچھ بھی جو تقسیم کی جا چکی ہے میراث اور جو پالی ہے میراث کہ نہیں تقسیم کی گئی ہے

فَلَهُ نَصِيْبُهُ وَلَا يُلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ اَنْكَرَهُ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ

تو اس کیلئے اس کا حصہ ہے اور نہیں ملایا جائے گا جبکہ ہے اس کا باپ جس کی طرف وہ منسوب کیا جا رہا ہے انکار کر دیا ہو اس کا پھر اگر ہو اس باندی سے

لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهُ لَا يُلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ

جس باندی کا وہ مالک نہ تھا یا آزاد عورت سے کہ زنا کیا اسکے ساتھ تو وہ بچہ نہ ملیگا اس سے اور نہ وارث ہوگا اور اگرچہ وہ منسوب کیا جا رہا ہو وہ اس سے

هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ. (رواه ابوداؤد)

وہ دعویٰ بھی کرے اسکا تو وہ زنا کا بچہ ہے آزاد سے ہو یا باندی سے۔

(۲۳۲۶) حدیث شریف: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض شرم وہ ہیں جن کو پسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بعض ان میں سے وہ ہیں

يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ

جنکو ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تو لیکن وہ شرم کہ پسند فرماتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ تو وہ شرم ہے مشکوک چیزوں کے بارے میں اور وہ جنکو ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ

تو وہ شرم کرنا غیر مشکوک چیزوں میں، اور بیشک بعض ناز وہ ہیں جن کو ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور ان میں سے وہ ہیں جن کو پسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ

لیکن وہ ناز جسے پسند فرماتا ہے اللہ تو وہ ناز کرنا ہے کسی شخص کا وقت جہاد اور اسکا ناز کرنا خیرات کرنیکے وقت لیکن وہ ناز جسے ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

उसके वारिसों ने तो फ़ैसला फ़रमाया प्यारे नबी ने कि जो हो उस बांदी से कि मालिक है उस बांदी का उस दिन जब सोहबत की हो उससे तो वो मिल गया उससे जिससे मिलाया गया उसको और नहीं है उसके लिये उसमें से कुछ भी जो तक्सीम की जा चुकी है मीरास और जो पा ली है मीरास कि नहीं तक़सीम की गई तो उसके लिये उसका हिस्सा है और नहीं मिलाया जायेगा जबकि है उसका बाप जिसकी तरफ़ वो मन्सूब किया जा रहा है इकार कर दिया हो उसका फिर अगर हो उस बांदी से जिस बांदी का वो मालिक न था या आज़ाद औरत से कि जिनाह किया उसके साथ तो वो बच्चा न मिलेगा उससे और न वारिस होगा और अगरचे वो मन्सूब किया जा रहा हो उससे वो दावा भी करे उसका तो वो ज़िना का बच्चा है आज़ाद से हो या बांदी से।

2326 हदीस शरीफ़– बेशक अल्लाह तआला के प्यारे नबी ने फ़रमाया कि बअज़ शर्म वो हैं जिनको पसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला, बअज़ उनमें से वो हैं जिनको नापसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला तो लेकिन वो शर्म कि पसंद फ़रमाता है उसको अल्लाह तआला तो वो शर्म है मशकूक चीज़ों के बारे में.और वो जिनको नापसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला तो वो शर्म करना गैर मशकूक चीज़ों में और बेशक बअज़ नाज़ वो हैं जिनको नापसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला और उनमें से वो हैं जिनको पसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला

اور اگر زنا کو حرام جان کر زنا کرے تو فاسقہ ہے۔ وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ انہیں اولاً جنت میں داخل کر دیا جائے بلکہ دوزخ کی آگ کے ذریعہ اسکے فسق و فجور کی دھلائی اور صفائی کی جائے گی بعد میں دیکھا جائے اور جو شخص جانتے ہوئے کہ بچہ میرے نطفے سے ہے اور پھر انکار کرے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے تو ایسا شخص دیدار الٰہی کی نعمت عظمیٰ سے محروم رہے گا۔ دیدار الٰہی چونکہ جنت میں ہوگا تو گویا کہ یہ شخص جنت سے محروم رہے گا۔ اولین آخرین کے سامنے اس شخص کی رسوائی ہوگی۔ اس حدیث شریف میں ایسے لوگوں کو زجر و توبیخ ہے۔ ڈانٹ پھٹکار ہے کہ وہ اس گندے اور گھناؤنے کام سے باز آئیں قیامت میں مسلمانوں کے خفیہ گناہوں کی تو پردہ پوشی ہوگی مگر اعلانیہ گناہوں کی سزا بھی اعلانیہ ہوگی جو رسوائی کا سبب ہوگی۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

(۳۳۲۴) یہ عورت زانیہ و بدکار فاجرہ فاسقہ ہے کسی کو بھی، یوں نہیں کرتی جو بھی اس سے زنا کرنا چاہے کرے وہ منع نہیں کرتی ایک معنی یہ بھی ہیں کہ کوئی شخص میرے مال کو چرانے کی نیت سے ہاتھ لگائے تو اسے منع نہیں کرتی مال لے جانے دیتی ہے دم سادے بیٹھی رہتی ہے۔ یعنی گھر دوارے مال و اسباب کی حفاظت نہیں کرتی بہر صورت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ بدکار پاپی عورت کو طلاق دینا بہتر ہے۔ اور اگر وہ اپنی ان گندی حرکات سے باز آجائے تو پھر اسے اپنی زوجیت میں رکھا جا سکتا ہے۔

(۳۳۲۵) ایک شخص کا نسب مجہول یعنی نامعلوم ہے۔ پتہ ہی نہیں کہ کس کا بچہ ہے۔ یا کس خاندان کا ہے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا بھائی ہے یا بھتیجہ ہے۔ تو یہ شخص جو مر چکا ہے اور اس سے اس بچے کا نسب مان رہے ہیں اگر وہ فوت شدہ شخص کسی لونڈی کا مالک تھا اور صحبت کے وقت وہ باندی اسکی ملکیت میں تھی تو یہ بچہ اسی کا ہے اور اسکا نسب بھی اس مرنے والے مالک سے ثابت ہے اور یہ بھی دوسرے وارثوں کی طرح میراث کا مستحق ہے۔ اس صورت میں ان مدعیان حضرات کا دعویٰ دلیل سے ثابت ہے۔ اگر زمانہ جاہلیت میں اس مرنے والے کی میراث تقسیم کی جا چکی ہے اور اس تقسیم میں ان اقرار کرنے والوں کو محروم رکھا جا چکا ہے تو اسلام میں بھی زمانہ جاہلیت کی وہ تقسیم قائم رکھی جائیگی اور اب مقرلہ کو وارث نہ بنایا جائیگا۔ اور جب دعویٰ درست ہے نسب ثابت ہے تو اب میراث تقسیم کی جائیگی۔ اور اگر ان دعویداروں نے تو دعویٰ کیا کہ یہ بچہ اس فوت شدہ شخص کا ہے مگر فوت ہونے والے نے اپنی زندگی میں انکار کر دیا تھا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے تو اب ان وارثوں کی بات نہ مانی جائیگی اور یہ بچہ اس مرنے والے کا نہ ہوگا کیونکہ مرنے والے کا انکار اقرار کرنے والوں پر بھاری ہے۔ اب اقرار کرنے والوں کا اقرار معتبر نہیں ہے۔ جس بچے کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرنے والے شخص کا زنا کا بچہ ہے۔ خواہ اس طرح کہ پہلے اس نے کسی باندی سے زنا کیا پھر اسے خرید لیا یا اس طرح کہ اس مرنے والے نے کسی آزاد عورت سے زنا کیا اس صورت میں اگر خود مرنے والا بھی کہہ جاتا کہ یہ میرا بیٹا ہے جب بھی اس سے نسب ثابت نہ ہوتا کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا چہ جائیکہ اب اسکے مرنے کے بعد اسکے اعزاء و اقرباء کہہ رہے ہیں کہ یہ مرنے والے کا بیٹا ہے بہر حال ایسے بچے کا نسب مرنے والے سے ثابت نہیں ہوتا۔

(۳۳۲۶) مومن کی بعض شرم و حیاء تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں کہ وہ اس شرم پر اجر و ثواب کا مستحق ہے اور بعض غیرتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں جن کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے غضب و عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ حدیث شریف:۔ حیاء و شرم ایمان کا رکن ہے۔ تہمت و شک کی جگہ جانے سے غیرت کرنا پرہیز کرنا اسکا انجام اعلیٰ درجے کا تقویٰ پرہیزگاری ہے مثال کے طور پر کسی غیر مرد کا گھر میں آنا اور اپنی بیوی سے کلام کرتے دیکھنا اور پھر اس پر غیرت کھا جانا یہ مضبوط ایمان کی دلیل ہے۔ اسی طرح خود اجنبی عورت کیساتھ تنہائی میں رہنے پر غیرت کرنا کہ اس سے دوسروں کو ہم پہ شک و شبہ ہوگا یہ شرم و غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ بلاوجہ کسی رشک کرنا بدگمانی ہے غیرت نہیں ہے بلکہ فتنہ و فساد کی جڑ ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک بعض گمان گناہ ہوتا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۲) کفار کے مقابلے میں بحالت جہاد خود کو بہادر سمجھنا اور اپنے مقابل کافر کو حقیر و ذلیل اور کمزور جاننا اور کفار کے سامنے اپنے اقوال و افعال سے اپنی بہادری ظاہر کرنا بارگاہ الٰہی میں محبوب و مطلوب و مندوب ہے۔ سیدنا امیر

فَاخْتِيَالُهُ فِى الْفَخْرِ وَفِى رِوَايَةٍ فِى الْبَغْيِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

تو وہ ناز کرنا ہے اسکا فخر کرنے میں اور ایک روایت میں ہے وہ ناز کرنا ہے سرکشی میں۔

(۳۲۲۷) حدیث شریف: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا اِبْنِىْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ

ترجمہ: کھڑا ہوا ایک شخص تو کہا اس نے یارسول اللہ بیشک فلاں شخص میرا بیٹا ہے کہ میں نے زنا کیا تھا اسکی ماں کیساتھ

فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَادَعْوَةَ فِى الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ

زمانہ جاہلیت میں تو ارشاد فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جائز نہیں ہے ایسا دعویٰ کرنا اسلام میں، گئیں زمانہ جاہلیت کی باتیں،

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ (رواہ ابوداؤد)

بچہ جننے والی کا ہے اور زنا کرنے والے کیلئے سنگساری ہے۔

(۳۲۲۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَآءِ لَامُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ اَلنَّصْرَانِيَّةُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا چار عورتیں ہیں کہ نہیں لعان ان کے درمیان، ایک عیسائی

تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

مسلمان کے نیچے اور یہودن مسلمان کے نیچے اور آزاد عورت غلام کے نیچے اور باندی آزاد مرد کے نیچے۔

(۳۲۲۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے حکم فرمایا ایک شخص کو جس وقت حکم فرمایا دو لعان والوں کو لعان کرنے کا

اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ۔ (رواہ النسائی)

یہ کہ رکھیں اپنا ہاتھ پانچویں گواہی کے وقت اس کے منہ پر اور پیارے نبی نے فرمایا کہ یہ قسم واجب کرنے والی ہے۔

(۳۲۳۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے انکے پاس ایک رات فرمایا حضرت عائشہ نے

लेकिन वो नाज जिसे पसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला तो वो नाज़ करना किसी शख्स का वक्ते जिहाद और उसका नाज़ करना ख़ेरात करने के वक़्त लेकिन वो नाज़ जिसे नापसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला तो वो नाज़ करना उसका फ़ख़्र करने में और एक रिवायत में है वो नाज़ करना सरकशी में।

3227 हदीस शरीफ़:– खड़ा हुआ एक शख्स तो कहा उसने या रसूलल्लाह बेशक फ़लाँ शख्स मेरा बेटा है कि मैंने ज़िना किया था उसकी माँ के साथ ज़माना ए जाहिलियत में तो इरशाद फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जाइज़ नहीं है ऐसा दावा करना इस्लाम में, गई जामना ए जाहिलियत की बाते, बच्चा जनने वाली का है और जिना करने वाले के लिये संगसारी है।

3228 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया चार औरते हैं कि नहीं लेआन उनके दरमियान एक ईसाइनी मुसलमान के नीचे और यहूदन मुसलमान के नीचे और आज़ाद औरत गुलाम के नीचे और बांदी आज़ाद मर्द के नीचे।

3229 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया एक शख़्स को जिस वक़्त हुक्म फ़रमाया दो लेआन वालों को लेआन करने का कि रखे अपना हाथ पाचवी गवाही के वक़्त उसके मुँह पर और प्यारे नबी ने फ़रमाया कि यह क़सम वाजिब करने वाली है।

المومنین حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں وہ ہوں جس کا نام اسکی ماں نے رکھا حیدر۔ حیدر کے معنی ہیں شیر اور کرار کے معنی ہیں بار بار حملہ کرنے والا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں عبد المطلب کا پوتا ہوں۔ اس قسم کا فخر و ناز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ جیسے فقیر قدیری نے کہا ہے۔

پڑتے ہیں شگاف آج بھی باطل کے محل میں

زندہ ہے قدیری ابھی آواز میں دم ہے (یاحبیب)

صدقہ وخیرات کرتے وقت خود کو امیر سمجھنا اور جو کچھ دے رہا ہے اسکو حقیر سمجھنا کہ کم دے رہا ہوں اور بحالت خوشی بہ انداز شکر دینا۔ یہ صدقے کے وقت فخر ہے اور یہ فخر اللہ تعالیٰ کو پسند و پیارا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اللہ کے کرم سے اور اللہ کی رحمت سے تو اس پر خوب خوشی منائیں۔ وہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۰۰) یہ خوشی شکر کی ہے نہ کہ غرور و گھمنڈ کی۔ گھمنڈ کی خوشی کے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ مت اترا تو بیشک اللہ نہیں پسند فرماتا اترانے والوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۴۶) سرکشی میں ظلم وزیادتی، بغاوت وعناد، حسد وجلن وغیرہ تمام معنیٰ کی گنجائش ہے یہ قسمیں فخر کی بری اور بہت بری ہیں۔ اپنے نسب میں فخر کرنا کہ میں بڑے باپ کا بیٹا ہوں چنگیز خان کا نور نظر ہوں ہلاکو خان کا لخت جگر ہوں اور باقی مسلمانوں کو رذالت کی ڈگریاں تھمانا یہ غرور و گھمنڈ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک سب سے زیادہ بزرگی والا تم میں کا بارگاہ میں اللہ کی، سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۲)

(۳۲۲۷) اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں اہل عرب زنا کو عیب یا پاپ نہیں سمجھتے تھے۔ اسلئے اسکا اعلان واظہار کرنے میں کوئی شرم و عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ زنا کرنے پر فخر و ناز کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں زنا سے بھی نسب ثابت ہو جاتا تھا۔ اسی لئے اس شخص نے بارگاہ نبوی میں اپنے زانی ہونے کا اظہار کیا پیارے نبی ﷺ نے ان بے غیرت بے حیا و بے شرم لوگوں کو اپنے مواعظ حسنہ اور کردار حسن سے شرم و حیا کا پیکر بنا دیا اور دل کی بنجر دھرتی کو لالہ زار فرما دیا۔

ارض دل وہ باغ تھی بنجر مگر حضور

یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا (یانبی)

آج مسلمانوں کو سرمایۂ غیرت لٹا جارہا ہے۔ مغربی تہذیب کے دھارے میں مسلمان بہے جارہے ہیں۔

سیرت وصورت بھی اسلامی نہیں

کفر کے دھارے میں مومن بہہ گئے (یانبی)

اسلام میں زنا کی بنا پر نسب کا دعویٰ کرنا درست نہیں ہے اور نہ ہی زنا سے نسب ثابت ہو سکتا ہے۔ اب زنا کی سزا آجانے کے بعد جو زنا کریگا اسے کڑی سزا ملے گی۔ سنگسار کیا جائے یا پھر رجم کیا جائیگا یعنی کوڑے لگائے جائیں گے پیارے نبی ﷺ نے اس زنا کے اقراری مجرم کو سزا اس لئے نہیں دی کہ اس نے یہ جرم زمانہ جاہلیت میں کیا تھا جب نہ تو اسلام کا اعلان ہوا تھا اور نہ ہی احکام زنا اور اسکی تعزیرات وسزا کا اعلان ہوا تھا۔

(۳۲۲۸) اگر ان چاروں عورتوں کے شوہر انہیں زنا کا الزام دیں تو انکے اور انکے شوہروں کے درمیان لعان نہ ہوگا۔ اگر الزام لگانے والا شوہر غلام یا کافر ہو یا تہمت کی سزا یافتہ ہو تب تو لعان نہ ہوگا مگر شوہر کو تہمت کی سزا اسی کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ ان صورتوں میں شوہر گواہی کا اہل ہی نہیں ہے اور اگر شوہر گواہی کا اہل ہو مگر بیوی اہل نہ ہو مثلاً باندی یا کافرہ یا چھوٹی لڑکی یا مجنونہ یا زانیہ کہ اسے کبھی زنا کی سزا مل چکی ہو تو بھی لعان نہ ہوگا نہ شوہر کو تہمت کی سزا ملے گی کیونکہ اس صورت میں لعان کی رکاوٹ عورت کی طرف سے ہے۔ لعان میں شرط یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی گواہی کے اہل ہوں کیونکہ لعان میں دونوں کی قسمیں گواہی کے مثل ہوتی ہیں۔ آزاد عورت دوسرے کے غلام سے نکاح کر سکتی ہے اپنے غلام سے نہیں کر سکتی۔ کسی یہودی یا نصرانی مرد کا مسلمان عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(۳۲۲۹) جب لعان والا مرد چار قسمیں کھا چکا اور پانچویں قسم کا ارادہ کیا تو پیارے نبی ﷺ نے دوسرے شخص کو حکم فرمایا کہ اس لعان والے کے منہ پر ہاتھ رکھ دے تاکہ یہ پانچویں قسم سوچ سمجھ کر کھائے کیونکہ اس قسم پر فیصلہ ہو جائیگا۔ لعان والے کے منہ پر ہاتھ رکھنا اسے خوف دلانے کیلئے ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹ سے باز رہے

فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاىٰ مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ

تو میں نے رشک کیا پیارے رسول پر پھر تشریف لائے پیارے رسول تو دیکھا پیارے رسول نے اسکو جو میں کر رہی تھی تو فرمایا پیارے رسول نے کیا کر رہی ہو اے عائشہ

اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَالِيَ لَايَغَارُ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ

کیا غیرت کھا گئیں تو میں نے عرض کیا مجھے کیا ہوا کہ نہ غیرت کرے بیوی آپ جیسے شوہر پر تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آیا تھا تمہارے پاس شیطان تمہارا

قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ

عرض کیا حضرت عائشہ نے یارسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا پیارے رسول نے ہاں میں نے عرض کیا اور آپکے ساتھ یارسول اللہ فرمایا ہاں

وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور لیکن مدد فرمائی میری اللہ تعالیٰ نے شیطان پر یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگیا۔

﴿ بَابُ الْعِدَّةِ ترجمہ: عدت کا باب ﴾

(۳۲۳۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہ حضرت ابوعمرو ابن حفص نے

طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ

طلاق دیدی حضرت فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں حالانکہ حضرت عمرو ابن حفص غائب تھے تو بھیجے حضرت فاطمہ بنت قیس کی طرف حضرت عمرو ابن حفص کے وکیل نے جَو

فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ

تو ناراض ہوئیں حضرت فاطمہ بنت قیس ان سے تو وکیل نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں ہے آپ کا ہم پر کچھ حق تو حاضر ہوئی حضرت فاطمہ بنت قیس

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں تو ذکر کیا اس واقعہ کا پیارے رسول سے تو فرمایا پیارے رسول نے نہیں ہے تمہارے لئے کوئی خرچہ

3230 हदीस शरीफ़– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये उनके पास एक रात फ़रमाया हज़रते आयशा ने तो मैंने रश्क किया प्यारे रसूल पर फिर तशरीफ़ लाये प्यारे रसूल तो देखा प्यारे रसूल ने उसको जो मैं कर रही थी तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या कर रही हो ऐ आयशा! क्या गैरत खा गयीं? तो मैंने अर्ज किया मुझे क्या हुआ कि न ग़ैरत करे बीवी आप जैसे शौहर पर? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि आया था तुम्हारे पास शैतान तुम्हारा, अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने या रसूलल्लाह क्या मेरे साथ शैतान है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ, मैंने अर्ज़ किया और आपके साथ या रसूलल्लाह? फ़रमाया हाँ और लेकिन मदद फ़रमाई मेरी अल्लाह तआला ने शैतान पर यहाँ तक कि वो मुसलामान हो गया।

(179) इद्दत का बाब

3231 हदीस शरीफ़– हज़रते अबू सलमा से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं हज़रते फ़ातेमा बिन्ते क़ैस से कि हज़रते अबू अमर इब्ने हफ़्स ने तलाक़ दे दी हज़रते फ़ातेमा बिन्ते क़ैस को तीन तलाक़े हालांकि हज़रते अमर इब्ने हफ़्स गायब थे तो भेजे हजरते फ़ातेमा बिन्ते कैस की तरफ़ हजरते अमर इब्ने हफ्स के वकील ने तो नाराज़ हुई हज़रते फ़ातेमा बिन्ते कैस उनसे तो वकील ने कहा अल्लाह तआला की क़सम नहीं है आपका हम पर कुछ हक़ तो हाज़िर हुई हजरते फ़ातेमा बिन्ते कैस प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

ہاتھ صرف مرد کے منہ پر رکھا کیونکہ اجنبی عورت کے منہ پر اجنبی مرد ہاتھ نہیں رکھ سکتا کہ اجنبی عورت کا جسم چھونا حرام ہے۔ البتہ اس کام کیلئے اگر کوئی عورت مقرر کردی جائے اور وہ عورت لعان والی عورت کے منہ پر ہاتھ رکھے تو جائز ہے۔ اس پانچویں قسم سے یا تو گناہ وسزا یا تفریق واجب ہوجائیگی لہٰذا سوچ سمجھ کر قسم کھائی جائے۔

(۳۲۳۰) شب برأت کا موقع تھا پیارے نبی ﷺ شعبان کی پندرھویں رات کو برائے زیارت قبور اور برائے ایصال ثواب مدینہ شریف کے قبرستان تشریف لے گئے۔ اسی رات پیارے نبی ﷺ کا قیام سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں تھا اور آپ قبرستان کے لئے یہیں سے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت عائشہ کو یہ خیال ہوا کہ پیارے نبی ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں آپ کو اس بات پر غیرت آئی کہ میری باری میں دوسری بیوی کے پاس پیارے نبی ﷺ کیوں تشریف لے گئے۔ یہ غیرت عائشہ رشک کے طور پر ہے نہ کہ شرم کے طور پر کہ اس پر شرم کیسی۔ حضرت عائشہ بھی پیارے نبی ﷺ کے پیچھے پیچھے ہولیں اور بعد میں تیز رفتاری سے پیارے نبی ﷺ کے آگے آگے واپس آگئیں جب پیارے نبی ﷺ حضرت عائشہ کے حجرہ مبارکہ میں جلوہ افروز ہوئے تو پیارے نبی ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت عائشہ کا سانس پھولا ہوا ہے۔ حضرت عائشہ کی یہ والہانہ محبت وعقیدت ہے اور ایمان بھرا جواب ہے کہ یارسول اللہ مجھ جیسی خوش نصیب محبت کرنے والی بیوی آپ جیسے سید المرسلین رحمۃ اللعالمین شوہر پر غیرت ورشک کیوں نہ کرے یہ مانا کہ بخل برا ہے مگر آپ پر بخل کرنا اچھا ہے۔ یہ ہے حضرت عائشہ کا عشق رسول۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک ماں کے صدقے میں ہمیں بھی عشق رسول کی دولت ونعمت تمام وکمال عطا فرمائے۔ آمین۔ اے عائشہ! تم نے جو یہ سوچا کہ پیارے نبی ﷺ تمہاری باری میں دوسری بیوی کے پاس چلے گئے یہ سوچ شیطانی اثر سے ہے۔ ہم تو شارع ہیں کسی بیوی پر ظلم نہیں فرماتے اگرچہ ہم پر بیویوں کی باریاں واجب نہیں مگر پھر بھی کسی کی باری میں اسکی اجازت کے بغیر دوسری بیوی کے ہاں نہیں جاتے۔ پیارے نبی ﷺ کے عدل وانصاف کا عروج یہ ہے کہ مرض وصال شریف میں دوسری ازواج پاک کی اجازت سے آخری ایام حضرت عائشہ کے حجرہ مبارک میں گزارے اور ظاہری حیات طیبہ کے آخری لمحات حضرت عائشہ کے سینے پر گزرے اور وہیں سے آپ نے آخری سفر فرمایا اور حجرہ عائشہ کو اپنی آخری قیامگاہ ہونے کا شرف بخشا۔ قرین شیطان یہ ہر وقت ہر انسان کیساتھ رہتا ہے یہ ہر انسان کا ایک علیحدہ شیطان ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا قرین پیارے نبی ﷺ کے فیض صحبت سے مسلمان ہوگیا۔ شیطان جس کی سرشت میں طغیان ہے جب وہ صحبت کے فیضان سے مسلمان ہو تو حضرات صحابہ کرام جو ہزار جان سے پیارے نبی ﷺ پر قربان تھے اور جو فیضان صحبت سے ہر آن مالا مال تھے ان کا اسلام کتنا اعلیٰ وبالاتر ہوگا۔ جو بھی حضرات صحابہ کرام کے ایمان وعرفان پر انگلی اٹھائے وہ انسان کے روپ میں شیطان ہے اور ابوجہل ونادان ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی توہین توہین رسول کے مترادف ہے۔ جو بھی حضرات صحابہ کرام کی توہین کرے تو یقین کرلیجئے کہ اسکے پاس ایمان کا فقدان ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی توہین کوئی مسلمان نہیں کرسکتا کیونکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں انکے بکثرت فضائل ومناقب موجود ہیں۔ تفصیلات کے ملاحظہ فرمایئے فقیر قدیری کی کتاب "عظمت حضرات صحابہ کرام"۔

(۳۲۳۱) عدت شریعت مطہرہ میں اس انتظار کو کہتے ہیں جو نکاح یا شبہ نکاح کے زائل ہونے کے بعد کیا جائے کہ اس زمانے میں دوسرا نکاح کرنا ممنوع ہو۔ عدت صرف عورت پر واجب ہے مرد پر نہیں۔ دو موقع ایسے ہیں جہاں مرد کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے جیسے مطلقہ بیوی کی بہن، بھانجی، خالہ وغیرہ سے اس وقت تک نکاح نہیں کرسکتا جب تک وہ نکاح میں ہے۔ عورت کی عدت تین قسم کی ہے۔ (۱) عدت وفات کہ عدت کی مدت چار ماہ دس دن ہے (۲) عدت طلاق۔ حاملہ کیلئے حمل جن دینا ہے غیر حاملہ بالغہ کیلئے تین حیض ہیں (۳) غیر حاملہ نابالغہ اور بہت بوڑھی کیلئے تین ماہ ہیں۔ طلاق کے علاوہ فسخ نکاح میں بھی عدت واجب ہے۔ فسخ نکاح شوہر کی طرف سے ہو یا بیوی کی طرف سے۔ طلاق بات تین طلاقوں کو کہتے ہیں۔ طلاق بات نکاح کو بالکل ہی ختم کردیتی ہے جسکے بعد بنا حلالہ کے نکاح نہ ہوسکے (لمعات شریف، مرقاۃ شریف) حضرت ابوعمرو ابن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وکیل نے مدت عدت کے خرچ کے طور پر تھوڑے سے جَو بھیج دیے۔ حضرت

فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِىْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ

پھر حکم فرمایا پیارے رسول نے حضرت فاطمہ بنت قیس کو یہ کہ عدت گزاریں حضرت ام شریک کے مکان میں پھر فرمایا وہ ایسی عورت ہیں

يَغْشَاهَا اَصْحَابِىْ اِعْتَدِّىْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ

کہ گھیرے رہتے ہیں انکو میرے صحابی، عدت گزارو تم حضرت ابن ام مکتوم کے پاس اسلئے کہ وہ نابینا شخص ہیں اُتار دو تم اپنے کپڑے پھر جب تم حلال ہو جاؤ

فَاٰذِنِيْنِىْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعٰوِيَةَ

تو تم اطلاع کرنا مجھ کو حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ جب میں حلال ہوئی تو ذکر کیا میں نے پیارے رسول سے کہ بیشک امیر المومنین حضرت امیر معاویہ

بْنَ اَبِىْ سُفْيٰنَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِىْ فَقَالَ اَمَّا اَبُوالْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ

ابن ابوسفیان اور حضرت ابوجہم دونوں نے پیغام نکاح دیا ہے مجھ کو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ابوجہم نہیں رکھتے ہیں اپنی لاٹھی کو اپنے کندھے سے

وَاَمَّا مُعٰوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِىْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهٗ

اور رہے معاویہ ابن ابوسفیان تو وہ تنگ دست ہیں نہیں ہے مال انکے پاس نکاح کر لو تم اسامہ ابن زید کیساتھ تو ناپسند کیا میں نے حضرت اسامہ بن زید کو

ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِىْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَّاغْتُبِطْتُ

پھر فرمایا پیارے رسول نے نکاح کر لو اسامہ سے تو نکاح کر لیا میں نے حضرت اسامہ سے تو رکھدی اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں بھلائی اور رشک کیا گیا مجھ پر

وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْهَا فَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَوْجَهَا

اور ایک روایت میں ہے انہیں سے کہ لیکن ابوجہم ایسے شخص ہیں جو بہت مارنے والے ہیں بیویوں کو اور ایک روایت میں ہے کہ بیشک حضرت فاطمہ بنت قیس کے شوہر

طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَاَتَتِ النَّبِىَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَقَالَ لَا نَفَقَةَ

ابوعمرو ابن حفص نے طلاق دیدی تھیں انکو تین تو وہ آئیں پیارے نبی ﷺ کے دربار میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں ہے کوئی بڑا خرچہ

لك الا ان تكون حاملًا۔ (رواہ مسلم)

تیرے لئے سوائے اسکے کہ ہوتیں تم حاملہ۔

अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में तो ज़िक्र किया इस वाक्या का प्यारे रसूल से तो फरमाया प्यारे रसूल ने नहीं है तुम्हारे लिये कोई ख़र्चा फिर हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने हजरते फ़ातेमा बिन्ते कैस को यह कि इद्दत गुज़ारें हज़रते उम्मे शरीक के मकान में फिर फरमाया वो ऐसी औरत हैं कि घेरे रहतें हैं उनको मेरे सहाबी, इद्दत गुजारो तुम हजरते इब्ने उम्मे मक्तूम के पास इसलिये कि वो नाबीना शख़्स हैं, उतार दो तुम अपने कपड़े, फिर जब तुम हलाल हो जाओ तो तुम इत्तेला करना मुझको। हजरते फ़ातेमा बिन्ते कैस फरमाती हैं कि जब मैं हलाल हुई तो जिक्र किया मैंने प्यारे रसूल से कि बेशक अमीरुल मोमिनीन हजरते अमीरे मुआविया इब्ने अबू सुफ़यान और हज़रते अबू जहम दोनों ने पैगामे निकाह दिया है मुझको तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अबू जहम नहीं रखते हैं अपनी लाठी को अपने कंधे से और रहे मुआविया इब्ने अबू सुफ़यान तो वो तंगदस्त हैं, नहीं है माल उनके पास, निकाह कर लो तुम उसामा इब्ने ज़ैद के साथ, तो नापसंद किया मैंने हजरते उसामा इब्ने ज़ैद को फिर फरमाया प्यारे रसूल ने निकाह कर लो उसामा से तो निकाह कर लिया मैंने हजरते उसामा से तो रख दी अल्लाह तआला ने उस निकाह में भलाई और रश्क किया गया मुझपर और एक रिवायत में है उन्हीं से कि लेकिन अबू जहम ऐसे शख़्स हैं बहुत मारने वाले हैं बीवियों को और एक रिवायत में है कि बेशक हजरते फ़ातेमा बिन्ते कैस के शौहर अबू अमर इब्ने हफ़्स ने तलाक दे दी थीं उनको तीन तो वो आई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं है कोई बड़ा खर्चा तेरे लिये सिवाये इसके कि होतीं तुम हामला।

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ جَو ناپسند فرمائے کہ جَو اور وہ بھی تھوڑے۔ حضرت عمرو ابن حفص کے وکیل نے کہا کہ یہ بھی ہماری مہربانی ہے کہ ہم نے تھوڑا ہی سہی مگر تم کو جَو کے روپ میں خرچ تو دیا ورنہ تم تو اسکی بھی حقدار نہیں ہو کیونکہ تم حاملہ نہیں ہو اور عدت کا بڑا خرچہ مطلقہ حاملہ کو ہے۔ یعنی تم کو وہ بڑا خرچہ نہیں ملے گا جو تم چاہتی ہو معمولی خرچہ مل چکا ہے۔ مطلقہ حاملہ کو خرچہ اور مدت عدت گزارنے کیلئے مکان یہ دونوں چیزیں ملیں گی۔ یہی ارشاد گرامی ہے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انہوں نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے مقابلے میں صرف حضرت فاطمہ بنت قیس کا قول قبول نہیں کر سکتے۔ اسلئے کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور ٹھہراؤ تم ان کو جہاں رہتے ہو تم طاقت کے مطابق اپنی اور نہ تکلیف دو تم ان کو کہ تنگی کرو تم ان پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۱۰) حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ ہر مطلقہ کیلئے گھر بھی ہے اور خرچہ بھی۔ اس حدیث شریف میں حضرت فاطمہ بنت قیس کے مطلوبہ خرچے کی نفی ہے نہ کہ مطلق خرچے کی اور گھر سے انہیں منتقل کر دینا کسی مجبوری کے باعث تھا۔ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پریوار بڑا ہے اور اعزاء واقرباء کی آمد ورفت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ حضرت ام شریک مہماں نوازی خوب کرتی ہیں لہٰذا تم اپنی مدت عدت حضرت ابن ام کلثوم کے ہاں گزارو کہ وہ تم کو دیکھ بھی نہیں سکتے کیونکہ نابینا ہیں اور دیگر صحابہ کرام کی انکے گھر آر جار بھی نہیں رہتی ہے لہٰذا وہاں تمہاری بے پردگی نہ ہوگی اور مدت عدت پورے شرعی اہتمام سے گزرے گی۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ کو یہ اجازت نہ دی کہ وہ حضرت ابن ام کلثوم کو دیکھیں کیونکہ عورت بھی اجنبی مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ مدت عدت میں عورت کو زینت کا لباس اتار دینا چاہیے۔ حضرت فاطمہ بنت قیس نے مدت عدت گزر جانے کے بعد بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ مجھے دو حضرات نے پیام نکاح بھیجا ہے (۱) تو سیدنا حضرت ابوجہم ہیں آپکا اسم گرامی حضرت عامر ابن حذیفہ عدوی ثقفی قرشی ہے۔ حضرت ابوجہم ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں گھر پر بہت کم ٹکتے ہیں۔ پرانا مزاج تھا کہ جب سفر میں جاتے تھے تو لاٹھی کندھے پر رکھ لیتے تھے۔ اب بھی ہندوستان کے بعض دیہات میں دیکھا جاتا ہے ایک طرف تو سفر کی کثرت دوسری طرف حضرت ابوجہم اپنی بیوی کو مارتے بہت ہیں تو ان سے نکاح کرنے کے بعد تلخیاں دیکھنے کو ملیں گی۔ نکاح کے پیام سلام کے موقع پر لڑکی والوں کو صحیح حالات سے باخبر کرنا یہ سنت نبوی ہے غیبت نہیں ہے۔ اس سے بگاڑ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ خیر خواہی ہے جو عند الشرع محبوب ومطلوب ہے۔ فریقین کے عیوب ونقائص کی خبر دینا جائز ہے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔ لگائی بجھائی کرنا ناجائز ہے خواہ مخواہ پھر فٹ کرنا گناہ ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غریب تھے پھر دامن مصطفیٰ کے زیر سایہ آئے تو اللہ ورسول نے انہیں ایسا غنی کر دیا کہ انکا لقب ہی امیر معاویہ ہو گیا۔ عورت کو ہمیشہ بیاہ شادی کے بارےمیں اچھا، سچا نیک مشورہ دینا چاہیے تاکہ اسکی زندگی اچھی گزرے۔ جو شخص بیوی کے نان نفقہ پر قادر نہ ہو اسے نکاح کرنا بہتر نہیں ہے اگرچہ جائز ہے۔ ایسے غریب آدمی کو روزے رکھ کر اپنی خواہشات کو دبانا چاہیے ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ نے ایک عورت کا نکاح ایسے شخص سے فرما دیا جو صرف ایک کمبل کا مالک تھا اور اسکے گھر میں کچھ نہ تھا تو پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف بیان جواز کیلئے تھا اور وہ عورت بھی صابرہ شاکرہ تھیں کہ اپنے شوہر کیساتھ فقر وفاقہ برداشت کر سکتی تھیں۔ بعد میں یہ فقیر بھی امیر ہو گئے۔ سیدنا حضرت اسامہ سیاہ فام تھے اور مشہور تھا کہ غلام زادے ہیں اور حضرت فاطمہ بنت قیس پری پیکر بھی تھیں اور بڑے خاندان کی لخت جگر بھی اور حضرت اسامہ پیارے نبی ﷺ کے نور نظر تھے اور متقی وپاکباز تھے۔ پیارے نبی ﷺ کے ایماء پر حضرت فاطمہ بنت قیس کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے ہوا اور اللہ تعالیٰ نے زوجین کے مابین ایسا اتفاق واتحاد اور اخلاص ومحبت بخشا کہ دوسری خواتین کو رشک ہونے لگا۔ ایسے معاملات میں رشک جائز ہے اور حسد حرام ہے۔ پیام پر پیام دینا جائز ہے بشرطیکہ پہلے سے بات چیت طے نہ ہوئی ہو۔ غیر کفو سے نکاح جائز ہے اگر عورت کے ولی راضی ہوں۔ کفایت میں مال کا بھی اعتبار ہے نکاح میں بزرگوں سے مشورہ کر لینا اچھا ہے۔ اور نیک مشورہ دینا بھی اچھا ہے پیام وسلام کے درمیان فریقین کے واقعی عیوب بیان کر دینا اچھا ہے تاکہ بعد کی خانہ جنگی سے حفاظت ہو۔ بیوی کو بوقت ضرورت مارنا جائز ہے مگر اچھا

(۳۲۳۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِیْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِیْفَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک فاطمہ بنت قیس تھیں ایک سنسان مکان میں تو خوف کیا

عَلٰی نَاحِیَتِهَا فَلِذَالِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم تَعْنِیْ فِی النَّقْلَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ

انکے آس پاس پر تو اسی وجہ سے اجازت عطا فرمائی انکو پیارے نبی ﷺ نے یعنی منتقل ہونے کی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے

مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ تَعْنِیْ فِیْ قَوْلِهَا لَاسُكْنٰی وَلَانَفَقَةَ۔ (رواہ البخاری)

کہ کیا ہوا فاطمہ بنت قیس کو کیا نہیں ڈرتیں وہ اللہ تعالیٰ سے یعنی اپنے قول کے بارے میں کہ مطلقہ کو نہ مکان ہے اور نہ خرچہ پانی۔

(۳۲۳۳) حدیث شریف: اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰی اَحْمَائِهَا۔ (رواہ فی شرح السنة)

ترجمہ: بس منتقل کی گئیں حضرت فاطمہ بنت قیس اپنی زباں درازی کی وجہ سے اپنے دیوروں پر۔

(۳۲۳۴) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِیْ ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا طلاق دی گئیں میری خالہ کو تین تو ارادہ کیا انہوں نے یہ کہ توڑیں اپنی کھجوروں کو

فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فَقَالَ بَلٰی فَجُدِّیْ نَخْلَكِ

تو منع کیا ایک شخص نے یہ کہ باہر نکلیں تو وہ آئیں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں توڑو تم اپنی کھجوروں کو

فَاِنَّهٗ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ اَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا۔ (رواہ مسلم)

اسلئے کہ قریب ہے یہ کہ صدقہ کروگی تم یا احسان کروگی۔

(۳۲۳۵) حدیث شریف: اَنَّ سُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَیَالٍ فَجَاءَتِ

ترجمہ: بیشک حضرت سبیعہ اسلمی نفاس والی ہوگئیں اپنے شوہر کے انتقال کے چندون کے بعد تو حاضر ہوئی سبیعہ اسلمی

النَّبِیَّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔ (رواہ البخاری)

پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں تو اجازت طلب کی انہوں نے پیارے نبی سے نکاح کرینگی تو اجازت مرحمت فرمائی انکو تو انہوں نے نکاح کرلیا۔

3232 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक फ़ातेमा बिन्ते कैस थीं एक सुनसान मकान में तो ख़ौफ़ किया उनके आस पास पर तो इसी वजह से इजाज़त अता फ़रमाई उनको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यानि मुन्तकिल होने की और एक रिवायत में है कि फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि क्या हुआ फ़ातेमा बिन्ते कैस को क्या नहीं डरतीं वो अल्लाह तआला से यानि अपने क़ौल के बारे में कि मुतल्लक़ा को न मकान है और न ख़र्चा पानी।

3233 हदीस शरीफ़:– पस मुन्तक़िल की गई हज़रते फ़ातेमा बिन्ते कैस अपनी जुबान-दराज़ी की वजह से अपने देवरों पर।

3234 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया तलाक़ दी गयीं मेरी ख़ाला को तीन तो इरादा किया उन्होंने यह कि तोड़े अपनी खजूरों को तो मना किया एक शख़्स ने यह कि बाहर निकलें तो वो आई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ तोड़ो तुम अपनी खजूरों को इसलिये कि क़रीब है यह कि सदक़ा करोगी तुम या एहसान करोगी।

3235 हदीस शरीफ़:– बेशक हजरते सबिआ असलमी निफास वाली हो गयीं अपने शौहर के इन्तेकाल के चंद दिन के बाद तो हाज़िर हुई हज़रते सबिआ असलमी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमत में तो इजाज़त

نہیں ہے۔ غیر حاملہ مطلقہ کا نفقہ تو طے ہے مگر حاملہ مطلقہ کا نفقہ لمبا بھی ہوسکتا ہے اگر وہ عورت بچے کو دس ماہ میں جنے تو دس ماہ تک بھی سابق شوہر کو نفقہ دینا ہی پڑے گا۔ اور اگر وضع حمل میں اس سے بھی زیادہ وقت لگے تو بھی خرچہ شوہر کو دینا ہوگا۔

(۳۲۳۲) اس حدیث شریف سے یہ بات بالکل صاف ہوگئی کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو جو حضرت ابن ام کلثوم نابینا صحابی کے ہاں منتقل ہونے کی جو اجازت بارگاہ نبوی سے ملی تھی اسکی وجہ یہ نہ تھی کہ غیر حاملہ مطلقہ کو عدت گزارنے کیلئے شوہر کی طرف سے مکان نہیں ملتا مکان تو ملا تھا البتہ مکان خطرناک تھا رہنے کے قابل نہ تھا۔ اب بھی فقہی حکم یہی ہے کہ شرعی مجبوریوں کی حالت میں عدت میں عورت دوسرے مکان میں منتقل ہوسکتی ہے۔ اور وہاں مدت عدت پوری کرے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت فاطمہ بنت قیس کے اس خیال کو یکسر مسترد فرمادیا کہ غیر حاملہ مطلقہ کو عدت کے زمانے میں نہ خرچہ ملے گا اور نہ مکان اور حضرت فاطمہ بنت قیس نے غلط سمجھا انکے منتقل ہونے کی وجہ وہ نہ تھی جو وہ سمجھ رہی تھیں بلکہ وجہ وہ مکان خطرناک تھا اور ان کیلئے وہاں عدت گزارنا دشواریوں کو دعوت دینا تھا۔ اس حدیث شریف سے یہ بات بھی کلیر ہوگئی کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ کا مذہب یہی تھا کہ طلاق کی عدت میں مکان وخرچہ دونوں شوہر کے ذمہ ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد۔

(۳۲۳۳) حضرت فاطمہ بنت قیس کا لب ولہجہ کرخت تھا وہ جس گھر میں تھیں اپنے دیوروں سے سخت کلامی سے پیش آتی تھیں ایک ایک کرکے دیور اس مکان سے چلے گئے اور یہ اس مکان میں اکیلی رہ گئیں تو پیارے نبی ﷺ نے انہیں اس مکان سے منتقل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مکان سے منتقل ہونے کا سبب مکان میں حضرت فاطمہ کا تنہا رہ جانا تھا۔ ورنہ عدت کا خرچہ اور مکان شوہر کے ذمہ ہے حضرت فاطمہ بنت قیس کے اس خیال کو کہ غیر حاملہ مطلقہ کو مکان وخرچہ نہیں ملیگا حضرات صحابہ کرام نے قبول نہ فرمایا اور ان کی رائے ہی سمجھا جو انہوں نے مذکورہ واقعہ سے غلط سمجھ۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے مقابلے میں ایک عورت کا خیال قبول نہیں کرسکتے (مرقاۃ شریف)

(۳۲۳۴) طلاق کی عدت میں عورت مزدوری کیلئے گھر سے باہر نہیں جاسکتی کیونکہ اسکا خرچہ طلاق دینے والے شوہر کے ذمہ ہے۔ اسے مزدوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن عدت وفات میں عورت مزدوری کیلئے دن میں گھر سے باہر جاسکتی ہے اور رات گھر میں گزارے گی کیونکہ عدت وفات میں خرچہ شوہر کے ذمہ نہیں ہے۔ مذکورہ حدیث شریف میں باہر نکلنا برائے مزدوری نہ تھا بلکہ اپنے مال کی حفاظت کیلئے تھا۔ مال کی حفاظت کے لئے بحالت مجبوری اب بھی گھر سے نکلنا جائز ہے بشرطیکہ رات اپنے گھر میں گزارے پیارے نبی ﷺ نے ان صحابیہ کو دن میں گھر سے باہر نکل کر باغ جانا اور وہاں پھل توڑنا جائز قرار دیا۔ کہ ان پھلوں کے ذریعہ تم صدقہ وخیرات کروگی اور دیگر دینی مالی خدمات انجام دوگی۔

(۳۲۳۵) سیدتنا حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر سیدنا حضرت سعد ابن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو حجۃ الوداع میں مکہ مکرمہ میں وصال فرما گئے۔ حضرت سبیعہ حاملہ تھیں۔ شوہر کی وفات کے چند دن بعد انکے ہاں ولادت ہوئی۔ نفاس والی ہونے کا یہی مطلب ہے۔ حاملہ عورت کو بچہ کا جننا ہی مدت عدت کا پورا ہونا ہے عورت خواہ مطلقہ ہو یا بیوہ۔ اگرچہ ولادت طلاق ووفات کے ایک منٹ کے بعد ہی ہو اور وہ اسکے بعد نکاح کرسکتی ہے۔

(۳۲۳۶) بیماری میں دواء کے طور پر مدت عدت میں عورت کو سرمہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ سرمہ کے علاوہ کوئی دوسری مفید دواء نہ ہو۔ اس موقع پر کوئی دوسری مفید دوا موجود ہوگی اسلئے پیارے نبی ﷺ نے سرمہ کے استعمال کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ عرب میں زمانہ جاہلیت میں بیوہ عورت اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ایک سال تک برے مکان اور برے لباس میں رہتی تھی اور تمام گھر والوں سے الگ تھلگ رہتی تھی گویا کہ بیوہ کو اچھوت بنادیا جاتا تھا۔ ایک سال گزرنے کے بعد اسکے قریبی رشتے دار جمع ہوتے اور کوئی جانور اسکے پاس لاتے جسے وہ اپنی شرمگاہ پر لگاتی تھی اور اکثر وبیشتر وہ جانور مرجاتا تھا پھر اسکے رشتہ دار اس بیوہ کو اونٹ یا بکری کی مینگیاں

(۳۲۳۶) حدیث شریف: جَآءَتْ اِمْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا

ترجمہ: حاضر آئیں ایک صحابیہ پیارے نبی ﷺ کے دربار میں تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میری بیٹی کہ مر گیا ہے اسکا شوہر

وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا

حالانکہ دکھ رہی ہے اسکی آنکھ تو کیا ہم سرمہ لگالیں اسی آنکھ میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں، دو مرتبہ یا تین مرتبہ ہر بار یہی ارشاد فرماتے کہ نہیں

ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ اب تو بس چار ماہ دس دن ہیں اور تھی تم میں سے ہر ایک زمانہ جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی مینگنی پورا سال ہونے پر۔

(۳۲۳۷) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے کسی عورت کیلئے کہ ایمان رکھے اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر

اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر زیادہ تین دن سے سوائے شوہر کے چار ماہ دس دن ہیں۔

(۳۲۳۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ کرے کوئی عورت میت پر تین دن سے زیادہ

اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ

سوائے شوہر کے کہ چار ماہ دس دن ہیں اور نہ پہنے کپڑے رنگے ہوئے سوائے رنگین سوت کے بنے ہوئے کپڑے کے اور نہ سرمہ لگائے

وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور نہ لگائے خوشبو مگر جبکہ پاک ہو تو ایک ٹکڑا قسط کا یا اظفار کا۔

(۳۲۳۹) حدیث شریف: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ

ترجمہ: حضرت زینب بنت کعب سے مروی بیشک حضرت فریعہ بنت مالک ابن سنان اور وہ بہن ہیں

तलव की उन्होंने प्यारे नवी से निकाह करने की तो इजाज़त अता फ़रमाई उनको तो उन्होंने निकाह कर लिया।
3236 हदीस शरीफ़:— हाज़िर आई एक सहाविया प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरवार में तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह बेशक मेरी वेटी कि मर गया उसका शौहर हालांकि दुख रही है उसकी आँख तो क्या हम सुर्मा लगा लें उसी आख में? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं! दो मर्तबा या तीन मर्तबा यही इरशाद फ़रमाते कि नहीं, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने अब तो वस चार माह दस दिन हैं और थी तुममें से हर एक जमाना ए जाहिलियत में कि फेंकती थी मेंगनी पूरा साल होने पर।
3237 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं हलाल है किसी औरत कि ईमान रखे अल्लाह तआला पर कयामत के दिन पर यह कि सोग करे किसी मय्यत पर ज़्यादा तीन दिन से सिवाये शौहर के, चार माह दस दिन हैं।
3238 हदीस शरीफ़— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया न सोग करे कोई औरत मय्यत पर तीन दिन से ज़्यादा सिवाये शौहर के कि चार माह दस दिन हैं और न पहनं कपडे रंगे हुऐ सिवाये रंगीन सूत के वने हुऐ कपड़े के और न सुर्मा लगाये और न लागाये खुशवू मगर जवकि पाक हो तो एक टुकड़ा किस्त का या अज़फ़ार का।
3239 हदीस शरीफ़:— हज़रते ज़ैनब विन्ते कअव से मरवी बेशक हज़रते फ़रिआ बिन्ते मालिक इब्ने सनान

دیتے جسے وہ اپنی ہاتھ سے پھینکتی تھی۔ یہ مینگنیوں کا پھینکنا عدت پورا ہونے کی علامت تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان عالیشان میں اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اب تو تم چار ماہ دس دن کی عدت پر صبر نہیں کر سکتیں اور زمانہ جاہلیت میں ایک سال تک عدت کرتی تھیں اور مدت عدت میں سخت پابندیاں جھیلتی تھیں۔ ابتدائے اسلام میں بھی مدت عدت ایک سال تھی یہ حکم منسوخ ہوا اور مدت عدت چار ماہ دس دن ہوئی۔ اب بیوہ عورت کی مدت عدت چار ماہ دس دن ہے خواہ صحبت و خلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو بشرطیکہ عورت حاملہ نہ ہو۔ حاملہ بیوہ عورت کی مدت عدت بچہ کو جننا ہے۔

(۳۲۳۷) عورت کسی قرابت دار جیسے باپ، بیٹا، بھائی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ بس تین دن تک ترک زینت کر سکتی ہے لیکن شوہر کی موت پر پورے چار ماہ دس دن سوگ کرے نہ خوشبو لگائے نہ میک اپ کرے نہ زینت کا لباس پہنے یہ مدت عدت غیر حاملہ بیوہ کیلئے ہے حاملہ بیوہ کی مدت عدت تو بس بچے کو جن دینا ہے۔ اور اس وقت تک سوگ کریگی۔ اتنی وضاحت کے بعد کسی کیلئے روا نہیں کہ روافض کی نقل کرے کہ دس دن محرم شریف میں سینہ کوبی کرے یا چارپائی پر نہ سوئے یا اچھا لباس نہ پہنے یا پھر دس دن کالا لباس پہنے۔ یہ سب ٹیپ ٹاپ اور کرتب ہیں۔ یہ حرکات ناجائز ہیں۔ حضرات اہل بیت اطہار نے ایسا کبھی نہ فرمایا۔ ذکر شہادت سن کر آنسو نکل آنا اور طبیعت کا ملول ہو جانا یہ علامت خوش عقیدگی ہے۔

(۳۲۳۸) بہتر یہ ہے کہ مدت عدت میں رنگین لباس سے بچا جائے۔ زینت کیلئے نہ کالا سرمہ لگائے سفید سرمہ جو زینت کا ذریعہ نہ ہو یا پھر علاج کیلئے ضرورت کے وقت سیاہ سرمہ لگانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی دوسری مفید دوا میسر نہ ہو۔ عدت والی عورت جب حیض فارغ ہو تو مذکورہ دونوں خوشبوئیں اپنی شرمگاہ پر لگا سکتی ہیں کہ اس سے صرف بدبو کا زائل کرنا مقصود ہے نہ کہ جسم کا مہکانا۔ ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ عدت کرنے والی عورت خضاب بھی نہ کرے۔ نہ بالوں میں مہندی لگائے اور نہ وسمہ لگائے اور نہ ہی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائے کہ مہندی لگانا بھی زینت میں داخل ہے۔ اور زینت عدت گزارنے والی عورت کیلئے ممنوع ہے۔

(۳۲۳۹) سیدتنا حضرت زیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کا قتل مقام قدوم میں ہوا تھا جو مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر ہے شوہر کے قتل کی خبر حضرت زیعہ کو مدینہ منورہ میں پہونچی تھی آپ نے چاہا کہ میں یہاں سے جا کر اپنے میکے کے گھر میں جو بنی خدرہ میں تھا عدت وہاں کروں چونکہ جس مکان میں حضرت زیعہ رہ رہی تھیں وہ مکان نہ تو شوہر کی ملکیت تھا اور نہ ہی شوہر کوئی اثاثہ چھوڑ کر گئے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مکان کرایہ کا ہو ایسی مجبوری میں کہ نہ تو مکان ہی اپنا ہے اور نہ ہی خرچ کیلئے کچھ ہے اگر میں اپنے میکے چلی جاؤں تو اچھا ہے۔ پہلے تو پیارے رسول ﷺ نے انہیں میکے جانے کی اجازت دی اور جب وہ چل دیں تو پھر پیارے نبی ﷺ نے انہیں واپس بلایا اور حکم فرمایا کہ اس مکان میں عدت گزارو! جہاں شوہر کے مرنے کی خبر پہونچی ہے۔ اگر مالک مکان اپنے مکان میں نہ رہنے دے تو عدت گزارنے والی عورت کو دوسرے مکان میں منتقل ہو جانے کی اجازت ہے۔

(۳۲۴۰) ایلوا یہ ایک مشہور کڑوی دوا ہے اس میں خوشبو تو نہیں ہوتی مگر یہ زینت کا ذریعہ ضرور ہے کہ اسکے لگانے سے چہرے پر نکھار اور چمک آتی ہے اور زینت عدت میں عورت کیلئے ممنوع ہے اور اگر ایلوے کا لیپ کرنا ضروری ہے تو پھر دن میں نہ کیا جائے رات میں ایلوے کا لیپ کیا جائے کیونکہ رات کا وقت زینت کا نہیں ہے۔ عدت کرنے والی عورت کو تیل لگانا ممنوع ہے تیل خواہ خوشبو کا ہو یا بنا خوشبو کا کیونکہ تیل سے زینت حاصل ہوتی ہے۔ البتہ ضرورتاً تیل لگایا جا سکتا ہے۔

(۳۲۴۱) عدت گزارنے والی عورت نہ تو گیروے کپڑے پہنے اور نہ سرخ و زعفرانی۔ خارش وغیرہ عذر کی وجہ سے ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے۔ سیاہ سرمہ لگانا جس سے آنکھ کی زینت ہوتی ہو منع ہے۔ زانیہ کیلئے عدت نہیں ہے اگرچہ وہ حاملہ ہی کیوں نہ ہو اور زانیہ نکاح کر سکتی ہے۔ البتہ جسکے زنا سے حمل ہے اسکے علاوہ دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے وطی کرنا جائز نہیں ہے۔ نکاح فاسد میں دخول سے پہلے تفریق ہوگئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو عدت ہے۔ جس عورت کا مقام بند ہے اس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔ حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض جس میں طلاق دی ہے عدت میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَآءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابوسعید خدری کی خبر دی انہوں نے حضرت زینب کو کہ وہ حضرت فریعہ حاضر ہوئیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت شریف میں

تَسْئَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِهَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ اَعْبُدٍ لَّهٗ

تو پوچھا انہوں نے پیارے رسول سے اپنے گھر لوٹ جانے کے بارے میں جو بنی خدرہ میں تھا اسلئے کہ حضرت فریعہ کے شوہر نکلے تھے اپنے ایک غلام کی تلاش میں

اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ

جو بھاگ گیا تھا تو قتل کر دیا غلاموں نے انکو حضرت فریعہ فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ میں لوٹ جاؤں اپنے گھر کو

فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُكْنِیْ فِیْ مَنْزِلٍ یَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ

اسلئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا ہے مجھے ایسے مکان میں جسکا کہ وہ مالک ہو اور نہ خرچہ چھوڑا ہے تو فرمایا حضرت فریعہ نے کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ فِی الْحُجْرَةِ اَوْفِی الْمَسْجِدِ دَعَانِیْ فَقَالَ اُمْكُثِیْ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہاں تو میں لوٹی یہاں تک کہ جب میں تھی حجرے میں یا مسجد میں تو بلایا پیارے رسول نے مجھے پھر فرمایا ٹھہری رہو

فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (رواہ مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

اپنے گھر میں یہاں تک کہ پہونچ جائے حکم قرآنی اپنی میعاد کو فرمایا حضرت فریعہ نے میں نے عدت کی اس گھر میں چار ماہ دس دن۔

(۳۲۴۰) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ حِیْنَ تُوُفِّیَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے میرے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ جب وفات ہوئی

اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَیَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَیْسَ فِیْهِ

حضرت ابوسلمہ کی تو لگایا تھا میں نے اپنے آپ پر ایلوا تو فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا ہے اے ام سلمہ؟ میں نے عرض کیا وہ ایلوا ہے نہیں ہے اس میں

طِیْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ یَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِیْهِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَتَنْزِعِیْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ

کوئی خوشبو تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک ایلوا نکھارتا ہے چہرے کو تو نہ لگاؤ ایلوے کو مگر رات میں اور چھڑا دو اسکو دن میں اور نہ کنگھی کرو خوشبو سے

और वो बहन हैं हज़रते अबू सईद खुदरी की, ख़बर दी उन्होंने हज़रते जैनब को कि वो हज़रते फ़रिआ हाज़िर हुईं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में तो पूछा उन्होंने प्यारे रसूल से अपने घर लौट जाने के बारे में जो बनी खुदरा में था इसलिये कि हज़रते फ़रिआ के शौहर निकले थे अपने एक गुलाम की तलाश में जो भाग गया था तो क़त्ल कर दिया गुलामों ने उनको, हज़रते फ़रिआ फ़रमाती हैं कि मैंने दरयाफ़्त किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से यह कि मैं लौट जाऊँ अपने घर को इसलिये कि मेरे शौहर ने नहीं छोड़ा मुझे ऐसे मकान में जिसका कि वो मालिक हो और न ख़र्चा छोड़ा है, तो फ़रमाया हज़रते फ़रिआ ने कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाँ तो मैं लौटी यहाँ तक कि जब मैं थी हुजरे में या मस्जिद में तो बुलाया प्यारे रसूल ने मुझे फिर फ़रमाया ठहरी रहो अपने घर में यहाँ तक कि पहुंच जाये हुक्मे कुरआनी अपनी मियाद को फ़रमाया हज़रते फ़रिआ ने मैंने इद्दत की इस घर में चार माह दस दिन।

3240 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये मेरे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वफ़ात हुई हज़रते अबू सलमा की तो लगाया था मैंने अपने आप पर ऐलवा तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह क्या है ऐ उम्मे सलमा? मैंने अर्ज किया कि

حیض کے بعد سے پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔ طلاق کی عدت طلاق کے وقت سے ہے چاہے اس طلاق کی خبر عورت کو ہو یا نہ ہو کہ شوہر نے اسے طلاق دیدی ہے اور اگر تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا کہ اسکے شوہر نے اسے طلاق دیدی تھی تو عدت ختم ہوگئی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اتنے زمانے پہلے طلاق دیدی ہے تو جس وقت شوہر نے اقرار کیا ہے اس وقت سے عدت شمار کی جائیگی۔ حمل ساقط ہو گیا اور بچے کے اعضاء بن چکے ہیں تو عدت پوری ہوگئی اور اگر بچے کے اعضاء نہیں بنے تو وضع حمل سے عدت پوری نہیں۔ اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے پیدا ہوں تو بعد والے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی۔

(۳۲۴۲) شریعت مطہرہ میں استبراء کے معنی ہیں کہ جب کسی کی باندی خرید، ہبہ، میراث، وصیت وغیرہ کے ذریعہ اپنے قبضے میں آئے تو اس باندی سے بوس وکنار اور صحبت وغیرہ نہ کرے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ حاملہ نہیں ہے۔ ایک حیض آئے۔ اور اگر حائضہ نہ ہو تو ایک ماہ تک انتظار کرے اگر حیض نہ آئے تو پھر صحبت کرے اور اگر حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے اسکے قریب نہ جائے۔ کنواری باندی سے بھی استبراء واجب ہے اگرچہ اسکا پردۂ بکارت قائم ہو۔ ہر مقبوضہ باندی سے استبراء واجب ہے۔ استبراء کے بغیر صحبت کرنا باعث لعنت ہے۔ ترک واجب پر لعنت ہو سکتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ شخص پر لعنت نہیں فرمائی کیونکہ وہ اس مسئلے سے بے خبر تھے۔ اس وقت لاعلمی عذر تھی اب عذر نہیں ہے۔ چونکہ تبلیغ رسالت کا کام مکمل ہو چکا۔ اب لاعلمی اپنا قصور و جرم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ شخص دو جرموں کا مرتکب ہے ایک تو استبراء سے پہلے باندی سے صحبت کرتا ہے دوسرے یہ کہ دوسرے کے بچہ کو اپنا وارث بناتا ہے۔ یا یہ کہ اپنے بچہ کو اپنا غلام بناتا ہے اس طرح کہ اگر اب سے چھ ماہ بعد باندی کے بچہ پیدا ہو تو پتہ نہ لگ سکے گا کہ یہ بچہ اس پہلے مالک کا یا شوہر کا ہے یا اس بعد والے کا اپنا۔ اب اگر اس بچے کو اپنا سمجھے تو اسے اپنی میراث دیگا اور ممکن ہے کہ اسکا اپنا نہ ہو بلکہ پہلے مالک یا شوہر کا ہو تو غیر کے بچہ کو اپنا وارث بنانا حرام ہے اور اگر غیر کا بچہ سمجھ کر اسے غلام بنا دیا تو احتمال ہوگا کہ اسکا اپنا ہی بیٹا ہو اور اپنے بیٹے کو اپنا غلام بنانا یہ بھی حرام ہے بہر حال اس میں خلط نسب ہے اور اس سے احتراز لازم و ضروری ہے۔

(۳۲۴۳) اوطاس مکہ مکرمہ سے تین منزل فاصلے پر ایک جگہ ہے یہاں فتح مکہ شریف کے فوراً بعد ایک جنگ ہوئی تھی اور اس جنگ میں عورتیں گرفتار ہو کر آئی تھیں۔ اس جنگ میں گرفتار شدہ عورتیں مسلمانوں کے ملک میں آئی تھیں۔ انکے متعلق یہ ارشاد گرامی ہے کہ یہ گرفتار شدہ عورتیں جنگی ملک میں آئیں اگر حاملہ ہوں تو حمل جننے تک انکے پاس نہ جائیں۔ اگر غیر حاملہ ہوں تو ایک حیض تک انتظار کریں اور اگر بحالت حیض مالک ہوا ہو تو اس حیض کا اعتبار و شمار نہیں اسکے بعد ایک اور حیض کا انتظار کرے۔ اگر کم عمری یا زیادہ عمر کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو ایک ماہ کا انتظار کرے اگر زوجین میں سے ایک گرفتار ہو کر ہمارے ہاں آ جائے تو نکاح ٹوٹ جائیگا البتہ اگر دونوں گرفتار ہو کر آ جائیں تو نکاح باقی رہے گا۔ استبراء ہر نئی ملکیت میں واجب ہوتا ہے۔

(۳۲۴۴) حنین مکہ مکرمہ اور طائف شریف کے درمیان ایک مقام ہے فتح مکہ شریف کے بعد یہاں بھی ایک جنگ ہوئی ہے۔ اس جنگ کو جنگ حنین کہتے ہیں۔ دوسرے کی حاملہ سے صحبت کرنا حرام ہے کیونکہ اس صورت میں اپنے نسب کو مخلوط و مشکوک کرنا ہے۔ حمل اگرچہ زنا کا ہو جب بھی صحبت کرنا حرام ہے۔ زنا سے حاملہ ہونے والی سے نکاح کرنا حلال ہے مگر صحبت کرنا حرام ہے۔

(۳۲۴۵) سیدتنا حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ فتح مکہ شریف کے سال سیدنا حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ایمان لائیں۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بیوی بنا شوہر کو بتائے ضرورت کے لائق خرچا اسکی جیب سے نکال سکتی ہے۔ بیوی بچوں کا خرچہ شوہر پر لازم ہے اگرچہ بیوی غنی ہو۔ چھوٹی اور ضرورت مند اولاد کا خرچہ بھی باپ پر لازم ہے۔ اہل قرابت کا خرچہ بھی بقدرت ضرورت لازم ہے۔ فتویٰ اور فیصلے کے وقت اجنبی عورت سے کلام کرنا قاضی اور مفتی کیلئے جائز ہے۔ فتویٰ اور فیصلہ لینے کے وقت حاکم اور عالم کے سامنے کسی کے عیوب بیان کرنا جائز ہیں۔ حق والا اپنا حق اسکی اجازت کے بغیر بلکہ اسکے علم و اطلاع کے بغیر بھی لے سکتا ہے۔

وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ

اور نہ مہندی لگاؤ اسلئے کہ مہندی خضاب ہے میں نے عرض کیا کہ کس چیز سے کنگھی کروں یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے بیری سے

تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَأْسَكِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

کہ لیپ کرلو اس سے تم اپنے سر کا۔

(۳۲۴۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ وفات پاجائے جس کا شوہر تو نہ پہنے وہ عورت زعفران سے رنگے ہوئے

مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

کپڑے اور نہ سرخ رنگ کے کپڑے اور نہ زیور اور نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔

﴿بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ ترجمہ: استبراء کا باب﴾

(۳۲۴۲) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ فَسَأَلَ عَنْهَا

ترجمہ: گزرے پیارے نبی ﷺ ایک عورت پر جو عنقریب بچہ جننے والی تھی تو دریافت فرمایا پیارے نبی نے اسکے بارمیں

فَقَالُوْا أَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ أَيُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ

تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ فلاں کی باندی ہے فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا صحبت کرتا ہے وہ اس سے؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں،

قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ

فرمایا پیارے نبی نے میں نے ارادہ فرمایا ہے کہ میں لعنت فرماؤں اس مالک پر سخت لعنت جو داخل ہو اسکے ساتھ اسکی قبر میں، کیسے خدمت لے سکتا ہے وہ اس سے

وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ أَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ۔ (رواہ مسلم)

حالانکہ وہ حلال نہیں ہے اس کیلئے، یا کیسے وارث بنا سکتا ہے اسکو حالانکہ نہیں ہے وہ حلال اس کیلئے۔

वो ऐलवा है, नहीं है इसमें कोई खुशबू, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक ऐलवा निखारता है चेहरे को तो न लगाओ ऐलवे को मगर रात में और छुडा दो उसको दिन में और न कघी करो खुशबू से और न मेंहदी लगाओ इसकलिये कि मंहदी खिज़ाब है, मैंने अर्ज़ किया कि किस चीज से कंघी करूँ या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेरी से कि लेप कर लो उससे तुम अपने सर का।

3241 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि वफ़ात पा जाये जिसका शौहर तो न पहने वो औरत जाफ़रान से रंगे हुये कपड़े और न सूर्ख रंग के कपड़े और न ज़ेवरात और न खिजाब लगाये और न सुर्मा लगाये

(180) इस्तबरा का बाब

3242 हदीस शरीफ़:– गुज़रे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक औरत पर जो अन्क़रीब बच्चा जनने वाली थीं तो दरयाफ़्त फ़रमाया प्यारे नबी ने उसके बारे में तो हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि फ़लाँ की बांदी है, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या सोहबत करता है वो उससे? हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज किया हाँ! फरमाया प्यारे नबी ने मैंने इरादा फ़रमाया है कि मैं लानत फ़रमाऊँ उस मालिक पर सख्त लानत जो दाख़िल हो उसके साथ उसकी क़ब्र में, कैसे ख़िदमत ले सकता है वो उससे हालांकि वो हलाल

(۳۲۴۳) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اوطاس کی باندیوں کے بارمیں کہ نہ وطی کی جائے کسی حاملہ کے ساتھ یہاں تک کہ وہ جن دے

وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ۔ (رواہ احمد وابوداؤد والدارمی)

اور نہ غیر حاملہ سے یہاں تک کہ حیض آجائے اُسے۔

(۳۲۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن نہیں ہے حلال کسی شخص کیلئے جو ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ إِتْيَانَ الْحُبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ

اور قیامت کے دن پر یہ کہ سیراب کرے اپنے پانی سے اپنے غیر کے کھیت کو یعنی حاملہ سے صحبت کرنا اور نہیں ہے حلال کسی شخص کیلئے جو ایمان رکھتا ہے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ

اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر یہ کہ صحبت کرے کسی بھی قیدی عورت سے یہاں تک کہ استبراء کرے اس سے اور نہیں ہے حلال کسی شخص کیلئے

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ۔ (رواہ ابوداؤد)

جو ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر یہ کہ فروخت کرے مال غنیمت کو یہاں تک کہ تقسیم ہو جائے۔

﴿بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ ترجمہ: خرچوں اور مملوک کے حق کا باب﴾

(۳۲۴۵) حدیث شریف: إِنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ

ترجمہ: بیشک حضرت ہند بنت عتبہ نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک حضرت ابوسفیان کم خرچ کرنے والے آدمی ہیں،

وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا

نہیں دیتے وہ مجھ کو اتنا بھی جو کافی ہو مجھ کو اور میری اولاد کو مگر وہ جو میں لیلوں ان سے اور وہ بے خبر ہیں تو فرمایا پیارے رسول نے لیلو تم اسکو جو

नहीं है उसके लिये या कैसे वारिस बना सकता है उसको हालांकि नहीं है वो हलाल उसके लिये।

3243 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी ने औतास की बांदियों के बारे में कि ना वती की जाये किसी हामेला के साथ यहाँ तक कि वो जन दे और न ग़ैर हामेला से यहाँ तक कि हैज़ आ जाये उसे।

3244 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुनैन के दिन कि नहीं है हलाल किसी शख़्स के लिये जो ईमान रखता है अल्लाह तआला पर और क़यामत के दिन पर यह कि सैराब करे अपने पानी से अपने ग़ैर के खेत को यानि हामेला से सोहबत करना और नहीं है हलाल किसी शख़्स के लिये जो ईमान रखता है अल्लाह तआला पर और आखिरी दिन पर यह कि सोहबत करे किसी भी क़ैदी औरत से यहाँ तक कि इस्तबरा करे उससे और नहीं है हलाल किसी शख़्स के लिये जो ईमान रखता है अल्लाह तआला पर और यौमे आखेरत पर यह कि फ़रोख़्त करे माले ग़नीमत को यहाँ तक कि तक़्सीम हो जाये।

(181) ख़र्चों और मम्लूक़ के हक़ का बाब

3245 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते हिन्दा बिन्ते उत्बा ने अर्ज किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक हज़रते अबू सुफ़यान कम ख़र्च करने वाले आदमी हैं नहीं देते वो मुझको इतना भी जो काफ़ी हो मुझको और मेरी औलाद को मगर वो जो मैं ले लूँ उनसे और वो बेख़बर हैं तो फ़रमाया प्यारे

يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ. (رواہ البخاری والمسلم)

کافی ہو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کیلئے بقدر ضرورت۔

(۳۲۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مال

فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. (رواہ مسلم)

تو ابتداء کرے وہ خود سے اور اپنے گھر والوں سے۔

(۳۲۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے غلام کیلئے کہ اس کا کھانا اور اس کا کپڑا ہے اور نہ تکلیف دیا جائے وہ

مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيْقُ. (رواہ مسلم)

کام کی مگر اسقدر جتنی کہ وہ طاقت رکھتا ہے۔

(۳۲۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بھائی کہ دیدیا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں تو جس کو بنادے اللہ تعالیٰ

أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ

اسکے بھائی کا مالک تو چاہئے کہ کھلائے مالک اس غلام کو اسمیں سے جو خود کھائے اور چاہئے کہ پہنائے اس غلام کو اسمیں سے جو خود پہنے اور نہ تکلیف دے غلام کو

مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ. (رواہ البخاری والمسلم)

اس کام کی جو غالب آجائے اس پر پھر اگر تکلیف دے غلام کو اس کام کی جو غالب آجائے اس غلام پر تو چاہئے کہ مدد کرے مالک اس غلام کی۔

(۳۲۴۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَعْطَيْتَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو سے مروی کہ آیا انکے پاس انکا غلام تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمرو نے اس غلام سے کیا دیدیا تم نے

रसूल ने ले लो तुम उसको जो काफ़ी हो तुम्हारे लिये और तुम्हारे बच्चों के लिये बकद्रे ज़रुरत।
3246 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब अता फ़रमाये अल्लाह तआला तुममें से किसी को माल तो इब्तेदा करे वो खुद से और अपने घर वालों से।
3247 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गुलाम के लिये उसका खाना और उसका कपड़ा है और न तक्लीफ़ दिया जाये वो काम की मगर इस क़द्र जितनी कि वो ताक़त रखता है।
3248 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तुम्हारे भाई कि दे दिया है उनको अल्लाह तआला ने तुम्हारे कब्ज़े में तो जिसको बना दे अल्लाह तआला उसके भाई का मालिक तो चाहिये कि खिलाये मालिक उस गुलाम को उसमें से जो खुद खाये और चाहिये कि पहनाये उस गुलाम को उसमें से जो खुद पहने और न तक्लीफ़ दे गुलाम को उस काम की जो गालिब आ जाये उस पर फिर अगर तक्लीफ़ दे गुलाम को उस काम की जो गालिब आ जाये उस गुलाम पर तो चाहिये कि मदद करे मालिक उस गुलाम की।
3249 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह अब्न अमर से मरवी कि आया उनके पास उनका गुलाम तो फरमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अमर ने उस गुलाम से क्या दे दिया तुमने गुलामों को उनका हक़ उनका खाना? अर्ज किया गुलाम ने नहीं! फ़रमाया हजरत अब्दुल्लाह इब्ने अमर ने कि जाओ दे दो तुम उनको

فتوے میں شرط کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے بغیر شرط فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ لازم نہیں ہے کہ مفتی یوں کہے کہ اگر تو سچا ہے اور صورت حال وہی ہے جو تو کہتا ہے تو حکم یہ ہے بلکہ اسکے بغیر بیان کئے ہی حکم شرع بیان کر دینا جائز ہے اگر چہ شرط کیساتھ بیان کرنا افضل ہے۔ بچوں کی پرورش کا حق ماں کو ہے لہٰذا وہ شوہر کا مال بچوں پر خرچ کر سکتی ہے۔ بہت سی باتیں عرف وعادت پر مبنی ہوتی ہیں اور وہ عرف کے مطابق ہی طے ہوتی ہیں جیسے بیوی بچوں کا خرچہ۔ بیوی ضرورت کے وقت حاکم یا عالم کے پاس جا سکتی ہے۔ غائب شوہر کے مال سے اسکی بیوی بچوں کو خرچہ دلایا جائے جبکہ وہ روزی نہ دے گیا ہو اور نہ بھیجتا ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ہندہ کے کہنے پر جو ارشاد فرمایا یہ فتویٰ ہے فیصلہ نہیں۔ ورنہ حضرت ابو سفیان کو بلا کر جواب دعویٰ سنا جاتا چونکہ فیصلہ بنا مدعا علیہ کو سنے نہیں ہوتا۔ یہ تو پیارے نبی ﷺ کا فتویٰ تھا جو حضرت ابو سفیان کی غیر موجودگی میں اور انکا بیان لئے بغیر سنا دیا گیا۔ فتویٰ اور ہے فیصلہ اور ہے۔ بیوی ضرورت کے وقت اپنے شوہر کا مال فروخت کر سکتی ہے چونکہ روپیہ بھی فروخت کر کے ہی کام میں لایا جاتا ہے۔

(۳۲۴۶) اس حدیث شریف سے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ جسے اللہ تعالیٰ مال دے وہ ننانوے کے پھیر میں نہ رہے اور نوٹوں کو تھوک لگا کر جمع نہ کرے بلکہ خرچ کرے اور جب خرچ کرے تو پہلے اپنے اوپر خرچ کرے اور اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے۔ اہل بیت میں بیوی چھوٹے بچے اور بالغ ضرورت مند اولاد، ماں باپ وغیرہ سب داخل ہیں۔ آدمی خود بھی اچھا کھائے پیئے اور اپنے بیوی بچوں اور ماں باپ کو بھی اچھا کھلائے پلائے پہنائے۔ کنجوس مکھی چوس نہ بنے۔

(۳۲۴۷) مالک پر باندی وغلام کا بقدر ضرورت درمیانی کھلانا پہنانا واجب ہے۔ عرف کے موافق یہ دونوں چیزیں اسے دی جائیں گی چونکہ اس میں عرف کا لحاظ ہے شریعت مطہرہ نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی ہے باندی وغلام کو مستقل طور پر مشکل اور سخت کام نہیں دینا چاہیے اگر ضرورتاً کبھی کبھار مشکل بھی دیدیا جائے تو جائز ہے خصوصاً جبکہ خود مالک بھی کام میں شریک ہو جائے (مرقاۃ شریف) جب مالک حقیقی اپنے بندوں کو انکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا تو پھر مجازی مالکوں کو بھی اسکا خیال رکھنا لازم وضروری ہے۔ حدیث شریف:۔ غلام کے مالک پر تین کام ہیں۔ (۱) نہ تو اسکی نماز میں اس سے جلدی کی جائے (۲) اور نہ کھانے میں اسے کام کیلئے اٹھائے (۳) اور اچھی طرح خوب پیٹ بھر کے کھانا پانی دے۔

(۳۲۴۸) یہاں بھائی سے مراد دینی بھائی یا انسانی بھائی ہیں کیونکہ یہ غلام بھی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور امت سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اسکا برعکس فرما دیتا کہ تمہیں غلام بنا دیتا اور تمہارے ان بھائیوں کو مالک ومولیٰ بنا دیتا۔ اس کا بے پایاں کرم واحسان ہے کہ اس نے تمہیں مالک ومولیٰ بنایا اور انہیں تمہارا غلام بنایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور شکر یہ ہے کہ اللہ ورسول کے حکم کو مانا جائے اور غلام سے اسکی طاقت بھر کام لیا جائے۔ باندی اور غلام کو اپنا جیسا کپڑا پہنانا مستحب ہے اور بقدر ضرورت کپڑا پہنانا واجب ہے۔ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جس انداز کا کپڑا خود پہنے اسی انداز کا کپڑا غلام کو بھی دے مثلاً جو کرتہ پائجامہ اور ٹوپی پہنے تو غلام کو بھی کرتہ پائجامہ ٹوپی دے۔ بہت سے بزرگان دین چکی پیسنے میں باندیوں اور غلاموں کی مدد فرماتے تھے۔ اور چکی پیسنے میں انکے ساتھ شریک ہو جاتے تھے۔ غلام سے اگر کوئی سخت کام کرائے مثلاً شہتیر اٹھوائے تو اسکے ساتھ خود بھی شریک ہو جائے یا کسی دوسرے اپنے ماتحت کو لگا دے تا کہ اس غلام کیلئے آسانی ہو جائے۔ یہ ہے اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور کمزوروں کے ساتھ حسن سلوک۔

(۳۲۴۹) حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کھانے سے پہلے اپنے غلاموں کو کھانا دینے کا حکم فرمایا پہلے غلاموں نے کھایا اور پھر خود حضرت عبداللہ ابن عمرو نے کھانا تناول فرمایا۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام قحط کے زمانے میں پہلے مہمانوں کو کھلاتے پھر خود تناول فرماتے اور رات و دن میں ایک ہی بار کھانا تناول فرماتے۔ ایسے مولا دنیا کیلئے رحمت ہیں ایسے حکام کے زمانے میں زمین پر آسمان سے برکتیں اترتی ہیں۔ کوئی مالک اپنے غلام اور باندیوں پر ظلم وستم کو روا نہ رکھے کہ انہیں اس طرح یا اتنا کھانا دے کہ وہ کمزور ہو جائیں یا پھر ہلاک ہو جائیں یہ تو قتل ہی کے مترادف ہے۔ اسکی چند

الرَّفِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاعْطِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

غلاموں کو انکا حق انکا کھانا؟ عرض کیا غلام نے نہیں، فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمرو نے کہ جاؤ دیدو تم انکو اسلئے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ كَفَىٰ بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ۔ (رواہ مسلم) وَفِي رِوَايَةٍ كَفَىٰ بِالْمَرْءِ

کہ آدمی کیلئے یہی گناہ بہت ہے کہ روکے رکھے مملوک سے اسکا کھانا اور ایک روایت میں ہے کہ کافی ہے آدمی کو

إِثْمًا أَنْ يُضِيعَ مَنْ يَقُوتُ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

گناہ یہ کہ ہلاک کردے اسکو جس کو روزی دیتا ہے۔

(۳۲۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بنائے تم میں سے اسکا خادم اسکا کھانا پھر لائے خادم کھانا

وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا

اور برداشت کر چکا ہو وہ خادم اس کھانے کی گرمی اور اس کھانے کا دھواں تو چاہئے کہ بٹھائے مالک اس خادم کو اپنے ساتھ کہ کھائے وہ بھی پھر اگر ہو کھانا تھوڑا

فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ۔ (رواہ مسلم)

تو چاہئے کہ مالک خادم کے ہاتھ پر اس کھانے میں سے ایک نوالہ یا دو نوالے۔

(۳۲۵۱) حدیث شریف: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلام جب خیر خواہی کرے اپنے آقا کی اور اچھی طرح کرے

عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اللہ تعالیٰ کی عبادت تو اس کیلئے اس کا ثواب دوگنا ہے۔

(۳۲۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت اچھا ہے غلام کیلئے یہ کہ وفات دے اسکو اللہ تعالیٰ

इसलिये कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि आदमी के लिये यही गुनाह बहुत है कि रोके रखे मम्लूक से उसका खाना और एक रिवायत में है कि काफ़ी है आदमी को गुनाह यह कि हलाक कर दे उसको जिसको रोजी देता है।

3250 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बनाये तुममें से उसका ख़ादिम उसका खाना फिर लाये ख़ादिम खाना और बर्दशात कर चुका हो वो ख़ादिम उस खाने की गर्मी और उस खाने का धुआँ तो चाहिये कि बिठाये उस ख़ादिम को अपने साथ कि खाये वो भी फिर अगर हो खाना थोड़ा तो चाहिये कि रखे मालिक ख़ादिम के हाथ पर उस खाने में से एक निवाला या दो निवाले।

3251 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि गुलाम जब ख़ैरख़्वाही करे अपने आक़ा की और अच्छी तरह करे अल्लाह तआला की इबादत तो उसके लिये उसका दो गुना है।

3252 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहुत अच्छा है गुलाम के लिये यह कि वफ़ात दे उसको अल्लाह तआला अपने मालिके हक़ीक़ी की इबादत में और अपने मालिके मजाज़ी की इताअत में, बहुत अच्छा है उसके लिये।

3253 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब भाग जाये गुलाम तो

شکلیں ہیں مثلاً کم کھانے کو دے جس سے وہ کمزور اور دبلے ہو جائیں یا چند وقت بھوکا رکھ کر ایک وقت کھانے کو دے یا پیٹ بھر کر نہ دے۔ اس حکم میں باندی غلام اور پالے ہوئے جانور بھی داخل ہیں۔ جانور پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ گناہ ہے کیونکہ انسان تو زبان رکھتا ہے اپنی بات اپنی زبان سے کہہ سکتا ہے اپنی بھوک و پیاس کا دکھڑا رو سکتا ہے مگر یہ بے زبان جانور کس سے اپنے مافی الضمیر کو بیان کریگا اسکی فریاد کون سنے گا اور سمجھے گا سوائے اللہ و رسول کے چنانچہ ایک مرتبہ بھوکے پیاسے اونٹوں نے بارگاہ نبوی میں اپنے مالکوں کی شکایت کی تو پیارے نبی ﷺ نے انکے اعلیٰ انتظامات فرمائے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا نے ایک بلی پال رکھی تھی اور اسے بھوکا پیاسا رکھا اور وہ بھوک و پیاس کی حالت ہی میں مرگئی اس بھوکی بلی کی موت کی وجہ سے وہ بڑھیا جہنم کا ایندھن بنی۔ وہ لوگ اپنی حالت پر نظر ثانی کریں جو جانوروں کو کئی کئی دن بھوکا پیاسا رکھ کر ذبح کرتے ہیں۔ یہ سخت ظلم و زیادتی ہے۔ شرعی حکم تو یہ ہے کہ پیٹ بھرے جانور کو بھی ذبح سے پہلے چارہ پانی دکھا لیا جائے کھلا پلا لیا جائے۔ آجکل تو سگے بھائیوں سے بھی وہ سلوک نہیں کر پاتے جو سلوک پیارے نبی ﷺ نے جانوروں اور غلاموں کے ساتھ فرمایا ہے۔ بلاشبہ پیارے نبی ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔

(۳۲۵۰) اگر کھانا وافر مقدار میں ہے تو اپنے خدام یعنی غلام و باندی۔ نوکر چاکر، ملازمین کو بھی اپنے ساتھ اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلائے اور اسمیں اپنی ہتک و ذلت نہ سمجھے جیسا کہ آجکل متکبرین کا مزاج ہے۔ مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ آخر کار ایک دن قبرستان میں بھی ایک جگہ رہنا بسنا ہے۔ اور دنیا میں مسجد میں بھی ایک جگہ رہ کر عبادت کی جاتی ہے اگر دستر خوان پر بھی جمع ہو جائیں تو کون سی برائی کی بات ہے اور اگر کھانا تھوڑا ہے تو پھر ایک دو لقمہ ہی خادم کو دیدے اسکے بھی بہت سے فائدے ہونگے کھانا نظر لگنے سے بچ جائیگا اور مالک کو کھانا اچھی طرح ہضم ہو جائیگا۔ نقصان کا باعث نہ ہوگا اور یہ اعلیٰ اخلاق کی ایک مثال بھی ہوگی اکثر مالک اپنے کار ڈرائیوروں کو اپنے ساتھ نہیں کھلاتے اور اس میں کسر شان سمجھتے ہیں انہیں اس حدیث شریف سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔ فقیر قدیری عام طور پر اپنے ڈرائیوروں کو اپنے ساتھ ایک دستر خوان پر ہی کھانا کھلاتا ہے۔

(۳۲۵۱) اپنے مالک کی خیر خواہی یہ ہے کہ اپنے مالک کا ہر جائز حکم مانے۔ اسکی کوئی چیز برباد نہ کرے اسکے غائبانے میں اسکے مال و اولاد کی نگہداشت کرے اور اپنے مجازی مالک کی خدمت میں رہتے ہوئے اپنے حقیقی مالک کو نہ بھولے۔ اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا رہے اس ڈبل خدمت و محنت کا صلہ بھی ڈبل ہی ہوگا کہ خلق کی خدمت بھی ہو رہی ہے اور خالق کی عبادت بھی۔ دنیا دار کی عبادت تارک دنیا کی عبادت سے افضل ہے۔ معاملات، عبادات سے زیادہ اہم ہیں۔ حقوق العبد کی حفاظت حقوق اللہ سے زیادہ ہے کہ بندہ محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز و بے پرواہ ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں مالک مجازی کی اطاعت کا ذکر پہلے ہے اور مالک حقیقی کی عبادت کا ذکر بعد میں ہے۔

(۳۲۵۲) اگر غلام آخری سانس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا رہے تو یہ اسکے لئے اچھا اور بہت اچھا ہے۔ کسی غلام کو اسکے مولیٰ نے آزاد کر دیا تو وہ غلام خوب رویا اور کہنے لگا کہ اے آقا آپ نے اب میرے لئے کار خیر کا دروازہ بند فرما دیا۔ (مرقاۃ شریف) نیکی کا کمال یہ ہے کہ مرتے دم تک کی جائے۔

(۳۲۵۳) بھاگے ہوئے غلام کی نماز، گرچہ شرعاً تو درست ہو ہی جائے گی مگر عند اللہ قبول نہ ہوگی۔ شرائط نماز اور ہیں اور شرائط قبولیت نماز کچھ اور۔

(۳۲۵۴) اس حدیث شریف کے چند مطالب ہیں (۱) اگر غلام مرتد ہو کر کفار کے ملک میں چلا جائے تو اسلام کی امان سے نکل جائے گا کہ اس بھگوڑے غلام کا قتل جائز ہو جائیگا (۲) بھگوڑا غلام اگر دار السلام میں رہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی امان اٹھ جاتی ہے اسکو مارا پیٹا جا سکتا ہے (۳) بھگوڑے غلام کے بھاگنے کے زمانے کا خرچہ مالک پر نہیں ہے اور اس زمانے کی کی کسی برائی اور جرم کا اثر مولیٰ پر نہ ہوگا۔

(۳۲۵۵) وہ بھگوڑا غلام ناشکرا ہی رہے گا جب تک کہ اپنے آقاؤں کی بارگاہ میں واپس نہ آجائے۔ فقد کفر کا لفظی ترجمہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا ہے مگر یہ معنی شرعی معنی ہونگے اور لغوی معنی وہی ہیں جو فقیر قدیری نے کئے ہیں۔ اگر شرعی معنی کئے جائیں تو پھر

بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اپنے مالک حقیقی کی عبادت میں اور اپنے مالک مجازی کی اطاعت میں بہت اچھا ہے اس کیلئے۔

(۳۲۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بھاگ جائے غلام تو نہیں قبول ہوتی اس کی نماز۔

(۳۲۵۴) حدیث شریف: قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو غلام کہ بھاگ جائے تو بری ہو گیا اس سے ذمہ۔

(۳۲۵۵) حدیث شریف: قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو غلام کہ بھاگ جائے اپنے مالکوں سے تو وہ ناشکرا ہو گیا ہے یہانتک کہ لوٹ آئے اپنے مالکوں کے پاس۔

(۳۲۵۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا سیدنا ابوالقاسم پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں

مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ جو تہمت لگائے اپنے مملوک کو وہ بری ہو اس سے جو کہا ہے اسکے مالک نے تو کوڑے لگائے جائینگے اسے روز قیامت مگر یہ کہ ہو وہ غلام ویسا ہی جیسا کہ کہا مالک نے۔

(۳۲۵۷) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ حَدًّا لَّمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ۔ (رواہ مسلم)

کہ جو شخص کہ مارے غلام کو ایسی حد جس جرم کو نہیں کیا ہے اس نے یا طمانچہ مارے اسکو تو بیشک اسکا کفارہ یہ ہے کہ اس غلام کو آزاد کر دے۔

(۳۲۵۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ فَسَمِعْتُ

ترجمہ: حضرت ابومسعود انصاری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں مار رہا تھا اپنے غلام کو تو میں نے سنی

नहीं कुबूल होती उसकी नमाज़।
3254 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो गुलाम कि भाग जाये तो वरी हो गया उससे ज़िम्मा।
3255 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो गुलाम कि भाग जाये अपने मालिकों से तो वो ना शुक्रा हो गया यहाँ तक कि लौट आये अपने मालिकों के पास।
3256 हदीस शरीफः— हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना सय्यदना अबुल कासिम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं जो तोहमत लगाये अपने मम्लूक को कि वो वरी हो उससे जो कहा है उसके मालिक ने तो कोड़े लगाये जायेंगे उसे मगर यह कि हो वो गुलाम वैसा ही जैसा कि कहा मालिक ने।
3257 हदीस शरीफः— हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो शख्स मारे अपने गुलाम को ऐसी हद जिस जुर्म को नहीं किया है उसने या तमाचा मारे उसको तो बेशक उसका कफ़्फ़ारा यह है कि उस गुलाम को आज़ाद कर दे।
3258 हदीस शरीफः— हजरते अबू मसऊद अंसारी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं मार रहा था अपने गुलाम को कि मैंने सुनी अपने पीछे से एक आवाज़ कि जान लो ऐ अबू मसऊद अल्लाह तआला ज़्यादा

مطلب یہ ہوگا کہ وہ کفر سے قریب ہو گیا ہے۔ یا اس نے کافروں سے جیسا کام کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے قصداً نماز کو ترک کیا تو وہ کفر سے قریب ہو گیا یا اس نے کافروں جیسا کام کیا۔ ان دونوں احادیث شریفہ میں لفظ فقد کفر ہے لہٰذا یہ ترجمہ نہ ہوگا کہ وہ کافر ہو گیا ہے کیونکہ ایک نماز قصداً چھوڑنے والا فاسق ہے کافر نہیں ہے۔ ایسے ہی بھگوڑا غلام فاسق ہے کافر نہیں۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ کا ترجمہ صرف لغت دیکھ کر نہیں بلکہ شریعت مطہرہ پر بھرپور نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔

(۳۲۵۶) آزاد مسلم عورت عفیفہ عورت کو زنا کی تہمت لگانے والے پر حد قذف یعنی اسی کوڑے جاری ہوتے ہیں۔ مملوکہ لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے پر یہ سزا نہیں ہے۔ البتہ اسے یہ سزا قیامت کے بھرے میدان میں ملے گی جس سے وہ تمام مخلوق کے سامنے رسوا بھی ہوگا اور سزایاب بھی۔ اور اگر لونڈی وغلام زانی ہوں تو پھر الزام لگانے والے کو سزا نہ ہوگی کیونکہ اس نے سچ کہا تھا۔ لونڈی وغلام پر تہمت زنا لگانے پر اگرچہ حد نہیں ہے مگر تعزیر ہے۔ غلام چاہے مکمل ہو یا ابھی اس میں غلامی کا شائبہ ہو۔ جیسے مکاتب ومدبر۔ کسی کو تہمت لگانے پر حد نہیں ہے۔ حدیث شریف:۔ اگر مالک یا زانیہ کہہ کر پکارے یا اے زانی کہہ کر پکارے تو اسے بھی قیامت میں کوڑے لگیں گے۔ اس حدیث شریف سے وہ لوگ درس عبرت ونصیحت لیں جن کا تکیہ کلام ہی بن گیا ہے حرامی۔ اولاد کو خدام کو شاگردوں کو حرامی کہہ دیتے ہیں انہیں اپنے اس طرز گفتگو سے باز آنا چاہیے ورنہ قیامت میں کوڑے کھانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

(۳۲۵۷) اپنے غلام کو بے قصور سخت مارے پیٹے یا شرعی سزا دے یا ظلم وستم کے طور پر طمانچہ مارے ان سب صورتوں میں ایک ہی کفارہ ہے کہ مظلوم غلام کو آزاد کرے۔ ادب سکھانے یا تعلیم دینے میں طمانچہ مارنا درست ہے یہی حکم مرید وشاگرد ورعایا اور بچوں کا ہے۔ بلاقصور سخت مارنے اور سزا دینے پر پکڑ ہے۔ غلام کے علاوہ اگر مذکورہ افراد میں ظلم و زیادتی کی تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ اس مظلوم کو کچھ دے دلا کر خوش کر دیا جائے یا اگر یہ مظلوم معاف کر دینے کے لائق ہے تو اس سے معافی مانگ لے۔ مسلمانوں کو ظلم وزیادتی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(۳۲۵۸) اے ابومسعود! تم نے بے قصور یا قصور سے زیادہ وہ سزا دی ہے اور اس غلام سے معافی تم نے مانگی نہیں لہٰذا یہ مارنا بھی ظلم و جرم ہے اور حق العبد ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی نظر کیمیا اثر نے حضرت ابومسعود کے غیظ وغضب کو رحم وکرم میں بدل دیا اور فوراً اس غلام کو آزاد فرما دیا تا کہ غلام کو آزاد کرنا میرے قصور کا کفارہ ہو جائے۔ اگر کبھی کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو کوئی نیکی بھی کرے کہ یہ نیکی اس گناہ کا کفارہ بن جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۷۶)

(۳۲۵۹) اولاد بھی ماں باپ کی ہے اور اولاد کا مال بھی ماں باپ کا ہے۔ ماں باپ کا یہ حق ہے کہ وہ اولاد سے جانی خدمت بھی لیں اور مالی خدمت بھی لیں۔ اولاد پر لازم ہے کہ وہ اپنے والدین کی ضرورت کو رفع کریں اور ان کی خدمات کر کے خود کو مستحق جنت بنائیں۔ مالدار اولاد پر ماں باپ کا خرچہ واجب ہے۔ اور اگر ماں باپ مالدار ہوں تو انہیں ہدیہ تحفہ کچھ دیتے رہنا مستحب ہے اگرچہ انہیں اولاد کے مال کی ضرورت نہ ہو۔ اگر باپ اولاد کے مال کی چوری کرے تو باپ کا ہاتھ بھی نہ کٹے گا اگر باپ اپنے بیٹے کی باندی سے زنا کرے تو اسے حد بھی نہ لگے گی۔ اگر باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو باپ پر قصاص بھی نہیں ہے۔ ماں اپنی اولاد کو خون جگر (دودھ) پلا کر پالتی ہے اور باپ اپنا مال کھلا کر اپنی اولاد کو پالتا ہے۔ گویا کہ جانی خدمت ماں کرتی ہے اور مالی خدمت باپ کرتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ حاجت وضرورت کے وقت ہر ذی رحم قرابت دار کا نفقہ وخرچہ مالدار عزیز پر واجب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور دیدو رشتہ داروں کو حق ان کا اور محتاج کو اور مسافر کو اور نہ کرو فضول خرچی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۶۶) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچے کا نسب باپ سے ہے نہ کہ ماں سے۔

(۳۲۶۰) فقیر وہ ہے جس کے پاس مال تو ہو مگر صاحب نصاب نہ ہو یعنی نصاب سے کم ہو کہ نہ تو اس پر زکوٰۃ فرض اور نہ فطرہ وقربانی واجب۔ مسکین وہ ہے جسکے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ اس حدیث شریف میں فقیر، مسکین کے معنی میں ہے اسی لئے اسکا ترجمہ محتاج کیا ہے۔

مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ

اپنے پیچھے سے ایک آواز کہ جان لو اے ابو مسعود اللہ تعالیٰ زیادہ قدرت والا ہے تجھ پر جتنا کہ تو اس پر قدرت رکھتا ہے تو میں نے دیکھا مڑ کر

فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ

تو وہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آزاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تب فرمایا پیارے رسول نے

اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔ (رواہ مسلم)

کہ اگر تم یہ نہ کرتے تو ضرور جلاتی تم کو آگ یا پہونچتی تم کو آگ۔

(۳۲۵۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنَّ لِيْ مَالًا وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ

ترجمہ: بیشک ایک شخص حاضر ہوئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک میرے پاس مال ہے اور میرے والد محتاج ہیں

اِلٰى مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اَنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

میرے مال کے، فرمایا پیارے نبی نے کہ تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے بیشک تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی سے ہے کھاؤ تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے۔

(۳۲۶۰) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ

ترجمہ: بیشک ایک شخص حاضر ہوئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا کہ میں محتاج ہوں کہ نہیں ہے میرے پاس کچھ بھی

وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ)

اور میرے پاس ایک یتیم ہے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کھاؤ تم اپنے یتیم کے مال میں سے نہ تو فضول خرچی کر کے اور نہ جلدی جلدی اور نہ مال جمع کرتے ہوئے۔

(۳۲۶۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی بیشک پیارے نبی فرماتے تھے اپنے مرض شریف میں کہ نگرانی کرو نماز کی اور انکی جنکے مالک ہیں تمہارے ہاتھ۔

(۳۲۶۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں اپنے مملوک سے بدخلقی سے۔

कुदरत वाला है तुझ पर जितना कि तू इस पर कुदरत रखता है तो मैंने देखा मुड़कर तो वो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हैं तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह यह आजाद है अल्लाह तआला की राह में, तब फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अगर तुम यह न करते तो ज़रुर जलाती तुमको आग या पहुंचती तुमको आग।

3259 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स हाजिर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज़ किया कि बेशक मेरे पास माल है और मेरे वालिद मोहताज हैं मेरे माल के, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तू और तेरा माल तेरे वालिद का है बेशक तुम्हारी औलाद तुम्हारी पाकीज़ा कमाई से है, खाओ तुम अपनी औलाद की कमाई में से।

3260 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स हाजिर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज़ किया कि मैं मोहताज हूँ कि नहीं है मेरे पास कुछ भी और मेरे पास एक यतीम है तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खाओ तुम अपने यतीम के माल में से न तो फ़ुज़ूल खर्ची करके और न जल्दी जल्दी और न माल जमा करते हुये।

3261 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक प्यारे नबी फ़रमाते थे अपने

وہ محتاج جس کے پاس کوئی یتیم ہو اور وہ اسکی زیر پرورش ہو کہ یہ محتاج اسکا نگراں اور منتظم ہو اور اس یتیم کے پاس وراثت میں ملا ہوا مال ہو تو یہ محتاج مربی اس یتیم کے مال سے اپنا حق خدمت لے سکتا ہے مگر تین پابندیوں کیساتھ۔ (۱) ضرورت سے زیادہ مال نہ لیا جائے (۲) ضرورت سے پہلے مال نہ لیا جائے بلکہ ضرورت کے وقت لیا جائے اور یتیم کے بالغ ہونے سے پہلے اسکا مال ختم کرنے کی کوشش و سازش نہ ہو (۳) وقتی طور پر یتیم کا مال استعمال کیا جائے آئندہ کیلئے جمع کر کے نہ رکھا جائے۔ یتیم کا محتاج ولی بقدر ضرورت اسکا مال استعمال کر سکتا ہے بنا ضرورت یتیم کے مال کو ہاتھ نہ لگائے۔

(۳۲۶۱) نماز اہم فریضہ ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خصوصیت کیساتھ تاکید و وصیت فرمائی ہے۔ سعادت مند امتی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر سختی سے پابندی کرتا ہے۔ مومن کی تو یہ شان ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی اپنی قبر میں نماز پڑھتا ہے۔ "جنکے مالک ہیں تمہارے ہاتھ" اسکے بہت سے مطالب ہیں۔ (۱) اپنے غلاموں اور باندیوں کیساتھ اچھا برتاؤ کرو (۲) اپنے مملوکہ مالوں کا حساب کتاب رکھو ان کی زکوٰۃ اور ان سے فطرہ و قربانی ادا کرتے رہو (۳) تمام مملوکہ جاندار باندی و غلام ہوں یا جانور (۴) صلوۃ سے تمام حقوق الٰہیہ مراد ہوں اور "جنکے مالک ہیں تمہارے ہاتھ" سے مراد تمام حقوق مخلوق ہوں۔ اسمیں مرید، شاگرد، نوکر چاکر، ملازمین لونڈی، غلام اور رعایا سبھی داخل ہیں۔ حتیٰ کہ جانور بھی۔ گویا کہ انسان کو سب ہی کے حقوق ادا کرنا چاہئیں اور سب پر مہربانی کرنا چاہئیں۔ انسانوں اور جانوروں کی خصومت سب سے زیادہ سخت ہوگی خصوصاً صاحب ایمان کی خصومت کہ کریلا اور نیب چڑھا ثابت ہوگی۔

(۳۲۶۲) اپنے ماتحتوں سے بدخلقی بدخوئی سے پیش آنے والا ابتداءً جنت میں نہ جاسکے گا بلکہ پہلے بدخلقی کی سزا پائے گا پھر جنت میں جائیگا۔ جنت کے اعلیٰ مقام میں نہ جائیگا۔ خوش اخلاق حضرات کے ساتھ جنت میں نہ جائیگا۔ اور اگر بداخلاقی بڑھ کر دربار الٰہی اور دربار محبوب الٰہی تک پہونچ جائے تو ظاہر ہے کہ ایسا شخص کافر ہے اور کافر کبھی جنت میں نہ جائیگا جیسے اسماعیل دہلوی کہ وہ دربار الٰہی کا بھی بداخلاق ہے اور دربار نبوی کا بھی بداخلاق ہے۔ اسی نے لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کر سکتا ہے زنا کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ (یکروزی) نماز میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے اور زنا کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (صراط مستقیم)

(۳۲۶۳) خوش اخلاق شخص کی دنیا درست ہوتی ہے اور بداخلاق کے اپنے پرائے، گھر والے، باہر والے سب دشمن ہو جاتے ہیں۔ خوش اخلاق شخص کی سماج میں عزت ہوتی ہے سب اسکی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اور اسکی خدمت کرتے ہیں اور اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور بداخلاق سے پورا سماج گھن اور نفرت کرتا ہے اور بداخلاقی عداوت کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس حدیث شریف میں برکت و نحوست سے یہی مراد ہے۔ سخی انسان اچانک موت اور غفلت کی موت سے بے صبری فسق و فجور اور ظلم کی موت سے محفوظ رہتا ہے اسکی موت ذکر و فکر اعمال صالحہ کی حالت میں ہوتی ہے۔ بعد موت لوگ اسے اچھائی سے یاد کرتے ہیں۔ عمر میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ اگر فلاں بندہ گناہ و بدکاری کریگا تو اسکی عمر پچاس سال ہے اور نیکیاں کریگا تو اسکی عمر سو سال ہے کہ اسی طرح حکم الٰہی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی عمر پچاس لکھی ہے نیکی کریگا تو سو سال ہو جائیگی۔ نہ تو خدا کا حکم ٹل سکتا ہے اور نہ موت آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔

(۳۲۶۴) اگر کوئی شخص برائے تعلیم و تربیت، یا نافرمانی کے باعث اپنے غلام، نوکر، ملازم، شاگرد، اولاد، بیوی کو مارے اور وہ اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے اور کہے کہ میں آئندہ نہ کروں گا تو چاہئے کہ وہ مارنے سے ہاتھ کو روک لے۔ شرعی حدود اس حکم سے خارج ہیں وہ تو مجرم پر پوری جاری کی جائیں گی ایک حدیث شریف میں ہے کہ چہرے پر نہ مارو۔ اسکی وجہ ظاہر ہے کہ چہرہ تمام اعضاء میں اشرف ہے اسے بگاڑا نہ جائے۔

(۳۲۶۵) اس جدا کرنے کی بہت سی صورتیں ہیں اور سب ممنوع ہیں۔ (۱) باندی کو اپنے پاس رکھنا اور اس کا چھوٹا بچہ دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دینا (۲) دوسرے کو ہبہ کر دینا (۳) ماں کو اور جگہ رکھنا اور بچہ کو اور جگہ رکھنا یہ حکم ماں بیٹے، باپ بیٹے اور دادا پوتے سب کیلئے ہے مگر یہ حکم چھوٹے بچے کیلئے ہے جو بغیر ماں کے نہ رہ سکے اور اس بچے کے بغیر ماں بے چین رہے۔ بڑے بچے کو جدا کرنا

(۳۲۶۳) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُوْمٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ماتحتوں کے ساتھ حسن اخلاق میں برکت ہے اور بداخلاقی میں نحوست ہے

وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ۔ (رواه احمد والطبرانی)

اور صدقہ روکتا ہے بری موت کو اور نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

(۳۲۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب مارے کوئی تم میں کا اپنے خادم کو کہ ذکر کردے وہ اللہ تعالیٰ کا

فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ۔ (رواه الترمذی)

تو اٹھالو تم اپنے ہاتھوں کو۔

(۳۲۶۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ

ترجمہ: حضرت ابوایوب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ جو جدا کرے

بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه الترمذی والدارمی)

ماں کو اسکے بچے سے تو جدائی فرمادے گا اللہ تعالیٰ اسکے درمیان اور اسکے پیاروں کے درمیان قیامت کے دن۔

(۳۲۶۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم غُلَامَيْنِ

ترجمہ: امیرالمومنین حضرت مولاعلی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عطا فرمائے مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو غلام

اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ

جو بھائی بھائی تھے تو بیچ دیا میں نے ایک کو ان دو میں سے تو فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی! کیا ہوا تمہارا غلام؟

فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ رُدَّهٗ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة)

تو خبر دی میں نے پیارے رسول کو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ لوٹالو اسکو، لوٹالو اسکو۔

मर्ज़ शरीफ में कि निगरानी करो नमाज़ की और उनकी जिनके मालिक हैं तुम्हारे हाथ।

3262 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं दाख़िल होगा जन्नत में अपनी मम्लूक से बदखुल्क़ी से।

3263 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मातहतों के साथ हुस्ने अख़लाक़ में बरकत है, बद अख़्लाक़ी में नहूसत है और सदक़ा रोकता है बुरी मौत को और नेकी उम्र में इज़ाफ़ा करती है।

3264 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब मारे तुममें का कोई अपने ख़ादिम को कि ज़िक्र कर दे वो अल्लाह तआला का तो उठा लो तुम अपने हाथों को।

3265 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू अय्यूब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो जुदा करे माँ को उसके बच्चे से तो जुदाई फ़रमा देगा अल्लाह तआला उसके दरमियान और उसके प्यारों के दरमियान क़यामत के दिन।

3266 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हजरते मौला अली से मरवी उन्होंने फरमाया कि अता फ़रमाये मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो गुलाम जो भाई–भाई थे तो बेच दिया मैंने एक को उन दोनों में से तो फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अली! क्या हुआ तुम्हारा गुलाम? तो

جائز ہے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بڑے ہونے کا معیار سن بلوغ کو پہونچ جانا ہے۔ جانوروں کیساتھ بھی یہ بدسلوکی نہ کی جائے کہ انکے چھوٹے بچوں کو ان سے جدا کیا جائے۔ قیامت میں تمام اگلے پچھلے اولین وآخرین جمع ہونگے۔ خویش واقارب کی شفاعت کام آئے گی مگر ایسا ظالم شخص جو چھوٹے بچوں کو انکی ماؤں سے جدا کریگا وہ قیامت میں اپنے عزیزوں کی ملاقات وشفاعت کو ترسے گا۔ قیامت کے اول دن میں تو کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا کہ بھائی بھائی سے بھاگے گا اور قیامت کے آخر دن میں حالات برعکس ہونگے وہاں ہر دوست اپنے دوست کو یاد کرکے امداد کریگا۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔ جو شخص ماں اور اسکے بچے میں جدائی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی شریف)

(۳۲۶۶) یہ دونوں غلام یا تو چھوٹے تھے یا پھر ایک سمجھدار وہشیار تھا دوسرا چھوٹا پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! اس بیع کو فسخ کرکے بھائی کو بھائی سے ملادو کہ ایسی بیع مکروہ ہے کہ بیع منعقد ہونے کے بعد بھی اس بیع کا توڑ دینا بہتر ہے۔ صرف ماں اور بچے میں جدائی کرنا ہی ممنوع نہیں بلکہ ہر دو ذی رحم قرابت داروں میں جدائی نہ کرے یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔ (مرقاۃ شریف)

(۳۲۶۷) اگر ایک کو آزاد کردیا جائے تو یہ جدائی ممنوع نہیں ہے کہ ایک عزیز غلام کو آزاد کرسکتے ہیں۔ اگر ان دونوں قریبی غلام بچوں میں سے ایک اس مالک کا ذی رحم ہو دوسرا نہ ہو تو یہ ذی رحم تو اسکی ملک میں آتے ہی آزاد ہوجائے گا دوسرا آزاد نہ ہوگا۔

(۳۲۶۸) جس شخص میں مذکورہ تین صفات عالیہ ہوں گی اللہ تعالیٰ اسکی جان کنی کو آسان فرمادیگا۔ اور بنا سزا دیئے اسے جنت میں داخل فرمادیگا ورنہ مومن کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو آخرکار جنت کا حقدار ہے۔ اور اسے دخول جنت نصیب ہوگا۔ کمزور، جسمانی ہو یا مالی طور پر یا عقل سے کمزور ہو جیسے بچے، بے وقوف، دیوانے ان پر نرمی کی جائے۔ یوں ہی والدین پر مہربانی کی جائے انکی اطاعت وخدمت کرکے۔ مملوک میں غلام، باندی، نوکر، ملازم، جانور سبھی داخل ہیں۔ احسان کا مطلب ہے کہ انکے حقوق سے زیادہ ان پر مہربانی کی جائے۔

(۳۲۶۹) اگر کوئی تمہارا ذاتی قصور کرے تو اسے معاف کردینا چاہیے یا پھر جھڑک دینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ذاتی معاملات میں نمازی بندے کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ اس مار سے مراد شرعی حدود وتعزیرات کے علاوہ مار ہے کیونکہ نمازی سے شرعی سزائیں معاف نہ ہوں گی۔ اگر تہمت کا ملزم ہے تو اسی کوڑے مارے ہی جائیں گے۔ نمازی مومن ہی ہوتا ہے بے ایمان بدعقیدہ نمازی نہیں ہوتا بلکہ ٹکر مار ہوتا ہے نمازی ہونا مومن کی شان ہے۔

(۳۲۷۰) انشاء المولیٰ القدیر مومن نمازی کو نماز ہی درست کردیتی ہے اسے مار پیٹ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بے شک نماز روکتی ہے ہر بے حیائی سے اور ہر برائی سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۶۶) اور اگر نمازی سے کوئی قصور ہوجائے تو اسے نہ مارا جائے انشاء المولیٰ القدیر نماز کی برکت وفیضان سے وہ خود راہ راست پر آجائیگا۔ ایمان والے خود کو نماز کا پابند رکھیں تو دنیا میں بھی مار کھانے سے بچیں گے اور قیامت میں بھی سزا سے بچیں گے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ جب جنگ خیبر سے تشریف لائے تو پیارے نبی ﷺ کے پاس دو غلام تھے۔ ایک غلام سیدنا امیرالمومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ اس غلام کو مارنا مت کیونکہ یہ نمازی ہے ہم نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (مسند امام احمد شریف) نمازی مومن کو یہ بزرگی وشرافت حاصل ہے کہ وہ نمازی ہیں۔ نمازیوں کو دربار خداوندی اور دربار نبوی میں ایک خاص شرف وکرامت نصیب ہے ان کی تعظیم وتکریم کی جائے انہیں زدوکوب نہ کیا جائے اگر ان سے کوئی قصور سرزد بھی ہو تو چشم پوشی کی جائے اور نرم رویہ اختیار کیا جائے۔ نمازیوں کی مار پیٹ سے احتراز کیا جائے۔

(۳۲۷۱) ایک ہی محفل پاک میں وقفے وقفے سے ایک ہی سوال کیا جاتا رہا۔ پیارے نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ میں جواب مرحمت فرمایا اور دو مرتبہ خاموشی اختیار فرمائی۔ اس خاموشی میں خاص راز تھا اور وہ یہ کہ جو چیز انتظار بسیار کے بعد حاصل ہوتی ہے اسکی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا پیارے نبی ﷺ نے جواب میں تاخیر فرمائی تاکہ پوری

(۳۲۶۷) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی بیشک انہوں نے جدائی فرمادی ایک باندی اور اسکے بچے کے درمیان تو منع فرمایا حضرت علی کو

النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ۔ (رواہ ابوداؤد)

پیارے نبی ﷺ نے اس سے تو لوٹا لیا بیع کو۔

(۳۲۶۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تین باتیں جس میں ہوں گی تو آسان فرمادے گا اللہ تعالیٰ اسکی موت کو

وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ۔ (رواہ الترمذی)

اور داخل فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں، کمزوروں کیساتھ نرمی کرنا اور ماں باپ پر مہربانی کرنا اور اچھا سلوک کرنا غلام سے۔

(۳۲۶۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا حضرت علی کو ایک غلام تو فرمایا کہ مت مارنا اس غلام کو

فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ۔ (رواہ فی المصابیح)

اسلئے کہ مجھے منع فرمایا گیا ہے مارنے سے نمازیوں کو اور میں نے دیکھا ہے اس غلام کو کہ نماز پڑھتا ہے۔

(۳۲۷۰) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے فرمایا کہ منع فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ۔ (رواہ الدارقطنی فی المجتبیٰ)

نمازیوں کو مارنے سے۔

(۳۲۷۱) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کے دربار میں تو عرض کیا یارسول اللہ ہم کتنی بار معاف کریں خادم کو؟

ख़बर दी मैंने प्यारे रसूल को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि लौटा लो उसको लौटा लो उसको।
3267 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी बेशक उन्होंने जुदाई फ़रमा दी एक बांदी और उसके बच्चे के दरमियान तो मना फ़रमाया हज़रते अली को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इससे तो लौटा लिया बए को।
3268 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तीन बातें जिसमें होंगी तो आसान फ़रमा देगा अल्लाह तआला उसकी मौत को और दाख़िल फरमायेगा अल्लाह तआला उसको जन्नत में कमजोरों के साथ नरमी करना और माँ बाप पर मेहरबानी करना और अच्छा सुलूक करना गुलाम से।
3269 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अता फ़रमाया हज़रते अली को एक गुलाम तो फ़रमाया कि मत मारना इस गुलाम को इसलिये कि मुझे मना फ़रमाया गया है मारने से नमाज़ियों को और मैंने देखा है इस गुलाम को कि नमाज़ पढ़ता है।
3270 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब ने फ़रमाया कि मना फ़रमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ियों को मारने से।
3271 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुये एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो अर्ज

لگن اور کامل تڑپ کیساتھ جواب سنیں اور پھر اس پر عمل پیرا ہوں۔ ستر بار معافی دینے سے مراد معافی کی زیادتی بیان کرنا ہے۔ کہ خادم کتنی ہی بار قصور کرے تو اسے معاف ہی کرتے رہو اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ خادم سے خطاء غلطی ہو جائے اور وہ غلطی خباثت نفس کی وجہ سے نہ ہو اور وہ قصور بھی مالک کا ذاتی ہو شریعت مطہرہ کا نہ ہو کہ یہ قصور معاف نہیں کئے جاتے۔

(۳۲۷۲) ایسے غلام کی قدر کرنی چاہیے جو خدمت واطاعت میں کوتاہی نہ کرتا ہو۔ ایسے خدام کم ہی ملتے ہیں جو مزاج شناس ہوں۔ مردم شناسی یہ بڑا جوہر ہے۔ غلام کو اپنے کھانے میں سے کھلانا اور اپنے لباس میں سے پہنانا یہ حکم استحبابی ہے کہ اس سے غلام خوش رہے گا اور خدمت وطاعت میں اچھا کردار ادا کریگا۔ اس میں بڑا پن بھی ہے کہ ماتحتوں سے اچھا سلوک کیا جائے اپنے ماتحتوں کو مارنا پیٹنا انکی تکلیف کا تو باعث ہے ہی خود مالک کی تکلیف کا باعث بھی بن سکتا ہے کہ بھاگ جائیگا یا پھر ضد وہٹ دھرمی پر اتر آئیگا۔ اگر ماتحت نافرمانی حکم عدولی پر آجائے تو پھر بجائے مارنے پیٹنے کے اسے فروخت ہی کر دیا جائے۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ یہی حکم جانوروں کا بھی ہے اگر کوئی جانور ناموافق مل جائے پسند نہ آئے تو اسے زیادہ مارا نہ جائے بلکہ بیچ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر مہربانی کرنا چاہیے۔

(۳۲۷۳) جانوروں پر ظلم وزیادتی انسانوں پر ظلم وزیادتی کرنے سے زیادہ قبیح وبرا ہے کیونکہ انسان تو اپنا دکھ درد دوسروں کے سامنے رکھ سکتا ہے مگر بے زبان جانور کسی سے فریاد وگلہ بھی نہیں کر سکتے۔ جانوروں کا چارہ پانی مالک پر واجب ہے۔ اگر مالک ظالم ہو اور جانور پر ظلم کرے تو حاکم وقت ظالم کو جانور فروخت کرنے پر مجبور بھی کر سکتا ہے۔ تندرست وتوانا شکم سیر جانور پر سواری کرنا چاہیے۔ بیمار، کمزور ولاغر اور چھوٹے بچے پر سواری نہ کرنا چاہیے اور نہ اس پر بوجھ لادا جائے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی شان رحمۃ للعالمینی کہ انسانوں کیساتھ ساتھ جانوروں کیلئے بھی قانون رحمت عنایت فرما رہے ہیں۔ آج حکومتیں جانوروں سے متعلق خواتین بناتی ہیں اور ظلم ڈھانے والے مالکوں کا چالان کرتی ہیں تو یہ بھی پیارے نبی ﷺ کی رحمت بھری سیرت طیبہ کا صدقہ ہے۔ جانوروں سے محبت یہ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی دین ہے۔ اسی طرح جانوروں سے اتنا کام نہ لیا جائے اور نہ انہیں سواری میں اتنا استعمال کیا جائے کہ وہ بے دم ہو جائیں ضرورت سے زیادہ تھک جائیں بلکہ انہیں اس حالت میں چھوڑنا چاہیے کہ ان میں سکت وطاقت باقی رہے۔ اور انہیں کھول دیا جائے اور انہیں چارہ پانی دیا جائے انہیں آرام کرنے ستانے کا موقع دیا جائے تاکہ انکی صحت وتندرستی متاثر نہ ہو۔ آج بھی کاروں، بسوں، کو سو (۱۰۰) کلومیٹر چلانے کے بعد روک دیا جاتا ہے کہ گاڑی ٹھنڈی ہو جائے۔ ورنہ انجن گرم ہو کر پھک سکتا ہے اور جانور کو ایسی حالت میں استعمال کرنا چاہیے کہ جب وہ دم دار ہو مضبوط ہو۔ بوڑھا ہو جائے بیمار ہو جائے تو اسے آزاد کر دیا جائے بلکہ ابھی کچھ طاقت وتوانائی باقی ہو تب ہی اس سے کام لینا موقوف کر دیا جائے۔ گائے، بھینس، بیل وغیرہ ہو تو اسے ذبح کر دیا جائے اور اسے خورد ونوش کا ذریعہ بنا لیا جائے اور گھوڑا وغیرہ ہو تو اسے کام سے آزاد کر دیا جائے اور اسے کھانے کو دیا جائے اور مہربانی وکرم گستری کا مظاہرہ کیا جائے اس سے اللہ تعالیٰ تم پر رحم وکرم فرمائے گا۔ اور تمہارے گھروں میں برکتیں نازل فرمائے گا۔ ایسے ہی بوڑھے، بیمار، کمزور، غلاموں، خادموں، باندیوں کیساتھ بھی برتاؤ کرنا چاہیے کہ انہیں بھی کام سے آزاد کر دیا جائے اور انکے خورد ونوش کا خیال رکھا جائے۔ آجکل سرکاری محکموں میں سرکاری ملازمین کو ریٹائرڈ ہونے پر پنشن دی جاتی ہے یہ بھی فیضان سیرت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

(۳۲۷۴) پہلے آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے:۔
یتیم کے مال کو بڑھانا اسکی حفاظت کرنا۔ یتیم کے مال سے یتیم کا ولی ووارث تجارت کر سکتا ہے جس سے اسکا مال بڑھے۔ یتیم کا روپیہ بینک میں رکھا جائے کہ یہ حفاظت کا آج کے دور میں بہترین طریقہ ہے۔ بارہ برس سے پندرہ برس تک کی عمر جوانی کی ہے۔ بالغ کو یتیم نہیں کہا جاتا۔ یتیم جب بالغ ہو جائے۔ اور نفع ونقصان کو خوب اچھی طرح سمجھنے لگے تو اسکے مال کو اسکے حوالے کر دو اور اسے مالک بنا دو۔ عہد پورا کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ سے ہو یا حضور انور ﷺ سے یا مرشد واستاذ سے، عزیز سے یا اجنبی سے اس میں ہر جائز عہد داخل ہے۔ بدعہدی کرنے پر بدعہدی کرنے والے پر اسکا وبال ضرور

فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ

تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی نے پھر بات دوہرائی پیارے نبی سے تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی نے پھر جب ہوئی بات تیسری بار

قَالَ اُعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

تو فرمایا پیارے نبی نے معافی دو تم اسکو ہر دن ستر مرتبہ۔

(۳۲۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو موافقت کرے تم سے تمہارے غلاموں میں سے تو کھلاؤ تم اسکو اس میں سے جو خود کھاتے ہو

وَاَلْبِسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ۔ (رواہ احمد)

اور پہناؤ تم اسکو اس میں سے جو تم خود پہنتے ہو اور جو نہ موافقت کرے ان میں سے تم سے تو بیچ دو تم اس غلام کو اور نہ عذاب دو تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو۔

(۳۲۷۳) حدیث شریف: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اِتَّقُوا اللّٰهَ

ترجمہ: گزر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ پر کہ مل گئی ہے اسکی پیٹھ اسکے پیٹ سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ڈرو تم اللہ سے

فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً۔ (رواہ ابوداؤد)

ان بے زبان جانوروں کے بارے میں سوار ہو ان پر جب سواری کے لائق ہوں اور چھوڑ دو انکو اس حالت میں کہ جب سواری کے لائق نہ ہوں۔

(۳۲۷۴) حدیث شریف: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

ترجمہ: جب نازل ہوا اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان "اور نہ قریب جاؤ تم مالِ یتیم کے مگر اس طریقے سے جو بہت اچھا ہے"

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک "بیشک جو کھاتے ہیں یتیموں کے مالوں کو مجرمانہ طور پر بس بھرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ اور عنقریب ڈالے جائیں گے

سَعِيْرًا اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ

بھڑکنے والے شعلوں میں" تو چلے وہ لوگ کہ تھے جنکے پاس یتیم تو الگ کر دیا انکا کھانا اپنے کھانے میں سے اور انکا پانی اپنے پانی میں سے

किया या रसूलल्लाह हम कितनी वार मुआफ करें खादिम को? तो ख़ामोशी इख़्तेयार फ़रमाई प्यारे नवी ने फिर वात दोहराई प्यारे नवी से तो ख़ामोशी इख़्तेयार फ़रमाई प्यारे नवी ने फिर जव हुई वात तीसरी वार तो फ़रमाया प्यारे नवी ने मुआफ़ी दो तुम उसको हर दिन सत्तर मर्तवा।

3272 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मुवाफ़ेक़त करे तुममें से तुम्हारे गुलामों में से तो खिलाओ तुम उसको उसमें से जो खुद खाते हो और पहनाओ तुम उसको उसमे से जो तुम खुद पहनते हो और जो न मुवाफ़ेक़त करे उनमें से तुमसे तो वेच दो तुम उस गुलाम को और न अजाव दो तुम अल्लाह तआला की मख़्लूक़ को।

3273 हदीस शरीफ़:– गुज़र फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक ऊँट पर कि मिल गई है उसकी पीठ उसके पेट से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि डरो तुम अल्लाह से इन बेज़ुवान जानवरों के वारे में सवार हो इन पर जव सवारी के लायक हों और छोड़ दो इनको इस हालत में कि जव सवारी के लायक न हों।

3274 हदीस शरीफ़:– जव नाज़िल हुआ अल्लाह तआला का फ़रमाने आलीशान "और न क़रीव जाओ तुम माले यतीम के मगर उस तरीक़े से जो वहुत अच्छा है" और अल्लाह तआला का फ़रमाने पाक "वेशक जो खाते हैं यतीमों के मालों को मुजरेमाना तौर पर वस भरते हैं वो अपने पेटों में आग और अन्क़रीव डाले

پڑتا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۷۴)

دوسری آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۰ یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا کہ آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف قیامت کے دن یتیموں کا مال کھانے والے اسطرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے اور ان کے منہ سے اور ان کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا ناحق مال کھانے والے ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۹۲)

تیسری آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے:۔

شانِ نزول: جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ (ترجمہ) جو کھاتے ہیں مالوں کو یتیموں کے مجرمانہ طور پر بس بھرتے ہیں وہ پیٹوں میں اپنے آگ اور عنقریب ڈالے جائیں گے بھڑکتے شعلوں میں۔ (بصیرۃ الایمان پارہ نمبر ۴) تو نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کر دیا اس میں یہ صورتیں پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کیلئے پکایا اس میں سے کچھ بچ رہا تو وہ خراب ہو گیا وہ کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا یہ صورتِ حال دیکھ کر سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور انور سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اولیاء اپنے کھانے کیساتھ ملا لیں تو اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کیلئے ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملانے کی اجازت دی گئی یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کا باپ فوت ہو گیا ہو اگر اس کے پاس مال ہو اور وہ اپنے ولی کی پرورش میں ہو اس کے احکام اس آیتِ کریمہ میں مذکور ہیں کہ ولی خواہ اس یتیم کا مال اپنے مال میں ملا کر اس پر خرچ کرے یا علیحدہ رکھ کر جس میں یتیم کی بہتری ہو لیکن یہ مال ملانا خراب نیت سے نہ ہو۔ اس آیتِ کریمہ میں جو لفظ اصلاح آیا ہے اگرچہ یتیموں کی مالی اصلاح کے بارے میں ہے مگر لفظ اصلاح میں ساری مصلحتیں داخل ہیں یتیموں کے اخلاق، اعمال، تعلیم و تربیت سب کی اصلاح کرنی چاہئے بلکہ یوں سمجھیں کہ یتیم سارے اولیاء بلکہ ساری مسلم قوم کی اولاد ہیں اور وہ مسلمان ہیں اور مسلمان مسلمان کا بھائی بھی ہے اور بھائی کا مال بھائی کو جائز طریقے سے کھانا جائز ہے لہٰذا اگر انکے آٹے نمک وغیرہ کا کچھ حصہ ملانے سے تمہارے شکم میں پہونچ گیا تو تم پر کوئی پکڑ نہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۹۱)

اس آیت کریمہ کی بنا پر حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر سفر میں کوئی ساتھی بیمار ہو جائے یا فوت ہو جائے تو دوسرے ساتھی اسکا مال اسکے علاج یا کفن دفن پر خرچ کر سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ حج مبارک کو جا رہے تھے کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اسکا مال فروخت کر دیا اسکے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے تو حضرت امام محمد نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو فقیہ نہ ہوتے اس وقت مصلحت اسی میں تھی ورنہ اسکا وزنی مال و اسباب برباد ہو جاتا۔ خود سیدنا حضرت امام محمد نے اپنے ایک شاگرد کی کتابیں فروخت کر کے اسکے کفن دفن پر خرچ فرمائیں لوگوں نے حضرت امام محمد سے سوال کیا کہ کیا اس مرنے والے نے مرتے وقت وصیت کی تھی تو آپ نے یہی مذکور آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ (مرقاۃ شریف)

(۳۲۷۵) ہر دو ذی رحم عزیز و قرابت داروں کو جدا کرنا ممنوع ہے۔ یہ حکم چھوٹے بچے سے متعلق ہے جو دوسرے عزیز کے بغیر گزارہ نہ کر سکے۔ ماں بیٹے یا بھائی بھائی ایک شخص کی ملکیت میں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کو ہبہ کر دے یا فروخت کر دے۔ یہ حرام ہے۔ یا تو دونوں کو اپنے پاس رکھے یا دونوں کو کسی ایک کو دے تا کہ وہ ساتھ رہیں۔ ایسے ہی جانور کے چھوٹے بچے کو اسکی ماں سے جدا کرنا حرام ہے۔ وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو جانوروں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو فروخت کر دیتے ہیں کہ وہ لعنت نبوی کی زد پر ہیں۔

(۳۲۷۶) اس میں پیارے نبی ﷺ کی شانِ رحمت کے جلوے بہت ہی واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں اور یہ تمام دنیا کے لئے قانون رحمت بھی ہے کہ کبھی بھی چھوٹے بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا نہ کیا جائے۔ ایک طرف تو بچوں کی پرورش میں تکلیف ہوگی تو دوسری طرف ماں کی ممتا تڑپے گی۔ البتہ جوان باندیوں اور جوان غلاموں میں علیحدگی و جدائی کرنا جائز ہے۔

(۳۲۷۷) یہ وعید اس بخیل کنجوس مکھی چوس کے بارے میں ہے کہ خود کھائے اور بچے اور گھر والے اسکا منہ تکیں۔ اور یا خود تو اچھی عمدہ

فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حَبَسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْ يَفْسُدَ
پھر جب کچھ بچ رہتا یتیموں کے کھانے میں سے اور انکے مشروبات میں سے تو روک رکھتے یتیم کیلئے یہاں تک کہ کھالیتا یتیم اسکو یا پھر بگڑ جاتا بچا ہوا کھانا
فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰه تعالىٰ وَيَسْئَلُوْنَكَ
تو گراں گزرا یہ ان لوگوں پر تو ذکر کیا انہوں نے اس کا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تب نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ "اور پوچھتے ہیں وہ آپ سے
عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا اَطْعَامَهُمْ
یتیموں کے بارےمیں آپ فرمایئے حالت سدھارنا انکی بہتر ہے اور اگر ملا لو تم اپنے ساتھ انکو تو تمہارے بھائی ہیں" تب ملالیا انہوں نے انکے کھانے کو
بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ۔ (رواه ابوداؤد والنسائي)
اپنے کھانے کیساتھ اور انکے مشروبات کو اپنے مشروبات کیساتھ۔

(۳۲۷۵) حدیث شریف: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ
ترجمہ: لعنت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس پر جو جدائی کرے باپ اور اسکے بچے کے درمیان
وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ۔ (رواه ابن ماجة والدارقطنى)
اور بھائی بھائی کے درمیان۔

(۳۲۷۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِالسَّبْيِ اَعْطٰى اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا
ترجمہ: پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں جب لائے جاتے قیدی تو عطا فرماتے تمام گھر والے ایک ہی کو
كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ۔ (رواه ابن ماجة)
ناپسند فرماتے ہوئے اس بات کو کہ جدائی ڈالی جائے انکے درمیان۔

(۳۲۷۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الَّذِيْ يَاْكُلُ
ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا نہ بتادوں میں تم کو تمہارے بدترین لوگ جو کھاتا ہے

जायेंगे भड़कने वाले शोलों में" तो चले वो लोग थे जिनके पास यतीम तो अलग कर दिया उनका खाना अपने खाने में से और उनका पानी अपने पानी में से और फिर जब कुछ बच रहता यतीमों के खाने मे से और उनके मशरुबात में से तो रोक रखते यतीम के लिये यहाँ तक कि खा लेता यतीम या फिर बिगड़ जाता बचा हुआ खाना तो गराँ गुज़रा यह उन लोगों पर तो ज़िक्र किया उन्होंने इसका प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तब नाज़िल फ़रमाई अल्लाह तआला ने यह आयाते करीमा "और पूछते हैं वो आपसे यतीमों के बारे में तो आप फ़रमाइये हालत सुधारना उनकी बेहतर है और अगर मिला लो तुम अपने साथ उनको तो तुम्हारे भाई हैं" तब मिला लिया उन्होंने उनके खाने को अपने खाने के साथ और उनके मशरुबात को अपने मशरुबात के साथ।

3275 हदीस शरीफ़:– लानत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस पर जो जुदाई करे बाप और उसके बच्चे के दरमियान और भाई–भाई के दरमियान।

3276 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में जब लाये जाते क़ैदी तो अता फ़रमाते तमाम घर वाले एक ही को, न पसंद फ़रमाते हुये इस बात को कि जुदाई डाली जाये उनके दरमियान।

3277 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो.अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया क्या न बता दूँ मैं तुमको

غذائیں کھائے اور انہیں معمولی وگھٹیا کھانا کھلائے یا غرور وتکبر کی وجہ سے کسی کو اپنے ساتھ کھلانا پسند نہ کرے۔ اگر غربت وضرورت کی وجہ سے اکیلا کھائے تو ممنوع نہیں۔ اگر ایک شخص گھر کا بوجھ اٹھاتا ہے، محنت کرتا ہے اسلئے کچھ مقوی غذا کھاتا ہے تا کہ کام کاج خوب کر سکے یا وہ چیز تھوڑی ہے سبکو کافی نہ ہوگی تو پھر مضائقہ نہیں ہے۔ اس صورت میں علیحدگی میں کھانا اچھا ہے سبکے سامنے کھانا بے مروتی کی علامت ہے اور نا مناسب ہے۔ جو شخص بے قصور غلاموں، خادموں، ماتحتوں کو مارے پیٹے اور گھر والوں، مہمانوں، نوکروں کو انکا حق نہ دے یعنی بخیل بھی ہو اور بداخلاقی بھی وہ بدترین انسان ہے کہ بندوں کو حقوق مارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ حدیث شریف:۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دوں میں تم کو لوگوں میں سے برے کی کہ وہ شخص ہے جو کھائے اکیلے اور نہ دے اپنی بخشش اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنے غلام کو کیا نہ بتاؤں میں تم کو اس برے کو کہ بغض رکھے لوگوں سے اور بغض رکھیں لوگ اس سے کیا نہ اطلاع دوں میں تمکو برے شخص کے بارےمیں وہ ہے کہ لوگ ڈریں اسکی خباثت سے اور نہ امید رکھیں اس سے بھلائی کی کیا نہ بتاؤں میں تم کو اس برے شخص کو جو اپنی آخرت بیچ ڈالے اپنے غیر کے ہاتھ دنیا کے عوض۔ کیا نہ خبر دوں میں تمکو اس برے شخص کے بارےمیں جو کھائے دنیا کا مال قرض لیکر (جامع صغیر)

(۳۲۷۸) اللہ تعالیٰ اس امت کو فتوحات کی بہتات سے نوازیگا اور غلام اور باندیاں بہت ہاتھ آئیں گی۔ تو تم انکے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اس میں اجر وثواب بھی ملیگا اور رضائے رب بھی اور خوشنودی محبوب رب بھی۔ ایک گھوڑا جو جانور ہے مگر جہاد کی نیت سے پالا جائے اور غلام جو جہاد میں خدمت کیلئے رکھو تمہاری بخشش کیلئے کافی ہے یہ جانور دنیا میں بھی کام آئے اور آخرت کے انعام واکرام کا ذریعہ بنے اور پھر غلام تمہارا دنیا میں کام کاج چلائے اور تم گھر کے کام کاج سے بے فکر ہو کر ذکر وفکر میں مشغول رہو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔ نمازی مسلمان غلام کو بھی محض غلام نہ سمجھو اپنا بھائی بھی سمجھو اور اس سے برادرانہ سلوک کرو۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی پیاری اچھوتی نرالی تعلیم۔ آج تو بداخلاقی ایسے عروج پر ہے کہ سگے بھائی کو بھی بھائی نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ حسن عمل حسن اخلاق کا خوگر وپیکر بنائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیه الصلوٰة والتسلیم۔

(۳۲۷۹) جنگ احد ۳ھ میں ہوئی ہے۔ اور جنگ خندق ۴ھ میں ہوئی ہے۔ اسلامی فوج میں بھرتی کے لئے جنگ احد کے سال خود کو سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پیش کیا تو آپکی عمر شریف چودہ سال تھی تو پیارے رسول ﷺ نے انہیں اسلامی فوج میں قبول نہ فرمایا کہ یہ ابھی نابالغ بچے ہیں اور ایک ہی سال کے بعد جنگ خندق کے سال جب آپکی عمر شریف پندرہ سال کی ہوچکی تھی اور خود کو اسلامی فوج میں بھرتی کیلئے بارگاہ رسول میں پیش کیا تو پیارے رسول ﷺ نے قبول فرمالیا اور آپ اسلامی فوج میں بھرتی ہوگئے۔ بلوغ کی عمر لڑکی کیلئے نو برس سے پندرہ برس تک ہے۔ لڑکے کیلئے بارہ برس سے پندرہ برس تک ہے۔ یہ تو سن کے لحاظ سے بلوغ کا ذکر تھا لیکن علامات بلوغ لڑکی کے لئے چار ہیں۔ (۱) حیض کا آنا (۲) حاملہ ہوجانا (۳) زیر ناف بال اُگ آنا (۴) احتلام۔ لڑکے کیلئے علامات بلوغ تین ہیں (۱) احتلام (۲) حاملہ کر دینا (۳) زیر ناف بال اُگ آنا۔ یہ بلوغ کی انتہائی عمر کا ذکر ہے۔ حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس عمر سے پہلے لڑکا بالغ ہو ہی نہیں سکتا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ پندرہ سال عمر ہوجانے کے بعد مذکورہ علامات میں سے اگر کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو لڑکا بالغ ہی مانا جائیگا (مرقاۃ شریف اشعۃ اللمعات شریف) بچہ کی پرورش کا حق ماں کو ہے اگرچہ ماں طلاق یافتہ ہو۔ اگر ماں نہ ہو تو یہ حق پرورش نانی کو ہے پھر پرنانی کو اور اگر یہ نانیاں بھی نہ ہوں تو پھر حق پرورش دادی کو ہے اور اگر دادی نہ ہو تو پھر پردادی کو ہے اور اگر دادیاں بھی نہ ہوں تو حق پرورش خالہ کو ہے اور اگر خالہ بھی نہ ہو تو حق پرورش پھوپی کو ہے۔ پرورش کا حق بھی اس وقت تک ہے کہ بچہ خود کھا پی سکے استنجاء وغیرہ کر سکے گویا کہ لڑکے کیلئے سات سال ہے اور لڑکی کیلئے حیض آنے تک حق پرورش کی مدت ہے۔

(۳۲۸۰) حدیبیہ مکہ شریف کے قریب ایک کنویں کا نام ہے اس کنویں کی وجہ سے اس پورے جنگل کا نام حدیبیہ پڑ گیا۔ حدیبیہ کا کچھ حصہ حرم شریف میں داخل ہے اور کچھ حصہ حرم شریف سے خارج

وَحْدَهٗ وَيَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَيَمْنَعُ رِفْدَهٗ. (رواہ رزین)

اکیلے اور کوڑے مارتا ہے اپنے غلام کو اور روکتا ہے اپنی عطا کو۔

(۳۲۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں داخل ہوگا جنت میں غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَكْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى قَالَ نَعَمْ

یارسول اللہ کیا آپ نے یہ خبر رحمت اثر مرحمت فرمائی کہ یہ امت تمام امتوں میں اکثریت والی ہے غلاموں کی اور یتیموں کی، فرمایا پیارے رسول نے ہاں

فَاَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ اَوْلَادِكُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا

تو مہربانی کرو تم ان پر اپنی اولاد پر مہربانی کرنے کی طرح اور کھلاؤ تم انکو اس میں سے جو خود کھاتے ہو، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کتنا نفع دیگی ہم کو دنیا؟

قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْكٌ يَكْفِيْكَ فَاِذَا صَلّٰى فَهُوَ اَخُوْكَ. (رواہ ابن ماجۃ)

فرمایا پیارے رسول نے وہ گھوڑا پالو تم اسکو جہاد کرو اس پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور ایک غلام تمہیں کافی ہے تو جب نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔

﴿ بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ فِي الصِّغَرِ ﴾

﴿ ترجمہ: بچے کے بالغ ہونے اور بچپن میں اسکی دیکھ ریکھ کا باب ﴾

(۳۲۷۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیش کیا گیا میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا

جنگ احد کے سال اور میں چودہ سال کا شہزادہ تھا تو نہ قبول فرمایا پیارے رسول نے مجھ کو پھر پیش کیا گیا میں بارگاہ رسول میں جنگ خندق کے سال اور میں

ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ. (رواہ البخاری ومسلم)

پندرہ سال کا جوان تھا تو قبول فرمالیا پیارے رسول نے مجھ کو تو فرمایا حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے یہ فرق ہے لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان۔

तुम्हारे वदतरीन लोग, जो खाता है अकेले और कोड़े मारता है अपने गुलाम को और रोकता है अपनी अता को।
3278 हदीस शरीफ़:— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं दाखिल होगा जन्नत मे गुलामों के साथ बुरा सुलूक करने वाला, हज़रात सहावा ए किराम ने अर्ज किया या रसूलल्लाह! क्या आपने यह खवर अता फ़रमाई कि यह उम्मत तमाम उम्मतों में अक्सरियत वाली है गुलामों की और यतीमों की? फरमाया प्यारे रसूल ने हाँ! तो मेहरवानी करो तुम उन पर अपनी औलाद पर मेहरवानी करने की तरह और खिलाओ तुम उनको उसमें जो खुद खाते हो, हजरात सहावा ए किराम ने अर्ज किया कितना मुनाफ़ा देगी हमको दुनिया? फ़रमाया प्यारे रसूल ने वो घोड़ा कि पालो तुम उसको, जिहाद करो उस पर अल्लाह तआला की राह में और एक गुलाम तुम्हें काफ़ी है तो जब नमाज़ पढ़े तो वो तुम्हारा भाई है।

(182) बच्चे के वालिग होने और बचपन में उसकी देखरेख का वाव

3279 हदीस शरीफ़:— हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फरमाया कि पेश किया गया मैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में जंगे ओहद के साल और मैं 14 साल का शहज़ादा था तो न कुबूल फरमाया प्यारे रसूल ने मुझको फिर पेश किया गया मैं वारगाहे रसूल में जंगे ख़न्दक़ के साल और मैं 15 साल का जवान था तो कुबूल फ़रमा लिया प्यारे रसूल ने मुझको तो फ़रमाया हज़रते उमर इब्ने अब्दुल अजीज़ ने यह फर्क है लडने वालों और लड़को के दरमियान।

ہے۔ پیارے نبی ﷺ حج مبارک کے ارادہ سے چودہ سو حضرات صحابہ کرام کی ہمراہ تشریف لائے جب مکہ شریف پہونچے تو کفار مکہ نے آپکو حج کرنے سے روک دیا اور انجام کار ایک فیصلہ ہوا اور مسلمانوں اور کفار و مشرکین کے درمیان صلح ہوئی۔ اس فیصلے اور صلح کو "صلح حدیبیہ" کہتے ہیں۔ اس صلح کی پہلی کڑی یہ تھی کہ اگر مشرکین مکہ میں سے کوئی شخص مسلمان ہوکر مدینہ منورہ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں پہونچ جائے اور مشرکین واپس مانگیں تو پیارے نبی ﷺ اسکو واپس فرمادیں۔ دوسری کڑی یہ تھی کہ جو مسلمان کہ مرتد ہوکر کفار مکہ کے پاس پہنچ جائے تو پیارے نبی ﷺ اسکو واپس بلانے کا حق نہ رکھیں۔ فیصلے کی یہ دونوں کڑیاں بہت کڑی تھیں مگر ان کڑیوں نے کفار و مشرکین کی کمریں توڑ دیں اور انکے خوابوں کی عمارت کی چھت زمیں بوس ہوگئی اور یہ کڑیاں فتح و غلبہ کی لڑیاں بنکر دنیا کے سامنے آئیں۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی سیاسی بصیرت اور شان قیادت۔ اس صلح کی تیسری کڑی یہ تھی کہ اس سال پیارے نبی ﷺ بنا عمرہ فرمائے مدینہ شریف واپس تشریف لے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کرنے کیلئے مکہ شریف جلوہ آرا ہوں۔ اور صرف تین دن قیام فرما کر مدینہ شریف واپس تشریف لے جائیں۔ صلح کے مطابق پیارے نبی ﷺ آگلے سال تین دن مکہ شریف میں قیام فرما کر جب واپسی فرمانے لگے تو سیدنا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سیدتنا حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیچھے پیچھے شور مچاتی چل پڑیں کہ چچا جان مجھے کہاں چھوڑے جاتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ مدینے شریف چلوں گی۔

مرا دل بجھا بجھا ہے مرا پھٹ رہا ہے سینہ
میں مریض مصطفےٰ ہوں مجھے لے چلو مدینہ (یارسول)

سیدنا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی ﷺ کے چچا جان بھی ہیں اور رضاعی بھائی بھی چونکہ پیارے نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ اور حضرت زید ابن حارث ان تینوں حضرات نے حضرت بی بی ثویبہ کا دودھ پیا تھا یہ تینوں حضرات آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اسلئے حضرت عمارہ نے پیارے نبی ﷺ کو چچا جان کہہ کر پکارا یوں بھی اہل عرب بڑوں کو چچا کہتے ہیں جیسا کہ ہمارے بھارت میں بھی بڑوں کو چاچا کہا جاتا ہے۔ حضرت عمارہ کو پیارے نبی ﷺ مدینہ شریف لے آئے۔ حضرت عمارہ کو مدینہ شریف لانا اس کڑی کے خلاف نہ تھا جو فیصلے میں تھی کہ پیارے نبی ﷺ اس بچی کو حق اسلام کی وجہ سے اپنی ہمراہ نہ لائے تھے بلکہ حق قرابت کی وجہ سے اپنی ہمراہ لائے تھے اور یہ بات بھی تھی کہ اس کڑی کا مقصود وہ مرد تھے جو مسلمان ہوکر مدینہ شریف آجائے اسے واپس کیا جائیگا۔ حضرت عمارہ تو بچی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ کفار مکہ نے نہ تو اس بچی کے مدینہ شریف لے جانے پر واویلا کیا اور نہ ہی انکی واپسی کا شور و غوغا کیا۔ حضرت عمارہ آج سے پانچ سال قبل سایۂ پدری سے محروم ہوچکی تھیں چونکہ آج سے پانچ سال قبل حضرت امیر حمزہ غزوۂ احد میں جام شہادت نوش فرما چکے تھے۔ اور انکی والدہ ماجدہ یا تو وفات پاچکی تھیں یا پھر مکہ مکرمہ میں رہ گئی تھیں۔ اب حضرت عمارہ کی پرورش کا مسئلہ درپیش آیا اب ہر شخص اس بات کا خواہاں ہے کہ اس بچی کی پرورش میں کروں۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ جب بچیوں کو زندہ دفن کردیا جاتا تھا۔ بچیوں کو باعث نفرت و ذلت سمجھا جاتا تھا۔ ایک وقت یہ ہے کہ بچیوں کی تربیت و پرورش کو دارین کی سعادت سمجھا جارہا ہے ور بچیوں کی پرورش کیلئے مناظرے ہورہے ہیں۔ یہ تعلیم نبوی کا اثر ہے کہ آج نفرت کی جگہ الفت و محبت کا راج ہے۔ چنانچہ تین بزرگوں کے درمیان مناظرہ ہوا دلائل کے انبار لگنے لگے کہ اس بچی کی پرورش میں کروں گا دوسرے فرماتے کہ اس خدمت کو میں انجام دونگا تیسرے فرماتے ہیں کہ یہ سعادت میں حاصل کرونگا۔ چنانچہ حضرت علی کے دلائل میں سے یہ ہے کہ یہ بچی گری پڑی چیز کی طرح ہے اور گری پڑی چیز کی پرورش پانے اور اٹھانے والا کرتا ہے اور یہ بچی میری چچازاد بہن بھی ہے لہٰذا مجھے حق ہے کہ میں اس بچی کی پرورش کروں۔ سیدنا حضرت جعفر ابن ابوطالب جو حضرت علی کے برادر اکبر بھی ہیں کہ آپ سے دس سال عمر میں زیادہ ہیں آپ نے اپنے دلائل میں ایک بات تو یہ ارشاد فرمائی کہ یہ بچی میری چچازاد بہن ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ اس بچی کی خالہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے نکاح میں ہے میں اس بچی کا خالو بھی ہوں اور بھانجی کی پرورش کا حق خالہ کو زیادہ

(۳۲۸۰) حدیث شریف: صَالَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ

ترجمہ: صلح فرمائی پیارے نبی ﷺ نے حدیبیہ کے دن تین امور پر، اس پر کہ جو آئے گا پیارے نبی کے پاس

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ

مشرکین میں سے تو واپس فرمادیں گے پیارے نبی اسکو مشرکین کی طرف اور جو آئے گا انکے پاس مسلمانوں میں سے تو نہیں لوٹائیں گے مشرکین اسکو

عَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا

اور اس پر کہ داخل ہوں گے مکہ مکرمہ میں اگلے سال اور قیام فرمائیں گے مکہ شریف میں تین دن پھر جب جلوہ افروز ہوئے پیارے نبی مکہ مکرمہ میں

وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا

اور مدت گزر گئی تو واپسی فرمائی تو پیچھے پیچھے ہولی حضرت امیر حمزہ کی بیٹی کہ پکار رہی تھی اے میرے چچا جان اے میرے چچا جان! تو اٹھالیا اس بچی کو

عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ

حضرت علی نے پھر پکڑ لیا اس بچی کا ہاتھ پھر جھگڑنے لگے اس بچی کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید اور حضرت جعفر، حضرت علی نے فرمایا

اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا

کہ میں نے لے لیا ہے اسکو کہ وہ میرے چچا جان حضرت امیر حمزہ کی بیٹی ہے، حضرت جعفر نے فرمایا کہ میرے چچا جان کی بیٹی بھی ہے اور اس بچی کی خالہ

تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ

میرے نکاح میں ہے حضرت زید نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو فیصلہ صادر فرمایا اس کا پیارے نبی ﷺ نے اسکی خالہ کیلئے اور فرمایا کہ خالہ

بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ

ماں کے درجے میں ہے اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت علی سے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت جعفر سے

اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ تم مشابہت رکھتے ہو میری سیرت وصورت میں اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت زید سے کہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے پیارے ہو۔

3280 हदीस शरीफ़:– सुलेह फरमाई प्यारे नबी ने हुदैबिया के दिन तीन ऊमूर पर उस पर कि जो आयेगा प्यारे नबी के पास मुश्रेकीन में से तो वापस फ़रमा देंगे प्यारे नबी उसको मुश्रेकीन की तरफ़ और जो आयेगा उनके पास मुसलमानों में से तो नहीं लौटायेंगे मुश्रेकीन उसको और इस पर कि दाख़िल होंगे मक्का ए मुकर्रमा में अगले साल और क़याम फ़रमायेंगे मक्का शरीफ़ में तीन दिन फिर जब जलवा अफरोज़ हुये प्यारे नबी मक्का ए मुकर्रमा में और मुद्दत गुज़र गयी तो वापसी फरमाई तो पीछे पीछे हो लीं हजरते अमीरे हमज़ा की बेटी कि पुकार रहीं थी ऐ मेरे चचाजान! ऐ मेरे चचाजान! तो उठा लिया उस बच्ची को हज़रते अली ने फिर पकड़ लिया उस बच्ची का हाथ फिर झगड़ने लगे उस बच्ची के बारे में हज़रते अली और हजरते ज़ैद और हजरते जाफ़र, हजरते अली ने फ़रमाया कि मैंने ले लिया है इसको कि वो मेरे चचाजान हज़रते अमीरे हमज़ा की बेटी है, हजरते जाफ़र ने फ़रमाया कि मेरे चचाजान की बेटी भी है और इस बच्ची की ख़ाला मेरे निकाह में है, हज़रते ज़ैद ने फ़रमाया कि मेरे भाई की बेटी है, तो फ़ैसला सादिर फ़रमाया इसका प्यारे नबी ने उसकी ख़ाला के लिये और फ़रमाया कि ख़ाला माँ के दर्जे में है और फ़रमाया प्यारे नबी ने हजरते अली से कि तुम मुझसे हो और मैं तुमसे हूँ और फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते जाफ़र से कि तुम मुशाबेहत रखते हो मेरी सीरत व सूरत में और फ़रमाया प्यारे नबी ने हजरते ज़ैद से कि तुम हमारे भाई हो और हमारे प्यारे हो।

ہے۔ میں بھی اس بچی کی پرورش کا حقدار ہوں اور میری بیوی بھی۔ سیدنا حضرت زید ابن حارث جو پیارے نبی ﷺ کے بظاہر آزاد کردہ تھے اور حضرت امیر حمزہ کے دودھ شریک بھائی بھی تھے اور جس وقت پیارے نبی ﷺ نے عقد مواخات (بھائی بنانے کے پروگرام) میں حضرت امیر حمزہ کو حضرت زید کا بھائی بنایا تھا۔ اس دوہرے بھائی ہونے کے باعث یہ بھی مدعی تھے کہ میں اس بچی کی پرورش کا زیادہ حقدار ہوں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات ثلثہ کے دلائل سماعت فرمانے کے بعد فیصلہ صادر فرمایا کہ اس بچی کی پرورش کا زیادہ حق حضرت جعفر کو پہنچتا ہے کیونکہ ان کی زوجہ بچی کی خالہ بھی ہیں۔ خالہ اپنی بھانجی کی پرورش زیادہ اچھی کر سکتی ہے۔ ماں نانی کے بعد خالہ کو بچی کی پرورش کا حق پہونچتا ہے۔ اب چونکہ تین حضرات میں سے فیصلہ ایک ہی کے حق میں ہونا تھا ایک ہی کے حق میں ہوگیا مگر پیارے نبی ﷺ سب کی دلجوئی فرمائی اور سبکے لئے سامان تسکین وتسلی بھی مہیا فرمادیا اور سبکو بشارتوں سے نوازا کہ اے علی! تم اس فیصلے سے ملول نہ ہونا کہ تمہیں تو عظیم الشان قرب رسول حاصل ہے۔ تم میں اور مجھ میں انتہائی اتحاد ویگانگت ہے۔ میں نے تمہارے گھر میں پرورش پائی ہے اور تم نے میرے گھر میں پرورش پائی ہے اور میری آغوش رحمت میں تربیت پائی ہے۔ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الخلفاء ہو۔ میں مصدر نبوت ورسالت ہوں اور تم منبع ولایت ہو ان کلمات طیبات میں حضرت علی کے فضائل و محاسن کے سمندر موجیں مار رہے ہیں۔ اے جعفر! تمہیں برائے پرورش بچی مل گئی بیشک یہ بڑی مسرت کی بات ہے وجہ سعادت ہے لیکن اس سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ تم صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو۔ میرا ہمشکل ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اے زید! تم اس فیصلے سے ملول خاطر نہ ہونا تمہیں یہ بشارت دیتا ہوں کہ تم ہمارے اسلامی بھائی ہو اور ہمارے دربار عالی میں تمہیں مقام محبوبیت حاصل ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ پیارے نبی ﷺ کا از راہ لطف وکرم کسی کو اپنا بھائی فرمانا یہ صرف نوازش نبوی ہے۔ اس سے کسی بے وقوف کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ پیارے نبی ﷺ کو بھائی کہہ کر پکارنے کی سند حاصل کرے پیارے نبی ﷺ کو بھائی کہہ کر پکارنا حرام ہے۔

(۳۲۸۱) ظرف یعنی نو ماہ پیٹ میں بچہ کو رکھا۔ سیراب گاہ یعنی دو سال اسکو میں نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلا کر سیراب کیا ہے۔ آرام گاہ یعنی میں نے اسکے لئے ہر دکھ درد برداشت کیا ہے اور اسے اپنی آغوش شفقت میں رکھ کر اس آرام پہونچایا ہے۔ یہ بچہ چھوٹا تھا کمسن تھا عقل وہوش اور تمیز وسلیقہ نہ رکھتا تھا اسلئے یہ بچہ ماں کو عطا فرمایا۔ چھوٹے بچہ کی پرورش کا حق ماں کو ہوتا ہے البتہ اگر ماں بچے کے اجنبی شخص سے نکاح کرے تو اسکا یہ حق پرورش جاتا رہے گا۔ اس صورت میں بچہ باپ کو ملیگا۔ اور اگر ماں نے نکاح بچہ کے چچا وغیرہ کسی ذی رحم سے کیا تو پھر ماں کا حق پرورش باقی رہے گا۔ چھوٹے بچہ کی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ جب بچہ سات سال کا ہو جائے اور سمجھ بوجھ آجائے تو بچہ باپ کو ملیگا کیونکہ اب اسکی تعلیم و تربیت کا زمانہ ہے اور تعلیم وتربیت کا انتظام واہتمام بحسن وجوہ باپ ہی کر سکتا ہے چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے باپ سے فرمایا حدیث شریف:۔ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں۔ انہیں مار کر نماز پڑھاؤ جب وہ دس سال کے ہوں اور انکا بستر الگ کردو (ابوداؤد شریف، مصابح شریف) ظاہر ہے کہ باپ بچے کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم جب ہی دے سکتا ہے جب بچہ اسکی پرورش میں ہو۔ چھوٹا بچہ جو محتاج پرورش ہے ماں کو ملیگا سمجھدار بچہ جو پرورش کی حد سے نکل چکا ہو اور تعلیم وتربیت کا محتاج ہو باپ کو ملیگا۔ پرورش ماں اچھی کرتی ہے اور تربیت باپ اچھی کرتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک انصاری بیوی کو طلاق دی جسکے پیٹ میں ایک بچہ تھا جس کا نام عاصم رکھا گیا۔ حضرت عمر نے اس بچہ کو لینا چاہا بچہ کی نانی نے انکار کر دیا مقدمہ بارگاہ صدیقی میں پیش کیا تو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نانی کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا۔ بچہ سمجھدار تھا اسے کھیلتے ہوئے حضرت عمر نے اٹھالیا (موطا امام مالک بیہقی شریف)۔ بچہ کی پرورش کا حق ماں کو ہے چاہے وہ نکاح میں ہو یا نہ ہو۔ البتہ اگر مرتدہ ہوگئی تو حق پرورش بھی گیا۔ ایسے ہی فاسقہ فاجرہ ماں کی پرورش میں بھی بچے کو نہ دیا جائے کہ خربوزے کو

(۳۲۸۱) حدیث شریف: اَنَّ اِمْرَاَۃً قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَہٗ وِعَاءً

ترجمہ: بیشک ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک میرا یہ بیٹا تھا میرا پیٹ اس کیلئے سکونت گاہ

وَثَدْیِیْ لَہٗ سِقَاءً وَحَجْرِیْ لَہٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاہُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ

اور میری چھاتی اس کیلئے سیراب گاہ اور میری آغوش اس کیلئے آرامگاہ اور بیشک اسکے باپ نے طلاق دیدی مجھ کو اور ارادہ کیا باپ نے اسکا

یَنْزِعَہٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْتِ اَحَقُّ بِہٖ مَالَمْ تَنْکِحِیْ۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

کہ چھین لے اس بیٹے کو مجھ سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو زیادہ حقدار ہے اس بیٹے کی جب تک کہ تو نکاح نہ کرلے۔

﴿بَابُ الْعِتْقِ ترجمہ: غلام آزاد کرنے کا باب﴾

(۳۲۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُسْلِمَۃً اَعْتَقَ اللّٰہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو آزاد کرے مسلمان غلام کو تو آزاد فرمادیگا اللہ تعالیٰ

بِکُلِّ عُضْوٍ مِنْہُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَہٗ بِفَرْجِہٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ہر عضو کو بدلے میں اسکے عضو کو آگ سے یہاں تک کہ شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو۔

(۳۲۸۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا پیارے نبی ﷺ سے کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟

قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِھَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ

پیارے نبی نے فرمایا کہ ایمان اللہ تعالیٰ پر اور جہاد اللہ تعالیٰ کے راستے میں، حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ کونسا غلام آزاد کرنا

اَفْضَلُ قَالَ اَعْلَاھَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ

زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ جو اعلیٰ ہو قیمت کے اعتبار سے اور زیادہ پیارا ہو مالک کے نزدیک، میں نے عرض کیا پھر اگر میں یہ نہ کرسکوں تو؟

3281 हदीस शरीफः– वेशक एक औरत ने अर्ज किया या रसूलल्लाह वेशक मेरा यह वैटा था, मेरा पेट उसके लिये सुकूनतगाह और मेरी छाती उसके लिये सैरावगाह और मेरी आगोश उसके लिये आरामगाह और वेशक उसके वाप ने तलाक़ दे दी मुझको और इरादा किया वाप ने इसका कि छीन ले उस वेटे को मुझसे तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तू ज़्यादा हक़दार है उस वेटे की जव तक कि तू निकाह न कर ले।

(183) गुलाम आज़ाद करने का वाव

3282 हदीस शरीफ़ः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहें वसल्लम ने जो आज़ाद करे मुसलमान गुलाम को तो आजाद फ़रमा देगा अल्लाह तआला हर उज़्व को वदले में उसके उज्व को आग से यहाँ तक कि शर्मगाह के बदले उसकी शर्मगाह को।

3283 हदीस शरीफ़ः– हज़रते अबू जर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुवाल किया प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कौन सा अमल ज्यादा फ़ज़ीलत वाला है? प्यारे नवी ने फ़रनाया कि ईमान अल्लाह तआला पर और जिहाद अल्लाह तआला के रास्ते में, हजरते अबू जर ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज किया कि कौन सा गुलाम आजाद करना ज्यादा फ़ज़ीलत वाला है? फ़रमाया प्यारे नवी ने कि जो आला हो कीमत के ऐतवार से और ज़्यादा प्यारा हो मालिक के नज़दीक, मैंने अर्ज़ किया फिर अगर मैं न कर

دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ ایسے ہی لڑکی کو چچا زاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خاص کر جب وہ ایسی ہو کہ اسے دیکھ کر رغبت پیدا ہو۔ لڑکی اس وقت تک ماں کی زیر پرورش رہے گی کہ حد شہوت کو پہونچ جائے اور اس کا زمانہ نو برس ہے اگر نو برس سے کم کی عمر میں لڑکی کا نکاح کردیا جب بھی لڑکی اسکی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کردینے سے حق پرورش نہ جائیگا جب تک مرد کے قابل نہ ہو لڑکا جب بالغ ہو جائے اور سمجھدار ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا ڈر نہیں ہے اور تادیب کی ضرورت نہیں ہے تو وہ چاہے جہاں رہے اور اگر خطرات ہوں تو پھر باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا۔ خود مختار نہ ہوگا۔ لڑکی کی نو برس کی عمر کے بعد سے جب تک کنواری ہے باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گی مگر جب عمر پوری ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے لڑکی کو کہ چاہے جہاں رہے۔

(۳۲۸۲) غلام حکماً مردہ ہوتا ہے کیونکہ غلامی کفر کا اثر ہے۔ اور کفر گویا موت ہے۔ قرآن کریم میں کافر کو مردہ فرمایا گیا ہے۔ اسی لئے غلام نہ تو اپنا نکاح خود کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کا ولی ہوسکتا ہے۔ نہ اپنے مال میں تصرف کرسکے نہ قاضی بن سکے اور نہ گواہ بن سکے۔ نہ اس پر نماز جمعہ وعیدین اور حج وجہاد وغیرہ واجب۔ گویا کہ وہ مُردہ کی طرح ہے۔ غلام آزاد کرنا گویا ایک مردہ زندہ کرنا ہے اسی لئے غلام آزاد کرنے کے فضائل بہت ہیں۔ غلام آزاد کرنا عام طور پر تو مستحب ہے مگر کبھی واجب بھی ہو جاتا ہے جیسے کفارات میں۔ کبھی ممنوع بھی ہوتا ہے جبکہ خطرہ ہو کہ آزاد ہو کر مرتد ہو جائے گا یا چور وڈاکو بن جائیگا۔ غلام آزاد کرنے کی شرط یہ ہے کہ آزاد کرنے والا خود آزاد ہو۔ بالغ ہو غلام کا مالک ہو۔ آزادی اختیاری بھی ہوتی ہے اور غیر اختیاری بھی۔ چنانچہ جو شخص ذی رحم قرابت دار کا مالک ہو جائے تو وہ فوراً آزاد ہو جائیگا۔ مسلمان غلام کا آزاد کرنا بہتر ہے اسکا ثواب زیادہ ہے۔ فاسق غلام کے مقابلے میں متقی غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد فرما کر دارین کی سعادتوں سے مشرف ہوئے۔ سورۃ والیل شریف اسی آزادی کے فضائل بیان فرمارہی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بوبکر نے بلال کو آزاد فرما کر مجھ پر احسان کیا جس قدر آزاد ہونے والا غلام افضل ہوگا اسی قدر آزاد کرنے والے کا درجہ اعلیٰ ہوگا اسی لئے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے غلام کو آزاد کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔ آزاد شدہ غلام کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے اعضاء کا فدیہ بن جائیگا۔ جیسے قربانی یا عقیقے کے جانور کے اعضاء قربانی وعقیقہ کرنے والے کے اعضاء کا فدیہ بن جاتے ہیں۔ اسی لئے عقیقے کی دعاء میں پڑھا جاتا ہے۔ اللھم ھذہ عقیقۃ فلان ابن فلان دمھا بدمہ ولحمھا بلحمہ وعظمھا بعظمہ وجلدھا بجلدہ وشعرھا بشعرہ۔ ترجمہ۔ یا اللہ تعالیٰ یہ عقیقہ فلاں ابن فلاں کا ہے اس جانور کا خون اس بچے کے خون کا بدلہ ہے۔ اس جانور کا گوشت اس بچے کے گوشت کا بدلہ ہے اس جانور کی ہڈیاں اس بچہ کی ہڈیوں کا بدلہ ہیں اس جانور کی کھال اس بچے کی کھال کا بدلہ ہے اس جانور کے بال اس بچے کے بالوں کا بدلہ ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ بنادے تو اس جانور کو فلاں ابن فلاں کے لئے بدلہ جہنم سے۔

غلام آزاد کرنا ایک بہتر عمل ہے گر اس سے مقصود رضائے الٰہی اور خوشنودی محبوب الٰہی ہو۔ اس حدیث شریف میں شرمگاہ کا ذکر خصوصیت کیساتھ اس لئے فرمایا گیا کہ یہ تمام اعضاء میں عام طور پر گندہ عضو سمجھا جاتا ہے کہ ناپاکی رہنے اور نکلنے کی جگہ ہے۔ اور زیادہ تر گناہ بھی اسی سے ہوتے ہیں۔ جب یہ عضو بھی دوزخ سے آزاد ہو گیا تو پھر باقی اعضاء بدرجہ اولیٰ جہنم سے آزاد ہوں گے۔ خصی یا ذکر کٹے کئے غلام کو آزاد کرنا بہتر نہیں ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد تو مرد کو آزاد کرے اور عورت عورت کو آزاد کرے۔

(۳۲۸۳) ایمان وہ افضل ہے جس پر خاتمہ نصیب ہو جائے ورنہ محض بیکار ہے جیسے شیخ نجدی شیطان لعین کا برباد شدہ ایمان۔ اور کتنے لوگ ہیں کہ پہلے سنی تھے بعد میں بدعقیدہ ہو کر مرے۔ جہاد میں تلوار والا جہاد بھی شامل ہے اور مجاہدات وریاضات بھی۔ اس حدیث شریف میں پیارے غلام سے مراد مومن غلام ہے۔ کام کرنے والے کی مدد کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص محنتی کاروباری تو ہے مگر اسکی آمدنی اسکو کافی نہ ہو غریب رہتا ہو اسکے خرچے واخراجات میں تنگی ہو اسکی

قَالَ تُعِينُ صَانِعًا اَوْتَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ

فرمایا پیارے نبی نے مدد کر کام کرنیوالے کی یا کام کر لے اسکا جو کام نہیں جانتا، میں نے عرض کیا پھر اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں تو؟ فرمایا پیارے نبی نے

تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ. (رواہ البخاری والمسلم)

بچائے رکھ لوگوں کو شر سے اسلئے کہ یہ بھی صدقہ ہے کہ صدقہ دیتا ہے تو جسکے ذریعہ اپنے آپ پر۔

(۳۲۸۴) حدیث شریف: جَآءَ اِعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ

ترجمہ: آیا ایک دیہاتی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا اُس نے کہ سکھایئے آپ مجھے ایسا عمل جو داخل کردے مجھ کو جنت میں

قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَيْسَ وَاحِدًا

فرمایا پیارے نبی نے اگرچہ مختصر کیا تو نے کلام البتہ لمبا چوڑا کیا تو نے سوال، غلام آزاد کرو اور گردن چھوڑاؤ! عرض کیا دیہاتی نے کیا یہ دونوں ایک نہیں ہیں؟

قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا

فرمایا پیارے نبی نے نہیں، غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ اکیلا ہو تو اسکے آزاد کرنے میں اور گردن چھوڑانا یہ ہے کہ تو مدد کردے اسکی قیمت میں

وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ

اور کچھ دودھ خیرات کر اور احسان کر قرابت دار ظالم پر پھر اگر نہ طاقت رکھے تو اسکی تو کھانا کھلادے بھوکے کو اور پانی پلادے پیاسے کو

وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ. (رواہ البیہقی)

اور حکم دے بھلائی کا اور منع کر برائی سے پھر اگر نہ طاقت رکھے تو اسکی تو روکے رکھ تو اپنی زبان کو سوائے بھلائی کے۔

(۳۲۸۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے بنائی مسجد اس لئے کہ ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ کا اس میں

بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

تو بنایا جائے گا اس کیلئے گھر جنت میں اور جو آزاد کرے کسی مسلمان جان کو تو ہوگا اس کا بدلہ جہنم سے، اور جو بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں

सकूँ तो? फ़रमाया प्यारे नबी ने मदद कर काम करने वालों की या काम कर ले उसका जो काम नहीं जानता, मैंने अर्ज़ किया फिर अगर मैं यह भी न कर सकूँ तो? फ़रमाया प्यारे नबी ने बचाये रख लोगों को शर से इसलिये कि यह भी सदक़ा है कि सदक़ा देता है तू जिसके जरिये अपने आप पर।

3284 हदीस शरीफ़:– आया एक देहाती प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया उसने कि सिखाइये आप मुझे ऐसा अमल जो दाख़िल कर दे मुझको जन्नत में, फ़रमाया प्यारे नबी ने अगरचे मुख़्तसर किया तूने कलाम अलबत्ता लम्बा चौड़ा किया तूने सुवाल, गुलाम आज़ाद करो! गर्दन छुड़ाओ! अर्ज़ किया देहाती ने क्या यह दोनों एक नहीं हैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने गुलाम आज़ाद करना यह है कि अकेला हो तो आज़ाद करने में और गर्दन छुड़ाना यह है कि तू मदद करे उसकी क़ीमत में और कुछ तू ख़ैरात कर और एहसान कर क़राबतदार ज़ालिम पर फिर अगर न ताक़त रखे तो इसकी खाना खिला दे भूखे को और पानी पिला दे प्यासे को और हुक्म दे भलाई का और मना कर बुराई से, फिर अगर न ताक़त रखे तो इसकी तू रोके रख अपनी ज़बान को सिवाये भलाई के।

3285 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने बनाई मस्जिद इसलिये कि ज़िक्र किया जाये अल्लाह तआला का उसमें तो बनाया जायेगा उसके लिये घर जन्नत में

بھی مدد کرو اور کام کاج کے لائق ہی نہ ہو یا کام کاج جانتا ہی نہ ہو یعنی کوئی ہنر بھی اسکے پاس نہ ہو اسکی بھی مدد کرو۔ اور ہمیشہ اس بات کی کوشش کرو کہ تم سے کسی کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ اور اپنے آپ پر صدقہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم خود کو گناہوں سے بچاتے رہو یہ بھی اپنے آپ پر احسان و مہربانی ہے۔ دوسروں پر ظلم و زیادتی وقتی ہوتی ہے مگر خود پر ظلم و زیادتی دائمی ظلم ہے۔

(۳۲۸۴) مسلمان اس فلسفے کو اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ جب عمل جنت میں پہونچا سکتا ہے تو پیارے نبی ﷺ تو بطریق اولیٰ جنت میں پہونچائیں گے۔ چونکہ پیارے نبی ﷺ ہر عمل صالح سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ پیارے نبی ﷺ دوزخ سے بچاتے ہیں اور جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے سائل کی تعریف فرمائی کہ کلام مختصر مگر مانگ بڑی ہے۔ جنتی ہو جانا معمولی بات نہیں بلکہ بڑی بات ہے۔ عتق سے مراد آزاد کرنا۔ آزاد وہی کریگا جو مالک ہوگا۔ لہٰذا اسکے صاف معنی یہ ہوئے اپنا غلام آزاد کرنا اور گردن چھوڑانے کا مطلب یہ ہے کہ پھنسی گردن چھڑا دینا یعنی کسی اور کا غلام ہے اس نے مکاتب کر دیا ہے اور یہ مال ادا کرنے پر قادر نہیں ہے اسکی گردن پھنسی ہے تو اسکی کل یا بعض قیمت ادا کر کے اس مکاتب کو آزاد کرادے۔ صدقہ خیرات کرنا۔ رشتہ داروں پر احسان کرنا بھوکے کو کھلانا پیاسے کو پلانا یہ بھی کار خیر ہے۔ وہ لوگ عبرت و نصیحت پکڑیں جو گروپ بندی اور کنجوسی کے مرض کی وجہ سے فاتحہ ایصال ثواب، نذر و نیاز کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ تمام مراسم اہلسنت اسی صدقہ خیرات احسان میں داخل ہیں۔ اور یہ تمام جنتی ہونے کے اعمال ہیں۔ اگر کوئی رشتہ دار ظلم و زیادتی پر اتارو ہو مگر پھر بھی تم اسکے ساتھ احسان کی پالیسی پر گامزن ہو تو یہ بھی جنتی ہونے کا عمل ہے۔ یہ بھی جنتی عمل ہے کہ زبان کو جھوٹ، گالی، غیبت وغیرہ سے محفوظ رکھا جائے۔ زیادہ خاموش رہنے ہی میں عافیت ہے گوشہ نشینی میں امن ہے۔ اتنے کھانے پر قناعت کرنا جس سے زندگی باقی رہے سکون و طمانیت کا ذریعہ ہے۔

(۳۲۸۵) مسجد چھوٹی بنائے یا بڑی۔ تنہا بنائے یا شرکت سے اگر اخلاص کیساتھ ہے نام و نمود کیلئے نہ ہو تو اسے جنت میں محل عطا ہوگا اس مسجد سے وقف مسجد مراد ہے نہ کہ مسجد البیت کہ نماز کیلئے گھر میں ایک جگہ مخصوص کر لی جاتی ہے۔ مرد مومن کو آزاد کرنے کے عوض اسے جہنم سے خلاصی نصیب ہوگی اور وہ آزاد شدہ غلام آزاد کرنے والے کے عوض دوزخ میں نہ جائیگا۔ فدیہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ راہ خدا کا مفہوم عام ہے کہ جس شخص نے اپنی تمام زندگی جہاد میں گزاری یہ مجاہدات و ریاضات میں گزاری یا تحصیل علوم دینیہ میں گزاری یا تبلیغ دین میں گزاری بہر صورت وہ راہ خدا میں ہے۔ اور راہ خدا میں زندگی گزارنے والا قیامت کے دن اُجالوں ہی اُجالوں میں ہوگا اور قیامت کی تاریکیوں سے محفوظ رہے گا کیونکہ دنیا میں وہ کفر و معصیت کی تاریکی سے دور رہا۔ اس اعتبار سے پرانا مسلمان نومسلم سے افضل ہے۔

(۳۲۸۶) ایسی حدیث شریف سنایئے جس میں معنی کے اعتبار سے کوئی کمی بیشی نہ ہو۔ الفاظ میں کمی بیشی یا تبدیلی ہو جانا ممکن ہے معنی و مفہوم میں تبدیلی نہ ہو کیونکہ الفاظ میں بھی رد و بدل نہ ہو اور نقل الفاظ میں کوئی غلطی و چوک نہ ہو یہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہ تو حدیث شریف ہے جسکی نہ تو اس قدر تلاوت کا اہتمام ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کتابی شکل میں ہمارے گھروں میں موجود ہے جبکہ قرآن کریم کی تو دن و رات تلاوت ہوتی ہے اور ہر گھر میں قرآن کریم موجود ہے پھر بھی اسکی تلاوت میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوئی کہ روایت بالمعنی جائز ہے کہ الفاظ بدل جائیں مگر معنی نہ بدلیں۔ حدیث شریف میں ایسی زیادتی و کمی جائز ہے۔ اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل ہے (مرقاۃ شریف) ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایسی حدیث شریف سنایئے کہ اسکے معانی میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہو الفاظ اگر مختلف بھی ہوں تو کوئی حرج نہیں جماعت صحابہ کرام بارگاہ رحمت و نور میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ایک ساتھی نے کسی کو بنا قصد و عمد قتل کر کے سخت جرم کر لیا ہے ان پر قصاص تو ہے نہیں دیت ہے تو اب ہمارے ساتھی کی جان دوزخ سے کیسے بچے تو پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو تسلی بخش جواب سے نوازا کہ بغیر قصد و عمد کے قتل میں قصاص تو ہے نہیں بلکہ دیت ہے۔ دیت کی دنیا میں معافی ہو جاتی ہے آخرت کے وبال سے بچنے کیلئے کوئی نیکی کر لینا چاہیے

كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رواہ فی شرح السنۃ)

تو ہوگا اس کیلئے اجالا قیامت کے دن۔

(۳۲۸۶) حدیث شریف: عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا

ترجمہ: حضرت عریف ابن دیلمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے حضرت واثلہ ابن اسقع کے پاس تو ہم نے عرض کیا

حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ

کہ بیان فرمایئے ہم سے کوئی حدیث پاک کہ نہیں ہو اس میں کوئی زیادتی یا کمی تو وہ ناراض ہو گئے اور حضرت واثلہ نے فرمایا بیشک تم میں کا ایک

لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا

تلاوت کرتا ہے اور اسکا قرآن کریم لٹکا ہوا ہے اسکے گھر میں پھر بھی زیادتی و کمی کرتا ہے تو ہم نے عرض کیا کہ بس ہمارا مقصد یہ ہے کہ

حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ایسی حدیث شریف سنایئے جسکو سنا ہے آپنے پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا حضرت واثلہ نے کہ ہم حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقُ

اپنے ایک دوست کے بارے میں جس نے واجب کر لی تھی یعنی دوزخ قتل کر کے تو فرمایا پیارے نبی نے آزاد کرو غلام اسکی طرف سے، آزاد فرما دے گا

اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ. (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اللہ تعالیٰ ہر عضو کے عوض اس غلام کے ایک عضو اس قاتل کا آگ سے۔

(۳۲۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا الَّتِيْ تُفَكُّ الرَّقَبَةُ. (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ فضیلت والا صدقہ سفارش ہے جس سے کہ چھوڑائے گردن کو۔

और जो आजाद करे किसी मुसलमान जान को तो होगा उसका बदला जहन्नम से, और जो बूढा हुआ अल्लाह तआला की राह में तो होगा उजाला उसके लिये कयामत के दिन।

3286 हदीस शरीफ़:– हजरते अरीफ़ इब्ने दैलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गये हज़रते वासेला इब्ने असक़ा के पास तो हमने अर्ज किया कि बयान फ़रमाइये हमसे कोई हदीसे पाक कि न हो उसमें कोई ज्यादती या कमी तो नाराज हो गये और हजरते वासला ने फ़रमाया बेशक तुममें का हर एक तिलावत करता है और उसका कुरआन करीम लटका हुआ है उसके घर में फिर भी ज़्यादती व कमी करता है तो हमने अर्ज़ किया कि बस हमारा मक़सद यह है कि ऐसी हदीस सुनाइये जिसको सुना है आपने प्यारे नबी से तो फ़रमाया हज़रते वासेला ने कि हम हाज़िर हुये प्यारे नबी की बारगाह में अपने एक दोस्त के बारे में जिसने वाजिब कर ली थी यानि दोजख, कत्ल करके, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने आज़ाद करो गुलाम उसकी तरफ़ से आज़ाद फ़रमा देगा अल्लाह तआला हर उज्व के ऐवज़ उस गुलाम के एक उज़्व उस क़ातिल का आग से।

3287 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज्यादा फ़ज़ीलत वाला सदक़ा सिफ़ारिश है जिससे कि छुड़ाये गर्दन को।

اور وہ نیکی یہ ہے کہ تم ایک غلام آزاد کر دو۔ قتل اگر خطا بھی ہو تو بھی جرم ہے کیونکہ یہ قتل بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتا ہے اس بے احتیاطی کی سزا دوزخ ہے۔ خطا و نسیان پر کوئی گرفت نہیں ہے مگر جس غفلت کی وجہ سے خطا ہوتی ہے اس غفلت پر پکڑ ضرور ہے۔ جیسے اگر کوئی رات کو خوامخواہ دیر سے سوئے جسکی وجہ سے صبح کو نماز فجر کیلئے آنکھ نہ کھلے اور نماز فجر قضا ہو جائے تو رات کو بلا وجہ زیادہ جاگنے پر پکڑ ہے اگر جلدی سو جائے تو فجر میں آنکھ ضرور کھل جاتی ہے اور نماز فجر قضا نہ ہوتی۔

(۳۲۸۷) کسی کے غلام کو آزاد کر دینا سفارش کر کے۔ یا کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دینا چاہتا ہو تو سفارش کر کے اسکو بچا دینا۔ یا کوئی مالک اپنے غلام پر ظلم و زیادتی کرتا ہو اسکو ظلم و زیادتی سے بچا دینا۔ غرض یہ کہ کسی کو قرض، غلامی، قید، ظلم سے بچا لینا سفارش کر کے یا مکاتب کا بدل کتابت کم کرا دینا اپنی سفارش سے یہ بہترین صدقہ ہے۔ مگر آج تو نقشہ ہی الٹا ہے کہ ظلم و زیادتی کیلئے سفارشیں کی جاتی ہیں۔ ظالم کی حمایت اور مظلوم کو ستایا جاتا ہے اور پھر غرہ یہ کہ اس پر فخر محسوس کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھی سمجھ سے نوازے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور مظلوموں اور کمزوروں کی مدد و سفارش کر کے صدقات کا ذخیرہ کریں اور اپنی عاقبت کو سنواریں اور سدھاریں۔ سفارش کر کے پھنسے آدمی کو چھوڑا دینا افضل و اعلیٰ کار ثواب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جو کریگا سفارش اچھی تو ہوگا اسکے لئے حصہ اسمیں سے اور جو سفارش کریگا بری تو ہوگا اسکے لئے حصہ اسمیں سے اور ہے اللہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اچھی سفارش کرنا ثواب ہے بری سفارش کرنا گناہ ہے۔ کسی کو مصیبت سے چھڑانے کیلئے سفارش کرنا کار ثواب ہے اور کسی ظالم کو چھڑانے یا ظلم کرانے کیلئے سفارش کرنا کار گناہ و حرام ہے۔ گناہ کرنا بھی حرام اور گناہ کی رغبت دینا مشورہ دینا یہ سب جرم ہیں اور ایسے ہی نیکی کرنا نیکی کی رغبت دلانا نیکی کا مشورہ دینا کار ثواب اور اجر کا باعث ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۳)

(۳۲۸۸) اس حدیث شریف کے معنی سیدنا حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صاحبین) کے نزدیک یہ ہیں کہ اگر آزاد کرنے والا فقیر ہو تو غلام پورا آزاد ہو گیا مگر کمائی کر کے باقی مالکوں کو اپنے بقیہ حصے کی قیمت ادا کرے۔ اور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ ابھی اسکا ایک ہی حصہ آزاد ہوا ہے جب کمائی کر کے بقیہ حصے کی قیمت ادا کر دیگا تب باقی آزاد ہوگا۔ حضور امام اعظم کے نزدیک اگرچہ آزادی منقسم ہو سکتی ہے مگر منقسم رہ نہیں سکتی۔ لہٰذا امام اعظم کے ہاں اگر آزاد کرنے والا فقیر ہے تو اس وقت تو غلام کا یہ ہی حصہ آزاد ہوگا مگر باقی مالکوں کو حق ہوگا کہ یا تو وہ بھی آزاد کر دیں یا غلام سے مشقت کرا کے اپنے حصوں کی قیمت وصول کر لیں اور غلام یہ قیمت ادا کر کے آزاد ہو جائے اور اگر آزاد کرنے والا غنی ہے تو پورے کا پورا غلام آزاد ہو جائے گا آزادی منقسم نہ ہوگی۔

(۳۲۸۹) اگر اس مرنے والے کے پاس ان غلاموں کے علاوہ دوسرا مال بھی ہوتا کہ یہ چھ غلام اس مال کا تہائی بن جاتے تو یہ کل کے کل آزاد ہو جاتے۔ مرتے وقت اپنے تہائی مال میں تصرف جائز ہے زیادہ میں نہیں کہ باقی دو تہائی مال جسکے وارثوں کا ہے۔ ان چھ کے چھ غلاموں کی قیمت برابر برابر تھی اگر ان غلاموں کی قیمتوں میں کمی بیشی ہوئی تو دو غلام آزاد ہوتے بلکہ تہائی مال میں جتنے آئے وہ آزاد ہوئے۔ مرتے وقت کا صدقہ خیرات ہبہ وغیرہ درست ہے۔ اس وقت تمام کام صرف تہائی مال میں کر سکتا ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ مذکورہ چھ غلاموں کا تہائی آزاد ہوگا یعنی ہر غلام کا ۳/۱ حصہ آزاد اور ہر غلام اپنے ۳/۲ یعنی دو تہائی آزاد کرنے کے کمائی کریں اور قیمت ادا کر کے آزاد ہو جائیں۔ یہی موقف سیدنا امام شعبی، سیدنا امام شریح، سیدنا خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے پیارے نبی ﷺ نے مرنے والے کیلئے یہ سخت الفاظ اسلئے فرمائے کہ اس نے وارثوں کے حق میں تصرف کیا جو اچھی بات نہ تھی۔ مردے کو دینی قصور کی وجہ سے برا کہا جا سکتا ہے دنیاوی وجہ سے مردے کو برا نہ کہنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اپنے مُردوں کو بھلائی سے یاد کرو۔ عبرت و نصیحت کیلئے اگر امام کسی

﴿بَابُ اِعۡتَاقِ الۡعَبۡدِ الۡمُشۡتَرَکِ وَشِرۡیِ الۡقَرِیۡبِ وَالۡعِتۡقِ فِی الۡمَرَضِ﴾

﴿ترجمہ: مشترک غلام آزاد کرنے اور قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا باب﴾

(۳۲۸۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنۡ اَعۡتَقَ شِقۡصًا فِیۡ عَبۡدٍ اُعۡتِقَ کُلُّہٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جس نے آزاد کیا ایک حصے کو غلام میں تو آزاد ہو جائے گا کل کا کل

اِنۡ کَانَ لَہٗ مَالٌ فَاِنۡ لَمۡ یَکُنۡ لَہٗ مَالٌ اُسۡتُسۡعِیَ الۡعَبۡدُ غَیۡرَ مَشۡقُوۡقٍ عَلَیۡہِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اگر ہے اسکے پاس مال اور اگر نہ ہو اسکے پاس مال تو محنت کرائی جائے گی غلام سے بنا مشقت ڈالے اس غلام پر۔

(۳۲۸۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اَعۡتَقَ سِتَّۃَ مَمۡلُوۡکِیۡنَ لَہٗ عِنۡدَ مَوۡتِہٖ لَمۡ یَکُنۡ لَہٗ مَالٌ غَیۡرُھُمۡ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنے اپنی موت کے وقت نہیں تھا اسکے پاس کوئی مال انکے علاوہ

فَدَعَابِھِمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَزَّاَھُمۡ اَثۡلَاثًا ثُمَّ اَقۡرَعَ بَیۡنَھُمۡ فَاَعۡتَقَ اِثۡنَیۡنِ وَاَرَقَّ اَرۡبَعَۃً

تو بلایا ان غلاموں کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو انکے حصے کیے تین اور پھر قرعہ اندازی فرمائی انکے درمیان تو آزاد فرمایا دو کو اور غلام رکھا چار کو

وَقَالَ لَہٗ قَوۡلًا شَدِیۡدًا۔ (رواہ المشکوٰۃ) وَفِیۡ رِوَایَۃٍ وَقَالَ لَوۡشَھِدۡتُہٗ

اور فرمائے مرنیوالے کیلئے سخت الفاظ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر ہم موجود ہوتے اسکے جنازے میں

قَبۡلَ اَنۡ یُّدۡفَنَ لَمۡ یُدۡفَنۡ فِیۡ مَقَابِرِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ (رواہ ابو داؤد)

اس سے پہلے کہ وہ دفن کیا جاتا تو نہ دفن کیا جاتا وہ مسلمانوں کے قبرستان میں۔

(۳۲۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَجۡزِیۡ وَلَدٌ وَالِدَہٗ اِلَّا اَنۡ یَّجِدَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بدلہ دے سکتا کوئی بیٹا اپنے باپ کو مگر یہ کہ پائے اپنے باپ کو

مَمۡلُوۡکًا فَیَشۡتَرِیَہٗ فَیُعۡتِقَہٗ۔ (رواہ مسلم)

غلام تو خرید لے اسکو پھر آزاد کر دے اسکو۔

(184) मुशतरक गुलाम आज़ाद करने और क़रावतदार को ख़रीदने और बीमारी में आज़ाद करने का बाब

3288 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जिसने आज़ाद किया एक हिस्से को गुलाम में तो आज़ाद हो जायेगा कुल का कुल, अगर है उसके पास माल और अगर न हो सके उसके पास माल तो मेहनत कराई जायेगी गुलाम से बिना मशक्कत डाले उस गुलाम पर।

3289 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स ने आज़ाद किया 6 गुलामों को अपनी मौत के वक़्त, नहीं था उके पास कोई माल उनके अलावा तो बुलाया उन गुलामों को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो उनके हिस्से किये तीन और और फिर कुरआ अंदाज़ी फ़रमाई उनके दरमियान तो आजाद फ़रमा दिया दो को और गुलाम रखा चार को और फ़रमाये मरने वाले लिये सख्त अल्फ़ाज़ और एक रिवयत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अगर हम मौजूद होते उसके जनाज़े में इससे पहले कि दफ़न किया जाता तो न दफ़न किया जाता वो मुसलमानों के क़ब्रिस्तान में।

3290 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं वदला दे सकता कोई बेटा अपने बाप को मगर यह कि पाये अपने बाप को गुलाम तो ख़रीद ले उसको फिर आज़ाद कर दे उसको।

3291 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मालिक

غلط کار کی نماز جنازہ خود نہ پڑھائے دوسروں سے پڑھوا دے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کرا دے تو درست ہے تاکہ لوگ آئندہ غلط کاری سے باز آئیں۔ یہ بھی تبلیغ کی صورت ہے۔ اس مذکورہ شخص کی وفات و دفن کے وقت پیارے نبی ﷺ مدینہ شریف سے باہر جلوہ گستر ہوں گے یا پھر سفر میں۔ ورنہ عام طور پر پیارے نبی ﷺ حضرات صحابہ کرام کی تکفین و تدفین میں شرکت فرماتے تھے۔ عام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی مسلمانوں کی تکفین و تدفین میں شرکت کیا کریں۔ یہ سنت بھی ہے کار ثواب بھی۔

(۳۲۹۰) ذوی الارحام یعنی خاص قرابت دار خریدتے ہی آزاد ہو جاتے ہیں۔ بیٹا اپنے باپ کی کتنی ہی خدمات انجام دے مگر باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ باپ کا حق ادا کرنے کی صرف ایک ہی شکل ہے کہ اگر بیٹا آزاد ہے اور مالدار ہے اور باپ غلام ہے تو بیٹا باپ کو خریدے تاکہ وہ باپ بیٹے کی ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جائے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پہلے تو بیٹا باپ کا مالک بن جائے اور پھر بحیثیت مالک اپنے طور پر باپ کو آزاد کرے۔

(۳۲۹۱) ذی رحم وہ قرابت دار ہے جس سے نسبی رشتہ ہو اور محرم وہ ہے جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو۔ لہٰذا دادا محرم تو ہے مگر ذی رحم نہیں۔ اور چچازاد بھائی ذی رحم تو ہے مگر محرم نہیں ہے اور باپ بھائی بھتیجے چچا وغیرہ ذی رحم بھی ہیں اور محرم بھی۔ اگر کوئی شخص اپنے ذی رحم محرم غلام کو خریدے یا کسی اور طریقے سے اسکی ملکیت میں آجائے تو وہ آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ حدیث شریف:۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میرا بھائی بازار میں فروخت ہو رہا تھا میں نے اسے خرید لیا میں چاہتا ہوں کہ اس بھائی کو آزاد کر دوں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو اللہ تعالیٰ ہی نے آزاد فرما دیا (مبسوط و مرقاۃ شریف ولمعات شریف) اللہ تعالیٰ نے آزاد فرما دیا یعنی وہ خریدتے ہی خود بخود آزاد ہو گیا۔ اب اسے مزید آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳۲۹۲) کسی شخص نے اپنی باندی سے صحبت کی اور اس سے بچہ یا بچی پیدا ہو تو یہ باندی غلام مدبر کے حکم میں ہے کہ اسکے مرنے کے بعد آزاد ہوگی۔ اسکے پیچھے یا اسکے مرے بعد ان دونوں جملوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ ام ولد کی بیع یا ہبہ یا وصیت جائز نہیں ہے۔

اس پر تمام امت کا اجماع ہے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے ام ولد کی بیع کے قائل تھے بعد میں آپ نے اپنے اس موقف سے رجوع فرما لیا (مرقاۃ شریف)۔

(۳۲۹۳) زمانہ نبوی میں یا زمانہ صدیقی میں کسی کا ہونا اس وقت تک حجت نہیں ہو سکتا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ پیارے نبی ﷺ کو اس کام کی خبر ہوئی اور آپ نے منع نہ فرمایا۔ ان حضرات صحابہ کرام کو بھی اس مسئلے کی خبر نہ ہوئی ہوگی ابتدائے اسلام میں علم نہ ہونا عذر تھا اب علم نہ ہونا عذر نہیں بلکہ علم نہ ہونا خود ایک جرم ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسند خلافت پر جلوہ گستر ہوئے اور آپکو اس کام کی خبر پہونچی کہ بعض حضرات صحابہ کرام لاعلمی کی بنا پر ام ولد کو خرید لیتے ہیں تو آپ نے ممانعت فرمائی اور اسکا اعلان عام فرما دیا۔ کسی بھی صحابی نے اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند نہ فرمائی۔ یہ ہوا اجماع صحابہ کرام۔ اگر یہ حکم فاروقی مشکوک و مشتبہ ہوتا تو حضرات صحابہ کرام ضرور اس اعلان کے خلاف دوسرا اعلان کرتے اور صدائے احتجاج بلند فرماتے۔

(۳۲۹۴) اس حدیث شریف میں غلام کے مال سے مراد غلام کا کمایا ہوا مال ہے اگرچہ غلام ہی کے قبضے میں ہو مگر وہ مال مالک ہی کا ہے۔ مثلاً غلام کو تجارت کی اجازت دیدی گئی تھی اس نے تجارت کی مال کمایا اور ابھی مالک کو نہ دیا تھا کہ غلام آزاد کر دیا گیا تو غلام کا مال آزاد کرنے والے مالک کا ہوگا اگر برائے مہربانی مالک کہہ بھی دے کہ غلام سے کہ یہ مال تیرا ہے جا لے جا تو پھر بھی مال کا مالک آزاد کرنے والا مولیٰ ہی ہوگا۔

(۳۲۹۵) آزاد کرنا شرط کیساتھ جائز ہے۔ اور غلام کو اس شرط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ سیدنا حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیسا ایمان بھرا جواب دیا کہ آپ اگر یہ شرط نہ بھی لگاتیں جب بھی تو میں پیارے رسول ﷺ کا زندگی بھر کیلئے غلام بے دام ہوں۔ حضرت سفینہ عمر بھر پیارے نبی ﷺ کے اور حضرات صحابہ کرام کے خادم رہے اور خدمت کی سعادت آپکے مقدر میں رہی۔ حضرت سفینہ کا نام مہربان یا رومان یا رباح تھا۔ آپ فارس النسل تھے۔ ایک سفر میں ایک شخص

(۳۲۹۱) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحْمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جو مالک ہوجائے ذی رحم محرم کا تو وہ آزاد ہے۔

(۳۲۹۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ اَوْ بَعْدَهُ۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب جن دے بچہ کسی شخص کی لونڈی اسی سے تو وہ بچہ آزاد ہے کہ وہ بچہ اسکے پیچھے جنے یا اسکے مرنے بعد جنے۔

(۳۲۹۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فروخت کیا ہم نے ام ولد (لونڈیوں) کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک میں اور امیر المومنین حضرت ابوبکر کے زمانہ پاک میں پھر جب ہوئے خلیفہ امیر المومنین حضرت عمر تو منع فرمادیا انہوں نے ہم کو اس سے تو ہم باز رہے۔

(۳۲۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو آزاد کرے غلام کو اور اسکے پاس مال ہے تو غلام کا مال مالک کا ہے مگر یہ کہ شرط لگائے مالک۔

(۳۲۹۵) حدیث شریف: عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدِمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ

ترجمہ: حضرت سفینہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں تھا غلام ام المومنین حضرت ام سلمہ کا تو فرمایا حضرت ام سلمہ نے کہ میں آزاد فرماتی ہوں تم کو اور میں شرط لگاتی ہوں تم پر یہ کہ خدمت کروگے تم پیارے رسول اللہ ﷺ کی جب تک جیوگے تو میں نے عرض کیا کہ اگر آپ شرط نہ لگاتیں مجھ پر

हो जाये ज़ीरहम मुहरिम का तो वो आजाद है।

3292 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उन्होंने फ़रमाया जब जन दे बच्चा किसी शख़्स की लौंडी उसी से तो वो बच्चा आजाद है कि वो बच्चा उसके पीछे जने या उसके मरने के बाद जने।

3293 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रोख़्त किया हमने उम्मुल वल्द (लौंडियों) को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में और अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र के ज़माना ए पाक में फिर जब हुये ख़लीफ़ा अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर तो मना फ़रमा दिया उन्होंने हमको इससे तो हम बाज़ रहे।

3294 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो आज़ाद करे गुलाम को और उसके पास माल है तो गुलाम का माल मालिक का है मगर यह कि शर्त लगाये।

3295 हदीस शरीफ़:– हज़रते सफ़ीना से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं था गुलाम उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा का तो फ़रमाया हज़रते उम्मे सलमा ने कि मैं आजाद फ़रमाती हूँ तुमको और मैं शर्त लगाती हूँ तुमपर यह कि खिदमत करोगे तुम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की जब तक जियोगे तो मैंने अर्ज किया कि अगर आप शर्त न लगातीं मुझपर तब भी मैं न छोड़ता प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम

نے اپنا اسلحہ تلوار، ڈھال، نیزہ وغیرہ آپ پر ڈال دیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تم تو سفینہ ہو یعنی کشتی ہو جیسے کشتی پر سامان لاد دیا جاتا ہے ایسے ہی تم پر سامان لاد دیا گیا ہے۔ اسی دن سے آپ حضرت سفینہ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ اور اصل نام بھی اس لقب میں دب میں گیا چھپ گیا۔ زمانہ فاروقی میں ایک سفر کے موقع پر جنگل میں آپ پر ایک شیر نے حملہ کرنا چاہا تو آپ نے شیر سے فرمایا کہ اے شیر میں پیارے رسول کا غلام ہوں اتنا سننا تھا کہ شیر کتے کی طرح دم ہلانے لگا اور رہزنی کی جگہ رہبری کا کردار اپنالیا۔

(۳۲۹۶) جس غلام سے اسکے مولا نے کہہ دیا کہ تو اپنے روپے ادا کردے تو تو آزاد ہے اس نے اکثر روپے ادا کر دئے اور تھوڑے روپے رہ گئے یا ایک ہی روپیہ رہ گیا تو ابھی وہ پورا کا پورا ہی غلام ہے یہ نہ ہوگا کہ ادا کردہ روپے کے حساب سے آزاد ہو جائے اور باقی ماندہ روپے کے حساب سے غلام رہے۔ غلام جب تمام حساب بیباق کر دیگا تب ہی آزاد ہوگا۔ سیدنا حضور غوث اعظم پیر پیراں میر میراں شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تک بندے کا تعلق دنیا یا اپنی ہستی سے ایک جو کی برابر بھی باقی ہے تو اسے آزادی میسر نہ ہوگی (اشعۃ اللمعات شریف)۔

(۳۲۹۷) مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اسکو لکھ دے کہ اس قدر روپیہ جب تو ادا کر دیگا تو تو آزاد ہے اور ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مطہرہ نے اپنے غلام کو مکاتب فرمایا اور غلام کے پاس اتنا مال جمع ہو گیا مگر ابھی اس نے ادا نہیں کیا ہے تو ان زوجہ مطہرہ کو چاہئے کہ اس غلام سے پردے کی تیاری کرنے لگیں کیونکہ وہ اب آزاد ہونے پر قادر ہو چکا ہے اسکی آزادی قریب ہے کسی وقت بھی آزاد ہو سکتا ہے لہٰذا پردے کی تیاری ضروری ہوگی۔ چنانچہ سیدتنا حضرت ام سلمہ ہی کا واقعہ ہے کہ انہوں نے اپنے غلام نبہان سے پوچھا تیری کتابت کے مال سے کس قدر باقی ہے؟ انہوں نے عرض کیا دو ہزار درہم باقی ہیں۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کیا وہ دو ہزار درہم تیرے پاس ہیں۔ عرض کیا ہاں! حضرت ام سلمہ نے فرمایا ادا کردے اور جا تجھے سلام ہے۔ یہ فرما کر آپ نے پردہ ڈال لیا۔ نبہان رونے لگے کہ میں اب آپ کے دیدار سے محروم ہو گیا۔ میں تو یہ رقم کبھی ادا نہ کرونگا حضرت ام سلمہ نے فرمایا بیٹے! اب تم مجھے کبھی نہ دیکھ سکوگے ہم سے پیارے رسول ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔ یاد رہے یہ حکم ازواج مطہرات کیلئے خصوصیت کا حامل ہے اور دوسری خواتین اسلام کیلئے یہ حکم استحبابی ہے۔ ورنہ مسئلہ یہی ہے کہ مکاتب غلام جب تک آنا پائی سے حساب صاف نہ کردے وہ غلام ہی ہے۔ مولاۃ کا پردہ واجب نہیں۔ غلام اور اسکی مالکہ بی بی مولاۃ میں پردہ نہیں ہے۔ جب غلام آزاد ہو جائے تو اس سے مولاۃ کا پردہ واجب ہے۔ اور جب غلام آزاد ہونے سے قریب ہو جائے تو پردہ بہتر ہے۔

(۳۲۹۸) ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے سو اوقیہ چار ہزار درہم کے ہوئے۔ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے۔ عجز کی شکل یہ ہے کہ یا تو خود غلام ہی کہہ دے کہ میں اب روپیہ ادا نہیں کر سکتا یا مکاتب کی مدت گزر جائے اگر بعض روپیہ ادا کر دیا گیا ہو تو یہ روپیہ مولیٰ کا ہوا اور یہ مکاتب پہلے کی طرح مکمل غلام ہو جائے گا کل بدل کتابت یا بعض بدل کتابت کی ادا سے عاجز ہونا حکم میں یکساں ہے کہ دونوں ہی صورتوں میں یہ مولیٰ کا پورا غلام بن جائے گا۔

(۳۲۹۹) مکاتب جتنا زر کتابت ادا کر چکا ہے اتنا آزاد ہوگا اور جتنا زر کتابت اسکے ذمہ باقی ہے اتنے میں غلام قرار پائیگا۔ مثلاً ایک غلام ایک ہزار روپے میں مکاتب تھا اور پانچ سو روپے ادا کر چکا ہے۔ اب اس مکاتب غلام کا والد جو آزاد و مالدار تھا مر گیا اور یہ مکاتب اسکا اکلوتا بیٹا ہے جو باپ کے ترکے کا وارث ہونا چاہیے تو اب یہ مکاتب اپنے باپ کے آدھے ترکے کا وارث ہوگا کیونکہ یہ آدھا ہی آزاد ہے۔ اسی طرح اگر اس مکاتب کو کسی نے قتل کر دیا اور قاتل پر دیت واجب ہوئی اور اس مکاتب کی قیمت ایک ہزار روپے تھی تو قاتل اس مقتول مکاتب کی آدھی دیت یعنی پانچ سو روپے اس مکاتب کے وارثوں کو دینگے اور آدھی قیمت پانچ سو روپے مالک کو ادا کرینگے۔

(۳۳۰۰) نیک کام میں جلدی کرنا چاہیے نہ جانے یہ دم کس دم نکل جائے۔ نیکی میں دیر لگانے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ موت آجائے، یا شیطان اغوا کرے۔ اگر کوئی کافر مسلمان ہونے آئے تو اسکو فوراً مسلمان کرنا چاہیے دیر نہ لگانا چاہیے ایسے ہی اگر کوئی مرید ہونے آئے تو اسکو بھی فوراً مرید کر لینا چاہیے کہ پتہ نہیں کہ تاخیر

55

مَافَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاعِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِیْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَیَّ. (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

تب بھی میں نہ چھوڑتا پیارے رسول اللہ ﷺ کو جب تک میں جیتا تو آزاد فرمادیا مجھ کو حضرت ام سلمہ نے اور شرط لگادی مجھ پر۔

(۳۲۹۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَابَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ مُکَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ باقی ہے اس پر بدل کتابت سے ایک درہم بھی۔

(۳۲۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدٰکُنَّ وَفَاءٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ہو کوئی تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا کرنے کا مال

فَالْتَحْتَجِبْ مِنْهُ. (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

تو چاہیئے کہ پردہ کرنے کی تیاری کریں اس مکاتب غلام سے۔

(۳۲۹۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ کَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰی مِائَةِ اُوْقِیَةٍ فَاَدَّاهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ چاندی پر تو ادا کردیا اس نے اسکو

اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشَرَةَ دَنَانِیْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِیْقٌ. (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

سوائے دس اوقیہ کے یا دس درہم کے پھر وہ عاجز ہوگیا تو وہ غلام ہی ہے۔

(۳۲۹۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُکَاتَبُ حَدًّا اَوْمِیْرَاثًا وَرِثَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب پہونچے مکاتب سزا کو یا میراث کو تو وارث کیا جائے گا

بِحِسَابِ مَاعَتَقَ مِنْهُ. (رواہ ابوداؤد والترمذی)

اس حساب سے جتنا کہ وہ آزاد ہوچکا ہے۔

(۳۳۰۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابو عمرہ انصاری سے مروی کہ انکی والدہ ماجدہ نے ارادہ فرمایا غلام آزاد کرنے کا

को जब तक मैं जीता तो आजाद फ़रमा दिया मुझको हजरते उम्मे सलमा ने और शर्त लगा दी मुझपर।
3296 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मकातिब गुलाम है जब तक बाक़ी है उस पर बदले किताबत से एक दिरहम भी।
3297 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब हो कोई तुममें किसी के मकातिब के पास पूरा करने का माल तो चाहिये कि पर्दा करने की तैयारी करे उस मकातिब गुलाम से।
3298 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसने मकातिब किया अपने गुलाम को सौ औक़िया चादी पर तो अदा कर दिया उसने उसको सिवाये दस औक़िया के या दस दिरहम के फिर वो आजिज हो गया तो वो गुलाम ही है।
3299 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब पहुंचे मकातिब सज़ा को या मीरास को तो वारिस किया जायेगा उस हिसाब से जितना कि वो आज़ाद हो चुका है।
3300 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने अबू उमरा अंसारी से मरवी कि उनकी वालेदा माजेदा ने इरादा फ़रमाया गुलाम आज़ाद करने का तो देर लगायी उसमें यहाँ तक कि सुबह हो गयी फिर उनका इंतेकाल हो गया, हज़रते अब्दुर्रहमान ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया हजरते क़ासिम इब्ने हज़रते मौहम्मद

اسکے ایمان نہ لانے اور مرید نہ ہونے کی وجہ بن جائے اور وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہ جائے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ وضو کرکے آؤ یا اپنے والدین سے اجازت لیکر آؤ یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ قبول اسلام یا بیعت وارادات کیلئے نہ تو وضو ضروری ہے اور نہ ہی والدین کی اجازت۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر راستے میں نفس و شیطان نے بہکایا اور وہ ارادہ بدل گیا تو اسکا وبال خود اس دیر لگانے والے پر بھی ہوگا کہ اس نے خواہ مخواہ وضو اور اجازت والدین کی بچر فٹ کی تھی۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور دوڑو تم مغفرت کی طرف جو تمہارے مالک کی طرف سے ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۶۴)
سیدنا حضرت قاسم بن حضرت محمد بن سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حضرت عبدالرحمٰن نے مسئلہ پوچھا کہ میری والدہ صاحبہ غلام آزاد کرنا چاہتی تھیں موقع نہ ملا کہ وصال ہوگیا اب اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کردوں تو انہیں ثواب ملیگا کہ نہیں تو حضرت قاسم نے انہیں مسئلہ نہ بتا کر مسئلہ کی دلیل ہی بتادی کہ پیارے نبی ﷺ کے ظاہری زمانہ پاک میں بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا تھا تو پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی جواب عنایت فرمایا تھا کہ ہاں ماں کی طرف سے غلام آزاد کردو تمہاری ماں کو ثواب پہونچے گا۔ عبادات مالی ہوں کہ بدنی سبکا ثواب میت کو پہونچتا ہے جیسے صدقات وخیرات، نفل نماز، قرآن خوانی، قل شریف وشیرینی کا ثواب۔ اسی طرح غلام اور لونڈی آزاد کرکے اسکا ثواب بخش دینا بھی جائز ہے اور یہ ثواب میت کو پہونچتا ہے بشرطیکہ میت صاحب ایمان ہو۔ بے ایمان بدعقیدہ کو ایصال ثواب کرنا بے سود ہے۔ پہونچتا ہی نہیں بلکہ بے ایمان کو ایصال ثواب کرنا ناجائز وحرام کفر انجام ہے۔ مسلمان اسکو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کسی بدعقیدہ کا تیجہ دسواں چالیسواں چھمائی برسی کرنا ناجائز ہے۔ ایصال ثواب تو خوش عقیدہ حضرات کیلئے ہوتا ہے اور انہیں کو اسکا فائدہ پہونچتا ہے۔ ایصال ثواب کے موضوع پر فقیر قدیری کی کتب "ثبوت ایصال ثواب" اور "اسلام میں ایصال ثواب" اور مداری شریف کا "باب ایصال الثواب" کا مطالعہ فرمائیں۔

(۳۳۰۱) سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امیر المومنین حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلف اکبر ہیں اور سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سگے بھائی ہیں کہ سیدتنا حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم شریف سے ہیں۔ اچانک سوتے سوتے رہ گئے۔ کوئی وصیت وغیرہ نہ کرسکے۔ حضرت عائشہ نے دیگر صدقات وخیرات کے علاوہ آپکے ایصال ثواب کیلئے بہت سے غلام بھی آزاد فرمائے۔ دنیاداروں کے لئے اچانک موت پکڑ ہے پیارے نبی ﷺ نے ایسی موت سے پناہ مانگی ہے۔ کبھی دنیا دار لوگ اچانک مرجاتے ہیں تو دنیا دار انکی مدحت سرائی کرتے ہیں حالانکہ یہ موت اچھی نہیں کہ اس دنیا دار کو توبہ کی توفیق اور توبہ کا موقع بھی نہ مل سکا کہ چل بسا۔ البتہ دینداروں کیلئے اچانک موت اللہ تعالیٰ کی نعمت ورحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیماری کی تکالیف سے نجات دی۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال شریف بحالت نماز اچانک ہی ہوا (تفسیر قدیری بدیعی صفحہ ۱۱۷) بدعقیدہ کی اچانک موت عذاب الٰہی اور قہر الٰہی ہے۔

(۳۳۰۲) غلام کے مال سے مراد مقبوضہ مال ہے نہ کہ مملوکہ مال کہ غلام تو کسی چیز کا خود ہی مالک نہیں ہوتا وہ تو خود اپنے مولیٰ کا مال ہے۔ جیسے کسی شخص نے کسی شخص کا غلام ماذون خریدا کہ جسے خرید وفروخت کی اجازت تھی اور اسکے مقبوضہ مال کی شرط نہ لگائی تو یہ تمام مال فروخت کرنیوالے کا ہوگا اور خریدار کو صرف غلام ہی ملیگا۔ البتہ اگر خریدار یہ کہہ دیتا کہ میں غلام اور اسکا مقبوضہ مال خریدتا ہوں تو یہ مال بھی غلام کیساتھ ساتھ اسکا ہوتا۔ خریدار نے وقت خرید مال کی شرط نہ لگائی تو اب خریدار کو غلام ہی ملیگا اسکا مقبوضہ مال بالکل نہ ملیگا۔

(۳۳۰۳) قسم تین قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) قسم غموس کہ اس میں صرف گناہ ہے (۲) قسم لغو کہ اس میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ (۳) قسم منعقدہ اسمیں قسم توڑنے والے پر کفارہ واجب ہوتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی ہو اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفاتیہ سے بھی قسم کھانا جائز ہے۔ نذر، کسی غیر واجب عبادت کو اپنے ذمہ واجب کرلینا یہ نذر ہے خواہ کسی شرط پر معلق ہو یا نہ ہو۔ گناہ کی نذر ماننے میں قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ نذر کا ثبوت قرآن کریم میں بھی ہے۔ ارشاد رب

فَاَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلیٰ اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

تو دیر لگائی اس میں یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر انکا انتقال ہوگیا حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا حضرت قاسم ابن حضرت محمد سے

اَیَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتیٰ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

یہ کہ نفع دیگا میری ماں کو کہ میں غلام آزاد کردوں اپنی والدہ کی طرف سے تو فرمایا حضرت قاسم نے کہ حاضر ہوئے حضرت سعد ابن عبادہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ هَلَكَتْ فَهَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا حضرت سعد نے کہ بیشک میری والدہ ماجدہ انتقال فرما چکی ہیں تو کیا نفع دیگا انکو یہ کہ

اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ۔ (رواه مالك)

غلام آزاد کردوں میں انکی طرف سے؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہاں۔

(۳۳۰۱) حدیث شریف: تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ

ترجمہ: وصال فرمایا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابوبکر نے بحالت نیند کہ سو رہے تھے تو آزاد فرمائے انکی طرف سے

عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِیْرَةً۔ (رواه مالك)

ام المومنین حضرت عائشہ نے بہت غلام۔

(۳۳۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ یَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَیْءَ لَهٗ۔ (رواه الدارمی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے خریدا غلام کو اور نہ شرط لگائی اسکے مال کی تو کچھ نہیں ہے خریدار کا۔

﴿ بَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ ترجمہ: قسموں اور منتوں کا باب ﴾

(۳۳۰۳) حدیث شریف: اَكْثَرُ مَاكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَحْلِفُ لَاوَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔ (رواه البخاری)

ترجمہ: اکثر پیارے نبی ﷺ جو قسم یاد فرماتے تھے "قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی"

से यह कि नफ़ा देगा मेरी माँ को कि मैं गुलाम आजाद कर दूँ अपनी वालेदा की तरफ़ से? तो फ़रमाया हज़रते कासिम ने कि हाज़िर हुये हजरते सअद इब्ने उबादा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में तो अर्ज़ किया हजरते सअद ने कि वेशक मेरी वालेदा माजेदा इंतेकाल फ़रमा चुकी हैं तो क्या नफ़ा देगा उनको यह कि गुलाम आज़ाद कर दूँ मैं उनकी तरफ़ से? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ।

3301 हदीस शरीफ़:– विसाल फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने अबू बक्र ने बहालते नींद कि सो रहे थे तो आज़ाद फ़रमाये उनकी तरफ़ से उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा ने बहुत गुलाम।

3302 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने ख़रीदा गुलाम को और न शर्त लगाई उसके माल की तो कुछ नहीं है ख़रीदार का।

(185) क़समों और मन्नतों का बाब

3303 हदीस शरीफ़:– अक्सर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जो क़सम याद फ़रमाते थे "क़सम है दिलों के बदलने वाले की"।

3304 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक अल्लाह

قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے میرے رب بیشک میں نے نذر مانی ہے تیرے لئے جو میرے پیٹ میں ہے جو وقف ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۴) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک میں نے نذر مانی ہے بیحد مہربان کیلئے روزے کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۳۰)

(۳۳۰۴) اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ اپنے باپ دادا کی قسم کھاتے تھے اسلئے اسی کا ذکر فرمایا گیا ورنہ غیر خدا کی قسم کھانا مکروہ ہے۔ اگر کسی حدیث شریف میں باپ دادا کی قسم ہے تو وہ قسم شرعی نہیں بلکہ تاکید کلام کیلئے ہے اور یہ شرعی قسم سے متعلق ممانعت ہے۔ یا یہ کہ یہ حدیث شریف تو بیان کرامت کیلئے ہے اور وہ حدیث شریف بیان جواز کے لئے ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۳۰۵) اہل عرب ایام جاہلیت میں باپ دادا کیساتھ ساتھ بتوں کی قسمیں کھاتے ہیں۔ زمانہ اسلام میں دونوں قسم کی قسموں سے منع فرمادیا گیا تا کہ مومنین ہوشیار رہیں اور پرانی عادت کے مطابق اب ان کی زبانوں پر یہ گندی قسمیں جاری نہ ہوں کیونکہ بتوں کی قسمیں کھانا کفر و شرک باپ دادا کی قسمیں کھانا مکروہ وممنوع ہیں۔

(۳۳۰۶) اگر کوئی نو مسلم بھول کر پرانی عادت کے تحت لات وعزیٰ کی قسم کھالے تو کفارے کیلئے کلمہ طیبہ پڑھ لے کہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۴۴) اور اگر کسی نے جان بوجھ کر بتوں کی تعظیم کرتے ہوئے انکی قسم کھائی ہے تو بتوں کی قسم کھانے والا کافر و مرتد ہوگیا اب دوبارہ کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ لات وعزیٰ کفار مکہ کے دو مشہور بت تھے جو کعبہ شریف میں رکھے ہوئے تھے۔ کفار کے دوسرے بتوں کا بھی یہی حکم ہے۔ اس جیسی قسم میں کفارہ نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے جو ابھی مذکور ہوا۔ جوا کھیلنا حرام ہے۔ یہاں جو بات فرمائی جارہی ہے وہ اہم ہے کہ جوا کھیلنا تو درکنار اگر کسی کو جوا کھیلنے کی دعوت بھی دی تو وہ جوے میں استعمال کیا جانے والا مال یعنی جس مال سے جوا کھیلنا چاہتا تھا وہ مال صدقہ وخیرات کر دے یا پھر دوسرے مال سے صدقہ وخیرات کردے کہ گناہ کا ارادہ بھی گناہ ہے۔ جب جوے کی صرف دعوت دینے والے کا یہ حال ہے اور یہ سزا ہے تو پھر جوا کھیلنے والا کیسا قہر قہار کا مستحق ہوگا۔

(۳۳۰۷) اس حدیث شریف میں چھ باتوں کا صراحتاً بیان ہے۔ (۱) اسلام کے سوا دوسرے دھرموں کی جھوٹی قسم کھانا۔ مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی وعیسائی ہوجاؤں یا اسلام سے نکل جاؤں پھر وہ یہ کام نہ کرے۔ یا کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو یہودی ہوجاؤں حالانکہ اس نے یہ کام کیا تھا تو وہ عملاً یہودی ہوگیا یا اسلام سے بری ہوگیا۔ یہ فرمان عالیشان بھی تشدد و دھمکانے کیلئے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا وہ کافر ہوگیا یعنی اس نے کافروں جیسا کام کیا۔ اسی قسم میں قسم منعقد ہوجائیگی اور کفارہ واجب ہوگا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب ان الفاظ کا تعلق زمانہ آئندہ سے ہو اگر ان الفاظ کا تعلق زمانہ ماضی سے ہو مثلاً یوں کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا تھا تو گنہگار ہے۔ اس شخص پر کفارہ نہیں (۲) غیر مملوکہ اشیا میں نذر ماننا۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ میرا بیمار اچھا ہوجائے تو فلاں شخص کی بکری کی قربانی دونگا یا فلاں شخص کا جو غلام ہے وہ آزاد ہے اس صورت میں نہ تو اس بکری کی قربانی واجب ہے اور نہ وہ غلام آزاد ہوگا کیونکہ نذر ماننے کے وقت نہ تو بکری نذر ماننے والے کی ملکیت میں تھی اور نہ وہ غلام۔ پھر اگر یہ بکری اور یہ غلام بعد میں اس نذر ماننے والے کی ملکیت میں آ بھی جائیں تب بھی یہ نذر پوری نہ کریگا کہ نذر ماننا ہی درست نہ ہوا (۳) جو جس ذریعہ سے خود کو قتل کریگا دنیا میں آخرت میں اسی ذریعہ سے عذاب بھی دیا جائے گا۔ مثلاً کوئی شخص خود کو چھرا گھونپ کر ہلاک کرے تو کل قیامت میں وہ چھرا اسکے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے آپ میں گھونپتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ اس چھرا گھونپنے میں پوری تکلیف ہوگی مگر جان نہ نکلے گی (۴) مومن کو لعنت کرنا اسکے قتل کے جیسا ہے کہ جو شخص لعنت کا مستحق نہ ہو اس پر لعنت کرے اس لعنت کرنے کا عذاب قتل کا سا ہے۔ وہ مومن جو لعنت کا مستحق نہیں ہے اس پر لعنت کرنا ناحق قتل کی طرح حرام ہے۔ کوئی یزیدی بغلیں نہ بجائے کہ یزید پلید پر لعنت کیوں کی جاتی ہے۔ یزید پلید بے ایمان تھا اسی نے دو سگی بہنوں کو ایک وقت میں ایک شخص کے نکاح میں رکھنا جائز قرار دے رکھا تھا جو قرآن کریم کا کھلا انکار ہے اور کفر ہے اور اس کا

(۳۳۰۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو یہ کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادا کی

مَنْ کَانَ حَالِفاً فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْلِیَصْمُتْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور جو ہو قسم کھانے والا تو چاہیئے کہ قسم کھائے اللہ تعالیٰ کی یا چاہیئے کہ چپ رہے

(۳۳۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَآئِکُمْ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپ دادا کی۔

(۳۳۰۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو قسم کھائے کہ کہدے اپنی قسم میں لات وعزیٰ کی قسم

فَلْیَقُلْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ فَلْیَتَصَدَّقْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو چاہیئے کہ کلمہ طیبہ پڑھے اور جو کہے اپنے دوست سے کہ آج جوا کھیلوں گا تیرے ساتھ تو وہ خیرات کرے۔

(۳۳۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّتٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِباً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو جھوٹی قسم کھائے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دھرم کی

فَھُوَ کَمَا قَالَ وَلَیْسَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ

تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور نہیں ہے حضرت آدم کے بیٹے پر کوئی نذر اس میں کہ جسکا مالک نہیں ہے اور جو قتل کریگا اپنے آپکو جس چیز سے

فِی الدُّنْیَا عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِناً فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِناً

دنیا میں تو عذاب دیا جائے گا اس چیز سے قیامت کے دن اور جو لعنت کرے گا مومن کو تو وہ اسکو قتل کرنے کی طرح ہے اور جو عیب لگائے گا کسی مومن کو

بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی کَاذِبَۃً لِیَتَکَثَّرَ بِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا قِلَّۃً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کفر کا تو وہ اس مومن کے قتل کی طرح ہے اور جو جھوٹا دعویٰ کریگا کہ بڑھائے اسکے ذریعہ مال تو نہ بڑھائے گا اسکی اللہ تعالیٰ مگر کمی۔

तआला मना फ़रमाता है तुमको यह कि क़सम खाओ तुम अपने बाप दादा की और जो हो क़सम खानें वाला तो चाहिये कि क़सम खाये अल्लाह तआला की या चाहिये कि चुप रहे।

3305 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न क़सम खाओ बुतों की और न अपने बाप दादा की।

3306 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जो क़सम खाये कि कह दे अपनी क़सम में लात व उज़्ज़ा की क़सम तो चाहिये कि कलमा ए तय्यबा पढ़े और जो कहे अपने दोस्त के दोस्त से कि आज जुआ खेलूँगा तेरे साथ तो वो ख़ैरात करे।

3307 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो झूठी क़सम खाये इस्लाम के अलावा किसी दूसरे धर्म की तो वो वैसा ही है जैसा कि उसने कहा और नहीं है हज़रते आदम के बेटे पर कोई नज़्र उसमें कि जिसका मालिक नहीं है और जो क़त्ल करेगा अपने आपको जिस चीज से दुनिया में अज़ाब दिया जायेगा उस चीज से क़यामत के दिन और जो लानत करेगा मोमिन को तो वो उसको क़त्ल करने की तरह है और जो ऐब लगायेगा किसी मोमिन को कुफ़्र का तो वो उस मोमिन के क़त्ल की तरह है और जो झूठा दावा करेगा कि बढाये उसके ज़रीये माल तो न बढ़ायेगा उसकी अल्लाह तआला मगर कमी।

مرتکب کافر، مرتد بے ایمان ہے۔ تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "شہید اعظم عرف یزیدی مجرم کا حسینی جواب" ملاحظہ فرمائیں (۵) مومن کو کفر کی تہمت لگانا مومن کے قتل جیسا ہے کیونکہ کفر وایذاء قتل کے اسباب سے ہیں کسی کو بلا وجہ شرعی کافر کہنا گویا کہ اسے قابل قتل کہنا ہے۔ یہ حکم مومن کو کافر کہنے کا ہے۔ بدعقیدہ عیدنہ منائیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہا جائے کافر کو تو کافر ہی کہا جائیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرمایئے اے کافرو! (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷) (۶) مال بڑھانے کیلئے جھوٹے دعوے کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے دعوؤں کی نحوست سے کمی کا شکار کر دیتا ہے۔ آجکل جھوٹے فضائل فرضی کرامات جعلی کمالات کا ڈھیر لگایا جارہا ہے تاکہ عوام کو گمراہ کر کے خوب چندہ ونذرانہ بٹورا جائے جیسے چودھویں صدی کے ایک مصنوعی پھوں پھاں کے بارمیں جھوٹا دعویٰ کیا گیا کہ اس نے چودہ سو کتب لکھیں ہیں اور اس جھوٹے دعویٰ پر ایک اور جھوٹا دعویٰ جڑا کہ دو ہاتھوں سے لکھتے ہیں۔ یہ تمام دعوے جھوٹے، کذب خالص ہیں دھن دولت کی کمانے کیلئے یہ پینترے بازی کی گئی ہے۔ ایسے لوگوں کو کثرت کی جگہ قلت ہی نصیب ہوگی کیونکہ حقیر غرض کیلئے اتنا بڑا گناہ کر رہا ہے۔

(۳۳۰۸) یعنی قسم توڑ کر کفارہ دونگا۔ یا کفارہ دینے کا ارادہ کرونگا پھر قسم توڑ دونگا کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ کیسا؟ قسم توڑنا ہی کفارے کا سبب ہے اور کبھی حکم سبب سے پہلے نہیں ہوسکتا۔ وقت سے پہلے فرض نماز رمضان سے پہلے فرض روزہ جائز نہیں۔ یہ اسی طرح قسم توڑنے سے پہلے کفارہ درست نہیں ہے۔ کوئی کفارہ مالی ہو کہ بدنی قسم توڑنے سے پہلے جائز نہیں کیونکہ کفارے کا سبب قسم توڑنا ہے نہ کہ قسم۔ کفارہ، گناہ مٹانے والے یا گناہ کو چھپانے والی چیز کو کہتے ہیں۔ قسم کھانا نہیں ہے قسم توڑنا گناہ ہے۔ لہٰذا قسم توڑنا ہی کفارے کا سبب ہے اور حکم سبب سے پہلے نہیں ہوسکتا۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے والد سے کلام نہ کرونگا تو اس شخص کو چاہیے کہ اپنی قسم توڑ دے اپنے والد سے کلام کرے پھر کفارہ دیدے۔ ایسا نہیں ہے کہ کفارہ پہلے دے پھر قسم توڑے۔

(۳۳۰۹) جو حکومت نفسانی خواہشات عیش وعشرت دنیاوی عزت و شہرت کیلئے اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے اور ہاتھ بھی لگ جائے تو وہ خود ذمہ دار ہوگا اللہ تعالیٰ اسکی مدد نہ فرمائیگا۔ اور یہ دنیاوی اغراض و مقاصد کے تحت مانگی جانے والی حکومت جس کیلئے سب کچھ قربان کیا جاتا ہے۔ دولت وعزت، دین وایمان سب کی بازی لگا دی جاتی ہے۔ فقیر قدیری نے بچشم خود دیکھا کہ الیکشن کے موسم میں جب پارٹی ٹکٹ تقسیم کرتی ہے تو پارٹی لیڈر کو رکوع سجدے کئے جاتے ہیں خوشامد وچاپلوسی کی انتہا ہوتی ہے اور ٹکٹ مل جانے کے بعد ووٹ لینے کیلئے جو در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں سب کو معلوم ہے۔ بالفاظ دگر کہئے کہ گدھوں کو باپ بنانا پڑتا ہے ان کہی کہنی پڑتی ہے۔ جھوٹے وعدے کئے جاتے ہیں جو کبھی پورے نہیں کئے جا سکتے۔ عوام کو سبز باغ دکھائے جاتے ہیں۔ ایسی دنیاداری سے ملوث مانگی ہوئی حکومتوں سے فسادات کی نحوست برتی ہے۔ رشوت ستانی کا بازار گرم ہوتا ہے اور پھر ایسے جھوٹے حکومت والوں کی گالیوں اور چپلوں سے تواضع ہوتی ہے۔ الامان الحفیظ۔ البتہ اگر نظام حکومت نااہلوں کے ہاتھوں میں ہو اور ملک وقوم کے تباہ وہلاک ہونے کا خطرہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت کے جذبے سے آراستہ ہو کر حکومت حاصل کرنا عبادت ہے۔ نفسانی خواہشات کو اسمیں قطعاً کوئی دخل نہ ہو۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہ مصر سے فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ فرمایا یوسف نے اختیار دیدے تو مجھ کو زمین کے خزانوں کا، بیشک میں حفاظت فرمانے والا خوب جانکار ہوں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۷۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اپنے قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کردے بادشاہ نے کہا کہ آپ سے زیادہ اسکا اور کون مستحق ہوسکتا ہے۔ اور اس نے اسکو منظور کیا۔ احادیث کریمہ میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے۔ لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اسکو احکام الٰہیہ کی اقامت کے لئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کی مصلحتوں کے جاننے والے تھے یہ جانتے تھے کہ قحط

(۳۳۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَآ اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم انشاء اللہ نہ قسم کھاؤں گا کسی قسم والے کے کام پر

فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ میں دیکھوں اسکے علاوہ کو بہتر اس سے مگر کفارہ دوں گا اپنی قسم کا اور کروں گا میں اس کام کو جو بہتر ہو۔

(۳۳۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمن ابن سمرہ! مت مانگو امیر ہونا

فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْهَا وَاِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا

اسلئے کہ اگر تمہیں دیدی گئی حکومت مانگنے پر تو سپرد کردیے جاؤ گے تم اسکی طرف اور اگر دی گئی تمکو بغیر مانگے ہوئے تو مدد فرمائی جائے گی تمہاری اس پر

وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ وَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ

اور جب قسم کھاؤ تم کسی چیز پر پھر دیکھو تم اسکے سوا کو بہتر اس سے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور کرو وہ جو بہتر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ

فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

وہ کرو جو اچھا ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔

(۳۳۱۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھالے کسی چیز پر پھر دیکھے بہتر اس سے

فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ۔ (رواہ مسلم)

پھر چاہئے کہ کفارہ دے قسم کا اور وہ کام کرے۔

(۳۳۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ اڑا رہے کوئی تم میں کا اپنی قسم پر اپنے گھر والوں کے بارے میں زیادہ گناہ

3308 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैं अल्लाह तआला की क़सम इंशा अल्लाह ना खाऊँगा किसी क़सम वाले काम पर कि मैं देखूँ उसके अलावा को बेहतर उससे मगर कफ्फारा दूंगा अपनी क़सम का और करूँगा मैं उस काम को जो बेहतर हो।

3309 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अब्दुर्रहमान इब्ने समुरा! मत मांगो अमीर होना इसलिये कि अगर तुम्हें दे दी गयी हुकूमत मांगने पर तो सुपुर्द कर दिये जाओगे तुम उसकी तरफ़ और अगर दी गयी तुमको बग़ैर मांगे हुये तो मदद फ़रमाई जायेगी तुम्हारी उस पर और जब तुम क़सम खाओ किसी चीज़ पर फिर देखो तुम उसके सिवा को बेहतर उससे तो अपनी क़सम का कफ़्फ़ारा दे दो और करो वो जो बेहतर हो। एक रिवायत में है कि वो करो जो अच्छा है और अपनी क़सम का कफ़्फ़ारा दे दो।

3310 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो क़सम खा ले किसी चीज पर फिर देखे बेहतर उससे फिर चाहिये कि कफ़्फ़ारा दे दे क़सम का और वो काम कर ले।

3311 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि अड़ा रहे कोई तुममें का अपनी क़सम पर अपने घर वालों के बारे में, ज़्यादा गुनाह अल्लाह तआला के नज़दीक उससे कि दे दे उसका कफ़्फ़ारा जो फ़र्ज़ फ़रमाया है अल्लाह तआला ने उस पर।

شدید ہونے والا ہے۔ اس خلق کو راحت و آسائش پہونچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اسلئے آپ نے امارت طلب فرمائی۔ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت عدل جائز ہے اگر احکام دین کا اجراء کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس سے مدد لینا جائز ہے اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لئے جائز نہیں لیکن دوسروں کو نفع پہونچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں۔ اسی لئے حضرت یوسف نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت کرنے والا اور خوب جاننے والا ہوں۔ کافر بادشاہ کی ملازمت کرنا درست ہے۔ جن محکموں میں جائز و ناجائز آمدنیاں مخلوط ہوں ان میں ملازمت کرکے تنخواہ لینا درست ہے۔ کفار کے ہدیے تحفے قبول کرنا جائز ہے۔ کافر بادشاہ کی طرف سے قاضی و حاکم بن کر عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرنا درست ہے۔ اپنا دین چھپانا حرام ہے اسکا اظہار ضروری ہے۔ یہ کہ حضرات انبیاء کرام قدرتی طور پر علوم دینی و دنیاوی کے حامل ہوتے ہیں انہیں دنیا میں کسی سے کچھ سیکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ حضرت یوسف نے اس سے پہلے نہ تو بادشاہت کی تھی اور نہ کاشتکاری مگر فرماتے ہیں کہ میں خوب حفاظت کرنے والا ہوں اور خوب علم والا ہوں (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۵۶۵ تا ۵۶۶)

اگر حضرت یوسف علیہ السلام یہ عہدہ نہ سنبھالتے تو اس قحط سالی میں لوگ بھوکے مر جاتے۔ جو حکومت خدمت خلق اور تبلیغ دین کیلئے مانگی جاتی ہے اس حکومت کی مدد فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ مشیر کار رہتا ہے اور وہی پھر تمہیں سنبھالے رہے گا۔ جو شخص گناہ کرنے یا فرائض ادا نہ کرنے کی قسم کھالے مثلاً یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں شراب نوشی کرونگا یا نماز نہ پڑھوں گا تو ایسی قسم کا توڑنا اور کفارہ ادا کرنا واجب ہے اور جو غیر مناسب کام کی قسم کھالے مثلاً اللہ تعالیٰ کی قسم میں ایک ماہ تک اپنی بیوی سے صحبت نہ کروں گا تو ایسی قسم کا توڑ دینا مستحب ہے اور جائز کاموں کی قسموں کا پورا نہ کرنا ضروری ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور حفاظت کرو تم اپنی قسموں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۹۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ قسم تین طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) قسم لغو (۲) قسم غموس (۳) قسم منعقدہ۔ قسم لغو وہ ہے جو غلط فہمی کی وجہ سے کھالی جائے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں اور گناہ بھی نہیں۔ قسم غموس یہ ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی جائے اس میں گناہ ہے کفارہ نہیں۔ قسم منعقدہ یہ ہے کہ آئندہ چیز پر قسم کھائی جائے اور پوری نہ کرے اس قسم میں کفارہ ہے۔ اور گناہ بھی ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کیا جائے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ دونوں وقت خواہ انھیں کھلا دے یا ۲ کلو ۴۱ گرام گیہوں یا چار کلو ۸۲ گرام جو، صدقۂ فطر کی طرح دیدے۔ یہ کھانا نہ تو بہت اعلیٰ ہو اور نہ بہت گھٹیا بلکہ متوسط یعنی درمیانی ہو یا کپڑا دینا اوسط درجے کا جن سے اکثر بدن ڈھک جائے۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتہ یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ کفارے میں تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑا دے خواہ غلام آزاد کرے۔ ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ روزے سے کفارہ جب ہی ادا ہوگا جب کھانا کپڑا غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ تینوں روزے مسلسل رکھے جائیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔ قسم پوری کرنے کیلئے کھائی جاتی ہے نہ کہ توڑنے کیلئے اسی لئے قسم کی حفاظت کا حکم ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۹۱)

ہر قسم کی قسم توڑنے پر کفارہ واجب ہے کیونکہ قسم تو اللہ تعالیٰ کے نام کی حرمت کے اظہار کیلئے ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکر ایک وعدہ کیا مگر پورا نہ کیا تو نام پاک کی اسمیں بے حرمتی کی لہٰذا کفارہ دے۔

(۳۳۱۰) قسم پہلے توڑے اور کفارہ بعد میں دے یہ حکم بعض مواقع پر وجوب کے لئے ہوگا بعض مواقع پر استحباب کے لئے۔

(۳۳۱۱) مثلاً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں اپنے والدین کی خدمت نہ کرونگا یا اپنی بیوی سے ایک دو ماہ ہم بستری نہ کرونگا تو ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے اس قسم کھانے والے پر واجب ہے کہ ایسی قسمیں توڑ دے اور گھر والوں کے حقوق ادا کرے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہ بناؤ تم اللہ کو نشانہ اپنی قسموں کے واسطے احسان کرنے میں اور

عِنْدَاللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے کہ دیدے اس کا کفارہ جو فرض فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر۔

(۳۳۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تیری قسم واقع ہوتی ہے اس پر سچا جانے تجھ کو جس پر تیرا ساتھی۔

(۳۳۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم، قسم لینے والے کی نیت پر ہے۔

(۳۳۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادا کی اور نہ اپنی ماؤں کی

وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اور نہ بتوں کی اور نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ کی قسم مگر جبکہ تم سچے ہو۔

(۳۳۱۵) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ (رواہ الترمذی)

فرماتے ہیں پیارے رسول جس نے قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی تو اس نے شرک کیا۔

(۳۳۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی امانت کی تو نہیں ہے وہ ہم میں سے۔

(۳۳۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے کہا میں بری ہوں اسلام سے تو اگر ہے وہ جھوٹا

3312 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तेरी क़सम वाक्य होती है इस पर सच्चा जाने तुझको जिस पर तेरा साथी।

3313 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क़सम, क़सम लेने वाले की नियत पर है।

3314 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न क़सम खाओ अपने बाप दादा की और न अपनी माओं की और न बुतों की और न खाओ अल्लाह तआला की क़सम मगर जबकि तुम सच्चे हो।

3315 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से. फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जिसने कसम खाई अल्लाह तआा के अलावा किसी की तो उसने शिर्क किया।

3316 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने क़सम खाई अमानत की तो नहीं है वो हममें से।

3317 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने कहा मैं वरी हूँ

پرہیزگاری کرنے میں اور اصلاح کرنے میں لوگوں کے درمیان اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۲)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ (۲۲۴) شانِ نزول: سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور انکے دشمنوں کیساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی جب اسکے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھا چکا ہوں اسلئے یہ کام کر ہی نہیں سکتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نیک کام سے قسم کھالینے کی ممانعت فرمائی گئی۔ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے مثلاً قسم کھا کر کہے کہ ماں باپ سے نہ بولوں گا فقیر کو کچھ نہ دوں گا یا باہم کسی میں مصالحت نہ کراؤں گا تو اس کو چاہئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہئے کہ امر خیر کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ زیادہ قسمیں کھانا منع ہے زیادہ قسموں سے رزق گھٹتا ہے۔ قسموں کو گناہ کرنے یا نیکی نہ کرنے کا بہانہ نہیں بنانا چاہئے۔ مسلمانوں میں صلح کرانا بہترین عبادت ہے جیسے ان میں فساد پھیلانا بدترین جرم ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۴)

حدیث شریف میں "زیادہ گناہ" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ پوری نہ کرنا ثواب ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی بے ادبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسلئے قسم توڑنے پر کفارہ واجب ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا سبب ہے۔

(۳۳۱۲) جس قسم سے کسی کا حق وابستہ ہو اس میں توریہ یعنی ظاہری معنی کے خلاف نیت کرنا درست نہیں ہے لیکن اگر ظالم ظلم ڈھانے کیلئے ہم سے قسم لے رہا ہے تو وہاں ضرور توریہ کر کے اپنی جان و آبرو بچالے سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی بیوی سیدتنا حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہیں۔ یعنی دینی بہن۔ ہجرت کے موقع پر راستے میں کفار نے پیارے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ تو جواب میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ ایک راستہ بتانے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا راستہ بتانے والے۔ سیدنا حضرت سوید ابن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت فرما کر پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں حاضری کیلئے روانہ ہوا میرے ساتھ حضرت وائل ابن حجر حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے راہ میں دشمن مل گئے میں نے ان دشمنوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ شخص میرا بھائی ہے تاکہ دشمن انہیں قتل نہ کردیں۔ پھر میں نے یہ سارا ماجرا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں پیش کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ وائل ابن حجر بے شک تمہارے دینی بھائی ہیں۔ یہ سب توریہ کی مثالیں ہیں۔

(۳۳۱۳) جب مقدمہ میں مدعی مدعا علیہ سے قسم لے تو قسم کے الفاظ میں مدعی کی نیت کا اعتبار ہوگا اور مدعا علیہ تاویل کر کے دوسرے معنی خلاف ظاہر کی نیت نہیں کرسکتا کہ اس صورت میں مدعی علیہ ظلماً مدعی کا حق مارنا چاہتا ہے۔ اسلئے تاویلیں کر کے قسم کھا رہا ہے۔ اگر بعید تاویل کر کے قسم کھائے تو تاویل معتبر نہیں۔ مدعی کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۳۳۱۴) نہ تو اپنے اصول کی قسم کھاؤ یعنی جنکی تم اولاد میں ہو اور نہ فرع کی قسم کھاؤ یعنی جو تمہاری اولاد میں ہیں اور نہ بتوں کی قسم کھاؤ جیسا کہ مشرکین کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی قسم کھانا جائز ہے۔ وہ بھی سچی قسم ہو۔ جھوٹی قسم کھانا حرام ہے جس پر گناہ یا کفارہ واجب ہے۔ یہ شرعی قسم کے احکام ہیں۔ لغوی قسم تاکید کلام کیلئے ہوتی ہے یہ ماں باپ اولاد کی بھی جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے وہ کامیاب ہو گیا میرے باپ کی قسم۔ قرآن کریم میں جو قسمیں وارد ہوئی ہیں وہ لغوی قسمیں ہیں۔ بتوں کی قسم نہ لغوی جائز ہے نہ شرعی کہ اس میں بتوں کی تعظیم ہے اور بتوں کی تعظیم حرام بلکہ کفر ہے جیسا کہ شاعر نے کہا کہ۔

رشید اک بت کدہ بھی پڑ گیا تھا راہ کعبہ میں
وہاں بھی احتراماً ایک سجدہ کرلیا میں نے

(۳۳۱۵) اگر بت کی قسم کھائی تو شرک جلی کیا اور اگر والدین یا اولاد کی شرعی قسم کھالی ان کی تعظیم کی وجہ سے تو شرک خفی کیا۔ نبی پاک

فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ)

تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر ہے وہ سچا تو نہ لوٹے گا وہ اسلام کی طرف سلامت۔

(۳۳۱۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَجْهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مبالغہ فرماتے تھے قسم میں تو فرماتے کہ

لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

اس کی قسم ابوالقاسم کی جان جسکے دست قدرت میں ہے۔

(۳۳۱۹) حدیث شریف: كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: ہوتی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ کی قسم جب قسم فرماتے، قسم فرماتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے۔

(۳۳۲۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھائے کسی چیز پر تو فوراً کہہ دے

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

انشاء اللہ، تو نہیں ہے قسم کا توڑنا اس پر۔

(۳۳۲۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ

ترجمہ: حضرت ابواحوص عوف ابن مالک سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِيْ اٰتِيْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ

یارسول اللہ! کیا رائے عالی ہے آپکی میرے چچا کے بیٹے کے بارے میں کہ میں جاتا ہوں اسکے پاس کہ اس سے مانگتا ہوں تو نہ دیتا ہے مجھکو اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے

ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِيَهٗ

پھر ضرورت پڑتی ہے اسے میری تو آتا ہے وہ میرے پاس اور مانگتا ہے وہ مجھ سے حالانکہ میں نے قسم کھائی ہوتی ہے کہ نہیں دوں گا اس کو

इस्लाम से तो अगर है वो झूठा तो वो वैसा ही है जैसा उसने कहा और अगर है वो सच्चा तो न लौटेगा वो इस्लाम की तरफ़ सलामत।

3318 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब मुबालग़ा फ़रमाते थे क़सम में तो फ़रमाते कि उसकी क़सम कि अबुल क़ासिम की जान जिसके दस्तु कुदरत में है।

3319 हदीस शरीफ़:– होती थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की क़सम जब क़सम फ़रमाते कि क़सम फ़रमाता हूँ और मुआफ़ी चाहता हूँ अल्लाह तआला से।

3320 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो क़सम खाये किसी चीज़ पर तो फ़ौरन कह दे इंशा अल्लाह तो नहीं है क़सम का तोड़ना उस पर।

3321 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू अहवस औफ़ इब्ने मालिक से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! क्या राय आली है आपकी मेरे चचा के बेटे के बारे में कि मैं जाता हूँ उसके पास कि उससे मांगता हूँ तो न देता है मुझको और न सिलहरहमी करता है फिर जरुरत पड़ती है उसे मेरी तो आता है वो मेरे पास और मांगता है मुझसे हालांकि मैंने क़सम खा ली होती है कि नहीं दूँगा उसको और न सिलहरहमी करूँगा उससे, तो हुक्म फ़रमाया मुझे प्यारे रसूल

ﷺ اور کعبہ شریف کی بھی قسم شرعی جائز نہیں مگر جو شخص یہ کہے اگر میں یہ کروں تو نبی پاک ﷺ یا قرآن کریم یا کعبہ شریف بری ہوں تو قسم ہو جائیگی جس پر کفارہ واجب ہوگا کہ نبی پاک ﷺ اور قرآن کریم سے بری ہونا کفر ہے اور کفر کی قسم معتبر ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۳۱۶) اگر امانت سے مراد احکام شرعیہ ہیں یعنی نماز روزہ وغیرہ تو یہ قسم ناجائز ہے اور اس میں کفارہ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں احکام شرعیہ کو امانت فرمایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک پیش فرمائی ہم نے امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انکار کردیا انہوں نے یہ کہ اٹھائیں وہ اسکو اور ڈرنے لگے وہ اس سے اور اٹھالیا اسکو انسان نے، بیشک انسان ہے بے باک نادان (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش فرمایا۔ انھیں کو آسمانوں اور زمینوں، پہاڑوں پر پیش فرمایا تھا کہ وہ انھیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں ۔ سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ شریف کا حج کرنا سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی امانتوں میں اور وصیتوں میں انصاف کرنا اور بعض نے فرمایا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم فرمایا گیا۔ اور جن کی ممانعت فرمائی گئی۔ حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں۔ اسکا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی دولتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے۔ تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل نہ کثیر میں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ امانت آسمانوں زمینوں، پہاڑوں پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اسکی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے انھوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمھیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تمہیں عذاب کیا جائیگا۔ انھوں نے عرض کیا۔ نہیں اے رب ہم تیرے حکم کے فرمانبردار ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب۔ اور ان کا یہ عرض کرنا براہ خوف وخشیت تھا اور امانت بطور اختیار پیش کی گئی تھی یعنی انھیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کردیں اسکا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا۔ اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے۔ امانت سے مراد یا تو تمام احکام شرعیہ ہیں عبادات و معاملات وغیرہ یا اس امانت سے مراد عشق الٰہی کی آگ ہے۔ یہ اس آگ کی بھڑک ہے کہ اطاعت ساری مخلوق کرتی ہے مگر عشق الٰہی صرف انسان کے سینے میں رکھا گیا۔ اگر چہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی مطیع و فرمانبردار و ذاکر ہے مگر یہ اطاعت ان کے لئے شرعی حکم نہیں ہے جسکے کرنے پر ثواب نہ کرنے پر عذاب ہو لہٰذا ان کی عبادتیں شرعی نہیں نہ امانت میں داخل ہیں۔ زمین و آسمان اور پہاڑ خائف ہو گئے کہ اگر ادا نہ کرسکے تو عذاب کئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے وہ امانت سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش فرمائی کہ میں نے اپنی یہ امانت آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر پیش فرمائی تھی وہ نہ اٹھا سکے تو کیا آپ مع اسکی ذمہ داری کے اٹھا سکیں گے حضرت آدم نے اقرار فرمایا۔ ظلوم و جھول یہ دونوں لفظ ناراضگی کے نہیں۔ بلکہ محبت و پیار کے ہیں۔ کیونکہ اطاعت پر رحمت ہوتی ہے غضب نہیں ہوتا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوکر فرما رہا ہے کہ بڑا بیباک و نادان ہے کہ جو بوجھ زمین و آسمان اور پہاڑ نہ اٹھا سکے یہ کمزور خلقت والا اٹھانے کو تیار ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اس امانت سے مراد خلافت نہیں ہے کہ وہ تو حضرت آدم کو پہلے ہی سے نامزد تھی۔ بعض حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ ظلوم و جھول انسانوں کو فرمایا گیا ہے جو خیانت کر بیٹھے جیسے کفار و منافقین اسلئے کہ اگلی آیت کریمہ میں انکا ذکر آرہا ہے اس صورت میں یہ کلام عتاب کا ہوگا۔ ۱۹۶۳ء میں سیدنا حضور شاہ درگاہی محبوب الٰہی رام پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کے موقع پر سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج سید محمد عبدالقدیر میاں پہلی بستی رامپور شریف تشریف لائے اور وہاں سے مرادآباد شریف تشریف لائے آپ والد محترم حضرت سید محمد الطاف حسین صاحب قدیری علیہ الرحمہ کی دعوت پر میرٹھ ہاؤس محلہ نئی بستی میں جلوہ افروز

وَلَا اَصِلَهُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ آتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ۔ (رواہ النسائی وابن ماجۃ)

اور نہ صلہ رحمی کروں گا اس سے تو حکم فرمایا مجھے پیارے رسول نے کہ کروں میں وہ کام جو اچھا ہے اور کفارہ دیدوں اپنی قسم کا۔

﴿بَابٌ فِی النُّذُوْرِ ترجمہ: نذروں کے بارے میں باب﴾

(۳۳۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَایُغْنِیْ مِنَ الْقَدْرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بات بات پر نذر ماننے کے عادی نہ بنو اسلئے کہ نذر نہیں بے نیاز کرتی تقدیر سے کچھ بھی اور کچھ نکلوالیا جاتا ہے نذر کے ذریعہ کنجوس سے۔

(۳۳۲۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِیْهِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہ نذر مانے یہ کہ اطاعت کریگا اللہ تعالیٰ کی تو چاہئے کہ اطاعت کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو نذر مانے یہ کہ نافرمانی کرے گا اسکی تو نافرمانی نہ کرے۔

(۳۳۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاوَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَلَا فِیْمَا لَایَمْلِكُ الْعَبْدُ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں پورا کرنا ہے نافرمانی کی نذر کو اور نہ اس میں کہ نہ مالک ہو جسکا بندہ، اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہے کوئی نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

(۳۳۲۵) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

ने कि करूँ मैं वो काम जो अच्छा है और कफ्फ़ारा दे दूँ अपनी कसम का।

(186) नज़्रों के बारे में

3322 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बात बात पर नज़र मानने के आदी न बनो इसलिये कि नज़र नहीं बेनियाज़ करती तक़्दीर से कुछ भी और कुछ निकलवा लिया जाता है नज़र के ज़रिये कंजूस से।

3323 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो शख़्स नज़र माने यह कि इताअत करेगा अल्लाह तआला की तो चाहिये कि इताअत करे अल्लाह तआला की और जो नज़र माने यह कि नाफ़रमानी करेगा उसकी तो नाफ़रमानी न करे।

3324 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं पूरा करना है नाफ़रमानी की नज़र को और न उसमें कि न मालिक हो जिसका बंदा और एक रिवायत में है कि नहीं है कोई नज़र अल्लाह तआला की नाफ़रमानी में।

3325 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नज़र का कफ़्फ़ारा कसम का कफ़्फ़ारा है।

3326 हदीस शरीफ़:– इस दरमियान कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ख़ुत्बा दे रहे थे अचानक

ہوئے اور محفل وعظ وقل شریف ترتیب دی گئی آپ نے اپنے وعظ کے دوران اس آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ظلوم و جہول اپنے معنی میں ہے اور تمام خاصان خدا کی اس میں اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے کہ میرا مقرب بندہ اپنے نفس امارہ پر ظلم کرنے والا ہے اور غیر خدا سے لاعلم و ناواقف ہے۔ نفس امارہ پر شب و روز ظلم ڈھاتا ہے اور ماسوی اللہ سے بیگانہ رہتا ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۴۲ تا ۱۰۴۳)

اس قسم کی قسمیں کفار کھاتے تھے کہ نماز کی قسم روزے کی قسم وغیرہ اور اگر امانت سے امانت الٰہی مراد ہے تو قسم معتبر ہے اس پر کفارہ واجب ہے کیونکہ امانت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور صفت الٰہی کی قسم معتبر ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے علم پاک یا قدرت پاک یا سمع و بصر مبارکہ کی قسم۔ اللہ تعالیٰ کا اسم پاک امین بھی ہے (مرقاۃ شریف اشعۃ اللمعات شریف) اگر کوئی شخص کہے کہ بسم اللہ میں یہ کروں گا اگرچہ وہ قسم ہی کی نیت سے کہے پھر بھی قسم نہ ہوگی کیونکہ یہ عرف کے خلاف ہے ایسے ہی حق اللہ کی قسم معتبر نہیں ہے۔

(۳۳۱۷) اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے یہ کیا ہو تو میں اسلام سے بری و دور ہو جاؤں گا اور وہ جانتا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے تو اس وقت وہ جھوٹ بول رہا ہے اور وہ اسلام سے بری و دور ہو جائیگا اور یہ فرمان عالیشان انتہائی ڈرانے اور دھمکانے کیلئے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے جس نے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کر تو وہ کفر سے قریب ہو گیا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی قسم کھانے میں اندیشۂ کفر ہے۔ ایسی قسموں سے اجتناب لازم ہے۔ اگر گزشتہ پر یہ قسم کھائی ہے تو صرف گناہ ہوگا کفارہ نہ ہوگا کیونکہ غموس قسم میں کفارہ نہیں ہوتا۔ اگر آئندہ پر یہ الفاظ بولے کہ اگر میں یہ کام کروں تو اسلام سے بری و دور ہو جاؤں اگر حلال کو حرام کرنے کیلئے کہا تو قسم ہو جائیگی کہ تحریم حلال قسم ہے اور اگر خود کو سچا جان کر یہ کلمات کہے اور واقعہ تھا وہ جھوٹا تب بھی اس نے بڑا گناہ کیا۔ مثلاً اس نے کہا کہ اگر میں نے فلاں سے بات کی ہو تو میں اسلام سے دور ہو جاؤں اسے خیال تھا کہ میں نے یہ بات نہیں کی مگر کی تھی تب بھی اس کلمہ میں گناہ عظیم ہے کہ اس نے اسلام کو معمولی سمجھا یہی حکم ہے یہ کہنے کا کہ میں نماز روزہ حج وزکوۃ سے بری ہوں کیونکہ اسلامی احکام کو ہلکا جاننا، بات بات پر ان سے اظہار بیزاری کرنا بڑا ہی خطرناک ہے۔

(۳۳۱۸) یہ قسم انتہائی مبالغہ کی ہے کیونکہ اس قسم میں اللہ تعالیٰ کی انتہائی قدرت و قبضہ کا بھی ذکر حسین ہے اور اپنی ذات گرامی کے قبضہ الٰہی میں ہونے کا ذکر جمیل ہے یعنی ہم اس ذات کریم کی قسم کھاتے ہیں جسکا ہم پر پورا پورا قبضہ ہے۔ اور ہم جسکے قبضے و تصرف میں ہمیشہ اور ہر طرح ہیں اس عظمت پر خیال فرماتے ہوئے پیارے نبی ﷺ یہ قسم فرما رہے ہیں چونکہ پیارے نبی ﷺ تمام خلائق میں اشرف و اعلیٰ ہیں اس لئے یہ قسم بھی اشرف و اعلیٰ ہے۔ ابو القاسم، پیارے نبی ﷺ کی کنیت شریف ہے۔

(۳۳۱۹) پیارے نبی ﷺ کا معافی چاہنا قسم کو مضبوط کر دیتا ہے قسم کے حکم میں اور اس میں شان بندگی بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

(۳۳۲۰) اگر وعدے اور قسم سے متصل انشاء اللہ کہہ دیا جائے تو اسکے خلاف کرنے پر نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کہا موسیٰ نے عنقریب آپ پائیں گے مجھ کو انشاء اللہ صبر کرنے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۱۷) مگر بعد میں حضرت موسیٰ صبر نہ فرما سکے تو یہ وعدہ خلافی نہ ہوئی کیونکہ وقت وعدہ حضرت موسیٰ نے انشاء اللہ فرما دیا تھا۔ انشاء اللہ متصل کہہ دینے سے قسم ختم ہو جاتی ہے اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے انشاء اللہ یا میں نے نکاح میں قبول کیا انشاء اللہ یا اے غلام تو آزاد ہے انشاء اللہ۔ تو نہ طلاق ہوئی نہ نکاح ہوا اور نہ ہی غلام آزاد ہوا۔

(۳۳۲۱) پیارے نبی ﷺ کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے اگرچہ تمہارے چچازاد بھائی نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا۔ صلہ رحمی کی جگہ قطع رحمی کی ہے اور تم نے بشری تقاضے کے تحت بدلہ لینے کی قسم بھی کھالی ہے کہ وقت ضرورت میں بھی قطع رحمی کر دونگا اور پھوٹی کوڑی نہ دونگا مگر تم تم ہی ہو اسکی قطع رحمی کا خیال نہ کرو اپنی قسم توڑ دو قسم کا کفارہ دیدو مگر صلہ رحمی کرو۔

سیرت مصطفیٰ کا ہر اک باب ہے
روشنی روشنی روشنی روشنی (یاحبیب)

(۳۳۲۶) حدیث شریف: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ

ترجمہ: اس درمیان کہ پیارے نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے اچانک دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے، پیارے نبی نے پوچھ تاچھ فرمائی

عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ

اسکے بارمیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ ابو اسرائیل ہیں، نذر مانی انہوں نے یہ کہ کھڑے رہینگے اور بیٹھیں گے نہیں اور نہ سایہ لینگے اور نہ کلام کرینگے

وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور روزہ رکھیں گے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ حکم دو انکو کہ کلام کریں اور سایہ لیں اور بیٹھ جائیں اور چاہئے کہ پورا کریں اپنے روزے کو۔

(۳۳۲۷) حدیث شریف: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے دیکھا ایک بوڑھے کو جو چلایا جارہا ہے اپنے دو بیٹوں کے درمیان

فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا حال ہے اسکا؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نذر مانی تھی اس نے یہ کہ پیدل چلے گا بیت اللہ تک، فرمایا پیارے نبی نے

إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ وَفِي رِوَايَةٍ

بیشک اللہ تعالیٰ اسکے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے پرواہ ہے اور حکم فرمایا پیارے نبی نے اس بوڑھے کو یہ کہ سوار ہو جائے اور ایک روایت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ. (رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے مروی کہ فرمایا پیارے نبی نے سوار ہو جا اے بوڑھے! اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے تجھ سے اور تیری منت سے۔

(۳۳۲۸) حدیث شریف: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ

ترجمہ: بیشک حضرت سعد ابن عبادہ نے فتویٰ معلوم کیا پیارے نبی ﷺ سے اس منت کے بارے میں جو تھی ان کی ماں پر

فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر وفات پا گئیں وہ اس سے پہلے کہ پورا کرتیں وہ اپنی منت کو تو فتویٰ دیا پیارے نبی نے انکو کہ پوری کریں منت کو اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے۔

देखा कि एक शख्स खड़ा है, प्यारे नबी ने पूछताछ फ़रमाई उसके बारे में तो लोगों ने अर्ज़ किया अबू इस्राईल हैं, नज़्र मानी है इन्होंने यह कि खड़े रहेंगे और बैठेंगे नहीं और न साया लेंगे और न कलाम करेंगे और रोज़ा रखेंगे, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि हुक्म दो इनको कि कलाम करें और साया लें और बैठ जायें और चाहिये कि पूरा करें अपने रोजे को।

3327 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने देखा एक बूढे को जो चलाया जा रहा है अपने दो बेटों के दरमियान तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या हाल है इसका? तो हजराते सहाबा ने अर्ज़ किया कि नज़्र मानी थी इस बूढे ने यह कि पैदल चलेगा, फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक अल्लाह तआला इसके अपने नफ़्स को तकलीफ में मुब्तेला करने से बेपरवाह है और हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने उस बूढ़े को यह कि सवार हो जाये और एक रिवायत में हज़रते अबू हुरैरा से मरवी कि फ़रमाया प्यारे नबी ने सवार हो जा ऐ बूढ़े! इसलिये कि अल्लाह तआला बेपरवाह है तुझसे और तेरी मन्नत से।

3328 हदीस शरीफ़:— बेशक हज़रते सअद इब्ने उबादा ने फ़तवा मालूम किया प्यारे नबी से उस मन्नत के बारे में जो थी उनकी माँ पर फिर वफ़ात पा गयीं वो इससे पहले कि पूरा करतीं वो अपनी मन्नत को तो फ़तवा दिया प्यारे नबी ने उनको कि पूरी करें मन्नत को अपनी वालेदा की तरफ़ से।

سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی بھائیوں کی جفاؤں کا بدلہ نہ لیا بلکہ جفاؤں کے عوض رحم وکرم سے نوازا۔ خدائے بصیر وقدیر ہر مسلمان کو اس رحمت بھری تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق رفیق بخشے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم.

(۳۳۲۲) ذرا ذرا سی بات پر نذر مان لینا کہ اسکا پورا کرنا پھر بھاری پڑتا ہے اس طرح نذر ماننے کے عادی نہ بن جاؤ اور نہ یہ اعتقاد رکھو کہ نذر سے ارادہ الٰہی میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ صدقہ خیرات صرف نذر ہی کی شکل میں نہ کیا کرو کہ جب انکی تو نذر مان لی اور کام نکل جانے پر خیرات کر لی بلکہ بنا نذر مانے یوں ہی صدقہ خیرات نیاز و فاتحہ کی عادت ڈالو۔ اس حدیث شریف میں نذر سے ممانعت نہیں ہے بلکہ ان باتوں سے ممانعت ہے جو نذر کے ضمن میں ایجاد بندہ کے طور پر پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ نذر پورا کرنے کی تعریف احادیث کریمہ میں موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پورا کرنے میں وہ نذروں کو (بصیرۃ الایمان) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بے شک میں نے نذر مانی ہے تیرے لئے اسکی جو میرے پیٹ میں ہے جو وقف ہے تیرے لئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۴) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک میں نے نذر مانی ہے بیحد مہربان کیلئے روزے کی تو ہرگز نہ کلام کروں گی آج کسی انسان سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۳۰) حضرات صحابہ کرام نے بھی نذریں مانی ہیں۔ نذر، غیر واجب عبادت کو اپنے اوپر واجب کر لینا نذر ہے۔ نذر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نذر شرعی (۲) نذر لغوی یا عرفی۔ نذر شرعی میں ایک یہ شرط ہے کہ ایسی چیز کی نذر مانی جائے جو کہیں نہ کہیں واجب ہو جو چیز کہیں واجب نہ ہو اسکی نذر شرعی درست نہ ہوگی۔ دوسرے یہ ہے کہ وہ کام عبادت ہو تیسرے یہ کہ خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہو کسی بندے کیلئے نہ ہو کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہو سکتی ہے۔ نذر لغوی یا عرفی بمعنی نذرانہ، ہدیہ، تحفہ ہوتی ہے یہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اسکا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں ہے۔ فاتحہ بزرگان دین کی، گیارھویں شریف، یامدار کے مرغ کی نذر ماننا یہ نذر شرعی نہیں ہے بلکہ نذر لغوی وعرفی ہے اسکا ثبوت بھی احادیث کریمہ میں موجود ہے چنانچہ ایک لونڈی نے نذر مانی تھی کہ جب میں پیارے نبی ﷺ کو غزوۂ احد سے بخیر وعافیت واپس آتے ہوئے دیکھ لوں تو پیارے نبی ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی چنانچہ اس لونڈی نے اپنی نذر کا ذکر دربار نبوی ﷺ میں کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ یہ نذر نذر شرعی نہ تھی بلکہ نذر لغوی وعرفی تھی۔ پیارے نبی ﷺ کی سلامتی کی خوشی میں دف بجانا یہ نذر تھی اور پوری کی گئی وہ نادان ذرا سوچیں جو صبح وشام ایک ہی وظیفہ جپتے ہیں کہ جملہ مزامیر حرام ہیں۔ بعض لوگ نذر لغوی وعرفی کے خلاف نذر شرعی کے دلائل پڑھ کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ سنی عوام ہشیار رہیں۔ نذر شرعی کے احکام اور ہیں نذر لغوی وعرفی کے احکام اور ہیں۔ حرام کی نذر تو درست نہیں ہے اور وہ حرام کام ہرگز نہ کرے مگر اس شخص پر کفارہ واجب ہے۔ مثلاً کوئی شخص شراب یا جوئے کی نذر مانتا ہے یہ نذر تو درست نہیں ہے اس پر ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز یہ جرم نہ کرے مگر کفارہ دینا ہوگا۔ کنجوس لوگ عام طور پر خیرات وصدقات نہیں کرتے بلکہ مصیبت پڑ جانے پر معاوضہ کے طور پر خیرات کرتے ہیں۔ سخی لوگ عام حالات میں بھی سخاوت کا بازار گرم رکھتے ہیں اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے خوب صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور وہ معاوضہ اور بدلہ کے طور پر نہیں۔

(۳۳۲۳) اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت تو یوں بھی کرنا چاہیے مگر جب نذر مان لی تو پھر تو بدرجۂ اولیٰ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کرنا چاہیے جو کام بذات خود گناہ ہو اسکی تو نذر ہی درست نہیں ہے جیسے شراب پینے جوا کھیلنے، کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی نذر۔ ایسی تمام نذریں باطل ہیں اور انکا پورا کرنا حرام ہے مگر ان پر کفارہ واجب ہے۔ یہ کام تو ہرگز نہ کرے اور کفارہ ضرور ادا کرے۔ اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی بے حرمتی کی ہے مگر جو کام کسی عارض کی وجہ سے ممنوع ہوں انکی نذر ماننا درست ہے کہ انکی قضا کرے یا پھر کفارہ دے۔ جیسے عید کے دن روزہ رکھنے یا طلوع آفتاب کے وقت نفل نماز پڑھنے کی منت کہ منت درست ہے۔

(۳۳۲۴) اگر کسی نے نذر مانی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں کا غلام آزاد کر دونگا یا فلاں کی بکری کی قربانی دونگا یہ نذر درست نہیں ہے کہ حلوائی کی دوکان دادا جی کی فاتحہ۔ حدیث

شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا گناہ کی نذر درست نہیں ہے اور اس گناہ کی نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے حدیث شریف میں مذکور دونوں صورتوں میں کفارہ ہے اور ان نذروں کو پورا کرنا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی نذر ومنت نہیں ہے۔

(۳۳۲۵) جو شخص نذر پوری نہ کر سکے یا شرعاً وعقلاً پوری نہ کر سکے تو اسکا کفارہ دیدے نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے قسم کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کپڑا دینا۔ اور اگر اسکی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھنا۔ نذر مطلق ہو یا معلق سب کا حکم یہی ہے۔

(۳۳۲۶) پیارے نبی ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمارہے تھے مگر اکیلے سیدنا حضرت ابواسرائیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو کھڑے ہوکر خطبہ سماعت فرمارہے تھے۔ یہ مسئلہ معلوم ہوگیا کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا سنت ہے اور خطبہ بیٹھ کر سننا سنت ہے۔ عبادات کے علاوہ دیگر مواقع پر وہ کھڑے نہ ہونگے اور نہ کلام کرینگے یعنی نماز میں تو بیٹھیں گے اسکے علاوہ کھڑے رہیں گے نماز میں تو تلاوت کریں گے باقی اوقات میں خاموش رہینگے۔ پیارے نبی ﷺ نے پیغام دیا خوامخواہ ہر اوقات کھڑا رکھنا خود کو تکلیف میں مبتلا رکھنا ہے بے وجہ چپ سادھنا بھی ضروریات انسانی کے خلاف ہے۔ دھوپ میں تپتے رہنا بھی تکلیف بیجا میں خود دھکیلنا ہے لہٰذا ان تمام نذروں کو توڑنے کا پیارے نبی ﷺ نے حکم فرمایا مگر روزے کی نذر پوری کرنے کو فرمایا۔ جو شخص ہمیشہ روزے رکھنے کی منت مانے وہ سال میں پانچ حرام روزوں کے علاوہ تمام ایام روزے رکھے اور پانچ نہ رکھنے کی وجہ سے کفارہ دے۔ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

(۳۳۲۷) جس نے پیدل حج مبارک کرنے کی منت مانی تو اس پر واجب ہے کہ اپنے گھر سے پیدل جائے اگر پیدل نہ چلا اور سوار ہو گیا تو اس پر دم یعنی قربانی واجب ہے کہ اس نے حج مبارک کا ایک واجب چھوڑ دیا ہے جو اس نے خود واجب کر لیا تھا اور ترک واجب سے قربانی واجب ہوتی ہے۔ دوسری روایات مبارکہ میں ہے کہ حج مبارک کا واجب چھوٹ جانے سے دم یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔

(۳۳۲۸) میت کی بدنی عبادت کی نذر جیسے روزہ نماز، وارث ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن مالی نذر، اگر میت نے مال چھوڑا ہے اور اپنی نذر پورا کرنے کی وصیت کی ہے تو وارث پر منت پورا کرنا واجب ہے اگر وصیت نہیں کی یا مال نہیں چھوڑا ہے تو وارث پر نذر پورا کرنا واجب نہیں ہے مگر بہتر ہے کہ پوری کر دے۔

(۳۳۲۹) سیدنا حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی شاعر ہیں۔ آپ ان تین صحابہ کرام میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک کے موقع پر پیچھے رہ گئے تھے جن کا بائیکاٹ کرایا گیا تھا پھر ان حضرات ثلثہ کی توبہ قبول ہوئی جسکا ذکر سورۂ توبہ میں ہے دوسرے سیدنا حضرت مرارہ ابن لوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور تیسرے سیدنا حضرت بلال ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ یہ حضرات بڑے درجے والے ہیں۔ توبہ کے بعد انکی شان میں گستاخانہ لب کشائی ایمان کے دیوالیہ ہونے کی علامت ہے۔ سیدنا حضرت کعب کی دین نوازی دینداری کا یہ عالم تھا کہ آپ نے فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی ہے اس شکریہ میں میں نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اپنے تمام مال سے علیحدگی اختیار کر لوں اور اپنا تمام مال راہ خدا میں خیرات کر دوں۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ یہ نذر نہ تھی بلکہ شکریہ تھا مگر نذر کے مشابہ تھا۔ حضرت کعب کی یہ ایمانی بولی دل کی گہرائیوں میں رکھنے کے قابل ہے کہ یہ مال صدقہ ہے اللہ ورسول کی رضا کیلئے۔ عبادت میں اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی ﷺ کو راضی کرنے کی نیت کرنا ناجائز وحرام کفر وشرک نہیں ہے بلکہ سنت صحابہ کرام ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ نے بھی انکے اس انداز عقیدت ومحبت پر کفر کا فتوی نہیں دیا بلکہ اسے جائز ہی قرار دیا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور قسم کھاتے ہیں وہ اللہ کی تمہارے پاس تا کہ راضی کرلیں وہ تم کو، اور اللہ اور اسکا رسول زیادہ حقدار ہے کہ راضی کریں وہ اسکو اگر ہیں وہ ایمان والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۶۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول: منافقین اپنی مجلسوں میں حضور انور ﷺ پر طعن کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس آکر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی براءت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کیساتھ حضور انور ﷺ کو راضی کرنے کی نیت عبادات میں شرک نہیں بلکہ ایمان کا کمال

ہے۔ حضور انور ﷺ کے نام پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ثواب ہے جیسے حضور انور ﷺ کے نام کا حج کرنا آپکے نام کی قربانی کرنا یہ حضور انور ﷺ کی رضا کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضور انور ﷺ نے اپنی اُمت کے نام سے قربانی فرمائی۔ مومن کا کمال یہ ہے کہ اللہ ورسول کو راضی کرے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۶۱ تا ۳۶۲)

پیارے رسول ﷺ نے حضرت کعب کو حکم فرمایا کہ تمام مال راہ خداو رسول میں خیرات نہ کرو بلکہ کچھ اپنی ضروریات کے لئے بھی رکھو تا کہ آج خیرات دیکر کل خیرات لینے والوں کی لائن میں نہ لگ جاؤ۔ حضرت کعب نے اپنے تمام مال کے صدقے کا ارادہ فرمایا تھا اسکی نذر نہ مانی تھی اسلئے پیارے رسول ﷺ نے انکے پروگرام میں تبدیلی فرمادی مگر جو شخص کہ تمام مال کو خیرات کر دینے کی نذر مانے وہ چند دن کا خرچ رکھ کر کل مال خیرات کریگا پھر مال کما کر اس روکے ہوئے خرچہ کی برابر بھی خیرات کریگا جو اس نے کل مال میں سے روک لیا تھا۔ حکم نبوی ﷺ بجالاتے ہوئے حضرت کعب نے عرض کیا کہ میں اپنی وہ زمین جو خیبر میں ہے اسے باقی رکھتا ہوں اپنے ضروریات کیلئے اور باقی مال اللہ ورسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ یہ گوشہ بھی زیب نظر رہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تمام مال راہ خداو رسول میں خیرات فرمایا تو پیارے رسول ﷺ نے منع نہ فرمایا بلکہ قبول فرمالیا اور حضرت کعب نے اپنا کل مال پیش کرنا چاہا تو فرمایا کہ کچھ اپنے لئے رکھ لو۔ یہ بات بھی اس حقیقت کا اعلان کرتی ہے کہ پیارے نبی ﷺ اپنی امت کے قلبی حالات ومعاملات کو جانتے پہچانتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر مع اہل وعیال کے زہد وقناعت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور حضرت کعب اور انکے اہل وعیال ابھی قناعت کے درجہ کمال کو پہونچیں گے۔

کس کس کے دل میں کیا ہے سرکار جانتے ہیں

تمام صحابہ کرام کی عظمتیں مسلم مگر جو شان ایثار حضور صدیق اکبر کو حاصل ہے وہ اپنی مثال آپ ہے

فاروق بھی شیدا ہیں غنی بھی ہیں علی بھی
جس شان کے صدیق ہیں شیدا نہیں کوئی (بیدلی)

(۳۳۳۰) گناہ کی اگر نذر مان لی ہے تو اسکا پورا کرنا جائز نہیں ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ نذر ہی درست نہیں ہے ورنہ کفارہ کیوں واجب ہوتا؟ گناہ کی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا کفارہ واجب ہو جاتا ہے سیدنا حضور امام اعظم نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک گناہ کی مانی ہوئی نذر کا پورا کرنا حرام ہے البتہ کفارہ اسکا واجب ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۳۳۱) جو شخص کہ مطلق نذر مانے کہ اگر میرے بیمار کو شفا ہوگئی تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کیلئے نذر ہے یہ نہ کہے کہ کس چیز کی نذر ہے روزے کی کہ حج کی یا صدقے کی۔ تو اس پر کفارہ دینا واجب ہے اور کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔ نذر مطلق صیغہ کے اعتبار سے نذر ہوتی ہے لیکن کلمات کے اعتبار سے قسم۔ البتہ نذر مطلق کے کلمات کہتے وقت کسی خاص عبادت کی نیت ہو تو وہ نیت درست ہوگی اور نذر ماننے والے پر وہی عبادت لازم ہوگی جسکی اس نے نیت کی تھی۔ اگر کسی شخص نے ایسی نذر مانی جو اسکی طاقت سے باہر ہے مثلاً جو کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو میں اللہ تعالیٰ کیلئے پہاڑ اپنی کھوپڑی پر اٹھا لوں گا یا آسمان پر سیڑھی لگا کر چڑھ جاؤں گا اب چونکہ یہ کام انسانی طاقت سے باہر ہے یا کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو میں حج مبارک کروں گا حالانکہ اسکے پلے میں پھوٹی کوڑی نہیں ہے یا کہے کہ پیدل حج مبارک کرونگا اور درمیان میں سمندر ہے پیدل جانا دشوار ہے ان سب صورتوں میں کفارہ قسم واجب ہوگا۔ البتہ اگر ایسی چیز کی منت مانی کہ جس کے پورا کرنے کی طاقت ہے تو پھر نذر ہی پوری کی جائیگی۔ نذر پورا کرنے کے واجب ہونے کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ ایسے کام کی نذر مانے جس کی جنس کا کوئی واجب بعینہ ہو اور اسکے پورا کرنے پر طاقت بھی رکھتا ہو لہٰذا وضو کرنے بیمار پُرسی کرنے، نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی نذر پوری کرنا واجب نہیں کہ یہ تینوں واجب بعینہ نہیں اور ایسی نذر میں بھی کفارے کا اختیار ہوتا ہے مگر اس نذر کو بھی پوری کرنا مقدم ہے۔

(۳۳۳۲) جوانیہ ایک مقام ہے مکہ معظمہ کے قریب بلیلم پہاڑ کے متصل۔ وہاں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی اور پیارے نبی ﷺ

(۳۳۲۹) حدیث شریف: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ

ترجمہ: حضرت کعب ابن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک میری توبہ کا کمال یہ ہے کہ

اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں الگ ہوجاؤں اپنے مال سے صدقہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول کی طرف تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ روک لو اپنا کچھ مال تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے تو میں نے عرض کیا کہ میں روکتا ہوں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے۔

(۳۳۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں نذر گناہ میں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے

(۳۳۳۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نذر مانے اور معین نہ کرے اسکو تو اس نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے

وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَايُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

اور جو نذر مانے گناہ میں تو اس نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو نذر مانے ایسی نذر کہ نہیں طاقت رکھتا ہے اس کی تو اس نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے،

وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جو نذر مانے ایسی نذر کہ طاقت رکھتا ہے اسکی تو چاہیئے کہ اس نذر کو پورا کرے۔

(۳۳۳۲) حدیث شریف: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ

ترجمہ: منت مانی کسی شخص نے پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک میں یہ کہ ذبح کرے گا اونٹ کو "بوانہ" میں

فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ

تو حاضر ہوا وہ شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں تو خبر دی اس نے اس نذر کی تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا "بوانہ" میں کوئی بت

3329 हदीस शरीफ़:– हजरते कअब इब्ने मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक मेरी तौबा का कमाल यह है कि मैं अलग हो जाऊँ अपने माल से, सदक़ा करते हुये अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूल की तरफ़, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रोक लो अपना कुछ माल तो वो बेहतर है तुम्हारे लिये, तो मैंने अर्ज़ किया कि मैं रोकता हूँ अपना वो हिस्सा जो ख़ैबर में हैं।

3330 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं नज़र गुनाह में और उसका कफ़्फ़ारा क़सम का कफ़्फ़ारा है।

3331 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो नज़र माने और मुअय्यन न करे उसको तो उस नज़र का कफ़्फ़ारा कसम का कफ्फ़ारा है और जो नज़र माने गुनाह में तो उस नज़र का कफ़्फ़ारा कसम का कफ्फ़ारा है और जो नज्र माने ऐसी नज्र कि नहीं ताकत रखता उसकी तो उस नज़र का कफ़्फ़ारा कसम का कफ़्फ़ारा है जो नज़र माने ऐसी नज्र कि ताकत रखता है उसकी तो चाहिये कि उस नज़र को पूरा करे।

3332 हदीस शरीफ़:– मन्नत मानी किसी शख्स ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के जमाना ए पाक में यह कि ज़िब्ह करेगा ऊँट को बुआना में तो हाज़िर हुआ वो शख्स प्यारे रसूलुल्लाह

سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں یہ نذر پور کروں یا نہ کروں؟ پیارے رسول ﷺ نے جو باتیں دریافت فرمائیں کہ وہاں کوئی بت تو نصب نہیں ہے یا وہاں کفار و مشرکین کا میلہ تو نہیں لگتا ہے اس سے یہ حقیقت بے نقاب ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ کفار و مشرکین کی مشابہت سے خود کو بچائیں۔ انکے مذہبی شعار اور قومی علامات اختیار نہ کریں کفار و مشرکین کی مذہبی علامات اختیار کرنا کفر ہے۔ جیسے زنار باندھنا چوٹی رکھنا اور کفار و مشرکین کی قومی علامات اختیار کرنا حرام ہے۔ جیسے دھوتی باندھنا اور ہیڈ لگنا۔ بعض حضرات فقہاء نے ٹائی لگانے کو کفر فرمایا ہے کہ یہ عیسائیوں کی مذہبی علامت ہے اور صلیب کی یادگار ہے۔ اگر بوانہ میں بت ہوتا جہاں مشرکین اسکی بھینٹ کیلئے جانور ذبح کرتے ہوتے تو وہاں شرعی نذر پوری کرنے کیلئے جانور ذبح کرنا کفر ہوتا اور اگر بوانہ میں کفار و مشرکین کا میلہ لگتا ہوتا اور وہاں وہ نذر شرعی کا جانور ذبح کرتے اور وہاں ذبح کرنا کفار و مشرکین کا قومی نشان ہوتا تو وہاں نذر شرعی کا جانور ذبح کرنا حرام ہوتا۔ اس حدیث شریف کی آڑ میں وہابی لوگ، سنی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اس حدیث شریف کو نذر عرفی اور عرس بزرگان دین پر چسپاں کرکے اپنی جہالت وحماقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ پہلے تو یہ کہ نذر شرعی اور نذر عرفی میں زمین و آسمان کا فرق ہے دوسرے یہ کہ کفار و مشرکین کے میلوں اور بزرگان دین کے اعراس مبارکہ میں مشرق و مغرب کا بعد ہے۔ بس انہیں اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ اگر کسی میلے میں جانور ذبح کرنا حرام ہے تو پھر اجتماعات اور بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں میں جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور خود آپ ہی لوگ ذکار تے ہیں تو آپ پر اور آپکے اجتماعات پر کیا حکم لگے گا؟۔ نذر عرفی یعنی حضرات اولیاء کرام کی نذر کا جانور جو صرف انکے ایصال ثواب کیلئے ہے اسکا بھینٹ سے کوئی تعلق نہیں۔ کفار و مشرکین کے میلے انہیں اعراس بزرگان دین سے کوئی نسبت نہیں۔ ورنہ مدینہ طیبہ کی حاضری بھی نشانے پر ہوگی۔ سیدنا حضرت ملا احمد جیون جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہاں سے جان لیا گیا کہ بیشک وہ گائے جسکی نذر مانی گئی ہے حضرت اولیاء کرام کیلئے جیسا کہ رسم ہے ہمارے زمانے میں حلال ہے طیب ہے اسلئے کہ نہیں لیا گیا غیر اللہ کا نام اس پر وقت ذبح اور اگرچہ وہ نذر کرتے ہوں اس گائے کی حضرات اولیاء کرام کیلئے (تفسیرات احمدیہ صفحہ ۴۰) نذر شرعی اور بتوں کی نذر عرفی کا فرق نظر میں رہے ورنہ لوگ دھوکے میں ڈال دینگے۔ اس حدیث شریف سے یہ نکتہ معلوم ہوا کہ جو شخص کسی خاص جگہ قربانی کرنے یا خاص جگہ قربان کرنے یا خاص جگہ کے فقراء پر صدقہ کرنے کی نذر مانے تو اسے جوں کا توں پورا کرے۔ جو مسلمان حرمین طیبین کے فقراء و مساکین پر صدقہ کرنے یا کسی بزرگ کے آستانہ عالیہ کے پاس رہنے والے فقراء پر خیرات کرنے کی منت مانے وہ اسے پورا کرے وہاں ہی کے فقراء کو صدقہ خیرات دے۔ کسی بزرگ کے مزار پرانوار کے پاس ذبح کرنے کی نذر مانے تو وہاں ہی ذبح کرے۔ گناہ کی منت میں کفارہ واجب ہوگا اور غیر مملوکہ چیز کی منت میں نہ منت کا پورا کرنا واجب اور نہ ہی کفارہ لازم (مرقاۃ شریف) لہٰذا اگر کوئی نذر مانے کہ میں فلاں کی بکری کی قربانی دونگا نذر درست نہیں اگر وہ اس بکری کو خرید لے تب بھی اس بکری کی قربانی واجب نہ ہوگی اور نہ ہی کفارہ ہوگا۔

(۳۳۳۳) پیارے نبی ﷺ ایک جنگ میں تشریف لے گئے تھے۔ کفار کی یلغار تھی ان نازک حالات میں ان صحابیہ نے منت مانی تھی کہ جب پیارے نبی ﷺ فاتح و کامراں اور بخیر و عافیت مدینہ شریف تشریف فرما ہونگے تو میں پیارے نبی ﷺ کے روبرو دف بجاؤں گی۔ چونکہ دف بجانا مباح ہے کوئی طاعت و عبادت نہیں ہے اسلئے ان صحابیہ نے نذر تو مان لی مگر پیارے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ آیا میری یہ نذر درست ہے کہ نہیں؟ پیارے نبی ﷺ نے مسئلہ بتایا کہ دف بجانا خود تو کوئی عبادت نہیں ہے مگر پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرنا ضرور عبادت ہے۔ اور یہ منت اب عبادت کا روپ دھارن کر چکی ہے لہٰذا اب یہ منت ضرور پوری کرو۔ اسی طرح پیارے نبی ﷺ کی ولادت یعنی دنیا میں تشریف آوری کی خوشی منانا عبادت ہے اور کفار و مشرکین اور بدعقیدہ منافقین کو جلانا بھی عبادت ہے۔

اپنے نبی کا جشن مناؤ جو جلتا ہے جلنے دو
نعرے لگاؤ نعت سناؤ جو جلتا ہے جلنے دو (یا نبی)

مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ

زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے کہ پوجا جاتا تھا؟ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا نہیں، فرمایا پیارے رسول نے تو کیا تھا ''بوانہ'' میں کوئی میلہ

مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

کفار کے میلوں میں سے؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ پوری کرو اپنی منت کو

فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اسلئے کہ نہ تو نذر پورا کرنا درست ہے اللہ تعالیٰ کے گناہ میں اور نہ اس میں جس کا انسان مالک نہ ہو۔

(۳۳۳۳) حدیث شریف : اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ

ترجمہ: بیشک ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی ہے یہ کہ میں بجاؤں گی

عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِي بِنَذْرِكِ. (رواہ ابوداؤد)

آپکے سامنے دف تو فرمایا پیارے رسول نے کہ پوری کرو اپنی نذر کو۔

(۳۳۳۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِي لُبَابَةَ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي

ترجمہ: حضرت ابولبابہ سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا پیارے نبی ﷺ سے بیشک میری توبہ میں سے یہ ہے کہ میں چھوڑ دوں اپنی قوم کی جگہ

الَّتِي اَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ. (رواہ رزین)

جسمیں پہونچا میں اس گناہ کو اور یہ کہ الگ ہو جاؤں میں اپنے تمام کے تمام مال سے صدقہ کرتے ہوئے فرمایا پیارے نبی نے کافی ہے تمہیں تہائی مال کا صدقہ کرنا۔

(۳۳۳۵) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: بیشک ایک شخص کھڑے ہوئے فتح مکہ شریف کے دن تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے منت مانی ہے اللہ عزوجل کیلئے

اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ

اگر فتح عطا فرمائے اللہ تعالیٰ آپکو مکہ شریف کو پڑھوں گا نماز بیت المقدس میں دو رکعتیں تو فرمایا پیارے رسول نماز یہیں پڑھ لو پھر دوہرایا انہوں نے اپنا سوال

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो खबर दी उसने उस नज़्र की तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या था ''बुआना'' में कोई बुत ज़माना ए जाहिलियत के बुतों में से कि पूजा जाता था? हजरते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो क्या था बुआना में कोई मेला कुफ़्फ़ार के मेलों में से? हजराते सहाबा ने अर्ज़ किया नहीं, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पूरी करो अपनी मन्नत को इसलिये कि न तो नज़्र पूरा करना दुरुस्त है अल्लाह तआला के गुनाह में और न उसमें जिसका इंसान मालिक न हो।

3333 हदीस शरीफ़:— बेशक एक औरत ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मैंने नज़्र मानी है यह कि मैं बजाऊँगी आपके सामने दफ़ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पूरी करो अपनी नज़्र को।

3334 हदीस शरीफ़:— हजरते अबू लुबाबा से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया प्यारे नबी से बेशक मेरी तौबा में से यह है कि मैं छोड़ दूँ अपनी कौम की जगह जिसमें पहुचा मैं उस गुनाह को और यह कि अलग हो जाऊँ मैं अपने तमाम के तमाम माल से सदका करते हुये? फ़रमाया प्यारे नबी ने काफ़ी है तुम्हें तिहाई माल का सदका करना।

3335 हदीस शरीफ़:— बेशक एक शख्स खड़े हुये फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मैंने मन्नत मानी है अल्लाह तआला के लिये कि अगर फ़तह अता फ़रमाये अल्लाह तआला आपको मक्का शरीफ़ पर तो पढ़ूँगा नमाज बैतुल मुक़द्दस में दो रकातें, तो फ़रमाया प्यारे रसूल

عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

پیارے رسول سے تو فرمایا پیارے رسول نے نماز یہیں پڑھ لو پھر سوال دوہرایا پیارے رسول سے تو فرمایا پیارے رسول نے اچھا اب تم جانو۔

(۳۳۳۶) حدیث شریف: اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاِنَّهَا لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ

ترجمہ: بیشک حضرت عقبہ ابن عامر کی ہمشیرہ صاحبہ نے نذر مانی یہ کہ وہ حج مبارک ادا کریں گی پیدل چلکر حالانکہ وہ نہیں طاقت رکھتیں اسکی

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً. (رواہ ابوداؤد والدارمی)

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے تمہاری بہن کے پیدل چلنے سے تو چاہیئے کہ وہ سوار ہو جائیں اور ہدی لیجائیں بدنے کی۔

(۳۳۳۷) حدیث شریف: اَنَّ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اُخْتٍ لَهُ

ترجمہ: بیشک حضرت عقبہ ابن عامر نے سوال کیا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی ہمشیرہ کے بارےمیں

نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ

کہ نذر مانی انہوں نے یہ کہ حج مبارک کریں گی ننگے پاؤں بنا دوپٹہ اوڑھے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ حکم دو انکو کہ دوپٹہ اوڑھیں

وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور سوار ہو جائیں اور روزے رکھیں تین دن۔

(۳۳۳۸) حدیث شریف: اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ

ترجمہ: بیشک دو بھائی تھے انصار میں سے تھی انکے درمیان کچھ میراث تو سوال کیا ان دونوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کی میراث کی تقسیم کا

فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

تو کہا دوسرے نے اگر تم نے دوبارہ سوال کیا مجھ سے میراث بانٹنے کا تو میرا کل کا کل مال کعبے شریف میں خرچ ہوگا تو فرمایا ان سے امیر المومنین حضرت عمر نے

اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

بیشک کعبہ شریف بے پرواہ ہے تمہارے مال سے، کفارہ دو اپنی قسم کا اور کلام کرو اپنے بھائی سے اسلئے کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

ने नमाज यहीं पढ लो! फिर दोहराया उन्होंने अपना सुवाल प्यारे रसूल से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने नमाज़ यहीं पढ लो! फिर सुवाल दोहराया प्यारे रसूल से तो फरमाया प्यारे रसूल ने अच्छा अब तुम जानो।

3336 हदीस शरीफ़:— बेशक हजरते उक्बा इब्ने आमिर की हमशीरा साहिबा ने नज़्र मानी यह कि वो हज अदा करेंगी पैदल चलकर हालांकि वो नहीं ताकत रखतीं उसकी तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला बेपरवाह है तुम्हारी बहन के पैदल चलने से तो चाहिये कि वो सवार हो जायें तो हदी ले जायें बुदने की।

3337 हदीस शरीफ़:— बेशक हजरते उक्बा इब्ने आमिर ने सुवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अपनी हमशीरा के बारे में कि नज्र मानी उन्होंने यह कि हज मुबारक करेंगी नंगे पांव बिना दुपट्टा ओढ़े, तो फरमाया प्यारे नबी ने कि हुक्म दो उनको कि दुपट्टा ओढ़ें और सवार हो जायें और रोजे रखें तीन दिन।

3338 हदीस शरीफ़:— बेशक दो भाई थे अंसार में से, थी उनके दरमियान कुछ मीरास तो सुवाल किया उन दोनों में से एक ने अपने भाई की मीरास की तक्सीम का तो कहा दूसरे ने अगर तुमने दोबारा सुवाल किया मुझसे मीरास बांटने का तो मेरा कुल का कुल माल काबे शरीफ़ में खर्च होगा तो फ़रमाया उनसे अमीरुल मोमेनीन हजरते उमर ने बेशक काबा शरीफ़ बेपरवाह है तुम्हारे माल से, कफ़्फ़ारा दो अपनी कसम का और कलाम करो अपने भाई से

يَقُوْلُ لَايَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَايَمْلِكُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

فرماتے ہیں پیارے رسول نہیں ہے قسم تم پر اور نہ منت رب تعالیٰ کی نافرمانی میں اور نہ قطع رحمی میں اور نہ اس میں جس کا مالک نہ ہو۔

(۳۳۳۹) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ

فرماتے ہیں پیارے رسول کہ نذر دو طرح کی نذریں ہیں تو جو نذر مانے فرمانبرداری میں تو یہ نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اس نذر میں پورا کرنا ہے

وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهٗ مَايُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اور جس نے نذر مانی نافرمانی میں تو یہ شیطان کیلئے ہے اور نہیں ہے اس نذر میں پورا کرنا اور کفارہ دیگا اس کا وہی جو کفارہ بنتا ہے قسم کا۔

(۳۳۴۰) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَئَلَ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے نذر مانی یہ کہ ذبح کریگا خود کو اگر نجات دیگا اس کو اللہ تعالیٰ اسکے دشمنوں سے، پھر اس نے سوال کیا

ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ

حضرت عبداللہ ابن عباس سے تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے اس سائل شخص سے کہ سوال کر تو حضرت مسروق سے تو سوال کیا اس نے حضرت مسروق سے

فَقَالَ لَهٗ لَاتَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَّاِنْ كُنْتَ كَافِرًا

تو فرمایا حضرت مسروق نے اس سائل شخص سے کہ مت ذبح کر تو اپنے آپکو اگر ہے تو صاحب ایمان کہ قتل کریگا تو ایک ایمان والی جان کو اور اگر ہے تو کافر

تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ

تو تو نے جلدی کی آگ کی طرف اور خرید تو ایک دنبہ اور ذبح کر تو اس دنبہ کو محتاجوں کیلئے، سلئے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام بہت اچھے تھے تجھ سے اور فدیہ دیا گیا انکا ایک دنبہ سے

فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اُفْتِيَكَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

تو خبر دی اس نے حضرت عبداللہ ابن عباس کو تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ ایسا ہی ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ میں فتویٰ دیتا تجھ کو

इसलिये कि मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है कसम तुझ पर और न मन्नत रब तआला की नाफ़रमानी में और न कतऐरहमी में और न उसमें जिसका मालिक न हो।
3339 हदीस शरीफ़– हजरते उमर इब्ने हुसैन से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नज़र दो तरह की नज़्रे हैं, जो नज़्र माने फरमाँवरदारी में तो यह नज्र अल्लाह तआला के लिये है और उस नज्र को पूरा करना है और जिसने नज़्र मानी नाफरमानी में तो यह शैतान के लिये है और नहीं है इस नज़्र में पूरा करना और कफ्फ़ारा देगा इसका वही जो कफ्फ़ारा बनता है क़सम का।
3340 हदीस शरीफ़– बेशक एक शख़्स ने नज्र मानी यह कि जिब्ह करेगा खुद को अगर निजात देगा उसको अल्लाह तआला उसके दुश्मनों से फिर उसने सुवाल किया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से तो फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने इस साइल शख़्स से कि सुवाल कर तू हजरते मस्रुक़ से तो सुवाल किया उसने हजरते मस्रुक़ से तो फ़रमाया हज़रते मस्रुक़ ने उस साइल शख़्स से कि मत ज़िब्ह कर तू अपने आपको अगर है तू साहिबे ईमान कि क़त्ल करेगा तू एक ईमान वाली जान को अगर है तू काफिर तो तूने जल्दी की आग की तरफ़ और खरीद तू एक दुम्बा और जिब्ह कर तू उस दुम्बे को मोहताजों के लिये इसलिये कि हजरते इस्हाक़ अलैहिस्सलाम बहुत अच्छे थे तुझसे और फिदया दिया गया उनका एक दुम्बे से तो खबर दी उसने हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास को तो फरमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि ऐसा ही इरादा किया था मैनें यह कि मैं फतवा देता तुझको।

اب دف بجانے میں دونوں عبادتیں جمع ہیں پیارے نبی ﷺ کی آمد پر خوشی منانا بھی اور کفار و مشرکین کو جلانا بھی (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف)۔ لہٰذا جو شخص میلاد شریف یا گیارھویں شریف کی نذر مانے وہ یہ نذر ضرور پوری کرے۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ نکاح میں اعلان کیلئے دف بجانا اسلئے ثواب ہے کہ اسمیں نکاح کی خوشی ہے اور نکاح کا اعلان بذریعہ دف نمبر ۱، اور نمبر ۲ کے نکاح کے درمیان فرق کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان دف بجا کر کرو اور نمبر ۱۔ اور نمبر ۲ کے نکاح میں فرق دف بجانے کا ہے یعنی اعلان کرنے نہ کرنے کا ہے۔ چنانچہ ان صحابیہ نے پیارے نبی ﷺ کے سامنے دف بجائی۔ ایسے ہی جنگ احد کے موقع پر بھی ایک باندی نے دف بجانے کی نذر مانی تھی۔ دَف اور دُف یعنی دال کے زبر اور پیش دونوں کیساتھ ہے۔ نذر اور منت دونوں ہم معنیٰ ہیں۔ آج بھی سیدنا سلطان الہند غریب نواز معین الملت والدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں رجب شریف کا چاند دیکھتے ہی نوبت بجتی ہے اور چھ رجب شریف کو صبح قل شروع ہونے سے پہلے نوبت بجتی ہے پہلا اعلان عرس شروع ہونے کا ہوتا ہے اور دوسرا اعلان قل شریف شروع ہونے کا ہوتا ہے اور عام طور پر بزرگان دین کی خانقاہوں کا یہی معمول ہے اس طرح محرم شریف کا چاند نظر آتے ہی حسینی جیالے پیارے حسین کے جشن شہادت کا اعلان شروع کرتے ہیں جو دس تک جاری رہتا ہے تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب "تعزیہ شریف کا شرعی حکم" اور "شہید اعظم"۔

(۳۳۳۴) سیدنا حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل وعیال بنی قریظہ یہود کے محلے میں رہتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت ابولبابہ کے تعلقات یہود بنی قریظہ سے تھے۔ غزوۂ خندق کے بعد جب پیارے نبی ﷺ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا جو پچیس دن رہا تو یہود بنی قریظہ نے بارگاہ نبوی میں اپیل کی کہ حضرت ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیجئے تاکہ ہم ان سے مشاورت کریں کہ اب ہم کیا کریں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابولبابہ کو ان یہود بنی قریظہ کے پاس بھیج دیا یہ مکار یہودی حضرت ابولبابہ کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگے مرد و عورت سب نے رونے کا ڈرامہ کیا جس سے حضرت ابولبابہ کا دل پسیج گیا۔ ان یہود نے حضرت ابولبابہ سے عرض کیا کہ اگر ہم اپنے قلعوں سے اتر آئیں تو ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا؟ تو حضرت ابولبابہ نے اپنے حلق پر انگلی پھیر کر اشارا فرمایا کہ تم سب کو قتل کر دیا جائیگا۔ حضرت ابولبابہ کے بارےمیں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! مت خیانت کرو تم اللہ کی اور اسکے رسول کی اور مت خیانت کرو تم اپنی امانتوں میں حالانکہ تم جانتے ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۲)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبدالمنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ حضور انور ﷺ نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصے تک محاصرہ فرمایا کیونکہ انھوں نے حضور انور ﷺ کا ایک راز فاش کر دیا تھا وہ اس محاصرے سے تنگ آگئے اور ان کے دل خائف ہو گئے تو ان سے ان کے چیف لوگوں نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس شخص کی تصدیق کرو یعنی حضور انور ﷺ کی اور ان کی غلامی قبول کر لو۔ چونکہ خدا کی قسم وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا ہے اور یہ وہی رسول ہیں جنکا ذکر شریف تمہاری کتاب میں ہے ان پر ایمان لے آؤ تو جان مال اہل وعیال سب محفوظ ہو جائیں گے۔ مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ اگر تم اس پہلے فارمولے کو نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے اہل وعیال کو قتل کریں پھر تلواریں کھینچ کر محمد اور ان کے اصحاب کے مقابل آجائیں۔ اگر ہم اس مقابلے میں ہلاک بھی ہو جائیں گے تو ہمارے ساتھ اپنے اہل وعیال کا تو غم نہ رہے اسپر قوم نے کہا اہل و عیال کے لئے بعد میں جینا ہی کس کام کا ہے۔ تو کعب نے کہا یہ دوسرا فارمولہ بھی منظور نہیں ہے تیسرا فارمولہ یہ ہے کہ حضور انور ﷺ سے صلح کی درخواست کی جائے شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انھوں نے حضور انور ﷺ سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور انور ﷺ نے صلح منظور نہ فرمائی۔ سوائے اسکے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلے کو منظور کریں۔ اس پر انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہ سے ان کے تعلقات تھے۔ ابو

لبابہ کا مال اولاد ان کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے۔ حضور انور ﷺ نے ابولبابہ کو بھیج دیا۔ بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی تو کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ گلے کو کٹوانے کی بات ہے ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اعلیٰ کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہونچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوالیا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی نہ کچھ کھائیں گے نہ کچھ پئیں گے۔ یہاں تک کہ مرجائیں یا اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے۔ وقتاً فوقتاً انکی بیوی آکر انھیں نمازوں اور انسانی حاجتوں کیلئے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دئے جاتے تھے۔ حضور انور ﷺ کو جب یہ خبر پہونچی تو فرمایا کہ ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں انکی مغفرت کی دعاء کرتا لیکن جب انھوں نے یہ کیا ہے تو میں انھیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول نہ فرمائے۔ وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بے ہوش ہوکر گر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی حضرات صحابہ کرام نے انھیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انھوں نے کہا میں خدا کی قسم ہرگز نہ کھلونگا جب تک حضور انور ﷺ مجھے خود آکر نہ کھولیں گے۔ حضور انور ﷺ نے انھیں اپنے دست مبارک سے کھول دیا ابولبابہ نے کہا کہ میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جسمیں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی ہے۔ اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال دوں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۔ اپنی قوم کے راز دوسری قوم کو پہونچانا سخت جرم ہے آج کے ماحول میں اسکو جاسوسی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے خیانت یہ ہے کہ فرائض چھوڑ دئے جائیں اور حضور انور ﷺ سے خیانت یہ ہے کہ سنتیں چھوڑی جائیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۲۳)

حضرت ابولبابہ سوچنے لگے کہ میں نے اللہ ورسول کی خیانت کی ہے انہوں نے سزا کے طور پر خود کو مسجد نبوی شریف کے ایک ستون سے بندھوالیا اور کہنے لگے کہ میری توبہ جب تک قبول نہ ہوگی میں بندھا رہوں گا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اگر ابولبابہ میرے پاس آجاتے تو میں ان کیلئے دعاء مغفرت کردیتا وہ براہ راست دربار ایزدی پہونچ گئے۔ اب جب تک اللہ تعالیٰ حکم نہ دیگا میں ابولبابہ کو نہ کھولوں گا۔ آپ سات دن بندھے رہے ہر نماز کے وقت آپکی بیٹی آتیں اور آپ کو کھول دیتیں اور حضرت ابولبابہ نماز با جماعت ادا فرماتے اور پھر بندھ جاتے۔ اس عرصے میں آپکا کھانا پینا بھی چھوٹ گیا۔ تب جاکر آپکی توبہ قبول ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ اب میں اس وقت ہی کھلونگا جب پیارے نبی ﷺ اپنے دست رحمت سے کھولیں گے۔ چنانچہ حضرت ابولبابہ کی اس خواہش کو پیارے نبی ﷺ نے پورا فرمایا اور اپنے دست رحمت سے انہیں کھولا۔ اس ستون کا نام آج بھی ستون توبہ اور ستون ابولبابہ ہے۔ آج بھی حضرات حجاج کرام اس ستون کے پاس کھڑے ہوکر توبہ کرتے ہیں۔ جب آپکو پیارے نبی ﷺ نے کھول دیا تو آپ نے کھلنے کے بعد عرض کیا کہ اب میں وہ محلہ بھی چھوڑ دونگا جس محلے میں رہنے کی وجہ سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہے اور توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال صدقہ وخیرات کردونگا کیونکہ یہ صدقہ خیرات کرنا نذر ومنت نہ تھی بلکہ قبول توبہ کے شکریہ میں تھا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے صرف تہائی مال صدقہ کرنے کے لئے فرمایا۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اگر گناہ ہوجائے تو صدق دل سے توبہ کرے اور صدقہ بھی دے کہ صدقے کی برکت سے گناہ کا اثر دل سے جاتا رہتا ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال کنویں میں لٹک کر عبادت کی سوائے پنجگانہ نمازوں کے اوقات کے۔ کہ ان اوقات نماز میں کنویں سے باہر تشریف لاتے نماز ادا فرماتے اور پھر کنویں میں لٹک جاتے۔ سیدنا حضرت بابا فرید کا یہ عمل شریف اسی حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فاقہ کشی ترک غذا بھی اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے کہ سیدنا حضرت ابولبابہ نے ایک ہفتہ کچھ نہ کھایا پیا یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ پر غشی طاری ہوگئی اور

آپکی ظاہری بینائی بھی متاثر ہوگئی۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابولبابہ کو ترک سکونت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ صرف صدقے میں ترمیم فرمائی کہ کل مال صدقہ نہ کرکے تہائی مال صدقہ کریں۔

(۳۳۳۵) ان سائل صاحب کا خیال یہ رہا ہوگا کہ بیت المقدس کی نماز مکہ شریف کی مسجد بیت اللہ شریف اور مدینہ شریف کی مسجد نبوی شریف سے افضل ہے اسلئے انہوں نے بار بار سوال کرکے یہ چاہا کہ میں نے بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھنے کی منت مانی ہے تو وہیں افضل جگہ پر جاکر ادا کروں، اگر ان سائل صاحب کا یہ سوال مکہ مکرمہ میں پیارے نبی ﷺ سے تھا تو یہیں سے مراد بیت اللہ شریف ہے اور اگر یہ سوال مدینہ شریف میں تھا تو یہیں سے مراد مسجد نبوی شریف ہے۔ مسجد حرام یعنی بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کا ثواب بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے دوگنا ہے کہ حرم شریف میں یک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے جبکہ بیت المقدس میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے۔ مسجد نبوی شریف کا ثواب تو بیت المقدس کی نماز کے برابر ہے مگر مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کا درجہ ومرتبہ زیادہ ہے کہ یہاں پیارے نبی ﷺ کا ظاہری قرب بھی نصیب ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنی نذر ومنت سے اعلیٰ عبادت کرکے ادا کرے تو اسکی نذر ادا ہوجاتی ہے چونکہ ان صاحب کی نذر بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی تھی تو مسجد حرام شریف یا مسجد نبوی شریف میں بطریقہ اولیٰ ادا ہوجاتی۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی منت میں جگہ کی تخصیص معتبر ہے لہٰذا اگر کسی بھی مسجد کی نماز کی نذر مانی تو اس مسجد کی مساوی یا اعلیٰ مسجد میں پڑھ لے گا نذر پوری ہوجائیگی (مرقاۃ شریف) تیسری مرتبہ جب ان سائل صاحب نے اپنے سوال کو دہرایا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں بتادیا کہ بیت المقدس کے مساوی یا اس سے اعلیٰ مسجد میں نماز ادا کرلینے سے تمہاری منت پوری ہوجائیگی۔ اور اسمیں آسانی بھی ہے۔ اب اگر تمہاری خوشی یہ ہے کہ میں بیت المقدس ہی میں جاکر اپنی منت پوری کروں تو تمہیں اختیار ہے یہ بھی درست ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان صاحب کو یا تو مشورہ دیا تھا یا پھر حکم تھا تو استحبابی حکم تھا اور ان دونوں صورتوں میں ماننے اور نہ ماننے کا اختیار ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا جو حکم وجوب کیلئے ہوتا ہے اسکا ماننا فرض وواجب ہوتا ہے۔ بیت المقدس صحیح لفظ ہے یعنی میم پر زبر قاف ساکن اور دال پر زیر مگر عام طور پر بولا جاتا ہے بیت المقدّس یعنی میم پر پیش قاف پر زبر اور دال مشدد پر زبر اب یہ بھی درست ہے کہ غلط العام فصیح.

(۳۳۳۶) سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بدنے میں اونٹ، گائے، بکری سب شامل ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مذکورہ صورت میں صرف ہدی واجب ہے۔

(۳۳۳۷) عورت کو ننگے سر نکلنا گناہ ہے کہ یہ بھی بے پردگی ہے اور ستر کھولنا ہے۔ گناہ کی نذر منعقد ہوجاتی ہے مگر اسکا پورا کرنا حرام ہوتا ہے اور کفارہ واجب ہوتا ہے۔ ننگے پاؤں پیدل چلنا جائز ہے جسکی نذر منعقد ہوجاتی ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

پیارے نبی ﷺ نے سر ڈھانکنے کے اور دوپٹہ اوڑھنے کا حکم تو اس لئے فرمایا کہ عورت کا سر ستر ہے اسکا چھپانا ضروری ہے عورت کا ننگے سر نکلنا گناہ ہے۔ سوار ہونے کا حکم اسلئے فرمایا کہ وہ پیدل چلنے سے مجبور وعاجز تھیں اور تین روزے رکھنے کا حکم اسلئے فرمایا کہ اس نذر کا کفارہ ہے یا پھر ہدی کا عوض ہے۔ اور تین روزے رکھنے کا بھی مطلب یہ ہے کہ تین روزے تو حج مبارک کے دوران رکھیں یعنی ساتویں، آٹھویں، نویں ذوالحجہ کا اور سات روزے حج مبارک کے بعد گھر آنے پر رکھے جائیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر جو نہ پائے قربانی کی طاقت تو تین دن کے روزے ہیں حج کے موسم میں اور سات ہیں جب تم لوٹ کر جاؤ یہ دس ہیں پورے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۲) حضرات خواتین اسلام جب حج مبارک جیسی عبادت کیلئے سر برہنہ نہیں جاسکتیں تو پھر بازاروں، محلوں، سڑکوں پر بے پردہ ٹہلنا کیسے روا ہوگا۔

پردہ لازم ہے غیر محرم سے خشیت کبریا کو یاد کرو
مارکیٹوں میں چھوڑ دو جانا لومصلی، خدا کو یاد کرو
چھوڑ بے پردگی خدا کیلئے اپنی شرم وحیا کو یاد کرو (ایبی)

﴿بَابُ الْقِصَاصِ ترجمہ: قصاص کا باب﴾

(۳۳۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے حلال خون کسی مسلمان شخص کا کہ گواہی دیتا ہے یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے

وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا پیارا رسول ہوں مگر تین باتوں میں سے ایک سے، جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور اپنے دین سے نکل جانے والا، جماعت حقہ کا چھوڑنے والا۔

(۳۳۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے مومن اپنے دین کی وسعت میں

مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جب تک کہ پہونچے حرام خون کرنے کو۔

(۳۳۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے فیصلہ فرمایا جائے گا لوگوں کے درمیان

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَآءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

قیامت کے دن خونوں کے بارے میں۔

(۳۳۴۴) حدیث شریف: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّقِيْتُ

ترجمہ: حضرت مقداد ابن اسود سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا رائے عالی ہے آپ کی اگر ملاقات کروں میں

رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ

کسی شخص سے کفار میں سے پھر ہم جنگ کریں تو وہ مارے میرے دونوں ہاتھوں میں سے ایک پر تلوار تو کاٹ ڈالے ہاتھ کو پھر وہ پناہ لے لے کسی پیڑ کی

---

(187) क़सास का बाब

3341 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है हलाल खून किसी मुसलमान शख़्स का कि गवाही देता है यह कि नहीं है कोई मायूद सिवाये अल्लाह तआला के और बेशक मैं अल्लाह तआला का प्यारा रसूल हूँ मगर तीन बातों में से एक से, जान के बदले जान और शादीशुदा ज़ानी और अपने दीन से निकल जाने वाला जमाअत हक़्क़ का छोडने वाला।

3342 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा रहता है मोमिन अपने दीन की वुसअत में जब तक कि न पहुंचे हराम खून करने को।

3343 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सबसे पहले फ़ैसला फरमाया जायेगा लोगों के दरमियान क़यामत के दिन खूनों के बारे में।

3344 हदीस शरीफ़:– हजरते मिक्दाद इब्ने असवद से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम क्या राय आली है आपकी अगर मुलाक़ात करूँ मैं किसी शख़्स से कुफ़्फ़ार में से फिर हम जंग करें तो वो मारे मेरे दोनों हाथों में से एक पर तलवार तो काट डाले हाथ को फिर वो पनाह ले ले किसी पेड़ की फिर कहे कि मैं इस्लाम लाया अल्लाह तआला के लिये और रिवायत में है कि फिर जब

(۳۳۳۸) دو بھائیوں نے متروکہ مال کو بانٹنے کی بات کی اس دوران ایک بھائی نے ایک قسم کی نذر مان لی اور انکا ارادہ یہ تھا کہ ہم بھائی لوگ مل جل کر رہیں، تقسیم میراث کے بعد ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہو کر نہ رہ جائیں۔ یہ میراث دینے سے انکار نہ تھا۔ یا تو اس موقع پر سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوہ افروز تھے یا پھر یہ مقدمہ ان کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ جس پر حضور فاروق اعظم نے فرمایا کہ کعبہ معظمہ کیلئے اللہ تعالیٰ خوب مال بھیجتا ہے اسکا کوئی خرچ کبھی رکتا نہیں ہے۔ اسے تمہارے روپے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تمہارا بھائی تم سے میراث کا مطالبہ کرتا ہے تو تم اس سے کلام بھی کرو اور اپنا سارا کا سارا مال کعبہ معظمہ بھی نہ بھیجو بلکہ اس نذر کا کفارہ دیدو اور یہ کفارہ قسم کی طرح ہوگا یا تمہارا یہ کلام قسم ہے نذر نہیں ہے قسم توڑ کر بھائی سے کلام کرلو پھر قسم توڑنے کا کفارہ ادا کردو۔ تم نے بھائی سے نہ بولنے کی قسم کھالی ہے یہ قطعیت رحم ہے بھائی سے کلام نہ کرنا قطع رحم ہے اس صورت میں قسم منعقد تو ہو جاتی ہے مگر پورا کرنا واجب نہیں ہوتا بلکہ ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہوتا ہے۔

(۳۳۳۹) نذر کی دو قسمیں ہیں نذر رحمانی، نذر شیطانی۔ نذر رحمانی تو یہ ہے کہ عبادت کی نذر مانی جائے جیسے نماز، روزہ، حج، صدقہ اس نذر سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ نذر شیطانی یہ ہے کہ ظلماً قتل، والدین کی نافرمانی، نماز و روزہ چھوڑنے کی نذر مانی جائے۔ شیخ نجدی شیطان لعین تو ایسی حرکت کرانا ہی چاہتا ہے اور وہ ایسی شیطانی نذروں سے بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ ایسی گندی نذر مانتا ہے تو وہ بہت اچھلتا کودتا ہے کہ میرا مقصد و منشا پورا ہو گیا ایسی نذر کو ہرگز ہرگز پورا نہ کرے البتہ اس شیطانی نذر کو پورا نہ کرنے پر کفارہ واجب ہوگا۔ کافر کی نذر لازم نہیں نہ زمانہ کفر میں نہ مسلمان ہونے کے بعد کافر خواہ نیکی کی نذر مانے جیسے صدقہ خیرات کی یا گناہ کی نذر مانے جیسے بت پرستی کی نذر۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لانے سے قبل کعبہ شریف میں اعتکاف کی نذر مانی تھی۔ جب اس نذر کے بارے میں پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نذر پوری کرو۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم استحبابی ہے کیونکہ اس نذر کے توڑنے پر کفارہ واجب نہیں ہے اور نذر کا واجب ہونا بنا کفارے کے درست نہیں ہے (مرقاۃ شریف) البتہ کفار کے مقدمات میں ان سے قسم لی جائیگی کیونکہ وہ اپنے اعتقاد میں جھوٹی قسم کو برا جانتے ہیں اس بنا پر ان سے قسم لینے کا مقصد درست ہے۔

(۳۳۴۰) سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ابن اجرع ہمدانی ہے انہیں بچپن میں کسی نے چرالیا تھا تلاش بسیار کے بعد ملے تب سے آپکا نام مسروق پڑ گیا۔ مسروق کے معنی ہیں چرایا ہوا۔ حضرت مسروق کی یہ نذر بھی بڑی عجیب و غریب ہے کہ دشمن سے تو جان بچانے کیلئے نذر مان رہے ہیں مگر نذر پھر بھی جان دینے کیلئے ہے دربار الٰہی میں۔ بہر دو صورت جان تو گئی پھر نذر کا کیا فائدہ۔ عداوت دشمنی میں جان جانا اور ہے اور جاناں کے نام پر جان کا جانا اور ہے چنانچہ ایک دیہاتی کا اونٹ کھو گیا اس نے اعلان کیا کہ جو میرا ونٹ ڈھونڈ کر لادیگا تو میں وہ اونٹ اس کو دے دونگا۔ لوگوں نے دیہاتی سے پوچھا کہ تجھے کیا ملیگا؟ دیہاتی بولا اونٹ پالینے کا مزہ ملے گا۔ اس لذت کی تمہیں خبر نہیں ہے۔ راہ خدا میں جان دینے میں جو مزہ آتا ہے جہان بھر کی نعمتوں میں وہ لذت کہاں ہے راہ حق میں جان سے جو مزہ شہداء کو آتا ہے وہ شہداء ہی جانتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام کا عجز و انکسار اور تقویٰ و احتیاط کا یہ عالم تھا کہ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود حضرات صحابہ کرام میں اپنا ایک علمی مقام رکھتے ہیں مگر فرمایا کہ حضرت مسروق سے یہ مسئلہ دریافت کرو کہ وہ اس مسئلے میں مجھ سے زیادہ معلومات کے حامل ہیں۔ آپ نے سائل کو حضرت مسروق کے پاس بھیجنے میں کوئی شرم و عار یا اپنی ہتک محسوس نہ فرمائی یہ خاصان خدا کا خصوصی کردار ہے۔ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس کو یہ بات بخوبی معلوم تھی کہ حضرت مسروق حضرات خلفاء اربع رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مجلس کے خوشہ چیں ہیں، بڑے عالم ہیں چونکہ ایک بڑی جماعت کے فیض صحبت سے مالا مال ہیں۔ ایسے ہی سیدنا حضرت غوث اعظم پیر پیراں میر میراں شیخ عبد القادر سید محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ حضرت بی بی نصیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اولاد کیلئے سیدنا حضور قطب عالم، مدار

فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَمَّا اَهْوَیْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَقْتُلُهٗ

پھر کہے کہ میں اسلام لایا اللہ تعالیٰ کیلئے اور روایت میں ہے کہ پھر جب چاہا میں نے اسکو قتل کرنا تو اس نے کہدیا لا الٰہ الا اللہ میں قتل کردوں اسکو

بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ لَاتَقْتُلْهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰی

اسکے بعد کہ اس نے پڑھ لیا ہے کلمۂ طیبہ؟ فرمایا پیارے رسول نے مت قتل کرو تم اسکو عرض کیا حضرت مقداد نے بیشک اس نے کاٹ دیا ہے ایک کو

یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ اِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ

میرے دونوں ہاتھوں میں سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مت قتل کرو تم اسکو پھر اگر قتل کردیا تم نے اسکو تو وہ تیرے درجے میں ہوگا

قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

جو تم اسکو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اسکے درجے میں ہو جو اسکے کلمہ پڑھنے سے پہلے تھے۔

(۳۳۴۵) حدیث شریف: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنْ جُهَیْنَةَ

ترجمہ: حضرت اسامہ ابن زید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی طرف جہینہ کے

فَاَتَیْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ

تو میں پہونچا ایک شخص پر ان میں سے تو میں نیزہ مارنے لگا اسکو تو پڑھ لیا اس نے لا الٰہ الا اللہ پھر بھی میں نے نیزہ ماردیا اسکو کہ قتل کردیا میں نے اسکو

فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ

پھر میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو میں نے خبر دی اس واقعے کی تو فرمایا پیارے نبی نے کیا قتل کردیا تم نے اسکو حالانکہ گواہی دیدی ہے اس نے

اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

لا الٰہ الا اللہ کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ایسا کیا تھا بچنے کیلئے تو فرمایا پیارے رسول نے تو کیوں نہ چیر لیا تم نے اسکے دل کو۔

(۳۳۴۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَیْفَ تَصْنَعُ بِلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جواب دوگے تم جب آئے گا کلمہ طیبہ

चाहा मैंने उसको क़त्ल करना तो उसने कह दिया "लाइलाहा इल्लाह" मैं क़त्ल कर दूँ उसको इसके बाद कि उसने पढ़ लिया कल्मा ए तय्यबा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने मत क़त्ल करो तुम उसको अर्ज किया हजरते मिक़्दाद ने बेशक उसने काट दिया है एक को मेरे दोनों हाथों में से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत क़त्ल करो तुम उसको फिर अगर क़त्ल कर दिया तुमने उसको तो वो तेरे दर्जे में होगा जो तुम उसको क़त्ल करने से पहले थे और तुम उसके दर्जे में हो जो उसके कल्मा पढ़ने से पहले थे।

3345 हदीस शरीफ़:– हजरते उसामा बिन ज़ैद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुछ लोगों की तरफ़ जहीना के तो मैं पहुंचा एक शख़्स पर उनमें से तो मैं नेज़ा मारने लगा उसको तो पढ़ लिया उसने "लाइलाहा इल्लल्लाह" फि भी मैंने नेज़ा मार दिया उसको कि क़त्ल कर दिया मैंने उसको फिर मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने ख़बर दी उस वाक़ये की तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या क़त्ल कर दिया तुमने उसको हालाकि गवाही दे दी है उसने "लाइलाहा इल्ललाह" की मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह उसने ऐसा किया था अपने बचने के लिये तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो क्यों न चीर लिया तुमने उसके दिल को।

العالمین سید بدیع الدین احمد المعروف زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالی میں بھیجا کہ اولاد تمہیں دربار بدیعی سے ملے گی۔ یہ تھا بزرگوں کا آپسی اتحاد واتفاق اخلاص ورواداری۔ بعض جہلاء نے کہا ہے کہ حضرت غوث اعظم کے کوئی بہن نہ تھی جبکہ سرکار غوث اعظم کے دو بہنیں تھیں۔ یہ ان جاہلوں کے اپنے جہالت نامے پر دستخط کرنے کے مترادف ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمایئے فقیر قدیری کی کتاب "سیرت سیدنا حضور مدار العالمین"۔ مومن کو ظلماً قتل کرنا حرام ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو قتل کریگا مومن کو جان بوجھ کر تو اسکی سزا جہنم ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۶) دوزخ کی طرف دوڑنا بھی ممنوع ہے دوزخ سے تو بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنا لازمی وضروری ہے۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو صاحبزادوں سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام اور سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام میں سے ذبیح اللہ کون ہیں۔ زیادہ صحیح تو یہی ہے کہ ذبیح اللہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں مگر سیدنا حضرت مسروق، سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ جانتے تھے۔

(۳۳۴۱) اگر کوئی مسلمان، مرد وعورت کسی کو قصداً عمداً قتل کردے تو مقتول کا ولی اسے قصاصاً (بدلے کے طور پر) قتل کرا سکتا ہے۔ اس حدیث شریف میں کلمہ شریف سے مراد تمام عقائد اسلامیہ کا اقرار کرنا ہے۔ اگر کوئی ظاہری طور پر اسلام کا اقرار کرتا ہو اور علامات کفر موجود ہوں تو اسکا بھی یہی حکم ہے۔ آزاد مسلمان جو ایک بار حلال صحبت کر چکا ہو اگر ایسا شخص زنا کرے تو اسکو رجم یعنی سنگسار کیا جائے۔ دین سے نکل جانے کی دو صورتیں ہیں یا تو اسلام چھوڑ کر یہودی، عیسائی وغیرہ ہو جائے یعنی دوسرے دھرم میں چلا جائے۔ یا کلمہ گو تو ہے مگر کوئی کفری عقیدہ اختیار کرلے جیسے رافضی، خارجی، قادیانی، وہابی وغیرہ بن جائے وہ بھی اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائیگا مگر یہ قتل اور سنگساری صرف حاکم اسلام کر سکتا ہے دوسرے کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ غلام آزاد کے عوض اور آزاد غلام کے عوض عورت مرد کے عوض اور مرد عورت کے عوض قصاص میں قتل کیا جائیگا۔ اجماع مسلمین کے خلاف عقیدہ اختیار کرنا کفر ہے۔ قرآن کریم کے وہ معنی کرنا جو اجماع مسلمین کے خلاف ہوں کفر ہے اجماع مسلمین ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ میں صلوٰۃ کے موجودہ معنی اسلامی نماز ہے اور خاتم النبین سے مراد پیارے نبی ﷺ کا آخری نبی ہونا مراد ہے اب جو صلوٰۃ کے معنی صرف اشاروں سے دعاء مانگنا کرے اور خاتم النبین کے معنی اصلی نبی کرے اور پھر پیارے نبی ﷺ کے بعد نئے نبی کے آنے کی گنجائش مانے وہ کافر ہے حاکم اسلام اسکو قتل کریگا۔ خلاصہ حدیث شریف یہ ہے کہ کسی مسلمان کا خون کرنا روا نہیں ہے مگر مذکورہ تین وجہوں سے مسلمان کو بھی قتل کیا جائیگا۔ (۱) قاتل (۲) شادی شدہ زانی (۳) دین سے نکل جانے والا کفریہ عقیدہ اختیار کرنے والا۔ ایک کفری عقیدہ اختیار کرنے سے کافر ہوجاتا ہے چہ جائیکہ کوئی کفریہ عقائد کی بھرمار رکھتا ہو وہ تو اکفر ہے انہیں میں سے اسماعیل دہلوی ہے جسکے ایک کفری عقیدے پر سیدنا امام اہلسنت حضرت علامہ مفتی فضل حق چشتی خیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتویٰ صادر فرمایا کہ اسماعیل دہلوی کافر مرتد ملعون بے ایمان ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو اسماعیل دہلوی کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ان کے فارسی فتویٰ کی عبارت یہ ہے "ہر کہ در کفر او شک آرد کافر گردد" (تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ) اب کوئی میڈیا کے سہارے کتنا ہی اپنے سنی ہونے کا پروپیگنڈہ کرالے اگر وہ اسماعیل دہلوی جیسے کفر کے تھوک بیوپاری کو کافر نہ کہے تو وہ کافر ہی ہے۔ اسماعیل دہلوی کا خفیہ حمایتی اعلیٰ حضرت تو کیا ادنیٰ حضرت بھی نہیں ہے بلکہ حضرت بھی نہیں ہے بلکہ وہ اس حکم کا مستحق ہے جو علامہ مفتی فضل حق چشتی نے تحریر فرمایا ہے۔

(۳۳۴۲) اگر مسلمان کیسا ہی گنہگار ہو کار کفر نہ کرے تو وہ اسلام کی گنجائش اور رحمت الٰہی کی وسعت میں رہتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے پیارے نبی ﷺ آپ فرمایئے اے میرے غلامو! جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ کی بیشک اللہ معاف فرما دیتا ہے تمام گناہوں کو بے شک وہی بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ مشرکین میں سے چند آدمی حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکا دین سچا ہے لیکن

إِذَا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قیامت کے دن فرمایا پیارے نبی نے اس کو کئی بار۔

(۳۳۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو قتل کردے عہد و پیمان والے کو تو نہیں پائیگا خوشبو جنت کی

وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حالانکہ بیشک اس کی خوشبو پائی جائے گی چالیس سال کی راہ سے۔

(۳۳۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو کود پڑے پہاڑ سے کہ ہلاک کرے اپنے آپکو تو وہ جہنم کی آگ میں

يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ

کودتا ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے اس میں، رکھا جائے گا اس میں ہمیشہ اور جو پی لے زہر کو کہ ہلاک کرے اپنے آپکو تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا

يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ

کہ پیتا رہیگا اس کو دوزخ میں ہمیشہ رہنے والا ہے کہ رکھا جائیگا اس میں ہمیشہ اور جو ہلاک کرے گا اپنے آپکو لوہے سے تو اسکا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا

يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ گھونپتا رہے گا اس کو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہنے والا ہے، رکھا جائے گا اسمیں ہمیشہ۔

(۳۳۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو گلا گھونٹ لے اپنے آپ کا تو گلا گھونٹتا رہے گا وہ اپنے آپ کا آگ میں

وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور جو نیزہ مارے گا خود کو تو نیزہ مارتا رہے گا اپنے آپکو آگ میں۔

3346 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया क्या जवाब दोगे जब आयेगा कल्मा ए तय्यबा क़यामत के दिन, फ़रमाया प्यारे नबी ने इसको कई बार।

3347 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो क़त्ल कर दे एहदो पैमान वाले को तो नहीं पायेगा खुशबू जन्नत की हालांकि बेशक उसकी खुशबू पायी जायेगी चालीस साल की राह से।

3348 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो कूद पढे पहाड़ से कि हलाक करे अपने आपको तो वो जहन्नम की आग में कूदता है हमेशा, रहने वाला है उसमें, रखा जायेगा उसमें हमेशा, और जो पीले ज़हर को कि हलाक करे अपने आपको, तो उसका जहर उसके हाथ में होगा कि पीता रहेगा उसको दोज़ख में, हमेशा रहने वाला है, कि रखा जायेगा उसको हमेशा, और जो हलाक करेगा अपने आपको लोहे से तो उसका लोहा उसके हाथ में होगा कि घोंपता रहेगा उसको अपने पेट में जहन्नम की आग में हमेशा रहने वाला है हमेशा रखा जायेगा उसमें।

3349 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो गला घोंट ले अपने आपका तो गला घोंटता रहेगा वो अपने आपका आग में और जो नेज़ा मारेगा खुद को तो नेज़ा मारता रहेगा अपने आपको आग में।

ہم نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں اور سنگین معصیتوں کا ارتکاب کیا ہے کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔ سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے سیدنا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا انھوں نے بارگاہ نبوی میں کہہ لاکر بھیجا اگر میں ایمان قبول کرلوں تو کیا میرے گناہ معاف ہوجائیں گے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر روح البیان شریف) اسلام کی برکت سے کفر کے زمانے کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اسلام لانے سے زمانہ کفر کے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ کافر قبول اسلام کے بعد بھی زمانہ کفر کا قرض ادا کریگا گناہوں اور حقوق میں فرق ہے۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسلمان حضور انور ﷺ کے عبد اور غلام ہیں اور عبد کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرسکتے ہیں مگر اس وقت عبد کے معنی خادم و غلام کے ہونگے۔ صاحب درمختار کے شیخ کا نام نامی "عبدالنبی" ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور انور ﷺ کا عبد و خادم ہوں۔ یہاں حضور انور ﷺ کے عباد یعنی غلاموں کا ترجمہ درست ہے اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں ترجمہ کیا جائے تو پھر اس میں کفار بھی شامل ہوجائیں گے کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور انھوں نے ظلم بھی کیا ہے حالانکہ اس آیت کریمہ سے کفار خارج ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اس سے مومن گنہگار مراد ہیں نہ کہ کفار و مشرکین۔ کفار اگرچہ کے اللہ تعالیٰ کے بندے تو ہیں مگر حضور انور ﷺ کے عبد و غلام نہیں اور یہاں حضور انور ﷺ کے عباد و غلاموں سے خطاب ہو رہا ہے۔ لہٰذا بندہ نبی، عبدالرسول، غلام مصطفیٰ کہنا اور نام رکھنا درست ہے اسکو شرک بتانا نری جہالت ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۱۴)

مگر قاتل ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں رہتا کل قیامت میں اس طرح آئیگا کہ اس قاتل ظالم کی پیشانی پر لکھا ہوگا الیس من رحمة لله۔ ترجمہ مایوس ہے قاتل ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو قتل مومن میں آدھی بات سے بھی مدد کریگا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ قاتل ظالم کو دنیا میں نیکیوں کی توفیق نہیں ملتی۔ وہ لوگ اپنے انجام وماٰل پر غور کریں جو جھوٹی گواہیاں دیکر اور بیجا سفارشیں کرکے لوگوں کو قتل کے جھوٹے مقدمات میں پھانستے ہیں اور انہیں پھانسی کا پھندہ پہناتے ہیں انکے یہ گندے دھندے کل انکے لئے نار کے پھندے ثابت ہونگے۔ در توبہ کھلا ہے اب بھی توبہ کرلی جائے تو غنیمت ہے۔

(۳۳۴۳) حقوق اللہ اور حقوق العباد یہ دو چیزیں ہیں تو قیامت کے دن حقوق اللہ میں تو پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ قیامت کے دن معاملات میں پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا اور عبادات میں پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نماز کے حساب کی اولیت حقیقی ہے اور خون ناحق کے حساب کی اولیت اضافی ہے کہ سب سے پہلے تو نماز ہی کا حساب ہوگا اور معاملات کا جب حساب ہوگا تو پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا (مرقاۃ شریف)

(۳۳۴۴) اگر کسی مسلمان کا کسی کافر سے جہاد ہوجائے اور کافر موقع پاکر اسکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے۔ اور وہ اپنے قبول اسلام کا اعلان کردے اور مسلمان کو اسکے اسلام لانے کی خبر ہوجائے اسکی زبان سے کلمہ طیبہ سن کر تو اب مسلمان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس نو مسلم کو قتل کرے اور نہ ہی مسلمان اپنے ہاتھ کے بدلے اسکا ہاتھ کاٹ سکتا ہے کیونکہ اگر کافر حربی بحالت جنگ مسلما کو قتل کردے یا زخمی کردے اور پھر وہ کافر حربی مسلمان ہوجائے تو اسلام لانے کے بعد زمانہ کفر کے جرم کا قصاص نہیں ہوتا۔ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کیا کہ کفر کی وجہ سے نہ سہی اسکے ظلم کی وجہ سے مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس سے بدلہ لے لوں۔ کلمہ پڑھنے سے اسکا کفر ختم ہوگیا مگر ظلم تو اس پر سوار ہے اسکا ظالم ہونا تو باقی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جواب عنایت فرمایا کہ اسکو اب بھی قتل نہ کیا جائیگا کیونکہ اسکے کلمہ پڑھ لینے کی وجہ سے اسکے زمانہ کفر کے تمام گناہ معاف ہوچکے ہیں مگر حقوق و سزائیں معاف نہیں ہوئیں۔ لہٰذا اسکو زمانہ کفر کا قرض ادا کرنا ہوگا اور اس زمانے کی چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹا ہی جائیگا مگر بحالت جنگ قتل و زخم کا بدلہ نہ لیا جائیگا۔ یہ نکتہ بہر حال نظر میں رہنا ضروری ہے اگر اسکے قبول اسلام و ایمان کے بعد اگر مسلمان نے اس نو مسلم کو قتل کردیا تو پھر جیسے وہ کافر کفر کی وجہ سے مباح الدم مستحق قتل تھا ویسے ہی اب تم اسکے قتل کی وجہ سے مستحق قتل ہوجاؤگے۔ حکم تو یکساں ہے مگر وجہ حکم میں فرق ہے کیونکہ

اِذَا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَہٗ مِرَارًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

قیامت کے دن فرمایا پیارے نبی نے اس کو کئی بار۔

(۳۳۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَتَلَ مُعَاھِدًا لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو قتل کردے عہدو پیمان والے کو تو نہیں پائیگا خوشبو جنت کی

وَاِنَّ رِیْحَھَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حالانکہ بیشک اس کی خوشبو پائی جائے گی چالیس سال کی راہ سے۔

(۳۳۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو کود پڑے پہاڑ سے کہ ہلاک کرے اپنے آپکو تو وہ جہنم کی آگ میں

یَتَرَدّٰی فِیْھَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَّمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ

کودتا ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے اس میں، رکھا جائے گا اس میں ہمیشہ اور جو پی لے زہر کو کہ ہلاک کرے اپنے آپکو تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا

یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ

کہ پیتا رہیگا اس کو دوزخ میں ہمیشہ رہنے والا ہے کہ رکھا جائیگا اس میں ہمیشہ اور جو ہلاک کرے گا اپنے آپکو لوہے سے تو اسکا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا

یَتَوَجَّاُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ گھونپتا رہے گا اس کو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہنے والا ہے، رکھا جائے گا اسمیں ہمیشہ۔

(۳۳۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو گلا گھونٹ لے اپنے آپ کا تو گلا گھونٹتا رہے گا وہ اپنے آپ کا آگ میں

وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اور جو نیزہ مارے گا خود کو تو نیزہ مارتا رہے گا اپنے آپکو آگ میں۔

3346 इदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया क्या जवाब दोगें जब आयेगा कल्मा ए तय्यबा क़यामत के दिन, फ़रमाया प्यारे नबी ने इसको कई बार।

3347 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो क़त्ल कर दे एहदो पैमान वाले को तो नहीं पायेगा खुशबू जन्नत की हालांकि बेशक उसकी खुशबू पायी जायेगी चालीस साल की राह से।

3348 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो कूद पढ़े पहाड़ से कि हलाक करे अपने आपको तो वो जहन्नम की आग में कूदता है हमेशा, रहने वाला है उसमें, रखा जायेगा उसमें हमेशा, और जो पीले ज़हर को कि हलाक करे अपने आपको, तो उसका ज़हर उसके हाथ में होगा कि पीता रहेगा उसको दोज़ख में, हमेशा रहने वाला है, कि रखा जायेगा उसको हमेशा, और जो हलाक करेगा अपने आपको लोहे से तो उसका लोहा उसके हाथ में होगा कि घोंपता रहेगा उसको अपने पेट में जहन्नम की आग में हमेशा रहने वाला है हमेशा रखा जायेगा उसमें।

3349 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो गला घोंट ले अपने आपका तो गला घोंटता रहेगा वो अपने आपका आग में और जो नेज़ा मारेगा खुद को तो नेज़ा मारता रहेगा अपने आपको आग में।

ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں اور سنگین معصیتوں کا ارتکاب کیا ہے کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔ سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے سیدنا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا انھوں نے بارگاہ نبوی میں کہہ لا کر بھیجا اگر میں ایمان قبول کرلوں تو کیا میرے گناہ معاف ہوجائیں گے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر روح البیان شریف) اسلام کی برکت سے کفر کے زمانے کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اسلام لانے سے زمانہ کفر کے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ کافر قبول اسلام کے بعد بھی زمانہ کفر کا قرض ادا کریگا گناہوں اور حقوق میں فرق ہے۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسلمان حضور انور ﷺ کے عبد اور غلام ہیں اور عبد کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرسکتے ہیں مگر اس وقت عبد کے معنیٰ خادم و غلام کے ہونگے۔ صاحب درمختار کے شیخ کا نام نامی "عبد النبی" ہے۔ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور انور ﷺ کا عبد و خادم ہوں۔ یہاں حضور انور ﷺ کے عباد یعنی غلاموں کا ترجمہ درست ہے اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں ترجمہ کیا جائے تو پھر اس میں کفار بھی شامل ہوجائیں گے کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور انھوں نے ظلم بھی کیا ہے حالانکہ اس آیت کریمہ سے کفار خارج ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اس سے مومن گنہگار مراد ہیں نہ کہ کفار و مشرکین۔ کفار اگرچہ کے اللہ تعالیٰ کے بندے تو ہیں مگر حضور انور ﷺ کے عبد و غلام نہیں اور یہاں حضور انور ﷺ کے عباد غلاموں سے خطاب ہو رہا ہے۔ لہٰذا بندہ نبی، عبد الرسول، غلام مصطفیٰ کہنا اور نام رکھنا درست ہے اسکو شرک بتانا نری جہالت ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۱۴۱)

مگر قاتل ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں رہتا کل قیامت میں اس طرح آئیگا کہ اس قاتل ظالم کی پیشانی پر لکھا ہوگا الیس من رحمۃ للہ۔ ترجمہ مایوس ہے قاتل ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو قتل مومن میں آدھی بات سے بھی مدد کریگا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ قاتل ظالم کو دنیا میں نیکیوں کی توفیق نہیں ملتی۔ وہ لوگ اپنے انجام وبال پر غور کریں جو جھوٹی گواہیاں دیکر اور بیجا سفارشیں کر کے لوگوں کو قتل کے جھوٹے مقدمات میں پھانستے ہیں اور انہیں پھانسی کا پھندہ پہناتے ہیں انکے یہ گندے دھندے کل انکے لئے نار کے پھندے ثابت ہونگے۔ در توبہ کھلا ہے اب بھی توبہ کرلی جائے تو غنیمت ہے۔

(۳۳۴۳) حقوق اللہ اور حقوق العباد یہ دو چیزیں ہیں تو قیامت کے دن حقوق اللہ میں تو پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ قیامت کے دن معاملات میں پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا اور عبادات میں پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نماز کے حساب کی اولیت حقیقی ہے اور خون ناحق کے حساب کی اولیت اضافی ہے کہ سب سے پہلے تو نماز ہی کا حساب ہوگا اور معاملات کا جب حساب ہوگا تو پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا (مرقاۃ شریف)

(۳۳۴۴) اگر کسی مسلمان کا کسی کافر سے جہاد ہوجائے اور کافر موقع پا کر اسکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے۔ اور وہ اپنے قبول اسلام کا اعلان کردے اور مسلمان کو اسکے اسلام لانے کی خبر ہوجائے اسکی زبان سے کلمہ طیبہ سن کر تو اب مسلمان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس نو مسلم کو قتل کرے اور نہ ہی مسلمان اپنے ہاتھ کے بدلے اسکا ہاتھ کاٹ سکتا ہے کیونکہ اگر کافر حربی بحالت جنگ مسلما کو قتل کردے یا زخمی کردے اور پھر وہ کافر حربی مسلمان ہوجائے تو اسلام لانے کے بعد زمانہ کفر کے جرم کا قصاص نہیں ہوتا۔ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کیا کہ کفر کی وجہ سے نہ سہی اسکے ظلم کی وجہ سے مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس سے بدلہ لے لوں۔ کلمہ پڑھنے سے اسکا کفر ختم ہوگیا مگر ظلم تو اس پر سوار ہے اسکا ظالم ہونا تو باقی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جواب عنایت فرمایا کہ اسکو اب بھی قتل نہ کیا جائیگا کیونکہ اسکے کلمہ پڑھ لینے کی وجہ سے اسکے زمانہ کفر کے تمام گناہ معاف ہوچکے ہیں مگر حقوق و سزائیں معاف نہیں ہوئیں۔ لہٰذا اسکو زمانہ کفر کا قرض ادا کرنا ہوگا اور اس زمانے کی چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹا ہی جائیگا مگر بحالت جنگ قتل و زخم کا بدلہ نہ لیا جائیگا۔ یہ نکتہ بہر حال نظر میں رہنا ضروری ہے اگر اسکے قبول اسلام و ایمان کے بعد اگر مسلمان نے اس نو مسلم کو قتل کردیا تو پھر جیسے وہ کافر کفر کی وجہ سے مباح الدم مستحق قتل تھا ویسے ہی اب تم اسکے قتل کی وجہ سے مستحق قتل ہوجاؤ گے۔ حکم تو یکساں ہے مگر وجہ حکم میں فرق ہے کیونکہ

(۳۳۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تھا ان میں جو تھے تم سے پہلے ایک شخص جس کو زخم تھا

فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تو گھبرا گیا وہ شخص تو لی اس شخص نے چھری تو کاٹ لیا اس نے اس چھری سے اپنا ہاتھ تو نہیں تھما خون یہاں تک کہ وہ مر گیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِم)

کہ جلد بازی سے کام لیا مجھ پر میرے بندے نے اپنی ذات کے بارے میں تو حرام فرمادی میں نے اس پر جنت۔

(۳۳۵۱) حدیث شریف: اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِیَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: بیشک حضرت طفیل ابن عمرو دوسی نے جبکہ ہجرت فرمائی پیارے نبی ﷺ نے مدینے شریف کی طرف

هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ

تو ہجرت فرمائی حضرت طفیل نے پیارے نبی کی طرف اور ہجرت فرمائی حضرت طفیل کیساتھ ایک شخص نے جو انکی قوم کے تھے کہ وہ بیمار ہو گئے تو گھبرا گئے

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو

تو پکڑا انہوں نے اپنے تیر کو اور کاٹ لئے اس تیر سے اپنے پورے تو خون بہانے لگے انکے ہاتھ یہانتک کہ انتقال فرما گئے تو دیکھا حضرت طفیل بن عمرو نے

فِیْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَّرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ

انکو اپنے خواب میں کہ انکی حالت اچھی ہے اور دیکھا انکو کہ ڈھکے ہوئے ہیں انکے ہاتھ تو پوچھا حضرت طفیل نے ان سے کہ کیا معاملہ فرمایا آپ سے آپکے رب نے

فَقَالَ غَفَرَلِیْ بِهِجْرَتِیْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ

تو انہوں نے فرمایا کہ بخشدیا مجھ کو میرے رب نے میری ہجرت کی وجہ سے جو اس کے پیارے نبی ﷺ کی طرف تھی پھر پوچھا حضرت طفیل نے کیا حال ہے

اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِیْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ

کہ میں دیکھ رہا ہوں آپ کو کہ ڈھانپے ہوئے ہیں اپنے ہاتھ، وہ شخص بولے کہ فرمایا گیا ہے مجھ سے کہ نہیں اچھا کریں گے تمہارے اس حصے کو

3350 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि था उनमें जो थे तुमसे पहले, एक शख़्स जिसको जख्म था और घबरा गया वो शख़्स तो ली उस शख़्स ने छुरी तो काट लिया उसने उस छुरी से अपना हाथ तो नहीं थमा खून यहाँ तक कि वो मर गया, फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि जल्दबाजी से काम लिया मुझ पर मेरे बंदे ने अपनी ज़ात के बारे में, तो हराम फ़रमा दी मैंने उस पर जन्नत।

3351 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते तुफ़ैल इब्ने अमर दौसी ने जब हिजरत फ़रमाई प्यारे नबी ने मदीने शरीफ़ की तरफ़ तो हिजरत फ़रमाई हज़रते तुफ़ैल ने प्यारे नबी की तरफ़, हज़रते तुफ़ैल के साथ एक शख़्स ने जो उनकी क़ौम के थे वो बीमार हो गये तो घबरा गये तो पकडा उन्होंने अपने तीर को काट लिये उस तीर से अपने पूरे तो खून बहाने लगे उनके हाथ यहाँ तक कि इंतेकाल फ़रमा गये तो देखा हजरते तुफ़ैल बिन अमर ने उनको अपने ख्वाब में कि उनकी हालत अच्छी है और देखा उनको कि ढके हुये है उनके हाथ तो पूछा हजरते तुफ़ैल ने उनसे कि क्या मुआमला फ़रमाया आपसे आपके रब ने? तो उन्होंने फ़रमाया कि बख़्श दिया मुझको मेरे रब ने मेरी हिजरत की वजह से जो उसके प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़ थी फि पूछा हजरते तुफ़ैल ने क्या हाल है कि मैं देख रहा हूँ आपको ढापे हुये अपने हाथ? वो शख़्स बोले कि फ़रमाया गया मुझसे कि नहीं अच्छा करेंगे तुम्हारे उस हिस्से को जिसको तुमने खुद बिगाड़ा है तो यह ख्वाब का किस्सा बयान किया

وہ تو مسلمان ہو کر معصوم الدم ہو گیا اور جو شخص ایسے نو مسلم کو قتل کر دے اسے قتل کیا جاتا ہے اور جیسے تم پہلے محفوظ الدم تھے ایسے ہی اب وہ نو مسلم محفوظ الدم ہو گیا ہے یا پھر یہ مطلب ہے کہ اب اسکے قتل کی وجہ سے تم مستحق عذاب ہو جاؤ گے اور وہ نو مسلم کلمہ پڑھ لینے کی وجہ سے مستحق رحمت ہو گیا ہے۔ اس فرمان عالیشان کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر تم اس نو مسلم کو قتل کر دو گے تو کافر ہو جاؤ گے جیسا کہ بعض نادانوں نے سمجھا ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے۔ اگر بالفرض یہ لچر استدلال مان لیا جائے تو پھر چراغ لیکر بھی ڈھونڈا جائے گا تو مسلمان نہ ملیگا۔

(۳۳۴۵) پیارے نبی ﷺ نے قبیلہ جہینہ کے کفار سے جہاد کرنے کیلئے لشکر اسلام بھیجا جس میں سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت اسامہ نے ایک شخص کو بحالت جنگ کلمہ پڑھ لینے کے بعد بھی قتل فرما دیا اور آپ نے یہ اجتہاد فرمایا کہ یہ صرف جان بچانے کیلئے کلمہ پڑھ رہا ہے۔ دل سے مسلمان نہیں ہو رہا ہے اور آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ایسی مجبوری میں اسلام لانا یہ قتل سے نہ بچا سکے گا کیونکہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ سے یہی سمجھا جاتا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے پیارے نبی ﷺ آپ فرمایئے فیصلے کے دن نہ دیگا کوئی فائدہ انکو جنہوں نے کفر کیا ایمان لانا ان کا۔ اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۰۸) حضرت اسامہ نے اس آیت کریمہ سے اجتہاد فرمایا اور اس کلمہ گو نو مسلم کو قتل فرما دیا۔ یہ حضرت اسامہ کی اجتہادی چوک تھی۔ مجتہد اجتہاد میں اگر چوک بھی جائے تو وہ معذور ہے اس پر مواخذہ نہیں حضرت اسامہ پر دیت لازم نہ ہوئی بلکہ مجتہد کو خطاء اجتہادی پر ثواب ملتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت اسامہ کی اصلاح فرمائی کہ تم توقف کر لیتے تاکہ معلوم ہو جاتا کہ اسکے دل میں کیا ہے کہ اس نے اخلاص سے کلمہ پڑھا ہے یا محض جان بچانے کیلئے ڈرامہ کیا ہے۔ اس صورت میں ظاہری کلمہ گوئی کا اعتبار کرنا تھا کیونکہ احکام شرعیہ ظاہر پر ہی ہوتے ہیں۔ اگر اس طرح بے اعتباری کی فضا قائم ہو جائے تو پھر دنیا سے امان اٹھ جائیگا۔ کسی کافر کے ایمان لانے کا کوئی راستہ نہ رہے گا کہ اس پر بہانہ بازی کا الزام لگا دیا جایا کریگا۔ یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جہاں بھی لا الہ الا اللہ آیا ہے وہاں پورا کلمہ طیبہ مراد ہے جیسے کہا جائے کہ نماز کی پہلی رکعت میں سبحانك اللهم اور الحمد اور قل يا ايها الكفرون پڑھئے تو اس سے پوری ثناء پوری سورۂ فاتحہ پوری سورۂ کافرون ہی مراد ہوگی ورنہ مذکورہ تین کلمات پڑھ لینے سے نماز نہ ہوگی نہ رکعت ہوگی۔ اس طرح آدھا کلمہ پڑھنے سے ایمان نہ ملیگا۔ ایمان کیلئے پورا کلمہ ضروری ہے اسکو علم کی بھاشا میں تسمية الكل باسم الجز ہے یعنی پورے کلمہ کا نام اسکے جز کیساتھ رکھنا۔

(۳۳۴٦) جس شخص نے بحالت جنگ دباؤ کی حالت ہی میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور تم نے اسکے قبول اسلام کو حیلہ بہانہ سمجھ کر اس نو مسلم کو قتل کر دیا اور کل قیامت میں اسکا یہ کلمہ پڑھنا تمہارے خلاف حجت ہوگا اور وہ دعویدار ہوگا کہ اے اللہ تعالیٰ میں نے اسکو امان دی تھی مگر اس مرد مومن نے میری امان توڑ دی اور اس کلمہ گو کو قتل کر دیا تو کیا ہوگا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان جہاد میں ایک کافر کے سینے پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ اسے قتل فرما دیتے مگر اس نے نیچے ہی سے حضور مولا علی کے چہرۂ پاک پر تھوک دیا تاکہ طیش میں آ کر یہ میرا کام جلد سے جلد کر دیں۔ حضرت مولا علی نے اس کافر کو چھوڑ دیا اسکے سینے سے اتر گئے۔ اس نے وجہ پوچھی کہ میں تو چند لمحات کا مہمان تھا میں نے تو نہ جانے کیا سوچ کر یہ بے ادبی و گستاخی کی تھی اور آپ نے مجھے ایک دم چھوڑ دیا اور کھڑے ہو گئے۔ حضرت مولا علی نے فرمایا کہ میں تجھے قتل کرتا مگر صرف اللہ و رسول کی خوشنودی کیلئے جب تو نے گھٹیا حرکت کی تو مجھے غصہ آنا فطری امر ہے تو اب جو میں تیرا قتل کرتا وہ اللہ و رسول کی خوشنودی کیلئے نہ کرتا بلکہ اپنے نفس کیلئے کرتا اسلئے میں نے تیری جان اپنے نفس کیلئے نہ لی اور میں نے تجھے چھوڑ دیا وہ شخص حضرت علی کا یہ خلوص وللہیت و بے نفسی دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا (مرقاۃ شریف) خطاء اجتہادی سے جو قتل واقع ہو جائے نہ اس پر قصاص ہے اور نہ دیت۔ سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنے بھائی سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام پر خطاء اجتہادی کی بنا پر بہت سختی کی۔ مارنا پیٹنا، داڑھی پکڑنا وغیرہ مگر اللہ تعالیٰ نے قصاص کا

مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

جس کو تم نے خود بگاڑا ہے تو یہ خواب کا قصہ بیان کیا حضرت طفیل نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

(۳۳۵۲) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا پھر تم نے اے خزاعہ قتل کیا ہے تم نے

هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهٗ قَتِيْلًا فَاَهْلُهٗ

ہذیل کے اس مقتول کو اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم دینے والا ہوں اسکی دیت جو قتل کرے گا اسکے بعد کسی مقتول کو تو اسکے ورثاء مختار ہوں گے

بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

دو باتوں کے درمیان اگر پسند کریں تو قتل کر دیں اور اگر پسند کریں تو دیت لے لیں۔

(۳۳۵۳) حدیث شریف: اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا

ترجمہ: بیشک ایک یہودی نے کچل دیا ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان تو کہا گیا اس لڑکی سے

مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَجِيْئَ بِالْيَهُوْدِيِّ

کہ کسنے کیا تیرے ساتھ یہ ظلم؟ کیا فلاں نے کیا فلاں نے، یہاں تک کہ نام لیا گیا یہودی کا تو اشارہ کیا لڑکی نے اپنے سر سے تو لایا گیا یہودی

فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو اقرار کرلیا اس یہودی نے، حکم فرمایا اس یہودی کے اقرار کی وجہ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو کچل دیا گیا اس یہودی کا سر پتھروں سے۔

(۳۳۵۴) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ توڑ دیا حضرت ربیع نے جو پھوپھی ہیں حضرت انس بن مالک کی، دانت ایک لڑکی کا

हजरते तुफ़ैल ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने या अल्लाह तआला उसके हाथों को भी बख़्श दे।

3352 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया ऐ ख़िजाआ क़त्ल किया है तुमने हज़ील के उस मक्तूल को और मैं अल्लाह तआला की क़सम देने वाला हूँ उसकी दियत जो क़त्ल करेगा उसके बाद किसी मक्तूल को तो उसके वुरसा मुख़्तार होंगे दो बातों के दरमियान अगर पसंद करें तो क़त्ल कर दें और पसंद करें तो दियत ले लें।

3353 हदीस शरीफ़:— बेशक एक यहूदी ने कुचल दिया एक लड़की का सर दो पत्थरों के दरमियान तो कहा गया उस लड़की से कि किसने किया तेरे साथ यह जुल्म? क्या फ़लाँ ने क्या फ़लाँ ने यहाँ तक कि नाम लिया गया यहूदी का तो इशारा किया लड़की ने अपने सर से तो लाया गया यहूदी तो इक़रार कर लिया उस यहूदी ने, हुक्म फ़रमाया उस यहूदी के इक़रार की वजह से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो कुचल दिया गया उस यहूदी का सर पत्थरों से।

3354 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तोड़ दिया हजरते रबी ने जो फूफ़ी है हजरते अनस बिन मालिक की दांत एक लड़की का जो अंसार में से थी तो आये लड़की वाले प्यारे नबी

حکم نہ فرمایا کیونکہ خطاء اجتہادی پر گرفت نہیں ہے وہ معاف ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ اور سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان جو جنگ ہوئی اور کسی کے فسق کا باعث نہیں چونکہ یہ جنگ خطاء اجتہادی کی ذین تھی۔ اور اجتہادی خطا پر حتیٰ کہ اجتہادی خطا کے نتیجے میں جو قتل بھی ہو جائے وہ بھی قابل مواخذہ نہیں ہے لہٰذا کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ حضرت مولا علی اور حضرت امیر معاویہ کی شانوں میں کلّے درازی کرے۔ دونوں ہی واجب التعظیم ہیں۔ حضرت مولا علی کی بارگاہ کے گستاخ خارجی ہیں حضرت امیر معاویہ کی بارگاہ کے گستاخ رافضی ہیں اور دونوں کی بارگاہوں کے آداب بجالانے والے سنی ہیں۔ اس جملے کو بار بار ارشاد فرمانا مسئلہ کی اہمیت کو جتانا مقصود ہے کہ قتل کے معاملے میں جلدی فیصلہ نہ کریں اچھی طرح جانچ لیں پرکھ لیں۔ حضرات فقہا کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جو کافر بار بار ایسی حرکت کرے کہ مسلمانوں کو شہید کرتا رہے اور جب مسلمانوں کی تلوار کی زد پر ہو تو کلمہ پڑھ کے جان بچالیا کرے تو اس کافر کے کلمہ پڑھنے کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اسے قتل ہی کر دیا جائے (شامی)

(۳۳۴۷) عہد و پیمان والے سے مراد ذمی کفار ہیں یعنی مسلمانوں کی رعایا۔ یا مستامن کفار مراد ہیں جو کچھ مدت کیلئے امان لیکر ہمارے ملک میں آجائیں اور معاہد وہ کفار ہیں جن سے ہماری صلح ہو جائے ان میں سے کسی کو بلا وجہ شرعی قتل کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر وہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے انکا قتل کرنا درست ہو جائے تو پھر قتل کیے جائیں گے۔ اس حدیث شریف میں چالیس برس کی راہ فرمایا ہے مگر دوسری احادیث کریمہ میں ایک ہزار برس تک کی بات بھی آئی ہے مقصد اس سے بعد و طول بیان کرنا ہے نہ کہ حد بندی کرنا۔ جو خواہ مخواہ کفار ذمی، مستامن، معاہد کو قتل کریگا وہ اپنے مسلمان ہونے کی وجہ سے جنت میں تو ضرور جائیگا مگر وہاں کی خوشبوؤں کو کما حقہ نہ سونگھ سکے گا گویا کہ اسے اس جرم کی پاداش میں زکام ہو جائیگا۔ جنت کی یہ خوشبو میدان قیامت میں پہونچے گی جس سے مسلمان دخول جنت سے پہلے ہی خوشبوئے جنت سے محظوظ ہونگے۔

(۳۳۴۸) اس حدیث شریف میں ہمیشہ رہنے کے معنی دیر تک رہنا ہیں۔ یا پھر اس سے مراد وہ شخص ہے جو یہ قتل حلال سمجھ کر کرے کہ وہ اسلام کے حرام کو حلال جان کر کافر ہو گیا تو ہمیشہ جہنم میں رہنا ہی چاہئے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس طرح خودکشی کرنے والا ہمیشگی کے عذاب کا مستحق ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی برکت سے رحم فرما کر دوزخ سے نکال دیگا۔ مومن کتنا ہی گنہگار ہو آخرکار جنت میں جائے گا۔ زہر کھا کر خودکشی کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں زہر ہی کھاتا پیتا رہے گا اور اسے زہر کے چڑھنے کی سخت تکلیف ہوتی رہے گی مگر مریگا نہیں۔ ایسی ہی خود کو آلہ دھار دار سے قتل کرنے والا بھی اسی طریقے سے خود کو قتل کرتا رہے گا اور اسکی گمبھیر تکلیف میں مبتلا رہیگا مگر مریگا نہیں۔ باغی، ڈاکو، خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائیگی تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور وہ بغاوت، ڈکیتی، اور خودکشی جیسے جرائم کے ارتکاب سے بچیں۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کیونکہ اسمیں اظہار عظمت و شرافت ہے شہید اسکا زیادہ مستحق ہے۔ نماز جنازہ صرف گناہ ہی معاف کرنے کیلئے نہیں ہوتی ورنہ بچوں کی نماز جنازہ نہیں ہوتی۔

(۳۳۴۹) یا تو خود اپنے ہاتھ سے اپنا گلا گھونٹ لے یا پھانسی لگا کر مرجائے یا کسی دوسرے سے اپنا گلا گھٹوالے یا کسی دوسرے سے اپنے آپ کو پھانسی لگوالے ان تمام صورتوں کا ایک ہی حکم ہے البتہ پھانسی کا مجرم اگر اپنے آپ کو حاکم کے سامنے پھانسی کیلئے پیش کر دے اور اقرار جرم کر کے پھانسی پر خود کو چڑھالے وہ حدیث شریف میں مذکور حکم کا مستحق نہیں ہے کیونکہ بعض مومنین نے بارگاہ نبوی میں زنا کا اقرار کر کے اپنے آپ کو زنا کی سزا کیلئے پیش فرما دیا ہے۔ اور انکا یہ عمل بہترین توبہ میں شمار ہوا ہے۔ بعض مردانِ حق نے پھانسی کے وقت پھانسی کے پھندے کو چوما ہے کہ یہ پھندہ توبہ کی قبولیت کا زرین ذریعہ ہے۔ ؏

قدر گوہر شاہ جانے یا کہ جانے جوہری

یہ مسئلہ بھی ذہن نشیں رہے کہ جو شخص شرعاً قتل کا مستحق ہو مگر مروجہ قانون اسے قتل نہیں کرتا تو وہ مجرم شخص ہرگز ہرگز خود کو قتل نہ کرے اگر خود کو قتل کریگا تو اس سزا کا مستحق ہوگا جو حدیث شریف میں مذکور ہے کیونکہ سزائے قتل میں حاکم کا فیصلہ ضروری ہے جیسے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار

کرتا ہے مگر موجودہ مروجہ قانون یہ سزا نہیں دیتا تو کوئی زانی خود کو اپنے آپ قتل نہ کرے زبان سے توبہ کرے صدقہ دے۔ اگر خود کو قتل کریگا تو یہ خودکشی ہوگی حرام موت ہوگی۔ یہ سزا نہیں ہے بلکہ آتم ہتھیا ہے۔

(۳۳۵۰) اگلی امتوں میں سے کسی شخص نے زخم سے عاجز و تنگ آکر اپنی نبض پر شگاف لگالیا جس سے سارا خون نکل گیا اور وہ موت کی آغوش میں پہونچ گیا اور اس نے ہمارے بلانے کا انتظار نہ کرکے خود بن بلائے آنے کی کوشش کی اس کوشش بیجا کی سزا یہ ہے کہ ہم نے اس وقت تک کیلئے اسکا داخلہ جنت میں حرام فرمادیا جب تک کہ وہ دوزخ کی سزا نہ بھگت لے۔ اور یہ جنت کا حرام ہونا خودکشی کی وجہ سے تھا کفر کی وجہ سے نہ تھا۔

(۳۳۵۱) اچھی حالت کا مطلب یہ ہے کہ انکا لباس بھی سفید وچٹا ہے اور چہرہ بھی نورانی و چمکدار ہے کہ الطاف الٰہی کے آثار نمودار ہیں۔ خواب میں میت کا سفید لباس دیکھنا چہرے کو سفید وچٹا دیکھنا اسکے خوش بخت ہونے یعنی مغفور ہونے کی علامت ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی زیارت آپکی بارگاہ نور کی حاضری تمام عبادات و ریاضات سے افضل واعلیٰ ہے اور بخشش ومغفرت کا وسیلہ عظمیٰ ہے۔ ان صحابی کے نامۂ اعمال میں نمازیں بھی تھیں روزے بھی تھے اور بھی دیگر عبادات تھیں مگر بخشش ہجرت کی برکت سے ہوئی۔ ہجرت میں پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی نیت کرنا ضروری ہے۔ ہجرت بھی ایک عبادت ہے جب ہجرت جیسی عبادت میں پیارے نبی ﷺ کی رضاء وخوشنودی کی نیت اعلیٰ ہے تو دوسری عبادات وریاضات میں بھی رضائے رسول کی نیت اچھی ہی ہوگی شرک وکفر، ناجائز وحرام نہیں ہوسکتی۔ ''فرمایا گیا ہے مجھ سے'' یا تو یہ کلام بلا واسطہ ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا پھر فرشتوں کی وساطت سے یہ کلام اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مومن کا خواب بھی وحی الٰہی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ پھر جبکہ خواب کی تائید بارگاہ نبوی سے ہوجائے تو پھر اس خواب کی صداقت اپنی جگہ ہے۔ خودکشی سے دوزخ میں ہمیشگی نہیں ہوتی بلکہ دوسرے کبیرہ گناہوں کی طرح یہ بھی اک گناہ ہے جو قابل بخشش ومعافی ہے۔ دیدار رسول کو جانے کی برکت سے تو مغفرت ہوگئی اور پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعاء کے طفیل انکا یہ تصور بھی معاف ہوگیا۔ پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد آپکے روضہ انور کی زیارت کرنا ایسا ہے جیسے پیارے نبی ﷺ کی زیارت کرنا۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب''۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو فائدے اور منافع پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں آپکی زیارت سے میسر آتے تھے وہ ہی فوائد ومنافع پیارے نبی ﷺ کی پیاری قبر شریف کی زیارت سے ملتے ہیں۔ ہر مومن کو قبر انور کی زیارت سے بھی وہی فائدے حاصل ہونے کا یقین رکھنا چاہیے جو پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری میں نصیب ہوئے (اشعۃ اللمعات شریف) اللہ تعالیٰ ہر مومن کو پیارے نبی ﷺ کے پیارے روضہ انور کی زیارت نصیب فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیه الصلوٰة والتسلیم۔

(۳۳۵۲) مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے چاہیں قصاص لیں اور چاہیں تو دیت لیں اگر قاتل انکو دیت دے کیونکہ دیت میں قاتل کی رضا ضروری ہے کہ قاتل قبول کرے تو دیت دے اور اگر قاتل دیت نہ دینا قبول کرے تو قصاص دے۔ اگر مقتول کے وارثوں میں سے ایک بھی دیت لینے پر راضی ہوجائے تو باقی وارثوں کو قصاص لینے کا حق نہیں رہتا۔ اسی لئے حضرات فقہا کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر مقتول کے وارثوں میں سے کوئی غائب ہو یا نابالغ ہو تو قصاص واجب نہیں جب تک کہ غائب حاضر نہ ہوجائے اور نابالغ، بالغ نہ ہوجائے۔ ان وارثوں میں مرد وعورت سب یکساں ہیں برابر کے مستحق ہیں۔

(۳۳۵۳) لڑکی کی زبان تو بند ہوچکی تھی مگر ہوش وحواس باقی تھے اسلئے اس نے یہودی کو پہچان لیا اور سر سے اثباتی اشارہ کرکے اسے نامزد کردیا۔ اب بھی قریب الموت زخمی لوگوں سے پولیس آخری بیان لیتی ہے اسکا ماخذ یہ حدیث پاک ہے۔ یہودی سے اقرار کرانے سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ صرف مریض کے الزام سے قصاص نہ ہوگا۔ اسکے لئے یا تو دو گواہ ہوں یا خود ملزم اقبال جرم کرے اگر یہودی اس وقت انکار کرتا تو اس سے قسم لی جاتی۔ یہ یاد رہے کہ بھاری چیز سے مار ڈالنے پر قصاص نہیں ہے۔ قصاص تو تلوار، چاقو، نیزہ وغیرہ آلۂ

دھاردار سے قتل کرنے پر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے یہودی کو جو سزا دی یہ قصاص نہ تھا بلکہ آپکا یہ عمل سیاسی تھا ملکی انتظام کیلئے بطور تعزیر تھا۔ اب بھی حاکم بطور تعزیر ایسا کرسکتا ہے۔ نیز یہ کہ قصاص میں قاتل کو صرف تلوار ہی سے قتل کیا جائیگا۔ قاتل نے چاہے کسی طرح قتل کیا ہو۔ ورنہ جو شخص چھوٹی بچی کو زنا کرکے قتل کرڈالے تو ایسی صورت میں قتل میں برابری کیسے ہوگی۔ چونکہ اس حدیث شریف میں مذکور یہودی کا قتل قصاص نہ تھا بلکہ سیاسۃً ایسا کیا گیا تھا اسلئے نوعیت قتل میں برابری فرمائی۔ عورت کا قصاص مرد سے لیا جائیگا۔

(۳۳۵۴) حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھا کر جو کچھ کہا وہ پیارے نبی ﷺ کے فرمان عالیشان کا رد وانکار نہیں تھا اس سے تو کفر لازم آتا اور ان پر سختی فرمائی جاتی بلکہ انکا قسم کھا کر کہنا اس بات کا غماز ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ امید قوی تھی کہ اللہ تعالیٰ لڑکی والوں کے دلوں میں دیت لینا ڈال دیگا اور وہ دیت لے لیں گے اور قصاص نہ لینے سے راضی ہوجائینگے۔ اور میری بہن ربیع قصاص سے بچ جائینگی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کی یہ ناز والی گفتگو سنی تو فرمایا کہ حکم شرعی تو یہی ہے کہ قصاص لیا جائے اور دانت کے عوض دانت توڑا جائے اور وہ لڑکی معاف کردے اور اسکے اعزاء راضی ہوجائیں تو انکی خوشی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول ومحبوب بندوں کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔ حضرت انس ابن نضر نے قسم کھا کر کہا تھا کہ ربیع کے دانت نہ توڑے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے محبوب امتی کی قسم پوری فرمادی اور دیت پر صلح ہوگئی اس حدیث شریف میں حضرت انس ابن نضر صحابی رسول کی تعریف ہے کہ تم محبوب خدا کے ایسے محبوب ہو اور پیارے نبی ﷺ کی محبوبیت کے باعث تمہیں بھی دربار ایزدی میں ایسا مقام محبوبیت حاصل ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر قسم کھاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری قسم پوری فرمادے۔ تم نے قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ قصاص میں سفارش وشفاعت کرنا بہتر ہے۔ عورت سے بھی قصاص لیا جائے گا اگر دانت پورا توڑ دیا جائے تو اس میں قصاص ہے۔

(۳۳۵۵) رافضی فرقہ، زمانہ علوی میں پیدا ہوچکا تھا اور انہوں نے افواہ گرم کررکھی تھی کہ حضرت علی کے پاس قرآن کریم کے علاوہ اور بھی صحیفے اور اسرار الٰہیہ ہیں جو کسی کے پاس نہیں اور جنکی کسی کو خبر نہیں۔ اسلئے حضرت مولا علی سے اس قسم کے سوالات کئے جاتے تھے کہ آپکے پاس یا اہل بیت میں سے کسی کے بھی پاس قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے علاوہ کوئی اور ایسا خصوصی پیغام ہے جو مسلمانوں کو ابھی تک نہ ملا ہو۔ یاد رہے کہ قرآن کریم میں حدیث شریف بھی داخل ہے چونکہ احادیث کریمہ قرآن کریم ہی کی شرح اور تفسیر ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میرے پاس قرآن کریم کے علاوہ تو کچھ نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فہم قرآن کریم کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے جس سے میں قرآن کریم کے ایسے نکات نکال لیتا ہوں جو تم کو معلوم نہیں ہیں۔ فہم قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اس سے بھی استنباط واجتہاد کا ثبوت ملتا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ البتہ میرے پاس کچھ اوراق ہیں جن میں کچھ شرعی احکام ہیں جو شاید تمہارے پاس نہ ہوں یہ مسائل میں نے اجتہاد فرمائے ہیں یہ ایسے اسرار بھی نہیں ہیں جو چھپائے ہی جائیں اور کسی کو بتائے نہ جائیں اور نہ ہی الگ سے کوئی قرآن کریم کا باقی ماندہ حصہ ہے جیسا کہ نادان لوگوں پر خبط سوار ہے۔ اس صحیفے میں قتل خطا وغیرہ کی دیت وخون بہا کے کچھ احکام ہیں کہ کس جرم کی دیت کتنی ہے اور یہ حکم بھی کہ جہاں تک ہوسکے مسلمان قیدیوں کو آزاد کرادیا جائے اور مقروضوں کی امداد کرنے اور مکاتبین کے بدل کتابت ادا کرنے کے احکام ہیں اور بھی کچھ مسائل ہونگے جنہیں حضرت علی نے استنباط فرمایا ہوگا۔ نادانوں نے گڑھ لیا کہ قرآن کریم کا ایک حصہ چھپا ہوا ہے اور وہ مولا علی کے پاس ہے۔ یہ کذب خالص اور اسلام کے خلاف سازش ہے۔ اس حدیث شریف میں کافر سے مراد کافر حربی ہیں کیونکہ انکے قتل پر قصاص نہیں ہے۔ اور ذمی کفار یا مستامن کفار جو ہماری امان میں ہمارے ملک میں رہتے ہیں یا باہر سے آئے ہوں ان کو اگر مسلمان قتل کردیگا تو اس مسلمان سے قصاص لیا جائیگا۔ چونکہ پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ ان ذمی کافروں اور مستامن کافروں کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور انکے احوال ہمارے احوال کی طرح ہیں۔ اسی لئے اگر کوئی مسلمان چور کسی کافر ذمی کا مال چرالے تو اس مسلمان کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ حدیث شریف پیارے نبی ﷺ کے

مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضَرِ

جو انصار میں سے تھی تو آئے لڑکی والے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو حکم فرمایا پیارے نبی نے قصاص کا تو حضرت انس بن نضر نے

عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ لَاوَاللّٰہِ لَاتُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جو حضرت انس بن مالک کے چچا ہیں عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں توڑا جائے گا اس کا دانت یا رسول اللہ، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

یَااَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوْا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے انس ابن نضر! اللہ تعالیٰ کا فرمان بدلہ لینا بھی ہے، پھر راضی ہو گئی قوم پھر قبول کر لی انہوں نے دیت، تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

بیشک بعض بندے اللہ تعالیٰ کے وہ ہیں کہ اگر قسم کھالیں اللہ تعالیٰ پر تو پوری فرمادے اللہ تعالیٰ انکی قسم کو۔

(۳۳۵۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْئٌ

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا امیر المومنین حضرت مولا علی سے کہ کیا آپکے پاس کوئی ایسی چیز ہے

لَیْسَ فِی الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَأَ النَّسَمَۃَ مَاعِنْدَنَا اِلَّامَافِی الْقُرْآنِ

جو نہیں ہے قرآن کریم میں تو فرمایا حضرت علی نے اس کی قسم جس نے چیرا ہے دانے کو اور پیدا فرمایا جان کو نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہی جو قرآن کریم میں ہے

اِلَّا فَھْمًا یُّعْطٰی رَجُلٌ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ

سوائے اس سمجھ بوجھ کے کہ عطا فرمائی جائے کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں اور وہ جو اس صحیفے میں ہے، میں نے عرض کیا کہ صحیفے میں کیا ہے؟

قَالَ الْعَقْلُ وَفِکَاکُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّایُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

فرمایا حضرت علی نے کہ دیت اور قیدی کو چھوڑانا ہے اور یہ کہ نہ قتل کیا جائے مسلمان کسی کافر حربی کے عوض۔

(۳۳۵۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کا مٹ جانا زیادہ آسان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان آدمی کے قتل سے۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह मे तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने क़सास का तो हज़रते अनस बिन नुज़ुर ने जो हजरते अनस बिन मालिक के चचा हैं अर्ज़ किया अल्लाह तआला की क़सम नहीं तोड़ा जायेगा उसका दांत या रसूलल्लाह! तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अनस बिन नुज़ुर! अल्लाह तआला का फ़रमान बदला लेना भी है फिर राज़ी हो गयी क़ौम फिर कुबूल कर ली उन्होंने दियत तब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बअज़ बंदे अल्लाह तआला के वो हैं कि अगर क़सम खा लें अल्लाह तआला पर तो पूरी फ़रमा दे अल्लाह तआला उनकी क़सम को।

3355 हदीस शरीफ़– हजरते अबू हुजैफ़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने दरयाफ़्त किया अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से कि क्या आपके पास कोई ऐसी चीज़ है जो नहीं है कुरआने करीम में? तो फ़रमाया हज़रते अली ने उसकी क़सम जिसने चीरा है दाने को और पैदा फ़रमाया जान को, नहीं है हमारे पास मगर वही जो कुरआने करीम में है सिवाये उस समझ बूझ के कि अता फ़रमाई जाये किसी शख़्स को अल्लाह तआला की किताब के बारे में और वो जो इस सहीफ़े में है, मैंने अर्ज़ किया सहीफ़े में क्या है? फ़रमाया हज़रते अली ने कि दियत और क़ैदी को छुड़ाना है और यह कि न क़त्ल किया जाये मुसलमान किसी काफ़िर हरबी के एवज।

3356 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि दुनिया का मिट जाना ज्यादा आसान है अल्लाह तआला के नजदीक एक मुसलमान आदमी के क़त्ल से।

زمانۂ پاک میں ایک مسلمان نے کسی کافر ذمی کو قتل کر دیا تھا تو پیارے نبی ﷺ نے اس مسلمان قاتل کو قتل کرا دیا تھا۔

(۳۳۵۶) اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی تمام چیزیں مسلمانوں کیلئے پیدا فرمائی ہیں کہ وہ ان نعمتوں کا استعمال کریں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے وجود پر اپنے یقین کو مضبوط کریں کہ اس کارخانۂ ہستی کا کوئی بنانے والا اور چلانے والا ضرور ہے تو جس نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا تو گویا اس نے پوری دنیا کو فنا کر دیا کہ سب کچھ تو مرد مسلمان کیلئے پیدا فرمایا گیا ہے حدیث شریف:۔ جس نے قتل کیا کسی جان کو بنا جان کے بدلے یا بنا فساد کے زمین میں تو گویا اس نے قتل کیا تمام لوگوں کو اسکا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرد مسلمان سے مراد مرد عارف ہے اور ایک عارف باللہ کا قتل ساری دنیا کی بربادی سے سخت تر ہے۔ کیونکہ حضرات عرفاء کرام ہی کے لئے تو بنی ہے یہ دنیا تا کہ وہ اس میں غور و فکر کر کے اپنے عرفان میں اضافہ کریں اور یہاں اعمال صالحہ میں اضافے کر کے آخرت کی مزید ترقیاں حاصل کریں کہ دولہا کی ہلاکت بارات کی ہلاکت سے سخت تر ہے کہ مقصود برات وہی ہے۔ بہر حال ایک مرد مومن کی جان بیش قیمت ہے۔ مسلمانوں کو مسلمانوں کے قتل سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے اور عفو و درگزری کی پالیسی اپنانی چاہیے۔

(۳۳۵۷) زمین والوں سے مراد زندہ انسان ہیں اور آسمان والوں سے مراد فوت شدہ انسانوں کی روحیں ہیں یا وہ ارواح مراد ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئی ہیں۔ قتل کرنا ایسا پاپ ہے کہ ایک کے قتل کی وجہ سے بہت سے لوگوں پر عذاب آسکتا ہے اگر ایک شخص کو چند لوگ مل کر قتل کر ڈالیں تو سب کو قتل کیا جائے گا۔ اژدہام و بھیڑ کا حکم الگ ہے کہ جہاں جماعتیں اور گروپ لڑیں دو طرفہ آدمی مارے جائیں اور یہ پتہ نہ لگے کہ کس نے کس کو قتل کیا ہے۔ آسمان والوں سے مراد فرشتے نہیں ہیں کیونکہ جان نکالنے والے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جان نکالتے ہیں کسی کو ظلما قتل نہیں کرتے وہ بھی حدیث شریف میں مذکور حکم سے الگ ہیں۔ اسی طرح حاکم اسلام قانون اسلامی کے مطابق بہت سے مجرموں کو قتل کراتا ہے اور جلاد حاکم کے حکم سے قتل کرتا ہے وہ بھی اس حکم کے دائرے میں نہیں آتا۔

(۳۳۵۸) مقتول دربار الٰہی سے اپنا پورا حق مانگے گا اور اللہ تعالیٰ مقتول کو راضی فرمائیگا اپنے عدل و انصاف سے۔ عرش کے نزدیک فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ دربار ایزدی میں اسکا مقدمہ بہت اہتمام سے پیش ہوگا اور خاص طور پر سنا جائیگا لہٰذا مومن کے قتل سے احتراز لازم و ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی کٹھنائیوں اور دشواریوں کا سامنا ہوگا۔

(۳۳۵۹) جب مصریوں اور دوسرے باغیوں نے آپکے کاشانۂ اقدس کا محاصرہ کر لیا اور آپ اس میں محصور و مقید کر دئے گئے اور چالیس دن بھوکے پیاسے رہے تب آپ گھر کی چھت پر چڑھے اور آپ نے چھت پر سے بلوائیوں کو مخاطب فرمایا۔ معلوم ہوا کہ وقت ضرورت اور تحدیث نعمت کے طور پر اپنے فضائل و کمالات بیان کرنا درست ہے۔ میرے قتل ناحق میں اپنے ہاتھ خون میں رنگنا کتنا بڑا پاپ ہے اسے سوچو سمجھو کہ بارگاہ الٰہی میں اس خون ناحق کا کیا جواب دو گے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ باغی اور خارجی کو بھی بغاوت یا خروج کی وجہ سے قتل کرنا جائز ہے مگر چونکہ یہ دونوں چیزیں بہت کم واقع ہوتی ہیں اسی لئے انکا ذکر اس حدیث شریف میں نہیں ہے۔ بغاوت و خروج شخصی جرم نہیں ہے بلکہ بغاوت و خروج قومی جرم ہے اس حدیث شریف میں شخصی جرم کا ذکر ہے۔ دنیا میں کسی کو بھی یہ شرف حاصل نہیں ہے کہ اسکے نکاح میں یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں نکاح میں رہی ہوں۔ اگر یہ شرف کسی کو حاصل ہے وہ حضرت عثمان غنی کی ذات گرامی ہے اسلئے آپ کو ذوالنورین یعنی دو نور والے کہا جاتا ہے۔

(۳۳۶۰) مومن کو اعمال صالحہ میں جلدی کرنے کی توفیق خیر ملتی رہتی ہے۔ توفیق خیر ملنا یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے اور قتل ناحق کی نحوست سے اسکا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ توفیق خیر سے محروم ہو جاتا ہے اور حیران و پریشان رہ جاتا ہے۔ دنیا میں تو یہ حیرانی اس طرح ہوگی کہ سکون قلب اسے نصیب نہ ہوگا اور نیکیوں کی توفیق میسر نہ ہوگی۔ برزخ میں حیرانی اس طرح ہوگی کہ سوالات قبر کے جواب میں اسے حیرانی و پریشانی ہوگی۔ اور قیامت میں اسے یہ حیرانی اس طرح ہوگی کہ حساب کتاب کے وقت حیران و پریشان اور ہکا بکا رہ جائیگا۔ خون ناحق میں دنیا اور آخرت کا وبال ہے۔ ظلما قتل کرنا، قتل کرانا، قتل کرنے میں مدد دینا، بعد قتل قاتل کی حمایت کرنا سب ہی

(۳۳۵۷) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا اگر زمین وآسمان والے شریک ہوجائیں

فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ایک مومن کے خون کرنے میں تو اوندھا ڈالدے گا ان تمام زمین وآسمان والوں کو اللہ تعالیٰ آگ میں۔

(۳۳۵۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَجِئُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَاصِیَتُهٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا آئے گا مقتول قاتل کیساتھ قیامت کے دن، قاتل کی پیشانی

وَرَاْسُهٗ بِیَدِهٖ وَاَوْدَاجُهٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَارَبِّ قَتَلَنِیْ

اور قاتل کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کی رگوں سے برس رہا ہوگا خون، عرض کریگا مقتول یارب! قتل کیا اس نے مجھ کو

حَتّٰی یُدْنِیَهٗ مِنَ الْعَرْشِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیْ وَابْنُ مَاجَةَ)

یہانتک کہ قریب فرمادیگا اللہ تعالیٰ مقتول کو عرش کے۔

(۳۳۵۹) حدیث شریف: اَنَّ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان چھت پر چڑھے مکان کے محاصرے کے دن تو فرمایا کہ میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَایَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنَا

کیا تم نہیں جانتے بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوتا کسی مسلمان آدمی کا خون مگر تین میں ایک وجہ سے، زنا کرنا

بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْكُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْقَتْلَ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ

شادی شدہ ہونے کے بعد یا کفر کرنا اسلام قبول کرنے کے بعد یا قتل کرنا کسی جان کو ناحق کہ قتل کیا جائے گا اس کے عوض تو اللہ تعالیٰ کی قسم

مَازَنَیْتُ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نہ تو میں نے زنا کیا ہے زمانہ جاہلیت میں اور نہ زمانہ اسلام میں اور نہ میں مرتد ہوا جب سے کہ میں نے بیعت کی ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

3357 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने.फ़रमाया अगर जमीन व आसामन वाले शरीक हो जायें एक मोमिन के खून करने में तो औंधा डाल देगा उन तमाम ज़मीन व आसमान वालों को अल्लाह तआला आग में।

3358 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया आयेगा मक़्तूल कातिल के साथ क़यामत के दिन, क़ातिल की पेशानी और कातिल का सर मक़्तूल के हाथ में होगा और मक़्तूल की रगों से बरस रहा होगा खून, अर्ज़ करेगा मक़्तूल या रब! कत्ल किया इसने मुझको, यहाँ तक कि करीब फ़रमा देगा अल्लाह तआला मक्तूल को अर्श के।

3359 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उस्मान इब्ने अफ़्फ़ान छत पर चढ़े, मकान के मुहासरे के दिन, तो फ़रमाया कि मैं क़सम देता हूँ तुमको अल्लाह तआली की क्या तुम नहीं जानते बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं हलाल होता किसी मुसलमान आदमी का खून मगर तीन में एक वजह से, ज़िना करना शादी शुदा होने के बाद या कुफ़्र करना इस्लाम कुबूल करने के बाद या क़त्ल करना किसी जान को नाहक़ कि क़त्ल किया जायेगा उसके एवज़ तो अल्लाह तआला की क़सम न तो मैंने ज़िना किया है जमाना ए जाहिलियत में और न ज़माना ए इस्लाम में और न मैं मुर्तद हुआ जब

مجرم ہیں اور مذکورہ سزا کے مستحق ہیں۔ حدیث شریف:۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے جس نے قتل ناحق میں آدھی بات سے مدد کی تو اٹھے گا وہ قیامت میں تو اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا آیس من رحمة الله۔ مایوس ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

(۳۳۶۱) ہر گناہ سے مراد کفر وشرک کے علاوہ گناہ ہیں کیونکہ یہ دونوں لائق بخشش نہیں ہیں۔ باقی تمام گناہ لائق بخشش ہیں۔ قتل ناحق بھی لائق بخشش نہیں کہ اسکی سزا ضرور ملے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت جسے چاہے۔ قتل مومن سے مراد ظلماً قتل ہے جان بوجھ کر کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ خطاء اور شبہ عمد قتل کا یہ حکم نہیں ہے۔ ان دونوں قتلوں میں قصاص بھی نہیں ہے۔ مذہب اہلسنت یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان کو ناحق قتل کرے قتل کو حلال جان کر یا اسلئے قتل کرے کہ وہ مومن کیوں ہوا تو وہ دوزخی دائمی ہے لائق بخشش ومغفرت نہیں ہے کیونکہ اب یہ قاتل اپنے کفری عقیدے کی وجہ سے کافر ہوگیا اور کسی کافر کی بخشش نہیں ہے یا پھر یہ فرمان عالیشان ڈرانے دھمکانے کیلئے ہے کہ جرم تو اسی لائق تھا کہ اسکا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہتا اور اسکا گناہ بخشانہ جاتا۔ قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور احادیث کریمہ کا ترجمہ ومطلب پورے قرآن کریم اور تمام احادیث کریمہ کو سامنے رکھ کر بیان کیا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف کا مطلب بھی دوسری احادیث کریمہ کو سامنے رکھ کر ہی بیان کیا گیا ہے چونکہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا حدیث شریف:۔ میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ کرنے والوں کیلئے ہے (مسند احمد شریف ابوداؤد شریف، نسائی شریف، ترمذی شریف، بیہقی شریف) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بے شک اللہ نہیں معاف فرمائے گا یہ کہ کفر کیا جائے اسکے ساتھ اور معاف فرما دیگا اسکو جو اس سے کم ہے جسکے لئے چاہیگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۰۶) پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کا منکر بے ایمان ہے۔ جیسے اسمٰعیل دہلوی اور تمام منکرین شفاعت وہابی۔ کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا شفاعت فرمانا حق وثابت ہے۔

(۳۳۶۲) مساجد مبارکہ میں فیصلے تو کئے جائیں گے مگر مسجدوں میں سزائیں نہ دی جائیں گی کہ اسمیں مسجدوں کی بے حرمتی ہو سکتی ہے کہ سزا دینے کے دوران خون بھی مسجد میں گر سکتا ہے اور پیشاب یا پاخانہ بھی۔ اور اس سے مسجدیں گندی ہونگی۔ اب وہ لوگ سوچیں جو رات بھر مسجدوں میں پڑے پادتے رہتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے راستے میں ہیں۔ ایسا کہنے والی تخریبی جماعت ہی ہو سکتی ہے جو مسجدوں کو خراب کرنے کیلئے نکالی گئی ہے جبکہ مسجدوں کو صاف وشفاف اور خوشبوؤں سے آباد رکھنے کا حکم ہے۔ اس سلسلے میں فقیر قدیری کی کتاب "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" ملاحظہ فرمائیں۔ مسجدیں عبادت الٰہی کیلئے بنی ہیں مثلاً نماز، ذکر، نعت خوانی، صلوٰۃ وسلام، تعلیم وتعلم اسمیں کی جائے مگر گندی اور گھناؤنی حرکات سے مسجدوں کو محفوظ ہی رکھا جائے کیونکہ گندے گھناؤنے کام مسجدوں میں انکی شان کے خلاف ہیں۔ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو ظلماً قتل کردے تو بیٹے کے عوض باپ کو قتل نہ کیا جائے گا۔ بلکہ بیٹے کے قتل ناحق کے بدلے میں اس سے دیت لی جائے گی ماں، دادا دادی، نانا نانی کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ اگر بیٹا باپ کو قتل کردیگا تو بیٹے سے باپ کا قصاص لیا جائے گا۔

(۳۳۶۳) زمانہ جاہلیت میں یہ کالا قانون مشہور ورائج تھا کہ باپ کے جرم کا بیٹا ذمہ دار ہوگا اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار ہوگا گویا کہ کرے کوئی بھرے کوئی۔ پیارے نبی ﷺ نے اس کالے قانون کا قلع قمع فرمایا کہ نہ تو باپ کے جرم میں بیٹا پکڑا جائیگا اور نہ بیٹے کے جرم میں باپ پکڑا جائیگا۔ اور ایک دوسرے کے گناہ میں گرفتار نہ ہوں گے۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی ہوگی۔ بچہ کے گناہ پر باپ کی پکڑ اس صورت میں ہوگی جب باپ نے بچہ کی تربیت میں کوتاہی کی ہوگی اور اسے مجرم بنایا ہوگا۔ اس حدیث شریف کے ابتداء میں ایک عبارت اور بھی مذکور ہے جس کو شرح السنہ شریف میں نقل کیا گیا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوا تو دیکھا میرے والد ماجد نے اسکو جو پیارے رسول ﷺ کی پشت مبارک میں تھی تو انہوں نے عرض کیا آپ اجازت عنایت فرمایئے مجھ کو کہ میں علاج کردوں اسکا جو آپ کی پشت مبارک میں ہے۔ اسلئے کہ میں طبیب ہوں تو فرمایا پیارے رسول ﷺ نے تم رفیق ہو اور اللہ تعالیٰ اچھا فرمانے والا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت

وَلَاقَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

اور نہ میں نے قتل کیا ہے کسی ایسی جان کو جس کو حرام فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے پھر کیوں قتل کرتے تم مجھ کو۔

(۳۳۶۰) حدیث شریف: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَایَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا ہمیشہ مومن جلدی کرنے والا نیک رہتا ہے

مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

جب تک نہ کرے حرام خون پھر جب کر لیتا ہے حرام خون تو حیران رہ جاتا ہے۔

(۳۳۶۱) حدیث شریف: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا ہر گناہ کو امید ہے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ بخش دے اس کو مگر

مَنْ مَّاتَ مُشْرِکًا اَوْمَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ وَالنَّسَائِیُّ)

جو شخص کہ مرے مشرک یا جو شخص کہ قتل کر دے مومن کو جان بوجھ کر۔

(۳۳۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں قائم کی جائیں حدیں مسجدوں میں ✓

وَلَا یُقَادُ بِالْوَلِدِ الْوَالِدُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

اور نہ قصاص لیا جائے بیٹے کا باپ سے۔

(۳۳۶۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت ابو رمثہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنے والد کیساتھ تو فرمایا پیارے رسول نے

مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ مَعَکَ قَالَ ابْنِیْ اِشْھَدْ بِہٖ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَایَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

یہ کون ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں عرض کیا میرا بیٹا ہے آپ گواہ رہیں اسکے فرمایا پیارے رسول نے خبردار نہیں گناہ کریگا وہ تم پر اور نہ گناہ کرو گے تم اس پر۔

से मैंने बैअत की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से और न मैंने क़त्ल किया किसी ऐसी जान को जिसको हराम फ़रमाया है अल्लाह तआला ने, फिर क्यों क़त्ल करते हो तुम मुझको?।

3360 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया हमेशा मोमिन जल्दी करने वाला नेक रहता है जबतक न करे हराम खून फिर जब कर लेता है हराम खून तो हैरान रह जाता है।

3361 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया हर गुनाह को उम्मीद है अल्लाह तआला से यह कि बख़्श दे उसको मगर जो शख़्स कि मरे मुशरिक या जो शख़्स कि क़त्ल कर दे मोमिन को जानबूझ कर।

3362 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं क़ायम की जायेंगी हदें मस्जिदों में और न क़सास लिया जाये बेटे का बाप से।

3363 हदीस शरीफ़– हज़रते अबू रमसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजूर अपने वालिद के साथ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कौन है जो तुम्हारे साथ है? अर्ज़ किया मेरा बेटा है, आप गवाह रहें इसके, फ़रमाया प्यारे रसूल ने ख़बरदार! नहीं गुनाह करेगा वो तुमपर और न गुनाह करोगे तुम इस पर।

شریف تھی جو دونوں کندھوں کے درمیان تھی اور پیدائشی تھی کہ مہر شدہ دنیا میں تشریف لائے تھے یہ مہر نبوت شریف انڈے کے برابر تھی اور ابھرا ہوا گوشت تھا اور یہ مہر نبوت شریف دلیل نبوت تھی۔ یہ طبیب صاحب سمجھے کہ کوئی پھوڑا ہے یا کوئی عارضی بیماری ہے اسلئے انہوں ںے علاج کرنے کی پیش کش کی۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں جواب دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیز قابل علاج نہیں ہے بلکہ تمہیں قابل علاج ہو کہ اس قسم کی گفتگو کر رہے ہو کہ مہر نبوت شریف کو پھوڑا یا بیماری سمجھ رہے ہو اور خود کو طبیب حاذق سمجھتے ہو۔ یاد رکھو تمام امراض میں شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کو طبیب فرمایا جانا شافی مطلق کے معنی میں ہے نہ کہ فن طب سیکھے ہوئے کے معنی میں۔ اللہ تعالیٰ کو طبیب کہنا درست نہیں ہے کہ یہ لفظ عام طور پر طبابت کے پیشہ کرنے والوں پر بولا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو معلم نہیں کہہ سکتے حالانکہ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ رحمٰن نے پیارے نبی کو سکھایا قرآن۔ پیدا فرمایا انسان کامل پیارے نبی کو سکھایا ان کو بیان اسکا جو ہو چکا جو ہوگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۳۰) اللہ تعالیٰ کو معلم اسلئے نہیں کہہ سکتے کہ عام طور پر معلم تنخواہ دار مدرس کو کہا جاتا ہے۔ جو لفظ دو معنی رکھتا ہو اچھی اور برے اسکو اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں جو نص میں وارد ہیں ان ہی ناموں سے پکارا جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ کیلئے نام ہیں اچھے تو پکارو تم اسکو ان ناموں سے اور چھوڑ دو تم انکو جو گڑھتے ہیں وہ اللہ کے ناموں میں۔ جلدی سزا دئے جائیں گے وہ انکی جو وہ اعمال کرتے تھے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۰۶)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد کا دعوٰی تو یہ ہے کہ وہ ایک معبود کی عبادت کرتے ہیں۔ مگر وہ دو کو کیوں پکارتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور رحمٰن کو۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہے اور اسکا ذاتی نام "اللہ" ایک ہے مگر رحمٰن و رحیم وغیرہ دوسرے اسمائے صفاتیہ بکثرت ہیں۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس نے یاد کر لئے جنتی ہوگیا۔ حضرات مفسرین کرام و محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسپر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں۔ حدیث شریف کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کر لینے سے آدمی جنتی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بارے میں حد سے تجاوز کرنا کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اسکے ناموں کو بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے مشرکین نے الٰہ کا لات، عزیز کا عزیٰ اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حد سے تجاوز کرنا اور ناجائز ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے نام مقرر کئے جائیں جو قرآن کریمہ اور احادیث کریم میں نہ آئے ہوں ناجائز ہے۔ جیسے "سخی یا رفیق" کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں۔ یعنی شریعت ہی سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القردہ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے کے ساتھ ملا کر کہا جائے جیسے یا ضار الخلق یا نافع الخلق یا معطی الخلق یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جسکے معنی فاسد ہوں۔ یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے۔ جیسے کہ رام، پرماتما، پربھو، یا اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نام شریعت میں وارد نہ ہوا اور اسکے چند معانی ہیں جن میں کے اکثر اسکی شان کے منافی ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا ناجائز ہے اسی طرح اللہ ہو میاں بھی اللہ تعالیٰ کو کہنا ناجائز ہے۔ اللہ میاں کا مخصوص لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے غلطی سے رائج ہے لہٰذا کسی بندے کو اللہ میاں نہیں کہہ سکتے کیونکہ تبادر ذہنی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے جیسے آل رحمٰن نام ناجائز ہے کہ اسکا تبادر ذہنی معنی اہل و عیال کی طرف ہوتا ہے۔ آل رحمٰن کو سنتے ہی ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے اللہ کی اولاد کہہ دیا۔ اس ناجائز نام کا استعمال ناجائز ہے۔ بعض فتووں میں اسکو ناجائز بعض میں مکروہ اور بعض میں قابل اجتناب اور لائق پرہیز لکھا ہے۔ حوالے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب 'مسئلہ آل رحمٰن' ملاحظہ فرمائیں۔ مگر خاصان خدا کو اللہ ہو میاں کہہ سکتے ہیں چونکہ اسکا تبادر ذہنی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتا اور یہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ پر اسکا بولنا بھی جائز نہیں اور اسکا تبادر ذہنی بھی یہی ہے کہ بزرگ اللہ اللہ خوب کرتے ہوں گے۔ دو صدی پیشتر رام پور شریف کے ایک بزرگ کو اللہ دادا کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے آپکا مزار شریف توپ خانے کا دروازہ

(۳۳۶۴) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن شعیب سے مروی وہ روایت فرماتے اپنے والد سے وہ روایت فرماتے ہیں اپنے دادا سے وہ حضرت سراقہ ابن مالک سے

قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنْ اِبْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو قصاص لیتے تھے پیارے رسول باپ کا اسکے بیٹے سے اور نہیں قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ سے۔

(۳۳۶۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَجِيْئُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آئیگا مقتول اپنے قاتل کیساتھ قیامت کے دن تو عرض کریگا کہ دریافت فرما تو اے اللہ تعالیٰ

هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اس سے کہ کس بارے میں قتل کیا مجھ کو؟ تو کہے گا قاتل قتل کیا میں نے اسکو فلاں بادشاہ کی حکومت میں فرمایا حضرت جندب نے ڈر تو اس سے۔

(۳۳۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے مدد کی ایمان والے کے قتل پر آدھی بات سے تو ملیگا وہ اللہ تعالیٰ سے

مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰئِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ لکھا ہوا ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید"۔

(۳۳۶۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب پکڑ لے کوئی شخص کسی شخص کو اور قتل کر دے اسکو دوسرا آدمی

يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

تو قتل کیا جائے گا وہ جس نے قتل کیا ہے اور قید کیا جائے وہ جس نے پکڑ رکھا تھا۔

3364 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने शुऐब से मरवी वो रिवायत फ़रमाते है अपने वालिद से वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने दादा से वो हज़रते सुराक़ा इब्ने मालिक से उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वारगाह में तो क़सास लेते थे प्यारे रसूल वाप का उसके वेटे से और नहीं क़सास लेते थे वेटे का वाप से।

3365 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया आयेगा मक्तूल अपने क़ातिल के साथ क़यामत के दिन तो अर्ज करेगा कि दरयाफ्त फ़रमा तू ऐ अल्लाह तआला इससे कि किस वारे मे क़त्ल किया मुझको? तो कहेगा क़ातिल क़त्ल किया मैंने इसको फ़लाँ वादशाह की हुकूमत में, फ़रमाया हजरते जुन्दुव ने डर तू उससे।

3366 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने मदद की ईमान वाले के क़त्ल पर आधी वात से तो मिलेगा वो अल्लाह तआला से कि लिखा हुआ होगा उसकी दोनों आखो के दरमियान "अल्लाह तआला की रहमत से नाउम्मीद"।

3367 हदीस शरीफ़:– प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जव पकड़ ले कोई शख्स किसी शख़्स को और क़त्ल कर दे उसको दूसरा आदमी तो क़त्ल किया जायेगा वो जिसने क़त्ल किया और कैद किया जायेगा वो जिसने पकड़े रखा था।

رامپور شریف میں ہے اسی طرح صد سالہ بزرگ سید تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبد البصیر میاں چلپی بھیت شریف میں ہیں کثرت ذکر اللہ کی وجہ سے ان کے مرشد برحق سیدنا حضور تاج الفقراء غوث الاغواث حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں چلپی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آؤ اللہ ہو میاں آؤ بس تب ہی سے آپکو حضرات اولیاء کرام علماء عظام اور خواص وعوام اللہ ہو میاں کہنے لگے۔ یہ بلاشبہ جائز ہے اسپر بہت سے علماء اہلسنت کے فتاویٰ شاہد عدل ہیں۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں ندائے اہلسنت ویکلی کا سرکار اللہ ہو میاں نمبر اور فتاویٰ قدیریہ۔ پانچویں اللہ تعالیٰ پر ایسے اسماء کا اطلاق کرنا جنکے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں یہ نام بھی ناجائز ہیں۔ "خدا" یہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں بلکہ مالک کا ترجمہ ہے جیسے ستار کا ترجمہ پردہ پوش کرلیا جائے۔ (تفسیر قدیری بدیمی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۰۷)

آل رحمٰن نام رکھنا ناجائز ہے۔ چونکہ اسکا تبادر ذہنی معنی اہل وعیال کی طرف ہوتا ہے اور آل کا لفظ عام طور پر اولاد کیلئے بولا جاتا ہے۔

(۳۳۶۴) اگر کوئی بیٹا اپنے باپ کو قتل کر دیتا تو پیارے رسول ﷺ باپ کا قصاص بیٹے سے لیتے تھے اور اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دیتا تو اسکے باپ سے قصاص نہ لیتے تھے بلکہ دیت یعنی خون بہا لیتے تھے۔ اس حدیث شریف پر ہی تمام حضرات فقہاء کرام کا عمل شریف ہے۔

(۳۳۶۵) مقتول اپنے قاتل کو دربار الٰہی میں لیکر حاضر ہوگا کہ اے داور محشر اسکا حساب بھی اور بعد حساب اسے اس خون ناحق کا مزہ بھی چکھا دے۔ اقبال جرم کے ساتھ ساتھ قاتل یہ بھی دربار خداوندی میں عرض کریگا کہ بے شک اے اللہ تعالیٰ یہ جرم قتل میں نے کیا ہے مگر میرے اس جرم میں فلاں بادشاہ یا فلاں حکومت کا بھی دخل ہے کیونکہ انہوں نے ملک کا انتظام صحیح نہ کیا جس سے ملک میں قتل وغارتگری عام ہوگئی مجھے بھی اس بدانتظامی کی وجہ سے قتل وخون کی جرأت و ہمت ہوگئی تو میرے ساتھ ان بے لگام حکام اور بدانتظام شاہوں کا بھی مواخذہ فرما چنانچہ وہ بادشاہ اور حکام بھی اس قاتل مجرم کیساتھ گرفتار ہونگے جب بدانتظامی کی بنیاد پر گرفتاری عمل میں آئے گی تو وہ لوگ جو قتل کے لئے اکساتے ہیں اور قتل کراتے ہیں۔ انکا انجام کتنا بھیانک ہوگا وہ حکومتیں اور حکام بھی اپنے بارے میں خیال کریں جو حاکم بننے کا تو شوق رکھتے ہیں اور حکومت پر قابض ہوجاتے ہیں مگر نااہل ہوتے ہیں اور اپنی نااہلیت کی وجہ سے ملک کا امن وامان برباد کرتے ہیں ملک میں فتنہ وفساد کا بازار گرم ہوتا ہے۔ وہ لوگ خود کو ہلاکت و بربادی میں ڈال رہے ہیں انکی مملکت دارین کے خسران ونقصان کا باعث ہے۔ سیدنا حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی بادشاہ اور حاکم کو درس دے رہے ہیں وحکومت بہت احتیاط سے چلاؤ کہ تمہاری سستی کاہلی نااہلی سے ملک میں قتل وخون کا ماحول قائم نہ ہو جائے اور تم بھی آخرت کی پکڑ سے نہ بچ سکو۔

(۳۳۶۶) جس شخص نے اُقتل تو نہ کہا بلکہ صرف اق کہہ دیا اور قاتل نے شہ پا کر مسلمان کو قتل کر دیا تو پھر بھرے محشر میں اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو چکا ہے اس طرح وہ بھرے محشر میں بدنام ہو جائیگا۔ اگر اس شخص نے حلال جان کر قتل کیا تھا تب تو یہ لفظ بالکل ظاہر ہے یہ قاتل کافر ہو گیا اور کافر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک نہیں مایوس ہوتے رحمت سے اللہ کی مگر ایسے لوگ جو ناشکرے ہیں (البصیرۃ الایمان صفحہ ۵۷۴) پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کی قیامت میں پردہ پوشی ضرور ہوگی مگر جو بندہ دنیا میں خود ہی اعلانیہ گناہ کرتا ہو یعنی خود ہی اس نے پردے سے کام نہ لیا ہو اس امتی کی اللہ تعالیٰ بھی پردہ پوشی نہ فرمائیگا کیونکہ اس نے خود اپنی پردہ دری و پردہ فاشی کی ہے۔

(۳۳۶۷) پکڑ کر قتل کرانے والا تعزیراً قید ہی کیا جائے اور اصل قاتل کو قتل ہی کیا جائے گا۔ اور یہ قید قاضی شرع کی رائے کے مطابق ہوگی اگر کوئی کسی شخص کو شیر یا سانپ کے سامنے ڈال دے اور وہ درندہ وموذی جانور اُسے ہلاک کر دے تو ڈالنے والا قید کیا جائے گا لیکن تعزیراً قاضی اسے قتل بھی کرا سکتا ہے۔

(۳۳۶۸) قتل، زخم، اعضاء کاٹنے کے عوض جو مال دیا جاتا ہے وہ دیت کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہ مال خون بہانے کا بدلہ ہے۔ قتل کی دیت سو اونٹ ہیں اگر اونٹ نہ ہیں تو ایک ہزار اشرفیاں سونے کی یا دس ہزار درہم چاندی کے۔ ان تین چیزوں کے علاوہ کسی بھی مال سے دیت نہیں دے جائیگی۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ

﴿بَابُ الدِّيَاتِ　ترجمہ: دیتوں کا باب﴾

(۳۳۶۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہیں، چھنگلی اور انگوٹھا۔

(۳۳۶۹) حدیث شریف: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنِيْنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلُ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فیصلہ صادر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں جو گر گیا تھا کچا ایک غلام یا لونڈی کا پھر بیشک وہ عورت فیصلہ فرمایا تھا جس پر غلام کا وہ انتقال کر گئی پھر فیصلہ صادر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اس مرنے والی قاتلہ عورت کی میراث اسکے لڑکوں اور اسکے شوہر کیلئے ہے اور دیت اسکے وارثوں پر ہے۔

(۳۳۷۰) حدیث شریف: اِقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَّ قَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: جھگڑا کیا دو عورتوں نے قبیلہ ہذیل کی تو پھینک کر مارا ان دونوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر تو قتل کر دیا اسکو اور اس بچے کو جو اسکے پیٹ میں تھا تو فیصلہ صادر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دیت اسکے بچے کی ایک غلام یا ایک باندی ہے اور فیصلہ فرمایا عورت کی دیت کے بارے میں اسکے وارثوں پر ہے اور وارث بنایا اسکی دیت کا اسکے بچوں کو اور بچوں کیساتھ والوں کو۔

(۳۳۷۱) حدیث شریف: اَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ

ترجمہ: بیشک دو عورتیں سوتنیں تو پھینک کر مارا ایک نے ان دونوں میں سے دوسری کو پتھر

---

(188) दियतों का बाब

3368 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि यह और यह बराबर हैं छुंगली और अंगूठा।

3369 हदीस शरीफ़:– फ़ैसला सादिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बनी लेहियान की एक औरत के बच्चे के बारे में जो गिर गया था कच्चा एक गुलाम या लौंडी का फिर बेशक वो औरत फ़ैसला फ़रमाया था जिस पर गुलाम का वो इंतेकाल कर गई फिर फ़ैसला सादिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक उस मरने वाली क़ातिला औरत की मीरास और उसके लड़कों और उसके शौहर के लिये है और दियत उसके वारिसों पर है।

3370 हदीस शरीफ़:– झगड़ा किया दो औरतों ने क़बीला ए हुज़ैल की तो फेंक कर मारा उन दोनों में से एक ने दूसरी को पत्थर तो क़त्ल कर दिया उसको और उसके बच्चे को जो उसके पेट में था तो फ़ैसला सादिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दियत उसके बच्चे की एक गुलाम या एक बांदी है और फ़ैसला फ़रमाया औरत की दियत के बारे में उसके वारिसो पर उसकी दियत का उसके बच्चों को और बच्चों के साथ वालों को।

ہاتھ یا پاؤں کی ہر ایک انگلی میں پوری دیت کا دسواں حصہ واجب ہے یعنی دس اونٹ مگر انگلیوں کے احکام یکساں ہیں اگرچہ چھنگلیاں چھوٹی ہوتی ہیں اور دوسری انگلیاں اور انگوٹھا بڑا ہوتا ہے مگر دیت سب میں برابر ہے یعنی دس اونٹ۔ اگر کوئی شخص انگلی کا ایک پورا کاٹ دے تو ایک انگلی میں تین پورے ہوتے ہیں لہٰذا ایک پورے کے عوض دس اونٹ کا تہائی حصہ ۳را اونٹ ہے۔ البتہ انگوٹھے میں دو ہی پورے ہوتے ہیں لہٰذا اسکا ایک پورا کاٹنے پر پوری دیت دس اونٹ کا آدھا حصہ پانچ اونٹ واجب ہونگے (اشعۃ اللمعات شریف مرقاۃ شریف)

(۳۳۶۹) کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر کسی نے لات یا گھونسہ یا لکڑی، ری جس سے اسکے پیٹ کا کچا بچہ گر گیا تو وہ حکم ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے اگر بچہ زندہ گرتا پھر مرتا تو مارنے والے پر پوری دیت سو اونٹ واجب ہوتی کیونکہ بچے اور بڑے کی دیت برابر ہے۔ اس حدیث شریف اور اس واقعہ میں بچہ کچا گرا تھا اور حاملہ عورت بھی نہ مری تھی۔ البتہ اگر عورت بچہ ڈال کر مرتی تو عورت کی پوری دیت اور بچہ کے عوض غلام قاتل پر ہوتا اور اگر عورت مر کر بچہ ڈالتی تو صرف عورت کی دیت واجب ہوتی اور بچے کا کچھ نہیں (مرقاۃ شریف) اب اگر مجرمہ عورت یعنی مارنے والی عورت غلام دینے سے پہلے مر گئی اور اس عورت کے ورثاء میں شوہر اور بیٹے ہی تھے تو اس مرنے والی قاتلہ عورت کی میراث تو اسکے شوہر اور بیٹوں کو ملے گی اور جو اس قاتلہ عورت پر غلام دینا واجب تھا وہ اسکے دوسرے عصبہ وارث دیں گے۔

(۳۳۷۰) یہ دونوں عورتیں آپس میں سوت تھیں۔ پتھر بھی بڑا تھا جو قتل کے ارادے ہی سے مارا گیا تھا۔ مذکورہ واقعہ میں دو جرم ہوئے تھے ایک تو حاملہ عورت مری اور دوسری کا بچہ مرا۔ تو سزائیں بھی دو ہوئیں بچے کے بدلے تو غلام یا لونڈی خود اس قاتلہ عورت کے مال سے۔ اور مرنے والی عورت کی دیت قاتلہ عورت کے عصبہ وارثوں پر مقرر فرمائی۔ اس حدیث شریف سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ بغیر دھار والے ہتھیار سے قتل کر دینے کی صورت میں قاتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا بلکہ دیت واجب ہوتی ہے۔ یہاں پتھر سے عورت کا قتل کیا مگر قصاص واجب نہ فرمایا۔ یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد۔

بچوں کے ساتھ والوں سے مراد اس مقتولہ کے خاوند اور دوسرے ورثاء مراد ہیں۔ قتل کی دیت قاتل کے عصبہ وارثوں پر ہے اور قاتل بھی اس میں داخل ہوگا بقدر حصہ وہ بھی دیگا۔

(۳۳۷۱) وہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آنے سے پہلے ہی مر چکا تھا یا ابھی اس میں جان ہی نہ پڑی تھی کہ گر گیا تو قاتلہ عورت مقتولہ عورت کو ایک غلام یا باندی دے گی اور اگر زندہ بچہ پیدا ہو کر مرتا تو پوری دیت واجب ہوتی کہ اب وہ قتل کے حکم میں ہوتا۔ بچہ کی ماں مر گئی تو ماں کی دیت قاتلہ کے وارثوں پر مقرر فرما دی۔

(۳۳۷۲) مقتولہ کے پیٹ کا کچا بچہ بھی گر گیا اور وہ خود بھی مر گئی تو بچہ کے عوض قاتلہ پر غلام یا باندی واجب فرمائی اور مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ عورت کے عصبہ وارثوں پر لازم فرمائی۔ قتل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) قتل عمد۔ یہ ہے کہ آلۂ دھار دار کہ مار دینے والے اوزار سے قتل کے ارادے سے حملہ کیا جاوے اور اس سے قتل واقع ہو جائے۔ اسکی سزا قصاص ہے (۲) شبہ عمد۔ یہ ہے کہ قاتل قتل کرنے کے ارادے سے ایسے اوزار سے حملہ کرے جو قتل کرنے کیلئے نہیں بنایا گیا ہے اور اس سے قتل کر دے جیسے قتل کے ارادے سے زور سے کیل یا لوہے کا قلم آنکھ میں گھونپ دے جو دماغ تک پہونچ کر مقتول کا کام تمام کر دے یا بارادۂ قتل خوطے پر زور سے لات یا گھونسہ مار دے اور موت واقع ہو جائے (۳) قتل خطاء۔ ان دو صورتوں کے علاوہ قتل خطاء ہے جیسے بنا ارادہ قتل کسی کے کچی ماری یا گھونسہ مارا اتنا قا نازک جگہ لگ گیا اور وہ مر گیا یا جانور کے گولی ماری تھی مگر کسی آدمی کے لگ گئی۔ اس حدیث شریف میں لاٹھی سے مراد ہر ہلکی بھاری لکڑی مراد ہے کیونکہ یہاں عصا یعنی لاٹھی مطلقاً فرمایا ہے۔ کہ قتل غیر عمد جو شبہ عمد ہو یا قتل خطا بھاری لاٹھی سے ہو یا پتلی سے ان میں قصاص نہیں ہے کہ بلکہ دیت ہے یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

قتل عمد میں اگر مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جائیں اور قصاص چھوڑ دیں تو اسکی دیت دیت مغلظہ ہے یعنی سخت دیت اور قاتل کے مال سے یہ دیت مغلظہ ادا کی جائیگی۔ مگر قتل شبہ عمد میں

اَوْعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ

یا خیمے کی چوب تو ڈالدیا اس عورت نے اپنا بچہ تو فیصلہ صادر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچے کے بارے میں ایک غلام یا باندی کا

وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ هٰذِهٖ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

اور مقرر فرمادیا اس کو اس عورت کے وارثوں پر۔

(۳۳۷۲) حدیث شریف: ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِىَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا

ترجمہ: ماری ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمے کی چوب اور وہ عورت حاملہ تھی تو قتل کردیا اس عورت کو،

قَالَ وَاِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ

فرمایا راوی نے ایک ان دونوں میں کی قبیلہ بنی لحیان کی تھی فرمایا راوی نے کہ مقرر فرمائی پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ عورت کی دیت

عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِىْ بَطْنِهَا. (رَوَاهُ مُسْلِم)

قاتلہ عورت کے وارثوں پر اور غلام اس پر جو اس مقتولہ عورت کے پیٹ میں بچہ تھا۔

(۳۳۷۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِىْ كِتَابِهٖ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا فرمان عالیشان اہل یمن کو اس گرامی نامہ میں تھا

اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ يَدِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَآءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ

کہ بنا قصور کیا مومن کو قتل تو وہ اپنے ہاتھ کے قصاص میں گرفتار ہے مگر یہ کہ راضی کرلے مقتول کے وارثوں کو اور اس گرامی نامہ میں تھا کہ مرد قتل کیا جائیگا

بِالْمَرْاَةِ وَفِيْهِ فِى النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَفِى الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهٗ

عورت کے عوض اور اس والا نامہ میں تھا کہ جان کے بدلے دیت ہے سو اونٹوں کی اور سونے والوں پر ہزار دینار اور ناک کاٹنے میں جبکہ کاٹ دی جائے پوری

الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِى اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِى الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِى الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِى الذَّكَرِ الدِّيَةُ

تو دیت سو اونٹ ہیں اور دانتوں میں بھی دیت ہے اور ہونٹوں میں بھی دیت ہے اور فوطوں میں بھی دیت ہے اور عضو تناسل میں بھی دیت ہے

3371 हदीस शरीफ़:– वेशक दो औरतें सौतनें तो फेंक कर मारा एक ने उन दोनों में से दूसरी को पत्थर या खेमे की चोव तो डाल दिया उस औरत ने अपना बच्चा तो फ़ैसला सादिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने वच्चे के वारे में एक गुलाम या वांदी का और मुक़र्रर फ़रमा दिया उसको उस औरत के वारिसों पर।
3372 हदीस शरीफ़:– मारी एक औरत ने अपनी सौतन को खेमे की चोव और वो औरत हामला थी तो क़त्ल कर दिया उस औरत को, फ़रमाया रावी ने एक उन दोनों में की क़वीला ए वनी लेहियान की थी फ़रमाया रावी ने कि मुक़र्रर फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मक़्तूला औरत की दियत क़ातिला औरत के वारिसों पर और गुलाम उस पर जो उस मक़्तूला औरत के पेट में वच्चा था।
3373 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तहरीर फ़रमाया फ़रमान आलिशान ऐहले यमन को, इस गिरामी नामे में था कि बिना कुसूर किया मोमिन को क़त्ल तो वो अपने हाथ के क़सास में गिरफ्तार है मगर यह कि राजी कर ले मक़्तूल के वारिसों को और इस गिरामी नामे में था कि मर्द क़त्ल किया जायेगा औरत के ऐवज और इस वालानामे में था कि ज्ञान के वदले दियत है सौ ऊँटों की और सोने वालों पर हज़ार दीनार और नाक काटने में जवकि काट दी जाये पूरी तो दियत

دیت مغلظہ تو ہے مگر قاتل کے عصبہ وارث بہ آہستگی ادا کریں گے اور قتل خطا میں دیت مخففہ یعنی ہلکی دیت ہے۔ جو قاتل کے عصبہ وارث بہ آہستگی ادا کریں گے۔ دیت کا سخت یا ہلکا ہونا اونٹوں کی عمروں کے لحاظ سے ہے۔ دیت مغلظہ یہ ہے کہ اونٹوں کی چار قسمیں کیجائیں پچیس ایک سالہ اونٹنیاں۔ پچیس دو سالہ اونٹنیاں پچیس تین سالہ اونٹنیاں اور پچیس اونٹنیاں چار سالہ اور دیت مخففہ یہ ہے کہ ان اونٹنیوں کی پانچ قسمیں کردی جائیں بیس اونٹنیاں ایک سالہ، بیس اونٹنیاں دو سالہ۔ بیس ایک سالہ اونٹ۔ بیس تین سالہ اونٹنیاں بیس چار سالہ اونٹنیاں۔

(۳۳۷۳) قتل عمد میں قاتل پر قصاص واجب ہے لیکن اگر مقتول کے وراثین نے دیت قبول کرلی تو دیت ہے اور اگر بالکل معاف کر دیں تو نہ قصاص ہے نہ دیت۔ قصاص میں عورت و مرد کا کوئی فرق نہیں ہے کہ قاتل مرد ہو اور عورت مقتولہ ہو۔ یا عورت قاتلہ ہو اور مرد مقتول، قصاص واجب ہے۔ قتل عمد میں اگر دیت دی جائے تو سو اونٹ اور قتل خطاء اور شبہ عمد میں تو سو اونٹ ہی واجب ہیں کیونکہ ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں ہے۔ واجب تو سو اونٹ ہی ہیں لیکن اگر قاتل اونٹ کی جگہ نقدی دے تو ایک ہزار اشرفیاں دے اور اگر اونٹ دینے پر قادر ہے جب بھی سونا دے تو سونا دے سکتا ہے البتہ اگر مقتول کے ورثاء سونا لینے پر راضی ہوجائیں تو سونا دے۔ اگر کسی عضو کے کٹ جانے سے نفع یا جمال جاتا رہے تو اسمیں پوری دیت واجب ہوتی ہے یعنی جان کی دیت کے برابر۔ سو اونٹ کیونکہ ایک معنی سے جان ضائع کردینے کے مترادف ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے تمام دانت توڑ ڈالے تو اسکی پوری دیت سو اونٹ دیگا کہ اس صورت میں منفعت و جمال دونوں ہی ختم کردئے۔ ایک دانت توڑنے میں دیت کا بیسواں حصہ ہے یعنی پانچ اونٹ واجب ہیں۔ جو شخص کہ دانت توڑے یا داڑھ توڑے یا کیل یہ حکم خطاء توڑنے کا ہے اگر عمداً توڑے گا تو قصاص واجب ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور لکھ دیا ہم نے حکم ان پر توریت میں کہ بیشک جان کا بدلہ جان سے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ سے اور ناک کا بدلہ ناک سے اور کان کا بدلہ کان سے اور دانت کا بدلہ دانت سے اور زخموں میں برابر کا بدلہ ہے۔ تو جو معاف کرے بدلہ لینے کو تو وہ بدلہ ہے اسکے گناہوں کا اور جو نہ فیصلہ کرے اسکے مطابق جو نازل فرمایا اللہ نے تو یہی ہیں ظلم ڈھانے والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۶) البتہ اگر ایک ایک کرکے تمام دانت توڑے تو انکی دیت سولہ ہزار درہم ہونگے چونکہ آدمی کے دانت بتیس ہوتے ہیں۔ اس صورت میں یہ جان کی دیت سے بھی زیادہ ہوگی یہ دانتوں کی خصوصیت ہے کہ انکی دیت جان کی دیت سے بڑھ جاتی ہے۔ البتہ اگر کوئی بچے کے دانت توڑ دے تو چودہ ہزار درہم واجب ہونگے کیونکہ اسکے اٹھائیس دانت ہوتے ہیں۔ چار داڑھیں جو جوان ہونے کے بعد نکلتی ہیں۔ اگر کسی نے کسی کے دونوں ہونٹ یا دونوں فوطے یا عضو تناسل کاٹ دیا تو پوری دیت واجب ہے کہ ان صورتوں میں اس نے پوری پوری منفعت ضائع کر دی ہے۔ اگر کسی کی پیٹھ توڑ دی کہ اسکا مادہ منویہ سوکھ گیا تب بھی پوری دیت واجب ہوگی۔ اگر کسی نے دونوں آنکھیں پھوڑ دیں یا نکال دیں تو پوری دیت واجب ہوگی کہ اس صورت میں پوری منفعت ختم ہوگئی۔ البتہ اگر ایک آنکھ پھوڑ دی تو آدھی دیت واجب ہوگی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک میں ایک شخص نے کسی کو ایسی چوٹ ماری اسکی نظر، سماعت، عقل، بولنے کی طاقت زائل ہوگئی تو حضرت عمر نے اس پر چار دیتیں لازم فرمائیں (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) اسی طرح ایک ہاتھ ایک آنکھ ایک کان ضائع کردینے میں آدھی دیت ہے اگر پیٹ میں ایسا زخم لگا جو آر پار ہوگیا یا دماغ میں ایسی چوٹ ماری کہ زخم ام الدماغ تک پہونچ گیا تو تہائی دیت واجب ہے۔ یا ایسی چوٹ ماری کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی تو اس میں پندرہ اونٹ واجب ہیں۔ یہ احکام تعبدی ہیں ان میں عقل کو کوئی دخل نہیں ہے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(۳۳۷۴) جو اعضاء بدن میں دو ہیں اگر ان میں سے ایک کو بیکار کر دے تو اس پر آدھی دیت ہے اور اگر دونوں بیکار کردے تو پوری دیت ہے۔ اور اگر ایسا زخم لگایا کہ اس سے کھال و گوشت کٹ گیا اور ہڈی کھل گئی تو اسمیں پانچ اونٹ دینا لازم ہیں۔ زبان کاٹ دینے یا داڑھی مونڈ دینے پر پوری دیت ہے کیونکہ داڑھی میں مرد کا جمال بھی ہے اور

وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَأْمُوْمَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ

اور پیٹھ میں بھی دیت ہے اور آنکھوں میں بھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے اور زخم میں تہائی دیت ہے

وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی کُلِّ اُصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ

اور پیٹ میں پہونچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے اور ہڈی منتقل کردینے والے زخم میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی پر

عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۳۳۷۴) حدیث شریف: وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ

ترجمہ: اور آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اونٹ ہیں

وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

اور ہڈی کھول دینے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۳۳۷۵) حدیث شریف: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ

ترجمہ: فیصلہ صادر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہڈی کھول دینے والے زخم کے بارےمیں پانچ پانچ اونٹوں کا

وَفِی الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹوں کا۔

(۳۳۷۶) حدیث شریف: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَصَابِعَ الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ سَوَاءً۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: قرار دیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کو برابر کا۔

(۳۳۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ اَلثَّنِیَّۃُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں برابر ہیں اور دانت برابر ہیں کچلی

सौ ऊँट हैं और दांतो में भी ऊँट हैं और होठो में भी दियत हैं और फोतों में भी दियत है और उज़्वे तनासुल मे भी दियत है और पीठ में भी दियत है और आंखों में भी दियत है और एक पावं में भी आधी दियत है और ज़ख़्म में तिहाई दियत है और पेट में पहुचने वाले ज़ख़्म में तिहाई दियत है और हड्डी मुन्तकिल कर देने वाले ज़ख़्म मे पन्द्रह ऊँट हैं और हाथ पाव की उंगलियों में से हर उंगली पर दस ऊँट हैं और दांत मे पांच ऊँट हैं।

3374 हदीस शरीफ़:– और आंख में पचास ऊँट हैं और हाथ में पचास ऊँट हैं और पांव में पचास ऊँट हैं और हड्डी खोल देने वाले ज़ख़्म में पांच ऊँट हैं।

3375 हदीस शरीफ़:– फ़ैसला सादिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हड्डी खोल देने वाले ज़ख़्म के बारे में पांच पांच ऊँटों का और दातों में पांच पांच ऊँटों का।

3376 हदीस शरीफ़:– करार दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाथ पांव की उंगलियों को बराबर का।

3377 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उंगलियाँ बराबर हैं और दांत बराबर हैं केचली और दाढ बराबर हैं यह और यह बराबर हैं।

داڑھی کا قوت مردانہ سے رشتہ بھی ہے۔ گویا کہ داڑھی مونڈنے والے نے جمال و منفعت دنوں کو نقصان پہونچایا ہے لہٰذا پوری دیت واجب۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج مسلمان اپنی داڑھیوں کو خود مونڈتے ہیں۔ ان سے انکی داڑھیوں کی دیت کون لے۔ مسلمانوں کو داڑھی مونڈنے مونڈوانے کی زنانی روش سے باز آنا چاہیے۔

(۳۳۷۵) اگر ایک ایک دانت توڑے تو ہر دانت پر پانچ پانچ اونٹ واجب ہیں اور اگر ایک دم تمام دانت توڑ دے تو وہاں پوری دیت ہے جیسا کہ کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ شجاج اور جراحت میں قصاص نہیں ہے۔ شجاج سر کا وہ زخم ہے جو آر پار نہ ہو اور جراحت باقی جسم کا معمولی زخم ہے جس سے ہڈی نہ کھلے اور نہ ہڈی منتقل ہو۔ حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ نے ہڈی کھول دینے والے زخم سے کم میں کوئی فیصلہ صادر نہ فرمایا (مصنف عبدالرزاق) نیز ایسے زخم کے قصاص میں برابری ناممکن ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۳۷۶) ہاتھ پاؤں کی انگلیاں دیت و خوں بہا میں یکساں ہیں یعنی دس اونٹ دئے جائیں گے۔ اگرچہ ان انگلیوں کے نام اور کام الگ الگ ہیں مگر دیت میں سب برابر۔

(۳۳۷۷) جیسے چھنگلی کاٹ دینے سے دیت دس اونٹ ہے ایسے ہی انگوٹھا کاٹ دینے سے بھی دیت دس اونٹ ہی ہیں۔ دانتوں کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) سامنے کے چار دانت دو اوپر کے دو نیچے کے انہیں ثنایا کہتے ہیں اسکا واحد ثنیہ ہے کہ یہ آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ اور انہیں چوکڑی بھی کہتے ہیں (۲) رباعیہ۔ ثنایا کے برابر والے دانت ان کو کچلی کہتے ہیں (۳) رباعیہ کے برابر کے دانت، انیاب ہیں جو ناب کی جمع ہے اور ناب کیل کو کہتے ہیں (۴) انیاب کے بعد والوں کو افراس کہتے ہیں جو فرس کی جمع ہے۔ فرس کے معنی ہیں داڑھ۔ دانت چھوٹا ہو یا بڑا دیت ہر دانت کی پانچ اونٹ ہی ہے اور حدیث شریف کے آخری حصے میں اشارہ انگلیوں کی طرف ہے کہ انگلی بھی چھوٹی ہو یا بڑی دیت میں برابر ہے۔ انگلیوں کے بھی پانچ نام ہیں۔ (۱) کلمہ کی انگلی کو مسبحہ اور سبابہ کہتے ہیں (۲) بیچ کی بڑی والی انگلی کو وسطیٰ کہتے ہیں (۳) اور وسطیٰ کی برابر والی انگلی کو بنصر کہتے ہیں (۴) اور بنصر سے ملی ہوئی چھوٹی والی انگلی کو خنصر یعنی چھنگلیا کہتے ہیں (۵) ابہام انگوٹھے کو کہتے ہیں یہ تمام انگلیوں میں موٹا ہوتا ہے۔

(۳۳۷۸) حلف معاہدے کو کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ یا بعض قومیں دوسرے لوگوں یا دوسری قوموں سے معاہدہ کر لیتے تھے کہ آج سے تیرا خون میرا خون ہے۔ تیری جان میری جان ہے تیرا مال میرا مال ہے اب ہم میں جس کسی ایک پر بھی حملہ ہو تو وہ ایک دوسرے پر ہی حملہ تصور کیا جائیگا۔ اور ہم میں ہر کوئی ایک دوسرے کی مدد کریگا۔ یا ہم میں سے کوئی کسی سے لڑے تو ہم میں ہر ایک دوسرے کی مدد کریگا۔ جس سے صلح کرے دوسرا بھی صلح کریگا اور برابر شریک رہے گا۔ اور ہر ایک دوسرے کا بعد موت وارث ہوگا میری دیت تو دیگا تیری دیت میں دونگا۔ میرا بدلہ تو لیگا اور تیرا بدلہ میں لونگا ایسے لوگوں کو یا ایسی قوموں کو حلیف کہتے ہیں۔ شروع اسلام میں اس قسم کے معاہدے جاری رہے کہ ان معاہدوں کے ذریعہ لوگوں کے جان و مال محفوظ تھے ان معاہدوں کے بغیر لوگوں اور قوموں کا محفوظ سلامت رہنا دشوار تھا مگر فتح مکہ شریف کے سال پیارے نبی ﷺ اس حلف یعنی معاہدہ بندی کو منسوخ فرما دیا کہ ملکی حالات بدل چکے ہیں۔ امن و امان بحال ہو چکا ہے۔ قتل و غارت گری لوٹ مار، فتنہ و فساد کا ماحول یکسر ختم ہو چکا ہے اب کسی حلف کی ضرورت نہیں۔ اب نئے معاہدے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی کوئی نیا معاہدہ (حلف) نہ کرو اور پچھلے معاہدے پورے کئے جائیں کہ وعدہ پورا کرنا ضروری ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور پورا کرو تم عہد کو بیشک عہد کے بارےمیں سوال کیا جائیگا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۷۳) مظلوم کی اعانت پر معاہدہ اچھا ہے۔ قتل و غارتگری، ظلم و زیادتی، چوری و ڈکیتی پر معاہدہ سخت جرم ہے۔ حدیث شریف کے آخری جملے کا یہی مطلب ہے کہ زمانہ جاہلیت کے معاہدہ کا اتنا حصہ باقی ہے کہ مظلوم کی مدد کی جائے اور دوسرا حصہ ممنوع ہے کہ ظلم و ستم کا بازار گرم کرنے کیلئے معاہدہ کیا جائے۔ اسلام اپنی جگہ خود ایک حلف و معاہدہ ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مظلوم مسلمان کی مدد کرے۔ یہ اسلام کا کمال ہے کہ پورب پچھم اتر دکھن کے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا اور ان میں عالمگیر اخوت و بھائی چارگی قائم فرما دی۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بس تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں تو

وَالضِّرْسُ سَوَآءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور داڑھ برابر ہیں، یہ اور یہ برابر ہیں۔

(۳۳۷۸) حدیث شریف: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَاحِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ

ترجمہ: خطبہ دیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ شریف کے سال تو فرمایا اے لوگو! بیشک نہیں ہے حلیف بنانا اسلام میں

وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَايَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ

اور حلیف بنائے جاچکے ہو زمانہ جاہلیت میں تو اسلام نہیں بڑھائے گا اسکی مگر پختگی، مسلمان مددگار ہیں آپس میں کہ امان دیتا ہے ان پر

اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعْدَتِهِمْ لَايُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ

انکا ادنی آدمی اور واپس کرسکتا ہے ان پر ان کا دور والا اور روک دیں گے انکے لشکر انکے بیٹھے ہوؤں پر نہ قتل کیا جائے گا مومن کافر حربی کے عوض

دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَايُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّافِىْ دُوْرِهِمْ

اور کافر کی دیت مسلمان کی دیت کی آدھی ہے، نہ منگانا ہے اور نہ دور لے جانا ہے اور نہ قبول کئے جائیں گے انکے صدقات مگر انکے گھروں میں

وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور ایک روایت میں کہ اور ذمی کی دیت آزاد کی دیت سے آدھی ہے۔

(۳۳۷۹) حدیث شریف: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ

ترجمہ: فیصلہ نافذ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خطا کی دیت کے بارے میں بیس اونٹنیوں کا جو ایک سالہ ہوں

وَّعِشْرِيْنَ اِبْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

اور بیس نر اونٹوں کا جو ایک سالہ ہوں اور بیس اونٹنیوں کا جو دو سالہ ہوں اور بیس اونٹنیوں کا جو تین سالہ ہوں اور بیس اونٹنیوں کا جو چار سالہ ہوں۔

(۳۳۸۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک انہوں نے مقرر فرمائے دیت کے بارہ ہزار۔

3378 हदीस शरीफ़:– खुत्बा दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़तहे मक्का शरीफ़ के साल तो फ़रमाया ऐ लोगो! बेशक नहीं है हलीफ़ बनाना इस्लाम में और हलीफ़ बनायें जा चुके हो ज़माना ए जाहिलियत में तो इस्लाम नहीं बढ़ायेगा उसकी मगर पुख़्तगी, मुसलमान मददगार हैं आपस में कि अमान देता है उन पर उनका अदना आदमी और वापस कर सकता है उन पर उनका दूर वाला और रोक देंगे उनके लश्कर उनके बैठे हुओं पर न क़त्ल किया जायेगा मोमिन काफ़िर हरबी के ऐवज़ और काफ़िर की दियत मुसलमान की दियत की आधी है, न मंगाना है और न दूर ले जाना है और न कुबूल किये जायेंगे उनके सदक़ात मगर उनके घरों में और एक रिवायत में कि और ज़िम्मी की दियत आज़ाद की दियत से आधी है।
3379 हदीस शरीफ़:– फ़ैसला नाफ़िज फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खता की दियत के बारे में बीस ऊँटनियों का जो एक साला हों और बीस नर ऊँटों का जो एक साला हों और बीस ऊँटनियों का जो दो साला हों और बीस ऊँटनियों का दो तीन साला हों और बीस ऊँटनियों का जो चार साला हों।
3380 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने मुक़र्रर फ़रमाये दियत के बारह हज़ार।

صلح کرادو درمیان دو بھائیوں کے اپنے اور ڈرو تم اللہ سے تاکہ تم رحم کئے جاؤ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۷۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ آپس میں دینی رابطے اور اسلامی محبت کیساتھ جڑے ہوئے ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے جب کبھی دو مومن بھائیوں میں جھگڑا واقع ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا اہل ایمان کی کی آپسی محبت و بھائی چارہ کا سبب ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے صلح کراتے وقت خوف خدا پیش نظر رہے کسی کی بھی بیجا طرفداری نہ ہو اور کوئی انتقامی کارروائی نہ کی جائے۔ ہر مومن آپس میں بھائی بھائی ہے کوئی مسلمان ایک دوسرے کو رذیل و نیچ نہ سمجھے۔ نیز یہ کہ اس آیت کریمہ میں مومنوں کو مومنوں کا بھائی فرمایا ہے کوئی عقل کا اندھا اس ضابطے سے حضور انور ﷺ کو بھائی نہ کہنے لگے۔ حضور انور ﷺ تو عین ایمان ہیں۔ ان کی نعلین پاک پر ہزاروں ماں باپ قربان۔ حضور انور ﷺ کو بھائی کہنا ہرگز جائز نہیں۔ اگر یہی اندھا قانون چلایا گیا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی مومن ہے تو بڑا بھائی اللہ تعالیٰ قرار پائے گا (معاذ اللہ تعالیٰ) مومن صورتاً ایک لفظ ہے مگر معانی میں نہیں۔ مومن اللہ تعالیٰ ہے ایمان دینے والا مومن بندے ہیں ایمان لینے والے۔ مومن حضور انور ﷺ ہیں عین ایمان ہیں اللہ تعالیٰ سے ایمان لیکر دینے والے ہیں۔ سبکو ایمان بارگاہ مصطفیٰ سے ملتا ہے۔ ایک پگلے نے لکھا ہے کہ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی ہے تو وہ بڑے بھائی ہوئے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۱۸۱)

اگر کوئی معمولی مسلمان کسی کافر کو امان دیدے تو تمام مسلمانوں پر اسکی امان کا احترام لازم ہے کہ پھر اس کافر کو نہ تو قتل کریں اور نہ اسے لوٹیں البتہ بحالت جنگ اگر فوج کا سپہ سالار اعلان کردے کہ بنا میری اجازت کے کسی کافر کو امان نہ دی جائے تو پھر کسی سپاہی کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ کسی کافر کو امان دے۔ کیونکہ سپہ سالار نزاکتوں سے زیادہ باخبر ہوتا ہے ورنہ مسلمانوں کو نقصان پہونچنے کا خطرہ پیدا ہو جائیگا اور اگر بحالت جنگ لشکر اسلام مال غنیمت حاصل کرے تو اس مال غنیمت میں اس لشکر کا بھی حصہ ہوگا جو میدان کارزار سے دور ہے کہ وہ دور والا لشکر بھی اسی میدان جنگ میں لڑنے والے لشکر کا پشت پناہ ہے۔ کفار کا چھینا ہوا مال غنیمت کوئی معمولی ایک مسلمان واپس نہیں کرسکتا کیونکہ مال غنیمت تمام غازیوں کی ملک ہے۔ جنگ کرنے والا لشکر جو غنیمت حاصل کریگا اس میں اس اسلامی لشکر کو بھی حصہ دیگا جو لشکر اسلام کفار کے ملک میں بیٹھا ہوا ہے اگرچہ جنگ نہیں کررہا ہے مگر یہ لشکر پشت پناہی کا عظیم فریضہ انجام دے رہا ہے۔ بوقت ضرورت ان کی مدد بھی کرسکتا ہے اور دشمن کی نقل و حرکت پر بھی اسکی نظر ہے اور دشمن بھی ان کی موجودگی سے خائف ہے کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے یہ حصہ حدیث شریف کا دوسری احادیث کریمہ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ احادیث کریمہ یہ ہیں فرمایا پیارے نبی ﷺ کہ انکا خون ہمارے خون کی طرح ہے۔ (۲) سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ذمی کی دیت ہزار دینار دلوائی۔ (۳) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کفار نے جزیہ (ٹیکس) اسی لئے دیا کہ انکا خون ہمارے خون کی مثل ہو جائے (۴) حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم یہودیوں عیسائیوں کی دیت مسلم مقتول کے برابر دلواتے (۵) حضرات اصحاب ثلثہ نے کفار ذمیوں کی دیت مسلمانوں کے برابر رکھی (۶) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شروع حکومت میں تو یوں ہی کیا پھر بعد میں آپ نے آدھی دیت مقتول کے وارثوں کو دلوائی اور آدھی دیت بیت المال میں داخل فرمائی (اشعۃ اللمعات شریف، مرقاۃ شریف) یا پھر ذمی غلام کی دیت آزاد یا ذمی مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ غلام کی دیت آزاد سے آدھی ہوتی ہی ہے۔ عامل نہ تو یہ وطیرہ اپنائے کہ ایک جگہ بیٹھ جائے اور مال والوں کے مویشی وغیرہ وہیں منگائے اور ان سے زکوٰۃ وصول کرے کہ اس میں زکوٰۃ دینے والوں کو پریشانیوں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا جنکے مکانات دور ہونگے انکو بہت تکلیف ہوگی۔ اور نہ ہی زکوٰۃ دینے والوں کو یہ طریقہ اپنانا چاہیے کہ دور دراز اپنا مال مویشی لیکر نکل جائیں کہ جسکو زکوٰۃ لینا ہے آئیگا ہمارے پاس۔ اسمیں عامل زکوٰۃ کو دشواری میں

(۳۳۸۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا شبہ عمد کی دیت سخت ہے قتل عمد کی دیت کی طرح اور نہیں قتل کیا جائے گا قاتل۔

(۳۳۸۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو علاج کرے اور نہیں جانتا ہے طب سے کچھ بھی تو وہ ذمہ دار ہے۔

(۳۳۸۳) حدیث شریف: اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهٗ

ترجمہ: بیشک فقراء لوگوں کے ایک غلام نے کان کاٹ لیا مالدار لوگوں کے غلام کا تو آئے کان کاٹنے والے کے والی

النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ فقیر ہیں تو نہیں مقرر فرمایا پیارے نبی نے ان فقراء لوگوں پر کچھ بھی۔

(۳۳۸۴) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهٗ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ شبہ عمد کی دیت تہائی کے حساب سے ہے تینتیس (۳۳) حقہ

وَثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ

اور تینتیس (۳۳) جذعہ اور چوتیس (۳۴) ثنیہ، بازل عام تک جو کہ سب حاملہ ہوں اور حضرت علی کی ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا

فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ

کہ قتل خطاء میں چار حصے فرماکر پچیس (۲۵) حقہ اور پچیس (۲۵) جذعہ اور پچیس (۲۵) بنات لبون

وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور پچیس (۲۵) بنات مخاض۔

(۳۳۸۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا بچے کے بارے میں جو قتل کیا گیا اپنی ماں کے پیٹ میں

3381 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया शुबहे अमद की दियत सख्त है कत्ले अमद की दियत की तरह और नहीं कत्ल किया जायेगा कातिल।

3382 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो इलाज करे और नहीं जानता तिब्ब से कुछ भी तो वो ज़िम्मेदार है।

3383 हदीस शरीफ़:– बेशक फुकरा लोगों के एक गुलाम ने कान काट लिया मालदार लोगों के गुलाम का तो आये कान काटने वाले के वाली प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो उन्होंने अर्ज़ किया कि हम लोग फ़कीर हैं तो नहीं मुकर्रर फ़रमाया प्यारे नबी ने उन फुकरा लोगों पर कुछ भी।

3384 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि शुबहे अमद की दियत तिहाई के हिसाब से तैंतीस हुका और तैतीस जुज़आ और चौंतीस सनिय्या बाज़िले आम तक जो सबकी सब हामला हों और हज़रते अली की एक रिवायत में है उन्होंने फ़रमाया कि कत्ले खता में चार हिस्से फ़रमाकर पच्चीस हुका और पच्चीस जुजा और पच्चीस बनाते लबून और पच्चीस बनाते मुखाज़।

3385 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़ैसला सादिर फ़रमाया बच्चे के बारे में जो कत्ल किया गया अपनी माँ के पेट में एक गुलाम या बांदी की पेशानी का तो अर्ज़ किया उसने

بتلا کرتا ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے مال مویشی اپنی جگہ ہی رہے اور عامل صاحب زکوٰۃ والوں کے مکان پر جا کر وہیں زکوٰۃ وصول کریں۔

(۳۳۷۹) یہ حدیث شریف سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے کہ قتل خطا کی دیت سو اونٹ ہیں اور مذکورہ تفصیلات کے ساتھ ہیں۔

(۳۳۸۰) چاندی کے بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے اور دوسری حدیث شریف میں آٹھ ہزار درہم کا ذکر آیا ہے تو اس حدیث شریف میں چھ مثقال والے درہم کا ذکر ہے اور دوسری حدیث شریف میں سات مثقال والے درہموں کا چونکہ درہموں کی قیمتوں اور مالیتوں میں فرق ہوتا ہے۔ یہ فرق آج بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ بعض جگہ کے دینار کی قیمت کم ہوتی ہے اور بعض جگہ کے دینار کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

(۳۳۸۱) قتل عمد کے سوا دوسرے قتل خطا اور قتل شبہ عمد میں قاتل کو قتل نہ کیا جائیگا بلکہ دیت ہی واجب ہوگی اس زمانے کی حکومتیں بھی قتل خطا میں پھانسی نہیں دیتیں بلکہ جرمانہ دلوا دیتی ہیں چونکہ آئے دن گاڑیوں سے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور ڈرائیوروں کو سزائے موت نہیں ہوتی۔ ان دنیاوی حکومتوں کے قانون نے بھی سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا لیا ہے۔

(۳۳۸۲) نیم حکیم خطرہ جاں ہوتا ہے۔ جو شخص علم طب نہ رکھتا ہوا اور یوں ہی بلا علم کسی کا علاج کرے جس سے مریض ہلاک ہو جائے تو اس کا حکم قتل خطا کا ہے کہ اسکے وارث عصبات پر دیت خطا واجب ہوگی۔ قصاص واجب نہ ہوگا چونکہ اس نے ارادۂ قتل نہ کیا بلکہ مریض کا علاج بھی مریض کے کہنے پر کیا ہے آجکل ہر کس و ناکس مریضوں کو دوا بتا دیتا ہے اس سے احتیاط چاہیے۔ اس حدیث پاک میں جو سبق ہے اسے تہ دل سے قبول کرنا چاہیئے۔ علاج کرنے میں انسانی جان کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ ایک شخص مصوری یعنی پینٹری کا کام کرتا تھا اس نے یہ دھندہ چھوڑ کے طبابت کا دھندہ شروع کر دیا اس سے کسی نے پوچھا کہ مصوری چھوڑ کر طبابت کیوں شروع کر دی تو اس زبردستی کے طبیب نے کہا کہ جب میں مصوری کرتا تھا تو جس کا جی چاہتا تھا وہ میرے کام میں نقائص و عیوب نکالتا تھا چونکہ میرا وہ کام منظر عام پر آتا تھا۔ اور لوگوں کے مخالف تبصروں سے مجھے قلبی تکلیف پہونچتی تھی اب میں نے طبابت کا پیشہ اپنا لیا ہے اب اگر کوئی غلطی ہوتی بھی ہے تو اسے زمین ہمیشہ کیلئے اپنے اندر چھپا لیتی ہے اور کسی کو میرے کام میں نقص و عیب نکالنے کا موقع نہیں ملتا اور میں اعتراضات کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا۔

(۳۳۸۳) اس حدیث شریف میں غلام فقراء سے مراد یا تو نابالغ آزاد بچہ ہے یا نابالغ مدبر غلام ہے۔ یعنی ایک ایسا آزاد بچہ جسکے عصبہ وارث فقراء و مساکین ہوں دیت نہیں سکتے یا ایسا مدبر غلام جسکے مولیٰ اور مولیٰ کے وارث فقراء تھے اس نے ایک ایسے لڑکے یا غلام کا کان کاٹ لیا جسکے عصبہ وارث یا مولیٰ امیر تھے اور مظلوم نے یا اسکے وارثوں نے دعویٰ دائر کر دیا ظالم اور اسکے ورثاء جواب دعویٰ کیلئے حاضر ہوئے تو ظالم غلام کے مولیٰ یا ظالم بچہ کے عصبہ وارثوں پر دیت لازم ہوئی۔ اگرچہ کان عمداً کاٹا گیا ہے مگر بچہ کا ارادہ کامل نہیں ہے اسی لئے قاتل بچہ پر قصاص نہیں ہے بلکہ اسکے عصبہ وارثوں پر دیت واجب ہوتی ہے اس عمد کا حکم خطا کے حکم کی طرح ہے۔ یہ ظالم بچہ نابالغ غلام نہ تھا ورنہ اسے فروخت کر کے اسکی قیمت سے دیت ادا کرائی جاتی۔ غلام کی دیت اسکی قیمت سے ادا کی جاتی ہے بلکہ یا تو آزاد تھا یا غلام تھا تو مدبر تھا جو نا قابل فروخت تھا جسکی دیت مولیٰ پر ہوتی ہے اگر مجرم کے وارث عصبات فقراء ہوں تو دیت بھی واجب نہیں ہوتی بلکہ وہاں مظلوم سے معافی دلوا دی جاتی ہے بچہ، دیوانہ، بے ہوش، مخبوط الحواس کا عمد بھی خطا ہے کہ انکے قتل عمد پر بھی قصاص نہیں ہے حدیث شریف۔ بیشک مجنون اور بچے کا عمد خطا ہے (بیہقی شریف)

(۳۳۸۴) قتل شبہ عمد یہ ہے کہ بارادۂ قتل نا قابل قتل آلہ سے ہلاک کرنا جیسے چھڑی وغیرہ سے قتل۔ اسکی دیت (مغلظہ) سخت ترین یعنی سو اونٹ ہیں جنکی تعداد کی تفصیلات حدیث شریف میں مذکور ہیں مگر ان کی تعریفات یہ ہیں۔ (۱) بنت مخاض ایک سالہ اونٹ کے بچہ (۲) بنت لبون دو سالہ اونٹ کا بچہ (۳) حقہ۔ اونٹ کا تین سالہ بچہ کہ اب وہ سواری کے لائق ہو گیا (۴) جذعہ۔ اونٹ کا چار سالہ بچہ جو پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو (۵) ثنیہ اونٹ کا وہ پانچ سالہ بچہ جو چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو (۶) بازل اونٹ کا وہ آٹھ سالہ بچہ جو نویں سال میں داخل ہو جائے۔ اور اس عمر میں اونٹ کی کیلیں نکل آتی ہیں اور وہ اپنی پوری قوت کو پہونچ جاتا ہے اسکے بعد بازل

بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قَضٰى عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَاشَرِبَ وَلَااَكَلَ وَلَانَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ

ایک غلام یا باندی کی پیشانی کا تو عرض کیا اسنے کہ فیصلہ ہوا تھا جسکے خلاف کہ کیسے دیں گے تاوان اسکا کہ جسنے نہ پیا اور نہ کھایا اور نہ بولا اور نہ چیخ ماری

وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

اور ان جیسی چیزیں ضائع کی جانی چاہئیں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بس یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہیں۔

﴿بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ ترجمہ: باب ان حادثات کا جن میں تاوان نہیں دیا جاتا﴾

(۳۳۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ. (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایہ کا زخمی کردینا باطل ہے اور کان باطل ہے اور کنواں باطل ہے۔

(۳۳۸۷) حدیث شریف: عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِىِّ الْعَاضِّ فَانْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِىْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت یعلی ابن امیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے جنگ تبوک لڑی پیارے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اور میرا ایک مزدور تھا تو جھگڑا کیا اس نے ایک آدمی سے تو کاٹ لیا ایک نے ان دونوں میں سے دوسرے کا ہاتھ تو کھینچا ہاتھ کاٹے ہوئے نے اپنے ہاتھ کو ہاتھ کاٹنے والے سے اور اسکے ثنیہ دانت گرادئے کہ جھڑ گئے تو چل کر آیا یہ شخص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو باطل فرمادیا اسکے دانتوں کو اور فرمایا کہ کیا چھوڑ دیتا وہ اپنے ہاتھ تیرے منھ میں کہ چباتا تو اسکے ہاتھ کو اونٹ کی طرح۔

कि फ़ैसला हुआ था जिसके खिलाफ़ कि कैसे देंगे तावान उसका कि जिसने न पिया और न खाया और न बोला और न चीख मारी और इन जैसी चीजें ज़ाये की जानी चाहियें तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बस यह काहिनों के भाईयों में से हैं।

(189) बाब उन हादसात का जिसमें तावान नहीं दिया जाता

3386 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चौपाये का ज़ख़्मी कर देना बातिल है और कान बातिल है और कुआं बातिल है।

3387 हदीस शरीफ़:– हजरते याला इब्ने उमय्या से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने जंगे तबूक लड़ी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की मइय्यत में और मेरा एक मज़दूर था तो झगड़ा किया उसने एक आदमी से तो काट लिया एक ने उन दोनों में से दूसरे का हाथ तो खींचा हाथ काटे हुये ने अपने हाथ को हाथ काटने वाले से और उसके सनिया दांत गिरा दिये कि झड़ गये तो चलकर आया यह शख़्स प्यारे नबी की बारगाह में तो बातिल फ़रमा दिया उसके दांतों को और फ़रमाया कि क्या छोड़ देता वो अपने हाथ तेरे मुँह में कि चबाता तू उसके हाथ को ऊँट की तरह।

عام اور بازل عاملین وغیرہ کہتے ہیں۔

(۳۳۸۵) حاملہ عورت کو اگر مارا گیا جس سے اسکا پورا کچا بچہ نکل گیا یا پختہ بچہ تھا جو پیٹ میں مر کر گر گیا تو اسمیں ایک غلام یا باندی ہے۔ کیونکہ اگر باہر آکر مرے تو پوری دیت سو اونٹ واجب ہوتی ہے (اشعۃ اللمعات شریف) قاتل کے وارثوں پر لازم ہے کہ جس عورت کا کچا بچہ گر گیا یا پختہ بچہ پیٹ میں مر کر گر گیا تو اس عورت کو ایک غلام یا ایک باندی دیں جسکی قیمت پانچ سو درہم یعنی پچاس دینار ہوں چونکہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بھی ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے پانچ سو درہم واجب فرمائے اور سیدنا حضرت زید اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے معاملے میں پچاس دینار کا فیصلہ فرمایا گویا کہ لونڈی یا غلام، پچاس دینار، پانچ سو درہم یہ تینوں روایات معنی ومفہوم یا مالیت کے اعتبار سے ایک ہی ہیں اور درست ہیں۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی حکم یہی ہے۔ البتہ اگر ماں بھی مر جائے تو ماں کی دیت سو اونٹ لازم ہوگی۔ قاتل نے بارگاہ رسالت میں اپنا عقلی گھوڑا دوڑاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ دیت تو جان کی ہوتی ہے اور یہ گرا ہوا بچہ تو بے جان تھا کہ یہ بچہ پیدا ہو کر چیخا بھی نہیں رویا بھی نہیں اس نے کچھ کھایا پیا بھی نہیں پھر یہ دیت کیوں واجب ہوئی؟ اس قاتل نے نص کے مقابلہ اپنی عقل سے کیا اور جو عقل نقل کے مقابلے میں ہو یعنی نص کے مقابل ہو باطل ہے یہ قاتل کاہنوں کا بھائی ہے کہ زور بیان رکھا رہا ہے اور اپنے زور بیان سے شریعت کا مقابلہ کر رہا ہے تو جس طرح کہانت بری چیز ہے ایسے ہی اسکی کلے درازی بھی بری چیز ہے۔ کاہن اسے کہتے ہیں جو بے سر دپا آنکل بچوڑھکی جیسی باتوں کو بیان کرے۔

(۳۳۸۶) عجم گونگے اور بے زبان کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کو اپنے بولنے پر ایسا ناز ہے کہ وہ باقی تمام دنیا کو عجم یعنی گونگا گردانتے ہیں۔ چوپائے کو بھی عام طور پر بے زبان کہا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں العجماء سے یہی بے زبان جانور مراد ہیں۔ جیسے گھوڑا، گدھا گائے بیل بھینس وغیرہ اگر مذکورہ جانور کے لات مارنے یا سینگ مارنے سے یا روندنے سے کوئی شخص زخمی ہو جائے تو ان جانوروں کے مالکوں پر تاوان نہیں ہے اور اگر چلانے والے کے معمولی چلانے سے سوار گر جائے اور اسے چوٹ آجائے تو بھی چلانے والے پر کوئی ضمان یعنی تاوان نہیں ہے۔ یہ حادثہ خواہ دن میں ہو یا رات میں۔ اگر کھلا جانور کسی کے کھیت کو خراب کردے تب بھی مالک پر تاوان نہیں ایسے ہی اگر کوئی شخص یا جانور کسی کے کنویں یا کان میں گر کر ہلاک ہو جائے تو کان اور کنویں کے مالک پر تاوان نہیں ہے۔ بشرطیکہ کنواں اس نے اپنی زمین میں کھدوایا ہو اور بیچ راہ میں نہ ہو اور اگر کسی نے کنواں مباح زمین میں کھدوایا تب بھی یہی حکم ہے کہ اس کنویں والے پر تاوان نہیں ہے۔

(۳۳۸۷) جنگ تبوک کا نام جیش عسرت بھی ہے یعنی تنگی والا لشکر۔ اس لشکر کے پاس کھانے پینے کا سامان بھی کم تھا اور گرمی بھی بلا کی تھی۔ انسان کے سامنے کے دانت ربیعہ یعنی چوکڑی کہلاتے ہیں اور انکے دائیں بائیں والے دانتوں کو ثنیہ کہتے ہیں۔ ایک نے ہاتھ چبایا دوسرے نے زور سے اپنا ہاتھ کھینچا تو ثنیہ دانت جھڑ گئے۔ جس کے دانت گرے اس نے بارگاہ رسالت میں دعوئ پیش کیا کہ میرے دانتوں کی دیت مجھے دلوائی جائے کہ اس نے پوری طاقت سے اپنا ہاتھ کھینچا اور میرے دانت جھاڑ دئے۔ پیارے نبی ﷺ نے بڑا ہی موڑی جواب مرحمت فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تیرا دانت توڑا نہیں ہے بلکہ اپنے ہاتھ کی حفاظت کیلئے اپنے ہاتھ کو تیرے منہ سے کھینچا ہے اسلئے وہ ظالم نہیں ہے بلکہ ظالم تو ہے کہ تو اسکا ہاتھ کاٹ رہا تھا لہٰذا دانت گر جانے پر کوئی دیت نہیں ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص کسی عورت سے جبراً زنا کرنا چاہے اور وہ عورت اپنی آبرو بچانے کیلئے اپنا دفاع کرنے کیلئے اسے قتل کردے یا زخمی کردے تو اس عورت پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال یا جان جبراً لینا چاہے اور وہ اپنا اور اپنے مال کا دفاع کرے اور اس ظالم وجابر کو قتل کردے تب بھی اس مال والے پر کوئی قصاص ودیت نہیں ہے۔

(۳۳۸۸) چور، ڈاکو، یا کسی بھی ظالم نے کسی کا مال چھیننا چاہا اور مال والا دفاع کرتے ہوئے اپنا مال بچانے میں مارا گیا تو یہ شخص شہید ہے چونکہ ظلماً قتل ہوا ہے۔ اور یہی حکم اس شخص کا ہے جو اپنے

(۳۳۸۸) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

فرماتے ہیں پیارے رسول کہ جو شخص کہ قتل کر دیا جائے اپنے مال کی وجہ سے تو وہ شہید ہے۔

(۳۳۸۹) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَخْذَ

ترجمہ: ایک شخص حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ کی کیا رائے عالی ہے اگر آئے کوئی شخص کہ ارادہ رکھتا ہے کہ لے لے

مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ

میرا مال تو فرمایا پیارے رسول نے کہ نہ دے تو اسکو اپنا مال عرض کیا اس شخص نے کیا رائے گرامی ہے آپکی اگر جنگ کرے وہ مجھ سے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے

قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ شَهِيْدٌ قَالَ

کہ تو جنگ کر اس سے، عرض کیا اس شخص نے کہ کیا مشورہ ہے آپکا کہ اگر وہ قتل کر دے مجھ کو؟ فرمایا پیارے رسول نے شہید ہے، عرض کیا اس شخص نے

اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا خیال مبارک ہے پیارے رسول کا اگر میں قتل کر دوں اسکو؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ وہ ظالم مقتول جہنم میں ہے۔

(۳۳۹۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوِاطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ اگر جھانکے تیرے گھر میں

اَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهٗ فَحَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَاكَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کوئی اور نہیں اجازت دی ہے تو نے اسکو پھر مار دے تو اسکو کنکری کہ پھوڑ دے اسکی آنکھ کو تو نہیں ہے تیرے اوپر کوئی گناہ۔

(۳۳۹۱) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ حَجَرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے جھانکا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں سوراخ سے

3388 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो शख़्स क़त्ल कर दिया जाये अपने माल की वजह से तो वो शहीद है।

3389 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स हाज़िर हुये तो उन्होंने अर्ज़ किया कि आपकी क्या राय आली है अगर आये कोई शख़्स कि इरादा रखता है कि ले ले मेरा माल तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि न दे तो उसको अपना माल, अर्ज़ किया उस शख़्स ने क्या राया गिरामी है आपकी अगर जंग करे वो मुझसे? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तू जंग कर उससे, अर्ज़ किया उस शख़्स ने क्या मशवरा है आपका अगर वो क़त्ल कर दे मुझको, फ़रमाया प्यारे रसूल ने शहीद है, अर्ज़ किया उस शख़्स ने क्या ख़्याले मुबारक है प्यारे रसूल का अगर मैं क़त्ल कर दूँ उसको तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो ज़ालिम मक़्तूल जहन्नम में है।

3390 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि अगर झांके तेरे घर में कोई और नहीं इजाजत दी है तूने उसको फिर मार दे तू उसको कंकरी, फोड़ दे उसकी आंख को तो नहीं है तेरे ऊपर कोई गुनाह।

اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے۔

(۳۳۸۹) اگر کوئی شخص ناحق کسی کا مال لینا چھیننا چاہے چوری سے ڈکیتی سے غصب سے ظلم وزیادتی سے تو مال والے کو حق پہونچتا ہے کہ وہ اپنے مال کی حفاظت کرے اور اپنا مال نہ دے اور اگر کوئی شخص اپنا حق لینا چاہتا ہے تو پھر ضرور دینا چاہیے۔ چور، ڈاکو، غاصب، ظالم کو اپنا مال نہ دے کیونکہ اپنے مال کا تحفظ کرنا چاہی اپنے مال کی حفاظت اچھی چیز ہے۔ سود، رشوت، مالی جرمانے میں بھی اپنا مال نہ دے کہ تمام صورتیں بھی ممنوع ہیں۔ یہ حکم بھی حرمت کا نہیں ہے نیز حالت مجبوری اس سے مستثنیٰ ہے اپنے سے ظلم دفع کرنے کیلئے رشوت دینا جائز ہے اور کسی پر ظلم وزیادتی کرانے کیلئے رشوت دینا حرام ہے اور رشوت لینا حرام ہے۔ رشوت لینا جائز ہے مگر کفار ومشرکین کو نقصان پہونچانے کی نیت سے نہ کہ مال بٹورنے اور منفعت کی نیت سے۔ اگر کوئی مال چھیننا چاہتا ہے تو اس بات کی اجازت ہے کہ مال والا بھر پور دفاع کر سکتا ہے اگر جنگ نہ کرے اور مال چھوڑ دے تو مجرم وگنہگار نہ ہوگا۔ چونکہ مال کی حفاظت کیلئے جنگ کرنا فرض واجب نہیں ہے جائز ہے۔ چاہے تو جنگ کرے مال بچانے کی کوشش کرے یا مال چھوڑ دے اور جنگ سے خود کو بچائے اور اگر مال والا مال کی حفاظت میں لڑتے لڑتے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے کہ ظلماً قتل کیا گیا ہے۔ اور اگر مار پیٹ کے دوران چور، ڈکیت، غاصب، ظالم مارا جائے تو پھر نہ مال والا گنہگار ہے نہ مال والے پر دیت و قصاص ہے۔ بلکہ اب تو ایسے بہادر لوگوں کو جو ڈاکوؤں چوروں کو مقابلے میں ہلاک کر دیں تو ہلاک کرنے والوں کو حکومت کی طرف سے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اور تمغے دئے جاتے ہیں تاکہ حقداروں کے حوصلے بلند ہوں اور چوروں ڈاکوؤں، رہزنوں کے حوصلے پست ہوں اور فضا پُر امن ہو۔ اور چوری ڈکیتی کے دوران جھگڑے میں جو چور ڈکیت مارا جائے تو وہ جہنم میں گیا جہنم کے شعلے اور شرارے اسکی درگت بنائیں گے اور چھٹی کا دودھ یاد آجائیگا۔

(۳۳۹۰) اگر گھر والے نے آنے والے کو گھر میں آنے کی اجازت دیدی اور وہ اس اجازت کے بعد وہ جھانکتا ہے تو پھر آنے والا شخص مجرم نہیں ہے کہ اندر آنے کی اجازت دیکھنے کی بھی اجازت کو شامل ہے اسی طرح اونچے مکان والا نیچے مکان والے کی اجازت سے چڑھا ہے تو پھر چڑھنا گناہ نہیں ہے اور اگر بنا اجازت چڑھ گیا تو نیچے مکان والوں کے پردے کا ضرور خیال رکھے اور نگاہ نیچی رکھے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس حدیث شریف میں گناہ کی نفی ہے دیت وغیرہ کی نفی نہیں ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گناہ تو نہیں ہوتا مگر تاوان ہو جاتا ہے جیسے قتل خطا میں آنکھ کے عوض آنکھ تو پھوڑی جائیگی مگر خطاءً آنکھ پھوڑنے والا گنہگار نہ تھا۔ ایسے ہی یہاں کہ بے اجازت تاک جھانک کرنے والے کو پتھر مارا اور تاک جھانک کرنے والے کی آنکھ پھوٹ گئی تو پتھر مارنے والا گنہگار تو نہ ہوا کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان تاک جھانک کرنے سے سخت ممانعت کیلئے ہے مگر تاوان دینا ہی ہوگا۔

(۳۳۹۱) بنا قصد وارادے کسی کے گھر میں نظر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہے جیسے کبھی کبھی گزرتے ہوئے اتفاقاً کسی کے کھلے دروازے میں نظر پڑ جاتی ہے۔ بنا اجازت لئے کسی کے گھر میں جھانکنا وہاں بنا اجازت داخل ہو جانے کی طرح ہے اور یہ دونوں ہی ممنوع ہیں کیونکہ اسمیں اہل خانہ کی بے پردگی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالی کہ میں سلائی تیری آنکھ میں گھونپ دیتا، ڈانٹ ڈپٹ اور جھڑک کیلئے ہے اور ڈرانے دھمکانے کیلئے ہے نہ کہ آنکھ پھوڑ دینے کا لائسنس ہے۔ کسی کے گھر میں بے اجازت جانا یا جھانکنا گناہ تو ہے مگر اس پر کسی کی آنکھ پھوڑ دینا یا قتل کر دینا جائز نہیں کر دینا جیسے جان کے عوض جان ہے ایسے ہی آنکھ کے عوض آنکھ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور لکھ دیا ہم نے حکم ان پر توریت میں کہ بیشک جان کا بدلہ جان سے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ سے اور ناک کا بدلہ ناک سے اور کان کا بدلہ کان سے اور دانت کا بدلہ دانت سے اور زخموں میں برابر کا بدلہ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۶) اگر کسی نے صرف گھر میں جھانکنے کی بنا پر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو بدلے میں اسکی بھی آنکھ پھوڑی جائیگی۔

(۳۳۹۲) بعض لڑکے کھیل کود کے طور پر کنکر پھینکتے رہتے ہیں یہ کام عبث ولایعنی بھی ہے اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی نقصان ہو جاتا ہے اور نقصان دہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور اس سے فتنہ وفساد کا خطرہ ہے کہ اگر کنکر کسی کے لگ جائے اور وہ بھی غصے ناک ہو تو

وَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ

اور پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لاٹھی تھی کہ کھجا رہے تھے پیارے رسول اس سے اپنے سر مبارک کو تو فرمایا پیارے رسول نے اگر میں جانتا ہوتا

اَنَّكَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنَیْكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمْ)

کہ تو دیکھ رہا ہے مجھ کو تو گھونپ دیتا اس سلائی کو میں تیری آنکھ میں، بس مقرر کیا گیا طلب کرنا اجازت نگاہ کی حفاظت کیلئے۔

(۳۳۹۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یَخْذِفُ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا ایک شخص کو کہ کنکر پھینک رہا ہے تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن مغفل نے

لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا یُصَادُ بِهٖ صَیْدٌ

کہ کنکر نہ پھینک اسلئے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کنکر پھینکنے سے اور فرمایا ہے کہ نہ تو ہوتا ہے اس سے شکار

وَلَا یُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَیْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمْ)

اور نہ زخمی ہوتا ہے اس سے کوئی دشمن مگر دانت توڑ دیتی ہے اور پھوڑ دیتی ہے آنکھ۔

(۳۳۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا وَفِیْ سُوْقِنَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب گزرے کوئی تم میں کا ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں

وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِكْ عَلٰی نِصَالِهَا اَنْ یُّصِیْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْهَا بِشَیْءٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمْ)

اور اسکے پاس تیر ہو تو چاہیئے کہ ہاتھ رکھ لے اس کے پیکان (نوک) پر ایسا نہ ہو اور پہونچے کسی کو مسلمانوں میں سے اس تیر کی نوک سے کچھ تکلیف۔

(۳۳۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ اشارہ کرے کوئی تم میں کا اپنے بھائی پر ہتھیار سے

فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمْ)

کہ نہیں معلوم شاید کہ شیطان کھینچ لے اس کے ہاتھ میں تو یہ آگ کے گڑھے میں گر جائے۔

3391 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स ने झांका प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के घर में सूराख से और प्यारे रसूल के पास एक लाठी थी कि खुजा रहे थे प्यारे रसूल उससे अपना सरे मुबारक तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर मैं जानता होता कि तू देख रहा है मुझको तो घोंप देता इस सलाई को मैं तेरी आंख में, बस मुकर्रर किया गया तलब करना इजाजत, निगाह की हिफाजत के लिये।

3392 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मुगंफ़फ़ल से मरवी बेशक उन्होंने देखा एक शख्स को कि ककर फेंक रहा है तो फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने ने कि ककर न फेंक इसलिये कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फरमाया है ककर फेंकने से और फ़रमाया है कि न तो होता है इससे शिकार और न ज़ख्मी होता है इससे कोई दुश्मन मगर दात तोड देती है और फोड़ देती है आंख।

3393 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब गुजरे कोई तुममें का हमारी मस्जिद में या हमारे बाज़ार मे और उसके पास तीर हो तो चाहिये कि हाथ रख ले उसके पीकान (नोंक) पर ऐसा न हो कि पहुंचे किसी को मुसलमानों में से इस तीर की नोंक से कुछ तक्लीफ़।

3394 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न इशारा करे कोई तुममें का अपने भाई पर हथियार से कि नहीं मालूम शायद कि शैतान खींच ले उसके हाथ में तो यह आग के गढ़े में गिर जाये।

پھر جھگڑا ہو جائیگا اور جھگڑے کا اینڈ کسی کو نہیں معلوم کو کہاں ہو۔

(۳۳۹۳) جب کوئی مسلمان مسلمانوں کے بازار یا مسجد سے گزرے یا دیگر اجتماعی مقامات سے گزرے جہاں بھیڑ بھکو ہو جیسے منیٰ شریف، عرفات شریف، مزدلفہ شریف، اعراس مبارکہ اور دیگر میلوں سے جہاں مسلمانوں کا مجمع ہو تو اگر کسی ایسی چیز کو ساتھ لیکر گزرے جس سے کسی بھائی کو تکلیف پہونچے تو اسکو پوری حفاظت سے لیجائے کہ کسی بھائی کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ یہاں مسلمانوں کا ذکر یا تو احترام کیلئے ہے یا کفار حربی کے بازاروں کو نکالنے کیلئے۔ کیونکہ حربی کفار کو زخمی کر دینا جائز ہی نہیں بلکہ ثواب ہے۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ حربی کفار کا حکم اور ہے اور ذمی و مستامن کفار کا حکم اور ہے۔ رفاہ عام کی چیزوں میں مسلمانوں کو نفع پہونچانے اور مسلمانوں کو نقصان سے بچانے کی نیت کرنا چاہیئے۔ اگرچہ اس سے دوسری قومیں بھی فائدہ اٹھا لیں لہٰذا مسافر خانے، اسپتال، کنواں، سایہ دار درخت وغیرہ کہ ان سبکے بنانے قائم کرنے میں نیت تو مسلمانوں کو فائدہ پہونچانے کی ہو گو نفع ان سے سب لوگ اٹھائیں۔

(۳۳۹۴) ہتھیار و اسلحہ لیکر ہنسی مذاق میں اور غصے اور جھگڑے میں اسلحہ کا رخ اپنے بھائی طرف نہ کرے بری چیزوں کی دل لگی بھی بری ہوتی ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ قتل کا ارادہ نہیں ہوتا مگر اتفاقاً قتل ہو جاتا ہے اور سامنے والا مر جاتا ہے۔ ایسے واقعات سننے اور دیکھنے میں آتے بھی رہتے ہیں۔ کہ ہنسی مذاق میں بندوق یا پستول کا اشارا کیا اور فائر ہو گیا اور سامنے والے کے گولی لگی اور وہ ڈھیر ہو گیا۔ اس طرح خواہ مخواہ یہ اس مقتول کا قاتل بن گیا اور دوزخ کا سودا کر لیا۔ ایسا قتل بھی عذاب نار کا ذریعہ ہے اور ایسے قاتل پر بھی تاوان ہے۔

(۳۳۹۵) لوہے سے مراد قتل کرنے کے تمام ہتھیار ہیں خواہ تلوار و چھری ہو یا بندق و پستول وغیرہ ہوں۔ کوئی سگا بھائی اپنے سگے بھائی کو قتل نہیں کرتا تو اس پر ہتھیار اٹھانا یا تو ازراہ مذاق ہوگا یا ڈرانے دھمکانے کیلئے ہوگا مگر یہ طریقہ بھی باعث لعنت ہے کہ ہنسی ہنسی میں کام بگڑ جاتا ہے۔

(۳۳۹۶) علینا "ہم پر" اس سے مراد کل مومنین کل مومنات مراد ہیں۔ اور یہ پیارے نبی ﷺ کا کرم کریمانہ ہے کہ اپنے ساتھ جماعت مومنین کو بھی شامل فرما لیا ہے۔ اسی طرح شب معراج شریف میں جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا السلام علیك یہا النبی ورحمة الله وبركاتہ تو پیارے نبی ﷺ نے اس سلام کے جواب میں بھی یہی لفظ علینا فرمایا تھا السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین۔

علینا کہکے چھپایا ہے اپنے دامن میں
نہ بھولے ہم کو شہ بحر و بر شب معراج (بانی)

ہتھیار اٹھانے سے مراد مطلقاً ہتھیار اٹھانا ہے خواہ ظلماً قتل کیلئے ہو خواہ ہنسی مذاق کے طور پر ہو۔ "نہیں ہے وہ ہم میں سے" اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری جماعت سے نہیں یا ہمارے اہل طریقہ اور اہلسنت سے نہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کافر ہو گیا مومن و مسلمان نہیں۔ دھوکہ دینے سے مراد ملاوٹ ہے کہ بیچی جانے والی چیز کا عیب چھپا کر بیچ دینا جیسے قربانی کے جانور کے عیوب کو چھپا دینا۔ یا اصل میں نقل ملا دینا جیسے دودھ میں پانی۔ اور غشنا یعنی "جو دھوکہ دے ہم کو" اس "ہم کو" میں سارے مسلمان داخل ہیں۔

(۳۳۹۷) گزشتہ حدیث میں تو پوری امت کو دھوکہ دینے والوں کو وارننگ تھی اور اس حدیث شریف میں اہل عرب کو دھوکہ دینے والوں کو وارننگ ہے کہ اہل عرب کو دھوکہ دینے والا شفاعت نبوی اور عنایت و محبت نبوی سے محروم رہے گا۔ اہل عرب کو دھوکہ دینا انتہائی بدبختی کی دلیل ہے مگر یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب اہل عرب بدعقیدہ نہ ہوں اگر اہل عرب بدعقیدہ ہو جائیں تو مذکورہ حکم نہیں ہے ورنہ تو پھر ابوجہل، ابولہب عتبہ و شیبہ اور یزید پلید بھی سرمۂ امید و انتظار لگالیگا۔

(۳۳۹۸) جو شخص کسی مسلمان پر تلوار سونت لے اگرچہ اسکے قتل کا ارادہ بھی نہ کرے تب بھی مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے کیونکہ اس نے مسلمانوں کا سا کام نہ کیا۔ مسلمان پر ظلماً ہتھیار اٹھانا ہی حرام ہے۔ اس جیسی تمام احادیث کریمہ میں ظلماً ہتھیار اٹھانا ہی مراد ہے۔ ورنہ بعض صورتوں میں تو مسلمان کا قتل واجب بھی ہو جاتا ہے جیسے باغی، خارجی، ڈاکو، قاتل، زانی۔

(۳۳۹۹) حاکم نے ان ٹیکس نہ دینے والوں کو سزا کے طور پر انکے سروں میں گرم تیل ڈال کر تیز دھوپ میں کھڑا کر رکھا تھا کہ ٹیکس ادا کریں۔ کھولتے پانی کھولتے تیل سے عذاب دینا حرام ہے کیونکہ

(۳۳۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰی یَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو اشارہ کرے اپنے بھائی کی طرف لوہے سے تو بیشک فرشتے لعنت برساتے ہیں اس پر یہاں تک کہ رکھ دے وہ اس لوہے کو اور اگرچہ ہو وہ اسکے باپ کی طرف سے اور اسکی ماں کی طرف سے یعنی سگا بھائی۔

(۳۳۹۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جس نے اُٹھایا ہم پر ہتھیار تو نہیں ہے وہ ہم میں سے اور جو دھوکہ دے ہم کو تو نہیں ہے وہ ہم میں سے۔

(۳۳۹۷) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عثمان غنی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے دھوکہ دیا اہل عرب کو تو نہیں داخل ہوگا وہ میری شفاعت میں اور نہیں پہونچے گی اس کو میری محبت۔

(۳۳۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ کھینچے ہم پر تلوار تو نہیں ہے وہ ہم میں سے۔

(۳۳۹۹) حدیث شریف: اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِیْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْبَاطِ وَقَدْ اُقِیْمُوْا فِی الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الزَّیْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِیْلَ یُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ

ترجمہ: بیشک حضرت ہشام ابن حکیم گزرے ملک شام میں کچھ لوگوں پر جو کسانوں میں سے تھے اور کھڑے کئے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا انکے سروں پر تیل تو حضرت ہشام نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو عرض کیا گیا کہ یہ لوگ عذاب دئے جا رہے ہیں ٹیکس کے بارےمیں

3395 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो इशारा करे अपने भाई की तरफ़ लोहे से तो बेशक फ़रिश्ते लानत बरसाते हैं उस पर यहाँ तक कि रख दे वो उस लोहे को और अगरचे हो उसके बाप की तरफ़ से और उसकी माँ की तरफ़ से यानि सगा भाई।

3396 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जिसने उठाया हम पर हथियार तो नहीं है वो हममें से और जो धोखा दे हमको तो नहीं है वो हममें से।

3397 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उस्माने ग़नी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने धोखा दिया ऐहले अरब को तो नहीं दाख़िल होगा वो मेरी शफ़ाअत में और नहीं पहुंचेगी उसको मेरी महब्बत।

3398 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि खेंचे हम पर तलवार तो वो नहीं है हममें से।

3399 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते हिशाम इब्ने हकीम गुज़रे मुल्के शाम में कुछ लोगों पर जो किसानों मे से थे और खड़े किये गये थे धूप में और डाला गया था उनके सरों पर तेल तो हज़रते हिशाम ने फ़रमाया यह क्या है? तो अर्ज किया गया कि यह लोग अजाब दिये जा रहे हैं टैक्स के बारे में तो हजरते

یہ عذاب کفار و مشرکین و منافقین کو آخرت میں اللہ تعالیٰ دیگا۔ کوئی بندہ کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کا عذاب نہ دے۔ حدیث شریف۔ مت عذاب دو تم اللہ تعالیٰ کا عذاب (ابو داؤد شریف، ترمذی شریف)

(۳۴۰۰) صبح و شام سے مراد تمام وقت ہے صبح و شام دو کنارے ہیں ان کا ذکر فرمایا۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آگ پیش کی جائیگی ان پر صبح و شام (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۵۸) ایسے ہی اس شعر میں ہے۔

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں مل کر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

یہ لوگ پاگل کتوں کی طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو ستانے کا بدترین جرم کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہوں گے۔ مخلوق خدا کو ستانا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث و سنگین جرم ہے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کا اعلان ہے کہ جو آئندہ زمانے میں ہونے والا ہے پیارے نبی ﷺ نے اسکو گزشتہ زمانے میں بیان فرما دیا ہے۔ اور یہ علم غیب نبوی پیارے نبی ﷺ کا کھلا معجزہ ہے۔

(۳۴۰۱) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں قسم کے گنہگار ابھی ہم نے دیکھے نہیں ہیں یعنی ابھی ایسے لوگوں کا ظہور نہیں ہوا ہے مگر اب بتا رہے ہیں۔ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ہے کہ آئندہ ہونے والے حالات و معاملات واقعات کی خبر مرحمت فرما رہے ہیں۔ کتنے دین و ایمان سے کورے ہیں وہ لوگ جو پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے علم غیب خداداد کے ذریعہ فرمایا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہونگے جو ظلماً لوگوں کو ماریں گے کہ ظالم حکام اور انکے کارندے کوڑے ساتھ لئے پھریں گے کہ بات بات پر خواہ مخواہ لوگوں کو ماریں گے ڈرائیں گے دھمکائیں گے اور اپنا جھوٹا رعب و دبدبہ قائم کریں گے کہ کسی نے اگر ان فساق و فجار کو سلام نہ کیا یا انکی تعظیم کیلئے نہ اٹھا یا انکے ظلم و تشدد کی تائید نہ کی اور انکی ہاں میں ہاں نہ ملائی انکی چمچہ گیری نہ کی اسے اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنائیں گے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ یہ وعید ان کیلئے ہے جو ظلماً ایسا کریں گے۔ ورنہ حق پر کوڑے مارنا درست ہے۔ کنوارے زانی و زانیہ کے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ زنا کرنے والے اور زنا کرنے والی تو مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو کوڑے۔ اور نہ آئے تم کو ان پر کوئی ترس دین کے نافذ کرنے میں۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور آخری دن پر اور موجود رہے سزا کے وقت ان دونوں کی ایک گروہ ایمان والوں کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۶) اور پاکدامن عفت مآب عورت کو تہمت لگانے والوں کے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں پر نہ پیش کر سکیں چار گواہان تو مارو تم ان کو اسّی کوڑے اور نہ قبول کرو ان کی گواہی کبھی اور یہی لوگ نافرمان ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۶) گویا کہ ظلماً کوڑے مارنا ظلم و زیادتی ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و غضب کا ذریعہ ہے اور حق و انصاف قائم کرنے کیلئے کوڑے مارنا اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا وسیلہ ہے۔ علم غیب نبوی کا ایک اور واضح ثبوت بھی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھتے چلئے کہ آج سے چودہ سو برس پہلے زبان نبوی نے اعلان فرمایا کہ آج تو یہ حال نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا ہے مگر مستقبل کی بات ہمارے پیش نظر ہے آنے والے زمانے کے حالات و معاملات ہماری چشمان دور بیں پر روشن ہیں کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ عورتیں لباس پہنیں گی اور پھر ننگی ہونگی اور اس ننگا ہونے کی دو قسمیں ہوں گی یا تو جسم کا بعض حصہ چھپا ہوگا اور بعض ننگا ہوگا جیسے آجکل کہ پورے پورے ہاتھ ننگے ہیں کہ بغلیں نظر آ رہی ہیں اور گلے اتنے گہرے ہیں کہ سینہ و چھاتیاں نظر آ رہی ہیں۔ بلاؤز اتنا اونچا ہے کہ پیٹ اور کمر صاف دکھائی دے رہا ہے اور سر سے دوپٹہ بھی غائب۔ یا پھر اتنا باریک لباس پہنیں گی۔ جس سے پورا بدن نظر آئیگا۔ اور وہ اپنے اس ننگے فیشن سے لوگوں کو دعوت نظارہ پیش کریں گی اور مردوں کو لبھائیں گی اور خود بھی مردوں پر لٹیا ہوں گی اور للچائی ہوئی نظروں سے مردوں کی طرف دیکھیں گی اور انکے دلوں میں بھی طوفانِ سیکس اُمڈا ہوگا۔ یہ دونوں عیوب آجکل عام طور پر دیکھے جا رہے ہیں۔ اس حدیث شریف کے اور بھی معانی و مطالب ہو سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے تو ڈھکی لدی ہونگی مگر شکر کے جذبے سے عاری و خالی ہونگی یا زیورات سے تو آراستہ پیراستہ ہوں گی مگر تقویٰ سے ننگی ہوں گی۔ اپنے حسن و

فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ

تو فرمایا حضرت ہشام نے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عذاب دیگا ان لوگوں کو

يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِى الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

جو عذاب دیتے ہیں لوگوں کو دنیا میں۔

(۳۴۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عنقریب ہے اگر لمبی ہوئی تمہاری مدت حیات یہ کہ دیکھو گے تم ایسے لوگوں کو

فِىْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِىْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِىْ سَخَطِ اللّٰهِ

کہ انکے ہاتھوں میں گائے کی دُموں جیسی چیز ہوگی تو صبح کریں گے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام کریں گے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں

وَفِىْ رِوَايَةٍ يَرُوْحُوْنَ فِىْ لَعْنَةِ اللّٰهِ (رَوَاهُ مُسْلِم)

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگ شام کریں گے اللہ تعالیٰ کی پھٹکار میں۔

(۳۴۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو قسم ایسی ہیں اہل جہنم کی کہ نہیں دیکھا میں نے اس دونوں قسم کے دوزخی لوگوں کو

قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ

کہ کچھ لوگ تو وہ ہیں کہ انکے پاس کوڑے ہوں گے گائے کی دُم کی طرح کہ ماریں گے وہ اس سے لوگوں کو اور عورتیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہوں گی

مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ

جو دل کو لبھانے والی اور خود بھی لٹیا ہوں گی، انکے سر موٹی اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے نہیں داخل ہوں گی وہ جنت میں اور نہ پائیں گی وہ

رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

جنت کی خوشبو حالانکہ اسکی خوشبو پائی جائے گی اتنی اتنی مسافت سے۔

हिशाम ने फ़रमाया कि मैं गवाही देता हूँ कि मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि बेशक अल्लाह तआला अज़ाब देगा उन लोगों को जो अज़ाब देते हैं लोगों को दुनिया में।

3400 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अन्क़रीब है अगर लम्बी हुई तुम्हारी मुद्दते हयात यह कि देखोगे तुम ऐसे लोगों को कि उनके हाथों में गाये के दुमों जैसी चीज होगी तो सुबह करेंगे वो लोग अल्लाह तआला के गज़ब में और शाम करेंगे वो लोग अल्लाह तआला के गज़ब में और एक रिवायत में है कि वो लोग शाम करेंगे अल्लाह तआलाकी फिटकार में।

3401 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो किसम ऐसी हैं ऐहले जहन्नम की कि नहीं देखा मैंने इस दोनों किसम के दोज़खी लोगों को कि कुछ लोग तो वो हैं कि उनके पास कोड़े होंगे गाय के दुम की तरह कि मारेंगे वो उससे लोगों को और औरतें जो पहनकर भी नंगी होंगी जो दिल लुभाने वाली और खुद भी लुटय्या होंगी, उनके सर मोटी ऊँटनियों के कोहानों की तरह होंगे, नहीं दाख़िल होंगी वो जन्नत में और न पायेंगी वो जन्नत की खुशबू हालांकि उसकी खुशबू पायी जायेगी इतनी इतनी मसाफत से।

3402 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब लड़े कोई तुममें का तो बचे चेहरे से इसलिए कि अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाया इंसान को अपनी पसंदीदा सूरत पर।

جمال کی نمائش کر کے دوپٹہ سر سے اتار کر برقع چہرے سے ہٹا دیں گی اپنی آواز کا جادو جگائیں گی میٹھی میٹھی باتیں سنائیں گی عریاں گانے سنائیں گی اور مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی انکے منہ میں پانی آئیگا۔ یہ قیامت خیز حالات آج سبکے سامنے ہیں۔ قربان ان نگاہوں کے جو قیامت اور بعد قیامت تک کے تمام حالات و معاملات اور واقعات کو ملاحظہ فرما رہی ہیں۔

نبی ناظریں کل کی خبریں
علم آ قا اللہ اللہ (انتخاب قدیری)

ان فتنہ اُگانے والی عورتوں کے بال اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے یعنی بالوں کو ایسا سجائیں گی بنائیں گی جیسا کہ اونٹ کا کوہان ہوتا ہے۔ آجکل بیوٹی پارلروں میں اس قسم کے بال باقاعدہ بنائے جا رہے ہیں اور ان بالوں پر خطیر رقوم خرچ کی جا رہی ہیں۔ جو آج رہا ہے وہ کل بیان فرما دیا گیا۔

کل کی باتیں بیان آج ہوئیں
اے نبی غیب داں ترے صدقے (انتخاب قدیری)

اسکا دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ بے شرمی بے غیرتی کا مظاہرہ کریں گی۔ سر راہ سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی بے غیرتی کو گلے لگائے گردن اٹھائے سر اٹھائے ہر طرف دیکھتی لوگوں کو گھورتی اٹھلاتی مٹکاتی چلیں گی۔ اس حدیث شریف نے آج کے حالات کی کیسی تصویر اتار دی ہے۔ ان پر آخرت میں یہ غضب ربانی ہوگا کہ اگر ان دونوں گروہوں کو ایمان پر خاتمہ نصیب بھی ہو جائے تب بھی یہ اولاً جنت میں نہ جائیں گے اور جنت تو کیا جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے اور اپنی اس بدچلنی کی سزا دوزخ میں بھگتیں گے جہاں انکی عیاشی ظلم و زیادتی کا سارا نشہ ہرن ہو جائیگا۔ اگرچہ کٹ پٹ کے ایمان کی وجہ سے بعد میں جنت میں پہونچ جائیں گے۔ اتنی اتنی مسافت سے مراد لمبی مسافت ہے مثلاً سو سال کی راہ یا اس سے بھی زیادہ۔

(۳۴۰۲) کسی سے بھی جھگڑا ہو تو اسکے چہرے پر نہ مارا جائے اگرچہ کفار سے جہاد ہی کیوں نہ ہو کافر کو قتل تو کرو مگر اسکا چہرہ نہ بگاڑو۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ زانی کے چہرے پر کوڑا نہ مارو۔ اپنی اولاد و خدام کو قصور پر سزا دو تو چہرے پر نہ مارو۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یقیناً پیدا فرمایا ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۵۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے سانچے میں ڈھالا اور ظاہری و باطنی خوبیاں اس کے وجود میں جمع فرما دیں۔ پہلے اسکی عظمت و خلافت کا اعلان فرما کر فرشتوں کو اسکے سجدے کا حکم فرمایا پھر اسے انوکھی صورت بخشی اور ایسی صورت کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم بھی انسان ہوئے۔ جبریل امین حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں آئے تو شکل انسانی میں آئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا۔ اسی لئے ارشاد ہوا حدیث شریف جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان جلال و جمال و کمال الٰہی کا مظہر ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۵۵۵)

بعض احادیث کریمہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو صورت رحمان پر پیدا فرمایا ہے تو اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا ہے انسان اللہ تعالیٰ کی کامل و اکمل مخلوق ہے اسے اللہ تعالیٰ نے سننے، دیکھنے، بولنے، سوچنے، سمجھنے کی طاقت و قوت سے نوازا ہے اگر یہ ترقی کرے تو فرشتوں سے افضل ہو جائے اور اگر نیچے گرے تو ابلیس سے بھی بدتر ہو جائے۔ جیسے ابوجہل، ابولہب، اسماعیل دہلوی، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہم۔

(۳۴۰۳) جو شخص کہ کسی کے گھر کے دروازے کا لٹکا ہوا پردہ یا بند کواڑ بغیر صاحب خانہ کی اجازت کے کھولے اور گھر میں جھانکے جس سے گھر کے اندر کی چھپی چیزیں یا مستورات یا کسی مرد کا ستر دیکھ لے تو اس نے بدترین پاپ کیا کہ حق اللہ بھی تلف کیا اور حق العبد بھی برباد کیا۔ اور اس نظرباز کی اگر گھر والے نے آنکھ بھی پھوڑ دی تو نہ میں سزا دونگا اور نہ ملامت کرونگا کیونکہ قصور جھانکنے والے کا ہے۔ آنکھ پھوڑنے کی بات بھی ڈرانے دھمکانے کیلئے ہے ورنہ آنکھ پھوڑنے والے سے قصاص لیا جائیگا۔ اس لئے کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور آنکھ کا بدلہ آنکھ سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۶) آنکھ تو

(۳۴۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لڑے کوئی تم میں کا تو بچے چہرے سے

فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا انسان کو اپنی پسندیدہ صورت پر۔

(۳۴۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھولا پردہ پھر ڈالی اپنی نظر گھر میں اس سے پہلے کہ اجازت دیجاتی اس کو

فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ

پھر دیکھ لیا گھر والوں کے ستر کو تو کیا اس نے سزا کا کام جو اس کیلئے حلال نہ تھا کہ کرے اسکو اور جب کہ ڈالی اس نے اپنی نظر تو سامنے آ گیا اسکے کوئی دشمن

فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَ اِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ

تو پھوڑ دی اس نے اس تاڑ بھاڑ کرنے والے کی آنکھ تو میں اس آنکھ پھوڑنے والے کو شرم نہ دلاؤں گا اور اگر گزرا کوئی شخص ایسے دروازے پر

لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ نہیں ہے اس پر کوئی پردہ اور بند بھی نہیں ہے پھر دیکھ لے تو نہیں ہے کوئی گناہ اس دیکھنے والے پر کہ خطا تو گھر والوں کی ہے۔

(۳۴۰۴) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ لی دیجائے تلوار ننگی۔

(۳۴۰۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا یہ کہ کاٹا جائے تسمہ دو انگلیوں کے درمیان۔

(۳۴۰۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قتل کیا گیا اپنے دین کی خاطر تو وہ شہید ہے اور جو قتل کیا گیا

3403 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने खोला पर्दा फिर डाली अपनी नजर घर में इससे पहले कि इजाज़त दी जाती इसको फिर देख लिया घर वालों के सतर को तो किया उसने सज़ा का काम जो उसके लिये हलाल न था कि करे उसको और जबकि डाली उसने अपनी नज़र तो सामने आ गया उसके कोई दुश्मन तो फोड़ दी उसने इस ताड भाड करने वाले की आंख तो मैं इस आंख फोड़ने वाले को शर्म न दिलाऊँगा और अगर गुज़रा कोई शख़्स ऐसे दरवाज़े पर कि नहीं है उस पर कोई पर्दा और बंद भी नहीं है फिर देख ले तो नहीं है कोई गुनाह इस देखने वाले पर कि ख़ता तो घर वालों की है।

3404 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न ली दी जाये तलवार नंगी।

3405 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया यह कि काटा जाये तसमिया दो उंगलियों के दरमियान।

3406 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो क़त्ल किया गया अपने दीन की ख़ातिर तो वो शहीद है और जो क़त्ल किया गया अपने ख़ून की ख़ातिर तो वो शहीद

آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جا سکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے بدلے۔ اور کسی نے خود ہی پردے کا اہتمام نہ کیا بلکہ خود ہی اسکا دروازہ کھلا ہے نہ کواڑ بند ہیں اور نہ ہی پردہ پڑا ہوا ہے تو اب کسی کی نگاہ گھر میں پڑ گئی تو یہ شخص مجرم نہیں اگرچہ نگاہ نیچی رکھنا بہتر ہے۔ گھر کا دروازہ بلا وجہ کھلا رکھنا گناہ ہے کہ نہ کواڑ بند اور نہ پردے کا اور کوئی سادھن۔ اپنے گھر کے پردے کا گھر والوں کو خود بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ بے پردگی نہ ہو اور برائیوں کو پنپنے کا موقع نہ ملے۔

(۳۴۰۴) تلوار ایک دوسرے کو ننگی نہ دی جائے بلکہ میان میں دینی چاہیے کیونکہ ننگی تلوار کے لین دین سے تلوار لگ جانے کا خطرہ ہے یہ نہی تنزیہی ہے۔ ضرورت کے وقت ننگی تلوار کا لینا دینا بلا کراہت جائز ہے اسی طرح لوڈ بندوق و ریوالور بھی نہیں دینا چاہیے بلکہ خالی کر کے دینا چاہیے کہ اسمیں بھی خطرہ ہے۔ کبھی کبھی فائر ہو جاتا ہے اور جان چلی جاتی ہے جب بھی کسی کو دیکھنے دکھانے کیلئے بندوق و ریوالور دے تو خالی کر کے دے۔ البتہ کسی خاص موقع پر لوڈ بندوق دینا یا لوڈ ریوالور دینا جائز ہے جیسا کہ جہاد یا حفاظتی مواقع پر۔

(۳۴۰۵) جب جوتے کا تسمہ کاٹا جائے تو احتیاط سے کاٹا جائے پاؤں یا ہاتھ دو انگلیوں میں چمڑے کا تسمہ، فیتہ لیکر کاٹنا ممنوع ہے کہ اسمیں ہاتھ پاؤں کی گھائی کٹنے کا خطرہ ہے۔ یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے اور شفقت و محبت کی بنا پر ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ شان رحمت ہے کہ اپنی امت کے ہر بھلے کا ہر وقت خیال ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ بھیجا ہم نے آپکو مگر رحمت تمام جہانوں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۹۲) اور یہ بھی سیرت طیبہ کا کمال ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں کو ہدایت رحمت سے مالا مال فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یقیناً ہے تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نمونہ بہترین (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۶)

تمہاری سیرت اقدس نے اے حبیب خدا
ہر ایک شعبہ ہستی کو فیضیاب کیا (بانی)

(۳۴۰۶) اگر کوئی شخص دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ مرتبۂ شہادت پاتا ہے۔ کہ کفار نے اس پر حملہ کیا یا اس نے کفار پر حملہ کیا یا کسی ظاہری کلمہ گو بے دین، منافق، بدعقیدہ سے کسی دینی مسئلے پر کسی بارگاہ رسالت کے گستاخ و غدار سے لڑائی ہو گئی اور یہ خوش عقیدہ سنی مسلمان کام میں آ گیا تو یہ عاشق رسول شہید ہے۔ یا کوئی ظالم اسے ناحق قتل کر دے یا اسکے گھر والوں کی بے آبروئی کرنے یا اسکا مال چھیننے کیلئے حملہ آور ہوا اور یہ شخص اپنی جان اپنے مال اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرتے ہوئے ظالم کے مقابل ہوا اور مارا گیا تو شہید ہے کیونکہ ان تمام صورتوں میں وہ ظلماً ہی مارا گیا ہے اور اگر یہ غالب آ گیا اور ظالم کو تہ تیغ کر دیا یا بندوق کی گولی سے اڑا دیا کیونکہ اسکے بغیر بچنے بچانے کی کوئی صورت ہی نہ تھی تو اس پر قتل کی وجہ سے نہ تو قصاص ہے اور نہ دیت۔ آج کل حکومتیں ایسے بہادر شخص کو جو ظالموں کو موت کے گھاٹ اتار دے تمغہ اور انعامات سے نوازتی ہیں۔ میدان کربلا میں شہادت کی یہ تمام قسمیں موجود تھیں اور سیدنا شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قسم کے اعتبار سے منصب شہادت پر فائز ہیں۔

اپنی اولاد دی اپنا سر دے دیا راہ اسلام میں گھر کا گھر دے دیا
آپ نے دین پر آنچ آنے نہ دی ایسے اسلام کے رہنما آپ ہیں

(۳۴۰۷) دوزخ کے سات دروازے ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اسکے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے حصہ بٹا ہوا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۱۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے اور شیخ نجدی کی اتباع کرنے والوں کی بھی سات قسمیں ہیں۔ ہر مجرم اپنے جرم کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ طبقات میں علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہوں گے۔ دوزخ کے سات طبقات یہ ہیں۔ (۱) جہنم (۲) لظیٰ (۳) حطمہ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ھاویہ۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۶۲۱)

امت محمدیہ کے قاتلوں کیلئے جہنم میں جانے کا ایک الگ گیٹ ہوگا تاکہ یہ وہاں بھی پہچان لئے جائیں اسی گیٹ سے انگریزی فوج کا سپہ سالار اسماعیل دہلوی داخل ہوگا کہ یہ امت محمدیہ کا قاتل ہے۔ اور اسی گیٹ سے یزید پلید، شمر و خولی وغیرہ داخل ہونگے کہ یہ تو آل رسول اور امت محمدیہ کے قاتل ہیں۔ میرا مسلک یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی یزید پلید کی طرح ہے یہ بھی دوزخی وہ بھی دوزخی۔ دونوں کے عقائد کفر

دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

اپنے خون کی خاطر تو وہ شہید ہے اور جو قتل کیا اپنے مال کی خاطر تو وہ بھی شہید ہے اور جو قتل کیا اپنے گھر والوں کی خاطر تو وہ بھی شہید ہے۔

(۳۴۰۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْقَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں، ایک دروازہ ان میں سے اس کیلئے جو کھینچے تلوار میری امت پر یا فرمایا پیارے نبی نے امت محمد ﷺ پر۔

﴿باب القسامہ ترجمہ: قسم لینے کا باب﴾

(۳۴۰۸) حدیث شریف: اَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِيِّ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَآءُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ (اللّٰهِ ﷺ) لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُمْ يَهُوْدٌ وَقَدْ يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ہوگئے ایک شخص انصار میں سے مقتول خیبر میں تو چلے انکے ورثاء پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو ذکر کیا ان وارثوں نے یہ واقعہ پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے کیا تمہارے پاس دو گواہان ہیں جو دونوں گواہی دیں تمہارے ساتھی کے قتل پر؟ تو عرض کیا وارثوں نے یارسول اللہ ﷺ! نہیں تھا وہاں کوئی بھی مسلمانوں میں سے اور وہ لوگ یہود ہیں جو جرأت کر لیتے ہیں اس بڑے جرم پر بھی تو فرمایا پیارے نبی نے کہ چن لو ان میں سے پچاس کو پھر قسم لو تم ان سے تو انکار کیا وارثوں نے تو دیت دی انکی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے۔

है और जो क़त्ल किया गया अपने माल की खातिर तो वो भी शहीद है और जो क़त्ल किया गया अपनें घर वालों की खातिर तो वो भी शहीद है।

3407 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जहन्नम के सात दरवाजे हैं एक दरवाज़ा उनमें से उसके लिये जो खींचे तलवार मेरी उम्मत पर या फ़रमाया प्यारे नबी ने उम्मते मौहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर।

(190) क़सम लेने का बाब

3408 हदीस शरीफ़:– हो गये एक शख़्स अंसार में से मक़्तूल ख़ेबर में तो चले उनके वुर्सा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो ज़िक्र किया इन वारिसों ने यह वाक्या प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तुम्हारे पास दो गवाहान हैं जो दोनों गवाही दें तुम्हारे साथी के क़त्ल पर? तो अर्ज़ किया वारिसों ने या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम! नहीं था वहाँ कोई भी मुसलमानों में से और वो लोग यहूद हैं जो ज़राअत कर लेते हैं। इस बडे जुर्म पर भी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने चुन लावान मे से 50 को फिर कसम लो तुम इन से तो इनकार किया वारिसों ने तो दियत दी उसकी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने पास से।

یہ تھے۔ یزید پلید دو سگی بہنوں کو بیک وقت ایک کے نکاح میں رکھنا حلال جانتا تھا جو قرآن کریم کا صریح انکار ہے اور کفر ہے اسماعیل دہلوی شفاعت کا منکر تھا اور بھی بہت سے کفری عقائد رکھتا تھا۔ اسماعیل دہلوی کا حمایتی بھی کافر مرتد بے ایمان دوزخی ہے (تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ) یزید پلید کے بارےمیں فقیر قدیری کی کتاب "شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب" ملاحظہ فرمائیں اور اسماعیل دہلوی کے بارےمیں فقیر قدیری کی کتاب "دہلوی اور بریلوی" ملاحظہ فرمائیں ان تمام یزیدیوں، اسماعیلیوں کا جہنم میں داخلہ اسپیشل گیٹ سے ہوگا۔

(۳۴۰۸) حدیث شریف میں مذکور واقعہ مقام خیبر کا ہے۔ مقام خیبر مدینہ شریف سے تبوک وعمان جاتے ہوئے ایک سو ساٹھ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ مقتول کا نام سیدنا حضرت عبداللہ ابن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور انکے ورثاء میں انکے بھائی سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن سہل اور سیدنا حضرت حویصہ اور سیدنا محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقتول کے چچازاد بھائی تھے۔ ان میں حضرت حویصہ بڑے بھائی تھے۔ قسامت کے لغوی معنی تو قسم کھانے یا قسم لینے کے ہیں مگر قسامت کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی محلے میں کوئی مقتول پایا گیا اور قاتل کا پتہ نہیں چلتا تو مقتول کے ورثاء اس محلے کے پچاس آدمیوں سے قسم لیں گے اور ہر ایک ان پچاس میں سے قسم کھائے کہ نہ تو ہم نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ ہمکو قاتل کا پتہ ہے۔ ان پچاس آدمیوں کے چننے میں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہوگا کہ محلے میں سے جنہیں چاہیں چن لیں مگر آزاد، بالغ، عاقل مردوں سے قسم لیں گے۔ اس قسم لینے کے بعد قصاص کسی پر واجب نہ ہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی۔ مقتول کے ورثاء خواہ قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطا کا۔ قسم بھی صرف ملزمین پر ہوگی مقتول کے ورثاء پر نہ ہوگی۔ اگر قتل عمد کے دو گواہ مل جائیں تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا۔ اور اگر گواہ نہ مل سکیں تو پچاس اہل محلہ آدمیوں سے قسم لی جائیگی۔ اور اگر قتل کا کوئی نشان نہیں ہے کہ اپنی ہی موت مر گیا ہے ہارٹ فیل ہوگیا ہے جیسا کہ یہاں پر متوقع ہے تو پیارے نبی ﷺ نے ورثاء مدعیان سے گواہ طلب فرمائیں۔ حدیث متواتر بھی اس حدیث شریف کی مؤید ہے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا گواہی مدعی پر ہے اور قسم اس پر ہے جو انکار کرے۔ اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے بھی انکی تائید کرتے ہیں اور وہ بھی اس روشنی میں فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ اسلئے یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

کیونکہ ورثاء کے پاس قتل کے دو گواہان عینی موجود نہیں تو قسامت بھی نہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ دیت عطا فرمانا کرم کریمانہ اور نوازش شاہانہ تھی۔ یہ دیت دینا شرعی حکم نہ تھا بلکہ دفع فتنہ کیلئے تھا کہ اگر آئندہ اس قسم کا واقعہ پیش آئے تو محلہ والوں سے قسم لی جائیگی خواہ مسلمان ہوں یا ذمی کفار ہوں۔

(۳۴۰۹) مرتد شریعت اسلامیہ میں وہ شخص ہے جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جائے۔ اسی طرح بنام اسلام جتنے بھی فرقے ہیں ان میں سے جنکی بدعقیدگی حد کفر تک پہونچ گئی ہو جیسے قادیانی، بہائی، چکڑالوی، خوارج، تبرائی روافض اور وہابی۔ یہ تمام فرقے بھی مرتد ہیں کیونکہ یہ بچپن میں تو مسلمان ہی ہوتے ہیں اور مسلمان رہتے ہیں کیونکہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں بچہ کا اسلام معتبر ہے۔ مگر اپنی قومی بدعقیدگیوں کی وجہ سے کافر نہیں ہوتے مگر بالغ ہوکر جب وہ گندے عقائد اختیار کرتے ہیں تو اب اسلام کے بعد کافر ہوتے ہیں۔ فسادی وہ لوگ ہیں جو مملکت اسلامیہ میں شر انگیزی کریں جیسے ڈاکو و باغی وغیرہ۔ مرتد کیلئے مستحب ہے کہ اسے غور و فکر کی کچھ مہلت دی جائے اگر اسے اسلام کے متعلق کچھ شکوک و شبہات ہیں تو وہ دور کردئے جائیں۔ اگر توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیا جائے اور ڈاکو وغیرہ کو سولی پر لٹکایا جائے۔ یہ دونوں قتل قرآن کریم سے ثابت ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو توبہ کرو تم اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں پھر قتل کرو تم آپس میں اپنے آپکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۰) یہ آیت کریمہ مرتدین بنی اسرائیل کے بارےمیں ہے۔ جو بچھڑے کو پوج کر مرتد ہو گئے تھے۔ اور فسادیوں کے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بس سزا ان کی جو جنگ کرتے ہیں اللہ سے اور اسکے رسول سے اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد کی یہ کہ قتل کردئے جائیں وہ، یا سولی چڑھادئے جائیں وہ، یا کاٹ دئے جائیں انکے ہاتھ اور

﴿بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ ترجمہ: مرتدوں اور فساد کی کوشش کرنے والوں کا باب﴾

(۳۴۰۹) حدیث شریف: اَتَىٰ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ

ترجمہ: لائے گئے امیر المومنین حضرت مولا علی کی بارگاہ میں کچھ بددین تو جلا دیا حضرت علی نے ان بددینوں کو تو خبر پہونچی یہ حضرت عبداللہ ابن عباس کو

فَقَالَ لَوْكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لَاتُعَذِّبُوْا

تو حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو نہ جلاتا میں ان بددینوں کو، منع فرمانے کی وجہ سے پیارے رسول اللہ ﷺ کے کہ نہ دو عذاب

بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔ (رواہ البخاری)

اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ضرور قتل فرماتا انکو پیارے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے کہ جو شخص بدل دے اپنے دین کو قتل کر دو تم انکو۔

(۳۴۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ النَّارَ لَايُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک آگ کہ نہ عذاب دے کوئی اس سے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

(۳۴۱۱) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَايُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ

کہ نکلے گی ایک قوم آخری زمانے میں نو عمر عقل کے ہلکے اور باتیں کریں گے پیارے رسول کے بہترین کلام کیساتھ اور نہ اُترے گا انکا ایمان

حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ

انکے گلوں سے، نکل جائیں گے دین سے ایسے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے تو جہاں کہیں ملو تم ان سے تو قتل کر دو انکو

فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسلئے کہ انکے قتل کرنے میں ثواب ہے اس کیلئے جس نے قتل کیا ان مرتدوں کو اور فسادیوں کو قیامت کے دن۔

---

(191) मुरतदों और फ़साद की कोशिश करने वालों का बाब

3409 हदीस शरीफ़:– लाये गये अमीरूल मोमिनीन हज़रते मौला अली की बारगाह में कुछ बददीन तो जला दिया हज़रते अली ने उन बद दीनों को तो खबर पहुंची यह हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास को तो हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने फ़रमाया कि अगर मैं होता तो न जलाता मैं उन बददीनों को, मना फरमाने की वजह से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कि न दो अज़ाब अल्लाह ताला के अजाब, और ज़रूर क़त्ल फ़रमाता उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के फ़रमान की वजह से कि जो शख़्स बदल दे अपने दीन को तो क़त्ल कर दो तुम उनको

3410 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक आग, कि न अजाब दे कोई इस से सिवाये अल्लाह ताला के।

3411 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते है प्यारे रसूल की निकलेगी एक कौम आखिरी जमाने में नौ उम्र अक़्ल के हल्के और बातें करेंगे प्यारे रसूल के बेहतरीन कलाम के साथ और न उतरेगा उनका ईमान उनके गलों से, निकल जायेंगे दीन से ऐसे जैसे निकल जाता है तीर शिकार से तो जहाँ कहीं मिलो

انکے پاؤں جانب مخالف سے۔ یا ملک بدر کر دیے جائیں یہ انکے لئے ذلت ہے دنیا میں اور انکے لئے آخرت میں عذاب ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۲) زندیق ملحد و بے دین کو کہتے ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک میں قوم سابٔہ کے لوگ عبداللہ ابن سبا کے پھندے میں پھنس گئے جو حضرت علی کو خدا کہنے لگے اور دوسرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرا کرنے لگے۔ وہ حضرت علی کی کچہری میں پکڑ کر لائے گئے اور روافض کی ابتدا یہاں سے ہوئی اب بھی روافض میں ایک فرقہ نصیریہ ہے جو حضرت علی کو خدا کہتا ہے سیدنا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں انکا یہ عقیدہ نقل فرمایا ہے کہ العلی هو الاله (ترجمہ) علی وہی خدا ہے۔ جب یہ رافضی حضرت علی کی خدمت عالی میں گرفتار کر کے لائے گئے تو پہلے تو حضرت علی نے انہیں توبہ کا حکم فرمایا مگر انہوں نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا حضرت علی نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا پھر اسمیں آگ جلوائی پھر جلی آگ میں ان رافضیوں کو جھونک دیا جس سے وہ چڑ پڑ ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے راکھ ہو گئے (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) حضرت عبد اللہ ابن عباس نے فرمایا کہ اگر میں اس موقع پر خلیفہ ہوتا تو ان روافض کو نہ جلاتا بلکہ قتل کرتا کہ مرتد کی سزا قتل ہے نہ کہ جلانا۔ بعض لوگ جوں، کھٹمل، بھڑ کو زندہ جلاتے ہیں کہ آگ میں ڈال دیتے ہیں، انہیں اس حدیث شریف سے عبرت حاصل کرنا چاہیے اور کسی کو بھی زندہ کو آگ میں نہ جلائیں۔ وہ لوگ نادان ہیں جو مرتد کے قتل کا انکار کرتے ہیں۔ مرتد کے قتل کا حکم تو قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے روز روشن کی طرح ثابت و واضح ہے۔ حضرت علی نے ان روافض کو اس لئے جلا دیا کہ انہیں اس وقت تک نہ جلانے کی روایت مبارکہ نہ پہونچی تھی جب حضرت علی کو حضرت عبداللہ ابن عباس کی اس روایت مبارکہ کی خبر ہوئی تو حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے حق فرمایا (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) مرتدہ عورت کو قتل نہ کیا جائیگا بلکہ اسکو قید کیا جائے گا یہاں تک توبہ کرے۔

(۳۴۱۰) کسی بندے کو زندہ آگ میں جلانا یہ اللہ تعالیٰ کیلئے سزاوار و لائق ہے کہ وہ تمام کفار و مشرکین و منافقین کو اور بعض گنہگاروں کو دوزخ میں زندہ جلائیگا۔ آگ میں جلانے کی بہت سی صورتیں ہیں آگ میں ڈال دینا گرم کھائی میں ڈال دینا خوب تپتے لوہے پر لٹا کر ہلاک کر دینا وغیرہ۔

(۳۴۱۱) خوارج دو ہیں۔ (۱) ایک تو وہ ہیں جو حضرت علی کے زمانہ پاک میں پیدا ہوئے اور انکا بوس عبداللہ ابن سبا تھا (۲) خوارج وہ ہیں جو بارھویں صدی میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان میں انکا بوس اسماعیل دہلوی تھا۔ انکی پہچان اس حدیث شریف میں یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ ان میں اکثر تو عمر لڑکے ہونگے اور وہ عقل کے کوتاہ ہونگے اور وہ قال الله اور قال الرسول کی رٹ لگائیں گے کوئی توحید کو ٹریڈ بنائے گا تو کوئی سنت کو اپنا نشان قرار دیگا۔ اور یہ نو عمر بیوقوف لونڈے لپاڑے کتاب و سنت کی دعوت دیتے پھریں گے اس آئینے میں ان جماعتوں کی تصویر دیکھیں جو آجکل حکم نماز کے نام پر توحید اور سنت کے نام پر جماعتیں اور ٹیمیں لئے مارے مارے پھر رہے ہیں اور خود کو عقل الکل اور مبلغ دین سمجھ رہے ہیں۔ یہ سب خوارج یعنی وہابی ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خوارج بدترین خلق ہیں یہ بدنصیب کفار کی آیات کریمہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں (بخاری شریف، باب الخوارج) آج ان وہابیوں کی تحریریں اور تقریریں دیکھئے ان میں ایک ہی گورکھ دھندہ ہوگا کہ وہ آیات کریمہ جو بتوں کے بارےمیں نازل ہوئی ہیں انہیں حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام پر فٹ کرتے ہیں اور وہ آیات کریمہ جو کفار و مشرکین کے بارےمیں نازل ہوئی ہیں انہیں ایمان والوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ حضرت عمر کے اس فرمان عالیشان نے تو ان تمام وہابیوں خارجیوں کی پول کھول دی ہے اور ان بے دینوں کے چہرے پر پڑی دین کی نقاب کو نوچ پھینکا ہے۔ ان تخریبی جماعتوں کا حکم اور اسلام صرف زبانی جمع خرچ ہوگا انکے دلوں میں کفر ہوگا یعنی یہ بارگاہ رسالت و ولایت کے بدترین گستاخ ہونگے اور یہ عام مسلمانوں سے عناد رکھتے ہیں انہیں مشرک و بدعتی کہتے ہوں گے۔ اور یہ خبثاء دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ سنسناتا ہوا تیر آئے اور شکار کے جسم سے پار نکل جائے اور اسمیں خون گوشت، چربی کچھ بھی نہ لگا ہو بالکل صاف ہو

(۳۴۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَیَخْرُجَ مِنْ بَیْنِہِمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہوگی میری امت دو گروپ میں پھر نکلے گا انکے درمیان

مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَہُمْ اَوْلَاہُمْ بِالْحَقِّ۔ (رواہ مسلم)

خارجی فرقہ اہتمام کرے گا ان خارجیوں کے قتل کا وہ گروپ زیادہ قریب ہوگا حق سے۔

(۳۴۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَاتَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ کُفَّارًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مت لوٹنا میرے بعد ناشکرے ہوکر

یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ بعض تم میں کا مارے گا گردن بعض کی۔

(۳۴۱۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُہُمَا عَلٰی اَخِیْہِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب ملتے ہیں دو مسلمان کہ اُٹھاتا ہے ایک ان میں اپنے بھائی پر

السِّلَاحَ فَہُمَا فِیْ جُرُفِ جَہَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُہُمَا صَاحِبَہٗ دَخَلَاہَا جَمِیْعًا۔ (رواہ البخاری والسلم)

ہتھیار تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پھر جب قتل کر دیتا ہے ایک انمیں کا اپنے ساتھ والے کو تو داخل ہوتے ہیں دوزخ میں دونوں کے دونوں۔

(۳۴۱۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت ابو بکر سے مروی انہوں نے فرمایا جب ملتے ہیں دو مسلمان اپنی تلواروں سے تو قتل کرنے والا

وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ ہٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ

اور قتل ہونے والا دونوں دوزخ میں ہیں، میں نے عرض کیا یہ تو قاتل ہے تو کیا معاملہ ہے مقتول کا؟ فرمایا پیارے نبی نے

اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ یہ مقتول حریص تھا اپنی ساتھی کے قتل کرنے پر۔

तुम उन से तो क़त्ल कर दो उनको इसलिए कि उनके क़त्ल करने में सवाब है उसके लिए जिसने क़त्ल किया उन मुरतदों को और फ़सादियों को, क़यामत के दिन।

3412 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि होगी मेरी उम्मत दो ग्रुपों मे फिर निकलेगा उनके दरमियान खारजी फिरक़ा, अेहतेमाम करेगा इन ख़ारजियों के क़त्ल का वो ग्रूप ज़्यादा क़रीब होगा हक़ से

3413 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज्जतुल विदा में कि मत लौटना मेरे बाद नाशुक्रे होकर कि बअज तुम में का मारेगा गर्दन बअज़ की।

3414 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब मिलते हैं दो मुसलमान कि उठाता है एक उनमें अपने भाई पर हथियार तो वो दोनों जहन्नम के किनारे पर हैं फिर जब क़त्ल कर देता है एक उनमें का अपने साथ वाले को तो दाखिल होते हैं दोज़ख में दोनों के दोनों।

3415 हदीस शरीफ़— अमीरूल मोमिनीन हज़रते अबु बक्र से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब मिलते हैं दो मुसलमान अपनी तलवारों से तो क़त्ल करने वाला और क़त्ल होने वाला दोनों दोज़ख में हैं, मैंने अर्ज़ किया यह तो क़ातिल है तो क्या मुआमला है मक्तूल का? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि यह मक़्तूल भी आमादा था अपनी साथी के क़त्ल करने पर।

ایسے ہی یہ لوگ اسلام کے دعویدار ہونے کے باوجود چکنے گھڑے اور چٹیل میدان کی طرح ہوتے ہیں کہ انکے دل میں شائبہ اسلام و ایمان نہیں ہوتا۔ ایسے بدعقیدہ لوگوں کا حکم یہ ہے کہ انکو قتل کر دیا جائے کیونکہ یہ مرتد ہیں۔ مگر یہ قتل بادشاہ اسلام کریگا عام لوگ نہ کریں گے ورنہ فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔

(۳۴۱۲) یہ دو گروپ سیاسی ہونگے مذہبی طور پر ایک ہی ہونگے۔ جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ اور امیر المومنین سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سیاسی دونوں گروپس مومن ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے دو گروپوں کو اپنا امتی فرمایا ہے۔ یہ دونوں گروپس ہی حق پر تھے مگر حق سے زیادہ قریب حضرت علی کا گروپ تھا۔ خارجی فرقہ نہ تو حضرت مولا علی کی جماعت سے نکلا تھا اور نہ ہی حضرت امیر معاویہ کی جماعت سے یہ خارجی فرقہ ان دونوں کے درمیان ہوگا یعنی ان دونوں جماعتوں سے الگ ایک نیا فرقہ ہوگا۔ دونوں برحق گروپس میں سے وہ گروپ اس خارجی ٹولے کو قتل کریگا جو حق سے زیادہ قریب ہوگا۔ چنانچہ خارجی فرقہ کا قتل عام حضرت علی کی فوج کے ہاتھوں ہوا۔ یہ خوارج کل دس ہزار تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کے سمجھانے بجھانے پر پانچ ہزار کو تو توفیق توبہ ملی اور لگ بھگ پانچ ہزار خوارج ذوالفقار حیدری کا شکار ہوئے اور کچھ بھاگ نکلے اور حضر موت اور بحرین میں روپوش ہو گئے کسی بھی مسلمان کو حضرت مولا علی یا حضرت امیر معاویہ کی شان میں گستاخی نہیں کرنا چاہیے۔ دونوں محترم ہیں۔ اجتہادی خطا کی بنا پر یہ معرکہ آرائی ہوئی۔ مجتہد کو اپنی غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔ جو حضرت مولا علی کی توہین کرے خارجی ہے اور جو حضرت امیر معاویہ کی توہین کرے وہ رافضی ہے اور جو دونوں صحابہ کرام بلکہ تمام صحابہ کرام کی تعظیم و توقیر کرے وہ سنی ہے۔

(۳۴۱۳) دسویں ذوالحجہ کو منیٰ شریف کے خطبے میں پیارے رسول ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کافروں جیسے کام نہ کرنا اور نہ ہی ایسے کام کرنا جو تمہیں کفر سے قریب کر دیں۔ مسلمان کو قتل کرنا سخت حرام ہے مگر کفر نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اگر دو جماعتیں ایمان والوں کی آپس میں لڑ جائیں تو صلح کرا دو تم درمیان ان دونوں کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸) اس آیت کریمہ میں قتال کرنے والوں کو مومن فرمایا گیا ہے۔

(۳۴۱۴) اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کے ارادے سے ہتھیار اٹھائے مثلاً تلوار، نیزہ، پستول، بندوق تو وہ کنارۂ دوزخ پر ہوتے ہیں یعنی دوزخ سے قریب ہوتے ہیں کہ قتل کر کے دوزخ میں جائیں۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب کہ دونوں باطل پر ہوں ناحق ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوں اگر ان میں سے ایک حق پر ہو تو باطل والا دوزخی ہے نہ کہ حق والا جیسے ڈاکو، چور کے مقابلے میں۔

(۳۴۱۵) یہ حکم اس وقت ہے جب دونوں ہی ایک دوسرے پر قاتلانہ حملہ کر رہے ہوں اگر ان میں سے ایک دفاع کر رہا ہے اور دفاع کرتے ہوئے دوسرے کو قتل کر دے تو حملہ آور دوزخی ہوگا نہ کہ یہ دفاع کرنے والا۔ ارادۂ گناہ بھی گناہ ہے اب چونکہ اس عورت میں یہ ارادۂ قتل رکھتا تھا۔ چور چوری کی نیت سے گھر سے نکلا مگر اتفاقاً چوری نہ کر سکا تو گنہگار ہو گیا۔ حضرت فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ارادۂ کفر بھی کفر ہے۔

(۳۴۱۶) یہ لوگ سات آٹھ تھے کچھ قبیلۂ عکل کے تھے اور کچھ قبیلہ عرینہ کے۔ انکو مدینہ شریف کی آب و ہوا راس نہ آئی اور بیمار ہو گئے حقیقت یہ ہے کہ مدینہ شریف کی زمین پاک ان کو اپنے اندر سے نکالنا اور بھگانا چاہتی تھی کہ یہ ناپاک اس پاک دھرتی پر نہ رہیں ورنہ مدینہ شریف کی سی آب و ہوا تو روئے زمین پر کسی بھی جگہ نہیں۔ مدینہ شریف کی تو یہ شان ہے۔

فیض در آقا سے ملتی ہے شفا سب کو
بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں (یا نبی)

چونکہ یہ لوگ غریب مسکین محتاج تھے اسلئے تو انہیں صدقے کی اونٹنیوں کے دودھ پینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور پیارے نبی ﷺ کو وحی کے ذریعہ معلوم تھا کہ انکی شفاء اونٹوں کے پیشاب ہی میں ہے اسلئے انہیں پیشاب پینے کی اجازت بھی عطا فرمائی گئی۔ جانوروں کے پیشاب بھی ناپاک ہی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچو کیونکہ عموماً عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے اور یہ ارشاد پاک ایک اونٹ کے چرواہے کے بارے میں ہے کہ وہ اونٹوں کے پیشاب کی

(۳۴۱۶) حدیث شریف: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوُوْا الْمَدِيْنَةَ

ترجمہ: حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالی میں کچھ لوگ قبیلہ عکل کے تو وہ مسلمان ہو گئے تو نہ موافق محسوس کیا انہوں نے مدینہ شریف کی آب وہوا

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا

کو تو حکم فرمایا پیارے نبی نے انکو یہ کہ جائیں صدقے کے اونٹوں میں پھر پئیں انکے پیشاب اور انکے دودھ تو انہوں نے کیا تو ٹھیک ٹھاک ہو گئے

فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ

پھر مرتد ہو گئے تو قتل کر ڈالا انہوں نے انکے چرواہوں کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو پھر بھیجے پیارے نبی نے کچھ حضرات انکے تعاقب میں تو لایا گیا انکو

فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ

تو کاٹے ہاتھ انکے اور پاؤں انکے اور پھوڑ دیا انکی آنکھوں کو پھر نہیں داغا انکو یہاں تک کہ وہ مر گئے اور ایک روایت میں ہے کہ اندھی کردی گئیں انکی آنکھیں

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ

اور ایک روایت میں ہے کہ حکم فرمایا پیارے نبی نے سلاؤں کا وہ گرم کی گئیں کہ پھیر دیا انکو انکی آنکھوں میں اور ڈالدیا انکو گرم پتھریلی زمین میں

يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ پانی مانگتے تھے تو نہ پلائے جاتے تھے پانی یہاں تک کہ مر گئے۔

(۳۴۱۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ ابھارتے تھے ہمیں صدقے پر اور منع فرماتے تھے ہم کو مثلہ کرنے سے۔

(۳۴۱۸) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن عبداللہ سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے فرمایا کہ تھے ہم پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ

فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا

ایک سفر میں تو تشریف لے گئے پیارے رسول قضائے حاجت کیلئے تو ہم نے دیکھا "لالی" کو کہ اسکے ساتھ دو بچے ہیں تو پکڑا ہم نے دونوں بچوں کو

3416 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि बारगाहे आली में कुछ लोग क़बीला ए अक्ल के तो वो मुसलमान हो गये तो ना मुवाफ़िक़ महसूस किया उन्होंने मदीने शरीफ़ की आबोहवा को तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने उनको ये कि जायें सदके के ऊँटों में फिर पियें उनके पेशाब और उनके दूध तो उन्होंने किया तो ठीक ठाक हो गये फिर मुरतद हो गये तो क़त्ल कर डाला उन्होंने उनके चरवाहों को और हांक ले गये ऊँटों को फिर भेजे प्यारे नबी ने कुछ हज़रात उनके पीछे तो लाया गया उनको तो काटे हाथ उनके और पांव उनके और फोड़ दिया उनकी आंखों को फिर नहीं दागा उनको यहाँ तक कि वो मर गये, और एक रिवायत में है कि अंधी कर दी गयीं उनकी आंखें और एक रिवायत में है कि हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने सलाओं का वो गर्म की गयीं कि फेर दिया उनकी आंखों में और डाल दिया उनको गर्म पथरीली ज़मीन में कि पानी मागते थे तो न पिलाये जाते थे पानी यहाँ तक कि मर गये।

3417 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उभारते थे हमें सदक़े पर और मना फ़रमाते थे हमको मुसला करने से।

3418 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुर्रहमान इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से उन्होंने फ़रमाया कि थे हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक सफ़र में तो तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूल कज़ा ए हाजत के लिए तो हमने देखा "लाली" को कि उसके साथ दो बच्चे हैं तो पकड़ा हमने दोनों बच्चों

چینٹوں سے خود کو نہ بچاتا تھا۔ نجس چیزوں کا دوا کے طور پر بھی پینا ناجائز ہے کیونکہ انکا ناجائز ہونا تو یقینی ہے مگر ان سے شفاء ہونا یقینی نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تو ان کی شفاء بذریعہ وحی یقینی طور پر معلوم فرمائی تھی۔ اب یہ یقین کیسے میسر آئے گا ان لوگوں نے صحت یاب ہونے کے بعد تین جرائم کا ارتکاب کیا (۱) مرتد ہو گئے (۲) ڈاکو ہو گئے (۳) قاتل ہو گئے۔ لہٰذا یہ سزاء سخت کے مستحق ہو گئے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان کی گرفتاری کیلئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت بھیجی جسمیں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ یہ حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کے جانباز وفادار سپاہی تھے۔ پیارے نبی ﷺ کا سپاہی ہونا بھی بڑی سعادت و افتخار کی بات ہے چنانچہ جنگ بدر میں پانچ ہزار فرشتے اترے اور یہ فرشتے پیارے نبی ﷺ کے سپاہی تھے۔ ان مرتدوں کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر آنکھیں پھوڑ کر تپتی پتھریلی زمین پر ڈلوا دیا کہ تڑپ تڑپ کر سسک سسک کر مر گئے اور انکے زخموں کو گرم لوہے سے داغ نہ دیا کہ خون بند ہو جاتا اور زندگی کی امید ہو جاتی بلکہ یوں ہی خون بہنے دیا تاکہ تمام خون نچڑ جائے اور ہلاک ہو جائیں۔ پیارے نبی ﷺ نے یہ سخت کارروائی اس لئے فرمائی کیونکہ انہوں نے بھی پیارے نبی ﷺ کے چرواہوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا تو قصاص کے طور پر پیارے نبی ﷺ نے بھی انکے ساتھ یہی سلوک فرمایا اور اس لئے بھی کہ انہوں نے کئی طرح کے جرائم کئے تھے تمام سزائیں جمع ہو گئیں اگر مجرم کئی قسم کے جرم کرے تو حاکم تمام قصاصوں کو جمع کر سکتا ہے (مرقاۃ شریف) اگر مرتد پیاس سے مر رہا ہو اور کسی کے پاس بقدر وضو پانی ہو تو اس مرتد کو پانی نہ دے بلکہ وضو کرے اور اگر ذمی کافر یا جانور پیاس سے مر رہا ہو تو وضو نہ کرے اسے پانی پلا دے۔ مرتد کسی بھی رحم کا مستحق نہیں ہوتا (مرقاۃ شریف) اسلام دین رحمت ہے۔ پیارے نبی ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں مگر اسلامی سزائیں بہت سخت ہیں کیونکہ جرائم بند اسی وقت ہو سکتے ہیں جبکہ سزائیں سخت ہوں اور سخت سزاؤں کے خوف سے ملک میں امن و سکون کا ماحول قائم ہوتا ہے۔ آج بھی جہاں سزائیں سخت ہیں وہاں شانتی ہے اور جن ممالک میں سزائیں سخت نہیں ہیں وہاں جرائم کی بھرمار ہے۔ لوٹ مار، چوری ڈکیتی، قتل، غارت گری، فتنہ و فساد کا بازار گرم ہے اور آخر کار انہیں بھی پیارے نبی ﷺ کی رحمت بھری سیرت طیبہ سے اکتساب فیض کرنا ہی پڑتا ہے اور ایمرجنسی لاگو کرنا ہی پڑتی ہے۔ ایمرجنسی بھی سخت خواتین اور سخت سزاؤں کا نام ہے۔ اگر زانیوں کو سنگسار کیا جانے لگے تو زنا کے نام سے بھی لوگ تھرانے لگیں گے۔ گر چوروں کے ہاتھ کاٹے جانے لگیں تو لوگ چوری کے نام سے لرزنے لگیں گے اور تمام دنیا کا ماحول امن و شانتی کا گہوارہ بن جائے۔ آج بھی جہاں ان اسلامی سخت قوانین اور سخت سزاؤں کا استعمال ہوتا ہے وہاں کے عوام رات کو اپنے گھروں کے دروازے بند نہیں کرتے۔ قیمتی اشیاء کی دوکانیں کھلی چھوڑ کر مسجدوں میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں اور آج اسلامی قوانین کی خوبیاں دشمنان اسلام کو بھی تسلیم ہیں۔

(۳۴۱۷) مثلہ کے لغوی معنی سخت سزا کے ہیں۔ اب اصطلاح شرع میں میت و مقتول کے ہاتھ پاؤں آنکھ ناک ذکر وغیرہ کاٹنے توڑنے پھوڑنے کو کہتے ہیں۔ اب قصاص کے طور پر مثلہ کرنا جائز ہے اور سزا کے طور پر مثلہ کرنا ناجائز ہے (اشعۃ اللمعات شریف) گزشتہ حدیث شریف میں مثلہ قصاص کے طور پر تھا۔

(۳۴۱۸) لالی ایک مادہ سرخ پرندہ ہے چڑیا کی طرح۔ اسکے نر کو لال کہتے ہیں۔ یہ لالی پکڑنے والوں کے سروں پر منڈلانے لگی۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ اسکے بچے اسے لوٹا دو پیارے نبی ﷺ کا حکم پاک وجوب کیلئے ہے کہ خوانخواہ بلا فائدہ شکاری جانوروں کے بچے پکڑ کر انکی ماؤں کو دکھ دینا منع ہے کیونکہ بلا ضرورت شکار منع ہے البتہ ضرورتاً جائز ہے۔ اور ضرورت سے مراد گوشت کھانا یا انکے نقصانات کو دور کرنا ہے۔ ایک جنگل میں چیونٹیاں ہی چیونٹیاں تھیں اور حضرات صحابہ کرام نے اس جنگل میں آگ جلا دی اور تمام چیونٹیوں کو جلا دیا پیارے نبی ﷺ نے اس نمل سوزی کی سخت الفاظ و انداز ممانعت فرمائی۔ آگ سے زندہ کو عذاب دینا یہ آگ کے مالک (رب النار) کا کام ہے بندوں کا نہیں۔ اگر کوئی ایک چیونٹی کاٹ لے تو اسی کو مارے دوسروں کو نہ مارے۔ چیونٹیوں کے سوراخ یعنی انکے گھروں کو بھی نہ جلائے اور نہ ہی چیونٹیوں کو پانی میں ڈالے کہ یہ بلا وجہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو ستانا ہے۔ البتہ جو جانور، ستائے یا ستانے والا ہی ہو تو مار ڈالنا ہی چاہیے جیسے سانپ، بچھو وغیرہ۔

فَجَآءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ فَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا

تو آئی لالی تو بچھی جانے لگی پھر تشریف لائے پیارے نبی ﷺ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کس نے غمگین کیا اس لالی کو اسکے بچوں کی وجہ سے؟ واپس دیدو اسکے بچے

رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ

اسکو اور دیکھا چونٹیوں کا جنگل کہ جلا دیا ہے ہم نے اسکو تو فرمایا پیارے نبی نے کس نے جلا دیا اس چیونٹیوں کے جنگل کو تو عرض کیا ہم نے فرمایا پیارے نبی نے

اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ۔ (رواہ ابوداؤد)

یہ مناسب نہیں ہے کہ عذاب دے کوئی آگ کا آگ کے مالک کی سوا۔

(۳۴۱۹) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اِخْتِلَافٌ وَّفُرْقَةٌ قَوْمٌ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا عنقریب ہوگا میری امت میں اختلاف اور انتشار کہ کچھ لوگ

يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ

اچھی باتیں کریں گے اور بُرے کام کریں گے اور پڑھیں گے قرآن کریم کو اور نہ اُترے گا انکے گلوں سے نیچے نکل جائیں گے وہ دین سے

مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى

تیر سے شکار کے نکل جانے کی طرح لوٹیں گے نہیں یہاں تک کہ تیر لوٹ آئے اپنے چلے پر وہ لوگ انسانی مخلوق اور حیوانی مخلوق میں بدتر ہیں خوشی ہے ان کیلئے

لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِيْ شَيْءٍ

جو ان لوگوں کو قتل کرے اور اسکو جس کو یہ لوگ شہید کردیں دعوت دیں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اور نہیں ہیں وہ ہم میں سے کسی بھی بات میں

مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ

اور جو قتل کرے گا انکو تو ہوگا وہ زیادہ قریب اللہ تعالیٰ سے بقیہ مومنوں میں سے حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہے انکی علامت

قَالَ التَّحْلِيْقُ۔ (رواہ ابوداؤد)

فرمایا پیارے رسول نے کھوپڑیاں منڈانا۔

को तो आई लाली तो विछी जाने लगी फिर तशरीफ़ लाये प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फरमाया प्यारे नवी ने कि किसने ग़मगीन किया इस लाली को इसके बच्चों की वजह से? वापस दे दो इसके वच्चे उसको और देखा चूंटियों का जंगल के जला दिया है हमने उसको तो प्यारे नवी ने किसने जला दिया इस चीटियों के जंगल को तो अर्ज़ किया हमने फरमाया प्यारे नवी ने यह मुनासिव नहीं है कि अज़ाव दे कोई आग का आग के मालिक की सिवा।
3419 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया अनकरीव होगा मेरी उम्मत में इख़्तेलाफ़ और इन्तेशार कि कुछ लोग अच्छी वातें करेंगे और बुरे काम करेंगे और पढेंगे कुरआने करीम को और न उतरेगा उनके गलों से नीचे, निकल जायेंगे वो दीन से तीर से शिकार के निकल जाने की तरह, लौटेंगे नहीं यहाँ तक कि तीर लौट आये अपने चले पर, वो लोग इंसानी मख़्लूक और हैवानी मख़्लूक में वदतर हैं, खुशी है उनके लिए जो उन लोगों को क़त्ल करे और उसको जिसको यह लोग शहीद कर दें, दावत देंगे यह लोग अल्लाह तआला की किताव की और नहीं हैं वो हम में से किसी भी वात में और जो क़त्ल करेगा उनको तो होगा वो ज़्यादा क़रीव अल्लाह तआला से वकिय्या मोमिनों में से, हज़राते सहावा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्या है उनकी अलामत? फ़रमाया प्यारे रसूल ने खोपड़ियाँ मुंडाना।
3420 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं हलाल होगा किसी भी

(۳۴۱۹) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں رائے کا بھی اختلاف ہوگا اور جنگ وجدال بھی۔ رائے کے اختلاف میں تو عقائد کا اختلاف بھی داخل ہے۔ جیسے اسلام کے نام پر اسلام سے بہتر (۷۲) فرقوں کا اختلاف۔ نت نئے عقیدوں کو جنم دینا اور رائے کا اختلاف بھی اسمیں داخل ہے جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ اور سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ کا اختلاف یا سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اختلاف کہ جب حضرت مولا علی اور حضرت امیر معاویہ میں صلح ہوئی اور ان دونوں حضرات نے جنگ بند کرنے کے لئے دو حکم مقرر فرمائے تو سیدنا حضرت ابو موسیٰ اور سیدنا حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی کی فوج میں سے دس ہزار افراد کو لیکر الگ ہو گئے اور اس حکم سازی کے خلاف نعرہ بلند کیا اور کہنے لگے کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ مشرک ہو گئے کیونکہ انہوں نے غیر اللہ کو حکم بنالیا حالانکہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ نہیں ہے حکم مگر اللہ ہی کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۱۶) حضرت علی نے ان شرک شرک کی رٹ لگانے والوں کی افہام و تفہیم کیلئے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا آپ نے انکے سوالات واعتراضات کے دنداں شکن جوابات عنایت فرمائے انکے گمان میں اہم سوال کے جواب میں کہ حاکم و حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کسی دوسرے کو حاکم و حکم ماننا کھلا شرک ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر خوف کرو تم جھگڑے کا میاں بیوی کے درمیان تو بھیجو تم ایک انصاف کرنے والا میاں کے گھر والوں میں سے اور ایک انصاف کرنے والا بیوی کے گھر والوں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۴) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم بنانے کا حکم فرمایا ہے اگر حضرت علی اور حضرت معاویہ نے حکم بنالیا تو کون سی قیامت ہے۔ پانچ ہزار افراد کی سمجھ میں تو بات آگئی اور وہ توبہ کر کے راہ راست پر آگئے مگر پانچ ہزار پر شرک کا بھوت سوار رہا اور شرک شرک وظیفہ جپتے رہے ان میں سے کچھ تو ذوالفقار حیدری کا نشانہ بنے اور جہنم رسید ہوئے اور کچھ تتر بتر ہو کر مارے مارے پھرے۔ قرآن کریم کا غلط مطلب نکال کر اہل ایمان کو مشرک کہنا یہ آج کا نیا طریقہ نہیں بلکہ پرانا طریقہ ہے اور یہ انہیں جہنم رسید لوگوں کی روحانی اولاد ہے۔ آج بھی وہابیوں کا یہی وطیرہ ہے کہ ہر اس کام کو جو پیارے نبی ﷺ یا حضرات اولیاء کرام کی تعظیم وتوقیر سے متعلق ہوں انہیں شرک بتاتے نہیں تھکتے اور مسلمانوں کو مشرک کہنا تو انکے وظائف بد میں سے بدترین وظیفہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے انکی رونمائی فرمائی کہ باتیں تو بڑی اچھی کریں گے کہ بڑے ہی پارسا ہیں مگر انکے کرتوت انتہائی گندے ہونگے۔ انکے دل نور ایمانی سے محروم ہونگے انکی تلاوت قبولیت سے محروم ہوگی کیونکہ ان کا قرآن کریم پڑھنا صرف اور صرف سنی مسلمانوں کو اپنی بدعقیدگی کے جال میں پھانسنے کیلئے ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ وہابی ٹولہ عام طور پر قرآن کی دعوت کا اعلان کرتا ہے اور اپنی جماعتوں کے نام بھی اس ٹائپ کے رکھتے ہیں کہ بڑے قرآن والے ہیں۔ جیسے اشاعت القرآن، تعلیم القرآن، دار القرآن وغیرہ۔ پیارے نبی ﷺ نے ایک خاص علامت بیان فرمائی کہ جماعتی سطح پر انکا ٹریڈ یہ ہوگا یہ سب کے سب کھوپڑی منڈے ہونگے۔ آج بھی آپ ان وہابیوں کے دیکھیں ان کی غالب اکثریت کھوپڑی منڈی اور ستی ستائی ٹوپی (گاندھی کیپ جیسی) لگائے ہونگے۔ انکی پہچان پیارے نبی ﷺ نے کرائی مگر افسوس صد افسوس پھر بھی ہم انہیں نہیں پہچان پاتے اور انکے بے ایمانی کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ یہ ظالم پیدائش اور بچپن کے اعتبار سے تو مسلمان ہی ہونگے مگر اپنی بدعقیدگی کے وجہ سے اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ ان پر کوئی اسلام کا اثر نہ ہوگا جیسے تیر انسانی بدن سے نکل جاتا ہے تو اس پر گوشت خون چربی کا کوئی اثر نہیں دکھائی دیتا اور جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا ایسے ہی یہ بھی لوٹ کر اسلام و ایمان کی طرف نہیں آتے اور کفر و بدعقیدگی کی دلدل میں دھنستے ہی رہتے ہیں جیسے تیر کا واپس آنا محال ہے ایسے ہی ان وہابیوں کا دین خالص کی طرف واپس آنا محال ہے۔ جیسے ایک مثال اس محل کی قرآن کریم میں یوں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یہاں تک کہ داخل ہو جائے رسا سوراخ میں سوئی کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۴) بدعقیدہ بے دین انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہیں کتے اور سور سے بھی بدتر ہیں جیسا کہ حدیث میں آپ نے پڑھا اور ارشاد

(۳۴۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَحِلُّ دَمُ اِمْرِءٍ مُسْلِمٍ یَشْھَدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں حلال ہوگا کسی مسلمان آدمی کا خون جو کہ گواہی دیتا ہو

اَنْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ

کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک پیارے محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں مگر تین جرائم میں سے ایک کی وجہ سے،

زَنَا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّہٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ

شادی کے بعد زنا کرنا اسلئے کہ وہ سنگسار کیا جائے گا اور وہ شخص جو نکلا جنگ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے اور اسکے پیارے رسول سے تو بیشک وہ قتل کیا جائے گا

اَوْیُصَلَّبُ اَوْیُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْیَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِھَا۔ (رواہ ابوداؤد)

یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا نکالا جائیگا ملک سے یا قتل کردے کسی جان کو تو قتل کیا جائے گا اسکے عوض۔

(۳۴۲۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّھُمْ

ترجمہ: حضرت ابن ابولیلیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بات بتائی ہم کو پیارے محمد ﷺ کے اصحاب پاک نے کہ بیشک وہ

کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْھُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُھُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَہٗ

جارہے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ تو سوگئے ایک شخص ان میں سے تو چلے ان میں سے بعض رسی کی طرف جو انکے پاس تھی

فَاَخَذَہٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا۔ (رواہ ابوداؤد)

تو پکڑ لیا سونے والے شخص نے اس رسی کو تو وہ گھبرا گئے تو پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں حلال ہوتا ہے کسی مسلمان کیلئے ڈرائے مسلمان کو۔

(۳۴۲۲) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْیَتِھَا فَقَدِ اسْتَقَالَ ھِجْرَتَہٗ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جو لیلے زمین کو اسکے ٹیکس کیساتھ تو ختم کردیا اس نے اپنی ہجرت کی عزت کو

وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ کَافِرٍ مِنْ عُنُقِہٖ فَجَعَلَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ فَقَدْ وَلَّی الْاِسْلَامَ ظَھْرَہٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور جس نے اتاری کافر کی ذلت اس کی اپنی گردن سے پھر ڈال لیا اس ذلت کو اپنی گردن میں تو ڈالدیا ہے اسنے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

मुसलमान आदमी का खून जो कि गवाही देता हो कि नहीं है कोई मावूद सिवाये अल्लाह तआला के और बेशक प्यारे मौहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के सच्चे रसूल हैं मगर तीन जराईम में से एक की वजह से, शादी के वाद ज़िना करना इसलिए कि वो संगसार किया जायेगा और यो शख़्स जो निकला जंग करने के लिए अल्लाह तआला से और उसके प्यारे रसूल से तो बेशक वो क़त्ल किया जायेगा या सूली पर चढ़ाया जायेगा या निकाला जायेगा मुल्क से या क़त्ल कर दे किसी जान को तो क़त्ल किया जायेगा उसके ऐवज।

3421 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अबू लैला से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बात बताई हमको प्यारे मौहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाबे पाक ने कि बेशक वो जा रहे थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो सो गए एक शख़्स उनमें से तो चले उनमें से बअज़ रस्सी की तरफ़ जो उनके पास थी तो पकड़ लिया सोने वाले शख़्स ने उस रस्सी को तो वो घबरा गये तो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं हलाल होता है किसी मुसलमान के लिए डराये मुसलमान को।

3422 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जो ले ले ज़मीन को उसके टैक्स के साथ तो ख़त्म कर दिया उसने अपनी हिजरत की इज़्ज़त को और जिसने उतारी काफ़िर की ज़िल्लत उसकी अपनी गर्दन से फिर डाल लिया इस ज़िल्लत को अपनी गर्दन में तो

رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور وہی بدترین ہیں تمام مخلوق میں (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۶۰) اور مومن کامل تمام مخلوق سے یہاں تک کہ فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ وہی بہترین ہیں تمام مخلوق میں (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۶۴) جو مسلمان ان خارجیوں کو قتل کرے وہ بہترین غازی ہے اور جو ان کے ہاتھوں قتل ہو جائے وہ اعلیٰ درجے کا شہید ہے۔ یہ بدعقیدہ بے ایمان لوگ بظاہر تو قرآن کے ماننے والے ہونگے اور حدیث شریف کے بھی ماننے والے ہونگے اور ہر وقت قرآن کریم پڑھیں گے۔ بات بات پر قرآن کریم کے بے محل حوالے بھی پیش کریں گے اور قرآن کریم کی تعلیمات کے نام پر بھولے بھالے مسلمانوں کو اکٹھا کریں گے اور انہیں وہابیت و خارجیت کا زہر پلائیں گے آج یہی حال ان وہابی گروپس کا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے علی الاعلان فرمادیا کہ ان کو ہم سے ہم کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ نماز کی ریل پیل یہ تلاوت کا نمائشی کردار سب بیکار و اکارت ہے ایسی نمائشی تلاوت جو عشق رسول سے خالی ہو اور ایسی ریاکاری کی نماز جو محبت رسول سے عاری ہو ان سے نہ تو کوئی مسلمان ہوسکتا ہے اور نہ اسکے یہ اعمال اعمال حسنہ وصالحہ ہو سکتے ہیں۔ اے سی فرسٹ کلاس کا ڈبہ اگر انجن سے نہ جڑا ہو تو پھر اسکی کوئی قدر و منزلت نہیں نہ تو اس میں کوئی مسافر بیٹھتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کو اسکی منزل مقصود تک پہونچا سکتا ہے۔ قدر و قیمت تو اسی بوگی کی ہے جسکا رشتہ انجن سے مضبوط ہو اسمیں سوار ہونا مفید ہے اور اسی میں سوار منزل مقصود تک پہونچ سکیں گے۔ جو بندہ ان خارجیوں کے بارے میں شدت پسند ہو اور ان سے بھرپور نفرت وبیزاری کا اظہار کرتا ہو تو وہ ان دوسرے سرد مزاج مسلمانوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ قرب رکھتا ہے۔ سرد مزاج والا مسلمان وہ ہے کہ جو ان منافقین، خارجیوں سے نفرت تو بھرپور رکھتا ہے مگر خاموش رہتا ہے 'ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم' کے درجے میں ہوتا ہے۔ یہ شدت پسند مومن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے کم قربت کا مستحق ہوتا ہے۔ صلح کلیت تو کفر ہی کا دوسرا نام ہے کہ اس نے کفر سے بھی صلح کر رکھی ہے کہ کفر سے بھی ہاتھ ملا رکھا ہے۔ یہ اسلام و ایمان کیلئے زیادہ خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صلح کلیت کی لعنت سے محفوظ رکھے۔

اتحاد اپنا باطل سے ہوگا نہیں
نور اپنی جگہ نار اپنی جگہ (یاحبیب)

حضرات صحابہ کرام کی مانگ پر پیارے نبی ﷺ نے ان کی ایک خصوصی جماعتی علامت کا اعلان فرمایا اور وہ ہے تحلیق اس لفظ تحلیق کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ یہ جرگہ اپنی کھوپڑیاں چکنی رکھے گا۔ سب گھٹے گھٹائے ملیں گے۔ اور ایک یہ کہ یہ حلقے بنا کر بیٹھیں گے آج آپ دیکھ لیں تخریبی اجتماعات میں کہ حلقے دائرے بنا کر بیٹھتے ہیں اور اپنے آپ کو چھپواتے ہیں۔ ہمیشہ جماعتی انداز میں سر منڈانا اور سر منڈانے کا جماعتی سطح پر عادی ہونا یہ وہابیوں کا ٹریڈ ہے ورنہ حج مبارک کے موقع پر تقریباً تمام حجاج کرام سر منڈاتے ہیں اور بعض بزرگان دین نے سر منڈایا ہے مگر جماعتی انداز میں نہیں۔ جماعتی انداز سے سر منڈانے کی عادت بری ہے کہ یہ بدعقیدہ لوگوں کا ٹریڈ بزبان رسالت ہے۔

(۳۴۲۰) صرف کلمہ خوانی یعنی زبانی جمع خرچ سے کوئی بھی فائدہ نہ ہوگا یہاں اس کلمہ خوانی سے تمام عقائد اسلامیہ کا ماننا مراد ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ نماز میں الحمد پڑھنا واجب ہے تو یہاں الحمد سے مراد پوری سورۂ فاتحہ ہے یعنی الحمد سے ولا الضالین تک پڑھنا واجب ہے ایسے ہی کلمہ پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ پورے دین کو مانے ورنہ صرف کلمہ خوانی تو رافضی، قادیانی، چکڑالوی بھی کرتے ہیں بلکہ بعض غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ صرف کلمہ خوانی سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔

خدا کے آگے جھکیں سر تو دل نبی کے حضور
جو چاہتے ہو کہ سجدوں کو پروقار کریں
نہ آنے پائی گی رفض وخروج کی بدبو
ہم اپنی بزم میں گر ذکر چار یار کریں (یاحبیب)

مسلمان وہی ہے جو پورے دین کو مانے اور اگر ادھورا دین مانے تو وہ مسلمان کے روپ میں بے ایمان ہے۔ آزاد بالغ مسلمان کا نکاح صحیح کے ذریعہ نکاح کرلینے کے بعد زنا کرنے والا رجم کا مستحق ہوگا۔ کافر، نابالغ، غلام، کنوارے زانی کو سنگسار نہیں کیا جاسکتا۔ پیارے نبی ﷺ نے بعض یہود کو زنا کے جرم کی سزا میں سنگسار کرایا تو ان پر توریت شریف کے حکم کے مطابق تھا شریعت اسلامیہ میں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بس سزا ان کی جو جنگ کرتے ہیں اللہ سے اور

(۳۴۲۳) حدیث شریف: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَرِیَّةً اِلٰی خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِّنْھُمْ

ترجمہ: بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کو کوہ خثعم کی طرف تو بچانا چاہا کچھ حضرات نے ان لشکریوں میں سے

بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرِعَ فِیْھِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَ لَھُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ

سجدے کے ذریعہ تو جلدی کیا گیا ان میں سے قتل تو پہونچی اس واقعہ کی خبر پیارے نبی ﷺ کو تو حکم فرمایا پیارے نبی نے ان حضرات کو آدھی دیت کا

وَقَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِیْمٍ بَیْنَ اَظْھُرِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ

اور فرمایا پیارے نبی نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو اقامت وسکونت اختیار کرے حربی کفار کے درمیان حضرت صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں؟

قَالَ لَا تَتَرَاءٰی نَارَاھُمَا۔ (رواہ ابوداؤد)

فرمایا پیارے رسول نے نہ دیکھیں آپس میں ایک دوسرے کی آگ کو۔

(۳۴۲۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْاِیْمَانُ قَیْدُ الْفَتْکِ لَا یَفْتِکُ مُؤْمِنٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اسلام منع کرتا ہے بے سوچے سمجھے قتل کرنے کو نہیں اچانک قتل کرتا مومن۔

(۳۴۲۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَی الشِّرْکِ فَقَدْ حَلَّ دَمُہٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب بھاگ جائے غلام دار الحرب کی طرف تو حلال ہوگیا اسکا خون۔

(۳۴۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّیْفِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جادوگر کی سزا مار دینا ہے تلوار سے۔

(۳۴۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر کہ پھوٹ ڈالے میری امت کے درمیان تو مار دے اسکی گردن۔

(۳۴۲۸) حدیث شریف: عَنْ شَرِیْکِ بْنِ شِھَابٍ قَالَ کُنْتُ تَمَنّٰی اَنْ اَلْقٰی رَجُلاً

ترجمہ: حضرت شریک بن شہاب سے مروی انہوں نے فرمایا میں تمنا کرتا تھا کہ میں ملاقات کروں کسی ذات گرامی سے

डाल दिया है उसने इस्लाम को अपनी पीठ के पीछे।

3423 हदीस शरीफ़:– भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक लश्कर को कोहे ख़सअम कि तरफ़ तो बचाना चाहा कुछ हज़रात ने लश्करों में से सजदे के ज़रिए तो जल्दी किया गया उनमें से क़त्ल तो पहुंची इस वाक्य की ख़बर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने इन हजरात को आधी दियत का और फ़रमाया प्यारे नबी ने मैं बेजार हूँ उस मुसलमान से जो अेक़ामत और सकूनत इख़्तियार करे हरबी कुफ़्फ़ार के दरमियान, हजराते सहाबा ए किराम ने अर्ज किया या रसूलल्लाह क्यूं? फ़रमाया प्यारे रसूल ने न देखें आपस में एक दूसरे की आग को।

3424 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस्लाम मना करता है बे सोचे समझे क़त्ल करने को नहीं अचानक क़त्ल करता मोमिन।

3425 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब भाग जाये गुलाम दारूल हरब की तरफ़ तो हलाल होगा उसका खून।

3426 हदीस शरीफ़:–फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जादूगर की सज़ा मार देना है तलवार से।

3427 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि खुरूज करे इमाम पर कि फूट डाले मेरी उम्मत के दरमियान तो मार दे उसकी गर्दन।

اسکے رسول سے اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد کی یہ کہ قتل کر دیئے جائیں وہ یا سولی چڑھادئے جائیں وہ یا کاٹ دیئے جائیں انکے ہاتھ اور انکے پاؤں جانب مخالف سے یا ملک بدر کر دیئے جائیں۔ یہ ان کیلئے ذلت ہے دنیا میں اور انکے لئے آخرت میں عذاب ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۱) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ ۶ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ منورہ حاضر ہوکر اسلام لائے اور بیمار ہوگئے ان کے رنگ زرد ہوگئے پیٹ بڑھ گئے حضور انور ﷺ نے حکم فرمایا کہ انھیں صدقے کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پلایا جائے ایسا کرنے سے وہ تندرست ہوگئے مگر تندرست ہوکر وہ مرتد ہوگئے اور پندرہ اونٹ لیکر وہ اپنے وطن کو چلتے بنے۔ حضور انور ﷺ نے انکی طلب وتعاقب میں سیدنا حضرت یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا ان ظالموں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے طرح طرح کی ایذائیں دیکر شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ گرفتار کرکے حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر کیئے گئے تو ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر احمدی شریف) حضور انور ﷺ سے جنگ اللہ تعالیٰ سے جنگ ہے اللہ تعالیٰ کے ولی سے جنگ اللہ ورسول سے جنگ ہے عرینہ والوں نے حضرت یسار سے جنگ کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اللہ ورسول سے جنگ قرار دیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میرے ولی سے عداوت کی تو اسکو میں اعلان جنگ دیتا ہوں۔ شعر

اعدائے اولیاء ہیں جو سن لیں وہ کان کھول کر
رب کا حدیث پاک میں انکو پیام جنگ ہے

ڈاکو تین قسم کے ہیں لہٰذا انکی سزائیں بھی تین قسم کی ہیں ایک وہ جو صرف راستہ روکیں۔ انکی سزا شہر بدر کرنا ہے۔ دوسرے وہ جو لوٹیں بھی ان کی سزا ہاتھ پاؤں کاٹنا ہے۔ تیسرے وہ جو لوٹنے کیساتھ قتل بھی کریں۔ تیسرے کی سزا سولی ہے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۷) حدیث شریف کے اخیر میں جس قتل کا ذکر ہے وہ قتل عمد ہے کیونکہ قصاص صرف قتل عمد میں ہے۔ قتل خطا یا قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں بلکہ صرف دیت ہے۔

(۳۴۲۱) از راہ مذاق اسی سونے والے پر ڈال دی اور سونے والے اس رسی کو سانپ سمجھ کر گھبرا گئے ساتھ والے حضرات ہنس پڑے۔ جب پیارے نبی ﷺ نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا کہ ہنسی مذاق میں کسی کو ڈرانا جائز نہیں ہے کہ کبھی ڈرنے والا اتنا ڈرتا ہے کہ مرجاتا ہے اور کبھی بیمار پڑ جاتا ہے۔ خوش طبعی ہو مگر ایسی کہ دل تو خوش ہو مگر کسی کو تکلیف ونقصان نہ پہونچے۔ جیسے کسی کو بے وقوف بنانا، یا کسی کے چپت رسید کر دینا اس قسم کا مذاق کبھی عداوت ونفاق کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس قسم کا مذاق ناجائز وحرام ہے۔

(۳۴۲۲) اس ٹیکس سے مراد وہ زمین کا ٹیکس جو کفار مالکوں پر لازم ہوتا ہے جسے خراج بھی کہتے ہیں۔ مسلمان پر عشر واجب ہوتا ہے۔ اس شخص نے زمین مع ٹیکس لیکر ہجرت کی عزت ختم کر دی کہ یہ مہاجر غازی اسلام تھا۔ یہ تو کفار سے خراج وصول کرنے والوں میں ہوتا چہ جائیکہ اب خود خراج ادا کریگا۔ خراجی زمین مسلمان کی ملک میں آکر بھی خراجی ہی رہتی ہے عشری نہیں بن جاتی۔ اگر کافر کسی مسلمان سے عشری زمین خریدے تو وہ زمین کافر کے پاس پہونچکر عشری نہیں رہتی بلکہ خراجی بن جاتی ہے لیکن جو زمین ایک بار خراجی بن جائے تو وہ ہمیشہ خراجی ہی رہتی ہے خواہ کافر کے پاس رہے یا مسلمان کے پاس آجائے۔ اس حدیث شریف میں ذلت سے مراد وہی ادائے خراج ہے جو اب مسلمانوں کو ادا کرنے پڑے گا۔ پیارے نبی ﷺ کو اپنی امت کی عزت وشرافت کتنی عزیز ہے افسوس صد افسوس ان مسلمانوں پر جو آج اندھا دھند اسلام دشمنوں کی ہر ادا کو پسند کرتے ہیں اور انکی نقلیں اتارنے میں بغلیں بجاتے ہیں۔ کفار ذلیل ہیں انکی ہر ادا ذلیل ہے۔ ذلت وخواری کا باعث ہے۔ انکی نقلیں اتارنے والا ان ذلتوں کو اپنے گلے کا ہار بناتا ہے اور یہ ہار درحقیقت طوق ذلت ہے۔

(۳۴۲۳) قبیلہ خثعم۔ یہ خثعم پہاڑ کی کوکھ میں رہنے والا قبیلہ ہے اس قبیلے کی تعداد چار سو افراد پر مشتمل تھی انکی طرف پیارے نبی ﷺ نے لشکر بھیجا انہوں نے اپنا اسلام سجدہ کرکے یعنی نماز پڑھ کے ظاہر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے سجدے میں سر رکھ کر اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا کہ ہم تمہارے ذمی بنتے ہیں اور جھگڑا نہیں چاہتے۔ اور یہ بھی کہ انہوں نے مسلمانوں کو جھانسہ دینے کیلئے نماز شروع کر دی کہ نماز کی آڑ میں جان بچالی جائے اور ہیں بے

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ

پیارے نبی ﷺ کے اصحاب پاک میں سے اور سوالات کروں میں خارجیوں کے بارےمیں تو میں نے ملاقات کی حضرت ابو برزہ سے عید کے دن

فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَذْکُرُ

انکے ساتھیوں کی جماعت میں تو میں نے عرض کیا ان سے کیا آپ نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ ذکر فرماتے ہیں پیارے رسول

الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنِیْ وَرَاَیْتُهٗ

خارجیوں کے بارےمیں؟ فرمایا حضرت ابو برزہ نے ہاں میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ کو اپنے کانوں سے اور میں نے دیکھا ہے

بِعَیْنِیْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهٖ

اپنی آنکھوں سے کہ لایا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال تو تقسیم فرمایا پیارے رسول نے اس مال کو تو عطا فرمایا اپنے داہنے والوں کو

وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ

اور اپنے بائیں والوں کو اور نہ عطا فرمایا اپنے پیچھے والوں کو ذرا بھی تو کھڑا ہوا ایک کھرا نجدی پیارے رسول کے پیچھے سے تو بکواس کی اس نے اے محمد!

مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

نہیں انصاف کیا آپنے مال کے بانٹنے کے بارےمیں یہ کھرا نجدی کالا تھا منڈا ہوا بالوں کا اس پر سفید کپڑے تھے تو ناراض ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ

غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ

سخت ناراضگی فرماتے ہوئے اور فرمایا پیارے رسول نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہ پاؤ گے تم میرے سوا کوئی شخص جو زیادہ انصاف کرنے والا ہو مجھ سے

ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ

پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ نکلے گی آخری زمانے میں ایک قوم یقیناً یہ کھرا نجدی بھی ان میں سے ہے، بہت پڑھیں گے قرآن کریم کو جو نہ اترے گا

تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ

انکے گلے سے نکل جائیں گے دین اسلام سے ایسے جیسے کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے انکا ٹریڈ کھوپڑی منڈانا مجلسوں اجتماعوں میں حلقے بنا کر بیٹھنا

3428 हदीस शरीफ– हज़रते शरीक इब्ने शहाब से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं तमन्ना करता था कि मैं मुलाकात करूं किसी ज़ाते गिरामी से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाबे पाक में से और सुवालात करूं मैं ख़ारजियों के बारे में तो मैंने मुलाकात की हज़रते अबू बरज़ा से ईद के दिन उनके साथियों की जमाअत में तो मैंने अर्ज़ किया उनसे क्या आपने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि ज़िक्र फ़रमाते हैं प्यारे रसूल ख़ारजियों के बारे में? फ़रमाया हज़रते अबू बरज़ा ने हाँ मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को अपने कानों से और मैंने देखा है अपनी आंखों से कि लाया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास कुछ माल तो तक्सीम फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस माल को तो अता फ़रमाया अपने दाहिने वालों को और अपने बायें वालों को और न अता फ़रमाया अपने पीछे वालों को ज़रा भी तो खड़ा हुआ एक खुर्रा नजदी प्यारे रसूल के पीछे से तो बकवास की उसने ए मौहम्मद! नहीं इंसाफ़ किया आपने माल के बांटने के बारे में, यह खुर्रा नजदी काला था मुंडा हुआ बालों का, उस पर सफ़ेद कपड़े थे तो नाराज़ हुए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सख़्त नाराज़गी फ़रमाते हुए और फ़रमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला की क़सम ना पाओगे तुम मेरे सिवा कोई शख़्स जो ज़्यादा इंसाफ़ करने वाला हो मुझसे फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि निकलेगी आख़िरी ज़माने में एक क़ौम, यक़ीनन ये खुर्रा नजदी भी उनमें से है, बहुत पढ़ेंगे कुरआने करीम को जो न उतरेगा उनके गले से, निकल जायेंगे दीने इस्लाम से ऐसे जैसे कि निकल जाता है तीर शिकार से, उनका

ایمان۔ حضرات صحابہ کرام کے اس لشکر نے یہی سمجھا کہ یہ جان بچانے کیلئے نمائشی نماز پڑھ رہے ہیں تاکہ آج یہ قتل سے بچ جائیں۔ یہ پورا واقعہ حضرات صحابہ کرام نے جو غازیان اسلام تھے خود بارگاہ نبوی میں جا سنایا مگر چونکہ یہ حضرات کفار کے ملک میں رہتے تھے جس کی وجہ سے نہ تو اپنا دین اسلام صحیح طور پر ظاہر کر سکے اور نہ ہی یہ غازی مسلمان انہیں پہچان سکے اس قتل میں دونوں ہی سے خطا ہوئی کہ قتل کیا مسلمان کا۔ دیت لازم ہوئی۔ آدھی رہ گئی کہ انہوں نے اپنا اسلام پوری طرح واضح نہ کر رکھا تھا۔ اگر کوئی شخص کسی کے سامنے دشمن یعنی چور، ڈاکو کی شکل میں آئے اور وہ مارا جائے تو اسکی دیت بالکل واجب نہیں ہوتی اگر مسلمان، جن یا سانپ کی شکل میں ہو اور کوئی مسلمان آدمی اسے مار دے تو بھی کچھ نہیں ہے۔ یہاں مشرکین سے مراد حربی کفار ہیں جن سے مسلمانوں کی جنگ ہوتی رہتی ہے۔ میں ایسے مسلمانوں کی محبت اور انکے خون کی حفاظت سے بیزار ہوں۔ پیارے نبی ﷺ ایسے مسلمانوں سے کیوں بیزار ہیں اسکی وجہ بیان فرمائی کہ ان مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ کفار سے اتنے دور رہتے کہ ایک دوسرے کے مکان کی روشنی نہ دکھائی دے۔ انہوں نے یہ نہ کیا بلکہ ذمی کفار کی بستی میں رہتے رہے۔ مسلمان تو مشرک کے گھر میں مہمان ہو کر بھی نہ رہے کہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔ مسلمان اپنا ظاہر بھی اسلامی رکھیں کہ اپنی حرکات و سکنات لباس سے پہچان لئے جائیں کفار و مشرکین کی وضع قطع اختیار نہ کریں کہ لڑائی کے مواقع پر ممکن ہے کہ مسلمانوں ہی کے ہاتھوں مارے جائیں جیسا کہ دیکھنے اور سننے میں آتا ہی رہتا ہے۔ جہاں تک بھی ہو سکے ان سے الگ تھلگ اپنے اسلامی ماحول میں رہے۔ آجکل مسلمانوں میں یہ بے وقوفی خوب رائج ہو چکی ہے کہ وہ کفار و مشرکین کے محلوں میں جا کر آباد ہوتے ہیں اور یہ عذر لنگ کرتے ہیں کہ وہاں ماحول بہت پر سکون ہے مگر جب فساد ہوتا ہے تو پورا ہی سکون حل جاتا ہے کہ گھر لوٹ لیا جاتا ہے اور گھر والوں کو میٹھی نیند سلا دیا جاتا ہے اور ہمیشہ کیلئے مع بال بچوں کے پر سکون ہو جاتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیمات سے فائدہ اٹھائیں اور دونوں جہاں کی سرفرازی و سرخروئی حاصل کریں۔ کبھی کفار کی بستیوں میں جا کر آباد نہ ہوں بلکہ کفار کے ہاتھوں میں مسلمان قیدی جب بھی موقع پائے نکل بھاگے وہاں ٹھہرے نہیں کہ ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

(۳۴۲۴) کسی مسلمان کو بھی بلا تحقیق کئے اچانک قتل نہ کرے اسلام نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پہلے تحقیق کرے کہ کافر ہے کہ مومن۔ ذمی و مستامن ہے یا حربی۔ جب یقین سے معلوم ہو جائے کہ کافر حربی ہے تب اسکو قتل کرے۔ البتہ اگر کسی کا کافر ہونا پہلے سے معلوم ہے اور اسے قتل کی اطلاع دینے میں نقصان ہو تو اسے اچانک قتل کر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے کعب بن اشرف اور ابو رافع وغیرہما کا قتل۔

(۳۴۲۵) اگر مسلمان غلام و مرتد نہ بھی ہو مسلمان ہی رہے مگر بھاگ کر دارالحرب پہونچ جائے پھر اسے کوئی قتل کر دے تو اس قاتل پر کچھ لازم نہ ہوگا کہ اس قتل میں خود مسلمان غلام کا قصور ہے کہ دارالحرب کو بھاگا کیوں۔ اور اگر مرتد ہو جائے تو پھر اسکا خون بطریق اولیٰ حلال ہو جائے گا۔

(۳۴۲۶) اگر جادوگر مسلمان ہو اور وہ ایسا جادو کرے یعنی ایسا جنتر منتر پڑھے جس میں کفریہ کلمات ہوں تو وہ جادوگر ان کفریہ کلمات کی وجہ سے مرتد ہو جائیگا اور مرتد ہو جانے کی وجہ سے قتل کے لائق ہے۔ چونکہ عام طور پر جادو کے الفاظ میں کلمات کفریہ ہوتے ہیں اور اگر کسی کو ہلاک کر دے تو قصاص کے طور پر اسکو قتل کیا جائیگا۔ قاتل جادوگر ڈاکو کے حکم میں ہے جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں آنے والے جادوگروں کی توبہ قبول ہوئی۔

(۳۴۲۷) جو شخص غلطی میں مبتلا ہو کر امام برحق کے مقابلے میں آئے وہ باغی ہے انشاء المولیٰ القدیر اسکی معافی ہو جائے گی لیکن جو امام برحق کی حقانیت جانتا ہو پھر بھی امام برحق کے مقابلے میں آئے یا مقابلہ کرنے والوں کیساتھ مل جائے وہ خارجی ہے اور خارجی دوزخی ہے۔ باغی اور خارجی کا یہ فرق نظر میں رہے باغی اگر امام برحق سے بغاوت کرے تو اسے سمجھایا جائے اسکے شبہات کا ازالہ کیا جائے پھر بھی باز نہ آئے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اگر باغیوں کی ایک باقاعدہ جماعت ہو تو اس سے جنگ کی جائے۔

(۳۴۲۸) بارگاہ رسالت کے ان گستاخوں کو کل خارجی کہا جاتا تھا

لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ۔ (رواہ النسائی)

یہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ نکلے گا انکا آخری مسیح دجال کے ساتھ تو جب ملو تم ان سے کہ یہ لوگ بدتر ہیں انسانوں اور جانوروں سے۔

(۳۴۲۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ

ترجمہ: حضرت ابو غالب سے مروی کہ دیکھا حضرت ابو امامہ نے کچھ سروں کو کہ لٹکے ہوئے ہیں دمشق کے راستے پر

فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ کِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْهُ

فرمایا حضرت ابو امامہ نے کہ دوزخ کے کتے ہیں بدترین مقتول ہیں وسعت آسمان کے نیچے، بہترین مقتول وہ ہیں جس کو یہ قتل کریں

ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

پھر حضرت امامہ نے قرآن کریم تلاوت فرمایا "جس دن چمک رہے ہونگے کچھ چہرے اور کالے پڑ رہے ہونگے کچھ چہرے تو جنکے کالے پڑ رہے ہونگے

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ

انکے چہرے کیا کیا کفر تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد تو چکھو تم سزا اسکے بدلے جو تم کفر کرتے تھے اور جنکے چمک رہے ہوں گے انکے چہرے

فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔ قِیْلَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

تو وہ اللہ کی رحمت میں ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں" حضرت امامہ سے عرض کیا گیا آپ نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُکُمُوْهُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

تو فرمایا حضرت امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا میں نے اسکو ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ شمار فرمایا حضرت امامہ نے سات بار تو نہ بیان کرتا میں اسکو۔

(۳۴۳۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ فِیْنَا شَابٌّ ذُوْ عِبَادَةٍ وَّاجْتِھَادٍ فَسَمَّیْنَاهُ

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا ہم میں ایک جوان عابد و زاہد اور بڑا زیرک تو نام پیش کیا ہم نے اس کا

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَةٍ فَلَمْ یَعْرِفْهُ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو نہیں پہچانا پیارے رسول نے اسکو تو ہم نے اسکے اوصاف بیان کئے تو بھی نہیں پہچانا پیارے رسول نے اسکو

ट्रेड होगा खोपड़ी मुंडाना मजलिसों इज्तेमाओं में हल्के बनाकर बैठना, यह निकलते ही रहेंगे यहां तक कि निकलेगा इनका आखिरी मसीह दज्जाल के साथ तो जब मिलो तुम उनसे कि यह लोग बदतर हैं इसानों और जानवरों से।

3429 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू ग़ालिब से मरवी के देखा हज़रते अबू उमामा ने कुछ सरों को कि लटके हुए है दमिश्क के रास्ते पर, फ़रमाया हज़रते अबू उमामा ने दोज़ख के कुत्ते हैं बदतरीन मक़्तूल हैं वुसअते आसमान के नीचे, बेहतरीन मक़्तूल वो हैं जिसको ये कत्ल करें, फिर हजरते उमामा ने कुरआने करीम तिलावत फ़रमाया "जिस दिन चमक रहे होंगे कुछ चेहरे और काले पड़ रहे होंगे कुछ चेहरे तो जिनके काले पड़ रहे होंगे उनके चेहरे क्या किया कुफ़्र तुमने अपने ईमान लाने के बाद तो चखो तुम सजा उसके बदले जो तुम कुफ़्र करते थे, और जिनके चमक रहे होंगे उनके चेहरे तो वो अल्लाह की रहमत में हैं और वो उसमें हमेशा रहने वाले हैं" हजरते उमामा से अर्ज किया गया आपने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया हज़रते उमामा ने अगर ना सुना होता मैंने इसको एक बार या दो बार या तीन बार यहां तक कि शुमार फ़रमाया हज़रते उमामा ने सात बार तो न बयान करता मैं इसको।

3430 हदीस शरीफ़:– हजरते अनस इब्ने मालिक से मरवी उन्होंने फरमाया कि था हममें एक जवान आबिद व ज़ाहिद और बड़ा ज़ीरक तो नाम पेश किया हमने उसका प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह

اور آج وہابی کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ حقیقت میں تو زمانہ نبوی میں پیدا ہو چکا تھا اور تب سے اب تک کسی نہ کسی روپ میں اور کسی نہ کسی نام سے چلا آرہا ہے۔ اسلامی لبادے میں رہ کر اسلامی روپ بنا کر بانیٔ اسلام کے خلاف سرگرم عمل رہتا ہے اور کفار و مشرکین سے ساز باز کئے رہتا ہے دوستی کا ہاتھ ملائے رہتا ہے اور مسلمانوں پر شرک کے فتوے داغ کر اپنے یہود و نصاریٰ آقاؤں کو خوش کرتا رہتا ہے۔ حضرت شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں انہیں اس خارجی فرقے کی جانکاری کا شوق ہوا کہ یہ بھی معلومات کرنا چاہیے کہ ان خارجیوں وہابیوں کے بارے میں پیارے نبی ﷺ کا کیا ارشاد پاک ہے تو انہوں نے سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول سے دریافت کر ہی لیا اور انہوں نے وہابیوں خارجیوں کے بارے میں پیارے نبی ﷺ کے ارشادات عالیہ سے بھرپور سرفراز فرمایا تو انہوں نے تفصیل کیساتھ انہیں ان خارجیوں وہابیوں کے حالات بزبان رسالت سنائے کہ مال غنیمت یا ٹیکس وغیرہ کا مال آیا تھا جو قابل تقسیم تھا تو پیارے نبی ﷺ کو سب معلوم تھا کہ پیچھے والے کون ہیں کیا ہیں۔ ایک ان میں سے کھل ہی گیا اور اس نے اپنے جذبات خبیثہ کا اظہار کر ہی دیا کہ اے محمد! یہ مال سب کا ہے اس میں سبکا حصہ ہے آپ نے انصاف نہیں کیا بعض کو دیا اور بعض کو نہیں دیا

وہ امین ایسے امین ہیں جنہیں کل جہاں نے امیں کہا
وہ بس ایک نجدی خبیث تھا کہ نظر میں جس کی امیں نہیں

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ پہچان لو یہ خبیث خارجی ہے اور اسی قوم میں سے جو آخری زمانے میں باقاعدہ ظاہر ہوگی۔ کہ قرآن پڑھے گی قرآن قرآن کی رٹ لگائے گی مگر یہ قرآن انکے حلق سے نہ اترے گا کھوپڑیاں جماعتی سطح پر منڈائے گا اور سفید پوش ہوگا کالی کملی نہ رکھ کر سفید رومال دوپٹے کی طرح ڈالیگا اسکا ظاہر تو اُجلا دکھائی دیگا مگر باطن سیاہ و میلا ہوگا اور گندہ ہوگا۔ دل کی سیاہی ماتھے سے نمودار ہوگی۔ کھوپڑی میں سیاہی ہی سیاہی اور ظلمت و تاریکی بھری ہوگی۔ اور اپنی نام نہاد مسجدوں اور اجتماعوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور تعلیم کے نام پر خارجیت و وہابیت پھیلائیں گے اور یہ اپنے گھروں سے اس کام کیلئے نکلتے ہی رہیں گے۔ ٹکر ٹکر ڈکر مارے مارے پھریں گے فساد برپا کرتے رہیں گے ان کی فساد انگیزی ختم نہ ہوگی۔ یہ ہمیشہ مسلمانوں سے لڑتے جھگڑتے رہیں گے انہیں اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنائیں گے انہیں بدعتی و مشرک گردانیں گے اور کفار و مشرکین سے دوستی کی پینگیں بڑھائیں گے۔ یہ بات آج بھی دیکھ لیں کہ ان نجدیوں وہابیوں نے کفار و مشرکین سے ساز باز کر کے عراق میں کیا تباہی مچائی۔ ابھی بھارت کا ایک موٹا وہابی لاکھوں مسلمانوں کے قاتل بش کا الیکشن لڑانے امریکہ گیا۔ ایسا شخص اسعد نہیں ہوسکتا بلکہ شقی ہی ہوسکتا ہے۔ نجدیوں نے حضرات صحابہ کرام اہل بیت عظام کی قبور مبارکہ پر بلڈوزر چلایا اور انہیں چٹیل میدان میں تبدیل کیا۔ مسلمانوں کو مشرک کہنا اور ان سے نفرت کرنا اور جو حقیقت میں مشرک ہیں۔ انہیں اپنا بھائی بتانا ان سے محبت کرنا اور ان سے دوستی کا ہاتھ ملانا یہ سب اس حدیث پاک کا ظہور ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان خارجیوں نجدیوں وہابیوں کا بھرپور تعارف مرحمت فرمایا ان کا حکم دوسری احادیث کریمہ سے بھی ظاہر ہے کہ انکی سزا یہ ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور یہ جانوروں سے بدتر ہیں۔ وہ لوگ آنکھیں کھولیں اور پوری دل جمعی سے اس حدیث شریف کا مطالعہ کریں جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی تو قرآن کریم پڑھتے ہیں کلمہ گو ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پیارے سنی مسلمان بھائیو! کسی کی ظاہری کلمہ گوئی کے دھوکے میں نہ آنا ان بگلا بھگت صفت لوگوں کو دیکھ کر دھوکہ میں نہ آنا یہ تن کے اجلے مگر من کے کالے اور بہت کالے ہیں۔ ان سے دور و نفور رہنے میں دارین کی بھلائی ہے۔ اپنے بزرگوں کے دامان کرم سے وابستہ رہنے میں دین و ایمان کی حفاظت ہے۔

(۳۴۲۹) دمشق کے راستے میں سولی پر لٹکی ہوئی یہ کھوپڑیاں خارجیوں کی تھیں جو سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے تھے۔ اور یہ خارجی جنکی کھوپڑیاں برائے عبرت سر عام ٹانگ دی گئیں تھیں یہ تمام کے تمام حضرت علی، حضرات حسنین کریمین، حضرت خاتون جنت، حضرت عثمان غنی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بدترین دشمن و بدگو تھے۔ صحابی رسول حضرت امامہ نے انہیں جہنم کے کتے فرمایا ہے کہ خارجی کتوں کی شکل میں جہنم میں جائیں گے اور دوزخ میں دوزخیوں کے نزدیک بھی کتوں سے زیادہ ذلیل و خوار ہونگے۔ جو

فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَالِكَ اِذْ اَقْبَلَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ هٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاَرٰی عَلٰی وَجْهِهٖ

اس دوران کہ اچانک وہ سامنے آگیا تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ نوجوان یہ ہے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں ملاحظہ فرمارہا ہوں اسکی تھوڑی پر

سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجَعَلْتَ فِیْ نَفْسِكَ اَنْ لَّيْسَ فِی الْقَوْمِ

شیخ نجدی کی خارش کے دھبے تو وہ نوجوان حاضر ہوا اور سلام پیش کیا تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا نہیں تھا تیرے دل میں کہ نہیں ہے پوری قوم میں

خَيْرٌ مِّنْكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ وَلّٰى فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّقْتُلُ الرَّجُلَ

کوئی بہتر تجھ سے تو اس نے کہا ہاں پھر وہ پلٹا اور گھس گیا مسجد نبوی شریف میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کون قتل کرے گا اس آدمی کو

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا نَدْخُلُ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ

تو عرض کیا امیر المومنین حضرت ابو بکر نے میں تو تشریف لے گئے حضرت ابو بکر کہ فوراً وہ کھڑا ہے نماز پڑھ رہا ہے تو فرمایا حضرت ابو بکر نے

كَيْفَ اَقْتُلُ رَجُلًا وَّهُوَ يُصَلِّیْ وَقَدْ نَهَانَا النَّبِیُّ ﷺ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کیسے قتل کروں میں اس شخص کو حالانکہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور منع فرمادیا ہے ہم کو پیارے نبی ﷺ نے نمازیوں کے قتل کرنے سے پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

مَنْ يَّقْتُلُ الرَّجُلَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا

کون قتل کرے گا اس شخص کو تو عرض کیا امیر المومنین حضرت عمر نے میں یارسول اللہ تو تشریف لائے حضرت عمر مسجد نبوی شریف میں تو وہ اس وقت

هُوَ سَاجِدٌ فَقَالَ مِثْلَ مَاقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَرَادَ لَاَرْجِعَنَّ

وہ کھوپڑی زمین پر کیے ہوئے تھا تو فرمایا حضرت عمر نے مثل اسکے جو فرمایا تھا حضرت ابو بکر نے اور ارادہ فرمایا حضرت عمر نے کہ میں بھی لوٹ جاؤں گا

فَقَدْ رَجَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ يَاعُمَرُ فَذَكَرَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

جب لوٹ آئے ہیں وہ جو بہتر ہیں مجھ سے پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا عمر؟ تو ذکر کیا میں نے اسکا پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

مَنْ يَّقْتُلُ الرَّجُلَ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا فَقَالَ اَنْتَ تَقْتُلُهٗ اِنْ وَجَدْتَّهٗ فَدَخَلَ

کون قتل کریگا اس شخص کو تو عرض کیا امیر المومنین حضرت علی نے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ تم قتل کردو گے اسکو بشرطیکہ پالو تم اسکو تو تشریف لائے حضرت علی

मैं तो नहीं पहचाना प्यारे रसूल ने उसको तो हमने उसके औसाफ़ बयान किये तो भी नहीं पहचाना प्यारे रसूल ने उसको इस दौरान कि अचानक वो सामने आ गया तो हमने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह वो नौजवान ये है तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं मुलाहेज़ा फरमा रहा हूं इसकी थूथड़ी पर शेख़े नजदी की खारिश के धब्बे तो वह नौजवान हाज़िर हुआ और सलाम पेश किया तो फरमाया प्यारे रसूल ने क्या नहीं था तेरे दिल में कि नहीं है पूरी क़ौम में कोई बेहतर तुझसे? तो उसने कहा हाँ फिर वो पलटा और घुस गया मस्जिदे नबवी शरीफ़ में तो फरमाया प्यारे रसूल ने कौन क़त्ल करेगा इस आदमी को तो अर्ज़ किया अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र ने मैं! तो तशरीफ़ ले गये हज़रते अबू बक्र कि फ़ौरन वो खड़ा है नमाज़ पढ़ रहा है तो फरमाया हजरते अबू बक्र ने कैसे क़त्ल करूं मैं इस शख़्स को हालांकि वो नमाज़ पढ रहा है और मना फरमा दिया है हमको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ियों के क़त्ल करने से फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कौन क़त्ल करेगा इस शख़्स को अर्ज़ किया अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर ने मैं या रसूलल्लाह, तो तशरीफ़ लाये हज़रत उमर मस्जिदे नबवी शरीफ़ में तो वो उस वक्त खोपड़ी ज़मीन पर किये हुए था तो फरमाया हज़रते उमर ने मिस्ल इसके जो फरमाया था हज़रत अबू बक्र ने और इरादा फरमाया हज़रत उमर ने कि मैं भी लौट जाऊंगा जब लौट आये हैं वो जो बेहतर हैं मुझसे फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या किया उमर? तो ज़िक्र किया मैंने इसका फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

غازی اسلام انہیں جہنم رسید کریگا وہ بہترین غازی ہے اور جو ان خارجیوں کے ہاتھوں مرتبہ شہادت پائے وہ بہترین شہید ہوگا اور خارجی اگر سنی کے ہاتھوں مارا جائے تو وہ بدترین مقتولین میں سے ہوگا۔ سیدنا حضرت اُمامہ صحابیٔ رسول کے نزدیک یہ تمام خارجی لوگ مرتد خارج از اسلام اور کفار ہیں۔ حضرات ابوامامہ سے پوچھا گیا کہ خارجیوں کے بارے میں آپ نے جو کچھ فرمایا یہ آپکا اپنا ارشاد گرامی ہے کہ خارجی دوزخ کے کتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ دوسرے معاملات کی احادیث کریمہ تو میں نے پیارے رسول ﷺ سے ایک دو بار ہی سنی ہونگی مگر خارجیوں کے بارے میں پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان تو سات بار سنا ہے تب ہی تو میں پورے وثوق کیساتھ بیان کر رہا ہوں۔ ان نجدیوں وہابیوں خارجیوں کی برائیاں پیارے رسول ﷺ اکثر و بیشتر بیان فرماتے تھے اور حضرات صحابہ کرام کثرت سے ان کی برائیاں سماعت فرمایا کرتے تھے۔ بارگاہ رسالت کے گستاخوں کی برائیاں بیان کرنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔

(۳۴۳۰) اس حدیث شریف میں اس بات کی تعلیم ہے کہ منافقین نماز پڑھنے میں بڑے تیز ہوتے ہیں اور انکی نماز اسلامی نہیں بلکہ سیاسی ہوتی ہے اور ایسے نمازیوں کو دن کے اُجالے میں قتل کر دینا چاہیے جو نماز کی آڑ میں اسلام اور اہل اسلام پر شب خون مارتے ہوں جنکا مقصد کلمہ نماز کے نام پر وہابیت و خارجیت پھیلانا ہو۔ ان کی نمائشی نمازوں اور مصنوعی اسلام کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے بے ایمان بے ایمان ہی ہوتا ہے جو مصنوعی نمازی خود کو نماز کے کتنے ہی دبیز پردوں میں خود کیوں نہ چھپائے نماز روزے کا دھندہ اسے قتل سے نہیں بچا سکتا۔ اسکی چلت پھرت، اسکا کلمہ نماز سنی مسلمانوں کو بدعقیدگی کے جال میں پھانسنے کیلئے ایک بڑا بھیانک پھندہ ہے۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ، پروپیگنڈے کی بنیاد پر ایک حضرات صحابہ کرام کی مقدس جماعت میں بھی افضل ترین شخصیات دھوکہ کھا گئیں اور انہیں عابد و زاہد اور زیرک مسلمان سمجھ گئیں اگر ان جیسے بزرگوں نے دھوکہ میں آکر ٹیپ ٹاپ دیکھ کر اس بے ایمان نوجوان کو اے گریڈ کا مسلمان سمجھ لیا چونکہ مرتبہ صحابیت، غوثیت و قطبیت سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے سارے اغواث و اقطاب ملک کر بھی ایک صحابی کی عظمت کو

نہیں پہونچ سکتے۔ تو اگر چودھویں صدی کے بزرگوں نے کسی بے ایمان کو اسکی ٹیپ کی وجہ سے چودھویں صدی کا اے گریڈ کا مسلمان سمجھ لیا اور اسکی ٹیپ ٹاپ اور جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر اسکے تعریفوں کے پل باندھ دئے تو اس سے ان حضرات بزرگان دین کی عظمت و روحانیت پر حرف نہیں آتا جس طرح حضور صدیق اکبر حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عظمت و صحابیت پر کوئی حرف نہ آیا کسی منافق کی ٹیپ ٹاپ کو دیکھ کر دھوکہ میں آکر اس بے ایمان کو مومن جان لینے سمجھ لینے پر پیارے نبی ﷺ نے اپنے دونوں نائبوں کو کوئی سزا نہ دی نہ اظہار خفگی فرمایا تو چودھویں صدی کے کسی دہلوی کے حمایتی کی ٹیپ ٹاپ دیکھ کر اور قیامت خیز میڈیائی پروپیگنڈے سے دھوکہ کھا کر اسکے خطبے پڑھ دئے تو نہ ان بزرگوں کے خطبے پڑھنا اسے بے ایمان ہونے سے بچا سکتا ہے اور انکے یہ خطبے پڑھنا ان کی عظمت ایمانی اور ان کی روحانیت پر اثر انداز ہوسکتا ہے اسمٰعیل دہلوی کافر ہے اور اسکے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب وہ اپنے کتنے ہی ڈھول پٹوائے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ چھپے رستم ہی ملت مسلمہ میں اختلاف و افتراق، انتشار جو تم پیزار کا سبب ہوتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے ان حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم کے فیصلے کے بعد بھی یہی فرمایا کہ اگر حضرت علی کو یہ منافق چھپا رستم مل گیا تو حضرت علی اسکا کام تمام فرمادیں گے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو ذہن دیا کتنے ہی اونچے و نچے مسلمان اگر کسی کے بے تحاشہ پروپیگنڈے اور انتہائی ٹیپ ٹاپ کی وجہ سے اس بے ایمان کے ایمان کو کہیں مگر اسکا کفر تحقیق ہو تو انکے اس بے ایمان کے خطبے پڑھنے سے کچھ نہ ہوگا اس پر شرعی احکام نافذ ہونگے چونکہ ان حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم نے اسکے گندے عقائد و نظریات باطلہ سے اتفاق نہ فرمایا تو وہ شریعت کی نظر میں مجرم و گناہگار نہیں۔ انہوں نے اپنی سمجھ کے مطابق ایک مومن کی حمایت کی ہے اگر چہ ان کو دھوکہ ہوا ہے۔ سنی مسلمان اس مسئلے کو خوب اچھی طرح سمجھیں تاکہ کسی مصنوعی نمائشی نمبر دو کے فرضی بزرگ کو اصلی اور سچا بزرگ نہ مان لیں۔ نماز کو بھکانے کیلئے آڑ بنانا منافقین کا پرانا طریقہ ہے۔ مذکورہ احادیث کریمہ میں پیارے نبی ﷺ نے اپنے علم

غیب کے دریا بہائے اور ان لوگوں کی مختلف علامات اور نشانیوں سے انکا بھر پور تعارف فرمادیا ہے کہ اب دن کے اجالے میں ان دوست نما دشمنوں کو بخوبی و بآسانی جانا پہچانا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی خواہشات نفسانی اغواء شیطانی کا شکار نہیں ہے تو وہ اپنے دین کی حفاظت کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ حق جاننے حق سمجھنے حق پہچاننے حق ماننے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم الدین۔

(۳۴۳۱) حدود جمع ہے حد کی۔ اصطلاح شرع میں جرم کی شرعی مقررہ سزا کو حد کہتے ہیں۔ کبھی حرام چیزوں کو بھی حدود کہا جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں تو مت قریب جاؤ تم ان کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۶) اسلام میں زنا کی حد رجم یعنی سنگسار کرنا یا سو کوڑے ہیں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا شراب پینے کی سزا اسی کوڑے، پاکدامن عورت پر تہمت لگانے کی سزا اسی کوڑے ہیں۔ ڈکیتی وغیرہ کی سزا سولی وغیرہ ہے۔ قتل کی سزا قصاص ہے۔ یہ حد شرعی ہیں۔ باقی جوئے وغیرہ جرائم میں حد نہیں ہے تعزیر ہے کہ حاکم جو چاہے سزا دے۔ شرعی حدود اس گناہ کا کفارہ نہیں ہیں اور ان حدود سے آخرت کا عذاب بھی دفع نہ ہوگا۔ چنانچہ ڈاکوؤں کے بارے میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ یہ انکے لئے ذلت ہے دنیا میں اور انکے لئے آخرت میں عذاب ہے بہت بڑا مگر جنہوں نے توبہ کی تمہارے ان پر قابو پانے سے پہلے۔ تو جان لو تم بیشک اللہ بہت بخشنے والا ہے بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۷) اس ارشاد رب قدیر سے معلوم ہوا کہ ڈاکو کو سولی کی سزا دنیاوی رسوائی ہے اخروی سزا اسکے علاوہ ہے جو توبہ سے دفع ہو سکتی ہے اور جہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ ان جرموں کی سزا دنیا میں دیدی گئی ہے تو وہ سزا اسکا کفارہ بن گئی ہے اسکے لئے تو یہاں اس سزا سے وہ سزا مراد ہے جو توبہ کے ساتھ ہو کہ مجرم خود حاکم کے سامنے سزا لینے کیلئے حاضر ہو جائے جیسا کہ حضرات صحابہ کرام خود حاضر دربار رسالت ہو کر عرض کیا کرتے تھے پاک فرما دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ۔ حاکم اپنے خصوصی علم کی بنا پر کسی کو سزا نہیں دے سکتا جب تک گواہی یا اقرار سے اسکا ثبوت نہ ہو جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر جب نہ لائے وہ گواہان تو یہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۸) یہ دونوں حضرات کہیں باہر کے تھے انہوں نے پیارے رسول ﷺ سے قرآن کریم کی رو سے فیصلہ کرنے کو کہا وہ دربار عالی کے آداب سے پوری طرح واقف نہ تھے ورنہ پیارے رسول ﷺ کا فیصلہ کتاب اللہ پر موقوف نہیں ہے وہ جو فرما دیں وہی قرآنی فیصلہ ہے وہی فیصلہ شرعیہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے، نہیں ہے وہ مگر وحی جو کی جاتی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۱۲) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو کچھ عطا فرمائیں تم کو رسول تو لیلو تم اسکو اور وہ منع فرمائیں تم کو جس سے تو رک جاؤ اور ڈرو تم اللہ سے۔ بے شک اللہ سختی فرمانے والا ہے عذاب میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۶) پیارے رسول ﷺ کی جلوہ گری کے باوجود دوسرے اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ افضل کے ہوتے ہو مفضول سے مسئلہ معلوم کرنا جائز ہے اور اگر مفضول سے مسئلہ بتانے میں چوک ہو جائے تو افضل اسکی اصلاح کر دے۔ ان صحابی نے اپنے اجتہاد سے غلط سمجھ لیا کہ جس طرح قتل میں قاتل سو اونٹ فدیہ دیکر قصاص سے بچ سکتا ہے میرا بیٹا بھی اس فدیہ کی بنا پر رجم سے بچ جائیگا۔ اپنے اس اجتہاد کے بعد بھی انہوں نے اہل علم بڑے علماء صحابہ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرات علماء صحابہ نے انہیں مسئلہ بتا دیا کہ تمہارا بیٹا کنوارا ہے اور دوسرے کی بیوی شادی شدہ ہے۔ محصنہ کنوارے زانی کی سزا سو کوڑے ہیں اور محصنہ شادی شدہ زانیہ کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے جو سزا تجویز فرمائی وہ پیارے رسول ﷺ کی شان ہے کیونکہ پیارے رسول ﷺ کا ہر حکم، حکم قرآنی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اس نے اللہ کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰) زانی کے والد نے یہ بکریاں اور لونڈی صدقہ و خیرات کی نہ دی تھیں کیونکہ صدقہ و خیرات دیکر واپس نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عورت کے شوہر اور اسکے عزیزوں کو دی ہونگی کیونکہ ان کی آبرو ریزی ہوئی ہے جیسے قاتل مقتول کے وارثوں کو دیت دیتا ہے۔ سو کوڑے تو حد کے طور پر لگائے جائیں گے اور ملک بدری بطور تعزیر ہوگی کیونکہ اگر حاکم اس میں مصلحت دیکھے تو یہ سزا بھی دے سکتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ایک مرتبہ زانی کو ملک بدر فرمادیا تھا۔ وہ کفار سے جاملا تو آپ نے پھر کبھی یہ سزائے ملک بدری نہ دی اگر ملک بدری بھی حد ہوتی تو حضرت فاروق اعظم اسے آئندہ کیلئے بند نہ فرماتے بلکہ ہمیشہ اس سزا کو بھی جاری رکھتے۔ کبھی ملک بدری نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ زانی باہر جا کر اور آزاد ہو جائے۔ اسلئے اگر مفید ہو تو یہ سزا دی جائے۔ "انیس" سیدنا حضرت انس ابن ضحاک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیارے نبی ﷺ نے پیار و محبت میں انس کی جگہ انیس فرمایا یعنی تصغیر کے صیغے کیساتھ۔ اس سے پتہ چلا کہ تصغیر حقارت اور چھوٹے ہونے ہی کو بیان کرنے کیلئے نہیں بولی جاتی بلکہ کبھی پیار و محبت کیلئے بھی تصغیر کا استعمال ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت انس کو اقرار لینے اور پھر سزا دینے کیلئے بھیجا اس سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔ (۱) زنا کا اقرار نامہ سلطان اسلام کے سامنے ہونا ضروری نہیں بلکہ اسکے نائب کے سامنے بھی ہو سکتا ہے (۲) زانی کو سنگسار کرتے وقت سلطان اسلام کی موجودگی ضروری نہیں۔ نائب سلطان کی موجودگی گویا کہ سلطان کی موجودگی ہے (۳) فریقین میں سے ایک کے بیان پر بھی قاضی کفایت کر سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے صرف اس ایک شخص کا بیان سنا عورت کے شوہر کا بیان نہ لیا البتہ دوسرے ملزم کو سزا اسکے اقرار پر دی۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس جب دو فرشتے مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں حاضر ہوئے تو حضرت داؤد نے ایک کا بیان سماعت فرما کر فرما دیا کہ یہ دوسرا ظالم ہے جو اپنے پاس ننانوے بکریاں ہوتے ہوئے تیری ایک بکری، تکتا ہے اور پیارے نبی ﷺ نے صرف حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان سن کر حکم صادر فرمادیا تھا کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیب سے بقدر ضرورت خرچ لے لیا کرو۔

(۳۴۳۲) شریعت میں محصن وہ شخص ہے جو مسلمان آزاد، عاقل، بالغ ہو اور بذریعہ نکاح صحیح صحبت کر چکا ہو اگر ان میں سے ایک چیز نہ ہو تو غیر محصن ہے۔ غیر محصن زانی کی سزا کوڑے ہے۔ ایک سال کیلئے ملک بدر کرنا بطور تعزیر ہے۔ حد صرف سو کوڑے ہیں۔ کوڑے مارنے میں اس بات کا لحاظ رکھا جائیگا کہ زانی نہ مرے۔ اگر زانی بہت کمزور ہو اور کوڑے مارنے سے اسکے مرجانے کا خطرہ ہو تو نرم مار ماری جائے گی۔ اور سر، سینہ شرمگاہ پر کوڑے نہ مارے جائیں گے کہ اس سے مرجانے کا خطرہ ہے۔ ایسے ہی زنا سے حاملہ کنواری کو بحالت خطرۂ حمل کوڑے نہ مارے جائیں گے۔ حمل جننے کے بعد صحت و قوت آجانے کے بعد کوڑے مارے جائیں گے۔

(۳۴۳۳) کتاب اللہ کی بعض آیات کریمہ وہ ہیں جنکی تلاوت منسوخ ہے حکم باقی ہے بعض وہ ہیں جنکا حکم منسوخ ہے تلاوت باقی ہے۔ اسی طرح آیت رجم ہے کہ جس کی تلاوت منسوخ ہے مگر حکم باقی ہے کہ اس آیت کریمہ کی پیارے نبی ﷺ کے ظاہری زمانہ پاک میں تلاوت منسوخ ہوگی۔ اور حکم باقی ہے وہ آیت رجم یہ ہے۔ الشیخ والشیخۃ ازا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم ترجمہ۔ محصن اور محصنہ جب زنا کرلیں تو رجم کیا جائے گا دونوں عبرت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ سنگسار کرنا کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع صحابہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ سنگساری کا انکار کفر ہے۔ قرآن کریم کی بعض آیات کریمہ سے سنگساری کا حکم ثابت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو دو برا کام کریں تم میں سے تو سزا دو دونوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۴) اس سزا میں سنگساری بھی داخل ہے (مرقاۃ شریف) زانی محصن کو سنگسار کرنے کیلئے شرط ہے کہ اسکا زنا کرنا شرعاً ثابت ہو یعنی چار مسلمان مردوں کی گواہی جو زنا کا مشاہدہ کریں یا غیر خاوند والی عورت کہ اسکو حمل قائم ہو جائے خواہ کنواری ہو بیوہ خواہ خاوند والی کہ اسکا شوہر مفقود الخبر یا غائب شرعی ہو۔ یا شرعی اقرار ہو چار بار۔ اسکے بغیر سنگسار نہیں کیا جا سکتا۔ نماز کی رکعتیں، زکوٰۃ کی مقدار قرآن کریم میں ہمیں نہیں ملتی مگر حق ہیں انکا انکار کفر ہے۔ اسی طرح رجم صراحتاً قرآن کریم میں ہمیں نہیں ملتا مگر حق ہے۔ خوارج کے سوا کسی نے بھی نام نہاد فرقہ اسلامی ہی کیوں نہ ہو سنگساری کا انکار نہ کیا۔ خارجیوں کا انکار باطل ہے وہ خود ہی باطل ہیں۔

(۳۴۳۴) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اگر کسی سے اتفاقاً کوئی گناہ ہو جاتا زنا سرزد ہو جاتا تو وہ اس سے پاک صاف ہونے کی ہر ممکن کوشش فرماتے۔ بشری تقاضے اور شیطان

اَلْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَتَلْتَهُ لَكَانَ اَوَّلَهُمْ

مسجد نبوی شریف میں تو وہ رفو چکر ہو چکا تھا تو فرمایا پیارے رسول نے سنو اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تم اسے قتل کر دیتے تو وہ فتنے اگانے والوں میں کا پہلا

وَآخِرَهُمْ وَمَا اخْتَلَفَ فِي اُمَّتِيْ اِثْنَانِ۔ (رواہ الابریز)

اور انکا آخری ہوتا اور نہیں جھگڑتے میری امت میں دو فرد۔

﴿بَابُ الْحُدُوْدِ ترجمہ: شرعی مقررہ سزاؤں کا باب﴾

(۳۴۳۱) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ

ترجمہ: بیشک دو شخص جھگڑتے آئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کی ایک نے ان دونوں میں سے کہ فیصلہ فرما دیجئے آپ

بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ

ہم دونوں کے درمیان کتاب اللہ سے دوسرے نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ فیصلہ فرما دیجئے آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے اور اجازت عنایت فرما دیجئے

اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ

کہ میں کچھ عرض کروں فرمایا پیارے رسول نے کہو! اس نے عرض کیا بیشک میرا بیٹا تھا مزدور اسکے یہاں تو زنا کر لیا اس نے اسکی بیوی کیساتھ

فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ

تو خبر دی لوگوں نے مجھ کو کہ میرے بیٹے پر سنگساری ہے تو فدیہ دیدیا ہے میں نے بیٹے کی طرف سے سو بکریاں اور ایک باندی پھر بیشک میں نے مسئلہ معلوم کیا

اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

علم والوں سے تو بتایا انہوں نے مجھ کو کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کیلئے ملک بدر کرنا ہے اور سنگساری اسکی بیوی پر ہے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ

خبردار! اسکی قسم میری جان جسکے دست قدرت میں ہے میں ضرور فیصلہ صادر فرماؤنگا تمہارے درمیان کتاب اللہ سے سنو تمہاری بکریاں اور تمہاری باندی

अलैहे वसल्लम ने कौन क़त्ल करेगा उस शख़्स को तो अर्ज़ किया अमीरुल मोमिनीन हजरत अली ने मैं, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम क़त्ल कर दोगे उसको बशर्ते कि पालो तुम उसको तो तशरीफ़ लाये हज़रते अली मस्जिदे नबवी शरीफ़ में तो वो रफूचक्कर हो चुका था तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने सुनो अल्लाह तआला की क़सम अगर तुम उसे क़त्ल कर देते तो वो फितने उगाने वालों में का पहला और उनका आख़िरी होता और नहीं झगड़ते मेरी उम्मत में दो फ़र्द।

(192) शरई मुक़र्ररा सज़ाओं का बाब

3431 हदीस शरीफ़:— बेशक दो शख़्स झगड़ते आये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ की एक ने उन दोनों में से कि फ़ैसला फ़रमा दीजिये आप हम दोनों के दरमियान किताबुल्लाह से दूसरे ने अर्ज़ किया हाँ या रसूलल्लाह फ़ैसला फ़रमा दीजिये आप हमारे दरमियान किताबुल्लाह से और इजाज़त इनायत फ़रमा दीजिये कि मैं कुछ अर्ज़ करूँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कहो! उसने अर्ज किया बेशक मेरा बेटा था मजदूर इसके यहाँ तो ज़िना कर लिया उसने उसकी बीवी के साथ तो खबर दी लोगों ने मुझको कि मेरे बेटे पर संगसारी है तो फ़िदया दे दिया है मैंने बए की तरफ़ से सौ बकरियाँ और एक बांदी फिर बेशक मैंने मसअला मालूम किया इल्म वालों से तो बताया उन्होंने मुझको कि मेरे बेटे पर सौ कोड़े और एक साल के लिये मुल्क बदर करना है और संगसारी इसकी बीवी पर है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बरदार! उसकी क़सम मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है मैं ज़रूर फ़ैसला सादिर फ़रमाऊँगा तुम्हारे दरमियान

فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا

تو واپس ہوگی تمہیں اور لیکن تیرا بیٹا تو اس پر سو کوڑے ہیں اور ملک بدر کرنا ہے ایک سال کیلئے اور لیکن تم اے انیس صبح کو جاؤ اس کی بیوی کے پاس

فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

پھر اگر وہ اقرار زنا کرے تو سنگسار کر دو تو اقرار کر لیا زانیہ نے تو سنگسار کر دیا اس زانیہ کو۔

(۳۴۳۲) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَاْمُرُ فِيْمَنْ

ترجمہ: حضرت زید ابن خالد سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ حکم صادر فرماتے تھے پیارے نبی اسکے بارے میں

زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جس نے زنا کیا اور محصن نہیں ہے تو سو کوڑے کا اور ایک سال کے ملک بدر ہونے کا۔

(۳۴۳۳) حدیث شریف: اَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے بھیجا پیارے محمد ﷺ کو حق کیساتھ اور نازل فرمائی پیارے رسول پر کتاب کہ تھی اس میں جو نازل فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى

اللہ تعالیٰ نے کہ سنگساری کی آیت کریمہ سنگسار فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر رجم کیا ہم نے پیارے رسول کے بعد اور رجم کتاب اللہ میں ثابت ہے اس پر

مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِم)

جس نے زنا کیا جبکہ محصن کو مردوں میں سے اور عورتوں میں سے جبکہ قائم ہو جائیں گواہان یا ہو حمل یا اقرار۔

(۳۴۳۴) حدیث شریف: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ

ترجمہ: حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص اور پیارے نبی مسجد شریف میں رونق افروز تھے تو پکارا اس شخص نے پیارے نبی کو

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ

یارسول اللہ بیشک میں نے زنا کیا ہے تو منہ پھیر لیا اس کی طرف سے پیارے نبی ﷺ نے پھر آگیا وہ شخص پیارے نبی کے چہرے کی اس جانب

किताबुल्लाह से, सुनो तुम्हारी बकरियां और तुम्हारी बांदी तो वापस होगी तुम्हें और लेकिन तेरा बेटा तो उस पर सौ कोड़े है और मुल्क बदर करना है एक साल के लिये और लेकिन तुम ऐ उनैस सुबह को जाओ इसकी बीवी के पास फिर अगर वो इक़रारे ज़िना करे तो संगसार कर दो तो इक़रार कर लिया ज़ानिया ने तो संगसार कर दिया उस ज़ानिया को।

3432 हदीस शरीफ़:— हज़रते ज़ैद इब्ने ख़ालिद से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि हुक्म सादिर फ़रमाते थे प्यारे नबी उसके बारे में जिसने ज़िना किया और मोहसिन नहीं है तो सौ कोड़े का और एक साल के मुल्क बदर होने का।

3433 हदीस शरीफ़:— बेशक अल्लाह तआला ने भेजा प्यारे मौहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को हक़ के साथ और नाजिल फ़रमाई प्यारे रसूल पर किताब के थी उसमें जो नाजिल फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि संगसारी की आयाते करीमा, संगसार फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर रजम किया हमने प्यारे रसूल के बाद और रजम किताबुल्लाह में साबित है उस पर जिसने ज़िना किया जबकि मोहसिन को मर्दों में से और औरतों में से जबकि क़ायम हो जायें गवाहान या हमल या इक़रार

3434 हदीस शरीफ़:— हाज़िर हुए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में एक शख़्स और प्यारे नबी मस्जिद शरीफ़ में रौनक़ अफ़रोज़ थे तो पुकारा उस शख़्स ने प्यारे नबी को या रसूलल्लाह बेशक मैंने ज़िना किया है,

اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا شَهِدَ

جس طرف کو منہ پھیرا تھا پیارے نبی نے پھر عرض کیا بیشک میں نے زنا کیا ہے تو رخ پھیر لیا اس سے پیارے نبی ﷺ نے پھر جب وہ گواہیاں دے چکا

اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ

چار گواہیاں تو بلایا اس کو پیارے نبی ﷺ نے تو فرمایا کیا تجھے دیوانگی ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، پھر فرمایا پیارے نبی نے کیا تو محصن ہو چکا ہے؟

قَالَ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

عرض کیا اس نے ہاں یا رسول اللہ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ لیجاؤ اس کو اور سنگسار کر دو، حضرت ابن شہاب (امام زہری تابعی) نے فرمایا

فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَبْنِ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِیْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ

کہ مجھے خبر دی اس شخص نے جس نے سنا حضرت جابر سے وہ فرماتے ہیں تو رجم فرما دیا ہم نے اسکو مدینہ شریف میں جب لگے انکو پتھر

هَرَبَ حَتّٰی اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰی مَاتَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو وہ بھاگے یہاں تک کہ پکڑ لیا ہم نے انکو مقام حرہ میں تو رجم کر دیا ہم نے انکو یہاں تک کہ وہ انتقال فرما گئے۔

(۳۴۳۵) حدیث شریف: لَمَّا اَتٰی مَاعِزُبْنُ مَالِكٍ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ

ترجمہ: حاضر ہوئے حضرت ماعز ابن مالک پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو فرمایا پیارے نبی نے ان سے شاید بوسہ لیا ہوگا تم نے

اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنِكْتَهَا

یا اشارہ بازی کی ہوگی یا دیکھ لیا ہوگا نظر بد سے، حضرت ماعز نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، فرمایا پیارے نبی نے کیا صحبت کر لی ہے تم نے اس سے؟

لَا یَكْنِیْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

تو چھپا ڈھکا انداز اختیار نہ فرمایا عرض کیا ہاں، تو اس وقت حکم فرمایا پیارے نبی نے انکے سنگسار کرنے کا۔

(۳۴۳۶) حدیث شریف: جَآءَ مَاعِزُبْنُ مَالِكٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ

ترجمہ: حاضر ہوئے حضرت ماعز ابن بن مالک پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ پاک فرما دیجئے مجھ کو

तो मुंह फेर लिया इसकी तरफ से प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर आ गया वो शख़्स प्यारे नवी के चेहरे की उस जानिब जिस तरफ़ को मुंह फेरा था प्यारे नवी ने फिर अर्ज़ किया वेशक मैंने ज़िना किया है तो रूख फेर लिया उससे प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर जब वो गवाहियाँ दे चुका चार गवाहियाँ तो वुलाया उसको प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फरमाया क्या तुझे दीवानगी है? उसने अर्ज़ किया नहीं, फिर फ़रमाया प्यारे नवी ने क्या तू मोहसिन हो चुका है? अर्ज किया उसने हाँ या रसूलल्लाह तो फ़रमाया प्यारे नवी ने कि ले जाओ इसको और संगसार कर दो, हज़रत इब्ने सहाव (इमामे ज़ुहरी तावेई) ने फ़रमाया कि मुझे ख़वर दी उस शख़्स ने जिसने सुना हज़रते जाविर से वो फ़रमाते हैं तो रज्म फ़रमा दिया हमने उसको मदीने शरीफ़ में जव लगे उनको पत्थर तो वो भागे यहाँ तक की पकड़ लिया हमने उनको मकामे हिर्रा में तो रज्म कर दिया हमने उनको यहाँ तक कि वो इंतकाल फ़रमा गये।
3435 हदीस शरीफ़— हाजिर हुए हजरते माइज इब्ने मालिक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में तो फ़रमाया प्यारे नवी ने उनसे शायद वोसा लिया होगा तुमने या इशारे बाज़ी की होगी या देख लिया होगा नज़रे वद से, हज़रते माइज ने अर्ज़ किया नहीं या रसूलल्लाह, फ़रमाया प्यारे नवी ने क्या सोहवत कर ली है तुमने उससे? तो छुपा ढका अंदाज इख़्तेयार ना फ़रमाया, अर्ज़ किया हाँ, तो उस वक्त हुक्म फ़रमाया प्यारे नवी ने उनके संगसार करने का।
3436 हदीस शरीफ़— हाज़िर हुए हज़रते माइज़ इब्ने विन मालिक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम

کے ورغلانے سے اگر کچھ ہو بھی گیا تو انہیں فوراً توفیق توبہ اور احساس گناہ ہوتا اور وہ خوف خدا کے جذبے سے سرشار ہو کر خود کو انصاف گاہ میں پیش کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔ آج ہم لوگ اپنے جرائم چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ حضرات معافی، پاکی و صفائی کی کوشش فرماتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سنگسار صرف حاکم اسلام یا اسکا نائب ہی اسکے حکم پر کر سکتا ہے۔ دوسرا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان صحابی نے کسی دوسرے صحابی سے کچھ نہ کہا بلکہ سیدھے دربار رسالت میں پہونچے۔ اس حدیث شریف میں چار گواہیاں ان صحابی کا خود چار بار اقرار بھی چار مرتبہ ہی ہوگا۔ اور یہ چار اقرار بھی چار الگ الگ مقام پر ہوں۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے ان سے چار جانب اقرار کرائے۔ مجنون کا اقرار معتبر نہیں ہے۔ مدہوش بے ہوش کا اقرار بھی معتبر نہیں ہے کیونکہ ایک روایت مبارکہ میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا دیکھو یہ نشہ میں تو نہیں ہے اسکا منہ سونگھا گیا تو وہ نشہ میں تھا۔ امام رجم کے شرائط کی تحقیقات کرے۔ احصان بھی اقرار سے ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر اقرار زنا کے بعد ملزم اپنے اقرار سے پھر جائے تو سنگسار نہیں کیا جائیگا۔ اقرار زنا میں مزنیہ عورت کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔ اور نہ ہی امام اس سے عورت کا نام یہ پوچھے کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے اسکا نام کیا ہے اگر وہ ملزم کسی عورت کا نام بھی لے تب بھی اس ملزم کے اقرار سے وہ عورت سنگسار نہیں کی جائیگی کیونکہ ہر شخص کا اقرار اپنے متعلق ہو سکتا ہے عورت خود اقرار زنا کریگی تو سزا پائیگی۔ بعض زانی کہ سنگسار کیا جائیگا کوڑے نہ مارے جائیں گے۔ ان صحابہ کا پتھر کھا کر بھاگ جانا یہ بتا رہا ہے کہ زانی مرد کو باندھ کر یا گاڑھ کر سنگسار نہ کیا جائیگا البتہ زانیہ عورت کا نصف حصہ گاڑ کر رجم کیا جائیگا کہ پیارے نبی ﷺ نے عورت کو گاڑھ کر ہی رجم فرمایا تھا۔ مرد کو رجم کرنے کیلئے شہرت چاہئے اس لئے شہر میں بلکہ بازار میں رجم کرنا چاہیے۔ عورت کے پردے کا لحاظ رکھا جانا چاہیے۔ کوڑے بھی سبکے سامنے مارے جائیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور موجود ہے سزا کے وقت ان دونوں کی ایک گروہ ایمان والوں کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۶) جزء

مدینہ شریف کے دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین ہے بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ وہ سنگسار کیئے گئے جنازہ گاہ میں۔ وہاں رجم کیا گیا تو وہ بھاگے پھر انکو پکڑ کر لایا گیا اور انہیں رجم کیا گیا ان کا انتقال ہو گیا پھر فرمائے ان کیلئے پیارے نبی ﷺ نے کلمات خیر اور نماز جنازہ پڑھی ان پر۔ جنازہ گاہ جنت البقیع میں تھی جو مدینہ شریف کا قبرستان ہے۔ جنازہ گاہ پر مسجد کے احکام جاری ہوئے کیونکہ مسجد میں رجم کرنا حرام ہے کہ اس میں خون وغیرہ مسجد میں گریں گے اور مسجد نجاست سے لتھڑے گی۔ مگر یہ کام جنازہ گاہ میں جائز ہیں۔ جنازہ گاہ میں جنبی (ناپاک) آسکتا ہے مسجد میں نہیں حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بچاؤ تم اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں اور دیوانوں سے اور چیخنے چلانے سے اور خرید و فروخت سے اور حدود قائم کرنے سے اور خوشبو کا اہتمام کرو جمعہ کے دن اور رکھو عیادت کی جگہ مسجدوں کے دروازوں پر۔ وہ لوگ اس عبرت لیں جنہوں نے مسجدوں کو ہوٹل اور دھرم شالہ بنا رکھا ہے۔ کہ ہنسنا، سونا، کھانا پینا اور نہ جانے کیا کیا مسجدوں میں کرتے ہیں۔ مگر یہ غرہ کہ ہم اللہ کے راستے میں ہیں۔ اگر اقراری زانی رجم کے دوران بھاگ جائے تو اسے چھوڑ دیا جائیگا کہ یہ بھاگنا اپنے اقرار جرم سے پھرنا ہے اور اقرار زنا میں پھر جانا قبول ہے چونکہ ابو داؤد شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے دوران رجم انکے بھاگنے اور پھر دوبارہ پکڑ کر لانے اور پھر رجم کرنے پر فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ مگر چونکہ حد کا ثبوت صراحتاً اقرار سے ہو چکا تھا اور اقرار صراحتاً نہ تھا اس لئے وہ سنگسار کرنے والے حضرات کرام معذور سمجھے گئے اور ان پر قصاص یا دیت لازم نہ فرمائی۔ کلمات خیر یعنی ایصال ثواب دعاء مغفرت فرمائی مرحوم کیلئے۔ مرنے والے کیلئے ایصال ثواب کرنا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے نماز جنازہ بھی ادا فرمائی اور حضرات صحابہ کرام کو نماز جنازہ پڑھنے کا حکم بھی فرمایا۔

(۳۴۳۵) حاکم اقراری زانی کو اقرار سے بچ جانے کی اشارۃً تلقین کر سکتا ہے۔ چونکہ حد میں یقین و جزم چاہیے۔ کنایات میں شبہ ہوتا ہے۔ اس لئے پیارے نبی ﷺ نے ان کھلے الفاظ کیساتھ اقرار کرایا۔ ابو داؤد شریف نسائی شریف کی روایات مبارکہ میں ہے کہ

فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ

تو فرمایا پیارے نبی نے افسوس تم پر جاؤ لوٹ جاؤ پھر معافی مانگو تم اللہ سے اور توبہ کرو اسکی بارگاہ رحمت میں، راوی نے فرمایا کہ واپس ہوئے حضرت ماعز

غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِىْ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ

تھوڑی دور پر پھر حاضر ہو گئے پھر عرض کیا یا رسول اللہ معاف فرما دیجئے مجھ کو پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اسی طرح یہاں تک کہ ہو گئی جب چوتھی بار

قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا اُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو تب فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کس چیز سے پاک کروں میں تمکو؟ عرض کیا حضرت ماعز نے زنا سے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ

کیا انکو دیوانگی ہے؟ تو بتایا گیا کہ حضرت ماعز دیوانے نہیں ہے پھر فرمایا پیارے رسول نے کیا شراب پی لی ہے؟ تو کھڑے ہو گئے ایک شخص

فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ اَزَنَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ

تو منہ سونگھا انکا تو نہیں پائی انکے منہ سے شراب کی بدبو تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تم نے زنا کر لیا ہے؟ عرض کیا حضرت ماعز نے ہاں تو حکم فرمایا پیارے رسول نے

بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ

رجم کا تو رجم کیا گیا پھر ٹھہرے رہے لوگ دو دن یا تین دن پھر تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ تو فرمایا کہ دعاء مغفرت کرو ماعز ابن مالک کیلئے

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَآءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ

کہ انہوں نے ایسی توبہ کی ہے اگر بانٹ دی جائے ایک جماعت کے درمیان تو گھیرے انکو پھر حاضر ہوئی ایک عورت ازد کے قبیلۂ غامد کی تو عرض کیا اس عورت نے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِىْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِىْ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَتُوْبِىْ اِلَيْهِ

یارسول اللہ پاک فرما دیجئے مجھ کو تو فرمایا پیارے رسول نے افسوس ہے تجھ پر جا لوٹ جا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور توبہ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ رحمت میں

فَقَالَتْ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِىْ كَمَا رَدَّدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا

تو عرض کیا اس زانیہ عورت نے آپ چاہتے ہیں کہ مجھے لوٹا دیں جیسا کہ لوٹایا تھا آپ نے حضرت ماعز ابن مالک کو بیشک یہ عورت تو حاملہ ہے زنا سے

की वारगाह में तो अर्ज किया उन्होंने या रसूलल्लाह पाक फरमा दीजिए मुझको, तो फरमाया प्यारे नवी ने अफसोस तुम पर- जाओ लौट जाओ फिर मुआफी मांगो तुम अल्लाह से और तौवा करो उसकी वारगाहे रहमत में, रावी ने फरमाया कि वापस हुए हजरते माइज़ थोड़ी दूर पर फिर हाज़िर हो गये फिर अर्ज़ किया या रसूलल्लाह मुआफ फरमा दीजिए मुझको, फिर फ़रमाया प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इसी तरह यहाँ तक कि हो गयी जव चौथी वार तो तव फरमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि किस चीज़ से पाक करूँ मैं तुमको? अर्ज़ किया हज़रते माइज़ ने जिना से, फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या इनको दीवानगी है? तो वताया गया कि हजरते माइज दीवाने नहीं हैं फिर फरमाया प्यारे रसूल ने क्या शराव पी ली है? तो खड़े हो गये एक शख्स तो मुंह सूंघा उनका तो नहीं पाई उनके मुंह से शराव की वदवू तो फरमाया प्यारे रसूल ने क्या तुमने जिना कर लिया है? अर्ज़ किया हज़रते माइज़ ने हाँ तो हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने रज्म का तो रज्म किया गया फिर खड़े रहे लोग दो दिन या तीन दिन फिर तशरीफ लाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फ़रमाया कि दुआ ए मगफ़रत करो माइज़ इब्ने मालिक के लिए कि उन्होंने ऐसी तौवा की है अगर वांट दी जाये एक जमाअत के दरमियान तो घेरे उनको फिर हाज़िर हुई एक औरत अज्द के कविला ए गामिद की तो अर्ज़ किया उस औरत ने या रसूलल्लाह पाक फरमा दीजिए मुझको तो फरमाया प्यारे रसूल ने अफसोस है तुझ पर जा लौट जा अल्लाह तआला से माफी मांग और तौवा कर अल्लाह तआला की वारगाहे रहमत में तो अर्ज़ किया इस ज़ानिया

پیارے نبی ﷺ نے "کیا صحبت کر لی ہے تم نے" کے بعد فرمایا کہ تیرا عضو تناسل اس عورت کی آگے کے مقام میں غائب ہو گیا؟ حضرت ماعز نے عرض کیا ہاں جیسے سرمہ دانی میں سلائی اور کنویں میں رسی داخل ہوتی ہے پھر دریافت فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کیا تم جانتے ہو کہ زنا کسے کہتے ہیں؟ حضرت ماعز نے عرض کیا جو کام شوہر اپنی بیوی کے ساتھ حلال کرتا ہے وہی کام میں نے اس عورت کے ساتھ حرام کیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ باتیں کیوں کرتے ہو؟ حضرت ماعز نے عرض کیا تاکہ آپ مجھے پاک فرما دیں۔ تب پیارے نبی ﷺ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ رجم کے بعد دو شخصوں کو کہتے سنا گیا کہ ماعز کتے کی موت مارے گئے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تم اس مقبول بارگاہ الٰہی کی غیبت کر رہے ہو وہ تو جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔

(۳۴۳۶) دیوانے اور نشے والے کا اقرار کرنا معتبر نہیں ہے۔ شراب پینے کا ثبوت یہ ہے کہ یا تو منہ سے بدبو آئے۔ یا شراب نکلے یا لڑکھڑائے کہ بدمست ٹھیک ٹھاک نہیں چل پاتا کبھی سیدھا کبھی پٹری سے اتر جاتا ہے۔ اور ان سب میں منہ کی بدبو سب بڑا ثبوت ہے۔ حضرت ماعز کے اس گناہ کی معافی تو رجم ہے اور دعاء مغفرت والیصال ثواب سے انکے درجات کی ترقی ہوگی۔ کوئی شخص بھی دعاء خیر سے مستثنیٰ نہیں۔ اور دعاء مغفرت والیصال ثواب صرف گناہوں کی معافی کا ذریعہ نہیں بلکہ بلندیٔ درجات کا بھی وسیلہ ہے (مرقاۃ شریف) زانی کا رجم ہی توبہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اس رجم کو توبہ قرار دیا۔ چونکہ حضرت ماعز نے اقرار گناہ کر کے سنگسار ہونا قبول فرمایا اس لئے ان کا یہ عمل شاندار توبہ قرار پایا۔ اگر زانی کا زنا ثابت نہ ہو اور وہ خفیہ ہی توبہ کرے تو بھی مغفرت کی امید ہے۔ حاملہ عورت کو رجم کرنے میں ایک جان بلا وجہ ضائع ہوگی اس لئے حاملہ کو قتل یا رجم نہیں کیا جا سکتا نہ تو حق اللہ میں اور نہ حقوق العباد میں۔ لہٰذا قاتلہ حاملہ سے بچہ جننے کے بعد قصاص لیا جائیگا کیونکہ ماں کے قصور سے بچہ ہلاک نہ کیا جائیگا۔ یہ انصاری صاحب جو ضامن ہوئے ہیں یہ صرف بحفاظت حمل جننے کے خرچ واخراجات کے کفیل وضامن ہوئے۔ یہ ملزمہ کو حاضر کرنے کے کفیل وضامن نہ تھے کہ شرعی حد میں ضمانت جائز نہیں ہے۔ آج بھی قتل کے ملزم کی ضمانت نہیں لی جاتی بلکہ اسے دوران مقدمہ حوالات میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس کفیل نے عورت کے بچہ جن دینے کی خبر دے کر دریافت کیا کہ اب اسے کچھ مہلت دی جائے گی یا رجم کیا جائے گا۔ اب بھی اس ماں کو رجم نہ کیا جائے گا کہ دودھ کون پلائے گا اب بھی بچے کیلئے خطرہ ہے کہیں بچہ ضائع نہ ہو جائے۔ اس عورت زانیہ پر خوف خدا اس درجے غالب تھا کہ وہ گھڑی کی چوتھائی میں چاہتی تھی کہ میں رجم کر دی جاؤں اور میرا دامن گناہ کی آلودگی سے پاک و صاف ہو جائے۔ اسی جذبے سے آراستہ ہو کر وہ اپنے بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا دیکر لائی تاکہ پھر کوئی ایسا حیلہ نہ ہو جائے کہ میں گناہوں کی پاکی سے پاک نہ ہو سکوں اور تاخیر ہو جائے برابر حاضر دربار رسالت ہوتی رہیں اور رجم کی درخواست کرتی رہیں کہ جذبہ توبہ کم نہ ہوا۔ سینہ تک گڑھا کھدوانے میں حکمت یہ ہے کہ عورت بھاگ نہ سکے اور اسکی پردہ دری نہ ہو۔ عورت کو رجم کے وقت سینے تک گڑھے میں داب دینا۔ یہ حکم مستحب ہے واجب نہیں (مرقاۃ شریف) زنا کا ثبوت اگر گواہوں سے ہو تو پہلے گواہان ہی پتھر ماریں گے پھر دوسرے لوگ پتھر ماریں گے۔ حضرت خالد نے اس رجم کی جانی والی عورت کو برا بھلا کہا کہ اگر یہ زنا نہ کرتی تو رجم نہ ہوتی اور جب رجم نہ ہوتی تو اس کے پتھر نہ مارتا اور جب پتھر نہ مارتا تو اسکے خون نہ بہتا اور میرے کپڑے بھی خون سے خراب نہ ہوتے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے خالد اس عورت کو برا نہ کہو کیونکہ اسکی شاندار مغفرت ہو چکی ہے۔ اپنے جرم کا اقرار کر لینا اور اسکی سزا لے لینا بھی توبہ ہے۔ اگرچہ منہ سے توبہ کے الفاظ نہ کہے ہوں۔ ندامت و شرمندگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کرنا یہ بھی توبہ ہیں۔ ٹیکس وصول کرنے والے عام طور پر بے درد اور ظلم وزیادتی کے خوگر ہوتے ہیں اور رعایا سے ٹیکس وصول کرنے میں ظلم کی آندھی چلاتے ہیں اسلئے حدیث شریف میں انہیں مثال کے طور پر پیش فرمایا کہ اگر اس قسم کی توبہ ٹیکس وصول کرنے والے بھی کر لیں تو ان کی مغفرت ہو جائے ان دونوں حضرات کا زنا سے توبہ نہ کرنا اور خود کو رجم کرانا اس لئے تھا کہ وہ رجم کو حقیقی توبہ خیال فرماتے تھے۔

فَقَالَ اَنْتَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَافِيْ بَطْنِكَ

پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ تو؟ زانیہ عورت نے عرض کیا ہاں، فرمایا پیارے رسول نے اس زانیہ عورت سے یہاں تک کہ جن دے جو تیرے پیٹ میں ہے

قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِيْ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى

راوی نے فرمایا کہ ضامن بن گئے اس حاملہ زانیہ کے ایک انصار میں سے یہاں تک کہ جن دیا اس عورت نے تو آئے وہ انصاری شخص

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ اِذًا لَّا تَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا

پیارے نبی ﷺ کے دربار میں تو عرض کیا کہ جن دیا ہے غامدیہ عورت نے تو فرمایا کہ اب تو ہم نہ سنگسار کریں گے اس عورت کو اور نہ چھوڑیں گے ہم اسکے بچے کو چھوٹا

لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِيْ فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

کہ نہیں ہے اس کیلئے جو دودھ پلادے اس چھوٹے بچے کو تو کھڑے ہوئے ایک شخص انصار میں سے تو عرض کیا انہوں نے کہ میرے ذمہ ہے اس بچے کو دودھ پلانا یا نبی اللہ

قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ قَالَ اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ

راوی نے فرمایا تب سنگسار کر دیا گیا اس عورت کو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے نبی نے جا یہاں تک کہ تو جن دے پھر جب جن چکی تو فرمایا پیارے نبی نے

اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ وَفِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ

جا کر دودھ پلا اس بچے کو یہاں تک کہ دودھ چھڑا دے تو اسکا پھر جب دودھ چھڑا دیا اس کا تو لائی اس بچے کو کہ اس بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا

فَقَالَ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَقَدْ اَكَلَتُ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

تو عرض کیا اس عورت نے اس بچے کا یا نبی اللہ دودھ چھڑا دیا ہے اور کھانے لگا ہے بچہ کھانا تب دیدیا پیارے نبی نے بچے کو ایک شخص کو مسلمانوں میں سے

ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ

پھر حکم فرمایا اس عوت سے متعلق تو کھودا گیا اس عورت کیلئے گڑھا اسکے سینے تک اور حکم فرمایا لوگوں کو تو سنگسار کیا لوگوں نے اس عورت کو کہ لا رہے تھے

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا

حضرت خالد ابن ولید پتھر تو مارا گیا اس عورت کو پتھر تو پڑ گئیں خون کی چھینٹیں حضرت خالد کے چہرے پر تو برا بھلا کہا حضرت خالد نے اس عورت کو

औरत ने आप चाहते हैं कि मुझे लौटा दें जैसा कि लौटाया था आपने हज़रते माइज़ इब्ने मालिक को बेशक ये औरत तो हामेला है ज़िना से फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तो? ज़ानिया औरत ने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने इस ज़ानिया औरत से यहाँ तक कि जन दे जो तेरे पेट में है रावी ने फ़रमाया कि ज़ामिन बन गये इस हामेला ज़ानिया के एक अंसार में से यहाँ तक कि जन दिया इस औरत ने तो आये वो अंसारी शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो अर्ज़ किया कि जन दिया है ग़ामिद ये औरत ने तो फ़रमाया कि अब तो हम ना संगसार करेंगे इस औरत को और ना छोड़ेंगे हम इसके बच्चे को छोटा के नहीं हो इसके लिए जो दूध पिला दे इस छोटे बच्चे को तो खड़े हुए एक शख़्स अंसार में से तो अर्ज़ किया उन्होंने कि मेरे जिम्मे है इस बच्चे को दूध पिलाना या नबियल्लाह! रावी ने फ़रमाया तब संगसार कर दिया गया उस औरत को और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे नबी ने जा यहाँ तक कि तू जन दे फिर जन चुकी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जाके दूध पिला उस बच्चे को यहाँ तक कि दूध छुड़ा दे तो इसका फिर जब दूध छुड़ा दिया इसका तो लाई उस बच्चे को कि इस बच्चे के हाथ में रोटी का टुकड़ा था तो अर्ज़ किया इस औरत ने इस बच्चे का या नबी अल्लाह दूध छुड़ा दिया है और खाने लगा है बच्चा खाना तब दे दिया प्यारे नबी ने बच्चे को एक शख़्स को मुसलमानों में से फिर हुक्म फ़रमाया उस औरत से मुताअल्लिक़ तो खोदा गया उस औरत के लिए गढ्ढा उसके सीने तक और हुक्म फ़रमाया लोगों को तो संगसार किया लोगों ने उस औरत को कि ला रहे थे हज़रते खालिद इब्ने वलीद पत्थर तो मारा गया उस औरत को पत्थर

(۳۴۳۷) مولا اپنی باندی کو خود بھی کوڑے لگا سکتا ہے بشرطیکہ فیصلۂ حاکم اسلام موجود ہو۔ باندی کنواری ہو یا شادی شدہ اسکے لئے زنا کی سزا پچاس کوڑے ہیں۔ آزاد عورت کی آدھی سزا۔ باندی کو رجم نہیں کیا جائیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر اگر کریں وہ بے حیائی تو ان پر آدھی ہے اسکی جو آزاد عورتوں پر ہے سزا میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۰) اس آیت کریمہ میں سزا سے مراد کوڑے ہیں نہ کہ رجم کیونکہ رجم آدھا نہیں ہوسکتا۔ زانیہ باندی کو کوڑے ضرور لگائے صرف برا بھلا کہہ کر نہ ٹال دے اور کوڑے مارنے کے بعد برا بھلا نہ کہے کیونکہ یہ کوڑے اسکی پوری سزا ہوگئی۔ غلاموں اور باندیوں کو ملک بدر نہ کیا جائے کیونکہ سخت خطرہ ہے۔ اگر گزشتہ سزائیں فائدہ مند نہ ہوں اور وہ زنا سے باز نہ آئے تو جرم کیساتھ سزا کی بھی تکرار ہوگی اور اگر اسے زنا کی لت پڑ جائے تو اس مرد کے ہاتھ فروخت کردے جس سے وہ بار بار زنا کراتی ہے کیونکہ وہ اس پر لٹیا ہو چکی ہے۔ اسکے ہاتھ بیچ دینے سے وہ عورت اسکے لئے حلال ہو جائیگی یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ اسے فروخت کردے جو اسے زنا سے روک سکے۔ جب زانیہ باندی کو بیچے تو آخر مرتبہ والے زنا کی سزا مولیٰ نہ دلوائے بلکہ جو خرید لے وہ دلوائے۔ بیچنے والا یہ کہہ دے کہ اسکو کوڑے لگوا دینا۔ قیمتی چیز بہت سستی بیچ دینا درست ہے۔ یہ مال کی بربادی نہیں۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہت سستی چیز خریدنے سے وہاں منع فرمایا جہاں بیچنے والا اپنی سخت مفلسی کی وجہ سے سستے داموں پر مال بیچنے پر مجبور ہو جائے کہ یہ مجبور کی بیع ہے۔

(۳۴۳۸) اس حدیث شریف میں لوگوں سے مراد مسلمان ہیں اور غلام سے مراد ہر غلام ہے مسلمان ہو یا کافر۔ سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی زانیہ عورت کو کوڑے لگانے سے احتراز فرمایا جو زانیہ کہ بچہ جن چکی تھی کیونکہ بچہ جننے کے بعد عام طور پر عورت کمزور و ناتواں ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوڑوں کی تاب نہ لاسکے اور مر جائے۔ جس زانی اور زانیہ کی سزا کوڑے ہوں اسے کوڑے اس طرح مارے جائیں کہ وہ مر نہ سکے لہٰذا بیمار کو یوں ہی سخت سردی میں اور سخت گرمی میں کوڑے نہ لگائے جائیں جبکہ مر جانے کا خطرہ ہو۔ اگر یہ زانی دق یا سل کی بیماری میں مبتلا ہے جس سے شفاء کی امید ہو تو سو شاخوں والی لکڑی اسکے جسم پر اس طرح مار دی جائے کہ جان نہ نکلے۔ حاملہ کو بھی کوڑے نہ لگائے جائیں کہ اسکے مرنے کا اندیشہ ہے اور جس کی سزا رجم ہو اسے بہرحال رجم کردیا جائے کہ وہاں تو موت ہی دینی ہے اگرچہ یہ رجم بعد وضع حمل ہو۔ ابو داؤد شریف کی روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ اس عورت کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اسکا خون بند ہو جائے پھر قائم کراؤ اس پر حد جسکے تم مالک ہو۔ یعنی جب وہ حاملہ زانیہ طاقتور ہوسکے اور کوڑوں کی مار جھیل سکے۔ حدود قائم کرنا حاکم اسلام کا کام ہے۔ مولیٰ حاکم اسلام کی قائم کردہ سزا دے سکتا ہے۔ صرف مولیٰ حد قائم نہیں کرسکتا۔

(۳۴۳۹) سیدنا حضرت ماعز کا یہ بھاگنا غیر اختیاری تھا۔ اس سے ان کے اجر و ثواب یا توبہ کی قبولیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مرد کیلئے گڑھا نہ کھودا جائے بلکہ ویسے ہی سر بازار رجم کیا جائے تاکہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو رجم میں پتھر مارنا ہی ضروری نہیں بلکہ اینٹ روڑے ہڈی سے بھی مارا جاسکتا ہے۔ البتہ لاٹھی اور تلوار سے نہ مارا جائے گا کہ وہ قتل ہے رجم نہیں۔ اگر لاٹھی ڈنڈا پھینک مارا تو درست ہے کہ یہ رجم ہے۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے ان کو شاید وہ توبہ کر لیتے تو قبول فرمالیتا توبہ اللہ تعالیٰ ان کی۔ حضرت ماعز کے اس بھاگنے میں اقرار زنا سے رجوع کا احتمال تھا کہ شاید حضرت ماعز اپنے اقرار سے رجوع کرنے کیلئے بھاگ رہے ہیں اور زنا کا اقراری اگر سزا سے پہلے رجوع کرے تو حد ختم ہو جاتی ہے اور اگر حد کے دوران رجوع کرے تو باقی حد معاف ہو جاتی ہے اور سکا یہ رجوع درست ہوتا ہے اگر بعد رجوع بھی اسے مار دیا گیا تو مارنے والوں پر قتل خطا کی دیت واجب ہوتی ہے جو انکے وارث رجم کئے جانے والے کے وارثوں کو ادا کریں گے۔ اسلئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں انکو چھوڑ دینا چاہیے تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے ان مارنے والوں پر نہ تو دیت واجب فرمائی اور نہ اظہار ناراضگی فرمایا کیونکہ حضرت ماعز نے صراحتاً رجوع نہ فرمایا تھا۔ اگر صراحتاً رجوع فرمالیا ہوتا تو پھر دیت قتل خطا کی لازم ہوتی۔ اگر زانی رجم نہ ہو صرف سچی پکی توبہ کرے جب بھی معافی کی امید ہے۔ مگر رجم سے معافی یقینی ہے۔ اسی لئے یہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ ٹھہر وائے خالد! اس کی قسم میری جان جسکے دست قدرت میں ہے یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر توبہ کرتا یہ ٹیکس لینے والا

لَغُفِرَلَهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو بخش دیا جاتا اس کو پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے اسکے بارےمیں تو نماز جنازہ پڑھی گئی اس پر اور دفن کر دی گئی۔

(۳۴۳۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے نبی جب زنا کرے باندی

اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا

کسی کی تم میں سے پھر ظاہر ہو جائے اسکا زنا تو کوڑے لگائے اس زانیہ باندی کو حد کا حکم ہو جانے کی وجہ سے اور صرف برا بھلانہ کہے پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگائے اسکو

الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

حد کا حکم ہو جانے کی وجہ سے اور صرف برا بھلانہ کہے پھر اگر زنا کرے تیسری مرتبہ کہ ظاہر ہو جائے اسکا زنا تو بیچ دے اسکو اگرچہ بال کی رسی کے عوض ہو۔

(۳۴۳۸) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا اے لوگو! قائم کرو اپنے غلاموں پر حد جو شادی شدہ ہوں

مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ

ان میں اور جو غیر شادی شدہ ہوں اسلئے کہ ایک باندی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ کی اس نے زنا کر لیا تو حکم فرمایا پیارے رسول نے مجھ کو

اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ

تو اچانک وہ جن چکنے کے قریب ہی ہے تو میں ڈرا یہ کہ میں اگر کوڑے ماروں گا اس کو تو یہ کہ میں قتل کر دوں گا اسکو تو ذکر کیا میں نے اس کا

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ تم نے اچھا کیا۔

तो पड़ गयीं खून की छींटें हजरते खालिद के चेहरे पर तो बुरा भला कहा हजरते खालिद ने उस औरत को तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ठहरवाये खालिद! उसकी क़सम मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है यकीनन इसने ऐसी तौबा की है अगर तौबा करता ये टैक्स लेने वाला तो बख़्श दिया जाता उसको फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने इसके बारे में तो नमाज़े जनाज़ा पढ़ी गयी उस पर और दफ़न कर दी गयी।

3737 हदीस शरीफ़– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे नबी जब जिना करे बांदी किसी की तुम में से फिर ज़ाहिर हो जाये उसका ज़िना तो कोड़े लगाये उस जानिया बांदी को, हद का हुक्म हो जाने की वजह से और सिर्फ़ बुरा भला न कहे फिर अगर ज़िना करे तो कोड़े लगाये उसको हद का हुक्म हो जाने की वजह से और सिर्फ़ बुरा भला न कहे। फिर अगर ज़िना करे तीसरी मर्तबा कि ज़ाहिर हो जाये उसका ज़िना तो बेच दे उसको अगरचे बाल की रस्सी के एवज हो।

3438 हदीस शरीफ़– अमीरूल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया ऐ लोगो! क़ायम करो अपने गुलामों पर हद जो शादीशुदा हों इनमें और जो गैर शादीशुदा हों इसलिए कि एक बांदी थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की जिसने जिना कर लिया तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझ को तो अचानक वो जन चुकने के करीब ही है तो मैं डरा यह कि मैं अगर कोड़े मारूंगा इसको तो ये कि मैं क़त्ल करूंगा उसको तो ज़िक्र किया मैंने इसका प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुमने अच्छा किया।

حضرات رجم کیلئے اصرار فرماتے تھے کہ رجم ہو جائیں تو معافی یقینی ہو جائے۔ اس رجم کے اصرار میں بھی خوف خدا کی کارفرمائی ہے۔ اگر اقراری شرابی یا اقراری چور کہ اسکی شراب نوشی اور چوری اسی کے اقرار سے ثابت ہو دوسرا کوئی ثبوت نہ ہو اگر حد جاری کرنے سے پہلے یا اس دوران اپنے اقرار سے پھر جائیں تو حد ختم ہو جائیں گی۔ (مرقاۃ شریف)

(۳۴۴۰) حضرت ماعز نے حضرت ہزالی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی باندی فاطمہ سے زنا کر لیا تھا۔ حضرت ماعز نے حضرت ہزالی سے اپنا خود ذکر کیا تو حضرت ہزالی نے حضرت ماعز کو مشورہ دیا کہ آپ جائیں اور دربار نبوی میں حاضر ہو کر اقبال جرم کریں تب حضرت ماعز نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر اقبال جرم کیا۔ حضرت ہزالی نے بارگاہ رسالت میں خود جا کر عرض نہیں کیا کیونکہ نصاب زنا چار عینی گواہ موجود نہ تھے اگر حضرت ہزالی شکایت پیش کرتے تو گواہان طلب ہوتے اور حضرت ہزالی گواہان پیش نہ کر پاتے اگرچہ انہیں تہمت کی حد تو نہ لگتی چونکہ زنا کرانے والی باندی تھی مگر عتاب میں ضرور آ جاتے۔ زنا اگرچہ جرم ہے۔ جس کا اظہار نہ ہونے دینا خفیہ توبہ کرا دینا افضل ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے جس نے اپنے مسلمان بھائی کا عیب اللہ واسطے چھپایا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس عیب پوش کے عیب چھپائیگا۔ مگر جب ملزم زنا کا عادی ہو جائے تو اسکا اظہار کر دینا اور سزا دلا دینا بہتر ہے کہ زمین کو گناہ و فساد سے پاک و صاف کرنا بہتر ہے خواہ توبہ کے ذریعہ یا سزا کے ذریعہ۔

(۳۴۴۱) عوام آپس میں عفو و درگزری کا کام کریں حقوق العباد کے جرائم حکام تک نہ پہونچائے جائیں اور معافی کا کام نہیں کریں گے۔ حکام و بادشاہ کیونکہ جب بادشاہ تک بات پہونچ جائے گی تو پھر معافی نہ ہو سکے گی۔ شرعی سزا صرف حاکم اسلام دے سکتا ہے دوسرا نہیں دے سکتا۔ حاکم کے پاس پہونچنے سے پہلے سزا لازم نہیں مگر پہونچ جانے کے بعد سزا لازم ہو جاتی ہے۔ اب معاف نہیں ہو سکتا کہ حاکم کے معاف کرنے سے اور نہ صاحب حق کے معاف کرنے سے۔ معافی و عیب پوشی وہاں ہی بہتر ہے جہاں اس سے فساد برپا نہ ہو اور اگر یہ عیوب و جرائم فساد عامہ کا سبب ہوں تو سزا دلانا ہی ضروری ہے۔

(۳۴۴۲) اس حدیث شریف میں تمام حکام و رعایا سے خطاب ہے اور غلطیوں سے مراد وہ جرائم ہیں جو حد کا باعث نہ ہوں۔ صرف تعزیر کے لائق ہوں اور مروت والوں سے مراد متقی و پرہیزگار لوگ ہیں جنکی عزت و رفعت لوگوں کے دلوں میں ہو۔ اگر کوئی متقی و پرہیزگار آدمی غلطی سے ایسا جرم کر بیٹھے جو حد کے لائق نہ ہو تعزیر لگ سکتی ہو تو پہلی بار معافی دیدو اسکا رسوا ہونا ہی اسکے لئے کافی سزا ہے۔ اور حدود الٰہیہ قائم کرنے میں کسی کی رو و رعایت نہ کرو۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کر لیتی تو میں اسکے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ یہ فرما کر فاطمہ مخزومیہ کا ہاتھ کٹوا دیا۔ حدود سے مراد مطلق حدود ہیں خواہ حقوق الٰہیہ کی ہوں یا حقوق العباد کی۔ لہٰذا ہر زانی کو حد اور ہر چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دیجائے گی خواہ غریب ہو یا مالدار و نمبردار۔

(۳۴۴۳) اسی لئے تو شبہات سے حدود دفع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا حاکم کو چاہیے کہ مجرم کو شک و شبہ کا فائدہ دے مگر اس کی آڑ میں خود رشوت کا فائدہ نہ اٹھائے۔ مجرم اگر کسی جائز وجہ سے حد سے بچ سکتا ہے تو مجرم پر حد جاری نہ کی جائے۔ حاکم مقدمہ سننے کے بعد خطاءً ملزم کو سزا نہ دے اور اسے شک کی بنا پر چھوڑ دے حالانکہ وہ سزا کے لائق تھا یہ اس سے بہتر ہے کہ بے قصور کو سزا دے کیونکہ سزا نہ دینے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی معافی کی امید ہے۔ کہ مجرم توبہ کر کے نیک ہو جائے مگر بے قصور کو سزا دینے میں ظلم بھی ہے اور آئندہ استغفار کی امید بھی نہیں مثلاً بعض زانی کو حاکم کہے کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا دست درازی کی ہوگی اور ملزم کہے جی ہاں میں نے یہی کیا تھا اور سنگسار ہونے سے بچ جائے تو اگرچہ رجم کے لائق تھا مگر حاکم گنہگار نہیں اور مجرم کے توبہ کرنے کی بھی امید ہے لیکن اگر اسے بنا تحقیق کئے رجم کر دیا گیا اور واقعہ میں وہ رجم کے لائق نہ تھا تو اب تلافی کیسے ہوگی۔ اسی لئے آج بھی حکومتیں قتل کے مقدمات میں بڑی تحقیقات کرتی ہیں۔ کبھی ملزم کو شک کا فائدہ دیکر بری کر دیتی ہیں اگر زانی مجرم کو زنا حرام ہونے کی خبر نہ ہو تو حد نہ لگے گی۔

(۳۴۴۴) جبراً زنا کرنے پر حد نہیں ہے مگر یہ حکم زانیہ عورت سے متعلق ہے زانی مرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے مجبوراً زنا کیا تھا فلاں شخص نے مجھے زنا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ صحبت خالص زنا تھی اور زنا حرام ہے تو حرام کاری پر مہر یا اجرت نہیں البتہ اگر وطی بالشبہ یعنی کسی عورت کو اپنی

(۳۴۳۹) حدیث شریف: جَآءَ مَاعِزُنِ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْزَنَا

ترجمہ: حاضر ہوئے حضرت ماعز اسلمی پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں تو عرض کیا کہ انہوں نے زنا کرلیا ہے

فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّہِ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْزَنَا فَاَعْرَضَ عَنْہُ

تو منہ پھیر لیا پیارے رسول نے ان سے پھر آئے وہ دوسری جانب تو انہوں نے عرض کیا کہ انہوں نے زنا کرلیا ہے تو منہ پھیر لیا پیارے رسول نے ان سے

ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّہِ الْاٰخَرِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَدْزَنَا فَاَمَرَبِہٖ فِی الرَّابِعَۃِ

پھر آگئے وہ دوسری جانب تو کہا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے زنا کرلیا ہے تو حکم فرمایا پیارے رسول نے سنگساری کا چوتھی مرتبہ میں

فَاُخْرِجَ اِلَی الْحَرَّۃِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَۃِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَۃِ فَرَّیَشْتَدُّ حَتّٰی مَرَّ

تو انہیں مقام حرہ کی طرف روانہ کیا گیا تو انہیں رجم کیا گیا پتھروں سے پھر جب پہونچی تکلیف انہیں پتھر سے تو دوڑتے ہوئے بھاگے یہاں تک کہ گزرے

بِرَجُلٍ مَّعَہٗ لَحْیُ جَمَلٍ فَضَرَبَہٗ بِہٖ وَضَرَبَہُ النَّاسُ

ایک شخص کے پاس سے کہ اس شخص کے پاس اونٹ کی ہڈی تھی تو ماری اس شخص نے حضرت ماعز کے وہ ہڈی اور مارا حضرت ماعز کو اور لوگوں نے بھی

حَتّٰی مَاتَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ فَرَّ

یہاں تک کہ وہ وصال فرما گئے تو حضرات صحابہ کرام نے ذکر کیا اس واقعہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضرت ماعز بھاگے

حِیْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَۃِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھَلَّا تَرَکْتُمُوْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

جس وقت کہ پائی انہوں نے پتھر کی تکلیف اور موت کی تکلیف تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے انکو۔

(۳۴۴۰) حدیث شریف: اَنَّ مَاعِزًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَقَرَّ عِنْدَہٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ

ترجمہ: بیشک حضرت ماعز حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو اقرار زنا کیا انہوں نے چار بار تب حکم فرمایا پیارے نبی نے

بِرَجْمِہٖ وَقَالَ لِھَزَّالٍ لَوْسَتَرْتَہٗ بِثَوْبِکَ کَانَ خَیْرًا لَّکَ قَالَ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ

انکو رجم کرنیکا اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت ہزال سے اگر تم چھپا لیتے حضرت ماعز کو اپنے کپڑوں میں تو بہتر ہوتا تمہارے لئے، حضرت ابن منکدر نے فرمایا

3439 हदीस शरीफ़— हाज़िर हुए हज़रते माइज़ असलमी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली ने तो अर्ज़ किया कि उन्होंने ज़िना कर लिया है तो मुंह फेर लिया प्यारे रसूल ने उनसे फिर आये वो दूसरी जानिव तो उन्होंने अर्ज़ किया कि उन्होंने ज़िना कर लिया है तो मुंह फेर लिया प्यारे रसूल ने उनसे फिर आ गये वो दूसरी जानिब तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह मैंने ज़िना कर लिया है तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने संगसारी का चौथी मर्तबा में तो उन्हें मकामे हिर्रा की तरफ़ रवाना किया गया तो उन्हें रज्म किया गया पत्थरों से फिर जब पहुंची तकलीफ़ उन्हें पत्थर से तो दौड़ते हुए भागे यहाँ तक कि गुज़रे एक शख़्स के पास से कि इस शख़्स के पास ऊँट की हड्डी थी तो मारी इस शख़्स ने हजरते माइज के वो हड्डी और मारा हज़रते माइज़ को और लोगों ने भी यहाँ तक कि वो विसाल फ़रमा गये तो हज़राते सहाबा ए किराम में ज़िक्र किया इस वाक्ये का प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि हज़रते माइज़ भागे जिस वक़्त कि पायी उन्होंने पत्थर की तकलीफ़ और मौत की तकलीफ़ तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्यों न छोड़ दिया तुमने उनको।

3440 हदीस शरीफ़— बेशक हजरते माइज़ हाज़िर हुए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में तो इकरार जिना किया उन्होंने चार बार तब हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने इनको रज्म करने का और फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते हिज़ाल से अगर तुम छुपा लेते हजरते माइज़ को अपने कोड़ों में तो बेहतर होता

بیوی سمجھ کر اس سے صحبت کرے یا نکاح فاسد سے صحبت کرے وہاں مہر دینا لازم ہوتا ہے اور یہ مہر مہر مثل ہوگا (فتاویٰ ہندیہ)

(۳۴۴۵) یہ عورت اپنے گھر سے مسجد نبوی شریف میں نماز فجر یا نماز عشاء باجماعت ادا کرنے جارہی تھیں کہ ایک شخص نے انہیں دبوچ لیا اور اپنی ہوس کا شکار بنالیا۔ پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں عورتوں کو مسجدوں میں حاضر ہوکر نماز پڑھنے کا حکم تھا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں جب ناروا واقعات میں اضافہ ملاحظہ فرمایا تو عورتوں کو مسجدوں میں حاضر ہوکر نماز پڑھنے کو سختی کیساتھ منع فرمادیا۔ یہ ناروا واقعات اکا دکا تو پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں بھی ہوئے جیسا کہ اس حدیث شریف سے ظاہر ہے پھر جوں جوں زمانہ گزرا ناروا واقعات میں اضافہ ہوا تو حضور فاروق اعظم نے عورتوں کی مسجدوں میں حاضری پر روک لگادی اور تمام امت مسلمہ نے اسکو قبول وپسند کیا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ لازم ہے تم پر میری سنت اور میری خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنت۔ لہٰذا اب کوئی عورت نماز کے نام پر مسجد میں نہ آئے۔ یہ عقیدہ بھی ذہن و خیال میں رہے کہ تمام حضرات صحابہ کرام معصوم یا محفوظ نہیں ہیں بلکہ عادل ومستور ہیں۔ عادل اسکو کہتے ہیں کہ گناہ اگرچہ کرے مگر اس پر قائم نہ رہے۔ فاسق وہ ہے جو اعلانیہ گناہ کبیرہ کرے یا گناہ کا عادی ہوجائے۔ مستور وہ ہے جس کا گناہ ظاہر نہ ہو۔ مستور فاسق نہیں ہوتا۔ عادل کا مطلب سمجھ لینے کے بعد یہ اعتراض اپنی موت آپ مر گیا کہ صحابہ کرام سے بھی ایسے ایسے گناہ سرزد ہوئے۔ اگر سرزد ہوئے بھی تو وہ ان پر قائم نہ رہے اور نہ وہ اسکے عادی بنے۔ عورت تو مجبور تھی کہ اسے زبردستی دبوچ لیا گیا اور ہوس کا شکار بنالیا گیا اس لئے اس عورت کو تو پیارے نبی ﷺ نے پروانہ روانگی عطا فرمایا کہ تو تو جا تجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کہ دنیا میں سزا نہیں آخرت میں مواخذہ نہیں۔ زانی مرد محصن تھا اور اس نے چار بار اقرار جرم بھی کرلیا تھا تب اس پر حکم رجم صادر فرمایا۔ ورنہ چار عینی گواہان نہ تھے اور صرف عورت کے کہنے پر مرد کو زنا کی سزا نہیں دی جاسکتی۔ خود اقرار جرم اعتراف گناہ کرکے اپنے آپ کو سنگسار کرالینا اعلیٰ درجے کی توبہ ہے۔ توبہ کی تقسیم نہیں ہوتی یہاں اس توبہ کی عظمت بتانا مقصود ہے ایسا نہیں کہ اس توبہ کے حصے تقسیم کرکے اہل مدینہ کو دئے جائیں اور ہر ایک کو اس توبہ کا کچھ حصہ مل جاتا اور اہل مدینہ کی بخشش ہوجاتی۔

(۳۴۴۶) پیارے نبی ﷺ کو پہلے غلط خبر ملی اس شخص کے غیر محصن ہونے کی اسی لئے کوڑے مارے گئے بعدہٗ صحیح خبر ملی کہ محصن ہے تو کوڑے لگ جانے کے باوجود پھر سنگسار کیا گیا تاکہ امت مسلمہ کو مسئلہ معلوم ہوجائے اگر غلطی سے بجائے رجم کے کوڑے ماردئے گئے تو یہ کوڑے رجم کے قائم مقام نہ ہوسکے۔ رجم علیحدہ کیا جائے گا۔ لیکن بجائے کوڑوں کے رجم کردیا گیا تو یہ رجم کوڑوں کا قائم مقام ہوجائیگا۔ اور محصن ہونے کی خبر دینے والوں پر اسکی جان کا تاوان ہوگا۔ یہاں نادان لوگوں کی رگ نادانی پھڑکے گی کہ پیارے نبی ﷺ کو اگر علم غیب ہے تو پھر آپ نے غلط اطلاع یا اپنے غلط گمان پر کوڑے کیوں لگائے اور بعد میں صحیح اطلاع ملنے پر سنگسار کرایا۔ اس کا ایک جواب تو وہی ہے جو گزر گیا کہ یہ تعلیم امت کیلئے تھا کہ گر سزا دینے میں غلطی ہوجائے تو کیا کرنا چاہیے۔ پیارے نبی ﷺ نے سنت فعلی سے نوازا کہ حاکم اپنے علم خصوصی کی بنا پر کسی کو سزا نہیں دے سکتا اسے قانون کی پرتی کرنا ہوگی کیونکہ ثبوت شرعی پر سزا دی جاتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو بیشک علوم غیب حاصل ہیں مگر ہر وقت انکا حضور ضروری نہیں کبھی خاصان خدا عالم کے ذرے ذرے اور چپے چپے سے خبردار ہوتے ہیں اور کبھی اپنے آپ سے بھی بے خبر ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم (گلستان شریف)

(۳۴۴۷) یہ مریض ناقابل علاج تھا کہ اسکے صحت یاب ہونے کی امید نہ تھی اس لئے مذکورہ فارمولہ استعمال فرمایا۔ اگر صحت کی امید ہوتی تو تندرست ہونے کے بعد باقاعدہ کوڑے لگائے جاتے۔ جیسے حاملہ زانیہ کو حمل جننے کے بعد حد لگائی جاتی ہے۔ حد اقرار جرم یا چار گواہان کی گواہیوں کے بعد جاری ہوئی کوڑے کی سزا میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ملزم مرنے نہ پائے۔ پیارے نبی ﷺ

اِنَّ ھٰذَا اِلَّا اَمَرَ مَاعِزَ اَنْ یَّاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُخْبِرَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

کہ حضرت ہزال نے مشورہ دیا تھا حضرت ماعز کو یہ کہ حاضر ہوں پیارے نبی کی بارگاہ میں پھر خبر دیں وہ خود پیارے نبی ﷺ کو۔

(۳۴۴۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ تَعَافُوْا الْحُدُوْدَ فِیْمَا بَیْنَکُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معافی کرلیا کرو جرائم کی آپس میں

فَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ وَالنَّسَائِیْ)

کہ جو پہونچ جائے گا مجھ تک جرم تو وہ چپک جائے گا۔

(۳۴۴۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَقِیْلُوْا ذَوِی الْھَیْاٰتِ عَثَرَاتِھِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ معاف کردو مروت والوں کو انکی غلطیوں پر سوائے حدود کے۔

(۳۴۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ کَانَ لَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دفع کرو حدود کو مسلمانوں سے جہاں تک ہوسکے اگر ہو اس کیلئے

مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ)

کوئی نکلنے کا راستہ تو چھوڑ دو تم اس کا راستہ اسلئے کہ امام غلطی کرے معاف کرنے میں بہتر ہے اس سے خطا کرے سزا دینے میں۔

(۳۴۴۴) حدیث شریف: اِسْتُکْرِھَتِ امْرَاَۃٌ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْھَا الْحَدَّ وَاَقَامَہٗ

ترجمہ: مجبور کردی گئی ایک عورت پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں تو دفع فرمائی پیارے نبی نے اس مجبور عورت سے حد اور قائم فرمائی حد

عَلَی الَّذِیْ اَصَابَھَا وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَّہٗ جَعَلَ لَھَا مَھْرًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ)

اس پر جو پہونچا تھا اس عورت کے پاس اور نہ ذکر فرمایا راوی نے کہ مقرر فرمایا ہو اس عورت کیلئے کوئی مہر۔

(۳۴۴۵) حدیث شریف: اِنَّ امْرَاَۃً خَرَجَتْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ تُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَتَلَقَّاھَا رَجُلٌ

ترجمہ: بیشک ایک عورت نکلی پیارے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں، ارادہ رکھتی تھی نماز کا تو ملا اس کو ایک مرد

तुम्हारे लिए हज़रते इब्ने मुनकदर ने फरमाया कि हज़रते हिज़ाल ने मशवरा दिया था हज़रते माइज़ को यह कि हाज़िर हों प्यारे नबी की बारगाह में फिर खबर दें वो खुद प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को।

3441 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मुआफ़ी कर लिया करो जराईम की आपस में कि जो पंहुच जायेगा मुझ तक जुर्म तो वो चिपक जायेगा

3442 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मुआफ़ करदो मुरव्वत वालों को उनकी गलतियों पर सिवाये हदों के।

3443 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दफ़ा करो हदूद को मुसलमानों में से जहाँ तक हो सके अगर हो उसके लिये कोई निकलने का रास्ता तो छोड़ दो तुम उसका रास्ता इसलिये कि इमाम गलती करे मुआफ़ करने में बेहतर है इससे कि ख़ता करे सज़ा देने में

3444 हदीस शरीफ़:– मजबूर कर दी गई एक औरत प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में तो दफ़ा फरमाई प्यारे नबी ने इस मजबूर औरत से हद और क़ायम फ़रमाई हद इस पर जो पहुंचा था उस औरत के पास और न ज़िक्र फ़रमाया रावी ने कि मुकर्रर फ़रमाया हो इस औरत के लिये कोई मेहर।

3445 हदीस शरीफ़:– बेशक एक औरत निकली प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अेहदे मुबारक में, इरादा

نے حیلہ شرعیہ کی تعلیم دی کہ حکم قرآن کریم بھی جاری ہوجائے اور ملزم بھی نہ مرے۔ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی بیماری کے دوران اپنی بیوی کے بارےمیں یہ قسم فرمائی تھی کہ میں صحت یاب ہوگیا تو تجھ کو سو کوڑے مارونگا جب حضرت ایوب تندرست ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حیلہ شرعیہ بتایا کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور لیجئے ہاتھ میں اپنے جھاڑو پھر مارئے اس سے اور نہ توڑیں قسم آپ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۲۰) اگر بیمار کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو جیسے دق، کینسر وغیرہ تو سزا دینے میں دیر نہ لگائے لیکن اگر اچھے ہونے کی امید ہو تو سزا دینے میں دیر لگائی جائے اور اچھے ہونے پر باقاعدہ دُرّے لگائے جائیں گے۔ جیسے زانیہ حاملہ کا حکم ہے (اشعۃ اللمعات شریف ومرقاۃ شریف)

(۳۴۴۸) لوطی وہ شخص شادی شدہ ہو یا کنوارا لواطت کرتے ہوئے اور صرف دیکھنا نہیں بلکہ علم جانتا کہ فلاں شخص نے اغلام بازی کی اور اسکا یہ اغلام ثابت ہوجائے تو وہ مجرم ہے ثبوت کیلئے دو گواہان یا ایک کا اقرار کرلینا کافی ہے دوسرے جرائم کی طرح کیونکہ نہ تو یہ زنا ہے اور نہ اسکی سزا زنا کی طرح ہے۔ کیونکہ یہاں لواطت کی سزا قتل تجویز فرمائی گئی ہے اور زنا کی سزا قتل نہیں ہے۔ قتل خواہ تلوار سے ہو یا اونچے مکان سے گرا کر یا اس پر دیوار گرا کر ہو۔ اسی لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل لوطی کی سزا کے بارےمیں مختلف رہا ہے یہ اختلاف بھی اس بات کا غماز ہے کہ شرعاً کوئی سزا مقرر نہیں ہے اور حد میں شرعی تقرر ضروری ہے۔ اس حدیث شریف میں عمل قوم لوط سے مراد لڑکے کیساتھ بدکاری ہے۔ اجنبی عورت سے اسکے پیچھے کے مقام میں بدفعلی کرنے کا یہ حکم نہیں کیونکہ یہ عمل، عمل قوم لوط نہیں ہے۔ اپنی بیوی سے پیچھے کے مقام میں وطی کرنا حرام ہے مگر اس حرام پر بھی زنا کی سزا نہیں ہے۔ لواطت میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالیشان بطور تعزیر قتل کرنے کیلئے ہے۔

(۳۴۴۹) یہ فرمان عالی بھی بطور تعزیر ہے اور یہ قتل اسکی حد شرعی نہیں ہے۔ اور یہ حکم بھی بطور مشورہ ہے یہ حکم وجوبی نہیں ہے۔ جانوروں کیساتھ بدفعلی کرنے والے کو کسی بھی طرح قتل کیا جاسکتا ہے، مار پیٹ کر یا تلوار کے ذریعہ یا مکان سے نیچے گرا دینے یا اس پر دیوار ڈھا کر کہ اسکی جان نکل جائے اور یہ حکم پاک ہر حلال وحرام جانور سے متعلق ہے گائے بکری یا کتیا، گدھیا ہو۔ اس جانور کو بھی قتل کردیا جائے۔ ان جانوروں کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ قتل کردیا جائے۔ مذکورہ طریقوں میں سے کسی بھی طریقے سے۔ کیونکہ ذبح کیا جاتا ہے حلال جانوروں کو اور وہ بھی کھانے کیلئے۔ اس جانور کو کھانا نہیں ہے بلکہ قتل کرکے جلا دینا یا دفن کردینا چاہیے۔ یہ قتل اس لئے ہے کہ اگر نطفہ قرار پایا گیا تو مخلوط بچہ پیدا ہوسکتا ہے جو آدمی اور جانورو کے مشابہ ہو بعض ایسے بچے دیکھنے میں آتے ہیں جو انسان اور بندر کے مشابہ شکل رہتے ہیں۔ اور جب تک یہ مخلوط بچہ رہے گا اسکی بدنامی کا موضوع بنا رہے گا۔ اور یہ بدفعل شخص کی بدنامی کا باعث بھی ہوگا جانور کا قتل سزا کے طور پر نہیں ہے بلکہ اس گندے چرچے کو بند کرنے کیلئے ہے۔ جب غذا اور علاج کیلئے جانور کو ذبح کرنا درست ہے تو بدنامی کا چرچا بند کرنے کے لئے بھی اسکا قتل درست ہے۔

(۳۴۵۰) پیارے نبی ﷺ نے جس خطرے کو چودہ سو برس پہلے محسوس فرمایا اور آج ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جارہا ہے لواطت کی بیماری وبائی شکل اختیار کرچکی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو قہر الٰہی سے ڈرایا کہ میری امت بڑے بڑے پاپ ڈھوئے گی اور وہ سب ہی خطرناک ہیں عذاب الٰہی کو دعوت دینے والے ہیں مگر سب سے زیادہ خطرناک گناہ لواطت ہے۔ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کی دلیل ہے جو عمل صدیوں بعد رواج پائیگا پیارے نبی ﷺ کو صدیوں پہلے اسکا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں اس بدفعلی سے خصوصاً اور تمام بدافعالیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۳۴۵۱) اس نوجوان نے اقرار واعتراف زنا کرکے خود کو حد کا مستحق بنا لیا اپنے اقرار کی وجہ سے اسے حد لگائی گئی مگر اسکے اقرار سے عورت پر الزام ثابت نہ ہوگا اپنا اقرار خود اپنے آپ کیلئے تو معتبر ہے مگر دوسرے کیلئے معتبر نہیں ہے اسلئے اب اس سے گواہان کا مطالبہ فرمایا گیا۔ جب وہ مرد گواہان نہ پیش کرسکا تو اس عورت سے سوال فرمایا یا اس نے اس مرد کو جھٹلایا اور زنا کا انکار کردیا تو اب اس شخص کو بہتان کی حد اسی کوڑے کی سزا اور بھی دی گئی۔ یہ اقرار اپنے لئے اقرار ہے دوسرے

فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ

تو ڈھانک لیا اس شخص نے عورت کو پھر پوری کی اس شخص نے اپنی حاجت اس عورت سے وہ عورت چیخی چلائی اور مرد چلا گیا اور گزری ایک جماعت مہاجرین کی

فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

تو عورت نے کہا بیشک یہ شخص کہ کیا ہے اس نے میرے ساتھ ایسا ایسا تو حضرات مہاجرین کرام نے پکڑ لیا اس زانی مرد کو تو لائے اسکو پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَقَالَ لَهَا اذْهَبِىْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِىْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ

تو فرمایا پیارے رسول نے اس عورت سے کہ تو جا کہ بخش دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اور فرمایا اس زانی مرد کیلئے جو چھا گیا تھا اس عورت پر کہ سنگسار کر دو اسکو

وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

اور نہ فرمایا پیارے رسول نے کہ یقیناً توبہ کی ہے اس مرد نے ایسی توبہ اگر کرتے ایسی توبہ اہل مدینہ تو قبول ہو جاتی ان سب کی۔

(۳۴۴۶) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا زَنَا بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت کے ساتھ تو حکم فرمایا کوڑے مارنے کا پیارے نبی ﷺ نے تو ماری گئی اسکو حد

ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصِنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

پھر خبر دی گئی پیارے نبی کو کہ وہ شخص محصن تھا پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے حد کا تو سنگسار کیا گیا۔

(۳۴۴۷) حدیث شریف: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِىَّ ﷺ بِرَجُلٍ كَانَ فِى الْحَىِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ

ترجمہ: بیشک حضرت سعد ابن عبادہ لائے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں ایک ایسے شخص کو جو قبیلے میں تھا ناقص الخلقت بیمار

فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِّنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا

کہ پایا گیا ایک باندی پر انکی باندیوں میں سے کہ بدکاری کر رہا تھا اسکے ساتھ تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ لو تم اس کیلئے ایک بڑی شاخ

فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً۔ (رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہ ہوں اس میں سو چھوٹی شاخیں تو مارو تم اسکو ایک بار۔

रखती थी नमाज़ का तो मिला उसको एक मर्द तो ढांक लिया इस शख़्स ने औरत को फिर पूरी की इस शख़्स ने अपनी हाजत इस औरत से वो औरत चीखी चिल्लाई और मर्द चला गया और गुज़री एक जमाअत मुहाजरीन की तो औरत ने कहा वेशक यह शख़्स कि किया है इसने मेरे साथ ऐसा–ऐसा तो हज़राते मुहाजरीन किराम ने पकड़ लिया इस ज़ानी मर्द को तो लाये इसको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में तो फरमाया प्यारे रसूल ने इस औरत से कि तू जा कि वख़्श दिया है अल्लाह तआला ने तुझको और फरमाया इस ज़ानी मर्द के लिये जो छा गया था इस औरत पर कि संगसार कर दो इसको और न फरमाया प्यारे रसूल ने कि यकीनन तौवा की है इस मर्द ने ऐसी तौवा अगर करते ऐसी तौवा ऐहले मदीना तो कुबूल हो जाती इन सवकी।

3446 हदीस शरीफ़:– वेशक एक शख़्स ने ज़िना किया एक औरत के साथ तो हुक्म फ़रमाया कोड़े मारने का प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो मारी गई उसको हद फिर खवर दी गई प्यारे नवी को कि वो शख़्स मोहसिन था फिर हुक्म फरमाया प्यारे नबी ने हद को तो संगसार किया गया।

3447 हदीस शरीफ़:– वेशक हज़रते सअद इब्ने उवादा लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में एक ऐसे शख़्स को जो कवीले में था नाकिसुलखलकत बीमार कि पाया गया एक वांदी पर उनकी वांदियों मे से कि वदकारी कर रहा था उसके साथ तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लो तुम इसके लिए एक वड़ी शाख कि हों उसमें सौ छोटी शाखें तो मारो तुम इसको एक वार।

کیلئے الزام و بہتان ہے۔ اپنے اقرار کی بھی سزا ملی اور دوسرے پر الزام و بہتان کی سزا بھی بھگتی۔ نسبت بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے۔

(۳۴۵۲) جب سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھی گئی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی پاکدامنی سے متعلق سولہ آیات کریمہ نازل فرمائیں جو سورۂ نور پارہ ۱۸ میں ہیں۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام اور سیدتنا حضرت بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی تہمت لگائی گئی تو بچوں سے گواہی دلوائی گئی مگر جب یہی الزام تراشی کا واقعہ پیارے نبی ﷺ کے گھر کا پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے صفائی کیلئے شیر خواروں کی گواہی نہ دلوائی بلکہ خود براہ راست اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ کی پاکدامنی کا گواہ ہو گیا یہ ہے حضرت عائشہ کی عزت وعظمت۔ حضرت عائشہ کی عظمت و عصمت ایمان وتقویٰ اتنا ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا اور پیارے نبی ﷺ کا رسول ہونا۔ قرآن کریم میں انکی برأت موجود ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یہ بری ہیں اس سے جو وہ کہتے ہیں انکے لئے بخشش ہے اور روزی ہے عزت والی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۴۳) قرآن کریم کی اس برأت وطہارت کے بعد اگر کوئی خبیث ومرتد حضرت عائشہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو وہ سزائے بہتان کا بھی مستحق ہے قرآن کریم کا منکر بھی اور کافر ومرتد بھی۔ اس آئینے میں وہ لوگ اپنی پھٹکار زدہ تھوتھڑی دیکھیں جو حضرت ام المومنین کی شان میں آج بھی گستاخی کرتے ہیں۔ وہ دو اشخاص جو پروپیگنڈے میں آکر تہمت رکھنے والوں کے گروپ میں شامل ہو گئے تھے ایک تو سیدنا حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسطح ابن اثاثہ ہیں اور عورت حمنہ بنت جحش ہیں ان کی زبان سے صراحتاً بہتان کے کلمات سرزد ہو گئے تھے اس لئے انہیں سزا ملی۔ اور بعض منافقین سزا سے بچ گئے کہ انہوں نے صراحتاً تہمت کے الفاظ کہے تھے۔ اس پورے واقعہ کی تفصیلی تحقیق کیلئے آپ تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۸۳۵ سے ۸۴۱ ملاحظہ فرمائیں۔ بہتان رکھنے والے کی سزا اسی کوڑے ہیں۔

(۳۴۵۳) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک غلام نے ایک باندی سے زبردستی زنا کر ڈالا اور اسکا پردۂ بکارت زائل کر دیا یعنی پوری طرح زنا کیا۔ تو حضرت فاروق اعظم نے اس غلام کو سزا دی کہ پچاس کوڑے لگوائے مگر باندی کو سزا نہ دی چونکہ مجبوراً زنا پر سزا نہیں ہے اس لڑکی سے زبردستی زنا کیا گیا تھا لہٰذا سزا نہ دی گئی آزاد کے مقابلے غلام کی سزا آدھی ہے۔

(۳۴۵۴) جب زنا کاری کی لت عام ہو جائے تو قحط پڑے گا بارش بند ہونے کے باعث کہ بارش بند تو پیداوار بھی بند۔ یا پیداوار تو ہو مگر کھانا نصیب نہ ہو۔ یہ قحط بھی اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہے۔ آجکل پیداوار تو خوب ہے مگر قحط وگرانی آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ یہ زنا کاری کا نتیجہ ہے۔ رشوت جو غلط فیصلہ کرانے کیلئے استعمال کی جائے۔ رشوت میں مال ہو یا اور کوئی چیز۔ ظلم کیلئے رشوت دینا لینا دونوں حرام ہیں۔ حصول انصاف کیلئے رشوت دینا جائز ہے مگر لینا حرام ہے۔ اگر حاکم بنا رشوت لئے انصاف نہیں کرتا اور فریادی حق پر ہے تو وہ رشوت دیکر فیصلہ اپنے حق میں کرا سکتا ہے لیکن رشوت لینے والا حاکم بہر حال حرام خور و حرام کار و مجرم ہے۔ کیونکہ اسکے فرائض منصبی میں سے تھا کہ بنا رشوت لئے حق فیصلہ کرے۔ رشوت لینے والا مرعوب ہوتا ہے اور جو لوگ رشوت دیتے ہیں تو وہ قوم بھی مرعوب ہو جاتی ہے یعنی اس پر ہیبت طاری کر دی جاتی ہے جیسا کہ آجکل مسلمان کفار سے مرعوب ہیں یہ سب رشوت ستانی کی کارستانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بری لت سے بھی مسلمانوں کو بچائے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۳۴۵۵) جو لڑکوں کیساتھ بدفعلی کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی پھٹکار ہے مرد کیساتھ بدفعلی کرنا حرام قطعی ہے اسکا حلال جاننے والا کافر ہے قرآن کریم میں لواطت کی حرمت صراحتاً مذکور ہے۔ اسی بنا پر قوم لوط پر سخت عذاب آیا۔ ملعونوں کی ایک فہرست جامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے جو اپنے باپ کو گالی دے ملعون ہے جو شخص کہ اپنی ماں کو گالی دے۔ ملعون ہے جو شخص کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ ملعون ہے جو جانوروں سے بدفعلی کرے۔ لعنتی ہے جو شخص کے راستے کے نشان مٹائے (مرقاۃ شریف)

(۳۴۵۶) اس سے یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ لواطت پر حد نہیں

(۳۴۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاؤ تم اسکو کہ کر رہا ہے عمل قوم لوط کا

فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تو قتل کردو کام کرنے والے کو اور کام کیا جا رہا ہے جسکے ساتھ۔

(۳۴۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو بدفعلی کرے چوپایہ سے تو اس بدفعلی کرنیوالے کو قتل کردو اور قتل کردو چوپایہ کو اسکے ساتھ

قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

عرض کیا گیا حضرت عبداللہ ابن عباس سے کہ چوپایہ کا کیا قصور ہے؟ فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ نہیں سنا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اس بارے میں کچھ بھی مگر میں خیال کرتا ہوں کہ نا پسند فرمایا پیارے نبی نے یہ کہ کھایا جائے اس کا گوشت یا نفع اٹھائے جائے اسکے گوشت سے حالانکہ کی گئی ہے اسکے بدفعلی۔

(۳۴۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک سب سے زیادہ خوفناک چیز کہ جس سے میں خوف فرماتا ہوں اپنی امت پر

عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

قوم لوط کا عمل ہے۔

(۳۴۵۱) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَقَرَّ اَنَّهٗ زَنَا

ترجمہ: بیشک ایک شخص قبیلہ بن بکر بن لیث سے آیا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو اقرار کیا اس نے بیشک زنا کیا ہے

بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهٗ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ

اس نے ایک عورت کیساتھ چار مرتبہ تو کوڑے لگائے گئے اسکو سو اور تھا وہ کنوارا پھر طلب فرمائے اس زانی شخص سے گواہان اس عورت کے بارے میں

3448 हदीस शरीफ़— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स के पाओ तुम उसको कि कर रहा है अमल कौमे लूत का तो क़त्ल कर दो काम करने वाले को और काम किया जा रहा है जिसके साथ।

3449 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बदफ़ेली करे चौपाय से तो इस बदफ़ेली करने वाले को क़त्ल कर दो और क़त्ल कर दो चौपाय को इसके साथ, अर्ज़ किया गया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से कि चौपाय का क्या कसूर है? फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि नहीं सुना मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से इस बारे में कुछ भी मगर मैं ख्याल करता हूं कि ना पसंद फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि खाया जाये इसका गोश्त या नफ़ा उठाया जाये इसके गोश्त से हालांकि की गई है उससे बदफ़ेली।

3450 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक सबसे ज़्यादा खौफनाक चीज कि जिससे मैं खौफ़ फ़रमाता हूं अपनी उम्मत पर क़ौमे लूत का अमल है।

3451 हदीस शरीफ़:— बेशक एक शख़्स कबिला ए बिन बक्र बिन लेस से आया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो इकरार किया उसने बेशक ज़िना किया है इसने एक औरत के साथ चार मर्तबा तो कौड़े लगाये गये उसको सौ और था वो कुंवारा फिर तलब फ़रमाये इस ज़ानी शख़्स से

فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

تو عورت نے عرض کیا کہ جھوٹا ہے یہ شخص اللہ تعالیٰ کی قسم یارسول اللہ، تو حد لگائی اس نوجوان کو تہمت کی۔

(۳۴۵۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَمَا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا جب نازل ہوئی میری پاکدامنی تو قیام فرمایا پیارے نبی ﷺ نے منبر شریف پر

فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

تو ذکر فرمایا اس کا، جب اترے پیارے نبی منبر شریف سے تو حکم فرمایا پیارے نبی نے دو مردوں کو اور ایک عورت کو تو ماری گئی انکو حد۔

(۳۴۵۳) حدیث شریف: اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ

ترجمہ: بیشک ایک غلام نے حکومت کے غلاموں میں سے کہ زنا کیا اس نے باندی سے جو خمس کی تھی

فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهٗ عُمَرُ

تو مجبور کردیا اس غلام نے اس باندی کو یہاں تک کہ زائل کردیا اسکی بکارت کو تو کوڑے لگائے اس زانی غلام کو امیر المومنین حضرت عمر نے

وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اسْتَكْرَهَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور نہیں کوڑے لگائے اس مجبور باندی زانیہ کو اس وجہ سے کہ مجبور کردیا تھا اسکو۔

(۳۴۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ نہیں ہے کوئی قوم

يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کہ پھیل جائے ان میں زنا مگر پکڑی جاتی ہیں وہ قحط سالی میں اور نہیں ہے کوئی قوم کہ پھیلتی ہے ان میں رشوت مگر پکڑے جاتے ہیں وہ لوگ مرعوبیت میں۔

(۳۴۵۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعنتی ہے وہ شخص جو کرے عمل قوم لوط کا۔

गवाहान इस औरत के बारे में तो औरत ने अर्ज़ किया कि झूठा है यह शख़्स अल्लाह तआला की क़सम या रसूलल्लाह! तो हद लगायी इस नौजवान को तोहमत की।

3452 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब नाज़िल हुई मेरी पाक दामिनी तो क़याम फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिम्बर शरीफ़ पर तो ज़िक्र फ़रमाया इसका, जब उतरे प्यारे नबी मिम्बर शरीफ़ से तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने दो मर्दों को और एक औरत को तो मारी गयी उनको हद।

3453 हदीस शरीफ़:— बेशक एक गुलाम ने हुकूमत के गुलामों में से कि ज़िना किया उसने बांदी से जो खम्स की थी तो मजबूर कर दिया उस गुलाम ने बांदी को यहाँ तक कि ज़ाईल कर दिया उसकी बकारत को तो कौड़े लगाये उस ज़ानी गुलाम को अमीरूल मोमिनीन हज़रते उमर ने और नहीं कौड़े लगाये उस मजबूर बांदी ज़ानिया को इस वजह से कि मजबूर कर दिया था उसको।

3454 हदीस शरीफ़— हज़रते अमर इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है कोई कौम के फैल जाये उनमें ज़िना मगर पकड़ी जाती है वो कहत साली में और नहीं है कोई क़ौम कि फैलती है उनमें रिश्वत मगर पकड़े जाते हैं वो लोग मरऊबियत में।

3455 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया लानती है वो शख़्स

(۳۴۵۶) حدیث شریف: اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَابَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا۔ (رَوَاهُ رَزِيْن)

ترجمہ: بیشک امیرالمومنین حضرت مولاعلی نے جلادیا فاعل اور مفعول کو اور امیرالمومنین حضرت ابوبکر نے گرادی فاعل اور مفعول لوگوں پر دیوار۔

(۳۴۵۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوْ اِمْرَأَةً فِىْ دُبُرِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں نظر رحمت فرمائے اللہ عزوجل اس مرد پر جو بدفعلی کیلئے جائے مرد کے پاس یا عورت کے پاس اسکے پیچھے کے مقام میں۔

(۳۴۵۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا جو بدفعلی کرے چوپایہ سے تو اس پر حد نہیں ہے۔

(۳۴۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِى الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِى اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے قائم کرو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قریب والوں میں اور دور والوں میں اور نہ روکے تم کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت۔

(۳۴۶۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِىْ بِلَادِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے ایک سزا قائم کرنا بہتر ہے چالیس راتوں کی بارش سے اللہ تعالیٰ کے شہروں میں۔

जो करे अमल क़ौमे लूत का।

3456 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमिनीन हजरते मौला अली ने जला दिया फ़ाइल और मफ़ऊल को और अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र ने गिरा दी फ़ाइल और मफ़ऊल लोगों पर दीवार।

3457 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं नज़रे रहमत फ़रमायेगा अल्लाह तआला उस मर्द पर जो बदफ़ेली के लिए जाये मर्द के पास या औरत के पास उसके पीछे के मक़ाम में।

3458 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया जो बदफ़ेली करे चौपाय से तो उस पर हद नहीं है।

3459 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क़ायम करो अल्लाह तआला की हुदूद को क़रीब वालों में और दूर वालों में और न रोके तुमको अल्लाह तआला की राह में मलामत करने वाले की मलामत।

3460 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया अल्लाह तआला की मुक़र्रर कर्दा सज़ाओं में से एक सज़ा क़ायम करना बेहतर है चालीस रातों की बारिश से अल्लाह तआला के शहरों में।

ہے تعزیر ہے اگر حد ہوتی تو حضرات صحابہ کرام میں سزا دینے پر اختلاف نہ ہوتا کیونکہ حد تو مقررہ سزا ہے۔ جیسے زانی کے سو کوڑے یا سنگسار کرنا۔ چور کے ہاتھ کاٹنا، پاکدامنی کو تہمت لگانے پر اسّی دُرّے۔ ان دونوں حضرات کی سزا پر کسی بھی صحابی نے اعتراض نہ کیا تو یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرات صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ لوطی پر حد نہیں ہے تعزیر ہے حاکم جو مناسب جانے سزا دے۔

(۳۴۵۷) لڑکوں سے لواطت قرآن کریم کی رو سے حرام قطعی ہے۔ مگر عورت سے اسکے پیچھے کے مقام میں بدفعلی قیاس کی رو سے حرام قطعی ہے اسکی حرمت کو حائضہ اور نفاس والی سے صحبت کرنے پر قیاس کیا گیا ہے۔ دونوں طرح کی بدفعلیوں کی حرمت کا منکر کافر ہے اور جو عورت کیساتھ اس بدفعلی کو حلال جانے وہ مرتد ہے۔

(۳۴۵۸) بلکہ جانوروں کیساتھ بدفعلی کرنے والے پر تعزیر ہے کہ حاکم ایسے بدچلن کو قتل کردے اور جانور کو بھی قتل کر کے دفن کردے یا جلادے۔

(۳۴۵۹) قرب و بعد کئی اعتبار سے ہوتا ہے یہ حکم سبکے لئے ہے۔ (۱) شہر میں رہنے والے حکام سے زیادہ قریب رہتے ہیں کیونکہ کوٹ کچہری شہر میں ہی ہوتی ہے اور دیہاتی لوگ حکام سے دور رہتے ہیں اسلئے کہ گاؤں شہر سے دور ہوتے ہیں۔ مجرم شہری ہوں یا دیہاتی دونوں پر حدود قائم کرو (۲) جو قریبی رشتہ دار ہوں یا دور کے رشتہ دار ہوں حدود اللہ میں دونوں برابر ہیں دونوں پر حدود قائم کرو یہ نہ ہو کہ قرابت کا لحاظ کر کے حدود اللہ کو فراموش کر بیٹھو اور آنکھ دبالو (۳) مالدار حیثیت دار لوگ عام طور پر حکام کے قریب ہوتے ہیں اور غرباء و فقراء حکام سے دور ہی ہوتے ہیں تو وہ اس معنیٰ کر بھی چاہے حکام کے قریب ہوں یا دور ہوں اللہ تعالیٰ کی حدود ان پر بھی قائم ہونگی اور کوئی رو رعایت نہ ہوگی۔ شرعی حدود قائم کرنے میں کسی کافر و مشرک، منافق و بددین کی پرواہ نہ کی جائے کیونکہ سخت سزاؤں سے ہی معاشرے میں سدھار اور ملک کے ماحول میں نکھار آتا ہے اور امن و امان برقرار رہتا ہے ورنہ نہ جان محفوظ ہوگی اور نہ مال محفوظ ہوگا اور نہ ہی عزت و آبرو بچ سکے گی۔ آج دنیا میں جو فتنہ و فساد کی ریل پیل ہے وہ صرف اسی لئے کہ سزائیں آسان کردی گئیں ہیں مجرم سوچتا ہے کہ چند دن کی جیل ہے کاٹ لونگا پھر وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی رہے گی۔

(۳۴۶۰) چالیس راتوں کی وہ بارش جو بقدر ضرورت ہو۔ سزائیں جرائم کی روک تھام کرتی ہیں اور امن و امان قائم کرتی ہیں جسکے نتیجے میں آسمان سے رحمتوں کا مینہ برستا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے بٹیریں اپنے گھونسلوں میں بھوکی مر جاتی ہیں کیونکہ انسانوں کے پاپوں کی نحوست سے بارش نہیں ہوتی اور جب بارش نہیں ہوتی تو قحط پڑتا ہے اور جب قحط پڑتا ہے تو جانور بھوکے مرتے ہیں۔ بٹیر کا ذکر پیارے نبی ﷺ نے اسلئے فرمایا کہ وہ رزق کی تلاش میں دور دراز جا کر رزق حاصل کر لیتی ہے مگر جب کال پڑ گیا تو دور دراز کا سفر بھی کسی کام کا نہیں رہا۔

(۳۴۶۱) سرقہ یعنی چوری اسکے معنیٰ ہیں کسی کی چیز خفیہ طور پر لے لینا اس میں کچھ قیدیں بھی ہیں جیسے چور عاقل و بالغ ہو، مال دس درہم کی قیمت کا ہو۔ مال جلد خراب ہونے والا نہ ہو جیسے تر پھل پھول کسی کی حفاظت سے چرائے، مال خود محفوظ ہو لہٰذا چور کے قبضے سے مال چرانے والا زوجین میں سے ایک دوسرے کا مال چرانے والا جن رشتہ داروں کے گھروں میں آنے جانے کی اجازت ہو ان کے گھر سے مال چرانے والا ان کے ہاتھ نہ کٹیں گے (مرقاۃ شریف) یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے لہٰذا دس درہم کی مال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۳۴۶۲) یہ دونوں چیزیں ایک دینار یعنی دس درہم کی قیمت کی ہوتی ہیں حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں ڈھال سے کم قیمتی مال میں ہاتھ نہ کٹتے تھے۔ اور اس وقت ڈھال کی قیمت ایک دینار تھی (مستدرک شریف) حدیث شریف۔ ڈھال کی قیمت دس درہم ہے۔ گناہگار فاسق مومن پر بنا نام لئے صرف وصف سے لعنت کرنا درست ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ خبردار لعنت ہے اللہ کی ظلم ڈھانے والوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۲۰) نام لیکر لعنت کرنا صرف کفار کیلئے ہے جیسے ابوجہل، یزید پلید، اسماعیل دہلوی پر لعنت۔

(۳۴۶۳) اس حدیث شریف میں ثمر سے مراد وہ پھل ہے جو جلد خراب ہو جائے اور درخت کی چربی سے مراد کھجور کی چربی جو کھجور کے درخت کے اوپر کے حصے سے سفید رنگ کی نکلتی ہے اور کھائی بھی جاتی ہے۔ ان دونوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کٹتا۔ خواہ درخت میں

﴿ بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ ترجمہ: چوری پر ہاتھ کاٹنے کا باب ﴾

(۳۴۶۱) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ دِیْنَارٍ اَوْ عَشَرَۃِ دَرَاهِمَ۔ (رواہ فی الهدایہ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی کہ نہیں ہے چور کا ہاتھ کاٹنا مگر ایک دینار میں یا دس درہموں میں۔

(۳۴۶۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے چور پر، چراتا ہے خود (جنگی لوہے کی ٹوپی) کو تو کاٹا جائے اس کا ہاتھ اور چراتا ہے جہاز کی ریشمی رسی کو تو کاٹا جائے اس کا ہاتھ۔

(۳۴۶۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاقَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَاکَثَرٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا نہ تو ہاتھ کٹنا ہے سبز میوے میں اور نہ درخت کی چربی سے۔

(۳۴۶۴) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُؤْوِیَهُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْهِ الْقَطْعُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی بیشک پیارے رسول سے سوال کیا لٹکے ہوئے پھلوں سے متعلق تو فرمایا۔ پیارے رسول نے کہ جس نے چرایا اس میں سے کچھ بھی اسکے بعد کہ جگہ دیدی گئی ہے اسکو کھلیان میں پھر پہونچ جائے وہ ڈھال کی قیمت کو تو اس پر ہاتھ کٹنا ہے۔

(۳۴۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا اَقْطَعُ فِی الطَّعَامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں کاٹنا ہے ہاتھ کھانے میں۔

---

(193) चोरी पर हाथ काटने का बाब

3461 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि नहीं हैं चोर का हाथ काटना मगर एक दीनार में या दस दिरहमों में।

3462 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया लानत फ़रमाई अल्लाह तआला ने चोर पर, चुराता है खूद (जंगी लोहे की टोपी) को तो काटा जाये उसका हाथ और चुराता है जहाज़ की रेशमी रस्सी को तो काटा जाये उसका हाथ।

3463 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया ना तो हाथ कटना है सब्ज़ मेवे में और न दरख्त की चर्बी से।

3464 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक प्यारे रसूल से सुवाल किया लटके हुए फलों से मुतअल्लिक तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जिसने चुराया उसमें से कुछ भी इसके बाद कि जगह दे दी गयी है उसको खलिहान में फिर पहुंच जाये वो ढाल की कीमत को तो उस पर हाथ कटना है।

3465 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं काटना है हाथ खाने में।

3466 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं है हाथ कटना

پکا ہوا لگا ہو یا توڑ لیا گیا ہو خواہ باغ و درخت محفوظ ہوں یا چہار دیواری سے گھرا ہو یا غیر محفوظ ہو جلد بگڑ جانے والے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہ کٹیں گے محفوظ ہوں یا غیر محفوظ۔ اس طرح دودھ گوشت وغیرہ بگڑ جانے والی چیزوں کی چوری میں ہاتھ نہ کٹیں گے۔ پرندوں اور مرغی وغیرہ کی چوری میں بھی ہاتھ نہیں کٹیں گے۔ سیدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربارے میں ایک چور پکڑ کر لایا گیا جس نے کسی کی مرغی چوری کی تھی تو آپ نے سیدنا حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارےمیں مسئلہ دریافت کیا تو حضرت سائب نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے پرندوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا۔ چنانچہ اس مرغی چور کے ہاتھ نہ کاٹے گئے۔

(۳۴۶۴) ''جرین'' کھلیان اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں باغبان پھل توڑ کر جمع کرتے ہیں پھر وہاں سے دوسرے بازار یا اپنے گھر لے جاتے ہیں پھلوں کو کھلیان میں جگہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں کھلیان میں سکھا لیا جائے جیسے خشک کھجور (چھوہارا) یا خشک انگور (کشمش) کہ یہ خراب نہیں ہوتے لہٰذا انکی چوری میں ہاتھ کٹے گا۔

(۳۴۶۵) ظاہر ہے کہ کھانا جلد بگڑ جانے والی چیز ہے ایسے ہی دودھ، دہی، گوشت، سبز میوے ہری ترکاریاں۔ کیوں کہ گیہوں کی چوری میں ہاتھ کاٹے ہی جاتے ہیں۔ کھلیان میں ہاتھ کاٹے جانے کی وجہ کھجور و انگور کا خشک ہو کر پائیدار ہو جاتا ہے۔ اگر باغ چہار دیواری سے گھرا ہو اور باغ کا دروازہ بند ہو یا باغ میں مالک موجود ہو تو درخت محفوظ ہے اور اسکے پھل بھی محفوظ ہیں تو ایسے باغات کے درختوں میں لگے ہوئے پھلوں کی چوری سے بھی ہاتھ کٹ جائیگا۔ معلق پھل میں ہاتھ نہ کٹنے کی وجہ اسکے پھل کا جلد بگڑ جانا ہے نہ کہ غیر محفوظ ہونا۔

(۳۴۶۶) کیونکہ پہاڑ محفوظ جگہ نہیں ہے لہٰذا یہاں سے بکری چرانے پر ہاتھ نہ کٹیں گے۔ جنگل میں جو اونٹ کی قطار جارہی ہے جسکے آگے یا پیچھے ایک محافظ ہے اس قطار میں سے اونٹ چرانے پر ہاتھ نہ کٹے گا کیونکہ یہ شخص صرف اس اونٹ کا محافظ ہے جس پر سوار ہے جس کی نکیل پکڑے چل رہا ہے یا جسکو پیچھے سے ہانک رہا ہے۔ باقی اونٹوں کا محافظ نہیں ہے وہ تمام باقی اونٹ غیر محفوظ ہیں۔ اگر کوئی شخص اونٹ کی قطار سے ایک دو اونٹ چرالے تو ہاتھ نہ کٹے گا کہ یہ اونٹ محفوظ جگہ میں نہیں۔ البتہ اونٹوں پر لدی ہوئی بوریوں سے غلہ چرالے تو ہاتھ کٹیں گے کہ بوری غلہ کیلئے حفاظت کی جگہ ہے۔ پھلوں کے کھلیان میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خشک چھوہارے یا کشمش بن جائیں اور اب وہ جلد نہ بگڑیں گے لہٰذا انکی چوری میں ہاتھ کٹے گا۔

(۳۴۶۷) ''نہبہ'' غنیمت کو بھی کہتے ہیں اور کسی کا مال زبردستی چھین لینے کو بھی۔ یہاں دونوں معنی ہیں۔ کہ لٹیرے کے بھی ہاتھ نہ کٹیں گے کیونکہ ہاتھ کٹتا ہے چوری سے اور چوری میں خفیہ طور پر مال لیا جاتا ہے اور جو غازی تقسیم غنیمت سے پہلے مال غنیمت میں چوری کرے اسکا بھی ہاتھ نہ کٹے گا کیونکہ اس مال غنیمت میں وہ بھی پتی دار ہے۔ اور جس مال میں خود چور کا بھی حصہ ہو اس مال کی چوری سے ہاتھ نہیں کٹتا۔ جو ظالم لٹیرے کھلم کھلا دن دہاڑے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں اور بے چارے مال والے منہ تکتے رہ جاتے ہیں ایسے فسادی، ظالم، ڈاکو، لٹیرے ہماری جماعت سے خارج ہیں ہمارے طریقہ سے خارج ہیں۔ یہاں اسلام سے نکل جانا مراد نہیں ہے یہ بھی زجر و توبیخ ہے کیونکہ لوٹ پاٹ فساد عمل ہے فساد عقیدہ نہیں۔ ڈاکوؤں کے ہاتھ تو نہ کٹیں گے مگر انہیں سزا ضرور ملے گی۔ ڈکیتی کی سزائیں مختلف ہیں بعض صورتوں میں ڈکیت کو سولی دی جائیگی۔

(۳۴۶۸) خائن وہ ہے جو کسی کی امانت مارے اس طرح کہ کسی کی چیز عاریۃً مانگ کر لے جائے بعد میں جھوٹ کہہ دے کہ کھوگئی یا عاریت ہی کا انکار کردے۔ یا کوئی اسکے پاس بطور ودیعت رکھے اور یہ ہضم کر جائے۔ خائن امین کا مقابل ہے۔ منتہب وہ ہے جو علانیہ طور پر کسی کا مال چھین لے۔ مختلس وہ ہے جو کسی کے ہاتھ سے اچانک تیزی سے مال لیکر رفو چکر ہو جائے ان تینوں کے ہاتھ نہ کٹیں گے۔ خائن کا ہاتھ تو اس لئے نہ کٹے گا کہ وہ ایسا مال لیتا ہے جو مالک کی حفاظت میں نہیں ہے بلکہ خود اسکی اپنی حفاظت میں ہے۔ اس لئے یہ مال اسکے حق میں غیر محفوظ ہے لہٰذا خیانت چوری نہ بنی اور لٹیرے اور اُچکے کے ہاتھ نہ کٹیں گے اگرچہ اس نے محفوظ مال تو لیا ہے مگر خفیہ طور پر نہ لیا یہ تینوں بدچلن چور نہیں ہیں لہٰذا انکی سزا چوروں والی نہ ہوگی۔

(۳۴۶۹) مال کی حفاظت دو قسم کی ہے۔ (۱) جگہ سے حفاظت (۲) محافظ سے حفاظت۔ لہٰذا مسجد، جنگل اور راستے میں مال ہے اور

(۳۴۶۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاقَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَّلَا فِیْ حَرِیْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے ہاتھ کٹنا لٹکے ہوئے پھلوں میں، نہ اُن جانوروں میں جو پہاڑوں میں ہیں پھر جب جگہ دیدی جائے اسکو طویلے یا کھلیان میں تو ہاتھ کٹنا ہے ان میں جو پہونچ جائیں ڈھال کی قیمت کو۔

(۳۴۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ عَلَی الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَّمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں ہے لٹیرے یا غنیمت والے پر ہاتھ کٹنا اور جو لوٹ مچائے کھلم کھلا تو نہیں ہے وہ ہم میں سے۔

(۳۴۶۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور نہ لٹیرے پر اور نہ اچکے پر ہاتھ کا کٹنا۔

(۳۴۶۹) حدیث شریف: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاۤءَهٗ فَجَاۤءَ سَارِقٌ وَّاَخَذَ رِدَاۤءَهٗ وَاَخَذَهٗ صَفْوَانُ فَجَاۤءَ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا

ترجمہ: بیشک حضرت صفوان ابن امیہ حاضر ہوئے مدینہ شریف میں تو سو گئے مسجد نبوی شریف میں اور تکیہ بنایا اپنی چادر شریف کو تو آیا ایک چور اور لے گیا آپ کی چادر مبارک کو اور پکڑ لیا اس چور کو حضرت صفوان نے تو لائے حضرت صفوان اس کو پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو حکم فرمایا پیارے رسول نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا تو عرض کیا حضرت صفوان نے کہ میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اسکا

लटके हुए फलों में और न उन जानवरों में जो पहाड़ों में हैं फिर जब जगह दे दी जाये इसको तवीले या खलिहान में तो हाथ कटना है उनमें जो पहुंच जाये ढाल की कीमत को।

3467 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है लुटेरे या ग़नीमत वाले पर हाथ कटना और जो लूट मचाये खुल्लम खुल्ला तो नहीं है वो हम में से।

3468 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं है खयानत करने वाले पर और न लुटेरे पर और न उचक्के पर हाथ का कटना।

3469 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते सफ़वान इब्ने उमय्या हाज़िर हुए मदीने शरीफ़ में तो सो गये मस्जिदे नबवी शरीफ़ में और तकिया बनाया अपनी चादर शरीफ़ को तो आया एक चोर और ले गया आपकी चादरे मुबारक को और पकड़ लिया इस चोर को हज़रते सफ़वान ने तो लाये हज़रते सफ़वान उसको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने इसके हाथ काटने का तो अर्ज़ किया हज़रते सफ़वान ने कि मैंने नहीं इरादा किया था इसका, चादर इस चोर पर सदका है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो क्यों न किया यह तुमने मेरे पास इसको लाने से पहले।

مال کے پاس محافظ موجود ہے تو وہ مال، مال محفوظ ہے۔ اسکی چوری پر ہاتھ کٹے گا۔ یہ ہاتھ کاٹنا اسلئے تھا کہ اس نے چوری کا اقرار کر لیا تھا ورنہ صرف الزام سرقہ پر ہاتھ کاٹنا درست نہیں ہے حضرت صفوان نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا میں تو اسلئے بارگاہ رسالت میں چادر چور کو لایا تھا کہ پیارے رسول ﷺ اسے ڈانٹ ڈپٹ فرمادیں گے یا تعزیر سے نوازیں گے یا پھر کچھ نصیحت فرمادیں گے۔ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ چادر کے عوض اسکا ہاتھ ہی کٹ جائیگا۔ یا رسول اللہ میں اپنی چادر اسکو فی سبیل اللہ دیتا ہوں اسکے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ یہ چادر بھی قیمتی رہی ہوگی تب ہی چور کی نیت خراب ہوئی۔ ایک دینار یعنی دس درہم کی رہی ہوگی۔ چوری معاملہ حاکم کے سامنے پیش ہونے سے پہلے حق العبد ہوتا ہے اگر مال والا معاف کرے اور مقدمہ حاکم کے سامنے پیش نہ کرے تو ہاتھ نہ کٹے گا لیکن اگر حاکم کے سامنے مقدمہ پیش ہو جائے تو حق اللہ بن جاتا ہے کہ اب کسی کے معاف کرنے سے معاف نہ ہوگا۔

(۳۴۷۰) حالت جنگ و جہاد میں لشکر اسلام کفار کے ملک میں ہو اور کوئی اسلامی سپاہی چوری کرے تو وہاں اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائے اسلئے کہ وہاں لشکر اسلام میں حاکم موجود نہیں ہے اور شرعی سزائیں صرف حاکم اسلام ہی دے سکتا ہے۔ لشکر کا کمانڈر حاکم اسلام نہیں ہوتا اور ایک خطرہ یہ بھی ہے کہ ہاتھ کٹنے کے خوف سے یہ چور مرتد ہو جائے اور لشکر کفار سے جاملے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مال غنیمت کی چوری میں چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں کیونکہ اس مال میں خود اسکا بھی حصہ ہے اور جس مال میں خود چور کا بھی حصہ ہو تو اس مال کے چرانے میں چور کے ہاتھ نہیں کٹتے۔

(۳۴۷۱) کٹے ہوئے ہاتھ کا گردن میں لٹکانا اسلئے تھا تاکہ لوگ اسکی یہ حالت دیکھیں اور عبرت پکڑیں نصیحت حاصل کریں اور آئندہ کے لئے حوصلے پست ہو جائیں اور کوئی چوری کی ہمت نہ کر سکے۔ یہ کام ضروری نہیں ہے صرف جائز ہے یعنی سنت مستحبہ ہے اگر حاکم اسلام مناسب جانے تو یہ عمل کرے کہ اسکا کٹا ہوا ہاتھ اسکے گلے کا ہار بنا دے۔ پیارے نبی ﷺ نے ہر چور کا ہاتھ کاٹ کر اسکے گلے میں نہ لٹکایا صرف اس چور کے ساتھ ایسا عمل فرمایا۔

(۳۴۷۲) بیس درہم میں بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ چور غلام اپنے پاس رکھنے کے لائق نہیں ہے اسکو فوراً اپنے یہاں سے الگ کر دو اگر چہ تھوڑے ہی داموں میں فروخت ہو اور یہ حکم بھی پیارے نبی ﷺ کا بطور مشورہ ہے اور جسکے ہاتھ یہ چور غلام بیچا جائے اسے اسکے اس عیب سے بھی باخبر کر دیا جائے کہ ہاتھ لپک ہے کہ وہ نیا مالک کسی بھی حسن تدبیر سے اسکی یہ بُری لت چھڑا سکے۔ غلام اگر اپنے آقا کے گھر چوری کرے تو اس چور غلام کا ہاتھ نہ کٹے گا کیونکہ غلام کو گھر میں آنے جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ لہٰذا اسکے لئے آقا کے گھر کا مال محفوظ نہ رہا جیسے خاوند و بیوی ایک دوسرے کا مال چرائیں یا مہمان اپنے میزبان کی جگہ سے کچھ چرا لے تو ہاتھ نہیں کٹتا کیونکہ انکے حق میں یہ مال محفوظ نہیں ہے۔

(۳۴۷۳) حضرات صحابہ کرام نے یہ خیال فرمایا کہ ڈانٹ ڈپٹ کے بعد چھوڑ دیا جائیگا اتنی سخت سزا نہ ہوگی ان کے اذہان مبارکہ میں غالباً یہ تھا کہ شرعی سزائیں معاف ہو سکتی ہیں مگر حق یہ ہے کہ سزائیں حق اللہ ہیں کسی کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہو سکتیں مجرم پر رحم یہی ہے اسے پوری پوری سزا دیدی جائے کسی طرح کی رعایت نہ کی جائے کیونکہ اس سے ملک میں امن و امان قائم ہوگا ہر طرف شانتی کا ماحول ہوگا۔ فتنہ و فساد کی بیخ کنی ہوگی۔ سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام لیکر یہ بتانا مقصود ہے کہ شرعی سزا میں کسی بڑے سے بڑے درجے اور رتبے والے کی بھی رورعایت نہ ہوگی۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت فاطمہ کا چوری کرنا بھی ناممکن ہے اور پھر انکے مقدس ہاتھ کٹنا بھی ناممکن ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ فرمایئے اگر ہوتا رحمٰن کیلئے بچہ تو میں پہلا ہوتا عبادت کرنے والوں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲۰) یہاں بھی نہ اولاد رحمٰن ممکن ہے اور نہ ہی پیارے نبی ﷺ کا اسکو پوجنا ممکن ہے۔

(۳۴۷۴) اس آئینہ کی قیمت ایک دینار یعنی دس درہم تھی یا اس بھی بیش قیمت تھا۔ جسکو گھر میں آنے کی دائمی یا عارضی اجازت ہو اگر وہ گھر سے چوری کرے تو اسکا ہاتھ نہ کٹے گا کہ اس گھر کا مال محفوظ نہ رہا اگر غلام اپنے مالک کے گھر سے چوری کرے تو اس چور غلام کا ہاتھ نہ کٹے گا اور اگر مالک اپنے غلام کے گھر کام دکھا دے تو مالک کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا کیونکہ غلام کا مال مولیٰ ہی کا مال ہوتا ہے اور اگر غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کا

هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

چادر اس چور پر صدقہ ہے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو کیوں نہ کیا یہ تم نے میرے پاس اسکو لانے سے پہلے۔

(۳۴۷۰) حدیث شریف: عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: حضرت بسرہ ابن ارطات سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول کہ نہ کاٹے جائیں ہاتھ جہاد میں۔

(۳۴۷۱) حدیث شریف: اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدَهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعَلَّقَتْ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعَلَّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدُ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: حاضر کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک چور تو کاٹ دیا گیا اسکا ہاتھ پھر حکم فرمایا پیارے رسول نے تو لٹکا دیا گیا وہ کٹا ہوا ہاتھ اسکے ہاتھ میں پھر حکم فرمایا پیارے رسول نے اس کٹے ہوئے ہاتھ کے بارے میں تو لٹکا دیا گیا وہ ہاتھ اس چور کے گلے میں۔

(۳۴۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْبِنَشٍّ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب چوری کرے غلام تو بیچ دو اس چور غلام کو اگرچہ بیس درہم میں بکے۔

(۳۴۷۳) حدیث شریف: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهٗ فَقَالُوْا مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا قَالَ لَوْكَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا۔ (رَوَاهُ النِّسَائِيُّ)

ترجمہ: حاضر کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک چور تو کٹوا دیا پیارے رسول نے اس کا ہاتھ تو عرض کیا حضرات صحابہ کرام نے ہمارا گمان نہ تھا کہ پہونچ جائے گا یہاں تک معاملہ فرمایا پیارے رسول نے اگر ہوتیں فاطمہ تو ضرور کاٹ دیتا میں انکے ہاتھ کو بھی۔

(۳۴۷۴) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهٗ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهٗ فَاِنَّهٗ سَرَقَ

ترجمہ: لائے ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر کی بارگاہ میں ایک اپنے غلام کو تو عرض کیا کہ ہاتھ کاٹ دیجئے اسکا اسلئے کہ اس نے چرایا ہے

3470 हदीस शरीफ़:– हज़रते वसरा इब्ने इरतात से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि न काटे जायें हाथ जिहाद में।

3471 हदीस शरीफ़:– हाज़िर किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में एक चोर तो काट दिया गया उसका हाथ फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो लटका दिया गया वो कटा हुआ हाथ उसके हाथ में फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने इस कटे हुए हाथ के वारे में तो लटका दिया गया वो हाथ इस चोर के गले में।

3472 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब चोरी करे गुलाम तो बेच दो इस चोर गुलाम को अगरचे बीस दिरहम में बिके।

3473 हदीस शरीफ़:– हाज़िर किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की वारगाह में एक चोर तो कटवा दिया प्यारे रसूल ने उसका हाथ तो अर्ज किया हज़राते सहावा ए किराम ने हमारा गुमान न था कि पहुंच जायेगा यहाँ तक मुआमला, फरमाया प्यारे रसूल ने अगर होतीं फ़ातिमा तो ज़रूर काट देता मैं उनके हाथ को भी।

3474 हदीस शरीफ़:– लाये एक शख़्स अमीरुल मोमिनीन हजरतें उमर की बारगाह में एक अपने गुलाम को तो अर्ज़ किया कि हाथ काटा दीजिए इसका इसलिए कि इसने चुराया है मेरी बीवी का आइना तो फ़रमाया

مال چرالے اگرچہ جسکا مال چرایا ہے وہ مولا کا کتنا ہی عزیز و قریب ہو جنکے گھر غلام کو جانے کی عام اجازت نہ ہو تو اس چور غلام کا ہاتھ کٹے گا۔ کیونکہ ان لوگوں کے مال دوسرے کے غلام کیلئے محفوظ نہیں ہیں بلکہ محفوظ ہیں اور محفوظ مال کی چوری میں ہاتھ کا کٹنا ہے۔

(۳۴۷۵) یہ چوری کرنے والی عورت بڑے گھرانے کی تھی حضرات صحابہ کرام نے یہ مشورہ کیا کہ اگر اس عورت کے ہاتھ کٹوائے گئے تو ایسا نہ ہو کہ خاندان کے دوسرے افراد میں بددلی پھیلے اور پورا خاندان بگڑ جائے جو کسی بڑے فساد کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس عورت پر جرمانہ وغیرہ ڈال دیا جائے اور انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے استدلال فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور فتنہ کفر زیادہ سخت ہے قتل سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۰) لہٰذا متفقہ فیصلہ ہوا کہ دربار رسالت میں عرض و معروض کیلئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناسب ہیں۔ حضرت اسامہ نے بھی قرآن کریم کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارش کرنے کا فیصلہ فرمایا کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جو سفارش کریگا اچھی تو ہوگا اسکے لئے حصہ اسمیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۲) اور انہوں نے گمان فرمایا کہ یہ سفارش اچھی شفاعت وسفارش میں داخل ہے تمام حضرات صحابہ کرام اور حضرت اسامہ کی نیت بخیر تھی انہیں ابھی اس مسئلے کا پورا علم نہ ہو سکا تھا کہ چوری کا مقدمہ دائر ہونے سے پہلے حق العبد ہے کہ مالک مال چاہے تو معاف کر سکتا ہے اور مقدمہ دائر ہو جانے کے بعد حق اللہ بن جاتا ہے اب کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ یہاں مقدمہ بارگاہ رسالت میں دائر ہو چکا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے تعجب خیز انداز میں فرمایا کہ عقلمند ہوتے ہوئے ایسی سفارش کرتے ہو جو یہ سفارش سیئہ میں داخل ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جو شفاعت کریگا بری تو ہوگا اسکے لئے حصہ اسمیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۲) اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمودہ سزاؤں میں گھس بیٹھ قومی تباہی اور ملکی بربادی و بدنظمی کا سنگین ترین ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ میں چوری ڈکیتی، زنا، لواطت، جیسی سماجی برائیوں کا طوفان امڈ آیا۔ ان یہودی حکام نے مالداروں ذی اثر لوگوں سے تو آنکھ دبائی اور غریبوں اور بے بسوں کو سزائیں دیں۔ ہلاکت کی ڈگر پر چل پڑے۔ ملکی نظام اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ سزائیں سخت ہوں اور کسی مجرم کی رعایت وضمانت وشفاعت نہ ہو۔ جب عوام اور حکام آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور ملکی نظام درہم برہم ہونے لگتا ہے تو ایمرجنسی کا نفاذ ہوتا ہے۔ ایمرجنسی بھی سخت قوانین اور سخت سزاؤں کے اطلاق ونفاذ کا نام ہے۔ آجکل یہ کام اس وقت ہوتا ہے جب ملک تباہی کے دہانے پر پہونچ جاتا ہے پیارے نبی ﷺ نے پانی سے پہلے پل بنانے کی مبارک ومسعود تعلیم سے نوازا۔ سزائیں سخت ہوں اور کوئی مجرم، بدمعاش، قانون کی گرفت سے نہ بچ سکے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور تمہارے لئے خون کا بدلہ لینے میں زندگی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۷) اس حدیث شریف میں چونکہ چوری کا مقدمہ درپیش تھا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے چوری کا ذکر فرمایا۔ ورنہ مجرموں میں ہر جرم کی سزا کا یہی حال تھا زانی ہو کہ قاتل۔ ان رعایتوں اور چودھریوں اور غیر چودھریوں کے فرق کا نتیجہ بھی آج سامنے ہے کہ سماج روز بروز زیادہ ہی افراتفری کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ اور فتنہ وفساد کا ماحول گرم ہے۔ ظلم وزیادتی نے سکون و اطمنان چھین لیا ہے۔ ہر بشر مضطرب و پریشان ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر دور اسلامی لائے کہ ہر انسان امن وشانتی کے ماحول میں سانس لے سکے۔ پیارے نبی ﷺ نے عدل وانصاف کے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ جس سے زمین وآسمان قائم ہیں۔ حقوق سے متعلق سزاؤں میں سفارش کرنا حرام ہے مگر تعزیر اور حقوق العباد والی سزاؤں میں سفارش کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ کار ثواب ہے یہ بھی جب ہے کہ ملزم شریر نہ ہو اور تعزیر وحق العبد کا مقدمہ اگرچہ حاکم سامنے پہونچ بھی چکا ہو جب بھی سفارش ہو سکتی ہے جیسے قتل کا قصاص کہ اس میں مقتول کے ورثاء سے معاف یا صلح کرا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے (مرقاۃ شریف) زنا اور چوری کی سزائیں حق اللہ ہیں ان میں سفارش کرنا حرام زنا کی سزا پہلے ہی سے حق اللہ ہے اور چوری حاکم کے پاس پہونچنے پر حق اللہ بن جاتی ہے۔ اگر کوئی مال کے مالک سے سفارش کر کے مقدمہ حاکم تک نہ پہونچنے دے تو جرم نہیں ہے۔

(۳۴۷۶) جھوٹے مقدمے باز، جھوٹے مناظر، جھوٹے جھگڑالو سبکے لئے اس حدیث پاک میں درس عبرت ونصیحت ہے اگر آج بھی اس حدیث پاک پر عمل کیا جائے تو کچہریاں خالی ہو جائیں۔ مسلمانوں کو آ

مِرَاةٌ لِاِمْرَاَتِیْ فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَیْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

میری بیوی کا آئینہ تو فرمایا حضرت عمر نے کہ نہیں ہے ہاتھ کاٹنا اس پر کہ وہ خدمتگار ہے تمہارا، لے لیا ہے اس نے تمہارا سامان۔

﴿بَابُ الشَّفَاعَةِ فِی الْحُدُوْدِ ترجمہ: شرعی مقررہ سزاؤں میں سفارش کا باب﴾

(۳۴۷۵) حدیث شریف: اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا

ترجمہ: بیشک قریش کو مغموم کر دیا انکو ایک مخزومی عورت نے جس نے چوری کی تھی تو انہوں نے مشاورت کی

مَنْ یُّكَلِّمُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا وَمَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ

کہ کون بات چیت کریگا اس بارے میں پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو کہنے لگے کہ اس معاملہ میں کون ہمت کر سکتا ہے سوائے حضرت اسامہ بن زید کے جو پیارے ہیں

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ

پیارے رسول اللہ ﷺ کے تو بات چیت کی پیارے رسول سے حضرت اسامہ نے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا تم سفارش کرتے ہو کسی سزا میں

مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے پھر قیام فرمایا پیارے رسول نے پھر وعظ شریف فرمایا پھر فرمایا بس ہلاک ہو گئے وہ جو تم سے پہلے تھے کہ انہوں نے بھی

اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ

جب چوری کرتا تھا عزت دار تو چھوڑ دیتے تھے وہ اسکو اور جب چوری کرتا ان میں کوئی کمزور تو قائم کرتے اس پر حد اور اللہ تعالیٰ کی قسم

لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اگر بیشک فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو بلا شبہ کاٹ دیتا میں انکا ہاتھ۔

(۳۴۷۶) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

हजरते उमर ने कि नहीं है हाथ काटना इस पर कि वो खिदमतगार है तुम्हारा. ले लिया है इसने तुम्हारा सामान।

(194) शरई मुक़र्ररा सज़ाओं में सिफ़ारिश का बाब

3475 हदीस शरीफ़– बेशक कुरैश कि मग़मूम कर दिया उनको एक मखजूमी औरत ने जिसने चोरी की थी तो उन्होंने मशावरत की कि कौन बातचीत करेगा इस बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो कहने लगे कि इस मुआमले में कौन हिम्मत कर सकता है सिवाय हजरते ओसामा इब्ने ज़ैद के जो प्यारे हैं प्यारे रसूल के तो बातचीत की प्यारे रसूल से हज़रते ओसामा ने तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क्या तुम सिफारिश करते हो किसी सजा में अल्लाह तआला की मुकर्रर कर्दा सज़ाओं में से फिर कयाम फ़रमाया प्यारे रसूल ने फिर वअज़ शरीफ फ़रमाया कि बस हलाक हो गये वो जो तुमसे पहले थे कि उन्होंने भी जब चोरी करता था इज्जतदार तो छोड़ देते थे वो उसको और जब चोरी करता उनमें कोई कमज़ोर तो क़ायम करते उस पर हद और अल्लाह तआला की क़सम अगर बेशक फ़ातिमा बिन्त मौहम्मद भी चोरी करतीं तो बिला शुबा काट देता मैं उनका हाथ।

3476 हदीस शरीफ़– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो शख़्स के हाईल हो जाये उसकी सिफ़ारिश अल्लाह तआला की मुकर्ररा सज़ाओं में से किसी भी सज़ा के दरमियान तो मुकाबला किया उसने अल्लाह तआला का, जिसने झगड़ा किया

بیل مجھے مار کی پالیسی سے مکمل اجتناب کرنا لازمی وضروری ہے۔ جتنے دن تک یہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو خوامخواہ عیب لگاتا رہا ہے پر کی اُڑاتا رہا اتنے دن تک یہ عیب لگانے والا جہنم کے اس طبقے میں رہے گا جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا یہ اسمیں غوطہ زن ہوگا اور یہی سامان خورد ونوش ہوگا کھائے پئے گا بل کھائیگا پچھتائیگا۔

(۳۴۷۷) اس حدیث شریف میں یہ بات فرمائی ہے کہ اگر تم کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ حق پر ہے اور باطل ہونے کا شبہ ہو تو اس پر جھگڑنے والے کی مدد کرنے پر یہ سخت وعید ہے۔ کسی بھی جھگڑا کرنے والے کی اندھا دھند مدد نہ کرو پہلے معاملے کو سمجھ لیا جائے اور حق کی حمایت کی جائے اور باطل کی شکایت ومخالفت کی جائے اگر آنکھیں بند کر کے حمایت کی تو غضب الٰہی کا شکار ہو جاؤ گے۔ جو لوگ فرقہ پرستی گروپ بندی کی وجہ سے اپنے گروپ کی طرف سے سب کچھ جانتے ہوئے لڑتے جھگڑتے ہیں وہ قہر الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے کہ اسماعیل دہلوی کی حمایتی کی بے جا حمایت کی جا رہی ہے اور اسماعیل دہلوی اور اسکے حمایتی کی شکایت پر سنی عالم دین حق گو راست باز کو سب وشتم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مسلمانان اہلسنت اس مسئلے پر کان دھریں اور حمایت واعانت کرتے وقت حقائق کو ضرور مد نظر رکھیں۔ ایسے ہی بیرسٹرس اور وکلاء بھی اسکا ضروری خیال رکھیں کہ چند ٹکوں کی خاطر ظالم وظلم کی حمایت واعانت نہ ہو جائے۔

(۳۴۷۸) چور کا ہاتھ تو ایک بار چوری کا اقرار واعتراف کر لینے کے بعد ہی کاٹ دیا جائیگا۔ حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ نے صرف ایک بار اقرار کر لینے پر چور کا ہاتھ کٹوایا (طحاوی شریف) یہاں جو بار بار کا ذکر ہے وہ چوری کے معنی کی تحقیق کیلئے ہے کہ کبھی چور غلطی سے خیانت کو چوری سمجھ رہا ہو اور خیانت پر کہیں اسکے ہاتھ نہ کٹ جائیں اور بعد میں تحقیق ہو جبکہ وہ اپنا ہاتھ کٹا چکا ہو ہاتھ کاٹنے کے بعد چور سے توبہ بھی کرائی جائے کیونکہ ہاتھ کٹ جانا تو شرعی جرم کا کفارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی معافی توبہ سے ہوگی اور توبہ کی قبولیت بھی پیارے نبی ﷺ کی سفارش سے ہوگی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسلئے کہ اطاعت کی جائے اسکی اللہ کے حکم سے اور اگر وہ جب ظلم کر لیا انہوں نے جانوں پر اپنی تو آئیں وہ آپ کی بارگاہ میں پھر معافی مانگیں وہ اللہ سے اور مغفرت چاہیں ان کیلئے رسول تو پائیں گے وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا بے انتہا رحم والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ رسول کو دنیا میں اسلئے ہی بھیجا جاتا ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے اور انکی اطاعت وفرمانبرداری فرض ہو عام انسانوں اور نبی ورسول کا دنیا میں آنا اپنے اندر بہت بڑا فرق رکھتا ہے ہم تم مطیع ہیں اور حضور انور ﷺ مطاع ہیں جہاز میں مسافر اور کپتان دونوں سوار ہیں مسافر پار لگنے کو اور کپتان پار لگانے کو مسافر کرایہ دیکر سوار ہوتے ہیں کپتان تنخواہ لیکر سوار ہوتا ہے۔ کشتی اسلام میں ہم تم پار لگنے کو سوار ہیں اور حضور انور ﷺ ہم کو تمکو پار لگانے کیلئے سوار ہیں۔ حضور انور ﷺ کے ہر حکم وقول کی اطاعت اور ہر فعل کی اتباع کرنا چاہیے تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہوا اس نے رسالت ہی کو تسلیم نہ کیا وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ اس آیت کریمہ میں ظلم کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے نہ زبان ومکان کی ہر قسم کا مجرم ہر زمانے میں کسی قسم کا جرم کرے کہیں جرم کرے وہ آپکی بارگاہ میں آجائے اور بارگاہ کے لئے مدینہ منورہ کی بھی قید نہیں ہے بلکہ انکی طرف توجہ کرنا یہ بھی انکی بارگاہ میں حاضری ہے۔ شعر

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے
سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے

اگر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو جائے تو زہے نصیب۔ حضور انور ﷺ کی بارگاہ وہ شفاخانہ ہے جسمیں ہر بیماری کی دوا ہے۔ شعر

فیض در آقا ہے ہوتی ہے شفا سبکو
بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں

اس بارگاہ کی تو یہ شان ہے کہ کوئی وہاں آنے والا خالی نہیں جاتا۔ شعر

بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی
بھر رہی ہیں اس در سے جھولیاں زمانے کی

حضور انور ﷺ کا ہمارے پاس تشریف لانا اور ہے ہمارا حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا کچھ اور ہے سورج کا ہم پر طلوع ہونا یہ ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے ماحول کو چمکا دے ہمارا سورج کے پاس آنا یہ ہے کہ ہم آڑ ہٹا کر اسکی دھوپ میں آجائیں۔ بارگاہ الٰہی میں حضور

مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ

جو شخص کہ حائل ہو جائے اسکی سفارش اللہ تعالیٰ کی مقررہ سزاؤں میں سے کسی بھی سزا کے درمیان تو مقابلہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا جس نے جھگڑا کیا

فِیْ بَاطِلٍ وَهُوَ یَعْلَمُهُ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ

باطل کے فیور میں اور وہ جانتا ہے اس کا باطل ہونا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ وہ نکل جائیگا درمیان سے اور جو برائی بیان کرے

فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَیْسَ فِیْهِ اَسْکَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

مومن کی جو اس میں نہیں ہے تو ٹھہرائے گا اس کو اللہ تعالیٰ خون و پیپ کی کیچڑ میں یہاں تک کہ وہ نکل جائے اس سے جو برائی بیان کر رہا تھا۔

(۳۴۷۷) حدیث شریف: مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ لَّا یَدْرِیْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ

ترجمہ: جو مدد کرے گا کسی جھگڑے میں اور نہیں جانتا ہے کہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے

حَتّٰی یَنْزِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

یہاں تک کہ نکل جائے مدد کرنے سے۔

(۳۴۷۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَلَمْ یُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ کے دربار میں لایا گیا ایک چور کہ اقرار کر لیا اس نے صاف اقرار اور نہ پایا گیا اسکے پاس چوری کا مال

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْهِ

تو فرمایا اس چور سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں نہیں خیال فرماتا تیرے بارے میں کہ تو نے چوری کی ہے، چور نے کہا ہاں تو پیارے رسول نے اس سے

مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِكَ یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ

دو یا تین بار یہی دوہرایا، ہر بار وہ اسکا اقرار کرتا رہا تو حکم فرمایا پیارے رسول نے ہاتھ کاٹنے کا تو کاٹا گیا ہاتھ پھر لایا گیا اسکو تو فرمایا اس سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَیْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے معافی مانگ اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو اس نے کہا میں معافی مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے

बातिल के फेवर में और वो जानता है इसका बातिल होना तो वो अल्लाह तआला की नाराजगी में रहेगा यहाँ तक कि वो निकल जायेगा दरमियान से और जो बुराई बयान करे मोमिन की जो उसमें नहीं है तो ठहरायेगा उसको अल्लाह तआला खून व पेशाब की कीचड़ में यहाँ तक कि वो निकल जाये इससे जो बुराई बयान कर रहा था।
3477 हदीस शरीफ़:– जो मदद करेगा किसी झगड़े में और नहीं जानता है कि हक़ है या बातिल तो वो अल्लाह तआला की नाराजगी में है यहाँ तक कि निकल जाये मदद करने से।
3478 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में लाया गया एक चोर के इक़रार कर लिया उसने साफ़ इक़रार और ना पाया गया उसके पास चोरी का माल तो फ़रमाया उस चोर से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं नहीं ख्याल फ़रमाता तेरे बारे में कि तूने चोरी की है, चोर ने कहा हाँ, तो प्यारे रसूल ने उससे दो या तीन बार यही दोहराया, हर बार वो इसका इक़रार करता रहा तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाथ काटने का तो काटा गया हाथ फिर लाया गया उसको तो फ़रमाया उससे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुआफ़ी मांग अल्लाह तआला से और तौबा कर अल्लाह तआला की बारगाह में तो उसने कहा मैं मुआफ़ी मांगता हूं अल्लाह तआला से और मैं तौबा करता हूं उसकी बारगाहे रहमत में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन बार या अल्लाह तआला तौबा कुबूल फ़रमा इसकी।

وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

اور میں توبہ کرتا ہوں اسکی بارگاہ رحمت میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین بار یا اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما اسکی۔

(۳۴۷۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یُغْرَمُ السَّارِقُ اِذَا اُقِیْمَ عَلَیْهِ الْحَدُّ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: بیشک فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں تاوان دیگا چور جب قائم کر دی جائے اس پر حد۔

(۳۴۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا غُرْمَ عَلَی السَّارِقِ بَعْدَ قَطْعِ یَمِیْنِهٖ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے تاوان چور پر اس کا ہاتھ کٹ جانے کے بعد۔

(۳۴۸۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یُغْرَمُ السَّارِقُ اِذَا اُقِیْمَ عَلَیْهِ الْحَدُّ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تاوان دیگا چور جب کہ قائم کر دی جائے اس پر حد۔

﴿بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ ترجمہ: شراب پینے کی سزا کا باب﴾

(۳۴۸۲) حدیث شریف: کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِمْرَةِ اَبِیْ بَکْرٍ

ترجمہ: لایا جاتا تھا پیکڑ پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ پاک میں اور امیر المومنین حضرت ابوبکر کے دور امارت میں

وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا

اور امیر المومنین حضرت عمر کے عہد خلافت میں تو ہم کھڑے ہو جاتے تھے اس پیکڑ پر اپنے ہاتھوں سے اور اپنے پاؤں سے اور اپنی چادروں کیساتھ

حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

یہاں تک کہ حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے لگوائے یہاں تک کہ شرابی لوگ سرکش ہو گئے بے راہ ہو گئے تو کوڑے لگوائے اسی۔

(۳۴۸۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو پی لے شراب تو درے لگواؤ اسکو تو اگر اعادہ کرے

3479 हदीस शरीफ़:– वेशक फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं तावान देगा चोर जब कायम कर दी जाये उस पर हद
3480 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है तावान चोर पर उसका हाथ कट जाने के बाद।
3481 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं तावान देगा चोर जब कि कायम कर दी जाये उस पर हद।

(195) शराब पीने की सज़ा का बाब

3482 हदीस शरीफ़:– लाया जाता था पियक्कड़ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में और अमीरूल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र के दौर इमारत में और अमीरूल मोमिनीन हज़रते उमर के अेहद खिलाफ़त में तो हम खड़े हो जाते थे इस पियक्कड़ पर अपने हाथों से और अपने पांवों से और अपनी चादरों के साथ यहाँ तक कि हज़रते उमर के आखिरी दौरे खिलाफ़त में चालीस कौड़े लगवाये यहाँ तक कि शरावी लोग सरकश हो गये बेराह हो गये तो कौड़े लगवाये अस्सी।
3483 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जो पीले शराब

فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

چوتھی بار میں تو اسکو قتل کردو۔

(۳۴۸۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن ازہر سے مروی انہوں نے فرمایا گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں پیارے رسول اللہ ﷺ کی طرف

اِذَا اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ

جب کہ لایا گیا ایک شخص کہ پی لی تھی اس نے شراب تو پیارے رسول نے فرمایا کہ مارو اسکو تو کچھ نے ان میں سے کہ جنہوں نے مارا اسکو جوتوں سے

وَمِنْهُمْ مَّنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَّنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِی الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ

اور کچھ نے ان میں سے کہ مارا اس کو ڈنڈوں سے اور کچھ نے ان میں سے کہ جنہوں نے مارا اسکو قمچی سے فرمایا حضرت ابن وہب نے یعنی تر شاخ سے

ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰی بِهٖ فِیْ وَجْهِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

پھر لی پیارے رسول اللہ ﷺ نے مٹی زمین سے تو ماری مٹی پیارے رسول نے اسکے چہرے پر۔

(۳۴۸۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ (الْخَمْرَ) فَقَالَ اضْرِبُوْهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں لایا گیا ایک شخص کہ پی لی تھی جس نے شراب تو فرمایا پیارے رسول نے کہ مارو اسکو

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ

تو ہم میں سے بعض مارنے والے تھے اپنے ہاتھ سے اور بعض اپنے کپڑے سے اور بعض اپنے جوتے سے پھر فرمایا پیارے رسول نے

بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ

کہ ملامت کرو تم اسکو تو لوگ متوجہ ہوئے اسکی طرف تو کہتے تھے کہ نہ ہوا خوف تجھے اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا تو اللہ تعالیٰ سے اور نہیں شرم کی تو نے

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ

پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو کہا بعض لوگوں نے ذلیل کرے تجھے اللہ تعالیٰ فرمایا پیارے رسول نے نہ کہو تم ایسا نہ مدد کرو تم اس پر شیطان کی

तो दुर्रे लगाओ उसको तो अगर इरादा करे चौथी बार तो उसको क़त्ल करे दो।

3484 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अजहर से मरवी उन्होंने फ़रमाया गोया कि मैं देख रहा हूँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़ जबकि लाया एक शख्स कि पी ली थी उसने शराब तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि मारो इसको तो कुछ ने उनमें से कि जिन्होंने मारा उसको जूते से और कुछ ने उनमें से मारा उसको डंडों से और कुछ ने उनमें से कि जिन्होंने मारा उसको क़म्ची से फ़रमाया हज़रते इब्ने वहब ने यानि तर शाख से फिर ली प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिट्टी ज़मीन से तो मारी मिट्टी प्यारे रसूल ने उसके चेहरे पर।

3485 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में लाया गया एक शख़्स कि पी ली थी जिसने शराब तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मारो इसको तो हममें से बअज मारने वाले थे अपने हाथ से और बअज़ अपने कपड़ों से और बअज़ अपने जूते से फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मलामत करो तुम इसको तो लोग मुतवज्जे हुये उसकी तरफ़ तो कहते थे कि न हुआ खौफ़ तुझे अल्लाह तआला से, नहीं डरा तू अल्लाह तआला से और नहीं शर्म की तूने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो कहा बअज़ लोगों ने ज़लील करे तुझे अल्लाह तआला, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि न कहो तुम ऐसा न मदद करो तुम उस पर शैतान की और

وَلٰكِنْ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ارْحَمْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور کہو تم یا اللہ تعالیٰ بخش دے تو اسکو یا اللہ تعالیٰ رحم فرما تو اس پر۔

(۳۴۸۶) حدیث شریف: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِیَ يَمِيْلُ فِی الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: ایک شخص نے شراب پی تو وہ نشہ میں ہوگیا تو وہ ملا کہ جھوم رہا تھا راستے میں تو لیجایا گیا اسکو پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَلَمَّا حَاذٰی دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَی الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ

پھر جب سامنے آیا حضرت عباس کے کاشانۂ اقدس کے تو پہونچ گیا وہ حضرت عباس کے پاس پھر لپٹ گیا انکو تو ذکر کیا گیا اس واقعہ کا

لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَیْءٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

پیارے نبی ﷺ سے تو پیارے نبی ہنسنے لگے اور فرمایا کہ اس نے یہ کیا اور نہیں کیا پیارے نبی نے اس کے بارے میں کچھ بھی۔

(۳۴۸۷) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ اِسْتَشَارَ فِیْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عمر نے مشورہ فرمایا شراب کی سزا کے بارے میں تو فرمایا حضرت عمر سے امیر المومنین حضرت مولا علی نے

اَرٰی اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰی وَاِذَا هَذٰی افْتَرٰی

کہ میری رائے یہ ہے کہ ماریں آپ شرابی کو اسی درے جب پئے گا تو نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا تو بکواس کریگا اور جب بکواس کرے گا تو بہتان بازی کریگا

فَجَلَدَ عُمَرُ فِیْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

تو کوڑے مارے حضرت عمر نے شراب پینے کی سزا میں اسی۔

﴿بَابُ مَا لَا يُدْعٰی عَلَی الْمَحْدُوْدِ﴾ ترجمہ: سزا یافتہ کو بددعا نہ دیئے جانے کا باب

(۳۴۸۸) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اِسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِیَّ ﷺ

ترجمہ: ایک شخص کہ انکا اسم گرامی عبداللہ تھا "حمار" لقب سے پکارے جاتے تھے ہنسایا کرتے تھے وہ پیارے نبی ﷺ کو

कहो तुम या अल्लाह तआला बख़्श दे तू इसको या अल्लाह तआला रहमा फ़रमा तू इस पर।

3486 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स ने शराब पी तो वो नशे में हो गया तो वो मिला कि झूम रहा था रास्ते में तो ले जाया गया उसको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में फिर जब सामने आया हज़रते अब्बास के काशाने के पास तो पहुंच गया वो हजरते अब्बास के पास फिर लिपट गया उनको तो ज़िक्र किया गया इस वाक्य का प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो प्यारे नबी हंसने लगे और फ़रमाया कि उसने यह क्या किया और नहीं किया प्यारे नबी ने उसके बारे में कुछ भी।

3487 हदीस शरीफ़:– वेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर ने मशवरा दिया शराब की सज़ा के बारे में तो फ़रमाया हज़रत उमर से अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली ने मेरी राय यह है कि मारें आप शरावी को अस्सी दुर्रे, जब पियेगा तो नशा होगा और जब नशा होगा तो बक्वास करेगा और जब बक्वास करेगा तो वोह तानेवाज़ी करेगा तो कोड़े मारे हज़रते उमर ने शराब पीने की सज़ा में अस्सी।

(196) सज़ा याफ़्ता को बददुआ न दिये जाने का बाब

3488 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स कि उनका इस्मे गिरामी अब्दुल्लाह था, हिमार लक़ब से पुकारे जाते थे, हंसाया करते थे वो प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और कोड़े लगाये थे प्यारे नबी ने उनको

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ

اور کوڑے لگائے تھے پیارے نبی ﷺ نے انکو شراب پینے کی سزا میں تو لایا گیا انکو ایک دن تو حکم فرمایا پیارے نبی نے ان کے بارمیں

فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو انہیں کوڑے لگائے گئے، قوم میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ تعالیٰ لعنت فرما ان پر کتنا زیادہ لایا جاتا ہے انکو تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مت لعنت کرو اس پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے معلوم ہے وہ یہ کہ یہ شخص محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اور اسکے پیارے رسول سے۔

(۳۴۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الذَّنْبُ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ. (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو پہونچا گناہ کو کہ قائم کردی گئی اس پر حد اس گناہ کی تو وہ سزا اس گناہ کا کفارہ ہے۔

(۳۴۹۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جو شخص کہ پہونچا سزا کو پھر جلد دیدی گئی اس کو سزا دنیا میں

فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو اللہ تعالیٰ زیادہ انصاف فرمانے والا ہے اس سے کہ دوبارہ دے اپنے بندے کو سزا آخرت میں اور جو سزا کا مستحق ہوا پھر پردہ پوشی فرمائی اللہ تعالیٰ نے اسکی

وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور معاف فرمادیا اسکو تو اللہ تعالیٰ زیادہ کرم فرمانے والا ہے کہ ارادہ فرمائے کسی چیز میں کہ معاف فرماچکا ہے جسکو۔

﴿بَابُ التَّعْزِيْرِ ترجمہ: غیر مقررہ سزا کا باب﴾

(۳۴۹۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب مارے کوئی تم میں کا تو احتراز کرے چہرے پر مارنے سے۔

शराव पीने को सज़ा में तो लाया गया उनको एक दिन तो हुक्म फरमाया प्यारे नवी ने उनके बारे में तो उन्हें कोड़ लगाये गये, कौम में से एक शख्स ने कहा या अल्लाह तआला लानत फ़रमा इन पर, कितना ज़्यादा लाया जाता है उनको तो फरमाया प्यारे नवी ने मत लानत करो इस पर क्योंकि अल्लाह तआला की क़सम मुझे मालूम है कि यह शख़्स महब्बत करता है अल्लाह तआला से और उसके प्यारे रसूल से।

3489 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पहुंचा गुनाह को कि क़ायम कर दी गई उस पर हद उस गुनाह की तो वो सज़ा उस गुनाह का कफ़्फ़ारा है।

3490 हदीस शरीफ़:– प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जो शख़्स कि पहुंचा सज़ा को फिर जल्द दे दी गयी उसको सज़ा दुनिया में तो अल्लाह तआला ज़्यादा इंसाफ़ फ़रमाने वाला है उससे कि दोवारा दे अपने बंदे को सजा आख़ेरत में जो सज़ा का मुस्तहकि हुआ फिर पर्दा पोशी फ़रमाई अल्लाह तआला ने उसकी और मुआफ़ फ़रमा दिया उसको तो अल्लाह तआला ज़्यादा करम फ़रमाने वाला है कि इरादा फ़रमाये किसी चीज़ मे कि मुआफ़ फ़रमा चुका है जिसको।

(197) ग़ैर मुक़र्रर सज़ा का बाव

3491 हदीस शरीफ़:– प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब मारे कोई तुममें का तो ऐहतराज़ करे चेहरे पर मारने से।

انور ﷺ کا وسیلہ وشفاعت کار براری کا بہترین ذریعہ ہے تفسیر مدارک شریف میں ہے۔ حضور انور ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور روضۂ انور کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے جو فرمایا وہ ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے تو میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور میں آپکے حضور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے لئے میرے رب سے گناہ کی بخشش کرائیے اعرابی کی اس گزارش پر قبر انور سے ندا بصورت جواب آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے مقبول بندوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔ اللہ والوں کی قبر پر حاضری دینا قرآن کریم کی آیت کریمہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ شفا شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت شریف میں ایک صحابیہ نے عرض کیا حضور انور ﷺ کی قبر شریف کو کھولدیجئے تو میں نے قبر شریف کو کھولا تو وہ صحابیہ رونے لگیں یہاں تک کہ انکا وصال ہوگیا۔ اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی قاری اور سیدنا حضرت علامہ احمد شہاب الدین مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اس پردے کو اٹھادیا جو قبر نبوی پر پڑا رہتا تھا لہٰذا جب ان صحابیہ نے پردے کے ہٹنے کے بعد قبر انور کو دیکھا تو رونے لگیں اور وہیں واصل بحق ہوگئیں۔ حضور انور ﷺ کی قبر شریف پر چادر شریف تھی لہٰذا قبروں پر چادر ڈالنا اس روایت کی روشنی میں درست ہے۔ بعد وصال اللہ والوں کو لفظ یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ اللہ والے بعد وصال مدد فرماتے ہیں اور انکی دعاء سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ حضور انور ﷺ اپنی ظاہری حیات میں بھی اور پردہ فرمالینے کے بعد قیامت تک اور بعد قیامت بھی شفاعت فرمائیں گے کوئی مجرم وگنہگار بغیر حضور انور ﷺ کی شفاعت کے نہیں بخشا جاسکتا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۱۵)

یہ طریقہ توبہ بھی قرآن کریم اور صاحب قرآن کریم کا عطیہ ہے۔ وہ لوگ اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کریں یا کرائیں جو ڈائرکٹ کے چکر میں ہیں انہیں کچھ ملنے والا نہیں۔ نہ تو در خدا سے کچھ ملیگا اور نہ در مصطفیٰ ﷺ سے یہاں سے محروم وہاں سے بھی محروم ہے۔

انتخاب انکے وسیلے سے خدا دیگا ضرور
ہاتھ دربار الٰہی میں اٹھائے رکھنا (بانی)

(۳۴۷۹) چوری کی سزا ہاتھ کٹنا ہے جبکہ چوری کے تمام شرائط پائے جائیں لیکن چور نے جو مال چرایا ہے وہ مال مسروقہ اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو دلادیا جائے گا اور اگر مال اسکے پاس سے جاتا رہا یا اس نے خرچ وضائع کردیا تو اس پر ضمان نہیں واجب نہیں ہے۔ صرف اسکا کاٹنا ہی کافی ہے۔

(۳۴۸۰) چور کے ہاتھ کاٹ دینا یہ اسکے تمام جرموں کی سزا ہے چوری کرنے کی بھی اور مال خرچ کرنے اور ضائع کرنے کی بھی۔ اس کی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی تو کاٹ دو تم انکے دونوں ہاتھوں کو سزا ہے انکی جو کمایا انہوں نے عزت کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ ہے بڑی عزت والا بڑی حکمت والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۸)

(۳۴۸۱) ان احادیث کریمہ سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ چور کہ سزا مل جانے کے بعد کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر اسکے پاس چوری کیا ہوا مال موجود بھی نہیں ہے تو اس پر کوئی ضمان وتاوان نہیں ہے وہ سزا ہی چور کیلئے کافی ہے کہ ٹنجا ہوگیا۔ اور ہمیشہ کیلئے بدنامی اس پر مسلط ہوگئی جہاں جائیگا لوگ اسکے بارمیں فیصلہ کرلیں گے کہ اس نے کبھی چوری کی ہے۔

(۳۴۸۲) ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور مطلقاً حرام ہے۔ نشہ دے یا نہ دے۔ نشہ آور چیز تھوڑی ہو یا زیادہ سب حرام ہے۔ شراب کی سزا اب اسی دُرے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام کے اخیر زمانے میں اس پر اتفاق ہوگیا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشاورت فرماکر شراب پینے کی سزا اسی کوڑے مقرر فرمائے اور کسی بھی صحابی نے انکار واعتراض نہ فرمایا لہٰذا اسی کوڑوں پر حضرات صحابہ کرام کا اجماع سکوتی ہوگیا۔ شراب پینے کی سزا کیلئے شرط یہ ہے کہ نشہ کی حالت میں اسکی گواہی یا اقرار حاکم کے پاس ہوجائے۔ نشہ اتر جانے کے بعد اگر اقرار یا گواہی گزرے تو شرابی پر یہ سزا جاری نہ ہوگی۔ نشہ کی حالت میں شرابی کی طلاق تو واقع

(۳۴۹۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا جب کہے کوئی آدمی کسی آدمی سے "اے یہودی"

فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ

تو مارو تم اُسے "اے یہودی" کہنے والے کو دس دُرّے جب کہے کوئی "اے ہجڑے" تو مارو تم اس "اے ہجڑے" کہنے والے کو دس دُرّے

وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

اور جو زنا کرے اپنے محرم سے تو قتل کر دو اسکو۔

﴿بَابُ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِهَا ترجمہ: شراب اور اسکے پینے والے کی وعید کا باب﴾

(۳۴۹۳) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا عقل کو بگاڑنے والی شراب ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور۔

(۳۴۹۴) حدیث شریف: خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ

ترجمہ: خطبہ دیا امیر المومنین حضرت عمر نے پیارے رسول اللہ ﷺ کے منبر شریف پر تو فرمایا بیشک نازل ہو چکا ہے شراب کا حرام ہونا

وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَآءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔ (رواہ البخاری)

اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے، انگور سے اور چھوہارے سے اور گیہوں سے اور جَو سے اور شہد سے اور خمر وہ شراب ہے جو بگاڑے عقل کو۔

(۳۴۹۵) حدیث شریف: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا

ترجمہ: شراب حرام فرمائی گئی جب حرام فرمادی گئی حالانکہ نہیں پاتے انگور کی شراب مگر تھوڑی

وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اور ہماری عام شرابیں کچی کھجور اور چھوہارے کی تھیں۔

3492 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब कहे कोई आदमी किसी आदमी से ऐ यहूदी! तो मारो तुम उसे ऐ यहूदी कहने वाले को दस दुर्रे, जब कहे कोई ऐ हिजड़े! तो मारो तुम उसे ऐ हिजड़े कहने वाले को और जो ज़िना करे अपने मुहरम से तो क़त्ल कर दो उसको।

(198) शराब और उसके पीने वाले की वईद का बाब

3493 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया अक़्ल को बिगाड़ने वाली शराब इन दो दरख़्तो से है खजूर और अंगूर।

3494 हदीस शरीफ़:– खुत्बा दिया अमीरुल मोमनीन हज़रते उमर ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मिम्बर शरीफ पर तो फ़रमाया बेशक नाज़िल हो चुका है शराब का हराम होना और वो पांच चीज़ों से बनती है अंगूर से छुआरे से और गेहूँ से और जौ से और शहद से और ख़म्र वो शराब है जो बिगाड़े अक़्ल को।

3495 हदीस शरीफ़:– शराब हराम फ़रमाई गयी जब हराम फ़रमा दी गयी हालांकि नहीं पाते अंगूर की शराब मगर थोड़ी और हमारी आम शराबें कच्ची खजूर और छुआरे की थीं।

3496 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बिता के बारे मे और वो शहद की शराब है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हर वो शराब जो नशा दे तो वो हराम है।

ہو جاتی ہے مگر اسکا ارتداد درست نہیں ہے اگر کسی کے منہ سے نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر نکل جائے تو اسلام سے خارج نہ ہوگا ایک صحابی نے نشے کی حالت میں نماز مغرب میں سورۃ کافرون پڑھی اور ہر چاروں جگہ سے لا چھوڑ گئے اور سورۃ کافرون کا ترجمہ یہ بن گیا:۔ اے پیارے نبی ﷺ آپ فرمایئے اے کافرو! پوجوں گا میں اسکو جس کو تم پوجتے ہو اور تم عبادت کرنے والے ہو اسکی جسکی میں عبادت کرتا ہوں اور میں پوجنے والا ہوں اسکو جس کو تم نے پوجا ہے اور تم عبادت کرنے والے ہو اسکی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تو یہ کلمات کفریہ ہو گئے چونکہ یہ حرکت بحالت نشہ سرزد ہوئی اسلئے ان پر حکم ارتداد نہ دیا گیا بعد میں شراب کی حرمت نازل ہو گئی۔ اس بات سے اس مسئلہ کی توثیق ہو گئی کہ نشہ کی حالت میں اگر کلمہ کفر زبان سے نکلا تو شرابی مرتد نہ ہوگا۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے دو شاخوں کو یکجا فرما کر چالیس لگوادیں اس سے بھی اسی کوڑے ہو گئے۔ اور اس طرح اسی کوڑوں کا ثبوت پیارے نبی ﷺ سے بھی ہو جاتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام پہلے چالیس کوڑے لگاتے تھے حضرت عمر فاروق اعظم نے دیکھا کہ اس معمولی سزا سے شراب نوشی پر کنٹرول مشکل ہے تو آپ نے اسی کوڑے مقرر فرمائے۔ معمولی و نرم سزائیں جرائم روکنے میں ناکام ہوتی ہیں۔ یہ شرابی برادران شاید اسی لئے حضرت فاروق اعظم کی بارگاہ کے گستاخ ہیں اگر کوئی بارگاہ فاروقی میں گستاخی کرے تو سمجھ لیجئے کہ کم از کم شرابی برادران میں سے ہے۔

(۳۴۸۳) اگر شرابی، ماحول میں بگاڑ کا سبب بن جائے تو قاضی اگر مصلحت سمجھے تو شرابی لسادی کو قتل بھی کرا سکتا ہے اور یہ قتل تعزیر کے طور پر ہوگا نہ کہ حد کے طور پر کیونکہ شراب نوشی کی سزا قتل نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری بارگاہ میں ایک شرابی لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی تو آپ نے اسکی پٹائی فرمائی اور اسکو قتل نہ فرمایا۔ شرابی کی سزا قتل کرنا نہیں ہے یعنی شرابی کو قتل کرنا حد شرعی نہیں ہے اگر اب اسکے قتل میں ملک و ملت کی بھلائی ہے کہ پورے ملک و قوم کو بیکڑ بنا دے گا علاقے کو شراب کا لتی بنا دے گا تو قاضی تعزیراً اس شرابی کو قتل بھی کرا سکتا ہے تعزیر اور حد میں فرق ہے۔

(۳۴۸۴) شرابی کو بھی سزا حاکم اسلام دیگا ہر کس و ناکس اپنی رائے سے شرابی کو سزا نہیں دیگا۔ اس سزا کیلئے کوئی خاص آدمی جلاد وغیرہ مقرر کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ کام قوم کے افراد بھی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ بعض افراد کی مار ہلکی ہوگی بعض کی مار سخت ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ نے اظہار نفرت اور اسکی بدتری کو بیان فرمانے کیلئے اسکے منہ پر خاک ماری۔ کوئی نجس چیز اس پر نہ ماری کہ اسکا جسم ناپاک و نجس نہ ہو جائے کیونکہ مسلمان کتنا ہی بدعمل ہو مگر اسکے ایمان کا احترام چاہیے۔

(۳۴۸۵) جوتے سے مارنا یہ بھی اظہار غضب کیلئے ہے پھر بھی اسکا لحاظ رکھا جائے کہ شرابی کو جس جوتے سے مارا جائے وہ نجاست آلود نہ ہو جس سے شرابی کا جسم نجس ہو جائے۔ شرابی کو مارنا سزا دینا واجب ہے اور شرابی کو برا کہنا ڈانٹنا ڈپٹنا یہ مستحب ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے دوسروں کو تو حکم فرمایا کہ اسے بُرا کہو مگر خود اپنی زبان رحمت نشاں سے برا نہ فرمایا۔ خود تو یہ شان رحمت ہے کہ غیروں کو بھی گالیوں کے عوض دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف کیساتھ ساتھ پیارے نبی ﷺ سے شرم بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہمارے جرائم و معاصی کو دیکھ رہا ہے تو پیارے نبی ﷺ بھی ہماری عصیاں کوشی کو ملاحظہ فرما رہے ہیں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور ہو جائیں تم پر رسول نگہبان (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۲) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک و قریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی انکی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اولیٰ کے معنیٰ ہیں زیادہ مالک زیادہ قریب، زیادہ حقدار، یہاں تینوں معنیٰ درست ہیں کہ نبی مومنوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب۔ جانوں کے زیادہ مالک، جانوں کے زیادہ حقدار ہیں۔ جب حضور انور ﷺ مومنوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ تو حضور انور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا بھی یقینی ہے۔ پہلے تو ہم یہ غور کریں کہ ہماری جان ہم سے کتنی قریب ہے۔ اتنی قریب ہے کہ رگ رگ میں نس نس میں سمائی ہوئی ہے۔ اور حضور انور ﷺ ہم سے ہماری جان سے بھی زیادہ قریب ہیں تو ان کی قربت و نزدیکی کون سمجھ سکتا ہے نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔ حضور انور ﷺ مومنوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں۔ دنیا و دنیا کے تمام امور میں

پیارے نبی کا حکم ان پر نافذ ہے۔ پیارے نبی کی اطاعت واجب، پیارے نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش کا ترک کرنا واجب۔ یا یہ کہ پیارے نبی مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ راحت و رحمت، لطف وکرم فرماتے ہیں۔ اور بہت زیادہ نفع پہونچانے والے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہر مومن کیلئے دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ میں اولیٰ ہوں۔ اگر چاہو تو یہ آیت کریمہ پڑھو۔ ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے رہنے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے ان کی جانوں سے بھی (البصیرۃ الایمان پارہ۲۱) سیدنا حضرت ابن مسعود کی قرأت میں من انفسھم کے بعد وھو اب لھم بھی ہے۔ سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمام انبیاء کرام اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں۔ اسی رشتے سے آپس میں بھائی بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں اور ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں تو تعظیم حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کیلئے حرام ہونے میں اور اسکے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت وپردہ وغیرہ کے انکا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا ہے اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں کو اور بہنوں کو مومنین کے ماموں اور خالہ نہ کہا جائے گا اولوا الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں۔ کوئی اجنبی دینی برادری کی وجہ سے وارث نہیں ہوتا۔ میراث نسبی قرابت داروں کو ملے گی۔ ایمان یا ہجرت کے رشتے سے اب میراث نہ ملے گی۔ اس سے پہلے عقد مواخات کے ذریعہ میراث ملتی تھی۔ اس آیت کریمہ سے وہ حکم جاتا رہا۔ اگر غیر وارث کو تہائی مال کی وصیت کر جاؤ۔ غرضیکہ میت کا مال پہلے ذی فرض وارثوں کو پھر نسبی عصبات کیلئے۔ اگر عصبہ نہ ہو تو ذی فرض کو دوبارہ دیدیا جائے پھر ذی رحم عزیز کو پھر مولا مولاۃ کو (تفسیر احمدی شریف) اور میراث کا یہ حکم لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ۱۰۱۳)

ہر عمل خیر میں رضائے رب اور خوشنودی محبوب رب کی نیت کرنا چاہیے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ اور اسکا رسول زیادہ حقدار ہے کہ راضی کریں وہ اسکو اگر ہیں وہ ایمان والے (البصیرۃ الایمان صفحہ۴۲۶) ہماری خوش عملی سے پیارے نبی ﷺ کو خوشی ہوتی ہے اور ہماری بدعملی سے پیارے نبی ﷺ کو اذیت ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو ملامت کرنا تو درست ہے مگر مسلمانوں کیلئے بددعاء کرنا اچھا نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کو بدعملی پر انہیں اچھی دعاء سے نوازنا چاہیے اور اچھا انداز اپنانا چاہیے اور اسکے گناہوں کی معافی اور آئندہ توفیق خیر ملنے کی دعاء کرنا چاہیے۔

(۳۳۸۶) راوی نے انہیں شرابی اپنے خیال وگمان کی بنا پر فرمایا ہے ورنہ نہ تو کسی نے اُسے شراب پیتے دیکھا تھا کہ شرعی گواہی ہو اور وہ شرابی ثابت ہو سکے اور نہ ہی اس نے اقرار کیا تھا۔ صرف اسکے جھوم کر چلنے سے سمجھا گیا کہ اس نے پی ہے۔ اسے پکڑ کر بارگاہ رسالت میں لے جا رہے تھے کہ جب وہ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے مقابل ہوا تو بے اجازت گھر میں گھس گیا اور آپ سے لپٹ گیا کہ مجھے بچا لو ان لوگوں سے چھڑا لوا سے پھر پکڑ لیا اور دربار رسالت میں حاضر کر دیا گیا پیارے نبی ﷺ نے اسے دیکھا اور اسکا یہ حال سنکر ہنسنے لگے اور سزا نہ دی کہ اسکے شراب پینے پر نہ تو گواہ ہیں اور نہ ہی اس نے اقرار کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صرف جھومنے سے شراب کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ بلکہ عینی شہادت یا اقرار ضروری ہے۔

(۳۳۸۷) یہ بزم مشاورت حضرت صحابہ کرام کیساتھ ہوئی اور کسی نے نہ تو انکار فرمایا نہ ہی کوئی اعتراض فرمایا۔ سب نے قبول کر لیا۔ لہٰذا شراب پینے پر اسی کوڑوں کی سزا کے بارئیں اجماع صحابہ ہو گیا۔ اور اجماع، اسلام کی چار دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے۔ حدیث شریف۔ لازم ہے تم پر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت۔ نشہ کی حالت میں شرابی اس قسم کی بکواس بھی کر دیتا ہے جو تہمت کا درجہ رکھتی ہیں اور پھر وہ تہمت کی سزا القذف یعنی اسی کوڑوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اس شرابی کی جان کو ایک نیا مقدمہ لگ جاتا ہے۔ جیسے نیند وضو کو اسلئے توڑ دیتی ہے کہ وہ ریاح خارج ہونے کا سبب ہے یوں ہی شراب بھی حد قذف کا سبب بن جاتی ہے۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت مولا علی مرتضیٰ کا اجتہاد درست ہے اجتہاد بھی حق ہے۔ اور اس اجتہاد پر اس وقت سے عمل بھی ہونے لگا کہ شرابی کو اسی کوڑے لگائے جانے لگے۔ عہد نبوی میں شراب پینے کی سزا مقرر نہ تھی۔ عہد صدیقی میں چالیس دُرے تھے اور عہد فاروقی سے تا قیامت اسی کوڑے مقرر ہیں۔ ایسے ہی اذان ثانی عہد نبوی،

عہد صدیقی عہد فاروقی میں نہ تھی۔ عہد عثمانی میں داخل مسجد میں قائم ہوئی اور اب تمام دنیا میں اذان ثانی جمعہ کی مسجد کے اندر ہوتی ہے ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ بعض لوگوں نے دھوکہ دیا کہ عہد نبوی میں عہد صدیقی میں عہد فاروقی میں جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے باہر ہوتی تھی حالانکہ ان تینوں زمانوں میں اذان ثانی تھی ہی نہیں۔

(۳۳۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدھے سادے اور بزلہ سنج تھے۔ مزاج ظرائف ولطائف پسند تھا۔ اکثر چٹکلے سناتے اور پیارے نبی ﷺ کی تفریح طبع کا سامان فراہم فرماتے۔ حضرات صحابہ کرام انکی سادہ لوحی اور لطیفہ گوئی کی وجہ سے۔ حمار کے لغوی معنی تو گدھے کے ہیں مگر اصطلاحی معنی بیوقوف کے ہیں۔ جب حضرات صحابہ کرام نے حمار فرماتے تو وہ برا نہ مانتے بلکہ وہ خود بھی اس لقب پر کھل کھلاتے تھے۔ رام پور شریف کے ایک قدیری بھائی مراد آباد شریف میں انڈے مرغی کا کاروبار کرتے تھے۔ سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازراہ ظرافت انکو بلاتے تو فرماتے کہ اے مرغی والے یہاں آؤ! تو وہ خود بھی ہنستے اور تمام حاضرین بھی ہنستے اور خود تاج الاولیا بھی ہنستے اور ماحول لالہ زار و زعفران زار ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ اپنے پرلطف کلام سے پیارے نبی ﷺ کو ہنساتے تھے شاید انہوں نے اپنا لقب بھی اسلئے اختیار فرمایا ہوگا کہ تا کہ پیارے نبی ﷺ انکے اس لقب سے ہنسیں۔ اس صورت میں تو یہ نام رکھنا اور ہنسنا ہنسانا بھی عبادت ہو گیا۔ جن احادیث کریمہ میں ہنسانے کی ممانعت ہے وہاں ناجائز باتیں کر کے یا کسی دوسرے کی دل آزاری کر کے اور لوگوں کو ہنسانا مراد ہے۔ جیسے ایک لطیفہ ہے کہ ایک بادشاہ نے جوکروں اور مسخروں کو بلایا اور کہا کہ جو آج ہمیں ہمارے محل کے زینے سے اترنے کے درمیان ہنسا دیگا اسے انعامات سے نوازا جائے گا۔ اگر نہ ہنسایا تو اسے قید کر دیا جائیگا۔ جوکروں، مسخروں، بھانڈوں کی جماعتوں کو بلایا گیا تو سب نے ہتھیار ڈال دئے ایک خرانٹ بولا کہ میں ہنساؤں گا۔ جب بادشاہ محل کی دوسری منزل سے زینے کی طرف آیا اور اس نے زینے سے اترنا شروع کیا تو بڑی آہستگی سے اتر رہا تھا یہ خرانٹ جوکر بادشاہ کو دیکھ کر گھورتا رہا جب دو تین سیڑھیاں زینے کی رہ گئیں تو اُردو کی بہت بھونڈی گالی دیکر تیری ماں کا۔۔ اب تو ہنس دے۔ بادشاہ موٹی گالی سن کر بے ساختہ ہنس پڑا اور یہ جوکر انعام سے نوازا گیا۔ یہ اور اس قسم کا گھٹیا اور گندہ ہنسنا ہنسانا ممنوع ہے۔ حضرت عبداللہ کی ایک خدمت یہ بھی کہ آپ ہی پیارے نبی ﷺ کی سبزیاں اور مٹھائیاں لایا کرتے تھے۔ اردو زبان میں حمار کا لفظ ذلت کیلئے ہے لہٰذا اب ہم انہیں اس لقب سے نہیں پکار سکتے چونکہ تبادر ذہنی انہیں ذلت آمیز معنی کی طرف ہوتا ہے۔ کسی بھی لفظ کے استعمال کے وقت یہ دیکھا جائے گا کہ عرف عام میں اسکے کیا معانی سمجھے جاتے ہیں اور یہ لفظ سن کر ذہن کس کی طرف جاتا ہے چنانچہ لغات کشوری میں لفظ مہتر کے لغوی معنی بہت بڑے بزرگ کے ہیں مگر عرف عام میں اسکے معنی بھنگی کے ہیں لہٰذا اصطلاح عوام وعام کا بھی خیال رکھا جانا ضروری ہے۔ جیسے آل کے بہت سے معانی ہیں مگر آل کے متعارف معنی اہل و عیال کے ہیں اور آل کا لفظ سنتے ہی تبادر ذہنی معنی اہل وعیال کی طرف ہوتا ہے لہٰذا آل خدا، آل الہ، آل رحمٰن نام رکھنا اور ان ناموں سے کسی کو پکارنا جائز نہیں چونکہ ان ناموں کو سنتے ہی ذہن ایکدم اللہ تعالیٰ کے اہل وعیال کی طرف جاتا ہے اور یہ خیال قرآن کریم سے سیدھا متصادم ہوتا ہے۔ ایسے ناموں سے اجتناب کرنا لازمی وضروری ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اگر لفظ آل کے دوسرے معانی نہ ہوتے تو پھر آل رحمٰن کہنا کفر ہوتا۔ حضرت عبداللہ نے لقب حمار اپنے لئے خود پسند فرمالیا تو یہ لقب اس آیت کریمہ کے تحت بھی نہ آئیگا۔ ارشاد رب قدیر ترجمہ۔ اور نہ برے رکھو تم آپس میں القاب (البصیرۃ الایمان صفحہ۱۲۷۸) جس گناہ کی توبہ ہوتی رہے تو وہ گناہ نہ تو کبیرہ بنتا ہے اور نہ اس گناہ کا مرتکب فاسق ہوتا ہے۔ لعنت کرنے والے حضرت نے خیال فرمایا کہ انکا بار بار سزا پانا اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کی بنا پر ہے۔ انہیں حقیقت حال کی خبر نہ تھی حالانکہ حق یہ ہے کہ جس گناہ سے توبہ ہو جائے شرمندگی حاصل ہو جائے وہ اس عبادت سے افضل ہے جس سے فخر وغرور اور پھوں پھاں پیدا ہو۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا گیہوں کھالینا پھر اسکی معافی مانگنا اور اپنی خطاء اجتہادی پر ندامت کے آنسو بہانا شیطان کی ساری عبادات سے افضل ہے۔ گنہگار غدار نہیں۔ ملزم ہے باغی نہیں۔ بغاوت، غداری، بدعقیدگی اللہ ورسول کے مقابلے سے ہوتی ہے اور یہاں ایسا نہیں ہے۔ وہ نادان ذرا غور کریں جو کسی گنہگار مسلمانوں پر طنز کرتے ہیں کہ یہ ہیں

محبت رسول کے دعویدار۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں گنہگار بھی اللہ و رسول کا محب ہوسکتا ہے کیونکہ محبت دل کا عمل ہے اعضاء ظاہری کا نہیں۔ اللہ و رسول کی محبت قربت کا زرین ذریعہ ہے اور قربت پر رحمت ہوتی ہے نہ کہ لعنت لہٰذا میرے اس گنہگار امتی پر لعنت نہ کرو کیسا بھی ہے میرا ہے مجھے محبوب و پسند ہے۔

کیسا بھی ہے غلام حبیب خدا تو ہے
رسوائی کو اتخاب تری ناپسند ہے (یانبی)

(۳۳۸۹) جب زانی کو رجم کردیا گیا یا چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو یہ سزا اسکے جرم کا کفارہ بن گئی مگر قانون شرعی توڑنے کی توبہ پھر بھی کرنا پڑے گی۔ ملکی قانون شکنی کی سزا تو یہی سنگساری ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی معافی کے لئے توبہ ہے۔

(۳۳۹۰) اگر کسی نے ایسا گناہ کیا جس سے حد شرعی لازم ہوتی ہے جیسے چوری زنا شراب نوشی یا کوئی حرام کام کیا ہو اور اس پر شرعی حد یا تعزیر قائم کردی گئی تو جب عادل بادشاہ کسی مجرم کو سزا دینے کے بعد دوبارہ سزا نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ تمام عادلوں سے بڑا عادل ہے تو وہ بھی دنیا کی سزا کے بعد آخرت میں سزا نہ دیگا انشاء المولیٰ القدیر۔ پردہ پوشی یہ ہے کہ مجرم کے جرم پر کسی کو خبردار نہ ہونے دے اور مجرم کو توبہ مقبول کی توفیق بخش دی یہ اگر پردہ پوشی ڈھیل دینے کیلئے ہے تو یہ پردہ پوشی غضب ہے کہ جسکی سزا آخرت میں سخت تر ہے اور اگر بندے کو اس پردہ پوشی کے بعد شرمندگی ہو اور توبہ و کفارہ ادا کرنے کی توفیق مل جائے تو یہ پردہ پوشی رحمت ہے اگر بندہ اس پردہ پوشی سے غلط فائدے اٹھائے کہ گناہ پر اور زیادہ دلیر ہو جائے تو پھر یہ پردہ پوشی ڈھیل ہے اور سبب غضب رب ہے۔

(۳۳۹۱) شریعت اسلامیہ میں تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں جو شرعاً مقرر نہ ہو قاضی و حاکم اپنی رائے سے سزا دے۔ شوہر کا بیوی کو باپ کا بچوں کو استاد کا شاگردوں کو سزا دینا تعزیر ہی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مارو تم ان کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۳) حدیث شریف۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اپنے بچوں سے ڈنڈا اچھی نہ ہٹاؤ۔ حدیث شریف۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو اپنی چھی سوٹی ٹانگے رکھے کہ بیوی بچے اسے دیکھتے رہیں اور درست رہیں (مرقاۃ شریف) جن جرائم میں تعزیر کا حکم ہے ضرور تعزیر دے۔ جن جرائم میں تعزیر کا حکم نہیں وہاں تعزیر واجب نہیں ہے۔ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا ہے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز باجماعت ادا کی ہے انہوں نے عرض کیا ہاں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا معافی ہوگئی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک نیکیاں دور کردیتی ہیں برائیوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۴۴) تعزیر میں مجرم کا لحاظ رکھا جائے اگر مجرم سرکش، غنڈہ لفنگا، بدمعاش ہے تو تعزیر سخت دی جائے اور اگر نیک و شریف ہے کہ اتفاقاً گناہ کر بیٹھا تو تعزیر میں نرمی کرنی چاہیے کہ معمولی تعزیر بھی کافی ہے اگر حاکم اسلام ضروری سمجھے تو حد سے بھی زیادہ سزا دے سکتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دھوکہ دہی کی سزا میں ایکسو کوڑے لگائے اور قید بھی فرمایا۔ کچھ دن کے بعد سو کوڑے پھر لگائے۔ کچھ دن گزرنے کے بعد سو کوڑے پھر لگائے۔ تعزیر یا حد میں جب کوڑے لگائے جائیں تو مجرم کے منہ پر نہ مارے جائیں کہ اسکا منہ بگڑ جائے انسان کی تمام زینت اسکے منہ سے ہے۔ حدیث شریف۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا ہے اب چونکہ آنکھ، ناک، کان، سر سب منہ سے قریب ہیں لہٰذا ان پر نہ مارا جائے۔ سر میں مارنے سے خطرہ کہ وہ شخص پاگل ہو جائے کہ سر میں مغز ہے اور اگر آنکھ پر مارا تو اندیشہ ہے کہ اندھا ہو جائے اگر کان پر مارا تو ہوسکتا ہے کہ بہرہ ہو جائے اور ناک پر مارا تو ہوسکتا ہے کہ نکسیر پھوٹ جائے اور وجہ ہلاکت ہو۔ بہتر یہ ہے کہ اساتذہ کرام بھی اپنے تلانذہ کے منہ پر چپت رسید نہ کریں اگر تادیب کی ضرورت ہی ہو تو پشت پر یا ران پر ماریں۔

(۳۳۹۲) "اے یہودی" فرمانا بطور مثال ہے ورنہ اے عیسائی اور او کافر کہنے کا بھی یہی حکم ہے۔ چونکہ یہودی کفر و خباثت اور ضمیر و خمیر میں ذلت ہونے کی وجہ سے زیادہ کمینے ہے اسلئے مثال میں اسکا ذکر فرمایا۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنا ہے کہ کسی بھی کافر کو عام طور پر او کافر یا اے مشرک کہہ کر آواز نہ دی جائے یعنی اسے کافر اے مشرک کو

تکیہ کلام نہ بنایا جائے۔ مگر انکو کافر جاننا ماننا اور بوقت ضرورت کافر لکھنا بولنا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے جیسا کہ بعض کفار کا خیال ہے اور اس نعرے کے پیچھے انکا اپنی حفاظت کا جذبۂ منحوس کارفرما ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے پیارے نبی! آپ فرمایئے اے کافرو! (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۷۲) کافر کو کافر کہنا حکم خداوندی ہے۔

(۳۳۹۳) نشہ آور شراب کوئی سی بھی ہو حرام ہے۔ افیون، چرس، بھنگ، گرد، وغیرہ جو بھی نشہ دے اس کا یہی حکم ہے۔ حدیث شریف میں کھجور و انگور کی شراب کی ممانعت کا ذکر اس لئے ہے کہ اسوقت عرب میں عام طور پر ان ہی کی شراب ہوتی تھی۔ ورنہ شراب اور چیزوں سے بھی بنتی ہے نشہ آور شرابیں حرام ہیں۔

(۳۳۹۴) عہد نبوی میں شراب دو ہی چیزوں سے بنتی تھی۔ (۱) انگور سے (۲) کھجور سے۔ حجاز مقدس میں انگور بہت گراں تھے اسلئے انگوری شراب مہنگی ہوتی تھی اور اسے امراء و رؤساء استعمال کرتے تھے اور کھجور سستی تھی اسیئے کھجور کی شراب بھی سستی ہوتی تھی اسکو عام طور پر غرباء فقراء استعمال کرتے تھے۔ عہد فاروقی مین شراب پانچ چیزوں سے بننے لگی اور اب تو اور بھی نہ جانے کن کن چیزوں سے بننے لگی ہے۔ شراب ان پانچ چیزوں ہی میں منحصر نہیں بلکہ جو بھی پتلی چیز نشہ آور ہو جائے وہ شراب ہے اور حرام ہے یہاں تک کہ اگر تربوز کا پانی گرم ہوکر نشہ دینے لگے تو وہ بھی حرام ہے۔

(۳۳۹۵) کھجور اپنے مختلف ادوار میں مختلف ناموں سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ (۱) طلع جب درخت میں نمودار ہوتی ہے (۲) خلال کچھ بڑی ہو جائے (۳) بلح جب ذرا بڑی ہو جائے (۴) بسر جب کھجور کچی رہے (۵) رطب جب پک جائے اور تر ہو (۶) تمر۔ پکنے کے بعد خشک ہو جائے۔ جسے چھوہارا کہا جاتا ہے۔

(۳۳۹۶) جو شراب نشہ آور ہوتی ہے وہ مطلقاً حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت انگوری ہو یا غیر انگوری اس حدیث شریف میں حرمت شراب کو نشہ پر معلق فرمایا گیا ہے۔

(۳۳۹۷) اس حدیث شریف میں حکم شرعی کا ذکر ہے جو شئی نشہ دے وہ حکماً خمر ہے کہ حرام بھی ہے اور اس پر اسی کوڑے بھی مارے جائیں گے۔ غیر نشہ اور شراب خمر کے حکم میں نہیں ہے۔ خمر صرف انگوری شراب کو کہتے ہیں۔ خمر مطلقاً حرام ہے نشہ دے یا نہ دے باقی تمام شرابیں نشہ دین تو حرام ہیں۔ خمر اور دوسری شرابوں کے احکام میں فرق ہے (مرقاۃ شریف) خمر شراب کے ایک قطرہ پینے پر حد ہے جبکہ دوسری شرابوں پر حد نشہ تک پینے میں حد ہے۔

(۳۳۹۸) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ غیر خمر میں نشہ آور ہونے پر ہی حد جاری ہوگی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برتنوں سے ایک دیہاتی نے نبیذ پی لی اور اسے نشہ ہو گیا تو ان حضرات نے اس دیہاتی کو حد لگائی۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ میں نے تو آپ حضرات کے برتن سے نبیذ پی تھی تو ان حضرات نے فرمایا کہ تجھے سزا نشہ کی وجہ سے دی گئی ہے۔ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے نبیذ کے نشے میں اسی دُرے ہیں۔ آخرت میں شراب نہ پینے کے چند مطالب ہیں۔ (۱) اگر حلال جان کر پیتا ہے تو کافر ہو گیا جنت ہی سے محروم ہو گیا تو اب جنت میں شراب کیسے پیے گا اب تو اسے جہنمیوں کے خون و پیپ کو پینا ہے (۲) اور اگر شراب کو حرام جانتے ہوئے پھر پی رہا ہے اگرچہ جنت میں تو چلا ہی جائے گا اور وہاں کی تمام نعمتوں سے محظوظ ہوگا مگر شراب جنت نہ پا سکے گا (۳) جتنی مدت اس نے دنیا میں شراب پی ہے اتنی مدت تک اسے جنت میں شراب جنت نہ مل سکے گی (۴) جنت میں شراب جنت اسے بھرپور نہ ملے گی بلکہ تھوڑی تھوڑی ملے گی (۵) جنت میں شراب جنت اسے ابتداء سے نہ ملے گی بعد میں ملے گی۔ شراب طہور جنت کی اعلیٰ شراب ہے۔ دنیا میں شراب پینے والا اس سے محروم رہے یہ بڑی حرماں نصیبی ہے

ہرگز نہیں پیے گا وہ دنیا کی یہ شراب
کوثر کا جام جس کو بھی پینا پسند ہے (یانبی)

جو مسلمان دنیا مین شراب کی لعنت سے محفوظ رہے گا تو اسکی شان یہ ہوگی ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور پلائی انکو مالک نے ان کے شراب پاکیزہ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۷۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شراب طہور یہ نہایت پاک و صاف نہ اسے کسی کا

(۳۴۹۶) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے بتع کے بارے میں اور وہ شہد کی شراب ہے تو فرمایا پیارے رسول نے

كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ہر وہ شراب جو نشہ دے تو وہ حرام ہے۔

(۳۴۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے

وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ فَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور جو پیے گا شراب دنیا میں پھر وہ مر جائے کہ وہ ہمیشگی کرتا تھا اس پر تو نہ پیے گا وہ شراب آخرت میں۔

(۳۴۹۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَاِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ۔ (رَوَاهُ فِي الْمِرْقَاتِ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا جب نشہ ہو جائے تو کوڑے مارو۔

(۳۴۹۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ

ترجمہ: بیشک ایک شخص آئے یمن سے تو انہوں نے پوچھا پیارے نبی ﷺ سے اس شراب کے بارے میں پیتے تھے لوگ جس کو

بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ

انکے ملک میں جوار کی شراب کہا جاتا ہے اس کو مزرہ تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کیا نشہ آور ہے وہ؟ تو عرض کیا یمنی شخص نے ہاں تو فرمایا پیارے نبی نے

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ

کہ ہر نشہ آور حرام ہے بیشک اللہ تعالیٰ کے ذمے ایک وعدہ ہے کہ جو پیتا ہے نشہ آور کو تو یہ کہ پلائے گا اللہ تعالیٰ اس پکڑ کو "طینۃ الخبال"

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ "طینۃ الخبال" کیا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے پسینہ ہے دوزخیوں کا یا خون و پیپ ہے دوزخیوں کا۔

3497 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर नशा आवर ख़म्र है और नशा आवर हराम है और जो पीयेगा शराब दुनिया में फिर वो मर जाये कि वो हमेशगी करता था उस पर तो न पियेगा वो शराब आखेरत में।

3498 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब नशा हो जाये तो कोड़े मारो।

3499 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स आये यमन से तो उन्होंने पूछा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उस शराब के बारे में, पीते थे लोग जिसको उनके मुल्क में जुआर की शराब, कहा जाता है उसको मिज़रा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नशा आवर है वो? तो अर्ज़ किया यमनी शख्स ने हाँ, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि हर नशा आवर हराम है, बेशक अल्लाह तआला के ज़िम्मे एक वादा है जो पीता है नशा आवर को तो यह कि पिलायेगा अल्लाह तआला उस पियक्कड़ को "तीनतूल खिबाल" हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह "तीनतूल खिबाल" क्या है? फ़रमाया प्यारे नबी ने पसीना है दोज़ख़ियों का या खून व पीप है दोज़खियों का।

3500 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया छुआरे और कच्ची खुजर की मिलावट से और किशमिश और छुआरों की मिलावट से और कच्ची खजूर और तर खजूर की

ہاتھ لگا نہ کسی نے آج تک اسکو چھوا۔ نہ وہ شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول و پیشاب بنے۔ بلکہ اس صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے مہکتے پسینے کے روپ میں نکلتی ہے اہل جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اسکو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہوجائیں گے اور جو انھوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے پسینہ بن کر نکلے گا اور ان کی خواہش و رغبت پھر تازہ ہوجائے گی۔ دنیا میں عشق خدا و محبوب خدا بھی دل کی شراب طہور ہے اور بزرگوں کا دیدار اور ان کے پاؤوں کا دھوون بھی شراب طہور ہے اس سے جسمانی و روحانی شفاء ملتی ہے۔ آخرت میں ایک شراب طہور کا چشمہ ہوگا جس میں نہ بدبو ہوگی اور نہ نشہ ہوگا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۷۷)

(۳۴۹۹) یمنی سائل صاحب نے یہ سمجھا تھا کہ اسلام میں خمر شراب حرام ہے اور خمر شراب کہتے ہیں انگوری شراب کو اور ہمارے ملک میں انگوری شراب تو ہوتی نہیں وہاں جوار کی شراب ہوتی ہے۔ شاید کہ جوار کی شراب حلال ہو اسلئے انہوں نے بارگاہ رسالت میں سوال پیش کیا۔ پیارے نبی ﷺ نے اٹوٹ قاعدہ بیان فرمادیا کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ نشہ آور پتلی و رقیق ہو جیسے شرابیں اور خشک ہوں جیسے افیون، چرس، بھنگ، گردہ وغیرہ یہ حرام ہیں۔ یہاں تک کہ اگر زعفران زیادہ کھانے سے نشہ ہو جائے تو اسکا بھی یہی حکم ہے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جو شخص کہ اذان کا جواب نہ دے اور لاپرواہی برتے اور دنیاوی کاموں میں مشغول رہے دوسرے جو شخص افیون کا عادی ہو اسکے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے ان دو چیزوں سے بہت پرہیز کرنا چاہیے۔ عام انسانوں کا یوں بھی پسینہ بدبودار ہوتا ہے مگر دوزخیوں کے پسینے میں بہت ہی زیادہ سڑاند ہوگی پیپ اور خون کی بدبو تو الامان الحفیظ۔ جب اسکی سڑاند کا یہ حال ہوگا پھر اسکی بدمزگی کا عالم کیا ہوگا ناقابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ایمان والوں کو اس سے محفوظ و مامون فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

ان پیکڑوں کی سزا ان کے جرم کے مطابق ہے کہ انہوں نے اس دنیا میں سڑی، بدبودار بدمزہ ٹھری چڑھائی تھی تو آج انہیں دوزخ میں اس سے بھی بدتر پلائی جائے گی۔

(۳۵۰۰) مذکورہ دو دو اشیاء کو پانی میں نہ بھگوئیں اور انکو ملا کر شربت نہ بنائیں کہ مذکورہ دو دو چیزوں کو ملا کر بھگونے سے پانی میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی متغیر ہوگئی تو دوسرے کو بھی خراب کر دیگی یہ حکم بر بنائے احتیاط ہے۔ اگر مذکورہ دو دو اشیاء کو پانی میں بھگو دیا جائے اور نشہ پیدا نہ ہو تو اس شربت کا پینا حلال ہے۔

(۳۵۰۱) شراب میں پیاز یا نمک ڈال دیا جائے یا شراب کو دھوپ میں رکھ دیا جائے تو وہ سرکہ بن جاتی ہے۔ شراب کو کسی بھی تدبیر سے سرکہ بنا لیا جائے تو پاک ہو جائیگی اور حلال بھی۔ لیکن اگر شراب سرکہ سے بنا لیا جائے تو وہ شراب ہی ہے ناپاک و نجس ہے اسکا پینا حرام ہے۔ حرمت کا یہ حکم بھی بر بنائے نفرت ہے کہ اگر شراب سرکہ بھی ہو جائے جب بھی اس سے گھن کرو کہ اسے نہ استعمال کیا جائے۔ یہ حکم بھی اس وقت فرمایا گیا تھا جب شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی خطرہ تھا کہ اگر لوگوں نے سرکہ بنانا شروع کر دیا تو شراب نہ چھوڑ سکیں گے اسلئے شراب کو بجائے سرکہ بنانے کے پھینک دینے کا حکم فرمایا کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔ ابتداء تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی حرام تھا۔ پھر لوگ شراب چھوڑ چکے اور شراب سے متنفر ہو گئے شراب کو بھول گئے تب یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے اس حدیث شریف میں سرکہ مطلق فرمایا گیا ہے کہ وہ شروع ہی سے سرکہ ہو یا بعد میں سرکہ بن گیا ہو پہلے شراب تھی (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف)

(۳۵۰۲) شراب حرام ہے۔ عام حالات میں شراب سے علاج حرام ہے حرام میں شفا ہے ہی نہیں۔ البتہ اگر کوئی مسلمان متقی حاذق طبیب کہہ دے کہ اس بیماری کا اب سوائے شراب کے دوسرا علاج ہے ہی نہیں تب شراب دوا کے طور پر حلال ہو جاتی ہے۔ جب شراب حرام رہے تو اسمیں شفاء نہیں مگر از روئے شرع بحالت مجبوری جب حلال ہو جائے تو اس سے علاج ہو سکتا ہے اور جان بچائی جاسکتی ہے۔ اور اب مجبوراً حلال ہوگئی تو اب شراب نری بیماری بھی نہ رہی۔ ایسے ہی اگر کسی کے حلق میں لقمہ پھنس گیا اور پانی موجود نہیں ہے کہ پانی کے ذریعہ لقمہ کو حلق سے نیچے اتار سکے اور جان پر بنی ہوئی ہے اور شراب موجود ہے کہ شراب پی کر لقمہ حلق سے اتار سکتا

(۳۵۰۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَیٰ عَنْ خَلِیْطِ التَّمَرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمَرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ عَلیٰ حِدَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا چھوہارے اور کچی کھجور کی ملاوٹ سے اور کشمش اور چھوہاروں کی ملاوٹ سے اور کچی کھجور اور تر کھجور کی ملاوٹ سے اور فرمایا پیارے نبی نے کہ نبیذ بناؤ ہر ایک کی الگ الگ۔

(۳۵۰۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ یَتَّخِذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا شراب کے بارے میں کہ بنالی جائے "سرکہ" تو فرمایا پیارے نبی نے نہیں۔

(۳۵۰۲) حدیث شریف: سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّهٗ دَاءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں تو منع فرمایا پیارے نبی نے تو عرض کیا گیا بس بنا رہا ہوں میں اس کو دوا کیلئے تو فرمایا پیارے نبی نے بیشک نہیں ہے یہ دوا اور لیکن ہے وہ نری بیماری۔

(۳۵۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَهٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَهٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَهٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پی شراب تو نہیں قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اسکی نماز چالیس دن کی پھر اگر شرابی توبہ کرے تو توبہ قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اسکی پھر اگر اعادہ کرے شراب پینے کا تو نہیں قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس دن کی پھر اگر توبہ کرلے پیکڑ تو توبہ قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اعادہ کرے شراب نوشی کا تو نہیں قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس دن کی پھر اگر توبہ کرے شرابی شراب پینے سے تو توبہ قبول فرمائیگا اسکی اللہ تعالیٰ، پھر اگر ارادہ کرے چوتھی مرتبہ تو نہیں قبول فرمائیگا اللہ تعالیٰ چالیس دن کی نمازیں

मिलावट से और फ़रमाया प्यारे नबी ने नबीज बनाओ हर एक की अलग अलग।
3501 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से सुवाल किया गया शराब के बारे में कि बना ली जाये सिरका तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं।
3502 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से शराब के बारे में तो मना फ़रमाया प्यारे नबी ने तो अर्ज़ किया गया बस बना रहा हूँ मैं उसको दवा के लिये तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं है यह दवा और लेकिन है वो निरी बीमारी।
3503 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पी शराब तो नहीं कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी नमाज़ चालीस दिन की फिर अगर शराबी तौबा करे तो तौबा कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी फिर अगर इरादा करे शराब पीने का तो नहीं कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी चालीस दिन की नामज़ फिर अगर तौबा कर ले पियक्कड़ तो तौबा कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसकी फिर अगर इरादा करे शराबनोशी का तो नहीं कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला नमाज़ चालीस दिन की फिर अगर तौबा करे शराबी शराब पीने से तो तौबा कुबूल फ़रमायेगा उसकी अल्लाह तआला, फिर अगर इरादा करे चौथी मर्तबा तो नहीं कुबूल फ़रमायेगा अल्लाह तआला चालीस दिन की नमाजें फिर अगर

ہے اور جان بچا سکتا ہے تو شراب کا پینا اس اڑے وقت میں جائز ہو جائے گا کہ بقدر ضرورت پی سکتا ہے تا کہ مصیبت سے چھٹکارا نصیب ہو۔ جتنے قطرات سے جان بچ سکتی ہے اتنے قطرات کا پینا جائز ہوگا اور ایک قطرہ بھی اگر ضرورت سے زیادہ پیا تو یہ قطرہ حرام ہے حرام ہی پیا۔ بہتر یہ ہے کہ مر جائے مگر شراب نہ پئے۔ یہ مرد مومن کے کمال ایمان کی علامت ہے۔ میرے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان کو رمضان مبارک میں درد گردہ ہو گیا بے پناہ تکلیف تھی فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا اس نے دیکھا کہ حضرت والد ماجد ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں اس نے انجکشن لگانا چاہا والد مرحوم نے منع فرما دیا ڈاکٹر نے کہا کہ مر جاؤ گے والد ماجد نے فرمایا کہ مجھے مرنا قبول ہے کہ اپنے مالک ومولا کی بارگاہ میں بحالت روزہ حاضری ہوگی۔ مجھے روزہ توڑنا قبول نہیں ہے۔ اگر روزہ توڑ دیتے تو بھی جائز تھا مگر بہتر وتقویٰ یہی تھا کہ جان لیوا تکلیف قبول مگر روزہ توڑنا قبول نہیں۔

(۳۵۰۳) جو شخص شراب پئے اور توبہ نہ کرے تو چالیس دن کی عبادت میں اسے لذت قلبی محسوس نہ ہوگی۔ اس کی نمازوں میں کمال پیدا نہ ہوگا۔ اس کی نمازیں فیضانی نہ ہونگی درجہ قبولیت کو نہ پہونچیں گی اگرچہ فرض تو ادا ہو جائیگا۔ نماز فرما کر تمام عبادات مراد لی گئی ہیں چونکہ نماز تمام عبادات میں افضل واعلیٰ ہے جب وہی درجۂ قبولیت کو نہ پہونچی تو دوسری عبادات درجہ قبولیت کو بدرجہ اولیٰ نہ پہونچیں گی۔ شراب ام الخبائث ہے اور نماز ام العبادات ہے جو ام الخبائث پئے گا وہ ام العبادات کی قبولیت سے محروم رہے گا۔ حدیث شریف۔ جو شراب پئے گا اسکے سینے سے نور نکل جائیگا (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عہد ہو۔ شراب سے توبہ کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو پی اس سے شرم و ندامت ہو اور پھر آئندہ نہ پینے کا سچا پکا عہد ہو۔ توبہ کی پھر شیطان نے بہکایا اور پی لی اور پھر شرم وندامت ہوئی اور پھر عہد کر لیا کہ اب نہ پیوں گا تو بھی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائیگا لیکن اگر یہ وطیرہ ہی بنالے کہ پئے جائے اور توبہ بھی کئے جائے تو تین بار تو توبہ قبول ہوگی لیکن چوتھی بار توبہ قبول نہ ہوگی اور پانچویں بار توبہ قبول نہ فرمانے کیساتھ ساتھ خون اور پیپ کی نہر سے یہ خون وپیپ پینے کا وبال بھی مسلط ہوگا۔ یہ شراب نوشی کی نحوست ہے اور یہی توبہ کا مآل ہے اگر آدمی سچی پکی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیگا اگرچہ دن میں ستر بار ہو۔ چونکہ یہ بندہ گناہوں پر مصر نہیں ہے پاپ کرنے پر اڑا ہوا نہیں ہے اسکی توبہ قبول ہے۔ کچی توبہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچتا اور چند مرتبہ کے بعد پھر قہر الٰہی حرکت میں آجاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا حال اس طرح کا سا ہو جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک جو ایمان لائے پھر کفر کیا انہوں نے پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر بڑھ گئے وہ کفر میں نہ بخشے گا اللہ ان کو اور نہ ہدایت دیگا انکو راستے کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴۳) اس حدیث شریف میں چالیس کا عدد اسلئے بیان ہوا کہ شراب کا اثر چالیس دن تک جسم میں رہتا ہے۔ غذا اور مشروب کا اثر جسم میں چالیس دن تک رہتا ہے (مرقاۃ شریف) چالیس کا عدد اپنے اندر بڑی اہمیت و خصوصیت رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر شریف چالیس سال تک ایک حالت میں رکھا رہا۔ پھر چالیس سال میں وہ خشک ہوا۔ ماں کے شکم میں بچہ چالیس دن تک نطفہ پھر چالیس دن تک جما ہوا خون پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ماں کو چالیس دن تک خون نفاس آسکتا ہے۔ پھر چالیس سال کی عمر میں عقل پختہ ہوتی ہے چالیس سال کی عمر شریف میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن مسلسل کوہ طور پر اعتکاف فرمایا پھر توریت شریف کا انعام پایا۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اپنے وظائف میں چالیس دن کا اہتمام فرماتے ہیں اور اسکو چلہ کا نام دیتے ہیں۔ جو شخص چالیس دن اخلاص سے عبادت کرے تو اسکے دل ودماغ سے حکمت کے چشمے ابلنے لگتے ہیں۔ جو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث کریمہ مسلمانوں کو پہونچائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کل قیامت میں زمرۂ محدثین وفقہا میں حشر نصیب فرمائیگا۔ مسلمانوں میں مردے کے انتقال کے چالیسویں دن خصوصی فاتحہ کا اہتمام ہوتا ہے اسکو چالیسواں کہتے ہیں۔ حدیث شریف۔ جس کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے (مرقاۃ شریف) حدیث شریف:۔ نہیں متفق ہوگی میری امت گمراہی پر (ترمذی شریف) دوزخی جب دوزخ کی آگ

فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پھر اگر توبہ کرے تو نہ قبول فرمائے توبہ اسکی اور پلائے گا اس کو پیپ اور خون دوزخی نہر سے۔

(۳۵۰۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ (رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب کہ نشہ دے اسکی زیادتی تو اسکی تھوڑی بھی حرام ہے۔

(۳۵۰۵) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔ (رواه احمد والترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جس کا آٹھ سیر نشہ دے اسکا چلو بھر بھی حرام ہے۔

(۳۵۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گیہوں سے شراب بنتی ہے اور جَو سے شراب بنتی ہے

وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور کھجور سے شراب بنتی ہے اور کشمش سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے۔

(۳۵۰۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم بچے کی تو جب نازل ہوئی

الْمَائِدَةَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ اَهْرِ قُوْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

سورۂ مائدہ شریف تو دریافت کیا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے بچے کی شراب کے بارے میں تو فرمایا کہ پھینک دو اس یتیم بچے کی شراب کو۔

(۳۵۰۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اِشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ

ترجمہ: حضرت ابوطلحہ سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا یانبی اللہ بیشک میں نے خریدی ہے شراب ان یتیموں کیلئے

فِيْ حَجْرِيْ قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جو میری پرورش میں ہیں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ پھینک دو شراب کو اور توڑ دو مٹکوں کو۔

तौबा करे तो न कुबूल फ़रमाये तौबा उसकी और पिलायेगा उसको पीप और खून दोज़खी नहर से।
3504 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो शराब कि नशा दे उसकी ज्यादती तो उसकी थोडी भी हराम है
3505 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जिसका आठ सेर नशा दे उसका चुल्लू भर भी हराम है।
3506 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गेहूँ से शराब बनती है और जौ से शराब बनती है और खजूर से शराब बनती है और किशमिश से शराब बनती है और शहद से शराब बनती है।
3507 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया थी हमारे पास शराब थी एक यतीम बच्चे की तो जब नाज़िल हुई सूरा ए मायदा शरीफ़ तो दरयाफ़्त किया मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बच्चे की शराब के बारे में तो फ़रमाया कि फेंक दो उस यतीम बच्चे की शराब को।
3508 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू तलहा से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या नबीयल्लाह मैंने ख़रीदी है शराब उन यतीमों के लिये जो मेरी परवरिश में हैं तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि फेंक दो शराब को और तोड़ दो मटकों को।

میں چڑ پڑ ہونگے انکے جسموں سے خون و پیپ پانی نکلے گا وہ انتہائی بدبودار بدمزہ ہوگا وہ ان شرابیوں کو پلا جائیگا۔ پیاس کی شدت میں جب پیاس پیاس پکاریں گے تو یہی دوزخیوں کا خون پیپ پینے کو دیا جائیگا بادل ناخواستہ ہی سہی مگر پینا پڑے گا۔

(۳۵۰۴) یہ حدیث شریف انگوری شراب کے بارے میں ہے جس کو خمر کہتے ہیں کہ اس کا تھوڑا پینا بھی بہت شراب پینے کا عادی بنا دیگا۔ اسلئے تھوڑی سے بچنا بھی لازم ہے۔ انگوری شراب کا تو ایک قطرہ بھی حرام قطعی ہے۔ اور دوسری شرابوں کا قطرہ بھی حرام ہے۔ جب لذت یا طرب، یا لہو کیلئے پیتا ہو یا اسلئے حرام ہے کہ زیادہ پینے کا ذریعہ ہے۔

(۳۵۰۵) اس حدیث شریف میں آٹھ سیر سے مراد مطلقاً زیادتی ہے۔ اگرچہ چلو بھر نشہ نہ بھی دے تب بھی حرام ہے کہ یہ عادی بنا دے گا اور پھر زیادہ بھی پینے لگے گا۔

(۳۵۰۶) اس حدیث شریف میں ان تمام شرابوں کو خمر مجازاً فرمایا گیا ہے کہ یہ شرابیں گویا کہ خمر ہی ہیں کہ عقل کو بگاڑنے، بے ہوش کرنے اور نشہ آور ہونے میں خمر کا کام کرتی ہیں اور انکے نشے پر بھی خمر شراب کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ ورنہ خمر تو انگوری شراب کو کہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ان پانچ چیزوں سے ہی شراب بنتی ہے نہ ہی یہ حدیث شریف کا مقصد ہے بلکہ چونکہ عرب شریف میں ان ہی پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی لہٰذا انکا تذکرہ ہوا۔ ورنہ آجکل تو شراب بہت سی اشیاء سے تیار کی جاتی ہے اور سبھی حرام ہیں۔

(۳۵۰۷) مذکورہ بچہ یتیم اپنے کسی عزیز کے فوت ہونے پر اسکے مال کا وارث ہوا اور اسکے مال میں شراب بھی تھی اور اس وقت تک شراب حرام بھی نہ ہوئی تھی وہ شراب بھی اس بچے کو میراث میں ملی تھی اب وہ شراب کا اسٹاک میرے پاس ہے۔ اب شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! بس شراب اور جوا اور بتوں کی پوجا کی جگہ اور جوئے کے تیر ناپاک ہیں شیطانی عمل ہے تو پرہیز کرو تم اس سے تاکہ تم فلاں پاجاؤ (بصیرۃ الایمان صفحہ۲۹۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شراب جسے خمر بھی کہتے ہیں ناپاک بھی ہے حرام قطعی بھی۔ نشہ دے یا نہ دے مطلقاً حرام ہے۔ ایسے ہی جوا ہر حال میں حرام ہے خواہ پتنگ بازی، کبوتر بازی، بٹیر بازی، تاش، لاٹری، معمہ، کسی شکل میں ہو سب حرام ہے۔ بت پوجنا بت بیچنا۔ بت بنانا سب حرام ہے۔ ایسے ہی فال پر یقین کرنا اور ایسی ہر فال پر اجرت لینا یا دینا سب حرام ہے۔ شیطان یہ سارے کام خود نہیں کرتا بلکہ اوروں سے کراتا ہے۔ جب شراب کی حرمت والی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے سال بھر کیلئے شراب کا جو اسٹاک کر رکھا تھا سب پھینک دیا شراب مدینے شریف کی گلی کوچوں میں بارش کے پانی کی طرح بہنے لگی۔ عرصے تک گلی کوچوں میں شراب کی بدبو آتی رہی (تفسیر قدیری بدیسی مع فوائد رشیدیہ صفحہ۲۹۱)

لہٰذا پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ اب یہ شراب نہ تو سرکہ بنائی جائیگی اور نہ ہی اسے کفار کے ہاتھوں فروخت کیا جائیگا بلکہ اسے پھینک دو کیونکہ مال غیر متقوم ہے مسلمان اسکی تجارت نہیں کرسکتا نہ ہی کسی حیلے سے اسکو استعمال کرسکتا ہے۔ حرام چیز کو فنا کر دینا تباہ کر دینا چاہیے اگرچہ وہ نابالغ بچے ہی کی کیوں نہ ہو بانسری، شہنائی وغیرہ مزامیر (جو منہ سے پھونک کر بجائے جاتے ہیں) انکی چوری پر سزا نہیں انکے توڑنے پر تاوان نہیں کہ یہ چوری نہیں بلکہ تبلیغ ہے۔ حضرت ابوسعید کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ اس شراب کے ضائع کرنے سے یتیم بچے کا نقصان ہوگا اگر اجازت سرکار ہو تو اسکو سرکہ بنا لیا جائے یا پھر کفار کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے پینے کی اجازت لینا مقصود نہ تھی۔ شراب کے حرام ہونے کے بعد پینے کی اجازت مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جس آیت کریمہ میں شراب کی حرمت قطعی ہے اس میں شراب کو نجس بھی فرمایا گیا اسے شیطانی کام بھی قرار دیا گیا۔ اس سے بچنے کا حکم بھی دیا گیا اور اس سے بچنے پر فلاح و کامیابی کو موقوف فرمایا گیا۔ یہ بھی مقام عبرت ہے کہ شراب نوشی کو جوئے بت پرستی، تیروں سے فال کھولنے کو برابر قرار دیا۔ اب ظاہر ہے کہ ایسی گندی و پلید چیز کا پینا تو درکنار اسکے قریب بھی نہ جانا چاہیے۔ ایسی خبیث چیز کو گھر میں بھی نہ رکھنا چاہیے۔

(۳۵۰۸) سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ شراب کی حرمت سے پہلے میں نے تجارت کی غرض سے ان یتیم بچوں کے مال سے شراب خرید لی تھی ابھی فروخت نہ کرسکا تھا

(۳۵۰۹) حدیث شریف: اَنَّ اَبُوْ طَلْحَۃَ سَاَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَیْتَامٍ وَّرِثُوْا خَمْرًا

ترجمہ: بیشک حضرت ابوطلحہ نے سوال کیا پیارے نبی ﷺ سے ان یتیموں کے بارے میں جو وارث ہوئے تھے شراب کے

قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بہادو اس شراب کو، عرض کیا تو کیا نہ بنالوں میں اس شراب کا سرکہ، فرمایا نہیں۔

(۳۵۱۰) حدیث شریف: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور سے اور اعضاء کو ڈھیلا کرنے والی سے۔

(۳۵۱۱) حدیث شریف: عَنْ دَیْلَمِ الْحِمْیَرِیِّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: حضرت دیلم حمیری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا پیارے رسول اللہ ﷺ یارسول اللہ

اَنَّ بِاَرْضٍ بَارِدَۃٍ وَّنُعَالِجُ فِیْھَا عَمَلًا شَدِیْدًا وَاَنَا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ ھٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰی

ہم ایک ٹھنڈے علاقے میں رہتے ہیں اور کام کرتے ہیں ہم اس علاقے میں محنت کا کام اور ہم بناتے ہیں شراب اس گیہوں سے تاکہ ہم تقویت پائیں

بِہٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَعَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ھَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

اس سے اپنے سخت محنت کے کاموں میں اور ٹھنڈ میں اپنے ملک میں فرمایا پیارے رسول نے کیا نشہ دیتی ہے وہ؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا پیارے نبی نے

فَاجْتَنِبُوْہُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَیْرَ تَارِکِیْہِ قَالَ اِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْہُ قَاتِلُوْھُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

بچو اس سے میں نے عرض کیا بیشک لوگ نہیں چھوڑنے والے ہیں اسکو فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر نہ چھوڑیں وہ اس شراب نوشی کو تو جنگ کرو ان سے۔

(۳۵۱۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا شراب سے اور جوئے سے اور شطرنج سے اور چنے کی شراب سے

وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

اور فرمایا پیارے نبی نے ہر نشہ آور حرام ہے۔

3509 हदीस शरीफ़:– वेशक हज़रते अबू तलहा ने सुवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उन यतीमों के बारे में जो वारिस हुये थे शराव के तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बहा दो उस शराव को अर्ज़ किया क्या न बना लूँ मैं उस शराव का सिरका? फ़रमाया नहीं।

3510 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर नशा आवर से और आज़ा को ढीला करने वाली से।

3511 हदीस शरीफ़:– हज़रते दैलम हुमैरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हम एक ठंडे इलाके में रहते हैं और काम करते है हम उस इलाके में मेहनत का काम, हम बनाते हैं शराव उस गेहूँ से ताकि हम तकवियत पायें उससे अपने सख़्त मेहनत के कामों में और ठंड में अपने मुल्क में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या नशा देती है वो? मैंने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने बचो उससे! मैंने अर्ज़ किया बेशक लोग नहीं छोड़ने वाले हैं उसको, फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर न छोड़ें वो उस शराबनोशी को तो जंग करो उनसे।

3512 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फरमाया शराव से और जुए से और शतरंज से और चने की शराव से और फ़रमाया प्यारे नबी ने हर नशा आवर हराम है।

کہ شراب حرام ہوگئی۔ اب میں کیا کروں؟ تو پیارے نبی ﷺ نے دو ٹوک جواب مرحمت فرمادیا کہ اب نہ سرکہ بناؤ نہ کفار کے ہاتھوں بیچو بلکہ اسکو پھینک دو تباہ و برباد کردو حرام کی تجارت بھی حرام ہے۔ شراب کے برتن توڑنے پھوڑنے کا حکم شروع میں تھا جبکہ شراب حرام ہوئی تھی تاکہ شراب کے برتن دیکھ کر پھر نہ طبیعت للچانے لگے۔ جب مزاج راسخ ہوگئے تو برتن توڑنے پھوڑنے والی بات بھی ختم ہوگئی۔

(۳۵۰۹) سرکہ بنانے کی یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ یعنی شراب کا سرکا بنانا بھی مناسب نہیں ہے (مرقاۃ شریف) اور یا پھر یہ ممانعت شراب کے حرام ہونے کے ابتدائی دور کی ہے کہ جہاں تک بھی ہو اسے دور رکھا جائے تاکہ کسی طرح بھی شراب سے قربت نہ ہو۔ اس سے نفرت و گھن دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ سرکا بھی نہ بنایا جائے اگر چہ سرکہ صدفی صد پاک و حلال ہے۔

(۳۵۱۰) نشہ ہلکا ہو یا تیز ہر نشلی چیز اسلام میں حرام ہے۔ نشہ بہر حال نشہ ہے۔ تمباکو سے نشہ لینا حرام ہے اگر حقہ، بیڑی، سگریٹ یا تمباکو والے پانی سے نشہ ہو تو وہ بھی حرام ہے۔ اور اگر تمباکو سے نشہ نہ ہو تو حرام نہیں مگر بچنا اچھا ہی ہے۔ کہ اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے لہٰذا طبعاً مکروہ ہے۔ نشہ دے تو پھر حرام ہے۔ ایک صاحب تمباکو کھانے کے عادی تھے لہٰذا رمضان شریف میں انکے لئے تمباکو کا پان بعد مغرب مسجد کے دروازے پر بھیج دیا جاتا تھا اتنا بھی برداشت نہ تھا ایک دن بچے کو لے جانے میں تاخیر ہوئی تو تمباکو کی سنک میں اس نے بچے کے تھپڑ رسید کردیا اور بچہ روتا ہوا گھر آیا۔ یہ ہے تمباکو کا نقصان کہ بچہ کی خوامخواہ پٹائی ہوگئی۔ سیدنا تاج العرفاء غوث زمان حضرت علامہ شاہ سید عبدالبصیر میاں عرف سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم و عرفان کا سنگم تھے آپ تمباکو کے استعمال سے سخت نفرت فرماتے تھے جب آپ بیعت و ارادت کے ارادے سے تو ڈھیر شریف سے چلے اور پیران عظام کی بارگاہوں میں پہونچے تو آپ نے اکثر پیران عظام کو تمباکو استعمال کرتے ملاحظہ فرمایا اور آپ ان سے مرید نہ ہوئے آخرکار چپلی بھیت شریف میں حکم نبوی پر جو بذریعہ خواب تھا سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور حاجی شاہ جی محمد شیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی

بھیت شریف کے دست حق پر مرید ہوئے۔ آپ تمباکو سے پرہیز فرماتے تھے اگرچہ پان تناول فرماتے تھے بلکہ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا ترک فرمادیا کہ شہر رسول میں کھاؤں پیوں گا تو پھر استنجے کی حاجت ہوگی۔ لہٰذا نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔ آپ نے کھانا پینا ترک فرمادیا۔ پان کی طلب آپکو تھوڑی محسوس ہوئی تو پیارے نبی ﷺ نے قبر انور سے دست پاک باہر فرمایا جس میں پان کا بیڑا تھا اور فرمایا کہ ہندی مہمان کیلئے ہندی تحفہ ہے۔

قبر پاک مصطفیٰ سے پان کا بیڑا ملا
یہ نوازش آپ پر آقا نے کی یا شاہجی (یاحبیب)
اپنے دست پاک سے بیڑا دیا سرکار نے
ایسے مقبول خدا ہیں حضرت شاہجی میاں (یاحبیب)

شہزادۂ سرکار اللہ ہو میاں سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا تاج الشرفاء قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں، سیدنا تاج الفقہاء حضرت علامہ الحاج قاضی سید محمد عبدالاحد میاں سجادہ نشین دربار اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف سیدنا تاج الحکماء حضرت علامہ مولانا الحاج حکیم شاہ سید محمد فضل حمید میاں ولیعہد سجادہ نشین دربار اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف تمباکو کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ پرہیز فرماتے ہیں بلکہ نفرت فرماتے ہیں۔ تمباکو کے بارمیں فقیر قدیری کا بھی یہی مزاج و عمل ہے۔

(۳۵۱۱) "حمیر" یمن کا ایک ٹھنڈا شہر ہے۔ اور وہاں بغیر شراب کی گرمی اور اسکے نشہ کے رہنا اور کام کرنا دشوار ہے جیسا کہ آجکل بہت سے شاعر، تاجر، گائک، اس قسم کا عذر لنگ کرتے ہیں لہٰذا ہم مذکورہ مجبوریوں کے باعث شراب پینے پر مجبور ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے ہمت نگر گجرات گیا تو وہاں کے محبین و مخلصین نے چائے پیش کی میں نے انکار کردیا کہ مجھے اسکی زیادہ عادت نہیں ہے انہوں نے کہا کہ بنا چائے گجرات میں ٹک نہ سکیں گے فقیر قدیری نے کہا کہ اچھا ہم بھی دیکھیں گے کہ بنا چائے پئے کیسے نہ ٹک سکیں گے۔ تمام رمضان شریف میں ایک کپ چائے تک نہ پی بعض لوگ چائے کے بھی ایسے دھنی ہوتے ہیں کہ وہ روزہ

(۳۵۱۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَاقَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْیَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں والدین کا نافرمان اور نہ جواری اور نہ احسان جتانے والا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور داری شریف کی ایک روایت میں جواری کی جگہ یہ ہے کہ نہ جنت میں جائے گا حرامی۔

(۳۵۱۴) حدیث شریف: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَایَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَهَا وَلَا یَتْرُکُهَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے بیشک اللہ تعالٰی نے بھیجا ہے مجھے رحمت تمام جہانوں کیلئے اور ہدایت تمام جہانوں کیلئے اور حکم فرمایا مجھے میرے رب عزوجل نے مٹانے کا بانسری کو اور منھ سے پھونک کر بجائے جانے والے باجوں کو اور بتوں کو اور صلیبوں کو اور جاہلیت کے کاموں کو اور قسم فرمائی میرے رب عزوجل نے اپنی عزت کی کہ نہیں پئے گا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب کا مگر میں پلاؤں گا اس شرابی کو پیپ اُسی کی برابر اور نہ چھوڑے گا اسے میرے خوف سے مگر میں پلاؤں گا اس کو پاک حوضوں سے۔

(۳۵۱۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین ہیں حرام فرمادی ہے اللہ تعالٰی نے جن پر جنت، شراب کا عادی اور والدین کا نافرمان اور بے حیا کہ جو قائم رکھے اپنے گھر میں بے حیائی کو۔

(۳۵۱۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَاتَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تین ہیں کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں، شراب کا عادی،

3513 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी नहीं दाखिल होगा जन्नत में वालेदैन का नाफ़रमान और न जुआरी और न एहसान जताने वाला और न हमेशा शराब पीने वाला और दारमी शरीफ़ की एक रिवायत में जुआरी की जगह यह है कि न जन्नत में जोयगा हरामी।

3514 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने भेजा है मुझे रहमत तमाम जहानों के लिये और हिदायत तमाम जहानों के लिये और हुक्म फ़रमाया मुझे मेरे रब तआला ने मिटाने का बांसुरी को और मुँह से फूंक कर बजाने वाले बाजों को और बुतों को और सलीबों को और जाहिलियत के कामों को और क़सम फ़रमाई मेरे रब तआला ने अपनी इज़्ज़त की कि नहीं पियेगा कोई बंदा मेरे बंदों में से एक घूंट शराब का मगर मैं पिलाऊँगा उस शराबी को पीप उसी की बराबर और न छोड़ेंगे उसे मेरे खौफ़ से मगर मैं पिलाऊँगा उसको पाक हौजों से।

3515 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया तीन हैं कि हराम फ़रमा दी है अल्लाह तआला ने उन पर जन्नत, शराब का आदी और वालेदैन का नाफ़रमान और बेहया कि जो क़ायम रखे अपने घर में बेहयाई को।

3516 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया तीन हैं कि नहीं दाखिल

تک نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ کھانا اور پانی تو برداشت کرلیا جائے مگر چائے کی برداشت نہ ہوگی۔ یہ بھی شیطان کا دھوکہ ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے تو آیت حرمت نازل ہوتے ہی شراب کو خیر باد کہہ دیا تو پھر چائے کی کیا حیثیت ہے؟ کوئی بھی نشہ ہو ہلکا پھلکا ہو یا تیز اگر ایک بندہ طے کرے تو بآسانی چھوڑ سکتا ہے۔ اس حدیث شریف میں ان تمام پیکڑوں کی حیلہ سازی اور بہانہ بازی کا بھرپور علاج ہے۔ شراب ہو یا اور دوسرے نشے ان سے مکمل پرہیز کرو کہ آج تھوڑا تو کل زیادہ کا بھی نمبر آ ہی جائے گا۔ اگر شراب کو کوئی حلال جان کر پئے تو وہ مرتد ہو گئے دائرہ اسلام سے خارج ان پر جہاد کرو (مرقاۃ شریف) اور اگر حرام جانتے ہوئے پئے تو اس شرابی پر سختی کرو مار پیٹ کر شراب نوشی سے روکو۔

(۳۵۱۲) ہر نشہ والی چیز سے نشہ لینا حرام ہے خواہ وہ رقیق و پتلی ہو جیسے تاڑی وغیرہ یا خشک ہوں جیسے چرس افیون وغیرہ۔ انکے احکامات میں تفصیلات ہیں مگر نشہ مطلقاً حرام ہے۔

(۳۵۱۳) جو مذکورہ جرائم کا ارتکاب ان کو حلال جان کرے وہ جنت میں بالکل جائیگا ہی نہیں اور یہ جرائم حرام سمجھ کر کریگا تو جنت میں پہلے جانے والی جماعت میں نہ ہوگا یعنی نمبر دو کا مال بن جائیگا۔ عاق، ماں باپ کے ایسے نافرمان کو کہتے ہیں جو ایسا مباح کام کرے جس سے والدین کو تکلیف ہو اور بلا ضرورت شرعی کرے اور وہ مباح کام ماں باپ کو دکھ پہنچانے کیلئے کرے (مرقاۃ شریف) یہ قیود نظر میں رہیں کیونکہ اگر حاکم بیٹا مجرم ماں باپ کو شرعی سزا جاری کرے تو عاق نہیں۔ اور اگر والدین کو ستانے کیلئے کوئی بیٹا شراب پیئے کہ شام کو پینے کے بعد بتاؤں گا تو ایسا بیٹا عاق ہے۔ بدتر ہے ظالم ہے۔ احسان جتانے والا بھی سخت وعید کا مستحق ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اے ایمان والو! مت برباد کرو تم اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور تکلیف پہونچا کر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۰) حرامی بچہ بھی سخت وعید کا مستحق ہے کیونکہ حرامی بچہ جبلی طور پر بدکار و بدمعاش ہوتا ہے۔ اسکے خمیر میں شیطان کا دخل ہوتا ہے۔ اور کبھی بدکاری کرتے کرتے کفر تک پہونچ کر دائمی دوزخی ہو جاتا ہے (مرقاۃ شریف) اسی لئے حرامی کی نسل میں ولایت نہیں ہوتی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو میری اولاد سے میری خاطر محبت نہ کرے تو وہ منافق ہے یا حرام ہے یا حیضی بچہ۔ آجکل ایسے حرامیوں کی تعداد بھی خاصی ہے ان پر در جنت بند، در ولایت بند۔ اور انکے سینوں میں ہے دیوبند۔ مشرکین و مجوسی کی اولاد حرامی نہیں اگرچہ انکے نکاح اسلامی قانون کے مطابق نہیں مگر انکے اپنے دھرم کے تو مطابق ہیں۔ حرام کے احکام اسلام میں آجانے کے بعد ہیں۔ اگر کوئی مجوسی مسلمان ہو جائے اور اسکے نکاح میں اسکی ماں یا بہن یا بیٹی ہے تو مسلمان ہوتے ہی ان کو علیحدہ کرا دیا جائیگا۔ یوں ہی مشرک کے نکاح میں سات بیویاں ہوں تو اسلام قبول کرتے ہی چار سے زیادہ کو علیحدہ کرا دیا جائیگا مگر انکی گزشتہ اولاد حلال ہوگی اسے حرامی نہ کہیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے دھرم کے لحاظ سے تو نکاح کیا ہی تھا۔ ولید بن مغیرہ کا مسئلہ بھی سمجھ میں آگیا قرآن کریم نے اسے حرامی فرمایا ہے کہ زمانہ کفر میں بھی اسکی ماں نے شوہر کے علاوہ دوسرے سے تعلقات بنا کر اسے پیدا کیا ہے۔ پیارے رسول ﷺ کی توہین کرنے والے کو قرآن کریم میں اللہ تعالٰی نے حرام فرمایا ہے اور توہین آل رسول کرنے والے کو پیارے رسول ﷺ نے حدیث شریف میں حرامی فرمایا ہے اور حرامیوں کا بھیانک انجام آپکے سامنے ہے۔ اللہ تعالٰی ان حرامیوں کے حرامی پن سے تمام ایمان والوں کو محفوظ فرمائے آمین بجاہ سیدنا سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ اس حدیث شریف میں زانی اور زانیوں پر بھی عتاب ہے کہ وہ زنا کرکے اپنے بچہ بلکہ اسکی نسل کو بھی برباد کررہے ہیں۔

(۳۵۱۴) پیارے نبی ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمت و ہدایت کا موجیں مارتا سمندر ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی رحمت کفار کو بھی پہونچی کہ وہ دنیاوی عذاب سے بچ گئے اور جنہوں نے فائدہ اٹھایا اُفق صداقت، عدالت سخاوت، شجاعت، امارت، شہادت، ولایت، کرامت پر آفتاب و ماہتاب بنکر چمکے۔ ان کی رحمت انسانوں، فرشتوں جنوں تمام مخلوقات کو ملی۔ باجے اگر غرض صحیح کیلئے استعمال کئے جائیں تو حلال ہیں۔ کھیل تماشے کیلئے بجائے جائیں تو حرام ہیں چنانچہ غازیوں کا طبل جو اعلان جنگ کیلئے ہوتا ہے یا دف اور تاشہ جو اعلان نکاح کیلئے بجایا جاتا ہے حلال ہے۔ یوں ہی عید اور

وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

رشتے ناطے توڑنے والا اور تصدیق کرنے والا جادو کا۔

(۳۵۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَّاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کا عادی اگر مرجائے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے

كَعَابِدِ وَثَنٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

بت پوجنے والے کی طرح۔

(۳۵۱۸) حدیث شریف: عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أُبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُّ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ سے مروی بیشک وہ فرماتے تھے کہ میں پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پیوں میں یا پوجوں میں

هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اس ستون کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ۔

﴿ بَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ ترجمہ: حاکم اور قاضی بننے کا باب ﴾

(۳۵۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے حکم مانا میرا تو حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کا اور جس نے نافرمانی کی میری

فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِي

تو نافرمانی کی ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی اور جسنے حکم مانا ہے امیر کا تو اسنے حکم مانا ہے میرا اور جسنے نافرمانی کی ہے امیر کی تو اس نے نافرمانی کی ہے میری

إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ

امام ڈھال ہے اور جہاد کیا جاتا ہے اس کی پناہ میں اور آڑ لی جاتی ہے اسکی پھر اگر حکم دے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور انصاف کا تو بیشک اس کیلئے

होंगे जन्नत में शराब का आदी रिश्ते नाते तोड़ने वाला और तस्दीक करने वाला जादू का।

3517 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शराब का आदी अगर मर जाये तो मिलेगा वो अल्लाह तआला से बुत पूजने वाले की तरह।

3518 हदीस शरीफः– हज़रते अबू मूसा से मरवी वो फ़रमाते थे कि मैं परवाह नहीं करता कि शराब पियूँ मैं या पूजूँ मैं उस सतून को अल्लाह तआला के अलावा।

(199) हाकिम और काज़ी बनने का बाब

3519 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने हुक्म माना मेरा तो हुक्म माना उसने अल्लाह तआला का और जिसने नाफ़रमानी की मेरी तो नाफ़रमानी की है उसने अल्लाह तआला की और जिसने हुक्म माना है अमीर का तो उसने हुक्म माना है मेरा और जिसने नाफ़रमानी की है अमीर की तो उसने नाफ़रमानी की है मेरी, इमाम ढाल है और जिहाद किया जाता है उसकी पनाह में और आड़ ली जाती है उसकी फिर अगर हुक्म कर दे अल्लाह तआला से डरने का और इंसाफ़ का तो बेशक उसके लिये उसका सवाब है और अगर कहे उसके अलावा तो बेशक उसके ऊपर उसका वबाल है।

3520 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर अमीर बना दिया

شادیوں کے مواقع پر بچیوں کا دف بجانا احادیث کریمہ میں موجود ہے۔ سیدنا شیخ المشائخ امام اہلسنت حضرت علامہ مفتی الحاج شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فقیر قدیری کے استفسار پر فرمایا کہ مزامیر ان آلات غنا کو کہتے ہیں جو منہ سے پھونک کر بجائے جائیں۔ جیسے بانسری، شہنائی وغیرہ تمام مزامیر حرام ہیں اسکا یہی مطلب ہے کہ منہ سے پھونک کر بجائے جانے والے تمام باجے حرام ہیں۔ ورنہ منہ سے نہ پھونک کر بجائے جانے والے باجے تو عہد اول سے آج تک ایمان والوں میں بجائے جارہے ہیں اور انکا مقصد بھی نیک ہی ہوتا ہے لہو ولعب کھیل تماشا نہیں ہوتا۔ آج بھی اجمیر شریف میں عرس سیدنا حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افتتاح کا اعلان نوبت بجا کر ہی ہوتا ہے اور پھر آخری قل شریف کا اعلان بھی نوبت بجا کر ہی ہوتا ہے اور بھی بہت سی خانقاہوں کا یہی معمول ہے پھر یہ کہ سیدنا نظام الاولیاء حضرت نظام الدین محبوب الٰہی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہیتے مرید طوطی ہند سیدنا حضرت امیر خسرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجادات میں سے ستار اور طبلہ بھی ہے اور وہ نہ صرف یہ کہ اسکے موجد ہیں بلکہ اسکے بجانے کے ماہر بھی تھے اور نہ صرف یا کہ بجانے کے ماہر تھے بلکہ گاتے بجاتے بھی تھے۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ منہ سے پھونک کر نہ بجائے جانے والے باجے اگر کھیل تماشے کے طور پر نہ ہوں اور انکا مقصد ومصرف اچھا ہو تو بلاشبہ درست ہیں۔ صلیب سولی دینے کا آلہ یہ عیسائیوں کی معظم چیز ہے جسکو وہ پوجتے ہیں۔ صلیب مٹائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ جزیرہ عرب میں ملت اسلامیہ کے علاوہ کسی کو اجازت نہیں ہے لہٰذا اس مقدس سرزمین سے صلیب مٹا دی جائیگی اور صلیب کا نام ونشان بھی اس خطہ عرب شریف میں نہ رہے گا۔ یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں سے صلیب کو مٹاؤ تاکہ وہ اسکی تعظیم سے دور ونفور رہیں۔ عرب شریف کے علاوہ کسی دوسرے اسلامی ممالک میں ذمی کفار کو مذہبی آزادی دی جائیگی کہ وہ اپنے اپنے دھرموں پر اپنی مرضی کے مطابق عمل کریں۔ مسلمانوں کو صلیب سے مکمل اجتناب لازمی وضروری ہے آجکل ٹائی یہ بھی اس صلیب کی نشانی ہے۔ مسلمانوں کو ٹائی لگانا کم سے کم تو حرام ہے اور بعض حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے کفر بھی لکھا ہے جیسے صاحب فتاوی بزازیہ زمانہ جاہلیت کی ناجائز رسمیں جیسے نوحہ کرنا ماتم کرنا، خاندانی فخر، ستاروں سے بارش مانگنا۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ ماتم ڈھول والا ہو یا سینہ کوبی والا دونوں حرام ہیں مگر ماہ محرم شریف میں جو ڈھول بجایا جاتا ہے جس کو غلطی سے لوگ ماتم کہہ دیتے ہیں اسکو ماتم نہیں کہنا چاہیے یہ ماتم نہیں بلکہ اعلان حسینی ہے۔ ڈھول تاشہ کے ذریعہ اعلان کرنا درست ہے۔ تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "تعزیہ شریف کا شرعی حکم" ملاحظہ فرمائیں۔ پاک حوضوں سے مراد جنت کے تمام حوض ہیں۔ جس میں حوض کوثر بھی داخل ہے جو شخص شراب کا عادی تھا بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبه الاعلیٰ علیه الصلوٰۃ والسلام محض خوف خدا کی بناپر توبہ کرلی تو اس تائب شراب کو جنت کے پاکیزہ حوضوں سے پلایا جائیگا اور ایسا شخص کہ جو شرابیوں کے جھرمٹ میں پھنس گیا مگر شراب نوشی سے خود کو الگ تھلگ رکھا تو یہ شخص بھی مذکورہ بشارت وانعام کا مستحق ہوگا۔

(۳۵۱۵) اگر یہ حرام کاری حلال جانا کر کررہا ہے تو جنت میں پہلے جانے والوں کیساتھ اسکا جنت میں جانا حرام ہوگا اور اگر ان حرام کاموں کو حلال جان کر کررہا ہے تو وہ حرام کو حلال جان کر کافر ومرتد ہوگیا وہ جنت سے ہمیشہ کیلئے محروم ہے کیونکہ جنت ایمان والوں کیلئے ہے۔ اس حدیث شریف میں بے حیائی سے مراد زنا اور اسباب زنا ہیں۔ جو شخص اپنی بیوی، بچوں کی زنا کاری، بے غیرتی، بے پردگی غیر مردوں سے ملنے جلنے، زینت کرکے بازاروں میں پھرنا، بے حیائی کے گانوں ناچوں میں دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیا ہے بے غیرت ہے۔ بے شرم ہے۔ دیوث ہے۔ بلکہ اس میں تمام بے غیرتی کا م شامل ہیں جیسے شراب نوشی، غسل جنابت نہ کرنا اور اس جیسے دوسرے کار بے غیرتی۔

(۳۵۱۶) قاطع رحم اپنے نسبی عزیزوں پر زیادتی کرنے والا باوجود قدرت کے انکے حقوق ادا نہ کرنے والا۔ مسلمان پر ماں باپ بھائی بہن خالہ ماموں بیوی ساس، خسر وغیرہ کے بھی حقوق ہیں۔ انکے حقوق کا بھرپور خیال رکھے کہ میرا کون کون رشتہ دار ہے اور ان سے میرا کیا رشتہ ہے تاکہ انکے حقوق بقدر قربت ادا کرسکے۔ جادو کو حق یا

حلال جاننے والا یا اس پر یقین کرنے والا یا اسکی تاثیر کو ذاتی جانتا ہو یہ بے دینی ہے۔ جادو کرنا حرام ہے۔

(۳۵۱۷) اگر شرابی شراب کی لت نہ چھوڑے اور اس گندی حالت میں بنا توبہ کئے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایسی ناراضگی فرمائیگا جیسی کہ بت پوجنے والے پر۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو بتوں کیساتھ ذکر فرمایا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! بس شراب اور جوا اور بتوں کی پوجا کی جگہ اور جوئے کے تیر ناپاک ہیں۔ شیطانی عمل ہے۔ تو پرہیز کرو تم اس سے تاکہ تم فلاح پاؤ (بصیرۃ الایمان صفحہ۲۹۲) شرابی نشہ کی حالت میں سب کچھ کرسکتا ہے اگر بت پرستی کرے تو کون سی تعجب کی بات ہے جب عقل ماری گئی تو کیا نہ ہوگا۔ شراب بت پرستی کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے۔ شرابیوں کے بارے میں یہ وعید انتہائی سخت و خطرناک ہے۔

(۳۵۱۸) ستون سے مراد تو پتھر کا بت ہے چونکہ عام طور پر بت پتھر کے ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان عالیشان کا مطلب یہ ہے کہ میرے نزدیک شراب پینا اور بت پوجنا ایک درجے کی حماقت و بے وقوفی ہے۔ بت پرستی میں سوائے نقصان و خسران کے کچھ ہاتھ نہ لگے گا یوں ہی شرابی بھی نقصان و خسران ہی بٹورتا ہے تباہی و بربادی اسکا سواگت کرتی ہے۔ بیماریاں اس پر مسلط ہو جاتی ہیں۔ سماج میں نفرت کی نظروں سے دیکھا جانے لگتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۳۵۱۹) امارت کے معنی ہیں امیر و فرماں روا بننا یا بنانا۔ پیارے نبی ﷺ کا حکم ماننا یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے۔ حدیث شریف میں بھی یہی ہے اور قرآن کریم میں بھی یہی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اس نے اللہ کی اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہے ہم نے آپکو ذمہ دار بنا کر (بصیرۃ لایمان صفحہ۲۲۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اسپر آجکل کے نمائشی مسلمانوں گستاخوں منافقوں کی طرح اس زمانے کے نمائشی مسلمانوں منافقوں نے کہا کہ محمد یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں اللہ مان لیں جیسا کہ نصاریٰ عیسیٰ کو مانتے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور انور ﷺ کے کلام کی تصدیق فرما دی کہ بے شک جو اطاعت کرے گا رسول کی تو اس نے اطاعت کی ہے اللہ کی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ۲۱۹)

اطاعت تو اللہ تعالیٰ کی بھی لازم ہے اور پیارے نبی ﷺ کی بھی لازم ہے۔ سلطان اسلام کی بھی لازم ہے۔ والدین کی بھی لازم ہے استاذ و پیر کی بھی لازم ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا اور حکومت والوں کا جو تم میں سے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ۲۱۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ ۵۹ حدیث شریف حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (بخاری شریف) حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (بخاری شریف) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومن امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے۔ جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ حاکم اسلام، بادشاہ یا اسکے صوبے دار یا قاضی یا سردار لشکر یا جو اور کسی کام پر مقرر ہو اسکی اطاعت لازم و ضروری ہے۔ یہ دنیاوی حکومت والے ہیں۔ اور دینی حکومت والے جیسے عالم دین مفتی شرع، مرشد کامل، فقیہ، مجتہد، اسلامی بادشاہ، و حکام پر دینی امراء کی اطاعت لازم ہوگی مگر شرط وہی ہے کہ کوئی حکم قرآن کریم و حدیث پاک کے خلاف نہ ہو۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے اگر چہ کسی قرآن کی آیت کے بظاہر خلاف ہی حکم دیں اسکے حق میں وہی نص ہے سیدنا حضرت علی کو سیدتنا فاطمہ کی موجودگی میں دوسرے نکاح کی اجازت نہ دینا حضرت خزیمہ انصاری کی ایک گواہی دو گواہوں کی برابر ہونا اور حضرات صحابہ کرام کا اکثر کر چلنا سب اسی میں داخل ہے اس سے تقلید ائمہ کا ثبوت بھی ملتا ہے اور خلافت کا بھی۔ خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی۔ اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کیلئے قریش میں

سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات پر معدوم ہے لیکن سلطنت و امامت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اسلئے ہم پر ان کی اطاعت لازم ہے۔ بعض نام نہاد مسلمان کفار و مشرکین کو بھی اولوالامر میں داخل کرتے ہیں جو کھلی بے ایمانی ہے کیونکہ اس آیت کریمہ کا تعلق ایمان والوں سے ہے اور انھیں سے فرمایا گیا کہ اولوالامر جو تم میں سے ہیں تو اب کفار و مشرکین کا کیا سوال کہ وہ اسمیں داخل و شامل ہوں۔ اور اے ایمان والو اگر کسی مسئلے میں تم میں اور حکام میں اختلاف ہو جائے تو اسے قرآن و حدیث سے سلجھاؤ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ حاکموں کے حاکم اور بادشاہوں کے بادشاہ ہیں حضرات فقہاء کرام کی طرف رجوع کرنا بھی حضور انور ﷺ ہی کی طرف رجوع ہے کیونکہ حضرات فقہاء کرام بھی حضور انور ﷺ ہی کا حکم سناتے ہیں جیسے حضور انور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالم دین کی فرمانبرداری حضور انور ﷺ کی فرمانبرداری ہے ایمان کے دعوے کے ساتھ عمل ضروری ہے کہ ایمان دعویٰ ہے اعمال صالحہ اسکی دلیل ہے جو ایمان کا دعویدار ہے اور عمل کفار کے سے کرتا ہے اسکا دعویٰ ناقص و بے دلیل ہے۔ اور اگر کسی اختلافی مسئلے میں ایک نے کہا کہ شریعت کی طرف رجوع کریں دوسرے نے کہا کہ مجھے شریعت کی ضرورت نہیں یا میرا شریعت سے کام نہیں تو اسکا ایمان جاتا رہا۔ اگر چہ بعض احکام شرع نفس پر گراں ہیں جیسے زکوۃ و جہاد کا فرض ہونا سود کا حرام ہونا۔ لیکن انجام انکا اچھا ہے مسلم قوم سود لیکر فنا ہوگی زکوۃ دیکر زندہ رہے گی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ۲۱۲)

بلکہ ہر بزرگ کا فرمان لائق عمل ہے مگر عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے لوگو! عبادت کرو تم اپنے مالک کی جس نے پیدا فرمایا تم کو اور جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ (بصیرۃ الایمان صفحہ۱۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ (۲۰) جیسے بجلی کی چمک کی کثرت بینائی کو زائل کر دیتی ہے ایسے ہی قرآن کریم کے دلائل باہرا کے انوار انکی بصارت و بصیرت کو خیرہ کر دیتے ہیں جیسے ابر و باراں کی تاریکیوں میں مسافر حیران و پریشان ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے اسی طرح اسلام کے غلبے اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافقین اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشقت یا آزمائش پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں۔ اگر چہ منافقین کا طرز عمل اسکا متقاضی تھا کہ انکی قوت گفتار و سماعت و نظر چھین لے مگر اسنے ایسا نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت خداوندی کے ساتھ مشروط ہے تنہا اسباب کچھ نہیں کرسکتے اور مشیت اسباب کی محتاج نہیں وہ بے سبب جو چاہے کرسکتا ہے''شئی' 'چاہے ہوئے کو کہتے ہیں۔ اور جو تحت مشیت ہو۔ تمام ممکنات شئی میں داخل ہیں اس لئے وہ تحت قدرت باری تعالیٰ ہیں اور جو ممکن نہیں واجب یا ممتنع ہے اس سے قدرت و ارادۂ الٰہی متعلق نہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات واجب ہیں مقدور نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب و نقائص محال ہیں اسلئے کہ قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ۲۰)

اور اتباع پیارے نبی ﷺ کی ہوتی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے پیارے نبی آپ فرما دیجئے اگر محبت کرتے ہو تم اللہ سے تو میری غلامی کرو، محبوب بنائیگا تم کو اللہ اور بخش دیگا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ۱۳۳) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور انور ﷺ قریش کے پاس ٹھہرے جنھوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انھیں سجا سجا کر انکو سجدہ کر رہے تھے حضور انور ﷺ نے فرمایا اے گروہ قریش اللہ کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا کہ ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ حضور انور ﷺ نے مشرکین مکہ سے بت پرستی کی وجہ دریافت فرمائی تو وہ بولے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں انکی پوجا کرتے ہیں۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مدینے شریف کے یہودی کہا کرتے تھے کہ ہمکو حضور انور ﷺ کی اتباع کی ضرورت نہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا محبت الٰہی کا دعویٰ حضور انور

بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسکا ثواب ہے اور اگر کہے اسکے علاوہ تو بیشک اس کے اوپر اس کا وبال ہے۔

(۳۵۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر امیر بنادیا جائے تم پر ناقص الاعضاء غلام جو چلائے تم کو

بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔ (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ کی کتاب پر تو سنو تم اسکی اور کہا مانو تم اسکا۔

(۳۵۲۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تم اور کہا مانو تم اگرچہ حاکم بنادیا جائے تم پر

عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔ (رواہ البخاری)

ایسا حبشی غلام کہ گویا اس کا سر کشمش ہے۔

(۳۵۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے امیر کی سننا اور کہا ماننا ہر مسلمان آدمی پر لازم ہے ہر اس حکم میں

اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ پسند کرے اور ناپسند کرے جب تک کہ نہ حکم دے گناہ کا پھر جب حکم دیا جائے گناہ کا تو نہ امیر کی سننا ہے اور نہ کہا ماننا ہے۔

(۳۵۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا طَاعَةَ فِىْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِى الْمَعْرُوْفِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے فرمانبرداری گناہ میں، بس فرمانبرداری ہے نیک کاموں میں۔

(۳۵۲۴) حدیث شریف: عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیعت کی ہم نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

जाये तुम पर नाकेसुल आज़ा गुलाम जो चलाये तुमको अल्लाह तआला की किताब पर तो सुनो तुम उसकी और कहा मानो तुम उसका।

3521 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया सुनो तुम और कहा मानो तुम अगरचे हाकिम बना दिया जाये तुम पर ऐसा हब्शी गुलाम कि उसका सर किशमिश है।

3522 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अमीर की सुनना और कहा मानना हर मुसलमान आदमी पर लाज़िम है हर उस हुक्म में कि पसंद करे और नापसंद करे जब तक कि न हुक्म दे गुनाह का फिर जब हुक्म दिया जाये गुनाह का तो न अमीर की सुनना है और न कहा मानना है।

3523 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है फ़रमाँबरदारी गुनाह में बस फ़रमाँबरदारी है नेक कामों में।

3524 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबादा इब्ने सामत से मरवी उन्होंने फ़रमायया कि बैअत की हमने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से सुनने पर और इआअत करने पर तंगी और आसानी में खुशी और नखुशी में और अपने आप पर तरजीह देने पर और इस पर कि ना झगड़ेंगे हम किसी काम में उसके ऐहल से और उस पर कि हम कहेंगे हक़ बात कहीं पर भी हों हम और नहीं खौफ़ करेंगे हम अल्लाह

ﷺ کی غلامی کے بغیر قابل قبول نہیں۔ جو اس دعویٰ کا ثبوت دینا چاہے حضور انور ﷺ کی غلامی کرے اور حضور انور ﷺ نے بت پرستی کو منع فرمایا ہے تو بت پرستی کرنے والا حضور انور ﷺ کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے حضور انور ﷺ کے سوا اب کوئی دوسرا اللہ تعالیٰ تک نہیں پہونچا سکتا اور کسی کی اتباع مطلقاً جائز نہیں حضرات اولیاء کرام وشیوخ عظام حضور انور ﷺ تک پہونچا سکتے ہیں اور حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ تک۔ تانگہ والا ممبئی تک نہ پہونچائے گا بلکہ ریل تک پہونچائے اور ریل ممبئی تک۔ ہر ایک کی اتباع صرف جائز کاموں میں ہوگی۔ اور حضور انور ﷺ جسکا بھی حکم فرمائیں وہ اسکے لئے جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لازم مگر اسکی اتباع ناممکن مطلقاً اتباع صرف حضور انور ﷺ ہی کی ہوسکتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی اتباع کا حکم نہ فرمایا بلکہ اطاعت کا حکم فرمایا اور حضور انور ﷺ کی اطاعت واتباع دونوں لازم اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کی اتباع محبت والی چاہئے نہ کہ محض ظاہری یا خوف ولالچ والی۔ ایسی نمائشی اتباع تو منافقین بھی کرتے تھے۔ اسلئے اس مضمون کو محبت سے شروع فرمایا اور محبت پر ہی ختم فرمایا۔ لوگوں کا ایمان وعبادت اصلی بھی نقلی بھی۔ حضور انور ﷺ کی ذات کریمہ اصلی ونقلی ایمان وعبادت کی کسوٹی ہے۔ پھر حضور انور ﷺ کی جس درجہ کی اطاعت واتباع ہوگی اسی درجے کی محبوبیت حاصل ہوگی۔ دینے والا ایک ہے مگر لینے والے مختلف جیسے بجلی کا پاور یکساں آتا ہے مگر جس قوت کا بلب ہوگا اسی قدر روشنی حاصل کریگا۔ اتباع رسول سے محبوب خدا اسلئے بن جائے گا کہ اس میں محبوب کی محبوب ادائیں نظر آئیں گی۔

محبوب خدا آپ کے کردار کی رفعت
اپنائے اسے جو وہی محبوب خدا ہے (یانبی)

اور حضور انور ﷺ کی اتباع کی برکت سے اللہ تعالیٰ پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔ اتباع ایمان کے ساتھ مشروط ہے اگر بے ایمان صبح سے شام تک شام سے صبح تک اتباع رسول کا ڈھونگ رچائے اور دل میں رسول پاک سے کڑھن رکھے تو یہ سب کچھ لغو وباطل ہے۔ (تفسیر قدیری بدیہی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ کی اتباع نہیں ہوتی۔ اتباع کے معنی ہیں پیچھے پیچھے چلنا نقش قدم پر چلنا جو کرتے ہوئے دیکھنا وہ کرنا۔ قرآن کریم کی اتباع بھی مجازی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرح مطلقاً واجب ہے۔ یہ بھی جو حکم فرمائیں بلاوجہ پوچھے بنا سوچے سمجھے اطاعت کی جائے۔ دوسرے حضرات مثلاً سلطان، خلیفہ، امیر وغیرھم کی اطاعت بھی واجب ہے جبکہ یہ جائز کام کا حکم فرمائیں۔ خلاف شرع کا حکم دیں تو ہرگز ہرگز ان کی اطاعت نہ کی جائے گی۔ مگر پیارے نبی ﷺ کا حکم پاک تو خود شریعت ہے اگر پیارے نبی ﷺ نماز چھوڑنے کا حکم فرمائیں یا نکاح نہ کرنے کا حکم فرمائیں تو اسکے لئے وہی حکم شرع ہے اور جو اللہ ورسول کا نافرمان ہے اسکے بارے میں ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو نافرمانی کریگا اللہ کی اور اسکے رسول کی باہر جائیگا اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تو داخل فرمائے گا۔ اللہ اسکو آگ میں ہمیشہ رہنے والا ہے اس میں اور اسکے لئے سزا ہے رسوا کرنے وا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۴) زمانہ جاہلیت کے لوگ نہ امارت سے واقف تھے نہ قضا سے۔ ان کے قبائل کے رئیس ہوتے تھے جو من مانی کرتے تھے۔ اسلام نے جب امارت وقضا کے محکمے قائم کئے تو لوگوں کو تعجب ہوا تو پیارے نبی ﷺ نے امارت وقضا کی اہمیت بیان فرمائی۔ تاکہ لوگ امارت وقضا کی اہمیت کو جانیں مانیں۔ اس حدیث شریف میں امیر وامام ہم معنی ہیں مراد مسلمان اسلام یا اسکا نائب جو جہاد میں سپہ سالار ہو۔ جہاد کیلئے بھی امیر ضروری ہے اور امیر ملک کیلئے بمنزلۂ ڈھال ہے جیسے ڈھال دشمن کی تلوار سے بچاتی ہے ایسے سلطان رعایا کو داخلی اور خارجی دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ جنگ میں سلطان سے ڈھال کا کام لیا جائے اور تلوار کا وار اُسی کے ذریعہ روکا جائے یا جو تیر دشمن کی طرف سے آئے تو سلطان کو سامنے کردیا جائے کہ تیر پہلے تو سلطان کو لگے۔ اس حدیث شریف میں قتال سے مراد تمام فسادیوں سے جنگ کرنا ہے چاہے کفار ومشرکین ہوں یا منافقین یا خوارج وروافض۔ اس حاکم کیلئے عظیم الشان ثواب ہے جو عدل کا اہتمام کرے اور خشیت ربانی اسکے اپنے دل میں بھی ہو اور اپنی رعایا کو بھی خشیت ربانی کا حکم دے۔ قرآن کریم میں

عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ

سننے پر اور اطاعت کرنے پر تنگی اور آسانی میں خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے آپ پر ترجیح دینے پر اور اس پر کہ نہ جھگڑیں گے ہم کسی کام میں اسکے اہل سے

وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَانَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ

اور اس پر کہ ہم کہیں گے حق بات کہیں بھی ہوں ہم اور نہیں خوف کرینگے ہم اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ملامت کرنیوالے کی ملامت سے اور ایک روایت میں ہے

وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ اس پر یہ کہ نہ جھگڑیں کسی کام میں اس کے اہل سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر کھلا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس بارے میں کھلی دلیل ہے۔

(۳۵۲۵) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا اِذَا بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا جب ہم بیعت کرتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

سننے اور اطاعت پر تو فرماتے تھے پیارے رسول اس میں جس کی تم طاقت رکھو۔

(۳۵۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھے اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز کہ ناپسند کرتا ہے اسکو تو چاہیئے کہ صبر کرے

فَاِنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسلئے کہ نہیں ہے کوئی جو جدا رہے جماعت سے بالشت بھر پھر مرے مگر مرے گا جاہلیت کی موت۔

(۳۵۲۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ

جو نکلا فرمانبرداری کرنے سے امیر کی یا جدا ہوا جماعت المسلمین سے پھر مر گیا تو جاہلیت کی موت مرا اور جس نے جنگ کی جھنڈے کے نیچے اندھادھند

तआला के मुआमले में मलामत करने वाले की मलामत से और एक रिवायत में है इस पर यह कि न झगडेंगे किसी काम में उसके ऐहल से मगर यह कि देखो तुम कुफ़ खुला, तुम्हारे पास अल्लाह तआला की जानिब से इस बारे में खुली दलील है।

3525 हदीस शरीफ़– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी जब हम बैअत करते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से सुनने और इताअत पर तो फ़रमाते थे प्यारे रसूल उसमें जिसकी तुम ताक़त रखो।

3526 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो देखे अपने अमीर में कोई ऐसी चीज़ कि नापसंद करता है उसको तो चाहिये कि सब्र करे इसलिये कि नहीं है कोई जो जुदा रहे जमाअत से बालिश्त भर फिर मरे मगर मरेगा जाहिलियत की मौत।

3527 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो निकला फ़रमाँबरदारी करने से अमीर की या जुदा हुआ जमाअतुल मुस्लेमीन से फिर मर गया तो जाहिलियत की मौत मरा और जिसने जंग की झण्डे के नीचे अंधाधुंध कि गुस्सा झाड़ता है ताअस्सुब की वजह से और दावत देता है हिमायत बेजा की या मदद करता है गुरुप बंदी की वजह से फिर वो मारा गया तो उसका मरना जाहिलियत का मरना है और जो

جا بجا ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے۔ اور اگر سلطان خشیت رب سے کورا ہو جائے تو رعایا کو بھی خشیت ربانی کا حکم تو کیا دیگا بلکہ خلاف شرع باتوں کا ہی حکم دیگا تو اس پر اسکا سخت ترین وبال ہے اور اتنا ہے جو ہمارے اندازے سے بھی باہر کی بات ہے کیونکہ تمام ملک کا بوجھ اس کی گردن پر ہے۔

(۳۵۲۰) اگر کوئی غلام بھی ہو اور کنکٹا اور نکٹا بھی ہو اور حق کہتا ہو اور امیر بنا دیا گیا ہو تب بھی تم اسکی فرمانبرداری کرو کہ یہ سلطان کی اطاعت ہے جسکا اللہ و رسول نے حکم فرمایا ہے۔ اگر کسی حبشی غلام کو سلطان چن ہی لیا جائے اور وہ سالم الاعضاء بھی نہ ہو تو وہ خلیفہ تو نہیں کہ خلافت اسلامیہ تو قریشی کیساتھ خاص ہے مگر سلطان تو ہے اسکی اطاعت کی جائے گی۔ خیال رہے بادشاہ اسلام کی اطاعت اس وقت کی جائے گی جب اسے سلطان اسلام مان لیا جائے۔ یزید پلید کہ بادشاہ اسلام بنانا تھا بلکہ اسکے بنائے جانے کا مسئلہ درپیش تھا کہ سیدنا امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار فرمادیا کہ یہ پاجی اس منصب جلیلہ کے لائق ہی نہیں ہے لہٰذا کسی خارجی وہابی کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ اس حدیث شریف کو حضور امام حسین کے عمل شریف کے خلاف بطور ثبوت پیش کرے اور یزید نوازی کر کے اپنا ریز روئیشن یزید پلید کیساتھ جہنم میں کرائے۔ بادشاہ اسلام بننا اور ہے اور بنے ہوئے بادشاہ کی اطاعت کرنا اور ہے۔ جیسے فاسق کو امام نہ بناؤ لیکن اگر بن ہی گیا ہے تو جماعت کی نماز نہ چھوڑو اسکے پیچھے نماز پڑھ لو بعد میں دہرالو۔ یزید پلید، دولت، دھونس، جھانسہ کی بنا پر مسند حکومت پر براجمان ہو گیا تھا اسے کسی نے بٹھایا نہ تھا۔ اسکے حاکم بننے پر تو اختلاف ہی تھا کہ ایسا بدچلن، غنڈہ بدمعاش مسلمانوں کا امیر بن سکتا ہے کہ نہیں۔

(۳۵۲۱) اسکی صورت پر نہ جاؤ بلکہ اسکی سیرت پر جاؤ۔ اگر ناقص الخلقت یعنی نکٹا چپٹا، گنجا غلام بھی تم پر حاکم ہو جائے تو اسکا حکم بھی قبولیت کے ساتھ سنو اور بصدق دل، اخلاص تمام کیساتھ اس پر عمل کرو۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ اسکا سر کشمش کی طرح ہو اس فرمان عالیشان میں پیارے نبی ﷺ نے مبالغہ فرمایا ہے کہ امیر کیسا ہی شکل وصورت کا ہو امیر ہے۔ جیسے حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مسجد بنائے اگرچہ چڑیا کے گھونسلے کی برابر ہو اُسے بھی ثواب ہے۔ ظاہر ہے کہ چڑیا کے گھونسلے کی برابر مسجد نہیں ہوتی یہ بطور مبالغہ ہے کہ مسجد کتنی ہی چھوٹی بنائی جائے اُسیں ثواب ہے۔ اسی طرح اس فرمان عالیشان میں بھی مبالغہ ہے کہ امیر کیسا ہی چھوٹا ناٹا، گنجا چھوٹی کھوپڑی کا ہو وہ فرمانروا ہے اسکے جسم کی ظاہری بناوٹ اسکے حاکم و امیر ہونے اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری پر اثر انداز نہ ہوگی۔

(۳۵۲۲) اگر امیر کا حکم خلاف شرع نہ ہو تو اسکی اطاعت کی جائے خواہ وہ تمہاری طبیعت کے موافق ہو کہ مخالف البتہ اگر وہ شریعت کے خلاف حکم دے تو اسکی اطاعت نہ کی جائے ایسے احکام کو امیر کے ماننے تو نہیں مگر اس بنا پر علم بغاوت بھی بلند نہ کرے کیونکہ بادشاہ سے جنگ ملک کی تباہی و بربادی کو دعوت دینے کے مترادف ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۵۲۳) پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالیشان بادشاہ، حاکم، امیر، پیر، استاد والدین اور دیگر بزرگان دین کو شامل ہے کسی خلاف شرع حکم میں ان میں سے کسی کی بھی اطاعت نہ کی جائے۔ معروف وہ کام ہے جسے شریعت منع نہ کرے اور معصیت وہ کام ہے جسے شریعت منع کرے (مرقاۃ شریف) آج کل منافقین نے مراسم اہلسنت کو معصیت باور کرانے کے لئے یہ خانہ ساز مسئلہ اڑا رکھا ہے کہ جو کام پیارے نبی ﷺ نے نہ کیا وہ معصیت ہے۔ یہ بے پرکی ہے۔ اسکی شریعت مطہرہ میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر یہ من گھڑت معصیت کی تعریف مان لیجائے تو پھر زندگی گزارنا دوبھر ہو جائیگا اسلئے کہ ہمارے زندگی میں بے شمار کام ایسے ہیں جو پیارے نبی ﷺ نے نہیں کئے اور ہم کر رہے ہیں اور وہ ہماری زندگی کی ضرورت میں شامل ہو چکے ہیں۔ جیسے ٹرین، پلین، کار، موٹر سائیکل سے سفر وغیرہ۔ مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "بدعت کی حقیقت"۔

(۳۵۲۴) اس بیعت سے مراد تو بیعت اسلام ہے یا پھر وہ بیعتیں بھی ہو سکتی ہیں جو موقع بموقع حضرات صحابہ کرام نے فرمائی ہیں۔ بیعت کے موقع پر اس بات کا عہد و اقرار کیا گیا کہ ہم سلطان اسلام کی اطاعت کریں گے زمانہ تنگی کا ہو یا فراخی کا اور سلطان اسلام کا حکم ہم پر گراں ہوں یا آسان۔ خود پر ترجیح دینے کا مطلب یہ ہے

يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْيَدْعُوا لِعَصَبِيَّةٍ اَوْيَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

کہ غصہ جھاڑتا ہے تعصب کی وجہ سے اور دعوت دیتا ہے حمایت بیجا کی یا مدد کرتا ہے گروپ بندی کی وجہ سے پھر وہ مارا گیا تو اس کا مرنا جاہلیت کا مرنا ہے

وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ

اور جو نکلے میری امت پر اپنی تلوار کیساتھ کہ مارتا ہے نیک کو بھی اور بد کو بھی نہ بچے امت کے مومنوں سے اور نہ پورا کرے عہد والے کیلئے اسکے عہد کو

فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ۔ (رواہ مسلم)

تو نہیں ہے وہ مجھ سے اور نہیں ہوں میں اس سے۔

(۳۵۲۸) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا تمہارے حکام میں بہترین وہ ہیں کہ تم محبت کرتے ہو ان سے

وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْ تُبْغِضُوْنَهُمْ

اور وہ محبت کرتے ہیں تم سے تم دعائیں دیتے ہو انکو وہ دعائیں دیتے ہیں تمکو اور تمہارے حکام میں بدترین وہ ہیں کہ نفرت کرتے ہو تم ان سے

وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور وہ نفرت کرتے ہیں تم سے تم پھٹکار کرتے ہو ان پر اور وہ پھٹکار کرتے ہیں تم پر راوی نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا ہم پھینک دیں انکو اس وقت؟

قَالَ لَامَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَامَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ

فرمایا پیارے رسول نے پھینکو مت جب تک کہ وہ قائم رکھیں تم میں نماز کو نہ پھینکو جب تک وہ قائم رکھیں تم میں نماز کو خبردار! جو شخص کہ بنا دیا جائے اس پر کوئی امیر

وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَايَاْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ۔ (رواہ مسلم)

پھر دیکھے کہ کر رہا ہے کچھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سے تو ناپسند کرے اسکو جو کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سے اور نہ کھینچے ہاتھ کو اطاعت سے۔

(۳۵۲۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا ہم سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

निकले मेरी उम्मत पर अपनी तलवार के साथ कि मारता है नेक को भी और बद को भी और न बचे उम्मत के मोमिनों से और न पूरा करे ऐहद वाले के लिये उसके ऐहद को तो नहीं है वो मुझसे और नहीं हूँ मैं उससे।

3528 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया तुम्हारे हुक्काम में बेहतरीन वो हैं कि तुम मोहब्बत करते हैं उनसे और वो मोहब्बत करते हैं तुमसे तुम दुआयें देते है उनको वो दुआयें देते हैं तुमको और तुम्हारे हुक्काम में बदतरीन वो है कि नफरत करते हो तुम उनसे और वो नफरत करते हैं तुमसे तुम फटकार करते हो उन पर और वो फटकार करते हैं तुम पर, रावी ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह तो क्या हम फेंक दें उनको उस वक्त? फरमाया प्यारे रसूल ने फेंको मत जब तक वो क़ायम रखें तुममें नमाज़ को, फेंको मत जब तक वो क़ायम रखें तुममें नमाज़ को, खबरदार ! जो शख़्स कि बना दिया जाये उस पर कोई अमीर फिर देखे कि कह रहा है कुछ अल्लाह तआला की नाफ़रमानी में से तो नापसंद करे उसको जो कर रहा है अल्लाह तआला की नाफ़रमानी में से और न खींचे हाथ को इताअत से।

3529 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया हमसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक तुम देख लो मेरे बाद तरजीह और ऐसे उमूर जिन्हें तुम नापसंद करोगे, सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि क्या हुक्म फ़रमाते हैं आप हमको या रसूलल्लाह?

کہ اگر سلطان اسلام ہماری حق تلفی کرے حقوق دنیاوی ہمیں نہ دے مال غنیمت میں سے حصہ نہ دے یا حکومت میں کوئی عہدہ و منصب نہ دے حق ہمارا ہو اور دوسرے کو دیدے یا خود مار لے کچھ لے تو بھی ہم سلطان اسلام کی طاعت و فرمانبرداری سے قدم باہر نہ نکالیں گے مداہنت کا ارتکاب نہ کرینگے۔ اس کی اس حق تلفی پر صبر کا مظاہرہ کریں گے اور بادشاہ اسلام کے مطیع و فرمانبردار رہیں گے۔ حضرات خلفاء راشدین کے بعد ان حالات کا ظہور ہونا شروع ہوا حضرات انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بڑی پامردی سے ان حالات کا مقابلہ فرمایا اور صبر و تحمل اور برداشت سے کام لیا۔ اس حدیث شریف میں امر سے مراد حکومت و امارت ہے اور اہل سے مراد حکومت والے ہیں یعنی ہم حکومت والوں سے جھگڑا نہ کریں گے اور جو عہدہ اسکے اہل کو دیا جائیگا ہم اسکو چھیننے کیلئے کوشش نہ کریں گے۔ پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد خلافت اسلامیہ حضرات قریش ہی میں خاص رہی۔ حضرات انصار کرام نے حکم نبوی سن کر کہ خلافت قریش میں ہے ذرہ برابر بھی پیارے نبی ﷺ کے فرمان ذیشان سے سرتابی نہ کی بے چون و چرا سرکاری حکم قبول کرلیا۔ یہ اسی بیعت پر عمل تھا۔ اس حدیث شریف میں کفر سے مراد کافروں کے سے کام ہیں یعنی گناہ و معصیت یعنی اگر تم اسلامی بادشاہ کا فسق و فجور کھلم کھلا دیکھو انکے ان افعال و اعمال اور احکام کی کوئی توجیہ نہ ہو سکے تو انکی اطاعت تو نہ کرو مگر بھی اس فاسق بادشاہ کے خلاف بھونڈر نہ کا تو خروج نہ کرو اس فاسق بادشاہ اسلام سے لڑنے بھڑنے جنگ کرنے کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کو اجماع ہے۔ تمام اہلسنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بادشاہ اپنے فسق و ظلم کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔ البتہ کافر بادشاہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا ملک کی بڑی تباہی اور سنگین خونریزی کا باعث ہو سکتی ہے (مرقاۃ شریف) پہلے تو بات جان لینا ضروری ہے کہ یزید پلید بادشاہ اسلام بنا ہی نہ تھا۔ بننا چاہتا تھا اسکے لئے فیلڈ ہموار کر رہا ہے حضرت امام عالیمقام نے اسے سرخ جھنڈی دکھادی۔ حضرت امام عالی مقام کا یہ اقدام خروج و بغاوت ہرگز ہرگز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور بالفرض بادشاہ اسلام بن ہی گیا تھا تو پھر کافر ہو گیا تھا اسکے خلاف علم بغاوت بلند کرنا اسلام ہے۔ اللہ و رسول کی اطاعت ہے۔ جب کوئی بادشاہ اسلام کافر ہو جائے تو اسکی ٹانگ کھینچ ہی لینی چاہیے۔ اور اسے کرسی شہنشاہیت سے اتار دینے کی جان توڑ کوشش کرنی چاہیے یزید پلید کیا تھا۔ اس سلسلے میں تفصیلات جاننے کیلئے آپ فقیر قدیری کی کتاب "شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب" ملاحظہ فرمائیں پھر بھی دو حوالے ضرور اپنی دل کی ڈائری میں محفوظ فرمالیں۔ حوالہ (۱) حدیث شریف۔ بیشک سیدنا حضرت عبداللہ ابن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے اس وقت تک یزید کی بیعت نہ توڑی جب تک ہمیں آسمان سے پتھروں کی بارش کا خوف نہ ہو گیا کیونکہ یزید ایسا ذلیل آدمی تھا کہ امہات الاولاد سے اور بیٹوں سے اور بہنوں سے نکاح کرتا تھا اور شراب پیتا تھا اور نماز کا تارک تھا (صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۲) (حوالہ ۲) حق یہ ہے کہ یزید پلید کا قتل امام حسین سے راضی ہونا اور اس پر خوش ہونا اور توہین اہل بیت نبوی کرنا تواتر ثابت ہے اگرچہ اسکی تفصیلات ہیں۔ پس ہم توقف نہیں کرتے اسکے معاملے میں بلکہ اسکے ایمان میں (کیونکہ یقینی کافر ہے) اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اسکے حمایتوں پر اور مددگاروں پر (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۱۷) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حجاج ابن یوسف جیسے ظالم و جابر فاسق و فاجر پر خروج نہ فرمایا۔ کیونکہ فاسق بادشاہ ہو سکتا ہے اسکو آسانی کیلئے یوں سمجھ لیں کہ باپ کتنا ہی فاسق کیوں نہ ہو بہر حال اپنی چھوٹی اولاد کا ولی ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۵۲۵) پیارے رسول ﷺ ہم پر ہم سے زیادہ مہربان و شفیق ہیں کہ اطاعت و فرمانبرداری پر بیعت فرماتے اور قول و قرار لیتے تو بھی فرما دیتے کہ مطلقاً طاعت کا عہد نہ کرو بلکہ اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق اطاعت کا عہد کرو ایسا نہ ہو کہ مطلقاً اطاعت کا عہد کر کے پھر پورا نہ کرو اور بدعہدی میں ماخوذ ہو جاؤ۔ جس قدر بن پڑے پیارے رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر چودھویں صدی کے کسی ملا کا حکم پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض کیسے ہو سکتا ہے۔

(۳۵۲۶) حاکم اسلام سلطان اسلام میں کوئی شرعی خامی یا طبعی

اخلاقی خامی ونقص دیکھے تو صرف اس وجہ سے ان پر خروج نہ کرے علم بغاوت بلند نہ کرے بلکہ احسن طریقے سے اصلاح کی کوشش کرے۔ جابر حاکم کے سامنے کلمۂ حق ادا کرنا بہترین جہاد ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم بادشاہ یا امیر کے سامنے کلمۂ حق ادا کرنا ہے۔ (الترغیب والترہیب) مگر اصلاح اور احسن طریقے سے کلمہ حق کہنا اور چیز ہے اور خروج وبغاوت کرنا اور چیز ہے۔ ایسی جماعت مسلمین جو کسی بادشاہ اسلام پر متحد ومتفق ہو چکی ہو ایسی جماعت سے تو خود کو الگ تھلگ رکھو اسلئے کہ اس کیلئے سخت وعید ہے کہ اسکی موت زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی موت کی طرح ہوگی کہ نہ انکی کوئی جماعت ہوتی تھی اور نہ ہی انکا کوئی سلطان وامیر ہوتا تھا۔ شتر بے مہار ہوتے تھے۔ قومی اتحاد کو تو وہ جانتے پہچانتے بھی نہ تھے۔ مگر اس وعید کا یہ مقصد بھی نہیں ہے کہ جماعت مسلمین سے الگ ہو جانے والا شخص کافر و مرتد ہو جائیگا۔ ایک بار پھر یاد داشت تازہ کر لیجئے کہ یزید پلید بادشاہ اسلام بنا نہ تھا بننا چاہ رہا تھا لہٰذا شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی بادشاہ اسلام کے خلاف خروج وبغاوت نہیں کی بلکہ ایک نالائق کو امام بننے سے روکا۔ اس حدیث شریف کو آڑ بنا کر حضور امام حسین کی شان اقدس میں بکواس کرنا اپنے نیٹ وچوپٹ ہونے کے اعلان کے مترادف ہے۔

(۳۵۲۷) جس بادشاہ اسلام پر اتفاق ہو چکا ہو اسے حاکم نہ ماننے اور خود کو جماعت کے فیصلے سے الگ رکھے اور حق و باطل کا امتیاز نہ کرے بس اپنے دھڑے کی جا اور بے جا حمایت کے جذبے سے لیٹ ہو جیسے آجکل کہ ایک شخص کی اندھی بجائی جاری ہے اور اندھی حمایت کی جارہی ہے۔ حق کی بالکل پرواہ نہیں ہے پارٹی بازی ہے۔ جو جس پارٹی کا ممبر ہے اسے اپنی پارٹی کی غلط بھی صحیح بتانی ہے۔ مثلاً یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اسماعیل دہلوی کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر ایک شخص اسماعیل دہلوی کو خود بھی کافر نہیں کہتا اور دوسروں کو بھی "ڈر دیتا ہے کہ دہلوی کو کافر نہ کہو مگر پھر بھی اس دہلوی کے حمایتی کو سراہا جارہا ہے اور گاجروں میں گٹھلیاں ملائی جا رہی ہیں۔ ایسے لوگوں کے اندھے حمایتوں کو وارننگ ہے اگر وہ اسی حالت میں زندگی کا بستر باندھ گئے تو انکی یہ موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ انکی موت کفار کی سی موت ہے۔ لڑائی جھگڑے میں کسی کا بھی ساتھ دینے سے پہلے یہ معلوم کر لینا ضروری ہے کہ حق کدھر ہے حق جدھر ہو ادھر ہی حمایت دینا چاہیے۔ مومن کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ ورسول کیلئے جنگ وجہاد کرتا ہے اور کافر صرف قوم کے لئے مال کیلئے ملک کیلئے لڑتا مرتا ہے۔ قومیت کی جنگ فتنہ وفساد ہے اور للٰہیت کی جنگ جہاد وعبادت ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو مرنے کا بھی سلیقہ سکھایا ہے اور جینے کا قرینہ بھی بتا دیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا امتی نکوکار ہو یا بدکار اور صرف گروپ بندی کی وجہ سے ایک مومن بھائی کے خلاف تلوار اٹھائے اسکے درپے آزار ہو تو ایسے شخص کو پیارے رسول ﷺ نے بڑے ہی غضب آلود الفاظ میں بھیانک انجام سے چوکنا کیا ہے کہ ایسے اندھے گروپ پرور سے نہ تو میں قریب ہوں اور نہ وہ مجھ سے قریب ہے اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ حمایت بے جا کا شکار نہ بنیں ہمیشہ حق کی حمایت کریں اہل حق کا ساتھ دیں اور اہل حق سے جنگ وجدال نہ کریں۔

(۳۵۲۸) بادشاہ اسلام ہو یا اسکے حکام اگر یہ عدل وانصاف کے خوگر ہوں میل ملاپ کا مزاج رکھتے ہوں۔ آپس میں پیار ومحبت کی فضا قائم کرتے ہوں۔ رعایا کیساتھ نمازوں میں شریک رہتے ہیں ان کے دکھ درد کا واقف ہوں اور پھر عوام کی خدمت کے جذبات سے بھرپور ہوں ایسے حکام اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایسا ہی ہوتا تھا اور بعد میں بھی عادل حکام وسلاطین کی یہی شان رہی۔ یہ اچھے حکام کی پہچان ہے کہ انکی رعایا ان سے خوش ہو اور ان کیلئے دعا گو ہو اور جو حکام ظالم و جابر ہوں متکبر وگھمنڈی ہوں عیاش طبیعت ہوں رعایا سے بے پرواہ ہوں اپنے فرائض منصبی ادا نہ کرتے ہوں خدمت خلق کے جذبے سے خالی وعاری ہوں فساق وفجار ہوں ایسے حکام عذاب الٰہی ہیں۔ ایسے پاپی حکام سے گلو خلاصی کرنے اور ان کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے اور انہیں کرسی سے اتار پھینکنے اور ان کی بیعت توڑ دینے کی جب اپیل بارگاہ نبوی میں پیش کی گئی تو پیارے رسول ﷺ نے ضابطہ مرحمت فرمایا کہ جب تک سلاطین اسلام وحکام مسلمانوں میں

جمعہ وعیدین قائم رکھیں مسجدوں کا انتظام کریں نمازوں کا اہتمام کریں تب تک تو تم ان کو علیحدہ نہ کرو ان کے خلاف محاذ آرائی نہ کرو ان کی بیعت نہ توڑو اسلئے کہ نمازیں قائم کرنا مومن ہونے کی علامت ہے جو نماز قائم کریگا وہ دین کا ضرور خیال رکھے گا اس میں نماز کی اہمیت کا اظہار ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بس آباد کرتے ہیں مسجدوں کو اللہ کی وہ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر (البصیرۃ الایمان صفحہ ۴۴۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ مسجد بنانا مسلمانوں کا حق ہے کفار کی بنائی ہوئی عمارتیں مسجدیں نہیں جیسے مسجد ضرار۔ تمام بدعقیدہ لوگوں کی مسجد کے نام پر بنائی ہوئی تمام عمارتوں کا بھی یہی حکم ہے۔ مسجد کی آبادی کا شوق ایمان کی علامت ہے۔ مسجدوں میں چراغاں کرنا یہ بھی مسجد آباد کرنے میں داخل ہے۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس میں ایسی روشنی فرماتے تھے کہ کوسوں تک اس کی روشنی میں عورتیں چرخا کات لیتی تھیں۔ سیدنا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف میں چراغاں فرمایا کرتے تھے۔ مسجد نبوی شریف میں سب سے پہلے اعلیٰ فرش سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچھوائے۔ اس کی عالی شان عمارت سب سے پہلے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوائی۔ اس میں سب سے پہلے قندیلیں سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روشن فرمائیں۔ عہد فاروقی میں رمضان مبارک کی تراویح کے موقع پر آپنے چراغاں فرمایا تو سیدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نور قبر کی حضرت فاروق اعظم کو دعاء دی۔ حضرت سلیمان نے بیت المقدس میں کبریت احمر کی روشنی کی جسکی روشنی بارہ مربع میل میں ہوتی تھی اور اسے سونے چاندی سے آراستہ فرمایا (تفسیر روح البیان شریف) یہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۴۳)

بادشاہ اسلام جب تک مسلمان ومومن ہے اسکے خلاف علم بغاوت نہ بلند کیا جائے البتہ اگر طاقت ہو تو زبان سے حسن بیان کے ساتھ بادشاہ اسلام کو نصیحت کرے ورنہ اسکے خرافات کو دل سے برا جانے اور اسکی برائیوں کی حمایت نہ کرے بادشاہ اسلام یا اسکے حکام سے لڑنا خونریزی کو دعوت دینا ہے۔ اور انجام کیا ہو پتہ نہیں۔ مسلمانوں میں خونریزی قتل وغارتگری بہت بڑا پاپ ہے۔ اس سے احتراز لازم وضروری ہے۔

(۳۵۲۹) جب مسلمان وحکام تمہیں تمہارے حقوق سے محروم کر دیں گے اور تمہارے حقوق دوسروں کو دیدیں گے تو صرف اپنے حقوق کی خاطر بغاوت وخونریزی نہ کرنا بلکہ ان کی جائز اطاعت تو کرتے رہنا اور ان کے حق میں دعا گو رہنا کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کے یہ حق والوں کو ان کے حقوق ادا کریں۔

(۳۵۳۰) ایک اپنے حقوق کی خاطر ملک کو تباہ وبرباد نہ کیا جائے۔ قوم پر اشخاص قربان ہونے چاہئیں نہ کہ ایک شخص کے حقوق کے بھینٹ پوری قوم کو چڑھا دیا جائے۔ انکی سنو اور جو قابل اطاعت ہے انکی اطاعت کرو اور جو نا قابل اطاعت ہے اس سے صرف نظر کرلو۔ سلطان اسلام یا حکام پر شرعا عدل وانصاف رعایا پروری کے حقوق واجب ہیں اور رعایا پر ان کی جائز کام میں اطاعت وفرمانبرداری لازم ہے۔ ہر ایک سے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے نہ کرنے کے بارےمیں سوال ہوگا۔ اگر حکام اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے تو وہ بارگاہ الٰہی میں جواب دہ ہوں گے اور اگر رعایا اپنی فرائض کی انجام دہی میں لیت ولعل کرے گی تو اسے بھی بھگتان کرنا ہے۔ انہیں اپنی قبر میں سونا ہے انہیں اپنی قبر میں سونا ہے۔ اپنے اپنے حقوق کی فکر کرو دوسرے کے حقوق کے پیچھے نہ پڑو۔

(۳۵۳۱) بیعت کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) بیعت اسلام (۲) بیعت خلافت (۳) بیعت اطاعت (۴) بیعت ارادت۔ یہ حدیث چاروں قسم کی بیعتوں کو شامل ہے کہ جو پیر طریقت مرشد کامل کی غلامی کا طوق اپنی گلے میں بنا ڈالے مرجائے تو اسکی موت کافر کی سی موت ہے۔ حضرات صوفیاء کرام واولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس کا کوئی پیر نہیں اسکا پیر شیطان ہے۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں ہر مسلمان کو پیر کامل کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کرنا چاہیے۔ پیر کامل میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ (۱) سنی ہو، بدعقیدہ نہ ہو، اسماعیل دہلوی کا حمایتی یا حمایتی کا حمایتی نہ ہو (۲) متقی وپرہیزگار ہو (۳) ضرورت کے لائق علم دین سے واقف ہو (۴) اسکا سلسلہ متصل ہو منقطع نہ ہو۔ جو اپنے مرشد

اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

کہ بیشک تم دیکھو گے میرے بعد ترجیح اور ایسے امور جنہیں تم ناپسند کرو گے، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا حکم فرماتے ہیں آپ ہم کو یا رسول اللہ؟

قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا پیارے رسول نے ادا کرو تم انکو انکے حقوق اور مانگو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے حقوق۔

(۳۵۳۰) حدیث شریف: سَئَالَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ

ترجمہ: سوال کیا حضرت سلمہ ابن یزید جعفی نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی کیا رائے عالی ہے

اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ

اگر قائم ہو جائیں ہم پر ایسے حکام جو مانگیں ہم سے اپنا حق اور روک لیں ہم سے ہمارا حق تو کیا حکم فرماتے ہیں پیارے رسول ہم کو، فرمایا پیارے رسول نے

اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔ (رواہ مسلم)۔

کہ حکام کی سنو اور ان کا کہا مانو اسلئے کہ ان پر وہی ہے جو ان پر ڈالا گیا ہے اور تم پر وہی ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے۔

(۳۵۳۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ

کہ جو کھینچ لے ہاتھ کو فرمانبرداری سے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں کہ نہ ہوگی کوئی دلیل اس کے پاس

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (رواہ مسلم)

اور جو مر گیا اس حالت میں کہ نہیں ہے اسکی گردن میں بیعت تو مرا وہ جاہلیت کی موت۔

(۳۵۳۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بنی اسرائیل کہ سیاسی نظام چلاتے تھے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام

फरमाया प्यारे रसूल ने अदा करो तुम उनको उनके हुकूक और मांगो तुम अल्लाह तआला से अपने हुकूक।

3530 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया हजरते सलमा इब्ने यज़ीद जाफ़ी ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अर्ज़ किया या नबीयल्लाह आपकी क्या राय आली है अगर क़ायम हो जायें हम पर ऐसे हुक्काम जो मांगें हमसे अपना हक़ और रोक लें हमसे हमारा हक़ तो क्या हुक्म फ़रमाते हैं प्यारे रसूल हमको, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हुक्काम की सुनो और उनका कहना मानो इसलिये कि उन पर वोही है जो उन पर डाला गया है और तुम पर वोही है जो तुम पर डाला गया है।

3531 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो खेंच ले हाथ को फ़रमाँबरदारी से तो मिलेगा अल्लाह तआला से क़यामत के दिन इस हालत में कि न होगी कोई दलील उसके पास और जो मर गया इस हालत में कि नहीं है उसकी गर्दन में बैअत तो मरा जाहिलियत में।

3532 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बनी इस्राईल के सियासी निज़ाम चलाते थे हज़रात अम्बिया ए किराम अलैहिस्सलाम, जब कभी एक नबी तशरीफ़ ले जाते तो खलीफ़ा हो जाता उनका दूसरा नबी और बेशक नहीं है कोई नबी मेरे बाद और होंगे खुलफ़ा कि बहुत

کامل سے الگ تھلگ ہو جائے ان کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ موڑے تو وہ قیامت میں بے دلیل اُٹھے گا یعنی اسکے ایمان و فتویٰ پر کوئی دلیل نہ ہوگی۔ گویا کہ پیر اپنے مرید کے ایمان کی دلیل ہے۔

(۳۵۳۲) بنی اسرائیل میں حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام قومی ملی ملکی دینی انتظامات فرمایا کرتے تھے انکے جانشین و خلفاء صرف حضرات انبیاء کرام ہی ہوتے تھے سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کو کوہ طور پر تشریف لے جاتے وقت خلیفہ بنایا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور فرمایا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے نیابت کریں آپ میری میری قوم میں اور اصلاح کریں اور نہ چلیں راہ فساد کرنے والوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۹۰) خلافت اسلامیہ پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد شروع ہوئی۔ اسلامی سلاطین کی بیعت اور حضرات مشائخ کرام کی بیعت و ارادت اسلام کی خصوصیات سے ہے۔ پہلے شریعت اور ملک کی حفاظت کا کام حضرت حضرات انبیاء کرام فرماتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے نئے نبیوں کی آمد کا راستہ بند فرما دیا کہ اب صبح قیامت تک کوئی نیا نبی دنیا میں نہیں آسکتا۔ نہ تو میری حیات ظاہری میں کوئی نبی پدھار سکتا ہے جو میرا نائب و خلیفہ بن سکے اور نہ ہی میری حیات ظاہری کے بعد کوئی ذیلی یا ظلی نبی دنیا میں آسکتا ہے جو میرا مستقل خلیفہ ہو۔ میرے ظاہری خلفاء میرے دین کے سلاطین اور باطنی خلفاء حضرات اولیاء کرام و علماء عظام ہونگے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیارے نبی ﷺ کے بعد کے نبی نہیں وہ تو پہلے کے نبی ہیں۔ اور اب جلوہ گو بھی ہونگے تو بشانِ نبوت جلوہ گر نہ ہونگے بلکہ بشان امت جلوہ گر ہونگے۔ پیارے نبی ﷺ کے امتی ہونگے۔ حدیث شریف کے اتنے واضح بیان کے بعد بھی لوگ خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور نئے نبی کو بھی مان لیتے ہیں جیسے قادیانی اور اسکے چیلے چپاٹے۔ اس نے تو باقاعدہ نبوت کا اعلان ہی کر ڈالا۔ خود بھی جہنم کا نوالہ بنا اور نہ جانے کتنے مسلمانوں کو بے ایمان بنا کر جہنم کا ایندھن بنا دیا۔ قادیانی کے بعد بھی کچھ لوگوں نے نبوت کے لئے فیلڈ بنائی کہ اگر بظاہر و بالفرض حضور کے بعد کوئی نیا نبی آجائے تو بھی حضور خاتم النبیین ہی رہیں گے اور حضور کی خاتمیت پر کوئی حرف نہ آئے گا!۔ وہ بھی فی النار و استقر ہوا اور اپنے ہمنواؤں کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے گیا۔ پندرھویں صدی میں بھی کچھ لوگ فیلڈ بنا رہے ہیں کہ اپنے کسی ہیرو کو نبوت سے مالا مال کر ڈالیں۔ لہٰذا یہ بکواس بھی منظر عام پر آچکی ہے کہ اگر باب نبوت بند نہ ہوتا تو فلاں ہیرو نبی ہوتا۔ بروقت فقیر قدیری نے اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تو وہ فتنہ بھی اپنی موت آپ مر گیا۔ اس حدیث شریف میں خلفاء سے مراد اسلامی سلاطین و امراء ہیں۔ چونکہ خلافت اسلامی تو قریش کیساتھ خاص ہے۔ اور سلطنت عام تو وہ قریش اور غیر قریش سب ہو سکتے ہیں۔ خلافت میں حکومت و سلطنت کیساتھ ساتھ نیابت نبوی بھی ہوتی ہے اور سلطنت میں تو صرف حکومت ہی ہوتی ہے اسی لئے حضرات خلفاء راشدین کے زمانوں میں بیعت و ارادت حضرات مشائخ کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوتی تھی کیونکہ حضرات خلفاء راشدین مشائخ بھی تھے۔ ان حضرات خلفاء راشدین کی بیعت، بیعت حکومت بھی ہوتی تھی اور بیعت ارادت بھی۔ اگر بہت سے خلیفہ بن جائیں تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو کیا کو کرنا چاہیے؟ کس کی بیعت کریں اور کس کی نہ کریں یا سب کی بیعت کریں؟ یکے بعد دیگرے چند خلفاء کرام کی بیعت کرنا درست ہے کہ جب پہلے خلیفہ دار فانی سے کوچ فرمائیں تو اب جو دوسرا خلیفہ مقرر ہو اسکی بیعت کی جائے۔ جیسے پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر جلوہ گستر ہوئے تو تمام حضرات صحابہ کرام نے آپ کے مقدس ہاتھوں پر بیعت کی یہ بیعت حکومت بھی تھی اور بیعت ارادت بھی۔ گویا کہ حضرات خلفاء ثلٰثہ حضرت صدیق اکبر کی رعایا بھی ہوئے اور مرید بھی۔ پھر حضرت صدیق اکبر کے وصال شریف کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو تمام حضرات صحابہ کرام نے آپ کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کی۔ یہ بیعت بھی بیعت حکومت اور بیعت ارادت تھی۔ اب بعد میں بننے والے دونوں حضرات خلفاء بھی حضرت فاروق اعظم کی رعایا بھی ہیں اور مرید بھی۔ وصال فاروقی کے بعد پھر سیدنا امیر المومنین

كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ

جب بھی ایک نبی تشریف لیجاتے تو خلیفہ ہوجاتا ان کا دوسرا نبی اور بیشک نہیں ہے کوئی نبی میرے بعد اور ہونگے خلفاء کہ بہت ہوں گے

قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْابَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ

حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا تو کیا حکم فرماتے ہیں پیارے نبی ہم کو؟ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بیعت کروانکی جو پہلا ہے تو وہی پہلا ہے

اَعْطُوْاهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

دیدوانکوان کا حق اسلئے کہ اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ان سے انکے بارے میں، رعایا بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے انکو جنکی۔

(۳۵۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بُوْيِعَ بِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بیعت کی جائے دو خلفاء کی تو جنگ کرو تم دوسرے سے ان دونوں میں سے

(۳۵۳۴) حدیث شریف: عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ

ترجمہ: حضرت عرفجہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول بیشک عنقریب ہونگے

هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔ (رواہ مسلم)

فتنے ہی فتنے تو جو ارادہ کرے یہ کہ فرقہ بندی کرے اس امت کے معاملے حالانکہ امت یکجا ہو تو مارو تم اسکو تلوار سے، کوئی بھی ہو۔

(۳۵۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمْرَةَ قَلْبِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو بیعت کرے کسی امام سے تو دیدے اپنے ہاتھ کا عقد اور اپنے دل کا میوہ

فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخِرِ۔ (رواہ مسلم)

تو چاہیئے کہ اطاعت کرے اس امام کی اگر طاقت رکھے اطاعت کی پھر آئے دوسرا کہ جھگڑ رہا ہے اس سے تو مارو تم دوسرے کی گردن۔

(۳۵۳۶) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَسْئَلِ الْاِمَارَةَ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن ابن سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے مت مانگو حکومت کو

होंगे, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया तो क्या हुक्म फ़रमाते है हमको? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बैअत करो उनकी जो पहला है तो वोही पहला है; दे दो उनको उनका हक़ इसलिये कि अल्लाह तआला पूछने वाला है उनसे उनके बारे में रिआया बनाया है अल्लाह तआला ने उनको जिनकी।

3533 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बैअत की जाये दो खुलफ़ा की तो जंग करो तुम दूसरे से उन दोनों में से।

3534 हदीस शरीफ़:– हज़रते अरफजा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल बेशक अन्करीब होंगे फ़ितने ही फ़ितने तो जो इरादा करे यह कि फ़िरका बंदी करे इस उम्मत के मुआमले में हालंकि उम्मत यकजा हो तो मारो तुम उसको तलवार से, कोई भी हो।

3535 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बैअत करे किसी इमाम से तो दे दे अपने हाथ का अक्द और अपने दिल का मेवा तो चाहिये कि इताअत करे उस इमाम की अगर ताकत रखे इताअत की फिर आये दूसरा कि झगड़ रहा है उससे तो मार दो तुम दूसरे की गर्दन।

3536 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत मांगो हुकूमत को इसलिये कि अगर दे दी गयी तुमको

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو حضرات صحابہ کرام نے آپکے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا۔ یہ بیعت بھی بیعت حکومت اور بیعت ارادت تھی۔ خلیفہ چہارم بھی حضرت عثمان غنی کی رعایا اور مرید ہوئے۔ پھر وصال عثمانی کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو تمام حضرات صحابہ کرام نے آپکے دست حق پر دست پر شرف بیعت حاصل کیا۔ یہ بیعت بھی بیعت حکومت اور بیعت ارادت تھی۔ باقی تمام حضرات صحابہ کرام آپکی رعایا اور مرید تھے۔ ایک وقت میں دو خلیفہ یعنی سلطان اسلام نہیں ہوسکتے اگر ہوں تو پہلا خلیفہ ہوگا دوسرا باغی ہوگا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں خلافت سے دست برداری فرمائی تو حضرت امیر معاویہ سلطان برحق ہوئے ایک زمانے میں مختلف ممالک میں مختلف بادشاہ ہوسکتے ہیں مگر تمام مسلمانوں کا خلیفہ ایک ہی ہوگا۔ جیسے آجکل افغانستان، پاکستان ترکی، عراق کے بادشاہ وحدود تو الگ الگ ہیں مگر ان میں خلیفۃ المسلمین کوئی نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام امت مسلمہ کے خلیفہ ہونگے۔ اسی لئے ایک وقت میں دو پیروں سے مرید نہیں ہوسکتا بلکہ طالب ہوسکتا ہے۔

(۳۵۳۳) ایک وقت میں ایک خلیفہ ہوگا دو نہ ہونگے لہٰذا ایک خلیفہ برحق ہے دوسرا باطل وزبردستی دعویدار ہے جو خلیفہ نہیں بلکہ باغی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اگر دو جماعتیں ایمان والوں کی آپس میں لڑ جائیں تو صلح کرادو تم درمیان ان دونوں کے پھر اگر زیادتی کی ایک نے دونوں میں سے دوسری پر تو لڑو تم اس سے جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ آئے وہ اللہ کے حکم کی طرف۔ پھر اگر لوٹ آئے تو صلح کرادو تم درمیان دونوں کے انصاف کیساتھ اور انصاف کرو، بیشک اللہ پسند فرماتا ہے انصاف کرنے والوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ حضور انور ﷺ دراز گوش (خچر) پر تشریف لے جاتے تھے۔ انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو بن اُبی نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور ﷺ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے۔ حضور انور ﷺ تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑگئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہونچ گئی تو حضور انور ﷺ واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مسلمانوں میں صلح ومصالحت کرانا پیارے نبی کی پیاری سنت ہے اور اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ حضور انور ﷺ نے سیدنا حضور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بزرگی بیان فرمائی تھی کہ وہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کا باعث ہوں گے سیدنا حضرت مولا علی وسیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جنگ اسی قسم کی تھی کہ حضرت امیر معاویہ نے امام برحق حضرت علی کی غلطی سے مخالفت کی اور جو گروہ ظلم وزیادتی کرے اور صلح سے منکر ہوجائے تو اے مسلمانو! تم مظلوم کی حمایت میں ظالم سے جنگ کرو۔ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آجائے کیونکہ اس گروہ کو ہلاک کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ سختی کے ساتھ راہ راست پر لانا مقصود ہے۔ اور مقصود حاصل ہونے پر کہ صلح کے لئے آمادہ ہوجائے جنگ بند کردو۔ بادشاہ اسلام کی غلط فہمی سے مخالفت یا جنگ کرنے والا کافر و فاسق نہیں بلکہ مومن ہے۔ سلطان اسلام باغیوں سے جنگ کرے یہ جنگ جہاد نہ ہوگی۔ نہ ان باغیوں کا مال، مال غنیمت ہو اور نہ ان کے قیدی لونڈی غلام بنائے جائیں گے۔ بلکہ انکا زور توڑ کر ان سے برادرانہ سلوک کیا جائے گا جیسا کہ سیدنا حضرت علی نے جنگ جمل وصفین میں اس آیت کریمہ کی عملی تفسیر فرمائی کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی فوج کو شکست ہوتے ہی آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کو مہربان ماں کی طرح مہمان بنایا اور بصد عزت واحترام مدینہ منورہ پہونچایا۔ اگر نفسانی جنگ ہوتی تو ایک وار میں معاملہ اور بھی آر پار ہوجاتا۔ حضرت امیر معاویہ کے جنگ کے زمانے میں حضرت علی کے حقیقی بھائی سیدنا حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ کے یہاں معزز مہمان کی شان کے ساتھ رہے۔ جنھیں حضرت امیر معاویہ نے کئی مرتبہ ایک ایک لاکھ کا

فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا. (رواہ البخاری والمسلم)

اسلئے کہ اگر دیدی گئی تم کو مانگنے سے تو حوالے کردیے جاؤ گے تم اسکو اور دی گئی حکومت تمہیں بن مانگے تو مدد فرمائی جائیگی تمہاری اس حکومت پر۔

(۳۵۳۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک تم عنقریب حرص کروگے حکومت کی اور ہوگی وہ

نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ. (رواہ البخاری)

شرمندگی قیامت کے دن تو اچھی ہے دودھ پلانے والی اور بری ہے دودھ چھڑانے والی۔

(۳۵۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیوں نہیں حاکم بنادیتے مجھ کو، حضرت ابوذر نے فرمایا

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَااَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا

کہ مارا پیارے رسول نے اپنا دست پاک میرے کندھے پر پھر ارشاد فرمایا اے ابوذر! بیشک تم کمزور ہو اور بیشک حکومت امانت ہے اور بیشک حکومت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا

قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے سوائے اسکے کہ لیلے اسکو اسکے حق کیساتھ اور ادا کرے ان ذمہ داریوں کو جو اس پر عائد ہیں اس حکومت کے سلسلے میں

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ يَااَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے حضرت ابوذر سے اے ابوذر میں دیکھ رہا ہوں تم کو کمزور اور میں پسند فرماتا ہوں تمہارے لئے وہی جو

اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَاتَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ. (رواہ مسلم)

پسند فرماتا ہوں اپنی ذات کیلئے، مت امیر بنناتم دو شخصوں پر بھی اور مت ولی بنناتم یتیم کے مال کا۔

(۳۵۳۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں اور دو شخص

मांगने से तो हवाले कर दिये जाओगे तुम उसको और दी गयी हकूमत तुम्हें बिन मांगे तो मदद फ़रमाई जायेगी तुम्हारी उस हुकूमत पर।

3537 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक तुम अन्करीब हिरस करोगे हुकूमत की और होगी वो शर्मिंदगी क़यामत के दिन तो अच्छी है दूध पिलाने वाली और बुरी है दूध छुड़ाने वाली।

3538 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्यों नहीं हाकिम बना देते मुझको? हज़रते अबू ज़र ने फ़रमाया कि मारा प्यारे रसूल ने अपना दस्ते पाक मेरे कंधे पर फिर इरशाद फ़रमाया ऐ अबू ज़र! बेशक तुम कमज़ोर हो और बेशक हुकूमत अमानत है और हुकूमत क़यामत के दिन रुस्वायी और शर्मिंदगी है सिवाये उसके कि ले ले उसको उसके हक़ के साथ और अदा करे उन ज़िम्मेदारियों को जो उस पर आइद हैं हुकूमत के सिलसिले से और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते अबू ज़र से मैं देख रहा हूँ तुमको कमज़ोर और मैं पसंद फ़रमाता हूँ तुम्हारे लिये वही जो पसंद फ़रमाता हूँ अपनी ज़ात के लिये, मत अमीर बनना तुम दो शख़्सों पर भी और मत वली बनना तुम यतीम के माल का।

3539 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे

عطیہ پیش کیا۔ اب جو بھی حضرت امیر معاویہ یا حضرت عائشہ صدیقہ کی توہین کرے وہ حضرت علی کا بھی باغی ہے اور حضرت امام حسن کا بھی۔ آپس میں دینی رابطے اور اسلامی محبت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے جب کبھی دو مومن بھائیوں میں جھگڑا واقع ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا اہل ایمان کی آپسی محبت و بھائی چارہ کا سبب ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے صلح کراتے وقت خوف خدا پیش نظر رہے کسی کی بھی بیجا طرفداری نہ ہو اور کوئی انتقامی کارروائی نہ کی جائے۔ ہر مومن آپس میں بھائی بھائی ہے کوئی مسلمان ایک دوسرے کو رذیل و نیچ نہ سمجھے۔ نیز یہ کہ اس آیت کریمہ میں مومنوں کو مومنوں کا بھائی فرمایا ہے کوئی عقل کا اندھا اس ضابطے سے حضور انور ﷺ کو بھائی نہ کہنے لگے۔ حضور انور ﷺ تو عین ایمان ہیں۔ ان کی نعلین پاک پر ہزاروں ماں باپ قربان۔ حضور انور ﷺ کو بھائی کہنا ہرگز جائز نہیں۔ اگر یہی اندھا قانون چلایا گیا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی مومن ہے تو بڑا بھائی اللہ تعالیٰ قرار پائے گا (معاذ اللہ تعالیٰ) مومن صورتاً ایک لفظ ہے مگر معانی میں نہیں۔ مومن اللہ تعالیٰ ہے ایمان دینے والا مومن بندے ہیں ایمان لینے والے۔ مومن حضور انور ﷺ ہیں عین ایمان ہیں اللہ تعالیٰ سے ایمان لیکر دینے والے ہیں۔ سبکو ایمان بارگاہ مصطفیٰ سے ملتا ہے۔ ایک بگلے نے لکھا ہے کہ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی ہے تو وہ بڑے بھائی ہوئے۔ (تفسیر قدیری بدیمی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۸۰تا۱۲۸۱)

دارالاسلام وسیع ہو یا غیر وسیع مسلمانوں کے دو خلیفہ نہیں ہوسکتے۔ مشرق و مغرب جنوب و شمال کا ایک ہی خلیفۃ المسلمین ہوگا۔

(۳۵۳۴) جو شخص امت مسلمہ کی اجتماعیت کو نقصان پہونچائے نئے نئے مسلک اور نئے مذہب ایجاد کرکے مسلمانوں کی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا چاہے تو اسکو تلوار سے اڑادو۔ وہ شخص عربی ہو کہ عجمی عالم ہو یا جاہل، صوفی ہو یا درویش، غنی ہو یا محتاج۔ جیسے ہمارے زمانے میں پانچواں مسلک اور اس سے پہلے زمانے میں وہابی دھرم۔ جو بھی امت مسلمہ میں تفریق کی کوشش کرے وہ مستحق قتل ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۵۳۵) امام سے مراد بادشاہ اسلام بھی ہے اور دینی امام بھی جیسے امام مجتہد اور شیخ طریقت۔ بیعت ہاتھ میں ہاتھ دیکر ہونا چاہیے۔

ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ دست قدرت ہے اللہ کا اوپر انکے ہاتھوں کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۶۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اس بیعت سے مراد بیعت رضوان ہے جو حضور انور ﷺ نے حدیبیہ میں لی۔ تمام انصار و مہاجرین سے لی تھی یہ بیعت جہاد پر تھی نہ کہ اسلام پر۔ حضور انور ﷺ صحابہ کرام سے کبھی اسلام پر کبھی جہاد پر کبھی کسی دوسرے امر خیر پر بیعت لیتے تھے۔ حضرت اولیاء کرام و بزرگان دین جو بیعت لیتے ہیں وہ اسی تیسرے بیعت میں داخل ہے۔ تمام صحابہ کرام خصوصاً بیعت رضوان والے بڑی شان والے ہیں۔ حضور انور ﷺ کو وہ قرب الٰہی حاصل ہے کہ حضور انور ﷺ سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا ہے۔ حضور انور ﷺ کا دست کرم اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ حضرت عثمان غنی ذوالنورین بڑی شان والے ہیں کہ یہ بیعت انہیں کی وجہ سے ہوئی۔ حضور انور ﷺ نے بیعت رضوان میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس میں بھی حضرت عثمان غنی کی شرافت و کرامت کا اظہار ہے اور یہ دولت عظمیٰ سوائے حضرت عثمان غنی کے کسی صحابی کو نہ ملی۔ بیعت رضوان میں انکا حاضر نہ ہونا حاضر ہونے سے بہتر ثابت ہوا۔ بزرگان دین کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت صحابہ کرام ہے۔ بیعت توبہ ہو یا بیعت تقویٰ یا بیعت جہاد و اسلام وغیرہ۔ بیعت کے وقت مصافحہ بھی سنت ہے۔ مگر مستورات کو صرف کلام سے بیعت کیا جائے۔ آج کل ایک عام بیماری ہے کہ فرضی فضائل سنا کر دوسرے سلاسل کے مریدوں کو بیعت توڑنے پر اکسایا جاتا ہے اور بھانٹرو بازی کے زور پر اسماعیلی فرقے کے بے کردار ملاؤں سے بیعت کرانے کی سازش رچائی جاتی ہے اور خصوصاً سادات کرام کے مریدوں کو ورغلایا جاتا ہے اور اپنے مرشد کے بارےمیں گمراہ کرکے بیعت تڑوائی جاتی ہے ایسے لوگ اپنے بھیانک انجام سے ڈریں۔ سیدنا حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مرید سے فرمایا جس نے آپ کی بیعت کے بعد آپکی مخالفت کی تو آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو جو اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے گرگیا۔ حضرت بایزید بسطامی نے جس مرید سے اظہار ناراضگی فرمایا تھا اسکا حشر یہ ہوا کہ چند دنوں کے بعد

وہ ہجڑوں میں شامل ہوگیا پھر چوری کی اور ہاتھ کاٹا گیا۔ سیدنا حضرت وڑانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ جلتے تنور میں چھلانگ لگادے وہ تنور میں کود پڑا تو اس کے لئے تنور کی آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہوگئی۔ کسی وہابی سے بیعت جائز نہیں۔ وہابی اسکو کہتے ہیں جو اسماعیل دہلوی کے کفر میں شک کرے اور اسکے کفریات کو لزومی بتائے اور کہے کہ میں اسماعیل دہلوی کو کافر نہ کہوں گا اور علماء سے اپیل کرے کہ علما محتاطین اسماعیل دہلوی کو کافر نہ کہیں اور اس دہلوی دوستی کو اپنا مذہب ومسلک قرار دے یہ بھی وہابی ہے اور جو اسکی بجائے وہ بھی وہابی ہے۔ ہندوستان میں پہلا اور اصلی وہابی یہی ہے۔ باقی سب اسکے دم چھلے ہیں۔ اگر کوئی سنی مسلمان کسی اسماعیل دہلوی کے خفیہ حمایتی کے حمایتوں کے ہاتھ پر بیعت ہوگئے ہوں تو بیعت ہوئے ہی نہیں ہیں مرید ہوتے وقت یہ ضرور دیکھ لیں۔ وہابی ملا حضرات پیران طریقت کا مذاق اڑاتے ہیں اور معمولات اہلسنت کا مذاق اڑاتے ہیں جیسے محفل سماع، تعزیہ داری، مزارات کو چومنا وغیرہ۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۶۷)

"دل کے میوے" سے مراد یا تو اخلاص قلب ہے یا دل کے میوے سے مراد اولاد ہے کہ اپنے بچوں سے بھی اس امام کی بیعت کرائے (مرقاۃ شریف) بچوں کو بھی مرید کرانا چاہیے مرید ہونے کیلئے بالغ ہونا یا شادی شدہ ہونا ضروری نہیں۔ اپنے امام کی حتی الامکان ہر جائز حکم کی تعمیل کرے یہ نہیں کہ شریعت کی پیروی تو حتی الامکان کرے اور وہ ہر جو میری کتابوں میں لکھا ہے اسکا ماننا ہر فرض سے اہم فرض ہے یہ تقضیہ تعلیمات نبوی کے قطعاً خلاف ہے۔ اور ایک امام کے مقابلے میں دوسرے امامت کے خواہش مند کو خود یہ بیعت کرنے والے تہ تیغ کردیں اور کوئی رورعایت نہ کریں اور اہلسنت و جماعت میں کسی تفرقے بازی کو قبول نہ کریں کسی نئے مسلک کا نعرہ نہ لگائیں کسی نئے مذہب کا جھنڈا نہ اٹھائیں۔ دو صدی ہجری کے بعد خاص ایک مجتہد کی پیروی مسلمانوں میں رائج ہوئی۔ کم کوئی شخص تھا جو امام معین کی پیروی نہ کرتا ہو اور یہی واجب ہے (کتاب الانصاف) اب اہلسنت کا گروہ انہیں چار اماموں پر متفق ہوگیا ہے اور وہ چار مذاہب یہ ہیں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ اب اہلسنت کا گروہ ان چار کی پیروی میں منحصر ہوگیا ہے جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی جہنمی ہے (طحطاوی) ان سب اماموں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ تم پر خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا واجب ہے اگر انکے مذہب کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا (میزان شریعت کبریٰ) نہ تو اب پانچویں مسلک کی دال گلے گی کہ کسی بھی آنے بہانے سے پانچویں مسلک کا نعرہ لگایا جائے اور پانچویں مسلک کی چلم بھری جائے۔ حضرات فقہاء کرام کا فیصلہ ہے کہ ان چار مسلکوں سے الگ کسی پانچویں مسلک کو اختیار کرنا گویا کہ جہنم میں سیٹ ریزرویشن کرنے کے مترادف ہے۔ مفقود الخبر: جس عورت کا شوہر غائب ہوجائے اس مسئلے میں بھی بعض پانچویں مسلک سے جاہلوں نے سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ دیا ہے اور اس طرح مذہب حنفی سے بیزاری کی کھچڑی پکائی ہے۔ سنی مسلمانوں کو ایسے مصنوعی حنفی جاہلوں سے ہشیار رہنا چاہیے۔ آجکل جس جمہوریت کا رواج پڑ گیا ہے کہ ہر پانچ یا چار سال کے بعد ملک کے عہدۂ صدارت کیلئے انتخاب کرایا جاتا ہے یہ اسلامی جمہوریت نہیں بلکہ عیسائی جمہوریت ہے۔ اسلامی جمہوریت یہ ہے کہ ایک بار سلطان اسلام کو لوگوں کی رائے سے چن لیا جائے پھر وہ زندگی بھر سلطان اسلام رہیگا جب تک اس سلطان اسلام کی معزولیت کا شرعی سبب نہ پیدا ہوجائے۔ حضرات خلفاء وراشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتخاب ایک بار ہوا ہر پانچ سال پر نہ ہوا۔ عیسائی جمہوریت میں انتخاب کے موقع پر ایک خاص تصور یہ رہتا ہے کہ اگر ہماری مرضی کے مطابق منتخب کام نہ کرے تو ہم اگلے الیکشن میں صدر صاحب کی ٹانگ کھینچ لیں گے۔ گویا کہ عیسائی جمہوریت کا صدر کبھی لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام نہیں بنا سکتا کیونکہ اسکی لگام عوام کے ہاتھوں میں ہے عوام کی لگام اسکے ہاتھوں میں مضبوط کیسے ہوگی۔ پھر یہ عیسائی جمہوریت بڑے بڑے فسادات کو جنم دیتی ہے ہر پانچ سال میں ممالک میں زبردست انقلابات آتے رہتے ہیں آج ایک نظام کل دوسرا نظام۔ ابھی ایک صدر ابھی اپنی رعایا پر پوری طرح کنٹرول کر بھی نہ پایا تھا کہ اسکی ریٹائری کا موسم خزاں آجاتا ہے اور وہ ملک کی فکر کی بجائے اپنی کرسی کے بچانے کی تگ ودو میں لگ جاتا ہے۔

عیسائی جمہوریت کا انداز یہ ہے کہ عوام تو ممبر اسمبلی و پارلیمنٹ کا انتخاب کریں اور پھر یہ صدر جمہوریہ کا انتخاب پانچ سال کے لئے کریں۔ بالفاظ دگر کہتے ہیں کہ ممبران اسمبلی و پارلیمنٹ تو عوام کے دست نگر ومحتاج اور صدر جمہوریہ ممبران اسمبلی و پارلیمنٹ کے حضور منگتے کی حیثیت سے اپیل کنندہ ہوں اور وہ بھی پانچ سال کیلئے۔ آج عوام حکومت پر غالب ہیں اور حکومتیں بھی عوام کی چاپلوسی وچمچہ گیری میں لگی ہوئی ہیں کہ انہیں پھر پانچ سال کے بعد عوام کے آستانے پر ووٹوں کی بھیک لینے کیلئے جھولی پسارنی ہے گویا کہ چابی عوام کے ہاتھ میں ہے حکومتوں کو جیسے چاہیں نچائیں۔ یہ عیسائی جمہوریت اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور یہ آئے دن کا چناؤ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے کہ حکومت زیر بار ہوتی ہے اندھا دھند مال خرچ ہوتا ہے پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ نفرتیں جنم لیتی ہیں جو پانچ سال تک تو یہی کام آتی ہیں اور پھر نئے الیکشن میں نئی نفرتیں بھی پیدا ہوجاتی ہیں کبھی کبھی تو الیکشن بازی میں قتل وغارتگری کی نوبت بھی آجاتی ہے حکومت کیا ہوئی میعادی بخار ہوگیا۔ صحیح جمہوریت اسلامی جمہوریت ہے صحیح انتخاب اسلامی انتخاب ہے کیا اچھا ہو کہ دنیا میں اسلامی حکومت ہو اور مسلم ممالک میں اسلامی جمہوریت ہو اور ایک مسلمانوں کا امام وامیر ہو۔

(۳۵۳۶) دنیاوی امارت وحکومت کا طلب کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور ہر کس وناکس اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوجاتا اور یہ وبال جان اور عذاب آخرت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ رعایا کی حفاظت ملک کی حفاظت آسان کام نہیں ہے مگر دینی امارت طلب کرنا عبادت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور بنادے تو ہمکو پرہیزگاروں کا پیشوا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۸۰) سلطنت وحکومت نفسانی خواہش دنیاوی عزت وجاہ، مال کے لالچ سے طلب کرنا حرام ہے۔ ایسے دنیا سمیٹنے اور بٹورنے والے حکمراں ظالم وجابر ہوتے ہیں رعایا پر ظلم ڈھاتے ہیں عوام کو لوٹتے کھسوٹتے ہیں البتہ اگر نااہل سلطان یا حاکم بن کر ملک کو برباد کررہے ہیں یا برباد کرنا چاہتے ہوں ملک کی دولت کو خرد برد کررہے ہوں تو دین کی حفاظت، ملک کی حفاظت، قوم کی حفاظت کیلئے خدمت خلق کے جذبے سے آراستہ ہوکر حکومت چاہنا حاصل کرنا ضروری ہوجاتا ہے سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ مصر سے فرمایا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ فرمایا یوسف نے اختیار دیدے تو مجھ کو زمین کے خزانوں کا بیشک میں خوب حفاظت فرمانے والا خوب جانکار ہوں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۶۴) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد بکوشش ملک وملت کی باگ ڈور سنبھالی اور پھر امیر المومنین خلیفۃ المسلمین بن کر جو دین وملت اور ملک وقوم کی خدمات جلیلہ انجام دیں اس سے ایمان والوں کا بچہ بچہ باخبر ہے۔ آج تک اسلام اور قرآن کریم کی بقا میں ایثار صدیقی کردار صدیقی کا ایک اہم رول ہے۔ پوری ملت مسلمہ ان کی احسان مند ہے اگر کوئی حضور صدیق اکبر کی شان میں ذرہ برابر بھی گستاخی کرے تو سمجھ لو کہ خاندانی گستاخ ہے۔ ایمان کا دیوالیہ ہے اس حدیث شریف میں حکومت مانگنے سے مراد حکومت کے حصول کیلئے کوشش کرنا اور دعاء مانگنا دونوں ہیں۔ جو کوشش کرے یا دعائیں مانگے حصول دنیا کی خاطر اگر سلطان بنا تو اللہ تعالیٰ اسکی مدد نہ فرمائیگا وہ جانے اسکا کام جانے اسکی حکومت جانے۔ اور جو اخلاص وللہیت اور خدمت خلق کے جذبۂ حسین لیکر سلطان بنا تو روش روش پر تائید غیبی اسکی دستگیر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوگی تمام تر فیصلے بھی درست وحق ہوں گے اور ملک کا بوجھ بھی بآسانی اٹھا سکو گے ملت کی ذمہ داری بھی نباہ سکو گے۔ بزرگان دین سلطان بننے سے بچتے بچتے تھے کہ اس میں ملک وقوم کی بڑی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عہدہ قضا پیش کیا گیا تو آپ نے عہد قضا قبول نہ فرمایا اگرچہ جان دیدی۔

(۳۵۳۷) اس حدیث شریف میں خطاب قیامت تک کے تمام مسلمانوں سے ہے اور حرص سے مراد خواہش نفسانی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ علم غیب ماتھے کی آنکھوں سے آج بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ مسلمان صدارت، وزارت، سفارت اور ممبری کیلئے سرتوڑ کوشش کررہے ہیں اور اسکے لئے کسی جھوٹ کو اپنی بارگاہ سے نامراد واپس نہیں کرتے۔ بے حساب جھوٹے وعدے ہوتے ہیں سبز باغ دکھائے جاتے ہیں دوسروں کے خلاف ایسے ایسے جھوٹ بولے

مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَارَسُوْلَ اللّٰه اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَاوَلَّاكَ اللّٰهُ

میرے چچا کے بیٹوں میں سے تو عرض کیا ایک نے ان دونوں میں سے یا رسول اللہ ہمیں امیر بنا دیجئے ان بعض حضرات پر جنکا والی بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو

وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَنَا وَاللّٰهِ لَانُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا

اور عرض کیا دوسرے نے بھی اسی کے مثل تو فرمایا پیارے نبی نے بیشک ہم اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں امیر بناتے اس کام پر کسی کو جو منھ سے مانگے نہ ایسے کسی کو

حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَانَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

جو حرص کرے اس پر اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے نبی نے کہ نہیں عامل بناتے ہم اپنے کام پر جو اسکا خواستگار ہو۔

(۳۵۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پاؤ گے تم لوگوں میں سے بہترین جو زیادہ سخت ہو ان میں سے، نہ پسند کرتے ہوئے

لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اس حکومت کو یہاں تک کہ مبتلا ہو جائے اس حکومت میں۔

(۳۵۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خبردار! تم سبکے سب نگراں ہو اپنے ماتحتوں کے اور آدمی نگراں ہے اپنے گھر والوں کا

مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

اور اس سے سوال کیا جائیگا اسکے ماتحتوں کے بارے میں تو وہ بادشاہ جو لوگوں پر حاکم ہے اور وہ سوال کیا جائیگا اپنی رعایا کے بارے میں اور مرد اپنے گھر والوں کا نگراں ہے

وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ

اور سوال کیا جائیگا وہ اپنی رعیت کے بارے میں اور بیوی نگراں ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور اولاد کی اور اس سے بازپرس کی جائیگی انکے بارے میں اور آدمی کا غلام

رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ

چوکیدار ہے اپنے آقا کے مال کا اور وہ اس سے پوچھ تاچھ کی جائے گی آقا کے مال کے بارے میں خبردار! کہ تم سبکے سب نگراں ہو

वसल्लम की बारगाह में और दो शख़्स मेरे चचा के बेटों में से तो अर्ज किया एक ने उन दोनों में से या रसूलल्लाह हमें अमीर बना दीजिये उन बअज़ हज़रात पर जिनका वाली बनाया है अल्लाह तआला ने आपको और अर्ज़ किया दूसरे ने भी इसी के मिस्ल तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक हम अल्लाह तआला की क़सम नहीं अमीर बनाते उस काम पर किसी को जो मुँह से मांगे, न ऐसे किसी को जो हिरस करे उस पर और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं आमिल बनाते हम अपने काम पर जो उसका ख़्वास्गार हो।
3540 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पाओगे तुम लोगों में से बेहतरीन जो ज़्यादा सख़्त हों उनमें से, नापसंद करते हुये उस हुकूमत को यहाँ तक कि मुब्तेला हो जाये उस हकूमत में।
3541 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बरदार! तुम सबके सब निगराँ हो अपने मातहतों के और आदमी निगराँ है अपने घर वालों का और उससे सुवाल किया जायेगा उसके मातहतों के बारे में तो वो बादशाह जो लोगों पर हाकिम है और वो सुवाल किया जायेगा अपनी रिआया के बारे में और मर्द अपने घर वालों का निगराँ है और सुवाल किया जायेगा वो अपनी रइय्यत के बारे में और बीवी निगराँ है अपने शौहर के घर में और औलाद की और उससे बाज़पुर्स की जायेगी उनके बारे में और आदमी का गुलाम चौकीदार है अपने आक़ा के माल का और उससे पूछताछ की जायेगी आक़ा के माल के बारे में ख़बरदार! कि

جاتے ہیں کہ جھوٹ کو بھی شرم آنے لگے۔ ایسے لٹیرے دنیادار بادشاہ کے ذمہ ان گنت رعایا کے حقوق ہوتے ہیں جنکے حساب سے چھوٹنا آسان نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اچھی سلطنت کو دودھ پلانے والی ماں قرار دیا اور بری سلطنت کو دودھ سے محروم کرنے والی ماں قرار دیا ہے۔ رعایا کو اسکے حقوق دینے والی سلطنت اچھی ہے اور رعایا کے حقوق تلف کرنے والی حکومت بری ہے۔

(۳۵۳۸) سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امیر و حاکم بننے کی خواہش اسلئے تھی تاکہ مجھے عدل وانصاف کرنے کا موقع ملے اور میرا نامہ اعمال اجر وثواب سے اور بھی مزین ہو۔ ان کی یہ گزارش حرص دنیا کی بنا پر نہ تھی بلکہ طلب اجر وثواب کیلئے تھی ان کی یہ خواہش لائق صد مبارکباد تھی۔ اس وقت تک پیارے نبی ﷺ نے طلب حکومت سے منع بھی نہ فرمایا تھا۔ جب حضرت ابوذر نے بارگاہ رسالت میں امیر و حاکم بننے کا معروضہ رکھا تو پیارے نبی ﷺ نے از راہ شفقت انکے کندھے پر دست پاک مارا تاکہ انہیں پیارے نبی ﷺ کی شفقتوں کا تازہ احساس ہو جائے اور وہ کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ ملول نہ ہوں اور انکا دل نہ ٹوٹے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سیاسی میدان میں تم کمزور ہو تم تو عابد شب زندہ دار ہو تارک دنیا ہو اور حکومت سلطنت کیلئے اسلامی سیاست دانی بھی ضروری ہے اور مزاج میں فیصلے نافذ کرنے کی صلاحیت صلابت بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محض عابد وزاہد فرشتوں کو خلیفہ نہ بنایا حکومت کو امانت فرما کر اس آیت کریمہ کی طرف پیارے نبی ﷺ نے اشارہ پاک فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک پیش فرمائی ہم نے امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انکار کر دیا انہوں نے یہ کہ اٹھائیں وہ اسکو اور ڈرنے لگے اس سے اور اٹھالیا اسکو انسان نے بے شک انسان ہے بے باک نادان (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴۰) حکومت وسلطنت ظالم وجابر فاسق و فاجر کیلئے تو قیامت کے دن باعث ذلت و رسوائی ہے کہ وہ ذمہ داری پوری نہ کر سکا۔ قوم کے حقوق ادا نہ کر سکا۔ ملک کا نظام صحیح طریقے سے نہ چلا سکا اور سلطان عادل کیلئے باعث شرمندگی وندامت ہے کہ وہ سوچے گا کہ میں نے جو اوقات حکومت کرنے میں گزارے وہ اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کیوں نہ گزارے کہ اس میں ایک ہی سے واسطہ رہتا اور حکومت میں تو بے شمار سے سابقہ پڑتا ہے۔ البتہ اگر سلطان عادل میں دو باتیں ہوں تو حکومت بھی باعث کرامت ہے۔ (۱) حکومت کرے تو حق کیساتھ کرے اور دوسرے لوگ نااہل ہوں اور ملک وقوم اور دین کو اسکی رہنمائی کی ضرورت ہو (۲) حقوق رعایا ادا کرے۔ ایسے سلطان عادل کیلئے حکومت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ حدیث شریف:۔ سات شخصوں کو عرش الٰہی کا سایہ ملیگا ان سات میں سے ایک سلطان عادل ہے۔ حدیث شریف:۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ عادل بادشاہ نور کے منبروں پر ہونگے۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام، سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام انبیاء بھی ہیں اور سلاطین بھی اور ہمارے پیارے نبی ﷺ تو نبی الانبیاء اور سلطان السلاطین ہیں۔ اللہ تعالیٰ آج کے تمام صدور وزراء وحکام کو حضرات خلفاء راشدین کے نقوش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اگر صدارت، وزارت اور حکومت کی ذمہ داریوں کو محسوس کریں تو اکثریت تو خود ہی ان عہدوں سے دور رہے۔ عبرت حاصل کریں اس حدیث شریف سے وہ لوگ جو صدارت ووزارت اور ممبری کیلئے سر پھوڑے مرے جاتے ہیں۔

(۳۵۳۹) کوئی صحابی نبوت کی تمنا تو کر ہی نہیں سکتے کیونکہ نبوت تو پیارے نبی ﷺ کیساتھ خاص ہے اور آپ آخری نبی ہیں کوئی نیا نبی آ ہی نہیں سکتا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف بھی لائیں گے تو بحیثیت نبی نہیں بلکہ بحیثیت امتی تشریف لائیں گے البتہ پیارے نبی ﷺ سلطان اعظم ہیں لہذا پیارے نبی ﷺ کی ماتحتی میں قاضی، حاکم، عامل یا کسی علاقے کا امیر بننے کی تمنا کر سکتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے انکا یہ سوال بھی پورا نہ فرمایا کیونکہ اس میں ان حضرات کی بھی بھلائی تھی اور مخلوق کی بھی کیونکہ حکومت کرنا ہر ایک کی بس کی بات نہیں ہے۔ نااہل لوگ حکومت کی خواہش کر کے حکومت پانے کے بعد حقوق رعایا ادا نہ کر کے ظلم وستم کے مرتکب ہو کر اپنی عاقبت بگاڑ لیتے ہیں اور لوگوں کی دنیا برباد کرتے ہیں۔ منہ سے حکومت مانگنا یہ سوال ہے اور منہ سے تو نہ مانگنا مگر حکومت کی کوشش میں لگے رہنا یہ حرص ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا انہیں امیر نہ بنانا یہ عطاء سے منع نہیں بلکہ خود ان پر کرم اور رعاء پر رحمت ہے۔

مَسْــــئُولٌ عَــنْ رَعِيَّتِــــهِ۔ (رواہ البـــخـــاری والـــمـسـلـــم)

اور تم سبکے سب سے پوچھا جائیگا اپنے اپنے ماتحتوں کے بارمیں۔

(۳۵۴۲) حدیث شریف: عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت معقل ابن یسار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَامِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ نہیں ہے کوئی والی جو والی بنے مسلمان رعایا کا پھر مر جائے اس حالت پر کہ وہ خیانت کرنیوالا ہے انکی مگر حرام فرمادیگا اللہ تعالی اس والی خائن پر جنت کو۔

(۳۵۴۳) حدیث شریف: عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ

ترجمہ: حضرت معقل ابن یسار سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول نہیں ہے کوئی بندہ

يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

والی بنائے جسکو اللہ تعالی رعایا کا پھر نہ حفاظت کرے رعایا کی خیر خواہی سے مگر نہ پائیگا وہ جنت کی خوشبو۔

(۳۵۴۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عائذ ابن عمرو سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے

يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔ (رواہ مسلم)

فرماتے ہیں پیارے رسول بدترین حکمراں ظالم لوگ ہیں۔

(۳۵۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ تعالی جو والی بنایا جائے میری امت کے کسی کام کا پھر مشقت بن جائے وہ

عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ۔ (رواہ مسلم)

ان پر تو مشقت ڈالدے تو اس پر اور جو والی بنادیا جائے میری امت کے کسی کام کا پھر نرمی کرے وہ ان پر تو نرمی فرما تو اس پر۔

तुम सबके सब निगराँ हो तुम और तुम सबसे पूछा जायेगा अपने अपने मातहतों के बारे में।

3542 हदीस शरीफ़:– हज़रते माकूल इब्ने यसार से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है कोई वाली जो वाली बने मुसलमान रिआया का फिर मर जाये इस हालत पर कि वो ख़यानत करने वाला है उनकी मगर हराम फ़रमा देगा अल्लाह तआला इस वाली ए ख़ाईन पर जन्नत को।

3543 हदीस शरीफ़:– हज़रते माकूल इब्ने यसार से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल नहीं है कोई बंदा कि वाली बनाये जिसको अल्लाह तआला रिआया का फिर न हिफ़ाज़त करे रिआया की ख़ैरख्वाही से मगर न पायेगा वो जन्नत की ख़ुशबू।

3544 हदीस शरीफ़:– हज़रते आइज़ इब्ने अमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल बदतरीन हुकमराँ ज़ालिम लोग हैं।

3545 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने या अल्लाह तआला जो वाली बनाया जाये मेरी उम्मत के किसी काम का फिर मशक्कत बन जाये वो उन पर तो मशक्कत डाल दे तू उस पर और जो वाली बना दिया जाये मेरी उम्मत के किसी काम का फिर नरमी करे वो उन पर तो नरमी फ़रमा दे तू उस पर।

(۳۵۴۰) بہترین شخص وہ ہے جو اپنی طبعیت کے اعتبار سے تو حکومت و سلطنت سے نفرت کرے مگر اللہ تعالی اسے سلطان بنا دے تو پھر سلطنت کا سلطان بننے سے نفرت نہ کرے کیونکہ یہ اللہ تعالی کی نعمت و عطیہ ہے اللہ تعالی اب اسکی غیب سے مدد فرمائیگا۔

(۳۵۴۱) ہر شخص سے اسکے ماتحتوں کے بارمیں روز قیامت پوچھ گچھ ہوگی کہ تم نے اپنے ماتحتوں کے حقوق کا دنیا میں خیال رکھا کہ نہیں چونکہ جب ایک چراوہے سے اسکا مالک ایک بکری غائب ہو جانے پر اپنی بکری کے بارمیں پوچھ گچھ کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بکری کہاں گئی بکری کا کیا ہوا؟ تو اللہ تعالی بھی باز پرس فرمائے گا کہ تم نے اپنے ماتحت بندوں کا کیا کیا انکے حقوق ادا کئے کہ نہیں کئے انہیں راہ راست پر لانے کی کوششوں کی کہ نہیں ملکی نظام ٹھیک ٹھاک چلایا کہ نہیں۔ سلطان کا حلقہ بڑا ہوتا ہے تو اسکی باز پرس بھی بڑی اور تفصیلی ہوگی۔ وزیر کے معنی ہیں بوجھ اٹھانے والا اسلئے وزیر کو وزیر کہتے ہیں کہ وہ حکومت کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھاتا ہے اور وزیر اعظم کو وزیر اعظم اسلئے کہتے ہیں کہ وہ سب سے بڑا بوجھ اٹھانے والا ہوتا ہے۔ شوہر کا حلقہ مختصر ہے کہ جو بیوی اور بچوں تک محدود ہے تو مرد سے بیوی بچوں کے بارمیں سوال ہوگا کہ انکے شرعی حقوق ادا کئے کہ نہیں ان کے اخراجات ادا کئے کہ نہیں۔ انکے کھانے پہننے کا خیال کیا یا نہیں۔ اور تعلیم دلائی کہ نہیں اپنی بیوی کا حق زوجیت ادا کیا کہ نہیں۔ اسی طرح بیوی سے سوال ہوگا کہ تو نے اپنے شوہر کی خدمت کی کہ نہیں۔ شوہر کے مال اور اولاد کی خیر خواہی کی کہ نہیں؟۔ بچوں کیلئے پہلا مدرسہ ماں کی آغوش ہے اسلئے ماں پر لازم ہے کہ ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت اچھی طرح کرے کہ ماں حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی طرح پرہیزگار بنے تو اولاد سیدنا حضرات حسنین کریمین ہوں۔ اسی لئے اچھی سیرت والی لڑکیوں سے شادی کرنا چاہیے تا کہ اولاد کی اچھی تربیت ہو کہ زمین اچھی رہتی ہے تو پیداوار اچھی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہر شخص خود اپنے نفس اور اپنے اعضاء کا ذمہ دار ہے کہ اس نے اپنے اوقات اپنے حالات اپنے خیالات اپنی آنکھ، ناک کان، ہاتھ پاؤں کہاں کہاں استعمال کئے۔ سبکا آنہ پائی کا حساب ہوتا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ نہیں بولتا کوئی بات مگر پاس اسکے محافظ تیار ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۸)

(۳۵۴۲) والی سے مراد سلطان اسلام، خلیفہ، امام، امیر، حاکم، قاضی، استاد، باپ، ماں سب ہیں اور سب سے ہی سوال ہوگا انکے ماتحتوں کے بارمیں۔ اگر اپنے ماتحتوں کے حقوق ادا کرنے میں خیانت کی ہے تو پھر انہیں اسکا قیامت میں مزہ چکھنا ہے۔

آجائے گا محشر میں مزہ۔

ضرورت سے زیادہ ٹیکسوں کا بوجھ ڈالنا بھی ماتحتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا کچھ وقت کیلئے اس پر جنت حرام کر دیجائے گی کہ وہ اولین نجات پانے والوں کیساتھ جنت میں نہ جاسکے گا۔ اور اگر ان جرائم کو حلال جانے گا تو پھر کبھی جنت میں نہ جائے گا اور ایسے ظالم وسفاک کے سوء خاتمہ کا بھی اندیشہ ہے۔ اور اسکی دوزخ دائمی عذاب کی شکل اختیار کرے اور نزع کے وقت توبہ بھی نصیب نہ ہو۔ جیسی خیانت ہوگی اسکی ویسی ہی توبہ بھی ہوگی۔

(۳۵۴۳) جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ کی دوری سے محسوس ہوگی۔

(۳۵۴۴) بدترین حکمراں و حکام وہ ہیں جو اپنے عوام کی کمر توڑ ڈالیں ان پر نا قابل برداشت ٹیکسوں کا بوجھ دھر دیں سخت احکام سے رعایا کو نت نئی پریشانیوں الجھنوں میں ڈال دیں۔ آجکل کے حکمرانوں و حکام کا یہی حال ہے۔

(۳۵۴۵) پیارے نبی ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپ کو اپنی امت سے اتنا پیار ہے کہ کوئی آپکی امت پر ظلم کرے تو پیارے نبی ﷺ کے قلب پاک کو بہت ہی اذیت ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یقیناً تشریف لائے تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے گراں ہیں ان پر وہ جو تکلیف پہونچے تمکو بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے ایمان والوں کیساتھ بیحد مہربان بے انتہا رحم والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۸۴) ظالم حکمراں کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد ہے۔ عادل حکمراں نرم دل حکمراں دونوں جہاں میں کامیاب و کامراں ہے کہ وہ نبوی دعاء کا مستحق ہے۔

(۳۵۴۶) داہنی طرف یہ کنایہ ہے قربت و عزت سے داہنا صرف

(۳۵۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک منصف حکمراں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر ہوں گے بیحد مہربان کے داہنی طرف اور اللہ تعالیٰ کے دونوں کی دونوں طرف داہنی ہیں اور جو انصاف کرتے ہیں اپنے احکام میں اور اپنے اہل وعیال میں انکا جنکے وہ والی ہیں۔

(۳۵۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو اور نہ خلیفہ بنایا کسی خلیفہ کو مگر ہوئے اسکے دو مشیر ایک مشیر تو حکم دیتا ہے اسکو اچھائی کا اور ابھارتا ہے اس کو اس پر اور دوسرا مشیر حکم دیتا ہے اسکو برائی کا اور ابھارتا ہے اس کو اس پر اور محفوظ وہ ہے جس کو بچائے اللہ تعالیٰ۔

(۳۵۴۸) حدیث شریف: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرْطِ مِنَ الْاَمِيْرِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت قیس ابن سعد سے مروی تھے پیارے نبی ﷺ کے پاس کوتوال کے درجے میں بہ نسبت امیر کے۔

(۳۵۴۹) حدیث شریف: لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ فَارِسٍ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: جب خبر پہونچی پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ فارس والوں نے بادشاہ بنالیا ہے اپنے آپ پر کسریٰ کی بیٹی کو تو فرمایا پیارے رسول نے کبھی فلاح نہ پائے گی وہ قوم جو والی بنائے اپنے کام کا عورت کو۔

(۳۵۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں حکم فرماتا ہوں تم کو پانچ کا، جماعت کا اور سننے کا اور فرمانبرداری کا

3546 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मुन्सिफ़ हुक्मराँ अल्लाह तआला की बारगाह में नूर के मिम्बरों पर होंगे बेहद मेहरबान के दाहनी तरफ़ और अल्लाह तआला के दोनों की दोनों तरफ़ दाहनी हैं और जो इंसाफ़ करते हैं अपने एहकाम में और अपने अहलो अयाल में उनका जिनके वो वाली हैं।

3547 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं भेजा अल्लाह तआला ने किसी नबी को और न ख़लीफ़ा बनाया किसी ख़लीफ़ा को मगर हुये उसके दो मुशीर एक मुशीर तो हुक्म देता है उसको अच्छाई का और उभारता है उसको उस पर और दूसरा मुशीर हुक्म देता है उसको बुराई का और उभारता है उसको उस पर और महफ़ूज़ वो है जिसको बचाये अल्लाह तआला।

3548 हदीस शरीफ़:– हज़रते क़ैस इब्ने सअद से मरवी कि थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास कोतवाल के दर्जे में बनिस्बत अमीर के।

3549 हदीस शरीफ़:– जब ख़बर पहुंची प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि फ़ारस वालों ने बादशाह बना लिया है अपने आप पर कसरा की बेटी को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कभी फ़लाह न पायेगी वो क़ौम जो वाली बनाये अपने क़ौम का औरत को।

سمجھانے کیلئے ہے کہ دنیاوی بادشاہوں کے ہاں جسے عزت دیتے ہیں اسے داہنے بٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دائیں بائیں سے پاک ہے۔ اور بائیں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے۔ حکومت وسلطنت کے معاملات ہوں یا امور خانہ داری یا یتامیٰ و مساکین وبیوگان کے حقوق سب میں عدل وانصاف کوشیوہ بنائے۔ اور خود اپنی ذات کے بارےمیں بھی عدل وانصاف کی ریت اپنائے۔ گل چھرے نہ اُڑائے سیدنا حضرت ملاعلی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرقاۃ شریف میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کی امت کو تین قسمیں فرمائی ہیں۔ (۱) ظالم (۲) مقتصد (۳) سابق۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر وارث بنایا ہم نے کتاب کا انکو جنہیں چن لیا ہم نے بندوں میں سے اپنے تو کچھ تو ان میں سے ظلم ڈھانے والے ہیں اپنے آپ پر اور کچھ ان میں سے درمیانی چال چلنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے آگے بڑھنے والے ہیں بھلائیوں میں حکم سے اللہ کے۔ یہی فضل ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کے وسیلے سے قرآن کریم امت محمدیہ کو عطا فرمایا۔ جسے تمام امتوں پر فضیلت دی اور حضور انور ﷺ کی غلامی و نیازمندی کی کرامت وشرافت سے مشرف فرمایا۔ اس امت کے لوگ مختلف مدارج ومراتب رکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور مقتصد درمیانی چال چلنے والا وہ جسکے عمل ریا سے ہوں ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمت الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے۔ حدیث شریف حضور انور ﷺ نے فرمایا ہمارا سابق تو سابق ہی ہے اور مقتصد ناجی اور ظالم مغفور ہے۔ حدیث شریف حضور انور ﷺ نے فرمایا نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائیگی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائیگا۔ اسکو پریشانی پیش آئیگی۔ پھر جنت میں داخل ہوگا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جنکے لئے حضور انور ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔ اور مقتصد وہ اصحاب کرام ہیں جو آپکے طریقے پر عامل رہے۔ اور ظالم لنفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں۔ یہ حضرت ام المومنین کا یہ کمال انکسار تھا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقے میں شمار فرمایا باوجود اس جلالت وعزت اور رفعت ومنزلت کے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو عطا فرمائی تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہمارا گنہگار معاف ہے یعنی آخرکار معافی ملے گی۔ اور درمیانہ روی سے کام لینے والا سلامت ہے اور جو آگے بڑھے سب سے آگے بڑھے (نیکیوں میں) تو اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے یہاں بخل نہیں۔ حضور انور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے بعد اس کتاب (قرآن کریم) کا وارث امت محمدیہ کو بنایا گیا ہے۔ اور امت کے حالات مختلف ہیں تو انہیں تین طبقات میں لکھا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو ایمان کی صحت کے باوجود گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وہ کہ جو درمیانہ چال چلتے ہیں نہ تو گناہوں میں منہمک رہتے ہیں اور نہ ہمہ دم مشغول ومعروف عبادت رہتے ہیں۔ تیسرے وہ کہ جو نیکیوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ وہ مستحبات کو بھی نہیں چھوڑتے اور مکروہ تنزیہی وخلاف اولیٰ سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ اور انجام ومآل کے اعتبار سے ویسے سب چنے ہوئے بندوں میں شمار ہیں۔ کیونکہ جلد یا بدیر سب ہی جنتی ہیں۔ کیسا بھی گنہگار ہے بہر حال جنت کا حقدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا عالم حافظ قاری محافظ مفسر حضور انور ﷺ کی امت کے حفاظ قراء علماء و مفسرین کو بنایا۔ اس میں امت محمدیہ کی عزت افزائی ہے۔ اسے قرآن کریم کی خدمت نصیب کی اور اسے تمام امتوں سے افضل قرار دیا۔ حضرات علماء کرام وارث نبی پاک نائب رسول مقبول اور وارث قرآن کریم ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۶۷)

(۳۵۴۷) یہاں خلیفہ سے مراد خلیفۃ المسلمین یعنی بادشاہ اسلام مراد ہے۔ ہر ایک کے ساتھ قدرتی طور پر اچھے برے مشیر ہوتے ہیں برے مشیر سے ہم اللہ تعالیٰ کے بچائے بنا نہیں بچ سکتے۔ اچھے مشیر سے مراد فرشتہ ہے اور برے مشیر سے مراد قرین شیطان ہے۔ سبکا قرین شیطان ہے مگر پیارے نبی ﷺ کا قرین مسلمان ہے۔ شرعی اصطلاح میں معصوم صرف حضرات انبیاء کرام ورسلان عظام اور حضرات ملائکہ کرام ہیں اور بعض حضرات اولیاء کرام محفوظ ہیں۔ معصوم وہ ہے جو گناہ نہ کر سکے۔ محفوظ وہ ہے جو گناہ نہ کرے۔ اس حدیث

شریف میں لفظ معصوم لغوی معنی میں ہے جو محفوظ کو بھی شامل ہے۔

(۳۵۴۸) پیارے نبی ﷺ احکام نافذ فرماتے تھے اور سیدنا حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان احکام رسول کو جاری فرماتے تھے جیسے قید کرنا۔ فیصلے سنانا، سلطان کے ماتحت ایسے لوگوں کا ہونا سنت ہے جو فرمان شاہی جاری کریں۔

(۳۵۴۹) پہلے بادشاہوں کے القاب ہوتے تھے جیسے شاہ روم کا لقب قیصر شاہ مصر کا لقب عزیز شاہ یمن کا لقب تبع ایسے ہی شاہ فارس کا لقب کسریٰ ہے۔ کسریٰ معرب ہے خسرو کا۔ خسرو کے معنی ہیں بڑا بادشاہ۔ پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں عرض کیا گیا کہ جب کسریٰ مرا تو فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنا لیا ہے پیارے نبی ﷺ کا جلال حرکت میں آ گیا کہ عورت کو بادشاہ کیوں بنایا۔ جس قوم کی حاکم و بادشاہ عورت ہوگی وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی حیران و پریشان رہے گی ناکام و ناکامراں رہے گی کیونکہ عورت ولی بننے اور حکمراں بننے کے لائق نہیں ہے۔ عورت امام یا قاضی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ عہدے کامل عقل اور آزادی چاہتے ہیں اور عورت ناقص العقل بھی ہے اور درون خانہ بھی رہتی ہے۔ البتہ جو عورتیں گواہی دے سکتی ہیں اور ان کی گواہی درست ہے تو وہ پنچ بن سکتی ہیں نہ کہ جج۔ گویا کہ خاص شخصوں کی پنچ بن سکتی ہے اور عورت کی جہاں گواہی درست نہیں ہے وہاں وہ پنچ بھی نہیں بن سکتی۔ پاکستان میں ۱۹۶۵ء کے الیکشن میں صدارتی انتخاب میں دشمنان رسول نے ایک مسلم مرد کے مقابلے میں ایک عورت کو کھڑا کیا اور اسکو کامیاب کرنے کیلئے زمین و آسمان کے قلابے کہ کسی طرح مسلم عوام پر ایک عورت کو حکمراں بنا دیا جائے تمام دشمنان رسول ایک طرف تھے اور تمام عاشقان رسول ایک طرف۔ آخر کار فتح کا سہرا عشاق کے سر رہا اور دشمن ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس وقت عاشقان رسول اہلسنت جماعت نے یہی حدیث پاک پیش کی تھی جسے تمام مومنین و مومنات نے آنکھوں سے لگایا اور تمام گستاخوں کو نظروں سے گرایا۔ اسلام میں بادشاہ اور حاکم ہونے کیلئے مرد ہونا شرط ہے۔ حاکم مسلمان آزاد عاقل بالغ مرد ہونا چاہیے عورتیں ناقص العقل بھی ہیں اور ناقص دین بھی (شرح عقائد نسفی صفحہ ۲۲۴) سیدنا حضرت ملا احمد جیون جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبوت، خلافت، امامت، اذان، خطبہ مردوں کیلئے خاص ہے (تفسیرات احمدیہ شریف) ملکہ بلقیس کا سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں بادشاہ ہونا ایسا ہی تھا جیسے عیسائیوں میں ملکہ وکٹوریہ و ملکہ الزبتھ۔ یہ اسلام کے خلاف ہے تمام گناہوں کی سزا آخرت میں ہوگی مگر عورت کو حاکم بنانے کی سزا دنیا و آخرت دونوں میں ملے گی۔ دوسرے گناہوں کا تعلق صرف مسلمانوں سے ہوتا ہے کہ احکام اسلامی انہیں پہ جاری ہوتے ہیں مگر عورت کو حکمراں بنانے کی شامت ایسی ہے کہ کفار بھی اسکی زد میں آجاتے ہیں۔ عورت کو حاکم بنانا بہت بڑا جرم ہے۔

(۳۵۵۰) اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کا حکم فرمایا ہے۔ (۱) جماعت (۲) سماعت (۳) اطاعت (۴) ہجرت (۵) جہاد۔ جماعت سے مراد یہ ہے کہ عقائد و اعمال میں مسلمانوں کی جماعت کیساتھ رہو جس پر امت مسلمہ کا اجماع ہو جائے اسکا اتباع کرو اور سلف صالحین کی پیروی کرو (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) جو عقائد و اعمال میں تھوڑا سا بھی جماعت مسلمین کے خلاف ہو جائے تو اس نے اسلام کا ذمہ اور اللہ تعالیٰ کا عہد توڑ دیا اب پھر جماعت مسلمین کی طرف پلٹے یعنی اپنی بدعقیدگی سے توبہ کرے کہ در توبہ کھلا ہوا ہے۔ سماعت و اطاعت یہ ہے کہ حضرات علماء کرام و اولیاء عظام کی حق باتیں سنو اور ان کو مانو حاکم اسلام کی اطاعت ہر جائز حکم میں کرو۔ ہجرت یہ ہے کہ جہاں اسلامی آزادی نہ ہو کفار تنگ کرتے ہوں وہاں سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ جہاد یہ ہے کہ کفار سے اور اپنے نفس ناہنجار سے جہاد کرتے رہو۔ کفار سے جہاد تو کبھی اور کسی کو نصیب ہوتا ہے مگر نفس سے جہاد تو ہر وقت ہر مسلمان کو کرنا پڑتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! جہاد کرو تم ان سے جو قریب رہتے ہیں تمہارے بے ایمانوں میں سے۔ اور چاہیے کہ چاہیں وہ تم میں سختی اور جان لو تم بے شک اللہ کی رحمت پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۴) سب سے قریبی کافر اپنا نفس امارہ ہے۔ جاہلیت کا بلاوا یہ ہے کہ اسلام سے پہلے کفار و مشرکین اپنے کنبے قبیلے والوں کو اپنے جائز و ناجائز ہر طرح کی مدد کے لئے پکارتے تھے اور اسکے کنبے

قبیلے والے بنا سوچے سمجھے اسکی مدد کرتے تھے خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو تا بس انہیں اپنے کی حمایت کرنا ہے حق و ناحق سے کوئی سروکار نہیں۔ اسلام نے اس پکارنے اور اس حمایت و نصرت کا زبردست کھنڈن کیا ہے اور اس ناجائز حمایت کو کنڈم کیا ہے۔ آج بھی رخ بدلکر یہی بات رواج پا رہی ہے کہ لوگوں میں ملکی، صوبائی، ضلعی تعصب روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اسلامی اخوت و محبت کی ارتی سج رہی ہے۔ اب تو برادری واد ایسے عروج پر ہے کہ الامان الحفیظ۔ مسلمان اچھی طرح یاد رکھیں کہ ہم برادری میں نہ تو شیخ مغل پٹھان ہیں اور نہ ہی انصاری و منصوری ہیں بلکہ ہم سب سنی مسلمان ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بس تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸) اگر کوئی شخص جماعت مسلمین سے کٹ گیا اور اسنے اپنا الگ ڈھرا اپنا لیا کہ کفار سے ملنا جلنا ان سے دوستی کرنا اور ایمان والوں کو مشرک و بدعتی کہنا ایمان والوں سے نفرت کرنا کفار و مشرکین کی چلم بھرنا عقائد باطلہ رکھنا، عقائد حقہ سے گریز کرنا، اعمال صالحہ سے ہٹنا بچنا اور اعمال خبیثہ کو گلے لگانا پھر اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا اور اپنی نماز اور اپنے روزے کی دہائی دینا سب اکارت ہے۔ جہنم کی ڈاٹ ہے۔ اس حدیث شریف میں ان لوگوں کیلئے عبرت ہے جو گندے عقائد رکھتے ہیں اور اعمال حسنہ سے کڑھتے اور اپنی عبادات پر اکڑتے ہیں اور سواد اعظم سے کتراتے ہیں جماعت مسلمین سے خود کو الگ تھلگ رکھتے ہیں۔ وہ شعلوں اور شراروں کا کھیل کھیل رہے ہیں خیریت اسمیں ہے کہ جماعت مسلمین کی طرف پلٹ آئیں۔ اور اپنے اسلاف کے قدموں کو چومیں اور انکے نقوش قدم پر چلیں۔ یہی صراط اہلسنت ہے اور یہی جماعت اہلسنت ہے اور اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۳۵۵۱) عموماً اہل ثروت بہت باریک کپڑا کرتے، قمیص میں استعمال کرتے ہیں وہ ایسا لباس پہنے ہوئے تھے سیدنا حضرت ابو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باریک لباس پر اعتراض فرما دیا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خاموش فرما دیا اور ایک فرمان عالیشان انہیں سنا دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ سلطان اسلام کے وقار سے اسلام کا وقار ہے۔ مسلمانوں کا رعب ہے اور ملک کا انتظام ہے جب سلطان اسلام کا وقار ہی خاک میں مل جائیگا تو پھر اسلام کا دبدبہ مسلمانوں کی شوکت، اور اسلامی حکومت کا طمطراق متاثر ہوگا جو بلاشبہ ملک و ملت کا عظیم نقصان ہوگا۔ باریک کپڑے کا کرتہ قمیص پہنا تو جرم نہیں ہے مگر وقار سلطان اسلام مجروح کرنا ضرور جرم ہے اور اس جرم کا مرتکب اس وعید کا مستحق ہے جو حدیث پاک میں مذکور ہے۔ سراج خانوادۂ نبوت سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ نہایت ہی عالیشان جبہ شریف زیب تن فرماتے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے پیارے نبی ﷺ کے پیارے بیٹے! یہ لباس آپ کیلئے موزوں نہیں ہے تو حضرت امام جعفر صادق نے حضرت سفیان کا ہاتھ اپنے جبہ شریف کی آستین میں ڈالا دیکھا کہ نیچے پشمینہ کا جبہ شریف ہے۔ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اوپر والا لباس مخلوق کیلئے ہے۔ اور یہ اندر والا لباس خالق کیلئے ہے (مرقاۃ شریف) اچھا لباس پہننا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکرانہ ہے۔ آجکل اعلیٰ لباس ذریعہ عزت ہے لباس فاخرہ والوں کو سماج میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ فرقد سنجی ٹاٹ کا لباس پہنتا تھا جب وہ سیدنا امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالی میں حاضر ہوا تو آپ نہایت عمدہ لباس زیب تن فرمائے جلوہ زن تھے وہ ٹاٹ پوش بنظر اعتراض آپ کے لباس شریف کو چھونے لگا تو حضرت امام حسن نے فرمایا کیا دیکھتا ہے مجھ پر جنتیوں کا لباس ہے اور تجھ پر دوزخیوں کا لباس ہے پھر حضرت امام حسن نے فرمایا اکثر ٹاٹ پہننے والے دوزخی ہوں گے جنکے جسم پر تو ٹاٹ ہے مگر دل میں تکبر ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضور غوث اعظم پیر پیراں میر میراں شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ آپ اتنا قیمتی جبہ شریف استعمال فرماتے تھے کہ ڈاکوؤں کی نیت خراب ہو گئی۔ ایک وعظ شریف فرما کر سرکار غوث پاک تشریف لا رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آپ کو روک لیا سرکار غوث اعظم کے جبہ شریف پر دست درازی کی جوں ہی جبہ شریف کا دامن پکڑا سرکار غوث اعظم نے دست دعا دراز فرمائے اور عرض کیا اے رب کریم تیرے ان

وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ

اور ہجرت کا اور راہ خدا میں جہاد کرنے کا اور بیشک جو نکلا جماعت سے ایک بالشت کی مقدار تو نکالدیا اس نے اسلام کا پھندا

مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعٰی بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰی جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ

اپنی گردن سے مگر یہ کہ لوٹ آئے اور جو بلائے جاہلیت کے بلاوے سے تو وہ دوزخیوں کے گروپ میں سے ہے اگرچہ روزہ رکھے

وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ۔ (رواہ احمد والترمذی)

اور نماز پڑھے اور خیال کرے کہ وہ مسلمان ہے۔

(۳۵۵۱) حدیث شریف: عَنْ زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ

ترجمہ: حضرت زیاد ابن کسیب عدوی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں تھا حضرت ابو بکرہ کے ساتھ حضرت ابن عامر کے منبر کے نیچے

وَهُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَةَ

اور وہ خطبہ دے رہے تھے اور ان پر باریک کپڑے تھے تو فرمایا حضرت ابو بلال نے دیکھو امیر کو کہ پہنتا ہے فساق کا لباس تو فرمایا حضرت ابو بکرہ نے

اُسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ

کہ خاموش ہو جایئے میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول جو توہین کرے اللہ تعالیٰ کے بنائے بادشاہ کی

فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ (رواہ الترمذی)

زمین میں تو ذلیل فرمادے گا اسکو اللہ تعالیٰ۔

(۳۵۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا طَاعَةَ الْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمانبرداری کسی مخلوق کیلئے خالق کی نافرمانی میں۔

(۳۵۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی کسی کنبے کا امیر مگر لایا جائے گا اسکو

3550 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैं हुक्म फ़रमाता हूँ तुमको पांच का जमाअत का और सुनने का और फ़रमाँबरदारी का और हिजरत का और राहे खुदा में जिहाद करने का और बेशक जो निकला जमाअत से एक बालिश्त की मिक़दार तो निकाल दिया उसने इस्लाम का फंदा अपनी गर्दन से मगर यह कि लौट आये और जो बुलाये जाहिलियत के बुलावे से तो वो दोज़ख़ियों के गुरुप में से है अगरचे रोज़ा रखे और नमाज पढे और ख्याल करे कि वो मुसलमान है।
3551 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़्याद इब्ने कसीब अदवी से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैं था हज़रते अबू बक्र के साथ हज़रते इब्ने आमिर के मिम्बर के नीचे और वो खुत्बा दे रहे थे और उन पर बारीक कपड़े थे तो फ़रमाया हज़रते अबू बिलाल ने देखो अमीर को कि पहनता है फ़ुस्साक़ का लिबास तो फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने कि खामोश हो जाइये मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फरमाते हैं प्यारे रसूल जो तौहीन करे अल्लाह तआला के बनाये बादशाह की ज़मीन में तो ज़लील फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला।
3552 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं फ़रमाँबरदारी किसी मखलूक के लिये खालिक की नाफ़रमानी मे।
3553 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है कोई किसी कुनबे

بندوں نے بدبختی ہی سے کہا تیرے بندے عبدالقادر کا دامن پکڑ لیا ہے اب یہ دامن ان کے ہاتھوں سے تا قیامت نہ چھوٹے۔ آن کی آن میں ڈاکوؤں کے دل کی کایا پلٹ دی لٹیروں کو ولایت کا اونچا مقام عطا فرمادیا۔ آدمی کی شان لباس سے بھی ہوتی ہے۔

(۳۵۵۲) کوئی بندہ گناہ کا حکم دے یا نیکی سے روکے تو اس کی بات نہ مانی جائیگی اگرچہ وہ باپ ہو استاد ہو، پیر ہو، حاکم ہو، بادشاہ اسلام ہو۔ لیکن پیارے نبی ﷺ کی بات الگ ہے اگر پیارے نبی ﷺ کسی بات کا حکم فرمائیں اور وہ بظاہر قرآن کریم کے بھی خلاف ہو تو اسکا کرنا واجب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے حکم صادر فرمانے کے بعد وہ گناہ نہیں رہا بلکہ نیکی بن گیا۔ اسکی صدہا مثالیں موجود ہیں مثلاً سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں دوسرے نکاح کی اجازت نہ دینا۔ سیدنا حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک گواہی دو گواہیوں کے برابر ہونا۔ حضرات صحابہ کرام کو اکڑ کر چلنے کا حکم دینا اور پھر حضرات صحابہ کرام کا اکڑ کر چلنا اور آج تک تمام حجاج کا اکڑ کر چلنا اور صبح قیامت تک اکڑ کر چلتے رہنا۔ پیارے نبی ﷺ کے حکم سے بائیکاٹ کے زمانے میں سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر انکی بیوی حرام رہیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن تمیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو رافع کے قتل کیلئے جھوٹ بولنے کی اجازت دیدینا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت علی نے فرمایا کہ مجھ سے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہے کہ یہودیوں نے تو انہیں بہتان لگائے اور عیسائیوں نے انہیں حد سے بڑھایا۔ بعض تمہیں حد سے بڑھائیں گے اور بعض تمہیں بہتان لگائیں گے۔ حضرت علی نے فرمایا مجھے حد سے بڑھانے والے محب بھی ہلاک ہونگے اور بہتان لگانے والے دشمن بھی ہلاک ہونگے۔ میں نبی اور صاحب وحی نہیں ہوں اگر میں تمکو اچھی بات کا حکم فرماؤں تو میری اطاعت کرو اگر بری بات کا حکم دوں میں یا اور کوئی تو اطاعت جائز نہیں (مرقاۃ شریف) اس روایت نے تو رافضیوں اور خارجیوں کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی ہیں۔ کہ یہ محبت کا سوانگ رچانے والے بھی ہلاکت کے قعر عمیق میں ہیں اور میری مخالفت میں پاپڑ بیلنے والے بھی تباہی کے قعر عمیق میں ڈبکی لگا رہے ہیں۔ صرف اہلسنت ہیں جو صراط مستقیم پر ہیں اور افراط و تفریط کی لعنت و ہلاکت سے محفوظ و مامون ہیں۔

(۳۵۵۳) اس حدیث شریف میں وہ امیر مراد ہے جو خواہشات نفس کی تکمیل کیلئے بخوشی و بکوشش امیر بنے ایسا شخص اگر دس افراد ہی کا امیر کیوں نہ ہو تو میدان قیامت میں گلے میں طوق پہنے آئیگا۔ حساب و کتاب کے بعد یہ طوق اتر جائے یا پھر ہمیشہ کیلئے گلے کا ہار بن جائے۔ یہ امراء اگر عادل تھے تو رہائی پائیں گے اور اگر ظالم و جابر تھے تو پکڑے جائیں گے۔ لہٰذا یہ حدیث شریف سیدنا حضرت سلیمان اور سیدنا حضرت یوسف علیہما السلام یا حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے نہیں ہے۔

(۳۵۵۴) امراء سے مراد تو سلطان و حکام ہیں اور عرفاء سے مراد چودھری و نمبردار و پردھان ہیں جو حاکم و رعایا کے درمیان واسطہ ہوں کہ رعایا کے حالات و معاملات حکومت کو پہنچاتے ہوں اور امانت دار سے خزانچی مراد ہیں جو حکومت کی طرف سے ٹیکس و خراج کی رقم یا مال کے نگراں و نگہباں ہوں۔ اسمیں یتیموں کے والی اور وصی بھی داخل ہیں۔ چونکہ ان عہدوں پر پہونچ کر خود کو حقوق سے بچانا بہت مشکل ہوتا ہے اسلئے یہ ارشاد پاک ہوا ہے۔ مگر یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ اس حدیث شریف میں بھی یہ وعید انکے لئے ہے جو کہ نفس کی خاطر بکوشش و خوشی یہ پد حاصل کرے اور ظلم و بربریت کا ماحول برپا کرے۔

(۳۵۵۵) ملک و قوم اور اسلام کو بادشاہ اور حکام کی سخت ضرورت ہے کہ ان سے دین بھی قائم اور دنیا بھی امن و شانتی کیساتھ برقرار رہتی ہے لیکن سرداری ملنے کے بعد اکثر لوگوں کے پائے ثبات میں لغزش آجاتی ہے اور وہ الٹے سیدھے ہاتھ پاؤں پھینکنے لگتے ہیں۔ ظلم و ستم، حقوق کا غصب، حمایت بے جا کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر یہ زیادتی جہنم میں جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر کبھی سردار چودھری بننا ہی پڑ جائے تو بہت ہی احتیاط کیساتھ اپنی فرض منصبی کو انجام دیا جائے تا کہ دارین کی سرخروئی حاصل ہو اور شعلوں و شراروں سے تحفظ ہو سکے۔ قوم کی سرداری یہ تلوار پر چلنے کے مترادف ہے۔

(۳۵۵۶) سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْيُوْبِقَهُ الْجَوْرُ۔ (رواه الدارمی)

قیامت کے دن گلے میں توق پڑا ہوا یہاں تک کہ چکرا دے اس کو انصاف یا ہلاک کر دے سکو ظلم۔

(۳۵۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاُمَرَاءِ وَيْلٌ لِّلْعُرَفَاءِ وَيْلٌ لِّلْاُمَنَاءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خرابی ہے امراء کیلئے، خرابی ہے سرداروں کیلئے، خرابی ہے امانت داروں کیلئے

لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

تمنا کریں گی قومیں قیامت کے دن کہ انکی پیشانیاں لٹکی ہوتیں سریہ میں کہ ہلتے ہوئے زمین و آسمان کے درمیان

وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ)

کہ انہوں نے نہ لی ہوتی سرداری۔

(۳۵۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک سرداری حق ہے اور ضروری ہے لوگوں کیلئے سرداروں میں سے

وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور لیکن سردار ہوں گے آگ میں۔

(۳۵۵۶) حدیث شریف: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ

ترجمہ: حضرت کعب ابن عجرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں پناہ میں دیتا ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی

مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ

احمقوں کی حکومت سے، عرض کیا حضرت کعب نے وہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کچھ حکام عنقریب ہونگے میرے بعد، جو پہونچا انکے پاس

فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَّرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ

تو سچا بتایا انکو باوجود انکے جھوٹ کے اور مدد کی انکی انکے ظلم پر تو نہیں ہے وہ مجھ سے اور نہ ہوں میں ان سے اور ہرگز نہ پہونچیں گے وہ میرے پاس حوض کوثر پر

का अमीर मगर लाया जायेगा उसको क़यामत के दिन गले में तौक़ पड़ा हुआ यहाँ तक कि चकरा दे उसको इंसाफ़ या हलाक करदे उसको जुल्म।

3554 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़रावी है उमरा के लिये खरावी है सरदारों के लिये ख़रावी है अमानतदारों के लिये, तमन्ना करेंगी क़ौमें क़यामत के दिन कि उनकी पेशानियां लटकी होती सरिये में कि हिलते हुये ज़मीन व.आसामान के दरमियान कि उन्होंने न ली होती सरदारी।

3555 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वेशक सरदारी हक़ है और ज़रुरी है लोगों के लिये सरदारों में से और लेकिन सरदार होंगे आग में।

3556 हदीस शरीफ़:– हज़रते कअव इब्ने उजरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुझसे फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं पनाह में देता हूँ तुमको अल्लाह तआला की एहमकों की हकूमत से, अर्ज़ किया हज़रते कअव ने वो क्या है या रसूलल्लाह? फ़रमाया पयारे रसूल ने कुछ हुक्काम होंगे मेरे बाद जो पहुंचा उनके पास तो सच्या वताया उनको वावजूद उनके झूठ के और मदद की उनकी उनके जुल्म पर तो नहीं हैं वो मुझसे और न हूँ मैं उनसे और हरगिज न पहुचेंगे वो मेर पास हौज़े कौसर पर और जो न पहुंचा उनके पास और न सच्या वताया उनको उनके झूठ की वजह से और न मदद की

۵۱ھ میں مدینہ شریف میں وصال ہوا وہیں تدفین عمل میں آئی۔ پیارے نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں احمقوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اس حدیث شریف میں اشارہ دیا گیا کہ تم نا اہلوں کی حکومت پاؤ گے اور انکے شر سے محفوظ رہو گے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے سب کی پیارے نبی ﷺ کو خبر ہے۔ چنانچہ یزید پلید، حجاج ابن یوسف وغیرہا جیسے گھٹیا لوگوں کی حکومت سے پہلے ہی آپ نے وصال شریف فرمایا اور وہ انکی شرارتوں، سفاہتوں کا شکار نہ ہو سکے۔ بعض جہلا اس حدیث شریف کو اصحابہ ثلثہ کے ادوار خلافت پر چسپاں کرنے کی مذموم سازش کرتے ہیں تو وہ خلافت رابعہ کو کیسے بچا سکیں گے۔ سیدنا حضرت کعب نے خود ان خلافتوں کا زمانہ پایا ہے اور انکی حمایت کی بلکہ حضرات خلفاء راشدین کے مبارک ہاتھوں پر شرف بیعت حاصل کیا۔ پیارے نبی ﷺ نے احمق حکام کی مذمت بیان فرمانے کے بعد وارننگ دی جو انکے حلقے میں جائے اور ان کی ہاں میں ہاں ملائے اور انکے جھوٹ کو سچ کر دکھائے اور ناحق پر بھی صدقنا کہے وہ شخص مجھ سے بے تعلق ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔ اس فرمان عالیشان کے آئینے میں یزید اینڈ پارٹی اپنی مکروہ صورت دیکھ سکتی ہے اور ہر حسینی، یزیدی ٹولے کے بارےمیں حق رائے قائم کر سکتا ہے حکام وسلاطین کی ظلم وزیادتی پر مدد کرنے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً (۱) ظالموں کی ظلم کی رغبت دینا (۲) انکے ظالمانہ جابرانہ قوانین کو رائج کرنا (۳)۔ ان کے ظلم وستم ڈھانے میں انکا ہاتھ بٹانا (۴) ان کے ظلم وستم کی حمایت کرنا (۵) یہ بکواس کرنا کہ یہ احکام حق ہیں۔ مرقاۃ شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی درزی نے دریافت کیا کہ ظالم حکام کے کپڑے سینا کیسا ہے؟ تو حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کہ جو ظالم سلطان کے کپڑے سینے کیلئے درزی کے ہاتھ سوئی فروخت کرے تو وہ بھی اس آیت کریمہ میں داخل ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور مت جھکو تم ان کی طرف جنہوں نے ظلم ڈھایا تو چھوئے گی تم کو آگ اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کو چھوڑ کر کوئی حمایتیوں میں سے پھر تم نہ مدد کئے جاؤ گے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۴۴)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ کسی طرف جھکنا مائل ہونا انکے ساتھ میل ومحبت رکھنے کو کہتے ہیں ظالموں کی اعمال سے راضی نہ ہو ان کیساتھ مداہنت نہ کرو کفار ومشرکین سے نہ ملو۔ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کیساتھ یعنی کافروں، مشرکوں، بے ایمانوں، گمراہوں، مرتدوں کیساتھ میل جول، رسم وراہ، مودت ومحبت انکی ہاں میں ہاں ملانا انکی خوشامد میں لگے رہنا ممنوع ہے۔ اگر تمہارا میلان بے ایمانوں کی طرف رہا تو تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم وراہ، میل جول، محبت ومودت رکھیں اور اسی سے انکے حال کو قیاس کریں جو خود ظالم ہیں انکا کیا حال ہوگا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۴۵) حوض کوثر جنت میں ہے اسکی نہر میدان حشر میں بھی ہوگی جہاں پیارے نبی ﷺ کے مستانے پی پی کے پیاس بجھائیں گے اور ساقی کوثر پلائیں گے اور خوب پلائیں گے۔

شاہ کوثر لب کوثر لئے جام کوثر
جلوہ افروز ہیں امت کو پلانے کیلئے (یانبی)

ظالم حکمرانوں سے قریب ہونا پیارے نبی ﷺ سے دور ہونا ہے اور ان سے دور ہونا پیارے نبی ﷺ سے قریب ہونا ہے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو ظالم کے ظالمانہ حکم سے راضی ہوا اگرچہ اس ظالم حاکم سے غائب ودور ہو مگر وہ حاضر وقریب ہے۔ پھر آپ نے بھی وہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو ابھی نقل کی گئی ہے کہ مت جھکو تم ان کی طرف۔ اس حدیث شریف میں ظالم حکمرانوں کے لئے وعید شدید ہے۔

(۳۵۵۷) "بادیہ نشیں" جنگل میں رہنے بسنے والے اکثر سخت دل تندمزاج ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہیں علم کی روشنی نہیں مل پاتی اور حضرات علماء کرام کی معیت نصیب نہیں ہوتی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ گنوار زیادہ سخت ہیں کفر میں اور نفاق میں اور زیادہ مستحق ہیں اسکے کہ جانیں وہ ان احکام کو جو نازل فرمائے اللہ نے اپنے رسول پر اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ جنگل والوں کے مقابلے میں شہر والوں میں علم وحکمت زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ جنگل والے محافل علم اور صحبت

وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ
اور جو نہ پہونچا انکے پاس اور نہ سچا بتایا انکو انکے جھوٹ کی وجہ سے اور نہ مدد کی انکی انکے ظلم پر تو وہ میرے ہی ہیں میں انکا ہوں
وَاُولٰٓئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَى الْحَوْضِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)
اور وہی پہونچیں گے میرے پاس حوض کوثر پر۔

(۳۵۵۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)
ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا جو رہتا ہے جنگل میں سخت دل ہوتا ہے اور جو پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے وہ غافل رہتا ہے اور جو شخص آتا جاتا ہے بادشاہ کے پاس وہ فتنے میں ڈالدیا جاتا ہے۔

(۳۵۵۸) حدیث شریف: مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)
ترجمہ: جو شخص کہ چپٹا رہا بادشاہ کو تو فتنے میں پڑتا ہے اور نہیں بڑھاتا کوئی بندہ سلطان سے قریب ہوکر مگر بڑھالیتا ہے اللہ تعالیٰ سے دوری کو۔

(۳۵۵۹) حدیث شریف: عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَّلَا كَاتِبًا وَّلَا عَرِيْفًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)
ترجمہ: حضرت مقدام ابن معدی کرب سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مارا انکے کندھے پر پھر فرمایا پیارے رسول نے کامیاب ہوگئے اے قدیم اگر مرو تم اس حالت میں کہ نہ ہو تم حاکم اور نہ منشی اور نہ چودھری۔

(۳۵۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں ٹیکس وصول کرنے والا

उनकी उनके जुल्म पर तो वो मेरे ही हैं मैं उनका हूँ और वही पहुंचेंगे मेरे पास हौज़े कौसर पर।
3557 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जो रहता है जंगल में सख़्त दिल होता है और जो पीछे पड़ा रहाता है शिकार के वो गाफ़िल रहता है और जो शख़्स आता जाता है बादशाह के पास वो फितने में डाल दिया जाता है।
3558 हदीस शरीफ़:– वो शख़्स कि चिमटा रहा बादशाह को तो फ़ितने में पड़ता है और नहीं बढ़ाता कोई बंदा सुल्तान से करीब होकर मगर बढ़ा लेता है अल्लाह तआला से दूरी को।
3559 हदीस शरीफ़:– हज़रते मिक़्दाम इब्ने मादी कर्ब से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाथ मारा उनके कंधे पर फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कामयाब हो गये ऐ कदीम अगर मरो तुम इस हालत में न हो तुम हाकिम और न मुंशी और न चौधरी।
3560 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं दाख़िल होगा जन्नत में टैक्स वसूल करने वाला यानि जो वसूल करता है उश्र लोगों से।
3561 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक सबसे ज़्यादा पसंदीदा

علماء سے دور رہتے ہیں جنگل کے رہنے والوں میں جہالت وبدعملی وبے عملی زیادہ ہوتی ہے۔ اہل عرب کا مقولہ ہے کہ "علم شہروں میں اور جہالت جنگلوں میں" جنگل کے رہنے والے کو امام نہ بنانا چاہئے (تفسیر روح البیان شریف۔) (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۷۳)

جو حضرات علماء دین دیہات وجنگل میں رہیں یا وہ دیہات وجنگل والے جو حضرات علماء کرام سے تعلق ووابستگی رکھیں اور شہر میں آتے جاتے رہیں وہ اس حکم سے خارج ہیں۔ حضرات علماء حق اہلسنت و جماعت کی صحبت بابرکت بڑی عظمتوں کی حامل ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ حضرات علماء اہلسنت کی صحبت وسنگت اختیار کریں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور رہو تم سچوں کیساتھ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ جملہ معاصی ترک کر دئے جائیں اور سچوں کی صحبت رکھو اور انہیں جیسے کام کرو۔ جو صادق الایمان مخلص ہیں ان کے اقوال وافعال کو اپناؤ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بصد اخلاص تصدیق کرتے ہیں۔ سیّدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ صادقین سے مراد سیّدنا امیر المومنین حضرت صدیق اکبر اور سیّدنا امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ سیّدنا ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین مراد ہیں۔ سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ لوگ مراد ہیں جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلوب واعمال مستقیم رہے اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اجماع حُجت ہے کیونکہ صادقین کیساتھ رہنے کا حکم فرمایا گیا اس سے انکے اقوال کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔ صادقین یہ اولیاء کرام کی جماعت ہے۔ جس جماعت میں اولیاء کرام ہوں وہ جماعت حق ہے برحق ہے۔ یہ صادقین اولیاء کرام صرف اہلسنت وجماعت میں ہوتے ہیں۔ پھل پھول اسی شاخ میں لگتے ہیں جس کا تعلق جڑ سے ہو۔ بنی اسرائیل میں ہزاروں اولیاء کرام پیدا ہوئے مگر جب ان کا دین منسوخ ہوگیا تو ولایت بند ہوگئی۔ ہمارا دین بھی زندہ ہے ہمارے نبی بھی زندہ ہیں تو ہمارے یہاں ولایت بھی زندہ ہے اور اولیاء کرام پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیشہ اس جماعت کیساتھ رہو جسمیں سچے یعنی اولیاء کرام ہوں (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۸۲)

اور علماء سوء سے دور ونفور ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ تو نہ بیٹھیں آپ یاد آنے کے بعد ان لوگوں کیساتھ جو ظلم ڈھانے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ ایمان والوں کو کفار کی ہم نشینی ترک کرنا لازمی وضروری ہے۔ بے دینوں، بدمذہبوں، بدعقیدوں کی مجلس میں دین کا احترام نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں ایسے ہی ان کے جلسوں، کانفرنسوں، اجتماعات میں جانا جائز نہیں کہ یہ دین اور صاحب دین حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں شرکت کیلئے سننے کے لئے جانا جائز نہیں۔ اور جواب کے لئے جانا رد کرنے کیلئے جانا ہم نشینی اور سننے کی شرکت نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون کے دربار میں بھیجا گیا انکی باتیں سننے اور جذبۂ شرکت سے نہیں بلکہ انکی تردید کیلئے۔ دنیاوی کاروبار کیلئے کفار کے پاس جانا انکے پاس نشست وبرخاست جائز ہے تبلیغ دین کیلئے انکے پاس جانا جائز بلکہ ثواب ہے۔ اگر تم بھول کر کفار کے جلسوں میں چلے جاؤ تو یاد آتے ہی وہاں سے ہٹ جاؤ وہاں نہ ٹھہرو۔ بری صحبت سے بچنا بہت ضروری ہے۔ برا یار بڑے مار (سانپ) سے بدتر ہے۔ کہ برا سانپ جان لیتا ہے اور برا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۲)

جو شکاری شکار کو اپنا مشغلہ ووطیرہ بنالیتا ہے کہ محض شوقیہ شکار کھیلتا ہے تو عام طور پر وہ ذکر الٰہی، نماز وروزہ جماعت وجمعہ اور رقت قلب سے محروم رہتا ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری حیات طیبہ میں کبھی شکار نہ فرمایا مگر شکار کرنے کو منع بھی نہ فرمایا۔ بعض حضرات صحابہ کرام اور بعض حضرات اولیاء کرام نے شکار فرمایا ہے۔ شکار کا ذکر تو قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ حلال فرمادیا گیا تمہارے لئے شکار دریا کا اور اسکا کھانا فائدے کیلئے تمہارے اور مسافروں کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۹۴) شکار حلال ہے مگر اس حدیث شریف میں جس شکار کا ذکر ہے وہ مشغلۂ شوقیہ ہے کہ کسی کی جان سے کھیلنا خود کو غفلت کی نذر کرنا ہے۔ شکار کرنا حلال اور شکار کھیلنا منع ہے جو شخص ظالم بادشاہ کی چاپلوسی، جی

حضوری، چچہ گیری کیلئے دربار شاہی میں آرجار رکھے گا وہ اپنا دین اور اپنی دنیا برباد کرلیگا کیونکہ اسکے ظلم کی حمایت کریگا تو اسکے اپنے دین کی بربادی ہوگی اور اگر بادشاہ کی مخالفت کریگا تو اپنی دنیا کو تباہ کریگا کہ قہر شاہی کا شکار ہوجائیگا۔ اگر کوئی عادل بادشاہ کا مصاحب بنے اسکے عدل کی حمایت کرنے، ملک میں دین وسنیت کے رائج کرنے اور بادشاہ کو اچھے مشورے دینے کیلئے تو وہ اعلیٰ درجے کا مجاہد ہے اور اگر ظالم بادشاہ کے یہاں آرجار رکھے اسکی اصلاح کیلئے نہ کہ اسکی ہاں میں ہاں ملانے کیلئے تو وہ شخص غازی ہوگا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات خلفاء ثلٰثہ کے مصاحب اور مشورہ کار رہے۔ سیدنا حضور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت سلطان ہارون رشید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں قاضی القضاۃ کے عہدے پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ دربار شاہی میں جلوہ افروزی کار ثواب ہے۔ سیدنا حضرت امام ابو یوسف کی قاضی القضاۃ کے عہدے پر جلوہ گر مسلک حنفی کی اشاعت کا زبردست ذریعہ بنی۔ حدیث شریف:۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم بادشاہ، امیر کے سامنے کلمہ حق ادا کرنا ہے (الترغیب والترہیب، مشکوۃ شریف)

(۳۵۵۸) جو شخص کہ بادشاہ کا دم چھلہ بن گیا کہ ہر وقت اسکے ساتھ رہتا ہے تو ایسا شخص اسیر نان اور خوف جان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ظالم بادشاہ سے قریب رہنا اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے بڑھایا علم کو اور نہ بڑھایا دنیا میں زہد کو تو نہ زیادہ کریگا وہ مگر اللہ تعالیٰ سے دوری (دیلمی مسند الفردوس شریف)

(۳۵۵۹) پیارے نبی ﷺ کا سیدنا حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر دست مبارک مارنا اور انہیں تصغیر کے صیغے سے ندا فرمانا یہ سب شفقت وعنایت کے کرشمے ہیں۔ اس فرمان عالیشان میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے گوشہ گمنامی میں رہنا ذریعہ امن وراحت ہے اور شہرت میں آفت واذیت ہے۔ حضرات فقہاء کرام نے فرمایا خمول رحمت ہے شمول آفت ہے۔

(۳۵۶۰) اکثر ٹیکس لگانے والے ٹیکس وصول کرنے والے رشوت خور اور ظالم وبے درد ہوتے ہیں مگر جسے اللہ تعالیٰ اس لعنت سے بچائے۔ اس حدیث شریف میں عُشر سے مراد پیداوار کا دسواں حصہ ہے خراج اور راستے کی چنگی، باہر سے آنے والے مال کا ٹیکس کا مال وغیرہ ہے۔ خلاف شرع لوگوں سے محصول لینے والے بھی اسی زمرے میں ہیں۔ کہ فائزین کی ہمراہ اول ہی سے جنت کا داخلہ نصیب نہ ہوگا۔

(۳۵۶۱) ظالم حکمرانوں کی مثال آجکل کے حکمراں ہیں کہ انہیں عادل کہنا کفر ہے موجودہ حکمرانوں کا حال سبکو معلوم ہے کہ اپنی ڈکٹیٹرشپ کو بچانے کیلئے بلکہ کرسی کو بچانے کیلئے کیا کیا کر گزرتے ہیں۔ ظلم کو عدل کہنا تمام حضرات فقہاء کرام کے نزدیک کفر ہے۔ عادل حکمرانوں کی مثال حضرات خلفاء راشدین مہدیین کی ذوات قدسیہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے محبوب وپسندیدہ بھی ہیں اور مقرب وبرگزیدہ بھی ہیں۔ ظالم حکمراں اپنے ظالمانہ کردار کی وجہ سے غیر ظالم حکمراں سے کہیں بدتر ہوگا ایسا نہیں ہے کہ مسلمان ظالم حکمراں ابوجہل وابولہب سے بدتر ہوگا۔ ظالم حکمراں کہ تین حقوق کے بوجھ تلے دبا ہوگا۔ (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق الرسول (۳) حقوق العباد۔ حدیث شریف۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا بندہ وہ ہے جو بندوں کا خیر خواہ بندہ ہو (کتاب الزوائد، مرقاۃ شریف)

(۳۵۶۲) حق بات خواہ ایک ہی کلمہ ہو جیسے ہاں یا ناں، داڑھی منڈے حکمراں نے کسی سے پوچھا کہ داڑھی منڈانا اچھا ہے؟ اس کہا ناں تو یہ ناں کہنا ہی بڑا جہاد ہے۔ یہ بڑا جہاد اس لئے افضل ہے کہ کفار سے قتال کرنے میں اپنی موت کا یقین نہیں ہوتا کہ مارا جائے اور شہید ہوجائے یا پھر غازی بن جائے مگر سلطان کے سامنے اسکی مرضی کے خلاف کچھ بولنا موت کو دعوت دینا ہے ایسے شخص کو اپنے جانی ومالی نقصان کا یقین ہوتا ہے کیونکہ اس ظالم بادشاہ کے قبضے میں ہوتا ہے۔ اگر ظالم بادشاہ اس حق گو کی تبلیغ سے اپنے مشغلۂ ظلم وستم سے باز آجائے تو پھر رعایا کو ظلم وستم سے رہائی نصیب ہو جائے گی۔ قتل کافر سے تو ایک کافر ہی کم ہوگا مگر اسکی تبلیغ سے کثیر خلق خدا کو فائدہ پہونچے گا یہ کلمہ حق اپنے نفس کیساتھ بھی جہاد ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے خوشامد کرے اور دنیا بٹورنے کو نفس چاہتا ہے۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ظالم

بادشاہ کو تبلیغ صرف وعظ ونصیحت سے ہوسکتی ہے۔ وہ بھی قہر وگرمی سے نہیں بلکہ مہر ونرمی سے کیونکہ اگر اسے ظالم وجابر کہہ کر پکارا تو اسکا پارہ قہر وغضب اونچا ہوجائیگا جو سخت فتنہ کا باعث ہوگا (احیاء العلوم شریف) شہد کی ایک بوند بہت سی مکھیوں کو جمع کرلیتی ہے مگر سرکہ کا ایک مٹکا ایک مکھی کو نہیں بلا سکتا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ آپ بلائیں اپنے مالک کے راستے کی طرف دانائی اور نصیحت کیساتھ جو اچھی ہو اور مناظرہ فرمائیں جو سب سے اچھا طریقہ ہو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اے پیارے نبی آپ تمام مخلوق کو دین اسلام کی دعوت دیجئے دانائی کے ساتھ یعنی پکی تدبیر دلیل محکم کے ساتھ جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کردے۔ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ تمام مخلوقات کے رسول ہیں اور آپ کی تبلیغ قیامت تک جاری رہے گی۔ حضرات صحابہ کرام کو آپ نے بلاواسطہ تبلیغ فرمائی اور بعد والوں کو حضرات علماء کے ذریعہ۔ اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ باقی تمام مذاہب شیطان کے راستے ہیں۔ اور اچھی نصیحت سے مراد ترغیبات وترہیبات ہیں یعنی رغبت دلانا اور ڈرانا۔ گزشتہ اقوام کے حالات وواقعات سنانا۔ اچھے طریقے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آیات کریمہ اور دلائل سے بلائیں دعوت حق اور دین کی حقانیت کے اظہار کیلئے مناظرہ کرنا جائز ہے۔ جس شخص کیلئے جیسا مناظرہ مفید ہو اس سے ویسے ہی مناظرہ کیا جائے۔ مناظرہ ہدایت کی نیت سے کرنا چاہیے نہ کہ فساد کیلئے بے دینوں سے دین کیلئے مناظرہ کرنا حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔ خواص کے لئے دلائل عوام کیلئے حکایات واقعات اور ڈرانا ہے۔ جھگڑالو لوگوں کیلئے مناظرہ ہے۔ لوگ تین طرح کے ہیں تو تبلیغ بھی تین طرح کی ہے (روح البیان شریف) تبلیغ ومناظرے سے لوگوں کی فطرت یا تقدیر نہ بدلے گی سب لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ البتہ آپکا فریضہ ادا ہوجائے گا۔ ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملتی ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۶۱۳)

اسلامی مقررین وواعظین کے لب ولہجے میں مٹھاس اور الفاظ میں نرمی اور انداز میں سنجیدگی ہونا ضروری ہے۔

(۳۵۶۳) اچھے وزیر ومشیر کا مل جانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ورحمت ہے کہ اگر بادشاہ کسی معاملے میں شرعی حکم بھول جائے تو وزیر فوراً یاد دلائے اور جو حکم کہ یاد بھی ہے تو اسکے جاری کرنے میں بادشاہ کا ممد ومعاون بنے۔ کسی خوشامدی ملحد نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ گزشتہ تین خلافتوں کے زمانوں میں فتوحات اور کار خیر بہت ہوئے اور آپکے دور خلافت میں فتنے زیادہ ہوئے۔ حضرت علی نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ان حضرات خلفاء کرام کے مقدس خلافتوں کے زمانے میں ہم وزیر تھے اور ہم کو وزیر ملے تم۔ حضرت علی کو آپکے وزیروں مشیروں نے بہت ہی پریشان کیا کہ نہروانیوں نے پہلے تو خود ہی حضرت علی کو بزور مشورہ دیا کہ سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا حکم وپنچ بنالیں اور بعد میں خود ہی بکنے لگے کہ علی مشرک ہوگئے کہ انہوں نے غیر اللہ کو حکم بنالیا ہے اور بے محل ان ظالموں نے قرآن کریم کی آیت اور اسکا نمبر بیان کردیا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ نہیں ہے حکم مگر اللہ ہی کا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۶) پھر یہ قرآن کریم کے بے محل حوالے پیش کرنے والے پھر گئے خارجی ہوگئے۔ ہر حوالے اور نمبری کے چکر میں نہ پھنسنا چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ کہ حوالہ برمحل ہے کہ بے محل۔ چودھویں صدی میں ایک نادان نے جمعہ کی اذان ثانی کے سلسلے میں ابوداؤد شریف کے حوالے سے یہ فتنہ برپا کیا کہ عہد نبوی، عہد صدیقی، عہد فاروقی میں جمعہ کی اذان ثانی خارج مسجد ہوئی ہے۔ اس بے محل حوالے نے بہت سے لوگوں کو حق سمجھنے سے دور رکھا جبکہ ان تینوں زمانوں میں جمعہ کی اذان ثانی کا وجود بھی نہ تھا بلکہ جمعہ کی اذان ثانی ۲۵ھ میں سیدنا حضرت امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں معرض وجود میں آئی ہے۔ بے محل حوالہ جڑنا یہ خارجیوں کا طریقہ ہے۔ اور برمحل حوالہ پیش کرنا اہلسنت کا طریقہ ہے۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب 'اذان ثانی کا فقہی حکم'۔

(۳۵۶۴) اگر حاکم وبادشاہ اپنی رعایا پر بدگمانی کرنے لگیں اور انکے کاموں کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگیں اور بلاوجہ پکڑ دھکڑ شروع کردیں تو ملک کی امن وشانتی بھنگ ہوجائے۔ فسادات کا سلسلہ بھڑکے گا جو رعایا کے دین ودنیا کی تباہی کا باعث ہوگا۔ لوگوں کے

يَعْنِي الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

یعنی جو وصول کرتا ہے عشر لوگوں سے۔

(۳۵۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک سب سے زیادہ پسندیدہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن

وَاَقْرَبَهُمْ مِّنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ

اور زیادہ قریب لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے عزت کے لحاظ سے انصاف والا حکمراں ہوگا اور بیشک سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگوں میں سے

اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَّفِي رِوَايَةٍ وَّاَبْعَدَهُمْ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اور سب سے زیادہ سختی والا لوگوں میں عذاب کے اعتبار سے اور ایک روایت میں ہے کہ اور سب سے زیادہ دور

مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے عزت کے لحاظ سے ظالم حکمراں ہوگا۔

(۳۵۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ فضیلت والا جہاد اس کا ہے جس نے کہی

كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے۔

(۳۵۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی حکمراں کی بھلائی کا تو بنا دیتا ہے اس کا

وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَّسِيَ ذَكَّرَهُ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ وَاِذَا اَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ

وزیر سچا اگر بھول جائے حکمراں تو یاد دلادے حکمراں کو اور اگر یاد کرے حکمراں تو مدد کردے اس کی اور جب ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کا

लोगों में से अल्लाह तआला के नज़दीक क़यामत के दिन और ज़्यादा क़रीब लोगों में से अल्लाह तआला से इज़्ज़त के लिहाज़ से इंसाफ़ वाला हुक्मराँ होगा और बेशक सबसे ज़्यादा नापसंदीदा लोगों में से अल्ल्लाह तआला के नज़दीक क़यामत के दिन और सबसे ज़्यादा सख़्ती वाला लोगों में अज़ाब के ऐतबार से और एक रिवायत में है कि और सबसे ज़्यादा दूर लोगों में अल्लाह तआला से इज्जत के लिहाज़ से ज़ालिम हुक्मराँ होगा।

3562 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़्यादा फ़ज़ीलत वाला जिहाद उसका है जिसने कही हक़ बात ज़ालिम बादशाह के सामने।

3563 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इरादा फ़रमाता है अललाह तआला किसी हुक्मराँ की भलाई का तो बना देता है उसका वज़ीर सच्चा अगर भूल जाये हुक्मराँ तो याद दिला दे हुक्मराँ को और अगर याद करे हुक्मराँ तो मदद कर दे उसकी और जब इरादा फ़रमाता है अल्लाह तआला उसके अलावा का तो बना देता है उसका वजीर बुरा कि अगर हुक्मराँ भूल जाये तो न याद दिलाये उसको और अगर याद करे तो मदद न करे वज़ीर उस हुक्मराँ की।

3564 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक हुक्मराँ जब

عیوب ونقائص کے پیچھے نہ پڑا جائے ان پر بدگمانی نہ کی جائے کیونکہ دودھ کا دھلا تو مشکل سے ملیگا۔ عیوب ونقائص سے خالی تو ڈھونڈے سے ملنا مشکل ہوگا۔ حکمرانوں کو عفو ودرگزری چشم پوشی کی پالیسی اپنانی چاہیے چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے اقراری زانی سے ارشاد فرمایا شاید تو نے بوسہ لے لیا ہوگا اسے چمٹا لیا ہوگا۔ حتی الامکان ماردھاڑ اور سزاؤں سے اجتناب کیا جائے۔

(۳۵۶۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان عالیشان میں سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطاب فرمایا چونکہ پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ آئندہ سلطان اسلام بننے والے ہیں۔ غیب داں نبی نے ان کی پہلے ہی تعلیم وتربیت فرمادی کہ ایک بادشاہ اسلامی کو کسی مزاج وکردار کا حامل ہونا چاہیے کہ عوام کے خفیہ عیوب کی تگ ودو میں نہیں رہنا چاہیے۔ تحمل، وبرداشت، عفووکرم سے کام لینا چاہیے۔ اس حدیث شریف سے اشارۃً سلطنت حضرت امیر معاویہ کا ثبوت ملتا ہے۔

دانائے سرِّ وحدت حضرت معاویہ ہیں
سرشارِ علم و حکمت حضرت معاویہ ہیں
محظوظِ عشق و الفت حضرت معاویہ ہیں
محفوظ شر و آفت حضرت معاویہ ہیں
بہنوئی مصطفیٰ ہیں صالح ہیں مصطفیٰ کے
وہ صاحبِ قرابت حضرت معاویہ ہیں
محبوبِ مصطفیٰ ہیں محبوبِ کبریا ہیں
وہ ذی مقامِ عظمت حضرت معاویہ ہیں
وحیٔ خدا کا کاتب قائم کیا نبی نے
ایسے بلند قامت حضرت معاویہ ہیں
سارے صحابہ خوش تھے ایسا نظام بخشا
واللہ امیرِ ملت حضرت معاویہ ہیں
فیضِ نظر نے ان کو ہادی بنادیا ہے
سرچشمۂ ہدایت حضرت معاویہ ہیں
رفض و خروج دونوں حقانیت سے عاری
حق یہ علی ہیں حضرت، حضرت معاویہ ہیں
جب نوح پر نہیں ہے کنعان کا اثر کچھ
بیٹے سے رکھتے برأت حضرت معاویہ ہیں
حاکم بنادیا ہے حضرت حسن نے ان کو
یوں صاحبِ حکومت حضرت معاویہ ہیں
کتنی حدیثیں مروی بیشک ہوئی ہیں ان سے
کہ صاحبِ روایت حضرت معاویہ ہیں
کتنے تبرکات اب مرقد میں جلوہ گر ہیں
محظوظِ لطف و برکت حضرت معاویہ ہیں
امت نے پائی قوت ہر سمت چھائی سطوت
وہ صاحبِ حکومت حضرت معاویہ ہیں
سب نے کیا ہے جنکو تسلیم شاہ و حاکم
وہ تاجدارِ امت حضرت معاویہ ہیں
انکی صحابیت جب ثابت حدیث سے ہے
نجمِ سماءِ رحمت حضرت معاویہ ہیں
سنی وہی ہیں جن کو یہ ذہن ہے قدیری
دیں کے ستون وسطوت حضرت معاویہ ہیں

اور یہ بھی ممکن ہے کہ روئے سخن پوری امت مرحومہ کی طرف ہو کہ ہر باپ اپنی جوان اولاد کو ہر شوہر اپنی بیوی کو ہر آقا اپنے غلام کو ہر سردار اپنے ماتحتوں کو ہمیشہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بدگمانیوں نے گھر کے گھر بلکہ بستیاں بلکہ ممالک اجاڑ دئے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! بچو تم بہت سے گمانوں سے بیشک بعض گمان گناہ ہوتا ہے۔ اور نہ تلاش کرو عیوب اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا پسند کرتا ہے کوئی تم میں کا یہ کہ کھائے گوشت مرے بھائی کا اپنے۔ تو ناپسند کروگے تم اسکو اور ڈرو تم اللہ سے بے شک اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۸۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا۔ مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اسکا کوئی کلام سنکر فاسد معانی مراد لینا باوجودیکہ اسکے دوسرے صحیح معانی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

توہنا: دیتا ہے اس کا وزیر برا کہ اگر حکمراں بھول جائے تو نہ یاد دلائے اسکو اور اگر یاد کرے تو نہ مدد کرے وزیر اس حکمراں کی۔

(۳۵۶۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ۔(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک حکمراں جب ڈھونڈنے لگے شکوک وشبہات لوگوں میں تو بگاڑ دے گا ان کو۔

(۳۵۶۵) حدیث شریف: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت امیر معاویہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جب تم پیچھے پڑو گے لوگوں کے خفیہ عیوب کے تو بگاڑ دو گے تم انکو۔

(۳۵۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِيْ يَسْتَاْثِرُوْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تم کس طرح رہو گے میری حیات ظاہری کے بعد جب ترجیح دیں گے لوگ

بِهٰذَا الْفَيْئِ، قُلْتُ اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ ثُمَّ اَضْرِبُ

اس فئی کے مال پر میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے بھیجا ہے آپکو حق کیساتھ رکھوں گا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر پھر ماروں گا میں

بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ۔ (رواہ ابوداؤد)

اس سے یہاں تک کہ میں آپ سے مل جاؤں گا فرمایا پیارے رسول نے کیا نہ بتادوں تم کو بہترین چیز اس سے صبر کرو یہاں تک کہ ملو مجھ سے۔

(۳۵۶۷) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ پہل کرنے والے ہیں اللہ عزوجل کے سایۂ رحمت میں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ

قیامت کے دن حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا پیارے رسول نے وہ لوگ جب دئے جائیں حق

ढूंढने लगे शुकूक व शुबहात लोगों में तो बिगाड़ देगा उनको।

3565 हदीस शरीफ़:— अमीरुल मोमिनीन हज़रते मुआविया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जब तुम पीछे पड़ोगे लोगों के खुफ़िया उयूब के तो बिगाड़ दोगे तुम उनको।.

3566 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तुम किस तरह रहोगे मेरी हयाते ज़ाहिरी के बाद जब तरजीह देंगे लोग उस फ़ए के माल पर, मैंने अर्ज़ किया क़सम है उस ज़ात पाक की जिसने भेजा है आपको हक़ के साथ रखूँगा मैं अपनी तलवार अपने कंधे पर फिर मारूँगा मैं उससे यहाँ तक कि मैं आपसे मिल जाऊँगा, फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या न बता दूँ तुमको बेहतरीन चीज़ उससे, सब्र करो यहाँ तक कि मिलो मुझसे।

3567 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया क्या तुम जानते हो कि पहल करने वाले हैं अल्लाह तआला के साया ए रहमत में क़यामत के दिन, हज़रात सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया अल्लाह और उसके रसूल ज़्यादा जानने वाले हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने वो लोग जब दिये जायें हक़ तो कुबूल कर लें उस हक़ को और जब मांगा जाये उनसे हक़ तो देदें वो हक़ को.

فرمایا گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے دوسرے یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر دل کو اس سے بھی خالی کرنا ضروری ہے۔ گمان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک واجب ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔ ایک مستحب ہے وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان۔ ایک ممنوع وحرام۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ برا گمان کرنا۔ اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا۔ ایک جائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی شان ستاری سے چھپایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ گمان سے بچو۔ گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص وحسد بغض و بے مروتی نہ کرو۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بنے رہو جیسا کہ تمھیں حکم دیا گیا ہے۔ مومن مومن کا بھائی ہے۔ کوئی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے اسکو رسوا نہ کرے اسکی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے اور یہاں کے لفظ سے حضور انور ﷺ نے اپنے سینۂ پاک کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے لئے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اسکا خون بھی اسکی آبرو بھی اسکا مال بھی۔ اللہ تعالیٰ تمھارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمھارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف) جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان ہے۔ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہیے۔ چونکہ اسکو پیٹھ پیچھے برا کہنا اسکے مرنے کے بعد اسکے گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اسکو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اسکو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور در حقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔ شان نزول حضور انور ﷺ جب جہاد کے لئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے اور وہ اسکو کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا باقی بچا نہ تھا انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ بچا نہیں ہے حضرت سلمان نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفقاء نے کہا کہ حضرت اسامہ نے بخل کیا جب وہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمھارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم نے گوشت کھایا نہیں۔ فرمایا تم نے غیبت کی ہے اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ غیبت بالاتفاق کبیرہ گناہ ہے۔ غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث شریف میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اسکے لئے دعائے مغفرت کرے۔ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔ سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک تو صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا ظالم بادشاہ۔ یعنی ان کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی مومن کے کلام میں ننانوے معانی کفر کے ہوں ایک معنیٰ ایمان کے تو اسے اس بنا پر کافر نہ کہو اس سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے کہ جو مسلمانوں کو بات بات پر مشرک کہہ دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو مشرک کہنا خود ایک کفر ہے۔ لیکن اگر کوئی بدبخت ننانوے کفر بکے اور ایک ایمان کی بات کہے تو اسکا انجام ومآل جہنم ہے اور وہ ننانوے سے نہیں بلکہ ایک ہی کفر بکنے سے کافر ہو جائے گا جیسا کہ بدعقیدہ لوگوں نے حضور انور ﷺ کی شان عالی میں سینکڑوں گستاخیاں کی ہیں ان تمام گستاخوں کا لیڈر دہلوی ہے اسی نے ہندوستان میں گستاخ دھرم چلایا یہ کافر ہے جو اسکے کفریات میں شک کرے اور اسکے کفریات کو لزومی بتائے وہ بھی علماء حرمین طیبین اور ہندی مفتیان اہلسنت کے فتووں سے کافر ہے (انوار آفتاب صداقت، مقدمۂ اطیب البیان غیر محرف) یاد رکھیں کہ

قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْ بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تو قبول کرلیں اس حق کو اور جب مانگا جائے ان سے حق تو دیدیں وہ حق کو فیصلہ کریں لوگوں کیلئے اپنے حق میں اپنے فیصلہ کی طرح۔

(۳۵۶۸) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت جابر ابن سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

ثَلٰثَةٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدْرِ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تین سے میں خوف فرماتا ہوں اپنی امت پر، پانی مانگنا برجوں سے اور بادشاہ کا ظلم اور جھٹلانا تقدیر کا۔

(۳۵۶۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَيَّامٍ اِعْقِلْ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے چھ دنوں کا خیال رکھو

يَااَبَا ذَرٍّ مَايُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ

اے ابوذر! اس کا جو کیا جائے گا تم سے بعد کو پھر جب ہوا ساتواں دن تو فرمایا پیارے رسول نے میں وصیت فرماتا ہوں تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی

فِيْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَاتَسْاَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا وَاِنْ سَقَطَ

اپنے خفیہ معاملات میں اور اپنے اعلانیہ معاملات میں اور جب کوئی برائی سرزد ہو جائے تو بھلائی کرلو اور مت مانگو کسی سے کچھ بھی اگرچہ گر جائے

سَوْطُكَ وَلَاتَقْبِضْ اَمَانَةً وَّلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تمہارا کوڑا اور نہ رکھو امانت اور نہ فیصلہ کرو دو کے درمیان۔

(۳۵۷۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ رَّجُلٍ يَلِيْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں ہے کوئی شخص کہ والی بنے دس افراد کے کاموں کا یا اس سے زیادہ کا

اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ

مگر لائے گا اس کو اللہ تعالیٰ بندھا ہوا قیامت کے دن اسکا ہاتھ اسکی گردن میں پھر کھولدے گی اسکو اسکی نیکی یا ہلاک کردے گا اسکو اسکا گناہ

फ़ैसला करें लोगों के लिये अपने हक़ में अपने फ़ैसले की तरह।

3568 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर इब्ने समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल तीन से मैं ख़ौफ़ फ़रमाता हूँ अपनी उम्मत पर, पानी मांगना बुरजों से और बादशाह का ज़ुल्म और झुठलाना तक़्दीर का

3569 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबूज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने 6 दिनों का ख़्याल रखो ऐ अबूज़र! उसका जो किया जायेगा तुमसे बाद को फिर जब हुआ सातवां दिन तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मैं वसिय्यत फ़रमाता हूँ अल्लाह तआला से डरने की अपने ख़ुफ़िया मुआमलात में और अपने ऐलानिया मुआमलात में और जब कोई बुराई सरज़द हो जाये तो भलाई कर लो और मत मागो किसी से कुछ भी अगरचे गिर जाये तुम्हारा कोड़ा और न रखो अमानत और न फ़ैसला करो दो के दरमियान।

3570 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं है कोई शख़्स के वली बने दस अफ़राद के कामों का या उससे ज़्यादा का मगर लायेगा उसको अल्लाह तआला बंधा हुआ क़यामत के दिन उसका हाथ उसकी गर्दन में फिर खोलदेगी उसको उसकी नेकी या हलाक कर

کافر کی غیبت جائز ہے غیر معین شخص کی غیبت جائز۔ اعلانیہ شرابی، زانی، جواری، چور و ڈکیت کی غیبت جائز جس کو سب جانتے ہوں کہ یہ فاسق ہے۔ کسی کو کسی شریر کے شر سے بچانے کے لئے اسکے عیب پر مطلع کرنا جائز ہے۔ کسی شریر شاگرد کی استاد سے شکایت کرنا جائز ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۸۱)

(۳۵۶۶) "فَیْ" اس مال کو کہتے ہیں جو بغیر جنگ کئے کفار سے حاصل کرلیا جائے جیسے خراج، جزیہ (ٹیکس) یا وہ مال جو کفار چھوڑ کر بھاگ جائیں اور جو مال جہاد کے ذریعہ کفار سے حاصل کیا جائے اسے مال غنیمت کہتے ہیں۔ "فَیْ" تمام مسلمانوں کا حق ہے اس میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ نہیں لیا جاتا۔ نفل وہ مال ہے جو کسی خاص بہادری کے جوہر دکھانے پر بطور انعام غازی کو دیا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں "فَیْ" سے مراد عام ہے جو فی غنیمت، نفل سبکو شامل ہے۔ مقصود یہ ہے کہ حکام و سلاطین ظلم و زیادتی کریں گے اور بیت المال کے مال انکے مستحقین کو نہ دیں گے اپنے اوپر خرچ کریں گے یا جسے چاہیں گے دیں گے خواہ وہ حقدار و مستحق ہو کہ نہ ہو۔ بیت المال کو اپنی ہی جاگیر سمجھیں گے۔ پیارے نبی ﷺ نے آنے والے حالات کو بیان فرما کر اپنی غیب دانی کا اعلان فرما دیا کہ آنے والے حالات و واقعات چشم مصطفیٰ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ پیارے نبی ﷺ سے بعد انتقال وہی ملیگا اور وہی حضوری کی سعادت سے مشرف ہوگا جو مومن و متقی مریگا۔ پتہ چلا کہ پیارے نبی ﷺ کو سب کی خبر ہے کہ کون کس حالت میں دنیا سے جائیگا۔ اسلئے تو فرمایا کہ صبر کرلو یہاں تک کہ ملو مجھ سے۔ اگر اب بھی کوئی علم غیب نبوی کا انکار کرتا ہے تو یہ اسکے محروم الایمان ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ سے ملجاؤں گا یعنی ظالم سلاطین سے جنگ کرونگا اور عمر بھر کرونگا اور درجہ شہادت پاکر آپکے قدموں میں آجاؤں گا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم ان ظالم بادشاہوں سے جنگ نہ کرنا صبر کرنا کیوں کہ فسق کی وجہ سے ظالم بادشاہ معزول کئے جانے کا مستحق نہیں اسکی اطاعت واجب ہے۔

(۳۵۶۷) سایہ کثیف جسم کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جسم و کثافت سے پاک ہے لہٰذا ترجمہ ہی عقیدے کی بنیاد پر کیا ہے۔ حضرات صحابہ کرام سے پیارے نبی ﷺ نے ایک غیبی امر کے بارے میں سوال فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سایۂ رحمت میں پہلے کون ہوگا؟ تو حضرات صحابہ کرام نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ تو مسئلہ علم غیب ہے اسکو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ بلکہ اس غیبی امر سے متعلق سوال کے جواب میں حضرات صحابہ کرام نے اپنے عقیدے کو بیان فرمایا کہ یہ غیبی بات ہے آنے والے زمانے کی بات ہے اس غیبی بات کو تو اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب اعلیٰ ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ یہ ہے عقیدۂ صحابی اور عقیدہ وہابی یہ ہے کہ رسول کو غیب کی کیا خبر۔ صحابی اور وہابی میں زمین و آسمان کا انتر ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں مداری شریف جلد اول کا "باب علم غیب النبی ﷺ"۔ جو بادشاہ یا حکام رعایا سے اپنے حقوق لیں جیسے عشر و خراج وغیرہا حق سے زیادہ نہ لیں جیسے رشوت وغیرہ۔ یا جب انہیں کوئی حق بات سنائے تو اسے قبول کریں اور حق بات سنانے والے کا احسان مانیں اور حق بات کو قبول کرنے میں عار محسوس نہ کرے اور ناک کا مسئلہ نہ بنائیں۔ اور جب رعایا ان سے اپنے حقوق مانگے تو بادشاہ بخوشی انکے حقوق انہیں دیدے کسی قسم کی حیل و حجت نہ کرے اور جب سلطان سے حق بات پوچھی جائے تو حق گوئی میں دریغ نہ کرے اگرچہ وہ بات خود بادشاہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اور جیسا فیصلۂ حق اپنے حق میں یا اپنوں کے حق میں چاہتے ہو ایسا ہی فیصلۂ حق دوسرے کے بارے میں بھی کریں اگر پیارے نبی ﷺ کی اس پیاری تعلیم کو اپنا لیا جائے تو پھر بھوک ہڑتالیں دم توڑ دیں احتجاج کی نوبت ہی نہ آئے۔ شور شرابہ ختم ہی ہو جائے۔ فتنہ و فساد کا دروازہ بالکل ہی بند ہو جائے۔

(۳۵۶۸) بُرج کل اٹھائیس ہیں۔ برج کے معنی ہیں منزل۔ چاند ہر رات ایک برج یعنی ایک منزل میں رہتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب سمجھتے تھے کہ بارشیں چاند کے خاص منزلوں میں رہنے کی وجہ سے آتی ہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کوئی دخل نہیں۔ چاند فلاں منزل میں پہونچا تو فلاں منزل سے بارش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا نام تک نہ لیتے تھے پیارے نبی ﷺ نے اسکو کفر قرار دیا۔ اگر کوئی بارش کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھے اور منزلوں کو اسباب یا علامات مانے تو حرج نہیں جیسے بادلوں کو بارش کی علامت و سبب جانا ہی جاتا ہے۔

اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَّاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَّاٰخِرُهَا خِزْیٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ. (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

اسکی ابتدا ملامت ہے اسکا درمیانی شرمندگی ہے اور اسکی انتہا رسوائی ہے قیامت کے دن۔

(۳۵۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَامُعَاوِیَةُ اِنْ وُلِّیْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰہَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے معاویہ! بیشک والی بنائے جاؤ گے تم حکومت کے تو ڈرنا تم اللہ تعالیٰ سے

وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اِنِّیْ مُبْتَلًی بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور انصاف کرنا، امیر المومنین حضرت امیر معاویہ نے فرمایا میں یقین کرتا تھا کہ میں ضرور دیا جاؤں گا حکومت، پیارے نبی ﷺ کے فرمان کی وجہ سے

حَتّٰی اُبْتُلِیْتُ. (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

یہاں تک کہ میں دیا گیا حکومت۔

(۳۵۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ رَاْسِ السَّبْعِیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَانِ. (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ کی سن ستر ہجری کے پہلے سے اور لونڈوں کی حکومت سے۔

(۳۵۷۳) حدیث شریف: قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ یَقُوْلُ ہَلَکَةُ اُمَّتِیْ

ترجمہ: فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ میں نے سنا حضور صادق و مصدوق ﷺ سے کہ فرماتے ہیں میری امت کی ہلاکت

عَلٰی اَیْدِیْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ غِلْمَةٌ فَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ

قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔ حضرت عمر بن یحیٰ نے فرمایا لعنت ہو اللہ تعالیٰ کی ان پر، مروان تو لونڈا ہے، تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا

لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ بَنِیْ فُلَانٍ وَّبَنِیْ فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَکُنْتُ اَخْرُجُ مَعَ جَدِّیْ اِلٰی بَنِیْ مَرْوَانَ

کہ اگر تم چاہو تو میں بتادوں کہ فلاں کا بیٹا فلاں، فلاں کا بیٹا فلاں ہے، تو میں جا رہا تھا ایک دن اپنے دادا کے ساتھ بنی مروان کی طرف

حِیْنَ مَلَکُوْا بِالشَّامِ فَاِذَا رَاٰہُمْ غِلْمَانًا اَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسٰی ہٰؤُلَاءِ

جبکہ وہ ملک شام کے حکمراں ہوئے، پس جب دادا جان نے دیکھا ان بنی مروان کے نوعمر لونڈوں کو تو انہوں نے ہم سے فرمایا کہ قریب ہے یہ لونڈے

देगा उसको उसका गुनाह, उसकी इब्तेदा मलामत है उसका दरमियानी शर्मिंदगी और उसकी इन्तेहा रुस्वाई है क़यामत के दिन।

3571 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ मुआविया! बेशक वाली बनाये जाओगे तुम हुकूमत के तो डरना तुम अल्लाह तआला से और इंसाफ़ करना, अमीरुल मोमिनीन हज़रते मुआवया ने फ़रमाया मैं यक़ीन करता था कि मैं ज़रुर दिया जाऊँगा हुकूमत प्यारे नबी के फ़रमान की वजह से यहाँ तक कि मैं दिया गया हकूमत।

3572 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पनाह मांगो तुम अल्लाह तआला की सन् 70 हिजरी के पहले से और लौंडों की हुकूमत से।

3573 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि मैंने सुना हुजूर सादिक व मसदूक सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं मेरी उम्मत की हलाकत कुरैश के लौंडों के हाथों होगी हजरते उमर बिन याहया ने फ़रमाया लानत हो अल्लाह तआला की उन पर मरवान तो लौंडा है तो हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि अगर तुम चाहो तो मैं बता दूँ कि फ़लाँ का बेटा फ़लाँ, फ़लाँ का बेटा फ़लाँ है तो मैं जा रहा था एक दिन अपने दादा के साथ बनी मरवान की तरफ़ जबकि वो मुल्क शाम के हुक्मराँ हुये पस जब

پیارے نبی ﷺ نے خطرے کا سگنل دیا کہ میرے بعد سلاطین ظلم و ستم کے خوگر ہو جائیں گے جسکا لازمی نتیجہ جنگ و جدال ہوگا رعایا بغاوت پر کمربستہ ہوگی۔ جس سے ملک کا امن پامال ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ کی غیب دانی کا اقرار کرنا ہی پڑیگا جو فرمایا ہے وہ ہو رہا ہے۔ آج پوری دنیا میں افراتفری کا ماحول ہے۔ ہر جگہ راجہ و رعایا میں جھگڑا ہے دنیا میں کہیں بھی مسلمان چین سے نہیں ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیمات کو بھلا دیا ہے۔ لوگ کمونیزم کی طرف بھاگے گیں اور تقدیر کا انکار کریں گے۔

(۳۵۶۹) پیارے نبی ﷺ نے چھ دن کے بعد ساتویں دن پانچ باتوں کی وصیت و تاکید فرمائی۔ (۱) خلوت ہو کہ جلوت یعنی تنہائی ہو یا ہجوم ہر حال میں دل مومن خشیت ربانی کا گہوارہ ہونا چاہیے۔ اعضاء ظاہر جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ اور اعضاء باطنی جیسے دل و دماغ سب سے خوف خدا کرتے رہنا چاہیے۔ نہ تو اعمال ہی برے ہوں اور نہ نیت ہی خراب ہو۔ قرآن کریم میں جا بجا اسکا حکم موجود ہے کہ اے ایمان والو ڈرو تم اللہ سے۔ اے لوگو! ڈرو تم اپنے مالک سے۔ اگر مسلمان ارشاد نبوی کے اس پہلے فارمولے پر عمل پیرا ہوں تو دارین کی سعادتیں بٹور سکتے ہیں (۲) اور جب کوئی برائی سرزد ہو جائے تو نیکی کرلو۔ اگر بشری تقاضے سے کوئی گناہ ہو ہی جائے تو اسکے کفارہ کیلئے کوئی نیکی کرلی جائے گناہ کے بعد توبہ مقبول کرلو۔ نافرمانی کے بعد اطاعت و فرمانبرداری کرلو اگر کسی کو تکلیف پہونچائی ہے تو اسے اس سے زیادہ آرام و راحت پہونچادو۔ فرض نماز رہ گئی ہے تو اسکی قضا کر لو اور کچھ نوافل بھی پڑھو۔ اسطرح اللہ تعالیٰ کی روٹھی رحمت کو منایا جا سکتا ہے (۳) جس شخص سے مانگنا ذلت و خواری کے مترادف ہو کہ بعد میں طعنے دیگا یا بروقت بھی بنظر حقارت دیکھے گا اور اول فول بکے گا اور توکل بھی متاثر ہوگا ہو تو ایسے شخص سے اس حالت میں کچھ نہ مانگو۔ سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اللھم کما صفت وجھی عن سجود غیرك فصفی وجھی عن مسئلة غیرك. ترجمہ۔ اے اللہ تعالیٰ! جیسے بچایا ہے تو نے میرے چہرے کو غیر کو سجدہ کرنے سے تو بچا دے میرے چہرے کو اپنے سوا کسی سے مانگنے سے۔ حدیث شریف:۔ اگر

مانگنا پڑ ہی جائے تو صالحین سے مانگو (ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مرقاۃ شریف) اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی ﷺ سے مانگنا تو مومن کی عزت ہے مومن کی شان ہے۔ بعض لوگوں کی ایسے مواقع پر رگ وہابیت پھڑکتی ہے اور استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے کچھ نہیں مانگنا چاہیے اور نشانے پر حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام ہوتے ہیں حالانکہ یہ لوگ صبح و شام دن و رات اللہ کے علاوہ سے ہی مانگتے پھرتے ہیں۔ چندہ اغنیاء سے مانگتے ہیں۔ روٹی کھانا ماں یا بیوی سے مانگتے ہیں تنخواہ مہتمم یا متولی سے مانگتے ہیں مگر پھر بھی اس حدیث کو بے محل استعمال کر کے حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام سے مانگنے کو شرک بتا کر اپنی عاقبت کو مزید تاریک آخرت کو اور بھی بھیانک بناتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں اللہ والوں سے مانگنے کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ صرف ایک مثال پر قناعت کرتا ہوں تاکہ اپنوں کے یقین میں چار چاند لگیں اور بیگانوں کو راہ حق کی طرف پلٹنے کی راہ ہموار ہو جائے۔ حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رات گزارتا تھا پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تو پیش کرتا تھا میں پیارے نبی ﷺ کو پیارے نبی ﷺ کے وضو کیلئے پانی کا برتن تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے مجھ سے مانگ لو تو میں نے عرض کیا کہ مانگتا ہوں آپ سے آپ کی خدمت میں رہنا جنت میں۔ تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے یا اسکے علاوہ بھی تو میں نے عرض کیا بس یہی مانگتا ہوں فرمایا پیارے نبی ﷺ نے مدد کرو میری اپنے آپ پر کثرت سجود سے (مسلم شریف، مشکوۃ شریف صفحہ ۸۴) اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہ مانگنے کا وہی مطلب ہوتا جو وہابیوں کو سوجھتا ہے تو خود پیارے نبی ﷺ صحابی سے کیوں فرماتے مانگ لو اور کیوں صحابی عرض کرتے کہ میں مانگتا ہوں آپ سے جنت میں آپکی خدمت میں رہنا اللہ والوں سے مانگنا تو قرآن کریم احادیث کریمہ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

عطا فرما کے منہ مانگی مراد آقا نے فرمایا

بتاؤ اے ربیعہ اور ابھی تم کو ہے کیا دینا (یابی)

(۴) امانت دار کو اکثر خیانت کی تہمت لگائی جاتی ہے اس لئے امانت رکھنے سے بھی احتراز کرنا اچھا ہے اور امین کی حیثیت پر سوالیہ

نشان لگ جاتا ہے(۵) اور پھر غداری کا الزام عائد کر دیا جاتا ہے یا پھر اس سے طرفداری کرائی جاتی ہے اور وہ ایسا نہ کرے تو پھر اسکی مخالفت کی جاتی ہے اور بیٹھے بٹھائے دشمنی گلے پڑ جاتی ہے۔تم ان بکھیڑوں میں نہ پڑنا یہ بوجھ تم نہ اٹھا سکو گے حق نگو گے نہیں تو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۳۵۷۰) جو حاکم ظالم ہو خواہ عادل مگر حاکم بنا ہے نفسانی خواہشات کی بنا پر چونکہ یہ طلب وخواہش ہی جرم ہے اس لئے یہ اسکی سزا ہے۔پھر جو حاکم کہ عادل ہے وہ تو چھوٹ جائے گا اور جو ظالم ہے وہ جوتے کھائے گا۔سیدنا حضرت سلیمان وسیدنا حضرت یوسف علیہما السلام اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس وعید سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یہ حضرات کبار خواہشات نفسانی کے بنا پر سلطان وامیر نہ بنے بلکہ خدمت خلق کے جذبے سے آراستہ ہو کر ان مناصب کو قبول وپسند فرمایا۔یہ حضرات نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ آپ نے گزشتہ صفحات میں ملاحظہ فرمایا۔ خواہشات نفسانی کی بنیاد پر جو حکومت مانگی جاتی ہے اور حاصل کی جاتی ہے اسکا آغاز ملامت سے ہوتا ہے اور پھر درمیان میں خود اسکا نفس لوامہ اسے ملامت کرتا ہے۔اور انجام ومآل کے اعتبار سے قیامت میں رسوائی وخواری سے واسطہ پڑتا ہے۔بعض ناتجربہ کار لوگ سلاطین وحکام کی ظاہری شان وشوکت ٹیپ ٹاپ کو دیکھ کر کرسی کے پھیر میں پڑ جاتے ہیں اور کرسی تک پہونچ جاتے ہیں اور پھر جب انکا ملامت اور گالیوں سے سواگت ہوتا ہے تو خوب پچھتاتے ہیں یہ تو دنیا میں انہیں انعام ملتا ہے اور آخرت میں جو ملیگا وہ تو ناقابل بیان اور ناقابل برداشت ہے۔ یزید پلید، حجاج ابن یوسف، مروان اسکی واضح مثالیں ہیں کہ دنیا میں بھی لعنتیں پڑ رہی ہیں اور آخرت کی رسوائیاں اور ذلتیں مقدر بن چکی ہیں۔

ہے رسوائے زمانہ وہ یزید نابکار اب تک
مکین قلب مومن ہیں حسین باوقار اب تک (یا نبی)

(۳۵۷۱) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سلطان اسلام ہیں اور یہ بھی پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں اعلان فرما دیا۔حضرت امیر معاویہ کی حکومت وسلطنت بھی پیارے نبی ﷺ کی غیب دانی کے خطبے پڑھ رہی ہے وہ بدنصیب اپنے گریبانوں میں جھانکیں جو چھوٹا منھ اور بڑی بات کا شکار ہیں اور رات دن وظیفہ بھانجتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کو علم غیب نہیں۔وہ کونسا غیب ہے جس کی پیارے نبی ﷺ کو خبر نہیں۔اور یوں بھی کہیں تو اور بھی مزہ آئیگا کہ

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

پیارے نبی ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کو حکومت وسلطنت بھی بخشی اور طریقہ سلطنت وحکومت سے بھی نوازا۔خشیت وانصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ وہ لوگ کتنے رکیک وخسیس ہیں جو سیدنا حضرت امیر معاویہ کی توہین کرتے ہیں اور خود کو زمرہ مومنین سے نکال کر گروہ کافرین میں دھکیل رہے ہیں۔کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی صحابی کی بارگاہ میں ادنی سی گستاخی کرے۔تمام صحابہ کرام لائق صد احترام ہیں۔صحابہ کرام کی بارگاہ کا گستاخ آخر کار دربار رسالت کا گستاخ ہو جاتا ہے۔آل رسول ہوں کہ اصحاب رسول سب کی عزت کرنا روح ایمان ہے۔

(۳۵۷۲) ۷۰ھ سے پہلے کا زمانہ ۶۰ھ ہی ہوتا ہے۔سیدنا امیر معاویہ کا وصال شریف ۶۰ھ میں ہوا اور یزید پلید زبردستی کرسی حکومت پر براجمان ہو گیا(مرقاۃ شریف) چنانچہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶۰ھ میں لونڈوں کی حکومت اور ۶۰ھ کے فتنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔(فتح الباری)

(۳۵۷۳) پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی لہٰذا یہ جانکاری حاصل کرلیں کہ وہ لونڈے کون ہیں، اس سلسلے میں آپ محدثین کرام کی آراء عالیہ ملاحظہ فرمائیں، سب سے پہلے تو بخاری شریف میں اسی مذکورہ حدیث شریف کا حاشیہ نمبر۳ ملاحظہ فرمائیں:(ترجمہ) ان لڑکوں میں پہلا تو یزید علیہ ما یستحق ہے اور یزید اکثر بزرگوں کو شہروں کی امارات سے اتارتا تھا اور اپنے کم عمر رشتے داروں کو مقرر کرتا تھا(حاشیۂ بخاری شریف) حاشیہ بخاری شریف نے یہ بات بالکل صاف کردی کہ امت کی ہلاکت کا سبب قریش کے لونڈے ہوں گے اور ان میں کا پہلا لونڈا یزید ہوگا اور اسکی ایک گندی خصلت یہ

ہے کہ وہ بزرگوں کو ان کے بڑے بڑے عہدوں سے اُتارتا ہے اور اپنے قریبی کمسن لونڈوں کو اونچے اونچے عہدے دیتا ہے۔ظاہر ہے کہ یزید پلید کے زمانے میں جو بزرگ ہونگے وہ صد فیصد صحابی ہوں گے اور جو یزیدی دور میں نوعمر لونڈے ہونگے وہ غیر صحابی ہونگے جبکہ یزید پلید خود بھی صحابی نہیں ہے ظاہر ہے کہ یہ "توہین صحابہ" کا بدترین مجرم اور کنبہ پرور تھا۔یہ خصلت کتنی گندی ہے ہر انسان اپنے ضمیر کی آواز معلوم کرے۔جب پیارے نبی ﷺ نے فرمادیا کہ قریش کے لونڈے میری امت کی ہلاکت کا سبب ہوں گے اور محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ ان میں کا پہلا لونڈا یزید پلید ہے تو اب یزید پلید کی حمایت کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔جن لونڈوں کے ہاتھوں امت ہلاک ہوگی ان میں سب سے پہلا لونڈا یزید پلید ہے اس حقیقت کو محدث کبیر حضرت علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری شریف نے "عمدۃ القاری شرح بخاری" جلد۲ صفحہ۱۸۰ پر، محدث جلیل حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری شریف نے "فتح الباری شرح بخاری" جلد۱۳ صفحہ۸۷۷ پر، محدث عظیم حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف" جلد۳ صفحہ۲۸۲ پر، محدث عمیق حضرت علامہ ملا علی حنفی قاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف" جلد۱۰ صفحہ۱۲۰ پر تحریر فرمایا ہے۔ان تمام محدثین کرام نے ان لونڈوں میں یزید پلید کا نام سرفہرست گنایا ہے جو امت کی ہلاکت کا سبب ہوں گے، طوالت کے خوف سے ان حضرات کی عبارات کو چھوڑ دیا ہے۔اب ہر مسلمان غور کرے کہ ایسے پیٹنٹ "مہلک امت مسلمہ" کو باعظمت قرار دینا اپنی اونی پونی عظمت کو نیلام کرنا ہے۔

(۳۵۷۴) یزید پلید اور مروان اینڈ کمپنی سے نفرت کا یہ عالم کہ آپ نے ان گندوں کے زمانے میں دنیا میں رہنا بھی پسند نہ فرمایا اور اس بات کو اپنی دعاء میں شامل فرمالیا۔یہ ہے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق آل رسول اور نفرت دشمنان آل رسول۔

(۳۵۷۵) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے نبی ﷺ سے آنے والے حالات ومعاملات کو سن لیا تھا لہٰذا آپ کو اس منظر کے دیکھنے کی تاب نہ تھی اور آپ خدائے قدیر سے دعاء کرتے تھے کہ اے میرے خدا مجھے وہ وقت نہ دکھانا جب لونڈوں کی حکومت ہو اور اسلام کی عظمت سے کھلواڑ کیا جائے اور امت کی ہلاکت ہو۔آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے مستجاب الدعوات تھے لہٰذا دعا قبول ہوئی اور آپ یزید پلید کے دور حکومت سے پہلے ہی وصال فرما گئے۔مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس یزیدی دور حکومت سے پناہ مانگنے کا حکم پیارے نبی ﷺ نے دیا، یا کہ پیارے نبی ﷺ سے لونڈوں کی حکومت اور ان کی غنڈہ گردی کی دلخراش داستان سنکر خود ہی پناہ مانگتے تھے۔

(۳۵۷۶) آپ نے زبان رسالت سے ملاحظہ فرمالیا کہ میری امت میں انتشار وخلفشار برپا کرنے والا پہلا شخص بنی امیہ میں یزید ہوگا، یہ نامزدگی ہے۔سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یزید پلید پیدا ہوا، اس سے علم غیب نبوی کا بھی پتہ چلا کہ جو ذات برسوں کے بعد پیدا ہوگی اس کے نام وچلن سب سے ہی پیارے نبی ﷺ واقف وباخبر ہیں۔ان حقائق کے باوجود یزید پلید کا بغیر کسی جبر واکراہ کے دم بھرنا شقاوت قلبی نہیں تو اور کیا ہے؟ یزید پلید کے کیرکٹر کو ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے اگر مسلمان کو اپنے پیارے نبی ﷺ پر اعتماد ہے اور صد فیصد ہے تو اب یزید پلید کی حمایت کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے یہ تو رجسٹری شدہ "رخنہ انداز امت" ہے۔

(۳۵۷۷) آپ نے پیارے نبی ﷺ کی غیب دانی ملاحظہ فرمائی اور کتنی صفائی کے ساتھ فرمادیا کہ میری سنت کو بدلنے والا پہلا شخص یزید پلید ہوگا اور اب اگر کوئی یزید پلید کی دُم پکڑے رہے اور جہنم کے انگاروں کا مزہ لینا اس کا مقدر بن چکا ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ آپ احادیث مبارکہ میں ۶۰ھ اور اس کے قبائح پڑھ رہے ہیں اور احادیث مبارکہ وارشادات محدثین سے آپ نے خوب سمجھ لیا کہ اس سے مُراد یزید پلید کا دور حکومت ہے۔

(۳۵۷۸) آپ نے یزید پلید کے کرتوتوں اور بدکاریوں کو احادیث کریمہ میں صراحۃً واشارۃً ملاحظہ فرمالیا، اب اسلاف کبار کی آراء عالیہ بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ یزید کے حمایتیوں کو حق کی طرف پلٹنے کی راہ ملے چونکہ حسینیوں کیلئے تو ایک حدیث شریف ہی کافی ووافی تھی چہ جائیکہ متعدد احادیث کریمہ۔

(۳۵۷۹) دھرتی کے سینے پر ایسا بے غیرت، بے شرم، بے حیا

اَنْ یَّکُوْنُوْنَ مِنْهُمْ قُلْنَا اَنْتَ اَعْلَمُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

انہیں میں سے ہیں (جن سے امت ہلاک ہوگی) ہم نے عرض کیا آپ زیادہ جاننے والے ہیں۔

(۳۵۷۴) حدیث شریف: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: بیشک حضرت ابوہریرہ جب تشریف لیجاتے بازاروں میں اور پڑھتے "یا اللہ تعالیٰ

لَاتُدْرِكْنِیْ سَنَةُ سِتِّيْنَ وَلَا اَمَارَةُ الصِّبْيَانِ. (رَوَاهُ فِی فَتْحِ الْبَارِیْ)

مجھے ۶۰ھ کا زمانہ دیکھنے کو نہ ملے اور مجھے لونڈوں کی حکومت نہ دکھا۔

(۳۵۷۵) حدیث شریف: كَانَ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عِلْمٌ مِّنَ النَّبِیِّ ﷺ بِمَا مَرَّ عَنْهُ ﷺ فِیْ يَزِيْدٍ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ نے فیضان محبت سے جان لیا تھا کہ وہ جو کچھ پیارے نبی ﷺ نے فرمادیا تھا یزید پلید کے بارے میں

فَاِنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَأْسِ السِّتِّيْنَ وَاَمَارَةِ الصِّبْيَانِ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ

لہٰذا حضرت ابوہریرہ دعا مانگتے تھے کہ "یا اللہ تعالیٰ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیری ۶۰ھ کی شروعات سے اور لونڈوں کی حکومت سے" تو قبول فرمائی اللہ تعالیٰ نے

لَهٗ فَتُوُفِّیَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَكَانَتْ وَفَاةُ مُعَاوِيَةَ وَوِلَايَةُ ابْنِهٖ سَنَةَ سِتِّيْنَ. (رَوَاهُ فِی الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ)

حضرت ابوہریرہ کی دعا تو وصال ہوا انکا ۴۹ھ میں، امیر المومنین حضرت امیر معاویہ کا وصال اور انکے لونڈے کی حکومت ۶۰ھ میں ہوئی۔

(۳۵۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِیْ قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ چل رہا ہوگا میری امت کا معاملہ ٹھیک ٹھاک یہاں تک کہ

يَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَّثْلِمُهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ. (رَوَاهُ فِی الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ)

پہلا شخص جو اس میں رخنہ انداز ہوگا وہ بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا کہا جائے گا اس کو یزید۔

(۳۵۷۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے نبی

दादा जान ने देखा उन बनी मरवान के नौउम्र लौंडों को तो उन्होंने हमसे फ़रमाया क़रीब है यह लौंडे उन्हीं में से हैं (जिनसे उम्मत हलाक होगी) हमने अर्ज़ किया आप ज़्यादा जानने वाले हैं।

3574 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अबू हुरैरा जब तशरीफ़ ले जाते बाज़ारों में तो पढ़ते "या अल्लाह तआला मुझे 60 हिजरी का ज़माना देखने को न मिले और मुझे लौंडों की हुकूमत न दिखा।

3575 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा ने फैजाने मोहब्बत से जान लिया था कि वो जो कुछ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमा दिया था यजीदे पलीद के बारे में लिहाज़ा हज़रते अबू हुरैरा दुआ मांगते थे कि " या अल्लाह तआला बेशक मैं पनाह मांगता हूँ तेरी 60 हिजरी की शुरुआत से और लौंडों की हुकूमत से" तो कुबूल फ़रमाई अल्लाह तआला ने हज़रते अबू हुरैरा की दुआ तो विसाल हुआ उनका 49 हिजरी मे अमीरुल मोमिनीन हज़रते मुआविया का विसाल और उनके लौंडे की हुकूमत 60 हिजरी में हुई।

3576 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि चल रहा होगा मेरी उम्मत का मुआमला ठीकठाक यहाँ तक कि पहला शख़्स जो उसमें रखना अंदाज़ होगा वो बनी उमय्या का एक शख़्स होगा कहा जायेगा उसको यज़ीद।

3577 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दरदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो

خبیث اور پلید انسان آپ نے نہ دیکھا ہوگا جو بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا ہو، یہ گندگی اگر کسی کے حصے میں آئی ہے تو وہ یزید پلید ہے۔ اب اگر کوئی اس پلید کی حمایت کا خواب بھی دیکھے تو سمجھ لیجئے کہ اس کا دل کتنا گندہ اور اس کے خیالات کتنے پراگندہ ہوں گے اور وہ کس ضمیر وخمیر کا انسان ہوگا بلکہ یوں کہیے کہ شکل انسان میں شیطان ہوگا بلکہ اس شخص کی مثال ایسی ہوگی۔

رات دیکھا تھا خواب میں شیطاں
ساری صورت جناب کی سی تھی

یہ آج کے کسی سنی کی رائے نہیں ہے بلکہ یہ سیدنا حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ کے نور نظر سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد گرامی ہے جو یزید پلید کے ہم عصر تھے۔ پہلے تو ظاہری یزیدی ٹیپ ٹاپ دیکھ کر یزید پلید کی بیعت کرلی تھی مگر یہ جاننے کے بعد کہ اندر سے "کھرا" ہے اور اس کی بیعت وعظمت قہر الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے تو بیعت توڑ کر رضائے الٰہی وخوشنودیٔ محبوب الٰہی حاصل فرمالی۔ اب اسکے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ ملاحظہ فرمایئے (ترجمہ) سیدنا حضرت نوفل ابن ابی فرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا تو کہا "امیر المومنین یزید بن معاویہ نے کہا" تو حضرت عمر ابن عبدالعزیز فرماتے ہیں تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے؟ حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے حکم دیا تو "یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو" بیس کوڑے مارے گئے (صواعق محرقہ) آپ نے یزید پلید کی شان امیری ملاحظہ فرمالی۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز بنی میہ کے ہی ایک فرد ہیں مگر یزید پلید کے گھناؤنے کردار سے اتنے متنفر کہ اگر کسی نے انکے سامنے یزید پلید کو امیر المومنین کہہ دیا تو بیس کوڑے کہنے والے کو لگوادیئے۔ اب ہر مسلمان سوچے اگر اب کوئی یزید پلید کو امیر المومنین کہے تو اس کو کتنے کوڑے لگنے چاہئیں۔ آپ نے ایک عظیم مسلم حکمراں کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا۔

(۳۵۸۰) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یزید کو "مطعون، ملعون" فرمایا ہے کہ اس نے میرے بیٹے حسین کو شہید کرایا اور اسی نے حسین سے بغاوت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے اس واضح بیان نے تو یزید پلید کے مکروہ چہرے سے نقاب نوچ پھینکی اور اب رات کی گھنا ٹوپ اندھیریوں میں بھی یزید پلید اپنی مکروہ صورت نہیں چھپا سکتا۔ اب اگر یزید پلید کی حمایت کا کوئی اعلان کرے تو سمجھ لیجئے کہ وہ اپنے خبث باطنی سے نقاب اٹھا کر اپنے خبیث ہونے کا اعلان کررہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ فقہ کے چار امام ہیں ان میں ایک سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمایئے (ترجمہ) سیدنا حضرت امام احمد نے یزید کو کافر کہا ہے (صواعق محرقہ) یہ محرمی واعظین کی تان نہیں ہے بلکہ ایک عظیم امام وفقیہ کا فتویٰ ہے کہ یزید کافر ہے۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ صرف امام احمد یزید پلید کو کافر کہنے میں تنہا نہیں ہیں بلکہ بہت سے علماء وفقہاء نے اسے کافر کہا ہے اور اس پر لعنت بھیجنے کا جائز فرمایا ہے چنانچہ قاضی ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کتاب لکھی جس میں مستحقین لعنت کے اسماء بیان کئے ہیں انہیں میں یزید پلید کا نام بھی لکھا ہے۔ ایک اور شافعی علامۂ یگانہ سعد الدین تفتازانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "شرح عقائد" ملاحظہ فرمائیں اور یہ کتاب تمام مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے اور عقائد کی کتاب ہے درس نظامی کی جان ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ جب تک یہ کتاب نہ پڑھ لے "عالم" کی ڈگری نہیں ملتی، اب اس عظیم الشان کتاب کا فیصلہ بھی ملاحظہ فرمائیں (ترجمہ) حق یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے راضی ہونا اور اس پر خوش ہونا اور اہل بیت نبوی کی توہین کرنا لگاتار ثابت ہے، اگرچہ اسکی تفصیلات آحاد ہیں، پس ہم توقف نہیں کرتے اسکے معاملے میں بلکہ اسکے ایمان میں (کیونکہ یقینی کافر ہے) اس پر اللہ کی لعنت ہو اسکے حمایتیوں اور مددگاروں پر (شرح عقائد) آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اس پلید کے حالات تو چھوڑیئے ایمان کے بارے میں بھی توقف یعنی سوچنے کی کوئی بات نہیں کہ ظالم وکافر ہے لعنت کا مستحق ہے اور اسکے تمام حمایتی ومددگار لعنت کے مستحق ہیں۔ اب اگر آج کوئی اس لعنتی کی حمایت واعانت کا جھنڈا اٹھائے تو وہ اٹومیٹک ملعون ہوجاتا ہے۔ فقیر قدیری عرض کرتا ہے کہ آیئے خود بیٹے کی رائے باپ کے بارے میں معلوم کریں کہ بیٹا جی آپ کی رائے ابا جی

اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ. (رَوَاهُ فِی الصَّوَاعِقِ الْمُحْرَقَه)

پہلے جو بدلے گا میری سنت کو ایک شخص ہے بنی امیہ کا کہا جاتا ہے جس کو یزید۔

(۳۵۷۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

یَکُوْنُ خَلْفٌ بَعْدِ سِتِّیْنَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ. (رَوَاهُ فِیْ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْعَالَمِیْنَ)

کہ ہوں گے ایسے خلف ۶۰ھ کے بعد جو ضائع کریں گے نمازوں کو اور پیچھے پیچھے چلیں گے خواہشات نفسانی کے۔

(۳۵۷۹) حدیث شریف: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ غَسِیْلٍ قَالَ وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰی یَزِیْدِ

ترجمہ: بیشک حضرت عبداللہ ابن حنظلہ غسیل الملائکہ نے فرمایا خدا کی قسم ہم نے اس وقت تک یزید کی بیعت نہیں توڑی

حَتّٰی خِفْنَا اِنْ نُرْمٰی بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّهٗ رَجُلٌ یَنْکِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

جب تک ہمیں خوف نہ ہوگیا آسمان سے پتھروں کی بارش کا کیونکہ یزید ایسا آدمی تھا کہ نکاح کرتا تھا امہات الاولاد سے

وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلٰوةَ. (رَوَاهُ فِی الصَّوَاعِقِ الْمُحْرَقَه)

اور بیٹیوں سے اور بہنوں سے اور پیتا تھا شراب اور چھوڑتا تھا نماز۔

(۳۵۸۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ یَزِیْدِ الطَّعَّانِ اللَّعَّانِ اَمَا اِنَّهٗ بَغٰی

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی کہ نہ برکت دے اللہ تعالیٰ یزید مطعون وملعون کو کیونکہ اس نے بغاوت کی

اِلٰی حَبِیْبِیْ وَمُنْتَجَلِیْ حُسَیْنٍ اَتَیْتُ بِتُرْبَةٍ وَرَاَیْتُ قَاتِلَهٗ اَمَا اِنَّهٗ یُقْتَلُ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ قَوْمٌ

میرے چہیتے بیٹے حسین کے ساتھ اور لائی گئی میرے پاس مٹی اور دکھایا گیا مجھے انکے قاتل کو اور وہ قوم بھی دکھائی گئی جسکے سامنے وہ شہید کیے جائیں گے

فَلَا یَنْصُرُوْنَهٗ اِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ. (رَوَاهُ فِیْ مَاثَبَتَ بِالسُّنَّه)

اور وہ قوم حسین کی مدد نہ کریگی، اسی باعث ان پر مسلط فرمائیگا اللہ تعالیٰ عذاب۔

अलेहे वसल्लम से फरमाते हैं प्यारे नबी पहले जो बदलेगा मेरी सुन्नत को एक शख़्स है बनी उमय्या का कहा जाता है जिसको यज़ीद।

3578 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद ख़ुदरी से मरवी कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि होंगे ऐसे खल्फ 60 हिजरी के बाद जो जाया करेंगे नमाज़ों को और पीछे पीछे चलेंगे ख़्वाहिशाते नफ़सानी के।

3579 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने हज़रते हन्ज़ला ने फ़रमाया ख़ुदा की क़सम हमने उस वक़्त तक यज़ीद की बैअत नहीं तोड़ी जब तक हमें ख़ौफ़ न हो गया आसमान से पत्थरों की बारिश का क्योंकि यज़ीद ऐसा आदमी था कि निकाह करता था उम्हातुल औलाद से और बेटियों से और बहनो से और पीता था शराब और छोड़ता था नमाज़।

3580 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी कि न बरकत दे अल्लाह तआला यज़ीदे मतऊन व मलाऊन को क्योंकि उसने बग़ावत की मेरे चहीते बेटे हुसैन के साथ और लाई गयी मेरे पास मिट्टी और दिखाया गया मुझे उनके क़ातिल को और वो क़ौम भी दिखाई गयी जिसके सामने वो शहीद किये जायेंगे और वो क़ौम हुसैन की मदद न करेगी, इसी बाइस उन पर मुसल्लत फ़रमायेगा अल्लाह तआला अज़ाब।

کے بارمیں کیا ہے۔ یہ ہیں یزید پلید کے بیٹے معاویہ ابن یزید۔ اور ان کی رائے پڑھنے سے پہلے اتنا اور جان لیجئے کہ باپ کو جتنا نطفۂ تحقیق جان سکتا ہے اتنا آج کا نطفۂ غیر تحقیقی نہیں جان سکتا۔ اب پڑھئے یزید پلید کے بیٹے کا بیان (ترجمہ) پھر حکومت میرے باپ کو سونپ دی گئی اور وہ اسکے لائق نہیں تھا، اس نے شہزادیٔ رسول ﷺ کے شہزادے سے جھگڑا کیا، اسکی عمر گھٹا دی گئی اور اسکی جانشینی کٹ گئی اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے وبال میں گرفتار ہے، پھر یزید کا بیٹا رو دیا اور کہا ہم پر سب سے زیادہ سخت اسکی بُری موت اور بُرا ٹھکانہ ہے (صواعق محرقہ) "اس نے آل رسول ﷺ کا قتل کیا ہے، شراب کو حلال کردیا اور کعبہ شریف کو برباد کیا" اسے کہتے ہیں حق گوئی ویبا کی کہ "معاویہ ابن یزید" یعنی یزید پلید کے نور نظر معاویہ نے ایک سانس میں اباجی کی کتنی پولیں کھول دیں اور اباجی کو مہد سے لیکر لحد تک ننگا کرڈالا اور اپنے ایک ہی خطبے میں نو یزیدی پلیدیاں بیان کیں: (۱) نالائق تھا (۲) نواسۂ رسول سے جھگڑا کرنے والا (۳) عمر کم ہوگئی (۴) قبر میں گرفتار عذاب (۵) بُری موت مَرا (۶) قبر میں بُرا ٹھکانہ ملا (۷) اولاد نبی کا قاتل (۸) شراب کو حلال کرنے والا (۹) کعبے شریف کا برباد کرنے والا۔

مرگیا جب یزید پلید اس کے بعد تخت شاہی کو بیٹے نے ٹھکرا دیا
جس کی خاطر ہے لوٹا نبی کا چمن مجھ کو اس پر بٹھانے سے کیا فائدہ

یزید پلید نے مدینۂ منورہ میں کیا کیا مظالم ڈھائے مدینۂ منورہ کی کیا توہینیں کیں اور ساکنان مدینہ شریف سے کیا کیا بدسلوکیاں روا رکھیں ان کی مختصری تفصیلات جاننے کیلئے سیدنا خاتم المحققین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب" کی یہ چند سطور ہی کافی ہیں، طوالت سے بچنے کیلئے صرف ترجے پر ہی اکتفا کیا جارہا ہے (ترجمہ) یزید ابن معاویہ نے مسلم بن عقبہ مری کو ایک بڑا لشکر شامیوں کا دیکر اہل مدینہ شریف سے لڑنے کیلئے بھیجا تا کہ ان لوگوں کو مدینۂ مطہرہ کے حرہ میں نہایت سختی سے قتل کرے اور جتنی شدت کرسکتا ہو کرے، تین روز تک ہتک حرم نبوی کرکے داد بے دینی دی، اسی سبب سے اس کو واقعۂ حرہ کہتے ہیں اور اس واقعہ کا وقوع مقام حرہ میں ہوا جو کہ مسجد نبوی شریف سے ایک میل کے فاصلے پر ہے، یہاں پر ایک ہزار سات سو بقایا مہاجرین وانصار اور علمائے دین کو شہید کیا اور عوام الناس کے علاوہ عورتوں اور بچوں کے دو ہزار آدمیوں کو مار ڈالا اور سات سو حافظ قرآن تیز ستانوے قوم قریش کے افراد کو ظلم کی تلوار سے ذبح کرڈالا، فسق وفساد اور زنا کو مباح کردیا، اس درجہ پر کہ بیان کرتے ہیں ایک ہزار عورتوں نے اس واقعہ کے بعد اولاد زنا کی جنی تھی، اور گھوڑوں کو پیارے نبی ﷺ کی مسجد شریف میں جولانی دیتے تھے اور غضب کی بات سنئے کہ روضہ شریف ومنبر شریف کی درمیانی جگہ میں جسکی بابت صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ "یہ باغ ہے جنت کے باغوں میں سے" یہاں پر انکے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے اور تمام لوگوں کو یزید پلید کی بیعت پر اور اسکی غلامی کے عہد پر اس طرح آمادہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر چاہے تو بیچ ڈالے اور چاہے تو آزاد کردے، خواہ اللہ جل جلالہ کی طاعت کی جانب بلائے یا گناہ پر جبر واکراہ کرے۔ جب یزید پلید کے نزدیک عبداللہ ابن زمعہ رضی اللہ عنہ نے موافق حکم قرآن وحدیث کے بیعت کا ذکر کیا تو فوراً انکی گردن ماردی گئی (جذب القلوب) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معمولی حیثیت کے محدث نہیں ہیں آپ نے انکی کتاب کا اقتباس بھی ملاحظہ فرمایا اب آپکو یزید پلید کے بارمیں کیا فیصلہ کرنا ہے اسے ایمان بھرے دل پر چھوڑ دیجئے۔ ہندوستانی فرقہ وارانہ فسادات کی حیثیت بھی سورج کے سامنے چراغ کی سی رہ جاتی ہے جو مظالم اور جو کرتوت یزید پلید نے اور اسکے حکم سے اسکے حمایتیوں نے انجام ہوئے ہیں اب یہ حالات پڑھ لینے کے بعد سوچئے کہ جو ہمیں یزید پلید کے دربار میں پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہو اور جو دربار یزیدی کا ایلچی ہمیں دربار یزیدی کا چمچہ بنانا چاہتا ہو وہ کتنا بڑا اہمارا دشمن دین وایمان ہے، اسے بار بار سوچئے۔ یزید پلید کے مزید رذائل پڑھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب" ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء المولیٰ القدیر آپکی معلومات میں خوبصورت اضافے ہونگے۔

(۳۵۸۱) عام لوگوں کے حالات ومعاملات اچھے ہوں گے تو ان پر نیک منصف رحم دل حکمراں مقرر ہوں گے اور اگر عام لوگ نیکی کا چلن چھوڑ دیں گے تو پھر ظالم حکمراں ان پر مسلط کیے جائیں گے۔

(۳۵۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُكُمْ عَلَيْكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جیسے تم ہوگے ویسے ہی حاکم بنائیں جائیں گے تم پر۔

(۳۵۸۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بیشک بادشاہ اللہ تعالیٰ کا سایۂ رحمت ہے زمین میں کہ پناہ لیتا ہے اسکی طرف

كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ

ہر مظلوم اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے تو جب انصاف کرے بادشاہ تو اس کیلئے ثواب ہے اور رعایا پر واجب ہے شکر اور جب ظلم کرے بادشاہ

كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تو ہے اس پر وہ بوجھ اور واجب ہے رعایا پر صبر کرنا۔

(۳۵۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں افضل بندہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

قیامت کے دن بادشاہ منصف نرم دل اور بیشک بدترین لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے بادشاہ ہے ظالم سخت دل۔

(۳۵۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھے اپنے دینی بھائی کی طرف ایسی نظر سے جو ڈرائے گی اس کو

اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تو ڈرائے گا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن۔

(۳۵۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود

3581 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जैसे तुम होगे वैसे ही हाकिम बनाये जायेंगे तुम पर।

3582 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक बादशाह, अल्लाह तआला का साया ए रहमत है ज़मीन में कि पनाह लेता है उसकी तरफ़ हर मज़लूम अल्लाह तआला के बंदों में से तो जब इंसाफ़ करे बादशाह तो उसके लिये सवाब है और रियाया पर वाजिब है शुक्र और जब जुल्म करे बादशाह तो उस पर है वो बोझ और वाजिब है रियाया पर सब्र करना।

3583 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला के बंदो में अफ़ज़ल बंदा अल्लाह तआला नज़दीक दर्जे के ऐतबार से क़यामत के दिन बादशाह मुन्सिफ़ नरमदिल और बेशक बदतरीन लोगों में अल्लाह तआला के नज़दीक दर्जे के ऐतबार से बादशाह है ज़ालिम सख़्त दिल।

3584 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो देखे अपने दीनी भाई की तरफ़ ऐसी नज़र से जो डरायेगी उसको तो डरायेगा उसको अल्लाह तआला क़यामत के दिन।

3585 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला फ़रमाता है मैं अल्लाह तआला हूँ, नहीं है कोई माबूद सिवाये मेरे, मालिक हूँ बादशाहों का और बादशाह

اگر چہ بعض حضرات صالحین بھی ہوں چونکہ گیہوں کے ساتھ گھن تو پس ہی جاتے ہیں۔اب کوئی نادان یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر سیدنا حضور امام عالیمقام نیک ہوتے تو یزید پلید کیوں مسلط ہوتا۔حدیث شریف میں مذکورہ حکم عوام وعام لوگوں کے لئے ہے۔

(۳۵۸۲) بادشاہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا سایۂ رحمت ہوتا ہے کہ لوگوں کے شر سے اسکے سایہ میں پناہ ملتی ہے جیسے درخت کے سائے میں دھوپ سے پناہ وراحت ملتی ہے۔دنیا میں سلطان پناہ ہے آخرت میں عرش اعظم کا سایہ پناہ ہوگا اور دارین میں پیارے نبی ﷺ کا دامن رحمت سایہ و پناہ ہوگا نیک و منصف اور رحم دل بادشاہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور شکریہ بھی نعمت کے شایان شان چاہیے کیونکہ شکر سے نعمت بڑھتی ہے اور ناشکری سے نعمت گھٹتی ہے۔ سلطان ظالم گوکہ سایہ شیطان ہے مگر پھر بھی ظالم بادشاہ کی بغاوت کرنے کی بجائے اپنے گھٹیا اعمال کی اصلاح کی جائے تاکہ رحمت ایزدی کے بادل منڈلانے لگیں بغاوت سے تو فتنہ و فساد ہی بڑھیگا۔ نفرت وعداوت کی فصلیں اگیں گی اس سے احتراز لازم ہے۔

(۳۵۸۳) جو بادشاہ نرمی اور انصاف سے کام لیتا ہو اسکی رعایا اسکے زیر سایہ آرام سے رہتی ہے اور جب رعایا کو آرام وسکون راحت وعیش میسر ہوگا تو ملک میں امن وشانتی کا راج ہوگا۔اس لئے ایسا بادشاہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت وفضیلت کا مستحق قرار پائیگا اور اگر بادشاہ اکڑ و ہوگا غصہ ناک پر ہوگا ظلم و ستم کا خوگر ہوگا تو رعایا میں بدامنی، اضطراب، ہیجان، انتشار، نفرت، عداوت، بغاوت کا ہونا لازمی امر ہے مگر پھر بھی ملک وقوم کی خاطر برداشت ہی کیا جائے صبر وتحمل سے کام لیا جائے اور بادشاہ کے خلاف علم بغاوت نہ بلند کیا جائے نقارۂ جنگ نہ بجایا جائے۔ کیسا امن وعافیت بھرا پیغام ہے پیارے نبی ﷺ کا۔

(۳۵۸۴) کسی مسلمان بھائی کو بلا قصور گھورنا اور ڈرانا دھمکانا خوف ہراس کا ماحول برپا کرنا سخت وعید کا باعث ہے البتہ قصور مند مسلمان بھائی کو گھورنا، ڈرانا، دھمکانا تو ضروری ہے تاکہ اسے عبرت ونصیحت ہو اور آئندہ وہ قصور کرنے سے بچے۔ جب بلا قصور گھورنے سے خطرے کی گھنٹی بج سکتی ہے اور عذاب الٰہی کے نشانے پر آسکتا ہے تو بادشاہ کو تو بہت ہی سوچ وچار کی ضرورت ہے کہ وہ اگر ظلم ڈھائیگا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ستائیگا تو پھر دربار خداوندی میں وہ کتنا بڑا مجرم ہوگا۔ مسلمان بھائی کو نظر رحمت سے دیکھنا ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ اسے نظر رحمت سے دیکھے گا اور یہ بڑی بات ہے کوئی انسان منصب و عہدہ پاکر حاکم وحکمراں بنکر ممبر ومنسٹر بنکر فرعون بے سامان نہ بن جائے بلکہ اپنے عوام اپنی رعایا کو اپنا دینی بھائی سمجھے اور ان سے حسن سلوک کرے حتیٰ کہ کافر رعایا کو بھی اپنے دامن کرم میں جگہ دے۔

(۳۵۸۵) اگر عام لوگ اور اکثر رعایا اللہ تعالیٰ کی مطیع وفرمانبردار ہوجائے تو پھر اللہ تعالیٰ بادشاہوں کے دلوں میں نرمی شفقت پیدا فرمادیگا۔رافت اور رحمت میں ایک خوبصورت فرق ہے۔رحمت تو مہربانی کو کہتے ہیں اور رافت بہت مہربانی کو کہتے ہیں مگر جب رحمت کی نسبت اللہ ورسول کی طرف ہوجائے تو اسکے معنی بے حد مہربانی کے ہوجاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے رؤف بھی ہے پیارے نبی ﷺ رحیم بھی ہیں اور رؤف بھی۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ ایمان والوں کیساتھ بیحد مہربان بے انتہا رحم والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۸۴) بادشاہوں میں اگر سختی ہے تو یقین کرلیجے کہ یہ عوام کے اعمال بد کا نتیجہ ہے۔یہ قاعدہ بھی اکثر یہ ہے کہ اکثر عوام کے اعمال بد کی سزا حاکم کے ظلم کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔جب اکثریت بدعمل ہوجائے تو حکمران وحکام ظالم ہوجاتے ہیں اور پھر نیک لوگ بھی انکے ظلم کی آندھی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش وامتحان کے طور پر بھی ظالم حکمراں مسلط کردیئے جاتے ہیں۔لہٰذا کوئی عقل سے پیدل یہ نہیں کہہ سکتا کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نمرود سے اور سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو فرعون سے اور سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزید پلید سے کیوں تکالیف پہونچیں۔یہ امتحان تھا اور ان امتحانات میں ان حضرات نے امتیازی شان کیساتھ کامیابی حاصل کی اور دربار حق میں سرخروئی سے سرفراز ہوئے۔امتحان عذاب نہیں بلکہ ترقی کا ذریعہ ہے بشرطیکہ امتحان میں کامیابی نصیب ہو کسی مسلمان کو یہ روا نہیں کہ وہ کسی مسلمان بادشاہ کی معزولی یا اسکے مرنے کی دعائیں مانگے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسکے بعد اس سے بھی سخت بادشاہ مسلط ہوجائے۔ جو ہے سو غنیمت ہے اسی پر صبر کیا جائے بلکہ اسکی

اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلَكَ الْمُلُوْكِ قُلُوْبِ الْمُلُوْكِ فِیْ یَدِیْ وَاَنَّ الْعِبَادِ

سوائے میرے مالک ہوں بادشاہوں کا اور بادشاہ ہوں بادشاہوں کا اور بادشاہوں کے دل میرے دست قدرت میں ہیں اور بیشک بندے

اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِهِمْ عَلَیْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ

جب اطاعت کرتے ہیں میری تو پھیر دوں گا میں انکے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت والفت کیساتھ اور بیشک بندے جب نافرمانی کرتے ہیں میری

حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنَّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ

تو پھیر دیتا ہوں میں دلوں کو بادشاہوں کے سختی وناراضگی کیساتھ تو چکھائیں گے وہ بادشاہ انکو بڑا عذاب تو نہ مشغول رکھو خود کو بددعا کرنے میں

عَلَی الْمُلُوْكِ وَلٰكِنْ اِشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَیْ اَكْفِیَكُمْ مُلُوْكَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ)

بادشاہوں پر اور لیکن مشغول رکھو خود کو ذکر وعاجزی میں تاکہ کفایت کروں میں تم کو تمہارے بادشاہوں سے۔

﴿ بَابُ مَا عَلَی الْوُلَاةِ مِنَ التَّیْسِیْرِ ترجمہ: والیوں پر آسانیاں کرنا واجب ہونے کا باب ﴾

(۳۵۸۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی کو اپنے اصحاب کرام میں سے اپنے کسی خاص کام میں

قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو فرماتے خوشخبری دو اور متنفر نہ کرو اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو۔

(۳۵۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے آسانیاں کرو اور سختیاں نہ کرو اور تسکین دو اور نفرت نہ دلاؤ۔

(۳۵۸۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰی وَ

ترجمہ: حضرت ابن ابو بردہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا پیارے نبی ﷺ نے انکے دادا جان حضرت ابو موسیٰ اشعری اور

हूँ वादशाहों का और वादशाहों के दिल मेरे दस्ते कुदरत में हैं और वेशक वंदे जव इताअत करते हैं मेरी तो फेर देता उनके वादशाहों के दिलों को उन पर रहमत व उल्फ़त के साथ और वेशक वंदे जव नाफ़रमानी करते हैं मेरी तो फेर देता हूँ मैं दिलों के वादशाहों के सखनई व नाराज़गी के साथ तो चखायेंगे वो वादशाह उनको वडा अज़ाव तो न मशगूल रखो खुद को वददुआ करने में वादशाहों पर और लेकिन मशगूल रखो खुद को ज़िक्र व आजज़ी में ताकि किफ़ायत करूँ मैं तुमको वादशाहों से।

(200) वालियों पर आसानियाँ करना वाजिव होने का वाव

3586 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जव भेजते किसी को अपने अस्हावे किराम में से अपने किसी खास काम में तो फ़रमाते खुशखवरी दो मुतनफ़्फ़िर न करो और आसानी करो और सख्ती न करो।

3587 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आसानियाँ करो और सख्तियां न करो और तस्कीन दो और नफ़रत न दिलाओ।

3588 हदीस शरीफ़:– हजरते इब्ने अवू वर्दा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनके दादा जान हज़रते अवू मूसा अशअरी और हज़रते मआज को यमन की तरफ़ तो

اصلاح کی دعاء کرو اور خود اپنی اصلاح کرو۔

(۳۵۸۶) حکمراں اور حکام کی آسانی کرنا یہ ہے کہ قوانین نرم بنائے اور فیصلے درست کریں۔ پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت یہ تھی کہ جب کسی صحابی کو کہیں کا حاکم بنا کر بھیجتے تو مذکورہ ہدایات فرماتے اور تھوڑی دور تک انکے ساتھ ساتھ خود بھی تشریف لے جاتے۔ اور جب حاکم سوار ہوجاتے تو مراجعت فرماتے۔ پیارے نبی ﷺ جہاں تک پیدل تشریف لے جاتے تھے اس جگہ اب مسجد وداع بنی ہوئی ہے۔ جنکے پاس جارہے ہو انہیں خوف خدا دلاؤ مگر متنفر نہ کرنا انہیں بشارتیں سنانا جس سے ان کے قلوب عقائد حقہ پر جمے رہیں اور اعمال صالحہ میں ابھار پیدا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں اتنا ڈرایا دھمکایا جائے کہ وہ مایوس ہوجائیں۔ متنفر و بیزار کردینے والی باتوں سے اجتناب کیا جائے اور خوف خدا اور انعامات خدا انکے سامنے رکھے جائیں۔ مسلمانوں کو مایوس کرنے اور ان میں نفرت پھیلانے کی ممانعت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ آپ فرمائیے اے میرے غلامو! جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ کی بیشک اللہ معاف فرما دیتا ہے تمام گناہوں کو بیشک وہی بہت بخشنے والا ہے بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۴۰) رعایا پر آسانی یہ ہے کہ انہیں مذہبی آزادی دی جائے بلکہ دین پر عمل کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں اور انہیں آسانی کیساتھ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج عشر وخراج ادا کرنے کا پابند بنادو۔ زکوٰۃ وعشر و خراج وغیرہ بھی آسانی اور پریم کیساتھ وصول کرو اور اتنا ہی وصول کرو جتنا کہ شرعاً وصول کرنا چاہیے۔ اس مقدس زمانے میں حکام کے ذمہ یہ بھی ہوتا تھا کہ وہ لوگوں کو پابند صوم وصلوٰۃ، مجاہد وغازی بنائیں انکی اصلاح کریں۔ آج اور کل میں بڑا فرق ہے کل دین و دنیا میں سدھار لانے کی حکام کی کوشش ہوتی تھی نہ صرف یہ کہ خراج وصول کرنا۔ مگر آج تو حکام خود ہی اصلاح کے محتاج ہیں انہیں دوسروں کی اصلاح سے کیا غرض۔ انہیں تو صرف جرمانے ٹیکس پوری سختی کیساتھ وصول کرنا ہے اور بس۔ آج کے حکام عام طور پر اخلاقیات سے کورے رواداری سے عاری ہوتے ہیں۔ رشوت انکے مزاج میں رچ بس گئی ہے اسکے بغیر ایک قدم چلنا انہیں مشکل ہے۔ مسلمانوں کی حکومت اور ہے اسلامی حکومت اور ہے۔ مسلمانوں کی حکومتیں تو جگہ جگہ ہیں مگر اسلامی حکومت اس وقت کہیں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت لائے جبکہ پوری دنیا میں اسلامی حکومت ہو اور دنیا بھر کے انسان چین کا سانس لیں۔ حکام کا اچھا عمل تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے۔

(۳۵۸۷) نرم نرم، میٹھی میٹھی اور بشارت آمیز باتیں سنا کر انکے دل لبھاؤ اسلام کی آسانیاں انہیں بتاؤ اور سچے پکے مسلمان بنکر نمونہ حسن بن کران کو دکھاؤ۔ ایسے گھٹیا عمل نہ کرو کہ ان میں نفرت کی آگ سلگنے لگے اور وہ اسلام کے تئیں بھڑک جائیں۔ حکام وحکمراں کے کردار کا عوام ورعایا پر جلد اثر ہوتا ہے۔ سیدنا سلطان الہند غریب نواز معین الدین والدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھارت میں تشریف لائے تو راجہ کو نشانہ بنایا اور دولت ایمانی سے سرفراز فرمایا کہ پھر تو اسلام میں جوق در جوق لوگ داخل ہونے لگے اور خواجہ کے ہندوستان میں اتنے مسلمان ہیں کہ آج کسی بھی مسلم ملک میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد نہیں ہے۔

(۳۵۸۸) پیارے نبی ﷺ نے ان حضرات صحابہ کرام کو ہدایت فرمائی کہ جھگڑنا مت کیونکہ جب حکمراں وحکام جھگڑیں گے تو پھر عوام ورعایا کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ ان میں تو اور بھی بازار گرم ہوگا۔ دینی ذمہ داروں میں جھگڑا ہونا تو فتنہ کا سبب ہے مگر مسائل کے اجتہاد واستنباط میں اختلاف ہونا یہ رحمت ہے وہ حضرات صحابہ کرام میں بھی ہوا ہے خود پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

(۳۵۸۹) بدعہد کے چوتڑوں پر بدعہدی کا جھنڈا گڑا ہوگا یا پھر جہاں بدعہد لوگ کھڑے کئے جائیں گے۔ وہاں ایک جھنڈا گڑا ہوگا کہ تمام اہل محشر پہچان لیں کہ یہ بدعہدوں کا جھمکٹ ہے۔ یہ بھی رسوا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یا پھر وہاں پر ہر ایک کا ایک جھنڈا گڑا ہوگا اور یہ بدعہد اپنے جھنڈے کے پاس کھڑا ہوگا۔ جو جتنا بڑا بدعہد ہوگا اسکا جھنڈا اتنا ہی اونچا ہوگا تاکہ اہل محشر کو معلوم ہوجائے کہ کون بڑا بدعہد ہے اور کون چھوٹا بدعہد ہے۔ امت محمدیہ کے چھپے گناہ قیامت میں ظاہر نہ کئے جائیں گے بلکہ اعلانیہ گناہ کا اعلان و اظہار ہوگا۔ کیونکہ جب انہوں نے ہی دنیا میں خود اعلانیہ گناہ کرکے خود کو رسوا کیا تھا تو اب بھی اعلانیہ رسوا ہوں۔ اعلان کرنے والا یا تو فرشتہ ہوگا یہ پھر یہ خود اعلان کررہے ہوں گے۔

مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَاتُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَاتُنَفِّرَا

حضرت معاذ کو یمن کی طرف تو فرمایا پیارے نبی نے آسانی کرنا تم دونوں اور سختی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور نفرت نہ پھیلانا ایک دوسرے کی آپس میں

وَتَطَاوَعَا وَلَاتَخْتَلِفَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اتفاق سے کام کرنا اور آپس میں جھگڑنا مت۔

(۳۵۸۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک بدعہد کہ نصب کیا جائے گا اس کیلئے جھنڈا قیامت کے دن

فَيُقَالُ هٰذَا غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو فرمایا جائے گا کہ فلاں ابن فلاں کی بدعہدی ہے۔

(۳۵۹۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا ہر بدعہد کیلئے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن، پہچانا جائے گا جس سے۔

(۳۵۹۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا ہر غدار کیلئے ایک جھنڈا ہے جو اسکے چوتڑوں کے پاس ہوگا قیامت کے دن۔

(۳۵۹۲) حدیث شریف: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ

ترجمہ: ہر غدار کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن، بلند کیا جائے گا اسکو غدار کی غداری کے مطابق

اَلَا وَلَاغَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خبردار نہیں ہے کوئی غدار بڑھ کر غداری میں عوام کی سلطانی کی غداری سے۔

(۳۵۹۳) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن مرہ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ سے کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

फरमाया प्यारे नबी ने आसानी करना तुम दोनों और सख्ती न करना और खुशखबरी देना और नफ़रत न फैलाना एक दूसरे की आपस में और इत्तेफाक से काम करना और आपस में झगड़ना मत।

3589 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक बद अहद कि नस्ब किया जायेगा उसके लिये झण्डा कयामत के दिन तो फ़रमाया जायेगा कि फ़लाँ इब्ने फ़लाँ की बदअहदी है।

3590 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया हर बद अहद के लिये एक झण्डा होगा कयामत के दिन पहचाना जायेगा जिससे।

3591 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया हर गद्दार के लिये एक झण्डा है जो उसके चूतड़ों के पास होगा कयामत के दिन।

3592 हदीस शरीफ़:– हर गद्दार का एक झण्डा होगा कयामत के दिन, बुलन्द किया जायेगा उसको गद्दार की गद्दारी के मुताबिक़, खबरदार! नहीं है कोई गद्दार बढ़कर गद्दारी में आवाम की सुल्तानी की गद्दारी से।

3593 हदीस शरीफ़:– हजरते अमर इब्ने मरआ से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया अमीरुल मोमिनीन हज़रते अमीरे मुआविया से कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे

(۳۵۹۰) میدان قیامت میں مجرمین اپنے اپنے جھنڈوں سے پہچانے جائیں گے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ کون سے کمپنی کا ہے۔ نشانات خود اعلان کر رہے ہونگے کہ فلاں کمپنی کا ہے۔

(۳۵۹۱) غدار کی ذلت کو ظاہر کرنے کیلئے جھنڈا چوتڑوں کے پاس ہوگا۔ اسکی پشت سے چمٹا ہوا ہوگا جہاں جائے گا یہ جھنڈا بھی ساتھ جائے گا تاکہ اہل محشر پہچان لیں کہ یہ غدار جارہا ہے۔ عزت کا جھنڈا سامنے ہوتا ہے ذلت کا جھنڈا پیچھے ہوتا ہے۔

(۳۵۹۲) جیسی یہاں بدعہدی، غداری عہد شکنی کی ہوگی اسی انداز کا وہاں جھنڈا ملیگا۔ تاکہ اہل محشر کی نظروں میں غدار کی حیثیت نمایاں ہوجائے بعد والے جملہ کے تین مطلب ہوسکتے ہیں۔ (۱) سب سے بڑا غدار وہ ہے جو مسلمانوں کی مرضی کے بغیر انکا امیر عام بن جائے جیسے یزید پلید (۲) وہ بادشاہ بڑا غدار ہے جو مسلمانوں کے حقوق ادا نہ کرے اہل کو فراموش کرے اور نااہلوں کو خوب عہدے تقسیم کرے۔ نااہلوں کو آگے بڑھائے اور انہیں اہل حق پر تھوپے جیسے یزید پلید (۳) جو بادشاہ اسلام سے بدعہدی کرے اس سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا نہ کرے چونکہ ان تمام غداریوں کا اثر اور برا اثر ملک وقوم پر پڑتا ہے اسلئے اسی بڑی غداری اور اسکے مرتکب کو بڑا غدار فرمایا گیا۔

(۳۵۹۳) سیدنا حضرت عمرو ابن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمان نبوی سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت سنایا جب آپ مسند حکومت پر جلوہ گستر ہوچکے تھے تاکہ آپ اس پر عمل پیرا رہیں۔ حکام کا حجاب یہ ہے کہ عوام کیلئے اپنے دروازے بند رکھیں اپنے دروازوں پر سخت پہرہ بٹھادیں مظلوموں حاجت مندوں کو اپنے تک نہ آنے دیں اور انکی ضروریات کی پرواہ نہ کریں۔ انکی حاجت روائی کا کوئی انتظام نہ کرے بس اپنی کرسی کی کے بچانے میں لگا رہے کرسی بچاؤ محکمے کا وزیر ہو۔ ایسے جفاکش مغرور ومتکبر بادشاہ وحکام سے اللہ تعالیٰ اپنے مجبور بندوں کا بدلہ لیگا انکی حاجتیں ضرورتیں پوری نہ فرمائیگا انکی دعاؤں کو قبول نہ فرمائیگا۔ اس سزا کا کچھ ظہور تو دنیا میں ہوگا اور پورا پورا ظہور آخرت میں ہوگا۔ آٹے دال کا بھاؤ مال معلوم ہوجائیگا۔ عادل حکمراں نور کے منبروں پر ہوں گے قرب الٰہی سے محظوظ ہونگے ظالم حکمراں ذلت کے گڑھے میں اور اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہونگے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہ کی دینداری اتنے عروج پر تھی کہ آپ نے یہ فرمان نبوی سن کر ایک محکمہ ہی بنادیا جسکے ماتحت ہر بستی میں ایک افسر مقرر فرمادیا جو لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی بڑی ضروریات حضرت امیر معاویہ تک پہونچائے پھر امیر معاویہ اپنے مقرر کردہ افسر سے باز پرس فرماتے رہتے کہ کہیں یہ افسر اپنے فرائض منصبی کو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی تو نہیں کررہے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ نے بڑی ہی اسلامی شان کے ساتھ اسلامی سلطنت قائم فرمائی اور آپ اسلام کے پہلے سلطان ہیں۔

(۳۵۹۴) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں دربار شاہی میں جاکر یہ پیغام نبوی سنایا کہ اب آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ نے اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور نبھایا بلکہ ایسا نبھایا کہ رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ رافضیوں کی بکواس سے کچھ نہیں بگڑتا۔ سنی مسلمان بھائی رافضیوں کے پروپیگنڈے میں نہ آئیں اور حضرت امیر معاویہ سے اپنا پورا عقیدت و احترام کا رشتہ وابستہ رکھیں۔ مظلوم وضرورت مند کافر ہو یا مسلمان بادشاہ وحکام پر سکی دادرسی واجب ہے خواہ کفار ذمی ہوں یا مستامن۔ دنیا وآخرت میں اگر لوگ بادشاہ کے محتاج ہیں تو بادشاہ بھی اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ جب بادشاہ کو لوگوں کے تعاون کی ضرورت ہو اور وہ اپنے دروازے عوام پر بند کرے ملاقات نہ ہوسکے تو اللہ تعالیٰ بھی اس بادشاہ پر اپنی رحمت کے دروازے بند فرمالیگا اور اسکی حکومت زوال پذیر ہوگی اسکی مقبولیت خاک میں مل جائیگی اور وہ بھی عوام کی ہمدردیوں سے محروم ہوجائے گا۔ عوام ایسے ٹھاکر مزاج حکمرانوں کو انکی اوقات بھی بتادیتے ہیں آجکل الیکشن کے زمانے میں اسکا خوب نظارہ ہوتا ہے بڑے سے بڑا فرعون ہاتھ جوڑتا پھرتا ہے چاپلوسی کرتا ہے مگر انجام کار عوام کی بیزاری کے سبب ذجام سے ہوجاتا ہے۔ حکومت کے زمانے میں حکمران وحکام کو خدمات کی بنیاد پر اپنے عوام ورعایا کا دل جیتنا ضروری ہے تاکہ انکی تاج پوشی میں آسانی ہوجائے ورنہ عوام بہت ذلت کیساتھ بیدل کردیں گے کہ ضمانت بھی ضبط ہوجائے گی۔

(۳۵۹۵) عربی گھوڑے سے ترکی گھوڑا گھٹیا ہوتا ہے یعنی اے حاکم! اپنی آن بان شان کا مظاہرہ نہ کرنا۔ عادتاً عربی گھوڑا تو کجا ترکی

يَقُوْلُ مَنْ وَّلَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ

کہ فرماتے ہیں پیارے رسول جو شخص کہ ولی بنائے اسکو اللہ تعالیٰ کسی چیز کا مسلمانوں کے کام میں تو وہ حجاب کر دے انکی حاجت و ضرورت و محتاجی کے سامنے

اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعٰوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تو آڑ فرمادے گا اللہ تعالیٰ انکی حاجت انکی ضرورت انکی محتاجی کے سامنے تو مقرر فرمادیا حضرت امیر معاویہ نے ایک شخص کو لوگوں کی حاجتوں پر۔

(۳۵۹۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنْ اِبْنِ عَمٍّ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابوشماخ ازدی سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے چچا کے بیٹے سے جو پیارے نبی ﷺ کے اصحاب پاک میں سے ہیں

اِنَّهٗ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

کہ وہ آئے امیر المومنین حضرت امیر معاویہ کے پاس تو فرمایا میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ وَّلِيَ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ

کہ جو والی بنایا گیا لوگوں کی کسی چیز کا پھر بند کر لیا اس نے اپنا دروازہ مسلمانوں پر یا مظلوموں پر یا اہل حاجت پر تو بند فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس پر

اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اپنی رحمت کے دروازے انکی حاجت کے وقت اور انکی محتاجی کے وقت کہ زیادہ محتاج ہوگا وہ اسکا۔

(۳۵۹۵) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے مروی کہ بیشک وہ جب بھیجتے تھے اپنے حکام کو تو شرط لگاتے تھے ان پر

اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ

کہ نہ سوار ہوں ترکی گھوڑے پر اور نہ کھائیں میدہ اور نہ پہنیں باریک کپڑا اور نہ بند کریں اپنے دروازے کو لوگوں کی ضرورتوں پر

فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ لَكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

پھر اگر تم نے کیا کچھ بھی ان میں سے تو حلال ہو جائیگی تمہارے لئے سزا پھر پہونچانے جاتے ان کو۔

रसूल जो शख़्स कि वली बनाये उसको अल्लाह तआला किसी चीज़ का मुसलामनों के काम में तो वो हिजाब क दे उनके हाजत व ज़रुरत व मोहताजी के सामने तो आड़ फ़रमा देगा अल्लाह तआला उनकी हाजत उनकी जरुरत उनकी मोहताजी के सामने, तो मुकर्रर फ़रमा दिया हज़रते अमीरे मुआविया ने एक शख़्स को लोगों की हाजतों पर।

3594 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू शमाख अज़दी से मरवी वो रिवायत फमरात हैं अपने चाचा के बेटे से जो प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से असहावे पाक में से हैं कि वो आये अमीरुल मोमिनीन हजरते अमीरे मुआविया के पास तो फ़रमाया मैनें सुना प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो वाली बनाया गया है लोगों की किसी चीज़ का फिर बंद कर लिया उसने अपना दरवाज़ा मुसलमानों पर या मज़लूमों पर या ऐहले हाजत पर तो बंद फ़रमा देगा अल्लाह तआला उस पर अपनी रहमत के दरवाज़े उसकी हाज़त के वक्त और उाकी मोहतानी के वक्त कि ज़्यादा मोहताज होगा वो उसका।

3595 हदीस शरीफ़:–.अमीरुल मोमनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब से मरवी कि बेशक वो भेजते थे अपने हुक्काम को तो शर्त लगाते थे उन पर कि न सवार हों तुर्की घोड़े पर और न खायें मैदा और न पहनें

گھوڑے پر بیٹھ کر اپنے کردار کا مظاہرہ نہ کرنا اور سواری نہ کرنا اور سواری کے عادی نہ بن جانا۔ یہ سوار ہونے کی ممانعت نہیں کہ ضرورتاً بھی سواری نہ کرنا چاہیے۔ اظہار شان کیلئے گھوڑا پالنا اور فخر و مباہات کیلئے گھوڑے پر سوار ہونے کی ممانعت ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں چونکہ ان چیزوں سے طبعیت عیش پسند ہو جاتی ہے۔ اور عیش پسند حاکم صحیح طریقے سے حکومت نہیں چلا پاتا۔ رعایا کے دکھ درد کو محسوس نہیں کر سکتا۔ اور عیش و عشرت کا عادی ہوگا تو اخراجات بھی بڑھیں گے پھر آمدنی میں اضافے کی سوجھے گی اور الٹے سیدھے ہاتھ پاؤں پھینکے گا رشوت ستانی کا بازار گرم کریگا حرام خوری پر اتر آئیگا۔ عوام کا خون چوسے گا روزانہ نت نئے ٹیکس لگائے گا آخر کار تیل تو تلوں میں ہی سے نکلے گا۔ جو لطف و راحت سادگی میں ہے وہ ٹیپ ٹاپ میں نہیں۔ آج کے وزراء و اغنیاء بھی اپنی زندگیوں پر نظر ثانی کریں کہ تعیش انکا ٹریڈ بن چکا ہے انکے دروازے مخلوق کیلئے تقریباً بند ہو چکے ہیں۔ چند حوالی موالی بالفاظ دگر انکے چمچے ہی ہیں جو ان تک رسائی رکھتے ہیں انہیں نبوی تعلیم سے اپنے اندر سدھار لانا چاہیے اور خدمت خلق کے جذبے سے آراستہ ہونا چاہیے یہ حکمراں و حکام کا زیور ہے۔ میدے نہ کھانے کا مطلب یہ ہے کہ پر تکلف کھانوں سے اجتناب کیا جائے تاکہ اخراجات نہ بڑھیں اور اسی طرح باریک قیمتی لباس نہ پہنا جائے کہ حکومت پر یا رعایا پر بوجھ نہ پڑے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی پوری زندگی پاک میں کبھی میوہ کا استعمال نہ فرمایا بلکہ کبھی چھلنی کا چھنا آٹا بھی استعمال نہ فرمایا۔ آجکل تو کیک کے بغیر ناشتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تمام حکمرانوں کو حضرات خلفاء راشدین کی سیرت و سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۳۵۹۶) غصہ کی حالت میں عقل پر نفس غالب ہوتا ہے جس کی وجہ سے حاکم صحیح فیصلہ نہیں کر پائیگا۔ کیونکہ غور و فکر کیلئے عقل کا معمول کے مطابق ہونا ضروری ہے شدت بھوک و پیاس، دماغی پریشانی و خاص بیماری میں فیصلہ نہ کرے اگر ان مذکورہ احوال میں فیصلہ کریگا تو فیصلہ نافذ ہو جائے گا مگر بکراہت۔

(۳۵۹۷) ایک ثواب تو غور و خوض، اجتہاد کا ملیگا اور دوسرا ثواب درست فیصلہ کرنے کا ملیگا۔ دوست فیصلہ کرنا بھی بڑا کام ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے اجتہاد کرنے کیلئے بڑے علم کی ضرورت ہے اگر خود عالم و فقیہ نہ ہو تو حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علم سے فائدہ اٹھائے ان کا مقلد و متبع بنے۔ ہر للو پنجو کو اجتہاد کرنے کا حق نہیں ہے۔ مجتہد سے اجتہاد کرنے کے بعد بھی غلطی ہو جائے تب بھی اجتہاد کا ثواب ملیگا۔ اور عدم صواب پر کوئی گناہ بھی نہ ہوگا چونکہ نیت بخیر ہے۔ چاروں ائمہ برحق ہیں۔ مگر ان میں سے صحیح و درست تو ایک ہی ہے مگر گنہگار کوئی نہیں۔ جن ائمہ سے اجتہاد کے بعد خطا ہوئی تو وہ بھی ایک ثواب کے مستحق ہیں۔ یوں ہی سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زبردست اختلاف ہوا اور یہ اجتہادی اختلاف تھا دونوں میں سے گنہگار کوئی نہیں۔ حق پر حضرت علی تھے اور حضرت امیر معاویہ سے خطا ہوئی مگر گنہگار یہ بھی نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر سیدنا داؤد علیہ السلام سے خطا ہو گئی اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے درست فیصلہ فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام گناہگار نہ ہوئے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور داؤد و سلیمان تو آپ یاد فرمائیں جب وہ فیصلہ کر رہے تھے دونوں کھیتی کے بارمیں جب پھیل گئیں اسمیں بکریاں لوگوں کی۔ اور تھے ہم ان کے فیصلے میں موجود تو سمجھا دیا ہم نے معاملہ سلیمان کو اور سب کو عطا فرمایا ہم نے حکم اور علم، اور تابع فرما دیا ہم نے داؤد کے پہاڑوں کو، کہ پاکی بیان کریں اور پرندوں کو اور ہمیں کرنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۸۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ حضرت سلیمان نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہونچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی تھی اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے۔ اور کھیتی اس حالت پر پہونچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دیدی جائے اور چرواہے کو اسکی بکریاں واپس کر دی جائیں۔ یہ تجویز حضرت داؤد کو پسند آئی۔ اس معاملے میں دونوں حکم اجتہادی تھے اور ان کی شریعت کے مطابق تھے ہماری

﴿بَابُ الْعَمَلِ فِی الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ﴾ ترجمہ: فیصلوں میں عمل کرنے اور اس سے ڈرنے کا باب

(۳۵۹۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَایَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اِثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول نہ فیصلہ کرے کوئی حاکم دو کے درمیان حالانکہ وہ غصے میں ہو۔

(۳۵۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ وَاَخْطَا فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب فیصلہ کرے حاکم تو خوب غور وخوص کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کیلئے دو ثواب ہیں اور جب فیصلہ کرے پھر خوب غور وخوص کرے پھر غلطی کرے تو اسکیلئے ایک ثواب ہے۔

(۳۵۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو بنایا گیا قاضی لوگوں کے درمیان تو ذبح کیا گیا بنا چھری کے۔

(۳۵۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُکِّلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو طلب کرے عہدۂ قضا کو اور مانگے تو حوالے کردیا جاتا ہے وہ مانگنے والا اپنے نفس کے اور جو مجبور کردیا جائے اس پر تو نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ جو ٹھیک ٹھاک رکھتا ہے قاضی کو۔

वारीक कपड़ा और न बंद करें अपने दरवाज़े को लोगों की ज़रुरतों पर फिर अगर तुमने किया कुछ भी इनमें से तो हलाल हो जायेगी तुम्हारे लिये सज़ा, फिर पहुंचाने जाते उनको।

(201) फ़ैसलों में अमल करने और उससे डरने का बाब

3596 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू बक्र से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते है प्यारे रसूल न फ़ैसला करे कोई हाकिम दो के दरमियान हालांकि वो गुस्से में हो।

3597 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब फ़ैसला करे हाकिम तो खूब गौर व खौस करे और दुरुस्त फ़ैसला करे तो दसके लिये दो सवाब हैं और जब फ़ैसला करा कि गलती करे तो उसके लिये एक सवाब है।

3598 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बनाया गया क़ाज़ी लोगों के दरमियान तो ज़िबह किया गया बिना छुरी के।

3599 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो तलब करे ओहदा ए कज़ा को और मांगे तो हवाले कर दिया जाता है वो मांगने वाला अपने नफ़्स के और जो मजबूर कर दिया जाये उस पर तो नाज़िल फ़रमाता है अल्लाह तआला एक फरिश्ता जो ठीकठाक रखता है क़ाज़ी को।

شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصان کرے گا اسکا ضمان لازم نہیں۔ سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت داؤد نے جو فیصلہ فرمایا تھا وہ اس مسئلے کا حکم تھا۔ اور حضرت سلیمان نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے وجوہ احکام وطریق احکام وغیرہ کا دونوں حضرات کو علم عطا فرمایا تھا حکومت کے ساتھ ساتھ۔ جن حضرات علماء کرام کو اجتہاد کی اہلیت ہو انھیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ قرآن کریم واحادیث کریمہ کا حکم نہ پائیں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جائے تو بھی ان کی پکڑ نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں وہ صحیح راہ پر بھی ہو تو اسکے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر ہے (بخاری شریف مسلم شریف) اجتہاد برحق ہے۔ اہل اجتہاد کو اجتہاد کرنا چاہیے۔ نبی بھی اجتہاد کر سکتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے یہ حکم اجتہادی تھے وحی سے نہ تھے نبی کے اجتہاد میں خطا بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ حضرت آدم سے ہوئی۔ شعر۔

خطاء اجتہادی کی معافی کیلئے واللہ
بنایا ہے وسیلہ حضرت آدم نے نام انکا (یانبی)

غیر نبی کے اجتہاد میں بدرجہ اولیٰ غلطی کا احتمال ہے۔ خطا پر مجتہد گنہگار نہیں ہوتا۔ ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے ٹوٹ سکتا ہے۔ نص قرآن وحدیث اجتہاد سے نہیں ٹوٹ سکتی۔ نبی خطاء اجتہادی پر قائم نہیں رہتے۔ حضرات انبیاء کرام بادشاہ ہو کر بھی بندوں کے چھوٹے چھوٹے مقدمات ومعاملات کی طرف ایسی توجہ فرماتے تھے جیسے بڑے بڑے مقدمات ومہمات میں۔ حضرت داؤد بہت ہی خوش آواز تھے اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ جب آپ زبور مقدس کی تلاوت فرماتے یا اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید فرماتے کہ پہاڑ درندے پرندے چرندے بھی آپ کی آواز میں آواز ملا کر تسبیح وتحمید پڑھتے۔ سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیتی جب مسجد اللہ ھو میاں میں بیٹھ کر **اللہ** کی ضرب لگاتے تو درندے چرندے پرندے آپکے ساتھ **اللہ** کی ضرب لگاتے۔ شعر:

چرندے بھی پرندے بھی درندے ہمنوا انکے
بہت پر درد ذکر یار اللہ ھو میاں کا ہے (احبیب)

ورنہ پیڑ پتھر تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو زرہ لوہے کا لباس بنانا سکھایا۔ آپکے دست مبارک میں لوہا نرم ہو جاتا تھا۔ آپ جدھر کو چاہتے موڑ لیتے۔ اس سے آپنے زرہ بنائیں جو جنگوں میں کام آئیں اور دشمنوں کے حملوں کو ناکام بنائیں۔ سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داؤد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کے وسیلے سے اپنے بندوں کو ایسی صنعت وکاریگری عطا فرمائی تو اے بندو! کیا تم اس نعمت الٰہی کا شکریہ ادا کرتے ہو۔ حضرت داؤد زرہ بنا کر فروخت فرمایا کرتے تھے اور اسی سے گزر اوقات فرمایا کرتے تھے (تفسیر روح البیان شریف) اور کبھی بیت المال سے کچھ نہ لیا۔ سیدنا تاج الفقراء حضرت شاہجی محمد شیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف اپنے گزر اوقات کیلئے کنگھیاں بنایا کرتے تھے اور انھیں فروخت فرما کر گزر اوقات فرماتے تھے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۷۸۳)

مجتہد خطا میں گنہگار نہیں ہوتا اس آیت کریمہ میں اسکی روشن دلیل موجود ہے۔ مگر یہ حکم مجتہد عالم دین کیلئے ہے غیر مجتہد یا غیر عالم کوئی غلط مسئلہ بتائے گا تو گنہگار ہوگا غیر عالم کو فتوی دینا مسئلہ بتانا جائز ہی نہیں ہے اور مسئلہ بھی فروعی واجتہادی ہو کہ اصول شریعت میں غلطی معاف نہیں ہوتی۔ خطاء اجتہادی کی مثال یوں سمجھئے جیسے تحری کہ مسافر جنگل میں ہے اور اسے نماز پڑھنا ہے اور سمت قبلہ کا پتہ نہ چلے تو اپنی رائے سے کام لے اگر چار رکعتوں میں ہر رکعت میں ایک سمت کی طرف رائے ہو اور چار رکعتیں چار سمتوں میں پڑھیں تو چاروں رکعتیں درست ہیں۔ اگرچہ قبلہ ایک ہی طرف تھا اور پوری نماز کا ثواب ملا۔

(۳۵۹۸) اس نے دنیا طلبی کے لئے بکوشش منصب قضا حاصل کیا تو اس نے بنا چھری کے خود کو ذبح کر لیا چھری سے ذبح ہونے سے جان جلدی نکل جاتی ہے اور تکلیف بھی کم ہوتی ہے اور بنا چھری کے مثلاً گلا گھونٹا، پانی میں ڈبو دیا، جلا دیا، کھانا پانی بند کر کے مارا ان صورتوں میں جان دیر سے بھی نکلتی ہے اور تکلیف واذیت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح دنیا دار قاضی منصب قضا پاکر دنیا بٹورتا ہے مگر دین برباد کر لیتا ہے۔ اور اسکی سزا دنیا میں بھی پاتا ہے اور آخرت میں تو دراز سزا کا مستحق ہوتا ہے چونکہ طالب دنیا قاضی ظلم کرتا ہے

(۳۶۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْقَضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاِثْنَانِ فِی النَّارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قاضی تین ہیں، ایک جنت میں اور دوسرا دوزخ میں

فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ

تو جو کہ جنت میں ہے ایسا شخص ہے جو پہچانے حق کو پھر فیصلہ کرے حق کیسا تھ اور ایسا شخص کہ پہچانے حق کو اور ظلم ڈھائے فیصلے میں تو وہ دوزخ میں ہے

وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃ)

اور ایسا شخص کہ فیصلہ کرے لوگوں کیلئے جہالت سے تو وہ بھی دوزخ میں ہے۔

(۳۶۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو خواہش کرے مسلمانوں کا قاضی بننے کی یہاں تک کہ پالے وہ شخص عہدہ قضا کو پھر غالب آجائے

عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اسکا انصاف اسکے ظلم پر تو اس قاضی کیلئے جنت ہے اور جو قاضی کہ غالب آجائے اسکا ظلم اسکے انصاف پر تو اس کیلئے آگ کے انگارے ہیں۔

(۳۶۰۲) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بھیجا انکو یمن کی طرف تو فرمایا پیارے رسول نے

کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ

کیسے فیصلہ کروگے جب درپیش ہو تمہارے پاس کوئی فیصلہ؟ تو حضرت معاذ نے عرض کیا کہ فیصلہ کروں گا میں قرآن کریم سے فرمایا پیارے رسول نے

فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ

اگر نہ پاؤ تم قرآن کریم میں تو حضرت معاذ نے عرض کیا تو پیارے رسول اللہ ﷺ کی سنت کریمہ سے فرمایا پیارے رسول نے اگر نہ پاؤ تم

فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَھِدُ رَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

پیارے رسول کی سنت کریمہ میں؟ عرض کیا کہ قیاس کرونگا اپنی رائے سے اور کوئی کوتاہی نہ کرونگا حضرت معاذ نے فرمایا کہ مارا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

3600 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलेहे वसल्लम ने क़ाज़ी तीन हैं एक जन्नत में और दो दोजख में तो जो कि जन्नत में है ऐसा शख्स है जो पहचाने हक़ को फिर फैसला करे हक़ के साथ और ऐसा शख़्स कि पहचाने हक़ को और जुल्म ढाये फ़ैसले में तो वो देज़ख में है और ऐसा शख़्स कि-फ़ैसला करे लोगों के लिये जहालत से तो वो भी दोज़ख में है।

3601 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो ख्वाहिश करे मुसलमानों का क़ाज़ी बनने की यहाँ तक कि पा ले वो शख़्स ओहदा ए क़ज़ा को फिर गालिब आ जाये उसका इंसाफ़ उसके जुल्म पर तो उस क़ाजी के लियें जन्नत है और जो क़ाज़ी कि गालिब आ जाये उसका जुल्म उसके इंसाफ़ पर तो उसके लिये आग के अंगारे हैं।

3602 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ इब्ने जबल से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब भेजा उनको यमन की तरफ़ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कैसे फ़ैसला करोगे जब दरपेश हो तुम्हारे पास कोई फ़ैसला? तो हज़रते मआज़ ने अर्ज़ किया कि फ़ैसला करूँगा मैं कुरआने करीम से फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर न पाओ तुम कुरआने करीम में तो? हजरते मआज ने अर्ज़ किया तो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की सुन्नते करीमा से, फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर न पाओ तुम प्यारे रसूल की सुन्नते करीमा में? अर्ज़ किया कि क़यास करूँगा अपनी राय से और कोई कोताही न करूँगा हजरते मआज ने फ़रमाया कि मारा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

رشوت لیتا ہے حق تلفی کرتا ہے جس سے مخلوق خدا اس پر لعنت برساتی ہے اللہ و رسول ناراض ہوتے ہیں۔ فرعون، حجاج، یزید پلید اسکی مثالیں موجود ہیں۔ اس حدیث شریف کی بنا پر سیدنا امام اعظم حضور ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیل جانے اور وہیں وصال فرمانے کو قبول فرمایا مگر عہدہ قضا قبول نہ فرمایا کہ حاکم وقت کی جیجہ گیری نہ کرو تو قیامت نہ کرو تو قیامت۔

(۳۵۹۹) زبان سے عہدہ قضا کی بھیک مانگی جائے درخواست دیجائے۔ دلال فٹ کئے جائیں اور یہ ساری تگ و دو دنیا سمیٹنے کے لئے ہو تو ایسے طالب منصب قضا کی اللہ تعالیٰ مدد نہیں فرماتا ایسے دنیا دار قاضی کو اسکے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور نفس امارہ انسان کا بڑا دشمن ہے اور ایسا دشمن ہے کہ ہر وقت ہم سے چمٹا ہوا ہے کہ لاحول سے بھی نہیں بھاگتا اور ماہ رمضان مبارک میں قید بھی نہیں ہوتا۔ اور یہ قاضی بے نفس ہے لالچی نہیں ہے۔ حق گو ہے راست باز ہے۔ خدمت خلق، خدمت دین کے جذبے سے آراستہ ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے قاضی کی فرشتے کے ذریعہ مدد فرماتا ہے اور وہ الٹے سیدھے ہاتھ پاؤں پھینکنے سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اسکے فیصلے حق پر مبنی ہوتے ہیں۔ حدیث شریف:۔ جو قضا یعنی فیصلہ کرنے میں مشغول و مبتلا ہو اسے چاہیے کہ دوران مقدمہ فریقین میں برابری کرے جگہ دینے میں بات کرنے میں دیکھنے اور اشارہ کرنے میں (طبرانی شریف بیہقی شریف)

(۳۶۰۰) جنتی قاضی وہ ہے جس میں تین صفات موجود ہوں۔ (۱) شرعی قوانین کا پوری طرح عالم ہو قضا کے احکام سے اچھی طرح واقف ہو (۲) تحقیقات کے بعد فیصلہ کرے فیصلے میں جلد بازی سے کام نہ لے (۳) حق فیصلہ کرے بعد تحقیق جو حق نظر آئے اسکی ڈگری کرے۔ دوزخی قاضی وہ ہے جو ظلم و ستم کی آندھی چلائے بے سوچے سمجھے بنا علم کے رشوت لیکر فیصلے دے لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالے بنا علم قاضی بن بیٹھے کہ

موت کے دھارنہ سوجھے مرا ہر یالا بنا آیا

تحقیق سے عاری و خالی ہو مقدمے کی نوعیت سے بے خبر ہو وغیرہ وغیرہ۔ فیصلے اور فتوی میں فرق ہے قاضی کا کام ہے فیصلے میں فریقین کا دعویٰ اور جواب دعوی سننا پھر گواہی وغیرہ لینا پھر قرائن و علامات میں غور کرنا ضروری ہے۔ مفتی کا کام ہے صورت مسئول کا جواب دینا جیسے دو فرشتے انسانی روپ میں سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے ایک نے کہا کہ اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی ہے اور یہ وہ بھی لے لینا چاہتا ہے آپ نے دوسرے کا جواب دعوی سنے بغیر فتویٰ صادر فرمایا اگر تیرا بھائی ایسا کرتا ہے تو سر بسر زیادتی ہے۔ یہ داؤدی فتویٰ ہے۔ سیدنا حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ سیدتنا حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حضرت ابوسفیان بخل سے کام لیتے ہیں اور مجھے پورا خرچہ نہیں عنایت فرماتے تو کیا میں انکی جیب سے بقدر ضرورت خرچے کے روپے پیسے نکال لیا کروں پیارے رسول ﷺ نے فرمایا ہاں نکال لیا کرو۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابو سفیان کو نہ بلایا اور ان سے جواب دعویٰ نہ لیا کیونکہ یہ نبوی فیصلہ نہ تھا بلکہ نبوی فتویٰ تھا۔ فتویٰ اور فیصلے کا فرق نظر میں رہنا ضروری ہے۔

(۳۶۰۱) ظلم و ستم کا ایسا خوگر ہو جائے کہ اسکے عدل پر اسکا ظلم چھایا رہے اور اسے انصاف نہ کرنے دے تو وہ شعلوں اور شراروں کا کھیل کھیل رہا ہے۔ ظالم کا بیڑا غرق کرنے کیلئے تو ایک ہی ظلم کافی ہے چہ جائیکہ خوگر ظلم و ستم ہونا۔ ظلم کے عدل پر غالب آنے کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) ظلم اسکی عادت ہی بن جائے اور وہ ظالم کبھی انصاف کرے ہی نہیں (۲) ظلم زیادہ کرے انصاف کبھی کبھار کرے یہ دونوں ہی انداز دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہیں۔ ایک ظلم ہزاروں انصاف پر بھاری ہے کہ ایک قطرہ پیشاب سارے کنویں کو ناپاک کر دیتا ہے۔ اور ظلم پر عدل کے غالب آنے کا مطلب یہ ہے کہ حاکم کا انصاف اسکے ظلم پر اس طرح غالب آجائے اور اسکی طبیعت پر ایسا چھا جائے کہ اسے ظلم ہی نہ کرنے دے۔

(۳۶۰۲) سلطان اسلام اگر کسی کو حاکم و قاضی بنائے تو اسکا امتحان بھی لے کہ اسکی کیا صلاحیت ہے قوت فیصلہ رکھتا ہے اسکی سوچ کیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ اگر قرآن کریم میں نہ ہو بلکہ فرمایا کہ اگر قرآن کریم میں نہ پاؤ۔ نہ ہونا اور بات ہے اور نہ ملنا اور بات ہے سمندر میں موتی ہے مگر ہر کس و ناکس کو نہیں ملتے۔ فیصلہ کا حل پہلے تو قرآن کریم میں تلاش کیا جائے اور نہ ملے تو پھر حدیث

عَلٰی صَدْرِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا یَرْضٰی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی)

حضرت معاذ کے سینے پر اور فرمایا ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے جسنے پیارے رسول کے فرستادہ کے کو توفیق دی اس کام کی جس سے راضی ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ۔

(۳۶۰۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی بنا کر

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَآءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَیَهْدِیْ

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں تو نئی عمر کا ہوں نہ علم ہے میرے پاس قضا کا تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اللہ تعالیٰ کھول دیگا

قَلْبَكَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَكَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ

راہیں تمہارے دل کی اور ٹھیک رکھے گا تمہاری زبان کو جب فیصلے کرانے کیلئے حاضر ہو تمہارے پاس دو شخص تو مت فیصلہ کرنا پہلے کیلئے جب تک کہ نہ سن لیں آپ

کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَكَ الْقَضَآءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِیْ قَضَآءٍ بَعْدُ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

بات دوسرے کی کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لئے فیصلہ حضرت علی نے فرمایا پھر نہ تردد کیا میں نے کسی فیصلے میں اس کے بعد۔

(۳۶۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَآءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی حاکم ظالم جو فیصلہ کرے لوگوں کے درمیان مگر آئے گا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِنْ قَالَ

قیامت کے دن اس حالت میں کہ فرشتہ پکڑنے والا ہوگا اس کی گدی کو پھر اٹھالیگا اس کی کھوپڑی کو آسمان تک پھر اگر فرمادے اللہ تعالیٰ

اَلْقِهٖ اَلْقَاهُ فِیْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

کہ پھینک دے اسکو تو پھینک دیگا فرشتہ اسکو ہلاکت کی جگہ چالیس سال کی راہ۔

(۳۶۰۵) حدیث شریف: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے گا ایک ایسا وقت عادل حاکم پر

अलैहे वसल्लम ने हजरते मआज़ के सीने पर और फ़रमाया कि हर खूबी है अल्लाह तआला के लिये जिसने प्यारे रसूल के फरसतादा को तौफ़ीक़ दी इस काम की जिससे राज़ी हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम।
3603 हदीस शरीफ़:— अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होने फ़रमाया कि भेजा मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यमन की तरफ़ क़ाज़ी बनाकर ते मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! आप मुझे भेज रहे हैं मैं तो नई उम्र का हूँ, नहीं है इल्म है मेरे पास कज़ा का, तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला खोल देगा राहें तुम्हारे दिल की और ठीक रखेगा तुम्हारी जुबान को, जब फ़ैसला कराने के लिये हाज़िर हों तुम्हारे पास दो शख्स तो मत फ़ैसला करने पहले के लिये जब तब कि न सुनलें आप बात दूसरे की, या ज़्यादा मुनासिब है कि ज़ाहिर हो जाये तुम्हारे लिये फ़ैसला, हज़रते अली ने फ़रमाया फिर न तरद्दुद किया मैंने किसी फैसले में उसके बाद।
3604 हदीस शरीफ़:— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है कोई हाकिम ज़ालिम जो फ़ैसला करे लोगों के दरमियान मगर आयेगा क़यामत के दिन इस हालत में कि फ़रिश्ता पकड़ने वाला होगा उसकी गुद्दी को फिर उठा लेगा उसकी खोपड़ी को आसमान तक फिर अगर फ़रमा दे अल्लाह तआला कि फेंक दे इसको तो फेंक देगा फ़रिश्ता उसको हलाकत की जगह चालीस साल की राह।

شریف میں تلاش کیا جائے۔ اگر حدیث شریف قرآن کریم کے مخالف معلوم پڑتی ہو تو تاویل کر کے ان دونوں میں موافقت دی جائے اگر موافقت نہ ہو سکے اور حدیث شریف متواتر ہے اور نزول قرآن کریم کے بعد کی ہو تو آیت کریمہ کو منسوخ مان کر حدیث شریف پر عمل کیا جائیگا جیسے سجدہ تعظیمی کی اباحت قرآن کریم سے ثابت ہے مگر سجدہ تعظیمی کی حرمت حدیث شریف سے ثابت ہے تو حدیث شریف پر عمل ہے اور سجدہ تعظیمی حرام ہے۔ اگر مذکورہ شرائط نہ ہوں تو حدیث شریف چھوڑ دی جائیگی قرآن کریم پر عمل ہوگا جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بالغہ لڑکی اپنے نفس کی مختار ہے خود نکاح کر سکتی ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تو نہ روکو تم انکو یہ کہ نکاح کر لیں وہ اپنے شوہروں سے جب راضی ہو جائیں وہ آپس میں شرعی قوانین کے مطابق (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۶) مگر حدیث شریف سے ثابت ہے کہ بالغہ عورت بنا ولی کے نکاح نہیں کر سکتی۔ حدیث شریف:۔ جو عورت کہ نکاح کیا اس نے اپنے آپ تو اس عورت کا نکاح باطل ہے۔ یہاں حدیث شریف کو چھوڑ دیا گیا ہے اور قرآن کریم پر عمل کیا گیا ہے۔ احناف نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر بالغہ عورت کو اپنے نفس کا مختار مانا ہے۔ اگر قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں مجھے حکم نہ ملے اور پیارے رسول ﷺ سے دریافت کرنے کا موقع بھی نہ ملے تو میں خود اجتہاد کروں گا۔ اور اس اجتہاد سے فیصلہ صادر کرونگا۔ اجماع کا ذکر اسلئے نہ فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کے ظاہری حیات طیبہ میں اجماع ناممکن نہ تھا کیونکہ اس وقت کو پیارے نبی ﷺ سے معلوم کیا جا سکتا تھا۔ قیاس کیلئے نص نہ ملنا کافی ہے مگر اجماع کیلئے نص نہ مل سکنا ضروری ہے۔ قیاس کرتے وقت نص سے استخراج کروں گا کوتاہی نہ کرونگا۔ قیاس شرعی کے معنی ہیں علت مشترکہ کی وجہ سے مخصوص حکم کو غیر مخصوص میں جاری کرنا۔ مثلاً کسی نے پوچھا کہ باجرے، جوار، چاول میں سود کیسا ہے؟ جواب میں کہا جائیگا کہ گیہوں اور جو میں سود کی ممانعت حدیث شریف میں موجود ہے اور چاول، باجرہ وغیرہا بھی گیہوں کی طرح وزن وجنس میں ایک ہیں لہٰذا چاول وغیرہ میں بھی سود حرام ہے۔ یہ ہے قیاس۔ قیاس صرف رائے کو نہیں کہتے ہیں۔ حضرت معاذ کے

سینے پر ہاتھ کا مارنا، یہ تھپکنے اور شاد باشی کے طور پر تھا اور اپنے دست پاک سے فیوض وبرکات کے چشمے انکے سینے میں انڈیلنے کیلئے تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں خطا سے بچائے۔ حضرات مجتہدین کے اجتہادات مرضی مصطفےٰ ﷺ کے عین مطابق ہیں۔ اصول اسلام صرف قرآن کریم اور احادیث کریمہ ہی نہیں بلکہ قیاس مجتہد بھی ہے اصول دین چار ہیں۔ (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) قیاس (۴) اجماع امت۔ مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں ایک مجتہد دوسرے مقلد۔ مجتہد اسکو کہتے ہیں جو اتنی علمی صلاحیت رکھتا ہو کہ قرآن کریم کے اشارات ورموز کو سمجھ سکتا ہو اور مقصد کلام کو سمجھ سکتا ہو اور مسائل نکالنے کی اہلیت ہو ناسخ ومنسوخ کا پورا علم رکھتا ہو، علم صرف ونحو بلاغت وغیرہ میں پوری مہارت رکھتا ہو احکام کی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ پر اسکی بھرپور نظر ہو ذکی ذی عقل و ذی فہم ہو (تفسیرات احمدیہ شریف) اور یہ خوبیاں نہ رکھتا ہو وہ مجتہد نہیں بلکہ مقلد ہے۔ غیر مجتہد کو تقلید لازمی ہے۔ مجتہد کے چھ طبقات ہیں۔ (۱) مجتہد فی الشرع یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے اجتہاد کرنے کے قواعد بنائے جیسے چاروں ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۲) مجتہد فی المذہب یہ وہ حضرات ہیں جو ان اصولوں میں تقلید کرتے ہیں ان اصولوں سے مسائل شرعیہ فرعیہ خود استنباط کر سکتے ہیں جیسے سیدنا حضرت امام قاضی ابو یوسف، سیدنا حضرت امام محمد، سید امام ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ یہ حضرات ثلٰثہ قواعد واصول میں سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں مجتہد ہیں (۳) مجتہد فی المسائل وہ حضرات ہیں جو قواعد ومسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہیں مگر وہ مسائل جنکے متعلق حضرات ائمہ کرام کی تصریحات نہیں ملتیں انکو قرآن کریم اور احادیث کریمہ وغیرہما کے دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے سیدنا امام طحاوی سیدنا امام قاضی خان سیدنا شمس الائمہ سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہم (۴) اصحاب التخریج، یہ وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے البتہ حضرات ائمہ کرام کے کسی مجمل قول کی تفصیل بیان فرما سکتے ہیں جیسے سیدنا حضرت امام کوفی رضی اللہ تعالیٰ (۵) اصحاب الترجیح: یہ وہ حضرات ہیں جو سیدنا حضور امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکیں۔ اگر کسی مسئلے میں حضور امام اعظم کے دو قول منقول ہیں تو ان میں سے ایک کو ترجیح دے سکیں۔ ایسے صاحبین کے دو قول میں ایک کو ترجیح دینے کی صلاحیت کے حامل ہوں جیسے سیدنا حضرت امام قدوری (٦) اصحاب التمیز۔ یہ وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ اور قول ضعیف اور قوی واقوی میں فرق کر سکتے ہوں کہ اقوال مردودہ اور روایات ضعیفہ کو ترک کر دیں اور اصح روایات اور معتبر اقوال کو لیں جیسے صاحب کنز الدقائق وصاحب درمختار وغیرہما۔ جن میں مذکورہ خوبیاں نہ ہوں وہ مقلد محض ہیں۔ ان چھ طبقات کے مجتہدین اپنے سے اوپر والے مجتہد کی تقلید کریں گے اپنے برابر والے یا اپنے سے نیچے والے کی تقلید نہ کریں گے۔ جیسے سیدنا حضرت امام قاضی ابو یوسف اور سیدنا حضرت امام محمد کہ اصول وقواعد میں تو سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کے مقلد ہیں۔ مسائل میں چونکہ خود مجتہد ہیں اسلئے ان میں مقلد نہیں ہیں۔ اب یہ اعتراض اپنی موت آپ مر گیا کہ حضرات صاحبین جب مقلد ہیں حنفی ہیں تو جگہ جگہ حضور امام اعظم سے اختلاف کیوں ہے کیونکہ یہ حضرات اصول وقواعد میں تو مقلد ہیں امام اعظم کے اسمیں انہیں حضور امام اعظم سے کوئی اختلاف نہیں البتہ فروعی مسائل میں انہیں اختلاف کا حق ہے کیونکہ وہ دوسرے طبقہ کے مجتہد ہیں۔ سیدنا حضرت امام بخاری امام ترمذی سیدنا امام ابوداؤد سیدنا امام محمد غزالی سیدنا امام فخر الدین رازی وغیرہم، سیدنا حضور مدار پاک، سیدنا حضور غوث پاک، سیدنا حضور غریب نواز، سیدنا حضور امیر کلال سیدنا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ، سیدنا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی بڑے بڑے علم وعرفان کے تاجدار مقلد ہی ہوئے ہیں۔ آج کے غیر مقلدین اس سچائی سے عبرت حاصل کریں جب علم وعرفان کے ان پہاڑوں نے تقلید فرمائی تو آج خود کو غیر مقلد کہنے پر فخر کرنے والے کس کھیت کی مولی ہیں۔ تقلید خاصان خدا کی سنت بھی ہے۔ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ دو صدی ہجری کے بعد خاص ایک مجتہد کی پیروی مسلمانوں میں رائج ہوئی اور کم کوئی شخص تھا جو امام معین کی پیروی نہ کرتا ہو اور یہی واجب ہے (کتاب الانصاف) اب اہلسنت کا گروہ انہیں چاروں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کی پیروی میں منحصر ہو گیا ہے جو ان چار سے باہر ہے وہ بدبختی ہے جہنمی ہے (طحطاوی حاشیہ درمختار) سیدنا حضرت امام شعرانی سیدنا امام غزالی سیدنا امام الحرمین وغیرہم ان سب اماموں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تم پر خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا واجب ہے اگر انکے مذہب کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا (میزان شریعت کبریٰ) ان حوالوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اب صبح قیامت تک کسی بھی پانچویں مسلک کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جو پانچویں مسلک کا نعرہ لگائے وہ بدبختی ہے اور اس نے اپنا ریزرویشن جہنم میں کرا لیا ہے۔

(۳۶۰۳) فیصلہ کرنے کا مجھے تجربہ نہیں ہے۔ یہاں علم سے مراد تجربہ ہے۔ چونکہ سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب علم نبوی ہیں اس عرض کا مقصد بھی پیارے رسول ﷺ سے مدد مانگنا تھا کہ پیارے رسول ﷺ میرے کندھوں پر قضا کا بوجھ تو رکھ رہے ہیں میری مدد بھی تو فرمائیں پیارے نبی ﷺ نے ایسی نوازش سے نوازا کہ اے علی تمہارے دل سے غلط فہمی کا شائبہ بھی نہ گزرے گا اور تمہاری زبان غلط فیصلہ سنانے سے محفوظ رہے گی۔ اس نبوی کرم کا یہ اثر ہوا کہ حضرت علی کی قضا اپنی مثال آپ ہے اور آج ساری امت کی زباں پر یہ نعرہ ہے کہ قاضی ہو تو علی جیسا حاکم ہو علی جیسا۔ پیارے نبی ﷺ کی ایک نگاہ کرم ہو جائے تو پھر وارے کے نیارے ہیں، علم وحکمت سب اسے ایک دم مل جاتے ہیں چنانچہ حضرت علی پر نواز نبوی کا یوں اعلان ہوا حدیث شریف۔ میں علم کا شہر ہوں علی اسکا دروازہ ہیں میں حکمت کا شہر ہوں علی اسکے دروازہ ہیں (مشکوٰۃ شریف) اس حدیث شریف میں پہلے سے مراد مدعی ہے اور دوسرے سے مراد مدعا علیہ ہے۔ جب مدعی اور مدعا علیہ دونوں آپکی عدالت میں ہوں اور مدعی بیان دعویٰ کرے تو مدعا علیہ کا جواب دعویٰ سنے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرنا دونوں کا بیان سنے بغیر حق باطل ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اگر مدعا علیہ کچہری میں موجود نہ ہو مگر شہر میں یا کسی بھی معلوم جگہ میں موجود ہو تو اسکو بذریعہ سمن حاضر کیا جائے مگر غائب ہو کہ پتہ ہی نہ ہو مگر شہر میں یا کسی بھی معلوم جگہ میں موجود ہو تو

اسکو بذریعہ سمن حاضر کیا جائے مگر غائب ہو کہ پتہ ہی نہ ہو تو بوقت ضرورت غائب کے خلاف قضا جائز ہے جیسے غائب شوہر کی بیوی خرچہ کا دعویٰ کرے تو حاکم خرچہ کا فیصلہ کر سکتا ہے اور خرچہ ناممکن ہونے کی صورت میں نکاح فسخ بھی کر سکتا ہے (شامی باب النفقہ) مدعی ومدعا علیہ کی حاضری اور دونوں کی بات سننا فیصلے میں ضروری ہے فتوے میں ضروری نہیں ہے کیونکہ فتوے تو جیسا سوال کیا جائے ویسا جواب ہوتا ہے کہ اس بیان کے مطابق شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے صرف حضرت ہندہ کا بیان سماعت فرما کر سیدنا حضرت ابوسفیان کے خلاف فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے صرف ایک کا بیان سن کر دوسرے کا بیان لئے بغیر فتویٰ دیا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۂ ص میں ہے فتوے اور فیصلے میں فرق ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے اس فیضان وفرمان کے بعد حضرت علی بے تکان فیصلہ فرماتے تھے اور کبھی آپ نے غلط فیصلہ نہ فرمایا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت علی ہم میں سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والے ہیں اور حضرت اُبی ابن کعب ہم سب سے اچھے قاری ہیں (مرقاۃ شریف)

(۳۶۰۴) حاکم کا ظلم کرنا جرم ہے اور مجرم کیساتھ دنیا میں بھی ایسا کیا جاتا ہے۔ ہلاکت کی جگہ سے مراد جہنم کا گہرا گڑھا ہے۔ اسکی گہرائی اللہ ورسول جانیں۔ اس گڑھے کی گہرائی اتنی ہوگی کہ چالیس سال میں اسکی تہ تک پہونچ پائیگا۔ اس فکر سے جہنم کی زیادہ گہرائی مراد ہے حاکم کو حاکم ہونا چاہیے ظالم نہیں ہونا چاہیے حاکم عادل تو نور کے منبر پر ہوگا اور اسکے لئے تو جنت کا اعلیٰ مقام ہوگا جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

(۳۶۰۵) یہ وقت قیامت کے شروع میں ہوگا جبکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نفسی نفسی فرمائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کے عدل کا ظہور ہوگا اور پیارے نبی ﷺ کے مبارک ہاتھوں باب شفاعت کھلے گا تب اللہ تعالیٰ کے فضل کا ظہور ہوگا۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو نابالغی میں فوت ہوئے ہونگے وہ بھی بطور ناز اپنے والدین کی شفاعت کیلئے اللہ تعالیٰ سے گزارش کریں گے۔ جب عادل، بادشاہوں اور حاکموں کے خوف کا یہ حال ہوگا تو ظالم حکام کی حالت کیسی پتلی ہوگی ناقابل بیان ہے۔ عادل حکام کی یہ آرزو وتمنا اس الجھاوے اور طول حساب کے باعث ہوگی جو انہیں عدل حکومت کے حساب دینے میں پیش آئیگی کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ لوگ معمولی حساب کتاب کے بعد جنت کو چلے بھی گئے اور ہم ابھی حساب وکتاب دینے ہی میں لگے ہوئے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ میری امت کے اولیاء پر گزشتہ حضرات انبیاء کرام رشک فرمائیں گے انکی بے فکری وآزادی دیکھ کر جیسے غریب کی آزاد زندگی دیکھ کر سلاطین وحکام رشک کرتے ہیں۔ غریب رات کو بے فکر سوتا ہے اور امیر ہزار فکرات میں کروٹیں بدلتا ہے۔ پہروں نیند نہیں آتی۔ حضرات اولیاء کرام کو قیامت کے دن رنج وفکر سے آزادی وخلاصی ہوگی اور حضرات انبیاء کرام کو دنیا جہان کی فکر ہوگی غم ہوگا۔ ہم گنہگاروں کو غم جان ہے مگر حضرات انبیاء کرام کو غم جہان ہے یعنی تمام امت کی فکر۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ یہ ارشاد پاک ان عادل حکام کے بارے میں ہے جنکا کہ حساب ہوا اور جو بے حساب وکتاب جنتی ہوں وہ اس حکم سے خارج ہیں جیسے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۳۶۰۶) ایک روایت میں ہے کہ ظالم حکام سے اللہ تعالیٰ بیزار ہے ایک روایت میں ہے کہ ظالم حاکم جب ظلم پر کمربستہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ حوالے فرما دیتا ہے اس ظالم حاکم کو اسکے نفس امارہ کے۔ نفس امارہ شیطان سے زیادہ خطرناک ہے کہ نفس امارہ کنگ ہے اور شیطان اسکا وزیر ومشیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دونوں کے شر سے محفوظ ومامون فرمائے۔

(۳۶۰۷) سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ شان عدالت سیدنا حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچشم خود ملاحظہ فرمائی۔ عدل فاروقی کی یہ شان تھی کہ اس میں اپنے برائے کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ فیصلہ حق ہونا چاہیے اور حق حقدار کو ملنا چاہیے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ سیدنا حضرت قاضی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں حضرت علی کے مقابل ایک یہودی کو مقدمے میں ڈگری مل گئی حالانکہ حضرت قاضی شریح حضرت علی کے ملازم تھے اس حق وانصاف کو دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا (نور

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَتَمَنّٰی اَنَّهٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ تَمْرَةٍ قَطُّ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

قیامت کے دن کہ وہ تمنا کرے گا کہ کبھی نہ کرتا وہ فیصلہ دو شخصوں کے درمیان ایک چھوہارے کے بارے میں۔

(۳۶۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّیْطَانُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمتیں قاضی کیساتھ ہیں جب تک وہ ظلم نہ ڈھائے پھر جب وہ ظلم ڈھائے تو الگ ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس ظالم حاکم سے اور چمٹ جاتا ہے اسکو شیطان۔

(۳۶۰۷) حدیث شریف: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَّیَهُوْدِیًّا اخْتَصَمَا اِلٰی عُمَرَ فَرَاَی الْحَقَّ لِلْیَهُوْدِیِّ فَقَضٰی لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْیَهُوْدِیُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَیْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا یُدْرِیْكَ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ وَاللّٰهِ اَنَا نَجِدُ فِی التَّوْرٰىةِ اِنَّهٗ لَیْسَ قَاضٍ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ یَمِیْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ یُسَدِّدَانِهٖ وَیُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ترجمہ: حضرت سعید ابن مسیب سے مروی بیشک ایک مسلمان اور ایک یہودی دونوں جھگڑا لے گئے امیر المومنین حضرت عمر کے پاس تو ملاحظہ فرمایا حضرت عمر نے حق یہودی کا تو فیصلہ فرمایا یہودی کے حق میں حضرت عمر نے تو کہا حضرت عمر سے یہودی نے اللہ تعالیٰ کی قسم یقیناً آپنے فیصلہ فرمایا حق تو چھوا یہودی کو حضرت عمر نے اپنے کوڑے سے اور فرمایا کہ تو نے کیسے اٹکل لگائی؟ تو کہا یہودی نے اللہ تعالیٰ کی قسم بیشک ہم پاتے ہیں توریت میں کہ نہیں ہے ایسا کوئی فیصلہ کرنے والا جو فیصلہ کرے حق کیساتھ مگر ہوتا ہے اسکی دائیں طرف ایک فرشتہ اور اسکی بائیں طرف ایک فرشتہ دونوں فرشتے ٹھیک ٹھاک رکھتے ہیں اس فیصلہ کرنیوالے کو اور توفیق دیتے ہیں دونوں فرشتے اسکو حق کی جب تک رہے وہ حق کیساتھ پھر جب فیصلہ کرنیوالا چھوڑ دیتا ہے حق کو تو دونوں فرشتے چڑھ جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں اس ناحق فیصلہ کرنیوالے کو۔

3605 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आयेगा एक दिन ऐसा वक़्त आदिल हाकिम पर क़यामत के दिन कि वो तमन्ना करेगा कि कभी न करता वो फ़ैसला दो शख़्सों के दरमियान एक छुआरे के बारे में।

3606 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला की रहमतें क़ाज़ी के साथ है जब तक वो ज़ुल्म न ढाये फिर जब वो ज़ुल्म ढाये तो अलग हो जाती है अल्लाह तआला की रहमत उस ज़ालिम हाकिम से और चिमट जाता है उसको शैतान।

3607 हदीस शरीफ़– हजरते सईद इब्ने मुसय्यब से मरवी बेशक एक मुसलमान और एक यहूदी दोनों झगड़ा ले गये अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर के पास तो मुलाहेज़ा फ़रमाया हजरते उमर ने हक यहूदी का तो फ़ैसला फ़रमा दिया यहूदी के हक में, हज़रते उमर ने तो कहा हज़रते उमर से यहूदी ने अल्लाह तआला की कसम यकीनन आपने फ़ैसला फ़रमाया हक तो छुआ यहूदी को हजरते उमर ने अपने कोड़े से और फ़रमाया कि तूने कैसे अटकल लगाई? तो कहा यहूदी ने अल्लाह तआला की कसम बेशक हम पाते हैं तौरेत में कि नहीं है ऐसा कोई फ़ैसला करने वाला जो फ़ैसला करे हक के साथ मगर होता है उसकी दायीं जानिब एक फ़रिश्ता और उसकी बायीं तरफ़ एक फ़रिश्ता दोनों फ़रिश्ते ठीक ठाक रखते हैं उस फ़ैसला करने वाले को और तौफ़ीक देते है दोनों फ़रिश्ते उसको हक की जब तक रहे वो हक के साथ फिर जब फ़ैसला करने वाला छोड़ देता है हक को तो दोनों फ़रिश्ते चढ़ जाते हैं और छोड़ जाते हैं उस नाहक फ़ैसला करने वाले को।

(الانوار) یہودی بولا حضرت عمر فاروق اعظم نے جو فیصلہ فرمایا وہ ان دونوں فرشتوں کی مدد سے فرمایا جو آپکے دائیں بائیں ایستادہ مدد کیلئے تھے اگر انکی مدد نہ ہوتی تو آپ مسلمان کے حق میں اور یہودی کے خلاف فیصلہ فرماتے کیونکہ مسلمان حضرت عمر کا دینی بھائی تھا اور میں غیر تھا۔ آپ حاکم برحق ہیں۔ فرشتے حاکم کی مدد کرتے ہیں۔ فرشتے حاکم کو توفیق حق وخیر دیتے ہیں۔ جب فرشتے مدد کر سکتے ہیں اور توفیق حق وخیر دے سکتے ہیں پھر پیارے نبی ﷺ کا مدد فرمانا اور توفیق حق وخیر دینا بطریق اولیٰ ثابت ہوا۔ لہٰذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ ہماری مدد فرماتے ہیں اور ہمیں توفیق حق وخیر دیتے ہیں۔ ظالم کو اسکے نفس امارہ اور شیطان کے سپرد کرکے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ والوں کا کسی کو چھوڑ دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ اگر ڈول کو کنویں میں رسی چھوڑ دے تو ڈول بجائے پانی لانے کے خود کیچڑ میں پھنس جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے ساتھ رکھے اور کبھی انکا ساتھ نہ چھوٹے بندوں کی بدکاریاں سیہ کاریاں اللہ والوں کی مدد جاتے رہنے کا سبب ہیں ورنہ اللہ والے بلا وجہ کسی کو نہیں چھوڑتے وہ تو آخر تک نباہ فرماتے ہیں۔

(۳۶۰۸) یہ بھی سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تقویٰ ہے کہ حکومت عثمانیہ کی طرف سے آپ کو اتنے بڑے عہدے کی پیش کش ہوئی کہ قاضی القضاۃ کا عہدہ قبول کر لیجئے۔ تو آپ نے معذرت فرمائی آجکل تو لوگ عہدوں کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں سرکاری ملازمت کیلئے جوتے چاٹتے ہیں مگر ان حضرات کو عہدے ڈھونڈتے اور تلاش کرتے تھے اور یہ حضرات ہٹتے بچتے تھے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے فرمایا کہ آپ تو خاندانی قاضی ہیں کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صدیقی دور خلافت میں بھی فیصلے فرماتے تھے اور اپنے عہد خلافت میں تو فرماتے ہی تھے۔ پھر تم منصب قضا سے کیوں دور رہنا پسند کرتے ہو؟ حضرت عبداللہ ابن عمر نے جواباً عرض فرمایا عادل و منصف قاضی کیلئے یہ مناسب ہے کہ کل جواب دہی سے چھٹکارا نصیب ہو جب قاضی عادل ایسا ہو جو قاضی رشوت سے راضی ہو اسکا کیا حال ہوگا اس فرمان عالیشان میں وہ قاضی مراد ہے جو اپنی کوشش دوڑ بھاگ سے قاضی بنے اور جو بنا کوشش خود قاضی بنا دئے جائیں انکے خلاف یہ حدیث شریف نہیں ہے ایسے قاضی تو انعامات ربانی کے مستحق ہیں۔ انہیں تو اجتہادی غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے اور درستی پر ڈبل ثواب۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر کی کسر نفسی اور انتہائی احتیاط تھی کہ حضرت عثمان غنی کے پیش کردہ عہدہ قضا کو قبول نہ فرمایا۔ سیدنا حضرت عثمان غنی نے آپ پر زور نہ دیا۔ عہدہ قضا کی طلب اسکے لئے گناہ تھی اور انصاف کرنا ثواب تھا تو مطلب یہ ہوا کہ ایسا طالب جاہ قاضی اگر انصاف کرے اور یہ عدل وانصاف اسکے طلب قضا کے گناہ کا کفارہ ہی بن جائے تب بھی غنیمت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے حضرت عثمان غنی سے عرض کیا کہ چیف جسٹس تو بنا در کنار میں تو جج بننے کو بھی تیار نہیں ہوں کہ دو لوگوں کے درمیان بھی فیصلہ کروں جہاں تک میرے والد ماجد حضرت فاروق اعظم کی بات ہے کہ وہ تو فیصلہ فرماتے تھے تو ان کی شان تو یہ تھی اگر انہیں فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل پیش آتی تو وہ پیارے نبی ﷺ سے دریافت کر لیتے تھے اور اگر پیارے رسول ﷺ پر کوئی بات مشکل ہوتی تو جبریل علیہ السلام کے ذریعہ دریافت فرما لیتے اور میں نہیں پاتا کسی کو کہ اس سے دریافت کروں اور میں نے سنا ہے پیارے رسول ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ جو پناہ مانگے اللہ تعالیٰ کی تو اس نے پناہ مانگی بڑے عظمت والے کی اور سنا میں نے پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں جو پناہ مانگے اللہ تعالیٰ کی تو اسے پناہ دیدو اور بے شک میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس سے کہ آپ بنائیں مجھ کو قاضی، تو معاف فرما دیا حضرت عثمان غنی نے حضرت عبداللہ ابن عمر کو اور فرمایا حضرت عثمان غنی نے کہ مت خبر نا کسی کو ورنہ یہ باتیں سن کر کوئی عہدہ قضا کو قبول نہ کرے گا اور محکمہ قضا وعدالت معطل ہو کر رہ جائیگا۔ قاضی اسلام بننا فرض کفایہ ہے اگر کسی وقت عام طور پر لوگ نااہل ہو جائیں تو اہل کو قاضی بننا فرض عین ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ پاک میں عام مجتہد حضرات صحابہ کرام موجود تھے اسلئے حضرت عبداللہ ابن عمر نے یہ عہدہ قضا قبول نہ فرمایا سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے جب

(۳۶۰۸) حدیث شریف: اِنَّ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ فیصلہ کیا کریں لوگوں کے درمیان تو عرض کیا

اَوَتُعَافِيْنِىْ يَااَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ

معاف فرمائیں آپ مجھے اے امیر المومنین، فرمایا حضرت عثمان غنی نے کیوں ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو اس منصب قضا سے حالانکہ آپکے والد ماجد

يَقْضِى قَالَ لِاَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا

فیصلے فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا اسلئے کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول جو ہو قاضی

فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ)

پھر فیصلہ کرے انصاف کے ساتھ تو وہ اس لائق ہے کہ لوٹے برابر برابر اس سے تو پھر دوبارہ نہ فرمایا اس کو اسکے بعد۔

﴿بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ ترجمہ: والیوں کے رزق اور انکے تحفوں کا باب﴾

(۳۶۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ میں دیتا ہوں تم کو اور اور نہ میں منع فرماتا ہوں تم کو، میں تو بانٹنے والا ہوں

اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيّ)

رکھتا ہوں وہاں جہاں کا حکم دیا جاتا ہوں۔

(۳۶۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِىْ مَالِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک کچھ لوگ گھس جاتے ہیں اللہ تعالٰی کے مال میں

بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيّ)

بناحق کے تو ان کیلئے آگ ہے قیامت کے دن۔

3608 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उस्मान इब्ने अफ़्फ़ान ने फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से कि फैसला किया करें लोगों के दरमियान! तो अर्ज़ किया मुआफ़ फ़रमायें आप मुझे ऐ अमीरुल मोमिनीन, फ़रमाया हज़रते उस्मान ग़नी ने क्यों नापसंदीदगी का इज़हार करते हो इस मसबे क़ज़ा से हालांकि आपके वालिदे माजिद फैसले फ़रमाया करते थे? हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने फ़रमाया इसलिये कि मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो हो क़ाज़ी फिर फैसला करे इंसाफ़ के साथ तो वो उस लायक़ है कि लौटे बराबर बराबर उससे तो फिर दोबारा न फ़रमाया उसको उसके बाद।

(202) वालियों के रिज़्क़ और उनके तोहफ़ों का बाब

3609 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न मैं देता हूँ तुमको और न मैं मना फ़रमाता हूँ तुमको, मैं तो बांटने वाला हूँ रखता हूँ जहाँ का हुक्म दिया जाता हूँ।

3610 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक कुछ लोग घुस जाते हैं अल्लाह तआला के माल में बिना हक़ के तो उनके लिये आग है क़यामत के दिन।

3611 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ख़लीफ़ा बनाये गये

ملاحظہ فرمایا کہ اس زمانے میں شاہی خزائن سنبھالنے کا کوئی اہل موجود نہیں ہے تو خود بادشاہ سے فرمایا۔ اختیار دیدے تو مجھ کو زمین کے خزانوں کا بیشک میں حفاظت فرمانے والا خوب جانکار ہوں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۶۴) اس وقت آپ پر یہ عہدہ سنبھالنا فرض عین ہو گیا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم زمانہ نبوی میں پیارے نبی ﷺ کی طرف سے قاضی و جج مقرر ہوتے تھے۔ اللہ تعالٰی سے حضرت جبریل امین کے ذریعہ دریافت فرمانا اسمیں پیارے نبی ﷺ کی شان عبدیت کا اظہار ہے۔ اس سے پیارے نبی ﷺ کے علم غیب نہ ہونے پر استدلال کرنا بے ایمانی ہے چونکہ آپکے علم غیب کے ثبوت میں بہت سی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ شاہد عدل ہیں۔ صراحت کے بعد اپنی کھوپڑی لڑانا اور غلط معانی پیدا کرنے کی بدبختی کرنا شعلوں اور شراروں کا کھیل ہے۔ کبھی جبریل کے ذریعہ جواب دریافت فرماتے اور کبھی اپنے علم خداداد سے اجتہاد فرماتے اور جواب سے نوازتے فیصلے صادر فرماتے۔ پیارے نبی ﷺ خود بھی اجتہاد فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی پیارے نبی ﷺ نے اجتہاد کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے خود کو اجتہاد کے لائق نہ سمجھا یہ بھی آپکا انکسار تھا اور انتہائی احتیاط تھی۔ یہ عہدہ قضا کے بارےمیں انتہائی سخت وعید والی حدیث شریف ہے۔ ایک اور حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمایئے:۔ ایکمرتبہ سنگ اسود نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے اللہ تعالٰی میں نے عرصہ دراز تک تیری عبادت کی ہے اور تو نے مجھے گندگی میں ڈلوا دیا (قوم عمالقہ نے سنگ اسود کو کئی سو سال تک گندگی میں ڈالے رکھا تھا) تو اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اے سنگ اسود! شکر ادا کر کہ میں نے تجھے کسی قاضی کی مجلس میں نہ رکھا (مرقاۃ شریف، جامع صغیر للسیوطی)

(۳۶۰۹) پیارے نبی ﷺ فتوحات کے بعد مجاہدین اسلام کو مال غنیمت بطور انعام تقسیم فرماتے تھے اسمیں برابری و مساوات نہ فرماتے بلکہ ہر ایک مجاہد اسلام کو اسکے جنگی کردار اور حسب خدمات عطا فرماتے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا ہو کہ ہمیں حسب خدمت حصہ نہ ملا اس پر پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہمارا دینا نہ دینا یا کم و بیش دینا اپنے نفس کے عمل سے نہیں ہے۔ یعنی نفسانی نہیں ہے بلکہ منجانب اللہ ہے یعنی رحمانی ہے جیسے ہمارا ہر کلام وحی ربانی ہے ایسے ہی ہمارا ہر کام بھی وحی ربانی سے ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا باب کرم اللہ تعالٰی ہی کا باب کرم ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس حدیث شریف میں مال و دولت، ایمان و یقین، علم و عرفان وغیرہ سبھی مراد ہوں یعنی میں ان تمام نعمتوں کا تقسیم فرمانے والا ہوں۔ اللہ تعالٰی کی عطا اور پیارے نبی ﷺ تقسیم بنا قید ہے یعنی ہر نعمت عطا فرمانے والا اللہ تعالٰی ہے اور اسکے بانٹنے والے پیارے نبی ﷺ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غنی کردیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۶) حدیث شریف:۔ اللہ تعالٰی عطا فرماتا ہے اور میں بانٹتا ہوں (بخاری شریف) پیارے نبی ﷺ اللہ تعالٰی کی نعمتوں کے بااختیار قاسم ہیں نہ کہ بے اختیار قاسم۔ ڈاکیہ بے اختیار قاسم ہے اور وزیر اعظم بااختیار قاسم ہوتا ہے۔ بااختیار قاسم سے مانگنا جائز ہے۔ اللہ تعالٰی کی ہر نعمت پیارے نبی ﷺ سے مانگنی جائز ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی بااختیار قاسم ہیں یعنی قاسم بھی ہیں مختار بھی ہیں۔ حدیث شریف:۔ میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالٰی دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ نے اپنے ہر سائل کو نوازا ہے۔

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا
لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یارسول)

(۳۶۱۰) اللہ تعالٰی کے مال سے مراد بیت المال کا اثاثہ ہے۔ زکوٰۃ، خراج، جزیہ، غنیمت وغیرہ۔ حق سے مراد یا تو استحبابی ہے یا پھر سلطان اسلام کی اجازت یعنی بیت المال میں نہ تو ان کا کوئی استحقاق ہے اور نہ ہی سلطان اسلام نے انہیں اجازت دی ہے اور وہ مال ہڑپ لیتے ہیں یا حق کم ہے اور مال اپنے حق سے زیادہ ڈکار لیتے ہیں۔ ناحق مال کھانے کا انجام اپنے پیٹ میں آگ بھرنا نہیں بلکہ خود کو جہنم کی آگ میں جھونکنا ہے۔ ناحق مال ہڑپنے کی لت بری اور بہت بری ہے۔ اللہ تعالٰی اپنے پیارے نبی ﷺ کے طفیل اس لت سے محفوظ فرمائے آمین۔

(۳۶۱۱) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ بڑے ہی کامیاب تاجر تھے آپ مکہ مکرمہ کے مالدار لوگوں میں سے تھے۔ انکے بارےمیں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ قسم

(۳۶۰۸) حدیث شریف: اِنَّ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ

ترجمہ: بیشک امیرالمومنین حضرت عثمان ابن عثمان نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ فیصلہ کیا کریں لوگوں کے درمیان تو عرض کیا

اَوَتُعَافِيْنِى يَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ

معاف فرمائیں آپ مجھے اے امیرالمومنین، فرمایا حضرت عثمان غنی نے کیوں ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو اس منصب قضا سے حالانکہ آپکے والد ماجد

يَقْضِى قَالَ لِاَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا

فیصلے فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا اسلئے کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول جو ہو قاضی

فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

پھر فیصلہ کرے انصاف کے ساتھ تو وہ اس لائق ہے کہ لوٹے برابر برابر اس سے تو پھر دوبارہ نہ فرمایا اس کو اسکے بعد۔

﴿بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ ترجمہ: والیوں کے رزق اور انکے تحفوں کا باب﴾

(۳۶۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ میں دیتا ہوں تم کو اور نہ میں منع فرماتا ہوں تم کو، میں تو بانٹنے والا ہوں

اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

رکھتا ہوں وہاں جہاں کا حکم دیا جاتا ہوں۔

(۳۶۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِىْ مَالِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک کچھ لوگ گھس جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مال میں

بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

بناحق کے تو ان کیلئے آگ ہے قیامت کے دن۔

3608 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उस्मान इब्ने अफ्फान ने फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से कि फ़ैसला किया करें लोगों के दरमियान! तो अर्ज़ किया मुआफ़ फ़रमायें आप मुझे ऐ अमीरुल मोमिनीन, फ़रमाया हज़रते उस्मान ग़नी ने क्यों नापसंदीदगी का इज़हार करते हो इस मंसबे क़ज़ा से हालांकि आपके वालिदे माजिद फ़ैसले फ़रमाया करते थे? हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने फ़रमाया इसलिये कि मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो हो क़ाज़ी फिर फ़ैसला करे इंसाफ़ के साथ तो वो उस लायक़ है कि लौटे बराबर बराबर उससे तो फिर दोबारा न फ़रमाया उसको उसके बाद।

(202) वालियों के रिज़्क़ और उनके तोहफ़ों का बाब

3609 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न मैं देता हूँ तुमको और न मैं मना फ़रमात हूँ तुमको, मैं तो बांटने वाला हूँ रखता हूँ जहाँ का हुक्म दिया जाता हूँ।

3610 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक कुछ लोग घुस जाते हैं अल्लाह तआला के माल में बिना हक़ के तो उनके लिये आग है क़यामत के दिन।

3611 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ख़लीफ़ा बनाये गये

ملاحظہ فرمایا کہ اس زمانے میں شاہی خزائن سنبھالنے کا کوئی اہل موجود نہیں ہے تو خود بادشاہ سے فرمایا۔ اختیار دیدے تو مجھ کو زمین کے خزانوں کا بیشک میں حفاظت فرمانے والا خوب جانکار ہوں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۵۶۴) اس وقت آپ پر یہ عہدہ سنبھالنا فرض عین ہو گیا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم زمانہ نبوی میں پیارے نبی ﷺ کی طرف سے قاضی و جج مقرر ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے حضرت جبریل امین کے ذریعہ دریافت فرمانا اسمیں پیارے نبی ﷺ کی شان عبدیت کا اظہار ہے۔ اس سے پیارے نبی ﷺ کے علم غیب نہ ہونے پر استدلال کرنا بے ایمانی ہے چونکہ آپکے علم غیب کے ثبوت میں بہت سی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ شاہد عدل ہیں۔ صراحت کے بعد اپنی کھوپڑی لڑانا اور غلط معانی پیدا کرنے کی بدبختی کرنا شعلوں اور شراروں کا کھیل ہے۔ کبھی جبریل کے ذریعہ جواب دریافت فرماتے اور کبھی اپنے علم خداداد سے اجتہاد فرماتے اور جواب سے نوازتے فیصلے صادر فرماتے۔ پیارے نبی ﷺ خود بھی اجتہاد فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی پیارے نبی ﷺ نے اجتہاد کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے خود کو اجتہاد کے لائق نہ سمجھا یہ بھی آپکا انکسار تھا اور انتہائی احتیاط تھی۔ یہ عہدہ قضا کے بارے میں انتہائی سخت وعید والی حدیث شریف ہے۔ ایک اور حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیے:۔ ایکمرتبہ سنگ اسود نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ میں نے عرصہ دراز تک تیری عبادت کی ہے اور تو نے مجھے گندگی میں ڈلوا دیا (قوم عمالقہ نے سنگ اسود کو کئی سو سال تک گندگی میں ڈالے رکھا تھا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے سنگ اسود! شکر ادا کر کہ میں نے تجھے کسی قاضی کی مجلس میں نہ رکھا (مرقاۃ شریف، جامع صغیر للسیوطی)

(۳۶۰۹) پیارے نبی ﷺ فتوحات کے بعد مجاہدین اسلام کو مال غنیمت بطور انعام تقسیم فرماتے تھے اسمیں برابری و مساوات نہ فرماتے بلکہ ہر ایک مجاہد اسلام کو اسکے جنگی کردار اور حسب خدمات عطا فرماتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا ہو کہ ہمیں حسب خدمت حصہ نہ ملا اس پر پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہمارا دینا نہ دینا یا کم و بیش دینا اپنے نفس کے عمل سے نہیں ہے۔ یعنی نفسانی نہیں ہے بلکہ منجانب اللہ ہے یعنی رحمانی ہے جیسے ہمارا ہر کلام وحی ربانی ہے ایسے ہی ہمارا ہر کام بھی وحی ربانی سے ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا باب کرم اللہ تعالیٰ ہی کا باب کرم ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس حدیث شریف میں مال و دولت، ایمان و یقین، علم و عرفان وغیرہ سبھی مراد ہوں یعنی میں ان تمام نعمتوں کا تقسیم فرمانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا اور پیارے نبی ﷺ تقسیم بنا قید ہے یعنی ہر نعمت عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اسکے بانٹنے والے پیارے نبی ﷺ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غنی کر دیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۶۶) حدیث شریف:۔ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹتا ہوں (بخاری شریف) پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بااختیار قاسم ہیں نہ کہ بے اختیار قاسم۔ ڈاکیہ بے اختیار قاسم ہے اور وزیر اعظم بااختیار قاسم ہوتا ہے۔ بااختیار قاسم سے مانگنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پیارے نبی ﷺ سے مانگنی جائز ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی بااختیار قاسم ہیں یعنی قاسم بھی ہیں مختار بھی ہیں۔ حدیث شریف:۔ میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ نے اپنے ہر سائل کو نوازا ہے۔

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا
لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یارسول)

(۳۶۱۰) اللہ تعالیٰ کے مال سے مراد بیت المال کا اثاثہ ہے۔ زکوٰۃ، خراج، جزیہ، غنیمت وغیرہ۔ حق سے مراد یا تو استحبابی ہے یا پھر سلطان اسلام کی اجازت یعنی بیت المال میں نہ تو ان کا کوئی استحقاق ہے اور نہ ہی سلطان اسلام نے انہیں اجازت دی ہے اور وہ مال ہڑپ لیتے ہیں یا حق کم ہے اور مال اپنے حق سے زیادہ ڈکار لیتے ہیں۔ ناحق مال کھانے کا انجام اپنے پیٹ میں آگ بھرنا نہیں بلکہ خود کو جہنم کی آگ میں جھونکنا ہے۔ ناحق مال ہڑپنے کی لت بری اور بہت بری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کے طفیل اس لت سے محفوظ فرمائے آمین۔

(۳۶۱۱) سیدنا امیرالمومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ہی کامیاب تاجر تھے آپ مکہ مکرمہ کے مالدار لوگوں میں سے تھے۔ انکے بارے میں ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور نہ قسم

(۳۶۱۱) حدیث شریف: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي اَنَّ حِرْفَتِي

ترجمہ: جب خلیفہ بنائے گئے امیرالمومنین حضرت ابوبکرتو فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ اچھی طرح جانتی ہے میری قوم کہ میری تجارت

لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ

ناکافی نہیں تھی میرے اہل وعیال کے اخراجات کو اور میں مشغول کردیا گیا ہوں مسلمانوں کے کام میں تو کھائے گی ابوبکر کی اولاد اس مال سے

وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور خدمت کرے گی مسلمانوں کی اس میں۔

(۳۶۱۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جو شخص کہ لگادیں ہم اسکو کسی کام پر پھر معاوضہ دیں ہم

فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

تو جو کچھ لے گا اسکے بعد وہ خیانت ہے۔

(۳۶۱۳) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ترجمہ: امیرالمومنین حضرت عمر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے ایک کام کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو اجرت دی پیارے رسول نے مجھ کو۔

(۳۶۱۴) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ

ترجمہ: حضرت معاذ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف پھر جب میں چل دیا تو بلانے بھیجا

فِيْ اَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ

میرے پیچھے پیچھے تو میں واپس ہوا تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تم جانتے ہو کیوں بلانے بھیجا میں نے تمہاری طرف، نہ لینا تم کوئی چیز میری اجازت کے بغیر

فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسلئے کہ وہ خیانت ہوگی تو جو خیانت کرے گا تو لائے گا اسکو جو خیانت کی قیامت کے دن اسلئے میں نے بلایا تھا تمکو اب جاؤ اپنے کام پر۔

अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र तो फ़रमाय हज़रते अबू बक्र ने कि अच्छी तरह जानती है मेरी क़ौम कि मेरी तिराजत नाकाफ़ी नहीं थी मेरे एहलो अयाल के इख़्राजात को और मैं मशगूल कर दिया गया हूँ मुसलमानों के काम में तो खायेगी हज़रते अबू बक्र की औलाद उस माल से और खिदमत करेगी मुसलमानों की उसमें।

3612 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जो शख़्स कि लगा दें हम उसको किसी काम पर फिर मुआवजा दें हम तो जो कुछ लेगा उसके बाद वो ख़यानत है।

3613 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने एक काम किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माने में तो उजरत दी प्यारे रसूल ने मुझको।

3614 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यमन की तरफ़ फिर जब मैं चल दिया तो बुलाने भेजा मेरे पीछे पीछे तो मैं वापस हुआ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या तुम जानते हो क्यों बुलाने भेजा मैंने तुम्हारी तरफ़, न लेना तुम कोई चीज़ मेरी इजाज़त के बगैर इसलिये कि वो ख़यानत होगी तो जो ख़यानत करेगा तो लायेगा उसको जो ख़यानत की कयामत के दिन इसलिये मैंने बुलाया था तुमको, अब जाओ अपने काम पर।

کھائیں فضل والے تم میں سے اور گنجائش والے (بصیرۃ الایمان صفحہ۸۳۲) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول پوری یہ آیت کریمہ سیدنا امیرالمومنین ابوبکر صدیق اکبر کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ نے قسم کھائی تھی کہ اب حضرت مسطح کیساتھ سلوک نہ فرمائیں گے وہ آپکے خالہ زاد بھائی تھے۔ نادار تھے، مہاجر تھے بدری تھے۔ اور آپ ہی انکا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انھوں نے موافقت کی تھی۔ اسلئے آپ نے قسم کھائی تھی۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جب حضور انور ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی تو حضرت صدیق اکبر نے کہا کہ میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے میں جو سلوک حضرت مسطح کیساتھ کرتا ہوں اسکو موقوف نہ کرونگا۔ چنانچہ آپ نے حضرت مسطح کا وظیفہ جاری فرمادیا اور دوگنا فرمادیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی عظمت والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اولوالفضل منکم (فضل والے تم میں سے) فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر بعد انبیاء افضل الخلق ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اولو الفضل مطلقاً فرمایا ہے یعنی بغیر قید کے۔ اور منکم میں خطاب تمام اہل بیت اور صحابہ سے ہے کہ حضور صدیق اکبر تمام حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام سے افضل ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ والسعۃ کے بعد منکم نہ فرمایا گیا کیونکہ حضور صدیق اکبر تمام صحابہ کرام سے مالدار نہ تھے۔ امام بھی افضل ہی کو بنایا جاتا ہے اسی لئے حضور انور ﷺ نے انکو اپنے آخر وقت میں امامت کیلئے انتخاب فرمایا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دین دنیا کی دولتیں خوب عطا فرمائیں۔ بڑا گناہ بھی مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ اپنے خطا کار بھائی سے بھی بھلائی کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی سفارش فرماتا ہے۔ مخلوق پر مہربانی کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مہربانی فرماتا ہے۔ کوئی شخص اگر کسی کام کے نہ کرنے کی قسم کھالے پھر معلوم ہو کہ اسکا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔ حدیث شریف میں ایسا ہی ہے۔ اس آیت کریمہ سے حضرت صدیق اکبر کی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت والا اور وسعت والا فرمایا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ۸۴۳)

حضرت صدیق اکبر کپڑے کے بڑے تاجر تھے حضرت فاروق اعظم غلے کے بڑے تاجر تھے۔ حضرت عثمان غنی گندم و کھجور کے بڑے تاجر تھے اور حضرت عباس عطر کے بڑے تاجر تھے۔ بہترین تجارت کپڑے کی ہے اور پھر عطر کی۔ حدیث شریف۔ اگر تم اہل جنت کا پیشہ کرنا چاہتے ہو تو کپڑے کی تجارت کرو (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف لمعات شریف) بار خلافت کے باعث تجارت موقوف فرمادی ہے کہ اب امور خلافت میں مصروفیت ہے۔ ملکی انتظامات، جہاد کی تیاریاں ان کاموں کیلئے خود کو وقف کردیا ہے اب کاروبار نہیں کرسکتا اسلئے اب بیت المال سے میں اور میرے اہل وعیال خرچ کریں گے میری تنخواہ بیت المال سے ہوگی مگر یہ تنخواہ اتنی ہوگی جو میرے اہل وعیال کو کفایت کرے۔ سیدنا حضور صدیق اکبر نے اپنی تنخواہ جو بیت المال سے مقرر فرمائی وہ اس حقیقت کی مظہر ہے کہ قلب صدیقی خشیت الٰہی کا گہوارہ تھا۔ یہ نہیں کہ خلیفہ بن گئے تو مال جمع کرنے کی فکر ہو یا عیش وآرام کو فروغ دیا جائے، کوٹھی بنگلہ تیار کیا جائے۔ مستقبل کو آراستہ کرنے کی کوشش کی جائے آرائش دنیوی کیلئے مال سمیٹا جائے بلکہ حیرت میں ڈوب کر پڑھتے کہ حضور صدیق اکبر نے اپنی تنخواہ کیا مقرر فرمائی۔ دو مد غلہ، تھوڑا تیل، کچھ سالن، گرمیوں میں ایک چادر اور ایک تہبند، سردیوں میں ایک پشمینہ کی پوستین (مرقاۃ شریف) گویا کہ اس زمانے میں دو ہزار روپے کے لگ بھگ ماہوار کا سامان۔ یہ ہے صدیقی زہد وقناعت کی شان اور کیوں نہ ہو کہ سلطان کونین سید الزاہدین ﷺ کے جانشین وخلیفہ اول ہیں۔ ابھی چند سال قبل تک سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم کے مکانات شریف موجود تھے انکی یہ شان تھی کہ غریبوں کے مکانات بھی ان سے بڑے ہوتے ہیں۔ نجدی ظالموں نے ان مکانات کو ڈھادیا اور تباہ وبرباد کرکے اس اسلامی شان کو نیست ونابود کرڈالا۔ جسے تیرہ سو سال سے محفوظ رکھا گیا تھا۔ ان ظالموں نے آتے بہانے کرکے ایک ایک کرکے تمام اسلامی آثار کو مٹایا ہے اخیر میں گنبد خضریٰ شریف کا نمبر تھا جسکو پوری

دنیا کے سنی مسلمانوں نے احتجاج کر کے نجدیوں کو اس اس حرکت سے باز رکھا۔ اس احتجاج میں فقیر قدیری پیش پیش تھا۔ اسی موقع پر فقیر قدیری نے دو نظمیں بھی کہی تھیں جنکے مطلعے حسب ذیل ہیں۔

عشق کی جان گنبد خضریٰ
حسن کی کان گنبد خضریٰ (یا نبی)

سکون پاتے ہیں از حان گنبد خضریٰ
جب آگیا ہے ترا دھیان گنبد خضریٰ (یا نبی)

ان نجدی ظالموں نے جنت البقیع شریف میں تمام پختہ مزارات مبارکہ کو بلڈوزر چلا کر مسمار کر ڈالا ہے۔ آج بھی حضرات صحابہ کرام کے ان مزارات کی تصاویر ملتی ہیں۔ جو نجدی ظلم وستم کو آشکار کرتی ہیں۔ یہود ونصاریٰ جو کام خود نہ کر سکتے تھے وہ ان نام نہاد مسلمانوں سے کرالیا۔ اس حدیث شریف کی بنا پر حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ امام ومؤذن دینی مدارس کے مدرسین، مفتی، قاضی کی تنخواہیں اوقاف سے ادا کی جاسکتی ہیں۔ اور مذکورہ حضرات کو ان خدمات کی تنخواہ دینا درست ہے۔ غریب طلبہ دین اور غریب مدرسین کو زکوٰۃ دینے کا حکم تو قرآن کریم نے دیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ ان فقیروں کیلئے جو قید کر دیئے گئے ہیں اللہ کی راہ میں نہیں طاقت رکھتے ہیں وہ چلنے پھرنے کی زمین میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۳) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول: یہ آیت کریمہ حضرات اہل صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے، یہاں نہ انکا مکان تھا نہ قبیلہ وکنبہ نہ ان حضرات نے شادی فرمائی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا اور دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔ آیت کریمہ میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ صدقات واجبہ صرف فقیر ہی کو دیں نہ کہ امیر کو نفلی صدقہ فقیر کو دینا بہتر ہے اور صدقہ جاریہ میں سب برابر ہیں جیسے کہ کنویں کا پانی قبرستان، مسجد وغیرہ۔ بھکاری کے مقابلے میں اس فقیر کو دینا افضل ہے جو مانگنے سے شرمائے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرات اصحاب صُفّہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکے ہوئے تھے۔ اس میں غریب طلبہ اور حضرات علماء بھی داخل ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکے ہوئے ہیں محنت مزدوری کسب معاش نہیں کر سکتے۔ ایسے حضرات علماء وطلبہ جنہوں نے اپنے آپ کو دینی خدمات کے لئے وقف کر دیا ہے ان کا خرچہ مسلمانوں کے ذمہ ہے جیسے حضرات اصحاب صُفّہ۔ اگر یہ کمائی میں لگ جائیں تو دینی کام بند ہو جائیں گے اسی لئے امامت، تعلیم علم دین پر اجرت لینا جائز ہے سیدنا حضرت عثمان غنی کے علاوہ اور تمام حضرات خلفاء راشدین نے خلافت پر تنخواہ لی۔ خلافت بھی دینی خدمت ہے۔ حضرات اصحاب صُفّہ کسی سے کوئی سوال نہیں فرماتے تھے جس سے جہلاء نے یہ سمجھا کہ مالدار جماعت ہے، تو یہ انکا عجز وانکسار ہے چہروں پر ضعف ونقاہت کے آثار بھوک سے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے ہیں یہ علامتیں غیر اختیاری ہیں۔ جو انکے فقر وفاقہ کا پتہ دیتی ہیں۔ (تفسیر قدیری ہدیٰ مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۱۷)

(۳۶۱۲) جو کچھ تنخواہ کے علاوہ چھپا کر لیگا وہ چوری وخیانت ہے۔ پیارے نبی ﷺ اپنے حکام وملازمین کو تنخواہ ومعاوضہ عطا فرماتے تھے۔ دینی خدمات پر معاوضہ لینا درست ہے بشرطیکہ وہ کام ضروری ہو اور معاوضہ دینا بھی درست ہے۔

(۳۶۱۳) سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا کہ دینی ضروری کام میں اجرت و تنخواہ لینا جائز ودرست ہے۔ حق المحنت لینا جرم وگناہ نہیں ہے۔ وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو مدرسین وائمہ کی تنخواہوں اور حضرات علماء کرام کے نذرانوں پر انگلی اٹھاتے ہیں۔

(۳۶۱۴) حکام کو سلطان اسلام کی طرف سے تقویٰ طہارت، دیانت وامانت داری کی نصیحت کرنا سنت ہے سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس بلا کر نصیحت فرمانے میں یہ حکمت تھی کہ جو بات اہمیت کے ساتھ سنائی جائے گی وہ بات اچھی طرح یاد بھی رہے گی اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خاص خیال بھی رہے گا۔

(۳۶۱۵) عامل، حاکم بیت المال کے روپے سے نکاح بھی کر سکتا ہے اور غلام بھی خرید سکتا ہے اور اپنے لئے مکان بھی بنا سکتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عامل کی بیت المال سے تنخواہ نہ ہو اور بیت المال میں ان خرچوں کی گنجائش بھی ہو اور حکام کی آئے دن تبدیلی

بھی نہ ہوتی ہو۔ ایک حاکم ایک ہی جگہ مستقل رہتا ہو۔ اور وہ حاکم حضرات صحابہ کرام کی طرح دیانتدار ہو کہ بقدر ضرورت ہی بیت المال کا روپیہ خرچ کرے ایک پیسہ بھی ضرورت سے زیادہ نہ لے اور نہ خرچ کرے۔ اگر حاکم کو آجکل کی طرح باقاعدہ تنخواہ ملتی ہو تو پھر بیت المال سے ایک پیسہ بھی الگ سے نہ لے اگر آئے دن حاکم کا تبادلہ ہوتا رہتا ہو تو پھر بیت المال سے اپنا مکان نہ بنوائے۔ اگر حاکم بیت المال سے ایک سے زیادہ نکاح کرے یا ایک سے زائد غلام خریدے یا ایک سے زائد فالتو مکان بنوائے تو وہ حاکم خائن ہے بنا ضرورت بیت المال سے کچھ نہ لینا چاہیے کہ سرکاری خزانہ خالی ہو جائے اور سرکاری کاموں میں دشواری ہو۔

(۳۶۱۶) حاکم اگر خیانت کریگا تو جس مال کی خیانت کی ہے تو وہ مال قیامت میں اسکے سر پر لدا ہوگا اور وہ بوجھل بھی ہوگا اور ذریعہ رسوائی بھی۔ جب سیدعید سنی تو اپنے اندر اتنی قوت احتیاط نہ پا کر بارگاہ رسالت میں استعفیٰ پیش کر دیا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم خلافت و خدمت نہ کرو حکم تو یہی رہے گا۔ یہ حکم بھی اسی صورت میں ہے کہ حاکم و عامل کی تنخواہ واجرت مقرر نہ ہو، سلطان اسلام خود اسکے عمل کی اجرت کا اندازہ لگا کر دے۔ منع کئے جانے سے مراد نہ دینا ہے۔

(۳۶۱۷) رشوت ناجائز فیصلہ کرانے اور اپنا کام نکالنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ رشوت کی بہت صورتیں ہیں۔ حاکم کی دعوت کرنا، حاکم کو تحفہ وتحائف پیش کرنا، انہیں نقد یا نیوتہ کے بہانے کچھ دینا۔ حق فیصلہ کرنے پر بھی فریقین سے کچھ لینا یہ بھی رشوت ہے کہ حاکم پر حق فیصلہ کرنا واجب ہے۔ رشوت لیکر ناحق فیصلہ کرنا تو قہر الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ مگر ظلم وستم سے بچنے کیلئے یا حق فیصلہ کرانے کیلئے رشوت دینا جائز ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین حبشہ کے جھگڑے کے سلسلے میں وہاں کے حاکم کو دو دینار دیکر اپنے آپ کو ظلم سے بچایا (مرآۃ شریف) حاکم کا ایجنٹ، دلال جو درمیانی کے طور پر کام کرتا ہے اور حاکم کو رشوت دلاتا ہے یہ دلالی بھی حرام ہے اور اسکی کوشش بھی حرام ہے اور وہ بھی اس وعید میں داخل وشامل ہے۔

(۳۶۱۸) معلوم ہوا کہ مسلمان کو سفر بنا ہتھیار نہ کرنا چاہیے خصوصاً جبکہ راہ پر امن نہ ہو بلکہ پُر خطر ہو۔ آپ سفر کے اہتمام کیساتھ حاضر ہو جاؤ۔ پیارے نبی ﷺ حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی علاقے کا حاکم زکوٰۃ وعامل بنا کر بھیج رہے تھے۔ اس حدیث شریف میں غنیمت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ہم تمہیں ثواب وعزت کے علاوہ اجرت ومعاوضہ سے بھی نوازیں گے۔ معلوم ہوا کہ دینی خدمات میں اجرت ومعاوضہ لینا درست ہے۔ یہ حدیث شریف، امامت وغیرہ کی تنخواہ لینے کی اصل ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اُجرت اسلئے مقرر نہ فرمائی کہ پیارے نبی ﷺ تو مالک و مختار ہیں جو چاہیں جتنا چاہیں اپنے ملازموں کو عطا فرمائیں یہ محض تنخواہ واجرت ہی نہ تھی بلکہ عطیہ شاہانہ بھی تھا آجکل تنخواہ کا مقرر کرنا ضروری ہے کیونکہ اجارہ میں کام اور مال دونوں مقرر ہونے چاہئیں۔ حضرت عمرو ابن عاص نے عرض کیا میری یہ خدمات معاوضہ لینے کے جذبے سے خالی ہونگی کیونکہ میری ہجرت عہدہ یا عطیہ یا معاوضہ لینے کیلئے نہ تھی۔ یہ ہے حضرات صحابہ کرام کا اخلاص وللّٰہیت۔ کہ میری تمام خدمات تو اللہ ورسول کو راضی کرنے کیلئے ہیں اللہ ورسول کہنا یعنی اللہ تعالیٰ کے نام پاک کیساتھ پیارے رسول ﷺ کے نام پاک کو ملانا شرک نہیں بلکہ ایمان ہے اور حضرات صحابہ کرام کی سنت کریمہ ہے۔ عبادات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیساتھ ساتھ پیارے رسول ﷺ کی رضا کی نیت کرنا شرک وکفر اور ریا نہیں بلکہ یہ عبادت کا کمال ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور اللہ اور اسکا رسول زیادہ حقدار ہے کہ راضی کریں وہ اسکو اگر ہیں وہ ایمان والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۶۰) پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہو جانا ہے۔ چنانچہ مدینہ شریف کے مہاجرین صحابہ کرام پیارے رسول ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوتے تھے تو عرض کرتے تھے کہ ہماری یہ حاضری اللہ ورسول کیلئے ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اسکے رسول کی طرف پھر پائے اسکو موت تو ثابت ہو گیا اسکا ثواب اللہ کے ذمۂ کرم پر اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ جب اس سے پہلے والی آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت جندع بن ضمرہ لیثی رضی اللہ

(۳۶۱۵) حدیث شریف: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت مستورد ابن شداد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے نبی

مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلاً فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ

جو ہو ہمارا عامل چاہیے کہ وہ کرلے ایک بیوی پھر اگر نہ ہو اس کا کوئی خادم تو رکھ لے ایک خادم پھر اگر نہ ہو اس کیلئے مکان

فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا مَّنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

تو بنالے ایک مکان جو لے گا اس کے علاوہ تو وہ خائن ہے۔

(۳۶۱۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! جو عامل بنے تم میں سے ہمارے لئے کسی کام پر پھر چھپائے ہم سے

مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَنْصَارٍ

اس میں سے سوئی یا اس سے اوپر تو وہ خائن ہے کہ لائے گا اس خیانت شدہ چیز کو قیامت کے دن تو کھڑے ہوئے ایک شخص انصار میں سے

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا

تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ واپس فرمالیجئے مجھ سے اپنی نوکری، فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا؟ عرض کیا میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایسا ایسا

قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ

فرمایا پیارے رسول نے میں تو یہ فرماتا ہوں کہ جس کو ہم عامل بنائیں کسی کام پر تو چاہیے کہ وہ حاضر کردے اس کا تھوڑا بھی اور زیادہ بھی

فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر جو کچھ دیا جائے اس میں سے تو اسے لیلے اور منع کیا جائے جس سے تو باز رہے اس سے۔

(۳۶۱۷) حدیث شریف: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: لعنت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

3615 हदीस शरीफ़:– हज़रते मस्तूरद इब्ने शदाद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे नवी जो हो हमारा आमिल हो चाहिये कि वो कर ले एक वीवी फिर अगर न हो उसका कोई ख़ादिम तो रख ले एक ख़ादिम फिर अगर न हो उसके लिये मकान तो बना ले एक मकान, जो लेगा इसके अलावा तो वो ख़ाइन हैं।

3616 हदीस शरीफ़:– वेशक फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ लोगो! जो आमिल वने तुममें से हमारे लिये किसी काम पर फिर छुपाये हममें से उसमें से सूई या उससे ऊपर तो वो ख़ाइन है फिर लायेगा उस ख़यानत शुदा चीज़ को क़यामत के दिन, तो खड़ा हुआ एक शख़्स अंसार में से तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलल्लाह: वापस फ़रमा लीजिये मुझसे अपनी नौकरी, फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह क्या? अर्ज़ किया मैंने सुना है कि आप फ़रमाते हैं ऐसा ऐसा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने मैं तो यह फ़रमाता हूँ कि जिसको हम आमिल वनायें किसी काम पर तो चाहिये कि वो हाज़िर कर दे उसका थोडा भी और ज़्यादा भी फिर जो कुछ दिया जाये उसमें से तो उसे ले ले और मना किया जाये जिससे तो बाज़ रहे उससे।

3617 हदीस शरीफ़:– लानत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रिशवत देने वाले पर और रिशवत लेने पर।

تعالیٰ عنہ نے اسکو سنا تو وہ بہت بوڑھے تھے وہ کہنے لگے کہ نہیں تو ان سے مستثنیٰ ہوں نہیں کہ میرے پاس تو اتنا مال ہے کہ میں مدینہ منورہ تک پہونچ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم ایک رات بھی مکہ مکرمہ میں نہ ٹھہرونگا مجھے لے چلو مدینہ۔ شعر

مردل بجا بجا ہے مرا پھٹ رہا ہے سینہ
میں مریض مصطفیٰ ہوں مجھے لے چلو مدینہ (یاحبیب)

چنانچہ ان کو چارپائی پر لٹا کر لے چلے مقام تنعیم میں آکر انکا انتقال ہوگیا آخری وقت انھوں نے اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب یہ میرا اور تیرے رسول کا ہاتھ ہے میں اسی پر بیعت کرتا ہوں جسپر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر سنکر حضرات صحابہ کرام نے فرمایا کہ کاش وہ مدینے شریف پہونچتے تو انکا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسنے لگے کہ جس مقصد کے لئے نکلے تھے وہ حاصل نہ ہوا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں حضور انور ﷺ کو راضی کرنے کی نیت عبادت کو مکمل کرتی ہے شرک نہیں ہے۔ ہجرت عبادت ہے مگر جسکی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہے۔ اور ایسے ہی بخاری شریف کی حدیث شریف میں ہے جس کی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہے۔ جو آدمی نیکی کا ارادہ کرے اور کسی عذر کی وجہ سے کر نہ سکے تو وہ اس نیکی کا ثواب پائے گا۔ علم دین سیکھنے حج مبارک زیارت مدینہ منورہ طلب رزق حلال کے لئے وطن چھوڑنا یہ اللہ و رسول کی طرف ہجرت ہے ایسے نازک موقع پر بیعت قابل قبول ہے۔ جو حافظ یا طالب علم حفظ یا طلب علم کے درمیان مرجائے وہ قیامت کے دن حفاظ کرام و علماء عظام کے زمرے میں اٹھے گا۔ ایسے ہی جو حاجی حج کے راستے میں فوت ہوجائے وہ حاجی ہے بلکہ ہر سال حج کا ثواب پائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ مکہ مکرمہ میں رہنا عبادت ہے مگر جب وہ حضور انور ﷺ سے خالی ہو اس وقت مکے شریف کا چھوڑنا عبادت تھا اس میں رہنا حرام تھا مکہ شریف کی ساری بہاریں حضور انور ﷺ کے دم قدم سے ہیں۔ شعر

دم قدم سے آپکے حضور
صحرا لالہ زار ہوگئے (یانبی)

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کو تسلی دی گئی جو اللہ و رسول کیلئے اپنا گھربار چھوڑے گا تو اسکو رہنے کیلئے بہت جگہ ملے گی اور اسکی روزی و معیشت میں فراخی ہوگی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۹)

اپنی خدمات کے عوض مال قبول کرنے میں تمہارے اجر و ثواب میں کمی بھی نہ ہوگی۔ یہ تو نعمت ولی ہے مرد صالح تو وہ مومن ہے جو نیکی کو پہچانے اور کرے اور مال صالح وہ ہے جو اچھے راستے سے آئے اور اچھی راہ میں خرچ ہو خراب پٹرول مشین کو خراب کردیتا ہے اسی طرح حرام کمائی کی خراب غذا انسان کے دل و دماغ فکر و خیال نیت و اخلاص سبکو خراب کردیتی ہے۔ سنہ ۹۸ء کی بات ہے کہ فقیر قدیری اور شمس الاطباء حضرت الحاج حکیم صوفی محمد شکیل جعفری قدیری آنولوی علیہ الرحمۃ والرضوان اور محسن اہلسنت حضرت الحاج حافظ محمد مسلم اشرفی ایکسپورٹر نئی ٹاٹا سومو سے صفی پور شریف اور مکنپور شریف کی حاضری کیلئے مرادآباد شریف سے چلے کہ اچانک کاسگنج ضلع ایٹہ میں نئی ٹاٹا سومو چلتے چلتے بند ہوگئی سب حیرت میں کہ یہ کیا ہوا۔ مکینک کو دکھایا اس نے دیکھا کہ کچھ سمجھ میں آیا وہ بھی حیرت زدہ اسی کے ورکشاپ میں ایک بچہ اس نے کہا کہ پٹرول چیک کیا جائے تو دیکھا کہ پٹرول میں پانی تھا۔ پٹرول میں خرابی کی وجہ سے نئی ٹاٹا سومو خراب ہوگئی۔ اسکا پانی ملا پٹرول نکالا گیا اور دوسرا نیا اچھا پٹرول ڈالا گیا پھر سفر کیا۔

(۳۶۱۹) اگر سفارش حق کیلئے ہو ظلم کیلئے نہ ہو اور مقدمہ والا یا حاجت مند اس سفارش پر کوئی معمولی یا بڑی چیز بطور ہدیہ تحفہ دے اور حاکم اسے قبول کرے تو یہ بھی رشوت ہے کہ سفارش کی بنا پر یہ تحفہ و ہدیہ دیا جارہا ہے۔ رشوت کا گناہ سود کے گناہ کی طرح ہے کہ سود خور کو اللہ و رسول سے جنگ کرنے کا اعلان قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور چھوڑ دو اسکو جو باقی رہ گیا سود میں سے اگر ہو تم ایمان والے پھر اگر نہ کیا تم نے تو تیار ہو جاؤ جنگ کیلئے اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لئے تمہارا اصل سرمایہ ہے، نہ تم ظلم کروگے نہ تم ظلم کئے جاؤگے (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱٦) اس آیت کریمہ میں بھی اللہ و رسول ملا کر فرمایا گیا ہے کہ تیار ہو جاؤ جنگ کیلئے اللہ سے اور اسکے رسول سے۔ مصنوعی شرک کا علاج قرآن کریم میں جگہ جگہ موجود ہے۔

(۳۶۲۰) اگر بنا گواہی کے اور بنا اقرار مدعا علیہ کے فیصلہ ہوجایا

(۳۶۱۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِ اجْمَعْ عَلَیْكَ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیغام بھیجا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ پہن لو اپنے آپ پر

سِلَاحَكَ وَثِیَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِیْ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ

اپنے ہتھیار اور اپنے کپڑے پھر آؤ میری بارگاہ میں، فرمایا حضرت عمرو نے کہ میں حاضر ہوا پیارے رسول کی بارگاہ میں حالانکہ پیارے رسول وضو فرما رہے تھے

فَقَالَ یَا عَمْرُو اِنِّیْ اَرْسَلْتُ اِلَیْكَ لِاَبْعَثَكَ فِیْ وَجْهٍ یُسَلِّمُكَ اللّٰهُ

تو فرمایا پیارے رسول نے اے عمرو! میں نے پیغام بھیجا تھا تمہیں اسلئے کہ بھیجوں میں تمہیں ایک خاص کام میں سلامت لوٹائے گا تمہیں اللہ تعالیٰ

وَیُغَنِّمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكَانَتْ هِجْرَتِیْ لِلْمَالِ اور غنیمت عطا اور غنیمت

فرمائیگا اللہ تعالیٰ تم کو اور میں عطا فرماؤں گا تم کو عطا کے طور پر کچھ مال تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں ہے میری ہجرت مال کیلئے،

وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ. (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اور نہیں ہے ہجرت مگر اللہ تعالیٰ کیلئے اور اسکے رسول اعلیٰ کیلئے فرمایا پیارے رسول نے بہت ہی اچھا ہے نیک مال نیک آدمی کیلئے۔

(۳۶۱۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهٗ هَدِیَّةً عَلَیْهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کرے کسی کی سفارش پھر دیا جائے اسکو ہدیہ اس سفارش پر

فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدُ)

کہ قبول کرے وہ اس ہدیہ کو تو گیا وہ ہدیہ لینے والا بڑے دروازے پر سود کے دروازوں میں سے۔

﴿ بَابُ الْاَقْضِیَةِ وَالشَّهَادَاتِ ترجمہ: فیصلوں اور گواہیوں کا باب ﴾

(۳۶۲۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا اگر دیدیا لوگوں کو انکے دعووں پر تو ضرور دعویٰ کریں گے لوگ

3618 हदीस शरीफ़:– हजरते अमर इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पैगाम भेजा मुझे प्यारे रूसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पहन लूँ अपने आप पर अपने हथियार और अपने कपडे फिर आओ मेरी बारगाह में, फ़रमाया हज़रते अमर ने कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूल की बारगाह में हालाकि प्यारे रसूल वुजू फ़रमा रहे थे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ अमर! मैंने पैग़ाम भेजा था तुम्हें इसलिये कि भेजूँ मैं तुम्हें एक ख़ास काम में, सलामत लौटायेगा तुम्हें अल्लाह तआला, और ग़नीमत अता फ़रमायेगा अल्लाह तआला तुमको और मैं अता फ़रमाऊँगा तुमको अता के तौर पर कुछ माल, तो मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह! नहीं है मेरी हिजरते माल के लिये और नहीं है हिजरते मगर अल्लाह तआला के लिये और उसके रसूले आला के लिये, फ़रमाया प्यारे रसूल ने बहुत ही अच्छा है नेक माल नेक आदमी के लिये।

3619 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो करे किसी की सिफ़ारिश फिर दिया जाये उसको हदिया उस सिफ़ारिश पर कि कुबूल करे वो उस हदिये को तो गया वो हदिया लेने वाला बड़े दरवाज़े पर सूद के दरवाज़ों में से।

(203) फ़ैसलों और गवाहियों का बाब

3620 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया अगर दे दिया लोगों को उनके दावों पर तो ज़रुर दावा करेंगे लोग लोगों के खूनों का और उनके मालों का और लेकिन क़सम मुद्दा अलैह पर है।

کرنا تو نظام ملک درہم برہم ہو جاتا۔ اگر مدعی کے پاس گواہی موجود نہ ہو اور مدعا علیہ، مدعی کے دعوے کا اقراری نہ ہو، انکاری ہو اور مدعی، مدعا علیہ سے قسم کا مطالبہ کرے تو مدعا علیہ پر قسم ہے۔ یہ تینوں قیود نظر میں رہیں چونکہ مدعی پر گواہی پیش کرنے کا وجوب تو بالکل ظاہر و باہر تھا اسلئے اسکا ذکر نہ فرمایا۔ اگر قاضی نے مدعی کے مطالبے کے بغیر ہی مدعا علیہ سے قسم لی تو مدعی پھر قسم کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ اس قانون سے حدود یعنی شرعی مقررہ سزائیں اور لعان وغیرہ علیحدہ ہیں۔ مدعی کے ذمہ گواہی اور مدعا علیہ پر قسم ہونا عظیم الشان قاعدہ ہے۔ مدعی پر قسم نہیں اور مدعا علیہ پر گواہی نہیں۔

(۳۶۲۱) اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں اور مدعا علیہ مدعی کے دعوے کا انکار کرے اور مدعی قسم کا مطالبہ کرے تو مدعا علیہ پر قسم ہے۔

(۳۶۲۲) یمین صبر دعدے کو روک دینے والی قسم اتنی مضبوط قسم جس سے مدعی ترک دعدے پر مجبور ہو جائے۔ جیسے قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر قسم یا سر پر قرآن کریم رکھ کر قسم یا اپنے جوان بیٹے کا بازو پکڑ کر قسم، جو شخص اس قسم کی مضبوط جھوٹی قسم کھائے اور جان بوجھ کر کھائے دوسرے کو نقصان پہونچانے کیلئے کھائے تو حدیث شریف میں مذکور وعید کا مستحق ہوگا۔ قیامت کا دن فضل خداوندی کے ظہور کا دن ہوگا مگر اس ظہور فضل کے دن بھی کہ بڑے بڑے پاپی بخشے جائیں گے اور ان پر رحم و کرم کی بارشیں ہوں گی مگر یہ جھوٹا اس دن بھی فضل خدا سے محروم رہے گا۔ اور اس پر نظر رحمت و محبت نہ فرمائیگا۔ اس حدیث شریف کے اخیر میں آیت کریمہ ہے جو بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۶ پر ہے اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔

شان نزول: یہ آیت کریمہ یہود کے احبار اور ان کے رؤساء ابو رافع و کنانہ بن ابی الحقیق و کعب بن اشرف وحی بن خطیب کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو حضور انور ﷺ پر ایمان لانے سے متعلق توریت شریف میں ان سے لیا گیا تھا۔ انھوں نے اسکو بدل دیا بجائے اسکے انھوں نے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یہ سب انھوں نے اپنی پارٹی کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لئے کیا مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہ فرمائیگا اور نہ انکی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ انھیں گناہوں سے پاک فرمائیگا اور انھیں دردناک عذاب ہے اسکے بعد حضور انور ﷺ نے اس آیت کریمہ کو تین مرتبہ تلاوت فرمایا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی نے فرمایا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا تہبند (لنگی) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنے والا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کیلئے قسم کھائے اللہ تعالیٰ اسپر جنت حرام فرماتا ہے اور دوزخ لازم فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگر ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ اس وعید میں رشوت لیکر جھوٹی گواہی دینے والے یا جھوٹے فیصلے کرنے والے یا جھوٹے فتوے دینے والے یا محنتانہ لیکر جھوٹوں کی جھوٹی وکالت کرنے والے سب داخل ہیں۔ (تفسیر قدیری بدہی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۴۷)

وہ لوگ ٹوٹے اور خسارے میں ہیں جو اپنے پانجامے اور لنگیوں کو ٹخنے سے نیچے لٹکاتے ہیں یعنی جھاڑ و جھاپ لنگی و پانجامہ پہنتے ہیں۔ کیسے نقصان و خسران میں مبتلا ہیں جنہوں نے نیچے پانجامے اور نیچی لنگیاں پہننے کا پرمٹ جاری کیا ہے۔ ٹخنو سے اونچا پانجامہ اور لنگی کا استعمال سنت ہے اور یہ اونچائی آدھی پنڈلی تک ہوسکتی ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ ٹخنوں سے اوپر ہی لنگی پانجامہ رکھیں اور اہل خسران و نقصان کے جھانسے میں نہ آئیں۔ یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ تجارت میں قیمت غیر مقصود ہوتی ہے۔ اسی لئے مسکہ بدل جانے سے بیع ختم نہیں ہوتی۔ اور چیز بدل جانے سے بیع ختم ہو جاتی ہے۔ قیمت جو ہے وہ چیز حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جیسے روپیہ ذریعہ ہے غلہ حاصل کرنے کا۔ اگر روپے سے غلہ نہ ملے تو روپیہ بیکار ہے جیسے کھوٹا روپیہ یا وہ روپیہ جس کا چلن جاتا رہا۔ دنیا بے قیمت ہے آخرت اصل چیز ہے اور پھر دنیا قیمت بھی قلیل و تھوڑی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے پیارے نبی ﷺ آپ فرمائیے سامان دنیا تھوڑا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰) جو دنیا کے عوض دین

بِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالِهِمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لوگوں کے خونوں کا اور انکے مالوں کا اور لیکن قسم مدعی علیہ پر ہے۔

(۳۶۲۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گواہی مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔

(۳۶۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو حلف اُٹھائے دعوے کو روک دینے والی قسم پر حالانکہ وہ اس حلف اُٹھانے میں جھوٹا ہے

يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِىَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

کہ مارتا ہے اس جھوٹی قسم کے ذریعہ مسلمان شخص کا مال تو ملے گا وہ جھوٹا مدعی اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ

کہ نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق "بیشک جو لیتے ہیں اللہ کے عہد کے بدلے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت یہی ہیں نہیں ہے کوئی حصہ

لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (رواه المتفق علیہ)

ان کیلئے آخرت میں اور نہ کلام فرمائیگا ان سے اللہ اور نہ نظر رحمت فرمائیگا انکی طرف قیامت میں اور نہ پاک فرمائیگا انکو اور ان کیلئے سزا ہے الم دینے والی"۔

(۳۶۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے مارا کسی مسلمان کا حق اپنی قسم کے ذریعے

فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا

تو لازم فرمادی اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے آگ اور حرام فرمادی اس پر جنت تو عرض کیا پیارے رسول سے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو وہ ایک معمولی چیز

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے اور اگرچہ ہو وہ پیلو کی شاخ۔

3621 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया गवाही मुदई पर है और क़सम मुद्दा अलैह पर है।

3622 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो हलफ़ उठाये दावे को रोक देने वाली क़सम पर हालांकि वो उस हलफ़ उठाने में झूठा है कि मारता है उस झूठी क़सम के ज़रीये मुसलमान शख़्स का माल तो मिलेगा वो झूठा मुदई अल्लाह तआला से क़यामत के दिन इस हाल में कि अल्लाह तआला उस पर नाराज़ होगा कि नाज़िल फ़रमाई अल्लाह तआला ने उसकी तस्दीक़ "बेशक जो लेते हैं अल्लाह तआला के अेहद के बदले और अपनी क़समों के बदले थोड़ी सी क़ीमत, यही हैं नहीं है कोई हिस्सा इनके लिये आख़ेरत में और न कलाम फ़रमायेगा इनसे अल्लाह तआला और न नज़रे रहमत फ़रमायेगा इनकी तरफ़ क़यामत में और न पाक फ़रमायेगा इनको, इनके लिये सज़ा है अलम देने वाली"।

3623 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने मारा किसी मुसलमान का हक़ अपनी क़सम के ज़रीये तो लाज़िम फ़रमा दी अल्लाह तआला ने उसके लिये आग और हराम फ़रमा दी उस पर जन्नत तो अर्ज़ किया प्यारे रसूल से एक शख़्स ने और अगरचे हो वो एक मामूली चीज़ या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने और अगरचे हो वो पीलू की शाख़।

تشریحات قدیری

برباد کرتا ہے وہ نرا بے وقوف ہے کہ مقصود کے عوض غیر مقصود کو لیتا ہے اور بہت کے عوض تھوڑے کا گراہک بن رہا ہے۔

(۳۶۲۳) جو حق کہ مارا گیا وہ خواہ مال ہو یا اور کوئی چیز یہ حدیث شریف تمام حقوق کو شامل ہے۔ اور یہ حق بھی خواہ حقیر و قلیل ہو یا عظیم و کثیر۔ مسلمان کی قید اہتمام ظاہر کرنے کیلئے ہے ورنہ ذمی و مستامن کافر کا حق مار لینے کی بھی یہی سزا ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ذمی کافر کا حق مار لینا جائز ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔ ترجمہ: انکا خون ہمارے خون کی طرح ہے انکے اموال ہمارے مالوں کی طرح ہیں ان کافروں کا خون و مال مسلمانوں کے خون و مال کی طرح ہیں اسی لئے اگر مسلمان، ذمی کافر کا مال چوری کرے تو مسلمان کا ہاتھ کٹے گا۔ یہ ہے اسلام کا قانون وانصاف۔ اگر اس مجرم نے یہ کام حلال جان کر کیا تو کافر ہو گیا اور دائمی جہنم کا حقدار۔ اور اگر حرام سمجھ کر کیا تو ابرار کیساتھ جنت میں اول داخلہ اس پر حرام ہو گیا اشرار کے ساتھ پہلے سزا پائیگا پھر ایمان کی برکت سے بخشا جائیگا کیونکہ مومن کیلئے جہنم میں ہمیشہ رہنا نہیں یہ تو کفار کیلئے ہے۔ پیلو کا درخت بہت ہی معمولی درخت ہوتا ہے پھر اسکی ہلکی پھلکی شاخ وہ تو بہت حقیر و معمولی چیز ہے اس لئے اسکو معمولی چیز سے تشبیہ دیتے ہیں۔ پیلو کی شاخ وہی ہے جسے وضو میں عام طور پر مسواک میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳۶۲۴) میں انسان ہوں یعنی خدا یا فرشتہ نہیں ہوں اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں صرف بشر ہوں نہ نبی و رسول ہوں اور نہ رحمت و نور وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو ان گنت صفات کمالیہ سے نوازا ہے۔ مگر پیارے نبی ﷺ بشر بھی ہیں۔ اچھی طرح یاد رکھئے کہ ہم اہلسنت و جماعت پیارے نبی ﷺ کو بشر بھی مانتے ہیں اور نور بھی مگر وہابی پیارے نبی ﷺ کو صرف بشر مانتے ہیں اور نور نہیں مانتے اور بشر بھی اپنے جیسا مانتے ہیں اور ہم اہلسنت پیارے نبی ﷺ کو نوری بشر بے مثل بشر مانتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی بشریت کا انکار بھی کفر ہے اور پیارے نبی ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا اور انکے نور ہونے کا انکار کرنا یہ بھی کفر ہے۔ اور ان دونوں کفروں کے مرتکب وہابی ہیں۔ اس فرمان عالی کا مقصد یہ ہے کہ میں انسان ہوں اور انسان سے خطاء اجتہادی، بھول چوک ہو سکتی ہے اور اسے دھوکہ بھی دیا جا سکتا ہے بعض جھوٹے مدعی تیز و طرار ہوں اور اپنی زور بیانی سے جھوٹ کو سچ ظاہر کر دیں اور ہم ان کی گواہی پر اعتماد کر کے اسے جھوٹے تیز و طرار کو سچا مان لیں۔ اور فیصلہ اسکے حق صادر فرما دیں تب بھی یہ جھوٹا تیز و طرار مدعی اپنے بھائی کے مال میں سے کچھ نہ لے۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام گناہ، بدعقیدگی اور انکے ارادوں سے بھی محفوظ ہیں۔ بھول، خطاء اور، جتہادی غلطی سے معصوم نہیں اور یہ عصمت انبیاء کے خلاف بھی نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر پیارے نبی ﷺ کے فیصلے ظاہر پر ہوتے ہیں نہ کہ حقیقت پر تاکہ قیامت تک جج اور حکام فیصلوں میں پیارے نبی ﷺ کی اس سنت پر عمل پیرا ہوں کیونکہ عام طور پر ججوں، حاکموں کے پاس علم غیب، وحی والہام نہ ہوگا اگر پیارے نبی ﷺ وحی والہام اور اپنے اور علم غیب کے مطابق فیصلہ فرماتے تو امت فیصلے کیسے کرتی۔ اور اسے نور بیرت کیسے نصیب ہوتا۔ امت کے حکام اور ججوں کو فیصلہ کرنے کی لائن کیسے ملتی۔ پیارے نبی ﷺ نے بعض فیصلے کشف والہام و وحی اور اپنے علم غیب سے بھی فرمائے ہیں جیسے طعمہ ابن اُبیرق کی چوری کا فیصلہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے کشف پر فرمایا ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بیشک ہم نے نازل فرمائی آپکی طرف کتاب حق کیساتھ تاکہ فیصلہ فرمائیں لوگوں کے درمیان اسکے ذریعہ جو دکھایا ہے آپکو اللہ نے اور نہ ہوں آپ خیانت کرنے والوں کیلئے جھگڑنے والے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۲)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن اُبیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپا دی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا آٹے کی بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہونچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طعمہ اسکے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اسکی گواہی دی۔ طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کر لیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اسپر قسم کھالیں گے تاکہ

(۳۶۲۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں انسان ہوں بیشک تم جھگڑے لاتے ہو میری عدالت عالیہ میں شاید کہ

بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مَااَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَضَیْتُ

تمہارا بعض یہ کہ ہو زیادہ بولنے والا اپنی دلیل کیساتھ بعض سے تو میں فیصلہ فرمادوں اس کیلئے اسکے مطابق جو سنوں زیادہ بولنے والے سے تو جو شخص کہ میں فیصلہ فرمادوں

لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اسکے بارے میں کسی چیز کا اسکے بھائی کے حق میں سے تو نہ لے اسکو اسلئے کہ میں فیصلہ فرماتا ہوں اس زیادہ بولنے والے کیلئے آگ کے ٹکڑے کا۔

(۳۶۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ ناپسندیدہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ناحق جھگڑے کرنے والا ہے۔

(۳۶۲۶) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ کِنْدَۃَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ

ترجمہ: آیا ایک شخص حضرہ موت کا اور ایک شخص کندہ کا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا حضرمی نے

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِّیْ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ ھِیَ اَرْضِیْ وَفِیْ یَدِیْ لَیْسَ لَہٗ فِیْھَا حَقٌّ فَقَالَ

یارسول اللہ جبراً قبضہ کرلیا ہے اس نے میری زمین پر پھر عرض کیا کندی نے یہ زمین میری ہے اور اس زمین میں نہیں ہے اسکا کوئی حق تو فرمایا

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَکَ بَیِّنَۃٌ قَالَ لَاقَالَ فَلَکَ یَمِیْنُہٗ قَالَ

پیارے نبی ﷺ نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہی ہے؟ حضرمی نے عرض کیا نہیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ تجھ کو کندی کی قسم ماننا پڑیگی، حضرمی نے عرض کیا

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَایُبَالِیْ مَاحَلَفَ عَلَیْہِ وَلَیْسَ یَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَیْسَ

یارسول اللہ یہ کندی شخص جھوٹا ہے، پرواہ نہیں کرتا کہ قسم کھالے گا کسی بھی چیز پر اور نہیں احتیاط کرتا کسی بھی چیز سے، فرمایا پیارے نبی نے نہیں ہے

لَکَ مِنْہُ اِلَّا ذٰلِکَ فَانْطَلَقَ لِیَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِہٖ

تیرے لئے اسکی طرف سے اسکے سوا تو چلا کندی کہ قسم کھائے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب کندی مڑا کہ اگر کندی نے قسم کھالی اسکے مال پر

3624 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मैं इंसान हूँ बेशक तुम झगड़े लाते हो मेरी अदालते आलिया में शायद कि तुम्हारा बअज़ यह कि हो ज्यादा बोलने वाला अपनी दलील के साथ बअज़ से तो मैं फ़ैसला फ़रमा दूँ उसके लिये उसके मुताबिक जो सुनूं ज़्यादा बोलने वाले से तो जो शख़्स कि मैं फ़ैसला फ़रमा दूँ उसके बारे में किसी चीज़ का उसके भाई के हक़ में से तो न ले उसको इसलिये कि मैं फ़ैसला फ़रमा हूँ उस ज्यादा बोलने वाले के लिये आग के टुकड़े का।

3625 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़्यादा नापसंदीदा शख़्स अल्लाह तआला की बारगाह में नाहक़ झगड़ा करने वाला है।

3626 हदीस शरीफ़:– आया एक शख़्स हज़रामौत का और एक शख़्स कुन्दा का प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया हज़रमी ने या रसूलल्लाह! जबरन कब्ज़ा कर लिया है इसने मेरी जमीन पर, अर्ज़ किया कुन्दी ने यह ज़मीन मेरी है और इस ज़मीन में नहीं है इसका कोई हक़, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तेरे पास गवाही है? हज़रमी ने अर्ज किया नहीं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुझको कुन्दी की क़सम मानना पड़ेगी, हज़रमी ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह यह कुन्दी शख़्स झूटा है, परवाह नहीं करता कि क़सम खा लेगा किसी भी चीज पर और न्हीं ऐहतयात करता किसी भी चीज से, फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं है तेरे लिये उसकी

قوم رسوا نہ ہو اور انکی خواہش تھی کہ حضور انور ﷺ طعمہ کو بری فرمادیں اور یہودی کو سزا دیں اسلئے انھوں نے حضور انور ﷺ کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے مخالف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح قدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضور انور ﷺ کے فیصلے دو چیزوں پر مبنی ہوتے تھے کتاب اللہ۔ نور نبوت۔ اسی لئے حضور انور ﷺ کے فیصلے اٹل ہوتے تھے جنکی کہیں اپیل نہ ہوتی تھی۔ بعد میں قاضیوں اور علماء کرام کے فیصلے کتاب وسنت اور شہادتوں پر ہوں گے۔ آیت کریمہ کے آخری حصے میں بظاہر تو حضور انور ﷺ سے خطاب ہے مگر حقیقت میں قیامت تک کے حکام کو سنانا مقصود ہے کہ فیصلہ کرنے میں کوتاہی نہ کریں ملزم کو بغیر رو رعایت کے سزا دیں۔ طعمہ بظاہر مسلمان تھا اور یہودی کافر تھا مگر فیصلہ یہودی کھلے کافر کے حق میں ہوا۔ تمام صحابہ کرام گناہوں سے محفوظ نہیں بفضلہٖ تعالیٰ گناہوں پر ڈٹے نہیں رہتے۔ گناہ کتنا ہی بڑا ہو اس سے مسلمان کافر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے طعمہ کے حمایتوں کو کافر نہ فرمایا بلکہ خائن فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کو وہ علوم عطا فرمائے کہ علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے روایت سے تعبیر فرمایا سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے پیارے نبی کو عطا فرمایا ہے آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہی ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق وحوادث آپ کے پیش نظر فرمادئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۳)

سیدنا حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو قتل فرمادیا اور اسکی وجہ یہ بیان فرمائی کہ یہ بچہ بڑا ہوکر ماں باپ کو کافر کردیتا۔ یہ حقیقت پر فیصلہ کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے اس نے کوئی قصور نہیں کیا ہے مگر حضرت خضر نے اسے قتل فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ بھی میدان قیامت میں گواہیوں اور تحریروں پر فیصلہ فرمائیگا۔ یہ ہے ظاہری قانون۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی کہ میرا جو فیصلہ گواہی یا اقرار یا قسم سے انکار پر ہوگا وہ فیصلہ ظاہر پر ہوگا اور اگر واقعہ اس فیصلے کے خلاف ہو اور فریق دوم کو معلوم ہو تو اسکے لئے فیصلے سے وہ چیز حلال نہ ہوگی کیونکہ حکم حاکم حرام کو حلال نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اگر حاکم جھوٹی گواہی پر مال یا خون یا طلاق کا غلط فیصلہ کردے تو مدعی اپنے مقابل کا نہ تو مال لے اور نہ قصاص لے۔ اور نہ ہی طلاق کی جھوٹی گواہی پر اس عورت سے نکاح کرے۔ جھوٹی گواہی وغیرہ سے جو فیصلہ ہوگا وہ فیصلہ تو حق ہوگا مگر اس پر فریقین کا عمل ناحق و باطل ہوگا۔ اس فیصلے میں حاکم گنہگار نہ ہوگا فریقین اور گواہ گنہگار ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ خطاء اجتہادی سے فیصلہ تو غلط ہوسکتا ہے مگر اس غلط فیصلے پر مجتہد پر گناہ نہیں ہوتا۔ یہاں تو فیصلہ حق ہے کیونکہ دلیل پر مبنی ہے۔ بہر دو صورت فیصل گنہگار نہیں۔ لہٰذا ان فیصلوں کی صورت میں عصمت انبیاء متاثر نہیں ہوتی۔ جن چیزوں میں حاکم و سلطان ولی ہو اور اپنے حکم سے نافذ کرسکتا ہو وہاں حاکم کا ایسا فیصلہ اسے حلال کردیگا۔ لہٰذا اگر کنواری لڑکی کے نکاح کے جھوٹے گواہ قائم کردئے گئے اور حاکم نے نکاح کا فیصلہ کردیا تو حاکم کا یہ فیصلہ ہی نکاح مانا جائیگا اور اس شخص کو صحبت حلال ہوگی کیونکہ حاکم لڑکی کا ولی ہے وہ نکاح اس لڑکی کا کراسکتا ہے یہ فیصلہ باطن پر ہوگا۔ چنانچہ خلافت حیدری کے زمانے میں ایک ایسا ہی مقدمۂ نکاح پیش ہوا۔ مرد نے ایک عورت کے نکاح کا دعویٰ کیا اور عورت نے انکار کیا مرد نے دو گواہ قائم کردئے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا فیصلہ فرمادیا۔ عورت نے بارگاہ حیدری میں عرض کیا کہ یا علی! اب آپ اس شخص سے میرا نکاح پڑھادیجئے تاکہ میں حرام کاری سے بچوں، حضرت علی نے فرمایا کہ میرا یہ فیصلہ ہی تیرا نکاح ہے (ہدایہ، عینی) اس حدیث شریف میں مال وخون، طلاق کے فیصلوں کا ذکر ہے جن میں حاکم ولی نہیں ہوتا۔

(۳۶۲۵) جھوٹے مقدمے لڑانے والا، عادی مقدمہ باز شخص، اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہے۔

(۳۶۲۶) "حضر موت" ملک یمن کا ایک شہر ہے اور "کندہ" ملک یمن کا ایک قبیلہ ہے حضرمی شخص نے کندی شخص پر زمین کے غصب کرنے کا دعویٰ کیا۔ دعوے کے جواب میں کندی شخص نے خود کو زمین کا مالک شو کیا۔ اس صورت میں قابض مدعا علیہ ہوتا ہے اور

لِيَاكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ کھائے اسکو زیادتی کرتے ہوئے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اسکی طرف متوجہ نہ ہوگی۔

(۳۶۲۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ جو شخص دعویٰ کرے

مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس کا کہ نہیں ہے وہ چیز اسکی تو نہیں ہے وہ ہم میں سے اور چاہیے کہ ڈھونڈے اپنا ٹھکانہ آگ میں۔

(۳۶۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِىْ يَاْتِىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا نہ بتادوں میں تم کو بہترین گواہوں کو کہ آئے

بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنی گواہی کیساتھ اس سے پہلے کہ پوچھیں گواہی کو۔

(۳۶۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہترین لوگ میرے ہم زمانہ ہیں پھر جو ان سے ملے ہوئے ہوں گے

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ)

پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہوں گے پھر آئے گی ایسی قوم کہ پہل کرے گی ان میں سے ہر ایک کی گواہی اسکی قسم پر اور اسکی قسم اس شہادت پر۔

(۳۶۳۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے پیش فرمائی ایک قوم پر قسم تو انہوں نے جلد بازی کی تو حکم فرمایا پیارے نبی نے

اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِى الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

یہ کہ قرعہ اندازی کی جائے ان کے درمیان کہ کون قسم کھائے۔

तरफ़ से इसके सिवा, तो चला कुन्दी कि क़सम खाये तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब कुन्दी मुड़ा कि अगर कुन्दी ने क़सम खा ली उसके माल पर कि खाये उसको ज़्यादती करते हुये तो मिलेगा वो अल्लाह तआला से इस हाल में कि अल्लाह तआला की रहमत उसकी तरफ़ मुत्तवज्जे न होगी।

3627 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू जर से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो शख़्स दावा करे उसका कि नहीं है जो चीज उसकी तो नही है वो हममें से और चाहिये कि ढूंडे अपना ठिकाना आग में।

3628 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या न बता दूँ मैं तुमको बेहतरीन गवाहों को कि आये अपनी गवाही के साथ इससे पहले के पूछें गवाही को।

3629 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेहतरीन लोग मेरे हम ज़माना है फिर जो उनसे मिले हुये होंगे फिर जो उनसे मिले हुयें होंगे फिर आयेगी ऐसी क़ौम कि पहल करेगी उनमें से हर एक की गवाही उसकी क़सम पर और उसकी क़सम उस शहादत पर।

3630 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पेश फ़रमाई एक क़ौम पर कसम तो उन्होंने जल्दबाज़ी की तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि कुराअंदाज़ी की जाये उनके दरमियान कि कौन क़सम खाये।

غیر قابض مدعی ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرمی شخص سے گواہ طلب فرمائے اور کندی شخص پر قسم عائد فرمائی۔ جس مدعا علیہ پر جھوٹ یا فسق کا الزام ہو اسکی قسم معتبر ہے حالانکہ کافر مدعا علیہ کی بھی قسم معتبر ہے مگر گواہی میں تقویٰ وغیرہ کی پابندی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ اور گواہ بناؤ دو عادلوں کو اپنے میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۶) قسم میں تقویٰ اور عدل کی پابندی نہیں کیونکہ گواہی الزام کیلئے ہوتی ہے اور قسم دفع کیلئے ہوتی ہے۔ الزام اور دفع میں بڑا فرق ہے۔ کافر قسم کے ذریعہ اپنے سے مدعی کا دعویٰ دفع کرسکتا ہے۔ کندی مڑا یعنی قسم کھانے کو تیار ہوا تو پیارے نبی ﷺ نے کندی کو خوف خدا دلایا کہ اگر جھوٹی قسم کھائیگا قیامت میں اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوجائے۔ اس حدیث شریف سے چند باتیں واضح طور پر سمجھ میں آتی ہیں۔ (۱) قابض بمقابلہ غیر قابض، چیز کا زیادہ مستحق ہوتا ہے (۲) اگر مدعا علیہ اقرار نہ کرے تو اس پر قسم کھانا لازم ہے اگر قسم سے انکار کرے گا تو فیصلہ مدعی کے حق میں ہوگا (۳) مدعی کے گواہ مدعا علیہ کی قسم پر مقدم ہیں اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لے جائے (۴) دوران مقدمہ ایک فریق دوسرے فریق کو فاسق وفاجر الفاظ کہہ سکتا ہے اور انہیں برداشت کرنا ہوگا حاکم فسق کا ثبوت نہ مانگے گا بخلاف گواہ کے اور اگر مدعی کے گواہوں کو مدعا علیہ فاسق کہے تو حاکم ان گواہوں کے عادل ہونے کی تحقیق کریگا۔

(۳۶۲۷) جھوٹا مدعی دو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ (۱) جھوٹ (۲) دوسرے کا حق مارنے کی کوشش اس وجہ سے وہ ہمارے طور طریقے پر نہیں ہے مومن کو جھوٹ اور ناحق تیرا میرا مال ہڑپنے کی لعنت سے پاک وصاف ہونا چاہیے۔ ورنہ وہ آگ کا مستحق ہے۔

(۳۶۲۸) کسی کے پاس گواہی ہو مدعی کے حق کی اور مدعی کو اسکی خبر نہ ہو اور یہ گواہی رکھنے والا گواہی نہ دے تو مدعی کا حق مارا جائے تب اس گواہی رکھنے والے پر لازم ہے کہ خود مدعی کو خبر دے کہ میں تیرے حق کا عینی گواہ ہوں تاکہ مدعی کا حق نہ مارا جائے یہ گواہی امانت ہے اسکا چھپانا خیانت ہے۔ حقوق شرعیہ کی گواہی دینا واجب ہے اگرچہ اسکا دعویٰ بھی نہ ہو جیسے طلاق، عتاق، وقف، عام وصیت کہ ان جیسی چیزوں کی گواہی قاضی کے ہاں ضرور دے اگرچہ اسے طلب بھی نہ کیا گیا ہو۔ ان دونوں گواہیوں کے متعلق ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور قائم کرو تم گواہی کو اللہ کے واسطے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۶) چونکہ ان گواہیوں سے حقوق انسانی اور حقوق شرعیہ وابستہ ہیں۔ لہٰذا ان گواہیوں کو از خود ادا کرے گواہی طلب ہونے کا انتظار نہ کرے۔ ایسے ہی رمضان شریف اور عید مبارک کے چاندوں کی گواہی ضرور دے۔ اور جن احادیث کریمہ میں بن گواہ بنائے گواہی دینے کی مذمت آئی ہے وہاں جھوٹی گواہی یا نااہل کی گواہی مراد ہے (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف، لمعات شریف)

(۳۶۲۹) "قرن" سو سال کو کہتے ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے ایک بچہ کے سر پر دست کرم پھیر کر فرمایا جیو تم ایک قرن تو وہ بچہ سو سال تک جیا (مرقاۃ شریف) حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ قرن میں چار حروف ہیں اور خلفاء راشدین بھی چار ہیں۔ حضرات خلفاء راشدین کا زمانہ پیارے نبی ﷺ کا زمانہ ہے۔ قرنی کے 'ق' میں سیدنا امیر المومنین حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارا ہے اور 'ر' میں سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی طرف اشارا ہے اور 'ن' میں سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی طرف اشارا ہے اور 'ی' میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی طرف اشارا ہے۔ بعض حضرات بزرگان دین نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کے تمام حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کے قرن ہیں۔ بعض حضرات خاصان خدا نے فرمایا جو حضرات پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری میں زندہ تھے وہ سبکے سب پیارے نبی ﷺ کے ہم زمانہ ہیں۔ (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف وغیرہ) یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ زمانہ نبی اور بات ہے اور زمانہ نبوت اور بات ہے پیارے نبی ﷺ کا زمانہ نبوت تا قیامت بلکہ ابد الاباد تک ہے۔ مگر جس زمانے میں پیارے نبی ﷺ کو دیکھ کر مومن صحابی بننے کا شرف حاصل کرتے تھے وہ زمانہ محدود ہے ورنہ آج بھی پیارے نبی ﷺ کا زمانہ ہے اور ہمیشہ انہیں کا زمانہ رہے گا۔ عہد نبوی عہد صحابہ یہ پیارے نبی ﷺ کا ہی زمانہ ہے۔ اور یہی قرنی کا مطلب ہے دوسرا زمانہ

(۳۶۳۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِيْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی ان دو شخصوں کے بارے میں جو جھگڑا لائے پیارے نبی کی عدالت میں میراث کے متعلق اور نہیں تھی

لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ

انکے پاس کوئی گواہی سوائے انکے دعوے کے تو فرمایا پیارے نبی نے جو شخص کہ میں فیصلہ فرما دوں اسکے حق میں کسی چیز کا اسکے بھائی کے حق میں سے

فَاِنَّمَا اَقْطَعُ اِلَيْهِ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ

تو بس میں نے فیصلہ فرمایا اس کیلئے ایک آگ کے حصے کا تو عرض کیا دونوں شخصوں میں سے ہر ایک نے کہ یا رسول اللہ میرا حق میرے اس ساتھی کیلئے ہے

فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا صَاحِبَهٗ

فرمایا پیارے نبی نے ایسے نہیں لیکن جاؤ پھر دونوں تقسیم کرو اور تلاش حق کرو پھر قرعہ اندازی کرو پھر معافی مانگے ہر ایک تم دونوں میں کا اپنے ساتھی سے

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ایک روایت میں ہے کہ بس میں فیصلہ فرماتا ہوں تمہارے درمیان اپنی رائے سے اس بارے میں کہ نہیں نازل ہوا ہے مجھ پر اس بارے میں۔

(۳۶۳۲) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَّهَا دَابَّتُهٗ

ترجمہ: دو شخصوں نے دعویٰ پیش کیا ایک گھوڑی کے بارے میں تو قائم کی گواہی دونوں نے ہر ایک میں سے کہ یہ گھوڑی اس کی ہے

نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ. (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اور بچے لئے ہیں اس سے تو فیصلہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس کا اس کیلئے جسکے قبضے میں ہے۔

(۳۶۳۳) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَبَعَثَ

ترجمہ: بیشک دو شخص دعوے دار ہوئے ایک اونٹ کے بارے میں پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ پاک میں تو قائم کئے

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ہر ایک نے ان دونوں میں سے دو گواہ تو تقسیم فرما دیا اس اونٹ کو پیارے نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا۔

3631 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन दो शख़्सों के बारे में जो झगड़ा लाये प्यारे नबी की अदालत में मीरास के मुताअल्लिक और नहीं थी उनके पास कोई गवाही सिवाये उनके दावे के तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जो शख़्स कि मैं फ़ैसला फ़रमा दूँ उसके हक़ में किसी चीज़ का उसके भाई के हक़ में से तो बस मैंने फ़ैसला फ़रमाया उसके लिये एक आग के हिस्से का, अर्ज़ किया दोनों शख़्सो मे से एक ने कि क्या रसूलुल्लाह मेरा हक़ मेरे इस साथी के लिये है फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐसे नहीं लेकिन जाओ फिर दोनों तक़सीम करो और तलाशे हक़ करो फिर क़ुराअंदाजी करो फिर मुआफ़ी मांगे हर एक तुम दोनों में का अपने साथी से, एक रिवायत में है कि बस मैं फ़ैसला फ़रमाता हों तुम्हारे दरमियान अपनी राय से उस बारे में कि नहीं नाज़िल हुआ है मुझ पर उस बारे में।

3632 हदीस शरीफ़:— दो शख़्सों ने दावा किया एक घोडी के बारे में तो क़ायम की गवाही दोनों ने हर एक में से कि यह घोडी उसकी है और बच्चे भी हैं उससे तो फ़ैसला फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसका उसके लिये जिसके कब्ज़े में है।

3633 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक दो शख़्स दावेदार हुये एक ऊँट के बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में तो क़ायम किये

حضرات تابعین عظام کا ہے۔ تیسرا زمانہ حضرات تبع تابعین کا ہے۔ صحابی وہ مومن انسان ہے جس نے پیارے نبی ﷺ کو اک نظر دیکھا ہو یا پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات پاک پائی ہو۔ تابعی وہ ہے جس نے صحابی سے مستقل صحبت پائی ہو اور تبع تابعین جس نے تابعی کی صحبت پائی ہو اور فیض صحبت سے مشرف ہوا ہو۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں آپ کی ۲۲ حضرات صحابہ کرام سے ملاقات ہے اور اکتساب فیض کیا ہے۔ یزید پلید تابعی نہیں اگرچہ صحابی رسول سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لونڈا ہے مگر فیض صحابہ حاصل نہ کرسکا۔ چودھویں صدی کا کوئی ملا حضور امام اعظم سے افضل نہیں ہو سکتا۔ زمانہ صحابہ تمام زمانوں میں افضل ہے پھر جس قدر زمانہ پیارے نبی ﷺ سے دور ہوتا چلا جائیگا خیریت بھی کم ہوتی جائیگی۔ یہ بات بھی زیب نظر رہے کہ صحابیت کے لے مسلسل مومن رہ کر وفات پانا شرط ہے۔ اگر معاذ اللہ کوئی صحابی مرتد ہو گیا تو صحابیت ختم اور پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد کسی صحابی کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے تو یہ صحابی نہ ہونگے بلکہ تابعی ہونگے۔ جیسے سیدنا حضرت اشعث ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ پہلے آپ صحابی تھے پھر مرتد ہو گئے۔ پھر خلافت صدیقی کے زمانے میں دوبارہ اسلام لائے یہ صحابی نہ رہے بلکہ تابعی ہیں۔

(۳۶۳۰) اس حدیث شریف کے ظاہری معنی تو یہ ہیں کہ ایک شخص نے کسی جماعت کے خلاف دعویٰ کیا اور اسکے پاس گواہ نہیں تو قسم اس جماعت پر آئی ان میں سے ہر شخص نے پہلے قسم کھانے کی کوشش کی تب پیارے نبی ﷺ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ قرعہ ڈال کر قسم لی جائے۔ مگر حضرت محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اسکی صورت یہ ہے کہ دو شخصوں نے کسی چیز کا دعویٰ کیا جو کسی تیسرے کے قبضے میں ہے وہ قابض کہتا ہے کہ مجھے پتہ نہیں کہ ان دونوں دعویداروں میں سے کس کی ہے اور دونوں مدعیوں کے پاس گواہی نہیں ہے یا پھر دونوں کے پاس گواہیاں ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم فرماتے ہیں کہ ان دونوں دعویداروں کو وہ چیز آدھی آدھی دیدی جائے۔

(۳۶۳۱) ایک چیز کے دو دعویدار ہیں دونوں کے پاس گواہی نہیں ہے ایسی صورت میں میرا شرعی فیصلہ جو ظاہر پر مبنی ہو وہ غیر مستحق کے لئے۔ یہ چیز حلال نہ کر دیگا اگر وہ واقعی سچا ہے تو اس چیز کو لیلے اور اگر وہ حقیقت میں اسکا مستحق نہیں ہے اگرچہ میرا فیصلہ ظاہر کے اعتبار سے اسکے حق میں ہو بھی گیا ہو تب بھی دین دیانت ہے کہ اس چیز کو نہ لے چھوڑ دے پیارے نبی ﷺ کی زبان فیض ترجمان کا یہ اثر ہوا کہ دونوں کے حال و قال، خیال و اعمال یکسر بدل گئے۔ پیارے نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان صلح کرا دی دونوں آپس میں برابر برابر تقسیم کر لو اور تقسیم میں بھی حق کا خیال رکھو۔ کتنا خوبصورت تصفیہ فرما دیا اور آدھا آدھا کرنے کے تعین کیلئے قرعہ اندازی کرلو کہ کونسا حصہ کون لے۔ پھر تقویٰ اور پرہیزگاری کے طور پر ایک دوسرے کو اپنے حق سے بری کر دو اگر میرا کچھ حق آپکی طرف چلا گیا ہو تو میں نے آپ کو معاف کیا اور اگر آپکا کوئی حق میرے طرف آ گیا ہو تو آپ مجھے معاف کر دیں۔ مجہول حق سے برأت کر دینا جائز ہے (مرقاۃ شریف) اور نازل ہونے میں وحی متلو اور وحی غیر متلو الہام کشف یعنی ہم فیصلہ تو وحی والہام وغیرہ سے فرماتے ہیں مگر جب کسی مقدمے میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اپنے اجتہاد سے فیصلہ فرماتے ہیں جس میں گواہی، قسم، علامات سے مدد لیتے ہیں۔ حضرات انبیاء کرام مجتہد بھی ہوتے ہیں پیارے نبی ﷺ تو مجتہد اعظم ہیں۔ معلوم ہوا اجتہاد سنت ہے مگر ان کے لئے جو اجتہاد کی صلاحیت رکھتے ہوں ہر للو پنجو اجتہاد نہ کریگا۔

(۳۶۳۲) قبضہ والا مدعا علیہ ہے اور جسکا قبضہ نہیں ہے وہ مدعی ہے اگر مدعی جس کا قبضہ نہیں ہے وہ گواہی قائم کر دے تو فیصلہ اس مدعی کے حق میں ہوگا ورنہ قبضہ رکھنے والے مدعا علیہ سے قسم لیکر اسکے حق میں فیصلہ ہوگا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قابض یعنی مدعا علیہ سے گواہ نہ مانگے جائیں گے کہ مدعا علیہ پر گواہ نہیں۔ البتہ مدعا علیہ کے گواہ اونٹنی کے بچہ دینے پر قائم ہو سکتے ہیں اگر دونوں ہی بچہ دینے پر گواہ قائم کر دیں تب بھی فیصلہ قابض یعنی مدعا علیہ کے حق میں ہوگا۔

(۳۶۳۳) ہر ایک مدعی تھا کوئی اس اونٹ پر قابض نہ تھا اور دونوں میں سے کوئی مدعا علیہ نہ تھا اسلئے پیارے نبی ﷺ نے دونوں کی

(۳۶۳۴) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةٌ

ترجمہ: بیشک دو شخصوں نے دعویٰ پیش کیا ایک اونٹ کے بارےمیں، نہیں تھا کسی کے پاس ان دونوں میں سے گواہ

فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تو کر دیا اونٹ کو پیارے نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان۔

(۳۶۳۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَجُلٌ حَلَفَهُ اَحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص سے کہ قسم لی جس سے کہ قسم کھا اس اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِيْ لِلْمُدَّعِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کہ نہیں ہے اس کی تیرے پاس کوئی چیز یعنی مدعی کی۔

(۳۶۳۶) حدیث شریف: عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ

ترجمہ: حضرت اشعث ابن قیس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھی میرے درمیان اور ایک شخص یہودی کے درمیان زمین

فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ

تو انکار کر دیا یہودی نے مجھ سے تو میں لے گیا اس یہودی کو پیارے نبی ﷺ کی عدالت عالیہ میں تو فرمایا پیارے نبی نے کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟

قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ اَحْلِفْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ

میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا پیارے نبی نے یہودی سے قسم کھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ تب تو یہ قسم کھا ہی لے گا اور لے جائیگا میرا مال تو نازل فرمائی

اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ

اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "بیشک جو لوگ لیتے ہیں اللہ کے عہد کے بدلے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت۔ یہی ہیں کہ نہیں ہے کوئی حصہ ان کیلئے

فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

آخرت میں اور نہ کلام فرمائیگا ان سے اللہ اور نہ نظر رحمت فرمائیگا انکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک فرمائیگا انکو اور ان کیلئے سزا ہے الم دینے والی"۔

हर एक ने उन दोनों में से दो गवाह तो तक्सीम फरमा दिया उस ऊँट को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उन दोनों के दरमियान आधा आधा।

3634 हदीस शरीफ़:– बेशक दो शख्सों ने दावा पेश किया एक ऊँट के बारे में नहीं था किसी के पास उन दोनों में से गवाह तो कर दिया ऊँट को प्यारे नबी ने उन दोनों के दरमियान।

3635 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया उस शख़्स से कि क़सम ली जिससे कि क़सम खा उस अल्लाह तआला की जिसके सिवा कोई माबूद नहीं है कि नहीं है उसकी तेरे पास कोई चीज़ यानि मुद्दई की।

3636 हदीस शरीफ़– हज़रते अशअत इब्ने क़ैस से मरवी उन्होंने फरमाया कि थी मेरे दरमियान और एक शख़्स यहूदी के दरमियान जमीन तो इंकार कर दिया यहूदी ने मुझसे तो मै ले गया उस यहूदी को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की अदालते आलिया में तो फरमाया प्यारे नबी ने क्या तुम्हारे पास कोई गवाही है? मैंने अर्ज किया नहीं! फरमाया प्यारे नबी ने यहूदी से क़सम खा तू, मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह तब तो यह क़सम खा ही लेगा और ले जायेगा मेरा माल तो नाजिल फरमाई अल्लाह तआला ने आयाते करीमा "बेशक जो लोग लेते हैं अल्लाह के अहद के बदले और अपनी क़समों के बदले थोडी सी कीमत, यही हैं कि नहीं है कोई हिस्सा इनके लिये आखेरत में और न कलाम फ़रमायेगा इनसे अल्लाह और न नज़रे रहमत फरमायेगा इनकी तरफ़ क़यामत के दिन और ना पाक फ़रमायेगा उनको, उनके लिये सज़ा है अलम देने वाली"।

گواہی قبول فرمالی۔ پیارے نبی ﷺ نے دونوں دعویداروں کو مالک مان لیا کہ دونوں ہی اس اونٹ سے مشترکہ کام لیں یا اسکی قیمت آدھی آدھی لے لیں یہ مطلب نہیں ہے کہ اونٹ کو ذبح کر کے آدھا آدھا تقسیم کر لیا جائے۔ ایسے مقدمات میں یہی فیصلہ ہونا چاہیے۔ یہ فیصلہ اسی وقت ہوگا جبکہ کسی کی گواہی کسی خاص علامت سے قوت نہ پاتی ہو ورنہ علامت والے کی گواہی کو قوت ہوگی اور فیصلہ اس قوی علامت والے کے حق میں ہوگا۔

(۳۶۳۴) دونوں کے پاس گواہ تو تھے مگر متعارض کی وجہ سے ساقط ہوگئے لہذا اب دونوں ہی کے پاس مقبول گواہی نہ رہی لہذا اونٹ دونوں دعویداروں کے درمیان مشترک قرار پایا اور اسکا طریقہ وہی ہے جو ابھی گزشتہ تشریحات قدیری میں بیان کیا گیا۔

(۳۶۳۵) قسم لیتے وقت اللہ تعالیٰ کی بعض صفات عالیہ کا ذکر بھی کیا جائے جس سے قسم کھانے والے کے دل میں خوف وخشیت اور ہیبت پیدا ہو اور وہ جھوٹی قسم سے اجتناب کرے۔ قسم اس طرح لیجائے اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے پیارے نبی ﷺ پر قرآن کریم اتارا یا رب کعبہ کی قسم۔ پیارے نبی ﷺ نے قسم لینے میں کسی خاص چیز کا نام ذکر نہ فرمایا بلکہ اسکو عام رکھا کہ اس عام رکھنے سے اور بھی بہت سے فائدے ہونگے۔

(۳۶۳۶) جس زمین کے بارےمیں جھگڑا تھا اس پر یہودی قابض تھا مسلمان مدعی کے مقابلے میں کافر مدعا علیہ سے قسم لی جائیگی۔ مسلمان مدعا علیہ کے مقابلہ میں کافر مدعی کے کافر گواہ معتبر نہیں ہیں کیونکہ قسم دفع کے لئے ہوتی ہے اور گواہی دوسرے پر الزام کے لئے۔ تو کافر کی گواہی مسلمان مدعا علیہ پر الزام نہیں کر سکتی۔ کفار لا اعتبار۔ اس یہودی کے قسم کھانے کا کیا ہے کھا لیگا اسکو تو مال چاہیے۔ کفار مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کیلئے جھوٹی قسمیں کھانے میں ذرا نہیں ہچکچاتے خوف خدا سے عاری ہوتے ہیں۔ حضرت اشعث ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس آیت کریمہ میں یہ بات سمجھائی گئی کہ تم اب بس یہودی سے قسم لینے کے مستحق ہو اب اگر وہ جھوٹی قسم کھائیگا تو وہ ذمہ دار ہے مزید اپنی عاقبت خراب کریگا اور زیادہ شعلوں اور شراروں کو اپنے گلے کا ہار بنائیگا۔ اور یہودی کو بتا دیا گیا کہ توریت شریف میں بھی جھوٹی قسم کھانے پر وعید ہے۔ اگر تو نے جھوٹی قسم کھانے کی جرات کی تو بحکم توریت شریف تو سخت مجرم ہوگا۔ مقدمہ میں کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف معتبر نہیں ہے مگر کافر کی قسم معتبر ہے۔

(۳۶۳۷) حضرمی کی زمین پر کندی کے باپ نے قبضہ ناجائز کر لیا تھا۔ اور بزور طاقت حضرمی کو زمین سے بے دخل کر دیا تھا۔ اور جب کندی کا باپ فوت ہوا تو کندی نے اس زمین کو بطور میراث ہتھیا لیا حالانکہ سچائی کی کندی کو بھی خبر تھی یہ زمین میرے باپ نے غصب کی ہے۔ حضرمی نے عدالت نبوی میں مقدمہ دائر کیا کہ حقیقت میں یہ میری زمین ہے یارسول اللہ! میری زمین مجھے دلوائی جائے۔ پرانے مقدمات کی حاکم کو سماعت کرنا چاہیے کیونکہ جرم نیا ہو کہ پرانا بہرحال جرم ہے۔ ناجائز قبضہ ناجائز ہی ہوتا ہے۔ کوئی شخص پرانے ناجائز قبضے سے مالک نہیں بن جاتا۔ میت کے اپنے مملوکہ مال کی میراث بنتی ہے نہ کہ مقبوضہ مال کی اسی طرح امانت رکھا ہوا مال قرض لیا ہوا مال عاریت پر لیا ہوا مال ان میں بھی میراث نہیں ہے۔ یہ تمام مال، مال والوں کو واپس کیا جائے گا کندی نے قسم کھانا چاہا تو پیارے نبی ﷺ نے انہیں سخت وعید سے ڈرایا پیارے نبی ﷺ کی زبان پاک کا یہ اثر ہوا کہ اسکی سوچ بدل گئی اور دروغ گوئی چھوڑ کر راست گوئی کو شعار بنایا اور سچائی کا اعتراف کر لیا اور زمین سے دست بردار ہو گیا۔ اعمال بد کا اثر چہرے سے بلکہ تمام جسم پر قیامت میں نمودار ہوگا کہ مال غصب کرنے والا کوڑھی ہو کر اٹھے گا۔ ابرص ہونا یہ بھی کوڑھ کی ابتداء ہے بعض لوگ دنیا ہی میں ابرص و کوڑھی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس دبا سے محفوظ فرمائے آمین۔

(۳۶۳۸) شرک تمام گناہوں میں بڑا گناہ ہے مگر جہاں شرک کا مقابلہ ایمان سے ہوگا اور جہاں مشرک مطلق ہوگا وہاں اس لفظ شرک سے ہر کفر مراد ہوگا کفر کے معنی ہیں کسی اسلامی عقیدے کا انکار۔ جیسے نبی کی نبوت قرآن کریم کی حقانیت، قیامت، نماز، زکوٰۃ، وغیرہ کا انکار اور شرک کے معنی ہیں کسی کو اللہ تعالیٰ کی برابر ماننا یا اللہ تعالیٰ کی شان گھٹا کر اسکو کسی بندے کے برابر سمجھنا۔ برابری کے عقیدے کے بغیر شرک ناممکن ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اسلئے ہم برابر مانتے تھے تم کو مالک کیساتھ تمام جہانوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۹۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ پھر جنہوں نے کفر کیا اپنے مالک کیساتھ برابر

(۳۶۳۷) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضَرَ مَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: بیشک ایک شخص قبیلۂ کندہ کا اور ایک شخص حضر موت کا جھگڑا لے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں

فِىْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِىُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِىْ اِغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِىَ

یمن کی ایک زمین کے بارے میں تو کہا حضرمی نے یارسول اللہ بیشک میری زمین کہ غصب کرلیا تھا مجھ سے اس زمین کو اس کے باپ نے اب وہ زمین

فِىْ يَدِهٖ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَحْلِفُهٗ وَاللّٰهِ

اسکے قبضے میں ہے تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ تو عرض کیا حضرمی نے نہیں اور لیکن میں قسم لوں گا اس سے اس پر اللہ تعالیٰ کی قسم

مَا يَعْلَمُ اِنَّهَا اَرْضِىْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِىُّ لِلْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

نہیں جانتا ہے کہ وہ زمین میری ہے کہ غصب کیا مجھ سے اس کو اس کے باپ نے پھر تیار ہوا کندی قسم کیلئے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

لَا يَقْطَعُ اَحَدٌ مَالًا بِيَمِيْنٍ اِلَّا لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِىُّ اَرْضُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

نہیں مارے گا کوئی کسی کے مال کو قسم سے مگر ملاقات کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں کہ وہ کوڑھی ہوگا تو کہا کندی نے زمین اسکی ہے۔

(۳۶۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک گناہوں میں بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے

وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا

اور والدین کی نافرمانی ہے اور جھوٹی قسم ہے، نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ تعالیٰ کی دعویٰ روکنے والی قسم پر ملاوٹ کی اس قسم میں

مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً قَلْبَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

مچھر کے پر کی برابر مگر بنا دیا جاتا ہے داغ اس کے دل میں قیامت کے دن تک۔

(۳۶۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِىْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں قسم کھاتا کوئی میرے اس منبر شریف کے پاس جھوٹی قسم،

3637 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स कबीला ए कुन्दा का और एक शख़्स हज़रामौत का झगड़ा ले गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की अदालत में यमन की एक ज़मीन के बारे में तो कहा हजरमी ने या रसूलल्लाह! बेशक मेरी ज़मीन कि ग़सब कर लिया था मुझसे इस जमीन को इसके बाप ने अब वो ज़मीन इसके कब्ज़े में है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या तुम्हारे पास गवाह हैं? तो अर्ज किया हज़रमी ने नहीं, और लेकिन मैं क़सम खा लूँगा इससे उस पर अल्लाह तआला की क़सम, नहीं जानता है कि वो ज़मीन मेरी है कि ग़सब किया मुझसे इसको इसके बाप ने फिर तैयार हुआ कुन्दी क़सम के लिये तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं मारेगा कोई किसी के माल को क़सम से मगर मुलाक़ात करेगा वो अल्लाह तआला से इस हालत में कि वो कोढ़ी होगा तो कहा कुन्दी ने ज़मीन इसकी है।

3638 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक गुनाहों में बड़ा गुनाह अल्लाह तआला के साथ शरीक ठहराना है और वालदैन की नाफरमानी है और झूटी कसम है, नहीं क़सम खाई किसी क़सम खाने वाले ने अल्लाह तआला की दावा रोकने वाली क़सम पर मिलावट की इस क़सम में मच्छर क पर के बराबर मगर बना दिया जाता है दाग उसके दिल में क़यामत के दिन तक।

3639 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं क़सम खाता कोई

کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۰۴) بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ ہر کام کو شرک بول دیتے ہیں بعض جہلا نے تو سہرا باندھنے کو بھی شرک لکھ مارا ہے۔ اسے شرک کا خبط ہی کہا جا سکتا ہے۔ بعض نادان قبر کے چومنے کو شرک کہتے ہیں جبکہ قبر کو چومنے کا حکم پیارے نبی ﷺ نے دیا ہے اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب "مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ" ملاحظہ فرمائیں۔ بہرحال شرک میں شرط ہے کسی کو اللہ تعالیٰ کی برابر سمجھنا یہ شرط زیب نظر رہے۔ انشاء المولیٰ القدیر کوئی بدعقیدہ دھوکہ نہ دے سکے گا۔ والدین، اگرچہ انکے حقوق ادا کرنا شرعاً ضروری ہیں انکے حقوق ادا نہ کرنا یہ بھی بڑا اور سخت گناہ ہے۔ اسلام نے ماں باپ کا بڑا خیال رکھا ہے۔ قسمیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) قسم لغو۔ بے خبری میں جھوٹی قسم جو منہ سے نکل جائے۔ اس میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ (۲) قسم منعقدہ۔ آئندہ کے متعلق قسم اگر یہ توڑ دی جائے تو کفارہ واجب ہے اور گناہ بھی لازم۔ کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کیا جائے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے دونوں وقت۔ خواہ انہیں کھلائے یا ۲ کلو اکتالیس گرام گیہوں یا چار کلو ۸۲ گرام جو صدقۂ فطر کی طرح دیدے۔ یہ کھانا نہ تو بہت عمدہ ہو اور نہ بہت گھٹیا بلکہ درمیانی ہو۔ یا کپڑا دینا اوسط درجے کا جس سے اکثر بدن ڈھک جائے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتہ یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ کفارے میں تینوں باتوں کا اختیار ہے کہ خواہ غلام آزاد کرے، خواہ کھانا کھلائے خواہ کپڑے پہنائے۔ کفارہ ادا ہو جائیگا۔ روزے سے کفارہ جب ہی ادا ہوگا جبکہ غلام آزاد کرنے کپڑا دینے اور کھانا دینے پر قادر نہ ہو اور کفارے کے تینوں روزے مسلسل رکھے جائیں گے یہ ضروری ہے۔ (۳) قسم غموس۔ گزشتہ واقعہ پر دیدہ دانستہ جھوٹی قسم کھائی جائے اسمیں کفارہ نہیں ہے گناہ ہے۔

(۳۶۳۹) دوسری مقامات متبرکہ کے مقابلے ہمارے منبر شریف کے پاس جھوٹی قسم کھانا زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اسمیں جھوٹ کا ارتکاب تو ہے ہی ساتھ ہی ساتھ اہانت منبر رسول پاک بھی۔ اچھے مقامات پر اچھے اوقات میں جس طرح نیکی کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ایسے ہی اچھے مقامات پر اچھے اوقات میں گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ گیارہ مہینوں میں روزے توڑنے سے صرف قضا واجب ہوتی ہے مگر ماہ رمضان مبارک میں روزہ توڑنے پر اکسٹھ روزے واجب ہیں ایک قضا کا ساٹھ کفارے کے۔ یہ کفارہ کیا ہے رمضان شریف کی بے حرمتی کا بدلہ ہے۔ جھوٹی قسم کھانے والا وہ بھی منبر شریف کے پاس شعلوں اور شراروں کا کھیل کھیل رہا ہے۔

(۳۶۴۰) جھوٹا آدمی جھوٹ کی وجہ سے راہ حق سے ہٹ جاتا ہے قرآن کریم میں جھوٹی گواہی کو شرک کیساتھ بیان فرمایا ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے کیونکہ شرک بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے کیونکہ مشرک کہتا ہے کہ خدا دو ہیں اور یہ کہنا جھوٹ ہے۔ بکتا ہے کہ بت لائق عبادت ہیں یہ اعتقاد بھی جھوٹا ہے۔ مشرک اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ بول کر اسکا حق مارتا ہے اور یہ جھوٹی گواہی دینے والا بندے کے خلاف جھوٹی گواہی دیکر اسکا حق مارتا ہے لہٰذا جھوٹ کا شرک سے تناسب ہے جس طرح ظاہری پلیدی جسم اور کپڑے کو گندا کرتی ہے ایسے ہی بت پرستی دل کو گندہ کرتی ہے آجکل انگریزی ایجنٹوں نے تعظیم کو پرستش کا نام دیدیا ہے کہ رسول پرستی، تعزیہ پرستی، قبر پرستی دھڑا دھڑ لکھتے اور بکتے رہتے ہیں۔ انہیں باز رہنا چاہیے ایسی غلط گوئی اور جھوٹ سے۔ اس پر سخت وعید ہے۔ جس طرح ظاہری گندگیوں سے نفرت وگھن کرتے ہو ایسے ہی باطنی گندگیوں سے بھی گھن کرنا ضروری ہے کہ بت پرستی اور دروغ گوئی یہ باطنی گندگی ہیں۔ جسم سے زیادہ دل اور روح کی پاکیزگی کی فکر کرنا چاہیے۔

(۳۶۴۱) خیانت امانت کی ضد ہے۔ کسی کا مال ناحق دبا لینا خیانت ہے۔ خیانت کی بہت سی صورتیں ہیں یہاں خیانت سے مراد یا تو مال مار لینا ہے یا پھر ہر فسق و بدکاری مراد ہے۔ گناہ کبیرہ کرنا یا گناہ صغیرہ پر اڑے رہنا کہ گناہ صغیرہ کو کرتے رہنا یہ بھی فسق ہے اور ہر فسق خیانت ہے کہ فسق میں حق اللہ بھی مارا جاتا ہے اور حق شرع بھی۔ اسلئے ہر فاسق خائن ہے۔ فاسق معلن کی گواہی قاضی کے ہاں مقبول نہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور گواہ بناؤ دو عادلوں کو اپنے میں سے اور قائم کرو تم گواہی کو اللہ کے واسطے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۶) حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ شرابی، زانی، چور، داڑھی منڈا وغیرہ فساق کی گواہی قبول نہیں۔ ان حضرات فقہاء کرام کی دلیل یہ حدیث شریف اور مذکورہ آیت کریمہ

كَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور اگرچہ ہو ہری مسواک پر مگر بناتا ہے اپنا ٹھکانہ آگ کا یا واجب ہوگئی اس کیلئے آگ۔

(۳۶۴۰) حدیث شریف: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا

ترجمہ: ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پھر جب فارغ ہوئے تو سیدھے کھڑے ہوئے

فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ

پھر فرمایا تین مرتبہ برابر ہوگئیں جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے پھر تلاوت فرمائی "تو بچو تم گندگی سے بتوں کی

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ)

اور بچو تم جھوٹی بات سے خالص ہو کر اللہ کیلئے نہ کہ شرک کرتے ہوئے اس کے ساتھ۔

(۳۶۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے جائز گواہی خیانت کرنیوالے کی اور خیانت کرنیوالی کی اور نہ کوڑے مارے ہوئے کی

حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

سزا کی اور نہ کینے والے کی اپنے بھائی کے خلاف اور نہ ولا ونسب میں تہمت والے کی اور نہ کسی گزارا کرنے والے کی اپنے گھر والوں کے خرچ پر۔

(۳۶۴۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں جائز ہے گواہی خیانت والے کی اور خیانت کرنیوالی کی اور نہ زنا کرنیوالے کی

وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور نہ زنا کرانے والی کی اور نہ کینے والے کی اپنے بھائی کے خلاف اور رد فرمائی گواہی گزارا کرنے والے کی گھر والوں کے خرچ پر۔

(۳۶۴۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا دو شخصوں کے درمیان تو کہا اس نے جسکے خلاف فیصلہ صادر ہوا تھا جب واپس چلا

मेरे इस मिम्बर शरीफ़ के पास झूटी क़सम और अगरचे हो हरी मिस्वाक पर मगर वनाता है अपना ठिकाना आग का या वाजिब हो गयी उसके लिये आग।

3640 हदीस शरीफ़:– अदा फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़े फ़जर तो सीधे खड़े हुये फिर फ़रमाया तीन मर्तबा बराबर हो गयीं झूठी गवाही अल्लाह तआला के साथ शरीक ठहराने की फिर तिलावत फ़रमाई "तो बचो तुम गंदगी से बुतों की और बचो तुम झूठी बात से खालिस होकर अल्लाह के लिये न कि शिर्क करते हुये उसके साथ।

3641 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है जाइज़ गवाही ख़यानत करने वाले की और खयानत करने वाली की और न कोडे मारे हुये की सज़ा और न कीने वाले की अपने भाई के ख़िलाफ और न विला व नस्व में तोहमत वाले की और न किसी गुज़ारा करने वाले की अपने घर वालों के ख़र्च पर।

3642 हदीस शरीफ़– प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं जाइज है गवाही ख़यानत करने वाले की और ख़यानत करने वाली की और न जिना करने वाले की और न ज़िना कराने वाली की और न कीने वाले की अपने भाई के ख़िलाफ़ और रद फ़रमाई गवाही गुज़ारा करने वाले की घर वालों के खर्च पर।

3643 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़ैसला फ़रमाया दो शख़्सों के

ہے۔ کوڑوں کی سزا مختلف مجرمین کو دی جاتی ہے مثلاً کنوارے زانی کو سو کوڑوں کی سزا، شرابی کو اسی کوڑوں کی سزا، پارسا عورت کو زنا کی تہمت لگانے والے کو اسی کوڑوں کی سزا۔ اس حدیث شریف میں کوڑوں کی سزا پانے والے سے مراد یہی تیسرا شخص ہے جس نے کسی پارسا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور اسکو اس تہمت رکھنے کی سزا اسی کوڑے لگائی جا چکی ہو کیونکہ ان تینوں سزا یافتہ لوگوں میں سے مردود الشہادت صرف یہی تیسرا ہے۔ پہلے دو سزا یافتہ مردود الشہادۃ نہیں ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو تہمت لگائیں پاکدامن عورتوں پر پھر نہ پیش کر سکیں چار گواہان تو مارو تم ان کو اسی کوڑے اور نہ قبول کرو ان کی گواہی کبھی اور یہی لوگ نافرمان ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۳۶) سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تہمت لگانے والے کی گواہی توبہ کے بعد بھی قبول نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ مردود الشہادت ہی رہے گا حضور امام اعظم کے ہاں استثناء زمانوں سے ہے نہ کہ توبہ کرنے والوں سے۔ تہمت لگانے والا کا مردود الشہادت ہونا بھی کوڑے لگنے کے بعد ہے کیونکہ مردود الشہادۃ ہونا یہ سزا کا تتمہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کوڑے لگائے ہوئے کی گواہی کو مردود قرار دیا۔ اور ہمیشہ کیلئے مردود قرار دیا توبہ کرے یا نہ کرے۔ اس حدیث شریف میں بھائی سے مراد دینی بھائی ہے۔ کینہ پرور اور دشمن کی گواہی دشمن کے خلاف قبول نہیں ہے اگرچہ وہ اسکا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ وہ دشمنی کی وجہ سے اسے نقصان پہونچانے کیلئے اسکے خلاف جھوٹی گواہی دیگا اسلئے احتیاطاً یہ لازم کر دیا گیا کہ کینہ پرور اور دشمن کی گواہی اپنے بھائی ہے خلاف غیر مقبول ہے۔ جو غلام اپنے مولا کے علاوہ کسی اور کا آزاد کردہ خود کو بتا کر اپنے کو دوسرے کا غلام شو کرے اور اپنی ولاء اس سے ثابت کرے اسی طرح جو شخص اپنے کو دوسرے خاندان سے منسوب کرے انکی گواہی قبول نہیں۔ آجکل لوگوں کو سید بننے کا شوق ہے کہ خود کو سیدنا اور سیدی لکھوا رہے ہیں پڑھ وا رہے ہیں تاکہ "نا" "ی" اڑ جائے اور ہم سید بن جائیں۔ ایسے معنوی اور ۲ نمبر کے سیدوں کی گواہی مردود ہے۔ جو شخص کسی کے ٹکڑوں پر گزارا کر رہا ہے اسکی گواہی اس گھر والے کے حق میں مقبول نہیں کیونکہ اس گواہی میں اس گزارا کرنے والے کو بھی فائدہ پہونچے گا اور لالچ اسکا دامن گیر ہوگا کہ جو مال اسکی گواہی کے بعد گھر والے کو ملیگا اس کا فائدہ اسکو بھی لازمی طور پر پہونچے گا۔ گواہی نامقبول: جو گواہی خود گواہ کو نفع بخش ہو وہ گواہی قابل قبول نہیں جیسے باپ کی گواہی اولاد کے حق میں، زوجین کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں قرض خواہ کی گواہی اپنے مقروض کے حق میں مقبول نہیں۔ اسمیں خادم، تابع، لے پالک سب داخل ہیں جو کسی کی روٹی پر گزارا کرتا ہو اسکی گواہی اس گھر والوں کے حق میں قبول نہیں کہ یہ گواہ اپنی پرورش کی لالچ میں اس کے حق میں گواہی دیگا۔

(۳۶۴۲) زانی اور زانیہ کی گواہی بعد توبہ قبول ہے کہ اب فاسق نہیں رہا کینے سے مراد دنیوی عداوتیں ہیں۔ دینی اختلاف کی صورت میں مسلمان کی گواہی کافر کے خلاف قبول ہے اور اسلام کی مخالف جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف گواہی دیں تو گواہی قبول ہے۔ باقی تفصیلات کیلئے اوپر والی حدیث کی شرح ملاحظہ فرمائیے۔

(۳۶۴۳) پیارے نبی ﷺ نے جسکے خلاف فیصلہ صادر فرمایا تھا اس نے یہ پڑھا "مجھے کافی ہے اللہ تعالیٰ اور اچھا کارساز ہے" جسکا مقصد یہ تھا کہ مدعی نے ظلماً ناجائز طور پر مجھ سے مال وصول کر لیا ہے۔ اس اظہار غم اور اعلان مسرت کیلئے مذکورہ کلمات کہے۔ پیارے نبی ﷺ نے انکی اصلاح فرمائی کہ پہلے تو خود احتیاط سے کام نہ لینا اور پھر بعد میں نقصان ہو جانے پر یہ مذکورہ کلمات کہنا اور توکل کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ جب کسی کو قرض دو تو گواہی و تحریر سے اسکی پختگی کر لو بغیر گواہی و تحریر قرض دینا پھر مقدمہ ہار جانے پر توکل کا اظہار کرنا غلط ہے اور خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ ہاں جب احتیاط پہلے ہی پوری پوری کر لی جائے اور پھر قضائے الٰہی سے نقصان ہو ہی جائے تب تو توکل کے مذکورہ کلمات سے اظہار و اعلان کرے تو درست ہے اور یہ تیرا توکل صحیح ہے۔

(۳۶۴۴) اسکے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ کسی نے جھوٹی گواہی دی اور اسکا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو پیارے نبی ﷺ نے اسے قید فرما دیا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے اسپر قرض کا دعویٰ کیا یا کسی اور جرم کا الزام لگایا تو پیارے نبی ﷺ نے مدعا علیہ کو تحقیق کے دوران قید فرما دیا۔ پھر جرم

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْکَیْسِ

"مجھے کافی ہے اللہ تعالیٰ اور اچھا کارساز ہے" تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ ملامت فرماتا ہے عاجزی پر لیکن لازم تھی تجھ پر احتیاط

فَاِذَا غَلَبَکَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

پھر جب غالب آ گیا تجھ پر کوئی معاملہ تو کہہ کافی ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ اور اچھا کارساز ہے۔

(۳۶۴۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُھْمَۃٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قید فرمایا ایک شخص کو کسی تہمت کے سلسلے میں۔

(۳۶۴۵) حدیث شریف: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَا نِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: فیصلہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دو مخالفین بیٹھے تھے حاکم کے آمنے سامنے

﴿ بَابُ الْجِھَادِ ترجمہ: جہاد کا باب ﴾

(۳۶۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اسکے پیارے رسول پر اور قائم رکھا نماز کو اور روزے رکھے

رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْجَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ

رمضان شریف کے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے یہ کہ داخل فرمائے اسکو جنت میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا بیٹھا رہے اپنی زمین میں جسمیں کہ

وُلِدَ فِیْھَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا

پیدا ہوا ہے عرض کیا حضرات صحابہ کرام نے کیا نہ خوشخبری دیدیں لوگوں کو؟ فرمایا پیارے رسول نے بیشک جنت میں سو درجے ہیں تیار فرمایا ہے انکو

اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ

اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان کے جیسا ہے جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے

दरमियान तो कहा उसने जिसके ख़िलाफ़ फ़ैसला सादिर हुआ था जब वापस चला "मुझे काफी है अल्लाह तआला और अच्छा कारसाज़ है" तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला मलामत फ़रमाता है आजजी पर लेकिन लाजिम थी तुझ पर ऐहतयात फिर जब गालिब आ गया तुझ पर कोई मुआमला तो कह "काफी है मुझको अल्लाह तआला और अच्छा कारसाज़ है"।

3644 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कैद फ़रमाया एक शख़्स को किसी तोहमत के सिलसिले में।

3645 हदीस शरीफ़:— फ़ैसला फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दो मुख़ालेफ़ीन बैठे थे हाकिम के आमने सामने।

(204) जिहाद का बाब

3646 हदीस शरीफ़:— फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो ईमान लाया अल्लाह तआला पर और उसके प्यारे रसूल पर और क़ायम रखा नमाज को और रोजे रखे रमजान शरीफ के, अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर है यह कि दाखिल फरमाये उसको जन्नत में, जिहाद करे अल्लाह तआला की राह में या बैठा रहे अपनी ज़मीन में जिसमें कि पैदा हुआ है, अर्ज़ किया सहाबा ए किराम ने क्या न खुशखबरी दे दें लोगों को? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक जन्नत में सौ दर्जे हैं तैयार फ़रमाया है उनको अल्लाह तआला ने अल्लाह तआला की

ثابت نہ ہونے پر اسے رہا فرما دیا۔ یعنی جھوٹے گواہ کو سزا دو کچھ روز قید کر کے چھوڑ دیا یا جرم ثابت نہ ہونے پر مدعا علیہ کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ترمذی شریف اور نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر پیارے نبی ﷺ نے اس قیدی کو چھوڑ دیا۔ قید کرنا بھی احکام شرعیہ میں سے ہے۔

(۳۶۴۵) اس زمانے میں حاکم وقت فرش پر مسند لگائے بیٹھتا تھا اور فریقین کو انکے سامنے بٹھایا جاتا تھا آجکل حکام کرسی پر براجمان ہوتے ہیں اسلئے فریقین اور انکے وکلاء سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ حاکم کو چاہیے کہ فریقین میں دوران مقدمہ برابری رکھے۔ نشست و گفتگو میں برابری رکھے کسی ایک کی طرف میلان ظاہر نہ کرے کہ اس تمیاز سے ایک فریق کا دل ٹوٹ جائیگا۔ اگر کسی فریق کو اسکے دنیاوی کروفر کی وجہ سے اپنے پاس بٹھائے اور دوسرے کو سامنے تو یہ بھی جرم ہے اس سے دوسرے فریق میں جانبداری کا احساس بیدار ہوگا۔ حضرات خلفاء اسلام کی تواریخ اس بات کی شاہد ہے کہ معمولی رعایا نے بادشاہ کے خلاف دعویٰ قاضی کے یہاں دائر کر دیا تو قاضی شرع نے سلطان کو طلب فرمایا تو سلطان کو اور مدعی رعایا کو اپنے سامنے ایک ہی انداز میں کھڑا کیا۔ دوران مقدمہ بادشاہ کا کوئی احترام نہ کیا۔

(۳۶۴۶) کفار کیساتھ مقابلے میں مشقت جھیلنا شریعت اسلامیہ میں جہاد ہے۔ اس مشقت کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) تلوار سے لڑنا (۲) اسلحہ یا مال (۳) رائے سے نمازیوں کی مدد کرنا (۵) مجاہدین کیساتھ جا کر انکی جمعیت و کثرت بڑھانا (۶) انکے گھربار کی دیکھ ریکھ کرنا وغیرہ۔ جہاد کا مرتبہ اسلام میں بہت بڑا ہے۔ عام مومنین اپنا مال، اپنا وقت یا کوشش اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مگر مجاہدین تو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دین اسلام کی خدمت کرتا ہے۔ جان بڑی پیاری ہوتی ہے کہ جان ہے تو جہان ہے مگر مجاہدین کو جان سے زیادہ عزیز اسلام کی شان ہے اسلئے مجاہدین محبوبین رحمٰن ہیں۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ عبادات الہیہ پر ہیشگی کرنا بھی جہاد اعظم ہے۔ نماز کی پابندی جہاد سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ جہاد تو نماز قائم کرنے کیلئے ہی کیا جاتا ہے جہاد حسن ہے تو دوسرے کی وجہ سے اور نماز حسن ہے تو بذات خود (مرقاۃ شریف) عام حالات میں نماز جہاد سے افضل ہے مگر جنگی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہو جاتا ہے۔ اللہ و رسول پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور جو کچھ پیارے رسول ﷺ لائے ہیں اور ہمیں عطا فرمایا ہے سب پر ایمان لایا جائے اس حدیث شریف میں روزے نماز کا تو ذکر فرمایا مگر زکوٰۃ و حج کا ذکر نہیں فرمایا تو اسکی چند وجہیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) روزے نماز کا پابند حج و زکوٰۃ کا تو پابند ہوتا ہی ہے (۲) اسی فرمان عالیشان کے وقت حج و زکوٰۃ کی فرضیت نہ ہوئی ہو (۳) حج تو صاحبان استطاعت پر اور زکوٰۃ صاحبان نصاب پر فرض ہے اور نماز و روزہ سب پر۔ جنت کا مطلق داخلہ تو ایمان کی بنیاد پر ہوگا مگر جنت کا داخلۂ اولیٰ اور بلندیٔ درجات کیساتھ داخلہ بربنائے اعمال صالحہ ہوگا عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے۔ بعض خصوصی حالات مین فرض عین ہو جاتا ہے مجاہدین فی سبیل اللہ میں غازی، حاجی اور نفس سے مجاہدہ کرنے والے سب ہی شامل ہیں۔ اور یہ تمام عبادات رضائے الٰہی کیلئے ہوں۔ فی سبیل اللہ کا یہی مطلب ہے زمین و آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ یہ جنت کے سو درجات مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے خاص ہیں۔ مجاہدہ کرو تا کہ یہ درجات نصیب ہوں۔ اوسط (درمیانی) سے مراد افضل اور اعلیٰ سے مراد سب سے اونچا ہے۔ فردوس جنت کا وہ مقام ہے جس پر عرش اعظم کی چھت ہے اور فردوس سے اصولی طور پر جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں (۱) پانی کی نہر (۲) دودھ کی نہر (۳) شہد کی نہر (۴) شراب طہور کی نہر۔

(۳۶۴۷) مجاہد غازی اگرچہ آرام کرے یا سوئے یا کوئی اور جائز کام کرے کہ اسکا بستر گھوم رہا ہے کیونکہ سفر جہاد میں ہے گویا جہاد ہی میں ہے کہ ہر سانس اسکا عبادت میں ہے۔ جیسے روزہ دار بحالت روزہ سوتے میں بھی عابد ہے ایسے ہی مجاہد بہر حال غازی ہے سوتے جاگتے کھاتے پیتے عابد ہے۔ غازی بحالت سفر جہاد بھی کوئی ناجائز کام نہ کرے اللہ و رسول سے شرم کرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جہاد میں یہ شان ہوتی تھی۔

اک ہاتھ میں تلوار ہے اک ہاتھ میں قرآں
امت میں محمد کی نہتہ نہیں کوئی (یاولی)

مجاہد کی عبادت گزار سے جو تشبیہ ہے وہ ثواب میں ہے نہ کہ عمل میں۔

فَاسْئَلُوا الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ (رواہ البخاری)

تو مانگو تم فردوس کو کہ فردوس جنت کا درمیان ہے اور جنت اعلیٰ ہے اسکے اوپر بیحد مہربان کا عرش پاک ہے اور نکلتی ہیں اس فردوس سے جنت کی نہریں۔

(۳۶۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال روزے دار نمازی کی سی ہے

الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ محو تلاوت ہے اللہ تعالیٰ کی آیات کریمہ میں نہیں تھکتا روزے سے اور نماز سے یہانتک کہ لوٹ آتا ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنیوالا۔

(۳۶۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ضامن ہوگیا اللہ تعالیٰ اسکا جو نکلا اللہ تعالیٰ کی راہ میں

لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ

کہ نہیں نکالتا ہے اسکو مگر مجھ پر ایمان لانا اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنا یہ کہ لوٹادوں میں اسکو اسکے ساتھ جو پہونچا ہے ثواب میں سے

اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

یا غنیمت میں سے یا داخل فرمادوں میں اس مجاہد کو جنت میں۔

(۳۶۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اسکی میری جان جسکے دست قدرت میں ہے اگر یہ مجبوری نہ ہوتی کہ کچھ لوگ ایمان والوں میں سے

لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ

کہ نہیں خوش ہوتے انکے دل یہ کہ پیچھے رہ جائیں وہ مجھ سے اور نہیں پاتا ہوں میں ان سواریوں کو کہ سوار فرمادوں میں انکو سواری پر تو نہیں پیچھے رہتا میں

عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ

کسی چھوٹے لشکر سے جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قسم ہے اس کی میری جان جسکے دست قدرت میں ہے میں تمنا کرتا ہوں کہ قتل کیا جاؤں

राह में जिहाद करने वालों के लिये, दो दर्जो के दरमियान ज़मीन व आसमान के दरमियान के जैसा है, जब तुम मांगो अल्लाह तआला से तो मांगो तुम फिरदौस को कि फ़िरदौस जन्नत का दरमियान है और जन्नते आला है, उसके ऊपर बेहद मेहरबान का अर्शे पाक है और निकलती हैं उस फ़िरदौस से जन्नत की नहरें।

3647 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला की राह में जिहाद करने वाले की मिसाल रोजेदार नमाज़ी की सी है कि महवे तिलावत है अल्लाह तआला की आयाते करीमा में नहीं थकता रोज़े से और नमाज़ से यहाँ तक कि लौट आता है अल्लाह तआला की राह में जिहाद करने वाला।

3648 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़ामिन हो गया अल्लाह तआला उसका जो निकला अल्लाह तआला की राह में कि नहीं निकालता उसको मगर मुझ पर ईमान लाना और मेरे रसूलों की तस्दीक करना यह कि लौटा दूँ मैं उसको उसके सात जो पहुंचा है सवाब में से या गनीमत में से या दाखिल फरमा दूँ मैं उस मुजाहिद को जन्नत में।

3649 हदीस शरीफ़– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कसम है उसकी मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है अगर यह मजबूरी न होती तो कुछ लोग ईमान वालों में से कि नहीं खुश होते उनके दिल यह कि पीछे रह जायें वो मुझसे और नही पाता हूँ मैं उन सवारियों को कि सवार फरमा दूँ मैं उनको सवारी पर तो नहीं पीछे रहता

(۳۶۴۸) اگر غازی جیت کر لوٹا تو غنیمت وثواب سب کچھ لایا اور اگر خدانخواستہ شکست سے دوچار ہوگیا تو اسکا دامن مال غنیمت سے نہ سہی اجر وثواب سے تو لبریز ہی ہے اور اگر جام شہادت پی لیا تو جنت کا داخلہ مقدر ہوگیا گویا کہ مجاہد بہر صورت نفع میں ہے ٹوٹے میں نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ "لٹ گئے تو روزہ لوٹ لائے تو عید مار آئے تو غازی مر گئے تو شہید" مجاہد بہر حال کامیاب ہے۔

(۳۶۴۹) حضرات صحابۂ کرام کا جذبۂ جہاد اتنا عروج پر تھا کہ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ بے سواری ہونے کی وجہ سے وہ جہاد میں میرے ساتھ نہ جائیں اور گھر بیٹھے رہیں اور تنگی وعسرت کا ماحول ہے اتنی سواریاں بھی نہیں ہیں کہ ہر جہاد میں تمام مسلمانوں کو سواری پر سوار کرکے جہاد کے میدان میں پہونچادیں اور حضرات صحابہ کرام جہاد سے پیچھے رہ جانے پر راضی نہیں اور سبکو ساتھ لے جانے کا موقع و حالات بھی نہیں۔ حضرات صحابہ کرام کی دلجوئی کی خاطر چھوٹے چھوٹے جہادوں میں پیارے نبی ﷺ بذات خود تشریف نہ لے جاتے تاکہ جہاد میں شریک نہ ہونے والے صحابہ کرام دل شکستہ نہ ہوں۔ اگر یہ ضرورت نہ ہوتی تو پھر پیارے نبی ﷺ چھوٹا ہو کہ بڑا ہر جہاد میں شرکت فرماتے۔ جہاد عموماً فرض کفایہ ہوتا ہے اور کبھی فرض عین بھی ہوجاتا ہے پیارے نبی ﷺ اپنی امت پر بہت ہی شفیق وکریم اور مہربان ہیں کہ غرباء ومساکین کے رنج وغم کا سدا خیال فرماتے کبھی جہاد جیسی مرغوب ومحبوب عبادت بھی چھوڑ دیتے۔ پیارے نبی ﷺ نے امت کی تکلیف ومشقت کا خیال فرماتے ہوئے بہت سی عبادات نہ کیں کہ ہمیشہ نماز تراویح اور تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء وغیرہ۔ حضرات صحابہ کرام کے جذبہ شہادت کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوپہر کی چل چلاتی دھوپ میں ایک طویل سفر سے مدینہ منورہ اپنے باغ میں تشریف لائے جہاں حسب پروگرام سامان خورد ونوش گھنے درختوں کا ٹھنڈا سایہ انکے منتظر تھے مگر جب حضرت طلحہ نے سنا کہ پیارے نبی ﷺ جنگ تبوک کے میدان کارزار میں جلوہ گستر ہیں تو حضرت طلحہ سواری سے بھی نہ اترے اور جنگ تبوک کے میدان کی طرف سواری کو ہانک دیا۔ اور حضرت طلحہ نے فرمایا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پیارے نبی ﷺ تو میدان جہاد میں تپتی ریت پر جلوہ فرما ہوں اور میں گھنے درختوں کے ٹھنڈے سائے میں ہوں۔ میدان کارزار میں پہونچے اور شریک جہاد ہوگئے۔ جہاد بڑی عبادت ہے۔ راہ خدا میں شہادت بڑی نعمت ہے۔

یہ سبق دے گئے ہیں شہ کربلا
راہ حق میں شہادت بڑی چیز ہے (بانی)

پیارے نبی ﷺ بار بار شہادت کی تمنا فرمارہے ہیں۔ ناممکن نیکی کی تمنا کرنا بھی ثواب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ کوئی کافر آپ کو شہید نہ کرسکے گا مگر پھر بھی شہادت کی تمنا ہے حالانکہ کوئی دنیاوی حیات کے ساتھ واپس نہ آئیگا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ کہ وہ واپس نہ آئیں گے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۸۸) اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ کفار نہ تو پیارے نبی ﷺ کو شہید کرسکیں گے اور نہ ہی اور بار بار دنیاوی حیات کیساتھ دنیا میں تشریف لانا اور بار بار شہید ہونا یہ سب ناممکن ہے مگر پیارے نبی ﷺ اسکی آرزو وتمنا فرما رہے ہیں کیونکہ اسکی تمنا بھی ثواب ہے امید تو صرف ممکن کی ہوسکتی ہے مگر آرزو تو ناممکن چیز کی بھی ہوسکتی ہے یہ ہے جذبہ شوق شہادت۔

رہ خدا میں بصد شوق سر کٹاتے ہیں
جو لوگ فلسفۂ زندگی سمجھتے ہیں (بانی)

(۳۶۵۰) شریعت مطہرہ میں بہ نیت جہاد گھوڑا پالنا اور اسلامی سرحدوں پر کفار کے مقابل رہنے کو گھوڑا لیکر تیار رہنا یہ گھوڑا باندھنے کا مطلب ہے گھوڑا باندھنے کے بڑے بڑے فضائل احادیث کریمہ میں وارد ہیں۔ حدیث شریف:۔ ایک دن گھوڑا باندھنا ایک ماہ کے روزے رات کی عبادات سے افضل ہے (رواہ احمد) حدیث شریف ایک ماہ گھوڑا باندھنا ہمیشہ کے روزوں سے افضل ہے (طبرانی شریف) حدیث شریف جو گھوڑا باندھنے کی حالت میں مریگا وہ قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔ اور برزخ میں اسے صبح و شام روزی، جنت کی ہوا ملیگی، قیامت تک اسکو ثواب ملتا رہے گا۔

(۳۶۵۱) راہ خدا میں صبح کا جانا یہ ہے کہ صبح سے دوپہر تک جائے اور شام کے جانے سے مراد دوپہر سے شام تک کا جانا ہے۔ راہ خدا میں جانے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ جیسے نماز کیلئے مسجد جانا۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(۳۶۵۰) حدیث شریف: قال رسول اللہ ﷺ رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے گھوڑا باندھنا ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

(۳۶۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْرَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانا ایک شام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا صبح کو بہتر ہے دنیا سے اور اس سے جو کچھ دنیا میں ہے۔

(۳۶۵۲) حدیث شریف: عَنْ سُلْمَانِ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَھْرٍ وَّقِیَامِہٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَیْہِ عَمَلُہُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُہٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ گھوڑا باندھنا ایک دن اور ایک رات اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ایک مہینے کے روزوں سے اور اسکی نمازوں سے اور اگر مرجائے تو جاری رہے گا اس پر اسکا عمل جس عمل کو وہ کرتا تھا اور خوب جاری فرمایا جائے گا اسکا رزق اور امن سے رہے گا فتنوں سے۔

(۳۶۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں گرد آلود ہوں گے کسی بندے کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر چھوئے اس کو آگ۔

(۳۶۵۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں اکٹھا ہونگے حربی کافر اسکو قتل کرنے والا آگ میں کبھی۔

मैं किसी छोटे लश्कर से जो जिहाद करे अल्लाह तआल की राह में क़सम है उसकी मेरी जान जिसके दस्ते क़ुदरत में है मैं तमन्ना करता हूँ कि क़त्ल किया जाऊँ अल्लाह तआला की राह में फिर ज़िंदा किया जाऊँ फिर क़त्ल किया जाऊँ फिर ज़िंदा किया जाऊँ फिर क़त्ल किया जाऊँ फिर ज़िंदा किया जाऊँ फिर क़त्ल किया जाऊँ।

3650 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने घोड़ा बांधना एक दिन अल्लाह तआला की राह में बेहतर है दुनिया से और जो कुछ दुनिया में हैं।

3651 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जाना एक शाम को अल्लाह तआला की राह में या सुबह को बेहतर है दुनिया से और उससे जो कुछ दुनिया में है।

3652 हदीस शरीफ़:– हजरते सलमाने फ़ारसी से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि घोड़ा बांधना एक दिन और एक रात अल्लाह तआला की राह में बेहतर है एक महीने के रोज़ों से और उसकी नमाज़ों से और अगर मर जाये तो जारी रहेगा उस पर उसका अमल जिस अमल को वो करता था और खूब जारी फ़रमायेगा उसका रिज़्क और अमन से रहेगा फितनों से।

3653 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं गर्द आलूद होंगे किसी बंदे के दोनों क़दम अल्लाह तआला की राह में फिर छुवे उसको आग।

حصول علم کیلئے مدرسہ جانا یا علم کی پیاس بجھانے استاد کی خدمت میں حاضر ہونا وغیرہ مگر اس حدیث شریف میں جہاد کیلئے جانا مراد ہے۔ دنیا اور دنیا کی تمام نعمتیں فانی ہیں اور ثواب باقی ہے نیز یہ کہ دنیاوی چیز وہ ہے جسکا تعلق نفسانیت سے ہو۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ زیارت نبوی عبادات دنیاوی تو ہیں مگر دنیا کی چیزیں نہیں کیونکہ انکا تعلق قلب وروح سے ہے لہٰذا آج کا کوئی غازی اس صحابی کی گرد راہ کو نہیں پہونچ سکتا جو ایک بار ایک لمحہ کیلئے ایمان واخلاص کیساتھ زیارت نبوی سے مشرف ہوا اور پھر ایمان پر ہی اسے آخری سانس نصیب ہو ہم جیسے کروروں مسلمانوں کی عمر بھر کی تمام عبادات ریاضات ایک صحابی کی اس ایک عبادت پر قربان چودھویں صدی کا کوئی للو پنجو اس بنیاد پر حضرات صحابہ کرام سے افضل نہیں ہو سکتا کہ اس نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں یہ اور اسکا خبط وہابیوں پر مسلط ہے چنانچہ ایک وہابی نے لکھا ہے کہ انبیاء ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو بسا اوقات بظاہر امتی نبی کے مساوی بلکہ بڑھ جاتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ابھی ایک وہابی نے اپنی وہابی گروہ کے بارے میں بکواس کی کہ اگر باب نبوت بند نہ ہوتا تو ہمارا گرو نبی ہوتا۔ خدا لعنت کرے جھوٹے خبیثوں پر۔

(۳۶۵۲) اچھی طرح یاد رکھئے کہ رباط گھوڑا باندھنا۔ یہ جہاد کی تیاری ہے اور اس زمانے میں یہ تیاری اس زمانے کے لحاظ سے ہوگی۔ اس زمانے میں بندوق، توپ، راکٹ، بمبار، موٹر کار، ٹینک انکا جمع کرنا بنانا اور انکا چلانا سیکھنا یہ سب رباط یعنی جنگ کی تیاری میں داخل ہے اور عبادت ہے جبکہ جہاد کی نیت سے ہو یہاں ایک ماہ کے روزوں اور نمازوں کا ذکر بیان کثرت کیلئے ہے۔ جہاد کرنے والے اور تیاری کرنے والے کا اجر وثواب اسکے اخلاص پر ہے جیسا اخلاص ویسا ہی ثواب۔ نوازشات نبوی کے بحر بیکراں کی لہر دیکھو کہ جہاد کی تیاری کرنے والا جو نیکیاں ظاہری زندگی میں کرتا تھا ان سبکا ثواب اسے بعد زندگی ظاہری بھی پہونچتا رہے گا اس کا ہر عمل، عمل جاری بن جاتا ہے۔ شہید کی طرح اس جہاد کی تیاری کرنے والے کو بھی قبر میں ہمیشہ جنتی رزق ملتا رہے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کرنے والا فتنہ عذاب قبر، سے محفوظ و مامون رہے گا۔ شیطان ودجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا منکر نکیر کی آزمائش سے بھی مامون رہے گا۔ جہاد کرنے والے اور جہاد کی تیاری کرنے والے سے حساب قبر بھی نہ ہوگا۔ تنگی قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔

(۳۶۵۳) جو شخص رضائے الٰہی کیلئے راستہ طے کرے اور راستہ طے کرنے میں اسکے قدموں پر گرد وغبار پڑ جائے تو وہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا۔ رضائے الٰہی کیلئے راستہ طے کرنے کی بہت سی صورتیں ہیں نماز کیلئے مسجد کو جانا۔ حصول علم کیلئے مدرسہ یا استاد کے پاس جانا، جہاد کیلئے جانا مگر اس حدیث شریف میں جہاد مراد ہے۔ دنیا اور دنیا کی نعمتیں فانی ہیں اور اسکا ثواب باقی ہے۔ دنیا کی چیزوں سے جس کا تعلق نفس سے ہو۔ نماز، روزہ، حج و دوسری عبادات زیارت وغیرہ عبادات دنیا میں تو ہیں مگر دنیاوی چیز نہیں ہیں کیونکہ انکا تعلق قلب وروح سے ہے لہٰذا کوئی غیر صحابی نمازی اس صحابی کی گرد راہ کو نہیں پہونچ سکتا جس نے ایک لمحہ کے ایمان واخلاص کیساتھ پیارے نبی ﷺ کو دیکھا ہو اور پھر ایمان پر ہی خاتمہ بھی نصیب ہو۔ پیارے نبی ﷺ کو حالت ایمان میں ایک لمحہ کیلئے دیکھنا غیر صحابی کروروں مسلمانوں کی زندگی بھر کی عبادات پر بھاری ہے۔ پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص نے اپنا اونٹ راہ خدا میں وقف کیا ہے وہ اونٹ کہاں استعمال کیا جائے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا حج میں (مرقاۃ شریف) جب راہ خدا کے غبار کی برکتوں کا یہ عالم ہے تو پھر خود جہاد کی برکتوں کا کیا عالم ہوگا خوف خدا سے آنکھ کا آنسو، راہ خدا کا غبار دوزخ کی آگ بجھانے میں اکسیر ہے۔

(۳۶۵۴) اس حدیث شریف میں بشارت ہے کہ کوئی مجاہد کوئی غازی جہاد میں کسی کافر حربی کو قتل کرے تو وہ غازی ومجاہد مسلمان کبھی دوزخ میں نہ جائیگا۔ یہ فضیلت جہاد ہے۔ جہاد میں مومن مجاہد و غازی کے ہاتھوں مارا جانے والا کافر حربی سیدھا جہنم رسید ہے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ قاتل ومقتول ایک طبقہ میں اکٹھا نہ ہوں گے یعنی کافر تو دوزخ کے ایک طبقے میں ہو اور قاتل دوزخ کے دوسرے طبقے میں ہو بلکہ مطلقاً دوزخ میں اکٹھا ہونے کی نفی ہے۔

(۳۶۵۵) مرد مومن کی بہترین زندگانی اور زندگانی گزارنے کا ذریعہ یہ ہے کہ عام حالات میں تو وہ عام لوگوں سے الگ تھلگ

(۳۶۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اچھی زندگی لوگوں میں سے انکی ہے کہ ایک شخص پکڑنے والا ہے
عِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْفَزْعَةً طَارَ
اپنے گھوڑے کی لگام راہ خدا میں جو ہوا کی مانند تیز چلتا ہے اسکی پشت پر اور جب کبھی سنتا ہے خطرناک حالات کو یا فریادرسی کو تو ہوا کی مانند دوڑتا ہے
عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٍ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ
اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جو ڈھونڈتا ہے قتل موت کو انکے ٹھکانوں سے یا وہ شخص کہ رہتا ہے بکریوں میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر ان پہاڑوں میں سے
اَوْبَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ
یا کسی گھاٹی کی کوکھ میں رہے ان گھاٹیوں میں سے کہ قائم رکھتا ہے نماز کو اور ادا کرتا ہے زکوٰۃ کو اور عبادت میں لگا رہتا ہے اپنے رب کی
حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
یہاں تک کہ آجائے اسکو موت تو نہیں ہے لوگوں میں سے یہ شخص مگر بھلائی ہی میں ہے۔

(۳۶۵۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سامانِ جہاد دیا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کو
فَقَدْ غَزَ وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)
تو وہ جہاد کیا ہے اس نے اور جس نے دیکھ ریکھ کی غازی کی اسکے گھربار کے بارے میں تو اس نے جہاد کیا ہے۔

(۳۶۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کی عورتوں کا احترام گھروں میں بیٹھے رہ جانے والوں پر ایسا ہے
كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ
جیسے انکی ماؤں کا احترام اور نہیں ہے کوئی شخص گھر میں بیٹھے رہ جانیوالوں میں سے کہ خلیفہ بنے کسی شخص کا مہاجرین میں سے اسکے گھر والوں کے بارےمیں

3654 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया नहीं इकट्ठा होंगे हरबी काफिर उसको क़त्ल करने वाला आग में कभी।

3655 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अच्छी जिंदगी लोगों में उनकी है कि एक शख़्स पकड़ने वाला है अपने घोड़े की लगाम राहे खुदा में जो हवा के मानिंद तेज़ चलता है उसकी पुश्त पर और जब कभी सुनता है खतरनाक हालात को या फ़रयाद रसी को तो हवा की मानिन्द दौड़ता है अपने घोड़े पर सवार होकर जो ढूढता है क़त्ल मौत को उनके ठिकानों से या वो शख़्स कि रहता है बकरियों में किसी पहाड़ की चोटी पर उन पहाड़ों में से या किसी घाटी की कोख में रहे उन घाटियों में से क़ायम रखता है नमाज़ को और अदा करता है ज़कात को और इबादत में लगा रहता है अपने रब की यहाँ तक कि आ जाये उसको मौत तो नहीं है लोगों में से यह शख़्स मगर भलाई ही में है।

3656 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने सामाने जिहाद दिया राहे खुदा में जिहाद करने वाले को तो वो जिहाद किया है उसने और जिसने देखरेख की गाज़ी की उसके घरबार के बारे में तो उसने जिहाद किया।

3657 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुजाहेदीन की औरतों का ऐहतराम घरों में बैठे रह जाने वालों पर ऐसा है जैसा उनकी माओं का ऐहतराम और नहीं हैं कोई शख़्स घर में बैठे रह जाने वालों में से कि ख़लीफ़ा बने किसी शख़्स का मुहाजरीन में से उसके घर वालों के बारे में फिर

زندگانی کے لمحات گزارتا ہے۔ مگر جب کبھی اسکی اسلام کو ضرورت پڑجائے یا مسلمانوں کو اسکے جان ومال کی ضرورت پڑجائے کہ کفار حملہ آور ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کی حالت کمزور ہے تو یہ بہت ہی سرعت کیساتھ اسلام ومسلمان کی امداد وحمایت کیلئے پہونچ جائے اور موت کی پرواہ نہ کرے اور خطرناک مواقع کی تلاش میں رہتا ہو جن مقامات پر عام لوگ جاتے ہوئے بھی گھبراتے ہوں اور یہ ان مقامات کی تلاش وجستجو میں رہتا ہو اور شوق سے وہاں پہونچتا ہو یعنی انتہائی جانباز وبہادر ہو تو یہ شخص کامیاب زندگی والا ہے۔ پھر دوسری کامیاب زندگی والا وہ ہے جو فتنہ وفساد اور بدعملی کے ماحول سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشیں ہو جائے اور آبادی سے ہٹ بچ کر جنگل یا پہاڑوں کی چوٹیوں یا گھاٹیوں کی کوکھ میں جابسیں اور اپنا گزارا پنشن، زمین جانوروں کے دودھ وغیرہ پر کرے۔ یہ دونوں جماعتیں بھلائی والی ہیں۔ اس حدیث شریف میں یقین سے مراد موت ہے ایک تو اسلئے کہ موت کا آنا یقینی ہے۔ دوسرے یہ کہ موت کے بعد ہر شخص کو توحید ورسالت ملائکہ، جنت ودوزخ کا یقین ہوجاتا ہے موت ذریعہ یقین ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور عبادت فرمایئے آپ اپنے مالک کی یہاں تک کہ آئے آپکے پاس یقینی فیصلہ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۲۶) دنیادار فتنوں میں مبتلا اور آخرت سے غافل آدمی بھلائی میں نہیں ہے بلکہ بھلائی میں صرف یہ دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت کا تعلق جنگی اور مخدوش حالات سے ہے دوسری جماعت کا تعلق فتنوں کے ظہور کے زمانے سے ہے۔ جب شہروں میں آبادیوں میں امن وسلامتی نہ رہے یا اس کمزور آدمی کیلئے ہے جو بستی اور اختلاط کی تکالیف برداشت نہ کر سکے اور ان پر صبر نہ کر سکے۔ عام حالات میں خلوت وگوشہ نشینی سے موت افضل ہے۔ اس میں تبلیغ وارشاد بیعت وارادت، جمعہ وعیدین نماز جنازہ وعیادت اور اہل علم کی صحبت وسنگت نصیب ہوتی ہے پہاڑوں کی چوٹیوں اور گھاٹیوں کی کوکھ میں یہ نعمتیں کہاں نصیب ہوتی ہیں۔ اس حدیث شریف میں رغبت دلاتا ہے جہد کی اور مجاہدہ کی نفس وشیطان پر اور خواہشات نفسانی اور لذات شہوانی سے روگردانی پر حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام وعلماء اعلیٰ مقام کی اکثر زندگی عوام کیساتھ گزری ہے۔

(۳۶۵۶) غازی کو سامان جنگ ہتھیار وغیرہ فراہم کرنا یا روٹی کپڑے کا بندوبست کرنا یا پھر سواری کا انتظام کر دینا یہ حکماً جہاد ہے کہ جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح مجاہد کے گھربار اہل وعیال کی دیکھ ریکھ کرنا یہ بھی جہاد کا سا ثواب ملنے کا ذریعہ ہے چونکہ اہل وعیال گھربار کی طرف سے مطمئن ہو کر مجاہد راہ خدا میں جی جان سے لڑے گا اور جہاد میں کامیاب جوہر کا مظاہرہ کریگا تو یہ شخص مجاہد کے طمانیت قلب کا ذریعہ بنا تو اسے بھی مجاہد جیسا ثواب نصیب ہوگا۔

(۳۶۵۷) ہر غیر منکوحہ غیر مملوکہ سے صحبت کرنا زنا ہے اور اسکی سزا سنگساری ہے مگر اپنی ماں سے صحبت کرنا سخت تر گناہ اور کار بے حیائی ہے۔ اسی طرح مجاہد کی بیوی سے زنا کرنا سخت حرام ہے بلکہ مجاہد کی بیوی کو نظر بد سے دیکھنا بھی سخت حرام اور سخت عذاب، شدید وبال اور قہر قہار کا مستحق ہوگا کہ اس نے ایسے مقبول بندے کی خیانت کی ہے جو راہ خدا میں جان قربان کرنے کیلئے کفن بردوش ہے۔ جیسے اپنی ماں کی عزت وحرمت اولاد پر اشد ضروری ہے ایسے ہی مجاہد کی بیوی کی عزت وحرمت ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ انکی حفاظت کی ذمہ داری ان پر لازم ہے۔ انکی تکالیف دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں انکے کام کاج کریں تاکہ انہیں اپنے شوہر کی حفاظت کا زیادہ احساس نہ ہو۔ جو مسلمان کسی بھی شرعی ضرورت کی وجہ سے میدان جہاد میں نہ جاسکیں اور مجاہد نے ان میں سے کسی کو اپنے گھر کا منتظم بنا دیا ہو یا پھر اچانک میدان جہاد میں جانا پڑ گیا ہو اور اسے منتظم بنانے کا موقع نہ ملا ہو بلکہ مجاہدین کے بال بچوں نے اس بیٹھے رہ جانے مسلمان کو اپنا سرپرست ونگراں مان لیا ہو ان دونوں صورتوں میں مسلمان کی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ وہ مجاہد کے گھربار کی دیکھ بھال کرے۔ گھربار میں بیوی بچے لونڈی، والدین وغیرہ سب شامل ہیں۔ اور خیانت میں خیانت عزت، خیانت عصمت، خیانت مال، خیانت زمین ہر قسم کی خیانتیں داخل ہیں۔ ان میں سے کوئی سی بھی خیانت کرے تو اسکی سزا قیامت میں وہی ہوگی۔ حدیث شریف کے اخیر میں مذکور ہے مجاہد اگر چاہے تو خائن کی زندگی بھر کی تمام عبادتیں چھین لے اور یہ خائن نل بٹا نل رہ جائے۔ یہ خیانت خائن کے تمام اعمال روزہ نماز، حج وزکوٰۃ وغیرہ کا چھین

فَيَخُونَهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ

پھر خیانت کرے اس مجاہد کی انکے گھر والوں میں مگر یہ کہ خائن کھڑا ہوگا مجاہد کے سامنے قیامت کے دن تو لیلیے گا مجاہد اس خائن خلیفہ کے عمل میں سے

مَاشَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو چاہے گا، اب کیا خیال ہے تمہارا؟۔

(۳۶۵۸) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ

ترجمہ: لائے ایک شخص ایک اونٹنی مہار والی تو انہوں نے عرض کیا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے لئے ہیں اس اونٹنی کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں، سبکی سب مہار کی ہوئیں۔

(۳۶۵۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر قبیلہ ہذیل کے بنی لحیان کی طرف تو فرمایا پیارے رسول نے

لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بس چاہیئے کہ اُٹھے ہر دو میں کا ایک اب دو میں کا اور ثواب دونوں میں ہے۔

(۳۶۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُّقَاتِلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گا یہ دین قائم کہ جہاد کرتی رہے گی

عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس دین کی حمایت میں ایک جماعت مسلمانوں کی یہاں تک کہ قائم ہوگی قیامت۔

(۳۶۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو زخمی کیا جاتا ہے

ख़यानत करे उस मुजाहिद की उनके घर वालों में मगर यह कि ख़ाईन खड़ा होगा मुजाहिद के सामने क़यामत के दिन तो ले लेगा मुजाहिद उसका ख़ाइन ख़लीफ़ा के अमल में से जो चाहेगा अब क्या ख़्याल है तुम्हारा?।

3658 हदीस शरीफ़:— लाये एक शख़्स एक ऊँटनी महार वाली तो उन्होंने अर्ज़ किया यह अल्लाह तआला की राह में है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तुम्हारे लिये हैं इस ऊँटनी के बदले क़यामत के दिन सात सौ ऊँनियाँ सबकी सब महार की हुई।

3659 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा एक लश्कर क़बीला ए हुज़ैल के बनी लहयान की तरफ़ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बस चाहिये कि उठे हर दो में का एक अब दो में का और सवाब दोनों में है।

3660 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा रहेगा यह दीन क़ायम कि जिहाद करती रहेगी इस दीन की हिमायत में एक जमाअत मुसलमानों की यहाँ तक कि क़ायम होगी क़यामत।

3661 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं ज़ख़्मी किया जाता कोई अल्लाह तआला की राह में और अल्लाह तआला ख़ूब जानता है उसको जो ज़ख़्मी किया जाता है उसकी राह में वो ज़ख़्मी क़यामत के दिन उस हालत में कि उसका ज़ख़्म बहा रहा होगा ख़ून, रंग तो

جانے کا سنگین سبب ہے۔ اب ہر ذی عقل خود خیال کرے کہ کیا کوئی شخص ایسے خائن کی کوئی نیکی چھوڑیگا؟ ہرگز نہیں چھوڑے گا یہ خائن بھرے محشر میں اعمال سے بیدل ذلیل وخوار ہوگا۔ خائن کے اعمال کا ثواب اس مجاہد کو ملیگا جس کی پس پشت اسکے گھربار میں خیانت کی ہے اور یہ خائن اپنے اعمال کے ثواب سے محروم کر دیا جائیگا۔ سوچو کہ ایک مجاہد کو اللہ تعالیٰ نے کیسی عزت وحرمت کرامت و شرافت سے نوازا ہے اور ان کے خائن کو کیسے عذاب ووبال کا سامنا کرنا پڑیگا مجاہد کی اور بھی فضیلتیں ہیں۔

(۳۶۵۸) ایک اونٹنی کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ایک مہار کے عوض سات سو مہاریں ملیں گی۔ یعنی کوئی خیرات ضائع نہ جائے گی۔ مجاہد کی جو بھی خدمت کی جائے گی اسکا صلہ بڑھ چڑھ کر ملیگا۔ راہ خدا میں خرچ کرنا بڑی بات ہے۔

(۳۶۵۹) ہذیل کفار کا بڑا قبیلہ تھا ان میں ایک خاندان کا نام بنی لحیان تھا۔ پیارے رسول ﷺ نے یہ لشکر کشی بنی لحیان پر فرمائی تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ گھر کے تمام افراد جہاد میں نہ جائیں بلکہ باپ بیٹے میں سے، بھائی بھائی میں سے۔ چچا بھتیجے میں سے ایک تو جہاد کو جائے اور دوسرا گھربار کی دیکھ ریکھ حفاظت ونگرانی کیلئے رہ جائے۔ نفس ثواب میں دونوں شریک ہونگے مجاہد اور خلیفہ مجاہد ثواب میں برابر ہونگے۔

(۳۶۶۰) روئے زمین پر اکثر وبیشتر جہاد ہوتا ہی رہے گا اور اس جہاد کی وجہ سے دین قائم رہے گا۔ حدیث شریف:۔ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی اسکے مخالفین اسے کچھ نقصان نہ پہونچا سکیں گے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حدیث شریف حضرات علماء کرام کو بھی شامل ہے کہ یہ حضرات علماء کرام زبان وقلم سے جہاد فرماتے رہتے ہیں (مرقاۃ شریف) کہیں نہ کہیں جہاد ہوتا ہی رہتا ہے۔ جہاد دائمی عبادت ہے۔ جہاد کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ جہاد کو منسوخ ماننے والا ایسا ہی کافر ہے جیسے نماز و روزے کو منسوخ ماننے والا۔ مرزا غلام احمد قادیانی یوں بھی کافر ہے کہ اس نے جہاد کو منسوخ مانا ہے۔ قیام قیامت سے مراد قرب قیامت ہے کیونکہ قیامت سے چالیس سال قبل ہی دنیائے اسلام اور قرآن کریم ختم ہو جائیں گے اور قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جن میں ایک بھی اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا نہ ہوگا پھر جہاد کون کریگا۔

(۳۶۶۱) یہ زخمی ہونا بھی اللہ واسطے ہو اور زخم سے موت واقع ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کفار سے جہاد میں ڈاکوؤں، باغیوں سے مقابلے میں تبلیغ دین کے سلسلے میں مسلمانوں کے ہاتھوں زخمی ہونے والا بھی اس وعدہ کا مستحق ہے اور مذکورہ اجر کا حامل ہے۔ انکے زخموں سے خون رستا ہوگا زخم ہرے ہونگے مگر ان زخمیوں کی وجہ سے ان زخمیوں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی اس خون کے جاری ہونے کا مطلب انکے مجاہد ہونے کی دلیل ہوگی۔ جس سے اہل محشر اس زخمی مجاہد کی عزت وتکریم کرلیں گے۔ مجاہدین کے زخموں سے رسنے والا یہ خون نہ تو نجس ونا پاک ہوگا اور نہ بدبودار ہوگا بلکہ خوشبو والا ہوگا اور ایسی مست خوشبو ہوگی کہ اہل محشر بھی تعجب کرینگے اور اس زخمی مجاہد کا احترام کرینگے۔ جب راہ خدا کے زخمی کا یہ مرتبہ ہے تو راہ خدا میں شہید ہونے والے کی عظمت وشان کو کون سمجھ سکتا ہے۔ یہ خوشبو بھی عبادت کا خوبصورت فیضان ہے جہاد چونکہ عبادت ہے۔ جیسے روزے والے کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب وپیاری ہے۔

(۳۶۶۲) شہید کو بعد شہادت جنت میں روحانی داخلہ نصیب ہوتا ہے جو بعض مومنوں کو بعد وصال ہی نصیب ہو جاتا ہے۔ جسمانی داخلہ بعد قیامت ہی ہوگا جب دنیا ختم ہو چکی ہوگی عام مومنوں کی قبروں میں جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہیں جس سے جنتی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں۔ حضرات شہداء کرام اور خاصان خدا کی ارواح مبارکہ سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں داخل ہو جاتی ہیں اور بعد قیامت اسکے اپنے جسم کیساتھ جنت میں داخلہ ہوگا۔ دنیا آفات کی جگہ ہے اگر چہ دنیا میں کتنا ہی آرام وراحت کیوں نہ ملے مگر جنتی آرام وراحت کے مقابلے میں دنیا کا آرام وراحت ہیچ ہے جیسے جیل کا اے کلاس بھی گھر کے آرام کے مقابلے میں ہیچ ہے مگر جنت کے تمام تر آرام وراحت کے باوجود ایک شہید کو نام خدا پر گردن کٹانے میں جو فرحت وسرور کیف وانبساط، لذت وراحت محسوس ہوتی ہے اسکا یہ عالم ہوتا ہے کہ شہید جنت کے لطف ولذت کو اسکے مقابلے میں نہیں گردانتا اور اسکی یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش میں بار بار دنیاوی زندگی پاؤں اور دنیا میں جاؤں

فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجُرْحُہٗ یَثْعَبُ وَمَا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اسکی راہ میں مگر آئے گا وہ زخمی قیامت کے دن اس حالت میں کہ اسکا زخم بہا رہا ہوگا خون، رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور بو مشک کی خوشبو ہوگی۔

(۳۶۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی ایسا جو داخل ہو جنت میں کہ پسند کرے لوٹنا

اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّہِیْدِ یَتَمَنّٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ

دنیا کی طرف حالانکہ ہو اس کیلئے وہ جو کچھ زمین میں ہے مگر شہید کہ تمنا کرے گا لوٹنے کی دنیا کی طرف کہ قتل کیا جائے دس مرتبہ

لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اسلئے کہ دیکھ رہا ہے وہ بزرگی کو۔

(۳۶۶۳) حدیث شریف: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ

ترجمہ: حضرت مسروق سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سوال کیا ہم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ

"اور مت گمان کرنا انکو جو قتل کردیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں" فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے

قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَّھَا قَنَادِیْلُ

بیشک سوال عرض کیا تھا ہم نے اسکے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک انکی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں ان کیلئے قندیلیں ہیں

مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَآءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ

جو لٹکی ہوئی ہیں عرش میں کہ کھاتی پیتی گھومتی ٹہلتی پھرتی ہیں جنت میں جہاں چاہتی ہیں پھر لوٹ آتی ہیں ان قندیلوں کی طرف پھر متوجہ ہوتا ہے

اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اطِّلَاعَۃً فَقَالَ ھَلْ تَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَّشْتَھِیْ وَنَحْنُ

ان روحوں کی طرف انکا رب تو فرماتا ہے رب کریم کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو تو عرض کرتے ہیں کہ کس چیز کو چاہیں حالانکہ ہم تو

खून का रंग होगा और बू मुश्क की खुशबू होगी।

3662 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है कोई ऐसा जो दाख़िल हो जन्नत में कि पसंद करे लौटना दुनिया की तरफ़ हालांकि हो उसके लिये वो जो कुछ जमीन में है मगर शहीद कि तमन्ना करेगा लौटने की दुनिया की तरफ़ कि क़त्ल किया जाये दस मर्तबा इसलिये कि देख रहा है वो बुज़ुर्गी को।

3663 हदीस शरीफ़:– हज़रते मस्रूक़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सुवाल किया हमने हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद से इस आयाते करीमा के बारे में "और मत गुमान करना उनको जो क़त्ल कर दिये गये हैं अल्लाह की राह में मुर्दा बल्कि वो ज़िंदा हैं अपने रब के पास, रिज्क़ दिये जाते हैं" फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद ने बेशक सुवाल किया था हमने इसके बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक उनकी रुहें सब्ज़ परिन्दों के पोटो में हैं उनके लिये किंदीलें हैं जो लटकी हुई है अर्श में कि ख़ाती पीती घूमती टहलती फिरती हैं जन्नत में जहाँ चाहती हैं फिर लौट आती हैं उन किंदीलों की तरफ़ फिर मुतावज्जे होता है उन रुहों की तरफ़ उनका रब तो फ़रमाता है रब्बे करीम क्या चाहते हो तुम किसी चीज़ को तो अर्ज़ करते हैं किस चीज़ को चाहें हालांकि हम तो खाते पीते घूमते टहलते फिरते हैं जन्नत में जहाँ हम चाहते हैं किया जाता है उनसे यह सुवाल तीन मर्तबा जब वो समझते हैं कि नहीं छोड़े जायेंगे मागने से तो अर्ज़ करते हैं ऐ रब्बे करीम हम

اور پھر اللہ و رسول کے نام پر گردن کٹا دوں۔ دس بار سے مراد کثرت ہے جب ایک مرتبہ شہید ہونے سے مجھے یہ عزت و کرامت ملی ہے تو بار بار شہید ہونے میں کتنی عزت ملے گی۔ عبادت میں بھی لذت ہوتی ہے جسے اہل دل محسوس کرتے ہیں۔

(۳۶۶۳) مقصد سوال یہ ہے کہ شہداء کی زندگی اور انکے کھانے پینے کے کیا معنی ہیں کیونکہ وہ تو قتل ہو چکے دفن کیے جا چکے انکی میراث تقسیم ہو چکی انکی بیویاں بعد عدت دوسروں سے نکاح کر چکیں اور ان پر مُردوں کے احکام جاری ہو چکے تو پھر وہ زندہ کیوں کر ہیں اور انکی زندگی چہ معنی دارد؟ سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سوال پر سیدنا حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خود ہم نے بھی یہ سوال پیارے رسول ﷺ سے کیا تھا جس کے جواب میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرات شہداء کرام کی ارواح مبارکہ کیلئے ان کے بدنوں کے قائم مقام اجسام پیدا فرماتا ہے اور ان اجسام میں ارواح شہداء امانۃً رہتی ہیں۔ یہ اجسام ان روحوں کے اپنے نہیں ہوتے لہٰذا اسکو تناسخ یا "آواگون" نہیں کہہ سکتے۔ حضرات شہداء کرام کی ارواح مبارکہ جنت میں کھاتی پیتی ہیں گھومتی ٹہلتی ہیں مگر حور و غلمان اور وہاں کے محل و مکان استعمال نہیں کرتیں۔ ان کا استعمال تو بعد قیامت ہوگا جب اپنے جسم کیساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارواح شہداء کرام کیلئے دنیاوی پنجروں اور آشیانوں گھونسلوں کی طرح نورانی قندیلیں بنا دی ہیں جن میں ارواح شہداء کرام قیام کرتی ہیں۔ وہ روحیں جنت میں رہتی ہیں اور انکا تعلق انکی قبور سے مومنوں کا اپنے اجسام سے بدستور رہتا ہے جیسے سورج کی شعاعیں زمین پر پڑتی ہیں مگر شعاعوں کا تعلق سورج سے بہرحال رہتا ہے۔ یا ہماری آنکھ کا نور آسمان کی سیر کرتا ہے مگر اسکا تعلق آنکھ سے بدستور رہتا ہے آنکھ سے بے تعلق نہیں ہو جاتا۔ ورنہ آنکھ بے نور و اندھی ہو جاتی۔ ارواح انبیاء کی لطافت تو سورج کی کرنوں اور آنکھوں کے انوار سے کہیں زیادہ ہے۔ اب یہ اعتراض اپنی موت آپ مر گیا کہ قبور شہداء کی زیارت اور انہیں سلام کرنا بے سود و بے کار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ارواح مبارکہ سے جو کلام فرماتا ہے بعض شہداء کرام سے تو یہ کلام بے حجابانہ ہوتا ہے اور اکثر سے حجاب کیساتھ۔ اس عالم میں ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا جمال پاک دیکھنا ناممکن ہے وہ عالم بھی دوسرا ہے اور وہ آنکھ بھی دوسری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شہداء کرام کی ارواح سے بار بار سوال فرمانا کرم خاص کے اظہار کیلئے ہے۔ جب ارواح شہداء کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اب ہمیں کچھ نہ کچھ مانگنا ہی پڑے گا تب جنت کی نعمتیں حور و قصور نہیں مانگتے اور پھر راہ مولا میں جان کی قربانی پیش کریں۔ یہ طلب بھی خوب اور بہت خوب ہے۔ یہ گوشہ میں نظر میں رہے کہ اس حدیث شریف میں سوال ظاہری زندگی، شرعی جہاد، شرعی شہادت کا ہے ورنہ بعض مواقع پر ارواح شہداء کرام کو میدان جہاد میں جہاد فرماتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور سیدنا حضرت صدیق اکبر و سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ارواح مبارکہ نے کفار کے اک بڑے لشکر جرار کو بھگا دیا اور مجاہدین اسلام کی مدد فرمائی اور وہ مدد بالکل درست تھی صبح کو لشکر کفار مقتول تھا باقی بھاگ چکا تھا (کتاب الروح صفحہ ۱۵۳) حضرت فاروق اعظم کی روح پاک نے پیارے نبی ﷺ کے حکم پاک سے ایک دور دراز ملک میں جا کر ایک رافضی کو قتل فرمایا۔ ارواح انبیاء و اولیاء بعد وصال سب کچھ کر سکتی ہیں اپنے ماننے والوں کی امداد بھی فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہمیت جہاد اور راہ حق میں مر مٹنے کی عظمت و فضیلت ظاہر فرمانے کیلئے ارواح شہداء کو دیدار خدا اور دیدار نبی جیسی نعمتوں کی طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ اس دنیا میں ناممکن چیز کی دعاء کرنا ممنوع ہے۔ مگر برزخ میں یا جنت میں ناممکن کی دعاء کرنا ممنوع نہیں ہے۔ کیونکہ حضرات شہداء کرام دنیا میں آنے کی دعاء کرتے ہیں جو ناممکن ہے۔ اس حدیث شریف کے ضمن میں چند باتیں واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں (۱) جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں (۲) کوئی مومن قیامت سے پہلے جزا و ثواب کیلئے جنت میں اس دنیاوی جسم کیساتھ نہیں جا سکتا (۳) بعض مومنین کو روحانی داخلہ جنت میں قبل قیامت بھی مل جاتا ہے (۴) جنت کے میوے، پھل فروٹ، ہوائیں قیامت سے پہلے بعض مومنین استعمال فرماتے ہیں مگر وہاں کی حوروں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے حوریں تو بعد قیامت ہی میسر آئیں گی۔ سیدنا ابوالبشر

نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَمْ يُتْرَكُوْا

کھاتے پیتے گھومتے ٹہلتے پھرتے ہیں جنت میں جہاں ہم چاہتے ہیں کیا جاتا ہے یہ سوال ان سے تین مرتبہ جب وہ سمجھتے ہیں کہ نہیں چھوڑے جائیں گے

مِنْ اَنْ يَسْئَلُوْا قَالُوْا يَارَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ

مانگنے سے تو عرض کرتے ہیں اے رب کریم ہم چاہتے ہیں یہ کہ لوٹا دی جائیں ہماری روحیں ہماری جسموں میں تاکہ ہم قتل کئے جائیں تیری راہ میں

مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری مرتبہ جب رب کریم نے ملاحظہ فرمایا کہ نہیں ہے ان کیلئے کوئی خواہش تو چھوڑ دیے جاتے ہیں۔

(۳۶۶۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا حضرات صحابہ کرام کے درمیان تو ذکر فرمایا ان سے بیشک جہاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں

وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ

اور ایمان اللہ تعالیٰ پر تمام اعمال میں زیادہ فضیلت والا ہے تو کھڑے ہوئے ایک صاحب تو عرض کیا یارسول اللہ آپکی کیا رائے عالی ہے

اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ

اگر میں قتل کر دیا جاؤں راہ خدا میں تو مٹا دیے جائیں گے میرے تمام گناہ؟ تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہاں مگر قتل کیا جائے تو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

راہ خدا میں اس حالت میں کہ تو صابر ہو، طالب ثواب ہو، آگے بڑھ کے حملہ کرنے والا ہو نہ کہ پشت دکھانے والا پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ

کیا کہا تھا تو نے؟ تو انہوں نے عرض کیا کیا رائے عالی ہے آپکی اگر قتل کیا جاؤں میں راہ خدا میں تو کیا مٹا دیے جائیں گے میرے تمام گناہ؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہاں اس حالت میں کہ تو صبر کرنے والا ہو ثواب کا طالب ہو آگے بڑھ کے حملہ کرنے والا ہو

चाहते हैं यह कि लौटा दी जायें हमारी रुहें हमारे जिस्मों में ताकि हम क़त्ल किये जायें तेरी राह में दूसी मर्तवा जव रव्वे करीम ने मुलाहेजा फ़रमाया कि नहीं है उनके लिये कोई ख्वाहिश तो छोड़ दिये जाते हैं।

3664 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कयाम फ़रमाया हज़राते सहावा ए किराम के दरमियान तो ज़िक्र फ़रमाया उनसे वेशक जिहाद अल्लाह तआला की राह में और ईमान अल्लाह तआला पर तमाम आमाल में ज्यादा फज़ीलत वाला है तो खड़े हुये एक साहव तो अर्ज़ किया या रसूलल्लाह आपकी क्या राय आली है अगर मैं क़त्ल कर दिया जाऊँ राहे खुदा में तो मिटा दिये जायेंगे मेर तमाम गुनाह तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाँ मगर क़त्ल किया जाये राहे खुदा में इस हालत में कि तू साबिर हो तालिये सवाव हो आगे बढ़ कर हमला करने वाला हो न कि पुश्त दिखाने वाला फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या कहा था तूने? तो उन्होंने अर्ज़ किया क्या राये आली है आपकी अगर क़त्ल कर दिया जाऊँ राहे खुदा में तो क्या मिटा दिये जायेंगे मेरे तमाम गुनाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल अल्लाह सल्लल्लाहो अलैहें वसल्लम ने हाँ उस हालत में कि तू सब्र करने वाला हो सवाव का तालिव हो आगे वढ़ के हमला करने वाला हो न कि पुश्त दिखाने वाला हो सिवाये कर्ज़ के इसलिये कि कहा जिब्राईल अलैहिस्सलाम ने मुझसे यह।

حضرت آدم علیہ السلام کو قیام جنت کے دوران کھانے کی اجازت تھی اگر حور و غلمان کی بھی اجازت ہوتی تو آپ کو احساس تنہائی نہ ہوتا اور سیدتنا حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش نہ ہوتی (۵) روح فنا نہیں ہوتی بلکہ جسم سے روح کو الگ کر دیا جاتا ہے (۶) روح کو راحت و تکلیف کا احساس بعد موت رہتا ہے ورنہ برزخ کے عذاب و ثواب کے کیا معنی ہوں گے (۷) برزخ کا عذاب و ثواب برحق ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ آگ پیش کی جائیگی ان پر صبح و شام۔ اور اس دن کہ قائم ہوگی قیامت۔ داخل کر دو تم آل فرعون کو سخت عذاب میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۵۸)

(۳۶۶۴) پیارے نبی ﷺ کی ہر ادا تبلیغ و وعظ تھی مگر کبھی کبھی باہتمام وعظ فرمایا کرتے تھے یہ موقع بھی اہتمام کے ساتھ وعظ شریف کا تھا۔ ایمان دل کا عمل ہے اور جہاد جسم کا عمل ہے۔ ایمان مدار نجات ہے۔ اور اعمال صالحہ ظاہری ترقی درجات کا ذریعہ ہیں۔ بعض خصوصی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہو جاتا ہے اور عام حالات میں نماز جہاد سے افضل ہے۔ اس حدیث شریف میں خصوصی حالات کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاد کی برکت سے بندہ مومن کے تمام صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ تمام گناہوں کی معافی کیلئے مجاہد و غازی میں چار صفات کا ہونا ضروری ہے۔ (۱) صبر کرنے والا ہو (۲) ثواب کا خواستگار ہو (۳) آگے بڑھ کے حملہ کرنے والا ہو (۴) پشت دکھانے والا نہ ہو۔ مرد میدان ہے سینہ پر تیر یا گولی کھائے میدان کارزار سے راہ فرار اختیار نہ کرے۔ بزدلی کا مظاہرہ نہ کرے۔ گھبرا کر میدان نہ چھوڑ بھاگے۔ البتہ جنگی مصالح کی بنا پر میدان سے بھاگنا پیچھے ہٹ جانا درست ہے۔ مثلاً اگر مجاہد اکیلا رہ جائے اور چند افراد کی ضرورت ہے تو انکے لانے کیلئے پیچھے ہٹنا میدان سے بھاگنا یا جنگی ضرورت کی وجہ سے پیچھے ہٹنا تو اسکا یہ حکم نہیں ہے۔ یہ اقدام تو مستحسن ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو! جب ملاقات کرو تم ان سے جنہوں نے کفر کیا جنگ کے دوران تو نہ دکھاؤ تم ان کو پیٹھیں اور جو دکھائیگا انکو اس دن اپنی پیٹھوں کو مگر دکھانے کیلئے جنگی ہنر یا ملنے کیلئے اپنی جماعت سے۔ تو لوٹا ہے وہ غضب میں اللہ کے اور ٹھکانہ اسکا جہنم ہے اور بری جگہ ہے واپسی کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۷۶)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلے سے ہمت نہ ہارو۔ میدان مت چھوڑو یہ حکم کفار سے جنگ کرنے کا ہے۔ مسلمانوں کی آپسی جنگ میں جو پیٹھ دکھائے مورچہ چھوڑ دے صلح کر لے وہ ثواب کا مستحق ہے بلکہ صلح کرانا بھی ثواب ہے۔ مسلمانوں میں سے جو کفار کے ساتھ جنگ میں مقابلہ کرنے سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ اسکا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کیلئے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے۔ دوسرے وہ کہ جو اپنی جماعت میں ملنے کیلئے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو جانا شہادت ہے اور یہ بڑا اعزاز ہے اس آیت کریمہ کے بعد میدان جہاد سے فرار ہونا گناہ کبیرہ ہے اور اگر یہ بھاگنا کسی جنگی ضرورت یا کسی اور شرعی ضرورت کی وجہ سے ہو تو حکم اور ہے۔ جنگ حنین اور جنگ احد میں جو حضرات صحابہ کرام کے پاؤں اکھڑ گئے تھے انکی عام معافی کا اعلان ہو چکا ہے۔ اب جو کوئی ان پر اس وجہ سے زبان طعن دراز کرے وہ بے دین گروہ کا ممبر ہے۔ حضرت آدم سے خطاء اجتہادی ہوئی معاف ہو گئی اب ان پر طعن کرنا بے ایمانی ہے۔ گناہ کبیرہ تقریباً ستر ہیں۔ جہاد میں بھاگنا بھی انھیں سے ایک ہے (تفسیر روح البیان شریف) (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۱۹)

پیارے نبی ﷺ کا ان صحابی سے دوبارہ سوال فرمانا اسلئے نہ تھا کہ آپ انکا سوال بھول گئے تھے بلکہ اظہار کرم و اہتمام کیلئے تھا تاکہ انہیں جواب اچھی طرح یاد رہے۔ اس حدیث شریف میں قرض سے مراد یہ ہے کہ اگر قرض ادا کرنے کی نیت تھی اور قرض دار شہید ہو گیا اور قرض ادا کرنے کا موقع نہ ملا تو وہ قرض قرض خواہ سے معاف کرا دیا جائیگا۔ ابھی ابھی جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ وحی بھی پہونچائی ہے کہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں شہید کے سوائے قرض کے۔ پیارے نبی ﷺ پر صرف قرآن کریم ہی وحی نہ فرمایا گیا بلکہ اسکے علاوہ بھی وحی ہوتی ہے۔ ہر وحی کو حضرات صحابہ کرام نہ دیکھا کرتے تھے۔ بعض اوقات حضرات صحابہ کرام نے وحی آتی دیکھی اور بعض اوقات حضرت جبریل امین کو بھی دیکھا۔ اور

غَيْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہ کہ پشت دکھانے والا سوائے قرض کے اسلئے کہ کہا جبریل علیہ السلام نے مجھ سے یہ۔

(۳۶۶۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا مرنا مارنا راہ خدا میں مٹا دیتا ہے ہر چیز کو سوائے قرض کے۔

(۳۶۶۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحمتیں نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ان دو شخصوں پر کہ قتل کرے ان دونوں میں ایک دوسرے کو

يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

کہ داخل ہو جائیں دونوں جنت میں کہ جہاد کرے راہ خدا میں پھر مارا جائے پھر توبہ کے دروازے کھولدے اللہ تعالیٰ نے قاتل پر تو وہ بھی شہید کر دیا جائے۔

(۳۶۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مانگے اللہ تعالیٰ سے شہادت سچے دل سے تو پہونچا دے گا اسکو اللہ تعالیٰ

مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہیدوں کے درجوں پر اور اگرچہ وہ انتقال کرے اپنے بستر پر۔

(۳۶۶۸) حدیث شریف: اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ

ترجمہ: بیشک حضرت ربیع بنت براء اور وہ والدہ ماجدہ ہیں حضرت حارثہ ابن سراقہ کی وہ حاضر ہوئیں پیارے نبی ﷺ کے حضور

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ

تو عرض کیا یارسول اللہ مجھے کیوں خبر نہیں دیتے حارثہ کے بارے میں اور شہید کئے گئے تھے وہ بدر کے دن کہ لگا تھا انکو ایک غائبانہ تیر کہ گر ہے وہ حارثہ

فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ

جنت میں تو صبر کروں میں اور اگر ہو وہ اسکے علاوہ تو میں کوشش کروں ان پر رونے کی؟ تو فرمایا پیارے نبی نے اے حارثہ کی ماں!

3665 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मरना मारना राहे खुदा मे मिटा देता है हर चीज़ को सिवाये कर्ज़ के।

3666 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया रहमतें नाज़िल फ़रमाता है अल्लाह तआला उन दो शख्सों पर कि क़त्ल करे उन दोनों में एक दूसरे को कि दाख़िल हो जायें दोनों जन्नत मे कि जिहाद करें राहे खुदा में फिर मारा जाये फिर तौबा के दरवाज़े खोल दिये अल्लाह तआला ने क़ातिल पर तो वो भी शहीद कर दिया जाये।

3667 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मांगे अल्लाह तआला से शहादत सच्चे दिल से तो पहुंचा देगा उसका अल्लाह तआला शहीदों के दर्जों पर और अगरचे इंतेकाल कर दे अपने बिस्तर पर

3668 हदीस शरीफ़:– वेशक हज़रते रबीआ बिन्ते बराअ और वो वालेदा माजेदा हैं हज़रते हारेसा इब्ने सराका की वो हाजिर हुई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजूर तो अर्ज किया या रसूलल्लाह मुझे क्यों खबर नहीं देते हारेसा के बारे में और शहीद किये गये थे वो बदर के दिन कि लगा था उनको एक गायबाना तीर कि अगर हैं वो हारेसा जन्नत में तो सब्र करूँ और अगर हों वो उसके अलावा तो मैं कोशिश करूँ उन पर रोने की? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ हारेसा की माँ! बेशक बहुत सी जन्नतें हैं जन्नत

بعض اوقات کچھ بھی نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے راز و نیاز فرمالیا کسی کو خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ وحی اسی قسم کی کہ وحی آ بھی گئی محب ومحبوب میں بات ہو بھی گئی اور پاس والوں کو خبر تک نہ ہوئی۔

(۳۶۶۵) قرض بھی اللہ تعالیٰ قرض خواہ سے معاف کرادیگا اور قرض خواہ کو بہترین بدلہ و معاوضہ دیکر اسے بھی خوش فرمادیگا۔ قرض خواہ کا قرض معاف کرنا بھی خوشدلی سے ہوگا۔ بادل ناخواستہ نہ ہوگا۔

(۳۶۶۶) یہ قاتل ومقتول ایک ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ پہلا شخص بھی شہید وسعید دنیا سے گیا اور دوسرا بھی سعید وشہید دنیا سے گیا مثلاً سید الشہدا سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہید کیا جب وحشی حالت کفر میں تھے اور پھر مشرف باسلام ہو کر خود بھی مومن وسعید ہو کر دار فانی سے دار باقی کو سدھارے۔ یہ بات بھی حاشیہ خیال میں محفوظ رہے کہ مسلمانوں کی ذاتی عداوتیں آخرت میں ختم ہو جائیں گی:۔ اور دنیا کی جسمانی محبتیں بھی فنا ہو ہو جائیں گی۔ ایمانی عداوت ومحبت باقی رہیں گی۔ مسلمان باپ کافر بیٹے کو عذاب میں دیکھ کر خوش ہوگا اور اجنبی مسلمان دوسرے مسلمان کو عذاب میں دیکھ کر ملول گا اسکی سفارش وشفاعت کر کے اسے بخشوائیگا جو دو مسلمانوں میں دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے کے دشمن تھے آخرت میں دوست ہو جائیں گے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور کھینچ لی ہم نے وہ جوان کے دلوں میں کھوٹ تھی۔ بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۱۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ جن اہل جنت کے سینوں میں کچھ کینہ رہا ہو وہ یہاں دور کر دیا جائے گا۔ اور برادرانہ محبت ایک دوسرے کے ساتھ ہوگی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور حضرت عثمان وحضرت طلحہ وحضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم انھیں میں سے ہیں جنکے سینوں سے عناد وعداوت بغض و حسد نکال دیا گیا ہے ہم آپسمیں خالص محبت رکھنے والے ہیں۔ اس میں رافضیوں کا کھلا رد بزبان حضرت علی ہے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہ اور سیدنا حضرت مولا علی کے سینے بھی کینے سے پاک وصاف ہیں۔ اگر کسی میں آپسی رنجش ہو اور یہ آیت کریمہ شیرینی پر پڑھکر دم

کر کے یا لکھ کر کھلا دی جائے تو تمام رنجش دور ہو جائے اور محبت کا ماحول گرم ہو جائے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۶۳۱) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ گہرے دوست اس دن بعض انکا بعض کا دشمن ہوگا سوائے پرہیزگاروں کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۱۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ قیامت میں وہ محبت و دوستی باقی رہے گی جو دینی ہو اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہوگی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ دو دوست مومن اور دو دوست کافر۔ مومن دوستوں میں سے ایک مرجاتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے یارب فلاں شخص مجھے تیرے اور تیرے رسول کی فرمانبرداری اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے یارب اسکو میرے بعد گمراہ نہ کر اسکو ہدایت دے جیسے اس نے میری ہدایت فرمائی اور اسکا اکرام فرما جیسا کہ میرا اکرام فرمایا: جب اسکا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جمع فرماتا ہے اور فرماتا ہے تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ اچھا بھائی ہے اچھا دوست ہے اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعاء کرتا ہے یارب فلاں شخص مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا۔ نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر نہیں ہونا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے برا بھائی برا دوست برا رفیق۔ قیامت کے دن دوست دوست سے بھاگے گا اسکی وجہ سے کہیں میں نہ پکڑا جاؤں دنیا کی تمام دوستیاں اور محبتیں ختم ہو جائیں گی۔ آدمی پچھتائیگا کہ فلاں شریر وخبیث آدمی سے یارانہ کیوں گانٹھا تھا کہ اسکے ورغلانے سے آج مصیبت کا یہ دن دیکھنا پڑا۔ اس دن بڑا بڑا محب محبوب کی صورت سے بیزار ہوگا۔ البتہ جنکی محبت اور دوستی اللہ واسطے ہوگی اور اللہ تعالیٰ کیخوف پر مبنی ہوگی وہ دوستی وہ محبت کام آئیگی۔ جب مومنوں کی دوستیاں قرابت داریاں کام آئیں گی مگر مومنوں کے لہٰذا نبی وولی کی قرابت ورشتہ داری بھی ضرور کام آئیگی مگر

اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بیشک بہت سی جنتیں ہیں جنت میں اور بیشک تیرا بیٹا پہونچا ہے فردوس اعلیٰ میں۔

(۳۶۶۹) حدیث شریف: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ: تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ اور آپکے اصحاب پاک یہاں تک کہ پہلے پہونچ گئے مشرکین سے

اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ

میدان بدر میں اور آ گئے مشرکین بھی تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بڑھو تم جنت کی طرف کہ اسکی چوڑائی آسمان و زمین کی برابر ہے تو عرض کیا

عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ

حضرت عمیر ابن حمام نے آہا آہا تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کس چیز نے ابھارا تمہیں تمہارے اس قول آہا آہا پر؟ عرض کیا حضرت عمیر نے

لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ

کسی چیز نے نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم یا رسول اللہ مگر اس امید نے یہ کہ ہو جاؤں میں جنت والوں میں سے فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک تم

مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ

جنت والوں میں سے ہو راوی نے فرمایا کہ پھر نکالے حضرت عمیر نے کچھ چھوہارے اپنے ترکش سے تو کھانے لگے ان میں سے پھر فرمایا

لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا الْحَيٰوةُ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ

اگر میں زندہ رہوں یہاں تک کہ کھالوں میں اپنے تمام چھوہاروں کو تو یہ زندگی دراز ہے تو پھینک دیے حضرت عمیر نے وہ جو تھے انکے ساتھ

مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

چھوہاروں میں سے پھر جنگ فرمائی کفار سے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔

(۳۶۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کسے شمار کرتے ہو تم شہید اپنے میں تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ

में और बेशक तेरा बेटा पहुंचा है फ़िरदौसे आला में।

3669 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और आपके अस्हाबे पाक यहाँ तक कि पहले पहुंच गये मशरिकीन से मैदान बदर में और आ गये मुश्रेकीन भी तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बढ़ो तुम जन्नत की तरफ़ उसकी चौड़ाई आसमान व ज़मीन के बराबर है, अर्ज़ किया हज़रते उमैर इब्ने हुमाम ने "आहा आहा", तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किस चीज़ ने उभारा तुम्हें तुम्हारे इस क़ौल "आहा आहा" पर? अर्ज़ किया हज़रते उमैर ने किसी चीज़ ने नहीं अल्लाह तआला की क़सम या रसूलल्लाह! मगर इस उम्मीद ने यह कि हो जाऊँ मैं जन्नत वालों में से, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक तुम जन्नत वालों में से हो, रावी ने फ़रमाया कि फिर निकाले हज़रते उमैर ने कुछ छुआरे अपने तरकश से तो खाने लगे उनमें से फिर फ़रमाया अगर मैं ज़िंदा रहूँ यहाँ तक कि मैं खा लूँ अपने तमाम छुआरों को तो यह ज़िंदगी दराज़ है तो फेंक दिये हज़रते उमैर ने वो जो थे उनके साथ छुआरों में से फिर जंग फ़रमाई कुफ्फार से यहाँ तक कि शहीद कर दिये गये।

3670 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किसे शुमार करते हो तुम शहीद अपने में तो सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! जो क़त्ल कर दिया जाये राहे खुदा

مومنوں کے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۱۷)

(۳۶۶۷) دل سے شہادت کی آرزو کرے اور زبان سے دعاء کرے اور بقدر استطاعت جہاد کی تیاری کرے اور موقع کی تلاش میں رہے اور پھر اسے جنرل موت آ جائے تب بھی حکمی شہید ہوگا کہ جنت میں حضرات شہداء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی معیت نصیب ہوگی۔

(۳۶۶۸) جنگ بدر میں سیدنا حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے شہید ہوئے۔ انہیں غائبانہ تیر لگا اور یہ نہ معلوم ہو سکا کہ کس نے مارا ہے۔ حضرت حارثہ کی والدہ ماجدہ صاحبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے بچے کا پتہ بتا دیجئے کہ کہاں ہے جنت میں یا کہیں اور؟ اور انکا یہ تردد شہید کے جنتی ہونے کے بارے میں نہ تھا بلکہ انکی شہادت کے بارے میں تھا کیونکہ وہ بنا لڑے غائبانہ تیر سے شہید ہوئے تھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ تیر کافر نے مارا تھا یا کسی مسلمان کا لگ گیا تھا۔ اس حدیث شریف میں رونے سے مراد جائز رونا ہے آنسوؤں سے۔ نوحہ و ماتم مراد نہیں ہے جو بے صبری کی علامت ہے۔ اور حضرات صحابہ کرام و صحابیات عظام اس بیماری سے محفوظ و مامون تھے اور یہ رونا بھی اسلئے ہوتا کہ میرا بیٹا اپنی جان سے بھی گیا اور جنتی بھی نہ ہوا۔ اس پر رونا بھی عبادت ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوش ہونا عبادت ہے اور جنت کے درجات میں سب سے اونچا درجہ جنت الفردوس ہے اور یہ آخری درجہ ہے اس پر ہی عرش الٰہی ہے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! تیرا نور نظر مرتبہ شہادت سے سرفراز ہو کر اسکی روح جنت الفردوس کی سیر کر رہی ہے اور بعد قیامت مع جسم جنت الفردوس میں داخلہ سے مشرف ہوگا۔ یہ سچائی ماتھے کی آنکھوں سے بھی دیکھی جا سکتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ عقیدہ تھا کہ پیارے نبی ﷺ مدینہ شریف کی دھرتی پر جلوہ گستر ہو کر بھی جنت و دوزخ کے ہر مقام اور وہاں کے باشندوں کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ حضرت صحابیہ نے اپنے اس عقیدے کا برملا اظہار فرمایا ہے کیونکہ پتہ اسی سے پوچھا جاتا ہے جو جانتا ہو اور پیارے نبی ﷺ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ تیرا بیٹا کہاں ہے یا بیٹھ جاؤ جبریل آئیں گے تو ان سے پوچھ کر تمہیں بتا دیں گے بلکہ پیارے نبی ﷺ نے سوال ختم ہوتے ہی جواب مرحمت فرما دیا کہ اے حارثہ کی ماں! تیرا بیٹا تو جنت کے سب سے اونچے درجے میں ہے اسکی روح وہاں موج لے رہی ہے۔ جو زمین پر رہ کر جنت کے اونچے درجے کو دیکھے وہ زمین پر رہ کر زمین کے ہر ذرے کو کیسے نہیں دیکھے گا کائنات کی کوئی شی پیارے نبی ﷺ کی نظر پاک سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم غیبیہ سے نوازا ہے۔ اور انہیں حاضر و ناظر بنایا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو عالم غیب اور حاضر و ناظر جاننا ایمان ہے۔ یہ بھی ذہن رہے کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم اہلسنت کے جماعت پیارے نبی ﷺ کو عالم غیب جانتے ہیں عالم الغیب نہیں۔ یہ فرق ہمیشہ نظر میں رہے۔

(۳۶۶۹) بدر ایک شخص کا نام تھا۔ جس نے ایک میدان میں کنواں کھدوایا اس کنویں کا نام بھی بدر تھا پھر اس میدان کا نام ہی بدر ہو گیا اب تو وہاں ایک بڑی بستی موجود ہے۔ میدان بدر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب تقریباً دو سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ پہلا اسلامی جہاد بھی میدان بدر میں ہوا ہے۔ اور میدان بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آپ کو خالد ابن اعلم نے شہید کیا۔ میدان بدر میں جہاد کیلئے پہلے رسول پاک اور آپ کے اصحاب پاک پہونچے بعد میں کفار کا ٹڈی دل پہونچا پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو میدان کارزار میں پہونچنے کی دعوت بڑے ہی حکیمانہ انداز میں مرحمت فرمائی کہ اسی عمل جہاد کی طرف بڑھو جو جنت حاصل کرنے کا زرین ذریعہ ہے۔ میدان کارزار میں پہونچنا گویا کہ جنت ہی میں پہونچنا ہے مارو تو جنتی مرو تو جنتی۔ اسی طرح فرمایا کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے اور جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ عام طور پر ہر چیز کی چوڑائی اسکی لمبائی سے کم ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بڑی خوبصورتی کیساتھ جنت کی وسعتوں کو بیان فرمایا کہ جنت کی چوڑائی تو اتنی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ تو پھر لمبائی کی تو کہیں زیادہ ہوگی۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی وضاحت کہ ایک باریک مسئلہ چٹکی بجاتے بجاتے حل فرما دیا۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام میں جذبہ جہاد ابھارنے اور اخلاص کی جوت جگانے کیلئے فرمایا کہ یہ آہا آہا کس جذبے سے ہے عادتاً کہہ دیا ہے قتل کے خوف سے یا پھر جنت

مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُھَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَّقَلِیْلٌ مَّنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ

جو قتل کر دیا جائے راہ خدا میں تو وہ شہید ہے فرمایا پیارے رسول نے پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہونگے جو قتل کیا جائے راہ خدا میں تو وہ شہید ہے

وَمَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِی الْبَطْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ (رواہ مسلم)

جو مر جائے راہ خدا میں تو وہ بھی شہید ہے اور جو مر جائے طاعون کی بیماری میں تو وہ بھی شہید ہے اور جو مر جائے پیٹ کی بیماری میں تو وہ بھی شہید ہے۔

(۳۶۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کوئی چھوٹا لشکر یا بڑا لشکر جو جہاد کرے تو غنیمت پائے اور سلامت رہے تو وہ ہوتا ہے

قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِھِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُھُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کہ جلد پا لیتا ہے اپنے ثوابوں میں سے دو تہائی کو اور نہیں کوئی چھوٹا لشکر یا بڑا لشکر جو غنیمت پائے اور زخمی ہو جائے تو پورا ملے گا انکا بدلہ۔

(۳۶۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مر جائے اور نہ جہاد کیا اس نے اور نہ خیال گزرا اسکا اسکے دل میں

مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

تو مر گیا، وہ ایک قسم کے نفاق پر ہے۔

(۳۶۷۳) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو عرض کیا کہ ایک شخص جہاد کرتا ہے غنیمت کیلئے

وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ

اور ایک شخص جہاد کرتا ہے چرچا کیلئے اور ایک شخص جہاد کرتا ہے دکھانے کیلئے اپنی پھوں پھاں تو کونسا راہ خدا میں لڑ رہا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے

مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

جو اسلئے لڑ رہا ہے کہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند تو وہ راہ خدا میں ہے۔

में तो वो शहीद है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने फिर तो मेरी उम्मत के शौहदा बहुत कम होगे, जो क़त्ल किया जाये राहे खुदा में तो वो शहीद है जो मर जाये राहे खुदा में वो भी शहीद है और जो मरे ताऊन की बीमारी में तो वो भी शहीद है और जो मर जाये पेट की बीमारी में तो वो भी शहीद है।

3671 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कोई छोटा लश्कर या बड़ा लश्कर जो जेहाद करे तो ग़नीमत पाये और सलामत रहे तो वो होता है कि जल्द पा लेता है अपने सवाबों में से दो तिहाई को और नहीं कोई छोटा लश्कर या बड़ा लश्कर जो ग़नीमत पाये और ज़ख़्मी हो जाये तो पूरा मिलेगा उनका बदला।

3672 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मर जाये और न जिहाद किया उसने और न ख़्याल गुज़रा इसका उसके दिल में तो मर गया, वो एक क़िस्म के निफ़ाक़ पर है।

3673 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुए एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो अर्ज़ किया कि एक शख़्स जिहाद करता है ग़नीमत के लिए और एक शख़्स जिहाद करता है चर्चा के लिए और एक शख़्स जिहाद करता है दिखाने के लिए अपनी फूंफाँ तो कौन सा राहे खुदा में लड़ रहा है? फ़रमाया प्यारे नबी ने जो इसके लिए लड़ रहा है कि हो जाये अल्लाह तआला का कलमा बुलन्द तो वो राहे खुदा में है।

کی امید میں۔ حضرت عمیر کے جواب نے صحابہ کرام کے جذبہ ایمانی کا اعلان و اظہار فرمایا اور آئندہ نسلوں کو اولی العزمی و حوصلہ مرحمت فرمایا۔ ایسا نہیں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اسلئے سوال فرمایا کہ آپ کو علم نہیں تھا۔ بعض بے ایمانوں کو ایک ہی لت ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو علم نہیں ہے۔ اسلئے سوال فرمایا اسلئے پوچھا اسلئے دریافت فرمایا اگر معلوم ہوتا تو کیوں پوچھتے ان عقل کے یتیموں اور علم کے دیوالیوں ایمان کے کوروں کو یہ سوچنا چاہیے کہ پیارے نبی ﷺ جب پتھروں کے حالات و افکار سے باخبر ہیں تو پھر انسان کے دلوں کے حالات و افکار سے کیوں نہ باخبر ہونگے۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ احد ہم سے پیار کرتا ہے اور پیار اندرونی کیفیات کا نام ہے۔

وہ خطرات دل ہوں کہ انکار ذہنی
نبی پہ ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یانی)

یاد رہے کہ جنتی ہونا چند مراحل سے گزرنے کے بعد ہے (۱) ایمان ہونا (۲)۔ ایمان پر خاتمہ ہونا (۳) شہادت (۴) حساب محشر میں کامیابی (۵) پل صراط پر خیریت سے گزرنا۔ ان تمام مراحل سے گزر کر انسان جنت میں جائے گا پیارے نبی ﷺ نے حضرت عمیر کے جنتی ہونے کے اعلان میں ان حقائق کا اعلان دیا کہ حضرت عمیر مومن کامل عاشق صادق ہیں انکو ایمان پر خاتمہ بلکہ شہادت کا درجہ ملا ہے انہیں میدان حشر کے حساب کتاب میں کامیابی کا پروانہ مل چکا ہے اور انکا پل صراط سے گزرنا اور کامیاب گزرنا مقدر ہو چکا ہے۔ ان تمام باتوں کا پیارے نبی ﷺ کو علم ہے جب ہی آپ نے حضرت عمیر کے جنتی ہونے کا اعلان فرما دیا جسکے جنتی ہونے کا پیارے نبی ﷺ اعلان فرما دیں اسکا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے خدا کا ایک ہونا یقینی ہے۔ حضرت عمیر نے شوق شہادت میں کھجوروں کو تناول نہ فرمایا کہ یہ بھی وقت گزاری ہے اپنی زندگی بوجھ لگنے لگی اور آپ نے بہ عجلت و سرعت میدان کارزار میں پہونچنے کی سعی مقبول فرمائی اور پیارے نبی ﷺ کے اس ارشاد پاک کی طرف بڑھو تم جنت کی طرف اور ارشاد رب قدیر کی طرف کہ اور دوڑو تم مغفرت کی طرف جو تمہارے مالک کی طرف سے ہے اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں تمام آسمان اور زمین آ جائیں تیار کی گئی ہے پرہیزگاروں کیلئے (البصیرۃ الایمان صفحہ ۱۶۲) اچھی نیت سے موت کی تمنا کرنا، موت کی دعاء کرنا، موت حاصل کرنے کی کوشش کرنا بھی عبادت ہے حالات سے گھبرا کر خودکشی کرنا گلا گھونٹنا موت کی تمنا کرنا موت کی دعاء کرنا سب منع ہے۔

(۳۶۷۰) شہید کے ایک معنی تو وہی ہیں کہ راہ حق میں مرنے والا مگر اسکے دوسرے معانی بھی ہیں (ا) گواہ (۲) ناظر یعنی دیکھنے والا (۳) حاضر یعنی موجود۔ شہید اپنے خون کے ایک ایک قطرے سے توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ قرآن کریم احادیث کریمہ نے شہید کی عزت و مغفرت کی گواہی دی۔ زندگی قربان کرتے ہی بارگاہ ایزدی میں حاضر۔ شہید ہوتے ہی تمام جہان کا مشاہدہ کرنے والا۔ جنت کی نعمتوں کو دیکھنے والا۔ حضرات انبیاء کرام کی طرح دوسری امتوں پر گواہ۔ مسلمان تو یہی جانتے ہیں کہ راہ خدا میں مرنے مارنے والا ہی شہید ہوتا ہے اس صورت میں تو امت مسلمہ میں شہداء کی تعداد بہت کم رہ جائیگی۔ اور جماعت شہداء مختصر رہ جائیگی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے خداداد اختیار سے جماعت شہداء کو وسیع فرما دیا اور شہداء کی ایک لمبی فہرست عنایت فرما دی۔ ۱۔ جہاد میں کفار کے ہاتھوں مقتول ۲۔ باغیوں کے ہاتھوں مقتول ۳۔ چور ڈاکوؤں کے ہاتھوں مقتول ۴۔ سفر حج مبارک کے دوران انتقال ۵۔ طالب علم کا زمانہ طالب علمی میں انتقال ۶۔ جو اللہ تعالیٰ کا کام کرتے کرتے دنیا سے سدھارے ۷۔ طاعون کی بیماری سے مرنا ۸۔ دست کی بیماری میں مرنے والا ۹۔ ریاح کی بیماری میں مرنے والا ۱۰۔ درد شکم میں مرنے والا ۱۱۔ تونس (پیاس) کی بیماری میں مرنے والا ۱۲۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا ۱۳۔ جل کر مرنے والا ۱۴۔ دیوار وغیرہ سے دب کر مرنے والا ۱۵۔ مسافرت میں مرنے والا ۱۶۔ جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا ۱۷۔ عورت کا بحالت نفاس مر جانا ۱۸۔ عورت کا ولادت کے دوران مر جانا ۱۹۔ سل کی بیماری میں مر جانا ۲۰۔ ذات الجنب کے مرض میں مرنے والا وغیرہ یہ تمام شہداء کرام بھی روز قیامت حضرات شہداء کرام کی جماعت میں اٹھیں گے یہ تمام عظمتیں و کرامتیں بھی پیارے نبی ﷺ کی زبان فیض ترجمان کی دین ہیں۔

(۳۶۷۱) سریہ اس لشکر کو کہتے ہیں جس میں چار سو تک مجاہدین

(۳۶۷۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے غزوۂ تبوک سے تو قریب ہوئے مدینے شریف سے

فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ بَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ

تو فرمایا بیشک مدینے شریف میں کچھ لوگ ہیں کہ تم تو چلے کہ نہیں چھوڑا تم نے کوئی جنگل کہ تھا وہ تمہارے ساتھ اور ایک روایت میں ہے کہ

اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ

وہ شریک تھے تمہارے ثواب میں تو عرض کیا حضرات صحابہ کرام نے یارسول اللہ حالانکہ وہ مدینے شریف ہی میں رہے فرمایا پیارے رسول نے

وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

حالانکہ وہ مدینے شریف ہی میں رہے روک لیا انکو عذر نے۔

(۳۶۷۵) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت شریف میں تو اجازت طلب کی انہوں نے پیارے رسول سے

فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

جہاد میں شرکت کی تو فرمایا پیارے رسول نے کیا زندہ ہیں تیرے ماں باپ؟ عرض کیا ہاں، فرمایا پیارے رسول نے کہ تو انہیں میں جہاد کر۔

(۳۶۷۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا فتح مکہ شریف کے دن کہ نہیں ہے ہجرت فتح مکے کے بعد

وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور لیکن جہاد و نیت ہے اور جب نکالا جائے تم کو جہاد کیلئے تو جہاد کیلئے نکل پڑو۔

(۳۶۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے لڑتی رہے گی حق پر

3674 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वापस तशरीफ़ लाये गज़वा ए तबूक से तो करीब हुए मदीना शरीफ़ से तो फ़रमाया बेशक मदीने शरीफ़ में कुछ लोग है कि तुम तो चले कि नहीं छोड़ा तुमने कोई जंगल कि था वो तुम्हारे साथ और रिवायत में है कि वो शरीक थे तुम्हारे सवाब में तो अर्ज़ किया हज़राते सहावा किराम ने या रसूलल्लाह हालाकि वो मदीने शरीफ़ में ही रहे? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हालाकि वो मदीने शरीफ ही में रहे रोक लिया उनको उज्र ने।

3675 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुए एक शख़्स प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत शरीफ़ में तो इजाज़त तलब की उन्होंने प्यारे रसूल से जिहाद में शिरकत की तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या ज़िन्दा हैं तेरे माँ बाप? अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तू उन्हीं में जिहाद कर।

3676 हदीस शरीफ़:– प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया फ़तहे मक्का शरीफ़ के दिन कि नहीं है हिजरते फ़तहे मक्का के वाद और लेकिन जिहाद व नियत है और जव निकाला जाये तुमको जिहाद के लिए तो जिहाद के लिए निकल पड़ो।

3677 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा एक जमाअत मेरी उम्मत मे से लड़ती रहेगी हक़ पर गालिब आते हुए उन पर जो दुश्मनी करेंगे उनसे यहाँ तक कि लड़ेंगे

شریک ہوں اور اس سے زائد مجاہدین پر مشتمل لشکر کو فوج کہتے ہیں۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس لشکر میں پیارے نبی ﷺ بنفس نفیس شرکت نہ فرمائیں وہ سریہ ہے جس میں پیارے نبی ﷺ جلوہ افروز ہوں وہ غزوہ ہے جہاد میں اللہ تعالٰی کی طرف سے تین نعمتیں خصوصیت کیساتھ ملتی ہیں (۱) سلامتی (۲) غنیمت (۳) اجر و ثواب۔ پہلی دو نعمتیں تو دنیا میں اور آخری نعمت آخرت میں۔ مجاہد کی نظر پہلی دو نعمتوں پر نہیں ہوتی بلکہ اسکی نیت اعلاء کلمۃ الحق کی ہوتی ہے اور اس پر اجر و ثواب اسکا مطمح نظر ہوتا ہے۔

(۳۶۷۲) اسکی زندگی میں یا تو جہاد ہوا ہی نہیں یا ہوا مگر یہ شریک جہاد نہ ہوا اور کبھی اسکے دل میں جہاد کا خیال تک نہ آیا اور اس نے جہاد کی کوئی بھی تیاری نہ کی تو اس میں ایک قسم کی منافقت ہے کیونکہ منافق ہی جہاد سے جی چراتا تھا اور جی چراتا ہے۔ جہاد سے بھاگنا جہاد سے بیگانہ رہنا منافقین کی علامت ہے۔ جہاد کا دل میں خیال تک نہ لانا نفاق پیدا کرتا ہے۔ جہاد مخصوص حالات میں فرض عین ہوجاتا ہے اور عموی حالات میں فرض کفایہ ہے۔

(۳۶۷۳) راہ حق میں مجاہد وہی ہے جسکی نظر نہ تو مال غنیمت پر ہو اور نہ حکومت و سلطنت کرنے کا لالچ دامنگیر ہو بلکہ رضائے الٰہی اور اجر و ثواب اسکی نیت میں ہو۔ آجکل عموماً جو جنگ ہوتی ہے اس میں اللہ تعالٰی کے دین کی خدمت کا ذکر تک نہیں ہوتا بلکہ دوسرے ہی نشانے ہوتے ہیں ایسی جنگوں سے بچنا چاہیے۔ چند نکوں یا چند میٹر زمین کیلئے خون ریزی ناپسندیدہ ہے جنگ ہو تو ایمان کیلئے دین کیلئے۔ میدان جہاد میں فن سپہ گری کے جوہر شہرت کے جذبے سے نہ ہو بلکہ دین کے عروج کیلئے ہو کفار کو دھونسیانے کیلئے ہو انہیں مرعوب کرنے کیلئے ہو کفار کے مقابلے میں اپنی شان دکھانا، بہادری بیان کرنا اپنی عظمت و فضیلت بیان کرنا عبادت ہے۔ یہ غرور و تکبر اور ریاء و نمائش اور خود نمائی نہیں ہے۔ کلمۃ اللہ سے مراد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ جہاد صرف اور صرف اسلام کی اشاعت اور کفر کا زور توڑنے کیلئے ہو۔ خدمت دین کے ساتھ اگر مال غنیمت کی بھی نیت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر کمال یہی ہے کہ خالص خدمت دین کی نیت ہو۔

(۳۶۷۴) تبوک مدینہ منورہ سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر دور شام کی جانب ہے۔ جنگ تبوک پیارے نبی ﷺ کی آخری جنگ ہے۔ بعض حضرات شرعی مجبوری و معذوری کی بنا سے جسمانی طور پر تو حاضر جنگ نہ ہوئے مگر دل و نیت سے وہ مجاہدین کیساتھ رہے۔ گھر پر بھی رہے تو غازیان اسلام کے گھر بار کی ذمہ داری و نگرانی ٹھیک ٹھیک نباہی۔ نفس ثواب میں تو تمہارے شریک رہے اگرچہ عملی جہاد میں تم ان سے بڑھ گئے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور فضیلت دی اللہ تعالٰی نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہ جانے والوں پر بڑے ثواب سے بڑے درجے ہیں اللہ کی طرف سے اور بخشش ہے اور رحمت ہے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۶،۲۲۷) بیٹھے رہ جانے والوں کا مال غنیمت میں حصہ نہ ہوگا۔ نیت خیر کا بڑا حصہ ہے۔ کسی نیکی سے رہ جانے پر افسوس کرنا بھی باعث ثواب ہے۔ واقعی معذوری و مجبوری اور چیز ہے حضرات صحابہ کرام کو واقعی، سچی، حقیقی، شرعی مجبوری ہوتی تھی تبھی جنگ میں شریک نہیں ہوتے مگر انکے دل میں ارمان مچلتے تھے اور گھر پر رہکر بھی وہ مجاہدین کے متعلقین کی نگرانی کو خدمت دین سمجھتے تھے۔ بناوٹی معذوری تو بہانہ باز منافقین کیا کرتے تھے ان پر سخت عتاب فرمایا گیا۔

(۳۶۷۵) ان صحابی کے والدین کو ان کی خدمات کی ضرورت تھی چونکہ یہی اکیلے بیٹے تھے جو خدمات والدین کرتے اور جہاد بھی اس وقت فرض عین نہ تھا فرض کفایہ تھا اور جب جہاد فرض کفایہ ہو تو والدین کی خدمت جہاد پر مقدم ہے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں کہ والدین کو بیٹے کی خدمات کی ضرورت نہ ہو اور جہاد بھی فرض عین ہو تو پھر جہاد ہی مقدم ہے۔ حدیث شریف کے اخیر جملے میں جہاد سے مراد کوشش و مجاہدہ ہے اور اسکی تفسیر خود مسلم شریف کی روایت میں اس طرح ہے کہ لوٹ جا اپنے والدین کی بارگاہ میں تو اچھی طرح ان دونوں کی خدمت گزاری کر۔ نفلی جہاد کیلئے بنا والدین کی اجازت نہیں جانا چاہیے اگر جہاد فرض ہو جائے تو بہتر ہے والدین سے اجازت لیلے اگر والدین نہ بھی دیں تب بھی جہاد میں شرکت کی جائے اگر والدین منع کریں گے تو وہ خود گنہگار ہوں گے یہ حکم بھی ان والدین کا ہے جو صاحبان ایمان ہیں اگر کسی کے ماں باپ کفار ہیں تو ان سے

ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

غالب آتے ہوئے ان پر جو دشمنی کریں گے ان سے یہاں تک کہ لڑیں گے انکے آخری افراد مسیح دجال سے۔

(۳۶۷۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْيَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جو نہ جہاد کرے اور نہ سامان دے مجاہد کو اور نہ نائب بنے غازی کا انکے گھربار میں بھلائی کیساتھ تو پہونچائے گا اسکو اللہ تعالیٰ کوئی حادثہ روز قیامت سے پہلے۔

(۳۶۷۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جہاد کرو حربی کفار کیساتھ اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔

(۳۶۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ پھیلاؤ تم سلام کو اور کھلاؤ تم کھانا اورکاری ضرب لگاؤ کفار کی کھوپڑیوں پر اور وارث بن جاؤ جنتوں کے۔

(۳۶۸۱) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا ہر میت کا خاتمہ ہوتا ہے اپنے عمل پر مگر جو مرجائے اللہ واسطے جہاد میں اسلئے کہ بڑھتے رہیں گے اس کیلئے اسکے عمل روز قیامت تک اور امن میں رہے گا فتنۂ قبر سے۔

उनके आखिरी अफ़राद मसीहे दज्जाल से।

3678 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फरमाया जो न जिहाद करे और न सामान दे मुजाहिद को और ना नाइब बने गाज़ी का उसके घर बार में भलाई के साथ तो पहुंचायेगा उसको अल्लाह तआला कोई हादसा रोज़े क़यामत से पहले।

3679 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जिहाद करो हरबी कुफ़्फ़ार के साथ अपने मालों से और अपनी जानों से और अपनी ज़ुबानों से।

3680 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फैलाओ तुम सलाम को और खिलाओ तुम खाना और कारी ज़र्ब लगाओ कुफ़्फ़ार की खोपड़ियों पर और वारिस बन जाओ जन्नतों के।

3681 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया हर मय्यत का ख़ात्मा होता है अपने अमल पर मगर जो मर जाये अल्लाह वास्ते जिहाद में इस लिए कि बढ़ते रहेंगे उसके लिए उसके अमल रोज़े क़यामत तक और अमन में रहेगा फ़ितनाए क़ब्र से।

3682 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज इब्ने जबल से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह

کسی بھی جہاد کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں خواہ جہاد فرض ہو یا نفل۔ ایمان والے والدین کی اجازت کے بغیر کسی بھی نفلی عبادت کو نہ جائے جیسے نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارت روضہ نبوی وغیرہ۔ اگر ایمان والے والدین نفلی روزوں کی اجازت نہ دیں تو نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔ حدیث شریف:۔ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ میں ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں اور میرے والدین روتے رہ گئے ہیں فرمایا پیارے رسول ﷺ نے واپس جاؤ جیسے انہیں رولا کر آئے ہو ویسے ہی جا کر انہیں ہنساؤ (مرقاۃ شریف) حدیث شریف:۔ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے پیارے رسول ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں انہوں نے عرض کیا ہاں فرمایا پیارے رسول ﷺ نے تم اپنے والدین سے پوچھ کر آئے ہو عرض کیا نہیں فرمایا پیارے رسول ﷺ نے واپس جاؤ اپنے والدین سے اجازت لیکر آؤ اور اگر اجازت نہ دیں تو انکی خدمات کرو (مرقاۃ شریف)

(۳۶۷۶) فتح مکہ شریف کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ اب مکہ مکرمہ سے مشرکین کا صفایا ہو چکا ہے اب وہاں مسلمانوں کو مذہبی آزادی ہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ اب قیامت تک ہجرت ختم ہوگئی۔ احادیث کریمہ میں ہے کہ ہجرت تا قیامت جاری رہیگی ۔ دارالکفر: جہاں اسلامی آزادی بالکل نہ ہو وہاں سے ہجرت کر جانا فرض ہے بشرطیکہ طاقت ہو۔ جہالت کی جگہ سے علم کی جگہ گناہوں کی جگہ سے توبہ وتقویٰ کی جگہ ہجرت کر جانا مستحب ہے (مرقاۃ شریف) اگر جہاد فرض ہو جائے اور اسلامی حکومت کی طرف سے جہاد کا اعلان عام ہو جائے تو جہاد کیلئے نکلنا فرض ہے یہ حکم وجوبی ہے اور اس وقت کیلئے ہے جب جہاد فرض عین ہو جائے۔ اس حدیث شریف میں نیت سے مراد ارادۂ جہاد ہے۔

(۳۶۷۷) صراحتاً پیارے نبی ﷺ نے فرمادیا کہ جہاد ہمیشہ جاری رہے گا اسلام میں جہاد کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ جو جہاد کا حکم منسوخ مانے کافر ہے کافروں کا چمچہ ہے۔ مسلمانوں کو بزدل ناکارہ بنانے کی سازش میں مصروف ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو منسوخ ماننے والا کافر ہے ایسے ہی جہاد کو منسوخ ماننے والا کافر ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو منسوخ مانا ہے اسلئے بھی کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین اسلام کو سدا غلبہ عطا فرمائیگا یہ مجاہدین اسلام کو عظیم الشان بشارت ہے۔ یہ غیبی خبر ہے جو غیب داں رسول نے عطا فرمائی ہے۔ اگر مجاہدین اسلام کہیں مغلوب ہوں تو مغلوبیت یا تو وقتی ہوگی یا پھر اپنی کسی غلطی کے نتیجے میں ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان حق وصواب ہے۔ آخری افراد سے مراد سیدنا حضرت امام مہدی اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے ساتھی مسلمان ہیں۔ دجال کو مسیح اسلئے کہتے ہیں کہ ممسوح العین یعنی کانا ہوگا۔ اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اسلئے کہتے ہیں کہ مسح یعنی چھو کر لاعلاج بیماریوں کو اچھا فرمادیتے تھے۔ کانے دجال سے اس جہاد کے بعد دنیا میں کوئی کافر نہ رہے گا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ کے وصال شریف تک یہی شان رہے گی آپکے وصال شریف کے بعد پھر کفر پھیلے گا اور انجام کار ایک ایسی ہوا چلے گی کہ ہر مومن کو موت کی آغوش میں میٹھی نیند سلا دے گی۔ صرف بے ایمان ہی دھرتی کے سینے پر بوجھ رہ جائیں گے اور ان بے ایمانوں پر قیامت قائم ہوگی۔

(۳۶۷۸) سبکو جہاد کا زمانہ ملے اور وہ مذکورہ تینوں سعادتوں سے محروم رہے نہ تو میدان جہاد ہی میں حاضر ہو اور نہ مجاہدین کو سامان جہاد فراہم کرے اور نہ ہی مجاہدین کے گھربار کی دیکھ ریکھ کرے تو ایسا مسلمان مذکورہ وعید کا مستحق ہے۔

(۳۶۷۹) مشرکین سے مراد حربی کفار ہیں خواہ عرب کے ہوں یا عجم کے جہاد بھی خواہ کسی مہینے میں ہو۔ کفار عرب سے جزیہ ٹیکس قبول نہیں۔ اسلام ہی انکے لئے ذریعہ امان ہے۔ کفار عجم سے جزیہ قبول ہے کہ وہ ہماری رعایا بن کر رہیں اور ہم کو حق حفاظت کے طور پر جزیہ (ٹیکس) دیں اور ہمارے ملک میں امان سے رہیں۔ جہاد کیلئے یہ بھی ضروری نہیں کہ کفار ہی جنگ کی پہل کریں مسلمانوں کو یہ حق ہے کہ کفار سے جارحانہ اور مدافعانہ ہر طرح جہاد کر سکتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جنگ کرو تم تمام مشرکوں سے جیسا کہ وہ جنگ کرتے ہیں تم سب سے (بصیرۃ للایمان صفحہ ۴۵۰) اس آیت کریمہ سے ترک جہاد اور جہاد میں نرمی کی تمام آیات کریمہ اور احادیث کریمہ منسوخ ہیں (مرقاۃ شریف) مال سے جہاد تو یہ ہے کہ

(۳۶۸۲) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جَرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْنُكِبَ

جو جہاد کرے راہِ خدا میں اونٹنی دوہنے کے وقفے کے برابر تو واجب ہوگئی اس کیلئے جنت، جو زخمی کیا گیا معمولی زخمی راہِ خدا میں یا تکلیف دیا گیا

نُكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ

معمولی تکلیف تو آئے گا وہ زخم قیامت کے دن زیادہ چمکدار اس سے جیسا کہ تھا، اس کا رنگ زعفرانی ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی ہوگی

وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابِعَ الشُّهَدَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اور جس کو نکل آئے آبلہ راہِ خدا میں تو بیشک اس پر لگ گئی مہر شہیدوں کی۔

(۳۶۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو خرچ کرے معمولی خرچ راہِ خدا میں

كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

تو لکھا جاتا ہے اس کیلئے سات سو گنا۔

(۳۶۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تمام خیراتوں میں زیادہ فضیلت والی خیرات راہِ خدا میں خیمے کا سایہ ہے

وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور راہِ خدا میں خادم کا عطیہ ہے یا راہِ خدا میں نر اونٹ کی سواری ہے۔

(۳۶۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں داخل ہوگا وہ شخص آگ میں جو روئے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ واپس جائے

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फरमाते हैं प्यारे रसूल जो जिहाद करे राहे खुदा में ऊँटनी दुहने के वक़्फ़े के बराबर तो वाजिब हो गयी उसके लिए जन्नत, जो ज़ख्मी किया गया मामूली ज़ख्मी राहे खुदा में या तकलीफ दिया गया मामूली तकलीफ़ तो आयेगा वो ज़ख्म क़यामत के दिन ज़्यादा चमकदार उससे जैसा कि था, इसका रंग ज़ाफ़रानी होगा और उसकी खुशबू मुश्क की होगी और जिसको निकल आये आबला राहे खुदा में तो बेशक इस पर लग गयी मोहर शहीदों की।

3683 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो खर्च करे मामूली खर्च राहे खुदा में तो लिखा जाता है इसके लिए सात सौ गुनाह।

3684 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूले अल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तमाम ख़ैरातों में ज़्यादा फ़ज़ीलत वाली ख़ैरात राहे खुदा में खेमे का साया है और राहे खुदा में ख़ादिम का अतिया है या राहे खुदा में नर ऊँट की सवारी है।

3685 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं दाखिल होगा वो शख्स आग में जो रोये अल्लाह तआला के ख़ौफ़ से यहाँ तक कि वापस जाये दूध थन में और नहीं जमा होगा किसी बन्दे पर राहे खुदा का गुबार और दोजख का धुंआ।

مجاہدین کو سامان جہاد فراہم کرنا۔ جان کا جہاد یہ ہے کہ میدان کار زار میں شمشیر سے بندوق سے توپ سے، میزائل سے، بمبار سے جملہ آلات حرب سے جنگ کرنا۔ زبان سے جہاد یہ ہے کہ کفار کے بکواس کا زبانی یا قلمی طور پر جواب دینا اور دلائل کے انبار لگا دینا ان کی شکست دہریت کی دعاء کرنا انہیں ڈرانا دھمکانا اگر مسلمان، کفار کو معبود برحق کو گالیاں دینے سے روک سکیں تو پھر انکے معبودان باطلہ کو برا کہنا لکھنا چھاپنا یہ سب زبانی وقلمی جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر قدیری کو تینوں قسم کی سعادتوں سے مشرف فرمایا ہے۔

(۳۶۸۰) مسلمانوں میں اسلامی سلام کا رواج ڈالا جائے اگر مسلمان کفار ومشرکین کی صحبت کی وجہ سے گڈ مارننگ یا آداب عرض کہنے لگے ہوں تو ان سے یہ بری عادت چھڑائی جائے ہر واقف و ناواقف مومن کو السلام علیکم کہو۔ بلند آواز سے السلام علیکم کہو تا کہ جس کو سلام کیا جارہا ہے وہ جواب دے۔ السلام علیکم کہنے میں آواز اتنی بھی بلند نہ کی جائے جیسے باغ والا باغ میں آواز لگاتا ہے یا چوکیدار رات کو آواز لگاتا ہے چونکہ اسلام تہذیب وشائستگی کو محبوب رکھتا ہے۔ السلام علیکم کہنا سنت ہے اور اسکا جواب دینا فرض ہے۔ موقع بموقع اعزاء اقرباء اور نیک لوگوں کی دعوت کرو اور عام طور پر غریبوں محتاجوں بھوکو یتیموں مسکینوں کا پیٹ بھرنے کا اہتمام بھی کیا کرو۔ کھانا کھلانا یہ شعار سلام ہے۔ جہاد میں حربی کفار کو قتل کرو اور ان کی کوئی رورعایت نہ کرو۔

(۳۶۸۱) انسان کی زندگی کا خاتمہ جن اعمال پر ہوتا ہے اسکے بعد اسکے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے کہ انسان کی موت اسکے اعمال کو ختم کردیتی ہے لیکن جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری میں دنیا سے رخصت ہوا تو صبح قیامت تک وہ ہر وقت وہی ثواب پاتا رہے گا جو وہ زندگی کے آخری لمحات میں پارہا تھا۔ اسکی راہ خدا میں جہاد کی تیاری صدقہ جاریہ بن جاتی ہے کیونکہ مسلمان اسکے اس عمل سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اس جہاد کی تیاری کرنے والے اس مصروف شخص سے نہ حساب قبر ہو اور نہ اس پر عذاب قبر ہو، اسکے علاوہ جو صدقات جاریہ ہیں ان میں یہ انعام نہیں ہے۔ انعام یہ تو صرف انہیں خوش نصیبوں کو ملتا ہے جو راہ خدا میں جہاد کی تیاری میں لگے رہتے ہیں۔

(۳۶۸۲) "اونٹنی دوہنے کا وقفہ" اسکا مطلب یہ ہے کہ جب اونٹنی کو دوہا جاتا ہے اور پھر چند منٹ ٹھہر جاتے ہیں اور اونٹنی دودھ اتار لیتی ہے تو اسے پھر دوہا جاتا ہے۔ یہ ٹھہرنا چند منٹ کا ہوتا ہے گویا کہ چند لمحوں کیلئے جہاد میں شریک رہنا ہی جنت کو واجب کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر واجب فرمالیا ہے کہ اس مجاہد کو اول ہی سے جنت میں داخل فرمائیگا گناہوں کی سزا کیلئے اسے دوزخ میں نہ بھیجے گا کیونکہ اسکے گناہ اس جہاد کی برکت سے معاف ہوچکے ہیں۔ جب چند منٹ کے جہاد کا یہ فیضان ہے تو جن کی پوری زندگی یا زندگی کا بیشتر حصہ جہاد میں گزرا ہے انکا مرتبہ کتنا ارفع واعلیٰ ہوگا۔ مجاہد کے دوران جہاد اگر نقل وحرکت کے دوران معمولی چوٹ لگ جائے تو اسکی عظمت کا یہ حال ہے کہ اسکا رنگ زعفرانی اور اسکی خوشبو مشک کی طرح ہوگی تو کفار کے ہاتھوں زخمی ہونے کی فضیلت وعظمت تو بہت زیادہ ہوگی۔ قیامت کے دن اس خوشبو سے مجاہد کا قرب وجوار مہکے گا میدان جہاد کی آبلہ پائی بھی بڑی شان کی مالک ہے کہ اگر ایک بھی معمولی سا آبلہ پڑ گیا تو اس پر شہید کی نشانی بن گئی۔ اسے شہیدوں کے زمرے میں داخل فرمایا جائیگا۔ اور شہداء کا سا احترام ہوگا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلت پھرت تو کی ہے جس سے یہ آبلہ پڑا ہے۔

(۳۶۸۳) راہ خدا میں خرچ کرنے سے مراد ہر دینی کام میں خرچ کرنا ہے جیسے جہاد، حج، حضرات علماء کرام اور طلبہ دینی کی خدمات زکوٰۃ، فطرہ، قربانی، اور تمام نفلی صدقات جیسے گیارھویں شریف، سترہویں شریف، بارھویں شریف اعراس مبارکہ، تیجہ، دسواں، بیسواں چالیسواں، چھمائی، برسی وغیرہ۔ ان کا اجر وثواب دس گناہ سے سات سو گنا تک ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ مثال انکی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں اس دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے اگائیں سات بالیں پھر ہر بال میں سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۰) ثواب کے یہ مختلف درجات اخلاص کے اعتبار سے ہیں اور جہاں خرچ کیا اسکی اہمیت کے اعتبار سے بھی۔ اس مال کے خرچ سے دین کو جتنا زیادہ فائدہ ہوگا اتنا ہی خرچ کرنے والے کو ثواب زیادہ ملیگا۔

اَللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

دودھ تھن میں اور نہیں جمع ہوگا کسی بندے پر راہِ خدا کا غبار اور دوزخ کا دھواں۔

(۳۶۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو آنکھیں ہیں، نہ چھوئے گی ان دونوں کو آگ، ایک آنکھ جو روئے اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور ایک آنکھ جو رات گزارے حفاظت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔

(۳۶۸۷) حدیث شریف: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِشِعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِّنْ مَّآءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذِهِ الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ وَیُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: گزرے ایک شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پاک میں سے ایک گھاٹی پر ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا تو پسند آیا وہ انکو تو انہوں نے کہا کاش میں الگ تھلگ ہو جاتا لوگوں سے کہ میں قیام کر لیتا اس گھاٹی میں تو ذکر کیا گیا اس کا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول نے یہ مت کرو اسلئے کہ تم میں بے کسی کی چلت پھرت راہِ خدا میں افضل ہے اپنے گھر میں نماز پڑھتے رہنے سے ستر سال، کیا تم پسند نہیں کرتے یہ کہ بخش دے اللہ تعالیٰ تمکو اور داخل فرمائے تم کو جنت میں، جہاد کرو تم راہِ خدا میں جو جہاد کریگا راہِ خدا میں اونٹنی کے دوہنے کی وقفے کے برابر تو واجب ہوگئی اس کیلئے جنت۔

(۳۶۸۸) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا راہِ خدا میں ایک دن کی تیاری بہتر ہے

3686 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो आंखें, कि न छुएगी इन दोनों को आग, एक आंख जो रोये अल्लाह तआला के ख़ौफ़ से और एक आख जो रात गुजारे हिफ़ाज़त करते हुए अल्लाह तआला की राह में।

3687 हदीस शरीफ़:– गुज़रे एक शख़्स प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाबे पाक में से एक घाटी पर एक छोटा चश्मा था मीठे पानी का तो पसन्द आया वो उनको तो उन्होंने कहा काश मैं अलग थलग हो जाता लोगों से कि कयाम कर लेता इस घाटी में तो ज़िक्र किया गया इसका प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह मत करो इसलिए कि तुममें वेकसी की चलत फिरत राहे खुदा मे अफ़ज़ल है अपने घर में नमाज़ पढ़ते रहने से सत्तर साल, क्या तुम पसन्द नहीं करते यह कि बख़्श दे अल्लाह तआला तुमको और दाखिल फ़रमाये तुमको जन्नत में, जिहाद करो तुम राहे खुदा मे जो जिहाद करेगा राहे खुदा में ऊँटनी के दुहने के वक़्फ़े के बराबर तो वाजिब हो गयी उसके लिए जन्नत।

3688 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया राहे खुदा में एक दिन की तैयारी बेहतर है एक हज़ार दिन से इसके अलावा दूसरी मंज़िलों में।

(۳۶۸۴) میدان جہاد میں بھاگ دوڑ اور پھر دھوپ کی تیزی و تمازت کہ مجاہدین پسینے میں شرابور ہوتے ہیں ایسے عالم میں سایے کی فراہمی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ مجاہدین کو خیمہ یا شامیانہ فراہم کر دیا کہ مجاہدین اسکے سایے میں سکون و راحت حاصل کر سکیں پھر تازہ دم ہو کر میدان کارزار میں فن سپہ گری کے جوہر دکھائیں اور کفار کو فی النار کریں۔ اسی طرح حضرات حجاج کرام کو عرفات و منیٰ وغیرہا میں خیمہ (شامیانے) لگا دینا طلبہ دینیہ اگر میدان میں پڑھتے ہوں اور انہیں کوئی سایہ نہ ملے تو ان کیلئے سایہ کا انتظام کر دینا جہاں نمازیوں کیلئے مسجد نہ ہو وہاں نمازیوں کی آسائش کیلئے خیمہ و شامیانہ لگا دینا یہ سب اسی حکم میں داخل ہیں اور مذکورہ فضیلت کا مستحق ہے۔ ایسے ہی مجاہدین، حجاج، علماء طلبہ کی خدمات کیلئے کوئی خدمات کیلئے کوئی آدمی مقرر کر دینا اور اسکی تنخواہ خود برداشت کرنا بھی افضل خیرات ہے۔ اسی طرح مجاہدین کو نر اونٹ فراہم کرنا کہ وہ اس پر سواری کر کے میدان جہاد میں پہونچے خواہ عاریۃً ہی دیا جائے یا اسلئے کہ اس نر اونٹ سے مجاہدین نسل بڑھانے کا کام لیں اور اس نر اونٹ سے جو نسل بڑھے گی وہ پھر جہاد میں کام آئیگی اس کا بھی اجر اونٹ دینے والے کو ملیگا۔ چونکہ مجاہدین دودھ کی آسانی کیلئے جہاد میں ساتھ زیادہ اونٹنیاں ہی رکھتے ہیں۔

(۳۶۸۵) جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا مشکل ہے ایسے ہی خوف خدا سے رونے والے کا جہنم میں جانا ناممکن ہے۔ ایسی ہی ایک مثال قرآن کریم میں بھی ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یہاں تک کہ داخل ہو جائے رسہ سوراخ میں سوئی کے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۴) خوف خدا سے جو آنکھ آنسو بہائے وہ آنکھ بھی اور آنکھ والا بھی بڑی عظمت و فضیلت کا حامل ہے۔ راہ خدا کا غبار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کے راستہ چلا جائے اور وہاں راہ کا گرد و غبار بدن پر یا کپڑوں پر ہاتھ پاؤں منہ پر آجائے جیسے مسجد کو جاتے ہوئے یا طلب علم میں سفر کرتے ہوئے جہاد و حج و عمرہ کرتے ہوئے جو گرد و غبار پڑ جائے تو وہ گرد آلود مومن جہنم کے دھوئیں سے محفوظ و مامون رہے گا۔ گویا کہ اسکا جہنم سے کچھ واسطہ و تعلق نہ ہوگا۔ جس طرح دن و رات، سیاہ و سفید ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے ایسے ہی راہ خدا میں آجانے والا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بندہ پروری مومن نوازی ہے۔ نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہونے والے کے نتھنوں میں جہنم کا دھواں داخل نہ ہوگا۔ ناک کے نتھنے دماغ و شکم کے دروازے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار پڑنے والے کے پیٹ میں دوزخ کا دھواں داخل نہ ہوگا اور کسی بندے کے دل میں کبھی ایمان و بخل جمع نہ ہو سکے۔ مومن کامل بخیل نہیں ہوتا بلکہ سخی و فیاض ہوتا ہے راہ خدا میں خوب خرچ کرتا ہے اور پھر فخر کرتا ہے۔ بدعقیدہ لوگوں کا نیاز و فاتحہ نہ کرنا بر بنائے بخل ہوتا ہے اور جو ایمان سے کورے ہونے کی علامت ہے قلب مومن بڑی نعمت ہے۔ پیارے نبی ﷺ اکثر دعاء مانگا کرتے تھے کہ اے دلوں کے بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ جیسے صرف آئینہ میں سارا گھر اور گھر والا نظر آتا ہے یوں ہی صاف و شفاف دل میں عرش و فرش جنت و دوزخ مخلوق و خالق کی تجلی نظر آتی ہے۔

(۳۶۸۶) خوف الٰہی سے رونے والی آنکھ اور راہ خدا میں پہرہ دینے والی آنکھ کو جب آگ نہیں چھوئیگی تو پھر آنکھ والا بھی آگ سے محفوظ رہیگا۔ ایک عضو جب بخشا جائیگا تو تمام اعضاء ہی اس عضو کے فیضان سے بخشے جائینگے۔ دیکھی مصنف کی اگر انگلیاں بخشی جائیں گی تو انگلیوں والا بھی یقیناً بخشا جائیگا۔ جو آنکھ عشق مصطفیٰ میں آنسو بہائے وہ آنکھ بھی بخشی جائے اور عظیم الشان نعمتیں ہیں خوف خدا عشق مصطفیٰ۔

عمر بھر رونے کو روتا ہے زمانہ لیکن
عشق محبوب کے دو اشک بھی کام آتے ہیں (قمر مرادآبادی)

جو بندہ مومن مجاہدین کے لشکر کی چوکیداری کرے کہ مجاہدین تو آرام سے سو جائیں اور یہ رات بھر پہرہ دے کہ کفار شب خون نہ مار سکیں یہ رات بھر جاگتا رہے تو اس جاگنے نگرانی چوکیداری کرنے کی بھی بڑی عظمت ہے جو آنکھ رات بھر اسلام کی خاطر جاگے اس آنکھ کا بڑا مرتبہ ہے۔

(۳۶۸۷) اہل عرب ایسے مقام کو رہائش کیلئے بہت پسند کرتے تھے جہاں سبزہ بھی ہو اور میٹھے پانی کا چشمہ بھی اور محفوظ جگہ بھی ہو۔ ان صحابی نے جو یہ ماحول دیکھا تو انکے دل میں خیال آیا کہ مدینہ منورہ

مِنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

ایک ہزار دن سے اسکے علاوہ دوسری منزلوں میں۔

(۳۶۸۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیش کئے گئے مجھ پر تین شخص جو پہلے داخل ہوں گے جنت میں شہداء اور پاکدامن پاکباز اور وہ بندہ جو اچھی طرح عبادت کرے اللہ تعالیٰ کی اور خیر خواہی کرے اپنے آقاؤں کی۔

(۳۶۹۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا اعمالِ نماز میں کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے لمبا قیام کرنا عرض کیا گیا پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے فقیر کا صدقہ کرنا عرض کیا پھر کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے جو شخص کہ چھوڑ دے ان چیزوں کو جنہیں حرام فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس پر عرض کیا گیا پھر کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے جو جہاد کرے کفار کیساتھ اپنے مال سے اور اپنی جان سے عرض کیا گیا پھر کونسا قتل زیادہ شرف والا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے جو شخص کہ بہا دیا جائے اسکا خون اور کاٹ دئے جائیں اسکے گھوڑے کے پاؤں۔

(۳۶۹۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَاشَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَاغُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے ایمان کہ نہ تردد ہو اسمیں اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اسمیں اور حج مقبول، عرض کیا کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے لمبے قیام والی۔

3689 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया पेश किये गये मुझ पर तीन शख़्स जो पहले दाख़िल होंगे जन्नत में शहीद और पाक दामन पाकबाज़ और वो बन्दा जो अच्छी तरह इबादत करे अल्लाह तआला की और खैरख्वाही करे अपने आक़ाओं की।

3690 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से दरयाफ़्त किया गया आमाले नमाज में कौन सा अमल अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे नबी ने जो शख़्स कि छोड़ दे उन चीज़ों को जिन्हें हराम फ़रमाया अल्लाह तआला ने उस पर अर्ज़ किया गया फिर कौन सा जिहाद अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे नबी ने जो जिहाद करे कुफ्फ़ार के साथ अपने माल और अपनी जान से, अर्ज किया गया फिर कौन सा क़त्ल ज़्यादा शर्फ वाला है? फ़रमाया प्यारे नबी ने जो शख़्स कि बहा दिया जाये उसका खून और काट दिये जायें उसके घोड़े के पांव।

3691 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से दरयाफ्त किया गया कौन सा अमल बेहतर है? फ़रमाया प्यारे नबी ने इमान कि न तरद्दुद हो उसमें और जिहाद कि ना ख़्यानत हो उसमें और हज्जे मकबूल, अर्ज़ किया कौन सी नमाज़ अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे नबी ने लम्बे क़याम वाली।

چھوڑ کر اپنا سامانِ زندگی لیکر یہاں ہی آبسیں تاکہ عوامی اختلاط سے بچ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہیں چونکہ عوامی اختلاط بہت سی غفلتوں اور گناہوں کا ذریعہ ہے ان صحابی کا یہ ارادہ بھی نیت پر مشتمل تھا۔ یہ بات پیارے نبی ﷺ کے حضور پیش کی گئی تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نفلی عبادت کیلئے فرض وواجب عبادت کو نہ چھوڑا جائے یہاں گھاٹی میں رہ کر جماعت کی نماز، جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز، اور جہاد وتبلیغ وغیرہ عبادات سے محروم ہو جاؤ گے جو نفلی عبادت فرائض چھوڑ دے وہ نفلی عبادت گناہ ہے۔ اگر نماز تہجد سے فجر کی فرض نماز با جماعت ترک ہو جائے تو تہجد نہ پڑھو نماز پنجگانہ باجماعت پڑھو۔ وہ حضرات گوش عبرت سے سنیں اور دیدۂ عبرت سے پڑھیں جو دیر رات تک جلسے کرتے رہتے ہیں اور پھر نماز فجر قضا ہو جاتی ہے۔ وہ نفع کا کاروبار کر رہے ہیں یا نقصان وخسران کا۔ مذہبی جلسے ایسے وقت پر ختم کر دئے جائیں تاکہ شرکاء اجلاس آرام بھی کر لیں سو بھی جائیں اور پھر نماز فجر باجماعت ادا کر لیں یا پھر جلسے ہی فجر کی اذان کے وقت ختم کئے جائیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیارے صحابی کو تعلیم فرمائی کہ تمہارا مدینہ منورہ میں رہنا جہاں جہاد کی سعادت بھی نصیب ہوگی اور پیارے نبی ﷺ کی زیارت کا شرف بھی ملتا رہے گا آپکی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی کی سعادت بھی ملیگی۔ اب ایک گھاٹی میں گھر بنا کر بیٹھنے سے مدینہ منورہ شریف میں رہنا افضل واعلیٰ برتر وبالا ہے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے کہ جس وقت جہاد فرض نہ تھا۔ اسلئے افضلیت کی بات فرمائی ورنہ اگر جہاد فرض ہوتا تو پھر سختی کیساتھ منع فرماتے۔ اس حدیث شریف سے اشارۃً یہ سبق بھی ملا کہ دیہات وجنگل کے مقابلے شہر میں رہنا بہتر ہے۔ شہر میں بعض وہ عبادات میسر آجاتی ہیں جو گاؤں میں جنگل میں میسر نہیں آتیں۔ ستر سال یہ زیادتی کے بیان کرنے کیلئے ہے خلوت کی زندگی سے جلوت کی زندگی بہتر ہے۔ گوشہ نشینی کمال نہیں ہے خصوصاً پیارے نبی ﷺ کے ظاہری حیات مبارکہ میں کہ پیارے نبی ﷺ کی ظاہری صحبت سے محرومی کا ذریعہ بھی ہے۔ جن احادیث کریمہ میں خلوت وگوشہ نشینی کو افضل فرمایا گیا ہے وہاں فتنوں کے زمانے کی گوشہ نشینی مراد ہے (لمعات شریف ومرقاۃ شریف)

(۳۶۸۸) جہاد فرض عین ہو چکا ہو یا اسلامی سرحدوں پر خطرات کا گہنے بادل چھائے ہوں کہ اسلامی ملک کا وجود خطرے میں ہو اس صورت میں جہاد کی تیاری کرنا اور سرحدوں پر سامان جنگ رکھنا مذکور فضیلت کا جامع ہے۔ امن وسکون کے حالات میں دوسری منازل اس سے افضل ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نماز کے بعد نماز کا انتظار اور مسجد میں حاضری کی پابندی یہ رباط ہے یہ رباط ہے یہ رباط ہے۔

(۳۶۸۹) حضرات انبیاء کرام کے بعد جو مومنین سب سے پہلے جنت میں جائیں گے وہ مذکورہ تین قسم کے حضرات ہونگے چونکہ حضرات انبیاء کرام میں بھی سب سے پہلے پیارے نبی ﷺ جنت میں رونق افروز ہونگے پھر دوسرے حضرات انبیاء کرام پھر سب سے پہلے پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت جنت میں جائیگی۔ پھر دوسری امتیں جنت میں جائیں گی۔ پیارے نبی ﷺ کی امت میں داخلہ ترتیب سے ہوگا بعض حضرات بعض سے پہلے جنت میں جائیں گے پیارے نبی ﷺ سے پہلے امام عشق ومحبت سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہٹو بچو فرماتے ہوئے جنت میں داخل ہونگے۔ پیارے نبی ﷺ کیساتھ سیدنا حضور صدیق اکبر سیدنا حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما داخل بہشت ہونگے مگر یہ داخلہ پیارے نبی ﷺ کی اتباع میں ہوگا۔ دولہا کیساتھ اسکے خاص ساتھی وخدام بھی خصوصی نعمتوں سے نوازے جاتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی ظاہری چشمان کرم سے تمام جنتیوں اور دوزخیوں کو ملاحظہ فرما لیا ہے۔ تین اقسام جو بیان ہوئی ہیں ان میں کروروں مسلمان داخل ہیں کیونکہ تینوں قسموں کے جنتی پیارے نبی ﷺ کو پیش کئے گئے اور آپ نے انہیں بچشم سر ملاحظہ فرمایا۔

(۳۶۹۰) بعض لحاظ سے نماز میں لمبا قیام افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ اور قرآنی تلاوت بہت ہوتی ہے اور بعض لحاظ سے طویل سجدہ افضل ہے کہ اس میں اظہار عجز زیادہ ہے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ رات کے نوافل میں لمبا قیام افضل ہے اور دن کے نوافل میں زیادہ لمبے سجدے افضل ہیں۔ فقیر تو خود ہی عسرت وتکلیف میں مبتلا ہوتا ہے مگر اس کے باوجود وہ اپنی ضرورت کو بالائے طاق رکھ کر خیرات کرے اور دوسروں کی

(۳۶۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهِيْدُ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے شہید کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھ عزتیں ہیں، بخشد یا جائے گا اسکو

فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَّيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ

پہلی ہی مرتبہ میں اور دکھا دیا جائے اسکا ٹھکانہ جنت کا اور بچا دیا جائے گا قبر کے عذاب سے اور امن دیجاتی ہے بڑی گھبراہٹ سے اور رکھا جائے گا

عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً

اسکے سر پر تاج عزت کا اور اس تاج کا ایک یاقوت بہتر ہے دنیا سے ور جو کچھ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجائیں گی بہتر بیویاں

مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اناسی آنکھوں والی حوروں میں سے اور قبول کی جائے گی شفاعت ستر کے بارےمیں اسکے اہل قرابت میں سے۔

(۳۶۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ملے گا اللہ تعالیٰ سے بنا جہاد کی نشانی کے

لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تو ملیگا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں کہ اسکے دین میں نقصان ہوگا۔

(۳۶۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا قتل کی تکلیف مگر ایسی جیسی کہ پاتا ہے

اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کوئی تم میں کا چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف۔

(۳۶۹۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو دو قطروں سے

3692 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे. रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शहीद की अल्लाह तआला की बारगाह में छह इज्जतें हैं, बख्श दिया जायेगा उसको पहली ही मर्तबा में और दिखा दिया जायेगा उसको ठिकाना जन्नत का और बचा दिया जायेगा क़ब्र के अज़ाब से और अमन दी जाती है बड़ी घबराहट से और रखा जायेगा उसके सर पर ताज इज़्ज़त का और इस ताज का एक याक़ूत बेहतर है दुनिया से और जो कुछ दुनिया में है और निकाह में दी जायेंगी बेहतर बीबियाँ अन्टा सी आंखों वाली हूरों में से और कुबूल की जायेगी शफ़आत 70 के बारे में उसके अहले कराबत में से।

3693 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मिलेगा अल्लाह तआला से बिना जिहाद की निशानी के तो मिलेगा वो अल्लाह तआला से इस हालत में कि उसके दीन में नुकसान होगा।

3694 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि शहीद नहीं पाता क़त्ल की तकलीफ़ मगर ऐसी जैसी कि पाता है कोई तुममें का चींटी के काटने की तकलीफ़।

3695 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं है कोई चीज ज़्यादा महबूब अल्लाह तआला को दो कतरों से आंसुओं का क़तरा जो अल्लाह तआला के खौफ़ की वजह

ضرورت کو مقدم رکھے مگر یہ اس فقیر کیلئے ہے جو صابر ہو اور اکیلا ہو بال بچے نہ رکھتا ہو ایسا نہ ہو کہ اسکے اپنے بال بچے بھوکے رہ جائیں۔ آج خیرات کرے اور کل خود بھیک مانگنے پر مجبور ہو جائے بال بچوں کے حقوق مار کر خیرات کرنا ناجائز ہے (مرقاۃ شریف) البتہ اگر کسی کے گھر والے بھی سیدنا حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں کی طرح صابر ہوں پھر وہ حضرت صدیق اکبر کی طرح سارا مال خیرات کر دے تو یہ اسکی خصوصیت ہے عشق کا فیصلہ عقل سے وراء ہے۔ ہجرت (چھوڑنا) اسکی بہت سی قسمیں ہیں وطن چھوڑنا۔ گناہ چھوڑنا۔ برے خیالات چھوڑنا وغیرہ ان میں سے اعلیٰ درجے کی ہجرت کونسی ہے پیارے نبی ﷺ نے کیا ہی پیارا جواب عنایت فرمایا کہ گناہ چھوڑنا وطن چھوڑنے سے اعلیٰ ہے۔ ترک گناہ کی سعادت مسلمان کو ہمیشہ میسر آسکتی ہے ترک وطن کی سعادت تو کبھی کبھی ملتی ہے۔ اسی طرح جہاد کی بھی بہت سی قسمیں ہیں جن میں اعلیٰ قسم کا جہاد یہ ہے کہ مجاہد اپنی جان اپنے مال کا نذرانہ بارگاہ الٰہی میں نذر کر دے اور جہاد کرے یہ جہاد نفس پر بہت گراں ہے۔ یہ افضلیت اضافی ہے یعنی ایک اعتبار سے اور بعض حالات میں ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق ادا کرنا سب سے افضل جہاد ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم بادشاہ یا امیر کے سامنے کلمۂ حق ادا کرنا ہے (الترغیب والترھیب، مشکوۃ شریف) اس شہید کا مرتبہ بہت ہی بالا ہے جو اپنا مال اپنی جان راہ خدا میں تیاگ دے اور اسکا گھوڑا بھی ہلاک ہو جائے چونکہ اسکی قربانی ڈبل ہوگئی اور اس نے عظیم الشان جہاد کیا لہٰذا اسکی شہادت بھی اعلیٰ درجے کی قرار پائی۔

(۳۶۹۱) ایمان دل کا عمل ہے۔ تردد نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رنج و خوشی، تنگی و فراخی ہر حال میں اسلام سے وابستہ رہے دنیا کی کوئی طاقت کوئی لالچ اسکے پائے ثبات میں لغزش نہ لا سکے۔ سیدنا امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک وقت وہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کے سینے و کندھے پر سوار ہیں اور پیارے نانا جان اپنے چہیتے لاڈلے نواسے کی ناز برداری فرما رہے ہیں اور ایک وقت وہ ہے کہ کربلا کا میدان ہے تپتی ریت ہے سورج کی تیز شعائیں ہیں بھوک و پیاس کا عالم ہے اور ظالم و باطل سفاک شمر لعین آپکے سینہ اطہر و انور پر بدبختی سے سوار ہے مگر قلب حسینی کا حال دونوں وقتوں میں یکساں ہے۔ جہاد میں جو مال غنیمت ہاتھ لگے اس میں خیانت نہ کرے پوری دیانت و امانت کیساتھ امیر کے حضور پیش کرے پھر جو حصہ ملے اس پر قناعت کرے بخوشی قبول کرے۔ حج مبرور وہ حج ہے جسمیں گناہ سے بچا جائے جسمیں ریاء و نمود سے مکمل پرہیز ہو حاجی حج کرنے کے بعد آخری سانس تک گناہوں سے بچے حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔ سیدنا حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حج مقبول وہ ہے جسکے بعد حاجی دنیا میں زاہد اور آخرت میں راغب رہے۔ حج مبرور وہ ہے جو حاجی کے دل کو نرم کر دے کہ اسکے دل میں سفر عشق آنکھوں میں تری و نمی رہے حج کرنا آسان ہے حج کو سنبھالے رکھنا مشکل ہے۔

(۳۶۹۲) یہ چھ خوبیاں شہید کے علاوہ کسی اور میں جمع نہیں ہوتیں۔ شہید کا خون زمین پر بعد میں گرتا ہے کہ اسکے گناہوں کی مغفرت پہلے ہو جاتی ہے۔ شہید کی نماز جنازہ اسکے گناہوں کی معافی کیلئے نہیں ہوتی بلکہ نماز جناہ اسکی شرافت و کرامت کے ظہور کیلئے ہوتی ہے۔ جیسے چھوٹے بچوں کی نماز جنازہ اور پیارے نبی ﷺ کی نماز جنازہ۔ نماز جنازہ کسی بھی مومن کی ہو وہ اظہار عزت و کرامت کیلئے ہوتی ہے۔ شہید، شہید ہونے سے پہلے اپنے مقام جنت کو ملاحظہ کر لیتا ہے بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے شہید ہونے سے پہلے پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں عرض کیا کہ وہ ہے جنت یارسول اللہ میں جنت دیکھ رہا ہوں پھر جام شہادت نوش فرمایا۔ بعض زخمی صحابہ کرام نے باوجود سخت پیاس کے جان توڑتے ہوئے بھی پانی قبول نہ فرمایا بلکہ فرمایا کہ اب کوثر سامنے ہے وہیں جا کر وہی پئیں گے۔ شہید کو نہ تو نزع میں گھبراہٹ ہوگی نہ قبر میں نہ قیامت میں اور نہ پل صراط پر وہ تمام گھبراہٹوں سے بے نیاز کر دیا جائے گا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ نہ غمگین کرے گی انکو گھبراہٹ سب سے بڑی اور ملیں گے ان سے فرشتے۔ یہ وہ دن ہے تمہارا جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۹۲) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ اور پھونکا جائے گا صور میں پھر بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور

(۳۶۹۴) شہید کو نزع کی شدت نہیں ہوتی انتہائی معمولی چسک ہوتی ہے راہ خدا میں جان نچھاور کرنے میں جو لذت ملتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ شہید بارگاہ الٰہی میں پہونچ کر جنت میں پہونچ کر بھی اس لذت کے حصول کیلئے دنیا میں آنے کی خواہش رکھتا ہے۔ بعض عشاق کو تو مرتے وقت پیارے نبی ﷺ کا جمال جہاں آرا دکھایا جاتا ہے نبوی جلووں میں گم ہو کر مرنے والے کو نزع کی شدت محسوس نہیں ہوتی۔ جب جمال یوسفی میں محو ہو کر زنان مصر نے اپنی انگلیوں کو کاٹ ڈالا اور انہیں احساس تکلیف نہ ہوا تو جمال محمدی کی تو عجب شان ہے۔

یوسف ہیں انکے حسن مکمل کی اک جھلک

ان سا نہیں ہے کوئی بھی حسن و شباب ہیں (یا نبی)

(۳۶۹۵) گناہگاروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف ہوتا ہے نکو کاروں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہیبت وجلال سے خوف ہوتا ہے۔ یہ خوف محبت واطاعت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ یہ خوف اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ خوف ایذاء جو نفرت پیدا کرتا ہے وہ خوف خدا سے کرنا کفر ہے جیسے سانپ یا ظالم کا خوف۔ شیطان نے بھی خوف خدا کا اعلان کیا تھا ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بے شک میں خوف کرتا ہوں اللہ سے جو مالک ہے تمام جہانوں کا (بصیرۃ الایمان صفحہ) یہ خوف مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ خوف وہی مفید ہے جو پہلے ذکر کیے گئے۔ نشان عام ہے خواہ سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے میں ہاتھ پاؤں پھٹ جائیں۔ گرمیوں میں پیشانی پر گرم زمین پر سجدہ کرنے سے نشان پڑ جائیں۔ روزے میں منہ کی بو، حج وجہاد میں راہ کا غبار جو جسم اور کپڑوں پر پڑ جائے یہ تمام نشانات اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پیارے ہیں۔

(۳۶۹۶) یہ فرمان عالیشان بطور مشورہ ہے کہ سمندری سفر ضرورت شرعیہ کے وقت کیا جائے خوانخواہ نہ کیا جائے اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالا جائے۔ پیارے نبی ﷺ نے ایسے سفر سے باز رہنے کا ہمیشہ مشورہ دیا ہے حدیث شریف۔ اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو مسافر دو شیطان ہیں اور تین مسافر قافلہ ہیں۔ یہ ارشاد پاک بھی اس وقت کیلئے ہے جب راستہ پر خطر ہو۔ آج کل سمندری سفر آسان ہو چکا ہے یہ فرمان عالیشان اس وقت کا ہے جب سمندری سفر انتہائی کٹھن ہوتا تھا اس خطرناک دور میں سمندر کا سفر حج کے وجوب کے لئے عذر نہ ہوا تو اب سمندری سفر حج کے لئے کیسے عذر ہو سکتا ہے۔ حج وعمرہ وجہاد ایسے اہم ہیں کہ انکی ادائیگی کیلئے اگر سمندری سفر کرنا پڑے تو سمندری سفر کرو۔ سمندر کی خطرناک لہریں دشوار کن سفر تمہیں ان عبادات کی ادائیگی سے نہ روک دیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین نے کبھی سمندری سفر نہ فرمایا۔ عہد عثمانی میں حضرات صحابہ کرام نے جہاد کیلئے سمندر پار فرمایا ہے۔ سمندر کے پانی کے نیچے آگ کا سمندر ہے اور آگ کے سمندر کے نیچے پانی کا سمندر ہے۔ دنیا کی وجہ سے ایسی خطرناک جگہ نہ جانا جہاں اوپر تلے تین سمندر ہوں دو پانی کے اور ایک آگ کا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ جب سمندر بھڑکائے جائیں۔

(۳۶۹۷) جو سمندر کا ضروری سفر کرے حج وعمرہ یا تجارت وجہاد کا یا طالب علم کیلئے اور اس میں چکرائے، قے آئے، اگرچہ زندہ رہے پھر اسکو شہید کا ثواب ملتا ہے جبکہ سمندری راستے کے علاوہ دوسرا راستہ نہ ہو اور یہ سفر مجبوری کی حالت میں ہو۔ ڈوبنے والے کو ایک ثواب تو مشقت سفر کا دوسرا ثواب ڈوب جانے کا۔

(۳۶۹۸) راہ خدا میں بحالت سفر مرنے والا شہید ہے۔ ظلماً مقتول تو شہید حقیقی ہے اور زہریلے جانور وغیرہ سے مرنے والا حکمی شہید ہے حکمی شہید قیامت میں پہلے پہل شہید حقیقی کیساتھ داخل بہشت ہوگا۔

(۳۶۹۹) میدان جہاد سے واپسی کی چند صورتیں اور سب پر یہی انعام وثواب ہے۔ (۱) غازی کا سفر جہاد سے اپنے وطن کی طرف لوٹنا بھی وہی ثواب رکھتا ہے جو جہاد میں جانے کا ثواب ہے (۲) دشمن کو بہکانے کیلئے میدان جہاد سے واپس ہونا تاکہ دشمن مطمئن ہو کر جنگ کی تیاری ختم کر دے اور پھر اس غفلت میں اس پر اچانک حملہ کر دیا جائے۔ یہ ایک جنگی حکمت عملی ہے اس کا ثواب بھی پہلی بار میدان جہاد میں آنے کی طرح ہے (۳) دشمن کا دباؤ بڑھ جانے کی صورت میں اور اسلامی لشکر کے شکست کھا جانے کے یقین ہو جانے پر جہاد کے میدان سے واپس ہو کر اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جانا اسکا بھی وہی ثواب ہے جو جہاد میں جانے کا ثواب ہے خوانخواہ جان نہیں گنوانا چاہیے (۴) دوسری اور تیسری بار جہاد میں جانے کا

وہی ثواب ہے جو پہلی بار جہاد میں جانے کا ثواب ہے۔

(۳۷۰۰) غازی کو اپنا پورا پورا ثواب ملیگا جو اللہ تعالیٰ نے غازی کیلئے خاص فرما دیا ہے۔ اور جو مسلمان کسی مجاہد وغازی کو مالی امداد دیگا کہ اسے سامانِ جہاد سواری آلات حرب ودفاع وغیرہ مہیا کر دیگا جن سے وہ میدان کارزار میں کفار کے کشتوں کے پشتے لگا دے۔ اس حدیث شریف میں اجرت ومزدوری اور سامان جہاد سب ہی اعانت ومدد میں شامل ہیں۔ اس حدیث شریف کی بنا پر سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ائمہ کرام کے نزدیک جہاد پر اجرت ومزدوری لینا جائز ہے اجر اپنی جگہ ہے وہ بہرحال ملیگا۔ چونکہ پیارے نبی ﷺ نے اس اجرت لینے والے کو بھی غازی فرمایا ہے۔ فرمان نبوی میں بڑی حکمتیں ہوتی ہیں۔ اس مال واسباب فراہم کرنیوالے کو ڈبل ثواب ملیگا ایک تو راہ خدا میں جہاد کرنے کا ایک مجاہد کو رغبت جہاد دینے اور اسے جہاد کیلئے تیار کرنے کا۔

(۳۷۰۱) ابھی تو اسلامی ممالک کی تعداد اور انکا رقبہ محدود ومختصر ہے مگر وہ وقت قریب اور بہت قریب ہے کہ مسلمان بڑے بڑے ممالک فتح فرمینگے اور خلیفۃ المسلمین ہر ملک کیلئے الگ الگ افواج مقرر فرمائیگا تاکہ ہر جگہ کفار کا مقابلہ کر کے انہیں شکست دیکر ممالک فتح کر لئے جائیں۔ ملک جتنا وسیع ہوگا افواج کی تعداد بھی اتنا ہی زیادہ رکھنا ہوگی۔ پیارے نبی ﷺ کی اس پیشنگوئی کا ظہور وصدور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک سے شروع ہوا۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کا علم غیب کہ برسہا برس کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اسے پیارے نبی ﷺ برسہا برس پہلے بیان فرما رہے ہیں۔ اس زمانے میں میں عام طور پر مسلمان ایثار کے جذبے سے آراستہ ہونگے اور بنا کسی اجرت و مزدوری کے میدان جہاد میں جانا پسند کریں گے مگر خال خال ایسے افراد بھی ہونگے جو بنا مزدوری کے میدان جہاد میں جانے پر آمادہ نہ ہونگے۔ اسلئے آنا کانی کریگا کہ کہیں بنا اجرت جہاد میں جانا نہ پڑ جائے اور مختلف قبائل کے لوگوں سے رابطہ کریگا کہ کچھ مزدوری کی بات چیت ہو جائے کہ کوئی مسلمان تیار ہو جائے کہ وہ اسکو سامان جہاد اور مزدوری واجرت دیدے تو میں اسکی طرف سے جہاد کروں اور وہ اپنی طرف سے مجھے جہاد میں بھیج دے اور خود آرام سے بیٹھے تو ایسا شخص جسے جہاد سے رغبت نہ ہو بلکہ اسکا مطمح نظر روپیہ پیسہ ہو تو وہ اجر وثواب نہ پائے گا آخری دم تک مزدور ہی رہے گا۔ مجاہد فی سبیل اللہ نہ ہوگا پیارے نبی ﷺ نے ایسے شخص کو مزدور تو فرمایا ثواب سے محروم بھی فرمایا مگر گنہگار نہ فرمایا اور محروم ثواب بھی اسلئے فرمایا کہ اسکا مقصد صرف اور صرف روپیہ پیسہ تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے مال دینے والے کو بھی گنہگار نہ فرمایا بلکہ اسے ثواب جہاد پانے والا قرار دیا کہ ثواب سے محروم صرف مزدور کو فرمایا نہ کہ مال دینے والے کو۔ اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جہاد پر اجرت و مزدوری لینا دینا جائز ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۷۰۲) یہ شخص بہت ضعیف ومعمر تھے انہیں میدان جہاد میں ایک خادم کی ضرورت تھی جو میدان جہاد میں انکی خدمت کر سکے۔ مگر مزدور صرف مجاہد کی خدمت کیلئے گیا تھا اور خدمت ہی کی تو مال غنیمت کا مستحق نہ ہوگا اور اگر جہاد کرنے کی مزدور نے شرط تو نہ لگائی تھی مگر جہاد کیا قتال کیا تو اسے اجرت بھی ملیگی اور مال غنیمت میں حصہ بھی ملیگا۔ احناف کے نزدیک اجر واجرت جمع ہوتے ہیں (مرقاۃ شریف) جہاد پر اجرت لینا دینا ناجائز نہیں ہے اور نہ ہی اس اجرت کا واپس کرنا ضروری ہے۔ اس حدیث شریف سے بھی اسی حقیقت کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

(۳۷۰۳) جو شخص جہاد فی سبیل اللہ میں جائے مگر اسکا عین مقصد مال حاصل کرنا ہو یا عزت وشہرت تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے میدان جہاد میں نہ گیا کیونکہ وہ اس جہاد سے مرضی الٰہی کا طالب نہیں ہے بلکہ طالب دنیا ہے لہٰذا ثواب کا مستحق نہیں ہے۔ البتہ رضائے الٰہی کے ساتھ ساتھ غنیمت کا بھی خیال رکھے تو انشاء المولیٰ القدیر ثواب بھی پائیگا مگر اس غازی ومجاہد سے اسکا ثواب کم ہوگا جس نے جہاد میں مال غنیمت کی بالکل نیت نہ کی۔ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

(۳۷۰۴) جنس جہاد اور مطلق جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ کی دو قسمیں نہیں ہیں بلکہ وہ خود جنسی جہاد کی ایک قسم ہے۔ پیاری چیز سے مراد جان ومال ہیں۔ اپنے ساتھی مجاہدین سے نرم اور اچھا برتاؤ کرے انکے ساتھ مار پیٹ گالی گلوچ نہ کرے۔ جہاد کے ماحول

(۳۶۹۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد سے واپسی جہاد کی طرح ہے۔

(۳۷۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْغَازِیْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِیْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غازی کیلئے اسکا اپنا ثواب ہے اور غازی کے معاون و مددگار کیلئے اپنا بھی ثواب ہے اور غازی کا بھی۔

(۳۷۰۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الْاَمْصَارُ

ترجمہ: حضرت ابوایوب سے مروی انہوں نے سنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں پیارے نبی عنقریب فتح کئے جائیں گے تم پر شہر

وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْهَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ

عنقریب ہوں گے لشکر جو مقرر کئے جائیں گے اور معین کئے جائیں گے تم پر ان میں کچھ فوجیں کہ ناپسند کریگا ایک شخص بھیجے جانے کو تو بھاگ جائیگا وہ اپنی قوم سے

ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَیْهِمْ مَنْ اَکْفِیْهِ بَعْثَ کَذَا اَلَاوَذٰلِكَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

پھر تلاش کرے گا وہ قبیلوں کو پیش کریگا اپنے آپکو ان قبیلوں پر کہ کس کو کفایت کروں میں فلاں لشکر میں اور یہ مزدور ہوگا اپنے خون کے آخری قطرے تک۔

(۳۷۰۲) حدیث شریف: عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَیْخٌ

ترجمہ: حضرت یعلیٰ ابن امیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اعلان فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا اور میں بہت بوڑھا تھا

کَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِیْرًا یَکْفِیْنِیْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِیْرَ

نہیں تھا میرے پاس کوئی نوکر چاکر تو ڈھونڈا میں نے ایک مزدور جو کفایت کرے مجھ کو تو پالیا میں نے ایک شخص اور مقرر کردیے میں نے اسکے تین دینار

فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِیْمَةٌ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرْتُ فَقَالَ

پھر جب آیا مال غنیمت تو میں نے ارادہ کیا کہ جاری کروں میں اس مزدور کیلئے اسکا حصہ تو میں حاضر ہوا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور تو فرمایا پیارے نبی نے

مَا اَجِدُ لَهٗ فِیْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِیْرَهُ الَّتِیْ تُسَمّٰی۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

نہیں پاتا میں اس کیلئے اسکے اس جہاد میں دنیا و آخرت میں سوائے اسکے ان دیناروں کے جو طے ہوئے تھے۔

अपना सवाब है और गाजी के मुआविन व मददगार के लिये अपना भी सवाब है और गाज़ी का भी।
3701 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू अय्यूब से मरवी उन्होंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे नबी अन्करीब फ़तह किये जायेंगे तुम पर शहर, अन्करीब होंगे लश्कर जो मुक़र्रर किये जायेंगे और मुअय्यन किये जायेंगे तुम पर उनमें से कुछ फ़ोजें कि नापसंद करेगा एक शख्स भेजे जाने को तो भाग जायेगा वो अपनी क़ौम से फिर तलाश करेगा वो क़बीलों को पेश करेगा अपने आपको उन कबीलों पर कि किसको किफ़ायत करूँ मैं फ़लाँ लश्कर में और यह मज़दूर होगा अपने खून के आखिरी कतरे तक।
3702 हदीस शरीफ़:– हज़रते याला इब्ने उमय्या से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि एलान फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिहाद का और मैं बहुत बूढ़ा था नहीं था मेरे पास कोई नौकर चाकर तो ढूंढा मैंने एक मजदूर जो किफायत करे मुझको तो पा लिया मैंने एक शख्स और मुकर्रर कर दिये मैंने उसके तीन दीनार फिर जब आया माले ग़नीमत तो मैंने इरादा किया कि जारी करूँ मैं उस मज़दूर के लियं उसका हिस्सा तो मैं हाजिर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुज़ूर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं पाता मैं उसके लिये उसके इस जिहाद में दुनिया व आखेरत मे सिवाये इसके इन दीनारों के जो तय हुये थे।
3703 हदीस शरीफ़:– एक सहाबी ने अर्ज़ किया कि या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक

میں ایسی حرکتیں سخت خطرناک ثابت ہوتی ہیں کہ آپس میں انتشار و نفاق پھوٹ پڑتا ہے اور اتحاد کو زبردست نقصان پہونچتا ہے۔ بددلی کا ماحول برپا ہوجاتا ہے۔ مجاہد کے دینی کام تو عبادت ہیں ہی اسکے دوران جہاد تمام دنیوی کام بھی عبادت بن جاتے ہیں۔ جیسے کھانا پینا، ہنسنا بولنا، رونا وغیرہ۔ ریا سے اکثر عمل کا ثواب کم ہوجاتا ہے عمل باطل نہیں ہوتا۔ اسی لئے ریاکار پر ریا سے کی ہوئی عبادت کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔ اگر بعد میں ریا سے توبہ نصیب ہوجائے تو ریا سے آنے والا نقصان بھی دور ہوجائیگا۔ کوئی شخص ریا کی وجہ سے نیک اعمال نہ چھوڑے اخلاص کیلئے دعا کرتا رہے اور اعمال صالحہ بھی کرتا رہے کہ کبھی نہ کبھی اللہ تعالیٰ دولت اخلاص سے بھی سرفراز فرمائیگا کیونکہ مکھیوں کی وجہ سے کھانا نہیں چھوڑا جاتا۔

(۳۷۰۵) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوال جہاد مقبول اور جہاد مردود کے بارے میں ہے کہ اگر تم نام و نمود مال و منال کی خواہش و لالچ میں جنگ کروگے اور اسی کی فکر میں مارے جاؤگے تو قیامت میں اسکی سزا میں گرفتار اٹھوگے۔ لہٰذا دنیا میں آخرت کی فکر کرو تا کہ آخرت میں بے فکر اٹھو۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ جس حال میں جیوگے اسی حال میں مروگے اور جس حال میں مروگے اسی حال میں روز قیامت اٹھوگے۔

(۳۷۰۶) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو امیر و حاکم بنا کر بھیجوں اور وہ میرے فرمان کے مطابق عمل پیرا نہ ہو تو تم کو لازم ہے کہ اس امیر و حاکم کو معزول کر کے دوسرے ایسے شخص کو امیر و حاکم بنالو جو میرے احکام کو نافذ کرے۔ رعایا بھی حاکم و امیر کو معزول کر سکتی ہے جبکہ خوں ریزی اور بڑے فتنہ و فساد کا سبب نہ ہو اور آسانی کیساتھ اس امیر و حاکم کو معزول کیا جاسکے۔ البتہ اگر قاتل و سفاک ظالم و جابر امیر و حاکم کے معزول کرنے میں خونریزی اس سے کم ہوتی ہو جتنی اسکے حاکم و امیر رہنے سے ہوتی ہو تو پھر خونریزی کی پرواہ کئے بغیر عوام اسے معزول کردیں اور اگر معاملہ برعکس ہو کہ حاکم برقرار رہنے میں خونریزی کم ہے اور معزول کرنے میں خونریزی زیادہ ہے تو اس ظالم امیر و حاکم کو معزول نہ کیا جائے۔ نیز مالی ظالم کو معزول نہ کیا جائے بلکہ جانی ظالم کو معزول کیا جائے وہ بھی اس صورت میں جو ابھی مذکور ہوئی۔ حکومت و حاکم کی تبدیلی کوئی کھیل نہیں ہے۔ بڑا ہی دشوار کام ہے۔ قتل و غارتگری سے بچنا دانائی ہے۔ موذن کو امام معزول کرسکتا ہے اور امام کو متولی مسجد سے الگ کرسکتا ہے اور متولی کو عامۃ المسلمین الگ کرسکتے ہیں۔ عوام کی بڑی طاقت ہے آجکل الیکشن کے مواقع پر عوامی طاقت کا نظارا خوب ہوتا ہے۔

(۳۷۰۷) ان صحابی نے پانی کا چشمہ اور ہریالی دیکھ کر قیام نماز کا ارادہ فرمایا تا کہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوجائیں اور اس گوشہ نشینی کی پرمشن پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی اس خواہش کو دین داری کے خلاف قرار دیا اور فرمایا کہ دنیا سے کٹ کر عبادت میں لگ جانا یہ رہبانیت ہے اور اس اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ یہ رہبانیت تو یہودی اور نصرانی دھرم کا ٹریڈ ہے ہم تمہیں تارک الدنیا ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ ترک دنیا ایک امر دشوار ہے اور اس کا فائدہ ہے تو صرف تارک دنیا ہی کو ہے اور یہ تارک دنیا گوشہ نشیں بہت سی عبادتوں سعادتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔ جمعہ و جماعت، عیادت و زیارت، صحبت و سنگت، عمرہ و حج اور تبلیغ و جہاد سے اسکا رشتہ کٹ جاتا ہے۔ راہ خدا میں ایک دن صبح کو یا شام کو نکلنا دنیا کی تمام فانی نعمتوں سے افضل ہے کہ دنیا فانی ہے اور یہ ثواب باقی ہے۔ اے میرے پیارے صحابی! تمہارا مدینہ شریف میں رہنا افضل ہے اور نماز میں چشمہ و ہریالی کے پاس رہنا بہت سے سعادتوں سے محرومی کا ذریعہ ہے۔ ایک بار جہاد میں مجاہدین اسلام کی صف میں یا نماز میں حاجیوں کی صف میں کھڑا ہوجانا بے شمار برسوں کی ان نمازوں سے افضل ہے جو اکیلے ادا کی جائیں۔ جب اس صف میں کھڑے ہونے کا یہ اجر و ثواب ہے تو پھر جہاد اور باجماعت نماز کا ثواب کتنا اور کیسا ہوگا یہاں ساٹھ سال کا ذکر کثرت کیلئے ہے نہ کہ حد بندی کیلئے۔ خلوت کی زندگی سے جلوت کی زندگی افضل ہے۔

سارا عالم ہو مگر دیدۂ دل دیکھے تجھے
انجمن گرم ہو اور لذت تنہائی ہو

جن احادیث کریمہ میں خلوت کی زندگی کی بات فرمائی گئی ہے وہ فتنوں بلاؤں اور خطرات کے زمانے کی بات ہے۔

(۳۷۰۳) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ ایک شخص ارادہ کرتا ہے جہاد کا راہ خدا میں

وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا اَجْرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

اور تلاش کرتا ہے سامان کو دنیا کے سامان میں سے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے نہیں ہے کوئی ثواب اس کیلئے۔

(۳۷۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جہاد دو قسم کے ہیں تو جو تلاش کرے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اطاعت کرے اپنے کمانڈر کی

اَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنَبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا

اور خرچ کرے پیار کی چیز اور وفاداری کرے ساتھی سے اور پرہیز کرے فتنہ وفساد سے تو اسکا سونا اور اسکا جاگنا سبکا سب ثواب ہے اور لیکن جو شخص کہ جہاد کرنے

فَخْرًا وَّرِيَآءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِى الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُد وَالنَّسَائِيُّ)

شیخی بگھارنے اور دکھاوا کرنے اور شہرت حاصل کرنے کیلئے اور حکومت عدولی کرے کمانڈر کی اور فتنہ وفساد برپا کرے زمین میں تو وہ نہ لوٹے گا برابری سے۔

(۳۷۰۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو سے مروی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ خبر دیجئے مجھے جہاد کے بارے میں

فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَّاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا

تو فرمایا پیارے رسول نے اے عبداللہ ابن عمرو اگر تم جہاد کروگے صابر طالب اجر بنکر تو اٹھائیگا تم کو اللہ تعالیٰ صابر اور طالب اجر اور اگر جہاد کروگے تم ریاکاری

مُكَاثِرًا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَعَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْقُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

مال کی زیادتی کیلئے اے عبداللہ ابن عمرو جس حال پر جنگ کروگے یا مارے جاؤگے تو اٹھائیگا تم کو اللہ تعالیٰ اسی حال پر۔

(۳۷۰۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَعْجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلاً فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِيْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کیا تم عاجز ہو اس سے جبکہ بھیجوں میں کسی شخص کو پھر نہ جاری کرے وہ میرے حکم کو

शख़्स इरादा करता है जिहाद का राहे खुदा में और तलाश करता है सामान को दुनिया के सामान में से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं है कोई सवाब उसके लिये।

3704 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिहाद दो क़िस्म के हैं तो जो तलाश करे अल्लाह तआला की मर्ज़ी और इताअत करे अपने कमाण्डर की और ख़र्च करे प्यारी चीज़ और वफ़ादारी या मदद करे अपने साथी की और परहेज़ करे फ़ितना व फ़साद से तो उसका सोना और उसका जागना सबका सब सवाब है और लेकिन जो शख़्स कि जिहाद करे शेखी बघारने और दिखावा करने और शोहरत हासिल करने के लिये और हुक्म न माने कमाण्डर का और फ़ितना फ़साद बरपा करे ज़मीन में तो वो न लौटेगा बराबरी से।

3705 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अमर से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मुझे ख़बर दीजिये जिहाद के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ अब्दुल्लाह इब्ने अम! अगर तुम जिहाद करोगे साबिर तालिब अजर बनकर तो उठायेगा तुमको अल्लाह तआला साबिर और तालिबे अज्र बनकर और अगर जिहाद करोगे तुम रियाकारी माल की ज्यादती के लिये ऐ अब्दुल्लाह इब्ने अमर जिस हाल पर जंग करोगे या मारे जाओगे तो उठायेगा तुमको उसी हाल पर।

3706 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया क्या तुम आजिज हो इससे जबकि भेजूँ मैं किसी शख़्स को फिर न जारी करे वो मेरे हुक्म को फिर यह कि मुक़र्रर कर लो तुम उसकी जगह उसको जो जारी करे मेरे हुक्म को।

(۳۷۰۸) کامل غازی وہ مومن ہے جو جہاد میں دنیاوی معمولی منفعت کی بھی نیت نہ کرے حتیٰ کہ مال غنیمت کی بھی نیت نہ کرے صرف رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ الحق کی نیت کرے اگر رضائے الٰہی کیساتھ ساتھ مال غنیمت کی بھی نیت کریگا تو ثواب میں کمی آجائیگی ثواب بالکل جاتا نہ رہیگا اسی طرح ریا سے بھی عمل صالح باطل نہیں ہوتا۔

(۳۷۰۹) اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ رضا بالقضاء کی منزل میں ہو کہ

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

نعمتوں پر شکر کرے اور مصیبتوں میں صبر کرے۔ اور اسلام سے راضی ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ احکام اسلامی سے راضی ہو دل سے انہیں قبول پسند کرے خواہ وہ اسکی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ پیارے نبی ﷺ سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کے تمام اقوال مبارکہ افعال مقدسہ اعمال متبرکہ احوال کریمہ سے دلی محبت کرے جس چیز کو بھی پیارے نبی ﷺ سے نسبت ہوا سے بھی دل سے محبوب رکھے۔ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت سکو دل سے پسند کرے جس شخص میں یہ کمالات حمیدہ اوصاف جلیلہ ہونگے اسکے لئے بشارت ہے کہ دنیا میں ہی جنت اسکے لئے واجب ہو چکی ہے۔ اب جئے گا تو جنتی ہو کر مرے گا تو جنتی ہو کر اٹھے گا تو جنتی حضرات کے زمرے میں۔ مذکورہ کمالات کیساتھ ساتھ جسے جہاد کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے تو پھر جنت ہی نہیں جنت کے اعلیٰ درجات اور وہ بھی بے شمار درجات نصیب ہونگے۔ جہاد اکثر فرض کفایہ ہوتا ہے کبھی فرض عین بھی ہوتا ہے۔

(۳۷۱۰) تلوار سے مراد تمام ہتھیار ہیں جو جنگ میں استعمال کئے جائیں چونکہ اس زمانے میں تلوار کا استعمال زیادہ ہوتا ہے تو اسی کا ذکر ہے آج کے زمانے میں گولی، گولہ، بندوق و توپ، راکٹ، میزائل اور دیگر اسلحہ جات کا بھی یہی حکم ہے انکے سائے تلے جنت ہے۔ جس تلوار کے سائے تلے جنت ہے تو وہ تلوار کفار کی بھی ہو سکتی ہے اور مسلمانوں کی بھی۔ کفار کی تلوار کے سائے تلے جنت کا یہ مطلب ہے کہ جو مسلمان دین کی حمایت میں کفار کی تلواروں سے شہید ہوں تو وہ جنت سے قریب اور بہت قریب ہیں۔ اور مسلمانوں کی تلواروں کے سائے تلے جنت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی تلواروں سے کفار کے دلوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تو گویا جنت اسی وقت ان تلواروں کے سائے میں ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ تلواروں کے سائے میں تو خود حضرات مجاہدین اسلام ہیں تو وہ اس وقت ہی جنت میں ہیں۔ ان صحابی نے شوق شہادت میں میان جیسی تلوار لی اور میدان کارزار میں پہونچے اور فن سپہ گری کے جوہر دکھائے کفار کے کشتوں کے پشتے لگائے اور آخر کار جام شہادت نوش فرمایا۔ اسلام پر قربان ہونے والے حضرات شہداء کرام کی شہادت پر ہم جیسوں کی ہزاروں زندگیاں قربان۔

(۳۷۱۱) انسان کے جسم میں اپنی روح جسم کی تربیت کرتی ہے بعد شہادت سبز پرندوں کے جسموں میں امانت کے طور پر رکھیں جیسے پنجرے میں پرندہ۔ اب روحیں اپنے اجسام کی طرح سبز پرندوں کے جسموں کی تربیت نہیں کرتیں اور نہ ہی وہ اجسام ان روحوں کے اپنے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہیں جیسے دنیا میں ہمارے لئے لباس و مکان۔ یہ جنت کی غذا اور پانی بھی ارواح کے لئے ہے ان سے جسم پرورش نہیں پاتے اور ان روحوں کا اڑنا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ایسا ہی ہے جیسے ہمارا ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ حضرات شہداء کرام کی ارواح مبارکہ کے جنت میں ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ انکی قبور مبارکہ ان کی روحوں سے خالی ہوں یا جسم گل سڑ کر بے کار ہو گئے ہوں۔ یہ روحانی و نورانی معاملہ ہے حضرات شہدا کرام کی روحیں جنت میں بھی ہیں اور اپنی اپنی قبور مبارکہ میں بھی اور پھر اس جہان کی بھی سیر کرتی ہیں دنیا والوں کو جانتی پہچانتی بھی ہیں۔ اپنے ماحول میں اسکو یوں سمجھئے کہ ہماری آنکھ کا نور آسمان پر پہونچنے کے باوجود ہماری آنکھوں میں بھی بدستور رہتا ہے اگر نہ رہے تو ہم اندھے ہو جائیں یا جیسے سورج کی شعاعیں زمین پر پہونچ کر بھی تمام فضا میں رہتی ہیں آسمان پر بھی اور سورج میں بھی رہتی ہیں۔ حضرات شہداء کرام کو ابھی تو جنت میں کھانے پینے کی اجازت ہے مگر حوروں کو چھونے کی اجازت نہیں وہ اجازت تو بعد قیامت ہوگی جب اپنے جسم کیساتھ یہ روحیں جنت میں داخل ہوں گی۔ حضرات شہداء کرام زندہ بھی ہیں اور جنت میں بھی ہیں۔

اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَّمْضِىْ لِاَمْرِىْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدْ)

پھر یہ کہ مقرر کرلو تم اسکی جگہ اسکو جو جاری کرے میرے حکم کو۔

(۳۷۰۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَرِيَّةٍ فَمَرَّ

ترجمہ: حضرت ابو امامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکلے پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چھوٹے لشکر میں تو گزرے

رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَىْءٌ مِّنْ مَّآءٍ وَّبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا

ایک شخص ایک غار پر کہ اس غار میں کچھ پانی تھا اور سبزی تھی تو کہنے لگے اپنے دل میں یہ کہ قیام کرلیا جائے اس غار میں اور علیحدگی اختیار کرلے دنیا سے

فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ

تو اجازت مانگی انہوں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک میں نہیں بھیجا گیا ہوں یہودیت کیساتھ

وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّىْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور نہ نصرانیت کیساتھ اور لیکن میں بھیجا گیا ہوں حنفیت کیساتھ جو آسان ہے اسکی قسم محمد کی جان جسکے دست قدرت میں ہے جانا صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِى الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدْ)

بہتر ہے دنیا سے اور اس سے جو کچھ دنیا میں ہے اور کھڑا ہونا تم میں سے کسی کا غازیوں کی صف میں بہتر ہے اسکی ساٹھ سال کی نمازوں سے۔

(۳۷۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَزَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو جہاد کرے راہ خدا میں اور نہ نیت کرے مگر ایک چھوٹی سی رسی کی تو اس کیلئے وہی ہے جسکی نیت کی ہے اس نے۔

(۳۷۰۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَضِىَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے

وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ

اور پیارے محمد ﷺ کے برگزیدہ رسول ہونے سے تو واجب ہوگئی اس کیلئے جنت تو تعجب فرمایا اس پر حضرت ابوسعید نے تو عرض کیا حضرت ابوسعید نے

3707 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू उमामा से मरवी उन्होंने फरमाया कि हम निकले प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक छोटे लश्कर में तो गुजरे एक शख़्स एक ग़ार पर कि उस ग़ार में कुछ पानी था और सब्ज़ी थी तो कहने लगे अपने दिल में यह कि क़याम कर लिया जाये उस ग़ार में और अलैहदगी इख़्तेयार कर लें दुनिया तो इजाजत मांगी उन्होंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से इस बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मैं नहीं भेजा गया हूँ यहूदियत के साथ और नस्रानियत के साथ और लेकिन मैं भेजा गया हूँ हनफ़ियत के साथ जो आसान है, उसकी क़सम मोहम्मद की ज़ान जिसके दस्ते कुदरत में है जाना सुबह व शाम अल्लाह तआला की राह में बेहतर है दुनिया से और उससे जो कुछ दुनिया में है और खड़ा होना तुममें से किसी का ग़ाज़ियों की सफ़ में बेहतर है उसकी 60 साल की नमाज़ों से।

3708 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो जिहाद करे राहे खुदा में और न नियत करे मगर एक छोटी सी रस्सी की तो उसके लिये वही है जिसकी नियत की है उसने।

3709 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो राज़ी हुआ अल्लाह तआला के रब होने से और इस्लाम के दीन होने से और प्यारे मौहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पुरगज़ीदा रसूल होने से तो वाजिब हो गयी उसके लिये जन्नत तो तअजुब्ब फ़रमाया इस पर हज़रते अबू

جنت میں بعد موت نیند نہیں یہاں سونے سے مراد عیش وآرام ہے۔ جیسے قبر میں نکوکار مومن سے فرشتے کہیں گے سوجا دلہن کے سونے کی طرح وہاں۔ یہ سونا مراد نہیں ہے جو جاگنے کا مقابل ہے بلکہ بے فکری آرام عیش وعشرت مراد ہے۔ محاورے میں نیند کو غفلت اور زیادہ عیش سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس حدیث شریف کے اخیر میں قرآن کریم کی تین آیات کریمہ ہیں اب کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔

شان نزول۔ اکثر حضرات مفسرین کرام کا قول ہے کہ یہ آیت کریمہ شہداء احد کے بارے میں نازل ہوئی سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے بھائی جنگ احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں سونے کی قندیلیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور مزے کر رہے ہیں تاکہ وہ جنت ونعمت میں بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے نہ بیٹھ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری خبر انہیں پہونچاؤں گا تو یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اگرچہ یہ آیت کریمہ شہدائے احد کے حق میں نازل ہوئی مگر قیامت تک کے تمام شہداء کی زندگی کو ثابت فرمارہی ہے کیونکہ عبارت عام ہے اس میں کوئی قید نہیں ہے۔ شہداء کرام کے جسم وروح دونوں زندہ ہیں اسی لئے ان کے اجسام قبروں میں گلنے سڑنے سے محفوظ ہیں البتہ ان کی حیات ہماری قوت احساس سے بالاتر ہے اسلئے کہ ان پر موت کے بعض احکام بھی جاری ہوتے ہیں۔ روزی سے روحانی روزی یعنی ثواب قبر نہیں وہ بھی مومن پاتے ہیں یہاں تو جنت کے پھل میوے کھاتے ہیں۔ زمانہ صحابہ میں اور اسکے بعد بھی بکثرت دیکھا گیا کہ حضرات شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تر وتازہ پائے گئے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو جو مومن ابھی تک شہید نہیں ہوئے ہیں آئندہ شہید ہوکر وہ ان کے پاس پہونچنے والے ہیں۔ انکے استقبال کی خوشیاں منارہے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں اس

آیت کریمہ سے ایک تو شہداء کی زندگی کا پتہ چلا اور دوسرے یہ کہ وہ شہداء اپنے پسماندگان کو جانتے ہیں اور اب بھی ان کے حالات سے باخبر ہیں کہ وہ دنیا میں ایمان وتقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور قیامت کے دن امن وچین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور وہ زندہ ہیں نیکیاں کر رہے ہیں ورنہ خوشی کے کیا معنی حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی مسلمان کی بیوی اس سے لڑتی ہے تو جنت سے حور پکارتی ہے اسے مت ستا یہ ہمارے پاس آنے والا ہے۔ حور دور سے سنتی بھی ہے دیکھتی بھی ہے اور انجام کو بھی جانتی ہے پھر حضور انور ﷺ کے علم پاک کا کیا پوچھنا۔ شعر

دیکھو اللہ یعطی انا قاسم

جکو جو کچھ ملا انکے دربار سے (یا نبی)

ہمارے حضور انور ﷺ تو علم الاولین والآخرین ہیں آپکا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔

حدیث شریف میں حضور انور ﷺ نے فرمایا جس کسی کے راہ خدا میں زخم لگا وہ قیامت کے دن ویسا ہی آئے گا جیسا کہ زخم لگنے کے وقت تھا اسکے خون میں مشک کی خوشبو ہوگی اور رنگ خون کا۔ حدیث شریف میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگی ہو حدیث شریف میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں سوائے قرض کے کافروں کے اجر ضائع اور برباد ہیں کہ انھوں نے ایمان قبول ہی نہیں کیا شہید کا ثواب بہت ہے کیونکہ اوروں نے تو مال ووقت وغیرہ قربان کئے اور شہید نے جان قربان کی چونکہ جان سب سے اعلیٰ ہے تو انعام بھی کامل ہے مومن کا اجر ضائع نہیں ہوتا۔ مومن بارگاہ الٰہی وبارگاہ محبوب الٰہی کا گستاخ نہیں ہے اور ان کی بارگاہوں کا گستاخ مومن نہیں ہوتا بلکہ کافر ہوتا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۹)

(۳۷۱۲) اللہ ورسول پر ایمان لانے میں سارے ایمانیات کا ذکر آگیا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو ایمان لائے اللہ پر اور رسولوں پر اسکے وہی ہیں بڑے سچے اور گواہی دینے والے اپنے مالک کے حضور تو انکے لئے ثواب ہے انکا اور نور ہے انکا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۸۵) ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! یقین رکھو تم اللہ پر اور اسکے رسوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴۴) اللہ و

اَعِدْهَا عَلَىَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ اُخْرٰى يَرْفَعُ

دوبارہ بیان فرمایئے ان کلمات طیبات کو مجھ سے یارسول اللہ تو دوبارہ بیان فرمائے یہ کلمات طیبات حضرت ابو سعید سے پھر فرمایا کہ ایک دوسری چیز بھی ہے کہ بلند فرماتا ہے

اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِى الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ

اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے بندے کے سو درجے جنت میں اور ہر درجے کے درمیان فاصلہ اس فاصلے کی طرح ہے جو زمین و آسمان کے درمیان ہے عرض کیا حضرت ابو سعید نے

وَمَا هِىَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (رواہ مسلم)

اور وہ کیا چیز ہے یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں، جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں، جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔

(۳۷۱۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک جنت کے دروازے

تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

تلواروں کے سائے تلے ہیں تو کھڑے ہو گئے ایک شخص خستہ حال تو عرض کیا اے حضرت ابو موسیٰ! آپ نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ

کہ فرماتے ہیں ایسا؟ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا ہاں تو لوٹے وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف اور کہنے لگے میں کرتا ہوں تم کو سلام رخصت پھر توڑ ڈالی

جفن سيفه فالقاه ثم مشى بسيفه الى العدو فضرب به حتىٰ قتل. (رواہ مسلم)

تلوار کی میان اور پھینک دی میان پھر چلے اپنی تلوار لیکر دشمن کی طرف پھر خوب حملے کئے اس تلوار سے یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔

(۳۷۱۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّهٗ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اصحاب پاک سے جب شہید کئے گئے تمہارے دینی بھائی

يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِىْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا

احد کے دن تو رکھدیا اللہ تعالیٰ نے انکی روحوں کو سبز پرندوں کے پوٹوں میں، جاتی ہیں روحیں جنت کی نہروں پر تو کھاتی ہیں روحیں جنت کے پھلوں میں سے

सईद ने तो अर्ज़ किया हज़रते अबू सईद ने दोबारा बयान फ़रमाइये इन कल्माते तय्यबात को मुझसे या रसूलल्लाह! तो दोबारा बयान फ़रमाये कल्माते तय्यबात हज़रते अबू सईद से फिर फ़रमाया कि एक दूसरी चीज़ भी है कि बुलन्द फ़रमाता है अल्लाह तआला उसके सबब से बंदे के सौ दर्जे जन्नत में और हर दर्जे के दरमियान फ़ासला उस फ़ासले की तरह है जो ज़मीन व आसमान के दरमियान है, अर्ज़ किया हज़रते अबू सईद ने और वो क्या चीज है या रसूलल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जिहाद करना अल्लाह तआला की राह में जिहाद करना अल्लाह तआला की राह में जिहाद करना अल्लाह तआला की राह में।

3710 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू मूसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक जन्नत के दरवाजे तलवारों के साये तले हैं तो खड़े हो गये एक शख़्स खस्ताहाल तो अर्ज़ किया ऐ हज़रते अबू मूसा! आपने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं ऐसा? हज़रते अबू मूसा ने फ़रमाया हाँ, तो लौटे वो शख़्स अपने साथियों की तरफ़ और कहने लगे मैं करता हूँ तुमको सलामे रुख़सत फिर तोड़ डाली तलवार की मियान और फेंक दी मियान फिर चले अपनी तलवार लेकर दुश्मन की तरफ़ फिर खूब हमले किये उस तलवार से यहाँ तक कि शहीद कर दिये गये।

3711 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया अपने अस्हाबे पाक से जब

رسول کو ملا کر بولنا جائز ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی بولی ہے۔ اللہ و رسول کو ملا کر بولنا جان ایمان ہے۔ ایمان والوں کی پہچان ہے مرتے دم تک کسی مومن کو کسی ایمانی بات میں تردد نہ ہونا چاہیے چونکہ اعتبار خاتمے کا ہوتا ہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا گناہ و بدعملی عملی شک ہے۔ مومن کامل وہ ہے جو اعتقادی اور عملی دونوں قسموں کے شکوک سے دور رہے۔ ایمان کے بعد ہی تمام نیک اعمال کا اعتبار ہے۔ کافر کی کوئی نیکی نیکی نہیں۔ نہ ہی اس سے قبولیت کا کوئی رشتہ ہے۔ جڑ کٹ جانے پر شاخوں کو پانی دینا بے سود و بیکار ہے۔ جہاد وہ افضل ہے جو ہر قسم کے مال اور جان سے کیا جائے اور کچھ بچا نہ رکھا جائے کہ مجاہد خود بھی میدان کارزار میں جائے اور ہر طرح کا اپنا مال بھی راہ خدا میں خرچ کرے اور فخر محسوس کرے۔ دوسرے قسم کا مومن وہ ہے جو کسی کو فائدہ نہ پہونچا سکے مگر کسی کو نقصان بھی نہ پہونچائے۔ مسلمانوں کو اس کی طرف سے خوف و خطرہ نہ ہو بلکہ امن میں ہوں اور ہر شخص یہ سمجھتا ہو کہ اس سے ہمیں نقصان نہیں پہونچے گا۔ اس قسم کے لوگ بھی دنیا میں تھوڑے ہیں۔ تیسرے قسم کا مومن وہ ہے کہ اسکے دل میں خیال آتا ہے کہ جائز و ناجائز جس طرح بھی ہو۔ ذلت، عزت، شہرت جمع کی جائے مگر وہ خوف الٰہی سے اپنی خواہشات پر کنٹرول کرے کہ میرا مالک و مولیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے ایسا شخص بھی مجاہد ہے کہ یہ اپنے نفس سے جہاد کر رہا ہے اور اسے بری سمت جانے سے روک رہا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور لیکن جس نے خوف کیا کھڑے ہونے کا مالک کے سامنے اپنے اور روکا نفس کو خواہش سے تو بے شک جنت وہی ٹھکانہ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۹۴)

(۳۷۱۳) روح قبض کرنا فرشتوں کا کام ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا مگر چونکہ روح نکالنے کا کام اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کا کام اللہ تعالیٰ کا کام ہوتا ہے اسلئے یہاں روح قبض کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ روح کا قبض کرنا حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور مجازاً ملک الموت کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو بخش دے تو وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا نہیں کرتا کیونکہ وہاں کے عیش خالص ہیں اور دنیا کے عیش مصیبتوں سے مخلوط ہیں۔

کفار تو وہاں کے عذاب کا سنگین پروگرام دیکھ کر دنیا میں آنے کی تمنا کرتے ہیں مگر جھڑک دیئے جاتے ہیں دنیا میں آنے سے مراد یہ ہے کہ اس جسم عنصری کیساتھ عمل کرنے کیلئے دنیا میں آنا اس کام کیلئے دنیا میں آنا نہیں ہوگا۔ دنیا میں سیر کیلئے ارواح شہداء و اولیاء کا آنا حق ہے۔ بعض حضرات اولیاء کرام نے تو ان ارواح مبارکہ سے ملاقات بھی فرمائی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں شب معراج تمام حضرات انبیاء کرام نے نماز ادا فرمائی۔ اون والوں سے مراد دیہاتی لوگ ہیں جو اس زمانے میں عموماً اون کے خیموں میں رہا کرتے تھے۔ اور ڈھیلے والوں سے مراد شہری لوگ ہیں جو مکانات بنا کر رہتے ہیں۔ مقصد حدیث شریف یہ ہے کہ تمام جہان کی بادشاہت سے راہ خدا میں مجھے شہید ہونا زیادہ پیارا ہے۔ اس حسین تمنا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو شہادت کا ثواب عطا فرمایا کیونکہ نیکی کی تمنا کرنا یہ بھی نیکی ہے پھر یہ کہ پیارے نبی ﷺ کا وصال شریف خیبر والے زہر سے ہوا اور زہر سے وصال فرمانا یہ بھی شہادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا یہ والی شہادت آپ کو عطا نہ ہوئی چونکہ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اے رسول آپ پہونچا دیں وہ جو نازل فرمایا گیا آپ کی طرف آپکے رب کی بارگاہ سے اور اگر ایسا نہ کیا آپ نے تو نہیں پہونچایا آپ نے اسکا پیغام اور اللہ حفاظت فرمائیگا آپکی لوگوں سے بے شک اللہ نہیں دیتا ہے ان لوگوں کو جو بے ایمان ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۴)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ حضور انور ﷺ نے کوئی تبلیغی حکم چھپایا نہیں۔ لہٰذا وقت وصال دوات و قلم طلب فرمانا اور پھر کچھ نہ لکھنا کسی تبلیغی حکم کی بنا پر نہ تھا گزشتہ بیان کیے ہوئے احکام میں سے کوئی حکم تحریر فرمانا مقصود تھا۔ ورنہ اس آیت کریمہ کا خلاف ہوگا۔ کفار آپ کو شہید نہ کر سکیں گے۔ اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے حضرات صحابہ کرام حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں پہرہ دیا کرتے تھے اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد وہ پہرہ اٹھا لیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا فرمایا تمام کفار حضور انور ﷺ کے دشمن اور حضور انور ﷺ اکیلے مگر اکیلے سب پر غالب آئے اور کسی کا داؤ آپ پر نہ چل سکا۔ کوئی نبی جہاد میں کفار کے ہاتھوں شہید نہ ہوئے جو نبی

وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِیْلِهِمْ

پھر بسیرا لیتی ہیں سونے کی قندیلوں میں جو قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں عرش کے سائے میں پھر پاتے ہیں حضرات شہداء کرام اپنے کھانے اپنے پینے اپنے آرام کی خوشی

قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّةِ لِئَلَّا یَزْهَدُوْا فِی الْجَنَّةِ

تو کہتے ہیں کہ کون ہے جو پہونچا دے خبر ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے کہ ہم زندہ ہیں جنت میں تاکہ نہ ہو جائیں وہ بے رغبت جنت کے بارے میں

وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ

اور نہ کریں بے دلی و بزدلی جہاد کے وقت تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں پیغام پہونچاؤں انکو تمہاری طرف سے تو نازل فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اور مت گمان کرنا انکو

قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ. فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

جو قتل کر دیے گئے اللہ کی راہ میں، مردہ، بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں خوش ہیں اس سے جو عطا فرمایا انکو اللہ نے اپنے کرم سے

وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ.

اور خوشیاں مناتے ہیں انکی جو نہیں ملے ہیں ان سے انکے پیچھے رہ گئے دنیا میں یہ کہ نہ خوف ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے

یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

خوشیاں مناتے ہیں رحمت پر اللہ کی اور کرم پر اور بیشک اللہ نہیں ضائع فرمائیگا ایمان والوں کے ثواب کو۔

(۳۷۱۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَةِ اَجْزَاءٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان والے دنیا میں تین قسم پر ہیں

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ

جو ایمان لائیں اللہ تعالیٰ پر اور اسکے پیارے رسول پر پھر شک میں نہ پڑیں اور جہاد کریں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے راہ خدا میں اور جو شخص

یَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (رَوَاهُ اَحْمَدْ)

کہ امن میں رہیں اس سے لوگ اپنے مالوں پر اپنی جانوں پر پھر جو شخص کہ جب قریب پہونچا لالچ کے تو چھوڑ دے لالچ کو اللہ عزوجل کیلئے۔

शहीद किये गये तुम्हारे दीनी भाई ओहद के दिन तो रख दिया अल्लाह तआला ने उनकी रुहों को सब्ज़ परिन्दों के पोटों में, जाती हैं रुहें जन्नत की नहरों पर तो खाती है रुहें जन्नत के फलों में से फिर बसेरा लेती हैं सोने की किन्दीलों में जो किदीलें लटकी हुई हैं अर्श के साये में फिर पाते हैं हजरते शोहदा ए किराम अपने खाने अपने पीने अपने आराम की खुशी तो कहते हैं कि कौन है जो पहुचा दे ख़बर हमारे भाईयों को हमारी तरफ़ से कि हम ज़िंदा हैं जन्नत में ताकि न हो जायें वो बे रग़बत जन्नत के बारे में और न करें बेदिली व बुजदिली जिहाद के वक़्त तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने मैं पैग़ाम पहुंचाऊँ उनको तुम्हारी तरफ़ से तो नाज़िल फ़रमाया अल्लाह तआला ने "और मत गुमान करना उनको जो कत्ल कर दिये गये अल्लाह की राह में मुर्दा बल्कि जिंदा हैं, अपने रब के पास रिज़्क दिये जाते हैं, खुश हैं उससे जो अता फ़रमाया उनको अल्लाह ने अपने करम से और खुशियाँ मनाते हैं उनकी जो नहीं मिले हैं उनसे उनके पीछे रह गये दुनिया में यह कि न ख़ौफ़ है उन पर और न वो ग़मग़ीन होंगे खुशिया मनाते हैं रहमत पर अल्लाह की और करम पर और बेशक अल्लाह नहीं ज़ाय फ़रमायेगा ईमान वालों के सवाब को।

3712 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया ईमान वाले दुनिया में तीन किस्म पर हैं जो ईमान लायें अल्लाह तआला पर और उसके प्यारे रसूल पर फिर शक में न पड़ें और जिहाद करें अपने मालों से अपनी जानों से राहे खुदा में और जो शख़्स कि अमन में रहें उससे लोग अपने मालों पर अपनी जानों पर फ़िर जो शख़्स कि जब करीब पहुंचा लालच के तो छोड दे लालच को अल्लाह तआला के लिये।

شہید کئے گئے ان پر جہاد فرض نہ ہوا۔ کفار جن وانس کو آپ پر قابو نہ ملے گا۔ دیگر مخلوقات تو پہلے ہی سے آپ کی مطیع وفرمانبردار ہیں۔ شجر وحجر آپکا کلمہ پڑھتے اور چاند سورج اشارے پر کام کرتے ہیں۔ شعر

شمس لوٹا لیا چاند ٹکڑے کیا سنگریزوں نے بھی انکا کلمہ پڑھا
جسطرح کہہ دیا اسطرح ہو گیا یہ نبی دونوں عالم کا سلطان ہے

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۸۵)

اگر کوئی کافر آپ کو شہید کر دیتا تو بظاہر اس آیت کریمہ کے خلاف ہوتا۔ تمام روئے زمین کے شہدائے کرام کی شہادتوں کا ثواب پیارے نبی ﷺ کو بھی عطا ہوتا ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ ہی کے حکم اور تبلیغ سے شہادتیں ہو رہی ہیں۔

(۳۷۱۴) ہر نا سمجھ بچہ خواہ کافر کا ہو یا مسلمان کا وہ جنتی ہے حتیٰ کہ کچا گرا ہوا بچہ بھی جنتی ہے اگرچہ مومن کا بچہ جنت کے اعلیٰ مقام میں ہوگا اور کافر کا بچہ ادنیٰ مقام میں یا دیگر اہل جنت کا خادم ہوگا۔ کفار عرب اپنی لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے یعنی انہیں زمین میں گاڑ دیتے تھے وہ بچیاں بھی جنتی ہیں۔ جن روایات میں اسکے خلاف ہے وہ اس حدیث شریف سے منسوخ ہیں۔ اللہ تعالیٰ بنا گناہ کسی کو جہنم میں نہ ڈالیگا۔ جنت میں اور بھی مومن ہونگے ان چار قسموں کے علاوہ بھی مگر ان چار کا ذکر اسلئے فرمایا کہ یہ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ جنت تین طرح ملیکی کسبی طور پر یعنی اپنے اعمال سے عطائی طور پر اپنے بزرگوں کی اعمال کی وجہ سے وہبی طور پر صرف عطائے ذوالجلال سے۔ دوزخ کسی کو بھی عطائی اور وہبی طور پر نہ ملیگی بلکہ یہ کسبی ہوگی اعمال بد کا نتیجہ اور عقائد بد کا ثمرہ ہوگی۔

(۳۷۱۵) مجاہدین اسلام کی مالی امداد یا موسم کے لحاظ سے کپڑے یا راشن یا ہتھیار فراہم کرنا غرض یہ کہ ہر وہ چیز جو مجاہدین کی ضرورت ہے وہ خرچ میں داخل ہے۔ کھیل کود، ناجائز گانے بجانے کے آلات۔ سنیما وفلم شراب وکیرم تاش کے پتے مراد نہیں کہ ان کا استعمال تو عام لوگوں کو ممنوع ہے اور ان مجاہدین کو تو اور بھی زیادہ ممنوع کہ یہ جان ہتھیلی پر رکھ کر راہ خدا میں ہیں اور شہادت کی موت انکے سامنے ہے۔ انہیں تو اس وقت خاص احتیاط اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا چاہیے۔ سرکاری ملازموں کا جب ریٹائر ہونے کا وقت قریب ہوتا ہے تو وہ اپنے کام میں بہت ہی احتیاط برتتے ہیں کہ کہیں ہماری بے احتیاطی ہماری پنشن پر اثر انداز نہ ہو جائے۔ گھر میں رہ جانا اس وقت درست ہوگا جبکہ جہاد فرض عین نہ ہو بلکہ فرض کفایہ ہو۔ جہاد کے فرض عین کے وقت تو ہر مسلمان کو جہاد کرنا چاہیے اس وقت گھر میں بیٹھے رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مومن اپنی زندگی میں جانی مالی دونوں قسم کے جہاد کرے۔

(۳۷۱۶) یہ کھرے ایمان والا مرد ہو یا عورت۔ کھرے ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اسکے عقائد بھی درست ہوں اور اعمال بھی اچھے ہوں کہ متقی و پرہیزگار ہو۔ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدوں کو سچا جانتا ہو ذوق وشوق سے کفار و مشرکین کو جہنم رسید کرے یا خود جام شہادت نوش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سچ کر دکھائے وہ تمام وعدے جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کر رکھے ہیں کیونکہ مومن ایمان لا کر اللہ تعالیٰ سے بہت سے وعدے کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت وعدے فرما لیتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ ایمان والوں میں سے ایسے مرد ہیں سچا کر دیا جنہوں نے وہ جو وعدہ کیا تھا انہوں نے پھر کچھ ان میں سے جنہوں نے پورا کر دیا اپنا ذمہ اور کچھ ان میں سے جو انتظار کر رہے ہیں اور نہ بدلے وہ کچھ بھی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ سیدنا حضرت عثمان غنی سیدنا حضرت طلحہ سیدنا حضرت سعید بن زید سیدنا حضرت حمزہ سیدنا حضرت ابن مصیب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر مانی تھی کہ وہ جب حضور انور ﷺ کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ ان کی نسبت اس آیت کریمہ میں ارشاد ہوا۔ کہ انھوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھا۔ کسی نے اپنی نذر پوری کر دی کہ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرمایا جیسے حضرت حمزہ و حضرت مصعب ابن عمیر اور کچھ انتظار میں ہیں کہ کب وقت آئے اور جام شہادت پئیں۔ جیسے حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ۔ یہ حضرات اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار فرمانے والے بھی۔ ان منافقین کو جو دلوں میں کفر کی بیماری رکھتے تھے انھیں اُبھارنا اور عبرت دلانا ہے جو اپنے عہد پر قائم

(۳۷۱۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَامِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَّقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان جان کہ قبض فرمائے اسکو اسکا مالک وہ پسند کرے

اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

لوٹنے کو تمہاری طرف حالانکہ بیشک ہو جائیں اسکی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سوائے شہید کے فرمایا حضرت عبدالرحمٰن ابن عمیر نے کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

مجھے شہید ہونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ محبوب ہے اس سے کہ ہوں میرے لئے اون والے اور ڈھیلے والے۔

(۳۷۱۴) حدیث شریف: عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعٰوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت حسنا بنت معاویہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حدیث شریف بیان فرمائی ہم سے میرے چچا نے تو فرمایا کہ میں نے عرض کیا پیارے نبی ﷺ سے

مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

کون ہوگا جنت میں؟ فرمایا پیارے نبی نے ہر نبی جنت میں ہوگا اور ہر شہید جنت میں ہوگا اور ہر بچہ جنت میں ہوگا اور ہر زندہ درگور بچہ جنت میں ہوگا۔

(۳۷۱۵) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا جو شخص کہ بھیج دے کچھ خرچہ راہ خدا میں اور خود اقامت پذیر رہے

فِيْ بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ

اپنے گھر میں تو اس کیلئے ہر درہم کے عوض سات سو درہم ہیں اور جو جہاد کرے بذات خود راہ خدا میں اور خرچ کرے اسکو اس راہ میں تو اس کیلئے

بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعَ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ہر درہم کے عوض سات لاکھ درہم ہیں پھر تلاوت فرمائی پیارے رسول نے یہ آیت کریمہ "اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے"۔

(۳۷۱۶) حدیث شریف: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت فضالہ ابن عبید سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے وہ فرماتے ہیں

3713 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं है कोई मुसलमान जान कि कब्ज फ़रमाये उसको उसका मालिक वो पसंद करे लौटने को तुम्हारी तरफ़ हालांकि बेशक हो जाये उसकी दुनिया और जो कुछ दुनिया में है सिवाये शहीद के फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने उमैर ने कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुझे शहीद होना अल्लाह तआला की राह में ज़्यादा महबूब उससे कि हों मेरे लिये ऊन वाले और ढीले वाले।

3714 हदीस शरीफ़:– हज़रते हुस्ना बिन्ते मुआविया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हदीस शरीफ़ बयान फरमाई हमसे मेरे चचा ने तो फ़रमाया कि अर्ज़ किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कौन होगा जन्नत में? फरमाया प्यारे नबी ने हर नबी जन्नत में होगा और हर शहीद जन्नत में होगा और हर बच्चा जन्नत में होगा और हर ज़िंदा दरगोर बच्चा जन्नत में होगा।

3715 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया जो शख्स कि भेज दे कुछ खर्चा राहे खुदा में और खुद अक़ामत पज़ीर रहे अपने घर में तो उसके लिये हर दिरहम के ऐवज़ सात सौ दिरहम है और जो जिहाद करे बज़ाते खुद राहे खुदा मे और उसको खर्च करे उसकी राह में तो उसके लिये हर दिरहम के ऐवज सात लाख दिरहम हैं फिर तिलावत फरमाई प्यारे रसूल ने यह आयाते करीमा "और अल्लाह बढ़ाता है जिसके लिये चाहता है"।

نہ رہ سکے۔ حضرات صحابہ کرام کی نیکیاں اتنی کامیاب ہیں کہ ان کی قبولیت کا پروانہ اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں عطا فرما دیا۔ وہ مردود ہے جو کہے کہ حضرات صحابہ کرام حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے بعد ایمان سے پھر گئے تھے اور انھوں نے اپنا دین تبدیل کر دیا تھا وہ اس آیت کریمہ کا منکر ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ وہ بالکل نہ بدلے۔ سیدنا حضرت انس ابن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ احد میں سنا کہ حضور انور ﷺ شہید کر دئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اب جینے کا مزہ کیا؟ جس راستے پر حضور انور ﷺ چلے ہیں میں بھی اسی راہ چلوں گا۔ یہ فرمایا اور تلوار اٹھائی اور مصروف جہاد ہو گئے بعد میں جب انکی نعش مبارک ملی تو ان کے جسم شریف پر ۸۲ زخم تھے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۱۸)

میدان قیامت میں لوگوں کے مختلف مقامات ہونگے اچھے اعمال والے اونچی جگہ ہونگے اور گھٹیا اعمال والے نیچی جگہ ہونگے۔ اور جنت میں سو درجے ہیں اور مومنین اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے جنت کے درجات پر فائز ہونگے۔ جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے سر اٹھانا اور ٹوپی گر جانا یہ ایک محاورہ ہے زیادہ بلندی کی طرف دیکھنے سے۔ جیسے چاند تاروں کو سر کے اوپر دیکھے تو ٹوپی گر جاتی ہے ایسے ہی ان شہداء کرام کی بلندیوں کو دیکھنے والوں کا یہی حال ہوگا۔ غالب یہی ہے کہ یہ ٹوپی سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوگی کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ صرف ٹوپی شریف زیب سر نہیں فرماتے تھے بلکہ ہمیشہ عمامہ شریف زیب سر فرماتے تھے۔ یہ تو پہلے درجے والے شہید کی شان تھی اب دوسرے درجے والے شہید کی شان جو کہ ایمان و عمل میں تو سچا پکا ہے مگر شجاعت و بہادری میں پہلے والے سے کچھ کم ہے کہ گمبھیر مواقع پر گھبرا جاتا ہے۔ تو متقی و پرہیزگار مومن کامل تو ہے مگر قدرتی طور پر اسکا دل کمزور ہے کہ میدان جہاد کے نام سے اسکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے جیسے اسکے جسم میں ببول کے کانٹے چبھ گئے ہوں۔ میدان کارزار میں پہونچا تو مگر جہاد نہ کر سکا مگر وہ تیر لگنے سے شہید ہو گیا اور یہ پتہ نہ چل سکا کہ تیر کس کا تھا۔ اب اس شخص کے پاس ایمان و تقویٰ تو ہے مگر شجاعت و بہادری دلیری و ہمت نہیں ہے کہ میدان کارزار میں پہونچ کر فن سپہ گری کے جوہر دکھا سکے۔ اسے پیارے نبی ﷺ نے دوسرے درجے کا حامل فرمایا۔ بہادر مومن و متقی بزدل مومن و متقی سے افضل ہے۔ تیسرا شخص کہ جسکا ایمان تو درست ہے مگر اعمال رنگ برنگے ہیں اعمال صالحہ اور اعمال غیر صالحہ کا مرتکب ہے تو ایسے شخص کو پیارے نبی ﷺ نے جید الایمان کھرے ایمان والا نہ فرمایا کیونکہ ایمان کا جید ہونا تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو اعمال مخلوط رکھتا ہوں مگر بہادر و دلیر ہو مرد میدان ہو کہ میدان کارزار میں فن سپہ گری کے جوہر دکھائے اور بہت سوں کو جہنم رسید کر کے خود بھی جام شہادت نوش کر لے تو یہ تیسرے درجے کا حامل ہے۔ بہادری سے تقویٰ افضل ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے غیر بہادر متقی کو غیر متقی بہادر پر مقدم فرمایا۔ تقویٰ انسان کو دربار الٰہی میں سرخروئی عطا فرماتا ہے۔ اور درجات کی بلندی کا زریں ذریعہ ہے۔ چوتھا درجہ اس مومن کا ہے جس نے اپنی زندگانی گناہوں میں گزاری وہ بزبان رسالت مومن بھی ہے اور شہید بھی کہ اس نے فاسق و فاجر ہونے کے باوجود میدان جہاد میں کفار کے کشتوں کے پشتے لگا دئے اور خود بھی انجام کار جام شہادت نوش فرمالیا۔ یہ مومن بھی ہے شہید بھی ہے اگرچہ چوتھے درجے میں ہے بدعملی سے کوئی مسلمان نہ تو کافر ہوتا ہے اور نہ محروم جنت یہی مذہب اہلسنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے گنہگار فاسق، فاجر کو مومن ہی ارشاد فرمایا ہے۔ جو مومن گنہگار کو کافر کہے جاہل ہے اور گنگ رہے وہ بھی جاہل ہے۔ مذہب اہل سنت ہی حق ہے

مذہب اہلسنت ہی ہے دین حق اسکی حد سے جو باہر نکل جائے گا
کل بروز قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائے گا

اس حدیث شریف کی روشنی میں شہید کی چار قسمیں ہیں (۱) متقی و بہادر (۲) متقی غیر بہادر (۳) بہادر غیر متقی (۴) بہادر فاسق۔ یہ سب مومن ہیں شہید ہیں۔ درجات میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام سنی مسلمانوں کو پہلے درجے کا مومن بنائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیه الصلوٰة والتسلیم۔

(۳۷۱۷) اس حدیث شریف میں مومن سے مراد مومن کامل ہے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ

کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول شہداء چار قسم کے ہیں ایک شخص تو کھرے ایمان والا مومن جو ملے دشمن سے

فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ

تو تصدیق کرے اللہ تعالیٰ کی یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے تو وہ شخص ہے کہ اٹھائیں گے لوگ اسکی طرف اپنی آنکھوں کو قیامت کے دن ایسے کہ بلند کیا اپنا سر

حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا اَدْرِىْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَرَجُلٌ

یہاں تک کہ گر گئی انکی ٹوپی، مجھے خبر نہیں کہ کیا حضرت عمر کی ٹوپی تھی یا پیارے نبی ﷺ کی ٹوپی تھی، فرمایا پیارے نبی نے کہ ایک شخص

مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ

وہ کھرے ایمان والا مومن ہے کہ ملے وہ دشمن سے گویا کہ چبھوئے گئے ہیں اسکی کھال میں خاردار درخت کے کانٹے بزدلی کی وجہ سے کہ لگا اسکو غائبانہ تیر

فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ

تو قتل کر دیا اسکو تو وہ دوسرے درجے میں ہے اور ایک شخص ایمان والا جس نے ملے جلے عمل کئے اچھے اور کبھی برے ملا وہ دشمن سے تو تصدیق کی اس نے

اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ

اللہ تعالیٰ کی یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو یہ تیسرے درجے میں ہے اور ایک شخص ایمان والا زیادتی کی جس نے اپنے آپ پر ملا وہ دشمن سے

فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِى الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

تو تصدیق کی اس نے اللہ تعالیٰ کی یہاں تک کہ وہ قتل کر دیا گیا تو یہ چوتھے درجے میں ہے۔

(۳۷۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُّؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مقتولین تین قسم کے ہیں، مومن جہاد کیا اس نے اپنی جان سے اپنے مال سے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهِمْ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ

راہ خدا میں پھر جب ملے دشمن سے تو جہاد کرے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اسکے بارے میں کہ وہ شہید آزمایا ہوا ہے

3716 हदीस शरीफ़:– हजरते फ़ूजाला इब्ने उबैद से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से वो फ़रमाते हैं कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल शोहदा चार क़िस्म के हैं एक शख़्स तो खरे ईमान वाला मोमिन जो मिले दुश्मन से तो तस्दीक करे अल्लाह तआला की यहाँ तक कि क़त्ल कर दिया जाये तो वो शख़्स है कि उठायेंगे लोग उसकी तरफ़ अपनी आंखों को क़यामत के दिन ऐसे कि बुलन्द किया अपना सर यहाँ तक कि गिर गयी उनकी टोपी, मुझे ख़बर नहीं कि क्या हजरते उमर की टोपी थी या प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की टोपी थी फ़रमाया प्यारे नबी ने कि एक शख़्स वो खरे ईमान वाला मोमिन है कि मिले वो दुश्मन से गोया कि चुभोये गये हैं उसकी ख़ाल में ख़ारदार दरख़्त के कांटे बुज़दिली की वजह से कि लगा उसको गायबाना तीर तो क़त्ल कर दिया गया उसको तो वो दूसरे दर्जे में है और एक शख़्स ईमान वाला जिसने मिले जुले अमल किये अच्छे और कभी बुरे, मिला वो दुश्मन से तो तस्दीक़ की उससे अल्लाह तआला की यहाँ तक कि क़त्ल कर दिया गया तो यह तीसरे दर्जे में है और एक शख़्स ईमान वाला ज़्यादती की जिसने अपने आप पर मिला वो दुश्मन से तो तस्दीक की उसने अल्लाह तआला की यहाँ तक कि वो क़त्ल कर दिया गया तो यह चौथे दर्जे में है।

3717 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मक़्तूलीन तीन क़िस्म के हैं,

جس کا ایمان وعقیدہ بھی پختہ ہو اور متقی و پرہیزگار بھی ہو۔ راہ خدا میں جان ومال کی قربانی بھی پیش کرتا ہو بہادر وصابر بھی ہو تو یہ اول درجے کا شہید ہے۔ اسکو جام شہادت پیتے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں نعمتوں کا ایسا قرب نصیب ہوتا ہے جو عام مومنین کو نصیب نہیں ہوتا۔ یہاں خیمہ سے مراد رحمت ونور کا خیمہ ہے اس کی حقیقت کو اللہ ورسول جانیں۔ اگر حضرات انبیاء کرام منصب نبوت سے سرفراز نہ ہوتے تو شہداء انکے برابر ہو جاتے مگر چونکہ حضرات انبیاء کرام اپنے منصب نبوت کی وجہ سے شہداء کرام سے افضل واعلیٰ برتر وبالا ہیں۔ نبی غیر نبی سے کروروں درجے اعلیٰ وبالا ہے اور نبی کا ہر عمل غیر نبی کی ہر نیکی سے کروروں گنا زیادہ ہے جب صحابی رسول کا چار سیر جَو خیرات کرنا غیر صحابی کے پہاڑ کی برابر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے تو نبی کی شان کا کیا کہنا۔ بعض نادانوں پر نبی کی برابری وہمسری کا بھوت سوار ہے انہیں درس عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ کتنے بیڑے اس بھنور میں ڈوب چکے ہیں۔ امم سابقہ پر بھی یہی عنصریت سوار تھا کہ نبی ہمارے جیسا بشر وانسان ہے قرآن کریم میں اسکی جا بجا مثالیں موجود ہیں انکا نام ونشان مٹا دیا گیا نیست ونابود کر دئے گئے۔ ایک نادان پر تو ایسا عنصریت سوار ہوا کہ اس نے لکھ مارا کہ انبیاء ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو اس میں بسا اوقات بظاہر امتی نبی کے مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ یہ اپنی نام نہاد عبادتوں پر گھمنڈ وغرور بھی ہے اور سابقہ کفار ومشرکین کی پیروی بھی لہٰذا دونوں کا انجام بھی وہی ہوگا جو پچھلوں کا ہوا ہے۔ حضرات انبیاء کرام سے برابری کا دعویٰ ہی کفر ہے اور بڑھ جانے کا خبط تو کریلا اور نیب چڑھے ہونے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس کفری عقیدے سے محفوظ رکھے آمین۔ پیارے نبی ﷺ بے مثال ان کی ہر ادا بے مثال ہے۔ جس طرح کلی کرنے سے منہ پاک وصاف ہو جاتا ہے اسی طرح شہادت شہید کے تمام گناہ مٹا دیتی ہے۔ تلوار تمام صغیرہ گناہوں کو تو مٹا دیتی ہے لیکن کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے کرم پر ہیں۔ چاہے تو معاف فرما دے۔ حقوق العباد اللہ تعالیٰ صاحب حق سے معاف کرا دیگا۔ خطا عموماً گناہ صغیرہ کو کہتے ہیں، جس کا تعلق حقوق العباد سے نہ ہو۔ شہید کے ذمہ جو حقوق العباد ہونگے یعنی قرض وغیرہ۔ وہ ادا ہی کرنا ہونگے۔ نماز جنازہ شرافت انسانی کے اظہار کیلئے ہے شہید اسکا زیادہ حقدار ہے۔ بچوں کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے حالانکہ وہ بے گناہ ہیں پیارے نبی ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی گئی حالانکہ پیارے نبی ﷺ معصوم ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات شہداء کرام پر نماز پڑھی یہاں تک کہ حضرات شہداء احد پر چند سال کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔ یہ بات ذہن میں پیدا نہ ہو کہ جب شہید کے گناہ معاف ہو گئے تو اب نماز کیوں؟ نماز جنازہ تو اظہار عظمت مومن کیلئے ہوتی ہے یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

تمام جنتی مسلمانوں کیلئے دروازے مقرر ہیں کہ روزے دار باب ریان سے جنت میں داخل ہونگے نماز فلاں باب سے مگر شہید کو یہ عظمت وشان حاصل ہوگی کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ اعتقادی منافق جسکے عقائد گندے ہوں اور ان گندے عقائد کی وجہ سے بے ایمان ہو مگر اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتا ہو اور بطور نفاق جہاد میں چلا بھی جائے اور وہاں اسے کچھ خرچ کرنا بھی پڑ جائے اور جان بھی گنوا دے تب بھی وہ دوزخی ہے کیونکہ جنتی ہونے کیلئے ایمان شرط ہے۔ منافقین اپنے منافقت پر پردہ ڈالنے کیلئے بھی جہاد میں چلے جاتے تھے۔ فساق وفجار اپنی کسی ظاہری نیکی سے جنتی نہیں ہو سکتا کبھی کبھی اللہ تعالیٰ فساق وفجار سے بھی اپنے دین کو قوت دیتا ہے۔ سب سے پہلے عقائد کی درستگی ضروری ہے چونکہ یہ بنیاد ہے اگر یہ درست ومضبوط ہے تو اعمال کی عمارت بھی ٹھیک ہوگی اور اگر بنیاد ہی کمزور ہے تو عمارت یقیناً بے ثبات ہوگی۔

(۳۷۱۸) فاجر سے مراد گنہگار حقوق اللہ میں گرفتار ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے علم کے مطابق عرض کیا کہ انہوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی لہٰذا پیارے نبی ﷺ ان پر نماز نہ پڑھو تاکہ آئندہ لوگ عبرت پکڑیں اور گناہوں سے دور ونفور رہیں۔ پیارے رسول ﷺ مقروض پر نماز جنازہ خود نہ پڑھتے حضرات صحابہ کرام سے پڑھوا دیتے تھے پیارے نبی ﷺ کی شان پردہ پوشی یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت عمر فاروق

فِىْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَايَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ

اللہ تعالیٰ کے قریب رحمت میں، اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے، نہیں فضیلت مآب ہوتے اس پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام مگر نبوت کے درجے کی وجہ سے

وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِىَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ

اور مومن ملے جلے کام کئے اچھے بھی برے بھی اور جہاد کیا اپنی جان سے اور اپنے مال سے راہ خدا میں پھر جب ملا دشمن سے تو جنگ کی

حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ

یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اس شہادت میں صفائی ہے کہ مٹا دے اسکے گناہ اور اسکی خطائیں بیشک تلوار خوب مٹانے والی ہے

لِلْخَطَايَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَىِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

خطاؤں کو داخل کیا جائیگا جنت کے دروزوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا اور نمائشی مسلمان جو جنگ کرے اپنی جان سے اور اپنے مال سے

فَاِذَا لَقِىَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِى النَّارِ اَنَّ السَّيْفَ لَايَمْحُو النِّفَاقَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

جب کھیلے کافر دشمن سے ملے تو جنگ بھی کرے یہاں تک کہ مارا جائے تو یہ جہنم میں ہے بیشک تلوار "کھرے پن" کو نہیں مٹاتی۔

(۳۷۱۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ جَنَازَةِ رَجُلٍ

ترجمہ: حضرت ابن عائذ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے جنازے میں

فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَاتُصَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ

پھر جب رکھا گیا جنازہ تو عرض کیا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے نہ نماز پڑھیں آپ ان پر یا رسول اللہ اسلئے کہ یہ شخص حقوق اللہ میں گرفتار ہیں

فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ

تب متوجہ ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ حضرات صحابہ کرام کی طرف تو فرمایا پیارے رسول نے کیا دیکھا ہے انکو کسی نے تم میں سے اسلامی کام میں

فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو عرض کیا ایک صحابی نے ہاں یا رسول اللہ پہرا دیا تھا اس نے ایک رات راہ خدا میں تو نماز پڑھی صحابی پر پیارے رسول اللہ ﷺ نے

मोमिन, जिहाद किया उसने अपनी जान से अपने माल से राहे खुदा में फिर जब मिले दुश्मन से तो जिहाद करे यहाँ तक कि क़त्ल कर दिया जाये तो फ़रमाया प्यारे नबी ने उसके बारे में कि वो शहीद आजमाया हुआ है अल्लाह तआला के करीब रहमत में अल्लाह तआला के अर्श के नीचे है, नहीं फज़ीलत मआब होते हैं उस पर हज़राते अम्बियाए किराम अलैहिस्सलाम मगर नुबुव्वत के दर्जे की वजह से और वो मोमिन जो मिले जुले काम किये अच्छे भी बुरे भी और जिहाद किया अपनी जान से और अपने माल से राहे खुदा में फिर जब मिला दुश्मन से तो जंग की यहाँ तक कि क़त्ल कर दिया गया फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस शहादत में सफ़ाई है कि मिटा दे उसके गुनाह और उसकी खतायें बेशक तलवार खूब मिटाने वाली है खताओं को, दाख़िल किया जायेगा जन्नत के दरवाज़ों में से जिस दरवाज़े से चाहेगा और नुमाईशी मुसलमान जो जग करे अपनी जान से और अपने माल से और जब मिले काफ़िर दुश्मन से तो जंग भी करे यहाँ तक कि मारा जाये तो यह जहन्नम में है बेशक तलवार "खुर्रे पन" को नहीं मिटाती।

3718 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने आइज से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक शख़्स के जनाज़े में फिर जब रखा गया जनाज़ा तो अर्ज़ किया अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने कि न नामज़ पढ़ें आप इन पर या रसूलल्लाह! इसलिये कि यह शख़्स हुकूकुल्लाह में गिरफ्तार हैं, तब मुतवज्जे हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज़राते सहाबा ए किराम की तरफ तो

اعظم یا دوسرے صحابہ کرام سے انکے گناہوں کی لسٹ طلب نہ فرمائی بلکہ انکے بارے میں نیکی کی گواہی طلب فرمائی کہ ایک صحابی کی پردہ پوشی ہو اور عیوب کسی پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی نیکی ظاہر ہو جائے۔

اپنی فطرت عصیاں کوش

ان کی رحمت پردہ پوش (یا رسول)

یہ بھی ذہن میں رہے کہ پیارے نبی ﷺ کا صحابہ کرام سے ان صحابی کی نیکی کے بارے میں دریافت فرمانا گواہی قائم کرنے کیلئے ہے جیسے اللہ تعالیٰ قیامت میں لوگوں سے گواہیاں لیکر فرمائیگا ورنہ پیارے رسول ﷺ تو ہر شخص کے ہر نیک و بد اعمال سے باخبر ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور ہو جائیں رسول تم پر نگہبان (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۲) پیارے نبی ﷺ نے دو قبروں پر گزر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے کیونکہ ان میں ایک چغل خور تھا کہ لگائی بجھائی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے خود کو نہ بچاتا تھا۔ کوئی نادان پیارے نبی ﷺ کے دریافت فرمانے سے یہ نادانی نہ برپا کرے کہ اگر پیارے نبی ﷺ کو علم غیب تھا تو پھر انکی نیکی کے بارے میں صحابہ سے کیوں دریافت فرمایا۔ دریافت فرمانے کی وجہ گواہی قائم کرنا تھا نہ کہ لاعلمی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ بھی بھرے محشر میں لوگوں سے دریافت فرمائیگا تو یہ دریافت فرمانا لاعلمی کی بنا پر نہ ہوگا۔ ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں گواہی دی کہ یا رسول اللہ ایک مرتبہ لشکر اسلام تھکا ماندہ آرہا تھا رات میں جنگل میں آرام کرنا چاہتا تھا ایک پہرہ دار کی ضرورت تھی کہ دشمن شب خون نہ مار دے اس موقع پر یہی تھے جنہوں نے تمام لشکر اسلام کو سلا دیا اور خود تمام رات جاگ کر پہرہ دیتے رہے انکا یہ کردار میں نے بچشم خود دیکھا ہے پیارے نبی ﷺ نے ان صحابی کے تمام گناہ نظر انداز فرما دئے اور ایک نیکی کی گواہی لیکر انکی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر انور پر اپنے نورانی ہاتھوں سے تین لپ مٹی بھی ڈالی۔ ان صحابی نے کتنے ہی گناہ کیوں نہ کئے ہوں مگر انکی ایک نیکی نے انکے تمام گناہ مٹا دئے اور پیارے نبی ﷺ کے نماز جنازہ پڑھنے اور مٹی دینے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے درجات سے نوازا۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عادل و ثقہ ہیں کوئی فاسق نہیں۔ یہ عقیدہ حق ہے۔ کیونکہ اگر

حضرات صحابہ کرام بتقضائے بشریت کوئی گناہ کر بھی لیتے تو بحر رحمت میں غوطہ لگا کر پاک و صاف ہو جاتے تھے۔ کوئی رافضی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرات صحابہ کرام فاسق و فاجر تھے۔ گناہ کرنا اور بات ہے فاسق ہونا یا فاسق رہنا یہ اور بات ہے۔ اول درجے کا جنتی وہ مومن ہے جو مرتے ہی روحانی طور پر اور محشر کے بعد بنا سزا پائے جسمانی طور پر اول ہی جنت میں جائے چونکہ ان صحابی کے تمام گناہ تو پہرہ دینے کی وجہ سے معاف ہو گئے اور میری نماز جنازہ پڑھا دینے سے درجات کی بلندی نصیب ہو چکی ہے۔ اب تو اول درجے کا جنتی ہونا یقینی ہو چکا ہے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی غیب دانی کہ آپ نے اپنے ان صحابی کا انجام و مآل بھی بیان فرما دیا۔ اور ایک ذہن بھی عنایت فرما دیا کہ میت کے برے اعمال کے متعلق پوچھ گچھ نہ کی جائے۔ کسی بھی مرنے والے کے اسکے جنازے میں گناہ بیان نہ کئے جائیں بلکہ عیب پوشی کی جائے۔ اسکے گناہوں پر پردہ ڈال جائے۔ مسلمان کو مرنے کے بعد اچھائی سے یاد کرنا چاہیے۔ ان صحابی کے حقوق العباد ہونگے بلکہ حقوق اللہ ہونگے۔ حقوق العباد بنا حق والے کے معاف کئے معاف نہیں ہوتے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ڈاکو پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ یہ فتنہ گر بھی ہے اور حقوق العباد میں گرفتار بھی۔ مذکورہ صحابی حقوق العباد میں گرفتار نہ ہونگے حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہوئی ہونگی لہٰذا یہ کوتاہیاں بھی ایک نیکی کی برکت سے نظر انداز فرما دی گئیں۔ حضرت فاروق اعظم کا ایک صحابی کو فاجر فرمانا انکے اپنے علم کے مطابق تھا حقیقت میں وہ پاک و صاف تھے۔ پیارے نبی ﷺ کو سبکے سعید و شقی جنتی و دوزخی ہونے کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور سکھایا آپکو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۴)

(۳۷۱۹) آلات جہاد میں اسلحہ بھی داخل ہے اور سامان جہاد لاد کر لے جانے والے اسباب بھی۔ اسلحہ میں جیسے تیر و تلوار نیزہ و بھالا۔ زرہ و ڈھال آج کے زمانے میں بندوق، توپ، راکٹ میزائل وغیرہ۔ سامان جہاد لاد کر لے جانے والے اسباب جیسے ہاتھی اونٹ گھوڑا اور آجکل جیپ، ٹرک، جہاز، ہیلی کاپٹر وغیرہ۔ یہ

وَحَثّٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اور ڈالی ان پر مٹی اور فرمایا پیارے رسول نے تمہارے ساتھی خیال کرتے تھے کہ تم دوزخی ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تم جنتی ہو

وَقَالَ يَاعُمَرُ اِنَّكَ لَاتُسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور فرمایا پیارے رسول نے اے عمر! نہیں پوچھا جائے گا تم سے لوگوں کے کردار کے بارے میں لیکن تم سے پوچھ تاچھ ہوگی اسلام کے بارے میں۔

﴿ بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ ترجمہ: آلات جہاد تیار کرنے کا باب ﴾

(۳۷۱۹) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ

حالانکہ پیارے رسول منبر شریف پر رونق افروز تھے فرما رہے تھے تیار کرو کفار کے مقابلے کیلئے اسکی جسکی تم طاقت رکھتے ہو خبردار! بیشک وہ قوت تیراندازی ہے

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خبردار! بیشک وہ قوت تیراندازی ہے خبردار! بیشک وہ قوت تیراندازی ہے۔

(۳۷۲۰) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے جلدی فتح کیا جائے گا تم پر

الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

روم اور کفایت فرمائے گا تم پر اللہ تعالیٰ نہ سستی کرے کوئی تم میں کا اپنے تیروں سے کھیلنے میں۔

(۳۷۲۱) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या देखा है इनको किसी ने तुममें से इस्लामी काम में? तो अर्ज़ किया एक सहाबी ने हाँ या रसूलल्लाह पेहरा दिया था इसने एक रात राहे खुदा में, तो नमाज़ पढ़ी उन सहाबी पर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और डाली उन पर मिट्टी और फ़रमाया प्यारे रसूल ने तुम्हारे साथी ख़्याल करते थे कि तुम दोज़खी हो और मैं गवाही देता हूँ कि बेशक तुम जन्नती हो और फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ उमर! नहीं पूछा जायेगा तुमसे लोगों के किरदार के बारे में लेकिन तुमसे पूछताछ होगी इस्लाम के बारे में।

(205) आलाते जिहाद तैयार करने का बाब

3719 हदीस शरीफ़:– हजरते उक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से हालांकि प्यारे रसूल मिम्बर शरीफ़ पर रौनक अफरोज़ थे फ़रमा रहे थे तैयारी करो कुफ़्फ़ार के मुकाबले के लिये उसकी जिसकी तुम ताक़त रखते हो ख़बरदार! बेशक वो कुव्वत तीरअंदाज़ी है ख़बरदार! बेशक वो कुव्वत तीरअंदाज़ी है ख़बरदार! बेशक वो कुव्वत तीरअंदाज़ी है

3720 हदीस शरीफ़:– हजरते उक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से जल्दी फ़तह किया जायेगा तुम पर रोम और किफ़ायत फ़रमायेगा तुम पर अल्लाह तआला, न सुस्ती करे कोई तुममें का अपने तीरों से खेलने में।

تمام چیزیں آلات جہاد میں داخل وشامل ہیں۔ پرانے زمانے میں تیراندازی کی مشق ضروری تھی اور آج کل بندوق چلانے توپ داغنے، کی مشق ضروری ہے جبکہ جہاد فی سبیل اللہ کی نیت ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور تیار کرو تم انکے لئے وہ جو جمع کر سکتے ہو تم قوت سے اور گھوڑے باندھ کر رکھنے سے۔ ڈراؤ تم اسکے ذریعہ دشمنوں کو اللہ کے اور دشمنوں کو اپنے اور دوسرے جو انکے علاوہ ہیں۔ نہیں جانتے تم ان کو اللہ جانتا ہے انکو اور وہ جو چیز تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں پورا دیا جائیگا تمہیں اور تم ظلم نہ کئے جاؤ گے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۳۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ جہاد کی طرح جہاد کی تیاری بھی عبادت ہے اور حسب موقع جہاد کی طرح فرض بھی ہے جیسے نماز کیلئے وضو۔ عبادت کے اسباب جمع کرنا ثواب اور گناہ کے اسباب جمع کرنا گناہ حج فرض کیلئے سفر کرنا فرض اور چوری کیلئے سفر کرنا حرام۔ جہاد کی تیاری کرنے والا مجاہد کی طرح عذاب قبر سے محفوظ ہوگا اور قیامت میں انشاء المولیٰ القدیر مجاہدین کیسا تھ اُٹھے گا بلکہ جہاد کی صحیح تمنا بھی عبادت ہے۔ شعر:

اپنی زندگانی میں یہ تو کر گئے ہوتے
انکے نام پر جیتے ان پہ مر گئے ہوتے (یانبی)

کفار کو ڈرانا دھمکانا اپنی قوت کا مظاہرہ کرنا اپنی بہادری بیان کرنا جائز ہیں غازی اپنی سفید داڑھی کو سیاہ بھی کر سکتا ہے کافروں پر رعب ڈالنے کیلئے ویسے خواہ مخواہ کالا خضاب کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن قرار دیا۔ مسلمانوں کے دو دشمن ہیں ایک چھپے ہوئے ایک کھلے ہوئے کھلے دشمن تو۔ کفار ومشرکین ہیں اور چھپے دشمن منافقین ہیں جنہیں تم ابھی تک نہ پہچان پائے دونوں سے محتاط رہو تمہاری آستینوں کے سانپ۔ منافقین کہ کفار پر سختی کرنے سے انکے دلوں پر ہیبت چھا جاتی ہے۔ غازی کے گھوڑے کی آواز سے جنات کو خوف آتا ہے (تفسیر روح البیان شریف) جہاد وغیرہ میں خرچ کرنا برباد نہ ہوگا بلکہ اصل مع منافع کے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضراتِ صحابۂ کرام کو جہادوں کی برکت سے غنی کر دیا۔ آخرت کا ثواب الگ ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے سامانِ جہاد فراہم کریں۔ عہد نبوی میں گھوڑ سواری شمشیر زنی تیراندازی کی مشق کرنا سامانِ جہاد میں سے تھا آج کے زمانے میں بندوق، توپ، ہوائی جہاز، آبدوز کشتیاں، میزائل، بم، اور بمبار اور مواصلاتی نظام اور اسکو تباہ کرنے والے سسٹم کا تیار کرنا اور استعمال کرنا اور فنونِ حربیہ کا سیکھنا اور ورزش کرنا سب سامانِ جہاد ہے ایسے ہی آئندہ جو آلاتِ حرب وضرب تیار ہوں وہ اس آیت کریمہ کی منشا میں داخل ہیں۔ گھوڑے کے بارے میں حضور انور سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص گھوڑا جہاد کی نیت سے پالتا ہے تو اس کے کھانے پینے بلکہ اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اجر ملتا ہے اور اسکی خوراک وغیرہ تک قیامت کے دن میزان میں وزن کی جائے گی یہ ساری تیاری ایک ظاہری سبب ہے فتح وظفر کا اصلی سبب تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہے اور جہاد کی تیاری میں جو کچھ خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اسکا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۳۳ تا ۴۳۵)

(۳۷۲۰) یہ بھی علم غیب نبوی کی جلوہ سامانیاں ہیں کہ آئندہ زمانے میں فتح ہونے والے ملک روم کی خبر اپنی حیات ظاہری میں عطا فرما رہے ہیں۔ ملک روم سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔ فتح روم کا سہرا بھی حضرت فاروق اعظم کے سر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے آئندہ ہونے والی بات کی خبر مرحمت فرمائی کہ دور فاروقی میں روم جیسی مضبوط ومستحکم سلطنت تمہارے قبضے میں ہوگی اور اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے شر سے اہل ایمان کو محفوظ فرما دیگا کیونکہ وہ تمہاری رعایا بن جائیں گے پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کو تعلیم وترغیب بھی دی کہ تمہیں ملک روم فتح کرنا ہے اور رومی لوگ تیراندازی میں ماہر ہوتے ہیں لہٰذا تم بھی تیراندازی سیکھو اور نہ صرف یہ کہ سیکھو بلکہ اس میں کمال حاصل کر و تا کہ وقت ضرورت انکے چھکے چھڑا سکو اور انکو منہ توڑ جواب دے سکو۔ اس سے غافل نہ رہنا روم سے جنگ کے وقت تمہارا یہ فن تمہارے کام آئیگا۔ اس تیراندازی کو کھیل فرمانا یہ برائے رغبت ہے کہ تیراندازی صورتاً تو کھیل لگتا ہے مگر حقیقت میں عبادت ہے چونکہ جہاد میں کام آنے والا فن ہے۔ تیراندازی دل لگی، فرحت

مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْقَدْ عَصٰى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو سیکھے تیر اندازی پھر چھوڑ دے تیر اندازی کو تو نہیں ہے وہ ہم میں سے یا اس نے نافرمانی کی۔

(۳۷۲۲) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَالَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا تشریف فرما ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں میں قبیلہ بنی اسلم کے وہ تیر اندازی کر رہے تھے پاپیادہ تو فرمایا پیارے رسول نے تیر چلاؤ اے اولاد اسماعیل اسلئے کہ تمہارے والد ماجد تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں دو فریقوں میں سے ایک کے ساتھ تو روک لیا انہوں نے اپنے ہاتھوں کو تو فرمایا پیارے رسول نے کیا ہوا تمہیں؟ تو دوسرے قبیلے والوں نے عرض کیا کہ ہم کیسے تیر چلائیں حالانکہ آپ تو فلاں قبیلے کیساتھ ہیں، فرمایا پیارے رسول نے تیر چلاؤ اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(۳۷۲۳) حدیث شریف: كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ اَبُوْطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوَاضِعِ نَبْلِهٖ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوطلحہ پیارے نبی ﷺ کیساتھ آڑ لیتے تھے ایک ڈھال کی اور تھے حضرت ابوطلحہ اچھے تیر انداز تو جب پھینکتے تھے حضرت ابوطلحہ تو اُچک کر ملاحظہ فرماتے تھے تو دیکھ لیتے تھے انکے تیر گرنے کی جگہ کو۔

(۳۷۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

(۳۷۲۵) حدیث شریف: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ

ترجمہ: حضرت جریر ابن عبداللہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ بل رہے ہیں پیارے رسول گھوڑے کی پیشانی

3721 हदीस शरीफ़:– हज़रते उकबा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो सीखे तरीअंदाजी फिर छोड़ दे तीरअंदाजी को तो नहीं है वो हममे से या उसने नाफ़रमानी की।

3722 हदीस शरीफ़:– हज़रते सलमा इब्ने अकू से मरवी उन्होंने फ़रमाया तशरीफ़ फ़रमा हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कुछ लोगों में कबीला ए बनी असलम के वो तीरअंदाजी कर रहे थे पैदल तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तीर चलाओ ऐ औलादे इस्माईल! इसलिये कि तुम्हारे वालिदे माजिद तीरअंदाज थे और मैं बनी फलाँ के साथ हूँ दो फरीकों में से एक के साथ तो रोक लिया उन्होंने अपने हाथों को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या हुआ तुम्हें? तो दूसरे कबीले वालों ने अर्ज़ किया कि हम कैसे तीर चलायें आप तो फलाँ कबीले के साथ हैं फ़रमाया प्यारे रसूल ने तीर चलाओ और मैं तुम सबके साथ हूँ।

3723 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू तलहा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ आढ़ लेते थे एक ढाल की और थे हजरते अबू तलहा अच्छे तीरअंदाज तो जब फेंकते थे हज़रते अबू तलहा तो उचक कर मुलाहेज़ा फ़रमाते थे तो देख लेते थे उनके तीर गिरने की जगह को।

3724 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बरकत घोड़ों की पेशानियों में है।

دسرور اور قوت وطاقت حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے بظاہر کھیل ہے مگر دل عبادت کا خواہاں ہے۔ اس حدیث شریف میں کھیل سے مراد غفلت کی چیز نہیں بلکہ رغبت کی چیز ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیارے نبی ﷺ کی اس پیاری حکمت بھری تعلیم پر عمل کیا اور ملک روم کو فتح فرمایا۔ کاش آج قوم مسلم کرکٹ اور فٹ بال کھیلنے کی جگہ فن سپہ گری کا ماحول بنائے۔ تیر اندازی، لکڑی چلانا، بندوق چلانا بم برسانا سیکھا جائے اور مسلم نوجوان علم کیساتھ ساتھ مجاہدانہ شان کے بھی مالک ہوں۔ حضور فاروق اعظم نے اپنے دور خلافت میں جن ممالک کو فتح فرمایا وہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) ملک روم (۲) ملک شام (۳) ملک ایران (۴) ملک عراق۔

(۳۷۲۱) تیر چلانا دین کی حمایت ونصرت کیلئے عبادت ہے اور اس یا کسی بھی عبادت کو غفلت وسستی کی وجہ سے بھلا دینا برا اور بہت برا ہے۔ کفران نعمت کے مترادف ہے ایسے لوگ ہم سے قریب نہیں ہماری جماعت سے نہیں۔ ہم ان سے راضی نہیں اور وہ پیارے نبی ﷺ کی نافرمانی کے بھی مرتکب ہیں۔ مسلمان کو ہر طرح چاق وچوبند رہنا چاہیے اور آلات حرب ودفاع سے خود کو آراستہ رکھنا چاہیے۔

(۳۷۲۲) جب پیارے نبی ﷺ نے ایک قبیلہ کیساتھ اپنے ہونے کا اعلان فرمایا تو دوسرے قبیلے والوں نے تیر چلانا بند کر دیا کہ پیارے نبی ﷺ انکے ساتھ ہو گئے اور ہم بے سہارا رہ گئے ہم کس کے بل بوتے پر تیر اندازی کریں دوسرے قبیلہ والوں کی اس عقیدت مندی اور سعادت مندی کو پیارے نبی ﷺ نے ملاحظہ فرمایا تو انہیں داد کرم سے نوازا کہ ہم دونوں قبیلوں والوں کیساتھ ہیں اور ہم دونوں ہی کے معاون ومددگار ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے دونوں کی دلجوئی ہمت افزائی فرمائی اور دونوں کی ڈھارس بندھائی۔

(۳۷۲۳) سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کے مواقع پر پیارے نبی ﷺ کے ساتھ رہتے اور ڈھال اس طرح لیتے کہ اپنے ساتھ ساتھ پیارے نبی ﷺ کو بھی ڈھال کی آڑ میں لے لیتے۔ ظاہری قرب بھی آپکا بے مثال تھا۔ بعض جنگوں میں تو حضرت طلحہ نے خود اپنے جسم پاک کو پیارے نبی ﷺ کیلئے ڈھال بنایا کہ دشمن کا تیر میرے جسم میں چھد جائے مگر پیارے نبی ﷺ کے جسم اقدس کو نہ چھو سکے۔ حضرت ابوطلحہ کامیاب تیر انداز تھے آپکا تیر کبھی خطا نہ کرتا تھا جب جاتا کفار کی ہتھیا کرتا۔ پیارے نبی ﷺ فرط مسرت میں اچک اچک کر اس منظر کو ملاحظہ فرماتے کہ اب کون جہنم رسید ہوا۔ آپ نے جنگ حنین میں اکیلے ہی بیس کفار کو ٹھکانے لگایا۔

(۳۷۲۴) گھوڑے سے مراد جہاد کا گھوڑا ہے پیشانی سے مراد پورا جسم ہے کہ اشرف اعضاء کو بول کر پورا جسم مراد ہے۔ جہاد کا گھوڑا بہت ہی برکتوں والا ہے اسکے بال بال میں برکت ہے۔

(۳۷۲۵) پیارے نبی ﷺ اپنے دست اقدس سے جہاد کے گھوڑوں کی خدمت فرماتے انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تاکہ صبح قیامت تک مسلمان سنت رسول سمجھ کر جہاد کے گھوڑوں کی خدمت بھی کریں اور ان سے محبت بھی کریں۔ کیونکہ یہ آلہ جہاد ہے۔ یہ کہ اگر شہید ہو گیا تو ثواب سے مالا مال ہے اور کفار کو قتل کیا تو ثواب کیساتھ ساتھ مال غنیمت سے بھی نوازا جائیگا آج اس سائنسی زمانے میں بھی جنگوں میں گھوڑوں کی ضرورت بدستور باقی ہے۔ قیامت تک گھوڑے کام آئیں گے۔

(۳۷۲۶) اگر کسی مومن کے گھوڑا پالا جہاد کیلئے یا حج کیلئے یا عمرہ کرنے کیلئے یا زیارت کرنے کیلئے یا اس نے اللہ واسطے راہ خدا میں گھوڑا وقف کیا اور اخلاص وللّٰہیت سے پالا کوئی دنیاوی غرض اسمیں شامل نہ تھی۔ کیونکہ اعمال کے ثواب ملنے کی شرط نیت پر ہے۔ اگر صرف اور صرف اللہ واسطے گھوڑے کو پانی پلایا دانہ گھاس کھلایا تو اسکا کھانا پانی اور پیشاب قیامت میں اعمال تلتے وقت سب نیکیوں کے پڑلے میں ہونگے۔

(۳۷۲۷) شکال کی یہ تفسیر یا خود پیارے نبی ﷺ نے فرمائی یا پھر سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اس انداز کے رنگ والے گھوڑے کو کیوں ناپسند فرمایا اسکی وجہ تو خود پیارے نبی ﷺ ہی جانتے ہیں نور نبوت سے۔ عقل کو اسمیں دخل نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے اس انداز کے کلر کے گھوڑے اصیل نہ ہوتے ہوں عیب دار ہوتے ہوں جیسی چستی وچالا کی گھوڑے میں ہونی چاہیے ویسی نہ ہوتی ہو۔

(۳۷۲۸) گھوڑا دوڑ جائز بلکہ سنت ہے ضمار کی صورت یہ ہے کہ گھوڑے کو بہترین غذا دیکر فربہ کیا جائے خوب موٹا تازہ کیا جائے پھر اسکی خوراک کم کر دی جائے اور کسی بند جگہ باندھ دیا جائے اور

بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

اپنی انگلیوں سے اور پیارے رسول فرمارہے ہیں گھوڑے کہ وابستہ ہے انکی پیشانی سے بھلائی روز قیامت تک ثواب وغنیمت۔

(۳۷۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے باندھا گھوڑا راہ خدا میں ایمان لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر

وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور تصدیق کرتے ہوئے اسکے وعدوں کی تو اسکا پیٹ بھرنا اور اسکا پانی پینا اور اسکی لید اور اسکا پیشاب اس شخص کی میزان میں ہونگے قیامت کے دن۔

(۳۷۲۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ ناپسند فرماتے تھے شکال کو گھوڑے میں اور شکال یہ ہے کہ ہو گھوڑا

فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْفِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔ (رواہ مسلم)

اسکے داہنے پاؤں میں سفیدی اور اسکے بائیں ہاتھ میں یا اسکے داہنے ہاتھ میں اور اسکے بائیں پاؤں میں۔

(۳۷۲۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ دوڑ کرائی ان گھوڑوں کی درمیان جنکا ضمار کیا گیا تھا مقام حفیاء سے

وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ

اور انتہا اس گھوڑ دوڑ کی مقام ثنیۃ الوداع تک تھی اور انکے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا اور گھوڑ دوڑ کرائی پیارے نبی نے ان گھوڑوں کے درمیان

الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

جنکا ضمار نہیں کیا گیا تھا مقام ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور انکے درمیان ایک میل کا فاصلہ تھا۔

(۳۷۲۹) حدیث شریف: كَانَتْ نَاقَةٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَاتُسْبَقُ

ترجمہ: تھی ایک اونٹنی پیارے رسول اللہ ﷺ کی نام رکھا جاتا تھا اسکا عضباء اور وہ دوڑ میں پیچھے نہ رہتی تھی

3725 हदीस शरीफ़:– हज़रते जरीर इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रूसल अल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि मल रहे हैं प्यारे रसूल घोड़े की पेशानी अपनी उगलियों से और प्यारे रसूल फ़रमा रहे हैं घोड़े कि वावस्ता है उनकी पेशानी से भलाई रोजे क़यामत तक सवाब व ग़नीमत।
3726 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने बांधा घोड़ा राहे खुदा मे ईमान लाते हुये अल्लाह तआला पर और तस्दीक करते हुये उसके वादों की तो उसका पेट भरना और उसका पानी पीना और उसकी लीद और उसका पेशाब उस शख्स की मीज़ान में होंगे क़यामत के दिन।
3727 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नापसंद फ़रमाते थे शिकाल को घोड़े में और शिकाल यह है कि हो घोड़ा उसके दाहने पाव में सफेदी और उसके बायें हाथ में या उसके दाहने हाथ में और उसके बायें पांव में।
3728 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने घोड़ा दौड़ कराई उन घोड़ों की दरमियान जिनका ज़िमार किया गया था मुकाम हफिया से और इन्तेहा उस घोडा दौड की सनीतलविदा तव थी और उनके दरमियान 6 मील का फ़ासला था और घोड़ा दौड़ कराई प्यारे नबी ने जिनका जिमार नहीं किया गया था मुकामे सनीयतुलविदा से मस्जिद वनी जरीख तक और उनके दरमियान एक मील का फ़ासला था।
3729 हदीस शरीफ़:– थी एक ऊँटनी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की नाम रखा जाता

اس پر جل وغیرہ کس دیجائے یہاں تک کہ اس گھوڑے کو خوب پسینہ آئے اور گھوڑا تھوڑا دبلا ہوجائے اور اپنی پہلی حالت پر آجائے ایسا گھوڑا بہت ہی قوی چست وچالاک ہوتا ہے اس عمل کو ضمار اور ایسے گھوڑے کو مضمر کہتے ہیں۔ حفیا مدینہ شریف سے چند میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔ ثنیہ پہاڑ کی گھاٹی اسے ثنیۃ الوداع اسلئے کہتے ہیں کہ اہل عرب اپنے مہمان کو وداع کرنے کیلئے یہاں تک آتے تھے۔ اب یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسے مسجد وداع کہتے ہیں۔ جب پیارے نبی ﷺ مکہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ شریف پیارے نبی ﷺ اور آپکے اس مبارک قافلے کا استقبال کرنے اسی مقام ثنیۃ الوداع آئے جسکا ذکر استقبال کرنے والا جماعت نے اپنے شعر میں کیا کہ مدینہ شریف کی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور خوشی میں گا رہی تھیں

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجبت شکر علینا مادعا للہ داع

ترجمہ۔ نکل آیا چاند ہم پر ثنیات الوداع کی جانب سے واجب ہے شکر ہم پر اسکا کہ بلایا اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے نے۔ اسلام میں مطلقاً گانا بجانا منع نہیں ہے جیسا کہ آجکل نادانوں نے ہو مچا رکھی ہے۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "محفل سماع شریف کا شرعی حکم"۔ بنی زریق ایک قبیلہ کا نام ہے جسکے مورث اعلیٰ کا نام زریق تھا اس قبیلے کے محلے میں یہ مسجد تھی اسلئے اس مسجد کو مسجد بنی زریق کہتے ہیں۔

(۳۷۲۹) یہ پیارے نبی ﷺ کی اونٹنی عضباء تھی جسکے پیدائشی کان چھوٹے تھے۔ حالانکہ تیز رفتار تھی مگر اس دن ایک کم عمر کا اونٹ دوڑ میں اس سے آگے نکل گیا حضرات صحابہ کرام کو یہ بات کچھ شاق گزری کہ کسی کا اونٹ پیارے نبی ﷺ کی اونٹنی سے آگے نکل جائے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے دیوانوں کو تعلیم دی کہ اسمیں بھی اللہ تعالیٰ کی شان قدرت وکبریائی کا مظاہرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کو بلند فرماتا ہے تو اُسے پست بھی کر دیتا ہے تاکہ اس چیز کا غرور ٹوٹ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی، شان بے نیازی قدرت کاملہ پر نظر رہے۔ یہ اونٹنی بھی اس قانون الٰہیہ کے تحت پیچھے رہ گئی ہے کہ "ہر کمالے را زوالے"۔ دنیا کو کوئی سورما یہ نہ سمجھے کہ اس پر کوئی غالب نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر بالا سے بالا ہے۔

(۳۷۳۰) مجاہد میدان جہاد میں جو تیر کفار پر چلائے تو اس تیر کی برکت سے تین مسلمانوں کو پروانہ جنت فوراً مل جاتا ہے اسمیں بھی ایمان واخلاص کی قید ہے۔ آج اگر کسی جہاد میں کفار ممالک کا اسلحہ استعمال ہو تو وہ کفار جنتی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ کافر پر جنت حرام ہے وہ جنت میں کسی قیمت کسی صورت میں نہیں جاسکتا۔ جنت تو ایمان والوں کیلئے ریزرو ہے۔ تیر اندازی بھی جہاد میں ہو نہ کہ شکار میں۔ شکار میں تیر چلانے کی یہ فضیلت نہیں ہے۔ تیر بنانے والا بھی اس بشارت کا مستحق جب ہوگا کہ تیر اس نے جہاد میں کام آنے کی نیت سے بنایا ہو محض تجارت کی نیت سے نہ بنایا ہو۔ اعمال صالحہ میں نیت کا بڑا دخل ہے۔ جو راہ خدا میں تیر اندازی کرے خواہ میدان جہاد ہو یا بطور مشق جنرل زندگی میں ہو چونکہ یہ مشق بھی جہاد کی تیاری ہے لہٰذا عبادت ہے اور مذکورہ بشارت اسے بھی شامل ہے تیسرے دینے والا اسکی بھی چند صورتیں ہیں۔ (۱) اپنا تیر مجاہد کو پیش کرنا (۲) نشانے پر نہ لگنے کے بعد اٹھا کر لانا اور پھر مجاہد کو پیش کرنا (۳) کسی دوسرے کا تیر مجاہد کو پیش کرنا (۴) خود مجاہد کا تیر مجاہد کو پیش کرنا۔ یہ بھی نیکی پر مدد کرنا ہے اور نیکی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مدد کرو آپس میں نیکی اور پرہیزگاری پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۵۶) اسی طرح گناہ پر مدد کرنا گناہ ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور مت مدد کرو تم گناہ اور ظلم پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۵۶) بندہ مؤمن صرف پیدل تیر چلانا نہ سیکھے بلکہ سواری پر سوار ہوکر بھی تیر اندازی سیکھے۔ صرف تیر اندازی نہ سیکھے گھوڑا سواری بھی سیکھے۔ اس زمانے میں ہر مسلمان کو چاہیے کہ بندوق چلانا۔ توپ چلانا، بمباری، جہاز رانی، راکٹ داغنا، میزائل برسانا بہ نیت جہاد سیکھے اور مذکورہ فضیلت کا خود کو حقدار بنائے۔ کھیل کود سے اگر غفلت پیدا ہوتی ہو تو کھیل باطل ہے۔ اور اگر کھیل میں دینی قومی منفعت ہے تو پھر کھیل باطل نہیں حق ہے۔ اور ایسا کھیل عبادت ہے۔ جسکی تین مثالیں خود پیارے نبی ﷺ نے مرحمت فرمائیں۔ (۱) تیر اندازی (۲) گھوڑے کو سدھانا (۳) اپنی بیوی سے کھیلنا۔ ان تینوں کھیلوں پر ثواب ملتا ہے کیونکہ تیر اندازی اور گھوڑے کی سواری سے دین د

فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَّهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کہ آیا بدوی اپنے کم عمر اونٹ پر تو وہ عصباء سے آگے نکل گیا تو گراں گزرا یہ آگے نکلنا مسلمانوں پر تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

بیشک لازم ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ قدرت پر یہ کہ نہ اونچی جائے کوئی شئی دنیا کی مگر کبھی اسکا نیچا بھی دکھائے۔

(۳۷۳۰) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِهِ الْخَیْرَ وَالرَّمِیَ بِهٖ

کہ بیشک اللہ تعالیٰ داخل فرمائیگا ایک تیر کے عوض تین افراد کو جنت میں، تیر کے بنانے کو کہ نیت کرے تیر کے بنانے میں بھلائی کی، تیر چلانیوالے کو

وَمُنَبِّلَهٗ وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا اِنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَیْءٍ یَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ

اور تیر دینے والے کو، تیر چلاؤ اور گھوڑے کی سواری کرو تمہارا تیر چلانا زیادہ پسند ہے مجھے گھوڑے کی سواری کرنے سے، ہر چیز کہ کھیلے اس سے آدمی

بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَاْدِیْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَة)

باطل ہے سوائے تیر چلانے کے اپنی کمان سے اور اپنے گھوڑے کو سدھانے اور سکھانے کے اور اپنی بیوی کیساتھ کھیلنے کے اسلئے کہ یہ تین کھیل برحق ہیں۔

(۳۷۳۱) حدیث شریف: وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ

ترجمہ: جو شخص کہ چھوڑ دے تیر اندازی کو اسکے بعد کہ سیکھی ہے اس نے تیر اندازی اس سے بے رغبتی کی وجہ سے کہ بیشک تیر اندازی ایک نعمت ہے

تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد)

کہ چھوڑ دیا اس نے تیر اندازی یا فرمایا پیارے رسول نے کہ ناشکری کی اسنے اس نعمت کی۔

(۳۷۳۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابونجیح سلمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

था उसका अज़वा और वो दौड़ में पीछे न रहती थी कि आया वदवी अपने कम उम्र ऊँट पर तो वो अज़वा से आगे निकल गया तो गराँ गुजरा यह आगे निकलना मुसलमानों पर तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वेशक लाज़िम है अल्लाह तआला के जिम्मे कुदरत पर यह कि न ऊँची जाये कोई शय दुनिया की मगर कभी उसका नीचा भी दिखाये।

3730 हदीस शरीफ़:— हजरते उक्वा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि वेशक अल्लाह तआला दाख़िल फ़रमायेगा एक तीर के ऐवज तीन अफ़राद को जन्नत में, तीर के वनाने वाले को कि नियत करे तीर के बनाने में भलाई की, तीर चलाने वाले को और तीर देने वाले को, तीर चलाओ और घोड़े की सवारी करो तुम्हारा तीर चलाना ज़्यादा पसंद है मुझे घोडे की सवारी करने से हर चीज़ कि खेले उससे आदमी वातिल है सिवाये तीर चलाने के अपनी कमान से और अपने घोडे को सघाने और सिखाने के और अपनी बीवी के साथ खेलने के कि यह तीन खेल वरहक़ हैं।

3731 हदीस शरीफ़:— जो शख़्स कि छोड़ दे तीरअदाजी को उसके वाद कि सीखी है तीरअदाजी उसने, उससे वेरगवती की वजह से कि वेशक तीअंदाजी एक नेअमत है कि छोड़ दिया उसने तीरअंदाज़ी को या फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नाशुक्री की उसने उस नेअमत की।

ایمان کی حفاظت ہے کہ یہ تیاری جہاد ہے۔ اپنی بیوی سے کھیلنے کی وجہ سے ہی مجاہد وغازی پیدا کرتا ہے اپنی اور اپنی بیوی کی عصمت و عفت کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ آپس میں خوش طبعی کرنے والا جوڑا غیر عورت یا غیر مرد کی طرف رخ نہیں کرتا۔ یا جن مردوں کی بیویاں خوبصورت ہوتی ہیں مگر وہ بدصورت عورتوں کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں اپنی جائز خوبصورت بیوی سے کتراتا ہے اور ناجائز بدصورت عورت سے میل رکھتا ہے اسکی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ بیوی اپنے شوہر کو کھیل اور زینت سے نہیں لبھاتی ورنہ اس بازاری عورت میں کون سی ایسی چیز ہے جو اپنی بیوی میں نہیں ہے۔ بازاری عورت اپنے اداؤں اور زینت سے لبھاتی ہے اور اپنی بیوی نہ زینت کا اہتمام کرتی ہے اور نہ ہی اپنی اداؤں سے اپنے شوہر کو لبھاتی ہے۔ عورت کا اپنے شوہر کا دل لبھانا عبادت ہے۔ یہ ہے تعلیم نبوی کی شان کہ میدان جہاد کی بھی تعلیم دی جارہی ہے اور گھر اور بستر کی بھی تعلیم سے نوازا جارہا ہے۔

سیرت مصطفیٰ کا ہر اک باب ہے
روشنی روشنی بروشنی روشنی (یاحبیب)

(۳۷۳۱) نعمت الٰہی کی قدر کرنا چاہیے۔ اگر کسی کو تیر اندازی آتی ہو یا کوئی بھی فن فن سپہ گری کا آتا ہو پھر وہ اسکی مشق چھوڑ دے جس کی وجہ سے وہ فن بھول جائے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر نہیں کی اور ناشکری کا مرتکب ہوا لہٰذا ایسا شخص گنہگار ہوگا جبکہ یہ ناقدری اپنی سستی کی وجہ سے ہو۔ یوں ہی حافظ قرآن کریم حفظ کر کے بھول جائے عالم دین علم دین بھول جائے سستی کاہلی اور بے رغبتی بے توجہی کی وجہ سے تو وہ بھی گنہگار ہے۔

(۳۷۳۲) اگر کسی مجاہد نے کفار پر تیر چلایا اور وہ کافر کو لگ گیا تو اس مجاہد کو جنت میں عظیم الشان درجہ ملے گا اور تیر چلایا کفار کو نہ لگا تو بھی ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ صرف تیر چلانا بھی عبادت ہے۔ تیر پھینکنے سے تیر مارنا افضل ہے۔ جو شخص مسلمان ہوکر زندگی گزارے گھر میں یا میدان جہاد میں کہ اسی حالت میں بڑھاپے کو پہونچ جائے تو یہ نور حاصل ہونے کا نوری ذریعہ ہے۔ پرانا مسلمان اس حیثیت سے نومسلم سے افضل ہے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ سر اور داڑھی سے سفید بال نہ اکھیڑے جائیں کہ یہ بھی نور ہے۔ سیدنا حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آئینہ دیکھا اپنے سر اور داڑھی میں سفید بال دیکھ کر فرمایا بڑھاپا آگیا مگر عیب نہیں گئے (مرقاۃ شریف) یہ ہے اللہ والوں کا عجز وانکسار۔ اور اپنے سفید بالوں کا باقی رکھنا ان لوگوں کیلئے درس عبرت ہے جو اپنے سر اور داڑھی سے سفید بال اکھاڑتے ہیں یا اکھڑواتے ہیں انہیں اس روش سے باز آنا چاہیے۔

(۳۷۳۳) تیر اندازی، گھوڑے یا اونٹ دوڑ میں آگے نکل جانے کو جو مال دیا جائے کہ یہ بھی تیاری جہاد کا ذریعہ ہے اس سے مجاہد کو شوق جہاد اور اسکی تیاری کا ذوق ملتا ہے۔ مگر اسکی شکل یہ ہے کہ ایک تیسرا شخص مال رکھے اور کہے کہ جو آگے بڑھ جائے اسے یہ مال ملیگا یہ جائز ہے جوا نہیں ہے بلکہ انعام ہے۔ یا پھر فریقین میں سے ایک کہے کہ اگر تو مجھ سے آگے بڑھ گیا تو میں تجھے اتنا مال دونگا اگر میں تجھ سے آگے نکل گیا تو میں تجھ سے کچھ نہ لونگا۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ بھی انعام ہی کی شکل ہے جوا نہیں ہے باقی کبوتروں، کتوں وغیرہ میں یہ بھی ناجائز ہے۔ آجکل کی مروجہ ریس بھی حرام ہے۔

(۳۷۳۴) دوطرفہ مالی شرط ہار جیت کیساتھ جوا ہے اور جوا حرام ہے۔ دوطرفہ مالی شرط ہار جیت کیساتھ ہو تو اسکے جائز ہونے کی ایک شکل ہے اور یہ جوا بھی نہیں ہے۔ مثلاً ببو اور شبو اپنے گھوڑے مقابلے میں دوڑا رہے ہیں تو ببو نے بھی ان دونوں گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا کر دیا اور شرط یہ ٹھہری کہ اگر نبو کا گھوڑا نصب العین حد پر پہلے پہنچ گیا پھر ببو اور شبو کے گھوڑے ایک ساتھ یا آگے پیچھے وہاں پہونچے تو نبو ان دونوں یعنی ببو شبو سے سو سو روپے لیگا۔ اور اگر ببو شبو کے گھوڑے ایک ساتھ وہاں پہلے پہونچ گیے پھر تیسرا گھوڑا نبو کا پہونچا تو کسی کو کچھ نہ ملیگا اور اگر ببو شبو کے گھوڑوں میں سے کسی کا گھوڑا پہلے پہونچ گیا پھر دوسرا گھوڑا نبو کے گھوڑے کے ساتھ یا آگے پیچھے تو یہ اگلے گھوڑے والا یعنی ببو پوری رقم یعنی دو سو روپے لے لیگا اور اگر نبو کا گھوڑا اور اسکے ساتھ پہلے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ایک ساتھ پہونچے پھر ایک گھوڑا بعد میں پہونچا تو وہ دونوں گھوڑے جو پہلے پہونچے ہیں اس رقم کے مستحق ہونگے۔ یہ

مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کہ جس نے پہونچایا ایک تیر راہ خدا میں تو وہ تیر اس کیلئے ایک درجہ ہے جنت میں اور جس نے چلایا ایک تیر راہ خدا میں تو وہ تیر اس کیلئے غلام آزاد کئے ہوئے کے برابر ہے اور جو ہوا بوڑھا اسلام میں تو ہے اس کیلئے نور روز قیامت۔

(۳۷۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں ہے سبقت لے جانے پر مال مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

(۳۷۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبِقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو داخل کرے گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان پھر اگر مطمئن ہے تیسرا گھوڑا داخل کرنیوالا اس سے کہ آگے نکل جائیگا اسکا گھوڑا تو نہیں ہے کوئی بھلائی اسمیں اور اگر اپنے گھوڑے کے آگے نکل جانے سے مطمئن نہیں ہے تو کوئی مذائقہ نہیں ہے۔

(۳۷۳۵) حدیث شریف: قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يَّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو داخل کرے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان یعنی وہ گھوڑا کہ نہ مطمئن ہو اسکے آگے نکل جانے سے تو نہیں ہے وہ جوا اور جو داخل کرے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان اور مطمئن ہے اسکے آگے نکل جانے سے تو وہ جوا ہے۔

(۳۷۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ فِي الرِّهَانِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ تو ڈانٹ ڈپٹ ہے اور نہ ساتھ میں گھوڑا رکھنا گھوڑ دوڑ میں۔

3732 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू नजीह सुलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जिसने पहुंचाया एक तीर राहे खुदा में तो वो तीर उसके लिये एक दर्जा है जन्नत में और जिसने चलाया एक तीर राहे खुदा में तो वो तीर उसके लिये गुलाम आज़ाद किये हुये के बराबर है और जो हुआ बूढ़ा इस्लाम में तो है उसके लिये नूर रोजे क़यामत।

3733 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है सबकत ले जाने पर माल मगर तीर में या ऊँट में या घोड़े में।

3734 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो दाख़िल करे घोड़ा दो घोड़ों के दरमियान फिर अगर मुतमइन है तीसरा घोड़ा दाख़िल करने वाला इससे कि आगे निकल जायेगा उसका घोड़ा तो नहीं है कोई भलाई उसमें और अगर अपने घोड़े के आगे निकल जाने से मुतमइन नहीं है तो कोई मुजायक़ा नहीं है।

3735 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो दाख़िल करे एक घोड़ा दो घोड़ों के दरमियान यानि वो घोड़ा कि न मुतमइन हो उसके आगे निकल जाने से तो नहीं है वो जुआ और जो दाख़िल करे एक घोड़ा दो घोड़ों के दरमियान और मुतमइन है उसके आगे निकल जाने से तो वो जुआ है।

3736 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न तो डांट डपट है और

صورتیں جائز ہیں کہ اب یہ جوا نہ رہا (مرقاۃ شریف) اگر اس تیسرے نبو کو یقین ہے کہ میرا گھوڑا ان دونوں کے گھوڑوں سے آگے نکل جائے گا کہ یہ تیز چست برق رفتار ہے اور جو شہو والے دونوں گھوڑے مٹھس اور سست رفتار ہیں تو اس مال کا نبو کو لینا بہتر نہیں ہے اور اگر نبو کے گھوڑے کا آگے نکل جانے کا معاملہ مشکوک ہو اور پھر بھی نبو کا گھوڑا آگے نکل جائے تو نبو کو مال لینا درست ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں دو فریقوں کا مال شرط لگانا ہار جیت مقرر کرنا جوا ہے اور حرام ہے لیکن جب اس میں تیسرا شخص اپنا گھوڑا شامل کر دے جو مال نہ دے اور اسے اپنے گھوڑے کے جیتنے کا یقین بھی نہ ہو شک وتر دد میں ہو کہ پتہ نہیں کہ میرا گھوڑا جیتے یا ہارے تو وہ دو فریقین مالی شرط کیساتھ ہار جیت طے کر سکتے ہیں اور اب یہ عمل جوا نہ رہے گا اس تیسرے گھوڑے کو شرعی اصطلاح میں محلل کہتے ہیں یعنی اس عمل کو اور اس مالی شرط کو حلال کرنے والا۔ اب ہار جیت کی کئی شکلیں ہو گئیں جو اوپر مذکور ہیں۔

(۳۷۳۵) اگر نبو کو جس کا تیسرا گھوڑا ہے یقین ہو کہ میرا گھوڑا آگے نہیں نکلے گا تو یہ مالی شرط ہار جیت کیساتھ جوا نہیں ہے جائز ہے اور اگر یقین ہو کہ میرا گھوڑا آگے نکلے گا تو پھر یہ جوا ہے اور ناجائز ہے۔

(۳۷۳۶) ملبب ڈانٹ ڈپٹ کا مطلب یہ ہے کہ فریقین یا ایک ہی اپنے گھوڑے کیساتھ دوسرے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھوڑے کو تیز بھگانے کیلئے ڈانٹ ڈپٹ کرے اور شور مچائے طرح طرح کی آوازیں نکالے۔ جب ساتھ میں گھوڑا رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقابلے میں دوڑنے والے گھوڑے کیساتھ ایک اور گھوڑا رکھنا کہ اگر راہ میں وہ گھوڑا تھک جائے تو اس دوسرے گھوڑے کو مقابلے میں فٹ کر دے۔ یہ دونوں صورتیں منع ہیں۔ چاہئے یہ کہ مقابلے کی حالت میں گھوڑوں کو انکے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے وہ خود اپنی مرضی اور اپنی طاقت کے مطابق دوڑیں جو آگے نکل جائے وہی جیتے باہر سے کوئی کمک نہ پہونچائی جائے۔

(۳۷۳۷) پیارے نبی ﷺ نے جس کالے گھوڑے میں مذکورہ صفات کا ذکر فرمایا ہے وہ گھوڑا اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے طاقتور، بہادر اور وفادار ہوگا اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ دوسرا نمبر سرخ گھوڑے کا ہے جسمیں مذکورہ صفات موجود ہوں وہ خواہ گھوڑا ہو یا گھوڑی۔

(۳۷۳۸) سب سے بہتر وہ گھوڑا ہے جسکا رنگ تیز سرخ ہو پیشانی سفید و چمکدار ہو ہاتھ پاؤں بھی سفید ہوں۔ پھر وہ گھوڑا جسکا رنگ ہلکا سرخ ہو پیشانی سفید و چمکدار ہو ہاتھ پاؤں سفید ہوں پھر وہ گھوڑا جسکا رنگ سیاہ ہو پیشانی چمکیلی ہو ہاتھ پاؤں سفید ہوں۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اس سے پہلے والی حدیث شریف میں کالے رنگ کے گھوڑے کو سرخ رنگ کے گھوڑے پر مقدم فرمایا گیا تھا اور اس حدیث شریف میں سرخ رنگ والے گھوڑے کو مقدم فرمایا گیا ہے تو اس حدیث شریف میں صرف کالا گھوڑا مقدم نہ تھا بلکہ اسمیں دو صفات اور بھی مذکور تھیں جنکی وجہ سے وہ کالا گھوڑا مقدم تھا۔

(۳۷۳۹) سرخ رنگ کا گھوڑا بڑا ہی مبارک ہوتا ہے اسکی بدولت گھر میں، ایمان میں، اعمال میں، مال میں، آل میں برکت رہتی ہے مگر یہ اس صورت میں ہے کہ یہ گھوڑا برائے جہاد ہو۔

(۳۷۴۰) دُم کے بالوں سے وہ مکھی مچھر اڑاتے ہیں اور دموں کی حرکت ایک قسم کی ورزش ہے جس سے گھوڑے تندرست بھی رہتے ہیں اور اسکی وجہ سے حسین و خوبصورت بھی لگتے ہیں اور گردن کے بال انکے جسم کو گرم رکھتے ہیں ٹھنڈ سے محفوظ رہتے ہیں ان سے انکی تندرستی قائم رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو دینی دنیاوی ہر چیز کے علم سے نوازا ہے۔ گھوڑوں کے حالات کا علم انہیں کو ہوتا ہے جنہیں گھوڑوں میں شغف ہو اور اسمیں مہارت رکھتے ہوں یا خاندانی پیشہ ہو مگر پیارے نبی ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ ہی نے سب کچھ سکھا دیا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور سکھایا آپکو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۴) حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علوم صرف دین تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ علوم دنیاوی پر بھی حاوی ہوتے ہیں۔ کہ حضرات انبیاء کرام اعلیٰ درجہ کے دنیا کے علوم سے واقف و جانکار ہوتے ہیں۔ حضرات انبیاء کرام کے علوم سے وہی چڑے گا جسکے ایمان کا کھیت چڑیاں چگ گئی ہوں۔

(۳۷۴۱) بہ نیت جہاد، بہ نیت خدمت دین و مسلمان بہ نیت سنت گھوڑا پالنا ثواب ہے۔ گھوڑے کی مساج کرتے رہنا چاہیے اسکا

(۳۷۳۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا ہے، سفید پیشانی والا، سفید ناک والا

ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

پھر سفید پیشانی والا جسکے ہاتھ پاؤں سفید ہوں داہنا ہاتھ سفید نہ ہو پھر اگر کالا نہ ہو تو سرخ رنگ کا اس صفت کا۔

(۳۷۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تم اختیار کرو گھوڑا تیز سرخ پنج کلیان چمکدار یا ہلکا سرخ

أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

پنج کلیان چمکدار یا کالا پنج کلیان چمکدار۔

(۳۷۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کی برکت سرخ رنگ میں ہے۔

(۳۷۴۰) حدیث شریف: عَنْ عُتْبَةَ ابْنِ عَبْدِ السَّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عتبہ ابن عبد سلمی سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ

لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا

نہ کاٹو گھوڑے کی پیشانی کے بال اور نہ انکی گردنوں کے بال اور نہ کی دموں کے بال کیونکہ انکی دمیں انکے پنکھے ہیں اور انکی گردنوں کے بال

دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

انکے کمبل ہیں اور انکی پیشانی کے بالوں میں خیر ہے۔

(۳۷۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَأَعْجَازِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پالو تم گھوڑے اور مساج کیا کرو تم انکی پیشانی پر اور انکی پیٹھوں پر

न साथ में घोड़ा रखना घोड़ादौड़ में।

3737 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेहतरीन घोड़ा स्याह रंग का है सफ़ेद पेशानी वाला सफेद नाक वाला फिर सफेद पेशानी वाला जिसके हाथ पांव सफेद हों दाहना हाथ सफेद न हो फिर अगर काला न हो तो सुर्ख रंग का उस सिफ़त का।

3738 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तुम इख्तेयार करो घोड़ा तेज़ सुर्ख पंज कलयान चमकदार या हल्का सुर्ख पंजकल्यान चमकदार या काला पंजकल्यान चमकदार।

3739 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने घोड़े की बरकत सूर्ख रंग में है

3740 हदीस शरीफ़:— हजरते उत्बा इब्ने अब्दे सलामी से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल न काटो घोड़े की पेशानी के बाल और न उसकी गर्दनों के बाल और उनकी दुमों के बाल क्योंकि उनकी दुमें उनके पंखे हैं और उनकी गर्दनों के बाल उनके कम्बल हैं और उनकी पेशानी के बालों में खैर है।

3741 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पा लो तुम घोडे और मसाज किया करो तुम उनकी पेशानी पर और उनकी पीठों पर, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हाथ फेरा करो

گرد و غبار صاف کرتے رہنا چاہیے۔ انکے جسم پر ہاتھ پھیرنا انکے جسم کی صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ گھوڑے کی طرح وفادار جانور کوئی نہیں ہے یہ جنگی مواقع پر اپنی جان گنوا دیتا ہے اور مالک کی جان بچالیتا ہے اور اپنی جان بچالانے میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیتا ہے۔ گھوڑوں کو سجاؤ مگر تانت کا ہار نہ پہناؤ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کفار و مشرکین تانت کے ہار اسلئے پہناتے تھے کہ گھوڑے کو نظر نہ لگ جائے۔ اور گلا بھی نہ گھٹ جائے۔ دینی چیزوں کو آراستہ کرنا سنت سے ثابت ہے۔ مسجدیں سجانا، قرآن کریم پر شاندار غلاف و جزدان چڑھانا حضرات علماء کرام کا اچھا لباس پہننا، کعبہ شریف کو قیمتی غلاف پہنانا، پیارے نبی ﷺ کے روضہ پاک پر بہترین پردے ڈالنا بزرگان دین کی قبور شریفہ پر زینت کرنا، مزارات اولیاء کرام پر چادریں ڈالنا یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ اس سے دین کی شان ہے مزارات پر چادریں ڈالنے کو حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مستحب فرمایا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت علامہ ابن عابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شامی شریف میں فرمایا: "ہم کہتے ہیں اب جبکہ قصد کیا جائے اس چادر چڑھانے سے تعظیم کا عوام کی نگاہوں میں کہ نہ حقیر جانیں اہل قبر کو بلکہ حاصل ہو خشوع و ادب زائرین کو تو یہ چادر چڑھانا مزارات اولیاء پر جائز ہے اسلئے کہ اعمال صالحہ کا دارومدار نیتوں پر ہے" (شامی شریف جلد ۵ کتاب الکراہیت باب اللبس) "کہ بنانا گنبدوں کا حضرات علماء کرام اولیاء عظام صلحاء کرام کی قبور پرنور پر اور چڑھانا غلاف کا اور عماموں کا اور کپڑوں کا ان کی قبور مبارکہ پر جائز کام ہے جبکہ ہو ارادہ اس سے تعظیم کا عام لوگوں کی نظروں میں کہ نہ حقیر جانیں وہ اس قبر والے کو" (تفسیر روح البیان شریف سورۂ توبہ آیت ۱۸)

(۳۷۴۲) "بندہ مامور" پیارے نبی ﷺ کی زندگی پاک کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک حرکت و ادا بلکہ سوچ و فکر، میلان طبع یہ سب کچھ حکم خدا کے تابع تھا۔ اس میں نفسانیت و شیطانیت کو قطعاً ذرہ برابر بھی کوئی دخل نہ تھا۔ اسلئے پیارے نبی ﷺ کی کسی بات کسی چیز پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خطائیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کو بے شمار عطائیں ملتی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا ہر قول و عمل سراپا تبلیغ ہے عام لوگوں کے مقابلے میں اہل بیت پاک کیلئے کچھ خصوصی احکام ہیں اور ان خصوصی احکام کی تعداد صرف تین ہے جو عام لوگوں سے اہل بیت کیلئے زیادہ ہیں۔ (۱) کامل احتیاط اور مبالغہ کیساتھ وضو کرنا عام مسلمانوں کو مستحب ہے مگر اہل بیت رسول کیلئے فرض ہے یہ مبالغۂ وضو اہل بیت رسول پر فرض ہے۔ یہ اہل بیت رسول کی خصوصیت ہے (مرقاۃ شریف) (۲) بنی ہاشم خصوصاً اولاد امجاد نبوی زکوۃ، فطرہ، نذر شرعی وغیرہ صدقات واجبہ نہیں لے سکتے اگر غریب ہوں یہاں تک کہ زکوۃ کا عامل اگر غنی ہو تو وہ زکوۃ سے تنخواہ لے سکتا ہے اسے زکوتی مال سے تنخواہ دی جاسکتی ہے لیکن اگر عامل زکوۃ سید صاحب ہوں آل رسول ہوں تو اسے زکوۃ میں سے اجرت بھی نہیں دی جاسکتی۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کے نسب عالی کی طہارت، نفاست نجابت۔ آل کے دو معانی ہیں آل بمعنی اولاد اور آل بمعنی تبع۔ آل رسول جب اولاد رسول کے معنی میں ہو تو اس پر زکوۃ و فطرہ وغیرہ حرام اور آل بمعنی صرف تبع ہو تو اسے زکوۃ و فطرہ وغیرہ حلال بشرطیکہ غریب و محتاج ہو (۳) اہل بیت رسول ہرگز ہرگز خچر کی نسل نہ بنائیں۔ بنا ضرورت کے خچر بنانا عوام کیلئے مکروہ ہے اور پیارے نبی ﷺ کی پیاری اولاد کیلئے حرام ہے کیونکہ خچر بنانے میں نسل کشی ہے کہ خچر کی نسل نہیں چلتی۔ اعلیٰ سے ادنیٰ حاصل کرنا ہے کہ گھوڑی اعلیٰ اور خچر ادنیٰ۔ جہاد میں غازی کے گھوڑے کا حصہ ہوتا ہے خچر کا حصہ نہیں ہوتا۔ چونکہ خچر بھی کبھی کبھی کام آجاتا ہے لہٰذا امت کے عام افراد کیلئے خچر بنانا حرام نہیں ہے۔ مگر اہل بیت اطہار کیلئے خچر بنانا حرام ہے۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ اہل بیت میں پیارے نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور حضرات خلفاء ثلثہ بھی چونکہ یہ بھی اہل بیت یعنی گھر والے ہیں۔

کسی کے داماد مصطفیٰ ہیں تو کوئی داماد مصطفیٰ ہے
یہ چار یاران مصطفیٰ کا عروج دیکھو یہ اوج دیکھو (بانی)

اس حدیث شریف نے تمام روافض کا بھٹہ بٹھا دیا جو یہ کہتے ہیں کہ پیارے رسول ﷺ نے اپنے اہل بیت اطہار کو خصوصی علوم سے نوازا جو دوسروں کو نہیں دیے گئے۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی انہیں کے

اَوْقَالَ اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْاَوْتَارَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِی)

یا فرمایا پیارے رسول نے کہ ہاتھ پھیرا کرو انکے سرین پر اور ہار پہنایا کرو انکو اور نہ ہار پہنایا کرو انکو تانت کے۔

(۳۷۴۲) حدیث شریف: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ

ترجمہ: تھے پیارے رسول اللہ ﷺ بندۂ معمور کہ نہیں خاص فرمایا پیارے رسول نے ہم کو لوگوں سے الگ کسی چیز کے ساتھ

اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ۔ (رواه الترمذی والنسائی)

سوائے تین کے، حکم فرمایا پیارے رسول نے کہ ہم کامل کریں وضو کو اور یہ کہ نہ کھائیں ہم صدقۂ واجبہ اور یہ کہ نہ چڑھائیں ہم گدھے کو گھوڑی پر۔

(۳۷۴۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا ہدیہ پیش کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر

فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ

تو سواری فرمائی پیارے رسول نے اسکی تو عرض کیا حضرت علی نے کاش ہم بھی چڑھایا کرتے گدھے کو گھوڑی پر تو ہوتے ہمارے لئے بھی اس خچر کے مثل

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیْ)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بس کرتے ہیں یہ کام جو علم نہیں رکھتے۔

(۳۷۴۴) حدیث شریف: قَبِيْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَيْفٍ مِنْ فِضَّةٍ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی)

ترجمہ: قبضہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی تلوار شریف کا چاندی کا تھا۔

(۳۷۴۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجه)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ کہ تھیں پیارے نبی پر اُحد کے دن دو زرہیں کہ اجتماع فرمایا پیارے نبی نے دونوں کے درمیان۔

(۳۷۴۶) حدیث شریف: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَائُهٗ اَبْيَضُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجه)

ترجمہ: تھا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا کالا اور کم بڑا جھنڈا سفید۔

उनके शरीर पर और हार पहनाया करो उनको और न हार पहनाया करो तांत के।

3742 हदीस शरीफ़:– थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वंदा ऐ मामूर कि नहीं खास फ़रमाया प्यारे रसूल ने हम लोगों से अलग किसी चीज के साथ सिवाये तीन के, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हम कामिल करें वूज़ू को और यह कि न खायें हम सदक़ा ए वाजेबा और यह कि न चढ़ायें हम गध े को घोड़ी पर।

3743 हदीस शरीफ़:– अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया हदिया पेश किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को एक ख़च्चर तो सवारी फ़रमाई प्यारे रसूल ने तो अर्ज़ किया हज़रते अली ने काश हम भी चढ़ाया करते गधे को घोड़ी पर तो होते हमारे लिये भी इस ख़च्चर के मिस्ल तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बस करते हैं यह काम जो इल्म नहीं रखते।

3744 हदीस शरीफ़:– क़ब्ज़ा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तलवार शरीफ़ का चांदी का था।

3745 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि थीं प्यारे नबी पर औहद के दिन दो ज़रहें कि इजतेमा फ़रमाया प्यारे नबी ने दोनों के दरियान।

پاس محفوظ ہے اس قسم کی تمام لغویات کا اس حدیث میں کرارا جواب ہے کہ حضرات اہل بیت اطہار کی خصوصیت صرف تین احکام میں ہے۔

(۳۷۴۳) اس خچر کا نام دلدل تھا جو اسکندریہ کے شاہ مقوقس نے بارگاہ رسالت میں ہدیے اور تحفے کے طور پر بھیجا تھا اور پیارے نبی ﷺ نے اس خچر پر سواری فرمائی۔ خچر خوبصورت جانور بھی ہے اس پر بہت سے دشوار کام بآسانی ہو جاتے ہیں کہ پہاڑوں پر اسکا کردار بہت ہی واضح ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ کو یہ مرغوب بھی ہے کہ اس پر سواری فرمائی ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لہٰذا ہم بھی خچر کی نسل تیار کریں تو پیارے رسول ﷺ نے فرمایا اے علی جو لوگ شرعی احکام ومسائل سے ناواقف ہیں وہ لوگ یہ خچر کی نسل بنانے کا کام کرتے ہیں۔ خچر بنانا منع ہے مگر اسکی سواری کرنا یا دوسرے کام میں لینا بلا کراہت جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خچر کا ذکر اپنے انعامات کے سلسلے میں فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ سواری کرو تم ان پر اور زینت کیلئے اور پیدا فرمائیگا وہ اسکو جو نہیں جانتے تم (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۳۰)

(۳۷۴۴) تلوار کا قبضہ وہ حصہ کہلاتا ہے کہ تلوار پکڑنے کے بعد جو کنارہ مٹھی سے باہر رہتا ہے۔ آلات جہاد کو تھوڑی چاندی سے آراستہ کرنا جائز ہے۔ گھوڑے کی کاٹھی اور زین کو بھی چاندی سے آراستہ کر سکتے ہیں کیونکہ کاٹھی میں چاندی کا استعمال کرنا جانور ہی کو آراستہ کرنا ہے۔ سبحان اللہ حضرات صحابہ کرام پیارے نبی ﷺ کی ہر ہر ادا پر کتنی گہری نظر رکھتے تھے۔

(۳۷۴۵) جنگ احد کے دن پیارے نبی ﷺ نے اوپر تلے دو زرہیں زیب تن فرما رکھی تھیں۔ اس میں پیارے نبی ﷺ کی کمال شجاعت کا ذکر ہے۔ زرہ لوہے کا لباس ہے اور اس پر تلوار کا وار اثر نہیں کرتا۔ زرہ بہت بھاری ہوتی ہے۔ دو زرہیں پہنکر چلنا پھرنا جہاد کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اسباب جہاد میں مبالغہ کرنا اور اسباب جہاد کا استعمال کرنا شان توکل کے خلاف نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ سید المتوکلین ہیں پھر بھی حملے اور دفاع ہر طرح کے ہتھیاروں کا استعمال فرماتے تھے۔ ہر مسلمان کو مسلح رہنا چاہیے کہ پتہ نہیں کب اور کہاں جہاد کا میدان گرم ہو جائے اور شان مجاہدانہ کا اظہار کرنے کا حسین موقع نصیب ہو جائے۔

(۳۷۴۶) بڑا جھنڈا لشکر جرار کا نشان ہوتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے اس کالے جھنڈے کا نام عقاب اور ام الحراب تھا۔ آل انڈیا بزم قدیری کا جھنڈا بھی سیاہ ہے جسمیں بیچ میں سفید چاند ہے اور چاروں کونوں پر چار تارے ہیں۔ کالا جھنڈا سنت ہے۔ اور سفید جھنڈا بھی سنت ہے۔ آل انڈیا جماعت اہلسنت کا جھنڈا سفید ہے۔

(۳۷۴۷) پیارے نبی ﷺ کا جھنڈا کالا تھا اس پر سفید دھاریاں تھیں۔ یہ جھنڈا چوکھنا تھا یعنی چوکور تھا۔

(۳۷۴۸) پیارے نبی ﷺ کا جھنڈا سفید بھی تھا اور کالا بھی تھا جس پر سفید دھاریاں تھیں۔ سفید جھنڈا بھی سنت ہے اور کالا جھنڈا بھی سنت ہے جسمیں سفید دھاریاں ہوں اور جائز ہر کلر کے جھنڈے ہیں۔

(۳۷۴۹) اس حدیث شریف میں دو گھوڑے مراد ہیں جو جہاد کیلئے تیار کئے جائیں پالے پوسے جائیں۔ اپنی بیوی سے محبت کمال تقویٰ کی دلیل ہے اور جہاد سے محبت کمال ایمان کی دلیل ہے۔ اپنی بیوی سے وہی محبت کریگا جو غیر عورت کی طرف مائل نہ ہو اور جہاد سے اسکو محبت ہوگی جسے ترقی دین اسلام اور خدمت خلق کا جذبہ میسر ہو۔ پیارے نبی ﷺ کو چار ہزار مردوں کی طاقت سے نوازا گیا تھا اور پھر نو بیویوں پر قناعت وصبر فرمانا یہ پیارے نبی ﷺ کا کمال ہے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ کی کثرت ازدواج کے سلسلے میں تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کا صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۵ ملاحظہ فرمائیں انشاء المولیٰ القدیر اس موضوع پر آپکی معلومات میں خوبصورت اضافہ ہوگا۔

(۳۷۵۰) عرب کی بنی ہوئی کمان بہت ہی عمدہ ہوتی ہے۔ فارسی کمان سے مراد عجمی کمان ہے۔ عرب کے پانچ صوبوں کا نام ہے۔ (۱) حجاز مقدس (۲) عراق (۳) نجد (۴) یمن (۵) بحرین۔ ان پانچ صوبوں کے علاوہ تمام ممالک عجم ہیں۔ عربی تلواریں، عربی ڈھالیں، عربی تیر، عربی سامان جنگ استعمال کرو۔ یہ اعلیٰ درجے کا اسلحہ ہوتا ہے۔ یہ حکم اسی زمانے کیلئے تھا۔ انشاء المولیٰ القدیر عربی ہتھیاروں سے بہت ممالک فتح کروگے۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ غیبی خبر بھی سچی ثابت ہوئی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے عربی ہتھیاروں سے قیصر وکسریٰ کے ملک فتح فرمائے شام

(۳۷۴۷) حدیث شریف: عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُبَیْدَةَ مَوْلٰی مُحَمَّدِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِیْ

ترجمہ: حضرت موسیٰ ابن عبیدہ سے مروی جو مولی ہیں حضرت محمد بن قاسم کے انہوں نے فرمایا کہ بھیجا مجھ کو

مُحَمَّدُبْنُ الْقَاسِمِ اِلَی الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ یَسْأَلُهٗ عَنْ رَایَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد بن قاسم نے حضرت براء ابن عازب کے پاس کہ دریافت کریں ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ کے مبارک جھنڈے کے بارے میں

فَقَالَ کَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

تو فرمایا حضرت براء نے کہ تھا جھنڈا پیارے رسول کا کالا چوکور چیتے کی کھال کے ڈیزائن کا۔

(۳۷۴۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَکَّةَ وَلِوَاؤُهٗ اَبْیَضُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے مکہ مکرمہ میں اور پیارے نبی کا جھنڈا سفید تھا۔

(۳۷۴۹) حدیث شریف: لَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَیْلِ. (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

ترجمہ: نہیں تھی کوئی چیز زیادہ محبوب پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیویوں کے بعد گھوڑے سے۔

(۳۷۵۰) حدیث شریف: کَانَتْ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِیَّةٌ فَرَاٰی رَجُلًا بِیَدِهٖ

ترجمہ: تھی دست مبارک میں پیارے رسول اللہ ﷺ کے عربی کمان پھر دیکھا ایک شخص کو کہ اسکے ہاتھ میں

قَوْسٌ فَارِسِیَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ اَلْقِهَا وَعَلَیْکُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا

فارسی کمان ہے فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا ہے؟ پھینک دو اسکو، اختیار کرو اس عربی کمان کو اور اس جیسی چیزوں کو اور کامل نیزوں کو اسلئے کہ یہ چیزیں

یُؤَیِّدُ اللّٰهُ لَکُمْ بِهَا فِی الدِّیْنِ وَیُمَکِّنُ لَکُمْ فِی الْبِلَادِ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

قوت دیگا اللہ تعالیٰ تم کو انکے ذریعے دین میں اور قبضہ دیگا اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں۔

3746 हदीस शरीफ़:– था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का बडा झण्डा काला और कम बड़ा झण्डा सफ़ेद।

3747 हदीस शरीफ़:– हजरते मूसा इब्ने उबैदा से मरवी जो मोला हैं मौहम्मद बिन क़ासिम के उन्होंने फ़रमाया कि भेजा मुझको हजरते मौहम्मद बिन कासिम ने हज़रते बराअ इब्ने आजिब के पास कि दरयाफ्त करें उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मुबारक झण्डे के बारे में तो फ़रमाया हज़रते बराअ ने कि था झण्डा प्यारे रसूल का काला चाकोर चीते की ख़ाल के डिज़ाइन का।

3748 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ फरमा हुये मक्का ए मुकर्रमा में और प्यारे नबी का झण्डा सफेद था।

3749 हदीस शरीफ़:– नहीं थी कोई चीज़ ज़्यादा महबूब प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को बीवियों के बाद घोड़े से।

3750 हदीस शरीफ़:– थी दस्ते मुबारक में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अरबी कमान फिर देखा एक शख़्स को कि उसके हाथ मे फ़ारसी कमान है फरमाया प्यारे रसूल ने यह क्या है? फेंक दो इसको

وردم پر قبضے فرمائے۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کبھی کسی غیر عربی ملک کے ہتھیار استعمال مت کرو۔

(۳۷۵۱) آداب سفر سے مراد مطلقاً سفر کے طریقے ہیں۔ سفر سے پہلے ہوں یا دوران سفر یا سفر کے بعد اور سفر سے مراد ہر سفر ہے خواہ جہاد و حج کیلئے ہو یا دوسرے دینوی جائز کاروبار کیلئے۔ سفر فرض بھی ہوتا ہے اور واجب بھی۔ مستحب بھی اور مباح بھی مکروہ بھی حرام بھی۔ جیسا سفر کا مقصد ہوگا ویسا ہی اس سفر کا حکم ہوگا۔ حج فرض کیلئے سفر کرنا فرض ہے۔ چوری ڈکیتی کیلئے سفر کرنا حرام ہے۔ زیارت قبور اولیاء کیلئے سفر کرنا مستحب ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک فلسطین سے سفر فرما کر بغداد شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوتے خود حضرت امام شافعی کا بیان ملاحظہ فرمایئے:۔ میں برکت حاصل کرتا ہوں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس سے اور میں حاضر ہوتا ہوں انکی قبر انور پر۔ پھر جب مجھے کوئی حاجت ہوتی ہے تو نماز پڑھتا ہوں میں دو رکعتیں اور میں سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے امام ابوحنیفہ کی قبر کے پاس تو میری دعاء جلد قبول ہو جاتی ہے (شامی شریف جلد ا بحث زیارت قبور) تبوک شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً ایک ہزار کلو میٹر فاصلے پر ہے۔ جنگ تبوک ۹ھ میں ہوئی۔ اور یہ پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری میں آخری جنگ ہے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ سفر کوئی بھی ہو جمعرات سے شروع کرے کیونکہ جمعرات ہی میں بندے کے عمل بارگاہ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں۔ جمعرات ہفتہ کا آخری دن ہے۔ جمعرات جمعہ کا پڑوسی ہے کہ جمعہ کی آمد کی خبر دیتا ہے۔ اسلام میں کوئی دن کوئی ساعت منحوس نہیں ہے البتہ بعض دن بعض ساعتیں بابرکت ہوتی ہیں۔ سفر کیلئے ہفتہ اور سوموار بھی موزوں ہیں۔

(۳۷۵۲) یہ حدیث شریف بھی ایسے مقامات سے متعلق ہے جہاں راستے مخدوش ہوں اگر راستہ مخدوش نہیں ہے تو پھر یہ احکام نرم نہ ہونگے۔ گزشتہ زمانے میں تو عام طور پر سفر اور رات کا سفر خطروں سے بھرا ہوتا تھا راستے پُر امن نہ تھے۔ اکیلے سفر کرنا قیامت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ اب پلین، ٹرین، کار، بسوں کی وجہ سے خطرات کم اور بہت کم ہو گئے ہیں۔ اکیلے سفر کرنے میں دینی نقصانات بھی ہیں اور دنیاوی نقصانات بھی۔ مثلاً اکیلا آدمی سفر میں جماعت کی نماز سے محروم رہ جاتا ہے۔ اکیلے میں وحشت و گھبراہٹ ہوتی ہے۔ بیماری میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر موت واقع ہو جائے تو میت کو گھر تک لانے والا نہیں ہوتا اسلئے آج بھی اچھا یہی ہے کہ اکیلے سفر نہ کرے بلکہ رفیق سفر بھی کسی کو رکھے۔

(۳۷۵۳) ساتھیوں سے مراد سفر کے ساتھی ہیں۔ اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شوقیہ پالا گیا ہو بلا ضرورت ہو۔ شکار یا حفاظت کیلئے جو کتا ہو اسکا یہ حکم نہیں ہے۔ رحمت کے فرشتے جو سفر میں مسلمانوں کیساتھ رہتے ہیں اور ان میں بھی زیادہ خصوصیت کیساتھ غازی و حاجی مسافروں کیساتھ۔ جو گھنگھرو وغیرہ اونٹ کے پاؤں میں باندھے جائیں یا گردن میں لٹکائے جائیں محض آواز کیلئے ان میں تنزیہی کراہت ہے۔ اور ضرورتاً یہ بھی جائز ہیں مثلاً چور ڈاکوؤں کا خطرہ ہے تو پاؤں میں گھنگھرو باندھ دیئے تاکہ رات کو اگر کوئی کھولے اور یہ چلیں تو مالک کی آنکھ کھل جائے۔ ایسے بچیوں کے پاؤں میں بھی بجنے والی پازیب اور بستی نہ پہنائی جائے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بچی کے پاؤں سے آواز والے جھانجن اتروا دیئے۔

(۳۷۵۴) باجوں میں جھانجھ تو مطلقاً حرام ہے۔ جھانجھ کے علاوہ دوسرے جتنے بھی باجے ہیں جیسے تاشہ (لنگاڑا) نقارہ، طبل، دف وغیرہ اگر لہو ولعب کیلئے ہوں تو حرام ہیں ضرورتاً جائز ہیں۔ جیسے جہاد میں طبل جنگ۔ اعلان نکاح کیلئے دف یا تاشہ، سحری و افطار کیلئے طبل یا نقارہ بجانا کہ سب جائز ہیں اگر گانا باجا ذکر و فکر میں حائل ہو تو حرام ہے۔ محفل سماع میں تو گانا باجا یاد الٰہی کا ذریعہ حسین ہے جو محفل سماع میں شریک ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور اہل دنیا سے کٹ کر یاد مولیٰ میں مست ہو جاتا ہے۔ محفل سماع میں کل کے اور آج کے بے شمار حضرات بزرگان دین شریک ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ محفل سماع کے جواز کیلئے یہی بہت کافی ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "محفل سماع شریف کا شرعی حکم"۔

﴿ بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ ترجمہ: سفر کے آداب کا باب ﴾

(۳۷۵۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ یُحِبُّ اَنْ یَّخْرُجَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لے گئے جمعرات کے دن جنگ تبوک میں اور پسند فرماتے تھے پیارے نبی تشریف لیجانا جمعرات کے دن۔

(۳۷۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی الْوَاحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَاسَارَا رَاكِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر جانتے لوگ کہ کیا نقصان ہے اکیلے سفر کرنے میں تو میں نہیں جانتا کہ چلتا سوار رات کو اکیلا۔

(۳۷۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ساتھ رہتے رحمت کے فرشتے ان ساتھیوں کے جن میں کتا ہو اور نہ ان میں رہتے ہیں جن میں جھانجھ ہوں۔

(۳۷۵۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھانجھ شیطان کا باجہ ہے۔

(۳۷۵۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا لَاتُبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوبشیر انصاری سے مروی بیشک وہ تھے ساتھ پیارے رسول اللہ ﷺ کے، پیارے رسول کے کچھ سفروں میں تو بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کہ نہ چھوڑا جائے کسی اونٹ کی گردن میں ہار تانت کا یا مطلقاً ہار مگر کاٹ دیا جائے۔

इख़्तेयार करो इस अरबी कमान को और इस जैसी चीज़ों को और कामिल नेज़ों को इसलिये कि यह चीजें कि कुव्वत देगा अल्लाह तआला तुमको इनके जरिये दीन में और कब्जा देगा अल्लाह तआला तुमको शहरों में।

(206) सफ़र के आदाब का बाब

3751 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले गये जुमेरात के दिन जंगे तबूक में और पसंद फ़रमाते थे प्यारे नबी तशरीफ़ ले जाना जुमेरात के दिन।

3752 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर जानते लोग कि क्या नुकसान है अकेले सफ़र करने में तो मैं नहीं जानता कि चलता सवार रात को अकेला।

3753 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं साथ रहते फ़रिश्ते उन साथियों के जिनमें कुत्ता हो और न उनमें रहते हैं जिनमें झांझ हो।

3754 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया झांझ शैतान का बाजा है।

3755 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू बशीर अंसारी से मरवी बेशक वो थे साथ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे रसूल के कुछ सफ़रों में तो भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक क़ासिद कि न छोड़ा जाये किसी ऊँट की गर्दन में हार तांत का या मुत्लाक़न हार मगर काट दिया जाये।

(۳۷۵۵) تانت کا ہار کاٹنے کا حکم تو اسلئے فرمایا کہ تانت کے ہار سے تو گردن کٹتی ہے اور وہ گردن میں گڑتا ہے جس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تانت کے علاوہ دوسرے ہاروں کو کٹوانے کی چند وجوہ ہوسکتی ہیں۔ (۱) کہ ان ہاروں میں گھنگھرو یا جھانجھ ہوں یا اور کوئی بجنے والی چیز ہو (۲) زمانہ جاہلیت کے لوگ جانوروں کے گلے میں ہار اسلئے باندھتے تھے کہ جانوروں کو نظر نہ لگے انکا یہ عقیدہ تھا کہ یہ ہار انہیں نظر بد سے بچالیں گے یہ جاہلانہ مشرکانہ عمل تھا۔ (۳) ان ہاروں میں بجنے والی چیزیں ہوتیں جنکی آواز سے دشمن ان مجاہدین کی نقل وحرکت پر مطلع ہوجاتا۔ یہ جنگی تدبیر کے خلاف تھا۔ (۴) یہ ہار اونٹ کا گلا گھونٹ دیتے تھے جب اونٹ درخت سے پتے توڑنے کیلئے گردن اٹھاتا۔ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ اسمائے الٰہیہ یا جائز دعاؤں کے گنڈے کرنا اور ڈالنا صدفی صد درست ہے ناجائز منتروں کے گنڈے حرام ہیں اور بتوں کے نام کے گنڈے کفر ہیں۔ سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سات نیلے رنگ کے دھاگے لیکر ان میں سات گرہیں لگائی جائیں اور ہر گرہ پر سورہ فاتحہ شریف مع تسمیہ وآمین وصل کے ساتھ پڑھ کر دم کردیا جائے تو چیچک وخسرا بخار میں یہ گنڈا بہت ہی مفید ہے۔ سیدنا تاج الشرفاء قبلہ عالم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں مدظلہ النورانی سجادہ نشین دربار سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف نے فرمایا کہ لال رنگ کے سات دھاگے لیکر ان میں سات گرہیں لگائی جائیں اور ہر گرہ پر مع تسمیہ الصبور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کیا جائے تو اسقاط حمل میں یہ گنڈہ بہت ہی کامیاب ہے گرتا ہوا حمل بھی رک جائیگا۔ فقیر قدیری کا بارہا کا آزمودہ ہے۔ مجھے میرے بزرگوں نے ان کی اجازت مرحمت فرمائی ہے میں تمام مسلمانان اہلسنت کو ان دونوں گنڈوں کی اجازت دیتا ہوں کہ وہ مخلوق خدا کو ان گنڈوں کے ذریعہ فیض پہونچائیں اور انکی دعائیں لیں۔

(۳۷۵۶) جب بارشیں مناسب ہوں اور جنگل ہرے بھرے ہوں اور ہر طرف ہریالی ہو تو سفر کے دوران وقفہ وقفہ سے اونٹوں کو چرنے کیلئے چھوڑ دیا جائے کہ وہ بھی اس سبزی اور ہریالی کے مزے لیں اور جب جنگل سوکھے پڑے ہوں تو جلد سے جلد سفر کو مکمل کرو راہ میں بلاضرورت نہ ٹھہرا جائے جتنی جلدی ممکن ہو اپنے ٹھکانے پر پہونچو تاکہ اونٹ تھک کر راہ میں نہ بیٹھ جائے۔ جس سے تم مصیبت میں پڑجاؤ۔ دوپہر ہو کہ رات اول رات ہو کہ اخیر رات جب بھی قیام وآرام کرو تو گزرگاہ سے ہٹ کر کرو اور گزرنے والے اور کیڑوں مکوڑوں کی تکلیف کا سبب نہ بنو اور اپنے لئے بھی اذیت کا ذریعہ نہ بنو۔ پیارے نبی ﷺ نے زندگی کے ہر موڑ پر بندگان خدا کی رہنمائی کا عظیم وحسین فریضہ انجام دیا ہے۔

(۳۷۵۷) اسکا اونٹ تھک گیا تھا اور اسکے پاس اپنے کھانے پینے اور اپنی سواری کے کھانے پینے کا سامان ختم ہوچکا تھا اور وہ اپنی سواری کو کبھی دائیں پھیرتا اور کبھی بائیں پھیرتا تاکہ لوگ اسکی تگ ودو کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ یہ ضرورت مند ہے۔ وہ خورونوش کے مسئلے میں اتنا پریشان تھا کہ سرگرداں تھا چاروں طرف گھومتا ہر طرف نظریں گھماتا کسی کو اسکی اس حالت زار کا خیال نہ آیا خیال آیا تو پھر سیدنا حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کو آیا۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جسکے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ سواری ہو وہ اس شخص کو دیدے جسکے پاس سواری نہ ہو یا ہے تو مگر تھکی ماندہ ہے ناکارہ ہے۔ غنی شخص اس ضرورت مند کو سواری مہیا کردے۔ پیارے نبی ﷺ کو ہر دردمند کے درد کا احساس بھی ہے اور اسکے درماں کا خیال بھی۔ جو شخص بے توشہ ہوجائے کہ کھانے پینے کا سامان ختم ہوچکا ہو اور ابھی اسکا سفر باقی ہے تو اسے اپنے توشے میں سے کھلایا جائے بلکہ مجبور و پریشان کی ہر قسم کی حاجتوں کا خیال رکھا جائے۔ جیسے کپڑا، جوتا، مشکیزہ، خیمہ، درہم، دینار وغیرہ ہر قسم کا مال۔ آج کے دور میں اگر کوئی بحالت مسافرت کنگال ومحتاج ہوجائے اور اسکے پاس ٹرین یا بس کے ٹکٹ کے روپے پیسے نہیں ہیں تو اسکو ٹرین یا بس کا ٹکٹ دلا دے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس صدقے اور خیرات کو ایسی اہمیت بخشی کہ ہم لوگ گمان کرنے لگے کہ ضرورت سے زیادہ مال ہماری ملکیت ہی نہیں ہے جو اپنے سے بچے وہ دوسرے بھائی کو دیدینا واجب ہے۔ پیارے نبی ﷺ ہماری جانوں ہمارے مالوں کے

(۳۷۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخَصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَآبِّ وَمَاْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب سفر کرو تم ہرے بھرے جنگل میں تو دو تم اونٹ کو اس کا حصہ زمین سے اور جب سفر کرو تم سوکھے جنگل سے تو جلدی گزر وان سے اور جب آرام کرو تم رات میں تو بچو تم راستوں سے اسلئے کہ وہ جانوروں کے راستے اور کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم سفر کرو خشک جنگل میں تو جلدی کرو تم ان اونٹوں کے دبلے ہونے سے۔

(۳۷۵۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ﷺ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَآءَهٗ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم سفر میں تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ آئے ایک شخص پیارے رسول کے پاس ایک اونٹ پر کہ پھیرتا تھا اونٹ کو دائیں بائیں طرف کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو ہو اسکے ساتھ اسکی سواری سے بچا ہوا تو وہ خرچ کر دے اسکو اس شخص پر جس پر سواری نہیں ہے اور جسکے پاس ہو بچا ہوا توشہ تو وہ خرچ کر دے اس پر کہ نہیں ہے جسکے پاس توشہ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ذکر فرمایا پیارے رسول نے ہر قسم کے مال کا یہاں تک کہ ہم خیال کرنے لگے کہ بیشک نہیں ہے کوئی حق کسی کا ہم میں سے بچے ہوئے مال میں۔

(۳۷۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا کہ روکتا ہے ہر ایک کو تم میں سے اسکی نیند سے اور اسکے کھانے سے اور اسکے پینے سے پھر جب پوری کرے اپنی ضرورت کو سفر کی طرف سے تو چاہیے کہ جلدی کرے اپنے گھر بار کی طرف۔

3756 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब सफ़र करो तुम हरे भरे जंगल में तो दो तुम ऊँट को उसका हिस्सा जमीन से और जब सफ़र करो तुम सूखे जंगल से तो जल्दी गुज़रो उनसे और जब आराम करो तुम रात में तो बचो तुम रास्तों से इसलिये कि वो जानवरों के रास्ते और कीडे मकोडों के ठिकाने हैं और एक रिवायत में है कि जब तुम सफ़र करो खुश्क जंगल में तो जल्दी करो तुम उन ऊँटों के दुबला होने से।

3757 हदीस शरीफ़– हजरते अबू सईद खुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया इस दौरान कि हम सफ़र में थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ आये एक शख़्स प्यारे रसूल के पास एक ऊँट पर कि फेरता था ऊँट को दायें बायें तरफ़ को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जो हो उसके साथ उसकी सवारी से बचा हुआ तो वो ख़र्च करे दे उसको उस शख़्स पर जिस पर सवारी नहीं है और जिसके पास हो बचा हुआ तोशा तो वो ख़र्च कर दे उस पर कि नहीं है जिसके पास तोशा, हजरते अबू सईद ने फ़रमाया कि जिक्र फ़रमाया प्यारे रसूल ने हर किस्म के माल का यहाँ तक कि हम ख़्याल करने लगे कि बेशक नहीं है कोई हक किसी का हममें से बचे हुये माल में।

3758 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सफ़र एक टुकड़ा है अजाब का कि रोकता है हर एक को तुममें से उसकी नींद से उसके खाने से और उसके पीने से ओर फिर जब पूरी करे अपनी जरुरत को सफ़र की तरफ़ से तो चाहिये कि जल्दी करे अपने घर बार की तरफ़।

مالک مطلق ہیں۔ جیسے مولیٰ اپنے غلام کے جان و مال کا مالک ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی انکی اور بیویاں ان کی مائیں ہیں ایمان والوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱) چنانچہ ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دو دیگر صاحبان سے بائیکاٹ کے زمانے میں فرمایا کہ تم تینوں اپنی بیویوں کے پاس نہ جانا حالانکہ وہ بیویاں انکی منکوحہ تھیں مگر ان سے ہم بستری کو منع فرمادیا۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی شان ملکیت۔ پیارے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ اپنی قربانیوں کے گوشت تین دن سے زیادہ استعمال نہ کرو تو تین سے زیادہ قربانی کے گوشت کا استعمال ممنوع ہوگیا پھر تین دن سے زیادہ بھی قربانی کے گوشت کی اجازت مرحمت فرمادی تو تین سے زیادہ بھی قربانی کا گوشت استعمال کرنا حلال و جائز ہوگیا۔ پیارے نبی ﷺ ہمارے مالک ومختار ہیں جس طرح چاہیں رکھیں جو چاہیں حکم فرمائیں ہم انکے غلام بے دام ہیں۔ بے چون وچرا سب قبول ہے سر نیاز واطاعت خم ہے۔ پیارے نبی ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے چونکہ تمام مسلمان آپکے غلام ماذون ہیں۔ مالک اپنے غلاموں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ پیارے نبی ﷺ کیلئے مصرف زکوٰۃ ہی موجود نہیں تو پھر زکوٰۃ کا واجب ہونا کیسا۔ پیارے نبی ﷺ کا مذکورہ حکم وجوبی تھا جس سے ان حضرات صحابہ کرام پر بچا ہوا مال خیرات کر دینا فرض فرمادیا گیا تھا۔ ہر مال والے پر لازم ہے کہ مفلس ومحتاج اور ضرورت مندوں کا بھرپور خیال رکھے۔

(۳۷۵۸) عام طور پر سفر میں مسافر کو نہ تو وقت پر کھانا ملتا ہے اور نہ ہی وقت پر خاطر خواہ سونے کے موقع ملتا ہے نہ ہی سفر میں نماز باجماعت کا اہتمام حضر کی طرح میسر آتا ہے اگر چہ سفر بہت کچھ آسان ہو چکا ہے مگر مسافر کی تکلیف آج بھی بدستور موجود ہے۔ اسلئے سفر سے جتنی بھی جلد ممکن ہو اپنے گھر بار کی طرف لوٹے تاکہ نماز وغیرہ معمولات حقوق کی ادائیگی اچھی طرح ہوسکیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں "اپنی ضرورت" کی "اپنا حج" آیا ہے (بیہقی شریف)۔ خواہ حج مبارک کا سفر ہی کیوں نہ ہو حج کے جملہ ارکان ومراسم پورے کرکے اپنے گھر بسرعت وبعجلت آجاؤ۔ اس میں بھی ہی حکمتیں ہیں۔ بیوی کے حقوق بھی متعلق ہیں اور بچوں کی نگرانی بھی اور کاروبار کی دیکھ ریکھ بھی۔ مدینہ شریف تو ہر مومن کا دیس ہے پردیس نہیں ہے جیسا سکون قلب وروح ونظر اور کیف عبادات وہاں میسر ہوتا ہے وہ تو اپنے عرفی گھر میں بھی نصیب نہیں ہوتا۔

دل کو سکوں ملا ہے محمد کے شہر میں
ہر لحہ پر فضا ہے محمد کے شہر میں
وہ جلوۂ خدا ہے محمد کے شہر میں
دل سبکا کھنچ رہا ہے محمد کے شہر میں
دل کو یقین روح کو بالیدگی ملی
ہر سانس پارسا ہے محمد کے شہر میں
دل باغ باغ روح کو عرفان مل گیا
روحانی وہ ہوا ہے محمد کے شہر میں
ہے ذرہ ذرہ اسکا درخشاں وضوفشاں
انوار کی گھٹا ہے محمد کے شہر میں
رحم وکرم قدیری کا ہر اک سو ہر ایک پر
ہر دم برس رہا ہے محمد کے شہر میں (یا حبیب)

(۳۷۵۹) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے حضرت عبداللہ ابن جعفر ہیں۔ آپکے القاب میں بحر الجود (سخاوت کا سمندر) اور جواد ابن جواد (بہت بڑے سخی کے بیٹے بہت بڑے سخی) ہے اسلام میں آپ اور آپکے والد ماجد بڑے ہی سخی ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے وقت آپکی عمر شریف صرف نو سال تھی۔ بزرگوں کا سفر سے واپسی پر استقبال کرنا سنت صحابہ کرام ہے۔ مسافر کے گھر کے بچوں کو بھی استقبال کیلئے جانا سنت ہے۔ جیسے حجاج کرام سفر حج مبارک سے واپس آتے ہیں تو مسلمان حجاج کرام کے استقبال کیلئے جاتے ہیں۔ حضرت خاتون جنت کے شہزادگان سیدنا حضرت امام حسن اور سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے کوئی ایک شہزادے تھے جنہیں پیارے نبی ﷺ نے اپنا ردیف بنایا۔ آگے پیچھے گھر کے بچے اور

(۳۷۵۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن جعفر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تھے

مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ

کسی سفر سے تو استقبال کو جاتے تھے پیارے رسول کے گھر والے بچے اور بیشک پیارے رسول تشریف لائے ایک سفر سے برائے استقبال لایا گیا مجھے

اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْئَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ

پیارے رسول کی بارگاہ میں تو سوار فرمالیا پیارے رسول نے مجھے اپنے آگے پھر لائے گئے خاتون جنت حضرت فاطمہ کے بیٹوں میں سے

فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلٰثَةً عَلٰى دَآبَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو بٹھالیا پیارے رسول نے انکو اپنے پیچھے، فرمایا حضرت عبداللہ ابن جعفر نے کہ پھر داخل ہوئے ہم مدینہ شریف میں تینوں ایک جانور پر۔

(۳۷۶۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ اِنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی بیشک آئے وہ اور حضرت ابوطلحہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ

وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور پیارے نبی ﷺ کے ساتھ ام المومنین حضرت صفیہ تھیں کہ وہ پیچھے تھیں پیارے نبی کی سواری پر۔

(۳۷۶۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَّكَانَ لَا يَدْخُلُ

ترجمہ: نہیں جلوہ گر ہوتے تھے سفر سے پیارے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل وعیال میں رات کو اور نہیں داخل ہوتے تھے

اِلَّا غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

مگر صبح کو یا شام کو۔

(۳۷۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب طویل عرصے کوئی تم میں کا غائب رہے تو نہ آئے اپنے اہل وعیال میں رات کو۔

3759 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने जाफ़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ लाते थे किसी सफ़र से तो इस्तेक़बाल को जाते थे प्यारे रसूल के घरवाले बच्चे और बेशक प्यारे रसूल तशरीफ़ लाये एक सफ़र से तो बराये इस्तेकबाल लाया गया मुझे प्यारे रसूल की बारगाह में तो सवार फ़रमा लिया प्यारे रसूल ने मुझे अपने आगे फिर लाये गये ख़ातून जन्नत हजरते फ़ातमा के बेटों में से तो बिठा लिया प्यारे रसूल ने उनको अपने पीछे, फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने जाफ़र ने फिर दाखिल हुये हम मदीने शरीफ़ में तीनों एक जानवर पर।

3760 हदीस शरीफ़:– हजरते अनस से मरवी बेशक आये वो और हज़रते अबू तलहा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ उम्मुल मोमिनीन हजरते सफ़िय्या थीं कि वो पीछे थीं प्यारे नबी की सवारी पर।

3761 हदीस शरीफ़:– नहीं जलवागर होते थे सफ़र से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अपने अहलो अयाल में रात को और नहीं दाख़िल होते थे मगर सुबह को या शाम को।

3762 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तवील अर्से कोई तुममें का गायब रहे तो न आये अपने अहलो अयाल में रात को।

درمیان میں دو جہاں کے تاجدار۔ کیا سہانا وہ منظر ہوگا۔ اس قربت و سعادت پر فقیر قدیری قربان۔

(۳۷۶۰) سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ایک سواری پر تھے اور پیارے نبی ﷺ اور سیدتنا ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سواری پر رونق افروز اور اس انداز سے مدینہ شریف میں اس قافلے کا داخلہ ہوا۔ یہ حضرات فتح خیبر فرما کر واپس تشریف لائے تھے۔ حضرت صفیہ اس جنگ میں حاصل ہوئی تھیں۔ آپ سیدنا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئی تھیں پھر پیارے نبی ﷺ نے ان سے لیا اور اپنی زوجیت کا شرف بخشا اور اپنے ہمراہ اپنی سواری پر بٹھا کر مدینہ شریف لائے۔ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ گھوڑے پر یا خچر پر یا اونٹ پر سوار کرلینا جائز بلکہ سنت ہے آجکل جیسے سائیکل، موٹر سائیکل، اسکوٹر پر اپنی بیوی کو اپنے ساتھ بٹھانا درست ہے۔

(۳۷۶۱) صبح وشام سے پورا دن مراد ہے کہ مسافر اپنے سفر سے اپنے گھر میں دن میں آئے رات میں نہ آئے کہ گھر والوں کو اچانک رات میں پہونچنے سے تکلیف ہوتی ہے یہ حکم اس وقت کا تھا جب مواصلاتی نظام ناں کے برابر تھا اب تو خط، تار، ٹیلیفون، موبائل، وائرلیس وغیرہ بہت ہی ذرائع دستیاب ہیں ان سے پیشگی خبر دی جاسکتی ہے تو پھر گھر والوں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ گھر والے سراپا انتظا ہوں گے۔ اسمیں اور بھی بہت سی حکمتیں ہیں کہ اچانک گھر پہونچنے میں ناگفتہ بہ حالات بھی دیکھنے کومل سکتے ہیں۔

(۳۷۶۲) یہ حکم بھی اس زمانے کیلئے تھا جب خبر دینے کے ذرائع محدود تھے۔ اور اچانک پہونچ جانا بہت سی پریشانیوں کا سبب ہوسکتا تھا۔ گھر گیا اور موسم خزاں پایا۔ یا بیوی کو میلا کچیلا پایا، یا گھر میں سامان خورونوش تیار نہ پایا تو موڈ خراب ہوگا مزاج برہم ہوگا اور نفرت وفتنہ برپا ہوگا اگر پہلے سے اطلاع ہو یا پھر دن میں آیا جائے تو ہر قسم کا اہتمام بآسانی ممکن ہوگا کہ عورت نہا دھو کر میک اپ کر کے تیار رہے گھر میں سامان خورونوش بھی تیار رہے۔ نہ ہو تو ہاتھ کے ہاتھ کرلیا جائے۔ اس طرح محبت والفت کا ماحول بنے گا۔ پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ میں حکمتیں ہی حکمتیں اور دارین کے منافع ہی منافع ہیں۔ خدا اپنانے کی توفیق بخشے آمین۔

(۳۷۶۳) عورتوں کو استرے سے صفائی کرنا ممنوع ہے۔ چونا یا بال صفا صابن وغیرہ سے موئے زیرناف اور بغل کے بال صفا کریں۔ عام طور پر خواتین اپنے شوہروں کی لمبی غیر موجودگی میں بناؤ سنگھار کا خیال کم رکھتی ہیں۔ لہٰذا بنا اطلاع کے رات میں نہ جاؤ اور جاؤ بھی تو پھر اطلاع دو تاکہ اپنی بیوی کو خراب حالت میں نہ پاؤ یا پھر دن میں جاؤ کہ وہ کٹ پٹ مانگ بھی کرے۔ بیوی کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی آمد پر خود کو آراستہ رکھے تاکہ شوہر کی محبت میں اضافہ ہو اور رغبت بڑھے۔ اپنے شوہر کیلئے بننا سنورنا اسلام میں محبوب ومطلوب ہے مگر اب تو قیامت یہ ہے کہ اپنے گھر میں تو مستورات میلی کچیلی رہتی ہیں اور جب دوسری جگہ جاتی ہیں تو خوب بن ٹھن کے جاتی ہیں اور غلطی پر غلطی یہ ہے کہ اس زینت کی غیروں کے سامنے نمائش کرتی ہیں۔

پردہ لازم ہے غیر محرم سے
خشیت کبریا کو یاد کرو
چھوڑو بے پردگی خدا کے لئے
اپنی شرم و حیا کو یاد کرو
مارکیٹوں میں چھوڑ دو جانا
لو مصلی خدا کو یاد کرو
پاک دامن رہو خدا کے لئے
عصمت عائشہ کو یاد کرو (یابی)

(۳۷۶۴) پیارے نبی ﷺ جب طویل سفر سے دولت سرائے اقدس پہونچتے تو اپنے رشتہ داروں کی دعوت فرماتے اس دعوت کو دعوت قدوم کہتے ہیں۔ یہ دعوت سنت ہے اونٹ اور گائے کا گوشت کھانا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ دعوت قدوم میں کبھی اونٹ کی قربانی فرماتے کبھی گائے کی اور اہل مدینہ منورہ کی دعوت فرماتے۔

(۳۷۶۵) سفر کو جب جائے تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ایسے ہی جب سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جائے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے یہ سنت ہے۔ بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اس نماز کو، نماز قدوم کہتے ہیں اس طرح سفر کرنے سے سفر میں برکتیں رحمتیں برستی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نفل نماز ادا فرمانے کے بعد مسجد

(۳۷۶۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَیْلاً فَلاَ تَدْخُلْ عَلٰی اَھْلِكَ حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جب آؤ تم سفر سے رات کو تو نہ جاؤ اپنی بیوی کے پاس یہاں تک کہ وہ مونڈے موئے زیر ناف اور کنگھی کرے اپنے بکھرے ہوئے بالوں میں۔

(۳۷۶۴) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لِمَا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَحَرَ جُزُوْرًا اَوْبَقَرَۃً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب جلوہ افروز ہوتے مدینے شریف میں تو قربانی فرماتے اونٹ کی یا گائے کی۔

(۳۷۶۵) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَایَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلاَّ نَهَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْهِ لِلنَّاسِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ نہیں تشریف لاتے تھے کسی سفر سے مگر دن میں دوپہر کے وقت پھر جب تشریف لاتے تو پہل فرماتے مسجد شریف سے کہ نماز پڑھتے اس میں دو رکعتیں پھر تشریف رکھتے مسجد شریف میں لوگوں سے ملاقات کیلئے۔

(۳۷۶۶) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ لِیْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تو جب ہم آئے مدینے شریف میں تو فرمایا پیارے نبی نے مجھ سے جاؤ مسجد شریف کو پھر نماز پڑھو اس میں دو رکعتیں۔

(۳۷۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِهَا وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْجَیْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَکَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یا اللہ تعالیٰ برکت فرما میری امت کیلئے صبح کے کاموں میں اور جب بھیجتے پیارے رسول چھوٹا لشکر یا بڑا لشکر تو بھیجتے انکو شروع دن میں اور جو تھے تاجر تو بھیجتے تھے وہ اپنا مال تجارت شروع دن میں

3763 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जब आओ तुम सफ़र से रात को तो न जाओ अपनी बीवी के पास यहाँ तक कि वो मुढ ले मूए जेरे नाफ़ और कंघी करे अपने बिखरे हुये बालों में।

3764 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब जलवा अफ़रोज़ होते मदीने शरीफ़ में तो कुर्बनी फ़रमाते ऊँट की या गाय की।

3765 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं तशरीफ़ लाते थे किसी सफ़र से मगर दिन में दोपहर के वक्त फिर जब तशरीफ़ लाते तो पहल फ़रमाते मस्जिद शरीफ़ से कि नमाज़ पढ़ते उसमे दो रकाअतें फिर तशरीफ़ रखते मस्जिद शरीफ़ में लोगों से मुलाकात के लिये।

3766 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि था मैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक सफ़र में तो जब आये हम मदीने शरीफ़ में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने मुझसे जाओ मस्जिद शरीफ़ को फिर नमाज़ पढ़ो उसमें दो रकाअतें।

3767 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने या अल्लाह तआला बरकत फ़रमा मेरी उम्मत के लिये सुबह के कामों में और जब भेजते प्यारे रसूल छोटा लश्कर या बड़ा लश्कर तो भेजते उनको शुरु दिन में और जो थे ताजिर तो भेजते थे वो अपना माल तिजारत शुरु दिन में तो वो बड़े अमीर हो गये और बढ गया उनका माल।

نبوی شریف ہی میں کچھ دیر تک جلوہ گستر رہتے۔ لوگوں کے دکھ دور سنتے ان کے مقدمات کا فیصلہ فرماتے انہیں اپنی زیارت سے مشرف فرماتے پھر دولت سرائے اقدس میں تشریف لیجاتے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ جب سفر سے مراجعت فرماتے تو پہلے مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہوتے نوافل پڑھتے پھر سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاشانۂ اقدس کو زینت بخشتے پھر اپنے کاشانہ پاک کو زینت بخشتے (مرقاۃ شریف، طبرانی شریف)

(۳۷۶۶) مسجد شریف بیت اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا گھر ہے۔ وہاں حاضر ہونا گویا کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا ہے اسکا استحباب پیارے نبی ﷺ کے اقوال مبارکہ اور افعال حسنہ سے ثابت ہے۔ اسمیں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ مسجد شعائر اللہ میں سے ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم و زیارت دارین کی سعادت کا ذریعہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور جو تعظیم کرے اللہ کو یاد دلانے والی چیزوں کی تو یہ بیشک دلوں کے تقویٰ سے ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شعائر اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم جسکا دل خوف الٰہی کا گہوارہ ہوگا وہ اس سے منسوب چیزوں کا ادب ضرور کریگا۔ ادب کرنا شرک نہیں بلکہ عین توحید کے آثار میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر عاشق ہر اس چیز کی قدر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو جائے۔ عبادات ظاہری تو جسم کا تقویٰ ہیں۔ اور دل میں بزرگوں اور ان کے تبرکات کی تعظیم ہونا دل کا تقویٰ ہے۔ جس پتھر یا جانور کو عظمت والے سے نسبت ہو جائے وہ شعائر اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانی بن جاتا ہے۔ قرآن کریم نے ہدی کے جانور کو کعبۃ اللہ کی نسبت سے اور صفا و مروہ پہاڑیوں کو کعبہ والی حضرت ہاجرہ کی نسبت سے شعائر اللّٰہ فرمایا۔ حضرات اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ بھی شعائر اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں (تفسیر روح البیان شریف) اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے سب شعائر اللّٰہ ہیں جیسے حضرات سادات کرام، اولاد پیر سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شعائر اللّٰہ سے مراد بدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ قیمتی خوبصورت لئے جائیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۸۰۳)

(۳۷۶۷) میری امت کے تمام ان دینی و دنیوی کاموں میں برکت عطا فرما جو صبح سویرے کئے جائیں۔ جیسے سفر، طلب علم، تجارت وغیرہ۔ صبح کا وقت پیارے نبی ﷺ کی دعاء کی برکت سے برکتوں والا ہے۔ صبح کے کاموں میں برکت ہوتی ہے اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ وہ اس ارشاد گرامی پر عمل پیرا ہو کر دین و دنیا کی برکتیں سمیٹ چکے ہیں۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ جو طالب علم مغرب وعشاء کے درمیان اور فجر کے وقت محنت کرے پھر عالم نہ بنے تو تعجب کی بات ہے۔ اور جو طالب علم ان دونوں وقتوں میں محنت نہ کرے پھر عالم بن جائے تو یہ بھی تعجب کی بات ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کے جمعرات کے دن صبح کے وقت کے کاموں میں برکت عطا فرما۔ (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رات کا یاد کرنا دل پر نقش ہوتا ہے (گلستاں شریف)

(۳۷۶۸) دن کے سفر پر قناعت کی جائے بلکہ رات میں بھی سفر کیا جائے۔ رات میں سفر زیادہ ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ کم سفر ہوا ہے۔ سفر کا احساس کم ہوتا ہے۔ آج بھی زیادہ تر بسیں اور ٹرینیں رات ہی میں زیادہ چلتی ہیں اور تیز چلتی ہیں، در جلد پہونچتی ہیں۔

(۳۷۶۹) جنگل میں اکیلا مسافر جبکہ جنگل پر خطر ہو آفات کے نرغے میں ہوتا ہے۔ کسی بھی خطرناک موقع پر کوئی اسکا یار و مددگار نہ ہوگا۔ نماز با جماعت سے بھی محروم رہیگا اکیلا مسافر اس زمانے میں بسوں اور ٹرینوں میں بھی لٹ جاتا ہے۔ اگر دو بھی ہوں اور ایک بیمار ہو جائے تو پھر دوسرا بے یار و مددگار ہو جائیگا۔ اور تین مسافر گویا کہ ایک قافلہ ہے ایک گروپ ہے ایک جماعت ہے اسی لئے ارشاد ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہے۔ اگر بحالت سفر تین میں سے کسی کی موت ہو جائے تو باقی دو اسکو سنبھال سکتے ہیں پیارے نبی ﷺ کے تمام ارشادات عالیہ دو جہان میں سلامتی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

(۳۷۷۰) اگر سفر میں تین یا تین سے زیادہ نفر ہوں تو نظم قائم رکھنے کیلئے اپنے میں سے ایک افضل اور سنجیدہ و تجربہ کار کو اپنا میر بنالیں جو انتظام و انصرام کرے اور باقی مسافر اسکے مشورے پر عمل کریں۔

فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

تو وہ بڑے امیر ہوگئے اور بڑھ گیا انکا مال۔

(۳۷۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اختیار کرو رات کا چلنا اسلئے کہ زمین لپیٹ دی جاتی ہے رات کو۔

(۳۷۶۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرَّاکِبُ شَیْطَانٌ وَّالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَکْبٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں۔

(۳۷۷۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا کَانَ ثَلٰثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ہوں تین نفر سفر میں تو چاہئے کہ امیر بنالیں ایک کو ان میں سے۔

(۳۷۷۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَّخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَنْ یُّغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین فوجی چھوٹا لشکر چار سو کا ہے بہترین فوجی بڑا لشکر چار ہزار کا ہے اور نہیں مغلوب ہوگا بارہ ہزار کا لشکر تھوڑے ہونے کی وجہ سے۔

(۳۷۷۲) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِیْرِ فَیُزْجِی الضَّعِیْفَ وَیُرْدِفُ وَیَدْعُوْلَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہتے تھے سفر میں تو لے چلتے کمزوروں کو اور پیچھے بٹھاتے تھے اور دعا فرماتے تھے ان کیلئے۔

3768 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इख़्तेयार करो रात का चलना इसलिये कि ज़मीन लपेट दी जाती है रात को।

3769 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया एक सवार एक शैतान है और दो सवार दो शैतान हैं और तीन सवार सवार हैं।

3770 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब हों तीन नफ़र सफ़र में तो चाहिये कि अमीर बना लें एक को उनमें से।

3771 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेहतरीन साथी चार हैं और बेहतरीन फ़ौज छोटा लश्कर चार सौ का है बेहतरीन फ़ौज बडा लश्कर चार हजार का है और नहीं मगलूब होगा बारह हजार का लश्कर थोडा होने की वजह से।

3772 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पीछे रहते थे सफ़र में तो ले चलते कमज़ोरों को और पीछे बिठाते थे और दुआ फ़रमाते थे उनके लिये।

3773 हदीस शरीफ़:– जब लोग उतरते थे किसी मंज़िल में तो तित्तर बित्तर हो जाते थे घाटियों में और जंगलों मे तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तुम्हारा तित्तर बित्तर होना इन घाटियों और जंगलों में यह

اس طرح اس سفر میں برکت ہوگی اور سفر میں سہولت بھی۔ اور ان امیر صاحب کو چاہیے کہ وہ باقی مسافروں کا خود کو حاکم نہ جانیں بلکہ خادم سمجھیں اور نماز میں امام بھی امیر صاحب کو ہی بنایا جائے۔ حدیث شریف:۔ جب تم چند اشخاص سفر کرو تو جو تم میں سے بڑا قاری یعنی بڑا عالم ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ اور جب وہ تمہاری امامت کرے تو وہ ہی تمہارا امیر و سردار ہے (مرقاۃ شریف) حدیث شریف:۔ قوم کا سردار انکا خادم ہے۔

(۳۷۷۱) اس حدیث شریف میں ساتھیوں سے مراد سفر کے ساتھی ہیں چار ساتھیوں کو اسلئے بہتر و افضل فرمایا کہ اگر ان میں سے ایک فوت ہوجائے اور باقی تین میں سے ایک کو وصی و منتظم کرجائے تو باقی دو اسکی وصیت کے گواہ بن جائیں گے۔ ساتھی سفر میں جتنے زیادہ ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔ چھوٹا لشکر چار سو سے کم کا نہ ہو اور بڑا لشکر چار ہزار سے کم نہ ہو اور زیادہ ہو تو بہتر ہے۔ اور بارہ ہزار کا لشکر جرار کبھی قلت تعداد کی بنا پر دشمن سے شکست نہیں کھا سکتا۔ کسی اور وجہ سے شکست سے دوچار ہوجائے تو ہوجائے جیسے آپسی جھگڑے، امیر کی نافرمانی، بے صبری، مال غنیمت کی سمیٹ وغیرہ۔ چنانچہ جنگ حنین میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ابتداءً ظاہری جو شکست کھائی وہ تعداد کی کمی وجہ سے نہ تھی بلکہ اپنی اکثریت پر اعتماد کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے توجہ ہوجانے کے سبب سے تھی۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور حنین کے دن جب پسند آئی تم کو اپنی شکست تو نہیں دور کرسکی تم سے کچھ بھی اور تنگ ہوگئی تم پر زمین باوجودیکہ وہ کشادہ تھی پھر تم لوٹنے لگے منہ پھیر کر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۴۶) جنگ حنین میں قبیلۂ ہوازن کے کفار سے مقابلہ تھا انکی تعداد چار ہزار تھی اور مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ دس ہزار صحابہ کرام مدنی تھے اور دو ہزار صحابہ کرام مکی تھے جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ بعض صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات پیدا ہوگئی کہ آج تو فتح یقینی ہے کہ ہم کثرت میں ہیں اور کفار قلت میں۔ آج کثرت کی وجہ سے ہمیں غلبہ ملیگا یہ بات پیارے نبی ﷺ کو ناپسند آئی کہ قلت و کثرت کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی چیز ہے۔ ایمان والوں کا تمام تر توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیے۔

پیارے نبی ﷺ ہر حال میں رحمت ایزدی پر نظر فرماتے تھے قلت و کثرت کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور نہ اسکا خیال فرماتے تھے۔ جب کثرت کا نشہ ہرن ہوا تو پھر فتح و کامیابی نے قدم چومے اور پھر حنین کا میدان کفار کا مرگھٹ ثابت ہوا۔

(۳۷۷۲) پیارے نبی ﷺ اپنے اسفار میں حضرات صحابہ کرام کو آگے رکھتے اور خود تواضع اور تعاون کیلئے پیچھے پیچھے رہتے اور اسمیں بھی شان رحمت جلوہ گر تھی کہ اگر کوئی صحابی کسی مجبوری و معذوری، کمزوری کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا تو سرکار اسکی مدد فرماتے اسے اپنے ساتھ لے آتے اور اگر کسی کی لشکر میں سے کوئی چیز رہ جاتی یا گرجاتی تو پیارے نبی ﷺ اسکو بھی اٹھالاتے اور تمام حضرات صحابہ کرام کو سامنے رکھ کر دعاء خیر فرماتے۔

(۳۷۷۳) اس میں پیارے نبی ﷺ نے مل جل کر رہنے اور تفرقہ بازی علیحدگی پسندی کا جنازہ نکالا ہے کہ اگر تتر بتر ہوجاؤ گے اور کچھ یہاں کچھ وہاں تو شیطان کو موقع ملے گا کہ وہ کفار کو اکسائے گا کہ انکی جمعیت ٹوٹ چکی ہے ان پر حملہ آور ہوجاؤ اور وہ شیطان کے چکمہ میں آکر تم پر چڑھائی کردیں گے کہ واقعتا انکی جماعت متحد نہیں بلکہ متفرق ہے ان پر ٹوٹ پڑو اور بُعد کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کی بر وقت مدد بھی نہ کرسکیں گے اسلئے الگ الگ اُترنا خطرناک ہے اور خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ کفار کو فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم کرتا ہے اور شیخ نجدی بھی اپنا کام دکھا جاتا ہے۔ جیسے مسلمانوں کی جسمانی دوری خطرناک و نقصان دہ ہے اسی طرح دلی دوری بھی شیطانی کارستانی ہے اور سخت ترین خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کی اعلیٰ تعلیمات کا اثر تھا کہ خاندانی دشمنوں کو شیر و شکر اور بھائی بھائی بنادیا جو دور تھے انہیں ایک دوسرے سے قریب فرمادیا۔ مسلمان یک دل یک جان ہوگئے۔

جہاں نفرتیں تھیں شباب پر جہاں دشمنی تھی عروج پر
وہاں الفتوں کے دیے جلے وہ سبق نبی نے پڑھادیا (یانبی)

ہمیشہ مسافر منزل پر اکٹھا رہیں ادھر ادھر نہ مارے مارے پھریں اور قافلہ سے الگ تھلگ نہ ہوں۔ قافلے کے تمام افراد ایک دوسرے سے قریب رہیں باخبر رہیں اور ایک دوسرے کے ممد و معاون رہیں۔

(۳۷۷۴) غزوۂ بدر میں مجاہدین اسلام کے پاس سامان جنگ

(۳۷۷۳) حدیث شریف: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلاً تَفَرَّقُوْا فِى الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ قَالَ

ترجمہ: جب لوگ اترتے تھے کسی منزل میں تو تتر بتر ہوجاتے تھے گھاٹیوں میں اور جنگلوں میں تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِىْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلاً

پیارے رسول اللہ ﷺ نے تمہارا تتر بتر ہونا ان گھاٹیوں اور جنگلوں میں یہ بکھرنا شیطان کی طرف سے ہے پھر نہیں اترتے مسلمان اسکے بعد کسی منزل میں

اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

مگر ملے جلے رہتے انکے بعض بعض کے ساتھ یہاں تک کہ کہا جاتا کہ اگر بچھا دیا جائے ان پر کپڑا تو ڈھانک لے انکو۔

(۳۷۷۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا ہم تھے جنگ بدر کے دن ہر تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر

وَكَانَ اَبُوْلُبَابَةَ وَعَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ زَمِيْلَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ

اور تھے حضرت ابولبابہ حضرت علی ابن ابوطالب شامل تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے جب آتی تھی باری

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِىْ عَنْكَ قَالَ مَا اَنْتُمَا

پیارے رسول اللہ ﷺ کی تو حضرت ابولبابہ تو حضرت علی عرض کرتے کہ ہم پیدل چلتے ہیں آپ کی طرف سے فرمایا پیارے رسول نے نہیں ہو تم دونوں

بِاَقْوٰى مِنِّىْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا. (رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

زیادہ قوت والے مجھ سے اور نہیں ہوں میں زیادہ بے پرواہ اجر کے معاملے میں تم دونوں سے۔

(۳۷۷۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا مت بناؤ اپنے اونٹوں کی پیٹھوں کو منبر اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے بس تابع فرمایا ہے انکو تمہارے

لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ. (رواہ ابوداؤد)

تاکہ پہونچادیں تم کو اس شہر تک کہ نہیں تھے تم پہونچنے والے اس تک بنا سخت مشقت کے اور بنائی ہے تمہارے لئے زمین تو زمین پر پوری کرو اپنی ضروریات۔

बिखरना शैतान की तरफ़ से है फिर नहीं उरे मुसलमान उसके बाद किसी मंजिल में मगर मिले जुले रहते उनके बअज़ बअज़ के साथ यहाँ तक कि कहा जाता कि अगर बिछा दिया जाये उन पर कपड़ा तो ढांक ले उनको।

3774 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम थे जंगे बदर के दिन तीन तीन आदमी एक एक ऊँट पर और थे हज़रते अबु लुबाबा हज़रते अली इब्ने अबू तालिब शामिल थे प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के, फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने जब आती थी बारी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो हज़रते अबु लुबाबा हज़रते अली अर्ज करते कि हम पैदल चलते है आप की तरफ़ से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं हो तुम दोनों ज़्यादा कुव्वत वाले मुझसे और नहीं हूँ मैं ज़्यादा बेपरवाह अज्र के मुआमले में तुम दोनों से।

3775 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया मत बनाओ अपने ऊँटों की पीठों को मिम्बर इसलिये कि अल्लाह तआला ने बस ताबे फ़रमाया है उनको तुम्हारे लिये ताकि पहुचा दे तुमको उस शहर तक कि नहीं थे तुम पहुंचने वाले उस तक बिना सख़्त मुशक्कत के और बनायी है तुम्हारे लिये ज़मीन तो ज़मीन पर पूरी करो अपनी ज़रुरयात।

3776 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब हम उतरते थे किसी मंजिल पर तो

بہت ہی کم تھا۔ تین سو تیرہ غازیان اسلام تھے اور صرف دو گھوڑے تھے تلواریں آٹھ تھیں۔ زرہیں چھ تھیں۔ اونٹ بھی تھوڑے تھے۔ اس وجہ سے ایک ایک اونٹ پر تین تین غازی باری باری سے سوار ہوتے تھے۔ ایک اونٹ پر حضرت ابولبابہ اور حضرت علی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ۔ مگر ان دونوں حضرات کی رائے یہ تھی کہ بدر کے میدان تک پیارے نبی ﷺ اونٹ پر سوار رہیں اور ہم خادمانہ شان کے ساتھ پیدل چلیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں بھی تو تم دونوں کی طاقت مجھ محمد رسول اللہ سے زیادہ نہیں ہم چلنے میں بھی بہت قوی و مضبوط ہیں

وہ طاقت وقوت ہے سرکار دو عالم کی
سب جھوٹے خداؤں کو کعبے سے نکالا ہے (یانی)

اور آخرت میں ہم ثواب الٰہی سے بے نیاز نہیں ہیں۔ راہ خدا میں پیدل چلنا بڑے ثواب کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہم اپنی باری میں پیدل ہی چلیں گے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی طاقت وقوت اور یہ ہے شان عدل و انصاف اور بے مثال ہے پیارے نبی ﷺ کا عجز و انکسار۔ اس حدیث شریف میں قیامت تک کے تمام شاہان دنیا کے لئے تعلیم ہے کہ ان کا اپنے خدام کے ساتھ کیا طرز عمل ہونا چاہیے۔

(۳۷۷۵) جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے بنا ضرورت اسے بھی تکلیف نہیں دینا چاہیے۔ سواری کے جانور پر سوار ہو کر سفر کرنا تو ٹھیک ہے مگر اس پر سوار ہو کر اسے کھڑا رکھ کر باتیں کرنا گپ شپ مارنا یہ بنا وجہ تکلیف دینا ہے۔ جو پیارے نبی ﷺ کو پسند نہیں ہے جانوروں سے بھی محبت کرنا چاہیے اور انکی تکلیف وراحت کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ پیارے نبی ﷺ کا اونٹ پر عرفات کے میدان میں خطبہ دینا اور حضرات حجاج کرام کا میدان عرفات میں اونٹ پر قیام ضرورتاً ہے جو درست ہے۔ جانور صرف سفر اور مال برداری کیلئے ہیں ان سے یہی کام لو ان پر سوار ہو کر انہیں کھڑا رکھ کر اور کام نہ کرو کیونکہ یہ کھڑا رکھنا بلا ضرورت ہے۔ اور اس قسم کے کام سواری سے اتر کر زمین پر کرنے چاہئیں یہ حکم ہمیشہ کیلئے ہے بعض حالات میں یہ حکم وجوبی ہے اور بعض حالات میں یہ حکم استحبابی ہے۔

(۳۷۷۶) تعلیمات نبوی کا یہ اثر تھا کہ حضرات صحابہ کرام بھی جانوروں کے آرام وراحت کا خیال فرماتے تھے۔ نفلی عبادات پر اس کو مقدم رکھتے کہ پہلے اونٹوں کو ہلکا کرتے انکے کجاووں کو اتارتے پھر منزل پر نفلی نمازیں ادا فرماتے۔ اونٹوں کو آرام ملتا اور انہیں اطمنان کیساتھ نماز ادا فرمانے کا موقع ملتا۔ اسفار میں یہی طریقہ اپنانا چاہیے۔ یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرات صحابہ کرام نفلی نمازوں میں شغف رکھتے تھے اور نماز کے دلدادہ تھے۔ ہمیں بھی نماز کا شوق ہونا چاہیے۔ سیرت صحابہ کرام مشعل راہ ہے۔

(۳۷۷۷) ادباً آگے بیٹھنا پسند نہ کیا پیارے نبی ﷺ کو آگے بٹھانا چاہا اور خود پیچھے کو سرک گئے۔ مگر پیارے نبی ﷺ نہ بیٹھے اور تعلیم حق وانصاف سے نوازا کہ اگر ایک جانور پر دو شخص سوار ہوں تو آگے کی طرف جانور کا مالک بیٹھے گا اور پیچھے دوسرا شخص جو جانور کا مالک نہیں ہے۔ سواری کے جانور پر آگے بیٹھنا یہ مالک کا اپنا حق ہے اور وہ اپنا حق کسی دوسرے کو تفویض کر سکتا ہے۔ اس شخص نے اپنا حق پیارے نبی ﷺ کو دیکر اظہار سعادت مندی کیا۔ پیارے نبی ﷺ اس شخص کی اجازت کے بعد سواری پر آگے رونق افروز ہوئے۔ سیرت طیبہ کے اس شعبہ میں جہاں انصاف کا سورج جگمگا رہا ہے وہیں تواضع و انکساری کا چاند بھی روشن ہے۔

(۳۷۷۸) جو اونٹ یا مکانات ضرورت سے زیادہ رکھے جائیں اور ان سے کوئی دینی کام نہ لیا جائے صرف نام ونمود مقصود ہو تو وہ اونٹ شیطانی ہیں اور وہ مکانات شیطانی ہیں۔ جیسے آج بھی مالدار لوگ اپنی بھوپیاں ظاہر کرنے کیلئے بلا ضرورت سواریاں اور مکانات رکھتے ہیں۔ ایک شخص کے پاس تین تین چار چار کاریں ہیں۔ بڑے بڑے مکانات بنا رکھے ہیں ویران پڑے ہیں خود رہتے نہیں دوسروں کو رہنے کیلئے دیتے نہیں۔ بہت سے لوگوں نے تو بلا ضرورت مسجدیں بنا ڈالیں کہ ویران پڑی ہیں۔ یہ بھی ممنوع ہے۔ مال حرام سے جو گھوڑے اور مکانات خریدے جائیں وہ بھی شیطانی ہیں۔ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے آئندہ ہونے والی باتوں کی خبر مرحمت فرمائی ہے کہ آئندہ لوگ ایسی حرکتیں بھی کیا کریں گے آج یہ حالات سامنے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں یہ دونوں باتیں نہ تھیں اب ہماری نگاہوں نے

(۳۷۷۶) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نُحِلَّ الرِّحَالَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا جب ہم اترتے تھے کسی منزل پر تو نہ نوافل پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم کھول لیتے تھے کجاووں کو۔

(۳۷۷۷) حدیث شریف: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مَّعَهٗ حِمَارٌ

ترجمہ: اس دوران کہ پیارے رسول اللہ ﷺ پیدل چل رہے تھے تب آیا ایک شخص اور اسکے ساتھ گدھا تھا

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَنْتَ اَحَقُّ

تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سوار ہو جائیں اور پیچھے کو کھسکا وہ شخص تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں، تو زیادہ حقدار ہے

بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

اپنے جانور پر آگے بیٹھنے کا مگر یہ کہ دیدے تو اپنا حق تو عرض کیا اس شخص نے کہ دیدیا میں نے اپنا حق آپکو تب سوار ہوئے پیارے رسول۔

(۳۷۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّيٰطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِّلشَّيٰطِيْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہوتے ہیں کچھ اونٹ شیطانوں کیلئے اور کچھ مکانات شیطانوں کیلئے

فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيٰطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ بِنَجِيْبَاتٍ مَّعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِّنْهَا

لیکن شیطانوں کے اونٹ کہ دیکھ لیا ہے میں نے انکو کہ نکلتا ہے کوئی شخص بہترین اونٹنیاں لیکر اپنے ساتھ کہ خوب فربہ کر لیا ہے انکو تو نہیں سوار ہوتا کسی اونٹ پر ان میں سے

وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيٰطِيْنِ

اور گزرتا ہے اس کا بھائی کہ تھک گیا ہے چلنے سے تو نہیں سوار کرتا اپنے بھائی کو ان میں سے کسی اونٹ پر لیکن شیطانوں کے گھر

فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو نہیں دیکھا میں نے انکو اور حضرت سعید فرماتے تھے کہ نہیں سمجھتا میں انکو مگر یہ ہیں پنجرے کہ ڈھکتے ہیں لوگ ریشم سے۔

(۳۷۷۹) حدیث شریف: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت سہل ابن معاذ سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے فرمایا ہم شریک جہاد تھے پیارے نبی ﷺ کیساتھ

न नवाफिल पढ़ते थे यहाँ तक कि हम खोलते थे कजावों को।

3777 हदीस शरीफ़:– इस दौरान कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पेदल चल रहे थे तब आया एक शख़्स और उनके साथ गधा था तो उसने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह आप सवार हो जायें और पीछे को खिसका वो शख़्स तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं तू ज़्यादा हक़दार है अपने जानवर पर आगे बैठने का मगर यह कि दे दे तू अपना हक़ तो अर्ज़ किया उस शख़्स ने कि दे दिया मैंने अपना हक़ आपको तब सवार हुये प्यारे रसूल।

3778 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने होते हैं कुछ ऊँट शैतानों के लिये और कुछ मकानात शैतानों के लिये लेकिन शैतानों के ऊँट कि देख लिया मैंने उनको कि निकलता है कोई शख़्स बेहतरीन ऊँटनिया लेकर अपने साथ कि खूब फ़रबे कर लिया है उनको तो नहीं सवार होता किसी ऊँट पर उनमें से और गुजरता है उसका भाई कि थक गया है चलने से तो नहीं सवार करता अपने भाई को किसी ऊँट पर लेकिन शैतानों के घर तो नहीं देखा मैंने उनको और हजरते सईद फ़रमाते थे कि नहीं समझता मैं उनको मगर यह हैं पिंजरे कि ढकते हैं लोग रेशम से।

3779 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुहैल इब्ने मआज़ से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से उन्होंने फ़रमाया हम शरीके जिहाद थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो तंग कर दिया लोगों ने मंजिलों

شیطانی اونٹ دیکھ لئے یہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوئ حدیث کا فرمان ہے۔ یہ روش غلط ہے کہ اپنے گھوڑے خچر تو خالی جائیں اور اپنا بھائی پیدل مارچ کرے۔ انسانی شرافت یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کا خیال رکھے اگر اسکے پاس جانور خالی ہیں اور اپنے بھائی پیدل ہیں تو انہیں اپنی سواری دیکر اخوت دینی کا مظاہرہ کرے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ہم نے شیطانی گھر نہیں دیکھے مگر آئندہ زمانے میں ہونگے ضرور کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے خبر دی ہے اور پیارے نبی ﷺ کی ہر خبر سچی ہے۔ مکانوں کو ضرورت سے زیادہ چمکانا ان پر بطور فخر رنگ و روغن خوب کرنا آج کے زمانے میں خوب ٹاکس لگانا کہ اسمیں صرف فضول خرچی اور چھوچھاں ہیں۔ ایسے مکانات بھی شیطانی گھر ہیں۔ آج جسے دیکھو وہ اپنے مکان کو غیر ضروری طور پر چمکا رہا ہے اور فخر و غرور کا پتلا بنا پھر رہا ہے۔

(۳۷۷۹) کچھ حضرات نے تو جگہ زیادہ گھیری جس سے دوسرے حضرات کے قیام میں پریشانی ہوئی اور کچھ حضرات نے راستے ہی میں سامان رکھ دیا جس سے آنے جانے والوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ حالانکہ سفر و حضر ہر موقع پر مسلمانوں کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے آرام و راحت کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے۔ کہ جو لوگ سفر جہاد میں منازل میں زیادہ جگہ گھیر کر اور راستے میں سامان رکھ کر اپنے بھائیوں کی تکلیف کا ذریعہ بنیں گے انکو جہاد کا پورا ثواب نہ ملیگا۔ بعض مسلمان مسجد میں ایسے مقام پر نماز شروع کر دیتے ہیں جو گزرگاہ ہے جس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے بعض نمازی صف میں زیادہ جگہ گھیر کر بیٹھتے ہیں ان دونوں قسم کے حضرات کو اس حدیث شریف سے سبق لینا چاہیے۔ مسلمانوں کو تکلیف سے بچانا یہ بھی عبادت ہے۔

(۳۷۸۰) مسافر دن میں گھر پہونچے تو اپنی بیوی سے شروع رات میں صحبت کرے تاکہ بقیہ رات سکون و اطمنان سے گزرے کہ اس سے شہوت رانی بھی ہوگی اور بیوی کے حقوق کی ادائیگی بھی جلد ہو جائیگی۔

(۳۷۸۱) پیارے نبی ﷺ کا عمومی طریقہ یہی تھا کہ داہنی کروٹ سوتے تھے اور آپکا بستر مبارک قبر کے رخ پر ہوتا تھا۔ داہنا دست مبارک داہنے رخسار شریف کے نیچے رکھتے۔ اخیر شب میں تکان اتارنے کیلئے استر احت فرماتے تو اپنی کلائی شریف کھڑی رکھتے تاکہ نیند نہ آجائے کیونکہ نماز فجر کا وقت قریب ہوتا۔ پیارے نبی ﷺ کو اپنی پوری حیات طیبہ میں نماز کا بہت ہی خیال رہتا اور آپ بہر صورت اہتمام نماز فرماتے۔ امت پر بھی لازم و ضروری ہے کہ ہر حال میں نماز کا اہتمام کرے۔

(۳۷۸۲) اگر پیارے نبی ﷺ عین نماز میں بھی سفر پر نکل جانے کا حکم فرمائیں تو اسی وقت نکل جانا ضروری ہے۔ مگر یہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد تھا اور اس اجتہاد کی بنا پر آپ نے خیال فرمایا کہ صرف چند گھنٹے ٹھہر جانے میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز جمعہ میسر آجائیگی۔ مدینہ شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے۔ پھر پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز تو لاکھوں نمازوں سے بہتر ہے یہ فائدے جمعہ کی صبح کو قافلے کیساتھ جلد جانے میں اور جنگل میں بجائے نماز جمعہ کے نماز ظہر ادا کرنے میں حاصل نہ ہو سکیں گے اور تاخیر سے جانے کی کسر بھی نکال لوں گا کہ سواری کو تیز نان اسٹاپ لے جاؤں گا اور قریب ہی کہیں قافلے سے جا ملوں گا مجھے بہت سی سعادتیں بھی مل جائیں گی اور پیارے نبی ﷺ کے حکم پاک کی تعمیل بھی ہو جائیگی۔ نیت تو اچھی تھی مگر جب بعد نماز جمعہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن رواحہ کو مسجد نبوی شریف میں دیکھا تو فرمایا اے عبداللہ! تم یہاں کیسے؟ حضرت عبداللہ نے اپنا اجتہاد عرض کیا کہ میں بہت سے سعادتوں کو سمیٹنے کی نیت سے رک گیا کہ آپکی اقتداء میں مسجد نبوی میں مدینہ شریف میں نماز جمعہ بھی ادا کر لوں پھر جہاد میں میں شریک ہو جاؤں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! اگر تم میرے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کیساتھ ساتھ ساری زمین کا مال بھی خیرات کر دو تو جو ثواب صبح سویرے نکل جانے والوں کو تعمیل حکم کا ثواب ملا وہ تم کو ان تمام عبادات کا نہیں مل سکتا چونکہ پیارے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری تمام عبادات سے افضل ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی طاعت میں ترک مدینہ ترک نماز جمعہ عبادت ہے۔ بنا اطاعت نبوی جمعہ کی نماز مسجد نبوی میں پڑھنا اعلیٰ عبادت نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ سے ظاہری دوری مضر نہیں پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی مضر

فَضَيَّقَ النَّاسَ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ

تو تنگ کر دیا لوگوں نے منزلوں کو اور راستے بند کر دئے تو بھیجا پیارے نبی ﷺ نے ایک اعلان کرنے والا جو اعلان کر رہا تھا لوگوں میں

اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کہ جس نے تنگ کیا منزلوں کو یا راستہ بند کیا تو نہیں اس کا جہاد۔

(۳۷۸۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا سب سے اچھا وقت اس کا کہ صحبت کرے آدمی اپنی بیوی سے جب آئے

مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سفر سے شروع رات ہے۔

(۳۷۸۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر میں ہوتے پھر اُترتے رات میں تو استراحت فرماتے

عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اُترتے صبح سے کچھ پہلے تو کھڑی فرماتے اپنی کلائی شریف کو اور رکھتے اپنا سر اقدس اپنے ہاتھ پر۔

(۳۷۸۲) حدیث شریف: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: بھیجا پیارے نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن رواحہ کو ایک چھوٹے فوجی لشکر میں، اتفاقاً واقع ہوا یہ جمعہ کے دن

فَغَدَا اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو سویرے ہی چلے گئے انکے تمام ساتھی اور فرمایا حضرت عبداللہ ابن رواحہ نے کہ میں بعد میں چلا جاؤنگا اور میں نماز ادا کرلونگا پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ

ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر مل جاؤں گا اپنے ساتھیوں سے پھر جب نماز پڑھ لی حضرت عبد اللہ ابن رواحہ نے پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

को और रास्ते बंद कर दिये तो भेजा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक ऐलान करने वाला जो ऐलान कर रहा था लोगों में कि जिसने तंग किया मजिलों को या रास्ता बंद किया तो नहीं है उसका जिहाद।

3780 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होने फ़रमाया सबसे अच्छा वक़्त उसका कि सोहबत करे आदमी अपनी बीवी से जब आये सफ़र से, शुरु रात है।

3781 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब किसी सफ़र में होते फिर उतरते रात में तो इस्तेराहत फ़रमाते अपनी दाहनीं करवट पर और जब उतरते सुबह से कुछ पहले तो खड़ी फरमाते अपनी कलाई शरीफ़ को और रखते अपना सरे अक्दस अपने हाथ पर।

3782 हदीस शरीफ़:– भेजा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हजरते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा को एक छोटे फौजी लश्कर में इत्तेफ़ाक़न आया यह जुमे के दिन तो सवेरे ही चले गये उनके तमाम साथी और फ़रमाया हजरते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा ने कि मैं बाद में चला जाऊँगा और मैं नमाज़ अदा कर लूँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ फिर मिल जाऊँगा अपने साथियों से फिर नमाज़ पढ ली हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो देखा प्यारे रसूल ने हजरते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा को तो फरमाया प्यारे रसूल ने कि किस चीज़ ने रोका तुमको सुबह जाने से अपने साथियों के साथ? तो अर्ज़

ہے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں رضائے یار بہتر ہے یار سے۔

(۳۷۸۳) زمانہ جاہلیت میں متکبر لوگ غرور و گھمنڈ کے طور پر چیتے کی کھال گھوڑے کی زین پر ڈال کر سوار ہوتے تھے اور اہل عجم کا بھی یہی مزاج تھا اور ہے کہ وہ اس کھال کا لباس بھی پہنتے ہیں چیتے اور شیر کی کھال پر سواری دل میں سختی اور تکبر پیدا کرتی ہے اسلئے چیتے کی کھال پر سواری کو منع فرمایا گیا۔ ہرن کی کھال پر ہمیشہ بیٹھنا نامردی پیدا کرتا ہے۔

(۳۷۸۴) سفر میں جو شخص اپنے قافلے کا امیر بنے تو وہ خود حاکم نہ سمجھے بلکہ خادم سمجھے۔ اپنے آرام و راحت پر اپنے قافلے والوں کے آرام و راحت کو مقدم رکھے اور انکی ظاہری و باطنی ضروریات کا خیال رکھے۔ جو بھی سفر میں اپنے ساتھیوں کی خدمات میں منہمک رہے گا صورتاً تو خادم ہوگا مگر حقیقتاً مخدوم و سردار ہوگا۔ شرف خدمت سے نہ کہ فقط نام سے کہ میں امیر جماعت ہوں۔ سیدنا حضرت عبداللہ مروزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ سیدنا حضرت ابوعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر فرمایا۔ حضرت عبداللہ امیر سفر بنے تو آپ اکثر حضرت ابوعلی کا سامان اپنی پشت پر اٹھاتے بارش ہوئی تو حضرت ابوعلی پر اپنا کمبل تان کر کھڑے ہو گئے پوچھا گیا یہ کیا؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ امیر سفر کے یہی فرائض منصبی ہیں کہ اپنے رفقاء کا بھرپور خیال رکھے (مرقاۃ شریف) سفر جہاد میں جو اپنے ہم قافلہ حضرات کے امیر ہونے کے باوجود خدمات انجام دیگا وہ تمام عبادت گزاروں سے بڑھ کر ہوگا اور ان رفقاء کا کوئی عمل امیر سفر جہاد کی خدمات سے نہیں بڑھ سکتا۔ سوائے ان حضرات کے جو راہ خدا میں شہید ہو جائیں۔ شہداء کرام کا ثواب اس خادم امیر سے بڑھ جائیگا کیونکہ اس سفر میں امیر کام دوسروں کی طرح کریگا مگر امیر خدمت کریگا جو دوسرے نہ کریں گے تو اس خادم کا عمل بڑھ گیا باقی اعمال صالحہ تو باقی قافلے والے بھی کریں گے امیر قافلہ بھی کریگا۔

(۳۷۸۵) جب پیارے نبی ﷺ صلح حدیبیہ سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو آپ نے امراء و سلاطین کفار کو دعوت نامے ارسال فرمائے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ جیسے شاہ روم قیصر کو شاہ فارس کسریٰ کو، شاہ حبشہ نجاشی وغیرہ کو لیکن جب پیارے نبی ﷺ نے دعوت نامے تحریر فرمانے کا ارادہ فرمایا تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بادشاہ لوگ بنا مہر کے خط نہیں پڑھتے۔ تب پیارے نبی ﷺ نے مہر فرمانے کیلئے چاندی کی انگوٹھی شریف بنوائی اور اسمیں محمد رسول اللہ نقش کرایا جس کی شکل یہ تھی۔

محمد
اللہ
رسول

مہر یا مہر والی انگوٹھی بادشاہ، قاضی، مفتی کیلئے سنت ہے۔ بادشاہ روم کا لقب قیصر تھا۔ بادشاہ فارس کا لقب کسریٰ شاہ حبشہ کا لقب نجاشی شاہ ترک کا لقب خاقان شاہ قبط کا لقب فرعون شاہ مصر کا لقب عزیز شاہ حمیر کا لقب تبع تھا (نووی شریف مرقاۃ شریف اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ دعوت نامے سیدنا حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھوائے اور مہر خود اپنے دست کرم سے فرمائی۔ ان فرامین پاک کے فوٹو چھپے ہوئے ہیں اور مع تراجم شائع ہوئے ہیں۔ شاہ روم قیصر کا نام ہرقل تھا۔ سیدنا حضرت دحیہ کلبی بہت ہی خوبصورت تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام اکثر آپ کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ حضرت دحیہ کلبی اپنی آخری عمر شریف میں سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملک شام میں رہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالیشان ۶ھ میں روانہ ہوا تھا۔ بصریٰ صوبہ حوران کا ایک شہر ہے جو بعلبک اور دمشق کے درمیان ہے اور بصرہ یہ ملک عراق کا ایک شہر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حکومت روم کے قوانین کا لحاظ فرماتے ہوئے یہ دعوت نامہ بصریٰ کے گورنر کے ذریعہ شاہ روم کو ارسال فرمایا۔ اس میں بھی تعلیم ہے کہ ہر ملک کے قوانین پر عمل کرنا درست ہے جبکہ وہ اسلام کے خلاف نہ ہوں۔ اپنی دینی دنیاوی تحریرات پر تسمیہ شریف لکھنا سنت ہے۔ جب سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے سیدتنا حضرت ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گرامی نامہ تحریر فرمایا تھا تو اسمیں بھی تسمیہ شریف لکھی تھی۔ یہ مسئلہ بھی ذہن نشیں رہے کہ آجکل تسمیہ شریف کی جگہ اس کے اعداد ۷۸۶ اور حمد پاک درود و سلام کے اعداد ۹۱۷ لکھے جاتے ہیں اور یہ کمال احتیاط ہے۔ چونکہ آجکل خطوط ڈاک سے جاتے ہیں جو زمینوں میں ڈال دئے جاتے ہیں جس سے تسمیہ شریف کلام

رَآهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ

تو دیکھا پیارے رسول نے حضرت عبداللہ ابن رواحہ کو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کس چیز نے روکا تم کو صبح جانے سے اپنے ساتھیوں کیساتھ؟

فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ

تو عرض کیا حضرت عبداللہ ابن رواحہ نے میں نے ارادہ کیا اس بات کا کہ نماز پڑھ لوں میں آپ کے ساتھ پھر مل جاؤں میں اپنے ساتھیوں کیساتھ

فَقَالَ لَوْاَنْفَقْتَ مَافِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَااَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تو فرمایا پیارے رسول نے اگر تم خرچ کر دو اسکو جو کچھ تمام زمین میں ہے تو وہ فضیلت نہ پاؤ گے جو انکے ساتھ صبح نکل جانے میں تھی۔

(۳۷۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَصْحَبُ الْمَلَآئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ساتھ رہتے فرشتے ان ہمراہیوں کے جن میں چیتے کی کھال ہو۔

(۳۷۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِى السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے جو آگے نکل گیا ان سے

بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

خدمت کرنے میں تو نہیں آگے نکل سکیں گے وہ لوگ اس سفری خادم سے کسی عمل میں سوائے شہادت کے۔

﴿ بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ ﴾

﴿ ترجمہ: کفار کی طرف فرمان لکھنے اور انکو اسلام کی طرف بلانے کا باب ﴾

(۳۷۸۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمان گرامی تحریر فرمایا شاہ روم قیصر کو، دعوت دے رہے تھے پیارے نبی شاہ روم کو دین اسلام کی اور بھیجا

بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِىَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى

اپنا گرامی نامہ لیکر شاہ روم کی طرف حضرت دحیہ کلبی کو اور حکم فرمایا پیارے نبی نے حضرت دحیہ کلبی کو کہ دیدیں اس فرمان عالی کو بصریٰ کے حاکم کو

किया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा ने मैंने इरादा किया इस बात का कि नमाज़ पढ़ लूँ मैं आपके साथ फिर मिल जाऊँ मैं अपने साथियों के साथ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर तुम खर्च कर दो उसको जो कुछ तमाम ज़मीन में है तो फ़ज़ीलत न पाओगे जो उनके साथ सुबह निकल जाने में थी।

3783 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं साथ रहते फ़रिश्ते उन हमराईयों के जिनमें चीते की खाल हो।

3784 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क़ौम का सरदार सफ़र में उनका खादिम होता है जो आगे निकल गया उनसे खिदमत करने में तो नहीं आगे निकल सकेंगे वो लोग उस सफ़री खादिम से किसी अमल में सिवाये शहादत के।

(207) कुफ्फ़ार की तरफ़ फ़रमान लिखने और उनको इस्लाम की तरफ़ बुलाने का बाब

3785 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाने गिरामी तहरीर फ़रमाया शाहे रुम कैसर को, दावत दे रहे थे प्यारे नबी शाहे रुम को दीने इस्लाम की ओर भेजा अपना गिरामी नामा लेकर शाहे रुमान की तरफ देहया ए कल्बी को और हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने देहया ए कल्बी को कि दे दे इस फ़रमाने आली को बसरा के हाकिम को ताकि वो पहुचा दें शाहे रुम को तो इसमें तहरीर था "अल्लाह तआला

ربانی کی بے ادبی ہوگی۔ وہ فرامین گرامی جو پیارے نبی ﷺ نے شاہوں کو بھیجے تھے وہ دست بدست گئے تھے۔ اب تسمیہ کی جگہ اعداد لکھنا خطوط پر یہ ادب واحتیاط ہے اور ادب واحتیاط اچھی بات ہے۔ ادب واحتیاط اعلیٰ عبادت ہے۔ خط میں خط لکھنے والے اور خط جسے لکھا جا رہا ہے دونوں کا نام شروع میں ہونا سنت ہے اور جسکو لکھا جا رہا ہے اسکے خصوصی القاب لکھنا بھی بہتر ہے۔ اور خود اپنے خصوصی صفات کا بیان کرنا بھی سنت ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے والا نامہ میں اپنی صفات عالیہ کا بھی بیان فرمایا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے بہت حسین پیرائے میں ہرقل عیسائی بادشاہ کو اس کی غلطی کی طرف بھی متوجہ فرمایا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے کے دعویدار تو ہو مگر تم نے انکے پیغام کو بھلا دیا ہے کہ تم نے حضرت عیسیٰ کو بجائے بندے کے خدا مان لیا ہے۔ عقائد میں تمام شریعتیں برابر ہیں۔ اعمال میں فرق ہے۔ کوئی امتی کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نہ سمجھے کہ یہود نے حضرت عزیر کو اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا سمجھ رکھا تھا۔ مسلمان صرف اور صرف پیارے نبی ﷺ کے امتی کو کہا جاتا ہے۔ کفار کو السلام علیکم نہ کہا جائے۔ کفار، بے دینوں، بدعقیدہ لوگوں کو یہ سلام کرے السلام علی من اتبع الهدیٰ ۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعون کو یہی سلام فرمایا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ۔ ترجمہ اور سلامتی ہے اس پر جس نے پیروی کی ہدایت کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۷۴۸) اگر کسی کافر کو سلام کرنا پڑ ہی جائے تو انہیں ان الفاظ کیساتھ سلام کرنا چاہیے کیونکہ کافر کو سلامتی کی دعاء دینا برا ہے اسی طرح کفار کو مرحوم یا علیه الرحمه یا رحمة الله علیه کہنا بھی درست نہیں ہے۔ اس حدیث شریف میں هدیٰ سے مراد ہدایت اسلام ہے۔ اگر اے شاہ روم! تو اسلام قبول کر لیگا تو دنیا میں تو برے عقائد کی لعنت برے اعمال کی نحوست اور ٹیکس وقتل سے بچے گا اور آخرت میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔ اور اے شاہ روم! تجھے دوسرے نومسلموں کے مقابلے میں ثواب بھی دوگنا ملیگا ایک ثواب تو عیسائی رہنے کا پھر مسلمان ہو جانے کا۔ اسلام کی برکت سے پچھلے گناہ تو معاف ہو ہی جاتے ہیں اور پچھلی نیکیاں بھی قبول ہو جاتی ہیں۔ اگر اے شاہ روم تو کافر رہا تو تیری وجہ سے تیری رعایا اور خدام بھی

کافر ہی رہیں گے تو ان سبکے کفر کے وبال میں تو بھی برابر کا حصہ دار ہوگا۔ لوگ اپنے بادشاہ کے دین دھرم پر ہوتے ہیں۔ "اے اہل کتاب" سے لیکر "ہم مسلمان ہیں" تک یہ پوری عبارت آیت کریمہ بھی ہے۔ مگر جس وقت پیارے نبی ﷺ نے یہ گرامی نامہ شاہ روم کو ارسال فرمایا تھا اس وقت تک یہ آیت کریمہ نازل نہ ہوئی تھی کیونکہ یہ فرمان عالیشان ۶ھ میں شاہ روم کو ارسال فرمایا گیا تھا اور اس آیت کریمہ کا نزول وفد نجران کے موقع پر ۹ھ میں ہوا۔ ۶ھ میں یہ پوری عبارت پیارے نبی ﷺ کا اپنا فرمان عالیشان تھا جسکے مطابق تین سال بعد یہ آیت کریمہ انہیں الفاظ میں نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں کلمہ ایسی بات سے مراد تمام ایمانی اسلامی عقائد ہیں جن کو تمام حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام جانتے اور مانتے ہیں اور ان عقائد میں نئے مسلمان اور پرانے مسلمان دونوں یکساں ہیں۔ اگر اس دعوت ہدایت کے بعد بھی اسلام قبول نہ کیا تو تمہیں ہمارا دین و عقیدہ تو معلوم ہو ہی گیا لہٰذا میدان قیامت میں داور محشر کے حضور ہمارے ایمان کی گواہی دینا ہی ہوگی کیونکہ قیامت کے دن مؤمنوں کے ایمان کی گواہی کفار بھی دیں گے اور اشجار و احجار بھی کہ جنہوں نے مؤمنین کے ایمان واعمال صالحہ کو دیکھا ہے۔ جیسے جہاں تک مؤذن کی اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک کی ہر چیز اسکے ایمان کی گواہ ہے۔ جہاد سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینا چاہیے۔ یہ دعوت کبھی واجب ہے اور کبھی مستحب۔ خبر شخص واحد کی بھی معتبر ہوتی ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی کو خط دیکر بھیجا اور انکے ساتھ گواہان نہ گئے۔ اگر خط دکفار وفساق کو لکھے تو زیادہ القاب نہ لکھے معمولی القاب لکھنے پر اکتفا کرے۔ پیارے نبی ﷺ نے شاہ روم کو صرف عظیم الروم تحریر فرمایا یعنی جسے رومی لوگ بڑا سمجھتے ہیں۔ تبلیغ کے دوران بے نیازی اور نرم کلامی بھی چاہیے۔ تبلیغ کے دوران کلام مختصر اور بلیغ ہونا چاہیے۔ کفار کے چیف لوگوں کو عذاب زیادہ ہوگا کیونکہ انکی وجہ سے ماتحت لوگ کافر رہتے ہیں۔ عبدیت رسالت پر مقدم ہے۔ کیونکہ عبدیت کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ سے ہے اور رسالت کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بھی ہے اور بندوں سے بھی۔

(۳۷۸۶) لفظ کسریٰ خسرو کا معرب ہے فارسی لفظ خسرو کو عربی بنایا

لِيَدْفَعَهُ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

تا کہ وہ پہونچادے شاہ روم کو تو اسمیں تحریر تھا "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع جو بیحد مہربان بے انتہا رحم والا ہے، یہ دعوت نامہ محمد اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ

اور اسکے پیارے رسول کیطرف سے ہے سلطان روم ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو اتباع کرے ہدایت کی اسکے بعد میں بلاتا ہوں تم کو دعوت اسلامی کیساتھ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ

کہ اسلام قبول کرلو سلامت رہوگے، عطا فرمائیگا تم کو اللہ تعالیٰ تمہارا ثواب تمکو ڈبل اور اگر منہ پھیرا تم نے تو تم پر رعایا کا بھی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب!

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ

آجاؤ ایسی بات کی طرف جو برابر ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان یہ کہ نہ عبادت کریں ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور نہ شریک کریں ہم اسکے ساتھ

شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

کسی کو اور نہ بنائے کوئی ہم میں کا کسی کو رب اللہ تعالیٰ کے علاوہ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو آپ فرمایئے کہ گواہ رہو تم کہ بیشک ہم مسلمان ہیں۔

(۳۷۸۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اپنا فرمان گرامی شاہ فارس کسریٰ کی طرف حضرت عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے ذریعہ

فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَ

پھر حکم فرمایا حضرت عبداللہ کو کہ حوالہ کردیں یہ فرمان بحرین کے گورنر کے پہونچادیا گورنر نے یہ گرامی نامہ شاہ فارس کسریٰ تک پھر جب پڑھا شاہ فارس کسریٰ نے

مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو پھاڑ ڈالا کسریٰ نے اس گرامی نامہ کو فرمایا حضرت ابن مسیب نے کہ تب دعا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ پارہ پارہ ہوجائیں وہ پوری طرح۔

(۳۷۸۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے گرامی نامہ بھیجا کسریٰ کی طرف اور قیصر کی طرف اور نجاشی کی طرف اور ہر جابر بادشاہ کی طرف

के नाम की मदद से जो बेहद मेहरबान बेइन्तेहा रहम वाला है, यह दावत नामा मौहम्मद अल्लाह तआा के बुरगज़ीदा बंदे और उसके प्यारे रसूल की तरफ से है सुल्ताने रुम हिरक़िल की तरफ़ सलामती हो उस पर जो इत्तेबा करे हिदायत की उसके बाद मैं बुलाता हूँ तुमको दावते इस्लामी के साथ कि इस्लाम कुबूल करलो, सलामत रहोगे, अता फ़रमायेगा तुमको अल्लाह तआला तुम्हारा सवाब तुमको डबल और अगर मुँह फेरा तुमने तो तुम पर रिआया का भी गुनाह होगा, और ऐ ऐहले किताब! आ जाओ ऐसी बात की तरफ़ जो बराबर है हमारे दरमियान और तुम्हारे दरमियान यह कि न इबादत करें हम सिवाये अल्लाह तआला के और न शरीक करें हम उसके साथ किसी को और न बनाये कोई हममें का किसी को रब अल्लाह तआला के अलावा वो फिर अगर मुँह मोढे तो आप फ़रमाईये कि गवाह रहो तुम कि बेशक हम मुसलमान हैं"।

3786 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा अपना फ़रमाने गिरामी शाहे फ़ारस किसरा तक फिर जब पढ़ा शाहे फ़ारस किसरा ने तो फाड डाला किसरा ने इस गिरामी नामे को फ़रमाया हज़रते इब्ने मुसय्यब ने कि तब दुआ फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि पारा पारा हो जाये वो पूरी तरह।

3787 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गिरामी नामा भेजा किसरा की तरफ़ और कैसर की तरफ़ और नजाशी की तरफ़ और हर जाबिर बादशाह की तरफ़ और दावते दीन देते थे प्यारे नबी उनको

اور کسریٰ کردیا ہے اسکے معنی ہیں بڑے ملک والا۔ اس کسریٰ کا نام پرویز ابن ہرمزا ابن نوشیرواں تھا کسریٰ نوشیرواں کا پوتا تھا۔ یا بیٹا ہی تھا۔ بحرین بصرہ کے قریب سمندر کے کنارے ایک شہر تھا جو اب ملک ہے۔ شاہ روم نے تو پیارے نبی ﷺ کا فرمان گرامی سن کر دل سے اسلام قبول کرلیا اگرچہ رعایا کے خوف سے اپنے اسلام کا اعلان نہ کیا مگر شاہ فارس کسریٰ جس کا نام پرویز تھا اس خبیث نے اہانت کے طور پر فرمان گرامی کو پھاڑ ڈالا اسکی خبیث حرکت پر پیارے نبی ﷺ نے اس پر دعاء فرمادی کہ اللہ تعالیٰ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کردے اس دعاء کا اثر یہ ہوا کہ پرویز شرانگیز کے بیٹے نے شیرویہ نے جوزانی نمبر ایک تھا اور دولت کا بھوکا تھا اس نے شاہی خزانے پر کنٹرول کرنے کیلئے اپنے باپ کو انتہائی ذلت کیساتھ موت کے گھاٹ اتارا اور پھر تمام شاہی خزانوں پر قابض ہوا۔ اور دواؤں کے روم کی جانچ پڑتال کی اسمیں ایک دوا پر لیبل لگا تھا کہ یہ دوا قوت مردانہ کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ شیرویہ زانی مزاج تھا ہی اس نے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر کھایا۔ یہ تھا زہر۔ کھاتے ہی لقمہ اجل ہوگیا تڑپ تڑپ کر فی النار و السقر ہوگیا پھر یہ ملک نحوست کا شکار ہوتا چلا گیا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں پورے فارس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ مسلمانوں کے قبضے کے وقت فارس کا بادشاہ شاہ ویز ابن شہریار ابن شیرویہ ابن پرویز تھا۔ یہ چاروں پشتیں کفار نابجار ہیں اور اسلام سے سخت بیزار حرامکار ہیں مگر افسوس صد افسوس آج مسلمان اپنے بچوں کے نام پرویز رکھتے ہیں۔ انہیں اس نام سے سخت نفرت و پرہیز کرنا چاہیے۔ فقیر قدیری نے سینکڑوں بچوں کے نام بدل کر تبریز رکھے ہیں۔ ایک نادان نے پیارے نبی ﷺ کو شہریار ارم لکھا ہے یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی پیارے نبی ﷺ کو فرعون جنت یا ہامان خلد بکے۔ یہ کافرانہ جسارت ہے۔ شہریار ارم کی جگہ بادشاہ ارم لکھا اور پڑھا جائے۔ پیارے نبی ﷺ کو شہریار ارم کہنا پیارے نبی ﷺ کو گالی دینے کے مترادف ہے۔ شہریار پرویز شرانگیز کا پوتا تھا۔ پرویز کی بیٹی سیدتنا حضرت شہربانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا گرفتار کرکے مدینہ منورہ لائی گئیں اور سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا سید الشہداء حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انکا نکاح فرمایا (مرقاۃ شریف) حضرت شہربانو کی قبر شریف ایران کے دارالحکومت تہران میں ہے۔ شاہ فارس خبیث نے تو پیارے نبی ﷺ کا والا نامہ پھاڑ دیا اور اپنی تباہی و بربادی کو دعوت دی۔

ان سے کٹ ہیں لوگ جو
دو جہاں میں خوار ہوگئے (یا نبی)

لیکن شاہ روم نے پیارے نبی ﷺ کا گرامی نامہ پڑھ کر ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر بہت ہی محفوظ انداز سے ایک صندق میں رکھ دیا۔ پیارے نبی ﷺ نے شاہ اروم کو دعاؤں سے نوازا کہ ان کا ملک باقی رہے۔ سیدنا حضرت سیف الدین منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ شام روم کے پاس کچھ ہدیہ و تحفہ لیکر پہونچے تو اس نے سنہری صندوق سے ایک بوسیدہ کاغذ نکالا جسکے حروف بھی جگہ جگہ سے مٹ چکے تھے اسکا ریشمی غلاف بھی گل چکا تھا۔ شاہ روم بولا کہ یہ تمہارے پیارے نبی ﷺ گرامی نامہ ہے۔ جو ہمارے دادا جان قیصر کے نام آیا تھا ہم اسے بہت ہی حفاظت سے رکھتے ہیں اور ہمارے یہاں مشہور ہے کہ جب تک یہ تحریر پاک ہمارے پاس رہے گی ہماری سلطنت قائم و باقی رہے گی۔ ہم اس تحریر پاک کو عیسائیوں سے چھپاتے ہیں۔ سیدنا حضرت امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاہ روم اپنے ملک کی رعایا کے خوف سے اپنے ایمان کو ظاہر نہ کرسکا دل سے مومن ہو چکا تھا (مرقاۃ شریف)

(۳۷۸۷) پیارے نبی ﷺ نے شاہ اسکندریہ مقوقش، منذر ابن ساوی، شاہ عمان، شاہ یمامہ، حارث ابن ابی شمر، شاہ جربا، شاہ اذرج، شاہ وج، شاہ اکیدر وغیرھم کے نام فرامین مبارکہ تحریر فرمائے اور ارسال فرمائے۔ یہ تمام فرامین مبارکہ ۶ھ میں میں معرض تحریر میں آئے (اشعۃ اللمعات شریف) جس شاہ نجاشی پر پیارے نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی وہ تو حضرت اصحمہ ہیں۔ اور یہ جسکو فرمان گرامی ارسال فرمایا یہ دوسرا شاہ نجاشی ہے اور یہ بھی دولت ایمان سے مشرف تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت عمرو ابن امیہ ضمری کے ہاتھ اس شاہ نجاشی کو مکتوب گرامی ارسال فرمایا جب ان کے پاس حضرت عمرو پہونچے تو یہ تخت شاہی سے اتر کر دو زانو بیٹھ

يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم۔(رواہ مسلم)

اور دعوت دین دیتے تھے پیارے نبی انکو اللہ تعالیٰ کی نہیں تھا یہ نجاشی وہ جو کہ نماز پڑھی جس پر پیارے نبی ﷺ نے۔

(۳۷۸۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْسَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب بناتے تھے کسی کو سربراہ بڑے لشکر پر یا چھوٹے لشکر پر تو تاکید فرماتے تھے اسکو

فِىْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ مَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ

اسکے خاص ذاتی معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور اسکے ساتھ جو مسلمانوں میں سے ہوتے بھلائی کی پھر ارشاد فرماتے جہاد کرو تم اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں، جنگ کرو تم ان سے جنہوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کیساتھ، جہاد کرو کہ خیانت نہ کرو اور بدعہدی نہ کرو اور مثلہ نہ کرو اور نہ قتل کرو کسی بچے کو

وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ

اور جب ملے تو اے امیر اپنے دشمن سے مشرکین میں سے تو دعوت دے تو انکو تین اچھی باتوں کی یا اچھے کاموں کی پھر وہ ان میں سے ہیں

مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ

جو مان جائیں تیری بات تو قبول کر انکی طرف سے اور ہاتھ روک لے ان سے پھر دعوت دے انکو اسلام کی پھر اگر قبول کریں وہ تیری بات کو تو قبول کر ان سے

وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ

اور ہاتھ روک لے ان سے پھر دعوت دے انکو منتقل ہونے کی اپنے گھروں سے مہاجرین کی جگہ کی طرف پھر بتا انکو بیشک وہ اگر کیا انہوں نے اسکو

فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ

تو ان کیلئے ہے وہ ثواب جو مہاجرین کیلئے ہے اور ان پر وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں پھر اگر وہ انکار کریں منتقل ہونے سے وہاں سے تو بتا انکو

اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يُجْرٰى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ يُجْرٰى عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ

کہ بیشک ہوں گے وہ مسلمان دیہاتیوں کی طرح جاری کیا جائے گا ان پر اللہ تعالیٰ کا حکم جو کہ جاری کیا جاتا ہے ایمان والوں پر اور نہ ہوگا ان کیلئے

अल्लाह तआला की, नहीं था यह नजाशी वो जो नमाज़ पढ़ी जिस पर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने। 3788 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब बनाते थे किसी को सरबराह बड़े लश्कर पर या छोटे लश्कर पर तो ताकीद फ़रमाते थे उसको खास जाती मुआमले में अल्लाह तआला से डरने की और उनके साथ जो मुसलमानों से होते थे भलाई की फिर इरशाद फ़रमाते जिहाद करो तुम, अल्लाह तआला के नाम की मदद से अल्लाह तआला की राह में और जग करो तुम उनसे जिन्होंने कुफ़्र किया अल्लाह तआला के साथ, जिहाद करो कि खयानत न करो और बदऐहदी न करो और मुसला न करो और न क़त्ल करो किसी बच्चे को और जब मिले तो ऐ अमीर अपने दुश्मन से मुश्रेकीन में से तो दावत दे तू उनको तीन अच्छी बातों की या अच्छे कामों की फिर वो उनमें से हैं जो मान जायें तेरी बात को तो कुबूल कर उनकी तरफ़ से और हाथ रोक ले उनसे फिर दावत दे उनको इस्लाम की फिर अगर कबूल करें वो तेरी बात को तो कुबूल कर उनसे और हाथ रोक ले उनसे फिर दावत दे उनको मुन्तकिल होने की अपने घरों से मुहाजरीन की जगह की तरफ़ फिर बता उनको बेशक वो अगर किया उन्होंने उसको तो उनके लिये वो सवाब जो मुहाजरीन के लिये है और उन पर वो जिम्मेदारियाँ होंगी जो मुहाजरीन पर हैं फिर अगर वो इंकार करें मुन्तकिल होने से वहाँ से तो बता उनको कि बेशक होंगे वो मुसलमान देहातियों की तरह, जारी किया जायेगा उन पर अल्लाह तआला का हुक्म जो कि जारी किया जाता है ईमान वालों पर और न

گئے۔ پیارے نبی ﷺ کے مکتوب گرامی کو چوما آنکھوں سے لگایا۔ مکتوب گرامی پڑھ کر دولت ایمانی سے مالامال ہو گئے اور اپنے نورنظر لخت جگر کو بہت تحائف و ہدایا لیکر بارگاہ رسالت میں بھیجا مگر یہ بیٹا راستے ہی میں فوت ہو گیا۔ اسکے بعد پیارے نبی ﷺ نے شاہ نجاشی کو ایک اور مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ یہ دونوں خطوط انکی اولاد میں برابر محفوظ رہے اور وہ تبرک جان کر مان کر اپنے پاس رکھتے اور انکی زیارت کرتے (اشعۃ اللمعات شریف) تبرکات کو چومنا، آنکھوں سے لگانا انکی زیارت کرنا ایمان والوں کا طریقہ ہے۔ بے ایمان ان اداؤں، سعادتوں سے محروم ہیں کہ بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔ چومنا چاٹنا ہر ایک کا مقدر نہیں۔ یہ تو ایمان والوں کا مقدر ہے۔ چومنے چاٹنے کا مذاق اڑانے والے ایمان کے دیوالئے ہیں۔

(۳۷۸۸) پہلے تو پیارے نبی ﷺ نے سپہ سالار کو ہدایت فرمائی کہ اپنے ذاتی معاملات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ترک نماز، خیانت اور دوسری خلاف شرع باتوں سے پرہیز کرنا اور اپنے ماتحت سپاہیوں کیساتھ بھلائی سے پیش آنا نرم برتاؤ کرنا گویا کہ اپنے آپ مشقت جھیلنا، ماتحتوں کیلئے آسانی پیدا کرنا اور نرمی کرنا۔ جہاد میں صرف رضائے الٰہی کی نیت کرنا ملک گیری مال غنیمت عزت وشہرت حاصل کرنے کی نیت نہ ہو جب اللہ ورسول راضی ہو جائیں گے تمہیں سب کچھ مل جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا دین ہی کا انکار کرنا ہے اسمیں تمام ضروریات دین کا انکار ہے۔ اس میں نبوت وکتاب اللہ سب ہی کا انکار شامل ہے۔ جہاد صرف کفار پر ہوگا خواہ اصلی کافر ہوں یا مرتد ہوں کہ مسلمان تھے دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے اور ان سے جنگ کرنا پڑے تو یہ بھی جہاد ہے۔ جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ اور مسیلمہ کذاب کو نبی مان لینے والوں سے جہاد فرمائے۔ اور جو خلافت حیدری کے زمانے میں سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگیں ہوئیں وہ جہاد نہ تھیں بلکہ قتال تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث شریف میں حضرات مجاہدین اسلام کو چار باتوں سے یا چار کاموں سے منع فرمایا۔

(۱) غنیمت میں کسی قسم کی خیانت نہ کی جائے (۲) جنگ کی حالت میں مقابلے میں لڑنے والے کفار سے جو وعدہ کر لیا جائے اسکے خلاف نہ کیا جائے (۳) مثلہ یعنی جنگ میں مارے جانے والے کفار کے ناک کان ہاتھ پاؤں نہ کاٹے جائیں اور نہ انکا منہ کالا کیا جائے کہ صورت نہ بگاڑی جائے یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا۔ پیارے نبی ﷺ نے قبیلہ عرنیہ کے مرتد ڈاکوؤں کی آنکھیں پھوڑیں (۴) کفار کے ناسمجھ بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ اگر جنگ کی حالت میں کفار کے بچے اتفاقاً مر جائیں تو مجاہدین اسلام گناہگار نہ ہونگے کیونکہ بچوں کے قتل کا ارادہ نہ تھا۔ اور اگر بچہ کفار کا بادشاہ یا سپہ سالار ہو تو اسے قتل کر دیا جائیگا کہ اس نے کفر کی پھوپھیاں ختم کرنا ہے۔ کفار کی عورتیں اور بوڑھے اگر جنگ میں شریک نہ ہوں تو انہیں بھی نہ قتل کیا جائے اگر عورت یا بوڑھا بادشاہ یا سپہ سالار ہوں یا کفار کے مددگار ہوں انہیں جنگی ہدایات دے رہے ہوں یا طریقہ جنگ سکھا رہے ہوں فن سپہ گری سکھا رہے ہوں تو ضرور قتل کر دیئے جائیں گے۔ سپہ سالار کو پیارے نبی ﷺ نے ہدایت عنایت فرمائی کہ وہ پہلے دعوت اسلام دے اگر کفار مان جائیں تو انکے قبول اسلام کو مان لیں اور ان سے ہاتھ روک لیں اور ان سے جہاد نہ کریں۔ انکو تہ تیغ نہ کریں پھر انہیں دعوت اسلام دیں۔ اسلامی جہاد میں کفار پر ایک دم ٹوٹ پڑنے قتل عام کرنے کی اجازت نہیں۔ جہاد کا مقصد اصلی اسلام پھیلانا ہے نہ کہ صرف کفار کو قتل کرنا۔ جنگ تو صرف مجبوری سے ہے۔ کفار کو ہاتھ روک لینے کے بعد بطور مشورہ انکو دعوت اسلام دو کہ مسلمان بن کر ہمارے بھائی بن جاؤ اگر ان کفار کو دعوت اسلام نہ پہونچی ہو اور وہ اسلام کو جانتے ہی نہ ہوں تو یہ حکم وجوبی ہے یعنی بنا دعوت اسلام دیئے جنگ کرنا ممنوع ہے۔ اور اگر دعوت اسلام ان کفار کو پہنچ چکی ہے تو یہ حکم استحبابی ہے کہ بنا دعوت اسلام دیئے جنگ کی جائے تو جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے دعوت اسلام دیجائے نہ قبول کرنے پر جنگ کی جائے اور یہ حکم بھی اس صورت میں ہے کہ جس وقت یہ دعوت اسلام دینا ممکن ہو اگر حالات نازک ہیں دعوت اسلام دینے کا موقع نہیں ہے اور فوراً حملہ نہ کرنے میں خطرہ ہے کہ کفار متحد یا مجتمع ہو جائیں یا جنگی پلاننگ کر لیں تو اس وقت یہ حکم نہیں

فِی الْغَنِیْمَةِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْیَةَ فَاِنْ اَجَابُوْكَ

غنیمت اور "فَی" میں کچھ مگر یہ کہ جہاد کریں وہ ملکر مسلمانوں سے پھر اگر وہ انکار کریں تو مانگ تو ان سے جزیہ (ٹیکس) پھر اگر مان جائیں وہ تیری بات

فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَ اِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ

تو قبول کر تو ان سے اور ہاتھ روک لے ان سے پھر اگر وہ انکار کریں تو مدد مانگ تو اللہ تعالیٰ سے اور جنگ کر ان سے اور جب گھیراؤ کر لو تم قلعہ والوں کا

فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِیِّهٖ

پھر وہ خواہش کریں تجھ سے یہ کہ بنادے تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذمہ یا اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کا ذمہ تو نہ بنا تو ان کیلئے ذمہ اللہ تعالیٰ کا اور نہ ذمہ اسکے پیارے نبی کا

وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا

اور لیکن بنادے تو ان کیلئے اپنا ذمہ اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ اسلئے کہ بیشک تم اگر توڑ دو گے اپنے ذمہ اور اپنے ساتھیوں کے ذمہ تو آسان ہے تمہارے توڑنے سے

ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَ اِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو اور اسکے پیارے نبی کے ذمہ کو اور اگر گھیراؤ کرے تو قلعہ والوں کا پھر وہ چاہیں تجھ سے کہ اُتارے تو ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو مت اتار تو

عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا۔ (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ کے حکم پر اور لیکن اُتار تو ان کو اپنے حکم پر اسلئے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کیا پہونچے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر انکے بارے میں یا نہیں۔

(۳۷۸۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ اپنے بعض دنوں میں کہ جنگ فرمائی جن دنوں میں دشمن سے تو انتظار فرمایا

حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ

یہاں تک کہ ڈھل گیا سورج پھر کھڑے ہوئے پیارے رسول لوگوں کے درمیان تو فرمایا اے لوگو! مت تمنا کرو دشمن سے ملنے کی اور مانگو اللہ تعالیٰ سے

الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ

عافیت کو پھر جب بھڑ جاؤ تو صبر کرو اور جان لو تم بیشک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے پھر فرمایا پیارے رسول نے یا اللہ تعالیٰ اُتارنے والے کتاب کے

होगा उनके लिये गनीमत और फै में से कुछ मगर यह कि जिहाद करें वो मिलकर मुसलमानों से फिर अगर वो इंकार करें तो माग तू उनसे जुज़िया (टैक्स) फिर अगर मान जायें वो तेरी बात तो कुबूल कर तू उनसे और हाथ रोक ले उनसे फिर अगर वो इंकार करें तो मदद मांग तू अल्लाह से और जंग कर उनसे और जब घेराओ कर लो तुम किले वालों का फिर वो ख्वाहिश करें तुझसे यह कि बना दे तू उनके लिये अल्लाह तआला का ज़िम्मा या अल्लाह तआला के प्यारे नबी का ज़िम्मा तो न बना तू उनके लिये ज़िम्मा अल्लाह तआला का और न जिम्मा उसके प्यारे नबी का और लेकिन बना दे तू उनके लिये अपना ज़िम्मा और अपने साथियों का ज़िम्मा कि बेशक तूम अगर तोड़ोगे अपने ज़िम्मे और अपने साथियों के ज़िम्मे तो आसान है तुम्हारे तोडने से अल्लाह तआला के जिम्मे को और उसके प्यारे नबी के ज़िम्मे को और अगर घेराओ करे तो किले वालों का फिर वो चाहें तुझसे कि उतारे तू उनको अल्लाह तआला के हुक्म पर तो मत उतार तू अल्लाह तआला के हुक्म पर और लेकिन उतार तू उनको अपने हुक्म पर इसलिये कि तू नहीं जानता कि क्या पहुंचेगा तू अल्लाह तआला के हुक्म पर उनके बारे में या नहीं।

3789 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अपने बअज़ दिनों में कि जंग फरमाई जिन दिनों में दुश्मन से तो इंतेजार फरमाया यहाँ तक कि ढल गया सूरज फिर खड़े हुये प्यारे रसूल लोगों के दरमियान तो फरमाया ऐ लोगो! मत तमन्ना करो दुश्मन से मिलने की और मांगो अल्लाह

ہے کہ پہلے دعوت اسلام دیجائے بعد میں جنگ کی جائے۔ ایسی سنگین صورت میں ایسے خطرناک وقت میں فوراً حملہ کرکے کفار کی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا جائے انکی کمر توڑ دی جائے انہیں قبول اسلام یا بھاگ جانے یا پھر فی النار والسقر ہونے پر مجبور کر دیا جائے۔ کفار اگر آپکی بات مان لیں تو خوامخواہ بدگمانی نہ کی جائے انکا اسلام لانا مان لیا جائے۔ اور اگر یہ قبول اسلام انکا ایک فراڈ ہے دھوکہ ہے اور دھوکہ دہی کی علامات موجود ہوں تو پھر انکے اس فرضی قبول اسلام کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ ہجرت کا یہ حکم فتح مکہ شریف سے پہلے تھا۔ فتح مکہ شریف کے بعد اب ان کفار سے ہجرت کیلئے نہ کہا جائیگا۔ چنانچہ عہد فاروقی میں بڑے معرکے کے جہاد ہوئے اور کفار مسلمان ہوئے مگر کسی کو مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرنے کو نہ فرمایا گیا اور نہ ہی مدینہ منورہ میں اتنی جگہ ہے کہ تمام نومسلم وہاں سما سکیں۔ زمانہ نبوی میں مہاجرین مدینہ شریف کو فَی میں سے حصہ ملا کرتا تھا خصوصاً جب مہاجرین مدینہ شریف جہاد میں جائے تو انکی واپسی تک ان کے بال بچوں کو اس فَی سے خرچہ بھی ملتا تھا۔ مہاجرین کو حسب الحکم جہاد کیلئے جانا پڑتا تھا۔ اس حدیث شریف میں یہی دو خبریں مراد ہیں کہ اگر تم مہاجرین بن کر مدینہ شریف آگئے تو تمکو فَی کا وہی حصہ ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے اور تمکو جہاد میں جانا بھی لازم ہوگا جو دیگر مہاجرین پر لازم ہے غیر مہاجرین مسلمان جو کفار کے ملک میں رہتے ہیں ان پر اس طرح جہاد واجب نہیں ہے۔ اور جنہوں نے ہجرت سے انکار کر دیا تو وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہونگے جیسے دوسرے غیر مہاجر مسلمانوں پر جہاد نہیں صرف نماز روزہ وغیرہا ہیں ایسے ہی ان پر ہوگا انکو مہاجرین والی مراعات نہ مل سکیں گی۔ غنیمت اس مال کو کہتے ہیں جو کفار سے جنگ لڑ کر حاصل کیا جائے کہ کفار مارے گئے یا بھاگ گئے اور مال چھوڑ گئے۔ فَی وہ مال ہے جو کفار سے جنگ کئے بغیر ہاتھ لگ جائے کہ کفار مسلمانوں کی صورت دیکھ کر یا انکی تیاری دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے حوصلے پست ہوگئے۔ سر پر پیر رکھ کر رفوچکر ہوئے اور اپنا مال چھوڑ گئے اور یہ وظیفہ بھانجتے گئے جان بچی سو لاکھوں پائے خیر سے بدھو گھر کو آئے۔ زمانہ نبوی میں مہاجرین کو غنیمت وفَی میں سے کچھ دیا جاتا تھا جو غیر مہاجر کو نہ ملتا تھا۔ اور اگر کفار اسلام قبول نہ کریں تو تم انہیں مسلمان ہونے پر مجبور نہ کرو بلکہ ان سے کہو کہ ہماری رعایا بن جائیں اور ہم کو ٹیکس دیا کریں ہم انکی حفاظت کریں گے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مشرکین عرب اور مجوسیوں سے ٹیکس نہ لیا جائیگا انکے لئے صرف اسلام ہے یا قتل چونکہ اس حدیث شریف میں یہ حکم اہل کتاب کے متعلق ہے اور انہیں مشرک لغت کے لحاظ سے وہ مشرک ہیں۔ اہل کتاب کو جزیہ قبول کرکے انہیں اپنی رعایا بنا لو انہیں قتل نہ کرو۔ جزیہ ادا کرنے کے بعد ان اہل کتاب کفار کے جان و مال مسلمانوں کی جان و مال کی طرح ہو جاتے ہیں جیسا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے (مرقاۃ شریف) مرتد سے ٹیکس کسی کے نزدیک بھی نہ لیا جائیگا اسے تو مسلمان ہی ہونا پڑیگا ورنہ قتل کیا جائیگا۔ اگر کفار ایسے سرکش و شریر ہوں کہ نہ تو مسلمان بنیں اور نہ مسلمانوں کی اطاعت کریں تب ان پر جہاد کیا جائے اگر قلعہ میں گھرے ہوئے کفار اپنی اس خواہش کا اظہار کریں کہ ہمکو اللہ و رسول کی ذمہ داری پر انکی ضمانت پر قلعہ سے باہر نکال لو کہ ہماری جان و مال کے اللہ و رسول ضامن و ذمہ دار ہیں اگر تم نے قلعہ سے باہر نکال کر قتل کیا یا مال لیا تو تم ان دونوں یعنی اللہ و رسول کے مجرم ہوگے۔ اللہ و رسول کی امان وضمان لینا جائز ہے اگر کفار کو اللہ و رسول کی ضمان پر نہ اتارو۔ بعض حضرات سیدنا حضرت امام عالیمقام شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کا امام ضامن مسافر کے بازو پر باندھتے ہیں یہ درست ہے اور اس عمل کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے بعض حضرات اپنے مسافر سے کہتے ہیں کہ اللہ و رسول کی ضمان پانچ پیروں کی امان میں جائے یہ کہنا بھی درست ہے۔ اور اگر تم کفار کو اللہ و رسول کے ذمہ پر اتار دو اور وہ اتر کر اس ذمے کو توڑ دیں تو بہت برا ہے بدعہدی کریں اور تم انکی بدعہدی کی وجہ سے انکی امان توڑ دو تو اللہ و رسول کی امان توڑنا سخت ہے اور اپنی امان توڑنا آسان ہے۔ اس حدیث پاک میں بدعہدی وعدہ خلافی، امان توڑنے ضمان کے خلاف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کفار جو محصور ہیں قلعہ میں وہ تم سے کہیں کہ ہم

مُجْرِیْ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اَهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور چلانے والے بادلوں کے اور بھگانے والے لشکروں کے بھگا دے تو انکو اور مدد فرما تو ہماری ان پر۔

(۳۷۹۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا غَزَابِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْبِنَا

ترجمہ: حضرت انس سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ جب جنگ فرماتے ہمیں ساتھ لیکر کسی قوم سے تو نہیں حملہ فرماتے ہمیں ساتھ لیکر

حَتّٰی يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ

یہاں تک کہ صبح کو پالیتے اور دیکھتے انکی طرف پھر اگر سماعت فرماتے اذان تو ہاتھ روک لیتے ان سے اور اگر نہ سنتے اذان تو حملہ فرما دیتے ان پر

قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ

حضرت انس نے فرمایا کہ چلے گئے خیبر کی طرف تو پہونچے ہم ان تک رات کو پھر جب صبح ہوئی اور نہ سنا اذان کو تو سوار ہوئے پیارے نبی اور سوار ہوا میں

خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجُوْا

حضرت ابو طلحہ کے پیچھے اور بیشک میرے پاؤں بوسہ دیتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کے پائے اقدس کو، حضرت انس نے فرمایا تو نکلے وہ لوگ

اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ

ہماری طرف اپنی ٹوکریوں اور اپنے بیلچوں کیساتھ پھر جب دیکھا انہوں نے پیارے نبی ﷺ کو تو کہنے لگے "محمد ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم محمد ہیں اور لشکر ہے"

فَلَجَاُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر انہوں نے پناہ لی قلعہ کی پھر جب ملاحظہ فرمایا انکو پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا پیارے رسول نے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے

خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ویران ہو گیا خیبر، جب اُترے ہم ایک قوم کے میدان میں تو ہوئی ہوگی صبح ڈرائے گئے لوگوں کی۔

(۳۷۹۱) حدیث شریف: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت نعمان ابن مقرن سے مروی انہوں نے فرمایا میں حاضر ہوا جہاد میں پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ

तआला से आफियत फिर जब भिड़ जाओ तो सब्र करो और जान लो तुम बेशक जन्नत तलवारों के साये तले है फिर फरमाया पयारे रसूल ने या अल्लाह तआला उतारने वाले किताब के और चलाने वाले बादलों के और भगाने वाले लश्करों के भगा दे तू उनको और मदद फ़रमा तू हमारी उन पर।

3790 हदीस शरीफ़– हजरते अनस से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब जंग फ़रमाते हमें साथ लेकर किसी कौम से तो नहीं हमला फ़रमाते हमें साथ लेकर यहाँ तक कि सुबह को पा लेते और देखते उनकी तरफ़ फिर अगर समाअत फ़रमाते आजान तो हाथ रोक लेते उनसे और अगर न सुनते आज़ान तो हमला फ़रमा देते उन पर हज़रते अनस ने फ़रमाया कि चले गये ख़ैबर की तरफ़ तो पहुंचे हम उन तक रात को फिर जब सुबह हुई और न सुना आजान को तो सवार हुये प्यारे नबी और सवार हुआ मैं हजरते अबू तलहा के पीछे और बेशक मेरे पाव बोसा देते थे अल्लाह तआला के प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पाये अक़्दस को हज़रते अनस ने फ़रमाया तो निकले वो लोग हमारी तरफ़ अपनी टोकरियों और अपने बेलचों के साथ फिर जब देखा उन्होंने प्यारे नबी को तो कहने लगे "मौहम्मद हैं, अल्लाह तआला की क़सम मौहम्मद हैं और लश्कर है" फिर उन्होंने पनाह ली किले की तरफ़ फिर जब मुलाहेजा फ़रमाया उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फरमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला बहुत बडा है अल्लाह तआला बहुत बड़ा है, वीरान हो गया ख़ैबर जब उतरे हम एक क़ौम के मैदान में तो हुई होगी सुबह डराये गये लोगों की।

3791 हदीस शरीफ़– हजरते नोमान इब्ने मुकर्रिन से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं हाजिर हुआ जिहाद में

قلعہ سے اتر آتے ہیں ہم پر اللہ تعالیٰ کا حکم جاری کرنا تو تم اسے قبول نہ کرنا کیونکہ جو حکم تم جاری کرو گے وہ وحی سے ہوگا نہیں بلکہ تمہارے اپنے اجتہاد سے ہوگا اور یہ یقینی حتمی طور پر معلوم نہیں کہ اجتہاد صدفی صد درست ہے کہ نہیں تو پھر اپنے اجتہادی حکم کو یقینی طور پر اللہ ورسول کا حکم نہیں کہا جا سکتا کہ کیا خبر اجتہاد درست ہے کہ نہیں۔ اجتہاد کرنے میں مجتہد کو ثواب تو بہر دو صورت ملتا ہے اجتہاد وہ خواہ درست ہو یا نا درست ہو۔ سیدنا حضرت علامہ شامی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر ہم سے سوال کیا جائے کہ تم حق پر ہو یا امام شافعی تو ہم کہیں گے کہ غالباً ہم ہی حق پر ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حق پر وہ ہوں اور اگر پوچھا جائے کہ تم حق پر ہو یا خوارج و معتزلہ تو ہم کہیں گے کہ ہم ہی یقیناً حق پر ہیں اور وہ لوگ باطل ہیں۔ کیونکہ سیدنا حضور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجتہادی اختلاف ہے اور وہ بھی مسائل میں اور ان خوارج و معتزلہ سے ہمارا عقائد کا اختلاف ہے۔ بد عقیدہ لوگوں کو یقینی طور پر بے ایمان جاننا چاہیے۔ اسماعیل دہلوی سے ہمارا اختلاف عقائد کا ہے انکی عقائد کفری ہیں وہ کافر ہے سیدنا امام اہلسنت حضرت علامہ مفتی فضل حق خیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۸۲۵ء میں فرمایا کہ اسماعیل دہلوی کافر ہے اور جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تحقیق الفتویٰ صفحہ ۷) لہٰذا میڈیا کی بنیاد پر اگر کسی دہلوی کے حمایتی کو عاشق رسول، امام عشق ومحبت وغیرہ خوبصورت ٹائٹلوں سے سجا کر سنیت کی مارکیٹ میں لایا گیا ہو تو وہ مال جہنم ہے اسلام سے خارج ہے۔ دہلوی بھی کافر و وہابی ہے اسکا حمایتی بھی کافر و وہابی ہے۔ بنا پتی امام عشق ومحبت نے اسماعیل دہلوی جیسے کافر ومرتد کو کافر کہنے سے خود کو گنگ لکھا پھر بھی مسلمان؟ لیکن اگر کوئی اس فرضی امام عشق و محبت کے وہابیت نواز مسائل سے بھی اختلاف کرلے تو اسے گمراہ، فاسق اور اس سے بھی زیادہ بھیانک الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے یہ بھی وہابی مشنری کی دیا ہے۔ سنی مسلمان ایسے جعلی امام سے چوکنا رہیں اور خود کو الگ تھلگ رکھیں اسی میں عافیت ہے۔

(۳۷۸۹) اس جنگ میں مسلمان حملہ آور تھے اور کفار نے مدینہ منورہ پر حملہ نہ کیا تھا۔ جہاد ہر دو طرح جائز ہے خواہ حملہ آور ہوں یا دفاعی پوزیشن ہو۔ جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ مسلمان جہاد میں صرف دفاع کریں انہوں نے غلط سمجھا ہے سوائے جنگ احد اور جنگ احزاب کے۔ پیارے نبی ﷺ کے تمام جہادوں میں حملہ آور کی شان تھی۔ یہ حملہ آوری بھی اپنے نفس کیلئے نہ تھی بلکہ دین کے غلبے کیلئے تھی۔ جہاد یا تو صبح کے وقت کیا جائے یا دن ڈھلے۔ بالکل دوپہر میں چلچلاتی دھوپ میں نہ کیا جائے (مرقاۃ شریف) حدیث شریف۔ دن ڈھلے آسمان کے دروازہ ہائے رحمت کھل جاتے ہیں (اشعۃ اللمعات شریف) جنگ کی نہ تو تمنا کرو اور نہ جنگ کی دعاء مانگو کیونکہ جنگ ایک بلاء وآفت ہے۔ آفت وبلا کی تمنا اچھی نہیں ہے۔ جنگ کی آرزو میں فخر وتکبر کی بو ہے اس لئے جنگ کی تمنا و دعاء سے بچو اپنی قوت وکمال پر بھروسہ نہ کرو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل اور اسکی رحمت مانگو۔ سانپ کے کاٹے کی موت شہادت ہے مگر سانپ کے کاٹنے کی نہ تو تمنا کرو اور نہ دعاء اور جب کاٹ ہی لے تو پھر صبر کرو۔ دعاء ہمیشہ امن وعافیت کی کرنا چاہیے نہ کہ جنگ وجدال کی۔ اگر حالات ایسے بن جائیں کہ جنگ ناگریز ہو جائے اور کفار سے جنگ وجہاد کرنا پڑ ہی جائے تو پھر ہمت واستقلال سے کام لینا چاہیے۔ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے یہ فضیلت صرف تلوار کی نہیں بلکہ اسمیں تمام جنگ کے ہتھیار داخل ہیں جیسے تیر، بندوق، توپ، بمبار جہاز، میزائل وغیرہ۔ ہماری تلوار ہو جو کفار نابکار کی گردنیں اڑا رہی ہے یا ان کی تلوار ہمیں جام شہادت پلا رہی ہو۔ یعنی جنت جہاد سے قریب تر ہے۔ حدیث شریف میں تلوار کا ذکر اسلئے ہے کہ اس زمانے میں جنگ کا عام ہتھیار تلوار ہی تھی۔ تلوار سے مراد اٹھی ہوئی تلوار کھنچی ہوئی تلوار ہے۔ مجاہد تلواروں کے سائے میں کیا ہے گویا کہ جنت سے قریب تر ہے۔ کیونکہ مجاہد شہید ہوتے ہی جنت میں چلا جاتا ہے۔ تمام مسلمان جنت میں بعد قیامت داخل ہونگے مگر شہید کی روح بدن سے نکلتے ہی جنت میں پہونچ جاتی ہے۔ جہاد سے پہلے دعاء نصرت کرنا سنت ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دعاء ماثورہ مانگے یہ دعاء ہو جو اسی حدیث شریف میں مذکور ہے یا کوئی اور دعاء جو پیارے نبی ﷺ سے منقول ہو یا پھر ایسی دعاء نصرت مانگے جو حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہو۔

فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو جب نہ جہاد فرماتے پیارے رسول شروع دن میں تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور آجاتا وقت نماز۔

(۳۷۹۲) حدیث شریف: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت نعمان ابن مقرن سے مروی انہوں نے فرمایا میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں

فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ۔ (رواہ ابوداؤد)

جب نہیں جنگ فرماتے تھے شروع دن میں تو انتظار فرماتے پیارے رسول یہاں تک کہ ڈھل جاتا سورج اور چلنے لگتیں ہوائیں اور نازل ہوتی مدد۔

(۳۷۹۳) حدیث شریف: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت نعمان ابن مقرن سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے جہاد کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہکر

فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ

جب طلوع ہوتی فجر تو رک جاتے پیارے رسول یہاں تک کہ سورج نکل آتا پھر جب سورج نکل آتا تو مصروف جہاد ہوتے پھر جب نصف ہوجاتا دن

اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ

تو رک جاتے پیارے رسول یہاں تک کہ ڈھل جاتا سورج پھر جب ڈھل جاتا سورج تو مصروف جہاد ہوتے یہاں تک کہ عصر ہوتی پھر ٹھہر جاتے

حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ

یہاں تک کہ نماز ادا فرماتے عصر کی پھر جہاد فرماتے، حضرت قتادہ نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے اس وقت چلتی ہیں نصرت کی ہوائیں

وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور دعا کرتے ہیں ایمان والے اپنے لشکروں کیلئے اپنی نمازوں میں۔

(۳۷۹۴) حدیث شریف: عَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ

ترجمہ: حضرت عصام مزنی سے مروی انہوں نے فرمایا بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो जब न जिहाद फ़रमाते प्यारे रसूल शुरु दिन में तो इंतेज़ार फ़रमाते यहाँ तक कि हवायें चलने लगतीं और आ जाता वक़्ते नमाज़।

3792 हदीस शरीफ़:– हज़रते नोमान इब्ने मुकर्रिन से मरवी उन्होंने फरमाया मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आलिया में जब नहीं जंग फ़रमाते थे शुरु दिन में तो इंतेजार फ़रमाते प्यारे रसूल यहाँ तक कि ढल जाता सूरज और चलने लगती हवायें और नाज़िल होती मदद।

3793 हदीस शरीफ़:– हजरते नोमान इब्ने मुकर्रिन से मरवी उन्होंने फरमाया मैंने जिहाद किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ रहकर, जब तुलू होती फ़जर तो रुक जाते प्यारे रसूल यहाँ तक कि सूरज निकल आता फिर जब सूरज निकल आता तो मसरूफ़ जिहाद होते फिर जब निस्फ़ हो जाता दिन तो रुक जाते प्यारे रसूल यहाँ तक कि ढल जाता सूरज फिर जब ढल जाता सूरज तो मसरुफ़े जिहाद होते यहाँ तक कि असर होती फिर ठहर जाते यहाँ तक कि नमाज अदा फ़रमाते असर की फिर जिहाद फ़रमाते, हज़रते कतादा ने फ़रमाया कि कहा जाता है कि उस वक़्त चलती हैं नुसरत की हवायें और दुआ करते हैं ईमान वाले अपने लश्करों के लिये अपनी नमाज़ों में।

3794 हदीस शरीफ़:– हजरते इसाम मुजनी से मरवी उन्होंने फरमाया भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

زمین کربلا میں بہنے والے کون کا صدقہ
مسلمانان عالم کو الٰہی فتح و نصرت دے (یانبی)

(۳۷۹۰) پیارے نبی ﷺ کسی قوم پر رات کو حملہ نہ فرماتے کیونکہ زمانہ نبوی ہی میں اسلام پھیل چکا تھا۔ ممکن ہے جہاں حملہ کرنا ہو وہاں مسلمان بھی رہتے ہوں۔ اسلئے رات میں حملہ نہ فرماتے کہ کہیں گیہوں کیساتھ گھن نہ پس جانے والی کہاوت ہوجائے کہ حملہ تو کفار پر ہو اور مارے جائیں مسلمان۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم بھی تبلیغ و تعلیم امت کیلئے تھا کہ قیامت تک مسلمان حملہ کرتے وقت اپنے اور بیگانے، دوست و دشمن کا ضرور خیال رکھیں۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم سے کیا پوشیدہ تھا اور انہیں اپنی امت کے افراد کی کیوں خبر نہ ہوتی کہ کون کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ اذان فجر سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس بستی میں مسلمان ہیں اور اگر کسی بستی سے فجر کی اذان کی آواز نہ آئے تو سمجھ لیا جاتا تھا کہ یہ کفار کی بستی ہے۔ اذان دین کا شعار ہے اسکی برکت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر کسی جگہ مسلمان اذان چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جہاد کرے۔ مسلمان جہاں بھی ہوں اذان قائم رکھیں۔ پیارے نبی ﷺ کی جنگی پلاننگ یہ تھی کہ خیبر اس وقت پہونچا جائے کہ کفار خیبر خواب غفلت میں پڑے ہوں پیارے نبی ﷺ سے اور پیارے نبی ﷺ کے لشکر سے قطعاً لاعلم و بے خبر ہوں اور کفار خیبر کو اسلامی لشکر کی آمد کا پتہ نہ چل سکے اور بنا جنگ اور بنا خوں ریزی کے خاموشی سے خیبر کو فتح کر لیا جائے۔ ایک گھوڑے پر پیارے نبی ﷺ اور ایک گھوڑے پر حضرت انس اور حضرت ابوطلحہ سوار تھے اور یہ دونوں اتنے قریب اور ملے ہوئے چل رہے تھے کہ انکے قدموں کو پیارے نبی ﷺ کے قدموں کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہوجاتا۔ کفار خیبر بے خبری کے عالم میں ٹوکریاں اور پھاوڑے لیکر کھیت پر کام کرنے جا رہے تھے۔ جب انہوں نے لشکر اسلام کو دیکھا تو ان کے طوطے اڑ گئے اور بکے بکے رہ گئے اور بدحواسی میں بولے محمد ہیں اللہ کی قسم محمد ہیں اور لشکر ہے۔ کفار نے موت کے بادل منڈلاتے دیکھے تو بھاگ کر قلعہ میں پناہ لی۔ جب پیارے نبی ﷺ نے ان بھگوڑوں کو ملاحظہ فرمایا تو نعرہ تکبیر بلند فرمایا۔ جنگی مواقع اور خطرات میں نعرہ تکبیر لگانا سنت ہے۔ اس سے کفار کے پتے پانی ہوتے ہیں۔ آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان نعروں سے ہی کفار کے دل ہلا دیتے ہیں اور انکے حوصلے پست ہوجاتے ہیں دل بجھنے لگتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے ان بھگوڑوں کے انجام کا اعلان فرمادیا کہ خیبر ان کفار سے ویران ہوگا اور جسے انہوں نے جائے پناہ بنایا ہے انکا مرگھٹ ثابت ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ نے جو فرمایا وہی ہوا اور آج تک خیبر کفار سے ویران ہے اب تک وہاں کفار نہ پہونچ سکے۔

مرے حضور کا فرمان ٹل نہیں سکتا
جو کہہ دیا ہے کبھی وہ بدل نہیں سکتا (یانبی)

قرآن کریم سے اقتباس صحیح طور پر جائز ہے اس حدیث شریف کا آخری جملہ اس آیت کریمہ سے اقتباس ہے ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ پھر جب اتریگا آنگن میں ان کے تو پھر بری ہوگی صبح ڈرائے گئے لوگوں کی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۰۸) پیارے نبی ﷺ نے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے سچ کردکھایا۔

(۳۷۹۱) پیارے نبی ﷺ یا تو نماز فجر کے بعد جہاد فرماتے یا پھر بعد نماز ظہر جہاد فرماتے۔ بعد نماز پیارے نبی ﷺ مجاہدین اسلام کے فتح و غلبے کیلئے دعائیں فرماتے ادھر غازیان اسلام میدان کارزار میں فن سپہ گری کے جوہر دکھاتے ادھر ان کیلئے دعائیں جاری رہتیں گو کہ یہ مجاہدین اسلام دعاؤں کے سائے میں جہاد فرماتے۔ چونکہ دعا بھی مومن کا بڑا ہتھیار ہے۔ حدیث شریف۔
پیارے نبی ﷺ نے فرمایا دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔

(۳۷۹۲) پیارے نبی ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جہاد بعد نماز فجر فرمایا کرتے اور اگر کسی وجہ سے تاخیر ہوجاتی تو پھر اتنی تاخیر از خود فرماتے کہ نماز ظہر پڑھ لی جائے کچھ موسم کی گرمی بھی اپنے شباب کا ماتم کرنے لگے قدرے موسم مائل بہ خنکی ہوجائے۔ کیونکہ ایک طرف کفار سے مقابلہ دوسری طرف لو کے تھپیڑوں سے مقابلہ نہ ہو۔ عرب شریف کی گرمی پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پھر بعد نماز دعاؤں سے بھی نوازتے۔ مسلمانوں کے جہاد دعاؤں کے سائے میں ہوتے تھے۔

(۳۷۹۳) پیارے نبی ﷺ اس لئے انتظار فرماتے تھے کہ نماز فجر

قَالَ اِذَارَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْسَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَاتَقْتُلُوْا اَحَدًا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

تو فرمایا پیارے رسول نے جب دیکھو تم مسجد کو اور سنو تم موذن کو تو مت قتل کرو تم کسی کو۔

(۳۷۹۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُبْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسٍ بِسْمِ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت ابو وائل سے مروی انہوں نے فرمایا لکھا حضرت خالد ابن ولید نے اہل فارس کو "اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِبْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاءِ فَارِسٍ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ

جو بیحد مہربان بے انتہا رحم والا ہے، یہ تحریر پُرتنویر خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہربان کی طرف ہے جو فارس کے گروہ میں ہیں، سلامتی ہو اس پر جو

اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ

پیروی کرے ہدایت کی اسکے بعد کہ بیشک ہم دعوت دیتے ہیں تمکو اسلام قبول کرنے کی پھر اگر تم انکار کرو تو ٹیکس ادا کرو اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ تم

صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُّحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ

ذلیل ہو پھر بھی اگر تم نے انکار کیا تو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو محبوب رکھتے ہیں قتل ہوجانے کو راہ خدا میں جیسے پسند کرتے ہیں

فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اہل فارس شراب کو اور سلامتی ہو اس پر جو پیروی کرے ہدایت کی"۔

﴿ بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ ترجمہ: جہاد میں لڑنے کا باب ﴾

(۳۷۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا

ترجمہ: عرض کیا ایک شخص نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد کے دن کیا رائے عالی ہے آپ کی اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو کہاں رہوں گا میں؟

قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

فرمایا پیارے نبی نے جنت میں تو پھینک دیا کھجوروں کو جو تھیں انکے ہاتھ میں پھر لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔

अलैहे वसल्लम ने हमें एक छोटे से लश्कर में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने जब देखो तुम मस्जिद को और सुनो तुम मोअज़्ज़िन को तो मत क़त्ल करो तुम किसी को।

3795 हदीस शरीफ़:– हजरते अबू वाइल से मरवी उन्होंने फरमाया लिखा हज़रते ख़ालिद इब्ने वलीद ने एहले फ़ारस को "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरु जो बेहद मेहरबान बेइन्तेहा रहम वाला है यह तहरीरे पुरतनवीर ख़ालिद बिन वलीद की तरफ़ से रुस्तम और मेहरबान की तरफ़ है जो फ़ारस के गिरोह में हैं सलामती हो उस पर जो पैरवी करे हिदायत की इसके बाद कि हम बेशक दावते देते हैं तुमको इस्लाम कुबूल करने की फिर अगर तुम इंकार करो तो टैक्स अदा करो अपने हाथ से इस हाल में कि तुम ज़लील हो और फिर भी अगर तुमने इंकार किया तो मेरे साथ ऐसे लोग हैं जो महबूब रखते हैं क़त्ल हो जाने को राहे खुदा में जैसे पसंद करते हैं ऐहले फ़ारस शराब को और सलामती हो उस पर जो पैरवी करे हिदायत की"।

(208) जिहाद में लड़ने का बाब

3796 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया एक शख़्स ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से ओहद के दिन क्या राय आली है आपकी अगर मैं शहीद कर दिया जाऊँ तो कहाँ रहूँगा मैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने जन्नत में तो फेंक दिया खजूरों को जो थीं उनके हाथ में फिर लड़े यहाँ तक कि शहीद कर दिये गये।

سے باطمنان فراغت حاصل کر لی جائے اور بعد نماز فجر درود و وظائف اور پھر نماز چاشت سے بھی فارغ ہو جایا جائے۔ یوں تو ہمیشہ ہی نماز اور درود شریف اور ذکر و اذکار کی پابندی رکھنا چاہیے لیکن جہاد کے موقع پر اسکا اور بھی زیادہ اہتمام چاہیے۔ ثابت قدمی اور ذکر اللہ یہ دو ایسے ہتھیار ہیں جو ایمان والوں کے پاس ہیں کفار کے پاس نہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے ایمان والو! جب مقابلہ ہو تمہارا فوجی لشکر سے تو جمے رہو اور ذکر کرو تم اللہ کا کثرت سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۲۸) نصف دن سے مراد شرعی دن کا آدھا ہے جسے ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں اس وقت سے سورج ڈھلنے تک کافی وقفہ مل جاتا ہے جسمیں غازیان اسلام آرام کر کے تازہ دم ہو جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے شہرت عامہ یعنی عام مسلمانوں میں یہ مشہور ہے کہ مذکورہ اوقات میں جنگ و جہاد کرنے میں یہ مصلحتیں اور حکمتیں ہیں جو سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائیں۔ اور یہ شہرت بھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کی بنا پر ہے۔ تجربات گواہ ہیں کہ جو بات ایمان والوں میں مشہور ہو جاتی ہے اسکی کچھ نہ کچھ اصل بھی ضرور ہوتی ہے۔ جیسے چہار شنبہ میں نذر و نیاز سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ ماہ صفر المظفر کے آخری بدھ کو جو نیاز و فاتحہ کرتے ہیں کرتے رہیں۔ اس ذبحہ کے جائز ہونے اور کار ثواب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ آخری چہار شنبہ کی نیاز کو جو بھی منع کرے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر وہابیت کی ڈفلی بجا رہا ہے فاتحہ، فاتحہ ہے، ایصال ثواب ہے جو بہر حال جائز و مستحسن اور کار اجر و ثواب ہے۔ گھڑے سنکے نہ پھوڑیں کہ یہ اسراف ہے فضول خرچی ہے کار شیطانی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور دے تو رشتہ داروں کو حق انکا اور محتاج کو اور مسافر کو اور نہ کر فضول خرچی، بیشک فضول خرچی کرنے والے ہیں بھائی شیطانوں کے اور ہے شیطان اپنے مالک کا بڑا ناشکرا (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۶۸) اس دونوں آیات کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ رشتے داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرو۔ محبت و میل جول خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسن معاشرت کا اہتمام کرو۔ یعنی والدین کیساتھ ساتھ ان کی اولاد یعنی اپنے بہن بھائی اور ان کے

قرابت داروں یعنی اپنے غیروں کی بھی خدمت کرو۔ اگر وہ خادم میں سے ہوں محتاج ہو جائیں تو انکا خرچ اٹھانا یہ بھی انکا حق ہے۔ اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے مسافروں اور مسکینوں کو انکا حق یعنی زکوٰۃ دو اگر چہ وہ اپنے رشتہ دار بھی نہوں۔ زکوٰۃ و صدقات سے انکی بھی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ضرورت سے زیادہ مال اسی لئے دیا ہے بھینس کو اللہ تعالیٰ نے اسکے بچے کی ضرورت سے زیادہ دودھ اسی لئے دیا ہے کہ دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھائیں۔ بعض حضرات مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ رشتہ داروں سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار مراد ہیں۔ اور ان کا حق خمس دینا اور تعظیم و توقیر بجالانا ہے۔ کیونکہ والدین سے جان ملی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان ملا۔ حضرات سادات کرام کی مالی خدمات کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے کیونکہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں۔ اہل ایمان کے ایمانی قرابت دار حضرات سادات کرام ہیں۔

جائز مقام پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں۔ اور ناجائز خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں۔ تبذیر اسراف سے زیادہ بری ہے اسلئے تبذیر پر سخت وعید ہے۔ سنیما، جوا، شراب نوشی اور دیگر ناجائز جگہوں پر خرچ کرنا فضول خرچی ہے جسکی سخت سزا ملے گی اس سے بھی سختی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ فضول خرچی کرنے والے کو شیطانوں کا بھائی فرمایا جارہا ہے۔ اچھی جگہ خرچ کرنا ثواب ہے بری جگہ خرچ کرنا گناہ ہے۔ یعنی ناجائز کاموں میں خرچ کرنا سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے۔ مگر یہ اچھی طرح جان لیں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا گیارہویں شریف یا اعراس مبارکہ یا تعزیہ داری میں خرچ کرنا یہ اسراف و تبذیر فضول خرچی نہیں ہے۔ ایک منافق نے کہا کہ کوئی بھلائی نہیں ہے فضول خرچی میں تو مومن نے برجستہ کہا کہ بھلے کام میں کوئی فضول خرچی نہیں ہے۔ مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اس سے بہت سی خدمات کے مواقع اور نیکیاں کمانے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اس مال و دولت کو بیجا خرچ کرنا شیطان کا اغوا ہے کہ وہ کار خیر سے الگ کر کے کار بد میں مال خرچ کراتا ہے۔ اور کفران نعمت کے

(۳۷۹۷) حدیث شریف: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا

ترجمہ: نہیں ارادہ فرماتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کسی غزوے کا مگر اشارہ فرماتے اسکے دوسرے رخ کی طرف

حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ

یہاں تک کہ ہوئی یہ جنگ یعنی جنگ تبوک کہ جنگ فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں اور متوجہ ہوئے

سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ لِيَتَاهَبُوْا

دور دراز کے سفر کی طرف اور خطرناک جنگلوں کی طرف اور بدترین کثیر دشمنوں کی طرف تو واضح فرما دیا مسلمانوں کیلئے انکے معاملے کو تاکہ تیاری کریں

اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وہ اپنے جہاد کی زبردست تیاری تو خبر عنایت فرمائی پیارے رسول نے پیارے صحابہ کرام کو اسکی طرف کی جس طرف کا ارادہ تھا۔

(۳۷۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جنگ حسن تدبیر ہے۔

(۳۷۹۹) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جنگ فرما رہے تھے تو تو حضرت ام سلیم اور کچھ عورتیں حضرات انصار کبار کی پیارے رسول کیساتھ تھیں

اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب جنگ فرماتے پیارے رسول تو یہ خواتین اسلام پلاتی تھیں پانی اور مرہم پٹی کرتی تھیں زخمیوں کی۔

(۳۸۰۰) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ

ترجمہ: حضرت ام عطیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جہاد کئے میں نے پیارے رسول اللہ کی ہمراہی میں سات جہاد کہ میں پیچھے رہتی تھی

فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرات صحابہ کرام سے انکی منزلوں میں کہ بناتی تھی میں ان کیلئے کھانا اور مرہم پٹی کرتی تھی زخمیوں کی اور دیکھ بھال کرتی تھی بیماروں کی۔

3797 हदीस शरीफ़:— नहीं इरादा फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम किसी गज़वे का मगर इशारा फ़रमाते उसके दूसरे रुख की तरफ़ यहाँ तक कि हुई यह जंग यानि जंगे तबूक कि जंग फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सख़्त गर्मी में और मुतावज्जे हुये दूर दराज़ के सफ़र की तरफ़ और खतरनाक जंगलों की तरफ़ और बदतरीन कसीर दुश्मनों की तरफ़ तो वाज़ेह फ़रमा दिया मुसलमानों के लिये उनके मुआमले को ताकि तैयारी करें वो अपने जिहाद की ज़बरदस्त तैयारी तो ख़बर इनायत फ़रमाई प्यारे रसूल ने प्यारे सहाबाये किराम को उसकी तरफ़ जिस तरफ़ का इरादा था।
3798 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जंग हुस्ने तदबीर है।
3799 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जंग फ़रमा रहे थे तो हज़रते उम्मे सुलैम और कुछ औरतें हज़राते अंसारे किबार की प्यारे रसूल के साथ थीं जब जंग फ़रमाते प्यारे रसूल तो यह ख़्वातीने इस्लाम पिलाती थीं पानी और मरहम पट्टी करती थी ज़ख्मियों की।
3800 हदीस शरीफ़:— हजरते उम्मे अतिया से मरवी उन्होंने फरमाया कि जिहाद किये मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हमराही में सात जिहाद कि मैं पीछे रहती थी हजराते सहाबा ए किराम से उनकी मंजिलों में कि बनाती थी मैं उनके लिये खाना और मरहम पट्टी करती थी ज़ख्मियों की और देखभाल करती थी बीमारों की।

سب وہ شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ شیطان بھی ناشکرا اور انسان بھی فضول خرچی کر کے ناشکرا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فضول خرچی سے بچائے۔ آمین بجاہ سیدنا سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۶۷۰/۶۷۱)

بعد نماز فجر بعد نماز ظہر تو دعائیں ہوتی ہی ہیں مگر بعد نماز عصر کی دعاء کی یہ خصوصیت ہے کہ بہت سے حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت جہاد میں فتح پائی ہے۔ حدیث شریف۔ ایک نبی جہاد فرما رہے تھے شہر فتح ہونے کے قریب تھا کہ سورج ڈوبنے لگا تو اللہ تعالیٰ کے نبی نے فرمایا اے سورج! تو بھی تو حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں یا اللہ تعالیٰ اس سورج کو روک دے چنانچہ سورج روک دیا گیا جب انہوں نے شہر فتح فرما لیا تب سورج ڈوبا (بخاری شریف، مرقاۃ شریف) ہمارے پیارے نبی ﷺ کی یہ شان عالی ہے۔

انہیں کے ہاتھ میں ہے نبض گردن دوراں
جو چاہیں وہ تو یہ سورج بھی ڈھل نہیں سکتا

مقام صہبا میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے پیارے نبی ﷺ نے ڈوبا ہوا سورج واپس فرمایا۔ حضرت علی نے قضا نماز عصر کو ادا نماز عصر بنا لیا۔

(۳۷۹۴) جب اسلامی لشکر کسی کافر بستی پر یلغار کرے تو لشکر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بستی کے بارے میں یہ دیکھے کہ اس بستی میں کہیں کوئی مسلمان تو نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اندھا دھند وہاں فائرنگ کر دی جائے اور مسلمان ہی کام میں آ جائے اور مسلمان کی گولی کا نشانہ مسلمان ہی بن جائے بلکہ پہلے چھان بین کر و اور پھر کوشش کرو کہ مسلمان مجاہد کی گولی کا نشانہ صرف اور صرف کفار ہوں کوئی مسلمان نہ ہو کوئی مسلمان گولہ باری اور بمباری کی زد میں نہ آنے پائے۔ ایسا نہیں ہے کہ اگر حربی کفار کے ملک میں کوئی مسجد ہو تو ان کفار پر جہاد ہی نہ کیا جائے پیارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ پر حملہ فرمایا وہاں قتال بھی ہوا حالانکہ وہاں تو کعبہ شریف ہے یہ حکم ایمان والوں اور ایمان والوں کی مسجدوں کا ہے۔ بدعقیدہ نہ تو ایمان والا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ مقامات جنہیں انہوں نے مسجدوں کا نام دے رکھا ہے اور شرع شریف میں وہ مسجدیں ہیں ہی نہیں۔ بدعقیدہ لوگوں کی بنام مسجد ان عمارتوں کا حکم مسجد ضرار جیسا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جنہوں نے بنائی مسجد نقصان پہونچانے کیلئے اور کفر پھیلانے کیلئے اور تفرقہ ڈالنے کیلئے درمیان میں ایمان والوں کے اور پناہ دینے کیلئے انکو جنہوں نے جنگ کی اللہ سے اور رسول سے اسکے پہلے سے اور ضرور قسم کھائیں گے وہ کہ نہیں ارادہ کیا ہم نے مگر بھلائی کا اور اللہ گواہی دیتا ہے بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔ اے پیارے نبی ﷺ آپ نہ ادا فرمائیں نماز اس میں کبھی۔ البتہ وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہے جس کی تقویٰ پر پہلے ہی دن سے زیادہ مستحق ہے اس بات کی کہ نماز ادا فرمائیں آپ اسمیں۔ اس میں کچھ مرد ہیں جو محبوب رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاک ہوں اور اللہ محبوب رکھتا ہے خوب پاک ہونے والوں کو (البصیرۃ الایمان صفحہ ۳۷۶) ان دو آیات کریمہ کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شانِ نزول: یہ آیت کریمہ ایک گروہِ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے مسجدِ قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت کو متفرق و منتشر کرنے کیلئے اسکے قریب ایک مسجد بنائی تھی اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا حضور انور ﷺ کے مدینۂ طیبہ تشریف لانے پر حضور انور ﷺ سے کہنے لگا کہ یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ میں ملتِ حنیفیہ دینِ ابراہیمی لایا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں بھی اسی دین پر ہوں حضور انور ﷺ نے فرمایا نہیں اس نے کہا آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں میں خالص اور صاف ملتِ ابراہیمی لایا ہوں ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ تعالیٰ اسکو مسافرت میں تنہا و بے کس کر کے ہلاک کرے حضور انور ﷺ نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اسکا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا۔ روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور انور ﷺ سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی تو میں اس کے ساتھ مل کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول تھا اور حضور انور ﷺ کیساتھ مصروف جنگ رہا جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملکِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامان جنگ ہو سکے سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہِ روم کے پاس

جاتا ہوں اور وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور حضور انور ﷺ اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا۔ یہ خبر پا کر منافقین نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور حضور انور ﷺ سے عرض کیا تھا کہ یہ مسجد ہم نے آسانی کیلئے بنائی ہے جو لوگ ضعیف بوڑھے کمزور ہیں وہ اس میں بفراغت وآسانی نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز ادا فرما دیجئے اور برکت کی دعاء فرما دیجئے حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک کیلئے جا رہا ہوں واپسی پر اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا۔ جب حضور انور ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینے شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اور انکے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب حضور انور ﷺ نے بعض اصحابِ کرام کو حکم فرمایا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر فاسق ملکِ شام میں بحالتِ سفر بیکسی وتنہائی میں ہلاک ہوا۔ ایک مسجد کے قریب بلا وجہ شرعی دوسری مسجد نہیں بنانا چاہئے کہ پہلی مسجد ویران ہوگی۔ سازشیں کرنے کے ارادے سے جو مسجد بنائی جائے وہ مسجدِ ضرار کے حکم میں ہے۔ گویا کہ یہ مسجدیں رات میں کیٹی گھر اور دن میں مسجدیں دکھائی پڑیں۔ کفار ومرتدین منافقوں کی مسجدوں میں نماز نہ پڑھی جائے وہ نام کی مسجدیں ہیں اسلامی مسجد نہیں۔ نہ ان کا وقف درست اور نہ ان نام نہاد مسجدوں کا مسجدوں جیسا احترام ہوگا بلکہ اس زمانے میں انہیں تخریبی ہوسٹل کہا جائے تو اچھا ہے۔ اگر کوئی کافر مسلمان کو روپے کا مالک کر دے پھر وہ مسلمان اپنی طرف سے اس روپے کی مسجد بنا دے تو درست ہے کیونکہ ملکیت بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں۔ جو مسجد ریا وفخر یا رضائے الٰہی کے علاوہ کسی اور غرض یا حرام کمائی سے بنائی جائے وہ بھی مسجدِ ضرار کے حکم میں ہے (تفسیر مدارک شریف) مسجد ہمیشہ حلال کمائی اور اخلاص نیت اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بنائی جاتی ہے۔ اس مسجدِ ضرار میں حضور انور ﷺ کو نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا۔ ہر مسجد میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی اسی مسجد میں نماز پڑھنا چاہئے جو اخلاص وایمان اور طہارت وللہیت کی بنیاد پر بنائی گئی ہو۔

اس مسجد سے مراد مسجدِ قبا ہے جس کی بنیاد خود حضور انور سیّد عالم ﷺ نے رکھی اور جب حضور انور ﷺ نے قبا میں قیام فرمایا اسی مسجدِ قبا میں نماز ادا فرمائی یہ مسجد پرانے مدینے شریف میں ہے جو نئے مدینۂ منورہ سے تین میل فاصلے پر ہے جب حضور انور ﷺ نئے مدینہ شریف میں رونق افروز ہوئے تو ہر ہفتے (سنیچر) کو مسجدِ قبا میں تشریف لاتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرے کے برابر ہے۔ شانِ نزول: یہ آیتِ کریمہ اہلِ مسجدِ قبا کے حق میں نازل ہوئی حضور انور ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے تمہاری ثنا فرمائی تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم بڑا استنجا پہلے تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں پھر اسکے بعد پانی سے طہارت کرتے ہیں۔ اگر نجاست مخرج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے طہارت کرنا واجب ہے ورنہ مستحب ہے۔ ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے حضور انور ﷺ نے ہمیشہ اس کی پابندی فرمائی اور کبھی کبھار ترک بھی فرما دیا۔ انصارِ مدینہ نے یہ مسجد قبا بنائی اور ان کی طہارت اور ان کے تقوے کو قرآنِ کریم نے بیان کیا اب اگر کوئی انصارِ مدینہ کی برائی کرے تو وہ قرانِ کریم کی اس آیتِ کریمہ کا منکر ہے۔ اور منافقین نے مسجدِ ضرار کی بنیاد کفر ونفاق جاسوسی پر رکھی تو یہ مسجد ایسی ڈھانگ پر بنائی گئی جو بہت جلد مع بنیاد کے دریا بُرد ہو جائے گی۔ کیسی خوبصورت مثال ہے کہ مسجدِ ضرار اور منافقین کے تمام اعمال روزہ نماز وغیرہما اس عمارت کی طرح ہیں جو دریا کے کنارے اسی زمین پر بنائی جائے جس کو نیچے سے پانی نے کھوکھلا کر دیا ہو اور وہ زمین مع عمارت کے جلد سے جلد دریا میں گر جائے ایسے ہی منافقین کی مسجدیں ہیں کہ انکی مسجدیں دوزخ میں ہیں اور وہ خود بھی۔ سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد حضور انور ﷺ کے حکم سے گرا دی گئی اور جلا دی گئی اور میں نے اس مسجد سے دوزخ کا دھواں نکلتے دیکھا (تفسیر روح البیان شریف) ایمان والوں کو ان آیاتِ کریمہ سے ہوش میں آنا چاہئے کہ ہر ایک کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آجائیں اور کسی کی بھی ٹیپ ٹاپ ظاہری عبادت کو دیکھ کر اسکے مومن ومتقی ہونے کا یقین نہ کریں ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی۔ بلکہ ٹھوک بجا کر دیکھ لیا کریں جیسے مٹی کی ہانڈی کو ٹھوک بجا کر دیکھتے ہو (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۷۷ تا ۱۲۷۹)

(۳۷۹۵) سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمان گرامی عہد فاروقی میں ارسال فرمایا تھا کہ جبکہ ایران پر مسلمانوں کا حملہ ہونے والا تھا ملک فارس (ایران) عہد فاروقی میں فتح ہوا ہے۔ ایرانی یہود ونصاریٰ کی اولاد آج بھی اپنے باپ دادا کی ذلت ورسوائی کو یاد کر کے پینترا بدل کر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوستے پیٹتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں انکی شان پاک میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ جو بھی حضرت فاروق اعظم کی بارگاہ میں گستاخی کرتا نظر آئے تو سمجھ لو کہ پرانا عیسائی یہودی خون بول رہا ہے۔ ایسے لوگوں سے مسلمان گھن اور نفرت کریں۔ دعوت اسلام صرف بادشاہ ہی کو نہ دی جائے بلکہ افسران وحکام کو بھی دی جائے اور قوم کے ٹھیکیداروں کو بھی اور عام لوگوں کو بھی۔ اسلئے کہ رستم ومہران اس وقت فارس (ایران) کے بادشاہ نہ تھے بلکہ ایک جرگہ کے ٹھیکیدار اور چودھری تھے۔ سیدنا حضرت خالد نے انہیں لکھت روپ میں یہ سندیسہ دیا کہ دارین کی خیریت اس میں ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ ورنہ پھر تم کو ٹیکس ادا کرنے کی ذلت قبول کرنا ہوگی۔ ٹیکس دیکر رہنا یہ اپنی جگہ خود ایک ذلت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جہاد کرو ان سے جو نہیں ایمان لائے اللہ پر اور نہ آخری دن پر اور نہ حرام جانتے ہیں اسکو جسے حرام فرمایا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور نہ اختیار کرتے ہیں وہ سچے دین کو ان لوگوں میں سے جو دیئے گئے ہیں کتاب۔ یہاں تک کہ وہ دیں ٹیکس اپنے ہاتھ سے اور وہ ذلت والے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۴۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ ہے اس کی ذات اور کل صفات اور تنزیہات کو مانے جو اس کی شان کے لائق نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت نہ کرے جیسا کہ بدعقیدہ لوگوں نے جھوٹ چوری شراب نوشی ظلم وجہل کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تمام بُرے کام کر سکتا ہے۔ بعض حضراتِ مفسرین کرام نے رسولوں پر ایمان لانا بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا قرار دیا ہے۔ تو یہود ونصاریٰ اگرچہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود اللہ تعالیٰ کے جسم ہونے اور شکل وصورت ہونے کے قائل ہیں اور نصاریٰ حلول کے قائل ہیں تو وہ کس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں۔ اور یہود میں سے جو سیّدنا حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ میں سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے اللہ تعالیٰ پر کوئی ایمان لانے والا نہیں ہوا۔ اسی طرح جو ایک رسول کی بھی تکذیب کرے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا نہیں۔ یہود ونصاریٰ تو بہت سے انبیاء کرام کی تکذیب کے بدترین مجرم ہیں لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں میں نہیں۔ شانِ نزول: سیّدنا حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ آیتِ کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب کہ حضور انور سیّد عالم ﷺ کو روم سے قتال فرمانے کا حکم دیا گیا اور اسی آیتِ کریمہ کے نازل ہونے کے بعد غزوۂ تبوک ہوا۔ سیّدنا حضرتِ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یہ آیتِ کریمہ یہود کے قبیلۂ قریظہ اور نضیر کے بارے میں نازل ہوئی حضور انور ﷺ نے ان سے صلح فرمائی اور یہی پہلا جزیہ (ٹیکس) ہے جو اہلِ اسلام کو ملا۔ اور اس عذاب کی پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھوں پہنچی معاہد غیر مشرکینِ عرب سے جو خراج لیا جاتا ہے اسکو جزیہ (ٹیکس) کہتے ہیں۔ یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے ادھار نہیں جزیہ معاہد خود حاضر ہو کر ادا کرے گا نوکر وغیرہ کے ذریعہ نہیں بھیج سکتا۔ معاہد پیادہ لے کر خود حاضر ہوگا کھڑے ہو کر پیش کریگا۔ قبولِ جزیہ میں ترک وہند وغیرہما اہلِ کتاب کیساتھ ملحق ہیں۔ سوائے مشرکینِ عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔ عجم کے مشرکین اہلِ کتاب کی طرح جزیہ دیں گے۔ زمانے میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائیگی۔ سچا دین اور ہدایت حضور انور ﷺ کیساتھ ایسے وابستہ ہیں جیسے آفتاب کیساتھ روشنی کہ حضور انور ﷺ کو چھوڑ کر نہ ہدایت ملتی ہے اور نہ سچا دین۔ اگر صرف قرآنِ کریم سے ہدایت مل جاتی تو حضور انور ﷺ کو دنیا میں کیوں بھیجا جاتا۔ حضور انور ﷺ کبھی ہدایت وسچے دین سے الگ نہ ہوئے کیونکہ حضور انور ﷺ کی خبر ونعت شریف واوصافِ حمیدہ دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقعہ پائیں۔ جزیہ حقِ حفاظت ہے کیونکہ سلطانِ اسلام کفار کی حفاظت کرتا ہے کفار کے آرام وآسائش کا انتظام کرتا ہے اس کے عوض ان سے کچھ مال لیا جاتا ہے اس کو جزیہ (ٹیکس) کہتے ہیں۔ آج کی حکومتیں بھی ٹیکس لیتی ہیں۔ مسلمانوں سے زکوٰۃ لی جاتی ہے۔ جو چیزیں قرآنِ کریم میں حرام فرمائی گئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی ہیں جیسے سور مردار وغیرہما اور جنہیں

احادیث کریمہ میں حرام فرمایا گیا ہے وہ حضور انور ﷺ کی حرام فرمائی ہوئی ہیں جیسے کتا، بلا وغیرہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کو حرام فرمانے کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ دین حق کے چند معانی ہو سکتے ہیں ایک تو سچا دین دوسرے اللہ تعالیٰ کا دین تیسرے حضور انور ﷺ کا دین۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۴۷)

اگر تم کفار ایمان بھی نہیں لاتے اور ہماری رعایا بنکر ٹیکس بھی ادا نہیں کرتے تو پھر جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ مجاہدین اسلام کا کفن بردوش قافلہ جذبہ شہادت سے سرشار عشق الٰہی کے نشے سے چور لشکر موجود ہے اور جنگ کا انجام سوچ لو۔ ہم غلامان رسول ہیں تمہیں چھٹی کا دودھ یاد دلا دیں گے۔ صفحہ ہستی سے تمہارا نام مٹا دیں گے۔ تم میں ہم میں بڑا فرق ہے۔ تم تو شراب کے عارضی نشے میں وحت ہو کر دنیا کیلئے لڑکھڑاتے ہوئے لڑتے ہو اور عاشقان رسول عشق الٰہی کے دائمی نشے سے مخمور ہو کر اللہ و رسول کیلئے ثابت قدم رہ کر لڑتے ہیں۔ تمہارا ہمارا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ رضائے رب کے سامنے دنیاداری کوئی چیز نہیں ہے۔ باقی کے سامنے فانی کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ وہ کفار جنہیں ابھی اسلام کے بارمیں بے خبری ہے مسلمانوں کو چاہیے ایسے بے خبر کفار سے بے خبری میں بنا اطلاع دعوت دیئے جنگ نہیں کرنا چاہیے۔ اسلام کے پیغام سے باخبر کفار کو بھی خبر دینا مستحب ہے۔ ایرانیوں کو پیارے نبی ﷺ بھی دعوت دے چکے تھے اب حضرت خالد بن ولید کا ایرانیوں کو دعوت اسلام دینا اور پھر انہیں جنگ سے آگاہ ہی دینا مستحب تھا۔ مومن جنگ ملک گیری یا مال و دولت حاصل کرنے کیلئے نہیں کرتا بلکہ مومن کی جنگ رضائے الٰہی خوشنودی محبوب الٰہی کیلئے اور تبلیغ و ہدایت کیلئے ہوتی ہے کفار کو السلام علیکم نہ کہا جائے بلکہ سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ کہا جائے لکھا جائے۔ بدعقیدہ لوگوں بھی اگر کہیں سلام کرنا یا لکھنا پڑ جائے تو یہی والا سلام لکھنا چاہیے جو حدیث شریف میں مذکور ہے اور قرآن کریم کے سولہویں پارے سورۂ طٰہٰ شریف کی آیت ۴۷ میں بھی مذکور ہے۔

(۳۷۹۶) جہاد، جنگ، قتال و غزوۂ کے معنی قریب قریب ایک ہیں۔ شہید بعد شہادت جنت کے اس اعلیٰ مقام پر متمکن ہوتا ہے جو اسکے لئے مقرر ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ پیارا جواب سن کر صحابی رسول کے دل میں جذبہ شہادت اور بھی انگڑائی لینے لگا اور جو چھوارے کہ وہ صحابی تناول فرما رہے تھے اپنے مبارک ہاتھوں سے ایک سائیڈ کر دیئے اور راہ خدا میں فن سپہ گری کے جوہر دکھانے کیلئے میدان کارزار کا رخ فرمایا۔ اور انجام کار جام شہادت نوش فرمایا۔ اس حدیث شریف سے حضرات صحابہ کرام کا مقام عظمت واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام کس قدر جذبۂ اسلامی و ایثار سے پُر تھے۔ ان کی بدبختی کتنے عروج پر ہے جو حضرات صحابہ کرام کی بارگاہوں کی گستاخی کو اپنا دھرم بنائے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرات صحابہ کرام کی تعظیم و توقیر کی سعادت کا امین ہی رکھے۔

آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۳۷۹۷) توریہ اشارے فرمانا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ علامات ظاہر فرماتے کہ اس طرف حملہ کرنا ہے مثلاً جس جانب حملہ کرنا ہے اس جانب کے حالات دریافت فرماتے۔ اس سمت کے گاؤں کے نام دریافت فرمانا تاکہ اگر کوئی جاسوسی کرے تو مخالفین کو صحیح خبر نہ دے سکے کہ کدھر حملہ ہونا ہے اور جدھر حملہ ہونا ہے ادھر کے لوگ غفلت کا شکار رہیں۔ اور بے خبری میں ہی ان پر حملہ ہو جائے۔ تاکہ جلد میدان جنگ سر کر لیا جائے اور خون ریزی بھی کم ہو اور یہ جنگی تدبیر کے طور پر ہوتا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنگ حسن تدبیر ہے۔ آج بھی اس نبوی ارشاد پاک پر عمل پیرا ہونا چاہیے دشمن کو اپنے ارادے اور پروگرام پر خبردار نہ ہونے دینا کہ وہ جواب کی تیاری کر سکے بلکہ اچانک حملہ کر دینا کہ آسانی سے شکست فاش سے دوچار ہو جائے اور یہ حسن تدبیر بہت ہی مفید ہے۔ غزوۂ تبوک ۹ھ میں ہوا اور یہ غزوۂ پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کا آخری غزوہ تھا۔ تبوک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان اردن کے قریب ایک مقام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے چودہ منزل پر واقع ہے۔ اس غزوۂ تبوک میں حضرات صحابہ کرام بڑی بے سروسامانی کے عالم میں تھے۔ حضرات صحابہ کرام نے بڑی بڑی تکلیفیں برداشت فرمائیں۔ پیارے نبی ﷺ اپنے جنگی عزائم اور پروگراموں کو صیغۂ راز میں رکھتے تھے مگر غزوۂ تبوک میں اپنے

ارادے اور پروگرام کو ظاہر فرما دینا یہ اسلئے تھا کہ غازیان اسلام حضرات صحابہ کرام بھرپور تیاری فرمالیں اور زیادہ سے زیادہ سامان جہاد اپنی ہمراہ لیں چونکہ اس زمانے میں غازیان اسلام جنگ و جہاد کے تمام اخراجات کے خود کفیل ہوتے تھے خود ہی سامان خورد و نوش خریدنا اور خود ہی آلات حرب و سامان جنگ خریدنا۔ یہ تمام اخراجات اپنی جیب سے فرماتے آجکل یہ جنگی تمام تر تیاریاں حکومت کی جانب سے ہوتی ہیں۔ اسلئے افواج کو علم بھی نہیں ہوتا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں کمانڈر یا کرنل ہی باخبر ہوتا ہے کہ کس مقام پر پہونچنا ہے۔ جنگ تبوک کا ذکر قرآن کریم میں کثرت سے آیا ہے کہ بے سروسامانی میں بھی جنگ جیتی جا سکتی ہے اگر اللہ و رسول پر کامل یقین ہو اور کثرت کا سارا غرور چکنا چور کیا جا سکتا ہے اگر ایمان مضبوط ہو۔ جنگ حسن تدبیر سے لڑی جائے کہ دشمن کو دھوکے میں رکھا جائے اسے ہمارے عزائم اور پروگراموں کی خبر تک نہ ہو اگر اپنی جماعت مختصر بھی ہو تو اسے کثیر ظاہر کیا جائے۔ سامانِ جنگ اگر کم ہو تو اسے زیادہ ظاہر کیا جائے۔ یہ جنگی کمال ہے اور مجاہد کی چال ہے کبھی کبھی میدان کو خالی چھوڑ دینا کہ دشمن خالی میدان دیکھ کر اپنی افواج کو اس خالی میدان میں اتار دے پھر دائیں بائیں سے نکل کر اس فوج کا محاصرہ کر لینا کہ دشمن کی افواج ہتھیار ڈال دے یا پھر موت کی گھاٹ اتار دیجائے۔ یہ ہے حسن تدبیر۔ حسن تدبیر جھوٹ اور فریب کو نہیں کہتے۔ اب بھی جنگوں میں ان تدابیر کا جم کر استعمال ہوتا ہے۔

(۳۷۹۸) میدان جنگ میں حسن تدبیر کو کام میں لانا چاہیے اور دشمن افواج کو دھوکے میں رکھ کر شکست و ہزیمت سے ہمکنار کرنا چاہیے۔ اس پر تمام ہی حضرات فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ میدان جہاد میں ہر تدبیر جو کفار کو شکست کا ذریعہ بنے اسے بروئے کار لائے۔ کوئی تدبیر ایسی نہ کرے جس سے عہد و امان کو نقصان پہونچے۔

(۳۷۹۹) یہ حضرات صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضرات مجاہدین اسلام کو پانی پلاتیں انکا کھانا تیار کرتیں انکی دوا دارو مرہم پٹی تیمارداری فرماتیں۔ اجنبی غازیان اسلام کی خدمات فرماتیں تو پردے کے اہتمام کیساتھ۔ ان زخمی صحابہ کرام کے اجسام مبارکہ کو ہاتھ نہ لگاتیں۔ عورتوں کو اگر جہاد میں لے جانے کی ضرورت پڑ ہی جائے تو بوڑھی خواتین اسلام کو لے جایا جائے اور اگر جوان خواتین کی ضرورت پڑ جائے تو باندیوں کو لے جایا جائے مگر ان سے جنگ نہ کرائی جائے کہ اس میں مسلمانوں کی ذلت و سبکی ہے۔ البتہ اگر سخت ضرورت پڑ جائے تو پھر میدان جہاد میں بھی جنگ و قتال کر سکتی ہیں۔ جیسے غزوۂ حنین میں سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ فرمائی ہے (مرقاۃ شریف) یہ حکم ضروریات سے متعلق ہے کہ خواتین اسلام کو عام حالات میں میدان جہاد میں برائے قتال لے جانا جائز نہیں ہے البتہ اگر ضرورت پڑ ہی جائے تو ضرورت شرعی کے وقت ناجائز جائز ہو جاتا ہے۔ جیسے شراب و سور کا گوشت وغیرہ حرام ہے مگر ضرورت شرعی کے موقع پر جائز ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ بس حرام فرمایا تم پر مردار خون اور گوشت سور کا اور وہ جانور کہ پکارا جائے جس پر وقت ذبح غیر اللہ کا نام۔ تو جو مجبور ہو گیا نہ تو نافرمان ہوا اور نہ حد سے بڑھنے والا تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کئے ہیں اور باقی حضور انور ﷺ نے حرام فرمائے ہیں کیونکہ حضور انور ﷺ کا حرام فرمایا ہوا بھی رب کے حرام فرمانے کی طرح ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مذکورہ اشیاء ہی صرف حرام ہیں کتا، بلی، گدھ، چوہا بھی حلال ہو جائے۔ جو حلال جانور بغیر ذبح کئے مر جائے یا اسکو شرعی طریقے کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلیل سے یا بندوق سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر گیا ہو یا درندے نے ہلاک کر دیا ہو اسکو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ لیکن دو مردار جانور بحکم حدیث شریف اس سے مستثنیٰ ہیں ایک مچھلی دوسرے ٹڈی یہ دونوں ہمارے لئے حلال ہیں حرام نہیں۔ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اسکا پکا ہوا چمڑا کام میں لانا اور اسکے بال سم ہڈی، سینگ اور پٹھوں سے فائدہ اُٹھانا جائز ہے خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو جو بوقت ذبح رگوں سے نکلتا ہے جو خون گوشت پر لگا رہتا ہے وہ حلال و پاک ہے۔ اگر گوشت کو بغیر دھوئے پکا لیا گیا تو اسکا کھانا

(۳۸۰۱) حدیث شریف: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے قتل کرنے سے عورتوں اور بچوں کے۔

(۳۸۰۲) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: دریافت کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے اہل شہر کے بارے میں کہ شب خون مارا جائے مشرکین پر تو ماری جائیں گی انکی عورتوں میں سے اور انکے بچوں میں سے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ وہ انہیں میں سے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے باپ دادا ہی سے ہیں۔

(۳۸۰۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرًا وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے کٹوائے درخت کھجوروں کے بنی نضیر کے اور جلوائے اسکے متعلق فرماتے ہیں حضرت حسان ابن ثابت کہ آسان ہو گیا بنی لوئی کے ٹھاکروں پر وہ آگ جو بویرہ میں پھیل گئی اور اس واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی آیت کریمہ "جو کاٹ لیا تم نے کوئی درخت یا چھوڑ دیا اسکو کھڑا جڑوں پر اسکی تو حکم سے اللہ کے ہے اور اسلئے ہے کہ ذلیل فرمادے نافرمانوں کو"۔

(۳۸۰۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے حملہ فرمایا بنی مصطلق پر کہ وہ منہمک تھے اپنے مویشیوں میں مقام مریسیع میں تو قتل فرمایا لڑنے والی جماعت کو اور قیدی بنایا انکے بال بچوں کو۔

(۳۸۰۵) حدیث شریف: عَنْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا

ترجمہ: حضرت اسید سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا بدر کے دن جب ہم صف آرائی فرمارہے تھے

3801 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क़त्ल करने से औरतों और बच्चों के।

3802 हदीस शरीफ़:— दरयाफ़्त किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से ऐहले शहर के बारे में कि शबखून मारा जाये मुशरेकीन पर तो मारी जायेंगी उनकी औरतों में से और उनके बच्चों में से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो उन्हीं में से हैं और एक रिवायत में है कि वो अपने बाप दादा ही से हैं।

3803 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कटवाये दरख्त खजूरों के बनी नुज़ैर के और जलवाये, उसके मुतालिक फ़रमाते हैं हज़रते हस्सान इब्ने साबित कि आसान हो गया बनी लुई के ठाकुरों पर वो आग जो बवीरा में. फैल गयी और इस वाक्य के बारे में नाज़िल हुई आयते करीमा "जो काट दिया तुमने कोई दरख्त या छोड़ दिया उसको खड़ा जड़ों पर उसकी तो हुक्म से अल्लाह तआला के है और इसलिये है कि जलील फ़रमा दे नाफ़रमानों को।

3804 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमला फ़रमाया बनी मुस्तलक़ पर कि वो मुन्हमिक थे अपने मवेशियों में मकामे मुरीसीह में तो क़त्ल फ़रमाया लड़ने वाली जमाअत को और क़ैदी बनाया उनके बाल बच्चों को

درست ہے یہ اور بات ہے کہ نظافت ونفاست کے خلاف ہے کلیجی اور تلی کہ دونوں جمے ہوئے خون ہیں مگر بحکم حدیث شریف حلال ہیں۔ خنزیر (سور) نجس العین ہے اسکا گوشت پوست بال ناخن، چربی وغیرہ تمام اجزاء ناپاک وحرام ہیں کسی کو کسی کام میں لانا جائز نہیں چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لئے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا اور یہ بھی ہے کہ سور کا گوشت میں حرام فرماؤں اور باقی اجزاء میرے محبوب حرام فرمائیں جیسے سور کو رب نے حرام فرمایا باقی کتا، بلی، چوہا، گدھ، کو محبوب نے ہی حرام فرمایا ہے۔ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کیساتھ بذریعۂ عطف وہ حرام ہے۔ اور اگر نام خدا کیساتھ غیر خدا کا نام بغیر عطف کے لیا تو مکروہ ہے۔ اگر ذبح اللہ تعالیٰ کی نام پر کیا اور اس سے قبل یا یا بعد میں غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقے کا بکرا یا ولیمے کا دنبہ یا زید کا کٹرا یا بکر کی بھینس ہے یا جن حضرات اولیاء کرام کیلئے ایصال ثواب کرنا مقصود ہے ان کا نام لیا کہ یہ بکرا حضور غوث اعظم کا ہے یہ مرغ حضور مدار اعظم کا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہاں سے جان لیا گیا کہ وہ گائے جس کی نذر مانی گئی ہے اولیاء کیلئے جیسا کہ یہ رواج ہمارے زمانے میں حلال و پاک ہے اس لئے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہے نام غیر اللہ کا اس پر ذبح کے وقت اور اگر چہ نذر مانی ہے انہوں نے انکی ان کیلئے (تفسیر احمدیہ صفحہ نمبر ۴۲) جب گنگا کا پانی حرام نہیں اور خود گائے جو مشرکین کی معبود ہے حرام نہ ہوئی تو صرف حضرات اولیاء کرام کی طرف نسبت سے کیسے حرام ہوگی۔ اسمیں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے اور اسکا ثواب پیر یا بزرگ کو پہنچائے یا کسی بھی مردے کی طرف سے قربانی کر کے اسکا ثواب اس کو پہنچا دینا چاہئے کہ یہ ذبح غیر اللہ کیلئے ہرگز نہیں ہے۔ مضطر وہ ہے جو حرام چیز کھانے پر مجبور ہو اسکو نہ کھانے سے جان کا خوف ہو۔ شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن آئے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کھانے پر جبر کرتا ہے اور اسے نہ کھانے پر جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کیلئے حرام چیز کا بقدر ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔ اس اضطرار و ناچاری کی کئی صورتیں ہیں کچھ تو اوپر گزریں ایک صورت یہ بھی ہے کہ طبیب حاذق سخت بیمار کو یہ مشورہ دے کہ حرام میں ہی تیری شفاء ہے اس کے سوا اب کسی دوسری چیز سے تجھے شفاء نہ ہوگی ایسی صورت میں حرام کھانا واجب ہے اگر نہ کھائے اور مر جائے تو حرام موت مرے گا۔ اگر بلاقصد ضرورت سے کچھ زیادہ کھا لیا تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ مجبوری کے وقت حرام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں مگر بقدر ضرورت اگر سو گرام سے کام چل سکتا ہے تو دو سو گرام نہ کھاؤ۔ جو مجبور حالتِ اضطرار میں اندازہ نہ لگا سکے اور زیادہ بھی کھا لے تو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۷۱)

خواتین اسلام کی فوج میں بھرتی کرنا اور انہیں میدان جنگ میں اتارنا غیرت اسلامی کے خلاف ہے۔ بس شرعی ضرورت کے وقت جائز ہے کہ شرعی مجبوری ممنوعات کو جائز کر دیتی ہیں۔

(۳۸۰۰) یہ حدیث شریف بھی اس حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کہ سیدتنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت سے غزوات میں پیارے نبی ﷺ کی معیت میں رہیں مگر آپ جنگ نہ فرماتی تھیں بلکہ غازیان اسلام کی مذکورہ خدمات انجام دیتی تھیں اور وہ بھی پورے شرعی آداب و احترام کیساتھ۔ آج کی بے پردگی اور بے غیرتی وعریانیت کی فضا میں اس حدیث شریف کو سند نہیں بنایا جا سکتا اور لیڈیس فوج کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اگر وقت ضرورت خواتین اسلام کو لے جانا بھی پڑے تو وہ کھانا بنانے، مرہم پٹی کرنے کی خدمات انجام دے سکتی ہیں وہ بھی پردے کے اہتمام کے ساتھ۔ آداب شرعیہ کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے۔

(۳۸۰۱) یہ ہے جہاد اور یہ ہیں تعلیمات نبوی اور یہ ہے رحمتوں کی بھرن۔ یہ ہے شان رحمۃ للعالمین کی جلوہ گری۔ تعلیمات نبوی کا یہ اثر تھا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سیدنا حضرت یزید ابن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملک شام کے جہاد پر روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ کفار کے بچوں، عورتوں، بوڑھوں جوگیوں کو قتل نہ کیا جائے صرف انہیں تہ تیغ کرنا جو آپ سے لڑیں اور آپکے مقابلے میں آئیں (مرقاۃ شریف) البتہ اگر یہ لوگ بھی کفار کی مدد کر رہے ہوں تو پھر ایک صورت میں یہ بھی فوجی

لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْالَنَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

کفار قریش کے مقابلے کی اور وہ صفیں باندھ رہے تھے ہمارے خلاف کہ جب قریب ہوں کفار قریش تم سے تو تم تیر اٹھالو اور ایک روایت میں ہے کہ

اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا اَنْبَلَكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جب قریب ہوں کفار قریش تم سے تو تیروں سے مارو تم انکو اور باقی رکھو اپنے تیروں کو۔

(۳۸۰۶) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِبَدْرٍ لَيْلاً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہر طرح تیار فرمایا ہم کو پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے بدر میں رات کو۔

(۳۸۰۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَايُنْصَرُوْنَ۔ (رواہ الترمذی وابوداود)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا اگر شب خون مارے تم پر دشمن تو ہونا چاہیے تمہارا کوڈ ورڈ حٰمٓ لاینصرون۔

(۳۸۰۸) حدیث شریف: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدَاللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ۔ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: تھا کوڈ ورڈ مہاجرین کا عبد اللہ اور کوڈ ورڈ انصار کا عبد الرحمٰن۔

(۳۸۰۹) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا ہم نے جنگ کی امیر المومنین حضرت ابوبکر کی معیت میں

زَمَنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ۔ (رواہ ابوداؤد)

پیارے نبی صلى الله عليه وسلم کے زمانہ پاک میں تو ہم نے شب خون مارا کفار پر، ہم قتل کر رہے تھے انکو اور تھا ہمارا کوڈ ورڈ اس رات میں، امت، امت۔

(۳۸۱۰) حدیث شریف: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے اصحاب پاک ناپسند فرماتے تھے شور کو جنگ کے وقت۔

(۳۸۱۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ قتل کرو جنگی ماہرین جوانوں کو مشرکین کے

3805 हदीस शरीफः— हजरते उसैद से मरवी बेशक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमसे फ़रमाया वदर के दिन जव हम सफ़ आराई फ़रमा रहे थे कुफ़्फ़ार कुरैश के मुकावले की और वो सफें वांध रहे थे हमारे खिलाफ़ कि जव करीव हों कुफ़्फ़ार कुरैश तुमसे तो तुम तीर उठा लो और एक रिवायत में है कि जव करीव हों कुफ़्फ़ारे कुरैश तुमसे तो तीरों से मारो तुम उनको और वाकी रखो अपने तीरों को।

3806 हदीस शरीफ़ः— हजरते अव्दुरर्हमान इब्ने औफ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हर तरह तैयार फ़रमाया हमको प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वदर में रात को।

3807 हदीस शरीफ़ः— वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया अगर शवखून मारे तुम पर दुश्मन तो होना चाहिये तुम्हारा कोटवर्ड "हा मीम लायुनसरुन"।

3808 हदीस शरीफ़ः— था कोटवर्ड मुहाजरीन का अव्दुल्लाह और कोटवर्ड अंसार का था अव्दुरर्हमान।

3809 हदीस शरीफ़ः— हज़रते सलमा इब्ने अक्आ से मरवी उन्होंने फरमाया हमने जंग की अमीरुल मोमिनीन हजरते अवू वक्र की मइय्यत में प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माने में तो हमने शवखून मारा कुफ्फ़ार पर, हम क़त्ल कर रहे थे उनको और हमारा कोटवर्ड था उस रात में "उम्मत उम्मत"।

3810 हदीस शरीफ़ः— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हावे पाक नापसंद फ़रमाते थे

دستہ میں شامل ہیں تو انہیں بھی قتل کیا جائیگا۔ انکی بھی کوئی رعایت نہ ہوگی۔ چنگاری کو شعلۂ جوالہ نہ بننے دیا جائے۔

(۳۸۰۲) شب خون مارنا یعنی رات کے اندھیرے میں کفار پر حملہ کرنا جائز ہے۔ مگر اس حملے میں جوان کفار ومشرکین پر حملے کی نیت ہونا چاہیے۔ بنا قصد وارادے کے اگر اندھیرے میں بچے عورتیں بھی ماری جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ کہ کفار ومشرکین کے بچے بھی انہیں کے حکم میں ہیں۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود بھیڑیے کا بچہ بھی بھیڑیا ہی ہوتا ہے کفار کے بچوں اور عورتوں کی وجہ سے کفار ومشرکین پر حملہ کرنے سے گریز نہ کیا جائے۔ کفار کے بچوں اور عورتوں کے قتل سے جو ممانعت تھی وہ ارادۂ قتل سے تھی۔ اگر گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جائیں تو کوئی قیامت وقباحت نہیں۔ کفار کے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کو قتل کرنا حرام ہے لیکن اگر اس شب خون میں یہ مسلمان بھی مارے جائیں یا کفار مسلمانوں کو اپنے آگے رکھ لیں یا مسلمان بچوں، عورتوں کو آگے رکھ لیں تو ان پر بھی تیر اندازی اور گولہ باری جائز ہے مگر یہ تیر اندازی، فائرنگ، بمباری کفار کو قتل کرنے کی نیت سے کی جائے اگرچہ اس کافر ملک کے رہنے والے مسلمان بھی اس حملے میں ہلاک ہو جائیں تو شرعاً یہ حملہ جائز ودرست ہے کیونکہ اگر کفار کے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کی وجہ سے شب خون نہ مارا جائے اور مسلمانوں کو آگے رکھ لینے کی وجہ سے حملہ نہ کیا جائے اور جہاد نہ کیا جائے تو اسلام کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے اسلام کی بقا خطرے میں پڑ جائیگی۔ کفار کے ملک میں مسلمانوں کا رہنا یہ بھی انکا اپنا قصور ہے۔

(۳۸۰۳) بنی قریظہ اور بنی نضیر یہود مدینہ منورہ کے دو قبیلے تھے جن سے غیر جانب دار رہنے پر پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے معاہدہ فرمایا تھا مگر انہوں نے حسب عادت بد عہدی کی اور پیارے نبی صلى الله عليه وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانا چاہا جسکے نتیجے میں جنگ خندق کا واقعہ وجود میں آیا۔ اس جنگ سے فارغ ہوکر پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے ان محلات کا محاصرہ فرمایا اور یہ بزدل یہودی اپنے محلوں میں گھس کر نروس ہوکر بیٹھ رہے۔ آخر کار یہ یہودی اپنے حلقوں سے باہر آئے بنی قریظہ کو موت کے گھاٹ اتارا گیا اور بنی نضیر جلاوطن کیے گئے۔ پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے بنی نضیر کے تمام کھجوروں کے باغات اجاڑ دئے جلا دئے کیونکہ ان کے مکانات اور پناہ گاہیں ان میں چھپی ہوئی تھیں۔ ان باغات کو تہس نہس فرماکر راستہ کو صاف فرمایا گیا تاکہ غازیان اسلام کو کسی بھی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ اور اپنے باغات کی تباہی وبربادی دیکھ کر ان کے حوصلے پست ہو جائیں ان کی ہمتیں ٹوٹ جائیں، اور وہ حیران وپریشان ہوکر جب اپنی پناہ گاہوں سے باہر آئیں تو انہیں گرفتار کرلیا جائے اور جو جس سزا کے لائق ہو اسے وہ سزا دی جائے۔ جب پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے ان یہودیوں کے باغات کو اجاڑا تو انہوں نے بکواس کی کہ پیارے نبی صلى الله عليه وسلم خود تو فساد سے منع فرماتے ہیں اور خود ہی فسادات کی اجازت بھی دیتے ہیں۔ باغات اجاڑنے سے زیادہ بڑا فساد اور کیا ہو سکتا ہے؟ ان یہودیوں کے جواب میں مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسمیں فرمایا گیا کہ پیارے نبی صلى الله عليه وسلم اور انکے پیارے صحابہ نے جو کچھ کیا ہے ہمارے حکم سے کیا ہے۔ ہم انکے اس عمل سے راضی ہیں۔ حضرات صحابہ کرام بارگاہ الٰہی میں کتنا عظیم مقام محبوبیت رکھتے ہیں کہ کام صحابہ کا نام رب کریم کا۔ جہاد میں کفار کو مالی نقصان پہونچانا بھی درست ہے انکے باغات ومکانات کو اجاڑ دینا کار ثواب ہے۔ کیونکہ اسمیں انکی ذلت اور ہمت شکنی ہے اور اگر بنا مالی نقصان پہونچائے اور بنا مکانات وباغات اجاڑے فتح نہ ہو سکے تو مصلحتاً یہ نقصان پہونچایا جائے اور اگر اس نقصان کے بنا ہی فتح ممکن ہو تو مالی نقصان نہ کیا جائے کہ بعد فتح مال غنیمت کے روپ میں یہ تمام مسلمانوں کی ملکیت بنے گا۔

(۳۸۰۴) بنی مصطلق قبیلہ خزاعہ کا ایک خاندان ہے۔ مریسیع مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ شروع اسلام میں جہاد سے پہلے تبلیغ دین واجب تھی۔ بعد میں یہ حکم نہ رہا کیونکہ اب اسلام کا پیغام عام ہو چکا ہے۔ اسلئے پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے بنی مصطلق پر اچانک حملہ فرمایا۔ اس جنگ میں سیدتنا ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا گرفتار ہوکر آئیں بعد میں انہیں آزاد فرماکر پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے انہیں شرف زوجیت سے نوازا۔ پیارے نبی صلى الله عليه وسلم نے لڑاکا لوگوں کو تہ تیغ فرمایا اور مجبور د

وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَیْ صِبْيَانَهُمْ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

اور زندہ چھوڑ دو ان سے چھوٹوں کو یعنی انکے بچوں کو۔

(۳۸۱۲) حدیث شریف: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِی اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حدیث بیان فرمائی مجھ سے حضرت اسامہ نے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے

كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَّحَرِّقْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

عہد لیا تھا مجھ سے تو فرمایا کہ کرو تم حملہ ان پر صبح کے وقت اور جلا ڈالو۔

(۳۸۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن جب قریب ہوں کفار تم سے تو تیر چلاؤ ان پر

وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشُوْكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

اور نہ تلواریں چلاؤ یہاں تک کہ زیادہ قریب ہو جائیں کفار تم سے۔

(۳۸۱۴) حدیث شریف: عَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةٍ

ترجمہ: حضرت رباح ابن ربیع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ ایک جنگ میں

فَرَاَی النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَیْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ اُنْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ

تو دیکھا لوگوں کو کہ جمع ہو رہے ہیں کسی چیز پر تو بھیجا پیارے رسول نے ایک شخص کو تو فرمایا پیارے رسول نے دیکھو کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں یہ لوگ

فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَاَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ

تو وہ شخص آئے تو عرض کیا کہ ایک عورت پر جو قتل کر دی گئی ہے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں جنگ کرتی تھی یہ عورت اور فوج کے اگلے حصے پر

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلْ اِمْرَاَةً وَّلَا عَسِيْفًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

حضرت خالد ابن ولید تھے تو بھیجا پیارے رسول نے ایک شخص کو کہ کہو حضرت خالد سے کہ نہ قتل کریں کسی عورت کو اور نہ کسی مزدور کو۔

शोर को जंग के वक़्त।

3811 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि क़त्ल करो जंगी माहिरीन जवानों को मुश्रेकीन के और ज़िंदा छोड दो उनसे छोटों को यानि उनके बच्चों को।

3812 हदीस शरीफ़:— हज़रते उरवा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हदीस बयान फ़रमाई मुझसे हज़रते उसामा ने कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अहद लिया था मुझसे तो फ़रमाया कि करो तुम हमला उन पर सुबह के वक़्त और जला डालो।

3813 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बदर के दिन जब क़रीब हों कुफ़्फ़ार तुमसे तो तीर चलाओ उन पर और न तलवारें चलाओ यहाँ तक कि ज़्यादा क़रीब हो जायें कुफ़्फ़ार तुमसे।

3814 हदीस शरीफ़:— हज़रते रियाह इब्ने रबीह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक जंग में तो देखा लोगों को कि जमा हो रहे हैं किसी चीज़ पर तो भेजा प्यारे रसूल ने एक शख़्स को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि देखो किस चीज़ पर जमा हो रहे हैं यह लोग? तो वो शख़्स आये तो अर्ज़ किया कि एक औरत पर जो क़त्ल कर दी गई है, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं जंग करती थी यह औरत-और फ़ैज के अगले हिस्से पर हज़रते खाजिद इब्ने वलीद थे तो भेजा प्यारे रसूल ने एक शख़्स को कि कहो हज़रते ख़ालिद से कि न क़त्ल करें किसी औरत को और न किसी मजदूर को।

معذور، اطفال بے قصور، دیوانوں، بے بس عورتوں کو قتل نہ فرمایا بلکہ انہیں بندی بنالیا۔ غافل کفار پر اچانک حملہ کرنا درست ہے۔ ان کا مال غنیمت لوٹنا ان کے جنگجوؤں کو قتل کرنا اور انکے بچوں، عورتوں بوڑھوں کو غلام ولونڈی بنانا جائز ہے۔

(۳۸۰۵) جب کفار قریش تم سے اتنے قریب ہو جائیں کہ تمہارے تیر انکے ناپاک جسموں میں پیوست ہوسکیں تو تم تیروں کا بھرپور استعمال کرو اور کامیاب استعمال کرو اور اگر وہ کفار قریش تم سے اتنے دور ہوں کہ تمہارا پھینکا ہوا تیر ان تک نہ پہونچ سکے تو تم تیر استعمال کر کے تیر ضائع نہ کرنا۔ بے فائدہ تیر چلا کر اپنے ترکش کو خالی نہ کر لینا کہ بعد میں پھر تیروں کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ سامان جنگ کی حفاظت کرنا لازمی ہے۔ بے موقع بے فائدہ، بے ضرورت اسلحہ کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

(۳۸۰۶) صبح کو بدر کا میدان ہونا تھا تو پیارے نبی ﷺ نے رات ہی کو حضرات صحابہ کرام کو مسلح بھی فرمایا اور انہیں مقامات پر قائم بھی فرمایا کہ جہاں جہاں جس کو رہ کر جنگ کرنا ہے۔ اسلحہ کا استعمال کرنا بھی بتایا اور جنگی اہم نکات سمجھائے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کی ہمہ گیری کہ ایک طرف اگر عبادت وریاضت کے فلسفے بتائے جا رہے ہیں تو دوسری طرف میدان جنگ کی حکمتیں بھی سکھائی جارہی ہیں اور جنگی تدابیر سے بھی نوازا جارہا ہے

عہد طفلی ہی سے مزاج حسین

قائدانہ مرے حضور کا ہے (یاولی)

آج بھی مسلمان ایک طرف عابد شب زندہ دار ہو تو دوسری طرف سپاہی وسپہ سالار ہو کہ میدان جنگ ہو کہ گوشۂ امن ہر جگہ وہ اپنی شان وشوکت برقرار رکھ سکے۔

(۳۸۰۷) اندھیرے میں حملہ کرنے میں اپنے اور بیگانے کی پہچان نہیں ہوتی۔ اس لئے دشمن کے حملے کے مواقع پر کوڈ ورڈ کا استعمال کرنا چاہیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا ہی بھائی شکار نہ ہو جائے۔ ان کوڈ ورڈ کو عربی میں شعار کہتے ہیں۔ کوڈ ورڈ کی یہ تعلیم جنگ خندق کے موقع پر دی گئی (مرقاۃ شریف) حٰمٓ قرآن کریم کی سات سورتوں کے شروع میں ہے۔ (۱) سورۂ مومن پارہ ۲۴ (۲) سورۂ سجدہ پارہ ۲۴ (۳) سورۂ شوریٰ پارہ ۲۵ (۴) سورۂ زخرف پارہ ۲۵ (۵) سورۂ دخان پارہ ۲۵ (۶) سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ (۷) سورۂ احقاف پارہ ۲۶۔ حٰمٓ میں دو لفظ ہیں ح اور م۔ اصحاب تاویل فرماتے ہیں کہ ح سے اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے الٰہیہ کی طرف اشارا ہے جن اسماء مبارکہ کے شروع میں حرف ح ہے جیسے حمید، حنان، حکیم، حلیم، حی وغیرہ اور حرف م سے ان اسمائے الٰہیہ کی طرف اشارا ہے جنکے شروع میں حرف م ہے جیسے منان، مالك، ملك، مقتدر، مومن، مهيمن وغیرہ۔ اس لفظ حٰمٓ سے ان تمام اسمائے الٰہیہ کے توسل سے دعاء بھی ہوگئی اور کوڈ ورڈ بھی ہوگیا۔ حٰمٓ لا ینصرون کوڈ ورڈ بھی ہے اور کفار پر دعاء بھی کہ حٰمٓ کی برکت سے کفار بے یار ومددگار رہیں۔ نتیجتاً ذلیل وخوار رہیں اور پیارے نبی ﷺ کے وفادار کامران وکامیاب رہیں۔

(۳۸۰۸) مختلف جنگوں میں مختلف جماعتوں کے مختلف کوڈ ورڈ مقرر فرمائے گئے کبھی کچھ کبھی کچھ کسی کیلئے کچھ کسی کیلئے کچھ۔ اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات مہاجرین حضرات انصار سے افضل ہیں اسلئے بھی کہ حضرات مہاجرین کا ذکر پہلے ہے اور حضرات انصار کا ذکر بعد میں ہے اور اسلئے بھی کہ حضرات مہاجرین کو جو کوڈ ورڈ عطا ہوا وہ عبداللہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کا اسم ذات ہے اور حضرات انصار کو جو کوڈ ورڈ عطا ہوا وہ عبدالرحمٰن ہے اور اسمیں اللہ تعالیٰ کا وصفی نام ہے۔

(۳۸۰۹) زمانہ نبوی میں اسلامی فوج کے سپہ سالار اعظم سیدنا امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری ہی میں حضور صدیق اکبر کو مصلے کا امام اور میدان جہاد کا سپہ سالار بنا دیا تھا۔ اب کون ہے جو صدیق اکبر کی بڑائی کو چیلنج کر سکتا ہے اور اگر کرے تو سمجھ لیجئے کہ وہ بارگاہ رسالت کا بڑا گستاخ ہے۔ اور اسکے دل میں کفر ہی کفر بھرا ہوا ہے۔ امت امت یہ بھی کفار پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو کفار کو ہمارے ہاتھوں موت دے ہلاک فرما، یا کفر کو موت دے کہ کفار مسلمان ہو جائیں۔ ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک غازی دوسرے غازی کو پیغام دے رہا ہے کہ مار مار۔ بہادری، ہمت، دلیری کا مظاہرہ کر۔

(۳۸۱۰) ذکر اللہ کے سوا اور باتوں کا شور ناپسند تھا۔ اس زمانے میں لوگ گیت گاتے شیخی بگھارتے تھے اپنی بہادری کے فرضی ترانے

جھاڑتے جنگ کرتے حضرات صحابہ کرام انکے اس شور کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ ایسے وقت ذکر الٰہی چاہئے کہ شہادت بھی ہو تو ذکر الٰہی کرتے کرتے ہو (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) آجکل ایک بیماری چلی ہے کہ ذکر الٰہی درود وسلام کو شور مچانا کہتے ہیں یہ نری جہالت ہے۔ ذکر الٰہی جماعت کیساتھ اور درود سلام جماعت کیساتھ محبوب و مندوب و مطلوب ہے۔ چودھویں صدی کے وہابیوں نے یہ راگ الاپا ہے کہ بعد نماز کلمہ طیبہ اور بعد نماز درود وسلام بآواز بلند پڑھنا ناجائز وحرام ہے اور یہ شور ہے جس سے نمازیوں، بیماروں اور سونے والوں کو تکلیف ہوگی۔ چودھویں صدی کے جہلاء ذکر وشور میں فرق نہ کرسکے یہ ان کی سیاہ بختی اور سیاہ قلبی ہے اور انہوں نے اپنی جہالت کے سہارے بعد نماز کلمۂ طیبہ بآواز بلند اور درود وسلام بآواز بلند کو شور کہہ کر حرام لکھ ڈالا جو جہالت کیساتھ ساتھ وہابیت کے جذبات سے بھی مرکب ہے۔ ورنہ نماز کے بعد بآواز بلند کلمہ طیبہ پڑھنا حدیث شریف میں موجود ہے اور ایام تشریق میں تکبیر تشریق بآواز بلند پڑھنا واجب ہے۔ ذکر بالجہر کو شور بتانا شوریدہ سر اور شری دل کا کام ہے۔ بہرحال سنی مسلمان اس حقیقت کو سامنے رکھیں کہ ذکر الٰہی مل کر بآواز بلند کرنا محبوب ومندوب ہے وہ خواہ نماز سے پہلے ہو یا نماز کے بعد یا میدان جنگ میں مگر شور وشغف وہ میدان جہاد میں یا نماز کے بعد بہرحال برا ہے۔ مگر ذکر پاک کو شور کہنا وہابیت وجہالت کے ملے جلے جلوے ہیں۔ سنی مسلمان بعد نماز بآواز بلند ذکر بھی کرتے رہیں اور درود وسلام بھی پڑھتے رہیں اور وہابیوں کی ہرگز ہرگز کوئی پرواہ نہ کریں وہ وہابی خواہ پورب کے ہوں کہ پچھم کے۔

(۳۸۱۱) اس حدیث شریف میں شیوخ سے مراد بوڑھے نہیں بلکہ فن سپہ گری اور جنگی معاملات میں مہارت رکھنے والے مراد ہیں۔ اور اگر شیوخ سے مراد بوڑھے ہی لیا جائے تو پھر معنی یہ ہونگے کہ وہ بوڑھے جو جنگ لڑ رہے ہوں یا پھر جنگجوؤں کی پشت پناہی کر رہے ہوں انہیں جنگی پینترے بتا رہے ہوں انہیں جنگی جگاڑیں سکھا رہے ہوں وہ کسی نہ کسی عنوان سے جنگ میں شریک ہوں تو انکی بھی کوئی رو رعایت نہ کی جائے بلکہ انہیں بھی فی النار والسقر کردیا جائے۔ ایسے بوڑھوں کا قتل کرنا درست ہے کہ وہ اپنے پرانے تجربات سے جنگ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

(۳۸۱۲) ۔نبا فلسطین کی ایک بستی ہے جو عقلان اور رملہ کے درمیان واقع ہے۔ صبح کے وقت حملہ کرنے میں یہ حکمت تھی کہ اس وقت کفار عام طور پر خواب غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور ایمان والوں کیلئے یہ وقت بڑا مبارک ہوتا ہے۔ اس وقت حملہ کرنے میں خونریزی بھی کم ہوگی اور کفار پر فتح بآسانی ہوگی اور یہ بھی جنگی تدبیر ہے کہ انکے باغات ومکانات جلا دو تاکہ وہ اپنے باغات ومکانات سے اٹھتا دھواں دیکھ کر اپنے مکانوں اور باغوں سے حیران وپریشان نکل پڑیں کیونکہ کبھی کبھی کفار کے مکانات وباغات جنگی مورچے اور پناہ گاہ بھی بن جاتے ہیں اور انہیں جنگی فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ بعض حالات میں کفار کے جانور بھی ذبح کرکے انکے گوشت کو بھی جلا دیا جائے یہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ ہم اس گوشت کو اپنی ہمراہ نہ لاسکیں۔ بلکہ اگر جنگ کے حالات غازیان اسلام کے خلاف ہوں اور غازیان اسلام اپنا سامان کفار کے حلقے سے یا میدان جنگ سے نہ لاسکتے ہوں تو اپنے اس سامان کو خود بھی آگ لگادیں اور سامان کو فنا کردیں تاکہ دشمن کو طاقت وکمک نہ پہونچ سکے۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جنگی حالات کو بگڑتے دیکھا تو خود ہی اپنا گھوڑا ہلاک فرمادیا تاکہ دشمن کے کام میں نہ آسکے۔ البتہ زندہ جانور کو جلانا حرام ہے۔ آگ کا عذاب تو اللہ تعالیٰ ہی دیگا۔ سیدنا حضرت عثمان ابن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سیدنا حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ میں نے ایک زندہ کھٹمل کو آگ میں ڈال دیا تو آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ پیارے نبی ﷺ نے جانوروں کو زندہ آگ میں جلانے سے منع فرمایا ہے (مرقاۃ شریف) آجکل تو جنگ کے نام پر آگ ہی برسائی جاتی ہے کہ بمباری سے شہر وبستیاں جلا کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کردی جاتی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی اس جنگی تدبیر پر اعتراض کرنے والے اپنے گریبانوں میں جھانکیں بہرحال جنگ میں کفار کو جس طرح بھی نقصان پہونچایا جا سکتا ہے پہونچایا جائے اور انہیں ہراساں کیا جائے۔

(۳۸۱۳) جب کفار تیر کی زد میں ہوں تو تیر چلاؤ اور تلوار نہ چلاؤ کہ ایک ہاتھ بے وجہ گھرا رہے گا اور ہاتھ تھکے گا بھی اور جب کفار زیادہ قریب ہوں اور تلوار کی زد میں ہوں تو پھر تیر نہ چلاؤ کہ تیر کمان سے ہاتھ بھی گھرے گا اور ایک تیر کا نقصان بھی بے وجہ ہوگا بلکہ سیدھے تلوار سے وار کرکے کفار کو فی النار کردو۔

(۳۸۱۴) جنگ موقوف ہوچکی تھی اسلئے حضرات صحابہ کرام اس کافرہ مقتولہ کی لاش پر جمع ہوگئے۔ کیونکہ یہ عورت مسلم فوج کے ہاتھوں قتل ہوئی تھی۔ کافرہ عورت کا احترام یا پردہ نہ زندگی میں ہے اور نہ بعد موت۔ لہٰذا اس کافرہ مقتولہ کی نعش پر مسلمان جمع ہوگئے کافرہ کی نعش کو مسلمان مرد دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کافرہ عورت نہ تو ملکہ تھی اور نہ فوج کی کمانڈر اور نہ ہی فوجی سپاہی تھی کہ مردوں کے شانہ بشانہ لڑ رہی تھی پھر سے کیوں قتل کیا گیا البتہ اگر ملکہ ہوتی یا کمانڈر ہوتی یا خود سپاہی ہوتی کہ مردوں کے دوش بدوش لڑ رہی ہوتی تو اسے قتل کردینا درست ہوتا۔ یہ عورت اپنے شوہر کی خدمت کے لئے آئی ہوگی اسکا قتل نہ ہونا چاہیے تھا۔ عورت ومزدور سے مراد وہی لوگ ہیں جو جنگ میں حصہ نہ لیتے ہوں وہ تو صرف خدمت کیلئے آئے ہوں اور ان پر کوئی علامت بھی ہو کہ یہ فوجی نہیں بلکہ خدمت گار ہیں اور اگر خدمت گار کے روپ میں فوجی ہو اور فوجی کردار ادا کر رہا ہو تو پھر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہ ہے اسلام اور بانیٔ سلام کا عدل وانصاف کہ جنگ کے میدان میں عدل وانصاف کے دامن کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ یہ ہے عدل وانصاف پر مشتمل تعلیم جو صبح قیامت تک تاریخ کے صفحات پر سونے حروف سے بخط جلی لکھی رہے گی۔

(۳۸۱۵) اس حدیث شریف میں وہی بوڑھا مراد ہے جو افواج کفار کو جنگی تدبیریں نہ بتاتا ہو اپنے تجربات سے جنگی نقشے تیار نہ کرتا ہو یا خود براہ راست جنگ میں ملوث ہو تو ایسے بوڑھے بے ایمان کو بھی تہ تیغ کردیا جائیگا اور اس خرانٹ کے بڑھاپے کبرسنی کا کوئی خیال نہ رکھا جائیگا۔ ہوازن کی جنگ میں پیارے نبی ﷺ نے زید ابن صمہ کو قتل کرنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ لڑ رہا تھا اگرچہ اسکی عمر اس وقت ایکسو بیس سال تھی (مرقاۃ شریف) چھوٹے بچے سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بچہ نہ تو کفار کا بادشاہ ہو اور نہ ہی جرنل کرنل ہو اور نہ ہی عام فوجی وسپاہی ہو بلکہ جنگ سے بے تعلق ہو۔ مجاہدین اسلام کفار کے جس سامان اور مال پر قبضہ کریں اس مال غنیمت کو الگ الگ نہ رکھیں کہ یہ میرا ہے اور وہ تیرا ہے بلکہ سپہ سالار کے حوالے کردیں اور وہ پھر بعد میں اسکی شرعی تقسیم کرے۔ عام زندگی میں عموماً اور جنگ کے دوران خصوصاً آپس میں حسن سلوک کرے تاکہ اتحاد واتفاق قائم رہے اور انتشار وافتراق کو گھسنے کا موقع نہ ملے گویا کہ مجاہد کے جسم تو الگ الگ ہوں مگر جان ایک ہو۔ مسلمانوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا عام حالات میں بھی برا ہے مگر جنگ وجہاد کے موقع پر لڑنا تو قیامت کو دعوت دینا ہے۔ انتہائی خطرناک ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام پر لشکر آرائی فرمائی جسکے سپہ سالار سیدنا حضرت یزید ابن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ اے یزید ابن ابوسفیان! میں تم کو ان باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ (۱) کسی بچے کو قتل نہ کرنا (۲) اور نہ کسی عورت کو (۳) اور نہ کسی بوڑھے کو (۴) پھل دار درخت نہ کاٹنا (۵) گائے بکری کو ذبح نہ کرنا مگر کھانے کیلئے (۶) آبادی کو نہ جلانا (۷) آبادی کو ویران نہ کرنا (۸) کفار قیدی کے رشتہ داروں کو جدا نہ کرنا (۹) بزدلی نہ کرنا (۱۰) خیانت نہ کرنا (مرقاۃ شریف) یہ فرمان صدیقی ان جنگجوؤں کیلئے درس عبرت ہے جو جنگ میں وحشیانہ روش اپناتے ہیں اور وحشیانہ بمباری کرتے ہیں۔ جیسے یہودیوں سعودیوں نجدیوں ونصرانیوں نے عراق اور افغانستان پر وحشیانہ بمباری کرکے اپنی دل کی پھپھولے پھوڑے ہیں۔ یہود وسعود، نجدی ونصرانی یہ ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں کاش مسلمان اس سچائی کو جان لیتے مان لیتے۔

(۳۸۱۶) اس زمانے میں جماعتی جنگ سے پہلے شخصی جنگ ہوتی تھی۔ چنانچہ عتبہ ابن ربیعہ نے شخصی جنگ کیلئے مقابل مانگا تو انصاری جوان مقابلے کیلئے میدان میں آئے۔ عتبہ بولا کہ تم سے جنگ کرنا مری توہین ہے۔ ہمارے مقابلے کیلئے قریشی مہاجرین کو بھیجو تاکہ قریشی کا مقابلہ قریشی سے ہو۔ حارث پیارے نبی ﷺ کا چچا تھا بے ایمان تھا مگر اسکے بیٹے سیدنا حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا۔ حضرت عبیدہ دنیاوی عمر میں پیارے نبی ﷺ سے زیادہ تھے اور بوڑھے تھے۔ سیدنا حضرت

(۳۸۱۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور پیارے رسول کے دین کی خاطر

لَاتَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَاطِفْلًا صَغِيْرًا وَّلَاامْرَأَةً وَّلَاتَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا

مت قتل کرو ایسے بوڑھے کو جو قبر میں پیر لٹکائے ہو اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ عورت کو اور خیانت کرنا اور ملا لینا تم اپنی غنیمتوں کو اور اصلاح کرنا تم

وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور بھلائی کرنا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے بھلائی کرنے والوں سے۔

(۳۸۱۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت مولا علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تھا بدر کا دن تو آگے تھا عتبہ ابن ربیعہ اور اسکے پیچھے اسکا لوڑکا

وَاَخَوَاهُ فَنَادٰى مَنْ يُّبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ

اور اسکے دونوں بھائی تو آواز دی عتبہ نے کہ کون مقابلے میں آتا ہے تو چیلنج قبول فرمایا عتبہ کا انصار کے جوانوں نے تو عتبہ بولا کہ تم کون ہو؟

فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَنَا فِيْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ان انصاری جوانوں نے بتایا اسکو تو عتبہ بولا کہ ہمیں نہیں ہے کوئی مطلب تم سے بس ہم تو چاہتے ہیں اپنے چچا کی اولاد کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ

اُٹھئے اے حمزہ! اُٹھئے اے علی! اُٹھئے اے عبیدہ ابن حارث! تو مقابل ہوئے حضرت حمزہ عتبہ سے اور میں مقابل ہوا شیبہ سے اور ہوئی دو چوٹیں

بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ

حضرت عبیدہ اور ولید پلید کے درمیان تو نڈھال کردیا ہر ایک نے ان دونوں میں سے اپنے مقابل کو پھر ہم ٹوٹ پڑے ولید پلید پر

فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

تو قتل کردیا ہم نے اسکو اور ہم اُٹھالائے حضرت عبیدہ کو۔

3815 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि अल्लाह के नाम पर और अल्लाह तआला की मदद से और प्यारे रसूल के दीन की खातिर मत कत्ल करो ऐसे बूढ़े को जो क़ब्र में पैर लटकाये हो और न छोटे बच्चे को और न औरत को और न ख़यानत करना और मिला लेना तुम अपनी गनीमतों को और इस्लाह करना तुम और भलाई करना इसलिये कि अल्लाह तआला महब्बत फ़रमाता है भलाई करने वालों से।
3816 हदीस शरीफ़– औरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब था बदर का दिन तो आगे था उत्वा इब्ने रबीअ और उसके पीछे उसका लड़का और उसके दोनों भाई तो आवाज़ दी उत्वा ने कि कौन मुक़ाबले में आता है तो चैलेंज कुबूल फ़रमाया उत्वा का अंसार के जवानों ने तो उत्वा बोला तुम कौन हो? तो उन अंसारी जवानों ने बताया उसको, तो उतवा बोला कि हमें नहीं है कोई मतलब तुमसे बस हम तो चाहते हैं अपने चचा की औलाद को तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उठीये ऐ हमज़ा! उठीये ऐ अली! उठीये ऐ उबैदा इब्ने हारिस! तो मुकाबिल हुये हजरते हमज़ा उतबा से और मैं मुकाबिल हुआ शैबा से और हुईं दो चोटें हज़रते उबैदा और वलीदे पलीद के दरमियान तो निढाल कर कर दिया हर एक ने उन दोनों में से अपने मुक़ाबिल को फिर हम टूट पड़े वलीदे पलीद पर तो कत्ल कर दिया हमने उसको और हम उठा लाये हजरते उबैदा को।
3817 हदीस शरीफ़– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा हमको प्यारे रसूलुल्लाह

امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو عتبہ کو جہنم رسید کیا اور سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیبہ کو ٹھکانے لگایا (ابوداؤد، شرح السنہ) اور ان دونوں حضرات نے اپنے اپنے مقابل کو بڑی ذلت کیساتھ زینت دوزخ بنایا کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے شیر تھے اور شیر کے سامنے بھیڑ کی کیا بساط۔ حضرت عبیدہ اور ولید پلید کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی اور ایک نے دوسرے پر تلوار کا وار کیا دونوں ہی شدید زخمی ہو گئے۔ اور زخموں نے دونوں کو نڈھال کر دیا۔ شخصی جنگ میں سپہ سالار کی اجازت سے اپنے حریف کے علاوہ دوسرے پر بھی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں بھی حضرت امیر حمزہ اور حضرت مولا علی کا ولید پر ٹوٹ پڑنا پیارے نبی ﷺ کے اشارۂ مبارکہ پر ہوا ہوگا۔

(۳۸۱۷) یہ لشکر اسلام خاطر خواہ کامیابی حاصل کئے بغیر واپس آیا اور اسے انہوں نے جنگ سے فرار بھی سمجھ لیا اسلئے یہ چھپ گئے اور شرمندگی کی وجہ سے بارگاہ رسالت میں حاضر نہ ہو سکے۔ مگر یہ شرمندگی وندامت دربار خداوندی میں بڑی عزت وکرامت والی ہے۔ حالانکہ ان مسلمانوں کو واپس آنا سخت مجبوری کے باعث تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے ان صحابہ کی ڈھارس بندھائی کہ مجبوراً میدان جہاد سے آجانا گناہ کبیرہ تو کیا گناہ صغیرہ بھی نہیں ہے۔ ایسی شدت وسختی کی پوزیشن میں جان دیدینا افضل ہے مگر جان بچانے کیلئے میدان سے ہٹ جانا بھی جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہے۔ حضرات صحابہ کرام اپنی اس واپسی کی بناپر بطور ندامت حاضر بارگاہ نبوی نہ ہو سکے اور یہی ذہن میں رہا کہ کون سامنہ لیکر پیارے نبی ﷺ کے سامنے جائیں مگر پیارے نبی ﷺ نے شان رحمت کے جلوے برسائے اور حضرات صحابہ کرام کو عزم وحوصلہ عطا فرمایا کہ اے میرے پیارے صحابہ تم بھگوڑے نہیں ہو بلکہ کفار پر پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ تمہارا میری بارگاہ میں حاضر ہونا بھگوڑا پن نہیں ہے بلکہ تم اپنی پناہ گاہ کے پاس آئے ہو تاکہ پھر تازہ دم ہو کر دوبارہ کفار پر حملہ کرسکو میں تمہاری پناہ تمہاری طاقت و قوت ہوں۔ وہ لوگ عقل وہوش کے ناخن لیں جو بکواس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پناہ ڈھونڈنا کفر وشرک ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ایمان والوں سے فرمایا کہ میں تمہاری پناہ ہوں۔ یہ نکتہ زیب نظر رہے کہ پیارے نبی ﷺ ایمان والوں کی پناہ میں۔ بے ایمان پیارے نبی ﷺ کے پناہ ہونے کے منکر ہیں تو یہ انکے بے ایمان ہونے کی روشن دلیل ہے بلکہ ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ کا یہ اعلان رحمت سماعت فرما کر جماعت صحابہ پیارے نبی ﷺ سے قریب تر ہوئی اور پیارے نبی ﷺ کے دست مبارک کو چوم لیا۔ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اپنے بزرگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے اور اس سنت سے بھی اہل سنت ہی مالا مال ہیں اہل بدعت اس سنت سے محروم ہیں۔ حضرات صحابہ کرام تو پیارے نبی ﷺ کے پائے اقدس کو بھی بوسہ دیا کرتے تھے اس سنت پر بھی اہلسنت کا عمل ہے کہ اپنے بزرگوں کی پابوسی کرتے ہیں اہل بدعت اس سنت سے بھی محروم ہیں۔ یہ اہل ایمان کی خوش نصیبی ہے۔ بعد وصال بھی اپنے بزرگوں کی پابوسی کرتے ہیں یعنی مزار شریف کو چومتے ہیں۔ قبر کو چومنے کا حکم پیارے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب "مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ"۔

(۳۸۱۸) پیارے نبی ﷺ نے جنگ طائف میں طائف کے کنارے پر گوپھن گھمانے کی جگہ مقرر فرمائی تاکہ گوپھن میں پتھر رکھ کر اس مقام سے طائف کے کفار پر سنگساری کی جائے۔ بڑی گوپھن سے سنگساری کرکے قلعہ کی دیواریں تک توڑی جاتی تھیں۔ یہ پرانے زمانے کی گولہ باری یا بمباری تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے جنگ کے تمام فنون اپنی امت کو مرحمت فرمائے۔ پیارے نبی ﷺ میں ہر کمال بدرجہ اتم موجود تھا ہے اور رہے گا۔

(۳۸۱۹) جہاد میں کفار قیدی آتے ہیں اور وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں پھر وہ مسلمانوں کے حسن سلوک، عبادات وریاضات سے متاثر ہو کر قبول اسلام کرتے ہیں اور پھر انہیں حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے اور وہ جنت کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ اسیری انکی دوزخ سے رہائی کا زرین ذریعہ بن جاتی ہے اور دنیا کی بیڑیاں آخرت کی بیڑیاں کاٹ ڈالتی ہیں۔ یہ فرمان نبوی اس وقت تھا جب پیارے نبی ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ تمام کے تمام قیدی نہ صرف یہ کہ مسلمان ہو گئے بلکہ مسلمان گر ہو گئے۔

(۳۸۲۰) مسلمانوں کی جاسوسی کرنا سخت ترین جرم ہے۔ یہ جاسوس یا تو حربی کافر تھا جو بنا اجازت دارالاسلام میں گھس آیا تھا یا کوئی ذمی

(۳۸۱۷) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَرِیَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں تو پھر گئے لوگ

حَیْصَةً فَاَتَیْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاخْتَفَیْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پوری طرح تو آئے ہم مدینہ شریف تو چھپ گئے ہم مدینہ شریف میں اور ہم کہنے لگے کہ ہم تو ہلاک ہو گئے پھر ہم حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھگوڑے ہیں، فرمایا پیارے رسول نے بلکہ تم پلٹنے والے ہو اور میں تمہاری پناہ ہوں۔

(۳۸۱۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِیْقَ عَلٰی اَهْلِ الطَّائِفِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصب فرمایا گوپھن طائف والوں پر۔

﴿بَابُ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ ترجمہ: قیدیوں کے حکم کا باب﴾

(۳۸۱۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو داخل ہوتے ہیں جنت میں

فِی السَّلَاسِلِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

زنجیریں پہنے ہوئے، ایک روایت میں ہے کہ کھینچ لائے جاتے ہیں جنت کی طرف کہ زنجیروں میں ہوتے ہیں۔

(۳۸۲۰) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا آیا پیارے نبی ﷺ کے پاس ایک جاسوس مشرکوں کا

وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حالانکہ پیارے نبی سفر میں تھے تو بیٹھ گیا جاسوس پیارے نبی کے اصحاب پاک کے پاس باتیں مٹھارنے لگا پھر رفو چکر ہوا تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक लश्कर में तो फिर गये लोग पूरी तरह तो आये हम मदीने शरीफ़ तो छुप गये हम मदीने शरीफ में और हम कहने लगे कि हम तो हलाक हो गये फिर हम हाजिर हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो हमने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह हम भगोड़े हैं, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बल्कि तुम पलटने वाले हो और मैं तुम्हारी पनाह हूँ।

3818 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नसब फ़रमाया गोफन ताइफ़ वालों पर।

(209) क़ैदियों के हुक्म का बाब

3819 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला उन लोगों को जो दाख़िल होते हैं जन्नत में, ज़ंजीरें पहने हुये, एक रिवायत मे है कि खींच लाये जाते हैं जन्नत की तरफ़ कि जंजीरों में होते हैं।

3820 हदीस शरीफ़:– हज़रते सलमा इब्ने अक्वा से मरवी उन्होंने फ़रमाया आया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास एक जासूस मुश्रिकों का हालांकि प्यारे नबी सफ़र में थे तो बैठ गया जासूस प्यारे नबी के अस्हाबे पाक के पास बातें मठारने लगा फिर रफ़ू चक्कर हुआ तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तलाश करो उस जासूस को और क़त्ल करो उसको तो क़त्ल कर दिया मैंने उस

کا فر تھا جو حربی کفار کی جاسوسی کی وجہ سے اپنا ذمہ توڑ چکا تھا۔ یہ دونوں قسم کے کفار قتل کے مستحق ہیں۔ اگر مسلمان ہی کفار کیلئے جاسوسی کرے تو اسے قتل تو نہ کیا جائیگا مگر اتنی کڑی سزا دی جائیگی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے اور آئندہ جاسوسی کرنا تو درکنار جاسوسی کرنے کی سوچے بھی نہیں۔ اگر کوئی مسلمان کفار کو لشکر اسلام کا پتہ بتائے ان پر گولہ باری کرا کر کفار کے ہاتھوں لشکر اسلام کو قتل کرادے تو یقینا ایسا مسلمان مستحق قتل ہوگا۔ مسلمان کو قتل کرنا، قتل کرانا، قتل کا سبب بننا، قوم مسلمہ کو تباہ، برباد کرنا ان سبکی سزا قتل ہے۔ اب ذرا وہ نام نہاد مسلمان اپنے انجام بد کو سوچیں جنہوں نے افغانستان اور عراق پر کفار و مشرکین کے ذریعہ بمباری کرائی میزائلوں کی اندھا دھند بارش کرائی اور یہود و نصاریٰ سے مسلمانوں کا قتل عام کرایا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس مقتول کا سارا ساز وسامان حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما کر انکی ہمت افزائی فرمائی۔

(۳۸۲۱) یہ غزوۂ حنین تھا جو فتح مکہ شریف کے بعد ۶ر شوال المکرم ہفتہ کے دن ہوا تھا۔ حنین مکہ مکرمہ اور طائف شریف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ ہوازن اس قبیلے کا نام ہے جو جنگ حنین میں مسلمانوں کے مقابل تھا۔ پھر بعد میں یہ قبیلہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ یہ جاسوس آیا اور مسلمانوں کی فوجی طاقت کیا ہے اسکا اندازہ لگانے لگا اور اپنے کام میں لگ گیا یہاں جہاں تک وہاں جہاں تک اور اپنا کام پورا کرکے تیزی سے واپس جانے لگا کہ مسلمانوں کی ظاہری کمزوری سے کفار و مشرکین کو باخبر کرکے انکے حوصلوں کو توانائی بخشے اور انہیں مسلمانوں کے مقابلے میں دلیر کرے۔ حضرت سلمہ ابن اکوع نے نزاکت کو محسوس کیا اور تیزی کیساتھ دوڑے اور اس جاسوس کو جا دبوچا آپ نے اسکی پرواہ نہ کی کہ اگر اس نے حملہ کیا تو کیا ہوگا کیونکہ ایمان والے کا تمام تر یقین اللہ و رسول پر ہوتا ہے اور وہ تو آپ کو شہید نہ کر سکا مگر آپ نے اس جاسوس کو ایک وار میں جہنم رسید فرما دیا۔ جاسوس کا قتل کرنا جائز ہے۔ جاسوس کے جاسوس ہونے کیلئے علامات ہی کافی ہیں۔ باقاعدہ گواہیوں کی ضرورت نہیں۔ آج بھی جسکے پاس آلات جاسوسی یا کاغذات جاسوسی پائے جاتے ہیں اسے جاسوس ہی مان لیا جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت سلمہ ابن اکوع کو انکی دلیری بہادری کی داد دیتے ہوئے جاسوس کا سارا ساز وسامان انہیں کو عطا فرما دیا۔ اسمیں سے خمس بھی نہ لیا۔

(۳۸۲۲) مذکورہ واقعہ شوال ۵ھ کا ہے۔ مدینہ منورہ کے یہود بنی قریظہ نے پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ سے بدعہدی کی اور مشرکین مکہ مکرمہ کو پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کے خلاف اکسایا جسکے نتیجے میں غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی آندھی بھیجی کہ انکی تمام اسکیموں سازشوں کی پھونک نکل گئی اور انکے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ حضرات صحابہ کرام نے جنگ احزاب سے فراغت حاصل فرمانے کے بعد بحکم الٰہی ان بدعہد یہودیوں بنی قریظہ کے محلہ کا محاصرہ فرما لیا اور یہ بنی قریظہ ۲۵ دن اپنے قلعوں میں محصور رہے اور چیونٹا بول گئے۔ تنگ آکر انہوں نے پیارے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ ہم سیدنا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے پر راضی ہیں وہ ہمارے متعلق جو بھی فیصلہ فرمائیں گے ہم اسکو پیشگی منظور کر رہے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے ان یہودیوں کی درخواست قبول فرمائی۔ سیدنا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے اور بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف تھے زمانہ جاہلیت میں اسلئے پرانی دوستی کی بنا پر انہیں یقین تھا کہ حضرت سعد ہمارے بارے میں کچھ نرم پالیسی اختیار فرمائیں گے۔ اسلئے یہود حضرت سعد کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ حضرت سعد نے وہی فیصلہ فرمایا جو فرمانا چاہیے تھا کوئی نئی پرانی دوستی راہ میں حائل نہ ہوئی۔ اور آپ نے ان بنی قریظہ کے قتل کا حکم فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت سعد کے فیصلے کو سراہا اور خوب سراہا۔ یہ فیصلہ فرشتے کا فیصلہ ہے یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فیصلے کیلئے حضرت سعد کو پنچ مقرر فرمایا۔ پنچ بنانا سنت ہے۔ بادشاہ بھی اپنا پنچ بنا سکتا ہے۔ پنچ کے فیصلے پر فریقین کو راضی ہونا پڑیگا۔ پنچ کے فیصلے کی اپیل بھی نہیں ہے پیارے نبی ﷺ نے بارگاہ رسالت میں حاضر تمام ہی حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کھڑے ہو جاؤ تعظیم کیلئے اپنے سردار کی۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی آمد پر ان کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا ان کا استقبال کرنا سنت ہے اور بفضلہ تعالیٰ وبکرم

اَطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَهٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ تلاش کرو اس جاسوس کو اور قتل کرو اسکو تو قتل کر دیا میں نے اس جاسوس کو تو بخش دیا پیارے نبی نے مجھ کو اس کا مال و اسباب۔

(۳۸۲۱) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَةَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نے جنگ لڑی پیارے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہوازن سے

نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ يَنْظُرُ

کہ اس دوران ہم ناشتہ کر رہے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ اچانک آیا ایک شخص سرخ اونٹ پر تو بٹھا دیا اس نے اونٹ کو اور تاڑ بھاڑ میں لگ گیا

وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ مِّنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهٗ فَاَثَارَهٗ

حالانکہ ہم میں کمزور افراد بھی تھے اور کمی تھی سواریوں میں اور ہم میں سے کچھ پیدل تھے تو تیزی سے نکلا وہ تو آیا اپنے اونٹ کے پاس پھر اٹھایا اونٹ کو

فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰی اَخَذْتُ بِخِطَامِ فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِیْ

تو تیزی سے لے چلا اس جاسوس کو اونٹ تو میں بھی نکلا تیزی کیساتھ یہانتک کہ پکڑی میں نے مہار تو میں نے بٹھا لیا اس اونٹ کو پھر میں نے کھینچ لی اپنی تلوار

فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِیْ

تو ماری میں نے جاسوس آدمی کے سر پر تو لے آیا میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس اونٹ پر اسکا سامان تھا اور اسکے ہتھیار تھے تو سامنے سے آتے ہوئے ملے مجھ کو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوْا

پیارے رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام تو فرمایا پیارے رسول نے کس نے قتل کیا اس جاسوس شخص کو؟ تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا

ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ سلمہ ابن اکوع نے فرمایا پیارے رسول نے کہ انہیں کا ہے اسکا تمام کا تمام سامان۔

(۳۸۲۲) حدیث شریف: نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: اترنا چاہا بنی قریظہ نے حضرت سعد ابن معاذ کے حکم پر تو بلا بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

जासूस को तो बख़्श दिया प्यारे नबी ने मुझको उसका माल व असबाब।

3821 हदीस शरीफ़— हजरते सलमा इब्ने अक्वा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हमने जंग लड़ी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की मइय्यत में हवाज़िन से कि इस दौरान हम नाश्ता कर रहे थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ अचानक आया एक शख़्स सूर्ख ऊँट पर तो बिठा दिया उसने ऊँट को तो ताड़भाड़ में लग गया हालांकि हममें कमजोर अफ़राद भी थे और कमी थी सवारियों में और हममें से कुछ पैदल थे तो तेजी से निकला वो तो आया अपने ऊँट के पास फिर उठाया ऊँट को तो तेज़ी से ले चला उस जासूस को ऊँट तो मैं भी निकला तेजी के साथ यहाँ तक कि पकड ली मैंने मुहार तो मैंने बिठा लिया उस ऊँट को फिर मैंने खींच ली अपनी तलवार तो मारी मैंने जासूस आदमी के सर पर तो ले आया मैं ऊँट को खीचता हुआ, उस ऊँट पर उसका सामान था और उसके हथियार थे तो सामने से आते हुये मिले मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और सहाबा ए किराम तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि किसने क़त्ल किया इस जासूस शख़्स को? तो सहाबा ए किराम ने अर्ज किया कि सलमा इब्ने अकवा ने, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि उन्हीं का है उसका तमाम का तमाम सामान।

3822 हदीस शरीफ़:— उतरना चाहा बनी कुरैजा ने हज़रते सआद इब्ने मआज़ के हुक्म पर तो बुला भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो हाजिर हुये हज़रते सआद एक दराज़ गोश पर फिर

حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سعادت بھی اہلسنت کے مقدر میں ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔ بعض نادانوں نے ان احادیث کریمہ کو حیلہ و بہانہ بنا کر قیام تعظیمی کا ہی انکار کر ڈالا اور جن میں ایک خصوصی قیام تعظیمی سے منع فرمایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ سردار قوم تو بیٹھا ہو اور لوگ اسکے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں جیسا کہ عجمی بادشاہوں کا طریقہ ہے۔ بعض نے یہ کہا کہ یہ تعظیمی قیام ہی نہ تھا بلکہ حضرت سعد جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے یا بیمار ہو گئے تھے خود اپنی سواری سے اتر نہ سکتے تھے تو پیارے نبی ﷺ نے انہیں سواری سے اتارنے کیلئے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ مگر یہ سوچ ہے اگر بیماری یا زخمی ہونے کی وجہ سے حضرات صحابہ کو انہیں سواری سے اتارنے کے واسطے بھیجا جاتا تو اس کام کیلئے تو ایک دو صحابی کافی تھے سبکو حکم فرمانا چہ معنیٰ دارد۔ پیارے نبی ﷺ نے جمع کا صیغہ ارشاد فرما کر سبکو کھڑے ہونے کا حکم فرمایا۔ یہ نہ فرمایا جاتا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ بلکہ فرمایا جاتا کہ مریض کی مدد کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ پیارے نبی ﷺ نے سردار فرما کر بتا دیا کہ یہ قیام قیام تعظیمی تھا اور حضرت سعد کی سرداری و سیادت کی وجہ سے تھا۔ یہ قیام بیماری کی وجہ سے نہ تھا۔ بزرگوں کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا تعلیمات نبوی کے عین مطابق ہے اور نہ صرف یہ کہ کھڑا ہونا بلکہ ہاتھ پاؤں چومنا بھی سنت سے ثابت ہے۔ جنگجو سے مراد جوان فوجی ہیں خواہ جنگ کرتے ہوں یا کراتے ہوں یا جنگی مشورے دیتے ہیں اور جنگی تدابیر بتاتے ہوں۔ اور بال بچوں سے مراد چھوٹے بچے اور عورتیں مراد ہیں جنہیں جنگ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ان یہود مدینہ منورہ اور مشرکین مکہ مکرمہ کے درمیان یہ پروگرام طے ہوا تھا کہ مشرکین تو مدینہ شریف کے باہر سے حملہ کریں اور یہود مدینہ شریف کے اندر سے حملہ کریں اور دونوں مل کر مسلمانوں کو ایسا کچل ڈالیں کہ یہ آئندہ ہم سے لڑنے الجھنے کی سوچ بھی نہ سکیں اور ان مٹھی بھر مسلمانوں کو ایسے پیس کے رکھ دیں جیسے چکی کے دو پاٹوں کے بیچ میں گیہوں کا دانہ پس جاتا ہے لیکن ایمان والوں کی تیاری دیکھ کر دونوں شاطروں کے چھکے چھوٹ گئے۔ ہوش اڑ گئے حواس باختہ ہو گئے مشرکین نے جب خندق دیکھی تو بھاگنے میں عافیت سمجھی اور یہود نے جب مشرکین کو بھاگتے دیکھا تو انکے حوصلے بھی سمٹنے لگے دل بجھنے لگے۔ لرزہ براندام ہو گئے۔ اور دونوں کو ہزیمت و شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ فتح و کامرانی نے ایمان والوں کا استقبال کیا۔ رحمت الٰہی کے بادل منڈلائے۔ رحمت حق کی جھرن برسی اور خوب برسی اور اتنی برسی کہ کفر و شرک کے تمام خس خاشاک کو بہالے گئی۔

(۳۸۲۳) مذکورہ واقعہ ۶ھ کا ہے۔ نجد کے لغوی معنی تو ہیں اونچی زمین۔ مگر اس سے مراد عرب کا ایک صوبہ ہے عرب کے پانچ صوبے ہیں۔ (۱) حجاز شریف (۲) عراق (۳) یمن (۴) بحرین (۵) نجد۔ باقی تمام دنیا عجم ہے۔ یمامہ صوبہ نجد کا ایک شہر ہے جو مکہ مکرمہ سے سولہ منزل پر واقع ہے۔ یہیں مسیلمہ کذاب مدعی نبوت پیدا ہوا تھا۔ بنی حنفیہ ایک قبیلہ کا نام ہے اسی قبیلے کا مسیلمہ کذاب بھی ایک فرد تھا۔ حضرت ثمامہ مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے حالت کفر میں قیدی بنا کر لائے گئے تھے تو انہیں مسجد شریف کے ستون سے باندھ دیا گیا تھا کہ وہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کے کردار با وقار کو دیکھیں اور ایماندار ہو جائیں۔ کافر کا مسجد میں آنا اسے وہاں لانا، وہاں رکھنا، وہاں باندھنا جائز ہے۔ حضرت ثمامہ مسجد کے ستون سے بندھے رہتے ضروریات کیلئے انہیں مسجد شریف سے باہر لایا جاتا۔ خورد و نوش کا بھی انتظام تھا۔ حضرت ثمامہ کو قید و بند کی زندگی میں کوئی تکلیف نہ تھی۔ حضرت ثمامہ اس ستون مسجد شریف سے تین دن بندھے رہے۔ پیارے نبی ﷺ کے سوالات اور حضرت اسامہ کے جوابات میں یہی بات ہے کہ اگر آپ معاف فرما دیں تو میں آپکا ہمیشہ شکر گزار احسان مند رہوں گا اور اگر آپ مجھ جیسے قاتل خونی مجرم کو قتل فرمائیں تو آپکا قتل فرمانا بھی حق بجانب ہوگا کہ میرے نامۂ اعمال میں بہت سے ایمان والوں کا خون لکھا ہوا ہے اور میرے ہاتھ خون مسلم سے رنگیں ہیں اور اگر فدیہ قبول فرما کر مجھے رہائی عطا فرمانا چاہیں تو میں ہر قسم کا فدیہ بھی ادا کرنے کو تیار ہوں کیونکہ رئیس قوم ہوں جتنا مال دولت آپ چاہیں گے اتنا مال بھی آ جائیگا۔ مگر پیارے نبی ﷺ نے نہ تو آزاد فرمایا اور نہ ہی قتل فرمایا اور نہ ہی فدیہ قبول فرمایا بلکہ حضرت ثمامہ کے دل کو تین دن تک جلا بخشی۔

فَجَآءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا

تو حاضر ہوئے حضرت سعد ایک دراز گوش پر پھر جب نزدیک ہوئے حضرت سعد تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو جاؤ تعظیم کیلئے

اِلٰی سَیِّدِکُمْ فَجَآءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِكَ قَالَ

اپنے سردار کی تو آئے حضرت سعد پھر بیٹھ گئے پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ لوگ اتر رہے ہیں تمہارے حکم پر؟ تو عرض کیا حضرت سعد نے

فَاِنِّیْ اَحْکُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَی الذُّرِّیَّةُ قَالَ لَقَدْ حَکَمْتَ

میں تو حکم فرماتا ہوں یہ کہ قتل کر دیئے جائیں جنگجو اور بندی بنالئے جائیں انکے بال بچے، فرمایا پیارے رسول نے یقیناً حکم دیا ہے تم نے

فِیْهِمْ بِحُکْمِ الْمَلِكِ وَفِیْ رِوَایَةٍ بِحُکْمِ اللّٰهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ان بنی قریظہ کے بارےمیں فرشتے کا حکم اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم۔

(۳۸۲۳) حدیث شریف: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ: بھیجے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف تو پکڑ لائے ایک شخص کو بنی حنیفہ کے

یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ

کہ کہا جاتا تھا اسکو ثمامہ ابن اثال جو چودھری تھا اہل یمامہ کا تو باندھ دیا اسکو ایک ستون سے مسجد کے ستونوں میں سے تو تشریف لائے انکی طرف

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ

پیارے رسول اللہ ﷺ تو فرمایا پیارے رسول نے کیا ہے تمہارے پاس اے ثمامہ! تو عرض کیا یا محمد! بھلائی ہے گر آپ قتل فرمائینگے تو قتل فرمائینگے

ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَکَهٗ

ایک خونی کو اور اگر آپ انعام فرمائینگے شکر گزار پر اگر چاہتے ہوں آپ مال طلب فرمایئے ان میں سے جو آپ چاہیں گے تو چھوڑ دیا ثمامہ کو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حَتّٰی کَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک کہ کل ہوگئی پھر فرمایا پیارے رسول نے ثمامہ سے کہ کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ؟ تو عرض کیا ثمامہ نے

जब नज़दीक हुये हज़रते सआद तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ताज़ीम के लिये अपने सरदार की तो आये हज़रते सआद फिर बैठ गये फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यह लोग उतर रहें हैं तुम्हारे हुक्म पर ? तो अर्ज़ किया हज़रते सआद ने मैं तो हुक्म फ़रमाता हूँ यह कि क़त्ल कर दिये जायें जंगजू और वंदी बना लिये जायें उनके बाल बच्चे फ़रमाया प्यारे रसूल ने यकीनन हुक्म दिया है तुमने इन बनी करीज़ा के बारे में फरिश्ते का हुक्म और एक रिवायत मे है कि अल्लाह तआला का हुक्म।

3823 हदीस शरीफ़– भेजे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुछ सवार नज्द की तरफ़ तो पकड़ लाये एक शख़्स को बनी हनीफा के कि कहा जाता था उसको सुमामा इब्ने उसाल जो चौधरी था ऐहले यमामा का तो बांध दिया उसको एक सुतून से मस्जिद के सतूनों में से तो तशरीफ़ लाये उसकी तरफ़ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या है तुम्हारे पास ऐ सुमामा! तो अर्ज़ किया या मोहम्मद! भलाई है अगर आप क़त्ल फ़रमायेंगे तो क़त्ल फ़रमायेंगे एक ख़ूनी को और अगर इनाम फ़रमायेंगे तो शुक्रगुज़ार पर, अगर चाहते हों आप माल तो तलब फ़रमाइये उनमें से जो आप चाहेंगे, तो छोड़ दिया सुमामा को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यहाँ तक कि कल हो गयी फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या है तेरे पास ऐ सुमामा? तो अर्ज़ किया सुमामा ने कि मेरे पास वही है जो मैंने अर्ज़ किया है आपसे अगर आप इनाम फ़रमायेंगे

کیا مستقل انوار حق سے دلوں کو
وہ زنگی دلوں کی جلا بن کے آئے (یانی)

نگاہ کرم سے انکے قلب کو مجلّٰے و مصفّٰی فرمایا اور تیسرے دن اسی جلا کا ظہور عمل میں آیا کہ آج گرفتار محبت ہیں کل گرفتار معصیت و معصیت تھے۔ اب پیارے نبی ﷺ نے انہیں آزاد بھی فرمایا تو زلف گرہ گیر کے اسیر ہو گئے۔ پہلے حضرت ثمامہ گرفتار کر کے لائے گئے تھے اب خود ہی گرفتار ہو گئے مگر یہ گرفتاری اور قید و بند ایسی ہے کہ اس پر ہزاروں آزادیاں قربان۔ قبول اسلام سے پہلے غسل کرنا سنت صحابہ کرام ہے حالت کفر میں چہرہ مصطفٰے ﷺ ناپسند تھا کہ آنکھوں پر کفر و شرک نفرت و عداوت کے دبیز پردے تھے۔ جب یہ پردے ہٹے اور نور ایمانی میسر ہوا تو پھر جمال رخ تاباں نظر آنے لگا۔ جنکے دلوں میں کدورت و عداوت بھری ہے آج بھی انہیں پیارے نبی ﷺ صرف اور صرف ایک بشر ہی نظر آتے ہیں اور جنکے قلوب انوار ایمانی سے جگمگا رہے ہیں پیارے مصطفٰے ﷺ نوری بشر بے مثل بشر سراپا نور بشر نظر آ رہے ہیں۔ ایک مرتبہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سا حسین و جمیل ہماری نظر نے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ کا مثل کوئی مخلوق میں ہے کیونکہ آپ ذات الٰہی پر دلیل و برہان ہیں۔

مـا مثلك شيا في خلق اذجئت الينا برهانا
از فرش زمیں تا عرش بریں از حسن تو روشن ہر خانا
مکھڑا تر چمکت ہے آقا ہر دے کو لبھائے مسکانا
دلکش ہے بہت چہرا تیرا جبریل ہے تیرا پروانا

پیارے نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر کے اس عقیدہ نورانی کو سنا تو فرمایا کہ اے صدیق تم نے سچ کہا۔ دوسرے موقع پر نادانوں کا امیر ابوجہل آیا اس نے بکواس کی کہ اے محمد میں نے آپ جیسا کوئی بدشکل نہیں دیکھا تو پیارے رسول ﷺ نے فرمایا اے ابوجہل تو نے سچ بکا۔ عشاق نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا معاملہ ہے آپ نے دونوں کو سچا فرمایا۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری ذات کو آئینہ بنایا ہے جو آتا ہے وہ میری آئینہ ذات میں خود کو دیکھ لیتا ہے۔

رب نے جلوہ بندوں کو اس طرح دکھایا ہے
مصطفٰے کے چہرے کو آئینہ بنایا ہے (یاحبیب)

جس نے خود کو جیسا دیکھا ویسا کہہ دیا۔ جن میں ایمان ہوتا ہے انہیں پیارے نبی ﷺ میں کمالات ہی کمالات اور خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں اور جنکے دل سیاہی کا گہوارہ ہیں نور ایمان سے یکسر خالی ہیں انہیں پیارے نبی میں کمی ہی کمی، نقصان ہی نقصان نظر آتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی تعریف و توصیف یہ ثبوت ایمان کمال ایمان ہے اور پیارے نبی ﷺ میں کمی کا شائبہ بھی تلاش کرنا ایمان سے بیدل ہونے کا واضح ثبوت اور عرفان سے عاری ہونے کی روشن دلیل ہے۔

طفیل مصطفٰے یارب ہمیں ایماں کی دولت دے
محمد مصطفٰے شاہ دو عالم کی محبت دے (یانی)

مدینہ منورہ کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ وہاں کا ہر ذرہ محترم ہے۔ پیارا ہے چونکہ وہاں رب کا پیارا ہے۔ وہ لوگ ایمان کے دیوالیے ہیں جو بکتے ہیں کہ مدینہ میں کیا رکھا ہے۔

یہاں اللہ کے محبوب اعظم جلوہ فرما ہیں
یہاں اللہ کی صبح و مسا رحمت برستی ہے (یانی)

بارگاہ مصطفٰی نے دل کی کایا پلٹ دی۔ آن کی آن میں نفرت و عداوت کو الفت و محبت میں بدل ڈالا۔ اب مجھے آپ جتنے پیارے ہیں کوئی اتنا پیارا نہیں ہے۔ والدین و اولاد بلکہ خود اپنی جان سے بھی آپ زیادہ پیارے ہیں۔ جب دل ایمان کی دولت سے سرشار ہوتا ہے تو پہلے محبت نبوی ہی دل میں گھر کرتی ہے۔ یہی محبت رسول اصل ایمان روح ایمان جان ایمان ہے۔ جنہوں نے پیارے نبی ﷺ کو جادوگر کہا انہوں نے ہی قرآن کریم کو جادو کہا جنہوں نے پیارے نبی ﷺ کو ناول افسانہ نگار کہا انہوں نے ہی قرآن کریم کو ناول و افسانہ اور من گھڑت قصہ کہانی کہا۔ جنہوں نے پیارے نبی ﷺ کو مانا انہوں نے قرآن کریم کو قرآن کریم مانا۔ گویا کہ پیارے نبی ﷺ قرآن کریم اور رحمٰن و رحیم کا پتہ ہیں۔

میں خدا کا پتہ بتاتا ہوں
کملی والے نبی کے دوارے جا (یارسول)

پیارے نبی ﷺ کے عرفان و پہچان ہی سے قرآن کریم اور رحمٰن و رحیم تک پہونچا جاتا ہے۔

خدا کی ہر صفت کے مظہر کامل محمد ہیں
خدا کی معرفت ہوگی محمد ہی کی پہچاں سے (یانی)

دین میں توحید و رسالت، حشر و نشر، فرشتے، قیامت وغیرہ سبھی داخل ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی محبت سے ان سبکی محبت نصیب ہوتی ہے۔ گھر میں جب گھر والا آتا ہے تو مع ساز و سامان آتا ہے۔ محبت رسول دل کی اصل مالکہ ہیں۔ دل مومن مکان ہے۔ اور باقی سبکی محبتیں اس محبت کا ساز و سامان ہیں۔ یا نبی آپ پیارے ہیں آپ کا ہر گلی کوچہ پیارا ہے۔

نگاہ مرد مومن میں حقیقت میں وہی دل ہے

محبت سرور کونین کی جس دل کو حاصل ہے (یا نبی)

مدینہ شر عرش اعظم سے بھی افضل لگنے لگتا ہے۔ مدینہ شریف کی محبت علامت ایمان ہے۔ ذرات مدینہ شریف بڑی عظمت والے ہیں ایمان والوں کو دو جہاں سے پیارے ہیں۔

گویا کہ ہر اک ذرہ ہے اپنی جگہ سورج

اس درجہ چمکتے ہیں ذرات مدینے میں (یا حبیب)

محبت مدینہ جہاں ایمان کی علامت ہے۔ وہیں ذریعہ نجات و مغفرت ہے۔ سیدنا حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ بنا مدینے شریف حاضری دیئے عمرہ شریف کرنے مکہ شریف جا رہے تھے تو بندی بنا دیئے گئے۔ ایمان والوں کے ہاتھوں قیدی بنا لئے گئے۔ اب صاحب ایمان ہوئے تو بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اب آپ فرمائیں کہ عمرہ شریف کو جاؤں یا نہ جاؤں۔ حضرت ثمامہ کے اس سوال پر رحمت بھی ہنس پڑی ہوگی اور کہا ہوگا کہ اے ثمامہ مکہ معظمہ جاؤ مگر وایا مدینہ منورہ جاؤ خدا و کعبہ سے بھی اگر ملتا ہو تو براہ مدینہ منورہ ملا جاتا ہے۔ تو کعبہ شریف بھی اسی راستے سے جانا چاہیے۔

اسکی قربت رب تک ہوگی

جس کا طیبہ ہوگا وایا (یا حبیب)

حضرت ثمامہ کے ایمان و یقین کی جوانی کا یہ عالم ہو گیا کہ اب عمرہ بھی کیا جائے تو پیارے نبی ﷺ کی اجازت سے کہ یا رسول اللہ آپ فرمائیں تو عمرہ کروں ورنہ نہ کروں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر عبادت پیارے نبی ﷺ کی اجازت سے کی جائے تو عبادت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ثمامہ کو پہلے جنت، رضائے الٰہی کی بشارت عنایت فرمائی اسکے بعد عمرہ شریف کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ظاہر فرما دیا کہ قبول اسلام کی برکت سے تمہارے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے اور سابقہ تمام نیکیاں قبول ہو گئیں۔ مگر جنکے دل کالے تھے ذہن و فکر پر کفر و شرک کے تالے تھے انہوں نے حضرت ثمامہ کے قبول اسلام پر وہی بکواس کی جوانکی پرانی عبارت تھی کہ اے ثمامہ تم اپنے باپ دادا کے دھرم سے پھر گئے۔ اب تم بے دین و دھرم ہو گئے۔ حضرت ثمامہ نے ان علم و عقل کی یتیموں سے فرمایا کہ عقل کے ناخن لو یہ الٹی گنگا بہا رہے ہو کہ دیندار کو بے دین کہہ رہے ہو اور بے دینوں کو دیندار سمجھ بیٹھے ہو۔ یاد رکھو اب تک میں بے دین تھا اب دیندار ہو گیا۔ اب تک کافر تھا اب مومن ہو گیا۔ تو گویا کہ میں اب پیدا ہوا ہوں۔ اس حدیث شریف کے آخری حصے میں ساتھ سے مراد زمانے کا ساتھ نہیں ہے بلکہ دین میں ساتھ رہنا مراد ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ تو اس وقت موجود تھے جبکہ عالم کی کوئی چیز بھی وجود میں نہ آئی تھی۔ جذبہ عشق رسول سے سرشاری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ثمامہ نے یمامہ پہونچ کر حکم صادر فرمایا کہ مکہ معظمہ کو گیہوں کا ایک دانہ اور کوئی غلہ نہ جانے پائے۔ یمامہ کے غلے پر ہی ساکنان مکہ مکرمہ کا گزارا تھا۔ ساکنان مکہ مکرمہ اس بند پر بھوک مرنے لگے تو انہوں نے پیارے نبی ﷺ کے دربار رحمت میں درخواست پیش کی یا رسول آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ اپنے رشتے اور قرابت کا صدقہ آپ حضرت ثمامہ کو حکم فرما دیں کہ وہ غلہ پر سے پابندی ہٹا لیں ورنہ ہم تو بھوک سے ادھ مرے تو ہو ہی گئے ہیں اب مر جائیں گے۔ ہم کیسے بھی ہیں، ہیں تو آپ کے رشتے دار۔ پیارے نبی ﷺ نے شان رحمت کا مظاہرہ فرمایا اور حضرت ثمامہ کو حکم فرمایا کہ انکا بند غلہ جاری کر دو تاکہ مکہ مکرمہ کے ساکنان بھوک سے تڑپ تڑپ کر نہ مر جائیں۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جنگ کے زمانے میں کفار کو نہ تو ہتھیار فروخت و فراہم کئے جائیں اور نہ ہی غلہ و کھانا مہیا کیا جائے کیونکہ اس سے دشمن کو تقویت ملیگی۔ البتہ امن کے زمانے میں انکو غلہ فروخت کیا جا سکتا ہے مگر ہتھیار پھر بھی فروخت نہیں کئے جا سکتے۔ کفار کی فوجی طاقت بڑھانا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ کفار سے سلوک و احسان کرنا جائز ہے بلکہ کافر جنگی قیدی کو بلا معاوضہ رہا کر دینا بھی جائز تھا جبکہ اس میں مصلحت دینی ہو چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے عاص ابن ربیعہ کو

بطور احسان رہا فرما دیا تھا۔ شروع اسلام میں کفار قیدیوں کو احسان کے طور پر چھوڑ دینا جائز تھا پھر یہ چھوڑ دینا منسوخ ہو گیا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور جنگ کرو تم تمام مشرکوں سے۔ جیسا کہ وہ جنگ کرتے ہیں تم سب سے اور جان لو تم بیشک اللہ کی رحمت پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۵۰)

(۳۸۲۴) سیدنا حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ یا فتح خیبر کے دن ایمان لائے بڑے شاعر تھے علم الانساب کے ماہر تھے۔ قوم کے سردار تھے اور سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید تھے۔ انہوں نے یہ حدیث شریف پیارے نبی ﷺ سے سنی تو تھی زمانہ کفر میں مگر بیان فرمائی ہے قبول اسلام کے بعد۔ مطعم سے مراد حضرت جبیر کا باپ ہے۔ اس مطعم نے طائف شریف میں کفار طائف کو پیارے نبی ﷺ سے دور فرمایا تھا اور پیارے نبی ﷺ کی زبردست نصرت و حمایت کی تھی۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے جبیر تمہارے باپ کا ہم پر ایک احسان ہے اگر آج تمہارا باپ مطعم زندہ ہوتا اور ان کفار قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں ان کفار قیدیوں کو بلا معاوضہ رہا فرما دیتا۔ حضرت جبیر اس روایت کو بطور فخر بیان فرما رہے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے میرے باپ کا اتنا خیال فرمایا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ کفار قیدیوں کو احساناً چھوڑ دیا جاتا ہے دینی مصلحت کی خاطر اب یہ منسوخ ہے ناپاکوں سے مراد یا تو بدر کے کفار مقتولین ہیں یا پھر بدر کے وہ قیدی مراد ہیں جو اس وقت تک کفر کی گندی میں تھے۔

(۳۸۲۵) یہ واقعہ حدیبیہ کے سال کا ہے۔ تنعیم مکہ مکرمہ سے تین میل فاصلے پر ہے۔ حرم شریف سے باہر ایک مقام کا نام ہے۔ اس مقام پر عمرہ کا احرام باندھنے مسلمان مکہ معظمہ سے آتے ہیں کیونکہ عمرے کے احرام باندھنے کیلئے یہی قریب ترین جگہ ہے۔ اسی مقام پر مسجد عائشہ صدیقہ ہے یہ اسی بے ایمان نیت بد کیساتھ ہتھیاروں سے مسلح ہو کر پہاڑ سے اتر پڑے۔ انکے ارادے ناپاک تھے۔ پیارے نبی ﷺ اور پیارے اصحاب عمرہ کیلئے احرام پوش تھے ان کفار نے سوچا کہ پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ ہماری طرف سے غفلت میں ہیں اچانک حملہ کر کے انکو جام شہادت پلا دیا جائے۔ مگر ان بے ایمانوں کو کیا خبر کہ پیارے نبی ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار ہی رہتا ہے۔ انہیں زمانے کی ذرا ذرا سی چیز کی خبر ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے ان بے ایمانوں کو انکے ناپاک ارادوں میں ناکام فرمایا بلکہ انکو گرفتار کیا۔ پیارے نبی ﷺ نے نہ تو انہیں قتل فرمایا اور نہ ہی انہیں بندی بنائے رکھا بلکہ انہیں اسی طرح چھوڑ دیا تاکہ ان پر اپنے ظلم و زیادتی اور پیارے نبی ﷺ کے رحم و کرم اور معافی کا اثر پڑے۔ اگر اس وقت پیارے نبی ﷺ درگزری کی پالیسی نہ اپناتے تو جنگ چھڑ جاتی اور خونریزی کا بازار گرم ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام کے اس کردار کو سراہا اور ان حضرات کے کردار کو اپنا ہی رحم و کرم قرار دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کرم تھا کہ اس نے کافروں کے دلوں پر تمہارا رعب و دبدبہ ڈالا جس سے وہ نروس ہو گئے اور تم سے نہ لڑ سکے بلکہ ہتھیار بند تھے ہتھیار ڈال دئے اور قیدی بننا قبول کر لیا اور تمہارے قلوب میں رحمت و کرم کی جوت جگائی کہ تم نے نہ تو انہیں قتل فرمایا اور نہ ہی قیدی بنائے رکھا بلکہ چھوڑ دیا۔ جسکا نتیجہ صلح کی شکل میں ظاہر ہوا۔ مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ اور پیارے اصحاب کو دربار خداوندی میں وہ قرب حاصل ہے کہ ان حضرات کے افعال و کردار کو اللہ تعالیٰ اپنا کردار قرار دیتا ہے۔ وہ لوگ کتنے گندے ہیں جو حضرات صحابہ کرام کی بارگاہوں کے گستاخ ہیں۔ حضرات صحابہ کرام کی بارگاہوں میں گستاخیاں کرنا یہ ایمان سے عاری اور ناری ہونے کی دلیل ہے۔

(۳۸۲۶) شاید کہ بے ایمان لوگوں کو چوبیس نمبری یا چوبیسا اسی لئے کہا جاتا ہو کہ بدر کے میدان میں ان ۲۴ بے ایمانوں کو گندے کنویں میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور یہ سب کفار قریش کے بوس لوگ تھے۔ اگرچہ جنگ بدر میں ستر کفار فی النار کر دئے گئے تھے مگر ان میں سے چوبیس کفار قریش ٹھوکر دار تھے۔ ان چوبیسوں کی نعشیں خصوصیت کیساتھ گندے کنویں میں پھنکوائی گئیں تھیں۔ معلوم ہوا کہ کفار کے ٹھاکروں کی گندی جگہ گاڑنا پھینکنا چاہیے۔ پیارے نبی ﷺ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جو میدان سر فرماتے تو فوراً مراجعت نہ فرمائے بلکہ تین رات تک اسی مفتوحہ میدان میں اقامت پذیر

عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ

کہ میرے پاس وہی ہے جو میں نے عرض کیا ہے آپ سے اگر آپ انعام فرمائینگے تو آپ انعام فرمائینگے شکرگزار پر اگر آپ قتل فرمائینگے تو قتل فرمائینگے آپ

ذَادَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ایک خونی کو اور اگر آپ ارادہ فرماتے ہوں دولت کا تو طلب فرمائیے پیش کیا جائیگا اس میں سے جو آپ چاہیں گے تو چھوڑ دیا ثمامہ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے

حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَاعِنْدَكَ یَاثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا

یہاں تک کہ ہوگیا کل کا بعد فرمایا پیارے رسول نے ثمامہ سے کہ کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ؟ تو عرض کیا ثمامہ نے کہ میرے پاس وہی ہے

قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ

جو میں نے عرض کیا ہے آپ سے اگر آپ انعام فرمائینگے تو آپ انعام فرمائینگے شکرگزار پر اگر آپ قتل فرمائیں گے تو قتل فرمائیں گے آپ ایک خونی کو

وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ

اور اگر آپ چاہتے ہوں دولت کو تو طلب فرمائیے پیش کیا جائیگا اس میں سے جو آپ چاہیں گے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کھولدو ثمامہ کو

فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ

تو چلے گئے حضرت ثمامہ مسجد کے قریب باغ کی طرف تو غسل فرمایا حضرت ثمامہ نے پھر حاضر ہوئے مسجد شریف میں تو کہا حضرت ثمامہ نے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

کہ میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں گواہی دیتا ہوں بیشک پیارے محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے

وَرَسُوْلُهٗ یَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَاكَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ

اور اسکے پیارے رسول ہیں، اے محمد! اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں تھا روئے زمین پر کوئی چہرہ ناپسندیدہ مجھ کو آپکے چہرۂ پاک سے اب ہوگیا ہے آپکا رخ تاباں

اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِكَ فَاَصْبَحَ دِیْنُكَ اَحَبَّ الدِّیْنِ كُلِّهٖ اِلَیَّ

زیادہ محبوب تمام چہروں سے اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں تھا کوئی دین زیادہ ناپسندیدہ مجھ کو آپکے دین سے اب ہوگیا ہے آپکا دین زیادہ محبوب تمام دھرموں سے مجھے

तो आप इनाम फरमायेंगे शुक्रगुजार पर और अगर आप कत्ल फरमायेंगे तो कत्ल फरमायेंगे आप एक खूनी को और अग़र आप इरादा फरमाते हो दौलत का तो तलब फ़रमाईये पेश किया जायेगा उसमें से जो आप चाहेंगे, तो छोड़ दिया सुमामा को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यहाँ तब कि हो गया कल का बाद, फरमाया प्यारे रसूल ने सुमामा से कि क्या है तेरे पास ऐ सुमामा? तो अर्ज़ किया सुमामा ने कि मेरे पास वही है जो मैंने अर्ज़ किया है आपसे अगर आप इनाम फ़रमायेंगे तो आप इनाम फ़रमायेंगे शुक्रगुजार पर और अगर आप कत्ल फरमायेंगे तो कत्ल फरमायेंगे आप एक खूनी को और अगर आप चाहते हों दौलत को तो तलब फ़रमाइये पेश किया जायेगा उसमें से जो आप चाहेंगे तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खोल दो सुमामा को तो चले गये हज़रते सुमामा मस्जिद के करीब बाग की तरफ तो गुस्ल फरमाया हजरते सुमामा ने फिर हाजिर हुये मस्जिद शरीफ में कि मैं गवाही देता हूँ इसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के और मैं गवाही देता हूँ बेशक प्यारे मोहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के बंदे और रसूल हैं, ऐ मोहम्मद! अल्लाह तआला की कसम नहीं था रुऐ जमीन पर कोई चेहरा नापसंदीदा मुझको आपके चेहरा ए पाक से, अब हो गया है आपका रुखे तावाँ ज़्यादा महबूब तमाम चीज़ों से, अल्लाह तआला की क़सम नहीं था कोई दीन नापसंदीदा मुझको आपके दीन से, अब हो गया है आपका दीन ज्यादा महबूब तमाम धर्मों से मुझे, अल्लाह तआला

رہتے۔ تیسرے دن سامان سفر تیار فرماتے اور اپنا ساز و سامان اور مال غنیمت ہمراہ لیکر واپسی فرماتے۔ بدر کے میدان سے جب پیارے نبی ﷺ چلے تو ایک کنویں کے کنارے پر جلوہ افروز ہوئے اور گندے کنویں کے کنارے جس ۲۴ کفار تھا کروں کی نعشیں پڑی تھیں آپ نے انہیں مقتول و مردہ کفار کو انکے نام لے لے کر پکارا کہ اے ابوجہل! اے امیہ ابن خلف وغیرہا اور سب سے اجمالی طور پر کلام فرمایا سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ۲۴ کفار سے پیارے نبی ﷺ کو کلام کرتے ملاحظہ فرمایا تو آج چوبیسوں کی چوبیسیت کا قلع قمع فرمانے کیلئے ارشاد فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا یہ بے جان جسم والے بھی آپکا کلام سنتے ہیں۔ تو پیارے نبی ﷺ نے جواباً جو کچھ ارشاد فرمایا وہ بھی آج کے چوبیسیوں کی موت کا پیغام اور ردیّ وارنٹ ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوئی کہ مُردوں کو پکارنا جائز ہے خواہ وہ مردے کفار ہی کیوں نہ ہوں۔ اسکی نظیر یہی حدیث شریف ہے اور اُن مُردوں کو پکارنا بھی درست ہے جو ایمان والے ہیں جیسا کہ روز و شب کا معمول ہے کہ مسلمان جب کسی قبرستان سے گزرتے ہیں تو کہتے ہیں السلام علیکم یا اھل القبور۔ یہ مُردوں کو پکار کر ہی سلام کیا جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ سوال بھی تقریری ہے کہ اب تو یقینی طور پر تمہیں بھی یہ تمنا ہوگی کہ کاش تم نے اسلام قبول کرلیا ہوتا اور اللہ و رسول کی اطاعت کرلی ہوتی تو دارین میں سرخرو ہوئے ہوتے۔ پیارے نبی ﷺ نے بڑی صفائی کیساتھ حقائق کا انکشاف فرمادیا کہ بعد موت روح اپنے مقام پر پہونچادی جاتی ہے مومن کی روح اچھے مقام پر کہ جنت کی ہوائیں آتی رہتی ہیں جو مومن کی روح کو مست و مخمور رکھتی ہیں اور کافر کی روح برے مقام پر کہ جہنم کے عذاب سے اس کا سواگت ہوتا ہے۔ گرم گرم ہوا کے تھپیڑوں سے تواضع ہوتی ہوتی گرم ہوا کا ایک جھکڑ ایسا تھپیڑ لگاتا ہے کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔ روح جہاں بھی رہے اسکا تعلق اپنی قبر و جسم سے بھی رہتا ہے جیسے بحالت خواب سیلانی روح کا تعلق جسم سے رہتا ہے اگرچہ سیلانی روح عالم کی سیر کرتی ہے۔ مگر جہاں خوابیدہ شخص کو ہاتھ لگایئے فوراً سیلانی روح کو خبر ہوجاتی ہے۔ اسی

طرح جہاں صاحب قبر کو سلام کیا فوراً اسکی روح کو خبر ہوجاتی ہے۔ عام مومنین کی حیات اور حضرات شہداء کرام کی حیات اور حضرات انبیاء کرام کی حیات میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ثابت ہوئے کہ بدر کے میدان میں مسلمانوں کی قلیل تعداد کفار کی مسلح کثیر تعداد پر بھاری پڑگئی۔ اور فرشتوں کی نصرت و مدد نازل ہوئی جس نے کفار کے ہوش خراب کردیے چھکے چھڑا دیے۔ یہ وعدے وہی ہیں جنکا تعلق دنیا سے تھا ابھی قیامت کے وعدے باقی ہیں جو مومنوں کے انعامات اور عطائے جنت کے روپ میں پورے ہونگے اور کفار سے وہ وعدے جہنم میں گھسیڑ کے پورے ہوں گے۔ اور میدان محشر میں ایمان والوں کو بھی مزہ آئیگا کہ انعامات الٰہیہ سے نوازیں جائیں گے اور کفار کو بھی مزہ آجائیگا کہ جہنم میں ٹھوسے جائیں گے۔ سنی مسلمان خوب اچھی طرح ذہن نشیں فرمائیں خاصان خدا کی بات تو الگ ہے سچائی یہ ہے کہ عام مردے بھی ہر وقت زائرین کو دیکھتے ہیں پہچانتے ہیں اور جوتوں کی آہٹ و آواز کو بھی سنتے ہیں۔ دلائل و براہین کی روشنی میں اس مسئلے کو سمجھیں۔ پہلے چند دلائل قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اور فرمایا شعیب نے اے میری قوم بلاشبہ پہونچادیے ہیں میں نے تم کو پیغامات اپنے رب کے اور نصیحت فرمائی میں نے تم کو تو کیسے غم کروں میں ان لوگوں پر جو بے ایمان ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ جب حضرت شعیب ان بے ایمان چیف لوگوں کی نعشوں سے گزرے تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ اسی طرح حضور انور ﷺ نے قتل ابوجہل وغیرہ کے بعد ان کی نعشوں پر کھڑے ہوکر ان سے خطاب فرمایا۔ کافر کی ہلاکت و موت پر غم نہ کرنا چاہیے۔ بعض نام نہاد مسلمان کفار کے مرنے پر سیاہ کپڑے پہنتے ہیں یا اسکے مرثیے لکھتے ہیں یا اسکے لئے قرآن خوانی و ایصال ثواب کرتے ہیں اسکا غم مناتے ہیں۔ یہ سب ناجائز ہے۔ بلکہ حضور انور ﷺ نے ابوجہل کے قتل کی خبر پاکر سجدۂ شکر ادا فرمایا۔ یہ کسی کی موت پر خوشی نہیں بلکہ دنیا فتنہ اور فتنہ گروں سے محفوظ ہوگئی یہ اس پر خوشی ہے گلے سڑے ہوئے عضو کے کٹ جانے پر غم کیسا (تفسیر

وَاللّٰه مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ

اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں تھا کوئی شہر زیادہ ناپسندیدہ مجھ کو آپکے شہر سے اب ہو گیا ہے آپکا شہر پاک زیادہ پسندیدہ تمام شہروں سے مجھ کو اور بیشک آپکے سواروں نے

اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَاَمَرَهٗ

پکڑ لیا مجھ کو کہ میں عمرے کا ارادہ رکھتا تھا تو اب آپکی کیا رائے عالی ہے؟ تو خوشخبری دی حضرت ثمامہ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور حکم فرمایا پیارے رسول نے

اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ

حضرت ثمامہ کو یہ کہ عمرہ ادا کریں پھر جب آئے حضرت ثمامہ مکہ مکرمہ تو کہا حضرت ثمامہ سے کسی کہنے والے نے کیا تم بے دین ہو گئے؟

فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَلَا وَاللّٰه لَا يَاْتِيْكُمْ

تو فرمایا حضرت ثمامہ نے نہیں! لیکن میں تو اسلام لے آیا ہوں پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ اور اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں پہونچے گا تم کو

مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواہ مسلم)

یمامہ کی طرف سے گیہوں کا ایک دانہ یہاں تک کہ اجازت عنایت فرمائیں اس بارے میں پیارے رسول اللہ ﷺ۔

(۳۸۲۴) حدیث شریف: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بدر کے قیدیوں کے بارے میں کہ اگر ہوتا

الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ۔ (رواہ البخاری)

مطعم ابن عدی زندہ پھر وہ بات چیت کرتا مجھ سے ان ناپاکوں میں تو میں چھوڑ دیتا ان ناپاکوں کو مطعم بن عدی کی خاطر۔

(۳۸۲۵) حدیث شریف: اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ

ترجمہ: بیشک اسی (۸۰) بے ایمان لوگ اہل مکہ میں سے اتر آئے پیارے رسول اللہ ﷺ پر تنعیم پہاڑ سے

مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ

ہتھیار بند اور یہ مسلح کفار ارادہ کر رہے تھے پیارے نبی ﷺ کی غفلت کا اور پیارے نبی کے اصحاب پاک کی غفلت کا تو گرفتار کر لیا ان بے ایمانوں کو

की कसम नहीं था कोई शहर ज्यादा नापसंदीदा मुझको आपके शहर से, अब हो गया है आपका शहरे पाक ज़्यादा पसंदीदा तमाम शहरों से मुझको और बेशक आपके सवारों ने पकड़ लिया मुझको कि मैं उमरे का इरादा रखता था तो अब आपकी क्या राय आली है? तो खुशख़बरी दी हज़रते सुमामा को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते सुमामा को यह कि उमरा अदा करें फिर जब आये हजरते सुमामा मक्का ए मुकर्रमा तो कहा हज़रते सुमामा से किसी कहने वाले ने क्या तुम बेदीन हो गये? तो फ़रमाया हजरते सुमामा ने कि नहीं लेकिन मैं तो इस्लाम ले आया हूँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ और अल्लाह तआला की कसम नहीं पहुंचेगा तुमको यमामा की तरफ से गेहूँ का एक दाना यहाँ तक कि इजाज़त इनायत फ़रमायें इस बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम।

3824 हदीस शरीफ़:— हज़रते जुबैर इब्ने मुतइम से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बदर के कैदियों के बारे में कि अगर होता मुतइम इब्ने अदी जिंदा फिर वो बातचीत करता मुझसे इन नापाकों मैं तो छोड़ देता इन नापाकों को मुतइम बिन अदी की ख़ातिर।

3825 हदीस शरीफ़:— बेशक 80 बेईमान लोग अहले मक्का में से उतर आये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर तन्ईम पहाड़ पर से हथियार बंद और यह मुसल्लह कुफ़्फ़ार इरादा कर रहे थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की गफलत का और प्यारे नबी के अस्हाबे पाक की गफलत का तो

قدیری بدیعی صفحہ ۳۸۱) آپ نے دیکھا کہ سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام اپنے کافر، مردہ، عذاب یافتہ قوم کی نعشوں پر گزرے تو آپ نے ان مُردوں سے خطاب فرمایا۔ خطاب اس صورت میں ہوگا جبکہ انکا سننا یقینی ہو ورنہ خطاب بے سود بے معنی ہوگا۔

(۲) پھر منہ پھیر لیا صالح نے ان سے اور فرمایا اے میری قوم بلاشبہ پہونچا دیا ہے میں نے تم کو اپنے مالک کا پیغام اور نصیحت فرمائی میں نے تم کو اور لیکن نہیں محبت کرتے تم نصیحت کرنے والوں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ انکی ہلاکت کے بعد حضرت صالح مومنوں کیساتھ اس بستی سے نکل کر جنگل میں چلے گئے پھر مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت ان کی نعشوں پر سے گزرے تو ان نعشوں سے خطاب فرمایا۔ معلوم ہوا کہ مُردے سنتے ہیں۔ حضرت صالح نے موت کے بعد ان سے خطاب فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بعد وفات بدرجہ اولیٰ سنتے ہیں۔ اسی لئے ہر نمازی التحیات میں حضور انور ﷺ کو سلام پیش کرتا ہے حالانکہ جو سلام نہ سن سکے اسکو سلام کرنا منع ہے جیسے سویا ہوا اور بے ہوش۔ ایسے ہی جو سلام کا جواب نہ دے سکے اسے بھی سلام کرنا منع ہے۔ جیسے نماز میں مشغول ہونا یا قضائے حاجت میں (تفسیر قدیری بدیعی صفحہ ۳۷۷)

(۳)۔ اور آپ پوچھئے ان سے جنہیں بھیجے ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسول کیا بنا دیئے تھے ہم نے رحمٰن کو چھوڑ کر معبودان باطلہ کہ وہ پوجا کر رہے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۱۲) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج شریف حضور انور ﷺ نے بیت المقدس میں تمام حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کی امامت فرمائی۔ جب حضور انور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل امین نے عرض کیا کہ اے پیارے نبی ﷺ حضرات انبیاء سابقین سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں ہے یعنی اسمیں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ تمام انبیاء کرام توحید کی دعوت دینے آئے۔ سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔ محبوبان خدا بعد وصال شریف بھی سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں۔ کیونکہ حضور انور ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ حضرات انبیاء سابقین سے پوچھیں اور پوچھا اس سے جاتا ہے جو سنتا بھی ہو اور جواب بھی دے سکتا ہو۔ حضرات انبیاء کرام بعد وصال شریف عالم کی سیر فرماتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ملاقاتیں بھی فرماتے ہیں۔ نہ یہ حضرات مردہ ہیں اور نہ ہی اپنی قبور پُر نور میں نظر بند ہیں۔ حضور انور ﷺ سے یہ نہ فرمایا گیا کہ حضرات انبیاء سابقین کی قبور پرنور پر جا کر ان سے دریافت فرمایئے اس سے معلوم ہو کہ حضرات انبیاء حضور انور ﷺ سے ملنے آتے ہیں (تفسیر قدیری بدیعی صفحہ ۱۲۱۳، ۱۲۱۵)

اب چند دلائل احادیث کریمہ سے ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) دفن کے بعد جب شرکاء جنازہ واپس ہوتے ہیں تو مردہ انکے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے۔ (مسلم شریف) (۲) پیارے رسول ﷺ زیارت فرماتے تھے حضرات شہداء احد کی ہر سال اور جب گھاٹی کے قریب پہونچتے تو بلند فرمائے اپنی آواز پاک کو پھر فرماتے سلام ہو تم پر اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا تو کیا ہی اچھا ملا آخرت کا مکان۔ پھر سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال کرتے اسی طرح پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب فاروق اعظم خلیفہ دوم پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کرتے ہر سال اسی کے مثل جو پیارے نبی ﷺ کا عمل تھا۔ اور سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شہداء احد کی زیارت کو جاتیں اور انکے لئے ایصال ثواب فرماتیں اور سیدنا حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرات شہداء احد کو سلام کرتے پھر متوجہ ہوتے اپنے ساتھ والوں کیساتھ تو فرماتے حضرت سعد کیوں سلام نہیں کرتے ایسے لوگوں کو جو جواب دیتے ہیں تمہارے سلام کا (شرح الصدور صفحہ ۸۷) اس حدیث شریف سے واضح طور پر چند مسائل معلوم ہوئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات خلفاء ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر سال پابندی کے ساتھ حضرات شہداء اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات مقدسہ پر رونق افروز ہوتے اور انکو سلام فرماتے اور ایصال ثواب فرماتے۔

ہر سال مزارات پر حاضر ہوکر سلام کرنا اور ایصال ثواب کرنا سنت ہے اور اسی سالانہ حاضری اور سالانہ فاتحہ کا نام عرس ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے جواب بھی دیتے ہیں۔ سننا اور جواب دینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حیات برزخی سے آراستہ ہیں۔ (۳) سیدتنا حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرات شہداء احد کے پاس شام کے وقت پہونچی۔ میرے ساتھ میری ہمشیرہ صاحبہ بھی تھیں میں نے کہا چلو سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر سلام کر لیں تو جب ہم نے قبر انور کے قریب آکر سلام عرض کیا تو فوراً ہمکو سلام کا جواب سنائی دیا حالانکہ کوئی انسان وہاں موجود نہ تھا (شرح الصدور صفحہ ۸۷) بہر حال یہ حقیقت ہے کہ مردے کافر ہوں یا مومن۔ سب سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ مگر جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

(۳۸۲۷) فتح مکہ شریف کے بعد غزوۂ حنین ہوا۔ یہ غزوہ اس قبیلۂ ہوازن پر ہوا تھا۔ اس غزوے میں قیدی اور مال اسباب مسلمانوں کو بہت ہاتھ لگا پھر یہ قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہوکر مدینہ منورہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور پیارے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیئے جائیں اور ہمارا مال واسباب ہمیں واپس دیدیا جائے۔ قیدیوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی اور مال واسباب تو بے حساب تھا (مرقاۃ شریف) قبیلہ ہوازن کے ذمہ داروں نے بارگاہ رسالت میں بہت کچھ سوچ کر عرض کیا کہ ہمارا مال نہ دیا جائے ہمارے لوگوں کو رہا فرما دیا جائے۔ پیارے نبی ﷺ نے شان رحمت اور کرم خسروانہ فرمایا پیارے نبی ﷺ کے اعلیٰ کردار کا یہ اثر ہوا کہ جو کل تک دشمن تھے خون کے پیاسے تھے اب وہ خدام و خادم اور جاں نثار ہوگئے۔

سرکار نے اخلاق سے دل جیت لئے ہیں
اٹھی ہو کبھی ظلم کی تلوار، دکھا دو! (یانی)

ہوازن کے تمام قیدی مسلمان غازیوں میں تقسیم کردیئے گئے تھے اب پیارے نبی ﷺ کی رائے عالی یہ ہوئی کہ ہوازن کے تمام قیدی آنے والے ہوازن کو واپس کر دیئے جائیں۔ بنا فدیہ لئے چھوڑ دیئے جائیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات غازیان اسلام سے فرمایا کہ جس کے حصے میں جو قیدی آیا ہے وہ چاہے تو بنا معاوضہ لئے قیدی واپس کردے یا پھر معاوضہ لینا چاہے تو ہم معاوضہ سے بھی نواز دیں گے۔ قیدی واپس کرنے کا حکم تو سرکاری حکم تھا جس پر عمل کرنا ہر غازی پر لازم وواجب تھا اور معاوضہ لینے یا نہ لینے کا سرکار کی طرف سے اختیار دیا گیا تھا۔ تمام حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم بنا کسی معاوضے کے بخوشی اپنا اپنا قیدی واپس کرتے ہیں معاوضہ لینے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی حکیمانہ تعلیم کا انداز دیکھئے کہ جماعتی حیثیت سے سوال ہوا ہے اور جماعتی حیثیت سے اسکا جواب بھی ہوگیا ہے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص معاوضہ کا خواستگار ہو مگر مجلس میں اکثریت سے مرعوب ہوکر خاموش رہ گیا ہو یا بولا بھی ہو تو اسکی آواز آوازوں کی بھیڑ میں دب گئی ہو۔ اسلئے حضرات صحابہ کرام کا یہ اجتماعی اجازت دینا بھی کافی نہیں ہے۔ پیارے رسول ﷺ کو سب کچھ خبر ہے مگر امت کی تعلیم ہو رہی ہے تاکہ کوئی بادشاہ کوئی امیر، کوئی حاکم کسی شخص کا مال مملوکہ اسکی صریح اجازت کے بغیر نہ لے۔ ورنہ پیارے نبی ﷺ کو تو سب کے دلوں کا حال معلوم تھا اور ہے اور یوں بھی پیارے نبی ﷺ تو ایمان والوں کی جان ومال کے مالک ہیں۔ ساری امت پیارے نبی ﷺ کے غلام اور لونڈی ہے۔ وہ ہمارا تمام مال جسے چاہیں ہمارے بنا دریافت کئے عطا فرما دیں۔ ہر غازی اپنے ارادے کو اپنے سردار پر ظاہر کردے اور پھر سردار بارگاہ رسالت میں اپنے ماتحت رہنے والے غازیوں کی ترجمانی کردے۔ چنانچہ ہر گروہ کے سردار نے اپنے اپنے غازیوں سے اور الگ الگ ہر ایک کا ارادہ معلوم کیا پھر پیارے نبی ﷺ کے دربار میں رپورٹنگ کر دی کہ یارسول اللہ تمام غازیان اسلام بنا معاوضہ اپنے اپنے حصے میں آنے والے قیدیوں کو واپس کرنے کے لئے بخوشی تیار ہیں۔ پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر کفار ومشرکین جوق در جوق حلقہ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ حضرات صحابہ کرام کے ایثار نے اسلام کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب جو حضرات صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرے تو وہ رد سیاہ ہے دل کا کالا ہے۔ غنیمت اس مال کو کہتے ہیں جسکو کفار سے جنگ میں لڑکر حاصل کیا جائے۔

(۳۸۲۸) حلیف وہ کہلاتا ہے جس کا کسی سے معاہدہ ہو جائے کہ ہم دونوں اچھائی برائی میں ایک دوسرے کے ساتھی رہیں گے۔ اس معاہدے کو حلف کہتے ہیں۔ اسلام نے بھی گزشتہ معاہدوں کو کچھ ترمیم کے ساتھ باقی رکھا کہ اچھی بات پر تو معاہدہ درست ہے اور بری بات پر معاہدہ درست نہیں اور آئندہ کیلئے حلیف بننے کو منع فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ہے حلف اسلام میں کیونکہ اسلام میں معاہدہ ہی کافی ہے۔ اسلام کے اس حکم سے پہلے کے زمانے میں اس زمانے کے قاعدے قانون کے مطابق ایک حلیف دوسرے حلیف کے جرم میں پکڑا جاتا تھا۔ بنی ثقیف نے دو حضرات صحابہ کرام کو پکڑ لیا تو اسکے بدلے بنی ثقیف کے حلیف بنی عقیل کا ایک شخص پکڑ لیا تاکہ بنی ثقیف اپنے حلیف کو چھڑانے کیلئے دو حضرات صحابہ کرام کو چھوڑ دیں۔ مقام حرہ مدینہ طیبہ کے باہر ایک پتھریلا میدان ہے جہاں سایہ نہیں سیاہ پتھر ہیں جو خوب تپتے ہیں۔ اس شخص کو وہاں ڈالا تاکہ یہ قیدی اپنی تکالیف اپنی قوم کو پہونچائے اور وہ لوگ اسے جلد از جلد چھوڑانے کیلئے مذکورہ دو حضرات صحابہ کرام کو رہا کردیں۔ یہ بھی کفار پر دباؤ بنانے کی ایک اچھی تدبیر تھی۔ اس زمانے میں بھی منافقین مدینہ منورہ میں رہتے تھے جو کفار ومشرکین کے جاسوس تھے جو حضرات صحابہ کرام کے اندرونی حالات ومعاملات کفار ومشرکین کو بتاتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ کی انسانیت نوازی کہ مدینہ شریف سے چل کر خود مقام حرہ تشریف لائے تاکہ اسکے کھانے پینے کے انتظام کو ملاحظہ فرمائیں۔ قیدیوں پر بھی کتنی رحمت وشفقت فرماتے تھے پیارے نبی ﷺ۔ قیدیوں کی کون سنتا ہے اور کون ان پر رحم وکرم کے پھول برساتا ہے قیدیوں پر تو انسانیت سوز مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ یارسول اللہ آپ اور آپکے صحابہ کرام کے حسن سلوک سے متاثر ہوکر میں اب دولت اسلامی وایمانی سے مالا مال ہوں۔ اگر قبل گرفتاری دولت ایمانی سے مالا مال ہوتا اور گرفتاری سے پہلے اپنے اسلام وایمان کا اظہار کر دیتا تو پھر گرفتاری ہی عمل میں نہ آتی۔ اگر کافر قیدی کہے کہ میں تو گرفتاری سے پہلے ہی مسلمان تھا تو اسکی بات اس وقت تک نہ مانی جائے گی جب تک کہ وہ اپنے دعوئ اسلام پر شرعی گواہی نہ قائم کر دے اور اگر قید ہونے کے بعد مسلمان ہو جائے تو اسے قتل نہ کیا جائیگا مگر غلام بنالیا جائیگا۔ اس وقت کا اسلام قتل ہونے سے بچالیگا۔ غلام بننے سے نہ بچائیگا۔ پوری پوری کامیابی یہ کہ دنیا میں تو قید وبند اور غلامیت کی ذلت سے بچ جاتا اور آخرت میں عذاب الٰہی سے محفوظ ہو جاتا۔ اب اس وقت مسلمان ہونے سے آگ سے تو بچ گیا مگر غلامیت کی قید سے نہ بچ سکا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس شخص کا اسلام قبول نہ کیا کیونکہ پیارے نبی ﷺ کو اسکے منافق ہونے کا پتہ تھا (اشعۃ اللمعات شریف) کبھی کبھی پیارے نبی ﷺ حقیقت پر حکم جاری فرماتے تھے۔ مدعی اسلام کے قتل کا حکم صادر فرمایا پھر کچھ عرصے کے بعد وہ کافر ہوکر مرا ہے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پیارے نبی ﷺ نے اس نام نہاد مسلمان کو کفار کے حوالے فرمایا اور اسکے عوض دو صحابی کو آزاد کرالیا۔ جو شخص قیدی بننے کے بعد مسلمان ہو جائے تو اس نئے مسلمان کے عوض پرانے مسلمان قیدی چھڑائے جاسکتے ہیں اور اگر ہمارا کفار سے یہ معاہدہ ہو چکا ہو کہ بعد صلح فریقین اپنے اپنے قیدیوں کو چھوڑ دیں تو ایسے مسلمان قیدیوں کو چھوڑنا پڑیگا مگر ایسے بچوں اور عورتوں کو فدیہ میں نہ دیا جائیگا جو قید ہوکر مسلمان ہوگئے ہوں۔

(۳۸۲۹) یہ واقعہ جنگ بدر کا ہے۔ ستر کفار مارے گئے تھے ستر کفار قیدی بنائے گئے تھے۔ ان قیدیوں کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ فدیہ دیں اور آزاد ہو جائیں۔ ان قیدیوں نے اپنے اعزا واقرباء کو پیغامات بھیجے کہ مال دیکر ہمیں آزاد کرالو انہوں نے بطور فدیہ مال دیکر اپنے قیدیوں کو آزاد کرایا۔ سیدتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیارے نبی ﷺ کی بڑی چہیتی بیٹی ہیں۔ جو سیدنا حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقد میں تھیں اور مکہ مکرمہ میں رہتی تھیں۔ حضرت ابوالعاص سیدنا ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے تھے۔ سیدنا حضرت ابوالعاص اس وقت کفر کی حالت میں تھے۔ جنگ بدر میں کفار کے ساتھ مسلمانوں سے جنگ کرنے آئے تھے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے۔ حضرت زینب جو شہزادیٔ رسول ہیں۔ سیدنا حضرت ابوالعاص کی زوجہ محترم ہیں حضرت زینب نے انہیں چھوڑانے کیلئے فدیہ کا مال بھیجا۔ اس مال میں وہ ہار بھی تھا جو ام المومنین حضرت خدیجہ کا تھا جو جہیز میں آپ نے حضرت زینب کو دیا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے جب اس

سَلِيمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ

صحیح وسالم تو انہیں زندہ ہی چھوڑ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد فرمادیا ان بے ایمانوں کو تب نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "اور وہی ہے جس نے

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ

روکا ہاتھ کو انکے تم سے اور ہاتھوں کو تمہارے قلب مکہ میں اسکے بعد کہ فتح عطا فرمائی تم کو ان پر

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا۔ (رواہ مسلم)

اور ہے اللہ اسکو جو تم اعمال کرتے ہو دیکھنے والا"۔

(۳۸۲۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بدر کے دن چوبیس گھردوں کا جو قریش کے ٹھاکر تھے

فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ

تو پھینک دیے گئے بدر کے کنوؤں میں سے ایک ناپاک کنویں میں جو ناپاک کرنے والا بھی تھا اور جب غالب آتے تھے پیارے نبی کسی قوم پر تو قیام فرماتے

بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا

میدان جنگ میں تین رات پھر جب ہوا بدر میں تیسرا دن تو حکم فرمایا پیارے نبی نے اپنی سواری کے بارےمیں تو باندھا گیا پالان اس پر

ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ

تو پھر روانگی فرمائی پیارے نبی نے اور پیچھے پیچھے چلے پیارے نبی کے اصحاب پاک یہاں تک کہ قیام فرمایا پیارے نبی نے ایک کنویں کے کنارے پر

فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ

تو پکارتے تھے پیارے نبی ان مقتول کفار کو انکے ناموں کیساتھ اور انکے باپ دادا کے ناموں کیساتھ کہ اے فلاں ابن فلاں، اے فلاں ابن فلاں!

اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

اور کیا تم کو پسند ہے کہ اب تم فرمانبرداری کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی اور اسکے رسول اعلیٰ کی ہم نے تو سچ پالیا ہے اسکو جسکا وعدہ فرمایا تھا ہم سے ہمارے مالک نے

गिरफ़्तार कर लिया इन वेईमानों को सही व सालिम तो उन्हें ज़िंदा ही छोड़ दिया और एक रिवायत में है कि आजाद फ़रमा दिया इन वेईमानों को तव नाजिल फ़रमाई अल्लाह तआला ने आयते करीमा "और वोही है जिसने रोका हाथ को उनके तुमसे और हाथों को तुम्हारे क़ल्वे मक्का में उसके वाद कि फ़तह अता फ़रमाई तुमको उन पर और है अल्लाह उसको जो तुम आमाल करते हो देखने वाला"।

3826 हदीस शरीफ़– वेशक प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया वदर के दिन चौविस घरों का जो कुरैश के ठाकुर थे तो फेंक दिये गये वदर के कुओं में से एक नापाक कुवें में जो नापाक करने वाला भी था और जव गालिव आते थे प्यारे नवी किसी क़ौम पर तो कयाम फ़रमाते थे मैदान जंग में तीन रात फिर जव हुआ वदर में तीसरा दिन तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नवी ने अपनी सवारी के वारे में तो वांधा गया पालान उस पर तो फिर रवानगी फ़रमाई प्यारे नवी ने और पीछे पीछे चले प्यारे नवी के अस्हावे पाक यहाँ तक कि कयाम फ़रमाया प्यारे नवी ने एक कुवें के किनारे पर तो पुकारते थे प्यारे नवी उन मक्तूला कुफ्फ़ार को उनके नामों के साथ और उनके वाप दादा के नामों के साथ ऐ फलाँ इब्ने फलाँ, ऐ फलाँ इब्ने फलाँ ! और क्या तुमको पसंद है कि अव तुम फ़रमाँवरदारी करते हो अल्लाह तआला की और उसके रसूले आला की हमने तो सच पा लिया है उसको जिसका वायदा फ़रमाया था हमसे हमारे मालिक ने तो क्या सच पाया तुमने उसको जो वादा फ़रमाया था तुम्हारे रव ने तो अर्ज किया अमीरुल

ہار کو دیکھا تو پیارے نبی ﷺ کو حضرت خدیجہ یاد آ گئیں اور آپ زار وقطار رونے لگے چونکہ پیارے نبی ﷺ اپنی اہلیہ حضرت خدیجہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ نے کسی صحابیہ کی آواز سنی جو حضرت خدیجہ کی آواز سے ملتی جلتی تھی تو آپکی آنکھوں کا ساغر چھلک گیا۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے صحابہ! اگر تم مناسب سمجھو تو ابوالعاص کو بنافدیہ لئے بطور احسان چھوڑ دیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام نے وہی جواب دیا جو انہیں دینا چاہیے تھا کہ پیارے نبی ﷺ آپ مالک ومختار ہیں جو چاہیں کریں۔ پیارے نبی ﷺ کا حضرات صحابہ کرام سے انکی رائے معلوم کرنا یہ تعلیم وتبلیغ کیلئے تھا ورنہ انہیں حضرات صحابہ کا جواب بھی معلوم تھا اور ان کا خود بھی اختیار تھا کہ جو چاہیں کریں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوالعاص کو بنافدیہ کے چھوڑ تو دیا مگر ان سے یہ عہد لیا کہ مکہ مکرمہ پہونچ کر حضرت زینب کو ہجرت کرکے مدینہ منورہ آنے کی اجازت دیدیں بلکہ حدود دارالاسلام تک پہونچا جائیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ رحم وکرم دیکھ کر حضرت ابوالعاص کا دل گہوارۂ ایمان تو اسی وقت بن چکا تھا اگرچہ اسکا ظہور بعد میں ہوا۔ پیارے نبی ﷺ نے دو حضرات کو بھیجا کہ حدود دارالاسلام سے حضرت زینب کو اپنی ہمراہ لے آئیں۔ اس وقت تک غیرمحرم کیساتھ عورتوں کا سفر کرنا جائز تھا اسلئے وہ مذکورہ دو صحابہ کیساتھ مدینہ منورہ تشریف لائیں۔ یہ عمل بھی اسلئے کرنا پڑا کہ اس وقت تک حضرت ابوالعاص نے اپنے اسلام کا اعلان نہ فرمایا تھا تو وہ تو مدینہ شریف نہ آسکتے تھے اور حالات کی نزاکت کے پیش نظر مسلمان مکہ شریف نہ جا سکتے تھے بطن یاجج مکہ مکرمہ کے باہر ایک نالے کا نام ہے جو مقام تنعیم مسجد عائشہ صدیقہ کے قریب ہے۔ حضرت ابوالعاص نے اپنا عہد پورا فرمایا مکہ شریف پہونچتے ہی حضرت زینب کو دارالاسلام کی حدود تک پہونچایا کچھ وقت گزرا کہ حضرت ابوالعاص ملک شام کے تجارتی سفر سے مراجعت فرمارہے تھے کہ مدینہ شریف کے قریب سے گزر رہے تھے کہ مسلمانوں نے چاہا کہ انہیں انکے مال سمیت گرفتار کرلیا جائے۔ سیدتنا حضرت زینب کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوالعاص کو امان دیتی ہوں۔ حضرت زینب کا یہ فرمان عالیشان سن کر حضرات صحابہ کرام نے ہتھیار رکھ دئے اور غیر مسلح حضرت ابوالعاص سے ملے انہیں، سلام کا پیغام دیا۔ حضرت ابوالعاص نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس کفار مکہ کی کچھ امانتیں ہیں وہ امانتیں انکی انہیں واپس دیدوں پھر اعلان اسلام کرونگا۔ چنانچہ حضرت ابوالعاص مکہ مکرمہ گئے اور تمام امانتیں امانت والوں کے سپرد فرمائیں اور بحیثیت مسلمان ومومن مدینہ شریف کو رخ فرمایا۔

لیکے عشق و وفا میں مدینے چلا
پڑھتا صل علیٰ میں مدینے چلا
میری خوشیوں کی حد مجھ سے مت پوچھئے
مرحبا مرحبا میں مدینے چلا
کیفیت انبساط وخوشی کی ہے یہ
وجد کرتا ہوا میں مدینے چلا (یارسول)

شروع زمانے کی بات ہے جب مومنہ کا نکاح کافر سے جائز تھا اسلئے حضرت زینب کا نکاح حضرت ابوالعاص سے ہوا اور وہ انکے نکاح میں بھی رہیں حالانکہ اس وقت حضرت زینب مومنہ تھیں اور حضرت ابوالعاص اس وقت کافر تھے۔ اب یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اب مومنہ عورت نہ تو کافر سے نکاح کرسکتی ہے اور نہ ہی اسکے نکاح میں رہ سکتی ہے۔ جب حضرت ابوالعاص دولت ایمانی سے آراستہ ہوکر مدینہ طیبہ آئے تو پیارے نبی ﷺ نے اس پرانے نکاح پر نیا نکاح پڑھایا حضرت زینب کو انکے ساتھ کردیا۔ حضرت ابوالعاص سے پیارے نبی ﷺ بڑی محبت فرماتے تھے۔ حضرت ابوالعاص خلافت صدیقی میں جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت خدیجہ کا ہار تھا جو حضرت خدیجہ نے اپنی بڑی بیٹی حضرت زینب کو جہیز میں دیا تھا۔ بیٹی کو جہیز دینا سنت ہے۔ سنت کو لعنت کہنا جاہلوں نادانوں کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کو اس لعنت سے الگ تھلگ رہنا چاہیے کہ سنت کو لعنت کہیں۔ بعض جہلاء اخبارات و رسائل میں سرخی بناتے ہیں جہیز ایک لعنت ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس دریدہ دہنی سے خود کو بچائیں ورنہ قہر قہار کے شکار ہونگے۔

(۳۸۳۰) یہ حدیث شریف علم غیب نبوی کے خطبے پڑھ رہی ہے کہ تیرے بچوں کیلئے بھی آگ ہے وہ بھی تیری طرح دوزخی رہیں گے اور تیری طرح

فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ

تو کیا تم نے پایا اسکو جو وعدہ فرمایا تھا تمہارے رب نے تو عرض کیا امیر المومنین حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا کلام فرماتے ہیں آپ ان جسموں سے

لَا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ

کہ نہیں ہے جان جن میں فرمایا پیارے نبی ﷺ نے قسم اس ذات کی پیارے نبی محمد مصطفےٰ کی جان جسکے دست قدرت میں ہے نہیں ہو تم زیادہ سننے والے اسکو

لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ۔ (رواه البخاری والمسلم)

جو میں فرماتا ہوں ان مُردوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہوتے تم زیادہ سننے والے ان کفار مردوں سے لیکن وہ جواب نہیں دے پاتے

وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ

اور زیادہ کیا ہے بخاری نے کہ فرمایا حضرت قتادہ نے کہ زندہ فرمایا ان کفار مردوں کو اللہ تعالیٰ نے یہانتک کہ سنادیا انکو کفار مردوں کو پیارے نبی کا قول مبارک

تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنَقِيْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا (رواه البخاری)

سرزنش کے طور پر اور بدلہ دینے کے طور پر اور ذلت کیلئے اور افسوس کیلئے اور پشیمانی کیلئے۔

(۳۸۲۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا جس وقت کہ آیا پیارے رسول کی بارگاہ میں ہوازن کا وفد مسلمان ہوکر

فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى

تو انہوں نے سوال کیا پیارے رسول سے کہ واپس فرمادیں پیارے رسول انکو انکے مال اور انکے قیدی تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اختیار کرو تم ایک کو

الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ان دونوں میں سے یا تو قیدی یا پھر مال تو عرض کیا انہوں نے بیشک ہم اختیار کرتے ہیں اپنے قیدیوں کو پھر قیام فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ

تو حمد وثنا کی اللہ تعالیٰ کی جو اسکے شایان شان ہے پھر فرمایا پیارے رسول نے حمد کے بعد بیشک تمہارے دینی بھائی آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے

मोमिनीन हजरते उमर ने या रसूलल्लाह क्या कलाम फ़रमाते हैं आप उन जिस्मों से कि नहीं है जान जिनमें? फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क़सम उस जाते पाक की प्यारे नबी मौहम्मद मुस्तफ़ा की जान जिसके दस्ते कुदरत में है, नहीं हो तुम ज़्यादा सुनने वाले उसको जो मैं फ़रमाता हूँ इन मुर्दों से और एक रिवायत में है कि नहीं हो ते ज्यादा सुनने वाले इन कुफ़्फ़ार मुर्दों से लेकिन वो जवाब नहीं दे पाते और ज़्यादा किया है बुख़ारी ने कि फरमाया हज़रते कतादा ने कि जिंदा फ़रमाया उन कुफ्फ़ार मुर्दों को अल्लाह तआला ने यहाँ तक कि सुना दिया उन कुफ़्फ़ार मुर्दों को प्यारे नबी का कौले मुबारका सरजनिश के तौर पर और बदला लेने के तौर पर और ज़िल्लत के लिये और अफ़सोस के लिये और पशेमानी के लिये।

3827 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कयाम फ़रमाया जिस वक्त कि आया प्यारे रसूल की बारगाह में हवाज़िन का वफ़्द मुसलमान होकर तो उन्होंने सुवाल किया प्यारे रसूल से कि वापस फ़रमा दें प्यारे रसूल उनको उनके माल और उनके कैदी तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि इख्तेयार करो तुम एक को इन दोनों में से या तो कैदी या फिर माल तो अर्ज़ किया उन्होंने बेशक हम इख्तेयार करते हैं अपने कैदियों को फिर कयाम फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो हमदो सना की अल्लाह तआला की जो उसके शायाने शान है फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने हम्द

وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ

اور بیشک میری رائے یہ ہے کہ میں واپس کردوں انکو انکے قیدی تو جو پسند کرے تم میں سے یہ کہ بخوشی کرلے اسکو تو کرلے اور جو پسند کرے تم میں سے یہ کہ

اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ

رہے وہ اپنے حصے پر یہاں تک کہ ہم عطا فرمائیں اسکو اس میں سے جو پہلے غنیمت عطا فرمائی ہے ہم کو تو وہ ویسا ہی کرے تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا

قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ

کہ ہم خوش ہیں اس سے یا رسول اللہ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم اٹکل سے نہیں جانتے کہ کس نے اجازت دی تم میں سے

مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ

کس نے نہیں اجازت دی تم میں سے تو واپس جاؤ یہاں سے کہ اٹھائیں ہماری بارگاہ میں تمہارے سردار تمہارے معاملے کو تو حضرات صحابہ کرام لوٹ گئے

فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَخْبَرُوْهُ

تو بات چیت کی انہوں نے اپنے سرداروں سے پھر واپس حاضر ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو خبر دی انہوں نے پیارے رسول کو

اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا۔ (رواه البخاری)

کہ بیشک انہوں نے خوش دلی سے اجازت دیدی ہے۔

(۳۸۲۸) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفٌ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے بنی ثقیف حلیف بنی عقیل کے تو قید کرلیا

ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا

بنی ثقیف نے دو حضرات کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پاک میں سے اور قید فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پاک نے ایک شخص کو

مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُ

بنی عقیل کے تو حضرات صحابہ کرام نے اسکو باندھ ڈالا پھر ڈالدیا اسکو میدان حرہ میں پھر گزر فرمایا اس پر پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو پکارا اس نے پیارے رسول کو

के बाद बेशक तुम्हारे दीनी भाई आये हैं तौबा करते हुवे और मेरी राय यह है कि मैं वापस कर दूँ उनको उनके कैदी तो जो पसंद करे तुममें से यह कि बाखुशी कर ले उसको तो कर ले और जो पसंद करे तुममें से यह कि रहे वो अपने हिस्से पर यहाँ तक कि हम अता फ़रमायें उसको उसमें से जो पहले गनीमत अता फ़रमाई है हमको तो वो वैसा ही करे तो सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि हम खूश हैं उससे या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हम अटकल से नहीं जानते कि किसने इजाजत दी है तुममें से किसने नहीं इजाज़त दी तुममें से तो वापस जाओ यहाँ से कि उठायें हमारी बारगाह में तुम्हारे सरदार तुम्हारे मुआमले को तो हज़राते सहाबा ए किराम लौट गये तो बातचीत की उन्होंने अपने सरदारों से फिर वापस हाजिर हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो खबर दी उन्होंने प्यारे रसूल को कि बेशक उन्होंने खुशदिली से इजाज़त दे दी।

3828 हदीस शरीफ़:— हजरते इमरान इब्ने हुसैन से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थे बनी सकीफ हलीफ बनी अकील के तो कैद कर लिया बीन सकीफ ने दो हज़रात को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हाब पाक में से और कैद फ़रमा लिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हाबे पाक ने एक शख़्स को बनी उकैल के तो हज़रात सहाबाये किराम ने उसको बांध डाला फिर डाल दिया उसको

يَامُحَمَّدُ يَامُحَمَّدُ فِيمَا أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَاءِ كُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ

کہ یا محمد یا محمد! کس جرم میں پکڑا گیا ہوں میں؟ فرمایا پیارے رسول نے اپنے حلیف بنی ثقیف کے جرم میں تو رہا فرمادیا اسکو پیارے رسول نے

وَمَضَىٰ فَنَادَاهُ يَامُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فَرَجَعَ

اور تشریف لے چلے تو پھر پکارا اس نے یا محمد! تو رحمت فرمائی اس پر پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور پیارے رسول واپس تشریف لائے

قَالَ مَاشَانُكَ قَالَ اِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْقُلْتَهَا

فرمایا پیارے رسول نے کیا حال ہے تیرا؟ اس آزاد شدہ قیدی نے عرض کیا کہ بیشک میں مسلمان ہوں تو فرمایا پیارے رسول نے اگر تو کہتا ہے اس بات کو

وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ

اس حالت میں جب تو مالک تھا اپنے معاملے کا تو کامیاب پاتا پوری پوری کامیابی حضرت راوی نے فرمایا کہ فدیہ میں دیدیا اس نو مسلم کو

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذِيْنَ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفٌ۔ (رواہ مسلم)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان دو مسلمانوں کے جنہیں قید کرلیا تھا بنی ثقیف نے۔

(۳۸۲۹) حدیث شریف: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ

ترجمہ: جب بھیجے مکے والوں نے فدیے اپنے قیدیوں کے بارے میں تو بھیجا شہزادیٔ رسول حضرت زینب نے فدیہ

اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ

حضرت ابو العاص کے بارے میں مال کا اور بھیجا حضرت زینب نے اس مال میں اپنا وہ ہار بھی جو تھا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے پاس

اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کہ دیا تھا حضرت خدیجہ نے حضرت زینب کو اس ہار کیساتھ حضرت ابو العاص کے نکاح میں پھر جب دیکھا اس ہار کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے

رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا

تو برسانے لگے اس ہار کی وجہ سے بہت آنسو۔ ور فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر تمہاری رائے ہو تو چھوڑ دو تم میری بیٹی کے شوہر ابو العاص قیدی کو

मैदाने हर्रा में फिर गुजर फ़रमाया उस पर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो पुकारा उसने प्यारे रसूल को कि या मौहम्मद या मोहम्मद! किस जुर्म में पकडा गया हूँ मैं? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अपने हलीफ वीन सकीव के जुर्म में तो रिहा फ़रमा दया उसको प्यारे रसूल ने और तशरीफ़ ले चले तो फिर पुकारा उसने या मौहम्मद! तो रहमत फ़रमाई उस पर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और प्यारे रसूल वापस तशरीफ लाये फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या हाल है तेरा? इस आज़ाद शुदा क़ैदी ने अर्ज़ किया कि बेशक मैं मुसलमान हूँ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अगर तू कहता है इस वात को इस हालत में जव तू मालिक था अपने मुआमले का तो कामयाब पाता पूरी पूरी कामयावी, हजरते रावी ने फरमाया कि फिदये में दे इस नो मुस्लिम को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उन दो मुसलमानों के जिन्हें कैद कर लिया था वनी सकीफ़ ने।

3829 हदीस शरीफ़– जव भेजे मक्के वालों ने फिदये अपने कैदियों के वारे में तो भेजा शहज़ादिये रसूल हज़रते जैनव ने फिदया हजरते अवुल आस के वारे में माल का और भेजा हजरते जैनव ने उस माल में अपना वो हार भी जो था उम्मुल मोमिनीन हज़रते खदीजा के पास कि दिया था हजरते ख़दीजा ने हजरते ज़ैनव को इस हार के साथ हजरते अवुल आस के निकाह में फिर जव देखा उस हार को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो वरसाने लगे उस हार की वजह से वहुत आंसू और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अगर तुम्हारी–

کافر مریں گے۔ جہنمی لوگ پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر ہوتے ہیں چونکہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے علم غیب سے انکی نقاب کشائی فرمائی ہے۔ جو بھی علم غیب نبوی کا منکر نظر پڑے سمجھ لو کہ دوزخی ہے۔

(۳۸۳۱) بدر کے ستر جنگی قیدیوں کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام سے مشاورت فرمائی تو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو فدیہ لیکر انہیں چھوڑ دینے کی رائے پیش کی کہ شاید کہ یہ یا انکی نسلیں آئندہ مسلمان ہو جائیں اور جو مال فدیہ میں ملیگا اس سے اسلامی کام کاج انجام دیئے جاسکیں گے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے یہ تھی کہ ان سکو تہ تیغ کر دیا جائے یہ سب کفار قیدی گردن گھنٹال ہیں۔ یہ بدلنے والے نہیں انکی مثال کتے کے دم کی سی ہے بارہ برس نلکاری میں رکھی جب نکلی جب ٹیڑھی نکلی۔ انکے قتل کرنے سے باقی ماندہ کفار کے حوصلے پست ہوں گے ہمتیں ٹوٹیں گی۔ انکے یہاں اداسی اور مایوسی کے بادل چھائیں گے انکے دل بجھ جائیں گے۔ کفر کا زور ٹوٹ جائیگا۔ تب حضرت جبریل امین نے یہ عرض کیا کہ تمام حضرات صحابہ کرام کے سامنے صدیقی رائے عالی اور فاروقی رائے گرامی رکھ دی جائے یہ حضرات صحابہ کرام ان دونوں میں سے جسکی رائے کو پسند کریں۔ انہیں اختیار ہے اگر ان بدر کے قیدیوں کو قتل کردیں تو خیر اور اگر انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیں تو اسکے عوض اگلے سال جنگ احد میں ستر صحابہ کرام شہید ہونگے۔ حضور صدیق اکبر حضور فاروق اعظم سے رائے لینا اور تمام صحابہ کرام کو اختیار دینا دونوں ہی درست ہیں۔ یہ اختیار دینا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا۔ حضرات صحابہ کرام کے ایمانی جذبات یہ تھے کہ ہمکو سال آئندہ جام شہادت کی سعادت منظور ہے ان قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام نے مال و دولت کی محبت میں فدیہ لینا قبول نہ فرمایا تھا بلکہ اپنی شہادت اور ان کفار قیدیوں کے ایمان لانے کی رغبت میں فدیہ لینا پسند و اختیار فرمایا تھا کہ یا تو یہ قیدی ہی مشرف بہ ایمان ہونگے یا پھر انکی نسلیں شرافت ایمانی سے مشرف ہوکر دین پاک کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم عمل ہونگی۔ حضرات صحابہ کرام کی یہ رائے ارادۂ الٰہی کے مطابق ہوئی اور رضائے الٰہی کے خلاف ہوئی۔ اسلئے انکے اس فیصلے پر عتاب ہوا۔ ارادے اور رضا میں بہت فرق ہے اسکو ایک مثال سے سمجھئے کہ سیدنا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کا گیہوں کا دانہ کھا لینا ارادۂ الٰہی کے مطابق تھا مگر رضائے الٰہی کے خلاف تھا۔ رضائے الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے حضرت آدم پر عتاب ہوا جس سے توبہ کرائی گئی۔ ارادۂ الٰہی کی مطابقت کی وجہ سے حضرت آدم کو زمین کی خلافت سے نوازا گیا۔ اسی طرح حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رضائے الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے عتاب ہوا اور عذاب سے ڈرایا ہوا اور ارادۂ الٰہی کی موافقت و مطابقت کا انجام یہ ہوا کہ یہ قیدی کفار مسلمان ہو گئے اور زریں اسلامی خدمات انجام دیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اسی طرح حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ عتاب الٰہی ناراضی کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اسمیں بہت سی حکمتیں اور مصالح ہوتے ہیں کبھی کسی بندے کو اختیار دیکر بھی عتاب فرمایا جا سکتا ہے اور عذاب سے بھی ڈرایا جاسکتا ہے کہ تم نے دوسری شق کیوں نہ اختیار کی۔ حق یہ ہے کہ یہ اختیار دینا بھی امتحان ہے۔

(۳۸۳۲) علامت بلوغ احتلام بھی ہے اور زیر ناف بالوں کا اگ آنا بھی۔ چونکہ یہ کفار قیدی قتل کے خوف سے احتلام کو چھپاتے تھے اسلئے موئے زیر ناف دیکھے گئے۔ تمام جوان اور بوڑھے گھاگ قیدی تو جہنم رسید کر دیئے گئے مگر وہ نوجوان بچے جنکے بالغ ہونے میں شبہ تھا انکی پوری طرح جانچ پڑتال کی گئی۔ سیدنا حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرفتاری کے وقت تو کافر تھے بعد مسلمان ہو گئے اور صحابیت کے اعزاز سے مشرف ہوئے۔ ایسے جنگی مواقع پر ضرورتاً جسم مستور دیکھا جاسکتا ہے۔

(۳۸۳۳) صلح حدیبیہ کے موقع پر جو صلح نامہ تحریر ہوا تھا اس صلح نامہ کے معرض وجود میں آنے سے پہلے مشرکین کے دو غلام مسلمان ہوکر دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ حالانکہ اس صلح نامہ میں ایک شرط یہ بھی مکتوب تھی کہ جو کافر مسلمان ہوکر خدمت نبوی میں حاضر ہوجائے اسے پیارے رسول ﷺ واپس فرمائیں گے۔ مگر یہ دونوں غلام قبل صلح نامہ ہی آگئے تھے تو وہ اس صلح نامہ کی شرط سے الگ تھے چونکہ صلح نامہ کا نفاذ انکے آنے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ مشرکین نے

فیض صحبت نے قلوب ایسے پاک کر دیے کہ انصار، مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں کہ مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ شان نزول۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں ایک بھوکا شخص آیا حضور انور ﷺ نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز موجود ہے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور انور ﷺ نے حضرات صحابہ کرام سے فرمایا جو اس بھوکے شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوگئے اور حضور انور ﷺ سے اجازت لیکر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بیوی سے دریافت کیا کیا کچھ ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے اپنے بیوی سے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر بھوکا ہی سلا دو اور جب مہمان کھانے کے لئے بیٹھے تو چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھالے یہ اسلئے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہل خانہ اسکے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں۔ چونکہ اسکو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا۔ اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ سب نے بھوکے رات گزاری۔ جب صبح ہوئی اور حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس کا نفس لالچ سے پاک و صاف رکھا گیا وہ بہت کامیاب ہے۔ جیسے تمام صحابہ کرام عموماً اور خصوصاً حضرات انصار۔ حضرات صحابہ کرام کی آپس کی جنگیں دنیاوی لالچ کی نہ تھیں بلکہ اختلاف رائے کی بنا پر تھیں۔

۱۰ حضرات

انصار و مہاجرین کے بعد جو بھی قیامت تک مسلمان آئیں گے اور ان کی دعاء ہوگی کہ ہمارے سینوں میں کینہ نہ پیدا ہو حضور انور ﷺ کے صحابۂ کرام کی طرف سے یہ جسکے دل میں کسی صحابی کی طرف سے کینہ و کدورت اور بغض ہو اور وہ ان کے لئے دعاء رحمت و استغفار نہ کرتا ہو تو وہ مومنوں کے اقسام سے خارج ہے۔

اس آیت کریمہ میں مومنوں کی تین قسمیں بیان فرمائی گئی ہے جیسے مہاجرین و انصار اور ان کے بعد والے قیامت تک کے مسلمان جو ان کے تابع ہوں۔ اور انکی طرف سے کوئی دل میں کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعاء رحمت و مغفرت کریں تو جو صحابۂ کرام سے کدورت رکھے وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا ہے کہ صحابہ کیلئے استغفار کریں مگر کرتے یہ ہیں کہ انھیں گالیاں دیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف اپنے لئے دعاء نہ کرے بلکہ اسلاف کرام کے لئے بھی دعاء کرنی چاہیے۔ حضرات صحابۂ کرام و اہل بیت اور بزرگان دین کے اعراس ختم نیاز و فاتحہ کرتا رہے کیونکہ یہ بھی دعاء رحمت ہے۔ لہٰذا نیاز و فاتحہ وغیرہ تمام مراسم اہلسنت اعلیٰ و افضل چیزیں ہیں۔ مومن کی پہچان ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام و اہل بیت سے عقیدت و محبت رکھے اور ان کے لئے دعاء رحمت و مغفرت کرے جسکے دل میں کسی بھی صحابی سے عداوت ہے وہ مومن نہیں۔ اس آیت کریمہ میں مومنوں کی یہ پہچان بتائی گئی ہے کہ وہ اہل بیت و صحابہ کے دعاء گو ہیں۔ **بالطاف لطیف جل مجدہٗ** ہم اہلسنت میں صحابہ و اہل بیت کی فاتحہ ہوتی ہے یہ بھی ہمارے مومن ہونے کی روشن دلیل ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۷۵ تا ۱۳۷۹)

تمام حضرت صحابہ کرام نے آپکا یہ فیصلہ مانا۔ سیدنا حضرت سلمان فارسی اور سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابتداءً تو اختلاف فرمایا مگر بعد میں وہ بھی فیصلۂ فاروقی کے قائل ہو گئے اور مان گئے۔

(۳۸۵۳) بعض لوگ زکوٰۃ، غنیمت، فَی کے مال پر ناجائز قبضہ کرتے ہیں اور اس میں بیجا تصرف کرتے ہیں اگر یہ حلال سمجھ کر کرتے ہیں تو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور اگر حرام سمجھ کر یہ کام کرتے ہیں تو فاسق ہیں تو دوزخ میں سزا کیلئے جائیں گے۔ اگرچہ تمام اموال اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ مگر اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے مال سے مراد وہ مال ہے جس کو راہ خدا میں خرچ کرنا چاہیے۔

(۳۸۵۴) غلول خیانت کو کہتے ہیں۔ خواہ مال غنیمت میں ہو یا دوسرے مال میں۔ غلول یعنی خیانت یہ بہت ہی بڑا اور برا پاپ

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ

نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آئے وہ قیامت کے دن کہ ہو اسکی گردن پر غلام جسکی چیخ ہو تو کہے یارسول اللہ مدد فرمایئے میری تو میں فرمادوں

لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہ نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا میں نے پیغام رسانی کا فریضہ انجام دیدیا تھا تجھ تک، نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آئے وہ قیامت کے دن

عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا

کہ ہو اسکی گردن پر کپڑے کہ لہرا رہے ہوں تو کہے یارسول اللہ مدد فرمایئے میری تو میں فرمادوں کہ نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا

قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

میں تبلیغ رسالت کر چکا تجھے، نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آئے وہ قیامت کے دن کہ ہو اسکی گردن پر سونا چاندی تو کہے یارسول اللہ

اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مدد فرمایئے میری تو میں فرمادوں کہ نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا میں دین کا پیغام پوری طرح پہونچا چکا تجھے۔

(۳۸۵۵) حدیث شریف: اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا

ترجمہ: تحفہ پیش کیا ایک صحابی نے پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک غلام کہا جاتا تھا اسکو مدعم تو اس دوران کہ مدعم سامان اُتار رہا تھا

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ

پیارے رسول اللہ ﷺ کا اچانک پہونچ گیا اس کو تیر غائبانہ تو قتل کر دیا اس تیر نے مدعم غلام کو تو کہا لوگوں نے کہ مبارک ہو اس کیلئے جنت ہے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ

تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہرگز نہیں، اسکی قسم جسکے دست قدرت میں میری جان ہے بیشک جو چادر کہ لی تھی اس نے خیبر کے دن

مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ

مال غنیمت میں سے کہ نہیں پہونچی تھی اس چادر کو تقسیم کہ بھڑکا رہی ہے اس مدعم پر آگ کو پھر جب سنا اس کو لوگوں نے تو آیا ایک شخص ایک تسمہ لیکر

रसूलल्लाह मदद फ़रमाईये मेरी तो मैं फ़रमा दूँ कि नहीं मालिक हूँ मैं तेरे लिये किसी चीज का मैं तब्लीग फ़रमा चुका तुझको कि न पाऊँ मैं किसी को तुममें से कि आये वो क़यामत के दिन कि हो उसकी गर्दन पर गुलाम जिसकी चीख हो तो कहे या रसूलल्लाह मदद फ़रमाईये मेरी तो मैं फ़रमा दूँ कि नहीं मालिक हूँ मैं तेरे लिये किसी चीज़ का मैंने पैगाम रसानी का फरीज़ा अंजाम दे दिया था तुझ तक, न पाऊँ मैं किसी को तुममें से कि आये वो क़यामत के दिन कि हो उसकी गर्दन पर कपड़े कि लहरा रहे हों तो कहे या रसूलल्लाह मदद फ़रमाइये मेरी तो मैं फ़रमा दूँ नहीं मालिक हूँ मैं तेरे लिये किसी चीज़ का मैं तब्लीगे रिसालत कर चुका तुझे, न पाऊँ मैं किसी को तुममें से कि आये वो क़यामत के दिन कि हो उसकी गर्दन पर सोना चांदी तो कहे या रसूलल्लाह मदद फ़रमाइये मेरी तो मैं फ़रमा दूँ कि नहीं मालिक हूँ मैं तेरे लिये किसी चीज़ का मैं दीन का पैगाम पूरी तरह पहुचा चुका तुझे।

3855 हदीस शरीफ़– तोहफ़ा पेश किया एक सहाबी ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये एक गुलाम कहा जाता था उसको मिदअम तो इस दौरान कि मिदअम सामान उतार रहा था प्यारे रसूल का अचानक पहुंच गया उसको तीर गायेबाना तो क़त्ल कर दिया उस तीर ने मिदअम गुलाम को तो कहा लोगों ने कि मुबारक हो उसके लिये जन्नत है तब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हरगिज नहीं उसकी क़सम जिसके दस्ते क़ुदरत में मेरी जान है बेशक जो चादर कि ली थी उसने ख़ैबर के

وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِیْ لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّیَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ

اور واپس کر دو انکو انکا وہ ہار تو سب نے عرض کیا ہاں اور پیارے نبی ﷺ نے مضبوط عہد لیا اس پر کہ خالی کر دیں زینب کے راستے کو پیارے نبی کیلئے

وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ

اور بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید ابن حارثہ اور ایک شخص کو انصار میں سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ تم دونوں رہنا بطن۔

يَاجِجٍ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا تَاْتِيَا بِهَا۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

یاجج میں یہاں تک کہ گزریں تم پر زینب تو ساتھ لے لینا انکو لے آنا تم دونوں انکو۔

(۳۸۳۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ قَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ فرمایا عقبہ ابن ابی معیط کے قتل کا تو بولا عقبہ

مَنْ لِّلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ۔ (رواہ ابوداؤد)

کون ہوگا بچوں کا فرمایا پیارے رسول نے آگ ہوگی۔

(۳۸۳۱) حدیث شریف: اَنَّ جِبْرِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ

ترجمہ: بیشک حضرت جبریل حاضر ہوئے بارگاہ نبوی میں تو عرض کیا حضرت جبریل نے پیارے نبی سے کہ آپ اختیار عنایت فرمائیں انکو

يَعْنِیْ اَصْحَابَكَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ الْقَتْلَ وَالْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِّثْلُهُمْ

یعنی اپنے اصحاب پاک کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں قتل کا فدیے کا اس شرط پر کہ قتل کئے جائیں گے ان میں سے آئندہ سال انکی برابر

قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا۔ (رواہ الترمذی)

حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ فدیہ چاہیے اور شہید کئے جائیں ہم میں سے۔

(۳۸۳۲) حدیث شریف: عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِیِّ قَالَ كُنْتُ سَبْیِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا

ترجمہ: حضرت عطیہ قرظی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں تھی قیدیوں میں سے بنی قریظہ کی تو حاضر کئے گئے ہم

राय हो तो छोड़ दो तुम मेरी बेटी के शौहर अबुल आस कैदी को और वापस कर दो उनको उनका वो हार तो सबने अर्ज़ किया हाँ और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मजबूत अहद लिया इस पर कि ख़ाली कर दें ज़ैनब के रास्ते को प्यारे नबी के लिये और भेजा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते ज़ैद इब्ने हारसा और एक शख़्स को अंसार में से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम दोनों रहना बतने नाहज में यहाँ तक कि गुज़रें तुम पर ज़ैनब तो साथ ले लेना उनको ले आना तुम दोनों उनको।

3830 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इरादा फ़रमाया उक्बा इब्ने अबी मुईत के क़त्ल का तो बोला उक्बा कौन होगा बच्चों का? फ़रमाया प्यारे रसूल ने आग होगी।

3831 हदीस शरीफ़:– बेशक हजरते जिब्राईल हाज़िर हुये बारगाहे नबवी में तो अर्ज़ किया हजरते जिब्राईल ने प्यारे नबी से कि इख़्तेयार इनायत फ़रमायें उनको यानि अपने अस्हाबे पाक को बदर के क़ैदियों के बारे में क़त्ल के फ़िदये का इस शर्त पर कि क़त्ल किये जायेंगे उनमें से आइन्दा साल उनकी बराबर, हजराते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि फ़िदया चाहिये और शहीद किये जायें हममें से।

3832 हदीस शरीफ़:– हज़रते अतिया कुरज़ी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं थी क़ैदियों में से बनी कुरैज़ा के तो हाज़िर किये गये हम प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मुआयना फ़रमाते थे हज़राते सहाबा ए किराम तो

ایک تحریر بارگاہ پر نور میں بھیجی کہ یہ غلام دل سے مسلمان نہیں ہوئے ہیں صرف غلامی سے نکل جانے کی خاطر انہوں نے قبول اسلام کا ڈھونگ رچایا ہے اور آپکی بارگاہ بیکس پناہ میں پناہ لی ہے۔ یہ دل سے اب بھی کافر ہیں۔ لہذا آپ ان بھگوڑوں کو ہمیں واپس فرما دیں۔ بعض حضرات صحابہ کرام نے ظاہری صورت حال کا خیال فرما کر کفار کی اس تحریر کی تائید فرمائی کہ ظاہر میں یہی ہے کہ دونوں غلام آزادی کے خاطر ہی یہاں آئے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ ان حضرات صحابہ کرام پر ناراض ہوئے کیونکہ ان حضرات نے محض اپنے خیال سے حکم شرعی کے خلاف رائے دی اور مسلمان ہو جانے والوں پر بلا دلیل شک وشبہ کیا اور ان دونوں غلاموں کے اخلاص کا خواہ مخواہ انکار فرمایا۔ بنا ثبوت شرعی مشرکوں کی تائید فرما دی۔ یہ تین واضح اسباب تھے جنکی وجہ سے پیارے رسول ﷺ ناراض ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ نے مشرکین کی تحریر لانے والے نامہ بروں سے انتہائی سخت لہجے میں فرمایا روئے سخن ان نامہ بروں اور ان مشرکوں کی طرف سے جنہوں نے تحریر بھیجی تھی کہ اے گروہ قریش! تم خود تو کافر ہو ہی تم مسلمانوں کو بھی مرتد کرنے کی بدترین کوشش وفکر میں رہتے ہو تمہاری اس بری سوچ، فکر بد، مذموم کوشش کا انجام ومآل یہ ہوگا کہ ایک دن تم پر مسلمانوں کا راج ہوگا پھر تم کو بھی مسلمان ہونا پڑے گا۔ کفار عرب جزیہ (ٹیکس) نہیں دے سکتے انکے لئے قبول اسلام ہے یا پھر تلوار۔ کفار عرب کو وطن چھوڑ دینے کی اجازت ہے کہ وہ ملک عرب سے بھاگ جائیں۔ ملک عرب میں رہ کر تو انہیں قبول اسلام یا قبول تلوار دو فارمولوں میں سے ایک کو اپنانا ہی ہوگا۔ یہ دین قبول کرنے میں زبردستی نہیں ہے چونکہ ملک عرب سے بھاگنے کی انہیں اجازت ہے۔ کافر غلام مسلمان ہو کر دار الحرب سے دار الاسلام آجائے تو وہ غلام آزاد ہوگا۔ کسی کلمہ گو پر بلا دلیل شرعی منافقت کا شبہ کرنا جائز نہیں البتہ اگر علامت کفر ونفاق موجود ہوں تو انہیں کافر ومنافق کہنا درست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے منافقین کو جھوٹا اور منافق فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جب آئے آپکی بارگاہ میں منافقین تو کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ ضرور رسول ہیں اللہ کے اور اللہ جانتا ہے بیشک آپ ضرور رسول ہیں اسکے اور اللہ گواہی دیتا ہے، بیشک منافقین ضرور جھوٹے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۹۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔

ہیں۔ اے پیارے نبی یہ منافقین آپ کی بارگاہ میں جو گواہی دیتے ہیں تو اپنے ضمیر کے خلاف دیتے ہیں ان کے دلوں میں کچھ اور ہے اور زبانوں پر کچھ اور ہے۔ یہ اوپر سے آپ کے دکھائی پڑتے ہیں اندر سے کسی اور کے ہیں۔ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں ہے یہ جو کچھ کہتے ہیں اسکے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔

نفاق سے حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں آنا گناہ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی یہ حاضری عیوب میں گنا دی۔ کفار کا حضور انور ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھنا گناہ ہے۔ ایمان کے ساتھ حضور انور ﷺ کی بارگاہ کی حاضری اور انہیں دیکھنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے جو مومن کو صحابی کا شرف عطا فرماتی ہے۔ عمل ایک بارگاہ رسالت کی حاضری مگر نیت کے بدل جانے سے احکام بدل گئے۔ منافق کے منہ سے جو بات نکلی ہے حقیقت میں وہی حق ہے۔ یہ تمام منافقین جھوٹے ہیں گواہی وہ ہے جو دل سے دی جائے۔ بارگاہ نبی ایسی نازک ہے کہ انسان کبھی سچی بات کہتا ہے مگر جھوٹا ہوتا ہے۔ وہاں صرف زبان نہیں بلکہ دل دیکھے جاتے ہیں۔ وہاں زبان سے شیخی بگھارنے کی ڈینگیں مارنے کی ضرورت نہیں۔ آج بھی منافقین مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے حضور انور ﷺ کی رسالت کی گواہی دینے کا ڈھونگ رچاتے ہیں مگر ان کے دل عظمت رسول سے خالی ہیں تعظیم نبی سے انہیں کڑھن ہے درود وسلام سے انہیں جلن ہے۔ عشاق مصطفیٰ سے انہیں چبھن ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۹۸)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے منکرین زکوٰۃ پر جہاد فرمایا اور منکرین تقدیر کو کافر فرمایا جبکہ دونوں کلمہ گو تھے دیکھنا یہ پڑتا ہے کہ کلمہ گوئی حقیقی ہے کہ نمائشی۔

وہ کلمہ گو تھے جو آل نبی کو قتل کیا
وہ کلمہ گوئی حقیقی بھی تھی سوال ہے یہ

(۳۸۳۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت

عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَکَانُوا یَنْظُرُوْنَ فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ یُنْبِتْ لَمْ یُقْتَلْ

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو معائنہ فرماتے تھے حضرات صحابہ کرام تو جسکے اُگ آتے تھے بال تو قتل کر دیا جاتا تھا اور جسکے نہ اُگے ہوتے بال تو وہ قتل نہ کیا جاتا

فَکَشَفُوا عَانَتِیْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُوْ فِی السَّبْیِ. (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی)

چنانچہ کھولا گیا میرا بھی زیر ناف بدن تو پایا اس جگہ کو کہ نہیں اُگے ہیں تو رکھ دیا مجھے بھی قیدیوں میں۔

(۳۸۳۳) حدیث شریف: خَرَجَ عَبْدَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِیْ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ

ترجمہ: آئے دو غلام پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے

فَکَتَبَ اِلَیْهِ مَوَالِیْهِمْ قَالُوْا یَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَاخَرَجُوا اِلَیْكَ رَغْبَةً فِیْ دِیْنِكَ وَ اِنَّمَا خَرَجُوْا

تو لکھا پیارے رسول کو انکے مالکوں نے کہا انہوں نے یا محمد اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں حاضر ہوتے آپکی بارگاہ میں آپکے دین میں رغبت کی وجہ سے وہ تو بس گئے ہیں

هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ اِلَیْهِمْ

غلامیت سے بھاگنے کے بطور تو عرض کیا کچھ حضرات نے یارسول اللہ وہ سچ بول رہے ہیں آپ لوٹا دیجئے غلاموں کو انکے مالکوں کی طرف

فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ مَااُرَاکُمْ تَنْتَهُوْنَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ مَنْ یَّضْرِبُ

تو ناراض ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ اور ارشاد فرمایا کہ نہیں دیکھتا میں تم کو کہ تم باز رہو گے اے گروہ قریش یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ انکو جو مارے گا

رِقَابَکُمْ عَلٰی هٰذَا وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ. (رواہ ابوداؤد)

تمہاری گردنوں کو اس دین پر اور انکار فرمادیا ان غلاموں کو واپس فرمانے سے اور فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ کے۔

(۳۸۳۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی بَنِیْ جُذَیْمَةَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا پیارے نبی ﷺ نے حضرت خالد ابن ولید کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف

فَدَعَاهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُحْسِنُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا

کہ دعوت دیں انکو اسلام کی تو قبیلۂ بنی جزیمہ والے اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے تو کہنے لگے کہ ہم دین سے نکل گئے ہم دین سے نکل گئے

जिसके उग आते थे बाल तो क़त्ल कर दिया जाता था और जिसके न उगे होते बाल तो वो क़त्ल न किया जाता चुनांचे खोला गया मेरा भी ज़ेरे नाफ बदन तो पाया उस जगह को कि नहीं उगे हैं बाल तो रख दिया मुझे भी कैदियों में।

3833 हदीस शरीफ़:– आये दो गुलाम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में यानि हुदैबिया के दिन सुलह से पहले तो लिखा प्यारे रसूल को उनके मालिकों ने कहा उन्होंने या मौहम्मद! अल्लाह तआला की क़सम नहीं हाजिर होते आपकी बारगाह में आपके दीन में रगबत की वजह से वो तो बस गये हैं गुलामियत से भागने के बतौर तो अर्ज किया कुछ हजरात ने या रसूलल्लाह वो सच बोल रहे हैं आप लौटा दीजिये गुलामों को उनके मालिकों की तरफ़, तो नाराज़ हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और इरशाद फ़रमाया कि नहीं देता मैं तुमको कि तुम बाज़ रहोगे ऐ गिरोह कुरैश! यहाँ तक कि भेजेगा अल्लाह तआला उनको जो मारेगा तुम्हारी गर्दनों को इस दीन पर और इंकार फ़रमादिया इन गुलामों को वापस फ़रमाने से और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यह आजाद कर्दा हैं अल्लाह तआल के।

3834 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हजरते खालिद इब्ने वलीद को कबीला ए बनी जुजैमा की तरफ कि दावत दें उनको इस्लाम की तो कबीला ए बनी जुज़ैमा वाले अच्छी तरह न कह सके कि हम इस्लाम लाये तो कहने लगे कि हम दीन से निकल गये दीन से निकल गये तो क़त्ल करने लगे और बंदी बनाने लगे हजरते खालिद और

خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبیلہ بنی جزیمہ کی طرف روانہ فرمایا کہ وہ انہیں اسلام کی دعوت دیں قبول کریں تو فبہا اور اگر دعوت اسلام قبول نہ کریں تو ان پر جہاد فرمائیں۔ انہوں نے دعوت اسلام قبول کی مگر انکے الفاظ کچھ ایسے تھے کہ حضرت خالد نے انکا مطلب یہ سمجھا کہ ہم دین اسلام سے نکلے ہی رہیں گے۔ مسلمان نہ ہوں گے حالانکہ قبیلہ بنی جزیمہ کا ان الفاظ سے مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے پرانے دھرم سے نکل چکے ہیں اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور ہم نے آپکی دعوت تہ دل سے قبول کر لی ہے۔ اس اجتہادی غلطی کی وجہ سے حضرت خالد نے اس وقت بعض کو قتل فرمادیا اور بعض کو بندی بنالیا کہ انہیں بعد میں تہ تیغ کر دیا جائیگا یا غلام بنالیا جائیگا چونکہ یہ حاکم وقت کو اختیار ہوتا ہے کہ فوراً قتل کر دے یا کچھ بعد میں۔ آپ نے ان قیدیوں کو غازیان اسلام میں تقسیم فرمادیا تا کہ انہیں قتل تک اپنے کسٹڈی میں رکھیں۔ پھر ایک دن سیدنا حضرت خالد نے حکم صادر فرمایا کہ تمام غازیان اسلام اپنے اپنے پاس محفوظ قیدیوں کو قتل کر دیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بھی قتل نہ کیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہ بھی اپنی کسٹڈی میں رہنے والے قیدیوں کو قتل نہ کریں چونکہ یہ لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت خالد اور حضرت عبداللہ ابن عمر دونوں مجتہد صحابی ہیں اور دونوں مجتہدوں کے اجتہاد میں زمین و آسمان کا انتر ہے ایک ہی لفظ صبانا حضرت خالد نے دلیل کفر سمجھا اور حضرت عبداللہ ابن عمر نے دلیل اسلام سمجھا۔ یہ دونوں مجتہدین اپنے اپنے خیال میں سچے ہیں۔ مگر حضرت عبداللہ ابن عمر حق پر ہیں اور حضرت خالد سے خطاء اجتہادی سرزد ہوئی۔ حضرت خالد نے ان قبیلہ بنی جزیمہ کے افراد کے بارےمیں خطا آمیز رائے قائم فرمائی اور انہیں قتل بھی فرمایا اور قید بھی فرمایا اور قیدیوں کو قتل کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا۔ حضرت خالد نے یہ خطاء اجتہادی فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ حضرت خالد کے اس فعل سے راضی تو نہ ہوئے مگر حضرت خالد کو نہ تو دیت خون بہا کا حکم فرمایا اور نہ ہی توبہ کا حکم نافذ فرمایا اگر چہ خطاء اجتہادی کی بنا پر قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوا اور قید و بند کی صعوبتیں ان نو مسلموں کو اٹھانا پڑیں۔ اس واقعہ سے اس سچائی کا یقین واضح ہے کہ اگر مجتہد سے اجتہاد میں بڑی بھاری غلطی ہو جائے یہاں تک کہ قتل بھی واقع ہو جائیں تب بھی وہ مجتہد قابل مواخذہ نہیں ہے۔ یہ بات سمجھ لینے کے بعد یہ بات بآسانی دلوں کی دنیا میں جا گزیں ہوگی کہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ، سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان جو اختلاف ہوا وہ اجتہادی اختلاف تھا نفسانی اختلاف تھا انکی بنیاد بھی خلوص وللٰہیت پر تھی۔ تحقیقی اختلاف تھا کوئی کسی کا ذاتی دشمن نہ تھا۔ اجتہادی تحقیقی رائے کے اختلاف سے وہ سب کچھ ہوا جو ہر ذی شعور کو معلوم ہے۔ ہم کسی کی بارگاہ میں گستاخی نہیں کر سکتے کسی کو مجرم یا قاتل یا فسادی نہیں کہہ سکتے۔ اگر کوئی اس قسم کی بکواس کرتا ہے تو وہ ایمان کا دیوالیہ ہے یا پھر گمراہ ہے اسے کسی نے بہکا دیا بھٹکا دیا ہے۔ مجتہد کو خطاء اجتہادی پر گناہ نہیں ہوتا بلکہ ثواب ملتا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان تو یہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ نرم دل ہیں آپس میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۲۴) سنی مسلمان ان سچائیوں کو نظر میں رکھیں اور دشمنان صحابہ کے کسی مکر و فریب کا شکار ہو کر کسی بھی صحابی کی بارگاہ میں گستاخی کر کے درپردہ بارگاہ رسالت کے گستاخ نہ بنیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میرے تمام صحابہ تاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی پیروی کروگے منزل مقصود پا جاؤ گے (مشکوٰۃ شریف)

(۳۸۳۵) امن وامان یہ ضد ہیں خوف و جنگ کی۔ چنانچہ جب جنگ نہ ہو تو اسے زمانہ امن کہتے ہیں اور اگر جنگ کا میدان گرم ہو تو اس زمانے کو زمانہ جنگ کہتے ہیں۔ امان کی بہت سی صورتیں ہیں۔ (۱) مستامن کہ جو کافر دارالحرب سے ہمارے ملک میں چند روز کے لئے ہماری اجازت سے آئے اسے امان دینا (۲) زمانہ جنگ میں کسی کافر کو کسی اسلامی جنگی مصلحت سے امان دینا (۳) ذمی کافر کو دائمی امان دینا (۴) جس کافر قوم سے ہماری صلح و معاہدہ ہو گیا ہے اسے زمانہ صلح میں امان دینا (۵) کافروں کا قاصد و ایلچی ہمارے ہاں پیغام رسانی کیلئے آئے اور اسے امان دینا۔ اس باب میں کفار کو امان دینا مراد ہے۔ سیدتنا حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیارے نبی ﷺ کے چچا ابو طالب کی بیٹی ہیں اور سیدنا حضرت مولا

فَجَعَلَ يَقْتُلُ وَيَاسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ اَمَرَ

تو قتل کرنے لگے اور بندی بنانے لگے حضرت خالد اور عطا فرمایا حضرت خالد نے ہم میں سے ہر ایک کو اسکا قیدی یہاں تک کہ جب ہوا ایک دن کہ حکم فرمایا

خَالِدٌ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ

حضرت خالد نے یہ کہ قتل کر دے ہم میں کا اپنا قیدی تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں قتل کروں گا میں اپنے قیدی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے ساتھیوں میں سے

اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ

اپنے اپنے قیدی کو یہاں تک کہ ہم حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کے دربار میں تو ذکر کیا ہم نے اس واقعہ کا تو اُٹھایا پیارے نبی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ. (رواه البخاری)

پھر فرمایا دو مرتبہ اے اللہ تعالیٰ میں برأت ظاہر فرماتا ہوں تیری بارگاہ میں اس سے جو کیا ہے خالد نے۔

﴿بَابُ الْاَمَانِ ترجمہ: امن دینے کا باب﴾

(۳۸۳۵) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ام ہانی بنت ابوطالب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوئی پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں

عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ

فتح مکہ شریف کے سال تو پایا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ پیارے نبی کی شہزادی آڑ کئے ہوئے ہیں پیارے رسول کی

بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ

ایک کپڑے سے تو میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا پیارے رسول نے یہ کون ہیں تو میں نے عرض کیا میں ہوں ام ہانی ابوطالب کی بیٹی تو فرمایا پیارے رسول نے

مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا

خوش آمدید ام ہانی پھر جب فارغ ہوئے پیارے رسول اپنے غسل شریف سے تو کھڑے ہوئے پھر نماز ادا فرمائی آٹھ رکعات کہ لپٹے ہوئے تھے پیارے رسول

औत अता फ़रमाया हज़रते खालिद ने हममें से हर एक को उसका कैदी यहाँ तक कि जब हुआ एक दिन कि हुक्म फ़रमाया हज़रते खालिद ने यह कि क़त्ल कर दे हममें का अपना कैदी तो मैंने कहा अल्लाह तआला की क़सम नहीं क़त्ल करूँगा मैं अपने कैदी को और न क़त्ल करेगा कोई शख़्स मेरे साथियों में से अपने अपने कैदी को यहाँ तक कि हम हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में जिक्र किया हमने इस वाकय का तो उठाया प्यारे नबी ने अपने दोनों हाथों को फिर फ़रमाया दो मर्तबा ऐ अल्लाह तआला! मैं बराअत जाहिर फरमाता हूँ तेरी बारगाह में उससे जो किया है खालिद ने।

(210) अमन देने का बाब

3835 हदीस शरीफ़– हजरते उम्मे हानी बिन्ते अबू तालिब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में फ़तहे मक्का शरीफ के साल तो पाया मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि गुस्ल फ़रमा रहे हैं और हज़रते फ़ातेमा प्यारे नबी की शहजादी आढ किये हुये हैं प्यारे रसूल की एक कपड़े से तो मैंने सलाम अर्ज़ किया तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कौन हैं? तो मैंने अर्ज़ किया मैं हूँ उम्मे हानी, अबू तालिब की बेटी, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने खुशआमदीद उम्मे हानी, फिर जब फ़ारिग हुये प्यारे रसूल अपने गुस्ल शरीफ़ से तो खड़े हुये फिर नमाज़ अदा फ़रमाई 8 रकात कि लिपटे हुये थे प्यारे

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی ہمشیرہ صاحبہ ہیں اور پیارے نبی ﷺ کی چچا زاد بہن ہیں۔ انہیں کے گھر سے پیارے نبی ﷺ معراج شریف میں تشریف لے گئے تھے۔

وہ ام ہانی کے گھر سے چل کر خدا ہی جانے کہاں پہ پہونچے
جہاں نہ وہم وگمان پہونچیں ہمارے آقا وہاں پہ پہونچے

حضرت ام ہانی فتح مکہ کے دن ایمان کی دولت سے مشرف ہوئیں۔ پیارے نبی ﷺ خاص فتح مکہ شریف کے دن جب سب کو امان دیکر فارغ ہوئے تو تہبند باندھ کر غسل فرما رہے تھے اور پیارے نبی ﷺ کی آڑ بھی ایک کپڑے سے کی جا رہی تھی کہ کپڑا دیوار کا کام دے۔ غسل خانے میں بھی تہبند باندھ کر نہانا چاہیے۔ ننگے ہو کر نہیں نہانا چاہیے جو شخص کہ تہبند باندھ کر غسل کر رہا ہو اسے سلام کرنا جائز ہے البتہ ننگے نہانے والے کو سلام نہ کرے کیونکہ ننگا آدمی سلام کا جواب نہیں دے سکتا۔ پیشاب یا پاخانہ استنجاء کرنے والے کو سلام کرنا منع ہے کیونکہ وہ ننگا ہے۔ غسل کی حالت میں کلام کر سکتے ہیں۔ وضو کرتے ہوئے دنیاوی کلام، سلام، جواب سلام سب منع ہیں۔ صرف دعائیں پڑھے۔ ہر غسل کا یہی حکم ہے خواہ غسل جنابت ہو یا اور کوئی غسل۔ بحالت غسل بھی آنے والے پیارے کی آمد پر خوشی کو ظاہر کرنے والے کلمات کہنا بھی سنت ہے۔ ہبیرہ حضرت ام ہانی کا شوہر تھا۔ بعد میں جدائی بھی ہو گئی تھی۔ ابن ہبیرہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص یا تو میرے شکم سے ہے یا ہبیرہ کی دوسری بیوی کے پیٹ سے۔ میں نے اس بیٹے کو امان دیدی ہے مگر حضرت علی انکی تلاش میں ہیں کہ اسے قتل کر دیں۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ غسل شریف حضرت ام ہانی کے گھر پر تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے ہبیرہ کے بیٹے کو امان دی کہ حضرت ام ہانی امان دے چکی تھیں۔

(۳۸۳۶) ان دونوں کے نام عبد اللہ ابن ابی ربیعہ اور حارث ابن ہشام ہیں۔ دونوں مخزومی ہیں۔ حضرت ام ہانی نے ہبیرہ کے بیٹے اور اپنے مذکورہ دونوں دیوروں کو امان دیدی تھی پیارے رسول ﷺ نے بھی اس امان کو برقرار رکھا۔

(۳۸۳۷) ایک مسلمان عورت قوم کفار کو امان میں لے سکتی ہے۔ اسکا کسی کافر قوم سے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں نے تم کو امان دی۔ اور اس قوم کفار کو امان مل جائیگی۔ اور تمام مسلمانوں کو اس امان کو ماننا پڑیگا چنانچہ پیارے نبی ﷺ کی بڑی صاحبزادی سیدتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر سیدنا حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکے زمانہ کفر میں امان دیدی اور حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے اور دو دیوروں کو امان دیدی اور اس امان کو تمام غازیان اسلام نے مانا۔ اور اس امان کو توڑا نہ جائیگا۔ ایک مسلمان عورت کا کسی کافر کو امن دینا تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرنا ہے کہ اب سب مسلمان اسے امان دیں اور امان نہ توڑیں۔

(۳۸۳۸) بدعہد کو بھرے محشر میں رسوا کرنے کیلئے اسے بدعہدی کا جھنڈا دیا جائیگا تا کہ تمام اہل محشر جان لیں پہچان لیں کہ یہ شخص بدعہد ہے۔ قیامت میں مسلمانوں کے خفیہ عیوب تو ظاہر نہ کئے جائیں گے اور جو پاپ اس نے خود اعلانیہ کئے ہیں ان اعلانیہ گناہوں کا اعلان ہوگا۔ لہٰذا یہ حدیث شریف گناہگاروں کی پردہ پوشی کے خلاف نہیں ہے۔

(۳۸۳۹) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں کفار روم سے کچھ دنوں کیلئے عارضی صلح فرمائی تھی کہ فلاں تاریخ تک ہم تم سے جنگ نہ کریں گے۔ جب مدت صلح ختم ہونے سے قریب ہوئی تو آپ اسلامی لشکر جرار لیکر ملک شام سے ملک روم کی طرف روانہ ہو گئے اور آپکا عزم پاک یہ تھا کہ صلح کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی رومیوں کی سرحدوں تک پہونچ جایا جائے اور معاہدہ کی مدت ختم ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا جائے۔ اس دوران سیدنا حضرت عمرو ابن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا کہ اے جماعت صحابہ! آپ کی شان کے یہ بھی خلاف ہے کہ مدت صلح ومعاہدہ ختم ہونے سے پہلے ان کفار روم کی طرف کوچ کیا جائے اور انکی سرحدوں پر افواج کا جمع کرنا حالانکہ رومی کفار کی طرف سے اس قسم کی کوئی تیاری نہیں ہے انکا حملہ کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے آپ اندرون میعاد معاہدہ کفار کی سرحدوں پر جانے کو بھی بدعہدی ہی خیال فرماتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے حضرت عمرو ابن عبسہ سے اس فتوی کی دلیل دریافت فرمائی تو آپ نے پیارے نبی ﷺ کی پیاری حدیث شریف سنائی۔ حضرت امیر معاویہ فرمان نبوی سنتے ہی اپنے لشکر جرار کے ساتھ واپس ہو گئے۔ یہ

فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ اِنْصَرَفَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ اِبْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّہٗ

ایک کپڑے میں پھر جب فارغ ہوگئے پیارے رسول تو عرض کیا میں نے یارسول اللہ خیال فرمارہے ہیں میری ماں کے نورِ نظر حضرت علی

قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُہٗ فُلَانَ ابْنَ ھُبَیْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَجَرْنَا

بیشک وہ قتل فرمانے والے ہیں اس شخص کو میں نے جس کو امان دیدی ہے ہبیرہ کے بیٹے فلاں کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے بھی امان دیدی ہے

مَنْ اَجَرْتِ یَااُمَّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ اُمُّ ھَانِیٍٔ وَذٰلِکَ ضُحیً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اس شخص کو جس کو امان دیدی ہے تم نے اے ام ہانی فرمایا حضرت ام ہانی نے اور یہ وقت چاشت تھا۔

(۳۸۳۶) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ

ترجمہ: حضرت ام ہانی بنت ابوطالب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ امان دی میں نے دو شخصوں کو اپنے دیوروں میں سے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَمَنَّا مَنْ اَمَنْتِ۔ (رواہ الترمذی)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم نے بھی امان دی اسکو جس کو تم نے امان دی۔

(۳۸۳۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک امان لے سکتی ہے پوری قوم کیلئے یعنی امان دے سکتا ہے مسلمانوں پر۔

(۳۸۳۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن حمق سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلٰی نَفْسِہٖ فَقَتَلَہٗ اُعْطِیَ لِوَآءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

جو شخص کہ امن دیدے کسی شخص کو اسکی جان پر پھر قتل کردے اسکو تو دیا جائے گا اسے بدعہدی کا جھنڈا روزِ قیامت۔

(۳۸۳۹) حدیث شریف: کَانَ بَیْنَ مُعٰوِیَۃَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَھْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِھِمْ

ترجمہ: تھا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ کے درمیان اور روم کے درمیان معاہدہ اور چلدیئے تھے حضرت امیر معاویہ انکے شہروں کی طرف

रसूल एक कपड़े में फिर जब फारिग हो गये प्यारे रसूल तो अर्ज किया मैंने या रसूलल्लाह! ख्याल फ़रमा रहे हैं मेरी.मां के नूरे नज़र हज़रते अली बेशक वो क़त्ल फ़रमाने वाले है उस शख़्स को कि मैंने जिसको अमान दे दी है हुबैरा के बेटे फ़लाँ को तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हमने भी अमान दे दी है उस शख़्स को जिसको अमान दे दी है तुमने ऐ उम्मे हानी! फ़रमाया हज़रते उम्मे हानी ने और यह वक़्त चाश्त था।

3836 हदीस शरीफ़:— हज़रते उम्मे हानी विन्ते अबू तालिब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अमान दी मैंने दो शख़्सों को अपने देवरों में से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हमने भी अमान दे दी उसको जिसको तुमने अमान दी।

3837 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक अमान ले सकती है पूरी क़ौम के लिये यानि अमान दे सकता है मुसलमानों पर।

3838 हदीस शरीफ़:— हज़रते अमर इब्ने हमिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जो शख़्स कि अमान दे दे किसी शख़्स को उसकी जान पर फिर क़त्ल कर दे उसको तो दिया जायेगा उसे बदऐहदी का झण्डा रोज़े क़यामत।

3839 हदीस शरीफ़— था अमीरुल मोमिनीन हजरते अमीरे मुआविया के दरमियान और रोम के दरमियान

ہے حضرت امیر معاویہ کا تقویٰ وطہارت اور دینداری و دین نوازی۔ یہ حکم بھی اس صورت میں ہے کہ جب کفار مسلمانوں پر حملے کی تیاری میں مصروف نہ ہوں اگر یہ بھنک مل جائے کہ وہ معاہدہ کے ذریعہ مہلت پاکر حملہ کی تیاری میں مصروف ہیں تو مدت صلح ختم ہونے سے پہلے ہی کفار کی سرحدوں پر پہونچ جانا اور مدت صلح ختم ہوتے ہی حملہ کردینا اور انہیں حملہ کرنے کا موقع نہ دینا ضروری ہے کہ اب بدعہدی کی ابتداء انکی طرف سے ہوگی نہ کہ ہماری طرف سے۔ اور اگر صلح کا معاہدہ توڑنے کی ضرورت پیش ہی آجائے تو حملہ کرنے سے بہت پہلے کفار کو اطلاع بھیج دی جائے کہ ہم مجبوراً اس معاہدہ کو توڑ رہے ہیں تم تیار ہو جاؤ۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اگر آپ کو خوف ہو کسی قوم سے دغابازی کا تو پھینک دیں آپ انکی طرف برابری کی بنیاد پر بیشک اللہ نہیں پسند فرماتا دغابازوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴۳) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ ۵۸ جب ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ یہ غدر کریں گے اور بدعہدی کریں گے تو پہلے انہیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے آگاہ کردو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے ہیں لہٰذا وہ عہد قابلِ اعتبار نہ رہا اس کی پابندی نہ کیجائے گی اور انہیں اطلاع دیدو کہ معاہدہ ختم ہوگیا اب فلاں تاریخ کو تم پر حملہ کیا جائے گا پھر حملہ کردو کہ سانپ کے کاٹنے سے پہلے اسکا سر کچل دو بغیر اطلاع دیئے حملہ کرنا جائز نہیں کہ یہ بدعہدی ہے:۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۳۳)

سیدنا حضرت امیر معاویہ نے ۵۰ھ میں ایک لشکر جرار بلاد روم میں سیدنا حضرت سفیان ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت و سربراہی میں بھیجا اور یزید پلید کو اس لشکر میں شامل ہونے کا حکم فرمایا تو یزید پلید حیلے بہانے بنا کر رک گیا اور یزید پلید کی حیلہ سازی دیکھ کر حضرت امیر معاویہ نے اسے اس لشکر میں بھیجا۔

سیدنا حضرت علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دوسرے لشکر کی قیادت سیدنا حضرت سفیان ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کیونکہ اس لشکر میں سیدنا حضرت ابن عمر، سیدنا حضرت ابن زبیر، سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر حضرات شامل تھے اور

سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لشکر میں امیر لشکر حضرت سفیان ابن عوف کو بنایا تھا اور اسی قول کو ترجیح بھی دی ہے۔ حضرت علامہ عینی کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

(ترجمہ) اور کہا گیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے ایک لشکر قسطنطیہ کی طرف حضرت سفیان ابن عوف کی معیت میں بھیجا جو بلاد روم میں داخل ہوا اور اس لشکر میں حضرت ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر، ابو ایوب انصاری شریک تھے اور اسی حصار کے زمانے میں حضرت ابو ایوب انصاری کا وصال ہوا، میں کہتا ہوں کہ یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ بیشک یہ بڑے بڑے صحابۂ کرام حضرت سفیان ابن عوف کی معیت میں تھے نہ کہ یزید بن معاویہ کے سرکردگی میں اسلئے کہ یزید نااہل تھا تو یہ کیسے ہوگا کہ یہ بڑے بڑے صحابۂ اس کی ماتحتی میں ہوں۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری شریف) آپ نے حضرت علامہ عینی کی بات بھی ملاحظہ فرمائی، اسی کو کہتے ہیں کہ "نہ ہوگا بانس اور نہ بجے گی بانسری" اس قول کی بنیاد پر تو یزید پلید کا ڈبہ ہی گول ہوگیا۔ ع

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

معلوم ہوا کہ یزید پلید اس معرکہ میں شریک ہی نہ تھا اور جب شریک ہی نہ تھا تو جنت میں سیٹ ریزرویشن ہوئی ہی نہیں اور اگر ہو بھی گیا ہوتا تو بدکاری کی وجہ سے کینسل ہو جاتا۔ اگر بالفرض یزید پلید اس لشکر میں گیا بھی تو کس ذوق وشوق سے گیا کس اخلاص سے گیا کس للہیت سے گیا؟ ہم سے نہیں تاریخ کی زبانی ملاحظہ فرمایئے:۔ اور ۵۰ھ میں حضرت معاویہ نے ایک لشکر بلاد روم میں حضرت سفیان بن عوف کی قیادت میں بھیجا اور اپنے بیٹے کو اس لشکر میں شامل ہونے کا حکم دیا تو یزید حیلے بہانے بنا کر رک گیا اس کے حیلے بہانے دیکھ کر حضرت امیر معاویہ نے اسے نہیں بھیجا، وہ لشکر آزمائش میں پڑ گیا اور اسے بیماری و قحط نے آلیا۔ یزید پلید بولا مجھے پرواہ نہیں کہ فرقدانہ (یہ ایک جگہ کا نام ہے) میں اس لشکر پر وبائیں آگئیں جبکہ میں ایک اونچی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوں اور ام کلثوم میری بغل میں ہے (ام کلثوم یہ عبد اللہ ابن عامر کی لڑکی اور یزید پلید کی بیوی تھی) جب یزید کی یہ باتیں حضرت معاویہ کو معلوم ہوئیں تو آپ

حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ

کہ معاہدہ پورا ہوتے ہی حملہ کر دیا جائے ان پر تو آئے ایک صحابی عربی گھوڑے پر یا ترکی گھوڑے پر اور وہ فرما رہے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر عہد پورا کیا جائے

لَاغَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعٰوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ

بدعہدی نہ کیجائے تو غور کیا حضرات صحابہ کرام نے تو وہ حضرت عمرو ابن عبسہ تھے تو دریافت فرمایا حضرت امیر معاویہ نے حضرت عمرو ابن عبسہ سے اس بارے میں

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ

تو فرمایا حضرت عمرو ابن عبسہ نے میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول جسکے ہو اسکے درمیان اور کسی قوم کے درمیان معاہدہ

فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ

تو وہ اس عہد کو نہ توڑے اور نہ عہد کو مضبوط کرنے کا مطالبہ کرے یہاں تک کہ گزر ے اسکی مدت یا خبر دیدے انکو برابری پر راوی نے فرمایا

فَرَجَعَ مُعٰوِيَةُ بِالنَّاسِ. (رواہ الترمذی وابوداؤد)

پھر واپس تشریف لے گئے حضرت امیر معاویہ حضرات صحابہ کرام کو لیکر۔

(۳۸۴۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَتْنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاَیْتُ

ترجمہ: حضرت ابو رافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا مجھے قریش نے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پھر جب میں نے دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَدًا

پیارے رسول اللہ ﷺ کو تو ڈالدیا گیا میرے دل میں اسلام تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں لوٹوں گا ان کفار قریش کی طرف کبھی

قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْاٰنَ

فرمایا پیارے رسول نے بیشک میں نہیں توڑتا عہد کو اور نہ روکتا ہوں قاصدوں کو اور لیکن تم واپس چلے جاؤ پھر اگر رہے تمہارے دل میں وہی جو تمہارے دل میں ہے اب

فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ. (رواہ ابوداؤد)

تو واپس آجانا حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ میں چلا گیا پھر میں حاضر آیا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو میں اعلانیہ مسلمان ہو گیا۔

मुआऐदा था और चल दिये थे हज़रते अमीरे मुआविया उनके शेहरों की तरफ कि मुआएदा पूरा होते ही हमला कर दिया जाये उन पर तो आये एक सहाबी अरबी घ्रोड़े पर या तुर्की घोड़े पर और फ़रमा रहे थे अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर एहद पूरा किया जाये बदऐहदी न की जाये तो गौर किया हज़राते सहाबा ने वो हज़रते अमर इब्ने हबसा थे तो दरयाफ्त फ़रमाया हजरते अमीरे मुआविया ने हजरते अमर इब्ने हबासा से इस बारे में तो फरमाया हजरते अमर इब्ने हबसा ने मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जिसके हो उसके दरमियान और किसी क़ौम के दरमियान मुआएदा तो वो इस अहद को न तोड़े और न अहद को मजबूत करने का मुतालबा करे यहाँ तक उसकी मुदत या ख़बर दे दे उनको बराबरी पर रावी ने फ़रमाया फिर वापस तशरीफ़ ले गये हज़रते मुआविया हज़राते सहाबा ए किराम को लेकर।

3840 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू राफे से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुझे कुरैश ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में फिर जब मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो डाल दिया गया मेरे दिल में इस्लाम तो मैंने अर्ज किया या रसूलुल्लाह तआला की क़सम नहीं लौटूंगा इन कुफ्फ़ार कुरैश की तरफ़ कभी फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक मैं नहीं तोड़ता एहद को और न रोकता हूँ कासिदों को और लेकिन तुम वापस चले जाओ फिर अगर रहे तुम्हारे दिल में वही जो तुम्हारे

نے قسم کھائی کہ اب میں یزید کو حضرت سفیان کے پاس ضرور بھیجوں گا تا کہ اسے بھی ان مصیبتوں کا کچھ حصہ ملے جس سے اسلامی لشکر دوچار ہے۔ (تاریخ کامل ابن اثیر) آپ نے دیکھا کہ یزید پلید سے حضرت معاویہ فرما رہے ہیں تو یہ نافرمان اپنے باپ کی نہیں مانتا، آخر کار یہ نہیں گیا اور لشکر اسلامی حضرت سفیان بن عوف کی قیادت میں روانہ ہو گیا۔ راستے میں لشکر میں بیماری پھیل گئی تو یہ ظالم اسلامی لشکر کا مذاق اُڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کیا پرواہ میں مسند پر ٹیک لگائے براجمان ہوں اور دنیا کے مزے لوٹ رہا ہوں اور بیگم صاحبہ در آغوش ہیں۔ وہ تو جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی ان گندی باتوں کا پتہ چلا تو حضرت امیر معاویہ نے قسم کھائی کہ اب تو ضرور بھیجوں گا۔ اب ہر مسلمان سوچے کہ یہ گیا یا دھکیلا گیا، یہ تو حضرت امیر معاویہ نے اپنی قسم پوری فرمائی جو یہ چلا گیا ورنہ یزید پلید اور جہاد؟ ع

مجھے دنیا دالو مجاہد نہ سمجھو میں آیا نہیں ہوں دھکیلا گیا ہوں

آپ نے یزید پلید کے جذبۂ جہاد کو ملاحظہ فرمالیا جو بادل ناخواستہ جہاد کیلئے دھکیل دیا گیا ہو کیا وہ بھی اس بشارت کا مستحق ہو سکتا ہے؟ یزیدی جی! شرم تک نہ آئی کہ ایسا پدا، نافرمان اور صحابۂ کرام کی مشکلات کا مذاق اُڑانے والا اور جہاد کا نام سنکر حیلے بہانے تلاش کرنے والا اسلامی لشکر کا سپہ سالار ہو سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا ایسا شخص تو مجاہدین اسلام کی صفوں میں شمار کرنے لائق بھی نہیں ہے۔ اسی جیسی عبارت تاریخ ابن خلدون عربی جلد ۳ صفحہ ۱۰ پر بھی موجود ہے۔ گویا کہ محدثین کرام کے یہاں بھی یہ اس بشارت سے محروم اور مؤرخین اسلام کی رو سے بھی یہ جہاد سے جان بچانے والا حیلے بنانے والا ہے اور زبردستی اس کو جنگ میں جھونک دیا گیا۔ تو جب اس کا جذبۂ جہاد صفر ہے تو پھر جنت کیسی اور مغفرت کیسی؟ مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمایئے فقیر قدیری کی کتاب ''شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب'' فضائل حسینی ورذائل یزیدی پر یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

(۳۸۴۰) صلح حدیبیہ کے دن کفار قریش نے سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ایلچی بنا کر خدمت نبوی میں بھیجا۔ حضرت ابو رافع اس وقت دولت ایمانی سے مشرف نہ ہوئے تھے۔ پیارے نبی ﷺ اس وقت حدود حرم شریف میں حدیبیہ کے میدان میں جلوہ گستر تھے آپکے ساتھ آپ اصحاب پاک کی پیاری پیاری مبارک جماعت بھی تھی۔ چہرہ مصطفےٰ ﷺ خود ایک معجزہ ہے جو ذی ہوش دیکھتا ایمان لے آتا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے چہرہ رسول دیکھا پروانہ وار نثار ہو گئے اور دولت ایمانی سے سرشار ہو گئے۔

لیکے آئے ہیں سب انبیاء معجزہ
بن کے آئے حبیب خدا معجزہ (یا حبیب)

حضرت ابو رافع کے دل میں جوں ہی ایمان اترا اپنے گھربار اہل وعیال کی محبت بھول گئے اور پیارے نبی ﷺ کے دوار بس جانے کو تیار ہو گئے کہ اب میں قریش کے پاس واپس نہ جاؤں گا بلکہ یارسول اللہ! آپ ہی کے قدموں میں پڑا رہوں گا۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں بڑا ہی دین نواز جواب مرحمت فرمایا کہ وعدہ خلافی کرنا اور کفار کے قاصد کو روک لینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے ہماری شان کے لائق نہیں ہے کیونکہ یہ بھی بدعہدی و عہد شکنی ہے۔ اب جیسے تم انکے قاصد بن کر ہمارے پاس آئے تھے اب ہمارے قاصد بن کر ہمارا جواب لیکر کفار قریش کے پاس جاؤ۔ اور جو چراغ محبت تمہارے دل میں فروزاں ہوا ہے اگر وہ فروزاں ہی رہے تو چلے آنا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابو رافع کا اسلام تو قبول فرمالیا مگر اس وقت ہجرت کی اجازت نہ دی جسکی وجہ خود ہی ارشاد فرمادی کہ یہ بدعہدی ہوگی۔ یہ مسئلہ بھی ذہن نشیں رہے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو اسے ٹالو نہیں بلکہ فوراً مسلمان کرلیا جائے اسی طرح اگر کوئی مسلمان مرید ہونے آئے تو فوراً مرید کرلیا جائے ٹالا نہ جائے کہ پتہ نہیں کہ آئندہ لمحہ میں اسکی نیت بدل جائے البتہ اگر پیر روشن ضمیر ہے اور اسے معلوم ہے کہ اب کہیں جانے والا نہیں ہے تو تاخیر بھی کرسکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابو رافع سے یہ نہ فرمایا کہ ابھی مسلمان نہ بنو واپسی پر بننا۔ اس وقت پیارے نبی ﷺ نے انہیں اپنا اسلام ظاہر کرنے سے منع فرمایا تا کہ کفار قریش کے شر سے محفوظ رہیں اور جب حضرت ابو رافع بارگاہ رسالت میں واپس پہونچے تو اپنے اسلام کو ظاہر فرمادیا کہ میں اب اعلانیہ مسلمان ہوں۔

(۳۸۴۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِرَجُلَیْنِ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُسَیْلَمَۃَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو شخصوں کے بارے میں جو آئے تھے مسیلمہ کذاب کی طرف سے

اَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَاتُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَکُمَا۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

خبردار اللہ تعالیٰ کی قسم اگر یہ قانون نہ ہوتا کہ قاصد قتل نہ کئے جاتے تو ضرور مار دیتا میں تم دونوں کی گردنیں۔

(۳۸۴۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاھِلِیَّۃِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبۂ پاک میں کہ پورے کرو معاہدے جاہلیت کے

فَاِنَّہٗ لَایَزِیْدُہٗ یَعْنِی الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّۃً لَاتُحْدِثُوْا حِلْفًا فِی الْاِسْلَامِ۔ (رواہ الترمذی)

اسلئے کہ اسلام نہیں زیادہ کرتا ہے مگر اس کی پختگی کو مت بیان کرو حلیف بنانے کو اسلام میں۔

(۳۸۴۳) حدیث شریف: جَاءَ ابْنُ النَّوَاحَۃِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلًا مُسَیْلَمَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ

ترجمہ: آئے ابن نواحہ اور ابن اثال ایلچی بنکر مسیلمہ کذاب کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں تو فرمایا پیارے نبی نے

لَھُمَا اَتَشْھَدَانِ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّ مُسَیْلَمَۃَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ان دونوں ایلچیوں سے کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو دونوں ایلچی بولے کہ بیشک مسیلمۂ کذاب اللہ تعالیٰ کا رسول ہے

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُوْلِہٖ لَوْکُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُکُمَا

تب فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں پر اگر ہوتا میں ایلچیوں کو قتل فرمانیوالا تو ضرور قتل فرما دیتا تم دونوں ایلچیوں کو

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَمَضَتِ السُّنَّۃُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَایُقْتَلُ۔ (رواہ احمد)

حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا پھر جاری ہو گیا طریقہ کہ ایلچی کو نہ قتل کیا جائے۔

दिल में है अब तो वापस आ जाना हजरते अबू राफ़े ने फ़रमाया कि मैं चला गया फिर मैं हाज़िर आया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो मैं ऐलानिया मुसलमान हो गया।

3841 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया उन दो शख़्सों के बारे में जो आये थे मुसैलमा ए कज़्ज़ाब की तरफ़ से खबरदार! अल्लाह तआला की क़सम अगर न कानून होता कि कासिद क़त्ल न किये जाते तो जरुर मार देता मैं तुम दोनों की गर्दनें।

3842 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया अपने खुत्बाये पाक में कि पूरे करो मुहायेदे जाहिलियत के इसलिये कि इस्लाम नहीं ज़्यादा करता मगर उसकी पुख्तगी को मत बयान करो हलीफ बनाने में इस्लाम को।

3843 हदीस शरीफ़:– आये इब्ने नवाहा और इब्ने असाल ऐलची बनकर मुसैलमा ए कज्ज़ाब के प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के दरबार में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने इन दोनों ऐलचियों से क्या तुम दोनों गवाही देते हो कि बेशक मैं अल्लाह तआला का रसूल हूँ तो दोनों ऐलची बोले कि बेशक मुसैलमा ए कज्ज़ाब अल्लाह तआला का रसूल है, तब फ़रमाया प्यारे नबी ने कि ईमान लाया मैं अल्लाह तआला और उसके रसूलों पर अगर होता मैं ऐलचियों को क़त्ल फ़रमाने वाला तो जरुर क़त्ल फ़रमा देता तुम दोनों ऐलचियों को, हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद ने फ़रमाया फिर जारी हो गया तरीक़ा कि ऐलची को न क़त्ल किया जाये।

(۳۸۴۱) یہ دو خبیث شخص عبداللہ ابن نواحہ اور ابن اثال یہ مسیلمۂ کذاب کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کر چکے تھے جیسے آجکل مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے خبیث لوگ قائل ہو گئے ہیں۔ مسیلمۂ کذاب نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری ہی میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں سیدنا حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خبیث کو بہت ہی بے دردی اور ذلت و حقارت کیساتھ تہ تیغ فرمایا۔ مسیلمۂ کذاب سے جنگ عامہ کا معرکہ ہوا۔ ان دونوں خبیثوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر مسیلمۂ کذاب کی نبوت کا اقرار کیا تو وہ مستحق قتل تھے مگر چونکہ قاصدوں نامہ بروں، ایلچیوں، نمائندوں، سفیروں کو قتل کرنا سلامی قانون کے اعتبار سے درست نہیں ہے اسلئے میں تمہیں قتل کرنے سے چھوڑتا ہوں اور واپس جانے دیتا ہوں۔ اگر ان قاصدوں کو بھی قتل کر دیا جانے لگے تو رابطہ کا کام ٹھپ ہو جائیگا۔ انکے قتل نہ کرنے ہی میں مصلحت ہے۔ آج بھی اس قانون اسلامی پر پوری دنیا میں عمل جاری و ساری ہے۔ آج بھی ساری دنیا کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری تعلیمات کی ضرورت ہے۔

(۳۸۴۲) زمانہ جاہلیت میں حلف چلتا تھا۔ یعنی ایک دوسرے میں مدد و نصرت کیساتھ ساتھ یہ بھی عہد و پیان ہوتا تھا کہ جو بھی دونوں میں کا ایک مرے تو اسکا مال دوسرا لے لے۔ اسلام نے اسکی تردید فرمائی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں حلف نہیں ہے بلکہ صرف عہد کو باقی رکھا کہ آپس میں معاہدے کرو جو دین کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچائیں۔ مرنے والے کے مال میں ورثے اور ترکے کا قانون موجود ہے یہ مال حیف و معاہد کو نہ ملیگا بلکہ مرنے والے کے ورثاء کو ملیگا۔

(۳۸۴۳) مسیلمۂ کذاب نے خود بھی حاضر ہو کر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آمنے سامنے گفتگو کی ہے اور ایلچیوں قاصدوں کے واسطے سے بھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ مسیلمۂ کذاب خود بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بولا اگر آپ اپنے بعد مجھے خلافت سے سرفراز فرما دیں تو میں آپ سے صلح کر لونگا یعنی جھوٹے دعوۂ نبوت سے دست بردار ہو جاؤنگا۔ اس وقت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں ایک سبز مسواک تھی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو یہ مسواک بھی مجھ سے مانگے تو میں تجھے نہ دونگا اور تیرا جو بھیانک انجام ہونے والا ہے وہ مجھے خواب میں دکھا دیا گیا ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایلچیوں کو تبلیغ اسلام فرما کر ان سے فرمایا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا و برگزیدہ رسول ہوں مگر ان خبیثوں نے وہی خبث اگلا کہ آپ نہیں بلکہ مسیلمۂ کذاب رسول ہے یا یہ کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور مسیلمۂ کذاب بھی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ یعنی آپ خاتم النبیین نہیں ہیں آپکے زمانے میں آپکی موجودگی میں بھی دوسرے نئے رسول ہو سکتے ہیں۔ پہلی صورت میں تو یہ ایلچی کافر اصلی ہیں اور دوسری صورت میں موجودہ قادیانیوں کی طرح مرتد ہیں۔ کیونکہ اسلامی کلمہ گو جن کی گمراہی حد کفر تک پہنچ جائے وہ مرتدین ہوتے ہیں اسلام میں ان کی سزا قتل ہے یا پھر اسلام قبول کرنا۔ اسلئے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ سے اور مسیلمۂ کذاب کو مع اسکے چیلے چپاٹوں کے مرتد تصور فرمایا۔ مرتد سے نہ تو جزیہ (ٹیکس) لیا جاتا ہے اور نہ صلح ہوتی ہے اسکے لئے تو صرف تلوار ہے یا اسلام۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ تم جہاد کرو گے ان سے یا اسلام لائیں گے وہ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ یہ گنوار مخاطبین مختلف قبائل کے لوگ تھے ان میں سے بعض ایسے تھے کہ جنکے تائب ہونے کی امید تھی بعض ایسے تھے جو نفاق میں بہت سخت و پختہ تھے انھیں آزمائش میں ڈالنا مطلوب تھا تاکہ تائب اور غیر تائب میں فرق ہو جائے اسلئے حکم ہوا کہ اے پیارے نبی آپ ان سے فرمائیے۔ قوم سے مراد بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے مسیلمۂ کذاب کی قوم ہے جو مرتد ہو گئی تھی۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ان سے سخت جنگ ہوئی۔ کافی صحابہ کرام شہید ہوئے اور بہت سے حفاظ صحابہ کرام شہید ہوئے تب قرآن کریم جمع کیا گیا تاکہ کتابی شکل میں آ جائے۔ اس جنگ میں مسیلمۂ کذاب مارا گیا۔ اور اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ قوم سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ فرمانے کیلئے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ یہ آیت کریمہ حضور صدیق اکبر حضور فاروق اعظم کی خلافت کی شاندار و جاندار دلیل ہے ان حضرات کی

﴿بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا ترجمہ: غنیموں کی تقسیم اور ان میں خیانت کرنیکا باب﴾

(۳۸۴۴) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کیلئے ہم سے پہلے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہ اسلئے کہ رعایت فرمائی اللہ تعالیٰ نے ہمارے کمزور ہونے کی ہمارے عاجز ہونے کی تو حلال فرما دیا اسکو ہمارے لئے۔

(۳۸۴۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے پیارے نبی ﷺ کے ہمراہ حنین کے سال تو جب ہم ملے

كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهٗ

تو تھی مسلمانوں کیلئے حالت اضطرار کہ دیکھا میں نے ایک آدمی کو مشرکین میں سے کہ غالب آگیا ہے ایک صاحب پر مسلمانوں میں سے تو ماری میں نے اسکو

مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ

اسکے پیچھے سے اسکی گردن کی رگ پر تلوار تو کاٹ دی میں نے زرہ (لوہے کا جنگی لباس) متوجہ ہوا وہ زخمی مجھ پر تو وہ مجھے خوب لپٹ گیا پالی میں نے

ضَمَّةً وَجَدْتُّ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ

اس سے موت کی بو پھر پالیا اس زخمی مشرک کو موت نے تب اس نے مجھ کو چھوڑ دیا تو میں نے ملاقات کی امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب سے تو میں نے کہا

مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ

کیا حال ہے لوگوں کا فرمایا حضرت عمر نے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم پھر واپس ہوئے غازیان اسلام اور تشریف فرما ہوئے پیارے نبی ﷺ تو فرمایا پیارے نبی نے

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ

جس نے قتل کیا کسی مقتول کو اور اسکے پاس اسکی گواہی ہے تو اسکا مال اس قتل والے کیلئے ہے تو میں نے عرض کیا کہ کون گواہی دیگا میری پھر میں بیٹھ گیا

---

(२११) ग़नीमतों की तक़सीम और उनमें ख़यानत करने का बाब

3844 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि नहीं हलाल हुई गनीमतें किसी के लिये हमसे पहले यह इसलिये कि रिआयत फ़रमाई अल्लाह तआला ने हमारे कमज़ोर होने की हमारे आजिज़ होने की तो हलाल फ़रमा दिया उसको हमारे लिये।

3845 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू क़तादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गये प्योर नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हमराह हुनैन के साल तो जब हम मिले तो थी मुसलमानों के लिये हालते इज्तेरार कि देखा मैंने एक आदमी को मुश्रेकीन में से कि गालिब आ गया है एक साहब पर मुसलमानों में से तो मारी मैंने उसको उसके पीछे से उसकी गर्दन की रग पर तलवार तो काट दी मैने ज़िराह (लोहे का जंगी लिबास) मुतावज्जे हुआ वो ज़ख्मी मुझ पर तो मुझे खूब लिपट गया पा ली मैंने उससे मौत की बू फिर पा लिया उस ज़ख्मी मुश्रिक को मौत ने तब उसने मुझको छोड़ दिया तो मैंने मुलाकात की अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से तो मैंने कहा क्या हाल है लोगों का? फ़रमाया हज़रते उमर ने कि अल्लाह तआला का हुक्म, फिर वापस हुये गाजियाने इस्लाम और तशरीफ फ़रमा हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जिसने क़त्ल किया किसी मक्तूल को और उसके पास उसकी गवाही है तो उसका माल उस क़त्ल वाले वाले के लिये है तो मैंने अर्ज़ किया कि कौन

اطاعت پر جنت کا وعدہ دیا گیا اور ان حضرات کی مخالفت پر جہنم کی وعید دی گئی ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۶۹)

جو شخص دعویٰ اسلام کرے اور پیارے نبی ﷺ کے بعد کسی بھی طرح نئے نبی و رسول کو مانے وہ مرتد ہے۔ پیارے نبی ﷺ خاتم النبین ہیں نہ تو پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات میں کوئی نبی و رسول ہو سکتا ہے اور نہ حیات ظاہری کے بعد ہی کوئی نبی و رسول ہو سکتا ہے نہ اصلی نبی نہ ظلی نبی۔ پیارے نبی ﷺ کی نبوت تمام نبیوں کی نبوت کی ناسخ ہے پیارے نبی ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔ بعض نادانوں نے ظلی نبی وغیرہ کے چور دروازے قائم کئے اور اس دروازے سے شہر نبوت میں گھسنا چاہا مگر انکا یہ خواب ادھورا ہی رہا۔ گذشتہ صدی میں کئی نادان نبوت کی دوڑ میں شامل ہوئے۔ چھٹپا مارلے گیا قادیان والا۔ اسلامی قانون کا بڑا احترام فرماتے تھے اس میں بھی تعلیم تھی کہ ہر مسلمان کو قوانین اسلامی کا بھرپور احترام لازم و ضروری ہے۔ ایلچی اگر بذات خود قابل قتل ہو مگر جب ایلچی کی حیثیت سے آئے تو سلامتی کیساتھ واپس کیا جائیگا اگر معاذ اللہ کوئی مسلمان زنا کر کے چوری کر کے مرتد ہو کر دار الحرب چلا جائے پھر وہ کفار کا ایلچی بن کر ہمارے ہاں آئے تو اب اسکو قتل نہ کیا جائیگا اگر چہ وہ چند جرائم میں قتل کا مستحق ہے۔ یہ ایلچی کسی بھی جرم کی وجہ سے مستحق قتل ہو اب ایلچی و قاصد ہونے کی صورت میں قتل نہ کیا جائیگا۔ پیارے نبی ﷺ نے یہ قانون جاری فرما دیا اب صبح قیامت تک یہی قانون جاری و ساری رہے گا۔ اور آج پوری دنیا میں یہی قانون مصطفیٰ نافذ ہے۔

(۳۸۴۴) پہلی امتوں میں لوگ جب جہاد کرتے اور کفار سے مال چھینتے تو یہ تمام مال غنیمت ایک جگہ رکھ دیتے آسمان سے غیبی آگ اترتی جس میں دھواں نہیں ہوتا تھا اور وہ آگ اس مال غنیمت کو جلا کر بھسم کر دیتی۔ آگ کا مال غنیمت کو جلا ڈالنا اس بات کی علامت ہوتی کہ جہاد مقبول ہو گیا ہے۔ اور غنیمت میں خیانت نہیں ہوئی ہے۔ اور اگر آگ مال غنیمت کو نہ جلاتی تو وہ لوگ سمجھ جاتے کہ یا تو جہاد دربار الٰہی میں مردود ہو گیا ہے یا اس غنیمت میں خیانت کی گئی ہے۔ اور یہی حال انکی قربانیوں کا تھا ہم امت محبوب میں ہیں ہم پر یہ خاص عنایات ربانی ہیں کہ ہماری غنیمتیں بھی حلال ہیں اور قربانی بھی۔ اگلی امتوں کے افراد عام طور پر جسمانی طور پر بھی مضبوط ہوتے تھے اور مالی حیثیت سے بھی اور امت محمدیہ میں عام طور پر افراد امت جسم کے اعتبار سے بھی اور مال میں بھی کم اور قیامت تک یہ نحیف و ناتواں لوگ جہاد کریں گے اور خوب کریں گے اسلئے ہماری دونوں کمزوریوں کے پیش نظر غنیمت بھی ہمارے لئے حلال فرما دی گئی اور قربانی کا گوشت بھی۔ یہ خصوصی عنایت ربانی رعایت یزدانی بھی پیارے نبی ﷺ کا صدقہ ہے ورنہ سب تو اسی کے بندے ہیں۔ جہاد سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوا۔

(۳۸۴۵) مکۂ مکرمہ اور طائف شریف کے درمیان ایک جنگل کا نام حنین ہے۔ اس مقام پر بنی ہوازن سے مسلمانوں کی مشہور جنگ ہوئی۔ اور یہ جنگ فتح مکہ شریف کے بعد ہوئی۔ اس جنگ حنین کا ذکر قرآن کریم پارہ ۱۰ رکوع ۹ میں صراحتاً موجود ہے۔ بنی ہوازن کی سخت تیراندازی کی وجہ سے مسلمانوں میں ہٹو بچو کا ماحول برپا ہو گیا تھا۔ مگر پیارے نبی ﷺ نے اپنی جگہ سے جنبش نہ فرمائی۔ یہ مسلمانوں کی شکست نہ تھی بلکہ جنگی ضرورت کے تحت دائیں بائیں عجلت و سرعت کیساتھ ہونا تھا۔ یہ بھگدڑ نہ تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی اور کفار کی تعداد کم تھی۔ مسلمانوں کو اپنی کثرت کا اور کفار کی قلت کا خیال آیا کہ اب تو ہم ضرور غالب آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ سوچ پسند نہ آئی کہ انہوں نے کثرت پر نظر رکھی اسلئے تادیبا کچھ ہیجانی کیفیت بھی ظاہر ہوئی۔ اس جنگ میں ایک مشرک نے ایک مسلمان کو دبوچ لیا اور قتل کرنے کیلئے تلوار نکالی کہ پیچھے سے سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مشرک پر تلوار سے سخت وار فرمایا کہ زرہ یعنی لوہے کا جنگی لباس تک کٹ گیا اور اس مشرک کی گردن زخمی ہو گئی اور وہ گھبرا گیا۔ اس زخمی مشرک نے دبوچے ہوئے صحابی کو چھوڑ دیا اور حضرت ابو قتادہ کو چپٹ گیا۔ اور مجھے اسکے آثار موت دکھائی دینے لگے کہ کچھ ہی دیر میں لقمہ اجل بننے والا ہے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں موت کے چنگل میں پہونچ گیا۔ سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ سب بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے اب جو ہوگا وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت

فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُلِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ

پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اسی کے مثل تو میں نے کہا کہ کون گواہی دیگا میری پھر میں بیٹھ گیا پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اسی کے مثل

فَقُمْتُ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ

پھر میں کھڑا ہوا تو فرمایا پیارے نبی نے کیا حال ہے تمہارا اے ابو قتادہ تو میں نے خبر دی پیارے نبی کو تو کہا ایک صحابی نے کہ حضرت ابو قتادہ سچے ہیں

وَسَلَبُهُ عِنْدِيْ فَاَرْضِهِ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ

اور اس مقتول مشرک کا مال میرے پاس ہے کہ راضی فرمادیں پیارے نبی حضرت ابو قتادہ کو میرے بارے میں تو فرمایا امیر المومنین حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی قسم

اِذًا لَا يَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ تُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

نہیں ارادہ فرمائیں گے پیارے نبی ایک شیر کی طرف اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے جو جہاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اسکے پیارے رسول کی طرف سے

فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صَدَقَ فَاَعْطِهٖ

کہ عطا فرمادیں تجھ کو اس مقتول مشرک کا مال تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ سچ کہا ابوبکر نے کہ سامان دیدو تم ابو قتادہ کو تب دیدیا اس شخص نے

فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مجھے اس مشرک مقتول کا مال تو خریدا میں نے اس مال سے ایک باغ بنی سلمہ میں تو بیشک یہ پہلا مال تھا کہ جمع کیا میں نے اسکو اسلام میں۔

(۳۸۴۶) حدیث شریف: عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ: حضرت یزید ابن ہرمز سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خط لکھا نجدہ حروری نے حضرت عبداللہ ابن عباس کی خدمت میں

يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا

اور وہ سوال کررہا تھا حضرت عبداللہ ابن عباس سے اس غلام اور عورت کے بارے میں جو حاضر ہوں غنیمت میں تو کیا حصہ ہے ان دونوں کیلئے

فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا يُحْذَيَا

تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے حضرت یزید سے کہ لکھئے اس نجدی حروری کو بیشک نہیں ہے ان دونوں کیلئے کوئی حصہ مگر یہ کہ دونوں کو کچھ دیدیا جائے

गवाही देगा मेरी? और मैं फिर बैठ गया फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने उसी के मिस्ल तो मैंने कहा कि कौन गवाही देगा मेरी? फिर मैं बैठ गया फिर फ़रमाया प्यारे नबी उसी के मिस्ल फिर मैं बैठ गया फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने उसी के मिस्ल फिर मैं खड़ा हुआ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या हाल है तुम्हारा ऐ अबू कतादा? तो मैंने खबर दी प्यारे नबी को तो कहा एक सहाबी ने कि हज़रते अबू कतादा सच्चे हैं और उस मकतूल मुशरिक का माल मेरे पास है कि राज़ी फरमा दें प्यारे नबी हजरते अबू कतादा को मेरे बारे में तो फ़रमाया अमीरुल मोमिनीन हजरते अबू बक्र ने अल्लाह तआला की कसम नहीं इरादा फ़रमायेंगे प्यारे नबी एक शेर की तरफ़ अल्लाह तआला के शेरों में से जो जिहाद करते हैं अल्लाह तआला की तरफ़ से और उसके प्यारे रसूल की तरफ़ से कि अता फ़रमा दे तुझको उस मक्तूल मुशिरिक का माल तो फ़रमा दिया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सच कहा अबू बक्र ने कि सामान दे दो तुम अबू कतादा को तब दे दिया उस शख़्स ने मुझे उस मशरिक मक्तूल का माल तो खरीदा मैंने उस माल से एक बाग बनी सलमा में तो बेशक यह पहला माल था कि जमा किया मैंने उसको इस्लाम में।

3846 हदीस शरीफ़– हजरते यज़ीद इब्ने हुरमुज़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खत लिखा नज़दा हुरुरी ने हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास की खिदमत में और वो सवाल कर रहा था हजरते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से उस गुलाम और औरत के बारे में जो हाजिर हो गनीमत में तो क्या हिस्सा है उस दोनों के लिये? तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने हजरते यज़ीद से कि लिखिये उस नजदी हरुरी को बेशक नहीं है उन दोनों के लिये कोई हिस्सा

آئے گی اور افراتفری کا ماحول یکسر ختم ہوگا۔ اور فتح وکامرانی قدم بوس ہوگی۔ سیدنا فاروق اعظم کی اللہ تعالیٰ نے یہ پیشنگوئی سچی فرمادی۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھن گرج کیساتھ آواز دی کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! پیارے رسول ﷺ یہاں جلوہ افروز ہیں انکی بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہوجاؤ۔ یہ آواز جب غازیان اسلام کے کانوں تک پہونچی تو تمام غازیان اسلام پروانہ وار شمع رسالت کے اردگرد جمع ہوگئے اور پھر جم کر حملہ کیا اور میدان جنگ کا نقشہ بدل دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کفار کو قعر ہزیمت و ذلت میں دھکیل دیا اور جنگ جیت لی۔ اس موقع پر خود پیارے نبی ﷺ نے شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ تاریخ شجاعت دنگ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے ہمراہ چند جاں نثار تھے۔ تمام کفار نے مل کر پیارے نبی ﷺ کو گھیر لیا اور چاروں طرف سے پیارے نبی ﷺ پر حملہ کردیا۔ پیارے نبی ﷺ نے ایک نعرہ لگایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب۔ ترجمہ۔ بیشک میں غیب کی خبریں رکھنے والا دینے والا ہوں جھوٹا نہیں ہوں میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ پیارے نبی ﷺ نے کفار کے جم غفیر پر جو تلوار سونتی اور نبوی تلوار چمکی کہ کفار کے پتے پانی ہوگئے۔ ہمتیں ٹوٹ گئیں اور کفار کی چوطرفہ بھیڑ کائی کی طرح پھٹ گئی۔ اور یہ بزدل سر پر پاؤں رکھ کر میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حملہ کرنے کا سارا نشہ ہرن ہوگیا۔ قاتل کو مقتول کا مال اگر حاکم چاہے تو دے سکتا ہے چونکہ ایک حدیث شریف میں اس طرح بھی ہے کہ تم کو مقتول کا وہی مال ملیگا جو امام چاہے گا۔ ابوجہل کو دو حضرات صحابہ کرام حضرت معاذ ابن عمرو اور حضرت معاذ ابن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل فرمایا مگر پیارے نبی ﷺ نے اس مردود کا تمام سامان حضرت معاذ ابن عمرو کو عطا فرمایا (بخاری شریف) حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحب قبرص کو قتل فرمایا جسکے پاس زمرد یاقوت موتی وغیرہ بہت سامان تھا وہ اسکا سامان اور پانچ خچر ریشمین کپڑا سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے تو حضرت ابوعبیدہ نے اس مال میں سے خمس لینا چاہا تو حضرت حبیب نے یہی حدیث شریف پیش کی کہ مقتول کا مال قاتل کا ہے تو حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ قاتل کو وہی ملیگا جو امام چاہے گا (معجم کبیر شریف) حدیث شریف:۔ ایک شخص نے کسی رومی کافر کو قتل فرمایا جسکے پاس اعلیٰ گھوڑے تھے۔ سونے کی زین تھی زیورات سے آراستہ ہتھیار تھے۔ تو ان صحابی نے خود یہ سامان لینا چاہا جنہوں نے قتل فرمایا تھا۔ سیدنا حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرمادیا۔ یہ مقدمہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے خالد یہ سب کچھ انہیں دیدو اور پھر فرمایا انہیں کچھ نہ دو ہم اپنے سرداروں کی ذلت نہیں چاہتے (مسلم شریف، ابوداؤد شریف) پیارے نبی ﷺ کا یہ اعلان فرمانا کہ جس نے جسکو قتل کیا اسکا سامان اسی کا ہے یہ قانونا غنیمت نہیں ہے بلکہ اپنے خصوصی اختیار کا اعلان ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے اور حق ہے۔ مقتول مشرک کا مال جن صحابی کے پاس محفوظ تھا انہوں نے چاہا کہ حضرت ابوقتادہ کو پیارے نبی ﷺ راضی فرما کر یہ تمام مال مجھے ہی عنایت فرمادیں مگر حضور صدیق اکبر نے برجستہ مداخلت فرمائی اور فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ بہادری کے جوہر تو حضرت ابوقتادہ دکھائیں اور ان کا حق تمہیں دیدیا جائے۔ جہاد میں جنگی جوہر دکھانے والے مجاہدین اور بہادری کا مظاہرہ کرنے والے غازیوں کو خصوصی انعام واکرام یا تمغہ وغیرہ دینا جائز ہے اس سے مجاہدین کے حوصلوں کو تقویت ملتی ہے اور مخالف کو بہادری کے جوہر دکھانے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور اس انعام واکرام سے آخرت کا ثواب بھی مطلقاً کم نہیں ہوتا۔ آج بھی حکومتیں اس پر عمل پیرا ہیں کہ اپنی افواج کو بہادری کے مظاہرے پر انعامات اور تمغات سے نوازتی ہیں۔ اس مقتول مشرک کا مال بھی بہت تھا کہ اس مال کے ذریعہ ایک باغ خرید لیا گیا۔

(۳۸۴۶) نجدی ایک خارجی خبیث تھا حرورہ ایک بستی کا نام ہے جو کوفہ شریف کے قریب ہے۔ اس بستی میں خوارج کا جمگھٹ تھا اسلئے خوارج کو حروری بھی کہا جاتا ہے۔ اگر غلام جہاد کرے اور مومنہ بیمار و زخمی غازیوں کی تیمارداری و مرہم پٹی کرے تو اسکو مال غنیمت میں سے کچھ دیدیا جائیگا جو عام غازیوں کے مقررہ حصے سے کم ہوگا غلام اور عورت کو پورا حصہ نہ ملیگا۔ لیکن اگر غلام صرف اپنے آقا کی خدمت

وَفِیْ رِوَایَةٍ کَتَبَ اِلَیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ کَتَبْتَ تَسْأَلُنِیْ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْزُوْ

اور ایک روایت میں ہے کہ لکھا جواب اسکو حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ بیشک تو نے لکھا ہے تو پوچھ رہا ہے کہ کیا پیارے رسول اللہ ﷺ جنگ فرماتے تھے

بِالنِّسَاءِ وَهَلْ کَانَ یَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ کَانَ یَغْزُوْ بِهِنَّ یُدَاوِیْنَ الْمَرْضٰی

خواتین کو ساتھ لیکر اور کیا مقرر فرماتے تھے ان کیلئے حصہ تو بلاشبہ جنگ فرماتے تھے پیارے رسول خواتین کو ساتھ لیکر جو بیماروں زخمیوں کی تیمارداری مرہم پٹی کیا کرتی تھیں

وَیُحْذَیْنَ مِنَ الْغَنِیْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ یَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور دیدی جاتی تھیں کچھ غنیمت میں سے لیکن حصہ تو نہیں مقرر فرمایا گیا تھا ان کیلئے کوئی حصہ۔

(۳۸۴۷) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجی پیارے رسول اللہ ﷺ نے سواری حضرت رباح کیساتھ

غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِیِّ قَدْ اَغَا

جو غلام تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے اور میں انکے ساتھ تھا پھر جب ہم نے صبح کی تو اچانک عبد الرحمن فزاری نے حملہ کر دیا

عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ عَلٰی اَکَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِیْنَةَ فَنَادَیْتُ ثَلَاثًا یَا صَبَاحَاهُ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی سواری پر تو میں کھڑا ہوا ایک ٹیلے پر تو میں نے منھ کیا مدینہ منورہ کی طرف تو میں نے پکارا تین مرتبہ کہ ہشیار دشمن قریب ہے

ثُمَّ خَرَجْتُ فِیْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِیْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ

پھر میں نکلا ان لوگوں کے نقوش قدم پر اور میں نشانہ بناتا تھا انکو تیروں سے اور میں جنگ میں ابھارنے والے شعر پڑھتا اور کہتا "میں اکوع کا بیٹا ہوں

وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ اَرْمِیْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِیْرٍ

اور آج کا دن دودھ چھوڑنے کا دن ہے" تو میں تیروں کا نشانہ بناتا رہا انکو اور کاٹتا رہا انکے جانوروں کو یہاں تک کہ نہیں پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی اونٹ

مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِیْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِیْهِمْ حَتّٰی

پیارے رسول اللہ ﷺ کی سواریوں میں سے مگر میں نے کر لیا اسکو پیٹھ کے پیچھے پھر میں نے انکا پیچھا کیا کہ میں تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا انکو یہاں تک کہ

मगर यह कि दोनों को कुछ दे दिया जाये और एक रिवायत में है कि लिखा जवाब उसको हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि बेशक तूने लिखा है तू पूछ रहा है कि क्या प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जंग फ़रमाते थे ख्वातीन को साथ लेकर और क्या मुकर्रर फरमाते थे उनके लिये हिस्सा? तो बिला शुबा जंग फ़रमाते थे प्यारे रसूल ख्वातीन को साथ लेकर जो बीमारों जख्मियों की तीमारदारी मरहम पट्टी किया करती थीं और दे दी जाती थीं कुछ गनीमत में से लेकिन हिस्सा तो नहीं मुकर्रर फ़रमाया गया था उनके लिये कोई हिस्सा।

3847 हदीस शरीफ़– हज़रते सलमा इब्ने अक्वा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजी प्यारे रूसल अल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सवारी हजरते रबाह के साथ जो गुलाम थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के और मैं उनके साथ था फिर जब हमने सुबह की तो अचानक अब्दुर्रहमान फ़ज़ारी ने हमला कर दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की सवारी पर तो मै खड़ा हुआ एक टीले पर तो मैंने मुंह किया मदीना ए मुनव्वरा की तरफ़ तो मैंने पुकारा तीन मर्तबा होशियार दुश्मन करीब है! फिर मै निकला उन लोगों के नक़्शे कदम पर और मैं निशाना बनाता था उनको तीरों से और मैं जंग में उभारने वाले शेर पढ़ता था और कहता मैं अक्वा का बेटा हूँ और आज का दिन दूध छोड़ने का दिन है तो मैं तीरों का निशाना बनाता रहा और उनको काटता रहा उनके जानवरों को यहाँ तक कि नहीं पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने कोई ऊँट प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की सवारियों में से मगर मैंने कर लिया उसको पीठ के पीछे फिर मैंने उनका पीछा किया कि मैं तीरों का निशाना बना

میں لگا رہے اور عورت صرف اپنے شوہر کی خدمت میں لگی رہے تو پھر ان دونوں کو مال غنیمت میں سے کچھ بھی نہ ملیگا۔

(۳۸۴۷) یہ واقعہ غزوۂ ذی قرد کا ہے۔ قرد مدینہ منورہ کے پاس ایک جگہ ہے۔ عبدالرحمن فزاری عرب کا گروہ بند ڈاکو تھا۔ اس عبدالرحمن فزاری ڈاکو نے صرف حضرات صحابہ کرام کو دیکھ کر پیارے نبی ﷺ کے اونٹ لوٹ لئے اور نہیں ہانک لے گیا یہ حادثہ ۶ھ کا ہے۔ یہ بھی صحابی رسول، سیدنا حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت تھی ایک ٹیلے پر کھڑے ہوکر آواز دی تو آواز تمام اہل مدینہ کو پہونچ گئی۔ حضرت سلمہ ایسے دلیر و بہادر اور سورما تھے کہ آواز تو لگا دی مگر مسلمانوں کی کمک کا انتظار نہ فرمایا اکیلے ہی افواج کفار پر ٹوٹ پڑے اور انکا تعاقب فرمایا اور اپنی شجاعت و ہمت دلیری و بہادری کے شعر پڑھنے لگے۔ کفار کے مقابلے میں فخر کرنا عبادت ہے۔ اے کفار و مشرکین! آج تمہاری حالت وہ ہوگی وہ شیر خوار بچے کی ہوتی ہے اور تمہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھدوں گا۔ آج تم کمینوں کو چھٹی دودھ یاد دلا دونگا۔ حضرت سلمہ بجلی کی طرح لشکر کفار پر کوندے ڈاکوؤں کو چھلنی کیا انکے جانوروں کو ہلاک فرمایا اور کفار کی سوار فوج کو پیدل فوج میں بدل ڈالا۔ حضرت سلمہ نے اپنی طاقت خدا داد کا وہ مظاہرہ فرمایا کہ تاریخ کے دامن میں سنہرے اور جلی الفاظ میں ہمیشہ تابندہ رہیں گے اور ان بھگوڑوں ڈاکوؤں سے پیارے نبی ﷺ کے تمام اونٹ بزور طاقت چھین لئے اور اپنے قبضے میں فرما لئے۔ میں آگے آگے اور قبضے میں کئے اونٹ میرے پیچھے اور میں ان بھگوڑوں ڈاکوؤں کو دوڑاتا رہا اور اس تیز بھاگتے جان بچانے کی فکر میں اپنی چادریں کمبل تیر و کمان اور دیگر ساز و سامان بھی پھینکتے بھاگے تاکہ بھاگنے میں آسانی ہو جائے کچھ بوجھ ہلکا ہو جائیگا تو تیز بھاگا جائیگا۔ یہ ہے محمدی کچھار کے شیر کی دلیری و بہادری۔ حضرت سلمہ ان بھگوڑوں کے سامان کو اٹھاتے نہ تھے کہ تعاقب میں کمی آجائیگی بلکہ چلتے چلتے اس ساز و سامان پر پتھر کے نشان رکھتے جاتے تاکہ بعد میں آنے والے صحابی جان لیں کہ اس مال پر قبضہ کر کے محفوظ کر لیا جائے۔ حضرت ابو قتادہ دوسرے راستے سے عبدالرحمن فزاری تک پہونچ گئے اور اس بھگوڑے ڈاکو کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حضرت سلمہ پیدل لڑنے میں باکمال تھے اور حضرت ابو قتادہ سوار پر لڑنے میں کمال رکھتے تھے۔ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ فوجی مہارت تامہ کے حامل تھے ایمان کی جوانی سونے پر سہاگہ۔ جنگ کے وقت اپنی بہادری کے خطبے پڑھنا سنت ہے۔ جنگ دوران دشمن کے جانور قتل کرنا درست ہے تاکہ دشمن کی طاقت کمزور ہو اور اسکے حوصلے پست ہوں۔ ایسے موقع پر اپنے لئے تعریفی کلمات کہنا درست ہے تاکہ دشمن مرعوب ہو۔ کسی کے سامنے اسکی تعریف کرنا جائز ہے اگر اس میں مصلحت ہو۔ خود کو راہ خدا میں خطرات میں ڈال دینا اعلیٰ درجے کا جہاد ہے۔ ضرورت کے وقت امام کی اجازت و حکم کے بغیر بھی کفار پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے سوار کا ایک اور پیدل کا ایک حصہ عطا فرمایا۔ یہ مسئلہ معلوم ہو گیا کہ مال غنیمت میں پیدل کے مقابلے سوار کا ڈبل حصہ ہے۔ جو مسلمان میدان جہاد میں بارادۂ جہاد پہونچ جائے اگرچہ وہ بہادری نہ بھی کرے تب بھی غنیمت میں حصے دار ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں یہ سعادت بخشی کہ اپنی اونٹنی عضباء پر انہیں پیچھے بٹھایا اور قرب کی دولت سے مالا مال فرمایا اور فاتحانہ شان کیساتھ جب مدینے شریف پہونچے تو اونٹنی پر آگے تو پیارے رسول ﷺ جلوہ گر تھے اور پیچھے یہ جان نثار بہادر دلیر صحابی رونق افروز تھے۔

(۳۸۴۸) نفل کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں نفل وہ مال ہے جو کسی غازی کے حصے میں سے زیادہ زیادہ جائے کسی بہادری کے صلے میں یا جہاد کی رغبت کیلئے۔ پیارے نبی ﷺ کبھی کبھی بعض غازیوں کو انکے عام مقررہ حصوں کے علاوہ جسکے وہ مستحق ہوتے تھے اور کچھ زیادہ بھی عطا فرماتے تھے اور اس زیادہ دینے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔

(۳۸۴۹) خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں۔ جو بھی جنگ میں کفار و مشرکین کا مال ملا اس مال غنیمت میں کے پانچ حصے کئے جاتے اور پانچواں حصہ تو اللہ و رسول کا ہوتا اور چار حصے غنیمت کے مجاہدین و غازیان اسلام کو دیدیا جاتا۔ آجکل فوج کی تنخواہ ہوتی ہے مال غنیمت میں فوج کا کوئی حصہ نہیں ہوتا مگر اس زمانہ پاک میں مجاہدین کی تنخواہ نہ ہوتی تھی بلکہ جو مال غنیمت ملتا اس میں چار حصے انکے ہوتے اس

اَلْقَوا اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْأً اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ

پھینک بھاگے تیس چادروں اور تیس تیروں سے زیادہ ہلکا ہونے کی خاطر اور نہیں پھینکتے تھے وہ کوئی چیز کی میں رکھ دیتا تھا اس پر نشانیاں پتھروں کی

يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

تاکہ پہچان لیں اسکو پیارے رسول اللہ ﷺ اور آپکے پیارے صحابہ کرام یہاں تک کہ دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کی سوار فوج کو

وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهٗ

اور ٹوٹ پڑے حضرت ابو قتادہ پیارے رسول اللہ ﷺ کے سوار فوجی عبد الرحمٰن فزاری پر تو قتل فرمادیا حضرت ابو قتادہ نے عبد الرحمٰن فزاری کو

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ

فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہماری سوار فوج میں بہترین آج ابو قتادہ ہیں اور ہماری پیدل فوج میں بہترین حضرت سلمہ ہیں، حضرت سلمہ نے فرمایا

ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ

پھر عطا فرمائے مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو حصے ایک پیدل کا اور ایک سوار کا پھر جمع فرمادیا ان دونوں کو میرے لئے پھر بٹھا لیا مجھے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاءَهٗ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ (رواہ مسلم)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے کنکٹی اونٹنی پر واپسی فرماتے ہوئے مدینے شریف کی طرف۔

(۳۸۴۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ عطا فرماتے تھے بعض بھیجے ہوئے لشکروں کو

لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

خاص انکی ذات کیلئے لشکر کے عام حصے کے علاوہ۔

(۳۸۴۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفْلًا سِوٰى

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا زیادہ عطا فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کچھ زیادہ اسکے علاوہ

रहा था उनको यहाँ तक कि फेंक भागे तीस चारदों और तीस तीरों से ज़्यादा हल्का होने की खातिर और नहीं फेंकते थे वो कोई चीज में रख देता थाउस पर निशानियां पत्थरों की ताकि पहचान लें उसको प्यारे रसूल और आपके प्यारे सहाबा ए किराम यहाँ तक कि देखा मैने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की सवार फौज को और टूट पड़े हजरते अबू कतादा और प्यारे रसूल के सवार फौजी अब्दुर्रहमान फ़जारी पर तो क़त्ल फरम दिया हज़रते कतादा ने अब्दुर्हरमान फ़जारी को, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमारी सवार फौज में बेहतरीन आज अबू कतादा हैं और हमारी पैदल फौज में बेहतरीन हज़रते सलमा हैं हजरते सलमा ने फ़रमाया फिर अता फ़रमाये मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो हिस्से एक पैदल का और एक सवार का फिर जमा फरमा दिया उन दोनों को मेरे लिये फिर बिठा लिया मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने पीछे कन्कटी ऊँटनी पर वापसी फ़रमाते हुये मदीने शरीफ की तरफ़।

3848 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज्यादा अता फ़रमाते थे बअज़ भेजे हुये लश्करों को खास उनकी ज़ात के लिये लश्कर के आम हिस्से के अलावा।

3849 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया ज्यादा अता फ़रमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुछ ज्यादा उसके अलावा जो हमारा हिस्सा था खुम्स

حدیث شریف میں یہ فرمایا گیا کہ پیارے نبی ﷺ نے بعض صحابہ کو ان کی بڑی جنگی کارکردگی کی بنا پر خمس یعنی پانچویں حصے میں یعنی اللہ و رسول کے حصے میں سے بطور اضافہ بھی کچھ مرحمت فرمایا۔

(۳۸۵۰) پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس گھوڑے کو مال غنیمت بنا کر تقسیم میں داخل نہ فرمایا تھا بلکہ حضرت عبداللہ ابن عمر کو عطا فرمایا دیا تھا کیونکہ کفار اس گھوڑے کو اپنے ملک میں لے گئے تھے۔ مزید یہ کہ تقسیم غنیمت سے پہلے حضرت عبداللہ ابن عمر نے اس گھوڑے کو پہچان لیا تھا۔ ایسا مال جو تقسیم غنیمت سے پہلے مالک پہچان لے تو وہ مالک کو ملتا ہے۔ اور غنیمت تقسیم ہو جانے کے بعد اگر مالک پہچان لے تو پھر نہ ملیگا۔ دوسری روایت میں مذکور غلام یہ مسلمان تھا اور بھاگ کر دار الحرب یعنی روی کفار سے جاملا۔ کفار نے اسے ہتھیا لیا ایسا غلام کفار کی ملک نہیں بن جاتا۔ جب غنیمت میں آئیگا مالک کو ملیگا۔ البتہ جو غلام مرتد ہو کر دار الحرب میں پہونچ جائے اور کفار اس پر قبضہ کر لیں غنیمت میں آجائے تو یہ مال غنیمت ہو کر تقسیم ہوگا۔ مالک کو واپس نہ ملیگا۔ جو مسلمان یا مال دار الحرب میں رہ جائے یا کفار جنگ میں چھین کر اپنے ملک میں لے جائیں وہ مال کفار کی ملک بن جاتا ہے اور مسلمان کی ملک سے نکل جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی مسلمان یہ مال کفار سے خرید کر ہمارے ملک میں لے آئے تو پہلا مالک اسے نہیں لے سکتا۔ یہ خریدار ہی مالک ہوگا۔ اس طرح اگر وہ مال غنیمت میں آجائے تو تقسیم ہوگا اس سابقہ مالک کو نہ ملیگا۔ یہ مسلک سیدنا امام اعظم ہے اس پر قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے دلائل کے انبار ہیں۔ ان میں سے چند دلائل یہ ہیں۔ (۱) حضرات مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو مکہ مکرمہ میں اپنا بہت مال چھوڑ کر آئے تھے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان حضرات مہاجرین صحابہ کرام کو فقراء فرمایا ہے۔ اور فقیر وہی ہوتا ہے جو مال کا مالک نہ ہو۔ لہٰذا یہ حضرات مہاجرین صحابہ کرام مال چھوڑنے کے بعد اپنے متروکہ مال کے مالک نہ رہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ فقیروں کیلئے جو ہجرت کرنے والے ہیں جو کھول دئے گئے ہیں گھروں سے اپنے اور مالوں سے اپنے کہ تلاش کرتے ہیں وہ کرم کو اللہ کے اور رضامندی کو اور مدد کرتے ہیں وہ اللہ کے دین کی اور رسول کی اسکے یہی سچے ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ کفار کی قبر وکہ جائیداد خصوصیت کیساتھ ان مہاجرین کا حق ہے۔ جو کہ معظمہ سے نکالے گئے اور ان کی جائیداد پر کفار مکہ نے قبضہ کر لیا اگر مسلمان کفار کی جائیداد اور مال اور قبضہ کر لیں تو وہ اسکے مالک ہو جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کو فقراء فرمایا جو اپنے املاک مکہ معظمہ چھوڑ کر آئے تھے۔ کفار مکہ نے جن ایمان والوں کو مکے مکرمہ سے نکالا تھا انکی تعداد سو تھی۔ باقی صحابہ کرام نے اللہ و رسول کی رضا کی خاطر خود ہجرت فرمائی تھی (تفسیر روح البیان شریف) جو مجبور صحابہ کرام مکہ مکرمہ سے نکالے گئے تھے ان کی ہجرت بھی اللہ و رسول کی رضا کیلئے تھی۔ سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ و رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انھیں پیش آئیں انکی حالتیں یہاں تک پہونچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے۔ ان مہاجرین کی ہجرت کا مقصد اللہ و رسول کی مدد کرنا ہے۔ حضور انور ﷺ کی مدد کرنا در پردہ اللہ تعالیٰ کی مدد کرنا ہے کیونکہ مہاجرین حضور انور ﷺ کی مدد کرنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد لینا شرک نہیں اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کی صداقت کا اعلان فرمایا معلوم ہوا کہ حضرات خلفاء راشدین کی خلافتیں برحق ہیں۔ کیونکہ ان خلافتوں کو تمام مہاجرین و انصار نے برحق فرمایا ہے اور وہ سب سچ ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۷۷)

(۲) پیارے نبی ﷺ نے فتح مکہ شریف فرما کر مہاجرین کے مکانات، جائیدادیں انہیں واپس نہ فرمائیں۔ بلکہ کفار نے جو مال ان میں سے بیچ ڈالے تھے انکے اس بیچنے کو بھی جائز و باقی رکھا۔

(۳) سیدنا حضرت عقیل ابن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مکانات فروخت فرمادئے تھے پیارے نبی ﷺ نے ان کی بیع یعنی

نَصِيْبَنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ. (رواہ البخاری والمسلم)

جو ہمارا حصہ تھا خمس میں سے تو پہونچی مجھے ایک شارف اونٹنی اور شارف بڑی بوڑھی اونٹنی ہے۔

(۳۸۵۰) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھاگ گیا گھوڑا انکا کہ پکڑ لیا اس گھوڑے کو دشمن نے پھر غالب آگئے دشمنوں پر

الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ

مسلمان تو لوٹا دیا وہ گھوڑا انکو پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک ہی میں اور ایک روایت میں ہے کہ بھاگ گیا غلام حضرت عبداللہ ابن عمر کا اور جا ملا کفار روم سے

فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. (رواہ البخاری)

تو غالب آئے ان رومی کفار پر مسلمان تو لوٹا دیا گھوڑا حضرت عبداللہ ابن عمر کو حضرت خالد بن ولید نے پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد۔

(۳۸۵۱) حدیث شریف: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم سے مروی انہوں نے فرمایا حاضر ہوا میں اور امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان

اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِيْ الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو ہم نے عرض کیا عطا فرمایا آپ نے بنی مطلب کو خیبر کے خمس میں سے اور چھوڑ دیا آپ نے ہم کو

وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ

حالانکہ ہم ایک ہی رشتے میں ہیں آپکے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں فرمایا حضرت جبیر نے

وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا. (رواہ البخاری)

کہ نہیں حصہ دیا پیارے نبی ﷺ نے بنی عبد شمس کو اور بنی نوفل کو کچھ بھی۔

(۳۸۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو بستی کہ پہونچو تم اس میں اور قیام کرو تم اس بستی میں تو تمہارا حصہ ہے اس بستی میں

मे से तो पहुची मुझे एक शारिफ ऊँटनी और शारिफ़ वडी वूढी ऊँटनी।

3850 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भाग गया घोड़ा उनका कि पकड़ लिया उस घोड़े को दुश्मन ने फिर गालिब आ गये दुश्मनों पर मुसलमान तो लौटा दिया वो घोड़ा उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक ही में और एक रिवायत है कि भाग गया गुलाम हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर का और जा मिला कुफ़्फ़ारे रुम मे तो गालिब आये उन रुमी कुफ़्फ़ार पर मुसलमान तो लौटा दिया घोड़ा हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर को हज़रते खालिद बिन वलीद ने प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हयाते ज़ाहिरी के बाद।

3851 हदीस शरीफ़:– हज़रते जुबैर इब्ने मुतअम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हाजिर हुआ मैं और अमीरुल मोमेनीन हजरते उस्मान बिन अफ़्फ़ान प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो हमने अर्ज़ किया अता फ़रमाया आपने बनी मुत्तलिब को खैबर के खुम्स में से और छोड़ दिया आपने हमको हालांकि हम एक ही रिश्ते में हैं आपके, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बनी हाशिम और बनी मुत्तलिब एक ही चीज़ हैं, फ़रमाया हजरते जुबैर ने कि नहीं हिस्सा दिया प्यार नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बनी अब्दे शम्स को और बनी नोफ़िल को कुछ भी।

3852 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बस्ती कि पहुंचो तुम उसमें और कयाम करो तुम उस बस्ती में तो तुम्हारा हिस्सा है उस बस्ती में और जो बस्ती के नाफ़रमानी

انکا بیچنا جائز و باقی رکھا۔ پیارے نبی ﷺ نے فتح مکہ شریف کے دن فرمایا کہ ہم کہاں ٹھہریں۔ عقیل نے تو ہمارے لئے کوئی مکان باقی نہ چھوڑا حالانکہ ان مکانات کے مالک سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ اور سیدنا حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔

(۴) ایک شخص نے کسی کے پاس اپنی اونٹنی پائی اور وہ دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے مالک نے اپنی ملکیت پر گواہی قائم کر دی۔ مدعا علیہ نے اس پر گواہی قائم کر دی کہ میں نے یہ اونٹنی کفار سے خریدی ہے تو پیارے نبی ﷺ نے اونٹنی کے پہلے مالک سے فرمایا کہ تم خرید سکتے ہو ایسے ہی نہیں لے سکتے (مراسیل ابوداؤد) مسلمان کو جو مال کفار اپنے ملک میں لے جائیں پھر مسلمان ان سے غنیمت میں وہ مال لے لیں تو اگر تقسیم سے پہلے مالک نے لے لیا تو مالک کا ہے۔ تقسیم غنیمت کے بعد جسکو مل جائیگا اسی کا ہے (بیہقی شریف ودار قطنی شریف) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان کا جو مال جو کوئی دار الحرب میں کسی کافر سے خریدے تو خریدنا درست ہے۔ (طحاوی شریف) کسی بھی حدیث شریف کا مطلب دوسری احادیث کریمہ اور آیات کریمہ کو سامنے رکھ کر سمجھا جاتا ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہی شان ہے۔ کہ آپ کسی بھی حدیث شریف کا مطلب قرآن کریم اور دوسری احادیث کریمہ کو سامنے رکھ کر بیان فرماتے ہیں اور یہ حسن مطالعہ اور کثرت مطالعہ کی بات ہے۔

(۳۸۵۱) سیدنا حضرت عبد مناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی ﷺ کے چوتھے دادا ہیں۔ حضرت عبد مناف تک شجرہ اس طرح ہے۔ پیارے نبی ﷺ سیدنا حضرت عبد اللہ، سیدنا حضرت عبد المطلب سیدنا حضرت ہاشم سیدنا حضرت عبد مناف۔ حضرت عبد مناف کے چار بیٹے ہیں (۱) حضرت ہاشم (۲) حضرت مطلب (۳) نوفل (۴) عبد شمس۔ حضرت جبیر کا شجرہ اس طرح ہے حضرت جبیر ابن مطعم ابن عدی ابن نوفل ابن مناف۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرہ اس طرح ہے۔ (۱) حضرت عثمان غنی (۲) عفان (۳) ابو العاص (۴) امیہ (۵) عبد شمس (۶) عبد مناف۔ نسبی اعتبار سے یہ مذکورہ خاندان یکساں ہیں حضرت ہاشم کی اولاد، مطلب کی اولاد، نوفل کی اولاد، عبد شمس کی اولاد چونکہ یہ چاروں حضرت عبد مناف کی اولاد ہیں۔ مگر تحالف وتعاون کے لحاظ سے حضرت ہاشم اور مطلب تو ایک ہیں وہی خمس (پانچویں) حصے کے مستحق ہیں مگر نوفل و عبد شمس اس تحالف وتعاون سے الگ ہیں وہ اس خمس کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ نوفل اور عبد شمس کی اولاد دوسرے مشرکین مکہ شریف سے مل کر مسلمانوں کے بائیکاٹ میں شریک ہو گئے اور حضرت مطلب و حضرت ہاشم کی اولاد کا بائیکاٹ کر دیا کفار و مشرکین سے اس تحالف وتعاون کی وجہ سے یہ دونوں ایک ہیں اور یہ دونوں ہی خمس کے مستحق نہیں ہیں۔ قرآن کریم کے اعلان وارشاد کے مطابق اس خمس کے پانچ مصرف ہیں۔ ایک تو اللہ ورسول کا پھر پیارے نبی ﷺ اس حصے کے بھی پانچ حصے فرماتے ایک حصہ تو اپنی ذات پاک پر خرچ فرماتے اور ایک حصہ حضرت ہاشم اور عبد المطلب کی اولاد پر خرچ فرماتے باقی تین حصے تیموں، مسکینوں، مسافروں پر خرچ فرماتے۔ پیارے نبی ﷺ کے عالم ظاہر سے تشریف لے جانے کے بعد پیارے نبی ﷺ کا حصہ ختم ہو گیا۔ وہ حصہ نہ تو پیارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو دیا گیا اور نہ اولاد وامجاد کو۔ پیارے نبی ﷺ کبھی کبھار مال غنیمت میں سے کوئی خاص چیز اپنے لئے لے لیتے اسکو صفی کہا جاتا تھا۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے عتبہ ابن حجاج کافر کی تلوار ذو الفقار اپنے پاس رکھی اور خیبر کی غنیمت میں سے سیدتنا ام المومنین حضرت صفیہ بنت حی بنت اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خود قبول فرمایا مگر پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد یہ صفی بند ہو گیا ایسے ہی پیارے نبی ﷺ کا خمس بھی ختم ہو گیا۔ اسی طرح پیارے نبی ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد قرابت داروں کا حصہ بھی ختم ہو گیا اب اس خمس کے بجائے پانچ کے تین حصے کئے جائیں گے جو تیموں، مسکینوں، مسافروں پر خرچ ہوں گے البتہ پیارے نبی ﷺ کے اعزاء اقرباء حضرات میں سے تیموں، مسکینوں، مسافروں کو مقدم رکھا جائیگا کہ پہلے انہیں بعد میں دوسروں کو ملیگا۔ یہ اسلئے کہ دوسرے فقراء وغرباء تو زکوٰۃ بھی لے سکتے ہیں مگر یہ حضرات زکوٰۃ نہیں لے سکتے۔ یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ. (رواہ مسلم)

اور جو بستی کہ نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی اور اسکے پیارے رسول کی تو بیشک اسکا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسکے پیارے رسول کا ہے اور پھر یہ بقیہ تمہارا ہے۔

(۳۸۵۳) حدیث شریف: عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت خولہ انصاریہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رواہ البخاری)

کہ کچھ لوگ گھس پیٹھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق تو انکے لئے آگ ہے قیامت کے دن۔

(۳۸۵۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا قیام فرمایا ہمارے درمیان پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن

فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ

تو ذکر فرمایا پیارے رسول نے خیانت کا تو بڑا گناہ بتایا اسکو اور بڑا سخت معاملہ قرار دیا اسکو پھر فرمایا پیارے رسول نے نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے

يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا

کہ آئے قیامت کے دن کہ اسکی گردن پر اونٹ ہو بلبلاتا تو کہے یا رسول اللہ مدد فرمایئے میری تو میں فرمادوں کہ نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا

قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ

میں تبلیغ فرما چکا تجھ کو نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آئے وہ قیامت کے دن کہ ہو اسکی گردن پر گھوڑا ہنہناتا کہے یا رسول اللہ مدد فرمایئے میری تو میں فرمادوں

لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ

کہ نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا میں تبلیغ فرما چکا تجھ کو، نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آئے وہ قیامت کے دن کہ ہو اسکی گردن پر بکری

لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

کہ اس کیلئے ہو ممیاتا تو کہے یا رسول اللہ مدد فرمایئے میری تو میں فرمادوں کہ نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا میں تبلیغ فرما چکا تجھ کو،

करे अल्लाह तआला की और उसके प्यारे रसूल की तो बेशक उसका पांचवाँ हिस्सा अल्लाह तआला का है और उसके प्यारे रसूल का है और फिर यह बकिया तुम्हारा है।

3853 हदीस शरीफ़:– हज़रम खौला अन्सारिया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं प्यारे रसूल कि कुछ लोग घुसपैठ करते है अल्लाह तआला के माल मे नाहक़ तो उनके लिये आग है क़यामत के दिन।

3854 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कयाम फरमाया हमारे दरमियान प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक दिन तो ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूल ने खयानत का तो बड़ा गुनाह बताया उसको और बड़ा सख़्त मुआमला करार दिया उसको फिर फरमाया प्यारे रसूल ने ना पाऊँ मैं किसी को तुममें से कि आये क़यामत के दिन उसकी गर्दन पर ऊँट हो बिलबिलाता तो कहे या रसूलल्लाह मदद फ़रमाइये मेरी तो मैं फ़रमा दूँ कि नहीं मालिक हूँ मैं तेरे लिये किसी चीज़ का मैं लब्लीग फ़रमा चुका तुझको, न पाऊँ मैं किसी को तुममें से कि आये वो क़यामत के दिन कि हो उसेकी गर्दन पर घोड़ा हिनहिनाता, कहे या रसूलल्लाह मदद फ़रमाइये मेरी तो मैं फरमा दूँ कि नहीं मालिक हूँ मैं तेरे लिये किसी चीज़ का, मैं तब्लीग फरमा चुका तुझको, न पाऊँ मैं किसी को तुममें से कि आये वो कयामत के दिन कि हो उसकी गर्दन पर बकरी कि उसके लिये हो मिमयाना तो कहे या

حضرات خلفاء راشدین نے وصال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خمس کے تین ہی حصے فرمائے ہیں اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت کا حصہ نہیں نکالا تو کسی صحابی نے اس پر کوئی اعتراض نہ فرمایا اس سے اس پر اجماع ثابت ہو گیا یہ تین حصے خواہ تینوں یعنی یتیموں، مسکینوں، مسافروں کو دئے جائیں یا ایک ہی کو ہر طرح درست ہے۔ جیسے زکوٰۃ کے مصارف کا مال ہے۔ کسی شخص نے سیدنا حضرت ابو جعفر محمد ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اپنے اہل قرابت کا حصہ نکالا یا نہیں۔ تو حضرت ابن علی نے فرمایا نہیں کیونکہ حضرت علی، سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہ چلے (طحاوی شریف، مرقاۃ شریف)

(۳۸۵۲) کفار کی جو بستی بنا جہاد کے صرف صلح سے قبضے میں آجائے تو وہ غنیمت نہ ہوگی بلکہ فئی ہوگی۔ جس میں تمام مسلمان مجاہدین یا دوسرے برابر کے حق دار ہو نگے کیونکہ فئی کا یہی حکم ہے۔ فئی میں خمس بھی نہیں لیا جاتا اور جو علاقہ جہاد کرکے حاصل کیا جائے تو وہ غنیمت ہے اس میں سے خمس نکال کر باقی چار حصے غازیوں میں تقسیم ہوں گے۔ جو شہر جنگ سے فتح ہو اس میں سلطان اسلام کو اختیار ہے خواہ وہ زمین، وہاں کے باشندے، اموال میں خمس نکال کر باقی چار حصے غازیوں میں تقسیم کر دے جیسا کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں فرمایا۔ خواہ وہ زمین وہاں کے کفار باشندوں کے حوالے کرکے ان پر ٹیکس قائم کر دے اور زمین پر عشر لگا دے۔ اسلئے حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا کہ گر مجھے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو علاقہ فتح ہوتا تو وہ میں بعد خمس غازیوں میں بانٹ دیتا جیسا کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں تقسیم فرمایا تھا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف خیبر تو اپنی ضروریات کیلئے رکھا اور باقی نصف خیبر کے چھتیس حصے فرمائے۔ ایک حصہ تو سو غازیوں کو مرحمت فرمایا۔ حضور فاروق اعظم نے عراق کو جہاد سے فتح فرمایا تو اسے غازیوں میں تقسیم نہ فرمایا اور اس آیت کریمہ سے آپ نے استدلال فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ جو مال غنیمت دلایا اللہ نے رسول کو اپنے، اہل شہر سے تو اللہ کا ہے اور رسول کا ہے اور رشتہ داروں کا ہے اور یتیموں کا ہے اور محتاجوں کا ہے اور مسافروں کا ہے تاکہ نہ ہو جائے دولت درمیان مالداروں کے تم میں سے۔ اور جو کچھ عطا فرمائیں تم کو رسول تو لے لو تم اسکو اور وہ منع فرمائیں تم کو جس سے تو رک جاؤ اور ڈرو تم اللہ سے، بیشک اللہ سختی فرمانے والا ہے عذاب سے۔ فقیروں کیلئے ہے جو ہجرت فرمانے والے ہیں جو نکال دئے گئے گھروں سے اپنے اور مالوں سے اپنے کہ تلاش کرتے ہیں وہ کرم کو اللہ کے اور رضامندی کو اور مدد کرتے ہیں وہ اللہ کے دین کی اور رسول کی اسکے۔ یہی سچے ہیں اور جو جگہ بناتے ہیں شہر میں اور ایمان میں پہلے ان سے۔ محبوب رکھتے ہیں انکو جنہوں نے ہجرت کی انکی طرف اور نہیں پاتے وہ سینوں میں اپنے کوئی تنگی اس میں سے جو وہ دئے گئے ہیں اور ترجیح دیتے ہیں وہ جانوں پر اپنی اور اگر چہ ہے انکے ساتھ سخت حاجت اور جو بچایا جائے لالچ سے نفس کے اپنے قریبی کامیاب ہیں اور جو آئے بعد انکے کہتے ہیں اے مالک ہمارے بخش دے تو ہم کو اور بھائیوں کو ہمارے جنہوں نے سبقت کی ہم پر ایمان میں اور نہ ڈال تو دلوں میں ہمارے کینہ انکے لئے جو ایمان لائے، اے مالک ہمارے بے شک تو بڑی نرمی والا ہے انتہا کرم والا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۷۸) ان آیات کریمہ کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو جو غنیمت بنی نضیر سے دلائی اسکے لئے تمھیں کوئی محنت و مشقت نہ اٹھانا پڑی۔ صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب پیدل خراماں خراماں چلے گئے۔ صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر رونق افروز تھے۔ دشمن بنی نضیر بنا جنگ کے شکستیں مل گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر مسلط فرما دیا۔ تو یہ مال غنیمت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی مبارک پر ہے جہاں چاہے خرچ فرمائیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم فرما دیا۔ اور انصار میں سے صرف تین اہل حاجت کو عطا فرمایا وہ تین انصار مدینہ یہ تھے۔

(۱) سیدنا حضرت ابو دجانہ سماک بن حرشہ (۲) سیدنا حضرت سہل بن (۳) سیدنا حارث بن حمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ جو مال کفار کے بھاگ جانے سے دار الاسلام میں رہ جائے وہ غنیمت نہیں بلکہ حکومت اسلامی کی ملکیت ہے جہاں چاہے خرچ کرے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے مال کو غنیمت نہ بنایا۔ جو مال بعد جنگ کرنے کے ملے وہ غنیمت ہے اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ کمزوروں سے قوی لوگوں کو ہلاک کرا سکتا ہے۔ ابابیل سے فیل مروا سکتا ہے۔

پہلی آیت کریمہ میں مال غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت کریمہ میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض حضرات مفسرین کرام نے فرمایا کہ پہلی آیت کریمہ اموال بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی اور ان اموال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کے لئے خاص فرمادیا اور یہ آیت کریمہ ہر اس شہر کی غنیمتوں کے بارے میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت و طاقت سے حاصل کریں (تفسیر مدارک شریف) رشتہ داروں سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد اب انہیں قرابت کی وجہ سے اس مال میں سے حصہ نہ ملے گا بلکہ فقر کی وجہ سے ملے گا۔ آیت کریمہ اس صورت میں مال غنیمت کے متعلق ہے۔ یا فے کا وہ مال جو بنا جہاد کئے مل جائے اس صورت میں یہ پہلے جملے کی تفصیل ہے۔ بنی نضیر کا مال اور خیبر و فدک بغیر جنگ و جہاد کے قبضے میں آیا ان کے اموال فے دیئے۔ یہ معلوم ہوا کہ باغ فدک صرف سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نہ تھا بلکہ اس میں مساکین مسافروں کا بھی حق تھا یہ فے ہے جو وقف ہوتا ہے باغ فدک فے کے طور پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ فی اس مال کفار کو کہتے ہیں جو بنا جنگ ہاتھ آجائے۔ اسلئے حضرت علی نے بھی فدک تقسیم نہ فرمایا۔ شان نزول۔ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو گروگھنٹال لے لیتا تھا اور باقی خوبیوں کے لئے چھوڑ دیتا تھا۔ اس مال غنیمت میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ ہتھیا لیتے تھے اور غریبوں کے لئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا۔ اس جاہلانہ معمول کے مطابق لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت میں سے چہارم قبول فرمالیں باقی ہم یا ہم تقسیم کرلیں گے اللہ تعالیٰ نے اسکا رد فرمایا اور تقسیم کا اختیار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اور اسکا طریقہ بھی ارشاد فرمایا۔ غنیمت میں سے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جو تمھیں حکم دیں اسکا اتباع کرو کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت ہر معاملے میں واجب ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔

کفار کی قبر و کہ جائیداد خصوصیت کے ساتھ ان مہاجرین کا حق ہے جو مکہ معظمہ سے نکالے گئے اور ان کی جائیداد پر کفار مکہ نے قبضہ کرلیا اگر مسلمان کفار کی جائیداد اور مال اور قبضہ کرلیں تو وہ اسکے مالک ہوجائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کو فقراء فرمایا جو اپنے املاک مکہ معظمہ چھوڑ کر آئے تھے۔ کفار مکہ نے جن ایمان والوں کو مکے مکرمہ سے نکالا تھا انکی تعداد سو تھی۔ باقی صحابہ کرام نے اللہ و رسول کی رضا کی خاطر خود ہجرت فرمائی تھی (تفسیر روح البیان شریف)۔ جو مجبور صحابہ کرام مکہ مکرمہ سے نکالے گئے تھے ان کی ہجرت بھی اللہ و رسول کی رضا کیلئے تھی۔ سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ و رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں انکی حالتیں یہاں تک پہونچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے۔ ان مہاجرین کی ہجرت کا مقصد اللہ و رسول کی مدد کرنا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا در پردہ اللہ تعالیٰ کی مدد کرنا ہے کیونکہ مہاجرین حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد لینا شرک نہیں اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کی صداقت کا اعلان فرمایا معلوم ہوا کہ حضرات خلفاء راشدین کی خلافتیں برحق ہیں۔ کیونکہ ان خلافتوں کو تمام مہاجرین و انصار نے برحق فرمایا ہے اور وہ سب سچ ہیں۔

اور جنکی رہائش و سکونت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری سے ہی مدینہ طیبہ میں تھی یہ حضرات دو قبیلے کے تھے بنی اوس و بنی خزرج۔ سیدنا حضرت اوس و سیدنا حضرت خزرج رضی اللہ تعالیٰ عنھما ابن ثعلبہ کے بیٹے تھے۔ اس آیت کریمہ میں دار سے مراد مدینہ طیبہ ہے ان دونوں نے اسلام قبول کیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال قبل مدینہ منورہ میں مسجدیں بنائیں۔ ان حضرات نے مہاجرین کو اپنے گھروں میں اتا اپنے دالوں میں نصف کا شریک کیا اور ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب پیدا نہ ہوئی مہاجرین سے محبت کرنا کمال ایمان کی نشانی ہے۔ مہاجرین کو جو اموال غنیمت دیئے گئے حضرات انصار کے دلوں میں ان کی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی۔ رشک تو کیا ہوتا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہے۔ اللہ تعالیٰ خیانت کی لعنت سے بچائے۔ آمین۔ سر پر خیانت کا وبال مسلط دیکھ کر یہ خائن پکارے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت فرما کر مجھے عذاب الٰہی سے بچایئے۔ یہ حدیث شریف بہ بانگ دہل اعلان کررہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے مدد مانگنا انہیں مدد کے لئے پکارنا صدفی صد درست ہے۔ قیامت میں مدد مانگنے کا کام ہوگا اور خوب ہوگا بلکہ پہلے یہی کام ہوگا بعد میں اور کام ہونگے۔

عقیدہ اسکو کہتے ہیں حضور داد محشر
مدد کے واسطے تم کو پکارا یا رسول اللہ (یانبی)

آج بھی اغثنا یا رسول اللہ کہنا جائز درست اور محبوب و مطلوب و مندوب ہے بلکہ عشق محبت کا نشان ہے۔ اغثنی یا رسول اللہ وہی کہتا ہے جو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق ہوتا ہے۔ منافقین اغثنی یا رسول اللہ کہنے سے کتراتے ہیں۔ مگر اہلسنت کا نعرہ ہے۔

اغثنا یا رسول اللہ اغثنا یا رسول اللہ
بہت ہی دور ہے ہم سے کنارا یا رسول اللہ
قدیری چشم سر سے دیکھئے مشرق سے مغرب تک
تمامی اہلسنت کا ہے نعرہ یا رسول اللہ (یانبی)۔

اس حدیث شریف میں وہ خائن لوگ مراد ہیں جو خیانت کو حلال جان کر خیانت کریں وہ تو کافر ہو چکے اگر کلمہ بھی پڑھتے ہوں اور نماز و روزے کا دھندہ بھی زور شور سے کرتے ہیں۔ کافر کے لئے شفاعت نہیں جو لوگ شفاعت کا انکار کرتے ہیں وہ در پردہ اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اگر اس حدیث شریف میں خائن مسلمان مراد ہیں جو خیانت تو کرتے ہوں مگر اسکو حرام ہی جانتے ہوں تو یہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ڈرانے دھمکانے اور خیانت کی برائی کی شدت بیان کرنے کیلئے ہے کیونکہ مسلمان کتنا اور کیسا ہی گنہگار کیوں نہ ہو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری شفاعت بڑے بڑے گنہگار مسلمانوں کو ملے گی۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔ حدیث شریف:۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی ایک خاص دعاء قیامت میں شفاعت کرنے کیلئے محفوظ رکھی ہے۔ اور وہ دعاء ہر مسلمان کو پہونچے گی جو ایمان پر مرے اگر اونٹوں میں خیانت کرے گا تو اونٹ گردن پر سوار ہوگا اگر گھوڑوں میں خیانت کی ہوگی تو گھوڑا گردن پر سوار ہوگا۔ جیسے بے زکوٰۃ والا مال زکوٰۃ نہ دینے والے پر سوار ہوگا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر یہ پیغام پہونچادیا ہے کہ خیانت کرنا سخت جرم و گناہ ہے۔ یہ حق العبد ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہوگا۔ جب اے خائن تو نے ہمارے فرمان عالیشان کی پرواہ نہ کی اور اس پر عمل پیرا نہ ہوا اور خیانت کا بدترین جرم کرتا رہا تو اب کس منہ سے مدد مانگنے اور شفاعت کرانے آیا ہے۔ مسلمانوں سے یہ فرمان ڈرانے دھمکانے کیلئے ہے تاکہ آج وہ ان دھمکیوں کو پڑھیں اور خیانت سے کرنے سے دور و نفور رہیں۔ خائن کے سر پر خیانت شدہ مال سوار بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا تاکہ بھرے محشر میں خائن کی رسوائی ہو۔

(۳۸۵۵) تحفہ پیش کرنے والے یہ صحابی سیدنا حضرت رفاعہ ابن زید ابن وھب خذامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور یہ انکا حبشی غلام تھا (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا حضرت مدعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے سفر جہاد کی کسی منزل میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامت پذیر تھے۔ یہ مصروف خدمات تھے اور اب انہیں شہادت کی سعادت بھی مل گئی۔ شہادت بھی یقیناً جنت کا ذریعہ ہے۔ مگر حضرت مدعم سے ایک غلطی سرزد ہوئی تھی کہ غزوۂ خیبر کی غنیمت میں سے ایک چادر بنا تقسیم لے لی تھی یہ بھی خیانت تھی کیونکہ مال غنیمت تقسیم سے پہلے تمام غازیان اسلام کا مشترکہ مال ہوتا ہے اسکا مالک شخص واحد نہیں بن سکتا بعد تقسیم ہی ملکیت میں آتا ہے۔ یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آگئی کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب کے کھلے ڈھکے تمام اعمال کو ملاحظہ فرمارہے ہیں کسی کا کوئی عمل چشم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت مدعم کا چادر لینا ایک خفیہ و پوشیدہ عمل ہے مگر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر و باہر تھا۔

کس کس کے دل میں کیا ہے سرکار جانتے ہیں
کیا کون کر رہا ہے سرکار جانتے ہیں (یاولی)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھرتی کے سینے میں جلوہ افروز رہکر بھی آکاش و آخرت کے حالات کو بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ شہادت سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر حق العبد معاف نہیں ہوتا۔ حضرت مدعم گو کہ شہید بھی

اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یا دو تسمے لیکر پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ آگ کا تسمہ ہے یا دو تسمے ہیں آگ کے۔

(۳۸۵۶) حدیث شریف: كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ

ترجمہ: تھا پیارے نبی ﷺ کے قیمتی سامان پر ایک شخص کہا جاتا تھا اسکو کرکرہ ان کا انتقال ہوگیا تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا۔ (رواہ البخاری)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ آگ میں ہے تو حضرات صحابہ کرام دیکھنے لگے تو پایا انہوں نے ایک کمبل کہ خیانت کرلی ہے اسکی۔

(۳۸۵۷) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا ہم پاتے تھے اپنے جہاد میں شہد اور انگور

فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ۔ (رواہ البخاری)

تو ہم کھالیتے تھے انکو اور ہم اٹھا نہ لیتے تھے انکو۔

(۳۸۵۸) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهٗ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مغفل سے مروی انہوں نے فرمایا پایا میں نے ایک تھیلا چربی کا خیبر کے دن تو چمٹا لیا میں نے اسکو

فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر کہا میں نے کہ نہیں دونگا میں آج کسی کو اس میں سے کچھ بھی پھر میں متوجہ ہوا تو دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ مسکرا رہے ہیں۔

(۳۸۵۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی مجھ کو تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر یا فرمایا پیارے نبی نے

فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ۔ (رواہ الترمذی)

فضیلت سے نوازی گئی میری امت تمام امتوں پر اور حلال فرمائیں ہمارے لئے غنیمتیں۔

दिन माले ग़नीमत में से कि नहीं पहुची थी उस चादर को तक्सीम कि भड़का रही है इस मदअम पर आग को फिर जब सुना उसको लोगों ने तो आया एक शख़्स एक तस्मा लेकर या दो तस्मे लेकर प्यारे नबी की बारगाह में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि आग का तस्मा है या दो तस्मे हैं आग के।

3856 हदीस शरीफ़:– था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कीमती सामान पर एक शख़्स कहा जाता था उसको करकरा, उनका इन्तेकाल हो गया तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो आग में है तो हज़राते सहाबा ए किराम देखने लगे तो पाया उन्होंने एक कम्बल कि ख़यानत कर ली है उसकी।

3857 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम पाते थे अपने जिहाद में शहद और अंगूर तो हम खा लेते थे उनको और हम उठा न लेते थे उनको।

3858 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मुग़फ़्फ़ल से मरवी उन्होंने फ़रमाया पाया मैं एक थैला चर्बी का ख़ैबर के दिन तो चिमटा लिया मैंने उसको फिर कहा मैंने कि नहीं दूँगा मैं आज किसी को इसमें से कुछ भी फिर मैं मुतावज्जे हुआ तो देखा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को गो कि मुस्कुरा रहे हैं।

3559 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक अल्लाह तआला ने फ़ज़ीलत दी मुझको तमाम अम्बिया ए किराम पर या फ़रमाया प्यारे नबी ने फ़ज़ीलत से नवाज़ी गयी मेरी उम्मत तमाम उम्मतों पर और हलाल फ़रमाई हमारे लिये ग़नीमतें।

ہوگئے مگر حق العبد میں گرفتار ہیں۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ حضرت مدعم کا مال غنیمت سے چادر لے لینا یا تو مسئلہ غنیمت سے بے خبری کا بنا پر تھا یا پھر گناہ صغیرہ تھا لہٰذا انکے اس عمل سے انکی عدالت میں فرق نہیں آیا۔ تمام حضرات صحابہ کرام عادل وثقہ ہیں۔ انہوں نے چادر کو معمولی چیز سمجھا اور اسکی اہمیت سے خبردار نہ تھے۔ لہٰذا کوئی گستاخ اس حدیث شریف کی آڑ لیکر عظمت صحابہ کرام سے کھلواڑ نہ کرے۔ بلکہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیارے صحابی حضرت مدعم پر رکھ کر قیامت تک کے تمام مسلمانوں کو وارننگ دی ہے کہ جب بے خبری کی بنا پر مرتبہ شہادت بھی پالینے کے بعد خیانت کا وبال سر پر ہے تو پھر غیر شہید غیر صحابی خائن کا انجام کیسا بھیانک ہوگا۔ اس حدیث شریف میں خائنوں کیلئے وعید شدید ہے جو بال کھاتے ہیں اوقاف کا، بیت المال کا۔ ہر اس مال کے متعلق یہ حکم ہے جس کا حقوق المسلمین سے تعلق ہو۔ شہادت کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ شہید قبل شہادت گناہوں، قرضوں، حقوق العباد وغیرہ سے پاک وصاف ہو تب شہید ہو۔

(۳۸۵۶) کمبل کی خیانت گو کہ بے خبری کی بنا پر تھی مگر پیارے نبی ﷺ نے اسے عذاب کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ بھی صحابی پر رکھ کر قیامت تک کے مسلمانوں کو دھمکانا اور ڈرانا ہے کہ خیانت پر جب میرے صحابہ کی گرفت ہے تو پھر غیر صحابی گرفت سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی عظمت وشان پر اس قسم کی احادیث کریمہ اثر انداز نہ ہونگی اور یہ احادیث کریمہ حضرات صحابہ کرام کی جلالت کے خلاف نہیں ہیں۔ تمام حضرات صحابہ کرام عادل وثقہ ہیں تمام صحابہ کرام معصوم ومحفوظ نہیں ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کی یہ شان ہے کہ یہ اس جہان میں جلوہ گستر ہوتے ہوئے اس جہان کی خبر دے رہے ہیں۔ اسکے بعد بھی اگر کوئی علم غیب رسول کا انکار کرے تو اسے بغض مصطفیٰ کا آزار ہے ایمان کا دیوالیہ ہے۔ ابوجہل کمپنی کا ایجنٹ ہے۔

(۳۸۵۷) غازیان اسلام دوران جنگ وجہاد کفار سے حاصل کیا ہوا سامان خورد ونوش مثلاً دودھ، گھی، پھل، روٹی، گوشت وغیرہ بقدر ضرورت کھا سکتا ہے اسکے لئے اپنے حاکم وامیر جہاد سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ یوں ہی دواؤں کا بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اپنے جانوروں کو چارہ وغیرہ بھی اس حاصل شدہ مال سے دے سکتا ہے۔ مگر ذخیرہ کرکے اپنے گھر نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح جنگ میں کفار سے حاصل شدہ ہتھیار جنگ میں استعمال کر سکتا ہے مگر بعد میں وہ ہتھیار مال غنیمت میں ہی شامل کئے جائیں گے۔ اسی طرح گرم وٹھنڈے کپڑے حسب ضرورت مجاہدین استعمال کر سکتے ہیں مگر بعد میں یہ کپڑے مال غنیمت میں شامل کرنا ہونگے۔ اگرچہ یہ چیزیں استعمال سے خراب وبوسیدہ ہوجائیں یا بالکل تباہ ہوجائیں تو غازیان اسلام پر کوئی تاوان نہ ہوگا۔ اسی طرح کفار سے جنگ کے دوران حاصل کئے ہوئے جانور بھی ضرورتاً ذبح کرکے کھائے جا سکتے ہیں مگر انکی کھال مال غنیمت ہی میں داخل وشامل کرنا ہوگی۔ یہ اجازت بھی صرف غازیوں، مجاہدوں کو ہے مگر جو تجار یا خدمت گاران مجاہدین کے ہمراہ گئے ہیں انہیں ان تمام چیزوں کے استعمال کی اجازت نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے استعمال کر ہی لیں تو پھر ان پر ضمان نہیں۔

(۳۸۵۸) سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت اس چربی کی سخت ضرورت شرعی تھی۔ اس ضرورت کے پیش نظر آپ کی زبان پاک سے یہ جملہ صادر ہوا کہ اسمیں سے کسی کو کچھ نہ دونگا۔ آپ نے اپنے کشف سے یہ جان لیا ہوگا کہ میرے علاوہ اسکا کوئی اور خاص ضرورت مند نہیں ہے۔ ورنہ حضرات صحابہ کرام اپنی ضروریات پر دوسرے صحابہ کرام کی ضروریات کو مقدم رکھتے اور انہیں ترجیح دیتے تھے پیارے نبی ﷺ کو حضرت عبد اللہ ابن مغفل کی ضرورت کا علم تھا چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے بھی انہیں اس ارادے یا اس جملے کے بولنے سے منع نہ فرمایا اور نہ ہی اس چربی کے تھیلے پر قبضہ کرنے سے روکا بلکہ تبسم فرما کر اجازت مرحمت فرمادی۔ کیونکہ کسی عمل کو دیکھ کر منع نہ فرمانا یہ بھی اجازت کی علامت ہے۔ حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصطلاح میں اسکو سنت سکوتی کہتے ہیں۔

(۳۸۵۹) اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر بے شمار بزرگیاں اور فضیلتیں عطا فرمائیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ یہ رسل ہیں فضیلت دی ہم نے انکے بعض کو بعض پر۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے کلام فرمایا اللہ نے اور بلند فرمایا ان میں سے بعض کو درجوں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ

(۳۸۶۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا حصے سے زیادہ عطا فرمائی مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

بدر کے دن ابوجہل کی تلوار اور جہنم رسید فرمایا تھا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے اسکو۔

(۳۸۶۱) حدیث شریف: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ

ترجمہ: حضرت عمیر سے مروی جو غلام تھے حضرت ابواللحم کے، حضرت عمیر نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا جنگ خیبر میں اپنے مالکوں کیساتھ

فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وَكَلَّمُوْهُ أَنِّيْ مَمْلُوْكٌ

تو گزارش کی میرے مالکوں نے میرے بارے میں پیارے رسول اللہ ﷺ سے اور عرض کیا تو بتایا انہوں نے پیارے رسول کو یہ کہ میں ایک غلام ہوں

فَأَمَرَلِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهٗ فَأَمَرَلِيْ بِشَيْءٍ

تو حکم فرمایا پیارے رسول نے میرے متعلق تو مسلح کردیا میں تلوار سے کہ میں گھسیٹ رہا تھا اسکو پھر حکم فرمایا پیارے رسول نے میرے لئے کچھ معمولی سامان کا

مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَأَمَرَنِيْ

مال غنیمت میں سے تو پیش کیا میں نے مال غنیمت میں سے ایک منتر کہ میں جھاڑ پھونک کرتا تھا اسی منتر سے پاگلوں کو تو حکم فرمایا پیارے رسول نے مجھے

بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔ (رواہ الترمذی)

بعض حصے کے نکالدینے کا اور بعض حصے کے باقی رہنے کا۔

(۳۸۶۲) حدیث شریف: عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا

ترجمہ: حضرت مجمع ابن جاریہ سے مروی انہوں نے فرمایا تقسیم فرمادیا گیا خیبر حدیبیہ والوں پر تو تقسیم فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو اٹھارہ حصوں پر اور تھا لشکر پندرہ سو، ان میں تین سو سوار تھے

3860 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया हिस्से से ज्यादा अता फ़रमाई मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बदर के दिन अबू जहल की तलवार और जहन्नम रसीद फ़रमाया था हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद ने उसको।

3861 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमैर से मरवी जो गुलाम थे हज़रते अबू लहम के हज़रते उमैर ने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ जंगे ख़ैबर में अपने मालिकों के साथ तो गुज़ारिश की मेरे मालिकों ने मेरे बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से और अर्ज़ किया तो बताया उन्होंने प्यारे रसूल को यह कि मैं एक गुलाम हूँ तो हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने मेरे मुतालिक तो मुसल्ला कर दिया मैं तलवार से कि मैं घसीट रहा था उसको फिर हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने मेरे लिये कुछ मामूली सामान का माले गनीमत में से तो पेश किया मैंने माले ग़नीमत में से एक मन्त्र कि मैं झाड फूक करता था इसी मन्त्र से पागलों को तो हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने मुझे बअज़ हिस्से के निकाल देने का और बअज़ हिस्से के बाक़ी रहने का।

3862 हदीस शरीफ़:– हजरते मुजम्मा इब्ने जारिया से मरवी उन्होंने फ़रमाया तक्सीम फरमा दिया गया ख़ैबर हुदैबिया वालों पर तो तक्सीम फ़रमा दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़ैबर को 18 हिस्सों पर और था लश्कर 1500, उनमें से 300 सवार थे और अता फ़रमाये सवार को 2 हिस्से और पैदल को 1 हिस्सा।

فرمائیں:۔ حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے مراتب جداگانہ ہیں۔ بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بعض بعض سے افضل واعلیٰ ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ بعض بعض سے ادنیٰ ہیں اس میں ان کی توہین ہے۔ اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں، وصف نبوت میں سب ایک دوسرے کے شریک ہیں مگر خصائص وکمالات میں درجے متفاوت ہیں اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے زمین پر بے واسطہ کلام فرمایا اور حضور انور ﷺ سے معراج میں خلوت لامکاں میں بے پردہ کلام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کو بدرجات کثیرہ تمام حضرات انبیاء کرام پر افضل فرمایا۔ آیت کریمہ میں اس رفعت ومرتبت کا بیان فرمایا گیا اور حضور انور ﷺ کے نام مبارک کی تصریح نہ فرمائی گئی اس سے بھی آپ کے علوشان کا اظہار مقصود ہے کہ حضور انور ﷺ کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کی بات ہوئی تو سوائے حضور انور ﷺ کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے، حضور انور ﷺ کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء کرام پر فائق وافضل ہیں اور جن میں آپکا کوئی شریک نہیں وہ بے شمار ہیں۔ درجوں بلند فرمایا ان درجوں کی کوئی حد وشمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد بندی کرسکتا ہے۔ ان بے شمار خصائص وکمالات میں سے بعض کا اجمالی ومختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپکی امت ہے آپ خاتم النبین ہیں، آپ سید المرسلین ہیں، آپ رحمۃ للعالمین ہیں، شفاعت کبریٰ آپکو عطا ہوئی، خلوت لامکاں میں قرب خاص معراج میں آپ کو ملا، علمی وعملی کمالات میں آپکو سب سے اعلیٰ کیا، حضور انور ﷺ کی فضیلت ہمارے خیال ووہم وگمان سے باہر ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنا باپ کے اپنی والدہ سیدتنا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے قرآن کریم میں سوائے حضرت مریم کے کسی عورت کا نام نہیں ہے۔ روح القدس یہ حضرت جبریل امین کا نام ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے برائے امداد۔ غیر خدا کا مدد کرنا شرک نہیں درحقیقت اللہ والوں کی مدد اللہ تعالیٰ ہی کی مدد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جبریل کی مدد کو اپنی مدد فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو نشانیاں عطا فرمائی گئیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ آپ مردے زندہ فرمادیا کرتے تھے۔ بیماروں کو تندرست کردیتے تھے مٹی سے پرند بنادیتے تھے غیب کی خبریں بتادیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ملک میں انکی مرضی ومشیت کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر قدیری بدیمی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۷)

تمام حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام کل قیامت کے میدان میں پیارے نبی ﷺ کے جھنڈے تلے ہونگے۔ پیارے نبی ﷺ کو وہ بزرگیاں عطا فرمائیں جو مخلوق کے وہم وگمان سے بھی آگے کی بات ہیں۔ دینے والا محبوب جانتا ہے یا لینے والے محبوب جانیں جب اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو افضل الانبیاء والرسل فرمایا تو پھر امت کو خیر الامم کے اعزاز سے سرفراز فرمایا ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے مسلمانو! ہو تم بہترین امت جو پیدا کی گئی ہے لوگوں کیلئے حکم دیتے ہو اچھائی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور اگر ایمان لائیں اہل کتاب یقیناً تھا وہ بہتر انکے لئے کچھ تو ان میں سے ایمان والے ہیں اور زیادہ تر ان میں سے نافرمان ہیں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۵۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ شان نزول۔ یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ ابن مسعود وغیرہ اصحاب سے کہا کہ ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمھارے دین سے بہتر ہے جسکی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی حضور انور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔ حضور انور ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل واعلیٰ ہے۔ اور حضور انور ﷺ کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔ جبکہ بنی اسرائیل کا عالمین سے افضل ہونا اسی وقت تھا۔ حضور انور ﷺ کی امت تمام عالم کی استاد ہے۔ ہر مسلمان کو مبلغ ہونا چاہیے کہ جو مسئلہ معلوم ہو دوسرے کو بتائے اور خود اپنے عمل سے تبلیغ کرے۔ اہل کتاب اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے انہیں ایمان لانے کو کہا گیا جبکہ کوئی اللہ تعالیٰ کا منکر نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کو ماننا اللہ تعالیٰ کو ماننا ہے۔ حضور انور ﷺ کا منکر اللہ تعالیٰ کا منکر ہے۔ فاسق کو بھی کافر کہا جاتا ہے بلکہ جب یہ لفظ ایمان کے مقابلے میں بولا

فَاَعطَی الفَارِسَ سَهمَینِ وَالرَّاجِلَ سَهمًا۔ (رواہ ابوداؤد)

تو عطا فرمائے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ۔

(۳۸۶۳) حدیث شریف: عَن حَبِیبِ بنِ مَسلَمَةَ الفِهرِیِّ قَالَ شَهِدتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت حبیب ابن مسلمہ فہری سے مروی انہوں نے فرمایا میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کے دربار میں

نَفَّلَ الرُّبعَ فِی البَدأَةِ وَالثُّلُثَ فِی الرَّجعَةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو پیارے نبی نے زیادہ حصہ عطا فرمایا چوتھائی سے بدہ والوں میں اور تہائی رجوع والوں میں۔

(۳۸۶۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُنَفِّلُ الرُّبعَ بَعدَ الخُمُسِ وَالثُّلُثَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ زیادہ عطا فرماتے تھے چوتھائی خمس نکالنے کے بعد اور زیادہ عطا فرماتے تھے اور تہائی

بَعدَ الخُمُسِ اِذَا قَفَلَ۔ (رواہ ابوداؤد)

خمس نکالنے کے بعد جب جب لوٹتے جنگ سے۔

(۳۸۶۵) حدیث شریف: عَن اَبِی جُوَیرِیَةَ الجَرمِیِّ قَالَ اَصَبتُ بِاَرضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمرَاءَ

ترجمہ: حضرت ابوجویریہ جرمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پایا میں نے روم کی زمین میں ایک سرخ گھڑا

فِیهَا دَنَانِیرُ فِی اِمرَةِ مُعَاوِیَةَ وَعَلَینَا رَجُلٌ مِن اَصحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہ اسمیں اشرفیاں تھیں امیر المومنین حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں اور ہم پر ایک صاحب حاکم تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پاک میں سے

مِن بَنِی سُلَیمٍ یُقَالُ لَهُ مَعنُ بنُ یَزِیدَ فَاَتَیتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا

جو قبیلۂ بنی سلیم کے تھے کہا جاتا تھا انکو معن ابن یزید تو لایا انکے پاس میں ان اشرفیوں سے بھرے گھڑے کو تو تقسیم فرمادیا ان صحابئ رسول نے ان اشرفیوں کو

بَینَ المُسلِمِینَ وَاَعطَانِی مِنهَا مِثلَ مَا اَعطَی رَجُلًا مِنهُم ثُمَّ قَالَ لَولَا اِنِّی سَمِعتُ

مسلمانوں میں اور عطا فرمایا مجھ کو اس میں سے اسی کے مثل جو عطا فرمایا ایک شخص کو ان میں سے پھر فرمایا حضرت صحابئ رسول نے اگر نہ سنا ہوتا میں نے

3863 हदीस शरीफ़:– हजरते हवीव इब्ने मसलेमा फ़हरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं हाजिर हुआ प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलेहे वसल्लम के दरवार में तो प्यारे नवी ने ज़्यादा हिस्सा अता फ़रमाया चौथाई से वद्द वालों में और तिहाई रुजू वालों में।

3864 हदीस शरीफ़:– वेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़्यादा अता फरमाते थे चौथाई खुम्स निकालने के वाद और ज़्यादा अता फरमाते थे और तिहाई खुम्स निकालने के वाद जव जव लौटते जंग से।

3865 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू जवैरिया जरमी से मरवी उन्होंने फरमाया कि पाया मैंने रुम की ज़मीन में एक सुर्ख घड़ा कि उसमें अशरफियाँ थीं अमीरुल मोमिनीन हज़रते अमीरे मुआविया के दौरे हुकूमत में और हम पर एक साहव हाकिम थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हावे पाक में से जो कवीला ए वनी सुलैम के थे कहा जाता था उनको मआन इब्ने यज़ीद तो लाया उनके पास मैं उन अशरफियों से भरे घड़े को तो तकसीम फरमा दिया उन सहाविये रसूल ने उन अशरफियों को मुसलमानों में और अता फरमाया मुझको उसमें से उसी के मिस्ल जो अता फरमाया एक शख्स को उन में से फिर फरमाया हज़रते सहाविये रसूल ने अगर न सुना होता मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम

جائے تو وہاں اس سے کفر ہی مراد ہوگا۔ حضور انور ﷺ کی تمام امت بہترین امت ہے ہم کسی قوم و برادری کو رذیل و ذلیل و کمین نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ مومن کا دل مصطفیٰ کی محبت کا مدینہ ہے۔ شعر

نوار محمد کا انمول خزینہ ہے

سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے (یانبی)

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۵۷)

جب ہیں خیر الانبیاء واللہ میرے مصطفیٰ

کیوں نہ ہو خیر الامم امت رسول اللہ کی (یانبی)

پیارے نبی ﷺ کی پیاری نسبت سے جب امت تمام امتوں سے افضل ہے اسی طرح پیارے نبی ﷺ کے حضرات والدین گرامی تمام انبیاء کرام کے غیر نبی والدین سے افضل ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے پیارے صحابہ تمام حضرات انبیاء کرام کے صحابہ سے افضل ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے حضرات اہل بیت تمام حضرات انبیاء کرام کے غیر انبیاء حضرات اہل بیت سے افضل ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا پیارا زمانہ تمام حضرات انبیاء کرام کے زمانوں سے افضل ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا شہر پاک تمام حضرات انبیاء کرام کے شہروں میں افضل ہے۔

لالوں میں ہے پسند مجھے آمنہ کا لال

شہروں میں مجھ کو شہر مدینہ پسند ہے (یانبی)

پیارے نبی ﷺ کی پیاری حضرات ازواج مطہرات تمام حضرات انبیاء کرام کی حضرات ازواج مطہرات میں افضل ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے کی بیبیو! نہیں ہو تم کسی کی طرح عورتوں میں سے اگر تم ڈرتی ہو تو نہ نرم لہجے میں بات کیا کرو کہ وہ للچائی نظر ڈالے کہ دل میں جسکے بیماری ہے اور کہا کرو باتیں اچھی (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اے پیارے نبی کی پیاری بیبیو! تمھارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمھارا اجر سب سے بڑھکر ہے جہان بھر کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سید عالم کی زوجیت کے لئے انتخاب فرمایا اور امہات المومنین کا درجہ عطا فرمایا۔ اس آیت کریمہ میں تعلیم آداب ہے اگر بضرورت غیر مرد سے پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لب ولہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عزت مآب خواتین کی یہی شایان شان ہے۔ دین واسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند ونصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے تو بے لوچ لہجے سے اچھی ہی بات کرو۔ جب حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات جیسی کوئی عورت نہیں ہو سکتی۔ تو پھر حضور انور ﷺ کی مثل کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔ جن لوگوں پر حضور انور ﷺ کے مثل ہونے کا خبط سوار ہے وہ اس آیت کریمہ میں غور وخوض کریں اور اپنے خبط کا علاج کریں۔ ازواج مطہرات کو بوقت ضرورت مردوں سے پردہ میں رہکر گفتگو کرنے کی اجازت تھی۔ اگرچہ تمام امت کی مائیں ہیں مگر پھر بھی انہیں حکم دیا گیا کہ پس پردہ گفتگو کریں اور بات بھی لوچ دار اور لب ولہجہ بھی نزاکت والا نہ ہو۔ بلکہ کسی مرد سے بات کہو تو اس طرح کہو جیسے ماں کسی بیٹے کو کہتی ہے۔ غیر مردوں سے گفتگو میں نسوانی نزاکت کا کوئی خصوصی اہتمام نہ ہو بلکہ روکھا پن ہو اور بات بھلی اور معقول و مختصر ہو۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۲۲)

پیارے نبی ﷺ سے منسوب ہر چیز دیگر حضرات انبیاء کرام کی ہر چیز سے افضل ہے۔ امت محمدیہ کی بھی بہت سی خصوصیات ہیں ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس امت محمدیہ کیلئے غنیمتیں حلال فرمادی گئی ہیں۔ امم سابقہ میں جہاد تو تھا مگر ان کیلئے غنیمتیں حلال نہ تھیں۔ قربانی کا گوشت بھی ہمارے لئے حلال ہے انکے لئے حلال نہ تھا۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک کہ اور حلال فرمائیں ہماری لئے غنیمتیں اس میں پیارے نبی ﷺ نے اپنی ذات پاک کیساتھ اپنی امت کو بھی ذکر فرمایا۔ یہ پیارے نبی ﷺ کی نوازش بے عنایت بے کرم ہے۔

(۳۸۶۰) ابوجہل کو قتل تو دو انصاری بچوں نے فرمایا تھا مگر جب ابوجہل سسک رہا تھا اور زندگی کی الٹی گنتی گن رہا تھا تو سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہونچے اور اسکا سر تن سے جدا کر کے اسے جہنم رسید کیا اور زمین کو اسکے وجود بے سود و ناپاک سے پاک فرمایا۔

(۳۸۶۱) سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنے پست قد تھے کہ جب آپ کو تلوار پہنائی گئی تو تلوار زمین پر گھسٹتی تھی۔ پیارے رسول ﷺ نے حضرت عمیر کو یہ تلوار جہاد سے قبل یا دوران جہاد عطا فرمائی تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے کچھ معمولی

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَیْتُکَ۔ (رواہ ابوداؤد)

پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول نہیں ہے نفل مگر خمس کے بعد تو میں زیادہ عطا فرماتا تم کو۔

(۳۸۶۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم حاضر ہوئے تو پایا ہم نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو

فَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْھُمَا

کہ فتح فرمالیا تھا پیارے رسول نے خیبر کو تو حصہ مقرر فرمایا پیارے رسول نے ہمارے لئے یا فرمایا کہ دیا ہم کو پیارے رسول نے اس میں سے کچھ

وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا

اور حصہ نہ عطا فرمایا کسی کو جو غائب رہا فتح خیبر کے دن اس مال غنیمت میں سے کچھ بھی سوائے اسکے جو حاضر ہوا پیارے رسول کیساتھ سوائے

اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّ اَصْحَابَہٗ اَسْھَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ (رواہ ابوداؤد)

ہم کشتی والوں کے حضرت جعفر اور انکے ساتھیوں کے کہ حصہ عطا فرمایا ان اصحاب کشتی کو فاتحین خیبر کیساتھ۔

(۳۸۶۷) حدیث شریف: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ تُوُفِّیَ

ترجمہ: حضرت زید ابن خالد سے مروی بیشک ایک شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے وفات پا گئے

یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ

خیبر کے دن تو ذکر کیا حضرات صحابہ کرام نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول نے نماز جنازہ پڑھو اپنے ساتھی کی تو رنگ بدل گیا

وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا

لوگوں کے چہروں کا اس ارشاد پاک کی وجہ سے تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک تمہارے ساتھی نے خیانت کی ہے راہ خدا میں تو ہم نے تلاشی لی

مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ یَھُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ۔ (رواہ مالک و ابوداؤد والنسائی)

انکے سامان کی تو پائے ہم نے چھوٹے موتی یہود کے موتیوں میں سے جو دو درہموں کے برابر نہیں تھے۔

से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है नफल मगर खुम्स के बाद तो मैं ज्यादा अता फ़रमाता तुमको।
3866 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा अशअरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम हाजिर हुये तो पाया हमने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि फ़तह फ़रमा लिया था प्यारे रसूल ने ख़ैबर को तो हिस्सा मुकर्रर फ़रमाया प्यारे रसूल ने हमारे लिये या फ़रमाया कि दिया हमको प्यारे रसूल ने उसमे से कुछ और हिस्सा न अता फ़रमाया किसी को जो गायब रहा फ़तहे ख़ैबर के दिन उस माले ग़नीमत मे से कुछ भी सिवाये उसके जो हाजिर हुआ प्यारे रसूल के साथ सिवाये हम कश्ती वालों के, हज़रते जाफ़र और उनके साथियों के कि हिस्सा अता फ़रमाया उन अस्हाब कश्ती को फातेहीन ख़ैबर के साथ।
3867 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैद इब्ने खालिद से मरवी बेशक एक शख़्स प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हाब में से वफ़ात पा गये ख़ैबर के दिन तो ज़िक्र किया हज़राते सहाबा ए किराम ने प्यारे रसूल से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने नमाज़े जनाज़ा पढ़ो अपने साथी की तो रंग बदल गया लोगों के चेहरे का इस इरशादे पाक की वजह से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक तुम्हारे साथी ने खयानत की है राहे खुदा में तो हमने तलाशी ली उनके सामान की तो पाये हमने छोटे मोती यहूद के मोतियों मे से जो दो दिरहमों के बराबर न थे।

سامان بطور عطیہ عطا فرمایا جیسے ہانڈی، لوٹا وغیرہ۔ باقاعدہ پورا حصہ عطا نہ فرمایا کیونکہ غلام کو غنیمت کا حصہ نہیں ملتا۔ حضرت عمیر کو ایک منتر یاد تھا جس سے وہ پاگلوں، دیوانوں کا علاج فرمایا کرتے تھے تو پیارے رسول ﷺ کی بارگاہ میں انہوں نے اپنا وہ منتر پیش کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس منتر میں سے ناجائز شرکیہ الفاظ تو نکال دو اور جو جائز الفاظ ہیں انہیں باقی رکھو۔ جھاڑ پھونک سے علاج کرنا اور منتر سے علاج کرنا جائز ہے بشرطیکہ کلمات شرکیہ پر مشتمل نہ ہو۔ قرآنی آیات کریمہ اور منقولہ دعاؤں کے علاوہ تمام وظیفوں کا یہی حکم ہے کہ جائز الفاظ تو باقی رکھے جائیں اور ناجائز الفاظ نکال دیے جائیں۔ یہ حدیث شریف ان لوگوں کے منہ پر چپت کا کام کر رہی ہے اور جھاڑ پھونک، دعاء ودم کے سرے سے منکر ہیں اور جھاڑ پھونک، دم ودرود کا مذاق اڑاتے ہیں۔ انہیں اس حدیث شریف سے عبرت پکڑنا چاہیے۔

(۳۸۶۲) سیدنا حضرت مجمع رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں مگر باپ جاریہ پکا منافق تھا۔ مسجد ضرار بنانے والے گروپ کا ممبر تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے زمین خیبر کا آدھا حصہ تو اپنے واسطے رکھا اور بقیہ آدھا حصہ مجاہدین اسلام میں تقسیم فرمایا۔ فتح خیبر صلح حدیبیہ کے ایک سال بعد ہوئی۔ اس جنگ خیبر میں وہی حضرات صحابہ کرام شریک ہوئے جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ دوسرے حضرات صحابہ کرام کو جنگ خیبر میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ اسلئے یہ تقسیم صرف حدیبیہ والوں ہی میں ہوئی۔ پیارے نبی ﷺ نے خیبر کی آدھی زمین کے اٹھارہ پلاٹ فرمائے اور غازیان اسلام پر اس طرح تقسیم فرمائے کہ پیادوں کو تو سنگل مرحمت فرمایا یعنی سو غازیوں کو ایک پلاٹ۔ تیرہ سو غازیوں کو تیرہ پلاٹ عطا فرمائے اور تین سو سواروں کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ ہر سو پیادوں کو دو پلاٹ عطا فرمائے۔ تین سو سواروں کو چھ پلاٹ عطا فرمائے۔ اس طرح پیادوں کے مقابلے میں سواروں کو ڈبل حصہ عطا فرمایا۔ یہی فرمان عالیشان ہے سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ سوار کو پیادے کے مقابلے دوگنا مال غنیمت ملتا ہے۔

(۳۸۶۳) جب ایمان والوں اور بے ایمانوں کا کچھ حصہ میدان جنگ میں پہونچ چکا ہو باقی لشکر پیچھے آرہا ہو تو اس پہلے آنے والے حصے کو بدء کہتے ہیں اور جب لشکر جہاد سے واپس ہو اور کچھ لوگ وہاں رک گئے ہوں انہیں رجوع کہتے ہیں۔ بدء والوں کی جنگ تو آسان ہے کہ لشکر کا بقیہ حصہ آ ہی رہا ہے انہیں تسلی ہے کہ مدد مل جائے گی مگر رجوع والوں کا جہاد مشکل مرحلہ ہے کہ انہیں تو اب مدد ملنے کی کوئی توقع ہی نہیں ہوتی کہ لشکر جا چکا اب انہیں ہی تمام ذمہ داریاں نباہنا ہیں۔ اسلئے پیارے نبی ﷺ نے بدء والوں کو کم زیادتی کیساتھ مرحمت فرمایا اور رجوع والوں کو زیادہ سے نوازا کہ بدء والوں کو چوتھائی اور رجوع والوں کو چوتھائی سے زیادہ عطا فرمایا۔

(۳۸۶۴) پیارے نبی ﷺ پہلے تمام مال غنیمت سے خمس نکالتے پھر باقی جو مال بچتا انمیں سے کچھ مال خصوصی بہادروں اور دلیروں کو بطور اعزازات و اکرامات نوازتے۔ پھر اس نفلی عطا کے بعد تمام مال غنیمت غازیان اسلام پر تقسیم فرماتے لیکن پیارے نبی ﷺ مقتول کے سامان میں سے خمس نہ لیتے تھے۔

(۳۸۶۵) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کے دوران ملک روم پر بہت غزوات ہوئے ہیں ان میں ایک غزوہ وہ بھی تھا کہ جسمیں صحابی رسول حضرت معن ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شریک جہاد تھے۔ حضرت معن بڑے ہی خوش نصیب صحابی ہیں کہ خود بھی صحابی والد ماجد بھی صحابی جد کریم بھی صحابی۔ اشرفیوں سے بھرا گھڑا جنگ میں حاصل نہ کیا گیا تھا جو مال غنیمت میں شمار ہوتا پھر بھی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت معن ابن یزید جو سپہ سالار تھے اس لشکر کے انکی خدمت میں وہ اشرفیوں سے بھرا گھڑا پیش کیا۔ تو حضرت معن ابن یزید نے اس حال میں دو کردار ادا فرمائے ایک تو یہ کہ اس میں سے خمس نہ لیا دوسرے یہ کہ اس مال میں سے مجھے کچھ زیادہ بھی نہ دیا جو سبکو دیا وہی مجھ کو دیا۔ کیونکہ یہ مال، مال غنیمت نہ تھا بلکہ فَیٔ تھا۔ فَیٔ اس مال کو کہتے ہیں جو بنا لڑے کفار سے حاصل ہو جائے۔ اور غنیمت اور فَیٔ میں دو چیزوں کا فرق ہے ایک یہ کہ غنیمت میں سے پانچواں حصہ پیارے رسول ﷺ کا نکالا جاتا ہے باقی چار حصے مجاہدین اسلام کو دیے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ غنیمت میں سے نفل بھی دیا جا سکتا ہے۔ فَیٔ میں نہ خمس ہے نہ

(۳۸۶۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادىٰ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب حاصل فرماتے تھے غنیمت کو تو حکم فرماتے حضرت بلال حبشی کو تو اعلان فرماتے حضرت بلال

فِى النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهٗ وَيُقَسِّمُهٗ

حضرات صحابہ کرام میں تو لاتے حضرات صحابہ کرام اپنی غنیموں کو تو خمس نکال لیتے اس میں سے پیارے رسول اور تقسیم فرما دیتے پیارے رسول اسکو

فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا

تو لائے ایک صاحب ایک دن اس تقسیم کے بعد ایک لگام بالوں کی تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ یہ لگام بھی اس غنیمت میں سے ہے

كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادىٰ ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ

کہ حاصل کیا تھا ہم نے اس لگام کو غنیمت میں تو فرمایا کیا سنا تھا تو نے بلال کو کہ اعلان کیا تھا تین بار تو عرض کی ان صاحب نے ہاں

قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْئَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ اَنْتَ

فرمایا پیارے رسول نے کس چیز نے روکے رکھا تجھ کو اس کے لانے سے تو عذر کرنے لگے وہ صاحب فرمایا پیارے رسول نے تم یوں ہی رہو

تَجِيْئُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ۔(رواہ ابوداؤد)

کہ لاؤ گے تم اس لگام کو قیامت کے دن اب ہرگز نہ قبول کروں گا میں اس لگام کو تم سے۔

(۳۸۶۹) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو چھپائے خیانت کرنے والے کو تو وہ بھی اسی خائن کی طرح ہے۔

(۳۸۷۰) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ۔(رواہ الترمذی)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے غنیموں کے حصوں کی خرید و فروخت سے جب تک تقسیم نہ کر دیا جائے۔

(۳۸۷۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ۔(رواہ الدارمی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک انہوں نے منع فرمایا حصوں کے بیچنے سے جب تک تقسیم نہ کر لئے جائیں

3868 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब हासिल फरमाते थे ग़नीमत को तो हुक्म फरमाते हज़रते बिलाले हब्शी को तो ऐलान फरमाते हजरते बिलाल सहाबा ए किराम में तो लाते हजराते सहाबा ए किराम अपनी ग़नीमतों को तो खुम्स निकाल लेते उसमें से प्यारे रसूल और तकसीम फ़रमा देते प्यारे रसूल उसको तो लाये एक साहब एक दिन उस तकसीम के बाद एक लगाम बालों की तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलल्लाह यह लगाम भी उस ग़नीमत में से है कि हासिल किया था हमने इस लगाम को ग़नीमत में तो फरमाया क्या सुना था तूने बिलाल को कि ऐलान किया था तीन बार? तो अर्ज की उन साहब ने हाँ, फरमाया प्यारे रसूल ने किस चीज ने रोके रखा तुझको इसके लाने से? तो उज्र करने लगे वो साहब, फरमाया प्यारे रसूल ने तुम यूँ ही रहो कि लाओगे तुम उस लगाम को क्यामत के दिन अब हरगिज़ न कुबूल करूँगा मैं इस लगाम को तुमसे।

3869 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे जो छिपाये खयानत करने वाले को तो वो भी उसी खाईन की तरह है।

3870 हदीस शरीफ़– मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ग़नीमतों के हिस्सों की खरीद व फरोख़्त से जब तक तकसीम न कर दिया जाये।

3871 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने मना फ़रमाया हिस्सो

نفل۔ لہٰذا امام کو حصے سے زیادہ نہیں دیا جا سکتا اگر یہ مال غنیمت ہوتا یعنی خمس کے لائق ہوتا تو پھر نفل کے قابل بھی ہوتا پھر میں امام کو اوروں سے زیادہ بھی دیتا چونکہ یہ مال فَیٔ ہے لہٰذا سب کو برابر ہی دونگا اس کے ایک معنی یہ بھی بیان فرمائے گئے ہیں کہ نفل خمس کے بعد ہوتا ہے اور خمس جب لیا جاتا ہے جب وہ مال دارالاسلام میں محفوظ ہو جائے۔ ابھی یہ مال تو دارالاسلام پہونچا ہی نہیں ہے لہٰذا قابل خمس نہیں ہے اور جب قابل خمس نہیں ہے تو قابل نفل بھی نہیں ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۸۶۶) سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمنی تھے۔ قبول اسلام کے بعد یمن تشریف لے گئے پھر یمن سے ہجرت کے ارادے سے براہ دریا مدینہ شریف کیلئے روانہ ہوئے۔ بادِ مخالف نے انکی کشتی کو بجائے مدینہ شریف کے حبشہ کی طرف پھیر دیا اور آپ حبشہ پہونچ گئے۔ وہاں آپ سیدنا حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے ساتھیوں کیساتھ ہو گئے اور انکی ہمراہ مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی۔ حسن اتفاق کہ فتح خیبر کے دن یہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ کو اس قافلے کی آمد سے بڑی خوشی ہوئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور فخر فرماتے ہیں کہ خیبر کی غنیموں میں سے حصہ صرف مجاہدین خیبر ہی کو عطا فرمایا گیا مگر وہ صرف ہماری جماعت تھی جو غزوہ خیبر میں شریک نہ ہوئی مگر مال غنیمت سے حصہ ملا۔ ان کو یہ حصہ ملنا ان کی خصوصیت ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے غازیان اسلام سے اجازت لیکر اس جماعت کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ جیسے غازیان حنین سے اجازت لیکر ہوازن کو انکے قیدی واپس فرما دئے تھے۔ یا یہ کہ پیارے نبی ﷺ نے اس جماعت صحابہ کو حصہ اپنے حصے خمس میں سے عطا فرمایا۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ جماعت صحابہ اگرچہ جنگ خیبر کے بعد پہونچی لیکن ابھی مال غنیمت جمع نہ کیا گیا تھا کہ یہ لوگ پہونچ گئے۔ کیونکہ اگر جہاد کے بعد غازیوں کو کمک پہونچے جبکہ غنیمت کا مال اکٹھا نہ کیا گیا ہو تو ان کمک میں شریک حضرات کو بھی غنیمت میں سے حصہ ملیگا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس جماعت صحابہ کو کمک کا جتھہ قرار دیکر انہیں مال غنیمت سے نوازا۔

(۳۸۶۷) ان صحابی نے تقسیم غنیمت سے پہلے ہی چند معمولی موتی لے لئے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے اسکو ناپسند فرمایا اور اس ناپسندیدگی و ناراضگی کے باعث پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیارے صحابی کی نماز جنازہ نہ پڑھی حضرات صحابہ کرام سے پڑھوا دی اور یہ پیارے نبی ﷺ کا خود نماز جنازہ نہ پڑھنا ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک مرتبہ پیارے رسول ﷺ نے مقروض میت کی نماز جنازہ نہ پڑھی صحابہ کرام سے پڑھوا دی۔ مال غنیمت میں یہ معمولی سی خیانت کی مگر یہ مال راہ خدا کا مال ہے۔ ان کا یہ فعل گناہ صغیرہ ہے اور زندگی میں ایک ہی بار سرزد ہوا ہے لہٰذا یہ فسق نہیں کیونکہ فسق کے معنی ہیں گناہ کبیرہ کرنا یا گناہ صغیرہ کرتے رہنا۔ تمام حضرات صحابہ کرام متقی و عادل وثقہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فسق سے بچایا ہے۔ ان سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا نماز جنازہ نہ پڑھنا یہ تعلیم امت کیلئے تھا تا کہ گناہ صغیرہ سے بھی بچیں۔ ایک بار بھی اسکے مرتکب نہ ہوں۔ گناہ صغیرہ کرنے سے صحابی کی عظمت پر کوئی حرف نہیں آتا انکی صحابیت باقی و قائم ہے۔ جیسے گیہوں کا دانہ کھا لینے کے بعد بھی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نبی ہی ہیں۔ کوئی انہیں فاسق نہیں کہہ سکتا جو کہے بے ایمان ہے۔ اسی طرح حضرات صحابہ کرام کی توہین کرنے والا انہیں فاسق کہنے والا خبیث ہے۔ یہ حقیقت بھی منکشف ہوئی کہ ان صحابی نے یہ موتی قبل تقسیم غنیمت اپنے پاس رکھ لئے تھے جسے کوئی نہیں جانتا تھا مگر اس پوشیدہ معاملے کو پیارے نبی ﷺ جانتے تھے اور خوب جانتے تھے اور کیوں نہ جانتے کہ ان سے کوئی پوشیدہ، پوشیدہ نہیں ہے۔ ان پہ ہر پوشیدہ آشکارو ہویدا ہے۔

یہ شان ہے سرکار دو عالم کی قدیری
پوشیدہ نہیں کوئی بھی شیٔ انکی نظر سے (یاولی)

(۳۸۶۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا معمول شریف یہ تھا کہ جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنگ و جہاد میں فتح و کامرانی حاصل فرماتے تو بعد فراغت کفار کے چھوڑے ہوئے مال مال غنیمت پر قبضہ فرماتے پھر مقبوضہ تمام مال کو دارالاسلام لے آتے۔ پھر سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان فرماتے کہ پیارے رسول ﷺ کا حکم پاک ہے کہ جسکے پاس بھی مال غنیمت ہو لیکر بارگاہ رسول میں آجائے۔ لہٰذا تمام حضرات صحابہ کرام پیارے

(۳۸۷۲) حدیث شریف: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ

ترجمہ: حضرت خولہ بنت قیس سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ مال غنیمت

خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ

سرسبز و میٹھا ہے تو جو حاصل کرے گا اسکو اپنے حق کیساتھ تو برکت دیجائے اسکو اس مال غنیمت میں اور کوئی کوئی گھس پڑنے والا ہے جس طرح چاہتا ہے

نَفْسُهٗ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ۔ (رواہ الترمذی)

اس کا دل تو اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول کے مال میں نہیں ہے اس کیلئے قیامت کے دن آگ کے سوا۔

(۳۸۷۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے حصہ سے زیادہ رکھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن۔

(۳۸۷۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ہو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر تو نہ سوار ہو

دَابَّةً فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

کسی جانور پر مسلمانوں کی غنیمت میں سے یہاں تک کہ دبلا کردے اس جانور کو تو لوٹادے اس جانور کو مال غنیمت میں اور جو شخص ہو کہ ایمان رکھتا ہو

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر تو نہ پہنے کپڑے کو مسلمانوں کی غنیمت میں سے یہاں تک کہ پرانا کردے اسکو تو لوٹادے اسکو مال غنیمت میں۔

(۳۸۷۵) حدیث شریف: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ

ترجمہ: حضرت محمد ابن ابومجالد سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن ابی اوفہ سے انہوں نے فرمایا

قُلْتَ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَصَبْنَا

کہ میں نے پوچھا کہ کیا تم لوگ خمس نکالا کرتے تھے کھانوں سے پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک میں؟ تو انہوں نے کہا کہ پایا ہم نے

के बेचने से जब तक तक्सीम न कर लिये जायें।

3872 हदीस शरीफ़:— हज़रते खौला बिन्ते कैस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि यह माले ग़नीमत सरसब्ज व मीठा है तो जो हासिल करेगा इसको अपने हक़ के साथ तो बरकत दी जाये उसको उस माले ग़नीमत में और कोई घुस पड़ने वाला है जिस तरह चाहता है उसका दिल तो अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूल कि माल में नहीं है उसके लिये क़यामत के दिन आग के सिवा।

3873 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हिस्से से ज़्यादा रखी अपनी तलवार जुल्फ़ेक़ार बदर के दिन।

3874 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो शख़्स कि ईमान रखता हो अल्लाह तआला पर और आखिरी दिन पर तो न सवार हो किसी जानवर पर मुसलमानों के ग़नीमत में से यहाँ तक कि दुबला कर दे उस जानवर को तो लौटा दे उस जानवर को माले ग़नीमत में और जो शख़्स हो कि ईमान रखता हो अल्लाह तआला पर और आखिरी दिन पर तो न पहने कपड़े को मुसलमानों की ग़नीमत में से यहाँ तक कि पुराना कर दे उसको तो लौटा दे उसको माले ग़नीमत में।

3875 हदीस शरीफ़:— हज़रते मौहम्मद इब्ने अबू मुजालिद से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं हज़रते अब्दुल्लाह

نبی ﷺ کے حضور تمام مال غنیمت جمع کرتے پھر پیارے نبی ﷺ اسمیں سے خمس نکالتے اور باقی تمام مال غنیمت فاتحین صحابہ کرام میں تقسیم فرمادیتے مگر ایک صاحب ایک لگام جو غنیمت کی تھی لائے تو مگر اتنی تاخیر سے لائے کہ خمس بھی نکل چکا تھا مال تقسیم بھی ہو چکا تھا حضرات صحابہ کرام اپنا اپنا حصہ غنیمت لیکر اپنے اپنے ٹھکانوں پر جا چکے تھے۔ اس لگام میں تمام فاتحین صحابہ کرام کا حصہ تھا اسکی الگ سے تقسیم بھی کیسے ہوگی اور پھر سے تمام حضرات صحابہ کرام کو جمع فرمانا بھی ایک مسئلہ ہے کوئی کہیں گئے ہونگے کوئی کہیں گئے ہونگے۔ ان صاحب نے عذر تو پیش کیا مگر وہ عذر ایسا تھا جو قابل سماعت لائق قبول نہ تھا اک بہانہ بنایا شرمندگی و جھینپ مٹانے کیلئے مگر دانائے غیوب کے آگے کیا چلے۔ پیارے نبی ﷺ نے اظہار خفگی و ناراضگی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اب تم اسے اپنے پاس رکھو تم ہی استعمال کرو۔ یہ ارشاد پاک مالک بنادینے کیلئے نہ تھا اور یہ صاحب پیارے نبی ﷺ کے فرمادینے سے اس لگام کے مالک نہ بن گئے اور نہیں لگام کا استعمال جائز نہیں ہوگیا کیونکہ پتہ نہیں کہ وہ لگام کس صحابی کے حصے میں آتی۔ یہ حق العبد ہے کس کس سے معافی دلوائی جائے۔ مال غنیمت جنگ سے فارغ ہونے کے بعد اعلان ہوتے ہی فوراً دربار رسول ﷺ میں حاضر کردینا ضروری ہے تاکہ جس کا حق ہے اسے پہونچ جائے اسکی تعلیم پیارے نبی ﷺ نے اپنے کردار سے دی اور یہ سب ناراضگی صرف اس کام کی اہمیت جتانے کیلئے ہے ایسا نہیں ہے کہ مال غنیمت تاخیر سے لانا ایسا جرم عظیم ہے کہ اسکی توبہ ہی نہیں ہے۔ توبہ تو کفر و شرک سے بھی ہو جاتی ہے اس حدیث شریف کا مقصد ہم جیسوں کو اظہار غضب فرماکر ڈرانا دھمکانا ہے تاکہ قیامت تک کوئی بھی فاتح مسلمان مال غنیمت کے ادنیٰ مال کو بھی تاخیر سے لانے کی جسارت نہ کرے اور حاکم کیلئے کام نہ بڑھائے اور مشکلات پیدا نہ کرے۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں الجھن کا سبب نہ بنے۔ یہ مسئلہ بھی زیب نظر رہے کہ اگر غاصب کو توبہ کی توفیق ہے مگر غصب کئے ہوئے مال کے مالک کا اتہ پتہ معلوم نہیں وہ غائب ہو چکا ہے تو اسکے نام پر خیرات کردیں لیکن خیرات کردینے کے بعد مالک آجائے تو اسکی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ فقہ کا یہ مسئلہ اس حدیث شریف کے خلاف نہیں ہے چونکہ صحیح حدیث شریف میں مال غنیمت دیر سے لانے والے کے پاس چھوڑ دیا گیا تو پیارے نبی کا یہ عمل شریف صرف اور صرف اظہار ناراضگی و خفگی کیلئے تھا۔

(۳۸۶۹) مال غنیمت میں خیانت کرنا قابل تعزیر و سزا جرم ہے۔ جب خیانت جرم ہے تو جرم کی مدد کرنا بھی جرم ہے اور مدد دینے والا مجرم ہے۔ خائن کو ہرگز ہرگز نہ چھپایا جائے اسے پناہ نہ دیجائے۔

(۳۸۷۰) کوئی غازی اپنا غنیمت کا حصہ تقسیم سے پہلے فروخت نہ کرے اور نہ ہی کوئی اس حصے کو خریدے کیونکہ تقسیم سے پہلے یہ اپنے حصے کا مالک ہی نہیں ہے اور مالک نہیں تو فروخت کیسے کریگا اور اگر اس نے اس طرح فروخت کیا کہ جو حصہ مجھے ملیگا وہ فروخت کرتا ہوں تو یہ مجہول و نامعلوم چیز کو بیچنا ہے اور یہ بھی ممنوع ہے۔ ابھی یہ بھی طے نہیں ہے کہ اسے غنیمت سے کچھ ملیگا بھی کہ نہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شرعی وجہ سے غازی غنیمت سے محروم بھی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ خرید و فروخت خطرناک اور جھگڑوں کی جڑ بھی ہے۔ نیز زمین کا غیر مقرر حصہ فروخت ہوسکتا ہے جیسے مشترکہ زمین سے کوئی شریک اپنا حصہ فروخت کرے کیونکہ یہاں حصہ کی مقدار معلوم ہے جہالت کی وجہ سے جھگڑا نہیں ہوگا مگر مال غنیمت سے ملنے والے حصے میں تو جھگڑا ہونے کا قوی امکان ہے۔ مکان و دوکان کا مقررہ حصہ بیچنا ممنوع ہے کہ اس میں بھی فرنٹ غیر فرنٹ کا مسئلہ پیدا ہوگا۔

(۳۸۷۱) مال غنیمت کے حصے کو قبل تقسیم بیچنا منع ہے چونکہ ابھی حصہ مجہول ہے کہ کتنا ملے، کیا ملے، ملے کہ نہ ملے۔

(۳۸۷۲) یہ مال دیکھنے اور استعمال کرنے میں اچھا و مزیدار لگتا ہے اگر حرام ہوں تو پھر انتہائی خطرناک ہوں گے۔ اور جائز ذریعہ سے حاصل کیا جائے تو پھر یہ مال برکتوں کا زرین ذریعہ ہے ورنہ ہلاکت دارین کا بدترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حلال مال عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ پیارے نبی ﷺ نے مال کو سبز فرمایا کہ سبزہ جلد خشک ہو جاتا ہے اسی طرح مال بھی جلد ختم ہو جاتا ہے۔ مال غنیمت کو ناجائز طریقے سے حاصل کرنا اپنے تقوے، طہارت کو برباد کرلینا اللہ و رسول کو ناراض کردینا سخت غلطی ہے۔

طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِئُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَايُكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔(رواہ ابوداؤد)

خیبر کے دن تو آتا تھا ہر شخص کہ لے لیتا تھا اسمیں سے بقدر اسکے جو کفایت کرے اسکو پھر لوٹ جاتا۔

(۳۸۷۶)حدیث شریف: اَنَّ جَيْشًا غَنَمُوا فِىْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا

ترجمہ: بیشک ایک لشکر اسلامی نے غنیمت میں حاصل فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ پاک میں کھانے کو اور شہد کو

فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ۔(رواہ ابوداؤد)

تو نہ لیا ان میں سے خمس۔

(۳۸۷۷)حدیث شریف: عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت قاسم سے مروی جو مولیٰ ہیں حضرت عبدالرحمٰن کے وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ کے بعض اصحاب پاک سے

قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجُزُوْرَ فِى الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا

فرمایا کہ ہم کھالیا کرتے تھے ایک اونٹ کو غزوے میں اور تقسیم نہ کرتے تھے اسکو یہاں تک کہ جب ہم لوٹتے اپنی سفری منزلوں میں

وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ۔(رواہ ابوداؤد)

تو ہمارے جھولے تھیلے اس گوشت سے بھرے ہوتے۔

(۳۸۷۸)حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ادا کردو سوئی اور دھاگے اور بچو تم اور خیانت

فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔(رواہ ادارمی والنسائی)

کہ بیشک خیانت عار ہوگی خیانت والے پر قیامت کے دن۔

(۳۸۷۹)حدیث شریف: دَنَا النَّبِىُّ ﷺ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ

ترجمہ: قریب ہوئے پیارے نبی ﷺ ایک اونٹ سے تو لیا اسکے کوہان سے ایک بال پھر فرمایا پیارے نبی نے

इब्ने अबी औफ़ा से उन्होंने फरमाया कि मैंने पुछा कि क्या लोग खुम्स निकाला करते थे खानों से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में? तो उन्होंने कहा कि पाया हमने ख़ैबर के दिन तो आता था हर शख़्स कि ले लेता था उसमें से बकर्द उसके जो किफ़ायत करे उसको फिर लौट जाता।

3876 हदीस शरीफ़:– बेशक एक लश्करे इस्लामी ने ग़नीमत में हासिल फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के जमाना ए पाक में खाने को और शहद को तो न लिया उनमें से खुम्स।

3877 हदीस शरीफ़:– हज़रते क़ासिम से मरवी जो मौला हैं हजरते अब्दुर्रहमान के वो रिवायत फ़रमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के बअज़ अस्हाबे पाक से फ़रमाया कि हम खा लिया करते थे एक ऊँट को गज़वे में और तक्सीम न करते थे उसको यहाँ तक कि जब हम लौटते अपनी सफ़री मंज़िलों में तो हमारे झोले थैले उस गोश्त से भरे होते।

3878 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे कि अदा कर दो सूई और धागे और बचो तुम, और खयानत कि बेशक खयानत आर होगी खयानत वालों पर क़यामत के दिन।

3879 हदीस शरीफ़:– करीब हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक ऊँट से तो लिया उसके कोहान से एक बाल फिर फरमाया प्यारे नबी ने ऐ लोगो! बेशक नहीं है मेरे लिये इस फए में से कुछ भी और न यह

(۳۸۷۳)ترمذی شریف کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اس تلوار کے بارےمیں خواب دیکھا تھا اُحد کے دن۔ مال غنیمت میں خمس کے علاوہ ذوالفقار تلوار کو بھی پیارے نبی ﷺ نے اپنے لئے پسند فرمایا۔ شریعت میں اس زیادتی کو صفی کہا جاتا ہے۔ یہ تلوار عنبہ ابن حجاج بے ایمان کی تھی۔ جو بدر کے میدان کارزار میں فی النار والسقر ہوا تھا۔ یہ ذوالفقار پیارے نبی ﷺ کے پاس ہی رہی آپ اس تلوار سے جہاد فرماتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد آپ نے یہ تلوار ذوالفقار سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا حضرت امام ابوجعفر محمد ابن علی باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن ایک فرشتے نے پکارا تھا لا سیف الا ذوالفقار لا فتیٰ الا علی (مرقاۃ شریف) ترجمہ: نہیں ہے کوئی تلوار سوائے ذوالفقار کے۔ نہیں ہے کوئی جوان سوائے سیدنا حضرت علی کے۔

شاہ مرداں شیر یزداں مظہر پروردگار
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

اسی تلوار کے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے جنگ احد کے دن خواب دیکھا تھا کہ ہمارے ہاتھ میں تلوار ہے ہم نے چلائی تو اسکا درمیانی حصہ ٹوٹ گیا۔ دوبارہ چلائی تو وہ پہلے سے بھی اچھی ہوگئی۔ وہ خواب اسی تلوار کے بارےمیں تھا کہ ٹوٹی پھر جڑ گئی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے خواب کی تعبیر بھی مرحمت فرمائی تھی کہ احد کے معرکہ میں پہلے تو مسلمانوں کو تکلیف ہوگی پھر وہ پہلے سے بھی اچھی پوزیشن میں ہوجائیں گے۔ مخبر صادق کی خبر سچی ہوتی تھی، سچ ہوکر رہی کہ احد کے میدان میں ابتداءً کچھ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا پھر پوری آن بان شان سے میدان سر کیا۔

مرے حضور کا فرمان ٹل نہیں سکتا
جو کہہ دیا ہے کبھی وہ بدل نہیں سکتا (بانی)

(۳۸۷۴) کوئی مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے مال غنیمت کا گھوڑا اونٹ بلاضرورت شرعیہ استعمال نہ کرے کہ اسے دبلا کرکے پھر مال غنیمت میں رکھ دے۔ ایسے گھوڑے پر جہاد کرنا جائز ہے کہ یہ ضرورت شرعی ہے اور بلاضرورت شرعی بھی اگر کچھ سواری کرے جس سے جانور دبلا اور کمزور نہ ہوجائے تو یہ بھی جائز ہے (اشعۃ اللمعات شریف) یہی حال کپڑے کا ہے کہ کپڑا مال غنیمت سے لیکر خوب استعمال کیا جائے پہنا جائے بچھایا جائے اوڑھا جائے اور جب شکستہ وبوسیدہ ہوجائے تو پھر مال غنیمت میں رکھ دیا جائے یہ طریقہ بھی غلط ہے۔

(۳۸۷۵) اس حدیث شریف میں طعام یعنی کھانے سے مراد پکا ہوا کھانا، سبزیاں، جلد خراب ہوجانے والے میوے جات مراد ہیں۔ ان چیزوں میں سے خمس نہ لیا جاتا تھا ان چیزوں میں آزادی تھی ہر مجاہد اپنی ضرورت کے مطابق لے لیتا تھا۔ ذخیرہ کرکے گھر نہ لاتا تھا وہیں استعمال کرتا تھا۔ اس وقتی ضرورت کے بعد جو بچتا اس میں سے بھی خمس نہ لیا جاتا تقسیم باقاعدہ کیا جاتا۔

(۳۸۷۶) جو شہد وغلہ وغیرہ کھالیا گیا اسمیں سے خمس نہ لیا گیا۔ اس کھائے ہوئے طعام میں دانے، جانور وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔

(۳۸۷۷) حضرات مجاہدین اسلام جب اپنی اپنی منزلوں یعنی خیموں کی طرف واپس ہوتے تو اپنے اپنے جھولے تھیلے گوشت سے بھر لاتے تو تمام خیمہ والے اسے کھاتے۔ غازی بچا ہوا کھانا چارہ غنیمت میں واپس کریگا۔ چونکہ بحالت جنگ وسفر کھانے پینے کی اجازت ہے مگر ذخیرہ اندوزی کرکے گھر لے جانا منع ہے۔

(۳۸۷۸) سوئی دھاگہ بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مال غنیمت میں سے خیانت کرکے کوئی معمولی سے معمولی چیز بھی بنا تقسیم کے نہ لو کیونکہ خیانت کیا ہوا مال خیانت کرنے والے کے کندھے پر لدا ہوگا اور وہ اس بوجھ کو اٹھائے پھریگا۔ تکلیف بھی اٹھائیگا اور بدنامی بھی اٹھائیگا۔ اور اس وقت بھرے محشر میں شرمندگی وندامت کا سامنا ہوگا۔

(۳۸۷۹) مال غنیمت میں معمولی سی چیز بھی میرا حصہ ہے۔ اس حکم سے صفی مستثنیٰ ہے۔ صفی اس مال کو کہتے ہیں جسے پیارے نبی ﷺ اپنے لئے پسند فرمالیں۔ جیسے ذوالفقار یا سیدتنا ام المومنین حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اور پیارے نبی ﷺ کی اس پسندیدگی میں بھی دینی مصالح ہوتے تھے۔ ذوالفقار یہ کفار کے یوں کی تلوار تھی اور اسکا پیارے نبی ﷺ کے دست کرم میں ہونا کفار کے جلنے کڑھنے اور پچھتانے کا ذریعہ تھی ایسے ہی حضرت صفیہ کہ یہودیوں کے جگادری کی بیٹی تھیں انکا پیارے نبی ﷺ کے نکاح میں رہنا ہی

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ

اے لوگو! بیشک نہیں ہے میرے لئے اس فئی میں سے کچھ بھی اور نہ یہ بال اور دراز فرمایا اپنی انگشت مبارک کو کہ سوائے خمس کے اور خمس بھی لوٹا دیا جائیگا تم پر

فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ

تو ادا کر دو سوئی دھاگہ بھی تو کھڑے ہوئے ایک شخص کہ انکے ہاتھ میں بالوں کی ایک گچھی تھی تو انہوں نے کہا کہ لیا ہے میں نے اسکو تا کہ درست کر دوں میں

بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ

اس سے کملی شریف کو تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ جو ہے میرے لئے اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کیلئے تو وہ تیرے لئے ہے تو وہ شخص بولے

اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا. (رواہ ابوداؤد)

یہ اس حد تک پہونچی ہوئی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں تو نہیں ہے میری کوئی ضرورت اس میں اور پھینک دیا انہوں نے اس گچھی کو۔

(۳۸۸۰) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بَعِيْرٍ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن عبسہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کی طرف

مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ

جو غنیمت کا تھا تو جب سلام پھیرا پیارے رسول نے تو لیا پیارے رسول نے ایک بال اونٹ کی کروٹ سے پھر فرمایا پیارے رسول نے نہیں ہے حلال

لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ. (رواہ ابوداؤد)

میرے لئے تمہاری غنیموں میں سے سوائے خمس کے اور خمس بھی لوٹا دی جاتی ہے تم ہی میں۔

(۳۸۸۱) حدیث شریف: عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تقسیم فرما دیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے رشتے داروں کو حصہ

بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا

بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تو حاضر ہوا میں اور حضرت عثمان ابن عفان بارگاہ رسالت میں تو عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ یہ ہمارے بھائی ہیں

वाल और दराज़ फ़रमाया अपने उंगश्ते मुवारका को कि सिवाये खुम्स के और खुम्स भी लौटा दिया जायेगा तुमपर तो अदा कर दो सुई धागा भी तो खड़े हुये एक शख़्स कि उनके हाथ में वालों की एक गुच्छी थी तो उन्होंने कहा कि लिया है मैंने इसको ताकि दुरुस्त कर दूँ मैं इससे कमली को तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि जो है मेरे लिये और हज़रते अब्दुल मुत्तलिव की औलाद के लिये तो वो तेरे लिये है तो वो शख़्स बोले यह इस हद तक पहुंची है जो मैं देख रहा हूँ तो नहीं है मेरी कोई ज़रुरत इसमें और फेंक दिया उन्होंने उस लच्छी को।
3780 हदीस शरीफ़:– हजरते अमर इब्ने हबसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढाई हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक ऊँट की तरफ़ जो ग़नीमत का था तो जव सलाम फेरा प्यारे रसूल ने तो लिया प्यारे रसूल ने एक वाल ऊँट की करवट से फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं है हलाल मेरे लिये तुम्हारी गनीमातें में से सिवाये खुम्स के और खुम्स भी लौटा दी जाती है तुम ही में।
3881 हदीस शरीफ़:– हज़रते जुवैर इब्ने मुतअम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जव तक्सीम फ़रमा दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने रिश्तेदारों को हिस्सा बनी हाशिम और वनी मुत्तलिव के दरमियान तो हाजिर हुआ मैं और हजरते उस्मान इब्ने अफ्फान वारगाहे रिसालत में तो अर्ज़ किया हमने या रसूलुल्लाह यह हमारे भाई हैं वनी हाशिम, नहीं इंकार करते.हम उनकी बुजुर्गी का आपके होने की

موزوں تھا۔ صفی کا لینا کبھی کبھار ہوتا تھا یہ دائمی قانون نہ تھا بلکہ دائمی قانون یہی تھا کہ مال غنیمت میں کسی کو کسی قسم کے تصرف کا کوئی حق نہیں ہے۔ بنا چوری امانتی شان کیساتھ اسے بارگاہ رسالت میں پیش کیا جائے اور پھر جس کا جو حصہ بنے وہ حصہ اسے دیدیا جائے۔ مال غنیمت میں خمس پیارے نبی ﷺ کا حق ہے مگر وہ بھی مسلمانوں کی ضرورتوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے کہ ہم جنگی اسلحہ، گھوڑے اونٹ وغیرہ خرید فرماتے ہیں اور موقعہ بموقعہ غرباء و مساکین پر خرچ فرماتے ہیں۔ اور انکی امداد ہو جاتی ہے۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میری کملی پھٹی ہوئی ہے میں اسے درست کرنا چاہتا ہوں اگر پیارے نبی ﷺ اجازت مرحمت فرما دیں تو میں اس گچھی کو لے لوں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر دھاگے کی یہ گچھی میرے حصے خمس میں آگئی تو میری طرف سے تمہیں اجازت ہوگی اور اگر میرے کسی رشتہ دار جو مطلبی ہو اسکو مل گئی تو ان کی طرف سے بھی تجھے اجازت دیتا ہوں لیکن اگر کسی اور کے حصے میں پہونچ گئی تو پھر مالک کا اختیار ہوگا کہ وہ دے یا نہ دے اور فرمان نبوی سن کر ڈر گئے اور انہوں نے وہ گچھی وہیں رکھ دی۔

(۳۸۸۰) پیارے رسول ﷺ نے اونٹ کو سترہ بنا کر نماز ادا فرمائی۔ بیٹھے ہوئے جانور یا انسان و درخت کو نماز کا سترہ بنایا جا سکتا ہے۔ سترہ یہ آڑ ہے۔ سترہ ایک ہاتھ کے برابر اونچا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔ میدان و بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے وہاں تک جہاں تک کہ نمازی کی نظر جائے بحالت قیام کسی کو نمازی کے سامنے سے گزرنا ناجائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں اپنے قدم سے دیوار قبلہ تک نماز کے سامنے سے گزرنا جائز نہیں ہے اگر سترہ نہ ہو۔ نمازی کے آگے اگر سترہ ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام یا منفرد جہاں نماز پڑھیں اور لوگوں کے آگے سے گزرنے کا اندیشہ ہو تو اپنے سامنے سترہ لگانا مستحب ہے اور سترہ نمازی سے قریب ہو اور سترہ ایک دم ناک کے سامنے بھی نہ ہو بلکہ دائیں بائیں ہو۔ بھوں کی سیدھ پر ہونا بہتر ہے۔ اگر سترہ نصب نہ کر سکتا ہو تو وہ چیز جسکو سترہ بنانا چاہتا ہے اسکو لمبی لمبی رکھ دی جائے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جس کو سترہ بنایا جا سکے تو اپنے سامنے زمین پر دو خط کھینچ دئے جائیں۔ اگر نمازی کے پاس کپڑا یا کتاب ہے تو اسی کو سامنے رکھ کر سترہ کا کام لے۔ امام کا سترہ مقتدی کیلئے سترہ ہے۔ مقتدی کو الگ اپنے لئے سترے کی حاجت نہیں ہے۔ اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۸۸۱) اگرچہ نسبی رشتے میں سب برابر ہیں مگر بنی ہاشم کو یہ فضیلت بہرحال ہے کہ پیارے نبی ﷺ بنی ہاشم میں سے ہیں۔ نسبت میں تو سب برابر ہیں مگر خدمت میں سب برابر نہیں۔ اسلامی خدمات میں بنی مطلب کا کردار اہم و اعظم ہے۔ ابتدائے اسلام میں جو کہ بہت ہی کٹھن اور آزمائش اور ابتلائی زمانہ تھا اس امتحانی زمانے میں بنی مطلب نے اہم کردار ادا کیا اور آپ لوگوں نے بعد میں قبول اسلام کیا ہے۔ بائیکاٹ کے زمانے میں بھی بنی ہاشم و بنی مطلب ایک رہے مگر بنی نوفل اور بنی عبد شمس نے کفار کی ہاں میں ہاں ملائی لہذا بنی ہاشم و بنی مطلب کو آپ لوگوں پر فوقیت حاصل ہے مصیبت کے وقت ساتھ دینے والے بڑی قدر و منزلت کے مستحق ہوتے ہیں۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب چونکہ مصیبت کے وقت کے ساتھی ہیں لہذا وہ اس خمس کے حقدار ہیں۔ بلکہ ابوداؤد شریف و نسائی شریف کی روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اور بنی مطلب الگ نہیں ہوئے زمانہ جاہلیت میں اور زمانۂ اسلام میں۔ بلا شبہ ہم اور وہ ایک ہی چیز ہیں اور داخل فرمایا اپنی انگلیوں کو اپنی انگلی میں یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کی قربت ایسی ہے جیسے ہماری انگلیوں کی قربت ہے اور انگلیاں انگلیوں میں داخل فرمائیں۔

(۳۸۸۲) سیدنا حضرت عبد الرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ تبوک میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن کی اقتداء میں ایک رکعت نماز فجر ادا فرما کر انکی کلاہِ افتخار میں چار چاند لگائے۔ جنگ بدر ۲ھ ماہ رمضان مبارک میں ہوئی جس میں ایمان والوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی کفار کی ابتداءً تعداد ساڑھے نو سو تھی سیدنا حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے آپکا لشکر بھی کفار کے لشکر میں شامل ہوا جس سے کفار کی تعداد

مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ لَانُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِیْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَیْتَ اِخْوَانَنَا

بنی ہاشم نہیں انکار کرتے ہم انکی بزرگی کا آپکے ہونے کی وجہ سے کہ پیدا فرمایا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان میں آپ کی کیا رائے عالی ہے ہمارے بھائی

مِنْ بَنِیْ الْمُطَّلِبِ اَعْطَیْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ

بن مطلب کے بارے میں کہ آپ نے عطا فرمایا ان کو اور چھوڑ دیا ہم کو حالانکہ ہماری رشتے داری اور انکی رشتے داری ایک ہی ہے تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُوالْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ۔ (رواہ الشافعی)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بلاشبہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اس طرح اور داخل فرمائیں اپنی انگلیاں اپنی انگلیوں میں۔

(۳۸۸۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک میں کھڑا تھا ایک صف میں بدر کے دن تو دیکھا میں نے

عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا

اپنے دائیں بائیں کہ اچانک میں دو انصاری نو عمر بچوں کے درمیان ہوں تو آرزو کی میں نے کہ ہوتا میں ان دو بہادروں میں سے

فَغَمَزَنِیْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَیْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَیْهِ

تو اشارہ کیا ایک نے ان دونوں میں سے تو کہا اے چاچا جی کیا آپ پہچانتے ہیں ابوجہل کو تو میں نے کہا ہاں تمہیں کیا ضرورت ہے اسکی

یَا ابْنَ اَخِیْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ

اے میرے دینی بھائی کے بیٹے، اس بچے نے کہا مجھے خبر ملی ہے کہ ابوجہل گالیاں دیتا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ کو، قسم اس ذات پاک کی

نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَئِنْ رَاَیْتُهٗ لَایُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ

کہ جسکے دست قدرت میں میری جان ہے اگر دیکھ لوں گا میں اس بے ایمان کو تو نہیں دور رہ پائے گا میرا جسم اسکے جسم سے یہاں تک کہ مریگا

الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ

جلدی کرنیوالا ہم میں سے حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے فرمایا کہ میں نے تعجب کیا اس پر حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ اشارہ کیا دوسرے نے بھی مجھے

वजह से कि पैदा फ़रमाया आपको अल्लाह तआला ने उनमें आपकी क्या राय आली है हमारे भाई बिन मुत्तलिब के बारे मे कि आपने अता फ़रमाया उनको और छोड़ दिया हमको हालांकि हमारी रिश्तेदारी और उनकी रिश्तेदारी एक ही है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बिला शुबा बनी हाशिम और बनी मुत्तलिब एक हैं इस तरह और दाख़िल फ़रमाई अपनी उंगलियां अपनी उंगलियों में।
3882 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक मैं खड़ा था एक सफ़ में बदर के दिन तो देखा मैंने अपने दायें बायें कि अचानक में दो अंसारी नौ उम्र बच्चों के दरमियान हूँ तो आरज़ू की मैंने कि होता मैं उन दो बहादूरों में से तो इशारा किया एक ने उन दोनों में से तो कहा ऐ चाचा जी क्या आप पहचानते हैं अबू जहल को? तो मैंने कहा हाँ, तुम्हें क्या ज़रुरत है उसकी ऐ मेरे दीनी भाई के बेटे? उस बच्चे ने कहा मुझे ख़बर मिली है कि अबू जहल गालियाँ देता है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को, क़सम है उस ज़ाते पाक की कि जिसके दस्ते कुदरत में मेरी जान है अगर देख लूँगा मैं उस बेईमान को तो नहीं दूर रह पायेगा मेरा जिस्म उसके जिस्म से यहाँ तक कि मरेगा जल्दी करने वाला हममें से हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ़ ने फ़रमाया कि मैंने ताअज्जुब किया उस पर हजरते अब्दुर्रहमान ने फ़रमाया कि इशारा किया दूसरे ने भी मुझे तो कहा मुझसे पहले वाले बच्चे की मिस्ल तो ज्यादा वक़्त न गुजरा

ایک ہزار ہو گئی تھی۔ ایمان والوں کے پاس صرف دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ تلواریں تھیں۔ باقی مجاہدین اسلام کے پاس کھجور کی لکڑیاں تھیں۔ کفار و مشرکین پوری طرح آلات حرب سے مسلح تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے ان بچوں کا حوصلہ دیکھا تو انکے دل میں ارمان مچلنے لگا کہ ان جیسے افراد سے جنگ کے ماحول میں مجھے مدد و تقویت ملتی۔ یہ دونوں بچے کم عمر تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے انہیں کمزور تصور فرمایا تھا مگر انکے عزائم دیکھ کر مسرور و مطمئن ہو گئے۔ ان بچوں نے حضرت عبدالرحمٰن کو چچا (چاچا جی) کہا ہمارے ملک ہندوستان میں بھی بڑوں کو عام طور پر چاچا جی بولتے ہیں۔ ان بچوں نے بھی حضرت عبدالرحمٰن کو عربی محاورے کی بنا پر ہی چاچا جی کہا ورنہ حضرت عبدالرحمٰن رشتے کے اعتبار سے ان بچوں کے چچا نہ تھے۔ ان بچوں کا جذبۂ ایمانی جوش اسلامی ایسا جوان و پر شباب تھا کہ انہوں نے ابوجہل جو بارگاہ رسالت کا گستاخ تھا اسکا پتہ معلوم کیا کہ اس گستاخ رسول کا صفحۂ ہستی سے نام ہی مٹا دیا جائے۔ ایمان والوں کی یہی شان ہوتی ہے۔ کہ وہ بارگاہ رسالت کے گستاخوں کے وجود بے سود کو ایک لمحہ کیلئے برداشت نہیں کرتے اور اسے جہنم رسید کرنے میں عجلت سے کام لیتے ہیں۔ مومن معنا شدت پسند اور عجلت پسند ہوتا ہے۔ ان دونوں بچوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے ابوجہل کا پتہ پوچھا۔ ابوجہل کی ذلت آمیز اور مضحک آمیز موت کا وقت آ ہی چکا تھا کہ موت نے اسے ان بچوں کے روبرو کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا اے بچو! تمہارے عزائم ایمانی کا نشانہ سامنے ہے۔ دیکھو وہ کفر کے نشے میں دھت بدمست شرابی کی طرح ابوجہل گھوم رہا ہے۔ یہ دونوں بچے بڑی سرعت سے لپکے اور اس بارگاہ رسالت کے گستاخ پر حملہ آور ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُسے ڈھیر کر دیا زمین کی زینت بنا دیا کہ تڑپ رہا ہے اور موت کے جنگل میں پچھاڑے کھا رہا ہے۔ خاک و خون میں غلطاں ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ابھی زندگی کی رمق باقی ہے اور آخری سانس چل رہی ہے انہوں نے بڑھ کر تلوار سے اسکا دھڑ اسکی کھوپڑی سے جدا کر کے جہنم کے شعلوں و شراروں کا لقمہ بنا دیا۔ اس حملے کے دوران ایک بچے کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور لٹک گیا۔ جو مزید حملوں میں رکاوٹ کا ذریعہ بن رہا تھا اس ننھے مجاہد نے اس کٹے لٹکے ہوئے ہاتھ کو پاؤں میں دبا کر جھٹکا مار کر الگ کر دیا کہ مجھے وہ ہاتھ بھی پسند نہیں ہے جو راہ جہاد میں فن سپہ گری کے جوہر دکھانے میں رکاوٹ بنے۔ پھر کفار کا مقابلہ فرماتے ہوئے اور اپنے ٹوٹے ہوئے الگ ہو جانے والے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں اٹھائے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ چارہ ساز میں حاضر ہوئے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان کا وہ ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیکر کندھے پر رکھ کر لعاب دہن شریف لگا دیا وہ ہاتھ اپنی جگہ جڑ گیا اور پھر پہلے سے زیادہ طاقتور ہو گیا۔ پیارے نبی ﷺ نے ان سے قتل ابوجہل کی خبر سن کر سجدۂ شکر ادا کیا۔ قومی، دینی، ملکی دشمن کی موت پر شکر ادا کرنا سنت ہے۔ دسویں محرم کا روزہ بھی اسی لئے سنت ہے کہ اس دن فرعون غرق ہوا تھا۔ دینی دشمن کے مر جانے سے ایمان والے اسکے فتنے و فساد سے محفوظ و مامون ہو جاتے ہیں۔ البتہ جانی مالی دشمن کے فوت ہو جانے پر خوشی منانا ممنوع ہے۔ دونوں بچوں نے اس دشمن رسول کو اپنے حملوں کا نشانہ بنایا کسی نے کچھ کام دکھایا کسی نے کچھ کام دکھایا اور اس گھاگھ کو موت کے گھاٹ اتارا۔ پیارے نبی ﷺ نے دونوں ہی کو ابوجہل کے جہنم رسید کرنے کا کریڈٹ عطا فرمایا اور دونوں کو مسرور و شادماں فرما دیا۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے میں دونوں بھائی شریک تھے مگر ابوجہل کو گرانے اور پچھاڑنے میں اہم کردار حضرت معاذ ابن عمر ابن صبوح تھے۔ اسلئے سلب ان کو ہی عطا فرمایا۔ یہ خصوصیت بلا وجہ نہ تھی بلکہ وجہ سے تھی۔ ان دونوں حضرات کے اسمائے گرامی معاذ یا معوذ ہیں۔ یہ دونوں حضرت ماں شریک بھائی ہیں۔ انکی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی عفراء ہے اور انکے ایک شوہر کا نام عمرو ابن جموح ہے اور دوسرے شوہر کا نام حارث ہے۔ معاذ ابن عفراء میں نسبت والدہ ماجدہ کی طرف ہے۔ بعض روایات میں ان دونوں بھائیوں کو ابن عفراء بھی کہا گیا ہے۔ یہ بھی درست ہے کیونکہ دونوں کی نسبت ماں کی طرف ہے (اشعۃ اللمعات شریف) کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کم عمر والے اور کم جسامت و قدامت والے وہ کام کر دکھاتے ہیں جو زیادہ عمر والے اور لحیم و جسیم قد و قامت والے نہیں کر پاتے۔ اللہ و رسول کیلئے محبت کرنا اور عداوت کرنا سنت صحابہ کرام ہے۔ جنگ کے میدان میں ہمت و پھرتی کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔ صرف علامات دیکھ کر بنا گواہ کے سلب دینا جائز ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے انکی تلواریں دیکھ کر ایک سلب عطا فرمایا۔ البتہ جہاں گواہ طلب

فَقَالَ لِیْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ جَهْلٍ یَجُوْلُ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَیَانِ

تو کہا مجھ سے پہلے والے بچے کی مثل تو زیادہ وقت نہ گزرا کہ میں نے دیکھ لیا ابو جہل کو گھوم رہا تھا لوگوں کے درمیان تو میں نے کہا کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو اے بچو!

صَاحِبَکُمَا الَّذِیْ تَسْاَلَانِیْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا

اپنے مطلوب کو جسکے بارے میں پوچھ رہے تھے تم دونوں مجھ سے؟ فرمایا حضرت عبد الرحمٰن نے کہ جھپٹے دونوں بچے ابو جہل پر اپنی تلوار کے ذریعہ

فَضَرَبَاهُ حَتّٰی قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم فَاَخْبَرَ

تو مارا دونوں نے ابو جہل کو یہاں تک کہ ڈھیر کر ڈالا اسکو پھر لوٹے دونوں بچے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو خبر دی پیارے رسول کو

فَقَالَ اَیُّکُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کس نے قتل کیا ہے ابو جہل کو تو عرض کیا ہر ایک نے ان دونوں میں سے کہ میں نے قتل کیا ہے ابو جہل کو تو فرمایا پیارے رسول نے

هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْکُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السَّیْفَیْنِ فَقَالَ

کیا پونچھ لی ہیں تم دونوں نے اپنی اپنی تلواریں تو عرض کیا بچوں نے نہیں تو دیکھیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے دونوں کی تلواریں تو فرمایا پیارے رسول نے

کِلَاکُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَمُوْحٍ

کہ تم دونوں نے قتل کیا ابو جہل کو اور فیصلہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اسکے سلب کا حضرت معاذ ابن عمرو ابن جموح کیلئے

وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَمُوْحٍ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ (رواہ البخاری والمسلم)

اور وہ دونوں صاحبان معاذ ابن عمرو ابن جموح اور معاذ ابن عفرہ تھے۔

(۳۸۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن کون دیکھ کر بتائے گا ہم کو کہ کیا ہوا ابو جہل کا

فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ

تو تشریف لے گئے حضرت عبد اللہ ابن مسعود تو پایا انہوں نے ابو جہل کو کہ مار ڈالا ہے اسکو عفراء کے دو بیٹوں نے یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا

कि मैंने देख लिया अबू जहल को घूम रहा था लोगों के दरमियान तो मैंने कहा क्या तुम नहीं देख रहे हो ऐ बच्चो! अपने मतलूब को जिसके बारे में पूछ रहे थे तुम दोनों मुझसे? फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान ने कि छपटे दोनों बच्चे अबू जहल पर अपनी तलवार के ज़रिये तो मारा दोनों ने अबू जहल को यहाँ तक कि ढेर कर डाला उसको फिर लौटे दोनों बच्चे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो खबर दी प्यारे रसूल को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि किसने क़त्ल किया अबू जहल को? तो अर्ज़ किया हर एक ने उन दोनों में से कि मैंने क़त्ल किया है अबू जहल को तो फरमाया प्यारे रसूल ने क्या पोंछ ली है तुम दोनों ने अपनी अपनी तलवारें? तो अर्ज़ किया बच्चों ने नहीं तो देखीं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दोनों की तलवारें तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम दोनों ने क़त्ल किया अबू जहल को और फ़ैसला फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसके सलब का हजरते मआज इब्ने अमर इब्ने जमू के लिये और वो दोनों साहिबान मआज़ इब्ने अमर इब्ने जमू और मआज़ इब्ने अफ़रा थे।

3883 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बदर के दिन कौन देख कर बतायेगा हमको कि क्या हुआ अबू जहल का तो तशरीफ़ ले गये हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद तो पाया उन्होंने अबू जहल को कि मार डाला है उसको अफरा के दो बेटों ने यहाँ तक कि ठंडा हो गया तो पकड़ ली हजरते अब्दुल्लाह इब्ने मस्ऊद ने अबू जहल की दाढी तो फ़रमाया कि तू अबू जहल है? अबू

فرمانے کا ذکر ہے وہاں علامت نہ ہونے کی صورت ہے۔ حضرات صحابۂ کرام نے میدان جنگ میں بڑے بڑے کارنامے انجام دئے ہیں۔ اور انکے حوصلے ہمتیں بلند تھی۔ اخلاص کے پیکر تھے۔

(۳۸۸۳) جب بدر کا میدان فتح فرمالیا گیا تو پیارے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ کفار کی نعشوں اور زخمیوں میں کوئی ابو جہل کو تلاش کرے کہ وہ مر چکا ہے یا لب دم ہے۔ اس حدیث شریف میں ابو جہل کے ٹھنڈے ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسکے جسم ناپاک سے تمام خون نکل چکا تھا جسم کی حرارت وگرمی ختم ہو چکی تھی۔ زندگی کے آخری لمحات سے گزر رہا تھا مرا تو نہیں تھا مگر مرنے سے قریب تھا۔ زندگی کی رمق باقی تھی ظالم سسک رہا تھا کفار مکہ میدان جنگ ہار جانے کی وجہ سے بزدلی کا شکار ہو چکے تھے۔ انکے حوصلے مزید پست ہو چکے تھے وہ اپنے چیف کو موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا چھوڑ بھاگے۔ اس زمانے میں مشرکین داڑھی رکھتے تھے۔ آج بھی مشرکین داڑھی رکھتے ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس مسلمانوں نے داڑھی رکھنا چھوڑ دی اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت کے تارک ہو گئے ہیں۔ خدائے بصیر وقدیر مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت کو اپنائیں اور اپنے چہرے پر ایک مشت داڑھی رکھیں۔ کافر کی داڑھی کی کوئی عزت وحرمت نہیں ہے مگر مومن کی داڑھی حرمت وعزت والی ہوتی ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ ابو جہل نے چلتے چلتے ایک میسج دیا کہ مجھے اس بات کا دکھ ہے کہ مجھے دو مومن بچوں نے موت کی آغوش تک پہونچایا ہے اور وہ بچے بھی کسان وباغبان کے تھے۔ اے کاش مجھے کوئی سربراہ اور سردار شخصیت قتل کرتی اور میری یہ توہین تو نہ ہوتی کہ قوم کا سردار بچوں کے ہاتھوں تہ تیغ ہو گیا اور موت کے چنگل میں جا پھنسا۔ ابو جہل غرور کا پتلا تھا رعونت میں فرعون سے بھی کئی جوتے آگے تھا۔ کہ فرعون تو ڈوبتے وقت پکار اٹھا تھا کہ اے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ پر ایمان لے آؤ۔ مگر یہ مردود ابھی بھی اکڑفوں میں مبتلا ہے اور رعونت کا خمار نہیں اترا۔ اگر رعونت چھوڑ کر کلمہ پڑھ لیتا تو شاید کچھ فائدہ اٹھا لیتا مگر کمبخت کی قسمت میں تو خسارہ ہی خسارہ تھا۔

(۳۸۸۴) کبھی تو ایمان واسلام ہم معنی آتے ہیں اور کبھی اسلام و ایمان کے معنی میں فرق ہوتا ہے کہ اسلام ظاہر اعمال کا نام ہے اور ایمان دلی عقیدوں کا نام ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ قرآن کریم احادیث کریمہ میں جہاں جہاں ایمان کے مشتقات ہیں وہاں ایمان کیساتھ ترجمہ کرنا چاہیے اور جہاں جہاں اسلام کے مشتقات ہیں وہاں اسلام کیساتھ ترجمہ کرنا چاہیے۔ فقیر قدیری نے بصیرۃ الایمان میں اسکا خیال رکھا ہے۔ سیدنا امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس فرق کو بیان فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ بیشک اسلام کلمہ طیبہ ہے اور ایمان نیک عمل۔ کلمہ طیبہ پڑھ لینا اسلام ہے اور اعمال صالحہ کا خوگر ہونا یہ ایمان ہے۔ بہرحال ایمان واسلام میں فرق بھی بیان فرمایا گیا ہے لہٰذا جہاں بھی ایمان کے مشتقات ہوں وہاں ایمان کیساتھ ہی ترجمہ کیا جائے اور جہاں اسلام کے مشتقات ہوں وہاں اسلام کیساتھ ہی ترجمہ کیا جائے اسی میں عافیت ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت سعد کو تعلیم دی کہ کسی کے ظاہر کو دیکھ کر اسکے ایمان کی فوراً قطعی گواہی نہ دو کہ ایمان قلبی تصدیق کا نام ہے اور دلوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جیسا کہ چودھویں صدی میں اسماعیل دہلوی کا حمایتی اپنی ٹیپ ٹاپ اور پروپیگنڈے کی بنا پر امام اہلسنت اور نہ جانے کیا کیا بن بیٹھا اور عوام وخواص نے اسے بنا تحقیق تسلیم بھی کر لیا۔ نیز یہ کہ پیارے نبی ﷺ کا کسی کو کم دینا یا بالکل نہ دینا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ پیارے نبی ﷺ اس سے ناراض ہیں یا اسکو مسلمان نہیں خیال فرماتے اور کسی کو زیادہ عطا فرمانا اس بات کی علامت بھی نہیں ہے کہ پیارے نبی ﷺ اس سے زیادہ راضی وخوش ہیں اور اسکو مومن کامل خیال فرماتے ہیں کبھی کبھی معاملہ اسکے برعکس ہوتا ہے کہ مومن کامل کو کم دیتے ہیں یا کچھ بھی نہیں دیتے اور نومسلم اور مذبذب کو زیادہ دیتے ہیں تاکہ انکے ایمان میں مضبوطی آئے اور ضعف ایمانی نہ رہے کیونکہ غربت بری بلا ہے اگر انہیں نہ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ افلاس انہیں کفر کی وادی میں نہ دھکیل دے۔ اور جو حضرات ایمان میں پختہ ہو چکے ہیں ہمیں ان پر اعتماد ہے کہ انہیں مال ملے یا نہ ملے وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس ہونے والے نہیں وہ مومن ہی رہیں گے ہم انہیں دینے کا اہتمام نہیں فرماتے انہیں نہ دینا ان کی ایمانی پختگی کی وجہ سے ہے اور یہی سنت الٰہیہ بھی ہے کہ بارہا مقبول بندوں پر مصیبتیں بھیجتا ہے یا

فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ

تو پکڑلی حضرت عبداللہ ابن مسعود نے ابوجہل کی داڑھی تو فرمایا کہ تو ابوجہل ہے؟ ابوجہل بولا اور کیا مجھ سے اُوپر والا شخص ہے کہ قتل کیا تم نے اسکو

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ابوجہل نے کہ کاش کسان کے علاوہ قتل کرتا کوئی مجھکو۔

(۳۸۸۴) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا

ترجمہ: حضرت سعد ابن ابووقاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عطا فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو

وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا وَاَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ

اور میں بیٹھا ہوا تھا تو چھوڑ دیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کو حالانکہ زیادہ پسند تھا ان سب میں سے مجھکو تو میں اُٹھا پھر میں نے عرض کیا

مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ

کیا رائے عالی ہے آپکی فلاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قسم بیشک میں سمجھتا ہوں اسکو مومن تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بلکہ مسلمان اسکو ذکر کیا

سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِيْ

حضرت سعد نے تین مرتبہ اور جواب مرحمت فرمایا پیارے رسول نے حضرت سعد کو اسی کے مثل پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ میں عطا فرما دیتا ہوں

الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کسی شخص کو حالانکہ اس کا غیر زیادہ محبوب ہوتا ہے اس سے مجھکو اس خوف سے کہ گرا دیا جائے آگ میں اپنے منھ کے بل۔

(۳۸۸۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے یعنی بدر کے دن تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک عثمان ذوالنورین گئے ہیں

فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اللہ تعالیٰ کے کام میں اور اسکے پیارے رسول کے کام میں اور بیشک میں بیعت فرماتا ہوں انکو تو مقرر فرمایا حضرت عثمان غنی کیلئے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

जहल बोला और क्या मुझसे ऊपर वाला शख़्स है कि क़त्ल किया तुमने उसको और एक रिवायत में है कि कहा अबू जहल ने कि काश किसान के अलावा क़त्ल करता कोई मुझको।

3884 हदीस शरीफ़– हज़रते सअद इब्ने अबी विकास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अता फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक जमाअत को और मैं बैठा हुआ था तो छोड दिया प्यारे रसूल ने उनमें से एक शख़्स को हालांकि ज़्यादा पसंद था उन सबमें से मुझको तो मैं उठा फिर मैंने अर्ज़ किया क्या राय आली है आपकी फ़लाँ के बारे में अल्लाह तआला की क़सम बेशक मैं समझता हूँ उसको मोमिन. तब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बल्कि मुसलमान उसको जिक्र किया हज़रते सआद ने तीन मर्तबा और जवाब मरहम्मत फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते सअद को उसी के मिस्ल फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं अता फ़रमा देता हूँ किसी शख़्स को हालांकि उसका ग़ैर ज़्यादा महबूब होता है उससे मुझको इस ख़ौफ़ से कि गिरा दिया जाये आग में अपने मुंह के बल।

3885 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम खड़े हुये यानि बदर के दिन तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक उस्मान जुन्नुरैन गये हैं अल्लाह तआला के काम में और उसके प्यारे रसूल के काम में और बेशक मैं बैअत फ़रमाता हूँ उनको तो मुक़र्रर फ़रमाया हजरतेम उस्मान ग़नी के लिये प्यारे रसूलु ने हिस्सा और नहीं हिस्सा अता फ़रमाया किसी गायब शख़्स के लिये।

انہیں دنیاوی دولت کم عطا فرماتا ہے کیونکہ وہ تو بہر حال شکر گزار و مومن ہی رہیں گے۔ کچھ ملے یا نہ ملے۔ کچی کھیتی کو پانی دیا جاتا ہے اور بار بار دیا جاتا ہے اسکی رکھوالی و نگرانی زیادہ کی جاتی ہے کہ اسکی جڑیں زیادہ مضبوط نہیں ہیں پانی نہ ملنے پر جڑیں خشک ہو جائیں گی اور جب جڑیں خشک ہوں گی تو پھر ساری کھیتی سوکھ جائیگی۔ مضبوط درختوں کی زیادہ پرواہ نہیں کی جاتی کہ اسکی جڑیں پختہ ہیں پانی نہ ملنے یا کم ملنے پر بھی کام چل جاتا ہے کہ درخت ہرے بھرے رہتے ہیں۔

(۳۸۸۵) جنگ بدر کے موقع پر پیارے نبی ﷺ کی پیاری صاحبزادی سیدتنا حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ پاک تھیں۔ سخت علیل و بیمار تھیں۔ انکی دیکھ ریکھ تیمارداری کیلئے پیارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان غنی کو مدینہ شریف میں ہی چھوڑ دیا تھا اور جنگ بدر میں نہ لے گئے تھے۔ حضرت بی بی رقیہ کا اس وقت انتقال ہوا جبکہ پیارے نبی ﷺ بدر کا میدان سر فرما رہے تھے اور اسی عالم میں آپکی تدفین عمل میں آئی پیارے نبی ﷺ شریک نماز جنازہ و تدفین بھی نہ ہو سکے (مرقاۃ شریف) پیارے نبی ﷺ نے جب بدر کا میدان فتح فرمایا اور جنگ میں ہاتھ لگنے والا سامان مال غنیمت تقسیم کرنے کا وقت آیا تو پیارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان غنی کو بھی مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ اور اسکے لئے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی اللہ و رسول کے کام میں ہیں۔ اولا و رسول کی خدمت کرنا یہ رسول پاک کی خدمت کرنا ہے اور رسول پاک کی خدمت کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت ہے۔ مال غنیمت کیساتھ ساتھ حضرت عثمان غنی کو اس عزت و عظمت و شرافت و کرامت سے بھی نوازا کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنا بایاں دست مبارک دراز فرمایا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ یہ بیعت عثمان ہے۔ اس سے سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین کی عظمتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کہ بیعت کا واقعہ دو مرتبہ پیش آیا ہے ایک تو جنگ بدر میں دوسرے بیعۃ الرضوان مقام حدیبیہ میں۔ حضرت عثمان غنی کو بدر والوں کا ثواب بھی ملا اور مال غنیمت بھی ملا۔ حضرت عثمان غنی صرف حکماً غازی نہ ہوئے بلکہ حقیقتاً غازی مانے گئے۔ یہ حضرت عثمان غنی کا طرۂ امتیاز ہے آپکے علاوہ کسی غائب کو مال غنیمت سے حصہ نہ عطا فرمایا گیا۔ حضرت عثمان غنی پر پیارے نبی ﷺ کی خصوصی عنایات تھیں۔ جو آنکھ والوں کو ہی کو نظر آتی ہیں دل کے اندھوں کو کیا نظر آئیں۔ یہ اختیارات نبوی کی جلوہ سامانیاں ہیں کہ اگر چاہیں تو مدینہ کی پاک دھرتی کو بدر کا میدان بنا دیں۔ گھر میں رہ کر اہلیہ کی تیمار داری کو غزوہ بنا دیں اور تیمار دار کو غازی کا درجہ مرحمت فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو مختار و مالک بنا دیا ہے جو چاہیں لیں جو چاہیں دیں۔ یہی عقیدہ اہلسنت و جماعت ہے۔

(۳۸۸۶) ایک غازی کو اگر ایک اونٹ عطا ہوا تو دوسرے غازی کو دس بکریاں مرحمت فرمائی جائیں۔ یہ تو مال غنیمت کی تقسیم کا معاملہ ہے مگر قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے، بھینس سات بکریوں کی برابر مانے جاتے ہیں۔

(۳۸۸۷) اس حدیث شریف میں نبی سے مراد سیدنا حضرت یوشع علیہ السلام ہیں اور آپ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہیں۔ اور جہاد سے مراد بیت المقدس پر جہاد ہے اور یہ واقعہ جہاد سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال شریف کے بعد ہوا (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا حضرت یوشع علیہ السلام نے تین قسم کے لوگوں کو جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی (۱) جسکی شادی ہو چکی ہو اور ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو اور وہ چاہتا ہے کہ شب عروسی کی لذتوں سے ہم آغوش ہو (۲) جو شخص کے مکان کی تعمیر میں مصروف ہے اور ابھی مکان ادھورا ہے زیر تعمیر ہے (۳) جس نے گابھن جانور خریدا اور اسکے بچے دیکھنے اور دودھ پینے کا متمنی ہے۔ یہ تینوں قسم کے لوگ میرے ساتھ جہاد میں نہ جائیں بلکہ وہ افراد میرے ساتھ جہاد میں جائیں جو فارغ البال ہوں۔ جس کا دل دنیا میں لگا ہو ایسا شخص ہرگز ہرگز نہ جائے کہ وہ بھی صرف کورم پورے کریگا کام نہ کریگا اسکا دل تو گھر میں لگا ہوگا۔ جہاد ایک عبادت ہے اسمیں حضور قلب ضروری ہے مذکور تینوں قسم کے افراد کا دھیان عبادت میں کامل طور پر نہ لگ پائیگا بلکہ عبادت سے دھیان بٹے گا جیسے آج بھی پیشاب پاخانے کی سخت حاجت کیساتھ نماز پڑھنا ممنوع ہے کہ اس سخت حاجت کی وجہ سے اسکا دل نماز میں نہ لگے گا۔ سیدنا حضرت یوشع علیہ السلام نے سورج سے

بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

حصہ اور نہیں حصہ مقرر فرمایا کسی غائب شخص کیلئے۔

(۳۸۸۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ مقرر فرماتے تھے تقسیم غنیمت میں دس بکریاں ایک اونٹ کے بدلے میں۔

(۳۸۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جہاد فرمایا ایک نبی نے حضرات انبیاء کرام میں سے تو فرمایا اپنی قوم سے کہ نہ جائے میرے ساتھ

رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ

ایسا شخص جو کسی عورت کے مقام خاص کا مالک ہو اور وہ چاہتا ہے کہ لائے اسکو اپنے گھر میں اور ابھی تک نہیں لایا ہے اسکو اور نہ ساتھ آئے وہ شخص

بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا

کہ بنائے ہیں اس نے مکانات اور نہیں پاٹی ہے اسکی چھت اور نہ ایسا شخص کہ خریدی ہے اس نے بکری یا گابھن اونٹنیاں اور وہ منتظر ہے اسکے بیانے کا

فَغَزٰى فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَامُوْرَةٌ

تو جہاد فرمایا انہوں نے پھر قریب ہوئے بستی سے نماز عصر کے وقت یا اسکے قریب تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی نے سورج سے کہ بیشک تو حکم بردار ہے

وَاَنَا مَامُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور میں بھی حکم بردار ہوں یا اللہ تعالیٰ روک دے اس سورج کو ہم پر تو روک دیا گیا سورج یہاں تک کہ فتح دی اللہ تعالیٰ نے تو فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو

فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا

پھر جمع فرمائیں غنیمتیں پھر آئی یعنی آگ تا کہ کھالے اسکو مگر نہیں کھایا آگ نے مگر مال غنیمت کو تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی نے کہ بیشک تم میں کوئی خائن ہے

فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ

تو چاہیے کہ بیعت کرے مجھ سے ہر قبیلے کا ایک شخص تو چپک گیا ایک آدمی کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے نبی کے دست مبارک سے تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی نے

3886 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मुक़र्रर फ़रमाते थे तक़सीम ग़नीमत में दस बकरियाँ एक ऊँट के बदले।

3887 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिहाद फ़रमाया एक नबी ने हज़राते अम्बिया किराम में से तो फ़रमाया अपनी क़ौम से कि न जाये मेरे साथ ऐसा शख़्स जो किसी औरत के मक़ामे खास का मालिक हो और वो चाहता है कि लाये उसको अपने घर में और अभी तक नहीं लाया है उसको और न साथ आये वो शख़्स कि बनाये हैं उसने मकानात और नहीं पाटी है उसकी छत और न ऐसा शख़्स कि खरीदी है उसने बकरी या गाभन ऊँटनियां और वो मुन्तज़िर है उसके बियाने का तो जिहाद फ़रमाया उन्होंने फिर करीब होये बस्ती से नमाज़े असर के वक़्त या उसके करीब तो फ़रमाया अल्लाह तआला के नबी ने सूरज से कि बेशक तू हुक्म बरदार है और मैं भी हुक्म बरदार हूँ या अल्लाह तआला! रोक दे इस सूरज को हम पर तो रोक दिया सूरज यहाँ तक कि फ़तह दी अल्लाह तआला ने अपने नबी को फिर जमा फ़रमाईं ग़नीमतें फिर आई यानि आग ताकि खा ले उसको मगर नहीं खाया आग ने मगर माले ग़नीमत को तो फ़रमाया अल्लाह तआला के नबी ने कि बेशक तुममें कोई ख़ाइन है तो चाहिये कि बैअत करे मुझसे हर क़बीले का एक शख़्स तो चिपक गया एक आदमी का हाथ अल्लाह तआला के नबी के दस्ते मुबारक से तो फ़रमाया अल्लाह तआला

خطاب فرمایا کہ اے سورج تجھے تو حکم ہے رفتار و گردش کا اور مجھے حکم ہے جنگ و جہاد کا اگر تو ابھی پروگرام کے مطابق ڈوب گیا اور بیت المقدس فتح نہ ہو سکا تو ہفتہ کا دن شروع ہو جائیگا اور ہفتہ کے دن جہاد کرنا قتال کرنا حرام ہے اور اس وقفہ کا کفار فائدہ اٹھائیں گے انہیں مہلت مل جائے گی اور وہ تازہ دم ہو کر میدان کارزار میں اتریں گے اور بیت المقدس کے فتح کرنے میں دشواریاں پیش آئینگی۔ اے خدا! تو سورج کو روک دے جب بیت المقدس کو فتح فرمالوں تب سورج غروب ہو۔ چنانچہ سورج کو اپنا پروگرام بدلنا پڑا بحکم الٰہی سورج ٹھہر گیا۔ حضرات انبیاء کرام چاند و سورج سے کلام فرماتے ہیں وہ انکی سنتے بھی ہیں اور مانتے بھی ہیں۔ بیت المقدس پر یہ جہاد جمعہ کے دن ہوا تھا۔ حضرت یوشع کے دین میں ہفتہ کے دن جہاد ممنوع تھا بحکم الٰہی سورج کی رفتار رک گئی جب بیت المقدس فتح فرمالیا گیا تو سورج کی رفتار کام کرنے لگی یہ حضرت یوشع کا معجزہ تھا۔ سیدنا حضرت یوشع کے علاوہ ان سے پہلے کسی کیلئے سورج نہ روکا گیا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کیلئے ایک بار سورج روکا گیا اور ایک بار سورج لوٹایا گیا۔ چنانچہ معراج شریف کے بعد جب کفار نے پیارے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب آپ معراج میں وایا بیت المقدس گئے ہیں تو آپ نے ہمارا فلاں قافلہ بھی ان میں ملاحظہ فرمایا ہوگا؟ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میں نے وہ قافلہ ملاحظہ فرمایا ہے۔ کفار نے کہا کہ وہ قافلہ مکہ مکرمہ کب پہونچے گا پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بدھ کی صبح کو۔ قافلہ کو واپسی میں کچھ تاخیر ہوئی تو بدھ کی صبح کو سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ جب قافلہ مکہ مکرمہ پہونچا تب سورج طلوع ہوا۔ مقام صہبا یہ خیبر سے تقریباً دو کلو میٹر دور واقع ہے جانب مدینہ منورہ۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر مقام صہبا میں بعد عصر پیارے نبی ﷺ نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر استراحت فرمائی۔ حضرت علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی کہ سورج ڈوب گیا تب پیارے نبی ﷺ نے دعاء فرمائی پیارے نبی ﷺ کی دعاء سے ڈوبا سورج واپس ہوا۔ پھر حضرت علی نے نماز عصر وقت عصر میں ادا فرمائی۔ اسکے بعد سورج غروب ہوا۔ سیدنا امام طحاوی نے مشکل الحدیث اور سیدنا امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں ان احادیث کریمہ کو صحیح فرمایا ہے۔

لوٹا لیا ہے شمس تو ٹکڑے کیا قمر
یہ ہے کمال اور یہ قدرت رسول کی (یانبی)

حضرت یوشع علیہ السلام کے زمانہ پاک میں مال غنیمت جمع کر کے کسی پہاڑی یا کسی میدان میں رکھ دیا جاتا تھا غیبی آگ آکر اس مال غنیمت کو جلا جاتی تھی۔ اور یہ جلا جانا مال غنیمت کی قبولیت کی دلیل ہوتا حضرت یوشع کے دین میں مال غنیمت کو کھانے کی اجازت نہ تھی۔ یہ بھی پیارے نبی ﷺ کی نوازشات کا ثمرہ ہے کہ امت محمدیہ پر غنیمت کا استعمال حلال کر دیا گیا اسی طرح قربانی کا گوشت امت محمدیہ پر حلال کر دیا گیا۔ یہ حضرت یوشع علیہ السلام کا معجزہ ظاہر ہوا کہ جسمیں خیانت تھی اسکے چیف کا ہاتھ حضرت یوشع کے دست مبارک سے چمٹ کر رہ گیا اور اس کرامت سے خیانت کا سراغ مل گیا۔ مال غنیمت میں سے گائے کے سر کے برابر ایک گائے کا سونے کا سر تھا جو غائب کر دیا گیا تھا جو اس کرامت کے بعد مال غنیمت میں حاضر کر دیا گیا۔ پھر آگ اتری اور سب کو جلا کر راکھ کر گئی۔ امت محمدیہ کیلئے مال غنیمت اور قربانی کا گوشت حلال فرمایا گیا یہ بھی کرم نوازی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی کہ ہم غریبوں کی غربت کا خیال فرما کر ہمارے لئے حلال فرمایا گیا۔ اب قربانی عبادت بھی ہے اور ایمان والوں کی خوراک بھی۔

(۳۸۸۸) جنگ خیبر میں چند مومنین نے جام شہادت نوش فرمایا۔ شہید کو شہید اسلئے کہتے ہیں کہ وہ جام شہادت پیتے ہی جنت میں حاضر ہو جاتا ہے مگر ایک شہید ایسا بھی تھا جو بعد شہادت جنت میں نہیں پہونچا کیونکہ خیانت کے باعث وہ اس سعادت سے محروم رہا۔ خیانت شہادت کیلئے تو مضر نہیں ہے مگر ثواب کیلئے نقصان دہ ہے چونکہ اس نے مال غنیمت سے قبل تقسیم ایک چادر یا جبہ لے لیا تھا لہٰذا وہ جنت کی فوری حاضری سے محروم رہے اور دوزخ کے عذاب سے ہمکنار رہے۔ خیانت کرنے والا مومن اگر چہ شہید بھی ہو جائے مگر اولاً جنت میں نہ جا سکے گا چونکہ حقوق العبد میں گرفتار ہے۔ شہادت سے شہید کے وہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو حقوق الٰہیہ سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور جو گناہ حقوق انسانی سے متعلق ہوتے ہیں وہ معاف نہیں ہوتے۔ پیارے نبی ﷺ دھرتی کے سینے

فِيكُمُ الْغُلُوْلَ فَجَاءُوْ بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ

کہ تم میں خیانت ہے تو لائے وہ ایک سرگائے کے سر کیطرح جو سونے کا تھا تو اسکو رکھ دیا تو آئی آگ پھر کھا گئی اس تمام مال غنیمت کو اور مسلم شریف کی روایت میں زیادہ ہے

فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا (رواه البخاری والمسلم)

کہ نہ حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کیلئے ہم سے پہلے پھر حلال فرمایا اللہ تعالیٰ نے غنیمتوں کو دیکھی ہماری کمزوری اور ہماری عاجزی تو حلال فرمادیا غنیمتوں کو ہمارے لئے۔

(۳۸۸۸) حدیث شریف: لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ

ترجمہ: جب خیبر کا دن ہوا تو آئی ایک جماعت پیارے نبی ﷺ کے صحابہ کرام کی تو انہوں نے کہا کہ فلاں شہید ہے

وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا

اور فلاں شہید ہے یہانتک کہ گزرے صحابہ کرام ایک شخص پر تو انہوں نے کہا کہ فلاں شہید ہے تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہرگز شہید نہیں ہے

اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

بیشک میں دیکھ رہا ہوں اسکو آگ میں ایک چادر کے بارےمیں کہ خیانت کی ہے اسنے اس کی یا ایک جبّے کے بارےمیں پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ

اے ابن خطّاب جاؤ پھر اعلان کر دو تین مرتبہ لوگوں میں کہ بیشک نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر ایمان والے امیر المومنین حضرت عمر نے فرمایا

فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا. (رواه مسلم)

کہ میں نکلا تو میں نے اعلان کیا تین مرتبہ خبردار بیشک نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر ایمان والے۔

﴿ بَابُ الْجِزْيَةِ ترجمہ: ٹیکس کا باب ﴾

(۳۸۸۹) حدیث شریف: عَنْ مَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ

ترجمہ: حضرت مجالہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں تھا کاتب حضرت جزء ابن معاویہ کے یہاں جو حضرت احنف کے چچا تھے

के नवी ने कि तुममें ख्यानत है तो लाये वो एक सर गाये के सर की तरह जो सोने का था तो उसको रख दिया तो आई आग फिर खा गयी उस तमाम माले ग़नीमत को और मुस्लिम शरीफ़ की रियायत में ज्यादा है कि न हलाल हुई ग़नीमतें किसी के लिये हमसे पहले फिर हलाल फ़रमाया अल्लाह तआला ने ग़नीमतों को, देखी हमारी कमज़ोरी और हमारी आजज़ी तो हलाल फ़रमा दिया ग़नीमातें को हमारे लिये।

3888 हदीस शरीफ़– जव ख़ैवर का दिन हुआ तो आई एक जमाअत प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के सहावा ए किराम की तो उन्होंने कहा कि फ़लाँ शहीद है और फ़लाँ शहीद है यहाँ तक कि गुजरे सहावा ए किराम एक शख़्स पर तो उन्होंने कहा कि फ़लाँ शहीद है तव फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हरगिज़ शहीद नहीं है वेशक मै देख रहा हूँ उसको आग मे एक चादर के वारे मे कि खयानत की है उसने उसकी या एक जुब्वे के वारे में फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ इब्ने खत्ताव! जाओ फिर एलान कर दो तीन मर्तवा लोगों में वेशक नहीं दाख़िल होंगे जन्नत में मगर ईमान वाले, अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर ने फ़रमाया कि मैं निकला तो मैंने ऐलान किया तीन मर्तवा, ख़वरदार! वेशक नहीं दाख़िल होंगे जन्नत में मगर ईमान वाले।

(212) टैक्स का वाव

3889 हदीस शरीफ़:– हजरते मुजालदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं था कातिव हज़रते जज़्र इब्ने मआविया के यहाँ जो हजरते अहनफ़ के चचा थे कि आया हमारे पास तहरीरी फ़रमान अमीरुल मोमिनीन

پرجلوہ افروز ہیں مگر جنت و دوزخ کے حالات ملاحظہ فرمارہے ہیں یہ بات اس حقیقت کی مظہر ہے کہ پیارے نبی ﷺ سے دنیا کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ خیانت دنیا کا چھپا ہوا عمل ہے وہ بھی آپ جانتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت فاروق اعظم سے جو اعلان کرایا یہاں مومن سے مراد مومن کامل ہے اور داخلہ جنت سے مراد اول داخلہ بنا سزا بھگتے ہے۔

(۳۸۸۹) جزیہ بنا ہے جزاء سے یعنی بدلہ۔ شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں جزیہ وہ ٹیکس ہے جو سلطان اسلام کفار رعایا پر مقرر فرماتا ہے اور وصول فرماتا ہے۔ کفار کی جان و مال کی حفاظت کے عوض یہ جزیہ (ٹیکس) بہت ہی معمولی ہے۔ مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے جو اس جزیہ سے کہیں زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں پر فطرہ و قربانی بھی واجب ہے جو کفار رعایا پر نہیں ہوتی۔ آج اسلامی جزیہ پر زبان اعتراض دراز کرنے والے اپنے اپنے ممالک میں ٹیکسوں کی بھرمار دیکھیں کہ ٹیکس کے نام پر رعایا کو لوٹا کھسوٹا جارہا ہے اور ننگا کیا جارہا ہے کتنے لوگ تو ٹیکسوں کے بوجھ میں دب کر موت کو خوش آمدید کہہ بیٹھے اور کتنے فٹ پاتھ کی زینت بن گئے۔ اسلامی جزیہ (ٹیکس) دو قسم پر ہے۔ (۱) وہ کہ جس پر ذمی کفار سے صلح ہوجائے وہ جزیہ (ٹیکس) بقدر مصالحت ہی رہیگا۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے نجران کے عیسائیوں سے دو ہزار جوڑے سالانہ پر صلح فرمائی تھی کہ ایک ہزار جوڑے ماہ صفر المظفر میں اور ایک ہزار جوڑے ماہ رجب المرجب میں ادا کیا کریں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی تغلب کے عیسائیوں سے یہ صلح فرمائی تھی کہ مسلمانوں سے وصول ہونے والی رقم سے دوگنی رقم بطور جزیہ ادا کریں (۲) وہ جزیہ جو سلطان اسلام خود مقرر فرمادے اسکے لئے شرعی قانون یہ ہے کہ مالدار ذمیوں پر سالانہ اڑتالیس درہم یعنی چار درہم ماہوار۔ درمیانی حیثیت کے ذمی کفار سے چوبیس درہم سالانہ یعنی دو درہم ماہوار۔ غریب ذمی کفار پر بارہ درہم سالانہ یعنی ایک درہم ماہوار۔ یہی مذہب احناف ہے۔ مجوس اپنی بہن بیٹی سے شادی بیاہ کرتے تھے اور آج بھی ان میں یہ بات موجود ہے۔ غیرت فاروقی کو جلال آگیا

اور حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ مجوس کو ایسانہ کرنے دیا جائے کہ سگی بیٹی و بہن سے شادی رچائیں اگر ایسا ہو بھی گیا ہو تو انہیں الگ تھلگ کردیا جائے اور اس بے غیرتی کے ننگے ناچ کو بند کردیا جائے اگرچہ سگی بیٹی و بہن سے شادی رچانا انکے دھرم میں جائز بھی ہے اور ذمی کفار کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی بھی ہے مگر یہ حرکت تو انسانیت کے ماتھے پر کلنک ہے۔ اسلئے انہیں اس بے غیرتی و بے حیائی کی اجازت نہ دی جائیگی۔ ہجر یمن کا ایک شہر بھی ہے اور مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی بھی اور بحرین کا ایک گاؤں بھی جہاں کے گھڑے اور مٹکے مشہور ہیں۔ اس حدیث شریف میں بحرین والا ہجر مراد ہے۔ حضرت فاروق اعظم کا خیال مبارک تھا کہ عرب کے اہل کتاب سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا اور مجوس اہل کتاب ہیں لہٰذا ان سے جزیہ نہ لیا جائے مگر جب حضور فاروق اعظم کو یہ حدیث پاک پہونچی تب آپ نے مجوس سے جزیہ قبول و وصول فرمایا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجوس بھی اہل کتاب ہیں انکی کتاب اٹھالی گئی ہے (مرقاۃ شریف) ہندوستان میں مجوسیوں کو پارسی کہتے ہیں۔

(۳۸۹۰) جزیہ صرف ذمی مرد عاقل بالغ سے لیا جائیگا۔ عورت، بچے، دیوانے، اندھے، اپاہج، مفلوج، بہت بوڑھا، فقیر جو کمانے کے لائق نہ ہو ذمی غلام، مکاتب، مدبر، ام ولد، اور ان کے راہبوں پر جزیہ نہیں ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سیدنا حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم بنا کر بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ فقیر ذمی سے جزیہ نہ لیں۔ حضرت فاروق اعظم نے ایک بوڑھے ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا تو دریافت فرمایا تو کیوں بھیک مانگ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ مجھ پر جزیہ لازم ہے اسکی ادائیگی کیلئے بھیک مانگ رہا ہوں تب حضرت فاروق اعظم نے اپنے حکام کو فرمان شاہی ارسال فرمایا کہ بوڑھے ذمیوں سے جزیہ نہ لیں۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم کی نرم دلی ان روایات میں صاف نظر آتی ہے۔ آپ سخت گیر دین کے معاملے میں تھے۔ آپ کی شدت پسندی اللہ و رسول کیلئے تھی مگر بنام انسانیت آپکا کردار انتہائی لطیف تھا اور آپ بہت ہی شفیق و کریم رحیم تھے۔ مذکورہ حدیث شریف

فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ

کہ آیا ہمارے پاس تحریری فرمان امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب کا انکے وصال شریف سے ایک سال پہلے کہ جدائی کر دو ہر ذی محرم مجوسی کے درمیان

وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اور نہیں لیا تھا حضرت عمر نے ٹیکس مجوسی سے یہاں تک کہ گواہی دی حضرت عبد الرحمن ابن عوف نے پیارے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں

اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ۔ (رواہ البخاری)

کہ وصول فرمایا ہے ٹیکس پیارے رسول نے ہجر کے مجوسی سے۔

(۳۸۹۰) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ

ترجمہ: حضرت معاذ سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بھیجا انکو یمن کی طرف تو حکم فرمایا انکو یہ کہ لیں ہر بالغ

يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ۔ (رواہ ابو داؤد)

یعنی احتلام والے سے ایک دینار یا اسکے برابر ساتری کپڑا جو ہوتا ہے یمن میں۔

(۳۸۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مناسب نہیں ہے دو قبیلے ایک زمین میں

وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ۔ (رواہ احمد و الترمذی، و ابو داؤد)

اور نہیں ہے مسلمان پر جزیہ۔

(۳۸۹۲) حدیث شریف: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ

ترجمہ: بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد ابن ولید کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کی طرف تو پکڑ لیا اسکو مسلمانوں نے

فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ۔ (رواہ ابو داؤد)

تو لے آئے اسکو تو معاف فرما دیا اسکو اسکا خون اور صلح فرمائی اس سے جزیہ پر۔

हजरते उमर इब्ने खत्ताब का उनके विसाल शरीफ से एक साल पहले कि जुदाई कर दो हर जीमहरम मजूसी के दरमियान और नहीं लिया था हज़रते उमर ने टैक्स मजूसी से यहाँ तक कि गवाही दी हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के बारे में कि वुसूल फरमाया था टैक्स प्यारे रसूल ने हज के मजूसी से।

3890 हदीस शरीफः– हजरते मआज़ से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब भेजा उनको यमन की तरफ तो हुक्म फरमाया उनको यह कि लें हर बालिग़ यानि ऐहतलाम वाले से एक दीनार या उसके बराबर सातरी कपड़ा जो होता है यमन में।

3891 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुनासिब नहीं हैं दो कबीले एक जमीन में और नहीं है मुसलमान पर जिज़या।

3892 हदीस शरीफः– भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते खालिद इब्ने वलीद को दूमा के बादशाह उकैद की तरफ तो पकड़ लिया उसको मुसलमानों ने तो ले आये उसको तो मुआफ फरमा दिया उसको उसका खून और सुलह फरमाई उससे जिज़ये पर।

3893 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया चूंगी व महसूल सिर्फ यहूद व नसारा पर है और नहीं है ईमान वालों पर चूंगी व महसूल।

میں صرف عاقل بالغ مرد کا ذکر ہے اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں یا تو ان ذمی کفار سے اس شرط پر صلح ہوئی ہوگی کہ ہر بالغ جزیہ دیگا۔ یا پھر اس قوم میں سب مالدار ہی ہونگے جیسے آجکل خوجے اور میمن و جوہری کہ ان لوگوں میں کوئی فقیر دیکھنے کو نہ ملیگا۔ معافر یمن میں ایک بستی ہے اسے بستی کو معافر ابن یعفر نے بسایا تھا اسلئے یہ بستی معافر کہلاتی ہے۔ اس بستی کا کپڑا بہت مشہور ہے۔

(۳۸۹۱) ایک زمین سے مراد یا تو زمین عرب ہے اور قبیلوں سے مراد مسلمان اور یہود و نصاریٰ ہیں کہ عرب شریف کی دھرتی پر یہود و نصاریٰ کو نہ ٹکنے دو یہ ملک تو صرف اور صرف مسلمانوں کا ہے اسکی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے کہ نکال دو یہود و نصاریٰ کو عرب شریف کے خطے سے۔ مگر آج کے وہابیوں سعودیوں نے تو انہیں عرب شریف میں لاکر رکھا ہے اور خوب خنزیر و شراب سے تواضع ہو رہی ہے۔ یا پھر ایک زمین سے عام زمین ہے اور دو قبیلوں سے مراد مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کا برابری کی شان کیساتھ ایک ملک میں رہنا ہے کہ مسلمان کفار کے ملک میں دب کر لچکر نہ رہیں اگر انہیں دینی آزادی نہ ہو تو وہاں سے ہجرت کر لیں اور نہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ملک میں برابر ہو کر رہیں بلکہ اگر رہیں تو ذمی ہو کر رہیں اور ہمارے ملک میں وہ اپنے دھرم کی اشاعت بھی نہ کر سکیں اور نہ ہی کسی مسلمان کو دین بدلنے کی دعوت دیں بس اپنی زندگی آزادانہ گزار سکتے ہیں۔ اگر کوئی ذمی اداء جزیہ سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس نو مسلم سے بھی جزیہ نہ وصول نہ کیا جائے نہ آئندہ لیا جائے کیونکہ اب یہ مسلمان ہو چکا ہے تو اس نو مسلم سے بھی جزیہ وصول نہ کیا جائے نہ آئندہ لیا جائے کیونکہ اب یہ مسلمان ہو چکا ہے اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔ کوئی مسلمان کفار کے ملک میں جزیہ (ٹیکس) دے کر نہ رہے مسلمان پر جزیہ کیسا؟۔ جزیہ تو بے عزتی کی علامت ہے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ ہی کیلئے ہے عزت اور رسول کیلئے اسکے اور ایمان والوں کیلئے اور لیکن منافقین نہیں جانتے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰۰) مسلمانوں کو رذیل کہنا کفار کا طریقہ ہے اگر کافر غلام مسلمان ہو جائے تو آزاد نہ ہوگا غلام ہی رہے گا۔ اسی طرح جس کافر کی زمین پر خراج لگ گیا اور وہ زمیں کسی مسلمان نے خرید لی تو اس زمین پر خراج بدستور رہے گا مگر جزیہ کا حکم جداگانہ ہے۔

(۳۸۹۲) دومہ شام کی ایک بستی ہے جو تبوک سے قریب ہے اور اکیدر وہاں کے بادشاہ کا نام تھا جو اس وقت تو عیسائی تھا پیارے نبی ﷺ نے حضرت خالد کے سرکردگی میں ایک مختصر سا لشکر بھیجا اور حضرت خالد سے فرمایا کہ تم اکیدر کو شکار کرتا ہوا پاؤ گے اور وہ گورخر کا شکار کر رہا ہوگا اکیدر کو گرفتار تو کیا جائے مگر قتل نہ کیا جائے۔ چنانچہ اکیدر اور اسکا بھائی حسان اسی گورخر کے شکار کے دوران چاندنی رات میں گرفتار کر لئے گئے۔ حسان کو قتل کر دیا گیا اور اکیدر کو مدینہ منورہ دربار رسالت میں حاضر کیا گیا۔ پھر پیارے نبی ﷺ کے حسن سلوک سے اتنا متاثر ہوا کہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے (اشعۃ اللمعات شریف، مرقاۃ شریف) غیب داں نبی نے پہلی ہی خبر دیدی کہ شکار کے دوران اکیدر کو پاؤ گے اور شکار بھی گورخر کا کر رہا ہوگا۔ یہ غیب دانی ہے پیارے نبی ﷺ کی کہ اکیدر کی گرفتاری بھی عمل میں آئی اور بحالت شکار عمل میں آئی اور گورخر کا شکار کرتے ہوئے عمل میں آئی۔

(۳۸۹۳) گر کفار ہمارے مسلمان تاجروں سے اپنے ممالک میں چنگی وصول کریں گے تو ہم بھی ان سے محصول وصول کریں گے اور اگر وہ ہم سے کم و بیش لیں گے تو ہم بھی انکے تاجروں سے اس طرح لیں گے اور اگر وہ ہم سے کچھ نہ لیں گے تو پھر ہم بھی ان سے کچھ نہ لیں گے۔ یہی مذہب احناف ہے (اشعۃ اللمعات شریف، مرقاۃ شریف) مسلمانوں پر چنگی و محصول نہیں ہے اگر کفار اپنے ملک میں لیں گے تو پھر مسلمان ان سے ویسا ہی برتاؤ کریں گے اور اس حساب سے چنگی وصول کریں گے جس حساب سے وہ مسلمانوں سے چنگی وصول کریں گے۔

(۳۸۹۴) اس حدیث شریف میں ان ذمی کفار کی طرف اشارہ ہے جن سے صلح میں یہ شرط بھی لگائی جاتی ہے کہ اگر تمہاری بستیوں پر سے ہماری افواج گزرے تو تمکو انکی مہماں نوازی کرنا ہوگی انکے کھانے پینے آرام و راحت وغیرہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ اس شرط کی بنا پر ان ذمی کفار پر لازم تھا کہ وہ ضیافت کا اہتمام کرتے مگر انہوں نے یہ شرط پوری نہ کی تو پیارے نبی ﷺ نے افواج اسلامی کو اجازت مرحمت فرمائی کہ ان سے جبراً اپنا حق وصول کر لیا جائے۔ اگر صلح میں

(۳۸۹۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چنگی ومحصول صرف یہود ونصاریٰ پر ہے

وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ۔(رواہ احمد وابوداؤد)

اور نہیں ہے ایمان والوں پر چنگی ومحصول۔

(۳۸۹۴) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر

فَلَاهُمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَاهُمْ یُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَیْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

نہ تو وہ ہماری ضیافت کرتے ہیں نہ وہ ادا کرتے ہیں اسکو جو ہمارا ان پر حق ہے اور نہ ہی ہم لے پاتے ہیں ان سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کَرْهًا فَخُذُوْا۔(رواہ الترمذی)

اگر وہ انکار ہی کریں تو لے سکتے ہو جبراً تو لیلو۔

(۳۸۹۵) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِیْرَ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے مقرر فرمایا جزیہ سونے والوں پر چار اشرفیاں

وَعَلٰی اَهْلِ الْوَرَقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ وَضِیَافَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ۔(رواہ مالک)

اور چاندی والوں پر چالیس درم اسکے ساتھ مسلمانوں کا کھانا پینا اور مہمانی تین دن کی۔

﴿بَابُ الصُّلْحِ ترجمہ: صلح کا باب﴾

(۳۸۹۶) حدیث شریف: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ عَامَ الْحُدَیْبِیَّةِ فِیْ بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَةِ

ترجمہ: تشریف لے گئے پیارے نبی ﷺ حدیبیہ کے سال چند اور دس سو صحابہ کرام کی جماعت میں تو جب جلوہ گر ہوئے ذوالحلیفہ میں

3894 हदीस शरीफ़:– हज़रते उक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक हम गुज़रते है एक कौम पर न तो यो हमारी ज़्याफ़त करते हैं और न अदा करते हैं उसको जो हमारा उन पर हक है और न ही हम ले पाते हैं उनसे तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर वो इंकार ही करें तो ले सकते हो जबरन तो ले लो।

3895 हदीस शरीफ़– बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने मुकर्रर फ़रमाया जिजया सोने वालों पर 4 अशरफिया और चांदी वालों पर 40 दिरहम उसके साथ मुसलमानों का खाना पीना और मेहमानी 3 दिन की।

(213) सुलह का बाब

3896 हदीस शरीफ़– तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुदैबिया के साल चंद और दस सौ सहाबा किराम की जमाअत में तो जब जलवागर हुये जुल्हुलैफ़ा में तो कुर्बानी के जानवर को हार पहनाया और कुर्बानी के ऊँट के कोहान को जख्मी फरमाया और ऐहराम शरीफ़ जेबेतन फरमाया उमरा शरीफ़ के लिये और चले यहाँ तक कि जब पहुंचे उस सनय्या पहाडी पर कि उतरा जाता है मक्का शरीफ़ वालों पर जहाँ से तो बैठ गई प्यारे नबी को लेकर प्यारे नबी की प्यारी सवारी तो कहा हज़राते सहाबा ने उठ उठ। अड़ियल हो गयी कस्वा, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं अड़ियल हुई कस्वा और न ही इसकी आदत है लेकिन रोक लिया इस कस्वा को

ضیافت کی شرط نہ ہو تو پھر جبراً ضیافت لینا درست نہیں ہے مگر بحالت اضطرار کہ جب بھوک و پیاس سے جان پر بنی ہو اور بجز اسکے کوئی صورت نہ ہو تو بھی جبراً انکا مال کھانا جائز ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۸۹۵) سونے والوں سے مراد یا تو سونے کے تاجر ہیں یا وہ لوگ مراد ہیں جنہیں سونا دینا آسان ہے۔ ان پر سالانہ چار اشرفیاں ہیں اور ششماہی دو اشرفیاں دینا لازم ہیں۔ اگر جزیہ کیساتھ ساتھ ضیافت ومہمانی کی بھی شرط لگائی گئی تو یہ مہمانی تین دن تک ہوگی۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ عجمی کفار پر جزیہ ہے مشرکین ہوں یا اہل کتاب۔ مشرکین عرب سے جزیہ نہ لیا جائیگا وہاں اہل کتاب سے جزیہ لیا جائیگا۔ مشرکین عرب کیلئے اسلام یا قتل ہے۔ مرتد مرد سے جزیہ نہ لیا جائے گا اسکے لئے بھی اسلام ہے یا قتل۔ مرتد کی بیوی بچے جو مرتد ہو جائیں انہیں قتل نہ کیا جائیگا بلکہ غلام بنا لیا جائیگا۔ چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ نے مسیلمہ کذاب کو نبی ماننے والے بنی حنیفہ پر جہاد فرمایا اور انکی عورتوں بچوں کو غلام اور باندیاں بنایا قتل نہ فرمایا۔ چنانچہ سیدتنا حضرت خولہ بنت جعفر حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا امیر المومنین حضرت مولاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی گئیں جن سے سیدنا حضرت محمد ابن حنفیہ پیدا ہوئے (مرقاۃ شریف)

(۳۸۹۶) صلح ومصالحت کے معنی ہیں درستگی اور یہ ضد ہے فساد کی۔ حربی کفار سے صلح کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس صلح میں مسلمانوں کی مصلحت وبھلائی ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے ۶ھ میں کفار مکہ سے مقام حدیبیہ میں صلح فرمائی تھی۔ جسمیں اور شرائط کیساتھ ساتھ ایک شرط یہ بھی تھی کہ دس سال تک ہمارے تمہارے درمیان جنگ نہ ہو مگر کفار مکہ نے اس صلح نامہ کی ایک شرط سے انحراف کرلیا کہ انہوں نے اپنے حلیف بنی بکر کی مدد کی پیارے نبی ﷺ کے حلیف بنی خزاعہ کے مقابل انکی اس بدعہدی کی وجہ سے پیارے نبی ﷺ نے اہل مکہ پر جواباً حملہ فرما کر مکہ معظمہ کو فتح فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ ذوقعدہ ۶ھ کو بروز پیر عمرہ شریف فرمانے کے قصد وارادے سے مدینہ شریف سے روانہ ہوئے اور حدیبیہ میں جلوہ گستر ہوئے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا اب اسی نام سے پورا میدان مشہور ہوگیا ہے جس میں یہ کنواں ہے۔ مقام حدیبیہ جدہ شریف اور مکہ شریف کے درمیان ہے۔ مکہ شریف سے قریب ہے۔ اسکا بعض حصہ حرم میں داخل ہے اور بعض حصہ حل میں۔ جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سال کو سال حدیبیہ کہتے ہیں۔ جب پیارے نبی ﷺ مدینہ شریف سے برائے عمرہ شریف روانہ ہوئے تو آپکی جماعت پاک چودہ سو افراد پر مشتمل تھی لیکن راستے میں حضرات صحابہ کرام اس مقدس جماعت میں شامل ہوتے گئے اور حدیبیہ پہونچتے پہونچتے اس جماعت کے افراد کی تعداد پندرہ سو ہوگئی۔ ذوالحلیفہ یہ وہ مقام ہے جسے بیر علی بھی کہا جاتا ہے اور یہ مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی طرف پانچ کلومیٹر کے لگ بھگ ہے اور یہ مدینہ شریف والوں کی میقات ہے یعنی احرام باندھنے کی جگہ۔ قصواء پیارے نبی ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے قصواء یوں تو کن کٹی اونٹنی کو کہتے مگر پیارے نبی ﷺ کی اونٹنی کنکٹی نہ تھی بس نام ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہاتھی والوں کو روک لیا تھا، ابرہہ بادشاہ نے ہاتھیوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تھی جب ابرہہ ہاتھیوں کا لشکر لیکر ذوالمجاز پر پہونچا تو اسکا ہاتھی مکہ مکرمہ کی طرف نہ بڑھ سکا اسے جب دوسری طرف چلاتے تو چلتا۔ اس فرمان عالیشان میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ ذوالمجاز میدان عرفات سے دو کلومیٹر کے لگ بھگ ایک بازار تھا۔ اسی لئے پیارے نبی ﷺ کی اونٹنی رک گئی تھی کہ حرم شریف میں بے وقت کشت وخون اور جنگ وجدال نہ ہو۔ پیارے نبی ﷺ کا عزم وارادہ جنگ کا نہ تھا بلکہ آپکا خیال مبارک یہ تھا کہ جہاں تک بھی ہو سکے گا جنگ سے گریز ہی کیا جائیگا اور ہم کفار مکہ کی ہر وہ شرط مان لیں گے جسمیں حرم الٰہی کی اہانت نہ ہو پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان پاک آئندہ صلح کی تمہید تھا۔ پیارے نبی ﷺ عام راستے سے مکہ شریف نہ پہونچے کہ جس راہ سے عام طور پر لوگ مکہ شریف جایا کرتے تھے ادھر ہی کفار مکہ نے جمگھٹ لگا رکھا تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے دوسرا راستہ اختیار فرمایا پیارے نبی ﷺ کو غدیر اشطاط کے مقام پر یہ پتہ چل گیا تھا کہ عام شاہراہ پر کفار مکہ ہمارے روکنے کیلئے جمع ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے جہاں قیام فرمایا وہاں کنواں تو تھا مگر پانی اسمیں تھوڑا تھا حضرات صحابہ کرام نے تھوڑا تھوڑا پیا مگر پھر بھی وہ پانی ساتھ نہ دے سکا کہ کنواں خشک ہوگیا۔ حضرات صحابہ کرام نے بارگاہ

قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ

تو قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اور قربانی کے اونٹ کے کوہان کو زخمی فرمایا اور احرام شریف زیب تن فرمایا عمرہ شریف کیلئے اور چلے یہاں تک کہ جب ہو پہنچے

بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ

اس ثنیہ پہاڑی پر کہ اُترا جاتا ہے مکہ شریف والوں پر جہاں سے تو بیٹھ گئی پیارے نبی کو لیکر پیارے نبی کی پیاری سواری تو کہا حضرات صحابہ کرام نے

حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا

اُٹھ اُٹھ اڑیل ہوگئی قصواء اڑیل ہوگئی قصواء تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے نہیں اڑیل ہوئی قصواء اور نہ ہی اسکی عادت ہے لیکن روک لیا اس قصواء کو

حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِيْ

ہاتھیوں کو روکنے والے نے پھر فرمایا پیارے نبی نے قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان جسکے دست قدرت میں ہے نہیں سوال کریں گے قریش مجھ سے

خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ

کسی ایسی بات کا کہ جس میں تعظیم کرینگے اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی مگر میں عطا فرمادوں گا اس مطالبے کو پھر ڈانٹا پیارے نبی نے قصواء کو تو وہ کود کر اُٹھی

فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ

پھر تشریف لے گئے پیارے نبی ان کے پاس سے یہاں تک کہ وارد ہوئے حدیبیہ کے کنارے پر تھوڑے پانی کی جگہ کہ پی لیتے تھے اس سے تھوڑا تھوڑا پانی

يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ

تو نہ چھوڑا وہاں کے لوگوں نے یہاں تک کہ خشک کردیا اسکو اور شکایت پیش کی پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیاس کی تو نکالا پیارے رسول نے

سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ

ایک تیر اپنے ترکش سے پھر حکم فرمایا ان حضرات صحابہ کرام کو کہ ڈالدیں اس تیر کو اس کنویں میں تو اللہ تعالیٰ کی قسم پانی اُبلتا رہا حضرات صحابہ کرام کیلئے سیراب ہونے تک

حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

یہاں تک کہ حضرات صحابہ کرام واپس ہوئے وہاں سے اس دوران کہ حضرات صحابہ کرام اس پوزیشن میں تھے اچانک آئے حضرت بدیل ابن ورقاء خزاعہ کی ایک جماعت کیساتھ

हाथियों को रोकने वाले ने फिर फरमाया प्यारे नबी ने, कसम है उस ज़ात की कि मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है नहीं सुवाल करेंगे मुझसे किसी ऐसी बात का कि जिसमें ताज़ीम करेंगे अल्लाह तआला की हुरमतों की मगर मैं अता फरमा दूँ उस मुतालबे को फिर डांटा प्यारे नबी ने कस्वा को तो वो कूद कर उठी फिर तशरीफ ले गये प्यारे नबी उनके पास से यहाँ तक कि वारिद हुये हुदैबिया के किनारे पर थोड़े पानी की जगह कि पी लेते थे उससे थोड़ा थोड़ा पानी तो न छोड़ा वहाँ के लोगों ने यहाँ तक कि खुश्क कर दिया उसको और शिकायत पेश की प्यारे रसूल की बारगाह में प्यास की तो निकाला प्यारे रसूल ने एक तीर अपने तरकश से फिर हुक्म फरमाया उन हजराते सहाबा ए किराम को कि यह डाल दें इस तीर को उस कुवें में तो अल्लाह तआला की कसम पानी उबलता रहा हज़राते सहाबा ए किराम के लिये सैराब होने तक यहाँ तक कि हजराते सहाबा ए किराम वापस हुये वहाँ से इस दौरान कि हजराते सहाबा ए किराम इस पोजीशन में थे अचानक आये हज़रते बुदैल इब्ने वरका खुजाअ की एक जमाअत के साथ फिर हाजिर हुये बारगाहे रिसालत में हज़रते उरवा इब्ने मस्ऊद और पूरी बात बयान की यहाँ तक कि कहा जब हाज़िर हुये हज़रते सुहैल इब्ने अम्र तो फरमाया प्यारे नबी ने लिखो अली इस सुलहनामे को कि फ़ैसला फ़रमाया है जिस पर आला हजरत मौहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो अर्ज़ किया हज़रते सुहैल ने अल्लाह तआला की कसम अगर हम जानते होते कि आप अल्लाह तआला के प्यारे नबी हैं तो

رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کنواں خشک ہوگیا اور شدت پیاس ستا رہی ہے حضرات صحابہ کرام کی خوش عقیدگی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ سے نہیں کہتے کہ یا خدا کنویں کو پانی سے بھر دے بلکہ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں عرض رساں ہیں۔ امت مسلمہ کو تعلیم دیجا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ سے مانگ سکتے ہیں بلکہ مانگتے ہیں۔ اور پیارے نبی ﷺ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ پانی چاہئے تو اللہ تعالیٰ سے کہو کہ کنویں کو پانی سے بھر دے بلکہ پیارے نبی ﷺ نے کہ ہمارے ترکش سے ایک تیر لے لو اور اسے کنویں میں ڈال دو پھر دیکھو فیضان نبوی کہ وہ کنواں پانی سے لبریز ہوگیا اور پورا قافلہ جل تھل ہوگیا خوب پیا خوب نہائے خوب دھویا خوب اسٹاک کیا۔ پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک ہیں مقابل کی حیثیت سے نہیں بلکہ مقبول ومحبوب ہونے کی حیثیت سے۔

ہیں نبی کی ملک میں دو جہاں بند میں بذماں وہ فلک جناں
جو خدا کا ہے وہ نبی کا ہے یہ محب حبیب کی بات ہے (یانبی)

پانی تو دنیا کی نعمت ہے سیدنا حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو پیارے نبی ﷺ سے جنت مانگی اور پیارے نبی ﷺ نے جنت کے علاوہ کیلئے بھی فرمایا۔

عطا فرمائے منہ مانگی مراد آقا نے فرمایا
بتاؤ اے ربیعہ اور ابھی تم کو ہے کیا دینا (یانبی)

بعض نام نہاد مسلمان خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں یہ لوگ مسلمان نہیں بلکہ مسلمانوں کے نام پر کلنک ہیں اور انکا اسلام وایمان سے کوئی رشتہ وتعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بدعقیدگی کی لعنت سے تمام سنی مسلمانوں کو محفوظ ومامون فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ پیارے نبی ﷺ کے دست کرم کی شان تو بہت ہی اعلیٰ وبالا ہے جسے دست پاک نے چھو لیا اسمیں یہ کمال پیدا ہوگیا کہ تیر کے کنویں میں جاتے ہی کنواں نہیں بلکہ آب رحمت کا دھارا بن گیا۔ یہ کمال حقیقت میں دست مصطفیٰ کی نسبت کا تھا جو تیر کو حاصل تھی۔ نسبت رسول فیضان وکرم کے چشمے بہاتی ہے اور پھر مستانے جھوم کر فیضیاب ہوتے ہیں حضرات صحابہ کرام اپنی تمام ضروریات پوری کرنے کے بعد اس کنویں کو ویسا ہی اُبلتا چھوڑ آئے ہم تو سیر ہو ہی گئے اب بعد میں آنے والے بھی اس فیض کرم سے مالا مال ہوتے رہیں۔

قطرہ مانگا تو دریا عطا کر دیا
سب سے ساقی کی دریا دلی دیکھ لی (یارسول)

خزاع ازد کے ایک محلے کا نام ہے یہاں کے ساکنان خزاعی کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا محلہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ یہ حضرات شمع رسالت کے پروانے تھے۔ سیدنا حضرت بدیل ابن ورقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاحبزادے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فتح مکہ شریف کے دن دولت ایمان واسلام سے مالا مال ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت عروہ ابن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹ ھ میں غزوۂ طائف کے بعد مشرف بہ اسلام وایمان ہوئے (اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا حضرت سہیل ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریشی غزوۂ بدر میں بندی بنا کر مدینہ شریف لائے گئے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! انکے دانت توڑ دیئے جائیں کہ یہ پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخانہ بکواس کرتے تھے۔ پیارے غیب داں نبی نے فرمایا نہیں ایسا نہیں کرنا ہے مجھے ان کے اچھے انجام کی خبر ہے کہ انکا انجام بخیر ہوگا۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ کی غیب دانی کی مزید تصدیق ہوئی اور حضرت سہیل فتح مکہ شریف کے بعد دولت ایمانی سے مالا مال ہوگئے اور پھر جو لوگ ارتداد کی طرف مائل ہونے لگے تھے انہیں سمجھایا گیا اور دین پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی اور وہ اپنے اس مشن میں صد فی صد کامیاب ہوئے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کا کرم کہ گمراہ راہبر ہوگئے۔

ان پہ جو نثار ہوگئے — وہ سدا بہار ہوگئے
جن کو انتخاب کرلیا — بحر بے کنار ہوگئے (یانبی)

جب حضرت سہیل صلح نامہ لکھانے آئے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب کام سہل یعنی آسان ہوگیا صلحنامہ کی کتابت

ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ اِذَا جَاءَ سُهَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو فَقَالَ

پھر حاضر ہوئے بارگاہ رسالت میں حضرت عروہ ابن مسعود اور پوری بات بیان کی یہاں تک کہ کہا جب حاضر ہوئے حضرت سہیل ابن عمرو تو فرمایا

النَّبِيُّ ﷺ اُكْتُبْ هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ

پیارے نبی ﷺ نے لکھو علی اس صلح نامے کو کہ فیصلہ فرمایا ہے جس پر اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے تو عرض کیا حضرت سہیل نے اللہ تعالیٰ کی قسم

لَوْكُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَاصَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَاقَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنْ اُكْتُبْ

اگر ہم جانتے ہوتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ہیں تو نہیں روکتے ہم آپکو بیت اللہ شریف سے اور نہ جنگ کرتے ہم آپ سے اور لیکن آپ لکھیں

مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللّٰهِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ

محمد ابن عبد اللہ راوی نے فرمایا کہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک وشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول برحق ہوں اور اگر جھلاتے ہی ہو تم مجھ کو

اُكْتُبْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى اَنْ لَا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ

تو لکھ لو محمد ابن عبد اللہ تو کہا سہیل نے اور صلح اس شرط پر ہے کہ اگر نہ آئیں آپ کے پاس سے کوئی شخص اور اگرچہ ہو وہ آپکے دین پاک پر

اِلَّا رَدَدْتَهٗ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مگر آپ لوٹا دیں گے اسکو ہماری طرف پھر جب فارغ ہوئے پیارے نبی یا حضرت علی لکھنے لکھانے کے معاملے سے تو فرمایا پیارے رسول ﷺ نے

لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اپنے اصحاب پاک سے اٹھو کہ قربانیاں کرو پھر سروں کو منڈاؤ پھر حاضر ہوئیں خواتین ایمان والیاں تو آیت کریمہ نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

"اے ایمان والو! جب آئیں تمہارے پاس ایمان والیاں ہجرت کرکے تو جانچ لیا کرو تم انکو اللہ خوب جانتا ہے ایمان کو انکے پھر اگر جان لیا کرو تم انکو

مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَاهُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَاهُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَاٰتُوْهُمْ مَّا اَنْفَقُوْا وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ

ایمان والیاں تو نہ لوٹاؤ تم انکو کفار کی طرف نہ وہ حلال ہیں اُن کیلئے اور نہ وہ حلال ہونگے اِن کیلئے اور دیدو تم انکو وہ جو خرچ کیا انہوں نے اور نہیں ہے کوئی گناہ تم پر

नहीं रोकते हम आपको बैतुल्ला शरीफ़ से और न जंग करते हम आपसे और लेकिन आप लिखें मौहम्मद इब्ने अब्दुल्लाह, रावी ने फरमाया कि फ़रमाया प्यारे नबी ने अल्लाह तआला की क़सम बेशक मैं अल्लाह तआला का रसूले बरहक़ हूँ और अगर झुठलाते ही हो तुम मुझको तो लिख लो मोहम्मद इब्ने अब्दुल्लाह, तो कहा सुहैल ने और सुलह इस शर्त पर है कि अगर न आयें आपके पास से कोई शख़्स और अगरचे हो वो आपके दीने पाक पर मगर आप लौटा देंगे उसको हमारी तरफ़ फिर जब फ़ारिग़ हुये प्यारे नबी या हजरते अली लिखने लिखाने के मुआमले से तो फरमाया प्यारे रसूल ने अपने अस्हाबे पाक से उठो कि कुर्बानियां करो फिर सरों को मुंडवाओ फिर हाजिर हुईं ख्वातीन ईमान वालियां तो आयते करीमा नाजिल फ़रमाई अल्लाह तआला ने "ऐ ईमान वालो! जब आयें तुम्हारे पास ईमान वालियां हिजरत करके तो जांच लिया करो तुम उनको, अल्लाह खूब जानता है ईमान को उनके फिर अगर जान लिया करो तुम उनको ईमान वालियां तो न लौटाओ तुम उनको कुफ्फ़ार की तरफ़ न वो हलाल हैं उनके लिये और न वो हलाल होंगे इनके लिये और दे दो तुम उनको वो जो खर्च किया है उन्होंने और नहीं है कोई गुनाह तुम पर यह कि निकाह कर लो तुम उनसे जबकि दे दो तुम उनको मेहर उनके और न रोको तुम निकाह में काफिरा औरतों को और मांग लो तुम वो जो खर्च किया है तुमने और चाहिये कि मांग लें वो जो ख़र्च किया है उन्होंने, यह फरमान है अल्लाह का फ़ैसला फरमाता है दरमियान तुम्हारे, और अल्लाह खूब जानने वाला

سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو حکم فرمایا کہ اے علی لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم تو حضرت سہیل بولے کہ اس بسم اللہ کو ہم نہیں جانتے (یہ کفر کے زمانے کی بات ہے) آپ وہی لکھیں جو ہمارے یہاں لکھی جاتی ہے باسمک اللھم۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اچھا علی ایسے ہی لکھ دو پھر پیارے نبی ﷺ نے لکھایا محمد رسول اللہ تو حضرت سہیل پھیل گئے کہ سارا جھگڑا تو اسی کا ہے اگر یہ مان لیا جائے تو سارا جھگڑا رگڑا ہی ختم ہو جائے ہم ہرگز یہ نہ لکھنے دیں گے یہ اختلافی بات ہے۔ اتفاقی بات لکھی جائیگی جس پر ہمارا آپکا اتفاق ہے کہ وہ یہ ہے کہ محمد ابن عبد اللہ لکھا جائے۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو حکم فرمایا کہ رسول اللہ نکال کر ابن عبد اللہ لکھ دو۔ حضرت علی کی غیرت ایمانی مچل اٹھی اور پکار اٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں رسول اللہ کے لفظ کو اپنے ہاتھوں سے نہ نکالوں گا۔ یہی تو ہمارا سرمایہ ہے یہی تو ہماری پونجی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے صلح نامہ اپنے دست کرم میں لیا اور رسول اللہ نکال کر اپنے دست اقدس سے لکھا ابن عبد اللہ (مرقاۃ شریف، بخاری شریف) پیارے نبی ﷺ کا اپنے دست پاک سے لکھنا یہ بھی پیارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے نہ تو کسی سے لکھنا سیکھا تھا اور نہ ہی کبھی اس سے پہلے لکھا تھا۔ پیارے نبی ﷺ کو لکھنے کی عادت نہ تھی۔ قرآن کریم میں جہاں نہ لکھنے کی بات ہے وہاں نہ لکھنے کی عادت مراد ہے۔ یہاں لکھنا پیارے نبی ﷺ کی شان اعجاز ہے۔

ہر روش معجزہ ہر ادا معجزہ
ہر صفت آپکی مصطفیٰ معجزہ (یا حبیب)

وہ حضرت علی جنہوں نے در خیبر اکھاڑ پھینکا جنکے قوت بازو کا لوہا پوری دنیا نے مانا ہے مگر ان بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں کہ نام رسول کو کاٹ سکیں مٹا سکیں کیونکہ وہ تو نام رسول کو بلند فرمانے والے ہیں نہ کہ مٹانے والے۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حضرت علی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تبدیلی پر تو کوئی معذرت نہ کی مگر رسول اللہ کے نکالنے پر معذرت کر دی اور دنیا بھر کے مومنوں کو ذہن دیا کہ "با خدا نہ باش وبا محمد ہوشیار" عقیدۂ نبوت، عقیدۂ الوہیت سے نازک تر ہے۔ حضرت علی کے اس انداز پر قدیری قربان، قدیری کی اولاد قربان، قدیری کے ماں باپ واجداد قربان۔

جوان سیرت عظمیٰ میں خود کو رنگ ڈالیں
وہ اپنی زیست بہت کامیاب رکھتے ہیں (یارسوں)

اس صلح نامہ میں بہت سی شرائط تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مکہ مکرمہ کا جو شخص بھی مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آئے پیارے نبی ﷺ اسے مدینہ منورہ میں نہ رہنے دیں بلکہ ہم کو واپس فرما دیں۔ اس صلح نامہ پر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ ضرورت شرعیہ کے موقع پر خصوصاً جبکہ احترام حرم شریف اور خون مسلم کا مسئلہ درپیش ہو تو ہر وہ جائز شرط قبول کر لینا جائز ہے جسمیں کوئی شرعی حرج نہ ہو اور بڑا فساد رک جاتا ہو۔ شریعت مطہرہ میں باسمک اللھم اور محمد ابن عبد اللہ لکھنا ناجائز نہیں ہے اور اس وقت انکے لکھ دینے میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی تھی اس لئے یہ سب کچھ پیارے نبی ﷺ نے منظور فرما لیا۔ دم احصار جو کوئی حج مبارک یہ عمرہ شریف کا احرام شریف باندھ لے پھر حج وعمرہ نہ کر سکے تو وہاں ہی احرام شریف کھول دے اور قربانی کا جانور ذبح کر دے اور اس دم احصار کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔ حدیبیہ کا ایک حصہ حرم میں داخل ہے یہ ذبح کا پروگرام اسی حصے میں عمل میں آیا۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ اس صلح نامہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ آپ اس سال بنا عمرہ کئے واپس تشریف لے جائیں۔ سال آئندہ اسی ماہ ذوالقعدہ میں تشریف لائیں عمرہ فرمائیں مکہ مکرمہ میں تین روز قیام فرمائیں چونکہ احصار یعنی رکاوٹ پائی گئی پیارے نبی ﷺ نے وہیں احرام شریف جسم پاک سے جدا فرما دیا۔ صلح حدیبیہ کے بعد چند خواتین اسلام مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئیں انکے بارے میں مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں ان مومنات کو واپس کرنے سے منع فرمایا گیا۔ صلح نامہ میں جو عبارت تھی اس میں لفظ رجل تھا کہ کوئی مرد آپکے پاس آئے تو واپس کر دینا۔ رجل مرد کو کہتے ہیں اس لفظ رجل میں عورت داخل نہیں ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے آیت مذکورہ کی تفسیر مبارک کا ملاحظہ فرمائیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۸۶ آیت نمبر ۱۰)

سیدنا حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی سیدنا حضرت عتبہ

اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اِذَا اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوا مَا

یہ کہ نکاح کرلو تم ان سے جب کہ دیدو تم انکو مہر انکے اور نہ روکو تم نکاح میں کافرہ عورتوں کو اور مانگ لو تم وہ جو خرچ کیا ہے تم نے اور چاہئے کہ مانگ لیں وہ جو

اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوا مَا اَنْفَقُوا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

خرچ کیا ہے انہوں نے یہ فرمان ہے اللہ کا فیصلہ فرماتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے" تو منع فرمادیا انکو اللہ تعالیٰ نے

اَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا الصِّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ

یہ کہ واپس کریں ان مومنہ عورتوں کو اور حکم فرمایا انکو یہ کہ واپس کردیں مہر پھر واپسی فرمائی پیارے رسول نے مدینہ طیبہ کی طرف تو حاضر ہوئے بارگاہ رسالت میں

اَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوا فِي طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ

حضرت ابوبصیر وہ قریشی شخص تھے اور وہ مسلمان تھے تو بھیجے کفار قریش نے انکے بلانے کے بارے میں دو لوگ تو حوالے فرمایا پیارے رسول نے حضرت ابوبصیر کو

اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَاْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ

ان دونوں لوگوں کے تو نکلے وہ دونوں لوگ حضرت ابوبصیر کو لیکر یہاں تک کہ جب پہونچے دونوں ذوالحلیفہ تو اُترے کہ کھائیں اپنی کھجوریں تو فرمایا

اَبُو بَصِيرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْهِ

حضرت ابوبصیر نے ایک سے ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کی قسم یقیناً میں دیکھ رہا ہوں تیری اس تلوار کو اے فلاں! شاندار دکھا تو مجھ کو کہ میں اس کو بنظر غائر دیکھوں

فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ. حَتّٰى اَتَى

تو حوالہ کردیا اس نے اس تلوار کو تو ماردیا تلوار کو حضرت ابوبصیر نے اس تلوار دہندہ کو یہاں تک کہ وہ تلوار دہندہ ٹھنڈا ہو گیا اور بھاگ کھڑا ہوا دوسرا یہاں تک کہ آیا

الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ

مدینہ منورہ پھر مسجد نبوی شریف میں پہونچا کہ ڈر رہا تھا تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ یقیناً دیکھا ہے اس نے کوئی خطرناک معاملہ تو عرض کرنے لگا

قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَاِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ اَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلُ

کہ قتل کردیا گیا اللہ تعالیٰ کی قسم میرا ساتھی اور بیشک میں بھی قتل کردیا جاؤں گا تبھی حاضر ہوگئے حضرت ابوبصیر تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے خرابی ہے

वड़ी हिकमत वाला है" तो मना फ़रमा दिया उनको अल्लाह तआला ने यह कि वापस करें उन मोमिना औरतों को और हुक्म फ़रमाया उनको यह कि वापस कर दें मेहर फिर वापसी फ़रमाई प्यारे रसूल ने मदीना ए तय्यवा की तरफ़ तो हाजिर हुये वारगाहे रिसालत में हज़रते अबू वसीर वो कुरैशी शख़्स थे और वो मुसलामन थे तो भेजे कुफ़्फ़ार कुरैश ने उनके बुलाने के वारे में दो लोग तो हवाले फ़रमा दिया प्यारे रसूल ने हज़रते अबू वसीर को उन दोनों लोगों के तो निकले वो दोनों लोग हजरते अबू वसीर को लेकर यहाँ तक कि जव पहुंचे दोनों जुल्हुलैफा तो उतरे कि खाई अपनी खजूरें तो फ़रमाया हज़रते अबू वसीर ने एक से उन दोनों में से अल्लाह तआला की कसम यकीनन मैं देख रहा हूँ तेरी इस तलवार को ऐ फ़लाँ शानदार, दिखा तू मुझको कि मैं इसको वनज़रे गायर देखूँ तो हवाले कर दिया उसने उस तलवार को तो मार दिया तलवार को हज़रते अबू वसीर ने उस तलवार देहन्दा को यहाँ तक कि वो तलवार देहिन्दा ठंडा हो गया और भाग खड़ा हुआ दूसरा यहाँ तक कि आया मदीना ए मुनव्वरा फिर मस्जिदे नववी शरीफ़ में पहुंचा कि डर रहा था तो फ़रमाया प्यारे नवी ने कि यकीनन देखा है इसने कोई खतरनाक मुआमला तो अर्ज़ करने लगा कि कत्ल कर दिया गया अल्लाह तआला की कसम मेरा साथी और वेशक मैं भी कत्ल कर दिया जाऊँगा, तभी हाज़िर हो गये हजरते अबू वसीर तो फ़रमाया प्यारे नवी ने खरावी है उसकी मां की कि भड़काने वाला है जंग को अगर होता उसका कोई मददगार फिर जव सुनी हजरते अबू वसीर ने यह

ابن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ آپکو صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ مکہ مکرمہ سے آنے والے دونوں لوگ کافر حربی تھے اور سیدنا ابوبصیر صحابی تھے اور مسلمان کیلئے کافر حربی کو ہر طرح کے حیلے بہانے سے قتل کردینا جائز ہے اسی لئے حربی کافر کے قتل پر حضرت ابوبصیر پر قصاص یا اور کوئی کفارہ لازم نہ ہوا۔ حضرت ابوبصیر نے دیکھنے کے بہانے سے اس کافر حربی سے تلوار مانگی اور وہ انکے اس حیلے کا شکار ہو گیا اور تلوار حضرت ابوبصیر کے ہاتھ میں دیدی اور حضرت ابوبصیر نے کام دکھادیا کہ کافر حربی کے سر کو تن سے جدا کر کے فی النار والسقر افرمادیا۔ معلوم ہوا کہ اپنا ہتھیار کبھی کسی کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہیے۔ ہتھیار ہمیشہ اپنی ہی کسٹڈی میں رہنا ہونا چاہیے خاص کر رائفل، بندوق، طمنچہ، پستول وغیرہ جبکہ لوڈ ہوں۔ اپنا ہتھیار دوسروں کے ہاتھ میں دینا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ مسلمان اس فلسفے کو خوب اچھی طرح ذہن نشیں رکھیں اور اپنی عملی زندگی میں جگہ دیں۔ دوسرے کافر حربی نے جب لپنے ساتھی کو ڈھیر دیکھا تو ہانپتا کانپتا دربار رسالت میں جا گرا چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں اسے معلوم تھا کہ حضرت ابوبصیر ننگی تلوار لئے پیچھے پیچھے آرہے ہیں گویا کہ موت تعاقب کر رہی ہے اور مجھے بھی اپنے ساتھی کی طرح چند لمحات میں ذلت کیساتھ موت کے منہ میں چلا جانا ہے۔ وہ میرے ساتھی کی طرح مجھے بھی نہیں چھوڑیں گے۔ خرابی ہے اسکی ماں کیلئے یہ کلمہ ناراضگی اور تعجب کیلئے بولا جاتا ہے۔ یہاں پر برائے تعجب ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوبصیر کی جرأت وہمت اور تدبیر وفکر پر تعجب فرمایا جو انہوں نے اپنے چھٹکارے کیلئے کی کہ پیارے نبی ﷺ کا عہد بھی قائم رہا اور وہ چھوٹ بھی گئے۔ اگر حضرت ابوبصیر کو کوئی اور مددگار مل جاتا تو یہ کفار مکہ سے میدان کارزار گرم کر دیتے۔ حضرت ابوبصیر نے اپنے فراست مومنانہ سے تاڑ لیا کہ اگر میں مدینہ منورہ ٹھہرا تو کفار مکہ مجھے پکڑنے آجائینگے اور مجھے پکڑ کر مکہ مکرمہ لے جائیں گے اور حسب معاہدہ پیارے نبی ﷺ مجھے انکے حوالے فرمادینگے اور مکہ مکرمہ پہونچ کر شہید کر دیا جاؤں گا کیونکہ میں نے انکا ایک آدمی قتل کر ہی دیا ہے حضرت ابوبصیر مدینہ منورہ نہ جا کر ایک سمندر کے کنارے چلے گئے اور یہ وہ جگہ تھی جہاں سے کفار مکہ کے تجارتی قافلے گزرا کرتے تھے۔ سیدنا حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت ابوبصیر کے پاس پہونچ گئے۔ کفار مکہ کو اس مقام سے گزرنا ہی پڑتا تھا کیونکہ ملک شام جانے کیلئے یہی راستہ تھا کفار مکہ اس راستے سے سفر کرنے پر مجبور تھے اور حضرت ابو بصیر اور حضرت ابو جندل کفار مکہ کو جتنا بھی اور جس قسم کا بھی نقصان پہونچا سکتے تھے پہونچاتے تھے اور ان پذے کفار مکہ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ کفار مکہ نے خود ہی اپنی یہ شرط توڑ دی اور پیارے نبی ﷺ کی خوشامد کر کے اس شرط کو توڑنے کی درخواست کی۔

(۲۸۹۷) اس حدیث شریف میں تقریبی تین شرطیں مراد ہیں ورنہ انکے علاوہ بھی شرائط تھیں مثلاً دس سال تک ہماری آپکی جنگ نہ ہوگی اور اگر ہمارے حلیف آپس میں جنگ کریں تو ہم اور آپ غیر جانبدار رہیں گے ہم میں سے کوئی بھی اپنے حلیف کی مدد نہ کریگا۔ یہ شرائط مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے نہ قبول کی گئیں تھیں بلکہ حرم شریف احترام کے احترام کی خاطر ایسا کیا گیا تھا۔ ورنہ مسلمان اس وقت اس پوزیشن میں تھے کہ ان مشرکین مکہ کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتے۔ مگر چاہتے یہ تھے کہ حرم شریف میں خونریزی نہ ہو حرم شریف کی عظمت وحرمت پر حرف نہ آئے۔ اب کوئی مسلمان بادشاہ اس شرط کو قبول نہ کریگا (مرقاۃ شریف) آئندہ سال آنے کی شرط اس لئے لگائی تھی کہ مشرکین مکہ اس سال پیارے نبی ﷺ اور آپکی مقدس جماعت کے عمرہ کر لینے میں اپنی توہین تصور کرتے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ مشرکین مکہ پدے تھے ڈر گئے دب گئے اور لچکر مسلمانوں کو فی الفور عمرہ کی اجازت دیدی۔ اس زمانے میں میان میں تلوار رہنا ہتھیار ڈھکے رہنا صلح کی علامت تھی اور ننگی تلوار عریاں ہتھیار جنگ کی پہچان تھی، سلئے ان مشرکین مکہ نے یہ شرط لگائی کہ ہتھیار کھلے نہ لائیں گے۔ سیدنا حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری صلح نامہ کی تحریر کے دوران تھی اور صلح نامہ کی کتابت کی تکمیل سے قبل تھی اور صلح نامہ کا اجراء تکمیل کے بعد ہوتا ہے مگر سیدنا حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی تک اسلام نہ لائے تھے) نے ضد فرمائی کہ اگر آپ حضرت ابوجندل کو واپس نہیں فرماتے تو میں صلح نہیں کرتا حضرت سہل کی ضد کی بنا پر پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوجندل کو واپس فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ صبر کرو

اُمِّهٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ لَوْكَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ

اسکی ماں کی کہ بھڑکانیوالا ہے جنگ کو اگر ہوتا اسکا کوئی مددگار پھر جب سنی حضرت ابوبصیر نے یہ بات تو اچھی طرح جان لیا کہ لوٹا دینگے پیارے نبی حضرت ابوبصیر کو

اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَ انْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِىْ بَصِيْرٍ

کفار مکہ کی طرف تو نکل گئے حضرت ابوبصیر یہاں تک کہ آ گئے سمندر کے کنارے اور چھوٹ گئے حضرت ابوجندل ابن سہیل تو مل گئے حضرت ابوبصیر سے

فَجَعَلَ لَايَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِىْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ

تو نہیں نکلتا تھا قریش کا کوئی آدمی کہ اسلام قبول کرلے گا مگر حضرت ابوبصیر سے مل جاتا یہاں تک اکٹھا ہوئی ایک بڑی جماعت پھر تو اللہ تعالیٰ کی قسم

مَايَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ بِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا

نہیں سنتے یہ حضرات کفار قریش کے کسی قافلے کو کہ نکلے ہیں قریش ملک شام کی طرف مگر اسکے آڑے آتے پھر قتل فرمادیتے ان کفار قریش کو اور لے لیتے

اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ

انکے مالوں کو تو پیغام بھیجا قریش مکہ نے پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں کہ واسطہ دے رہے تھے پیارے نبی کو اللہ تعالیٰ کا اور رشتے داری کا جب بلا بھیجا انکو

فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِىُّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِلَيْهِمْ۔ (رواہ البخاری)

کہ جو بھی آئے پیارے نبی کی بارگاہ میں تو اسے امان ہے تو بلا بھیجا کسی ذریعہ سے پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوبصیر کی جماعت کو۔

(۳۸۹۷) حدیث شریف: صَالَحَ النَّبِىُّ ﷺ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ

ترجمہ: صلح فرمائی پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرکین مکہ سے حدیبیہ کے دن، ان تین چیزوں پر

عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ

بیشک جو بھی آئیگا پیارے نبی کے پاس مشرکین میں سے تو واپس فرمائیں گے پیارے نبی وہ مشرک ان مشرکین مکہ کو اور جو آئے گا مشرکین مکہ کے پاس

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

مسلمانوں میں سے تو نہیں واپس کریں گے مشرکین اسکو اور اس پر کہ داخل ہوں گے مکہ شریف میں آئندہ سال اور قیام کریں گے تین دن

बात तो अच्छी तरह जान लिया कि लौटा देंगे प्यारे नबी हजरते अबू बसीर को कुफ्फारे मक्का की तरफ तो निकल गये हज़रते अबू बसीर यहाँ तक कि आ गये समन्दर के किनारे और छूट गये हज़रते अबू जंदल इब्ने सुहैल तो मिल गये हजरते अबू बसीर से तो नहीं निकलता था कुरैश का कोई आदमी कि इस्लाम कबूल कर लेगा मगर हजरते अबू बसीर से मिल जाता यहाँ तक कि इकट्ठा हुई एक बड़ी जमाअत फिर तो अल्लाह तआला की कसम नहीं सुनते थे यह हज़रात कुफ्फारे कुरैश के किसी काफिले को कि निकले हैं कुरैश मुल्के शाम की तरफ मगर उसके आड़े आते हैं फिर कत्ल फ़रमा देते हैं उन कुफ्फारे कुरैश को और ले लेते उनके मालों को तो पैगाम भेजा कुरैशे मक्का ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत में कि वास्ता दे रहे थे प्यारे नबी को अल्लाह तआला का और रिश्तेदारी का जब बुला भेजा उनको कि जो भी आये प्यारे नबी की बारगाह में तो उसे अमान है तो बुला भेजा किसी ज़रिये से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते अबू बसीर की जमाअत को। 3897 हदीस शरीफ़:– सुलह फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुशरेकीने मक्का से हुदैबिया के दिन उन तीन चीज़ों पर बेशक जो भी आयेगा प्यारे नबी के पास मुशरेकीन में से तो वापस फ़रमायेंगे प्यारे नबी वो मुशरिक उन मुश्रिकीने मक्का को और जो आयेगा मुश्रिकीने मक्का के पास मुसलमानों में से तो नहीं वापस करेंगे मुश्रिकीन उसको और इस पर कि दाखिल होंगे मक्का शरीफ़ में आइन्दा साल और कयाम करेंगे तीन दिन और नहीं दाखिल होंगे मक्के शरीफ़ में मगर ढके हुये होंगे हथियार और तलवार

اے ابوجندل! اور امید اجر وثواب رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے اور دوسرے کمزوروں کو خوشی وخلاصی مرحمت فرمائیگا۔ پیارے نبی ﷺ کی دور بینی اور بلند فکر نے بہت سے مصائب کا تلع قمع فرمایا۔

(۳۸۹۸) جو کافر مسلمان ہو کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئیگا ہم اسے واپس فرمادیں گے اب وہ مرتد نہ ہوگا بلکہ اب جو وہ جائیگا تو دین اسلام کا مبلغ بن کر جائیگا اور قریش مکہ مکرمہ کے دلوں میں ایمان و اسلام کی جوت جگائیگا۔ جس پر ہماری نگاہ کرم ہو وہ کہیں بھی رہے ہمارا ہی رہیگا ہمارا ہی دم بھریگا ہمارا ہی کام کریگا اور کفار قریش اسے ہلاک نہ کرسکیں گے اللہ تعالیٰ اس مومن جیالے کی حفاظت فرمائیگا اسکی فلاح وآزادی کی کوئی نہ کوئی راہ نکال دیگا۔ وہ تو ایسا کارساز ہے کہ فرعون کی آغوش میں سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی پرورش کرادی حالانکہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی خاطر اسّی ہزار بچوں کو تہ تیغ کرڈالا۔ پیارے نبی ﷺ نے جو بھی غیبی خبر ارشاد فرمائی ہر خبر سچی ثابت ہوئی اور پیارے نبی ﷺ کی غیب دانی عالم آرا ہوئی۔ اور جو مسلمان مرتد ہو کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آجائے تو ہم اسکو واپس نہ کریں گے، مکہ مکرمہ ہی میں رکھ لیں گے اس حدیث شریف میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا دین چھوڑ کر مکہ مکرمہ بسنے کیلئے آرہا ہے جو شخص کہ مرتد ہو جائے اسکا مدینہ شریف میں رہنا خطرناک ہے کہ جاسوسی کریگا ملت مسلمہ کو نقصان پہونچائیگا اسے تو مکہ مکرمہ ہی بھیج دینا اچھا ہے۔ گلا ہوا عضو جسم سے الگ کر دینا ہی مصلحت ہے اور مفید صحت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ عرض کرنا کہ یارسول اللہ کیا آپ اسکو تحریر فرمارہے ہیں؟ یہ سوال برائے تعجب ہے کہ کفار مکہ کی یہ شرائط قبول کرلینا یہ کفار سے دبنے کے مترادف ہے حالانکہ ہم اس وقت پندرہ سو کی تعداد میں ہیں۔ میدان بدر میں تو ہم تین سو تیرہ تھے جو ہم نے کفار کی صفوں کو تیرہ تین کرکے رکھ دیا تھا اور ان پر فتح و غلبہ حاصل کرلیا تھا اب دبنے کی وجہ کیا ہے؟ جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ شریف آئے اسے مکہ شریف واپس فرمادینا گویا اسکے مرتد ہونے کی راہ کھول دینا ہے کیونکہ اب مکہ شریف جاکر اسکا مسلمان رہنا مشکل ہے مگر ان شرائط کے مصالح بعد میں پیش آنے والے واقعات سے ظاہر ہو گئے۔ پیارے نبی ﷺ جیسا سیاست داں، دانشور، مفکر نہ پیدا ہوا ہے اور نہ صبح قیامت تک پیدا ہوسکتا ہے۔

مرے مصطفیٰ کہ جیسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
کہ مکین عرش اعلیٰ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا (یانبی)

حضرات صحابہ کرام وفاداری وتابعداری کے جذبے سے ایسے آراستہ تھے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ ایسے شرطیں دیکھتے رہے اور سرتابی نہ کی حکم عدولی نہ کی۔ راہ سے بے راہ نہ ہوئے بلکہ

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

کی تصویر پر تنویر بنے رہے۔ پیارے نبی ﷺ تمام نبیوں کے سردار ہیں پیارے نبی ﷺ کے پاک صحابہ تمام نبیوں کے صحابہ کے سردار ہیں۔ یہاں اگر حضرت موسیٰ کے صحابہ ہوتے تو لڑکھڑا جاتے۔

کی ہے اصحاب حبیب کبریا نے عمر بھر
جان ومال اولاد سے خدمت رسول اللہ کی
جب ہیں خیر الانبیاء واللہ میرے مصطفیٰ
کیوں نہ ہو خیر الامم امت رسول اللہ کی (یانبی)

حضرات صحابہ کرام کا ایثار اسلام اور بانی اسلام کیلئے تاریخ کے دامن میں بے مثال ہے اور سنہری وجلی حروف سے لکھا ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی عظمتوں وقربانیوں سے انحراف دین ودیانت سے بغاوت ہے۔

(۳۸۹۹) پیارے رسول ﷺ خواتین اسلام کو بیعت فرماتے تو مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں بیعت فرماتے اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں تاکہ تفصیلات بھی زیب نظر رہیں۔ تفسیر:۔

انکے شوہروں کو مال غنیمت سے مہر ادا فرمائے۔ ۱۲ از زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو عار کے خیال سے اور افلاس کے اندیشے سے زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے۔ یا بچے میں جان پڑجانے کے بعد حمل ساقط نہ کریں گی۔ اہل عرب اس بیوی کو بہت برا جانتے تھے جسکے اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو عورتیں اپنے شوہروں کے خوف سے پرایا بچہ لیکر کہہ دیتی تھیں کہ جب تم سفر میں گئے تھے تو میرے یہ بچہ پیدا ہوا تھا۔ یا اسکے لڑکی پیدا ہوئی تو دوسری عورت سے لڑکا لے لیتیں اور لڑکی اسکو دے دیتیں اور اپنے شوہر کو بتاتی کہ یہ لڑکا میں نے جنا ہے اس سے بھی منع

وَلَا يَدْخُلُهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَهٗ اَبُوْ جَنْدَلٍ

اور نہیں داخل ہوں گے مکہ شریف میں مگر ڈھکے ہوئے ہوں گے ہتھیار اور تلوار اور کمان اور اسکے مثل پھر آئے پیارے نبی کی خدمت میں حضرت ابوجندل

يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ گھسٹتے تھے اپنی بیڑیوں میں تو لوٹا دیا پیارے نبی نے حضرت ابوجندل مشرکین مکہ کو۔

(۳۸۹۸) حدیث شریف: اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَاءَ نَا

ترجمہ: بیشک قریش نے صلح کی پیارے نبی ﷺ سے تو شرط لگائی قریش مکہ نے پیارے نبی ﷺ پر کہ بیشک جو آئیگا ہمارے پاس

مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا

تم میں سے تو نہ لوٹائیں گے ہم اُسے آپکو اور جو جائیگا آپکے پاس ہم میں سے تو واپس فرمادینگے آپ اُسے ہم کو تو عرض کیا حضرات صحابہ کرام نے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ

یارسول اللہ کیا آپ اسکو تحریر فرمارہے ہیں؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں، بیشک جو جائے ہم میں سے ان قریش مکہ کی طرف تو دور فرمادیا ہے اسکو

اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔ (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ نے اور جو آئے گا ہمارے پاس ان قریش مکہ میں سے تو عنقریب بنادیگا اللہ تعالیٰ ان کیلئے گنجائش اور راستہ

(۳۸۹۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا عورتوں کی بیعت کے بارے میں بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ

كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

امتحان فرماتے تھے مستورات کا اس آیت کریمہ کے ذریعہ "اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے جب آئیں آپ کی بارگاہ میں ایمان والیاں

يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ

کہ بیعت کریں وہ آپ سے اس وعدے پر کہ نہ شریک کرینگی اللہ کیساتھ کسی کو اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ قتل کرینگی بچوں کو اپنے

और कमान और उसके मिस्ल फिर आये प्यारे नबी की खिदमत में हज़रते अबू जंदल कि घिसटते थे अपनी बेड़ियों में तो लौटा दिया प्यारे नबी ने हज़रते अबू जंदल मुश्रिकीन मक्का को।

3898 हदीस शरीफ़– बेशक कुरैश ने सुलह की प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो शर्त लगायी कुरैशे मक्का ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर कि बेशक जो आयेगा हमारे पास तुममें से तो न लौटायेंगे हम उसे आपको और जो जायेगा आपके पास हममें से तो वापस फ़रमा देंगे आप उसे हमको तो अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ए किराम ने या रसूलल्लाह क्या आप इसको तहरीर फ़रमा रहे हैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, बेशक जो जाये हममें से उन कुरैशे मक्का की तरफ़ तो दूर फ़रमा दिया उसको अल्लाह तआला ने और जो आयेगा हमारे पास उन कुरैश मक्का में से तो अन्करीब बना देगा अल्लाह तआला उनके लिये गुन्जाईश और रास्ता।

3899 हदीस शरीफ़– उम्मुल मोमेनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया औरतों की बैअत के बारे में बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम इम्तेहान फ़रमाते थे मस्तूरात का इस आयाते करीमा के ज़रिये "ऐ गैब की खबरें रखने वाले देने वाले! जब आयें आपकी बारगाह में ईमान वालियां कि बैअत करें वो आपसे इस वायदे पर कि न शरीक करेंगी अल्लाह तआला के साथ किसी को और न चोरी करेंगी और न ज़िना करेंगी और न क़त्ल करेंगी बच्चों का अपने और न बांधेंगी कोई बोहतान कि गढ़ लेंगी उसको दरमियान हाथों के अपने और

فرمایا گیا۔ حضور انور ﷺ کا ہر حکم ماننا لازمی وضروری ہے۔ مشورے میں اختیار ہے کہ قبول کریں یا نہ کریں۔ معروف سے مراد حضور انور ﷺ کا ہر حکم ہے کیونکہ حضور انور ﷺ کبھی کسی بری بات کا حکم نہیں فرماتے۔ مروی ہے کہ جب حضور انور سید عالم ﷺ فتح مکہ کے دن مردوں کی بیعت لیکر فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع فرمایا اور سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم نیچے کھڑے ہوئے حضور انور ﷺ کا کلام مبارک عورتوں کو سنا۔تے جاتے تھے۔ سیدتنا حضرت ہند بنت عتبہ سیدنا حضرت ابوسفیان کی بیوی خوف زدہ برقع پہنکر اس طرح حاضر ہوئیں کہ پہچانی نہ جائیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے اسی بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ ہند نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپکو مردوں سے لیتے ہوئے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی۔ پھر حضور انور ﷺ نے فرمایا اور چوری نہ کریں گی تو ہند نے عرض کیا کہ حضرت ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے انکا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھتی مجھے حلال ہوا کہ نہیں حضرت ابوسفیان بھی اس محفل بیعت میں حاضر تھے انھوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے تیرے لئے سب حلال ہے۔ اس پر حضور انور ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تو ہند بنت عتبہ ہے عرض کیا جی ہاں۔ جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرمایئے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا نہ بدکاری کرے گی تو ہند نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا نہ اپنی اولاد کو قتل کریں ہند نے کہا ہم نے چھوٹے چھوٹے بچے پالے جب بڑے ہوگئے تو آپ نے انہیں قتل فرما دیا آپ جانیں اور وہ جانیں۔ اسکا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کردیا گیا تھا۔ ہند کی یہ گفتگو سن کر سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گڑھیں گی۔ ہند نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور انور ﷺ ہمکو نیک باتوں اور برتر خصلتوں کا حکم فرماتے ہیں۔ پھر حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں حضور انور ﷺ کی نافرمانی نہ کریں گی اس پر ہند نے کہا کہ ہم اس مجلس مبارکہ میں اسلئے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال بھی آنے دیں تمام عورتوں نے ان باتوں کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے حضور انور ﷺ کی بیعت کی۔ اس بیعت میں حضور انور ﷺ نے کسی بھی عورت سے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دست مبارک چھونے نہ دیا۔ بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ ایک پیالہ پانی میں حضور انور ﷺ نے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔ بیعت کے وقت مقراض یعنی قینچی کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت مولا علی کی سنت ہے۔ خلافت کے ساتھ ٹوپی کا دینا مشائخ کا معمول ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ حضور انور ﷺ سے منقول ہے کہ عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے یہ بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطے سے۔ مسلمانوں کو مشائخ کرام کے ہاتھوں پر بیعت ہونا سنت ہے چونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور کے دست حق پرست پر اس بات کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہی حضرات مشائخ کرام کے بیعت فرمانے کا مقصد ہوتا ہے۔ بیعت چار قسم کی ہے بیعت اسلام، بیعت خلافت، بیعت تقویٰ، بیعت توبہ۔ آج کل کی بیعت بیعت توبہ یا بیعت تقویٰ ہے۔ مرشد بیعت کرتے وقت مرید کو عمومی توبہ کے ساتھ ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن گناہوں میں وہ مرید گرفتار ہے۔ مثلاً بے نمازی سے ترک نماز سے توبہ۔ سود خور سے سود خوری سے توبہ شرابی سے شراب نوشی سے توبہ کرائے۔ اور اس توبہ پر قائم رہنے کا خصوصی حکم بھی دے بیعت لینے کے بعد اپنے مرید کے لئے دعاء مغفرت کرے کہ اے اللہ تعالیٰ میرے اس مرید کے تمام پچھلے گناہ بخش دے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۸۷ تا ۱۳۸۹)

(۳۹۰۰) مگر اسی شرط کے باوجود دو سال بعد ہی فتح مکہ شریف ہوگئی کیونکہ مشرکین نے اس صلح نامہ کی دو شرطیں خود توڑ دیں اور جب صلح نامہ کی ایک شرط بھی ٹوٹ جائے تو کل شرطیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ کفار نابکار اپنے عہد پر قائم نہ رہ سکے اور ان کی عہد شکنی انہیں مضر پڑی۔

(۳۹۰۱) اس حدیث شریف میں معاہدے والے سے مراد کافر ذمی اور کافر مستامن سب ہی ہیں۔ عہد توڑنے سے مراد یا تو مستامن کی مدت امان میں بلا وجہ شرعی کمی کر دینا یا جو وعدے اس سے کیے گئے تھے انہیں پورا نہ کرنا ہے۔ ذمی کفار پر جزیہ (ٹیکس) انکی حیثیت سے

وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ

اور نہ باندھیں گی کوئی بہتان کہ گڑھ لینگی اسکو درمیان ہاتھوں کے اپنے اور پاؤوں کے اپنے اور نہ نافرمانی کرینگی آپکی کسی نیک کام میں

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ

تو بیعت فرمالیں آپ انکو اور مغفرت مانگیں ان کیلئے اللہ سے بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے" تو جو مومنہ اقرار کرلیتی اس شرط کا تو فرماتے پیارے رسول

لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ

اس سے کہ میں نے بیعت کرلیا ہے تجھے اس کلام پاک کی روشنی میں جو کلام سناتے پیارے رسول اس بیعت کرنے والی مومنہ عورت کو

وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ. (رواہ البخاری والمسلم)

اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں چھوا پیارے رسول کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی بیعت فرمانے میں۔

(۳۹۰۰) حدیث شریف: اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ

ترجمہ: بیشک مسلمانوں نے صلح فرمائی جنگ بند رہنے پر دس سال تک کہ امن سے رہیں گے ان دس سالوں میں لوگ

وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً وَّاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ. (رواہ ابوداؤد)

اور اس شرط پر کہ ہمارے درمیان بند صندوق ہو اور یہ کہ نہ تو تلوار چمکانا ہو اور نہ زرہ پہننا۔

(۳۹۰۱) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا خبردار جس نے ظلم ڈھایا کسی معاہدے والے پر یا توڑا عہد کو یا تکلیف دی عہد والے کو

فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رواہ ابوداؤد)

اسکی طاقت سے زیادہ یا لی اس سے کوئی چیز ناخوش دلی سے تو میں جھگڑا فرمانے والا ہوں گا اس سے قیامت کے دن۔

(۳۹۰۲) حدیث شریف: عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ

ترجمہ: حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے بیعت کی پیارے نبی ﷺ سے جماعت خواتین میں

पाववों के अपने और न नाफ़रमानी करेंगी आपकी किसी नेक काम में तो बैअत फ़रमा लें आप उनको और मगफ़रत मागे उनके लिये अल्लाह से बेशक अल्लाह बहुत बख्शने वाला बेइन्तेहा रहम वाला है' तो जो मोमिना इकरार कर लेती इस शर्त का तो फ़रमाते प्यारे रसूल उससे कि मैंने बैअत कर लिया है तुझे इस कलामे पाक की रौशनी में जो कलाम सुनाते प्यारे रसूल उस बैअत करने वाली मोमिना औरत को, अल्लाह तआला की कसम नहीं छुआ प्यारे रसूल के दस्ते मुबारक ने किसी औरत के हाथ को कभी बैअत फ़रमाने में।

3900 हदीस शरीफ़:– बेशक मुसलमानों ने सुलह फ़रमाई जंग बंद रहने पर दस साल तक कि अमन से रहेंगे उन दस सालों में लोग और इस शर्त पर कि हमारे दरमियान बंद संदूक हो और यह कि न तो तलवार चमकाना हो और न ज़िरह पहनना।

3901 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया ख़बरदार! जिसने जुल्म ढाया किसी मुहायदे वाले पर या तोड़ा अहद को या तक्लीफ़ दी अहद करने वाले को उसकी ताकत से ज्यादा, पा ली उससे कोई चीज़ नाखुश दिली से तो मैं झगड़ा फ़रमाने वाला हूँ उससे क़यामत के दिन।

3902 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमैमा बिन्ते रुकैका से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने बैअत की प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से जमाअते ख्वातीन में तो फरमाया प्यारे नबी ने हम से उसमें बैअत है उसकी जिसकी तुम

زیادہ مقرر کر دینا۔ پیداوار کا خراج اندھا دھند مقرر کر دینا۔ جزیہ و خراج کی وصولی میں ان پر ناجائز سختی کرنا۔ ان سے تحفے، ڈالی، نذرانے کے بہانے مال اینٹھنا ان سے رشوتیں لینا وغیرہ یہ سب عہد شکنی کے درجے میں ہے۔ ان حرکات قبیحہ سے اجتناب لازم و ضروری ہے۔ ایسی حرکات کے مرتکب کو پیارے نبی ﷺ نے سخت وارننگ فرمائی ہے کہ میں ایسے عہد شکن ظالم کی شفاعت تو کجا اسکی دربار الٰہی میں شکایت کرونگا۔ عذاب سے نجات دلانا تو کجا عذاب میں گرفتار کراؤنگا۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کا عدل و انصاف، رحم و کرم کہ جس سے کفار بھی محروم نہیں ہیں۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی شانِ رحمۃ للعالمین کی جلوہ سامانیاں۔

دشمن کہ دوست کوئی ہو سارے جہان میں
ہر اک کو بھا گیا ترا انداز یا رسول (یارسول)

(۳۹۰۲) اعمال صالحہ حسب طاقت و قوت ہی کئے جاتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ نہیں ہے زبردستی دین میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۶) ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جان کو مگر اسکی طاقت بھر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۲۲) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح حضرات صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی اللہ و رسول کا نام ملا کر بولتی تھیں چنانچہ اسی حدیث شریف میں دیکھئے سیدتنا حضرت امیمہ فرماتی ہیں الله ورسوله ارحم بنا منا بانفسنا. الله ورسوله اعلم تو آپ نے بار بار ملاحظہ فرمایا مگر اب ملاحظہ فرما رہے ہیں الله ورسوله ارحم۔ ایمان والوں کو اس بولی میں عشق و عرفان ایقان و فیضان نظر آتا ہے مگر بے ایمانوں کو اس بولی میں شرک و کفر نظر آتا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے بخار والے کو برفی کڑوی محسوس ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو بے ایمانی کا بخار ہے انہیں ایمانی بولیاں کڑوی لگتی ہیں اور انکی تھوتھڑیاں ان بولیوں کو سن کر بگڑ جاتی ہیں مگر جنکے ایمان سلامت ہیں جب اس قسم کی بولیاں سنتے ہیں تو انکے چہرے فرحت و انبساط سے چمکنے لگتے ہیں اور انہیں روحانی عرفانی سرور ملنے لگتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ جب مسلمانوں سے بیعت لیتے تو ان سے مصافحہ فرماتے مگر خواتین اسلام سے بیعت لیتے تو ان سے کبھی مصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت فرماتے کیونکہ غیر عورت کا ہاتھ میں ہاتھ لیکر بیعت کرنا حرام ہے۔ ایک عورت ہو یا زیادہ سبکی بیعت ایک ہی کلام سے ہو جاتی ہے الگ الگ ہر اک کو بیعت کرنا ضروری نہیں ہے۔ عورت کو بیعت کرنا سنت ہے۔

(۳۹۰۳) جزیرہ عرب اس خطہ کا نام ہے جو بحر ہند، بحر شام اور دریائے دجلہ و فرات سے گھرا ہوا ہے۔ ملک عدن سے ملک شام تک اسکی لمبائی ہے اور جدہ سے عراق تک اسکی چوڑائی ہے۔ اب جزیرۂ عرب میں بہت سے ممالک ہیں۔ جزیرہ عرب کے علاوہ باقی تمام ممالک کا نام عجم ہے۔ اس حدیث شریف میں صرف یہود کو خطہ عرب سے نکالنے کا حکم ہے دوسری حدیث شریف میں یہود و نصاری دونوں موذیوں کو نکالنے کا حکم ہے۔ تبلیغ دین کیلئے کفار کے گھروں، بنگلوں، کوٹھیوں، مدرسوں، کالجوں، یونیورسٹیوں ان پوجا گھروں میں جانا سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ یہود کے مدرسے میں بیٹھے نہیں بلکہ کھڑے کھڑے کلام فرمایا وعظ شریف خطبہ مبارکہ کھڑے ہوکر دینا سنت ہے۔ اس وقت کھڑے رہنے میں یہ حکمت بھی تھی کہ آپ نے ان روسیاہوں میں بیٹھنا پسند نہ فرمایا۔ انہیں حکم فرمایا کہ اسلام قبول کر لو دین و دنیا کی آفات سے محفوظ رہو گے۔ اسلام و ایمانی ایسا روحانی و روحانی قلعہ ہے جس میں داخل ہوکر انسان بہت سی آفات سے مامون ہو جاتا ہے۔ تبلیغ میں نرم گوئی سے کام لیا جائے۔ سخت کلامی ترش روئی سے بچنا چاہیے۔ بشارت کا مقام نذارت سے اعلیٰ ہے یہی خوشخبری دینا ڈرانے سے افضل ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اسلام لانے پر سلامتی کی بشارت دی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمام زمین اللہ و رسول کی ہے۔ اب اس دھرم کی ہتھیا ہوگئی جسمیں کہا گیا ہے بلکہ لکھا گیا ہے کہ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ بیشک زمین اللہ کی ہے وارث بناتا ہے اسکا جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور حسن انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۸۶) یہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار و اقتدار کی بات ہے جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اپنی زمین کا وارث و مالک بنادے۔ اب خیال فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں پیارے نبی ﷺ سے زیادہ پیارا اور کون ہوگا۔ اللہ و رسول کو ملا کر ذکر کرنا حرام نہیں ہے یہ کہنا کہ ہم اللہ و رسول کے ہیں۔

فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا

تو فرمایا پیارے نبی نے ہم سے اس میں بیعت ہے اس کی جسکی تم طاقت رکھو اور قوت رکھو میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول زیادہ رحم والے ہیں ہم پر

مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ

ہم میں سے خود اپنے آپ پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیعت فرمایئے ہم کو مصافحہ فرمایئے ہم سے فرمایا پیارے نبی نے بس میرا فرمان

لِمِائَةِ اِمْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِاِمْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة النسائی)

سو(۱۰۰) عورتوں سے اس فرمان کی طرح ہے جو ایک عورت سے ہے۔

﴿بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ ترجمہ: خطۂ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا باب﴾

(۳۹۰۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم تھے مسجد شریف میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا پیارے نبی نے

اِنْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدٍ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ

کہ چلو تم یہود کی طرف تو ہم چلے پیارے نبی کیساتھ یہاں تک کہ ہم آگئے مدرسے میں تو قیام فرمایا پیارے نبی نے پھر ارشاد فرمایا اے یہودی گروہ

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ

اسلام لے آؤ سلامتی پاؤگے، جان لو تمام زمین بیشک اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسکے پیارے رسول کی ہے اور بیشک میں ارادہ فرما رہا ہوں

اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کہ جلاوطن فرمادوں تم کو اس مقدس سرزمین سے تو جو یہودی پائے تم میں سے اپنا کچھ مال تو چاہیئے کہ اسے بیچ ڈالے۔

(۳۹۰۴) حدیث شریف: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ

ترجمہ: کھڑے ہوئے امیر المومنین حضرت عمر خطبہ دینے کیلئے تو فرمایا بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ طے فرمایا خیبر کے یہودیوں سے

ताक़त रखो और कुव्वत रखो मैंने कहा अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूल ज़्यादा रहम वाले हैं हम पर हममें से खुद अपने आप पर, मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह बैअत फ़रमाई हमको! मुसाफ़हा फ़रमाइये हमसे! फ़रमाया प्यारे नबी ने बस मेरा फ़रमान सौ औरतों से उस फ़रमान की तरह है जो एक औरत से है।

(214) ख़ित्ता ए अरब से यहूदियों को निकालने का बाब

3903 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस दौरान कि हम थे मस्जिद शरीफ़ में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि चलो तुम यहूद की तरफ़ तो हम चले प्यारे नबी के साथ यहाँ तक कि हम आये गये मदरसे में तो कयाम फ़रमाया प्यारे नबी ने फिर इरशाद फ़रमाया एक यहूदी गिरोह! इस्लाम ले आओ सलामती पाओगे, जान लो तमाम ज़मीन बेशक अल्लाह तआला की है और उसके प्यारे रसूल की है और बेशक मैं इरादा फ़रमा रहा हूँ कि जिलावतन फ़रमा दूँ तुमको इस मुकद्दस सरजमीन से तो जो यहूदी पाये तुममें से अपना कुछ माल तो चाहिये कि उसे बेच डाले।

3904 हदीस शरीफ़:– खड़े हुये अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर ख़ुत्बा देने के लिये तो फ़रमाया बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुआमला तय फ़रमाया ख़ैबर के यहूदियों से उनके मालों पर और फ़रमाया प्यारे रसूल ने हम बरकरार रखेंगे तुमको उस वक़्त तक जब तक बरकरार रखेगा तुमको

ہمارا اللہ ورسول مالک ہیں۔ دنیا وآخرت اللہ ورسول کی ہے ہرگز ہرگز شرک نہیں بلکہ تعلیمات نبوی کے عین مطابق ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بنانے سے ساری کائنات کے مالک ومختار ہیں۔

آمنہ بی کا جو دلارا ہے
اسکا کونین پہ اجارا ہے (یارسول)

یہود ونصاریٰ کو خطۂ عرب سے نکالیں تاکہ انکے وجود نامسعود سے عرب شریف کی دھرتی پاک ہو جائے اور یہاں صرف اسلام ہی اسلام رہے۔ ان یہود کی وجہ سے عرب شریف میں رات ودن فتنے اُگتے تھے۔ آج بھی ہر حکومت اپنے اپنے ملکوں سے غداروں، فتنہ گروں کو نکالتی ہیں۔ ہٹلر نے یہودیوں کو جرمن سے نکالا تھا۔ آج غداروں کو اور سنگین ترین مجرموں کو کالا پانی دیا جاتا ہے۔ خطۂ عرب کو یہود کے فتنوں سے محفوظ کرنے کیساتھ ساتھ عدل وانصاف رحم وکرم کی جلوہ فشانیاں اپنی جگہ ہیں کہ ہم تم کو تمہارے اموال وجائیداد ضبط کرنے کی سزا نہیں دیتے تم منتقل ہو جانے والا مال اپنے ساتھ لیجاؤ اور جو منتقل نہ ہو سکے جیسے کھیت وباغات انہیں فروخت کرکے انکی قیمت اپنے ساتھ لیجاؤ۔ کفار عارضی طور پر حجاز مقدس بلکہ حرم شریف میں بھی جاسکتے ہیں۔ بطور سیر اور وہ بھی تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں اگر خفیہ طور پر آبسیں تو معلوم ہو جانے پر انہیں نکال دیا جائے اگر وہاں مرکر دفن ہو جائیں تو انکی نعشوں کو حجاز مقدس سے نکال دیا جائے۔ اب تو سعودی وہابیوں نے امریکن افواج کو برسوں سے حجاز مقدس میں رکھ رکھا ہے اور خطۂ عرب کو انکے وجود منحوس سے آباد کر رکھا ہے۔ خنزیر وشراب کا دور دورہ ہے اور اس پر طرہ یہ ہے کہ ہم دین کے محافظ اسلام کے خادم اور حرمین طیبین کے نگراں ہیں۔ لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ مدینہ منورہ میں یہود کے دو قبیلے آباد تھے۔ (۱) بنی قریظہ (۲) بنی نضیر۔ جب انہوں نے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی اور جسکے پس منظر میں جنگ احزاب کا واقعہ پیش آیا۔ تب پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو تو قتل کرادیا اور بنی نظیر کو جلاوطن فرمادیا۔ اس حدیث شریف، میں جو گفتگو ہے وہ بنی نضیر سے ہے۔ یہ واقعہ ۴ھ میں ہوا اور قتل بنی قریظہ ۵ھ میں ہوا اور سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷ھ میں دولت ایمانی سے مشرف ہوئے۔

(۳۹۰۴) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر فرماکر خیبر کے یہودیوں کو وہاں عارضی قیام کی اجازت مرحمت فرمادی تھی اس طرح کہ وہ اپنے باغوں میں کام کاج کریں اور پیداوار آدھی ان کی اور آدھی مسلمانوں کی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عارضی قیام کی اجازت کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کیلئے نہیں ہے جب ہم چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے یہ عارضی قیام کی اجازت بھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے تھی۔ اب کسی یہودی کو خطۂ عرب میں باغ یا کھیت کا ٹھیکہ دینا جائز نہیں ہے۔ ٹھیکہ کے لئے معیاد مقرر ہونا ضروری ہے کہ ٹھیکہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک کا ہے۔ حضرت فاروق اعظم نے فیصلہ فرمایا کہ اب ان یہود کو خیبر سے نکال دو کہ ان کا خیبر میں رہنا اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور میرا نکالنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکالنا ہے۔ پیارے غیب داں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب کا اظہار فرمایا کہ اسکا انجام ومآل کیا ہوگا کہ اسکی اونٹنیاں اسے رات رات بھر لادے لادے پھریں گی اور اسکو ٹھکانہ نہیں ملیگا یہ تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب دانی کی شان اعجاز تھی اور حضرت عمر فاروق اعظم کی شان کرامت تھی کہ میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک ارشاد کو بھولا نہیں ہوں۔ گویا کہ آپکی چشمان کرم آنے والے زمانے کے حالات کو ملاحظہ فرما رہی تھیں کہ تم لوگ عرب شریف کے خطے سے ایسے نکالے جاؤ گے کہ کوئی ملک تمہیں قبول نہ کریگا اور مارے مارے پھروگے یہ یہود ابھی تک مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اب امریکہ نے انہیں غاصبانہ انداز سے فلسطین میں بسایا ہے وہاں بھی یہ مضطرب وپریشان ہیں اور ایک دن پھر انہیں وہاں سے بھی نکلنا ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی حق ہے سچ ہے۔ حضرت فاروق اعظم نے اس سال کی پیداوار کی آدھی قیمت ان یہود کے حوالے فرمائی اور وہ ساز وسامان جو نہ لے جاسکتے تھے انکی قیمت عطا فرمادی۔ یہ ہے عدل وانصاف فاروقی جسکی مثال پیش کرنے سے دنیائے کفر وشرک معذور ومجبور ہے۔ آج کے دنیاداروں کی حکومتیں ہوتیں تو ان کا سارا اثاثہ ضبط کرکے ان کو ملک بدر کر ڈالتیں۔ یہ ہے اسلامی رواداری کہ جن ظالم یہود نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا اور بھی اسلام اور بانیٔ اسلام کو

عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَأَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ

انکے مالوں پر اور فرمایا پیارے رسول نے ہم برقرار رکھیں گے تم کو اس وقت تک جب تک برقرار رکھے گا تم کو اللہ تعالیٰ، میں دیکھ رہا ہوں انکی جلاوطنی

فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَ

پھر جب پورا ارادہ فرمایا حضرت عمر نے تو حاضر ہوا ایک شخص بنی ابی حقیق کا تو عرض کیا اس نے یا امیر المومنین کیا آپ نکال رہے ہیں ہم کو حالانکہ

قَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّيْ نَسِيْتُ

برقرار رکھا تھا ہم کو اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اور معاملہ فرمایا تھا ہم سے مالوں پر تو فرمایا حضرت عمر نے کیا تو نے گمان کر لیا ہے کہ میں نے بھلا دیا ہے

قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ

فرمان رسول اللہ ﷺ کو، تیرا کیا حال ہوگا جب نکالا جائیگا تو خیبر سے لئے پھریں گی تجھ کو تیری اونٹنیاں رات بہ رات تو بولا ابن ابی حقیق

هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ

یہ تو تھا ہنسی مذاق ابو القاسم کا تو فرمایا حضرت عمر نے کہ جھوٹا ہے تو اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو جلاوطن فرمایا انکو حضرت عمر نے اور عطا فرمائی حضرت عمر نے انکو

قِيْمَةَ مَاكَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ.(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

قیمت ان کی جو تھے ان کے پھل اور مال اور اونٹ اور سامان پالان اور رسیاں اور اسکے علاوہ۔

(۳۹۰۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے تاکیدی حکم فرمایا تین چیزوں کا کہ فرمایا پیارے رسول نے نکالدو مشرکین کو

مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَاكُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ وَ سَكَتَ

جزیرہ عرب سے اور سلوک کرنا ایلچیوں سے اسکے مثل جو سلوک کرتا تھا میں ان سے فرمایا حضرت سلیمان احول نے کہ خاموش ہو گئے حضرت سعید ابن جبیر

عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا.(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

تیسری چیز سے یا فرمایا کہ میں بھول گیا اسکو۔

अल्लाह तआला, मैं देख रहा हूँ उनकी जलावतनी फिर जब पूरा इरादा फ़रमाया हजरते उमर ने तो हाज़िर हुआ एक शख़्स वनी अवी हकीक़ का तो अर्ज किया उसने या अमीरुल मोमिनीन! क्या आप निकाल रहे हैं हमको हालांकि वरकरार रखा था हमको आलाहज़रत मौहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और मुआमला फ़रमाया था हमसे मालों पर? तो फ़रमाया हज़रते उमर ने क्या तूने गुमान कर लिया कि मैंने भुला दिया है फ़रमाने रसूल को? तेरा क्या हाल होगा जब निकाला जायेगा तू ख़ैवर से, लिये फिरेंगी तुझको तेरी ऊँटनियां रात व रात? तो बोला यह शख़्स यह तो था हसीं मज़ाक अबुल कासिम का तो फ़रमाया हज़रते उमर ने कि झूठा है तू ऐ अल्लाह तआला के दुश्मन! तो जलजावतन फ़रमाया उनको हजरते उमर ने और अता फ़रमाई हजरते उमर ने उनको क़ीमत उनकी जो थे उनके फल और माल और ऊँट और सामान पालान और रस्सियां और उसके अलावा।

3905 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ताकीदी हुक्म फ़रमाया तीन चीजों का कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने निकाल दो मुश्रिकीन को जज़ीरा ए अरव से और सुलूक करना ऐलचियों से उसके मिस्ल जो सलूक करता था मैं उनसे, फ़रमाया हज़रते सुलैमान

نقصان پہونچانے کی سعی مردود کرتے رہتے تھے حالانکہ یہ اسلام و ملک کے غدار تھے مگر انکے ساتھ بھی فاروقی حسن سلوک آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ یہ بھی فیضان محبت رحمۃ للعالمین ہے۔

(۳۹۰۵) پیارے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ دنیائے عرب سے تمام مشرکین کو بھگا دو اور جو وفود کے اپنی قوم کے ایلچی ونمائندے بن کر آئیں انکی خوب خاطر مدارات کرو انہیں تحفے تحائف دو پیارے نبی ﷺ ان وفود کی آمد پر اظہار خوشی فرماتے تھے۔ جیسے ہم وفود کیساتھ حسن سلوک فرماتے ہیں ایسے ہی تم بھی ان باہر ممالک سے آنے والے وفود کیساتھ حسن سلوک سے خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ عام طور پر یہ وفود اپنی قوم کی طرف سے ایمان، انکی وفاداری کے عہد کے پیغامات لیکر آتے تھے اور پیارے نبی ﷺ سے شرف بیعت حاصل کرتے تھے۔ انکی بیعت ان کی تمام قوم کی بیعت ہوتی۔ جس وصیت کے بارےمیں راوی خاموش رہے یا آپ نے فراموش فرمادیا۔ موطا امام مالک شریف میں تیسری شرط یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ تم مت بنالینا میری قبر کو بت کہ اسکی پرستش کی جائے۔

(۳۹۰۶) پیارے نبی ﷺ نے اپنے پیارے عزائم کا اظہار فرمایا کہ عرب شریف کی مقدس وپاکیزہ سرزمین سے ان تمام یہود ونصاریٰ اور مشرکین کو نکال دونگا اور یہاں صرف مسلمان ہی رہیں تاکہ یہ مقدس خطہ یہود ونصاریٰ اور مشرکین کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے اور فتنہ و فساد سے مامون رہے۔ اس مبارک سرزمین پر حج وزیارت، ذکر الٰہی درود وسلام کا دور دورہ رہے۔ اس پاک دھرتی پر عبادات ہی عبادات ہوں۔ یہ خطہ مبارکہ سیاسی اڈہ اور فتنہ وفساد کا اکھاڑہ نہ بننے پائے۔

(۳۹۰۷) پیارے نبی ﷺ نے مدینہ شریف کو یہود سے خالی کرالیا کہ وہاں یہودیوں کے دو قبیلے تھے اور ایک سے ایک زیادہ سرکش تھا۔ ایک بنی قریظہ اور دوسرا بنی نضیر۔ پیارے نبی ﷺ نے بنی قریظہ کو تو قتل فرمادیا اور بنی نضیر کو جلاوطن فرمایا۔ جب خیبر فتح فرمایا تو وہاں سے یہود کو مصلحتاً کچھ دن رہنے کی عارضی اجازت مرحمت فرمائی پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان یہود کو مدینہ شریف سے نکال بھگایا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق اعظم کے ذریعہ پیارے نبی ﷺ کی یہ خواہش بھی پوری فرمادی۔

(۳۹۰۸) عرب شریف کی سرزمین کو مسلمانوں کی ملک قرار دیا گیا۔ دوسرے علاقوں کی طرح زمین وہاں کے باشندوں کی نہ رکھی گئی۔ اللہ و رسول کا ذکر برکت کیلئے ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان خیبر کے یہود کو اس شرط پر جلاوطن نہ فرمایا کہ باغات وکھیت کے خدمت گار تو یہ ہونگے اور ان باغات وکھیت کے مالک مسلمان ہوں اور پیداوار آدھی آدھی ہو اور انہیں اپنی ذلت کا احساس ہو کہ کل مالک تھے آج مزدور رہ گئے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ نکالنے میں یہ بھی مصلحت ہو کہ جہاں کہیں نکالے جائیں گے تو وہاں جاکر کام دکھائینگے اور ماحول خراب کرینگے یہاں رہیں گے تو دبے لچے رہیں گے۔ سر نہ اٹھائینگے۔ جب حضرت فاروق اعظم کا مبارک عہد خلافت آیا اور اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ شوکت اسلامی ہر چہار جانب آشکار ہو گئی تو بیت المقدس کے قریب دو بستیوں کی طرف انہیں نکال پھینکا ایک بستی کا نام تما اور دوسری بستی کا نام اریحا تھا۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم کے نام سے آج دنیائے کفر و شرک میں زلزلہ آجاتا ہے۔ کفار ومشرکین یہود ونصاریٰ کے دلال ہی بارگاہ فاروقی میں گستاخی کے عادی ہوتے ہیں۔ سنی مسلمانو! جو بارگاہ فاروقی میں گستاخی کرتا نظر آئے سمجھ لو یہود ونصاریٰ اور مشرکین کا چمچہ ہے اور اپنے آقاؤں کا بدلہ شان فاروقی میں گستاخی کر کے لے رہا ہے۔

(۳۹۰۹) فَی کا لفظ کبھی تو غنیمت کے معنی میں آتا ہے یعنی جو مال کفار سے بحالت جنگ لڑ کر لیا جائے۔ غنیمت کے پانچ حصے ہوتے ہیں ایک حصہ پیارے رسول ﷺ کا باقی چار حصے مجاہدین کو دے جاتے ہیں۔ کبھی فَی کا لفظ اس مال پر بولا جاتا ہے جو کفار سے بنا جنگ کئے مل جائے۔ فَی جب اس معنی میں ہو تو پھر فَی میں نہ تو پانچواں حصہ ہے اور نہ تقسیم ہے۔ اس باب میں فَی کے یہی معنی مراد ہیں۔ اس فَی میں پیارے نبی ﷺ مختار مطلق تھے جہاں چاہیں خرچ فرمائیں۔ اب فَی خراج کے حکم میں ہے کہ مال فَی مسلمانوں کی خیر خواہی وبھلائی پر خرچ ہوگا جیسے پل بنانا حضرات علماء کرام وقاضی حضرات کی تنخواہ یا پولیس پر اخراجات (مرقاۃ شریف) مذکورہ آیت کریمہ سے یہ مسئلہ ظاہر ہے کہ کفار کا جو مال بنا جنگ کئے مسلمانوں کے ہاتھ آجائے اس میں نہ تو تقسیم ہے اور نہ پانچواں حصہ بلکہ اس مال فَی میں پیارے نبی ﷺ کو بالکل اختیار ہے جس طرح چاہیں اسمیں تصرف فرمائیں۔

(۳۹۰۶) حدیث شریف: یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ نکالوں گا میں یہود و نصاریٰ کو عرب کے خطے سے

حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْهَا اِلَّا مُسْلِمًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہاں تک کہ نہ چھوڑوں گا میں یہاں مگر مسلمان کو۔

(۳۹۰۷) حدیث شریف: لَئِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: اگر میں بقید حیات ظاہری رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور نکالوں گا میں یہود و نصاریٰ کو عرب شریف کے خطے سے۔

(۳۹۰۸) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلٰی الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ

ترجمہ: بیشک امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے نکال باہر فرمایا یہود و نصاریٰ کو حجاز مقدس کی سرزمین پاک سے

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی اَهْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ

اور پیارے رسول اللہ ﷺ جب غالب ہوئے تھے خیبر والوں پر تو ارادہ فرمایا تھا کہ نکال باہر فرمائیں یہود کو وہاں سے اور تھی زمین

لَمَّا ظُهِرَ عَلَیْهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّتْرُكَهُمْ

جبکہ غلبہ کیا گیا تھا اس پر اللہ و رسول کیلئے اور مسلمانوں کیلئے تب بھیک مانگی یہود نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ چھوڑ دیں پیارے رسول انکو

عَلٰی اَنْ یَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُقِرُّكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ مَاشِئْنَا

اس شرط پر کہ کیا کریں گے کام کاج اور ان کیلئے ہوں آدھے پھل تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ رکھتے ہیں تم کو اس شرط پر کہ جب تک ہم چاہیں

فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِهٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

چنانچہ وہ رہے یہاں تک کہ نکال باہر فرمایا ان یہودیوں کو حضرت عمر نے اپنے دور خلافت میں تیماء اور اریحاء کی طرف۔

अहोल ने कि खामोश हो गये हज़रते सईद इब्ने जुबैर तीसरी चीज़ से या फ़रमाया कि मैं भूल गया उसको।
3906 हदीस शरीफ़:— फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि निकालूंगा मैं यहूद व नसारा को अरब के खित्ते से यहा तक कि न छोड़ूगा मैं यहाँ मगर मुसलमान को।
3907 हदीस शरीफ़:— अगर मैं बक़ैदे हयाते जाहिरी रहा तो इंशाअल्लाह तआला ज़रुर निकालूंगा मैं यहूद व नसारा को अरब शरीफ़ के खित्ते से।
3908 हदीस शरीफ़:— बेशक अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने निकाल बाहर फ़रमाया यहूदन व नसारा को हिजाज़े मुक़द्दस की सरज़मीने पाक से और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब गालिब हुये थे ख़ैबर वालों पर तो इरादा फ़रमाया था कि निकाल बाहर फ़रमायेंगे यहूद को वहाँ से और थी ज़मीन जबकि ग़लबा किया गया था उस पर अल्लाह और रसूल के लिये और मुसलमानों के लिये तब भीख मांगी यहूद ने प्यारे रसूल से यह कि छोड़ दें प्यारे रसूल उनको इस शर्त पर कि किया करेंगे काम काज और उनके लिये हों आधे फल तब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रखते हैं हम तुमको इस शर्त पर कि जबकि हम चाहें, चुनांचे वो रहे यहाँ तक कि निकाल बाहर फ़रमाया उन यहूदियों को हजरते उमर ने अपने दौरे ख़िलाफ़त में तैमा और अरगजा की तरफ़।

قبیلہ بنی نضیر کو جب مدینہ شریف سے نکالا گیا اور انکے اموال مدینہ طیبہ میں رہ گئے اور یہ بنی نضیر مدینہ شریف سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر تھے حضرات صحابہ کرام پاپیادہ اور پیارے نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں تشریف لے گئے اور بنا جنگ فرمائے انکے اموال پر قبضہ فرمایا۔ یہ فَیٔ ہے غنیمت نہیں ہے۔ فَیٔ میں تقسیم نہیں ہوتی لہٰذا یہ تمام اموال پیارے نبی ﷺ کے ہوئے (مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف) پیارے نبی ﷺ نے کبھی اپنی ذات پاک کیلئے کچھ جمع نہ فرمایا مگر اپنی ازواج مطہرات کو مال فَیٔ میں سے خرچہ عطا فرمایا۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے کل کیلئے کچھ نہ رکھا۔ اہل و عیال کیلئے سال بھر کا سامان خورد و نوش لکڑی وغیرہ جمع کر کے رکھنا سنت ہے کہ اسمیں بے فکری بھی ہے اور خیر و برکت بھی۔ پیارے نبی ﷺ مال فَیٔ میں سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ نکال کر باقی مال فقراء و مساکین اور دینی ضروریات پر خرچ فرماتے۔ یہی اب سلاطین اسلامیہ کیلئے حکم ہے کہ مال فَیٔ کو تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کریں اس مال سے پلوں کی تعمیر اسلامی افواج کیلئے ہتھیاروں کی خریداری، قاضیوں، عالموں کی تنخواہیں ادا کریں۔ یہی مسلک امام اعظم ہے اور یہ حدیث سیدنا حضور امام اعظم کے مسلک کی مؤید ہے۔

(۳۹۱۰) پیارے نبی ﷺ کے گھر میں دو دو ماہ تک چولہا نہ جلتا تھا یا بھر پیٹ کھانا تناول نہ فرمایا۔ یہ احادیث کریمہ بنی نضیر کے جلاوطن کر دینے سے پہلے کی ہیں۔ بنی نضیر کے جلاوطنی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر پیارے نبی ﷺ کو وسعت و کشادگی مرحمت فرمائی۔ اس زمانے میں یا اسکے بعد بھی فقر و فاقہ کی نوبت آجاتی تھی کیونکہ ازواج مطہرات بھی تخیر مزاج کی حاملہ تھیں۔ صدقات و خیرات میں بڑی دلچسپی رکھتی تھیں فقراء مساکین پر خوب خرچ فرماتی تھیں گھر میں جو ہوتا راہ خدا نام خدا پر صدقہ فرما دیتیں تو سال بھر کا خرچ جلد اختتام پذیر ہو جاتا اور فاقوں تک نوبت پہونچ جاتی۔ گھر میں کچھ جَو اور کھجوریں ہوتیں انہیں سے سال نکال جاتا۔ پیارے نبی ﷺ نے مسلسل کبھی دو دن گیہوں کی روٹی تناول نہ فرمائی کبھی گیہوں کی روٹی تو کبھی جَو کی روٹی اور کبھی صرف کھجوروں پر قناعت۔ پیارے نبی ﷺ اس مال فَیٔ میں سے حضرات فقراء مہاجرین پر بھی خرچ فرماتے تھے۔

عام طور پر پیارے نبی ﷺ مال فَیٔ کو جہاد کی تیاری پر خرچ فرماتے تھے چونکہ اس وقت یہی اہم مصرف تھا اور اس زمانہ پاک میں پلوں کی تعمیر اور قاضیوں عالموں کی تنخواہ کا رواج نہ تھا اب چونکہ جہاد کا معاملہ سرگرم نہیں ہے لہٰذا سلاطین اسلام مال فَیٔ کو پلوں، مساجد کی آبادی، فقہاء کرام و علماء کرام کی تنخواہوں پر خرچ کریں گے۔

(۳۹۱۱) پیارے نبی ﷺ کو مال فَیٔ کا خاص طور پر خصوصی حق تھا کہ جس طرح جسکو چاہیں عطا فرمائیں۔ چنانچہ مال فَیٔ کو پیارے نبی ﷺ نے اس طرح تقسیم فرمایا کہ شادی شدہ کو ایک ڈبل حصہ مرحمت فرمایا ایک اسکا اپنا اور ایک اسکی اہلیہ کا اور بنا بیوی والے کو سنگل حصہ سے نوازا۔ اصطلاح میں اہل بیوی کو کہا جاتا ہے اور آہل بیوی والے کو کہتے ہیں۔

(۳۹۱۲) وہ آزاد حضرات سے تین قسم کے لوگ مراد ہیں۔ (۱) آزاد کردہ غلام کیونکہ یہ اکثر فقراء ہوتے ہیں بے سہارے، بے ٹھکانے ہوتے ہیں ان سے عطا کی ابتداء فرما کر انکی دل بستگی کا سامان فراہم فرماتے (۲) مکاتبین جو مال دیکر آزاد ہوں انکی امداد اس مال سے ابتداء فرماتے تاکہ وہ مال دیکر آزاد ہو سکیں ۳۔ عابدین جو غم دنیا سے آزاد ہو کر دین پاک کی خدمت میں لگ گئے ہوں (مرقاۃ شریف) ان میں حضرات علماء کرام و فقہاء عظام اور قاضی حضرات بھی داخل ہیں۔

(۳۹۱۳) موتی اگر فَیٔ میں آجائیں تو وہ آزاد اور باندیوں، غلاموں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عمل شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ عمل مبارک کی بہترین تفسیر ہے۔ اس حدیث شریف میں غلام سے مراد یا تو آزاد کردہ غلام ہیں یا پھر مکاتب غلام ہیں کیونکہ غلام تو کسی چیز کا مالک ہوتا ہی نہیں ہے اسکے اخراجات یا تو مولیٰ کے ذمہ ہوتے ہیں یا پھر بیت المال کے ذمہ۔

(۳۹۱۴) سیدنا حضور فاروق اعظم نے بڑی صفائی کیساتھ ارشاد فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ اس مال فَیٔ کے حقدار ہوتے تھے کہ پیارے رسول ﷺ اس سے اپنا خرچ لیتے اور جہاں چاہتے خرچ فرماتے مگر میرا یہ حال نہیں ہے میں تو مال فَیٔ کو صرف مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر ہی خرچ فرماؤں گا۔ اس ارشاد فاروقی سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ بادشاہ اسلام یا خلیفۃ المسلمین مال فَیٔ کے

﴿بَابُ الْفَیْئِ ترجمہ: فیٔ کا باب﴾

(۳۹۰۹) حدیث شریف: قَالَ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ ﷺ

ترجمہ: فرمایا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے بیشک اللہ تعالیٰ نے خاص فرمادیا اپنے پیارے رسول ﷺ کیلئے

فِیْ هٰذَا الْفَیْئِ بِشَیْئٍ لَمْ یُطْعِهٖ اَحَدًا غَیْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ

اس فیٔ میں ایسی چیز کہ نہیں دیا اسے کسی کو پیارے رسول کے سوا پھر تلاوت فرمائی آیت کریمہ "اور جو مال غنیمت دلایا اللہ نے رسول کو اپنے ان سے

فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْئٍ

تو نہ دوڑائے تھے تم نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ اور لیکن اللہ مسلط فرمادیتا ہے رسولوں کو اپنے جس پر چاہتا ہے اور اللہ ہر چاہے ہوئے پر

قَدِیْرٌ۔ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ

قدرت رکھنے والا ہے" تو ہوگئی یہ فیٔ خالص پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے کہ خرچ فرماتے پیارے رسول اپنے اہل وعیال پر ان پر سال بھر اس مال سے

ثُمَّ یَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَیَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر لیتے اسکو جو بچ جاتا تو استعمال فرماتے اس بقیہ مال کو اللہ تعالیٰ کے مال کے استعمال میں۔

(۳۹۱۰) حدیث شریف: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ

ترجمہ: تھے اموال بنی نضیر کے ان میں سے جسے فیٔ بنادیا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول پر کہ نہ دوڑائے مسلمانوں نے

عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً یُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ

جس پر گھوڑے اور نہ اونٹ کہ تھی یہ فیٔ پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے خاص کر کہ خرچ فرماتے تھے پیارے رسول اپنے اہل خانہ پر انکے سال بھر کا خرچ

ثُمَّ یَجْعَلُ مَا بَقِیَ فِی السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر خرچ فرماتے جو بچ جاتا تھا ہتھیاروں اور جانوروں کی خریداری میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیاری کرتے ہوئے۔

---

(215) फ़ए का बाब

3909 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने बेशक अल्लाह तआला ने ख़ास फ़रमा दिया अपने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये इस फ़ए में ऐसी चीज़ कि नहीं दिया उसे किसी को प्यारे रसूल के सिवा फिर तिलावत फ़रमाई आयाते करीमा "और जो माले गनीमत दिलाया अल्लाह ने रसूल को अपने उनसे तो न दोड़ाये थे तुमने उस पर घोड और न ऊँट और लेकिन अल्लाह मुसल्लत फ़रमा देता है रसूलों को अपने जिस पर चाहता है और अल्लाह हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है" तो हो गयी यह फ़ए खालिस प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये कि खर्च फ़रमाते प्यारे रसूल अपने एहलो एयाल पर उन पर साल भर उस माल से फिर लेते उसको जो बच जाता तो इस्तेमाल फ़रमाते उस बकिया माल को अल्लाह तआला के माल के इस्तेमाल मे।

3910 हदीस शरीफ़:– थे अमवाले बनी नुजैर उनमें से जिसे फ़ए बना दिया था अल्लाह तआला ने अपने प्यारे रसूल पर कि न दौड़ाये मुसलमानों ने जिस पर घोड़े और न ऊँट कि थी यह फ़ए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये खासकर कि खर्च फ़रमाते थे प्यारे रसूल अपने अहले खाना पर उनको साल भर का खर्च फिर खर्च फ़रमाते जो बच जाता था हथियारों और जानवरों की ख़रीदारी में अल्लाह तआला की राह में तैयारी करते हुये।

مالک نہیں ہوتے اور نہ ہی مستحق ہوتے ہیں اور نہ ہی انکا اس مال فیٔ میں کوئی حصہ مقرر ہے۔ یہ حضرات تو صرف قومی ملی کاموں میں خرچ کرینگے۔ فیٔ کی تقسیم میں یہ دیکھا جائیگا کہ کون قدیم الاسلام ہے اور دین پر زیادہ مضبوطی سے ڈٹا ہوا ہے۔ ایسے ثابت قدم اور قدیم الاسلام مومن کو مال فیٔ سے حصہ دیا جائیگا۔ اس مال فیٔ کی تقسیم میں صبر وشجاعت کا بھی لحاظ ہوگا کہ دین کے معاملے میں زیادہ جرأت و ہمت کرتا ہے اور دین کی خاطر مشقتیں جھیلتا ہے۔ اسکو مقدم رکھا جائیگا۔ اکیلے اور مجرد شخص کے مقابلے میں بال بچوں والے کو مقدم رکھا جائیگا۔ ایسے ہی ضرورت مند کو غیر ضرورت مند پر مقدم رکھا جائے گا۔ یہ تمام باتیں نفس استحقاق میں فرق کا باعث نہیں ہیں بلکہ درجات و مراتب اور زیادتی حصہ میں فرق کا باعث ہیں۔ اور یہ فرق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ۔ اور سبقت لے جانے والے سب سے پہلے مہاجرین میں سے اور مددگاروں میں سے اور ان میں سے جنہوں نے پیروی کی انکی اخلاص کیساتھ، راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے۔ ور تیار فرمائے ہیں انکے لئے ایسے باغات کہ بہتی ہیں انکے نیچے نہریں رہنے والے ہیں وہ ان میں ہمیشہ یہ کامیابی بہت بڑی ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷۸) یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم اس بات کے قائل ہی نہیں بلکہ عامل تھے کہ فیٔ میں سے خمس (پانچواں حصہ) نہیں لیا جائیگا۔ یہی مسلک احناف ہے۔

(۳۹۱۵) اس حدیث شریف میں چار آیت کریمہ بیان ہوئی ہیں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۵۸) اس میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان فرمائے گئے ہیں۔ (۱) فقراء (۲) مساکین (۳) عاملین (۴) مولفۃ القلوب۔ (۵) گردنیں چھوڑانا (۶) مقروض (۷) مسافر (۸) راہ خدا میں یعنی مجاہدین۔ اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ اس آیت کریمہ میں صدقات سے مراد زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ کے مستحق یہ صرف آٹھ قسم کو لوگ ہیں (۱) فقرا جنکے پاس نصاب سے کم مال ہو۔ فقیر کہ جب تک اس کے پاس ایک وقت کیلئے کچھ ہو تو اس کو ہاتھ پھیلانا حلال نہیں حدیث شریف میں ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (۲) مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کرسکتا ہے (۳) عاملین جو حکومت اسلامی کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے مقرر کئے گئے ہوں اور بطور تنخواہ بادشاہ یا خلیفہ یا امام یا امیر انہیں اتنی تنخواہ دے جو انکے اور انکے متعلقین کیلئے کافی ہو انہیں زکوٰۃ میں سے تنخواہ ادا کی جائے گی اگر چہ عاملین غنی ہوں بشرطیکہ سیّد ہاشمی نہ ہوں حضرات سادات کرام اگر عامل ہوں تو انہیں زکوٰۃ میں سے تنخواہ نہ دی جائے بلکہ دوسرے غیر زکوٰتی مال میں سے دی جائے (۴) مولفۃ القلوب جو اسلام میں کمزور ہوں یعنی وہ نومسلم جن کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح جاگزیں نہیں ہوا ہے لیکن وہ کفار جن کے ایمان لانے کی امید ہو یا وہ کفار جن سے فتنے کا سخت اندیشہ ہو ان کے تالیف قلب کیلئے ان کو زکوٰۃ دینا۔ یہ اب منع ہے اس پر حضرات صحابہ کرام کا اجماع ہوچکا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو انکی حاجت ہی نہ رہی۔ یہ اجماع عہد صدیقی میں ہوا (۵) رقاب گردنیں آزاد کرانے میں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے ایک مال کی مقدار مقرر کردی ہو کہ اس قدر وہ ادا کریں تو آزاد ہیں وہ غلام بھی زکوٰۃ کے مستحق ہیں انکو آزاد کرانے کیلئے مال زکوٰۃ دیا جائے یا غلاموں کو خرید کر آزاد یا قیدیوں کا فدیہ دے کر انہیں رہا کرایا جائے (۶) غارمین قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا ہوسکے انہیں قرض کے ادا کرنے میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے جو کوئی لاٹری، سٹے، جوئے و دیگر جرائم کی وجہ سے قرضدار ہوا ہو اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔ جو کسی حادثے کی وجہ سے مقروض ہوگیا ہو یا کسی کی ضمانت وغیرہ کے بارے میں دب گیا ہو ایسے مقروض مومن کی زکوٰۃ کے مال سے امداد کی جائے گی (۷) فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی مجاہدین اور نادار حاجیوں کو مال زکوٰۃ دیا جائے بے سامان غازی کو سامان جنگ فراہم کرنے کیلئے زکوٰۃ دی جائے (۸) ابن سبیل۔ مسافر۔ مسافر سے وہ مراد ہے جس کے پاس بحالت سفر مال نہ ہو کہ تنگ دست ہوگیا مگر گھر پر غنی ہے اس کے پاس مال ہے تو اس سفر کی ناداری میں اسے زکوٰۃ دی جائے۔ زکوٰۃ کے مصرف صرف آٹھ ہیں انہیں کو زکوٰۃ دی جائے اور انہیں مالک بنایا جائے بنا مالک بنائے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ یہی احناف کا مسلک ہے۔ مسجد، خانقاہ، مردے کے کفن دفن میں زکوٰۃ نہ دی جائے۔ زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان

تمام اقسام کے لوگوں کو زکوۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کے لوگوں کو دے۔ مردے کے قرض ادا کرنے میں بھی زکوۃ نہ دی جائے گی۔ زکوۃ نہ اپنے اصول کو دی جائے گی اور نہ اپنی فروع کو نہ بیوی شوہر کو اور نہ شوہر بیوی کو۔ مدارس عربیہ سنیہ جہاں غریب و نادار طلبہ علوم دین حاصل کرتے ہیں ان مدارس میں زکوۃ دینا جائز ہے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہیں اور انکے راستے میں فرشتے پر بچھاتے ہیں۔ فقیر کو اتنا مالِ زکوۃ دینا مستحب ہے کہ اس روز اپنی ضرورت کا سوال نہ کرتا پھرے زکوۃ صرف مومن کو دینا چاہئے کافر کو مالِ زکوۃ دینا ناجائز ہے تمام بدعقیدہ لوگوں کو زکوۃ دینا ناجائز ہے اس سے نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے۔ فاسق کے مقابلے میں متقی کو، جاہل کے مقابلے عالم کو زکوۃ دینا افضل ہے حیلہ شرعی مالِ زکوۃ کا کسی غریب کو مالک بنا دینا پھر اس مالِ زکوۃ کو دیگر قومی مصارف میں لایا جا سکتا ہے۔ زکوۃ کے بقیہ تفصیلی مسائل فقیر قدیری کی کتاب "انتخاب شریعت" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱)

دوسری آیت کریمہ جو بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۲۸ کی اس آیت کریمہ میں پانچ مصارف کا بیان ہوا ہے مگر اب صرف چار مصارف ہی ہیں ان میں خرچ ہوگا۔ (۱) رشتہ دار (۲) یتیم (۳) محتاج (۴) مسافر۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ ۴۱۔ غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریقۂ قہر و غلبہ حاصل ہو غنیمت قلیل ہو یا کثیر ہو پانچ حصوں میں تقسیم کی جائے گی اس میں سے چار حصے تو اس کو ملیں گے جو غنیمت کا حقدار ہوا ہے اور پانچواں حصہ پھر پانچ جگہ تقسیم ہوگا ان میں کا ایک حصہ وہ حضور انور ﷺ کیلئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہلِ قرابت کیلئے ہے اور تین حصے یتیموں، مسکینوں، مسافروں کیلئے ہیں حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے بعد آپ کا اور آپ کے اہلِ قرابت کا حصہ بھی یتیموں، مسکینوں مسافروں کیلئے ہے اور یہ پانچواں حصہ یعنی کل غنیمت کا بیسواں حصہ بھی انہیں مذکورہ تینوں پر تقسیم ہو جائیگا یہی مسلک امامِ اعظم سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ سے اپنے قرابت کے اظہار کیلئے پانچویں حصے کو اپنی طرف منسوب فرمایا اس سے حضور انور ﷺ کا بارگاہِ الٰہی سے قرب ظاہر ہوتا ہے۔ حق و باطل میں امتیاز کے دن سے مراد "یومِ بدر" ہے جس میں حق و باطل کی کشمکش کا کھلا فیصلہ ہو گیا اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گیا دو جماعتوں سے مراد مومنین اور کفار کی جماعتیں ہیں اور اس نے تمہیں بدر کے دن مظفر و منصور فرمایا وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تمہیں آئندہ بھی مظفر و منصور فرمائے اور غلبہ عنایت فرمائے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۲۹)

یہ خمس کے اہل ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری میں مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا جس میں ایک حصہ رسول پاک کا ہوتا تھا اور اس حصے کے پھر پانچ حصے کئے جاتے تھے ان میں سے ایک حصہ پیارے نبی ﷺ کا اور ایک حصہ رشتہ داروں کا اور تین حصے یتیموں، مسکینوں مسافروں کیلئے ہوتے۔ پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد یہ آپکا اور آپکے رشتہ داروں کا حصہ بھی انہیں تینوں یعنی یتیموں، مسکینوں، مسافروں میں تقسیم ہوگا۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے۔ تیسری آیت کریمہ جو بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷۶ کی اسکی تقسیم پانچ میں ہوگی اور یہ مال فی کا بیان ہے۔ مال فی کے مصرف پانچ ہیں (۱) اللہ و رسول (۲) رشتہ دار (۳) یتیم (۴) مسکین (۵) مسافر۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ پہلی آیت کریمہ میں مال غنیمت کا جو حکم مذکور ہو اس آیت کریمہ میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض حضرات مفسرین کرام نے فرمایا کہ پہلی آیت کریمہ اموال بنی نضیر کے بارہمیں نازل ہوئی اور ان اموال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کے لئے خاص فرما دیا اور یہ آیت کریمہ ہر اس شہر کی غنیمتوں کے بارہمیں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت و طاقت سے حاصل کریں (تفسیر مدارک شریف) رشتہ داروں سے مراد حضور انور ﷺ کے اہل قربت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔ حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے بعد اب انھیں قرابت کی وجہ سے اس مال مین سے حصہ نہ ملے گا بلکہ فقر کی وجہ سے ملے گا۔ آیت کریمہ اس صورت میں مال غنیمت کے متعلق ہے۔ یا فے کا وہ مال جو بنا جہاد کئے مل جائے اس صورت میں یہ پہلے جملے کی تفصیل ہے۔ بنی نضیر کا مال اور خیبر دونوں بغیر جنگ و جہاد کے قبضے میں آیا ان کے اموال فے دیئے۔ یہ معلوم ہوا کہ باغ فدک صرف

سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نہ تھا بلکہ اس میں مساکین مسافروں کا بھی حق تھا یہ فے ہے جو وقف ہوتا ہے باغ فدک فے کے طور پر حضور انور ﷺ کا تھا۔ فی اس مال کفار کو کہتے ہیں جو بنا جنگ ہاتھ آجائے۔ اسلئے حضرت علی نے بھی فدک تقسیم نہ فرمایا۔ شان نزول۔ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو گرد گھنٹال لے لیتا تھا اور باقی خوبیوں کے لئے چھوڑ دیتا تھا۔ اس مال غنیمت میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ اٹھیا لیتے تھے اور غریبوں کے لئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا۔ اس جاہلانہ معمول کے مطابق لوگوں نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا کہ حضور انور ﷺ غنیمت میں سے چہارم قبول فرمالیں باقی ہم باہم تقسیم کرلیں گے اللہ تعالیٰ نے اسکا رد فرمایا اور تقسیم کا اختیار حضور انور ﷺ کو دیا، ور اسکا طریقہ بھی ارشاد فرمایا۔ غنیمت میں سے جو حضور انور ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ حضور انور ﷺ جو تمہیں حکم دیں اسکا اتباع کرو کیونکہ حضور انور ﷺ کی اتباع و اطاعت ہر معاملے میں واجب ہے۔ حضور انور ﷺ کی مخالفت نہ کرو اور انکے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۷۵ تا ۱۳۷۷)

چوتھی آیت کریمہ جو بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۷۸ کی ہے۔

۱۰ حضرات

انصار و مہاجرین کے بعد جو بھی قیامت تک مسلمان آئیں گے اور ان کی دعاء ہوگی کہ ہمارے سینوں میں کینہ نہ پیدا ہو حضور انور ﷺ کے صحابۂ کرام کی طرف سے یہ جسکے دل میں کسی صحابی کی طرف سے کینہ و کدورت اور بغض ہو اور وہ ان کے لئے دعاء رحمت و استغفار نہ کرتا ہو تو وہ مومنوں کے اقسام سے خارج ہے۔ اس آیت کریمہ میں مومنوں کی تین قسمیں بیان فرمائی گئی ہے جیسے مہاجرین و انصار اور ان کے بعد والے قیامت تک کے مسلمان جو ان کے تابع ہوں۔ اور انکی طرف سے کوئی دل مین کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعاء رحمت و مغفرت کریں تو جو صحابۂ کرام سے کدورت رکھے وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا ہے کہ صحابہ کیلئے استغفار کریں مگر کرتے یہ ہیں کہ انھیں گالیاں دیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف اپنے لئے دعاء نہ کرے بلکہ اسلاف کرام کے لئے بھی دعاء کرنی چاہیے۔ حضرات صحابۂ کرام و اہل بیت اور بزرگان دین کے اعراس ختم نیاز و فاتحہ کرتا رہے کیونکہ یہ بھی دعاء رحمت ہے۔ لہٰذا نیاز و فاتحہ وغیرہ تمام مراسم اہلسنت اعلیٰ و افضل چیزیں ہیں۔ مومن کی پہچان ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام و اہل بیت سے عقیدت و محبت رکھے اور ان کے لئے دعاء رحمت و مغفرت کرے جسکے دل میں کسی بھی صحابی سے عداوت ہے وہ مومن نہیں۔ اس آیت کریمہ میں مومنوں کی یہ پہچان بتائی گئی ہے کہ وہ اہل بیت و صحابہ کے دعاء گو ہیں۔ **بالحقاف لطیف جل مجدہٗ** ہم اہلسنت میں صحابہ و اہل بیت کی فاتحہ ہوتی ہے یہ بھی ہمارے مومن ہونے کی روشن دلیل ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۷۹)

انمیں قیامت تک کے مسلمانوں کو شامل فرمالیا ہے۔ فَیٔ کا مال ایسے کاموں میں خرچ کیا جائے جس سے تمام مسلمان اور انکی آئندہ نسلیں فائدہ اٹھاتی رہیں۔ زکوۃ و غنیمت کے مصارف تو خاص لوگ قرار دئے گئے ہیں مگر مال فَیٔ قیامت تک مسلمانوں رفاہ عام کے کاموں کیلئے ہے۔ جیسے غازیوں، عالموں، قاضیوں، اور پلوں مسجدوں، مسافر خانوں کی تعمیر پر خرچ۔ بسر و حمیر یمن کی دو بستیاں ہیں۔ بسر تو یمن کا ایک گاؤں ہے اور حمیر یمن کا مشہور شہر ہے۔ یہ دونوں بستیاں مدینہ شریف سے کافی دور ہیں اسلئے بطور مثال انکا نام لیا گیا اس سے مراد یہ ہے کہ دور دراز کے ممالک کے مسلمان بھی فَیٔ میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ یعنی دور دراز کے وہ مسلمان جنہوں نے نہ تو جہاد کیا وہ بھی مال فَیٔ میں حصہ دار ہیں۔ حضرت فاروق اعظم فرق مراتب کے لحاظ سے فَیٔ کی تقسیم میں بھی فرق فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم فَیٔ دینے میں حضرت عائشہ صدیقہ کو اپنی بیٹی حضرت حفصہ پر ترجیح دیتے تھے اور فرماتے تھے اگر چہ یہ دونوں ام المومنین ہیں ازواج مطہرات ہیں مگر حضرت عائشہ زوجہ محبوبہ ہیں اور حفصہ کے والد (حضرت فاروق اعظم) پیارے نبی ﷺ کو اتنے پیارے نہ تھے جتنے حضرت عائشہ کے والد ماجد پیارے نبی ﷺ کو

(۳۹۱۱) حدیث شریف: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَّاحِدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک سے مروی کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کہ جب آتا تھا مالِ فَی پیارے رسول کے پاس تو اُسی دن عطا فرما دیتے تھے بیوی والے کو دو حصے اور عطا فرماتے تھے اکیلے کو ایک حصہ تو میں بلایا گیا تو عطا فرمائے مجھ کو دو حصے اور تھیں میری اہلیہ بھی پھر بلائے گئے میرے بعد حضرت عمار ابن یاسر تو عطا فرمایا گیا ایک حصہ۔

(۳۹۱۲) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَاجَآءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو پہلے پہل جو آتی پیارے رسول کے پاس کوئی چیز تو شروع فرماتے پیارے رسول آزاد حضرات سے۔

(۳۹۱۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ کے حضور لائی گئی ایک تھیلی جسمیں موتی تھے تو تقسیم فرما دیا ان موتیوں کو آزاد اور باندیوں میں فرمایا حضرت عائشہ نے میرے والد ماجد تقسیم فرماتے تھے آزاد اور غلاموں کو۔

(۳۹۱۴) حدیث شریف: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا اَحَدٌ مِّنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: ذکر فرمایا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے ایک دن مالِ فَی کا تو فرمایا کہ نہیں ہوں میں زیادہ حقدار اس مالِ فَی کا تم سے اور نہیں ہے کوئی ہم میں سے زیادہ حقدار اس مالِ فَی کا کسی سے مگر بیشک ہم اپنے درجات پر ہیں اللہ عزوجل کی کتاب سے

3911 हदीस शरीफ़:– हजरते औफ बिन मालिक से मरवी कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जब आजा था माले फ़ए प्यारे रसूल के पास तो उसी दिन अता फ़रमा देते थे बीवी वाले को दो हिस्से और अता फ़रमाते थे अकेले को एक हिस्सा तो मैं बुलाया गया तो अता फ़रमाये मुझको दो हिस्से और थीं मेरी अहलिया भी फिर बुलाये गये मेरे बाद हजरते अम्मार इब्ने यासिर तो अता फ़रमाया गया एक हिस्सा।

3912 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को पहले पहल जो आती थी प्यारे रसूल के पास कोई चीज़ तो शुरु फ़रमाते प्यारे रसूल आज़ाद हज़रात से।

3913 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हजरते आयशा से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हूज़ूर लाई गयी एक थैली जिसमें मोती थे तो तक्सीम फ़रमा दिया उन मोतियों को आजाद और बांदियो में, फ़रमाया हजरते आयशा ने मेरे वालिदे माजिद तक्सीम फ़रमाते थे आज़ाद और गुलामों को।

3914 हदीस शरीफ़:– ज़िक्र फ़रमाया अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर इब्ने खत्ताब ने एक दिन माले फ़ए का तो फ़रमाया कि नहीं हूँ मैं ज़्यादा हक़दार इस माले फ़ए का तुमसे और नहीं है कोई हममें से ज़्यादा हक़दार इस माले फ़ए का किसी से मगर बेशक हम अपने दरजात पर हैं अल्लाह ताआला की किताब से और अल्लाह

پیارے تھے یعنی حضرت ابوصدیق اکبر (مرقاۃ شریف) حضرت فاروق اعظم نے ایک مرتبہ مال فَی میں سے حصہ حضرت عبداللہ یعنی اپنے بیٹے کو حضرت اسامہ ابن زید سے کم دیا تو حضرت عبداللہ نے عرض کیا اے ابا جان! ہم، یں اور اُسامہ ہجرت میں یکساں ہیں پھر آپ نے فَی دینے میں فرق کیوں فرمایا تو حضرت فاروق اعظم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اسامہ کے والد حضرت زید پیارے نبی ﷺ کو زیادہ پیارے تھے تمہارے والد سے اور حضرت اسامہ زیادہ پیارے تھے پیارے نبی ﷺ کو تم سے (مرقاۃ شریف) حضرت فاروق اعظم مال فَی کی تقسیم میں فرق کے قائل تھے۔

(۳۹۱۶) اللہ تعالٰی نے پیارے نبی ﷺ کو یہ حق و اختیار دیا تھا کہ مال غنیمت میں سے جو اپنے لئے چاہیں پسند فرمالیں اور پھر جو بچے اسے تقسیم فرما دیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو صفیہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے انہیں اپنے واسطے خاص و پسند فرمایا تھا کیونکہ آپ یہود کے پرکھ کی بیٹی تھیں اور سیدنا حضرت موسیٰ و سیدنا حضرت ہارون علیہما السلام کی اولاد سے تھیں انہیں آزاد فرما کر انہیں شرف زوجیت سے نوازا۔ بنی نضیر کی زمین مدینہ شریف سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر تھی اور خیبر وہاں سے تقریباً ڈھائی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور فدک وہاں سے پچاس کلومیٹر کے لگ بھگ ہے۔ فدک جو ایک باغ تھا اب صرف خالی زمین ہے وہ مسافروں کیلئے مخصوص و نامزد تھا کہ ہر مسافر حاجت منداس سے خرچ کرے۔ پیارے نبی ﷺ نے خیبر کے تین حصے فرما دئے کیونکہ خیبر کی بہت سی بستیاں تھیں۔ خیبر کا ایک تہائی حصہ بنا لڑے حاصل ہوا تھا تو وہ حصہ فَی تھا اور یہ حصہ خالص پیارے نبی ﷺ کی ملک تھا اس سے گھر کا خرچ چلتا تھا اور جو بچ جاتا وہ مہاجرین و فقراء پر خرچ فرما دیتے۔ حضرات مہاجرین غریب تھے اور حضرات انصار مالدار تھے۔ اسلئے حضرات انصار پر خرچ نہ فرماتے۔ دو تہائی خیبر لڑکر حاصل ہوا تھا لہٰذا دو تہائی خیبر غنیمت تھا اور اسمیں پیارے نبی ﷺ کا پانچواں حصہ تھا اور جو حصہ بنا لڑے حاصل ہوا تھا وہ صرف پیارے نبی ﷺ کی اپنی ملک تھی اس سے گھر کے اخراجات کا کام چلتا تھا پھر بھی گھر کے اخراجات سے جو بچ رہتا تھا وہ بھی فقراء مہاجرین پر خرچ فرما دیتے (اشعۃ اللمعات شریف)۔

(۳۹۱۷) سیدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ تابعی ہیں۔ ۹۹ھ سے ۱۰۱ھ تک دو سال پانچ ماہ مسند خلافت پر رونق افروز رہے۔ عمر شریف تقریباً چالیس سال ہوئی۔ آپ نے اپنے اہل خاندان کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ باغ فدک کی آمدنی سے پہلے تو پیارے رسول ﷺ اپنے گھر کے اخراجات فرمایا کرتے تھے پھر فقراء و غرباء اور اعزاء و اقرباء پر خرچ فرماتے تھے۔ حضرت خاتون جنت نے پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری میں باغ فدک پیارے نبی ﷺ سے مانگا پیارے نبی ﷺ نے باغ فدک آپ کی ملکیت میں دینے سے صاف و صریح انکار فرما دیا پیارے نبی ﷺ چاہتے تھے کہ میری حیات ظاہری کے بعد یہ باغ فدک وقف رہے کیونکہ حضرات انبیاء کرام کا متروکہ مال وقف ہوتا ہے چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اپنے دور خلافت میں اس باغ فدک کو تقسیم نہ فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما نے بھی صرف متولی ہونے کی حیثیت سے اس باغ فدک کی آمدنی کا انتظام و اہتمام فرمایا ان حضرات نے بھی اپنی ملکیت قرار نہ دیا۔ حضرات امہات المومنین پیارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان غنی کو حضرت صدیق اکبر کے پاس برائے طلب میراث بھیجنا چاہا تو سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں منع فرما دیا اور درس حدیث دیا کہ حضرات انبیاء کرام کے وصال شریف کے بعد انکی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ حضرت خاتون جنت نے حضرت صدیق اکبر سے میراث طلب فرمائی تو آپ نے بھی وہی حدیث شریف سنائی کہ حضرات انبیاء کرام کی میراث نہیں ہوتی اور تقسیم میراث اور میراث دینے سے انکار فرما دیا جسے حضرت خاتون جنت نے قبول و پسند فرمایا اور پھر اپنی ظاہری زندگی میں کبھی باغ فدک لینے یا میراث لینے کا ذکر تک نہ فرمایا۔ یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ فرمان نبوی سن لینے کے بعد ناراض ہوں یا اس سے سرتابی فرمائیں۔ باغ فدک وقف ہی رہا۔ مروان بن حکم نے اپنے دور حکومت میں باغ فدک کو آپس میں بانٹ لیا کہ کچھ حصہ اپنے پاس رکھا اور کچھ حصہ اپنے اعزاء و اقرباء کو دیدیا۔ مروان ابن حکم حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دادا تھا۔ یہ زمانہ نبوی میں پیدا تو ہوا مگر دیدار

وَقَسَمَ رَسُوْلَهٗ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ بَلَاؤُهٗ وَالرَّجُلُ وَعِيَالِهٖ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ ۔(ابوداؤد)

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی تقسیم پر کہ مرد اسکے قدیم الاسلام ہونے پر اور مرد اسکی مشقت پر اور مرد اسکے اہل وعیال پر اور مرد کہ اسکی ضروریات پر۔

(۳۹۱۵) حدیث شریف: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

ترجمہ: تلاوت فرمائی آیت کریمہ امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب نے "بس صدقا واجبہ مفلسوں کیلئے ہیں اور محتاجوں کیلئے ہیں

وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور جو وصول کرنے والے ہیں اسکے اور الفت دیے جائیں جنکے دل اور غلام آزاد کرانے میں اور قرض داروں کیلئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کیلئے

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. فَقَالَ هٰذِهٖ هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَا وَعْلَمُوْا

لاگو ہیں اللہ کی جانب سے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے"۔ پھر فرمایا یہ ان لوگوں کیلئے ہے، پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی "اور جان لو تم

اِنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

کہ جو غنیمت حاصل کرو تم کسی چیز میں بیشک اللہ کیلئے ہے اسکا پانچواں حصہ اور رسول کیلئے اور رشتے داروں کیلئے اور یتیموں کیلئے اور محتاجوں کیلئے اور مسافروں کیلئے

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اگر ایمان لاتے ہو تم اللہ پر اور اس پر جو نازل فرمایا ہم نے اپنے بندے پر حق وباطل میں امتیاز کے دن جس دن ملی تھیں دونوں فوجیں اور اللہ ہر چاہے ہوئے پر

قَدِيْرٌ. ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

قدرت رکھنے والا ہے"۔ پھر فرمایا حضرت عمر نے یہ ان لوگوں کیلئے ہے، پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی "جو مال غنیمت دلایا اللہ نے رسول کو اپنے اہل شہر سے

فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

تو اللہ کا ہے اور رسول کا ہے اور رشتے داروں کا ہے اور یتیموں کا ہے اور مسافروں کا ہے تاکہ نہ ہوجائے دولت درمیان مالداروں کے تم میں سے

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. لِلْفُقَرَاءِ

اور جو کچھ عطا فرمائیں تم کو رسول ﷺ تو لیلو تم اسکو اور وہ منع فرمائیں تمکو جس سے تو رک جاؤ اور ڈرو تم اللہ سے، بیشک سختی فرمانیوالا ہے عذاب میں، فقیروں کیلئے ہے

तआला के प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तक्सीम पर कि मर्द उसके कदीमुल इस्लाम होने पर और मर्द उसकी मशक्कत पर और मर्द उसके अहलो अयाल पर और मर्द उसकी ज़रुरियात पर।

3915 हदीस शरीफ़– तिलावत फ़रमाई आयते करीमा अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर इब्ने खत्ताब ने "बस सदका ए वाजिबा मुफलिसों के लिये है और मोहताजों के लिये है और जो वसूल करने वाले है उसके और उल्फत दिये जायें जिनके दिल और गुलाम आजाद कराने में, कर्जदारों के लिये और अल्लाह की राह में और मुसाफिर के लिये लागू है अल्लाह की जानिब से और अल्लाह खूब जानने वाला बड़ी हिकमत वाला है" फिर फरमाया यह उन लोगों के लिये है फिर आयते करीमा तिलावत फ़रमाई "और जान लो तुम कि ग़नीमत हासिल करो तुम किसी चीज़ में बेशक अल्लाह के लिये है उसका पाचवा हिस्सा और रसूल के लिये और रिश्तेदारों के लिये और यतीमों के लिये और मोहताजों के लिये और मुसाफिरों के लिये अगर ईमान लाते हो तुम अल्लाह पर और उस पर जो नाजिल फ़रमाया हमने अपने बंदे पर हक व बातिल में इम्तियाज़ के दिन जिस दिन मिली थीं दोनों फौजें और अल्लाह हर चाहे हुये पर कुदरत रखने वाला है"! फिर फ़रमाया हजरते उमर ने यह उन लोगों के लिये है फिर आयते करीमा तिलावत फ़रमाई " जो माले गनीमत दिलाया अल्लाह ने रसूल को अपने अहले शहर से तो अल्लाह का है और रसूल का है और रिश्तेदारों का है और यतीमों का है और मुसाफिरों का है ताकि न हो जाये दौलत दरमियान मालदारों के तुममें से और जो कुछ अता फरमायें तुमको रसूल

کے شرف سے محروم رہا کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے مروان کے باپ حکم کو مدینے سے طائف نکال دیا تھا۔ مروان اس وقت کم عمر تھا۔ خلافت عثمانی کے زمانے میں مدینہ منورہ آیا۔ لہٰذا مروان صحابی نہیں ہے۔ حضرت عمر ابن العزیز خدا رسیدہ بزرگ تھے جب آپکا دور خلافت آیا تو آپ نے بڑی صفائی کیساتھ فرمایا کہ باغ فدک میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ اسی طرح وقف رہے گا جیسا کہ عہد خلفاء راشدین میں وقف رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے تمام بنی امیہ یعنی اپنے رشتہ داروں سے وہ باغ لیکر ویسے ہی وقف قرار دیا۔ یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے انتہائی خدا ترس۔ خدا رسیدہ ہونے کا ثبوت ہے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم نے اپنے زمانہ خلافت میں باغ فدک سیدنا حضرت علی سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تولیت میں دیدیا تھا یہ دونوں حضرات باغ فدک کے متولی ومنتظم تھے۔ حضرت علی وحضرت عباس نے ملکیت کی تقسیم نہ چاہی تھی بلکہ تولیت کی تقسیم کی خواہش ظاہر فرمائی تھی حضرت عمر فاروق اعظم نے تولیت کی تقسیم کو بھی قبول وپسند نہ فرمایا تھا تاکہ آگے چل کر یہ تقسیم تولیت تقسیم ملکیت کا روپ نہ دھارے۔ پیارے نبی ﷺ کا تمام متروکہ مال تمام مسلمانوں کے مفاد پر خرچ ہوگا مگر اسکا انتظام و انصرام بادشاہ اسلام کریگا یا پھر جسے بادشاہ اسلام مقرر فرمائیگا وہ انتظام کریگا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ کے درمیان اس مسئلہ میراث میں اختلاف ہوگیا تو حضرت صدیق اکبر حضرت خاتون جنت کے پاس گئے اور انتہائی گرمی تھی کہ حضرت خاتون جنت کے دروازے پر کھڑے ہوگئے اور حضرت فاطمہ سے معذرت فرمائی اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم قرابت رسول محبوب تر ہے میرے نزدیک میری قرابت سے مگر میں کیا کروں کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول ﷺ اللہ سے اس حدیث شریف کو اور حضرات صحابہ کرام اس پر گواہ بھی ہیں کہ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہم نہیں وارث بناتے اسکا کسی کو جو ہم چھوڑ جائیں گے۔ حدیث نبوی کو سن کر خاتون جنت راضی وخوش ہوگئیں اور اختلاف ختم ہوگیا۔

(۳۹۱۸) صید شکار کرنے کو بھی کہتے ہیں اور شکار کیے ہوئے جانور کو بھی۔ حرم شریف کا شکار حرام ہے۔ احرام بندھے ہونے کی حالت میں بھی شکار کرنا حرام ہے۔ محض تفریح کے طور پر شکار کرنا اچھا نہیں ہے پیارے رسول ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں کبھی شکار نہ فرمایا بعض حضرات صحابہ کرام شکار فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار فرمایا کرتے تھے شکاری کتے کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑنا۔ شکاری کتے کو تیر کی طرح مانا گیا ہے جسے شکار پر تیر پھینکتے وقت بسم اللہ ضروری ہے ایسے ہی شکار پر کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا ضروری ہے۔ اگر شکاری کتا شکار پر خود ہی حملہ کردے تو بنا ذبح کیے شکار حلال نہ ہوگا۔ کتے نے جانور کو پکڑ لیا مگر ہلاک نہ کیا اور تم نے اس شکار کو زندہ پالیا تو ذبح کرنا فرض ہے اور اگر ذبح نہ کیا اور اب وہ مرگیا تو حرام ہوگیا۔ اور اگر قتل کردیا ہو اور اسمیں سے کھایا نہ ہو تو حلال ہے اور اگر کھالیا ہو تو اس نے اپنی ذات کیلئے اسے روکا ہے کہ یہ جانور حرام ہے اسے نہیں کھا سکتے۔ کتے کے کھانے سے معلوم ہوا کہ کتا ابھی جاہل ہے معلم نہیں ہے اور جاہل کتے کا شکار حرام ہے اگر مرگیا ہو۔ معلم شکاری کتا وہ ہے جو مالک کے چھوڑنے پر دوڑ جائے واپسی کے اشارے پر واپس آجائے اور شکار میں سے کچھ نہ کھائے جب اسکا تین بار تجربہ کرلیا جائے تو وہ شکاری کتا معلم ہے۔ اور اگر وہ جانور کو زخمی کردے اور جانور مرجائے تو حلال ہے اور اگر بغیر زخم مرجائے تو حرام ہے اگر دوسرا کتا غیر معلم ہو اسے شکار پر نہ چھوڑا گیا یا جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی یا کسی مجوسی یا ہندو وغیرہ نے چھوڑا ہو جس کا ذبیحہ حرام ہے تو اس جانور کو نہ کھاؤ البتہ اگر دوسرا کتا بھی معلم ہے کسی مسلمان شکاری نے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہے پھر ان دونوں نے شکار کیا تو شکار حلال ہے اگر شرائط میں سے کسی شرط کا علم نہ ہو تب بھی شکار حرام ہے۔ تیر سے مراد ہر آلہ دھار دار ہے خواہ نوکیلا ہو جسم کو دھار سے کاٹ سکے۔ شکار جانور پر تلوار چھری چاقو پھینک کر مارا یا نوک کی طرف سے لگا تو بھی شکار حلال ہے لیکن غلہ یا گولی کا مارا ہوا شکار حرام ہے تاوقتیکہ ذبح نہ کرلیا جائے اگر شکار شدہ جانور دن بھر غائب رہے پھر مل جائے اور تم اسمیں اپنے تیر کا کوئی نشان پاؤ اور تمہارا دل گواہی دے کہ یہ تمہارے تیر سے مرا ہے تو کھا سکتے ہو اور اگر نہ چاہے اس میں شبہ ہو کہ کسی اور وجہ سے مرا ہوگا تو نہ کھاؤ (مرقاۃ شریف) اور اگر تم اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو اب شبہ ہے کہ شاید

الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ

جو ہجرت کرنیوالے ہیں جو نکالدیے گئے گھروں سے اپنے اور مالوں سے اپنے کہ تلاش کرتے ہیں وہ کرم کو اللہ کے اور رضامندی کو اور مدد کرتے ہیں وہ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ. وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ

اللہ کے دین کی اور رسول کی انکے، یہی سچے ہیں، اور جو جگہ بناتے ہیں شہر میں اور ایمان میں پہلے ان سے محبوب رکھتے ہیں انکو جنہوں نے ہجرت کی

اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

انکی طرف اور نہیں پاتے وہ سینوں میں اپنے کوئی تنگی اس میں سے جو وہ دیے گئے ہیں اور ترجیح دیتے ہیں وہ جانوں پر اپنی اور اگرچہ ہے انکے ساتھ سخت حاجت

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا

اور جو بچایا جائے لالچ سے نفس سے اپنے تو یہی کامیاب ہیں، اور جو آئے بعد انکے کہتے ہیں اے مالک ہمارے بخشدے تو ہم کو اور بھائیوں کو ہمارے

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

جنہوں نے سبقت کی ہم پر ایمان میں اور نہ ڈال تو دلوں میں ہمارے کینہ ان کیلئے جو ایمان لائے اے ہمارے مالک بیشک تو بڑی نرمی والا بے انتہا رحم والا ہے"۔

ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ

پھر فرمایا حضرت عمر نے اس آیت کریمہ نے گھیر لیا ہے مسلمانوں کو عام طور پر تو اگر میں بقید حیات ظاہری رہا پھر آئے گا چرواہا جو بسر و حمیر کا ہوگا

نَصِيْبُهٗ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهٗ. (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

تو اسکا حصہ ہے اس میں سے کہ نہ بہایا ہو پسینہ اسکے حاصل کرنے میں اسکی پیشانی نے۔

(۳۹۱۶) حدیث شریف: كَانَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثُ

ترجمہ: تھا ان مسائل میں سے دلیل پکڑی جس سے امیر المومنین حضرت عمر نے یہ کہ فرمایا حضرت عمر نے کہ تھیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی تین

صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَفَدَكُ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ

پسندیدہ چیزیں، بنو نضیر اور خیبر اور فدک تو بنی نضیر تو تھا مخصوص پیارے رسول کی ضروریات کیلئے اور لیکن فدک تو تھا مخصوص مسافروں کیلئے اور لیکن خیبر

तो ले लो तुम उसको और वो मना फ़रमायें तुमको जिससे तो रुक जाओ और डरो तुम अल्लाह से बेशक अल्लाह सख़्ती फ़रमाने वाला है अजाब में। फ़कीरों के लिये है जो हिजरत करने वाले हैं जो निकाल दिये गये घरों से अपने और मालों से अपने कि तलाश करते हैं वो करम को अल्लाह के और रजामंदी को और मदद करते हैं वो अल्लाह के दीन की और रसूल की, यही सच्चे है और जो जगह बनाते है शहर में और ईमान में पहले उनसे महबूब रखते हैं उनको जिन्होंने हिजरत की उनकी तरफ़ और नहीं पाते वो सीनों में अपनी कोई तंगी उसमें जो वो दिये गये है और तरजीह देते हैं वो जानों पर अपनी और अगरचे है उनके साथ सख़्त हाजत और बचाया जाये लालच से नफ़स से अपने तो यही कामयाब हैं और जो आये बाद उनके कहते हैं ऐ मालिक हमारे! बख़्श दे तू हमको और भाईयों को हमारे जिन्होंने सबकत की हम पर ईमान में और न डाल तू दिलों में हमारे कीना उनके लिये जो ईमान लाये, ऐ हमारे मालिक! बेशक तू बड़ी नरमी वाला बे इन्तेहा रहम वाला है"। फिर फ़रमाया हजरते उमर ने इस आयते करीमा ने घेर लिया है मुसलमानों को आम तौर पर तो अगर मैं बक़ैदे हयाते जाहिरी रहा फिर आयेगा चरवाहा जो बसरो हुमैर का होगा तो उसका हिस्सा है इसमें से कि न बहाया हो पसीना उसके हासलि करने में उसकी पेशानी ने।

3916 हदीस शरीफ़:– था उन मसाइल में से कि दलील पकड़ी जिससे अमीरुल मोमिनीन हजरते उमर ने यह कि फ़रमाया हजरते उमर ने कि थीं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तीन पसदीदा चीजें बनू नुज़ैर और खैबर और फिदक। तो बनी नुज़ैर तो था मख़्सूस प्यारे रसूल की जरुरियात के लिये

فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِّاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ

تو تقسیم فرمادیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین حصوں پر دو حصے تو مسلمانوں کے درمیان اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے پھر جو بچا

عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اہل وعیال کے خرچ سے تو تقسیم فرمادیتے اسکو فقراء مہاجرین کے درمیان۔

(۳۹۱۷) حدیث شریف: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک حضرت عمر ابن عبد العزیز نے جمع فرمایا مروان کے بیٹوں کو جب حضرت عمر بن عبد العزیز مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا

بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کہ تھا پیارے رسول کا ایک باغ فدک کہ خرچ فرماتے تھے پیارے رسول اس سے اور خرچ فرماتے تھے اسمیں سے

عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ

بنی ہاشم کے بچوں پر اور نکاح فرماتے تھے اسی میں سے انکی بیوہ گان کا اور بیشک حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا نے دریافت کیا پیارے رسول سے

اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ عطا فرمادیں یہ باغ حضرت فاطمہ کو تو پیارے رسول نے انکار فرمادیا تو پھر رہا وہ ایسے ہی پیارے رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں

حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ

یہاں تک کہ تشریف لے گئے پیارے رسول اپنی آخرت کے راستے پر پھر جب خلیفہ بنائے گئے امیر المومنین حضرت ابوبکر تو انہوں نے بھی عمل کیا

فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ

اس باغ فدک کے بارے میں وہی جو عمل فرمایا تھا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں یہانتک کہ حضرت ابوبکر تشریف لیگئے آخرت کے راستے پر

فَلَمَّا اَنْ وُّلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا

پھر جب خلیفہ بنائے گئے امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب تو عمل کیا حضرت عمر نے اس باغ فدک کے بارے میں اسی کے مثل جو عمل فرمایا پیارے رسول اور حضرت ابوبکر نے

और लेकिन फदक तो था मख़्सूस मुसाफिरों के लिये और लेकिन खैबर तो तक्सीम फ़रमा दिया प्यारे रसूल ने तीन हिस्सों पर दो हिस्से तो मुसलमानों के दरमियान और एक हिस्सा अपने घर वालों के लिये फिर जो बचता एहलो अयाल के खर्च से तो तक्सीम फ़रमा देते उसको फुकरा व मुहाजिरीन के दरमियान।

3917 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उमर इब्ने अब्दुल अजीज ने जमा फरमाया मरवान के बेटों को जब हज़रते उमर बिन अब्दुल अजीज़ मसनदे खिलाफ़त पर रौनक़ अफ़रोज़ हुये तो फ़रमाया बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि था प्यारे रसूल का एक बाग फ़िदक कि खर्च फ़रमाते थे प्यारे रसूल उससे और खर्च फ़रमाते थे उसमें से बनी हाशिम के बच्चों पर और निकाह फ़रमाते थे उसी में से उनकी बेवागान का और बेशक हज़रते खातूने जन्नत फ़ातिमा ज़ेहरा ने दरयाफ्त किया प्यारे रसूल से कि अता फ़रमा दें यह बाग हजरते फ़ातिमा को तो प्यारे रसूल ने इकार फ़रमा दिया तो फिर रहा वो ऐसे ही प्यारे रसूल की ज़ाहिरी हयाते तय्यबा में यहाँ तक कि तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूल अपनी आखेरत के रास्ते पर फिर जब खलीफ़ा बनाये गये अमीरुल मोमिनीन हज़रते अबू बक्र तो उन्होंने भी यही अमल किया इस बाग़े फ़िदक के बारे में वही जो अमल फ़रमाया था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी हयाते मुबारका में यहाँ तक कि हज़रते अबू बक्र तशरीफ़ ले गये आखेरत के रास्ते पर फिर जब खलीफ़ा बनाये गये अमीरुल मोमिनीन हज़रते उमर इब्ने खत्ताब तो अमल किया हज़रते उमर ने इस बाग़े फ़िदक के बारे में उसी के मिस्ल जो अमल फ़रमाया प्यारे रसूल और

حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ ثُمَّ اَقْطَعَھَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ

یہاں تک کہ تشریف لے گئے حضرت عمر اپنے آخرت کے راستے پر پھر جاگیر بنالیا اس باغ فدک کو مروان نے پھر گیا مروان حضرت عمر ابن عبد العزیز کے پاس

فَرَاَیْتُ اَمْرًا مَنَعَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ وَّاُشْھِدُ کُمْ

تو میں سمجھتا ہوں معاملے کو کہ نہ عطا فرمایا جسکو پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو تو نہیں ہے اس میں میرا کوئی حق اور بیشک میں گواہ بناتا ہوں تم کو

اِنِّیْ رَدَدْتُھَا عَلٰی مَاکَانَتْ یَعْنِیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدْ)

کہ میں لوٹاتا ہوں اس باغ فدک کو اسی حال پر جس پر وہ تھا یعنی پیارے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانوں میں۔

﴿بَابُ الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ ترجمہ: شکار اور ذبیحوں کا باب﴾

(۳۹۱۸) حدیث شریف: عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ

ترجمہ: حضرت عدی ابن حاتم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب چھوڑو تم اپنے کتے کو

فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاَدْرَکْتَہٗ حَیًّا فَاذْبَحْہُ وَاِنْ اَدْرَکْتَہٗ قَدْ قَتَلَ

تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کے نام کو پھر اگر روک رکھے کتا تمہارے لئے پھر پالو تم اس شکار کو زندہ تو ذبح کرلو اس شکار کو اور اگر پاؤ تم اسکو کہ قتل کر دیا ہے

وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ فَکُلْہُ وَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ کَلْبِکَ

اور نہیں کھایا ہے کتے نے اس شکار میں سے تو کھالو تم اس شکار کو اور اگر کھالیا ہو کتے نے تو بس روکا ہے کتے نے اپنی ذات کیلئے پھر اگر پاؤ تم اپنے کتے کیساتھ

کَلْبًا غَیْرَہٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّھُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ

اسکے علاوہ کتا اور شکار قتل کر دیا گیا ہے تو نہ کھاؤ اسلئے کہ تم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں سے کس نے قتل کیا ہے اور جب تم پھینکو اپنے تیر کو تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا پاک نام

فَاِنْ غَابَ عَنْکَ یَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِیْہِ اِلَّا اَثَرَ سَھْمِکَ فَکُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَہٗ غَرِیْقًا فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

پھر اگر غائب رہے شکار تم سے ایک دن پھر نہ پاؤ تم اس شکار میں مگر اثر اپنے تیر کا تو کھالو اگر چاہو اور اگر پاؤ تم اسکو ڈوبا ہوا پانی میں تو نہ کھاؤ۔

हजरते अबू बक्र ने यहाँ तक कि तशरीफ़ ले गये हज़रते उमर अपने आखेरत के रास्ते पर फिर जागीर बना लिया इस बागे फ़िदक को मरवान ने फिर गया मरवान हजरते उमर इब्ने अब्दुल अजीज के पास तो मैं समझता हूँ मुआमले को कि न अता फ़रमाया जिसको प्यारे रसूल ने हज़रते फ़ातिमा को तो नहीं है उसमें मेरा कोई हक और बेशक मैं गवाह बनाता हूँ तुमको कि मैं लौटाता हूँ इस बागे फ़िदक को उसी हाल पर जिस पर वो था यानि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हजरते अबू बक्र और हजरते उमर के जमानों में।

(216) शिकार और ज़बीहों का बाब

3918 हदीस शरीफ़— हज़रते अदी इब्ने हातिम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब छोड़े तुम अपने कुत्ते को तो जिक्र करो अल्लाह तआला के नाम को फिर अगर रोके रखे कुत्ता तुम्हारे लिये फिर पा लो तुम उस शिकार को ज़िंदा तो जिबह कर लो उस शिकार का और अगर तुम पाओ उसको कि क़त्ल कर दिया है और नही खाया है कुत्ते ने उस शिकार में से तो खा लो तुम उस शिकार को और अगर खा लिया हो कुत्ते ने बस रोका है कुत्ते ने अपनी जात के लिये फिर अगर पाओ तुम अपने कुत्ते के साथ उसके अलावा वो कुत्ता और शिकार क़त्ल कर दिया गया है तो न खाओ इसलिये कि तुम नहीं जानते कि इन दोनों में से किसने क़त्ल किया है और जब तुम फेंको अपने तीर को तो जिक्र करो अल्लाह तआला का नामे पाक फिर अगर गायब रहे तुमसे शिकार एक दिन फिर न पाओ तुम शिकार में मगर असर अपने तीर का तो खा लो अगर चाहो और अगर पाओ तुम उसको डूबा हुआ पानी में तो न खाओ।

ڈوب کر مرا ہو تو اسکو نہ کھاؤ۔ مشکوک چیز سے پرہیز کرو۔

(۳۹۱۹) اگر معلم شکاری کتا شکار پر چھوڑا گیا اگر وہ شکار کو قتل کرے تو حلال ہے بشرطیکہ جانور اسکے دانت سے زخمی ہوا ہو اور خون بھی بہا ہو۔ اگر تیر اپنی دھار یا نوک سے شکار کو ذبح کرے تو حلال ہے اور اگر اپنے وسط سے لگے کہ اسکی چوٹ اور بوجھ سے مر جائے تو وہ لاٹھی، پتھر کے مارے ہوئے کی طرح ہے اس جانور کو نہ کھایا جائے۔ غلیل سے غلہ مارا یا بندوق کی گولی ماری تو ان دونوں سے مارا ہوا شکار حرام ہے تاوقتیکہ ذبح نہ کرلیا جائے۔

(۳۹۲۰) سیدنا حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے نبی ﷺ سے استفتاء کیا کہ ہم انکی زمین میں رہتے ہیں اہل کتاب کے گھروں اور دوکانوں ہوٹلوں میں بھی کبھی کھانا پڑجاتا ہے۔ تو کیا ہم انکے برتنوں میں کھالیا کریں۔ پیارے نبی ﷺ نے فتویٰ دیا کہ اگر ان کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن دستیاب ہوں تو پھر اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھایا جائے اور اگر دوسرے برتن دستیاب نہ ہوں تو اگر انکے برتنوں میں کھانا پڑ ہی جائے تو دھولیا کرو۔ چونکہ اہل کتاب خنزیر و شراب جیسی نجس و ناپاک چیزیں اپنے برتنوں میں کھاتے ہیں پہلے تو ان میں کھانے سے ہی پرہیز کرو دوسرے برتن استعمال کرو اگر دوسرے برتن دستیاب نہ ہوں تو پھر ان ہی کے برتنوں کو خوب اچھی طرح دھولیا جائے پھر انکے برتنوں میں کھالیا جائے۔ اہل کتاب سے خرید و فروخت جائز ہے انکے ہدیے قبول کرنا بھی جائز ہیں بشرطیکہ حرام چیزیں نہ ہوں۔ پھر حضرت ثعلبہ نے شکار سے متعلق فتویٰ دریافت کیا تو پیارے نبی ﷺ نے فتویٰ صادر فرمایا کہ اگر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر تیر مارا ہو اور یہ پڑھنا حقیقتاً ہو یا حکماً اور جانور مر گیا ہو تو اسکو کھالو کہ ذبیحہ ہوگیا۔ اگر مسلمان ذبح یا تیر مارتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو ذبیحہ شکار حلال ہے اور اگر جان بوجھ کر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا چھوڑ دیا تو یہ جانور حرام ہے شکاری کتا جس جانور پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ دی جائے اگر جانور اس تیر سے زخمی ہو کر مر گیا حلال ہے اور اگر آوارہ کتے کا شکار زندہ مل جائے اور ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔ مردہ شکار کے حلال ہونے کی تین شرطیں ہیں۔ (۱) کتے کا معلم شکاری ہونا (۲) اسے چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لینا (۳) زخمی ہو کر جانور کا مرنا کہ اسکا خون بہہ جائے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی شرط نہ ہوگی تو شکار کا جانور حرام ہوگا۔

(۳۹۲۱) یہ حدیث شریف اس صورت کو بیان کر رہی ہے کہ جب معلوم ہو جائے کہ جانور تیر ہی سے مرا ہے اور جب نہیں مرا ہے اگر اسمیں شک ہو تو نہ کھائے مثلاً تیر لگا ہوا جانور پانی میں جا ڈوبا تو نہ کھاؤ کہ شاید پانی میں ڈوب کر مرا ہو۔ سڑا ابسا گوشت یا دوسری غذائیں جو بدبو دینے لگیں انکا کھانا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر مضر صحت ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں (مرقاۃ شریف) البتہ سڑی ہوئی چربی جو بدبو دے رہی ہو اگر پکائی جائے جس سے اسکی بدبو اور ضرر دونوں جاتے ہیں تو اس چربی کا استعمال جائز ہے۔ اگر کھانے میں معمولی بو آگئی ہو تو کھالیا جائے پیارے نبی ﷺ نے معمولی بو آنے کے بعد کھانا تناول فرمایا ہے۔ معمولی بو نہ تو نفرت و گھن کا باعث ہے اور نہ ہی بیماری و ضرر کا سبب ہے۔

(۳۵۲۲) تین دن کی قید اتفاقی ہے اگر موسم گرما ہے اور ایک ہی دن میں بدبو آجائے تو نہ کھایا جائے اور اگر موسم سرما ہے کہ چار دن میں بھی بدبو نہ آئے تو کھالیا جائے۔

(۳۹۲۳) یہ لوگ جدید الاسلام ہیں ابھی اسلامی احکام سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ پتہ نہیں کہ ذبح کے احکام جانتے ہیں کہ نہیں۔ انکے متعلق شک ہی ہے کہ انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا ہے یا بنا بسم اللہ پڑھے یوں ہی کاٹ لیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم بلا ثبوت مسلمانوں کے ذبیحہ پر شک و شبہ نہ کرو وہ حلال ہے۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا ہی جاتا ہے بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اگر انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی ہے تو تم کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لینا یہ ذبح کے وقت کی بسم اللہ کو کفایت کریگی۔ یہ تو ناممکن ہے۔ حقیقتاً یا حکماً وقت ذبح ہی بسم اللہ پڑھی جائیگی اگر نہ پڑھی گئی تو جانور حرام ہے۔

(۳۹۲۴) خلافت حیدری کے زمانے میں روافض کا جنم ہوا ان لوگوں نے بے پر کی اڑائی کہ اصلی قرآن اور اصلی اسلامی تعلیمات اہل بیت اطہار کے پاس ہیں خصوصاً حضرت علی کے پاس۔ جو ان حضرات کو پیارے رسول ﷺ اسکو شلی طور پر مرحمت فرما گئے ہیں

(۳۹۱۹) حدیث شریف: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ

ترجمہ: بیشک حضرت عدی ابن حاتم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم چھوڑتے ہیں سکھائے ہوئے کتوں کو

قَالَ كُلْ مَآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ

فرمایا پیارے رسول نے کھالو جو روکیں تمہارے لئے میں نے عرض کیا اگرچہ ہلاک کر ڈالیں؟ فرمایا پیارے رسول نے اگرچہ ہلاک کر ڈالیں، میں نے عرض کیا

اِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَاخَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ. (رواہ البخاری ومسلم)

کہ ہم مارتے ہیں تیر سے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کھالو اسکو جو پھاڑ ڈالے اور جو تیر پہونچے چوڑائی میں پھر قتل کر دے تو وہ لاٹھی یا پتھر وغیرہ سے مارا ہوا ہے تو نہ کھاؤ تم۔

(۳۹۲۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ

ترجمہ: بیشک حضرت ابوثعلبہ خشنی سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم رہتے ہیں اہل کتاب لوگوں کی زمین میں

اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

کیا ہم کھا سکتے ہیں انکے برتنوں میں اور ہم شکار کی زمین میں ہیں شکار کرتا ہوں میں اپنی کمان سے اور اپنے کتے سے کہ جو سکھایا ہوا نہیں ہے

وَبِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ قَالَ اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ اٰنِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ

اور اپنے اس کتے سے جو سکھایا ہوا ہے تو کیا چیز درست ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے جو ذکر کیا تم نے اہل کتاب کے برتنوں کے بارے میں تو اگر پاؤ تم

وَغَيْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ

ان برتنوں کے علاوہ تو نہ کھاؤ تم انکے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ انکے علاوہ برتن تو دھو لو تم ان برتنوں کو اور کھالو تم ان برتنوں میں اور جو شکار کرو تم اپنی کمان سے

فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ

پھر نام لے لیا تم نے اللہ تعالیٰ کا تو کھالو اور جو شکار کیا تم نے اپنے سکھائے ہوئے کتے سے پھر لے لیا اللہ تعالیٰ کا نام تو کھالو اور جو شکار کیا

بِكَلْبِكَ غَيْرِ الْمُعَلَّمِ فَاَدْرَكْتَ ذَكٰوتَهٗ فَكُلْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

تمہارے غیر سکھائے ہوئے کتے نے پھر پالو تم اسکے ذبح کرنے کو تو کھالو۔

3919 हदीस शरीफ़:– बेशक हजरते अदी इब्ने हातिम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हम छोड़ते हैं सिखाये हुये कुत्तों को? फ़रमाया प्यारे रसूल ने खा लो जो रोकें तुम्हारे लिये, मैं अर्ज किया अगरचे हलाक कर डालें? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगरचे हलाक कर डालें? मैंने अर्ज़ किया हम मारते है तीर से, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने खा लो उसको जो फाड़ डाले और जो तीर पहुचे चौड़ाई में फिर क़त्ल कर दे तो वो लाठी या पत्थर वगैरहा से मारा हुआ है तो न खाओ तुम।

3920 हदीस शरीफ़:– बेशक हजरते अबू सालबा खुशनी से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज किया या नबीयल्लाह हम रहते हैं एहले किताब लोगों की ज़मीन में क्या हम खा सकते हैं उनके बर्तनों में और हम शिकार की जमीन में हैं शिकार करता हूँ मैं अपनी कमान से और अपने कुत्ते से कि जो सिखाया हुआ नहीं है और अपने उस कुत्ते से जो सिखाया हुआ है तो क्या चीज़ दुरुस्त है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो जिक्र किया तुमने एहले किताब के बर्तनों के बारे में तो अगर पाओ तुम उन बर्तनों के अलावा तो न खाओ तुम उनके बर्तनों और अगर न पाओ उनके अलावा बर्तन तो धो लो तुम उन बर्तनों को और खा लो तुम उन बर्तनों में और जो शिकार करो तुम अपनी कमान से फिर नाम ले लिया है तुमने अल्लाह तआला का तो खा लो और जो शिकार किया तुमने अपने सिखाये हुये कुत्ते से फिर ले लिया अल्लाह तआला का नाम तो खा लो और जो शिकार किया तुम्हारे गैर सिखाये हुये कुत्ते ने फिर पा लो तुम उसके जिबह करने को तो खा लो।

اور یہ اصلی قرآن اور اصلی اسلامی تعلیمات کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔ اسلئے ایمان والوں میں تشویش پیدا ہوئی اور وہ آخر حضرت علی سے اس قسم کے سوالات کرنے لگے۔ حضرت علی نے ان سارے رافضیوں کے پرخچے فرمادئے کہ فرمایا کہ یہ بے پر کی کسی دشمن نے اڑائی ہے۔ یاد رکھو میرے پاس کوئی الگ سے قرآن یا اسلامی تعلیمات نہیں ہیں بالفاظ دگر میرے پاس کوئی دوسرا نیا دین ہے میرے پاس بھی وہی قرآن کریم ہے اور پیارے نبی ﷺ کی وہی پیاری تعلیمات ہیں جو تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس ہیں اور عام مسلمانوں کے پاس ہیں۔ پیارے رسول ﷺ پوری شریعت پوری امت مسلمہ کو عطا فرما کر کے دنیا سے تشریف لے گئے ہیں آپ نے کوئی حکم شرعی چھپا نہ رکھا۔ تلوار سے مراد حضرت علی کی تلوار ذوالفقار ہے۔ جو پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو عطا فرمائی تھی تلوار کا غلاف جسمیں میان میں کی ہوئی تلوار رکھی جاتی ہے کچھ کاغذ جو میں نے اپنی یادداشت کیلئے اس غلاف میں رکھ لئے ہیں اور یہ کاغذ برائے یادداشت ہیں۔ نہ تو تلوار کے غلاف میں قرآن کریم آسکتا ہے اور نہ ہی دیگر تمام احادیث کریمہ اس غلاف میں سما سکتی ہیں۔ یہ اسلام میں پہلا فرقہ ہے جو حضرت علی کے نام پر وجود میں آیا اور اس نے اسلام کو زبردست نقصان پہونچایا اور آج بھی یہ اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں شہید اعظم سیدنا حضور امام حسین سے لیکر مجاہد اعظم سید صدام حسین تک انکا یہی کردار ہے۔ انکو پرانی کربلا سے نئی کربلا تک ناپ لیا جائے یہ اسلام اور مسلمانوں کے بدترین پرانے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ روافض کی ریشہ دوانیوں سے تمام سنی مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرمائے آمین۔ بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

جو شخص مشرکین کی طرح ذبح کے وقت غیر اللہ کے نام لینے کو جائز سمجھے وہ کافر و مرتد ہے۔ مگر کوئی مسلمان ایسا نہ کریگا۔ آجکل ایک خبط وہابیوں پر سوار ہے کہ وہ نذر و نیاز کے جانوروں کو بھی اس قضیے میں داخل کر کے اپنی جہالت وضلالت کا اعلان واظہار کرتے ہیں۔ نذر و نیاز کے جتنے بھی جانور ہوتے ہیں ان پر وقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام ہی لیا جاتا ہے اور بسم الله الله أكبر پڑھ کر ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔ البتہ ان کا ثواب بزرگان دین کی ارواح مبارکہ کو پہونچایا جاتا ہے۔ قبل ذبح عام حالات میں ان جانوروں کو بزرگوں کی طرف نسبت کر کے پکارا جاتا ہے یہ غوث کا بکرا ہے یہ مدار کا مرغا ہے تو یہ پکارنا تو ایسا ہی ہے کہ یہ غریب نواز کی مسجد ہے۔ یہ صابر پاک کی مسجد ہے۔ یہ اللہ ہو میاں کی مسجد ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ یہ مسجد نواب صاحب والی ہے یہ مسجد مولانا والی ہے۔ یہ مسجد منیہاروں والی ہے یہ مسجد قصائیوں والی ہے۔ مساجد مبارکہ پر غیر اللہ کا نام پکارا جاتا ہے مگر وقت نیت اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیا جاتا ہے جسے ان مساجد مبارکہ میں نماز جائز ہے ایسے ہی ان جانوروں کا کھانا بھی جائز ہے کہ وقت ذبح صرف اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیا جاتا ہے چنانچہ ہندوستان کے مشہور مفسر قرآن کریم سیدنا حضرت ملا احمد جیون جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ وہ گائے جسکی نذر مانی گئی ہے اولیاء کیلئے جیسا کہ یہ رواج ہے ہمارے زمانے میں حلال و پاک ہے اسلئے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہے نام غیر اللہ کا اس پر وقت ذبح اور اگرچہ نذر مانی ہے انہوں نے اسکی ان اولیاء کیلئے (تفسیرات احمدیہ شریف صفحہ ۴۲) جب گنگا کا پانی حرام نہیں اور خود گائے جو مشرکین کی معبود بھی ہے حرام نہ ہوئی تو صرف حضرات اولیاء کرام کی نسبت سے نذر و نیاز و ایصال ثواب کا جانور ذرا سی بات سے کیسے ناجائز و حرام ہوگا کہ اس جانور کو بزرگ کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔ ہر سال یہ منظر بھی زیب نظر ہوتا ہے کہ قربانی کے جانور لائے جاتے ہیں اور ان پر بھی غیر اللہ کے نام ہی پکارے جاتے ہیں کہ یہ دنبہ عبدالمصطفیٰ کا ہے یہ بکرا عبدالنبی کا ہے یہ بھینس عبدالرسول کی ہے یہ گائے عبدالعلی کی ہے۔ اسے کوئی ناجائز نہیں کہہ سکتا کیونکہ وقت ذبح اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیا جاتا ہے اگرچہ بعد ذبح غیر اللہ کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ ایسے ہی عقیقے کے جانور پر بھی عقیقہ والے ہی کا نام پکارا جاتا ہے مگر وقت ذبح اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیا جاتا ہے لہٰذا عقیقے کے جانور کا گوشت حلال ہے حرام نہیں۔ جو ان جانوروں پر ذبح سے پہلے انکے معرفوں کا نام پکارا جانے کی وجہ سے حرام کہیں وہ عقل کے دیوالئے ایمان سے کورے ہیں۔ اسی طرح نذر و نیاز کے جانوروں پر حضرات اولیاء کرام کا نام قبل ذبح رکھا جاتا ان کو حرام نہ کریگا چونکہ وقت ذبح تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیا جاتا

(۳۹۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب مارو تم اپنے تیر کو پھر غائب ہو جائے شکار تم سے پھر پا لو تم اس شکار کو تو کھا لو جب تک کہ بدبو نہ دے۔

(۳۹۲۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا اسکے بارےمیں جو پاتا ہے اپنے شکار کو تین دن کے بعد کہ کھالو اسکو جب تک کہ بدبو نہ دے۔

(۳۹۲۳) حدیث شریف: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَانَدْرِيْ اَيَذْكُرُوْنَ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک یہاں کچھ لوگ ہیں کہ قریب ہے انکا زمانہ شرک کے زمانے سے ہمارے پاس آتے ہیں گوشت لیکر ہم نہیں جانتے کہ کیا نام لیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا اس پر ذبح کے وقت یا نہیں لیتے فرمایا پیارے رسول نے لے لیا کرو تم اللہ تعالیٰ کا نام پاک اور کھا لیا کرو۔

(۳۹۲۴) حدیث شریف: سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَاخَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَافِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: سوال کیا گیا امیر المومنین حضرت مولا علی سے کیا خاص فرما دیا تھا آپ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کیساتھ تو فرمایا حضرت علی نے نہیں خاص فرمایا ہمکو پیارے رسول نے کسی چیز کیساتھ کہ عام فرمایا ہو پیارے رسول نے اسکو لوگوں کیلئے سوائے اسکے جو میری اس تلوار کے غلاف میں ہے چنانچہ نکالا حضرت علی نے ایک کاغذ جسمیں تھا کہ لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذبح کرے غیر اللہ کے نام پر اور لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو چرائے نشانات زمین کے اور ایک روایت میں ہے کہ جو بدل دے نشانات زمین کے اور جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور جو ٹھکانہ دے عقائد کے بدعتی کو۔

3921 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब मारो तुम अपने तीर को फिर गायब हो जाये शिकार तुमसे फिर पा लो तुम उस शिकार को तो खा लो जब तक कि बदबू न दे।

3922 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया उसके बारे में जो पाता है अपने शिकार को तीन दिन के बाद कि खा लो उसको जबकि कि बदबू न दे।

3923 हदीस शरीफ़:– हजराते सहाबा ए किराम ने अर्ज किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक यहाँ कुछ लोग हैं कि करीब है उनका जमाना शिर्क के ज़माने से हमारे पास आते हैं गोश्त लेकर हम नहीं जानते कि क्या नाम लेते हैं वो अल्लाह तआला का उस पर जिवह के वक्त या नहीं लेते? फ़रमाया प्यारे रसूल ने ले लिया करो तुम अल्लाह तआला का नामे पाक और खा लिया करो।

3924 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया गया अमीरुल मोमिनीन हज़रते मौला अली से क्या खास फ़रमा दिया था आपको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किसी चीज़ के साथ तो फ़रमाया हजरते अली ने नहीं खास फरमाया हमको प्यारे रसूल ने किसी चीज के साथ कि आम फ़रमाया हो प्यारे रसूल ने उसको लोगो के लिये सिवाये उसके जो मेरी इस तलवार के गिलाफ़ में है, चुनाचे निकाला हजरते अली ने एक कागज़ जिसमें था कि लानत फ़रमाई अल्लाह तआला ने उस पर जो ज़िबह करे गैरुल्लाह के नाम पर और लानत फरमाई अल्लाह तआला ने उस पर जो चुराये निशानात जमीन के और एक रिवायत में है कि जो बदल दे निशानात

ہے۔ زمین کے نشانات علامات کا چرا لینا یا مٹا دینا اسکا مطلب یہ ہے کہ ملکی حدود ہوں یا شخصی مکان کی حدود جیسے کوئی بادشاہ اپنے قریبی ملک کی سرحد مٹا کر اور دوسرے ملک کی زمین کھینچ کر نئی حدود بنا دے یا ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے کھیت، باغ، مکان، زمین کے کچھ حصے پر ناجائز قبضہ کرے تو وہ خدائی لعنت و پھٹکار کا مستحق ونشانہ بن جاتا ہے۔ آجکل یہ وبا عام ہے ایک ملک دوسرے ملک کی زمین ہتھیانا چاہتا ہے ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے مکان وغیرہ کی زمین دبا کر اپنی زمین بڑھاتا ہے اور اپنے پڑوسی کا دل دکھاتا ہے ایسے لوگ اپنے بھیانک انجام سے خوف کریں اور ایسی حرکتوں سے باز آئیں۔ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ راستے کی رہبری کے نشانات وعلامات جو مسافروں کی رہنمائی کرتے ہیں انہیں راستہ بتاتے ہیں جیسے آجکل شاہراہوں پر کلومیٹر کے نشانات یا وہ بورڈ جسمیں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں راستہ فلاں شہر کو جاتا ہے ان بورڈوں میں تیر کے نشانات بنے ہوتے ہیں چونکہ ان علامات ونشانات اور بورڈوں کو چرانے یا مٹانے سے مسافروں کو تکلیف اور سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے انکو لعنت خداوندی کا نشانہ فرمایا گیا تاکہ کوئی بھی اس قسم کی غلطی نہ کرے اور انسانیت سوز حرکت سے باز آئے۔ باپ کو لعنت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو براہ راست اپنے باپ کو گالی دے یا پھر یہ کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے اور وہ جواب اسکے باپ کو گالی دے یہ بھی اپنے باپ کو گالی دینے کے مترادف ہے۔ لہٰذا ہر انسان کا اخلاقی شرعی فریضہ ہے کہ اپنے باپ کا احترام کرے نہ تو خود اسکو گالی دے اور نہ گالی دلوانے کا ذریعہ بنے۔ دوسرے کے باپ کا احترام کرو وہ تمہارے باپ کا احترام کریگا۔ محدث۔ بدعتی۔ اس حدیث شریف میں بدعتی سے مراد عقیدے کا بدعتی ہے جس نے نیا عقیدہ گڑھا اور اس حدیث شریف ہی میں نہیں بلکہ جس حدیث شریف میں بدعت اور بدعتی سے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں ان تمام احادیث کریمہ میں بدعتی سے مراد عقیدے کا بدعتی ہے۔ چونکہ عملی بدعت کہ اس سے تو کوئی بچ ہی نہیں سکتا ہے۔ عملی بدعات واجب بھی ہوتی ہیں۔ مستحب بھی ہوتی ہیں، مباح بھی ہوتی ہیں۔ اساءت بھی ہوتی ہیں مکروہ تنزیہی بھی ہوتی ہیں مکروہ تحریمی بھی ہوتی ہیں۔ جو نئے نئے عقیدے گڑھے گا اور عقائد کی بدعات کو جنم دیگا وہ لعنت خداوندی کا مستحق ہوگا۔ نئے عقائد گڑھنے والے چند فرقیں۔ معتزلہ، خوارج، رافضی، قادیانی، وہابی، مودودی، چکڑالوی۔ ان بدعقیدہ بدعتیوں کی اصلاح کرنا چاہیئے نہ کہ انکی حمایت کرنا چاہیے بدعت کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب بدعت کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔ مومن گنہگار کو وصف کیساتھ لعنت کرنا جائز ہے جیسے جھوٹے پر خدا کی لعنت مگر نام لیکر صرف کفار کیلئے لعنت ہے جیسے ابوجہل ابولہب عتبہ وشیبہ یزید پلید۔ بعد موت اس کافر پر لعنت جائز ہے جسکا کفر پر مرنا دلائل سے معلوم ہو۔

(۳۹۲۵) اس حدیث شریف میں بانس کا نام بطور مثال ہے مراد یہ ہے کہ ہر دھار دار چیز بانس کی کھپچی ہو یا شیشے اور پتھر کا ٹکڑا اس سے ذبح بھی کر سکتے ہو اور اس جانور کو کھا بھی سکتے ہو بشرطیکہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ یہ حکم شکار اور غیر شکار سبکو شامل ہے۔ تیر یا تلوار سے شکار کو قتل کیا تو حلال ہے یوں ہی اگر دھار دار سے بکری کو ذبح کیا حلال ہے۔ ہڈی سے جیسے استنجاء کرنا منع ہے اس سے وہ نجس وناپاک ہوتی ہے ایسے ہی ذبح سے بھی منع فرمایا گیا کہ خون سے بھی وہ نجس وناپاک ہوگی لہٰذا اس سے بچو اور وہ جنات کی غذا ہے۔ اور ناخنوں سے ذبح کرنے سے بھی بچو کیونکہ حبشیوں کا طریقہ ہے اور اس میں حبشیوں سے مشابہت ہے اس سے بھی احتراز کرو۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جبڑے میں جڑے ہوئے دانتوں سے اور اپنے مقام پر لگے ہوئے ناخن سے ذبح حرام ہے۔ اور الگ دانت اور الگ ناخن سے ذبح کرنا مکروہ ہے مگر اس صورت میں ذبح ہو جائیگا۔ اونٹ ہے تو پالتو جانور مگر کبھی کبھی اسمیں وحشی جانوروں کی سی نفرت وحشت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ وحشی بن جاتے ہیں۔ پالتو جانوروں کا ذبح حلق و گلے میں ہوتا ہے اور شکار کا جانور جو قبضے میں نہ ہو اسکا ذبح یہ ہے کہ جہاں بھی شکاری کا تیر لگ جائے اور خون بہہ جائے تو ذبح ہو جائیگا مگر جب پالتو جانور وحشی ہو کر قبضے سے باہر ہو جائے تو اسکا بھی ذبح اس طرح درست ہوگا کہ جہاں بھی تیر لگ جائے اور خون نکل جائے اگر مرغی یا بکری کنویں میں گر جائے وہاں مر رہی ہو تو اسکا ذبیحہ بھی اس طرح ہو جائے گا کہ تیر مار کر اسے قتل کر دیا جائے۔

(۳۹۲۵) حدیث شریف: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا

ترجمہ: حضرت رافع ابن خدیج سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک ہم بھڑنے والے ہیں دشمن سے کل

وَلَیْسَتْ مَعَنَا مُدًا اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ فَکُلْ لَیْسَ السِّنَّ

اور نہیں ہیں ہمارے ساتھ چھریاں تو ہم ذبح کریں بانس سے؟ فرمایا پیارے رسول نے جو خون بہائے اور نام لیا جائے اللہ تعالیٰ کا تو کھالو سوائے دانت

وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُکَ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبْشِ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَّغَنَمٍ

اور ناخون کے اور میں بتاتا ہوں تم کو اسکے بارے میں لیکن دانت تو ہڈی ہے اور ناخون تو حبشیوں کی چھری ہے اور پائی ہم نے غنیمت اونٹوں اور بکریوں کی

فَنَدَّ مِنْهَا بَعِیْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ

تو بھاگا اس غنیمت میں سے ایک اونٹ تو مارا اس کو ایک شخص نے تیر تو روک لیا اس کو تو پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک ان اونٹوں کیلئے

اَوَابِدُ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَکُمْ مِنْهَا شَیْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰکَذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

عادات ہیں وحشیوں کی عادات کی طرح تو جب غلبہ کرے تم پر ان میں سے کوئی جانور تو کرو ان کے ساتھ ایسا ہی۔

(۳۹۲۶) حدیث شریف: عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّهٗ کَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ

ترجمہ: حضرت کعب ابن مالک سے مروی بیشک تھی انکی ایک بکری کہ چرتی تھی سلع پہاڑی میں تو دیکھا

جَارِیَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ

ایک باندی نے ہماری ایک بکری کو بکریوں میں سے مرتے ہوئے تو توڑا ایک پتھر تو ذبح کیا اس نے بکری کو اس پتھر سے پھر دریافت کیا انہوں نے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِاَکْلِهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

پیارے نبی ﷺ سے تو حکم فرمایا پیارے نبی نے انکو اس بکری کے کھالینے کا۔

(۳۹۲۷) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کَتَبَ الْاِحْسَانَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے لازم فرمایا ہے اچھا برتاؤ کرنا

जमीन के और जो लानत करे अपने वाप पर और जो ठिकाना दे अक़ाइद के बिदअती को।

3925 हदीस शरीफ़:– हज़रते राफे इब्ने खुदैज से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह वेशक हम भिड़ने वाले हैं दुश्मन से कल और नहीं है हमारे साथ छुरियाँ तो हम ज़िवह करें वांस से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो खून वहाये और नाम लिया जाये अल्लाह तआला का तो खा लो सिवाये दांत और नाखून के और मैं वताता हूँ तुमको उसके वारे में लेकिन दात तो हड्डी है और नाखून तो हब्शियों की छुरी है और पायी हमने ग़नीमत ऊँटों और वकरियों की तो भागा उस ग़नीमत में से एक ऊँट तो मारा उसको एक शख्स ने तीर तो रोक लिया उसको तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि वेशक इन ऊँटों के लिये आदात हैं वेहशियों की आदात की तरह तो जव गलवा करे तुम पर उनमें से कोई जानवर तो करो उनके साथ ऐसा ही।

3926 हदीस शरीफ़:– हज़रते कअब इब्ने मालिक से मरवी वेशक थी उनकी एक वकरी कि चरती थी सुला पहाड़ी में तो देखा एक वांदी ने हमारी एक वकरी को वकरियों में से मरते हुये तो तोड़ा एक पत्थर तो ज़िवह किया उसने वकरी को उस पत्थर से फिर दरयाफ्त किया उन्होंने प्यारे नवी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नवी ने उनको इस वकरी के खा लेने का।

3927 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया वेशक अल्लाह

(۳۹۲۶) کوہ سلع یہ مدینہ شریف میں غربی جانب ایک پہاڑ ہے جس میں غار واقع ہے اسمیں بکری چر رہی تھی۔ یہ غار زیارت گاہ ہے۔ ایک بکری ریوڑ میں مرنے لگی تو چرانے والی باندی نے ایک پتھر لسبائی میں توڑا جس میں دھار دار کنارا پیدا ہو گیا تو اس باندی نے اس دھار سے اس بکری کو ذبح کر دیا اس وقت چھری موجود نہ تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے فتویٰ صادر فرمایا کہ بکری حلال ہو گئی اسکا کھانا جائز ہے۔ جس دھار دار چیز سے ذبح کر دیا جائے ذبح ہو جاتا ہے۔ ذبح کیلئے چھری چاقو ہونا ضروری ہے۔

(۳۹۲۷) انسان ہو یا جانور، مومن ہو یا کافر سبکے ساتھ اسکے مناسب بھلائی سلوک کرنا لازم وضروری ہے۔ ظلم کرنا کسی پر جائز نہیں ہے۔ یہ ہے اسلام کی رحمت بھری تعلیم اور یہ ہے بانی اسلام کی شان رحمۃ للعالمینی۔ اگر جنگ کے قصاص میں بھی کسی کافر کو قتل کرو تو انکے اعضاء نہ کاٹو انکا مثلہ نہ کرو یعنی تھوتھڑی نہ بگاڑو کہ ناک کان ہونٹ نہ کاٹو۔ پتھر کی چھری اور کٹھل تلوار سے نہ کاٹو کہ یہ رحم کے خلاف ہے۔ ذبح میں جانور کیساتھ احسان و بھلائی کی جائے اسکی چند صورتیں ہیں (۱) جانور کو ذبح سے پہلے خوب کھلا پلا لیا جائے (۲) جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے (۳) ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے (۴) ماں کے سامنے اسکے بچے کو ذبح نہ کیا جائے (۵) بچے کے سامنے اسکی ماں کو ذبح نہ کیا جائے (۶) مذبح کی طرف گھسیٹ کر بے دردی سے نہ لے جایا جائے (۸) جان نکلنے سے پہلے اسکی کھال نہ اتاری جائے۔ یہ تمام باتیں رحم وکرم کے خلاف اور ظلم و زیادتی کی ہیں۔ تیز چھری سے ذبح کر دینے میں جانور کو راحت ہے کھٹلی چھری سے ذبح کرنے میں جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے پوری گردن کاٹ کر الگ نہ کرے صرف حلقوم اور رگیں کاٹے۔

(۳۹۲۸) اسکی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کہ جو جانور اپنے قبضے میں ہو اسے باندھ دیا جائے اور اس پر تیر کا نشانہ لگایا جائے اور شکار کی طرح اسے مارا جائے (۲) یہ کہ ذبح سے پہلے کئی دن تک اسے بھوکا پیاسا رکھا جائے پھر کمزور ہونے پر بھوکا پیاسا ہی ذبح کر دیا جائے۔ ان دونوں صورتوں میں جانور کو بے جا تکلیف دینا ہے اور ظلم و زیادتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی شان رحمت کا مظاہرہ فرمایا اور اس انداز ظلم سے بھی منع فرمایا۔

(۳۹۲۹) اس حدیث شریف کا مطلب بھی یہی ہے کہ ذی روح کو بھوکا پیاسا باندھ کر یا یونہی باندھ کر رکھا جائے اور اسے تیر کا نشانہ بنایا جائے یہ حرام ہے کہ اگر وہ اس طرح نشانہ بنانے میں مر گیا تو جانور حرام ہو گیا اور یہ مال کا ضائع کرنا ہے اور نہ مرا اور ذبح کیا گیا تو اسے بلا وجہ ڈبل تکلیف دی گئی۔ بہر صورت ظلم وزیادتی ہے۔ اور اسلام ظلم وزیادتی کو روا نہیں رکھتا۔

(۳۹۳۰) اس حدیث شریف کا مطلب بھی وہی ہے جو ابھی گزشتہ حدیث کا بیان ہوا ہے کہ جانور کو باندھ کر اسے تیر کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ ورنہ شکار کرنا تو حلال ہے اور اسکا ذکر تو قرآن کریم میں ہے۔

(۳۹۳۱) انسان اور جانور کے چہرے پر مارنا سخت منع ہے۔ منہ پر نہ تو طمانچہ مارے اور نہ کوڑا وغیرہ کیونکہ چہرے میں نازک اعضاء ہیں جیسے آنکھ، ناک جن پر چوٹ لگنے سے موت یا اندھے ہونے یا چہرہ بگڑ جانے کا خطرہ ہے اور چہرے میں داغ لگانا تو بہت ہی برا ہے کہ اس میں تکلیف بھی بہت ہے اور چہرہ بگاڑنا بھی ہے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کی تعلیم رحمت اور یہ ہے سیرت طیبہ۔

(۳۹۳۲) مذکور گدھا کسی کافر ومنافق کا تھا اور اس نے یہ حرکت کی تھی کہ گدھے کے چہرے کو داغا تھا تو لعنت کے معنی ظاہر ہیں۔ اور اگر یہ کام کسی مسلمان نے دکھایا تھا تو لعنت بالوصف گنہگار مسلمان پر جائز ہے۔ جیسے کہا جائے کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ انسان ہو یا جانور کسی کے بھی چہرے پر داغ لگانا حرام ہے چہرے کے علاوہ جانوروں کو داغنا علامت و پہچان کیلئے جائز ہے۔ انسان کے داغ لگانا علاج کیلئے جائز ہے۔ بعض بیماروں کا علاج داغ دینا ہی ہوتا ہے علاج کے علاوہ مسلمانوں کے جسم کو داغنا ممنوع ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بعض زخموں میں داغ لگائے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے حکم پاک سے۔

(۳۹۳۳) سیدنا حضرت عبد اللہ ابن حضرت ابو طلحہ سیدنا حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے چھوٹے بھائی تھے۔ والد دونوں کے الگ الگ تھے۔ والدہ ایک تھیں۔ حضرات صحابہ اپنے نومولود بچوں کو خدمت نبوی میں لاتے اور پیارے نبی ﷺ کھجور چبا کر اپنی

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ

ہر چیز پر تو جب تم قتل کیا کرو تو اچھا برتاؤ کیا کرو قتل کرنے میں اور جب تم ذبح کیا کرو تو اچھا برتاؤ کیا کرو ذبح کرنے میں اور چاہیئے کہ تیز کر لیا کرے

اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهٗ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہر ایک تم میں سے اپنی چھری کو اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو۔

(۳۹۲۸) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے پیارے رسول

اَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

باندھے رکھنے سے جانور کو یا جانور کے علاوہ کو قتل کیلئے

(۳۹۲۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے لعنت فرمائی اس پر جو بنائے کسی ایسی چیز کو نشانہ کہ جس میں روح ہے۔

(۳۹۳۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غرضا۔(رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا مت بناؤ کسی ایسی چیز کو نشانہ جس میں جان ہو۔

(۳۹۳۱) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے سے اور چہرے پر داغ لگانے سے۔

(۳۹۳۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ قَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ کہ گزرا پیارے نبی کے پاس سے ایک گدھا کہ داغ لگایا گیا ہے اسکے چہرے پر تو فرمایا پیارے نبی نے

لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهٗ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لعنت فرمائے اللہ تعالیٰ اسکو جس نے داغ لگایا ہے اسکو۔

तआला ने लाज़िम फरमाया है अच्छा वर्ताव करना हर चीज पर तो जब तुम क़त्ल किया करो तो अच्छा वर्ताव किया करो क़त्ल करने में और जब तुम ज़िबह किया करो तो अच्छा वर्ताव किया करो ज़िबह करने में और चाहिये कि तेज़ कर लिया करे हर एक तुममें से अपनी छुरी को और राहत दे अपने ज़बीह को।

3928 हदीस शरीफ़:– हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि मना फ़रमाते थे प्यारे रसूल बांधे रखने से जानवर को या जानवर के अलावा को क़त्ल के लिये।

3929 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लानत फ़रमाई उस पर जो बनाये किसी ऐसी चीज को निशाना जिसमें रुह है।

3930 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मत बनाओ किसी ऐसी चीज़ को निशाना जिसमें जान हो।

3931 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चेहरे पर मारने से और चेहरे पर दाग लगाने से।

3932 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि गुज़रा प्यारे नबी के पास से एक गधा कि दाग लगाया गया है उसके चेहरे पर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने लानत फ़रमाये अल्लाह तआला उसको जिसने दाग लगाया है इसको।

(۳۹۳۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ صبح کے وقت لے گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت عبداللہ

بْنِ اَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ابن ابو طلحہ کو کہ کھجور چبا کر انکے تالو کو لگا دیں تو پایا میں نے انکو کہ انکے ہاتھ میں داغنے کا آلہ تھا کہ داغ رہے تھے صدقے کے اونٹ کو۔

(۳۹۳۴) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں اور پیارے نبی بکریوں کو باندھنے کی جگہ جلوہ افروز ہیں

فَرَأَيْتُهٗ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهٗ قَالَ فِي اٰذَانِهَا۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو میں نے دیکھا پیارے نبی کو کہ داغ رہے ہیں بکریوں کو میں خیال کرتا ہوں اسکو کہ انہوں نے فرمایا بکریوں کے کانوں میں۔

(۳۹۳۵) حدیث شریف: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ

ترجمہ: حضرت عدی ابن حاتم سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کیا رائے عالی ہے کہ کوئی ہم میں کا پائے شکار کو اور نہیں ہو

مَعَهٗ سِكِّيْنٌ يَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اسکے ساتھ چھری تو کیا ذبح کرے وہ پتھر سے یا لاٹھی کی پھاڑ سے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ بہا دو خون کو جس سے چاہو اور ذکر کرو نام اللہ تعالیٰ کا۔

(۳۹۳۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيهِ اِنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ

ترجمہ: حضرت ابوعشراء سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نہیں ہوتا

الذَّكٰوةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ذبح کرنا بنا حلق و سینے کے تو فرمایا پیارے رسول نے اگر مارو تم نیزہ جانور کی ران میں تو کافی ہے تم کو۔

(۳۹۳۷) حدیث شریف: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَازٍ

ترجمہ: حضرت عدی ابن حاتم سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس کو سکھایا تم نے کتے میں سے یا باز میں سے

3933 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी फरमाया कि सुबह के वक़्त ले गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अबू तलहा को कि खजूर चबाकर उसके तालू को लगा दें तो पाया मैंने उनको कि उनके हाथ में दागने का आला था कि दाग रहे थे सदके के ऊँट को।

3934 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और प्यारे नबी बकरियों को बांधने की जगह जलवा अफरोज़ हैं तो मैंने देखा प्यारे नबी को कि दाग रहे हैं बकरियों को मैं ख्याल करता हूँ इसको कि उन्होंने फ़रमाया बकरियों के कानों में।

3935 हदीस शरीफ़:– हजरते अदी इब्ने हातम से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैह वसल्लम आपकी क्या राय आली है कि कोई हममें का पाये शिकार को और नहीं हो उसके साथ छुरी तो क्या ज़िबह करे वो पत्थर से या लाठी की फाड़ से? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बहा दो खून को जिससे चाहो और जिक्र करो नाम अल्लाह तआला का।

3936 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू अशरा से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम क्या नहीं होता ज़िबह करना बिना हल्क व सीने के? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर मारो तुम नेज़ा जानवर की रान में तो काफ़ी है तुमको।

ثُمَّ اَرْسَلْتَهٗ وَذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ

پھر چھوڑا تم نے اسکو اور ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا نام پاک تو کھالو اسمیں سے جسکو روک رکھا ہے شکاری جانور نے تمہارے لئے میں نے عرض کیا اور اگرچہ وہ شکاری جانور قتل کردے شکار کو

قَالَ اِذَا قَتَلَهٗ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدُ)

تو فرمایا پیارے نبی نے جب قتل کرے شکاری جانور شکار کو اور نہ کھائے اسمیں سے کچھ بھی تو بس روکا ہے اس شکاری جانور نے اس شکار کو تمہارے لئے۔

(۳۹۳۸) حدیث شریف: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ

ترجمہ: حضرت عدی ابن حاتم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں تیر ماروں شکار کو پھر پاتا ہوں میں اس شکار جانور میں

مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَفِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدُ)

دوسرے دن اپنا تیر فرمایا پیارے نبی نے جب تم جانو بیشک تمہارے تیر نے قتل کیا ہے اس شکار جانور کو اور نہ دیکھو تم کوئی اثر درندے کا تو کھالو۔

(۳۹۳۹) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا منع فرمایا گیا ہم کو مجوس کے کتے کے شکار سے۔

(۳۹۴۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک ہم سفر والے ہیں

نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا

تو ہم گزرتے ہیں یہود و نصاریٰ اور مجوس پر تو نہیں پاتے ہم انکے برتنوں کے سوا فرمایا پیارے رسول نے اگر نہ پاؤ تم ان برتنوں کے علاوہ

فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تو خوب اچھی طرح دھولو ان برتنوں کو پھر کھالو ان میں اور پی لو۔

(۳۹۴۱) حدیث شریف: عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ

ترجمہ: حضرت قبیصہ ابن ہلب سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا

3937 हदीस शरीफ़– हज़रते अदी इब्ने हातम से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसको सिखाया तुमने कुत्ते में से या बाज़ में से फिर छोड़ा तुमने उसको और ज़िक्र किया अल्लाह तआला का नामे पाक तो खा लो उसमें से जिसको रोक रखा है शिकारी जानवर ने तुम्हारे लिये, मैंने अर्ज़ किया और अगरचे वो शिकारी जानवर क़त्ल कर दे शिकार को? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जब क़त्ल करे शिकारी जानवर शिकार को और न खाये उसमें से कुछ भी तो बस रोका है उस शिकारी जानवर ने उस शिकार को तुम्हारे लिये।

3938 हदीस शरीफ़– हज़रते अदी इब्ने हातम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह क्या मैं तीर मारूँ शिकार को फिर पाता हूँ मैं उस शिकार जानवर में दूसरे दिन अपना तीर फ़रमाया प्यारे नबी ने जब तुम जानो बेशक तुम्हारे तीर ने क़त्ल किया है उस शिकार जानवर को और न देखो तुम कोई असर दरिन्दे का तो खा लो।

3939 हदीस शरीफ़– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मना फ़रमाया गया हमको मजूस के कुत्ते के शिकार से।

3940 हदीस शरीफ़– हजरते अबू सालबा खशनी से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज किया या रसूलल्लाह हम सफ़र वाले हैं तो हम गुज़रते हैं यहूद व नसारा और मजूस पर तो नहीं पाते हम उनके बर्तनों के सिवा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर न पाओ तुम उन बर्तनों के अलावा तो खूब अच्छी तरह धो लो उन बर्तनों को फिर खा लो उनमें और पी लो।

زبان شریف سے نومولود بچے کے تالو میں لگاتے تاکہ بچے کے منہ میں سب سے پہلے پیارے نبی ﷺ کا لعاب پاک پہونچے اور بچہ تمام زندگی اسکی برکتوں سے محفوظ ہو اس عمل کو تحنیک کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ بنفس نفیس اس آلہ سے زکوٰۃ کے دنبوں کو داغ رہے تھے۔ طریقہ یہ تھا کہ لوہے کے گرم ٹکڑے سے جانور کی ران یا ٹانگ پر داغ لگا دیا جاتا ہے۔ یہ داغ پھر کبھی مٹتا نہیں۔ چونکہ رنگ وغیرہ کے نشانات مٹ جاتے ہیں۔

(۳۹۳۴) کان میں داغ لگانا جائز ہے اور کان چہرے میں داخل نہیں ہیں۔ اگر کان چہرے میں داخل ہوتے تو پھر کان نہ داغے جاتے کیونکہ چہرے کو داغنے سے خود پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(۳۹۳۵) اس حدیث شریف میں پتھر سے مراد وہ پتھر کا ٹکڑا ہے جو دھاردار ہو اسی طرح لاٹھی کی پھاڑ سے اسکی دھاردار کھپچی مراد ہے۔ جس سے ذبح کیا جاسکتا ہو۔

(۳۹۳۶) مقصد سوال یہ ہے کہ کیا ذبح کی صرف یہی صورت ہے کہ گلے اور سینے کے درمیان ہو اگر یہی ذبح ہے تو جو جانور قبضے میں نہ ہو اور مر رہا ہو اسے کیسے ذبح کیا جائے جیسے کنویں میں گری ہوئی بکری اور مرغی۔ پیارے نبی ﷺ نے جو حکم صادر فرمایا وہ اضطراری ذبح کا حکم ہے کہ جب جانور قبضے میں نہ ہو اور اسکا ذبح کرنا ضروری ہو تو جہاں کہیں بھی نیزہ و بھالا مار دیا جائے اور خون بہہ جائے تو ذبح ہو جائیگا جیسے بھاگی ہوئی گائے۔ کنویں میں گری ہوئی بکری اور تیر سے مارا ہوا شکار جیسے ہرن دنیل گائے وغیرہ۔ سیدنا حضرت امام ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حدیث پاک میں مذکور حکم گرے ہوئے جانور کے بارے میں ہے کہ جب کوئی جانور کنویں میں گر جائے اور اسکے نکالنے کی صورت نہ ہو اور اسکے مر جانے کا اندیشہ ہو تب اسے تیر یا نیزہ مار کر ذبح کر لیا جائے کہیں لگ جائے اور خون بہہ جائے تو حلال ہے۔ اور سیدنا امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مذکورہ حکم ضرورت کی حالت میں ہے۔

(۳۹۳۷) اس حدیث شریف میں کتے اور باز کا ذکر بطور مثال ہے ورنہ ہر شکاری جانور کا یہی حکم ہے جیسے سکھایا ہوا چیتا یا شکرہ۔ البتہ بلی اس حکم سے خارج ہے کہ وہ بایں معنی شکاری نہیں ہے کہ جنگل میں روز کر حملہ کر کے جانور شکار کرے وہ تو صرف گھر کے چوہوں، مرغیوں، کبوتروں کا شکار کرتی ہے۔ شکاری جانور کے قتل کردہ شکار کا کھانا درست ہے بشرطیکہ اس نے خود نہ کھایا ہو اس شکار میں سے۔ اگر کھا لیا تو بقیہ گوشت حرام ہو گیا اور شکار کر کے جانور کو مار ڈالا خون بہہ گیا اور شکاری جانور نے خود کچھ نہ کھایا تو یہ نہ کھانا اس بات کی علامت ہے کہ اس نے وہ گوشت تمہارے لئے بچا کر رکھا ہے اور وہ تعلیم یافتہ جانور یعنی سدھا ہوا شکاری جانور ہے۔

(۳۹۳۸) اس حدیث شریف میں درندے کا ذکر بطور مثال ہے ورنہ اگر کسی اور وجہ سے بھی اس شکار جانور کے مرنے کا احتمال ہو تو پھر اس شکار جانور کو ہرگز نہ کھایا جائے مثلاً پانی میں ڈوبا ہوا ہے کہ نہیں معلوم کہ وہ مر کر پانی میں گرا ہے یا گر کر پانی میں مرا ہے ایسے مشکوک شکار کو ہرگز نہ کھایا جائے۔

(۳۹۳۹) کیونکہ مجوس کا ذبیحہ حرام تو اسکا مارا ہوا شکار بھی حرام ہے۔ اور اگر مسلمان کا کتا مجوس نے شکار پر چھوڑا تو اسکا مارا شکار بھی حرام ہے۔ اور اگر مسلمان و مجوسی دونوں نے اپنے اپنے شکاری کتے چھوڑے دونوں نے مل کر شکار کیا تب بھی جانور حرام ہے۔ مسلمان اس شکار شدہ جانور کا گوشت ہرگز ہرگز نہ کھائے۔ غرضیکہ کتا چھوڑنے والے کا اعتبار کتے کا اعتبار نہیں ہے عیسائی یا یہودی کا شکاری کتا شکار کرے تو حلال ہے اگرچہ اسے عیسائی یا یہودی نے چھوڑا ہو۔ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے تو اسکا شکار بھی حلال ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ شکاری جانور بھی بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا گیا ہو۔ مسیح یا عزیر کے نام پر نہ چھوڑا ہو کہ غیر خدا کے نام پر ذبیحہ تو مسلمان کا بھی حرام ہے۔

(۳۹۴۰) یہ سفری مجبوری کا حکم احتیاطی ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے برتنوں میں سور و شراب استعمال کرتے ہیں پھر باقاعدہ انہیں دھوتے بھی نہیں اسلئے یہ احتیاطی حکم عطا فرمایا گیا۔ ورنہ مسئلہ یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ بلکہ مشرکین کے برتنوں میں پکائے ہوئے کھانے پاک ہیں جب تک انکے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو۔ شریعت کا حکم ظاہر پر ہوتا ہے۔ آجکل فارن کی دوائیں، گھی بسکٹ، چاکلیٹ وغیرہ فارن سے آتے ہیں۔ مسلمان عموماً استعمال بھی کرتے ہیں ایسے فارن کا آیا ہوا دودھ فارن سے آیا ہوا ڈبوں کا گوشت یہ سب

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارىٰ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَّ مِنَ الطَّعَامِ

پیارے نبی ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے بارےمیں اور ایک روایت میں ہے کہ دریافت کیا پیارے نبی سے ایک شخص نے تو فرمایا پیارے نبی نے کھانوں میں سے

طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَايَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ جَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ایک کھانا ہے کہ پرہیز کرتا ہوں اس سے فرمایا پیارے نبی نے نہ چبھنا چاہیے تیرے سینے میں کچھ بھی کہ مشابہ ہوگئے تم اس بارےمیں عیسائیت کے بارےمیں۔

(۳۹۴۲) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ کھانا ہے کہ باندھ رکھا جائے تیر کے نشانے کیلئے۔

(۳۹۴۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا خیبر کے دن ہر کیل والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے

وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالىٰ

اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے اور مجثمہ سے اور خلیہ سے اور اس سے کہ صحبت کی جائے حاملہ عورت سے

حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ

یہاں تک کہ جن دیں انکو جو انکے پیٹوں میں ہیں فرمایا حضرت محمد ابن یحیٰی نے کہ پوچھا گیا حضرت ابو عاصم سے مجثمہ کے بارےمیں تو فرمایا حضرت ابو عاصم نے

اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ وَالسَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ

یہ کہ باندھا جائے پرندہ یا کوئی چیز پھر تیر مارا جائے اور پوچھا گیا خلیہ کے بارےمیں تو فرمایا بھیڑیا اور درندہ کہ پکڑے جانور کو آدمی اسکو چھڑا لے

فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پھر مر جائے وہ اس چھڑانے والے کے ہاتھ میں اس سے پہلے کہ وہ اسکو ذبح کرے۔

(۳۹۴۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا شیطان کے نشتر مارے ہوئے سے حضرت ابن عیسیٰ نے زیادہ فرمایا

3941 हदीस शरीफ़– हज़रते कबीसा इब्ने हुल्ब से मरवी वो रिवायत फरमाते है अपने वालिदे माजिद से उन्होंने फ़रमाया कि मैंने दरयाफ्त किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से ईसाइयों के खाने के बारे मे और एक रिवायत में है कि दरयाफ्त किया प्यारे नबी से एक शख्स ने तो फ़रमाया प्यारे नबी ने खानों में से एक खाना है कि परहेज करता हूँ उससे फ़रमाया प्यारे नबी ने न चुभना चाहिये तेरे सीने में कुछ भी कि मुशाबे हो गये तुम उस बारे में ईसाइयत के बारे में।

3942 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुजस्समा के खाने से और मुजस्समा वो खाना है कि बांध रखा जाये तीर के निशान के लिये।

3943 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया खैबर के दिन हर कील वाले दरिन्दे से और हर पंजे वाले परिन्दे से और घरेलू गधों के गोश्त से और मुजस्समा से और खलिया से और उससे कि सोहबत की जाये हामेला औरत से यहाँ तक कि जन दें उनको जो उनके पेटों में है, फ़रमाया हजरते मौहम्मद इब्ने याहया ने कि पूछा गया हज़रते अबू आसिम से मुजस्समा के बारे में तो फरमाया हज़रते अबू आसिम ने यह कि बांधा जाय परिन्दा या कोई चीज फिर तीर मारा जाये और पूछा गया खलिया के बारे में तो फ़रमाया भेड़िया और दरिन्दा कि पकडे जानवर को आदमी उसको छुड़ा ले फिर मर जाये वो उस छुड़ाने वाले के हाथ में उससे पहले कि वो उसको जिबह करे।

3944 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया शैतान केनश्तर मारे हुये से, हजरते इब्ने ईसा ने ज्यादा फरमाया कि शरीता शैतान वो ऐसा जबीहा है कि काट

شرعاً پاک و حلال ہیں کیونکہ انکے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے تقویٰ یہ ہے کہ انکے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔ اسی طرح فارن سے آئے ہوئے کپڑے پاک ہیں انکا دھونا ضروری نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام کفار کے تحفے ہدیے میں بھیجے ہوئے کپڑے بنا دھوئے استعمال فرماتے۔ ان کپڑوں سے نمازیں ادا فرماتے۔ اس حدیث شریف میں تقویٰ کی تعلیم ہے۔ اسلام کے احکام میں بڑی وسعت اور دور اندیشی ہے اور اسلام اپنے ماننے والوں کو تنگی و پریشانی میں مبتلا نہیں کرتا۔ دین میں آسانی ہے تنگی و جبر اور اکراہ نہیں ہے۔

(۳۹۴۱) مقصد سوال یہ تھا کہ یہود و نصاریٰ کے ہاتھ کے پکائے کھانے مسلمانوں کو کھانا حلال ہیں یا نہیں۔ انکے ہاتھ کی پکی روٹی، چاول، دال، مرغی، بکری وغیرہ کا گوشت کہ ہم کو انکے پکائے ہوئے کھانوں میں شبہ رہتا ہے کہ یہ کھانے اور پانی اور برتن پاک بھی ہیں کہ نہیں ہم انہیں کھائیں یا نہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کو پیاری تعلیم سے نوازا کہ بلا وجہ شک نہ کرو۔ کھاؤ پیو۔ بنا ثبوت شرعی بلا دلیل شرعی کسی چیز کو ناپاک نہ سمجھو۔ اسلام میں آسانیاں ہیں سختیاں نہیں ہیں۔ اس حدیث شریف میں وہم کا ذکر ہے یعنی بلا دلیل انکے پکائے ہوئے کھانوں کو ناپاک یا حرام سمجھنا کہ شاید پکانے والے کے ہاتھ یا برتن گندے ہوں یہ محض وہم ہے اور اسلام کا قانون ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔ مسلمانو! تم ایسے اوہام و شبہات کر کے متقی نہ بنوگے بلکہ عیسائیت کے مشابہ ہو جاؤ گے جسکا لازمی نتیجہ رہبانیت ہے کہ تم سماج سے کٹ کر گوشہ تنہائی کی زینت بن جاؤ گے اور رہبانیت کیلئے اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ جھوٹا وہم و شبہ اسلام میں معتبر نہیں۔ ایسے شکوک و شبہات اور اوہام میں مبتلا ہو کر زندگی اجیرن ہو جائیگی۔ زندگی گزارنا دشوار ہو جائیگا۔

(۳۹۴۲) جو جانور اپنے قبضے میں ہو اسے باندھ کر تیر کا نشانہ نہ بنایا جائے اور شرعی ذبح کے طریقے کے بجائے غیر شرعی طریقے سے مارا جائے تو وہ حرام ہے۔ قبضہ میں رہنے والا جانور شرعی انداز سے ذبح ہونا چاہیے۔ تیر کا ذبح تو مجبوری کے حالت میں ہے کہ جب جانور اپنے قبضے میں نہ ہو۔

(۳۹۴۳) جو کیل والے جانور ہیں جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، کتا، بلی وغیرہ اور جنکے منہ میں کیلیں ہوتی ہیں مگر وہ شکار نہیں کرتے تو حلال ہیں کیل والے جانور میں شکار کی قید اسلئے لگائی ہے۔ پنجے والے جانور شکاری پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ۔ کوا شکاری بھی ہے اور پنجے والا بھی ہے۔ کوا حرام ہے۔ ایک نادان نے تو کوا کھانا ثواب لکھا ہے۔ اس کی اوپر کی اور اندر کی دونوں ہی بند ہیں عقل پر پردے پڑ گئے ہیں۔ یہ حدیث پاک نظر نہیں آئی۔ طوطے میں اختلاف ہے بعض حضرات فقہاء کرام نے اسکو حلال فرمایا ہے کیونکہ وہ پنجے والا تو ہے مگر شکاری نہیں ہے۔ نیل گائے حلال ہے۔ گدھا پہلے حلال تھا خیبر کے دن حرام فرمایا گیا۔ خلیہ، اگر مرغی بلی، بکری کو بھیڑیا چیتا وغیرہ درندہ پکڑ لے اور لوگ اسکے منہ سے چھڑا لیں لیکن ذبح نہ کر سکیں اور وہ زخم کی وجہ سے مر جائے وہ خلیہ ہے اسکا کھانا حرام ہے جبکہ وہ بنا ذبح کیے مر جائے۔ اگر ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے پھر اس پر خلیہ کی تعریف صادق نہیں آتی۔ مجثمہ، مرغی بکری وغیرہ اپنے قبضے کا جانور باندھ کر اسے تیر سے مارا جائے اس طرح کے وہ مر جائے تو یہ جانور بھی حرام ہے البتہ اس زخمی جانور کو ذبح کر لیا جائے تو گوشت تو حلال ہے مگر یہ حرکت حرام ہے۔ جہاد میں جو عورتیں قید ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آئیں انہیں باندیاں بنا لیا جائے اگر وہ حاملہ ہوں تو ان سے صحبت حرام ہے اور اگر حاملہ نہ ہوں تو ایک حیض تک انتظار کیا جائے حیض آچکنے کے بعد ان سے صحبت درست ہے۔

(۳۹۴۴) یہ شیطانی طریقہ کفار میں رائج تھا کہ جانور کو اس طرح کاٹتے کہ اسکی گلے کی کھال تو کٹ جاتی اور رگیں نہ کاٹتے اور جانور تڑپتا اس شیطانی حرکت سے جانور کو سخت تکلیف ہوتی اور جان دیر سے نکلتی اور مشکل سے نکلتی۔ ایسے جانور کا کھانا بھی حرام ہے۔

(۳۹۴۵) بکری یا گائے ذبح کی گئیں اور اسکے پیٹ میں زندہ بچہ نکلا اور اسے بھی اسکی ماں کی طرح ذبح کر لیا گیا تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔

(۳۹۴۶) پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے والے زندہ بچے کو ماں کی طرح ذبح کر کے کھا لیا جائے

هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تَفْرِىُ الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

کہ شریطۂ شیطان وہ ایسا ذبیحہ ہے کہ کاٹ دی جائے اسکی کھال اور نہ کاٹی جائیں رگیں پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔

(۳۹۴۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اسکی ماں کی ذبح کی طرح ہے۔

(۳۹۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نحر کرتے ہیں اونٹنی کو

وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِىْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ

اور ہم ذبح کرتے ہیں ہم گائے اور بکری کو تو پاتے ہیں ہم انکے پیٹ میں بچہ تو ہم پھینک دیں اسکو یا کھالیں ہم اسکو؟ فرمایا پیارے رسول نے

كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

کھالو تم اسکو اگر چاہو تم اسلئے کہ اسکا ذبح کرنا ماں کے ذبح کی طرح ہے۔

(۳۹۴۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ناحق قتل کرے چڑیا کو یا جو اس سے اوپر ہے

سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ

تو باز پرس فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس قاتل سے چڑیا کے ناحق قتل کے بارے میں، عرض کیا گیا یارسول اللہ اور کیا حق ہے چڑیا کا؟ فرمایا پیارے رسول نے

اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَاْسَهَا فَيَرْمِىْ بِهَا۔(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ)

یہ کہ ذبح کرے چڑیا کو پھر کھائے چڑیا کو اور نہ کاٹے اسکے سر کو کہ پھینک دے اسکو۔

(۳۹۴۸) حدیث شریف: قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْمَدِيْنَةَ وَيَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی ﷺ مدینے شریف میں اور کاٹ لیا کرتے لوگ اونٹ کے کوہان کو اور کاٹ لیتے

दी जाये उसकी खाल और न काटी जायें रगें फिर छोड़ दिया जाये यहाँ तक कि वो मर जाये।

3945 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया पेट के बच्चे का ज़िबह करना उसकी माँ के ज़िबह की तरह है।

3946 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुदरी से मरवी उन्होंने फरमाया कि हमने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हम नहर करते है ऊँटनी को और हम ज़िबह करते हैं गाये और बकरी को तो पाते है हम उसके पेट में बच्चा तो हम फेंक दें या उसको खा लें? फ़रमाया प्यारे रसूल ने खा लो तुम उसको अगर चाहो तुम इसलिये कि उसका ज़िबह करना माँ के ज़िबह की तरह है।

3947 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो नाहक़ क़त्ल करे चिड़िया को या जो उससे ऊपर है तो बाज़ पुर्स फरमायेगा अल्लाह तआला उस कातिल से जिड़िया के नाहक़ क़त्ल के बारे में, अर्ज किया गया या रसूलल्लाह और क्या हक़ है चिड़िया का? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ज़िबह करे चिड़िया को फिर खाये चिड़िया को और न काटे उसके सर को कि फेंक दे उसको।

3948 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीने शरीफ़ में और काट लिया करते लोग ऊँट के कोहान को और काट लेते बकरी के चूतड़ को तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जो

درست ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ نیز اونٹ کا نحر کرنا سنت ہے یعنی اسکے سینے میں نیزہ مارا جائے اگرچہ ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ گائے بکری وغیرہ میں ذبح سنت ہے اور ذبح کہتے ہیں حلق کی رگوں کے کاٹنے کو۔

(۳۹۴۷) حلال جانور کو شکار کرنا حق ہے اسے شکار کرکے کھانا درست ہے اگر کھانا مقصود نہ ہو محض تفریح اور وقت گزاری کیلئے شکار کرے تو آخرت میں پکڑ ہے۔ حرام جانوروں کے شکار کا مقصود اسکے کھال و بال سے فائدہ اٹھانا ہے یا پھر اسکے شر و تکلیف سے مخلوق کو بچانا مقصود ہے تو ان حرام جانوروں کا شکار کرنا تو جائز ہے مگر گوشت انکا کھانا حرام ہی ہے۔ جنگلی حرام جانوروں کے اجزاء بدن بہت کاموں میں آتے ہیں جیسے ہاتھی کی ہڈی اور اسکے دانت۔ ایسے ہی شیر و چیتے کی کھال و چربی کہ وہ بھی بہت سے کاموں میں آتی ہے۔ اس حدیث شریف میں حلال جانوروں کا ذکر ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ حرام جانوروں کا شکار کرنا بھی حرام ہو کہ وہ کھائے نہیں جاتے۔ حلال جانوروں کا شکار صرف کھانے کیلئے کیا جائے اور وہ ضرور کھا لیا جائے پھینکا نہ جائے یہ حکم شکار کیلئے ہے۔ قربانی میں مقصود گوشت نہیں ہوتا صرف خون بہا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا مقصود ہوتا ہے لہٰذا مکہ مکرمہ میں جو لاکھوں قربانیاں ہوتی ہیں اور وہ زمین میں گاڑ دی جاتی تھیں تو یہ بالکل جائز تھا کہ وہاں خون بہا کر مقصود حاصل ہو گیا تھا۔ اور وہ خون بہانا تھا۔ آجکل اس قربانی کے گوشت کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ شکار کیا ہوا جانور اگر زندہ مل جائے تو اسکو ذبح کرنا ہی ہوگا بنا ذبح کئے حلال نہ ہوگا۔

(۳۹۴۸) زمانہ جاہلیت میں جہلاء ایسا کرتے تھے کہ زندہ اونٹ اور زندہ بکری کے بدن سے بقدر ضرورت گوشت کاٹ لیا کرتے اور کھا لیا کرتے اور جانور چیختا چلاتا اور تڑپتا رہتا۔ یہ جہلاء جھیہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اور جانور تڑپتا سسکتا رہتا۔ جب جہلا اپنی بچیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے تو پھر انہیں جانوروں کی تکلیف کا کیا احساس و خیال ہوتا۔ زندہ جانور کے جسم کا جو حصہ کاٹ لیا جائے یا کٹ جائے تو وہ مردار ہے اور اسکا کھانا حرام ہے اگر شکار کو نیزہ یا تیر مارا جس سے اسکا ہاتھ یا پاؤں کٹ گیا اور الگ ہو گیا پھر جانور تو حلال بھی کر لیا تو جانور تو حلال ہو گیا مگر اسکے جسم سے الگ ہونے والا ہاتھ یا پاؤں مردار و حرام ہی ہے۔ بعض لوگ دنبہ کی چکلی سے چربی نکال لیتے ہیں وہ چربی کھانا بھی حرام ہے۔ یہ حدیث شریف زندہ جانوروں کے اعضا کھانے سے متعلق ہے زندہ بھیڑ کی اون زندہ ہاتھی کے کاٹے ہوئے دانت کا استعمال حلال ہے۔ اور زندہ جانور کے پیٹ سے نکالا ہوا بچہ جو پیٹ چاک کرکے نکالا جائے اور ہو وہ بچہ مردہ تو اسکا کھانا بھی حرام ہے۔

(۳۹۴۹) اُحد۔ یہ مدینہ شریف کا پہاڑ ہے۔ زیارت گاہ ہے۔ میخ جو اسکے گھونپی تو اس سے اس اونٹنی کے گلے میں سوراخ ہو گیا اور خون بہہ گیا اور حلقوم کٹ گیا۔

(۳۹۵۰) مچھلی کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے بنا ذبح کئے حلال ہے کیونکہ اسمیں بہتا خون نہیں ہے۔ مچھلی کے علاوہ کوئی دوسرا دریائی جانور حلال نہیں ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ اس کی رعایت سے حدیث شریف کا ترجمہ کیا گیا ہے

(۳۹۵۱) اس باب میں یہ بات بیان کی جائے گی کہ کونسا کتا پالنا جائز ہے اور کونسا کتا پالنا ناجائز ہے اور کس کتے کا قتل جائز ہے اور کس کتے کا قتل جائز نہیں ہے۔ شکار کے بیان میں بار بار کتے کا ذکر آیا ہے کہ شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ کتے کے منہ میں مر ہی کیوں نہ جائے۔ جانوروں کی حفاظت یا شکار کیلئے کتا پالنا بالکل درست ہے جس سے کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ مذہب اہلسنت و جماعت یہ ہے کہ کسی گناہ کی وجہ سے نیکی برباد نہیں ہوتی۔ نیکیاں صرف کفر سے برباد ہوتی ہیں اور کتا پالنا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔ اس حدیث شریف میں عمل سے مراد نیک عمل کا ثواب ہے نہ کہ اصل عمل۔ یعنی نیکیوں کا جو ثواب کتا نہ پالنے والے کو ملتا ہے وہ ثواب کتا پالنے والے کو نہیں ملتا۔ اور اس ثواب کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے یا اسلئے کہ کبھی کتے سے لوگوں کو تکلیف پہونچتی ہے یا اسلئے کہ کتے والے کے گھر کے برتن اور کپڑے مشکوک ہوتے ہیں کہ کبھی کتا یہ چیزیں چاٹ لیتا ہے اور گھر والوں کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ جتنی یقینی پاکی و طہارت بنا کتے

اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَايُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَايُؤْكَل۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بکری کے چوتڑ کو تو فرمایا پیارے نبی نے جو کاٹا جائے گا حصہ جانور سے اور جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا حصہ مردار ہے، نہ کھایا جائے۔

(۳۹۴۹) حدیث شریف: اِنَّهٗ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتَدًا فَوَاجَأَ بِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ترجمہ: بیشک ایک شخص تھا کہ چراتا تھا عنقریب جننے والی اونٹنی کو اُحد پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں تو دیکھی اس چرانے والے نے اس اونٹنی پر موت کے آثار تو نہیں پائی اس نے ایسی چیز کہ نحر کر دے اسکو اس سے تو لی اسنے ایک میخ تو گھونپ دی اس اونٹنی کے سینے کے پاس یہاں تک کہ بہہ گیا اسکا خون پھر خبر دی اس نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو تو حکم فرمایا پیارے رسول نے اسکو اسکے کھانے کا۔

(۳۹۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ۔ (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی مچھلی دریا میں مگر اسکو حلال فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کیلئے۔

﴿بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ ترجمہ: کتے کے بیان کا باب﴾

(۳۹۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو پالے کتا سوائے جانوروں کے حفاظتی کتے کے یا شکاری کتے کے تو کم کیا جاتا ہے اسکے عمل سے ہر دن دو قیراط۔

(۳۹۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پالا کتا سوائے جانوروں کے حفاظتی کتے یا شکاری کتے کے

काटा जायेगा हिस्सा जानवर से और जानवर ज़िंदा रहे तो वो काटा हुआ हिस्सा मुर्दार है न खाया जाये।

3949 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स था कि चराता था अन्करीब जन्ने वाली ऊँटनी को ओहद पहाड की घाटियों मे से एक घाटी में तो देखी उस चराने वाले ने उस ऊँटनी पर मौत के आसार तो नहीं पायी उसने कोई ऐसी चीज़ कि नहर कर दे उसको उससे तो ली उसने एक मेख तो घोंप दी उस ऊँटनी के सीने के पास यहाँ तक कि वह गया उसका खून फिर खबर दी उसने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो हुक्म फरमाया प्यारे रसूल ने उसको उसके खाने का।

3950 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मछली दरिया मे मगर उसको हलाल फरमा दिया अल्लाह तआला ने हज़रते आदम अलैहिस्सलाम की औलाद के लिये।

(217) कुत्ते के बयान का बाब

3951 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पाये कुत्ता सिवाये जानवरों के हिफ़ाज़ती कुत्ते के या शिकारी कुत्ते के तो कम किया जाता है उसके अमल से हर दिन दो क़ीरात।

3952 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पाला कुत्ता सिवाये जानवरों के हिफ़ाज़ती कुत्ते के या शिकारी कुत्ते के या खेती बाड़ी के कुत्ते के तो कम होगा कुत्ता

والے گھر میں ہوتی ہے ایسی طہارت و پاکی کتے والے گھر میں نہیں ہوتی۔ نیکیوں سے گناہ تو مٹتے ہیں مگر گناہوں سے نیکیاں نہیں مٹتی۔ نیکیاں تو صرف کفر سے مٹتی ہیں۔ قیراط ایک خاص وزن کا نام ہے اس حدیث شریف میں قیراط فرمانا سمجھانے کیلئے ہے ورنہ اعمال کا ثواب دنیاوی باٹوں سے نہیں تولا جاتا۔

(۳۹۵۲) حدیث شریف ۳۹۵۱ میں دو قیراط کی کمی بیان فرمائی تھی اور اس حدیث شریف میں ایک قیراط کی کمی بیان فرمائی گئی ہے اسکے چند جوابات ہیں۔ (۱) مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت کتے پالنے پر دو قیراط کی کمی ہوگی اور کسی دوسری جگہ پالنے میں ایک قیراط کی کمی ہوگی (۲) شہر میں کتے پالنے سے دو قیراط کی کمی ہوگی اور گاؤں یا جنگل میں پالنے سے ایک قیراط کی کمی ہوگی کتے سے زیادہ تکلیف شہر میں اور شہر والوں کو ہوتی ہے (۳) پہلے دو قیراط کی کمی کا قانون تھا بعد میں ایک قیراط کی کمی رہ گئی (۴) گزشتہ حدیث شریف میں اقتناء آیا ہے اور اس حدیث شریف میں اتخاذ آیا ہے۔ اقتناء کہتے ہیں کتے کو محبت سے پالنا اپنے پاس بٹھانا کھلانا پلانا اور اتخاذ کہتے ہیں بنا محبت کے پالنا اسے اپنے سے دور رکھنا۔ لہٰذا اقتناء پر دو قیراط کم ہوں گے اور اتخاذ پر ایک قیراط کم ہوگا۔ اس حدیث شریف میں گزشتہ حدیث شریف کے مقابلے میں کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے کتے پالنے کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی کھیت کی حفاظت کیلئے بھی کتا پالنا جائز ہے اسی طرح باغ اور گھر کی حفاظت کیلئے بھی کتا پالنا جائز ہے۔

(۳۹۵۳) عرب کی عورتیں اکثر کتا ساتھ رکھتی تھی۔ عورت کا ذکر اس حدیث شریف میں اتفاقی ہے مطلب یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں جو بھی باہر کا کتا آتا تو ہم اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے اور اس کتے کی مالک سے اجازت بھی نہ لیتے۔ ناجائز چیزوں انکے مالک کی اجازت کے بنا بھی تباہ و برباد کیا جاسکتا ہے۔ جیسے سور، شراب، تاش کے پتے، کیرم بورڈ، لوڈو، یونہی حرام گانے بجانے کے آلات جیسے بینڈ باجے، نفیری، شہنائی وغیرہ ان چیزوں کے ضائع کرنے پر ضائع کرنے والے پر کوئی تاوان نہ ہوگا۔ وہ کالا کتا جسکی آنکھوں کے اوپر دو داغ ہوں یہ کتا زیادہ خطرناک بھی ہوتا ہے اور ڈراؤنا بھی۔ اس قسم کا سانپ تو بہت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ کتا دیوانہ ہو کر سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے کہ دیوانے کتے کا کاٹا ہوا اگر کسی کو کاٹ لے تو وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا دیوانہ ہو کر بڑی مصیبت سے بہت عرصے میں مرتا ہے اور خود بھی کتے کی طرح بھونکنے لگتا ہے۔ ایسا کتا نقصان و ضرر میں شیطان کی طرح ہے۔ اسلام نے پہلے تمام کتوں کے قتل کا حکم دیا پھر صرف کالے کتوں جن کی آنکھوں پر دو چتیاں ہوں کے قتل کا حکم رہا۔ تمام کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہوا۔ اب حکم یہ ہے کہ بے ضرر کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہے خواہ کالے ہوں یا بھورے یا کسی اور رنگ کے۔ ضرر والے خصوصاً دیوانے کتے کا قتل ضروری ہے بنا ضرورت کتا پالنا منع ہے۔

(۳۹۵۴) مرغ لڑانا، بٹیر لڑانا، تیتر لڑانا، مینڈھے لڑانا، کتے لڑانا، بیل لڑانا یہ تمام لڑانا حرام ہے۔ اسمیں بلا وجہ جانوروں کو ایذاء و تکلیف پہونچانا ہے۔ اور اپنا وقت ضائع کرنا ہے اگر اس لڑائی میں مال کی شرط بھی ہو تو حرام در حرام ہے کیونکہ یہ جوا بھی ہے۔ جب جانوروں کو لڑانا حرام ہے تو پھر انسانوں کو لڑانا تو بہت ہی سخت حرام ہے۔ اسلامی افواج کو کفار سے لڑانا۔ یہ جہاد ہے کار ثواب ہے عبادت ہے۔ یوں ہی اسلامی مشن کیلئے تیاری کرنا کرانا۔ جہاد کیلئے کشتی لڑنا لڑانا یہ جہاد کی تیاری ہے اور کار ثواب و عبادت ہے۔ مسلمانوں کی آپس میں جنگ کرنا کرانا حرام ہے۔ لڑائی جھگڑا اور چیز ہے کشتی و جہاد اور چیز ہے۔

(۳۹۵۵) اس باب میں حلال کا ذکر پہلے ہے اور حرام کا ذکر بعد میں ہے۔ اسلئے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنی اصلی حالت حلال ہونا ہے اور عارضی حالت ہے حرام ہونا کسی چیز کو حرام کہنے کیلئے اللہ و رسول کی ممانعت چاہیے۔ ایسا نہیں کہ جسے من چاہے حرام کہہ دیا جائے یہ نانی جی کا گھر نہیں ہے۔ آجکل جہلاء میں یہ عام رواج پڑ گیا ہے جس چیز کو انکا من چاہتا ہے بنا دلیل شرعی وہ اسکو حرام کہہ دیتے ہیں اور اپنا ٹھکانہ جہنم بناتے ہیں کہ اللہ و رسول کے حلال کو حرام کہنا مداخلت فی الدین ہے جو سخت جرم ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حلال چیزیں زیادہ ہیں حرام چیزیں کم ہیں۔

اَوْ زَرْعٍ اَنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

یا کھیتی باڑی کے کتے کے تو کم ہوگا کتا پالنے والے کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط۔

(۳۹۵۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ الْكِلَابِ حَتّٰى

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا یہاں تک

اِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا

کہ بیشک آئی ایک عورت گاؤں سے اپنے کتے کیساتھ تو ہم قتل کر دیتے اس کتے کو پھر منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے قتل کرنے سے

وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

اور فرمایا پیارے رسول نے کہ تم پر لازم ہے قتل کرنا کالے بھجنگ اور داغ والے کتے کو اسلئے کہ وہ شیطان ہے۔

(۳۹۵۴) حدیث شریف: نهىٰ رسول الله ﷺ عن التحريش بين البهائم۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کرانے سے جانوروں کے درمیان۔

﴿بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ ترجمہ: باب اسکا کہ حلال ہے اسکا کھانا اور اسکا کہ حرام ہے﴾

(۳۹۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیل والا درندہ کہ اس کا کھانا حرام ہے

(۳۹۵۶) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کھانے سے ہر کیل والے درندے سے اور پنجے سے پکڑنے والے پرندے سے۔

(۳۹۵۷) حدیث شریف: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِم)

ترجمہ: حرام فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کے گوشت کو۔

पालने वाले के सवाब में से हर दिन एक कीरात।
3953 हदीस शरीफः– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फरमाया कि हुक्म फरमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुत्तों के कत्ल करने का यहाँ तक कि बेशक आई एक औरत गांव से अपने कुत्ते के साथ तो हम कत्ल कर देते उस कुत्ते को फिर मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम,ने कुत्तों के कत्ल करने से और फरमाया प्यारे रसूल ने कि तुम पर लाज़िम है कत्ल करना काले भुजंग और दाग वाले कुत्ते को इसलिये कि वो शैतान है।
3954 हदीस शरीफः– मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लड़ाई कराने से जानवरों के दरमियान।

(218) बाब उसका कि हलाल है उसका खाना और उसका कि हराम है

3955 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर कील वाला दरिन्दा कि उसका खाना हराम है।
3956 हदीस शरीफः– मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खाने से हर कील वाले दरिन्दे से और पंजे से पकड़े वाले परिन्दे से।
3957 हदीस शरीफः– हराम फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने घरेलू गधे के गोश्त को।

ان وجوہ سے حلال چیزوں کا ذکر پہلے فرمایا اور حرام چیزوں کا ذکر بعد میں فرمایا گیا۔ قرآن کریم نے دس چیزیں حرام فرمائی ہیں۔ (۱) مردار (۲) بہنے والا خون (۳) سور کا گوشت (۴) غیر خدا کے نام پر ذبیحہ (۵) گلا گھونٹا جانور (۶) وہ جانور جو پتھر، ڈھیلے، گولی، چھرے یعنی بنا دھار دار چیز سے مارا گیا ہو (۷) جو گر کر مرا ہو پہاڑ سے یا کنویں میں (۸) وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو پھر وہ اسکے صدمے اور تکلیف سے مر گیا ہو (۹) جسے درندے نے تھوڑا سا کھا لیا ہو اور وہ اسکو زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو (۱۰) جو کسی تھان پر عبادتاً ذبح کیا گیا ہو اسکو بھینٹ بھی کہتے ہیں۔ اس بھینٹ سے ان کی نیت بتوں کی تعظیم وتقرب کی ہوتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ یہ دس چیزیں ہیں اور پیارے نبی ﷺ نے احادیث کریمہ میں یہ چیزیں حرام فرمائی ہیں (۱) ہر کیل والا شکاری چرندہ جانور جیسے کتا، بلی (۲) ہر پنجے والا شکاری جانور جیسے کوا، باز، شکرہ وغیرہ۔ سیدنا حضور امام اعظم نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مچھلی کے علاوہ تمام دریائی جانور حرام ہیں۔ فقیر قدیری کے نزدیک جھینگا بھی از قسم مچھلی ہے اور اسکا کھانا بھی جائز وحلال ہے۔

(۳۹۵۶) جو کیل والے جانور اپنے دانتوں سے شکار کریں۔ وہ حرام ہیں جیسے چیتا، بھیڑیا، کتا وغیرہ جن جانوروں کا گوشت حرام ہے ان جانوروں کا دودھ بھی حرام ہے۔ انسان کا گوشت کھانا حرام ہے مگر اسکا دودھ حرام نہیں۔ یوں ہی حرام جانور کے انڈے بھی حرام ہیں۔ جیسے چیل وکوے کے انڈے وحشی گدھا یعنی نیل گائے حلال ہے۔

(۳۹۵۷) گدھیا و گدھے سے مراد وہی گدھا ہے جسے عرف عام میں گدھا کہتے ہیں۔ وحشی گدھا جسکو عرف عام میں نیل گائے اور گورخر کہتے ہیں۔ یہ بالاتفاق حلال ہے۔ حدیث شریف میں جس گدھے کے گوشت سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہ پالتو گدھا ہے اور گدھے کا گوشت حرام ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ترجمہ۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ سواری کرو تم ان پر اور زینت کیلئے اور پیدا فرمائیگا وہ اس کو جو نہیں جانتے تم (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۳۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔ خچر اور گدھے کے ساتھ گھوڑا بھی حرام ہے۔ گھوڑے کی پیدائش کی دو حکمتیں بیان فرمائیں۔ سواری اور زینت کہ سواری کرنے میں عزت وشان کا اظہار ہوتا ہے عرب میں گدھے کی سواری معیوب نہیں وہاں کے گدھے بہت خوبصورت تیز رفتار ہوتے ہیں۔ بعض گدھوں کے سامنے بعض گھوڑوں کی بھی کچھ اہمیت نہیں رہتی۔ اور ابھی اللہ تعالیٰ ایسی ایسی عجیب وغریب چیزیں پیدا فرمائے گا کہ جسکی تمہیں خبر نہیں اسی میں وہ تمام چیزیں آ گئیں جو قیامت تک بنتی رہیں گی جیسے ریل، جہاز، کار، بجلی کا پنکھا، تمام مشینریاں تمام آلات نشر جیسے ریڈیو، ٹیلی فون، ٹی وی، وائرلیس، موبائل، انٹرنیٹ، کمپیوٹر، اور ابھی نہ جانے اسکے علاوہ قیامت تک اور کیا کیا اللہ تعالیٰ کو پیدا فرمانا منظور ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ نے بہت سے علوم غیبیہ ظاہر فرما دئے۔ جنکا تعلق سواریوں سے ہے اور انکے علاوہ سے ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۶۲۹)

معلوم ہوا کہ یہ تینوں جانور حرام ہیں اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد۔

پیمانہ۔ حلال وحرام جانور پہچاننے کا پیمانہ یہ ہے کہ دریائی جانور تمام حرام سوائے مچھلی کے۔ خشکی بے خون والے جانور تمام حرام سوائے ٹڈی کے۔ خشکی خون والے جانور دو قسم کے ہیں پرندے اور چرندے۔ پرندے جانور شکاری پنجے والے حرام ہیں باقی حلال۔ چرندے جانوروں میں کیڑے مکوڑے حرام ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہے، گوہ وغیرہ انکے علاوہ کیل والے شکاری جانور حرام ہیں باقی حلال ہیں۔ یہ مذہب حنفی ہے۔ حنفی مسلک زندہ باد۔

(۳۹۵۸) گدھا ابتدائے اسلام میں حلال تھا غزوۂ خیبر میں قیامت تک کیلئے حرام فرما دیا گیا اسی طرح خیبر میں عورتوں سے متعہ حرام ہوا اب متعہ بھی قیامت تک حرام ہے۔ گھوڑے کے گوشت کھانے کی ایک خاص موقع پر یہ اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے عام طور پر گھوڑے کا گوشت حرام ہی ہے اور دلیل وہی آیت کریمہ ہے جو ابھی پچھلی حدیث شریف میں بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۲۹ سے بیان کی گئی ہے۔ یہی آیت کریمہ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے۔ گھوڑے کا گوشت تو

(۳۹۵۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَہٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَۃِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشتوں سے

وَاَذِنَ فِی لُحُوْمِ الْخَیْلِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

اور اجازت مرحمت فرمائی گھوڑے کے گوشت میں۔

(۳۹۵۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اِنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ سے مروی انہوں نے دیکھی نیل گائے تو ہلاک فرما دیا حضرت ابو قتادہ نے اس نیل گائے کو تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

کیا تمہارے پاس اسکے گوشت میں سے کچھ ہے؟ تو حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اسکی ٹانگ ہے تو قبول فرمایا پیارے نبی نے اس ٹانگ کو پھر تناول فرمایا اسکو۔

(۳۹۶۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھگایا ہم نے ایک خرگوش مر ظہران میں تو پکڑ لیا میں نے اسکو تو لایا میں اس خرگوش کو حضرت ابو طلحہ کے پاس

فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

تو ذبح فرمایا انہوں نے اس خرگوش کو اور بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں اسکے چوتڑ کا گوشت اور دونوں رانوں کا گوشت تو قبول فرمایا پیارے نبی نے اسکو۔

(۳۹۶۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ تناول فرماتے تھے مرغ کا گوشت۔

(۳۹۶۲) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے جنگ میں پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

سات جنگوں میں تو ہم کھاتے تھے پیارے رسول کے ساتھ ٹڈی۔

3958 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया ख़ैबर के दिन घरेलू गधों के गोश्तों से और इजाज़त अता फ़रमाई घोडे के गोश्त में।

3959 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू कतादा से मरवी उन्होंने देखी नीलगाय तो हलाक फ़रमा दिया हज़रते कतादा ने उस नीलगाय को तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या तुम्हारे पास उस गोश्त में से कुछ है? तो हजरते अबू कतादा ने अर्ज़ किया कि हमारे साथ उसकी टांग है तो कुबूल फ़रमाया प्यारे नबी ने उस टांग को फिर तनावुल फ़रमाया उसको।

3960 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भगाया हमने एक खरगोश मर्दे ज़ोहरान में तो पकड लिया मैंने उसको तो लाया मैं उस खरगोश को हज़रते अबू तलहा के पास और ज़िबह फ़रमाया उन्होंने उस खरगोश को और भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में उसके चूतड़ का गोश्त और उसके दोनों रानों का गोश्त तो कुबूल फ़रमाया प्यारे नबी ने उसको।

3961 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तनावुल फ़रमाते थे मुर्ग़ का गोश्त।

3962 हदीस शरीफ़:– हजरते इब्ने अबी औफा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गये जंग में प्यारे

حرام ہے۔ مگر گھوڑے کی شرافت وکرامت کی بنا پر اسکا جھوٹا پاک ہے جیسے انسان کا گوشت کھانا تو حرام ہے مگر انسان کا جھوٹا پاک ہے۔ جنگ خیبر کے موقع پر ایک خاص ضرورت کے پیش نظر گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی یہ اجازت خصوصی وقت کیلئے تھی قیامت تک کیلئے نہ تھی کیونکہ بعد میں پیارے نبی ﷺ نے گھوڑے کے گوشت کھانے کو منع فرمادیا۔ گھوڑے کے گوشت کی حرمت یوں بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اگر گھوڑا گائے بھینس کی طرح حلال ہوتو اسکی قربانی بھی جائز ہوتی حالانکہ گھوڑے کی قربانی کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین سے گھوڑا کا گوشت کھانا کبھی ثابت نہیں۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ گھوڑا پہلے وحشی جانور تھا سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سب سے پہلے اس پر سواری فرمائی جب سے گھوڑا پالتو جانور ہوگیا۔ گھوڑے کے گوشت کے بارے میں مسلک امام اعظم ہی میں احتیاط ہے۔ اور احتیاط بہر حال احتیاط ہے۔ کسی بندے کو احتیاط کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(۳۹۵۹) نیل گائے کو نیل گھوڑا بھی کہتے ہیں اور یہ بالاتفاق حلال ہے۔ یہ جنگلات میں عام طور پر پایا جاتا ہے عام طور پر شکاری اسکا شکار بھی کرتے ہیں اسکے شکار سے بہت لوگوں کا بھلا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قولی سوال فرمایا تھا پیارے نبی ﷺ نے عملی جواب مرحمت فرمایا۔ عملی جواب قولی جواب سے قوی ہوتا ہے۔

(۳۹۶۰) خرگوش حلال ہے۔ اور اکثر اہل اسلام اسکو حلال ہی جانتے مانتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں بھی پیارے نبی ﷺ نے اپنے کردار سے خرگوش کے حلال ہونے پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے۔ اگر خرگوش حرام یا مکروہ ہوتا ہے تو پیارے نبی ﷺ نفرت کا اظہار فرماتے نہ کہ قبولیت وپسندیدگی کا۔

(۳۹۶۱) دجاج مرغ اور مرغی یعنی نر و مادہ دونوں کو کہتے ہیں۔ فقراء کو مرغیاں اور امراء کو بکریاں پالنا چاہئیں۔ مرغ حلال ہے مرغ کھانا تقویٰ کے خلاف نہیں اگر ہوتا تو متقی اعظم ﷺ اسے تناول نہ فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اگر اعلیٰ نعمتوں سے نوازے تو وہ بھی کھاؤ البتہ اپنے نفس کو مزیدار غذاؤں کا عادی نہ بناؤ اپنی طبیعت کو ہر طرح کا عادی بناؤ۔

(۳۹۶۲) ٹڈی حلال ہے۔ پیارے رسول ﷺ کے سامنے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کھائی ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے کبھی تناول نہ فرمائی۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق ہے میں اسے نہ تو کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔ خشکی کے بے خون تمام جانور حرام ہیں سوائے ٹڈی کے۔

(۳۹۶۳) جنگ خبط ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے پہلے ہوئی۔ اس جنگ میں سامان خورد ونوش نان کی برابر تھا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پتے کھا کھا کر یہ جنگ لڑی تھی اسلئے اس جنگ کو جنگ خبط اور اس لشکر اسلامی کو لشکر خبط کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ خلط بھی ہے اور خبط بھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مقدس جماعت پر یہ خصوصی کرم فرمایا کہ دریا نے ایک بڑی اور بہت بڑی مچھلی اپنے اندر سے کنارے پر نکال پھینکی اور وہ خشکی میں آکر مرگئی۔ ورنہ جو مچھلی دریا میں مر کر تر جائے وہ حرام ہے۔ حدیث شریف کا یہ فرمان کہ دریا کا مرا حلال ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو دریا کی وجہ سے مرجائے پانی نہ ملنے سے مرجائے۔ اور جو پانی میں مر کر تر جائے وہ دریا کا مردہ نہیں بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے مردہ ہے۔ اس مچھلی کو عنبر یا تو اس لئے کہا جاتا ہوگا کہ اس سے عنبر نکلتا ہو یا اس سے عنبر جیسی خوشبو نکلتی ہو یا پھر اس قسم کی مچھلی کا نام ہی عنبر ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے عمل مبارک سے بھی اس مچھلی کی حلت ظاہر فرمادی اور قولی فتوے سے بھی نوازا۔

(۳۹۶۴) مکھی نجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے۔ اس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے اسلئے پانی، دودھ، شوربے میں ڈوب کر مرجائے تو یہ چیزیں نجس نہ کریگی۔ یہ احتمال کہ شاید مکھی نجاست پر بیٹھ کر آئی ہو شاید اس پر گندگی لگی اسلئے یہ دودھ پانی، شوربا ناپاک ہو گیا تو یہ احتمال معتبر نہیں ہے۔ شریعت ظاہر پر ہے۔ جانوروں میں زہر بھی ہے تریاق بھی۔ شہد کی مکھی کے منہ سے شہد نکلتا ہے جو شفاء ہے اور اسکے ڈنک سے زہر نکلتا ہے جو بیماری ہے ذرا سی دیر میں آدمی کو حال سے بے حال کر دیتا ہے۔ بچھو کے ڈنک میں زہر ہے مگر بچھو کے جسم

(۳۹۶۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ تَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے جنگ کی پتوں والے لشکر میں اور امیر بنائے گئے تھے حضرت ابوعبیدہ تو ہم بھوکے ہو گئے شدید بھوکے تو نکال پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی کہ نہ دیکھی گئی اسکے مثل کہا جاتا ہے اس مچھلی کو عنبر تو کھایا ہم نے اسکو آدھا ماہ کہ لی حضرت ابوعبیدہ نے ایک ہڈی اسکی ہڈیوں میں سے کہ گزر گیا سوار اسکے نیچے سے پھر جب ہم آئے تو ہم نے ذکر کیا پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کھاؤ اس روزی سے جو نکال پھینکا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اور کھلاؤ ہمیں بھی گر ہے تمہارے پاس حضرت جابر نے فرمایا تو بھیجا ہم نے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں اس میں سے تو تناول فرمایا پیارے نبی نے اسکو۔

(۳۹۶۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْاٰخَرِ دَاءً (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب گر جائے مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں تو ڈبودے اسکو تمام کی تمام پھر چاہیے کہ پھینک دے اس مکھی کو اسلئے کہ اسکے دو پروں میں سے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری۔

(۳۹۶۵) حدیث شریف: اِنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: بیشک چوہا گر گیا گھی میں تو مر گیا پھر دریافت کیا گیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ گرا دو اسکو اسکے ارد گرد کا اور کھا لو اس گھی کو۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ सात जंगों में तो हम खाते थे प्यारे रसूल के साथ टिड्डी।
3963 हदीस शरीफ़– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने जंग की पत्तों वाले लश्कर में और अमीर बनाये गये थे हजरते अबू उबैदा तो हम भूखे हो गये शदीद भूखे तो निकाल फेंकी दरिया ने एक मछली मरी हुई कि न देखी गई उसके मिस्ल कहा जाता है उस मछली को अम्बर तो खाया हमने उसको आधा माह कि ली हज़रते उबैदा ने एक हड्डी उसकी हड्डियों में से कि गुज़र गया सवार उसके नीचे से फिर जब हम आये तो हमने ज़िक्र किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खाओ उस रोज़ी से जो निकाल फेंकी है अल्लाह तआला ने तुम्हारी तरफ़ और खिलाओ हमें भी अगर है तुम्हारे पास, हज़रते जाबिर ने फ़रमाया तो भेजा हमने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में उसमें से तो तनावुल फ़रमाया प्यारे नबी ने उसको।
3964 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जब गिर जाये मक्खी तुममें से किसी के बर्तन में तो डुबोदे उसको तमाम की तमाम। फिर चाहिये कि फेंक दे उस मक्खी को इसलिये के उसके दो परों में से एक पर में शिफ़ा है और दूसरे में बीमारी।
3965 हदीस शरीफ़– बेशक चूहा गिर गया घी में तो मर गया फिर दरयाफ़्त किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उसके बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि गिरा दो उसके इर्दगिर्द का और खा लो उस घी को।

کی راکھ زہر کا علاج ہے۔ دوسری روایت مبارکہ میں ہے کہ مکھی پہلے زہریلا پر ڈالتی ہے تم دوسرے پر کو غوطہ دیکر پھینکو۔ زہریلا پر پہلے ڈالنا اسکی فطری بات ہے۔ مکھی کو اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی باتیں تعلیم فرما دی ہیں۔ گیہوں جمع کرتی ہے اگر گیہوں بھیگا ہو تو پہلے اسے سکھاتی ہے اور پھر اس احتیاط سے اس گیہوں کو رکھتی ہے کہ آئندہ نہ بھیگ سکے دو ٹکڑے کرکے رکھتی ہے تا کہ نہ اُگے۔ دھنیہ کو نہیں کاٹتی کہ وہ ثابت بھی نہیں اُگتا۔ پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے علوم سے نوازا ہے کہ ہر مخلوق کے اوصاف وعادات اور انکی خاصیتوں سے باخبر ہیں۔ پیارے نبی ﷺ عالم بھی ہیں علیم بھی، حاکم بھی ہیں حکیم بھی۔

(۳۹۶۵) یہ حکم جمے ہوئے گھی کا ہے کہ مرے ہوئے چوہے کے جسم کے قریب کا جو گھی ہے اسے پھینک دو نجس ہو گیا باقی استعمال کر لو کیونکہ پاک ہے۔ اور وہ نجس گھی کھانے کے علاوہ دوسرے استعمال میں لایا جا سکتا ہے مثلاً چراغ روشن کر سکتے ہیں۔ کشتی میں مل سکتے ہیں۔ اور اگر رقیق و پتلے گھی میں چوہا مر جائے تو اسے نہ کھایا جائے۔ البتہ وہ چند طریقوں سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ (۱) ناپاک رقیق گھی اور تیل اتنا ہی پانی ملا کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے گھی اور تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں اور یہ عمل تین بار کریں (۲) ناپاک رقیق گھی اور تیل میں اتنا ہی پانی جتنا کہ گھی و تیل ہے اور اسکو خوب ہلائیں اور اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی نکل جائے اور تیل و گھی رہ جائے یہ عمل تین مرتبہ کیا جائے اس سے بھی ناپاک گھی و تیل پاک ہو جائے گا (۳) ناپاک گھی اور تیل کو اسکی برابر پانی میں پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور گھی و تیل رہ جائے یہ عمل تین مرتبہ کیا جائے گھی و تیل پاک ہو جائیگا (۴) پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر ناپاک کی دھار پاک دھار سے کسی بھی وقت الگ نہ ہو اور اس برتن میں کوئی ناپاک قطرہ پہلے سے پہونچا ہو اور نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائیگا (۵) پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھ لیا جائے اور چھت پر سے اسکے جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں پاک ہو جائیگا۔

(۳۹۶۶) سانپ چھوٹا ہو یا بڑا موٹا ہو یا پتلا کالا ہو یا نیلا، بھورا ہو یا پیلا سرخ ہو کہ سفید کو برا ہو یا غیر کو برا، غرضیکہ ہر سانپ کو قتل کر دینا چاہیے کہ ایذا دینے والے کو ایذا دینے سے پہلے مار ڈالا جائے۔ دو دھاریوں والا سانپ یہ کالا سانپ ہوتا ہے اسکے جسم پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔ انتہائی خطرناک سانپ ہے۔ بنڈا وہ سانپ ہے جسکی دم موٹی اور چھوٹی ہوتی ہے۔ جب سانپ کی عمر دو سو سال ہو جاتی ہے تو اسکی دم موٹی پڑ جاتی ہے اور یہ سانپ بہت ہی زہریلا ہوتا ہے ان دونوں سانپوں کے زہریلے اثرات ایسے خطرناک وتباہ کن ہوتے ہیں کہ اگر انسان کی نظر انکی نظر سے مل جائے تو انسان اندھا ہو جائے اگر حاملہ عورت نظر بھر کے دیکھ لے تو اسکا حمل گر جائے۔ اسکے خوف کی وجہ سے بھی حمل گر جاتا ہے۔ ایک سانپ ناظر ہوتا ہے وہ جسکو دیکھ لے وہ مر جاتا ہے۔ ایک سانپ ایسا بھی ہوتا ہے جو کسی جاندار کو نظر بھر کے دیکھ لے وہ پانی ہو جائے اور پانی کی طرح بہہ جائے۔ جو سانپ گھروں میں رہتے ہیں وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتے اور وہ بشکل سانپ جنات ہوتے ہیں سانپ نہیں ہوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ سانپ کو مارنا ایسا ثواب ہے جیسے غازی مسلمان کا کسی کافر کو قتل کرنا۔

(۳۹۶۷) نماز کی حالت میں اگر سانپ اور بچھو کو دیکھ لو کہ وہ ایذا دے سکتا ہے تو نماز کی حالت میں ہی اسے مار ڈالو کہ جان ہے تو جہان ہے۔ نمازی رہے گا تو نماز پڑھی جائے گی۔ اور اگر نمازی ہی مر گیا تو نماز اب کیسے پڑھے گا۔

(۳۹۶۸) نماز میں اشارے سے کسی کو کچھ سمجھا دینا ضرورتاً جائز ہے بلاضرورت ممنوع ہے۔ اشارہ بھی ایسا نہ ہو جو مفسد نماز ہو۔ جب یہ دولہا صاحب پیارے نبی ﷺ سے اجازت لیکر گھر پہونچے تو انکی نئی نویلی دلہن دروازے پر دونوں کواڑوں یا چوکھٹ کے دونوں بازوں کے درمیان کھڑی تھی اگرچہ گلی میں کوئی نہ تھا جس سے بے پردگی ہو رہی ہو مگر نوجوان شوہر کی غیرت اسلامی کو جوش آ گیا کہ میری بیوی ایسی جگہ بھی کیوں کھڑی ہے جہاں بے پردگی کا خطرہ تو ہے۔ آج کے مسلمان ان نوجوان کے غیرت اسلامی سے درس

(۳۹۶۶) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اِنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے نبی کہ قتل کردو سانپوں کو

وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يُطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور قتل کردو دو دھاریوں والے سانپ کو اور بنڈے سانپ کو اسلئے کہ یہ دونوں دور کردیتے ہیں بینائی کو اور گرادیتے ہیں حمل کو حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا

فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِيْ اَبُوْلُبَابَةَ لَاتَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ

اس دوران کہ میں حملہ کررہا تھا ایک سانپ پر کہ قتل کردوں اسکو تو پکارا مجھ کو حضرت ابولبابہ نے کہ مت قتل کرو تم اس سانپ کو کہ میں نے کہا بیشک

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے سانپوں کے قتل کرنے کا تو فرمایا حضرت ابولبابہ نے کہ بیشک پیارے رسول نے منع فرمایا ہے اسکے بعد

عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

گھریلو سانپوں سے اور یہ سانپ گھروں میں رہنے والے ہیں۔

(۳۹۶۷) حدیث شریف: اُقْتُلُوا الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَاِنْ كُنْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ)

ترجمہ: قتل کرو سانپوں کو اور بچھو کو اگرچہ ہو تم نماز میں۔

(۳۹۶۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي السَّعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ

ترجمہ: حضرت ابوسائب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے حضرت ابوسعید خدری کے پاس اس دوران کہ ہم بیٹھے تھے

اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيْهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ

کہ اچانک سنی ہم نے اپنے تخت کے نیچے حرکت تو ہم نے دیکھا کہ وہاں سانپ ہے تو میں کودا تا کہ قتل کردوں اس سانپ کو حضرت ابوسعید خدری نماز پڑھ رہے تھے

فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ اَجْلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ

تو ارشاد فرمایا انہوں نے میری طرف یہ کہ میں بیٹھ جاؤں تو میں بیٹھ گیا پھر جب وہ فارغ ہوئے نماز سے تو ارشاد فرمایا ایک کوٹھری کی طرف گھر کی

3966 हदीस शरीफः– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं प्यारे नबी कि क़त्ल कर दो सांपों को और क़त्ल कर दो दो धारियोंवाले सांप को और बंडे सांप को इसलिये कि यह दोनों दूर कर देते हैं बीनाई को और गिरा देते हैं हमल को, हजरते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने फरमाया इस दौरान कि मैं हमला कर रहा था एक सांप पर कि क़त्ल कर दूँ उसको तो पुकारा मुझको हज़रते अबू लुबाबा ने कि मत क़त्ल करो तुम उस सांप को कि मैंने कहा बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फरमाया है सांपों के क़त्ल करने का तो फरमाया हज़रते अबू लुबाबा ने कि बेशक प्यारे रसूल ने मना फरमाया है उसके बाद घरेलू सांपों से और यह सांप घरों में रहने वाले हैं।

3967 हदीस शरीफः– क़त्ल कर दो सांपों को और बिच्छू को अगरचे हो तुम नमाज़ में।

3968 हदीस शरीफः– हज़रते अबू साइब से मरवी उन्होंने फरमाया कि हम गये हज़रते अबू सईद खुदरी के पास इस दौरान कि हम बैठे थे कि अचानक सुनी हमने अपने तख़्त के नीचे हरकत तो हमने देखा वहाँ सांप है तो मैं कूदा ताकि क़त्ल कर दूँ सांप को हज़रते अबू सईद खुदरी नमाज़ पढ़ रहे थे तो इरशाद फरमाया उन्होंने मेरी तरफ़ यह कि मैं बैठ जाऊँ तो मैं बैठ गया तो जब वो फारिग हुये नमाज़ से तो इरशाद फरमाया एक कोठरी की तरफ़ घर की तो फ़रमाया अबू सईद खुदरी ने क्या तुम देख रहे हो उस कोठरी को? तो मैंने कहा हां तो फ़रमाया अबू सईद ने कि था इस कोठरी में एक जवान हममें का नया दुल्हा फ़रमाया हज़रते अबू सईद खुदरी ने कि हम गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हमराह खन्दक की तरफ़ कि था वो जवान कि इजाज़त तलब

عبرت حاصل کریں جو اپنی نئی نویلی دلہنوں کو اسکوٹروں موٹر سائکلوں پر بٹھا کر پارک گھماتے ہیں، چوراہوں پر بازاروں پر لب سڑک بے پردہ جھولے جھلاتے ہیں پانی کے بتاشے کھلاتے ہیں۔ اور اب تو بے حیائی اس عروج پر ہے کہ دولہن کو دولہا کے دیکھنے سے پہلے فوٹو گرافر دیکھتا ہے ٹی وی کا کیمرہ مین دیکھتا ہے اور دولہن کا رخ صحیح کرنے کیلئے ہاتھ بھی لگاتا ہے۔ یا خدا کہاں مرگئی مسلمانوں کی غیرت اسلامی۔ شوہر نے نیزہ سے نشانہ بنانا ہی چاہا تھا کہ نئی نویلی دلہن نے کہا کہ اے شوہر محترم میں مجبوراً گھر سے باہر نکلی ہوں اور وہ بھی دروازے میں ہوں آپ گھر میں داخل ہوں تو آپکو میری مجبوری کا راز معلوم ہو میں مجبوری میں گھر سے باہر دروازے پر آئی ہوں ایسی مجبوری میں شرعاً پردہ لازم نہیں رہتا۔ جب نوجوان اندر گئے اور بستر پر لہراتا ہوا سانپ دیکھا تو انہیں پتہ چلا کہ میری بیوی واقعی شرعی عذر کی بنا پر گھر سے باہر دروازے پر آئی ہے۔ وہ نیزے کی نوک جو بیوی کی طرف تھی اب سانپ کی طرف ہوگئی اور نیزہ سانپ کے جسم میں گھونپ دیا اور پھر مکان کے صحن میں لاکر اسے نیزے میں چھیے چھیے گاڑ دیا۔ زخمی سانپ تڑپا اور تڑکا کہ وہ نیزے سے الگ ہوگیا اور اسنے پلٹ کر نوجوان کو ڈس لیا۔ سانپ اپنے دشمن سے بدلہ لیتا ہے۔ سانپ کو زخمی کرکے فوراً وہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔ سانپ بھی زخموں کی تاب نہ لاکر مرگیا اور نوجوان بھی سانپ کے زہر سے موت کی آغوش میں پہونچ گئے۔ حضرات صحابہ کرام کو اس نوجوان دولہا کی موت پر ترس آیا اور پیارے نبی ﷺ سے اسکو زندہ کرنے کی درخواست کی۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ سے بخشواؤ اسکے لئے دعاء مغفرت کرو ایصال ثواب کرو نذر و نیاز و فاتحہ کرو۔ ایصال ثواب و دعاء خیر اسکے دوبارہ زندہ ہونے سے افضل ہے۔ کوئی دشمن رسول یہ ذہن نہ رکھے اور یہ ذہن نہ دے کہ پیارے رسول ﷺ مردے کو زندہ کرنے پر قادر نہ تھے اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ آپکو نہیں ملا۔ پیارے نبی ﷺ کے دست مبارک پر تو بہت سے مردے زندہ ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بچے اور بکری کا بچہ۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زندہ فرما کر انہیں مومن و صحابی ہونے کا شرف بخشا اس سے پہلے وہ موحد تھے۔ پیارے نبی ﷺ کے معجزات کی تو یہ شان ہے کہ آپ نے بے جان لکڑی کو جان عطا فرمادی۔

جان بے جان لکڑی کو کردی عطا
سرور دین کا دست عطا معجزہ (یاحبیب)

آپ کے اشارے پر شجر و حجر گویا ہوتے تھے۔ جو ذات گرامی کنکریوں کو زندگی دیکر ان سے کلمہ پڑھوا سکتی ہے تو پھر مردہ انسان کو زندہ کرنا کون سا مشکل کام ہے پیارے نبی ﷺ کیلئے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے صحابہ! اب تم اس نوجوان صحابی کے کفن دفن کا انتظام کرو اور پھر اسکا جنازہ ہمارے پاس لاؤ ہم نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ پیارے نبی ﷺ اپنے پیارے صحابہ کرام کی نماز جنازہ جہاں تک ممکن ہوتا خود پڑھاتے اور انکی خوش نصیبی و فیروز بختی میں مزید چار چاند لگاتے۔ جن وہ آتشی مخلوق ہے جو مختلف شکلیں اختیار کرسکتی ہے اگر کوئی مسلمان جن سانپ کی شکل میں ہو اور کسی مسلمان کے ہاتھوں مارا جائے یہ قتل مسلم نہیں بلکہ سانپ ہی کو مار ڈالنا ہے جیسے کوئی شخص چور کی شکل میں اپنے دوست کے مکان میں داخل ہو گھر والا اپنی حفاظت کیلئے اس چور کو مار ڈالے پھر پتہ چلے کہ یہ تو دوست تھا مذاق کے طور پر چور کا روپ دھار کر میرے گھر میں داخل ہوا تھا تو صاحب خانہ قاتل پر قصاص و دیت نہیں کیونکہ نہ تو یہ قتل عمد ہے نہ قتل خطا بلکہ یہ تو اپنی حفاظت میں دشمن کا قتل ہوا ہے۔ اسی طرح دوران جہاد مسلمان غازی کسی مسلمان کو حربی کافر سمجھ کر قتل کردے تو اس مسلمان غازی پر نہ قصاص ہے نہ دیت۔

(۳۹۶۹) گرگٹ یہ ایک مشہور جانور ہے چھپکلی کی ہمشکل چھپکلی سے کچھ بڑا ہوتا ہے اسکی دم چھپکلی سے کچھ لمبی ہوتی ہے۔ رنگ بدلتا رہتا ہے۔ سبزیوں میں رہتا ہے۔ جب سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈال جانے والا تھا اور شعلے و شرارے دہکائے جارہے تھے تو یہ خبیث دور سے پھونکیں مار رہا تھا اور اسکا یہ جذبۂ بد تھا کہ میں بھی آگ کو دہکانے کے کاروبار میں شریک ہونے کی شقاوت میں پتی راز ہو جاؤں۔ اس کی پھونکوں

فَقَالَ اَتَرَىٰ هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ

تو فرمایا حضرت ابوسعید خدری نے کیا تم دیکھ رہے ہو اس کوٹھری کو؟ تو میں نے کہا ہاں تو فرمایا حضرت ابوسعید نے کہ تھا اس کوٹھری میں ایک جوان ہم میں کا

بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ

نیا دولہا فرمایا حضرت ابوسعید خدری نے کہ ہم گئے پیارے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خندق کی طرف کہ تھا وہ جوان کہ اجازت طلب کرتا تھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ يَوْمًا

پیارے رسول اللہ ﷺ سے دوپہر کے وقت کی تو لوٹا کرتا تھا اپنے گھر بار کی طرف تو اجازت مانگی اس نوجوان دولہا نے پیارے رسول سے ایک دن

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ

تو فرمایا اس سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے لیلو اپنے ساتھ اپنے ہتھیار اسلئے کہ میں خوف کرتا ہوں تم پر قریظہ سے تو لے لیا اس نوجوان شخص نے اپنے ہتھیار

ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهٖ

پھر لوٹ گئے کہ اچانک اسکی نئی نویلی دولہن بیوی دونوں دروازوں کے درمیان کھڑی ہے تو اشارہ کیا شوہر نے بیوی کی طرف نیزے سے تاکہ مار دے اس بیوی کو

وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اُكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ

اس نیزے سے اور پہونچی تھی اس دولہا کو اس باہر کھڑے رہنے سے غیرت تو کہا دولہن نے اپنے شوہر سے کہ آپ روک لیں اپنے نیزے کو اور داخل ہوں

الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا الْحَيَّةُ عَظِيْمَةٌ مُنْطَوِيَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى

گھر میں یہاں تک کہ دیکھ لیں اس معاملے کو جس نے نکال باہر کھڑا کیا ہے چنانچہ شوہر داخل ہوا تو اچانک ایک بڑا سانپ لہرا رہا ہے بستر پر تو جھکا وہ نوجوان دولہا

اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعُ مَوْتًا

اس سانپ کی طرف نیزہ لیکر تو پرو لیا اس سانپ کو نیزے میں پھر نکلا تو گاڑ دیا اسکو گھر میں تو تڑپ کر حملہ کیا سانپ نے اس جوان پر تو خبر نہیں کہ کون جلدی مرا

الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ

سانپ یا نوجوان حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم آئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں اور ذکر کیا ہم نے یہ واقعہ پیارے رسول سے

करता था प्यारे रसूल से दोपहर के वक़्त की तो लौटा करता था अपने घर बार की तरफ़ कि इजाज़त मांगी उस नौजवान दुल्हा ने प्यारे रसूल से एक दिन तो फ़रमाया उससे प्यारे रसूल ने ले लो अपने साथ अपने हथियार इसलिये कि मैं ख़ौफ़ करता हूँ तुम पर कुरैज़ा से तो ले लिये उस नौजवान शख़्स ने अपने हथियार फिर लौट गये कि अचानक उसकी नई नवेली दुल्हन बीवी दोनों दरवाज़ों के दरमियान खड़ी है तो इशारा किया शौहर ने बीवी की तरफ़ नेज़े से ताकि मार दे उस बीवी को उस नेजे से और पहुंची थी उस दुल्हा को उसके बाहर खड़े रहने से गैरत तो कहा दुल्हन ने अपने शौहर से आप रोक,लें अपने नेज़े को और दाख़िल हों घर में यहाँ तक कि देख लें इस मामले को जिसने निकाल बाहर खड़ा किया है चुनांचे शौहर दाख़िल हुआ तो अचानक एक बड़ा सांप लहरा रहा है बिस्तर पर तो झुका वो नौजवान दुल्हा उस सांप की तरफ़ नेज़ा लेकर तो पिरो लिया उस सांप को नेज़े में फिर निकला तो गाढ़ दिया उसको घर में तो तड़प कर हमला कर दिया सांप ने उस नौजवान पर तो ख़बर नहीं कि कौन जल्दी मरा सांप या नौजवान, हजरते अबू सईद ने फ़रमाया कि हम आये प्यारे रसूल की ख़िदमत में और ज़िक्र किया हमने यह वाक्या प्यारे रसूल से तो अर्ज किया हमने कि दुआ फ़रमा दें प्यारे रसूल कि अल्लाह तआला ज़िंदा फ़रमा दे उस नौजवान को हमारे लिये तो फ़रमाया कि दुआ ए मग़फ़रत करो अपने नौजवान साथी के लिये, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक इन घरों में कुछ जिन्नात रहने वाले हैं जब देखो तुम उनमें से किसी को तो तंगी करो तुम उन पर तीन

سے نہ تو آگ تیز ہوئی تھی اور نہ ہوئی بلکہ اسے تو بحکم الٰہی سرد ہونا تھا سرد ہوگئی مگر اس خبیث گرگٹ کی نیت بد ضرور معلوم ہوگئی کہ یہ دشمن خلیل ہے اسلئے شریعت اسلامیہ نے اسکا قتل روا رکھا۔ عداوت نبی کا انجام برا اور بہت برا ہے۔ ظاہر ہے کہ آج کے کسی گرگٹ نے یہ پھونکیں نہ ماری تھیں مگر ہے اسی برادری کا۔ نبی کی بارگاہ کے گستاخوں کی پوری برادری کو تہ تیغ کر دینا یہ اسلام ہے۔ جانوروں میں بھی کچھ ایسے خبثاء ہیں جو بغض نبی کی لعنت سے لدے اور تھپے ہوئے اور جانوروں میں کچھ ایسے سعادت مند بھی ہیں جو محبت نبی کی سعادت سے آراستہ و پیراستہ ہیں گرگٹ کا حال بغض نبی آپ نے پڑھا۔ اسکے برعکس ہدہد اپنی لمبی چونچ میں پانی لاتا اور دور سے آگ پر پھینک دیتا کہ آگ بجھ جائے اسکو پانی کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا مصاحب ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ ہدہد کے ذریعہ ملکہ یمن حضرت بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہدایت عطا ہوئی۔ محبتِ نبی کا انجام اچھا اور بہت اچھا ہوتا ہے۔ جانداروں کے علاوہ غیر جاندار بھی نبی سے محبت بھی کرتے ہیں اور عداوت بھی۔ چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور عیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بغض نبی کی لعنت سے محفوظ فرمائے اور محبت نبی کی سعادت سے مزید آراستہ و پیراستہ فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ حضرت ابراہیم پر نار کے گلزار ہونے کا واقعہ صدیوں پہلے کا ہے مگر پیارے نبی ﷺ صدیوں بعد اسکو بیان فرما رہے ہیں کہ گرگٹ نے کیا کیا اور کس نیت سے کیا اور ہدہد نے کیا کیا اور کس نیت سے کیا۔ ماضی کا واقعہ پیارے نبی ﷺ کی نظر میں اور کس کی نیت میں کیا ہے اس پوشیدہ معاملے کی بھی پیارے نبی ﷺ کو خبر ہے۔ سنی مسلمان اپنے نبی کے علم پر ناز کریں اپنے عقیدۂ علم غیب نبوی پر ناز کریں۔

(٣٩٧٠) چوہا، چیل، کوا بچھو وغیرہ موذی جانوروں کو حل و حرم میں قتل کر دینا جائز ہے بلکہ ثواب ہے۔ چیل کوا وغیرہ تو اسلئے بدکار ہیں کہ وہ اپنے فائدے کے بغیر انسانوں کا نقصان کرتے ہیں اور گرگٹ اس لئے بدکار ہے کہ یہ دشمن نبی ہے۔ دشمن رسول کو برا کہنا اور اسکا برا نام رکھنا سنت رسول ہے۔ دشمن رسول اگر جانور ہے تو اسے پیارے نبی ﷺ نے بدکار کا نام دیا اور اگر انسان ہے تو پھر اسکا نام کافر، مرتد، بے ایمان۔ ابوجہل، ابولہب ہے۔

(٣٩٧١) گرگٹ کو جتنی جلد ممکن ہو مار دیا جائے اس حدیث شریف میں پہلی ایسی چوٹ کہ جسمیں گرگٹ مر جائے سو نیکیاں بیان فرما کر گرگٹ کو جلد مارنے پر ابھارنا ہے۔ کہ پہلی چوٹ اتنی دم دار ہو کہ ایک ہی چوٹ میں دشمن نبی لوٹ پوٹ ہو جائے ہلکی چوٹ میں امکان ہے کہ دشمن رسول دم دبا کر بھاگ جائے۔ حدیث شریف:۔ جو سانپ مارے اسکو سات نیکیاں ہیں جو گرگٹ کو مارے تو اسے ایک نیکی (ابن حبان) حدیث شریف جو گرگٹ مارے اللہ تعالیٰ اسکے سات گناہ معاف فرمائے گا (طبرانی)

(٣٩٧٢) یہ نبی سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ تو کفار بستیوں پر عذاب نازل فرماتا ہے حالانکہ ان میں بعض مومنین بلکہ صالحین بھی ہوتے ہیں یہ مومنین صالحین کیوں تباہ و برباد کر دئے جاتے ہیں۔ تو ایک دن وہ ایک درخت کے نیچے لیٹے تھے، ہوا ٹھنڈی تھی آنکھ لگ گئی۔ آنکھ لگتے ہی ایک چیونٹی نے کام دکھا دیا کہ حضرت موسیٰ کے کاٹ لیا جس سے ان کی نیند اُچاٹ ہوگئی اور جلال موسوی حرکت میں آگیا تب حضرت موسیٰ نے چیونٹیوں کا پورا چھتہ ہی نذر آتش کر دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے عمل شریف سے ہی انکو جواب سمجھا دیا (مرقاۃ شریف) کہ گیہوں کیساتھ گھن پس ہی جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے دین میں موذی جانوروں کا جلا دینا جائز رہا ہوگا اسلئے حضرت موسیٰ پر عتاب نہ ہوا۔ اسلام میں زندہ کو جلانا ممنوع ہے۔ اگر موذی جانور کو بغیرِ زندہ جلائے مارنا ناممکن ہو تو پھر اس موذی جانور کو جلا ڈالنا بھی جائز ہے (مرقاۃ شریف) جیسے پلنگ کے کھٹمل، سوراخ میں گھسا ہوا سانپ جو کھولتے ہوئے پانی سے مارے جاتے ہیں۔ یا بھڑوں کا چھتہ جو آگ سے جلایا جاتا ہے کہ اسکے بغیر انکو مارنا ناممکن ہے۔ اگر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے مگر چیونٹی تسبیح بھی کرتی ہے اور بے ضرر بھی ہے۔ البتہ جو چیونٹی کاٹے یا نقصان پہونچائے اسکو مار ڈالنا جائز ہے۔ کبھی کبھی چیونٹی کا کاٹا جوں

وَقُلْنَا اُدْعُ اللّٰهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اَسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ

اور عرض کیا ہم نے کہ دعا فرمادیں پیارے رسول کہ اللہ تعالیٰ زندہ فرمادے اس نوجوان کو ہمارے لئے تو فرمایا کہ دعاء مغفرت کرو اپنے نوجوان ساتھی کیلئے

ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرُ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْأً فَحَرِّجُوا عَلَيْهِمَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ

پھر فرمایا پیارے رسول نے بیشک ان گھروں میں کچھ جنات رہنے والے ہیں جب دیکھو تم ان میں سے کسی کو تو تنگی کرو تم ان پر تین دن پھر اگر چلا جائے تو ٹھیک

وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ

ورنہ قتل کردو اسکو اسلئے کہ وہ کافر ہے اور فرمایا پیارے رسول نے ان سے کہ جاؤ تو دفن کرو اپنے ساتھی کو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے

اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُ شَيْأً فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

بیشک مدینۂ طیبہ میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے ہیں تو جب دیکھو تم ان میں سے کسی کو تو خبردار کرو تم اس کو تین دن تک

فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر اگر وہ ظاہر ہو تمہارے لئے تو قتل کردو تم اسکو کہ بس وہ شیطان ہے۔

(۳۹۶۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا گرگٹ مارنے کا اور فرمایا پیارے رسول نے کہ پھونکیں مارتا تھا گرگٹ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔

(۳۹۷۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا گرگٹ کو قتل کرنے کا اور نام رکھا پیارے رسول نے اس گرگٹ کا بدکار۔

(۳۹۷۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قتل کرے گرگٹ کو پہلی چوٹ میں تو لکھی جاتی اس کیلئے

مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سو نیکیاں اور دوسری چوٹ میں اس سے کم۔

दिन फिर अगर चला जाये तो ठीक वरना क़त्ल कर दो उसको इसलिये कि वो काफिर है और फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनसे कि जाओ तो दफ़न करो अपने साथी को और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक मदीना ए तय्यबा में कुछ जिन्न हैं जो इस्लाम ले आये हैं तो जब देखो तुम उनमें से किसी को तो ख़बरदार करो तुम उनको तीन दिन तक फिर अगर वो ज़ाहिर हों तुम्हारे लिये तो क़त्ल कर दो तुम उसको कि बस वो शैतान है।

3969 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया गिरगिट मारने का और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फूंके मारता था गिरगिट हज़रते इब्राहीम अलैहिस्सलाम पर।

3970 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया गिरगिट को क़त्ल करने का और नाम रखा प्यारे रसूल ने इस गिरगिट का बदकार।

3971 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो क़त्ल करे गिरगिट को पहली चोट में तो लिखी जाती हैं उसके लिये सौ नेकियां और दूसरी चोट में उससे कम।

3972 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि काट लिया एक चींटी ने किसी नबी को हज़राते अम्बिया ए किराम में से तो हुक्म फ़रमाया उन्होंने चींटियों की बस्ती के बारे में

(۳۹۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کاٹ لیا ایک چیونٹی نے کسی نبی کو حضرات انبیاء کرام میں سے تو حکم فرمایا انہوں نے چیونٹیوں کی بستی کے بارے میں

فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو جلادی گئی چیونٹیوں کی بستی تو وحی فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان نبی کی طرف یہ کہ کاٹا تھا آپ کو ایک چیونٹی نے جلادیا آپنے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے جو تسبیح کرتی ہے۔

(۳۹۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب گر جائے چوہا گھی میں تو اگر ہے گھی جما ہوا

فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

تو پھینک دو اور اسکے ارد گرد کا اور اگر ہو پتلا تو قریب نہ پھٹکو۔

(۳۹۷۴) حدیث شریف: عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت سفینہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کھایا پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ بٹیر کا گوشت۔

(۳۹۷۵) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت نجاست کھانے والی گائے کے کھانے سے اور اسکے دودھوں سے۔

(۳۹۷۶) حدیث شریف: نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ گندگی کھانے والی جانور کی سواری سے۔

(۳۹۷۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا گوہ کے گوشت کھانے سے۔

(۳۹۷۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ اَكْلِ ثَمَنِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت کھانے سے۔

तो जला दी गई चीटियों की बस्ती तो वही फ़रमाई अल्लाह तआला ने उन नबी की तरफ़ यह कि काटा था आपको एक चींटी ने जला दिया आपने एक जमाअत को जमाअतों में से जो तस्बीह करती हैं।

3973 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब गिर जाये चूहा घी मे तो अगर है घी जमा हुआ तो फ़ैंक दो उसके इर्दगिर्द का और अगर हो पतला तो करीब न फटको।

3974 हदीस शरीफ़:– हज़रते सफ़ीना से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने खाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ बटेर को गोश्त।

3975 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहुत निजासत खाने वाली गाय कि खाने से और उसके दूधों से।

3976 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज्यादा गंदगी खाने वाली जानवर की सवारी से।

3977 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया गोह कि गोश्त खाने से।

3978 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया बिल्ली के खाने से और उसकी कीमत खाने से।

(۳۹۷۹) حدیث شریف: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاَنْسِیَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالَ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ وَکُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: حرام فرمائے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یعنی خیبر کے دن پالتو گدھے اور خچروں کے گوشت اور تمام کیل والے درندے اور تمام پنجے والے پرندے۔

(۳۹۸۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَہٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا گھوڑوں اور گدھوں اور خچروں کے گوشت سے۔

(۳۹۸۱) حدیث شریف: عَنْ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَاَتَتِ الْیَهُوْدُ فَشَکَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی خَضَائِرِہِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا لَایَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُد)

ترجمہ: حضرت خالد ابن ولید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے جہاد کیا پیارے نبی ﷺ کی ہمراہی میں خیبر کے دن تو آئے یہود تو انہوں نے شکایت کی کہ بیشک لوگوں نے جلدی کی ہے سرسبز کھجوروں کی طرف تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خبردار نہیں ہے حلال معاہدہ کرنے والوں کیلئے مال مگر انکے حق کے ساتھ۔

(۳۹۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْکَبِدُ وَالطِّحَالُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلال فرمائے گئے ہمارے لئے دو مُردے اور دو خون، دو مُردے تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی۔

(۳۹۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا اَلْقَاہُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَکُلُوْہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے وہ پھینک دے جس کو دریا اور ہٹ جائے اس سے پانی تو کھالو تم اسکو

3979 हदीस शरीफ़:– हराम फ़रमाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यानि ख़ैबर के दिन पालतू गधे और खच्चरों के गोश्त और तमाम कील वाले दरिन्दे और तमाम पंजे वाले दरिन्दे।

3980 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया घोड़ों गधों और खच्चरों के गोश्त से।

3981 हदीस शरीफ़:– हजरते खालिद इब्ने वलीद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने जिहाद किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हमराही में ख़ैबर के दिन तो आये यहूद तो उन्होंने शिकायत की कि बेशक लोगों ने जल्दी की है सरसब्ज खजूरों की तरफ़ तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खबरदार! नहीं है हलाल मुआहेदा करने वालों के लिये माल मगर उनके हक़ के साथ।

3982 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हलाल फ़रमाये गये हमारे लिये दो मुर्दे दो खून दो मुर्दे तो मछली और टिड्डी है और दो खून तिल्ली और कलेजी।

3983 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वो फेंक दे जिसको दरिया और हट जाये उससे पानी तो खा लो तुम उसको और मर जाये पानी में और तर जाये तो मत खाओ तुम उसको।

3984 हदीस शरीफ़:– दरयाफ्त किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से टिड्डी के बारे में तो

کے کاٹنے کے بھی سخت ہوتا ہے اسکا قتل جائز ہے بلی کا قتل جائز نہیں لیکن موذی بلی کا قتل جائز ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۹۷۳) اگر جمے گھی میں چوہا گر جائے اور مر جائے تو چوہے کو نکال پھینک ہی دو اور اسکے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دیا جائے۔ اور چوہا زندہ نکلا تو گھی پاک ہے۔ اگر پتلے گھی یا تیل میں چوہا گر کر مر گیا تو اس گھی و تیل کو پاک کئے بغیر اسکے قریب نہ جاؤ پاک کرنے کے پانچ طریقے اسی باب میں ذکر کئے جاچکے ہیں۔ اسلئے کہ تیل و گھی کوئی سستی چیز نہیں ہے کہ کوئی دو کوئی گھی یا تیل میں چوہا گر کر مر جائے تو سب پھینک دیا جائے اور ملت مسلمہ کو بڑے نقصان سے ہمکنار کیا جائے۔

(۳۹۷۴) بٹیر حلال ہے اسکا کھانا سنت سے ثابت ہے۔ نہایت ہی سیدھا پرندہ ہے۔ اسکا گوشت لذیذ ہوتا ہے۔

(۳۹۷۵) جلالہ اس گائے کو کہتے ہیں جو بہت نجاست کھاتی ہو یہاں تک کہ اسکے گوشت اور دودھ میں بھی بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکا بدبودار گوشت کھانا دودھ پینا مکروہ ہے۔ اس گائے کو کچھ دن باندھ رکھا جائے اور اسے صاف ستھری خوراک دیجائے جب اسکے جسم و دودھ سے بدبو آنا بند ہو جائے۔ تب ذبح کیا جائے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹی ہوئی مرغی جو اکثر نجاست کھاتی ہے اسکو تین دن باندھ کر رکھتے پھر ذبح فرماتے جو جانور کبھی کبھی نجاست وگندگی کھالے وہ جلالہ نہیں ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۹۷۶) کیونکہ زیادہ نجاست کھانے والے جانور کے جسم سے بدبو آتی ہے اور اسکا پسینہ بھی بدبو دار ہوتا ہے اور سواری کے کپڑوں کو اس جلالہ کا پسینہ لگے تو سوار کے کپڑوں میں بھی بدبو آجائیگی لہٰذا حدیث شریف میں جو ممانعت ہے سوار ہونے کی یہ کراہت تنزیہی کی ممانعت ہے۔

(۳۹۷۷) گوہ کی عمر سات سو برس تک ہوتی ہے۔ اسکے نر کے دو عضو تناسل ہوتے ہیں اور مادہ کے دو فرجیں ہوتی ہیں۔ اسکے دانت از خود کبھی نہیں ٹوٹتے۔ پانی کے استعمال سے بے نیاز ہے صرف ہوا پر گزارا ہے چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کا آتا ہے۔ ایک وقت میں ستر انڈے دینا اسکا کمال ہے۔ سیدنا حضرت امام اعظم نے فرمایا کہ گوہ حرام ہے ان کی دلیل یہ حدیث شریف ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۹۷۸) بلی کا کھانا حرام ہے۔ بلی فروخت کر کے اسکی قیمت مکروہ ہے۔ بلی شکاری جانور بھی ہے اور کیل والی بھی لہٰذا اس قاعدے سے بھی بلی کھانا حرام ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ہر کیل والے شکاری جانور کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۹۷۹) فتح خیبر سے پہلے عرب شریف میں پالتو گدھا کھانے کا رواج تھا اور شروع اسلام میں بھی رہا خیبر کے دن اسے حرام فرمایا گیا۔ لیکن جنگلی گدھا جسے نیل گائے اور گورخر اور نیل گھوڑا کہتے ہیں یہ حلال ہے عام طور پر شکاری اسکا شکار کرتے ہیں۔ اور بہت پسندیدگی سے مسلمان کھاتے ہیں۔ حدیث شریف میں پالتو کی قید خود بتا رہی ہے کہ وحشی گدھا حلال ہے جسے نیل گائے وغیرہ کہتے ہیں۔ پالتو گدھوں کے ساتھ خچر کا گوشت بھی حرام ہے اور ہر کیل والا درندہ بھی حرام ہے اور ہر پنجے والا پرندہ بھی حرام ہے سوائے طوطے کے کہ یہ پنجے والا تو ہے مگر شکاری نہیں ہے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بجو کھانا حرام ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۹۸۰) ارشاد رب قدیر ہے۔ "گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ سواری کرو تم ان پر اور زینت کیلئے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۳۰) یہ آیت کریمہ اس حقیقت کو بے نقاب کر رہی ہے کہ گھوڑے، گدھے، خچر کی پیدائش سواری اور زینت کیلئے ہے نہ کہ کھانے کیلئے۔ گھوڑا جہاد کا بہترین ذریعہ و آلہ ہے۔ یہاں تک کہ غنیمت میں اسکا حصہ بھی رکھا جاتا ہے۔ اسکو کھانے سے یہ خطرہ لاحق ہو سکتا ہے کہ آکۂ جہاد کم ہو جائے اور جنگ و جہاد میں دشواری پیدا ہو جائے۔ آج اگرچہ جنگ کا انداز بدل چکا ہے مگر گھوڑے کی جنگی ضرورت آج بھی موجود ہے۔ سیدنا امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے اور انکی دلیل مذکورہ حدیث شریف بھی ہے اور مذکورہ قرآن کریم کی آیت کریمہ بھی اور عملی طور پر بھی پوری دنیا میں مسلک امام اعظم ہی چلتا ہے۔ کہیں دنیا میں گھوڑے کا گوشت کا نہ تو مذبح ہے اور نہ مارکیٹ اور نہ کوئی دوکان دیکھنے کو ملتی ہے جہاں گھوڑے کا گوشت فروخت ہوتا ہو۔ مشاہدہ و معلومات یہی

اَمَّا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَة)

اور جو مر جائے پانی میں اور تر جائے وہ تو مت کھاؤ تم اسکو۔

(۳۹۸۴) حدیث شریف: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ۔(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: دریافت کیا گیا پیارے نبی ﷺ سے ٹڈی کے بارے میں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ ٹڈی بڑا لشکر خدا ہے نہ میں کھاتا ہوں اسکو اور نہ حرام فرماتا ہوں اسکو۔

(۳۹۸۵) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ۔(رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مرغ کو برا کہنے سے اور فرمایا پیارے رسول نے اسلئے کہ وہ خبردار کرتا ہے نماز کیلئے۔

(۳۹۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ۔(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے برا نہ کہو مرغ کو اسلئے کہ وہ جگاتا ہے نماز کیلئے۔

(۳۹۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب نکلے سانپ گھر میں تو کہو تم اس سانپ سے کہ "بیشک ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے

بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاؤُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت نوح علیہ السلام کے معاہدے کے وسیلے سے اور حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے وسیلے سے کہ نہ ایذا دے تو ہم کو" پھر اگر دوبارہ نکلے تو قتل کر دو تم اسکو۔

(۳۹۸۸) حدیث شریف: اِنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ حکم فرماتے تھے سانپوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا پیارے نبی نے جس نے چھوڑ دیا سانپوں کو

خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا۔(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

بدلہ لینے کے خوف سے تو نہیں ہے وہ ہم میں سے۔

(۳۹۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں صلح فرمائی ہم نے سانپوں سے جب سے ہم نے جنگ فرمائی ہے سانپوں سے

फ़रमाया प्यारे नबी ने टिड्डी बड़ा लश्करे खुदा है, न मैं खाता हूँ उसको और न हराम फ़रमाता हूँ उसको।

3985 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुर्ग को बुरा कहने से और फरमाया प्यारे रसूल ने इसलिये कि वो खबरदार करता है नमाज़ के लिये।

3986 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बुरा न कहो मुर्ग को इसलिये कि वो जगाता है नमाज़ के लियें।

3987 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब निकले सांप घर में तो कहो तुम उस सांप से कि "बेशक हम सुवाल करते हैं तुझसे हजरते नूह अलैहिस्सलाम के मुआहदे के वसीले से और हजरते सुलैमान इब्ने दाऊद अलैहिस्सलाम के वसीले से कि न ईज़ा दे तू हमको" फिर अगर दोबारा निकले तो क़त्ल कर दो तुम उसको।

3988 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुक्म फ़रमाते थे सांपों को मार डालने का और फ़रमाया प्यारे नबी ने जिसने छोड दिया सांपों को बदला लेने के ख़ौफ़ से तो नहीं है वो हममें से।

3989 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं सुलह फ़रमाई हमने सांपों से

ہے۔ جس حدیث شریف میں گھوڑا کھانے کی بات مذکور ہے وہ حدیث ایک روایت میں ضعیف ہے ایک روایت میں منسوخ ہے۔ حضرات صحابہ کرام سے گھوڑا کھانا ثابت تو ہے مگر حق یہ ہے کہ وہ حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے یا پھر انہیں ممانعت والی حدیث شریف نہ پہونچی اس وقت کی بات ہے گویا کھایا بھی تو بے خبری ولاعلمی میں کھایا۔ مسلک امام اعظم شاندار وجاندار ہے کہ اسکی تائید میں حدیث شریف بھی ہے اور قرآن کریم بھی۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۹۸۱) مسلمان ہمارے ہرے بھرے باغوں میں آتے اور ابھی ان کی کھجوریں پکی بھی نہ تھیں ہری تھیں بنا ہماری اجازت بنا قیمت دیئے خوب کھائیں حالانکہ یہودی خیبر کے دن ذمی بن چکے تھے حالانکہ ذمی سے سوائے جزیہ کے اور مستامن سے سوائے ٹیکس تجارت کے اور مال لینا جائز نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو شرعی احکام سے آگاہ فرمایا کہ تم خیبر کے یہودیوں کے مال سے کچھ نہ لو سوائے جزیہ کے یا جس مال پر ان سے صلح ہو جائے۔ یہ ہے پیارے نبی ﷺ کا عدل وانصاف اور سچائی کا لحاظ پاس۔

(۳۹۸۲) مذکورہ دونوں جانور مچھلی ٹڈی بنا ذبح کئے حلال ہیں کیونکہ ان میں بہتا ہوا خون نہیں ہے اور ذبح کرنے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ خون کو اللہ تعالیٰ کے نام پر نکال دیا جائے۔ جب خون ہی نہیں تو پھر ذبح بھی نہیں ہے۔ مچھلی کے اقسام بہت ہیں اور تمام اقسام کی مچھلیاں حلال ہیں بنا ذبح کئے کھانا درست ہیں۔ جھینگا بھی از قسم مچھلی ہے اسکا کھانا بھی درست ہے۔ کبھی کبھی مچھلیوں میں خون نکلتا معلوم پڑتا ہے مگر وہ خون نہیں بلکہ سرخ پانی ہے وہ دھوپ میں بجائے کالا پڑنے کے سفید ہو جاتا ہے جبکہ خون دھوپ میں کالا پڑ جاتا ہے اور خون نکلنے کے بعد جم جاتا ہے مگر مچھلی میں نکلنے والا لال پانی نہیں جمتا یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لال پانی ہی ہے خون نہیں ہے اگر خون ہوتا تو پھر جمتا اور اسی طرح کلیجی وتلی یہ جما ہوا خون ہے اور انکا کھانا جائز ہے۔ یہ دونوں چیزیں گوشت نہیں ہیں۔ اسلئے جو گوشت نہ کھانے کی قسم کھالے اور پھر تلی یا کلیجی کھالے تو وہ قسم توڑنے والا نہ ہوگا۔ قرآن کریم میں بہتے خون کو حرام فرمایا گیا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۶۰)

(۳۹۸۳) جس مچھلی کی موت پانی نہ ملنے یا کم ملنے کی وجہ سے ہو جائے تو وہ مچھلی حلال ہے اور جس مچھلی کی موت بیماری کی وجہ سے ہوا اور وہ پانی میں رہتے ہوئے مر جائے اور پانی میں تیرنے لگے تو اسکا کھانا ممنوع ہے یہ مسلک امام اعظم ہے اور یہی حدیث شریف دلیل مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۹۸۴) سائل کا مقصد سوال یہی رہا ہوگا کہ پیارے نبی ﷺ ٹڈی تناول فرماتے ہیں یا نہیں اور ہم کھائیں یا نہیں پیارے نبی ﷺ نے ان سوالوں کا جواب عنایت فرمایا کہ ہم نہیں کھاتے تم کھاؤ۔ ٹڈی حرام نہیں ہے اس پر اجماع ہے مگر ہم طبعاً نہیں تناول فرماتے شرعاً حرام بھی نہیں ہے۔ جسکا دل چاہے کھائے۔ سیدتنا حضرت مریم ابن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دربار الٰہی میں دعاء کی تھی کہ یا اللہ تعالیٰ مجھے بغیر خون والا گوشت عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکی دعاء قبول فرمائی اور انہیں یہ ٹڈی مرحمت فرمائی۔ سیدنا حضرت یحییٰ علیہ السلام عام طور پر ٹڈی تناول فرمایا کرتے تھے پیارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن ایک دوسرے کو طباق بھر بھر کے ٹڈیاں ہدیہ بھیجا کرتی تھیں (مرقاۃ شریف)

(۳۹۸۵) مرغ بڑا مبارک جانور ہے اسے برا نہ کہنا چاہیے اور نہ برا سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ نماز تہجد اور نماز فجر کیلئے جگاتا ہے۔ مرغ میں اللہ تعالیٰ نے یہ کمال رکھا ہے کہ یہ رات کے اوقات سے باخبر رہتا ہے۔ رات لمبی ہو کہ مختصر مگر یہ آخری تہائی رات ہی میں بولتا ہے اور صبح صادق کے وقت بھی۔ بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ صرف مرغ کی آواز پر نماز تہجد پڑھنا جائز ہے اور فرمایا کہ اسکی آواز پر اعتماد جائز ہے بعض حضرات صحابہ کرام تو سفر میں مرغ ساتھ رکھتے تھے۔ حدیث شریف پیارے نبی ﷺ اٹھتے تھے نماز تہجد کیلئے جب مرغ بولتا تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ عرش اعظم کے نیچے ایک جانور سفید مرغ کی شکل کا ہے جو ہر سحر کو اذان دیتا ہے۔ اسکی آواز سن کر زمین کے تمام مرغ اذان سحر

وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِّنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

اور جو چھوڑ دے کسی سانپ کو سانپوں میں سے ڈرتے ہوئے تو نہیں ہے وہ ہم میں سے۔

(۳۹۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سارے سانپوں کو مار ڈالو تو جو ڈرے ان کے بدلہ لینے سے وہ مجھ سے نہیں۔

(۳۹۹۱) حدیث شریف: عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ

ترجمہ: حضرت عباس سے مروی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہیں چاہ زمزم شریف صاف کرنے کا

وَاِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِيْ الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

اور بیشک چاہ زمزم شریف میں ان سانپوں میں سے ہیں یعنی چھوٹے پتلے سانپ تو حکم فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے انکے مار ڈالنے کا۔

(۳۹۹۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو ان سانپوں کو سوائے پتلے سفید سانپ کے

الَّذِيْ كَاَنَّهُ قَضِيْبُ فِضَّةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدْ)

جو گویا کہ وہ چاندی کی شاخ ہے۔

(۳۹۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب گر جائے مکھی برتن میں تم میں سے کسی کے تو غوطہ دیدو تم اسکو اسلئے کہ اسکے پروں میں سے ایک میں

دَاءً وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ۔ (رواه ابوداؤد)

بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اسلئے کہ مکھی بچاؤ کرتی ہے اس پر سے جس میں بیماری ہے لہٰذا ڈبو دو تم اس مکھی کو پوری۔

(۳۹۹۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب گر جائے مکھی کھانے میں تو غوطہ دیدو تم اسکو اسلئے کہ اسکے دو پروں میں سے ایک میں

जबसे हमने जंग फरमाई है सापों से और जो छोड दे किसी सांप को सापों में से डरते हुये तो नहीं है वो हममें से।
3990 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सारे सांपों को मार डालो जो डरे उनसे बदला लेने से वो मुझसे नहीं।
3991 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्बास से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हम इरादा रखते हैं चाहे ज़मज़म शरीफ़ साफ़ करने का और बेशक चाहे ज़मज़म शरीफ़ में उन सापों में हैं यानि छोटे पतले साप तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनके मार डालने का।
3992 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मार डालो उन सापों को सिवाये पतले सफ़ेद सांप के जो गोया कि वो चांदी की शाख है।
3993 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब गिर जाये मक्खी बर्तन में तुममें से किसी के तो गोता दे दो तुम उसको इसलिये कि उसके परों में से एक में बीमारी है और दूसरे में शिफ़ा है इसलिये कि मक्खी बचाव करती है उस पर से जिसमें बीमारी है लिहाज़ा डुबो दो तुम उस मक्खी को पूरी.
3994 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब गिर जाये मक्खी खाने में तो गोता दे दो तुम उसको इसलिये कि उसके दो परों में से एक में ज़हर है और दूसरे में शिफ़ा है

دیتے ہیں۔ اسلئے مرغ کی اذانِ سحر کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے (مرقاۃ شریف)

(۳۹۸۶) مرغ کبھی سحر کے وقت بولتا ہے اور کبھی صبح صادق کے وقت جب سحر کے وقت بولے تو نماز تہجد کیلئے بولتا ہے اور جب بعد میں بولے تو نماز فجر کیلئے بولتا ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ پہلی اذان تو نماز کے جگانے کیلئے ہو اور دوسری آواز تثویب کے طور پر ہو کہ جلدی کرو کہ نماز کا وقت قریب آچکا ہے۔ اذان و تثویب دونوں ہی کا ثبوت ہوجاتا ہے۔ تثویب کے سلسلے میں فقیر قدیری کی کتاب "نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب" ملاحظہ فرمائیں۔ تثویب دوسری اطلاع کو کہتے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ اذان ہوچکی ہے اب نماز تیار ہے اسکے لئے ہندوستان میں معروف طریقہ یہ ہے کہ اذان واقامت کے بالکل بیچ و بیچ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله
الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الله
الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب الله
وعلیٰ آلك واصحابك یا شفیعنا عند الله

پکارا جاتا ہے یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ جب مرغ کو نماز کے لئے بیدار کرنے کی بنا پر برا کہنے سے باز رکھا گیا ہے تو پھر مومن موذن کی عظمت وفضیلت کا نیا عالم ہوگا اسکو پڑھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۹۸۷) سانپ کی طبعی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے۔ ہر سال اپنی کھال اتارتا ہے اس کو کینچلی کہتے ہیں۔ اسکی آنکھ کی پتلی گردش نہیں کرتی۔ اگر اسکے دانت توڑ دیے جائیں تو پھر جلدی نکل آتے ہیں۔ اسکی دم کاٹ دی جائے تو جلد ہی پوری ہوجاتی ہے۔ سانپ انسان سے بہت ڈرتا ہے آگ سے خوش ہوتا ہے۔ دودھ بہت رغبت سے پیتا ہے۔ اگر ذبح کردیا جائے تو کئی دن تک زندہ رہتا ہے سانپ جب اندھا ہوجاتا ہے تو سبز سونف جو درخت میں لگی ہو اس سے اپنے آنکھیں ملتا ہے روشنی لوٹ آتی ہے۔ انسانوں کیلئے بھی سونف کا استعمال بینائی کیلئے مفید ہے۔ سانپ کھانا حرام ہے۔ اسکے گوشت سے بنا ہوا تریان کھانا بھی حرام ہے مگر مجبوری و اضطرار کے حالت میں جائز ہے (مرقاۃ شریف) عہد نوحی سے مراد وہ معاہدہ ہے جو حضرت نوح نے طوفان نوحی کے موقع پر اپنی کشتی میں سانپ کو سوار کرتے وقت سانپ سے وعدہ لیا تھا کہ بلا وجہ کسی کو ایذا نہ دینا۔ سانپ انسانوں کی بولی سمجھتا ہے اور انکو یاد دلانے سے اپنا پرانا عہد بھی یاد آیا جاتا ہے۔ اسلام میں وسیلہ محبوب ہے۔ دیکھئے سانپ و معاہدوں کا وسیلہ دینے کا حکم پیارے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ وسیلہ کی تعلیم وسیلہ کا حکم پیارے نبی ﷺ نے دیا ہے وسیلہ کا منکر پیارے نبی ﷺ کا منکر ہے۔

(۳۹۸۸) مدینہ منورہ کی آبادی کے گھروں میں تو سانپوں کو پہلے مہلت دی جائے جیسا کہ گزشتہ حدیث شریف میں گزرا اور دوسرے مقامات کے سانپوں کو دیکھتے ہی فوراً مار دیا جائے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے مشرکین کہتے تھے اور بھارت کے جہلا اب بھی کہتے ہیں کہ سانپ کو نہ مارا جائے کہ سانپ کو مارو تو سانپن بدلہ لیتی ہے اور سانپن کو ماردو تو سانپ بدلہ لیتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ایسے گھٹیا عقیدے کی تردید فرمائی کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ سانپ یا سانپن بدلہ لیگی نری جہالت ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا ہماری جماعت سے نہیں ہے۔ یعنی ہماری سنت کا تارک ہے۔ سانپ کو کیا خبر کہ کس نے مارا ہے۔ جہلاء میں یہ بھی مشہور ہے کہ سانپ کو مارنے والے کا سانپ کی آنکھوں میں فوٹو اتر آتا ہے اس فوٹو سے سانپن مارنے والے کو پہچان لیتی ہے اسی لئے سانپ کو مار کر اسکا سر جلا دیا جاتا ہے تا کہ سانپ کی آنکھوں میں مارنے والے کو فوٹو نہ رہے مگر یہ بھی گپ ہے۔ سانپ کا سر تو اسلئے جلایا جاتا ہے کہ تا کہ اسکو مار ڈالا جائے کیونکہ سانپ لاٹھی وغیرہ کی چوٹ کھا کر مرتا نہیں ہے بلکہ بے ہوش ہوجاتا ہے اور لوگ اسکو مرا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں کچھ دیر بعد وہ ہوش میں آجاتا ہے اور بھاگ جاتا ہے۔ آگ میں اسلئے ڈالتے ہیں تا کہ اسکی موت یقینی ہوجائے۔ سانپ کے مرنے کی پہچان ہے کہ وہ مرنے کے بعد الٹا پڑ جاتا ہے کہ پیٹ اوپر ہوجائے اور پشت نیچے ہوجائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ زندہ ہی ہے۔ سانپ کو دیکھتے ہی مار ڈالنے کا حکم استحبابی ہے۔

(۳۹۸۹) پہلے سانپ جنت میں رہتا تھا اور بہت ہی خوبصورت تھا۔

سَمًّا وَفِی الْاٰخِرِ شِفَاءً وَّاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ۔(رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

زہر ہے اور دوسرے میں شفاء اور بیشک وہ مکھی پہلے ڈالتی ہے زہریلے پر کو اور بعد میں ڈالتی ہے تریاق والے پر کو۔

(۳۹۹۵) حدیث شریف: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے مار ڈالنے سے بڑی چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور ممولا۔

(۳۹۹۶) حدیث شریف: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَّمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَّتَلَا قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْمَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ترجمہ: تھے اہل جاہلیت کہ کھاتے تھے کچھ چیزوں کو اور چھوڑ دیتے تھے کچھ چیزوں کو گھن کرنے کی وجہ سے تب بھیجا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو اور نازل فرمایا اپنی آخری کتاب کو اور حلال فرمایا اپنے حلال کو اور حرام فرمایا اپنے حرام کو تو جو حلال فرما دیا تو وہ حلال ہے اور جو حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور خاموشی فرمائی جسکے بارے میں تو وہ معاف (جائز) ہیں اور تلاوت فرمائی آیت کریمہ "اور اے پیارے نبی آپ فرمایئے کہ میں نہیں پاتا اس میں کہ جو وحی فرمائی گئی میری طرف حرام کیا کھانے والے پر کہ کھائے اسکو مگر یہ کہ ہو وہ مُردار یا خون بہتا ہوا یا گوشت سور کا اسلئے کہ وہ ناپاک ہے یا نافرمانی کہ پکارا گیا ہو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام اس پر پھر جو مجبور کر دیا گیا کہ نہ رغبت رکھنے والا اور نہ ضرورت سے زیادہ ہو کھانے والا تو بیشک آپکا مالک بڑا بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے"۔

और वेशक वो मक्खी पहले डालती है जहरीले पर को और वाद में डालती है तिरयाक वाले पर को।

3995 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चार जानवरों के मार डालने से, बड़ी चींटी शहद की मक्खी और हुदहुद और ममूला।

3996 हदीस शरीफ़:– थे ऐहले जाहिलियत कि खाते थे कुछ चीज़ों को और छोड़ देते थे कुछ चीज़ों को घिन्न करने की वजह से तब भेजा अल्लाह तआला ने अपने प्यारे नबी को और नाज़िल फ़रमाया अपनी आखिरी किताब को और हलाल फ़रमाया अपने हलाल को और हराम फ़रमाया अपने हराम को तो जो हलाल फ़रमा दिया वो हलाल है और जो हराम फ़रमा दिया वो हराम है और खामोशी फ़रमाई जिनके बारे में तो मुआफ़ (जाइज) है और तिलावत फ़रमाई आयते करीमा "और ऐ प्यारे नबी! आप फ़रमाइये कि मैं नहीं पाता उसमें कि जो वही फ़रमाई गयी है मेरी तरफ़ हराम किया खाने वाले पर कि खाये उसको मगर यह कि हो वो मुर्दार या ख़ून बहता हुआ, गोश्त सुअर का इसलिये कि वो नापाक है या नाफ़रमानी कि पुकारा गया हो ज़िबह के वक़्त गैरुल्लाह का नाम उस पर फिर जो मजबूर कर दिया गया कि न रगबत रखने वाला और न ज़रूरत से ज़्यादा हो खाने वाला तो बेशक आपका मालिक बड़ा बख़्शने वाला और बेइन्तेहा रहम वाला है।

شیطان جب جنت سے نکالا گیا تو وہ سانپ کے منہ میں بیٹھ کر جنت میں گیا اور سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکہ دیا اور انہیں دانۂ گندم کھلا دیا جسکے نتیجہ میں حضرت آدم دنیا میں اتار دیئے گئے اس واقعہ کو قرآن کریم اور تفاسیر مبارکہ میں بڑی تفصیلات کیساتھ بیان فرمایا گیا ہے تو اللہ نے فرمایا اتر و تم تمہارا بعض تمہارے بعض کا دشمن ہے زمین میں (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۶۰) اے آدم وحواء اور سانپ تم زمین پر اتر جاؤ تم میں بعض بعض کے دشمن رہیں گے۔ سانپ انسان کا دشمن ہے اور انسان سانپ کا دشمن ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ تب سے ہماری اور سانپ کی دشمنی قائم ہے۔ حضرت آدم سے دشمنی کر کے سانپ کا حسن چھین لیا گیا۔ اسی طرح آج بھی دشمنان رسول کے چہرے کالے روکھے، بے نور ہو جاتے ہیں۔ انکے چہرے سے چمک دمک رونق وتابانی چھین لی جاتی ہے آج بھی اسکا ماتھے کی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ یہ دنیا بھی اپنے اندر بڑے بڑے دیوانے رکھتی ہے کہ سانپ جو دشمن انسان ہے اسکی تصویر کو تو پوجتے ہیں اور اصلی سانپ سے بھاگتے ہیں اور اسے مار ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سانپ کو اس نیت نہ مارنا اور چھوڑ دینا اور ڈرنا کہ اسکا جوڑا بدلہ لیگا۔ یہ عقیدہ جاہلانہ ہے ایسے عقیدے والا ہماری جماعت سے الگ ہے۔

(۳۹۹۰) سانپ کوئی سا بھی ہو اسے مازدو اور بدلہ لینے کے خوف سے سانپ کو نہ مارنا یہ جہالت وبدعقیدگی ہے اور جہلاء عرب کی دم پکڑنے کے مترادف ہے۔ ایسا کرنے والا میری جماعت سے الگ تھلگ ہے۔

(۳۹۹۱) ان سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم چاہ زمزم شریف کی صفائی کے واسطے تھا۔ ان سانپوں کو مارے بغیر زمزم شریف کی صفائی مشکل تھی۔ چاہ کنوئیں کو کہتے ہیں۔ چاہ فارسی کا لفظ ہے۔

(۳۹۹۲) اس قسم کے سانپ بے ضرر ہوتے ہیں اول تو یہ سانپ کاٹتے نہیں اور اگر کاٹ بھی لیں تو انکا کاٹا مرتا نہیں کیونکہ ان میں زہر نہیں ہوتا۔ اور یہ کسی کو نقصان نہیں پہونچاتے۔ عام طور پر مومن جن انہیں سانپوں کے روپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں لہٰذا انہیں نہ مارو کہ عام طور پر یہ صورتاً تو سانپ دکھائی پڑتے ہیں مگر حقیقتاً مومن جن ہوتے ہیں۔

(۳۹۹۳) مکھی کے دودھ، شوربے کا پانی میں ڈوب کر مر جانے سے یہ تمام چیزیں ناپاک نہیں ہوتیں اور نہ ہی حرام ہوتی ہیں کیونکہ مکھی میں خون نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کی یہ شان ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ شوربے وغیرہ میں جب مکھی گرتی ہے تو پہلے اسکا بیماری والا پَر ہی گرتا ہے اور پیارے نبی ﷺ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ مکھی ایسا کیوں کرتی ہے کہ اس میں بیماری ہے۔ اور وہ اس طرح اپنا بچاؤ کرتی ہے۔ حضرات بزرگان دین نے فرمایا مکھی شوربے وغیرہ میں اپنا بایاں پَر پہلے ڈالتی ہے کہ اس کے بائیں پَر میں ہی زہر و بیماری ہے اور دائیں پَر میں شفاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مکھی میں بھی کچھ خاص چیزیں رکھی ہیں (۱) مکھی میں زہر وتریاق دونوں جمع ہیں (۲) وہ جانتی ہے کہ کس پَر میں بیماری ہے اور کس پر میں اسکی شفاء ہے اسی لئے پہلا زہریلا پَر ڈالتی ہے ۳۔ سفید کپڑے پر کالا پاخانہ کرتی ہے (۴) کالے کپڑے پر سفید پاخانہ کرتی ہے (۵) کدو شریف کی بیل پر بہت کم بیٹھتی ہے کیونکہ سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر آنے پر کدو شریف کی بیل کے سائے میں رکھا گیا تھا تا کہ آپ مکھیوں سے محفوظ رہیں۔ یہ پورا واقعہ تفسیر قدیری صفحہ ۷۸۶ پر ملاحظہ فرمائیں (۶) گندی اور بدبودار جگہ زیادہ ہوتی ہے مگر زمانہ حج مبارکہ میں منیٰ شریف میں نہیں ہوتی حالانکہ قربانیوں اور حجاج کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے وہاں گندگی و عفونت ہوتی ہے (۷) اتنی بہادر ہے کہ بادشاہوں کے منہ پر بے تکلف و بے خوف بیٹھ جاتی ہے اس سے متکبرین کا پارہ غرور نیچا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے (۸) مکھی کی عمر چالیس دن ہوتی ہے (۹) شہد کی مکھیوں کے علاوہ تمام مکھیاں جہنم میں ہونگی اہل جہنم کو عذاب دینے کیلئے شہد کی مکھی شاید اس وجہ سے جہنم میں نہ جائیگی کہ وہ درود شریف اکثر پڑھتی ہے۔ شہد کی مکھی جب پھلوں وغیرہ سے رس چوستی ہے تو درود شریف کا ورد رکھتی ہے اس لئے اسکا تمام رس میٹھا ہو جاتا ہے اور اس میں شان شفا آجاتی ہے جبکہ اس نے کھٹے پھیکے کڑوے میٹھے پھلوں کا رس چوسا ہے (مثنوی شریف) (۱۰) یہ ہضم نہیں ہوتی اگر کسی وجہ سے حلق سے اتر جائے اور پیٹ میں چلی جائے تو انسان کو فوراً قے ہو جاتی ہے اور مکھی زندہ یا مردہ باہر آجاتی ہے (۱۱) پیارے نبی ﷺ کے جسم پاک پر بیٹھنے کی اس نے کبھی جسارت

(۳۹۹۷) حدیث شریف: عَنْ زَهِرا الْاَسْلَمِیِّ قَالَ اِنِّیْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت زہرا اسلمی سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک میں آگ جلا رہا تھا ہانڈیوں کے نیچے گدھوں کے گوشت کی تب آواز دی کسی پیارے رسول اللہ ﷺ کے منادی نے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ منع فرما رہے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے۔

(۳۹۹۸) حدیث شریف: اَلْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ یَطِیْرُوْنَ فِی الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَیَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ یَحُلُّوْنَ وَیَظْعَنُوْنَ (رَوَاهُ)

ترجمہ: جن تین قسم کے ہیں ایک قسم انکے جنکے پر ہیں اُڑتے ہیں وہ جن ہوا میں اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں، ور ایک قسم ہے کہ قیام کرتے ہیں اور سفر کرتے ہیں۔

﴿بَابُ الْعَقِیْقَةِ ترجمہ: عقیقے کا باب﴾

(۳۹۹۹) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِنِ الضَّبِّیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَةٌ فَاَهْرِیْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت سلمان ابن عامر ضبی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول کہ بچے کے ساتھ عقیقہ ہے تو خون بہاؤ اسکی طرف سے اور دور کردو اس سے گندگی۔

(۴۰۰۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّكُ عَلَیْهِمْ وَیُحَنِّكُهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے جاتے تھے بچے تو دعا برکت سے نوازتے اور کھجور چبا کر انکے تالو میں لگاتے۔

(۴۰۰۱) حدیث شریف: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَكَّةَ

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابو بکر سے مروی بیشک حضرت اسماء حاملہ ہوئیں حضرت عبداللہ ابن زبیر کی مکہ کرمہ میں

3997 हदीस शरीफ़:– हज़रते जैहरा असलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक मैं आग जला रहा था हांडियों के नीचे गधों के गोश्त की तब आवाज दी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के किसी मुनादी ने कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मना फ़रमा रहे हैं तुमको गधों के गोश्त से।

3998 हदीस शरीफ़:– जिन्न तीन क़िस्म के हैं एक क़िस्म उनके जिनके पर हैं उड़ते हैं वो जिन्न हवा में और एक क़िस्म सांप और कुत्ते हैं और एक क़िस्म है कि क़याम करते हैं और सफ़र करते हैं।

(219) अक़ीक़े का बाब

3999 हदीस शरीफ़:– हजरते सलमान इब्ने आमिर ज़ब्बी से मरवी उन्होने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि बच्चे के साथ अक़ीक़ा है तो खून बहाओ उसकी तरफ़ से और दूर कर दो उससे गंदगी।

4000 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास लाये जाते थे बच्चे तो दुआओ बरकत से नवाजते और खुजूर चबाकर उनके तालों में लगाते।

4001 हदीस शरीफ़:– हज़रते अस्मा बिन्ते अबू बक्र से मरवी बेशक हजरते अस्मा हामेला हुई हज़रते

نہیں کی بلکہ کبھی پیارے نبی ﷺ کے لباس اطہر پر بھی نہ بیٹھی۔ یہ مکھی بھی بارگاہ رسالت کا ادب جانتی مانتی اور کرتی ہے۔ بارگاہ رسالت میں بے ادبی کرنیوالے اس مکھی سے بھی گئے گزرے ہیں اور اس سعادت سے محروم ہیں۔ یہ مکھیاں جہنم میں اس بے ادب بارگاہ رسالت کے گستاخ کو اچھی طرح سبق سکھا دیں گی اور ان کی درگت بنانے کو وہاں پہلے ہی سے موجود رہیں گی۔

(۳۹۹۴) مکھی حرام نہیں ہے مگر اس سے طبیعت گھن کرتی ہے اور یہ مضر بھی ہے اس وجہ سے اسکا کھانا ممنوع ہے بعض بیماریوں میں مکھی کا پاخانہ بتاشے میں رکھ کر دیا جاتا ہے جیسے گنج کی بیماری میں زندہ کھٹل پیڑے میں رکھ کر دیا جاتا ہے (مخزن المفردات)

(۳۹۹۵) ان چاروں کے قتل کرنے سے اسلئے منع فرمایا گیا کہ چاروں جانور نہ تو حرام ہیں اور نہ ہی یہ تکلیف دینے والے ہیں۔ تو بلا فائدہ جانور کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ (۱) بڑی چیونٹی اسکے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور وہ بالکل ہی بے ضرر ہوتی ہے چھوٹی چیونٹی کو کاٹنے کے بعد مارنا جائز ہے (۲) شہد کی مکھی ایک تو یہ بلاوجہ بے فائدہ کسی کو کاٹتی نہیں اگر اسے ستایا جائے تو یہ کاٹتی ہے اسے مارنا ممنوع ہے کہ اسکے منہ سے شہد جیسی بیش قیمت نعمت ملتی ہے اور موم بھی اور یہ بارگاہ رسالت میں درود شریف کا نذرانہ بھی پیش کرتی ہے (۳) ہدہد جسے عرف میں کٹ کٹ بڑھی بھی کہتے ہیں۔ یہ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا خادم خاص ہے۔ حدیث شریف ہدہد کیلئے زمین صاف وشفاف شیشے کی شکل ہے وہ زمین کی تہ میں پانی دیکھ لیتا ہے ہدہد جانور کے علم کا تو یہ عالم کہ زمین کی تہ تک کا پانی زمین کے اوپر دیکھ لے وہ لوگ جانوروں سے بھی گئے گزرے جو یہ گندہ خیال رکھتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے انہیں ہدہد کے علم کو سامنے رکھ کر اپنے اس گندے عقیدے سے توبہ کرنی چاہیے۔ ہدہد کا گوشت بدبو دار ہوتا ہے یہ بھی وجہ ممانعت ہے (۴) صرد یعنی ممولا یہ عجیب انداز کا پرندہ ہے اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور چونچ بھی بڑی ہوتی ہے چڑیوں کا شکار کرتا ہے اسکے پر بڑے ہوتے ہیں اور آدھے سفید اور آدھے کالے ہوتے ہیں اہل عرب اسکو منحوس جانتے تھے اور اسکی آواز سے بری فال لیتے تھے جیسے ہمارے ملک میں جہلاء اُلو کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اس کو قتل نہ کیا جائے تاکہ جہلاء کے اس گندے عقیدے کا کھنڈن ہو سکے۔

(۳۹۹۶) اہل جاہلیت کے ہاں حلال وحرام کا کوئی قاعدہ قانون نہ تھا۔ محض اپنی رائے اپنی خواہش سے جسے چاہا اپنے لئے حلال کر لیا جسے چاہا اپنے لئے حرام کرلیا۔ لاقانونیت کا دوردورہ تھا تعلیم ابراہیمی کا دھرتی کے سینے پر فقدان ہو چکا تھا۔ آج بھی دنیا میں انکے وارثین وجانشین ملتے جیسے چاہیں حرام کہہ دیتے کوئی قانون ہے اور نہ کوئی ضابطہ۔ ایک طرف تو منافقین ہیں کہ انہوں نے آپا دھاپی مچا رکھی ہے کہ میلاد و فاتحہ حرام، قوالی وتعزیہ حرام، عرس و گیارھویں حرام۔ جسکے منہ میں جو آرہا ہے بک رہا ہے اسلامی قوانین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں من مانی کی جارہی ہے دوسری طرف مشرکین ہیں کہ انکے یہاں سرے سے کوئی قانون ہی نہیں۔ مشرق والوں کا دھرم کچھ ہے مغرب والوں کا دھرم کچھ۔ اتر والوں کا دھرم کچھ ہے دکھن والوں کا دھرم کچھ۔ بنگالیوں کا دھرم کچھ ہے غیر بنگالیوں کا کچھ، پہاڑیوں کا دھرم کچھ ہے غیر پہاڑیوں کا کچھ۔ کہیں مشرکین گوشت کے نام سے چڑھتے اور کھسیاتے ہیں اور انتہائی نفرت کرتے ہیں اور کہیں مشرکین خوب جم کر گوشت خوری کرتے ہیں کہیں مشرکین گائے کو پوجتے ہیں اور کہیں گائے کو کھاتے ہیں مگر اسلام نے اپنے ماننے والوں کو قانون اسلامی کے ایک لڑی میں سبکو پرو دیا ہے۔ اسلام کے قوانین میں ہمہ گیری ہے امن وشانتی ہے اور لحاظ پاس ہے تمام انسانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ اپنے ماننے والوں کو تہی داماں نہ رکھا بلکہ انگ انگ اسلامی قانون میں رنگ لیا ہے۔ یہ اسلام کی خوبی ہے کہ جو چیزیں حلال ہونے کے قابل تھیں انہیں حلال کیا اور جو چیزیں حرام ہونے کے قابل تھیں انہیں حرام کیا۔ یہود پر بعض طیب چیزیں بھی حرام کر دی گئی تھیں جیسے حلال جانور۔ بعض چربیاں اور نصاریٰ پر بعض خبیث چیزیں بھی حلال کر دی گئی تھیں جیسے شراب۔ اسلام دین فطرت ہے اس میں بری چیزوں کو حرام فرمایا گیا اور اچھی چیزوں کو حلال فرمایا گیا۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں یہ بات واضح

قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ

حضرت اسماء نے فرمایا میں نے جنا بچے کو قبا شریف میں پھر لائی میں بچے کو پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو رکھدیا میں نے اس بچے کو

فِىْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِىْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهٗ

پیارے رسول کی آغوش رحمت میں پھر منگایا پیارے رسول نے چھوہارہ پھر چبایا اسکو پھر ڈالدیا اسکو بچے کے منہ میں پھر اسکے تالو میں لگا دیا

ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِى الْاِسْلَامِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَالْمُسْلِمُ)

پھر دعا فرمائی اس بچے کیلئے اور برکتوں سے نوازا اس بچے کو اور تھا پہلا بچہ جو جنا گیا تھا اسلام میں۔

(۴۰۰۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ام کرز سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ)

رہنے دو پرندوں کو انکے گھوسلوں میں۔

(۴۰۰۳) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ام کرز سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَّلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ)

کہ لڑکے کی طرف سے دو بکرے ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں نقصان دے گا تم کو کہ نر ہوں یا مادہ۔

(۴۰۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةٍ تُذْبَحُ عَنْهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لڑکا گروی ہے اپنے عقیقے میں ذبح کیا جائے اس کی طرف سے

يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ)

ساتویں دن اور نام رکھا جائے اور منڈایا جائے اس کا سر۔

अब्दुल्लाह इब्ने जुबैर की मक्का ए मुकर्रमा मे, हज़रते अस्मा ने फ़रमाया मैंने जना बच्चे को कुबा शरीफ़ मे फिर लाई मैं बच्चे को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो रख दिया मैंने इस बच्चे को प्यारे रसूल की आगोश रहमत में फिर मंगाया प्यारे रसूल ने छुआरा फिर चबाया उसको फिर डाल दिया उसको बच्चे के मुंह में फिर इसके तालों में लगा दिया फिर दुआ फ़रमाई इस बच्चे के लिये और बरकतों से नवाजा इस बच्चे को और था पहला बच्चा जो जना गया था इस्लाम में।

4002 हदीस शरीफ़:– हजरते उम्मे करज़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल रहने दो परिन्दों को उनके घोसलों में।

4003 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे करज़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि लड़के की तरफ़ से दो बकरे हैं और लड़की की तरफ़ से एक बकरी और नहीं नुकसान देगा तुमको कि नर हो या मादा।

4004 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लड़का गिरवी है अपने अकीके में, जिबह किया जाये उसकी तरफ़ से सातवें दिन और नाम रखा जाये और मुंडाया जाये उसका सर।

ہو جاتی ہے کہ چیزیں تین قسم کی ہیں۔(۱) وہ چیزیں جن کا حلال ہونا قرآن کریم یا احادیث کریمہ میں صراحۃ مذکور ہے یہ قسم حلال قطعی ہے (۲) وہ چیزیں جن کا حرام ہونا قرآن کریم یا احادیث کریمہ میں صراحۃ مذکور ہے یہ حرام قطعی ہے (۳) وہ چیزیں جنکے حرام حلال ہونے کا ذکر نہ تو قرآن کریم میں صراحۃ ہے اور نہ احادیث کریمہ میں یہ تیسری قسم معاف ہے یعنی یہ بھی حلال ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بات بالکل نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل اباحت جائز ہونا ہے۔ جن چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی گئی وہ مباح و جائز ہے اور یہ اسلام کا کلیہ قانون ہے اور کتب اصول فقہ میں مذکور و مسطور ہے۔ آم اور مالٹا کیوں حلال ہیں؟ اسلئے کہ شریعت میں ان کی ممانعت نہیں آئی ہے۔ مگر آج قیامت یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے خلاف آواز کو دین اسلام سمجھا جا رہا ہے اور جس زمانہ جاہلیت کی یادگار کو دیکھو وہ الٹی گھمار رہا ہے کہ کسی چیز کے جائز و مباح ہونے کیلئے قرآن کریم یا احادیث کریمہ سے ثبوت دو کس زمانہ نبوی میں اس پر عمل تھا کس زمانہ صحابہ میں اس پر عمل تھا؟ حالانکہ یہ سنت کی دلیل تو ہے مگر جائز ہونے کی دلیل تو یہ ہے کہ اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا ہو۔ بعض چیزوں کو قرآن کریم نے حرام کیا ہے اور بعض چیزوں کو احادیث کریمہ نے حرام کیا ہے مثلاً سور کا گوشت قرآن کریم نے حرام کیا اور اسکے گردے، کلیجی، چربی احادیث کریمہ نے حرام کئے۔ پھر حرام جانوروں کی حرمت بعد ہجرت قرآن کریم میں نازل ہوئی ہے۔ مدنی سورتوں ہی میں حرام عورتوں، حرام غذاؤں کا ذکر ہے مگر پیارے نبی ﷺ نے قبل ہجرت ہی ان سب سے مسلمانوں کو منع فرما دیا کہ مسلمانوں کو ماں اور سگی بہنوں سے نکاح اور کتا، بلی کھانے کی اجازت نہ دی حرام و حلال فرمانے کی اتھارٹی پیارے نبی ﷺ کو دربار الٰہی سے تفویض ہوئی ہے جسے چاہیں حلال فرمائیں جسے چاہیں حرام فرمائیں۔ اصل اشیاء میں اباحت (جائز ہونا) ہے اسکے ثبوت میں یہ قرآنی آیت کریمہ واضح تر ہے جو مذکورہ حدیث شریف کے اخیر میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:۔

اس آیت کریمہ میں پھر اسلام کا وہ عظیم و حسین قانون دوہرایا گیا کہ جس چیز کی حرمت شریعت میں نہ ملے وہ حلال ہے۔ حلال ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں حرام نہ پانے کو حلال ہونے کی دلیل بنایا گیا ہے۔ جو وحی الٰہی میں ان کی حرمت نہ آئی لہٰذا حرام نہیں۔ بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور جب حرام نہیں اسلام میں تو صرف یہ چار جانور حرام ہیں اور بتوں والا جانور ان چاروں کے علاوہ ہے نہ کہ کتا، بلا حلال ہو جائے۔ یعنی جن جانوروں کا کھانا دستور ہے۔ ان میں سے یہی حرام ہیں۔ جو چیزیں حلال تھیں تم نے انھیں اپنے لئے حرام کر لیا اور اب وہ چیزیں بتائی جا رہی ہیں جو واقعتا حرام نہیں تم نے انھیں حلال کر ڈالا جما ہوا خون تلی کلیجی حلال ہے کہ یہ بہتا ہوا خون نہیں اگر بہتا ہوا خون نکل کر جسم یا کسی جگہ جم جائے وہ بھی حرام ہے کہ وہ شرعا بہتا ہوا ہی ہے اگر چہ عارضی طور پر جم گیا ہے۔ ہر نجس چیز حرام ہے مگر ہر حرام چیز نجس نہیں۔ سور کی ہر چیز کھال چربی ہڈیاں وغیرہ سب حرام ہیں کیونکہ سور کل کا کل نجس العین ہے۔ وہابی سور کا صرف گوشت حرام جانتے ہیں باقی تمام اجزاء کو حلال کہتے ہیں۔ (اسلام میں حلال و حرام) جو شب برأت کا حلوہ اور محرم شریف کا کھچڑا نہ کھائے وہ سور نہ کھائے تو کیا کھائیگا۔ سور کی کوئی چیز پکانے یا ذبح کرنے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ جیسے پیشاب و پاخانہ۔ جانور پر نام پکارے جانے کا مطلب وقت ذبح نام پکارنا ہے۔ ورنہ ہر جانور کی زندگی میں اسپر غیر اللہ ہی کا نام پکارا جاتا ہے کہ یہ عبد النبی کا بکرا ہے عبد الرسول کا مرغ ہے، مجبوری کی حالت میں ناجائز چیزیں حلال ہو جاتی ہیں مگر بقدر ضرورت پھر بھی اگر اندازہ کرنے میں غلطی ہو گئی ایک آدھ لقمہ زیادہ کھا لیا تو پکڑ نہ ہوگی (تفسیر قدیری بدہی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۳۳۹)

یہ آیت کریمہ اور اسکی تفسیر نے بھی یہی راہ دکھائی ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے کہ جس کی حرمت نہ ملے وہ حلال ہے۔ یہ الٹا دھرم ہے کہ جس کی حرمت نہ ملے وہ حرام ہے یا جس بارے میں اللہ رسول نے سکوت فرمایا وہ حرام ہے۔ یہ حرام خانہ ساز ہے جو بالکل ہی بے دم بے جان ہے۔

(۳۹۹۷) شروع اسلام میں گدھا حلال تھا اور اسکا گوشت کھایا جاتا تھا اسی لئے پکایا جا رہا تھا مگر خیبر کے دن پیارے نبی ﷺ نے حرام فرما دیا اب قیامت تک کے لئے حرام ہو گیا۔ یہ ہے اقتدار و اختیار رسول ﷺ۔

اقتدار نبوت بڑی چیز ہے

اختیار رسالت بڑی چیز ہے (بانی)

(۳۹۹۸) جنوں کی یہ تینوں قسمیں عاملین حضرات کے مشاہدے میں بھی آئی ہیں۔ مدینہ منورہ میں کتے اکثر عجیب و غریب حرکات و سکنات کرتے دیکھے جاتے ہیں ان کی یہ حرکات بتا دیتی ہیں کہ یہ دیکھنے میں تو کتے لگ رہے ہیں مگر یہ جن ہی ہیں۔ کوئی کیا اندازہ کر سکتا ہے علم نبوی کا کہ جس عنوان پر بھی لب کشا ہوئے ہیں حیرت میں ڈال دینے والے حقائق کا انکشاف فرمایا ہے اور آپ کا ہر انکشاف مبنی بر حقیقت ہے۔ اور آپ ہی کے انکشافات کی روشنی میں آج سائنس نے ترقی کی ہے اور آپکی علمی نوازشوں نے دنیا کو شعور و آگہی سے نوازا ہے۔

(۳۹۹۹) اصطلاح شریعت میں عقیقہ نومولود بچے کے سر سے اُتارے ہوئے بال کو بھی کہتے ہیں اور بال اتارتے وقت جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس جانور کو بھی عقیقہ کہتے ہیں۔ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قربانی کے واجب ہونے سے تمام ذبیحوں کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ عقیقے کے احکام قربانی کی طرح ہیں۔ عقیقے کی بکری بھیڑ دنبہ ایک سال سے کم نہ ہوں۔ گائے، بھینس، دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے۔ بکری وغیرہ صرف ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے اور گائے اونٹ وغیرہ میں سات عقیقے ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کہ لڑکے کے دو حصے اور لڑکی کا ایک حصہ گائے وغیرہ میں۔ عقیقہ کے گوشت کے بھی تین حصے کئے جائیں ایک حصہ خیرات کیا جائے ایک حصہ رشتہ داروں و دوستوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک حصہ اپنے گھر کھا لیا جائے۔ جانور کی سری نائی کو ران دائی کو دی جائے اگر وہ دونوں مسلمان ہوں۔ عقیقہ بچے کی ولادت کے ساتویں دن کیا جائے اور عقیقے کے دن بچے کا نام رکھا جائے۔ بال وزن کرے اسکی برابر چاندی خیرات کر دی جائے اس حدیث شریف میں گندگی سے مراد بچے کے سر کے بال ہیں کیونکہ یہ بال ماں کے پیٹ سے ساتھ آتے ہیں آلائش سے لتھڑے ہوتے ہیں اگر چہ دائی غسل دیتے وقت ان بالوں کو دھو دیتی ہے مگر ان کا سر سے دور کر دینا ہی اچھا ہے۔ بعض شارحین حضرات نے فرمایا کہ گندگی دور کرنے سے مراد ختنہ کرنا ہے۔

(۴۰۰۰) تاکہ بچے کے منہ میں سب سے پہلے مخزن رحمت و برکت کا تبرک اور میٹھی چیز پہونچے اور وہ زندگی اسکی برکتوں رحمتوں سے مالا مال ہو۔ پہلی غذا کا بچے پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ وہ بچے اپنی قسمت کے سکندر تھے جنہیں پیارے نبی ﷺ کی پیاری آغوش پیارے نبی ﷺ کی مستجاب دعاء پیارے نبی ﷺ کا لعاب شریف نصیب ہوتا تھا۔ آج بھی یہ عمل کرنا چاہیے کہ کسی بھی بزرگ سے نومولود بچے کو چھوہارا وغیرہ میٹھی چیز چبا کر بچے کے تالو میں لگائی جائے۔

(۴۰۰۱) سیدنا حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں سب سے پہلے وہ بچے ہیں جو حضرات مہاجرین کے گھر پیدا ہوئے۔ حضرات انصار کے گھر پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچے سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہود نے یہ افواہ گرم کر دی تھی کہ کسی مہاجر کے ہاں اولاد نہ ہو گی جب حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی ولادت طیبہ ہوئی تو یہودیوں کے اس غبارے کی پھونک نکل گئی۔ مسلمانوں میں خوشی و مسرت کا ماحول ہونا فطری تقاضہ ہے۔ قبا شریف مدینہ شریف کے قریب ایک بستی تھی اب وہاں مسجد قبا شریف تو ہے مگر بستی نہیں ہے۔

(۴۰۰۲) زمانہ جاہلیت میں جہلاء عرب پرندوں کے ذریعہ فال لیتے تھے کہ ان کو ان کے گھونسلوں سے اڑاتے تھے اگر وہ دائیں طرف کو اڑے تو سمجھتے کہ ہم کامیاب ہونگے اگر بائیں طرف کو اڑے تو سمجھتے کہ ہم ناکام ہونگے۔ اسلام نے اس کچے اور فاسد عقیدے کے تار پود بکھیر دئے کہ یہ فال لینا غلط ہے اور اسمیں خواہ مخواہ پرندوں کو تکلیف دینا ہے جو انسانی شرافت کے خلاف ہے۔

(۴۰۰۳) لفظ شاۃ نر اور مادہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ فقیر قدیری نے ترجمے میں اسکا لحاظ رکھا ہے حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے ہی ہوں اور لڑکی کے عقیقے میں بکری ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ لڑکے کے عقیقے میں بکریاں ہوں اور لڑکی کے عقیقے میں بکرا ہو اور یہ بھی درست ہے کہ لڑکے کے عقیقے میں ایک بکرا ہو اور ایک بکری ہو۔ ہر طرح درست ہے۔ اگر لڑکے کے عقیقے میں دو جانور نہ ہو سکیں تو ایک سے بھی عقیقہ ہو جائے گا۔

(۴۰۰۴) بچہ آفات دنیاوی میں ایسا گرفتار ہوتا ہے جیسے گروی چیز قرض خواہ کے قبضے میں قید ہوتی ہے کہ اس سے مالک نفع حاصل نہیں کر سکتا۔ بچہ کی شفاعت اپنے والدین کے حق میں اسکے عقیقہ پر موقوف ہے اگر بنا عقیقہ بچہ فوت ہو گیا تو ممکن ہے کہ والدین کی شفاعت نہ کرے (مرقاۃ شریف) بچہ کی ولادت کے ساتویں دن تین کام کرنا چاہئیں (۱) اسکا نام رکھنا (۲) استرے سے سر مونڈانا (۳) اور عقیقہ کا جانور ذبح کرنا۔ ساتویں دن سنت ہے اگر ساتویں دن ہو سکیں جب کبھی بھی کریں تو ساتویں دن کا لحاظ رکھیں یعنی پیدائش کے دن سے ایک دن پہلے عقیقہ کیا جائے مثلاً اگر بچہ جمعہ کو پیدا ہوا ہے تو اسکا عقیقہ جب بھی کیا جائے تو جمعرات کو کیا جائے یہ بہتر ہے۔

(۴۰۰۵) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بہتر یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے عقیقے میں دو نر جانور ذبح کئے جائیں اگر چہ ایک پر بھی عقیقہ ہو جائے گا خواہ نر ہو یا مادہ۔

(۴۰۰۶) لفظ عقیقہ بولنا بلا کراہت جائز ہے چونکہ بہت سی احادیث کریمہ میں لفظ عقیقہ آیا ہے۔ اس حدیث شریف میں جو لفظ عقیقہ کو ناپسند فرمایا ہے یہ پہلے کی بات تھی بعد میں اسکو روا رکھا گیا۔ اسی حدیث شریف میں صراحت ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکرے ہوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ یہی بہتر ہے اور سنت ہے مگر جائز یہ بھی ہے کہ ایک ایک بکری ہو یا ایک ایک بکرا ہو یا لڑکے میں ایک بکری اور ایک بکرا ہو۔

(۴۰۰۷) حدیث شریف :۔ جس بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے تو اسے انشاء المولیٰ القدیر ام الصبیان کی بیماری نہ ہو گی (مرقاۃ شریف، مسند ابو یعلی شریف) سیدنا حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی عمل فرماتے تھے۔ یہ سنت ہے (مرقاۃ شریف) بچہ کے کان میں اذان دینے سے بچہ کے کان میں سب سے پہلے اللہ و رسول کا نام پہونچتا ہے۔ اذان کی آواز سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اذان صرف نماز ہی کیلئے نہیں ہوتی بلکہ اذان دوسرے مواقع پر بھی ہوتی ہے اور اذان کے دوسرے بھی فوائد و منافع بھی ہیں نماز کو بلانے کے علاوہ۔ چونکہ اذان سے شیطان بھاگتا ہے اور شیطان قبر میں سوالات کے موقع پر خلل انداز ہوتا ہے لہٰذا بزرگان دین نے فرمایا کہ قبر پر بعد دفن اذان دیدینا اچھا ہے کہ شیطان بھاگ جائے اور ہمارا مقبور مسلمان، شیخ نجدی شیطان لعین کی شرارت و خلل سے محفوظ ہو جائے۔ سیدنا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قبر پر بعد دفن اذان دینا یہ ہمارے بزرگان کا طریقہ ہے (ملفوظات عزیزی) بعض جہلاء تو اسکی بے دردی سے مخالفت کرتے ہیں اور بعض جہلاء اسکو پانچویں مسلک کا فرض واجب بنا چکے ہیں اور اپنے دھرم کے قانون "ہر فرض سے اہم فرض ہے" کا جز و لاینفک قرار دے چکے ہیں اور یہ دونوں ہی خاطی ہیں۔ بعد دفن قبر اذان دینا نہ تو فرض و واجب ہے اور نہ ہی ناجائز و حرام و مکروہ ہے بلکہ ایک اچھا کام ہے کر لیا جائے تو اچھا ہے اسکو فرض و واجب بھی نہ سمجھا جائے اور اسکو ناجائز و حرام بھی نہ سمجھا جائے۔ ایک مومن کی بھلائی ہے کار خیر ہے۔ مستحب ہے۔

(۴۰۰۸) کفار زمانہ جاہلیت میں بچے کے سر کو بکری کے خون سے لتھیڑتے تھے خون ناپاک و نجس ہوتا ہے۔ یہ گندگی انہیں کو مبارک۔ اسلام نے اس گندگی و بدبو کی جگہ پاک و خوشبودار لیپ کو پسند کیا کہ بچے کے سر کو عقیقہ کے بعد زعفران سے لیپا جائے تاکہ بچہ خوشبوؤں سے معطر ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ خود فرمایا (اشعۃ اللمعات شریف) پیارے نبی ﷺ نے امت مسلمہ کو تعلیم دی اگر کسی وجہ سے والدین اپنی اولاد کا عقیقہ نہ کر سکیں تو اپنا عقیقہ خود بھی کیا جا سکتا ہے۔ عقیقہ کا گوشت کچا یا پکا تقسیم کیا جا سکتا ہے اور گھر پر بھی پکار کر کھلایا جا سکتا ہے۔ فقیر قدیری کا عقیقہ فقیر قدیری کے والدین نے دو سرخ بکروں پر فرمایا اور اعزاء و اقرباء کی دعوت کی اور پوری اعزاز کے ساتھ پکا کر کھلایا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

(۴۰۰۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشَيْنِ. (رواہ النسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے عقیقہ فرمایا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کا دو دو بھیڑوں سے۔

(۴۰۰۶) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ترجمہ: دریافت کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے عقیقے کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے نہیں پسند فرماتا اللہ تعالیٰ عقوق کو گویا کہ پیارے رسول نے پسند فرمایا یہ نام اور فرمایا پیارے رسول نے جو شخص کہ جنا گیا اسکے لئے بچہ پھر وہ چاہے کہ دے جانور اسکی طرف سے تو جانور دے لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

(۴۰۰۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ترجمہ: حضرت ابو رافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ اذان دی پیارے رسول نے حضرت امام حسن ابن علی کے کان میں جبکہ جنا انکو حضرت فاطمہ نے نماز کی اذان کی طرح۔

(۴۰۰۸) حدیث شریف: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذُبِحَ شَاةٌ وَّلَطَخَ رَأْسَهٗ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَأْسَهٗ وَنُلَطِّخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت بریدہ سے مروی انہوں نے فرمایا جب پیدا ہوتا ہم میں کسی کے ہاں لڑکا تو بکری ذبح کرتے اور لتھیڑتے بچے کے سر کو بکری کے خون سے پھر جب آیا اسلام کا زمانہ تو ہم ذبح کرتے تھے بکری ساتویں دن اور مونڈتے بچے کے سر کو اور ملتے تھے بچے کے سر کو زعفران۔

4005 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अक़ीक़ा फ़रमाया हज़रते इमामे हसन और हज़रते इमामे हुसैन का दो दो भेड़ों से।

4006 हदीस शरीफ़:– दरयाफ्त किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अक़ीक़े के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नहीं पसंद फ़रमाता अल्लाह तआला अक़ूक़ को गोया कि प्यारे रसूल ने पसंद फ़रमाया यह नाम और फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो शख़्स कि जना गया उसके लिये बच्चा फिर वो चाहे कि दे जानवर उसकी तरफ़ से तो जानवर दे लड़के की तरफ़ से दो बकरे और लड़की की तरफ़ से एक बकरी।

4007 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू राफ़े से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि अज़ान दी प्यारे रसूल ने हज़रते इमामे हसन इब्ने अली के कान में जबकि जना उनको हज़रते फ़ातिमा ने नमाज़ की अज़ान की तरह।

4008 हदीस शरीफ़:– हज़रते बुरीदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब पैदा होता हममें से किसी के यहाँ लड़का तो बकरी ज़िबह करते और लथेड़ते बच्चे के सर को बकरी के खून से फिर जब आया इस्लाम का ज़माना तो हम ज़िबह करते थे बकरी सातवें दिन और मूंडते बच्चे के सर को और मिलते थे बच्चे के सर को ज़ाफ़रान।

فہرست ابواب

لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

میرے نبی ہیں عالی مقام سارے ملائک در کے غلام
جاری نبی کا جگ میں نظام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کل انبیاء کے تم ہو امام ممنوں تمہارا ہر خاص و عام
خیر الرسل ہیں خیر الانام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے فرشتے بہر سلام آتے ہیں در پہ ہر صبح و شام
یہ ہے نبی کا اونچا مقام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

تیرا محمد احمد ہے نام بھیجا ہے تجھ پہ سب نے سلام
بھیجیں گے ہم بھی تجھ پہ مدام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

محشر کا دن ہے مشکل میں جان سوکھا گلا ہے سوکھی زبان
ہمکو عطا ہو کوثر کا جام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کیجے سلامی آقا قبول رحمت کا کیجے سب پہ نزول
کہتے ہیں ملکر سب خاص و عام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے قدیری تجھ سے غلام پوری لگن سے با احترام
پڑھتے ہیں دل سے کرکے قیام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پہ ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

یانبی سلام علیک

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ کی سرکار عالی، ہر ادا ہے بے مثالی
آئے ہیں در پر سوالی، بھیک دو جھولی ہے خالی

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اے حبیب رب اکبر اے شفیع روز محشر
قاسم تسنیم و کوثر لو خبر محبوب داور

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آئے جب حج کا مہینہ، اور چلے میرا سفینہ
پہونچوں جب شہر مدینہ، یہ کہوں میں با قرینہ

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہر مصیبت سے چھڑانا غمزدوں کے کام آنا
قبر میں جلوہ دکھانا حشر میں تم بخشوانا

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اک نظر مجھ پر خدارا بے سہاروں کے سہارا
کیجئے للہ اشارا کہہ رہا ہے غم کا مارا

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

صدقہ دو نوری بدن کا ہر لباس و پیرہن کا
سادگی و بانکپن کا صدقہ دیدو پنجتن کا

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

واسطہ شیر خدا کا، اور شہید کربلا کا
واسطہ غوث الوریٰ کا، غم نہ ہو روز جزا کا

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

صدقۂ حسن بصیری صدقۂ قدر قدیری
ہو عطا ایسی فقیری ہم کو مل جائے امیری

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

انتخاب آقا کی مدحت، اصل میں رب کی ہے طاعت
کرتے ہیں تعظیم حضرت، آپ سے جنکو ہے الفت

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

دعاء قدیری

طفیلِ مصطفےٰ یا رب ہمیں ایماں کی دولت دے — محمد مصطفےٰ شاہِ دوعالم کی محبت دے
خداوند دوعالم ہمکو تو ذوقِ عبادت دے — کریں ہم طاعت سرکار توفیقِ اطاعت دے
ابوبکر وعمر عثماں علی ان سب کے صدقے میں — صداقت دے عدالت دے سخاوت دے شجاعت دے
زمینِ کربلا پر بہنے والے خون کا صدقہ — غلامانِ محمد کو الٰہی فتح و نصرت دے
طفیل غوث و خواجہ، شیخ احمد، صابر و شاہجی — صحابہ کی شہیدوں کی ولیوں کی عقیدت دے
طفیلِ اعلیٰ حضرت اشرفی و شاہ سمنانی — شریعت دے طریقت دے ہمیں چشم بصیرت دے
طفیلِ حضرتِ عبد البصیر عبد القدیر آقا — مدار پاک کی کل اولیاء کی ہم کو الفت دے
طفیل حضرت عبد الرشید عبد الاحد آقا — ہمیں رشد و ہدایت دے ہمیں دین و دیانت دے
ولی حق شکوہِ جعفری روشن ضمیر آقا — وسیلے سے خدایا ان کے تو عرفان و حکمت دے
جہاں میں نزع میں مرقد میں محشر اور میزاں پر — طفیل مصطفےٰ یا رب ہراک جا ہم کو عزت دے
دلوں کو پاک کردے مومنوں کے بغض و کینہ سے — نگاہوں میں مروت اور سینے میں محبت دے
مریضوں کو عطا کردے شفاء کاملہ یا رب — جو ہیں مقروض انکو قرض سے جلدی ہی فرصت دے
خدا اولاد دے اور خوب سیرت پاک طینت دے — عطا کر پاک روزی اور پھر روزی میں برکت دے
خدایا واسطہ تجھ کو شفیع روزِ محشر کا — سر محشر شفیع روزِ محشر کی شفاعت دے
خداوندا! امام بو حنیفہ کے وسیلے سے — سبھی گمراہ فرقوں کو صراطِ اہلسنت دے

رہے گا قربِ محبوبِ خدا بس اسلئے مولا
دعاءِ انتخابِ قادری ہے ہم کو جنت دے

رہے گا قربِ محبوبِ خدا بس اسلئے مولا
دعاءِ انتخابِ قادری ہے ایسی شہرت دے

اُردو ہندی ترجمہ قرآن کریم

بصیرۃ الایمان

اور

تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیه

لفظی ترجمہ سلاست کی بقا کیساتھ۔ ہرآیت کریمہ کی الگ تفسیر۔قاری کیلئے قرآنی معلومات کا خزانہ۔ زبان انتہائی آسان کہ بآسانی ہرقاری سمجھ سکے۔اسکے مطالعہ سے عقائد حقہ کو پختگی اور اعمال صالحہ کو شگفتگی ملے گی۔سنی حنفی خانقاہی ترجمان۔ ہرسنی مسلمان کے گھر میں اس ترجمے وتفسیر کا ہونا بہت ضروری ہے

صفحات:1592 ہدیہ:/250

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم کی خانقاہیں

(۱) قدیری منزل محلہ نئی بستی مرادآباد شریف (۲) مقابل تکیہ بدھا شاہ محلہ کسرول مرادآباد شریف

(۳) سندر نگری دہلی ۵۲ (۴) مصطفےٰ آباد دہلی ۵۳ (۵) رمضان پورہ مالیگاؤں (٦) بیٹھی کھاڑی سورت (۷) سکنڈ لانسرز حیدرآباد

(۸) عنبر پیٹ آکاش نگر حیدرآباد (۹) بچی گجوری دہلی (۱۰) لکھی پور راج محل ضلع صاحب گنج بہار (۱۱) محلہ کوٹلہ دھولپور راجستھان

مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ

مرادآباد شریف

اپنے نونہالوں کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کیلئے انکا داخلہ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مرادآباد شریف میں کرائیں اور زکوٰۃ وفطرہ ودیگر صدقات سے اسکی بھرپور امداد فرما کر اجر عظیم حاصل فرمائیں۔

اُردو ہندی ہفت روزہ

ندائے اہلسنت

مرادآباد شریف

۲۰ سال سے مذہب اہلسنت کا دنیائے سنیت میں واحد ترجمان ہے۔
اس کی ترقی میں حنفی مسلک خانقاہی مشرب کی ترقی کا راز مضمر ہے۔
اس کی ترویج واشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔

مسلمانوں کے عقائد حقہ کو پختگی عطا کرنے والی کتاب

فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب

جس میں آپ پڑھیں گے فضائل نماز، فضائل رمضان، فضائل حج، فضائل زکوٰۃ، فضائل مدینہ شریف، فضائل درود وسلام، فضائل اعتکاف، فضائل شب قدر
مساجد ومحافل میں سنانے کیلئے بہترین تحفہ۔ ہدیہ سو روپے۔ صفحات: ۱۰۲۷

امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم کے قلم حق رقم کا شاہکار

تعزیہ شریف کا شرعی حکم

(ہندی واُردو)

جس میں تشہیر حسینی کیلئے تعزیہ شریف بنانے، اعلانِ حسینی کیلئے ڈھول بجانے پر اور روح حسینی کی نذر کیلئے تعزیے شریف کے سامنے فاتحہ دینے پر زبردست دلائل ہیں۔

حضور امیر اہلسنت مجدد دین وملت کی معرکۃ الآراء تصنیف

اذان ثانی کا فقہی حکم

(ہندی واُردو)

جسمیں اذان ثانی جمعہ مسجد کے باہر کہلانے والوں کے لمحہ فکریہ ہے۔

جس میں اذان ثانی جمعہ داخل مسجد کہنے پر بھرپور دلائل ہیں۔

تاریخی نعتیہ منقبتی مجموعے

یا رسول	یا حبیب	یا نبی
منظومات ۵۰۰	منظومات ۵۵۰	منظومات ۴۵۰
ہدیہ سو روپے ۱۰۰	ہدیہ سو روپے ۱۰۰	ہدیہ سو روپے ۱۰۰

قران کریم احادیث کریمہ بزرگان اہلسنت وحضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی کی تصانیف کیلئے یاد رکھیں

کتب خانه قدیریه رشیدیه

قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا۔فون:0591*2316405

سیدنا امیر اہلسنت مجدّد دین وملّت حضور مناظر اعظم قبلہ کی بعض تصانیف مبارکہ

اے ایمان والو!
انتخابِ شریعت
اللہ اور اُس کا رسول
اقسامِ احادیث
انگوٹھے کا چومنا
اذان واقامت کے درمیان تثویب
انوارِ ثلٰثہ
آدابِ مجلس فیضانِ قدیری اوّل
آدابِ مجلس فیضانِ قدیری دوم
احادیث طیبہ
اہمیت زکوٰۃ
اسلام میں ایصالِ ثواب
اذانِ ثانی کا فقہی حکم
آنکھوں دیکھا حال کچھوچھوی
آنکھوں دیکھا حال سنبھلی
ارشاداتِ قدیری
بصیرۃ الایمان
بصیرۃ النحو
بصیرۃ الصرف
بصیرۃ المنطق
بصیرۃ القرآن
بصیرۃ الادب
بعثت نبوی
بدعت کی حقیقت
بصیرۃ العرفان
پیغمبر اسلام

تفسیر قدیری
تشریحات قدیری
تعزیہ شریف کا شرعی حکم
تکبیر میں بیٹھنا
تاریخ عید قرباں
تفصیلی خط اوّل
تفصیلی خط دوم
تفصیلی خط سوم
ثبوت ایصالِ ثواب
حاشیہ گلزار دبستاں
حاشیہ کریما
حیات حضور مدار العالمین
حیات حضور اللہ ہو میاں
حیات حضور تاج الاولیاء
دیوبندی خیالات باطلہ
دلائل انتخاب
دہلوی اور بریلوی
سیف لطیفی
سرکار اللہ ہو میاں نمبر
شہید اعظم
شمائل انتخاب اوّل
شمائل انتخاب دوم
شمائل انتخاب سوم
شمائل انتخاب چہارم
شمائل انتخاب پنجم
شمائل انتخاب ششم

شمائل انتخاب ہفتم
ریڈیائی تقریریں
صابری بلبل نمبر
فضائل توحید ورسالت
فضائل طہارت ونماز
فضائل دُعاء
فضائل حج مبارک
فضائل زیارتِ مدینہ شریف
فضائل شعبان
فضائل درود وسلام
فضائل رمضان شریف
فضائل قرآن کریم
فضائل احادیث مبارکہ
فضائل زوجین
فضائل والدین
فضائل اولاد
فتاویٰ قدیریہ
فضائل ومسائل رمضان شریف
قرآنی دُعائیں
قدیری خطبہ علمی
قرآنی تراجم کا مقابلہ
قبر پر اذان
قبر کو سجدہ یا بوسہ
قدیری ادب اوّل تا پنجم
کیلنڈر ۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۷ء
مداری شریف

منازل انتخاب
مسنون دُعائیں
مومن ومنافق کا مکالمہ
مناظرۂ لنڈھورہ
میزائل انتخاب
مناظرۂ کلکتہ
مناظرۂ انجولی
مناظرۂ کچنار
معیار شرافت ورذالت
مخزن اسرار قدیری
نماز قدیری کلاں
نماز قدیری خورد
نقش قدیری مرادآبادی
نقش قدیری اندوری
نقش قدیری سورتی
نقش قدیری پیلی بھیتی
نماز کے نام پر دھوکہ
نگارشات قدیری
وہابی دھرم میں جھوٹ کا مقام
یانبی
یاحبیب
یارسول
یاولی
یاشفیع

مجھکو ایسا لگا کہ مدینے میں ہوں
مکنپور شریف
کوفہ شریف
اجمیر شریف
بغداد شریف